Press Cutting Jai Sandesh 1955-60, Praja Parishad Movement

Newspaper
Jai Sudesh
1955 to 1960

اُردو اخبار جے سودیش

تار کا پتہ جے سودیش

The "JAY SWADESH" JAMMU (KASHMIR)

فون نمبر ۴۳۲

جے سودیش جموں

فی پرچہ ۲ آنے

چندہ سالانہ چھ روپے

جلد ۱ | مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۵۵ء مطابق ۲۸ بھادوں سمت ۲۰۱۲ یوم منگل | نمبر

जय स्वदेश, जय स्वदेश
जय स्वदेश, जय संस्कृति माता ।
................जय स्वदेश ॥

जनता के हृदय सम्राट

जिन का कहना है :—

(१)

"हम जनता को राम और रोटी दोनों दिलवाना चाहते हैं। अर्थात् हमारा देश जहां आर्थिक तौर पर उन्नति करे वहां लोग अपने धर्म और चरित्र को भी न भूलें। इस के लिये हम सदा ततपर रहें गे।"

(२)

"शुद्ध और सच्ची राष्ट्रीयता की भावनाओं को लेकर देश को आगे ले जाने का मार्ग हम ने जो अपनाया है, वह कठिन और लम्बा जरुर है लेकिन आखिर जीत हमारी होगी। यह हमारा एक दृढ़ विश्वास है॥"

पंडित प्रेम नाथ जी डोगरा

"रियासत जम्मू कश्मीर के सर्वप्रिय नेता जिन की सादगी सत्यप्रियता और देश भक्ति ने उन्हें स्टेट-केसरी से भारत-केसरी के पद पर बिठा कर इस डुग्गर देश की शान को चार चांद लगाए हैं।"

श्याम लाल शर्मा
उपप्रधान, जम्मू कश्मीर
प्रजा प्ररिषद्

"रियासत जम्मू कश्मीर के लोगों का सौभाग्य है कि एक ऐसा नेता मिला है जिस की ध्येय निष्ठा, दृढ़ता और की प्रशंसा भारत के विरोधी दलों के नेता भी करते हैं।"

बलराज मधोक
प्रधान दिल्ली प्रदेश
(सार्वजनिक सभा पुरानी मं

پبلک مفاد کی چند باتیں!

از شری گردھاری لال آنند جموں

تجارت میں ریاستی باشندہ کا سوال:- درآمدگی لائیسنس کے سلسلہ میں حکومت نے ایک نئی پابندی عائد کی ہے کہ ایسے لائیسنس ایسے اشخاص کو عطا ہونگے جو ریاستی باشندہ ہوں۔ حکومت کا یہ تازہ ارشاد کافی حد تک مضحکہ خیز ہے اور یہ اس امر کی نمایاں دلیل ہے کہ حکومت درآمدگی لائیسنس جائز بیوپاریوں کو دیتی اور اس سلسلہ میں پیدا شدہ اشیا کو بیرونِ ریاست سے [illegible] کر ناجائز منافع پر فروخت کرنے کو [illegible] نہیں سکی۔ اور یہ تازہ حکم بھی ایسا [illegible] کیونکہ اس کی موجودگی میں بھی باہر کا بیوپاری ریاستی بیوپاری کے نام کا ناجائز فائدہ اٹھانے کیلئے امپورٹ لائیسنس کے ذریعہ ریاست کے اندر لائے گئے مال کو بیرون ریاست کے باہر فروخت کرے گا۔ جائز بیوپاری کی تعریف یہ نہیں کہ آیا وہ ریاستی باشندہ ہے یا غیر ریاستی۔ بلکہ یہ کہ جو وہ کام کرتا ہے اس کام کا اسے اہل لائیسنس ملا ہے؟ اور وہ بیوپاری جتنی رقم کا لائیسنس حاصل کرتا ہے کیا وہ اس پوزیشن میں ہے کہ وہ خود اتنا سرمایہ صرف کر سکتا ہے۔ اگر نہیں تو وہ تھوڑی قیمت پر باہر کے بیوپاری سے سرمایہ یا مال کی شرائط پر حاصل کریگا۔

موجودہ امپورٹ لائیسنس جاری کرنے کے سلسلہ میں کافی احتیاط برتی گئی ہے لیکن اس کے باوجود کافی غلطیاں ہوئی ہیں۔ اور بعض جگہ حکومت کے بعض اہلکاروں نے جان بوجھ کر [illegible] ہیں۔ اور چیف سیکرٹری جیسے [illegible] کو اپنے ساتھیوں نے بدنام کرنے کی خاطر ایسا کیا ہے۔

مذکورہ حکم جہاں آزادانہ تجارت میں رکاوٹ کا باعث ہے وہاں اس کا اثر ہندوستان اور ریاست کے سیاسیات پر بھی پڑتا ہے۔ تجارت [illegible] پیدا اور نفرت [illegible] سوال کو گمبھیر [illegible] حکومت نے ایک سیاسی غلطی کی ہے اور [illegible] یہ لوگ کر سکتے ہیں جو ریاست کے ہند [illegible] الحاق کے خلاف ہیں۔ اور لنگر سے [illegible] کر کے تنگ نظر کاتی مفاد حاصل کرنا چاہتے [illegible] یہ چاہتے ہیں کہ ریاست کی درآمد [illegible] کے تفاوت کو تجھا کر دیڑھ سے بھی [illegible] ہے کو پورا کرنے کی خاطر ہندوستان کے [illegible] خانہ داروں سے استدعا کی جائے کہ وہ [illegible] آکر خاص اور معقول شرائط کے تحت [illegible] خانے چالو کریں۔ تاکہ ریاستی عوام [illegible] بہتر ہو سکے۔ لیکن مذکورہ [illegible] خواہش کو پورا کرنے میں [illegible] ہونے میں سد راہ ہیں۔ اور اس کا اثر اقتصادی طور پر بھی اچھا نہ ہوگا۔ اس کا اثر یہ بھی ہوگا کہ لاکھوں روپیہ کی اشیا کے لائیسنس ایسے احکام کی موجودگی میں ضائع جائینگے۔

مجھے حکومت پر اتنا افسوس نہیں جتنا کہ امپورٹ لائیسنس کے غیر سرکاری ممبران پر ہے۔ جو بیوپاری ہیں لیکن انہوں نے حکومت کو مذکورہ قسم کا غلط حکم جاری کرنے کی بجائے ایسے طریقہ کار کا مشورہ دینا چاہیئے تھا کہ جس کی موجودگی میں نہ تو کسی بیوپاری کو پریشان ہونا پڑتا اور نہ ہی اس کا سیاسی اور اقتصادی برا اثر ہوتا۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ایسے غیر سرکاری ممبران میں کئی ایک ایسے بھی ہیں جو خود ناجائز منافع بازی کی مدد اور حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اگر ایسے ممبران مفید قسم کا مشورہ دینے کے اہل نہیں تو یا تو انہیں دیانتدار بیوپاریوں سے مشورہ حاصل کرنا چاہیئے یا اپنی پوزیشن سے دست بردار ہو جانا چاہیئے۔ ان تمام حالات کی موجودگی میں صدر امپورٹ لائیسنس کمیٹی سے میں استدعا کروں گا کہ وہ مذکورہ حکم پر نظر ثانی کریں۔

جموں کا ہسپتال

پنڈت شام لال صراف شیخ عبداللہ کی وزارت میں بھی ہیلتھ منسٹر تھے۔ جب وزارت بدلی تو کچھ وقت کے لئے صراف صاحب ہی ہیلتھ منسٹر رہے تو آپ نے غالباً اپنی اولین تقریر میں فرمایا کہ ریاست کے ہسپتال لوٹ کھسوٹ کے اڈے تھے لیکن اب ان کا انتظام درست کر دیا جائیگا۔ اس کا واضح مطلب یہ تھا کہ صراف صاحب شیخ صاحب کی وزارت کے وقت ہسپتالوں

(بقیہ ساتھ والے کالم سے آگے) کا انتظام کرنے میں ناکام ثابت ہوئے۔ اور اس سلسلہ میں وہ مفت میں تنخواہ حاصل کرتے رہے۔ بلکہ انکی نااہلیت مفت میں انسانی زندگیوں سے کھیلتی بھی رہی۔ اب ہسپتالوں کے انچارج صادق صاحب ہیں لیکن انکی وزارت میں بھی ہسپتالوں کے انتظامات سخت ناقص ہیں۔ جموں کے ہسپتال کی بدانتظامی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ کیا صادق صاحب یہ جاننے کی کوشش کرینگے کہ جموں سرکاری ہسپتال کے سپرنٹنڈنٹ صاحب واقعی وہ ڈگری یافتہ ہیں کہ جس کی وہ تنخواہ وصول کر رہے ہیں؟ کیا وہ یہ جاننے کی کوشش کرینگے کہ کئی مریضوں نے جنہوں نے جموں میں آنکھوں اور گلے کے اپریشن کرائے ہیں انہوں نے دوبارہ امرتسر یا امرتسر جا کر اپریشن کرائے ہیں۔ حکومت کی طرف سے ادویات تو کافی مہیا کی جا رہی ہیں لیکن مریضوں کو ادویات حاصل کرنے میں

ان کی بھی سنئیے!

پرجا پریشد پاڈر کا ریزولیوشن

حلقہ کمیٹی پرجا پریشد پاڈر نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ پیاس اور تساسو کے درمیان ہو رہی ڈاکہ زنی کی وارداتوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا کرتے ہوئے بتایا ہے کہ بھوک سے تنگ آکر علاقہ پاڈر کے لوگ جب اناج لانے کیلئے کشتواڑ جاتے ہیں تو راستہ میں پیاس اور تساسو کے درمیان بکروال انہیں لوٹ لیتے ہیں جس سے عوام میں سخت بے چینی پھیل رہی ہے۔ [illegible] پولیس کی توجہ کئی بار اس طرف دلائی گئی ہے مگر کوئی کاروائی عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔ چنانچہ ریزولیوشن میں ڈی۔ آئی۔ جی جموں سے التماس کی گئی ہے کہ بڑھتی ہوئی ڈکیتی کی وارداتوں کو روکنے کیلئے بمقام پیاس علاقہ سنگین میں پولیس چوکی قائم کی جائے۔ اور سپیشل سٹاف مقرر کر کے ڈاکوؤں کو سزائیں دلائی جائیں۔

پولیس کاروائی کیوں نہیں کرتی!

پچھلے دنوں موضع کوہ منہاساں تحصیل جموں میں نہایت ہی دردناک واقعہ ہوا۔ لالہ بیر تیال رات کو جب دوکان پر سویا ہوا تھا۔ تو چند غنڈوں نے اسقدر بیرحمی سے پیٹا کہ وہ بیچارہ لہولہان ہو گیا اور کہا جاتا ہے کہ یہ غنڈے لالہ بیر تیال کو اپنی طرف سے ختم کر گئے ہیں۔ لیکن یہ امر اسقدر حیران کن ہے کہ اتنے دن گذر جانے کے باوجود پولیس نے ملزموں کو پوچھا تک نہیں اور وہ کھلے بندوں دندنا رہے ہیں۔ پولیس کے اس رویہ کے خلاف لوگوں میں بیحد غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ پولیس کی خاموشی کی وجہ یہ سننے میں آ رہی ہے کہ چند پیشہ ور نیشنل کانفرنسی کارکن ملزموں کی پشت پناہ بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ڈی۔ آئی۔ جی صاحب اور دوسرے پولیس آفیسروں سے درخواست ہے کہ وہ غنڈوں کی سرکوبی کیلئے فوری قدم اٹھائیں اور ملزموں کے خلاف کاروائی کریں ورنہ حالات کسی بھی وقت کچھ بھی صورت اختیار کر سکتے ہیں۔

(ایک کوہ منہاساں نواسی)

باقی صفحہ ۱۰

دکھی جنتا کی دھڑکنیں جے سودیش کے انہی کالموں میں گنی جا سکتی ہیں

... کافی سے زیادہ پریشانی اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ابھی کل بات ہے کہ ایک لڑکا پانی میں ڈوب گیا۔ اُسے ہسپتال میں لایا گیا لیکن وہاں ڈاکٹر نہ مل سکے ہسپتال کے دو ڈاکٹروں کو غفلت کی بنا پر معطل کر رکھا ہے۔ لیکن اس کے بعد اور پہلے ایک نہیں بیسیوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ کہ وہاں سپرنٹنڈنٹ کی لاپرواہی اور انتظامیہ معاملات میں نااہلیت کی بدولت کئی ایک مریضوں کی اموات واقع ہوئیں۔ اسی واسطے شہر میں اس ہسپتال کے خلاف جذبۂ ناراضگی بڑھتا جا رہا ہے۔ کیونکہ ہسپتال کے اندر اب تو کئی ایک ڈاکٹر مریضوں سے رقومات حاصل کرتے ہیں۔ بیسیوں مریض امرتسر اور دہلی میں برائے علاج جا رہے ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب بطور ڈاکٹر اور انتظامیہ معاملات میں ناتجربہ کار ہیں۔ وہ دیوتا ہیں انہیں ہسپتال کی بجائے کسی مندر میں جگہ ملنی چاہیئے

باقی صفحہ ۱۲

خالی ہے دامن میرا

باغ دنیا بھی میرا خلد بھی گلشن میرا ⁂	پھر بھی خالی ہے گل و لالہ سے دامن میرا
وہ جہاں دوست ہوں کوئی نہیں دشمن میرا ⁂	مہر و برق سے محفوظ ہے گلشن میرا
میرے آزار کی تدبیر نہ کر اے صیاد ⁂	برق خود ڈھونڈتی پھرتی ہے نشیمن میرا
ظلمتِ دہر میں کیا خضر کی حاجت ہو مجھ کو ⁂	رہبری میری کرے گا دل روشن میرا
بخیہ گر آپ ہے جنوں کی تحریک ⁂	خود بخود چاک ہوا جاتا ہے دامن میرا
حیف تقدیر کی گردش نے کھایا یہ دن ⁂	میرے ہی سامنے اجڑا ہے نشیمن میرا
اہل عالم کے تخیل کی رسائی ہو کہاں ⁂	لامکاں سے بھی کہیں دور ہے مسکن میرا
اے ہنر میں نے لٹائے ہیں سخن کے موتی ⁂	ابرِ نیساں کی طرح نام ہے روشن میرا

(داتا میرا امرتسری)

...ہ دنیا کے کسی بھی
...روا رکھی جائے، اس کے نتائج حکمرانوں
...ں ہمیشہ ناخوشگوار ثابت ہوں گے۔
...ستان میں کانگرس نے سالہا سال تک
...غلامی کے خلاف قومی جنگ میں ملک
...ئی کی اور انجام کار آزادی حاصل کرنے
...ا بھی اسی کے سر رہا۔ لیکن برسرِ طاقت
...نے کے بعد جب اسی کانگرس کے لیڈروں نے
...ی سرپرستی، کرپشن اور دھاندلی کو اپنا طرۂ
...از بنا لیا تو عوام نے اسے قدم قدم پر ٹھکرانا
...فرض سمجھا۔ گوڑگانواں میں مولانا آزاد کی موت
...بعد جو نشست خالی ہوئی تھی، کانگرس نے اسے
...ر کا سوال بنا کر تمام تر طاقت میدان میں
...نک دی۔ لیکن اسے منہ کی کھانی پڑی۔ اتر
...یش کے آہنی انسان چندر بھان گپتا کو ہائی
...ڈر نے دو بار مختلف حلقوں میں قسمت آزمائی
...موقعہ دیا۔ لیکن عوام نے شری چندر بھان
...تا کا نام ہی "چور بازار گپت" رکھ دیا۔ اور
...ہ ایک عالم کو معلوم ہے۔ اتر پردیش کے میونسپل
...تخابات میں کانگرس کسی بھی جگہ اکثریت حاصل
...ر سکی۔ مغربی بنگال میں وزیر قانون شری سدھارتھ
...ئنکر نے وِدھان چندر رائے کی وزارت کے خلاف
...سکینڈل کے اسی ٹائپ شدہ صفحات پر مشتمل
...ج شیٹ اسمبلی میں پڑھا اور وزیر قانون کی حیثیت
...پڑھا۔ انہوں نے یہ چارج شیٹ پڑھنے کے
...ند نہ صرف وزارت سے استعفیٰ دے دیا بلکہ
...زیر اعلیٰ کے چیلنج پر وہ اسمبلی کی رکنیت سے
...مستعفی ہو گئے اور دوبارہ آزاد امیدوار کی
...حیثیت میں انتخاب لڑا۔ کانگرس نے انہیں
شکست دینے کے لئے اپنی تمام تر طاقت داؤ پر
لگا دی۔ شاید ہی کوئی صوبہ ایسا ہو گا جہاں سے
وزیروں کا لشکر شری سدھارتھ رے کی مخالفت
کے لئے کلکتہ نہ پہنچا ہو۔ لیکن اس کے باوجود
کانگرس کو کمر توڑ شکست کا سامنا کرنا پڑا۔
ہندوستان میں تعلیم کے اعتبار سے کیرالہ کے لوگ
دوسرے عام صوبوں سے آگے ہیں۔ وہاں
...ہوں نے ویسے ہی کانگرس کو دوسرے عام
...تخابات میں چوٹ کر دیا تھا۔ یہ تمام مثالیں
...رف اس لئے پیش کر رہا ہوں کہ جو بھی
...ت بد اعمالی روا رکھتی ہے اور جس کے ڈھانچے
...شن اور ڈکٹیٹر شپ کا زہر داخل ہو جاتا ہے
...ہ عوام کے اعتماد سے محروم ہو جاتی ہے۔ عوام
...ں سے بہت دور چلے جاتے ہیں۔ خواہ
...جماعت نے تحریک آزادی میں کتنا ہی
...م حصہ کیوں نہ لیا ہو۔
...ہندوستان میں سپریم کورٹ ہے یہاں
...صوبے کی ہائیکورٹ کے فیصلے کو چیلنج
...سکتا ہے۔ سروسز کا بیشتر حصہ پرانے
...ی۔ ایس افسروں پر مشتمل ہے جو وزیروں
...غلطت کو ناجائز طور پر برداشت نہیں
...وہاں انصاف کی کچھ پرانی روایات

کشمیر کا مستقبل بھنور میں!

شری رشی کمار کوشل (ریاسی)

ہیں۔ تحریر و تقریر کی آزادی ہے۔ برسرِ طاقت گروپ کی انتخابی بدعنوانیوں کو روکنے کے لئے الیکشن کمیشن موجود ہے، سرکاری افسروں کے نام اس امر کے احکام جاری کئے جاتے ہیں کہ اگر انہوں نے انتخابات کے دوران کسی اُمیدوار یا پارٹی کی حمایت یا مخالفت کی تو اُن کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائیگی۔ اگر اتنا کچھ ہوتے ہوئے بھی کانگرسی حکمران بدعنوانیاں روا رکھ سکتے ہیں اور خود اپنی شکست کا سامان فراہم کر سکتے ہیں۔ تو آپ اندازہ فرمائیے کہ جموں و کشمیر میں کیا حال ہو گا۔

یہاں ریاست کی خاص پوزیشن کی آڑ میں برسرِ طاقت ٹولے کو دھن، دھونس اور دھاندلی سے کام لینے کی کھلی چھٹی حاصل ہے۔

ریاست جموں و کشمیر کے کسی عدالتی فیصلہ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرنا ممکن نہیں ہندوستان کے الیکشن کمیشن کا دائرہ اختیار مادھو پور ہیڈ ورکس تک پہنچ کر ختم ہو جاتا ہے کشمیر کی سروسز آئی سی ایس یا پی سی ایس افسروں پر مشتمل نہیں۔ یہاں تو کٹھ پتلی سروسز ہیں جو وزیروں کے اشاروں پر ناچتی ہیں۔ اور اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے حکمران پارٹی کی ہر جائز و ناجائز مدد کرنا اور انصاف کی کُٹیا کو کھلے بندوں ڈبونا جن کے لئے ترقی اور روشن مستقبل کا آزمودہ اور تیر بہدف فارمولا ہے۔

ایسی حالت میں عوام موجودہ حکمران ٹولے سے کتنے بدظن ہوں گے اور کشمیر کے مسلمانوں کے دلوں میں اِن حکمرانوں کی دھاندلی نے ہندوستان کے خلاف کتنا زہر پیدا کر دیا ہو گا، اس کا اندازہ بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ جمہوریت کی کوئی ایسی روایت نہیں جس کا احترام جموں و کشمیر میں کیا جاتا ہو۔ انصاف کا کوئی ایسا تقاضا نہیں جسے ۱۹۴۷ء کے بعد ایک بار بھی پورا کرنے کی ضرورت سمجھی گئی ہو۔ نیشنل کانفرنس نے عملی طور پر ایک مذہب کی صورت اختیار کر لی ہے۔ اور جن لوگوں کو اس جماعت کی پالیسیوں سے اتفاق نہیں انہیں کافر اور ملحد سمجھا جاتا ہے۔ یہ لوگ ہندو ہوں خواہ مسلمان، جموں و کشمیر میں ان کے لئے انصاف عنقا ہے۔

روایت ہے کہ ایک بار حضرت ابراہیم کے دسترخوان پر ایک گبر (آتش پرست) آ بیٹھا۔ حضرت ابراہیم نے اُسے دسترخوان سے اُٹھا دیا۔ وہ ایک کافر کو برداشت نہ کر سکے لیکن انہیں فوراً بعد الہام ہوا اور خدا نے کہا "اے ابراہیم۔ میں نے اس گبر کو ایک سو سال کی عمر اور روزی دے کر دنیا میں بھیجا تھا اور تُو اُسے ایک وقت کی روٹی بھی نہ دے سکا"۔

جموں و کشمیر میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں اور اکثریت میں ہیں جنہیں اُس گبر کی طرح خدا نے ایک سو سال کی عمر اور روزی دے کر اس دنیا میں بھیجا ہے۔ لیکن نیشنل کانفرنس کے دورِ اقتدار میں انہیں اُس وقت تک نمک، آٹا، چاول اور مٹی کا تیل تک میسر نہیں آ سکتا جب تک وہ نیشنل کانفرنس کے فارم پُر کر کے اپنے سیاسی ایمان سے دستکش نہیں ہو جاتے۔

کانگرسی نیتا اور اُن کے نقیب اکثر یہ ڈھنڈورہ پیٹتے رہتے ہیں کہ جموں و کشمیر میں دو بار انتخابات ہوئے اور وہاں عوام کی حکومت ہے۔ ویلفیئر سٹیٹ ہے۔ کاش ان نیتاؤں کو یہ معلوم ہوتا کہ جموں و کشمیر میں انتخابات کس طرح عمل میں آتے ہیں۔ سندھ کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے دھن، دھونس اور دھاندلی کی جو روایات قائم کی تھیں، بخشی برادرز نے اِن روایات میں مسٹر کھوڑو کو میلوں پیچھے پھینک دیا ہے۔ اور جموں و کشمیر کے لوگ ہی یہ جانتے ہیں کہ کس طرح سرکاری اُمیدواروں کو کامیاب بنانے کے لئے تمام تر حکومتی وسائل استعمال کئے گئے۔ اور جن افسروں سے انصاف کی توقع کی جانی چاہیئے تھی، وہ کھلے بندوں نیشنل کانفرنسی اُمیدواروں کے حق میں اُن کے پولنگ ایجنٹوں سے بھی زیادہ مستعدی کے ساتھ کام کرتے رہے۔ سچ پُوچھئے تو جموں و کشمیر میں حکومت کا وجود ہی نفی کے درجہ تک پہنچا ہوا ہے۔ یہ بدترین قسم کی ایک پولیس سٹیٹ ہے جس نے اپنے خوفناک دانت اور گھناؤنا چہرہ چھپانے کے لئے جمہوریت کی نقاب اوڑھ رکھی ہے۔ یہ طرزِ حکومت کشمیر کے مسلمانوں میں بجا طور پر ہندوستان کے خلاف نفرت پیدا کرنے کا سبب بن رہا ہے۔ لوگ [illegible] یہ سمجھتے ہیں کہ کشمیریوں پر ہندوستان [illegible] ایسی حکومت ٹھونس رکھی ہے جو جبر و [illegible] میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ ویلفیئر سٹیٹ کا [illegible] یہ مطلب نہیں کہ بخشی برادرز یا اُن کے حمایتی عالیشان کوٹھیاں تعمیر کریں۔ دولت کے انبار لگائیں اور باقی لوگ ظلم کی چکی میں پستے رہیں۔ اگر کانگرسی وزیروں کی بدعنوانیاں عوام کو کانگرس سے بدظن کرنے کا سبب بن سکتی ہیں تو اس کے برعکس بخشی گورنمنٹ کی بدعنوانیاں کشمیری مسلمانوں کو صرف نیشنل کانفرنس ہی نہیں، ہندوستان سے بدظن

کرنے کا سبب بھی بن رہی ہیں۔ ... کے ایک ایک مسلمان کی زبان پر یہ ... رہے ہیں کہ "ہمیں ہندوستان کے ایک ... کی نہیں، ایک چھٹانک انصاف کی ضرورت ہے" اور وہی انصاف مہیا کرنے میں ہندوستان کی کانگرسی سرکار ناکام رہی ہے۔ وہ کشمیر میں ایک ایسی پارٹی کی پیٹھ ٹھونک رہی ہے جو ایک لمحہ کے لئے بھی برسرِ طاقت رہنے کی اہل نہیں۔ اسمبلی میں اُس کی اکثریت قطعی طور پر مصنوعی اکثریت کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ اکثریت عوام کے ووٹوں سے نہیں، دھن، دھونس اور دھاندلی سے وجود میں آئی ہے۔ اگر ہندوستان کے الیکشن کمیشن کے دائرہ اختیار میں جموں و کشمیر بھی شامل ہوتی اور ریاستی افسروں کو یہ علم ہوتا کہ جانبداری سے کام لینے پر انہیں برطرف کیا جا سکے گا تو یقیناً آج ریاست کا حکومتی نظام بالکل مختلف ہاتھوں میں ہوتا۔ ریاست میں لاء اینڈ آرڈر کی حالت کیا ہے یہ روئیداد پارلیمنٹ کے پرجا سوشلسٹ لیڈر شری اشوک مہتہ کو اچھی طرح یاد ہے۔ دوسرے لوگ بھی جانتے ہیں اور خوب جانتے ہیں۔ لیکن شری نہرو کے سامنے کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں۔ لیکن اُن کی یہ خاموشی ہندوستان کے لئے کتنے خوفناک نتائج کی حامل ثابت ہو گی یہ کوئی نہیں جانتا۔ درحقیقت اس کا تصور تک ہی ریاست سے باہر کے لوگوں کے لئے محال ہے۔ جس طرح باقی ہندوستان میں کانگرسی حکمرانوں نے بیرونی دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے بڑے بڑے پراجیکٹوں کے طور پر کچھ Monuments کھڑے کر رکھے ہیں اور وہ بیرونی سیاحوں کو دکھائے جاتے ہیں اور اُن سے سرٹیفکیٹ لئے جاتے ہیں، جموں و کشمیر میں باقی ہندوستان سے آنے والے سیاستدانوں کو گشتابے دئے جاتے ہیں۔ مُغلوں کے وقت کے خوبصورت مقامات کی سیر کرائی جاتی ہے تاکہ وہ دہلی پہنچ کر کشمیر سرکار کی ترقیات کے گُن گائیں۔ حقیقت حال سے کوئی آشنا ہونے کی زحمت گوارا نہیں کرتا۔ عوام کی نبض کوئی نہیں ٹٹولتا۔ یہ درست ہے کہ اس وقت کشمیر میں بظاہر سکون ہے لیکن یہ حقیقی سکون نہیں۔ یہ مرگھٹ کی خاموشی ہے جو یقیناً زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکے گی۔

اس سے بھی افسوسناک حالت یہ ہے کہ کانگرسی نیتاؤں کی طرف سے اندھا دھند پیٹھ ٹھونکے جانے کے باوجود بخشی غلام محمد نے بھی اب وہی رویہ اختیار کر لیا ہے جو شیخ عبداللہ کا طرۂ امتیاز تھا۔ انہوں نے پچھلے دنوں کشمیر اسمبلی میں ریاست کو بھارت کے الیکشن کمیشن کے دائرۂ اختیار میں لائے جانے کی مخالفت کرتے ہوئے جو تقریر کی، وہ ریاست کے اند...

تحصیل بھدرواہ کے عوام کی مانگ

ہم تحصیل بھدرواہ کے رہنے والوں کی مؤدبانہ گزارش ہے کہ علاقہ میں ایک ٹرینڈ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو کی ضرورت ہے۔ موجودہ اسسٹنٹ رجسٹرار جو علاقہ ہذا میں ہے وہ ناواقف اور ان ٹرینڈ ہے جو پہلے یہاں ایک محرر تھا اور محکمہ نے دھکیل کر اس کو اسسٹنٹ رجسٹرار بنایا اس نے یہاں ہی شادی کی ہے بیس سال سے اسکو کوئی تبدیل نہیں کرتا۔ چنانچہ جو اسٹور یہاں پر ہے یہاں کا مال اور روپیہ سیلز مینوں اور رسوخ والے آدمیوں نے دبایا ہے۔ کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ جدید تحریک کا ہم فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں مگر موجودہ نظام کے تحت ڈر لگتا ہے۔ ہماری مانگ ہے کہ علاقہ میں نئی تحریک جاری کرنے کے لئے ایک ٹرینڈ آفیسر بطور اسسٹنٹ رجسٹرار تعینات ہونا چاہیئے۔ (اہالیان بھدرواہ)

سواریوں کی سہولیت کیلئے

گورنمنٹ کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ پریڈ گراؤنڈ سے بس اسٹینڈ ختم کرکے مختلف روٹوں کے لئے مختلف سٹینڈ مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ اس طرح سے پریڈ گراؤنڈ میں جو بسوں کا جھمگٹا لگا رہتا تھا اس میں کمی واقع ہو جائے گی۔ لیکن اس سے ایک بڑی تکلیف کا سامنا سواریوں کو کرنا پڑے گا۔ ریاسی ادھمپور۔ رام نگر۔ بھدرواہ وغیرہ کے لئے بس سٹینڈ جیل کے نزدیک مقرر کیا جارہا ہے۔ اور اسی طرح اکھنور چھمب۔ پونچھ۔ نوشہرہ۔ راجوری روٹ پر چلنے والی بسوں کے لئے جیول ٹاکیز کے پاس۔ اب اندازہ لگائیے کہ جو سواری جیل کے پاس اتر کر گندم منڈی یا رگھناتھ بازار جانا چاہے گی اُسے کتنا زیربار ہونا پڑے گا۔ اور جیول ٹاکیز کے پاس اترنے والی سواریوں کو دھوبی بازار آنے پر کس قسم کا دکھ ہوگا۔ اس لئے ہماری یہ گزارش ہے کہ چاہے سٹینڈ مختلف جگہوں پر مقرر کر دیئے جائیں لیکن بکنگ آفس پریڈ گراؤنڈ میں ہی رہیں۔ اور عین وقت پر بس آکر سواریوں کو لاد کر اور اتار کر اپنے اسٹینڈ پر واپس چلی جائے۔ ہمیں وشواس ہے کہ متعلقین اس پر عمل درآمد کرینگے۔ (مہتہ شوداس جموں)

قابل توجہ محکمہ فوڈ

جموں شہر میں دھان یعنی مونجی کی درآمد پر سخت پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں لیکن جموں شہر میں دو صد کے قریب ایسے لوگ ہیں جو مونجی کو بھون کر پھلیاں وغیرہ بناتے ہیں۔ اور جن کا کاروبار ہی یہی ہونے کے کارن اس کا اثر ہزاروں انسانی زندگیوں پر پڑ رہا ہے۔

محکمہ فوڈ اور متعلقین سے گزارش ہے کہ اگر دھان کی جموں شہر میں درآمد پر پابندیاں ضرور ہی برقرار رکھنی مقصود ہیں تو ان لوگوں کو حسب خواہش مونجی درآمد کرنے کے پرمٹ

جموں وکشمیر بنک اور ریفیوجی

میرپور کے ریفیوجیوں کا لاکھوں روپیہ جموں وکشمیر بنک کے ذمہ بقایا چلا آرہا ہے۔ میرپور کی تباہی سے کئی ماہ پہلے جموں اینڈ کشمیر بنک کی میرپور برانچ ہفتہ میں دو بار سیونگ۔ کرنٹ اور فکسڈ اکاؤنٹ کی علیحدہ علیحدہ فہرستیں ہیڈ آفس کو روانہ کرتی رہی کہ ہر آدمی کا کتنا کتنا اکاؤنٹ بنک میں ہے مگر میرپور کی تباہی کے بعد بنک ہذا اتنا کچھ ہونے کے باوجود تباہ شدہ لوگوں کے جمع شدہ روپیے کی ادائیگیوں کے سلسلہ میں آج تک بے رحمی کے ساتھ ٹال مٹول کرتا چلا آرہا ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب تک کسی ڈیپازٹر نے عدالت کا دروازہ نہیں کھٹکھٹایا اُسے ادائیگی نہیں کی گئی ہے بنک کے خلاف عدالتوں سے کئی ڈگریاں صادر ہو چکی ہیں۔ بنک کا موجودہ رویہ کسی بھی طرح پسندیدہ نہیں۔

حکومت جموں وکشمیر سے گزارش ہے کہ تباہ حال لوگوں کی ادائیگیوں کے سلسلہ میں کوئی موثر قدم اٹھایا جائے۔ بہتر یہ رہے گا کہ اس سلسلہ میں سرکاری وغیر سرکاری نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا جائے جو چھان بین کے بعد اس قضیہ کا فیصلہ کرے۔ (اوم کمار۔ میرپوری)

جموں تا چندراہ سڑک کی حالت

موسم برسات کو ختم ہوئے تین ماہ کا عرصہ ہونے لگا ہے۔ مگر ابھی تک جموں تا چندراہ سڑک کی حالت نہیں سُدھری ہے کہ بس چل سکے۔ اس سلسلہ میں محکمہ پبلک ورکس کے ذمہ داروں کی توجہ پہلے بھی کئی بار دلائی جا چکی ہے۔ مگر نہ جانے کیوں جان بوجھ کر تاخیر سے کام لیا جا رہا ہے۔ جس سے لوگوں کو بلاوجہ پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے لہٰذا حکام متعلقہ اور منسٹر پبلک ورکس سے التماس ہے کہ عوام کی تکالیف کو مدنظر رکھتے ہوئے سڑک ہذا کی حالت کو سدھارا جائے۔

(پریتشم سنگھ تحصیل اُپ پردھان پرجا پریشد چندراہ)

قابل توجہ منسٹر دیہات سدھار

جموں تحصیلوں کے دونوں بلاکوں میں مطلوبہ تعمیرات اور کاموں کی فہرستیں ایڈوائزری کمیٹی میں ایک عرصہ سے مکمل ہو چکی ہیں مگر جموں بلاک میں تو ابھی تک کام ہی شروع نہیں ہوا۔ اور ڈنسال بلاک میں بھی کام کی رفتار بہت سست ہے جبکہ مالی سال کا بہت زیادہ حصہ گزر چکا ہے۔ اندیشہ ہے کہ کہیں سال گزر جائے اور کام شروع ہی نہ ہونے کی وجہ سے ساری رقم ہی لیپس نہ ہو جائے۔ چنانچہ متعلقہ آفیسران سے گزارش ہے کہ وہ اس طرف دھیان دے کر کام کو تیزی کے ساتھ کروائیں تاکہ رقمیں لیپس ہونے سے بچ جائیں۔ (سرمکھ سنگھ تحصیل سکریٹری پرجا پریشد جموں)

کوآپریٹو سوسائٹی کا غبن

عرصہ دس سال ہوا کہ کھگوال تحصیل ہیرانگر کوآپریٹو سوسائٹی کا [illegible] ہزاروں روپے کا غبن ہوا۔ غبن کے بعد متعلقہ [illegible] بن پر کیس چلا اور آخرکار یہ فیصلہ ہوا کہ غبن شدہ ملازمین کی تنخواہوں سے روپیہ کاٹ کر لوگوں کو واپس دلایا جائے گا۔

اس بات کا فیصلہ ہوئے بھی تین سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ مگر لوگوں کو آج تک واپس ایک کوڑی بھی نہیں ملی ہے اس سلسلہ میں کئی بار... گورنمنٹ کی توجہ بھی دلائی گئی ہے۔ مگر نہ جانے کونسی مصلحتیں ادائیگی کے راستہ میں اڑچنیں بن رہی ہیں۔ ہماری متعلقین سے گزارش ہے لوگوں کے ساتھ اس ناانصافی کا ازالہ کیا جائے اور روپے کی ادائیگی کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں۔

(بھگت رام سکریٹری پرجا پریشد کھگوال)

پونچھ میں بجلی کا کرایہ

قصبہ پونچھ میں بجلی کی حالت ناگفتہ بہ ہے لیکن بجلی کا کرایہ دو روپے فی بلب کے حساب وصول کیا جاتا ہے جبکہ بڑے سے بڑا بلب لگا کر بھی پڑھنا آسان بات نہیں۔ طلباء کے امتحانات سر پر ہیں چنانچہ انہیں تیل جلا کر لیمپوں کی روشنی میں پڑھنا پڑتا ہے۔ اس طرح لوگوں پر ڈبل خرچ پڑ رہا ہے متعلقہ حاکموں سے گزارش ہے کہ جب تک بجلی کا انجن ٹھیک ہو کر نہیں آتا بجلی کا کرایہ وصول نہ کیا جائے اور گزشتہ دو ماہ کا کرایہ بھی معاف کیا جائے۔ (پبلک پونچھ)

منسٹر کا سالہ اور ٹھیکے

اطلاع ملی ہے کہ ڈوگرہ ہال کے قریب ایک نالہ میونسپلٹی جموں نے کرم چند مہاجن نامی ایک ٹھیکیدار کو ۲۵٪ فی صد پر دیا۔ اور جب نالہ بن گیا تو تین ماہ کے بعد ہی ٹوٹ گیا۔ اور جب اس ٹھیکیدار کو ضابطہ کے تحت مرمت کرنے کے لئے کہا گیا تو اُس نے میونسپلٹی جموں کے افسروں کو ٹھینگا دکھا دیا کیونکہ وہ ٹھیکیدار صاحب ایک منسٹر کے سالے صاحب ہیں۔ اسکے بعد ہی ٹھیکہ ایک اور ٹھیکیدار کو ۱۰۰ فیصد پر دیا گیا۔ اور اس ٹھیکیدار نے جب نالہ بنوایا اور اس نالے کا کام کچھ بڑھ گیا تو ٹھیکہ چھین کر پھر پہلے ٹھیکیدار کو ۲۵٪ فیصد پر دے دیا گیا۔

حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ پہلے ٹھیکیدار کو ضابطہ کے تحت کام نہ کرنے کے عوض بلیک لسٹ کر دیا جاتا۔ مگر میونسپلٹی کے متعلقہ افسروں کو اس سے کیا فائدہ؟ انہیں تو فائدہ تھا کہ کمیشن کھری ہو رہی تھی ہم میونسپلٹی کے بالائی افسروں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلہ میں تحقیقات کرکے اس قسم کے ٹھیکیدار اور میونسپلٹی کے ان افسروں کے خلاف ایکشن لیں جو کمیشن حاصل کرنے کے علاوہ ضابطہ میں خلل ڈالتے ہیں۔ "خورشید جموں"

غبن، بلیک مارکیٹ اور ...

ہماری سرکار کا دعویٰ ہے کہ وہ ریاست سے بھرشٹاچار کا خاتمہ کرکے رہے گی۔ لیکن ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ رام بن کے سابقہ سٹور کیپر سردار نیتر سنگھ کے ہزاروں روپے کی انکوائری کیوں نہیں کروائی جاتی۔ [illegible] پر اسٹور کیپر موصوف جو آج کل کنٹرولر نے گزشتہ سالوں میں خزانہ اور سٹور کو دو دو ہاتھوں سے لوٹا ہے۔ جس کی [illegible] ہمارے سامنے ہے۔ کہ بٹوت میں [illegible] کو غلہ فروخت کرنے کی ڈیلری تھی۔ [illegible] ہی گوہر سنگھ ڈیلر بھی غلہ فروخت کر[illegible] اسٹور کے حصہ داروں نے ایک بار مبلغ [illegible] پچیس روپے خزانہ رام بن میں غلہ کی قیمت [illegible] کروائی اسٹور کیپر موصوف نے ہاتھ کی [illegible] یہ رقم لے کر صرف ڈیلر بٹوت لکھ کر کچی ر[illegible] جیب بیٹ وغیرہ اسٹور کے نمائندوں [illegible] لیکن بعد میں یہی رقم گوہر سنگھ ڈیلر کے [illegible] میں لکھ دی۔ ادھر گوہر سنگھ ڈیلر کے نام [illegible] کا بقایا ساڑھے تین صد چلتا تھا۔ لیکن اسٹور کیپر نے ساڑھے باراں صد گوہر سنگھ [illegible] نام جمع کرکے معاملہ دبا لیا۔ کچھ عرصہ بعد جب ڈوگرہ صاحب نئے ڈائریکٹر تعینات ہوئے گوہر سنگھ نے محکمہ سے اس جعلی روپے کا مطالبہ کیا اور اس کے عوض میں (نوے) ۹۰ من گندم اسٹور سے بغیر کچھ دیئے وصول کرکے بٹوت [illegible] جہاں بلیک میں مفت کا مال فروخت کرکے اسٹور کیپر کو معقول حصہ دیا گیا۔ اب وہ روپیہ کوآپریٹو سٹور بٹوت کے نام بقایا نکل رہا ہے۔ کیونکہ اسٹور فیل ہو چکا ہے۔ اور اُس کے حصہ دار اب اسے چلا نہیں رہے۔ لیکن ساڑھے باراں صد روپے کا یہ غبن دیدہ دانستہ کرکے خزانہ سرکار کو دھوکہ سے لوٹا گیا ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ اسٹور کیپر موصوف کو ہزاروں من غلہ شارٹیج کے باوجود پھر تحصیل رام بن میں لگایا گیا ہے۔ جہاں اس نے ہزاروں کی جائیداد مرسری ٹرک اور ہزاروں ڈاک خانہ بٹوت میں اپنے لواحقین کے نام جمع کروائے ہیں۔ بٹوت میں عالیشان کوٹھی نکاسی پر مفت میں قبضہ بلا کرایہ جما رکھا ہے اور آج لکھ پتی کی حیثیت میں پھر تحصیل میں لوٹ کھسوٹ جاری کئے ہوئے ہے ہم جناب اکونٹنٹ جنرل جموں وکشمیر اور ڈائریکٹر صاحب کی اس طرف توجہ دلا کر مطالبہ کرتے ہیں کہ کیس کی انکوائری کرائی جائے کہ جموں سٹور جو گندم (نوے من) گوہر سنگھ ڈیلر کو مفت دی گئی اُس کی رقم اُس نے کہ[illegible] کروایا کوآپریٹو اسٹور کا روپیہ اُس کے نام جمع [illegible]

ہفتہ وار
"جے سودیش" جموں
۱۳ ستمبر ۱۹۵۵ء

ایڈیٹوریل

جے سودیش

مدت سے دل میں یہ تمنا تھی کہ ریاست میں کوئی ایسا اخبار جاری کیا جائے۔ جو سچی اور شدھ راشٹریتا کی آج بھاؤنا کا پرتیک ہو۔ جو جنتا کے دلوں میں دیش بھگتی کی بھاونائوں کو اجاگر کر سکے۔ اس دیش میں رہنے والے ہر انسان دیش کے لئے جینے اور مرنے کا پیغام دے سکے۔ اور پھر جو دیش کی تاریکیوں میں روشنی کا ایک مینار بن کر اس پیارے وطن پر چھائی جا رہی کالی گھٹاؤں کو اپنے دامن میں سمیٹ لے۔ اور طاقت و اقتدار کے نشے میں مدہوش انسانوں کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر حقیقی راہ پر لا سکے۔ اور اس دیش کی مظلوم و دکھی جنتا کی ایک زوردار آواز بن کر انسانوں کے روپ میں انسانیت کا خون چوسنے والے درندوں کو للکار سکے۔ لیکن ہماری اس تمنا کو پورا ہونے میں کیا کیا اڑچنیں آئیں۔ اور کیسے جانے والے لوگ تنتر کے اس یگ میں اخبار کو جاری کرنے کی اجازت حاصل کرنے میں ہمیں کیا کیا جد و جہد کرنا پڑی۔ یہ ایک لمبی کہانی ہے ویسے تو ہماری ریاست کے پریس ایکٹ میں کوئی ایسی بات نہیں جس کے انوسار کسی شخص کو اخبار جاری کرنے میں کوئی مشکل پیش ہو۔ پریس ایکٹ میں صاف لفظوں میں لکھا ہے۔ کہ کوئی بھی ریاستی کسی بھی وقت اخبار جاری کر سکتا ہے اور ڈیکلریشن کی تصدیق کے ادھیکار ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو دیئے گئے ہیں۔ لیکن جب بھی اخبار کے ڈیکلریشن کی تصدیق چاہنے کے لئے ہم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس پہنچے تو ایک عرصہ تک یونہی ٹال دیا جاتا رہا۔ درخواست لے لی۔ اور کسی پولیس والے کے پاس بھیجدی۔ اور پھر نہ جانے وہ کہاں گم ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اور اسی طرح دوسرے اخبار جاری کرنے کی اجازت چاہنے والے دوستوں کے ساتھ بھی ہوا۔ آخر تنگ آ کر پوچھا کہ یہ تماشا کیا ہے تو کہہ دیا گیا کہ یہ ٹھیک ہے۔ کہ پریس ایکٹ کے تحت ڈیکلریشن تصدیق کر دیا جانا چاہئے مگر گورنمنٹ کی طرف سے زبانی طور پر آرڈر ایسے ہیں جو ہمیں مجبور کرتے ہیں۔ ہم نے کہا کہ اگر ایسا ہے۔ تو آپ پریس ایکٹ میں گورنمنٹ کو تبدیلی کرنے کے لئے کیوں نہ لکھ کر دے دیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے ایسے آرڈر ہیں۔ لیکن ...... کون سنتا۔

اس کے بعد ہمارے ایک محترم بزرگ گورنمنٹ کے ایک ذمہ وار منسٹر سے ملے اور کہا کہ کچھ ایک سجن اخبار جاری کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اجازت کیوں نہیں دیتے تو انہوں نے کہا نہیں صاحب اخبار کی اجازت دینے کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو پورے اختیارات ہیں۔ ہماری طرف سے کوئی اڑچن نہیں۔ چنانچہ انہوں نے منسٹر سے ملنے کے بعد بتایا کہ وہ تو کہتے ہیں ہماری طرف سے کوئی اڑچن نہیں۔ دوسرے دن ہم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملے اور اس سلسلہ میں منسٹر صاحب سے ملاقات کا ذکر کیا۔ تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بیچارہ حیران رہ گیا۔ اور اس نے ٹیلیفون اٹھایا۔ اور منسٹر صاحب کو گھنٹی کر دی۔ پتہ نہیں کیا بات ہوئی۔ لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے صاف کہہ دیا۔ کہ میں ڈیکلریشن تصدیق نہیں کروں گا۔ چنانچہ آخر ہم نے مجبور ہو کر اس سلسلہ میں عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے کا فیصلہ کیا۔ اور اپنے ایک محترم وکیل سے مشورہ کر کے چار ماہ کا عرصہ ہوا اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو چٹھی لکھی جواب نہ آنے پر ہم نے ہائی کورٹ میں پہونچنے کی تیاری مکمل کر لی۔ اور آخر بار ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے پوچھنے گئے۔ تو انہوں نے کہا کہ کچھ دن ٹھہرو۔ میں اس سلسلہ میں بات چیت کر رہا ہوں چنانچہ پیشتر اس کے کہ ہم عدالت میں پہونچتے ہمیں اخبار "جے سودیش" جاری کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ جس کے لئے پھر بھی ہم گورنمنٹ کا شکریہ ادا کئے دیتے ہیں۔

اس موقع پر یہ خوشی کا مقام ہے کہ جہاں ہمیں "جے سودیش" جاری کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ وہاں نصف درجن کے قریب اخبار جاری کرنے کی اجازت چاہنے والے دوسرے بندھوؤں کے بھی ڈیکلریشن تصدیق کر دیئے گئے ہیں۔ جس کے لئے ہم گورنمنٹ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ اس نے آج کے جمہوری دور میں اس سلسلہ میں جو غلط نیتی اختیار کر رکھی تھی اس کا احساس کر لیا ہے۔ اور دوسرے معنوں میں "جے سودیش" اپنے آغاز سے ہی ایک بڑی فتح کے ساتھ میدان میں آ رہا ہے۔

جہاں تک "جے سودیش" کی پالیسی کا تعلق ہے۔ ہم نے مختصر طور پر اوپر بیان کر دی ہے۔ اور ہم "جے سودیش" کو جاری کرتے ہوئے اس بات کا پرن کرتے ہیں کہ "جے سودیش" اپنی اس پالیسی پر اٹل رہے گا۔ اور دیش کے ان دیش بھگت لوگوں کے شانہ بشانہ جو اس ریاست کو بھارت کا ایک اٹوٹ انگ بنانا چاہتے ہیں۔ جو جنتا میں سچی اور شدھ راشٹریتا کی بھاونائوں کو جاگرت کر کے دیش کو انتی کے مارگ پر لے جانا چاہتے ہیں اور جن کے دلوں میں دیش بھگتی اور راشٹر سیوا کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ برابر آگے بڑھتا جائیگا۔

یہ ٹھیک ہے کہ "جے سودیش" اپنے لئے جو مارگ اپنا رہا ہے۔ وہ ریاست کے آج کے حالات میں کٹھن اور تکلیف دہ ضرور ہے۔ لیکن دیش اور قوم کی بھلائی کے لئے ہم اسے ایک ٹھیک مارگ سمجھتے ہیں اور اس پر چل کر ہمیں کتنی ہی آفتوں اور مشکلوں سے دو چار کیوں نہ ہونا پڑے "جے سودیش" اپنے پتھ سے نہیں ہٹے گا۔ اور دکھی جنتا کی درد بھری آواز کی ترجمانی کرتا ہوا اپنے کرتب کا پالن کرتا رہے گا۔

جہاں تک گورنمنٹ کا تعلق ہے۔ ہماری برسر اقتدار لوگوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ وقت کے جمہوری تقاضوں کو سمجھیں باقی "جے سودیش" گورنمنٹ کو ہر اس بات کے لئے تعاون پیش کرے گا۔ جو ملک اور عوام کے مفاد کے لئے ہو گی۔ اور ہر اس قدم کے سامنے ایک مضبوط دیوار بن کر کھڑا ہو جائے گا۔ جو دیش اور جنتا کے مفاد کے خلاف جاتی ہو گی۔

اتحادی سبھا کی پاکستانیوں کو وارننگ

نئی دہلی۔ پاکستانیوں کے اس منصوبہ پر کہ پاکستانی مقبوضہ کشمیر سے بھارتی کشمیر میں جتھے بھیجے جائیں گے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے دہلی کے اتحادی سبھا کے دفاتر کے ترجمانوں نے کہا کہ کشمیر کی جنگ بندی لائین کی حفاظت کی ذمہ واری اتحادی سبھا اور اس کے متحدین پر ہے۔ اور اگر کسی وقت پاکستانیوں نے کشمیر کی جنگ بندی لائین کو پار کرنے کی کوشش کی۔ تو اتحادی سبھا اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ اتحادی سبھا کے نمائندہ مقیم کراچی نے بھی حکومت پاکستان کو مطلع کر دیا ہے کہ اگر کسی نے جنگ بندی لائین کو عبور کرنے کی کوشش کی۔ تو اسے جنگ بندی کے معاہدہ کی خلاف ورزی سمجھا جائیگا۔ اور اتحادی سبھا ہندوستان کی سرحد کی حفاظت کرے گی۔ خواہ اسے پاکستان کے خلاف کارروائی کیوں نہ کرنا پڑے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نئی تحریک کی پشت پر پرتگال کی حکومت کا ہاتھ ہے۔ اور کراچی کا پرتگالی دفتر کچھ سرپھروں کو اس سلسلے میں مشورے دے رہا ہے۔ بھارت سرکار نے اس تحریک کو کوئی وقعت نہیں دی۔ بہر حال اگر پاکستانیوں نے اس قسم کی حماقت کی۔ تو ان کے ساتھ قانون کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔

ڈاکٹر اوم پرکاش مینگی ضلع ڈوڈہ کے دورہ پر

جموں، ستمبر۔ ڈاکٹر اوم پرکاش جی مینگی جنرل سیکرٹری جموں کشمیر پرجا پریشد ضلع ڈوڈہ کے دورہ پر چلے گئے ہیں۔ شری مینگی بھدرواہ کشتواڑ اور دوسرے حصوں کا دورہ کریں گے اور علاقہ ہذا میں اینٹی نیشنل عنصر کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا جائزہ لیں گے۔ نیز علاقہ میں پرجا پریشد کی تنظیم کو مضبوط سے بنانے کے لئے کارکنوں کو ہدایت کریں۔ شری مینگی ایک ہفتہ تک واپس جموں پہنچ جائیں گے۔

راج نیتی میں گندگی پھیلنے دینا اور پھر اسے گندگی کہہ کر چھوڑنا ڈبل جرم ہے۔ (ڈینیئل ہڈگی)

راجوری میں پرجا پریشد کا جلسہ

جموں ۔ ۸ ستمبر ۔ راجوری میں بخشی وشوا ناتھ جی تحصیل پردھان پرجا پریشد کی صدارت میں ایک شاندار پبلک جلسہ منعقد ہوا جس میں شری سنگھ راج جی بالی نے تقریر کرتے ہوئے راجوری میں ڈاک کے ناقص انتظامات کیخلاف زور دار پروٹسٹ کیا ۔ اور کہا کہ یہ امر کس قدر افسوسناک ہے کہ آج بیسویں صدی کے زمانہ میں بھی راجوری نواسیوں کو بارہ بارہ اور پندرہ پندرہ دن کے بعد ڈاک ملتی ہے شری بالی نے راجوری پولیس کی من مانی کارروائیوں کی شدید مذمت کی اور کہا کہ معمولی معمولی باتوں کے لئے پولیس والے خواہ مخواہ لوگوں کو تنگ کر رہے ہیں ۔ اور رشوت حاصل کرنے کے لئے بہانے تلاش کئے جاتے ہیں ۔

آپ نے بتایا کہ جہاں تک کہ کسی نے چال چلن کے سرٹیفکیٹ بھی حاصل کرنے ہوں تو بھی اُسے خواہ مخواہ تنگ کیا جاتا ہے ۔ اور کہا جاتا ہے کہ پہلے کسی نیشنل کانفرنسی کی تصدیق کروا کر لاؤ ۔ اور ٹاؤن ایریا کمیٹی کے ممبروں کی تصدیق تک کو ٹھکرا دیا جاتا ہے ۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ راجوری پولیس کو صرف نیشنل کانفرنسی ہی معزز اور قابل اعتبار دکھائی دیتے ہیں ۔ حالانکہ دُنیا جانتی ہے کہ نیشنل کانفرنسی کا مرید خود کسی چال چلن کے مالک ہیں ۔ اور اُنہوں نے آج تک کیا کیا کرتوتیں کی ہیں ۔

شری سہدیو سنگھ جی سکریٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آج ہر طرف ریاست میں من مانی کارروائیوں ۔ کنبہ پروری اور رشوت خوری کا دن بدن زور ہو رہا ہے اور آزادی کے سے حالات پیدا ہو رہے ہیں ۔ اس قسم کے حالات میں کوئی بھی حکومت زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی ہے ۔ شری سہدیو سنگھ نے مزید کہا کہ ان حالات میں اگر عوام ریاست کے اندر راشٹرپتی راج کی مانگ کریں تو کوئی حیرانگی والی بات نہ ہوگی ۔

آگے چل کر شری سہدیو سنگھ جی نے بتایا کہ وعدے تو باندھے جاتے ہیں لوک راج کے ۔ مگر کوئی بھی سرکاری ملازم اتنی دیر تک کسی جگہ ٹک نہیں سکتا جب تک کہ وہ نیشنل کانفرنسی کارکنوں کی ہاں میں ہاں نہ ملائے ۔ اُن کے کہنے کے مطابق لوگوں کو دبائے نہ اور نیشنل کانفرنس کا پروپیگنڈہ نہ کرے ۔ آپ نے کہا کہ برسر اقتدار لوگوں کے فاسزم کی طرف بڑھتے ہوئے رجحانات آنے والے ایک انقلاب کا پیش خیمہ ہیں ۔

آخر میں بخشی وشوا ناتھ جی نے عوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ لوگوں کو وشواس رکھنا چاہئیے کہ وقت آرہا ہے کہ صوبہ جموں کے اندر پرجا پریشد کی مرضی کے خلاف کوئی بات نہیں ہو سکے گی ۔ اور ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں کہ اگر بخشی صاحب نے قائم رہنا ہوگا تو پرجا پریشد کو اعتماد میں لینا ہی پڑے گا ۔

۲۰ ستمبر کو گوا ڈے مناؤ

ودیارتھی پریشد کا اعلان

جموں ۔ ۸ ستمبر ۔ جموں و کشمیر ودیارتھی پریشد (سٹوڈنٹس نیشنل ایسوسی ایشن) کی ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن کے ذریعے بھارت سرکار سے مانگ کی ہے کہ گوا بھارت کا ایک انگ ہے اور گوا میں بھائیوں پر ہو رہے اتیاچار و پرتگیزی سرکار کی دمن نیتی سے جو حالات پیدا ہو رہے ہیں بھارت سرکار کو چاہئیے کہ گوا میں فوری طور پر پولیس ایکشن کر کے دیش کے اُس حصہ کو آزاد کروائے ۔

ریزولیوشن میں گوا کی موکتی کے لئے ستیہ آگرہ میں شہید ہونے والوں کو شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے اسیاب کا اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۹ ستمبر کو سکول اور کالج کھلنے پر ۲۰ ستمبر کو تمام کالجوں اور سکولوں میں ودیارتھی گوا ڈے منائیں گے ۔

...انہیں سرکار اپنی تجارت کے طور پر استعمال کر رہی ہے ۔ یعنی آٹھ آٹھ سو روپیہ ایک ایک دوکان پر خرچ کر کے ۹۰/- روپئے وصول کئے جائیں گے ۔

ہماری گورنمنٹ سے مانگ ہے کہ وہ شرنارتھیوں کو تجارت کے طور پر استعمال نہ کرے ۔ دوکانوں کی لاگت جو ۱۲۰۰/- روپئے مقرر کی ہے پر سود نہ لیا جائے نیز ان ریفیوجیوں کو جنہوں نے کسی قسم کی گورنمنٹ سے آج تک کوئی امداد نہیں لی ہے انہیں تجارتی قرضے دیئے جائیں ۔

دوسرے پانچسالہ پلان میں صوبہ جموں کو مناسب حصّہ دیا جائے

جموں کے عوام اقتصادی طور پر کشمیر کے مقابلہ میں پسماندہ ہیں (شری منگی)

جموں ۔ ۸ ستمبر ۔ ڈاکٹر اوم پرکاش منگی جنرل سکریٹری پرجا پریشد نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ کشمیر سرکار نے گذشتہ آٹھ سال کے عرصہ میں صوبہ جموں کو سیاسی ۔ سماجی اور اقتصادی طور پر ختم کرنے اور یہاں پر ترقی کی سکیموں کو چلانے کے سلسلہ میں نظر انداز کر کے جس طریقہ سے کام لیا ہے ۔ یہ ایک دردناک باب بن چکا ہے ۔ اور جس کے متعلق پنڈت جواہر لال جی نہرو کو بھی حیدر آباد کے کانگرس سیشن میں اس امر کا اعتراف کرنا پڑا تھا کہ جموں کے لوگوں کی اقتصادی شکایات ہیں جنہیں دُور کیا جانا چاہیئے ۔ مگر اس کے باوجود کشمیر سرکار نے جموں کے متعلق اپنی روش کو نہ بدلا ۔ جو اب ایک کھلی حقیقت ہے ۔ اور جس کے خلاف یہاں کی جنتا بارہا صدائے احتجاج بلند کر چکی ہے ۔

اب سُن رہے ہیں کہ ریاست کی ترقی کے لئے دوسرا پانچسالہ پلان قریباً قریباً مکمل ہو چکا ہے ۔ لیکن یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ پانچ سالہ پلان جیسے اہم کام کو بھی مرتب کرتے وقت عوام کو قطعاً اعتماد میں نہیں لیا گیا ہے ۔ اور اُن سے کسی قسم کی رائے حاصل نہیں کی گئی ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارے حکمرانوں نے اُن کی کُرسیوں کے اِرد گرد گھومنے والے اپنی ہی پارٹی کے چند لوگوں سے صلاح مشورہ کیا ہو ۔ مگر وہ لوگ جن پر عوام کو قطعاً کوئی اعتماد نہیں اور جن کے سامنے ذاتی اغراض کو پورا کرنے کے سوائے عوام اور دیش کی بہبودی کا کوئی خیال نہیں ۔ ایسے لوگوں سے صلاح مشورہ کرنا بھی کیا معنی رکھتا ہے ۔ جہاں تک ترقی کی سکیموں کا تعلق ہے اس سلسلہ میں یہ اشد ضروری ہے کہ سکیموں کو مکمل کرتے وقت جنتا کا اعتماد حاصل کیا جائے ۔ اور اُن کی رائے حاصل کی جائے مگر یہاں حالت یہ ہے کہ عوام کو پتہ تک نہیں کہ کیا بن رہا ہے ۔

شری منگی نے آگے چل کر کہا ہے کہ ہمیں خوشی ہے کہ صوبہ کشمیر عوام کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ ترقی کی سکیموں کو چلایا جائے ۔ مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جموں صوبہ کے عوام کو نظر انداز کر دیا جائے ۔ چنانچہ ہم کشمیر سرکار پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر اس پانچسالہ پلان میں بھی صوبہ جموں کو مناسب اور برابر کا حصہ نہ دیا گیا تو پرجا پریشد کسی بھی قسم کی جدوجہد کرنے میں پیچھے نہیں رہے گی ۔ کیونکہ آخر جموں میں بھی لوگ بستے ہیں ۔ اور جو اقتصادی طور پر کشمیر کے مقابلہ میں بہت ہی پسماندہ ہیں ۔

گو شیخ عبداللہ جیل میں ہیں

مگر کانفرنسیوں کی ذہنیت بدلی نہیں

(خاص نامہ نگار سے)

جموں ۔ ۸ ستمبر پچھلے دنوں دہلی کے اخباروں میں اس امر کی خبریں شائع ہوئیں کہ کانگرس کے پردھان شری یو ۔ این ڈھیبر ۱۲ ستمبر کو جموں و کشمیر کے دورہ پر جائیں گے ۔ ان کا یہ دورہ اہم مشن کی تکمیل کیلئے ہوگا ۔ اخباروں میں اس امر کا بھی اظہار کیا گیا کہ نیشنل کانفرنس آئینی طور پر کانگرس سے ایک الگ جماعت ہے ۔ اور اسے کانگرس سے ملانے کی تحریک شروع کی جائے گی ۔ اور یہ الحاق ریاست کو سیاسی طور پر ہند کے اور بھی قریب کر دے گا ۔ مگر دوسرے ہی دن نیشنل کانفرنس کے جنرل سیکریٹری کا اس سلسلہ میں تردیدی بیان شائع ہو گیا ۔ کہ نیشنل کانفرنس کا کانگرس کیساتھ ادغام کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ چنانچہ نیشنل کانفرنس کے سیکریٹری کا یہ بیان پڑھ کر یہاں لوگوں کو بڑی حیرانی ہوئی ۔ کہ اگرچہ نیشنل کانفرنس کا نیتا شیخ عبداللہ جیل کی ہوا کھا رہا ہے مگر نیشنل کانفرنس کے اکثر کارکنوں میں ریاست کو ہندوستان سے دور دور رکھنے کی بھاونا بدستور کام کر رہی ہے ۔

سیاسی حلقوں میں شری ڈھیبر کی ریاست میں آمد کے متعلق اس امر کا قیاس کیا جا رہا ہے کہ نیشنل کانفرنس پر کمیونسٹ غلبہ کو اب کانگرس کے نیتا بھی محسوس کرنے لگ گئے ہیں ۔ اور وہ اس غلبہ کو ختم کرنے کیلئے نیشنل کانفرنس کو کانگرس کے ساتھ باقاعدہ طور پر ملا لینا چاہتے ہیں ۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ اگر نیشنل کانفرنس کا الحاق باقاعدہ طور پر کانگرس کیساتھ ہو گیا جو ممکن نظر نہیں آتا ۔ تو کمیونسٹ عنصر نیشنل کانفرنس سے الگ ہو کر کوئی نئی جماعت بنائے گا ۔

پتہ چلا ہے کہ شری ڈھیبر ۱۲ ستمبر کو سیدھے سرینگر چلے جائیں گے اور وہ کانگرس کے اجلاس کے بعد پھر کبھی جموں آئیں گے ۔

شرنارتھیوں سے انصاف کیا جائے

جموں ۹ ستمبر شری راجکمار گپتا سیکریٹری ریفیوجی شاپس (دوکان) ایسوسی ایشن پریڈ گراؤنڈ جموں نے ایک بیان میں کہا کہ پریڈ گراؤنڈ میں ہماری سرکار نے ریفیوجیوں کے لئے کچھ دوکانیں تعمیر کروائی تھیں ۔ ان دوکانوں کی تعمیر پر زیادہ سے زیادہ آٹھ صد روپیہ فی دوکان خرچ آیا ہوگا ۔ مگر گورنمنٹ نے ریفیوجیوں سے ان دوکانوں کی قیمت ۱۲۰۰/- روپئے فی دوکان کرایہ کی شکل میں وصول کرنے کا فیصلہ کیا ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس بارہ سو روپیہ پر ۸ روپئے سینکڑہ یعنی ۹۶ روپئے سالانہ سود لینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ یہ امر کس قدر حیران کن ہے کہ ایک طرف تو گورنمنٹ شرنارتھیوں کی امداد کا اعلان کرتی ہے ۔ مگر دوسری طرف

شری راجکمار جی نے اپنے بیان میں یہ بھی مانگ کی ہے کہ دوکانوں کے آگے فٹ پاتھ بنایا جائے تاکہ کم از کم بازار کی شکل تو بن سکے ۔

نیشنل کانفرنس کی ناؤ ڈوبنے لگی!

اب پتہ لگا ہے ؟

ادھم پور سے اطلاع ملی ہے کہ ادھم پور کے دو درجن کے قریب پرانے اور نیشنل کانفرنس کے بڑے بڑے ستونوں نے نیشنل کانفرنس سے استعفے دیدیا ہے۔ ان میں جگن ناتھ وکیل۔ منگت رام پلیڈر۔ لالہ ڈھیرا مل وکیل۔ لالہ بودھراج۔ پنڈت دینا ناتھ وکیل۔ ہری بھگت چندیال۔ کانشی رام۔ بدری ناتھ۔ کرشن چند رکیلو۔ وغیرہ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اور یہ سبھی نیشنل کانفرنس کے عہدیدار تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے پریذیڈنٹ آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کو استعفے بھیجتے ہوئے لکھا ہے کہ تنظیم چند خود غرض اور موقعہ پرستوں کی اجارہ داری بن گئی ہے۔ تنظیم میں غیر آئینی اور غیر جمہوری کارروائیاں کر کے ہائی کمانڈ نے اپنے ان پٹھوؤں کو عوام پر ٹھونس رکھا ہے۔ جی حضوریوں اور چاپلوسوں کا طوطی بول رہا ہے۔ فرقہ پرست اور لٹیرے جنہوں نے ایام شورش میں جنتا کو لوٹا تھا۔ ایسے لوگوں کا تنظیم پر قبضہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ انہی لوگوں نے ادھم پور کے ایک ناخواندہ اپنے پٹھو موتی رام بیگڑہ کو ہند پارلیمنٹ میں بھیج کر صوبہ جموں کی ناک کاٹی ہے۔

انہوں نے مزید لکھا ہے کہ حکومت میں اس وقت رشوت خوری۔ کنبہ پروری۔ اور خویش پروری کا دور دورہ ہے۔ اور آج وہی عنصر نیشنل کانفرنس اور حکومت کو گھیرے ہوئے ہے۔ جو کسی وقت شیخ عبداللہ کو گھیرے ہوئے تھا۔ آخر میں انہوں نے اپنے استعفے جات میں لکھا ہے کہ ایسے حالات میں نیشنل کانفرنس کے ساتھ چمٹے رہنا ملک اور قوم کے ساتھ غداری ہے۔

پتہ چلا ہے کہ بخشی صاحب ادھم پور میں نیشنل کانفرنس کی ڈوبتی نیا کو بچانے کی ایک آخری کوشش کرینگے۔

سانبہ کے کامریڈوں میں پھوٹ

سانبہ کے نیشنل کانفرنسی کمیونسٹ کامریڈوں میں آج کل خوب ٹھن گئی ہے۔ کمیونسٹ شری رام پیارا صراف کا گروپ شری ساگر اسنگھ کے گروپ کو توڑنے پر تلا ہوا ہے۔ دونوں گروپوں کی طرف سے ایک دوسرے پر سنگین قسم کے الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ کمیونسٹ گروپ نیشنل کانفرنس پر قابض ہونے اور حکومت میں برسر اقتدار ہونے کیوجہ سے شری ساگر اسنگھ کو کئی طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لیکن شری ساگرا سنگھ کو اینٹی کمیونسٹ لوگوں کا سہارا ہونے کیوجہ سے وہ بھی خوب ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور کمیونسٹوں کے دانت کھٹے کر رہے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ ڈسٹرکٹ نیشنل کانفرنس کمیٹی جموں کے کمیونسٹ پریذیڈنٹ شری رام پیارا صراف نے تحصیل نیشنل کانفرنس سانبہ کے کچھ ڈیلیگیٹوں کو اکٹھا کر کے کنور ساگرا سنگھ تحصیل پریذیڈنٹ کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پاس کروایا ہے۔ اور شری رنجیت سنگھ کو تحصیل کا نیا پریذیڈنٹ منتخب کر دیا ہے۔ لیکن بتایا گیا ہے کہ کامریڈ صراف نے جو عدم اعتماد کا ووٹ پاس کروایا ہے۔ وہ غیر آئینی ہے۔ کیونکہ نیشنل کانفرنس کے آئین اساسی کی دفعہ ۲۰ (د) کے مطابق عدم اعتماد کا ووٹ پاس کرنے کیلئے 2/3 ممبروں کا حاضر ہونا ضروری ہے۔ مگر عدم اعتماد کا ووٹ پاس کرتے وقت تحصیل کے ۱۴ ڈیلی گیٹوں میں سے صرف ۹ ڈیلی گیٹ حاضر تھے۔ لیکن یہ امر حیران کن ہے کہ اس غیر آئینی کارروائی میں اینٹی کمیونسٹ گروپ کے کامریڈ رام کرشن جوتشی بھی شامل تھے۔ اور انہوں نے آج تک اس غیر آئینی کارروائی کے متعلق کسی قسم کی رائے کا اظہار نہیں کیا ہے۔ کامریڈ جوتشی کے کچھ ساتھیوں کا خیال ہے کہ شری رام کرشن جوتشی میں اتنی جرأت نہیں کہ وہ اب کمیونسٹ کامریڈوں کے خلاف کچھ بول سکیں۔ اور پھر نیشنل کانفرنس میں ٹک سکیں۔

اس غیر آئینی کارروائی کے بعد کنور ساگرا سنگھ کمیونسٹوں کی شکایت لیکر سرینگر میں اپنے بخشی صاحب کے پاس پہنچے تو پیچھے کامریڈ سیٹھی اور صراف دولہ، سرینگر صادق صاحب کے پاس پہنچ گئے۔ ابھی تک یہ پتہ نہیں چلا کہ دونوں دھڑوں کے لیڈروں نے اپنے چیلوں کو کیا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ لیکن اتنا ضرور ہوا ہے کہ بخشی صاحب دہلی جاتی دفعہ کنور ساگرا سنگھ کو اپنی کار میں بٹھا کر سانبہ چھوڑ گئے ہیں۔ اور سرینگر سے واپس آکر کنور ساگرا سنگھ نے کمیونسٹوں کے خلاف اپنی سرگرمیوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ اور وہ علاقہ بھر میں کمیونسٹوں کی لوٹ اور اندھیر گردی کے خلاف جنتا کو منظم کر رہے ہیں۔

ضلع ڈوڈہ کے کانفرنسی اپنے روپ میں

بھدرواہ سے اس امر کی واضح اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ضلع ڈوڈہ کے فرقہ پرست مسلمان جنہوں نے نیشنل کانفرنس کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا وہ اب اپنے اصلی روپ میں آگئے ہیں۔ اور وہ نیشنل کانفرنس سے الگ ہو کر پرجا سوشلسٹ پارٹی اور مرزا بیگ کے بنائے رائے شماری فرنٹ میں شامل ہو رہے ہیں جس سے نیشنل کانفرنس ہائی کمانڈ میں خاص ہلچل پیدا ہو رہی ہے۔ باوجود کئی قسم کے لالچوں کے وہ نیشنل کانفرنس سے الگ ہو رہے ہیں اور ضلع ہذا میں نیشنل کانفرنس کا دیوالہ نکلا ہی نکلا سمجھو۔ ایک آدھ رہ بھی گیا تو وہ بھی .... ہاں۔

ہیرانگر میں کامریڈوں کا ٹکراؤ

ہیرانگر میں شری نرسنگھ دیال تحصیل پریذیڈنٹ نیشنل کانفرنس ہیرانگر اور ماسٹر مہر چند کمیونسٹ گروپ کے ایڈر میں خوب کشمکش چل رہی ہے۔ اور دونوں دھڑے ایک دوسرے پر گھٹیا بندوں الزام لگا رہے ہیں۔ ماسٹر مہر چند ایک سرکاری ملازم ہے اور اس کے باوجود وہ کھلے بندوں پالیٹکس میں حصہ لیکر شری نرسنگھ دیال کو گرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ مہر چند کو کمیونسٹ اور غلام محمد صادق ایجوکیشن منسٹر بیک کر رہے ہیں۔ اور شری گردھاری لال ڈوگرہ بظاہر طور پر تو نرسنگھ دیال کے ساتھ ہیں لیکن اندرونی طور پر وہ بھی مہر چند کی ہی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ ورنہ مہر چند کی ایک سرکاری ملازم ہونے کی حیثیت میں کیا جرأت ہو سکتی ہے کہ وہ اس طور نیشنل کانفرنس کے تحصیل پردھان شری نرسنگھ دیال کو ذلیل کرنے پر اتر آئے۔

یہ فیصلہ پاکستان کا ہی ہے کہ کشمیر پر حملہ جوابی ستیہ گرہ کرینگے

نئی دہلی ۸ ستمبر پاکستانی مقبوضہ کشمیر سے آئے ہوئے شرنارتھیوں کی ایسوسی ایشن نے ایک بیان میں کہا ہے آج کل پاکستان کے اخبارات میں کشمیر میں ستیہ گرہ کا چرچا ہے ہمیں ایسی خبروں سے بڑی حیرت ہوتی ہے کہ دنیا جانتی ہے کہ کشمیر کے معاملہ پر پاکستان کا رویہ جارحانہ ہے۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستانی کی شہ پر ہی قبائلیوں نے کشمیر پر چڑھائی کی تھی۔ ان حالات میں ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جن لوگوں کو دنیا جابر قرار دے چکی ہے وہ ستیہ گرہ کر کیسے سکتے ہیں۔ کیونکہ ستیہ گرہ کا مطلب ہے سچائی پر عمل کرنا۔ ایسے حالات میں پاکستان کے لوگ یہ راستہ اختیار کرنے میں حق بجانب نہیں ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ پاکستان ہندوستان سے تعلقات بہتر بنانے کی بجائے بگاڑنے پر تلا ہوا ہے۔ اتحادی سبھا نے کشمیر کے معاملہ میں جابر قرار دے چکی ہے۔ اور خود کشمیر کے باشندے یہ اعلان کر چکے ہیں کہ وہ ہمیشہ بھارت کے ساتھ رہینگے۔ ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ اگر پاکستانیوں نے کشمیر میں ستیہ گرہ کیا تو ہماری ایسوسی ایشن لداخ کشمیر کو بھارت سے ملانے کیلئے جوابی ستیہ گرہ کریگی۔ اس ضمن میں ہم کسی بھی قربانی سے ہرگز گریز نہیں کرینگے

[illegible] جانی سیاسی پارٹیوں

بخشی غلام محمد صاحب کو دیش دروہیوں کے پیچھے بھاگنے کی بجائے دیش بھگت لوگوں کا ہاتھ پکڑنا چاہیئے (شری مدھوک)

اگر حکومت عوام کی پرواہ نہ کرے تو عوام کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اُسے سُننے کے لئے مجبور کر دیں ....

کسی ایسی سکیم کو نہیں چلنے دیا جائیگا جو عوام کی مرضی کے خلاف ہو گی۔ (شری رام ناتھ)

بارڈر پر پاکستانی غنڈوں کا اجتماع

جموں ۱۱ ستمبر۔ نوشہرہ سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جھنگڑ اور راجوری کے بارڈر پر پچھلے کچھ دنوں سے پاکستانی غنڈے بھاری تعداد میں جمع ہو رہے ہیں جس سے علاقہ کے لوگوں میں ایک ہلچل سی پیدا ہو گئی ہے۔ لوگوں کا خیال ہے۔ کہ پاکستانی غنڈے ہندوستانی علاقہ میں داخل ہو کر پھر ۱۹۴۷ء کی طرح گڑبڑ کرنا چاہتے ہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں پرجا پریشد کا ایک وفد علاقہ ہذا کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے بہت جلد وہاں جا رہا ہے۔ بارڈر پر پاکستانیوں کے اجتماع کی اس قسم کی خبریں چھمب اور دوسرے حصّوں سے بھی موصول ہوئی ہیں۔

من مانی کارروائیوں اور اندھیر گردی کی شدید مذمت کی۔

مگر کہہ دوں؟

کہوں یا چُپ رہوں۔ کہہ کر سزا پاؤں مگر کہہ دوں
کہ یہ آبادیاں ہیں اصل میں ویرانیاں اب تک
چمن میں ہر پرندے کو چہکنے کی اجازت ہے
مگر رُوٹھا ہُوا ہے بلبلوں سے باغباں اب تک
یہ مانا رفتہ رفتہ زندگی پروان چڑھتی ہے
مگر اس رفتہ رفتہ کا نہیں ملتا نشاں اب تک
رفو کے کارخانے کُھل چکے ہیں سینکڑوں لیکن
ہوا میں دامنوں کی اُڑ رہی ہیں دھجیاں اب تک
دیوالی ہو رہی ہے جس طرف دیکھو چراغاں ہے
مگر چھایا ہُوا ہے دل کی دُنیا میں دھواں اب تک
جو پانی تک نہیں دیتے ہیں اُن لوگوں کے نرغے میں
گھرے ہیں پیرواں حضرت پیر مغاں اب تک
تعجب ہے کہ اس بے مذہبی کے نغمہ زاروں میں
حکومت کر رہی ہے شورِ ناقوس و اذاں اب تک
درندو جنگلوں سے آؤ اور اس کی گواہی دو
کہ انساں سے نہیں پائی ہے انساں نے اماں اب تک
وہ نامی ہند کے فرزند دُنیا جن کی قایل ہے
انہیں مطلق نہیں پہچانتا ہندوستاں اب تک

ایک شعر

کہیں سے ڈھونڈ کے لاؤ کہیں بھی اے گُلِ تر
وہ زندگی جو گذر جائے مُسکرانے میں

دوسری پانچسالہ پلان کو ایک قومی سکیم بنایا جائے
اسمبلی کے نئے چناؤ کروانے کا مطالبہ

پرانی منڈی جموں میں پرجا پریشد کے جلسہ میں دوسری پانچسالہ پلان اور ریاست میں اسمبلی کے نئے انتخابات کروانے کے لئے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے:۔

ریزولیوشن نمبر ۱:۔ ریاست جموں و کشمیر کے لئے دوسری پانچسالہ پلان اپوزیشن جماعتوں اور عوام کی رائے لئے بنا مرتب کی گئی ہے۔ جس کا مطلب پلان ہذا کو ایک قومی سکیم بنا کر تمام ریاست کے عوام کو فائدہ پہنچانے کی بجائے پارٹی سکیم بنا کر صرف برسر اقتدار لوگوں کو فایدہ پہنچانا ہے۔ اس لئے جموں شہر کے عوام کا یہ عظیم اجتماع مطالبہ کرتا ہے بیشتر اس کے کہ دوسری پانچسالہ پلان کو مکمل کیا جائے۔ اسے ایک قومی پلان بنانے کے لئے حسب ذیل امور پر عمل کیا جانا ضروری ہے۔

(۱) تمام اپوزیشن پارٹیوں کے لیڈروں کو اس سلسلہ میں اعتماد میں لیا جائے۔

(۲) دوسری پانچسالہ پلان میں صوبہ جموں اور لداخ کو مناسب اور برابر کا حصّہ دیا جائے۔

(۳) منصوبہ کے تحت خرچ کی جانے والی رقم کے ناجائز طور پر خرچ ہونے کی روک تھام کے لئے ایک پبلک آڈٹ کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جائے۔

ریزولیوشن نمبر ۲:۔ ریاست جموں و کشمیر میں آئین ساز اسمبلی کا قیام ریاست کے ہند سے الحاق کی تصدیق کرنے کے لئے عمل میں لایا گیا تھا۔ اور آئین ساز اسمبلی اپنا یہ کام ختم کر چکی ہے۔ لہٰذا جموں کے عوام کا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے۔ کہ

(۱) مزید کسی تاخیر کے اسمبلی کے نئے چناؤ کروائے جائیں۔

(۲) کیونکہ ریاست جموں و کشمیر ہندوستان کا ایک انگ ہے۔ اس لئے ریاست کو ہندوستان کے الیکشن کمیشن کے دائرہ اختیار میں لایا جائے۔

(۳) ریاست میں گذشتہ پندرہ سال سے کوئی مردم شماری نہیں کروائی گئی ہے۔ چنانچہ الیکشن کروانے سے پہلے ضروری ہے۔ کہ مردم شماری کروائی جائے۔ کیونکہ صوبہ جموں کے لوگوں کے شکوک ہیں کہ انہیں آبادی کے تناسب سے نمائندگی نہیں مل رہی ہے۔

(۴) گذشتہ الیکشن کے دوران ڈکٹیٹرانہ طور پر ہریجنوں کے لئے کچھ نشستیں مخصوص کر کے انہیں سپیشل طور پر نمائندگی دی گئی تھی۔ پرجا پریشد ہریجنوں کے لئے نشستیں مخصوص کرنے ....

مرزا افضل بیگ کی مذمت

پیرجا سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر کا بیان

جموں ۹ ستمبر۔ آج یہاں شری جگندر ناتھ لکھنہ خزانچی پیرجا سوشلسٹ پارٹی جموں و ممبر ایگزیکٹو کمیٹی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ "میری نظر سے شری مرزا محمد افضل بیگ و دیگر دستخط کنندگان کا مشترکہ بیان گذرا جس میں صاحب موصوف و اس کے دیگر ساتھیوں نے ریاست میں فی الفور رائے شماری کرانے کی مانگ کی ہے۔ یہ بیان نہایت ہی غیر دانشمندانہ اقدام ہے۔ اور بیان جاری کرنے والوں کی اصلی ذہنیت کو آشکارہ کرتا ہے۔ مسٹر بیگ شائد بھول گئے ہیں کہ ریاست کی موجودہ دستور ساز اسمبلی کو انہوں نے "Sovereign" کا درجہ دیا تھا۔ اور اس کے Sovereign character کے متعلق بڑی دھوآں دھار تقریریں کی تھیں۔ اور دستور ساز اسمبلی کے اندر اور باہر سامعین کا خراج تحسین حاصل کیا تھا۔ اور اب اسی دستور ساز اسمبلی کو غیر نمائیندہ قرار دینا ایک سیاسی قلا بازی ہے جس کو جانکار عوام بخوبی سمجھتے ہیں۔ اسمبلی کے اندر اسمبلی کے نمائیندگان کی قیادت اور اسمبلی کے باہر پارٹی کی قیادت کی تبدیلی سے ایک اسمبلی جو پہلے Sovereign اور پوری نمائیندہ تھی غیر نمائیندہ نہیں بنجاتی۔ اگر اس اسمبلی کو یہ اختیار تھا کہ وہ سابق یکصد سالہ نظام شاہی کو تبدیل کر سکتی ہے۔ نیز ریاست کے جھنڈے کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ تو یقیناً اس کو دوسرے اہم مسائل یعنی ریاست کا ہندوستان کے ساتھ الحاق کا بھی فیصلہ کر سکتی ہے۔ اسمبلی کے اس فیصلہ کو غلط قرار دینا ریاست اور ریاستی عوام کے ساتھ غداری ہے جس کے خلاف مناسب اقدام اٹھانا نہایت ضروری ہے۔ دستور ساز اسمبلی بنانے سے پہلے نیشنل کانفرنس جس میں مسٹر بیگ ایک نمایاں پوزیشن رکھتے تھے۔ ایک ریزولیوشن پاس کیا تھا جس کے دیباچہ میں پنڈت جواہر لال جی نہرو پرائم منسٹر نے یہ واضح کیا تھا کہ دستور ساز اسمبلی کا کام مہاراجہ ہری سنگھ کے کئے الحاق پر مہر ثبت کرنا۔ یہ کام ہو جانے کے بعد اب یہ مناسب بھی دکھائی پڑتا ہے جس کی مانگ پیرجا سوشلسٹ پارٹی اور پیرجا پرلیشد نے اپنے حالیہ پاس کردہ ریزولیشنوں میں کی ہے کہ موجودہ اسمبلی کو توڑ ریاست میں جدید آئین ساز اسمبلی کے انتخابات بھارت کے الیکشن کمشنر کے زیر نگرانی فی الفور کرائے جائیں۔

مسٹر بیگ اور انکے ساتھیوں نے شائد اس امر کو زیر غور نہیں لایا کہ اسمبلی کی ایک بہت بڑی اکثریت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ اور اگر بحث کے لئے یہ مان بھی لیا جائے کہ جنگ بندی لائین کے اس پار تمام ریاستی پاکستان کے حق میں ووٹ دینگے۔ جو حالات موجودہ میں بعید نظر آتا ہے۔ کیونکہ وہاں رہنے والے ریاستی عوام پاکستانیوں کی بربریت سے بہت زیادہ نالاں ہیں۔ جس کا اظہار انہوں نے اپنے لیڈروں کے پیش کردہ میمورنڈم جو انہوں نے پاکستان دستور ساز اسمبلی کے ممبروں کو بمقام مری دیا تھا کیا ہے۔ ان تمام ووٹوں اور ریاست میں مسٹر بیگ کے باقی اسمبلی کے سات ساتھیوں کی تعداد کل ۳۳ بنتی ہے۔ یعنی ہندوستان کے ساتھ الحاق کرنیوالوں کی تعداد ۷۵ کا نصف۔ اس صورت میں مسٹر بیگ جیسے جمہوریت پسند کے لئے یہ کہاں تک مناسب ہے کہ وہ کم تعداد والوں کی رائے کو زیادہ تعداد والوں کی رائے پر زبردستی ٹھونسیں۔

ان حالات میں مجھے آشا ہے کہ مسٹر بیگ اور انکے ساتھی بھارت کے ہوم منسٹر شری گوبند ولبھ پنت کے بیان کی روشنی میں اس کو ایک فیصلہ شدہ امر سمجھیں گے کہ بھارت کو اب فکر ریاست کے جنگ بندی لائین کے پار کے ریاستی حصہ کو آزاد کرانے کی ہے نہ کہ ریاست کے موجودہ حصہ کو جو کہ بھارت کے ساتھ مکمل طور پر شامل ہو چکا ہے یہ امر فیصلہ شدہ تصور کر کے انہیں اپنی تمام تر توجہ ریاستی عوام کی بہتری اور بہبودی کی طرف مبذول کرنی چاہیئے۔"

اس سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ پیرجا سوشلسٹ پارٹی کے کئی ایک بڑے بڑے کارکن مرزا افضل بیگ کے رائے شماری فرنٹ میں شامل ہیں اور اس کے بیان کے ساتھ سہمت ہیں۔ ایک ہی پارٹی کے کارکنوں کے متضاد قسم کے بیانوں سے جو صورت پیدا ہوتی ہے۔ وہ عوام اور پارٹی مذکورہ کے رہنماؤں کو سمجھ لینی چاہیئے (نامہ نگار)

راشٹرپتی راجندر پرشاد جموں آئینگے

جموں ۱۰ ستمبر۔ راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد مورخہ ۱۷ ستمبر کو جموں پہنچیں گے۔ یہاں پر ان کا مختلف جماعتوں کی طرف سے شاندار سواگت کیا جائے گا۔

پتہ چلا ہے کہ راشٹرپتی جی صرف رات کے لئے جموں ٹھہرینگے۔ اور دوسرے دن سرینگر تشریف لے جائینگے۔ اور دو ہفتے تک وادی کشمیر کے مختلف حصوں کا دورہ کرینگے۔

ڈسٹرکٹ میرپور ریفیوجی کمیٹی کا جلسہ

جموں ۱۰ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ میرپور ریفیوجی کمیٹی کا ایک جلسہ زیر صدارت شری موتی رام لکھنہ منعقد ہوا۔ مہاشہ لشپال جی نے جلسہ کی غرض و غائت بیان کی اور کہا کہ سرینگر کی ریفیوجی ایجی ٹیشن کانفرنس میں بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر نے جو یہ تجویز پیش کی کہ ہندوستان کی طرح ریاستی ریفیوجیوں کے کلیم لئے جاویں۔ درحقیقت ایسا کر کے انہوں نے شرنارتھیوں کے کاز کی حق رسی کی ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ کوشش کر کے ہمارے اس مطالبہ کو حکومت ہند سے بھی منوائیں گے۔

شری اوم پرکاش لکھنہ نے اپنی تقریر میں ان جماعتوں اور لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ریفیوجی ایجی ٹیشن میں ان کے کاز کی حمایت کی تھی۔ شری ماسٹر روشنی لال صدر ڈسٹرکٹ میرپور ریفیوجی کمیٹی نے کہا کہ ہماری ایجی ٹیشن ایک غیر سیاسی ایجی ٹیشن تھی۔ جس کا اب حکومت کو بھی یقین ہو گیا ہو گا۔ آپ نے کہا کہ حکومت کشمیر نے حکومت ہند کے مشورہ سے ہمارے جو مطالبات مان لئے ہیں فی الحال میں اس کی تعریف کرتا ہوں۔ مگر حکومت کشمیر کا شکریہ اس وقت ادا کیا جاویگا۔ جب اجڑے ہوئے لوگ باقاعدہ طور پر آباد ہو جاوینگے۔

آگے چلکر ماسٹر جی نے کہا کہ ہم ریفیوجیوں نے ریاست جموں و کشمیر کے ہندوستان کے ساتھ الحاق کی دستاویز اپنے خون سے لکھی ہے اور پورے چار ماہ تک دشمن کو سرحدوں پر روکے رکھا۔ آپنے کہا کہ ظالم پاکستانیوں کو ریاست میں ستیہ گرہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔ ابھی تک ہماری سینکڑوں دیویاں ان ظالموں کے قبضہ میں ہیں۔ ایسی حالت میں وہ ستیہ آگرہ جیسی سچائی کی تحریک کو وہ کیسے چلا سکتے ہیں۔ اور اگر پاکستانیوں نے ایسی جرأت کی تو ہم جوابی ستیہ گرہ کر کے اس کا منہ توڑ

بقیہ کالم ۴ سے آگے

جواب دینگے۔ اس کے بعد شری رامچند گپتا نے ایک ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے بار بار حکومت سے التجا کی کہ اگر ہمارے مطالبات مان لئے جائیں۔ تو ہم ایجی ٹیشن نہیں کرینگے مگر چاپلوسوں کے کہنے کے مطابق حکومت نے سمجھا کہ ہم بار بار جو اس قسم کی تقریریں کر رہے ہیں کیونکہ ہم کمزور ہیں۔ خیر اب حکومت کو پتہ چل گیا ہے کہ عوام کی نمائیندگی کون کرتا ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر پاکستانیوں نے ستیہ آگرہ کیا تو ہم ان کے دانت کھٹے کرینگے۔

کشمیر کے لئے پاکستانی کیا سوچتے ہیں!!

پاکستان کے نئے وزیر اعظم کا اعلان
کشمیر پر تمام پارٹیوں کی کانفرنس

کراچی ۱۱ ستمبر۔ یہاں ایک پریس کانفرنس میں پاکستان کے نئے وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے کہا کہ کشمیر ہمارے وقت کا سب سے بڑا اخلاقی مسئلہ ہے۔ پاکستان ہندوستان کے ساتھ تمام متنازعہ امور کو پر امن طور پر اور باعزت طور پر حل کرنا چاہتا ہے۔ ان تمام مسائل میں کشمیر کا مسئلہ سب سے زیادہ اہم ہے۔ ہم نے کشمیر کے عوام سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ ہم انہیں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے کے ذریعہ اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دلوائیں گے۔ اتحادی سبھا بھی اس بات کی پابند ہے۔ کشمیر کے عوام چاہتے ہیں کہ اس وعدہ کو پورا کیا جائے۔ لیکن گذشتہ سات سال سے انکے اس مطالبہ کو پس پشت ڈالا جا رہا ہے۔ ہم تمام ایسے ذرائع سے جو ہمارے اختیار میں ہیں اپنے اس وعدہ کو پورا کرنے کی کوشش کرینگے۔ یہ سوال قومی سوال ہے جو پارٹی مفاد سے بالاتر ہے۔ اسی لئے میں اس ماہ تمام پارٹیوں کے لیڈروں کی جن میں آزاد کشمیر کے لیڈر بھی شامل ہیں ایک کانفرنس بلا رہا ہوں۔ تاکہ اس مسئلہ کو حل کرنے کیلئے کوئی منصوبہ مرتب کیا جائے۔ وہ لوگ جو التوائے جنگ کی سرحد پر ستیہ گرہ کرنا چاہتے ہیں میری خواہش ہے کہ وہ کوئی اقدام کرنے سے پہلے میرے اس بیان پر غور کریں۔

مشکل ہوگا میری رائے میں حکومت کو ستیہ گرہ پر کوئی اعتراض نہ ہونا چاہیئے کیونکہ بھارت کے پردھان منتری پنڈت نہرو گوا کے ستیہ گرہ کو آشیرواد دے رہے ہیں۔ مسٹر محمد علی ۱۲ ستمبر تک لندن میں ٹھہرینگے۔ اور پھر امریکہ روانہ ہو جائینگے۔ آپ اتحادی اسمبلی کے اجلاس میں پاکستانی ڈیلیگیشن کے لیڈر ہونگے۔ ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ پاکستان کے نئے پردھان منتری نے کشمیر کے مسلے پر آل پارٹیز کانفرنس بلائی ہے اس کے علاوہ اس ضمن میں پنڈت نہرو اور چوہدری محمد علی میں ملاقات بھی متوقع ہے۔ جب تک اس ملاقات کا نتیجہ برآمد نہیں ہوتا ہم کشمیر کے مسلہ کو زندہ رکھنے کی کوشش کرینگے۔ اور اگر ہمیں پاکستان سرکار سے ہدایت ملی تو ہم اس مسلہ کو پھر سکیورٹی کونسل میں اٹھائیں گے۔ کشمیر میں پاکستانیوں کے مجوزہ ستیہ گرہ پر

کشمیر ہندوستان کا ہی ایک حصہ ہے

(از شری ملک راج صراف جموں)

اگر کوئی شخص مجھ سے دریافت کرے کہ ہندوستان کے ساتھ کشمیر کے تعلق کے بارے میں شیخ عبداللہ اور بخشی غلام محمد کی پالیسیوں میں نمایاں فرق کیا ہے تو میرا جواب ہوگا کہ جہاں شیخ محمد عبداللہ کشمیر کو ہندوستان سے دور دور رکھ کر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔ وہاں بخشی غلام محمد کشمیر کو ہندوستان سے نزدیک سے نزدیک لاکر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ دونوں میں دو چیزیں مشترک نظر آتی ہیں۔ یعنی دونوں کشمیر کو ہند میں مکمل طور پر مدغم کرنے کی پالیسی کے خلاف ہیں اور دونوں ہندوستان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی پالیسی کے حامی ہیں۔

ہاں پاکستان کے تئیں پالیسی میں شیخ عبداللہ اور بخشی غلام محمد میں ایک فرق ضرور ہے پہلے شیخ صاحب بھی پاکستان کے سخت خلاف تھے۔

ہے جیسا کہ بار بار کہا جاتا ہے۔ تو پھر کیوں نہ ہندوستان کا آئین۔ ہندوستان کا قانون اور ہندوستان کے قواعد و ضوابط اس انگ پر لاگو ہوں۔ ہندوستان کشمیر کے ساتھ اپنے انگ کی حیثیت سے تو وہ سلوک کرے۔ یعنی حالتوں میں اس سے بھی بڑھ کر سلوک کرے جو وہ اپنے دوسرے انگوں کے ساتھ کر رہا ہے لیکن کشمیر اپنے آپ کو سب سے اونچی آواز میں ہندوستان کا اٹوٹ انگ جتلاتے ہوئے بھی محض اہم معاملات پر اپنی جداگانہ انفرادیت برقرار رکھنے پر اصرار کرے۔ یہ بات کم از کم میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ واضح رہے کہ میں سٹیٹ یا یونٹ کی اندرونی آزادی کے ہرگز خلاف نہیں ہوں۔ بلکہ میں اندرونی آزادی کو ہر پہلو میں ملک کی مجموعی ترقی کا پیش خیمہ سمجھتا ہوں لیکن یہ آزادی ملک کے آئین کی حدود کے اندر رہ کر ہی ہونی چاہیئے میرا یقین ہے کہ کشمیر کے متعلق میں جداگانہ انفرادیت کی پالیسی۔ اور میں بلاخوف و تردید پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ پالیسی بہت سی برائیوں اور خرابیوں کی جڑ ہے۔

میں ریاست جموں و کشمیر کا باشندہ ہونے کے ناطے ہندوستانی ہوں۔ اور اس کا بار بار اعلان بھی کرتا ہوں۔ مگر میں ان حقوق اور مراعات سے محروم ہوں جو ہر ہندوستانی کو آئین کی رو سے حاصل ہیں۔ اسی صورت حال کا جس قدر جلد خاتمہ ہو اسی قدر تمام ہندوستانیوں (جن میں ریاست جموں و کشمیر کے باشندے بھی بلاشبہ شامل ہیں) کے حقوق میں بہتر ہوگا اور اسی قدر کشمیر اور باقی ہندوستان کا باہمی رشتہ مضبوط و مستحکم ہوگا۔ بلکہ ایسی صورت میں ہندوستان یا کشمیر اور ہندوستان کا بار بار اور الگ الگ ذکر بھی بے معنی ہو کر رہ جائیگا بخشی صاحب اور ان کی وزارت کب ایسی صورت پیدا کرینگے۔

اپنا ہے اپنا ہی رہے گا۔ جا سکتا ہے کہاں کشمیر

از الفت الہیٰ آبادی

خون اپنا دے کر اپنایا ہم نے عزیز جاں کشمیر ❊ اپنا ہے اپنا ہی رہے گا جا سکتا ہے کہاں کشمیر

ٹکڑے اس کے کرتے والو سن کھول تم اتنی بات ❊ ایک تھا اب بھی ایک رہیگا ایک ہے ہندوستاں کشمیر

پوچھے کوئی شیخ سے جا کر آزادی تخت کہاں ہے ❊ جبکہ بنا تھا سر جدیوں کا تخت گمر رواں کشمیر

قید و بند کی یا ہی کیا ہے تم کو سمجھینگے سیفنا ❊ ٹل نہیں سکتا عزم ہمارا عزم ہمارا ہاں کشمیر

اور ہمیشہ پاکستانی حکمرانوں کو جلی کٹی سناتے رہے اور اسی شدومد سے ہندوستان کی تعریف کرتے رہے مگر بعد میں اسی پاکستان سے انہوں نے دوستی کی پینگیں بڑھانا شروع کر دیں۔ اور اسی قدر ہندوستان کیلئے محبت کا جذبہ کم ہوتا گیا۔ اس یکایک تبدیلی کی تہہ میں کون سی مصلحتیں کارفرما تھیں یہ شیخ صاحب ہی بہتر بتلا سکتے ہیں۔ لیکن بخشی صاحب کے دل میں پاکستان کی مخالفت اور ہندوستان کے حق میں محبت اور دوستی کے جذبات برابر قائم ہیں۔

"کشمیر ہندوستان کا انگ تھا۔ انگ ہے اور ہمیشہ انگ رہے گا۔" یہ بخشی غلام محمد کا نعرہ ہے جس کو آپ خاص کر کے شیخ عبداللہ کی برطرفی اور گرفتاری کے بعد کئی بار زور شور سے دہرا چکے ہیں۔ بخشی صاحب کا یہ اعلان بلاشک و شبہ بڑا دل خوش کن اور سندر ہے۔ مگر اعلان محض اعلان ہے چاہے اسے لاکھ بار دہرایا جائے جب تک کہ اس پر پورے طور پر عمل نہ ہو۔ اعلان کی صحیح قدر و قیمت تبھی ہو سکتی ہے جب اس کو صحیح معنوں میں عملی جامہ پہنایا جائے۔ جب کشمیر ہندوستان کا ایک اٹوٹ انگ

تبصرہ کرتے ہوئے کہا اس سے پاکستان اور کشمیر کے باشندوں میں جوش پیدا ہوگا۔ اگر بھارت اس طریق کار سے گوا میں کامیابی کی امید کر سکتا ہے تو مجھے یقین ہے کہ ہم اس طریقہ سے جلدی کامیاب ہونگے کیونکہ کشمیر کے متعلق پاکستان کا کیس گوا کے متعلق بھارتی کیس سے مضبوط ہے۔ جہاں بھارت سرکار گوا ہڑپ کرنا چاہتی ہے وہاں ہم کشمیر کو آزاد کرانا چاہتے ہیں۔

ایک یونٹ سے کشمیر کا نام و نشان مٹ جائیگا

کراچی ۸ ستمبر۔ عوامی لیگ کے لیڈر مسٹر دلدار احمد نے کل پاکستانی آئین ساز اسمبلی میں کہا کہ اگر مغربی پاکستان کے صوبوں اور ریاستوں کو ملا کر ایک یونٹ کے پلان کو عملی جامہ پہنایا گیا تو وہ کشمیریوں کیساتھ غداری کے مترادف ہوگا۔ مسٹر احمد آئین ساز اسمبلی میں ایک یونٹ بل پر تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ ہندوستانی کشمیر کو مرکزی ہند پارلیمنٹ میں نمائندگی حاصل ہے مگر پاکستان میں اس قسم کی کوئی بات

(بقیہ کالم ۱) نہیں ہے۔ اب ایک یونٹ پلان کے اندر کشمیر کا نام و نشان باقی نہیں رہیگا۔ ممبر نے کہا کہ مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کے حق میں کلچرل یگانگت کی جو دلیلیں دی جاتی ہیں۔ ان سے فقط پختونستان کیلئے اپنے مطالبات کو اور شدید کرنے کا بہانہ مل جائیگا۔ کیونکہ اس صورت میں وہ بھی اپنے ساتھ پختونستان کی کلچرل یگانگت کا نعرہ زیادہ زور شور سے بلند کریگا عوامی لیگی ممبر نے مزید کہا کہ اس ایک یونٹ بل کو عوامی منظوری حاصل نہیں ہے چنانچہ اسے یا تو واپس لیا جائے یا رائے عامہ کیلئے گشت کرایا جائے۔ کانگرس گروپ

کشمیر میں ستیاگرہ کیلئے بھرتی شروع

لاہور ۷ ستمبر۔ یہاں مختلف سیاسی پارٹیوں کے نمائندگان کی میٹنگ ہوئی۔ اور کشمیر لبریشن فرنٹ قائم کیا گیا نیز یہ فیصلہ کیا گیا کہ کشمیر کو پر امن طریقہ سے آزاد کرانے کیلئے پر امن ستیہ گرہیوں کی ایک فوج تیار کی جاوے۔ اس ستیہ گرہی فوج کا مقصد بھارت سرکار کو کشمیر میں رائے شماری کیلئے مجبور کرنا ہے۔ آخر میں شری اختر صدر پریذیڈنٹ سردار محمد حافظ سیکرٹری اور مسٹر اللہ دتہ کشمیر لبریشن فرنٹ کے خزانچی منتخب ہوئے۔

محمد علی کی کشمیر میں ستیاگرہ کی حمایت

لندن ۷ ستمبر۔ پاکستان کے پردھان منتری مسٹر محمد علی جو امریکہ میں سفیر مقرر کئے گئے ہیں واشنگٹن جاتے ہوئے آج لندن پہنچے ہوائی اڈہ پر ایک انٹرویو کے دوران کہا۔ پاکستان سرکار کیلئے کشمیر میں ستیہ گرہ کیلئے جانیوالے والنٹیروں کو روکنا

(جلسہ کی کارروائی بقیہ صفحہ ۱۱) پیدا کریگی خواہ وہ ناانصافی ہندوؤں سے ہو گی یا مسلمانوں سے۔

شری سہدیو سنگھ نے تقریر کرتے ہوئے بخشی سرکار نے جو پالیسی عوام کے متعلق اپنائی ہے اور کامریڈوں و سرکاری حاکموں کو جنتا کو لوٹنے کی جس طور کھلی چھٹی دے رکھی ہے کی شدید مذمت کی اور کہا کہ اگر حالات اسی طرح جاری رہے تو یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ عوام بخشی وزارت کے خلاف بھی اسی طرح صف آرا ہوں جس طرح کہ انہوں نے شیخ عبداللہ شاہی سے نجات حاصل کی تھی۔ آگے چل کر شری سہدیو سنگھ جی نے کہا کہ نیشنل کانفرنس اور حکومت پر دن بدن کمیونسٹ قابض ہوتے جا رہے ہیں۔ وہ بخشی غلام محمد کو بدل کر غلام صادق کو پرائم منسٹر بنانے کے خواب لے رہے ہیں۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہونے دیا جائے گا۔ آخر میں آپ نے کہا کہ عوام کو چاہیئے کہ وہ شخصیتوں کو چھوڑ کر اصولوں کے پیچھے چلیں۔ اس سے ملک کا بھلا ہو سکتا ہے۔

شری تلک راج جی بی۔ اے نے گوا میں جموں کے ستیہ گرہیوں پر پرتگیزیوں کے وحشیانہ مظالم اور تشدد کی دردبھری داستان بیان کی جس سے حاضرین کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

شری اندر پرکاش جی چیئرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی نوشہرہ نے عوام کا دھنیہ واد کیا جنہوں نے جلسہ میں شامل ہو کر پرجا پریشد کیلئے اپنی عقیدت کا اظہار کیا اور نیشنل کانفرنسی کامریڈوں و سرکاری افسروں کے رویہ کی شدید مذمت کی اور کہا کہ اگر انہوں نے اپنی پالیسی کو نہ بدلا تو وہ وقت دور نہیں کہ حکومت کو پچھتانا پڑے گا۔

آخر میں پردھان جلسہ نے لوگوں کا دھنیہ واد کیا اور پرجا پریشد زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ جلسہ کی کارروائی سماپت ہوئی۔ (نامہ نگار)

نئے الیکشن کروانے کا مطالبہ

جموں ۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ شری رام لال نمبر ریاستی اسمبلی آنے والے [illegible] کے اجلاس میں ایک ریزولیوشن [illegible] کر رہے ہیں۔ جس کے ذریعہ ریاست میں فوری طور پر نئے الیکشن کروانے کا مطالبہ کیا جائے گا۔

ورکرز کیمپ ملتوی

جموں ۸ ستمبر۔ پرجا پریشد کے ایک ترجمان نے بتایا کہ پرجا پریشد نے گذشتہ ماہ پردھان

(ان کی بھی سنیئے بقیہ صفحہ ۲ سے آگے)

پکہ ڈنگہ میں گندگی کے ڈھیر

پکہ ڈنگہ جموں کے بازار میں دوکانوں کے سامنے گندگی کے ڈھیر لگے رہتے ہیں اور کبھی دن میں دوکانوں پر بیٹھنا تک ناممکن ہو جاتا ہے۔ جس سے بازار میں مکھیوں کا زور بڑھ رہا ہے۔ اس سلسلہ میں کئی دفعہ کمیٹی کے اہلکاروں کی توجہ دلائی گئی ہے مگر وہ اس طرف کوئی دھیان نہیں دے رہے ہیں۔ ہماری کمیٹی کے ذمہ دار لوگوں سے استدعا ہے کہ وہ یا تو اس طرف دھیان دیں یا یہ بتائیں کہ پکہ ڈنگہ کے لوگوں نے کون گناہ کیا ہے جس کی یہ سزا انہیں دی جا رہی ہے۔

(چوہدری رام سروپ گپتا پکہ ڈنگہ جموں)

میونسپل پارک میں جوا!

رنبیر ہائی سکول کے سامنے میونسپل پارک میں سرے عام دن کو جوا ریئے جوا کھیلتے رہتے ہیں مگر کیا مجال کسی پولیس والے کی ان پر نظر پڑ جائے۔ لیکن ایک تعلیمی ادارے کے سامنے جہاں کہ سکول کے طلبا آ کر کھیلتے ہیں جوا جیسی بدعت کو اس طرح چلنے دینا قوم اور دیش کیلئے کس قدر خطرناک ہو سکتا ہے۔ یہ ایک سوچنے والی بات ہے۔ جناب ڈی۔ آئی۔ جی پولیس جموں سے ہماری پرارتھنا ہے کہ وہ اس طرف خاص دھیان دیکر جوا بازوں کو اس طور جوا کھیلنے کو بند کروانے کے لئے اقدام کریں۔

(امرت بالی۔ ایک طالب علم)

اخبار چاند کی شکایت

لوکل اخبارات میں جو نوٹس عدالتی شائع ہوتے ہیں ان کی اجرتیں بعض عدالتیں بلکہ اکثر اوقات اخبارات کو بعد اشاعت اشتہار ہی بھیج دیتے ہیں۔ لیکن جموں پرانت میں بعض دفتر ایسے بھی ہیں جہاں کہ نوٹس چھپوانا تو ضروری سمجھا جاتا ہے لیکن نوٹس کی اجرتیں دینے میں پہلو تہی روا رکھی جاتی ہے۔ یہ صورت حال یقیناً افسوسناک ہے۔ ہم متعلقہ افسران نوٹس دہندگان کی توجہ دلائے بغیر نہیں رہ سکتے کہ وہ اپنے ماتحت ناظروں اور اہلمدوں کو ہدایت کریں کہ اخبارات کی اجرتیں تو فوراً بھیج دیا کریں۔ امید رکھنی چاہیئے کہ ہماری اس عرضداشت پر غور ہو گا۔ بالخصوص جموں پرانت کی تحصیلوں میں اجرتیں زیادہ تر رکی ہوئی ہیں۔ (چاند جموں ۲۰ ۵/۱۲)

اور پردھان منتریوں کی کانفرنس میں ۸ بھادوں کے آخری ہفتہ میں ورکرز کیمپ لگانے کا فیصلہ کیا تھا مگر زور دار برسات اور اس کے ایک دوسری وجوہات کیوجہ سے کیمپ لگانے کا پروگرام سروست ملتوی کر دیا گیا ہے۔

پرائیویٹ ڈاکٹروں کی مشکلات

جموں کے پرائیویٹ ڈاکٹروں کی ایسوسی ایشن نے ایک میمورنڈم کے ذریعہ حکومت کی توجہ دلائی ہے کہ وہ اس مرحلہ پر جبکہ ایک قانون کے ذریعہ نان کوالیفائیڈ حکیموں اور ڈاکٹروں پر پابندی لگائی جا رہی ہے اور اسمبلی میں اسی قسم کا ایک بل برائے منظوری پیش ہو رہا ہے ایسے ڈاکٹروں کی مشکلات کو بھی نظر رکھے جن کی عمر عزیز کا حصہ اسی پریکٹس اور کاروبار میں گذر رہا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ کسی کالج یا میڈیکل ادارہ کے ڈگری یافتہ نہیں لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اپنے تجربہ کی بنا پر بیشتر ڈگری یافتہ ڈاکٹروں سے بہتر ہیں۔

ظاہر ہے کہ ان کی اس استدعا میں وزن ہے حکومت کو غور کرنا چاہیئے اور جنتا کی مشکلات کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ غریب لوگ بڑے بڑے ڈاکٹروں اور ڈگری یافتہ حکیموں کی فیس کو برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ وہ ان ہی تجربہ کار ڈاکٹروں کی دوکانوں پر جا کر بغیر فیس کے علاج کرا لیتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی شخصی حکومت کے وقت یہ قانون بنا تھا لیکن ایسے تجربہ کار ڈاکٹروں اور حکیموں پر ڈگری یافتہ ہونے کی کوئی پابندی نہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ آئندہ کہ حکومت ہمدردانہ غور کرے۔ اور دیکھے کہ آئندہ کیلئے جو قانون بن رہا ہے اس کی پابندی پہلے حکیموں اور ڈاکٹروں پر نہ لگائی جائے۔ اگر کوئی نیا حکیم یا ڈاکٹر مارکیٹ میں وارد ہوتا ہے۔ تو اس کے لئے یہ ڈگری وغیرہ لازمی قرار دی جائے۔

قرضہ جات کی ناجائز تقسیم

پچھلے دنوں تحصیل نوشہرہ میں گورنمنٹ کی طرف سے ریفیوجیوں میں زراعتی قرضے تقسیم کئے جا رہے تھے کہ کانفرنسی کمیونسٹ کامریڈ میدان میں آ گئے۔ چنانچہ انہوں نے تحصیلدار کو مجبور کیا کہ وہ فلاں فلاں شخص کو قرضہ دیں۔ چنانچہ مستحق لوگ قرضوں سے محروم رہ گئے اور ان لوگوں کو قرضے دیئے گئے ہیں جو در حقیقت ریفیوجی نہیں ہیں۔ حالانکہ گورنمنٹ کا صاف آرڈر ہے کہ قرضہ جات صرف ریفیوجیوں کو دیئے جائیں گے۔ کامریڈوں نے یا تو قرضے ان لوگوں کو دلائے جو انکے منظور نظر تھے۔ یا جنہوں نے انکی مٹھی گرم کروائی۔ لیکن وہ لوگ دیکھتے ہی رہ گئے جو حقیقت میں قرضوں کے مستحق تھے۔

کمیونسٹوں نے تحصیل ہذا میں اسقدر اندھیر گردی مچا رکھی ہے کہ لوگ حیران ہیں اور کوئی بھی سرکاری آفیسر جو انکی مرضی کے خلاف چلتا ہے اسے گورنمنٹ سے مل کر فوراً تبدیل کروا دیا جاتا ہے۔ اور لوگوں پر من [illegible]

پیر ہیں جموں کی پنچائتیں!

کچھ عرصہ ہوا کہ ہمارے علاقہ بھتواڑ تحصیل رام نگر میں کوئی صاحب آئے چند ایک کانفرنسی کھڑپنچوں کو بلایا۔ ہم نے سوچا کہ کوئی نیشنل کانفرنس کا لیڈر ہو گا۔ اسی لئے ان کھڑپنچوں کو بلایا ہے۔ اس کے چلے جانے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ کوئی محکمہ پنچائیت کا کارندہ ہے۔ اور یہاں پنچائیت کا چناؤ کرنے آیا تھا۔ اور ان کامریڈوں کو ہی پنچائیت کا عہدیدار وغیرہ بنایا گیا ہے۔ ہم نے سوچا چلو ٹھیک ہے۔ کیا کر لیں گے یہ پنچائیت کیسے بھی چوہدری بن کر۔ مگر انکے ہاتھ میں پنچائیت کیسے آئی "خدا نے گنجے کو ناخن دیدیئے"۔

اب وہ کھڑپنچ من مانی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ لوگوں کو خواہ مخواہ تنگ کر رہے ہیں۔ ایسے بڑے بڑے مقدموں اور کیسوں کو اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں۔ جن کی سماعت کرنے کا انہیں کوئی حق نہیں۔ اور پھر خوب رشوتیں حاصل کر رہے ہیں۔ نیز جنتا کا قافیہ تنگ کر رکھا ہے۔ لوک راج سرکار سے ہم استدعا کرتے ہیں۔ کہ ہمیں معاف کیا جائے ایسی پنچائیت سے۔ اور ہمیں ان کھڑپنچوں سے نجات دلائی جائے۔ ہاں اگر پنچائیت بنانی ہے تو لوگوں کو باقاعدہ طور پر اطلاع دیکر جمہوری طریق پر چناؤ کروایا جاوے۔

(تارا سنگھ۔ بھتواڑ نواسی)

انسانی زندگیاں خطرہ میں

تحصیل اکھنور میں علاقہ پرگوال ایک ایسا علاقہ ہے جس کے چاروں طرف دریا بہتا ہے۔ اور یہ علاقہ برسات کے دنوں میں باقی ساری دنیا سے کٹ جاتا ہے لیکن گذشتہ چند سالوں سے علاقہ ہذا کے دیہات کو دریائے چناب لگا ہوا ہے۔ اور پچھلے چند دنوں سے ساٹھ ایکڑ سے زیادہ زمین کو اپنے ساتھ بہا لے گیا ہے۔ جس سے علاقہ میں بےچینی پیدا ہو گئی ہے۔ اور علاقہ ہذا کی چھ ہزار کی آبادی کے لئے شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ علاقہ ہذا کی آبادی کو تباہی سے بچانے کیلئے بند باندھے جائیں۔ اور اس طرف فوری توجہ دی جاوے (ایک گوال نمائندہ)

> **ایک کہاوت**
>
> جو دشٹ ہو کر بھی سادھو ہونے کا ڈھونگ کرتا ہے وہ مہا دشٹ ہے

ہے۔ مانی کارروائیاں کیجا رہی ہیں۔ (ایک نوشہرہ نواسی)

باہتمام گوپال داس ایڈیٹر پرنٹر پبلشر ... پریس جموں میں چھپوا کر دفتر جے سودیش بالمقابل [illegible] جموں سے شائع کیا گیا۔

ملیریا اور اس کا علاج

(از شری وشنو دت جی وئید واچسپتی جموں)

حالانکہ ملیریا کی روک تھام کے لئے بہترین ایجادات میدان میں آچکی ہیں۔ پھر بھی دنیا میں سب سے زیادہ اموات اسی موذی مرض سے ہوتی ہیں۔ یہ بیماری سے آنے والا بخار ہے جو مچھروں کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔ اصل میں اس روگ کا کارن ایک ملیریا کا جراثیم ہے۔ یہ جراثیم ایک منشیہ سے دوسرے منشیہ تک مچھروں کے دوارا پہنچتے ہیں۔ یہ مچھر گندگی۔ نالیوں۔ کوڑا کرکٹ کے ڈھیروں۔ تالابوں۔ اندھیرے اور سیلابی گندے مکانوں کے کونوں میں رہتے ہیں۔ یہ جب بیمار انسان کو کاٹتا ہے تو خون کے ساتھ جراثیموں کو چوس لیتا ہے۔ یہ جراثیم نر اور مادہ کی صورت میں ہوتے ہیں۔ جو مچھر کے جسم میں آپس میں ملتے ہیں۔ اور بڑھنے لگتے ہیں جس سے اس کے شریر میں بےشمار جراثیم ہو جاتے ہیں۔ اور جب پھر مچھر دوسرے کسی منشیہ کو کاٹتا ہے تو ڈنگ دوارہ جراثیموں کو اس کے خون میں داخل کر دیتا ہے اور بخار ہو جاتا ہے۔ یہ سارا عمل دس دن کا ہے مطلب یہ ہے کہ جب پہلی بار مچھر بیمار کو کاٹتا ہے تب سے دس دن کے اندر یہ ساری تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اور دس دن کے بعد پھر مچھر کے جسم میں ملیریا کے جراثیم موجود رہتے ہیں۔ اور ملیریا پھیلنے کا کارن بنا رہتا ہے۔

انسانی جسم میں داخل ہو کر یہ جراثیم خون کے لال رنگ کے سیلوں (Red blood cells) میں داخل ہو جاتے ہیں۔ وہاں وہ مخصوص وقت تک رہتے ہیں۔ ان سیلوں (Cells) کو ہی اپنی خوراک بنا کر پلنے لگتے ہیں۔ یہ مخصوص وقت چوتھے بخار کے جراثیموں کے لئے ۷۲ گھنٹے۔ تیسرے دن کے بخار کیلئے ۴۸ گھنٹے اور روزانہ آنیوالے بخار کیلئے ۲۴ گھنٹے ہے۔ چوتھے بخار کے جراثیم ۷۲ گھنٹوں میں ایک سے ۶ تا ۱۲ بنجاتے ہیں۔ اور تیسرے بخار کے جراثیم ایک سے ۱۶ تا ۲۴ ہو جاتے ہیں مخصوص وقت گذرنے کے بعد جراثیم لال سیلوں کو پھاڑ کر باہر نکل آتے ہیں۔ اور پھر نئے لال سیلوں میں داخل ہو جاتے ہیں جس وقت یہ لال سیلوں کو پھاڑ کر باہر نکلتے ہیں تو سردی لگتی ہے۔ اور بخار چڑھ جاتا ہے کیونکہ اسی وقت لال سیلوں کے پھٹنے سے جراثیموں کا زہر خون میں ملتا ہے۔ اس پرکار ملیریا کے جراثیم کا جیون کے دو بھاگ ہیں ایک وہ بھاگ جو انسانی جسم میں گذرتا ہے اور دوسرا وہ جو وہ مچھر کے شریر میں گذارتا ہے۔

ملیریا بھارت میں بہت ہوتا ہے اور سارا سال رہتا ہے۔ لیکن برسات۔ سرد اور بسنت کے موسم میں سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ جس سال برسات زیادہ ہوتی ہے۔ اسی سال یہ بیماری بھی زیادہ دیکھنے میں آتی ہے۔ عورت۔ بچے اور بوڑھے۔ نوجوان سبھی کو یہ برابر ہوتی ہے۔

اس ملیریا کے بہت بھید ہیں۔ ان میں سے موٹے موٹے یہ ہیں:۔ چوتھا بخار۔ تیسرا بخار۔ اور روزانہ آنے والا بخار۔ ہر ایک بخار میں تین حالتیں ہوتی ہیں۔

پہلی حالت:۔ بخار چڑھنے سے کچھ دیر پہلے سردرد۔ انگوں کا ٹوٹنا۔ متلی۔ درد محسوس ہوتی ہے۔ پھر اچانک سردی لگ کر بخار چڑھ جاتا ہے سردی کے کارن بیمار کانپنے لگتا ہے۔ نبض تیز رفتار ہو جاتی ہے۔ اور بخار ۱۰۰ سے بڑھ کر ۱۰۵ تک چلا جاتا ہے۔ یہ حالت ۱۵ منٹ سے لیکر ۲ گھنٹے تک رہ سکتی ہے۔

دوسری حالت:۔ اب بیمار کو سردی کے استھان پر گرمی محسوس ہونے لگتی ہے۔ منہ لال ہو جاتا ہے چہرہ گرم اور سرخ ہو جاتی ہے۔ یہ حالت ۳-۴ گھنٹے تک رہتی ہے۔

تیسری حالت:۔ اب پسینہ آنے لگتا ہے اور کئی بار بہت زیادہ پسینہ آجاتا ہے۔ یہاں تک کہ بستر بھیگ جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو شانتی ملتی ہے۔ بخار اتر جاتا ہے یا کئی بار دست آجاتا ہے یا بہت سا پیشاب آکر بخار اتر جاتا ہے۔ کئی بار ملیریا مارک شکل اختیار کر جاتا ہے۔ جس میں بیمار کو بخار بہت زیادہ ۱۰۷ سے ۱۰۸ تک چلا جاتا ہے۔ بیمار پاگلوں کی باتیں کرنے لگتا ہے بیہوشی۔ ادھرنگ۔ دست اور قے اکثر ہیضہ کا روپ دھارن کر لیتا ہے۔ پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔ اور کئی بار دل کی دھڑکن بند ہو کر انسان مر جاتا ہے۔ کئی بار علاج ٹھیک نہ ہو تو بخار پرانا ہو جاتا ہے۔ کمزوری اور کمی خون واقع ہو جاتی ہے۔ تلی اور جگر بڑھ جاتے ہیں چہرے پر کالے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ چہرے پر کالے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ اور گاہ بگاہ بخار آنے لگتا ہے۔

علاج:۔ احتیاطی تدابیر:۔ مچھروں کو دور کرنے کے اپائے کریں۔ کوڑا کرکٹ نہ رہنے دیں۔ گڑھے اور جوہڑ مٹی سے بھر دیں۔ صاف اور روشندان والے مکانوں میں رہیں۔ برسات میں مچھر دانی کا استعمال کریں۔ کمرے کے اندر جلتے ہوئے انگیٹھی پر گندھک اور گوگل پھینک کر اس کا دھواں کر کمرہ تھوڑی دیر کیلئے بند کر دیں تو اس مچھر مر جاتا ہے یا مکان چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ اس پرکار منشیہ مچھر کاٹنے سے بچا رہتا ہے۔

نوشہرہ میں ستیہ گرہیوں کا سواگت اور جلسہ

پرجا پریشد ہر ناانصافی کے خلاف لڑے گی

جموں گوا کی جنگ آزادی میں شریک ہونیوالے اور ظالم پرتگیزیوں کے وحشیانہ تشدد کو سہن کرنیوالے پرجا پریشد کے جتھے کے ستیہ گرہی یعنی شری سہدیو سنگھ اور شری تلک راج جی بی اے کا نوشہرہ جانے پر شاندار سواگت کیا گیا۔ اور ایک جلوس نکالا گیا۔ جو بعد میں پٹیل چوک میں لالہ امرناتھ جی گپتا کی صدارت میں ایک پبلک جلسہ ہوا۔ نیشنل کانفرنسی کامریڈوں نے حسب عادت جلسہ میں گڑبڑ کرنے اور اپنے روسی پروگرام کے مطابق شرارت کرنے کا فیصلہ کر رکھا تھا۔ مگر جنتا کے جوش و خروش کو دیکھ کر انہیں اپنے گھونسلوں سے باہر نکلنے کی جرات نہ ہوئی۔ یاد رہے کہ پچھلے دنوں نوشہرہ میں جب پرجا سوشلسٹ پارٹی کا جلسہ ہوا تھا تو انہی کمیونسٹ کامریڈوں نے گڑبڑ کر کے پارٹی مذکور کا جلسہ نہیں ہونے دیا تھا۔

پرجا پریشد کے جلسہ کی کارروائی شری ست پال کی نظم سے شروع ہوئی۔ جلسہ میں شری راجندر سنگھ جی آرگنائزنگ سیکرٹری نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گو پرجا پریشد کا نوشہرہ میں جلسہ ایک لمبے عرصہ کے بعد ہو رہا ہے مگر آپ لوگوں کا جلسہ میں اسقدر بھاری تعداد میں شامل ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ عوام پرجا پریشد کے ساتھ ہیں۔ اور ان لوگوں کے منہ پر ایک چپت کے برابر ہے جو آئے دن یہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ پرجا پریشد ختم ہو چکی ہے۔ آگے چل کر شری راجندر سنگھ جی نے کہا کہ نیشنل کانفرنس صوبہ جموں میں تو شیخ عبداللہ کے وقت سے ہی مر چکی ہے مگر کمیونسٹ دوست آج نیشنل کانفرنس کی مردہ لاش کو لئے پھر رہے ہیں۔ حکومت کا سہارا لیکر لوگوں پر من مانی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ شری راجندر سنگھ نے مزید کہا کہ ان کامریڈوں کی کرتوتوں اور ریلیف کی غلط تقسیم کے خلاف پچھلے دنوں راجوری میں جو مظاہرہ ہوا ہے۔ اور ان پر جو الزام لگائے گئے ہیں۔ اگر کوئی گورنمنٹ ہے تو اسے چاہیئے کہ سارے معاملہ کی تحقیقات کرے۔ شری راجندر سنگھ جی نے مزید کہا کہ پرجا پریشد ہر ناانصافی کے خلاف آواز (بقیہ صفحہ ۲ کالم ۱)

ہو۔ تو ملیریا کی سمجھو نام ہو جاتی ہے۔ اور اگر تلسی کے تین پتے اور ۲ کالی مرچ ملا کر روزانہ ملیریا کے موسم میں صبح استعمال کریں تو ملیریا سے بچنے کی لاجواب دوائی ہے۔ اتنا کچھ کرنے پر بھی اگر بخار ہو ہی جائے تو مندرجہ ذیل مختلف دوائیاں بیمار کی حالت کے مطابق دی جا سکتی ہیں۔ یہ دوائیاں دینے سے پہلے بیمار کا پیٹ کسی دست آور دوائی سے صاف کر لینا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے بہت سا زہریلا مادہ خارج ہو جاتا ہے۔ اور بخار ہٹنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

نسخہ نمبر ۱:۔ چرائتہ۔ کٹکی۔ گلو۔ اندر جو۔ سونٹھ ہر ایک ۳-۳ ماشہ لیکر ۱/۲ پاؤ بھر پانی ملا کر ابال لیں۔ چوتھائی حصہ پانی باقی رہنے پر اتار کر چھان کر لیں۔ اور پھر بیمار کو پلائیں۔ اس جوشاندہ سے بیمار کو دست بھی خوب آجاتے ہیں۔ اور ملیریا بھی کافور ہو جاتا ہے یہ سادہ اور بہترین دوائی ہے۔ جب بیمار کو قبض بھی ساتھ ہو تب دینا چاہیئے۔

نسخہ نمبر ۲:۔ کرنج بیج۔ چھوٹی کنڈکاری پت پاپڑہ۔ چرائتہ گلو۔ ان سب کو ابال کر جوشاندہ تیار کر لیں۔ پھر اس جوشاندہ کو دوبارہ ہلکی ہلکی آنچ پر چڑھا کر گرم کریں آخر میں وہ خشک کر کے پاؤڈر بنا لیں۔ دھیان رکھیں آگ پر دوائی جلنے نہ پاوے پاؤڈر تیار ہونے پر ۷ رتی کی مقدار میں بیمار کو گرم پانی سے دیں۔ ہر قسم کے ملیریا کو ٹھیک کرنے میں لاجواب دوائی ہے۔ یہ دوائی دن میں تین بار دی جا سکتی ہے۔

نسخہ نمبر ۳:۔ پھٹکری سرخ اور ٹنکار نوشادر برابر وزن لے کر ان کا جوہر نکال لیں جتنا جوہر ہو اس کا آٹھواں حصہ آک کا کھار اور آٹھواں حصہ پٹ کنڈے کا کھار ملا لیں۔ کالی تلسی کے پتوں کے رس سے رگڑ کر گولیاں بنا لیں۔ مقدار خوراک ۲-۳ رتی تین بار دن میں ہمراہ دودھ۔ چائے یا نیم گرم پانی دیں۔ یہ دوائی نیا پرانا ہر پرکار کے بخار سردی لگ کر چڑھنے والے یا بغیر سردی کا چڑھنے والے بخار مطلب یہ کہ ہر طرح سے ملیریا کیلئے اکسیر ہے۔ یہ دوائی پسینہ لا کر بخار کو اتار دیتی ہے۔

پرہیز:۔ ملیریا کے بیمار کو کھانے کیلئے دودھ دینا چاہیئے۔ روٹی وغیرہ بند کر دیں۔ سیب انگور۔ مالٹا۔ سنگترہ موسمی وغیرہ دے سکتے ہیں۔ جب تک بخار ختم نہ ہو نہانا۔ محنت کرنا۔ باہر پھرنا۔ غصہ کرنا یا چنتا کرنا سے بچنا چاہیئے۔ بخار ہٹ جانے پر پہلے ہلکی خوراک شروع کریں۔ اور آہستہ آہستہ معمول پر لائیں۔

خاص مضمون

یہ ہے وہ گوآ!

از شری جیون لال گپتا جیوں

جس کی آزادی کیلئے پرانوں کی آہوتیاں دیجا رہی ہیں! ۰ جہاں دیش بھگتوں کے خون سے ہولی کھیلی جارہی ہے

آج جہاں دیش کے کونے کونے سے ستیہ آگرہی ویر پہنچ کر آزادی کے پوتر یگیہ میں اپنے پرانوں کی آہوتیاں دے رہے ہیں۔ اور وہ ہے بدقسمتی غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا بھارت ماں کا ایک انگ جسے گوآ کہا جاتا ہے۔

بھارت کے پچھمی کنارے پر گوا۔ دیو اور دمن نام کی تین بستیاں ہیں۔ جن کی کل آبادی ۶۳۷۱۳۸ اور رقبہ ۱۳۱۲ مربع میل ہے جو آج گوا کے نام سے مشہور ہیں۔ اور جن پر گذشتہ سینکڑوں سال سے یورپ کے ان ظالم لوگوں کا قبضہ چلا آرہا ہے جنہیں پرتگیز کہا جاتا ہے جن کے ڈکٹیٹر کا نام سالازار ہے

گوا۔ گوا بمبئی کے دکن میں ۲۵۰ میل کی دوری پر واقع ہے۔ گوا کی لمبائی ۶۲ میل ہے اور چوڑائی ۴۰ میل ہے۔ آبادی ۵۰۰۰۰۰۔ علاقہ میں سہیادری پہاڑ پھیلا ہوا ہے۔ چھوٹی چھوٹی ندیاں بھی کافی ہیں۔ آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ بارش نوے انچ کے قریب ہوتی ہے۔ زیادہ تر پیداوار چاول اور ناریل کی ہوتی ہے ۱۰.۶۱ فیصدی آبادی ہندو قوم کی ہے ۴۱.۱ فیصدی عیسائی اور ۱.۰۸ باقی۔ لوگ زیادہ تر مراٹھی بولتے ہیں لیکن سرکاری زبان پرتگیزی ہے پنجی تینوں بستیوں کا مرکز ہے۔ یہاں گورنر جنرل اور دوسرے بڑے بڑے افسر رہتے ہیں دمن اور دیو میں لیفٹیننٹ گورنر رہتے ہیں بمبئی یونیورسٹی سے سمبندھ رکھنے والے سکول بھی ہیں۔ تعلیم پرتگیزی میں دی جاتی ہے۔ تاریخ کے اوراق بتاتے ہیں کہ گوا کا پراچین نام گومانتک تھا۔ بھگوان پرشورام نے یہاں گوڑ براہمنوں کو بسایا تھا شلالیکھوں کے مطابق ۱۳۱۳ء میں یہاں راجہ کدمب کا راج تھا۔ اس کے بعد ۵۰ سال تک یہاں مسلمانوں کی حکومت رہی ۱۳۷۰ء میں مسلمانوں کو شکست دیکر وجے نگر کے راجاؤں نے اسے آزاد کروالیا۔ اور سو سال کے بعد عادل شاہی سلطان کے قبضہ میں چلا گیا۔ گوا میں اسوقت ایک مشہور بندرگاہ تھی۔ اور یہاں سے دوسرے ملکوں کے ساتھ تجارت ہوتی تھی پندرھویں صدی کے آخر میں واسکوڈی گاما یہاں پہنچا۔ واسکوڈی گاما جب پرتگال میں واپس گیا تو سارے یورپ نے اسے ہیرو قرار دیا۔ کیونکہ اس نے یورپ کے ملکوں کو تجارت کرنے کیلئے ہندوستان کا سمندری راستہ بتایا واسکوڈی گاما ہندوستان میں اس وقت آیا۔ جب یہاں پر اندرونی طور پر بے شمار حکمرانوں میں

ایک دوسرے کے خلاف کشمکش ہو رہی تھی۔ اور سب سے پہلے ہندوستان کے مغربی ساحل پر واسکوڈی گاما نے قتل عام کیا۔ اور پرتگال کے لیڈروں کے لئے حکومت کی بنیاد رکھی ہندوستان کے راجاؤں کی اسی کشمکش کا پرتگیزیوں نے فائدہ اٹھانے کیلئے ریشہ دوانیاں شروع کیں اور ۹ مارچ ۱۵۰۰ء کو پرتگال سے ایک نیا سمندری بیڑہ بنا کر پیڈرو الوارس کیبرل کی کمان میں ہندوستان کی طرف بھیجا گیا۔ اور اسے ہدایت کی گئی کہ وہ زیادہ سے زیادہ علاقوں پر قبضہ کرے نیز مقامی باشندوں کو لالچ دیکر یا تشدد سے عیسائی بنا کر اپنی طاقت کو مضبوط بنائے۔ لیکن ہندوستانی بھی پرتگالیوں کے ان ناپاک ارادوں سے بیخبر نہ تھے۔ چنانچہ کالی کٹ کے راجہ نے بار بار پرتگیزیوں سے لڑائی لڑی۔ اور دیسی کئی راجاؤں سے پرتگیزیوں کی لڑائیاں ہوئیں لیکن آخر کار ۱۵۱۰ء میں البوقرق نے گوا کو جیت لیا۔ اور اس نے لوگوں کو عیسائی بنانے کیلئے ایک نیا طریقہ نکالا۔ شادی کی اجازت پرتگیزی راجہ سے لو۔ شادی پر جو روپیہ۔ زمین وغیرہ جو دان وغیرہ مندر کو دیا جاتا تھا حکم ہوا کہ وہ دان مندر کی بجائے گرجے کو دیا جایا کرے ۱۵۴۱ء میں پرتگیزی راجہ کے حکم سے سبھی مندر توڑ دیئے گئے۔ اور ان کی جائیداد وغیرہ گرجے کے نام لگادی گئی۔ کئی پنڈتوں اور مذہبی پیشواؤں کو پرتگیزیوں نے زندہ آگ میں پھینکوا دیا۔ ۱۶۶۴ء میں چھترپتی سیواجی نے پرتگیزیوں کی سرکوبی کیلئے ایک مضبوط بیڑا تیار کیا۔ اور پرتگیزیوں کی تمام تجارتی کوٹھیاں تباہ کردیں۔ اور پرتگیزیوں کو شکست دی۔ اس وقت مرہٹوں کے بیڑے کا کمانڈر انچیف آنگرے تھا جن کی بہادری کی داستانیں آج بھی مہاراشٹر کے لوک گیتوں میں ملتی ہیں چھترپتی سیواجی کی مشکل یہ تھی کہ انہیں پرتگیزیوں کے علاوہ مغلوں سے بھی واسطہ پڑا تھا۔ اس لئے وہ پرتگیزیوں کے خلاف پوری توجہ نہ دے سکتے تھے۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ اگر شیواجی مہاراج نے مقابلہ نہ کیا ہوتا تو پرتگیز سارے مغربی ساحل پر قابض ہو جاتے اور چند برس بعد ہندوستان کا نقشہ کچھ اور ہی ہوتا۔

شیواجی کی مرتیو کے بعد پرتگیزیوں نے پھر سر اٹھانا شروع کردیا۔ اور پھر ۱۹۱۲ء تک گوا کے راناؤں اور پرتگیزیوں میں کئی لڑائیاں ہوئیں اور آخر پرتگیز پوری طرح قابض آگئے لیکن گوا کی جنگ آزادی اسی روز سے لڑی جارہی ہے جب سے واسکوڈی گاما نے اس سرزمین پر اپنے ناپاک قدم رکھے تھے واسکوڈی گاما ایک لٹیرے کی حیثیت سے ساحل ہندوستان پر اترا۔ اور اس کے جانشینوں نے بھارتیوں کے خون سے ہولی کھیلی لیکن آزادی کی تاریخ جاری ہے۔ مگر آج ۳۶ کروڑ بھارتیوں کا گوا کی آزادی کیلئے بے مثال جذبہ اس بات کی پیشین گوئی کرتا ہے کہ وہ وقت دور نہیں جب گوا سوتنتر ہوکر رہے گا۔

دمن: کھمبائیت کی کھاڑی میں یہ بستی واقع ہے جس کی آبادی ۶۹۰۰۰ ہے۔ دمن اور نگر حویلی اس کے دو حصے ہیں نگر حویلی کو پچھلے سال یکم اگست کو آزاد کرالیا لیکن نگر حویلی کی آزادی میں جن سنگھ کے والنٹیروں نے جو اہم پارٹ ادا کیا ہے۔ وہ ازحد قابل تعریف ہے۔ دوسرے لفظوں میں نگر حویلی کی آزادی کا سہرا جن سنگھ کے دیش بھگت سوئم سیوکوں کے سر پر ہے۔ دمن بمبئی کے ۱۰۰ میل اتر میں ہے۔ نگر حویلی کو ملا کر کل رقبہ ۱۴۹ مربع میل ہے۔ اتر میں بھگوان ندی پورب میں بھارتیہ سرحد۔ دکن میں کلیم ندی اور پچھم میں سمندر ہے۔

۱۵۳۱ء میں ایک پرتگیزی جرنیل ڈی سلوا کی کمان میں دمن پر حملہ کیا گیا۔ اور زبردست گولہ باری کی۔ اور دمن کی تقریباً تمام آبادی کو ہمیشہ کی نیند سلا دیا۔ اس کے بعد حملہ آور دریائے تاپتی کے راستہ سورت میں داخل ہوئے۔ انہوں نے سورت کو لوٹ لیا شہر کو جلا دیا اور تمام آبادی جس میں بچے بوڑھے اور عورتیں شامل تھیں وحشیانہ طریقہ سے ہلاک کردیا۔ اس کے بعد حملہ آور پھر دمن کی طرف بڑھے۔ مگر اس وقت شہر میں کوئی آدمی نظر نہ آتا تھا۔ ڈی سلوا نے غصہ میں آکر سارا شہر جلا کر راکھ کردیا اور چلے گئے۔ اس کے بعد جنتا نے دمن کو پھر بسایا مگر ۱۵۵۹ء میں پرتگیزیوں نے ایک اور حملہ کیا اور دمن پر قابض ہوگئے۔ اس وقت دمن کا رقبہ ۲۲ مربع میل ہے۔ اور اس میں ۲۶ گاؤں ہیں۔ زمین زرخیز ہے۔ زیادہ تر گیہوں پیدا ہوتا ہے۔ نگر حویلی میں جنگل بہت ہیں۔ اور سا گوان بہت ہوتا ہے۔ یہ بیوپار کا مرکز ہے افریقہ سے بہت بیوپار ہوتا ہے۔ دمن کے دونوں کناروں پر دو قلعے ہیں ایک میں گورنر۔ ملٹری بارک۔ ہسپتال اور جیل وغیرہ ہے۔ دوسرے میں گرجا گھر اور قبرستان ہیں قلعوں پر توپیں لگی ہیں۔ دمن کے اندر آج دہشت کا راج ہے۔ مگر آزادی کے سپاہی خاموش نہیں بیٹھے ہیں۔

دیو: کاٹھیاواڑ کے دکن میں ٹاپو ہے۔ لمبائی ۷ میل چوڑائی دو میل ہے۔ کل رقبہ ۲۰ مربع میل ہے۔ کسی وقت بیوپار کیلئے مشہور تھا۔ آج سے تقریباً چار سو سال پہلے پرتگیزیوں نے اپنے گجراتی سلطان سے نذرانہ کے طور پر حاصل کیا تھا۔ دیو میں صرف دو تین بڑے گاؤں ہیں۔ اس وقت کل آبادی ۲۱۱۳۸ ہے۔ مچھلیاں پکڑ کر لوگ گزارہ کرتے ہیں۔ اور کپڑے کی بنائی اور رنگائی کا بھی کام ہوتا ہے۔ کسی وقت بیوپار کا مرکز تھا۔ پرتگیزیوں کے وحشیانہ مظالم سے لوگ دبائے ہوئے ہیں۔ لیکن آزادی کیلئے امنگیں ابھر رہی ہیں

(پبلک مفاد کی باتیں بقیہ صفحہ ۲) ان ڈور مریضوں کو بلا "لالچ" کے کوئی پوچھتا تک نہیں۔ مریضوں کی خوراک کے ناقص انتظامات کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس شعبہ کے متعلق بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے لیکن اس ضمن میں اسی پر اکتفا کرتے ہوئے صادق صاحب سے التماس کرتا ہوں کہ موجودہ سپرنٹنڈنٹ کو بدل دیا جائے اور اس کی جگہ سرینگر کے سپرنٹنڈنٹ صاحب کو یہاں لایا جائے۔ ان سے کشمیر ویلی نے بہتیرے سال فائدہ اٹھایا ہے اب اس طرف کے لوگوں کو بھی فائدہ حاصل کرنے کا موقعہ دینا لازم ہے۔ یا اس ہسپتال کے سینئر لوکل ڈاکٹر کو ترقی دیکر سپرنٹنڈنٹ بنا دیا جاوے ایسے احکام جاری کئے جائیں کہ جن سے انڈور اور آوٹ ڈور مریضوں کو ہسپتال کے ڈاکٹروں کی جانب سے تجویز کردہ نسخہ جات کے مطابق ادویات میسر آسکیں۔ انڈور مریضوں سے لالچی ڈاکٹروں کی طرف سے رقومات حاصل کرنے کی بدعت کو سختی سے بند کیا جائے ہسپتال کی دیکھ بھال کیلئے جو نیم سرکاری کمیٹی مقرر کر رکھی ہے ان میں سے عام طور پر ڈاکٹری اصولوں اور انکی کمزوریوں سے ناواقف ہیں۔ اس لئے ان میں کوئی ریٹائرڈ قابل ڈاکٹر شامل کیا جائے۔ اور بجائے نیم سرکاری کمیٹی کے غیر جانبدار اشخاص پر مشتمل ایک کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا جائے ایسی صورت میں یہ ہسپتال مفید ثابت ہو

the district.

ARREST IN JAMMU

JAMMU, July, 3.—On July 1, the 9th day of the "Satyagraha" 3 more offered themselves for "Satyagraha" at Jammu near Grain Mandi thus bringing the total to 117. The "satyagrahis" are it is alleged, beaten in the police lock-up. One Shri Madan Lall has gone on hunger-strike.

Tribune
6 July.

جموں میں ستیہ آگرہ
ایک اور جتھہ گرفتار

جموں ۔ ۲۱ جولائی ۔ پرجا پریشد کے تین ممبروں نے آج صبح ہی ستیہ آگرہ کر دیا ۔ ابھی سورج نکلا بھی نہیں تھا ۔ کہ ان کا جلوس نعرے لگاتا ہوا پرانی منڈی چوک میں آ پہنچا ۔ ۸ بجے کے قریب انہیں پولیس نے گرفتار کر لیا ۔ گرفتاری کے وقت جلوس میں کافی ہجوم تھا ۔ پولیس نے ایک مزدور کو بھی ہجوم سے گرفتار کر لیا (ھ ۔ س)

جموں میں پرجا پریشد کے ستیہ آگرہ کا اکیسواں دن

پہنا پریذیڈنٹ کٹھوعہ سرکٹ پرجا پریشد و دیگر ۷ اشخاص گرفتار

عوام نے مینہ برستے میں بھی جلوس نکالا

جموں ۔ ۴ جولائی ۔ کل جموں میں پرجا پریشد کی طرف سے جاری کئے گئے ستیاگرہ کا اکیسواں دن تھا ۔ شری دویا پرکاش پادا پریذیڈنٹ کٹھوعہ ڈسٹرکٹ پرجا پریشد کو رات کے بارہ بجے ان کے مکان پر چھاپہ مار کر گرفتار کر لیا گیا ۔ معلوم ہوا ہے کہ شری پادا کے وارنٹ گرفتاری دس جون کو جاری کئے گئے تھے ۔ لیکن اب تک کسی طرح سے گرفتار ہونے سے بچے رہے تھے ۔ گرفتاری کی خبر قصبہ کٹھوعہ میں فوراً پھیل گئی ۔ اور اسی وقت لوگوں نے جلوس نکالا ۔ جو بارش اور اندھیرے میں بھی دو تین گھنٹے بازاروں میں پھرتا رہا ۔ صبح ایک احتجاجی جلسہ کیا گیا ۔ بعد میں ٹھاکر رام سنگھ کی سرکردگی میں ایک جلوس نکالا گیا ۔ گاندھی چوک میں پولیس نے جلوس کو روک لیا ۔ اور سات اشخاص کو جنہوں نے اپنے آپ کو گرفتاری کیلئے پیش کیا ، گرفتار کر لیا گیا (نامہ نگار)

...نی ہے ۔ یہ لاش ایک ... کو ... قابل اعتراض ٹھہرایا ۔ انہوں نے کہا کہ جموں میں ہندو ۱۵ لاکھ آبادی کی آزادی اور عزت محفوظ نہیں ۔ اور اگر حالت کو جلدی نہ سدھارا گیا ۔ تو دس لاکھ ہندو اور سکھ وغیرہ وہاں سے نکلنے پر مجبور ہو جائیں گے اور یہاں ہندوستان میں آ کر رفیوجی مسئلہ کے حل میں مشکلات میں اور بھی اضافہ کر دیں گے ۔

اخباری نمائندوں کے سوالات کے جواب میں ان اصحاب نے کہا ۔ کہ جموں پرجا پریشد کے ممبروں کی تعداد ۸۰ ہزار کے قریب ہے ۔ ان ممبروں میں ہزار بارہ سو کے قریب مسلمان بھی ہیں ۔ یہ جماعت عوامی جماعت ہے ۔ یہ جماعت مہاراجہ کشمیر کی ایما پر نہیں بنائی گئی ۔ یہ بات اس کے مخالف بدنام کرنے کے لئے کر رہے ہیں ۔ پرجا پریشد شیخ عبداللہ کی گورنمنٹ کے خلاف نہیں ہے ۔ ہم صرف انصاف چاہتے ہیں ۔ ہم چاہتے ہیں کہ شیخ عبداللہ جس آزادی کے لئے ۱۷ سال سے لڑ رہے ہیں ۔ وہ آزادی پرجا کو حاصل ہو ۔ اگر کسی کو پرجا پریشد کے عوامی جماعت ہونے کے متعلق شک ہو تو ہم چیلنج کرتے ہیں ۔ کہ وہ الیکشن کروا کے دیکھ لے ۔ الیکشن میں پرجا پریشد کے مخالف امیدواروں کی ضمانتیں بھی ضبط ہو جائیں گی ۔ انہوں نے کہا کہ ... منسٹری اور کامریڈ بیدی ایسے کمیونسٹ عبداللہ گورنمنٹ کے مشیر بنے ہوئے ہیں ۔

مسٹر ... جموں ... ۹ جولائی

DATED 9-7-49

ملاپ کے خاص نامہ نگار سے

ریاست جموں و کشمیر میں خلعتیں دینا بند کر دیا گیا

پرجا پریشد کے ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں جموں سانبہ اور کٹھوعہ میں گرفتاریاں

جموں (بذریعہ ڈاک) حکومت جموں و کشمیر نے سو روپیہ یا اس سے کم تنخواہ لینے والوں کے لئے جو الاؤنس حال ہی میں منظور کیا ہے وہ محض عارضی ہے ۔ چند ماہ ہوئے حکومت جموں و کشمیر نے ایک پے کمیشن مقرر کیا جس نے ابھی تک اپنی رپورٹ پیش نہیں کی چنانچہ مہنگائی الاؤنس صرف اس وقت تک کے لئے ہے جب تک کہ پے کمیشن اپنی آخری سفارشات پیش نہیں کرتا ۔

پوسٹ ختم کر دی

مہاراجہ جموں و کشمیر کے حضور سیکرٹری کی پوسٹ کو ختم کر کے آٹھ سو روپیہ ماہوار پر ملٹری سیکرٹری کی نئی پوسٹ بنائی ہے اور آگے سے خلعتیں دینا بھی بند کر دی جائینگی ۔

طلبا کی عمر

ریاست میں ۱۹۵۰ء سے میٹرک کے امتحان میں

مندر میں ختم ہوا ۔ مندر میں جا کر جلوس نے پرجا پریشد کے کارکنوں کی رہائی کے لئے بھگوان سے پرارتھنا کی پولیس نے کسی قسم کی مداخلت نہ کی ۔ سانبہ میں بھی دو آدمیوں کو گرفتار کیا گیا ہے ۔ کٹھوعہ میں بھی چھ گرفتاریاں عمل میں لائی گئی تھیں ۔ سات آدمیوں کو تین ماہ قید سخت اور دو دو سو روپیہ جرمانہ یا جرمانہ نہ دینے کی صورت میں ۶ ماہ مزید قید کی سزا دی گئی ہے ۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے جن ۱۷ اشخاص کو پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کیا تھا ۔ انہیں جموں جیل سے سرینگر بھیج دیا گیا ہے ۔ انہوں نے گورنمنٹ سے درخواست کی تھی کہ جموں میں بہت گرمی ہے اس لئے انہیں کسی سرد مقام پر بھیجا جائے

بریگیڈیر عثمان کی یاد

موجودہ ایجی ٹیشن

پرجا پریشد کے نام سے جو ایجی ٹیشن عرصہ چار ماہ سے جاری ہے ایسے اندولن کا ایسے مواقع پر جاری کرنا جبکہ ملک کو دیگر اہم ترین امورات کا سامنا ہو ۔ اور فرقہ پرستی کا بھوت سر پر منڈلا رہا ہو ۔ غذائی مسئلہ کے حل کی تلاش ہو ۔ کسّاد بازاری کے خاتمہ کی تجاویز درپیش ہوں ملک کی خوشحالی مدنظر ہو ٹھیک نہیں ہے تقاضائے تدبر یہ تھا کہ ہر ایک پُرامن شہری حکومت وقت اور نیشنل کانفرنس کا ہاتھ بٹا کر یہ جائز مطالبہ سے حکومت کے روبرو پیش کئے جاتے ۔ اور بذریعہ میمورنڈم ڈیپوٹیشن و جلسہ جلوس ہائے حکومت پر مطالبات کی معقولیت واضح کی جاتی ۔ تب انکے مقصد کا حل یقینی تھا (لال چند سوفی ...)

جموں و کشمیر کی خبریں

جموں ۱۰ جولائی۔ تین جولائی کو نوشہرہ اور جھنگڑ کے ہیرو بریگیڈیر عثمان کی پہلی برسی نوشہرہ میں منائی جانے کی پروگرام میں دوسری چیزوں کے علاوہ ملٹری پریڈ بھی شامل ہے۔

فیلڈ پبلسٹی افسر جموں و کشمیر سرکار نے سید نذیر حسین سنائی ایڈیٹر نیا کشمیر جموں کو فیلڈ پبلسٹی افسر مقرر کیا ہے۔ آپ نے کل یہاں اپنے عہدہ کا چارج لے لیا۔

مکانات کی مرمت گزشتہ فرقہ وارانہ فسادات کے ایام میں جموں کے جو لوگ ریاست سے باہر چلے گئے تھے ان کے مکانات کی مرمت کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ ایک اطلاع ہے کہ مکانوں کی لپائی وغیرہ کا کام امسال برسات سے پہلے پہلے ختم کر دیا جائے گا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مرمت پر بیس ہزار روپے خرچ ہوں گے۔

سنٹرل جیل حکومت جموں و کشمیر نے قانون توڑنے کے الزام میں آٹھ اشخاص کو گرفتار کیا تھا۔ سنٹرل جیل میں ان کے خلاف مقدمات کی سماعت شروع ہوئی اور دو اشخاص کے تحریری معافی نامے پیش کرنے پر انہیں رہا کر دیا گیا اور باقی چھ اشخاص کو ۳ ماہ قید سخت اور دو دو سو روپے جرمانہ کی سزا دی گئی۔ عدم ادائیگی جرمانہ چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

دلی ۔ جموں چاہتا ہے کہ اسے ہندوستان کے ساتھ ملا دیا جائے اور پرجا پریشد دو طرفہ پالیسی پر عمل کر رہی ہے

جموں میں راجیہ پرجا پریشد کا ستیہ آگرہ

۱۲ اشخاص گرفتار ۔ ایک نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے

جموں ۴ جولائی۔ ستال جموں و کشمیر راجیہ پرجا پریشد کی طرف سے یہاں جو ستیہ آگرہ کیا جا رہا ہے۔ اس میں ۳۰ جون ۱۲ اور یکم جولائی کو تین گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ یہ ستیہ آگرہ جلسوں اور جلوسوں پر لگائی گئی پابندیاں کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ پولیس حراست میں ہمینہ دیا دیتوں کے خلاف ایک ستیہ آگرہی شری ملرام لالی نے بھوک ہڑتال شروع کر دی۔

... کے سلسلے میں بھی تحقیقات

صدر پرجا پریشد کشمیر کے خلاف مقدمہ بغاوت

جموں میں سماعت شروع ہو گئی ہے

جموں ۱۶ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ جموں و کشمیر پرجا پریشد کے صدر کے خلاف مقدمہ کی سماعت بہت جلد شروع ہو گئی ہے۔ دہلی میں ان کی پیروی کے لئے ڈیفنس کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ کمیٹی کے ممبر بہت جلد جموں پہنچ جائیں گے۔

حکومت جموں و کشمیر فی الحال راشٹریہ سنگھ سے پابندی ہٹانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی

سنگھ کے ممبر پرجا پریشد میں شامل ہو کر ستیہ آگرہ کر رہے ہیں

حکومت کے ترجمان کا بیان

جموں (ہوائی ڈاک سے) سرکاری حلقوں سے تحقیقات کرنے پر پتہ چلا ہے کہ حکومت جموں و کشمیر فی الحال راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ پر سے پابندی ہٹانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ ان کا کہنا ہے کہ جموں سنگھ کے کارکن سنگھ پر پابندی لگنے کے بعد پرجا پریشد نام کی جماعت بنا کر اس میں شامل ہو گئے تھے اور اس وقت یہ جماعت حکومت کے خلاف ایجی ٹیشن کر رہی ہے۔ اس لئے حقیقت میں یہ سنگھ کی تحریک ہے اور جب تک اسے واپس نہیں لیا جاتا سنگھ پر سے پابندی ہٹانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یاد رہے کہ ریاست کے سنگھ چالک پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ اس وقت جیل میں نظر بند ہیں۔

اس نمائندہ نے جب جموں سنگھ کے ایک نیتا سے پوچھا کہ آیا وہ پابندی ہٹانے کے لئے جدوجہد کریں گے تو انہوں نے جواب دیا کہ سنگھ پر پابندی لگنے کے بعد ریاستی سنگھ چالک نے اعلان کیا تھا کہ ریاست میں سنگھ کو ختم کیا جاتا ہے۔ اور اس وقت کوئی سنگھ موجود نہیں اس لئے کوئی پابندی ہٹانے کے لئے زور دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (نامہ نگار)

(ویر بھارت سپیشل سروس)

جموں جیل میں ۱۴ ستیہ گرہی دیویوں نے مرن برت رکھ لیا

کشمیری پولیس کے ہاتھوں بے عزتی کیخلاف پروٹسٹ حالت نازک ہو گئی

(جموں ۵ر اگست) پرجا پریشد جموں کی ایجی ٹیشن کے سلسلے میں جو ۱۴ دیویاں گرفتار ہیں۔ ان سب نے جموں جیل میں ۲۹ر جولائی سے مرن برت رکھا ہوا ہے۔ یہ برت انہوں نے اس امر کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر رکھا ہوا ہے کہ کشمیری پولیس نے وحشیانہ لاٹھی چارج کے بعد اُن دیویوں کو بالوں اور ٹانگوں سے گھسیٹا۔ ان دیویوں کی حالت نازک ہے۔ یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کیجائے۔ ہند سرکار کی فوری مداخلت اشد ضروری ہے

روزانہ ہند سماچار جالندھر

۲۴ جنوری سنہ ۶

ذرا ٹھنڈے دل سے سوچو

اخبارات میں روزانہ یہ خبریں آرہی ہیں کہ بھارتیہ جن سنگھ اور ہندو مہاسبھا کشمیر کے معاملہ پر ہندوستان میں ایجی ٹیشن شروع کر رہے ہیں۔ اس ایجی ٹیشن کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا جائیگا کہ وہ جموں کے لوگوں کی آواز کو سنے۔ اور ان کے مطالبات پر غور کرے۔ پرجا پریشد کا مطالبہ یہ ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کا ہند یونین کے ساتھ مکمل الحاق کیا جائے۔ اور جموں کشمیر اور ہند یونین کے درمیان جو مالی معاہدہ ہوا ہے۔ اس کو عمل میں لایا جائے۔ پرجا پریشد کے ان مطالبات کا جواب دیتے ہوئے شیخ عبداللہ نے مدراس میں کہا۔ کہ ریاست جموں و کشمیر کا مستقبل ہند کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ میں کشمیر کو الگ سٹیٹ بنانا چاہتا ہوں۔ وہ سخت غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ آج کل کے زمانہ میں جب برطانیہ اور امریکہ جیسے بڑے ملک اپنی حفاظت کے لئے اکٹھے ہو رہے ہیں۔ کشمیر کی ایک چھوٹی سی ریاست کس طرح الگ تھلگ رہ کر زندہ رہ سکتی ہے۔ شیخ عبداللہ نے کہا کہ کشمیر ہر وقت ہندوستان کے ساتھ ملحق ہونے کو تیار ہے۔ لیکن چونکہ کشمیر کا مسئلہ اس وقت اقوام متحدہ میں ہے اور اس کا فیصلہ ابھی ہونا ہے۔ اس لئے فی الحال اس کا ہند یونین کے ساتھ باقاعدہ الحاق کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ بالآخر جب ریفرنڈم ہوگا۔ تو کشمیر کو یہ فیصلہ کرنا ہی ہوگا۔ کہ وہ ہند یونین میں مدغم ہونا چاہتا ہے یا پاکستان میں۔ اس لئے اس معاملے پر کشمیر سرکار کی پالیسی پر نکتہ چینی کرنا بے معنی ہے۔

جو لوگ شیخ صاحب پر یہ نکتہ چینی کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور پاکستان سے ملنا چاہتے ہیں ان کو شیخ صاحب کا یہ جواب ہے۔ کہ اگر وہ پاکستان کے ساتھ ملنا چاہتے۔ تو جب ۱۹۴۷ء میں پاکستان نے کشمیر پر حملہ کیا تھا تو کیا وہ اسی وقت پاکستان کے ساتھ اپنے الحاق کا اعلان کیوں نہ کر دیتے؟ انہیں کیا ضرورت پڑی تھی کہ وہ بھاگے بھاگے نئی دہلی آتے۔ اور پنڈت نہرو سے فوجی امداد طلب کرتے؟

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب پاکستانی قبائلی لٹیرے لمحہ بہ لمحہ سری نگر کے قریب آرہے تھے۔ اور شیخ عبداللہ نئی دہلی جانے کے لئے سری نگر کے ہوائی اڈے پر جا رہے تھے۔ تو راستہ میں سری نگر کے ہندوؤں نے انہیں روک لیا۔ اور ان سے اپنی حفاظت کی درخواست کی۔ شیخ صاحب نے انہیں یقین دلایا۔ کہ کشمیر کے ہندوؤں کا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ اور انہوں نے اپنا وعدہ پورا کر کے دکھا دیا۔ ہندوؤں کا یہ خیال تھا کہ ایک طرف سے قبائلیوں کا حملہ ہو گیا ہے۔ اور دوسری طرف کشمیر کے مسلمان اندرونی طور پر ہندوؤں پر لوٹ مار شروع کر دیں گے۔ لیکن جہاں ہندوستانی فوج نے بروقت پہنچ کر قبائلی حملے کو روک دیا۔ وہاں کشمیر کی نیشنل ملیشیا نے ریاست کے اندر فرقہ وارانہ فسادات کو بالکل سر اٹھانے نہ دیا اور ہندوؤں کے جان و مال کی پوری طرح حفاظت کی۔

ایک مقامی فرقہ پرست معاصر نے جو شیخ عبداللہ اور پنڈت نہرو کے خلاف زہر اگلنے میں پیش پیش ہے۔ حال ہی میں لکھا کہ جو کام پاکستان نہیں کر سکا۔ اس کو شیخ عبداللہ کشمیر میں پورا کر رہا ہے۔ دوسرے لفظوں میں شیخ صاحب کو پاکستان کا ایجنٹ بتایا گیا ہے۔ اپنے مطالبات کے لئے جدوجہد کرنا ہر شخص کا پیدائشی حق ہے۔ لیکن مخالفت کے جذبے کو کمینگی کی حد تک لے جانا بہت بری بات ہے۔ جب ۱۹۴۵ء میں مسلم لیگ کے لیڈر اور پاکستان کے مرحوم گورنر جنرل مسٹر جناح کشمیر گئے تو شیخ عبداللہ اور کشمیر نیشنل کانفرنس نے ان کی وہ مٹی پلید کی۔ کہ توبہ ہی بھلی۔ جس بازار سے بھی مسٹر جناح گذرے۔ "گو بیک" اور مردہ باد کے نعروں سے ان کا سواگت ہوا۔ کشمیر کے مسلمانوں نے کشمیر نیشنل کانفرنس کے جھنڈے تلے متحد ہو کر مسلم لیگ اور مسٹر جناح کی بری طرح گت بنائی۔ اس وقت انہی مہاشہ جی نے شیخ صاحب کی تعریف میں اپنے اخبار میں مضمون لکھے تھے۔ اور شیخ صاحب کی قوم پرستی کی تعریف کی تھی۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد جب مہاتما گاندھی نے مسٹر جناح کو بات چیت کی پھر دعوت دی۔ تو مہاشہ جی نے لکھا تھا کہ شیخ عبداللہ نے تو مسٹر جناح کو سیاسی موت مار دیا تھا۔ لیکن مہاتما گاندھی کی غلطی نے اس مردے کو پھر زندہ کر دیا۔ آج وہی قوم پرست شیخ عبداللہ معاصر کی نظروں میں پاکستان کا ایجنٹ اور فرقہ پرست ہو گیا ہے۔

فرقہ پرست عناصر اپنی فرقہ پرستی کو چھپانے کے لئے مرحوم سردار پٹیل کی آڑ بھی خوب لیتے ہیں۔ امرتسر میں رام راجیہ پریشد کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے شری متی پربھاوتی راجے نے کہا۔ کہ اگر سردار پٹیل زندہ ہوتے۔ تو وہ حیدر آباد کے بعد کشمیر کا مسئلہ بھی حل کر جاتے۔ دوسرے لفظوں میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ سردار پٹیل فرقہ پرست تھے۔ اور وہ مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے تھے مرحوم آج زندہ ہوتے۔ تو ان الزامات کی خود تردید کرتے۔ یہ سردار پٹیل کی ہی ہمت تھی کہ اس نے اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے گورو گولوالکر کو پکڑ کر جیل میں بند کر دیا تھا۔ اگر آج سردار پٹیل زندہ ہوتے۔ تو میرا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ فرقہ پرستوں کو کشمیر کے معاملہ میں اتنی گڑبڑ کرنے کی کبھی جرأت نہ ہوتی۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ آج کانگرس اور ملک میں کوئی ایسا مضبوط رہنما نہیں رہا جو سردار پٹیل کی طرح آہنی ارادے کا مالک ہو۔ مدراس میں شیخ عبداللہ نے اپنی تقریر میں سردار پٹیل کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ کہ کشمیر سے الحاق کرنے والی کانفرنس میں سردار پٹیل خود شامل تھے۔ اور الحاق کی تمام شرائط ان کی مرضی سے طے پائی تھیں۔ اس لئے ان کا نام لیکر فرقہ پرست عناصر نہ صرف سردار پٹیل کو بھی بدنام کرتے ہیں۔ بلکہ عوام کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کی ان جماعتوں کو یہ جا [illegible]

'Anti-Secularism Is Treason'

SHEIKH ABDULLAH'S STATEMENT

Times of India Jan. 24

Sheikh Mohammed Abdullah, Prime Minister of Kashmir, said in New Delhi on Friday that any attempt to undermine secularism — the fundamental principle on which the entire structure of India was built —should be considered "an act of sabotage and high treason."

And any political party which worked in violation of this principle should be deemed to have forfeited all rights. It should be denied even the freedom to exist.

If political parties had certain fundamental rights to freedom, they had also certain obligations—and a major obligation was to protect the basic structure of the State.

Sheikh Abdullah was addressing leading members of various political and trade organisations of Delhi at an informal meeting at the residence of the Delhi Chief Minister, Mr. Brahm Prakash.

"ENEMIES OF INDIA"

Sheikh Abdullah said parties working against the principle of secularism, for which Gandhiji laid down his life, were not the country's friends. They should be treated as enemies.

India has to face this problem squarely. Today, Kashmir also facing the same fundamental problem. He said: "We have faced untold miseries during the last five years for the defence of the same principle (secularism) and if India is in Kashmir today it is also for the protection of the same ideology there."

The war of Kashmir, Sheikh Abdullah said, was a war of ideology and a war of nerves, more difficult even than a shooting war. It was, in these circumstances, regrettable that certain political parties in India, instead of strengthening his hands against the enemy of India, were acting — although in the name of glory and unity of India —in a manner which was bound to weaken them.

Kashmir's battle for the secular ideal was also a battle for India, the Kashmir Premier said, because if Kashmir lost this battle "it will be the defeat of the Indian people too."

Sheikh Abdullah invited representatives of the various organisations to visit Kashmir and find out for themselves "whether our claims of secularism are based on reality or not."

"We are human beings, we are apt to falter in our actions, but you will certainly find us the custodians of secularism, preached and practised by the great leaders of India and on which they have based the political future of this country," he concluded.—P.T.I.

DELEGATION TO

کمیونسٹوں اور فرقہ پرستوں کی سرگرمیوں کو نہ روکا گیا تو بھارت میں خانہ جنگی شروع ہو جائیگی

— حیدرآباد کے ایک پبلک جلسہ میں پردھان منتری پنڈت نہرو کی وارننگ

پرجا پریشد کا اندولن پاکستان کے ہاتھ مضبوط کر رہا ہے

بھارت میں چین کے مقابلہ میں کہیں زیادہ کام ہو رہا ہے

حیدرآباد ۲۱ جنوری۔ پردھان منتری پنڈت نہرو نے آج سکندرآباد کی پریڈ گراؤنڈ میں ایک بھاری پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے انتباہ دیا کہ اگر کمیونسٹوں اور فرقہ پرستوں کی تخریبی اور تشدد آمیز سرگرمیوں کو نہ روکا گیا تو دیش میں خانہ جنگی شروع ہو جائیگی۔ پردھان منتری نے کہا کہ کمیونسٹوں اور فرقہ پرستوں کے طریق کار ...

... ہمارے ملک میں یہ ہے کہ یہاں نکتہ چینی کرنے والے بہت زیادہ ہیں۔ اور کام کرنے والے بہت کم۔ اس کے مقابلہ میں چین میں کسی کو نکتہ چینی کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ پردھان منتری نے اپنی اس رائے کا اعادہ کیا کہ ریاست حیدرآباد کے حصے بخرے کرنا خطرناک ہوگا۔ کیونکہ اس سے جنوبی ہند کا تمام توازن درہم برہم ہو جائیگا۔ کم از کم چند سال تک اس مطالبہ پر زور نہیں دیا جانا چاہئیے۔

پرجا پریشد پر برستے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ جموں کا اندولن پاکستان کی مدد دے رہا ہے۔ اور اس سے ہندوستان کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ یہ تحریک کشمیر کو ہند کے زیادہ نزدیک لانے کی آڑ میں چلائی جا رہی ہے۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ اس قسم کی تحریک سے ایسا مقصد کیسے حل ہو سکتا ہے۔

پنچسالہ پلان میں تبدیلیاں

پنچسالہ پلان کوئی آخری نہیں ہے۔ اس میں ضرورت کے مطابق تبدیلیاں بھی کی جا سکتی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ جو لوگ اس پلان کے ساتھ پوری طرح متفق نہیں ہیں۔ وہ بھی اسے عملی جامہ پہنانے میں مدد دیں گے۔ آپ نے کہا کہ روس میں بھی تعمیر کی بنیاد رکھنے میں پندرہ بیس سال لگے تھے۔ اور اس ...

امرتسر میں سوامی کرپاتری اور راجکماری پربھا راجے کی تقریر

پنڈت نہرو کی مہربانی سے کشمیر ایک لاعلاج پھوڑا بن کر رہ گیا ہے

اتنی بڑی کوششوں کے باوجود رشوت ستانی اور چور بازاری کیوں ختم نہیں ہوتی

امرتسر ۲۱ جنوری۔ کل بعد دوپہر رام راجیہ پریشد امرتسر کی طرف سے منعقدہ ایک پبلک جلسہ میں جس کی حاضری کا اندازہ ۲۰ ہزار کے قریب تھا۔ جس میں عورتیں بھی بھاری تعداد میں شامل تھیں۔ آل انڈیا رام راجیہ پریشد کے بانی سوامی کرپاتری جی اور اس کی پردھان راجکماری پربھا راجے نے رام راجیہ پریشد کے اندولن پر تقریریں ...

... مانگ کو منوانے کیلئے اپنی جان کی بازی دی۔ لیکن حب غنڈہ گردی کے لئے تیار ہو گئی۔ ۱۹۴۶ء سے ہم گئوہتیا کی قانونی طور پر ممانعت ...

... کشمیر کے معاملہ میں وہ ایک ایسی مثال قائم کر رہی ہے جس سے دوسرے صوبوں کو بھی ایسا کرنے سے خود مختار ہونے کی شہ ملے گی۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی مہربانی سے کشمیر ایک لاعلاج پھوڑا بن گیا ہے۔

آندھرا سٹیٹ کی تشکیل کے متعلق جسٹس وانچو ۲۹ جنوری کو تحقیقات مکمل کر لیں گے

تحقیقات کا پہلا مرحلہ ختم ہو گیا۔ مختلف جماعتوں کا وجے واڑہ کو راجدھانی بنانے کا مطالبہ

مدراس ۲۱ جنوری۔ جسٹس وانچو جو یہاں آندھرا سٹیٹ کے مالی اور دوسرے معاملات کی تحقیقات کر رہے ہیں نے اپنی تحقیقات کا پہلا مرحلہ ختم کر لیا ہے۔ نئی سٹیٹ کی راجدھانی کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے جسٹس وانچو نے آج مختلف مقامات کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ آپ ۲۷ جنوری کو واپس مدراس آئیں گے۔ ... اپنی تحقیقات ۲۹ جنوری کو ختم کر لیں گے اور مقررہ وقت کے اندر اندر اپنی رپورٹ ہند سرکار کو پیش کر دیں گے۔

— سیکرٹری آل جموں کشمیر پرجا پریشد کا بیان —

عبداللہ سرکار نے وادی کشمیر کے سکھوں کو ایک ایک کر کے وہاں سے نکالا

پرجا پریشد کی تحریک کے ساتھ تعاون کے اعلان پر کشمیر سرکار بوکھلا اٹھی

جموں ۲۱ جنوری۔ شری درگا داس ورما جنرل سیکرٹری آل جموں کشمیر پرجا پریشد نے ایک بیان میں یہ الزام لگایا ہے کہ شیخ عبداللہ گورنمنٹ نے ریاست کی سکھ اقلیت کے خلاف پاکستانیوں سے بھی زیادہ جارحانہ رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ پاکستانی حملہ کے سبب صوبہ کشمیر میں جن ہزاروں سکھوں کو بے گھر ہونا پڑا۔ انہیں دوبارہ کشمیر میں بحال کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ ...

... عبداللہ گورنمنٹ ... ریاست کے ... سے چھین لئے گئے ہیں۔ اور ان کی جگہ نان کشمیری ... کا تقرر عمل میں ...

آئینگر عبداللہ بات چیت شروع

کشمیر کے متعلق مشورے کئے جائینگے

مدراس ۲۱ جنوری۔ کشمیر کے مکھیہ منتری شیخ عبداللہ جو کل حیدرآباد سے یہاں پہنچے ہیں ...

ڈیرہ بابا نانک کی خبریں

مہنت صاحب دھیان پور کی برسی

ڈیرہ بابا نانک ۲۱ جنوری۔ سابق مہنت دھیان پور کی برسی بڑی شان و شوکت سے منانے کی تیاریاں زور شور سے ہو رہی ہیں۔ دھیان پور مشہور بیراگی مہاتما بابا لال جی کی گدی ہے۔ اس برسی پر سینکڑوں سادھو اور بابا جی پہنچ رہے ہیں۔ یہ برسی ۱۵-۱۶ ماگھ کو ہوگی۔ نزدیک و گرد و نواح کے دیہات سے ہزاروں لوگ شامل ہونگے۔

لڑکی کو والدہ نے قتل کروا دیا

موضع کوٹلی ... میں بارہ سالہ لڑکی کے قتل کے واقعات ...

آج امرتسر میں

چناؤ ملتوی کرنے پر پروٹسٹ

امرتسر ۲۱ جنوری۔ کیپٹن کیشپ چندر کی صدارت میں منعقدہ امرتسر ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ ... کی آڑ میں میونسپل چناؤ ملتوی کرنے کی جو بد سعاشیاں پنجاب سرکار نے کی ہیں اس کے خلاف زوردار پروٹسٹ کرتے ہوئے ... کا پرانی ووٹرز ...

خالصہ فیکٹری کے سامنے بھوک ہڑتال

شری امی لال پریزیڈنٹ خالصہ فیکٹری مزدور یونین نے اعلان کیا ہے کہ اگر فیکٹری کے ہڑتالی مزدوروں کے مطالبات مالکان نے ۲۶ جنوری تک منظور نہ کئے یا پنجاب سرکار نے مداخلت کر کے کوئی فیصلہ نہ کرایا ... ہڑتالیوں کی مانگیں ... بھوک ہڑتال جاری رکھیں گے ...

امرتسر اور چھہرٹہ میں بسنت

لدھیانہ کی خبریں

گھی مرچنٹ بری

لدھیانہ ۲۱ جنوری۔ سوامی صاحب لالہ چونی لال ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شری مہاں سنگھ گھی مرچنٹ کو جو بیٹی لدھیانہ کو بری کر دیا ہے۔ ان کا چالان فوڈ ایکٹ کے تحت کیا گیا تھا۔ مگر شری مہاں سنگھ کے وکیل سردار بلدیو سنگھ بندرا نے اعداد و شمار سے ثابت کر دیا۔ کہ گھی میں کوئی آمیزش نہیں ہے۔

بھگت نومیاس کا جنم دن

...

پنجاب میں ڈیمنسٹریاں

...

۷ اصحاب کو جرمانہ

... ۲۵۶ روپے اور مختیار سنگھ دودھ فروش میانا باد کو ۲۴۲ روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔ یہ تمام چالان شری سی۔ ایل گرود اور شری ایم۔ ایل کپور فوڈ انسپکٹروں نے کئے تھے۔

لدھیانہ میں بے مثال شادی

یہاں کے ایک لکھ پتی رئیس سردار جوگندر سنگھ گریوال ایڈووکیٹ نے آج اپنی لڑکی کی شادی پر ایک شاندار مثال قائم کی ہے۔ شادی نہایت سادہ اور مختصر طریقہ سے سرانجام پائی۔ کل دولہا سردار اوتار سنگھ ایس۔ ڈی۔ او (پی۔ ڈبلیو۔ ڈی) اپنے پتا سردار گورچن سنگھ آف کاسیہ اپنے بھائی اور بہن کے ہمراہ پہنچے۔ اور رات کو سردار جوگندر سنگھ گریوال کے خاندان کے ممبران کے ہاں کھانا کھایا۔ اس کے بعد وہ اپنے مقامی دوست سردار سرجن سنگھ سوڈھی ایڈووکیٹ کے ہاں چلے گئے۔ آج صبح آنند کارج ہوا۔ اور پرنسپل جودھ سنگھ نے ایک پربھاوشالی تقریر کی۔ چائے کے بعد شادی کو دیپ گریوال کو شاندار طریق سے الوداع کی گئی۔ جہیز میں سردار جوگندر سنگھ گریوال نے صرف گرنتھ صاحب اور گیتا کی ایک کاپی دی ہے۔ اس موقع پر فوجی افسران، معززین شہر و مقامی افسر بھاری تعداد میں موجود تھے۔ اس سادہ بیاہ کا سارے شہر میں چرچا ہے۔

ریڈ کراس ... کا پروگرام

تحصیل پٹی میں ژالہ باری سے فصلوں کی تباہی

شری گیان ... سکرٹری ... پٹی ... کہ تحصیل پٹی میں ... ژالہ باری بھی ہوئی۔ جس سے فصلوں کو سخت نقصان پہنچا۔ کسان مالیہ کی معافی اور امداد کی مانگ بھی کر رہے ہیں۔

انڈین ایئر فورس اکیڈمی میں داخلہ

کانگریس کا ضروری اجلاس

۲۲ جنوری کو دفتر کانگریس ... میں کانگریس کا ایک ضروری اجلاس ہوگا۔ ... علاقہ کے تمام کانگریس ... مفاد اور علاقہ کی بہتری کے متعلق ... تجاویز پیش کی جائیں گی۔ (نامہ نگار)

فرانسیسی بستیوں کو ہند میں شامل کیا جائے

مسٹر ڈی نائیکر کی پنڈت نہرو کو تار

مدراس ... ہند میں فرانسیسی بستیوں کے ہند کے ساتھ الحاق ...

مقابلہ کا امتحان ۲۹-۳۰ اپریل کو ہوگا

نئی دہلی ... یونین پبلک سروس کمیشن ... انڈین ایئر فورس اکیڈمی ... امتحان ۲۶ اور ۳ ... ۱۹۵۳ ...

حیدرآباد۔ ۲۶ جنوری ... نظام ...

لودھی ... لالہ بسنت رام اگروال اور ... کے

لالہ ... شان سے منایا گیا ... درگیانہ ... رونق میں اور بھی اضافہ کر دیا ... اور وہاں بھی کافی رونق تھی۔ ... روز ہی پورا کیا گیا۔ ... حقیقت ...

ری پبلک ڈے کا پروگرام

...

Let Bi-Colates Guard your HEALTH-FRONT

ڈاکٹر ... مارکہ کو پیٹنٹ ...

...

موجودہ ایجی ٹیشن

پرجا پریشد کے نام سے جو ایجی ٹیشن قریب چار ماہ سے جاری ہے ایسے اندولن کا ایسے موقع پر جاری کرنا جبکہ ملک کو دیگر اہم ترین امورات کا سامنا ہو [illegible] کا خطرہ سر پر منڈلا رہا ہو، غذائی مسئلہ کے حل کی تلاش ہو۔ کساد بازاری کے خاتمہ کی تجاویز درپیش ہوں ملک کی خوشحالی مدِنظر ہو ٹھیک نہیں ہے تقاضائے تدبر یہ تھا کہ ہر ایک پر امن شہری حکومت وقت اور ریاستی کانفرنس کا ہاتھ بٹا کر اپنے جائز مطالبات حکومت کے روبرو پیش کئے جاتے۔ اور بذریعہ میمورنڈم ڈیپوٹیشن و جلسہ جلوس ہائے حکومت پر مطالبات کی معقولیت واضح کی جاتی۔ تب انکے مقصد کا حل یقینی تھا (لالہ چند [illegible]

ہندو سبھا چار ۱ فروری

پرجا پریشد کے حامیوں اور کانگرسیوں میں تصادم لاٹھیوں کا آزادانہ استعمال

پرجا پریشدیوں اور اُن کی حمایت کرنیوالی پارٹیوں کو ہندوستان کے غدار قرار دے دیا!

وزیر ترقیات کشمیر کے جلسہ میں زبردست گڑبڑ پیدا ہو گئی!

(ہاتھا پائی میں آٹھ مظاہرین زخمی آٹھ حراست میں)

ڈیڑھ گھنٹہ تک گڑبڑ ہوتی رہی - پولیس کی بھاری جمعیت موقع پر پہنچ گئی

امرتسر ۳۰ جنوری - آج دوپہر کو پنجاب کے وزیر ترقیات سردار پرتاپ سنگھ کیروں اور کشمیر کے وزیر ترقیات شری شام لال صراف چند دیگر کانگرسی ورکروں کے ساتھ لالہ بہاری لال کیمسٹ کے مکان واقع کھائی والی گلی کٹڑہ سفید میں کھانا کھا رہے تھے کہ بھارتیہ جن سنگھ کے ورکر کالی جھنڈیاں لیکر پہنچ گئے - اور پرجا پریشد زندہ باد پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ زندہ باد کے نعرے لگانے لگے - اس پر پنجاب کے وزیر ترقیات سردار پرتاپ سنگھ کیروں باہر آ گئے - اور انہوں نے مردہ باد کے جوابی نعرے لگانے شروع کر دیئے - پولیس کی بھاری جمعیت موقع پر پہنچ گئی اور مظاہرہ کے سوا اور کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ ہوا - مگر شام کو جب گاندھی میدان دوس منانے کے لئے پنجاب اسمبلی کے سپیکر ڈاکٹر ستیہ پال کی صدارت میں جلسہ ہو رہا تھا - اور اس جلسہ میں جب کشمیر کے وزیر ترقیات شری شام لال صراف تقریر کرنے لگے - تو انہیں مردہ باد کے نعرے لگائے گئے - اس پر زندہ باد کے جوابی نعرے لگائے گئے - جس پر جلسہ میں گڑبڑ اور ہاتھا پائی ہو گئی - جو اتنی شدید صورت اختیار کر گئی کہ طرفین میں لاٹھیاں چل گئیں - تصادم تحریر ابھی تک گڑبڑ جاری ہے - اور یہ کہنا مشکل ہے - کہ کتنے اشخاص زخمی ہوئے ہیں - اور کتنی گرفتاریاں ہو چکی ہیں - تفاصیل کا انتظار کیا جا رہا ہے - اس سے قبل شری شام لال صراف نے کشمیر ہاؤس میں کانفرنس میں پرجا پریشد کی تحریک کے متعلق اعلان کرتے ہوئے کہا - کہ گفت و شنید کے لئے ہمیشہ کھلے ہیں - اور جو لوگ ہم سے گفت و شنید کرنا چاہتے ہیں - انہیں پہلے ایجی ٹیشن بند کرنی چاہیئے - اور پھر ہمارے سامنے اپنے مطالبات رکھیں - ان مطالبات پر کشمیر گورنمنٹ ہمدردانہ غور کرے گی!

پبلک جلسہ - لاکھوں اشخاص کے سامنے پنڈت نہرو کی تقریر

... میں راشٹر پتا مہاتما گاندھی کی برسی

... بھر میں مہاتما گاندھی کی پانچویں برسی منائی گئی - جگہ جگہ جلسے ہوئے - پرارتھنا ... نکالی گئیں - اور باپو کو شردھا کے پھول ارپن کئے گئے مختلف شہروں میں ... نے رام لیلا گراؤنڈ میں لاکھوں اشخاص کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ ... دوستی کا مینار تھے - انہوں نے اتحاد کا سبق دیا اور ہمیں اس اتحاد کو ... مہاتما گاندھی نے دلیش کی پسماندہ جنتا میں نیا جیون بھرا -

اُدھر ترچھے لگا کر ... فائدہ ...

ہندو سبھا ...

جنیوا میں کشمیر کے متعلق بات چیت

سر ظفر اللہ کی طرف سے اظہار مایوسی

نیویارک ۳۰ جنوری - پاکستانی وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ نے کشمیر کے متعلق جنیوا میں ہونے والی بات چیت میں حصہ لینے کے لئے کہا ہے - یہ ... جو ... ہو گئے ... وہ جنیوا جائیں گے ... بات چیت کے کامیاب ہونے کی کوئی امید نہیں ہے

کشمیر میں تین ہزار ڈوگرہ شرنارتھیوں کیلئے پرمٹ سسٹم توڑ کر ریاست میں داخل ہو جائیں گے

جموں شہر میں رات کے وقت پولیس کے چھاپے - طلباء کے متعدد لیڈروں کی گرفتاری

... کا انتظار ہے - اس کا شن ہندوستان میں ۱۵ فروری تک مکمل ہو جائے گا - پرجا پریشد ڈیلی گیشن کو ہندوستان میں رہنے والے ڈوگرہ شرنارتھیوں اور ان دوسرے ڈوگروں میں سے جو مستقل طور پر جموں پرانت کو چھوڑ چکے ہیں - تین ہزار اشخاص نے ریاست میں ستیہ گرہ کے لئے اپنے نام پیش کئے ہیں - ڈیلی گیشن نے ان اشخاص کو مختلف گروپوں میں تقسیم کرنے اس کی اطلاع متعلقین کو دے رہی ہے - یہ سبھی لوگ ضرورت پڑنے پر بلا پرمٹ ریاست میں داخل ہو کر اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کریں گے - اور اس طرح حکومت کے پرمٹ سسٹم کی دھجیاں اڑائی جائیں گی - شری شو رام گپتا نے مزید بتایا - کہ جموں پرانت میں نمبرداری سسٹم ختم ہو چکا ہے (باقی صفحہ ...)

تحریک کشمیر کے متعلق بھارتیہ جن سنگھ ... اثر زائل کرنے کیلئے جوابی پراپیگنڈا

... کانگرس کمیٹی (شہری) کی ورکنگ ... جموں میں پرجا پریشد تحریک کے متعلق ... کرنے کے لئے جوابی پراپیگنڈے ... میٹنگ بلائی گئی ہے ... نے اپنے ... کی حمایت ...

ہندو سبھا چار

ہندی کے ساتھ حکومت کشمیر کا امتیازی سلوک

شیخ عبداللہ کا بیان ہندی سبھا جموں کی نظر میں

گزشتہ دنوں کشمیر کے وزیراعظم شیخ عبداللہ نے دہلی کے کانگریسی ورکروں کی میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے ہندی کے مستقبل پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا۔ کشمیر سرکار ہندی کی بہت عزت کرتی ہے۔ اور اس راشٹر بھاشا کے پرچار کے لئے اتنی ہی کوشاں ہے جتنی کہ بھارت سرکار اور گورنمنٹ۔ بھارت کی دوسری گورنمنٹوں کے بارے میں تو بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر کشمیر کے بارے میں یہ دعویٰ سے کہا جا سکتا ہے کہ یہاں سے ہندی کو نکال باہر کرنے کے لئے ہر طرح کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مثال کے طور پر چند ایک باتیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ پاٹھک خود ہی اندازہ لگا سکیں گے کہ شیخ صاحب کی ہندی پرچار کی تحریک کیا رنگ لا رہی ہے۔

(۱) جموں و کشمیر گورنمنٹ کے اپنے حکم ۱۹۳۹ء ۱۹۴۰ء کے مطابق سکولوں میں ذریعہ تعلیم کے طور پر جو زبان منظور کی گئی تھی۔ اسے سرل اردو یا سرل ہندی کا نام دیا جا سکتا ہے۔ اس کے فارسی حروف اور دیوناگری اکشر دونوں کو ایک جیسی منظوری حاصل ہے۔ حکم کے مطابق سکولوں کی کتب دو لپیوں میں مگر ایک ہی زبان میں شائع ہونی لازمی ہیں۔ اور لپی کا چناؤ پڑھنے والوں کے والدین کی مرضی پر ہے۔ چاہے وہ ہندی پڑھے یا اردو۔

پہلے تو اس سرل زبان کو بگاڑ کر ہندی جنگوں میں بھی ایسے مشکل فارسی۔ عربی کے شبد اور اصطلاحیں استعمال کی جانے لگیں کہ بیچاری ہندی ادھیاپک بھی سمجھ نہ سکتی تھیں۔ ہندی کی کتابوں کی چھپائی ردی اور قیمت کم رکھی گئی۔ مگر اب تو ہر ایک کے لئے اردو پڑھنا لازمی قرار دے دیا گیا۔

لڑکیوں کے سکولوں میں بھی اردو کی اتنی زیادہ ... اس کام کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ کہ ہر ایک لڑکی کو اردو پڑھایا جائے۔ اور لڑکیوں کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ اردو پڑھیں۔ چونکہ سکول کے ٹائم ٹیبل میں مڈل کلاسوں میں دونوں باتوں کے پڑھانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔ اس لئے مجبوراً لڑکی ہندی یا پنجابی کو چھوڑ کر بھی اردو لے سکتی ہیں۔ پرائمری کلاسوں میں اتنا انتظام کرنا بھی مشکل ہے اس لئے ان کلاسوں سے ہندی کا نام جانا تو لازمی امر ہے۔

سنسکرت کو صرف چند ایک تسلیم شدہ مضمونوں میں جگہ حاصل ہے۔ ان مضمونوں میں بھی ایک مضمون مقررہ ہے۔ اس سے صرف ایک مضمون ہی اختیاری طور پر لینا پڑتا ہے۔ کیونکہ اختیاری مضمونوں میں صرف دو ہی مضمون لئے جا سکتے ہیں۔ اب جو لڑکے لڑکیاں اردو کو لازمی مضمون کی طرح پڑھیں گے۔ وہ اختیاری کے چار کے چناؤ میں لازمی طور پر فارسی کو قدرتی طور پر ترجیح دیں گے۔ سنسکرت لینا تو ناممکن ہو گا۔ ہندی ابھی شاید ہی کوئی لڑکی لڑکا لے سکے۔ اس طرح ہندی نہ ہی پرائمری میں۔ نہ ہی مڈل میں اور نہ ہی ہائی کلاسوں میں پڑھی جا سکے گی۔

(۲) کشمیر یونیورسٹی نے میٹرک کے لئے اردو لازمی مضمون قرار دے دیا ہے۔ اس لئے جو لڑکیاں لڑکے اردو نہ پڑھیں۔ ان کے لئے اس یونیورسٹی سے امتحان پاس کرنے کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ اس جگہ وہ کہ پنجاب یا کسی اور یونیورسٹی سے امتحان پاس کرنا ممکن نہیں کیونکہ شیخ صاحب نے انٹر یونیورسٹی بورڈ سے ایسی شرط لگوا دی ہے۔ جو ہر ایک بالک۔ بالکا پوری نہ کر سکے گا۔ اس وجہ سے اگر میٹرک پاس کرنا ہو گا تو ہندی کو تلانجلی دے کر اردو لے کر ہی پاس کرنا ہو گا۔ ورنہ تعلیم کے تمام دروازے بند ہوں گے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ وہ ہندی کے پرچار کے لئے کوشاں ہیں۔ اور اسے عزت و مان کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اگر ہندی کے لئے یہی عزت و مان ہے۔ اور اس کے پرچار کے معنی یہی جو اوپر دئے گئے ہیں۔ تو سمجھ نہیں آتی کہ ہندی دشمنی کے کیا معنی ہیں۔ ورنہ جب یہ پرارتھنا کی گئی کہ پرماتما ہمیں ہمارے دوستوں سے بچائے والا شعر تو شاید اسی لئے کی گئی تھی۔ شیخ صاحب جیسے اگر ہندی کے دوست اور قدردان موجود ہوں۔ تو ہندی کے دشمنوں کی ضرورت ہی کیا ہے؟

اپنے اسی بیان میں شیخ صاحب نے یہ بھی جتایا ہے کہ چونکہ اردو اس ریاست میں صدیوں سے سرکاری زبان ہے۔ اس لئے اسے ہی انکی حکومت نے بھی سرکاری زبان رکھا ہے۔ پہلے تو شیخ صاحب ہی بتا سکیں گے۔ کہ کتنی صدیوں سے اردو اس ریاست کی سرکاری زبان ہے۔ کیونکہ جہاں تک اصلیت کا واسطہ ہے شری رنبیر سنگھ مہاراج کے زمانہ میں بھی جسے قریب ۷۰ سال گزرے ہیں۔ اردو سرکاری زبان نہ تھی۔ اور ابھی سرکاری ریکارڈ اور ہائی کورٹ کا فیصلہ موجود ہے۔ جس کی رو سے اردو اور ہندی دونوں کو سرکاری زبان کے طور پر برابر کا درجہ دیا گیا ہوا ہے۔ یہ حکم صرف ۱۰ سال کا پرانا ہے۔

حیرانی کی بات ہے کہ اس قدر غلط بیانی سے کام لے کر اصل باتوں کو چھپانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سے کم از کم ایک بات تو واضح ہو جاتی ہے کہ اصلیت کو شیخ صاحب بھی واجب خیال نہیں کرتے۔

(پرچار منتری ہندی سبھا جموں)

پرجا پریشد کے سیکرٹری شری ماکھن لال کا بیان

پرجا پریشد کشمیر کے مکمل ادغام کے لئے جد و جہد کر رہی ہے

گوالیار۔ ۳۰ جنوری۔ جموں اینڈ کشمیر پرجا پریشد کا جو ڈیلیگیشن بھارت کا دورہ کر رہا ہے اس کے سیکرٹری شری ماکھن لال نے جو آج یہاں اپنے دورہ کے سلسلہ میں پہنچے۔ ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ پرجا پریشد کا مقصد ریاست جموں اور کشمیر کو نیا کسی دائمی رکھ رکھاؤ کے مکمل طور پر بھارت میں مدغم کرنا ہے۔ پریشد الگ آئین کے مطالبہ کے سامنے جس کے لئے کشمیر نیشنل کانفرنس کوشش کر رہی ہے۔ ہرگز نہیں جھک سکتی۔ شری ماکھن لال نے پرجا پریشد کے ستیہ گرہیوں پر لگائے گئے تشدد کے الزامات کو بالکل بے بنیاد قرار دیا۔

کلکتہ۔ ۳۰ جنوری۔ لالہ امرناتھ کو جو پاکستان کے ساتھ ٹیسٹ میچ میں بھارتیہ کرکٹ ٹیم کے کپتان ہے کرکٹ کنٹرول بورڈ نے گجرات میں رانجی ٹرافی کیلئے نیشنل کرکٹ چیمپین شپ میں کھیلنے کی اجازت دیدی ہے۔

प्रजापरिषद के आंदोलन से काश्मीर के टुक

जन सत्ता

हो जाने का खतरा

३१ जनवरी

गांधीजी की पांचवीं निधन तिथि पर नेहरूजी की घोषणा

फिरकापरस्ती से दूर रहने और पांचसाला योजना को कामयाब बनाने की अपील

(हमारे विशेष प्रतिनिधि द्वारा)

दिल्ली, ३० जनवरी। "जिन लोगों ने पहले तिरंगे झण्डे की सैकड़ों जगह बेइज्जती की थी, वे आज उसके लिए लड़ने का दावा करते हैं," ये शब्द प्रधानमंत्री नेहरू ने आज यहां जम्मू प्रजा परिषद् द्वारा किये जा रहे आंदोलन की बुराई करते हुए कहे।

"एक ऐसे नाजुक वक्त पर, जब अंतर्राष्ट्रीय कान्फ्रेंस में कश्मीर के मसले पर गौर हो रहा है, सीज फायर लायन से सिर्फ २०-२५ मील दूर, बलवा खड़ा करना मुल्क से वफादारी है या गैरवफादारी?" प्रधानमंत्री ने पूछा। आपने कहा कि यदि प्रजापरिषद का आन्दोलन बढ़ने दिया गया तो उस से जम्मू-काश्मीर के टुकड़े हो जायेंगे और देश के व्यापक हित को खतरा हो जायगा।

श्री नेहरू महात्मा गांधी की पांचवीं पुण्यतिथि पर रामलीला मैदान में प्रदेश कांग्रेस कमेटी द्वारा बुलाई गई एक पब्लिक मीटिंग में बोल रहे थे। अपने दो घंटे के भाषण में प्रधान मंत्री ने, लोगों से, अपनी जनतंत्रीय जिम्मेदारी समझने, फिरकापरस्ती और खानेदारी से बचने, मुल्क की एकता और राष्ट्रीयता को "अपनी रूहों में उतारने, और पांचसाला योजना को पूरा करने में मेहनत व मदद करके मुल्क की गरीबी को दूर करने की जोरदार अपील की।

नेहरू जी ने, मुल्क की पुरानी महानता की जोश से, फिरकापरस्ती की उत्तेजना से, योजना की संजीदगी से, और गांधी जी की आंसुओं से चर्चा की।

दिल्ली प्रदेश कांग्रेस के अध्यक्ष श्री सी. कृष्णन नायर ने, जो सभापति थे, गांधीजी और श्री नेहरू की भगवान बुद्ध और अशोक से तुलना की।

२६ जनवरी को हुए गणराज्य समारोह की चर्चा करते हुए प्रधान मंत्री ने कहा: "उस खुशी के दिन के बाद यह रंज का दिन आता है। और यह अच्छा ही है कि यह दिन उसके बाद आता है—यह हमें बहने से रोकता है और ऐसी बहुत सी बातें याद रखने पर मजबूर करता है जिन्हें हम भूल जाते हैं।

"तो क्या यह रंज का दिन है? वाकयात यह है कि यह रंज का दिन नहीं खुशी का तो कैसे कहूं?—लेकिन यह उस बड़े आदमी की जीत का दिन है।"

आंसू भरी आंखों से नेहरू जी ने कहा: "गांधीजी जितने बड़े आदमी थे, उतनी ही बड़ी मौत उन्हें मिली। पर हम उस मौत से सबक ले सकते हैं—अपने को ऊंचा कर सकते हैं।"

पिछले पांच साल हिन्दुस्तान में किये गये काम की चर्चा करते हुए प्रधान मंत्री ने कहा कि मुल्क की जिन्दगी में पांच साल कोई बड़ी चीज नहीं पर कभी २ एक दिन भी बड़ा हो जाता है—बड़ापन बड़े काम से होता है न कि कैलेण्डर के महीनों से।

(शेष पृष्ठ ६ पर)

Daily Samachar Jullundur

...س بلانے کیلئے جن سنگھ کی حکومت کو وارننگ

...پروفیسر بہاڈیر کی تقریر شیخ عبداللہ پر شدید الزامات

...ہیوں کا جلوس نکالنے کے بعد یہاں ایک بھاری جلسہ کیلی باغ میں منعقد ہوا
...جن سنگھ نے تقریر کرتے ہوئے وہ تمام حالات بتلائے جن سے پرجا پریشد کو واسطہ
...اور کہا کہ وہاں ساٹ بار گولی چلائی گئی۔ آپ نے اس امر پر حیرانگی کا اظہار
...رہے ہیں۔ مگر ان کی پولیس کشمیر کا ہندوستان سے الحاق کا مطالبہ کرنے والوں
...کو وارننگ دی کہ اگر پولیس کو وہاں سے نہ بلایا۔ تو ہم پنجاب میں اس قسم
...کہا کہ ممبر پور کے شرنارتھی ڈاکٹر مکرجی سے ملے۔ ان کا کشمیر بنک میں روپیہ جمع ہے
...نے بھی احکام جاری کئے۔ کہ یہ روپیہ شرنارتھیوں کو دیا جائے۔ مگر کشمیر سرکار
نے ایک خاص آرڈیننس بنا کر روپیہ پر قبضہ کر لیا۔ پروفیسر
...نے کہا کہ عبداللہ بھارت سے مسلمان ہونے کی اسی
طرح قیمت وصول کر رہا ہے۔ جیسے مسٹر جناح نے وصول کی تھی۔

پروفیسر بہاڈیر نے کہا کہ کشمیر میں بچوں کو پڑھایا جاتا ہے کہ کشمیر ہمارا ملک ہے۔ کشمیری ہماری قوم ہیں۔ اور ہندوستان ہمارا پڑوسی ہے۔ آپ نے کہا کہ اس حقیقت کی موجودگی میں کشمیری بھارت کو اپنا ملک کیسے سمجھ سکتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ بھارت سرکار کو چاہیئے کہ وہ شیخ عبداللہ کو بلا کر ان سے پوچھیں کہ وہ کونسی شرائط کے تحت کشمیر کا بھارت سے مکمل الحاق کر سکتے ہیں۔ ان سے شرائط پوچھ کر اسی طرح ودھان میں ترمیم کر دیجئے اور اسے کشمیر پر لاگو کر دیجئے۔ آپ نے کہا کہ بھارت اور کشمیر کا ودھان ایک ہونا چاہیئے۔

جالندھر

ملاپ ۳۱ جنوری

یوم ریپبلک پر جموں میں وزیروں کی کاروں پر سخت پتھراؤ کیا گیا

کشمیر گورو سنگھ سبھا نے مذمت کا پرستاؤ پاس کیا

ریلیف منسٹر مسٹر ایم۔ اے بیگ کی کار پر سب سے زیادہ پتھر پڑے

جموں ۲۹ جنوری۔ جموں و کشمیر کی نئی انجمنوں نے یوم ری پبلک پر پرجا پریشد کے ورکروں کی طرف سے مبینہ غنڈہ گردی کی سخت مذمت کی ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ انہوں نے کئی منسٹروں خصوصاً مسٹر ایم۔ اے۔ بیگ کی کار پر سخت پتھراؤ کیا۔ کشمیر گورو سنگھ سبھا نے ایک ریزولیوشن میں کہا ہے۔ کہ پرجا پریشد کے لیڈروں کو سمجھنا چاہئے۔ کہ کم از کم ری پبلک ڈے جیسی مقدس تقاریب پر اپنے ورکروں کو ایسی قابل مذمت حرکات سے روکیں۔ جن لوگوں نے ایسا کیا انہوں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ان کے دل میں ہند یا انڈین یونین کے جھنڈے کے لئے کوئی احترام نہیں ہے کیونکہ جن لیڈروں کی کاروں پر پتھراؤ کیا گیا۔ وہ دراصل یونین جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کرنے ہی جا رہے تھے۔

ریلیف ورکرز یونین نے بھی ایک پرستاؤ میں پرجا پریشد ورکروں کی مبینہ غنڈہ گردی کی مذمت کی۔ یاد رہے پرجا پریشد لیڈروں کی طرف سے الزام لگایا جا رہا ہے کہ پولیس نے یونین کا جھنڈا اتار دیا۔

...پاکستان سے نکاسی جابندی کے متعلق

...ناظم الدین کا اعلان

آٹھ دس مقامات پر فائرنگ۔ اس وقت تک ۲۲ اشخاص شہید ہو چکے ہیں

پرجا پریشد کے ستیہ گرہ سے عبداللہ سرکار کا نظم و نسق عملی طور پر معطل ہو گیا

نمبرداروں کے بعد چوکیدار، ذیلدار اور دیگر دیہاتی اہلکار بھی دھڑا دھڑ مستعفی ہو رہے ہیں

جالندھر ۲۱ جنوری۔ جموں و کشمیر پرجا پریشد ڈیلیگیشن کے ممبر لالہ شورام گپتا ایڈیٹر اخبار امر جموں نے جموں سے موصول شدہ اطلاعات کے تحت آج مندرجہ ذیل نیوز بلیٹن جاری کیا ہے۔ (۱) صدر ریاست شری کرن سنگھ کے قریبی حلقوں کی وساطت سے یہ اطلاع ملی ہے کہ شری کرن سنگھ نے صدر ریاست کے عہدہ سے مستعفی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے اور بہت جلد ایڈمنسٹریشن کو اپنے ارادہ سے مطلع کر دیں گے۔ شری کرن سنگھ نے لگاتار دو ماہ تک جموں کی صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد یہ سمجھ لیا ہے کہ ڈوگرہ عوام انہیں صدر ریاست کے عہدہ پر متمکن دیکھنا نہیں چاہتے۔ اس کے علاوہ شری کرن سنگھ کے نام پر ایک فرضی انٹرویو اخبارات کی اشاعت کے لئے بھیجا گیا تھا جس میں پرجا پریشد کی مذمت کی گئی تھی۔ چنانچہ صدر ریاست کو اس کی تردید کرنی پڑی۔ اس کے علاوہ کشمیر گورنمنٹ نے اطلاع دیئے بغیر نہ صرف ان کے نام پر گذشتہ دنوں پوسٹر شائع کئے بلکہ شری کرن سنگھ کے صدر ریاست بننے پر جو پہلی تقریر اخبارات کو اشاعت کے لئے دی گئی۔ اس میں وہ تمام حصہ کشمیر انفرمیشن بیورو نے بعد میں داخل کیا تھا جس کا تعلق پرجا پریشد کے ساتھ تھا۔ شری کرن سنگھ کا خیال ہے کہ وہ اس عارضی اعزاز کے لئے غلط اور گمراہ کن پراپیگنڈا کا موضوع بننا نہیں چاہتے چنانچہ آپ اعلےٰ تعلیم کیلئے سمندر پار جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں جس کا عنقریب اعلان متوقع ہے۔

جموں سے موصول شدہ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق وہاں پر پرجا پریشد کے ستیہ گرہ کے سبب حکومت کا تمام نظم و نسق عملاً معطل ہو چکا ہے۔ عدم ادائیگی ٹیکس کا اعلان ہونے کے بعد حکومت کو مالیہ اور دوسرے ٹیکسوں کے طور پر جموں پرانت سے کچھ وصول نہیں ہو رہا۔ کیونکہ مالیہ اکٹھا بیانہ فراہم کرنے والی ایجنسیاں ہی تمام ڈویژن سارے پرانت میں ختم ہو چکی ہیں۔ اور اب نمبرداروں کے بعد چوکیدار، ذیلدار اور دیگر دیہاتی اہلکار بھی دھڑا دھڑ مستعفی ہو رہے ہیں۔

کئی ایک دیہات میں نیشنل کانفرنس کے ورکروں کو جموں سے پولیس کی نگرانی میں اس مہم کے خلاف پراپیگنڈا کے لئے بھیجا گیا۔ مگر انہیں اپنے مشن میں مطلق کوئی کامیابی نہیں ہوئی جموں پرانت میں ۹۰ فیصدی طلبا سکولوں اور کالجوں میں نہیں جا رہے ہیں۔ مجسٹریٹوں کی ڈیوٹی پر متعین ہونے کے سبب تمام عدالتوں کا کام سو فیصدی صورتوں میں معطل ہو چکا ہے اسی طرح جموں سیکرٹریٹ میں بھی دفتری کاروبار عملاً بند پڑا ہے اور وہاں کشمیر ملیشیا کی دو پلٹنوں کی مدد سے سرکاری دفاتر کو کھلا رکھا جا رہا ہے۔ سیکرٹریٹ پر جو ہل والا خونین جھنڈا لہرایا گیا تھا۔ اسے قائم رکھنے کے لئے بھی مسلح پہرہ موجود ہے۔ ایک دستہ اس کی حفاظت کے لئے لگایا گیا ہے۔ ہیرا نگر فائرنگ کے بعد بخشی غلام محمد اور دوسرے منسٹروں کی کوٹھیوں پر مسلح پہرہ دینے والے کشمیر ملیشیا کی تعداد دوگنی کر دی گئی ہے اور اب تمام منسٹر مسلح پہرہ میں ہی سیکرٹریٹ جاتے ہیں کشتواڑ فائرنگ کے متعلق مصدقہ ذرائع سے آمدہ اطلاعات کے مطابق کشمیر ملیشیا نے ڈوڈہ سے آگے کا راستہ مکمل طور پر بند کر رکھا ہے۔ کشتواڑ کے ساتھ پبلک کے لئے تار کا سلسلہ بھی منقطع کر دیا گیا ہے۔ اس لئے وہاں کے فائرنگ میں ہلاک یا زخمی ہونے والوں کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔ بہرکیف ادھمپور سے ۱۸ جنوری کو کشمیر ملیشیا کے مزید دو صد مسلح سپاہی وہاں بھیجے جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے جس سے یہ اندازہ کیا جا رہا ہے کہ وہاں بھی صورت حالات نازک ہے اس وقت تک آٹھ دس مقامات پر فائرنگ ہو چکی ہے۔ اور ۲۲ اشخاص شہید ہو چکے ہیں۔

سرکاری ملازموں کے خلاف رشوت خوری کے مقدمات

جالندھر ۲۱ جنوری۔ پنجاب بھر کے سرکاری ملازمین کے خلاف رشوت خوری وغیرہ کے تمام مقدمات کی جن کی تفتیش دہلی پولیس نے کی ہے سماعت کرنے کے لئے ایڈیشنل سیشن جج کو صوبہ بھر کے لئے خاص ایڈیشنل ...

...پولیس نے تین ملزمان کو گرفتار کر لیا

...تیل آگ میں جھونک دیا جس سے اس کا جسم جھلس گیا ...وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اس موقع پر قاتلوں میں سے ...ایک شخص اس کے بھائی کو بلا لایا جس نے اپنے سگے بھائی کو ...اس حالت میں دیکھ کر شور مچانے کی کوشش کی لیکن کامیاب ...نہ ہو سکا۔ قاتلوں نے مقتول کو اس بے ہوشی کی حالت میں ...ٹکڑے ٹکڑے کرنے شروع کر دیا اور اس کے بعد ان ...ٹکڑوں میں سے کچھ ایک کو تو آگ میں جلا دیا۔ کچھ ایک ...دریا دھر پھینک دیئے اور کچھ ایک کو زمین میں دبا... ...کئی روز بعد پولیس میں رپورٹ ہوئی تو اس سارے سنسنی ...خیز واقعہ کا پتہ چلا۔ مقتول کا سسر دیال سنگھ اور گاؤں ...کا شہر بدمعاش کچھ دیر تک مفرور رہے لیکن اب ...انہوں نے بھی اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا ہے (اج)

...سیشن جج مقرر کر دیا ہے۔ آپ سرکاری ملازموں کے خلاف اس قسم کے تمام مقدمات کی سماعت کریں گے۔ جو زیر دفعہ ۱۶۱ ...۱۹۵۸ تعزیرات ہند اور زیر دفعہ ۵ اینٹی کرپشن ایکٹ دائر ہوں۔

جنرل آئزن ہاور نے ۹ نکات پر مشتمل امریکہ کی نئی پالیسی کا اعلان کر دیا

دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ حملہ آور کی خوشامد نہیں کی جائے گی

واشنگٹن ۲۱ جنوری۔ امریکہ کے نئے صدر جنرل آئزن ہاور نے آج حلف وفاداری اٹھانے کے بعد وائیٹ ہاؤس کے باہر لاکھوں امریکنوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ بین الاقوامی کشیدگی اور قوموں کی باہمی بے اعتمادی کو دور کرنے کے لئے پوری کوشش اور ایمانداری کے ساتھ کام کریں گے۔ جنرل آئزن ہاور نے اعلان کیا کہ جارحانہ اقدام کرنے والے کسی ملک کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائیگا۔ صدر بننے کے بعد اپنی پہلی تقریر میں آئزن ہاور نے کہا کہ ایک سیاسی کا سامان آسان اجارہ داری اور رعونت نہیں۔ جتنا کہ ایک

(...دھری گنا کمیٹی کا نوٹس)

...لگی تو گنا کی سپلائی بند کر دی جائیگی

...تولنے والے کنڈوں پر پکٹنگ بھی کی گئی!

...کے مالکوں کو نوٹس دے دیا گیا ہے۔ کہ اگر ...گنے کی ساری بقایا رقم ادا نہ کی۔ تو یکم فروری سے گنا کی ...

Back Page

جموں کے درجنوں دیہات میں عبداللہ سرکار کے خلاف جلوس اور مظاہرے۔ عدم تعاون کی تحریک زور پکڑ گئی

سانبہ میں جلوس نکالنے پر پانچ گرفتاریاں

جیلوں میں جگہ نہ ہونے کے کارن پرجا پریشد کے قیدیوں کی رہائیاں

لسبوعہ کے ایک نالہ میں سے چند سڑی ہوئی لاشیں برآمد ہوئیں

جموں۔ ۲۱ جنوری۔ سانبہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ تحریک عدم تعاون کے پہلے روز کاروبار مکمل ہڑتال رہی۔ سانبہ میں تمام نیشنل کانفرنسیوں کی دو کانیں بھی بند رہیں۔ حالانکہ ڈسٹرکٹ پریذیڈنٹ نیشنل کانفرنس نے کچھ دو کانیں کھلوانے کی ناکام کوشش کی۔ تحصیل بھر کے تمام ہائی سکول، مڈل سکول، پرائمری سکول لڑکوں اور ...

ناگپور کے نزدیک ایک فوجی ہلاک و زخمی

ناگپور۔ ۲۱ جنوری۔ یہاں سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ملٹری کیمپ میں مارٹر فائرنگ کی مشق کرتے ہوئے ہندوستانی فوج کا کیپٹن آلیو دالیہ ہلاک اور اس کے دو سپاہی سخت زخمی ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ مارٹر گن کی مشق کر رہے تھے کہ اچانک دھماکا ہو گیا۔ اور کیپٹن آلیو دالیہ موقعہ پر ہی مر گیا۔ زخمیوں کو ہسپتال میں لے جا کر خون دیا گیا ہے۔

برما کی ایک سرحدی چوکی پر حملہ

... دی ہے کہ آج صبح ضلع بھامو میں تن ہونگ چوکی پر نیشنلسٹ چینی فوجیوں نے حملہ کر دیا۔ بعد میں سرکاری فوج نے انہیں پیچھے ہٹا دیا۔

پروفیسر بشن پانڈے کو ستیہ آگرہ چلانے کی ذمہ داری سونپ دی گئی مرکزی

پرجا پریشد تحریک کی حمایت کیلئے ہندو مہا سبھا نے والنٹیروں کی بھرتی شروع کر دی

پہلے دہلی میں ستیہ آگرہ شروع کیا جائے گا۔ تاریخ کا اعلان ۸ فروری کو ہو گا!

نئی دہلی ۲۱ جنوری۔ ہندو مہا سبھا کے ایک ترجمان نے آج یہاں ایک انٹرویو میں بتایا کہ ہندو مہا سبھا کے مرکزی دفتر نے تمام ہندو سبھاؤں کو پرجا پریشد تحریک کی حمایت میں ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں ستیہ آگرہی والنٹیروں کی بھرتی کرنے کی ہدایات بھیجی ہیں۔ اس ترجمان نے مزید کہا کہ ہندو مہا سبھا پرجا پریشد تحریک کی حمایت میں اپنا اندولن دہلی سے شروع کرے گی اور ستیہ آگرہ کی تاریخ کا اعلان ۸ فروری کو دہلی میں ہونے والی آل انڈیا ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ کے بعد کر دیا جائے گا۔ نیز یہ ستیہ آگرہ کے متعلق سرکار کا رد عمل دیکھنے کے بعد۔ اگر ضرورت پڑی تو پھر دیگر صوبوں کی راجدھانیوں میں شروع کیا جائے اور پھر تحریک کو پنجاب، پیپسو، یو۔ پی اور مدھیہ بھارت کے تمام بڑے بڑے شہروں میں پھیلا دیا جائے گا۔ تحریک کو آرگنائز کرنے کی ذمہ داری ہندو مہا سبھا کے جنرل سیکرٹری پروفیسر بشن پانڈے ممبر پارلیمنٹ اور شری ہر زمال دیوگن آرگنائزنگ سیکرٹری کو سونپی گئی ہے۔ یاد رہے کہ ہندو مہا سبھا کے صدر شری چیٹرجی گذشتہ روز پبلک طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۸ فروری کے بعد جموں اندولن دہلی میں شروع کر دیا جائے گا۔

ابھی صرف ۲۰۰ پولیس مین اور ٹیئر گیس کے دو سکواڈ بھیجے گئے ہیں

پرجا پریشد تحریک کچلنے کیلئے پنجاب سرکار کشمیر سرکار سے بھی زیادہ آمادہ

کشمیر سرکار نے مزید پولیس مانگی تو فوراً ہی بھیج دی جائیگی۔ سرکاری حلقوں کا بیان

شملہ ۲۱ جنوری۔ سرکاری حلقوں نے اس بات کی قطعی تردید کی ہے کہ جموں میں پرجا پریشد کی تحریک کو دبانے کے لئے پنجاب سے مزید پولیس وہاں بھیجی گئی ہے۔ نومبر ۱۹۵۲ء میں مرکز کے احکام کے ماتحت پنجاب سے تقریباً ۲۰۰ پولیس مین جن میں دو ٹیئر گیس سکواڈ بھی شامل ہیں جموں بھیجے گئے تھے۔ اس کے بعد پنجاب سے کوئی پولیس وہاں نہیں بھیجی گئی۔ ان حلقوں نے مزید بتایا کہ پنجاب بھارت کا ایک حصہ ہے۔ وہ ہمیشہ مرکز کے احکام کو مانے گا۔ لیکن ابھی تک دوسری دفعہ پولیس بھیجنے کے لئے سٹیٹ گورنمنٹ کو نہیں کہا گیا۔

گورنمنٹ پرجا پریشد کی تحریک کو ختم کروانے کیلئے گول میز کانفرنس بلوائے

ورنہ یہ تحریک سارے ملک میں پھیلائی جائے گی۔ ہندو مہا سبھا امرتسر کی وارننگ

امرتسر ۲۱ جنوری۔ امرتسر ہندو مہا سبھا کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ زیر صدارت کیپٹن کیشب چندر ہوئی۔ ...

... کی گول میز کانفرنس بلوائے۔ اگر گورنمنٹ نے اس تجویز کی طرف دھیان نہ دیا تو یہ تحریک سارے ملک خصوصاً پنجاب میں پھیلائی جائے گی اور ہندو مہا سبھا، بھارتیہ جن سنگھ، رام راجیہ پریشد اور اکالی دل کے نمائندوں کی مشترکہ میٹنگ بلا کر تحریک کو سارے ملک میں پھیلانے کے لئے سوچ بچار کیا جائے گا۔ (پ۔ ن۔ س)

چینی کمیونسٹوں نے ایک امریکی ہوائی جہاز کو آبنائے فارموسا میں مار گرایا

اس جہاز کے مسافروں کو بچانے والا جہاز بھی سمندر میں گر پڑا۔ گیارہ اشخاص ہلاک

تائیپیہ ۲۱ جنوری۔ امریکہ کے ایک سمندری گشتی ہوائی جہاز پر چینی کمیونسٹوں نے فائرنگ کی جس سے جہاز آبنائے فارموسا میں گر پڑا۔ دوسرے ہوائی جہاز کا انجن تباہ ہو گیا جس سے وہ بھی گر گیا۔ ایڈمرل ولیم سن جوان دونوں جہازوں سے بچ گئے۔ ... چینی کمیونسٹوں کے توپخانہ نے اندھا دھند فائرنگ کی جس سے جہاز کو آگ لگ گئی۔ اور وہ سمندر میں گر پڑا۔ ایک امریکی ہوائی جہاز بچانے کیلئے موقعہ پر پہنچ گیا۔ اس نے ۱۲ میں سے گیارہ اشخاص کو بچا لیا۔ جب یہ جہاز سمندر میں سے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا تو اس کا انجن خراب ہو گیا۔ اور سمندر میں گر پڑا۔ اس جہاز میں ... اشخاص تھے جن میں پہلے جہاز کے گیارہ اشخاص بھی تھے۔ بعد میں ایک بحری جہاز نے ان میں سے دس اشخاص کو بچا لیا۔

سنہ ۱۹۵۲ء میں کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ کے ۴۵۲۰ نمونے لئے گئے

۴۴۰ مقدمات کا فیصلہ ہوا اور ملزموں کو ۴۳ ہزار روپیہ جرمانہ

امرتسر ۲۱ جنوری۔ امرتسر شہر جہاں کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ کے لئے بدنام ہے ...

کامران روڈ پر پولیس نے چار بیان کردہ غنڈوں کو گرفتار کر لیا

کنیا پاٹھ شالہ کی ایک استانی کو نازیبا مذاق کئے

... ۲۱ جنوری۔ یہاں چار نوجوان لڑکوں کی ایک شریف اور معصوم استانی سے مذاق اور انہیں اس شرارت ... پر حملہ کی خبر سے شہری حلقوں میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں ... شریف استانی کو نوجوان لڑکوں کا گروہ مذاق کرتا تھا مگر استانی نے ... آخر اس استانی نے گھر والوں کو بتایا۔ اور جب ... نے استانی کے بھائی پر حملہ کر دیا۔ پولیس میں ...

جن سنگھ کے جنرل سیکرٹری پنڈت مولی چندر شرما کا بیان

ہندو سبھا، جن سنگھ اور رام راجیہ پریشد کو ملا کر نئی پارٹی بنائی جائیگی

۸ فروری کو سنگھ اور سبھا کی ورکنگ کمیٹیوں کے مشترکہ اجلاس میں فیصلہ کیا جائیگا

میرٹھ۔ ۲۱ جنوری۔ بھارتیہ جن سنگھ کے جنرل سیکرٹری پنڈت مولی چندر شرما نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ جن سنگھ، ہندو مہا سبھا اور رام راجیہ پریشد کے آپس میں مدغم ہونے کے امکانات بہت روشن ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اڑیسہ کی سب سے بڑی اور طاقتور اپوزیشن جماعت گن تنتر پریشد اور اڑیسہ جن سنگھ نے باہمی ادغام کے بارے میں ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ اب اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے صرف پریشد کی جنرل باڈی کی منظوری کا انتظار ہے۔ پنڈت مولی چندر شرما نے کہا کہ ہندو مہا سبھا اور جن سنگھ پہلے ہی آپس میں تعاون کر رہے ہیں۔ چنانچہ دہلی اسمبلی کے ضمنی چناؤ میں ہم نے ایک دوسرے کے خلاف امیدوار کھڑا نہیں کئے اور انتخابی مہم بھی اکٹھے چلا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید انکشاف کیا کہ ۷ اور ۸ فروری کو جن سنگھ اور مہا سبھا کی ورکنگ کمیٹیوں کا مشترکہ اجلاس بلایا گیا ہے۔ اس میں رام راجیہ پریشد کے لیڈر سوامی کرپاتری جی بھی شرکت کرینگے اور کوئی قطعی فیصلہ ہونے کی امید ہے۔

راجپورہ کی خبریں

راجپورہ کے حلوائیوں کا فیصلہ

راجپورہ ۲۱ جنوری۔ راجپورہ کے حلوائیوں کی ایک میٹنگ گوردوارہ نوین سنگھ سبھا میں منعقد ہوئی جس میں کثرت رائے سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ سے کوئی بھی حلوائی پیپر یا معدہ فروخت نہیں کرے گا۔ اور اگر کوئی کریگا تو وہ حلوائی جرمانہ ... دودھ بکری، بھینس کے دودھ کو ملا کر بھی فروخت نہیں کیا جائیگا ... شری لالہ رام سروپ ... شری اوم پرکاش ... سردار لابھ سنگھ، شری امرناتھ، شری اندر سین، سردار جسونت سنگھ پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جو گاہے بگاہے دوکانداروں کا دودھ چیک کیا کرے گی۔ اور ناقص ہونے پر حسب حیثیت جرمانہ بھی کر سکیگی ...

انبالہ میں جالو کھیتی پکڑی گئی

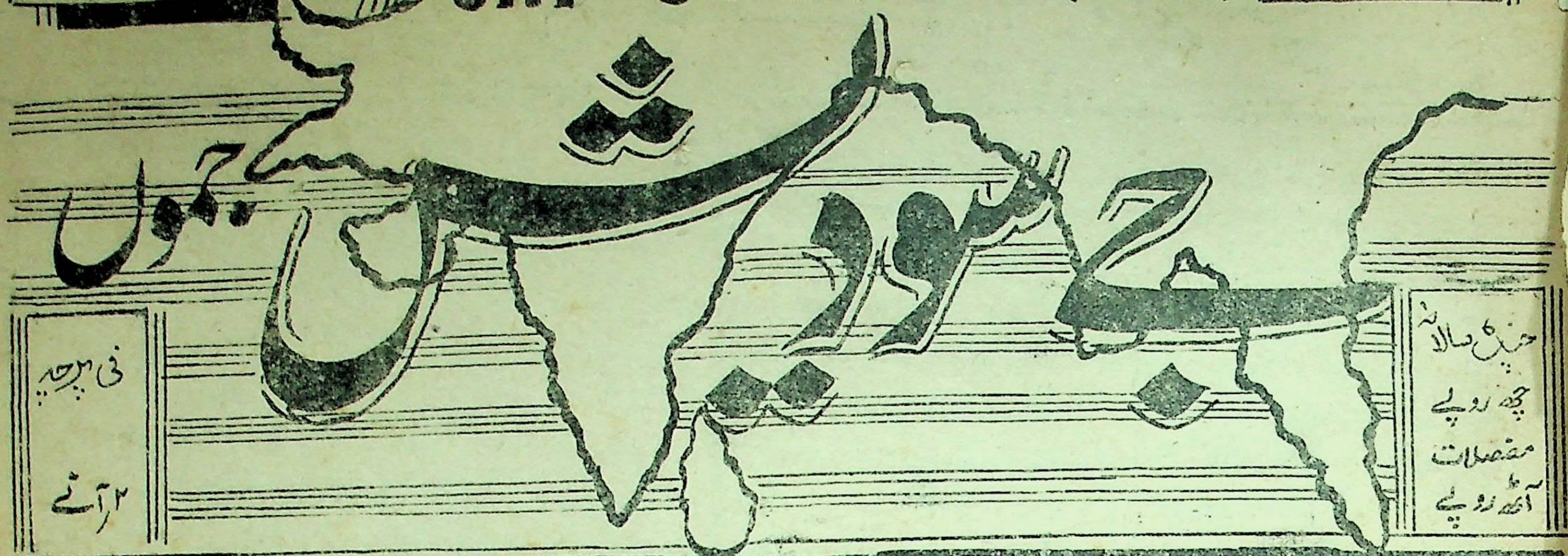
ناجائز شراب کشید کرنے پر ایک شخص گرفتار

انبالہ ۲۱ جنوری۔ ایکسائز انسپکٹر ... نے شہر کے وسط میں ایک مکان پر چھاپہ مار کر ایک جالو بھٹی ... اس سلسلہ میں ایک ... کو ایکسائز ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ ... ناجائز شراب ... اور شراب ... قبضہ کر لیا ...

احمد آباد میں سات اشخاص گرفتار

سیکرٹریٹ کے سامنے پکٹنگ کی تھی

احمد آباد ۲۱ جنوری۔ ... کے سلسلہ میں سیکرٹریٹ کے سامنے پکٹنگ کرنے پر سات ...



भारत प्यारा देश हमारा, तन मन इस पर वारेंगे
गंगा यमुना पानी भरती, फल फूलों से लदी है धरती
इस धरती पर जन्म लिया, माता इसे पुकारें गे
भारत प्यारा.........................

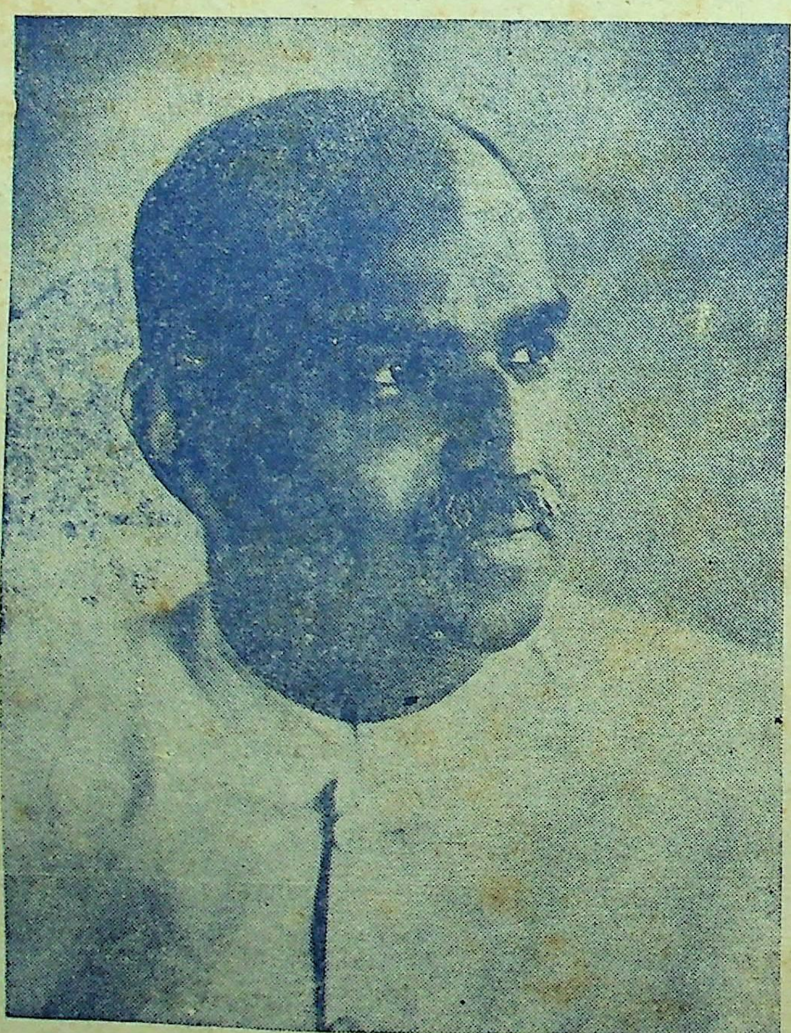
भारत माँ का सच्चा सपूत





भारत की एकता और अखण्डता के जिस पवित्र उद्देश्य को लेकर डा. मुर्कर्जी ने अपने जीवन का बलिदान दिया है उसे पूरा करना हम सब का कर्तव्य है। और इस के लिए हम सदा प्रयत्न शील रहेंगे।

प्रेम नाथ डोगरा
प्रधान अखिल भारतीय जनसंघ
जम्मू।



अमर शहीद डा. मुकर्जी

यह ठीक है कि शारीरक दृष्टि से डाक्टर मुकर्जी इस संसार से चल बसे हैं परन्तु उनकी पवित्र आत्मा आज भी हमारे अंग संग है और हमें पग पग पर मातृभूमि के लिये मर मिटने का सन्देश दे रही है।

ओम प्रकाश मैंगी
प्रधान मन्त्री, जम्मू काश्मीर
प्रजा परिषद, जम्मू।

जिन्हों ने भारत और रियास्त जम्मू काश्मीर को एक करने के लिये अपने जीवन की आहुति दी।

डा. मुकर्जी पहली बार जम्मू पधारे तो उन्होंने कठुआ में भाषण देते हुए कहा था—"मैं रियास्त वासियों को विधान दिलाऊँ गा या बलिदान दूगाँ"—उस समय कौन जानता था कि निकट भविष्य में ही इन का कथन सत्य होने वाला है।

ڈوگرہ کا نپولین ← جرنیل زور آور سنگھ

از

شری ویاکرشن گردش

وزیر زور آور سنگھ اس ڈوگرہ دیش کے ایک ایسے ویر ہو گذرے ہیں جنہوں نے اپنے پرانوں کی آہوتی دیکر بھارتیہ جھنڈے کو روس اور چین کی سرحدوں پر جا لہرایا تھا۔ اس ویر پرش کے متعلق آج کل ہندوستان کے کچھ لوگوں اور چند ایک اخبارات کی طرف سے غلط فہمیاں پیدا کی جا رہی ہیں۔ شری ویاکرشن جی گردش نے اپنے اس آرٹیکل میں ڈوگرہ جرنیل کے متعلق حقائق کو منظر عام پر لایا ہے۔ شری گردش جی کا نام ریاست باسیوں کیلئے کوئی نیا نہیں۔ آپ ریاست کے ایک ایسے نامور صحافی ہیں جن پر ریاست کی دیش بھگت جنتا بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔ شیخ عبداللہ کے وقت میں انہیں دیش بھگتی کی سزا چھ ماہ جیل کی صورت میں ملی۔ اور گردش جی عبداللہ شاہی کے عتاب کے پہلے شکار تھے۔ رہائی کے بعد آپ کو حالات کی مجبوریوں نے اپنے وطن عزیز کو چھوڑنے کیلئے مجبور کیا۔ اور آج کل آپ روزانہ "ہند سماچار" جالندھر کے ایڈیٹر ہیں۔

(ایڈیٹر)

ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی جب تبت گڑھوال بارڈر کی ایک جھیل "روپ کنڈ" کے کنارے سات سو انسانی لاشیں پائی گئیں۔ مگر ابھی تک یہ اندازہ نہیں کیا جا رہا کہ یہ لاشیں کن لوگوں کی ہیں۔ اور یہاں یہ کیسے پہنچیں۔ کئی ایک نامہ نگاروں نے تو اپنی معلومات کا ذخیرہ عوام کے سامنے بکھیرتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ یہ لاشیں ایک سکھ جرنیل زور آور سنگھ کی فوج کے نوجوانوں کی ہیں۔ جنہوں نے ۱۸۴۱ء میں تبت پر چڑھائی کی تھی۔ ان بیچاروں کو کیا معلوم کہ سکھ افواج نے کبھی تبت پر حملہ نہیں کیا۔ اور نہ ہی مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں زور آور سنگھ نام کا کوئی جرنیل ہو گذرا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر سکھوں نے کبھی تبت پر چڑھائی نہیں کی تو پھر روپ کنڈ کے کنارے اتنی بھاری تعداد میں انسانی لاشیں کیسے جمع ہوئیں اور دوسرے نظریہ کے حق میں کئی ایک اخباری رپورٹروں کا یہ کہنا ہے کہ شاید پرا چین کال میں کوئی بڑا قافلہ بھارت سے تبت جا رہا ہو گا۔ جب کہ اسے راستہ میں جھیل روپ کنڈ کے کنارے برفانی طوفان نے آ لیا۔ اور قافلہ کے سبھی لوگ سردی سے اکڑ کر مر گئے۔ منجمد ہو گئے۔

مارا دیار غیر میں مجھ کو وطن سے دور
رکھ لی مرے خدا نے مری بیکسی کی لاج

بہرحال تاریخ میں زور آور سنگھ کے نام کا ایک جرنیل ضرور ہو گذرا ہے اور اس نے تبت پر چڑھائی بھی کی تھی لیکن یہ زور آور سنگھ سکھ نہیں ڈوگرہ تھا۔ اور حد بندی کمیشن کے ممبر سردار ایم کے پانیکر نے اسی زور آور سنگھ کے متعلق لکھا ہے کہ سمندر گپت، مغل اعظم اکبر اور مہاراجہ اشوک کو خواب میں بھی کبھی ہمالیہ کے اس پار بھارتیہ جھنڈا لہرانے کا خیال نہ آیا ہو گا۔ اور یہی وہ خیال تھا جسے ہندوستان کی تاریخ میں سب سے پہلے زور آور سنگھ نے پورا کیا۔ اسی کی فوجیں دشوار گذار پہاڑوں کو پھاندتی دریاؤں پر سے اچھلتی اور سردیوں کے نا ممکنات کو ممکن بناتی ہوئیں لداخ سے تبت کی طرف بڑھیں اور سارے مانسرور ایریا کو بھارت میں شامل کر لیا۔

کننگھم نے جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں موجود رہا کرتا تھا۔ ڈوگروں اور چینی افواج کی باہمی جنگ کا نہایت دردناک منظر پیش کیا ہے۔ کننگھم لکھتا ہے کہ:۔

"تبت کا ماحول یکسر بدلا ہوا تھا۔ تمپریچر دن کے وقت بھی درجہ انجماد سے بہت نیچے رہا کرتی تھی۔ اور صرف وہی لوگ اس یخ بستہ ماحول میں زندہ رہ سکتے تھے جنہوں نے بھیڑوں کی کھالوں کا لباس پہن رکھا ہو اور جن کے گرد ہیشہ آگ جل رہی ہو۔ چینی فوجیں کھالوں کے لباس میں ملبوس تھیں۔ اسکے برعکس ڈوگرہ سپاہیوں نے سوتی اور اونی کپڑے پہن رکھے تھے۔ ڈوگرہ فوجی برف میں کھڑے کھڑے منجمد ہو جاتے تھے۔ سینکڑوں فوجیوں کی ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں شدت کی سردی کے سبب جھڑ چکی تھیں۔ اور نصف سے زیادہ فوج موسم کی ناخوشگواری کے سبب ہتھیار اٹھانے کے قابل نہ رہی تھی۔ اسکے باوجود ڈوگرے نہایت بہادری کے ساتھ لڑتے اور

انجام کار مانسرور ایریا کے محاذ پر وہی ٹریجڈی رونما ہوئی جو برطانوی افواج کو کابل سے پسپائی اختیار کرتے وقت پیش آئی تھی۔ زور آور سنگھ اس معرکے میں کام آیا۔ مگر اس کی بہادری سے تبت اور چین کی فوجیں اتنی متاثر ہوئیں۔ کہ انہوں نے محاذ جنگ پر زور آور سنگھ کی سمادھی بنوا دی اور وہاں باقاعدہ طور پر زور آور سنگھ کی پوجا ہونے لگی۔

زور آور سنگھ کی فوجیں پسپائی کے وقت اپنے جرنیل کا سر اٹھا لائیں۔ جسے وجے پور میں لایا گیا۔ جسے پور ریاسی سے پانچ میل کے فاصلہ پر جموں پرانت میں ایک پہاڑی قلعہ ہے جہاں زور آور سنگھ رہا کرتا تھا۔ اس جگہ جب زور آور سنگھ کا سر پہنچا تو چندن کی ایک چتا تیار کی گئی جس میں زور آور سنگھ کی سات رانیاں اپنے پتی کی گردن کے ساتھ زندہ آگ میں ستی ہو گئیں۔ اس جگہ بھی زور آور سنگھ کی ایک سمادھی موجود ہے۔ اور اسی شہید اعظم

کی اولاد آج بھی اسی قلعے میں رہتی ہے۔ زور آور سنگھ کے پڑپوتے کیپٹن اونکار سنگھ کو راقم الحروف ذاتی طور پر جانتا ہے۔ وہ ریاستی ڈسٹرکٹ بورڈ جابر انت کے صدر تھے۔ اور اپنے پڑدادے کے تمام اوصاف ان میں موجود ہیں۔

زور آور سنگھ نے تبت پر چڑھائی کرنے کیلئے دریائے سندھ کے پار کے ساحل کے ساتھ ساتھ سفر کیا تھا۔ اور جھیل مانسرور تک دریائے سندھ کو اسکی فوجوں نے ایکبار بھی پار نہیں کیا۔ اسلئے زور آور سنگھ کی فوج کے کسی حصہ کا پسپائی کے وقت الموڑہ بارڈر کی طرف جھیل روپ کنڈ کے ساحل پر آ نکلنا قطعی طور پر ناممکن العمل اور غیر قدرتی ہے۔ سردار کے۔ ایم پانیکر نے مزید لکھا ہے کہ پسپائی کے بعد بھی زور آور سنگھ

کی فوجیں دریائے سندھ کے دوسرے ساحل کے ساتھ ساتھ پیچھے ہٹتی ہوئی لداخ کی راجدھانی لیہہ تک جا پہنچیں۔ چین اور تبت کی مشترکہ فوجیں ان کا تعاقب کر رہی تھیں۔ ایکطرف دریا تھا اور پیچھے دشمن۔ اس لئے الموڑہ بارڈر کی طرف ہٹنے کی کوئی گنجائش قدرتی طور پر موجود نہیں تھی۔ جب ڈوگرہ فوجیں پسپا ہوتے ہوئے لیہہ جا پہنچیں تو لداخیوں نے ڈوگروں کے خلاف بغاوت کر دی۔ اسوقت وادی کشمیر ابھی جموں و کشمیر کا حصہ نہیں تھی۔ البتہ جرنیل زور آور سنگھ کی بدولت گلگت، چترال، بلتستان اور لداخ کو شکیانگ بارڈر تک جموں کی حدود میں شامل کیا جا چکا تھا اس وقت وادی کشمیر میں سکھوں کا ایک گورنر موجود تھا۔ اور اسی نے سردار پانیکر کے الفاظ میں لداخیوں کو ڈوگروں کے خلاف بغاوت کرنے کی شہ دی۔ لیکن اسی وقت جموں سے ایک تازہ دم فوج لداخ پہنچ گئی جس نے چینیوں کو مار بھگایا۔ اور ان کا تعاقب کرتے ہوئے انہیں گارٹوک بارڈر سے بہت پیچھے دھکیل دیا۔

اسی مقام پر ڈوگروں اور چینیوں کے درمیان ایک بار پھر گھمسان کی جنگ ہوئی جس میں چینیوں کو فیصلہ کن شکست ہوئی۔ اور چینی جرنیل کو گارٹوک میں پبلک طور پر پھانسی دیدی گئی۔ اسی جگہ چینی فوج کی شکست کے بعد دلائی لامہ اور مہاراجہ کشمیر کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس کے تحت دلائی لامہ نے ایک طرف گارٹوک اور دوسری طرف سنکیانگ کی سرحد تک تمام چھوٹے تبت پر مہاراجہ گلاب سنگھ کا اقتدار تسلیم کر لیا۔ اور اسی طرح میں پہلی بار وہ علاقے بھارت کی حدود میں شامل ہوئے جو اس سے قبل کبھی بھارت کا حصہ نہ تھے۔ تبت کی ان برف پوش پہاڑیوں میں ڈوگرہ شہیدوں کی ہڈیاں آج بھی دبی پڑی ہیں۔ اور اس دھرتی کی مٹی سے آج بھی ڈوگروں کے خون کی مہک آتی ہے۔

ہندوستان میں ایک جانب روس کی وادی پامیر اور دوسری طرف افغانستان سے جا ملا۔ سردار کے ایم پانیکر نے لکھا ہے کہ مردم خیزی کے لحاظ سے یہ صدی نہایت بنجر تھی۔ اور اس ساری صدی میں ہندوستان نے صرف ایک ہی شخصیت پیدا کی اور وہ جرنیل زور آور سنگھ تھا۔ سردار کے ایم پانیکر نے لکھا ہے کہ ہندوستان کی تاریخ میں زور آور سنگھ کا نام ہمیشہ جگمگاتا رہے گا۔ اور اس کے کارناموں پر آنیوالی نسلیں فخر کیا کرینگی۔ لیکن حیرت کا مقام ہے کہ آج کل کے اخباری رپورٹروں کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ زور آور سنگھ کون تھا۔ کہاں پیدا ہوا۔ اور وہ کن حالات میں ہندوستان کیلئے لڑتا ہوا مرا۔ بہرحال اس سے تو یہ ثابت ہوا کہ جھیل روپ کنڈ کے کنارے جو لاشیں پائی گئیں ہیں وہ زور آور سنگھ کے جوانوں کی نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ انہوں نے روپ کنڈ جھیل سے کئی سو میل کے فاصلہ پر چینیوں اور تبتیوں کے خلاف اپنی آخری جنگ لڑی تھی۔

آج کل کے دماغ اس زمانہ کا تصور نہیں کر سکتے۔ جب زور آور سنگھ نے ہندوستان کی توسیع کے لئے کمر ہمت باندھی تھی۔ یہ سائنس اور ترقی کا زمانہ ہے۔ ملک کے طول و عرض میں سیاہ رنگ کی چوڑی سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ جن پر دیو ہیکل ٹینک ڈراونی اور ہیبت ناک آواز کے ساتھ نقل و حرکت ہیں۔ لوہے کی پٹڑیوں پر بڑے بڑے سنگدل ٹائپ چیختی ناک والے انجن دیگنوں اور ڈبوں کی لمبی لمبی قطاروں کو اپنے پیچھے لئے پھرتے ہیں۔ آسمان پر ہوائی جہاز اڑانیں لگاتے ہیں۔ اور یہ تمام

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

ہفتہ وار
جے سودیش جموں
۲۳ ستمبر ۱۹۵۵ء

چیتاونی

آج سے پچیس سال پہلے وادیٔ کشمیر میں شیخ عبداللہ کی قیادت میں ایک تحریک شروع ہوئی۔ جس کی بنیاد مذہب کے نام پر رکھی گئی۔ جس کا آغاز فرقہ پرستی اور صوبہ پرستی کے نعروں سے ہوا۔ جس کے لیڈروں نے مذہب کا واسطہ دے کر کشمیری عوام کے جذبات کو اُبھارا اور وقت کے ڈوگرہ حکمرانوں کے خلاف جنتا کو اُکسایا۔ تحریک کے لیڈروں نے لوگوں کو بتایا کہ ڈوگرے اُن پر حکومت کر رہے ہیں اُنہوں نے ڈوگروں سے آزادی حاصل کرنی ہے۔ اور انہوں نے اس تحریک کو تحریک حریت کا نام دیا۔ اس میں شک نہیں کہ وادیٔ کشمیر کے ایک فرقہ کے لوگوں نے اس اندولن کا ساتھ دیا اور قربانیاں دیں۔ یہ تحریک ۱۹۳۰ء میں شروع ہوئی اور ۱۹۴۷ء تک مختلف پہلو بدلے۔ پہلے جماعت کا نام مسلم کانفرنس اور پھر ۱۹۳۸ء میں نیشنل کانفرنس رکھا گیا۔ لیکن نعرے اور نظریہ شروع سے لیکر آخیر تک ایک رہے۔

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو انگریز ہندوستان کو چھوڑ گیا۔ جاتی دفعہ ہندوستان کے دو ٹکڑے کر گیا۔ کٹے ہوئے سوتنتر بھارت میں کانگریس کو راج مِلا۔ اور کانگریس کے نیتا شری جواہر لال نہرو آزاد بھارت کے پردھان منتری بنے۔ دیش کی آزادی کے بعد ریاست جموں و کشمیر کو پاکستان یا ہندوستان کسی حصہ میں شامل ہونا تھا۔ مہاراجہ بہادر نے ہندوستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کیا۔ شری نہرو نے اپنے دوست شیخ عبداللہ کو رہا کروا کر اسے ریاست کا پرائم منسٹر بنوایا۔ اور نیشنل کانفرنس ریاست میں برسر اقتدار آئی۔ لیکن نیشنل کانفرنس لیڈروں نے اپنی اٹھارہ سالہ جدوجہد میں جو نعرے دئے تھے وہ اُن کے دل و دماغ پر اثر کر چکے تھے۔ چنانچہ برسرِ اقتدار آنے کے بعد اُن کے دِلوں میں بدلے کی بھاؤنا پیدا ہوئی۔ اور اُس بھاونا کے تحت آج تک جو عمل اُن کا رہا ہے۔ وہ قدم قدم پر اِس بات کا ثبوت دے رہا ہے کہ وہ نعرے جو اُنہوں نے اپنی جدوجہد میں لگائے تھے اُن کے ذہن میں بیٹھ کر ایک ایسی ذہنیت اختیار کر چکے ہیں جو ریاست اور ہندوستان دونوں کے لئے خطرناک ہیں۔

ہندوستان کی جنتا نے انگریز کے خلاف سوتنترتا کی جنگ لڑی۔ وہ ایک بدیشی تھا۔ کشمیر میں نیشنل کانفرنس نے مہاراجہ کی حکومت کے خلاف اندولن کیا۔ اور چونکہ مہاراجہ ڈوگرہ خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اِس لئے کشمیریوں کے جذبات کو اُبھارنے کے لئے ڈوگروں کے خلاف نعرے بلند کئے اور ڈوگروں کے خلاف نفرت پھیلائی۔ حالانکہ ڈوگرہ عوام کو مجموعی طور پر شخصی حکومت سے کوئی فائدہ نہ پہونچا تھا۔ لیکن جب نیشنل کانفرنس سرکار برسرِ اقتدار آئی۔ تو اُس کے لیڈر شیخ عبداللہ نے برسر اقتدار آتے ہی جہاں مہاراجہ اور شاہی خاندان کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے منصوبے باندھے وہاں ڈوگرہ عوام کے ساتھ بدلہ لینے کی ذہنیت سے کام شروع کیا۔ اُنہوں نے نیشنل کانفرنس کو جماعتی طور پر جموں میں لایا ضرور۔ مگر اسے ایک عوامی تنظیم بنانے اور جنتا کی سیوا کے لئے نہیں بلکہ اسے ایک ہتھیار بنا کر جموں کے عوام کو دبانے کے لئے۔ نیشنل کانفرنس کے کشمیری لیڈروں نے جموں سے ایسے لوگوں کو ساتھ لیا جو خود غرض تھے موقع پرست تھے اور عوام کی نمائندگی کے نا اہل تھے اور جنہیں وہ اپنے مطلب کے لئے استعمال کر سکتے تھے۔ اچھے لوگ جو کسی غلط فہمی یا کسی دوسری وجہ سے نیشنل کانفرنس میں شامل بھی ہوئے۔ اُنہیں ایک ایک کو ذلیل کر کے نکال دیا گیا۔ اور پھر جموں کے لوگوں کو سیاسی۔ سماجی اور اقتصادی طور پر ختم کرنے کیلئے شیخ عبداللہ کی سرکار نے ایک خوفناک چکر چلایا۔ اُنہیں ملازمتوں سے نکال کر اُن کی جگہ کشمیر کے ایک فرقہ کے لوگوں کو بھرتی کیا گیا۔ جو لوگ ملازمتوں میں تھے اُن کے ساتھ نہایت توہین آمیز سلوک شروع ہوا۔ جموں سے سرکاری قیمتی سامان اور دوسری صنعتوں کو کشمیر میں تبدیل کئے جانے لگا۔ ترقی کی سکیموں میں صوبہ جموں کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا۔ آئین ساز اسمبلی کے چناؤ میں جموں کے لوگوں کا سیاسی قتلِ عام کر کے اپنے مطلب کے لوگوں کو نامزد کر لیا۔ جو بُدھو اور اَن پڑھ تھے۔ اِن میں بہت سے ایسے تھے جن کو پتہ تک نہیں۔ کہ سیاست کس جانور کا نام ہوتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی آسامیوں کو بھی کشمیر سے لا کر پُر کیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جموں کے لوگوں کے اندر نفرت کا ایک زبردست جذبہ پیدا ہُوا۔ جموں کے عوام شیخ عبداللہ اور نیشنل کانفرنس کو اپنا دشمن سمجھنے لگے اور ایک زبردست اندولن ہُوا۔ بھاری بلیدانوں اور بے مثال قربانیوں کے بعد ہندوستان کی آنکھیں کھلیں۔ اور نہرو جی کو بھی پبلک طور پر تسلیم کرنا پڑا کہ جموں کے عوام کی اقتصادی طور پر جائز شکایات ہیں۔

اندولن کے بعد حالات نے پلٹا کھایا۔ اور شیخ جی جیل میں پہونچے بخشی غلام محمد وزیر اعظم بنے۔ وزیر اعظم بنتے ہی اُنہوں نے اعلان کیا کہ عوام کے ساتھ جو نا انصافیاں ہوئی ہیں اُن کا ازالہ کیا جائیگا۔ ریاست کے ہر حصہ کے لوگوں کو مناسب نمائندگی دی جائے گی۔ اور کسی حصہ کے لوگوں کے ساتھ امتیازی سلوک نہ کیا جائیگا۔ بخشی صاحب کے اِس اعلان پر جموں کے عوام میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اُنہوں نے سوچا کہ شیخ عبداللہ کی نیشنل کانفرنس نے اُنہیں غلام بنانے کے لئے جو ناپاک منصوبے باندھے تھے وہ خاک میں مل جائیں گے اُن کو وہی حقوق اور آزادیاں حاصل ہوں گی جو کسی آزاد اور جمہوریت پسند ملک کے عوام کو حاصل ہوتی ہیں اُن کے گھر میں اُن کو پورا اختیار ہوگا۔ حکومت میں اُن کی آواز ہوگی ملازمتوں میں اُن کو برابر کا حصہ ملے گا۔ ترقی کی سکیموں میں اُن کا حق محفوظ ہوگا۔ اور آزاد دیش میں اُنہیں بھی ترقی کے ادھیکار حاصل ہوں گے۔ لیکن بخشی صاحب کو پرائم منسٹر بنے ہوئے دو سال کا عرصہ گذر چکا ہے ریاست کا الحاق جس کے راستے میں شیخ عبداللہ ایک روڑہ بنے ہوئے تھے ہند کے ساتھ ہو چکا ہے۔ لیکن صوبہ جموں کے عوام دیکھ رہے ہیں کہ کب اُن کی شکایتوں کو سُنا جائیگا۔ کب نیشنل کانفرنسی سرکار کی صوبائی تعصب کی پالیسی ختم ہوگی۔ اور اُنہیں بھی برابر کا حصہ دار سمجھا جائے گا۔ آج دو سال گذر جانے کے بعد بھی پرانی حالت بدستور قایم ہے۔ آج بھی نا اہل اور خود غرض لوگ اُن کے نمائندے بن کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آج بھی مستحق اپنے حق کی انتظار میں آنکھیں بچھائے بیٹھے ہیں۔ لیکن.....

اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ یہ صورت حالات کب تک قایم رہ سکتی ہے ریاست کے برسرِ اقتدار لوگوں میں صوبائی تعصب کا جو زہر گھر کر گیا ہے۔ وہ مُلک اور قوم کے لئے کس قدر خطرناک ہے۔ کیا اس سے ریاست اور ہندوستان کے کاز کو نقصان تو نہیں پہونچ رہا ہے؟ کیا اس سے ریاست کی یکجہتی کے لئے ایک بڑا خطرہ تو پیدا نہیں ہو رہا ہے؟ کیا ریاست کے برسرِ اقتدار لوگوں کے طریق کار سے ایک ایسی نفرت تو پیدا نہیں ہو رہی۔ جو نہ صرف اُن کا بلکہ ساری ریاست کا بیڑا ڈبو کر رکھ دے گی؟ چنانچہ ہماری بخشی غلام محمد صاحب سے پرارتھنا ہے کہ وہ جاگیں، سوچیں اور سمجھیں یہ کیا ہو رہا ہے اُن کی نیشنل کانفرنس کے برسرِ اقتدار لوگوں کا عمل دیش کو کس تباہی کی طرف لے جا رہا ہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ جہاں ہماری بخشی غلام محمد سے التجا ہے وہاں ہماری ہندوستان کے نیتاؤں سے بھی درخواست ہے۔ کہ ریاست کا سوال جو پہلے ہی ایک دردِ سر بن چکا ہے وہ ریاست کے برسرِ اقتدار لوگوں کی صوبائی تعصب کی اس خطرناک ذہنیت کی طرف فوری توجہ دیں اور ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر اس خطرناک ذہنیت کو روکا نہ گیا۔ تو دُنیا کی کوئی بھی طاقت جموں و کشمیر ریاست کی یکجہتی کو برقرار نہیں رکھ سکے گی۔ ایک ایسا طوفان اُٹھے گا جس سے ریاست کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ اس کے لئے نہ تو بیچارے کشمیری عوام ذمہ دار ہوں گے۔ اور نہ جموں کی جنتا — ہمارا خیال ہے کہ اس پالیسی سے جہاں جموں کا عوام سخت نالاں ہے۔ وہاں کشمیر کا ہر ذی ہوش اور قوم پرست انسان اِس خطرناک ذہنیت کو محسوس کر رہا ہوگا۔

باقی اِس ذہنیت کے پیچھے کون کون سی طاقتیں کام کر رہی ہیں اور اس کا حل کیا ہے۔ اگلے شمارہ میں پیش کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

معذرت

کاتب کی قلت کی وجہ سے جے سودیش اس دفعہ دو دِن دیر سے چھپ رہا ہے۔ اِس تاخیر کے لیے ہم معذرت کا اظہار کرتے ہیں آئندہ ہر ممکن کوشش کی جائیگی کہ جے سودیش ہر منگلوار کو آپ کے ہاتھوں میں پہونچ سکے۔ منیجر

سوتنترتا ہمارا جنم سِدھ ادھیکار ہے۔
(لوک مانیہ تلک)

ریاست ہندوستان کا ایک حصہ بن چکی ہے

اس الحاق کو شری نہرو بھی نہیں توڑ سکتے

بھدرواہ۔ یہاں ایک بھاری پبلک جلسہ کوتوال کرپارام پردھان پرجا پریشد تحصیل بھدرواہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں شری ہردیال جی نے تحصیل بھدرواہ کے دیہاتی علاقوں کی دگرگوں حالت بیان کی اور کہا کہ گورنمنٹ کو ان کی ترقی کی طرف خاص دھیان دینا چاہیئے۔ شری ہردیال جی نے بتایا کہ پرجا پریشد نے دیہاتی عوام کو اٹھانے اور انہیں بدلے ہوئے دور کی ذمہ داریوں کا احساس کروانے کیلئے نمایاں کام کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ایک وقت تھا کہ دیہاتوں کے لوگوں کی طرف سرکار کوئی دھیان نہیں دیتی تھی۔ مگر آج دیہاتوں میں پرجا پریشد کی ایک مضبوط تنظیم ہونے کی وجہ سے سرکار کو اس طرف دھیان دینا ہی پڑیگا۔ اور عوام کی مشکلات کو سننا ہی پڑے گا۔

شری لبھو رام نے تقریر کرتے ہوئے ان لوگوں کی شدید مذمت کی جو اپنے ذاتی مفاد کے لئے آئے دن رنگ بدلتے رہتے ہیں۔ اور مختلف پارٹیوں سے نکلتے اور شامل ہوتے رہتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ کچھ ایسے ہی خود غرض لوگ بھدرواہ تحصیل میں دیہاتی اور شہری سوال پیدا کر کے اپنی لیڈری کو چمکانا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ پرجا پریشد کی ایجی ٹیشن میں لوگ میدان میں آئے۔ انہوں نے دیش کے لئے قربانیاں دیں۔ مگر بدقسمتی سے آج چند لوگ جن کا کوئی دین ایمان نہیں وہ دیہاتی عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش میں ہیں۔ کہ پرجا پریشد نے دیہات والوں کو مروا دیا ہے۔ ایسا ہے وہ ہے آپ نے کہا کہ عوام کو چاہیئے کہ وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والے چودھریوں سے خبردار رہیں اور دیش اور قوم کی بھلائی کے لئے انہوں نے جو راستہ اختیار کیا ہے۔ برابر اس پر چلتے ہوئے آگے بڑھتے جائیں۔

ڈاکٹر اوم پرکاش مینگی جنرل سیکرٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ملک کے وسیع مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے بخشی سرکار کو ڈیڑھ سال تک پورا پورا تعاون دیا اور خاموشی سے تمام سختیوں اور بدعنوانیوں کو برداشت کیا لیکن اب جبکہ پانی سر سے گذرنے لگا تو ہم نے آواز اٹھانی شروع کی ہے۔ آپ نے کہا کہ گورنمنٹ کو درست راستے پر لانے کے لئے ضروری ہے کہ عوام متحد ہو کر ایک زوردار آواز پیدا کریں۔ اور بڑھتی ہوئی رشوت ستانی کنبہ پروری اور لوٹ کھسوٹ کا خاتمہ کرنے کا واحد ایک ہی علاج ہے۔ کہ عوام متحد ہو کر صف آرا ہوں۔ اور ہر برائی کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔

شری بلراج مدھوک پردھان دہلی پردیش جن سنگھ نے بھاشن دیتے ہوئے وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ کہ ریاست جموں و کشمیر ہندوستان کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ اور ہند کا حصہ رہے گی۔ کسی شخص کو توڑنے کی طاقت نہ شری جواہر لال نہرو میں ہے اور نہ ہی ہندی پارلیمنٹ کو ہے۔ ریاست کا ہند سے الحاق کا فیصلہ آئینی قانونی اور اخلاقی گویا ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ چنانچہ جو بھی شخص پاکستان کا خواب لے گا اور ہند کے مفاد کے خلاف بات کرے گا۔ وہ ملک کا غدار ہو گا جسے ہرگز ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ آگے چل شری مدھوک نے کہا کہ بخشی سرکار کو سنبھل جانا چاہیئے۔ اور اپنے پاؤں پر خود کلہاڑا نہ چلانا چاہیئے اور انہیں درست اور دشمن میں تمیز کرنی چاہیئے۔

شری امرناتھ جی کوتوال نے ایک ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ منسٹر صاحبان ہیں یہاں آتے ہیں اور لوگوں سے وعدے کر کے وہ انہیں نقلی تسلیاں دے کر چلے جاتے ہیں۔ مگر انکے وعدے وعدے ہی رہتے ہیں۔ اور یقیناً کوئی بھی سرکار اس قسم کے جھوٹے وعدوں پر زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی ہے۔ شری کرپا رام جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بخشی صاحب کو کامریڈوں کی بڑھتی ہوئی چیرہ دستیوں کی طرف فوری طور پر متوجہ ہونا چاہیئے۔ ورنہ اس قسم کے حالات کسی بھی طرح ملک کیلئے فائدہ مند نہیں۔ شری کرپا رام جی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور پرجا پریشد زندہ باد کے نعروں کے درمیان جلسہ برخواست ہوا۔

ہندی کی ترقی کیلئے جنتا خود جتن کرے

جموں میں راشٹر بھاشا ہندی دوس منایا گیا

جموں ۱۴ ستمبر۔ راشٹر بھاشا ہندی دوس یہاں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اور ایک درجن کے قریب مختلف سنستھاؤں نے اس دن کو منانے میں بھاگ لیا۔ بھاگ لینے والوں میں پنڈت کاکا رام جی شاستری پردھان سناتن دھرم سبھا، شری موتی رام جی پردھان آریہ سماج، شری ایشور داس جی پردھان آریہ سماج ہسپتال روڈ۔ مہاشہ ینپال جی منتری جموں سٹی پرجا پریشد، ہرش خیدر ودیارتھی پردھان ہندی سبھا جموں، شری شیام لعل جی ہندی ساہتیہ گوشٹھی جموں۔ سر اسمبلی سبھا جموں کے علاوہ دیگر بڑے سے بڑے سجن پرشوں کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اور رات کو برہمن سبھا جموں میں پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کی صدارت میں ایک بھاری سبھا ہوئی۔

سبھا میں بھاشن دیتے ہوئے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے کہا کہ پچھلے کئی برسوں سے ہندی کے متعلق جدوجہد ہو رہی ہے۔ بھارت سرکار نے ہندی کو راشٹر بھاشا مان لیا ہے۔ چنانچہ لوگوں کو چاہیئے کہ وہ ہندی کی ترقی کے لئے صرف سرکار پر ہی بھروسہ نہ رکھیں۔ انہیں چاہیئے کہ ہندی کی انتی کیلئے خود پریشرم کریں اور اسے روزانہ کے استعمال میں لائیں۔ ریاست میں ہندی کے متعلق ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے بتایا کہ آج جبکہ ریاست ہندوستان کا ایک انگ بن چکی ہے۔ تو یہاں پر لوگوں کو ہندی کے متعلق کوئی شکایت نہیں رہنی چاہئے اور سرکار کو بھی ہندی کے متعلق اپنی پالیسی بدلنی چاہیئے۔ کیونکہ جب ہماری ریاست بھارت کا ایک انگ ہے تو یہاں کے عوام کا مستقبل قدرتی طور پر ہندوستان کی راشٹر بھاشا ہندی کے ساتھ وابستہ ہو چکا ہے۔

جلسہ میں شری ہرش خیدر ودیارتھی نے ایک ریزولیوشن پیش کیا جس میں ریاست میں ہندی کو خاص استھان دینے کی مانگ کی گئی۔ ریزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے شری شیام لال جی شرما نے کہا کہ ایک وقت تھا کہ ہماری ریاست بھینا اور سنسکرتی کا ایک کیندر مانی جاتی تھی۔ اور باہر دور دور سے ودیارتھی یہاں پر ودیا پراپت کرنے کیلئے آتے تھے۔ مگر آج ریاست کے اندر ہندی کی بری اوستھا کو دیکھ کر شرم سے سر جھک جاتا ہے۔ آپ نے کہا کہ راشٹر کی ایکتا کیلئے ضروری ہے کہ سارے دیش کی ایک راشٹر بھاشا ہو۔

اسکے بعد دوسرا ریزولیوشن شری پدم جی شاستری پرنسپل رگھوناتھ پاٹھ شالہ نے پیش کیا جس میں راشٹر بھاشا ہندی کو ۱۵ سال کے عرصہ میں لاگو کرنے کی بجائے جلد از جلد لاگو کرنے کی مانگ کی گئی تھی۔ اس ریزولیوشن کی تائید پنڈت کاکا رام جی شاستری نے کی اور ریزولیوشن سرکار سے پاس ہوا۔

اسکے بعد ایک ریزولیوشن مہاشہ ینپال جی نے پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندی کو ترقی پر لیجانے کا کرتویہ بہت حد تک جنتا پر آتا ہے۔ لوگوں کو چاہیئے کہ وہ ہندی کو اپنے روزانہ کے استعمال میں زیادہ سے زیادہ لائیں۔ مہاشہ جی کے ریزولیوشن کی تائید

کارِ نمایاں کر چلو

زندگانی میں کوئی کارِ نمایاں کر چلو
قوم اپنی کے لئے راحت کا ساماں کر چلو

مثلِ پروانہ جلا کر تن چراغِ ملک پر
نام اپنے کے ستارے کو درخشاں کر چلو

کھول کر تدبیر کے ناخن سے مشکل کی گرہ
ملک کی دشواریوں کو کچھ تو آساں کر چلو

ناز ہے تم پر وطن کو اے جوانانِ وطن
تم بھی ہر پیر و جواں کے دل کو شاداں کر چلو

سر کٹا کر تن جلا کر اس وطن کی راہ پر
ہوش تازہ پھر سے اب یادِ شہیداں کر چلو

از مہر شی

پوچھیئے اور سنیئے

نوٹ:۔ آپکے سوالوں کے جواب ادارہ "جے سودیش" کے ایک خاص ممبر شری امرناتھ جی گپتا دیا کرینگے (ایڈیٹر)

س۔ جے سودیش کو جاری کرنے کی اجازت حاصل کرنے کیلئے دو سال کا عرصہ کیوں لگ گیا۔؟ (رام کشن جموں)

ج:۔ کیونکہ ہماری پیاری جمہوری سرکار یہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی بدعنوانیوں کا پردہ چاک کرنے والا کوئی عوامی اخبار یہاں سے نکلے۔

س۔ آج کل پاکستان میں کشمیر حاصل کرنے کیلئے اتنا شور کیوں اٹھایا جا رہا ہے (بنارسی داس پڈھیال)

ج:۔ پاکستان کا یہ شور محض ایک سٹنٹ ہے۔ کیونکہ پاکستان میں جب بھی کوئی نئی کیبنٹ بنتی ہے۔ تو رائے عامہ کو اپنے پیچھے لگانے کے لئے کشمیر کا رونا شروع کر دیا جاتا ہے۔ لیاقت علی نے برسر اقتدار آتے ہی اپنا گھونسہ دکھایا تھا۔ آپ کو یاد ہی ہوگا۔

س:۔ میونسپل الیکشن کب ہونگے؟ (جگت رام جموں)

ج:۔ خیال ہے جب ریاست میں تیسری عوامی سرکار بنے گی۔ پہلی عوامی سرکار میونسپل الیکشن کروانے کے متعلق بالکل خاموش رہی۔ دوسری سرکار نے گذشتہ دو سال سے الیکشن کروانے کا چرچا شروع کر رکھا ہے۔ امید کرنی چاہیئے کہ تیسری سرکار میں یہ الیکشن ہو ہی جائینگے۔

س۔ آپ کو سب سے زیادہ کونسی چیز پیاری ہے۔ (دھرم پال۔ جموں)

ج:۔ اپنی ماتر بھومی۔

س۔ راجندر بازار میں جو لوگ پہلے دکانیں کرتے تھے۔ ان کو ابھی تک کوئی دکان الاٹ نہیں ہوئی۔ لیکن ایک کو سیراج جی کو اتنی جلدی دکان کیوں مل گئی۔ (بنارسی داس جموں)

ج:۔ اسے آپ تو بھولے ہیں۔ وہاں یہ حکمت تو کوئی نہیں تھی۔ بخشی صاحب نے عوام کی اس تکلیف کو مد نظر رکھتے ہوئے دہلی سے کو سیراج جی کو بلا لیا ہے۔ تو کونسی بات ہے

س:۔ ملاپ کا کشمیر ایڈیشن مفت کیوں تقسیم کیا جا رہا ہے (شانتی سروپ جیوڑیاں)

ج:۔ عوام کا پیسہ۔ ملاپ خرید لیا۔ رنبیر جی خوش۔ پروپیگنڈہ مفت میں۔ جب لوگ خریدیں بھی نہ اور سرکار مفت میں تقسیم نہ کرے تو آپ کی کیا مرضی ہے ردی فروخت کی جائے۔

س:۔ آج کل پرجا پریشد سے نکلنے والے فارورڈ اور بیک ورڈ لیڈر کہاں ہیں؟ (موہن لال۔ جموں)

ج:۔ سات سات اور آٹھ آٹھ سال پرجا پریشد میں کام کرنے سے انکے جسم پر جو فرقہ پرستی کا کوڑھ لگ گیا ہے۔ اس کو صاف کرنے کیلئے سرینگر میں بخشی غلام محمد اور دوسرے منسٹروں کی کوٹھیوں کے ارد گرد قوم پرستی کے امرت کنڈوں میں اشنان کر رہے ہونگے۔

س:۔ کیا کمیونسٹ بھارت ورش کو اپنی ماتر بھومی سمجھتے ہیں؟ (رام لال نوشہرہ)

ج:۔ جی نہیں۔ ان کا تو سب کچھ روس اور چین ہی ہے۔

پرجا پریشد کے کارکنوں کی سرگرمیاں

ڈاکٹر اہنگی جی واپس جموں میں

ڈاکٹر اوم پرکاش جی مینگی جنرل سیکریٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد نے بہراہی شری بلراج مدھوک اور ٹھاکر نتھا سنگھ ڈسٹرکٹ آرگنائیزر پرجا پریشد ڈوڈہ بٹوت۔ رام بن۔ بھدرواہ۔ کشتواڑ اور ضلع کے دوسرے حصوں کا دورہ کرنے کے بعد واپس جموں تشریف لے آئے ہیں ڈاکٹر صاحب کے دورہ نے ضلع ہذا میں پرجا پریشد کی تنظیم کے اندر ایک نئی روح پیدا کر دی ہے۔ آپ نے مختلف جگہوں پر پبلک جلسے اور ورکرز میٹنگیں کر کے عوام کو ریاست کے موجودہ حالات سے روشناس کروایا ہے۔

تحصیل اکھنور کا دورہ

ٹھاکر رنجیت سنگھ وائس پریذیڈنٹ و ٹھاکر سہدیو سنگھ نے گذشتہ دس دنوں میں تحصیل اکھنور کے مختلف حصوں کا دورہ کیا۔ اور ایک درجن کے قریب پبلک جلسے کر کے عوام کو پرجا پریشد کی اہمیت اور سرکار کی طرف سے چلی جا رہی چالوں کو واضح کیا۔ دورہ میں کٹھوعہ پرجا پریشد کے ایک خاص کارکن ٹھاکر تصدیق سنگھ بھی ساتھ تھے۔ پرجا پریشد کے رہنماؤں کا یہ دورہ نہایت کامیاب رہا ہے۔ لوگوں نے ہر جگہ ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر پرجا پریشد کے رہنماؤں کے خیالات کو سنا ہے۔ اور ان کے خیالات سے متاثر ہوئے ہیں۔ شری سہدیو سنگھ جی عنقریب ہی ضلع کٹھوعہ کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں

تحصیل رنبیر سنگھ پورہ کے دورہ سے واپس

شری نرسنگھ داس جی ڈسٹرکٹ آرگنائیزر پرجا پریشد جموں گذشتہ ایک ہفتہ تک تحصیل رنبیر سنگھ پورہ کے بارڈر کے علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد واپس جموں تشریف لے آئے ہیں۔ شری نرسنگھ داس نے بارڈر کے علاقوں کے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ بارڈر پر لوگوں کے حوصلے بلند ہیں۔ اور وہ پاکستان کی ہر حرکت کا جواب دینے کیلئے تیار ہیں۔ شری نرسنگھ داس جی ایک دو دنوں میں تحصیل سانبہ کا دورہ شروع کرینگے۔

شوکمار جی راجوری کے دورہ پر

پرجا پریشد کے ایک اہم کارکن شری شوکمار جی گذشتہ ایک ہفتہ سے ضلع پونچھ کا دورہ کر رہے ہیں۔ آپ خاص طور پر بارڈر کے علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد علاقہ کے صحیح حالات سے سنٹر کو مطلع کرینگے۔

بارڈر کے علاقوں کا دورہ

پوجیہ پنڈت جی عنقریب ہی پاکستانی بارڈر کے ساتھ علاقوں کا دورہ کرینگے اور لوگوں کو اپنی ماتر بھومی اور دیش کی رکھشا کیلئے ہر وقت تیار رہنے کی تلقین کرینگے۔ پنڈت جی غالباً اگلے ماہ ضلع ڈوڈہ کا دورہ کرینگے۔

سانبہ میں پرجا پریشد کا عظیم اجتماع

مورخہ ۲۵ ستمبر کو سانبہ میں تحصیل بھر کے عوام کا ایک عظیم اجتماع ہو رہا ہے۔ اور اس دن پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ سانبہ میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ سانبہ میں پوجیہ پنڈت جی کا شاندار سواگت کیا جائے گا۔ اور ایک بھاری پبلک جلسہ ہوگا جس میں پوجیہ پنڈت جی کے علاوہ ہندوستان سے آئے ہوئے بڑے بڑے رہنما عوام سے خطاب کرینگے۔ اور انہیں ریاست کے سیاسی حالات سے روشناس کرینگے۔ اس کے علاوہ خود غرضوں کی طرف سے پھیلائی جا رہی غلط فہمیوں سے ہوشیار رہنے کی تلقین کی جائے گی۔

دوسری پانچسالہ پلان عوام کے مشورہ سے مرتب کیجائے اور خرچ کا حساب جنتا کے سامنے آنا چاہیئے (پنڈت جی)

اس دُنیا میں وہی قومیں کامیاب رہتی ہیں جو مصیبتوں کا مقابلہ خندہ پیشانی سے کرتی ہیں (شری کوشل)

کھیڑی میں پنڈت پریم ناتھ جی کا شاندار سواگت

جموں ۱۹ ستمبر - کل یہاں سے اٹھارہ میل دُور موضع کھیڑی تحصیل رنبیر سنگھ پورہ میں پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد تشریف لے گئے۔ راستہ میں جگہ جگہ ہزاروں دیہاتیوں نے اپنے پریہ نیتا کا شاندار سواگت کیا۔ اور کھیڑی میں شری شورام جی کی صدارت میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں دیہاتی جنتا نے شرکت کی۔ جلسہ کی کاروائی شری ناگر مل اور شری امرناتھ کھیڑی نواسی کی کوِتاؤں سے شروع ہوئی۔

شری امرناتھ گپتا جائنٹ سیکرٹری جموں سٹی پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جب سے ریاست میں لوک راجی سرکار کا قیام عمل میں آیا ہے۔ جموں صوبہ کے عوام کے ساتھ سوتیلی ماں کا سا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اور عوام کی اقتصادی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ شری امرناتھ نے کہا کہ جن لوگوں کی قربانیوں کی بدولت بخشی صاحب پرائم منسٹر بنے ہیں آج انہیں لوگوں کو ختم کرنے کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ دوسرے معنوں میں آج اسی لاٹھی کو توڑنے کی کوششیں ہو رہی ہیں جس لاٹھی کا سہارا لیکر بخشی صاحب کھڑے ہوئے تھے اور پرجا پریشد میں انتشار پیدا کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

شری رشی کمار جی کوشل ممبر ورکنگ کمیٹی جموں و کشمیر پرجا پریشد نے ایک ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قوموں کی زندگی میں اُتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں اور جو قومیں مصیبتوں کا مقابلہ بہادری اور خندہ پیشانی سے کرتی ہیں وہی اس دنیا میں کامیاب رہتی ہیں۔ شری کوشل نے کہا کہ برسر اقتدار آنے کے بعد شیخ عبداللہ اور اُس کے حامیوں نے پرجا پریشد کو ختم کرنے کے لئے ہر ممکن حربے استعمال کئے لیکن ہم ایک سچائی کو لے کر چلے تھے ہمارے سامنے ایک اصول تھا اس لئے ہمیں ختم کرنے والے خود ختم ہو کر رہ گئے۔ آپ نے کہا کہ نیشنل کانفرنسیوں نے ہم پر جو ظلم و تشدد ڈھائے ہیں۔ عوام انہیں ہرگز نہیں بھولے ہیں اور وقت ان لوگوں سے اس ظلم و تشدد کا بدلہ لے کر رہے گا۔ وہ لوگ جو اپنی غرضوں کے لئے شیخ عبداللہ کے ساتھی بن بیٹھے تھے اور اُسی کو اوتار تک کہہ دیتے تھے آج حالات بدلنے پر وہی اُس کو غدار کہہ رہے ہیں۔ اور اُن لوگوں کی یہ متضاد قسم کی باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ وہ لوگ کس کریکٹر کے مالک ہیں۔

ہریجنوں سے مخاطب ہوتے ہوئے شری کوشل نے کہا۔ کہ ہریجن بھائیوں کی زندگی کیسے سدھر سکتی ہے۔ جب اُن کے نمائندے ہی انہیں دونوں ہاتھوں سے لوٹیں پیر بنے ہوئے ہیں وہ ہریجن نمائندے جن کے پاس آج سے کچھ سال پہلے ایک پھوٹی کوڑی تک نہ تھی۔ وہ ہزاروں اور لاکھوں روپیہ کے مالک بنے ہوئے ہیں آپ نے کہا کہ اگر ہریجن بھائی اپنا سدھار چاہتے ہیں تو وہ اندھا دھند کسی کے پیچھے بھاگنے کی بجائے حالات کو سمجھیں اور سوچیں کہ کن لوگوں کے پیچھے چل کر اُن کی حالت سُدھر سکتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ جو لوگ اپنی غرضوں کو پورا کرنے کے لئے کل شیخ عبداللہ کے پٹھو بنے ہوئے تھے آج بخشی غلام محمد کے پٹھو بنے ہوئے ہیں اور اگر کل حالات نے پلٹا کھایا تو یہ بھی اُسی طرف پلٹ جائیں گے۔ لیکن آج ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ عوام ایسے لوگوں سے خبردار رہیں۔ آگے چل کر شری کوشل نے کہا کہ پرجا پریشد نے ریاست جموں و کشمیر کو ہندوستان کی دوسری ریاستوں کی سطح پر لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور جب تک ایسا نہیں ہو جاتا پرجا پریشد اپنی جدوجہد کو برابر جاری رکھے گی۔ باقی اندولن کو واپس لیتے وقت بخشی صاحب نے پنڈت جی کے ساتھ جو وعدے کئے تھے وہ انہوں نے پورے نہیں کئے ہیں۔ لیکن ایک وقت پھر ایسا آئے گا جب بخشی غلام محمد کو پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کی شرن لینی پڑے گی۔

پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے پُرزور تالیوں اور نعروں کی گونج میں بھاشن دیتے ہوئے کہا کہ ہم نے ایک عرصہ پہلے ایک آواز اُٹھائی کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں ہماری باگ ڈور ہے۔ وہ ہندوستان سے ہمیں دور لے جانا چاہتے ہیں اس سے ہماری ریاست کا بھلا نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہماری کسی نے نہیں سُنی اور آخر مجبور ہو کر ہمیں ایک اندولن کرنا پڑا۔ اور وہ اندولن ایک زبردست اندولن تھا اور جو اندولن پرجا پریشد نے کیا۔ ایسا اندولن انگریزوں کے زمانہ میں کانگرس جیسی بڑی جماعت بھی نہ کر سکی تھی۔ ہمارے اندولن کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج انہی لوگوں نے ریاست کو ہندوستان کا ایک انگ تسلیم کیا ہے۔ اور شیخ عبداللہ جیل میں ہے۔ اور جو باتیں آج سے چار سال پہلے ہم کہتے تھے اور جن کے لئے بخشی صاحب اور اُن کے ساتھی ڈنڈا لے کر ہمارے پیچھے لگے تھے آج وہی باتیں وہ خود ہم سے بھی زوردار لفظوں میں کہہ رہے ہیں۔ اور انہوں نے ہم سے بھی آگے جا کر یہ کہہ دیا ہے کہ شیخ عبداللہ غدار تھا۔ آگے چل کر پنڈت جی نے کہا کہ شیخ عبداللہ کے جیل جانے سے ہمیں کوئی اتنی خوشی نہیں ہمیں تو خوشی اس بات کی ہے۔ کہ ہمارے سدھانتوں کی فتح ہوئی ہے۔ کہ ریاست ہندوستان کا انگ ہے۔ اور ریاست کا بھلا ہندوستان میں شامل ہونے سے ہی ہو سکتا ہے۔

آگے چل کر آپ نے کہا کہ پانچسالہ پلان کے تحت ہندوستان سے ۳۲ کروڑ روپیہ آیا تھا۔ مگر اُس روپیہ کا کوئی حساب کتاب نہیں کہاں خرچ ہو رہا ہے۔ اگر وہ روپیہ ٹھیک ڈھنگ سے خرچ کیا جاتا تو عوام کی حالت یقیناً اچھی ہوتی۔ ہندوستان لوگوں پر ٹیکس لگا کر یہ روپیہ ریاست کی بہتری کے لئے دے رہا ہے۔ مگر اس روپیہ کا ناجائز استعمال ہندوستان کے عوام کے ساتھ ایک دھوکا ہے۔ اور ریاستی عوام کے ساتھ ایک بڑی بھاری ناانصافی ہے۔

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ دوسری پانچسالہ پلان کے لئے معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاستی سرکار نے ہندوستان سے پچاس کروڑ روپیہ مانگا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ روپیہ عوام کے نمائندوں کے مشورہ سے خرچ ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ سارے روپیہ کا حساب باقاعدہ طور پر جنتا کے سامنے رکھا جائے۔ آگے چل کر آپ نے کہا کہ پانچسالہ پلان کے تحت صوبہ کشمیر میں تعمیرات بن رہی ہیں بڑی اچھی بات ہے وہاں پر لوگوں کی حالت کو سدھارا جانا چاہیئے مگر صوبہ جموں میں بھی تو لوگ رہتے ہیں اُن کی اقتصادی حالت نہایت خراب ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں نیشنل کانفرنس کے حکمرانوں نے جو پالیسی اپنائی ہے وہ نہ صرف افسوسناک ہے بلکہ خطرناک بھی۔ اس سے ریاست کا بھلا نہیں ہونے والا۔

(باقی دیکھیں صفحہ [illegible] کالم [illegible])

آزادی کی قیمت

آزادی کی قیمت پوچھو آزادی کے دیوانوں سے
کیا لطف ہے شمع پہ جلنے میں اسکو پوچھو پروانوں سے
آزاد پرندوں کو دیکھو کب ڈرتے ہیں ویرانوں سے
آزاد جوانوں کو دیکھو کب ڈرتے ہیں طوفانوں سے
تم کہتے ہو برباد ہیں ہم برباد سہی آزاد ہیں ہم
تم کہتے ہو ناشاد ہیں ہم ناشاد سہی آزاد ہیں ہم

ہندوستان کی تقسیم غیر قدرتی ہوئی ہے پاکستان اور ہندوستان کا تمدن ایک ہے اور ایک ہو کر رہینگے (شری مدھوک)

غریب مزدور کی ہمدردی کا دم بھرنے والی سرکار جنتا کی خون پسینے کی کمائی سے نئے سرمایہ دار پیدا کر رہی ہے (ڈاکٹر مینگی)

کشتواڑ میں پرجا پریشد کا جلسہ

کشتواڑ۔ پرجا پریشد کی طرف سے ایک پبلک جلسہ شری پریم ناتھ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کاروائی شری منت رام جی تحصیل سکیرٹری کے قومی ترانہ سے شروع ہوئی۔ جلسہ میں شری اوم پرکاش جی مینگی جنرل سکیرٹری جموں کشمیر پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ شہیدوں کا خون کبھی رائیگاں نہیں جاتا شہیدوں کے خون کا نتیجہ ہے کہ آج ریاست ہندوستان کا ایک حصہ بن چکی ہے اور عوام کو جو مراعات مل رہی ہیں وہ پرجا پریشد کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ آج سے تین سال پہلے بھی تو یہی حکمران تھے۔ آپ نے کہا کہ کشمیر سرکار نے صوبہ جموں کے متعلق جو صوبائی تعصب کی پالیسی اختیار کی ہے۔ وہ انتہائی شرمناک ہے۔ پانچ سالہ پلان ملازمتوں اور زندگی کے دوسرے شعبہ جات میں جموں کو مناسب حصہ نہیں دیا جا رہا ہے جس کا نتیجہ یقیناً اچھا نہیں ہوگا۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ پرجا پریشد کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں کیونکہ پرجا پریشد ہی ریاست میں ایک ایسی سیاسی جماعت ہے۔ جو ریاست کے دیش بھگت عوام کی ترجمانی کرتی ہے۔ آپ نے کہا کہ برسر اقتدار پارٹی کے اندر بڑھتے ہوئے غیر جمہوری رجحانات۔ کنبہ پروری۔ رشوت ستانی اور دوسری بدعنوں کو روکنے کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ اپوزیشن کو مضبوط بنایا جائے۔

شری مینگی جی نے بتایا کہ ہندوستان سے کروڑوں روپیہ جو عوام کی بھلائی کے لئے یہاں پر آرہا ہے۔ اس کا اپیوگ ٹھیک طور پر نہیں ہو رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ غریب مزدور کی ہمدردی کا دم بھرنے والی سرکار بڑے بڑے سرمایہ دار پیدا کر رہی ہے۔ اور غریب عوام کی حالت بالکل نہیں بدلی ہے۔ آپ نے بتایا کہ کنبہ پروری اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ مستحق لوگ دیکھتے رہ جاتے ہیں اور برسر اقتدار لوگ جو قابلیت کے معیار پر بالکل پورا نہیں اترتے انہیں ترقیاں دی جا رہی ہیں وظیفے ان لوگوں کو دیئے جا رہے ہیں۔ جو تین تین بار فیل ہو کر تھرڈ ڈویژن میں پاس ہو رہے ہیں اور فسٹ ڈویژن میں پاس ہونے والے قابل اور مستحق طلبا منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔

آخر میں آپ نے کہا کہ بخشی صاحب سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ دیش کی بھلائی کے لئے اور اپنی بھلائی کے لئے چاپلوسوں سے بچیں۔

پروفیسر بلراج مدھوک پردھان دہلی پردیش جن سنگھ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جموں و کشمیر کی ریاست بھارت سے الگ نہیں ہے۔ کیونکہ ریاست اب ہندوستان کا انگ بن چکی ہے۔ آپ نے بتایا کہ میں نے یہاں کی تاریخ منگوا کر پڑھی ہے جس سے میں نے اخذ کیا ہے۔ کہ گو آپ کا یہ علاقہ پہاڑوں سے گھرا پڑا ہے۔ لیکن باقی دنیا سے الگ تھلگ نہیں رہا ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ کشتواڑ کا بانی راجہ گندھرب سین تھا جو بنگال سے آیا تھا۔ اس نے یہاں پر اپنا راجیہ ستھاپت کیا۔ اور کشتواڑ کا سمبندھ کانگڑہ۔ جموں اور دیگر علاقوں سے ہوا۔ آگے چل کر شری بلراج جی نے کہا۔ کہ ہندو اور مسلمان الگ نہیں سبھی ایک ہی بھارت میں رہنے والے بھارتیہ ہیں۔

آپ نے کہا۔ کہ قومیت کا آدھار مذہب نہیں تمدن ہوتا ہے۔ ہم بھارت میں رہنے والوں کا مذہب خواہ کچھ ہو لیکن تمدن ایک ہے۔ آپ نے کہا کہ کشتواڑ میں اسلام ۱۶۶۸ء میں آیا اور سب سے پہلے جے سنگھ مسلمان بنا۔ اس سے پہلے کشتواڑ میں سب رام کے پجاری تھے۔ اگر محمد دین کا بیٹا کل رام چند بن جائے تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ محمد دین میرا باپ نہیں ہے۔ اس لئے ہم ایک ہیں آپ نے کہا کہ ہندوستان کی تقسیم غیر قدرتی ہوئی ہے۔ یہ ستھائی نہیں۔ پاکستان ہندوستان کا تمدن ایک ہے۔

اس لئے ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ یہ غیر قدرتی تقسیم زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی شری مدھوک نے آگے چل کر کہا کہ عوام کو اُن لوگوں کا ساتھ دینا چاہیئے۔ جو دیانتدار ہوں۔ دیش اور عوام کی بھلائی باتوں سے نہیں، عمل سے چاہتے ہوں۔ باقی آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہے۔ کہ آپ کو پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ جیسے بےغرض نیتا ملے ہیں۔ آخر میں شری مدھوک نے کہا کہ میں بخشی صاحب سے اپیل کروں گا کہ وہ جنتا کے جذبات کو سمجھیں۔ باقی نیشنل کانفرنس کی حالت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اُن کے اندر جنتا کی سیوا کا بھاؤ نہیں رہا۔ ڈوڈہ میں اسداللہ وزیر کے آنے پر جو کچھ ہوا۔ اس سے عیاں ہے۔ کہ نیشنل کانفرنس کی حالت کیا ہو چکی ہے۔

شری نہنا سنگھ جی ڈسٹرکٹ سکیرٹری پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج نیشنل کانفرنسی سرکار اپنے اصولوں پر چل کر عوام کو پیچھے لگانے کی بجائے لوگوں کو خرید رہی ہے۔ سیاسی ورکروں کو بھرشٹ کرنے کے لئے انہیں طرح طرح کے لالچ دے رہی ہے۔ اور پرانے وقتوں کی طرح تقسیم کرو اور حکومت کرو کی پالیسی پر چل رہی ہے۔ لیکن آج عوام حکومت کی ان چالوں کو سمجھتے ہیں۔

شری ہری لال جی نے آخر میں کہا۔ کہ ضلع ڈوڈہ میں سرکاری افسروں نے اور کامریڈوں نے جو اودھم مچا رکھا ہے وہ انتہائی تشویشناک ہے۔ چنانچہ اگر سرکار نے ہماری پکار کو نہ سنا۔ تو ہم کوئی سخت قدم اٹھانے پر مجبور ہوں گے۔

صفحہ ۶ سے آگے

آگے چل کر آپ نے کہا کہ کچھ جگہوں پر کنڈی کے علاقوں میں پانی دیا گیا ہے۔ وہ نیشنل کانفرنس جا کر دعوے کرتے ہیں کہ یہ پانی ہم نے دلایا ہے لیکن عوام کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ پانی نیشنل کانفرنس نہیں دلا رہی ہے، بلکہ عوام کی قربانیاں ہیں۔ جو پانی دلا رہی ہیں۔

زرعی اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ زمینوں کی تقسیم نہایت غلط ہوئی ہے۔ اس سے نہ کسان کا بھلا ہوا ہے۔ اور نہ ہی زمیندار خوش ہے اور اس بات کو بخشی صاحب نے خود تسلیم کیا ہے مگر کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں پھنس کر وہ اصلاح نہ کرنے پر مجبور ہیں۔

پاکستان کی طرف سے ستیہ آگرہ سنٹنٹ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ان لوگوں کو کسی طرح بے چین ہونے کی ضرورت نہیں یہ پاکستانیوں کا ایک سٹنٹ ہے۔ باقی اگر پاکستان کوئی چھیڑ خانی کرتا ہے تو ہم نے چوڑیاں نہیں پہن رکھی ہیں۔

آخر میں آپ نے کہا کہ بخشی غلام محمد سے ہم نے جو آشا رکھی تھی کہ وہ سمجھیں گے ایک لمحے کے لئے وہ محض آشا ہی رہی ہے اُن کے عہد میں اسی طرح ناانصافیاں اور صوبائی تعصب ہو رہا ہے۔ جلسہ میں تین ریزولیوشن پاس کئے گئے جن کے ذریعے مانگ کی گئی کہ جگہ جگہ گاؤں کو ایک ہی سیلاب آنے سے بچایا جائے اور بند باندھا جائے۔ دوسرے ریزولیوشن کے ذریعے مانگ کی گئی کہ تروڑ سے سیکھ ٹھیری تک سڑک بنائی جائے

مرزا بیگ آزاد کشمیر قوم پرست مسلمانوں کے نمائیندہ نہیں ہوسکتے

شری رام ناتھ جی ایڈوکیٹ کا بیان

جموں، ۱۳ ستمبر۔ شری رام ناتھ ایڈوکیٹ پردھان جموں سٹی پرجا پریشد نے مرزا افضل بیگ کے حالیہ بیانوں پر تبصرہ کرتے ہوئے حسب ذیل بیان دیا ہے۔ کہ محمد افضل بیگ سابقہ ریونیو منسٹر اور لوک مت فرنٹ کے نیتا کا بیان میری نظر سے گذرا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حالات میں ایسا بیان دیش کے ہیرتی غداری ہے بیگ صاحب نے کشمیر اسمبلی کے کئے فیصلہ الحاق کو بدلنے کی بات کہہ کر اسمبلی کی عزت کو نہیں بڑھایا ہے۔ مہاراجہ کے دوارہ کئے گئے الحاق پر اس اسمبلی نے مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ اگر اسمبلی کے اس پرستاؤ کو بدلنے یا واپس لینے کی بات ہوسکتی ہے۔ تو باقی سب کی ہوئی باتوں پر پانی پھر سکتا ہے۔ اس وقت لوک مت کا پرشن اٹھانا فضول ہے۔ گھڑی کی سوئیوں کو پیچھے نہیں گھمایا جا سکتا۔ بیگ صاحب آزاد کشمیر اور قوم پرست مسلمانوں کے نمائیندہ نہیں ہوسکتے۔ اُن کو چاہیئے کہ گھر کو سدھارنے کا جتن کریں۔ بدلے ہوئے حالات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔ تاکہ وہ بھی مادرِ ہند کے سپوت کہلانے کا فخر حاصل کرسکیں۔

بخشی صاحب کا سواگت کرکے لوگوں نے انہیں بیوقوف بنایا ہے

عوام پرجا پریشد کے ساتھ ہیں۔ اکھنور میں پرجا پریشد کا جلسہ

اکھنور ۸ ستمبر۔ اکھنور میں شری ست دیو نمبر ٹاؤن ایریا کمیٹی کی صدارت میں ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جلسہ کی کاروائی شری سوم ناتھ کے قومی ترانہ سے شروع ہوئی۔ شری سوہا لیہ سنگھ سیکریٹری جموں وکشمیر پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج جو کچھ مل رہا ہے وہ جنتا کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ مانگنے سے کوئی حکومت کچھ نہیں دیتی۔ کیونکہ حقوق حاصل کئے جاتے ہیں مانگے نہیں جاتے۔ آپ نے مزید کہا کہ لوگوں کو مانگنے کی پالیسی چھوڑ دینی چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو اس قدر مضبوط کرنا چاہیئے۔ کہ گورنمنٹ کو خود بخود محسوس ہو کہ جنتا کی فلاں فلاں تکلیفیں ہیں جنہیں دور کئے بنا کام چلنا مشکل ہے۔ آپ نے کہا کہ ہماری موجودہ حکومت پرانے زمانے کے حکمرانوں کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔ اور اسی طرح پرانے وقت کے حکمرانوں کی مانند جس طرح وہ لوگوں سے نذرانے حاصل کرکے خوش ہونے پر کچھ دیتے تھے۔ آج ٹھیک بخشی صاحب اسی طرح کر رہے ہیں۔ جو لوگ ان کو بلا کر انہیں ہار پہناتے ہیں۔ انکی جے جے کار کے نعرے لگاتے ہیں۔ انکے گاؤں کو کچھ دیدیا جاتا ہے۔ انکے رشتہ داروں کو کچھ مل جاتا ہے۔ شری سہدیو سنگھ نے زوردار الفاظ میں کہا کہ بخشی صاحب کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ آج وہ بیسویں صدی سے گذر رہے ہیں۔ پرانے راجاؤں اور مہاراجاؤں کا زمانہ گذر چکا ہے۔ آج کے جمہوری دور میں یہ باتیں زیادہ دیر تک نہیں چل سکتیں۔ آج یہ گدی جس پر وہ براجمان ہیں۔ اس سے پکڑ کر عوام اتار بھی سکتے ہیں۔ آگے چلکر آپ نے کہا کہ شیخ عبداللہ کے جیل جانے پر ریاست کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے بخشی سرکار کو تعاون کا ہاتھ بڑھایا۔ مگر انہوں نے پرجا پریشد کے تعاون کا ناجائز فائدہ اٹھایا۔ ایک طرف پرجا پریشد سے کئے ہوئے وعدوں کے متعلق ٹالمٹول کی پالیسی سے کام لیا اور دوسری طرف لوگوں کو خریدنے کی کوشش کی۔ اور پھر یہ سمجھا کہ چالاکی سے کام لیکر پرجا پریشد کو ختم کر دیا جائیگا۔ یہ ان کی ایک بھول تھی آپ نے کہا کہ عوام پرجا پریشد کے ساتھ ہیں اگر کسی جگہ پر لوگوں نے کچھ مراعات حاصل کرنے کیلئے ان کا سواگت وغیرہ کیا ہے تو وہ یہ مت سمجھیں کہ لوگ ان کی نیشنل کانفرنس کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ درحقیقت انہوں نے بخشی صاحب کو بیوقوف بنایا ہے۔ اور ایسا کرکے اپنا مطلب حاصل کیا ہے۔ ورنہ عوام آج بھی پہلے کی طرح پرجا پریشد کے ساتھ ہیں۔ ٹھاکر رنجیت سنگھ آپ پردھان جموں وکشمیر پرجا پریشد نے بھاشن دیتے ہوئے گوا کے حالات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ پرتگیزیوں کی طرف سے جو اتیاچار کئے جا رہے ہیں۔ وہ اس بات کا پیش خیمہ ہیں کہ پاپ کا یہ بھانڈا بھر کر پھوٹنے والا ہے۔ اور پرتگیزیوں کو گوا چھوڑنا پڑے گا۔ ٹھاکر جی نے آگے چل کر کہا کہ قربانیاں ہمیشہ رنگ لاتی ہیں۔ چنانچہ جنتا کے خون سے سینچا ہوا پرجا پریشد کا یہ پودا ضرور رنگ لائے گا۔ اور دکھی جنتا کی ضرورتیں حل ہو جائیں گی۔ آپ نے مزید کہا کہ پاپ اور برائی زیادہ دیر تک نہیں چل سکتے ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ بڑی ہمت کے ساتھ وقت کا انتظار کیا جائے جلسہ کے آخر میں شری کنج لال جی تحصیل سیکریٹری نے عوام کا شکریہ ادا کیا اور پرجا پریشد زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ۔

منسٹر کے جانے پر بھدرواہ اور ڈوڈہ میں ہڑتال

گیٹ توڑ دیئے گئے۔ سرکاری کامریڈوں کی مرمت

پچھلے دنوں اسد اللہ میر ڈپٹی ڈیولپمنٹ منسٹر ضلع ڈوڈہ کے دورہ پر گئے اور وہاں ان کے سواگت وغیرہ کے متعلق اخباروں میں بہت کچھ لکھوا دیا گیا۔ لیکن اصل میں منسٹر مذکور کے جانے پر جو کچھ ہوا۔ وہاں کے صحیح واقعات کے متعلق ہمارے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ ڈوڈہ میں منسٹر کے آنے پر سرکاری کرمچاریوں اور سرکاری کامریڈوں نے اپنے منسٹر جی کا سواگت کرنے کیلئے گیٹ بنانے چاہے۔ لیکن دوکانداروں نے اپنی دوکانوں کے سامنے گیٹ نہ بنانے دیئے اور یہاں تک اپنی دکانوں کے ساتھ باندھنے سے انکار کر دیا۔ ایک جگہ مسجد کے سامنے سرکاری کامریڈوں نے گیٹ بنایا تو وہاں لوگ اکٹھے ہو گئے۔ اور یہ کہہ کر کہ یہ مسجد کی توہین ہے گیٹ کو توڑ ڈالا جس پر سرکاری کامریڈوں اور دوسرے لوگوں میں خوب مکہ بازی ہوئی۔ پولیس کے آنے پر لوگوں نے ہڑتال کر دی۔ اور اس کے ساتھ بھدرواہ میں بھی ہڑتال کر دی گئی۔ کامریڈوں نے چند لوگوں کو دھمکا کر اپنے منسٹر جی کا جلسہ کروایا جس میں انہوں نے لوگوں کو خوب دھمکیاں دیں

بھدرواہ کی ایک اطلاع ہے کہ وہاں پر منسٹر کے جانے پر مسلمانوں نے ہڑتال کر دی۔ ہزار کوششوں کے باوجود صرف ایک آدھ گیٹ بن سکا شہر کے لوگوں نے جلسہ میں شمولیت نہ کی۔ اور باہر دیہاتوں سے دھمکیاں دیکر لوگوں کو بلایا گیا۔ اور ایک چھوٹا سا جلسہ ہوا۔

جلسہ کی کاروائی کے متعلق ایک مقامی اخبار نے لکھا ہے کہ جب جلسہ میں ایک ہریجن نیشنل کانفرنس کارکن ٹھاکر داس نے تقریر کرتے ہوئے یہ کہا کہ عوام نیشنل کانفرنس سے دور بھاگ گئے ہیں۔ اب صرف چند چاپلوس ٹھیکہ۔ نوکری اور پرمٹ حاصل کرنے والے ہی باقی رہ گئے ہیں۔ تو منسٹر صاحب کرسی صدارت پر بیٹھے ہوئے غصے میں آگئے اور مکرر کو کہا "سٹ ڈاؤن" (بیٹھ جاؤ) اور دو تین بار جب یہ کہنے کے بعد اس بیچارے کو بٹھا دیا گیا۔

چنانچہ منسٹر صاحب ؏
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

(نامہ نگار)

پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کا جنتا کے نام

سندیش

پیارے دیش باسیو! ریاستی جنتا اور خصوصاً بارڈر پر رہنے والے لوگوں کو گذشتہ آٹھ سال کے عرصہ سے جن مشکلات اور مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑا ہے یہ ایک دل ہلا دینے والا اتہاس بن چکا ہے گذشتہ دو سال میں پاکستانی درندوں کے حملے۔ بارڈر پر پاکستانیوں کی آئے دن کی لوٹ مار اور قتل وغارت۔ اندرونی طور پر برسراقتدار لوگوں کی سازشیں اور والی قت کے نشے میں بدمست کامریڈوں و سرکاری اہلکاروں کی من مانی کارروائیاں اس آٹھ سالہ اتہاس کے دردناک باب ہیں لیکن اسکے باوجود دیش بھگت لوگوں نے ان سب مشکلات کا جس خندہ پیشانی اور بہادری کیسا تھ مقابلہ کیا ہے اس سے یقیناً ہمارے ملک کا سر اونچا ہوا ہے اور دیش بھگت جنتا کی قربانیوں کا صلہ ہے کہ آج ریاست بھارت کا ایک اٹوٹ انگ بن چکی ہے گذشتہ کچھ دنوں سے اس امر کا بڑا چرچا ہے کہ پاکستانی ریاست میں اپنے جتھے بھیجینگے اور وہ اس غرض کیلئے بڑا شور وغل کر رہے ہیں یہ بھی اطلاعات ملی ہیں کہ بارڈر پر کچھ جگہوں پر پاکستانی اکٹھے بھی ہو رہے ہیں لیکن یہ سب ایسی باتیں ہیں جنکے متعلق ریاستی باسیوں کو اور خاص طور پر بارڈر پر رہنے والے لوگوں کو بڑی سنجیدگی سے غور کرنا ہے۔ اول تو پاکستانی جتھوں کے آنے اور انکے ستیہ گرہ کرنیکا شور محض ایک سٹنٹ نظر آتا ہے لیکن اگر کچھ ہو بھی تو ان حالات میں جنتا پر ایک بڑی ذمہ داری آتی ہے کہ انہیں کیا کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم سوچ وچار کر رہے ہیں لیکن سردست میری عوام سے یہی ہدایت ہے کہ وہ دیش کے دشمنوں کی طرف سے پھیلائی جا رہی افواہوں سے خبردار رہیں اور بے چین ہونے کی بجائے بڑی شانتی کیساتھ وقت کا انتظار کریں کہ انہیں کیا کرنا ہے۔ اگر کوئی ادھر ادھر جانے کی کوشش کرتا ہے تو عوام کا فرض ہے کہ اسے سمجھائیں کیونکہ دیش بھگتی تقاضا کرتی ہے کہ دیش کی رکشا اور اسکے بھلے کیلئے اپنے پرانوں کی آہوتیاں تک دینے سے بھی دریغ نہ کیا جائے۔ ملکوں اور قوموں پر مصیبتیں آتی ہیں لیکن اس دنیا کے اندر انہی لوگوں کو زندہ رہنے کا حق حاصل ہے جو جوانمردی سے اور بہادری سے مصیبتوں کا مقابلہ کرتے ہیں

آخر میں میری یہی پرارتھنا ہے کہ آپ بالکل کسی طرح کی افواہوں کا شکار نہ ہوں۔ پرجا پریشد نے ہر آڑے وقت میں عوام کی رہنمائی کی ہے اور میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اب بھی وقت آنے پر پیچھے نہیں رہے گی۔

(دستخط: پریم ناتھ ڈوگرہ صدر جموں وکشمیر پرجا پریشد)

دُکھی سنسار

کیا بخشی صاحب کو وعدہ یاد ہے؟

پرائم منسٹر بننے کے بعد پہلی بار جب بخشی صاحب جب اکھنور تشریف لائے تو ان زمینداروں نے جن کی زمینیں عرصہ چار سال سے سڑک میں آگئی تھیں معاوضہ کیلئے التجا کی تو انہوں نے موقع پر تحصیلدار صاحب کو فرمایا تھا۔ کہ ان کو معاوضہ دیدیا جائے۔ اور زمینداروں سے کہا تھا۔ کہ پندرہ دن کے اندر اندر معاوضہ آپکو مل جائے گا۔ لیکن اب تو بخشی صاحب کو کہے ہوئے دو سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ مگر بخشی صاحب کے پندرہ دن ابھی پورے نہیں ہوئے کہ ان بیچاروں کو معاوضہ ملتا۔ بخشی صاحب سے نویدن ہے کہ اپنے کئے ہوئے وعدے پر کاربند رہتے ہوئے۔ ان مظلوموں کو معاوضہ دلایا جائے۔ (بنسی لال اکھنور)

معاوضہ دیا جائے

علاقہ چینتہ تحصیل کٹھوعہ میں سیلاب آنے سے کئی ایکڑ زمین سیلاب برد ہو گئی ہے۔ اور فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ باقی علاقوں میں جہاں جہاں سیلاب سے تباہی ہوئی تھی معاوضہ دیا جا چکا ہے۔ لیکن علاقہ چینتہ کے لوگ معاوضہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ لیکن اگر معاوضہ نہ ملا تو ان لوگوں کا بچنا مشکل ہے کیونکہ انکے پاس گذارہ کے لئے کچھ نہیں ہے۔ (ایک چینتہ نواسی)

کاہچرائی کی بدعت

مہاراجہ کی حکومت کے وقت جیسے آج کی نیشنل کانفرنس سرکار کے کارندے ظالم سرکار کہتے تھے کے زمانہ میں کبھی کاہچرائی اکھنور تحصیل میں نہیں لگی تھی۔ کیونکہ تحصیل اکھنور کا علاقہ کنڈی کا ہے۔ اور کوئی جنگل وغیرہ نہیں لیکن ہماری عوامی نیشنل کانفرنس سرکار نے غریب لوگوں پر کاہچرائی اس قدر لگائی ہے کہ غریب عوام کا کچومر نکل رہا ہے۔ اور پھر لطف کی بات یہ کہ تحصیل میں ایک آدھ جگہ کاہچرائی معاف بھی کر دی گئی ہے۔ کیونکہ وہاں پر نیشنل کانفرنسی چوہدریوں نے سفارشیں کی تھیں کہ وہاں پر کاہچرائی معاف کی جائے۔ لیکن ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ اگر کاہچرائی کی اس بدعت کو ختم نہ کیا گیا تو غریب عوام مجبور ہو کر نیشنل کانفرنسی پیاری سرکار کے خلاف آواز بلند کرینگے (دیہاتی نمائیدہ)

ڈپٹی منسٹر کا کارنامہ

پچھلے دنوں اسعد اللہ میر ڈپٹی ڈیولپمنٹ منسٹر ضلع کٹھوعہ کے دورہ پر آئے تو موضع بھالا میں ایک منگتا نامی موچی کچھ کاسریٹیوں کے ساتھ منسٹر صاحب سے ملا۔ اور مظہر کے خلاف شکایت کی کہ میں نے ۳۰ کے پیسے دینے ہیں۔ حالانکہ موچی مذکور آج سے چار سال قبل بندہ کے پاس نوکر تھا۔ اور میں نے ۳۰ کی کوڑی کوڑی ادا کر دی ہوئی تھی۔ اور اس سلسلہ میں پنچایت ایک عرصہ سے میرے حق میں فیصلہ بھی دے چکی تھی۔ منسٹر صاحب نے بغیر سوچے سمجھے بندہ کو بلایا اور گالی گلوچ دی۔ پیڈ پولیس کو کہا کہ اسے حراست میں رکھو تاوقتیکہ یہ موچی کا قرضہ ادا نہیں کرتا ہے۔ چنانچہ پولیس نے بندہ کو پکڑ کر زبردستی مجھ سے پندرہ روپے وصول کئے ہیں۔ اور کسی نے میری بات تک نہ سنی۔ بندہ حیران ہے کہ اس اندھیر گردی کے خلاف اپنی دکھی آواز کس درگاہ میں سنائے۔ (ہیراج سکنہ کوٹلہ تحصیل کٹھوعہ)

گندگی کے ڈھیر

ہری سنگھ ہائی سکول کے سامنے ایک عرصہ سے گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ کئی بار میونسپلٹی کی توجہ دلائی گئی ہے۔ مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی ایک تعلیمی ادارے کے سامنے جہاں بچے کھیلتے ہیں۔ اس قسم کی گندگی کے ڈھیروں کا لگے رہنا بچوں کی صحت کیلئے کس قدر مضر ثابت ہو سکتا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ آج کل کمیٹی کے کچھ نیک ملازم شہر میں صفائی کی طرف خاص توجہ دے رہے ہیں۔ اور اس صفائی کے کام میں ہم نے سردار جسونت سنگھ جی کو کئی دفعہ خود دلچسپی سے کام کرتے دیکھا ہے۔ چنانچہ ہم نے ان سے اور کمیٹی کے دوسرے نیک ملازموں سے التماس کرتے ہیں کہ وہ گندگی کے ان ڈھیروں کو ختم کرنے کیطرف اپنی توجہ دیں اور طلباء مجبور ہو کر ان ڈھیروں کو اٹھانے کیلئے کوئی قدم اٹھائیں گے (طلباء کا ایک نمائندہ)

ناجائز شراب کی فروخت

پیر مٹھا بازار میں گذشتہ کئی برسوں سے ناجائز شراب کی فروخت کا اکھاڑہ چلا آ رہا ہے۔ اور کئی گھروں میں تو شراب کشید تک ہوتی ہے۔ شریف آدمیوں اور عورتوں کا بازار سے گذرنا تک مشکل ہو گیا ہے۔ غنڈے شراب کے نشے میں بدمست ہو کر بازار سے گذرنے والی عورتوں کو تنگ کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں کئی دفعہ آواز بلند کی گئی مگر نہ جانے کہ پولیس والے اور محکمہ ایکسائز کے کارندے کیوں کچھ نہیں کرتے پچھلے دنوں وہاں کچھ پولیس والوں کی ڈیوٹی بھی لگی تھی۔ مگر کچھ ایک دن آرام رہنے کے بعد پھر وہی حالت ہو گئی۔ اب جو سپاہی ڈیوٹی پر ہوتے ہیں۔ پتہ نہیں کیوں وہ...... ......؟ (ایک پیر مٹھا نواسی)

پُلی کی مرمت کی جائے

سانبہ اور منڈی کٹھوارہ کے درمیان پلی ایک عرصہ سے ٹوٹ گئی ہے جس سے لوگوں کو از حد مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے مگر نہ جانے متعلقہ کارندے اس پلی کی مرمت کیوں نہیں کراتے۔ ہماری حکام سے التماس ہے کہ پلی کی مرمت جلدی کروائی جاوے اور لوگوں کو آنے جانے میں آرہی تکلیف سے نجات دلائی جائے (ایک سانبہ نواسی)

تحصیلدار نوشہرہ کی من مانیاں

تحصیلدار نوشہرہ چند کمیونسٹوں کے ہاتھ میں کھیل رہا ہے پچھلے دنوں زراعتی قرضے بیٹ گئے۔ مگر یہ قرضے بجائے اس کے کہ مستحق لوگوں کو بیٹ جاتے قرضے ان لوگوں کو دیئے گئے۔ جو پہلے دو دو تین تین بار قرضے لے چکے ہیں۔ اور کچھ ایسے لوگوں کو بھی قرضے دیئے ہیں جو بالکل مستحق نہیں ہیں۔ جب اس ناانصافی کے متعلق تحصیلدار کی توجہ دلائی گئی تو تحصیلدار نے بڑے طمطراق سے کہا کہ میں جو چاہوں کروں مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔ باقی دوسرے کاموں میں بھی تحصیلدار من مانی کارروائیاں کر رہا ہے ہماری بخشی صاحب سے درخواست ہے کہ وہ اس تحصیلدار اور اسکے کامریڈ

بیتا ہفتہ ایک نظر میں

پاکستان کے گورنر جنرل مستعفی

کراچی۔ پاکستان کے گورنر جنرل اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں اور ان کی جگہ میرزا سکندر مرزا کو گورنر جنرل مقرر کیا گیا ہے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ پاکستان میں حالات عنقریب ہی خراب ہو جانے سے وہاں پر فوجی ڈکٹیٹر شپ قائم ہو جائے گی۔

ناجائز شراب اور عصمت فروشی کا انسداد

جموں۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل صوبہ جموں نے جموں کے شہریوں کی ایک میٹنگ بلا کر درخواست کی کہ وہ ناجائز شراب، غنڈہ گردی اور عصمت فروشی کے انسداد میں تعاون کریں۔ حاضرین میں سے کچھ نے شکایت کی کہ حکمران پارٹی کے بعض لوگ پولیس کے کام میں مداخلت کرتے ہیں جس سے پولیس کے افسران میں شکست خوردگی کی ذہنیت پھیل رہی ہے۔ ڈپٹی انسپکٹر صاحب نے بتایا کہ گورنمنٹ اس حق میں نہیں کہ سیاسی ورکر سرکاری کاموں میں مداخلت کریں۔

گوا کے لیڈر کی اپیل

نئی دہلی۔ گوا کے مشہور لیڈر مسٹر پیٹر الوارث نے کہا ہے کہ گوا میں ستیہ آگرہ سے فاسسٹ پرتگیزوں کے رویہ کو نہیں بدلا جا سکتا۔ انہوں نے ستیہ گرہیوں پر جو اتیاچار کئے ہیں۔ انکی موجودگی میں پولیس ایکشن ضروری ہے۔

پاکستانیوں کا حملہ جوابی فائرنگ

جموں ۱۹ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ ہورخہ ۱۷ ستمبر کی رات کو پاکستانیوں نے موضع پائیں تحصیل ... حملہ کیا اور حملہ کر کے ملکھی برہمن اور پورا حجام کے چار مویشی ہانک کر لے گئے۔ دوسرے دن پھر پاکستانیوں نے حملہ کیا لیکن دیہاتیوں نے فائرنگ کا جواب فائرنگ سے دیا۔ جس پر پاکستانی بھاگ گئے۔

سیوا رام جی پاڈر کے دورہ پر

کشتواڑ ۱۷ ستمبر۔ پرجا پریشد تحصیل کشتواڑ کے پردھان شری سیوا رام جی آج کل علاقہ پاڈر کا دورہ کر رہے ہیں۔ وہ اپنا دورہ ختم کرنے کے بعد علاقہ ہذا کے حالات کی رپورٹ سنٹر کو پیش کرینگے۔ (س)

جے سودیش میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

گاندھی بھون میں ناچ

جموں ۱۷ ستمبر۔ ستیہ اور اہنسا کے اوتار مہاتما گاندھی کے نام پر "دوکانداری" تو خوب چل رہی تھی۔ لیکن اب رنگ و سرود کی محفلیں بھی سورگیہ گاندھی جی کی چھتر چھایا میں ہونے لگی ہیں۔ چنانچہ جموں گاندھی بھون میں گاندھی جی کے چند پیاروں نے مل کر لڑکیوں کا ناچ کرایا جس سے لطف اندوز ہونے میں گاندھی جی کے نام نہاد پجاری پیش پیش تھے۔ جموں کی جنتا میں گاندھی بھون جیسے پوتر استھان کو اس طرح بھرشٹ کرنے پر طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ (ایک شہری)

ٹھوت سنگھ سبھا کا دیوان

ٹھوت ۱۸ ستمبر۔ سنگھ سبھا ٹھوت کا ہفتہ واری دیوان ہوا۔ جس میں سردار نچھتر سنگھ اور سردار لبھنت سنگھ صاحبان نے تقریریں کیں۔ اور ریفیوجیوں کی ری ہیبلیٹیشن کے سلسلہ میں اسد اللہ میر ڈپٹی منسٹر کی طرف سے جو ٹانگیں اڑائی جا رہی ہیں ان کی شدید مذمت کی گئی۔ (ا ن)

مارشل بلگانن اور دوسرے لیڈروں کی آمد

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ پردھان منتری نہرو نے لوک سبھا میں اعلان کیا کہ آئیندہ سردیوں میں مندرجہ ذیل غیر ملکی لیڈر دہلی آئیں گے۔ روس کے پردھان منتری مارشل بلگانن (اور میرے خیال میں انکے کئی سرکردہ ساتھی بھی ہونگے) شاہ ایتھوپیا، سعودی عرب کے حکمران، شاہ ایران، انڈونیشیا کے پریذیڈنٹ، کنیڈا اور آسٹریلیا کے وزرائے خارجہ اور مغربی جرمنی کے وائس چانسلر۔ لوک سبھا میں خارجہ معاملات پر بحث شروع کرتے ہوئے پردھان منتری نے بتایا کہ ہم ان تمام سرکردہ لیڈروں کا سواگت کرینگے بہ نظر اس امر کے کہ یہ مختلف نظریات کی نمائیندگی کرتے ہیں۔ ہم یہ دکھا دینگے کہ ہندوستان ہر کسی کو اپنا دوست سمجھتا ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ لاؤس کے کراؤن پرنس اور پردھان منتری بھی دہلی آئینگے۔

آزادیِ تحریر و تقریر ہمارا پیدائشی حق ہے۔

ودیارتھی پریشد کی طرف سے گوا دوس منایا گیا

تمام سکولوں اور کالجوں میں ہڑتال۔ ایک بھاری جلوس نکالا گیا۔

جموں ۱۷ ستمبر۔ آج یہاں ودیارتھی پریشد (S.N.A) کی طرف سے گوا دوس بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ تمام سکول و کالج بند رہے۔ اور طلباء نے ایک بھاری جلوس نکالا جلوس کی راہنمائی شری پشپال بھسین ایم۔ اے سٹوڈنٹ پردھان جموں و کشمیر ودیارتھی پریشد کر رہے تھے۔ جلوس مختلف بازاروں کا چکر لگانے کے بعد رگھوناتھ چوک میں ختم ہوا۔ جہاں حاضرین کو ایڈریس کرتے ہوئے شری پشپال بھسین نے کہا۔ گوا بھارت کا ایک انگ ہے۔ اور گوا پر پرتگیزیوں کا قبضہ ایک زہریلے پھوڑے کی مانند ہے۔ شری بھسین نے کہا کہ پرتگیزی امن اور شانتی کی بھاشا کو نہیں سمجھتے بھارت سرکار کو چاہیئے کہ وہ اس بھاشا میں بات کرے۔ جس کو پرتگیزی سرکار سمجھ سکے۔ شری پریم ساگر جی ایم۔ اے سٹوڈنٹ نے بھاشن دیتے ہوئے گوا ... اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ آج گوا میں بھارتیوں پر اتیاچار ہو رہے ہیں۔ بھارت کے ناگرکوں کا اپمان کیا جا رہا ہے۔ لیکن ہمارا سوتنتر بھارت کی سرکار خاموش ہے۔ اس کے علاوہ شری وشو بندھو جی شرما نے اپنی مختصر سی تقریر میں گوا کی سمسیا پر روشنی ڈالی اور جلسہ میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں بھارت سرکار سے مانگ کی گئی کہ وہ گوا کو آزاد کروانے کے لئے ہر ممکن کاروائی کرے۔ حتیٰ کہ پولیس ایکشن سے بھی گریز نہ کیا جائے۔

صوبہ جموں کے دوسرے حصوں سے بھی اس امر کی اطلاعات ملی ہیں کہ وہاں پر بھی طلباء نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ اس دوس کو منایا۔ (ا ن)

ڈوگرہ یوتھ لیگ کا جلسہ

جموں۔ پچھلے دنوں پرانی منڈی میں شری دیو ہی چند کی صدارت میں ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں شری سرجیت کمار، شری امرت بال، شری منی لال اختر، شری وید پرکاش شاستری نواسی اور چوہدری رام سروپ گپتا نے تقاریر کیں۔ رام سروپ گپتا نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کہتے ہیں۔ کہ ریاست کا ہندوستان سے الحاق ہو چکا ہے۔ اور ریاست ہندوستان کا ایک انگ ہے لیکن ہندوستان میں سینما کی ٹکٹ ساڑھے پانچ آنے ہے۔ لیکن یہاں جموں میں سینما کی ٹکٹ نو آنے ہے۔ سینما والے لوگوں کو لوٹ رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ پوچھتی تک نہیں۔ جلسہ میں کمیونسٹوں نے گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی۔ اور نیبو اور پتھر پھینکے۔ لیکن جلسہ کامیاب رہا۔

جلسہ میں ڈوگرہ یوتھ لیگ کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ اگر ریاست میں پاکستان نے ستیہ گرہ یا کوئی دوسری شرارت کی تو اس کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

دھرم کے بنا راج نیتی مرتیو جال ہے۔
(مہاتما گاندھی)

جواریئے پکڑے گئے

جموں۔ جے سودیش کے پچھلے شمارہ میں اس امر کی شکایت شائع ہوئی تھی کہ پریڈ گراؤنڈ میونسپل پارک میں جواریئے سر عام جوا کھیلتے ہیں۔ چنانچہ سٹی انسپکٹر شری اوتار کرشن مینگی نے پولیس کو لیکر پریڈ گراؤنڈ میں چھاپہ مارا اور دوران جواریوں کو جوا کھیلتے ہوئے نہایت ہوشیاری سے گرفتار کر لیا۔ سنا ہے کہ تین جواریئے بھاگ گئے اور چھ کو گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن چھاپہ جس ہوشیاری سے مارا گیا۔ اس کے لئے سٹی انسپکٹر صاحب یقیناً داد کے مستحق ہیں۔ (امرت بال)

کٹھوعہ کے کامریڈوں میں ٹھن گئی

کٹھوعہ میں نیشنل کانفرنس کے پرانے کامریڈ کرم چند اور کامریڈ منگت رام میں آجکل خوب ٹھن گئی ہے۔ دونوں اپنا اپنا چودھراہٹ جمانے کیلئے ایکدوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور کھلے بندوں ایک دوسرے پر الزام لگائے جا رہے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ کامریڈ منگت رام کی مدد کامریڈ سیٹھی کر رہے ہیں۔ اور کامریڈ کرم چند کی مدد اینٹی کمیونسٹ کانفرنس کر رہے ہیں۔ لیکن عوام دونوں کامریڈوں کو اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ دونوں نے جنتا کی خوب سیوا کی ہے۔ (ا ن)

خاص مضمون

ہیضہ

از شری وشنو دت جی ویدیا شاستری ۔ جموں

صحت کے لحاظ سے موسم برسات سب سے گندہ موسم ہے۔ اس موسم میں مختلف قسم کی اور خطرناک امراض پرورش پاتی ہیں۔

ہیضہ بھی برسات میں پھیلنے والی ایک بیماری ہے۔ ویسے تو یہ ہر موسم میں ہو سکتا ہے۔ لیکن برسات میں ہیضہ ہونے کی سب سے زیادہ سمبھاونا ہوتی ہے یہ لاگو بیماری ہے اور جھٹ سے ایک بیمار سے دوسرے صحت یاب آدمی تک پھیلتی ہے۔ یہاں تک کہ کئی بار مہاماری کا روپ دھارن کر لیتی ہے۔

ہیضہ عموماً ان لوگوں کو ہوتا ہے جو ادھک بد پرہیز ہوں۔ اور ہر وقت جانوروں کی طرح کھانے پینے کے عادی ہوں۔ اس بیماری کی وجہ ایک خاص قسم کے جراثیم ہیں۔ جو کہ بیمار کے الٹی اور دستوں سے نکلنے والے مواد میں پائے جاتے ہیں۔ یہاں سے یہ جراثیم مندرجہ ذیل ذرائع سے کھانے پینے کی چیزوں تک پہنچ کر بیماری پھیلانے کا کارن بنتے ہیں

۱۔ بیمار کے الٹی اور دستوں کا مواد ہاتھوں کو لگ جانے پر بھی نہ ہاتھوں کو صاف کئے جو چیز کر لیا جائے عموماً تیماردار کو بیماری ایسے ہی ہوتی ہے۔

۲۔ مکھی۔ مچھر یا کیڑیاں اپنے پیر یا پروں سے ہیضہ کے جراثیم لے کر کھانے والی چیزوں پر بیٹھتی ہیں۔ اور انہیں ملین کر بیماری پھیلاتی ہیں۔

۳۔ بیمار کے کپڑے ایسی جگہ پر دھوئے جائیں۔ جہاں کا پانی پینے والے پانی سے مل جائے۔ جیسے کنوئیں پر۔ ندی نالہ یا نہر یا تالاب کا کنارہ۔

۴۔ ساگ سبزی وغیرہ گندے پانی سے دھونے سے خراب ہو جاتی ہے اور ان کو کھانے والا بیمار ہو جاتا ہے۔

۵۔ گندی نالیوں دوارہ بیمار کا مل نلکوں یا نہروں میں چلا جاتا ہے اور پینے والے پانی کو خراب کر دیتا ہے۔ اور بیماری پھیلاتا ہے۔ تیرتھ استھانوں پر عموماً ایسے ہی ہیضہ پھیلتا ہے۔

۶۔ بیمار خود یا تیماردار ہاتھوں کو بھلی بھانتی صاف کئے بغیر کھانے پینے والی چیزوں کو چھو کر گندہ کر دیتے ہیں۔ اور ان چیزوں کو کھانے والا ہیضے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ گولے۔ دودھ۔ اور ہری سبزی بیچنے والے اسی طرح بیماری پھیلاتے ہیں۔

ان وجوہات سے یا ان کے علاوہ کسی وجہ سے ہیضہ کے جراثیم پیٹ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی آنتوں میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور وہیں پلتے ہیں۔ وہاں سے ان جراثیموں کا زہر خون میں جا کر بیماری پیدا کرتا ہے۔ اس بیماری کی تین اوستھائیں ہیں۔

پہلی اوستھا:۔ بیمار کو اچانک دست آنے لگتے ہیں۔ دست شروع ہوتے وقت پیٹ میں درد بھی ہوتا ہے۔ دست پہلے پیلے رنگ کے آتے ہیں اور پھر نیلے اور پتلے ہوتے جاتے ہیں۔ اور جلدی جلدی آنے لگتے ہیں۔ دستوں کا رنگ اب بالکل سفید چاولوں کے پانی کے سمان ہو جاتا ہے۔ بیمار انتہائی کمزور ہو جاتا ہے۔ الٹی بھی ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہے اور دستوں کی طرح یہ بھی بڑھتی جاتی ہے۔ پہلے معدہ میں پڑی ہوئی چیزیں نکلتی ہیں اور آخر میں دستوں کی طرح الٹی بھی سفید ہی رنگ کی آنے لگتی ہے۔ ٹانگوں کی پنڈلیوں میں اینٹھن ہونے لگتی ہے۔ پیاس بہت ادھک لگتی ہے۔ جلد کی حرارت کم ہو جاتی ہے۔

دوسری اوستھا:۔ بیمار انتہائی کمزور اور بالکل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ چہرہ پچکا ہوا۔ آنکھیں اندر دھنسی ہوئی اور گالوں میں گڑھے نمودار ہو جاتے ہیں۔ جلد ٹھنڈی خشک نیلے رنگ کی ہو جاتی ہے۔ اس پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ پیشاب پہلے گاڑھا کم اور پیچھے آنا ہی بند ہو جاتا ہے۔ نبض کمزور اور تیز ہوتی ہے۔ اور آخر میں محسوس بھی نہیں ہوتی۔ خون گاڑھا ہو جاتا ہے خون کا دباؤ کم ہو کر ۱۲۰ کی جگہ ۸۰ رہ جاتا ہے سانس چھوٹے اور کمزور ہو جاتے ہیں آخر میں بیمار کمزور ہو کر مر جاتا ہے۔

تیسری اوستھا:۔ اگر بیماری کا حملہ ہلکا ہو تو کچھ گھنٹوں یا دنوں کے بعد بیمار اچھا ہونے لگتا ہے۔ الٹی اور دست کم ہونے لگتے ہیں۔ بیمار کی رونگی بدلنے لگتی ہے اور پیشاب بھی آنے لگتا ہے۔ نبض واپس لوٹنے لگتی ہے۔ بخار ہو جاتا ہے اور بیمار کے ہوش ٹھکانے آ جاتے ہیں۔

ایک خاص قسم کا ہیضہ اور ہوتا ہے جس میں الٹی اور دست وغیرہ کچھ نہیں ہوتے۔ البتہ جھٹ پٹ بیمار کا جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور بیہوشی کی حالت میں چلا جاتا ہے۔ بیماری کی تشخیص ہونے سے پہلے پہلے بیمار سورگ سدھار جاتا ہے۔

علاج

:۔ ہیضہ کے دنوں میں کھانے پینے پر خاص دھیان دیں۔ بازار کی کوئی چیز نہ کھائیں جو کچھ بھی ہو اُبال کر کھائیں۔ بنا ابالے کھانے والے سبز پھل جہاں تک ہو سکے نہیں کھانے چاہئیں۔ اور اگر کھانے ہی پڑیں تو لال دوائی کے گھول میں دھو کر کھانے چاہئیں۔ بیمار کے الٹی اور دستوں سے نکلنے والے مواد کو زمین میں دفن کر دینا چاہئیے۔ بیماری سے نجات ملنے کے بعد اس جگہ کو جہاں بیمار رہا ہو اچھی طرح صاف کر دینا چاہئیے۔ بیمار کے گندے کپڑوں کو جلا دینا چاہئیے۔

بیمار کو گرم کمرے میں رکھیں۔ گرم کمبلوں اور گرم پانی کی بوتلوں سے بیمار کو گرم رکھیں۔ کھانے کو کچھ نہ دیں۔ زیادہ سے زیادہ برف چوسنے کو دے سکتے ہیں۔ پیٹ کی درد کو کم کرنے کے لئے پیٹ پر السی کا لیپ کریں۔ اس سے دست اور الٹی بند ہونے میں بھی مدد ملتی ہے۔ ہیضہ کے بیمار کے جسم میں پانی کی کمی نہ ہونے پائے۔ اس لئے اجوائن۔ لونگ۔ پودینہ۔ دار چینی اور الائچی سبز ہر ایک کو چھ چھ ماشہ کی مقدار میں لیکر ۱½ سیر بھر پانی میں اُبال لیں سیر بھر پانی رہنے پر اتار کر چھان لیں۔ یہ پانی تھوڑی تھوڑی مقدار میں بار بار دیتے رہیں۔ اس سے ہیضہ بھی رفع ہو جاتا ہے اور پیاس بھی بجھتی ہے۔ دوائی کے طور پر مندرجہ ذیل نسخہ جات میں سے کوئی بھی بیمار کی حالت کے مطابق استعمال کروا سکتے ہیں۔

۱۔ ست اجوائن ۱ تولہ۔ ست پودینہ ۱ تولہ مشک کافور ۲ تولہ۔ ست لوبان ½ تولہ لیں۔ سب سے پہلے پہلی تین چیزوں کو ایک بوتل میں ڈال کر اکٹھا کریں۔ بوتل کو کارک بند کر دھوپ میں رکھیں۔ دوائی گھل کر پانی کی شکل اختیار کر لیگی۔ اب اس میں ست لوبان بھی ملا دیں۔ گھلنے پر دوائی تیار ہے۔ مقدار خوراک: ۵ سے ۱۰ بوند ہمراہ پانی گرم ہر آدھے گھنٹے بعد بیمار کو دیتے جائیں۔ جب تک کہ الٹی اور دست بند نہیں ہو جاتے۔

۲۔ لہسن کوٹ کر اس کا رس نکال لیں اور بوتل میں بھر لیں۔ اگر یہ رس ۱ چھٹانک ہو تو اس میں دو تولہ بھر مشک کافور ملا لیں۔ لہسن کے رس میں کافور ویسے حل نہیں ہوتا اس لئے اسے تھوڑی سی برانڈی میں گھول کر پھر بوتل میں ڈالیں دوائی تیار ہے۔ بوقت ضرورت ۱۰ بوند کی مقدار میں بیمار کو ہر آدھ گھنٹے کے بعد دیتے جائیں۔ جب تک کہ الٹی اور دست بند نہیں ہوتے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی ہیضہ کا بیمار دیکھنے کے لئے جانا ہو تو پہلے یہ دوائی ۱۰ بوند کی مقدار میں کھا کر جائیں۔ ہیضہ کی لاگ نہیں ہوگی۔

۳۔ آک کے پھول ۵ تولہ۔ لونگ۔ جائفل جاوتری۔ مرچ سیاہ۔ ہر ایک ایک تولہ۔ اجوائن ۱½ تولہ۔ اور کالا نمک ۲ تولہ سبھی کو ملا کر ادرک کے رس کی اور لیموں کے رس کی تین تین بھاونا دیکر گولیاں بنا لیں۔ ایک گولی مٹر کے دانہ کے برابر ہونی چاہئیے۔ یہ بھی ہیضہ کے لئے لاجواب دوائی ہے۔

۴۔ مشک کافور لہسن کی گری۔ ہینگ تینوں کو برابر وزن لیکر پیاز کے رس میں تین گھنٹہ کھرل کر کے ایک ایک رتی کی گولیاں بنا لیں۔ ایک گولی ہر آدھا گھنٹہ بعد پیاز کے رس کے ساتھ دیتے رہیں۔ یہ ہیضہ کے لئے تیر بہدف ہے۔

۵۔ صرف پیاز کا رس ہی بار بار پلانے سے ہیضہ ٹھیک ہو جاتا ہے

مندرجہ بالا نسخہ جات سادہ ہیں اور ہر کوئی اپنے گھر بنا کر رکھ سکتا ہے۔ ہر نسخہ بے ضرر اور بے مثال ہے۔ تجربہ اس بات کی شہادت ہے۔ بنائیے اور فائدہ اٹھائیے۔ ان نسخہ جات کے ہوتے ہیضہ کی حالت میں اگر کوئی ڈاکٹر یا حکیم نزدیک نہ مل سکے تو گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

(بقیہ جرنیل زور آور سنگھ) ہماری فوجی نقل و حرکت کے سادھن ہیں۔ وائرلیس کے ذریعے چشم زدن میں ملک کے ایک حصہ کی خبر دوسرے حصہ تک پہنچائی جا سکتی ہے۔ مگر جن دنوں زور آور سنگھ نے لداخ۔ گلگت۔ بلوچستان۔ چترال اور تبت پر بھارتیہ جھنڈا لہرایا۔ ان دنوں یہ ہر قسم وجود میں نہ آئی تھیں۔ نہ ریل گاڑی۔ ہوائی جہاز ٹینک اور وائرلیس ابھی انسانی ذہن میں آئے تھے۔ ان دنوں تک باقاعدہ افواج بھی موجود نہیں تھیں گاؤں گاؤں میں ڈھول بجتا تھا اور ڈوگروں کی سرزمین کے نوجوان یہ سمجھ لیتے تھے کہ ملک کو انکی ضرورت ہے۔ ماتر بھومی انہیں کسی نئی مہم کیلئے پکار رہی ہے۔ چنانچہ گھر گھر میں ایک نئی تیاری شروع ہو جاتی۔ بوڑھے زنگ خوردہ تلواروں کو انگنوں میں پڑے ہوئے پتھروں پر گھسانے لگتے۔ دلہنیں اپنے شوہروں کیلئے نئے کپڑے سینے میں مصروف ہو جاتیں۔ لوہاروں کی بھٹیاں ہر وقت گرم رہنے لگتیں اور ان میں نئے بھالے لوہا کوٹ کوٹ کر تیار ہونے لگتے۔ یہ تھا وہ ماحول جس میں زور آور سنگھ جموں کی پہاڑیوں سے آندھی کی طرح اٹھا اور بڑھتے بڑھتے ہندوستان کی ساری شمالی سرحد پر چھا گیا۔ سردار پانیکر لکھتا ہے کہ وہ مہاراجہ گلاب سنگھ سے کوئی تنخواہ نہیں لیتا تھا۔ مہاراجہ گلاب سنگھ سے کہیں زیادہ

راشٹر بھاشا ہندی — اور — کشمیر سرکار

از چمن لعل گپتا - جموں

اگر ہم چاہتے ہیں کہ بھارت راشٹر کے انگ بنے رہیں اور راشٹر کی ایکتا کو قائم رکھ سکیں - تو ہمیں ریاست کی نیشنل کانفرنسی سرکار کی راشٹر بھاشا ہندی کے متعلق دُشٹ اور دیش گھاتک نیتی کے خلاف کھڑے ہونا ہوگا - تبھی ہندی بھاشا کو راشٹر بھاشا منوانے کے لئے ایک بڑا اندولن کرنا ہوگا لیکن اگر ایسا نہ ہوا - تو آنے والی سنتانوں کے لئے بھارت ورش ایک پردیش ہوگا۔

سنہ ۱۹۴۰ء میں مہاراجہ کی سرکار نے یہ فیصلہ کیا کہ ریاست کی سرکاری بھاشا آسان اردو ہوگی - جو فارسی اور دیوناگری میں پڑھائی جایا کرے - تو اس وقت آج کی برسر اقتدار پارٹی نیشنل کانفرنس نے اِدھر اُدھر کی باتیں بنا کر اس فیصلہ کی مخالفت کی - مگر اپنی کسی واضح پالیسی کو سامنے نہ لایا - سنہ ۱۹۴۷ء میں ہندوستان نے غلامی کی زنجیروں کو توڑا - انگریز نے اپنے عہد حکومت میں ہندوستان کی تہذیب و تمدن کو تباہ کر کے اپنے پاؤں کو مضبوط کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ کوششیں کیں - اور انہوں نے ہندوستان میں انگریزی کو ہی راشٹر بھاشا بنایا - مگر کسی آزاد قوم کو قومیت کا درجہ حاصل کرنے کے لئے تین باتوں کا ہونا لازمی ہے - اول اس کی اپنی ایک راشٹر بھاشا ہو - اس کا ایک راشٹریہ دھوج ہو - اور اس کا اپنا تہذیب و تمدن ہو - چنانچہ سوتنترتا پراپت کرنے کے بعد بھارت سرکار نے انگریزی کی بجائے ہندی کو ہند کی راشٹر بھاشا اور دیوناگری کو راشٹریہ لپی بنانے کا فیصلہ کیا اس سے سارے دیش میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی - لیکن ہماری ریاست میں برسر اقتدار نام نہاد نیشنل کانفرنسیوں نے ایمرجنسی کا واسطہ دیکر اس سلسلہ میں کوئی قدم نہ اٹھایا لیکن پھر بھی ریاستی عوام خاموش تھے - اور ان کا خیال تھا - کہ شیخ صاحب سنہ ۱۹۳۱ء اور سنہ ۱۹۴۷ء کے شیخ صاحب نہیں ہونگے - لیکن حقیقت کو سامنے آنے میں زیادہ دیر نہ لگی - شیخ عبداللہ کی نیشنل کانفرنسی سرکار نے اپنی ہندی گھاتک پالیسی پر عمل شروع کیا - چاروں طرف سے ریاست ہندی کو ختم کرنے کے لئے ایک سازش شروع ہوئی - اُردو جو کہ دیش کے کسی بھی کونے کی بھاشا نہ ہو کر صرف پاکستان کی ہی راشٹر بھاشا ہے کو یہاں ریاست میں راجیہ بھاشا کا درجہ دے دیا - ہندی کی کتابیں جو بچّوں کو پڑھانے کے لئے مارکیٹ میں آئیں - اُن میں بھگوان رام کی جگہ "نواب رام" اور سیتا ماتا کی جگہ "بیگم سیتا" لکھا گیا تھا - اور دوسرے اِن اُردو نما ہندی کی کتابوں کی قیمتیں اُردو کی کتابوں کی قیمتوں کے مقابلہ میں دوگنی دوگنی رکھ دی گئیں - اور ہندی میں ہونے والی پریکشاؤں کو بند کرنے کے بہت سے جتن کئے جانے لگے - غرضیکہ ہندی کو ہر ممکن طریقہ سے ریاست کے سکولوں اور کالجوں سے بھگانے کا جتن کیا جانے لگا - اس طرح سے ریاستی جنتا کو تمدنی اور آئینی طور پر ہندوستان سے دور کر کے پاکستان کے نزدیک لے جانے کی ایک سازش شروع ہوئی - اِس طور بھارتیہ تہذیب و تمدن اور ایکتا کو مٹتا دیکھ ممکن تھا کہ ریاست باسی بہت کچھ کر بیٹھتے - لیکن ایسی خاموشی کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہندی کو ختم کرنے کا یہ چکر اور بھی تیزی سے چلا - کشمیر یونیورسٹی نے ہر ایک طالب کے لئے میٹرک میں لازمی طور پر اُردو کا پڑھنا اور پاس ہونا قرار دے دیا - ہندی کے امتحان دینے والے ودیارتھیوں کو بہت بُری طرح فیل کر کے ایسے نتیجے نکالے کہ جنتا چیخ اُٹھی - اور اسی اثناء میں شیخ عبداللہ بھی اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہو گئے - جنتا کی قربانیوں اور بلیدانوں سے دیش کی قسمت سے کھیلنے والے شیخ کو پرائم منسٹر سے ہٹا کر جیل میں پہنچایا - ہندی پریمیوں نے سکھ کا سانس لیا - اور بخشی صاحب پرائم منسٹر اور صادق صاحب ایجوکیشنل منسٹر بن گئے - لوگوں نے بدلی ہوئی سرکار سے بہت کچھ امیدیں باندھی اور خاص طور پر ہندی پریمیوں کی آشائیں تھیں کہ وہ تو ہندی کے متعلق سابقہ سرکار کی پالیسی پر نظر ثانی کریں گے۔

لیکن آج بڑے دُکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ صادق صاحب منسٹر بنتے ہی ہندی کے پرتی اپنے کرتویہ کو بھول گئے - اُنہوں نے شیخ عبداللہ کی تعلیمی پالیسی میں کچھ ردّ و بدل تو ضرور کیا - مگر ہندی کے متعلق سابقہ عبداللہ سرکار کی پالیسی برابر جاری ہے - پرائمری تعلیم کے بعد آسان اُردو ایک نیا لفظ نکال ذریعہ تعلیم بنانے کا اعلان کیا گیا ہے - کالجوں میں ہندی کو بالکل کوئی ستھان نہیں دیا گیا - اور شیخ صاحب کی حکومت کی طرف سے جاری کئے گئے آرڈر اور فیصلے اسی پرکار چل رہے ہیں - نتیجہ کے طور پر آج ریاستی نوجوان اپنے آپ کو ایک عجیب سی حالت میں پا رہا ہے - کیونکہ وہ ایک ہندوستانی ہوتے ہوئے ہندوستان کی راشٹر بھاشا سیکھنا چاہتا ہے اُس کی ترقی و تنزلی بھارت کے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے - ہندوستان میں راشٹر بھاشا ہندی ہونے کی وجہ سے ریاست میں شروع سے لیکر آخیر تک اُردو میں وِدیا پراپت کرنے کے بعد اُس کے بعد شِکشا اندھیرا ہوتا جا رہا ہے اور ریاستی وِدیارتھی دن بدن اپنی ماتری بھومی اور پونیہ بھومی ہندوستان سے دور ہوتا چلا جا رہا ہے۔

آج ریاست ہندوستان کا ایک اٹوٹ انگ بن چکی ہے - جیسے بخشی صاحب اور صادق صاحب مانتے ہیں ریاست ہندوستان کا ایک انگ ہونے کی وجہ سے ضرورت ہے اِس بات کی کہ کشمیر کے لوگوں کو ذہن نشین کرایا جائے - کہ وہ ہندوستانی ہیں - اور اُنہیں ایک سچے ہندوستانی کی طرح ہندوستان کی سبھیتا سنسکرتی اور بھارت ماتا سے پریم کرنا چاہیئے - اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے - کہ ریاست میں بھی دوسری ریاستوں کی طرح ہندی کو راشٹر بھاشا تتھا دیوناگری کو راشٹریہ لپی قرار دیا جائے۔

اصل میں آج اگر ریاست میں ہندی کو راشٹر بھاشا اور راجیہ بھاشا بنائے جانے کے لئے آگرہ نہ ہوا - تو آنے والی سنتانوں کے لئے بھارت ورش ایک پردیش ہوگا - یہاں کے رسم و رواج - سبھیتا - سنسکرتی رامائن اور مہابھارت کی کتھائیں - رشیوں اور شنکر کے وچار - بھیشم اور بھیم کے آدرش - ارجن اور کرن کی بہادری کے کارنامے - سیتا اور ساوتری کا پتی برت تتھا سانسکرتک جیون کو بنانے والی دوسری سبھی باتیں اُن کے لئے بدیشی ہوں گی اور اِس طرح راشٹر کی ایکتا سماپت ہو گی - ہم آہستہ آہستہ اُس بھارت ماں سے دور ہوتے جائیں گے - بھارت کی پراچین سبھیتا سے رشتہ ٹوٹ جائیگا - راشٹریہ بھاؤناؤں اور ادھیاتمک جیون کا ناش ہو جائیگا اور اس دیش کے اندر یگوں سے چلے آ رہے کُل دھرم - لوک دھرم - یگ دھرم کے وچاروں سے کٹ جانے سے جیون کی مول بھوت سنسکرتی نشٹ بھرشٹ ہو جائے گی۔

اِس لئے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم آنے والے کشٹوں سے بچے رہیں - اگر ہماری اِچھا ہے - کہ ہم بھارت راشٹر کے انگ بنے رہیں اپنی سنسکرتی اور بزرگوں پر ابھیمان کر سکیں - اور جیون کو بہتر بنائیں تو ہمیں ریاست کی نیشنل کانفرنسی سرکار کی اِس ہندی گھاتک نیتی کے خلاف کھڑے ہونا ہوگا - شاسن کرتاؤں کے دُشٹ اور دیش گھاتک وچاروں کے خلاف آواز پیدا کرنی ہوگی - اور ہندی بھاشا کو ہی راشٹر بھاشا اور راجیہ بھاشا بنانے کے لئے ایک بڑا اندولن کرنا ہوگا۔

میرے یہ وچار کہ بھاشا کے نشٹ ہو جانے سے راشٹر نشٹ ہو جاتا ہے شاید ہی کسی کو ٹھیک نہ لگیں - لیکن یہ ایک اِتہاسک ستیہ ہے۔

ریاسی میں ملیریا کے خلاف مہم

ریاسی ۸ ستمبر - ملیریا کا موسم شروع ہونے کے ساتھ ہی ٹاؤن ایریا کمیٹی ریاسی نے اپنی اینٹی ملیریا سرگرمیاں تیز کر دی ہیں کمیٹی کے سٹاف کے ممبران ہر گھر جا کر ڈی - ڈی - ٹی SPRAY کرتے ہیں اور گلیوں نالیوں میں چونا و فنائیل کا استعمال کیا جاتا ہے اسی طرح ہیلتھ آفیسر شری دینا ناتھ بیدھو کی زیر نگرانی ہسپتال ریاسی کے کمپونڈر وارڈ ممبران کے ہمراہ گھر گھر پھر کر لوگوں کو کونین کھلاتے ہیں - اور دوسری اینٹی ملیریا حفاظتی تدابیر پر لوگوں کو عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں - میڈیکل آفیسر صاحب سرکاری ہسپتال سے غریب لوگوں کو کونین استعمال کرنے کے بعد دودھ بھی دیتے ہیں -

(نامہ نگار)

راشٹر پتی جی کی ریاست میں آمد

پرجا پریشد کی طرف سے شاندار سواگت کی تیاریاں

جموں ۱۹ ستمبر - معلوم ہوا ہے - راشٹر پتی ڈاکٹر راجندر پرشاد جی مورخہ ۲۷ ستمبر کو صبح سات بجے پٹھانکوٹ پہنچیں گے - اور مادھوپور میں کھانا وغیرہ کھانے کے بعد ساڑھے تین بجے بعد دوپہر مادھوپور سے چل کر ساڑھے پانچ بجے جموں پہنچیں گے - اور رات کو جموں ہی قیام کریں گے - دوسرے دن ملٹری کی تقاریب وغیرہ میں حصّہ لینے کے بعد ساڑھے تین بجے ادھمپور کے لئے روانہ ہو جائیں گے اور ۲۸ ستمبر کی رات کو ادھمپور میں ہی قیام کریں گے - ۲۹ ستمبر کو صبح ۹ بجے سرینگر کے لئے روانہ ہو جائیں گے -

پرجا پریشد کے سنٹرل آفس سے اس امر کا اعلان کیا گیا ہے - کہ راشٹر پتی ڈاکٹر راجندر پرشاد جی کا راستہ میں جگہ جگہ شاندار سواگت کیا جائے گا -

رنبیر پرنٹنگ پریس جموں میں چھپا زیر اہتمام گوپال داس سیٹھ پبلشر پرنٹر بھاشا ... سے دیش بھگتی چھاؤنی سے جاری کیا۔

ٹیلیفون نمبر ۳۲۴

The "JAI SWAESH" JAMMU (KASHMIR)

تار کا پتہ ـ "جے سودیش جموں"

جے سودیش جموں

قیمت فی پرچہ ۲؍

جلد نمبر ۱ — مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۵ء — نمبر ۳

راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد جی کا پُرجوش سواگت

جموں میں راشٹرپتی سے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کی ملاقات

جموں ۲۸ ستمبر ـ مادھوپور سے لے کر جموں تک راستہ میں لکھنپور ـ ہیرانگر ـ سانبہ ـ گگڑہ سلاتھیاں موڑ اور سمخان سقعان پر راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد جی کے سواگت کے لئے پرجاپریشد اور دوسرے لوگوں کی طرف سے سنگیکڑوں گیٹ بنائے گئے تھے۔ اور جگہ بہ جگہ ہزاروں کی تعداد میں مردوں اور عورتوں نے اپنے محبوب راشٹرپتی جی کے درشن کئے اور پُشپ ورشا کی۔

شام کو ساڑھے چھ بجے کے قریب راشٹرپتی جی جموں پہنچے سواری سے کر جس جس راستہ سے راشٹرپتی جی نے گذرنا تھا دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ اور سنیکڑوں شاندار گیٹ بنائے گئے تھے۔ رگھوناتھ بازار اور سٹی چوک میں دھرم سبھا سوسائٹیوں کے علاوہ پرجاپریشد کی طرف سے عظیم الشان گیٹ بنائے گئے تھے۔ سٹی چوک میں پرجاپریشد کی طرف سے بھارت ماتا کا ایک شاندار نقشہ بنایا گیا تھا اور ریاست کے ہند سے الحاق کے لئے اپنے بیرانوں کی آہوتیاں (بقیہ صفحہ ۵ پر)

کوئی بھی سرکار ڈنڈے اور لاٹھی کے زور سے زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی۔

ہندوستان سے آنے والا کروڑوں روپیہ اگر ٹھیک ڈھنگ سے خرچ ہوتا تو ریاستی عوام کی حالت یقیناً سدھری ہوتی۔

سانبہ میں پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کا شاہانہ سواگت

(خاص نمائندہ سے)

جموں ۲۶ ستمبر ـ کل سانبہ میں پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کا شاہانہ سواگت کیا گیا۔ جونہی پنڈت جی کے سانبہ کے اڈہ پر پہنچتے ہی فضا فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ اڈہ پر سانبہ تحصیل کے نمائندوں کی طرف سے اپنے محبوب نیتا کو نوٹوں کے ہار پہنائے گئے۔ پنڈت جی کو ایک بھاری جلوس کی شکل میں سانبہ میں لے جایا گیا۔ پنڈت جی کی آمد پر سارا قصبہ دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ اور درجنوں گیٹ بنائے گئے تھے۔ عورتوں نے مکانوں کی چھتوں سے اور بازاروں میں کھڑے لوگوں نے اپنے پریہ نیتا پر پُشپ ورشا کی اور گہری عقیدت کا اظہار کیا۔ جلسہ گاہ میں ایک شاندار پنڈال بنایا گیا تھا جلسہ میں تحصیل کے کونہ کونہ سے ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوئے۔ جلسہ کی کارروائی شری درگاداس جی کے قومی ترانہ سے شروع ہوئی۔ پُرجوش نعروں اور تالیوں کی گونج میں پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے اعلان کیا کہ بھارت ہماری ماتا ہے ہمیں ماں سے پیار کرنا چاہیئے۔ اگر ہم بھارت کے لئے جئیں گے اور بھارت کے لئے مریں گے۔ آپ نے کہا کہ ہم نے اسی جذبہ کے تحت ریاست کو بھارت کا ایک اٹوٹ انگ بنانے کے لئے ایک مہان اندولن کیا ہے۔ اور بے مثال قربانیاں دی ہیں۔ ہمارے قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج وہ لوگ جو کسی وقت شیخ عبداللہ کے آزاد کشمیر بنانے کے ناپاک منصوبے کی حمایت کرتے تھے۔ وہ بھی ریاست کے ہند سے الحاق کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ آگے چل کر پنڈت جی نے کہا کہ یہ ٹھیک ہے آزادی حاصل کرنا مشکل کام تھا۔ مگر ملی ہوئی اس آزادی کی رکھشا کرنا اور دیش کی ایکتا اور اکھنڈتا کو قائم کرنا اس سے کہیں زیادہ کٹھن کام ہے۔ شیام ڈاکٹر مکرجی نے دیش کی ایکتا کے اس مشن کو لے کر اپنی زندگی کا بلیدان دیا ہے۔ اور ڈاکٹر مکرجی کے اس پوتر مشن کی پورتی کے لئے ہم ہمیشہ تتپر رہیں گے۔ آپ نے کہا کہ آزادی حاصل کرنے کے بعد ملک کے سامنے سب سے بڑا کام جہاں اقتصادی ترقی کی سکیموں کو چلانا اور بے کاری کو ختم کرنا ہے۔ وہاں ملی ہوئی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے یہ اس سے بھی کہیں زیادہ اوشکیات ہے۔ کہ لوگوں کو اخلاقی گراوٹ سے بچایا جائے۔ اور انہیں اپنے دھرم پر چلنے ہوئے دیش کے لئے جینے اور مرنے کا احساس کروایا جائے۔

ریاست کے اندرونی حالات کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے بتایا کہ ہماری ریاست میں ایک وقت ایسا آیا کہ لوگ چیخ اٹھے ہم نے اس وقت یہ سمجھ لیا تھا کہ اب شیخ عبداللہ زیادہ دیر تک پرائم منسٹر نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ یہاں ایک بڑا اندولن ہوا۔ اس کے بعد ہم خیال کرتے تھے کہ اچھے دن آئیں گے۔ ملک خوشحال ہوگا۔ شیخ عبداللہ کی سرکار نے اگر غلط راستہ اختیار کیا تھا تو بخشی سرکار عبداللہ سرکار کی خامیوں اور برائیوں سے سبق سیکھے گی۔ پرائم منسٹر بننے کے بعد میں کئی دفعہ بخشی صاحب سے ملا۔ سارے حالات اُن کے سامنے رکھے اور انہیں سدھارنے کے لئے کہا۔ تو انہوں نے ہمیشہ کہا کہ آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اور ہم ماننے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن آج بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حالات دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں ریاست کے اندرونی حالات آج شیخ عبداللہ کے وقت سے کچھ مختلف نہیں۔ آج اسی طرح برسر اقتدار لوگوں کی طرف سے من مانیوں کا چکر چل رہا ہے۔ لوگ سخت تنگ ہیں اور آج ہم نہ چاہتے ہوئے بھی بخشی غلام محمد کی سرکار کے خلاف آواز بلند کرنے پر مجبور ہیں۔

آگے چل کر پنڈت جی نے کہا کہ نیشنل کانفرنس اندرونی انتشار کا شکار ہے جو تین حصوں میں بٹ چکی ہے۔ کچھ لوگ شیخ عبداللہ کے حمایتی ہیں۔ دوسرا صادق صاحب کا کمیونسٹ گروپ ہے۔ اور تیسرے کچھ لوگ بخشی صاحب کے گروپ کے ساتھ ہیں۔ دوسرے لفظوں بخشی صاحب آج ایک ایسے آتش فشاں پہاڑ پر بیٹھے ہیں جو کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے اس وقت بخشی صاحب کے لئے ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ وہ دوسروں کو لڑانے اور اُن میں انتشار پیدا کرنے کی بجائے ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ وہ کہاں کھڑے ہیں اور کس طرح جموں کا اور دیش کا بھلا ہو سکتا ہے۔ وہ کسی کو نوکری اور کسی کو ٹھیکے کا لالچ دے کر زیادہ دیر تک اس کشتی کو نہیں چلا سکیں گے۔

دوسری پانچ سالہ پلان کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ پہلی پانچ سالہ پلان کے تحت ریاست میں (باقی صفحہ ۵ پر)

بھارتیہ سنسکرتی کے پرتیک راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد جی کی جے ہو

ضلع ڈوڈہ کی خبریں

ٹھاٹھری میں مڈل سکول کھولا جائے

ٹھاٹھری میں علاقہ کے لوگوں کی ایک میٹنگ زیر صدارت شری سادھو رام منعقد ہوئی جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ چونکہ ٹھاٹھری کے نیدرہ نیپیدرہ اور بیس بیس میل کے ایریا میں کوئی مڈل سکول نہیں ہے جس سے علاقہ کے طلبا کو آگے تعلیم جاری رکھنے میں کئی طرح کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لہذا ٹھاٹھری میں مڈل سکول قائم کیا جاوے تا کہ یہ پسماندہ علاقہ بھی ترقی کر سکے۔

اس کے علاوہ فیصلہ کیا گیا کہ پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر پرجا پریشد کو دعوت دی جاوے۔ کہ وہ ضلع ڈوڈہ کا دورہ کر کے دکھی جنتا کی مشکلات اور مصائب کو اپنے کانوں سن سکیں ؛

ایک دردناک داستان

شری دھنی رام موضع عسر ضلع ڈوڈہ نواسی نے اپنی دردبھری داستان بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ رام نہاد نیشنل کانفرنس کا رکن سرپنچ ڈیرہ نے ان کے مکان پر حملہ کر کے گھر میں موجود سب ممبروں کو بری طرح زد و کوب کیا۔ اس حملہ کی رپورٹ تھانہ عسر جو کی میں درج کروانی چاہی لیکن انہوں نے رپورٹ درج کرنے سے بھی انکار کیا۔ نیشنل کانفرنس کے ان چوہدریوں نے پھر اعلانیہ طور پر کہنا شروع کر دیا کہ ہم آپ کو مکان کے اندر ہی جلا دینگے۔ چنانچہ ہم اپنی زندگیوں کو بچانے کے لئے اپنے پیارے وطن کو چھوڑ کر بھدرواہ آنے پر مجبور ہوئے۔ اور بھدرواہ تھانہ میں آکر رپورٹ درج کروائی۔ اور دھرم رام کو ہسپتال میں داخل کروایا لیکن پولیس نے کوئی کارروائی نہ کی۔ اس کے بعد ہم نے سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈوڈہ کو اطلاع دی مگر اس نے بجائے اس کے کہ مجرموں کو پوچھا جاتا الٹا ہمیں ہی ڈرایا دھمکایا۔ اس کے بعد ہم نے بخشی صاحب وزیر اعظم کشمیر کو تاریں دیں۔ اور پھر خود بخشی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ساری داستان بخشی صاحب کو بیان کی جس پر بخشی صاحب نے سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈوڈہ کو آرڈر لکھا کہ وہ ذاتی طور پر دلچسپی لے کر سارے معاملہ کی تحقیقات کرے۔ لیکن سپرنٹنڈنٹ نے بخشی صاحب کے آرڈر کی کوئی پرواہ تک نہ کی۔ ہم کو اپنے گھروں کو چھوڑے ہوئے چار ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے اور بال بچوں سمیت در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں

(بقیہ کالم چار میں)

وِچارنے کی باتیں

از شری جگدیش چندر شاستری جموں

ہمت رکھیئے۔ رعب دکھائیے۔ سماج جھکتا ہے یہ ہندو سماج ہے۔

بھولے شنکر کا انویائی یہ مہان ہندو سماج بھی بھولا ہے سچی اور کڑوی بھاشا میں مور کھ ہے۔ خود وردان دیتا ہے اور جب اپنی دھرم پتنی ہی چھننے لگتی ہے تب گھبراتا ہے۔

اپنے کانوں کی میل سے راکششوں کو پیدا کرتا ہے۔ اور پھر سو جاتا ہے۔ جب اپنی ہستی ہی خطرے میں پڑنے لگتی ہے تب پنک پر کٹ لوٹ کرتا ہے (کیچڑ دھوتا ہے) پانی سر سے گذرنے لگے تب ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ پچھ مار کھانے اور سہنے کا عادی ہو چکا ہے۔

اس کا استری سماج برٹا دھارک ہے اس کو دھرم کے نام پر ناچ نچاؤ۔ گھر لو بے تکرار کرنے کو کہو۔ یانترا کے نام پر سیر کراؤ۔ بندیہ کے نام پر بھوجن اڑاؤ عیش کرو۔ دھن لوٹو۔ اور اپنی طرف سے اپدیش دان کرو۔ کنیا کتنی پر دان کرو۔ اچھائیں پورن ہونے کے وردان بر ساؤ۔ گیت مفت دو۔ اور اگر اپنے چیتر و یوہار میں کچھ ترٹی رہ جائے تو کسی مندر میں اپواس بھوک ہڑتال کر دیجئے۔ بھگوان شنکر بجرنگ بلی۔ دیوی بھگوتی کا آواہن کر لیجئے ہندو سماج آپکے چرنوں میں جھکے گا۔

آپ ہندو دھرم کے مشتری بن جائیے دھرم ادھارک بن جائیے۔ دلتوں سیوک بن جائیے۔ چیتر (کیریکٹر) کو اٹھانے کا اپدیش دیجئے۔ سب کو ایک آنکھ سے دیکھنے اور سوارتھ سے اوپر اٹھنے کے ویاکھیان دیجئے "آتم وت سر وبھوتیشو" (سب پرانیوں میں اپنے جیسا) ویوہار کرنے کا پاٹھ پڑھائیے۔ لوگوں کے گھروں کو اپنا گھر سمجھ کر پداریں کر کے پوتر کیجئے۔ راشٹر سیوا اور آتمیتا کے نام پر پاؤں پسار دیجئے گھر کی استریوں میں وشواس آپنے کیجئے

اور اگر کہیں کبھی جال میں پھنس جائیے تو قدرتی اصول۔ شاریرک بھوک اور ورتمان یگ کی پرگتی شیلتا کا پرچار پرارمبھ کر دیجئے۔ مہان سماج شانت سنزار کت کرنے میں لگ جائیگا۔

آپ بھگوان کرشن کے گوپی پریم۔ رکمنی ہرن۔ شانتنو اور گنگا پریم۔ ارجن اور سبھدرا وواہ اتیادی اننت ادھاروں سے دقیانوسی وچاروں کا کھنڈن کیجئے اور پرکرتی پرشن۔ پرشن استری کے آپسی سوبھاوک آکرشن کی دلیل دیجئے۔ پھر بھی اگر سماج نہ مانے تو شاریرک سائنس کے قدرتی اصولوں کی ویاکھیا کر کے لوگوں کے دماغوں میں روشنی دیجئیے۔ ادویت واد۔ وششٹ ادویت واد کے ماننے والے کئی فلاسفر آپکے چرن چھوئیں گے۔ اور آپکے پیچھے پیچھے پھریں گے۔ آپ کو برہم رشی اور راج رشی کی پدوی پر ورا جمان کرنے کا پرن لیں گے

> پورانوں میں کہانی ہے کہ بھسماسر نے تپ یا کر کے شو جی کو پرسن کیا اور ور مانگا کہ جس کے سر پر ہاتھ رکھوں وہ بھسم ہو جائے۔ جب شو جی ور دان دے چکے تو وہ انہیں کے سر پر ہاتھ رکھنے کیلئے آگے بڑھے۔ شو جی گھبرا کے بھاگنے لگے تب پاروتی نے بھسماسر کو کہا کہ اگر تم مجھے اپنی نرت پیر (کلا ناچ) سے پرسن کر سکو تو میں تمہارے پاس آجاؤں گی بھسماسر ناچنے میں اتنا مست ہوا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ بیٹھا۔ اور بھسم ہو گیا۔ تب کہیں بھولے شنکر کی بلا ٹلی ؛

بھانگ پینے والے شنکر کا انویائی ہندو سماج بھانگ کے ساتھ بھسم تاڑنے کی چیز بھی پیتا ہے۔ ہندو سماج کی سمرن شکتی اتی نکمی ہے سمے کے گربھ میں سب کچھ چھپ جاتا ہے آپ کچھ بھی اپدرو کریں آپ ہندو سماج میں پرتشٹھت رہ سکتے ہیں۔ آپ کلنک سے سنٹھ کے پکے بن جائیے۔ آپ ایک فارمولہ اپنائیں جیسی پرکار کا دیکھیں ملے۔ اسی پرکار کی بات کریں۔ کسی کے کٹاکش کو بالکل نظرانداز کر دیجئے اور اپنی بات کو زوردار شبدوں میں پیش کیجئے۔ لوگ آپکی بہادری اور باچیت کے قائل ہو جائیں گے۔

آپ رعب رکھیئے۔ بڑ ہانکیئے سٹیج پر گورنج کر لیجئے۔ لیاقت علی کا مکہ دکھائیے گالیاں سنائیے۔ سماج آپکو ہیرو کہے گا پھر یہ آپ پر ہے کہ آپ اس مان کو بچا سکتے ہیں یا نہیں۔ آپ نیتا گیری کی اوٹ میں سرکاری کرمچاریوں پر رعب ڈالیئے۔ کوئی

رام بن ٹاؤن ایریا کمیٹی کے چناؤ

رام بن۔ ۱۸ ستمبر پرجا پریشد کے کارکنوں کی ایک خاص میٹنگ شری لبھو رام جی مکھیم پردھان پرجا پریشد رام بن کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

ساری ریاست میں ٹاؤن ایریا کمیٹیوں کے انتخابات ہو چکے ہیں۔ مگر رام بن میں ابھی تک ٹاؤن ایریا کمیٹی کے انتخابات نہیں کروائے جا رہے ہیں۔ کئی بار گورنمنٹ نے ووٹروں کی لسٹیں بنوائی ہیں لیکن نیشنل کانفرنس کارکنوں کے کہنے پر انتخابات کو ملتوی کر دیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ کا یہ رویہ نہایت جمہوریت کش ہے۔ لہذا پرجا پریشد کے کارکنوں کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ٹاؤن ایریا کمیٹی رام بن کے انتخابات فوری طور پر کروائے جائیں ورنہ عوام کوئی دوسرا قدم اٹھانے پر مجبور ہونگے۔

اس کے علاوہ ٹاؤن ایریا کمیٹی کے سابقہ حسابات کی پڑتال کروائی جائے۔ کیونکہ عوام کو شک ہے کہ کمیٹی کا بہت سا روپیہ خرد برد کیا جا چکا ہے۔ دوسرے ایک ریزولیوشن کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ رام بن مڈل سکول کی بلڈنگ کو فوری طور پر تعمیر کروایا جائے۔

پنڈت جی کا ضلع ڈوڈہ کا دورہ

جموں ۲۶ ستمبر پوجنیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد مورخہ ۶ اکتوبر کو ضلع ڈوڈہ کے دورہ پر روانہ ہونگے۔ آپ مورخہ ۶ اکتوبر کو جموں سے چلکر شام کو بھدرواہ پہنچیں گے جہاں پر آپکا شاہانہ استقبال کیا جائیگا۔ ۷ اکتوبر کو بھدرواہ میں ایک بڑا بھاری پبلک جلسہ ہوگا۔ ۸ اکتوبر کو بھدرواہ سے چل کر ڈوڈہ میں ایک پبلک جلسہ میں بھاشن دینگے اور رات کو ٹھاٹھری میں قیام کرینگے ۹ اکتوبر کو ٹھاٹھری سے چلکر کشتواڑ

۲۳ دوسرے معنوں میں ہمارے لئے ریاست ہندوستان کا ایک انگ ہوتے ہوئے بھی پاکستان بنی

۳ انیتوں کا جھنڈا چلائیے۔ کوئی پرچہ کھول لیجئے۔ جمہوریت کے نام پر اور انتشار کو ہوا دیجئے۔ لوگ آپ کو کم از کم اور یجنل تھنکر (موک وچارک) تو اوشیہ مان جائیں گے

(باقی پھر کبھی)

۱۲ اور ۱۱ اکتوبر کو کشتواڑ میں ایک شاندار پبلک ... واپس بھدرواہ پہنچیں گے اور ۱۲ اکتوبر کو دوپہر ... بعد رات کو واپس جموں پہنچ جائینگے۔ ... میں اپنے پریہ نیتا کے سواگت کیلئے تیار

ہفتہ وار
"جے سودیش" جموں
۳۰ ستمبر ۱۹۵۵ء

قسط نمبر ۲

چیتاونی

گذشتہ شمارہ میں ہم نے لکھا تھا کہ ریاست میں برسر اقتدار لوگوں میں صوبائی تعصب اور فرقہ پرستی کی جو خطرناک ذہنیت کام کر رہی ہے۔ اگر اسے روکا نہ گیا۔ تو ایک ایسا طوفان اُٹھے گا۔ جس سے ریاست کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر رہ جائیں گے۔ ایسا ہونے سے نہ صرف ریاست کی یکجہتی ختم ہوگی بلکہ ہندوستان کے کاز کو بھی ایک زبردست خطرہ لاحق ہوگا۔ لیکن سوچنے والی بات یہ ہے۔ کہ اس ذہنیت کی پشت پر کون کون لوگ ہیں۔ جو اسے ختم نہیں ہونے دینا چاہتے۔ اور اُن کا صوبہ جموں کے لوگوں کو سیاسی۔ سماجی اور اقتصادی طور پر ختم کرنے کی پالیسی پر چلنے کا مقصد کیا ہے۔ پہلی بات جو اس ذہنیت کے پیچھے کام کر رہی معلوم ہوتی ہے۔ وہ ہے برسر اقتدار نیشنل کانفرنسی لیڈروں کے دلوں میں بدلے کی بھاونا کہ جموں کے ڈوگروں نے اُن پر سو سال تک حکومت کی ہے انہیں غلام بنائے رکھا ہے۔ انہوں نے ڈوگروں سے نجات حاصل کر کے حکومت حاصل کی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط بات تھی جیسا کہ ہم نے پچھلے شمارہ میں بھی لکھا تھا دوسرے اس خطرناک ذہنیت کی پشت پر وہ فرقہ پرست لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ جموں کے لوگوں کو دبایا جائے جس سے جموں کے لوگوں کے دلوں میں کشمیری عوام کے لئے نفرت پیدا ہوگی۔ اور اُن کے تعلقات کشمیر کے لوگوں سے کشیدہ ہونگے اور اس طور پھر ایک وقت ایسا آئے گا۔ کہ جموں اور کشمیر الگ الگ ہو جائیں گے۔ جس سے اُن کے دل کی منشا پوری ہوگی۔ اور وہ کشمیر کو جس طرف لے جانا چاہتے ہیں انہیں اس مقصد کے حصول کے لئے آسانی پیدا ہو جائے گی۔ یہ امر اس سلسلہ میں روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ اور جیسے شیخ عبداللہ کے ساتھی موجودہ حکمرانوں نے اعلانیہ طور پر مانا ہے۔ کہ شیخ عبداللہ نے جموں کو اس لئے نظر انداز کئے رکھا کہ وہ چاہتا تھا کہ جموں کے لوگ تنگ آ کر کشمیر سے الگ ہونے کی مانگ کریں۔ (ریاست کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں)۔ اور اُسے اپنے حصول مقصد میں آسانی ہو۔

تیسرے اس خطرناک پالیسی کے پیچھے وہ عنصر ہے۔ جو گذشتہ ایک عرصہ سے ریاست کے اندر پردہ کے پیچھے رہ کر کام کر رہا ہے۔ جسے کمیونسٹ کہا جاتا ہے۔ کمیونسٹوں کو نہ تو ہندوستان کی بھلائی مقصود ہے۔ نہ کسی اور کی۔ اُنہیں تو وہ چاہیئے جس سے اُن کے روسی اور چینی آقاؤں کو فائدہ پہونچتا ہو۔ یہی وہ عنصر تھا جس نے شیخ عبداللہ کو آزاد کشمیر بنانے کا پاٹھ پڑھایا اور پھر جب دیکھا کہ شیخ عبداللہ آزاد کشمیر بنا کر روس کی بجائے امریکہ کی شرن لینا چاہتا ہے۔ تو اپنا کانٹا بدل لیا۔ اور ہندوستان کے ساتھ مکمل الحاق کے حق میں نعروں کی تال میں تال ملانی شروع کر دی۔

دنیا بھر کے کمیونسٹوں کی یہ پالیسی ہے کہ ملک کے سنٹر کو کمزور کیا جائے۔ ملک میں تخریب پھیلائی جائے۔ ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کروائے جائیں۔ اور اپنے آقاؤں کے مفاد کو پورا کیا جائے اور اُن کی اس سلسلہ میں یہ بھی ایک سازش ہے۔ کہ جموں اور کشمیر الگ الگ ہو جائیں۔ ورنہ حکومت کے اندر اس وقت ان لوگوں کا ایک بڑا ہاتھ ہوتے ہوئے بھی وہ جموں کو دبانے میں برابر کے شریک ہیں اور کبھی کسی کمیونسٹ نے یہ نہیں کہا کہ اس انیائے کو بند کیوں نہیں کیا جاتا۔ کبھی کسی کے منہ سے یہ نہیں نکلا۔ کہ صوبائی تعصب کی یہ پالیسی ملک اور قوم کے لئے خطرناک ہے۔

اس خطرناک سازش کے حل کیا ہیں اُنہیں آئیندہ پیش کیا جائے گا۔ لیکن بخشی صاحب اور ہند سرکار سے پھر التجا ہے کہ وہ اس خطرناک پالیسی پر وچار کریں اس کے پیچھے چل رہی سازشوں کو بلا تاخیر سمجھنے کا کوشش کریں۔ ورنہ...... ڈوبے گی کشتی

باقی آئیندہ

(بقیہ صفحہ ۱) راشٹر پتی جی کا سواگت

دینے والے شہیدوں کے چیز لٹکائے گئے تھے۔ جو اس موقعہ پر...... ریاست کی بھارت سے ایکتا کو مضبوط کرنے کی اساکشی دے رہے تھے۔ اور ایک خاص ماحول پیدا کئے ہوئے تھے۔ سڑک کے دونوں طرف ایک بے پناہ ہجوم راشٹر پتی جی کے درشنوں کے لئے بیتاب کھڑا تھا۔ راشٹر پتی جی جب رگھوناتھ بازار اور سٹی چوک میں سے گذرے تو فضا راشٹر پتی جی کی جے ہو۔ پرجا پریشد زندہ باد کے نعروں سے گونجنے لگی۔ راشٹر پتی جی اور اُس کے دوسرے ساتھیوں نے سٹی چوک میں شہیدوں کے چیزوں اور بھارت ماتا کے نقشہ کو خاص دھیان سے دیکھا۔ کچی چھاؤنی میں پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے راشٹر پتی جی کو پشپ مالا بھینٹ کی۔

شام کو راجندر پارک میں گورنمنٹ کی طرف سے راشٹر پتی جی کے اعزاز میں ایک پارٹی دی گئی۔ جس میں معززین شہر کے علاوہ رنگ برنگے کامریڈوں کی ایک بھاری تعداد موجود تھی جو شاید اس وقت کا بھی پورا پورا فائدہ اُٹھانے کے لئے بلائے گئے تھے۔

راشٹر پتی جی نے سواگت کے لئے جنتا کا دھنیہ باد کرتے ہوئے کہا کہ جنتا نے اس ساٹھ میل لمبے راستہ میں جو پرجوش سواگت کیا ہے اُس کے بارے میں شکریہ کہنا بے معنی نظر آتا ہے۔ لوگ سڑک کے دونوں طرف کھڑے تھے اور اُن کے چہروں پر ایک مسکراہٹ تھی۔ اور جس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اُن کے دل میں کیا ہے۔ لیکن ہم ایک ہیں۔ اس لئے جو کچھ ان کے دل میں تھا وہی میرے دل میں۔ گویا دونوں کے ہردے آپس میں ملے ہوئے تھے۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ جنتا نے مجھ سے جو محبت دکھائی ہے۔ وہ مجھے دیش کی ایکتا کا نشان سمجھ کر دکھائی ہے اور دیش کی ایکتا کا پرتیک جان کر میرا سواگت کیا ہے۔ راشٹر پتی جی نے کہا۔ کہ میری کامنا ہے۔ کہ دیش خوشحال ہو۔ اور آپ دن بدن ترقی کی طرف قدم بڑھائیں۔

پارٹی کے دوران پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے راشٹر پتی جی سے چند منٹ کے لئے ملاقات کی۔ اور آج پھر ملنے کے لئے طے ہوا۔

راشٹر پتی سے مُلاقات

جموں ۲۸ ستمبر۔ آج دوپہر کو پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے گیسٹ ہاؤس جموں میں راشٹر پتی ڈاکٹر راجندر پرشاد جی سے نصف گھنٹہ تک ملاقات کی۔ اور ریاست کے اندرونی حالات کے متعلق ان سے بات چیت کی۔ پتہ چلا ہے۔ کہ راشٹر پتی جی نے پنڈت جی کی باتوں کو بڑی دلچسپی کے ساتھ سُنا ہے۔

رام نگر کے پہاڑی علاقوں کا دورہ

رام نگر ۲۸ ستمبر۔ شری ہنسراج جی چیئرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی رام نگر تحصیل رام نگر کے پہاڑی علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد واپس رام نگر پہنچ گئے ہیں۔ شری ہنسراج گذشتہ دو ہفتوں سے ان علاقوں کا دورہ کر رہے تھے۔

آپ نے بتایا ہے کہ علاقہ کے لوگوں کی زبردست مانگ ہے۔ کہ پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ ان علاقوں کا دورہ کریں۔ اور علاقہ کے حالات اپنی آنکھوں دیکھیں۔ اُمید کی جاتی ہے۔ کہ پنڈت جی ماہ کتک کے دوسرے ہفتہ میں تحصیل رام نگر کا ایک ہفتہ کے لئے دورہ کریں گے۔

جھنگڑ میں پرجا پریشد کا جلسہ

جھنگڑ۔ تحصیل نوشہرہ میں پرجا پریشد کا ایک جلسہ ہوا جس میں شری اندر پرکاش چیئرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی نوشہرہ نے تقریر کرتے ہوئے پاکستان کی طرف سے ستیہ آگرہ کے سٹنٹ پر روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ عوام کو وطن دشمن عناصر کی طرف سے پھیلائی جا رہی افواہوں سے خبردار رہنا چاہیئے۔ آپ کا کوئی بال بیکا تک نہیں کر سکتا۔ ریاست ہندوستان کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ اور پاکستانیوں کا واویلا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

پیپلز پریس جموں
میں زیر اہتمام گوپال داس سچر
ایڈیٹر۔ پرنٹر۔ پبلشر
چھپکر دفتر اخبار "جے سودیش"
جموں سے شائع ہوا۔

کامریڈوں نے بھگوان کے گھر میں بھی چوریاں شروع کردیں

چور رنگے ہاتھوں پکڑے گئے۔ چوروں کے ہاتھوں پرجا پریشد کے کارکن زخمی

بھدرواہ ۲۳ ستمبر۔ نیشنل کانفرنس کامریڈ جنتا کو تو لوٹتے تھے ہی لیکن اب ان کی ہمت یہاں تک بڑھ گئی ہے کہ انہوں نے مندروں اور مسجدوں میں بھی ڈاکہ زنی اور چوریاں شروع کردی ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ بھدرواہ میں مندر شری لکشمی نارائن میں مندر کی تعمیر کیلئے ایک کمرے میں سلیپر (شہتیریاں) سٹور پڑی تھیں اور پہلے کچھ عرصہ سے چار سو شہتیریوں میں سے دو صد کے قریب چوری ہو چکی تھیں۔ اور دن بدن چور ان شہتیریوں کو لے جا رہے تھے۔ چنانچہ ۲۰ اور ۲۱ ستمبر کی درمیانی رات کو پرجا پریشد کے کارکنوں نے چوروں کا تعاقب کیا اور رات کے ایک بجے کے قریب چور جب شہتیریاں چوری کر رہے تھے تو پولیس کو بلا لیا۔ اس پر کچھ چور تو کمرے کے اندر ہی پکڑے گئے۔ مگر باقی بھاگ نکلے۔ پرجا پریشد کے کارکنوں نے اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر چوروں کا تعاقب کیا جس پر چوروں نے زبردست پتھراؤ شروع کردیا۔ ایک نوجوان شری مست ناتھ نے ۲۰ فٹ کی بلندی سے چھلانگ لگا کر چوروں کو گھیرے میں لے لیا۔ پتھر لگنے سے پرجا پریشد کے تحصیل پردھان شری کرپا رام اور شری مست ناتھ کو سخت چوٹیں آئیں لیکن اس کے باوجود نوجوانوں نے چوروں کو پکڑ کر گرفتار کروا دیا ہے۔

پتہ چلا ہے کہ پولیس نے چوروں سے بہت سا مال برآمد کر لیا ہے۔ اور جن لوگوں سے مال برآمد ہوا ہے ان میں سے کچھ ایک گورنمنٹ کے ملازم بھی ہیں۔ اور گرفتار ہونے والے چوروں میں دو نیشنل کانفرنس بھدرواہ کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر بھی بیان کئے جاتے ہیں۔ اور علاقہ میں بڑے بھاری کامریڈ بنے ہوئے ہیں۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ چوروں نے ۶۰ شہتیریاں ایک مسجد سے بھی چوری کی ہیں۔

بعد کی ایک اطلاع ہے کہ کچھ چوروں کو پولیس چھوڑ دینا چاہتی ہے۔ اور اس طرح کیس کو خورد برد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور اوپر تک سفارشیں لڑائی جا رہی ہیں۔ انسپکٹر پولیس کا رویہ اس سلسلہ میں نہایت افسوسناک ہے۔ لیکن کانسٹیبل محمد سلطان نہایت جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔

ایک سندیش

اکھل بھارتیہ جن سنگھ کے پردھان پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ جی نے پنجاب پرادیشک ہندی ساہتیہ سمیلن کے فارنگ ادھیویشن موَرخہ ۲/۱۰/55 کیلئے مندرجہ ذیل سندیش بھیجا ہے:

"بھارتیہ راشٹریہ پرشد کے ورادھ دیہ میں ہندی کا استھان سکت پرواہ کا ہے۔ آج بھارت میں پرانتیتا کے سنکیرن وادیوں کو جو راشٹریہ ایکتا کے لئے گھن بن رہا ہے۔ ہندی کے اپیل نے ہی ایک آدشیکتا ہے۔ اپنی لوک سبھا نے بھلی بھانتی جیان بوجھ کر ہندی کو راشٹر بھاشا سویکار کیا ہے۔ جہاں اپنی سرکار اس کے تو یہ سے گت ہو گئی ہے۔ وہاں جنتا پر اتنا ہی اتر دایتو آتا ہے کہ وہ ہندی کو اپنانے میں سہرش پریتن شیل ہو۔ ہندی بھارت راشٹر کا گورو ہے۔ اور پرتیک راشٹر پریمی جانتا ہے کہ نج بھاشا انتی ہے۔ سب انتی کو مول" سمرو ستت سدھانت سے آشا ہے کہ سمیلن پنجاب پرانت میں ہندی کے پرچار و پرسار کے لئے اتساہ پورک یوجنا نردھارت کرا اپنے پریاس میں نرنتر پرگتی شیل رہے گا۔"

الکھنور میں پرجا پریشد کے کارکنوں کی سرگرمیاں

الکھنور۔ پرجا پریشد الکھنور نے اپنی سماج سدھار اور سرگرمیوں کو تیز کردیا ہے۔ پچھلے ہفتہ میں ہری مندر کے گھاٹ کی مرمت کی اور دریا پر لوگوں کے لئے دو سڑکیں تیار کیں۔ یاد رہے کہ برسات کے موسم میں یہ سڑکیں طغیانی کے باعث بہہ گئی تھیں۔

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے: سانبہ میں پرجا پریشد کا جلسہ بقیہ یہ ستیہ بھی تحصیل پردھان پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہاں ریاست میں نیشنل کانفرنس پارٹی کا نام سرکاری ملازمتوں کی سفارشیں۔ حالانکہ جمہوریت اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ کوئی بھی سرکاری ملازم پالیٹکس میں حصہ نہ لے۔ آگے چل کر آپ نے بتایا کہ عوام کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ ہماری ریاست ہندوستان کے بہت نزدیک چلی گئی ہے لیکن پرجا پریشد اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھے گی جب تک ریاست جموں و کشمیر کو ہندوستان کی دوسری بی کلاس ریاستوں کی سطح پر نہیں لایا جاتا ہے۔ شری جگدیش چندر جی شاستری نے بھاشا کی حیثیت بتاتے ہوئے قربانی کی اہمیت بیان کی اور لوگوں کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس کرایا۔

شری امرناتھ جی گپتا نے اپنی تقریر میں شیخ عبداللہ کے ناپاک منصوبوں اور موجودہ نیشنل کانفرنس حکمرانوں کی چالوں کا پردہ فاش کیا۔

ہیرانگر تحصیل میں ہلدی میں ملاوٹ کی مشین

جنتا کی زندگیوں سے کھیل۔ ملاوٹ کرنے والے منسٹر کے رشتہ دار

(خاص نمائندہ سے)

امرتسر میں ہیرانگر تحصیل کے کچھ اشخاص نے ہلدی پیسنے کی چکیاں لگا رکھی تھیں۔ جن میں وہ ہلدی کے ساتھ اینٹیں۔ گیری۔ گراؤنڈ نٹ۔ سلی کیک وغیرہ ملا کر پیستے تھے۔ اور ملاوٹ شدہ ہلدی کا فروخت کرتے تھے۔ چنانچہ گورنمنٹ نے انکی مشینیں وغیرہ وہاں سے اٹھوا دیں اور ملاوٹ پر پابندی عائد کردی جس پر انہوں نے اپنی مشینیں وہاں سے اٹھوا کر ہیرانگر تحصیل میں لگا دی تھیں۔ جہاں پر وہ اشخاص گیری وغیرہ ملا کر سینکڑوں من ہلدی روزانہ ملاوٹ شدہ ہلدی تیار کر رہے تھے۔ اور ہزاروں روپیہ ماہوار اس طور چار سو بیس سے کما رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ اطلاع ملی ہے کہ یہ ملاوٹ شدہ ہلدی نہ صرف منڈیوں میں بھیجی جا رہی ہے بلکہ ملٹری کو بھی سپلائی کروائی جا رہی ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ یہ ملاوٹ شدہ ہلدی سب مضر صحت ہے۔ ہیرانگر تحصیل میں ان مشینوں کے قیام کے متعلق بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر اور دوسرے ذمہ دار احکام کی توجہ دلائی گئی ہے مگر کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی جا رہی ہے کیونکہ مشینوں کے مالک نیشنل کانفرنس کے کامریڈ اور ایک منسٹر کے نزدیکی رشتہ دار بیان کئے جاتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ پولیس کو اتنی جرات نہیں ہو رہی کہ وہ ان لوگوں سے پوچھ سکے۔ پتہ چلا ہے کہ اس ہلدی کا کیمیکل معائنہ کروا دیا جا رہا ہے۔ لیکن معائنہ کے لئے وہ ملاوٹ شدہ ہلدی نہیں بھیجی گئی ہے تاکہ یہ لوگ ملک کے عوام کی زندگیوں سے کھیل کر ہزاروں اور لاکھوں روپیہ اکٹھے کرتے رہیں۔

پرجا پریشد اکھنور کی کارکنوں کی میٹنگ

پرجا پریشد اکھنور کے کارکنوں کی ایک خاص میٹنگ شری دشوا ناتھ جی تحصیل پردھان کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں فیصلہ کیا گیا کہ پرجا پریشد ہائی کمانڈ سے استدعا کی گئی ہے کہ پرجا پریشد کی جنرل کونسل کا آئندہ اجلاس اکھنور میں منعقد کیا جائے اور اس سلسلہ میں جلد ہی شروع ہوگا۔ تحصیل ہلڑ دو کمیٹی کی میٹنگ میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ کارکنوں کو بھاری تعداد میں باہر دیہات میں بھیجا جائے۔ جو لوگوں کو ملک دشمن عناصر کی طرف سے پھیلائی جا رہی غلط فہمیوں سے خبردار رہنے کی ہدایت کریں۔ نیز انہیں حفظان صحت کے متعلق اصول سمجھائیں۔

جو سویا رہتا ہے اس کا بھاگ بھی سویا رہتا ہے۔ اور جو اٹھ بیٹھا ہے اس کا بھاگ بھی جاگ اٹھتا ہے۔

اے ڈی ایم کی عدالت میں غبن

۱۳ ستمبر کی صبح کو نذیر احمد شاہ سیشن جج جموں نے اے ڈی ایم مسٹر دامیاں کی عدالت میں اچانک چھاپہ مارا اور جوڈیشل امانت میں تین ہزار روپیہ کی کمی پائی گئی جس پر آپ نے ناظر عدالت اور اہلمد کی معطلی کے احکام موقعہ پر ہی جاری کر دیئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس معاملہ کے علاوہ اور بھی دوسری باتیں بھی ہیں جن کی باقاعدہ جانچ پڑتال کی جانی چاہیئے۔

جنتا کو خود غرضوں کے گمراہ کن پراپیگنڈہ سے خبردار رہنا چاہئے

کامریڈوں کی من مانیوں سے نجات حاصل کرنے کیلئے عوام متحد ہو جائیں

نوشہرہ ۱۵ ستمبر پرجا پریشد نوشہرہ کا ایک جلسہ شری دیوی چند ممبر ٹاؤن ایریا کمیٹی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں شری اندر پرکاش چیرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی نوشہرہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حاضرین پر روشنی ڈالی اور کہا کہ عوام کو پاکستانیوں کی دھمکیوں کی قطعاً پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ جب تک ہندوستان کا شفقت کا ہاتھ ہمارے سر پر موجود ہے آپ کا کوئی بال بیکا تک نہیں کر سکتا آپ نے نوشہرہ میں رفیوجیوں میں قرضہ کی غلط تقسیم کی شدید مذمت کی اور کہا کہ مستحق لوگ دیکھتے ہی رہ گئے ہیں اور ان لوگوں کو قرضہ دیا گیا ہے جو در حقیقت رفیوجی ہی نہیں۔ آپ نے کامریڈوں کی لوٹ کھسوٹ اور من مانی کارروائیوں کا پوسٹ مارٹم کیا اور کہا کہ اگر گورنمنٹ نے ان لوگوں کو لگام نہ دی تو مجبور ہو کر عوام کو میدان میں نکلنا پڑے گا۔

شری راجندر سنگھ جی نے بھاشن دیتے ہوئے کہا کہ سرکاری افسروں اور ملازموں نے کامریڈوں کے ساتھ مل کر جو دھاندلی مچائی ہے یہ اس بات کا پیش خیمہ ہے کہ کوئی بڑا انقلاب آنے والا ہے۔ جب ملک اور حکومت کے اندر ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو عوام میدان میں آنے اور برائیوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ شری راجندر سنگھ نے کہا کہ عوام کی حالت کو سدھارنے کے لئے ہندوستان سے کروڑوں روپیہ آ رہا ہے۔ مگر کاغذی طور پر تو روپے کا خرچ دکھا دیا جاتا ہے۔ مگر عملی طور پر تو کچھ نظر آتا نہیں۔

شری وشوناتھ تحصیل پردھان پرجا پریشد راجوری نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ خود بدترین قسم کی فرقہ پرستی کا شکار ہیں وہ پرجا پریشد پر فرقہ پرست ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ حالانکہ پرجا پریشد کو ہندوؤں اور مسلمانوں کا کانگریس جیسا پیارا ہے آپ نے کہا کہ ایک وقت تھا کہ سرکاری روپیہ سے ایک کوڑی غبن ہو جانے پر ساری گورنمنٹ ہل جاتی تھی۔ مگر آج نیشنل کانفرنس کا مریڈ ہو یا ان کے اشاروں پر ناچنے والے افسروں پر کیا نہیں بلکہ ہزاروں اور لاکھوں روپیہ غبن کئے گئے ہیں۔ مگر کوئی پوچھتا تک نہیں

شری شوکمار جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا مجھے سنٹر کی طرف سے آپ کے پاس آنا کے لئے بھیجا گیا ہے کہ دیکھوں یہاں پر کیا حالات ہیں۔ میں نے پھر کر دیکھا ہے کہ بارڈر پر لوگوں کے حوصلے نہایت بلند ہیں لیکن یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ سرکاری کرمچاری خود لوگوں کے اندر غلط فہمیاں پھیلانے کا موجب بن رہے ہیں۔

شری شوکمار جی نے لوگوں سے کہا کہ انہیں کمیونسٹوں اور دیش کے دشمنوں کے غلط اور گمراہ کن پراپیگنڈہ سے خبردار رہنا چاہئیے۔ اور اپنی تکلیفوں کو دور کروانے کے لئے متحد ہو جانا چاہئیے۔

(بقیہ جلسہ ساہنہ صفحہ اول سے آگے)

۱۴ کروڑ روپیہ کا خرچ دکھایا گیا ہے۔ لیکن اگر یہ روپیہ ٹھیک ڈھنگ سے خرچ کیا جاتا تو آج عوام کی حالت یقیناً سدھری ہوتی۔ اب دوسری پانچسالہ پلان کیلئے پچاس کروڑ روپیہ کی مانگ کی گئی ہے لیکن اگر یہ روپیہ بھی اسی طرح خرچ ہوتا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ سوائے اس کے کہ مٹھی بھر لوگ مالا مال ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا کہ گورنمنٹ کو چاہئیے کہ اس روپیہ کا پورا پورا فائدہ اٹھانے کے لئے عوام کا اعتماد حاصل کیا ۔۔۔

انسان کو گرتے دیر نہیں لگتی مگر اوپر اٹھنا مشکل کام ہے

جب تک پرجا پریشد اپنے سدھانتوں پر کھڑی رہے گی اسے کوئی ختم نہیں کر سکتا

بھدرواہ ۱۶ ستمبر پرجا پریشد تحصیل بھدرواہ کے کارکنوں کی ایک میٹنگ شری کرپا رام کوتوال تحصیل پردھان کی صدارت میں ہوئی۔ میٹنگ میں شری عبدالرحمن ممبر جموں و کشمیر ورکنگ کمیٹی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت سب سے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ باہر دیہاتوں میں جا کر عوام کو سرکاری کرمچاریوں کی طرف سے پھیلائی جا رہی غلط فہمیوں سے خبردار کیا جائے۔

شری سوامی راج ایڈوکیٹ ممبر ایگزیکٹو کمیٹی جموں و کشمیر پرجا پریشد نے کہا کہ ہماری ریاست ایک بڑے ہی نازک دور سے گذر رہی ہے۔ ہمیں بڑی سوجھ سمجھ کے ساتھ آگے بڑھنا ہے۔ ہم سے ماضی میں اگر کچھ غلطیاں ہوئی ہیں تو ہمیں بھی دھیان میں رکھنا چاہئیے اور اچھی باتوں کو اپنی زندگی میں لانا چاہئیے۔ آپ نے مدرکرز سے اپیل کی کہ وہ تنظیم کو مضبوط بنانے کے لئے جٹ جائیں ٹھاکر نتھا سنگھ ڈسٹرکٹ آرگنائزر پرجا پریشد نے اپنے وچار پرکٹ کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ کا کام ہے کہ وہ اپوزیشن پارٹیوں میں انتشار پیدا کرے انگریزوں نے ایسا کیا اور اگر بخشی غلام محمد یا صادق ایسی باتیں کرتے ہیں تو یہ کوئی تعجب والی بات نہیں۔ اب آپ لوگوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی انتشار پیدا کرنے والی باتوں کو ۔۔۔ آپ نے کہا جہاں تک پرجا پریشد کا تعلق ہے وہ ایک اصول کو لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے ختم نہیں کر سکتی۔

شری کرپا رام جی نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انسان کو گرتے دیر نہیں لگتی لیکن اوپر چڑھنا کٹھن کام ہے۔ آپ لوگوں کو چاہئیے کہ آپ نے جس مستقل مزاجی سے کام کر کے ملک میں نام روشن کیا ہے آئندہ بھی اسی مستقل مزاجی کے ساتھ آگے بڑھتے جائیں۔ آخر میں فیصلہ ہوا کہ پریم ناتھ جی ڈوگرہ کو بھدرواہ کا دورہ کرنے کی دعوت دی جائے۔

۔۔۔ کی انتہائی بدقسمتی ہوگی کہ انہیں مذہب کے نام پر ملنے والی بھاری رقوم اس بھوکی پارٹی کے مفاد اور چند لوگوں کو مالدار بنانے پر صرف کر دی گئی ہیں۔ ریاست میں تعلیمی اداروں کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ بڑا پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ تعلیم مفت کر دی گئی ہے اور اتنے سکول کھولے گئے ہیں مگر حالت یہ ہے کہ جہاں جہاں سکول کھولے گئے ہیں وہاں نہ تو پوری سٹاف ہے نہ بلڈنگیں ہیں اور نہ ہی پڑھنے کا مناسب انتظام ہے اور کئے سکول بند پڑے ہیں۔ آگے چل کر پنڈت جی نے کہا کہ ریاست کے اندر آج جس طرح سے مسلم علاقوں کو پانچ سالہ پلان کیلئے استعمال کیا جاتا ہے وہ انتہائی خوفناک ہے ۔۔۔

ہو جائے اور عوام کے نمائندوں کے مشورہ سے ریاست کی بہتری کیلئے پلان اور سکیم بنائے کی بجائے ایک قومی سکیم بنائی جائے آپ نے کہا کہ ترقی کی سکیموں کا یہ مطلب نہیں کہ کچھ ایک سکیمیں نکال کر بیٹھ جائیں یا کسی جگہ چھوٹی موٹی سڑک بنا دی جائے بلکہ پانچسالہ پلان کا فائدہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ روپیہ کا خرچ ایسے کاموں پر کیا جائے جن سے ملک کی قسمت کا پانسہ پلٹ جائے۔ ملک سے بیکاری دور ہو اور لوگوں کو کام ملے لیکن پبلک ۔۔۔

بھارت پیارا

بھارت پیارا دیش ہمارا تن من اس پر واریں گے
گنگا جمنا پانی بھرتی پھل پھولوں سے لدی ہے دھرتی
اس دھرتی پر جنم لیا ماتا اسے پکاریں گے!!
ساگر جس کے چرن ہے دھوتا مکٹ ہمالیہ شوبھا دیتا
جس پر پل کر بڑے ہوئے ہیں اس کا وعدہ نبھائیں گے
بادل آنسو بھی برسائے بھرے بھرے ہیں کھیت لہراتے
جس دھرتی نے جنم دیا ہے اس کا شکر گذاریں گے
تیس کوٹی ہیں جس کے واسی ہر کہیں چھائی ہے اداسی
کانپ اٹھیں گے شترو سارے سب مل جب للکاریں گے
شوا شوا اس میں پوجا ہے جس کی رام رام میں لگن ہے جس کی
جس کا ہم پرچار کریں گے اتنا دیش اس کا ہم گائیں گے

نیشنل کانفرنس مجرموں کی پناہ گاہ

ہٹوت میں پیرجا پیرشد کا جلسہ

ہٹوت۔ یہاں پیرجا پیرشد کا ایک شاندار جلسہ ٹھاکر اننت رام جی کی صدارت میں ہوا جس میں ٹھاکر نتھا سنگھ ڈسٹرکٹ سیکریٹری پیرجا پیرشد ہٹوت نے تقریر کرتے ہوئے اس بات پر بڑے افسوس کا اظہار کیا کہ ہٹوت ٹاؤن ایریا کمیٹی کا چناؤ ہوئے ایک سال سے بھی زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن گورنمنٹ نے ابھی تک چیرمین کا انتخاب نہیں کروایا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہٹوت ٹاؤن ایریا کمیٹی کے عہدیداران کا انتخاب شاید اس لئے نہیں کروایا جا رہا ہے کہ گورنمنٹ کے پیارے سابقہ کامریڈوں نے کمیٹی کے روپیہ کا جو ناجائز استعمال کیا ہے اس کا حساب پوچھنے والا نہ کوئی نکل آئے۔ آپ نے الزام لگایا کہ دھرمارت کا روپیہ ناجائز طور پر استعمال کیا جا رہا ہے

سردار سنت سنگھ صابر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے اندر روپیہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔ مگر جموں کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ نیشنل کانفرنس چوروں۔ ڈاکوؤں اور غنڈوں کی پناہ گاہ بن چکی ہے۔ جو کوئی چوری کرتا ہے۔ ڈاکہ مارتا ہے یا کوئی اور جرم کرتا ہے۔ تو وہ ان جرموں کی سزا سے بچنے کے لئے نیشنل کانفرنس میں شامل ہو جاتا ہے۔ شری صابر نے ہٹوت ہائی سکول کی بلڈنگ کے لئے جبریہ طور پر غریب عوام سے چندہ کی وصولی کی شدید مذمت کی۔ جلسہ کے اختتام پر ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا جس میں مانگ کی گئی کہ دوسرے پانچ سالہ پلان میں ہٹوت کی طرف خاص دھیان دیکر اس صحت افزا مقام کی اہمیت ۲ کو بڑھایا جاوے:

کٹھوعہ ریلوے سٹیشن کا معاملہ

شہرداران کی میٹنگ اور کمیٹی کا تقرر

کٹھوعہ کے شہرداران کی ایک میٹنگ چوہدری پرتھی پال سنگھ چیرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں ریلوے سٹیشن نزدیک کٹھوعہ بنوانے کے سلسلہ میں جدوجہد کرنے کے ایک کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ شری ٹھاکر داس ایڈوکیٹ۔ لالہ تیج رام وکیل۔ چوہدری پرتھی پال سنگھ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ شری ودیا پرکاش پابدہ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ لالہ ہرنام داس۔ لالہ بیلی رام۔ شری حاکم چند پنڈت رام رتن۔ لالہ پورن چند۔ لالہ بہاری مل شاہ۔ شری جگت رام شاہ وغیرہ چیدہ چیدہ اصحاب کو کمیٹی ہذا کے لئے ممبران چنا گیا۔ میٹنگ میں باتفاق رائے پاس کیا گیا۔ کہ ریلوے سٹیشن بنانے کے لئے اس وقت تک جو دو جگہیں حکومت ہند کے زیر غور ہیں دونوں کٹھوعہ سے بہت دوری پر واقع ہیں۔ اور دونوں ایسی جگہیں یہاں ریلوے سٹیشن بنانے سے ایک تو خرچ زیادہ آئے گا۔ دوسرے مفاد عامہ بھی حل نہیں ہو سکے گا۔ چنانچہ احکام متعلقہ کو چاہیئے کہ وہ کمیٹی ہذا کے ممبران کا تعاون حاصل کریں۔ اور ریلوے سٹیشن کی تعمیر کے سلسلہ میں انہیں اعتماد میں لیا جاوے:

ہل والی جھنڈی کی جگہ راشٹریہ ترنگا

راشٹرپتی کے آنے پر منسٹر صاحب نے جھنڈا بدل لیا

جموں ۲۸ ستمبر۔ شری گردھاری لال ڈوگرہ فائنینس منسٹر کی کار کے آگے ہل والی جھنڈی کی جگہ بھارت کا راشٹریہ جھنڈا لہراتے دیکھ کر دیکھنے والوں کو بڑی حیرانی ہوئی۔ لیکن سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ہمارے ان کامریڈوں کی شروع سے

یہ حالت رہی ہے کہ.........

.... کیونکہ راشٹرپتی جی ریاست میں آئے ہوئے ہیں اور ان کو دکھانے کے لئے ہل والی جھنڈی کی جگہ منسٹر صاحب نے راشٹریہ جھنڈا لگا لیا ہوگا۔

دکھی سنسار

بارڈر پر رائفلیں دی جائیں

پہلے کچھ عرصہ پہلے بارڈر پر لوگوں کو کافی رائفلیں ملی تھیں مگر پچھلے کچھ ماہ سے وہ رائفلیں لوگوں سے واپس لے لی گئی ہیں لیکن پاکستان کی طرف سے بڑھتے ہوئے حملوں اور دھمکیوں کے پیش نظر ضروری ہے کہ بارڈر پر بسنے والوں کو زیادہ سے زیادہ رائفلیں دی جائیں تا کہ بارڈر سے گشت ہونے کی وجہ سے دوسرے گاؤں کی بھی حفاظت ہو سکے۔

(کرشن لال ادھیر نواسی)

زمینوں کا معاوضہ دیا جائے

ریاستی سرکار نے نند پور فارم کی زمین معاوضہ پر لیکر شرنارتھیوں کے لئے ہند سرکار کو دے دی اور اس کے ساتھ ہی کچھ زمین دوسرے لوگوں کی بھی دیدی۔ ریاستی سرکار نے تو ہند سرکار سے ان زمینوں کا معاوضہ وصول کر لیا معلوم ہوتا ہے مگر ان بیچارے لوگوں کو ابھی تک ان زمینوں کا کوئی معاوضہ نہیں دیا گیا ہے کئی بار توجہ دلائی گئی ہے۔ مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی ہے۔ لوگ حیران ہیں کہ یہ کیا تماشہ ہے کہ انکی زمینوں کا معاوضہ تو لے لیا گیا ہے مگر ریاستی سرکار انہیں کچھ نہیں دے رہی۔ چنانچہ بخشی صاحب سے پرارتھنا ہے کہ ان زمینوں کا معاوضہ جلدی دلایا جائے۔

(ایک دلتہ نواسی)

کامریڈ چوروں کی پشت پر

تحصیل رنبیر سنگھ پورہ اور تحصیل سانبہ کے علاقہ جات میں گذشتہ چھ ماہ میں کئی چوریاں ہو چکی ہیں۔ مگر پولیس شاید ہی کسی چور کو پکڑ سکی ہو۔ اور پھر اگر کسی جگہ کوئی چور پکڑا بھی جاتا ہے تو نیشنل کانفرنس کا مریڈ اس کی امداد کے لئے آ جاتے ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ نیشنل کانفرنس کامریڈ چوروں سے ملے ہوئے ہیں۔ جو ان کی مدد کرتے ہیں۔ ہماری ڈی۔ آئی۔ جی صاحب سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ذاتی طور پر دلچسپی لے کر۔ ان چور رکھیوں کا انسداد کریں۔

(ایک عمرانی نمائندہ)

سڑک کی مرمت کروائی جاوے

اب پہلے جموں تا اکھنور سڑک کی حالت نہائیت ہی خراب ہے اور خاص کر اب گھر دیڑ تا جموں تک بارہ میل سڑک اسی قدر خراب ہے کہ گاڑی کو بارہ میل سفر کرنے میں تین گھنٹے

ادھیر سے آرڈر ہے؟
کانفرنسیوں کو بانس پر چڑھاؤ!

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جہاں کہیں بھی پنچائیت کا الیکشن ہوتا ہے تو ادھمپور کے نیشنل کانفرنس کامریڈوں کو افسر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور پھر جس طرح وہ کہتے ہیں ان کی مرضی کے مطابق پنچائیت بنا دی جاتی ہے اور عوام کو پتہ تک نہیں چلتا۔ اور بعض حالتوں میں لوگوں کو خبر تک نہیں دی جاتی۔ جب اس غیر جمہوری طریق کار کے متعلق محکمہ پنچائیت کے افسر سے پوچھا جائے کہ یہ کیا تماشہ ہے تو جواب دیا جاتا ہے کہ ان کو اوپر سے آرڈر ہی ایسا ہے۔ عوام اس دقیانوسی طریق کار سے سخت نالاں ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اب پھر ان پنچائیت سیاسیات سے بالاتر رہ کر پنچائیت کے چناؤ کروایا کریں تا کہ صحیح معنوں میں پنچائیتیں قائم کرنے کا خواب پورا ہو سکے۔ اور پنچائیت راج کے قیام کی طرف پیش قدمی ہو۔ جمہوریت کے نام پر حکومت سے التماس ہے کہ وہ اپنے طریق کار پر دھیان دے۔ اور سرکاری ملازموں کو سیاسیات سے بالاتر رہنے کی ہدائیت کرے۔

(ایک عمرانی نمائندہ ادھمپور)

چھنی کا حوض گرنے لگا

چھنی میں نلکے تو لگوا دیئے گئے ہیں۔ تعمیر کا کام مکمل ہوئے تقریباً دو ماہ کا ہی عرصہ گذرا ہے کہ پانی جمع کرنے کیلئے جو حوض بنایا گیا تھا وہ لیک ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اور اندیشہ ہے کہ بہت جلد گر جائیگا تعمیر کے دوران لوگوں نے آواز اٹھائی تھی کہ کام ٹھیک نہیں ہو رہا ہے۔ لیکن محکمہ والوں نے کوئی توجہ نہ دی۔ اب پانی لیک ہونے سے حوض گرنے کا اندیشہ ہونے کے علاوہ بازار میں ہر وقت کیچڑ رہتا ہے جس سے بیماری پھیلنے کا اندیشہ ہے احکام متعلقہ کو چاہیئے کہ فوری توجہ دیں۔

(دینا ناتھ گپتا)

لگ جاتے ہیں۔ اور کوئی شخص سفر کرنے والا وقت پر نہیں پہنچ سکتا ہے۔ محکمہ پبلک ورکس والوں سے درخواست ہے کہ اب جبکہ یہ سڑک ان کے زیر نگرانی آ گئی ہے اس کی مرمت اور تعمیر کیلئے فوری توجہ دی جائے۔

وعدوں پر دھیان دیا جائے

افسران محکمہ ری ہیبلی ٹیشن نے نان کیمپ و رجسٹرڈ شرنارتھیوں کی آبادکاری کے سلسلے میں جو لمبے چوڑے اعلان کئے تھے۔ ان میں سے ایک اعلان محکمہ مال کے ملازموں کو سپیشل الاؤنس دیئے جانے کا بھی تھا۔ جس کی وجہ سے پٹواریاں و کلرک محکمہ مال نے دن رات ایک کر کے اس کام کو جاری رکھا مگر اب تک سپیشل الاؤنس کا پتہ ہی نہیں کہ کب ملے گا جس سے ملازمان میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ لہذا افسران متعلقہ کو اپنے وعدے کا پاس کر کے محنت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ اور اپنے کئے ہوئے وعدوں کا پاس کرنا چاہیئے۔

(کے۔ ایل۔ کبارہ دوانج)

سنگھ سبھا ٹھوت کا مطالبہ

سنگھ سبھا ٹھوت میں منعقدہ بھاری دیوان ۱ منسٹر بحالیات اور پی۔ آر۔ او صاحب سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ٹھوت میں نکاسی جائیداد کے مکان وغیرہ جو کہ ناجائز طور پر لوگوں نے بلا وجہ دبائے ہوئے ہیں کو خالی کروا کر مستحق شرنارتھیوں کو الاٹ کئے جائیں۔

۲۔ یہ دیوان پرائم منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوا مانگ کرتا ہے کہ ٹھوت میں آباد شدہ رفیوجیوں کو مکانات کی تعمیر کے لئے درختان دیئے جائیں۔ دیوان ڈپٹی وزیر ترقیات میر اسد اللہ صاحب کے اینٹی شرنارتھی رویہ کی مذمت کرتا ہے جس کے تحت وہ مقامی احکام پر دباؤ ڈال کر شرنارتھیوں کی مصیبتوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔

پولیس چوکی سر درد بن گئی

گذشتہ کچھ عرصہ سے چوکی پولیس پرڑول عوام کی حفاظت کی ذمہ دار ہونے کی بجائے ایک زحمت بن کر رہ گئی ہے۔ علاقہ میں دھڑا دھڑ چوریاں ہو رہی ہیں لیکن کوئی چوری برآمد نہیں ہوتی۔ بلکہ الٹا جن کے ہاں چوریاں ہوتی ہیں ان کو تھانہ میں بلا کر بٹھا دیا اور انہیں کئی کئی ہفتے تھانہ میں بلا لیا جاتا ہے اور خواہ مخواہ میں خراب کیا جاتا ہے۔ جس سے لوگوں کو یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ چوکی کی افسر چوروں اور غنڈوں کو ساتھ ملا ہوا ہے۔ چوکی افسر کے رویہ کے خلاف لوگوں میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔ ایس۔ پی کٹھوعہ اور دوسرے افسران بالا سے پرارتھنا ہے کہ وہ اس طرف اپنی توجہ دیں۔

علاقہ بجواتھ کے عوام کی مانگیں

علاقہ بجواتھ تحصیل اکھنور کا ایک اہم اجلاس صوبیدار دھرم سنگھ ہوا۔ جس میں بجوال، چھنی طانا، بیلہ جالہ، پنڈی راجپورہ، نیکوال، چک بھکواڑی، چک نکرال اور دوسرے سرحدی دیہات کے نمائندگان نے شمولیت۔ اجلاس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ سرکار سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ بارڈر پر بسنے والے لوگوں کو ہتھیار مہیا کئے جاویں تا کہ وہ پاکستانی درندوں کے آئے دن کے حملوں سے اپنی حفاظت کر سکیں۔

دوسرے ایک ریزولیوشن کے ذریعے مانگ کی گئی کہ علاقہ بجواتھ چاروں طرف سے دریا سے گھرا ہوا ہے لیکن لوگ ملیریا کی بیماری کا شکار ہو رہے ہیں۔ لیکن سارے علاقہ میں کوئی ڈسپنسری وغیرہ نہیں۔ چنانچہ عوام کی تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری طور پر علاقہ میں ایک ڈسپنسری قائم کی جاوے۔ تیسرے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ سارے علاقہ میں صرف ایک پرائمری سکول ہے۔ حالانکہ مہاراجہ کی حکومت کے وقت اس علاقہ میں لڑکوں کے لئے پانچ اور لڑکیوں کیلئے ایک سکول تھا لہذا علاقہ میں مزید سکول کھولے جاویں۔ اور موجودہ پرائمری سکول بجوال کو مڈل سکول میں تبدیل کیا جاوے۔

ہیرانگر بارڈر پر ناجائز تجارت

تحصیل ہیرانگر کے بارڈر پر گذشتہ ایک عرصہ سے پاکستان کے ساتھ دھڑا دھڑ ناجائز تجارت ہو رہی ہے۔ اور اس ناجائز تجارت کے خلاف کئی دفعہ پبلک طور پر آواز بلند کی گئی ہے۔ مگر کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔ کارروائی نہ کئے جانے کی بڑی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ تجارت کرنے والے منسٹر کے رشتہ دار اور نیشنل کانفرنس کامریڈ ہیں۔ جو اس ناجائز تجارت سے ہزاروں روپیہ ماہوار کما رہے ہیں۔ جہاں تک نیشنل کانفرنسی کامریڈوں کا تعلق ہے انہوں نے ہمیشہ ملک سے غداری کر کے اپنے گھروں کو بھرنا اپنا دھرم بنا رکھا ہے۔ لیکن ایک دشمن ملک کے ساتھ ان لوگوں کا اس طور ناجائز تجارت کو جاری رکھنا اور پھر پاکستانیوں کو بلا کر اپنے گھروں میں رکھنا ملک کے ساتھ ایک ایسی غداری ہے جس سے ملک کی سیکورٹی کو سخت خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ بارڈر کی حفاظت کرنا اور اس ناجائز تجارت کی روک تھام کرنا ہند سرکار کے ذمہ ہے ہماری ہند سرکار کے متعلقہ کرمچاریوں سے استدعا ہے کہ وہ دیش کی خاطر بارڈر پر اس ناجائز تجارت کو روک دیں۔ اور تجارت

"کشمیر نیشنل کانفرنس پر ایک طائرانہ نظر"

از شری پریم ناتھ بٹ۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ اننت ناگ

کشمیر میں نیشنل کانفرنس کا آغاز۔ اس تنظیم کا دور اور موجودہ پوزیشن ایک دلچسپ کہانی ہے۔ اس تحریک کا مقصد ریاست کے باشندوں کے لئے بلا لحاظ مذہب و ملت، رنگ و نسل یکساں حقوق اور زندگی کے معیار کو بلند کرنے کے ذریعے مہیا کرنا تھا۔ ملک میں آزادیٔ تحریر و تقریر۔ آزادیٔ نقل و حرکت غرض سماجی سیاسی اور اقتصادی آزادی حاصل کرنا تھا۔ ان تمام مقاصد کی صحیح تکمیل "نیا کشمیر" کے راستہ پر چل کر عوامی راج میں ہونی قرار پائی گئی تھی۔ ابتدا میں اس تحریک کا پس منظر فرقہ دارانہ تعصب تھا لیکن لیڈر زمانے کی کروٹوں کے ساتھ وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے مصلحتاً یہ تنظیم ایک نیشنل جماعت کی شکل اختیار کر گئی۔ یہ تحریک وادیٔ کشمیر کے سرسبز اور لہلہاتے ہوئے گاؤں، سیاسی امنگوں سے بھرے ہوئے قصبوں اور حکومت کی زیادتیوں سے اکتائے ہوئے شہروں میں پھیلی اور پھولی۔ ابھی یہ تحریک پورے جوبن پر آنے کی تیاری میں مشغول تھی۔ کہ چند انقلاب پسند عنصر اس میں داخل ہوئے۔ اور اس تحریک کا رخ ایک دوسری ہی سمت میں بدلنا شروع کیا۔ عوام ان کی حرکتوں کو اس وقت سمجھ نہ سکی چونکہ اس عنصر نے تحریک میں ایک نمایاں پارٹ ادا کیا۔ اس لئے عوام ان کو بھی دیش بھگتوں میں شمار کرنے لگی۔ نیشنل کانفرنس اب تین مختلف خیالات کے لوگوں کی ایک جماعت بن گئی۔ ایک طرف تو مسلم فرقہ پرست جن پر کہ مسلم کانفرنس کا اثر و رسوخ کافی تھا۔ اور مصلحتاً جنہوں نے اپنے لباس کو دوسرا رنگ دیا تھا۔ اور دوسری طرف یہ شر پسند اور "خونی انقلاب" کے شیدائی اور ان دونوں کے بیچ میں لٹکتے ہوئے چند حقیقی قوم پرست۔ وہ وقت تھا شخصی راج کا۔ اور عوام کا رجحان صرف شخصی راج کے خاتمے کی طرف لگا ہوا تھا۔ عوام یہ سمجھ رہے تھے کہ شخصی راج کا خاتمہ ہی ان لوگوں کے تمام مسائل کا حل ہوگا۔ اور خود بخود ایک ترقی پسند سماج کی تعمیر ہوگی۔ یہ ایک خواب تھا اور وہ بھی دیوانے کا۔ کشمیر چھوڑ دو کی تحریک کو فرقہ پرست عنصر نے مہاراجہ راج سے نجات سمجھا۔ اور انقلاب پسند لال کامریڈوں نے اس تحریک کو اپنے انقلاب کا پیش خیمہ سمجھا۔ قوم پرست عنصر نے اس تحریک کو قوم کی سیاسی آزادی اور [illegible] کے رنگ میں پیش کیا۔ فرقہ پرستوں نے اپنے تمام ہتھیار استعمال کرکے عوام میں فرقہ دارانہ ذہنیت پیدا کی۔ اور اس میں طبقہ کار عوام پر مذہب کا بھوت سوار تھا۔ مذہب کے نام پر قربان ہونا وہ خدا کا فرمان سمجھتے تھے۔ اس لئے فرقہ پرست عنصر کا پراپیگنڈہ اس تحریک کو چلانے میں زیادہ کامیاب ہوا۔ خونی انقلاب کے حامیوں نے اپنے تخریبی حربے استعمال لئے۔ سرکاری عمارتوں کو جلانا۔ پل جلانا۔ تاریں توڑنا وغیرہ وغیرہ لیکن عوام کو اس عنصر کی کاروائیاں پسند نہ ہوئیں اور ان کے اصولوں کو وہ سمجھ نہ سکے لہذا اس عنصر کا پلڑا بہت اوپر ہی رہ گیا۔ قوم پرست عنصر دونوں کے ساتھ لٹکتا ہوا کرتا ہوا اپنی سطح سے اوپر نہ اٹھ سکا۔ کشمیر چھوڑ دو کی تحریک سے لے کر نیشنل کانفرنس کے حصول اقتدار تک اس تنظیم کی ایک خوبی یہ رہی کہ یہ عنصر مل جل کر۔ گو کہ باہمی بے اعتمادی اور آپسی کشمکش کو جدا کر تنظیم میں کام کرتے تھے لیکن حکومت سنبھالنے پر ان دھڑوں کی آپس میں کشمکش اور رسہ کشی شروع ہوئی۔ کمیونسٹ عنصر نے اب اپنی تنظیم کو مضبوط کرنے کے لئے حکومت کو اپنا آلۂ کار بنا لیا۔ ادھر سے فرقہ پرست عنصر اقلیتوں اور غیر فرقہ طبقے کے ساتھ دشمنی کرنے لگا نیشنل کانفرنس کھوکھلی ہو گئی۔ حکومت کی کرسیوں پر بیٹھنے والوں کی آنکھیں پھر گئیں۔ ان کے دماغ بدل گئے۔ ان کے دل عوام کے دلوں سے الگ ہو گئے۔ عوام کی ہمدردی اب ان کے سامنے مداری کا کھیل بن گیا۔ کمیونسٹوں نے گروہ بندی شروع کی۔ کلچرل فرنٹ۔ یوتھ لیگ۔ امن کانفرنس کی بنیاد شروع ہو گئی۔ ملک میں ایک سیاسی ہیجان پیدا ہوا۔ سیاسی افراتفری میں بے زبان عوام مصیبتوں کا شکار ہوئے۔ لیکن تنظیم میں پھر بھی غیر کمیونسٹ طبقے کی ہی جیت رہی۔ تنظیم کا سیکریٹری مولانا سعید مسعودی تھا جو کہ کمیونسٹوں کا دشمن تھا لیکن فرقہ پرستی سے بالاتر نہ تھا۔ شیخ عبداللہ کے وقت میں دوسرے فرقہ کے لوگوں سے سوتیلی ماں کا سلوک کیا جانے لگا ملازمتوں سے کئی ہندو استعفیٰ دے گئے۔ دھرم ارتھ کو ختم کیا گیا۔ مہاجروں کے غم سے جذبات سے کھیلا گیا۔ اور کشمیر میں حالت یہ ہوئی کہ ۴۰ ہزار کشمیری پنڈتوں میں سے ۱۲ ہزار کو ہندوستان کی چلچلاتی ہوئی دھوپ میں روزی کمانے مارے مارے پھرنا پڑا۔ حکومت اس سے مس نہ ہوئی۔

حکومت کی نوکریاں ہندوؤں کے لئے بند کر دی گئیں۔ اور ان پر تجارت میں پابندیاں لگا دی گئیں۔ ان کی زمینیں چھین لی گئیں۔ اور ان کو اس کے بعد آباد ہونے کے لئے معقول ذرائع پیدا نہیں کئے گئے۔ کشمیر میں فرقہ پرستی کا ننگا ناچ ہونے لگا۔ جموں کے عوام نے اس بے جا ناانصافی کے خلاف اپنے محاذ منظم کر کے اس ظلم و تشدد کے خلاف لڑا۔ اور آخر کار آزادی کی تحریک کا جھنڈا جموں کے عوام نے اپنی قربانیوں سے بلند کیا۔ شیخ صاحب کے دور میں نیشنل کانفرنس مفاد خصوصی۔ اقتدار اور لالچ کا مرکز بن گئی۔ نیشنل کانفرنس لیڈروں اور کارکنوں نے اپنی پرانی جیل یاترا کا پورا پورا معاوضہ لیا۔ ہندوستان سے کروڑوں روپیہ اپنے پیاروں کے بینک اکاؤنٹس میں جمع ہو گیا۔ ان کا لوٹ اسی دور میں مہاجن بن گئے۔ اور وہ ہی حکومت کی جی حضوری اور چاپلوسی کرنے لگے۔ ریاست کے تمام ٹھیکہ جات ان اہل کے لئے مخصوص ہو گئے۔ اور ریاست کی ہر ایک کرسی پر یہی حضرات جلوہ افروز ہو گئے۔ تحاوین سکولوں کے مڈل پاس ڈائریکٹر منسٹروں کے سکریٹری اور انڈر سکریٹری بن گئے۔ آزادی کی تحریک جو لوگوں نے شروع کی تھی وہ اس سے کنارہ کشی کرنے لگے۔ حتیٰ کہ تنظیم میں وہ جذبۂ آزادی اور قربانی بالکل نیست و نابود ہو گیا۔

بخشی صاحب کا دور۔ بخشی صاحب بذات خود ایک نڈر قوم پرست آدمی ہیں اور وزارت سنبھالنے سے آج تک ان کا نظریہ ہند کشمیر الحاق کے متعلق بالکل واضح اور صاف ہے۔ ریاست کشمیر کا ہندوستان سے اٹوٹ ناطہ بنانا ہی ان کی خواہش ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ان کے ارد گرد کا ماحول ابھی کئی ایسی باتیں کرنے میں مجبور کر رہا ہے۔ جو وہ یقیناً دل سے نہیں چاہتے ہیں۔ نیشنل کانفرنس کے صدر کی حیثیت سے وہ اس تنظیم کو بھارتیہ کانگرس کے خاکے پر چلانا چاہتے ہیں لیکن نیشنل کانفرنس میں آج کل صرف کامریڈوں کا طوطی بول رہا ہے۔ کشمیر کی تمام تحصیلوں میں اکثر جگہ کامریڈ ہی چھا گئے ہیں۔ اور وہ تشدد کی پالیسی پر چل کر ملک کو بہت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ کئی جگہ نیشنل کانفرنس کے کارکن فرقہ پرستی کی شرانگیزی پھیلاتے ہیں۔ حال ہی میں اننت ناگ میں جو کہ کشمیر کا ایک سیاسی اڈہ ہے نیشنل کانفرنس کے ہندو عہدیداروں نے یوتھ سبھا قائم کی جو کہ ایک فرقہ پرست جماعت ہے۔ اور صرف کشمیری پنڈتوں کی ادھوری نمائندگی کرتی ہے۔ یہ بات بخشی صاحب اور وہاں کے نیشنل کانفرنس لیڈروں کے نوٹس میں لائی گئی لیکن پھر بھی فرقہ پرستی بڑھتی ہی جاتی ہے۔ یہ رہا حال کانفرنس کے ہندو کارکنوں کا۔ تو کئی مسلم کارکن بھی بظاہر سے خاموش لیکن اندر سے اس بیماری میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ نیشنل کانفرنس آج کل پھر تین گروپوں میں بٹ گئی ہے۔ ۱۔ ہندو فرقہ پرست ۲۔ مسلم فرقہ پرست اور ۳۔ کمیونسٹ۔ ایک تنظیم جو قوم کی راہبری کرنے کا دعویٰ کرتی ہو۔ اور جو گاندھی جی کے بتلائے ہوئے راستے پر گامزن ہو وہ کبھی یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ اس کی صفوں میں انتشار ہو۔ لیکن حقیقت چھپ نہیں سکتی۔ صداقت آشکارا ہو کر رہتی ہے۔ تنظیم آج پھر نوکریوں اور معاوضوں کی سوداگری بن گئی ہے۔ اور اکثر کارکنوں نے جیب گرم کرنے پر تلے ہیں۔ اور غیر وہ بخشی صاحب زندہ باد کے نعرے لگاتے ہیں۔ بخشی صاحب کو کارکنوں کے ہیچ کارناموں سے نا آشنا رکھا جاتا ہے۔ اور کئی بار ایسی جھوٹی ایسی صورت پیدا کر لیتے ہیں کہ تمام کابینہ کو اندھا بنائے رکھتے ہیں۔ عوام میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کی بجائے صرف زندہ باد سکھایا جاتا ہے۔ اسی طرح سیاسی پارٹی کا جو فرض ایک جمہوریت میں ہوتا ہے اس کو سنبھالنے میں تنظیم بہت ہی کوتاہی کرتی ہے لہذا عوام ایک ایسی تنظیم کے خواہاں ہیں اور وقت ایسی جماعت کا مطالبہ کرتا ہے جو عوام کو فرقہ پرستی سے اوپر اٹھا کر ان میں قوم پرستی کے جذبات کوٹ کوٹ کر بھر دے۔ اور ساتھ ہی وہ تنظیم عوام کی صحیح رہنمائی کر کے اپنی زندگی کو ان اصولوں کا نمونہ بنا کر عوام کے سامنے پیش کرے تاکہ عوام ان سے سبق سیکھ کر تعمیری کام میں لگ جائیں۔



आज़ादी आसान नहीं है

उप-प्रधान जम्मू काश्मीर प्रजा प्ररिषद



श्री श्याम लाल शर्मा बी. ए., बी.टी, बी. लिंग, प्रभाकर

प्रजापरिषद के एक आधार स्तम्भ

शिशुओं का कोमल कोमल तन
युवकों का मदमाता यौवन
प्रौढ़ों का जग देखा जीवन
मां बहनों का जब तक इस में चढ़ जाता बलिदान
नहीं है ।
आजादी आसान नहीं है ॥

यह भीख नहीं है आजादी
यह खेल नहीं, है बरबादी
जो बरबादी के हैं आदी
यह उन के चरनों की चेरी, वरना कुछ देती ध्यान
नहीं है ।
आजादी आसान नहीं है ॥

जब तक कफनी शीश न ओढ़ी
घर की ममता प्रीत न छोड़ी
कायरता की बान न छोड़ी
जब तक घर घर के प्रांगण में धहक उठे शमशान
नहीं है ।
आजादी आसान नहीं है ॥

अग युग का इतिहास बताता
निर्बल पग-पग कुचला जाता
प्रेमी तुम को विश्वास दिलाता
स्वतन्त्रता की रूठी रमणी, देती यौवन-दान
नहीं है ।
आजादी आसान नहीं है ॥

एक धारणा

यदि विश्व शान्ति चाहता है तो उसे मानवता, सहिष्णुता तथा अधिकार मर्यादा और संयम का भाव रखना होगा, यह दिव्य संदेश मानव को धर्म ने दिया है। विश्व शान्ति के लिये सर्व भौम राज्य नहीं अपितु सर्व भौम धर्म की आवश्यकता है। आत्मा का शास्वत संगीत धर्म ही संसार को शान्ति दे सकता है। इस में कुछ भी सन्देह नहीं है।

مقبوضہ کشمیر کی سمسیا اور حل

از شری شیام لعل جی شرما۔ اپ پردھان جموں و کشمیر پرچار پریشد

۱۹۴۷ء میں ہندوستان کی تقسیم ہوئی۔ ۶۰۰ ریاستوں میں سے اکثر ہندوستان کے ساتھ اور کچھ پاکستان سے ملحق ہوئیں۔ ماسوائے جوناگڑھ۔ حیدر آباد اور کشمیر کے۔ پہلی دو ریاستوں کی سمسیا کا حل بھی نکل گیا۔ اور وہ بھارت کی دوسری ریاستوں کی طرح ایک ہی خاندان کے ممبروں کی طرح چل رہی ہیں۔ پرنتو ریاست جموں و کشمیر کی سمسیا الجھ کے رہ گئی۔ یہ پنڈت نہرو اور شیخ عبداللہ کی ویکتی گت متر تا کی بھینٹ چڑھی۔ جونٹڈ نیشن اور اینٹلی کے دماغوں کا شکار بنی۔ پاکستان اور امریکہ کی شطرنج کا مہرہ بنی۔ اور راشٹر سنگھ (یو۔ این او) کے راشٹروں کے لئے دماغ اور دانتوں کے لئے مشق کا اچھا سادھن بن گئی۔

۱۹۴۷ء میں ریاست جموں و کشمیر کے مہاراجہ نے پاکستان کے ساتھ سٹینڈ سٹل (جوں کا توں) معاہدہ کیا۔ پرنتو پاکستان سے انتظار نہ ہو سکا۔ اس نے ریاست کا اکنامک بلاکیڈ شروع کر دیا۔ پٹرول۔ کھانڈ اور دیگر اشیائے خوردنی بھیجنا بند کر دیا۔ بعد میں حملہ بھی کر دیا۔ گلگت۔ مظفر آباد۔ پونچھ۔ میرپور۔ راجوری۔ بھمبر۔ کوٹلی وغیرہ مسلم میجارٹی علاقوں میں ریاستی فوج کے مسلمان سپاہیوں نے مہاراجہ سے دھوکہ کیا۔ اور سامان اسلحہ لے کر پاکستانی فوج کے ساتھ جا ملے۔ کپتان نارائن سنگھ کو مار ڈالا گیا۔ اور بریگیڈیئر راجندر سنگھ کو مٹھی بھر ڈوگرہ سپاہیوں کی سہایتا سے سات دن تک رکے رہ کر اننت میں دیش ہت کے لئے آتم بلیدان کرنا پڑا۔ ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو مہاراجہ نے INSTRUMENT OF ACCESSION مکمل کیا۔ اور ۲۶ اکتوبر کو بھارتیہ سینا نے ہوائی جہازوں سے سرینگر پہنچ کر حملہ آوروں کے بڑھتے آ رہے طوفان کو روکا۔ ریاست جموں و کشمیر ہندوستان کے ساتھ سمیلت ہوئی۔ پرنتو تب تک گلگت کا پتن ہو چکا تھا۔ مظفر آباد پاکستان کے ادھیکار میں جا چکا تھا۔ بارہ مولہ پر بھی پاکستان کا ادھیکار ہو چکا تھا۔ پونچھ راجوری کوٹلی بھمبر اور میرپور جل رہے تھے۔ بھارتیہ سینا نے بارہ مولہ خالی کرا کے پاکستانیوں کو پرے دھکیل دیا۔ ریاست کے شمالی ضلعے سب پاکستان کے ادھیکار میں آ چکے تھے وہ خالی نہیں ہو سکے۔ پونچھ کا بھی صرف شہر ہی اپنے پاس رہا۔ باقی پاکستان نے ہتھیا لیا۔ راجوری جہاں پاکستانیوں نے ۱۳ ہزار ہندوؤں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ بھارتیہ سینا نے واپس لے لی۔ کوٹلی سے سب آبادی کو بحفاظت نکال لیا گیا۔ بھمبر اور میرپور کو سمے پر سینا نہیں پہنچ سکی۔ زندگی اور جائیداد کا بھاری ہوم کر کے یہ علاقے پاکستان کے پاس چلے گئے۔

اور جس سمے بھارت سینا آگے بڑھنے لگی۔ دشمن بھاگنے لگا۔ اور نشچت تھا کہ ایک ہفتہ میں ساری ریاست حملہ آوروں سے خالی ہو جاتی۔ ٹھیک اسی سمے یکم جنوری ۱۹۴۹ء کو جنگ بندی کا حکم ہو گیا۔ ریاست کے جو علاقے پاکستان کے ادھیکار میں تھے اسی کے پاس رہے۔ اور جنگ بندی لائن قائم ہو گئی۔ پاکستان کے قبضہ میں ریاست جموں و کشمیر کا یہ حصہ "آزاد کشمیر" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس میں گلگت مظفر آباد۔ پونچھ کی تحصیلیں (شہر کو چھوڑ کر) بھمبر۔ کوٹلی۔ میرپور کے علاقے شامل ہیں۔ اس کا رقبہ ۳۱۲۵۱ مربع میل ہے۔ اور آبادی لگ بھگ ۱۲ لاکھ ہے۔ ہندو سکھ نفی کے برابر ہیں راج نیتک پارٹی ایک ہی ہے۔ جسے مسلم کانفرنس کہتے ہیں۔ یہ مسلم کانفرنس پہلے ریاست جموں و کشمیر کے مسلمانوں کی جماعت تھی۔ پرنتو جس سمے شیخ عبداللہ نے ۱۹۳۹ء میں کشمیر کے مسلمانوں کو لے کر نیشنل کانفرنس بنا لی۔ تو جموں کے مسلمانوں نے جو شیخ عبداللہ سے متفق نہ تھے جموں پرانت میں مسلم کانفرنس کو قائم رکھا اس جماعت کو جناح کی حمایت حاصل تھی۔ اس میں غلام عباس۔ حمید اللہ۔ اللہ رکھا ساغر یوسف شاہ ابراہیم وغیرہ شامل تھے۔

آزاد کشمیر میں ان لوگوں نے ہی حکومت چلائے رکھی۔ پرنتو آپسی جھگڑا بازی۔ رشوت ستانی اور بغاوت کی وارداتیں اتنی بڑھی ہیں کہ چار بار حکومت بدل چکی ہے۔ پہلے ابراہیم برسرِ حکومت آیا۔ اس کے بعد غلام عباس۔ پھر یوسف شاہ۔ اور اب کرنل شیر احمد کے ہاتھوں میں باگ ڈور ہے۔ اس کے علاوہ وہاں کی گڑبڑ اور اشانتی کا خاص کارن یہ ہے۔ کہ لوکل لوگ جو سدھن اور سدھن جاتی کے مسلمان ہیں ان کی جموں اور کشمیر کے مسلمانوں سے نہیں بنتی۔ کرنل شیر احمد لوکل آدمی ہوتا ہوا اپنے رشتہ داروں سے دورہ کرتا ہے اور پاکستان کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بنا ہوا ہے۔

جنتا کی دشا بُری اور قابلِ رحم ہے اس کا ٹھوس ثبوت وہ میمورنڈم ہے جو وہاں کے لوگوں نے پاکستان کی ودھان سبھا کے ممبروں کے نام کچھ دن ہوئے بھیجا ہے۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ آزاد کشمیر میں نظام حکومت کوئی نہیں طاقت سے دبا رکھا ہے۔ جیلوں میں ڈال دیا جاتا ہے کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ جس جیل میں ۵۰ قیدیوں کی جگہ ہے وہاں ۳۵۰ قیدیوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح ٹھونس دیا جاتا ہے۔ ہسپتال اور سکول نام ماتر کو ہیں۔ سرکاری کرمچاریوں کو تنخواہ باقاعدہ نہیں ملتی۔ آج تک کوئی میونسپل انتخابات نہیں ہوئے نہ ہی کوئی اسمبلی ہے۔ پاکستان کا دفتر خارجہ جو چاہے سو کرتا ہے جس کسی ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور پکڑا دیتا ہے سختیاں ہوتی ہیں اور وہ لوگ جنگ بندی لائن کو عبور کر کے اس طرف راجوری پونچھ ضلع میں آ جاتے ہیں ہزاروں کی تعداد میں لوگ آ چکے ہیں اناج اور کپڑے کی سخت قلت ہے اس لئے لوگ دکھی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں باقی ریاست میں ہندوستان کی طرف سے سوکھشا کا پربندھ ہے کروڑوں روپیہ ریاست کی ترقی اور سدھار کے کاموں میں لگ رہا ہے سڑکیں بن رہی ہیں سکول کالج تالاب نہریں پل سرنگیں اور سدھار کے سینکڑوں پروگرام چل رہے ہیں ریاست کی اسمبلی ہے اور نیم لوک شاسن چل رہا ہے۔ بھومی سدھار کے قانون نے (جس کی رو سے زمین بلا معاوضہ کاشتکار کو دی گئی ہے) خاص طور پر آزاد کشمیر کے لوگوں کو اس طرف کھینچا ہے۔

پنڈت نہرو جی شروع میں ہی کشمیر کے سوال کو راشٹر سنگھ (اقوام متحدہ) میں بھیج کر غلطی کر چکے ہیں سمسیا تو یہ لیکر گئے کہ پاکستان نے ہندوستان کی سرزمین پر حملہ کیا ہے۔ اور انتر راشٹریہ قانون کی خلاف ورزی کی ہے پرنتو وہاں سیاست کے کھلاڑیوں نے ہندوستان اور پاکستان کو ایک سطح پر لا کر کھڑا کر دیا۔ اور سمسیا کی شکل یہ بنا دی ہے۔ کہ کشمیر کے لوگوں نے ابھی فیصلہ کرنا ہے کہ وہ پاکستان جانا چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں ہی رہنا چاہتے ہیں۔ راشٹر سنگھ نے ایک کمیشن بھیجا جس نے یہ فیصلہ کیا کہ ریاست میں لوک مت ہونا چاہیئے۔ اس کی کچھ شرطیں ہندوستان اور پاکستان کو منظور نہ ہوئیں اس لئے وہ کمیشن لوٹ گیا پھر اقوام متحدہ نے سر اوون ڈکسن کو بھیجا جس نے یہ حل نکالا۔ کہ جموں لداخ کے علاقے ہندوستان کو۔ آزاد کشمیر پاکستان کو اور وادی کشمیر میں لوک مت کرایا جائے۔ یہ بات پاکستان کو منظور نہ ہوئی۔ اور نہ ہی اسے ہندوستان نے مانا۔ ڈکسن نے پاکستان کو حملہ آور قرار دیا۔ اور انتر راشٹریہ قانون کو بھنگ کرنے کا دوشی ٹھہرایا۔ بعد میں سر گراہم آئے یہ لوک مت کیلئے فوجوں کو گھٹانے بڑھانے کے نیم سوچتے رہے۔ اور کوئی اچت حل نہیں نکال سکے انتھک محنت کے بعد راشٹر سنگھ نے یہ وچار کیا کہ ہندوستان اور پاکستان خود مل کر سوچ وچار کر کے کچھ حل نکالیں اس بارے میں پنڈت نہرو جی کی پاکستان کے پردھان منتری سے ملاقات ہو چکی ہے پرنتو سمسیا کا حل درشٹی گوچر نہیں ہوا۔ اسی دوران میں پاکستان نے امریکہ سے فوجی سمجھوتہ کر کے نئی سمسیا کھڑی کر دی ہے اس وقت تین باتیں سامنے آتی ہیں۔ (۱) جنگ بندی لائن کو پکا کر دیا جائے۔ جو علاقہ پاکستان کے قبضہ میں اسی کے پاس رہنے دیا جائے۔ اس سے ریاست کا $\frac{1}{3}$ حصہ پاکستان کے پاس چلا جاتا ہے شاید اخیر میں یہی حل نکلے۔ پرنتو اس سمے پہلے کون ماننے والی بات ہے۔ پہلے مان کر اپنی ہیٹی کر لینے کو بھارت اور پاکستان میں سے کوئی بھی تیار نہیں۔

(۲) دونوں علاقوں کو ملا کر راشٹر سنگھ کے ادھین کر دیا جائے۔ اس کو عبداللہ اور اس کے ساتھی ٹھیک حل مانتے ہیں۔ پرنتو اس بیکار کے سوتنتر کشمیر اور پاکستان مقبوضہ کشمیر میں کوئی خاص فرق نہیں رہتا۔ بدیشی طاقتوں کو کسی بھی شکل میں اپنے دیش میں قدم جمانے دینا راشٹریت کے سراسر خلاف ہے شیخ عبداللہ نے ۱۹۵۰ میں ایک بدیشی اخبار نویس کو انٹرویو میں یہی حل بتایا تھا۔ پرنتو سردار پٹیل کے جواب طلب کرنے پر اسے Loud Thinking کہہ کر بات پر پردہ ڈالا تھا۔ پرنتو آج بھی یہی باتیں شیخ کے حمایتی لوک مت فرنٹ کے نام پر کہنا شروع ہوئے ہیں کشمیر ودھان سبھا کے ۱۴ ممبر جو اس دیش دروہ کا کھلم کھلا پرچار کر رہے ہیں۔ کیا یہ کسی بدیشی طاقت کی شہ پر نہیں ہو رہا۔ بھارت سرکار کو ایسے دیش دروہیوں کے خلاف مضبوط قدم اٹھانا چاہیئے۔

(۳) تیسرا حل یہ ہے۔ کہ بھارت سرکار مضبوط قدم اٹھا کر پاکستان دوارہ ہتھیایا ہوا علاقہ واپس لے۔ اَلپ سنکھیک اور نروَاست ہندو سکھ شرنارتھیوں کو پھر وہاں بسائے اور نظام حکومت قائم کرے۔ تبھی جا کر ریاست میں امن اور شانتی کا واتاورن بن سکتا ہے۔ ریاست کی ودھان سبھا کے ACCESSION کو RATIFY کرنے والے پرستاؤ کے آدھار پر ریاست میں بھارتیہ ودھان کو مکمل طور پر لاگو کیا جائے۔ تاکہ ریاست جموں کشمیر بھارت کی دوسری ریاستوں کی طرح ایک سطح پر آ جائے اور غیر یقینی و مخدوش ماحول ختم ہو۔ پرنتو اتنے دردِھ نشچیہ سے قدم اٹھانے کے لئے پنڈت نہرو جی کے حسم میں سردار پٹیل کی روح کون بھرے؟

دکھی سنسار

شہر میں ناجائز شراب

گذشتہ سال ٹھاکر رویل سنگھ جی جب نئے نئے سپرنٹنڈنٹ پولیس جموں میں آئے تو انہوں نے کئی چھاپے مار کر ناجائز شراب پکڑی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ عرصہ کے لئے ناجائز شراب بازاروں میں بکنی بند ہو گئی۔ مگر پولیس کی خاموشی کے بعد اب پھر ایک عرصہ جگہ بہ جگہ پانوں کی دوکانوں پر کھلے عام شراب بک رہی ہے مگر نہ جانے حکام متعلقہ کیوں خاموش ہیں

(بال امرت جموں)

سب انسپکٹر کی پاکستان سے ساز باز

پچھلے کچھ عرصہ سے ایک سب انسپکٹر بھدرواہ سے تبدیل ہو کر آیا ہے۔ اور اس نے محلہ ڈیلیاں میں رہائش اختیار کی ہے۔ اس نے محلہ کے کچھ ایک شرابی بدمعاشوں کو اپنے ساتھ ملا کر علاقہ میں بدتمیزی مچا رکھی ہے۔ اس نے پہلے آتے ہی ایک بیوہ عورت مسماۃ کرتار کور کو معہ اس کے بال بچوں کے مار پیٹ کی اور اس کا مکان جس میں وہ گذشتہ سات سال کے عرصہ سے رہائش اختیار کئے ہوئے تھی خالی کروا کر اس پر جبراً قبضہ کر لیا۔ اور اب مذکور سب انسپکٹر بدمعاشوں کی مدد سے دوسرے کرایہ داروں کو تنگ کر رہا ہے۔ اور ایسی قسم کے لوگوں کو محلہ میں جمع کر رہا ہے۔ اور اس کے علاوہ یہ سب انسپکٹر محلہ میں فرقہ وارانہ فضا پیدا کر رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سب انسپکٹر مذکور کی پاکستانیوں سے ساز باز ہے اور اس کے پاس پاکستان سے بھی جاسوس آ کر ٹھہرتے ہیں۔ یہ معاملہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کے نوٹس میں بھی لایا گیا ہے۔ مگر ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ جناب ڈی۔ آئی۔ جی صاحب سے پرزور تقاضا ہے کہ وہ اس معاملہ کی طرف ذاتی طور پر توجہ دیں

(ایک محلہ دار)

مویشیوں کی بیماری

علاقہ کنڈی تحصیل جموں میں مویشیوں کی بیماری کی وبا دن بدن زور پکڑ رہی ہے جس سے مویشی روزانہ اس بیماری سے مر رہے ہیں۔ لیکن علاقہ بھر میں مویشیوں کا کوئی ہسپتال نہیں۔ بیماری محکمہ متعلقہ کے حاکموں سے گذارش ہے کہ علاقہ میں ڈاکٹر کو بھیج کر بیماری کی روک تھام کے لئے ٹیکے لگوائے جائیں۔ (ستیارام ...)

کامریڈوں کے اشاروں پر ناچ

ادھم پور میں محکمہ ہیلتھ ورکس اور محکمہ تعلیم کے حاکم نیشنل کانفرنس کامریڈوں کے اشاروں پر ناچ رہے ہیں۔ اگر کسی جگہ ملازمت کی جگہ نکلتی ہے تو صاف اور سیدھے لفظوں میں کہا جاتا ہے کہ جو پیس بریگیڈ کی سفارش لائے گا اسے ملازمت ملے گی۔ اس کے علاوہ ٹیچروں کی تقرریاں اور تبادلے بھی کامریڈوں کے کہنے کے مطابق کئے جا رہے ہیں۔ دوسرے معنوں میں جنتا کے خلاف انگوٹھا لگانے والے کامریڈ بن گئے ہیں۔ جس سے جنتا نالاں ہے۔ کہ ابھی جمہوریت آئی ہے۔

(ایک عوامی نمائندہ ادھم پور)

قابل توجہ محکمہ پولیس

گذشتہ دو ماہ سے علاقہ انب گھروٹہ میں ایک راس منڈلی آئی ہوئی ہے۔ لیکن یہ راس منڈلی کیا ہے۔ علاقہ کے شریف لوگوں کے لئے ایک زحمت بن کر رہ گئی ہے روزانہ علاقہ بھر کے غنڈے شراب کے نشے میں بدمست ہو کر راس میں شامل ہوتے ہیں۔ اور پھر لڑائیاں تک ہو جاتی ہیں نیشنل کانفرنس کامریڈ ان راس والوں کی پشت پر بیان کئے جاتے ہیں۔ جو انہیں علاقہ سے جانے نہیں دیتے۔ کیونکہ جہاں راس والوں کی چاندی ہو رہی ہے وہاں کانفرنسی کامریڈ بھی اپنی جیبیں گرم کر رہے ہیں۔ محکمہ پولیس کو چاہئے کہ علاقہ بھر میں راس کی وجہ سے پیدا ہو رہی غنڈہ گردی کی روک تھام کے لئے فوری طور پر متوجہ ہو۔ (ایک اقلیتی)

سپرنٹنڈنٹ ٹریفک کو ریٹائر کیا جائے

اس سے پیشتر کئی بار ہمیں پلیٹ فارم سے عوام کی طرف سے یہ آواز بلند ہوئی ہے کہ پنڈت دینا ناتھ سپرنٹنڈنٹ ٹریفک اس قابل نہیں ہے کہ وہ ملازمت کر سکیں کیونکہ ان سے وہ کام سرانجام نہیں دیا جا سکتا جو کہ اس ذمہ دار ڈیوٹی پر ایک افسر کو کرنا چاہئے۔ اب ان کی حالت تو یہاں تک ہو چکی ہے کہ وہ دستخط بھی نہیں کر سکتے البتہ دفتر میں بیٹھ کر کام کرتے ہیں مگر نہ جانے سپرنٹنڈنٹ مذکور کو کیوں ریٹائر نہیں کیا جا رہا ہے۔ اور بلا وجہ لوگوں کے لئے ایک مصیبت بنا دیا گیا ہے۔ چنانچہ ہماری افسران بالا سے پرزور تقاضا ہے کہ سپرنٹنڈنٹ مذکور کی جگہ کوئی ایسا شخص لگایا جائے جو اپنی ڈیوٹی تو ٹھیک طور پر سرانجام دے سکے۔ (ایک ٹرانسپورٹر)

ڈاکخانہ کو تبدیل کرنے کا سوال

پتہ چلا ہے کہ بھدرواہ ڈاکخانہ جس بلڈنگ میں اس وقت موجود ہے کو تبدیل کر کے قصبہ کے ایک کونہ پر لے جانے کی تجویز ہو رہی ہے۔ لیکن ڈاکخانہ کو شہر کے ایک کونہ میں لے جانے سے لوگوں کو کئی طرح کی تکالیف پیدا ہو جائیں گی۔ اور خاص طور پر دیہاتیوں کو جنہیں منی آرڈر وغیرہ حاصل کرنے کے لئے شناخت کنندہ پیش کرنے ہوتے ہیں۔ اور زیادہ دقت ہو جائے گی۔ اسی لئے ڈاکخانہ کو ایک کونہ میں لے جانے کی بجائے شہر کے سنٹر میں جو بلڈنگیں موجود ہیں ان میں رکھا جائے اور یہ بلڈنگیں ایسی ہیں جہاں ڈاکخانہ اور تار کا کام دونوں اکٹھے ایک ہی جگہ پر چل سکتا ہے۔ (ایک بھدرواہ نواسی)

نوشہرہ میں غنڈوں کی سرکوبی

نوشہرہ میں کچھ ایک غنڈے ایسے ہیں جنہوں نے کمیونسٹ کامریڈوں کی امداد حاصل کر رکھی ہے یعنی کامریڈ انہیں اپنی مرضی اور فائدے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اور جب کبھی کسی کے جلسہ میں گڑبڑ کروانی ہوتی ہے۔ کسی کو پٹوانا ہو یا ڈرانا ہو تو ان کو آگے کر کے کام لیا جاتا ہے۔ اور پھر جب یہ غنڈے جرائم کی پاداش میں کہیں پکڑے جاتے ہیں تو وہ کمیونسٹ کامریڈ یعنی نیشنل کانفرنس کے بڑے بڑے لیڈر ان کی مدد کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان غنڈوں نے علاقہ میں ایک اودھم مچا رکھا ہے نیشنل کانفرنس کے ایسے ہی اشاروں پر تحصیلدار و پولیس والے ان غنڈوں کی کھلے بندوں حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ اور کئی بار سخت قسم کے جرائم میں بھی پکڑے جانے کے باوجود ان کو پوچھا تک نہیں جاتا جس سے غنڈوں کے حوصلے دن بدن بڑھ رہے ہیں اور جنتا ان غنڈوں کے ہاتھوں بے حد پریشان ہے۔ جناب ڈی۔ آئی۔ جی سے التماس ہے کہ وہ ان غنڈوں کی سرکوبی کے لئے ذاتی طور پر اپنی توجہ دیں تا کہ لوگوں کو آرام کا سانس مل سکے

(ایک نوشہرہ نواسی)

کٹھوعہ پنچایت افسر کی من مانیاں

پنچایت انسپکٹر کٹھوعہ نے من مانیوں کا ایک ایسا سلسلہ شروع کیا ہے جس سے لوگ از حد نالاں ہیں۔ وہ کمیونسٹوں کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بن کر ناچ رہا ہے۔ اور عوام کو بالکل نظر انداز کیا جا رہا ہے کمیونسٹ کامریڈوں کے کہنے کے مطابق پنچایتیں بنائی جا رہی ہیں۔ لوگوں کے باوجود پروٹسٹ کرنے کے محکمہ کے افسران متعلقہ کوئی دھیان نہیں کر رہے۔ لیکن اگر یہی صورت حالات رہی تو جنتا کوئی سخت قدم اٹھانے پر مجبور ہوگی!!

(ایک عوامی نمائندہ۔ کٹھوعہ)

تحصیل بسوہلی میں چوریاں

بسوہلی تحصیل میں ایک عرصہ سے چوریاں اور قتل ہو رہے ہیں مگر ضلع پولیس کسی مجرم کو سزا نہیں دلا سکی ہے اور نہ ہی کوئی چوری برآمد ہوتی ہے۔ اگر کوئی ایک آدھ چوری برآمد بھی ہوتی ہے تو پوری اسی طرح دبا رہے ہیں۔ جب سے علاقہ میں دن بدن چوریوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور عوام میں بے چینی پھیل رہی ہے۔ امید ہے کہ ڈی۔ آئی۔ جی صاحب بہادر اس سلسلہ میں فوری توجہ دے کر لاڈلے افسروں کو پوچھیں گے کہ ایسا کیوں۔ (ایک بسوہلی نواسی)

کچھ اِدھر اُدھر کی

گذشتہ دنوں اکھنور میں نیشنل کانفرنس کے ایک کمیونسٹ، جبریلہ کے مطابق بہت بڑا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ ہمارے خاص نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ نیشنل کانفرنس میں کے لئے اس بڑے اجتماع میں جموں سے آئے ہوئے کمیونسٹ لیڈروں کے گروہ کو جمع کر کے کل حاضری ساٹھ جمع آٹھ یعنی اڑسٹھ تھی۔ جلسہ کے پروگرام کو پورا کرنے کیلئے کامریڈوں نے خوب دھواں دھار تقریریں کیں اور پرجا پریشد پر برسے۔ جلسہ میں کامریڈ کرشن دیو سیٹھی نے تقریر کرتے ہوئے بڑے رعب کے ساتھ کہا کہ "جموں کے عوام کی نمائندگی کا دعویٰ کرنے والے پرجا پریشدی لیڈروں سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ پریشد کے پاس عوام کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے کیا تجاویز ہیں۔ لیکن اقتصادی برابری ہماری منزل مقصود ہے۔ ہماری جدوجہد مشکل اور طویل ہے۔ ابھی تک ملک میں مفلسی، رشوت خوری، کنبہ پروری کا دور دورہ ہے اور لوگوں کو بے حد تکالیف ہیں" سیٹھی صاحب تقریر کو سنکر جلسے میں موجود کامریڈوں کا ٹولا خوب تالیاں بجا رہا تھا۔ لیکن ہمارا نمائندہ سیٹھی صاحب کی ایکٹنگ سے تو خوب لطف اندوز ہو رہا تھا۔ مگر دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ یہ کامریڈ کیا اچھے ہیں۔ ان کا اقتصادی برابری سے مطلب کیا۔ پچھلے سات سالوں میں اقتصادی برابری کے لئے جدوجہد کرتے کرتے غریب مزدور کے غم میں بیچارے سوکھ سوکھ کر ہاتھی ہو گئے ہیں۔ اب مزید اقتصادی برابری سے ان کا مطلب کیا ہے۔ اب کونسی کسر باقی ہے جسے یہ پورا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ کامریڈ صاحب نے 'ملاپ' کے ایڈیٹر شری رنبیر کی طرح یہ نہیں کہا کہ ریاست خوشحال ہو گئی ہے۔ رشوت خوری اور مفلسی کا نام ونشان تک نہیں۔ لیکن کامریڈ صاحب بہادر سے کوئی یہ تو پوچھے کہ بھائی رشوت خوری، کنبہ پروری، بے ایمانی، خویش پروری اور اسی قسم کی دیا سنتا میں دوسری لعنتوں کے ذمہ دار کون ہے۔

جلسہ میں اکھنور کے ایک نومسلم کامریڈ کچھی نے تقریر کرتے ہوئے گوہر افشانی کی کہ "اگر تاریخ کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ جموں کا سب سے بڑا غدار ہے" لیکن بیچارے کامریڈ کے بزرگ اور رشتہ دار اپنے لال کی بکواس کو سنکر شرمندہ ہو رہے تھے کہ چھوکرا کیا بک رہا ہے۔ لیکن وہ کیا جانیں کہ ان کے کو جیل کا ہاتھ نظر آ رہے ہیں۔

ایک کامریڈ سردار سوہن سنگھ نے پونچھ کے ایک گاؤں میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ شیخ عبداللہ ہمارا لیڈر تھا مگر امریکی سامراج نے اسے چند سکوں کے عوض میں خرید لیا۔ اب ہمیں اپنے لیڈروں پر پورا اعتماد ہے۔ سردار صاحب دھیان رکھئیے کہ کہیں اب امریکی سامراج کی طرح روسی سامراج کے سکے کام نہ کر جائیں اور آپ کو کچھ اور کہنا پڑے۔

پچھلے دنوں راشٹرپتی جی کا اکھنور سے لیکر بانہال تک پرجا پریشد نے جو گرم جوشانہ سواگت کیا۔ کہتے کہ راشٹرپتی جی اس سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ لیکن نیشنل کانفرنس کی چند ایک استھانوں پر معمولی سی چھوں چھاں کے سوائے انہیں کچھ نظر نہ آیا۔ چنانچہ سرینگر پہنچ کر جموں کے کامریڈوں کے نیتا آنریبل بہادر شری گرہ دھاری لال صاحب ڈوگرہ اپنی نمائندگی کا دم ٹوٹتے دیکھ کر ایک بیان میں فرماتے ہیں کہ "ادھم پور اور رام بن میں پرجا پریشد کی طرف سے گڑبڑ کے باوجود نیشنل کانفرنس کے کارکنوں نے جس تحمل اور فراخدلی کا ثبوت دیا ہے۔ وہ قابل تعریف ہے" لیکن بھلا ڈوگرہ صاحب سے کوئی پوچھے کہ ادھم پور اور رام بن میں آپ کا نیشنل کانفرنس ہے کون تھا۔ ادھم پور سے راشٹرپتی جی کے سواگت کے متعلق جو مفصل رپورٹ ملی ہے۔ اس کے مطابق راشٹرپتی جی کے آنے پر پرجا پریشد کی طرف سے اٹھائیس گیٹ بنائے گئے تھے اور نیشنل کانفرنس کے انگوٹھا مار کر ادھم پوری کامریڈ نے الگ ایک گیٹ بنا رکھا تھا مگر پرجا پریشد کے کچھ منچلے کارکنوں نے وہاں بھی انگوٹھا مار کر لیڈر کو دم نہ لینے دیا۔ اور اس کے گیٹ کے پاس اپنا بھی ایک گیٹ بنا دیا۔ اس پر بیگڑہ بہادر ڈپٹی کمشنر کے پاس شکایت لے کر گئے کہ دیکھو جی ہمارے گیٹ کے پاس انہوں نے بھی گیٹ بنا لیا ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ بیگڑہ بہادر کو خوش کرنے کے لئے شرما صاحب بہادر نے پریشدی کارکنوں کو بلایا اور دھمکایا کہ آپ اپنا گیٹ اٹھا لو میرے بنگلے کے سامنے کوئی گیٹ نہیں بنا سکتا تو پریشدی کارکنوں نے کہا کہ پہلے انہیں کہو کہ وہ بھی اپنا گیٹ اٹھالیں تو شرما صاحب بہادر نے کہا کہ ان کو تو جگہ میں نے الاٹ کی ہوئی ہے جس پر پریشدی کارکن ڈٹ گئے اور کہنے لگے کہ ہمیں بھی جگہ الاٹ کرو۔ ہم نے بھی تو سواگت کرنا ہے چنانچہ شرما صاحب بہادر مجبور ہو کر۔۔۔

کہتے ہیں کہ اس کے بعد بیگڑہ صاحب بہادر نے جیپ لی اور اس پر لاؤڈ سپیکر لگا کر راشٹرپتی جی کی کار کے آگے آگے ہو لیا۔ اور نیشنل کانفرنس کے نعرے بلند کرنے شروع کر دیئے۔ کہا جاتا ہے کہ راشٹرپتی جی نے بیگڑہ بہادر کی اس حرکت کو بہت برا منایا چنانچہ ایک اطلاع ہے کہ ملٹری سیکرٹری نے آگے آ کر صاحب بہادر کی لاؤڈ سپیکر والی جیپ سڑک سے باہر نکلوا دی۔ اور کامریڈ صاحب شری ڈوگرہ صاحب بہادر کی طرف دیکھتے رہ گئے۔ کہ یہ کیا ہوا۔ مگر ڈوگرہ صاحب کرتے تو کیا کرتے۔ راشٹرپتی جی کے آنے کے ساتھ ان کا تو پانسہ ہی الٹا پڑ رہا ہے سرینگر میں جا کر یہ بیان دینا کہ پریشدی کارکنوں نے سواگت میں گڑبڑ کی حقیقت میں اس شکست خوردہ ذہنیت کا مظاہرہ ہے۔

راجھنہ میں راشٹرپتی جی کے آنے پر نیشنل کانفرنس کے دونوں گروپوں نے الگ الگ گیٹ بنایا۔ لیکن قسمت کی خوبی دیکھئے کمیونسٹ رام پیارا صراف نے اپنے گیٹ کے پاس اتنے تھوڑے لوگ تھے کہ کہتے ہیں شری صراف اسے محسوس کرنے لگ گئے ہیں کہ وہ وقت دور نہیں جب وہ کمیونسٹ صراف کو نابینا سے جلاوطنی کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

بابو کو سنیاس دیا ہے اور ان کا نام نہنہ پر انند گری رکھا ہے۔ سوامی جی نے جی پال سنگھ جی کو سنیاس دیکر دلیپ کی پیرا اپنے پیرتا پیرا کو جاگرت کیا ہے کہ انسان کو اپنی زندگی کے آخری ایام میں آتم شدھی اور سماج سیوا کا کام کرنا چاہیئے۔

راشٹرپتی جی کا سواگت

ادھم پور۔ کد۔ بٹوت اور رام بن پر پرجا پریشد کی طرف راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد جی کا شاندار سواگت کیا گیا۔ جگہ جگہ راستہ میں گیٹ بنائے گئے تھے اور ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے اکٹھے ہو کر پرجوش راشٹرپتی جی کا سواگت کیا۔ راشٹرپتی کی جے ہو۔ پرجا پریشد زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند کئے۔

رام بن کی اطلاع ہے کہ راشٹرپتی جی آمد پر سارا قصبہ دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ اور درجنوں گیٹ بنائے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ رام بن میں آج تک کسی کا اتنا پربھاوشالی سواگت نہیں ہوا۔

اکھنور میں دو قتل

اکھنور ۸ اکتوبر۔ گذشتہ ہفتہ کٹھ محلہ میں اکھنور میں رات کو کسی نے ایک لڑکی اور ایک دس گیارہ سالہ بچے کو نہایت بیرحمی کے ساتھ قتل کر دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قاتل ملٹری میں ملازم ہیں۔ اور سب انسپکٹر پولیس تھانہ اکھنور قاتلوں کو پکڑنے میں کافی دلچسپی سے کام لے رہا ہے۔

پولیس بھدرواہ کیخلاف شکایت

بھدرواہ ۸ اکتوبر۔ بھدرواہ کے لوگوں نے بڑی جرات کے ساتھ کام لیکر پچھلے دنوں چوروں کے ایک ایسے گروہ کو رنگے ہاتھوں گرفتار کر دیا تھا جو گذشتہ آٹھ سال کے عرصہ سے چوریاں اور ڈاکے ڈال رہا تھا۔ مگر اب لوگوں کی طرف سے اس امر کی شکایت کی جا رہی ہے۔ کہ پولیس والے چوروں کی مدد کر رہے ہیں۔

شہریان کٹھوعہ کی میٹنگ

کٹھوعہ ۸ اکتوبر۔ کٹھوعہ میں شہریان کی ایک جنرل میٹنگ ہوئی جس میں یاترہ کے انتظامات کو بہتر بنانے پر غور کیا گیا اور گورنمنٹ کی اس سلسلہ میں دلچسپی پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ میٹنگ میں سرکاری ڈاکٹر کے رویہ کے خلاف غم وغصہ کا اظہار کیا گیا۔ اور ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اس امر کی مانگ کی گئی کہ ڈاکٹر مذکور کو فوری طور پر کٹھوعہ سے تبدیل کیا جائے۔

نوشہرہ میں کیرتن پرچار

نوشہرہ ۸ اکتوبر۔ سوامی شوانند جی گری علاقہ نوشہرہ میں گذشتہ ایک ماہ سے کیرتن پرچار کر رہے ہیں جس سے علاقہ کے لوگ بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ جہاں کہیں بھی وہ کیرتن کرتے ہیں سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ انکے ساتھ کیرتن میں شامل ہوتے ہیں۔ پچھلے دنوں سوامی جی نے جی پال سنگھ ریٹائرڈ گرداور

ہفت وار
"جے سودیش" جموں
۱۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء

قسط نمبر ۳

چیتاونی

گذشتہ شمارہ میں واضح کیا گیا تھا کہ فرقہ پرست، اور کمیونسٹ کس خطرناک نظریہ کو لے کر جموں پرانت کو سیاسی۔ سماجی اور اقتصادی طور پر تباہ کرنے کے لئے عمل پیرا ہیں اور ریاست کے برسر اقتدار لوگوں میں صوبائی تعصب اور فرقہ پرستی کا جو زہر کام کر رہا ہے۔ اگر اسے فوری طور ختم نہ کیا گیا تو اس سے جو نتائج نکلیں گے وہ ریاست اور ہندوستان دونوں کے لئے تباہ کن ثابت ہوں گے۔

لیکن سوچنے والی بات یہ ہے کہ اس خطرناک بیماری کا علاج کیا ہے۔ اور یہ برائی جو ریاستی حکمرانوں کے دلوں میں کام کر رہی ہے۔ اسے کیسے ختم کیا جا سکتا ہے ریاست کے موجودہ حالات کے اندر سب سے بہتر اور مناسب حل جو نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ ریاست کی موجودہ غیر یقینی حالت کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے۔ اور ریاست جموں و کشمیر کی امتیازی پوزیشن کو ختم کر کے اسے بھی وہی درجہ دیا جائے جو ہندوستان کی دیگر ریاستوں کو حاصل ہے۔ ریاست کی اسمبلی اور موجودہ سرکار کو ختم کر کے ہندوستان کے الیکشن کمیشن کی دیکھ ریکھ میں فوری طور پر انتخابات کرا دیئے جائیں جس کے نتیجہ کے طور پر جہاں ریاست میں برسر اقتدار کامریڈوں کی ایجاد پر آئے دن ہونے والی سازشوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا۔ وہاں عوام کے نمائندوں سے جو نئی سرکار بنے گی اسے موجودہ حکمرانوں کی طرح اپنی نہیں بلکہ عوام کی بہتری کے لئے کام کرنا ہوگا۔ اور ریاست کی وہ جنتا جو ریاست کے برسر اقتدار کامریڈوں سے تنگ آ کر ادھر ادھر کی سوچتی ہے۔ اسے یہ یقین ہو جائے گا۔ کہ ان کا مستقبل ہندوستان سے وابستہ ہو چکا ہے۔ اور لوگوں کی نمائندہ سرکار کو یہ احساس ہوگا کہ اسے جنتا کی شکایتوں کو بے دور کرنا ہے۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ انتخابات ہو جانے کے بعد اس وقت صوبہ جموں پر کشمیر کے لوگوں کا جو غلبہ ہو چکا ہے وہ کیسے ختم ہوگا۔ مگر الیکشن کے بعد حکومت میں جموں کے چنے ہوئے جو نمائندے جائیں گے۔ انہیں یہ خیال ہوگا۔ کہ انہوں نے کسی کے ہاتھ کی پتلی بن کر نہیں ناچنا۔ بلکہ لوگوں کی شکایتوں کو دور کرنا ہے۔ عوام کی بنائی ہوئی حکومت کے سامنے سب سے پہلا سوال یہ ہوگا۔ کہ ریاست میں تمام ملازمتوں اور بڑے بڑے عہدوں پر جو نا اہل، نکمے اور چاپلوس لوگ بھرتی کر دیئے گئے ہیں انہیں کان سے پکڑ کر ملازمتوں سے نکال دیا جائے اور ان کی جگہ قابلیت کے معیار کو سامنے رکھ کر اچھے اور قابل لوگوں کو بھرتی کیا جائے نیز صوبائی آسامیوں کے لئے اسی صوبہ کے لوگوں کے ادھیکار کو سامنے رکھ کر موجودہ صوبائی تعصب اور فرقہ پرستی کی پالیسی کو دفنانا ہوگا۔ مرکزی ملازمتوں و زندگی کے دوسرے شعبہ جات میں آبادی کے تناسب سے دونوں صوبوں کے عوام کو نمائندگی دینی ہوگی۔ جس سے دونوں صوبوں کے لوگوں کو یہ احساس پیدا ہوگا۔ کہ ریاست میں وہ برابر کے حصہ دار ہیں۔

باقی اس سلسلہ میں دوسرے بھی کئی حل ہو سکتے ہیں جنہیں آئندہ شمارہ میں پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ لیکن ہم بھارت سرکار اور ریاست کے دیش کی بھلائی چاہنے والے عوام پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ موجودہ برسر اقتدار لوگوں کی صوبائی تعصب اور فرقہ پرستی کی نیتی کو اسی طرح چلنے دینا اور ان کے راستے میں ایک مضبوط دیوار کھڑی نہ کرنا۔ ملک اور قوم کے لئے ایک بڑے خطرے کو نزدیک سے نزدیک تر لانے کے مترادف ہوگا۔ (باقی آئندہ)

غدار عبداللہ کی فوٹو

یہ بات کس قدر دکھدائی ہے کہ اس شیخ عبداللہ کی فوٹو آج بھی سرکاری اداروں کے اندر لگی ہوئی ہے۔ جس کے متعلق جنتا نے ہی نہیں بلکہ بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر اور دوسرے ریاستی حکمرانوں نے اعلانیہ طور پر کہا ہے کہ وہ ملک سے غداری کر رہا تھا۔ اور ریاست کو سامراجی طاقتوں کے ہاتھوں فروخت کرنا چاہتا تھا۔ لیکن ریاستی حکمرانوں سے ایک سوال ہے کہ اگر آپ اس بات کو مانتے ہیں کہ شیخ عبداللہ واقع ہی ملک سے غداری کر رہا تھا۔ تو اس غدار عبداللہ کے فوٹو آج بھی سرکاری اداروں اور دفتروں میں کیوں لگے ہوئے ہیں۔ کیا ایسا کر کے ملک کے قوم پرست اور وطن پرست عوام کے جذبات کو مجروح نہیں کیا جا رہا ہے ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ بخشی صاحب یا دوسرے چند ایک برسر اقتدار لوگوں کو اس بات کا پتہ نہ ہو۔ کہ آج بھی کچھ سرکاری اداروں میں شیخ عبداللہ کے فوٹو لگائے گئے ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں پچھلے دنوں ایس۔پی کالج سرینگر میں جو ہنگامہ ہوا۔ اس کے بعد یہ ممکن نہیں ہو سکتا کہ بخشی صاحب اور دوسرے حکومتی کارندوں سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آج بھی کالج ہال میں وہ فوٹو بدستور کیوں لگی ہوئی ہے۔ اور ان فرقہ پرست اور وطن دشمن سرکاری ملازموں اور طلباء کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے۔ جنہوں نے فوٹو کے متعلق اعتراض اٹھانے پر طلباء کے رہنما نفری شیام لال بھسین کو قتل کرنے کی دھمکیاں دیں اور کالج ہال میں بیٹھ کر نعرے لگائے اور ایک ہنگامہ برپا کیا ہے۔

سٹیجوں پر کھڑے ہو کر یا اسمبلی ہال میں بیٹھ کر بخشی صاحب اور ان کے ساتھی بھلے ہی شیخ عبداللہ کو غدار کہیں۔ لیکن جب تک عملی طور پر شیخ عبداللہ اور وطن کے ساتھ غداری کرنے والے ان کے ساتھیوں کے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا جاتا۔ جو کسی غدار کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ تو عوام کیا سمجھیں گے۔

زندگی کا راہبر

خودکشی یا قتل؟

"اس اندھیرے کونے میں سے راہ جانے مسافروں کو ایک نقر نقرانی آواز نے پکارا۔ "چلنے والو سنو! میں چھ ماہ سے بیکار ہوں۔ تین دن سے بھوکا ہوں۔ مجھے کوئی کام نہیں ملا۔ میرے پاس جو کچھ تھا وہ سب چلا گیا....."

.... یہ آواز ذرا رکی۔ پھر بلند تر ہو کر گھرے اندھکار کو پھوڑتی ہوئی کہتی گئی۔ "اب میرے پاس صرف ایک چیز باقی ہے۔ یہ پستول! گولیوں سے بھرا ہوا یہ پستول.... !"

سناٹا چھا گیا۔ پتھر کی دیوار دل پگھل گئے۔ کیونکہ انہیں اس کے خودکشی کرنے کے ارادے پر بہت افسوس تھا۔ لیکن لمبے لمبے درخت مارے ڈر کے سانس روک کر خاموش کھڑے رہے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ خودکشی نہیں، قتل کرنا چاہتا ہے۔

چڑیوں کی بولی اور.....

نیپال کے رانا جنگ بہادر انگلینڈ گئے تو وہاں کی رانی وکٹوریا نے ان کے مان کے روپ میں بال ڈانس کا پربندھ کیا۔ خود وکٹوریا نے بھی ناچ کیا۔ ناچ کے بعد وکٹوریا رانا کے پاس آ کر بیٹھ گئیں۔ دو بھاشیہ سے کہا۔ ان سے پوچھو کہ انہیں میرا ناچ کیسے لگا؟

رانا نے جواب دیا۔ "بہت اچھا، بہت پیارا۔"

وکٹوریا نے کہا "آپ تو ہماری بولی نہیں سمجھتے۔ پھر کیسے کہہ دیا، بہت اچھا! بہت پیارا؟"

رانا نے جواب دیا۔ "چڑیوں کی بولی کون سمجھ سکتا ہے؟ پھر بھی ان کے گیتوں کی مٹھاس دل کو موہ لیتی ہے۔"

"سمندر دیکھا ہے؟"

"سمندر دیکھا ہے؟"

"تم نے نہیں دیکھا؟"

"جانے دو، میں نے بھی نہیں دیکھا۔"

"سمندر دیکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟"

"ہمارے آس پاس مگرمچھ کیا کم ہیں؟ یہ تو کشتیوں جیسے آدمی ہیں۔ یہ جہازوں جیسے....."

سرینگر کے سرکاری کالج سے شیخ عبداللہ کی فوٹو ہٹانے کا اعتراض کرنے پر فرقہ پرستوں کیطرف سے قتل کی دھمکیاں

کالج ہال میں ہنگامہ نعرے اور جوابی نعرے

(خاص نامہ نگار سے)

سرینگر ۵۔ اکتوبر۔ گذشتہ ہفتہ جموں کشمیر یونیورسٹی بحث مباحثہ (DEBATE) میں حصہ لینے کے لئے ریاست بھر کے کالجوں سے چنے ہوئے طالب علم ایس۔ پی کالج سرینگر میں اکٹھے ہوئے۔ قوم پرست طلباء نے جب یہ دیکھا کہ کالج کے ہال کے درمیان میں شیخ عبداللہ کی فوٹو لگی ہوئی ہے تو انہوں نے اس پر اعتراض کیا۔ لیکن فرقہ پرست سرکاری ملازمین نے فرقہ پرست اور شیخ عبداللہ کے حمایتی طلباء کو آگے کر کے اعتراض کرنے والوں کے خلاف اکسایا جس پر انہوں نے اعتراض کرنے والوں کو قتل کرنے تک کی دھمکیاں دیں۔

اس کے بعد ڈی بیٹ کے دوران جموں و کشمیر ودیا ارتھی پریشد کے پردھان شری لیش پال بھسین نے تقریر کرتے ہوئے جب یہ کہا۔ کہ "سوتنترتا کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ کھلے عام سرکاری عمارتوں میں شیخ عبداللہ جیسے دیش دروہیوں کے فوٹو لٹکائے جائیں۔ اور یہ امر انتہائی افسوسناک ہے۔ کہ ایک ایسے شخص کے فوٹو جسے ریاست کے پرائم منسٹر اور دوسرے حکومت کے اعلےٰ کارندوں نے غدار قرار دیا ہے۔ سرکاری اداروں کے اندر لٹکانا وطن پرست عوام کی توہین ہے۔" اس پر فرقہ پرست طلباء نے شری بھسین کے خلاف نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ اور انہیں تقریر میں DISTURB کرنا شروع کر دیا۔

قوم پرست طلباء نے جوابی نعرے لگائے۔ مگر یہ حیرت کا مقام ہے کہ اس کے باوجود ان فرقہ پرستوں کے خلاف ابھی تک گورنمنٹ نے کوئی ایکشن نہیں لیا ہے۔ اور نہ ہی شیخ عبداللہ کی فوٹو اتاری گئی ہے۔

اس موقعہ پر یہ امر باعث مسرت ہے۔ کہ باوجود DISTURB کرنے کے شری لیش پال بھسین بحث مباحثہ (DEBATE) میں سیکنڈ رہے ہیں۔ اور جموں گورنمنٹ گرلز کالج کی لڑکی کماری ونود انول رہی ہیں۔

راشٹرپتی جی کی واپسی

جموں ۷ اکتوبر۔ راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد جی گذشتہ دس دنوں میں ریاست کے مختلف علاقوں کا دورہ کر چکے ہیں۔ آپ ۱۲ اکتوبر کو واپس تشریف لے جائیں گے۔ آپ کا دورہ نہایت مفید ثابت ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس دفعہ آپ نے ریاست کے حالات کا بڑی دلچسپی کے ساتھ جائیزہ لیا ہے۔

کشمیر سرکار کی صوبائی تعصب کی پالیسی کے خلاف پروٹسٹ

(خاص نامہ نگار سے)

جموں ۴ اکتوبر۔ ڈوگرہ صدر سبھا جموں نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یہ امر انتہائی دردناک ہے۔ کہ باوجود عوام کی طرف سے پروٹسٹ کرنے کے ریاستی سرکار میں صوبہ جموں کو مناسب نمائندگی نہیں دی جا رہی ہے۔ ریاستی وزارت میں کشمیر کو چار نشستیں اور صوبہ جموں کو صرف ایک حاصل ہے اس لئے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ دونوں صوبوں کو مناسب اور برابر کی نمائندگی دی جائے۔

اور جب وزیر اعظم کشمیر پرانت سے لیا گیا ہے۔ تو انصاف یہ ہے۔ کہ جموں پرانت کے عوامی نمائندہ کو ڈپٹی پرائم منسٹر بنایا جائے ریزولیوشن میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ ریاستی سرکار جموں کے لوگوں کو مرکزی ملازمتوں میں مناسب نمائندگی نہیں دے رہی ہے۔ بلکہ کشمیر پرانت کے لوگوں کو ملازمتوں میں ۸۰ فیصدی سے بھی زائد نمائندگی دی جا رہی ہے نیز صوبائی ملازمتوں میں بھی کشمیر کا جموں پر زبردست غلبہ ہے۔ اور یہ غلبہ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ چنانچہ مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ مرکزی ملازمتوں میں جموں اور کشمیر کو پچاس پچاس فیصدی نمائندگی دی جائے۔ نیز جموں میں صوبائی ملازمتوں سے کشمیر کے لوگوں کو واپس بلا کر ان کی جگہ جموں کے لوگوں کو بھرتی کیا جاوے۔ ریزولیوشن میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ ابھی تک ملازمتوں میں بھرتی کے وقت امیدواران کی نامزدگی کی جا رہی ہے۔ اور اس طرح کنبہ پروری اور خویش پروری کا بازار گرم ہے۔ لازم یہ ہے۔ کہ ملازمتیں قابلیت کے آدھار پر دی جائیں۔ ریزولیوشن میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ چار برس کا عرصہ گذر چکا ہے۔ ابھی تک ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کی رپورٹ پبلک کی آگاہی کے لئے شائع نہیں ہوئی۔ اسے جلد از جلد شائع کیا جاوے۔

آخر میں گورنمنٹ سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ ہندوستان کے ٹیکنیکل اور پروفیشنل اداروں میں جو امیدواران ریاست سے بھیجے جاتے ہیں۔ ان میں جموں صوبہ کو پچاس فیصدی نمائندگی دی جائے۔ اور جب تک یہاں کے امیدواران کا یہ تناسب پورا نہ ہو جائے۔ ریاست کے کسی دوسرے حصہ سے امیدواران نہ بھیجے جائیں۔

ایک اعلان

ڈوگر کا وہ ویر جس نے ہمالیہ کی برفانی چوٹیوں کو عبور کیا۔ دیش کا وہ بہادر جس نے تبت۔ چین اور روس تک بھارت کی سرحدوں کو بڑھایا۔ اور اپنے پرانوں کی آہوتی دے کر بھارت کا جھنڈا لداخ۔ گلگت۔ ہنزہ اور چترال کی فلک بوس چوٹیوں پر بلند کیا۔ آج اس ڈوگر کے مایہ ناز سپوت جرنیل زور آور سنگھ کے متعلق کچھ لوگوں کی طرف سے طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں۔ چنانچہ اس بہادر جرنیل کی زندگی کے مفصل حالات "جے سودیش" کے اگلے شمارہ سے شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں مختلف ہسٹریوں کی چھان بین کی جا رہی ہے۔ چنانچہ دیش کے اس بہادر جرنیل کی زندگی کے صحیح اور مفصل حالات جاننے کے لئے ہر دیش باسی کو چاہیئے۔ کہ وہ "جے سودیش" کا REGULAR مطالعہ شروع کر دے۔

گلاب گڑھ میں ہولناک بیماری

ریاسی ۵ اکتوبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ گلاب گڑھ میں ملیریا اور ٹائیفائیڈ نے بھیانک شکل اختیار کر لی ہے۔ لوگوں کو گورنمنٹ کی طرف سے کسی قسم کی فوری طبی امداد نہ پہنچنے سے یہ ڈر محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ کہیں اس کا حملہ دوسرے علاقوں پر نہ ہو جائے۔ مزید بتایا گیا ہے۔ ملیشیوں میں بھی بیماری کا زور ہو گیا ہے۔ تحصیل پرجا پریشد ریاسی کی طرف سے گورنمنٹ کی خدمت میں بیماری کی روک تھام کے لئے فوری امداد بھیجنے کے لئے تاریں ارسال کی گئی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ تحصیلدار اور میڈیکل آفیسر ریاسی نے اس صورت حالات کے متعلق حکام بالا کو مطلع کر دیا ہے۔

(نامہ نگار)

قوم کی سیوا ہونے لگی!

جموں ۷ اکتوبر۔ علاقہ جات سے اس امر کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ کچھ بڑے بڑے راجپوت اور کچھ بڑے بڑے برہمن بھی بیک ورڈ لیڈروں کی طرح علاقہ جات میں پہونچ کر انہیں یہ اپدیش دے رہے ہیں کہ آؤ متحد ہو کر ہم بھی کچھ اپنی اپنی قوم کا بنا لیں۔ لطف یہ ہے۔ کہ برہمن لیڈر علاقوں میں جا کر برہمنوں سے کہہ رہے ہیں کہ راجپوت سب کچھ کھا گئے ہیں۔ ہم برہمن مر گئے۔ اور راجپوت لیڈر جا کر کہہ رہے ہیں۔ کہ برہمن سب کچھ لے گئے۔ راجپوت مارے گئے۔ آؤ متحد ہو کر ہم بھی بخشی صاحب سے کچھ حاصل کر لیں۔ لیکن دیکھنے والے حیران ہیں۔ کہ یہ سب اکا دکا ونڈ کیسے جاگ رہا ہے۔

لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ اس کے پیچھے تار کون ہلا رہا ہے۔ اور عوام کو ریزہ ریزہ کر کے اپنا مفاد حاصل کرنے کے لئے کونسی طاقت کام کر رہی ہے۔

بھدرواہ کی سڑک بلاک

بارش کی وجہ سے بٹوت سے لے کر بھدرواہ تک سڑک بلاک ہونے کی وجہ سے پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ بھدرواہ کے دورہ پر تشریف نہیں لے جا سکے۔

راشٹرپتی جی اعلان کریں کہ ریاست کا ہند سے الحاق کا فیصلہ قطعی اور آخری ہے

اسی میں ریاستی عوام کی خوشحالی کا راز مضمر ہے۔ (شری کوشل)

جموں ۴ اکتوبر۔ شری کارشی کمار کوشل، چیئرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی ریاسی و ممبر ایگزیکٹو کمیٹی جموں وکشمیر پرجا پریشد نے کہا ہے کہ

"پوجیہ راشٹرپتی کا ہماری ریاست میں اس بار چند روز رہ کر یہاں کے مسائل کو سمجھنے میں ذاتی دلچسپی لینا اُس عظیم طاقت کی فتح ہے۔ جو ایک پردھان، ایک نشان کا "جے گھوش" لے کر میدان میں نکلی تھی اور اس کو پورا کرنے میں رکاوٹ پیدا کرنے والی تمام تر طاقتوں کو اپنے سینوں پر لاٹھیاں اور گولیاں کھا کر اسی راہ پر گامزن ہونے پر مجبور کر دیا۔ جو راہ ڈوگرہ دیش کے غیور عوام نے بھارت ماں سے سچا پیار کرنے کیلئے آٹھ سال پہلے اختیار کی تھی۔ آج جموں وکشمیر کی پوتر دھرتی پر راشٹرپتی شری راجندر پرشاد کا بھارت ورودھی طاقتوں کی طرف سے بھی اُن کے شاندار (؟) سواگت میں شریک ہونا اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ کل تک جن راشٹرپتی کے نام کا "جے کار" بلند کرنے پر کئی انسانی زندگیوں کو ہمیشہ کی نیند سُلا دینے کے لئے بربریت کا ننگا ناچ ہوتا تھا اور اُن کے چیتر تک کو برداشت نہ کرتے ہوئے ٹھانوں کی سنگین کوٹھڑیوں میں بند کر دیا جاتا تھا۔ آج انہیں راشٹرپتی کے "جے جے کار" سے جموں وکشمیر کی سرزمین اور آسمان کا ذرہ ذرہ کا گونج اُٹھنا یہ سِدھ کرتا ہے۔ کہ دو برس پہلے جس پاک مشن کو لے کر جموں کے ویروں نے اپنی پندرہ قیمتی جانیں اور بھارت کے راشٹر پرمکش شہید ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کو بلیدان کرایا۔ وہ مشن صحیح اور سچائی پر مبنی تھا۔ اور اس کے آگے آج ساری طاقتیں نت مستک ہیں

جموں میں اپنی مبارک آمد پر راشٹرپتی کے ان الفاظ نے کہ اُن کی ریاست جموں وکشمیر کو زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی پذیر ہونے اور فارغ البال دیکھنے کی دلی خواہش ہے۔ اس نے ریاستی عوام میں خوشی کی لہر دوڑا دی ہے۔ مگر ہماری اپنے پوجیہ ڈاکٹر راجندر پرشاد جی سے یہ سادر پرارتھنا ہے کہ اُن کی یہ نیک خواہش تبھی پوری ہو سکتی ہے جبکہ کشمیر کی پُر فضا وادی میں بیٹھ کر اب ہمیشہ کے لئے یہ اعلان کر دیں کہ ریاست جموں وکشمیر کا الحاق بھارت کے ساتھ اٹوٹ ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اسے اب بھارت سے جدا نہیں کر سکتی۔

ضلع ڈوڈہ میں وطن دشمن عناصر کی خطرناک سرگرمیاں

رام بن ۴ اکتوبر۔ ٹھاکر نتھا سنگھ ڈسٹرکٹ آرگنائزر پرجا پریشد ضلع ڈوڈہ نے ضلع ہذا کا دورہ کرنے کے بعد اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ کانفرنسی کامریڈوں اور پولیس نے ضلع بھر میں رشوت ستانی اور من مانیوں کا وہ چکر چلا رکھا ہے جس سے علاقہ کی پسماندہ جنتا از حد پریشان ہے۔ علاقہ میں دھڑا دھڑ چوریاں ہو رہی ہیں۔ مگر بجائے اس کے پولیس چوروں کو پکڑے، الٹے شریف لوگوں کو پکڑ لیا جاتا ہے۔ اور ان سے رشوتیں حاصل کی جا رہی ہیں۔ مثال کے طور پر پچھلے دنوں تحصیل کشتواڑ میں قتل کا ایک کیس ہو گیا تھا۔ قاتل سامنے موجود تھا۔ شہادتیں موجود تھیں۔ لیکن پولیس اور کامریڈوں نے مل کر ارد گرد کے دیہاتوں کے لوگوں کو بلا کر اُن پر قاتل ہونے کا الزام لگا کر ہزاروں روپے رشوت کے طور پر وصول کئے ہیں۔ محکمہ مال کے ملازموں نے علاقہ میں اندھیر گردی مچا رکھی ہے۔ اور ایک کی زمین دوسرے کے نام ڈال کر لوگوں کو آپس میں لڑا رہے ہیں۔ دور علاقہ کے اندر بیگار اری راج بنے ہوئے ہیں۔ شری نتھا سنگھ نے مزید لکھا ہے۔ کہ دنیا بدل چکی ہے مگر ضلع ڈوڈہ کے اندر آج بھی پرانے وقتوں کے سے حالات پائے جاتے ہیں۔ آج بھی بیگاری لوگوں سے ایک روپیہ یا آٹھ آنے فی کنبہ شہنشاہی رسوم کے طور پر وصول کر رہے ہیں۔

سکولوں کے اندر یہ حالت ہے۔ کہ سٹاف نفی کے برابر ہے۔ اور جو کچھ ایک ٹیچر سکولوں میں موجود بھی ہیں وہ طلباء کو پڑھانے کی بجائے نیشنل کانفرنس اور کمیونزم کا پرچار کرنا اپنی ڈیوٹی سمجھتے ہیں۔ ضلع ہذا کے اندر بڑے بڑے افسر کھلے بندوں اپنی فرقہ دارانہ ذہنیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ضلع ڈوڈہ پاکستانیوں کی سرگرمیوں کا سنٹر بن چکا ہے۔ اور فرقہ پرست کھلے بندوں پاکستان کے حق میں پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ اور لوگوں میں طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں۔ نام نہاد نیشنل کانفرنسی فرقہ پرست جنہوں نے نیشنلزم کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا اب کھلے بندوں میدان میں آ رہے ہیں۔

ڈرو نہ آندھی پانی سے

کھڑا ہمالیہ بتا رہا ہے، ڈرو نہ آندھی پانی میں
ڈٹے رہو اپنے پتھ پر، سب کٹھنائی طوفانوں میں
ڈگو نہ اپنے پتھ سے، تو سب کچھ پا سکتے ہو پیارے
تم بھی اونچے اٹھ سکتے ہو، چھو سکتے نبھ کے تارے
اٹل رہا جو اپنے پتھ پر، لاکھ مصیبت آنے میں
ملی سپھلتا اُس کو جگ میں، جینے میں مر جانے میں
جتنی بھی بادھائیں آئیں، اُن سب سے ہی لڑا ہمالیہ
اسی لئے تو جگتی بھر میں، ہوا سبھی سے بڑا ہمالیہ

کامریڈوں کو روس اور چین کا تعاون حاصل ہے

اکھنور میں نیشنل کانفرنس کے جلسہ میں شری سیٹھی کا اعتراف

جموں ۵ اکتوبر۔ اکھنور میں نیشنل کانفرنسی کامریڈوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں کرشن دیو سیٹھی صوبائی جنرل سیکرٹری نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ملک کی رجعت پسند جماعتوں کو امریکن اور برطانوی سامراج کی حمایت حاصل ہے۔ لیکن دنیا میں ہم اکیلے نہیں ہیں۔ بلکہ روس چین اور دوسرے ملکوں کے امن پسند اور ترقی پسند عوام کا ہم کو تعاون حاصل ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ روس میں کوئی آمنی پرزہ نہیں۔ بلکہ وہاں پر محنت کشوں کی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ شری سیٹھی نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ ابھی تک رشوت خوری کنبہ پروری کی لعنتیں موجود ہیں اور لوگوں کو کئی طرح کی تکالیف ہیں لیکن ہم اقتصادی برابری کے لئے کام کر رہے ہیں۔

یاد رہے کہ بخشی صاحب کئی بار کہہ چکے ہیں کہ نیشنل کانفرنس اور اُن کی گورنمنٹ میں کوئی کمیونسٹ نہیں ہے۔ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ نیشنل کانفرنس پر کمیونسٹوں کا غلبہ ہے وہ جھوٹ بولتے ہیں۔

تین دن کی موسلادھار بارش سے زبردست تباہی

کئی علاقے زیر آب۔ سینکڑوں مکان گر گئے

جموں ۷ اکتوبر۔ علاقہ جات سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ بارش نے فصل کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور کئی جگہوں پر فصلیں جہاں بالکل تیار کھڑی تھیں بالکل تباہ و برباد ہو گئی ہیں۔ تحصیل سچیت گڑھ اور جموں تحصیل اندرواہ کے علاقے سیلاب برد ہو گئے ہیں۔ اور سینکڑوں مکان گر گئے ہیں اکھنور تحصیل سے لام۔ کھنڈرا۔ پدگوال کے علاقوں سے اطلاع ملی ہے کہ طغیانی آنے سے علاقہ میں زبردست تباہی ہوئی ہے۔

آنے والی خبروں سے پتہ چلا ہے۔ کہ ساٹھ گھنٹے کی لگاتار بارش کے بعد کل پنجاب اور پیپسو میں مطلع صاف ہو گیا ہے۔ لیکن بہت سے علاقے زیر آب ہیں۔ ریلوں کا سلسلہ کٹ گیا ہے۔ ضلع گورداسپور اور جالندھر لدھیانہ ڈویژن میں سیلاب اور طغیانی نے زبردست تباہی مچائی ہے۔ اور بہت سے علاقے ابھی تک پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔ کل ہوائی جہازوں نے پرواز کر کے پانی میں گھرے ہوئے علاقوں ... اشیاء

ایڈیٹر کے نام خط

ایڈیٹر صاحب جے سودیشی

مجھے مورخہ ۱۳ ستمبر ۵۵ء کا پرچہ جے سودیشی پڑھ کر خوشی ہوئی۔ جو کہ ہمیں پہلی بار ہی پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ میں چند ایک اپنے دلی خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے کئی بار خیال کیا کہ صوبہ جموں کی نسبت اصلی واقعات کا اظہار کیا جانا چاہیئے۔ ممکن ہے کہ موجودہ کامریڈوں یا دیگر ذرائع جو اپنی واقفیت کے لئے گورنمنٹ نے رکھے ہوں وہ اصل حالات سے گورنمنٹ کو مطلع نہ کرتے ہوں۔ اور وہ اپنی خود غرضانہ چالوں سے گورنمنٹ کو سبز باغ دکھا کر یقین دلا دیتے ہوں کہ صوبہ جموں متعینوں سے انصاف ہو رہا ہے۔ میں باقی امورات کو چھوڑ کر فی الحال صرف علاقہ کنڈی کی کہانی چھیڑتا ہوں۔ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ سٹیٹ میں سب سے پسماندہ علاقہ کنڈی ہے۔ لیکن یہ کنڈی صوبہ جموں والی جو کٹھوعہ سے لیکر اکھنور تک اس وقت موجود ہے۔ صوبہ کشمیر کی کنڈی اب سرسبز ہو چکی ہے۔ کیونکہ جو سکیمیں علاقہ کنڈی کے لئے بنائی گئی ہوئی تھیں وہ علاقہ کنڈی کے ناطے سرینگر میں چالو کر کے اس کنڈی کو سرسبز کر دیا گیا تھا۔ یہ علاقہ کنڈی وہ ہے جہاں گرمیوں میں پینے کے لئے پانی نصیب نہیں ہوتا۔ دیگر کام جو ضروریات زندگی ہر جگہ لوگ کرتے ہیں۔ اس علاقہ میں بالکل بند رہتے ہیں۔ کجا یہ کہ اگر کوئی زمیندار گرمی سے بچتے ہوئے اندھیرے میں لکڑی لانے کا کام بھی کرے تو سانپ اور بچھو کاٹ لیتے ہیں۔ جن کے ڈر سے ایسا کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ مویشیوں کے لئے گھاس نہ ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ اپنا مال مویشی نیچے نہری علاقہ میں لے جاتے ہیں۔ یہاں پانی اور چارہ کا انتظام گھر باہر چھوڑ کر کرنا پڑتا ہے۔ گویا علاقہ کنڈی کے لوگ دوسری قسم کے بکروال ہیں۔ جن کو اپنی جائے رہائش چھوڑ کر انتظام کرنا پڑتا ہے۔ ہم نیا کشمیر پڑھ کر جس کا ڈھنڈورہ اب بھی پیٹا جاتا ہے بڑے خوش ہوئے تھے کہ اب ضرور شنوائی ہوگی اور ہماری تکلیفات دور ہونگی۔ لیکن وہی نقار خانہ میں طوطی کی آواز کو سنتا ہے والا معاملہ ہوا۔ خیال کیا جائے کہ جس علاقہ کو پینے کے لئے پانی نہیں ملتا ہو۔ اور اس کے لئے سرکاری طور پر ٹینک، باؤلیوں کا ابھی انتظام بھی کیا گیا ہو جس سے بڑے آرام کے تکلیف ہوتی ہے کس قدر افسوسناک بات ہے کہ گورنمنٹ پینے کے پانی کا انتظام جو زندگی کا بہت بڑا حصہ ہے چھوڑ کر دوسرے عیش و عشرت کے سامان پر کروڑوں روپیہ خرچ کرے۔ ہم سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ جو کچھ ہو رہا ہے۔ ہمارے علم سے باہر نہیں کیونکہ ہم بھی ایک ہی گھر کے حصہ دار ہیں۔ لوک راج ہے۔ لوگوں کی مرضی کے مطابق کچھ نہیں ہو رہا۔ یہ چند نمائندے جو گورنمنٹ نے مقرر کئے ہوئے ہیں لوگوں کے صحیح نمائندے خاص کر صوبہ جموں میں نہیں شمار کئے جاتے۔ جس کے لئے پھر چھان بین کی جائے گی۔ میں گورنمنٹ سے مودبانہ عرض کروں گا۔ کہ وہ اس ریاست کے ہر حصہ کی ذمہ دار ہے کہ اس کمزور حصہ کو بنائے خواہ اس کی نمائندگی غلط ذرائع سے ہو رہی ہو اور گورنمنٹ کوشش نہ کی جا رہی ہو۔ لیکن گورنمنٹ کے کرتا دھرتا میں سے کوئی بھی ایسا شخص نہیں جو علاقہ کنڈی کی تکلیف کو نہ جانتا ہو۔ ہم مجبور ہونگے کہ اپنی بہتری کے لئے کوئی قدم اٹھائیں۔ لیکن اپنی جائز آواز گورنمنٹ تک پہلے پہنچانا مناسب خیال کیا جاتا ہے۔

(لفٹنٹ کرنل جگدنت سنگھ سوچانی)

محترم ایڈیٹر صاحب!

جے ہند۔ تحصیل راجوری میں حکومت کی طرف سے مسلم کنبہ جات کو آباد کرنے کے سلسلے میں جو ریلیف آئی تھی۔ اس ریلیف کی تقسیم ممبر اسمبلی عبدالعزیز شال صاحب مستحق لوگوں کو محروم رکھ کر ذاتی لالچ اور کنبہ پروری برتی ہے۔ جس کی نسبت غریب رعایا نے ریاست کے وزیر اعلیٰ کے پاس اپنی جائز شکایتیں کی ہیں۔ یہ شکایتیں ممبر صاحب مذکور کو ناگوار گذریں۔ چونکہ حکومت کی طرف سے اس معاملہ میں اب تک کوئی انکوائری نہیں ہوئی۔ لیکن ممبر صاحب مذکور نے شکایت کنندگان کو اپنے رعب میں لانے کے لئے تحصیل ہذا میں کچھ ایسے شر پسند افراد کو شہ دی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ شر پسند افراد نقص امن کا موجب بن کر طرح طرح کے دباؤ ڈال کر مظلوم اور غریب رعایائے سرکار کو تکلیف پہنچانے میں مصروف کار ہیں۔ حکومت کا فرض ہے کہ ایسے افراد کا مناسب انتظام فرما کر غلط تقسیم کی تحقیقات کرے۔ بالخصوص موضع عظمت آباد اور موضع منہال میں ممبر صاحب مذکور کے کمیشن ایجنٹ مسمی بگا خان ولد یلہ خان اور اجالون کشمیری اس معاملہ میں زیادہ پارٹ لے رہے ہیں اور سرکاری ادنیٰ ملازمان و نیز عوام اس فصل کے موقعہ پر مقدمہ بازی کر رہے ہیں۔ اور ایسی مقدمہ بازی سے غریب زمینداران کے فصل بغیر راکھی نقصان ہو رہے ہیں۔ اور ممبر صاحب مذکور چھوٹے چھوٹے سرکاری ملازمان پر بھی ناجائز دباؤ ڈال رہے ہیں کہ تمہیں موقوف و معطل کر دیا جاوے گا اور تمہاری پنشنیں بند کرا دوں گا۔

(ولی محمد خان سکنہ عظمت آباد تحصیل راجوری)

دیش بھگت سے

نراشاؤں کی بھیڑ میں چیر کر پیچھے ہٹاتا جا ❊ وپتی کے ہماچل کاٹ کر رستہ بناتا جا
کپٹ اور چھل کی دیواروں کو ڈھاتا جا گراتا جا ❊ ورودھی پکش کے پاکھنڈ کی مایا بچھاتا جا
تو اپنے پتھ کے ہر سنکٹ کو اک ٹھوکر لگاتا جا
وجے کے گیت گاتا جا قدم آگے بڑھاتا جا

تو اپنے رکت کا اور ماس کا کارا بناتا جا ❊ تو اپنی استھیاں کنٹھا کے نیووں میں بھرتا جا
ہلیدانوں کی اینٹوں کے سدا ردے لگاتا جا ❊ تو اپنی سبھیتا کے محل کو اونچا اٹھاتا جا
ہماچل کی طرح بھارت کی سیماؤں پہ چھاتا جا
وجے کے گیت گاتا جا قدم آگے بڑھاتا جا

تو بھارت ورش کے گگن تک کو اور اونچا بھر دے ❊ تو ڈھیر ڈھیر اس کی پاپ کی نیا کو بھر دے
گگھر تو تو کچھ دن اور من کی موج کرنے دے ❊ اسے پربت سے سر ٹکرا کے اپنی موت مرنے دے
تماشا دیکھتا جا اس کا تو اور مسکراتا جا!!
وجے کے گیت گاتا جا قدم آگے بڑھاتا جا

ڈبویا بھی کسی نے ستیہ کے بھرپور بیڑوں کو ❊ جھنجوڑا بھی کسی نے ستیہ کے پھلدار پیڑوں کو
کبھی من میں نہ لا آشا نراشا کے تھپیڑوں کو ❊ نہ لا خاطر میں تکلیف آندھیوں کے ان تھپیڑوں کو
سمندر کی شلائیں کر انہیں نیچا دکھاتا جا
وجے کے گیت گاتا جا قدم آگے بڑھاتا جا

درودھی پکش کا چھل تیرے آگے چل نہیں سکتا ❊ اب اس بھومی پہ تیر و راشا کا چھل نہیں سکتا
دیا وپریت کا اب تیرے سنمکھ جل نہیں سکتا ❊ چڑھا ہے ستیہ کا جو چند ماہ وہ ڈھل نہیں سکتا
تو سورج کی طرح ان جگنوؤں میں جگمگاتا جا
وجے کے گیت گاتا جا قدم آگے بڑھاتا جا

(چندر پرکاش بھارتی)

تحصیل ریاسی کی خبریں

گلاب گڑھ میں غلہ کی فراہمی

ریاسی یکم اکتوبر۔ تحصیل ریاسی کی نیابت گلاب گڑھ میں اس سال غلہ کی کمی ہونے سے قحط کے سے حالات پیدا ہو گئے تھے۔ لیکن گورنمنٹ کی طرف سے بروقت غلہ بھیجے جانے سے حالات پر قابو پا لیا گیا۔ برسات کے دنوں میں کٹڑہ ریاسی ٹریفک کچھ دنوں کیلئے بند ہو گئی۔ غلہ کی فراہمی میں تحصیلدار ریاسی سردار امر سنگھ نے ذاتی دلچسپی لی اور لوگوں کو غلہ کی قلت سے بچا لیا۔ (ن ن)

ریاسی پرجا پریشد کی تنظیمی سرگرمیاں

ریاسی یکم اکتوبر۔ تحصیل پرجا پریشد کے ایک ممبر نے بتایا کہ تحصیل میں پریشد کی تنظیم کو زیادہ مضبوط بنانے کے لئے عنقریب ورکروں کو ساری تحصیل میں پھیلا دیا جائے گا۔ تحصیل پریشد کے پردھان کپتان اندر سنگھ خود ساری تحصیل کا دورہ کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ (ن ن)

کٹڑہ میں یاتریوں کیلئے سہولیات

کٹڑہ یکم اکتوبر۔ شری ویشنو دیوی کی یاترہ عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ اس سلسلہ میں کٹڑہ کی مقامی سدھار سبھا اور ترکوٹا دیو استھان پربندھک کمیٹی کے پردھان شری رشی کیشی آچاریہ نے اس سال اپنی سنستھاؤں کی طرف سے یاتریوں کو ہر قسم کی سہولیات بہم پہنچانے کا جامع پروگرام مرتب کر لیا ہے۔ شری ہیراج پجاری اور شری تیرتھ رام اور دوسرے نوجوان کارکنوں نے اپنی خدمات سدھار سبھا کے لئے وقف کر دی ہیں۔ (ن ن)

ایک کالج ـــ دو پرنسپل

اعلان ـــ از ـــ شری شوبند معو شرما۔ بی اے سٹوڈنٹ!

جب بھی مجھ سے کوئی یہ پرشن پوچھ لیتا ہے کہ جموں میں کتنے پرائیویٹ کالج ہیں (Colleges) ؟ تو میں سہم جاتا ہوں ـــ گھبرا سا جاتا ہوں ـــ کچھ اتر نہیں پاتا۔

بات دراصل یہ ہے کہ آج سے دو سال پہلے بخشی سرکار نے برسر اقتدار آتے ہی ـــ عوام سے ان گنت وعدے کئے ـــ کنویں ہیں گے ـــ نئے شفاخانے ـــ سکول ـــ سڑکیں ـــ اور نہ جانے کیا کیا کہہ دیا جوش میں آکر ـــ جذبات میں بھر کر ـــ ہمارے محترم بخشی صاحب نے

اسی وقت یہ اعلان بھی فرمایا گیا۔ کہ جموں میں ودیارتھیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے سرکار جموں میں ایک نیا کالج کھولنے کا اعلان کرتی ہے ـــ اعلان تو ہو گیا ـــ

مگر جوش میں آکر ـــ تیزی میں آکر اپنے وقار کو بنانے کی خاطر ـــ لیکن ـــ بغیر سوچے سمجھے ـــ بغیر غور کئے۔ پہلے جمام گھر کی عمارت آرٹس کالج (Arts College) کے لئے موزوں قرار دے دی گئی ـــ تھوڑی ہی دیر بعد وہی عمارت غیر موزوں ٹھہرائی گئی ـــ ایک سال کا لمبا عرصہ گذر گیا ـــ اگلے سال ایسا دکھائی دینے لگا جیسے سخ ہو کر ـــ منجمد ہو کر برف کا ایک تودہ بن گیا ہو ـــ ایک گلیشیر بن گیا ہو ـــ اس سال کا اتنا طویل عرصہ ـــ چھوٹا سا دکھائی دینے لگا ـــ ودیارتھیوں نے دیکھا کہ سرکار کا اعلان ـــ صرف ایک اعلان ہی ہے ـــ اور اس کی عملی شکل چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی ـــ تو انہوں نے اپنا ایک وفد (Deputation) لے کر آنریبل منسٹر صاحبان کے دربار میں چیخ و پکار کی ـــ

پہلے تو ان کی چیخ و پکار نقار خانے میں طوطی کی سی آواز بن کر رہ گئی لیکن ـــ بعد میں ـــ ان کے زخموں پر نئے وعدوں کے پھاہے رکھ دیئے گئے۔

ـــ "یعنی اب تو سکیم مکمل ہو چکی ہے ـــ صرف دو مہینے کی بات ہے ـــ بس نیا کالج بنا ہی سمجھئے ـــ

لیکن ان وعدوں کا کیا ہوا ـــ وہی ڈھاک کے تین پات ـــ وعدے ـــ وعدے ہی ہیں ـــ

اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا ـــ ہم خوشی سے پھولے نہ سمائے کہ اسمبلی نے چھ لاکھ روپیہ نئے کالج کی عمارت کے لئے منظور کیا ـــ ہماری امیدیں بندھ گئیں ـــ کالا سیاہ اندھیرا جیسے اچانک روشنی میں تبدیل ہو گیا ہو۔ ـــ صحرا کے پیاسے مسافر کو جیسے صاف و شفاف پانی کا ایک چشمہ دکھائی دے گیا ہو ـــ لیکن آخر اسی صحرا کے مسافر کی مانند ہماری حالت بھی ہوئی جیسے چلتے چلتے دور سے چمکتی ریت کو دیکھ کر چشمے پھوٹتے نظر آتے ہیں۔ اور جوں جوں وہ آگے بڑھتا جاتا ہے ـــ وہ دھوکے کے چشمے اس سے دور دور ہوتے جاتے ہیں ـــ وقت گذرتا گیا ـــ

ہمارا انتظار بڑھتا گیا ـــ وشواس کی وہ چمکیلی لکیریں ماند پڑتی دکھائی دینے لگیں ـــ نہ ہی کالج کی نئی عمارت بنی ـــ نہ ہی کوئی نیا اعلان ہوا ـــ جسے دیکھ کر کم از کم وشواس کی وہ مٹتی ہوئی لکیریں پھر سے ابھر پڑتیں ـــ

کئی لوگ دل کے بہلانے کو یہ کہہ اٹھتے "کبھی اتنی جلدی بھلا کالج کی عمارت کیسے بن سکتی ہے" ان کو اپنی غلط فہمی کا احساس تب ہوا جب ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے کالج کے باہر ٹوٹی پھوٹی ایک خستہ ـــ صدیوں پرانی عمارت کا ملبہ اٹھنے لگا ـــ اور چند ہی دن بعد وہاں ایک بڑی ہی خوبصورت عمارت ـــ برف کی لدی ہوئی سفید چوٹیوں سے زیادہ خوبصورت ـــ حسین نظر آنے لگی ـــ یہ عمارت اپنے ارد گرد کی چھوٹی چھوٹی جھونپڑیوں کو نصیحت کرتی ہوئی اوپر ہی اوپر اٹھتی چلی گئی۔ گویا وہ دل ہی دل میں آسمان آسمان کی بلندیوں کو چھو لینے کی تمنا لئے ہوئے منزل طے کر رہی ہو۔

ـــ شاید وہ اسی لئے اوپر ہی اوپر اٹھتی گئی کہ اپنے لمبے چوڑے سایہ کے نیچے ـــ ان چھوٹی چھوٹی جھونپڑیوں کو ایسا دبا دے کر دم ـــ

یہ نئے جیول سنیما کی عمارت ـــ ـــ بھئی! اگر کالج بننا ہی ہوتا۔ تو ضرور بن سکتا تھا ـــ لیکن ـــ مجھے یہ کچھ اور ہی بات لگی دل میں کہ یہ کالج گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد کھل جائے گا ـــ کھٹ ـــ کھٹا ـــ کھٹ ـــ کھٹا ـــ کھٹ ـــ کھٹ کی آوازیں گونج اٹھیں ـــ دل بلیوں اچھلنے لگا ـــ کہ اب تو نئی عمارت بن ہی جائے گی ـــ لیکن ـــ پتہ چل گیا ـــ کہ یہ کچھ شیڈ آرٹس کالج کے لئے بنائے جا رہے ہیں۔ ـــ ساری خوشی مٹ گئی ـــ سارے ماحول کا رنگ زرد پڑ گیا ـــ سارا ماحول اداس ـــ دکھی ـــ غمزدہ دکھائی دینے لگا ـــ مانو اس کی مانگ کا سندور ہی مٹ گیا ہو ـــ آخر سرکار ہمارا مذاق کیوں اڑا رہی ہے ـــ اب شیڈ بنائے جائیں گے ـــ قومی خزانہ لٹایا جائے گا ـــ پھر کالج کی نئی عمارت ـــ پتہ نہیں کب ـــ کتنی سکیمیں اور بدلیں گی ـــ کچھ کہا نہیں جا سکتا ـــ

اب تو عمارت ایک ہی ہے لیکن کالج دو چل رہے ہیں۔ ایک صبح ـــ ـــ ایک شام ـــ سردیوں میں پھر وقت ایک ہوگا ـــ کالج ایک ہوگا ـــ شاید کڑی سردی پڑنے سے سکڑنا پڑتا ہے ـــ

لیکن اب ایک بات کا اضافہ ضرور ہے کہ مجھے اپنے پرشن کا اتر مل گیا ہے۔ "جموں میں کتنے پرائیویٹ کالج ہیں۔" ـــ

"ایک کالج ـــ

دو پرنسپل" ـــ

فرقہ پرستی کی انتہا

از

سابقہ حکومت کے ایام میں جب شیخ عبداللہ کی سرپرستی میں جموں و کشمیر کے عوام میں فرقہ دارانہ جذبہ پھیلا کر فرقہ پرستی کے آئین کے تحت حکومت عوام پر ظلم و تشدد کرنے لگی تو قوم پرست عوام نے اسی فرقہ پرستی کے خلاف ایک باضابطہ جنگ جاری کی ۔ جو جموں کے علاقہ سے شروع ہو کر سارے بھارت ورش تک پھیل گئی ۔ قوم پرست رہنماؤں اور عوام کی قربانیوں اور کارناموں نے آخر فرقہ پرستی کو پچھاڑا اور قوم پرست اصولوں اور سیکولر آئین کی فتح کا جھنڈا بخشی صاحب اور دیگر رفقا کے ہاتھوں میں بطور امانت سونپ ڈالا۔ سابقہ حکومت میں فرقہ وارانہ تغیر سے قبل حکومت نے ایسے اقدامات اٹھائے جن سے اقلیت والے طبقوں کو کافی زک پہنچ گئی ۔ یہ فرقہ دارانہ جذبات حکومت کی ریکروٹمنٹ (Recruitment) پالیسی میں نمایاں دکھائی دیتے تھے ۔ تعلیمی قابلیت اور اہلیت کو بالکل فراموش کر کے صرف فرقہ وارانہ تناسب پر نوکریاں دی جاتی تھیں ۔ اسی طرح کشمیر میں اقلیت والے فرقہ کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کیا جاتا تھا جو از خاموشی تھا اور ہندوستان کی محبت کی خاطر یہ سب کچھ برداشت کر رہے تھے ۔ اقلیتوں کی آہیں ظالموں کو ٹس سے مس نہ کر سکیں اور آخرکار وہ دن آیا جس دن کے لئے عوام نہایت بے صبری سے انتظار کر رہے تھے ۔ اور جموں کے عوام کی مردانہ وار جد و جہد نے ظالموں کی صفوں میں انتشار پھیلا دیا ۔ اور انکے پاؤں لڑکھڑانے لگے ۔ اور ظلم و جبر و ستم کا خنجر عوام کے گلے سے اٹھ کر ظالم کی پیٹھ میں آ گرا ۔ عوام نے ایک کروٹ لی ان کے دلوں میں نئی امنگیں پیدا ہوئیں ۔ نئی وزارت کی بنیاد سے انکی امیدیں وابستہ تھیں عوام میں ایک نیا ہی جوش و خروش تھا ۔ نئی حکومت نے عوام کے ساتھ وعدہ کیا کہ ہندوستان کا آئین لاگو کیا جائے گا ۔ دہلی اقرار نامہ کو عملی شکل دی جائے گی پرجا پریشد کے مطالبات تسلیم کئے جائیں گے ۔ عوام انتظار کرتے رہے ۔ لیکن بد قسمتی عوام کے ساتھ یہ سب وعدے صرف حصول اقتدار کے حربے تھے ۔ ہندوستان کے ساتھ الحاق ایک نمائشی رشتہ تھا ۔ اور پرجا پریشد کے مطالبات کو تسلیم کرنا ایک سیاسی چال تھی ۔

آج بخشی صاحب کی وزارت میں پھر انہی فرقہ دارانہ پالیسیوں پر عمل ہو رہا ہے ۔ پہلا اقدام جو بخشی صاحب نے اٹھایا وہ یہ تھا کہ تعلیم مفت کر دی گئی ۔ لیکن بد قسمتی سے یہ مفت تعلیم صرف ایک خاص طبقہ کے لئے مخصوص کی گئی ۔ ۳۰ اور ۷۰ فیصدی کا تناسب لگایا گیا کشمیر میں ۷۰ فیصدی ملازمتیں مسلمانوں کو دی گئیں اور ۳۰ فیصدی غیر مسلم فرقوں کو جن میں کشمیری پنڈت ، سکھ ، پنجابی وغیرہ بھی شامل ہیں ۔ اور صوبہ جموں کے واسطے ۵۰ فیصدی مسلمانوں کو اور ۵۰ فیصدی ہندوؤں کو دی گئیں ۔ یہ ایک عجیب قسم کا پھیر تھا ۔ ایک اور سے تو اعلان ہوا تعلیم کے عام اور مفت ہونے کا اور دوسری طرف فرقہ پرستی کے جذبات کی بنا پر کئی فرقوں پر پابندیاں لگا دی گئیں ۔ کشمیر میں عوام نے اس غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کی اور جموں میں اس اقدام کے خلاف آواز بلند ہوئی کہ یہ پالیسی جمہوری اور سیکولر آئین کے بالکل الٹ ہے ۔ ہندوستان میں بھی اس فرقہ دارانہ ذہنیت کی مذمت کی گئی ۔ اور ہندوستان کے اخبارات نے حکومت کشمیر کی اس پالیسی پر خاصہ نکتہ چینی کی ۔ لیکن حکومت کشمیر اپنی اس فرقہ دارانہ پالیسی پر ڈٹی ہوئی ہے ۔ اگر آج کشمیر میں ایک اقلیت والے فرقے پر خواہ وہ ہندو ہو یا مسلم ہو اس وجہ سے پابندی لگا دی جاتی ہے کیونکہ وہ فرقہ بد قسمتی سے اقلیت کا فرقہ ہے تو کیا یہ پالیسی ہند کے آئین سے غداری کے مترادف نہیں ۔ کیا یہ پالیسی ہندوستان کی بنیادی پالیسی کے خلاف نہیں اور کیا یہ پالیسی قوم پرستی اور سیکولر آدرش سے کنارہ کشی نہیں کرتی ۔ اگر شیخ صاحب کے وقت میں نوکریاں ایک خاص فرقے کے لئے مخصوص کر دی گئی تھیں لیکن پھر بھی اقلیت کے لوگ ریاست میں تعلیم حاصل کر کے باہر ہندوستان میں اپنا گزارہ تو کر لیتے تھے ۔ لیکن آج اقلیت کے فرقے کی جڑیں کاٹ دی گئی ہیں ۔ اور ان کو تعلیم سے بھی محروم کیا جا رہا ہے ۔ آج کشمیر میں اقلیت کے لوگوں میں یاس اور نا امیدی چھائی ہوئی ہے ۔ اور ان کی سماجی اور اقتصادی حالت بد سے بد تر ہوتی جا رہی ہے اسی سال حکومت نے قوم پرستی اور سیکولرازم کے تابوت میں آخری کیل اس وقت گاڑا ۔ جب ہندوستان میں پسماندہ طبقے کے لوگوں کو نوکریوں ، تعلیم اور زندگی کے دوسرے شعبوں میں کافی مراعات دے دیئے گئے اور تعلیم کے حاصل کرنے میں ان کو فری شپ ، سکالرشپ وغیرہ وغیرہ دے دیئے گئے ۔ حکومت کشمیر نے یہ بھی پالیسی اختیار کی لیکن یہاں یہ فرقہ پرستی کے پیش نظر "پسماندگی" کو ایک عجیب و غریب تشریح کی جو صرف فرقہ پرستی کی جیتی جاگتی تصویر ہے ۔ جموں اور سرینگر کے شہروں کے ہندوؤں کے علاوہ بھی لوگ "پسماندہ" قرار دیئے گئے ۔ یہ نئی "پسماندگی" کی تشریح آدمی کے عقل و دانش سے بالاتر ہے ۔ اگر جموں کے شہر کے ہندو کو اس لئے پسماندہ نہیں بنایا گیا کیونکہ وہ زیادہ ان پڑھ اور غریب ہیں ۔ تو سرینگر کے ہندو اسی لحاظ سے امیر اور فارغ البال ہیں ۔ جموں شہر کے ہندو کسی صورت میں بھی غیر پسماندہ قرار نہیں دیئے جا سکتے ہیں ۔ کیونکہ وہ ہر لحاظ سے تہذیب و تمدن میں بہت پیچھے ہیں ۔ علاوہ کی پسماندگی یا غیر پسماندگی جموں شہر کے جغرافیائی حدود سے اخذ نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی شہر یا گاؤں میں رہنے والے باشندوں کی غیر پسماندگی اس لحاظ سے دیکھی جا سکتی ہے کہ ان میں سے اکثر پڑھے لکھے ہیں ۔ یہ بات اپنے بچوں کو تعلیم دینے سے بالکل بے یار و مددگار ہو گئے ہیں ۔ اور اگر حکومت ایسے لوگوں کو غیر پسماندہ شمار کرے ۔ جو اپنے بچوں کو تعلیم دینے کی اقتصادی قابلیت نہیں رکھتے ہوں ۔ اور جن کا روزانہ ہند کی طرف افلاس جاری ہے ۔ تو ایسی حکومت کو مبارک ہو ۔ غیر آباد ہی رہنا اچھا ہوگا ۔ حقیقت کو اگر دیکھا جائے تو اس پالیسی کی تہہ میں فرقہ پرستی کی تلوار ہی کام کر رہی ہے ۔

یہی حال آج کل حکومت میں نوکریوں کے سلسلے میں طاری ہے حکومت کے گزٹ میں بالکل صاف صاف لکھا ہوتا ہے کہ ہندو درخواستیں نہ دیں ۔ اس طرح سے ہندوؤں کے لئے نوکریوں اور تعلیم کے دونوں دروازے بند کر دیئے گئے ہیں لیکن ہندوستان سے عقیدت اور وطن پرستی کے جذبات ان کو اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ ان حالات میں حکومت کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کریں ۔ اور حکومت کی اس فرقہ دارانہ ذہنیت کو تحمل کر دیں ۔ فرقہ پرستی ایک بری بلا ہے جس کے خلاف قوم پرست عنصر ایک وقت سے لڑتے آ رہے تھے اور یہ بیماری ہماری حکومت کے پرزوں کو خراب کر رہی ہے ۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت ہند ان باتوں کا جائزہ لے کر مناسب اقدام اٹھا کر فرقہ پرستی کو کشمیر سے نیست و نابود کر کے ایک سیکولر اور قوم پرست حکومت کی سرپرستی کرے گی ::

شری پریم ناتھ بٹ

ایم اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ وکیل

شری پریم ناتھ جی بٹ کا نام اب جے سو دیش سیوکوں کے لئے کوئی نیا نہیں ۔ آپ جموں و کشمیر پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر ہیں ۔ اور کشمیر کی جنتا کے دل میں آپ کے لئے ایک خاص جگہ حاصل ہے ۔ آپ نڈرتا سے اور بے خوفی سے ریاست کے دکھی عوام کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں ۔ اور اسی نڈرتا کی وجہ سے آپ کو ریاست کی لوک راج سرکار کی جیل کی سلاخوں کے پیچھے جانا پڑا ۔ اور یہی ایک وجہ ہے کہ کشمیر سرکار کے کرتا دھرتا کی آپ پر خاص درشٹی رہتی ہے

کشمیر کا مسئلہ جلد بازی سے حل نہیں ہو سکتا

ڈھاکہ ۱۶ اکتوبر ۔ وزیر خارجہ پاکستان مسٹر حمید الحق چوہدری نے آج ایک بیان میں کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے پوری یکسوئی کے ساتھ مسلسل کوشش کی ضرورت ہے ۔ آئین مرتب کرنے کے فوراً بعد اس مسئلہ کو اولین ترجیح دی جائے گی ۔ مبارک کشمیر کے اسلامیہ میں پاکستان میں عمومی ہڑتال کرنے والوں کو انہوں نے ہدایت کی کہ اس مسئلہ کو پاکستانی سرکار پر چھوڑ دیں ۔ تاکہ وہ پرسکون ماحول میں اس کا حل ڈھونڈ سکے ۔ ان معاملات میں تاہم جلد بازی نہ کرنی چاہیئے ۔ دسمبر تک آئین مرتب ہو جائے گا ۔ اور نئے آئین کے تحت ۱۹۵۷ء میں عام چناؤ ہونگے ۔ انہوں نے کہا کہ یہ پراپیگنڈہ بالکل جھوٹ ہے کہ پاکستان نادانستہ طور پر برطانیہ کی حمایت کر رہا ہے ۔ پاکستان سے ہمدردی رکھتا ہے ۔ انہوں نے کہا اس معاملہ سے جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمیں بالکل غیر جانبدار رہنا چاہیئے ۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم ان عوام کی فطرتی اور حقیقی امنگوں کے ساتھ ہمدردی نہیں ۔ اگر ان کے عوام کے مفادات کو اولیت دیتے ہوئے مسئلہ کا تصفیہ ہو جائے تو ہمیں خوشی ہوگی ۔ جب انکی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی گئی کہ ہند اور پاکستان کے درمیان سفر کرنے والے لوگوں کو ویزا حاصل کرنے کے بارے میں بھاری مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ کراچی واپس جاتے ہی اس بارے میں گہرا غور و خوض کرینگے ۔ انہوں نے کہا کہ ویزا حاصل کرنے کی تمام غیر ضروری پابندیاں دور ہونی ہی چاہئیں ۔ اور ویزا کا حصول آسان ہونا چاہیئے ::

اننت ناگ کشمیر

ہڈی توڑ یا سات روزہ بخار

(شری وشنو دت جی وئید واچسپتی۔ جموں)

ہر سال تو سات روزہ بخار دیکھنے میں نہیں آتا۔ مگر جب کبھی یہ نمودار ہوتا ہے تو چھوٹے بچوں سے لے کر بوڑھوں تک ہر ایک کی ایک بار تو ہڈیاں پیس کر رکھ دیتا ہے۔ اور جس جگہ ایک بار شروع ہو وہاں وبا کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ہر گھر میں چارپائیاں بچھ جاتی ہیں اور کہرام سا مچ جاتا ہے۔

یہ ایک اچھوت کی بیماری ہے اور مچھروں کے ذریعہ پھیلتی ہے۔ اور اس کی لاگ ایک بیمار آدمی سے تندرست آدمی تک مچھر ہی پہنچاتا ہے۔ سو اسی لئے برسات یا برسات کے بعد جن دنوں مچھر کثرت سے ہوتے ہیں۔ یہ بیماری پھیلتی ہے۔ مچھر جب اس مریض کے جراثیم کسی تندرست انسان کے جسم میں داخل کر دیتا ہے تو اس کے بعد تین سے پانچ دنوں کے اندر سات روزہ بخار ہو جائے گا۔

علامات: کچھ دیر منہ میں گلانی پیدا ہونے کے بعد اعضا ٹوٹنے لگتے ہیں۔ پھر سردی لگ کر اچانک بخار چڑھ جاتا ہے۔ کنپٹی اور کمر میں انتہائی درد ہوتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اسی لئے اس کا نام ہڈی توڑ بخار ہے۔ چہرہ گرم اور لال ہو جاتا ہے۔ کئی بار جسم پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں سی نکل آتی ہیں۔ بخار ۱۰۳ یا ۱۰۴ یا ۱۰۵ تک ہوتا ہے۔ اور تین چار دن رہ کر ایک دو دن کے لئے کم ہو جاتا ہے۔ بخار کم ہونے پر بھی جسم میں درد بنی رہتی ہے۔ پھر ایک دو دن کے لئے بخار تیز ہو جاتا ہے اور دردیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔ اس بخار کی ایک خاصیت یہ ہے کہ نبض کی رفتار بخار کی شدت کے مطابق تیز نہیں ہوتی۔ چاہیئے اس سے کم ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ ۱۰۴ کے بخار میں نبض کی رفتار ۱۲۰-۱۲۵ بار ایک منٹ میں چلنی چاہیئے۔ مگر اس بخار میں صرف ۱۰۰ یا ۱۱۰ بار تک چلتی ہے۔ یہ بھی اس بخار کے پہچان کی خاص نشانی ہے۔ سات دن کے بعد اکثر آٹھویں دن بخار اچانک اتر جاتا ہے۔ دردیں بھی دور ہو جاتی ہیں۔ اترتے وقت بیمار کو پسینہ، دست یا نکسیر آتی ہے۔ اس کے اپدرو (ٹ ٹ ٹ ۵) عموماً بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ جسم میں خاص کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی کھجلی پھوڑوں [illegible] تھوڑی سی سوزش ہو جاتی ہے۔

علاج: بخار چڑھنے کے فوراً بعد خوراک بند کر دینی چاہیئے۔ اس کی جگہ دودھ دے سکتے ہیں۔ فاقہ اس بیماری کی سب سے بڑھیا دوائی ہے۔ میٹھے چوسنے کے لئے دیئے جائیں۔ تو بیمار کی طبیعت شانت رہتی ہے۔ اس کے علاوہ انگور اور سیب کا رس بھی دے سکتے ہیں۔ پانی عام سے زیادہ پینے کو دیں۔ تاکہ بیمار کو پیشاب خوب کھل کر آئے اور زہریلا مادہ خارج ہو۔ بیمار کو مکمل آرام سے لٹا دیں اور سیدھی تیز ہوا سے محفوظ رکھیں۔ اگر گلا خراب ہو تو گرم پانی میں نمک ملا کر غرارے کرائے رہیں اور بخار اگر زیادہ شدت کا ہو اور ۱۰۴ سے بڑھ جائے تو عرق گلاب اور سرکہ ہموزن ملا کر اسے برف پر رکھ کر ٹھنڈا کر لیں۔ اور اس میں کپڑا بھگو بھگو کر سر پر ٹھنڈی پٹی کریں۔ قبض کی صورت میں سنا پتی ا تولہ سونف ۳ ماشہ اور سونٹھ ۲ ماشہ۔ ان کا جوشاندہ ملا کر بیمار کو پلا دیں۔ دست آ کر پیٹ صاف ہو جائے گا۔ اور بیماری کی شدت کم ہو جائے گی۔ اس سات روزہ بخار کا اگر کوئی بھی علاج نہ کیا جائے۔ اور پرہیز کیا جائے۔ تو بھی یہ بخار خود بخود آٹھویں دن اتر جاتا ہے۔ پھر بھی دوائی کے طور پر ایک چھوٹا گلاس پانی نیم گرم کر کے اس میں تھوڑا نمک، اور مرچ سیاہ ملا کر ایک عدد لیموں نچوڑ کر بیمار کو دن میں ایک دو دفعہ پلا لیں از حد فائدہ مند ہے۔ اس سے پسینہ بھی آتا ہے۔ دردیں بھی ٹھیک ہوتی ہیں ۞

کیا ہم آزاد ہیں ؟

(از ایس۔ پربھاکر)

بولو ——— کیا ہم آزاد ہیں ؟
چیختے ہوئے۔ چلاتے ہوئے
در در دھکے کھاتے ہوئے
کتوں کی طرح
لالچ سے بندھے ہوئے
روٹی کے ٹکڑوں کے لئے
ساتھی ——— کیا ہم آزاد ہیں۔
بھوک سے بلکتے ہوئے
ننگے جسم !!
فٹ پاتھوں پر ----- گلیوں بازاروں میں
رات کاٹتے ہوئے
بے کار ——— بن بلائے
غلیظ جنازے جن ——— کیا ہم آزاد ہیں ؟
کڑکتی دھوپ میں
جھلستے بدن
جاڑے میں سردی میں
ٹھٹھرتے جسم
موت کی راہ دیکھتے ہوئے
بیمار اور مریض
بن دوائی دم توڑتے ہوئے۔
ساتھی کیا ہم آزاد ہیں

ریاست سے پنجابی اخبار کا اجرا

پنجابی کے چاہنے والوں کو دیر سے شکوہ تھا کہ ریاست جموں کشمیر میں پنجابی کا کوئی اخبار جاری کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ چنانچہ اب باقاعدہ ہفتہ وار اخبار "پنتھ سیوک" کی منظوری سرکار نے دیدی ہے۔ امید ہے کہ یہ اخبار جموں سے جاری ہو کر بہت جلد پنجابی پریمیوں کے سامنے آئے گا۔ اخبار ہذا پارٹی پالیٹکس سے بلند رہے گا۔

(لبنت سنگھ صابر)

جنگل کاٹنے پر اضطراب

کشتواڑ ۱۴ اکتوبر۔ موضع متا کے نزدیک جنگل کو ختم کر کے جو زمین نکلے گی وہ ایک شخص کو دی جائے گی۔ اس امر کی خبر سے کشتواڑ کی جنتا میں زبردست بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ مفصل آئندہ)

جے سودیش میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیں



پرجا پریشد پر ایک اچٹتی نظر

ازقلم- شری رشی کمار کوشل - ریاسی

جس طرح اداس اور ویران کھنڈروں کے پیچھے کسی ٹیلے کی اوٹ سے ایک لمبی اور اداس مدت کے بعد سورج کی پہلی کرنیں نمودار ہوتی ہیں۔ ٹھیک اسی طرح ستمبر ۱۹۴۷ء میں پرجا پریشد وجود میں آئی۔ اس وقت نوآکھلی سے لے کر جموں تک سارے ہندوستان میں درندگی اور بربریت انگڑائیاں لے رہی تھی۔ لٹے پٹے لوگوں کے قافلے صوبہ سرحد، مغربی پنجاب اور سندھ سے دھیرے دھیرے ہندوستان کی طرف رینگ رہے تھے۔ فضائیں دھواں دھار ہو چکی تھیں، انسانی بستیاں دھائیں دھائیں جل رہی تھیں اور نہ صرف سیاسی بلکہ ملک کے اقتصادی ڈھانچے کی جڑیں بھی بہت بری طرح ہل چکی تھیں۔ مغربی پنجاب سے اٹھتے ہوئے شعلے ریاست جموں وکشمیر کی طرف بھی بڑھے۔ اور گلگت سے لیکر میرپور تک اور کٹھوعہ سے چھمب کے بارڈر کے ساتھ ساتھ ریاست کے سینکڑوں دیہات کے خرمن آتشیت کو راکھ کے انبار میں منقلب کر ڈالا۔ ریاست کے کم و بیش ایک تہائی حصے پر پاکستانی حملہ آوروں نے قبضہ جما لیا۔ اور ہمارے وہ سرحدی دیہات جو تقسیم سے پہلے اپنی زرخیزی کے لئے اپنی مثال آپ تھے بیکس و ویران ہو گئے۔ ان دیہات کے لوگ پناہ کے لئے ریاست کے محفوظ اندرونی حصوں کی طرف بڑھے اور ہزاروں کی تعداد میں مرنے والوں کے علاوہ ایک بھاری تعداد اپنے گھروں، کھیتوں اور ڈھوروں سے محروم ہو گئی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ماں بیٹے کو نہیں پہچانتی تھی۔ اس نازک دور میں کسی ایسی سنگٹھن کی ضرورت تھی جو آگے بڑھے اور اکھڑے ہوئے لوگوں کی دستگیر ثابت ہو۔ ایک ایسی تنظیم کی آوشیکتا تھی۔ جو بے گھروں کی ڈھارس بندھا کر ان کی رہائش کا پربندھ کرے۔ اور ایک بار پھر عوام کے دلوں میں سلامتی اور خود اعتمادی کا جذبہ بدرجہ اتم پیدا کرے۔ پرجا پریشد نے عالم وجود میں آ کر نہایت مضبوطی کے ساتھ یہ پاکیزہ مشن اپنے ہاتھوں میں لیا۔ اور ایک ایسے آڑے وقت یہ لوگوں کے کام آئی جب انہیں ریاست کے تاریک ترین ماحول میں کسی بھی جانب روشنی کی کوئی کرن دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

لیکن پرجا پریشد کو پیدا ہوتے ہی ایسی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا جن پر آسانی عبور حاصل کرنا اگر غیر ممکن نہیں۔ تو دشوار ضرور تھا۔ اس وقت جہاں ایک طرف پاکستانی حملہ کے سبب یتیم ہونے والے بچوں، بیوگی کے ہاتھوں ہمیشہ کے لئے افسردگی اور ماتم کی زندگی پر مجبور ہونے والی دیویوں اور ایک غیر معین مدت کے لئے بے گھر ہونے والے بوڑھوں اور نوجوانوں کی امداد کا سوال ہی درپیش نہیں تھا۔ بلکہ پرجا پریشد کو ایک ایسے عنصر کا سامنا بھی تھا، جسے یہ پسند نہ تھا کہ اس جماعت کی وساطت سے ایک بار پھر لوگوں کی بحالی امداد اور آبادکاری عمل میں لائے۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دماغوں میں خدمت خلق کے بجائے حصول اقتدار کا جذبہ مسلط تھا۔ پریشد کی جنم داتا قوم کے لئے ان کے دلوں میں انتقام اور نفرت کی آگ تھی۔ اور انہیں یہ اندیشہ تھا کہ شاید پرجا پریشد کی مقبولیت ان کے لئے انجام کار سنگ مزاحم ثابت نہ ہو۔ مگر پریشد اس مخالفت کی پرواہ کئے بغیر اور راستہ میں پیش آنے والی کٹھنائیوں اور دشواریوں کی طرف دھیان دیئے بغیر اپنے مشن کی تکمیل میں مصروف رہی۔ اور انجام کار اس نے ڈگر دیش کی عوامی زندگی کو ایک نئے سانچے میں ڈھالنے اور ریت کے بکھرے ہوئے ذروں کو ایک مضبوط چٹان کی صورت میں تبدیل کرنے میں وہ کامیابی حاصل کی۔ جو آج تک شاید ہی تاریخ میں کہیں مشاہدہ کی گئی ہو۔ اور عمل میں وہ آہنگی وجود میں آئی جس پر کوئی بھی قوم بجا طور پر ناز کر سکتی ہے۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ پرجا پریشد کی اس کامیابی نے اس کے حاسدوں اور مخالفوں کے دلوں میں دشمنی کے جذبہ کو پہلے سے کہیں زیادہ متحرک کیا۔ اور انہوں نے اپنی تمام تر طاقتوں کا رخ تعمیر و ترقی کے بلند بانگ دعوٰی کی جانب سے موڑ کر پرجا پریشد کو کچلنے اور اسے ختم کرنے کی طرف موڑ دیا۔

ہندوستان کی تقسیم اور ریاست جموں وکشمیر کے سیاسی انقلاب کو آٹھ سال ہونے کو ہیں۔ ان آٹھ سالوں میں پرجا پریشد کی توجہ ہمیشہ اس امر کی طرف مرکوز ہیں۔ کہ ریاست جموں وکشمیر ایڈمنسٹریشن کو صحیح جمہوری سانچے میں ڈھالا جائے۔ نظم و نسق میں اصلاح کی جائے۔ رشوت، بدعنوانی اور خویش پروری کو قطعی طور پر ختم کر دیا جائے۔ ملک کے حاکموں کو اس امر پر مجبور کیا جائے۔ کہ وہ علاقوں، فرقوں اور جماعتوں میں امتیاز کے بغیر اپنی پالیسیوں کو عوام کی اجتماعی بہتری کے لئے ساز گار بنانے کی کوشش کریں۔ اور تخریب و توڑ پھوڑ کے ساتھ قانون و امن کے نگہبانوں کا ڈائریکٹ یا ان ڈائریکٹ کوئی تعلق نہ ہو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جموں وکشمیر ایک ایسا انقلاب لایا جائے جس کی تکمیل پر بلند و پست کی تمام تر تمیزیں حرف غلط کی طرح مٹ جائیں۔ تمام فرزندان وطن کو تعلیم و ترقی کے یکساں مواقع میسر ہوں۔ کوئی آدمی بے گھر نہ ہو۔ کوئی شہری علاج و دوا کے بغیر لقمہ اجل نہ بنے، کوئی آدمی بھوکا نہ سوئے۔ کوئی بیکار نہ ہو۔ اور ریاست کے ہر دیہات میں فارغ البالی ایک نئے انداز میں انگڑائی لے سکے۔ لوگوں کو روزگار کے ضمنی وسائل میسر ہوں۔ قرض کی صدیوں پرانی بدعت سے وہ مکمل طور پر نجات پا سکیں۔ کھیتی کا مالک خود کاشتکار ہو گھریلو صنعتوں کو فروغ میسر آئے۔ اور نہ صرف ریاست کا ہر گاؤں بلکہ ہر گاؤں کا ہر گھر اپنی ضروریات کے لئے خود کفیل ہو۔ اور صحیح معنوں میں وہ رام راج وجود میں آ سکے۔ جس کا تصور ہندوستان نے تمام مہذب دنیا کو دیا ہے۔ اور اس کا واحد حل پریشد کے سامنے ہے بھارت کے ساتھ ریاست جموں وکشمیر کا مکمل الحاق۔

ریاست جموں وکشمیر کے معدنی وسائل نہایت وسیع ہیں تنبر مندوں کی یہاں کمی نہیں۔ لوگوں کی جفاکشی اور محنت پسندی بھی شبہات کے درجہ سے بہت بلند ہے۔ اور اگر اس کے باوجود ملک فارغ البالی کی راہ پر گامزن … اگر بھارتیہ سرکار کی طرف سے ہر … کروڑوں روپیہ کی امداد ملنے کے با… اجتماعی ترقی کی امید تک پیدا نہ … اس کا نہایت واضح اور غیر مبہم … میں یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ جن … سے ہمیں فارغ البالی اور تعمیر کی … پر گرمجوشی اور دیانتدارانہ عمل … امید رکھنی چاہیئے۔ وہ ان … سے قطعی طور پر کورے اور … فرائض منصبی کی انجام دہی سے … عادی ہیں۔ پچھلے آٹھ سال کا تجر… اس امر کا ایک تعین ثبوت ہے … جموں وکشمیر کی عنان اقتدار جن ہا… میں دی گئی ہے۔ وہ اسے بطریق … سنبھالنے کے اہل نہیں۔ اور اپنی … نااہلیت کو چھپانے کی خاطر ظلم … جبر و تشدد کی پرجا پریشد پر … رکھی گئی پالیسی کی آٹھ سال کی طو… داستان ہے۔

جموں وکشمیر کوئی عظیم بر اعظم نہیں … کے مسائل لاشمار اور وسائل محدود … ہوں۔ یہ ایک چھوٹی سی تجربہ گاہ … ہے۔ یہاں بھارت سرکار کی بدولت … روپیہ بادلوں کی طرح برستا رہا … بشرط احتیاج ماہرین کی خدمات … بھی میسر آ سکتی تھیں۔ لیکن ایک … عالم جانتا ہے کہ ہندوستان … آسمان کے باقی حصوں سے چاندی کی … گھٹائیں یہاں برسیں۔ وہ خود غرضا… سیاست کی ریت میں گر کر خشک … گئیں۔ اور ۴۰ لاکھ پیاسوں کی … حلق تر کرنے کے لئے ایک قطرہ تک … نہ آ سکا۔ اس سے بڑھ کر عوام … کے ساتھ اور کیا بے اعتنائی ہ…

بخدمت شری

The JAI SWADESH JAMMU (KASHMIR)

تار کا پتہ
جے سودیش جموں

ٹیلیفون نمبر ۲۴۲

فی پرچہ ۲ آنے

چندہ سالانہ ۶/ روپے
مفصلات ۸/ روپے



نمبر ۵ | ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء بروز بدھ | جلد نمبر ۱

दो महान् विभूतिओं का शुभ मिलन



जनता के हृदय सम्राट पं० प्रेम नाथ जी डोगरा के नेतृत्व में रियासत का जनता ने जिन राष्ट्रपति जी का रियासत जम्मू कश्मीर में :एकाधिपत्य स्थापित करने के लिये महान आन्दोलन किया आज उन्हीं श्री डोगरा जी और पूज्य राष्ट्रपति डा० राजेन्द्र प्रसाद जी को जम्मू की पवित्र धरती पर एक साथ बैठ कर वार्तालाप करते देख देश - वासियों का हृदय गद् गद् हो उठा है।

الحاق کی یہ اگنی بند کی جائے!!

از شری یارشی کمار کوشل ریاسی

کشمیر کا مستقبل پچھلے آٹھ سال سے بے امنی میں لٹکتا چلا آرہا ہے۔ اور موجودہ غیر یقینی حالات کب ختم ہونگے اس کے متعلق بھارت سرکار کی متزلزل پالیسیوں کے پیش نظر وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ بھارت سرکار نے قبائلی یا پاکستانی حملہ کے خلاف جموں وکشمیر کے عوام کو فوجی امداد کے ساتھ ایک وچن بھی دیا تھا۔ اور وہ یہ کہ ریاست کے مستقبل کا فیصلہ خود ریاست کے عوام کرینگے اور انہیں آتم نرنیہ کا پورا حق حاصل ہوگا۔ لیکن ابھی تک آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے لئے سازگار ماحول پیدا نہیں ہو سکا۔ اور کبھی ہو بھی سکے گا؟ پاکستان کے موجودہ رویہ اور اس کی پالیسیوں کے پیش نظر ایسا ماحول پیدا ہونے کی امید بہت کم نظر آتی ہے۔ اگر یہ نادرست نہیں تو پھر قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جموں وکشمیر کے لوگ آخر کب تک موجودہ غیر یقینی فضا کو اپنی اقتصادی سیاسی اور تمدنی نشو ونما کے لئے سنگ مزاحم بنتے برداشت کر سکیں گے۔ یہ درست ہے کہ بھارت سرکار نے اپنے امن عالم کے منصوبہ میں اپنے کندھوں پر بہت سی ذمہ داریاں لے رکھی ہیں اور وہ کشمیر و دیگر بیرونی بستیوں کے مسائل کو انہیں ذمہ داریوں کی روشنی میں حل کرنا چاہتی ہے۔ لیکن جموں وکشمیر کے چالیس لاکھ انسانوں کے نزدیک انکے اپنے بھوشیہ کا سوال مند چلینج کو ریا اور فارموسا کے ان مسائل سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ اور انکے لئے یہ امر کچھ کم ناپسندیدہ نہیں کہ با بھی نقا اور "پنچ شیل" کی سست رفتار پالیسی کا تجربہ جبتک دوسرے ایشیائی مسائل پر نتیجہ خیز ثابت نہ ہو۔ اس وقت تک کشمیر کی سمسیا کو بھی اسی پالیسی کے ساتھ ٹانکے رکھا جائے۔ اور بیرونی بستیوں یا کشمیر کی سمسیا کو محض اسی بنا پر حل کرنے کے لئے دلیرانہ پالیسی اختیار نہ کی جائے کہ اس سے دوسرے بین الاقوامی مسائل کے متعلق بھارت سرکار کی خارجہ حکمت عملی میں خلل پیدا ہونے کا احتمال ہو سکتا ہے۔

جموں وکشمیر میں اگرچہ پانچسالہ پلان بھی بن رہے ہیں۔ اور دوسرے کئی وسائل سے بھارت سرکار ہر ممکن مدد ریاستی عوام کو دے رہی ہے لیکن جب تک ریاست کے بھوشیہ کا حتمی طور پر فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک عوام کے دلوں میں اعتماد بحال ہونا ممکن نہیں اور نہ ہی ایک غیر یقینی حالات میں بھارت سرکار کو اس امر میں حق بجانب قرار دیا جاسکے گا کہ وہ ایک ایسے خطہ کی ترقی و تعمیر کیلئے پانی کی طرح روپیہ بہاتی چلی جائے جس کے متعلق اسے خود یہ علم نہیں کہ رائے شماری کے وقت وہاں کے عوام کا فتویٰ کیا اور کس کے حق میں ہوگا عملی طور پر یہ فتویٰ وادی کشمیر کے مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور انہیں اکثریت کے سبب یہ فیصلہ دینے کا مجاز ہے۔ کہ سرزمین کشمیر بھارت میں شامل ہو یا پاکستان میں۔ اور جب تک آتم نرنیہ کے متعلق بھارت کا وعدہ باقی رہیگا تب تک پاکستان کے ففتھ کالم کو مذہب کے نام پر شرارت پھیلانے اور عوام کو بھڑکانے کیلئے

تمام تر سہولیات حاصل رہیں گی۔ اور کوئی بھی حکومت جو اس قسم کی سرگرمیوں کے نتائج کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یقیناً کسی بھی قیمت پر ڈھیلی پالیسی کو زیادہ دیر تک برقرار رکھنے کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس کے برعکس ریاستی عوام کے متعلق بھارت سرکار کا رویہ قدرے مختلف دکھائی دیتا ہے۔ اور یہ شائد اسی کا نتیجہ ہے کہ جموں وکشمیر میں شرارت پھیلانے اور مذہب کے نام پر پاکستان کے حق میں رائے عامہ منظم کرنے کے لئے لوک مت فرنٹ اور ایسے ہی دوسرے محاذوں کی وساطت سے ناپاک نیم ریشہ دوانیاں کا جال پھیلانے کی کوششیں مشاہدہ میں آرہی ہیں۔ اس پرکار کی سرگرمیوں کو قانون کی مدد سے زیادہ دیر دبایا نہیں جا سکتا۔ پاکستان کے ففتھ کالمسٹوں پر اگر سختی روا رکھی گئی تو یہ کاروائی انہیں عوام کی نظروں میں ہیرو بنانے کے مترادف ثابت ہوگی۔ اور اگر حکومت نرمی اور اعتدال سے کام لیتی ہے تو پھر نقصان دہ سرگرمیوں کا دائرہ روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتا جائیگا۔ گویا جب تک مرکز کی ڈھیلی پالیسی برقرار ہے کشمیر سرکار کے ماحول قائم رکھنے میں سختی ہی مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ نہ کہ نرمی۔ اس لئے اس کا واحد علاج یہ ہے کہ بھارت سرکار آتم نرنیہ کے متعلق اپنا فیصلہ واپس لے لے۔ اور ریاستی عوام کو ناطق طور پر یہ وشواس دلا دیا جائے۔ کہ جموں وکشمیر کا الحاق بھارت کے ساتھ مستقل طور پر عمل میں آچکا ہے۔ اس قسم کی وضاحت کے بعد شرارت پسند عناصر کے لئے بغیر خاموشی کے اور کوئی راستہ باقی نہیں رہیگا اور انہیں یہ یقین ہو جائے گا کہ اب مذہب کی آڑ لیکر عوام کے دلوں میں فرقہ وارانہ جنون بھرنا یا اشتعال پیدا کرنا قطعی طور پر بے سود ہے۔

منطقی طور پر اس قسم کے رویہ کو حق بجانب قرار دینے کے لئے کافی ٹھوس وجوہ موجود ہیں۔ والئے جموں وکشمیر مہاراجہ ہری سنگھ بہادر کے Instrument of acce-ssion پر دستخط ثبت کرنے کے بعد ریاست بھارت میں قانونی اور آئینی طور پر ملحق ہو چکی تھی لیکن بھارت سرکار نے عوام کی رائے لینا بھی اس بارے میں مناسب نہیں سمجھا۔ اور اس تعلق میں جب نیشنل کانفرنس نے پاکستانی حملہ کے خلاف بھارت سے فوجی امداد کے لئے درخواست کی تھی وہ نیشنل کانفرنس بھی یہ فیصلہ دے چکی ہے۔ کہ کشمیر کا الحاق بھارت کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اگر فوجی امداد دیتے وقت نیشنل کانفرنس ہی عوام کی واحد نمائندہ جماعت بھارت سرکار کی نظروں میں تھی۔ تو اسے اس نیشنل کانفرنس کی آواز کو رائے شماری کے سوال پر ٹھکرانے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہو سکتی خاص طور پر اس میں کہ جموں وکشمیر کی آئین ساز اسمبلی بھی کانفرنس کے اسی فتوے کی تائید کر چکی ہے۔ آئین ساز اسمبلی کے انتخابات وادی کشمیر میں نشستوں کی بجائے الحاق کے سوال پر لڑے گئے تھے۔ اور عوام نے الحاق کے حامیوں کے

حق میں فتوے دیکر یہ ثابت کر دیا ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت بھارت کے حق میں ہے۔ اور پاکستان میں شامل ہونا نہیں چاہتی۔ ایسی حالت میں ڈائریکٹ طور پر رائے شماری کرانے کی بالکل کوئی معقول وجہ دکھائی نہیں دیتی۔

جموں وکشمیر کو تمدنی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ جہاں تک لداخ کے بودھوں اور جموں کے ہندوؤں کا تعلق ہے ان کی وفاداری تو مسلمہ طور پر بھارت کے ساتھ ہے۔ آتم نرنیہ کا حق صرف وادیٔ کشمیر کے مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ اور اگر کشمیر کے مسلمان نیشنل کانفرنس اور آئین ساز اسمبلی کی وساطت سے ہندوستان کو پاکستان کے مقابلہ میں لائق ترجیح خیال کریں تو پھر اس سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔ کہ آتم نرنیہ کے متعلق جو وچن ابتدائی طور پر دیا گیا تھا وہ پورا ہو چکا ہے۔ اور ان ڈائریکٹ طور پر اپنا یہ حق استعمال کر چکے ہیں۔ اصلی وجہ یہ موجودہ حالت میں ڈٹے رہنا یقینی طور پر ریاست کے مسلمانوں کے ساتھ سیاسی بے وفائی اور پاکستان کو اپنے ایجنٹوں کی وساطت سے کشمیر کی فضا کو مشکوک اور غیر یقینی بنائے رکھنے کی اجازت دینے کے مترادف ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کہ پاکستان کے ساتھ بھارت کا جھگڑا ابھی چل رہا ہے۔ اور یہ پاکستان ہی ہے جو رہ رہ کر رائے شماری اور الحاق کے متعلق بھارت سرکار کے وعدوں کی اہمیت پر زور دے رہا ہے لیکن ہمیں پاکستان کی بجائے جموں وکشمیر کے ۴۰ لاکھ انسانوں کی خوشنودی اور انکے مستقبل کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ پاکستان کو تو حکومت ہند کبھی خوش نہیں کر سکتی۔ آج تک وہ اسکے ساتھ ایک نہیں درجنوں وعدے کر چکی ہے۔ لیکن پاکستانی حکمرانوں نے آج تک ان میں سے کسی ایک معاہدہ کی حقیقی سپرٹ کو بھی پورا نہیں کیا۔ نہرو لیاقت پیکٹ آج تک تشنۂ تکمیل چلا آرہا ہے۔ اور اس پیکٹ پر دستخط ہونے کے زمانہ سے لیکر آج تک ایک دن کیلئے بھی پوربی پاکستان سے ہندوؤں کی ہجرت بند نہیں ہوئی۔ مغویہ عورتوں کی برآمدگی کے متعلق دونوں ممالک کے باہمی معاہدہ کا جو حشر ہوا اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی کیا جاسکتا ہے کہ جہاں پچھلے آٹھ سال میں بھارت سرکار نے تیس ہزار سے زیادہ عورتیں برآمد کر کے پاکستان بھیج دیں۔ وہاں پاکستان نے صرف آٹھ ہزار عورتیں برآمد کیں۔

سابق وزیر اعظم پاکستان شری محمد علی نے دہلی میں بھارت کے راشٹرپتی کے سامنے اخباری نمائندوں کو یہ یقین دلایا تھا کہ حکومت پاکستان ننکانہ والی ٹریجڈی میں ہلاک ہونے والے بھارتیہ شہریوں کے وارثوں کو پورا پورا معاوضہ ادا کریگی اور جو لوگ اس گھناونی کاروائی کے مرتکب ہوئے ہیں انہیں کڑی اور عبرتناک سزائیں دی جائیں گی۔ لیکن پاکستان سرکار اس وعدہ سے بھی مکر گئی۔ اور اس نے آج تک مطلق کوئی معاوضہ ادا نہیں کیا۔ حتیٰ کہ شری جواہر لال نہرو کو لوک سبھا میں یہ تسلیم کرنا پڑا کہ معاوضہ حاصل کرنے کے متعلق بھارت سرکار کی کوششیں ناکام رہی ہیں۔ مقام حیرت ہے کہ اس قسم کی پالیسی کی موجودگی میں کشمیر کے متعلق پاکستان پر کس حد تک اعتماد کیا جاسکتا ہے! اور پاکستانی

حکمرانوں کی اس ذہنیت سے بخوبی واقف ہونے کے باوجود اگر محض پاکستان کو خوش کرنے کیلئے رائے شماری کا وچن قائم رکھا جائے اور یہ تصور کیا جائے۔ کہ عوام نے ابھی بھارت سرکار کے حق میں فیصلہ نہیں دیا۔ تو یقیناً اس سے بڑھ کر سیاسی غلطی اور کوئی نہیں ہوگی۔ اور جموں وکشمیر کے لوگ اسے ہرگز پسند نہیں کرینگے۔ بھارت سرکار کشمیر کے معاملہ میں بھارت سرکار یکے بعد دیگرے ایسی غلطیاں کرتی رہی ہے۔ اور انکی فہرست میں اضافہ کرتی جا رہی ہے۔ وادی کشمیر میں ایسے مسلمانوں کی اکثریت ہے جو بھارت کے ساتھ حتمی الحاق چاہتے ہیں۔ وہ اعلانیہ طور پر اس وقت تک بیسیوں مواقع اور وسائل سے اپنے اس جذبہ کا اظہار بھی کر چکے ہیں۔ اگر بھارت سرکار انکے اس نظریہ کو تسلیم کر لے تو وہ یقیناً ان لوگوں کو ہی خوش کر سکے گی جو بھارت کے ساتھ الحاق کے حامی نہیں۔ اور مختصر سی اقلیت یا انگلیوں پر گنے جانے کے قابل اشخاص کی آواز کے شور و شر سے مرعوب ہو کر اکثریت کو نظر انداز کر دینا ایک ایسی غلطی ہے۔ جو انجام کار بڑی تعداد کے دلوں میں بدظنی پیدا کرنے کا سبب ہو سکتی ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ بدظنی دھیرے دھیرے نہ صرف پیدا ہو رہی ہے بلکہ بڑھ رہی ہے۔ اور جن مسلمانوں نے نیشنل کانفرنس کی وساطت سے بھارت کے ساتھ الحاق کے حق میں فتوے دیا تھا اور آئین ساز اسمبلی میں الحاق کے حامیوں کے حق میں رائے دی تھی۔ اب انکے دلوں میں یہ احساس پیدا ہوتا جا رہا ہے کہ بھارت سرکار ان کے جذبات کی قدر نہیں کی۔ انکے آدرشوں کی توہین کی ہے۔ اور انکے بھارتیہ نظریے کو ٹھکرا دیا ہے اور انکے مقابلہ میں ایک ایسے عنصر کو لائق توجہ خیال کیا ہے جو بھارت کا حامی نہیں نیشنل کانفرنس کے ان بھارتیہ نظریوں کے متعلق بھارت سرکار کی اس پالیسی کا یہ نتیجہ بھی ہوا ہے کہ مسلمان بتدریج نیشنل کانفرنس کو چھوڑ کر پرجا سوشلسٹ پارٹی اور دوسری جماعتوں کی پناہ لے رہے ہیں اور یہ کہنا یقیناً غلطی میں داخل ہوگا۔ کہ اگر رائے شماری کے سوال پر ڈٹے رہنے کی پالیسی برقرار رہی تو اس سے خود بھارت کے وقار پر ضرب آئے گی۔ اور کشمیری مسلمانوں کا ہندوستان پر اعتماد اٹھ جائے گا۔ دوسرے الفاظ میں اس کا یہ مطلب بھی ہوگا کہ بھارت سرکار الحاق کے حامیوں کو انکے مخالفوں کے رحم پر چھوڑ رہی ہے۔ اور کشمیر کے حالات سے واقف ہونے والے یہ بخوبی جانتے ہیں کہ شیخ محمد عبداللہ بھی بھارت سرکار کی اسی پالیسی کے سبب اپنے دل و دماغ میں دبی ہوئی خواہش کو اس طور ظاہر کرنے پر مجبور ہوئے تھے۔ اور جو چیز شری نہرو کے ترین دوست شیخ محمد عبداللہ کو متاثر کر سکتی ہے عام لوگوں پر اس کے اثرات کا اندازہ کرنا کچھ زیادہ دشوار نہیں ہوگا۔

اس معاملہ کا ایک شرمناک حد تک افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ ریاستی حکومت کی طرف سے ایک عنصر کے دل پر یہ نیا بھید پیدا ہو چکا ...

ہفت وار
"جے سودیش" جموں
۱۹ر اکتوبر ۱۹۵۵ء

قسط ۴

چیتاونی

پچھلی تین قسطوں میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ ریاست جموں کشمیر کے برسر اقتدار لوگوں میں صوبائی تعصب اور فرقہ پرستی کی جو خطرناک ذہنیت کام کر رہی ہے اسے دلیش کے بھلے کی خاطر جلد از جلد ختم کرنا لازمی اور ٹھیک ہے اور اس کے لئے ایک موثر حل بھی پیش کیا تھا کہ ریاست کی موجودہ امتیازی پوزیشن کو ختم کر کے اسے ہندوستان کی دوسری ریاستوں کی سطح پر لایا جائے اور موجودہ سرکار کو ختم کر کے نئے الیکشن فوری طور پر کروا دیئے جاویں پھر عوام کے نمائندوں پر مشتمل گورنمنٹ قائم کی جائے۔

لیکن اگر کسی مصلحت کے پیش نظر ہند سرکار ریاست کی موجودہ امتیازی پوزیشن کو ختم کرنے کے لئے تیار نہ ہو اور الیکشن کروانے میں کچھ انتظار کرنا ضروری خیال کرتی ہو تو دوسرا حل یہ ہے کہ ریاست کی سرکار جو پرکمیونسٹوں۔ فرقہ پرستوں اور موقعہ پرستوں کا مجموعہ سمجھا جاتا ہے کو فوری طور پر ختم کر دیا جائے اور ریاست کا نظم و نسق سنبھالنے کیلئے ہندوستان سے کسی قابل دماغ کو ایڈمنسٹریٹر (Administrator) مقرر کیا جائے۔ یہ درست ہے کہ کسی باقاعدہ گورنمنٹ کو ختم کر کے کسی ایک شخص یعنی ایڈمنسٹریٹر (Administrator) کی مانگ یقیناً کوئی بھی جمہوریت پسند نہیں کرتا لیکن ریاست کے اندر دن بدن جو ناقابل برداشت حالات پیدا ہو رہے ہیں اور کامریڈوں اور فرقہ پرستوں نے جس طور اندھیر نگری اور لاقانونی تیار رکھی ہے اس سے عوام کسی قابل اور ایماندار شخص کی حکومت بدرجہا پسند کریں گے اور پھر جب ہند سرکار مناسب سمجھے نئے الیکشن کروا کر ایک عوامی گورنمنٹ قائم کی جائے۔ اور اگر پھر بھی ہند سرکار ایسا کرنے کو بھی تیار نہ ہو تو کم از کم ہم ہندوستان کے برسر اقتدار نیتاؤں سے گذارش ہے کہ ریاستی سرکار پر کڑا کنٹرول رکھا جائے اور تمام ضروری انتظامیہ عہدوں پر ہندوستان سے قابل۔ بہتر اور باحیات اشخاص کو تعینات کیا جائے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہمارے ریاستی حکمران اسے برداشت نہیں کریں گے جیسا کہ ہم سن رہے ہیں کہ مسٹر صدیقی ڈیویلپمنٹ کمشنر اور مسٹر ورما ڈائریکٹر پبلسٹی و سٹیشنری یہاں سے تنگ آ کر واپس ہندوستان گئے ہیں لیکن اگر ہند سرکار کا ریاستی سرکار پر کڑا کنٹرول ہوگا اور مرکز سے آنے والے افسران کو ہند سرکار کی پوری طور پر پشت و پناہ حاصل ہوگی تو وہ یقینی طور پر ریاستی ایڈمنسٹریشن کو بہتر بنا سکیں

تک سدھارنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ عوام کو شانتی ملے گی اور موجودہ غیر یقینی حالات جو لوگوں میں طرح طرح کے شکوک پیدا کر رہے ہیں نیز جن کا فائدہ وطن دشمن عناصر اٹھا لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے کا خاتمہ ہو جائیگا۔ برسر اقتدار لوگوں کی الیا پر آشدنی ہو رہی بد دیشی سازشوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

باقی آخر میں ہند سرکار سے ہماری استدعا ہے کہ وہ حالات پر بڑے ٹھنڈے دل سے وچار کرے اور مزید خرابیوں اور الجھنوں سے بچنے کے لئے برسر اقتدار لوگوں کے ناپاک منصوبوں پر دھیان دے۔ ایک صوبہ کا دوسرے صوبہ پر غلبہ سے پیدا ہو گئی جا رہی پوزیشن کو ختم کرنے ہی میں ہندوستان اور ریاست کا بھلا ہوگا۔

اب رہا سوال کہ ان حالات میں عوام کو کیا کرنا چاہیئے۔ تو انکے پاس برسر اقتدار لوگوں کے طوفانی تعصب۔ فرقہ پرستی اور من مانیوں کا مقابلہ کرنے اور اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ وہ اس تحریک کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں جس نے اس خطرناک ذہنیت کے خلاف بغاوت کا علم بلند کر رکھا ہے اور بلا خوف و خطر دیش کے ان دیش بھگت راہنماؤں کے ہاتھ مضبوط کریں جنہوں نے ملک کی بہتری اور بہبودی کیلئے بھاری قربانیاں دی ہیں۔ اور جو ہر مصیبت اور آفت کا مقابلہ کرتے ہوئے برابر اپنی راہ پر آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ حکومتیں اپنے مقصد کو حاصل کرنے کیلئے لوگوں کو خریدتی ہیں عوام میں انتشار پیدا کرنے والے حربے استعمال کرتی ہیں۔ اور نہ ہی کبھی ہر ایک شخص مصیبتوں کی راہ پر چلتا ہوا ہمیشہ کیلئے ثابت قدم رہ سکتا ہے۔ لیکن اگر عوام بیدار مغز ہوں۔ برے اور بھلے میں تمیز کرنا جانتے ہوں تو وہ ہر مصیبت کے امتحان میں کامیابی کے ساتھ پار اترتے ہیں۔ پچھلے اندولن میں جنتا نے جس بیداری اور آشنتی کا ثبوت دیا ہے۔ اس سے یقین پیدا ہوتا ہے کہ وہ آئندہ ہر امتحان میں کامیاب ہونگے۔ اسی کے ساتھ ہی کشمیر کے وطن پرست اور قوم پرست عوام سے درخواست ہے کہ ریاست کی یکجہتی کو ختم کرنے کیلئے برسر اقتدار لوگوں کی طرف سے جو خطرناک سازش چلی جا رہی ہے۔ وہ بھی اس کے خلاف آواز پیدا کریں اور ہر اپنائے کو انیلنے کہنے میں پیچھے نہ رہیں۔

ترقی کا پوسٹ مارٹم

"کلبوں میں ناچ کرنے۔ شراب کے نشے میں مست ہو کر جھومنے اور لمبی لمبی تقریریں کرنے سے ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ ریاست کے حالات کو دیکھ کر مجھے یہ فکر دامنگیر ہے کہ یہاں کام کچھ صحیح اندازہ سے نہیں ہوا۔ یا یوں کہوں کہ کام ہوا ہی نہیں"

یہ ہیں وہ تاثرات جو پچھلے دنوں ہندوستان کی اجتماعی ترقی کے آرگنائیزر مسٹر ایس۔ کے ڈے نے سرینگر میں بیان کئے اور وہاں کے ایک مقتدر اخبار میں چھپے ہیں۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کی اقتصادی ترقی اور بہبودی کیلئے ہندوستان نے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپیہ دیا ہے۔ اور اگر یہ روپیہ ٹھیک ڈھنگ سے خرچ ہوتا تو یقیناً آج ریاست کی کایا کلپ ہوئی ہوتی۔ عوام خوشحال ہوتے۔ مگر ایسا ہوا نہیں۔

عرصہ سات سال سے ریاست کے دیش بھگت اور وطن پرست عوام کی طرف سے یہ آواز اٹھائی جا رہی ہے کہ ہندوستان سے جو روپیہ ریاست میں آ رہا ہے اس کا دوراپیوگ ہو رہا ہے۔ وہ روپیہ جنتا کی بھلائی پر خرچ ہونے کی بجائے کچھ لوگوں کی جیبوں میں جا رہا ہے اس حقیقت کا اظہار کرنے پر ان لوگوں کو کیا کیا مصیبتیں دیکھنا پڑیں۔ جیلوں میں جانا پڑا اور فرقہ پرستی اور رجعت پسندی کے خطاب ملے یہ باتیں آج کسی سے پوشیدہ نہیں لیکن یہ خوشی کی بات ہے کہ آج سات سال کا ایک لمبا عرصہ گذر جانے کے بعد ہندوستان کے ایک ذمہ دار آفیسر نے ریاست کے حالات کو دیکھا اور جانا ہی نہیں بلکہ بڑی صاف گوئی اور جرات کے ساتھ ان کا اظہار بھی کر دیا۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ جو کچھ مسٹر ایس۔ کے۔ ڈے نے کہا ہے وہ جموں نہیں کشمیر کے حالات کو دیکھ کر ہی کہا ہے۔ لیکن اگر وہ جموں میں آ کر ترقی کے کاموں کی حالت کو دیکھتے تو نہ معلوم ان کے دل پر کیا گذرتی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہند سرکار اس سلسلہ میں آئندہ قدم کیا اٹھاتی ہے کیونکہ محض ایس۔ کے۔ ڈے کے حقیقت اظہار کر دینا ہی کافی نہیں۔ جنتا کے خون پسینے کی کمائی کا لاکھ دو لاکھ نہیں بلکہ کروڑوں روپیہ کا دوراپیوگ ہوا ہے اور ہم جنتا کے نام پر ۔۔۔۔ ہند سرکار سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ گذشتہ سات سالوں کے خرچ کے حسابات کی جانچ پڑتال کرنے کیلئے ایک ہائی پاور کمیشن مقرر کرے۔ اور جنتا کے خون پسینے کی کمائی کے روپیہ کا دوراپیوگ کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ چاہے وہ شیخ عبداللہ ہو یا کوئی اور ۔۔۔۔۔۔ ورنہ اس پاپ اور گناہ کے لئے جہاں ریاستی حکمران ذمہ دار ہیں وہاں اس میں ہند سرکار بھی بھاگی سمجھی جائے گی۔ کیونکہ مجرم کو چھوڑ دینا ڈبل جرم سمجھا جاتا ہے۔

پھونک پھونک

گدھے کی پسلیاں کتنی!

کچھ عرصہ کی بات ہے کہ ایک قصبہ میں پرجا پریشد کا جلسہ ہو رہا تھا۔ جلسہ میں تقریر کرنے کے بعد مکررو نے کہا کہ اگر کوئی سوال پوچھنا چاہتا ہے تو پوچھ سکتا ہے یہ سن کر جلسہ میں موجود ایک کامریڈ جھٹ سے کھڑا ہو گیا اور ٹیڑھا سا منہ بنا کر پوچھنے لگا "بتاؤ گدھے کی کتنی پسلیاں ہوتی ہیں؟" اس پر مقرر نے فوراً جواب دیا "آپ سٹیج پر تشریف لے آئیں ہم خود گن لیں گے"

بیوقوف۔ احمق۔ گدھا!

کہتے ہیں۔ ٹاؤن ایریا الیکشن کے ایکشن کے دنوں کی بات ہے کہ ادھمپور میں پرجا پریشد کا ایک جلسہ تھا۔ جلسہ میں وہاں کے ایک نامی کامریڈ نے بھی ایک منچلے کمیونسٹ ورکروں کو جلسہ میں گڑبڑ کرنے کیلئے بھیجا۔ مگر جلسہ میں پہنچ کر کامریڈوں نے جب عوام میں بھاری جوش و خروش دیکھا تو وہ گھبرا گئے اور ڈر کے مارے ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے پر پریشد کا ایک کارکن جب تقریر کر رہا تھا اور لوگ نہایت دھیان سے سن رہے تھے تو ان میں سے ایک کامریڈ نے دل کو خوش کرنے کیلئے ایک چٹ لکھ کر سٹیج پر بھیجی جس پر لکھا تھا "بیوقوف۔ احمق۔ گدھا"

جب چٹ مقرر کو ملی تو اس نے چٹ پڑھ کر بڑی سنجیدگی کے ساتھ کہا "کسی سجن نے اپنا نام لکھ کر بھیج دیا ہے مگر وہ سوال لکھنا بھول گیا ہے" جس پر کامریڈ جو وہاں سے بھی کھسک لیا۔

فرقہ پرست کہیں کا!

سنا جاتا ہے کہ ہمارے ایک منسٹر صاحب باہر دورہ پر تشریف لے گئے وہاں جب کچھ دیر ایک بوڑھے نے منسٹر صاحب سے سوال کیا کہ آپ نے جموں سے نالی۔ جالی اور پینے کا پانی بھی چھین رکھے ہیں۔ تو منسٹر صاحب نے غصہ میں لال پیلا ہو کر کہا "چپ رہو۔ ہمارے لئے اس کام کے لئے ہم پسماندہ لوگوں کا اوپر اٹھانا چاہتے ہیں۔ فرقہ پرست۔ رجعت پسند کہیں کا!"

[illegible]

پچھلے تین سالوں میں ترقی کی سکیموں کے لئے ریاست جموں و کشمیر کو مرکز کی طرف

کلبوں میں ناچ کرنے - شراب کے نشے

جموں سے دودھ کی برآمد کو فوری طور پر روکا جائے

پرائم منسٹر کو جنرل سکریٹری پرجا پریشد کی چھٹی

جموں ۱۷ اکتوبر - ڈاکٹر اوم پرکاش مینگی جنرل سکریٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد نے جموں شہر میں دودھ کی قلت کے متعلق ریاست کے پرائم منسٹر بخشی غلام محمد کو ایک چھٹی لکھی ہے - کہ جموں سے دودھ بھاری مقدار میں کچھ ایک ٹھیکیدار کشمیر لے جا رہے ہیں جس سے شہر میں دودھ نایاب ہو رہا ہے - شری مینگی نے یہ بھی لکھا ہے - کہ آجکل یہاں لوگ سات روزہ بخار اور دوسری وبائی بیماریوں میں بری طرح مبتلا ہیں ڈاکٹر مریضوں کو دودھ کا استعمال تجویز کرتے ہیں - مگر شہر میں دودھ کی نایابی کی وجہ سے لوگوں کو از حد پریشان ہونا پڑ رہا ہے - اس کے علاوہ بچوں کے استعمال کے لئے دودھ نہایت ضروری چیز ہے - بچے ہماری قوم کا مستقبل ہیں - انہیں دودھ کا نہ ملنا ملک کے مستقبل پر بری طرح اثر انداز ہوگا - آپ نے مزید لکھا ہے - کہ جب جموں میں سبزی کی شدید قلت ہونے کے باوجود صوبہ کشمیر سے جموں میں سبزیاں لانے پر سخت پابندیاں عاید ہیں تو جموں سے کشمیر میں دودھ لے جانے پر کیوں نہ پابندیاں عاید ہوں -

ملٹری کو دودھ کی سپلائی کا ذکر کرتے ہوئے شری مینگی جی نے لکھا ہے - کہ اس سے پیشتر بھی گذشتہ سات سال تک جب ٹھیکیدار کشمیر سے ہی دودھ خرید کر ملٹری کو سپلائی کر سکتے تھے تو اب ٹھیکیداروں کا اس سلسلہ میں یہ بہانہ کرنا کہ کشمیر میں دودھ نہیں ملتا بے معنی ہے -

آپ نے چھٹی میں مزید لکھا ہے - کہ گذشتہ ایک عرصہ سے دودھ دینے والے جانور بھی یہاں سے برآمد کئے جا رہے ہیں مگر اس برآمد کو روکنے کے لئے کوئی مناسب پابندیاں عاید نہیں ہیں - دودھ کی قلت کی دوسری بڑی یہ بھی ایک وجہ ہے -

آخر میں شری مینگی جی نے پرائم منسٹر صاحب سے گذارش کی ہے - کہ لوگوں کی تکالیف کو مدنظر رکھتے ہوئے جموں سے کشمیر دودھ لے جانے پر فوری پابندیاں عائد کی جائیں - نیز مویشیوں کی برآمد کو روکنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں - اس سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے - کہ پچھلے دنوں جب کشمیر کا راستہ بند تھا - تو کچھ ایک ٹھیکیداروں نے چھ آنے سیر دودھ فروخت کرنے کا اعلان کیا تھا - مگر راستہ کھلنے پر دودھ ندارد - اور اس کے متعلق لوگوں کی ایک اور بھی زبردست شکایت یہ تھی - کہ جو دودھ چھ آنے سیر ملتا تھا - اس میں کچھ سفید رنگ کا آٹا سا ملا ہوتا تھا - مگر نہ جانے کہ احکام متعلقہ کیوں خاموش ہیں -

جن سنگھ کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ

جموں ۱۶ اکتوبر - حد بندی کمیشن کی رپورٹ پر بچار کرنے کے لئے اکھل بھارتیہ جن سنگھ کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ مورخہ ۲۳ اکتوبر کو پرجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ پردھان اکھل بھارتیہ جن سنگھ کی صدارت میں ہو رہی ہے - پنڈت جی ۲۲ اکتوبر کو میٹنگ میں شمولیت کیلئے دہلی روانہ ہو جائیں - اور غالباً ایک ہفتہ تک دہلی رہنے کے بعد واپس جموں تشریف لے آئیں گے - جموں سے پنڈت جی کے ہمراہ ورکنگ کمیٹی ✲

سرینگر میں ہند کی اجتماعی ترقی

جموں و کشمیر ریاست کے اجتماعی ترقی اور قومی توسیع کے بلاک نہایت سست انداز سے ہو رہا ہے - اور اس پروگرام نے ان کے دیہاتی علاقوں میں جو جاگرتی پیدا کی ہے - وہ یہاں پر نہیں پائی جاتی -- یہ ہیں وہ تاثرات جن کا اظہار شری ڈے ناظم اجتماعی ترقی نے ۲۲ ستمبر کو نیڈو ہوٹل میں تقریر کرتے ہوئے کیا - شری ڈے اجتماعی ترقی کے ارکان کے چار روزہ محفل مذاکرہ پر تقریر کر رہے تھے -

شری ڈے نے اپنی تقریر میں کہا "میرے لئے جانا مشکل ہو جاتا ہے - جب تک مجھے جوش نہ آ جائے - میں دل سے جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں - اس سے مجھے فکر دامنگیر ہے کہ یہاں پر کام کچھ صحیح انداز سے نہیں ہوا - کام میں ہے - جان نہیں ہے - کام کرنے کا جوش نہیں ہے - انہوں نے کہا کہ پچھلے تین سال میں کمیونٹی پراجیکٹ اور نیشنل ایکسٹینشن سکیم کے تحت جتنی امداد مرکز کی طرف سے جموں و کشمیر کو دی گئی کسی ریاست کو نہیں دی گئی - تاہم کام نا تسلی بخش ہے بلکہ بہتر یوں کہیں کہ کام ہوا ہی نہیں -

بارشوں اور سیلاب سے پنجاب میں لاکھوں

چنڈی گڑھ - پنجاب کے منصوبہ منتری نے ... بارشوں اور سیلابوں سے پنجاب میں سات لاکھ مکان ... ہو گئے ہیں - سیلابوں سے مالی نقصان کا اندازہ ڈیڑھ ارب کے قریب لگایا جا رہا ہے - ڈیڑھ ہزار ... قریب موتیں ہوئی ہیں - ہزاروں کی تعداد میں ... سیلاب کی نظر ہو گئے ہیں - پنجاب گورنمنٹ نے ... شدگان کو دس کروڑ روپے کی ریلیف دینے کا ... کیا ہے -

دہلی سٹیٹ میں بھی بارشوں اور سیلابوں ... زبردست تباہی واقع ہوئی ہے - اور ہر طرف ... کارنچی ہوئی ہے -

اٹل چنوتی

اٹل چنوتی اکھل وشو کو ✤	بھلا برا چاہے جو مانے
ڈٹے ہوئے ہیں دیش دھرم پر ✤	ویدھاؤں میں سینہ تانے
سبھی سکھی ہوں یہی پن ہے ✤	مر کر بھی اسے سپھل بنانے
نہیں ورودھک روک سکیں گے ✤	نندک ہوں گے انوگامی
جن جن اس کی ورودھی کریں گے ✤	اس کی گنتی نہ تھمے گی تھامی
بس اس کے ہنکار ماتر سے ✤	دشٹ لگیں گے آپ ٹھکانے
ڈٹے ہوئے ہیں دیش دھرم پر ✤	ویدھاؤں میں سینہ تانے

رام نگر تحصیل میں بارشوں سے زبردست نقصان

رام نگر - ۱۵ اکتوبر - رام نگر تحصیل میں حالیہ بارشوں سے لوگوں کا بھاری نقصان ہوا ہے - یہاں لگاتار بارشوں کی وجہ سے فصلیں تباہ و برباد ہو گئی ہیں - ہزاروں سینکڑوں مکان گر گئے ہیں - اور مالی مویشی کا بے حد نقصان ہوا ہے - جس سے علاقہ کے لوگوں میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے - ٹاؤن رام نگر میں بھی درجنوں مکان گر گئے ہیں - ٹاؤن ایریا کمیٹی اس سلسلہ میں لوگوں کے نقصان کی فہرستیں تیار کر رہی ہے - اور باہر دیہاتوں میں بھی نقصان کی فہرستیں مرتب کی جا رہی ہیں - تاکہ لوگوں کو ریلیف بہم پہونچانے کے لئے گورنمنٹ کی توجہ دلائی جا سکے -

اس کے علاوہ اودھم پور - کٹھوعہ - سانبہ - جموں اور اکھنور تحصیل سے بھی بارشوں اور سیلابوں سے فصلوں کی تباہی اور بھاری نقصانات کی رپورٹیں ملی ہیں - اور میں فوری ریلیف کی مانگ کی گئی ہے ✲

✲ کی میٹنگ میں شمولیت کے لئے شری ڈاکٹر اوم پرکاش جی مینگی بھی تشریف لے جائیں گے -

معذرت :- گذشتہ شمارہ میں ہم نے جرنیل زبر زور آور سنگھ کی زندگی کے حالات شروع کرنے کا وعدہ کیا تھا مگر کچھ ایک اڑچنوں اور کچھ ایک باتوں کی تصدیق حاصل کرنے کے لئے اس شمارہ سے شروع نہیں کر سکے - (منیجر)

لوگ ہجرت کرنے لگے

نوشہرہ - ۱۶ اکتوبر - موضع ڈھنگہ تحصیل نوشہرہ سے اطلاع ملی ہے - کہ نیشنل کانفرنسی کارکنوں کے ہاتھوں ستائے ہوئے ۹ افراد پر مشتمل دو کنبے اپنے گاؤں سے ہجرت کر گئے ہیں - بتایا گیا ہے کہ لوگ کانفرنسی پنچوں کی اندھیر گردی کے متعلق افسران سے شکایت کرتے ہیں - مگر کوئی شنوائی نہیں ہوتی - مزید بتایا گیا ہے - اگر کچھ دن اور یہی حالت رہی - تو اور بھی کئی لوگ ہجرت کرنے پر مجبور ہوں گے - نیشنل کانفرنسی چوہدریوں نے یہاں عوام کا قافیہ تنگ کر رکھا ہے - وہاں پاکستان کے ساتھ کھلے عام تجارت کر رہے ہیں - مگر انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں - (نامہ نگار)

ایڈیٹر کی ڈاک

محترمہ سودیشی جی

...۲۷ ستمبر ۵۵ء میں پڑھا ... کا مطالعہ کرنے کے لئے ... آرہا ہے۔ کشمیر میں ترقی ... سست ہے۔ کیونسٹ پبلیکیشن ... لیڈروں اور قوموں کو سبق ... بھارت کے دوسرے حصوں ... ہے جس کے مقابلہ میں جموں ... رفتاری سے چل رہا ہے ... ایڈمنسٹریٹر شری ایسی ... کمیونسٹ پبلیکیشنوں سے ... سمناریوں میں شمولیت کے لئے ... نے کہا کہ بھارت میں تو کمیونسٹ ... کے لئے ایک امید کی کرن ... جموں و کشمیر میں اس کا بہت ... کی وجہ کیا ہے۔ موضع رامیہ ... انگزینیہ میں ویٹرنری ہسپتال ... کی رقم منظور کی ہوئی تھی۔ ... اور کیلیس کرادی۔ حالانکہ ... حکیہ کے مشاہدوں سے اس ... بہت اچھی ہے۔ لیکن نمائندہ ... بنائے ہوئے ہیں۔ اس علاقہ ... کیلئے رضامند نہیں ہونگے۔

...رد ہی یہاں نہیں ہو ... سے التجا کرینگے کہ یہ ... چالیس جل کر پبلک کو ... کرنے کی کوشش کرتے ... آثار پیدا کر دیتے ہیں ... پیدا ہو۔

(...رام کرپال سوچانی)

سودیشی جی۔ نمستے

...انصاف ملنا مشکل ہوجاتا ... کرنے کے لئے بڑی سے بڑی ... بچاتے۔ اور انصاف ہی ... سے کوئی بھی گورنمنٹ ... ہے۔ لیکن جب بھی کسی ... زیوں میں انصاف کا گلا ... کچھ خود غرض اشخاص کے ہاتھوں ... کے اشاروں پر ناچیں تو ... مستقبل قریب میں کیا ہونے ... بھی ذی ہوش انسان کو سمجھتے ...

...۲۷ ستمبر ... کا مطالعہ کرنے کے لئے ...

...ر کہتے ہوئے انہوں نے فرمایا ... سکیموں سے لوگوں کے فکر و عمل ... ترقی کی منزلیں تیزی ... خاص تبدیلی کی گواہی ... حقیقت کے کہ یہاں کی ... افراط ہے۔ اس حسین ... بنایا گیا ہے۔ ... افسروں سے کہا کہ ... سرکاری منصوبہ ... کوئی تعلق نہیں ... جس میں حکمی ... جبکہ عوام کے ...

PERSON... UP MEN...

...سرکاری افسروں کا نقطہ ... SMART ... کر سکتا ہے۔

...سلہ میں ناظر...

...ہیرہ ازدھم پور سے ... عدالت کا ناظر ... ہیں۔ یاد رہے ... تحریری شکایت ... جموں نے اچانک ... تھا۔ اور ہزاروں ... ہوا ہے۔ کہ ... کہ اس سے مبلغ ... ایم نے لے رکھا ... کی زیر جانچ ... کے نکشافات ...

راجوری

جموں ۱۵ اکتوبر ... کا دورہ کرنے کے ... ہوئے بتایا ... بھر میں اور خصوصاً ... جب بخشی غلام ... میں جو حالت ہے وہ ... اس طرح کسی کی ... نہیں ہوگی نیشنل کانفرنس ... لگ گئے تھے ... کر دی مچا رکھی ہے۔ اور ... پاکستانی ... کہ انکے راستے ... آباد کر رہے ... ڈھال کا کام دے رہے ... شری شاہ میں یہ افسر کا مریدوں ... کے ساتھ تجارت کرنے میں ہی اپنی بہتری کا ... ملی ہمدردی ہے ... جلاتے ہیں بگراز کی ... قریب ... رہا ہے یہ دیکھنے والی ... ایک نئی زندگی ہے (ص)

پچھلے دنوں گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے مسلم کنبہ جات کو ریلیف کیلئے ایک بھاری رقم دی گئی۔ راجوری تحصیل میں اس رقم کا کثیر حصہ مسٹر عبدالعزیز شال ممبر اسمبلی کے ذریعے سرکاری افسروں نے تقسیم کیا۔ لیکن اس روپیہ کو اپنے ذاتی مفاد رشتہ داروں کے مفاد اور دوسری جن اغراض کے تحت تقسیم کیا گیا اس سے لوگ چلا اٹھے۔ مستحق لوگ منہ دیکھتے رہ گئے۔ اور ان لوگوں کو امداد دی گئی جو کسی بھی طرح مستحق نہیں تھے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مسٹر شال پر جامع الفاظ میں جلسوں میں۔ اشتہارات اور اخبارات کے ذریعے الزامات لگائے گئے۔ کہ کس طرح اس نے اس روپیہ کا ناجائز استعمال کیا ہے مگر ہم حیران ہیں کہ اتنا کچھ ہونے کے باوجود کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی ہے۔ تاریں دی گئیں۔ رجسٹریاں کی گئیں۔ مگر کوئی جواب نہیں لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ جس گورنمنٹ کے اندر اس قدر اندھیر گردی ہو اور دکھی خلقت کی آواز صدائے بصحرا ثابت ہو کر رہے وہ کتنی دیر تک قائم رہ سکتی ہے۔

(پرسرام تحصیل سیکریٹری پرجا پریشد راجوری)

شری پال جی۔ نمستے

تحصیل نوشہرہ میں پچھلے دنوں نیشنل کانفرنس کی ممبر شپ کی گئی اور اب بھی ہو رہی ہے مگر ممبر بھرتی کے لئے جو طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں اسے دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ یہ کسی جماعت کی ممبر شپ کی جا رہی ہے یا کہ لوگوں کے لئے ایک خدائی حکم ہو گیا ہے کہ ضرور ہی اس جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ اگر زندہ رہنے کی ضرورت ہے ممبر بھرتی کے لئے نیشنل کانفرنس کے کارکن جس حلقہ میں جاتے ہیں نمبردار۔ پٹواری۔ گرداور اور فارسٹ گارڈ اور دوسرے سرکاری ملازموں کو ساتھ لے لیا جاتا ہے۔ اور پھر بیچارے لوگوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ پرچی بھرو۔ اور اگر کوئی پرچی بھرنے سے انکار کرتا ہے تو اس کا نام درج کر لیا جاتا ہے اور پھر اسی کے خلاف طرح طرح کے جھوٹے کیس بنائے جاتے ہیں نیز اس پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے جاتے ہیں۔

پچھلے دنوں تحصیل میں شرنارتھیوں کو قرضے بانٹے جانے تھے۔ جن لوگوں نے نیشنل کانفرنس کی پرچیاں لے لیں انہیں تو کامریڈوں کی سفارش پر قرضے مل گئے خواہ وہ ریفیوجی تھے یا نہیں لیکن جن لوگوں نے نیشنل کانفرنس کا ممبر بھرتی ہونا ضمیر فروشی سمجھا انہیں آج تک قرضہ نہیں دیا گیا۔ حالانکہ وہ ریفیوجی بھی تھے۔ اور قرضہ جات کے بڑے مستحق۔ عوام حیران ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے

(منشی لال نوشہرہ)

ڈرامہ کی تیاریاں

نعصوری ۱۵ اکتوبر۔ رام لیلا کلب نعصوری کی طرف سے ... سکندر ... کے ... تیاریاں مکمل کیا جا چکی ہیں ... جم شروع ہے ... ناٹک ... (نامہ نگار)

المی قی کی راگنی بقیہ صفحہ ۱

کرداوی کشمیر کا ہو خواہ جموں اور لداخ کے ہو چاہئیے سے مختلف نوعیت کا ہوگا اور اسی جذبہ کے تحت اس کی تمام تر کوششیں صرف اس امر پر مرکوز ہیں کہ بھارت سرکار سے جو بھی اقتصادی یا مالی امداد میسر آتی ہے اس کا دائرہ استعمال صرف وادی کشمیر تک محدود رکھا جائے۔ اس سے جہاں ایک طرف جموں اور کشمیر کے درمیان اندر ہی اندر کھچاؤ بڑھ رہا ہے اور پرانی کشیدگی کو نئی تقویت میسر آرہی ہے وہاں متوازن ترقی کا مطلق کوئی امکان نہیں رہا۔ کشمیر کے پانچسالہ پلان میں جموں پرانت کو عملاً نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور چونکہ بدقسمتی سے ایک صوبے میں مسلمانوں کی اکثریت ہے تو دوسرے میں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ اس لئے جموں پرانت کو نظر انداز کرنے کی ہر کوشش عملی طور پر ریاست میں فرقہ داری کی اشاعت کا سبب بن جاتی ہے۔ اگر جموں و کشمیر کے دو صوبوں کو یکساں طور پر ہندوستان میں شامل رہنا ہے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ بھارتیہ امداد کو متوازن طور پر استعمال نہ کیا جائے۔ اس استعمال کے لئے ایک ایسا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ جو بجز اس کے اور کچھ ثابت نہ کر سکتا ہو کہ کشمیر پرانت نے تو ہندوستان میں شامل ہونا ہے اور جموں نے پاکستان میں۔ اور اس لئے تمام ترقیاتی منصوبے کشمیر پرانت کے لئے وقف رکھے جا رہے ہیں۔ اور جموں پرانت کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ پالیسی جمہوریت کے بنیادی اصولوں کے سراسر منافی ہے۔ ہندوستان کے دو دھانچے کے تحت صوبوں اور علاقوں کے درمیان کسی پرکار کی بھی تمیز جائز نہیں۔ اور اگر اس کے باوجود جموں پرانت کو زندگی کے ہر شعبہ میں نظر انداز کیا جائے اور اسے گھبا ر دیا اور سائیوں کی دھرتی میں تبدیل کئے جانے کے منصوبے تراشے جائیں۔ تو اس سے بجز اس کے اور کوئی بھی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکے گا۔ کہ اس پالیسی کا پرچم لہرانے والے لوگ ہندوستان کے وفادار ہیں نہ جمہوریت کے۔ وہ سیکولرازم کے ہی حامی ہیں نہ متوازن ترقی کے

یہ پراگندہ ماحول ختم کیا جا سکتا ہے تو صرف اسی صورت میں کہ ہمارے بھارتیہ نیتا خصوصیت سے شری پنڈت جواہر لال آتم نربھیہ اور رائے شماری کی وقت کی راگنی بند کر دیں۔ جموں و کشمیر کے دو زون جموں اور لداخ سو فیصدی بھارت کے حق میں ہیں۔ اور جہاں تک وادی کشمیر کی مسلم اکثریت کا تعلق ہے وہ پہلے ہی بھارت کے حق میں فتوے دے چکی ہے۔ اور ان حالات کی موجودگی میں جا و بیجا طور پر بین الاقوامی ذمہ داریوں۔ باہمی لقا کی پالیسی۔ ڈائریکٹ بات چیت کے اصول اور پنچ شیل کے نام پر رائے شماری اور المی تق کی راگنی الاپتے چلے جانا کسی بھی صورت میں پسندیدہ اور حق بجانب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور بالخصوص اس حالت میں جبکہ عوام یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ بیرونی ممالک کی وہ داد و تحسین کس کام آسکے گی۔ جو اندرونی طور پر ملک کو کمزور کرنے اور اس کے اندرونی مسائل کو پیچیدہ بنانے ...

شرمناک حرکت

گذشتہ دنوں ہند کے ماہرین خیکلات کے اعزاز میں مسٹر کو ٹھیالہ کی طرف سے بینڈ و زہوٹل میں جو ڈنر دیا گیا اس محفل میں جن اصحاب نے شمولیت کی ان میں وزیر ترقیات پنڈت شام لال صراف۔ نائب وزیر ترقیات مسٹر اسد اللہ میر۔ کمشنر سید نثار حسین اور چیف کنزرویٹر خیکلات ٹھاکر ہرنام سنگھ پٹھانیہ قابل ذکر ہیں۔ اخباری اطلاعات کے مطابق اس پارٹی میں شراب کی سینکڑوں بوتلیں اڑا دی گئیں۔ اور مقامی حاکموں نے اس قدر شراب پی لی کہ وہ مستی سے جھومنے لگے

کس قدر شرمناک ہے یہ اخباری اطلاع کہ ایک پارٹی جس میں منسٹر اور اعلیٰ سرکاری حکام بیٹھے ہوں اس طرح آزادی کے ساتھ شراب کے گلاس لینا اور وہ بھی اتنی کہ پینے والے بعد میں زیادتی کے باعث جھومنے لگے اور بے قابو ہو کر بولنے لگے۔

کیا ہمارے حاکموں کا یہ طریق کار جائز قرار دیا جا سکتا ہے؟ اس سوسائٹی پر کیا اثر پڑیگا؟ یا وہی ٹھیکیدار جو اس محفل میں موجود تھے یا جن کی طرف سے یہ محفل دیگئی تھی ہمارے حاکموں بالخصوص ارکان حکومت کی نسبت کیا رائے قائم کرینگے؟

غالباً یہی منظر دیکھ کر شری ایس کے ڈے ناظم اجتماعی ترقی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے یہ اشارہ کرنے کیلئے مجبور ہو گئے کہ "کلبوں میں اچھا ناچ کرنے۔ تیز طریقے سے بولنے اور فیشن کی چیزیں لیکر بد مست ہونے سے ملک ترقی نہیں کر سکتا" (ہمدرد سرینگر ۱۰؍۵۵ء)

سپرنٹنڈنٹ ٹریفک کی دھاندلی

تقریباً چار ماہ کا عرصہ ہونے لگا ہے کہ راقم نے ٹرک نمبر ۱۸۸۰ کی اونرشپ تبدیل کرنے کے لئے باضابطہ مکمل کرکے ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کے دفتر میں بھیجے۔ پہلے سپرنٹنڈنٹ صاحب ٹالمٹول سے کام لیتے رہے اور کہتے رہے کہ جب تک دیگر گاڑیوں کو عارضی طور پر اجازت رہا جائیگی تب آپ کو بھی ۳۹۸۹ نمبر ٹرک کی اجازت مل جائیگی۔ ابکوں میں حیران اور پریشان ہوں کہ میری طرح کئی ایک کیسوں میں اجازت دیدی گئی ہے اور نہ جانے کن مصلحتوں کی بنا پر اسے کیس لٹکایا جا رہا ہے۔

اب دوران طور پر سپرنٹنڈنٹ صاحب کا یہ نام ملاحظہ کہ دفتر سے کاغذات ہی گم ہو گئے ہیں اور تمیل ... ہے۔ میری حکام بالا سے ملتجا ہے کہ یا تو سپرنٹنڈنٹ صاحب کو کچھ سمجھایا جائے یا انہیں ریٹائر کیا جائے کیونکہ وہ لوگوں کی کافی خدمت کر چکے ہیں

(مہندر سنگھ بسنٹر لسپورٹر)

دسہرہ کی تیاریاں

ریاسی ۱۲ اکتوبر۔ مقامی درگا ناٹک منڈلی نے نوراتروں میں رام لیلا کرنے کے بعد دسہرہ کا تہوار منانے کیلئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ (نامہ نگار)

غرضیکہ لٹکائے رکھنے کا ...

کالج کا بٹوارہ

از شری وشوبندھو شرما - بی اے اسٹوڈنٹ

گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد جب کالج کھلا تو ہم ایک عجیب سی فرحت ——— خوشی ——— اور مسرت ہم دل میں لئے ہوئے تھے - یہ اتنی مسرت ——— خوشی آخر ——— کیوں؟ لگاتار اڑھائی مہینے کی لمبی چھٹیاں ——— گذارنے کے بعد ——— کالج میں جانا باعثِ مسرت نہ ہوتا ——— تو کیا ہوتا!

یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ لمبا عرصہ کیلئے ایک ہی ماحول میں رہ کر ——— اکتاہٹ سی محسوس ہونے لگتی ہے ——— مسرت ——— بشاشت ——— اور خوشی کی ایک یہی وجہ تھی کہ ہم ایک لمبے عرصہ کے بعد کالج کی پر رونق فضا میں جا رہے تھے ———

پھر وہی ٹن ——— ٹن ——— ٹن کی آوازیں ——— وہی جانے پہچانے چہرے ——— وہی پروفیسر صاحبان ——— اور ——— وہی کالج ——— کتنا حسین ہے یہ کالج یہ رنگین ماحول ——— پُر رونق فضا ——— تبھی تو کہا جاتا ہے ———

College life is the best life.

پروفیسر صاحبان بھی کتنے نیک لوگ ہوتے ہیں ——— آخر بیچارے گورو جو ٹھہرے ——— بڑے فیاض ہوتے ہیں یہ لوگ ——— وِدیا کا دان جو دیتے ہیں - ——— باقی چیزیں بانٹنے سے کم ہوتی ہیں ——— لیکن وِدیا ہے ——— کہ بانٹنے سے بڑھتی ہے ——— لٹاتے جاؤ ——— دگنی ہوتی جاتی ہے - ——— اور پروفیسر صاحبان بھی اپنا پورن وشواس اسی شعر پر دھرے ہوئے ہیں ؎ جو سیکھو کسی کو سکھاتے چلو
دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو

لیکن ہمارے دل و دماغ پر ایک اور ہی عالم کا مدھم سا نقشہ کھچا ہوا تھا ——— اور ایک وہم پر شو بار بار دل میں اٹھ رہا تھا کیا کالج کا اندرونی ماحول وہی ہوگا ——— جو چھٹیوں سے پہلے تھا ——— کیا وہی شور و غل ——— کیا وہی پرنسپل صاحبان کی آپس میں لڑائی ——— یہ سوچتے سوچتے چھٹیوں سے پہلے کے تمام واقعات آنکھوں کے سامنے گھوم گئے ———

کالج کیا دو ہوئے مانو ہندوستان اور پاکستان کا بٹوارہ ہو گیا ——— اور ایک بڑا قوی ——— مضبوط ——— تاقتور ——— بکھی بار و مر پر ایک لمبی سی چھری کے ہاتھ میں لئے پہرہ دیتا دکھائی دیتا ہے ——— اور کسی کی کیا مجال کہ ——— کتنے افسوس کا مقام ہے ——— کہ ہر دو پرنسپل اپنے آپ کو نیک دیالک ٹھہرانے کے لئے ——— بے قصور ٹھہرانے کے لئے جد و جہد کرتے ہیں ——— اور ایک دوسرے پر گندہ کیچڑ اچھالنے میں شان خیال کرتے ہیں ——— طلبا کا ایک وفد (Deputation) لالہ پنا لال صاحب کو ملتا ہے - "جناب متواتر چار سال سے طلبا میں انعامات تقسیم نہیں ہوئے -" "میں کیا کروں، وہ سارے انعامات نندہ صاحب کے چارج میں ہیں -" وہی وفد نندہ صاحب سے ملاقی ہوتا ہے - "جناب پورے چار سال سے طلبا کو انعامات نہیں ملے -" "میں کیا کر سکتا ہوں اس وقت پرنسپل پنا لال صاحب تھے -" یہ تو وہی بات ہوئی کہ ——— دو ملاؤں کی لڑائی میں مرغی حرام ——— کبھی لڑتے تو ہیں پرنسپل صاحبان آپس میں ——— اور نقصان ہوتا ہے دنیا رفیقوں کا ——— کتنے افسوس کا مقام ہے ———

یہی سوچتے سوچتے ایک بڑا ہی مزیدار واقعہ یاد آ گیا ——— ایک دن ——— موسم سہانا تھا ——— بوندا باندی ہو رہی تھی ——— چھوٹی چھوٹی پھوار اک عجب شان سے رہی تھی ——— جب پھوار سبز سبز گھاس پر اٹھلاتی ہوئی گرتی تو ایسا دکھائی دیتا مانو موسم کی رنگینی سے مست ہو کر وہ سبز سبز گھاس پر ناچ رہی ہے ——— سارا ماحول خوبصورت ——— حسین ——— دکھائی دے رہا تھا ——— ہم اس ماحول کی رنگینی سے لطف اندوز ہو رہے تھے ——— کتنا دلکش تھا یہ نظارہ ——— چڑیاں مستی میں ناچ رہی تھیں ——— اور میٹھے میٹھے ترانے چھیڑے ہوئے تھیں ——— آج تو ایسا دکھائی دے رہا تھا مانو آگرہ کا تاج محل جو کہ خوبصورتی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا ——— اور پھر وہ بھی چاندنی رات میں ——— جگمگا اٹھتا ہے ——— جھلملا اٹھتا ہے اور ایسا دکھائی دیتا ہے مانو سنگ مرمر کے اس جسم میں چمکتا ہوا خوبصورت چاند روح بن کر آ گیا ہو ——— ایسا دکھائی دیتا ہے مانو چاندنی تاج پر مست ہو کر مستی سے ناچ رہی ہے ——— کتنا سہانا ہوتا ہے وہ نظارہ ——— لیکن آج اس دلفروز ماحول کو دیکھ کر ——— وہ نظارہ پھیکا سا دکھائی دینے لگا تھا ——— ایکدم شور برپا ہوا ——— ہلّہ غلّہ ہونے لگا ——— ہماری توجہ بھی اسی طرف اٹھ گئی ——— کچھ ودیارتھی جو کہ سائنس کالج کے تھے مچا رہے تھے ——— شور مچا رہے تھے - آسمان سر پہ اٹھا رکھا تھا ——— ایک دم بجلی کی طرح نندہ صاحب کمرہ سے باہر نکلے - ——— انہیں دیکھتے ہی سارا شور و غل ہوا ہو گیا ——— اور ایک گہری خاموشی کا عالم طاری ہو گیا ——— ہمیں دیکھتے ہی نندہ صاحب چلا اٹھے ——— "دیکھا آپ نے اپنے آرٹس کالج کے طلبا کو ——— حیوانوں کی طرح شور مچاتے ہیں" مجھ سے رہا نہ گیا - میں نے کہا "جناب شور تو آپ کے ہی کالج کے ودیارتھی مچا رہے تھے ——— آپ تو ناحق ———"

لیکن مانتا کون ——— یہاں تو مدعا صرف اپنے آپ کو بے قصور ٹھہرانے کا تھا - ——— اگر بدقسمتی سے آرٹس اور سائنس کالج کے دو طلبا کا آپس میں جھگڑا ہو جائے ——— سر پھٹ جائیں ——— تو سزا کسی کو کبھی نہ مل سکے ——— دونوں محترم پرنسپل صاحبان اپنے اپنے کالج کے ودیارتھیوں کو بے قصور ——— اور شریف ٹھہرانے میں لگ جائیں ——— اور ——— نتیجہ خاک بھی نہ نکلے ———

کالج کے بٹوارے کے ساتھ ساتھ لائبریری کا بھی بٹوارہ ہو گیا ——— کتنا عجیب و غریب تھا یہ ——— بٹوارہ ——— اگر لٹریچر کی کوئی کتاب نکلوانی ہو تو جواب ملتا ہے - "وہ تو سائنس کالج کے پاس ہے -" ——— آئینہ ڈارون کا فلسفہ ——— میڈم کیوری کی ایجادیں ——— نیوٹن کے حیرت انگیز معرکے ——— یہ کتابیں ضرور آرٹس کالج میں مل سکتی ہیں ———

گرمی اپنے پورے جوبن پر تھی ——— لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ پنکھے ختم گئے ہیں ——— سبھی گھبرا اٹھے ——— آخر بات کیا ہے ——— پتہ چل ہی گیا ——— نندہ صاحب نے آرٹس کالج کا بجلی بائیکاٹ کر دیا ہے ——— ناکہ بندی کر دی ہے ——— چھٹی کر دیتے کیوں نہ ——— !

آخر بلڈنگ ان کی ہے ——— بجلی کا کرایہ وہی ادا کرتے ہیں ———

ایک دو معاملات میں کیا یہاں تو ہر بات میں یہی حال ہے ——— ہوسٹل کون سنبھالے ——— بجلی کا کرایہ کون دے ——— کمروں کی صفائی کون کرے ——— حتٰی کہ ہر بڑی بات سے لیکر چھوٹی بات تک ایک دوسرے کے منہ کی طرف دیکھا جاتا ہے ——— منسٹر صاحبان کو ملو تو وہ پرنسپل صاحبان کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں ——— پرنسپل صاحبان کو ملو تو وہ بُری طرح منسٹر صاحبان پر برس پڑتے ہیں ——— ایک دوسرے پر ذمہ داری ——— قصور ——— تھوپنے کی کوشش ——— ہے ——— آخر اس کا حل ——— کیسے سلجھ سکتا ہے یہ ——— بالکل معمولی سی بات ——— آرٹس کالج کی نئی بلڈنگ ——— لیکن کون سنتا ہے ——— وقت تو جیسے کانوں میں روئی ٹھونسے بیٹھی ہے ——— اور ٹال مٹول اپنائے ہوئے ہے ——— یہ بار کب تک چل سکے گی ——— یہی جمہوریت ——— اٹھے ہیں ——— اب بہت ہو چکا ——— حد ہو گئی ——— اور اگر کچھ دیر اور یہی حال رہا تو جانے یہ چنگاری ——— شعلہ ——— نہیں کس کس کو اپنی لپیٹ میں لے ——— لیکن حالات کی تمام تر ذمہ داری پر ہی تو ہوگی ———

کٹڑہ کے متعلق جھوٹی خبر

جموں ۱۵ اکتوبر - ٹاؤن ایریا کمیٹی کے وائس چیرمین شری رشی کیش آچاریہ نے اپنے ایک بیان میں لکھا ہے کہ "جموں کے 'چاند' میں کٹڑہ کے متعلق آئے دن غلط خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں - اور یہ اخبار اہلیان کٹڑہ کو رسوا کرنے پر تلا ہوا ہے - چنانچہ اس اخبار کے ... کے شمارہ میں "اہلیان کٹڑہ ... سے اپیل" کے عنوان سے مراسلہ ... کر از حد دکھ ہوا ہے - اسی طرح اخبار مذکور نے آج سے کوئی چار ماہ قبل ... کٹڑہ کے نام سے فرضی مراسلہ شائع کر کے عوام کی غیرت کو چیلنج کیا تھا - لہذا ... اخبار مذکور سے گذارش ہے کہ وہ کٹڑہ کے متعلق جھوٹی خبریں اور ... شائع نہ کریں -

شری آچاریہ نے گورنمنٹ سے ... کی ہے کہ کٹڑہ ہسپتال سے ڈاکٹر ... طور پر تبدیل کیا جائے کیونکہ کٹڑہ کے ... ڈاکٹر مذکور کی حرکتوں سے تنگ آ ... اور یاترا کے دنوں میں ڈاکٹر مذکور کو ... میں رکھا جانا حکومت کیلئے بدنامی کا ... ہو گا -"

ٹیلیفون نمبر ۲۳۲ تار کا پتہ "جے سودیش جموں"

The JAI SWADESH JAMMU (KASHMIR)

जय स्वदेश

جے سودیش جموں

کا خاص ضمیمہ — قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۱ | مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۶

کشمیر یونیورسٹی کے کارندوں کا جموں کے طلبا کے ساتھ امتیازی سلوک

انہیں مقابلہ میں شامل نہ ہونے دیا گیا (نامہ نگار)

جموں ۱۹ اکتوبر۔ جموں کے طلبا اور طالبات میں کشمیر یونیورسٹی کے کارندوں کے خلاف بے حد ناراضگی کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ اکثر طلبا کا کہنا ہے کہ جموں کے طلبا کے ساتھ یونیورسٹی کا سلوک انتہائی ناپسندیدہ ہے۔ طلبا کے نمائندگان نے بتایا ہے کہ پچھلے دنوں جب سرینگر میں اچھے طلبا اور طالبات کا انتخاب ہونا تھا۔ تو [illegible] کے مقابلہ میں جموں کی طالبات کو شامل نہیں ہونے دیا گیا۔ اور کشمیر سے کچھ طالبات کو منتخب کر لیا گیا۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ [illegible] کے مقابلہ میں جموں کی لڑکی اچھی تھی۔ مگر فیصلہ ٹھیک نہیں دیا گیا۔ [illegible] مقابلوں میں [illegible] سٹوڈنٹس کے ساتھ مرد اور عورت جج دو پروفیسر جا رہے تھے وہ دونوں کشمیر سے [illegible]

میرے لئے اور ہم سب کیلئے وقت کی یہ ٹھوکریں اور کچھ نہیں صرف چابک کی ماریں ہیں۔ اور اصل میں آگے بڑھنے کیلئے ہمیں انہی کی ضرورت تھی (ایک ہندو)

شری لشی بھسین کو آل انڈیا ہندی ایجوکیشن کے مقابلہ میں شمولیت سے روک دیا گیا

گورنمنٹ آرٹس کالج جموں میں مکمل سٹرائیک یونیورسٹی کے فیصلہ کے خلاف زبردست احتجاج

طلبا نے سخت قدم اٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔ شیخ عبداللہ کے انویائیوں کی ناروا کاروائیوں کا شاخسانہ!!!

ہمارے خاص نمائندہ سے

جموں ۲۰ اکتوبر۔ آج گاندھی میموریل گورنمنٹ آرٹس کالج جموں میں شری رام ناتھ شرما ایم اے سٹوڈنٹ کی صدارت میں طلبا کی ایک میٹنگ ہوئی۔ اور میٹنگ کے بعد کالج میں مکمل سٹرائیک کی گئی۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا:۔

"گورنمنٹ آرٹس کالج جموں کے سٹاف اور طلبا کی یہ میٹنگ کشمیر یونیورسٹی کی اس کاروائی کے خلاف زوردار پروٹسٹ کرتی ہے کہ آل انڈیا ہندی ایجوکیشن Competition مقابلہ میں جو کہ یوتھ فیسٹیول کے سلسلہ میں دہلی میں منعقد ہو رہا ہے شری لشی بھسین کو بھیجا منظور نہیں کیا ہے۔ حالانکہ پیشتر ازیں یونیورسٹی کی طرف سے اس بات کے لئے سرینگر میں کئے گئے طلبا کے مقابلہ میں منتخب کر دیا گیا تھا۔

ہمارا مطالبہ ہے کہ شری لشی بھسین کو یوتھ فیسٹیول کے ہندی کے بحث مباحثہ میں حصہ لینے کے لئے فوراً بھیجا جائے۔

ہمارا فیصلہ ہے کہ شری لشی بھسین کو بھیجنے میں جو تاخیر ہوئی ہے اگر اس کے لئے کشمیر یونیورسٹی کی طرف سے معقول وجوہات پیش نہ کی جائیں تو طلبا اس سلسلہ میں سخت کاروائی کریں گے۔ اور اپنے اتحاد اور یکجہتی سے ایک زبردست جدوجہد کر کے اپنے حقوق کو پامال نہ ہونے دیں گے۔

اس سلسلہ میں آج ہم ایک دن کی علامتی ہڑتال کر رہے ہیں۔ طلبا کا اتحاد زندہ باد"

شری دشینت رام پال سیکرٹری ڈی بیٹنگ کلب گورنمنٹ کالج جموں نے ایک پریس نوٹ میں بتایا ہے کہ "متذکرہ ریزولیوشن باتفاق پاس کیا گیا اور کالج میں ہڑتال مکمل رہی۔ بعد ازاں ہم نے سرینگر میں رجسٹرار یونیورسٹی کو ٹیلیفون کیا لیکن انہوں نے ہمارے جائز مطالبات کو ماننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جو چاہے کرو۔ چنانچہ ہم اپنے حق کو منوانے کے لئے سخت سے سخت قدم اٹھانے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔"

اس سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ پچھلے دنوں جب سرینگر ایس۔ پی کالج سے شیخ عبداللہ کی فوٹو لگانے پر شری لشی بھسین نے اعتراض اٹھایا تھا جس پر کالج میں بحث مباحثہ کے دوران ایک زبردست ہنگامہ ہوا تھا۔ نعرے اور جوابی نعرے لگے تھے۔ فرقہ پرستوں کی طرف سے شری بھسین کو قتل کرنے کی دھمکیاں دی گئی تھیں۔ لیکن اس کے باوجود شری بھسین بولنے میں سیکنڈ رہے تھے۔ اور ڈی بیٹ کے ججان نے شری لشی کو دہلی میں ہو رہی آل انڈیا تقریب میں حصہ لینے کے لئے منتخب ہونے کا فیصلہ کا اعلان کیا تھا۔

سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ شیخ عبداللہ کے انویائیوں نے ایک سازش کر کے شری بھسین کو تقریب میں حصہ نہ لینے دینے کے لئے روک لیا ہے۔ اور وہ اس طور حالات کو بگاڑ کر بخشی صاحب کے راستہ میں روڑے پیدا کرنے کے خواہاں ہیں:

میٹنگ میں شری دشینت سیکریٹری کلب نے تقریر کرتے ہوئے کہا یونیورسٹی کا یہ قدم صرف لشی بھسین کے ساتھ ہی نہیں بلکہ جموں کے طلبا کے ساتھ ناانصافی ہے۔ اور آج ہم اس ناانصافی کے خلاف ٹوکن سٹرائیک کر رہے ہیں۔ اور اگر ہمارے اس پروٹسٹ پر خاطر خواہ غور نہ کیا گیا۔ تو ہم کوئی بھی سخت سے سخت قدم اٹھانے سے دریغ نہیں کریں گے۔

نیز ہماری سٹرائیک اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ یونیورسٹی اپنی غلطی کا احساس نہیں کر لیتی۔ اور اس ناانصافی کے لئے مجرموں کو سزا نہیں دی جاتی۔

آج کی سٹرائیک میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ایک مدت کے بعد جموں [illegible] کے طلبا نے اس طور اپنے اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور سبھی خیالات کے طلبا یونیورسٹی کی اس ناانصافی کو بری طرح محسوس کر رہے ہیں۔

کل دنیا کی آبادی میں ۳ کروڑ سالانہ کا اضافہ

کلکتہ ۱۸ اکتوبر۔ اتحادی انجمن خوراک اور زراعت کے سروے کے مطابق ہر برس دنیا کی کل آبادی میں ۳ کروڑ کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اس امر کا انکشاف کل مغربی بنگال کے گورنر ڈاکٹر ایچ۔ سی مکرجی نے محکمہ زراعت کی ایک نمائش کا ادگھاٹن کرتے ہوئے کیا۔ آپ نے کہا کہ اس کرہ ارضی کی وسعت میں اضافہ کا کوئی امکان نہیں۔ اس لئے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اس اضافہ کا کیا نتیجہ ہو سکتا ہے:

لدھیانہ میں ایک لاکھ ۲۷ ہزار مکانوں کو نقصان

لدھیانہ ۱۹ اکتوبر تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ضلع لدھیانہ میں ایک لاکھ ۲۷ ہزار مکانوں کو نقصان پہنچا ہے۔ [illegible] ہزار مکان بالکل برباد ہو گئے ہیں۔

چٹپٹے چٹپٹے۔ جموں ۲۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جموں سے دو لڑکیاں جو اول درجہ میں تھیں اور جنہوں نے آج [illegible] مقابلہ میں حصہ لینے کے لئے دہلی جانا تھا کشمیر یونیورسٹی کی ناانصافانہ کاروائیوں کے خلاف بطور پروٹسٹ دہلی میں ہو رہے مقابلہ میں جانے سے انکار کر دیا ہے۔ اور [illegible]

ضلع ڈوڈہ میں بارشوں اور سیلابوں سے زبردست تباہی درجنوں اشخاص ہلاک

علاقہ بھر کے لوگوں میں تشویش اور بیچینی

جموں ۲۰ اکتوبر۔ جے سودیشی کا خاص نمائندہ جو گذشتہ ایک ہفتہ سے ضلع ڈوڈہ کے مختلف علاقوں کا دورہ کر رہا ہے نے اطلاع دی ہے کہ ضلع ڈوڈہ میں موسلادھار بارشوں اور سیلابوں سے زبردست تباہی واقع ہوئی ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ موضع مانڈی تحصیل کشتواڑ میں ایک مکان کے گرنے سے غلام قادر۔ غلام رسول اور غلام مصطفےٰ تین اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ موضع پاڈری تحصیل کشتواڑ میں مکان کے نیچے آکر دو آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔ موضع کلھن علاقہ سراج میں مکان کی چھت گرنے سے ایک عورت نیچے دب کر مر گئی ہے۔ موضع ٹھاٹھی میں ایک شخص شیر درم نامی مکان کے نیچے دب کر مر گیا ہے۔ بمقام جوڑیں علاقہ بھلیس میں تین اشخاص اور چھ صد کے قریب بھیڑ بکریاں سیلاب برد ہو گئی ہیں بیان کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ علاقہ بھلیس کے مختلف دیہات سے خبروں کے مطابق ایک درجن کے قریب اشخاص سیلاب کی زد میں آکر بہہ گئے ہیں۔

موضع ٹھاٹھری میں بارش اور سردی سے ٹھٹھر کر آٹھ خچر بھی مر گئی ہیں۔

ڈوڈہ سے ۹ میل کی دوری پر پریم نگر میں کچھ دوکانیں نالہ میں پانی چڑھنے سے بہہ گئی ہیں۔ اور دوکانوں کے اندر کی تمام اشیا سیلاب برد ہو گئی ہیں۔ علاقہ سراج میں سنگینہ گاؤں کے سیلاب کی زد میں آنے سے گاؤں کا نام و نشان ہی مٹ گیا ہے۔ اور گاؤں کے لوگ بالکل تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔

چندھیور سراج جو کہ ڈوڈہ سے دس میل کی دوری پر واقع ہے میں تین اشخاص کے سیلاب کی نذر ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

کشتواڑ میں شالامار کی تمام زمین سیلاب برد ہو گئی ہے۔ اور گھراٹ بہہ گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بٹوت سے لے کر بھدرواہ تک سڑک کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اور راستہ کے ٹھیک طور پر چالو ہونے میں ابھی کچھ وقت لگے گا۔ ضلع بھر میں فصلوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اور جو فصلیں لوگوں نے کاٹی ہوئی تھیں وہ سارے کی ساری برباد ہو گئی ہیں:

جے سودیشی ہفتہ وار میں اشتہار دیکر اپنے کاروبار کو فروغ دیں۔

نوجوان لڑکی کو اغوا کر کے پاکستان پہنچا دیا گیا!

جموں ۱۹ اکتوبر۔ محلہ استاد کی ایک نوجوان لڑکی کو محمد خان نامی گورنمنٹ کے ایک ملازم اور اس کے ساتھ کچھ غنڈوں نے اغوا کیا ہے۔ لڑکی کے گھر والوں نے اس کے متعلق تھانہ میں رپٹ درج کروائی ہے۔ ... لیکن کہا جاتا ہے کہ لڑکی کو غنڈوں نے پاکستان پہنچا دیا ہے۔ اور اس اغوا کے پیچھے بہت سے لوگوں کا ہاتھ ہے۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ کچھ ایک کامریڈ اور بڑے بڑے رئیس اس کیس کو خرد برد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

لوگوں میں نوجوان لڑکی کو اغوا کر کے پاکستان پہنچانے پر بڑی حیرانگی کا اظہار کیا جا رہا ہے:

کشمیر کے مسئلہ پر پردھان منتریوں کی کانفرنس

کلکتہ ۱۹ اکتوبر۔ ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خان نے بتایا کہ کشمیر کے مسئلہ پر ہندوستان اور پاکستان کے پردھان منتریوں کی کانفرنس کی نئی کوشش شروع ہونے والی ہے آج دہلی سے یہاں پہنچنے پر ایک انٹرویو میں راجہ غضنفر علی نے بتایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ چودھری محمد علی وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے بلائی آل پارٹیز کشمیر کانفرنس کے انعقاد کے بعد وزیر اعظم پنڈت نہرو کو باہمی کانفرنس کی تجویز کرینگے۔ پچھلے دو برسوں میں پاکستان نے ہندوستان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ متنازعہ مسائل کو حل کرنے کی پالیسی پر عمل کیا ہے۔ اگرچہ ہم باہمی بات چیت کے ذریعہ بہت حد تک کامیاب ہوئے ہیں تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کہ دونوں ملکوں میں کشمیر کا مسئلہ حل ہونے پر ہی دائمی اور دیرپا دوستی قائم ہو سکتی ہے۔ ... انہیں دعوت دے:

ایک گیت

سوتنترتا کے دیوانے

جب رن کرنے کو نکلیں گے سوتنترتا کے دیوانے!!
دھرا دھسے گی۔ پربت ٹوٹے گا بیوم لگیں گے تھرانے
پہن پہن کیسریا بانا۔ رن کا ساج سجائیں گے
باندھ بھوانی تیغ کمر میں اُتساہ سے دم ہم بھریں گے
کوئی چڑھے گا ہاتھی گھوڑا۔ کوئی پیدل متانے
جب رن کرنے کو نکلیں گے سوتنترتا کے دیوانے!!

ماؤ سے تنگ امریکہ جانے کو تیار

ہانگ کانگ ۱۹ اکتوبر جاپان کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے آج یہاں بتایا کہ چین کے لیڈر ماؤ سے تنگ امریکہ جانے کے لئے رضامند ہیں بشرطیکہ امریکن گورنمنٹ

پبلشر ... جموں میں ... چھپوا کر ... سے شائع کیا

تار کا پتہ "جے سودیش" جموں

The "JAI SWADESH" JAMMU (KASHMIR)

ٹیلیفون نمبر- ۲۳۲

جے سودیش

فی پرچہ ۲ آنے

چندہ سالانہ 6/ روپے مفصلات 8/ روپے

نمبر ۷ — مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء — جلد ۱

पथ भूल न जाना पथिक कहीं !

जीवन के कुसुमित उपवन में
गुञ्जित मधुमय कण-कण होगा
शैशव के कुछ सपने होंगे
मदमाता सा यौवन होगा
यौवन की उच्छृंखलता में
पथ भूल न जाना पथिक कहीं !

पथ में कांटे तो होंगे ही
दुर्वादल, सरिता, सर होंगे
सुन्दर गिरि, वन, वापी होंगे
सुन्दर-सुन्दर निर्झर होंगे
सुन्दरता की मृगतृष्णा में
पथ भूल न जाना पथिक कहीं !

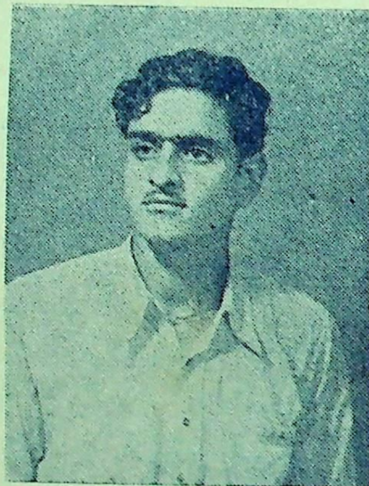
अपने ही विमुख पराये बन
आंखों के सम्मुख आयेंगे
पग-पग पर घोर निराशा के
काले बादल छा जायेंगे
तब अपने एकाकीपन में
पथ भूल न जाना पथिक कहीं !

कुछ मस्तक कम पड़ते होंगे
जब महाकाल की माला में
मां मांग रही होगी आहुति
जब स्वतन्त्रता की ज्वाला में
पल भर भी पड़ असमंजस में
पथ भूल न जाना पथिक कहीं !

श्री ऋषिकुमार कौशल

सदस्य—कार्यकारिणी जम्मू कशमीर प्रजा परिषद्

चेयरमैन—टाऊन एरिया कमेटी रियासी



जिन्हों ने देश सेवा और निडरता से दुखी जनता के भावों का प्रतिनिधित्व करके इस छोटी अवस्था में ही एक उच्च स्थान प्राप्त कर लिया है ।

और

जिनका कहना है कि "संसार में उन्हीं जातिओं को जीवत रहने का अधिकार है जो विपदाओं और कठिनाइओं का मुकाबला धैर्य और साहस से करती हैं" ।

خبر نامہ

مہمان نوازی کا شکریہ

سرینگر ۲۱ اکتوبر۔ راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد جی نے ریاست سے واپسی پر دہلی سے شری یوراج کرن سنگھ جی کو ایک تار بھیجا ہے جس میں راشٹرپتی جی نے ان کے اہل وعیال کے ساتھ شفقت کا اظہار کرنے اور مہمان نوازی کے لئے شری یوراج جی کا شکریہ ادا کیا ہے۔ شری یوراج جی نے راشٹرپتی جی کو تار کے جواب میں لکھا ہے کہ شفقت آمیز پیغام کے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اس بات کی مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ بخیریت دہلی پہنچ گئے ہیں۔ ہم دونوں کی طرف سے آپ کو اور ماتا جی کو سپریم نمسکار"

راشٹرپتی جی کو پاکستان آنے کی دعوت

کلکتہ ۲۰ اکتوبر۔ ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں نے بتایا ہے کہ پاکستان کے گورنر جنرل نے صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرشاد جی کو اس سال سردیوں میں پاکستان آنے کی دعوت دی ہے پاکستان کے ہائی کمشنر نے مزید بتایا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کا حل ڈھونڈنے کے لئے دونوں ملکوں کے وزیر اعظموں کی ایک اور ملاقات ہوگی۔

غریبوں کی آنکھوں کا مفت علاج

جموں۔ ریاست کے مشہور ڈاکٹر برکت رام جی نے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ وہ غریب عوام کی آنکھوں کی بیماریوں کا علاج مفت کرینگے۔ اور علاج کے دوران غریبوں کو خوراک وغیرہ بھی مفت دی جائے گی۔ اس غرض کے لئے انہوں نے اپنے نرسنگ ہوم کے ساتھ ہی موہیال آشرم میں انتظام کیا ہے شری برکت رام جی نے بتایا ہے کہ انہوں نے گذشتہ دو سال میں تین ہزار کے قریب اپریشن کئے ہیں جن میں سوائے ایک کے باقی سب کامیاب رہے ہیں۔

برطانوی مشینری کی نمائش

دہلی ۲۲ اکتوبر۔ دہلی میں اگلے ہفتہ ایشیا بھر کی جو ایک بہت بڑی صنعتی نمائش ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کی مشہور فرم میسرز بیرڈ اینڈ کمپنی ہندوستان کے اس صنعتی میلہ میں ڈیزل انجنوں، ٹریکٹروں، بجلی کے سازوسامان، عمارتی سازوسامان وغیرہ کی نمائش کر رہی ہے۔ بوجھ اٹھانے والے کرینوں، کنکریٹ ملانے والی مشینوں صنعتی ٹریکٹر وغیرہ ہندوستان کے لئے خاص دلچسپی کا باعث ہونگے۔

نمائش کے لئے تیاریاں زور شور سے کی جارہی ہیں۔ اور یہ ہندوستان میں اپنی قسم کی پہلی نمائش ہوگی۔

ہیرانگر تحصیل میں نیشنل کانفرنسی عاشق پکڑا گیا

ہیرانگر ۲۲ اکتوبر۔ اطلاع ملی ہے کہ علاقہ نیلہ ور تحصیل ہیرانگر کے نیشنل کانفرنسی ڈیلیگیٹ پنڈت دیوراج کی وہاں کے ایک دوکاندار شری رتنو کی عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے۔ چنانچہ کامریڈ بہادر نے دوکاندار بیچارے کو غنڈوں اور بدمعاشوں سے تنگ کروا کر گاؤں سے بھگا دیا۔ اور اس کی عورت کے ساتھ رنگ رلیاں منانے کے لئے میدان صاف کر لیا۔ گذشتہ کا واقعہ ہے کہ رتنو دوکاندار بیچارہ جب گھر گیا۔ تو دیکھا کہ کامریڈ اور دونوں رنگ رلیاں منا رہے ہیں۔ خاوند کو دیکھتے ہی درانٹی لے کر ... کے ٹوٹ پڑی۔ لیکن خاوند نے عورت سے درانٹی چھین لیا۔ اور اس سے اسے ... طرح زخمی کیا۔ جسے دیکھ کر کامریڈ ... لے کر دوکاندار کو گولی مارنے کے ... آگے بڑھا۔ لیکن اتفاقیہ بندوق ... کی چھت کے ساتھ اٹک گئی۔ اور دوکاندار نے پیشتر اس کے کہ کامریڈ اس پر فائر کرتا درانٹی سے ... کے ساتھ حملہ کیا کہ کامریڈ بری طرح ... ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اب کامریڈ ... اور عورت دونوں ہسپتال میں داخل ہیں۔ پولیس نے کامریڈ بہادر کے خلاف ... درج کر لیا ہے۔ لیکن معلوم ہوا ہے ... اپنے ساتھی کو چھڑانے کے لئے بڑے ... نیشنل کانفرنسی رہنما میدان میں آ گئے ... مگر آج تک وہ کچھ نہیں کر پائے ... ہے کہ کامریڈ صاحب کو چھڑانے ... اب اپنے منسٹر صاحب تک رسائی کی جا رہی ہے۔ پھر دیکھنا یہ ہے کہ کامریڈ جی اپنے ساتھیوں کی مدد سے کس طرح بچ نکلتے ہیں۔ (نامہ نگار)

ودیارتھی پریشد کی میٹنگ

اکھنور ۲۲ اکتوبر۔ اکھنور میں ودیارتھی پریشد کی ورکنگ کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں اکھنور ہائی سکول میں ٹیچروں کی کمی کو پورا کرنے کی مانگ کی گئی۔ اور ... کیا گیا کہ کوالیفائیڈ ٹیچر سکول میں بھیجے جائیں۔ میٹنگ میں سٹڈی سرکل کی سرگرمیوں کو تیز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ (نامہ نگار)

بھدرواہ میں کارکنوں کی میٹنگ

بھدرواہ ۲۰ اکتوبر۔ پرجا پریشد کے کارکنوں کا ایک سپیشل اجلاس تحصیل پردھان شری کرپا رام کی صدارت میں ہوا۔ جس میں علاقہ جات میں حالیہ بارشوں سے تباہ و برباد ہونے والوں کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اور ایک ریزولیوشن کے ذریعہ سرکار سے مانگ کی گئی کہ سیلاب اور بارشوں سے تباہ ہونے والوں کو فوراً ریلیف بہم پہنچائی جائے۔ اس کے علاوہ میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ کارکن دیہات میں جا کر لوگوں سے ملیں اور ان کے نقصانات کے متعلق ... رپورٹ ...

ماتری بھومی سے —— از چندر پرکاش بھارتی

وے ہم کو وردان ـ ـ ـ ماتا! ـ ـ ـ وے ہم کو وردان

ہم بھی پائیں ویسی شکتی
ویسی شردھا ویسی بھگتی
جیسی ویر شوا کو دی تھی

اپنا سیوک جان ـ ـ ـ ماتا ـ ـ ـ وے ہم کو وردان

سوابھیمان ہم بھی وہ پائیں
مرجائیں پر دھرم نبھائیں
کٹ جائیں پر سر نہ جھکائیں

شری پرتاپ سمان ـ ـ ـ ماتا! ـ ـ ـ وے ہم کو وردان

وہ بلیدان کے کھیل رچائیں
دیس تھی کے ہنس ہنس لٹائیں
ماتا ہم بھی امر ہو جائیں

گورو گوبند سمان ـ ـ ـ ماتا! ـ ـ ـ وے ہم کو وردان

بھارت ورش کو یوں چمکائیں
ایسا جیندر لوک بنائیں
دیوتا اس کو دیکھنے آئیں

ادھبت بھومی مان ـ ـ ـ ماتا! ـ ـ ـ وے ہم کو وردان

مرگ پکشی کو نربھے کر دیں
جیو جیو میں ویرتا بھر دیں
ان کے ایک ایک کشٹ کو ہر لیں

ہو سب کا کلیان ـ ـ ـ ماتا! ـ ـ ـ وے ہم کو وردان

ہفتہ وار
"جے سودیش" جموں

ایڈیٹوریل

مُجرم کون؟

اس امر سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ ریاست جموں و کشمیر کے موجودہ حالات میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ریاست کے اندر بالکل امن و امان ہو۔ لوگوں کو کسی طرح کی کوئی شکایت نہ ہو۔ اور جنتا کی طرف سے کوئی آواز نہ اٹھے۔ لیکن دیکھا ہے۔ آج ایک خیال کو لے کر ہند سرکار ریاست کے اندر بھارتیہ عوام کی خون پسینے کی کمائی کا کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپیہ پانی کی طرح بہا رہی ہے۔ اگر ہمارے حکمران ہند سرکار سے ایک مانگتے ہیں تو وہ دو دینے کے لئے تیار نظر آتی ہے۔ مگر یہ حالت ہونے کے باوجود ریاست کے عوام دکھی ہیں۔ وہ چلا رہے ہیں۔ کشمیر سے جنتا کی چیخیں سنائی دے رہی ہیں۔ اور جموں کی تو حالت ہی عجیب ہے۔ لوگ چیخ اور چلا ہی نہیں رہے، بلکہ دکھوں سے نجات حاصل کرنے کیلئے اپنا خون دے چکے ہیں۔ درجنوں ماؤں کے لال اپنے سینوں پر گولیاں کھا کر ہمیشہ کی نیند سو گئے ہیں۔ ہزاروں لوگ جیلوں کی یاترا کر چکے ہیں۔ اور لاتعداد قربانیاں دے چکے ہیں۔ قربانیاں دینے کے بعد وہ آج بھی خاموش نہیں ہیں۔ آج بھی وہ اسی طرح مظلوم اور دکھی نظر آتے ہیں۔ اور اگر یہی حالت رہی تو وہ اور بھی بڑی سے بڑی قربانیاں دینے سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ ایسا نظر آ رہا ہے۔ لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اس کے لئے مجرم کون؟

کیا لوگوں کے دماغ خراب ہو گئے ہیں کہ وہ شور مچا رہے ہیں۔ بقول ریاستی حکمرانوں کے اگر چند منٹ کیلئے مان بھی لیا جائے کہ پرجا پریشد کے کچھ ایک لیڈر فرقہ پرست ہیں امریکہ کے پٹھو ہیں۔ پاکستان کے ایجنٹ ہیں رجعت پسند ہیں۔ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ مگر دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کیا ساری کی ساری دنیا فرقہ پرست ہو گئی ہے یہ لاکھوں لوگ پاکستان اور امریکہ کے ایجنٹ بن گئے ہیں۔ لیکن یہ کبھی ہو نہیں سکتا۔ اسے کوئی بھی ذی ہوش ماننے کیلئے تیار نہیں۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ لوگوں میں بے چینی کیوں۔ اور وہ شور کیوں مچا رہے ہیں۔ اس کی وجوہات پہلے ہی بتائی جا چکی ہیں۔ اور آج پھر سپرد قلم کرتے ہیں۔ کہ ریاست میں نیشنل کانفرنس کی حکومت ہے۔ جماعت کا نام تو ضرور نیشنلسٹ ہے سامنے اصول بھی بڑے اچھے رکھے ہوئے ہیں لیکن حقیقت میں نیشنل کانفرنس پر جن لوگوں کا غلبہ ہے وہ یا تو کٹر فرقہ پرست ہیں یا کمیونسٹ ہیں۔ اور دونوں قسم کے لوگوں کے لئے اپنے دلی مقصد کے حصول کیلئے ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگوں میں بے چینی رہے۔ ملک میں بدامنی پیدا ہو۔ اور پہلی قسم کے لوگ تو یہاں تک چاہتے ہیں کہ ریاست کے لوگ چیخیں اور چلائیں ہی نہیں بلکہ اس سے بھی آگے کچھ اور کریں جس سے پاکستان کو پراپیگنڈہ کا موقع ملے۔ دشمن کے ہاتھ مضبوط ہوں۔ اور لوگ یہ سوچیں کہ ہندوستان ہے ہی برا۔ جس کے ساتھ ریاست کا الحاق ہونے کی وجہ سے وہ دکھی ہیں۔ اس حقیقت کو ہم ہی نہیں کہہ رہے بلکہ بخشی غلام محمد اور چند ایک دوسرے ریاستی حکمرانوں نے خود بھی بیان کیا ہے کہ شیخ عبداللہ ریاست کے اندر امن و امان نہیں چاہتا تھا۔ وہ لوگوں کی تکلیفوں اور شکایتوں کو دور کرنا نہیں چاہتا تھا۔ ریاست کے اندر بے چینی اور لوگوں کی مشکلات اسی کی اپنی پیدا کردہ تھیں۔ شیخ عبداللہ نے ایسا کیوں کر رکھا تھا۔ ہم اپنے آج کے حکمرانوں کی باتوں کو ہی دہرا رہے ہیں۔ کہ وہ کسی غرض کے لئے بے چینی اور بدامنی چاہتے تھے لیکن اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس وقت یہ سب کچھ کرنے والا واحد شیخ عبداللہ ہی تھا۔ کیا [illegible] آنکھیں [illegible] پیدا [illegible] یا اس کے کچھ ساتھی بھی [illegible] برائیوں کے لیڈر شیخ عبداللہ [illegible]

جموں میں دسہرہ کی دھوم

جموں ۲۵ر اکتوبر۔ آج یہاں سناتن دھرم سبھا جموں کی طرف سے دسہرہ بڑی دھوم دھام کے ساتھ منایا گیا۔ دیوان مندر سے بھگوان رام کی ایک شاندار جھانکی نکالی گئی جھانکی کے آگے ایک بہت بڑا جلوس پرانے وقتوں کے اتہاس کی یاد تازہ کر رہا تھا۔ جلوس کے آگے آگے گھوڑ سوار تھے۔ گھوڑ سواروں کے پیچھے دو صد کے قریب سائیکل سوار تھے۔ اس کے علاوہ جلوس میں ایک ہزار سے اوپر باوردی سویم سیوک جلوس کی رونق کو دوبالا کر رہے تھے۔ مختلف بازاروں کا چکر لگانے کے بعد جلوس شام کو پریڈ گراؤنڈ میں پہنچا۔ جہاں راون کا بت جلایا گیا۔ پریڈ گراؤنڈ میں ساٹھ ستر ہزار کے قریب لوگ اس تقریب کے موقع پر موجود تھے۔

پولیس افسران کی نازیبا حرکات

لیکن جہاں دسہرہ کا تہوار لوگوں نے بڑے پریم اور خوشی سے منایا وہاں پریڈ گراؤنڈ میں کچھ پولیس آفیسران لوگوں کے ساتھ نہایت بداخلاقی کے ساتھ پیش آ رہے تھے۔ اور معزز اور شریف لوگوں کو گالیاں تک دے رہے تھے۔ سب انسپکٹر امر چند سنگھ اور ایس۔ ایچ۔ او۔ پکہ ڈنگہ میر واعظ خان تو اخلاق کی حدوں کو بھی پار کر رہے تھے۔ معزز اور شریف لوگوں کو دھکے دینے کے علاوہ واہی تباہی ...... رہے تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ انہیں بولنے تک کی تمیز نہیں۔ ہم حیران ہیں کہ اگر شہر کے عام پولیس کے ان حاکموں کا رویہ معزز اور شریف لوگوں سے اس قدر اخلاق سے گرا ہوا ہے تو تھانہ کے اندر یہ کیا طوفان بدتمیزی بپا کرتے ہوں گے۔ چنانچہ ڈی۔ آئی۔ جی صاحب جموں سے التماس ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں کو کم از کم بات کرنے کا تو سلیقہ سکھائیں اور انہیں سمجھائیں کہ آج وہ سولہویں صدی نہیں بلکہ بیسویں صدی سے گذر رہے ہیں۔

نوٹ:- اس کے ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اس وقت شیخ عبداللہ کے ساتھ جتنے ساتھی تھے وہ سب کے سب کٹھ پتلیاں تھیں۔ گونگے تھے۔ ڈرپوک تھے۔ خود غرض تھے۔ ان میں ہمت نہیں تھی۔ کہ وہ بول سکتے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر......

(باقی آئندہ)

"کشمیر سنسار" بنام کمیونسٹ

شری چندر دیو نیشنل کانفرنس کے ایک مشہور کارکن ہیں۔ انہوں نے "کشمیر سنسار" ہفتہ وار اخبار جاری کیا ہے۔ آج تک جموں سے نیشنل کانفرنس کمیونسٹ گروپ کا اخبار "لوک سندیش" ہی نکلتا تھا۔ اور لوک سندیش جی بھر کر اینٹی کمیونسٹ نیشنل کانفرنسیوں کو رگڑتا تھا۔ لیکن اب "کشمیر سنسار" کے میدان میں آنے سے امید ہے کہ کچھ نہ کچھ مقابلہ ضرور ہو ہی جائے گا۔ حالانکہ لوک سندیش کی پیٹھ پر نیشنل کانفرنس کے کمیونسٹوں کا غلبہ ہونے کی وجہ سے "کشمیر سنسار" کے مقابلہ میں بہت زیادہ طاقت معلوم ہوتی ہے۔ مگر کشمیر سنسار کے پہلے صفحہ پر بھی بخشی غلام محمد صاحب کا ایک پیغام چھپا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شری چندر دیو کو بھی [illegible] ... ہے۔ خیر کچھ بھی ہو۔ چندر دیو جی داد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ہمت کر کے "کشمیر سنسار" کو جاری کیا ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ معاصر کشمیر سنسار اپنی پالیسی پر چلتے ہوئے کمیونسٹوں کی وطن دشمنانہ حرکات کو آشکار کرنے میں دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ ادارہ

عورت کا ریچھ سے مقابلہ

بھدرواہ ۱۷ر اکتوبر۔ موضع گندو علاقہ بھلیس میں ایک بوڑھی عورت اور ریچھ میں مقابلہ کی اطلاع ملی ہے۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ دو بوڑھی عورتیں اور ایک بچہ لکڑیاں لینے کے لئے جنگل میں گئے۔ جنگل میں لکڑیاں اکٹھی کرتے وقت اچانک ایک ریچھ نکل کر عورت پر حملہ کر دیا۔ لیکن عورت نے ریچھ کے دونوں بازو پکڑ لئے اور دانتوں سے اس کا ایک ناخن بالکل توڑ ڈالا۔ لیکن ریچھ نے چھڑا کر پھر زبردست عورت کے سر پر جھپٹا مارا۔ جس سے وہ زخمی ہو گئی۔ لیکن اس اثنا میں دوسری عورت بھی پہنچ گئی تو ریچھ نے دوسری عورت پر حملہ کر دیا۔ لیکن زخمی عورت نے ریچھ کو پچھلی ٹانگوں سے کھینچ کر اٹھا لیا۔ جس پر ریچھ چھڑا کر بھاگ نکلا۔ بعد میں بہت سے لوگ موقع پر جمع ہو گئے۔ مگر ریچھ بھاگ گیا تھا۔

میں گردابوں میں تھا موجوں طوفانوں سے کھیل [illegible]
ابھی ساحل تجھے ڈر ڈر کر جینا نہیں [illegible]
(ایک [illegible])

ریاست کے حکمرانوں میں صوبائی تعصب اور فرقہ پرستی کا زہر ملک کیلئے ایک بڑا خطرہ ہے

برائیوں کے خلاف آواز اٹھانیوالوں کو ملک کا دشمن قرار دیا جاتا ہے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کا اظہار حقیقت

جموں ۲۲ اکتوبر۔ سوہا گیپور تحصیل رنبیر سنگھ پورہ میں دیہاتیوں کے ایک عظیم اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے فرمایا کہ بھارت نے صدیوں کی غلامی کے بعد آزادی حاصل کی ہے۔ اور آزادی کی رکشا کے لئے دیش کو مضبوط بنانا نہایت ضروری ہے۔ دیش اسی صورت میں مضبوط ہو سکتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں دیش پریم کی بھاؤناؤں کو جاگرت کیا جائے۔ ہر دیش باسی یہ محسوس کرے کہ سارا بھارت ورش اس کا اپنا دیش ہے۔ دیش کے لئے جینا اور مرنا اس کا پرم کرتویہ ہے۔ آپ نے کہا کہ دیش کی ایکتا اور مضبوطی کے اسی ادرش کو لے کر ڈاکٹر مکرجی نے اپنے پرانوں کی آہوتی دی ہے۔ اور اس مشن کی پورتی کے لئے ہم سدا تتپر رہیں گے۔ آپ نے کہا کہ ہمارے دیش میں کچھ لوگوں کے اندر صوبائی تعصب کی بھاونا کام کر رہی ہے جو بھارت کی ایکتا کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔ اور یہ بڑے دکھ کا مقام ہے۔ کہ ہماری ریاست کے برسر اقتدار لوگ بھی اسی صوبائی تعصب اور فرقہ پرستی کا بھی بری طرح شکار ہیں۔ اور ریاست کے برسر اقتدار لوگوں کے اندر صوبائی تعصب اور فرقہ پرستی کا ہونا نہ صرف ریاست باسیوں کے لئے خطرناک ہے بلکہ اس سے ریاست کی یکجہتی کو شدید خطرہ لاحق ہونے سے بھارت کے لئے ایک بڑا خطرہ پیدا ہوگا۔ آپ نے کہا کہ اس صوبائی تعصب اور فرقہ پرستی کا نتیجہ ہے کہ جموں صوبہ کو سیاسی اور اقتصادی طور پر ختم کرنے کی خطرناک چال چلی جا رہی ہے۔ آپ نے بتایا کہ آج اسی فیصدی سے اوپر ملازمتوں پر کشمیر کا صوبہ جموں پر غلبہ ہے۔ اور اسی طرح زندگی کے دوسرے شعبہ جات میں جموں کے ساتھ نہایت متعصبانہ سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ جسے لوگ بہت بری طرح محسوس کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ملک کی بھلائی کے لئے برسر اقتدار لوگوں کے اندر کام کر رہی اسی خطرناک ذہنیت کو جلد از جلد ختم کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور اگر اسے ختم نہ کیا گیا تو یہ ملک کی انتہائی بد قسمتی ہوگی۔

آگے چل کر پنڈت جی نے کہا کہ دعوے تو باندھے جاتے ہیں لوک راج کے لیکن عملی طور پر جو کچھ ہو رہا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے حکمران کس قدر جمہوریت پسند ہیں۔ ان لوگوں کی زندگی کے راستہ میں طرح طرح کی اڑچنیں پیدا کی جاتی ہیں جو انکے حامی نہ ہوں۔ اور جو انکے ممبر نہ نہیں۔ لوگوں کو نیشنل کانفرنس نبانے کیلئے

اور مخالفوں کو دبانے کے لئے کھلے طور سرکاری مشینری کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور جب کوئی آواز اٹھائے تو اسے ملک کا دشمن قرار دیا جاتا ہے۔ آپ نے کہا کہ جب کسی ملک کے اندر اسی قسم کے رجحانات بڑھتے چلے جائیں۔ تو عوام نجات حاصل کرنے کے لئے میدان میں نکلنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ آگے چل کر آپ نے کہا کہ ریاست کی بہتری کیلئے ہندوستان سے کروڑوں روپیہ آ رہا ہے۔ مگر جب حالات کو دیکھتے ہیں تو حیران ہوتے ہیں کہ یہ کروڑوں روپیہ کس کنوئیں میں گر گیا ہے۔ روپیہ کے خرچ کے لئے کوئی منصوبہ بندی نہیں۔ نہ کوئی قومی سکیم ہے جو کچھ چند کارندوں نے کہا وہی ہو گیا۔ لوگ چلا رہے ہیں۔ کہ دوسری پنچسالہ پلان جنتا کی رائے سے مرتب کی جائے۔

صرف چند ایک لوگوں کی بجائے عوام کو اعتماد میں لیا جائے مگر کیا مجال ہے کہ کسی نے عوام کی کوئی پرواہ کی ہو۔ برابر اپنی ہی چلائے جا رہے ہیں۔ لیکن اس طور ملک اور عوام کا کبھی بھلا نہیں ہو سکتا۔

آخر میں آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ہر برائی اور ناانصافی کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد ہو جائیں۔ اور اپنی ذاتی اغراض کو ایک طرف رکھتے ہوئے۔ ملک اور جنتا کی بھلائی کو سوچیں۔ اسی میں ان کی بھلائی اور ناانصافی سے نجات کا راز مضمر ہے۔

پنڈت جی کے علاوہ جلسہ میں شری شنو لال جی۔ شری جگدیش چند شاستری۔ شری نرسنگھ داس جی اور ماتا پاروتی نے تقریریں کیں اور حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی۔ نیز لوگوں کو متحد ہو کر آگے بڑھنے کی اپیل کی۔

ازاں بعد جلسہ پرجا پریشد زندہ باد۔ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ ختم ہوا

(ایک گیت)

دھیہ مارگ پر چلے ویر تو پیچھے اب نہ نہارو۔۔۔۔۔۔
ہمت کبھی نہ ہارو

تم منشیہ ہو شکتی تمہارے جیون کا سنبھل ہے!
اور تمہارا اتولیت ساہس گر ہمک کے بھانتی اچل ہے
تو ساتھی کیول پل بھر کو مایا جیت وسارو۔۔۔۔۔۔
ہمت کبھی نہ ہارو

مت سوچو کتنی دوری ہے کتنا لمبا مارگ ہے
اور نہ سوچو ساتھ تمہارے آج کہاں تک جگ ہے
لکش پراپتی کی بلی ویدی پر اپنا تن من وارو۔۔۔۔۔۔
ہمت کبھی نہ ہارو

آج تمہارے ساہس پر ہی ٹکنی شیدا نرھبر ہے!
آج تمہارے سور کے ساتھی کو کنٹھ کے سور ہیں
تو ساتھی بڑھے چلو مارگ پر آگے سدا نہارو۔۔۔۔۔۔
ہمت کبھی نہ ہارو
دھیہ مارگ پر چلے ویر تو پیچھے اب نہ نہارو۔۔۔۔۔۔

ڈپٹی کمشنر جموں کو بھی چور ٹھگ کر گئے

جموں ۲۲ اکتوبر۔ اکھنور سے اطلاع ملی ہے کہ ڈپٹی کمشنر کنور نریندر سنگھ کے والد محترم راؤ بہادر ٹھاکر کرتار سنگھ جی کے گاؤں میں چور چھ قیمتی بیل چوری کر کے لے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بیلوں کے پاؤں کے نشانات پاکستان کی طرف جاتے ہیں۔

اس واقعہ سے علاقہ کے لوگوں میں سخت بے چینی اور حیرانگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور ان کا کہنا ہے کہ اگر چور ڈپٹی صاحب کے چوری کرنے کی ہمت کر رہے ہیں تو عام لوگوں کا کیا بنے گا۔

"جے سودیش" پبلک کے جذبات کا ترجمان ہے

ایک طنز

بگڑے ہو...

اندھے شری ملک راج گپتا ...
لوک سندیش کے ۱۶ اکتوبر ۵۵ء کے ...
پاس بٹھا کر تصویر کھینچ لی گئی"۔ نظروں سے ...
بیمارے کے سر میں کھجلی کی شکایت ہے۔ کھجلی ...
دوسری جسم کے جراثیم جلد سے سرائت کر کے ...
پیدا ہو کر رینگنے شروع ہو جاتے ہیں۔ دوسری ...
ٹھکانے نہیں رہتا۔ اس مرض کا حملہ اس وقت ...
کا اثر دماغ کے اندر پرورش پا سے جراثیم ...
بہکی بہکی باتیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔ لوگ ...
ناظرین حیران ہونگے کہ اتنی دور بیٹھے ہوئے ...
بیماری کا شکار ہے۔ تو سنئیے حضرات! اپنے ...
کے ذریعہ انسان کے جسم کا باریک سے باریک ...
کا کام کر رہا ہے۔ خبر کی طرز تحریر اور مفہوم ...
فطرت۔ اخلاق اور تہذیب کی ننگی تصویر ...
تھی کہ وہ بلا وجہ بخشی صاحب کے پرسنل اسسٹنٹ ...
پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ دریا شری جی کو ...
رنج کے کارن دماغ میں موجود کھجلی کے جراثیم ...
۔۔۔ ہو کر نہ جانے کیا کیا کچھ دماغ میں سما گیا ...
ناظرین اندازہ لگائیں اگر خبر لکھنے والے ...
اور فوٹو گرافر کے ساتھ پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ ...
کے کر سی چھوڑتے ہی پی اے صاحب نے پنڈت ...
سازش اس صورت میں نا تسلیم ہو سکتی ہے کہ ...
بارے میں سازش کر رکھی ہو۔ کیونکہ یہ کوئی ...
کی کوئی پوزیشن نہیں۔ اور نہ ہی وہ اس قابل ہیں۔ ...
خبر لکھنے والا اگر پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ ...
اور کچھ صداقت بھی نظر آتی۔ مگر ڈوگرہ صاحب ...
پی اے صاحب کو بیچ میں گھسیٹ دیا لیکن ...
نہ کیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ مریض کچھ ہی عرصہ میں ...
چراغ عالم کو ٹلوی کا ایک مجرب نسخہ ذیل میں ...
۱۔ کشتہ پا پوشی زنانہ عمر رسیدہ زائد از ...

نمبر تولہ
۲۔ چھلکا کونج (جھرجلی) ۵ تولہ۔ ...
سر کے بال بوجہ کھجلی گر چکے ہوں تو بہتر ...
تیار شدہ مرہم کا لیپ سر پر کر کے اوپر سے ...

سرکاری حاکموں نے پاڈر میں جا کر کنواری لڑکیوں سے ناچ کروائے اور عصمت دریاں کیں

(شری سیوا رام وکیل)

افسروں اور کامریڈوں کی لوٹ کھسوٹ۔ تحصیل کشتواڑ میں لاقانونی کا دور دورہ !!!

کشتواڑ ۱۸ اکتوبر۔ یہاں پرجا پریشد کا ایک بھاری پبلک جلسہ شری سیوا رام جی وکیل پردھان پرجا پریشد تحصیل کشتواڑ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں شری سنت رام تحصیل سیکریٹری پرجا پریشد کشتواڑ نے تحصیل بھر کے اپنے حالیہ دورہ کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ تحصیل کشتواڑ میں بارشوں سے لوگوں کو بھاری نقصان پہنچا ہے اور فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ سینکڑوں ایکڑ زمین اور بے شمار مال مویشی سیلاب کی نذر ہو گئے ہیں۔ جس سے لوگوں میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے۔ ان حالات میں ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ سرکار کی طرف سے لوگوں کو فوری طور پر ریلیف بہم پہنچائی جائے۔ شری سنت رام نے بتایا کہ ہم نے تحصیل میں نقصانات کا صحیح جائزہ لینے کے لئے کارکن مفصلات میں بھیجے ہیں۔ رپورٹ مکمل کر کے امداد کے لئے گورنمنٹ کو بھیجی جائے گی۔

ٹھاکر نتھا سنگھ آرگنائزنگ سیکریٹری پرجا پریشد ضلع ڈوڈہ نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ پوجیہ پنڈت جی نے ضلع ڈوڈہ کے دورہ کا پروگرام بنا رکھا تھا۔ مگر بارشوں کی وجہ سے راستے خراب اور بند ہیں۔ اس لئے وہ تشریف نہیں لا سکے۔ اور ہمیں امید ہے کہ آپ کے پریم میں بندھے ہوئے وہ جلد ہی ضلع ہذا کے دورہ پر آئیں گے۔ آپ نے کہا کہ باوجود سخت مشکلات کے ہمارے کارکن ... جیسوں طور بارشوں اور سیلابوں سے تباہ ہونے والے لوگوں کے پاس پہنچے اور انکی مصیبتوں میں شرکت کی ہے۔ وہ اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ پرجا پریشد کے کارکنوں میں عوام کی خدمت کا کس قدر جذبہ موجود ہے۔ آپ نے بتایا کہ رات کو بارہ بارہ میل پیدل سفر طے کر کے شری سیوا رام وکیل اور شری سنت رام جی تحصیل سیکریٹری نے علاقہ کے لوگوں کی جس قدر امداد کی ہے اس کی سراہنا ہمارے اپنے منہ سے اچھی نہیں لگتی۔ آپ نے مزید کہا کہ یہی وجہ ہے کہ علاقہ میں لوگوں میں پرجا پریشد اور اس کے کارکنوں کے لئے بڑی شردھا کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ آگے چل کر آپ نے کہا۔ کہ یہ بڑے دکھ کا مقام ہے کہ بارشوں سے لوگوں پر آفتیں آئیں۔ وہ تباہ و برباد ہوئے مگر کیا مجال کہ کوئی بھی سرکاری کارندہ باہر دیہات میں لوگوں کی خبر لینے کے لئے پہنچا ہو۔ اگر کہیں کوئی چلا بھی گیا ہے تو اس نے بجائے اس کے کہ انکے غم میں شریک ہوتا۔ اور انہیں کچھ پوچھتا الٹا جا کر تنگ کیا ہے۔ اور اپنے لئے مرغے اور شراب ڈھونڈی ہے۔ اور نیشنل کانفرنسی کامریڈوں نے اس تباہی کے موقع پر بھی لوگوں کو تنگ کرنا نہیں چھوڑا۔

شری نتھا سنگھ نے آگے چل کر کہا۔ کہ جب تک ظلم اور پاپ کا پیالہ بھر کر لبریز نہیں ہو جاتا ظلم پاپ کرتا ہی رہے گا۔ لیکن ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ لوگ بڑے صبر اور استقلال کے ساتھ سب کچھ دیکھتے چلیں۔ برائی زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی نیشنل کانفرنسی جو کچھ کر رہے ہیں۔ انہیں اس کا بدلہ دینا ہوگا۔ باقی عوام کو چاہیئے کہ وہ اچھے اور برے میں تمیز کریں۔ اسمیں ان کی نجات کا راز پنہاں ہے۔

شری سیوا رام جی وکیل نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں پچھلے دنوں پاڈر کے علاقہ میں گیا تھا لیکن وہاں پر نیا کشمیر کے انویائیوں نے جو اودھم مچا رکھا ہے اسے دیکھ کر شرم سے آنکھیں جھک جاتی ہیں۔ آپ نے درد ناک واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے کشتواڑ سے جا کر حاکموں نے جو کچھ وہاں کیا ہے اسے بیان کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔ وہاں پر لوک راج کے ان حاکموں نے پاڈر کی نوجوان لڑکیوں کو زبردستی بلوا کر ناچ کروائے۔ انہیں شراب پلایا۔ ان پر آوازے کسے اور رات بھر ان کو اپنے پاس رکھ کر ان کی عصمت دری کی۔ اور جو کچھ ہمارے حاکم علاقوں میں جا کر کرتے ہیں ایسے سنکڑوں واقعات ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس سے بھی دکھ کا مقام یہ ہے کہ جس حاکم کی برائیوں کے خلاف آواز اٹھائی جاتی ہے بجائے اس کے کہ اس کے خلاف کوئی ایکشن لیا جائے۔ انہیں ترقیاں دیکر نوازا جاتا ہے۔

تحصیلدار کشتواڑ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ لوگ بیس بیس اور پچیس پچیس میل چل کر باہر سے کام کے لئے تحصیل میں آتے ہیں مگر تحصیلدار صاحب بہادر ہیں کہ دو بجے تک کچہری میں ہی نہیں پدھارتے۔ لوگوں کو تاریخوں پہ تاریخیں دی جاتی ہیں۔ لوگ دور دور سے آتے ہیں۔ مگر ان کا کوئی کام سرے نہیں چڑھتا۔ شری سیوا رام جی نے کہا کہ آج جس قدر اندھیر گردی اور تانا شاہی کا دور دورہ کشتواڑ تحصیل میں ہے شائد ہی کہیں اس قدر لاقانونی دنیا کے تختہ پر دیکھنے میں آئی ہو۔

آخر میں آپ نے کہا کہ کشتواڑ تحصیل میں حالیہ بارشوں سے اس قدر تباہی واقع ہوئی ہے کہ اگر لوگوں کو بروقت امداد بہم نہ پہنچائی گئی تو سینکڑوں جانیں قحط اور بھوک کا شکار ہو جائیں گی۔

نوٹ

آج ہمیں سرینگر سے انفارمیشن آفیسر جموں و کشمیر گورنمنٹ کی ایک چٹھی موصول ہوئی ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ شری ایس۔ کے ڈے کی سرینگر میں کمیونٹی پراجیکٹ سیمنار کے موقع پر تقریر جو "سنسار" سرینگر میں چھپا ہے اور جسے ہم نے "سودیش" کے ۱۹ اکتوبر ۵۵ء کے شمارہ میں اخبار مذکور کے حوالہ سے شائع کیا تھا صحیح تقریر کے بالکل متضاد ہے۔ انفارمیشن آفیسر صاحب نے اپنی طرف سے ان کی تقریر کا ایک اقتباس بھی بھیجا ہے لیکن "سنسار" سرینگر کا اس ہفتہ کا اخبار جو ہمیں موصول ہوا ہے اس میں اس تقریر کی بالکل کوئی تردید شائع نہیں کی گئی ہے۔ حالانکہ اس تقریر کی تردید شائع کرنا اولاً کام "سنسار" سرینگر کا ہے۔ تاہم صحیح جانکاری کے لئے تقریر کے دونوں اقتباس (Versions) ہم شری ایس۔ کے۔ ڈے کے پاس وضاحت کے لئے بھیج رہے ہیں کہ کونسا درست ہے۔

(ایڈیٹر)

ایک قیمتی نسخہ

... (راجوری)

... بعنوان "پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کو راشٹریتی کے ... معلوم ہوتا ہے کہ اخبار مذکور کے لکھنے والے ... جس کا حملہ بیرونی بادنک ہی محدود رہتا ہے ... ہوتے ہیں۔ اور دماغ میں چھوٹے چھوٹے جراثیم ... خطرناک ہوتی ہے کیونکہ اس سے آدمی کا دماغ ... جب مریض کو کوئی رنج پہنچے۔ کیونکہ رنج ... مریض اپنا دماغی توازن کھو بیٹھتا ہے۔ اور ... بیچارہ بھی دوسری قسم کی کھجلی کا مریض نظر آتا ہے۔ ... یا کہ خبر متذکرہ لکھنے والا بیچارہ بھی اس نامراد ... تبلئے دیتا ہوں۔ کہ جس طرح X-Ray ... اسی طرح لوک سندیش کی یہ خبر بھی X-Ray ... ہے کہ لکھنے والے کے دماغ کی کیفیت بلکہ ذہنیت ... خبر لکھتے وقت لکھنے والے کی نیت پر نہیں ... بدنام کرے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ پوجیہ ... داشت نہ کر سکا۔ اسے اس کا رنج ہوا۔ اور ... بیٹھے اور دماغ کی تمام چولیں ہل گئیں اور ...

... بہکی بہکی باتیں کبھی نہ لکھتا۔ کہ بخشی صاحب کے پہلے ... ذکر رکھی تھی۔ چنانچہ شری گردھاری لال ڈوگرہ ... پتی کے ساتھ بٹھا دیا۔ اور تصویر کھینچ لی گئی۔ یہ ... اپنے عزیز گردھاری لال ڈوگرہ کے ساتھ اس ... دھاری لال جی ڈوگرہ سمجھتے ہی ہیں۔ کہ جتا ہیں ان ... کے سامنے کسی اونچی پدوی پر بیٹھ سکیں۔ ... گرہ میں سازش لکھ دیتا تو خبر میں کچھ وزن آ جاتا ... وہ لکھنے کی جرات نہ کر سکا۔ اور خواہ مخواہ میں ... پہلی سٹیج ہی نظر آتی ہے۔ اگر اس کا فوری علاج ... اس لئے مریض کے علاج کے لئے شاہی حکیم مولوی ...

... ۲۔ روغن گھٹمل ۶ ماشہ ۴۔ فضلہ چمگادڑ ۶ ماشہ

... میں یکجان کر کے مرہم بنا لیں۔ اگر مریض کے ... بالکل صاف کر لیں۔ رات کو سوتے وقت اس ... پہلے دن ذرا لگے گی اور کھجلی بھی زیادہ ہوگی

بقیہ کالم ۔۔۔ پر

بقیہ کالم ۲ ایک قیمتی نسخہ:۔

مگر کھجلانا نہیں بلکہ دوائی کے استعمال سے پہلے اپنے ہاتھ پیچھے کی جانب کسی سے بندھوا لیں۔ تاکہ سر تک پہنچ نہ سکیں۔

پرہیز:۔ ناصحت سچائی و ایمانداری کو بالکل چھوڑ دیں اور نیشنل کانفرنس کی پرچی ہمیشہ جیب میں رکھیں

استعمال:۔ بھنگ۔ چرس یا افیون کے نشہ میں بروقت مدہوش رہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو جلد ہی ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔

وجے دشمی کا سندیش

از :۔ شری سا تو لیکر جی

وجے دشمی کا اتسو دانوتا پر مانوتا تتھا راکششوں پر دیوتاؤں کی وجے کا اتسو ہے اسی دن رام نے لنکا کو جیت کر مانوتا کی بھینوتا پر وجے پراپت کی۔ وجئی بھگوان رام کی یاد میں ہر سال منائی جانے والی وجے دشمی کا ہمیں سندیش ہے کہ :۔

۱۔ اپنے پر تنوں سے وجے پراپت کرینگے۔ ایسا من میں نشچے کرنا چاہیئے

۲۔ اپنا ہکتی شدھ اور نردوش رکھنا

۳۔ آتما بدھی۔ اہنکار۔ من۔ اندریہ۔ شریر۔ سماج۔ راشٹر اور وشو۔ ان سبھی کے آپسی سمبندھ کا گیان پراپت کر کے اگیان دور کرنا۔

۴۔ پراپت کیا ہوا گیان تیجسوی رکھنا اور اس سے دوسروں میں جاگرتی پیدا کرنا

۵۔ اپنا جیون تیاگ پورن اور یگیہ مے کرنا۔ جیسے دیپک کی بتی جلتی ہے۔ اور دوسروں کو پرکاش دیتی ہے۔ ویسے اپنا جیون جنتا کے لئے سمرپن کرنا

۶۔ بڑھی ودیا۔ بڑی سمپتی اور بڑی یدھ شکتی پراپت کرنا۔

۷۔ ہمیشہ اپنا سنگٹھن کرنا اور ہمیشہ ساودھان رہنا۔

۸۔ اپنے اندر اپنے پربندھ میں دوش نہ ہونے دینا

۹۔ اپنی اوتم سنگٹھنا نہ ہونے تک شترو پر حملہ نہ کرنا۔

۱۰۔ اپنی ہل چل کی پرسدھی نہ کرنا۔ اور سچائی کا سہارا لے کر اپنا کام چلاتے رہنا۔

۱۱۔ اپنی سنگٹھنا کو استریوں تک تتھا نیچے کی شرینی تک پہنچانا۔ سب کی ایکتا نرمان کرنا۔ اور وجے ملنے تک کوشش جاری رکھنا

شری ایس کے ڈے کی تقریر اور حکومتی نظریہ

جموں ۲۵ اکتوبر۔

شری ایس۔ کے ڈے کی تقریر کے متعلق حکومت کی طرف سے جو memorandum جاری کیا گیا ہے وہ مختصراً ذیل میں درج ہے :۔

"کشمیر کی خوبصورت وادی قدرتی ذرائع سے مالا مال ہے اور یہ ذرائع عام انسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال میں لائے جا سکتے ہیں۔ کشمیر کی بیحد زرخیز زمین میں ترقی کے مواقع پنہاں ہیں۔ اس سلسلہ میں ہندوستان کے دوسرے حصے بمشکل اس کے ہم پلہ ہو سکتے ہیں۔ میں اپنے مشاہدہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ ماضی میں یہاں کے آفیسر کلبوں میں جانے اور رقص کی محفلوں میں شمولیت کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جاتے تھے۔ لیکن آج میں خوش ہوں کہ یہ تمام حالات تبدیل ہو گئے ہیں۔ آپ نے تالیاں کے دوران کہا کہ ریاست کے آفیسروں نے سیمنار میں جس قابلیت اور ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ریاست کے آفیسر بقیہ ہندوستان کے دوسرے بہت سارے صوبوں کے حاکموں سے خاصے اچھے ہیں۔

شری ڈے نے کہا کہ میں نے اپنے دورہ کے دوران کئی دیہات کو دیکھا اور دیہاتیوں سے ملکر مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ حکومت کے ان سارے کاموں پر خوش ہیں جو سڑکوں۔ مدرسوں اور شفاخانوں کی تعمیر کے سلسلہ میں انجام پا رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دیہاتیوں میں بہترین زندگی کی تڑپ پائی جاتی ہے"

اس سلسلہ میں ہم اپنے خیالات کا اظہار آئندہ شمارہ میں کرینگے۔ کہ صحیح حالات کیا ہیں پہلے کیا حالت تھی اور اب کیا ہے۔ آج کس طور ریاست میں غنڈہ گردی اور لاقانونی کا دور دورہ ہے۔ اور کس طرح برسر اقتدار کامریڈ بڑے بڑے سرکاری حاکم لوگوں کی بہو بیٹیوں کی عزت پر ہاتھ صاف کر رہے ہیں۔ نیز مجرموں کو ترقیاں اور عہدے دیکر کس طرح نوازا جا رہا ہے :۔

لفٹ بندی کا نفاذ

دہلی ۲۵ اکتوبر۔ پلاننگ کمیشن کی طرف سے جو لفٹ بندی کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ ہندوستان کے بعض مختلف حصوں کا دورہ کرنے کے بعد مارچ ۱۹۵۶ء یکم اپریل ۱۹۵۶ء تک لفٹ بندی کا نفاذ مکمل کرنے کی آخری تاریخ کی سفارش کی ہے :۔

سرکاری دفاتر جموں کو

جموں ۲۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سال ٹھیک وقت پر نومبر کے پہلے ہفتہ کو سرکاری دفاتر سرینگر میں بند ہو کر دوسرے ہفتہ یہاں کھل جائیں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس دفعہ تمام کے تمام دفاتر جموں آئیں گے۔

یاد رہے کہ گذشتہ سال سرکاری دفاتر بہت دیر سے آئے تھے اور پورے کے پورے نہیں آئے تھے۔ جسے جموں کے لوگوں نے بہت برا منایا تھا۔

ریاست کیلئے ۳۵ کروڑ روپیہ

دہلی ۲۳ اکتوبر۔ شری بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر نے ایک پریس کانفرنس کے دوران بتایا کہ دوسری پانچسالہ پلان کے تحت ریاست جموں و کشمیر کو مرکز کی طرف سے ۳۵ کروڑ روپیہ ملے گا جبکہ پہلے پانچسالہ پلان کے تحت ریاست کو پندرہ کروڑ کے قریب روپیہ ملا ہے

رام نگر کے پہاڑی علاقوں کا دورہ

جموں ۲۴ اکتوبر۔ پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد مورخہ ۲۶ اکتوبر کو رام نگر کے پہاڑی علاقہ کے دورہ کیلئے روانہ ہو جائینگے۔ آپ اپنے دورہ کے دوران تحصیل ہذا کے دور افتادہ علاقوں ڈوڈو۔ بسنت گڑھ۔ مجوڑ۔ پنچال۔ کلونتہ وغیرہ تشریف لے جائینگے۔

رام نگر سے آنے والی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ جگہ جگہ اپنے پرجا نیتا کے سواگت کیلئے تیاریاں زور شور سے کی جا رہی ہیں :۔

حد بندی سفارشات کی حمایت

دہلی ۲۴ اکتوبر۔ بھارتیہ جن سنگھ کی سنٹرل ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کی صدارت میں دو دن تک دہلی میں ہوئی۔ ورکنگ کمیٹی نے اپنے دو روزہ اجلاس میں حد بندی کمیشن کی رپورٹ پر وچار کرنے کے بعد ایک ریزولیوشن کے ذریعہ کمیشن کی تجاویز سے بالعموم اتفاق ظاہر کیا ہے۔ اور اس بات کے لئے اطمینان کا اظہار کیا گیا کہ کمیشن نے دیش کے اتحاد اور سلامتی کے پہلوؤں کو سب سے زیادہ اہمیت دی ہے

ریزولیوشن میں کچھ ایک صوبوں کی تشکیل سے اختلاف کا اظہار کیا گیا ہے :۔

طلبا کی سٹرائیک ختم

جموں ۲۳ اکتوبر۔ شری الیش بھسین کو دہلی میں ہندوستان بھر کے طلبا کی ہو رہی تقریب میں کشمیر یونیورسٹی کیطرف سے نہ بھیجنے کے نامنصفانہ رویہ کے خلاف گورنمنٹ کالج جموں کے طلبا نے جو سٹرائیک کر رکھی تھی۔ وہ ختم کر دی گئی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکام بالا نے اس ناانصافی کو محسوس کیا ہے اور طلبا کو وشواس دلانے پر سٹرائیک ختم کی گئی ہے

سنجیدہ لوگوں کا کہنا ہے کہ طلبا نے بڑا صبر اور تحمل کا ثبوت دیا ہے ورنہ فرقہ پرست اور شیخ عبداللہ کے انویائیوں نے ایک سازش کے تحت شری بھسین کو مقابلہ میں شمولیت سے روک لیا تھا۔ اور اس طور ان کا مطلب طلبا کے جذبات کے ساتھ کھیل کر ریاست میں گڑبڑ پیدا کرنا تھا۔ چنانچہ بخشی صاحب کو ذاتی طور پر دلچسپی لے کر اس معاملہ کی تہہ تک پہنچنا چاہیئے :۔

انتشار کی کوششیں ناکام

کھنڈواہ ۲۲ اکتوبر۔ یہاں ضلع اودھمپور کی موضع ملوکٹی میں کسانوں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے شری پاکھتیر اڈیٹور تحصیل سکریٹری پرجا پریشد نے کہا کہ لوگوں کو گورنمنٹ کی تقسیم کرو اور حکومت کرو کی پالیسی سے خبردار رہنا چاہیئے اور ملک کے وسیع مفاد کی خاطر الیسی کی چھوٹی موٹی باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ آپ نے بتایا کہ پچھلے دنوں کچھ خود غرض لوگوں نے شہری اور دیہاتی سوال پیدا کر کے لوگوں کو تقسیم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن یہ خوشی کی بات ہے کہ اب لوگ ان پر دھوکے کی چلی جا رہی چالوں کو بھانپ کر اپنی ایکتا اور یکجہتی کو برقرار رکھا۔ جلسہ میں شری ستھا سنگھ جی نے تقریر کرتے ہوئے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی۔ شری امرچند جی ڈیلیگیٹ علاقہ بھالا نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ہمیشہ سچائی کا ساتھ دینا چاہیئے۔ اور ہر برائی کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیئے

اندر ولہ میں جلسہ

راجوری ۲۲ اکتوبر۔ تحصیل راجوری میں پرجا پریشد کا ایک جلسہ بخشی سدھ داس کی صدارت میں ہوا جس میں جگا شہ پرجی بابو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کچھ خود غرض لوگوں کی طرف سے پرجا پریشد کے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں۔ لیکن پرجا پریشد اپنے پروگرام کو لیکر میدان میں آنکلی ہے :۔

دُکھی سنسار

ایک آنکھ سے دیکھتے ہیں؟

گورنمنٹ ہسپتال جموں میں ڈاکٹروں کی کمی کے متعلق عوام کی طرف سے کئی بار صدائے احتجاج بلند کی جا چکی ہے مگر نہ جانے ہمارے نوکر شاہی حاکم کانوں میں روئی دیئے کیوں بیٹھے ہیں۔ لوگ چیختے ہیں چلاتے ہیں مگر ہماری سرکار کے عوامی نمائندہ کہلانے والے کیا مجال جو ٹس سے مس ہوں۔ یہ امر کس قدر مضحکہ خیز ہے کہ سنتے ہیں کہ عورتوں کی بیماریوں کی ماہر سند یافتہ (سپیشلسٹ) مسز گپتے کا نام جموں ہسپتال کی سٹاف لسٹ پر ہے لیکن ان سے کام سرینگر کے ہسپتال میں لیا جا رہا ہے۔ حالانکہ سرینگر کے ہسپتال میں پہلے سے ہی عورتوں کی بیماریوں کی ایک سپیشلسٹ ڈاکٹر موجود ہے۔ اس کے علاوہ جموں ہسپتال میں ڈاکٹروں اور سرجنوں کی تعداد کشمیر کے مقابلہ میں برائے نام ہے۔

. . . .

. . . .

جموں اور کشمیر دونوں صوبوں کو ایک آنکھ سے دیکھنے والے ریاستی حکمرانوں سے ہم پوچھتے ہیں۔ کہ یہ امتیازی سلوک کیوں؟ کیا ہسپتالوں کے منسٹر انچارج اس طرف دھیان دینگے۔ (امرت بال جموں)

خزانہ کے بغیر خزانچی

گذشتہ دو سال سے گورنمنٹ کی طرف سے سندر بنی میں ایک شخص کو خزانچی کے عہدہ پر تعینات کیا گیا ہے لیکن حیرانگی کی بات یہ ہے کہ نہ ہی سندر بنی میں کوئی خزانہ ہے اور نہ خزانہ کی کوئی بلڈنگ۔ لوگ حیران ہیں کہ یہاں پر خزانہ کے بغیر خزانچی کو کیوں رکھا گیا ہے۔ اور جنتا کی خون پسینے کی کمائی کو اس طور بلا کسی مطلب کے کیوں اڑایا جا رہا ہے۔ قوم کے ہمدرد وزیر خزانہ بتائیں گے کہ ایسا کیوں؟ (ایک سندر بنی نواسی)

نیشنل کانفرنسی بننے کے مزے

پنڈت سیتا رام جی وقت کے ساتھ نیشنل کانفرنسی بن گئے۔ اور یہاں سندر بنی میں اپنی ہوٹل بنا لیا۔ ہوٹل کے ساتھ ایک کمرہ ہے جو وہ کمرہ گورنمنٹ کو سٹور کے لئے پندرہ روپیہ ماہوار کرایہ پر دیدیا۔ اور خود ہی اس سٹور کے چوکیدار بھی بن گئے جن کو پندرہ روپیہ ماہوار چوکیداری کا دس روپیہ بھی ہوٹل بیٹھے [illegible]

چوکیدار ہونے کے ساتھ ساتھ شراب ٹھیکیداروں کے ایجنٹ بھی بنا دیئے گئے ہیں اور سرکاری ریڈیو بھی دوکان پر لگ گیا ہے۔ لوگوں کو آنکھیں دکھاتے ہیں۔ عوام سوچتے ہیں کہ جب علاقہ بھر کی جنتا بیکار ہے لوگ کام کے لئے ترستے ہیں۔ اگر کسی غریب کو کامریڈ کی بجائے سٹور کا چوکیدار ہی بنا دیا جاتا۔ تو وہ بھی پیٹ پال لیتا۔ مگر کوئی نیشنل کانفرنسی بننے کو تیار نہیں۔ اسلئے کیا سب کچھ کامریڈ صاحب کو ہی ملے گا؟ (ایک نکتہ چین)

بجٹ کی شان!

سنتے ہیں کہ اس سال چھنی تا سدھ مہادیو تک سڑک کی تعمیر کے لئے بجٹ میں ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ کی رقم منظور ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی کام شروع نہیں ہوا ہے۔ پچھلے سال بھی بجٹ میں اس کام کیلئے پینتالیس ہزار روپے کی رقم مخصوص رکھی گئی تھی۔ مگر کام کوئی نہیں ہوا تھا۔ لہذا حکام بالا سے گذارش ہے کہ سڑک کی تعمیر کے کام کو جلد از جلد شروع کرا دیا جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی یہ رقم بجٹ کی شان کو دوبالا کرنے کے لئے کاغذوں تک ہی محدود ہو کر نہ رہ جائے۔

(ایک چھنی نواسی)

راجوری کا چیئرمین

حکومت یا سماج کی طرف سے ادھیکار یا عہدہ ملنے پر انسان کے کندھوں پر بہت بھاری ذمہ داری آ جاتی ہے۔ اور وہ ہر وقت جنتا کی اگنی میں جلتا رہتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اس عائد کردہ ڈیوٹی میں کسی قسم کی کوتاہی یا غفلت ہو جائے۔ اور وہ پبلک میں منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ مگر ریاست جموں و کشمیر کے نیشنل کانفرنسی کرمچاریوں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ منسٹر سے لیکر ادنےٰ چپڑاسی تک کو حکومت کا نشہ ہے۔ ان کو یہ یاد ہی نہیں رہا کہ انہیں یہ ادھیکار صرف جنتا کی سیوا کیلئے ملے ہیں۔ نہ کہ حکومت کرنے کے لئے۔

ہمارے ٹاؤن ایریا کمیٹی کے چیئرمین صاحب ہیں۔ جب سے انہیں یہ عہدہ ملا ہے ان کے طور طریقے ہی بدل چکے ہیں۔ وہ کسی کو خاطر میں ہی نہیں لاتے پچھلے دنوں پانچالہ یا [illegible] بھر کی تمام ٹاؤن ایریا کمیٹیوں کے چیئرمینوں کی ایک کانفرنس [illegible] کشمیر میں بلائی گئی۔ جموں [illegible] ریاست کے [illegible]

کے چیئرمین صاحب بھی برائے شمولیت تشریف لے گئے۔ مگر جاتے وقت انہوں نے ممبران ٹاؤن ایریا کمیٹی کی کوئی میٹنگ بلائی نہ ہی قصبہ کے سرکردہ اصحاب سے کسی قسم کا مشورہ کیا کہ قصبہ کی بہتری و بہبودی کے لئے وہاں کون کون سی تجاویز رکھی جائیں۔ علاوہ بریں انہیں واپس آئے ہوئے بھی تقریباً ۱/۲ ماہ کے قریب ہو رہا ہے۔ آج تک انہوں نے کسی کو بھی نہیں بتایا کہ وہ کیوں گئے تھے۔ اور کیا کر کے آئے ہیں۔ چیئرمین صاحب بذات خود تو اچھے آدمی معلوم ہوتے ہیں مگر انکے اوپر مکڑی کی طرح جالا بننے والے کچھ ایسے قماش کے لوگ ہیں جو کسی سے ماچس مانگ کر اپنے گھر کو خاک سیاہ کرنے میں بھی فخر محسوس کرتے ہیں۔ میں چیئرمین صاحب کو دوستانہ مشورہ دیتا ہوں کہ اپنے دامن کو جنتا کی نظروں میں بیداغ رکھنے کے لئے ایسے لوگوں کے چنگل سے بچتے رہیں۔ اور ساتھ ہی ان سے درخواست ہے کہ پبلک طور پر بتایا جاوے۔ کہ آپ قصبہ کی بہتری و بہبودی کے لئے کون کونسی نئی سکیم مرتب کرا کر آئے ہیں۔ تاکہ اہالیان قصبہ آپکا دھنیہ باد کر سکیں۔ (راجوری نواسی)

پونچھ کی بجائے راجوری

معلوم ہوا ہے کہ سیشن جج کی ڈسٹرکٹ کورٹ پونچھ میں قائم کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو کہ سیشن جج کی کورٹ پونچھ کی بجائے راجوری میں قائم کی جائے تاکہ دور دراز کے علاقہ کے لوگوں کو پونچھ ضلع کے ایک کونے میں جانے کی بجائے راجوری ضلع کے سنٹر میں ہونے کی وجہ سے سہولیت ہو جائے۔

(ایک نوشہرہ نواسی)

تھانہ میں شراب کی فروخت

اسمبلی کے اجلاس میں ریاست کے منسٹر متعلقہ ایکسائز نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا تھا۔ کہ ریاست میں ناجائز شراب کی کشید گی اور فروخت کی بدعت کو ختم کرنے کے لئے کوئی کسر باقی نہ رکھی جائے گی مگر حیرانگی کی بات ہے کہ یہ بدعت دن بدن زور پکڑتی جا رہی ہے۔ اور کچھ ایک سرکاری حاکم ملک کے اندر اس بدعت کو بھی اپنی آمدنی کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔ تھانہ سنواری کے ارد گرد کھلے بندوں شراب کی بھٹیاں لگی ہوئی ہیں۔ تھانہ کے ذمہ دار اصحاب شراب کشید کرنے والوں سے ملے ہوئے ہیں۔ ان سے باقاعدہ ماہواریاں لی جاتی ہیں۔ اور جو کسی وجہ سے ادائیگی میں تاخیر سے کام لیتا ہے۔ اس کی شراب ضبط کر کے فرد ضبطی بھی مرتب ہو جاتا ہے۔ لیکن جب ماہواری قسط ادا ہو جاتی ہے تو شراب

سٹور میں جمع کر کے کیس کو خرد برد کر دیا جاتا ہے۔

سنواری میں عام طور پر مشہور ہے کہ کہ جس کسی نے شراب خریدنی ہو وہ نقد داموں پر تھانہ سنواری سے خرید سکتا ہے۔ سنا گیا ہے کہ تھانہ ہذا کا ذمہ دار افسر کہتا ہے کہ انہیں کون پوچھ سکتا ہے ڈی۔ آئی۔ جی صاحب ان کے خاص آدمی ہیں۔ لہذا ہماری ڈی۔ آئی۔ جی صاحب سے ہی پرارتھنا ہے کہ وہ ذاتی طور پر اس طرف توجہ دیں۔ کیونکہ اس طور افسر مذکور ان کے لئے بھی بدنامی کا باعث بن رہا ہے (ایک واقفکار)

زمین کا قبضہ نہیں ملا!!

ڈیڑھ سال کا عرصہ گذرنے لگا ہے کہ نیابت چھمب میں ہم رفیوجیوں کو زمین الاٹ کی گئی تھی۔ مگر ڈیڑھ سال کا عرصہ گذر جانے کے بعد بھی ابھی تک ہمیں الاٹ شدہ زمینوں کا قبضہ نہیں ملا ہے۔ اور ہم در بدر دھکے کھا رہے ہیں۔ کاغذوں میں دکھا دیا گیا ہے کہ زمینیں دے کر شرنارتھیوں کو آباد کر دیا گیا ہے۔ لیکن بار بار درخواستیں کرنے کے باوجود قبضہ نہیں دلایا گیا ہے۔ پٹواری و دیگر حکام متعلقہ لوگوں کو آپس میں لڑانے میں ہی اپنی چاندی سمجھتے ہیں۔ حکام بالا سے ہماری پرارتھنا ہے کہ ہمیں الاٹ شدہ زمینوں کا قبضہ دلایا جائے اور ہم کو بھی جینے کا حق بخشا جائے۔

ڈوڈہ رام وغیرہ ہریجن شرنارتھی نیابت چھمب

ڈوڈو کے عوام کی مانگیں

ڈوڈو لبنت گڑھ کا علاقہ نہایت ہی پسماندہ ہونے کی وجہ سے ضروری ہے کہ سرکار اسے اوپر اٹھانے کی طرف دھیان دے۔ اور لوگوں کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے فوری دھیان دیا جائے۔ (۱)

۱۔ دریائے توی پر کرچی کے نزدیک پل جلد از جلد بنایا جائے تاکہ سینکڑوں جانیں جو ہر سال توی کی نظر ہوتی ہیں بچ جائیں۔

۲۔ رام نگر سے ڈوڈو تک براستہ سیوج لاری کی سڑک کی تعمیر کروائی جائے۔

۳۔ ڈوڈو کے ارد گرد آٹھ ہزار کی آبادی کے لئے کوئی ہسپتال نہیں۔ لوگ طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور خاندان کے خاندان اچھوت کی بیماریوں سے ختم ہو جاتے ہیں۔ لہذا علاقہ میں فوری طور پر ہسپتال کھولا جائے۔ ۴۔ ڈوڈو کے علاقہ میں ۲۰ پنچائتوں کے ایریا میں کوئی ڈاکخانہ یا تار گھر نہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ڈوڈو میں جنتا

شخصیتیں آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں لیکن....

چینی لیکھک گلشن نے ترجمہ راگی کو اس کہانی پر پانچ ہزار کا انعام ملا ہے۔ اسے چینی بھاشا سے ترجمہ کر کے "سوویت لینڈ" کے پاٹھکوں کو پیش کیا جا رہا ہے۔

"ٹھہریئے! آپ اندر نہیں جا سکیں گے۔ جرنیل سو رہے ہیں۔ ان کی آگیا سخت ہے" سنتری کی آواز سنے نوجوان کے تیزی سے بڑھتے قدم روک دیئے۔

"مجھے ان سے ایک اہم معاملہ پر بات کرنی ہے۔ تم جا کر میرے آنے کی سوچنا دو" یہ حکم سنتے ہی سنتری محل کے اندر چلا گیا۔ نوجوان دروازہ کے باہر ٹہلنے لگا۔ سنتری کو لوٹتے دیکھ کر نوجوان نے پرشن کیا "کیوں جاگ اٹھے ہیں جرنیل؟"

"ابھی کہاں؟ ہمارے جرنیل گھوڑے بیچ کر سویا کرتے ہیں۔ اور تب تک اٹھنے کا نام نہیں لیتے جب تک کوئی انہیں آ کر جھنجوڑے نہیں۔ اور ایسی ہمت وہی کر سکتا ہے جس کو اپنی جان پیاری نہ ہو"

"میں جانتا ہوں بھائی" نوجوان نے گمبھیر مسکراہٹ کے ساتھ کہا "میں ان کی نیند کو ہی توڑنے آیا ہوں۔ آج یا تو جرنیل آنکھیں کھولیں گے یا لوگ انہیں بدلنے پر مجبور ہوں گے .... اچھا میں خود ہی پتہ کرتا ہوں"

سنتری نے سر جھکا دیا۔ نوجوان بڑی تیزی کے ساتھ محل میں داخل ہو گیا۔ جرنیل عالیشان پلنگ پر بیٹھا خراٹے بھر رہا تھا۔ اس کے ٹھاٹھ باٹھ کو دیکھ کر نوجوان نے دانتوں تلے انگلی دبائی سوچنے لگا "کیا سچ مچ یہ ہمارے غریب دیش کا جرنیل ہے جہاں کے ہزاروں نہیں لاکھوں لوگوں کو شام کے وقت پیٹ پر پتھر باندھ کر سونا پڑتا ہے؟" وہ جھنجھلایا اور سارا زور لگا کر چلایا "سردار اب تو جاگو!"

بڑبڑاتے ہوئے جرنیل نے آنکھیں کھولیں۔ اپنے سامنے نوجوان کو دیکھ کر سیخ پا ہو کر بولا۔ "کیا بات ہے جی؟ ایسی کون سی آفت آ گئی تھی۔ جو مجھے اس حالت میں ...."

"آپ اس حالت میں بھی نہ جاگے تو دیش کا کیا حال ہوگا۔ کچھ تو سوچئے۔ آپ کی غفلت اور لاپرواہی نے ہمارے راجیہ کے سوابھمان کو مٹی میں ملا دیا ہے"

"مٹی میں ملا دیا! ہوش کی دوا کرو۔ میری مہربانی سے تو اس ابھاگے دیش کی قسمت جاگ گئی ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ لوگ مجھ کو کتنی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں؟ جب میں ادھر سے جاتا ہوں تو اپنے ہی دیش کے نہیں بلکہ ..... کے کروڑوں نر ناری بھی میری راہ میں آنکھیں بچھاتے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

سمان دیکھ کر میرا دل بلیوں اچھلتا ہے۔ میں کیا۔ ہر دیش بھگت اپنا سر فخر سے اونچا اٹھاتا ہے لیکن..."

"لیکن کیا؟ صاف کہو"

"میں آپ کو وقت پر غلطی کی یاد دلایا کرتا ہوں"

"مگر کونسی غلطی کی ہم نے؟"

"بھول گئے آپ اپنی ہمالیہ جیسی بڑی غلطی کو۔ آپ نے لٹیروں کے چھاؤنیوں میں آ کر ہماری ماتر بھومی کے ایک حصہ کو ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا۔ اور عین اس وقت لڑائی بند کرنے کے حکم جاری کئے جب دشمن کی فوج دم دبا کر بھاگ رہی تھی اور ہماری فتح یقینی تھی۔ کیا یہ پاپ نظر انداز کیا جا سکتا ہے؟ لاکھوں رشتے اور انمول جوانیاں لٹا کر بھی آپ نے اپنی پوتر بھومی پر لٹیروں کا ادھیکار مان لیا ہے۔"

"گستاخی مت کرو۔ میں نے جو کچھ کیا ہے ٹھیک کیا ہے۔ وہ بنجر علاقہ جس کا ہمیں کوئی بھی فائدہ نہیں ہو سکتا ان کو دے کر میں نے اپنے لوگوں کو خونریز لڑائی سے بچا لیا ہے۔ ورنہ اب تک ہم تباہ ہو جاتے۔ سینکڑوں میل لمبی سرحد کی حفاظت ہمارے لئے وبالِ جان ہو جاتی۔ اس پر بھی تم اسے غلطی سمجھتے ہو؟ تمہیں تو میری عقل کی داد دینی چاہیئے کہ بیکار زمین کے ٹکڑے کو پھینک کر میں نے تمہیں بڑے سنکٹ سے بچا لیا ہے۔"

"بھول رہے ہیں جرنیل!" نوجوان کی بھوئیں تن گئیں اور ہونٹ پھڑکنے لگے "اپنی ماتا سے اس لئے پریم نہیں ہوتا کہ وہ بہت امیر ہے یا خوبصورت ہے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ ماں ہے۔ ماتا کتنی بدصورت ہو۔ بیٹے کی نظر میں اس میں دنیا کی خوبصورتی دکھتی ہے۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ سوکھے ستنوں والی جننی سے بھی بچہ چمٹ کر چمٹ جاتا ہے بھلے ہی اس میں ایک بوند بھی دودھ نہ رہا ہو۔"

"یہ دقیانوسی باتیں اب نہیں چل سکتیں۔"

"خیر اس بات کو جانے دیجئے۔ شائد یہ پرانی ہو چکی ہے۔ اور آپ اس کو خاص مہتو نہیں دیتے لیکن ہر راشٹر بھگت کے دل میں یہ زخم آج بھی تازہ ہے اور تازہ رہے گا۔ اب میں آپ کا دھیان اس بات کی طرف دلاتا ہوں جو دیش بھر میں دکھ کا کارن بن رہی ہے۔ ایک طرف لوگوں نے ہمارے راجیہ کے کچھ حصوں پر زبردستی قبضہ کر رکھا ہے وہاں ہمارے بھائیوں ..... گی اور کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ہماری ماتاؤں اور بہنوں کا اپمان کیا جاتا ہے۔ آپ

آزادی کے لئے کوشاں ہیں۔ بلکہ دوسرے دیشوں کو آزاد کروانے کے لئے آج بھی کوشاں ہیں۔ کیا اپنے دیش میں اپنے بھائیوں پر سنکٹ دیکھ کر آپ کا خون نہیں کھولتا۔ اپنے پاس شکتی رکھتے ہوئے بھی اس کا ٹھیک استعمال نہیں کر سکتے کیا؟"

"یہ بدتمیزی ہے۔ جھوٹی باتوں کے لئے دنیا کے امن کو خطرے میں نہیں ڈالا جا سکتا۔ زیگ نتری لوگوں کو اخلاقی دباؤ سے مجبور کرو۔ جنگ کی باتیں بے معنی ہیں۔"

"امن باتوں سے نہیں شکتی سنچے سے ہوتا ہے۔ ہم جارحانہ کاروائی کو پاپ سمجھتے ہیں۔ مگر جو امن کے خواہشمند ہوں اور جنگ سے دور بھاگیں۔ وہ غلطی کرتے ہیں۔ امن کے لئے جنگ کی تیاری لازمی ہے جرنیل! رہی اخلاقی دباؤ کی بات۔ شائد آپ بھول گئے ہیں۔ کہ ہمارے بوڑھے جرنیل بیروگ اور نوجوان لیشو تھان نگچ اخلاقی دباؤ ڈالنے ہی وہاں گئے تھے۔ ظالموں نے ان کو ہتھکڑیوں سے پیٹا۔ ان کے ننگے جسم پر ناچتے رہے۔ الٹا لٹکا کر چمڑی ادھیڑ دی گئی۔ سات جنم نہ بھولنے والے وہ اتیاچار کئے جنہیں دیکھ کر درندگی بھی شرما جاتی ہے۔ نیچ زیگا کو انہوں نے تڑپا تڑپا کر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ہمارے دو اور ساتھی ان کی بربریت کا شکار ہو گئے۔ کیا بداخلاق لوگوں کے سامنے اخلاق اخلاق چلانا بھینس کے آگے بین بجانے کے برابر نہیں ہے؟"

"یہاں لوگوں کی بیوقوفی ہے انہوں نے کیوں جلدبازی کی؟ ہمارے حکم کا انتظار تو کیا ہوتا اس میں ہمارا کیا قصور؟"

"آپکے حکم کا انتظار کرتے کرتے نہ جانے کتنے لوگوں کے پران نکل گئے ہیں۔ اگر آپ کے حکم کا کچھ دیر اور انتظار کیا ہوتا تو ہمارے دیش کا مستک جسے بچانے کیلئے ہم نے انگنت قربانیاں دیں بدیشیوں کے ہاتھوں بک چکا ہوتا۔"

"تم حد سے زیادہ بڑھ رہے ہو" جرنیل کی بھوئیں تن گئیں "شائد تجھے یہ معلوم نہیں کہ میرا ایک اشارہ تیری ہستی ختم کر سکتا ہے۔"

"تو میں امر ہوں جرنیل۔"

"بکواس بند کرو۔"

"ایک بات پر"

"کونسی بات؟"

"کیا آپ اس ..... پورن ..... کیا ..... ہیں

یا نہیں؟"

"کیا بتا دکھائی ہے ہم نے؟"

"آج ہی کی بات ہے۔ ایک سیاہ سالا نے ظالموں کے ایک چھوٹے سے گروہ کے آگے گھٹنے ٹیک کر اپنے اور سماج کے وقار کو مٹی میں ملا دیا ہے۔ آپ نے اس سے جواب تک نہیں مانگا۔ جانتے ہیں جنتا کے دل پر اس کا کیا ردعمل ہوا ہے؟"

"کیا ہوا ہے؟"

"قانون سے لوگوں کا وشواس اٹھ گیا ہے۔"

"یہ بدتمیزی ہے! کون بیوقوف کہتا ہے کہ لوگوں کو مجھ پر وشواس نہیں رہا؟"

"باہر چل کر خود دیکھ لیں۔"

غصے سے بھرا ہوا سردار اٹھ کھڑا ہوا۔ جلدی جلدی پیر اٹھاتا ہوا دروازہ کی طرف بڑھا۔ نوجوان پیچھے تھا۔ دروازہ پر سنتری نے جرنیل کو گھوڑا پیش کیا۔ جرنیل اچک کر اس پر بیٹھ گیا۔ دونوں قلعہ کے باہر پہنچے تو جنتا جنارد ھن کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر زور زور سے چلا رہا تھا "ہمیں ایسا جرنیل نہیں چاہیئے۔"

جرنیل غصہ سے ہونٹ چبانے لگا۔ بولا "خاموش!" سناٹا چھا گیا۔ جرنیل نے کہا۔ "تمہیں شرم نہیں آتی؟ ساری عمر تمہاری سیوا کرتا رہا ہوں۔ آج تم میرا اپمان کر رہے ہو"

"سیوا کی آپ نے" ایک طرف سے آواز آئی "اور ہمارے بھاگیہ دھاتا بنے۔ مگر آپ کی غلط نیتی سے دیش کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس لئے جنتا جناردھن جواب مانگتی ہے۔ پتہ ہے آپ کو رنے کی مانگ کرتی ہے۔"

"کیا تمہیں میری نیتی پسند نہیں؟" جرنیل گرجا۔

"بالکل نہیں" ہجوم چلایا۔

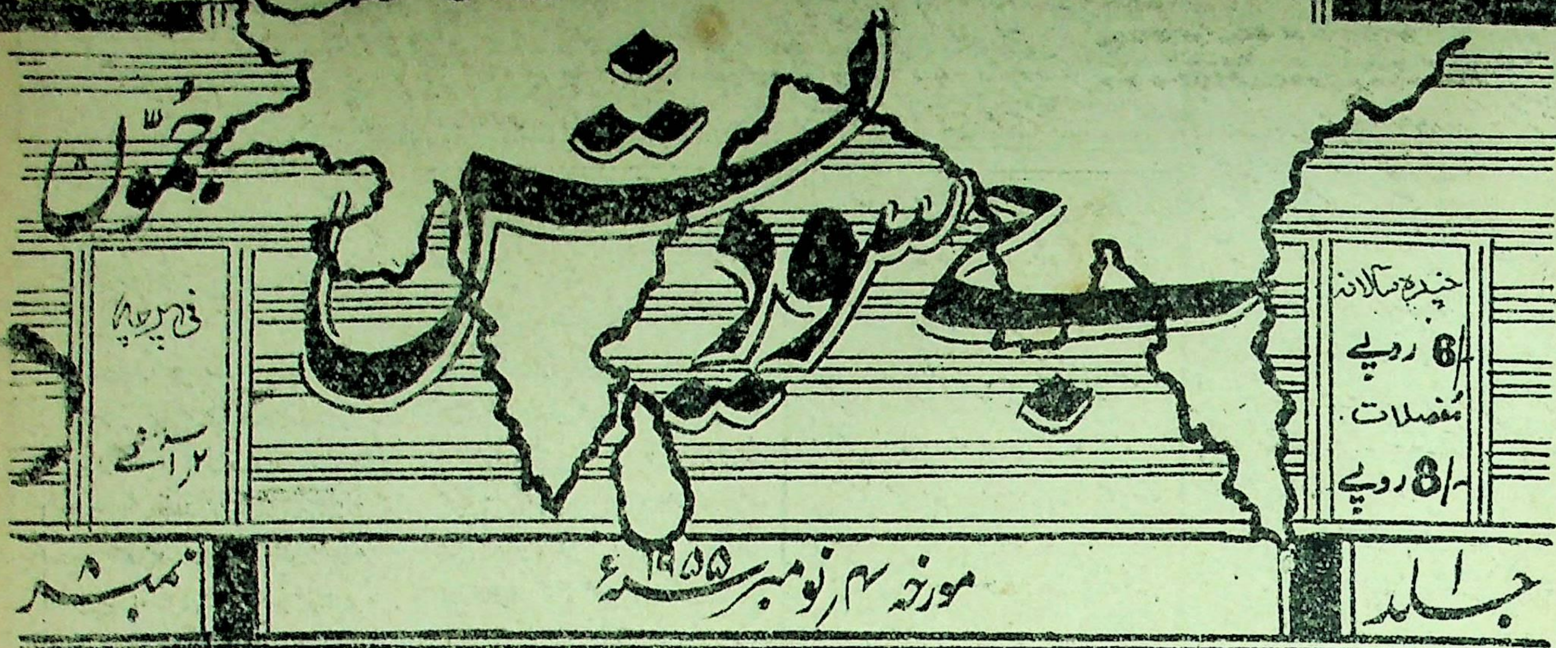
"کیا تم کو مجھ پر وشواس نہیں رہا؟"

"ہرگز نہیں۔"

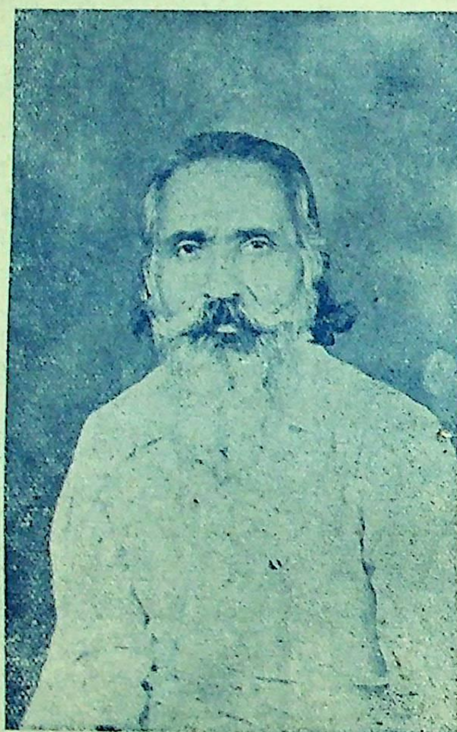
"تو بہت اچھا! سنبھالو اپنی گدی۔ اور بنا لو اپنا جرنیل۔ میں جہاں بھی جاؤں گا جرنیل بن کر ہی رہوں گا۔ میں دیکھوں گا کہ تم میرے بغیر کیسے کام چلاؤ گے؟"

جرنیل نے گھوڑے کو ایڑ لگائی۔ اسی نوجوان نے اونچی آواز میں اسے سنا کر کہا "جرنیل تو آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں مگر راشٹر کا کام ویسے ہی چلتا رہتا ہے۔"

گھوڑا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ جنتا نے اس نوجوان کو گدی پر بٹھا کر اپنا جرنیل .....



उप-प्रधान जम्मू काश्मीर प्रजा परिषद्



ठाः रञ्जीत सिंह जी

जिन का जीवन, देश कार्य करने वालों के लिये एक आदर्श है और जिन्हों ने अपने सारे जीवन को देश तथा समाज सेवा के लिये अर्पण किया है और पिछले दिनों गोआ स्वतन्त्रता संग्राम में जम्मू से जाने वाले सयाग्रही जत्थे का नेतृत्व कर के अपनी इस डुग्गर भूमि की शान को ऊंचा किया है ॥

जलाऊँ हँसकर जीवन दीप

देश पर होना है बलिदान, धर्म पर होना है बलिदान ।

शूल भी होंगे हमको फूल
खुशी से भूलें फांसी भूल
कतारों में हम सब के शीश
तकेंगे चिर वैभव आशीष

यही मां चाह, चाह बस एक, एक सा हो सब का आह्वान
होना है बलिदान, देश पर होना है बलिदान ।

अकेला था वह मां का लाल
मगर था स्वतंत्रता का ज्वाल,
जिधर पग रखता था वह वीर
फटा पड़ता था प्रलय समीर,

मगर था धैर्य, धैर्य में आन, आन पर चढ़ते वीर महान
होना है बलिदान, धर्म पर होना है बलिदान ।

बता मां कितने ऐसे लाल
सकेंगे कर तुझ को खुशहाल ?
भर आया नयनों में क्यों नीर ?
मृत्यु हित निर्मित तुच्छ शरीर ।

जले मां दीप, दीप में नेह, नेह में तव लालों का शान
होना है बलिदान, धर्म पर होना ह बलिदान ।

एक कामना

स्वर्ग में सुख मिलता है और पालकी में बैठने से भी कहते हैं [illegible] है परन्तु ऐसा स्वर्ग [illegible] जहां पालकी [illegible] जाती हो, [illegible] ते हैं जहां हर [illegible] ने पांव से चलता हो अपने हाथ से काम करता हो, जहां कोई किसी के कंधों पर न बैठता हो ।

از: سیوا رام بی اے ایل ایل بی وکیل بھتیجی پیر معانی پیر جا پیر پیشہ کرنے اڑ

دور دراز ملک ایسی پہاڑیوں کی سطح پر ریاست جموں وکشمیر کے ایک کونے میں واقع ہے پاڈر کا بدنصیب علاقہ جس کے ایک طرف ہماچل پردیش دوسری جانب لداخ اور تیسری جانب وادی کشمیر کی سرحد ملتی ہے۔ علاقہ پاڈر کی آبادی گیارہ ہزار کے قریب ہے۔ پاڈر کشتواڑ سے ۴۲ میل کی دوری پر ہے۔ رسل و رسائل انتہائی مشکل ہے۔ ایک طرح سے دنیا سے کٹا ہوا علاقہ ہے۔ لیکن دنیا بھر سے کٹا ہونے کے باوجود یہاں پر نیلم کی کان ہے۔ اور قیمتی نیلم کی کان ہونے کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور بھی ہے۔

آپ حیران ہونگے کہ وہ علاقہ جہاں نیلم جیسی قیمتی چیز کی کانیں موجود ہیں میں نے اسے بدنصیب کیوں کہا مگر میں نے اسے بدنصیب اس لئے کہا ہے کہ جب سے ہماری ریاست میں عوامی سرکار کا قیام عمل میں آیا ہے برسر اقتدار فرقہ پرستوں کی اس علاقہ پر نظر عتاب رہی ہے۔ وہ اس لئے کہ علاقہ پاڈر کے لوگ وطن کے غدار نہیں بلکہ وطن پرست اور بھارت ماں کے پجاری ہیں۔

ریاست کے اندر ترقی اور خوشحالی کا ڈھنڈورا پیٹنے والوں نے علاقہ پاڈر کو ترقی کی راہ پر لیجانے کی بجائے اسے تباہ وبرباد کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی ہے۔ مہاراجہ کی حکومت کے وقت اس علاقہ میں دو سرکاری ہسپتال تھے لیکن نام نہاد لوک راج کا قیام عمل میں آتے ہی دونوں ہسپتال بند کر دئیے گئے۔ علاقہ میں سکولوں کی تعداد نصف سے برابر کر دی گئی اور گذشتہ تین سال کے عرصہ سے گریز سکول میں ایک ایسی ٹیچر لگائی گئی ہے جو ہندی کی بجائے اردو جانتی ہے اور ہندی لڑکیوں کو پڑھا ہی نہیں سکتی۔ دوسرے معنوں میں لڑکیوں کے لئے سکول نہ ہونے کے برابر ہے۔

علاقہ پاڈر میں خشک سالی یا ژالہ باری وغیرہ سے فصلیں تباہ ہو جانے سے گذشتہ کئی سالوں سے قحط کے سے حالات چلے آ رہے ہیں۔ لوگوں نے بار بار مانگ کی مگر ابھی تک کشتواڑ میں راشن کی سپلائی کا انتظام نہیں کیا گیا۔ پاڈر سے چل کر غلہ حاصل کرنے کیلئے کشتواڑ آنا پڑتا ہے۔

باقی اس کے علاوہ لوک راجی حکومت کے سرکاری کارندوں نے تو ایک اور سسٹم ہی بنا رکھا ہے۔ لوگوں کو لوٹا جاتا ہے۔ گذشتہ سال کا واقعہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر ڈوڈہ وہاں پر دورہ پر گئے۔ ان دنوں راقم بھی وہاں پر ہی تھا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے وہاں جا کر جو جو کچھ کیا اسے بیان کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ لوک راج خوب ملا ہے۔ کسی کی عزت محفوظ نہیں۔ جہاں بڑے بڑے سرکاری حاکم دورے پر جائیں اور لوگوں کی بہو بیٹیوں کی عزت پر ہاتھ صاف کریں ناچ کروائیں اور اگر کوئی آواز اٹھائے تو اسے فرقہ پرست اور قانون شکن کہہ کر دبایا جائے۔ تو کیا سمجھنا چاہیئے۔ دوسری طرف پولیس والے ہیں۔ تو وہ سمجھتے ہیں کہ راج انہی کا ہے۔ وقت ہے لوگوں کو لوٹ لیں۔ دھڑا دھڑ رشوتیں وصول کی جاتی ہیں۔ رشوتیں حاصل کرنے کیلئے بے گناہوں پر مصیبتوں کے پہاڑ ڈھائے جاتے ہیں۔ راقم نے پاڈر میں دیکھا کہ ... پولیس نے بلاوجہ کچھ لوگوں کو پکڑ لیا۔ مگر جب کہا گیا کہ یہ ظلم کیوں کرتے ہو تو آنکھیں دکھانے لگا۔ وہی تباہی مچنے لگا۔ خیر آخر بڑی مشکل سے ۱۵۰ روپیہ ادا کئے گئے کے بعد پکڑے ہوئے بے گناہوں نے نجات حاصل کی۔ میرے کہنے کا مطلب یہ کہ ایک طرح کی اندھیر گردی مچی ہوئی ہے۔ لوگ چیختے ہیں چلاتے ہیں لیکن ...... اور پھر دوسری طرف پاڈر جیسے دور دراز علاقے سے کہ لوگ اپنی فریاد اور ضروریات کو لیکر کشتواڑ آتے ہیں۔ لیکن کشتواڑ کے حاکم وقت پر دستخط کرنا اپنی کسر شان سمجھتے ہیں۔ اور تحصیلدار صاحب تو ...... بالکل ہی۔

پیشتر اس کے کہ علاقہ کے لوگ تنگ آ کر کوئی قدم اٹھانے پر مجبور ہوں میری شری غلام محمد صاحب وزیر اعظم کشمیر سے درخواست ہے کہ وہ علاقہ کی دکھی جنتا کی چیخ وپکار کو سنیں۔

۱۔ لوگوں کے آنے جانے کیلئے پاڈر تا کشتواڑ کم از کم ایک راستہ تو بنایا جائے جو سال بھر کھلا رہ سکے۔

۲۔ علاقہ پاڈر میں دو نہیں تو کم از کم ایک ہسپتال کھولا جائے۔ تا کہ لوگ کتوں اور جانوروں کی طرح مختلف بیماریوں کا شکار نہ ہوں۔

۳۔ پاڈر (اٹھولی) میں لوگوں کے لئے پینے کے پانی کا مناسب انتظام کر دیا جائے۔

۴۔ اور ظالم، راشی، بد اخلاق حاکموں کے خلاف تحقیقات کروا کر انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

ہو جے جے بھارت ویروں کی
ان ماتا کے رنبھیروں کی

جو سیس کٹائے آروں سے ⁂ جو بہے لگے تلواروں سے
سر بر بھی تیز کٹاروں سے ⁂ چھم چھم کرتے ہتھیاروں سے
کبھی گھبرائے پرواہ نہ کی! ⁂ ہو جے جے بھارت ویروں کی!

⁂ ⁂

رنج دیش دھرم پر دیئے پران ⁂ بھارت ماتا کی رکھی شان
ہیں گرو ہم سب کا ابھیمان ⁂ بھارت رتن وہ ویر مہان
جے امر کتھا ان ہیروں کی ⁂ ہو جے جے ......

⁂ ⁂

وہ آزادی کے پروانے!! ⁂ ہو دیش دھرم میں دیوانے
نہ سولی پھانسی کو مانیں ⁂ گاتے تھے ہر دم یہ گانے
کڑیاں ٹوٹی زنجیروں کی ⁂ ہو جے جے ...

⁂ ⁂

تانا شاہی کی بیداردی!! ⁂ سب سنکٹ سہہ کر جی سرسری
دلوائی ہم کو آزادی !!! ⁂ کر اپنے گھر کی بربادی!!!
کل کفنی ڈال فقیروں کی ⁂ ہو جے جے بھارت ویروں کی

عوام کے جذبات کے صحیح ترجمان کا مطالعہ ضرور کریں ⁂

ریاسی تحصیل کی خبریں

دسہرہ کی دھوم

ریاسی یکم نومبر۔ اس سال ریاسی میں دسہرہ کا تہوار دس سال بعد نہایت دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس اتسو کو منانے کیلئے کوپنچ درگا دت نمبر ٹاؤن ایریا کمیٹی کی صدارت میں ڈسٹرکٹ ہندو اتسو ناگرک سمتی بنائی گئی تھی۔ درگا ناتھ منڈی کے کاریہ کرتاؤں اور ٹاؤن ایریا کمیٹی کے وائس چیئرمین شری چونی لال نے دسہرہ کو زیادہ سے زیادہ بارونق بنانے کیلئے نمایاں پارٹ ادا کیا۔ (نامہ نگار)

نیا ہیڈ ماسٹر

ریاسی یکم نومبر۔ گورنمنٹ ہائی سکول ریاسی کے نئے ہیڈ ماسٹر شری جانکی ناتھ نے ودیارتھیوں کی تعلیمی ترقی میں ایک خاص دلچسپی لینے کیساتھ انکے جسمانی نشوونما کیلئے بھی توجہ دینی شروع کی ہے۔ چنانچہ اب ہر روز شام کو پلے گراؤنڈ میں سکول کے ودیارتھی اور استاد مختلف کھیلوں میں معروف دکھائی دیتے ہیں۔ (نامہ نگار)

جے سوویشن میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیے

ہفتہ وار
"جے سودیش" جموں

ایڈیٹوریل

مجرم کون ؟

قسط نمبر ۲

گزشتہ شمارہ میں ہم نے یہ لکھا تھا کہ ریاست کے موجودہ حالات میں یہ اشد ضروری ہے کہ یہاں بالکل امن و امان رہے۔ لوگوں کی طرف سے کوئی ایسی آواز پیدا نہ ہو کہ وہ دکھی ہیں۔ اور یہ بتایا تھا۔ کہ ہندوستان یہاں ریاست میں کروڑوں روپیہ پانی کی طرح بہا رہا ہے تو کیوں بہا رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہاں امن و چین نہیں۔ جس کی حالات مانگ کرتے ہیں۔ اس کی وجوہات بیان کرتے ہوئے ہم نے یہ بتایا تھا کہ اس کے لئے مجرم کون لوگ ہیں۔ اور وہ لوگ بد امنی اور بے چینی کے کیوں خواہشمند ہیں۔ اور آخر میں لکھ رہے تھے۔ کہ ریاست میں لوگوں کی مصیبتوں اور مشکلات کے لئے واحد ذمہ دار شیخ عبداللہ ہی نہیں بلکہ اس کے دوسرے ساتھی بھی تھے۔ آئے اگر درمنٹ کے لئے مان بھی لیا جائے۔ کہ اس وقت لوگوں پر آفتوں مصیبتوں اور ظلم و تشدد کے لئے واحد ذمہ دار شیخ عبداللہ ہی تھا تو اس کی گرفتاری کے بعد اس وقت کی غلطیوں کا ازالہ ہونا چاہیئے تھا۔ اسی خیال کے پیش نظر کچھ عرصہ تک لوگ خاموش بھی رہے۔ وہ انصاف اور حق رسی کے لئے نئی سوئی حکومت کی طرف آنکھیں لگائے دیکھتے رہے۔ مگر جب انہوں نے وہی پرانے طور طریقے دیکھے تو انہوں نے چلانا شروع کر دیا۔ وہ آج شیخ عبداللہ کے عہد کی طرح اسی طرح آواز بلند کر رہے ہیں۔ کہ کنبہ پروری خویش پروری۔ رشوت ستانی۔ اندھیر گردی اور غیر جمہوری روش کو ختم کیا جائے۔ اور ایسی بات بھی نہیں کہ اگر کوئی لوگوں کو تسلی دے انکے دکھوں کو سنے ان کو اس ملک کے اندر ویسا ہی حقدار سمجھے جیسے برسر اقتدار لوگ ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ یہ شیخ دیکارڈ بند نہ ہو جائے۔ لوگوں نے ایک بھاری اندولن کیا یہ اندولن کیوں ہوا۔ اسی کیلئے ہمارے موجودہ حکمران سمجھاتے ہیں۔ کہ اس وقت ریاست تباہی کی طرف جا رہی تھی۔ لوگوں کو مشکلات تھیں۔ تکلیفیں تھیں۔ لیکن جب یہ سب تسلیم کیا جا رہا ہے کہ لوگ ایجیٹیشن کرنے میں حق بجانب تھے تو پھر لوگوں کی ان شکایات پر کیوں دھیان نہیں دیا جا رہا ہے؟ وہ لوگ جنہیں اندولن کے دوران لوٹا گیا۔ جائیدادیں تباہ و برباد کر دی گئیں۔ ان کی تلافی کیوں نہیں کی جاتی؟ لٹے ہوئے گھرانوں کو معاوضہ کیوں نہیں دیا جاتا اور دستخط کرنے کے باوجود آج تک جبر مانے کیوں واپس نہیں کئے گئے؟ دو سال کا عرصہ گذر جانے کے بعد آج ایجیٹیشن کے وقت کے مقدمات لوگوں پر کیوں چلائے جا رہے ہیں؟ آخر یہ ہیں وہ باتیں جن پر وچار کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ان سب کے لئے شیخ عبداللہ کی گرفتاری کے بعد ذمہ دار کون ہے؟ ہم نے پچھلے شمارہ میں واضح کر دیا ہے کہ ریاستی حکومت پر اور ریاست کی برسر اقتدار جماعت پر ان لوگوں کا غلبہ ہے۔ جو بھارت اور اس دیش کے دوست نہیں بلکہ دشمن ہیں۔ شیخ عبداللہ کے ہٹ جانے کے بعد بھی انہی کے چھپے چانٹوں کی چل رہی ہے۔ اور ریاست کے اندر بدامنی کے لئے پہلے بھی وہی لوگ ذمہ دار تھے اور آج بھی وہی ذمہ دار ہیں۔ جہاں تک ان کا تعلق ہے۔ وہ دکھی ہے۔ مظلوم ہے۔ اس کے سامنے اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ مصیبتوں اور دکھوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے آواز نہ اٹھائے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ریاستی حکومت میں بخشی صاحب تو ایسے آدمی ہیں جو ہندوستان کے وفادار ہیں۔ جن کے متعلق کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں۔ لیکن ہم تو انہیں اسی حالت میں مانیں گے جب وہ لوگوں کی ان تمام شکایتوں کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہوں گے۔ فرقہ پرست اور وطن دشمن عناصر کے ہاتھوں میں کھیلنے کی بجائے دیش کی بہتری اور بہبودی کے لئے درست راستہ اپنائیں گے انتشار پیدا کرنے اور حکومت کی [illegible] کو چھوڑ کر صحیح معنوں میں دونوں صوبوں کے لوگوں کو اس ریاست کے اندر ایک جیسا حقدار سمجھیں گے۔

آخر میں ہمارا منشاء [illegible] کا رستہ [illegible]
(بقیہ صفحہ [illegible] پر)

حقائق کی کسوٹی پر

پچھلے دنوں ہفتہ وار "سنسار" سرینگر میں ہندوستان کی اجتماعی ترقی کے ناظم شری ایس۔ کے۔ ڈے کی ایک تقریر چھپی۔ اخبار مذکور کے حوالہ سے ہم نے وہ تقریر "جے سودیش" میں شائع کی۔ اس تقریر میں جو باتیں کہی گئی تھیں وہ ریاست کے موجودہ حالات کا ایک صحیح اور درست نقشہ تھیں۔ "جے سودیش" میں چھپنے سے پندرہ دن پہلے یہ تقریر سرینگر کے اخبار نے چھاپی۔ لیکن یہ تقریر ہمارے اخبار میں شائع ہوتے ہی ایک طوفان آ گیا۔ ہماری گورنمنٹ کی طرف سے ایک تردیدی پریس نوٹ جاری کر دیا گیا۔ اور ساتھ ہی شری ایس۔ کے ڈے کی تقریر کا ایک حکمیہ اقتباس [illegible] بھی جاری کیا گیا۔ یہاں بیٹھے ہوئے ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے کہ آنیبل مذکور نے تقریر کرتے ہوئے کن باتوں کا اظہار کیا ہو گا لیکن جہاں تک "سنسار" سرینگر میں شائع شدہ تقریر کا تعلق ہے ہم اس کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی سمجھتے ہیں۔ کہ وہ ریاست کے آج کے حالات کا کافی حد تک آئینہ تھی۔ اور جو اقتباس گورنمنٹ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے اس کے بارے میں یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ ہمارے حکمرانوں نے شیشے کے محلوں میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر پھینکنے کی کوشش کی ہے۔ اور ریاست کی صحیح پوزیشن کو چھپانے کی غرض سے کام لیا گیا ہے۔

حکومت کی طرف سے جاری کئے جانے والے تردیدی [illegible] کہا گیا ہے کہ "ماضی میں ریاست کے آنیبل کلبوں میں جانے اور رقص کی محفلوں میں شمولیت کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے رہے تھے۔ لیکن آج یہ حالات تبدیل ہو چکے ہیں" جہاں تک ماضی میں مہاراجہ کی حکومت کا تعلق ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ اس وقت خامیاں نہ ہوں گی اور نہ ہی ہم نے کسی کی وکالت کرنی ہے۔ واقعات اور حقائق کی بنا پر یہ دعوے سے کہا جا سکتا ہے کہ بدنامی اور نقصان سے گرے ہوئے جو مظاہرے ریاست میں گذشتہ سات سالوں سے کانفرنسی حکمرانوں کے عہد میں ہوئے ہیں۔ اور جس طریقے سے یہاں کے برسر اقتدار بد اخلاق اور بد چلن لوگوں کی پشت پناہ بنے ہوئے ہیں۔ ایسا شخصی حکومت کے [illegible] میں کم نہیں ہوا ہو گا۔

واقعات دنیا کے سامنے ہیں۔ سنگرز اور شکرہ کے آوٹ آف باؤنڈ (Out of Bound) کئے گئے وہ قحبے اور شاید ..... ہستیاں دلو کر ان حاصل کئے کہ حیرانی کی داستانیں آج تک لوگوں کی زبانوں پر موجود ہیں۔ نیشنل کانفرنس کے چوہدری اور بڑے بڑے کارکن ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی بار رنگ رلیاں مناتے ہوئے کس حالت میں پکڑے گئے یہ واقعات آج کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ان واقعات کی کہانیاں اور خبریں تحریری طور پر جنتا کے سامنے ہیں۔ اسی طرح ایک جگہ نہیں بلکہ کئی جگہ پر "لوک راج" حاکموں نے بد اخلاقی اور بد چلنی کے وہ ننگے ناچ کئے جنہیں سن کر انسانیت کی روح کانپ اٹھتی ہے۔ لیکن واقعات حکمرانوں کے نوٹس میں آنے کے باوجود کسی نے ان سے پوچھا تک نہیں۔ ۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۳ء کے اندولن میں بڑے بڑے سرکاری حاکموں نے باہر مفصلات میں جا کر جو جو اتیاچار اور ظلم کئے انہیں کوئی بھی مہذب سرکار پسند نہیں کر سکتی۔ قتیال۔ کٹرہ اور دیگر کئی جگہوں پر دیویوں کی عصمت کو لوٹا گیا۔ ان کی بے حرمتیاں کی گئیں۔ اور بیچاری ابلاؤں کے ساتھ وہ وہ وحشیانہ سلوک کئے گئے جنہیں انسانیت کبھی معاف نہیں کرے گی۔ اور آج بھی ان مظلوم دیویوں کی دردبھری چیخیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں

درندو جنگلوں سے آؤ اور اس کی گواہی دو کہ انسان نے نہیں یا نیت انسان سے امان اچک

شری بخشی غلام محمد کے وزیر اعظم بننے کے بعد پہلی بار جب پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ ان سے ملے تو بقول پنڈت جی کے انہوں نے بخشی صاحب سے کہا تھا کہ آپ سب سے پہلے ان واقعات کی تحقیقات کریں جہاں جہاں دیویوں کی عصمت کو لوٹا گیا ہے اور ان آفیسروں کے خلاف ایکشن لیں جنہوں نے دیش کی غیرت کو چیلنج کیا ہے۔ تو کہا جاتا ہے کہ بخشی صاحب نے یقین دلایا تھا۔ کہ وہ ان سب واقعات کی تحقیقات کروا رہے ہیں۔ اور پھر اس کے کچھ عرصہ بعد دوسری دفعہ پنڈت جی بخشی صاحب سے ملے تو انہوں نے مانا تھا کہ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ واقعی تھیال اور کچھ جگہوں پر عورتوں کے ساتھ برا فعل کیا گیا ہے۔ بعد بخشی صاحب نے ان ظالم اور وحشی آفیسروں کے خلاف ایکشن لینے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن لوگوں کی حیرانگی کی اس وقت کوئی حد نہ رہی جب ان درندوں کے خلاف ایکشن لینے کی بجائے انہیں ترقیاں دے کر نوازا گیا۔

اب دوسری طرف چلئے۔ کہا گیا ہے کہ ماضی میں سرکاری آفیسر رقص کرتے تھے۔ سنتے ہیں کہ ۱۹۳۷ء کا ایک مشہور واقعہ ہے کہ ریاست کے ہوم منسٹر محمد افضل کو ایک سرکاری افسر کی
بقیہ صفحہ ۶ پر

شیخ عبداللہ کو مستقبل قریب میں ہی رہا کر دیا جائیگا

نیشنلسٹ کے دشمنوں کی حمایتی مس مردولا سارا بائی سرینگر پہنچ گئی!

(خاص نمائندہ سے)

جموں ۳۰ اکتوبر۔ جموں بار میں بیٹھے ہوئے دکلا کی آپسی بات چیت کے دوران ایک بہت ممتاز کانفرنسی کمیونسٹ وکیل نے اس امر کا انکشاف کیا کہ شیخ عبداللہ کو مستقبل قریب میں ہی رہا کیا جا رہا ہے۔ وکیل صاحب کی اس خبر کو اس بات سے تقویت ملتی ہے کہ شیخ عبداللہ اور دانشمند کے دشمنوں کی ...... مس مردولا سارا بائی گزشتہ ہفتہ سے دہلی سے سرینگر پہنچ چکی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ کسی خاص مشن کو لیکر یہاں پدھاری ہیں۔

یاد رہے کہ مس مردولا سارا بائی کے شیخ عبداللہ اور اس کے ساتھیوں سے دیرینہ تعلقات ہیں۔ اور مردولا سارا بائی کے شری نہرو جی کے ساتھ بھی خاص تعلقات بیان کئے جاتے ہیں۔ کچھ حلقوں کا کہنا ہے کہ شیخ عبداللہ کی گرفتاری لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے اور وقت کو ٹالنے کے لئے عمل میں لائی گئی تھی۔ کیونکہ عبداللہ حکومت کی سیاہ کاریوں کی وجہ سے اس کے خلاف جذبات بھڑک چکے تھے۔ جنہیں شانت کرنے کے لئے سیاست سے کام لیا گیا ہے۔ وہ حلقے اپنے اس خیال کی تصدیق کی لئے برجستہ دلائل پیش کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ شیخ عبداللہ اور اس کے ساتھیوں نے لوگوں پر ناجائز سختیاں کیں۔ لوگوں کی بہو بیٹیوں کی عزت کو لوٹا گیا۔ درجنوں لوگوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ کروڑوں روپیہ کا دُراپیوگ ہوا۔ ڈاکٹر مکرجی جیسی مہان شخصیت کو جیل میں مروا ڈالا گیا۔ اور تو اور ہمارے موجودہ حکمران بھی بیاں طور پر ... ہیں کہ شیخ عبداللہ ملک سے ... غداری کر رہا تھا۔ لیکن اگر ... کے حکمرانوں نے شیخ عبداللہ کو واقعی اپنی جرموں اور ملک سے غداری کرنے کیلئے گرفتار کیا ہوتا تو یہ ضروری تھا کہ اسے عدالت کے سامنے لاتے۔ اس کے خلاف مقدمہ چلا کر وہ سزا دلائی جاتی جس کا کوئی غدار مستحق ہوتا۔ لیکن چونکہ یہ سب کچھ محض ایک سٹنٹ کے طور پر گناہوں پر پردہ ڈالنے اور وقت ٹالنے کے لئے کیا گیا ہے۔ اس لئے اسے عبرتناک سزا دلانے کی بجائے کُد میں ایک شہنشاہ کی طرح سینکڑوں نوکروں کی حفاظت رکھ دیا گیا ہے۔ اس کی عورت اور بچے مفتوں جا کر اس کے پاس ٹھہرتے ہیں۔ جنتا کی خون پسینہ کی کمائی کا ہزاروں روپیہ اس پر بے دریغ خرچ کیا جا رہا ہے۔ نیز اسے محض نظر بند دکھا کر دنیا پر یہ واضح کرنے کے لئے یدان تیار کیا جا رہا ہے کہ شیخ عبداللہ نردوشی ہے۔ لوگوں نے اس کے خلاف یونہی آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا۔

ان باتوں کی روشنی میں نا ممکن نہیں کہ شیخ عبداللہ کو رہا کر دیا جائے۔ اور وہ اپنے چالاک ساتھیوں کی بدولت ایک بار پھر بے نقاب ہو کر دنیا کے سامنے باعزت آئے۔

یہ بھی پتہ چلا ہے کہ مولانا مسعودی بھی عنقریب ہی اسی سلسلہ میں یہاں ریاست میں تشریف لا رہے ہیں۔

سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ دہلی سے ... مس مردولا سارا بائی کا ... یہ ...

یاد رہے کہ مس مردولا ... پارٹی سے استعفا بھی ... مردولا کے کہنے کے مطابق بنا دی گئی ہے ... بنایا گیا ہے۔ اور فرقہ پرست مسلمان پرجا سوشلسٹ پارٹی سے استعفا بھی مس مردولا کے کہنے کے مطابق دے رہے ہیں۔ کیونکہ مس مردولا اور اس کے کچھ کانگرسی دوست پرجا سوشلسٹ پارٹی کی بجائے جماعت اسلامی ... کو زیادہ مضبوط دیکھنا چاہتے ہیں۔

چند گھنٹوں میں ۲۸۰ روپے رشوت کی وصولی

ٹھوٹ میں رشوت ستانی کا ایک عجیب واقعہ

جموں ۲ نومبر۔ ٹھوٹ سے اس امر کی ایک چٹھی موصول ہوئی ہے کہ جس میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ جنگلات کی طرف سے وہاں کے ۲۶ کسانوں کے خلاف یہ شکایت کی گئی تھی کہ انہوں نے جنگل کی آگ بجھانے میں مدد نہیں کی تھی۔ چنانچہ تھانہ مہوت کے سب انسپکٹر نے ان کے بلا ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر کے تھانہ میں بلا لیا اور ان اشخاص سے بیس بیس روپیہ فی آدمی لے کر ان کی خلاصی کی۔ اس طور سب انسپکٹر مذکور نے چند گھنٹوں کے اندر ۲۸۰ روپے بطور رشوت وصول کئے باقی کسانوں نے عدالت رام بن میں جا کر ضمانتیں کروا کر چھٹکارا حاصل کیا۔

چٹھی ہذا میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ٹھوٹ اور گرد و نواح میں پولیس۔ سرکاری کارندوں اور کارندوں نے ایک اندھیر نگری مچا رکھی ہے۔ جس سے لوگ سخت نالاں اور دکھی ہیں۔

نقطے

کالم ۵ کا بقیہ:۔ خبر تم اقبال کرکے اپنے حصے کا مال مسروقہ پولیس کو دیدیا ہے۔ اور پانچ چور ابھی تک مفرور بیان کئے جاتے ہیں۔ لیکن کرنیل صاحب ...... یاد رہے کہ کرنیل صاحب ایک سبھا کے بہت عہدیدار ہیں اور اپنے گوہر مقصود کو حاصل کرنے کیلئے قوم کی خوب سیوا کر رہے ہیں۔ سمجھتے نہیں کہ وہ دیہات میں جا کر لوگوں کو کہتے ہیں کہ فلاں فلاں جاتی کے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ آپ بھی متحد ہو کر بخشی صاحب کے پاس چلو اور کچھ حاصل کر لو۔ لیکن ... کا ...

یہ کب تک

ہمیں بھی دیکھنا ہے یہ ہیں سختیاں کب تک
کئے جائیں گے وہ برباد اپنا آشیاں کب تک
ستم گاری جفاکاری۔ گناہ گاری و مکاری
اڑائیں گے کفن کی پھاڑ کر وہ دھجیاں کب تک
محبت ترک۔ اپنوں کی ہوئی غیروں سے الفت ہے
کرو گے یارو آپس میں بھلا نادانیاں کب تک

غنڈوں کی سرکوبی

جموں ۲۹ اکتوبر۔ پولیس نے شہر پانی رپورٹ میں بازار بھابڑیاں جموں میں بڑھتی ہوئی غنڈہ گردی کے خلاف اقدام کیا اور سٹی پولیس ... کوتوال ... سنگھ کی سرکردگی ... یا ایک ... کوٹھی میں ایک کھانچ کا تعاقب ... عوام کی شہادتوں کی بنا کر پکڑ کر تھانے لے جایا گیا۔ اور ایک نامی غنڈے کو موقعہ پر لعن طعن بھی کی گئی۔

بقیہ لیڈروں کا ... صفحہ ۳ سے آگے:۔ ہیں کہ جہاں وہ ریاست اور ملک کے مفاد کی خاطر بھارتیہ عوام کی خون پسینے کی کمائی کا کروڑوں روپیہ پانی کی طرح بہا رہے ہیں وہاں ریاست میں امن و امان قائم رکھنے اور تو ... کے ... پر غور کریں اور افراتفری پیدا ... جناب ... کرنے کی کوشش کریں

پنڈت جی رام نگر کے دورہ پر

جموں یکم نومبر۔ پرجا پریشد کے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد بہمراہی ٹھاکر سہدیو سنگھ سیکریٹری پرجا پریشد تحصیل رام نگر کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ رام نگر تحصیل کے مختلف پہاڑی علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد دس دن تک واپس جموں تشریف لے آئیں گے اور پھر ۱۲ نومبر کو اکھنور ... تحصیل کے ... دن کے دورہ پر ... جائیں گے۔

AC/DC

ہر قسم کے ریڈیو ... بیٹریاں اور بجلی ...

ہزاروں روپے کی چوری کا مال برآمد ہو گیا | علاقہ پاڈر میں برف باری اور بارش سے سخت تباہی

چوروں کی امداد کیلئے برادری کے کرنیل صاحب میدان میں | تمام راستے اور پل ٹوٹ گئے بذریعہ ہوائی جہاز ریلیف پہنچانے کی مانگ

جموں ۲ نومبر ۔ پاڈر سے ایک چٹھی آج یہاں پہنچی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ علاقہ پاڈر میں پندرہ یوم تک لگاتار برف باری اور بارش ہوتی رہی ہے تمام فصل تباہ ہو گئی ہے ۔ جگہ جگہ زمین سیلاب سے تباہ ہو گئی ہے ۔ بہت سی تعداد میں مال مویشی سردی سے مر گئے ہیں ۔ سینکڑوں مکان گر گئے ہیں ۔ راستے اور پل ٹوٹ گئے ہیں ۔ اور پاڈر دنیا بھر سے کٹ گیا ہے ۔ چٹھی میں لکھا گیا ہے کہ لوگوں کے پاس کھانے کو کچھ نہیں اور علاقہ بھر کی حالت مشکلات کے اندر پھنسی ہوئی ہے ۔

مزید لکھا گیا ہے کہ وہاں کے لوگوں نے وزیر اعظم کشمیر کو ایک تار بھیجا ہے جس میں بذریعہ ہوائی جہاز علاقہ ہذا میں اناج وغیرہ بھیجنے اور ریلیف پہنچانے کی درخواست کی گئی ہے ۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ علاقہ پاڈر کو [illegible] جہاز کے ذریعہ [illegible] جائے ۔ ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ اگر لوگوں کو خوراک پہنچانے کا جلد انتظام نہ کیا گیا تو سینکڑوں جانیں بھوک مری کا شکار ہو جائیں گی ۔

اس کے علاوہ ریزولیوشن میں مانگ کی گئی ہے کہ [illegible] مصیبت کے پیش نظر یہاں پر ایک سپلائی ڈپو قائم کیا جائے ۔

[illegible] ۳۱ اکتوبر ۔ ماہ جولائی میں میجر پریتم سنگھ جی ریٹائرڈ گورنر کے بھائی صاحب کے ہاں موضع [illegible] میں ایک بہت بڑی چوری کی واردات ہوئی ۔ کہا جاتا ہے کہ چور آٹھ ہزار روپے کے زیورات اور نقدی لے گئے تھے ۔ لیکن تھانہ متعلقہ کی پولیس نے معمولی سرگرمی کے بعد چوری کو خرد برد کرنے کی کوشش کی ۔ چوری ہذا کے علاوہ علاقہ میں اور بھی روزانہ چوریاں ہو رہی تھیں ۔ چنانچہ علاقہ کے لوگوں کی فریاد پر جناب ڈی ۔ آئی ۔ جی صاحب نے چوروں کی سرکوبی کے لئے [illegible] ایماندار سرکل انسپکٹر شری فقیر چند رامپال کو تعینات کیا ۔ [illegible] شری رامپال نے بڑی ہوشیاری کے ساتھ [illegible] وں کا سراغ لگا کر ان میں سے تین چار کو گرفتار کر لیا ہے ۔ [illegible] سے بڑھوٹی والی چوری کا کچھ مال برآمد ہو گیا ہے ۔ پتہ چلا ہے کہ انسپکٹر صاحب نے ایک بڑے گھرانے کے ایک شخص سے بھی چوری کا مال برآمد کیا ہے اور وہ چوروں کا سرغنہ بیان کیا جاتا ہے جس کے پکڑے جانے سے اور بھی بہت سی چوریوں کا سراغ چلنے کی امید کی جا رہی ہے لیکن سنا گیا ہے کہ یہاں کا ایک ریٹائرڈ کرنیل جو پولیس کا ایک بڑا افسر بننے کے خواب لے رہا ہے ڈی آئی جی صاحب کو ایک چٹھی لکھی ہے کہ ہماری برادری کے آدمی کو پولیس والوں نے بلا وجہ گرفتار کر رکھا ہے لیکن دوسری طرف لطف کی بات ہے کہ اس شخص نے اقبال جرم کر لیا ہے اور اپنے حصے کا چوری کا مال پولیس کے حوالے کر دیا ہے اس کے علاوہ اس کے ساتھ پکڑے جانے والے دو ملزمان نے بھی جرم [illegible]

چیڑھوتی میں پرجا پریشد کا جلسہ

بٹوت ۳۱ اکتوبر ۔ چیڑھوتی میں پرجا پریشد کا ایک جلسہ شری رام چند جی پردھان علاقہ مرمن کی صدارت میں منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی ٹھاکر شودت سنگھ [illegible] کے قومی ترانہ سے شروع ہوئی ۔ جلسہ میں ٹھاکر سنتھا سنگھ دیوان [illegible] نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ [illegible] سرکاری حاکموں نے ایک اندھیر مچا رکھا ہے ۔ علاقہ کی پسماندہ جنتا کا ناک میں دم کر رکھا ہے ۔ اور دن بدن حالات بگڑتے جا رہے ہیں ۔ جو کسی طرح اچھے ثابت نہیں ہو سکتے ۔

شری رام چند جی نے بھاشن دیتے ہوئے کہا کہ جنتا کو موقعہ پرست اور ذاتی غرضی لوگوں سے خبردار رہنا چاہیئے لوگوں کے مفاد اور مشکلات کے [illegible] در حقیقت یہی لوگ ذمہ دار ہیں ۔

[illegible] کا نام [illegible]

بارہ پندرہ ہزار روپے بیان کی جاتی ہے آس رکھنی چاہیئے کہ اب ہماری جنتا اور پسماندہ طبقے خوشحال ہو جائیں گے ۔

شری مدن لال کا یہ گلہ کہ کشمیر کے حکمران جموں والوں کو نظر انداز کر رہے ہیں ۔ بالکل دور ہو گیا ہو گا ۔۔۔ قوم کے لیڈر زندہ باد !

کرنیل صاحب کی امداد کا قصہ [illegible] کے سلسلہ میں لطف کی ایک اور بات بھی ہے کہ چوروں کے علاوہ جن کے ہاں چوری ہوئی ہے وہ بھی کرنیل صاحب [illegible] [illegible]

پوجیہ پنڈت جی کا وزیر اعظم کشمیر کو تار

جموں ۳۱ اکتوبر ۔ پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے علاقہ پاڈر میں برف باری اور بارش باراں سے تباہی کے متعلق بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر کو ایک تار دیا ہے ۔ جس میں کہا گیا ہے ۔ " علاقہ پاڈر سے آنے والی اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ وہاں پر برف باری اور بارش باراں سے فصلوں ۔ مویشیوں اور زمینوں کو بھاری نقصان پہنچا ہے ۔ رسل و رسائل کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے ۔ لوگ غلہ حاصل کرنے کے لئے کشتواڑ نہیں پہنچ سکتے ہیں ۔ لوگ سخت مصیبت میں گھرے ہوئے ہیں ۔ لوگوں کی زندگیاں بچانے کے لئے علاقہ میں اناج اور ریلیف بھیجنے کا فوری انتظام کیا جائے "

نئے پنجاب کی راجدھانی

چنڈی گڑھ یکم نومبر ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پٹیالہ یونین ، پنجاب اور ہماچل کے ادغام کے بعد جو نیا پنجاب جنم لے گا ۔ اس کی راجدھانی چنڈی گڑھ ہی ہو گی ۔ اس سلسلہ میں پٹیالہ کو راجدھانی بنانے کی جو قیاس آرائیاں ہو رہی تھیں وہ سراسر بے بنیاد ہیں ۔ مزید بتایا گیا ہے کہ چنڈی گڑھ میں تعمیرات کا کام تیز کیا جائے گا ۔

[illegible] کے گزرنے کے لئے عارضی پلوں کا انتظام کر دیا گیا ہے ۔ دونوں اطراف سے تین گاڑیاں چلانے کا انتظام کیا گیا ہے ۔

گھی میں ڈالڈا کی ملاوٹ

جموں ۲ نومبر ۔ شہر میں یہ عام خبر ہے کہ کچھ ایک بڑے بڑے تاجر لوگ باہر پنجاب سے ڈالڈا گھی منگوا کر خالص گھی کے ساتھ بھاری تعداد میں ملاوٹ کر کے فروخت کر رہے ہیں ۔ گذشتہ تین چار دن سے لوگوں میں اس بات پر عام چرچا ہو رہا ہے کہ کچھ پولیس والوں نے ایک بیوپاری کے ڈالڈا گھی کے پچاس کے قریب ٹین پکڑے اور پھر ایک بھاری رقم لے کر معاملہ رفع دفع کر دیا گیا ۔

امرتسر اور جالندھر کے درمیان گاڑیاں

امرتسر یکم نومبر ۔ امرتسر اور جالندھر کے درمیان ریلوں کی آمد و رفت جو ۷ اکتوبر کو بند ہو گئی تھی آج پھر جاری ہو گئی ہے ابھی تک بیاس اور مانانوالہ کے درمیان پل از سر نو تعمیر نہیں ہو سکے ۔ ان پلوں کے قریب گاڑیوں [illegible]

سب سے زیادہ سودیش ہفتہ وار کا مطالعہ آپکی معلومات میں اضافہ کریگا

[illegible] کونٹنٹ جنرل کے دفتر سے ایک [illegible] میں ارونا (روپے) [illegible] [illegible] دکھایا گیا تھا ۔ اس ایک کروڑ [illegible] لاکھ ۔ بلاغ میں دو لاکھ کی تو [illegible] اور [illegible] پندرہ لاکھ میں سے [illegible] نیشنل کانفرنس سرکار [illegible] [illegible] ہی تھی ۔ چنانچہ اس خرچ [illegible] تو جموں کے ایک منسٹر کے منہ [illegible] گئے تو جواب ملا ۔ [illegible] ریاست میں ہی خرچ ہوا ہے [illegible] میں جو اتنا روپیہ خرچ [illegible] کرنے والے زیر جموں کے کئی [illegible] جموں میں کہا گیا ہے " اس بات کی [illegible] انڈین کمیونسٹ نیشنل کانفرنس [illegible] کمیونسٹوں کے اخبارے مخالف [illegible] لیکن اپنے کمیونسٹ گروپ [illegible] گھس گئے ہیں ۔ چنانچہ بقول [illegible] جموں کی نیشنل کانفرنس [illegible] عوام نوٹ کر لیں ۔

[illegible] میں یہ عام خبر تھی ۔ کہ ان کے [illegible] بڑے بڑے سرکاری افسروں [illegible] اس امر کی تصدیق چاہنے کے لئے [illegible] ایک پروفیسر سے دریافت کیا [illegible] غلط ہے ۔ ایک ممبر سے [illegible] صاحب کے ہاں کوئی جوا وغیرہ [illegible] ہیں ۔ اور برج میں زیادہ [illegible] سوال ہوتا ہے ۔ باقی اگر کبھی [illegible] کھیل لیتے ہوں تو وہ [illegible]

[illegible] صاحب کے ہاں جوا نہیں ہوتا [illegible] کیونکہ آفیسر پرنسپل جو ٹھہرے [illegible] گھر میں بھی لوگوں کو [illegible] [illegible]

[illegible] ایک ورڈ کلاسز کو یہ جان کر [illegible] کامرشیل کو کشمیر سرکار نے ٹریڈ کا ممبر [illegible] میں ممبر اور ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی تقسیم [illegible]

حقائق کی کسوٹی پر صفحہ ۳ سے آگے:-

سورت کے ساتھ بد فعلی کرتے ہوئے کسی نے دیکھ لیا اور اس بات کی اطلاع مہاراجہ بہادر کو ملی خبر ملتے ہی مہاراجہ کی طرف سے منسٹر مذکور کو پیغام بھیجا گیا کہ وہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر ریاست کو چھوڑ کر چلا جائے۔ چنانچہ اسی منسٹر کو ۲۴ گھنٹوں کے اندر ریاست چھوڑنا پڑی۔

اسی طرح ۱۹۳۱ء کا ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ مہاراجہ کا بہادر زمانہ ایک اے۔ڈی۔سی تھا۔ اس نے ایک انگریز لڑکی کو چھیڑا جس پر اسے ریاست سے نکال دیا گیا۔

ہمارا یہ باتیں لکھنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اس وقت ریاست میں کوئی بدکار افسر نہیں تھا۔ لیکن ان واقعات سے عیاں ہوتا ہے کہ سرکاری ملازموں پر کڑا کنٹرول تھا۔ انہیں بدکرداری کے لئے پکڑے جانے پر سزائیں ملتی تھیں نہ کہ آج کی طرح ترقیاں دیکر ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی۔

مشہور ہے کہ جیسا راجہ ویسی پرجا۔ اور یہ درست ہے کہ جیسی حکومت ہوگی ویسے ہی لوگ بھی بنتے چلے جائیں گے۔ اگر کسی حکومت کے کارندے بدچلن، بداخلاق، شرابی اور جواری ہونگے تو قدرتی ہے اس کا جنتا پر بھی اثر پڑے گا۔ چنانچہ آج اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا کہ ہماری ریاست گذشتہ اخلاقی لحاظ سے نہایت تیزی کے ساتھ گراوٹ کی طرف گئی ہے۔ آج یہاں جگہ جگہ ناجائز شراب کشید ہو رہی ہے۔ بعض علاقوں میں ستر اور ۸۰ فیصدی لوگ شراب نوشی کی لعنت کا شکار ہیں۔ سرکاری کارندے ہی تو وہ بھی کھلے بندوں شراب کا استعمال کر رہے ہیں پھر جنتا کو کون روک سکتا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے کہ سرینگر کے ایک ہفتہ وار اخبار "ہمدرد" نے "شرمناک حرکت" کے عنوان سے ایک نوٹ لکھا تھا جس میں اس بات کی مذمت کی گئی تھی کہ سرینگر میں ہوٹل میں ایک پارٹی ہوئی جس میں شراب کی سینکڑوں بوتلیں اڑائی گئیں۔ مقامی حاکموں نے اس قدر شراب پی کہ وہ مستی سے جھومنے لگے۔ اور اس پارٹی میں پنڈت شام لال صراف منسٹر۔ اور اسد اللہ میر ڈپٹی منسٹر بھی شامل تھے۔ اخبار مذکور نے

سیلاب زدگان کے لئے ریلیف

راجوری ۲۹ اکتوبر۔ راجوری پرجا پریشد کی طرف سے سیلاب زدگان کی امداد کو ریلیف بہم پہنچانے کے لئے چندہ اور کپڑے اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تک پرجا پریشد کے کارکنوں نے قصبہ راجوری سے کافی تعداد میں کپڑے اور نقدی جمع کی ہے جنہیں پیڑتوں کی سہائتا کیلئے بھیجا جائے گا۔

ریلیف فنڈ میں سہائتا

اکھنور یکم نومبر کل یہاں رام لیلا کمیٹی اکھنور کی طرف سے سکندر اعظم کا ڈرامہ بڑی شان و شوکت سے دکھایا گیا۔ اور اس ڈرامہ سے کلب کو تکیہ دسات روپیہ نو آنہ کی آمدنی ہوئی ہے۔ یہ رقم باڑھ سے پیڑت لوگوں کی سہائتا کے لئے ریلیف فنڈ میں جمع کروائی جا رہی ہے۔

راجوری میں امرت ورشا

راجوری ۱۳ر اکتوبر۔ گذشتہ کچھ دنوں سے مہاتما شوانند گری جی مہاراج یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اور ہری کیرتن اور اپدیش دوارہ امرت ورشا کر رہے ہیں۔ مہاتما جی کے ساتھ ان کے گورکھائی پنڈت شکتی نند کنٹھ وا چک بھی تشریف لائے ہیں۔ مہاتما جی کے اپدیش سننے کے لئے روزانہ ہزاروں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور لوگ سوامی جی کے دیا کھیانوں اور منو رنجک بھجنوں سے نہایت ہی متاثر ہو رہے ہیں۔ (نامہ نگار)

ہم نے لکھا تھا کہ اس چیز کا سوسائٹی پر کیا اثر پڑے گا۔

گذشتہ مہینوں جب بخشی صاحب ریاسی تشریف لے گئے تو وہاں کی ایک اطلاع کے مطابق ریاسی ایک ندی کے کنارے کچھ یار لوگوں نے وسکی کی درجنوں بوتلیں اڑائیں۔ اس عیش کی محفل میں بڑے بڑے سرکاری حاکم بھی شامل تھے یہ مذہبی رشتوں اور نفلوں کی بات (باقی آئندہ)

دھارمک ڈرامے

رنبیر سنگھ پورہ میں کچھ ایک نوجوانوں نے مالی اور دوسری مشکلات کے باوجود نوراتروں کے دنوں میں جو دھارمک ڈرامے دکھائے ہیں وہ قابل تعریف ہیں۔ اور لوگوں میں نوجوانوں کی اس کوشش کی سراہنا کی جا رہی ہے۔ (نامہ نگار)

نوشہرہ و راجوری میں دسہرہ

اس سال نوشہرہ اور راجوری میں دسہرہ کا تہوار بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اور لوگوں نے بڑے پریم اور اتساہ کے ساتھ اس تہوار کے منانے میں حصہ لیا۔

اے ڈی ایم اودھم پور معطل

اودھم پور ۱۷ر اکتوبر۔ پتہ چلا ہے کہ شری آتما رام پیال اے۔ڈی۔ ایم اودھم پور کو رشوت کے سلسلہ میں ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر جموں و کشمیر نے معطل کر دیا ہے۔ اور رشوت کے سلسلہ میں چل رہے کیسوں کی انکوائری جسٹس ہائی کورٹ شری کشم کریں گے۔

شری گونی پرجا سوشلسٹ پارٹی سے مستعفی

جموں یکم نومبر۔ خواجہ عبدالغنی گونی ممبر اسمبلی کے پرجا سوشلسٹ پارٹی سے استعفا دینے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ یاد رہے کہ شری عبدالغنی گونی مرزا بیگ کے سٹوڈنٹس محاذ کے وائس پریذیڈنٹ ہیں لیکن پرجا سوشلسٹ پارٹی کی طرف سے اپنے ممبروں کو اس امر کی ہدایت جاری ہوئی ہے کہ پارٹی کا کوئی ممبر محاذ رائے شماری کے ساتھ اپنا کسی طرح سے بھی تعلق قائم نہ رکھے۔ چنانچہ مسٹر گونی نے پرجا سوشلسٹ پارٹی کی نسبت محاذ رائے شماری کو ترجیح دی ہے اور پارٹی مذکورہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ شری گونی کے ساتھ پرجا سوشلسٹ پارٹی کے اندر کی بہت سے غیر فرقہ پرست مسلمان ممبر مستعفی ہو جائینگے۔

ڈاکٹر عطا کا سرینگر میں سواگت

سرینگر ۱۲ر اکتوبر۔ آج یہاں انڈونیشیا کے سفیر آپ پیدھان ڈاکٹر عطا چار روزہ دورہ پر آئے ہیں۔ سرینگر کے ہوائی اڈہ پر پردھان منتری بخشی غلام محمد۔ لیفٹیننٹ کرنل بھاپیرا اور کیبنٹ کے منسٹروں نے آپکا سواگت کیا۔ جموں کشمیر کے دستے نے آپکو سلامی دی۔ ڈاکٹر عطا کے ۲۵ ممبروں کی پارٹی ہے۔ ہوائی اڈے سے ڈاکٹر عطا صدر ریاست اور وزیر اعظم کے ساتھ گیسٹ ہاؤس کو گئے جہاں آپ قیام کرینگے۔ ہوائی اڈہ سے گیسٹ ہاؤس تک نومبر راستہ دلہن کی طرح سجایا گیا تھا ہزاروں نے راستہ کے دونوں طرف کھڑے ہو کر معزز مہمان کا سواگت کیا۔ کئی جگہ آپ کی موٹر کار روک دی گئی اور آپکو ہار پہنائے گئے۔ ڈاکٹر عطا کشمیر میں قیام کے دوران پراجیکٹوں کا معائنہ کرینگے پردھان منتری اور صدر ریاست آپکے اعزاز میں پارٹیاں دینگے۔

پبلک آفیشل میچ

ریاسی یکم نومبر۔ سب جج ریاسی اور دوسرے آفیسران کی ذاتی توجہ سے پبلک میں بھی کھیلوں کا شوق دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اسی سلسلہ میں پچھلے دنوں لوکل ٹیم اور آفیشل ٹیم کے درمیان کرکٹ کے ایک دو میچ ہو چکے ہیں (نامہ نگار)

اینٹی ملیریا کمپونڈر

ریاسی یکم نومبر۔ چیف میڈیکل آفیسر نے تحصیل ریاسی کے بعض علاقوں میں ملیریا کے زور ہونے کی خبریں موصول ہونے اور میر تحصیلدار ریاسی کی طرف سے گورنمنٹ کی خدمت میں اس تعلق میں تار دینے اور درخواست بھیجنے کے بعد ملیریا کی روک تھام کیلئے ایک میڈیکل کمپونڈر یہاں بھیجی جس نے سلال اور نگوٹ علاقوں میں لوگوں کی کافی سیوا کی۔ تازہ خبروں سے پتہ چلا ہے کہ وہاں اب ملیریا کا زور کم ہو گیا ہے (نامہ نگار)

ہے سودیش جنتا کے جذبات کا واحد ترجمان اور حقوق کا محافظ

ڈکھی سنسار

ٹیچروں کی کمی

اخباروں میں پراپیگنڈہ ہے کہ تعلیم مفت ہو گئی ہے۔ سینکڑوں ہزاروں نئے سکول کھول دیئے گئے ہیں۔ اب کوئی اَن پڑھ نہیں رہے گا۔ لیکن ہم حیران ہیں کہ اس پراپیگنڈے کا مطلب کیا ہے۔ بغیر ٹیچروں کے سکول، بغیر فرنیچر اور بلڈنگوں کے نئے تعلیمی ادارے۔ آخر یہ مذاق کیا ہے۔ ہمارے اکھنور میں ہائی سکول ہے لیکن ہائی کلاسز کو پڑھانے والا کوئی ٹیچر نہیں۔ ایک ماہ کا عرصہ گذرا سیکنڈ ٹیچر کو تبدیل کیا گیا۔ مگر آج تک اس کی جگہ کوئی ٹیچر نہیں بھیجا گیا۔ اب ڈرائینگ اور ہندی ٹیچر کو بھی تبدیلی کے نام پر سکول سے نکال لیا گیا ہے۔ ہائی کلاسز کو حساب پڑھانے والا ٹیچر چھٹی پر ہے۔ فارسی کا ٹیچر دو ماہ ہوئے تبدیل ہوا۔ اور اسکی جگہ خالی پڑی ہے۔ گویا ہائی سکول ایک طرح سے ٹیچروں کے بغیر قائم ہے۔ اس طور ٹیچروں کے بغیر طلبا کیا خاک پڑھیں گے۔ مفت تعلیم کا پراپیگنڈہ کرنے والے حکمرانوں سے پیارا تھا کہ وہ چادر کو دیکھ کر پاؤں پھیلائیں۔ محض اخباری پراپیگنڈہ پر زندہ رہنے کی بجائے حقیقت پر نظر دوڑائیں۔ ہمارے اکھنور ہائی سکول کے طلبا کی قیمتی زندگی کے قیمتی وقت کو یوں برباد کرنے کی بجائے فوری طور پر ٹیچروں کی کمی کو پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔

(ایک اکھنور نواسی)

سکول کی ضرورت

ہمارے گاؤں موضع کڈگراں علاقہ اُدھار ضلع ڈوڈہ میں پرائیویٹ سکول لوگوں نے اپنے خرچ پر جاری کیا تھا۔ اور محکمہ تعلیم کے کچھ افسران نے یقین دلایا تھا کہ گاؤں کے لوگ کچھ دیر کیلئے سکول کو اپنے خرچ پر چلائیں۔ بعد میں اس سکول کو سرکاری سکول کی شکل دیدی جائیگی۔ مگر اس سکول کو شروع کئے ہوئے چھ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ سکول میں لڑکوں کی تعداد اس وقت چالیس کے قریب ہے۔ لہذا محکمہ تعلیم کے متعلقہ افسران سے استدعا ہے کہ علاقہ کی پسماندگی اور لوگوں کی مانگ کے مدنظر گاؤں ہذا کے سکول کو سرکاری سکول میں تبدیل کیا جائے۔

(پبلک کڈگراں اُدھار)

> **جے سودیش!!**
>
> کے انہی کالموں میں ڈکھی عوام کے دلوں کی دھڑکنیں گنی جا سکتی ہیں۔

نالیوں کی صفائی

پریڈ گراؤنڈ میں ہماری دوکانوں کے سامنے نالیوں کی صفائی باوجود بار بار کہنے کے نہیں کروائی جا رہی ہے۔ جب کبھی بھی ہیلتھ آفیسر صاحب سے شکایت کرتے ہیں تو جواب ملتا ہے کہ اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔ مگر عملی طور پر صفائی کرنے والا کوئی پہنچتا نہیں۔ نالیاں گندگی سے بھری پڑی ہیں۔ اور اس قدر بدبو اور مچھر ہے کہ دوکانوں پر بیٹھنا تک مشکل ہو رہا ہے۔ دوکانوں کے سامنے نالی کی صفائی نہ ہونے کی وجہ سے بہرہ رہ رہا ہے اور شائد ہی کوئی دوکاندار ایسا باقی بچا ہو گا جو ملیریا کا شکار نہ ہوا ہو۔ میونسپلٹی جموں کے عوام کی کمائی پر پلنے والے حاکموں سے التماس ہے کہ وہ ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ نالیوں کی حالت کیا ہے۔ اور صفائی کیوں نہیں کی جا رہی ہے۔

(ایک دوکاندار)

دسہرہ کے موقع پر لوٹ!

رنبیر سنگھ پورہ میں اس سال بھی گذشتہ سال کی طرح دسہرہ کا تہوار دھوم دھام سے منانے کے لئے سینکڑوں روپئے خرچ کر کے دنگل کا بھی اہتمام کیا تھا۔ دنگل کے موقع پر جس ہزار کے قریب آدمی یہاں جمع تھے۔ لیکن چونکہ لوگوں نے دنگل کروانے اور دوسرے انتظام [illegible] کامیابی سے لوچ بہت [illegible] چنانچہ انہوں نے باہر دیہاتوں سے غنڈے منگوا کر دنگل میں شور و غل برپا کروا دیا۔ اور جب لوگ اِدھر اُدھر بھاگنے لگے۔ تو غنڈوں نے تمام مالیا وغیرہ لوٹ لیں۔ لوگوں کو دھکے دیئے گئے اور کئی لوگوں کو پیٹا گیا۔ [illegible] کے تمام انتظامات کو درہم برہم کر دیا گیا۔ اس سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ سابقہ سالوں میں رنبیر سنگھ پورہ میں دسہرہ کے موقع پر پولیس کا خاص انتظام ہوتا تھا۔ لیکن اس سال محض چند ایک سپاہی بھیجے گئے تھے۔ اور بالکل کوئی انتظام نہ کیا گیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غنڈہ گردی کامریڈ ورنے پولیس والوں سے ساتھ مل کر کروائی ہے۔ اور رنبیر سنگھ پورہ کے دسہرہ کے ہر سال ایک امتیازی شان سے منائے جانے والے میلہ کو بڑی بے دردی سے تباہ و برباد بھی کروایا۔ سینکڑوں روپے کا نقصان بھی کروایا ہے۔ جناب ڈی۔ آئی۔ جی صاحب سے التماس ہے کہ وہ اس سلسلہ میں پوری پوری تحقیقات کریں کہ کامریڈوں نے پولیس کا انتظام کروانے میں کیوں کوتاہی کی اور وہ غنڈے کون تھے جنہوں نے خوشی کے اس تہوار پر بدمزگی پیدا کی۔

(پبلک رنبیر سنگھ پورہ)

نوشہرہ میں اندھیر گردی

نوشہرہ میں چوریاں ہو رہی ہیں غنڈے لوگوں کو تنگ کر رہے ہیں لیکن چونکہ چوریاں کرنے والوں کی پیٹھ پر بڑے بڑے نیشنل کانفرنسی کمیونسٹ ہیں۔ دوسرے معنوں میں ان کے ایجنٹ ہیں۔ اسلئے باوجود کئی بار رنگے ہاتھوں پکڑے جانے کے کوئی انہیں پوچھتا نہیں۔ تحصیلدار نوشہرہ اور پولیس کے دوسرے آفیسران کمیونسٹ لیڈروں کی کٹھ پتلیاں بنے ہوئے ہیں۔ لہذا وہ ان چوروں اور غنڈوں کو کیونکر کچھ کہہ سکتے ہیں۔ گذشتہ کچھ عرصہ میں نوشہرہ کا نفرنس کھڑپینچ چوہدری پھمند اسی کئی چوری کے کیسوں میں پکڑا گیا۔ مگر پکڑے جانے کے باوجود وہ اسی طرح دندنا رہا ہے۔ حکام بالا سے التماس ہے کہ خدا کے نام پر ہمیں چوروں، غنڈوں اور ان کی حمایت کرنے والے حاکموں سے نجات دلائی جائے

(ایک علاقائی نمائندہ نوشہرہ)

رگھوناتھ مندر کا دروازہ

معلوم ہوا ہے کہ رگھوناتھ مندر کا شمالی دروازہ جو رگھوناتھ پورہ محلہ میں کھلتا ہے محکمہ دھرمارتھ نے [illegible] بند کرنے کی کوشش [illegible] ہے۔ لیکن حیرانگی کی بات ہے کہ یہ دروازہ جو مدتوں سے چلا آ رہا ہے [illegible] کی ضرورت کیوں [illegible] دروازہ بند کرنے کا [illegible] نہیں آتا۔ چنانچہ محکمہ دھرمارتھ کے اعلیٰ کارندوں سے تمنا ہے کہ اس دروازے کو بند کرنے کی جو تجویز بنائی جا رہی ہے تو اس پر نظر ثانی کی جائے۔ اور محلہ اور دوسرے آنے جانے والے لوگوں کیلئے بلا وجہ مشکلات اور تکالیف کو پیدا نہ کیا جائیں۔

(ایک رگھوناتھ پورہ نواسی)

اور یہ کسٹوڈین

محکمہ کسٹوڈین کے خلاف شرنارتھیوں اور جموں کے دیگر لوگوں کو مدتوں سے سخت شکایات چلی آ رہی ہیں۔ پریس اور پلیٹ فارم کے ذریعہ جموں کی ہر جماعت، اور ہر نظریہ کے لوگوں نے کسٹوڈین اور اس کے محکمہ کی بد عنوانیوں اور من مانیوں کے خلاف آواز بلند کی ہے مگر نہ جانے حکومت ہست کس بات پر بیٹھی ہے اور کیوں نہیں اپنے ... لا ہلے

سٹی بس سروس

(از شری رام ناتھ ایڈوکیٹ پردھان جموں سٹی ہیومن رائٹس جموں)

جموں میں سٹی بس سروس کو جاری ہوئے تک قریب ۲ سال کا عرصہ ہونے کو ہے۔ جہاں تک پبلک مفاد کا تعلق ہے ان دو سالوں میں نتائج اتنے اچھے نہیں نکلے کہ توقع کئے جا سکتے تھے۔ اوّل تو بسوں کی تعداد اتنی کم ہے کہ عوام کو گھنٹوں ایک جگہ دکھڑے رہنے کے بعد بھی اس میں سفر کرنے کا موقع میسر نہیں ہوتا۔ بس سٹینڈ پر کوئی ٹائم ٹیبل نہیں۔ جس سے سفر کرنے والی جنتا کو بس کی آمد اور روانگی کا صحیح وقت معلوم ہو سکے۔ ان تکلیفات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ جن مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سروس کا اجرا ہوا تھا۔ وہ مقاصد منتظمین کی لاپرواہی کی وجہ سے پورے نہیں ہو سکے۔ ہم ذیل کی تجاویز بس سروس کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ سٹی بس سروس کے منتظمین ان پر غور فرما کر اس سروس کو صحیح معنوں میں پبلک کے مفاد کے لئے چلائیں گے۔

۱۔ ہر ایک بس سٹینڈ پر ایک بورڈ آویزاں ہونا چاہئیے۔ جس سے سفر کرنے والی جنتا کو بس کی آمد و روانگی کا وقت معلوم ہو سکے۔ اور اگر بس کی آمد اور روانگی میں دیری ہو تو بغیر انتظار کئے وہ کسی دیگر ساد ھن سے اپنی منزل مقصود کو پہنچ سکے۔

۲۔ بسوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے جیسا کہ دوسرے شہروں میں ہے۔ مثال کے طور پر حیدرآباد میں ہر پانچ منٹ کے بعد بس آتی ہے اور سفر کرنے والی جنتا اپنا سمے نشٹ کئے بغیر اس کا درست لابھ اٹھا سکتی ہے۔

۳۔ ریذیڈنسی روڈ اور ڈاکخانہ کے نزدیک پاس بس سٹینڈ بنے چاہئیں۔ تاکہ ان دفاتر میں جانے والی جنتا بھی اس کا لابھ اٹھا سکے۔

حاکم کی کارکردگی پر غور کیا جاتا ہے۔ لوگوں کو ایک نہیں درجنوں شکایتیں تھیں لیکن اب سنی رہے ہیں کہ مکانوں کے کرائے بڑھانے کیلئے زور دیا جا رہا ہے۔ بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ ایک طرف سرکار کرائے کم رکھنے کے لئے قانون بنا رہی ہے اور دوسری طرف اپنے اس محکمہ کو کرائے بڑھانے کی شہ دے رہی۔ دیکھیں کیا حکومت اس طرف دھیان دے گی۔

بال امرت جموں

ایک انوکھی دنیا

سوچیت گڑھ بارڈر سے لے کر بانہال تک جہاں جنوب میں بے چراغ دیہات کے کھنڈر وں کی قطاریں ہیں۔ جموں پرانت کو پاکستان سے جدا کرتی ہیں اور دوسری جانب ہمالہ کی بوڑھی چوٹیاں ڈوگروں کی دھرتی اور کشمیر کی گلپوش وادی کے درمیان ایک قدرتی سرحد بنکر کھڑی ہیں۔

ہاں آئیے پنجال اور سوچیت گڑھ بارڈر کے درمیان کم و بیش ۷۵ ہزار مربع میل رقبہ ایک ایسی دنیا کا منظر پیش کرتا ہے۔ جو اس روشنی اور تہذیب کے دور میں بھی ایک انوکھی دھرتی ہے۔ جس کی دلفریبیوں کے آنچل کو آج تک ہیونسانگ سے لیکر جیری نو تک کسی بھی سیاح کی نگاہیں میلا نہیں کر سکیں۔

کہیں گھنے جنگل ہیں۔ کہیں چھوٹی چھوٹی حسین وادیاں اور کہیں برف پوش پہاڑ۔ کہیں میلوں میں پھیلے ہوئے خودرو پھولوں کے تختے۔ کہیں دلکش مرغزار۔ کہیں آبشاریں ہیں۔ کہیں بیحساب گون پانی کے چشمے دھرتی کے پیٹ سے پھوٹ کر دہقان کے کھیتوں کو سیراب کر رہے ہیں۔ کہیں تیز و تند دریا سانپ کی طرح پھنکار رہے ہیں۔ یہ ایک عجیب سی دھرتی ہے۔ اور جس طرح ہر شیشے کا موتی گہرے سیپ سے ڈھکا ہوتا ہے اسی طرح فردوس فطرت نے اپنے حسن و جمال کے اس خزینے کو دشوار گذار پربتوں اور عظیم بنگستان سے ڈھانپ رکھا ہے۔ جسے عرف عام میں کنڈی کہتے ہیں۔ یہ وہ دھرتی ہے جہاں گرمیوں میں حرارت سے چٹانوں کی رگیں چٹختی ہیں۔ ہر جا سیاہ بھیڑوں کی قطاریں رینگتی ہیں۔ جھاڑیوں میں سانپ پھنکارتے ہیں۔ درختوں کے سایہ چھینے ہانپتے نظر آتے ہیں۔ میلوں تک پانی اور سایہ کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ تاحد نظر بکھرے ہی پتھر۔ سرخ سفید سیاہ ترچھے۔ گول چپٹے۔ نوکیلے پتھر اور ان پتھروں جھاڑیوں چٹیوں اور سانپوں کے درمیان اس بے آب و گیاہ دھرتی پر وہ جانباز اور جفاکش لوگ آباد ہیں جنہیں عرف عام میں ڈوگرے کہا جاتا ہے۔ اور جو صدیوں سے ہندوستان کے شمالی دروازے کے محافظ چلے آتے ہیں۔ وہی ڈوگرے جنہوں نے دہر کی کو پچھاڑا۔ جنہوں نے چنگیز خان کو ناکوں چنے چبوائے اور جو والئی میسور مہاراجہ رنجیت سنگھ کی مسعود کو مغرب میں افغانستان شمال میں گلگت اور مشرق میں تبت تک پہنچا دیا۔ اور ہندوستان کا پرچم ہمالیہ کے اس پار جا گاڑا۔ ایسے ۸۰ ہزار مربع میل کی دھرتی جسے کشمیر کے ساتھ ملانے کے لئے ڈیڑھ سو سال پہلے ایک عظیم ریاست بنایا گیا تھا پیشتر ازیں جسے بالعموم کہا جاتا ہے ڈوگروں

کی اولوالعزمی اور انکی ہنرمندی کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ ڈوگروں کی یہ دھرتی کسی زمانہ میں علم و ہنر کا سب سے بڑا مرکز تھی۔ ناگا سند میں شری سیر شنکر نے لکھا ہے۔ کہ اس دھرتی پر شاندار بستی کی وہ یونیورسٹی تھی۔ جہاں دس ہزار طلبا کی تعلیم و تربیت۔ رہائش و خوراک کا انتظام تھا۔ یہی وہ دھرتی تھی جہاں پہاڑی پگڈنڈیوں پر چرواہے بنسری کی مدھر تانوں کے ساتھ اپنشدوں اور ویدوں کے مقدس منتر گایا کرتے تھے۔ اور یہی وہ دھرتی تھی جہاں لوگوں نے ہمیشہ قدیم عقائد کو زندگی سے عزیز سمجھا۔ اور انہوں نے یہ جان بنائے رکھا۔ جھگڑوں نے فنا زمانہ کے ساتھ تبدیل ہو کر ہوائی جہازوں کا روپ دھارن کر لیا۔ تیل سے جلنے والے مٹی کے دیئے برقی لیمپ بن گئے۔ گلیوں میں کھڑکنے والے کتے ریڈیو کے بھیس میں نمودار ہوئے مگر ڈوگرے جس ڈگر پر آج سے ایک ہزار سال پہلے گامزن تھے۔ اسی پر وہ آج چل رہے ہیں۔ ان کی چال میں سر مو فرق نہیں آیا۔ وہ بہترین سپاہی ہیں مگر فریب مطلق نہیں جانتے۔ سادگی ان کی فطرت ثانیہ ہے۔ مہمان نوازی ان کی جبلت ہے۔ جفاکشی ان کا آرٹ ہے۔ مستقل مزاجی ان کا طرۂ امتیاز ہے لیکن ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ ان میں ایک عیب بھی ہے۔ اور یہ عیب انکی بے جوڑ ہے۔ انکی زندگی آپس میں لڑائی جھگڑے میں ہی گذرتی ہے۔ میں ڈوگروں کی دھرتی کا ذکر کر رہا تھا۔ یہ دھرتی مختلف معدنیات سے لا مال ہے۔ کہیں کوئلہ ہے کہیں لوہا ہے۔ کہیں سرخ کے پہاڑ ہیں کہیں نیلم ہے۔ توی اور چناب کی ریت میں سونا ہے۔ پہاڑوں میں ایڑ کے خزینے ہیں۔ مہاراجہ پرتاپ سنگھ کے عہد میں انگریزوں نے کہیں پٹرول کے کنوئیں کا سراغ لگایا تھا مگر سیاست کے شعبوں نے سروے پارٹی کی واپسی کے بعد اس مقام کا قلیہ ہی تبدیل کرا دیا تا کہ پٹرول کا یہ ذخیرہ جموں کشمیر کو انگریزوں کی نو آبادی بنانے کا سبب نہ بن جائے۔ تانبے کی کانیں بھی ہیں۔ اور پھر یہ دھرتی دیودار پیدا کرتی ہے۔ اور متحدہ ہندوستان میں جموں کا دیودار سارے ملک میں استعمال ہوتا تھا۔

یہ سبھی کچھ ہے۔ لیکن اسکے باوجود افلاس ہے تنگدستی ہے۔ بھوک ہے۔ بیماری اور ناخواندگی ہے۔ کیونکہ جموں و کشمیر کے حکمرانوں نے اس دھرتی کے معدنی وسائل کھوجنے کی طرف کبھی توجہ نہ دی۔ لوگوں نے لئے ذریعہ روزگار فوجی ملازمت تھی۔ مگر قیام زمانہ نے وہ انقلاب پیدا کیا کہ خلاف التمانی بیان کردہ وہی کیفیت پیدا ہو گئی ہے

مجلسوں کا عجب کچھ حال ہے اس دور میں یارو جسے پوچھو یہی کہتے ہیں ہم بیکار بیٹھے ہیں۔

اور بیکاری نے ڈوگروں ......

کی اس دھرتی کا ماضی بھی بہت عجیب سا ہے۔ یہی شمر وہ ہے جس نے سب سے پہلے جمہوریت کا تجربہ استعمال کیا۔ یہاں جگہ جگہ ہیں اس جگہ سے لوگ نا انصافی کے خلاف پرٹسٹ کے طور پر پیپل کے درخت سے لٹک جایا کرتے تھے۔ اور اس وقت تک لٹکے رہتے تھے جب تک نا انصافی کا ازالہ نہ ہو جائے۔ ہزاروں کی حق تلفی کے خلاف مہاجن ستادیں میں ہر جگہ آواز بلند ہوئی بلکہ زمیندار کی چھینا جھپٹی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ایک کسان جینیوت نے اناج کے ڈھیر پر بیٹھ کر اپنے سینے میں چھرا گھونپ لیا اور سارا اناج کو اپنے خون سے سرخ کر دیا۔

یہی وہ دھرتی تھی جہاں سب سے پہلے ہریجنوں پر مندر کے دروازے کھولے گئے۔ جہاں سب سے پہلے چودہ سال سے کم عمر کی لڑکیوں کی شادی جرم قرار دی گئی۔ اور پھر یہی وہ دھرتی ہے جہاں ابتدا سے تعلیم مفت چلی آ رہی ہے۔ لیکن پہلے پہل شیخ عبداللہ نے ٹیوشن فیس ماف کی تھی۔ یہی وہ سرخ زمین ہے جہاں بچوں کو پرائمری سکولوں میں کتابیں۔ تختیاں سیاہی اور دواتیں سرکاری طور پر مہیا کی جاتی تھیں۔ کپڑے ہوتے کے لئے ہفتہ میں ایکبار پاؤ بھر صابن ملا کرتا تھا اور دودھ ملا کرتا تھا۔ یہ تھیں وہ رعایات جو طلبا کے دلوں میں تعلیم و تربیت کے لئے کشش پیدا کرنے کا سبب بنیں۔ رشوت نام کو نہ تھی اور سیاست کا آدھار سچائی پر تھا۔ شائد یہی وجہ تھی یہ دھرتی دھرم بھومی کے نام سے مشہور چلی آ رہی تھی۔ یہ دیوتاؤں کی دھرتی ہے۔ جگہ جگہ دیو استھان ہیں۔ آپ کسی گاؤں میں جائیں یا شہر میں علی الصباح مندروں میں گھڑیالوں اور سنکھوں کی آواز آپکو بیداری کا پیغام دیگی۔ اسی جگہ اشٹو دیوتا کا استھان ہے۔ جہاں سلسلہ وار کے لوگ دور دور سے یاترا پر آتے ہیں۔ لوگ یقین مانتے ہیں اسی جگہ وہ استھان ہے جہاں بھگوان مہادیو نے بھسما سر کو بھسم کیا تھا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ارجن اور دیو بیر دوا ہیں جنگ ہوئی تھی۔ وہ مقام بھی یہی جگہ ہے جہاں پانڈو بھگوان نے کہیں ... ناگ کو کھانے کا پروگرام دیا تھا۔ جہاں پانڈوؤں نے بنباس کے دن چھپ کر گذارے تھے۔ ارجن نے تیر ... دھرتی پر پلاس کیا تھا۔ اور ... یہی وہ سرزمین ہے جہاں ... جہاں منی لیلا دیوی نے ... پرستش کی دھارنا کی اور جہاں ... جلی نے یوگ شاستر کو جنم دیا تھا۔ ... کے ساتھ اس دھرتی کا

گمبھیر تعلق ہے۔ اس سرزمین کا وہ کونسا ... ہے جو پیر تمسا نہیں وہ کونسا ذرہ ہے ... کے خون سے نہا کر کبھی نکھرا نہیں ... گاؤں ہے جس نے مادر بھارت کی ... دیش کے لئے ... میں حصہ نہیں لیا۔ اور ... یہ لیلا ہے جس کے سرگودوں کی ہڈیاں ... چترال۔ لداخ اور تبت کی پہاڑیوں ... پہنچی پڑی ہیں۔ ہندوستان کے شمالی ... میں کبھی بھی ذرا جھک کر مٹھی بھر ... اور سونگھو اسی مٹی سے آج بھی ... شہیدوں کے خون کی مہک آئیگی۔

ان پہاڑیوں میں آج بھی برف کی ... کے نیچے ہڈیاں اور کھوپڑیاں دبی پڑی ... اور جب کبھی کوئی بچہ کوئی کھوپڑی ... ہے اور اپنے قبائلی باپ سے پوچھتا ہے ... یہ کیا ہے۔ تو بوڑھا اسے بتاتا ہے۔ یہ ... جانبازوں کی کھوپڑیاں ہیں۔ جنہوں نے ... سال پہلے چترال اور گلگت اور اسکردو ... فلک شگاف چوٹیوں پر بھارت کا جھنڈا ... گاڑا تھا۔ لیکن افسوس آج ....

بقیہ دکھی سنسار

شرنارتھیوں سے ہمدردی کا سلوک ...

عرصہ سے اڈہ ... (نند دیو شرما) ... جنرل ... ٹرانسپورٹروں کی ... پر ہم ... شرنارتھیوں ... ٹھیکیداری کے لکھو کھا بنا کر ... کا نتیجہ ... پیکیج کے ... پوچھ تاچھ کی تو پتہ چلا کہ گورنمنٹ ... باقاعدہ ... اور منظوری ... کھوکھے بنائے۔ ہمارا ... کے ساتھ باقاعدہ ایگریمنٹ بھی طے ہوا ... کا کرایہ ہم آج تک دیتے ہیں۔ جس کی رسید ... ہم سب کے پاس موجود ہیں ... وقت سے لیکر آج تک کسی قسم ... بھی ... نہیں ہوا۔ لیکن اب ... کوئی وجہ نہیں ... شرارت سوجھی ہے کہ ... کوئی تحریری نوٹس دیئے بغیر ... قانونی دارہ جوئی کریں۔ لیکن آقا ... ہم بغیر کوئی نوٹس دیئے گرا دیتے ہیں اور ... شرنارتھیوں کا سامان ... یہ ... ہم بیرحمی سے ... شرنارتھیوں کی ... چھوڑ رہے ہیں ... صاحب ... صاحب سے انصاف کے نام پر اپیل ... ہیں کہ ... کو دیکھا ... منتی کریں ...

باہتمام گوپال داس ... پرنٹر پبلشر وانڈین ملیر پرنٹنگ پریس جموں ... چیف ... بکٹی جیاؤنی سے جاری ہوا۔



Vol. I | Monday, 14th November, 1955 | N

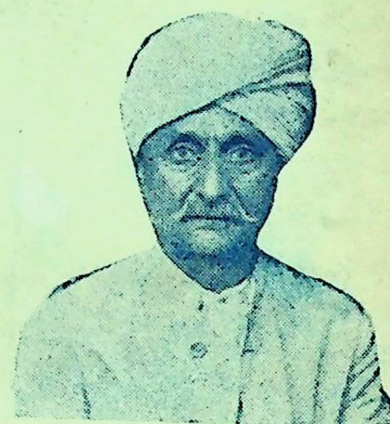






जनता की आशाओं के दीप





पूज्य प० प्रेम नाथ डोगरा

दीपक तू हर दम जलता जा !

जल-जल आलोकित कर जग को
दूर अन्धेरा तू करता जा । दीपक तू .....

जलना ही है काम दीप का
पथ दिखलाना काम दीपा का
दम से उज्वल नाम दीप का

तुझ पर शत-शत शलभ निछावर
उन की स्मृति में तू जलता जा । दीपक...

वायु तुझ को विकल बनाये
झंझा का झोंका झपकाये
वर्षा तुझे बुझाने आये

फिर भी मत कर्तव्य भुलाना !
कण-कण जीवन बन जलता जा

दीपक तू हर दम जलता जा !

दीवाली



भगवान् श्री राम चन्द्र का राज्याभिषकोत्सव, पवन सुत हनुमान का जन्म, स्वामी रामतीर्थ की ब्रह्मलीनता, महार्षि दया नन्द का निर्वाण, धन्वंतरी का आविर्भाव, अशोक की दिग्विजय, भगवान् कृष्ण द्वारा सत्यभामा की सहायता से प्राग्ज्योतिष के राजा नरकासुर का बध तथा भगवान् महावीर का निर्वाण आदि अनेक महत्वपूर्ण घटनाओं को स्मरण कराने वाला यह पर्व "सम्पूर्ण भारतीयता" का प्रतीक है।

दीवाली



दीपावली मानव की सौंदर्यप्रियता का प्रत्यक्ष रूप है। आकाश के टिमटिमाते चंचल तारे युगों से मानव हृदय को आकर्षित करते चले आरहे हैं आकाश की स्वच्छता तथा उस में स्थित आकाश गंगा की धारा युगों से मानव हृदय पर अंकित होती चली आ रही है। "दीवाली" इन्हीं भावनाओं का साकार रूप है। आकाश की स्वच्छता तथा उस के चंचल तारों को धारा पर उतार लाने का ही यह प्रयत्न है।

Publisher & Editor Gopal Das ...

خبر نامہ

۱۴۷ سال عمر کا انسان

ایک روسی اخبار نے انکشاف کیا ہے کہ زوبینی قبیلہ کا ایک پہاڑی گڈریا جس کی عمر ۱۴۷ سال ہے اب بھی باقاعدگی کے ساتھ اپنے کام پر جاتا ہے۔ یہ شخص جس کا نام محمود ہے علی الصبح اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنی زمین پر کام کرنے کے لئے چلا جاتا ہے۔ اس کی ۲۳ لڑکیاں ہیں سب سے بڑی لڑکی کی عمر ۱۲۰ سال ہے۔ اس کے پوتوں اور پڑپوتوں وغیرہ کی تعداد ۱۵۷ ہے۔

گوا پر "ویٹو" لاگو نہیں ہوتا

نئی دہلی ۵ نومبر۔ کینیڈا کے بدیشی منتری مسٹر لسٹر پیرسن نے آج اپنی پریس کانفرنس میں کہا کہ کینیڈا نے شمالی اٹلانٹک پیکٹ کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کے تحت پرتگال کو گوا کے معاملہ میں کوئی ضمانت نہیں دے رکھی ہے۔ یہ معاملہ بھارت اور پرتگال کی حکومتوں کو باہمی طور پر طے کرنا ہے۔ سوال کیا گیا کہ کیا بھارت اور پرتگال کے درمیان سفارتی تعلقات ٹوٹ جانے کے پیش نظر کینیڈا گوا کے مسئلے کو حل کرنے میں بچولئے کا پارٹ ادا کرے گا۔ مسٹر پیرسن نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ کینیڈا سے گوا کے معاملے میں کچھ کرنے کو کہا بھی جائے گا۔

دہلی میں ہر گیارہ منٹ کے بعد ایک بچہ پیدا ہوتا ہے

ہر پچاسی منٹ کے بعد ایک موت

دہلی ۳ نومبر۔ دہلی میونسپلٹی سے موصول ہوئے اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے کہ میونسپلٹی کی حدود میں ہر گیارہ منٹ کے بعد ایک بچہ پیدا ہوتا ہے اور ہر پچاسی منٹ کے بعد ایک موت واقع ہوتی ہے۔ ۲۲ اکتوبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۹۱۴ پیدائش ۲۱۲ اموات ہوئیں ہیں۔

۱۸۸ تاریخی گرنتھ

سرینگر ۳ نومبر پرانے ریکارڈوں کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے جو جموں و کشمیر علاقائی ریکارڈ سروے کمیٹی بنائی گئی ہے یہ مندرجہ ذیل ۱۸۸ پرانے مسودوں کا پتہ لگانے میں کامیاب ہوئی ہے یہ مسودے ابھی تک کسی میر کی حالت میں پڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے ۲۳ مسودے بھوج پتر پر ۹۶ مسودے شاردا رسم الخط میں اور ۵ کتابیں کشمیری، سنسکرت، ہندی اور فارسی میں ہیں۔ ان میں سے کچھ مسودے تاریخ، فلسفہ اور مذہب و منطق سے متعلق ہیں مسودات سے متعلق مزید کھوج جاری ہے۔

چور کے دھوکے میں خاوند کو گولی مار دی

نیویارک ۶ نومبر آدھی رات کے بعد امریکن کنٹری وائیڈ وڈورڈ کی عورت نے چور کے دھوکے میں غلطی سے گولی مار دی۔ وڈورڈ کروڑ پتی سپورٹس مین اور گھوڑ دوڑ کے گھوڑوں کا مالک تھا۔ اس حادثہ سے دو ہی گھنٹے پہلے وہ ڈچز آف ونڈسر کی سوا گتی پارٹی سے لوٹے تھے مسز وڈورڈ نے واقعہ کے بعد خود ہی پولیس کو اطلاع دی اور جب پولیس آئی تو اس نے بتایا کہ گذشتہ دو راتوں سے نقب زن انکے گھر کے چکر لگا رہے تھے۔ میں نے اندھیرے میں یہ سمجھ کر چور آ گیا ہے اور اپنی بندوق سے دو گولیاں چلائیں اور بعد میں اسے اپنی ہولناک غلطی کا احساس ہوا۔

روسی لیڈروں کو سرکاری دعوت

نئی دہلی ۷ نومبر۔ اب یہ یقینی خیال کیا جاتا ہے کہ اس ماہ کے دوران میں جب وزیر اعظم روس مارشل بلگانن اور روسی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری ایم خروشیف ہندوستان کے دورہ پر آئینگے تو روسی وزیر خارجہ مسٹر مالوٹوف بھی ہونگے۔ ان تینوں روسی لیڈروں کو پردھان منتری پنڈت نہرو نے اپنے دورہ روس کے دوران میں ہندوستان آنے کی ذاتی طور پر دعوت دی تھی۔ اب انہیں نئی دہلی سے باقاعدہ دعوت بھیج دی گئی ہے۔

پاکستان میں اپوزیشن کا قیام

پشاور ۷ نومبر خان عبدالغفار خان نے آج یہاں بتایا کہ میں مستقبل قریب میں پوربی بنگال عوامی لیگ کے لیڈر مولانا بھاشانی سے ملاقات کرونگا جبکہ پاکستان میں ایک صحت مند قومی اپوزیشن قائم کرنے کے متعلق حتمی فیصلہ ہوگا۔ آپ نے مزید بتایا کہ پوربی بنگال کو میری روانگی کی تاریخ کا فیصلہ پیر مانکی شریف صاحب کے ساتھ مشورے سے ہوگا۔

سرینگر میں سیاحوں کے سوا گت کیلئے سینٹر

سرینگر ۷ نومبر پردھان منتری بخشی غلام محمد نے یہاں سیاحوں کیلئے جدید طرز کے سوا گتی کیندر کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس پر ۱۲ لاکھ روپے کی لاگت آئے گی۔ اور اگلے سیزن کے آغاز تک مکمل ہو جائیگا۔ ان سینٹروں میں سیاحوں کو ہر قسم کی سہولیات اور امداد مہیا کی جائیگی۔ بخشی صاحب نے اسی موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سیاحوں کی آمد و رفت کو بڑھانے کے لئے دوسرے پانچسالہ پلان کے دوران میں ایک کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ گذشتہ دو برس میں ریاست میں سیاحوں کی آمد و رفت کے نئے ریکارڈ قائم کئے گئے ہیں۔

سرکاری افسروں کو ڈاکٹر خانصاحب کی وارننگ

کراچی ۷ نومبر۔ ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم پچھمی پنجاب کے دورہ ٹانڈہ محمد خاں اور سرکاری افسروں کے نام ان کی وارننگ کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر خانصاحب نے کہا کہ سرکاری افسروں کو سیاسیات سے الگ تھلگ رہنا چاہئیے۔ کیونکہ نئی گورنمنٹ یہ برداشت نہیں کریگی۔ کہ سرکاری افسر سیاستدانوں کے آلۂ کار بنیں یا کسی سیاسی پارٹی کا ساتھ دیں۔

پردھان منتریوں کی ملاقات

نئی دہلی ۷ نومبر۔ یہاں پاکستانی حلقوں میں یہ پیشین گوئی کی جا رہی ہے کہ عنقریب ہی بھارت و پاکستان کے پردھان منتریوں کی میٹنگ ہوگی۔ تاہم وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ مستقبل قریب میں پردھان منتری نہرو بدیشی شخصیتوں کی آمد کے باعث بے حد مصروف ہیں۔ پاکستانی حلقوں کا کہنا ہے کہ ۲۶، ۲۷ نومبر کو کراچی میں مسئلہ کشمیر پر جو کانفرنس ہو رہی ہے اس میں قومی پالیسی وضع کی جائے گی۔ خیال ہے کہ یہ کانفرنس وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کریگی کہ وہ پنڈت نہرو کے ساتھ ملاقات کا خود ہی انتظام کریں۔ کانفرنس میں پاکستانی ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی بھی شامل ہونگے۔

سرحد پر فوجوں کا اجتماع

دہلی ۷ نومبر۔ پاکستانی لیڈروں اور اخبارات کی باسی کڑھی میں پھر ابال آنے لگا۔ انہوں نے پنجابی صوبہ، کشمیر اور ہند میں اقلیتوں کے مسائل کو لیکر عوام ابھارنا شروع کر دیا ہے سول ملٹری گزٹ نے اپنے ایک ایڈیٹوریل بعنوان "سکھ ستان" میں اکالیوں کو تھپکی دینے کی کوشش کی ہے اور کہا ہے کہ سکھوں کو اپنے کلچر کو بچانے کے لئے الگ سٹیٹ کی مانگ کرنی چاہئیے اسی اخبار نے ایک اور ایڈیٹوریل بعنوان گوا اور کشمیر میں لکھا ہے کہ ہندوستان نے کشمیر کے سلسلہ میں جو غلطی کی ہے۔ اس کی پہلی قیمت جو ہندوستان کو دینی پڑی ہے وہ گوا ہے اور شاید یہ آخری قیمت نہ ہو۔ پہلے کی طرح پاکستانی اخبارات نے یہ غلط بیانی پھر سے کرنا شروع کر دی ہے کہ ہند میں فسادات ہو رہے ہیں۔ اور اقلیتوں کا برا حال ہے۔ کشمیر کے مسئلہ پر کئی مسلم لیگیوں نے ستیہ آگرہ کی مذمت کی ہے۔ اور کہا کہ یہ طریقہ اسلام کی سپرٹ کے خلاف ہے۔ پاکستان ٹائمز نے لکھا ہے۔ اسلام بہادروں کی طرح لڑنے کا سبق دیتا ہے۔ اگر ہم نے کشمیر کو حاصل کرنا ہے تو لڑ کر یا رائے شماری کے ذریعہ۔ اگر لڑ کر ہی لینا ہے تو ہمیں لوگوں کی جنگی سپرٹ کو جگانا اور تیز کرنا چاہئیے۔ پاکستان ٹائمز لاہور نے خبر اڑائی ہے کہ بھارت سرکار نے آزاد کشمیر سے ستیہ آگرہ کو روک تھام کے لئے کشمیر کی سرحد پر کافی بھاری تعداد میں فوج کھڑی کر دی ہے۔

مسئلہ کشمیر پر پاکستانی کانفرنس

کراچی ۷ نومبر ایک سرکاری ترجمان نے آج یہاں بتایا کہ کشمیر کے مسئلہ پر ۲۶، ۲۷ کو یہاں پر جو کانفرنس ہو رہی ہے اس میں مشرقی اور مغربی پاکستان اور مقبوضہ کشمیر کی تمام سیاسی جماعتوں اور پبلک سنستھاؤں کے نمائندے شامل ہونگے۔ یہ کانفرنس چوہدری محمد علی نے طلب کی ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ اب تک ۲۷ دعوت نامے بھیجے جا چکے ہیں۔ اور مزید عنقریب ارسال کئے جائینگے۔ آپ نے بتایا کہ قبائلی علاقے، سرحد پار اور اقلیتی گروپ بھی اپنے ڈیلی گیٹ بھیجیں گے۔

"شرم دان" شروع

ریاسی۔ ٹاؤن ایریا کمیٹی کی طرف سے ۱۱ اکتوبر کو ایک عام پبلک جلسہ کے ساتھ شرم دان سپتاہ کا آغاز ہو گیا ہے۔ تمام گورنمنٹ ملازم اور پبلک ریاسی اس مہم کو زیادہ سے زیادہ موثر بنانے کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

ڈپٹی کمشنر کا دورہ

ریاسی۔ ڈپٹی کمشنر اودھمپور شری ملدیو چند تحصیل ریاسی کے دورہ پر آئے ہوئے ہیں۔ شہریان ریاسی کے وفد نے بابو گوری مل پردھان پرجا پریشد کی قیادت میں ڈپٹی کمشنر صاحب سے ڈاک بنگلہ میں ملاقات کی اور اپنی تحصیل و قصبہ کی اہم ضروریات اور تکلیفات ان کے گوش گذار کیں۔ صاحب موصوف نے ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کیا۔ (نامہ نگار)

پرجا پریشد حلقہ کمیٹی کا قیام

کشتواڑ ۶ نومبر علاقہ ٹھکرائی عوام کی ایک بھاری میٹنگ شری سیوا رام جی تحصیل پردھان پرجا پریشد کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں پرجا پریشد حلقہ کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ میٹنگ میں علاقہ کے لئے شری غلام مصطفیٰ ملک پریذیڈنٹ اور سرد۔۔۔ کیا گیا

ہفت روزہ

"جے سودیش" جموں

غلامانہ ذہنیت کا مظاہرہ

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

پچھلے دنوں ایک میمورنڈم نظروں سے گذرا۔ میمورنڈم بڑا کم تنخواہ پانے والے ریاستی ملازمین کی کچھ انجمنوں کے صدروں کی طرف سے بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ میمورنڈم بنا کے الفاظ کو پڑھ کر کچھ حیرانگی سی ہوئی۔ کیونکہ اپنی شکایات کو دہرانے ---- اپنے حقوق کو پانے کے لئے جدوجہد کرنے اور وہ لوگ جو برسر اقتدار آنے کے بعد غریب جنتا کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں کو بھول گئے ہیں انہیں جھنجھوڑنے اور ان کو وعدوں کی یاد دلانے کی بات تو سمجھ میں آسکتی ہے۔ لیکن جس طریقہ سے میمورنڈم بڑا میں کم تنخواہ پانے والے ملازمین کی مشکلات کو پیش کرنے کے ساتھ آستاں بوسی۔ مداح سرائی اور بے معنی ستائش سے کام لیا گیا ہے وہ آج کے آزادی اور جمہوریت کے دور میں کم از کم ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ میمورنڈم میں جہاں تک ملازموں کی تکالیف اور شکایات کا تعلق ہے انہیں کوئی بھی ذی ہوش اور انصاف پسند غلط نہیں کہہ سکتا۔ ہر انصاف پسند کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ان ملازمین کی مانگیں جائز ہیں۔ وہ جینے کا حق مانگ رہے ہیں جو ہر انسان کا پیدائشی حق ہے۔ لیکن جہاں تک آستاں بوسی اور مداح سرائی کا تعلق ہے ہم یہ کہیں گے۔ کہ میمورنڈم بڑا میں آزادی اور جمہوریت کی سپرٹ کو ٹھکرا کر غلامانہ ذہنیت کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔

میمورنڈم میں لکھا گیا ہے۔ "یہ میمورنڈم پیش کرنے کی جرأت کرتے ہوئے ---- اور امید رکھتے ہیں کہ آپ جیسے روشن ضمیر انصاف پرور۔ محب وطن رہنما اور حاکم کے دربار میں ---- وغیرہ وغیرہ محض مداح سرائی کے ۔۔۔ اگر ضرورت سمجھی گئی ہی الفاظ کہے ۔۔۔ کوئی بھی باشعور کہہ سکتا ہے کہ ---- آزادی کے بعد جب ---- آزاد ہیں ---- اور ---- پرانے وقتوں کی طرح غلامانہ ذہنیت کی نہیں چاہئے جو ماتحتوں پر جمی ہوئی ہیں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ اس غلامانہ ذہنیت کا مظاہرہ کرنے کے لئے سارے کے سارے ملازمین ذمہ دار ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ اس بارہ میں نردوش ہیں۔ مداح سرائی کرتے ہوئے پرانے غلامی کے وقتوں کے الفاظ کا آج بلا ضرورت استعمال کرنے کے لئے وہ چند ایک لوگ ذمہ دار ہیں جو اس طور پر برسر اقتدار لوگوں کے منظور نظر بننا چاہتے ہیں

جو شاید ابھی اس طریقہ سے خوشامد سے حکمران بن جاتے ہیں۔ مظلوم ملازمین کا نہیں بلکہ اپنا کچھ سنوارنے کی آس رکھتے ہیں۔

میمورنڈم میں لوپیڈ ایمپلائز کی گذشتہ کئی سالوں سے اقتصادی بدحالی کا نقشہ کھینچتے ہوئے۔ بخشی غلام محمد صاحب کو انصاف پرور اور روشن ضمیر کے خطابوں سے سراہا گیا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ بخشی صاحب انصاف پرور اور روشن ضمیر نہ ہوں گے لیکن گذشتہ آٹھ سال کے عرصہ سے ریاست میں بخشی صاحب کو ایک بہت بڑی پوزیشن حاصل ہے پہلے وہ ڈپٹی پرائم منسٹر تھے اور اب گذشتہ دو سالوں سے ریاست کے پرائم منسٹر ہیں۔ حالات اور واقعات سے عیاں ہے کہ اس وقت وہ ریاست کے پرائم منسٹر ہی نہیں بلکہ ہندوستان کا بہت بڑا طبقہ ان کی پشت پر ہے۔ جس سے اپنے تمہید اور ---- لوگوں کو مالا مال ---- نہیں مگر بہت بڑے ---- ---- اور یہ رقبہ ---- جا رہا ہے اگر وہ روشن ضمیر اور انصاف پرور ہیں تو ریاست کے ---- ملازمین کو یہ نہایت ہی قلیل تنخواہیں حاصل کرنے والوں کی مظلومیت اور بے حالی انہیں کیوں نظر نہ آئی۔ انہوں نے کیوں

مجبوری سے زندگیاں گذار رہے ہیں۔ مہنگائی اور تعداد بڑھا رہا ہے کہ اس زمانہ میں اپنے بچوں کا کس طرح پیٹ پالتے ہوں گے۔ اور پھر اگر وہ انصاف پسند اور روشن ضمیر ہیں۔ تو یہ میمورنڈم دینے دوڑنے پھینکنے اور چلانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی یہ سب باتیں لکھنے کا ہمارا مطلب یہ ہے کہ دیش کے ہر باسی کو یہ گیان ہونا چاہیئے کہ وہ آزاد ہے۔ اس کی آزاد دیش کے اندر رہ کے اتنے ہی حقوق ہیں جتنے کسی برسر اقتدار شخص کے ---- ملک اور قوم کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ہر انسان اس بدلے ہوئے دور کی ذمہ داریوں کو محسوس کرے ان لوگوں سے خبردار اور ہوشیار رہے جو اپنی غرضوں کو پورا کرنے اور اپنے مفاد کو قائم رکھنے کے لئے غلامانہ ذہنیت اور رجعت پسندانہ خیالات کو بڑھاوا دے رہے ہیں۔ باقی دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ حقوق کسی کی مداح سرائی اور آستانہ بوسی سے نہیں ملتے بلکہ طاقت۔ اتحاد اور جرأت سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ اور ہم یہ کہیں گے کہ ذلالت سے کچھ حاصل کر کے جینے کی بجائے موت اچھی ہے۔

آخر میں ہم بخشی صاحب اور دوسرے کشمیر کا ڈھنڈورہ پیٹنے والے برسر اقتدار لوگوں سے کہیں گے کہ ریاست کا کم تنخواہ پانے والا ملازم مظلوم ہے دکھی ہے اس کے ساتھ ایک صریحاً ناانصافی اور ظلم ہو رہا ہے۔ اور وہ ان کی اس مظلومیت اور ناانصافی کو برقرار رکھنے کے لئے کچھ لوگوں کو اپنا آلہ کار نہ ڈھونڈیں بلکہ ان غریبوں کی تنخواہوں میں معقول اضافہ کر کے انہیں بھی جینے کا حق دیں۔

دیش واسیوں کو دیوالی مبارک ہو

پنڈت جی کی رام نگر سے واپسی

جموں ۱۰ ؍ نومبر۔ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد تحصیل رام نگر کے انتہائی پہاڑی علاقوں کا دس دن تک دورہ کرنے کے بعد واپس جموں تشریف لے آئے ہیں۔ دورہ بڑا میں شری سہدیو سنگھ سیکریٹری پرجا پریشد ڈوگرہ کے مشہور کوی ٹھاکر رگھوناتھ سنگھ جی سمیال اور شری مہراج جی بی اے چیئرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی رام نگر آپ کے ہمراہ تھے۔ بتایا گیا ہے کہ لوک نیتا پنڈت جی کا علاقہ بڑا کا دورہ نہایت کامیاب رہا ہے۔ لوگوں نے جگہ جگہ اپنے محبوب نیتا کا نہایت گرمجوشانہ سواگت کیا۔ اور اپنی مشکلات و تکالیف کی درد بھری کہانیاں لوک نیتا پنڈت جی کے سامنے رکھیں۔

پنڈت جی اب مورخہ ۱۶ ؍ نومبر کو اتر پردیش کے تین دن کے دورہ کیلئے روانہ ہو جائیں گے۔ آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے اپنے نیتا کے سواگت کے لئے یو۔ پی کے بڑے بڑے شہروں میں تیاریاں زور شور سے کی جا رہی ہیں۔

کالج کے پرنسپل لڑ پڑے

جموں ۱۰ ؍ نومبر۔ آج کل جموں کالج میں انٹر یونیورسٹی ٹورنامنٹ ہو رہے ہیں۔ لیکن میچ تو طلباء کے درمیان ہوتا ہے لیکن لڑتے ہیں دونوں کالجوں کے پرنسپل اور پروفیسر صاحبان۔ گذشتہ دنوں کبڈی کا میچ ہو رہا تھا تو دونوں پرنسپل آپس میں لڑ پڑے۔ اور وہ تماشا دیکھنے والے دنگ رہ گئے۔ سائنس کالج کے پرنسپل نے تو کمال ہی کر دیا۔ اور ---- طلباء نے اس پر آوازے کسے۔ اسی طرح ----

علاقہ پاڈر میں دس ہزار انسانی زندگیاں خطرہ میں

جموں ۱۰ ؍ نومبر۔ لوک نیتا پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد کو کشتواڑ سے رگھو جی پاڈر پرجا پریشد کے پردھان شری پریم لال کا ایک تار موصول ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ علاقہ پاڈر کے دس ہزار لوگ فاقہ کشی کا شکار ہو رہے ہیں۔ چنانچہ لوگوں کو ریلیف اور راشن پہنچانے کا پربندھ کر دیا جائے۔ تار میں مزید لکھا گیا ہے کہ اور وقت کا مسئلہ ٹوٹ چکا ہے لہٰذا ریلیف اور راشن پہنچانے کا انتظام بذریعہ ہوائی جہاز ہی ہو سکتا ہے۔

تار ملنے کے بعد آج ڈاکٹر ---- پرجا پریشد ---- ڈائریکٹر فوڈ سپلائی سے ---- ملاقات کی اور ڈائریکٹر صاحب کو علاقہ کے بھیانک حالات کے متعلق توجہ دلائی۔ معلوم ہوا ہے کہ بذریعہ روڈ محکمہ سپلائی نے کشتواڑ راشن بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اگر بذریعہ ---- نہ پہنچ سکا تو بذریعہ ہوائی جہاز بھیجنے کا پربندھ کیا جائے گا۔

معذرت۔ ہمیں افسوس ہے کہ ---- نومبر ---- اس شمارہ میں شروع ---- تبصرہ کو دوسرے ---- کسی ---- میں ---- کی جا سکے گی۔

---- جب ---- کا میچ ہو رہا تھا تو پروفیسر ---- ان آپس میں لڑ پڑے۔ خدا کا شکر ہے کہ ---- تھا ورنہ ---- رہ گئے سنا گیا ہے کہ ---- کے ---- کے رویہ کے خلاف

بقیہ صفحہ ۔۔۔ پر

(پوجیہ پنڈت جی)

آج بدلے ہوئے دور میں جنتا کو اپنی طاقت اور حقوق کا احساس ہونا چاہیئے

کسی بھی بُری حکومت کو ختم کرنا ہر انسان کا پرم دھرم ہوتا ہے (شری رگھوناتھ سنگھ جی)

کشمیر سرکار کی صوبائی تعصب کی پالیسی اسی کے خاتمہ کا کارن بنے گی (شری مہنراج)

(خاص نامہ نگار)

رام نگر ۸ نومبر پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر پرجا پریشد کی آمد پر تحصیل رام نگر میں موضع کلوننہ۔ گنڈ۔ ڈوڈو اور بسنت گڑھ میں شاندار پبلک جلسے ہوئے۔ پندرہ پندرہ اور بیس بیس میل کی دوری سے آکر دیہاتی عوام نے پوجیہ پنڈت جی کے درشن کئے اور پرجا پریشد کے رہنماؤں کے وچار سُنے۔

موضع ڈوڈو میں ایک پبلک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے فرمایا کہ پرجا پریشد ایک نصب العین کو لیکر میدان میں نکلی ہے۔ ہم یہاں ریاست جموں و کشمیر کو بھارت کا ایک اٹوٹ اور مضبوط انگ بنانے کے لئے پرتی شیل ہیں۔ وہاں ہمارے پروگرام کا یہ بھی ایک حصہ ہے کہ ملک کے اندر جمہوریت کی نشوونما ہو۔ ریاست کے اندر برسرِ اقتدار لوگوں کے غیر جمہوری اور ڈکٹیٹرانہ رجحانات کو ختم کر کے انہیں یہ احساس کروایا جائے کہ ملک کے اندر رہنے والا ہر شخص برابر کے حقوق رکھتا ہے۔ یہ گدیاں جو انہیں ملی ہیں وہ اس لئے نہیں کہ من مانیاں کی جائیں۔ لوگوں کو تنگ کیا جائے۔ اور انصاف کا گلا گھونٹ دیا جائے۔ بلکہ انہیں یہ احساس ہونا چاہیئے کہ آج آزادی اور جمہوریت کے دور میں حاکم جو ہیں وہ جنتا کے خادم ہیں۔ اور جنتا کے اندر بھی یہ احساس پیدا کرانے کی ضرورت ہے کہ وہ بدلے ہوئے دور میں اپنی طاقت اور حقوق کو سمجھے۔ اپنے مفاد کے حصول کیلئے

اخلاقی گراوٹ دکھانے کی بجائے ضرورت اسی بات کی ہے کہ اس بات کا احساس ہو کہ یہ سارا ملک ہمارا اپنا گھر ہے۔ اگر کہیں کوئی بے انصافی کرتا ہے۔ تو اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے کہ نہ آپنی اپنی ذات کو نے کر ملک اور ساری جنتا کا ستیہ ناس پھیرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ

ہُوا ہے۔ آپ نے زوردار لفظوں میں کہا کہ ہندوستان کے عوام کی خون پسینے کے پندرہ کروڑ روپیہ کا دور اب یوں ہُوا سو ہوا لیکن اب جو دوسری پانچسالہ پلان کے تحت ریاست کے لئے ۳۵ کروڑ روپیہ مل رہا ہے اس کے لئے کبھی یہ اجازت نہیں دی جائے گی کہ حکمران لوگ جنتا کی بھلائی کی بجائے اس کا استعمال اپنی اور اپنے چند قریبی لوگوں کی بہتری اور بہبودی کے لئے کریں۔ آپ نے کہا کہ جنتا کو اس کے لئے متحد ہو کر تیار رہنا

جنتا سے اپیل

جموں ۹ نومبر۔ شری رام ناتھ ایڈووکیٹ پردھان جموں ضلع شاخ پرجا پریشد نے جموں شہر کے عوام کے نام ایک اپیل میں کہا ہے کہ وہ دیوالی کے پوتر تہوار کو پوترتا کے ساتھ منائیں اور اس دن جوا کھیلنے۔ شراب نوشی اور دوسری برائیوں سے پرہیز کریں۔ کیونکہ یہ چیزیں ہماری تہذیب و تمدن کو کلنک کرتی ہیں۔

جموں سٹی پرجا پریشد کی طرف سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اتوار صبح کو پرجا پریشد کی طرف سے پربھات پھیریاں نکالی جائیں جو گلی محلوں کا چکر لگا کر لوگوں کو دیوالی کے پوتر تہوار کو پوترتا سے منانے کی اپیل کریں گی۔ اعلان میں عام جنتا اور خصوصاً پرجا پریشد کے کارکنوں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں پربھات پھیریوں میں شامل ہو کر پروگرام کو کامیاب بنائیں۔

پرجا پریشد نے ہر ناانصافی کے خلاف لڑنے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔ اور پرجا پریشد اپنی جدوجہد کو اس وقت تک جاری رکھے گی جب تک جنتا کے حقوق جنتا کو نہیں مل جاتے اور ملک کے اندر بڑھتی ہوئی برائیوں اور ناانصافیوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔

آگے چل کر آپ نے کہا کہ ہندوستان کے ساتھ ریاست کو ملانے کے لئے جنتا نے جو لاثانی قربانیاں دیں ان قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ ریاست ہندوستان کا ایک حصہ بنا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج ریاست کی بہتری و بہبودی کے لئے ہندوستان سے کروڑوں روپیہ آرہا ہے۔

ریاست کے لئے پانچسالہ پلان کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ پہلی پانچسالہ پلان کے تحت ریاست کی بہتری کے لئے پندرہ کروڑ کے قریب روپیہ آیا ہے۔ لیکن اتنی بھاری رقم خرچ ہونے کے باوجود جنتا کی حالت نہیں سدھری۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ روپیہ کا ٹھیک ڈھنگ سے استعمال نہیں ہوا دوسرے معنوں میں اس روپیہ کا دُراپیوگ ہوا ہے

چاہیئے۔ کہ اس روپیہ کا دُراپیوگ نہ ہونے پائے۔

آخر میں آپ نے کہا کہ آج ریاست کے برسرِ اقتدار لوگوں کے اندر صوبائی تعصب اور فرقہ پرستی کی جو خطرناک ذہنیت کام کر رہی ہے وہ ملک کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے ملازمتوں اور زندگی کے دوسرے شعبہ جات میں جموں کو نظر انداز کر کے کشمیر کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ جموں کے لوگ چلا رہے ہیں مگر اس کے باوجود ہمارے حکمرانوں نے اپنی روش نہیں بدلی۔ اور اس صوبائی تعصب اور فرقہ پرستی کے نتائج کبھی اچھے نہیں نکل سکتے۔ جنتا کو چاہیئے کہ وہ حکمرانوں کی لوگوں میں نفاق پیدا کرنے کی چالوں سے خبردار رہتے ہوئے ملک کی بہتری اور بھلائی کے لئے پرجا پریشد کے جھنڈے تلے منظم ہو جائیں۔

جلسہ میں ٹھاکر رگھوناتھ سنگھ جی سمیال نے بھاشن دیتے ہوئے بتایا کہ اچھائی اور بُرائی کے درمیان ہر یُگ میں سنگھرش ہوتا آیا ہے۔ دیوتاؤں اور راکشسوں کے درمیان

سنگھرش میں اچھے اور نیک لوگوں کو کشٹ ضرور اٹھانے پڑے لیکن آخر فتح دیوتاؤں کی ہی ہوتی ہے۔ آج پرجا سبھائی لیکر میدان میں نکلی نیشنل کانفرنس کا مرلیڈوں فیل راکشسوں سے کبھی بدتر ہیں ان کی برائیاں ہی ان کے خاتمہ کا موجب بن رہی ہیں۔

آگے چل کر آپ نے کہا کہ حکومت اور اس کے کارندوں کی بدنیتی جنتا کی تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔ جو خدائی قہر کو لاتی ہے۔ چنانچہ بُری حکومت کو ختم کرنا ہر انسان کا پرم دھرم ہوتا ہے۔

شری مہنراج جی بی اے سیکرٹری پرجا پریشد رام نگر نے ایک ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جموں کی جنتا کے ساتھ کشمیر سرکار نے جو غیر منصفانہ اور صوبائی تعصب کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے وہی اس کے خاتمہ کا موجب بنے گی۔ آپ نے مزید کہا کہ کشمیر سرکار نے چاندی کے سکوں کے لالچ میں جموں سے کچھ لوگوں کو اپنے ساتھ ضرور ملا رکھا ہے۔ لیکن کوئی بھی حکومت اس طور زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی۔

شوک سماچار۔ یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ پڑھی جائیگی کہ ہیرانگر پرجا پریشد کے پردھان سردار بہادر صوبیدار چتر سنگھ او۔ بی۔ ای سرگباش ہوگئے ہیں۔ ایشور سے پرارتھنا ہے کہ وہ مرحوم کی آتما کو شانتی بخشے اور لواحقین کو صبر عطا کرے۔ (ادارہ)

بوڑھے ویر جٹایو کا بلیدان

از شریمتی تارا چند آریہ

دیوالی آریہ جاتی کا خاص تیوہار ہے یہ آریوں کا وجے تیوہار ہے۔ اس دن مریادا پرشوتم رام چندر جی پاپ روپی راون کو مار کر ستیہ روپی آریہ سنسکرتی کو راکششوں کے پنجے سے چھڑا کر ماتا پتا کی آگیا کو پورا کر کے چودہ برس کے بنباس کے بعد ایودھیا واپس آئے تھے۔ جس رام راجیہ کا مہاتما گاندھی سوپن دیکھا کرتے تھے۔ اور جس کو بھارت میں پھر سے دیکھنا چاہتے تھے۔ اس کی بنیاد بھگوان رام نے بن میں ہی رکھی تھی جس سمے بھگوان رام چودہ ورش کا بنباس لے کر جنگلوں میں پھر رہے تھے تو ایک دن دنڈک بن میں پہنچے وہاں کے رہنے والے رشی لوگ ان دونوں بھائیوں کو دیکھ کر بڑے پرسن ہوئے۔ سب نے اکٹھے ہو کر رام کا بڑا ستکار کیا۔ ان کے نواس کے لئے کٹیا کا پربندھ کر دیا۔ جب رام جی آرام سے وہاں ٹھہر گئے تب آس پاس کے مہاتما، برہمن اور تپسوی مل کر آئے اور ہاتھ جوڑ بڑی نمرتا سے کہنے لگے۔ اے رام! آپ راجہ ہیں۔ راجہ ہی چاروں ورنوں اور آشرموں کا رکشک ہوتا ہے۔ دنڈ کے دھارن کرنے سے راجہ سب کا گورو ہوتا ہے۔ آپ ہمارے بھاگیہ سے اس دیش میں آ گئے ہیں۔ ہم اس بن کے نواسی آپ کو اپنا راجہ مانتے ہیں۔ اس لئے آپ کو ہماری رکشا کا بھار اپنے سر لینا چاہیے۔ اے راجن! ہم نے تپسیا کے کارن کرودھ کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے کسی کو دنڈ دینا اچت نہیں سمجھتے ہم سب آپ کی شرن آئے ہیں۔ یہ سب تپسوی اور وان پرستھی مہاتما یہاں رہتے ہیں۔ ان میں زیادہ تر برہمن ہیں۔ کشتری اور ویش کم ہیں۔ یہ بہت تھوڑے ہیں۔ یہ سب راکششوں کے اتیاچار سے یہاں کشٹ اٹھا رہے ہیں۔ دیکھئے سامنے جو ہڈیوں کا ڈھیر نظر آ رہا ہے۔ جو ایک چھوٹی سی پہاڑی کے روپ میں دکھائی دے رہا ہے۔ یہ رشی منیوں کی ہڈیوں کا ڈھیر ہے۔ جو راکششوں کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں۔ ہم اب اس ناش کو دیکھ نہیں سکتے۔ اس لئے اے ویر! آپ راکششوں کے ظلم اور اتیاچار سے ہمیں بچائیے۔

یہ سن کر رام چندر جی بولے۔ میں تو آپ لوگوں کا آگیا کاری سیوک ہوں۔ میں اسی لئے تو بن میں آیا ہوں۔ آپ لوگوں کی سیوا میرا کرتویہ ہے۔ میرا بنباس ایک پرکار سے لابھ دائیک ہی ہوگا۔ میں ان پاپی اتیاچاری دشٹوں کو ضرور مار دوں گا۔ ہم دونوں بھائی آپ کی سیوا میں ہر وقت حاضر ہیں۔ آپ لوگ نڈر اور بے فکر ہو کر تپسیا کریں۔ چنانچہ رام جی نے اس بن میں اپنا جھونپڑا بنوا لیا۔ رام جی پنچوٹی میں رہ رہے تھے کہ سروپ نکھا جو راون کی بہن بڑی دشٹ اور دراچارنی تھی بری نیت لے کر رام کے آشرم میں آئی۔ رام نے بہت سمجھایا پر وہ نہ مانی تب رام جی کے اشارے پر لکشمن نے اس کے ناک اور کان کاٹ دیئے۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر اس کا بھائی کھر چودہ ہزار بہادروں کو لے کر اکیلے رام پر چڑھ آیا۔ پرنتو رام نے اگستیہ رشی کے دیئے ہوئے استروں سے سب کو مار ڈالا۔ تب سے راکشس رام کے جانی دشمن بن گئے۔ سروپ نکھا فریاد لے کر اپنے بڑے بھائی راون کے پاس گئی۔ اس نے اپنی بہن کی یہ حالت اور کھر آدی بھائیوں کا مرنا سن کر اس کے بدلہ لینے کا نشچے کیا۔

ایک دن اچانک ہی ایسا گھٹنا ہوئی کہ جنگل میں اپنی کٹیا کے پاس ہی سیتا نے ایک سنہری ہرن کو چرتے دیکھا۔ وہ اس عجیب و غریب ہرن کو دیکھ کر موہت ہو گئی اور بھگوان رام کو اس کے پکڑ لانے کو کہا۔ رام جی نے لکشمن کو کٹیا کی رکشا کے لئے چھوڑا۔ اور آپ ہرن کے پیچھے گئے۔ دور جا کر جب رام جی لکشمن اور سیتا کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تو کٹیا میں ایک درد بھری آواز سنائی دی۔ آواز بالکل رام کی سی تھی اور وہ کہہ رہے تھے۔ ہائے لکشمن! ہائے سیتا! یہ سن کر سیتا جی نے لکشمن کو بھائی کی خبر لانے کو بھیج دیا۔ سیتا کو کٹیا میں اکیلی پا کر راون سنیاسی سادھو کے بھیس میں آیا اور سیتا کو اٹھا کر لے گیا۔ رام اور لکشمن لوٹ کر آئے تو کٹیا خالی پڑی تھی۔ سیتا جی کا کہیں پتہ نہ تھا۔ رام دیاکل ہو اٹھے۔ وہ سمجھ گئے کہ یہ سب راکششوں کی کارستانی ہے۔ دونوں بھائی سیتا کی تلاش میں نکلے۔

سیتا کو اٹھا کر راون آکاش مارگ سے لے بھاگا تھا۔ سیتا بڑے زور سے ورلاپ کرتی جا رہی تھی۔ اس نے کئی جگہ راستے میں اپنے زیور گرا دیئے۔ تاکہ رام جی کو کسی طرح پتہ چل سکے۔ سیتا کی پکار جٹایو نامی ایک بوڑھے تپسوی کے کانوں میں پڑی۔ اس کا آشرم رام کی کٹیا کے نزدیک ہی تھا۔ اور یہ مہاراج دشرتھ کا اچھا متر تھا۔ اس کو تھوڑا شک ہوا کہ کوئی پاپی اس آریہ ناری کو زبردستی لئے جا رہا ہے اس نے اپنے تیروں سے راون کا رتھ روک لیا۔ اور اس کو سمجھایا کہ وہ اس کام سے باز آ جائے۔ پرنتو راون کب ماننے والا تھا۔ اس نے جٹایو کو راستے سے ہٹ جانے کو کہا۔ اور موت کی دھمکی دی۔ جٹایو نے پہلے تو اس کو اپدیش دیا پھر منت سماجت کی اور سمجھایا کہ اس پاپ کا نتیجہ تیرے لئے اچھا نہ ہوگا۔ چاہے میں کیا کروں میں بوڑھا ہوں لیکن پھر بھی میں اپنی آنکھوں سے اپنے جیتے جی کسی پر استری کا اپمان نہیں دیکھ سکتا۔ اس لئے تو اس دیوی کو چھوڑ دے۔ پرنتو کال کا پریرا ہوا راون اس کی بات کو ماننے کے لئے تیار نہ تھا۔ بلکہ جٹایو سے الٹی باتیں بکنے لگا۔ جٹایو نے جب اس کا ہٹ دیکھا تو للکار کر کہا۔ اے راکشس اگر اپنا بھلا چاہتا ہے تو سیتا ماتا کو چھوڑ جا۔ ورنہ میں یدھ کر کے تجھے روکنے کی کوشش کروں گا۔ یہ سن کر راون بھی کرودھ سے بھر گیا۔ اب پھر کیا تھا۔ دونوں میں ہاتھا پائی ہونے لگی۔ جٹایو نے بوڑھے ہوتے ہوئے بھی خوب مقابلہ کیا لیکن بالآخر راون نے جٹایو کو مار کر نیچے گرا دیا۔ وہ زمین پر پڑا تڑپنے لگا۔ اور جیون کی آخری گھڑیاں گننے لگا۔ راون وہاں سے رفو چکر ہوا۔

تب تک تلاش کرتے ہوئے رام اور لکشمن بھی وہاں آ پہنچے۔ انہوں نے جٹایو کی حالت کو دیکھا اور سارا حال دریافت کیا۔ جٹایو کا یہ نشکام بلیدان دیکھ کر رام جی بڑے پربھاوت ہوئے۔ انہوں نے اپنے محسن کا سر گود میں رکھ لیا اور اپنی جٹاؤں سے اس کے بدن کی دھول جھاڑنے لگے۔ جٹایو نے رام کی گود میں دم توڑ دیا۔ اور بھارت کی کیرتی اور آریہ سنسکرتی کو امر کر گیا۔

پیارے پاٹھک! رام کا رشیوں کی رکشا کا پرن۔ رام کے سداچار، سچائی اور پریم کی سنیاسیوں کے منہ سے تعریف۔ جٹایو کا ایک ابلا استری کے پران بچاتے ہوئے اپنے پرانوں کا بلیدان آریہ سبھیتا کی پوترتا کا سچا پرمان ہے۔ رامائن کال میں بھارت واسیوں کا اخلاق کتنا اونچا تھا۔ اس کا اندازہ بوڑھے جٹایو کی بے غرض قربانی سے لگایا جا سکتا ہے۔

آج ہم ایسے ہزاروں اتیاچار اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ہر روز ہم ایسے اتیاچاروں کو محسوس کر رہے ہیں۔ کانوں سے ایسی انیک گھٹناؤں اور کہانیوں کو سنتے ہیں۔ پرنتو ان کے خلاف کچھ کرنا تو درکنار (?) شبد بھی اس کا ورودھ کرنے سے ڈرتے ہیں۔ دیش میں ہر طرف اناچار پھیل رہا ہے۔ نوجوانوں کا اخلاق کافی گر چکا ہے۔ استری ہرن کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ لوگوں کے گھروں میں گھس کر ان کی بہو بیٹیاں اٹھائی جا رہی ہیں۔ ان سے کیا کیا سلوک کیا جا رہا ہے۔ سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جٹایو پرندہ تھا۔ اگر ایسا ہی تھا تو ہمارے لئے اور بھی شرم کا مقام ہے کہ ایک پنچھی تو اتنا بڑا بلیدان کرے راون جیسے زبردست راکشس کے ساتھ لڑنے کو تیار ہو جائے۔

لاکھوں ورشوں کا پرانا قصہ ہو چکا ہے۔ پر جٹایو کی بے مثال قربانی اتنی پرانی ہونے پر بھی دیش کے نوجوانوں کو اپنا کرتویہ یاد دلا رہی ہے۔

دیوالی

جگمگ جگمگ کرتی آئی دھن دولت کی رانی
[illegible]
کیسے کہہ دوں آئی سچ مچ دھن دولت کی رانی

(الفت)

بھارت میں پہلا "مشینی دماغ"

کلکتہ ۸ نومبر معلوم ہوا ہے کہ انڈین سٹیٹسٹیکل انسٹی ٹیوٹ نے روس سے ایک مشینی دماغ حاصل کیا ہے جس کی قیمت ۱۵ لاکھ روپیہ کے قریب ہے اور جو آٹومیٹک طور سے حساب کے پیچیدہ ترین سوالات کو حل کر سکتا ہے جو ریاضی کے اعلیٰ ترین ماہر بھی نہیں کر سکتے۔ جب یہ مشین نصب ہو جائے گی تو بھارت ایشیا میں اپنی قسم کی پہلی مشین [illegible]

اندھیرا اور روشنی

از: شری ایم موہن شرما

وہ معمول کی طرح شراب خانے سے نکلا جھومتا ہوا گنگناتا ہوا سڑک پر چلنے لگا۔ آس پاس کی عمارتوں پر دیئے جھلملا رہے تھے دیئوں کو مسکراتے دیکھ اس کی آنکھیں بھی چمک اٹھیں — اور اس نے اپنی جیب سے سگریٹ کی ڈبیہ نکالی۔ اور ایک سگریٹ سلگا کر لمبے لمبے کش لگانے لگا — "آج دیوالی ہے — وہ بڑبڑایا۔" اور میری جیب میں ایک ہزار روپیہ ہے — ایک ہزار۔ اور دو ہزار بن جائینگے۔" یہ سوچ کر اس کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ "دو ہزار میں کالو کا مکان ضرور خرید لوں گا۔ اور پھر تارا کے چہرے سے خفگی مٹ جائیگی۔ اور خوشی کی نہ جم جائیگی۔ پگلی سوچتی نہیں کہ میں جوا مکان خریدنے کے لئے کھیلتا ہوں۔ کرائے کے مکان میں رہ رہ کر اور مالک مکان کی بُری بھلی باتیں سن سن کر زندگی اجیرن ہو گئی ہے —"

اور اس کے قدم منگو کی بیٹھک کی طرف اٹھنے لگے — بازار میں چہل پہل تھی۔ لوگ ہنس رہے تھے۔ ایک دوسرے سے مذاق کر رہے تھے۔ اور قہقہے لگا رہے تھے۔ دوکانیں اور خاص کر حلوائیوں کی دوکانیں بڑی سجی ہوئی تھیں۔ اور دوکانوں پر۔ عمارتوں پر دیئے جگمگ جگمگ چمک رہے تھے۔ اس نے اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اور اس کا ہاتھ نوٹوں کے بنڈل کو دبانے لگا — "ایک ہزار — پورے ایک ہزار اور دو ہزار — اور اپنا مکان اور مسکراتی ہوئی تارا۔ اور مکان کے صحن میں کھیلتا کودتا ہوا بچہ رنجیت — ہیں آج ضرور جیتوں گا۔ ضرور ایک ہزار کا دو ہزار بناؤں گا — ایک ہزار سے دو ہزار اور ایک رات میں — جوا بھی کیا شاندار چیز ہے —" اس نے سگریٹ کا آخری کش لگایا اور اسے پھینک دیا —

یہ ایک ہزار اس نے ایک ماہ منگو کی بیٹھک پر جوا کھیل کر اکٹھے کئے تھے جب وہ پہلے دن منگو کی بیٹھک میں آیا تھا۔ تو اس کی جیب میں کل پانچ روپے تھے — اس کی ایک روز کی کمائی۔ وہ ایک ورکشاپ میں کام کرتا تھا۔ اور روز پانچ سات روپے پیدا کر لیا کرتا تھا۔ اور اس دن منگو کی بیٹھک سے جب وہ نکلا تو اس کی جیب میں پچاس روپے تھے۔ اور اس رات اس نے تارا کو سنایا تھا کہ وہ کچھ عرصہ میں ہی اپنا مکان بنا لیں گے اگر اسے ایسے ہی روز جیت ہوتی رہی۔ مگر تارا نے خفگی سے کہا "تو آپ جوا بھی کھیلنے لگ گئے ہیں۔ میں نیا مکان کے بنا بھی۔ ہم کرائے کے مکان میں ہی رہ کر عمر کاٹ لینگے۔ ہمیں جوئے کی کمائی کی کوئی ضرورت نہیں —" مگر اس نے تارا کی خفگی کی کوئی پرواہ نہ کی اور روز کارخانے سے وہ شراب خانہ کی طرف لپکنے لگا۔ اور شراب خانہ سے منگو کی بیٹھک کی طرف۔ اور وہاں جوا کھیلتا۔ اور اکثر جیتے اس کا ساتھ دے جاتے اور ایسے ہی اس نے پورا ایک ہزار روپیہ اکٹھا کر لیا تھا۔ اور آج اس کا ارادہ ایک ہزار سے دو ہزار بنانے کا تھا —

وہ گلی میں مڑنے لگا کہ ایک بوڑھی بھکارن نے اس کا راستہ روک لیا۔ "بیٹا — دیوالی ہے۔ بیٹا کچھ تو دیتے جاؤ۔" اس نے جیب سے ایک روپے کا نوٹ نکالا اور بھکارن کی ہتھیلی پر رکھ دیا۔ "یہ لو" اور تھوڑا آگے بڑھ گیا۔ اور بھکارن اسے دعائیں دینے لگی۔

گلی کے آخر میں وہ ایک اندھیرے مکان کے سامنے جا کر رکا اور زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے لگا — "دروازہ کھولو منگو" تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھے نے دروازہ کھولا اور اس کے اندر چلے جانے پر جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔ اور وہ اوپر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلے گئے۔ یہاں پانچ آدمی پہلے کھیل رہے تھے — وہ بھی ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔ اور پتے بانٹے جانے لگے۔

وہ آدھی رات تک جوا کھیلتا رہا۔ اور آج — آج جبکہ اس نے سوچا تھا کہ وہ ایک ہزار سے پورے دو ہزار بنائے گا اور پھر اپنی بیوی کو کہیگا۔ "دیکھو میرے پاس پورے دو ہزار روپے ہیں۔ اور کالو اپنے مکان کے دو ہزار مانگتا ہے اور اب ہم کرائے کے مکان میں نہ رہیں گے — تو وہ کس قدر خوش ہوگی۔ پرانی سب ناراضگی بھول جائے گی اور پیار سے اپنی بانہیں اس کے گلے میں ڈالدیگی —

آج نہ جانے کیوں پتے اس سے دشمنی کر رہے تھے۔ اور وہ روپے ہار رہا تھا اور مکان کا خواب مٹ رہا تھا۔ اور اس کا دل بیٹھ رہا تھا۔ اسے اپنے خیالی مکان کی دیواریں گرتی ہوئی نظر آ رہی تھیں — وہ سب کچھ ہار گیا — اور جب وہ منگو کی بیٹھک سے نکلا تو اس کی جیب میں پورے پانچ روپے تھے صرف [illegible] روپے —

وہ گلی سے نکلا — پاس کی [illegible] فٹ پاتھ پر وہی بھکارن سو رہی تھی [illegible] نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا اور [illegible] سگریٹ سلگائی اور دھوئیں کو [illegible] تحلیل کرتا آگے بڑھ گیا — "کاش [illegible] ہزار کے دو ہزار بن جاتے اور [illegible] خرید سکتا اور تب میری بیوی [illegible] پیار کرنے لگ جاتی" — مگر اب [illegible] جیب میں صرف پانچ روپے تھے اور [illegible] رقم سے اس نے پہلے دن جوا کھیلا [illegible] اور یہ اس کے کام بھی لینے کی [illegible]

اس نے اپنی جیب میں ہاتھ [illegible] اور اس کی انگلیاں روپیوں کو گننے [illegible] ایک گول گول روپیہ اس کے ہاتھ [illegible] چھوا — مکان جوا کھیلنے [illegible] نہیں بنتے مکان بنانے کے لئے [illegible] کی کمائی چاہیئے —" اسے محسوس [illegible] یہ الفاظ اس کی انگلیوں سے [illegible] اس کے ذہن میں بہہ رہے ہوں [illegible] اور اس نے وہ روپیہ جسے اس [illegible] کی انگلیوں نے چھوا تھا جیب [illegible] نکال کر اپنی ہتھیلی پر رکھ دیا [illegible] گھور گھور کر دیکھنے لگا۔ تھوڑی [illegible] اسے دیکھتا رہا۔ اور پھر اسے [illegible] اندر کی جیب میں رکھ لیا۔ اور [illegible] میں پڑے روپیوں کو گننے لگا — [illegible] اس نے دوسرے روپے کو چھو [illegible] شراب پینا چھوڑ دو اور محنت [illegible] کرو۔ مکان محنت کی کمائی سے [illegible] جوئے کی کمائی سے نہیں۔ اور جوئے کی کمائی اور بلیک مارکیٹ کی کمائی [illegible] بنتے ہیں ان میں انسان نہیں [illegible] الفاظ ہتھوڑا بنکر اس کے دل [illegible] کو کوٹنے لگے — مگر — [illegible] لگا۔ "مگر ٹھیکیدار کے مکان کی [illegible] تو سراسر بلیک مارکیٹ کی کمائی [illegible] ہے" مگر وہ پھر سوچنے لگا [illegible] کوئی انسان ہے وہ انسان [illegible] پاس انسان کا دل نہیں [illegible] انسان نہیں جس کی زندگی [illegible] روپیہ کمانا ہو۔ اور وہ بھی [illegible] محتاجوں کی مجبوریوں سے [illegible] — اور اسے محسوس ہو [illegible] ٹھیکیدار کی بلڈنگ کا ہر [illegible] انسانی دل ہو۔ اور ہر دل [illegible] — چلا رہا ہو — [illegible] شراب پی رہا ہو۔ اور [illegible] ہو — اور اس نے زور [illegible] سے تھوک دیا [illegible]

باقی صفحہ [illegible]

آشا کے دیپ

(از شری چمن لال گپتا)

آج ہم سوتنتر بھارت کی پہلی دیوالی منا رہے ہیں۔ یگ یگوں سے یہ دیوالی انیک بھارتیوں میں نیا اُلاس۔ نیا اتساہ اور نیا پرکاش بھرتی چلی آ رہی ہے۔ صدیوں سے بیمار ودیشی بدیشی داستا کی کڑیوں میں جکڑا ہوا۔ انیاچاروں کی چکی میں پستا رہا۔ لیکن ان بُرے دنوں میں بھی بھارتیہ جنتا اپنے پرم پوتر تہوار دیوالی کو نہ بھلا سکی۔ دوسرے تہواروں کو اس نے منایا ہو یا نہ منایا ہو پر اس دیوالی کو اس نے ضرور منایا۔ غریب سے غریب جھونپڑی میں بھی اس دن ایک نہ ایک مٹی کا دیا "تھوڑے ہی وقت کے لئے سہی — ٹمٹمایا ضرور۔ جنتا نے اپنے من میں چھائی نراشا کے اندھکار کو دور کرنے کا یتن کیا۔ اس دن گھر گھر میں جلتی دیپ مالاؤں کو دیکھ کر دلیشی واسیوں کے نراش ہردیوں میں آشا کی ایک جھلک پیدا ہوئی۔ ہمارے منوں میں ایک وچار اٹھا جیسے دیوالی نے گھر کے اندھکار کو دور کیا ہے ویسے ہی جنتا کے اندر چھایا ہوا اندھکار بھی ایک دن دور ہوگا۔

آخر ایک لمبے سمے کے بعد جنتا کی اس آشا میں جیون آیا۔ دیش کے من میں ایک لہر اٹھی۔ بھارت ماتا کی داستا کی کڑیاں چھن چھناتی ہوئی ایک ایک کر کے ٹوٹ کر گر پڑیں۔ اور دیش سوتنتر ہو گیا۔ سوتنتر بھارت کا ایک ایک کن جگمگا اٹھا۔ جنتا کی خوشی اور ہرش کا پارا وار نہ رہا۔ اس نے آزادی کی پہلی دیوالی بڑی دھوم دھام سے منائی۔ بچے بوڑھے جوان ارتھات ہر دیش باسی نے اتساہ کے ساتھ اس میں حصہ لیا۔ لیکن کچھ ہی دنوں بعد محسوس ہوا کہ کیول راجنیتک آزادی حاصل کر لینے سے دیش کے اندر اندھکار کا ناش نہیں ہو سکا۔ پورن سوتنترتا نہیں ملی۔ پورن سوتنترتا کی پورتی کے لئے آج دیش باسی پرتیتن شیل ہیں۔ انہیں یہ پورن وشواس ہے کہ وہ پورن سوتنترتا کو پانے کے اس سنگھرش میں سپھل ہونگے۔ وہ سمے دور نہیں جب [illegible]

باقی پورٹ میں

دیوالی کیسے منائیں

از شری گردھاری لال آنند جموں

دیپ مالا یعنی دیوالی سے متعلق مختلف روایات ہیں۔ ہندوؤں کی متبرک پستکوں کے مطابق یہ تہوار راجہ بلی کرجن کے یگیہ میں باون اوتار نے یگیہ دان کے صلہ میں زمین کے تین قدم مانگ کر سارا ہی راج حاصل کر لیا تھا، کے وقت شروع ہوا تھا۔

دوسری روایت یہ ہے کہ رام بھگوان نے جب اپنی پتی برتا استری سیتا کو لنکا کر ظالم و جابر راجہ راون کے چنگل سے چھڑایا تھا۔ اور اپنے ملک کو واپس آئے تھے۔ تو سارے ملک میں خوشیاں منائی گئی تھیں۔ دیپ مالائیں ہوئی تھیں۔ اور اسی دن سے سارے بھارت میں یہ تہوار ایک قومی تہوار کی شکل میں منایا جا رہا ہے۔ کیونکہ اسی دن بھارت کی جیت ہوئی تھی۔ پتی برتا دھرم کی فتح ہوئی تھی۔ ہندوستان کی دیویوں کی عزت بڑھی تھی۔ یہ درست ہے کہ یہ تہوار اس سے قبل بھی منایا جاتا تھا۔ لیکن بھگوان رام کی اخلاقی اور سیاسی فتح سے سارے بھارت میں اس تہوار نے مستقل جگہ حاصل کر لی ہوئی ہے۔

اس روز ہر ہندو خواہ وہ امیر ہے یا غریب مہالکشمی کی پوجا کرتا ہے۔ مہالکشمی کے معنی جگت ماتا کے ہیں۔ ہندوؤں میں استری جاتی کو لکشمی کا درجہ دیا گیا ہوا ہے اور یہ بات بھی ہر ہندو نرناری کی زبان سے سنی جاتی ہے کہ استری کی بدولت ہی گھر میں لکشمی آتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ہندو جاتی میں استری جاتی کا درجہ بہت بلند ہے۔ راجہ بلی کی بات کو مانا جائے یا بھگوان رام کی کتھا کو تسلیم کیا جائے۔ ہر دو صورتوں میں مہالکشمی یعنی جگت ماتا کی پوجا کرنا اس روز ہندوؤں کے لئے دھارمک اور ملکی فرض قرار دیا گیا ہے۔ لکشمی دولت کو بھی کہتے ہیں۔ اور خیال یہ پایا جاتا ہے کہ اسی روز دولت کی پوجا کرنا ہر ہندو کا فرض ہے۔ حالانکہ ہندو دھرم کسی حالت میں بھی "دولت" کی پوجا کرنا نہیں سکھاتا البتہ دولت کو جائز کمائی سے جمع کر کے نیک کاموں پر صرف کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اگر آخر الذکر بات کو جو کہ صریحاً غلط ہے عارضی طور پر مان بھی لیا جائے تو آج کا ہندو کیا محض جائز اور ناجائز کمائی کے ذریعہ اپنے عیش و عشرت کا سامان بہم پہنچانے کی خاطر اسی دیوالی کے روز لکشمی کی پوجا کرے۔ کیا یہ طریق عمل درست تصور ہوگا؟ ہم ابویں تو زہر اور اپنے دیوتاؤں سے طلب کریں امرت۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ ہندو دھرم اور اس کے اصولوں کے مطابق دولت اور نیکی و ایمانداری دو مخالف امور ہیں۔

اسی تہوار کے آغاز نے تو دھارمک شکل اختیار کی۔ لیکن زمانہ کے ساتھ ساتھ اس میں بھی تبدیلی ہوتی گئی۔ آج یہ حالت ہے کہ قمار بازی کے لئے یہ آخری دن مقرر کر دیا گیا ہوا ہے۔ بعض ناعاقبت اندیش لوگوں کی یہ بھی کہاوت ہے کہ جو شخص اس رات جوا نہ کھیلے وہ مینڈک کی جون میں وارد ہوتا ہے۔ حالانکہ اس رات ہر ہندو کا یہ مقدس فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس ساری رات جاگ کر اپنے ملک، اپنی قوم، اپنے شہر اور اپنے خاندان کی بہتری کے لئے پرارتھنا کرنے کے ساتھ خود کو ایشور ریوں کرنے کا پرن کرے۔ اور جو جوت رات کو جگائی جاتی ہے وہ لوگ شاستر کے مطابق من کو اپکار کرنے میں مدد کرتی ہے وہاں اس کا یہ کاش سامنے ملک میں پھیلانے کا بھی یتن کرے۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ اس روز ہم مختلف قسم کی برائیوں میں اضافہ کرنے میں مدد خود کرتے ہیں۔ شراب جوا عام ہو جاتے ہیں۔ اسی رات جوئے کی وجہ سے کئی گھر برباد ہو جاتے ہیں۔ ت۔۔۔ اور استریاں خراب کرتے ہیں۔ کئی نوجوانوں کی زندگیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ ہماری ماتائیں اور بہنیں بھی جوا کی بدعت سے محفوظ نہیں رہتیں۔ المختصر جس خوشی، من کی یکسوئی، جگت ماتا کی پوجا اور قومی سدھار کے لئے یہ تہوار مقرر ہوا تھا۔ اس کے برعکس چل کر اپنے دھرم اور اپنی قومیت کو اپنے ہاتھوں سخت دھکا پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے لہٰذا مناسب اور ضروری یہ ہے کہ ہم اپنے متبرک تہواروں کو اچھے طریق سے منانے کا یتن کریں۔ بصورت دیگر ہندو قوم کی حالت آنے والے وقتوں میں اور بھی ناگفتہ بہ ہو جائے گی:

نردھن کی دیوالی

از شری چندر کانت جیوتشی

ماں اب تو تو دیپ جلا دے

ایک دیا مٹی کا لا دے
سرسوں کا کچھ تیل چڑھا دے
مانگ کہیں سے باتی لا دے

چم چم کا اندھیرا گھر میں
سوئی جوالا کو سلگا دے
ماں اب تو تو دیپ جلا دے

اندھیرے نے جگ کو گھیرا
کانپ رہا جگنوؤں کا ڈیرا
لمبی رجنی دور اندھیرا

من میں جو چنگاری جلتی
اس کی لو کو اور بڑھا دے
ماں اب تو تو دیپ جلا دے

دور کہیں جگمگ دیوالی
سونے والی، چاندی والی
محلوں والی ۔۔۔ دیپوں والی

تو بھی گھر کو روشن کر ماں
یہ گھر کو یا آگ لگا دے
ماں اب تو تو دیپ جلا دے

جب رام نے آنسو بہائے

بھارت آدرشی آچرن کا موروثی مالک رہا ہے۔ بھگوان رام اور دیوی سیتا کا چرتر ہے۔ اس میں ستیہ ناتیا کی بڑا مہتو رکھتا ہے۔

دنیا کی پتی برتا ناریوں میں دیوی سیتا کا ستھان سب سے اونچا ہے۔ بھگوان رام کی آگیا سے لکشمن جی دیوی سیتا کو بن میں چھوڑنے کے لئے لے گئے۔ رتھ کو کھڑا کر کے جب لکشمن بھگوان رام کا سندیش سیتا جی کو سنانا چاہتے تھیں۔ تو ان کی حالت عجیب سی ہو جاتی ہے۔ لیکن بھگوان کی آگیا تو پالن کرنی ہی تھی۔ وہ سنانے تو لکشمن جی کا گلا رک گیا۔ پھر کسی طرح گلے سے ہوا نکال کر ایک دم مختصر سی بات کہی۔ ویسے ہی جیسے بادل اولوں کو پھینک دیتا ہے۔ یہ سنتے ہی سیتا جی کے پھولوں کے گہنے ہوا سے چوٹ کھا کر گر گئے۔ زوردار ہوا کے تھپیڑوں سے گرائی گئی بیل کی طرح سیتا جی اس پھولوں پر گر پڑیں جن نے انکو جنم دیا تھا۔ اپنے اوپر آئے ہوئے دکھ کا تجزیہ نہ کرتے ہوئے سیتا بے ہوش ہو گئیں۔ لکشمن نے کسی طرح ان کی بے ہوشی دور کی۔ اب سیتا جی کو بہت دکھ ہوا۔ مگر بے قصور اس طرح تیاگ کرنے والے بھگوان رام کے متعلق سیتا نے ایک شبد بھی نہیں کہا۔ بلکہ بار بار دکھ بھوگنے والی اپنی آتما کی ہی نندا کی۔ لکشمن نے سیتا جی کو گیان کے ذریعہ آشواسن دلایا اور کہا "ہے دیوی۔ اس وقت میں بڑے بھائی کی آگیا کا پالن کر رہا ہوں۔ اس کے مطابق میں نے آپ کے ساتھ جو برا سلوک کیا ہے اس کے لئے مجھے کشما کریں۔" ساتھ ہی لکشمن جی سیتا جی کے چرنوں میں گر پڑے سیتا جی نے لکشمن کو اٹھایا۔ "لکشمن! تمہاری عمر لمبی ہو۔ میں جانتی ہوں کہ جیسے اندر کے سامنے بھگوان وامن پر تنتر تھے ویسے ہی تم بھی ہو۔ اچھا بھیا جا کر تم میری ساسوں کو پرنام کہنا۔ یہ بھی کہنا کہ سیتا کے پیٹ میں یہ بھوداہم کا گربھ ہے۔ اس کا کلیان وہ سدا چاہتی رہیں۔ لکشمن! راجا رام سے نویدن کرنا کہ سنتان کے پیدا ہو جانے پر میں سورج میں نظر جما کر تپ کرنے کا یتن کروں گی تاکہ اگلے جنم میں بھی آپ ہی میرے سوامی ہوں۔ اور اس جنم میں میرا وِیوگ نہ ہو۔ لکشمن! ان سے یہ بھی کہنا کہ منو نے چاروں ورنوں اور چاروں آشرموں کا پالن کرنا راجہ کا دھرم بتایا ہے۔ مجھے بے شک آپ نے نکال بھی دیا تو بھی جیسے دوسری تپسویوں کی رکشا کرنا آپ کا فرض ہے اسی طرح میری رکشا بھی۔"

"آپ کی جے ہو گیا ہے" لکشمن نے نویدن کیا۔ "۔۔۔ سے میں وہاں جا کر ضرور نویدن کروں گا۔" پھر اجازت لیکر لکشمن جی چلے۔ جب تک لکشمن دکھائی دیتے رہے تب تک سیتا دیکھتی رہیں۔ لیکن ان کے اوجھل ہوتے ہی گلا پھاڑ پھاڑ کر رونے لگیں۔ یہ کر سارے جنگل کو بہت دکھ ہوا۔ مور نے ناچنا چھوڑ دیا۔ اور درختوں نے پھول گرا دیئے۔ گھاس چرنا چھوڑ کر ہرن بھی رونے لگیں۔ وہاں صرف سیتا نہیں بلکہ سارا جنگل رو رہا تھا۔

باقی صفحہ ۸ پر

دیپ مالا اور دیوالی کا گہرا سمبندھ ہے
اس دن سارا ماحول جھلملا اٹھتا ہے — جگمگا اٹھتا ہے۔ اور ہر شہر نئی نویلی دلہن کی طرح سجا دھجا ہوا نظر آتا ہے۔ ساری فضا ایسے نظر آتی ہے مانو آج آکاش داتا نے سامنے ستارے دھرتی کی شان کو دوبالا کرنے کے لئے بھیج دیئے ہوں۔ کوئی اپنے سہانے لباس کو دیکھ کر پھولا نہیں سما رہا۔ کوئی اس پر رونق شان و شوکت کو دیکھ کر خوش ہو رہا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے۔ ننھے منے تو آج خوشی سے جھوم اٹھتے ہیں۔ بن ٹھن کر ٹھمک ٹھمک کرتے ہوئے۔ بارونق۔ خوبصورت۔ حسین بازاروں میں مستی سے ٹہل رہے ہیں۔ کوئی مٹھائی کھا رہا ہے۔ کوئی پٹاخے۔ پھلجھڑیاں خریدنے میں محو ہے —

اس تہوار کو کئی ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ اور اس کو کئی حصوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ مثلاً نرک چتر دشی ۔۲۔ چھوٹی دیوالی ۳۔ لکشمی پوجن ۔۴۔ دیپ مالا ۔۵۔ بلی پرتی پدا ۔۶۔ یاما دوتیہ وغیرہ وغیرہ۔

لکشمی کو دولت کی دیوی سمجھا جاتا ہے اور اس کا پوجن دیوالی کے دن کر کے دیوی کو خوش کرنے کا پریتن کیا جاتا ہے۔ سوداگر لوگ اس دن سے اپنا حساب کتاب ارمبھ کرتے ہیں۔

دیوالی کا تہوار ایک اتہاسک تہوار بھی ہے اور ہم اس کو منا کر اپنے دیش کے ویروں کی بہادری کی کتھاؤں سے سیکھ لیتے ہیں۔ یہی وہ دن ہے جب کہ شری رام چندر جی نے پاپ کا ناش کر کے بہتر کا راج ستھاپت کیا تھا — رام راجیہ ستھاپت کیا تھا۔ اور جب بھگوان رام چندر جی چودہ سال کے بعد بن باس سے پرت کر ایودھیا میں پدھارے تو وہاں کے نواسیوں نے اس خوشی میں دیپ مالا کی۔ اور وہی پرتھا آج تک چلی آ رہی ہے۔

ہزاروں سال تک اس تہوار کی پوترتا ہی میں جکڑے رہنے کے کارن۔ کچھ لوگوں کی ذہنیت عجیب و غریب بن چکی ہے — اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ دیوالی کے دن جوا کھیلنا بہتر سمجھتے ہیں۔ اور اسے شرف عام میں ہاتھ سچے کرنے کہا جاتا ہے۔ اور یہی پرتھا چلتی جا رہی ہے۔ کتنا فضول پراپیگنڈہ ہے۔ کتنی غلط دھارنا ہے۔ ایک طرف تو ہم دیش کی سمپورنتا کا پرتیک تہوار منا کر کرتے ہیں۔ اور تہواروں سے ہی قوموں میں دیش میں ایک نئی روشنی آیا کرتی ہے۔ لیکن دھرتی اور ہم ان لوگوں کی اور بھی [illegible] دھرتی جو آج اپنا سب کچھ جوئے میں ہار جاتے ہیں۔ انکی دیوالی نہیں دیوالہ ہو جاتا ہے۔ [illegible]

دیوالی اور جوا

از ملراج کمار سٹوڈنٹ چوتھا سال

دیوالی ہمارا ایک اتہاسک تہوار ہے۔ پوتر اتسو ہے۔ اس دن ہمیں پوتر پوتر باتیں سوچنی چاہئیں۔ اور ایک نئی سمپورنتی لے کر دیش۔ جاتی اور راشٹر کے لئے تن من دھن سے کاریہ کرنا چاہئیے۔ یہی ہمارا پرم دھرم ہے۔

جہاں ہم خود اس تہوار کو پوترتا سے منائیں وہاں اپنے بھولے بھٹکے دیش کے واسیوں کو بھی اس پوتر تہوار کو پوترتا سے منانے کیلئے پریرت کریں۔ یہ سنکلپ ہم کو اس دن کرنا چاہئیے۔ اور جس طرح بھگوان رام چندر نے پاپیوں۔ دشٹ دروہیوں

انند دائیک دیوالی

از شری ملک راج جموں

دسہرہ مہا اتسو کے بیس دن بعد ہم دیوالی کا آنندمئی اتسو مناتے ہیں۔ اسی دن انیائی راون کا خاتمہ کر کے چودہ سال کی کٹھن تپسیا کے بعد بھرت اور مریادہ پرشوتم بھگوان رام کا اپنے بھائیوں سے ملاپ ہوا۔ رام راجیہ کی بنیاد میں یہ بھرت ملاپ ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ جھانسی کی بہادر رانی لکشمی بائی کا جنم بھی دیوالی کے شبھ دن ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی مہا لکشمی پوجن بھی ہم آج کے دن ہی کرتے ہیں۔

ویدک سنسکرتی کے ادھارک سوامی دیانند جی اہنسا کے آچاریہ مہاویر جی

رام بھگت — ہنومان

جب کہیں رام کا نام آتا ہے تو ساتھ ہی سیتا اور لکشمن کا نام آ جاتا ہے اور جب کہیں بھگوان رام کے بھگتوں کا نام آئے تو شری ہنومان جی سب سے آگے ملتے ہیں۔

ہنومان جی کے پتا شری پون کمار اور ماتا انجنی دیوی تھیں۔ آپ کا جنم کا نام کیا تھا یہ تو کہہ نہیں سکتے مگر مشہور نام ہنومان ہی ہے۔ صحیح یا غلط اس نام کے پیچھے ان کی شردھا اور ایک کہانی پیش کرتے ہیں اور وہ اس طرح کہ ایک دفعہ سورج گرہن کے دن جب سورج طلوع ہو رہا تھا۔ آپ نے سورج کو کوئی لال لال پھل جیسا اور اس کو پکڑنے کو لپکے۔ راہو نے جب دیکھا کہ اس کی بجائے سورج کو پکڑنے کے لئے کوئی اور دوڑا آ رہا ہے تو وہ ان کو روکنے کے لئے بڑھا۔ لیکن ہنومان کے نزدیک آنے سے ڈر کر بھاگا۔ اور اندر سے جا کر شکایت کی۔ مہاراج اندر ایراوت پر چڑھ کر آنے لگے۔ تو انہوں نے ایراوت کو کوئی سفید پھل سمجھا۔ اور اس کو پکڑنے کے لئے دوڑ پڑے۔ اس لئے ان پر اندر نے بجر کا حملہ کر دیا۔ جس سے ان کی ٹھوڑی ٹیڑھی ہو گئی۔ ٹھوڑی کو سنسکرت میں "ہنو" کہتے ہیں۔ اسی طرح ان کا نام ہنومان پڑ گیا۔

شائد بجرنگ نام کی وجہ تسمیہ بھی یہی بتائی جاتی ہے کہ ان پر بجر کا حملہ ہوا تھا۔ مگر یہ کہانی کچھ قابل یقین معلوم نہیں دیتی۔ ممکن ہے اس کا اصلی مطلب کچھ اور ہو۔ البتہ بجرنگ نام پڑنے کی وجہ تسمیہ ٹھیک اور مضبوط معلوم ہوتی ہے۔ ایک دفعہ شری لچھمن کو راون کی بیوی سوار ہو کر آکاش میں اڑ رہے تھے۔ یہ بچہ بھی وہاں ہی تھا۔ چونکہ یہ بچہ بھی وہاں ہی تھا چونکہ بچپن میں ہی وہ نٹ کھٹ تھا۔ اس لئے وہ وہاں بھی اچھل کر جھولا نہ جھول سکا۔ اور جونہی اچھلا وہاں سے نیچے گر پڑا۔ وہاں نیچے اتارنے پر پون کمار نے دیکھا کہ بچہ صحیح و سلامت بغیر کسی گزند کے پتھر کی چٹان پر پڑا انگوٹھا چوس رہا ہے۔ پون کمار نے اسے فوراً اٹھا لیا۔ اور گلے لگا کر کہا "بیٹا بجرنگ۔ تو نے کمال کر دیا"۔ اور اس وقت سے اس کا نام بجرنگ پڑ گیا۔ بجر پتھر کو کہتے ہیں۔ اور بجرنگ کہتے ہیں جس کے معنی ہیں پتھر جیسے ٹھوس اور مضبوط انگوں والا۔

جو سودیش میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو بڑھاتے ہیں

جلاؤں ہنس کر جیون دیپ

دیش پر ہوتا ہے بلیدان۔ دھرم پر ہوتا ہے بلیدان
شول بھی ہونگے ہم کو پھول
خوشی سے جھولیں پھانسی جھول
تلواروں میں ہم سیس کے شیش
کٹیں گے پر جھکے نہ شیش
یہی ماں چاہ رہیں ایک — ایک سا ہو سب کا آدیش
ہوتا ہے بلیدان دیش پر
- - - - - - - - - - - -
تاما پہ سکتے ایسے لال
سکیں گے کر کچھ خوشحال؟
بھلا کیوں آیا نینوں میں نیر؟
مرو مٹ نرمت کچھ شریر
جلے ماں دیپ۔ دیپ میں ساتھ — بنے تب لالوں کی شان
ہوتا ہے بلیدان دیش پر
- - - - - - - - - - - -

اور راکشسوں کو سماپت کر کے ایک شانت سنگٹھت رام راجیہ۔ جس کا آدھار سارے وشو میں ملنا کٹھن ہے کا نرمان کیا تھا۔ اسی طرح آج کے دن ہم بھی شپتھ لیں کہ ہم اپنے راشٹر کو سنگٹھت کر کے۔ مضبوط بنا کر۔ انتی کے شکھر پر لے جائیں گے۔ اور پھر سے جگت گرو بنائیں گے :

اور مہاتما بدھ وناشک گرو سوامی رام تیرتھ جی مہاراج نے آج کے دن ہی نروان پراپت کیا۔

دیپک تو ایک پرتیک ہے ایسے جلنے ہوئے انتا کرنوں کا۔ در اصل پر جلتے ہوئے انتا کرن کی اکھنڈ پریم پرابھا ہے جو تل تل جل کر مانتری بھوتی کیلئے آتم دان دیتی ہے اور اجیہ رہنے ہو سنسکرتی کا پرکاش سنسار میں پھیلاتی ہے۔

اور تیاگ کی بھاونا کو ہم اپنے دل کی گہرائیوں میں — ہمیشہ جاگرت [illegible] — سیاہ اندھیرا چھا لاتی۔ جگمگاتی روشنی میں [illegible]

جموں ریڈیو سٹیشن

جموں ریڈیو سٹیشن کے حاکموں کی شروع سے ہی یہ ایک پالیسی رہی ہے کہ جو حکومت کشمیر کا منظور نظر ہے جی حضوری اور خوشامدی ہونے کے ساتھ ساتھ نیشنل کانفرنسی اور کمیونسٹ نہ ہو ایسے کسی شخص کو سٹیشن پر پروگرام نہ دیا جائے۔

اس کے علاوہ ایسے لوگوں کو سٹیشن پر نوکریاں اور بڑے بڑے عہدے دیئے گئے جو برسر اقتدار لوگوں کے اپنے خاص آدمی تھے۔ اور جموں کے لوگوں کو نظر انداز کر کے ان لوگوں کو ڈوگری یا ان سے ملتی گلتی بولیوں کا انچارج لگایا گیا جو ان زبانوں کو بالکل جانتے تک نہ تھے۔ چنانچہ حکومتی کامریڈوں اور ابن الوقتوں کا سٹیشن پر غلبہ ہونے کی وجہ سے یہ عوامی ادارہ بد ترین قسم کی برائیوں کا ایک اڈہ بن کر رہ گیا۔ خفانے سٹیشن کی برائیوں کے خلاف آواز اٹھائی مگر کسی نے اس طرف کان نہ دھرا۔

آخر تبدیلی حالات کے ساتھ ساتھ سٹیشن کے اعلیٰ افسران بھی بدلے اور ہندوستان سے شری چیٹرجی اور سردار اقبال سنگھ جو اعلیٰ افسر مقرر ہو کر آئے۔ سٹیشن میں کچھ سدھار شروع ہوا جس کی غرض اُنکی صاف اور کامریڈ تلملا اٹھے اور انہوں نے بغاوت کا علم بلند کر دیا۔ آج انہی لوگوں نے جو سٹیشن پر ان کی تعریفوں کے پل باندھتے تھے سٹیشن اور ڈائریکٹر کے خلاف پراپیگنڈہ کی ایک مہم شروع کر دی ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آج جموں سٹیشن میں سدھار کی ضرورت نہیں اور اب سٹیشن کے پروگراموں اور دیگر تنظیمی امور میں خامیاں اور برائیاں نہیں ہیں لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ جس طرح پر اور جن لوگوں نے سٹیشن کے خلاف پراپیگنڈہ کی مہم شروع کی ہے ان کی باتوں میں کتنا وزن ہے۔ اور وہ پراپیگنڈہ کرنے والوں کی اپنی اور اپنے قریبی دوستوں کے اغراض کہاں تک ہیں۔ جو اس طور ڈائریکٹر سٹیشن کو مرعوب کر کے اپنی گرفت کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا چاہتے ہیں۔ اور غالباً یہ سوچتے ہیں کہ وہ کسی ایسے شخص کو یہاں نہیں رہنے دینگے جو ان کی خود غرضی اور برائیوں کے راستے کا روڑا بنتا ہو۔

گذشتہ عرصہ کی بات ہے کہ بہترین نظم و نسق کے ماہر مسٹر ... ڈپٹی لیفٹیننٹ گورنر ... اور مسٹر ... ایسی ... سٹیشن ... ڈائریکٹر ... ریاست میں تعینات ہوئے تو کیا ... کہ وہ بنیاد کامریڈوں اور ریاست کے ... خواہیوں اور

برائیوں کا روڑہ بنتے ہیں تو انہیں اس حد تک تنگ و مجبور کر دیا گیا کہ وہ ریاست سے چلے گئے۔ ہو سکتا ہے کہ سٹیشن کے متعلق بھی یہی آس لئے بیٹھے ہوں لیکن ریڈیو سٹیشن پر یہ بات اتنی آسان نہیں کیونکہ ریڈیو سٹیشن کا نظم و نسق مرکزی سرکار کے ہاتھوں میں چلا گیا ہے۔ باقی ڈائریکٹر ریڈیو سٹیشن سے ہماری یہ گذارش ہے کہ جہاں وہ سٹیشن کی حالت کو سدھارنے کے لئے زیادہ سے زیادہ توجہ دیں وہاں ان چالاک قسم کے لوگوں کی سازشوں اور پراپیگنڈہ سے اپنی سرکار اور اپنے اعلیٰ افسروں کو آگاہ رکھیں کیونکہ یہ لوگ رسی کا سانپ بنانا خوب جانتے ہیں ؎

کوئی بھی نیشنل کانفرنسی "جے سودیش" نہ پڑھے!

نیشنل کانفرنس کا سرکلر؟

جموں ۸ نومبر۔ سرینگر سے ایک معتبر ذرائع سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ نیشنل کانفرنس صوبہ جموں کی اپنی تمام برانچوں کو اسی قسم کا ایک سرکلر جاری کرنے پر وچار کر رہی ہے کہ کوئی بھی نیشنل کانفرنس کا رکن یا ممبر "جے سودیش" کا مطالعہ نہ کرے

کہا جاتا ہے کہ نیشنل کانفرنس کے کرتا دھرتا اس بات کا اندیشہ محسوس کر رہے ہیں کہ "جے سودیش" میں ان کی صوبائی تعصب اور فرقہ پرستی کی پالیسی کا پوسٹ مارٹم پڑھ کر کہیں جموں کے نیشنل کانفرنسی باغی نہ ہو جائیں۔ اور وہ یہ محسوس کرنے لگ جائیں کہ نیشنل کانفرنس میں ان کا شامل رہنا ملک اور قوم کے ساتھ بہت بڑی غداری کے مترادف ہے۔

کچھ علاقہ جات سے بھی اسی امر کی اطلاعات ملی ہیں کہ نیشنل کانفرنس کے ایجنٹ باہر دیہات میں لوگوں پر اسی قسم کا دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ جے سودیش کو نہ پڑھیں ؎

کوشک بکولا تبت روانہ ہو گئے

سرینگر ۸ نومبر۔ لداخ کے ہیڈ لامہ کوشک بکولا اپنی لامہ یاترا کے لئے جموں روانہ ہو گئے کوشک بکولا جو جموں کشمیر سرکار کے ڈپٹی منسٹر بھی ہیں دو روز دہلی ٹھہر سکیں گے۔ آپ تین ماہ تبت میں رہیں گے ؎

میں روشنی کرنا چاہتا ہوں۔ آج دیوالی ہے نا ۔۔۔"

وہ اور تارا اپنے مکان کی چھت پر دیئے جلا رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد ان کا شوہر [illegible] گھر ... ہو گیا۔ اور ... تھوڑی ... جانا ... تھی ۔۔۔۔۔ [illegible]

جے سودیشی ... [illegible]

بقیہ روشنی اور اندھیرا صفحہ ۶ سے آگے

ہوں) اور اپنے بچے رنجیت کی قسم کھائی کہ آگے سے کبھی شراب نہ پیئے گا اور جوا نہ کھیلے گا۔ اور اس نے دوسرا روپیہ بھی اپنے کوٹ کی جیب کے اندر رکھ لیا اور باقی روپیوں کو گننے لگا۔

تین ۔۔۔ چار ۔۔۔ پانچ" اس نے باقی روپے بیکار گن ڈالے۔ اور اس کے دل میں خیال اٹھا ۔۔ "دیوالی ہے ۔۔۔ کیوں نہ گھر میں مٹھائی لے جاؤں۔ ان تین روپیوں کی ۔۔" اور اس نے دوکان بند کرتے ہوئے حلوائی کو ایک سیر مٹھائی تولنے کے لئے کہا۔ اور تین روپے دیدیئے ۔۔۔ اور گھر کی طرف چل پڑا۔

گلی کے شروع میں نتھو لال کی بلڈنگ تھی۔ بجلی بیٹھک سے کسی عورت کے اور کچھ آدمیوں کے قہقہوں کی آوازیں فضا میں پھیل رہی تھیں۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے سبھی نشے میں چور ہوں ۔۔۔ وہ سوچنے لگا کہ ۔۔ ایک عورت اور نتھو لال اور اسکے دوست ۔۔۔ اور اسے یاد آیا کہ آج دیوالی ہے ۔۔۔ اور اس نے زمین پر تھوک دیا ۔۔

اس نے باہر سے اپنا گھر دیکھا۔ کوئی دیا نہیں جل رہا تھا۔ مکمل اندھیرا تھا۔ ۔۔ اسے کچھ سمجھ نہ آئی ۔۔ نہ جانے کیا بات ہے۔ میں جیتے گھر پر کر تو ۔۔۔ گیا تھا ۔۔۔ "اس نے دروازہ کھٹکھٹایا ۔۔۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا۔

مکان میں داخل ہو کر اس نے ... کی ... کہاں اپنی بیوی ... اور کہا ۔۔۔ آج ... تمہیں ... [illegible]

بقیہ رام کے آنسو صفحہ ۸ سے آگے

بگیا کے لئے گئیں اور نکڑیاں اپنے کندھے پر لئے آشرم کی طرف آ رہی تھیں۔ سیتا آشرم کی طرف آتے ہوئے راستے میں ... کے پاس پہنچیں۔ رشی کے درشن کر کے سیتا جی نے ورلاپ شانت کیا اور آنسو پونچھے اور رشی کو پرنام کیا۔ گربھ کی نشانیاں دیکھ کر رشی نے آشیرواد دیا "تمہارے سریشٹھ پتر ہو" میں اپنے سمادھی بل سے جان گیا ہوں کہ دشٹ دھوبی نے تم پر کلنک لگایا ہے اور اسی سے چلت ہو کر تمہارا ناقابل برداشت تیاگ کیا ہے۔ سیتا تم اسے پردیشی سمجھ کر دکھ نہ کرو۔ تم تو پتا کے گھر ہی آگئی ہو۔ بھگوان رام بڑے دھیر ہیں۔ انہوں نے شترؤں کو تلاش کر کے جڑھ سے اکھاڑ دیا ہے۔ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ وہ کبھی اپنی تعریف نہیں کرتے۔ انتہ گن ہونے پر بھی مجھے ان پر غصہ آ رہا ہے۔ کارن یہ ہے کہ انہوں نے تمہارا تیاگ کیوں کیا ہے۔ اپتر کیرتی والے تمہارے سسر دشرتھ میرے متر تھے اور تیرے پتا جنک نے بڑے بڑے یگیوں کے بندھن کاٹ دیئے ہیں۔ تم بھی پتی ورتا استریوں میں سب سے اونچا ستھان پانے یوگیہ ہو۔ میں ایسا کوئی کارن نہیں دیکھتا جس سے آپ کسی پاپ نہ ہو۔ اس لئے بیٹی، تم ڈر کو چھوڑ کر میرے آشرم میں چلو۔" والمیکی سیتا کو اپنے ساتھ لے گئے۔

جب لکشمن نے بھگوان رام کو سیتا کا تیاگ سنایا تب رام کی آنکھوں میں اسی طرح آنسو ٹپک آئے جیسے طرح پوشی کا چاند پانی برساتا ہے۔ کیونکہ رام نے جھوٹے کلنک کے کارن سیتا کا تیاگ کیا تھا۔ انہیں سیتا کی پتی ورتا کا گیان تھا۔ تیاگ من سے نہیں کیا تھا۔ کلنک سے گھبرائے ہوئے رام نے تب سے سیتا کا تیاگ کر دیا۔ تب پتنی نہ ہونے کے کارن رام کے ساتھ صرف لکشمی نے ہی شوبھا پائی۔

سیتا کا تیاگ کر کے بھگوان رام نے دوسرا بیاہ نہیں کیا۔ پتنی کے بغیر یگیہ وغیرہ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے جب بھگوان رام یگیہ کرنے لگے تب وہاں پتنی کا ہونا ضروری سمجھ کر دیدہ کی آگیا کے مطابق انہوں نے سونے کی مورتی بنوا کر پاس رکھ لی۔ بھگوتی سیتا کے پتی برتا کے آدرش نے دنیا کو حیران کر دیا اور بھگوان رام کے تیاگ نے ......

پرنسپل ... [illegible]

دکھی سنسار

ٹین لگوائے جائیں

مانا کہ ٹاؤن ایریا کمیٹی ریاسی نے قصبہ کی بہتری اور لوگوں کی آسائش کے لئے بہت سے اہم اقدام کئے ہیں۔ مگر ہمیں یہ دیکھ کر حیرانگی ہوتی ہے کہ لوگوں کے گھروں میں لگی ہوئی بعض ٹٹیوں کے پرنالوں پر ابھی تک ٹین کے ڈھکنے لگوانے کی طرف کمیٹی نے کوئی توجہ نہیں دی ہے۔ ٹین کے ڈھکنے نہ ہونے سے کئی بار ٹٹیوں کی گندگی راہ چلتے لوگوں پر آ گرتی ہے چیئرمین کمیٹی کی ذاتی توجہ اس طرف دلائی جاتی ہے۔ (ایک شہری)

دھاندلی ختم کرو

تحصیل ریاسی کے علاقہ نگوت کی پنچایتوں اور کو اپریٹو سٹوروں سے لوگ تنگ آ چکے ہیں۔ ان پنچایتوں کے سرپنچ اور دوسرے ادھیکاری لوگوں پر اوپر سے ٹھونسے گئے ہیں جو کہ لوگوں پر ظلم ڈھا رہے ہیں۔ اسی طرح کو اپریٹو سٹوروں کا روپیہ بھی ناجائز طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ اور ان سٹوروں کے ادھیکاری بھی لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ان پنچایتوں اور سٹوروں کو ختم کر کے نئے سرے سے جمہوری ڈھنگ کی پنچایتیں اور سٹور بنائے جائیں۔ (کدارناتھ آچاریہ دکلی)

رابطہ لاری روڈ

ماہ چیت سمت ۲۰۱۱ میں آنریبل بخشی غلام محمد نے کوٹلی بجالاں علاقہ جسوتہ کی جنتا کے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ کہ ماہ بیساکھ سمت ۱۲ سے لاری اکھنور تا رابطہ بنانے کا کام شروع کرایا جائیگا۔ لیکن ابھی تک کوئی کام شروع نہیں ہوا۔ آنریبل بخشی صاحب اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے سڑک بنانے کے آرڈر جاری کریں۔ (جھنکار سنگھ)

گلیوں میں پتھروں کے ڈھیر

جموں شہر میں نلکوں کے نئے نل لگوائے جا رہے ہیں یا پرانے نل تبدیل کئے جاتے ہیں تو گلیاں اکھاڑی جاتی ہیں۔ نل لگانے کے بعد گلیوں کی مرمت تو ہو جاتی ہے مگر گذشتہ چھ چھ ماہ سات سات ماہ سے گلیوں کی مرمت کے بعد بچے کچھے پتھروں کے ڈھیر راستے میں پڑے ہیں۔ جس سے لوگوں کو گلیوں سے گذرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ [illegible] کیا [illegible]

لڑکی پاکستان کیسے پہنچی

پچھلے دنوں محلہ استاد سے ایک نوجوان راجپوت لڑکی کو اغوا کیا گیا۔ اور پھر یہ سنا کہ اغوا کنندگان نے لڑکی کو پاکستان پہنچا دیا ہے۔ اب پچھلے دنوں اس اغوا کے متعلق لوگوں میں طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ کچھ لوگوں کی طرف سے اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اغوا شدہ لڑکی کو پاکستان پہنچانے میں کچھ ایک فرقہ دارانہ ذہنیت رکھنے والے پولیس سب انسپکٹروں اور بڑے بڑے کارندوں کا ہاتھ ہے۔ کچھ لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ جس دن لڑکی گھر سے غائب ہوئی تو گھر والے تھانہ میں رپٹ درج کروانے کے لئے پہنچے لیکن انہیں یہ کہہ کر ٹال دیا گیا۔ کہ ادھر ادھر پتہ کرو شائد آ جائے۔ اور پھر دوسرے دن رپٹ درج کی گئی۔

لڑکی کو اغوا کر کے پاکستان لے جانا کچھ کم حیرت اور شرم کی بات نہیں۔ ہماری جناب ڈی۔ آئی۔ جی صاحب اور ٹھاکر رویل سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس جموں سے درخواست ہے کہ وہ ذاتی طور پر اس معاملہ میں دلچسپی لے کر پتہ لگائیں کہ لوگوں کے اندر ہو رہی باتوں میں کہاں تک صداقت ہے۔ کہ لڑکی کو پاکستان پہنچانے میں کچھ ایک پولیس کے ذمہ دار افسروں کا ہاتھ ہے۔ اور کیا واقعی ہی پہلے دن لڑکی کے اغوا کے متعلق تھانہ میں رپورٹ درج کرنے میں لیت و لعل سے کام لیا گیا ہے۔

(بال امرت جموں)

میونسپلٹی جموں کے کارندے اس بات کا جواب دینگے۔ کہ یہ پتھروں اور اینٹوں کے ڈھیر کس نے اٹھوانے ہیں۔ اور آج تک کیوں نہیں اٹھوائے جا رہے ہیں۔ (ایک شہری)

مفت علاج

شری امیچند زرگر محلہ رگھوناتھ پورہ نے گذشتہ ایک عرصہ سے پیٹ مروڑ (Dysentery) کی بیماری کا مفت علاج شروع کر رکھا ہے۔ آپکی دوائی کے اندر اسقدر جادو ہے کہ پرانے سے پرانا مروڑ ایک ہی گولی کھانے سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ہزاروں لوگ ان گولیوں کی بدولت تندرستی حاصل کر چکے ہیں۔ اور ان اکثر گولیوں کے [illegible]

ٹریڈرز نیو مارکیٹ جموں

نیو مارکیٹ کے کچھ آڑھتی جب باہر سے مال منگواتے ہیں اور بھیجتے ہیں مارکیٹ میں ٹرک اور گاڑیاں لے آتے ہیں جو دوکانوں کے سامنے گھنٹوں کھڑی رہتی ہیں۔ اس سے یہاں تک کہ گذرنے کا راستہ بند ہو جاتا ہے جگہ تنگ ہونے کی وجہ سے مارکیٹ میں گاڑیوں اور ٹرکوں کے ساتھ کئی حادثے بھی ہوئے ہیں۔ ٹریفک پولیس والوں کی بھی طرف کئی بار توجہ دلائی گئی ہے۔ مگر مارکیٹ میں گاڑیوں اور ٹرکوں کا آنا ابھی بند نہیں کیا گیا ہے۔ چنانچہ حکام بالا سے پرارتھنا ہے کہ جنتا اور دوکانداروں کی تکالیف کو مد نظر رکھتے ہوئے مارکیٹ میں ٹرکوں اور گاڑیوں کا لانا بند کیا جائے۔

جموں والی آنکھ بند ــــ!

معلوم ہوا ہے کہ ریاست میں نئے کالجوں کے کھولنے کے سلسلہ میں ۴۲ نئے لیکچرار بھرتی کئے گئے ہیں ۴۲ لیکچراروں میں سے جموں صوبہ سے صرف پانچ لئے گئے ہیں۔ اسی طرح بتایا جاتا ہے کہ ۵۵ نئے نائب تحصیلدار بھرتی کئے گئے ہیں جن میں جموں صوبہ سے صرف ۱۷ لئے گئے ہیں شیخ عبداللہ کے عہد حکومت سے لیکر آج تک ہمارے کانفرنسی حکمران کہتے چلے آ رہے ہیں کہ جموں اور کشمیر ریاست کی دو آنکھیں ہیں۔ تو کیا ایسا کہنے والے جواب دینگے کہ عملی طور پر کیا ہو رہا ہے۔ کیا ابھی جموں والی آنکھ دن بدن بند نہیں ہوتی چلی جا رہی ہے اور اس صوبائی تعصب کا نتیجہ کتنا بھیانک نکلے گا۔ انہیں دھیان میں رکھنا چاہیئے۔

(ایک عوامی نمائندہ)

تحصیل اکھنور میں ڈاکے و قتل

گذشتہ سال تحصیل اکھنور میں ڈاکے چوریوں اور قتل کے درجنوں وارداتیں ہوئیں۔ عوام میں ایک ہیجان سا پیدا ہوا چنانچہ لوگوں کی چیخ و پکار پر ہماری سرکار کی طرف سے سی۔ آر۔ پی تعینات کی گئی۔ اور کچھ دوسری تدابیر بھی اختیار کی گئیں۔ جس سے ڈاکے اور چوریوں کی وارداتوں میں کچھ فرق پڑا۔ لیکن پھر چند ماہ سے کچھ عرصہ ہوا کہ سی۔ آر۔ پی کی جو خاص چوکیاں تعینات تھیں اٹھا لی گئی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ چوریوں اور ڈاکوں کی وارداتوں میں پھر اضافہ

شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ حکام بالا سے پرارتھنا ہے کہ وہ چوریوں اور ڈاکوں سے بچانے اور جنتا کی مال اور جان کی حفاظت کی طرف خاص دھیان دیں۔

(ایک اکھنور تحصیل نواسی)

ملاوٹ شدہ گھی کے کنستر پکڑے گئے

جموں ۱۱ نومبر معلوم ہوا ہے کہ جموں سٹی پولیس نے گاندھی کے قریب ڈالڈا اور ڈالڈا گھی کے کنستر پکڑے میں یہ چیزیں ایک ایسے بڑے تاجر کی بیان کی جاتی ہیں جو گھی میں ملاوٹ کرنے کے لئے مشہور ہے۔ پتہ چلا ہے کہ پولیس نے گھی کے کنستر اور ڈرم ضبط کر لئے ہیں اور ان کا کیمیکل معائنہ کروایا جا رہا ہے۔ اور لوگوں میں اس امر کی بھی خبر غلط معلوم ہوتی ہے کہ پولیس نے کیس کو خورد برد کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس سلسلہ میں اپنی طرف سے کوتاہی سے کام لیا ہے۔

ضروری تصحیح

نئے سودیشی مورخہ ۱۴ نومبر کے شمارہ کے دکھی سنسار کے کالم میں شائع شدہ ایک شکائت بعنوان "نوشہرہ میں اندھیر گردی" میں ایک جگہ لکھا گیا ہے کہ گذشتہ کچھ عرصہ میں نوشہرہ کا کانفرنسی کھڑپینچ چوہدری لچھمنداس کئی چوری کے کیسوں میں پکڑا گیا۔ مگر پکڑے جانے کے باوجود دندناتا رہا ہے" دراصل لچھمنداس کا نام غلطی سے لکھا گیا ہے۔ چوریاں کرنے والے کا نام سرنداس ہے چوہدری صاحب بہادر کا شرمندہ بیان کیا جاتا ہے۔ ناظرین نوٹ فرما دیں۔

اکالی لیڈر ہوش میں آئیں

جموں کے کچھ سکھوں نے پنتھک برقعہ پہن کر چوروں کا پارٹ ادا کرنا شروع کر رکھا ہے۔ انہوں نے مورچہ کے لئے ہزاروں روپیہ جمع کیا لیکن متعلقہ جگہ پر جمع شدہ رقم کا بیسواں حصہ بھی نہ پہنچایا۔ اب انہوں نے سیلاب زدگان کی ریلیف کے نام پر اپنی کمائی کو جاری رکھنے کا کام شروع کیا ہے۔ چنانچہ سکھ بھائیوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے خبردار رہیں اور اس کے متعلق اکالی لیڈروں کو ہوش میں آنا چاہیئے۔ اور ان لوگوں سے باقاعدہ حساب طلب کرنا چاہیئے۔

(جسبیر سنگھ جموں)

ریاست میں شرنارتھیوں کی آبادکاری

از: شری پرتاپ سنگھ پنچھی

انگریزی سامراج کی سازشیں کامیاب ہوئی اور بھارت کے دو ٹکڑے ہو گئے اور ہندوستان سے کٹے ہوئے ٹکڑے کا نام پاکستان رکھا گیا۔ عالم وجود میں آتے ہی پاکستان نے ریاست جموں و کشمیر کو ہڑپ کرنے کیلئے ناپاک منصوبے باندھے۔ پاکستان بین الاقوامی اہمیت کے اس ٹکڑے پر قبضہ جما کر جہاں دنیا کے اندر اپنی ایک امتیازی پوزیشن قائم کرنا چاہتا تھا۔ وہاں وہ ہندوستان کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے سر درد بننا چاہتا تھا۔ آج یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ پاکستان نے یہ ناپاک منصوبے اینگلو امریکی شاطروں کے ہی طے شدہ پروگرام کے مطابق باندھے۔ مگر ریاست کے بہادر اور وطن پرست عوام کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ پاکستان آج تک اپنے ان ناپاک منصوبوں میں ناکام رہا۔ پاکستان نے پہلے ریاست کی اقتصادی ناکہ بندی کی اور پھر قبائیلیوں کو آگے کر کے ریاست پر حملہ کر دیا۔ پاکستانی حملہ آور ایک طوفان کی مانند آگے بڑھے۔ درندگی کا ننگا ناچ شروع ہوا۔ قتل و غارت اور لوٹ مار کا بازار گرم ہوا لیکن پونچھ سرحدی علاقوں میں بسنے والے وطن پرست عوام پاکستانی یلغار کے سامنے ڈٹ گئے۔ اور اپنی اسی ماتری بھومی کو بچانے کے لئے اپنی جانتیں کی ڈھیروں سے فولادی دیواریں کھڑی کر دیں۔ اور دشمن کے قدم اکھڑنے لگے۔ چنانچہ ریاست کے وطن پرست ان غیور لوگوں کی بہادری کا اعتراف حملہ آوروں کے لیڈروں کو بھی کراچی میں اپنی ایک پریس کانفرنس میں کرنا پڑا۔ دیش کو بچانے کے لئے اس جدوجہد میں وطنی بھگت لوگوں کو ایک بڑی تعداد حملہ آوروں کی بربریت کی بھینٹ ہو گئی۔ ان شہیدوں کے پیر لواحقین سے بچ کر تقریباً ڈیڑھ لاکھ ہندو سکھ اجڑ کر ریاست کے اس طرف آئے۔ اجڑ کر اور بربادیوں کے زخموں کی کراہوں کی تاب نہ لا کر پاکستانی ذہنیت رکھنے والے مسلمان پاکستان ہجرت کر گئے۔ اور وہ اپنے پیچھے اراضیات اور مکان وغیرہ چھوڑ گئے۔ پاکستان چلے جانے والے لوگوں کی زمین اور مکان اتنی مقدار میں تھے جن پر پاکستان سے برباد ہو کر آنے والے شرنارتھیوں کو بڑی آسانی سے بسایا جا سکتا تھا۔ شرنارتھیوں نے دلوں میں یہ ... آرزو لے کر وہ مادر وطن کی ان کے

رکھولتے ہیں۔ ان کے معاندہ ہی سلوک ہوگا جو نمازِ جنگ سے فتح حاصل کر کے آنے والے سپاہیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ ان کو یہ امید تھی کہ انہیں معقول مالی امداد دیکر انکا سی جائیدادوں پر آباد کر دیا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنی قوت محنت سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر دیش کی تعمیر نو میں شریک ہو سکیں۔ لیکن بدقسمتی سے یہاں ریاست میں ایک ایسی سرکار قائم ہو گئی جو فرقہ پرست تھی۔ جس کے کرتا دھرتاؤں کے دماغوں پر فرقہ پرستی کے جراثیم اس

لوگوں کے مکانات اور زمینوں پر غیر مستحق اور دوسرے لوگوں کو بٹھا کر منافع بازی شروع ہوئی بجز کر جانے والے لوگوں کے نام کروڑوں روپیہ جمع کیا جانے لگا۔

دوسری طرف شیخ عبداللہ سے لیکر سردار بدھ سنگھ تک یہی راگ الاپا گیا کہ شرنارتھیوں کو اپنے آبائی گھروں میں بسایا جائے گا۔ اور اس وقت تک شرنارتھیوں کو کیمپوں میں رکھ کر اقوام متحدہ کو یہ دکھانا ہے کہ پاکستانیوں کی بربریت کا ریاستی عوام کس طور شکار ہوئے ہیں۔ شرنارتھیوں نے دیش کی بھلائی کے جذبہ کے تحت ان باتوں کا بھی خیر مقدم کیا۔ اور سوچا کہ اگر ہماری مزید بربادی اور دکھوں سے دیش کا بھلا ہو جائے تو بھی اچھا ہے۔ چنانچہ شرنارتھی عوام نے ان سرکاری تجاویز اور حکموں کے سامنے بھی سر تسلیم خم کیا۔

حد تک بگھر کر رہ گئے تھے کہ لٹے ہوئے انسانی زندگی کو بچانا مشکل ہو گیا۔ شرنارتھیوں کی سمجھ میں انکا سیدھا سادہ یہ طریق تھا کہ انہیں انکا سی جائیدادوں پر آباد کر دیا جاتا۔ لیکن ایسے کرنے کی بجائے ایک سازش کی گئی یعنی کہ پاکستان جانے والے لوگوں کی جائیدادوں کو ایک عجیب ڈھنگ سے استعمال کیا جانے لگا۔ اور جانے والے

(باقی بورڈ میں)

کیمپوں کی غیر یقینی زندگی کو منظور کر لیا اور کیمپوں میں داخل ہو گئے۔ لیکن شرنارتھیوں کو کیمپوں میں داخل کرنے کے پیچھے ان کی غیرت، خاتمہ خودداری اور ان کی قوت محنت کو ضائع کرنے کے لئے یہ بھی ایک گہری سازش تھی۔

(باقی آئندہ)

بھارتی نوجوان کے نام

دیش کے او نوجواں
نیند کو تو چھوڑ دے
پرانی نیو دھرتی ہے
قوم کی او آن بان
یہ دیش پیارا پیارا ہے
نانک کا گیت زندہ ہے
کانپتا ہے آسماں
یہ سمجھتا جہان ہے
جیون کا تو سہارا ہے
اٹھو اٹھو اے نوجوان

شہر کے او پاسباں
سب سے آگے ہو کے چل
بندھنوں کو توڑ دے
نئی تعمیر کرنا ہے
دیش کے او ......
یہ آنکھوں کا تارا ہے
ارجن کی جیت زندہ ہے
دیش کے او ......
اسی میں تیری شان ہے
ماں نے تجھے پکارا ہے
دیش کے او پاسبان
سب سے آگے ہو کے چل

وشو بندھو

چیلنج

ایک سیٹھ کا مریل سا نوکر اپنے مالک مکان کی سب سے اونچی چھت پر کھڑا ہو کر اپنے مالک کے گن گا رہا تھا نیچے سے ایک شیر کا گذر ہوا۔ نوکر نے چند کنکر شیر کو دے مارے پھر سخت برا بھلا کہا اور گالیاں دیں۔ "بڑے آئے بہادر کہیں کے جنگل میں تو تم دھوکے سے ہم لوگوں کو مار گراتے ہو۔ اگر ہمت اور جوانمردی ہے تو آؤ دو دو ہاتھ ہو جائیں"۔

شیر نے چلتے چلتے جواب دیا "یہ تم نہیں بول رہے برخوردار! یہ تمہارے مالک کے اونچے مکان کے بلند کنگرے بول رہے ہیں۔ یقیناً میں اس وقت بزدل گردانا جاؤں گا۔ مگر ......"

یہی حالت ہمارے جموں کے کامریڈوں کی ہے۔ پچھلے دنوں ایک کامریڈ صاحب الکفنور تھمے تو وہاں کہنے لگے۔ کوئی کہتا ہے کہ جموں میں بیشتر ٹاؤن ایریا کمیٹیوں پر پرجا پریشد کا قبضہ ہے۔ اب تو کئی ٹاؤن ایریا کمیٹیاں ہمارے ہاتھ آ گئی ہیں۔ لیکن برخوردار کو کیا معلوم کہ ٹاؤن ایریا کمیٹیوں پر نیشنل کانفرنس کا غلبہ نہیں بلکہ ہار جیت کے بعد ان کے آقاؤں کا لالچ اور یہ کام کر گیا ہے۔ لیکن ......

فرضی ڈسپنسری

مگرمچھ نے جنگل میں غریبوں کے لئے فرضی ہسپتال کھول رکھا تھا۔ انہیں دنوں لومڑی کی آنکھیں خراب ہو گئیں۔ اور اس کی نظر جاتی رہی۔ مگر جب وہ مگرمچھ کے پاس گئی تو اس نے کہا "یہ نہایت پیچیدہ مرض ہے۔ اس لئے بغیر فیس لئے علاج نہ کروں گا"۔ فیس اس شرط پر طے پائی کہ اگر لومڑی کو دوبارہ نظر آنے لگے تو فیس دے گی ورنہ کچھ نہیں۔ مگرمچھ نے باقاعدہ علاج شروع کر دیا لیکن جب وہ دعا لومڑی کے ہاں جاتا تو اس کے ہاں سے کچھ نہ کچھ اٹھا لاتا۔ حتیٰ کہ گھر کا صفایا ہو گیا۔ جب لومڑی کی نظر بحال ہوئی تو اس نے دیکھا کہ سب اہم سامان غائب ہے۔ اس نے فیس دینے سے انکار کر دیا۔

جب لومڑی اور مگرمچھ عدالت میں پیش ہوئے تو لومڑی نے اپنی صفائی میں کہا۔ "شرط یہ تھی کہ جب دوبارہ نظر آنے لگے تبھی فیس دوں گی لیکن اب حالت یہ ہے کہ لاکھ کوشش کے باوجود گھر میں کچھ نظر نہیں آتا۔ اس لئے فیس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"۔

قہقہے اور سسکیاں

از: وشو بندھو شرما

ظلم و ستم کا بازار گرم ہے۔ سرمایہ داری۔ جاگیرداری کا چمکتا ہوا ستارہ — سر فتح کی بلندیوں پر — آنکھوں کو چکا چوند کر رہا ہے — اتیا چار کی کند چھری سے — غریبوں — ناداروں کے گلے کاٹے جا رہے ہیں — اور ان کی فلک شگاف — دل کو ہلا دینے والی چیخ و پکار سن کر پتھر بھی کانپ اٹھتے ہیں — لیکن ان سرمایہ داروں — جاگیر داروں — عہدیداروں کے سینے میں دل کی بجائے شاید سخت پتھر کا ٹکڑا رکھا ہے — ان کا دل نہیں — پتھر ہے جو کبھی پسیجنے کا نام نہیں لیتا —

ادھر دکھ — درد — غم — غربت کے مارے — بھوک سے لاچار انسان سسک رہے ہیں — آہ و زاری کر رہے ہیں — اور ادھر اسی آہ و زاری پر قہقہے بلند کئے جا رہے ہیں — شاید یہ قہقہے اس لئے بلند کئے جا رہے ہیں۔ کہ ان بلند قہقہوں کے نیچے ناداروں کی — غریبوں کی سسکیاں دب کر رہ جائیں — یا طاقت کے نشے میں چور ہو کر — یہ قہقہے خوشی کے ڈنکے بجا رہے ہیں — لیکن ان کے ہر قہقہہ میں — ہر مسرت میں مجھے تو خون کی بو آ رہی ہے — بے کسوں کا خون — کسانوں کا خون — مزدوروں کا خون —

بدھو کا منا — نتھو کی منی — دودھ کے لئے تڑپ رہے ہیں — رو رہے ہیں — بھوک سے بلک رہے ہیں — فاقہ کشی کا عالم ہے — ہائے دودھ۔ ہائے دودھ کی صدائیں — آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے — مدھو نے منا کو تھپک کر کہا تھا — دودھ — دودھ! دودھ تو بیٹا جلا — اور ڈال آئے بچے بیچارے تھک گئے ہیں — بھلا ہم غریبوں کو دودھ کہاں — اور ایک منا اچھا گیا — جو کہ قبرستان کی بستی خموشاں سے بھی زیادہ گہرا تھا — شملہ — منی منی چیخوں کی دھیمی ہوتی ہوئی بھوک بھاگ گئی کیا گئی کا خیر ہو گئی ہو —

ایک طرف بھوک سے بلکتے انسان — پسینے میں دھنستی ہوئی جوانی — چیتھڑوں میں لپٹے ہوئے — گندگی میں — نرکھ میں پڑے ہوئے انسان — گندگی — نالیوں کے کیڑوں سے بدتر زندگی — نادار بچے — جوانیاں — ناداروں کو چھپانے — ناداروں کی جوانیاں پیچھے چھوٹ گئی چیتھڑوں میں ایسے ابھرتی ہوئی نظر آتی ہیں — جیسے ابر آلودہ آسمان میں چمکتا ہوا چاند — جس کی اکھڑی جھلملاہٹ ابر سے پھوٹ پھوٹ کر باہر نکلی پڑتی ہے لیکن — یہ خوشنما — خوشبو سے بھرپور — حسن سے بھرپور کلیاں — کھلنے سے پہلے ہی مرجھائی ہوئی نظر آتی ہیں —

لیکن دوسری طرف آرائش و آرام — ریشم و کمخواب میں لپٹے ہوئے — انسان — نرم — ریشمی مخملی گدے بنے ہوئے بچھونے — جوانی کی رنگ رلیاں — عیش و عشرت — ساغر و مینا — انگور کی بیٹیاں کے رقص و ناچ میں مست — زندگی کا لطف اٹھاتے ہوئے یہ لوگ — چھلکتے ہوئے سرخ جام — اٹھلاتی ہوئی نئی جوانیاں — جن کی بھٹکتی ہوئی — تڑپتی ہوئی گنہگار روح کو فرحت بخشتی ہیں —

ایک اور جاڑے کی کڑاکے سے کڑاہی سردی میں بھی — جبکہ سورج دیوتا بھی شاید کانپتا ہوا ایسے ظہور میں آتا ہے — کہ مانوں سردی سے ٹھٹھر رہا ہو — سخت فٹ پاتھ کا سہارا لیا جاتا ہے — یہی ان کے گھر ہیں — یہی ان کا بچھونا ہے اور دوسری اور اونچی اونچی فلک بوس کوٹھیاں — بنگلے — جو کہ تاج محل سے بھی زیادہ خوبصورت ہوتے ہیں —

کوئی کاغذ کے پرزے دکھا کر بیچارے بھوک مٹانا چاہتا ہے اور کوئی روٹی کے چھوٹے ٹکڑے اٹھانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی ماحول میں ایک گویا اپنے گانے میں شاید دکھیوں کے دل کی دھڑکنیں گنو رہا ہے — جسے شاید پاگل خیال کیا جاتا ہے — ان سرمایہ داروں — جاگیر داروں کی آنکھ کی کرکری بنا ہوا ہے — لیکن بدمست اپنے خیالوں میں ڈوبا ہوا — مستی سے جھومتا ہوا اونچی سریلی آواز میں جناب اقبال صاحب کے چند اشعار گا رہا ہے —

دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یارب
کیا لطف انجمن کا جب دل ہی بجھ گیا ہو!
مرتا ہوں خامشی پہ یہ آرزو ہے میری
دامن میں کوہ کے اک چھوٹا سا جھونپڑا ہو
راتوں کو چلنے والے رہ جائیں تھک کے جس دم
امید ان کی میرا ٹوٹا ہوا دیا ہو

بربر و مندر اکو رونا میرا رلا دے
بے ہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگا دے

اتنا غرور اتنا پیار — اتنی بے رحمی — اتنا گھمنڈ — اتنا ظلم و ستم — یہ سب کیوں —

آخر — یہ — کیوں؟ کیا اس کا کوئی علاج ہے — کیا یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے؟ سب چلا اٹھے —

ایک بڑی موٹی بھدی سی آواز — پہاڑوں کو چیرتی ہوئی — طوفانوں سے ٹکراتی ہوئی — آئی "ہاں! یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے — روٹی مل سکتی ہے — بھوک مٹ سکتی ہے — اس مسئلہ کا حل میرے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے — لیکن — چوری کرنی ہوگی — ڈاکہ ڈالنا ہوگا — دماغ کی دھلائی کرنی ہوگی — داستا کی زنجیروں کو پھر سے چومنا ہوگا — جیب کاٹنے ہوں گے — خون کرنا ہوگا خون — انسانیت کا خون" —

ساری کائنات خون میں تیرتی ہوئی نظر آنے لگی — بھڑکتے ہوئے شعلے جوالا مکھی کے انگاروں کی طرح دہکتے نظر آنے لگے مانو — سارے وشو کو اپنی لپیٹ میں لے لینا چاہتے ہیں — تباہی — بربادی — انسان کی تباہی — سبھیتا سنسکرتی کی تباہی — دھرم و ایمان کی تباہی — سارا ناگا ساکی اور ہیروشیما کا ماحول آنکھوں کے سامنے گھوم گیا —

مجھے ایسا لگا۔ سارے وشو کے انسان جاگ اٹھے ہیں — مزدور کسان جاگ اٹھے ہیں — غریب نادار جاگ اٹھے ہیں اور پکار پکار کر کہہ رہے ہیں نہیں نہیں نہیں — ہمیں نہیں چاہیئے ایسی روٹی — یہ روٹی کا ناپاک اور جھوٹا نعرہ ہے — یہ فریب ہے — جھوٹ دھوکا ہے — ہم انسان ہیں — ہم کیسے انسانیت کا گلا گھونٹ سکتے ہیں — ہم کیسے انسانیت کو تباہ کر سکتے ہیں — ہم اپنا ضمیر نہیں بیچ سکتے — ہم انسان ہیں — نہیں نہیں — ہمیں نہیں چاہیئے ایسی — روزی —

دور — بہت دور — ان برف پوش وادیوں سے اس پار سے — چھوٹی چھوٹی — حسین — گلپوش — سیماب اگلتی ہوئی پہاڑیوں کے دامن سے — ایک مدھر — میٹھی — سریلی آواز ہواؤں کو چیرتی ہوئی — اٹھلاتی ہوئی — تیرتی ہوئی آئی اور — دل کے تار چھیڑے سے جیسے کہہ گئی — "جو کام مزدوری سے نکلتی ہیں وہ مستقیم سے نہیں نکلتی — ہم نے بھگوتا

سے مانو — ناگی طرف اور پھر دیوتوں کی طرف بڑھنا ہے — ہم نے ہر دیکھتی ہوئی چیز کا نرمان کرنا ہے — چرترواں بنانا ہے۔ اور ایسے دیکتیوں کا نرمان کرنا ہے جو کنول کے پتے کے سمان — جس پر پانی نہیں ٹھہر سکتا — جن کو پاپ چھو تک نہ سکے — اور پھر ایسے دریڑھ — چرتروان — راشٹر بھگتی سے سمپن لوگوں کا ایک وراٹ — اٹوٹ — امٹ — اکھنڈ سنگھٹھن بنانا ہے — ایک ایسے سماج کا نرمان کرنا ہے — جس میں اگر ایک دیکتی کو دکھ ہے تو مانو سارے وشو کو پیڑا ہے — ہم منشیہ ہیں — سب بھائی بھائی ہیں — ہم نے اپنے پتھ سے بھٹکے ہوئے ساتھیوں کا مارگ درشن کرنا ہے — انہیں سمجھانا ہے — ان کے ہردے تک پہنچنا ہے — ہردے سے ہردے کو ملانا ہے — انہیں راہ راست پر لانا ہے — پریم سے پیار سے ہم نے تعمیری کام کرنا ہے تخریبی نہیں — اور اپنے راشٹر کو شکتی شالی — سنگٹھت — پوتر اور سوشیل بنا کر اُنتی کے شکھر پر لے جانا ہے — آسمان کی بلندیوں پر لے جانا ہے — اور — یہی جذبات ہیں جو کہ چلا اٹھا ہے۔ اور یہی ایک درست — صحیح — کامل اور مکمل حل ہے — اور میری نیند ٹوٹ گئی —

صبح پھوٹ پڑی تھی — اور نیچے گلی میں کوئی فقیر اونچے مدھر سور میں گا رہا تھا —

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

जय स्वदेश

جے سودیش

تار کا پتہ
"جے سودیش"
جموں

ٹیلیفون نمبر
۴۳۲

فی پرچہ
۲ آنے

چندہ سالانہ
۶ روپے
مفصلات
۸ روپے

Vol 1 | Monday, 28 November 1955 | No. 1

प्रजा परिषद् के कर्णधार



डा: ओम प्रकाश मैंगी
महा मंत्री जम्मू-कश्मीर
प्रजापरिषद

पथ भूल न जाना पथिक कहीं !

यौवन के अल्हड़ वेगों में
बनता मिटता क्षण-क्षण होगा
माधुर्य सरसता देख-देख
भूखा प्यासा तन मन होगा
क्षणभर की तुच्छ पिपासा में
पथ भूल न जाना पथिक कहीं !

जब कठिन कर्म-पगडंडी पर
राही का मन उन्मुख होगा
जब सब सपने मिट जायेंगे
कर्तव्य-मार्ग सन्मुख होगा
तब अपनी प्रथम विफलता में
पथ भूल न जाना पथिक कहीं !



श्री दुर्गा दास वर्मा
भूतपूर्व महा मन्त्री
व सदस्य कार्यकारिणी
जम्मू कश्मीर प्रजापरिषद

"एक विचार"

अधिकार के आग्रह से संघर्ष का जन्म होता है ; कर्तव्य के क्षेत्र में कोई प्रतियोगिता नहीं होती । अधिकार-संघर्ष से मनुष्य की प्राकृत लोलुपता प्रकट होती है ; कर्तव्य-भावना मनुष्य का उदात्तीकरण करती है । यदि प्रत्येक व्यक्ति अपना कर्तव्य-पालन करता रहे तो सभी को अनायास ही अपने अधिकार प्राप्त हो जाते हैं ।

میونسپلٹی کے الیکشن

جموں ۱۹ نومبر۔ شری شام لال صراف منسٹر لوکل باڈیز نے اب پھر اعلان کیا ہے کہ سرینگر جموں اور پونچھ میونسپل کمیٹیوں کے الیکشن عنقریب ہی کروا دیئے جائیں گے اور سرینگر میں میونسپل الیکشن کروانے کے لئے تجویز کا دوسرا ہفتہ بیان کیا ہے۔ اور جموں میں ماہ مارچ میں الیکشن کروانے کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

ہمارے جمہوریت پسند حکمران پہلے بھی کئی بار کمیٹیوں کے الیکشن کروانے کا اعلان کر چکے ہیں۔ اور اب انہیں اس قسم کا اعلان کرتے ہوئے شاید چوتھا پانچواں سال گزر رہا ہے چنانچہ میونسپلٹی کے الیکشن نئے اعلان کے مطابق بھی ہونگے یا نہیں اس کے متعلق اس موقع پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

مرزا افضل بیگ پھر گرفتار

سرینگر ۱۹ نومبر محاذ رائے شماری کے صدر و شیخ محمد عبداللہ کے دست راست مرزا افضل بیگ کو گرفتار کر کے نظر بند کر دیا گیا ہے۔

ودیارتھی پریشد کی میٹنگ

جموں ۱۸ نومبر جموں و کشمیر ودیارتھی پریشد (S.N.A.) کی ورکنگ کمیٹی نے اپنی حالیہ ایک میٹنگ میں سائنس کالج جموں کے طلباء کے مسائل کو حل کروانے اور کالج میں ودیارتھی پریشد کی ممبرشپ وغیرہ کروانے کے لئے ایک ایڈہاک کمیٹی کی تقرری کا اعلان کیا ہے۔ اس ایڈہاک کمیٹی کا صدر شری مدن لال کوہلی ایم۔ ایس سی سٹوڈنٹ اور سیکریٹری شری لیشپال بی۔ ایس سی سٹوڈنٹ کو مقرر کیا گیا۔ (نامہ نگار)

سوشل سدھار سبھا کی پارٹی

جموں ۱۸ نومبر شری نرنجن داس سوری پرنسپل رنبیر ملٹی پرپز ہائی سکول کے ریٹائر ہونے پر ان کی شاندار خدمات کے لئے سوشل سدھار سبھا کی طرف سے ایک پارٹی دی گئی اور پارٹی کے صدر شری ایل۔ سی گپتا نے سوری صاحب کی سیوا میں ایک ایڈریس پیش کیا۔

شرم دان سپتاہ

ریاسی ۱۸ نومبر۔ یہاں ٹاؤن ہیریا کمیٹی کی طرف سے شرم دان سپتاہ بڑے جوش اور اُتساہ کے ساتھ منایا گیا۔ لوگوں نے شہر کی صفائی اور دوسرے تعمیری کاموں میں بڑی گرم جوشی سے حصہ لیا۔ اور یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ (نامہ نگار)

معذرت: بہت سے لوگوں کی شکایات اور مراسلے جگہ کی کمی ہونے کی وجہ سے اسی شمارہ میں شائع نہیں ہو سکے جنہیں آئندہ شمارہ میں شائع کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

روسی مہمانوں کا سواگت

جموں۔ سوویٹ روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن اور کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سیکریٹری مسٹر خروشچیف آج کل ہندوستان کے دورہ پر آئے ہوئے ہیں۔ بھارت کی جنتا کی طرف سے روسی مہمانوں کا جگہ جگہ عظیم الشان سواگت کیا جا رہا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ہندوستان میں روسی لیڈروں کے اس دورہ سے ہندوستان اور روس کے تعلقات آپس میں نہایت خوشگوار ہو جائیں گے۔ اور روس اور ہندوستان کی دوستی میں اضافہ ہو جائے گا۔

منصف صاحب کا شاندار فیصلہ

جموں ۱۹ نومبر۔ اکھنور سے اطلاع ملی ہے کہ تحصیل اکھنور کے ایک کامریڈ نے منصف صاحب اکھنور کی عدالت میں آ کر اس امر کی درخواست دی کہ فلاں فلاں دو آدمیوں کے درمیان آپکی عدالت میں جو کیس چل رہا ہے اس کا جو فیصلہ میں نے کیا ہے اسی کو قابل قبول سمجھا جائے اور کوئی دوسرا فیصلہ نہ کیا جائے۔

کہا جاتا ہے کہ جناب منصف صاحب نے اسی وقت کامریڈ صاحب کو توہین عدالت کے جرم میں دس دن کی سزا سخت یا پچیس روپیہ ادائیگی جرمانہ کی سزا دی اور نائب کورٹ کو بلا کر اسے گرفتار کر لینے کا حکم دیا۔ بعد کی اطلاع ہے کہ کامریڈ صاحب نے پچیس روپیہ جرمانہ ادا کرنے کے بعد چھٹکارا حاصل کر لیا ہے۔

یاد رہے کہ کامریڈ لوگ عموماً تحصیلداروں اور دوسرے سرکاری افسروں کو مرعوب کر کے اپنی من مانیاں چلاتے رہے ہیں۔ اور اسی عادت میں وہ جوڈیشل عدالتوں میں بھی اپنی حکمرانی شان دکھانے لگے ہیں۔ امید کرنی چاہیئے کہ اس فیصلے سے کامریڈوں کو کچھ ہوش آئیگی۔

ڈوگرہ صدر سبھا کا ریزولیوشن

جموں ۱۹ نومبر۔ ڈوگرہ صدر سبھا جموں نے اپنی ورکنگ کمیٹی کی حالیہ میٹنگ میں جموں سے گؤ کے مال کی برآمد کے متعلق حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے "سبھا کے نوٹس میں آیا ہے کہ بہت سامال مویشی از قسم گائے بیل وغیرہ جموں پرانت سے براستہ بانہال و راجوری وغیرہ برآمد ہو رہا ہے جس سے دودھ گھی وغیرہ میں کمی ہونے سے عوام میں تشویش ہو رہی ہے سبھا حکومت سے استدعا کرتی ہے کہ برآمد کا مال مویشی کو روکنے کے لئے فوری اقدام کئے جائیں"۔

جے سودیشی کا مطالعہ کرنا آپ کا فرض ہے۔

ہریجنوں کی کانفرنس

جموں ۱۰ نومبر۔ بتایا گیا ہے کہ سنٹرل ہریجن پریشد کی ایک بھاری کانفرنس جموں میں ماہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہوگی جس میں جموں صوبہ بھر کے ہریجنوں کے نمائندوں کے علاوہ ہندوستان کے بڑے بڑے رہنما شمولیت کریں گے۔

سیکریٹری نیشنل کانفرنس کی گرفتاری

راجوری ۱۸ نومبر۔ تحصیل راجوری میں نیشنل کانفرنسی عہدیداروں نے عوام کا قافیہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ ان لوگوں کی لوٹ کھسوٹ کو دیکھ کر بعض نیشنل کانفرنسی کمیٹیوں کو تعزیری چیکوں سے تشبیہ دی جا رہی ہے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں سننے میں آیا ہے کہ حلقہ نیشنل کانفرنس کمیٹی ... کے سیکریٹری کامریڈ عبداللہ جو کو امانت میں خیانت کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا۔ اور بعد میں سیکریٹری مذکور کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

چوروں کی سرکوبی کیلئے خاص توجہ

گذشتہ ایک عرصہ سے تحصیل سانبہ اور تحصیل رنبیر سنگھ پورہ کے مختلف دیہات میں دھڑا دھڑ چوریاں ہو رہی تھیں۔ جنتا میں ایک ہیجان سا پیدا ہو رہا تھا۔ چنانچہ ہمارا ایک ڈیپوٹیشن جناب ڈی۔ آئی۔ جی صاحب جموں سے ملا۔ اور ان کی توجہ اس طرف دلائی۔ ڈی۔ آئی۔ جی صاحب نے جنتا کی تکلیف کے مدنظر چوروں کی سرکوبی کے لئے شری فقیر چند جی سرکل انسپکٹر کو مقرر کیا۔ اور یہ خوشی کا بات ہے کہ شری فقیر چند نے نہایت ہوشیاری اور قابلیت سے کچھ ایک چوروں کا سراغ لگا کر بڈوری والی چوری کا کچھ مال برآمد کر لیا ہے۔ انسپکٹر مذکور کے اس کام کے لئے ہم ڈی۔ آئی۔ جی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ اب جبکہ چوروں کا سراغ وغیرہ مل چکا ہے ان کی سرکوبی کیلئے خاص توجہ دی جائے۔

(تھولال پردھان پرجا پریشد تحصیل رنبیر سنگھ پورہ)

پولیس کے پہرہ میں چوری

جموں ۱۸ نومبر۔ گذشتہ دنوں مال خانہ عدالت میں پولیس کے پہرہ میں ایک بہت بڑی چوری کی واردات ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ چور مال خانہ کو توڑ کر سے چھ سات ہزار روپیہ کا برآمد شدہ مال مسروقہ چوری کر کے لے گئے ہیں۔ اور پولیس اس سلسلہ میں سرگرمی کے ساتھ تحقیقات کر رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں کچھ پولیس کے سپاہیوں کو معطل بھی کیا گیا ہے۔ مگر چوری کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں مل سکا ہے۔

بنو کریں۔ اور سپیشل پولیس پارٹی سرِدست علاقہ ہذا کے معززین سردار فقیر چند انسپکٹر پولیس کے زیر تفتیش پر مطمئن ہیں۔

دیہات سدھار سبھا کا ریزولیوشن

سانبہ ۸ نومبر ... اتفاق ...
صاحب پردھان دیہات سدھار سبھا ...
میں ڈسٹرکٹ جموں کی جنرل سپیشل میٹنگ ...
ہوئی۔ حاضرین میں ذیل کے اصحاب ...
کیپٹن اگر سنگھ صاحب۔ صوبیدار ...
چوہدری جمال الدین۔ چوہدری فتح الدین ...
ٹھاکر شنبو رام صاحب۔ ٹھاکر ...
صاحب۔ جمعدار گیان سنگھ صاحب ...
سیتا رام صاحب۔ صوبیدار منگل سنگھ ...
پرسدھ سنگھ صاحب۔ فقیر چند ...
تریلوک سنگھ صاحب۔ ٹھاکر کرتار سنگھ ...
سوچا نی

موضوع: علاقہ ہذا میں چوری کی وارداتیں ...
بعد سوچ وچار حسب ذیل ریزولیوشن متفق ...
رائے سے پاس ہوا۔

"یہ میٹنگ اندرونِ علاقہ ہذا میں چوری کی وارداتیں ...
ان میں سارے گاؤں اور مال مسروقہ کی برآمدگی ...
روکاوٹوں کے ہر شریف دیہاتی محسوس کرتا ...
کہ جان و مال خطرہ میں ہے اور جمہوریت ...
اصولوں کے یہ بات منافی ہے۔ جبکہ لوگ ...
میں ہر شہری سے توقع کی جاتی ہے کہ ...
اخلاق کی عزت کرے۔ مگر برعکس اس ...
چند ننگ سے فتنہ انگیز اشخاص اچھے ...
اثر و رسوخ سے اپنی کمینہ اغراض کی خاطر ...
کر دیئے۔ اشخاص کی مدد پر اتر آتے ہیں۔ اور ...
تک بھی آئے پولیس کو بھی چکمہ دینے سے باز نہیں ...
مثال کے طور پر بیٹھوڑی تھانہ بشناہ میں ...
ٹھوری سنگھ صاحب برادر حقیقی مہر سنگھ ...
ریٹائرڈ گورنمنٹ کے نقب کی واردات ہوئی ...
بھاری مالیت کا مال گیا۔ بشناہ پولیس ناکام ...
بعض پولیس نے معاملہ ہاتھ میں لیا۔ انکے ...
کے پیش نظر گردو نواح کے شریف دیہاتیوں کو ...
حوصلہ ہوا کہ ملزمان کا ایک گروہ ہے جو ...
سے وارداتیں کرتا ہے اور بالخصوص جب ...
مال بھی برآمد ہوا تو قیاس پیدا ہوا کہ ان وار...
کے سلسلہ زنجیر کی باقی کڑیاں بھی برآمد ہونگی ...
بدقسمتی سے کچھ اشخاص جو ایسا ہونا نہیں دیکھ...
تھے روکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں۔ لہذا بالاتفاق ...
قرار پایا کہ عالیجناب پولیس منسٹر صاحب و جناب ...
انسپکٹر جنرل پولیس۔ ڈی۔ آئی۔ جی جموں پولیس ...
ڈی۔ ایس۔ پی صاحب جموں کی خدمت میں توجہ دلائی ...
کہ وہ ایسے کامریڈوں۔ ڈیپوٹیشنوں اور لیڈ...
سے متاثر نہ ہوں۔ جو علاقہ ہذا کے وارداتی ...
چوری۔ ڈاکہ زنی۔ اغوا وغیرہ کے سنگین الزا...
ملزموں کی ناجائز مدد پر آمادہ ہو جاتے ہیں ...
نیز ان ہولناک قسم کی جو وارداتیں ماضی میں ...
اور مقامی پولیس ایسے اقدام نہ کر پائی جو ...
اور دیانتداری کا پہلو لئے ہوں۔ سپیشل ...
دیانتدار پولیس افسر برائے تفتیش لگانے ...

ہفتہ وار جے سودیش جموں
مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۵ء

اور یہ ذمہ دارانہ نظام حکومت؟

گذشتہ آٹھ سال کے عرصہ سے ہماری ریاست میں کچھ ایسے لوگوں کی حکومت قایم ہے جو کئی سال تک مہاراجہ کی حکومت کے خلاف اِس نعرہ کو لے کر جدوجہد کرتے رہے۔ کہ ریاست میں ذمہ دارانہ نظامِ حکومت قایم ہونا چاہیئے۔ جس میں حکومت عوام کے سامنے جواب دِہ ہو۔ اِس نعرہ کو لے کر اُن لوگوں نے تحریکیں چلائیں۔ اندولن کئے اور ایک عرصہ تک اُس حکومت کے خلاف بغاوت کا علم بلند کرتے رہے۔ مگر بد قسمتی سے برسر اقتدار آنے کے بعد وہ لوگ قطعاً اِس بات کو بھول گئے کہ ذمہ دارانہ نظامِ حکومت کس بلا کا نام ہوتا ہے۔ آج حالات اور واقعات بنا پر کوئی بھی انصاف پسند جسے حکومت سے اپنی کوئی غرض پوری نہ کرنی ہو۔ اور جو یہاں کے صحیح حالات سے بخوبی واقف ہو یہ کہہ سکتا ہے کہ ریاست میں پچھلے آٹھ سالوں سے ایک ایسی سرکار قایم ہے جو لوک راج اور جمہوری راج کا نعرہ لگاتے ہوئے بھی ایک ایسی پالیسی پر چل رہی ہے۔ جو لوک راج کے نام پر ایک بدنما دھبہ ہے۔ اگر پچھلے وقتوں میں ایک مہاراجہ کی حکومت ہُوا کرتی تھی۔ تو آج ریاست میں جگہ بہ جگہ نیشنل کانفرنسی کامریڈ مہاراجے بنے ہوئے ہیں جو لوگوں کو لوٹ رہے ہیں جنہوں نے غنڈہ گردی اور تاناشاہی کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ یا یوں کہا جا سکتا ہے۔ کہ ریاست کے اندر آج لاقانونی اور اندھیر گردی کا دَور دورہ ہے اور چند لوگ جو گدیوں پر براجمان ہیں حکومت ہاتھ میں آنے کے بعد بدترین قسم کی ڈکٹیٹرانہ پالیسی پر گامزن ہیں۔

سابقہ شخصی حکومت جسے غیر ذمہ دارانہ نظامِ حکومت کہا جاتا تھا کے عہد کو دیکھئے اُس وقت بھی اندولن ہوئے لیکن ریکارڈ اِس امر کے شاہد ہیں کہ اُن اندولنوں میں تشدد اور فائرنگ کے جتنے بھی واقعات ہوئے اُن کی باہر ہندوستان سے بڑے بڑے ججان کو بُلا کر باقاعدہ تحقیقات کروائی گئی۔ جو لوگ زخمی ہوئے اور مارے گئے اُنہیں معقول معاوضے دیئے گئے۔ جموں کی رِنڈی ایجی ٹیشن کو ہی دیکھ لیجئے۔ فائرنگ ہوئی۔ لیکن فائرنگ کی باقاعدہ تحقیقات کے لئے ہندوستان سے مانے ہوئے دو بڑے جج شری بی۔ کے سین اور شری ماؤ لنکر یہاں بلائے گئے۔ سارے واقعہ کی کھلے عام تحقیقات ہوئی۔ اِس ایجی ٹیشن میں جو لوگ مارے گئے اُن کے وارثوں کو پانچ پانچ اور چھ چھ ہزار روپیہ معاوضہ دیا گیا۔ اور جن لوگوں کو معمولی معمولی زخم بھی آئے تھے اُنہیں بھی ایک ایک اور ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار روپیہ معاوضہ دیا گیا ہے۔ اِس طرح کشمیر کے اندر بھی اندولن ہوئے لیکن وہاں پر بھی فائرنگ و تشدد کے واقعات کے لئے کمیشن مقرر ہوئے۔ باہر ہندوستان سے انکوائری کے لئے بڑے بڑے قابل جج منگوائے گئے۔ اور مارے جانے والوں کے وارثوں اور زخمیوں کو معقول معاوضے ملے۔ لیکن دوسری طرف ذمہ دارانہ نظامِ حکومت کے دعویداروں کو دیکھئے۔ کئی جگہوں پر فائرنگ ہوئی۔ درجنوں ماتاؤں کے لال گولیوں سے اُڑا دیئے گئے۔ ابلاؤں کے سہاگ لُٹ گئے۔ کئی گھرانے تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ سینکڑوں لوگوں کو پولیس اور ملیشیا کی گولیوں اور لاٹھیوں سے ناکارہ کر دیا گیا۔ ڈاکٹر مکرجی جیسی مہان شخصیت کو جیل میں بند کر کے مروا ڈالا گیا۔ ہر طرف سے آواز اُٹھی۔ اِن واقعات کی تحقیقات کروائی جائے۔ مگر ذمہ دارانہ نظامِ حکومت کے نعرے لگانے والوں نے کسی کی ایک نہ سُنی۔ شہید ہونے والوں کے وارثوں کو صرف چند سو روپے دیکر اُن پریواروں کو قدرت کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے۔ وہ لوگ جو گولیاں اور لاٹھیاں لگنے سے ناکارہ ہو گئے ہیں۔ وہ گھرانے جو کانفرنسی حکمرانوں کے وحشیانہ مظالم سے تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ باوجود وعدے اور اعلان کرنے کے عوام کی ہمدردی کے دعویداروں نے کسی کو پوچھا تک نہیں کہ اُن پر کیا گذری ہے۔ بار بار جرمانوں کی واپسی کے یقین دلانے کے لُوٹی ہوئی جائیدادیں اور جُرمانے واپس نہیں کئے گئے ہیں۔

اِس طرح اگر دوسرے پہلوؤں پر بھی نظر دوڑائی جائے۔ تو پتہ چلتا ہے۔ کہ شخصی حکومت کے وقت اگر سرکاری روپیہ سے ایک کوڑی بھی کہیں غبن ہو جاتی تھی تو سارے کی ساری گورنمنٹ حرکت میں آجاتی تھی۔ لیکن آج سینکڑوں اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کا ڈراپ پولگ ہو رہا ہے۔ لوگ عوام کی اس خون پسینے کی کمائی کے ناجائز استعمال کے متعلق تحریری و تقریری طور پر سینکڑوں الزام لگا چکے ہیں۔ مگر لوک راجی حکومت کے دعویدار ہیں۔ کرٹس سے مس نہیں ہوتے۔ پچھلے دنوں کا ہی واقعہ ہے کہ راجوری کے ایک ممبر اسمبلی کے خلاف لوگوں نے پوسٹر نکال کر اور پبلک جلسوں میں الزام عاید کئے کہ اُس نے ریلیف کا روپیہ کا ناجائز استعمال کیا ہے اور اُن لوگوں کے نام پر ریلیف حاصل کی گئی ہے۔ جو اِس وقت پاکستانی مقبوضہ علاقوں میں آباد ہیں۔ مگر کیا مجال کسی نے کوئی پرواہ کی ہو۔ اِسی طرح کی سینکڑوں مثالیں اور بھی ہیں رشوت ستانی۔ کنبہ پروری۔ اخلاق سوزی۔ عورتوں کی عصمت دری اور کئی دوسرے شرمناک قسم کے واضح الزامات لوگوں کی طرف سے سرکاری کارندوں پر لگائے گئے۔ مگر ہمارے ذمہ دارانہ حکومت کے دلداؤں نے اُن سرکاری افسروں و کارندوں کے خلاف ایکشن لینے کی بجائے ترقیاں دیکر اُن کی حوصلہ افزائی کی۔ کھلے کھلے لفظوں میں نیشنل کانفرنسی حکمرانوں پر صوبائی تعصب اور فرقہ پرستی کے الزام عاید ہو رہے ہیں۔ صوبہ جموں کے دُکھی عوام اِن الزاموں کے لئے ایک یا دو نہیں بلکہ درجنوں مثالیں پیش کر رہے ہیں کہ جموں پرانت کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ جموں صوبہ کے لوگوں کو غلام بنانے اور اُنہیں سیاسی و اقتصادی طور پر ختم کرنے کے الزام لگ رہے ہیں۔ لیکن ذمہ دارانہ نظامِ حکومت کی دُہائی دینے والے ہیں۔ کہ مست ہو کر اپنی من مانیوں کا چکر چلا رہے ہیں۔

اِن سب باتوں کے لکھنے کا ہمارا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ شخصی حکومت کے وقت کوئی خامی نہ تھی۔ اِس لئے اب پھر شخصی حکومت ہی آنی چاہیئے۔ شخصی حکومتوں کا دَور گیا۔ راجاؤں۔ مہاراجوں کی حکومتیں ختم ہوئیں اور جمہوری راج قایم ہو رہے ہیں۔ لوگ اپنی اور اپنے دیش کی قسمت کے مالک بن چکے ہیں۔ اور بن رہے ہیں۔ مگر ہماری ریاست کے حکمران ہیں کہ ایک ایسے راستہ پر چل رہے ہیں جو زمانہ اور وقت کے دھاروں کے بالکل اُلٹ ہے۔ جسے آج کوئی بھی شخص برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔

آخر میں ہماری ریاستی حکمرانوں سے گذارش ہے کہ وہ اِس بات پر وچار کریں کہ وہ کیا کیا کرتے تھے۔ اور آج کیا کر رہے ہیں کیا اِس راستے پر چلنے سے ان کا اور ملک کا کلیان ہو سکتا ہے؟ باقی دُنیا کی تاریخ اِس امر کی گواہی دے رہی ہے۔ کہ جہاں جہاں بھی جابر اور ظالم قسم کے لوگوں کی حکومتیں قایم ہوئیں وہاں وہاں ہی وہ بھیانک انقلاب آئے۔ کہ جابر اور ظالم حکمرانوں کے نام و نشان تک مٹ گئے۔ اور اُن حکمرانوں کے ساتھ مل کر تاناشاہی کا بازار گرم کرنے والوں کا کیا حشر ہُوا۔ اِس کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔

دس ہزار انسانی زندگیاں خطرہ میں

علاقہ پاڈر کی آبادی دس ہزار کے قریب ہے۔ پچھلے دنوں وہاں پر لگاتار پندرہ دن تک زبردست برفباری اور بارشیں ہوئیں۔ جن سے ہزاروں مال مویشی لقمہ اجل ہو گئے۔ فصلیں برباد ہو گئیں۔ لوگوں کے مکان گر گئے۔ اور اب علاقہ پاڈر سے جو خبریں پہنچ رہی ہیں۔ وہ انتہائی تشویشناک ہیں وہاں پر لوگوں کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں کچھ جگہوں پر اِس وقت دو دو گز برف جم چکی ہے۔ وہ دُکھی اور مصیبت کے منہ میں پھنسے ہوئے دس ہزار لوگ امداد کے لئے گورنمنٹ کی طرف آنکھیں لگائے بیٹھے ہیں۔ علاقہ کی اس ناقابل بیان حالت کے متعلق بکار کجنتا کیطرف سے درجنوں تاریں دی جا چکی ہیں۔ مگر بڑی حیرانگی کی بات ہے۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے ڈیڑھ دو ماہ کا عرصہ گذر جانے کے بعد بھی آج تک موت کے منہ میں پھنسے ہوئے اُن لوگوں کی امداد کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں کیا گیا ہے۔ موسم سرما شروع ہے۔ اور کچھ ہی دنوں میں برف وغیرہ کے پڑنے سے راستے بند ہو جائیں گے۔ چنانچہ اگر پاڈر کے مصیبت زدہ علاقوں میں امداد بھیجنے کا فوری انتظام نہ ہُوا۔ تو یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ دس ہزار انسانی زندگیاں کس طور ختم ہو جائیں گی۔

لہٰذا انسانیت کے نام پر عوام کی ہمدردی کا دم بھرنے والی سرکار سے گذارش ہے کہ وہ علاقہ پاڈر کے مصیبت زدہ عوام کو خاطر خواہ ریلیف بہم پہنچانے کے لئے فوری اقدام کرے۔

نوٹ

نیشنل کانفرنسی سرکار نے سوائے چند کامریڈوں کے عوام کو اعتماد میں لئے بغیر ریاست کے لئے جو دوسرا پانچ سالہ منصوبہ مرتب کیا ہے۔ وہ ایک ڈھونگ اور فراڈ ہے اِس منصوبہ کے تحت ہندوستان سے آنے والے کروڑوں روپیہ کا ڈراپ پولگ کرنے کے لئے کس طور منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ اور پھر اِس منصوبہ میں صوبہ جموں کے عوام کی اُمیدوں اور حسرتوں کا کس بیدردی سے خون کیا گیا ہے۔ اُس کی صحیح تصویر پڑھنے کے لئے "جے سودیش" کے آئندہ شمارہ کا انتظار فرمائیں۔

دوسرے پانچسالہ منصوبہ کے تحت جو سکیمیں بنائی گئی ہیں اِن سے عوام کی حالت بہتر نہیں

اگر عوام کی آواز کو اسی طرح نظرانداز کیا جاتا رہا۔ تو وہ کوئی دوسرا قدم اٹھانے کیلئے مجبور ہوں گے

دوسرے پانچسالہ منصوبہ میں بھی صوبہ جموں کو نظرانداز کرنے کے خلاف پروٹسٹ

جموں ۱۷ نومبر۔ دوسرے پانچسالہ منصوبہ میں بھی نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی طرف سے صوبہ جموں کو نظرانداز کرنے کی تعصبانہ پالیسی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کیلئے پرانی منڈی میں پرجا پریشد کی طرف سے ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد نے فرمایا۔ کہ کسی بھی ملک کی ترقی اور بہتری کیلئے قومی منصوبے عوام کو اعتماد میں لیکر بنائے جاتے ہیں۔ منصوبے بنانے سے پہلے ملک کا جنرل سروے کروانا ضروری ہوتا ہے۔ کہ کہاں کہاں کن کن چیزوں کی ضرورت ہے۔ اور کس طرح ملک سے بےکاری افلاس۔ اور پسماندگی کو دُور کیا جاسکتا ہے اس کیلئے عوام کے نمائندوں اور ٹیکنیکل ماہروں سے مشورہ کرنا لازمی ہوتا ہے۔ لیکن یہاں ریاست میں عجیب حالات ہے پہلا پانچسالہ منصوبہ بنا۔ کوئی واضح چیز سامنے نہ آئی۔ برسراقتدار لوگوں کے جی میں جو آیا۔ وہاں پر ہندوستان سے آنے والا کروڑوں روپیہ خرچ کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس روپیہ کا ٹھیک ڈھنگ سے استعمال نہ ہوا۔ اور کروڑوں روپیہ خرچ ہو جانے کے بعد بھی لوگوں کو کوئی فایدہ نہ پہنچ سکا۔ اب دوسرا پانچسالہ منصوبہ کا ایک ڈرافٹ دیکھنے میں آیا ہے۔ منصوبہ بنانے کے وقت سوائے چند کانفرنسیوں کے کسی کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ پہلے پانچسالہ سکیم میں جس طور جموں کو نظرانداز کیا گیا وہ انتہائی افسوسناک تھا۔ لیکن دوسرے پانچسالہ پلان میں بھی صوبہ جموں کی ترقی اور بہبودی کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا گیا ہے۔ اور میں حیران ہوں۔ کہ جموں کے نیشنل کانفرنسیوں نے اس منصوبہ کو کیونکر تسلیم کیا ہے آپ نے بتایا کہ کشمیر سے جو لوگ آتے ہیں اُن کا کہنا ہے کہ سرینگر میں گلیاں کشادہ ہو رہی ہیں سڑکیں بن رہی ہیں اور کشمیر کی بہتری اور ترقی کے لئے بہت کام ہو رہا ہے۔ جسے سُن کر دل کو خوشی ہوتی ہے۔ لیکن دوسری طرف جموں کی حالت کو دیکھا جائے۔ تو حیرانگی پیدا ہوتی ہے کہ جب جموں اور کشمیر ایک ہی ریاست کے دو حصے ہیں۔ تو ایک حصہ کے ساتھ اس قدر سوتیلی ماں کا سلوک کیوں روا رکھا جا رہا ہے۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ پچھلے سالوں میں جموں کے کچھ حصوں میں بھی تعمیرات کا تھوڑا سا کام شروع ہوا۔ مگر وہ ادھورے کا ادھورا ہی پڑا ہے۔ اور کچھ جگہوں پر تو پہلی حالت کو بھی بگاڑ کر رکھ دیا گیا ہے۔ جموں پریڈ گراؤنڈ کی حالت دیکھو۔ تو وہ پہلے سے بھی خراب کر دی گئی ہے۔ آپ نے بتایا کہ میں پچھلے دنوں رام نگر بھدرواہ کے دورہ پر گیا۔ وہاں علاقوں میں سڑکیں تو درکنار چلنے کے لئے راستے نہیں ہیں۔ لوگوں کی حالت نہایت پسماندہ ہے۔ علاقہ میں لوگ طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں اُن کے علاج معالجہ کا کوئی خاص انتظام نہیں۔۔ اول تو علاقہ میں سکول بہت کم ہیں۔ جو تھوڑے بہت ہیں وہاں ٹیچروں کی تعداد پوری نہیں۔ اور پھر جب دوسرے پانچسالہ منصوبہ کو دیکھتے ہیں۔ تو اس میں بھی اُن لوگوں کی بہتری کیلئے کوئی خاص دھیان نہیں دیا گیا ہے اور پہلے پانچسالہ پلان کے تحت دستکاری کے جو سنٹر قایم کئے گئے ہیں۔ اُن کی حالت نہایت قابل رحم ہے ــــ آگے چل کر آپ نے کہا کہ چند سڑکیں اور پل بنا دینے سے ملک خوشحال نہیں ہو سکتا ہے ملک کی ترقی اور خوشحالی کیلئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک میں دستکاریوں اور صنعتوں کو بڑھاوا دیا جائے۔ صوبہ جموں میں معدنیات کی کئی کانیں ہیں جن سے معدنیات کو نکالا جائے نہریں نکال کر کنڈی کے علاقوں کو سیراب کیا جائے۔ یہ ہیں وہ باتیں جن سے ملک سے غربت اور بیکاری دُور ہو سکتی ہے۔ لیکن جو دوسرا پانچسالہ منصوبہ بنایا گیا ہے اُس میں ان باتوں کی طرف کوئی خاص دھیان نہیں دیا گیا ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ ہماری سرکار نے پچاس ساٹھ لاکھ روپے خرچ کر کے جموں کیلئے جوگندرنگر سے بجلی حاصل کی ہے۔ لیکن دو ڈھائی کروڑ روپیہ خرچ کر کے یہ بجلی ریاسی کے قریب سلال سے حاصل کی جاتی تو بہت اور صوبہ جموں کی کایا کلپ ہو سکتی تھی۔ آپ نے زوردار لفظوں میں کہا کہ ہندوستان سے آنے والے روپیہ کا ٹھیک استعمال نہیں ہو رہا جو سکیمیں بنائی گئی ہیں اُن سے لوگوں کی حالت سُدھر نہیں سکتی۔ اور نہ ہی ان سکیموں سے افلاس اور بےکاری دُور ہو سکتی ہے۔ لوگوں کی آواز کو بالکل نظرانداز کیا جا رہا ہے اور اگر یہی طریق کار رہا۔ تو ہم مجبور رہوں گے کہ آواز ہی نہ اُٹھائیں بلکہ عملی طور پر وہ اقدام کریں۔ جن سے حکومت کو لوگوں کو سُننے کے لئے مجبور ہونا پڑے گا۔

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہندوستان سے آنے والا کروڑوں روپیہ اس فضول ڈھنگ سے خرچ ہو رہا ہے جس کا جنتا کو کوئی فایدہ نہیں پہنچ [illegible] آپ نے کہا کہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔ کہ تعلیم مفت کر دی گئی ہے مگر سکولوں اور کالجوں کی حالت کو دیکھ حیرانگی ہوتی ہے کہ کیا تماشا ہو رہا ہے۔ سکولوں میں سٹاف نہیں بلڈنگیں نہیں۔ اور جموں کالج کی حالت ہی عجیب ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ اگر اس طریقہ تعلیم کو نہ بدلا گیا تو لڑکے کچھ لفظ پڑھ بھی جائیں گے تو کوئی فایدہ نہیں سوائے اس کے کہ وہ بےکار پھرتے رہیں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ طریقہ تعلیم کو بدل کر طلبا کو تعلیم دی جائے۔ کہ وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس کا صحیح معنوں میں فایدہ اٹھا سکیں۔ نہ کہ سوائے اس کے کسی دفتر میں کلرک بن جانے کے قابل نہ ہوں۔

آگے چل کر پنڈت جی نے کہا کہ نیشنل کانفرنس صوبہ جموں کے متعلق جو افسوسناک پالیسی ہے۔ وہ ملک اور دیش کے لئے نہایت خطرناک لیکن اگر کوئی اس پالیسی کے خلاف آواز اُسے فرقہ پرست اور صوبہ پرست کہہ کر دبانے کی کی جاتی ہے۔

ریفیوجیوں کی آبادکاری کا ذکر کرتے ہوئے آپ حکومت کی غلط پالیسی کی وجہ سے وہ در بدر اور آج جبکہ ریفیوجیوں کی جدوجہد کے انہیں آباد کرنا چاہتی ہے۔ تو ہمارے ریاستی طرف سے اُن کی آبادکاری کے راستہ میں کرنا ازحد افسوسناک ہے۔ ریاست میں ریفیو بنائی جانے والی بستیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بستیاں بننے کے بعد حکومت ہند کو وہ کوارٹروں کی تقسیم بھی ریاستی سرکار پر چھوڑ خود کرے۔ کیونکہ پچھلے سات سالوں کے تجربہ ہیں۔ کہ مستحق لوگوں کو نظرانداز کر کے نام پر ہی ہندوستان سے جانے والی امداد میں تقسیم ہوتی۔ جو کسی بھی طرح اُس کے مستحق ریاست میں رشوت ستانی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ریاستی حکمرانوں نے رشوت کی روک تھام بورڈ قایم کیا ہے مگر آج تک جتنے بھی کیس بیٹھے ہیں۔ ایک بھی سرے نہیں چڑھ سکا ہیں۔ پولیس کچھ نہیں کرتی۔ اور پولیس بورڈ والے کچھ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہو رہا ہے کا ہر طرف بازار گرم ہے۔

ریاست میں پنچایتوں کا ذکر کرتے ہوئے ڈھنڈورہ تو اس بات کا پیٹا جا رہا ہے قایم کیا جا رہا ہے۔ مگر پنچایت کے انتخاب سے ہوئے ہیں کہ لوگوں کو پتہ تک نہیں دیا جاتا کانفرنسیوں کو بلا کر عہدہ دار بنا دیا جاتا ہے جگہ کوئی دوسرا چنا بھی جائے۔ تو پنچایت CONFIRM ہی نہیں کرتے۔ آپ نے بتایا کہ دو دو سال سے ایسے کیس پڑے تک CONFIRM نہیں کیا گیا ہے۔

ہندو میرج ایکٹ جو حال ہی میں کانفرنسی ہے۔ کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا ہیں۔ کہ ہندوستان کا پردھان ریاست جائے۔ مگر اس کے لئے تو دفعہ ۳۷۰ ہندوستان کا ہندو میرج ایکٹ یہاں اُس کے لئے کوئی دفعہ ۳۷۰ نہیں میرج ایکٹ کیا ہے۔ یہ دوسری بات قسم کے قوانین پاس کرنے سے پہلے ضروری

شیخ عبداللہ کے ساتھیوں کا نیا منصوبہ؟

(سیاسی نامہ نگار سے)

جموں ۲۲ نومبر۔ شیخ عبداللہ کے عہد حکومت میں نیشنل کانفرنس کرتا دھرتا بیرونی ممالک میں اپنے ٹریڈ کمشنر رکھنا چاہتے تھے مگر اس منصوبہ کے خلاف عوام نے آواز اٹھائی کہ اس طور کانفرنسی حکمران بیرونی ممالک سے تعلقات پیدا کر کے سازباز کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ عوامی مخالفت کی وجہ سے یہ ناپاک منصوبہ سرے نہ چڑھ سکا۔

لیکن اب پھر کانفرنسی حکمرانوں نے دوسرے پانچسالہ منصوبہ میں بیرونی ممالک میں ایمپوریم کھولنے کے لئے بارہ لاکھ روپیہ کی رقم مخصوص رکھی ہے۔ جس کے پیش نظر سیاسی حلقوں میں اس امر کے خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ شیخ عبداللہ کے عہد میں ہمارے حکمران جو کام ٹریڈ کمشنروں کے ذریعے لینا چاہتے تھے۔ وہ شاید اب ایمپوریم کھول کر لیا جائے گا۔

یاد رہے کہ ہندوستان کی کسی دوسری ریاست کا بیرونی ممالک میں کوئی ایمپوریم وغیرہ نہیں اور ہمارے کامریڈوں کا جو سازشوں کے لئے پہلے سے ہی مشہور رہیں۔ بیرونی ممالک میں ایمپوریم کھولنا یا ایجنسیاں قایم کرنا کسی حد تک خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

پوجیہ پنڈت جی دورے پر :-

پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ پردھان اکھل بھارتیہ جن سنگھ آجکل یو۔پی کے مختلف حصوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ آنے والی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ یو۔پی کی جنتا کی طرف سے اپنے پریہ نیتا کا نہایت گرمجوشی کے ساتھ سواگت کیا جا رہا ہے۔ اور پوجیہ پنڈت جی کے وچار سننے کیلئے لوگ جگہ جگہ بھاری تعداد میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور اُن کیلئے گہری عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ پوجیہ پنڈت جی کے یو۔پی کے بیس دن کے دورہ کا پروگرام ۷ دسمبر کو ختم ہوگا۔ اُمید کی جاتی ہے کہ آپ ۱۰ دسمبر تک واپس جموں تشریف لے آئیں گے۔

[سڑ]کیں اور پل بنا دینے سے ملک سے غربت اور بے کاری دُور نہیں ہوسکتی ! (پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ)

[...]ں لوگوں کی رائے بھی جان لی جائے۔ مگر یہ کسی سے
[...]یں میں اکھٹے ہوئے اور ہندو میرج ایکٹ پاس
[...] نے مزید کہا۔ کہ اس بات کو ایک طرف رکھتے
[...]رج ایکٹ اچھا ہے یا بُرا - میں یہ پوچھتا ہوں کہ
[...]ن جب نشلسٹ بھی بنتے ہیں اور پھر جب یہ بھی
[...] ہندو میرج ایکٹ اتنا اچھا ہے۔ تو وہ صرف ہندوؤں
[...]عیل کیا جائے۔ دوسرے لوگوں پر لاگو کیوں نہ ہو۔
[...]پ نے کہا کہ ہماری یہ مانگ ہے۔ کہ جو روپیہ ہندوستان
[...]۔ اس پر ہندوستان کے آڈیٹر جنرل کا پورا پورا
[...]نا چاہیئے۔ باقی لوگوں کو چاہیئے کہ وہ دوسرے
[...]صوبہ کو سامنے رکھیں۔ اور ملک کی حالت کو بہتر
[...]یہ کو ٹھیک جگہوں پر استعمال کرنے اور اپنے حق کو
[...]کے لئے متحد اور منظم ہو جائیں۔ باقی اس سلسلہ میں ہم
[...] کمیٹی بنائی ہے۔ جو اس منصوبہ کے متعلق جہاں
[...]ں۔ لوگوں سے رائے حاصل کرکے ورکنگ کمیٹی کے سامنے
[...]اور اُس کی روشنی میں آئیندہ فیصلہ کیا جائے گا۔
[...]ن سنگھ پنچھی ممبر ورکنگ کمیٹی جموں و کشمیر پرجا پرشید
[...]رتے ہوئے کہا کہ جب سے نیشنل کانفرنسی سرکار بنی ہے
[...] میں ایک سیاسی بے چینی پائی جاتی ہے۔ اور سابقہ
[...]ن میں اور جنوں دلیش بھگتوں نے اپنے سینے پر گولیاں
[...]اروں لوگوں نے قربانیاں دیکر اور دلیش کی ماناؤں
[...]صمت کانفرنسی حکمرانوں کے ہاتھوں لٹوا کر یہ ثابت
[...]ے۔ کہ یہاں کے لوگوں کے ساتھ انیائے ہو رہا ہے اور
[...] راشٹرپتی اور شری جواہر لال نہرو کو بھی ماننا پڑا تھا کہ
[...]گوں کی اقتصادی مشکلات ہیں لیکن اس کے باوجود
[...]منصوبہ میں صوبہ جموں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے اور
[...]سالہ منصوبہ میں جموں کے متعلق جو سکیمیں رکھی گئی
[...]میں بھی پورا نہ کیا گیا۔ اور وہ روپیہ صوبہ کشمیر میں
[...]دیا گیا ہے۔ پہلے پانچسالہ منصوبہ میں اکھنور تحصیل
[...]انے کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ مگر وہ روپیہ بھی کشمیر
[...] کر دیا گیا۔ آگے چل کر آپ نے کہا کہ دوسرے
[...]پلان کے تحت جو روپیہ آرہا ہے۔ اگر اسے صنعتیات
[...]صنعتوں کو فروغ دینے پر خرچ نہ کیا گیا تو اس
[...] کی حالت بہتر نہیں ہو سکے گی۔ ہم چاہتے ہیں کہ
[...] ایسی سکیموں پر خرچ کیا جائے جس سے لوگ
[...]ں پر کھڑا ہو سکیں۔ باقی غلط طریق پر روپیہ ضائع
[...]رے حکمران جہاں ریاستی عوام اور ملک کے ساتھ
[...]کر رہے ہیں۔ وہاں ہندوستان کی اس جنتا کے
[...]بھی ایک بہت بڑا دھوکا ہے۔ جن کے خون پسینے
[...] کا روپیہ جنتا اور ریاست کی بہتری کے نام پر ہندوستان
[...]یا جا رہا ہے۔

[...]ل کر سردار بچن سنگھ جی نے کہا کہ ہندوستان میں پنجسالہ
[...] بناتے وقت پلاننگ کمیشن نے اپوزیشن پارٹیوں
[...]ہنماؤں کے ساتھ بھی صلاح مشورہ کیا اور ملک کی ترقی
[...] کی رائے حاصل کی۔ اور اس منصوبہ کو قومی منصوبہ بنانے
[...] عوام کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کی۔ مگر ہماری
[...]ت کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ حکمران پارٹی کے چند
[...] کے علاوہ کسی اپوزیشن پارٹی اور دوسرے لوگوں سے

ہندوستان سے آنے والے کروڑوں روپیہ کا ناجائز استعمال کرکے عوام سے دھوکا کیا جا رہا ہے (بچن سنگھ پنچھی)

غلط پروپیگنڈہ کے ذریعے کانفرنسی سرکار اپنے گناہوں کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہے (شری ہنسراج)

پوچھا تک نہ گیا۔ اور منصوبہ اُن لوگوں سے پاس کروا لیا گیا ہے جو عوام کے نمائندے نہیں اور جنہیں عوام کی نہیں۔ بلکہ اپنی اپنی بھلائی مقصود ہے۔

آپ نے کہا کہ عوام کو کانفرنسی حکومت کے اس غلط منصوبے کے خلاف منظم ہو کر آواز پیدا کرنی چاہیئے۔ یہ عوام کی زندگیوں سے متعلق رکھنے والا پروگرام ہے اور ہم نے اپنے حقوق حاصل

کشمیر میں لے جائے جا رہے ہیں اس بات کی تحقیقات کی جانی چاہیئے۔ کہ وہاں پر یہ مویشی کس غرض کے لئے لے جائے جا رہے ہیں

جموں کالج کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ وہاں پر وہی پرانا سٹاف ہے اور نہ ہی سائنس کا کوئی نیا سامان لایا گیا ہے۔ حالانکہ طلباء کی تعداد میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے کالج کے لئے وعدے

یہاں آئے اور انہوں نے ریاست کے حالات کو دیکھ کر ایک تقریر کی۔ جو کچھ اخباروں میں چھپی۔ مگر بعد میں اپنے گناہوں پر پردہ پوشی کرنے کے لئے ہماری گورنمنٹ نے اس تقریر کی تردید کر دی۔ آپ نے کہا کہ پروپیگنڈہ سے اپنے گناہوں اور جرموں کو چھپانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مگر اس طور کوئی بھی حکومت زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی۔

آگے چل کر آپ نے کہا نیشنلزم اور سیکولرازم کا ڈھنڈورہ پیٹنے والوں کا عمل دیکھ کر پتہ چل سکتا ہے۔ کہ وہ کس قدر نیشنلسٹ اور سیکولر ہیں۔ آج صوبہ جموں کو تباہ و برباد کرنے اور برادری ازم کے نام پر لوگوں میں انتشار پیدا کرنے کی جو کوششیں کی جا رہی ہیں اُس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اُن کے دل میں فرقہ پرستی اور صوبہ پرستی کا زہر کہاں تک موجود ہے۔

رام نگر تحصیل کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ کامریڈوں نے ایک دھاندلی مچا رکھی ہے۔ ایڈمنسٹریشن کے اندر وہ کھلے بندوں مداخلت کر رہے ہیں۔ اور سرکاری ملازموں کو مرعوب کر رہے ہیں۔

آگے چل کر آپ نے کہا کہ ہمارے حکمران کہتے ہیں کہ ریاست کے سیاسی مسائل حل ہو گئے ہیں اب ریاست کی تعمیر کے لئے کام ہوگا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ حکومت کے اندر صوبہ جموں کا ایک بھی شخص ایسا نہیں جسے عوام کا اعتماد حاصل ہو۔

آپ نے مزید کہا کہ شہری آزادی کا یہ مطلب نہیں کہ عوام چیختے چلاتے رہیں۔ لیکن اُن کی آواز کی طرف کوئی دھیان نہ دیا جائے۔

~ کھیلتا ہوں انگاروں سے ~

اے گردشِ دوراں، دیوانے صحرا میں گذارا کرتے ہیں
اور بیتے دِن گلزاروں کے ہر وقت پُکارا کرتے ہیں
اے دوست نقوشِ پیشانی مٹتے ہیں اُبھرتے ہیں اکثر
تدبیریں کرنے والے ہی تقدیر سنوارا کرتے ہیں
ملّاح نے ہم کو ٹھکرایا، ملّاح سے ہم کو شکوہ کیا
کِشتی کو خُدا پر چھوڑ کے ہم، طوفان سے گزارا کرتے ہیں
کیا زورِ تلاطم سے ڈرنا، ساحل کی ہمیں پرواہ ہی کیا
لہروں کے تھپیڑے ہی اکثر کِشتی کو اُبھارا کرتے ہیں
ہستی کی تگ و دو میں مجھ کو احساس نہیں مِٹ جانے کا
بُزدل ہیں جو موت کو گھبرا کر ہر وقت پُکارا کرتے ہیں
شبنم قطرہ بن جاتی ہے اور قطرہ دریا بنتا ہے
یہ رد و بدل ہی دُنیا میں جینے کا اشارہ کرتے ہیں
میں آگ پہ سویا کرتا ہوں اور کھیلتا ہوں انگاروں سے
ہاں سوز کے حامی اِنسان ہی عشرت کا نظارا کرتے ہیں

کرتے ہیں۔ آگے چل کر آپ نے کہا کہ ہمارے ریاستی حکمرانوں نے شرنارتھیوں کے نام ہندوستان سے کروڑوں روپیہ لایا اور اُس کا ناجائز استعمال کیا۔ اور آج بھی ہماری سرکار شرنارتھیوں کی آبادکاری کے راستے میں اڑچنیں پیدا کر رہی ہے

ضلع ڈوڈہ کا ذکر کرتے ہوئے شری پنچھی جی نے بتایا کہ وہاں پر تمام فرقہ پرست حاکموں کو جمع کیا جا رہا ہے۔ اور ضلع ڈوڈہ آج ریاست کے اندر دوسرا پاکستان بنتا چلا جا رہا ہے اور وہاں پر فرقہ پرست افسروں نے ایک اُودھم مچا رکھا ہے۔

جموں سے مویشیوں کی برآمد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ گذشتہ کئی ماہ سے سینکڑوں کی تعداد میں روزانہ مال مویشی صوبہ جموں سے

کرنے کے باوجود بلڈنگ دوسری نہیں بنائی گئی ہے اور کالج کے پرنسپل صاحبان آپس میں لڑتے رہتے ہیں۔ جس کا طلباء پر کیا اثر پڑتا ہوگا۔ یہ ایک سوچنے والی بات ہے۔

شری ہنسراج جی بی۔ اے آرگنائزنگ سیکرٹری پرجا پریشد تحصیل رام نگر نے ایک ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی عوام کی بہتری کے نام پر ہندوستان سے لایا جا رہا کروڑوں روپیہ ریاست کے حکمران اپنی عیش و عشرت اور دوسرے فضول کاموں میں ضائع کر رہے ہیں اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ اس روپیہ کا ناجائز استعمال ہو رہا ہے۔ تو اپنی کمزوریوں کو چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پچھلے دنوں ہندوستان کے ایک بہت بڑے آنریری شری ایس۔ کے۔ ڈے

کشتواڑ میں پبلک جلسہ

کشتواڑ ۹ نومبر۔ کشتواڑ میں ایک بھاری پبلک جلسہ شری سیوا رام بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی وکیل تحصیل پردھان پرجا پریشد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں سرکاری حاکموں و نیشنل کانفرنسی کامریڈوں کی فرقہ دارانہ و جابرانہ پالیسی کی شدید مذمت کی گئی جلسہ میں بتایا گیا کہ کشتواڑ تحصیل میں ایسے حاکم لگائے گئے ہیں۔ جو اپنی ڈیوٹی دینے کی بجائے پارٹی پروپیگنڈہ و پالٹکس کو اپنا کام سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور اگر یہی حالت رہی۔ تو عوام مجبور رہیں گے۔ کہ وہ اس غیر جمہوری و نارروا پالیسی کو ختم کرنے کے لئے کوئی قدم اُٹھائیں۔ جلسہ میں تین ریزولیوشن پاس کئے گئے +

دُکھی سنسار

بلامقابلہ کامیابی کا فارمولہ

پچھلے دنوں نیابت سندر بنی میں مختلف جگہوں سے پنچائیتوں کے الیکشن ہونے کی خبر ملی لیکن الیکشن کیا ہوا لوگوں کے ساتھ مذاق کیا گیا ہے۔ کامریڈوں اور پنچائیت کے الیکشن کروانے والے اہلکاروں نے ملکر ہر جگہ اپنے ایجنٹ کامریڈ بلاکر انہیں عہدیدار وغیرہ نامزد کر دیا ہے۔ اور لوگوں کو الیکشن کی کوئی باقاعدہ اطلاع وغیرہ نہ دی گئی۔ اور اگر کسی جگہ لوگ الیکشن کے وقت پہنچ بھی گئے تو کانفرنسی لیڈروں نے رعب وغیرہ ڈال کر انہیں اپنی رائے کا استعمال نہ کرنے دیا۔ اور بلامقابلہ کامیابی کا روسی فارمولہ کمیونسٹ کامریڈوں نے جو سیکھا ہے اس کا استعمال کر کے ہر جگہ بلامقابلہ کامیاب ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور پھر بلامقابلہ کامیابی کا پراپیگنڈہ بڑے فخر سے کر رہے ہیں۔ ہماری منسٹر متعلقہ سے گذارش ہے کہ اگر انہیں جمہوریت کا کچھ احساس ہے تو وہ کمیونسٹ ہتھکنڈوں اور ان پنچائیت کے الیکشن کی تحقیقات کروائیں کہ یہ کہاں تک جائز ڈھنگ سے ہوئے ہیں۔ اور اس کے متعلق لوگوں کے اندر بڑھتے ہوئے غم و غصہ کو ٹھنڈا کریں۔ (ایک ہوا خواہ پبلک)

ایڈیشنل کام کا الاؤنس

ری ہبلی ٹیشن کے سلسلہ میں کام کرنے کے لئے پٹواریوں اور گرداوروں کو مختلف جگہوں پر ایڈیشنل کام دیا گیا تھا۔ اور سرکاری طور پر کیبنٹ آرڈر 578/C کے تحت یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ کام کرنے والے ان پٹواریوں اور گرداوروں کو الاؤنس دیئے جائیں گے۔ لیکن ایک سال کا لمبا عرصہ گذر جانے کے باوجود ابھی تک کوئی الاؤنس نہیں دیا گیا ہے سنا جاتا ہے کہ یہ سب کسٹوڈین صاحب کی "مہربانی" ہو رہی ہے کہ الاؤنس دینے میں رکاوٹیں پیدا کی جا رہی ہیں۔ حکام متعلقہ سے گذارش ہے کہ حکومت کے آرڈر کا پاس کرتے ہوئے ان کم تنخواہ پانے والے ملازموں کو کام کرنے کا الاؤنس دیا جائے۔ (ایک اہلکار)

ٹرینڈ ٹیچر نہیں!

کوٹا تحصیل ہیرانگر میں طلبا کے پڑھنے کے لئے سکول تو ضرور قائم ہے مگر سکول میں ایک بھی ٹرینڈ ٹیچر نہیں۔ کئی بار حکام بالا کی اس طرف توجہ دلائی گئی ہے مگر کوئی ٹرینڈ ٹیچر ابھی تک سکول میں نہیں بھیجا گیا ہے۔ جس کے کارن سکول کی حالت دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ لہذا ایجوکیشن منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ سکول اور طلبا کی بہتری کے پیش نظر کوٹا سکول میں کوئی ٹرینڈ ٹیچر بھیجا جائے (کوٹہ نواسی)

بلڈنگ کے بغیر ہائی سکول

مجالتہ تحصیل رام نگر میں گذشتہ دو سال ہوئے ہائی سکول کا قیام عمل میں لایا گیا تھا مگر دو سال گذر جانے کے باوجود ابھی تک سکول کے لئے کوئی بلڈنگ وغیرہ نہیں۔ طلبا درختوں کے نیچے بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ اگر بارش ہو تو لڑکے دربدر ہوتے ہیں۔ تعلیم کی ترقی اور مفت کرنے کا ڈھنڈورہ پیٹنے والے حکمرانوں سے گذارش ہے کہ بغیر کسی انتظام کے کسی جگہ سکول کھولنے کا فائدہ کیا چنانچہ سکول کو قائم رکھنے کے لئے سکول کیلئے فوری طور پر بلڈنگ تعمیر کروائی جائے (شنکر سنگھ مجالتہ)

دھڑت کا قضیہ

قصبہ دیہ ضلع ڈوڈہ میں دس بارہ دوکانیں ہیں اور سبھی دوکاندار مال وغیرہ جموں سے منگواتے ہیں۔ لیکن جموں سے آنے والا یہ مال گاڑیوں سے پل ڈوڈہ میں اتارا جاتا ہے۔ اور وہاں پر سے اگر ۲۴ گھنٹے کے اندر نہ اٹھا لیا جائے تو دھڑت وصول کر لیا جاتا ہے۔ جس سے لوگوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ اور بہت دقت پیش آ رہی ہے۔ حالانکہ مال اٹھانے کیلئے پہلے دو ہفتہ کی مہلت دی جاتی تھی۔ بیوپار منڈل دیہ کی طرف سے اپیل ہے کہ پھر ٹائم ۲۴ گھنٹے کی بجائے دو ہفتہ تک بڑھایا جاوے (بی۔ آر۔ ورما۔ دیہ)

پل ڈوڈہ میں سکول

پل ڈوڈہ ضلع ڈوڈہ میں ایک خاص اہمیت کی جگہ ہے مگر اس کے باوجود وہاں کوئی سکول نہیں بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے دو میل کی مسافت طے کر کے ڈوڈہ جانا پڑتا ہے۔ اور پل ڈوڈہ میں جو پاٹھ شالہ کھولی گئی ہے۔ جس کا خرچ عوام برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے پل ڈوڈہ میں سرکاری خرچ پر لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے پرائمری سکولز کھولے جائیں۔ (اہل پل۔ ڈوڈہ)

بہ۔ پوچھتا نہیں۔ اور یہ امتیازی سلوک عموماً پکے ڈنگہ بازار میں دیکھنے میں آیا ہے۔ آخر یہ کیوں؟ (ایک دوکاندار)

سانبہ میں ڈالڈا گھی

سانبہ میں ڈالڈا گھی کھلے عام بک رہا ہے اور حلوائی دوکانوں پر استعمال کر رہے ہیں مگر کوئی انہیں پوچھتا تک نہیں۔ اور نہ ہی ٹاؤن ایریا کمیٹی اس طرف متوجہ ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ سے گذارش ہے کہ یا تو ڈالڈا گھی سے پابندی ہٹا دی جائے اور اگر پابندی رکھنی ہے تو اس پابندی کا احترام ہونا چاہیئے اور قانون شکنی کرنے والوں کو پوچھ تاچھ ہونی چاہیئے۔ (امرت بال)

تحصیلدار یا کانفرنس کا پرچارک

تحصیلدار سانبہ باہر جہاں کہیں بھی دورہ پر جاتے ہیں۔ تو اپنے ہمراہ کانفرنسی کامریڈوں کو لے جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں کانفرنس کے کامریڈوں کے کہنے کے مطابق کام کرنے کے علاوہ لوگوں پر نیشنل کانفرنسی بننے کیلئے دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ اگر جناب تحصیلدار صاحب کو نیشنل کانفرنس سے اتنا پریم ہے تو انہیں سرکاری نوکری چھوڑ کر نیشنل کانفرنس کا پرچارک بن جانا چاہیئے۔ اور دیش کے اندر جمہوریت کا قاتل نہیں بننا چاہیئے۔ اس سلسلے میں ہماری ریاست کے چیف سیکریٹری صاحب جو آئے دن یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ پارٹی پالٹکس میں حصہ لینے والے ملازموں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا سے گذارش ہے کہ وہ دیکھیں ہمارے تحصیلدار صاحب پارٹی پالیٹکس میں حصہ تو نہیں لے رہے ہیں۔

اکھنور سڑک تا اب پھلہ

اب پھلہ جموں سے لیکر اکھنور تک سڑک کی حالت نہایت ہی خراب ہے اسی سلسلہ میں حکام کی کئی بار توجہ دلائی گئی ہے کہ سڑک خراب ہونے کی وجہ سے کوئی بھی ڈرائیور و مالک گاڑی اس روٹ پر گاڑی چلانا پسند نہیں کرتا جموں سے آنے جانیوالے مسافروں کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ محکمہ پبلک ورکس کے ناخداؤں سے التماس ہے کہ وہ سڑک کی حالت کو سدھارنے کی طرف دھیان دیں اور سڑک کی مرمت وغیرہ کے لئے لگائے گئے مزدوروں سے ٹھیک طور پر کام لیں۔ (سیتا رام شرما۔ سیری پنگتاں)

امتیازی سلوک

جموں شہر میں ٹریڈ ایمپلائیز ایکٹ لاگو ہے جس کے تحت دوکانوں کے کھولنے اور بند کرنے کے اوقات مقرر ہیں۔ لیکن حکام متعلقہ کی طرف سے کچھ دوکانداروں کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ وہ جس وقت چاہیں دوکان کھول لیتے ہیں اور بند کرتے ہیں۔ اور انہیں کوئی نہ

بجلی کا ناقص انتظام

رنبیر سنگھ پورہ میں بجلی کی حالت نہایت رہتی ہے۔ کبھی وولٹیج زیادہ ہو جاتی ہے اتنی کم کہ پڑھنا لکھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے سے لوگوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا ہے۔ لہذا حکام متعلقہ سے نویدن ہے اس طرف دھیان دیکر لوگوں کی تکلیف کو دور کریں۔

دست پال گپتا۔ سیکریٹری بیوپار منڈل

نوشہرہ ہائی سکول

گورنمنٹ نے نوشہرہ میں ہائی سکول کا اعلان گذشتہ دو سال سے کر دیا ہے کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا گیا ہے چنانچہ سکول ہونے کے باوجود سکول میں ٹیچروں کی بہت کم ہے۔ سکول میں کوئی ڈرائینگ ٹیچر طلبا کو سائینس پڑھانے کا کوئی پربندھ جس سے طلبا کی پڑھائی کو سخت نقصان رہا ہے۔ لہذا منسٹر متعلقہ اور ڈائریکٹر ایجوکیشن سے گذارش ہے کہ سکول میں سائینس کا مہیا کرنے اور سٹاف پورا کرنے کی طرف توجہ دی جائے نیز کلاس دسویں کلاس

میلہ جھڑی کے انتظامات

امر شہید باوا جیتو کی یاد میں صدیوں ہر سال جھڑی کا میلہ لگتا ہے مگر سماج آنے سے میلہ میں لوگ شراب نوشی وغیرہ کر شامل ہوتے ہیں۔ اور طرح طرح کی ناز کرتے ہیں۔ یہ پرجا پریشد تحصیل جموں میلہ اخلاق سوز حرکات کو روکنے کیلئے گذشتہ تین چار سال سے۔ یتن کر رہی ہے جس کا کافی اچھا نکلا ہے۔ مگر میلہ کی حالت کو کیلئے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی خاص دھیان نہیں دیا گیا ہے۔ حالانکہ گورنمنٹ میلہ سینکڑوں روپیہ ہر سال ٹھیکہ کا وصول ہے۔ اور یہ ٹھیکہ ہر سال بڑھتا جا رہا ہے کا اثر میلہ کی رونق پر پڑتا ہے۔ دوکاندار وغیرہ ایک تو اچھی نہیں بنا سکتے اور دوسرے مہنگی فروخت کرتے ہیں چنانچہ گورنمنٹ کو کہ وہ جہاں ستھان میلہ میں پختہ شیڈ وغیرہ وہاں میلہ میں دوسرے انتظامات کو بھی کرنے کے لئے توجہ دے۔

اب جبکہ میلہ کچھ دنوں میں ہی لگنے ہمارے ٹھاکر رویل سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس سے استدعا ہے کہ وہ گذشتہ سال میلہ ہذا میں غنڈہ گردی وغیرہ روکنے ذاتی توجہ دیں۔ (شمبھو سنگھ سیکریٹری تحصیل پرجا پریشد۔ تحصیل جموں

ریاست کے شرنارتھیوں آبادکاری

(گذشتہ سے پیوستہ)

از:- سجن سنگھ پنچھی

گذشتہ شمارہ میں لکھا تھا کہ شرنارتھیوں کو کیمپوں میں داخل کر کے انہیں بیکار بٹھانے خاطر خودداری اور قوت محنت کو ضائع کرنے کے لئے مہاسبھا فرقہ پرست کانفرنسی حکمرانوں کی ایک گہری سازش تھی۔ دوسری طرف شرنارتھیوں کے نام پر ہندوستان سے کروڑوں روپیہ پایا گیا لیکن وہ روپیہ شرنارتھیوں پر خرچ کرنے کی بجائے اپنے سنبندھی اور غیر مستحق لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ چنانچہ اگر آج بھی بھارت سرکار اس بات کی تحقیقات کرے تو صاف عیاں ہوگا کہ ہندوستان سے شرنارتھیوں کے نام پر لائے گئے روپے کا دراپ یوگ ہوا اور وہ روپیہ ان لوگوں میں تقسیم ہوا جو ریفیوجی نہ تھے اور کسی بھی طرح اس امداد کے مستحق نہ تھے۔

کیمپوں میں شرنارتھیوں کا داخلہ شروع کیا گیا۔ لیکن جب پچاس ہزار کے قریب شرنارتھی کیمپوں میں داخل ہو چکے تو یہ کہہ کر داخلہ بند کر دیا گیا کہ مطلوبہ تعداد پوری ہو گئی ہے۔ اور باقی ساٹھ ہزار کے قریب شرنارتھیوں کو بغیر کسی امداد کے اپنے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا۔ اور وہ در بدر کی ٹھوکریں کھانے لگے۔

کیمپوں میں داخل کئے گئے شرنارتھیوں کی جو درگت بنی وہ ناقابل بیان حقیقت ہے۔ کیمپوں کے اندر کتنی جانیں تلف ہوئیں اس کی شہادت شمشان گھاٹ کے اندراجات بخوبی دے سکتے ہیں۔ کیمپوں سے باہر رہنے والوں کو جس طرح بھوک کا شکار ہونا پڑا۔ اس کی شہادت تو فاقہ کشی سے مرنے والی روحیں ہی دے سکتی ہیں۔ لیکن بھوکے بچوں کو بیچتے پرانے گندے چیتھڑوں میں ملبوس ایک ایک قبا میں کئی کئی مردوں کو نظر آتی کرنا سبھا سوسائٹیوں کی وساطت سے دن میں کئی کئی مردوں کو جلانا ایک عجیب منظر دکھائی دیتا تھا۔ بقیہ شرنارتھی زندگی اور موت کی کشمکش میں ننگے تن ٹھٹھرتی سردیوں اور جھلستی گرمیوں میں اپنے نیم عریاں بدنوں کے پتھروں کی سخت محنت مشقت کی بدولت آج تک اپنے عیال کو زندہ رکھے ہیں۔ صرف اس سہارے کامیاب ہوئے کہ ان کو حکمران لیڈر اپنے وعدہ کے مطابق اپنے آبائی گھروں میں پہنچا دینگے۔ لیکن ان کی آخری امید بھی بجھ کر رہ گئی جب ایک سیز فائر لائن قائم کر کے مقبوضہ علاقہ کی بازیابی کو ہمیشہ کیلئے دشمن کے قبضہ میں رہنے کا واضح امکان پیدا کر دیا گیا۔

ریاست کے مستقبل کے بارے میں اقوام متحدہ میں چل رہی چھیڑ چھاڑ اور ہند سرکار کے وعدوں کے پیش نظر یہ سوال اور بھی پیچیدہ نظر آنے لگا۔ جس سے شرنارتھی سخت نراش ہوئے اور انہیں اپنا مستقبل نہایت دھندلا نظر آنے لگا۔ آخر شرنارتھیوں نے پھر منظم ہو کر آواز بلند کی کہ انہیں اسی طرح غیر یقینی حالات کے رحم پر چھوڑنے کی بجائے ایک ٹھوس منصوبہ بندی کے تحت نکاسی جائیداد دیکر آباد کیا جائے۔ پرسی ویلیج فارم کے ذریعہ اور ڈیپوٹیشنوں کے ذریعہ بھی موثر کارروائی کی گئی لیکن شرنارتھیوں کی اس آہ و زاری اور چیخ و پکار کا ارباب حکومت جموں و کشمیر پر کوئی اثر نہ ہوا کیونکہ شرنارتھیوں کی مکمل آباد کاری ہو جانے سے انہیں گراں قدر رقم ہڑپنے کے وسیلے ختم ہونے کا ڈر پیدا ہو رہا تھا۔ لیکن ہند سرکار کے ذمہ دار متوجہ ہوئے۔ اور بادل نخواستہ آخر اس ضروری مسئلہ کے حل کی طرف بھی قدم اٹھایا گیا۔

۱۹۵۰ء میں "جائنٹ ری ہیبلیٹیشن بورڈ" کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یہ بورڈ میجر جنرل تارا سنگھ جی بالی کی پردھانگی (Chairmanship) میں وجود میں آیا۔ اس میں دونوں سرکاروں کے نمائندے شامل ہوئے۔ ہند سرکار کی طرف سے جنرل بالی صاحب کے علاوہ کیمپ کمانڈنٹ نگروٹہ کیمپ اور جموں و کشمیر سرکار کی جانب سے کرنل بلدیو سنگھ سمبیال اور ڈپٹی کمشنر جموں شامل ہوئے۔ بورڈ کی قائمی سے پیشتر بھی ریاستی سرکار نے ری ہیبلیٹیشن عملہ وجود میں لایا ہوا تھا۔ اور لاکھوں روپیہ تنخواہ کے طور پر وصول کر رہا تھا لیکن ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ نہ تو شرنارتھیوں کی آبادکاری کے متعلق ان کے پاس کوئی منصوبہ بندی تھی اور نہ ہی ابھی تک انہیں یہ بھی پتہ تھا کہ ریاست کے مقبوضہ شہروں کے علاقہ کے شرنارتھی کتنی تعداد میں ہیں۔ جو آباد کرنے مقصود ہیں۔

بورڈ نے چند مہینوں کی کٹھن محنت اور غور و خوض کے بعد کچھ فہرستیں مرتب کیں اور اعداد و شمار نکاسی جائیداد فراہم کئے۔ اس کے بعد شرنارتھی نمائندوں سے ملاقات کر کے تجاویز لیں۔ اور مخصوص کیمپ ریفیوجیوں کی آباد کاری کے لئے ایک منصوبہ بنایا گیا۔ اور سرکار نے زیر دفعہ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۰ء ایک کیبنٹ آرڈر نمبر C 1476 جاری کر دیا جس کا مقصد شرنارتھیوں کو نکاسی جائیداد پر آباد کرنا تھا۔ نکاسی اراضیات خالی کروائی جانے لگیں۔ بورڈ کی محنت و جانفشانی اور ریفیوجیوں کے باہمی تعاون کی سپرٹ سے کچھ ہی مہینوں میں تقریباً نگروٹہ کیمپ کے ساڑھے تین ہزار کنبوں کو مکمل طور پر قرضہ جات یا آٹھ ایکڑ نہری اور بارہ ایکڑ خشکی اراضی دیکر ضلع وار تحصیلوار برادری سسٹم کو ملحوظ رکھ کر آباد کر دیا۔ اس سے جموں و کشمیر سرکار میں اقتدار حاصل کردہ لوگ گھبرا اٹھے۔ اور نکاسی پراپرٹی کو اسی طرح خرد برد ہونے سے بچانے کے لئے اپنے ہمدردوں کی وساطت سے جائنٹ ری ہیبلیٹیشن بورڈ کی کارگزاری میں دیدہ دانستہ طور پر رکاوٹیں حائل کرنا شروع کر دیں۔ دوسری طرف کسٹوڈین ایوکوئی پراپرٹی کیوں پیچھے رہتا۔ وہ تو مسلم نکاسیوں کی جائیداد کا محافظ رکھوالا مقرر ہوا۔ اس نے بھی حرکت میں آکر جائنٹ ری ہیبلیٹیشن بورڈ کی ہوئی الاٹمینٹیں منسوخ کرنی شروع کر دیں۔ اس کے لئے لیڈر نما ایوکوئی پراپرٹی ایکٹ کافی سہارا دیتا تھا۔ یاد رہے کہ بھارت میں ایوکوئی پراپرٹی ایکٹ بھارت اور پاکستان کی سرکاروں کے سمجھوتے کے روپ میں وجود میں آیا تھا اور پاکستان میں بھی نکاسی جائیدادوں کے لئے ایسا ایکٹ نافذ ہے لیکن ریاست کے پاکستانی مقبوضہ علاقہ میں تو ہندو سکھ جائیدادوں کا تو کوئی رکھوالا نہیں وہاں تو اس طرف سے گئے مسلمانوں نے ہندو سکھ جائیدادوں پر بلا کسی تردد قبضہ جما لیا ہے لیکن یہاں انکی جائیدادوں پر محافظ مقرر کر کے کروڑوں روپیہ کی آمدنی پیدا کر کے ان کے نام جمع کی جاتی ہے۔ اس سے زیادہ فرقہ پرستی اور کیا ہو سکتی ہے! (باقی باقی)

سمیل پور میں دیوالی

سمیل پور ۱۵ نومبر یہاں دیوالی کا تہوار حسب سابقہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا اور ایک بھاری میلہ بھی لگا جس میں چھ سات ہزار کے قریب لوگوں نے شرکت کی۔ میلہ کا پروگرام اور انتظام گرام سدھار سبھا سمیل پور کی طرف سے کیا گیا جس کی صدارت کے فرائض نمبردار گیان سنگھ اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض شری دوارکا ناتھ جی نے دیئے۔

گرد و نواح سے آئی ہوئی کبڈی کی ٹیموں کا آپس میں مقابلہ ہونے کے علاوہ لانگ جمپ وغیرہ کا پروگرام بھی ہوا۔ لانگ جمپ و دوڑ ہوئی جمپ میں شری جمیل سنگھ اول رہے انہوں نے ۱۹ فٹ ۸ انچ لمبی اور ۶ فٹ ۲ انچ اونچی چھلانگ لگائی۔

کھیلوں کے خاتمہ کے بعد ڈوگری سنستھا کی طرف سے ایک شاندار مشاعرہ ہوا۔ جس میں شری رام ناتھ شاستری۔ شری تارا سمیل پوری اور دیگر شعراء نے حصہ لیا۔

جو دشمن ہو کر بھی سادھو ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ وہ مہا دشٹ ہے۔

دیوالی کا پوتر تیوہار

سدھار سبھا کٹڑہ اور کیمپ آدھ کنواری میں مورخہ ۱۸ کتک بروز اتوار دیوالی کا پوتر تیوہار بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ آدکنواری کے مقام پر پہاڑی پر گھی کے دیپک مالا رات کے وقت عجیب سندر دکھائی دے رہی تھی۔ دور سے دیکھنے والے کو ایسے معلوم ہوتا تھا کہ سارا پہاڑ بجلی کے بلبوں سے چمک رہا ہے۔ رات کے بارہ بجے تک کیرتن اور بھگوت بھجن کا پروگرام چلتا رہا یاتری لوگ جو اس رات کیمپ میں ٹھہرے تھے پروگرام سنکر نہایت متاثر ہوئے۔

کٹڑہ میں اسی روز سدھار سبھا کی جانب سے جوا بازی کی روک تھام کے لئے سدھار سبھا کے والنٹیر صبح سے ہی بازاروں میں گشت لگاتے رہے۔ یہ بات قابل ذکر تھی کہ اس سال دیوالی سے پہلے شری وزیر چند جی ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کٹڑہ میں تشریف لائے تھے۔ آپ نے شراب اور جوا کی روک تھام کیلئے پولیس کو ہدایت جاری رکھنے کی ہدایت کر رکھی تھی۔ جس سے سدھار سبھا کے والنٹیروں کو مقامی پولیس نے اس نیک کام میں کافی سہیوگ دیا جس سے اس سال کٹڑہ بالکل دیوبھومی کی شکل میں دکھائی دیتا تھا کوئی شرابی یا جواریا اس دن جوا میں مشغول نظر نہ آیا۔ ہم ڈی۔ آئی۔ جی صاحب وزیر چند جی سے پوری توقع رکھتے ہیں کہ آپ ہمیشہ کے لئے اس لعنت کو جو کہ سویر جاری ہے زوروں پر ہے۔ بلکہ فساد جوا اور شراب نوشی بذات خود دورہ لگا کر اس برائی کو دور کرنے کے لئے موثر قدم اٹھائیں گے۔

(دینبھرام ڈوگرہ کیمپ انچارج سدھار سبھا کٹڑہ)

راجوری میں دیوالی

راجوری ۱۵ نومبر یہاں دیوالی کا تہوار نہایت شان و شوکت سے منایا گیا۔ آریہ سماج راجوری کی طرف سے دو دن تک کیرتن ہوتا رہا اور ایتوار کے دن جلسہ ہوا۔ جس میں سوامی دیانند جی کے جیون پر روشنی ڈالی گئی۔

سناتن دھرم سبھا راجوری کی طرف سے دیوالی کے دن صبح ہون یگیہ ہوا۔ اور شہید ہوئی آتماؤں کے لئے شانتی کی پرارتھنا کی گئی۔ (نامہ نگار)

ایک آرزو

وطن پہ مٹنے والوں کی وفاؤں کا ذکر یاد رہے
پاؤں میں بیڑیاں لیکن دل میرا آزاد رہے
میں رہوں یا نہ رہوں پر وطن میرا آباد رہے

کٹھوعہ ۱۹ نومبر سیلاب زدگان کو مناسب ریلیف بہم پہنچانے کے سلسلہ میں گورنمنٹ کی ناروا پالیسی اور شرنارتھیوں سے نامناسب سلوک کیخلاف بطور پروٹسٹ پرجا پریشد کی طرف سے ایک بھاری جلوس نکالا گیا۔ جلوس کے خاتمہ پر گاندھی چوک میں شری ٹھاکر کاشی پاہدہ ایم اے۔ ایل ایل بی پردھان پرجا پریشد ڈسٹرکٹ کٹھوعہ کی صدارت میں ایک بھاری پبلک منعقد ہوا جس میں تین ہزار کے قریب لوگوں نے شمولیت کی۔ جلسہ کی کارروائی شروع کرتے ہوئے شری امر سنگھ جی نے کہا کہ حالیہ بارشوں اور سیلاب سے سینکڑوں لوگ تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ مگر انہیں ریلیف بہم پہنچانے کے سلسلہ میں گورنمنٹ نے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے وہ انتہائی شرمناک ہے۔ دراں غریب کسانوں کے گھر تباہ ہو گئے ہیں۔ اور وہ بے زر بے گھر۔ اور بیکار پھر رہے ہیں۔ مگر غریب کی ہمدردی کا دم بھرنے والی سرکار کی طرف سے انہیں اس حالت میں صرف دو دو گز کپڑا اور پچیس پچیس روپیہ فی کنبہ امداد دی گئی ہے۔ اس دو گز کپڑے اور پچیس روپیہ کی امداد کو لیکر وہ دکھی کیا بنائیں گے۔ اور کیا کرینگے۔

شری سوہن دیو سنگھ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ پرجا پریشد کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ ... ختم ہوا ہے اور ہم ہندوستان کے کافی نزدیک چلے گئے ہیں۔ مگر شیخ کی کانفرنسی سرکار اپنی من مانیوں کو جاری رکھنے اور اپنے ناپاک ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے عوام کی منظم صفوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے جس سے عوام کو خبردار رہنا چاہئیے۔ شری نکا رام جی پردھان بیوپار منڈل کٹھوعہ نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ کٹھوعہ کے کچھ ایک پلیٹفارم لیڈر جو آئے دن گرگٹ کی طرح

کٹھوعہ میں پرجا پریشد کی طرف سے بھاری جلوس و پبلک جلسہ

رنگ بدلتے رہتے ہیں۔ اپنی لیڈری کو چمکانے کیلئے آج شرنارتھیوں کے ہمدرد بن رہے ہیں۔ لیکن عوام ان کی خود غرضانہ چالوں کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ شری جگر سنگھ چیئرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی نے بھاشن دیتے ہوئے کہا کہ ہماری کانفرنسی سرکار ڈھنڈورہ تو غریب مزدور کی ہمدردی کا پیٹتی ہے مگر عمل اسکے برعکس کیا جا رہا ہے۔ اور اپنے کارکنوں کو ٹھیکے سے مرتبہ امیر بنایا جا رہا ہے۔ اور انہیں بلیک مارکیٹ کرنے کیلئے لاریوں اور بسوں کے پرمٹ دیئے جا رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ

کٹھوعہ ڈسٹرکٹ نیشنل کانفرنس کے پریذیڈنٹ پنڈت گوپال ... کو دو بسوں کے روٹ پرمٹ دیئے گئے ہیں جنکی قیمت اس وقت مارکیٹ میں پچیس ہزار روپئے بیان کی جاتی ہے۔ اسکے علاوہ انہیں اور کنبہ کے دوسرے ممبروں کے نام پر زمینوں کی ناجائز الاٹمنٹ کردی گئی ہے۔ شرنارتھیوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا ہے۔ شری جگر سنگھ نے کٹھوعہ ٹاؤن ایریا کمیٹی پر گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والے خود غرض لیڈروں کا مرتبہ سے الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ وہ عدم

کانفرنسی حکمرانوں کے صوبائی تعصب کا ایک اور شرمناک نمونہ

جموں ۱۷ نومبر۔ سنا گیا ہے کہ جموں، سانبہ اور پٹھانکوٹ کے بیچ چلنے والی سرکاری بسوں پر جموں کے جو کنڈکٹر کام کر رہے تھے انہیں نکال کر ٹرکوں کے ساتھ کلینر لگا دیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ کشمیر سے ڈیڑھ درجن کے قریب نئے کنڈکٹر بھرتی کر کے لائے جا رہے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جموں کے کنڈکٹر جو کام کرتے تھے انہیں ۵۰-۲-۷۰ کے گریڈ میں بھرتی کیا گیا تھا۔ اور وہ بسوں کی صفائی وغیرہ بھی کرتے تھے۔ مگر اب جو کشمیر سے نئے کنڈکٹر بھرتی کئے گئے ہیں انہیں ۸۰-۴-۱۰۰ کا گریڈ دینے کے علاوہ اور بھی بہت سی سہولتیں دی گئی ہیں۔ انہیں بسوں کی صفائی وغیرہ نہیں کرنی ہوگی۔ اور ساتھ ہی انہیں توی کے پل کے پار جا کر حاضر ہونے کی بجائے ڈاک بنگلہ ریذیڈنسی روڈ میں حاضر ہونا پڑیگا۔ اس کے علاوہ محکمہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سے اس قسم کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ جموں کے ڈرائیوروں اور کلینروں کے ساتھ بہت برا سلوک کیا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ کچھ ایک کو بہت بری طرح مار پیٹ بھی کی گئی ہے۔

اگر یہ باتیں درست ہیں تو یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ باوجود لوگوں کے چیخنے چلانے کے کشمیر سرکار کے کارندے اپنے ڈگر پر اسی طور چلتے رہے تو اسی تعصبانہ پالیسی سے کیا کیا گل کھلیں گے۔

اس سے پیشتر کئی دفعہ لکھا جا چکا ہے کہ اگر اس صوبائی تعصب کے بڑھتے ہوئے زہر کو روکا نہ گیا تو ریاست کی یکجہتی کو دنیا کی کوئی طاقت برقرار نہ رکھ سکے گی۔

ایڈیٹر صاحب جے سودیش جموں

نمستے۔ جو شکایت آپکے اخبار ۷ نومبر ۵۵ء میں بعنوان "نیو مارکیٹ جموں کے دوکانداروں کی شکایت" شائع ہوئی ہے مجھے اسے پڑھ کر ازحد افسوس ہوا۔ یہ امر واضح ہے کہ جموں شہر سے ساری ریاست میں مال باہر بھیجا جاتا ہے اور جموں شہر کے سب سے بڑے بازار میں مال کی ریاست کے مختلف حصوں میں امپورٹ کیلئے تین بڑی بڑی مارکیٹیں ہیں جہاں لاریاں اور ٹرک آکر مال لوڈ اور ان لوڈ کرتے ہیں اور نیو مارکیٹ میں زیادہ تر صوبہ کشمیر میں مال بھیجنے والے آڑھتی ہیں لیکن مارکیٹ میں گاڑیوں وغیرہ کے آنے سے کاروبار کے سلسلہ میں اڑچن پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ مارکیٹ بنانے کے بیوپاریوں کا کام ہی یہی ہے۔

دراصل شکایت کی وجہ یہ ہے کہ ایک دو پرچون فروشی جو مالکان نیو مارکیٹ کے تھڑوں پر کام کرتے ہیں وہ آگے پیٹیاں وغیرہ بڑھا کر راستہ روک رکھتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ گاڑیاں وغیرہ مارکیٹ میں آئیں۔ انکی اس مانگ میں کوئی وزن نہیں ہے جسے پوسٹ کے حکام بھی نامناسب مانتے ہیں۔

اتحاد کا فیصلہ پاس کرتے ہیں لیکن میں کہ وہ کسی قابل ہو ... میں دوبارہ الیکشن لڑ ... اور اگر وہ الیکشن میں ایک چوتھائی ووٹ حاصل کر لیں گے تو ہم انکی نمائندگی ... آپ نے کہا کہ کارکنوں کے پیچھے انکی ... ذہنیت کا مظاہرہ ہے۔ شری ... ڈسٹرکٹ پردھان پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اگر کٹھوعہ کے شرنارتھیوں اور عوام کی حالت کو سدھارنے کیلئے حکومت ... دی تو ہم کوئی قدم اٹھانے پر مجبور ہونگے ... گورنمنٹ کو چاہئیے کہ وہ صرف اپنے کارکنوں کے گھر بھرنے کی بجائے عوام کی حالت کو سدھارنے کی طرف توجہ دے۔ شرنارتھیوں کو اسی جائیداد ... الاٹ کر کے ان پر انکا حق ملکیت تصور کیا جائے ... سیلاب زدگان کو اسی قدر امداد دی جائے ... پھر کھڑے ہو سکیں۔ حالیہ بارشوں سے تباہ ہونیوالی ... کا مالیہ آبیانہ معاف کیا جائے اور کسانوں کو ... دیکر انہیں بھی جینے کا حق دے۔ کنور ... چیئرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی نے اپنی تقریر میں ... کارکنوں کیطرف سے لگائے جانیوالے غلط ... الزامات کا ایک ایک کر کے منہ توڑ جواب ... کر پرجا پریشد نے ٹاؤن ایریا کمیٹی کے سلسلہ ... چالیس لاکھ کی پروگرام بنایا تھا جس میں ... کر دیئے اور باقی کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے ... لیکن گورنمنٹ کیطرف سے کمیٹی کے پروگرام کی ... طرح طرح کی اڑچنیں پیدا کی جا رہی ہیں۔ اگر ... پالیسی میں تبدیلی نہ آئی تو ہم مستعفی ہو کر ... کی مکروہ چالوں کو ننگا کرنے کیلئے مجبور ... شری پال نے تفصیل کے ساتھ بیان کیا کہ ... انتظام سنبھالنے کے بعد آجتک کیا کیا ... کام کئے ہیں۔ (نامہ نگار)

دلیش بھگت خوشی محمد کی ...

شری سنت رام تحصیل سیکریٹری پرجا پریشد کشتواڑ ... ہیں کہ دلیش بھگت حلقوں میں یہ خبر نہایت افسوس ... پڑھی جائیگی کہ پرجا پریشد علاقہ پاڈر تحصیل ... مشہور کارکن شری خوشی محمد طویل علالت کے ... فانی سے چل بسے ہیں۔ شری خوشی محمد کی پرجا پریشد ... کیلئے قربانیاں ناقابل فراموش ہیں۔ سابقہ اندولن ... کشتواڑ میں ستیہ گرہ کر کے گرفتار ہوئے۔ ... صلہ فرقہ پرست حکمرانوں نے انہیں ... سختیوں کی شکل میں دیا۔ آپکو جیل میں ... پہنچائی گئیں۔ اور سخت سردی میں ... کوٹھڑیوں میں بھوکے پیاسے بند رکھا ... مظالم کی تاب نہ لا کر آپ جیل میں بیمار ہو ... کو بخار آنا شروع ہو گیا جو بعد میں تپ دق ... کر گیا۔ اور اسی بیماری نے آخر ان کی جان ... چھوڑی۔ بھگوان سے پرارتھنا ہے کہ ... اپنی زندگی بلیدان کرنیوالے دلیش ... کو شانتی بخشے اور مرحوم کے لواحقین ... صدمہ عظیم کو برداشت کرنے کی قوت ... (۱۵۱)

स्वदेश

ٹیلیفون نمبر
۴۳۲

چندہ سالانہ
۶ روپے
مفصلات
۸ روپے

December 1955

No.

۹ دسمبر ۱۹۵۵ء

...دوسرے پانچسالہ منصوبہ کی جھلکیاں

منصوبہ اپریل ۱۹۵۶ء سے شروع ہوکر پانچ سال کے عرصہ میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائیگا جس کے لئے ساری رقم حکومت ہند کی طرف سے مُہیا کی جا رہی ہے۔

منصوبہ کے لئے ۳۵ کروڑ روپیہ جو پلاننگ کمیشن نے پہلے ہی سے منظور کیا ہے کے علاوہ مزید روپیہ فراہم کرنے کا معاملہ بھی زیرِ غور ہے۔

- ریاست کی بیشتر آبادی کا انحصار زیادہ تر زراعت پر ہے۔ پھر بھی مجموعی طور پر ریاست بھر میں ۲،۵۲،۴ لاکھ من غلہ کی کمی ہے۔ خاص کر صوبہ کشمیر کی حالت بہت ہی نازک ہے۔ اس لئے آبپاشی کے انتظام کو ترقی دینا نہایت ہی اہم ہے۔
- آبپاشی کی چھوٹی سکیموں پر کُل ایک کروڑ ۶۴ لاکھ ۹۴ ہزار روپیہ خرچ کرنے کا پلان بنایا گیا ہے۔ اس میں سے صوبہ کشمیر میں ایک کروڑ ۲۶ لاکھ کے قریب اور صوبہ جموں ... کے قریب خرچ کیا جائیگا۔ (کیونکہ کشمیر میں پانی نایاب ہے اور صوبہ جموں ... بہت پانی ہے۔ یہاں آبپاشی کی ضرورت نہیں۔)

...ں پر کل ۸۴ لاکھ تین ہزار روپے خرچ کرنے ... اور آٹھ لاکھ صوبہ جموں

डुग्गर के महा कवि



ठाः रघुनाथ सिंह सिम्याल

जिनहों ने श्रीमद् भगवत गीता का डोगरी कविता में अनुवाद कर डोगरी साहित्य की अपार सेवा की है और जिन का प्रजा परिषद के नर्माण में एक विशेष स्थान है !

जननी जन्मभूमि

जननी जन्म भूमि तू मेरी प्राणों से भी प्यारी है।

रत्नाकर चरनोदक लेकर सदा शांति बरसाता है,
अचल हिमालय खड़ा स्वर्ग तक, अटल भक्ति दर्शाता है,
आ करके वसन्त चरणों में अपनी भेंट चढ़ाता है,
तेरी कीर्ति कथा कहने में सदा शारदा हारी है। जननी ...

मञ्जू मलय मारुत के झोंके, स्वर्गभूमि से आते हैं,
पुण्य प्रसू! तेरे दर्शन का सुख सहर्ष ले जाते हैं,
प्रेमाकुल से शरद श्याम घन, उमड़-उमड़ कर आते हैं,
सुभगे तव पद-कमलों में ही, शांति अन्त में पाते हैं,
अदिक कहें क्या तेरी शोभा, स्वर्गलोक से न्यारी है।

सुरभिपूर्ण सब दिव्य तपोवन, किसका मन न चुराते हैं,
भांति-भांति के गान भक्तिमय विहगवृन्द सब गाते हैं,
तब फिर नन्दन वन सजता है और देवगन गाते हैं,
'जय जय भारतभूमि जयति जय,' कह कर मोद मनाते हैं,
रीझ-रीझ कर निशानाथ ने तब यह आरती उतारी है।

तेरी ही गोदी में आकर हरि ने गीता-ज्ञान कहा,
तेरी ही गोदी में माता, प्रथम सभ्यता स्रोत बहा,
तेरी ही गोदी में माता वीर विक्रमी हुए आहा
तेरी ही गोदी में खेले, रणबांके रणधीर महा
मेरा रोम-रोम है माता तेरा ही आभारी है। जननी ...

Regd. E. P. No. 327

کٹھوعہ ۱۰ نومبر۔ سیلاب زدگان کو مناسب ریلیف بہم پہنچانے کے سلسلہ میں گورنمنٹ کی ناروا پالیسی اور شرنارتھیوں سے نامناسب سلوک کے خلاف بطور پروٹیسٹ پرجا پریشد کی طرف سے ایک بھاری جلوس نکالا گیا۔ جلوس کے خاتمہ پر گاندھی چوک میں شری دینا ناتھ شو پادھیہ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ پردھان پرجا پریشد ڈسٹرکٹ کٹھوعہ کی صدارت میں ایک بھاری پبلک جلسہ منعقد ہوا جس میں تین ہزار کے قریب لوگوں نے شمولیت کی۔ جلسہ کی کارروائی شروع کرتے ہوئے شری امر سنگھ جی ایس نے کہا کہ حالیہ بارشوں اور سیلاب سے سینکڑوں لوگ تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ مگر انہیں ریلیف بہم پہنچانے کے سلسلہ میں گورنمنٹ نے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے وہ انتہائی شرمناک ہے۔ ہزاروں غریب کسانوں کے گھر تباہ ہو گئے ہیں۔ اور وہ بے زر بے گھر۔ اور بیکار پھر رہے ہیں۔ مگر غریب کسان کی ہمدردی کا دم بھرنے والی سرکار کی طرف سے انہیں اسی حالت میں [illegible] رہنے دیا گیا ہے [illegible]

[illegible] ایک محکمہ بھی ضرور قائم ہے۔ اور ریاست میں پولیس کی تعداد میں بھی پہلی حکومت سے کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ لیکن کوئی اس طرف دھیان نہیں دے رہا ہے۔ ہماری تحصیل رنبیر سنگھ پورہ میں تو حد ہی ہو گئی ہے۔ چنانچہ ہماری جنتا گورنمنٹ سے استدعا ہے کہ اس [illegible] کے انسداد کیلئے اقدام کرے وہاں کچھ اخلاق رکھنے والی سماجی سائیٹیوں سے بھی التماس ہے کہ وہ لوگوں کو خراب [illegible] کے مرض سے بچانے کیلئے میدان میں نکلیں۔ (لال سنگھ [illegible])

اکھڑال میں مڈل سکول

اکھڑال تحصیل رام بن میں علاقہ پوگل پرستان کے سنٹر میں واقع ہے۔ یہاں پر آریہ سماج کے زیر اہتمام ایک عرصہ تک بیسک سکول چلتا رہا۔ مگر عرصہ دو سال سے دھن کی کمی ہونے کی وجہ سے سکول بند کر دیا گیا ہے۔ جس سے علاقہ کے طلبا کو سخت مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ چنانچہ گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ وہ علاقہ کے طلبا کی تکالیف کے مدنظر اکھڑال میں مڈل سکول قائم کرے۔

(پبلک علاقہ اکھڑال بذریعہ لال من سنگھ پردھان پرجا پریشد)

پانی کی قلت

بلی ڈوڈہ چوراہے پر واقع ہونے کی وجہ سے ایک خاص اہمیت کا مقام ہے۔ اور لاریوں کا ایک بڑا بھاری اڈہ ہے۔ مگر بلی ڈوڈہ میں پانی کی سخت قلت ہے۔ اور موسم گرما میں تو پانی ملنا محال ہو جاتا ہے۔ چنانچہ گورنمنٹ سے گذارش ہے۔ کہ بلی ڈوڈہ میں نلکے لگوانے کا فوری طور پر بندوبست کیا جائے۔ اور بلی ڈوڈہ کے عوام کی دیرینہ مانگ کو پورا کیا جائے تاکہ انہیں بھی بدلتے ہوئے دور کا احساس ہو۔

کٹھوعہ میں

رنگ بدلتے دیتے ہیں اپنا لیڈر [illegible] شرنارتھیوں کے ہمدرد بنے ہوئے ہیں ایک خود غرض ٹولہ کو اچھی طرح سمجھتے ہیں ثبوت جی جمبر ٹاؤن ایریا کمیٹی نے بھاشن دیتے ہو ہمارے کانفرنسی سرکار ڈھنڈورہ پیٹ رہی ہے ہمدردی کا پیشہ ہے مگر عمل اسکے برعکس کیا جا اور اپنے کارکنوں کو پرمٹ سے سرفراز کیا جا رہا ہے اور انہیں بلیک مارکیٹ کرنے کیلئے لاریوں لسبوں کے پرمٹ دیئے جا رہے ہیں۔ آپ [illegible]

کانفرنس چیکا [illegible]

[illegible] نے جموں بھیج کر سرد خانہ کروا دیا ہے۔ اور لوگوں میں یہ پراپیگنڈہ کروا دیا گیا ہے کہ سیلاب کی وجہ سے اکٹھی بہہ گئی ہے

کیا کمیٹی بتا سکے گی کہ کیا ہوا۔ اس سلسلہ میں اپنی پوزیشن کی وضاحت کرینگے۔ اور بتائیں گے کہ یہ پبلک سے جمع کیا ہوا روپیہ کہاں غائب ہو گیا ہے۔ (پبلک نگروٹہ بذریعہ دینا ناتھ شرما)

علاقہ نگوٹ کی آواز

تحصیل پرجا پریشد ریاسی کے دفتر میں علاقہ نگوٹ کے باشندگان کی طرف سے ایک سو دستخطوں پر مشتمل ہندو و مسلمان بھائیوں کی ایک درخواست موصول ہوئی ہے۔ جس میں اس علاقہ کے لوگوں نے حکومت سے یہ پرزور تقاضا کیا ہے۔ کہ اس علاقہ میں سکول جاری کئے جائیں۔ اور نئی پنچائتیں قائم کی جائیں۔ کوآپریٹو سٹوروں میں برتی گئی دھاندلی اور غبن کی تحقیقات کرائی جائے دریائے چناب کی کشتیوں کو لوہے کی کشتیوں میں تبدیل کیا جائے۔ سارنگا دھار تا پڑوک نکر [illegible] سڑک بنوائی جائے۔ چونکہ کوآپریٹو سٹوروں اور پنچائتوں سے متعلق بہت سی شکایات پہلے بھی دفتر پریشد میں موصول ہوئی ہیں۔ اس لئے شری رشی کمار کوشل خود تمام حالات کا جائزہ لینے ایک ہفتہ کے دورہ پر نگوٹ جا رہے ہیں۔

(تحصیل سیکرٹری پرجا پریشد ریاسی)

سڑک بنائی جائے

اب جبکہ جگہ جگہ سڑکیں بنائی جا رہی ہیں ہمارے بھی لوگ راجی سرکار سے استدعا ہے کہ سہارے علاقہ تحصیل جموں میں [illegible] سے سہارن کے راستہ گنگیوڑہ تک سڑک بنا کر عوام کی دیرینہ مانگ کو پورا کیا جائے

(فقیر چند سہارنی)

بدمعاشوں کی سرکوبی کی جائے

گذشتہ دو سال سے پنجاب پولیس سے نکالے گئے بدمعاشوں کا ایک گروہ مرہون تحصیل رنبیر سنگھ پورہ میں بستا چلا آ رہا ہے۔ شروع شروع میں یہ بدمعاش پاکستان سے مال مویشی چوری کر کے لاتے رہے۔ لیکن آہستہ آہستہ ان کا لالچ بڑھتا گیا۔ اور ریاست میں بھی ہاتھ رنگنے شروع کر دیئے آخر سوہن چند کا اور ایک دن سادھو کا، دو موضع بٹہ وری تحصیل ... سے چوری کرتے ہوئے پکڑے گئے۔ مگر ان کے ساتھی کچھ ملزم ابھی تک مفرور ہیں۔ لیکن پتہ چلتا ہے کہ وہ یہاں پر اور گرد کے دیہات میں گھومتے رہتے ہیں۔ اور یہ بھی سنا جا رہا ہے کہ کچھ اچھے آدمی انہیں پناہ دیکر انکی مدد بھی کر رہے ہیں۔ ان سے پہلے تھا کہ وہ سوچیں کہ اگر چور کی مدد کرنے والا چور کہلاتا ہے۔ اور ایسا کر کے وہ اپنے نام پر دھبہ نہ لگائیں۔ باقی جناب ڈپٹی کمشنر صاحب اور سرکل انسپکٹر شری فقیر چند جی سے توقع ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں پوری توجہ دیکر بدمعاشوں کے اس خطرناک گروہ کا خاتمہ کریں (لال سنگھ چاڑک تحصیل رنبیر سنگھ پورہ)

ایک شدید ناانصافی

جموں اور اکھنور کے درمیان جو گاڑیاں چلتی ہیں ان کا کرایہ فی سواری دس آنے وصول کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ امر نہایت حیران کن ہے کہ اگر کسی سواری نے جموں سے چل کر راستے میں پانچ یا دس میل کے فاصلہ پر اترنا ہو تو بھی اتنا ہی کرایہ وصول کیا جاتا ہے۔ جس سے راستہ میں اترنے اور چڑھنے والے لوگوں کے ساتھ شدید ناانصافی ہو رہی ہے اور لہٰذا حکام بالا سے پرزور تقاضا ہے کہ کرایہ میلوں کے حساب سے چارج کرنے کا حکم صادر فرمایا جائے۔

دسنت رام جنرل سیکرٹری پرجا پریشد حلقہ سروال (جموں)

کشتواڑ کے جلسہ میں ریزولیوشن

گذشتہ دنوں کشتواڑ میں ایک پبلک جلسہ شری سیتا رام وکیل تحصیل پردھان پرجا پریشد کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعے مطالبہ کیا گیا۔ کہ پچھلے دنوں بے موقع بارشوں اور سیلابوں سے تحصیل کشتواڑ کے لوگوں پر ایک قیامت نازل ہو گئی۔ گورنمنٹ کی طرف سے مصیبت زدگان کو ریلیف بہم پہنچانے کیلئے ایک کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے جس میں سوائے چند کارکنوں اور سرکاری آدمیوں کے کسی ایسے شخص کو نہیں لیا گیا ہے جسے عوام کا اعتماد حاصل ہو اور جو ان کی تکالیف کو بہتر جانتا ہو۔ اسلئے کمیٹی ہذا میں ایسے لوگوں کو شامل کیا جائے جو مصیبت زدگان کو ریلیف بہم پہنچانے میں جانبداری سے کام نہ لیں اور مستحق لوگوں کو ریلیف بہم پہنچائی جا سکے۔ ایک دوسرے ریزولیوشن کے ذریعہ [illegible]

ٹھاٹھری میں مڈل سکول

پرجا پریشد کے کارکنوں کا ایک اجلاس شری اسرداس جی پردھان پرجا پریشد ٹھاٹھری ضلع ڈوڈہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں تنظیمی امور پر غور کرنے کے بعد باتفاق رائے تین ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ کہ ٹھاٹھری ایک تو علاقہ کے سنٹر میں واقع ہے دوسرے گرد و نواح میں بیس بیس میل تک کے ایریا میں کوئی مڈل سکول نہیں۔ لہٰذا گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کہ ٹھاٹھری میں مڈل سکول کا قیام عمل میں لایا جاوے۔

دوسرے ریزولیوشن کے ذریعہ ٹھاٹھری اور اس کے گرد کئی میل تک کوئی ہسپتال یا شفاخانہ نہیں جس سے سینکڑوں جانیں ہر سال بے وقت موت کا شکار ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ ٹھاٹھری میں ڈسپنسری کا قیام کیا جاوے۔

تیسرے ریزولیوشن کے ذریعہ مانگ کی گئی کہ حالیہ بارشوں سے تباہ ہونے والے لوگوں کو فوری ریلیف بہم پہنچائی جاوے۔

یہ مویشی کہاں جا رہے ہیں

سینکڑوں مویشی روزانہ اسی راستے سے صوبہ کشمیر کو جا رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ایک عرصہ سے جاری ہے کہا جاتا ہے کہ یہ مال مویشی یہاں سے کشمیر لیجا کر ذبح کئے جاتے ہیں یا پاکستان بھیجے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں کئی لوگوں کی طرف سے آواز اٹھائی گئی ہے مگر گورنمنٹ نے کوئی توجہ نہیں دی۔ لیکن ایک طرف تو ریاست میں گئوکشی وغیرہ قانونی ممنوع ہے اور دوسرے جموں صوبہ سے پشودھن ختم ہو رہا ہے جس سے عوام میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ سے ہماری گذارش ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ دے۔ کہ تحقیقات کرے۔ کہ یہ مویشی کہاں جا رہے ہیں۔ اور اس نکاسی کو روکنے کیلئے پابندیاں عائد کی جاویں

(پبلک گنڈ)

کشتواڑ کے فرقہ پرست اور فرعون مزاج حاکموں کے رویہ کی شدید مذمت کی گئی اور ان کی تبدیلی کی مانگ کی گئی۔ ریزولیوشن ہذا میں تحصیلدار کشتواڑ کی غیر جمہوری اور ناروا پالیسی کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا گیا ہے۔ تیسرے ریزولیوشن کے ذریعہ اس امر کا مطالبہ کیا گیا کہ پاڈر گرلز سکول میں بند کی جانے والی گرانٹ لگائی جائے۔

ہفتہ وار اخبار "جے سودیش" جموں
مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۵۵ء

قسط ۱

پانچسالہ منصوبہ - دھوکا اور فراڈ!

ریاست جموں کشمیر میں پہلے پانچسالہ پلان کے تحت ہندوستان سے لگ بھگ پندرہ کروڑ روپے کی ایک بھاری رقم لائی گئی۔ اتنی بڑی رقم خرچ کرنے کے بعد بھی ریاستی عوام کی حالت نہ سدھر سکی۔ اور حالات کو دیکھ کر ایسے معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کچھ خرچ ہوا ہی نہیں۔ تو اس کی ایک ہی بڑی وجہ ہے۔ کہ یہ روپیہ غلط ڈھنگ سے خرچ کیا گیا۔ اس روپیہ کو عوام کی بہتری و بہبودی پر خرچ کرنے کی بجائے اپنے پارٹی وفاداروں کے لئے صرف کیا گیا۔ اس روپیہ کا ڈراپ یوگ ہوا۔ اور سوائے اس کے کہ اس روپیہ سے کچھ کامریڈ لوگ بڑے بڑے سرمایہ دار بن گئے یا کچھ بڑے بڑے سرکاری کارندوں کے گھروں کی رونق دوبالا ہو گئی۔ ریاست کی غریب جنتا کو اس کا کوئی لابھ نہ پہونچ سکا۔ آج اس بات کے بڑے دعوے سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہندوستان سے آنے والے روپیہ کے خرچ کے حسابات کی اگر ایک خاص اور آزاد کمیشن کے ذریعے تحقیقات کرائی جائے۔ تو شیخ عبداللہ سے لے کر ایک چھوٹے سے چھوٹا کامریڈ بھی اس کے لئے مجرم پایا جائیگا۔ ہندوستان سے آنے والے اس روپیہ کے ڈراپ یوگ کے متعلق آج نہیں بلکہ ایک عرصہ سے عوام کی طرف الزامات عاید ہو رہے ہیں۔ اگر ریاست کے حکمرانوں کا اس سلسلہ میں دامن پاک اور صاف ہوتا۔ اگر انہوں نے اس روپیہ کو جائیز طور پر صرف کیا ہوتا۔ تو انہیں عوام کی طرف سے لگائے جانے والے الزامات کو غلط ثابت کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہ ہوتی۔ ہندوستان کے آڈیٹر جنرل کے دائرہ اختیارات کو یہاں لاگو کیا ہوتا۔ جبکہ اس کے لئے کوئی دوسری سیاسی وجہ نہیں ہو سکتی۔ اب جبکہ ریاست کے لئے دوسرا پانچسالہ منصوبہ مرتب ہو رہا تھا۔ تو عوام نے آواز اٹھائی کہ آزاد ملکوں کے اندر قومی منصوبے عوام کی رائے سے مرتب کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا یہ منصوبہ بناتے وقت عوام کو اعتماد میں لیا جائے۔ منصوبے بنانے سے پہلے ملک کا جنرل سروے کرایا جائے۔ کہ کہاں کہاں کس چیز کی ضرورت ہے۔ کون کون سی سکیمیں بنانے سے ملک سے بے کاری غربت اور افلاس کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ مگر کسی نے ایک نہ سنی۔ چند برسر اقتدار لوگ اکٹھے ہوئے اور ایک منصوبہ بنا دیا گیا۔ اور اپنے ارد گرد گھومنے والے چند کامریڈوں کی اس پر مہر ثبت کروا کر یہ منصوبہ شائع کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ ملک کی تعمیر اور ترقی کے لئے منصوبوں کو کامیاب بنانے کے لئے ساری قوم کے اندر ایک نیا جوش اور ایک نیا ولولہ پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر یہاں ریاست میں لوگوں کو پتہ ہی نہیں کہ یہ منصوبہ کیا ہے۔ اس سے کیا بنے گا۔ اور کیا بگڑے گا۔ اگر لوگوں کو پتہ ہے۔ تو صرف ایک بات کا کہ دوسرے پانچسالہ پلان کے تحت ہندوستان سے ۳۵ کروڑ روپے کی ایک بھاری رقم ملے گی۔ یہ بھی اس لئے کیونکہ اخباروں میں اس امر کا پروپیگنڈہ ہوا ہے کہ ریاست جموں کشمیر کو دوسرے پانچسالہ منصوبہ کے تحت ہندوستان سے پینتیس کروڑ روپیہ ملے گا۔ انہیں اس بات کی خوشی ہے نہ اور وہ یہ امیدیں لگائے بیٹھے ہیں کہ اتنی بڑی رقم خرچ ہونے کے بعد ریاست ایک سورگ بن جائیگی۔ ان کی حالت سدھرے گی۔ اور وہ ترقی کر کے آگے بڑھ سکیں گے مگر جن لوگوں کو اس بات کا گیان ہے کہ پہلے پانچسالہ پلان پر بھی ریاست میں پندرہ کروڑ روپیہ کی ایک بھاری رقم خرچ کی گئی ہے۔ اور ملک کا کچھ نہیں بن سکا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جن کنوؤں میں پندرہ کروڑ گیا انہیں کنوؤں میں یہ پینتیس کروڑ بھی جائیگا۔ اور بنے گا کیا سانبہ سے لیکر بانسر جیسی سڑکیں جن پر لاکھوں روپیہ کا خرچ دکھایا گیا ہے مگر سڑک کا نشان کہیں چراغ لے کر بھی ڈھونڈنے سے نہیں ملتا۔ کھل جائیں گے پروپیگنڈہ کے لئے وہ کالج اور سکول۔ جن کا نام تو ضرور ہوگا۔ مگر نہ کوئی پڑھانے والا ہوگا۔ نہ بلڈنگیں ہونگی۔ نہ ان تعلیمی اداروں کے لئے مناسب فرنیچر و سامان ہوگا۔ کھل جائیں گے کمبوہلی اور رام نگر جیسے ورک سنٹر۔ جن میں اگر کام کرنے والے ہونگے۔ تو انہیں کام کو چلانے کے لئے اشیا نہ ملیں گی۔ یا مشینیں آ جائیں گی۔ تو کام کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ ایسے لوگوں کی طرف سے ہمیں کچھ ایک دلچسپ چھٹیاں موصول ہوئی ہیں۔ جن میں یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ آپ ہماری طرف سے ہند سرکار سے یہ گزارش کریں کہ یہ پینتیس کروڑ روپیہ ریاست کے لوگوں میں نقدی تقسیم کر دیا جائے۔ تو فی کس پانچ پانچ یا چھ چھ سو روپیہ آ جائیگا جس سے وہ خود اپنا اپنا کاروبار چلا لیں گے۔ (ص)

کامریڈوں کے دوسرے پانچسالہ منصوبہ کی جھلکیاں

- یہ منصوبہ اپریل ۱۹۵۶ء سے شروع ہو کر پانچ سال کے عرصہ میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائیگا۔ جس کے لئے ساری رقم حکومت ہند کی طرف سے مہیا کی جا رہی ہے۔
- منصوبہ کے لئے ۳۵ کروڑ روپیہ جو پلاننگ کمیشن نے پہلے ہی سے منظور کیا ہے کے علاوہ مزید روپیہ فراہم کرنے کا معاملہ بھی زیر غور ہے۔
- ریاست کی بیشتر آبادی کا انحصار زیادہ تر زراعت پر ہے۔ پھر بھی مجموعی طور پر ریاست بھر میں ۲۲۵۲ لاکھ من غلہ کی کمی ہے۔ خاص کر صوبہ کشمیر کی حالت بہت ہی نازک ہے۔ اس لئے آبپاشی کے انتظام کو ترقی دینا نہایت ہی اہم ہے۔
- آبپاشی کی چھوٹی سکیموں پر کل ایک کروڑ ۶۴ لاکھ ۹۴ ہزار روپیہ خرچ کرنے کا پلان بنایا گیا ہے۔ اس میں سے صوبہ کشمیر میں ایک کروڑ ۲۶ لاکھ کے قریب اور صوبہ جموں میں ۳۸ لاکھ کے قریب خرچ کیا جائیگا۔ (کیونکہ کشمیر میں پانی نایاب ہے اور صوبہ جموں میں ہمارے حکمرانوں کی نظروں میں بہت پانی ہے۔ یہاں آبپاشی کی ضرورت نہیں۔)
- چھوٹے پیمانے پر لفٹ ایریگیشن کی سکیموں پر کل ۸۔۴۸ لاکھ تین ہزار روپے خرچ کرنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اس میں سے ۰۔۴۴ لاکھ سے اوپر صوبہ کشمیر میں اور آٹھ لاکھ صوبہ جموں میں خرچ کیا جائے گا۔
- تحصیلوں کے لئے منصوبوں پر جس کے تحت عام طور پر لوگوں کو پانی مہیا کرنے کا انتظام کیا جائیگا کے لئے ۸۵ لاکھ ۴۳ ہزار روپے کی رقم خرچ کی جائے گی۔ لیکن اس رقم میں سے صوبہ جموں میں ۱۴ لاکھ روپیہ اور صوبہ کشمیر میں ۷۱ لاکھ روپے کے قریب خرچ کیا جائے گا۔
- سیر و سیاحت کے لئے ترقی کی سکیموں پر ایک کروڑ روپیہ خرچ کیا جائیگا۔ جس میں سے صوبہ کشمیر کے لئے ۸۴ لاکھ اور صوبہ جموں کے لئے ۱۶ لاکھ کے قریب الاٹ کیا گیا ہے۔ اس ۱۶ لاکھ روپیہ میں سے ایک رقم ساڑھے چار لاکھ روپے کی "جموں توی پارک" کے نام مخصوص کی گئی ہے۔ (شاید وہ پارک جہاں شہر کا گندہ نالہ گرتا ہے وہاں جموں کے لوگوں کی صحت کو ٹھیک کرنے کے لئے بنایا جائے گا۔)
- صوبہ جموں میں سڑکوں کی ترقی و تعمیر کیلئے جو رقم مخصوص کی گئی ہے۔ اس میں بار بار رقمیں دہرائی گئی ہیں مثال کے طور پر ایک جگہ اکھنور کوٹ پنڈ ۹ میل سڑک کے لئے ۲۰ لاکھ ۷۵ ہزار روپے اور دوسری جگہ اس نو میل سڑک کیلئے ایک لاکھ ۱۴ ہزار روپے۔ ایک جگہ دیالا چک ٹھینگا امب چھ میل سڑک کی ترقی کیلئے ۳ لاکھ ۱۸ ہزار اور پھر دوسری جگہ ۲ لاکھ ۴۶ ہزار روپے مخصوص کئے گئے ہیں۔ اسی طرح اور بھی بہت سی رقمیں ہیں دہرائی (باقی)

(بقیہ مضمون صفحہ ۵ آخری کالم) لیکن آخر صوبہ جموں کو بھی تو اس کا حق ملنا چاہیئے۔ آخر میں آپ نے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ حکومت کو راہ راست پر لانے کا ایک ہی واحد راستہ ہے کہ وہ متحد ہو جائیں۔ اور برائیوں کے خلاف ایک چٹان بن کر کھڑے ہو جائیں۔

ٹھاکر رگھوناتھ سنگھ جی نے اپنی عالمانہ تقریر میں اس امر کی وضاحت کی کہ ریاست کے حکمرانوں کی بد اعمالیوں اور من مانیوں کی تمام تر ذمہ داری ہند سرکار کی غلط اور کمزور پالیسی پر عاید ہوتی ہے اگر ہند سرکار غلط پالیسی نہ کرتی۔ اور غلط پالیسی نہ اپناتی۔ تو کسی کی کیا مجال تھی کہ وہ اس طرح من مانیاں کرتے۔ آپ نے اس بات پر بڑے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ قبائیلیوں کے حملہ کے وقت مہاراجہ ہری سنگھ ہند الحاق کا اعلان کرنے کے بعد سات دن مدد بھیجنے کے لئے برابر تقاضا کرتے رہے۔ مگر ہند سرکار فوج بھیجنے میں ٹال مٹول کرتی رہی۔ جس کا نتیجہ لوگوں کو تباہی و بربادی کی صورت میں دیکھنا پڑا۔ لیکن دوسری طرف پرجا پریشد کے اندولن میں جب ہمارے سر پھوڑنے تھے تو فوراً سپر پولیس کو یہاں بھیج دیا گیا۔ آپ نے کہا کہ ہمیں ہند سرکار کی ریاست کے حکمرانوں کو خوش کرنے اور انہیں شہ دینے کی پالیسی کے خلاف آواز اٹھانا ہوگی۔ ریاستی حکومت کو کوئی اور بھیک مانگنے سے کچھ نہ بن سکیگا۔ اگر ہند سرکار اپنی پالیسی میں تبدیلی کرے تو بخشی سرکار کی کیا ہمت ہو سکتی ہے کہ وہ ہمارا بال بھی بیکا کر سکے۔ اور ہمارے حقوق کو اس طور ظالمانہ طریق پر سلب کیا جائے۔

جلسہ میں غیر معمولی جوش و خروش تھا۔ جلسہ میں چار ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ اور ڈاکٹر رام پرکاش سنگھ زندہ باد، ٹھاکر رگھوناتھ سنگھ سمیال زندہ باد، ہماری مانگیں پوری کرو، پرجا پریشد زندہ باد، کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ ختم ہوا۔

(ص) جہاں لوگوں میں ایک طرف اس قسم کے خیالات ہیں۔ اور دوسری طرف چند برسر اقتدار لوگ جو دل میں آئے سکیمیں بنائیں یا فراڈ رچائیں۔ ان حالات میں اور اس طرز عمل سے آنے والے پانچ سالوں میں ملک کی کیا ترقی ہوگی۔ اور عوام کی کیا بہتری ہوگی۔ اس کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں۔ (باقی۔ باقی)

ہم ایسا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں جس میں بے روزگاروں کو کام مہیا کرنے کی ذمہ واری سرکار پر ہو

ریاست کی موجودہ امتیازی پوزیشن کو ختم کرکے ریاست سے غیر یقینی حالات کو ختم کیا جائے۔ (پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ)

(خاص رپورٹر سے)

بنارس۔ ۸ دسمبر۔ پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ پردھان اکھل بھارتیہ جن سنگھ گذشتہ دو ہفتوں سے اتر پردیش کے مختلف حلقوں کا دورہ کر رہے ہیں جگہ جگہ لوگوں کی طرف سے آپ کا نہایت گرمجوشانہ سواگت کیا جا رہا ہے آپ کے دورہ کا نہایت اچھا پربھاؤ رہا ہے۔ آپ کا یہ دورہ ۷ دسمبر کو ختم ہوگا۔ اُمید ہے کہ آپ ۱۰ دسمبر کو واپس جموں تشریف لے آئیں گے۔

دیوریا میں ایک بھاری پبلک جلسہ میں بھاشن دیتے ہوئے پوجیہ پنڈت جی نے کہا۔ کہ ہم پراچین بھارتیہ سنسکرتی کے آدھار پر نو بھارت کا نرمان کرنا چاہتے ہیں آپ نے کہا کہ بھارتیہ سنسکرتی اور سبھیتا نہ رہی۔ جنتا میں اخلاق اور انوشاسن نہ رہا۔ تو ہم کہاں رہے؟ اور دیش کہاں رہا ہے کسی دیش کا صحیح معنوں میں جیون آدھار اُس کی سبھیتا اور سنسکرتی ہوتی ہے۔ ہم اس آدھار پر کھڑے ہو کر دیش سے غریبی اور بے روزگاری مٹانا چاہتے ہیں ہم دیش میں سودیشی کے پرچار اور پرچار کے ذریعے تمام سمسیاؤں کا حل چاہتے ہیں آپ نے مزید کہا کہ ہم ایسا نظام چاہتے ہیں۔ جس میں بے کاروں اور بے روزگاروں کو کام دینے کی ذمہ واری سرکار پر ہو۔ بڑے زمینداروں سے زمین لے کر کھیتوں میں کام کرنے والے کسانوں کے پاس کم سے کم ۵۔ ایکڑ زمین ہو۔ آپ نے کہا کہ میں نے اپنے دورے میں دیکھا ہے کہ یہاں مزدور تین آنے اور چھ آنے روزانہ مزدوری حاصل کرتے ہیں اُن کا نرواہ اتنی محنت اور مشقت کے بعد بھی نہیں ہوتا۔ جن سنگھ اُن کی سمسیاؤں کا حل سب سے پہلے چاہتا ہے۔ آپ نے کہا کہ محض قانون بنا دینے سے سمسیاؤں کا حل نہیں ہو جاتا جب تک اس پر آچرن نہ ہو۔ آگے چل کر آپ نے کہا۔ کہ آج دیکھنے والی بات ہے، کہ کونسی جماعت ہے جس کے پروگرام اور سِدھانت پر چلنے سے ملک کا کلیان ہو سکتا ہے جہاں تک شاسن کرتا لوگوں کا تعلق ہے وہ بدیشی سبھیتا کے آدھار پر ملک کو چلا رہے ہیں۔ اور وہ اپنی گورو شالی پرم پرا کو بھول چکے ہیں۔ جس سے لوگوں کا اور خود اُن کا آدرش جیون سماپت ہو گیا ہے۔ ہر طرف انوشاسن اور اخلاق کی کمی محسوس ہو رہی ہے جس کے کارن ملک میں بے چینی اور نراشا پھیل رہی ہے۔ جہاں تک پرجا سوشلسٹ پارٹی کا تعلق ہے۔ تو اس کے اور کانگرس کے پروگرام میں کوئی خاص فرق نہیں اور پھر کانگرس کے آواڈی ریزولیوشن نے تو اِس جماعت کے ٹکڑے ٹکڑے

لوگوں کا ہے جو اِس کے لئے جینا اور مرنا جانتے ہیں۔ اور ہر وہ شخص دیش کا غدار ہے۔ جس کی نگاہیں اس دیش کے اندر نہیں بلکہ دیش سے باہر کسی دوسرے دیش کی طرف لگی ہوئی ہیں۔

بھارت میں روسی نیتاؤں کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہماری بھومی پر روسی نیتا آئے ہیں مہمانوں کا سواگت کرنا ہر دیش باسی کا دھرم ہے۔ چنانچہ مہمانوں کا سواگت کرنے میں ہم شری نہرو جی کے ساتھ ہیں۔ لیکن

کر دیئے ہیں۔ دونوں سے ایک ہی آواز نکل رہی ہے۔ سماج وادی سماج رچنا ہی دونوں کا ایک پروگرام ہے۔ باقی کمیونسٹ پارٹی دیش میں بدیشی سنسکار لانا چاہتی ہے۔ وہ بدیش کا جھنڈا دیش کی چھاتی پر گاڑھنا چاہتی ہے حیدرآباد یا کسی دوسری جگہ اگر پاکستان کا جھنڈا لہرایا جائے۔ تو اُسے دیش سے غداری قرار دیا جاتا ہے لیکن اگر روس اور کمیونزم کا جھنڈا دیش میں لہرایا جائے۔ تو کیا یہ غداری نہیں ہے؟ کیا کوئی بھی سچا بھارتی کمیونسٹوں کے ذریعے آنے والے بدیشی شاسن کو قبول کر سکتا ہے؟ آپ نے کہا کہ کسی بھی ایسی جماعت کو اب دیش برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اِس وقت ضرورت اِس بات کی ہے۔ کہ ہر دیش باسی کو گیان کرایا جائے۔ کہ بھارت یہ دیش اُنہی

باہری ملکوں کے نیتاؤں کے یہاں آنے اور جانے سے ہماری غیر جانبدارانہ اور آزاد رہنے کی بیرونی پالیسی میں فرق نہیں آنا چاہیئے۔ کیونکہ آج دُنیا کے بڑے بڑے دیشوں کی دھڑے بندیوں سے الگ تھلگ رہ کر ہی دیش کا کلیان ہو سکتا ہے۔ اور ہم دُنیا کا بھلا کر سکتے ہیں۔

ریاست جموں کشمیر کے ہند سے الحاق کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا۔ جب ریاست کے مہاراجہ نے ریاست کی اسمبلی اور لوگوں نے ریاست کے ہند سے الحاق کا فیصلہ کر دیا ہے تو دُنیا کی کوئی طاقت اِس فیصلہ کو نہیں بدل سکتی۔ آپ نے مزید کہا کہ ریاست جموں و کشمیر کی موجودہ امتیازی پوزیشن کو ختم کرکے ریاست میں ہندوستان کا ودھان لاگو کیا جانا چاہیئے ریاست کو سپریم کورٹ اور آڈیٹر جنرل کے دائرہ اختیار میں لا کر ریاست سے (ص)

ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ

جموں ۵ دسمبر۔ جموں و کشمیر پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کی ایک اہم میٹنگ زیر صدارت ۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۵۵ء کو جموں میں پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں کشمیر پرجا پریشد کی جائے رہائش پر منعقد ہوگی۔ میٹنگ ہذا میں دوسرے پانچسالہ پلان کانفرنسی حکمرانوں کی فرقہ وارانہ اور صوبائی تعصب کی خطرناک پالیسی۔ جماعت کے حسابات اور آئندہ سال کا بجٹ۔ نئی ممبر شپ اور جماعت کے الیکشن اور دیگر امور زیر بحث لائے جائیں گے میٹنگ ہذا مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۵۵ء شام کے سات بجے شروع ہوگی۔ چنانچہ اِس سلسلہ میں باہر سے آنے والے ممبران ورکنگ کمیٹی کو لکھا گیا ہے کہ وہ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۵۵ء شام کے چھ بجے تک یہاں پہنچ جاویں۔ ریاست کے موجودہ حالات و تنظیمی لحاظ کے پیش نظر یہ میٹنگ اہم تصوّر کی جاتی ہے۔

ریاستی ملازمتوں میں …
کانفرنسی حکمرانوں کی خطرناک …

ریاست کے نیشنل کانفرنسی حکمرانوں پر …
صوبائی تعصب کے الزامات مختلف جماعتوں …
پالیسی کے خلاف ایک زبردست آواز …
ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ اور اپنی غلط …
ہتھیار استعمال کئے جاتے ہیں جھوٹے …
کر کے اپنی ذکالت کے لئے کچھ خود غرض لوگ …
یا اپنے غلط اور دیش گھاتک پالیسی کو …
ملازمتوں میں صوبہ جموں کو نظر انداز …
یہ دیا جاتا کہ ملازمتوں اور نوکریوں سے …
پرست اور ملک کے دشمن ہیں۔ کچھ وزن …
کا انحصار ملازمتوں پر ہی ہوتا ہے۔ …
سوال ہوتا ہے ۔۔۔ آج ملازمتوں میں …
اسے بہت زیادہ لوگ شامل ہو جاتے ہیں …
ایک سٹیٹ منٹ جو مفادِ …
کے متعلق تیار ہوا تھا عوام کی آگا …
کے لئے کہ کیا یہ صورت حال درست …

نام محکمہ

پرائم منسٹر کا دفتر
ٹریڈ ایجنسیاں
ایجوکیشن سکریٹریٹ
ڈیولپمنٹ سکریٹریٹ
الیکٹرک اینڈ مکینیکل ڈیپارٹمنٹ
سیری کلچر ڈیپارٹمنٹ
لاء ڈیپارٹمنٹ (جس کے انچارج منسٹر کو جموں کا نمائندہ کہا جاتا ہے)
سلک ویونگ فیکٹری
ملبری کلچر
انڈسٹریز آفس
ایگریکلچر
ہیلتھ سکریٹریٹ
آڈٹ اینڈ اکونٹس ڈیپارٹمنٹ
پلاننگ سکریٹریٹ

متذکرہ محکمہ جات کے علاوہ اور بھی …
کے برابر ہے۔ دونوں صوبے ایک ہی …
کے باوجود ملازمتوں میں صوبہ جموں کی …
بیان کی گئی سٹیٹ منٹ کو تیار ہوئے …
عرصہ میں یہ تناسب اور بھی کم ہو …
بڑھ رہا ہے۔ اس کے علاوہ صوبہ …
کو ملیں گے۔ لیکن کشمیر کے دکل دفتروں میں …
اس موقع پر نیشنل کانفرنسی حکم …
جب ریاست میں مہاراجہ بہادر کی حکو…
ساٹھ اور ستر فیصدی ہونے کے …
کرنے کا الزام لگاتے تھے ۔۔۔ اس …
حاصل کرنے کے نام سے تحریکیں …

پرجاپریشد ریاست کے ہر حصّہ کی یکساں ترقی و خوشحالی کی خواہاں ہے (ڈاکٹر اوم پرکاش مینگی)

ریاستی حکمرانوں کی برائیوں کی تمام ذمہ واری ہند سرکار کی غلط اور کمزور پالیسی پر عاید ہوتی ہے (ٹھاکر رگھوناتھ سنگھ سمیال)

(خاص نامہ نگار سے)

رام نگر۔ ۴ دسمبر۔ آج یہاں ڈاکٹر اوم پرکاش جی مینگی جنرل سکیرٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد کا شاندار سواگت کیا گیا۔ ڈاکٹر جی کی آمد پر سارا قصبہ جھنڈیوں اور گیٹوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ اور اُن کی آمد پر ایک بھاری جلوس نکالا گیا۔ لوگوں نے ڈاکٹر صاحب کو پُشپ مالائیں بھینٹ کیں اور ماتاؤں نے اُن کی آرتی اُتاری۔ جلوس کے خاتمہ پر چوک میں ٹھاکر رگھوناتھ سنگھ جی سمیال کی صدارت میں ایک عظیم الشان پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی شروع کرتے ہوئے

منصوبہ بناتے وقت عوامی راج کا دعوے کرنے والوں نے عوام کو بالکل نظرانداز کر کے ایک ایسا منصوبہ مرتب کیا ہے۔ جس سے عوام کا قطعاً کوئی بھلا نہیں ہو سکتا۔ منصوبہ ہذا میں جہاں صوبہ جموں کی جنتا کی امیدوں اور حسرتوں کا خون کیا گیا ہے۔ وہاں رام نگر جیسی سب تحصیلوں سے پسماندہ اور پچھڑی ہوئی تحصیل کو بالکل نظرانداز کر دیا گیا ہے آج ہم یہاں اس لئے اکٹھے ہوئے ہیں کہ اپنی آواز حکومت کے کانوں تک پہنچا سکیں۔ اور حکمرانوں پر یہ واضح کریں کہ جب تک ہماری

گیا۔ کہ دوسرے پانچسالہ منصوبہ میں رام نگر جیسی پسماندہ تحصیل کو جس طرح نظرانداز کیا گیا ہے۔ ایسے ہم کسی بھی صورت میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ہم اپنا حق لے کر رہیں گے۔ کیونکہ جو روپیہ ہندوستان سے مل رہا ہے۔ وہ کچھ لوگوں کے لئے نہیں۔ بلکہ سارے ریاستی عوام کی بہتری کے لئے مل رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ دوسرے پانچسالہ منصوبہ کا جو ڈرافٹ سامنے آیا ہے۔ اس میں ہمارے لئے سوائے مایوسی اور ناامیدی کے کچھ نہیں۔

آپ نے کہا کہ پرجا پریشد کی طرف سے شری مہنسراج نے پبلک رام نگر کی مانگیں حکومت کے سامنے رکھی ہیں اور انہوں نے اب کر کے تحصیل کی ساٹھ ہزار جنتا کے جذبات کی ترجمانی کی ہے۔

ڈاکٹر اوم پرکاش جی مینگی نے پُرزور تالیوں اور نعروں کی گونج میں بھاشن شروع کرتے ہوئے اس شاندار سواگت کے لئے لوگوں کا دھنیاد کیا اور کہا کہ آپ نے جو میرا سواگت کیا ہے اگرچہ میں اس کے یوگیہ نہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ سواگت میرا نہیں بلکہ میری سنستھا پرجا پریشد کا ہے۔ جس کو آپ لوگوں نے خون دے کر سینچا ہے۔ ڈاکٹر جی نے پرجا پریشد کے بنیادی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ہم بلالحاظ مذہب و ملت سارے ریاستی عوام کی بھلائی چاہتے ہیں ہم صوبہ جموں اور صوبہ کشمیر کی یکساں ترقی و خوشحالی کے خواہاں ہیں۔ لیکن دُکھ کی بات ہے۔ کہ ریاست کے موجودہ حکمران جموں صوبہ سے سوتیلی ماں کا سا سلوک کر کے بدترین قسم کے صوبائی تعصب کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ مہاراجہ بہادر کے وقت بھی صوبہ جموں کی بہتری کے لئے کوئی خاص دھیان نہ دیا گیا۔ نیشنل کانفرنس کی حکومت نے تو حد ہی کر دی ہے۔ بجائے ترقی کے صوبہ جموں کو تباہ و برباد کرنے کے منصوبے باندھے جاتے ہیں اور گذشتہ آٹھ سالوں سے متواتر اسے ہر لحاظ سے ختم کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ آپ نے دوسرے پانچسالہ منصوبہ کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے وضاحت کے ساتھ بتایا کہ کس طور صوبہ جموں کو اُس کے حق سے محروم رکھا گیا ہے۔ آگے چل کر آپ نے کہا کہ صوبہ کشمیر کے عوام کی حالت سدھرے تو ہمیں حسد نہیں بلکہ خوشی ہوتی ہے (باقی صفحہ پر)

"پُرمعنی وکالت"

اپنے شری مدن لعل جی کامریڈ نے بھی ایک اخبار نکالا ہے۔ اخبار کا نام ہے "مساوات"۔ اخبار کی پہلی ہی اشاعت میں یہاں کے ایک پرانے بزرگ لیڈر کا ایک لیکھ ریاست کے دوسرے پانچسالہ پلان کے متعلق چھپا ہے۔ وہ لکھتے ہیں "جموں کی ایک مبینہ سیاسی جماعت کی طرف سے یہ واویلا کیا جا رہا ہے کہ دوسرے پانچسالہ منصوبہ کا روپیہ ناجائز خرچ کیا جائیگا....... صوبہ جموں کے حصّہ میں بہت ہی کم آئے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر راقم یہ بخوبی جانتا ہے کہ رقم مذکور سے کروڑوں روپیہ صوبہ جموں کے عوام کے فلاح و بہبود پر بھی خرچ کیا جائیگا۔ اور کہ اس سلسلہ میں........ یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ جموں کے مقابلہ میں صوبہ کشمیر پر زیادہ خرچ کیا جائیگا۔ اُن سے میں متفق نہیں۔"

جناب لیڈر صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں "بلحاظ قدرتی پیداوار۔ کثیر آبادی۔ آمدنی اور کشمیر کی مخصوص پوزیشن کے مجوزہ رقم پلان میں سے کشمیر پر کچھ زیادہ بھی خرچ کیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ .... جبکہ ہمارا نعرہ بھی یہ ہے کہ کشمیر ہمارا ہے....... تو کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی کہ ہم کشمیر کی ترقی کو اپنی ترقی سے منسوب نہ کرتے اس کو در دیدہ یا چشم آلودہ نگاہوں سے دیکھیں" وغیرہ وغیرہ

شری مہنسراج جی آرگنائیزنگ سکیرٹری پرجا پریشد نے ڈاکٹر جی کا تعارف کرایا اور آج کے جلسہ کی غرض و غایت بیان کیں اور بتایا کہ ریاست کے لئے دوسرا پانچسالہ

مانگوں کو پورا نہیں کیا جاتا۔ اور لوگوں کی حالت کو سدھارنے کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا ہم چین اور آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔ ٹھاکر بھرت سنگھ جی نے تقریر کرتے ہوئے بیان

(۴) غیر یقینی حالات کو ختم کرنے کی طرف دھیان دیا جانا چاہیئے کیونکہ آج ریاست کی موجودہ امتیازی پوزیشن ہی ریاست کے اندر طرح طرح کی سازشوں کا کارن ہو رہی ہے۔ اور وطن دشمن عناصر کو موقع مل رہا ہے۔ کہ وہ اس کا فائدہ اٹھا کر ریاست میں غیر یقینی حالات پیدا کر رہے ہیں جلسہ میں پنڈت جی کے علاوہ صوبائی سکیرٹری شری پیتامبر دت آرگنائیزنگ سکیرٹری شری ناناتھ سکھ اور ایڈوکیٹ شری لکھشمی کانت نے تقاریر کیں +

(۵) کی کوشش کریں گے۔ کہ وہ آج کس پالیسی پر گامزن ہیں؟ اور صوبہ جموں کے عوام کو موجودہ حکومت سے کیوں دور کیا جا رہا ہے؟ اور پھر حاکم لوگوں کی طرف سے یہاں کے ملازموں کے ساتھ جو ذلیل کن امتیازی سلوک کی شکائیتیں سنی جاتی ہیں۔ کیا ایسی حالت میں موجودہ عہد حکومت کو عوامی حکومت کہنا چاہیئے؟ آخر میں جہاں ریاست کے حکمرانوں سے گذارش ہے کہ وہ اپنے طرز عمل اور پالیسی پر نظرثانی کریں۔ وہاں ہند سرکار سے بھی التماس ہے۔ کہ وہ ریاست کی یکجہتی کی خاطر۔ ہندوستان کے بھلے کی خاطر کانفرنسی حکمرانوں کی اس فرقہ دارانہ اور صوبائی تعصب کی خطرناک روش کی طرف فوری دھیان دیں۔ کیونکہ چند لوگوں کے غلط طریق کار سے دونوں صوبوں کے عوام کے تعلقات کشیدہ ہونے کا احتمال پیدا ہو رہا ہے۔ اور جس سے دونوں صوبوں کی یکجہتی کے لئے ایک بڑا خطرہ لاحق ہے +

...کی نمائیندگی کا سوال!

...ایک سیاستدان کے قلم سے

...ادی اور سماجی طور پر ختم کرنے اور فرقہ پرستی و ... آئے دن عائد ہی نہیں ہو رہے بلکہ اس خطرناک ... فرقہ وارانہ نظام حکومت کے دعویدار ہیں۔ کہ ... کو صحیح اور واجب ٹھہرانے کے لئے ہلکے قسم کے ... سہارا لیا جاتا ہے اور حکومتی ہتھکنڈے استعمال ... مگر عوام کے واضح الزامات کا جواب دینے ... دھیان نہیں دیا جاتا۔

... سے چیخ و پکار ہو رہی ہے۔ لیکن اس کا جواب ... نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے واویلا کرنے والے فرقہ ... بھی حکومت میں ملک کے کسی حصّہ یا قوم کی نمائیندگی ... متوں میں نمائیندگی کا سوال سیاسی نمائیندگی کا ... ندگی کا تناسب کس قدر شرمناک ہے شاید ... پرائم منسٹر بخشی غلام محمد کے اپنے دفتر کا ... محکمہ جات میں دونوں صوبوں کی نمائیندگی ... اس سلسلہ میں اپنی پوزیشن واضح کرنے ... درج کیا جاتا ہے:-

صوبہ کشمیر کے ملازموں کی تعداد	صوبہ جموں کے ملازموں کی تعداد
۳۹	۲۰
۱۵۱	۵۶
۴۷	—
۲۰	۵
۳۵۰	۷۵
۲۳۲	۵۶
۲۲۱	۶۶
۶۶	۳
۲۸۱	۹۰
۲۷	۹
۲۷۵	۷۱
۲۹	۲
۳۸۰	۲۶
۳۹	۱

... ہے ہیں جن میں صوبہ جموں کے ملازموں کی تعداد تقی... دونوں صوبوں کی آبادی تقریباً تقریباً برابر ہے... پندرہ یا سولہ فیصدی سے زیادہ نہیں ہے۔ اور پر... عرصہ گذر چکا ہے۔ گذشتہ ایک ڈیڑھ سال کے... وں میں بے کاری۔ غربت اور افلاس دن بدن... محکمہ جات میں بھاری تعداد میں کشمیر کے ملازم دیکھنے... نہیں مل سکے گا۔

... بے موقع نہ ہو گا۔ کہ آج سے دس یا بارہ سال پہلے... تو اُس وقت ریاستی ملازمتوں میں صوبہ کشمیر کی نمائیندگی... نیشنل کانفرنسی رہنما ملازمتوں میں کشمیر کو نظرانداز... غلامی کے دور سے منسوب کیا کرتے تھے۔ اور آزادی... برسر اقتدار آنے کے بعد کیا وہ یہ بتائے (۰*۰)

میلہ جھِڑی کا شاندار انتظام

(نیپ نامہ نگار سے)

جموں ۳ر دسمبر۔ گذشتہ دو تین سال کی طرح اس برس بھی تحصیل جموں پرجاپریشد کی طرف سے امر شہید باوا جیتو کی یاد میں لگنے والے میلہ جھڑی کو پوتر ڈھنگ سے منانے کیلئے شاندار انتظامات کئے گئے تھے۔ میلہ میں پرجاپریشد کے سویم سیوکوں کا ایک کیمپ لگا تھا۔ جو تمام انتظامات کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔

پچھلے سالوں میں لوگ شراب نوشی کر کے اور ہتھیاروں سے مسلح ہو کر میلہ میں شامل ہوتے تھے۔ دنگہ فساد اور دوسری نازیبا حرکات کر کے میلہ میں بدمزگی کا کارن بنتے تھے۔ چنانچہ پرجاپریشد کی اپیل پر لوگوں نے گذشتہ دو تین سالوں کی طرح اس سال بھی بڑے ڈسپلن کا ثبوت دیا۔

کیمپ میں پرجاپریشد کے سویم سیوک دور دور سے اکٹھے ہوئے تھے۔ اور انتظام کا پروگرام نہایت شاندار ڈھنگ چلتا رہا۔ میلہ میں سوامی شوانند جی گری کے کیرتن اور والنٹیروں کی پربھات پھیریوں کے پروگرام کا لوگوں پر نہایت اچھا اثر رہا۔

میلہ میں باوا جیتو کی سمادھ پر یوراج کرن سنگھ جی کے پہنچنے پر لوگوں نے یوراج جی کا شاندار سواگت کیا۔ اور یوراج کرن سنگھ زندہ باد۔ پرجاپریشد زندہ باد کے نعرے بلند کئے۔

میلہ کے انتظامات کو ٹھیک طور پر چلانے اور اس پوتر استھان کی پوترتا کا لوگوں کو احساس کروانے کیلئے شری بھگوتی جی ٹھاکر بسنت سنگھ تحصیل پردھان پرجاپریشد۔ ٹھاکر شمبھو سنگھ جی تحصیل سیکرٹری۔ مہاشہ ایشپال جی اسٹنٹ سیکرٹری پرجاپریشد سوامی شوانند جی شری راجندر سنگھ جی اور دوسرے کارکنوں کا کام قابل تحسین ہے۔ اس سال سابقہ سالوں کی نسبت پولیس کا انتظام بھی بہت اچھا تھا۔

پرجاپریشد کے کارکنوں کی سرگرمیاں

نوشہرہ ۵ر دسمبر شری راجندر سنگھ ڈسٹرکٹ آرگنائیزر پرجاپریشد راجوری نے شری رام سرن داس کے ہمراہ راجوری۔ نوشہرہ اور سندر بنی کے مختلف حصوں کا دورہ کیا اور نئے سال کی ممبر شپ کی بھرتی کے لئے کارکنوں کو ہدایت دی۔ اور ریاست کے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق تنظیم کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی ضرورت بیان کی۔ اور خود غرض لوگوں کے پراپیگنڈہ اور ... سے خبردار رہنے کی ہدایت کی

روسی لیڈروں کے سواگت کی تیاریاں

جموں ۵ر دسمبر۔ روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن اور کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری مسٹر کرسچیف ۹ر دسمبر کو سرینگر پہنچیں گے۔ روسی مہمانوں کے سواگت کیلئے تیاریاں زور شور سے کی جا رہی ہیں۔ روسی لیڈروں کی آمد پر لاریوں اور بسوں کے کرائے بھی بہت کم کر دیئے گئے ہیں۔ تا کہ انکے سواگت کیلئے لوگ بھاری تعداد میں پہنچ سکیں۔ جموں سے سرینگر کے آنے جانے کا گورنمنٹ ٹرانسپورٹ بس کا کرایہ ۱۴ روپے کر دیا گیا بیان کیا جاتا ہے

پاکستانیوں کی کانفرنس

کراچی ۵ر دسمبر۔ گذشتہ ہفتہ کراچی میں پاکستان کی تمام سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں کی کشمیر کے مسلہ پر وچار کرنے کیلئے تین دن تک ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں یک صد کے قریب پاکستانی لیڈروں کی شمولیت کی۔ کانفرنس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ ہندوستان کے خلاف مسلہ کشمیر کے حل میں اڑچنیں پیدا کرنے کے کئی الزامات عائد کئے گئے۔ اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ریاست جموں و کشمیر کے لوگوں کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کیلئے حق خود ارادیت دلانے کے سلسلہ میں ضروری اقدام کرے۔

کانفرنس میں چوہدری محمد علی وزیر اعظم پاکستان کو اس امر کے اختیارات دیئے گئے کہ وہ اس سلسلہ میں ایک سب کمیٹی مقرر کرے جو ریاست کے لوگوں کو حق خود ارادیت دلانے کے سلسلہ میں تجاویز پیش کر سکے۔

سرینگر میونسپلٹی کے الیکشن

جموں ۶ر دسمبر۔ سرینگر سے اس امر کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ سرینگر میونسپل کمیٹی کے الیکشن کے سلسلہ میں تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اور ریٹرننگ افسروں کی تقرری کا اعلان بھی ہو گیا ہے۔ الیکشن کے لئے ۱۷ر جنوری ۵۶ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ مارچ ۵۶ء میں جموں میونسپل کمیٹی کے الیکشن کروانے کا اعلان کیا گیا ہے۔

پرجا سوشلسٹ پارٹی سے علیحدگی

سرینگر ۷ر دسمبر شری قربت سلمان جو کسی وقت سیاسی مصلحتوں کے تحت پرجا سوشلسٹ پارٹی میں شامل ہو گئے تھے۔ سوشلسٹ پارٹی کی محاذ رائے شماری کے متعلق پالیسی بدلنے کے بعد پارٹی ہذا سے الگ ہو کر محاذ رائے شماری میں شامل ہو رہے ہیں۔

رام بن پرجاپریشد کی میٹنگ

رام بن ۲۸ر نومبر۔ پرجاپریشد رام بن کا ایک خاص اجلاس شری لبھو رام جی تحصیل پردھان پرجاپریشد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں تنظیمی امور کے سلسلہ میں سوچ وچار کیا گیا۔ اور دو ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

ایک ریزولیوشن میں قصبہ رام بن میں گورنمنٹ کی طرف سے بار بار اعلان کرنے کے باوجود الیکشن نہ کروانے کی غیر جمہوری پالیسی کی شدید مذمت کی گئی اور مانگ کی گئی کہ رام بن ٹاؤن ایریا کمیٹی کے الیکشن فوری طور پر کروائے جائیں۔

دوسرے ریزولیوشن میں اس امر کا مطالبہ کیا گیا کہ مڈل سکول رام بن کی بلڈنگ نہایت خستہ ہو چکی ہے۔ طلباء کے لئے اندر بیٹھنا خطرہ سے خالی نہیں۔ دوسرے موسم سرما شروع ہے۔ اس کے علاوہ بخشی صاحب نے بھی بلڈنگ ہذا کے بنوانے کے لئے کئی بار وعدے کئے ہیں۔ لہذا گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ بخشی صاحب کے وعدوں کا پاس کرتے ہوئے سکول کے لئے بلڈنگ بنوائی جائے۔ (رام پرکاش شرما آفس سیکرٹری)

برہمچاری کا منہ کالا

ریاسی ۳ر... مگہر۔ پچھلے دنوں یہاں پر باہر سے ... ... اکٹھا کرنے والے ایک برہمچاری کو ایک نوسالہ کنیا پر پیار آ گیا۔ سناتن دھرم سبھا کے ادھیکاریوں کو پتہ لگنے پر انہوں نے برہمچاری مہاراج کو جوتے اٹھوا کر لوگوں سے معافی منگوائی۔ مگر نوجوانوں نے اس کا منہ کالا کر کے اسکا روز شہر سے باہر نکال دیا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ شہر کے کچھ "دیوتا" برہمچاری کی اس کرتوت کو جائز قرار دیکر نوجوانوں کو کوس رہے ہیں۔ (نامہ نگار)

تحصیلدار کا تبادلہ

ریاسی ۱۳ر مگہر۔ بھائی امر سنگھ تحصیلدار ریاسی ایک قلیل عرصہ میں ہی یہاں سے تبدیل ہو کر اودھم پور تحصیلدار لگے ہیں۔ آپ ملنسار دیانتدار نہایت شریف۔ وقت کے پابند اور خوش خلق انسان تھے۔ عوام کی بہتری اور سیوا کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ یہ تحصیل ریاسی کی جنتا کی بدقسمتی ہے کہ ہر پہلو سے ایک اچھا افسر تھوڑے عرصہ میں ہی یہاں سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ بھائی جی کی جگہ لالہ بخشی نائب تحصیلدار۔ ریاسی کو تحصیلدار لگایا گیا ہے۔ عوام توقع کرتے ہیں کہ لالہ جی بھی عوام کی خدمت کا جذبہ لے کر کام کرینگے۔ (ن۔ ن)

ڈوگری مشاعرہ

جموں ۲۹ر نومبر آج شری باوا جیتو ... سمادھی واقعہ جھڑی میں حسب سابق ... میلہ لگا۔ شہید باوا جیتو کے ... کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر کہ میلہ میں ... تھا۔ میلہ میں ڈوگری منڈل جموں کی طرف ... ایک خاص ڈوگری مشاعرہ کا انتظام ... مشاعرہ باوا جیتو کی سمادھ کے نزدیک ... گوسوامی گلنا نند جی کی صدارت میں ... میں ڈوگری منڈل کے کویوں نے شہید ... سمادھی پر شری باوا جی کو اپنی شردھا ... بھینٹ کی۔ باورا نگے جیون چرتر پر تقریر ... کی جو کہ حاضرین پر گہرا اثر تھا۔ (سیکرٹری ...)

وشنو دیوی اور محکمہ دھرم ار...

جموں ۷ر دسمبر شری رشی کمار کوشل چیئرمین ... ایریا کمیٹی جو وشنو دیوی کی یاترہ کرنے ... یہاں پہنچے ہیں نے اپنے ایک بیان میں کہا ... اس برس دو سال کے بعد مجھے شری وشنو ... کے درشن کرنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔ ... دیکھ کر خوشی ہوئی کہ گورنمنٹ نے اس سال ... شردھالوؤں کی یاترہ کو زیادہ پرکشش بنا... کیلئے چند نہایت ضروری اقدامات کئے ... کٹڑہ میں تعینات ٹریفک انسپکٹر۔ آدھ کنواری ... اور دربار میں تعینات پولیس کے ادھیکاری ... بہت تندہی سے یاتریوں کی سیوا میں ... دکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح آدکنواری ... دربار میں حکومت کی طرف سے جاری کردہ ... ڈسپنسریوں میں کام کرنے والے ہردو ڈاکٹر ... دن رات یاتریوں کی سیوا کرتے نظر آتے ... اور میرے دریافت کرنے پر پتہ لگا ہے ... اور ان ہردو ڈسپنسریوں کے انچارج ... کی خدمت کو سراہا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ... یہ دیکھ کر از حد تعجب ہوا ہے۔ کہ محکمہ د... ارتھ کی طرف سے یاترا کے متعلق کوئی ... نہیں دی گئی۔ یہاں تک کہ محکمہ نے آدکنواری ... اور دربار وشنو دیوی کی سرائیوں میں ... تک کرانے کی بھی زحمت گوارہ نہیں کی۔ ... دھرم ارتھ ٹرسٹ کو اس سال دو ... ٹھیکہ جات سے پچیس ہزار روپیہ کی آ... ہوئی ہے۔ لیکن یاتریوں کی آسائش ... کے لئے ایک پائی بھی خرچ کرنے کی طرف ... ٹرسٹ نے توجہ نہیں دی۔ آدکنواری ... سدھار سبھا کٹڑہ کی طرف سے جو ... لگایا گیا ہے وہاں اس کے کاریہ کرتا ... میں شری وشنو سیوا سنگ راولپنڈی ... سے یاتریوں کی سیوا کی جا رہی ہے۔ ... میں دھرم ارتھ ٹرسٹ شری وشنو ... کے نام پر محض روپیہ اکٹھا کرنے والا ... ادارہ رہ گیا ہے۔

دیہاتیوں سے بے رخی

(از لیفٹیننٹ کرنل شری جسونت سنگھ سوچانی)

پراپیگنڈہ اور بڑی بڑی تقریروں میں یہ کہا جاتا ہے کہ ملک کی ترقی کا انحصار دیہاتیوں کی ترقی پر ہے۔ کیونکہ ملک کی ۸۰ فیصدی آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے۔ صوبہ جموں میں دیہاتیوں کی طرف ان کی ترقی کرنے کا خیال تک نہیں کیا جاتا اگر کوئی دیہاتی بھولا کر کوئی مطالبہ یا توجہ کسی بات کی طرف کرائے۔ تو اس کو بالکل ٹھکرا دیا جاتا ہے۔ اور جواب تک نہیں دیا جاتا۔ خاص کر دیہات میں اگر کوئی کام گورنمنٹ کراتی ہے۔ تو اس میں چاہیئے تو یہ کہ اس علاقہ کے لوگوں سے کرائے اور ان کو کام کرنے کی ترکیب دے لیکن ایسا بالکل نہیں ہوتا۔ عام طور پر زیادہ تر کام محکمہ پبلک ورکس اور پنچایتوں کے ماتحت ہوتے ہیں ان میں چند ایک منتقل چنے ہوئے محکمہ کے منظور نظر بطور منظور شدہ لسٹ میں ٹھیکیدار مقرر ہوتے ہیں۔ جو ہمیشہ محکمہ کے اردگرد چیلوں کی طرح گھومتے پھرتے ہیں۔ جو کام نکلا۔ ان کا کام ہی گیا۔ وہی لوگ ہزاروں اور لاکھوں کا کام ہر سال کرتے ہیں۔ اور محکمہ سے میل ملاپ کی بدولت لاکھوں روپیہ حاصل کرتے ہیں۔ وہاں کوئی خیال نہیں کیا جاتا کہ دیہاتیوں کو کسی طرح اس کام سے فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ بلکہ بیشتر اس کے کئی دفعہ عرض کیا گیا۔ کہ دیہاتیوں کو دیہات میں کام کرنے کا موقعہ دیا جاوے۔ تا کہ وہ اپنی بگڑی ہوئی حالت کا سدھار کر سکیں۔ لیکن ان منظور شدہ ٹھیکیداروں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ کہ وہ محکمہ کی لسٹ میں منظور ہیں۔ وہی ٹھیکہ لینے کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کو کوئی حق نہیں۔ اگر یہی صورت رہی تو سوائے ان چند آدمیوں کے جو ہمیشہ فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں دوسروں کو موقعہ ملنا مشکل ہے۔

اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ کا یہی خیال ہے کہ دیہاتیوں کی اقتصادی حالت کو درست کیا جاوے تو مندرجہ ذیل طریقوں کو جاری کیا جاوے:۔

۱۔ جس علاقہ میں کوئی کام بنایا جاوے اسی علاقہ کے لوگوں میں سے کسی ایک کو ٹھیکیدار مقرر کیا جاوے۔

۲۔ یہ پابندی لگائی جاوے کہ کوئی ٹھیکیدار سوائے ایک ٹھیکہ کے دوسرا ٹھیکہ ایک سال میں نہیں لے سکتا ہے۔

۳۔ ٹھیکیدار مقرر کرنے میں خاص طور پر ٹھیکیدار کی سکونت دیہاتی ہو۔

۴۔ جو دیہاتی ٹھیکیدار مقرر کیا جاوے اس کی زر ضمانت قرار قاعدہ لی جاوے۔ لیکن منظور شدہ کا کوئی لحاظ نہ رکھا جاوے

۵۔ دیہاتیوں کو قصبوں اور شہروں میں بھی حسب دستور کام کرنے کی سہولیات دی جاویں

۶۔ گورنمنٹ کام کرنے کا اسٹیمیٹ لگائے اور اس پر ٹھیکہ دیا جائے۔ یہ شرط اڑا دی جائے کہ کم از کم شرح والے کو ٹھیکہ دیا جائیگا۔ جب مارکیٹ ریٹ کے مطابق گورنمنٹ اسٹیمیٹ مرتب کرتی ہے۔ تو اگر کوئی ٹھیکیدار کم ریٹ پر ٹینڈر دیتا ہے تو صریحاً معلوم ہوتا ہے کہ وہ کام اچھا نہیں کریگا۔ پہلے ہی وہ بے ایمانی کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اور گورنمنٹ جانتے ہوئے بھی اس کی مدد کرتی ہے۔ حالانکہ وہ کام مطابق شرائط پورا کرنے کے قابل نہیں ہو سکتا مثال کے طور پر میں یہ کہوں گا کہ ایک ٹھیکیدار جموں پٹھانکوٹ مین روڈ سے ۲ اعلیٰ سٹوں سے رامبیہ تک کنکریٹ ڈال رہا تھا۔ اس کی شرائط جس قدر باریک کنکر ڈالنے کے لئے مقرر تھیں وہ پورا نہیں کر سکا۔ دوسرے جس قدر انداز کے مطابق کنکریٹ ڈالنا تھا نہیں ڈالا اور پانی بھی اپنے میں بھی وقت سختی تھی۔ خشک کنکر بھی ہمارہ ولہر چلایا گیا۔ کسی کسی جگہ پر تو دکھلاوہ کے لئے ڈال گیا تا کہ افسران وقت ملاحظہ کر سکیں۔ اس میں ٹھیکیدار کا کوئی قصور نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ اس نے اکثر اپنے پیٹ کے لئے گنجائش نکالنی ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو کم ریٹ پر جو ٹھیکہ لینے کا موجب ہوا تھا۔ کس طرح کمی کو پورا کر سکتا ہے۔ محکمہ متعلقہ کو پبلک کی مانگ پر چھٹیاں لکھی گئیں لیکن نقار خانہ میں طوطی کی آواز والا حال ہوا۔ کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ یہ ہے دیہاتیوں کی بہتری کا پراپیگنڈہ۔ اگر خدا ہی بارش اس قسم کی کرے جس سے دولت کے انبار دیہاتوں میں لگ جاویں تو علیحدہ بات ہے۔ ورنہ گورنمنٹ کی طرف سے دیہاتیوں کو کوئی سہولیت نہیں دی جاتی ہے۔ یہ علاقہ کمیونٹی پراجیکٹ ایریا میں ہے۔ لیکن تا حال کوئی بہتری نہیں ہوئی ہے۔ حالانکہ ایک پانچ سالہ پلان گذر چکا ہے اور دوسرا جاری ہو رہا ہے۔

۱۰۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ہر شخص انکی تبدیلی کو محسوس کر رہا ہے۔ (باقی)

تحصیلدار بھدرواہ کا تبادلہ

بھدرواہ ۴ دسمبر۔ شری غلام مصطفےٰ تحصیلدار بھدرواہ یہاں سے تبدیل ہو گئے ہیں۔ سٹاف کی طرف سے تحصیلدار صاحب کے اعزاز میں ایک شاندار پارٹی دی گئی۔ اس موقعہ پر شری غلام محمد وانی چیئرمین تالوئی ایریا کمیٹی نے تحصیلدار صاحب کی خدمات کی سراہنا کی۔ یاد رہے کہ تحصیلدار صاحب کا سٹاف اور عوام کے ساتھ نہایت اچھا سلوک رہا ہے

دو مارگ ——— نورتی پرورتی

از: بشری راجندر سنگھ جی

نورتی مارگ سے مطلب ہے کہ ایسا راستہ اختیار کرنا جس سے انسان اپنے لئے مکتی اور شانتی پراپت کر سکے اور دوسرا راستہ ہے جسے پرورتی مارگ سے پکارا جاتا ہے۔ پرورتی مارگ کا ارتھ ہے۔ کہ دیش اور سماج کے بھلے کے لئے اپنی زندگی ارپن کر دینا۔

یہ ٹھیک ہے کہ آج سماج میں بہت زیادہ لوگ ایسے ہونگے جو ان دونوں میں سے ایک پر بھی نہیں چلتے اور یہی وجہ ہے کہ آج نہ کسی کو شانتی پراپت ہو رہی ہے اور سماج کی حالت بھی عجیب سی ہوتی جا رہی ہے۔ لیکن اس موقعہ پر ہمارے سامنے ایک دوسرا پرشن ہے۔ کہ ان دونوں مارگوں میں سے اُتم کون سا ہے۔ سنسار میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو پرورتی مارگ کی نسبت نورتی کو اچھا سمجھتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ جس وقت دیش اور سماج ٹھیک اوستھا میں ہوں تو اس اصول پر چلتے ہوئے نہ کوئی مصیبت آتی ہے اور نہ ہی کوئی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اس میں بھی شک کی گنجائش نہیں کہ منش کے لئے اپنے آپ کو سدھارنا اور قابل بنانا اس کا ایک عظیم مقصد ہے۔ جب ہر ایک انسان اپنے آپ کو بہتر بناتا ہے۔ تو سماج خود بخود ترقی کرتا ہے۔ اس انفرادی ترقی کے راستہ کو نورتی مارگ کہا جاتا ہے۔

انسان کی ترقی کا دوسرا راستہ پرورتی مارگ ہے۔ اس میں انسان اپنی طرف نہیں دیکھتا بلکہ سارے سماج کا خیال رکھتا ہے۔ یہ راستہ پہلے کی نسبت بہت اونچا ہے۔ کیونکہ جب سماج برائیوں میں پھنس چکا ہو۔ یا طاقت اسے ختم کرنے کے لئے سر پر کھڑی ہو۔ تو اس وقت نورتی مارگ پاپ سمان ہوگا۔ سوامی دیانند جی کے سامنے بھی ایک وقت ایسا آیا جبکہ وہ یوگ جانتے تھے۔ اس کے ذریعہ وہ آسانی سے مکتی حاصل کر سکتے تھے۔ لیکن دوسری طرف ان کی قوم اور ملک اندھیرے میں ٹھوکریں کھا رہے تھے۔ بھائی بھائی کو ختم کرنے کیلئے سوچ رہا تھا۔ تو سوامی جی مہاراج کے دل میں وچار پیدا ہوا کہ میں اس مکتی کو کیا کرونگا جس سے میرا بھلا تو ہو جائے مگر میرا ملک اور قوم نرک میں پڑا سڑتا رہے۔ چنانچہ سوامی جی نے نورتی مارگ کو چھوڑ کر سماج سدھار کا راستہ اپنایا۔

روپیہ پیسہ اکٹھا کرنا۔ روٹی کمانا تو ہر انسان کا کرتویہ ہے لیکن ایسی روٹی کمانا ایسا دھن اکٹھا کرنا اور ایسا مان پراپت کرنا جس سے دیش اور جاتی کو نقصان اور ہانی ہوتی ہو۔ وہ ایک مہاپاپ ہے۔ انسان کتنا ہی تیاگی۔ دانی اور گیانی کیوں نہ ہو جائے لیکن جب وہ دیش اور سماج پر آپتی آ جانے پر کچھ نہیں کرتا تو وہ دیش کا غدار ہے۔ سماج کا دشمن ہے۔ اس کا تیاگ۔ دان اور گیان کوئی معنی نہیں رکھتا۔

شری بھگوت گیتا میں لکھا ہے کہ سنیاس اور کرم یوگ کے سمبندھ میں سوال کرتے ہوئے ارجن نے بھگوان کرشن سے کہا "کبھی تم ایک مارگ بتاتے ہو اور کبھی دوسرا۔ مجھے یہ بتاؤ کہ ان دونوں میں اچھا کون سا ہے؟ بھگوان کرشن نے جواب دیا "کرم اور تیاگ میں فرق صرف سمجھ کا ہے۔ ڈوبتے ہوئے ملک اور مرتی ہوئی قوم کے لئے جو اپنے آپ کو قربان کرتا ہے۔ وہی تیاگی ہے۔"

جو انسان اس بات کے گیان کو پا لیتا ہے وہ نورتی کے مارگ کو چھوڑ کر پرورتی کے مارگ کو اپناتا ہے۔ جب تک سماج کمزور اور نربل ہے ایک ویکتی کی طاقت کچھ معنی نہیں رکھتی۔ ایک شخص خواہ کتنا ہی دھنی طاقتور اور قابل کیوں نہ ہو جائے۔ جب تک وہ سماج کے لئے کچھ نہیں کرتا اس کا ویکتی گت جیون کسی فائدہ کا نہیں۔ اس کے اندر سب گن ہوتے ہوئے دیش کے لئے وہ پاپی ہے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہزاروں لوگ دھونے رمائے پھرتے ہیں۔ اور وہ ایسا کر کے شاید اپنے لئے مکتی کا سادھن ڈھونڈتے ہونگے لیکن جب دیش اور سماج کے لئے کچھ نہیں کرتے تو ان کا اس دیش میں پیدا ہونا سماج اور ملک کے لئے کس فائدہ کا۔

ضرورت تو اس بات کی ہے کہ ہم اپنے گیان تیاگ اور قابلیت سے اوروں کو جاگرت کریں۔ اپنے لئے ہی نہیں بلکہ کرتے ہوئے سماج کو اوپر اٹھانے کے اپائے ڈھونڈیں

بھدرواہ میں بنک کی شاخ

بھدرواہ ۴ دسمبر۔ پبلک بھدرواہ کی دیرینہ مانگ پر بھدرواہ میں جموں اینڈ کشمیر بنک لمیٹڈ کا برانچ کھولدیا گیا ہے۔ بنک کی برانچ کھل جانے سے بھدرواہ کے تجارت پیشہ اور دوسرے لوگوں کو کافی سہولتیں ہو جائیں گی۔ بنک کی رسم افتتاح ڈپٹی کمشنر ڈوڈہ نے ادا کی۔ اس موقعہ پر شہر کے لوگوں اور سرکاری ملازمین کو مدعو کیا گیا تھا جنرل منیجر بنک ہذا نے بنک کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور لوگوں میں سینکڑوں روپے کی مٹھائی تقسیم کی (نامہ نگار)

رام نگر پرجا پریشد کے ریزولیوشن

رام نگر ۶ر دسمبر۔ یہاں پرجا پریشد کے زیر اہتمام ایک بھاری پبلک جلسہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے

۱۔ تحصیل رام نگر کے عوام کا یہ عظیم اجتماع ریاست کے حکمرانوں کے دوسرے پانچسالہ منصوبہ کے تحت بنائی گئی سکیموں جنہیں انہوں نے عوام کو اعتماد میں لئے بغیر ہی بنایا ہے۔ کو ناپسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ منصوبہ ہذا میں صوبہ جموں کے عوام کی حق تلفی کرنے کے ساتھ ساتھ تحصیل رام نگر کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ رام نگر تحصیل ریاست میں سب سے پسماندہ اور پچھڑی ہوئی تحصیل ہے لیکن تحصیل ہذا کو نظر انداز کر کے منصوبہ کی سپرٹ کا خون کیا گیا ہے۔ لہذا پبلک رام نگر حکومت وقت پر یہ واضح کر دینا چاہتی ہے۔ کہ جب تک دوسرے پانچ سالہ منصوبہ میں ان کی مانگوں کو مناسب استھان نہیں دیا جاتا وہ چین سے نہیں بیٹھے گی۔ اور اپنے حقوق کے حصول کیلئے ہر ممکن جدوجہد کرنے سے دریغ نہیں کریگی۔

نیز قرار پایا کہ پبلک رام نگر کی طرف سے اس سلسلہ میں پرجا پریشد کے نمائندوں کا ایک ڈیپوٹیشن بخشی غلام محمد وزیر اعظم جموں و کشمیر سے ملاقی ہو۔ اور رام نگر تحصیل کے عوام کی مانگوں کو پورا کرانے پر زور دے۔

۲۔ پرجا پریشد تحصیل رام نگر کا یہ اجلاس حکومت وقت پر یہ بات واضح کرتا ہے کہ موسم برسات میں لگاتار بارشوں سے تحصیل بھر میں مال مویشی۔ فصلوں اور رہائشی مکانات کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ جو کہ یہاں کی غریب اور بیکس جنتا کے لئے ناقابل تلافی ہے اس لئے پبلک تحصیل رام نگر حکومت سے مانگ کرتی ہے۔ کہ وہ مناسب ریلیف تحصیل بھر کے مستحق عوام کو مہیا کرے تاکہ عوام میں پیدا ہوئی بے چینی اور پریشانی دور ہو۔

۳۔ پرجا پریشد رام نگر کا یہ اجلاس حکومت وقت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحصیل رام نگر کے مستحق مسلم بھائیوں کو مناسب امداد دینے کا فوراً انتظام کرے جنہیں گذشتہ [illegible] میں نقصان پہنچا ہے۔ اور وہ اب تک تسلی بخش طور پر آباد نہیں ہو سکے ہیں۔ حکومت وقت نے اس تعلق میں ان سے درخواست ہائے بھی حاصل کیں تھیں۔ لیکن ابھی تک انکو کوئی ریلیف بہم نہیں پہنچایا گیا ہے۔ اجلاس ہذا حکومت کی اس لاپرواہی کی پرزور مذمت کرتا ہے اور اس پر زور دیتا ہے کہ وہ ان درخواستوں پر مناسب غور کرے۔ اور مستحق مسلم گھرانوں کو مناسب ریلیف دیکر ان میں بڑھتی ہوئی بے چینی اور پریشانی جس کا ناجائز فائدہ وطن دشمن عناصر اٹھا رہا ہے کو دور کرے اس کے ساتھ ہی اس تحصیل کے چند ایک ہندو گھرانوں کو ۱۹۴۷ء کے دوران نقصان اٹھانا پڑا مناسب امداد بہم پہنچائے۔

۴۔ پبلک تحصیل رام نگر کا یہ اجلاس تحصیل ہذا سے بھاری تعداد میں مال مویشیوں کی برآمدگی کو تشویش کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مویشیوں کی برآمدگی کو روکنے کیلئے فوری اقدام کئے جائیں۔ (جلسہ کی باقی کارروائی صفحہ ۵ پر پڑھیں)

پرجا پریشد کے کارکنوں کی میٹنگ

اکھنور ۶ر دسمبر۔ پرجا پریشد تحصیل اکھنور کے کارکنوں کا ایک خاص اجلاس تحصیل پردھان ٹھاکر ہری سنگھ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں دوسرے پانچسالہ منصوبہ کی سکیموں میں تحصیل اکھنور کی ترقی کی طرف مناسب دھیان نہ دیئے جانے پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ تحصیل کے مختلف علاقوں میں کن کن چیزوں کی ضرورت ہے۔ جن سے لوگ ترقی کر سکتے ہیں۔ ایک میمورنڈم تیار کر کے حکومت کو بھیجا جائے۔

میٹنگ ہذا میں پرجا پریشد کے ممبر بھرتی کرنے اور دوسرے تنظیمی امور پر بھی وچار کیا گیا۔ میٹنگ میں شری سہدیو سنگھ جی سیکرٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد نے بھی شمولیت کی اور کارکنوں کو ریاست کی موجودہ صورت حالات واضح کی۔

(نامہ نگار)

لیاقت علی خاں کا قاتل

لاہور ۵ر دسمبر پولیس نے ایبٹ آباد میں ایسے دو افغان باشندوں کو گرفتار کیا ہے جو کہ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم خان لیاقت علیخان کے قاتل سید اکبر کے مکان میں داخل ہوئے تھے۔ سید اکبر کو قتل لیاقت کے موقعہ پر ہی لوگوں نے ہلاک کر دیا تھا۔ اور اب اس کی بیوہ ملک بی بی ایبٹ آباد میں رہائش پذیر ہے۔ یہ دونوں افغان باشندے اسی مکان میں داخل ہو رہے تھے مگر ان کے پاس پاکستان آنے کا پاسپورٹ یا دیگر کوئی دستاویز نہ تھی۔

چوری کا مال برآمد

جموں ۵ر دسمبر پچھلے دنوں جموں عدالت کے سرکاری مال خانہ میں پولیس کے پہرہ میں جو چوری ہوئی تھی۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ چوری کا سارا مال ایک پولیس کانسٹیبل سے برآمد کر لیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چوری کا سراغ لگانے کیلئے شری اوتار کرشن [illegible] انسپکٹر پولیس ٹھاکر دیال سنگھ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دوسرے آفیسر نہایت جانفشانی سے کام کر رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے بڑی دوڑ دھوپ کے بعد چور کا پتہ لگا کر اس سے مال مسروقہ برآمد کر لیا ہے۔ (نامہ نگار)

کانفرنسیوں کی میٹنگ میں ہنگامہ

نوشہرہ ۶ر دسمبر یہاں پچھلے دنوں کرشن دیو سیٹھی کے آنے پر تحصیل کانفرنس کارکنوں کی ایک میٹنگ دفتر نیشنل کانفرنس میں ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ میٹنگ ہذا میں کچھ کارکنوں نے مقامی تحصیلدار کے خلاف رشوت ستانی اور دوسرے کئی قسم کے سنگین الزامات عائد کئے۔ مگر وہ کارکن جن کے تحصیلدار کیساتھ تعلقات ہیں انہوں نے الزام لگانے والے کارکنوں کی شدید مخالفت کی۔ جس سے آپس میں کافی گرما گرمی ہوئی بیان کی جاتی ہے۔ (نامہ نگار)

آریہ سماج کا سالانہ اجلاس

جموں ۶ر دسمبر۔ آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں کا سالانہ اجلاس ۹، ۱۰ اور ۱۱ دسمبر کو جموں میں کھکھران برادری ہال پرانی منڈی میں ہوگا۔ جس میں ہندوستان کے بڑے بڑے آریہ سماجی نیتا بھی شمولیت فرمائینگے۔ اور اپنے منوہر ویاکھیانوں سے جنتا کو کرتارتھ کرینگے۔

(جگموہن کھنہ پرچار منتری آریہ سماج ہسپتال روڈ)

نیتاجی کی موت کی تحقیقات

کلکتہ ۴ر دسمبر۔ نیتاجی سبھاش چندر بوس کی موت کی تحقیقات کے لئے بھارت سرکار نے جو تحقیقاتی کمیٹی قائم کرنے کی تجویز کی ہے امید غالب ہے کہ شری شاہنواز جو آزاد ہند فوج میں نیتاجی کے قریبی ساتھی تھے اس کمیٹی کے صدر ہونگے۔ اس کے علاوہ کمیٹی میں نیتاجی کے بڑے بھائی شری سریش چندر بوس اور مغربی بنگال سرکار کے ایک افسر بھی ہونگے۔ جنہیں مغربی بنگال سرکار نامزد کریگی۔

ضلع ڈوڈہ میں اندھیر

ڈوڈہ ۷ر دسمبر۔ ڈوڈہ سے [illegible] بمقام گنڈ دھار میں پرجا پریشد کا [illegible] پبلک جلسہ ٹھاکر جیون سنگھ [illegible] کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں [illegible] کے لوگوں نے بھاری تعداد میں شمولیت [illegible] جلسہ میں ٹھاکر نتھا سنگھ ڈسٹرکٹ [illegible] ضلع ڈوڈہ نے تقریر کرتے ہوئے [illegible] نے سارے ضلع کا دورہ کیا ہے [illegible] کر حیرانگی ہوتی ہے کہ آج ہماری [illegible] کے اندر کوئی باقاعدہ گورنمنٹ [illegible] کا مرکز ہے اور فرقہ پرست سرکاری [illegible] نے اودھم مچا رکھا ہے۔ ضلع ڈوڈہ [illegible] پاکستان سے بھی بدتر ہوتی جا رہی [illegible] فرقہ پرست ذہنیت رکھنے والے سرکاری [illegible] نے تو حد ہی کر دی ہے کہ فرقہ وارانہ [illegible] کا ننگا ناچ کیا جا رہا ہے۔ آگے چل کر [illegible] کہا کہ علاقہ سراج میں سکھوں اور [illegible] کی تعداد نفی کے برابر ہے علاقہ [illegible] طرف سے بار بار دریائے چناب پر [illegible] کے لئے مانگ کی گئی ہے مگر باوجود [illegible] کرنے کے ابھی تک پل کی تعمیر کا نام [illegible] کیا جا رہا ہے۔

آخر میں آپ نے لوگوں سے اپیل کی [illegible] ان خود غرض لوگوں سے خبردار رہیں [illegible] کچھ سال پہلے شیخ عبداللہ کو اوتار [illegible] مگر بخشی غلام محمد کے وزیر اعظم بننے [illegible] وہ شیخ عبداللہ کو غدار اور بخشی غلام [illegible] اوتار کہہ رہے ہیں۔

جلسہ کے اختتام پر ایک ریزولیوشن [illegible] ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ ڈوڈہ سے [illegible] تک لاری روڈ تعمیر کی جائے۔ نالہ [illegible] سے کوہلی نکال کر علاقہ کاشت [illegible] کیا جائے اور دریائے چناب پر پل [illegible] جائے۔

پونچھ میں خوفناک آگ

جموں یکم دسمبر۔ پونچھ میں شہر کی [illegible] سب سے بھیانک آتشزدگی کی اطلاع [illegible] ہے۔ جبکہ تین سو سے زائد فوجیوں نے [illegible] گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک ڈٹ کر [illegible] مقابلہ کیا۔ سول حکام کے بیان کے [illegible] لاکھ روپے کی مالیت کے قریب نقصان [illegible] آگ کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ [illegible] بازار کی ایک دوکان میں بجلی کی [illegible] کے شارٹ سرکٹ سے اچانک آگ [illegible] اور یکدم شعلے آسمان سے باتیں [illegible] لگے۔ آگ نے گرد و نواح کی دوکانوں [illegible] اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس موقعہ پر [illegible] فرو کرنے کے لئے اگر فوج نہ پہنچتی [illegible]

نہایت بھیانک صورت اختیار کرلیتی فوج نے فوراً موقعہ پر پہنچ کر لوگوں کو آگ کی زد سے بچا لیا۔

گوپال سنگھ ایڈیٹر۔ پرنٹر و پبلشر نے پیپلز پرنٹنگ پریس جموں میں چھپوا کر دفتر جے سودیش کچی چھاؤنی سے شائع کیا۔

تار کا پتہ
"جے سودیش"
جموں



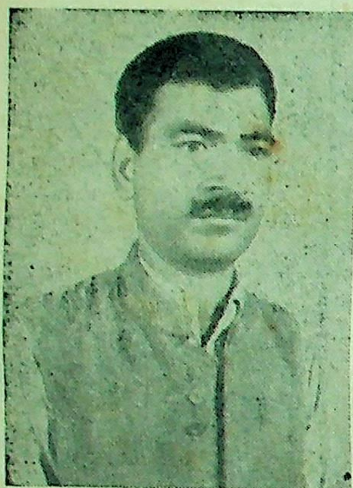
ٹیلیفون نمبر
۴۳۲

فی پرچہ
۲ آنے

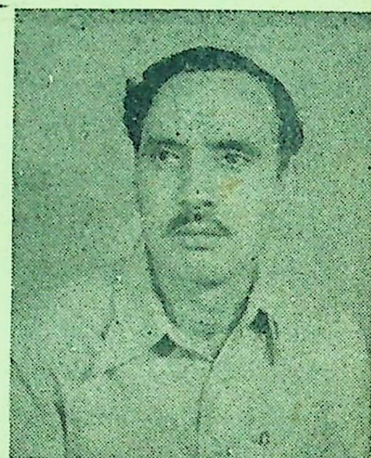
چندہ سالانہ
۶ روپے
مفصلات
۸ روپے

Vol. I | Monday, 26 December, 1955 | No

जम्मू नगर प्रजापरिषद् के दो बड़े अधिकारी



महाशय यशपाल
मन्त्री, जम्मू नगर, प्रजापरिषद् ।



श्री राम नाथ एडवोकेट
प्रधान, जम्मू नगर, प्रजापरिषद् ।

भावनायें कब मिटी हैं ?

यातनाओं से किसी की भावनाएं कब मिटी हैं
कठिन दुर्गम श्रृङ्ग से क्या प्रबल धाराऐं रुकी हैं ?
यातना प्रह्लाद ने तन पर सही, निज ध्येय पथ पर
दृढ़ रहा था वीर राणा ध्येय पर कटिबद्ध हो कर,
यातना से भावना यह स्वर्ण-सम उज्जवल हुई है । यात ...

यातनाऐं वीर बन्दा ने सहीं हंसते वदन से,
हृदय सुत का भी खिलाया पर हटा ना वीर प्रण से,
यातना पर यातना क्या वीर का कुछ कर सकी हैं ? यात...

यातनाऐं अग्नि-सम हैं, भावनाऐं स्वर्ण सम हैं,
यातना यदि शस्त्र-सम है, भावना भी आत्म-सम है ।
यातनाओं से सदा यह भावनाऐं दृढ़ रही हैं । यात...

यातनाऐं भी मिली थीं कंस से उस देवकी को,
भावनाओं ने दिया था जन्म उन श्री कृष्ण जी को ।
यातनाओं से सदा शुभ भावनाऐं ही जगी हैं । यात...

Editor:- Gopal Dass Sachar & Printed at the Peoples Press, Jammu.
Reg. E. P. No. 327

سنڈر بنی میں یوم شہیداں

نوشہرہ ۱۹ دسمبر - سنڈر بنی میں پرجا پریشد کے اندولن میں وطن کے دشمن نیشنل کانفرنسی سرکار کی گولیوں سے شہید ہونے والے دیش بھگتوں کا یوم شہادت مورخہ ۱۶ / ۱۷ دسمبر کو بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا جائیگا۔

اس موقع پر سنڈر بنی میں ہون یگیہ۔ کتھائیں اور دوسرے پروگرام ہونگے۔ اور شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کی جائیگی۔

معلوم ہوا ہے کہ تقریب ہذا کے موقع پر ڈاکٹر اوم پرکاش جی جنرل سیکریٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد بھی سنڈر بنی میں تشریف لا دینگے۔ اور شہیدوں کی یاد میں منائے جانے والے اس پروگرام میں حصہ لیں گے (نامہ نگار)

ہندی کے استعمال کا حکم

نئی دہلی ۱۲ دسمبر - راشٹرپتی نے آئین کی دفعہ ۳۴۳ (۲) کے تحت ایک حکم جاری کیا ہے کہ مرکزی سرکار کی سرکاری اغراض کے لئے ہندی کا استعمال کیا جائے۔ اس حکم کی ایک نقل آج راجیہ سبھا کی میز پر رکھی گئی۔ اس میں قرار دیا گیا ہے کہ پبلک کے ساتھ خط و کتابت میں۔ انتظامی رپورٹوں کی تیاری میں۔ سرکاری جرنلوں اور پارلیمنٹری رپورٹوں میں۔ سرکاری ریزولیوشنوں اور قوانین میں۔ نیز ہندی کو سرکاری بھاشا بنانے والی سٹیٹ سرکاروں کے ساتھ خط و کتابت میں انگریزی کے ساتھ ساتھ ہندی کا بھی استعمال کیا جائے۔ ہندی کا استعمال عہد ناموں اور معاہدوں میں اور غیر ملکی نمائندوں اور سفیروں اور بین الاقوامی سنستھاؤں کے ساتھ خط و کتابت میں بھی کیا جائیگا۔

روپیہ دبا کر پاکستان بھاگ گیا

لکھنؤ ۱۲ دسمبر - سٹیٹ اسمبلی میں ڈپٹی ریونیو منسٹر شری چتر بھج شرما نے بتایا کہ نواب گنج ڈسٹرکٹ بریلی کا ایک مسلمان امین سرکار کا روپیہ لیکر پاکستان بھاگ گیا ہے۔ ریونیو منسٹر شری چرن سنگھ نے بتایا ہے کہ آباد کاری کی گرانٹوں کا نقیبی آئندہ جنوری یا فروری سے شروع ہوگا۔ اس سلسلے میں موجودہ قواعد میں ضروری تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔

اسرائیلی فوجوں نے ۵۰ شامی ہلاک کر دیئے

یروشلم ۱۲ دسمبر - ایک فوجی ترجمان نے یہاں اعلان کیا کہ اسرائیلی فوجوں نے گذشتہ شب بحیرہ گیلیلی کے سامنے شامی چوکیوں پر جوابی حملہ کر کے زائد از ۵۰ شامی ہلاک کر دیئے۔ اور کوئی پچاس قیدی ہتھیاروں اور مال غنیمت سمیت پکڑ کر لائے گئے۔ دو ماہ کے اس شدید ترین تصادم میں

۴ - چار اسرائیلی سپاہی بھی ہلاک ہوئے - ابتداً شامی توپوں سے ایک اسرائیلی بستی پر گولہ باری کی گئی اسرائیلی توپخانے نے جوابی فائرنگ کی۔

سرحد پر کمیونسٹ پراپیگنڈہ

جالندھر ۱۲ دسمبر - ایک اطلاع کے مطابق کچھ وقت سے پنجاب تبت سرحد پر چینی کمیونسٹوں کے پراپیگنڈہ میں اضافہ ہوا ہے۔ پنجاب اسمبلی کے ممبر راجہ رگھبیر سنگھ (وادی کلو) نے ایک بیان میں تبت سے کافی تعداد میں کمیونسٹوں کے گھس آنے کے خلاف چیتاونی دی ہے۔ آپ نے بتایا کہ گرمیوں میں بہت سے لوگ لاماؤں کا بھیس بدل کر سرحد کے اس پار آتے ہیں۔ اور کمیونسٹ چین کے حالات کے متعلق طرح طرح کی کہانیاں پھیلاتے ہیں۔ یہ بودھ بھکشو گھر گھر جاتے ہیں اور تبت کے کمیونسٹ نظام کے گن گاتے ہیں۔ لوگ اس پراپیگنڈہ سے حیران ہیں۔

سر سوتی کا لوگوں کے ہاتھوں پٹ جانے کا علاقہ میں خوب چرچا ہے

نوشہرہ میں طلبا کا جلسہ

نوشہرہ ۱۰ دسمبر - سکول کے طلبا کی طرف سے یہاں ایک شاندار پبلک جلسہ پٹیل چوک میں منعقد ہوا۔ جس میں شری سنت پال نے بھاشن دیتے ہوئے گورنمنٹ کی توجہ اس طرف دلائی کہ نوشہرہ ہائی سکول کی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ نہ ہی سکول میں پورا سٹاف ہے اور نہ ہی کوئی سامان ہے۔ جس سے طلبا کی پڑھائی کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔

اس کے علاوہ جلسہ میں شری پرشوتم لال شری تلکراج اور رام کرشن جی نے تقاریر کیں اور مختلف امور پر روشنی ڈالی (نامہ نگار)

دوسرا پانچسالہ منصوبہ اور تحصیل رام نگر

رام نگر ۱۱ دسمبر - شری سنسار چند آرگنائزنگ سیکریٹری پرجا پریشد تحصیل رام نگر آج کل علاقہ میں سیاسی دورہ کر رہے ہیں۔ نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی طرف سے دوسرے پانچسالہ پلان میں بھی رام نگر جیسی پسماندہ تحصیل کو نظرانداز کرنے کے خلاف رائے عامہ کو منظم کر رہے ہیں۔ موضع جلسا تحصیل رام نگر میں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے شری سنسار چند جی نے بتایا کہ حکومت ہند نے ریاست کے فلاح و بہبود کے لئے دوسرے پانچسالہ پلان کیلئے ۳۴ کروڑ روپیہ دینا منظور کیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس روپیہ کو ایسے کاموں اور سکیموں پر خرچ کیا جاوے جن سے ریاست سے بیکاری، افلاس اور غربت کا خاتمہ ہو سکے مگر دوسرے پانچسالہ منصوبہ کے لئے ہمارے حکمرانوں نے جو سکیمیں مرتب کی ہیں ان میں عوام کی امیدوں اور حسرتوں کا خون کیا گیا ہے۔ ملک کا جنرل سروے کئے بغیر ایسی سکیمیں بنائی گئی ہیں جن سے عوام کی حالت بہتر نہیں ہو سکتی۔ اور پھر ان سکیموں میں بھی صوبہ جموں کو بالکل نظرانداز کیا گیا ہے

آپ نے مزید کہا کہ کانفرنسی حکمرانوں کے عمل سے صاف عیاں ہو رہا ہے کہ ہمارے یہ حکمران صوبہ جموں کو زندگی کے ہر شعبہ میں نظرانداز کر کے اسے تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور پھر ایسی ایسی چالیں چلی جا رہی ہیں جن کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ صوبہ جموں کے عوام کے اتحاد کو ختم کر کے اپنی گدیاں سے چالو رکھنے پر تلے ہوئے ہیں۔

آگے چل کر آپ نے کہا کہ ہم بار بار حکومت سے درخواست کر رہے ہیں کہ وہ پارٹی مفاد کو ایک طرف رکھتے ہوئے پانچسالہ پلان میں عوام کو اعتماد میں لیں ملک کا جنرل سروے کروا کر عوام کے مشورہ سے تمام ملک کی بھلے کے لئے سکیمیں بنائی جائیں۔ لیکن اگر یہی حالت رہی تو عوام کوئی بھی قدم اٹھانے میں حق بجانب ہونگے

آخر میں آپ نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کا مرید علاقوں میں سرکاری کارندوں کو لے کر من مانی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ جن کا نتیجہ کبھی اچھا نکلنے والا نہیں۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے حقوق کو حاصل کرنے اور حکمرانوں کی طرف سے پیدا کی گئی مصیبتوں اور تکلیفات سے نجات حاصل کرنے کیلئے متحد ہو جائیں اور انتشار پسندوں سے خبردار رہیں۔

نہ پوچھو

قدم بڑھ رہا ہے نہ جانے کدھر کو ؞ نہ پوچھو کدھر ہم چلے جا رہے ہیں
کہیں ہے بھنور اور کہیں صاف پانی ؞ نہ پوچھو کدھر ہم بہے جا رہے ہیں
کہیں کنارے کے ٹھوکر تھے ہم نے آنسو بہائے
مگر لڑ کھڑاتے ہوئے یہ کسی کام آئے
نہ پوچھو کہ منزل کدھر ہے ہماری ؞ یہ کہتے ہوئے بھی کچھ کہے جا رہے ہیں
ملے بہت راہی راہی پر ملا نہ سہارا
کنارے تھے کشادہ ملا نہ ... کنارہ
بچائیں مجھے خاک مجبور راہی ؞ جو میری طرح ہی بہے جا رہے ہیں
بہت سٹپٹایا کیا شور میں نے
لگایا تھا میں نے بڑا زور اپنا
سمجھ نہ سکا ہوں انہیں آج ساتھی ؞ کنارے جو دونوں نظر آ رہے ہیں
اب سونپا خودی ان ہی موجوں کے ہاتھوں
مروں یا جیوں ان ہی موجوں کے ہاتھوں
پھر بھی سمجھ نہ سکا ہوں یہ راز ہستی ؞ کدھر اور کیوں ہم بہے جا رہے ہیں
(ایم - ایم کالیہ درد ریاسوی)

سرپنچ پنچایت پٹ گیا

جموں ۱۲ دسمبر - موضع کلاہ تحصیل سانبہ (دسوا علاقہ) سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کا ایک کامریڈ نمبردار جسے پنچایت والوں نے سرپنچ پنچایت بنایا ہوا ہے۔ پچھلے دنوں شراب کے نشے میں مست ہو کر واہی تباہی بک رہا تھا دیہات کے لوگوں نے اسے پکڑ لیا۔ اور کامریڈ مذکور کی خوب مرمت کی۔ لوگوں کے مرمت کرنے پر جب اسے ہوش آئی تو جناب فرمانے لگے کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ اب آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔

دھیان گڑھ کی بجلی

جموں ۱۲ دسمبر - ریاسی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ اگر حکومت نے دوسرے پانچسالہ پلان میں دھیان گڑھ سلال میں بجلی کے پراجیکٹ کا کام جاری نہ کیا اور تحصیل ریاسی میں معدنیات کو نکالنے کی طرف دھیان نہ دیا۔ تو تحصیل کے عوام کوئی سخت قدم اٹھائیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ دوسرے پانچسالہ منصوبہ میں تحصیل ریاسی کو نظرانداز کرنے کے متعلق وچار کرنے اور حکومت کی توجہ اس طرف دلانے کے سلسلہ میں بہت جلد ہی تحصیل کے ہر حصہ کے لوگوں کی ایک کنونشن ریاسی میں بلائی جائے گی۔ (نامہ نگار)

جے سودیش آپکے خیالات کی ترجمانی کرتا ہے

شہیدوں کا خون کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔ ڈاکٹر اوم پرکاش مینگی
چھنب میں شری میلا رام کا یوم شہادت منایا گیا

(خاص رپورٹر سے)

…نب ۵ دسمبر۔ یہاں پرجا پریشد کے اندولن میں ظالم شاہی کی گولیوں سے شہید ہونے والے ویر شری میلا رام کا
…ران دوس بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر علاقہ بھر کے لوگ بھاری تعداد میں جمع ہو کے تھے
…ہید کو شردھانجلی بھینٹ کرنے کے لئے ٹھاکر ہری سنگھ تحصیل پردھان پرجا پریشد اکھنور کی صدارت میں ایک بھاری
…ب جلسہ منعقد ہوا۔ شری میلا رام کو شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے ڈاکٹر اوم پرکاش مینگی جنرل سیکرٹری
…ں کشمیر پرجا پریشد نے کہا کہ شہیدوں کا خون کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔ میلا رام اور ہمارے دوسرے شہیدوں
…شہادتوں کا نتیجہ ہے۔ کہ آج ریاست ہندوستان کا ایک آئینی اور قانونی حصہ بن چکی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ شہید
…اور قوم کی ایک جائداد ہوتے ہیں۔ اور اُن کی یاد منانا ہمارا قومی فرض ہوتا ہے۔ دُنیا میں ہر انسان چاہتا ہے
…یں جیوت رہیوں۔ مگر بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو ملک اور قوم کے لئے ظلم و ناانصافی کے خلاف لڑتے
…ے اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں۔ آگے چل کر آپ نے ریاست کے لئے دوسرے پانچسالہ پلان کے ڈرافٹ
…شدید نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ پہلے پانچسالہ منصوبہ میں بھی صوبہ جموں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ اور دوسرا پانچسالہ
…صوبہ جو مرتب ہوا ہے۔ اس میں بھی جموں صوبہ کی بہتری اور بہبودی کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا گیا ہے۔
…ٹھاکر ہری سنگھ تحصیل پردھان پرجا پریشد اکھنور نے بھاشن دیتے ہوئے شری میلا رام کو شردھانجلی
…بھینٹ کی اور کہا۔ کہ کسی بھی قوم کی زندگی قربانیوں سے بنتی ہے۔
…ملک اور قوم میں قربانی دینا نہیں جانتے۔ انہیں آج کی دنیا
…یں زندہ رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ دوسرے معنوں میں
…قوموں کے اندر خود غرضی اور گراوٹ آجاتی ہے۔ اُن کیلئے
…ے بڑھنا مشکل ہو جاتا ہے۔
…گے چل کر آپ نے بتایا کہ پہلے پانچسالہ منصوبہ کے تحت ہندوستان
…ے ہماری ریاست کو ۵ ا کروڑ کے قریب روپیہ ملا ہے۔ مگر اس
…پیہ کا ناجائز استعمال ہونے کی وجہ سے جنتا کی حالت سُدھر
…سکی۔ اور دوسرے پانچسالہ منصوبہ میں بھی کوئی ایسی سکیم نہیں
…رآئی جس سے ملک کا کلیان ہو سکتا ہے۔ آپ نے کہا اس
…صوبے میں بھی لوگوں کی اہم ضروریات کو نظر انداز کر دیا گیا ہے
…جیسا کہ چھنب توی پر پُل کی ضرورت کو ایک بڑی شدت
…ساتھ محسوس کیا جاتا ہے۔ مگر منصوبہ ہذا میں چھنب توی
…پُل بنانے کے متعلق کوئی سکیم نہیں بنائی گئی ہے۔ آپ نے
…یا کہ ہمارے منسٹر صاحب وعدے تو کر دیتے ہیں مگر
…رانگی کی بات ہے۔ کہ وہ اپنے وعدوں پر عمل نہیں
…تے۔ پچھلے سال بخشی صاحب تحصیل اکھنور کے دورے
…تو انہوں نے اعلان کیا کہ اس سال کنڈی کے
…علاقوں میں مالیہ معاف کر دیا جائیگا۔ مگر اس کے باوجود
…وں سے مالیہ وصول کیا جا رہا ہے۔
…آخر میں آپ نے کہا۔ کہ کہا تو جاتا ہے کہ لوک راج قایم ہو گیا ہے۔ لیکن حالات کو دیکھ کر یہ پتہ چلتا
…۔ کہ اندھیر راج، قایم ہو گیا ہے۔ ہر طرف رشوت ستانی۔ کنبہ پروری اور من مانیوں کا دور دورہ
…ہے۔ لوگ چیختے ہیں چلاتے ہیں۔ مگر کوئی اُن کی سننے کے لئے تیار نہیں۔ آپ نے کہا۔ ان سب باتوں کا ایک
…حل ہے۔ کہ سبھی متحد ہو کر اپنی آواز پیدا کریں۔ اور وہ لوگ جو گدیوں پر بیٹھنے کے بعد کانوں سے بہرے
…ہو گئے ہیں کو سنانے کے لئے ایک ایسی آواز پیدا کر سکیں جو وہ سُن سکیں۔
…جلسہ میں ٹھاکر بسنت سنگھ پردھان پرجا پریشد تحصیل جموں نے ایک پُر زور تقریر کی۔ اور کہا۔ کہ
…ظلم کا مقابلہ کرنے کے لئے قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور قربانی کا راستہ شری میلا رام اور دوسرے
…شہید ہمیں دکھا گئے ہیں۔
اس تقریب کے موقع پر تحصیل بھر کے پرجا پریشد کے کارکن وہاں پہنچے تھے جن میں شری رام ناتھ
…منڈل سیکرٹری، شری امر ناتھ جائنٹ سیکرٹری۔ صوبیدار دھرم سنگھ منڈل پریذیڈنٹ۔ شری
…مولی لعل اور دوسرے کارکنوں کے نام قابل ذکر ہیں۔

…پوجیہ پنڈت جی دورے پر! ا۔ جموں ۲۰ دسمبر۔ پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر پرجا پریشد
…ضلع راجوری کے دورہ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ کے ہمراہ شری رشی کمار کوشل۔ شری سمپورن سنگھ اور شری عبدالرحمان
…ممبر ورکنگ کمیٹی بھی گئے ہیں۔ پوجیہ پنڈت جی ضلع راجوری کے دیہات کے دورہ سے واپسی پر ۲۹ دسمبر کو ۲۳
و۲۴ ایک اصلاحی لکھنؤ میں ہو رہی پرانیہ جن سنگھ کی کانفرنس میں شمولیت کے لئے جائیں گے۔

پانچ کی پانچ پنچایتوں پر پرجا پریشد کا قبضہ
نیشنل کانفرنسی کامریڈوں کی بوکھلاہٹ

(نامہ نگار سے)

اُودھم پور۔ ۲۰ دسمبر۔ ریاست میں جمہوری حکومت کے دعویداروں نے گذشتہ ایک عرصہ سے عجیب ڈھونگ رچایا ہوا تھا۔ کہ جس جگہ پنچایت کا چناؤ کروانا ہوتا تھا۔ عام لوگوں کو کوئی پتہ نہیں دیا جاتا تھا۔ اور نیشنل کانفرنس کے چند آدمی اکٹھے کر کے چناؤ کر لیا جاتا تھا۔ اور پھر اخباروں میں خوب ڈھنڈورہ پیٹا جاتا تھا۔ کہ فلاں فلاں پنچایت کے چناؤ میں سارے کے سارے کامریڈ کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن کانفرنسیوں کے اس غلط پروپیگنڈہ کا تار و پود کس طرح بکھرا۔ اس کے متعلق ہمارے خاص نامہ نگار اُودھم پور نے لکھا ہے۔ کہ اودھم پور تحصیل میں پنچایت کے انتخابات کے متعلق وہاں کے پرجا پریشدی کارکنوں کو پتہ چل گیا۔ چنانچہ وہ بھی موقع پر پہنچ گئے۔ اور باوجود پنڈت جیا لعل انسپکٹر پنچایت کے کانفرنس کے حق میں پروپیگنڈے کرنے اور کامریڈوں کو بیٹھ ٹھونکنے کے کوئی کانفرنسی امیدوار کامیاب نہ ہو سکا۔ اور پانچ کی پانچ پنچایتیں جن کے چناؤ کروائے گئے۔ پرجا پریشد کے سو فی صدی امیدوار ووٹوں کی بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے۔ جس پر کانفرنسی کامریڈ بوکھلا اٹھے۔ اور محکمہ پنچایت کے کارندوں سے مل کر باقی پنچایتوں کے انتخابات ہی ملتوی کروا دیئے ہیں۔

موضع منگانی تحصیل اودھم پور کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں پر پنچایت کے چناؤ میں پرجا پریشد کے پانچ امیدوار ووٹوں کی بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے۔ جب چھٹا امیدوار شری جے کرشن کامریڈ امیدوار کے مقابلہ میں کھڑا ہوا۔ تو انسپکٹر پنچایت نے یہ کہہ کر اسے امیدوار کھڑا ہونے کی اجازت نہ دی کہ وہ "سرمایہ دار شاہوکار" (دوکاندار) کا لڑکا ہے۔ اس پر ایک شور پیدا ہو گیا۔ اور پرجا پریشد کے پانچوں کامیاب ہوئے ممبروں نے پنچایت انسپکٹر کی اس عجیب منطق کے خلاف بطور پروٹسٹ استعفے دیا ہے۔ اور انسپکٹر چناؤ کروائے بغیر ہی واپس چلا آیا ہے۔

بعد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اودھم پور کے کامریڈ صاحب اپنے منسٹر جی کو تاریں دے رہے ہیں۔ کہ مارے گئے، لوٹے گئے اور پتہ نہیں کیا کیا کچھ لکھ رہے ہیں۔

کانفرنسی حکمرانوں کا صوبہ جموں کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک!

(سیاسی رپورٹر سے)

جموں۔ ۲۲ دسمبر۔ صوبہ جموں کو زندگی کے ہر شعبہ میں نظر انداز کرنے کے خلاف ایک عرصہ سے چیخ و پکار ہو رہی ہے۔ مگر جموں اور کشمیر کو ایک آنکھ سے دیکھنے والے نیشنل کانفرنسی حکمران ہیں کہ برابر اپنی چال چلائے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں کہ صوبہ جموں کو کس طور نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ سرکاری خرچ پر ریاست سے باہر ٹریننگ کے لئے بھیجے گئے۔ امیدواروں کی لسٹ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

(۱) ڈگری انجینئر کورس کے لئے ۱۹۵۲ء سے لے کر ۱۹۵۴ء تک بھیجے گئے کل امیدوار ۹۵۔ صوبہ کشمیر سے ۶۶۔ اور صوبہ جموں سے ۲۹۔

(۲) سب آرڈی نیٹ انجینئرنگ کورس کے لئے ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۴ء تک بھیجے گئے کل امیدوار ۱۵۵، صوبہ کشمیر سے ۱۰۴۔ اور صوبہ جموں سے ۵۱۔

(۳) ایم۔ بی۔ بی کورس کے لئے ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۴ء تک بھیجے گئے کل امیدوار ۷۶، صوبہ کشمیر ۶۰۔ اور صوبہ جموں سے ۱۶۔

(۴) یونانی و آیورویدک کی تعلیم حاصل کر رہے کل ۳۰، صوبہ کشمیر سے ۲۳۔ اور جموں سے ۷

(۵) ڈیرہ دون فارسٹ کالج میں ٹریننگ حاصل کر رہے کل ۳۳، صوبہ کشمیر سے ۳۰۔ اور صوبہ جموں سے ۳۔

(۶) بی۔ ایس۔ سی اگریکلچر کے لئے ۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۳ء میں بھیجے گئے کل امیدوار ۳۷، صوبہ کشمیر سے ۲۶۔ صوبہ جموں سے ۱۰۔ اور لداخ ایک۔

(۷) پوسٹ گریجوایٹ سٹڈی کے لئے بھیجے گئے کل امیدوار ۳۳، صوبہ کشمیر سے ۳۰۔ اور صوبہ جموں سے ۳۔

حالانکہ دونوں صوبوں کی آبادی میں کوئی زیادہ فرق نہیں اور صوبہ جموں میں کشمیر کے مقابلہ میں زیادہ غربت اور بے کاری کا دور دورہ ہے۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۴) چنانچہ ورکنگ کمیٹی نے ایک سب کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا ہے۔ جس کے چیئرمین شری جیندر رام ڈوگرہ اور ڈاکٹر اوم پرکاش مینگی، شری رام ناتھ ایڈووکیٹ شری ودیا پرکاش پابدہ ایم۔ اے ایل ایل بی، سردار بچن سنگھ بھی ممبر لئے گئے ہیں۔ کمیٹی ہذا کو عوام کی رائے سے دوسرے پانچسالہ منصوبہ میں نظر انداز کئے گئے علاقوں کے متعلق ایک پلان بنانے۔ اور پھر اس سلسلہ میں ایک آل پارٹیز کانفرنس بلانے کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔

دُکھی سنسار

پانچسالہ ترقی کا نمونہ

اس امر کا بہت پراپیگنڈہ سنتے ہیں کہ مالسر کمیونٹی پراجیکٹ پر اتنے لاکھ اور اتنے ہزار روپیہ خرچ کیا جا چکا ہے لیکن علاقہ کی حالت کو دیکھ کر حیرانگی ہوتی ہے کہ یہ روپیہ کہاں غائب ہوا ہے۔ جہاں تک کہ علاقہ ہذا میں پراجیکٹ کی سکیم کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے جو زمین محکمہ ایگریکلچر کو دلائی گئی ہے۔ اس کا ابھی تک زمین کے مالکوں کو معاوضہ نہیں دیا گیا ہے۔ اور جب مالکان زمین معاوضہ طلب کرتے ہیں تو الٹی آنکھیں دکھائی جاتی ہیں۔ اور ڈرایا دھمکایا ہے۔ حکام بالا سے پرارتھنا ہے کہ لوگوں کی ترقی تو ایک طرف رہی جن بیچاروں سے زمین چھین کر تباہ کر دیا گیا ہے کم از کم انہیں تو معاوضہ دلایا جائے۔

(ایک مجالکنہ نواسی)

قابلِ توجہ انسپکٹر آف سکولز

سکول ہیڈ ماسٹر موضع کہو براہمناں تحصیل سانبہ اور سکول ماسٹر موضع ہیال تحصیل رنبیر سنگھ پورہ کو ان سکولوں میں تعینات ہوئے دس دس بارہ بارہ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ لوگوں کی طرف سے اس امر کے متعلق کئی دفعہ آواز اٹھائی گئی ہے کہ ان پارٹی باز ماسٹروں کو یہاں سے تبدیل کیا جائے۔ مگر نہ جانے کن مصلحتوں کے تحت ان ٹیچروں کو آج تک تبدیل نہیں کیا گیا ہے۔ ہماری انسپکٹر آف سکولز جموں سے پرارتھنا ہے کہ ان ٹیچروں کو فوری طور پر تبدیل کر کے ایسے نیک استادوں کو یہاں لگایا جائے جو پارٹی پراپیگنڈہ کو اپنی ڈیوٹی سمجھنے کی بجائے طلبا کو پڑھانا ہی اپنی ڈیوٹی سمجھتے ہوں

(دیپک رہیال و کہو براہمناں)

پراپیگنڈہ حقیقت کی کسوٹی پر

ہماری کانفرنسی سرکار کی طرف سے بڑے زور شور کے ساتھ اس امر کا دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ اتنے نئے سکول کھول دیئے گئے ہیں۔ تعلیم مفت کر دی گئی ہے اور ملک سے جہالت دور کرنے کے لئے یہ کیا جا رہا ہے وہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن حالات کو دیکھ کر حیرانگی ہوتی ہے کہ یہ کیا تماشا ہو رہا ہے۔ بغیر سوچے سمجھے نئے سکول کھولے جا رہے ہیں۔ مگر پرانے [illegible] خراب ہوتی جا [illegible] کر رہی ہے

سکول ٹھیک طور پر چل رہے ہیں اور پرانے سکولوں کی حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ ہمارے رنبیر سنگھ پورہ ہائی سکول میں اس وقت طلبا کی تعداد ۱۶۰۰ سے بھی زائد ہے۔ مگر پڑھانے کا کوئی انتظام نہیں سکول میں استادوں کی تعداد اتنی کم ہے۔ کہ ٹیچر کا حاضری لگانے میں ہی سارا وقت گذر جاتا ہے۔ لہٰذا پراپیگنڈہ کرنے والی سرکار سے گذارش ہے کہ وہ بغیر سوچے سمجھے نئے سکول کھولنے اور پراپیگنڈہ کرنے میں کچھ تو دھیان دیں۔ اور پہلے سے ہی چل رہے سکولوں کی حالت کو سدھاریں۔ اور ہمارے سکول میں یا تو کافی سٹاف بھیجا جائے یا پانچویں تک چھوٹی کلاسوں کے لئے دوسرا سکول کھولا جائے۔

(ایک رنبیر سنگھ پورہ نواسی)

لوک راجی حاکم آنکھیں کھولیں

قصبہ لسبوہلی میں ہائی سکول ہے۔ سکول میں طلبا کی تعداد بھی کافی ہے۔ لیکن گذشتہ پانچ ماہ سے سکول میں ہیڈ ماسٹر کوئی نہیں ہیڈ ماسٹر کی جگہ سیکنڈ ماسٹر صاحب کام کر رہے ہیں۔ لیکن حیرانگی کی بات ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے سکول ہذا میں ایک تو پانچ ماہ سے کوئی ہیڈ ماسٹر ہی نہیں بھیجا گیا ہے۔ دوسرے ماسٹر انچارج کو تنخواہ ڈرا (Draw) کرانے کی اتھارٹی نہیں دی گئی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ٹیچر صاحبان کو گذشتہ پانچ ماہ سے کوئی تنخواہ نہیں مل سکی ہے۔ اس طور جہاں طلبا کی پڑھائی کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے وہاں بیچارے کم تنخواہ پانے والے استاد بھی نہایت کسمپرسی کی حالت میں دن گذار رہے ہیں۔ اور لوگ "لوک راجی" سرکار کی آنکھیں بند کر کے چلنے والی چال پر حیران ہیں۔

ہماری غریب عوام کی ہمدردی کا دم بھرنے والی سرکار کے حاکموں سے پرارتھنا ہے کہ وہ ذرا اس طرف بھی دھیان دیں اور سوچیں کہ اگر وہ ان غریب ٹیچروں کی جگہ پر کام کر رہے ہوں جن کی تنخواہ پچاسی پچاسی یا ساٹھ ساٹھ روپے ہے اور پھر پانچ پانچ ماہ تنخواہ نہ ملے تو پھر ان کا کیا حشر ہو۔

(ایک لسبوہلی نواسی)

صاحب اور بکروالوں کی بڑھتی ہوئی چیرہ دستیوں کو روکیں (ایک سمرالہ نواسی)

پانی کی قلت دور کی جائے

موضع جانی سر و معار علاقہ کاشم گڑھ ضلع ڈوڈہ میں پانی کی سخت قلت چلی آ رہی ہے۔ لوگوں کو تین میل کی دوری موضع ٹھنڈہ پانی سے پانی لانا پڑتا ہے۔ لہٰذا اب جبکہ ریاست کے دوسرے پانچسالہ منصوبہ میں آبپاشی اور پانی کی قلت کو دور کرنے کے لئے کافی رقم خرچ کرنا چاہتی ہے۔ ہماری پرارتھنا ہے کہ نالہ ٹھنڈے پانی سے جانی تک کوہل نکال کر عوام کی ایک بھاری تکلیف کو دور کیا جائے۔

(ٹھاکر چھوٹی سنگھ سرپنچ پنچائت کاشم گڑھ)

بارہ سال پرانا سرپنچ

پنچائت حلقہ ٹھلوڑہ نیابت مجالتہ میں گذشتہ بارہ سال سے پنچائت کے چناؤ نہیں کروائے گئے ہیں۔ اور گیارہ سال سے بنا ہوا سرپنچ پنچائت چونکہ کامریڈ بن گیا ہے۔ اس لئے لوگوں کے بار بار مانگ کرنے کے باوجود پنچائت کے چناؤ نہیں کروائے جا رہے ہیں۔ اور لوگ سرپنچ مذکور کی من مانیوں سے سخت نالاں ہیں۔ حکام بالا سے التماس ہے کہ پنچائت حلقہ ٹھلوڑہ کا فوری طور پر چناؤ کروایا جائے۔

(ایک ٹھلوڑہ نواسی)

لڑکیوں سے چھیڑ خانی

یہ امر کس قدر شرمناک ہے کہ جب لڑکیاں سکول جاتی ہیں تو کچھ غنڈے انہیں سکول سے باہر راستہ میں تنگ کرتے ہیں۔ انکے ساتھ چھیڑ خانی کرتے ہیں اور کئی دفعہ ان پر آوازے کسے گئے ہیں جناب بالا پولیس اودھم پور اور دوسرے ذمہ دار سرکاری کارندوں سے درخواست ہے کہ وہ اس طرف دھیان دیکر ان غنڈوں کی خبر لیں۔ (ایک اودھم پور نواسی)

بکروالوں نے اُودھم مچا دیا

ہمارے علاقہ ڈنسال سمرال۔ ارلائی بگے وغیرہ تحصیل جموں میں اس سال بکروال بھاری تعداد میں آئے ہیں اور مقامی لوگوں کو از حد تنگ کر رہے ہیں۔ لوگوں کی فصلیں درخت وغیرہ سب تباہ کر رہے ہیں۔ اور ان میں زبردستی بکریاں چراتے ہیں۔ جس سے علاقہ میں ایک ہیجان سا پیدا ہو رہا ہے۔ لہٰذا ڈپٹی کمشنر صاحب جموں اور دوسرے پولیس افسران سے التماس ہے کہ پیشتر اس کے کہ علاقہ میں کوئی ناخوشگوار واقعہ ہو اس طرف اپنی توجہ مبذول کریں

سوشل ویلفیئر سنٹروں میں ...

مسز ورما سوشل ویلفیئر افسر پچھلے ... جموں سے اودھم پور کے دورہ پر ... اور انہوں نے مسٹر بکیرن صدر ضلع نیشنل کانفرنس کو دورہ کے دوران اپنے ساتھ لے لیا اور سنٹروں کا ملاحظہ کیا کچھ لوگوں نے اس پر اعتراض اٹھایا کہ آپ پالیٹکس کو اس میں کیوں گھسیڑ رہی ہیں۔ تو ورما صاحبہ نے عجیب ... قسم کے جواب دیئے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں شہری پرانی صاحبہ چیئرمین سٹیٹ سنٹرل ویلفیئر بورڈ سے درخواست ہے کہ وہ مسز ورما کی ان من مانی حرکات کی طرف ... کی طرف توجہ فرمائیں ... ... غیر ممبر بورڈ کو ... کہ سنٹروں میں جانے کی جرات نہ کریں اور سوشل ویلفیئر سنٹر سیاست سے پاک ... رہ سکیں۔ (اودھم پور نواسی)

کسٹوڈین جموں کا شرمناک رویہ

پیپلز فارم اور مقامی پریس سے مسٹر ایس اے قادری کسٹوڈین جموں کے نارواسلوک کی من مانی کارروائیوں اور اندھا دھند ... کے خلاف آئے دن آواز بلند ہو رہی ہے ... جتنا کہ ٹائینس اس تعلق میں حکام بالا سے ملے ہیں۔ لیکن آج تک اس کے خلاف کسی نے کوئی ایکشن نہیں لیا۔ چنانچہ حکومت کی لاپرواہی کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ کسٹوڈین مذکور لوگوں کو گالی گلوچ دینے اور فرعون مزاجی سے پیش آنے کے علاوہ اب محکمہ ہی کا کام کروانے والوں سے لاتوں اور گھونسوں سے باتیں کرنے لگا ہے اور مارپیٹ شروع کر دی ہے ہم حیران ہیں کہ جو شخص اس قدر مغرور ہے۔ جس کے خلاف لوگوں کی طرف سے ملک سے ناوفادار ہونے کا الزام لگائے جاتے ہیں اور جس شخص کا رویہ عوام کے ساتھ نہایت جابرانہ ہے ایسے شخص کے خلاف ایکشن کیوں نہیں لیا جاتا۔ کیا حکام بالا اس سلسلہ میں اپنی پوزیشن واضح کریں ...

(ایک مظلوم)

محکمہ پنچایت کے کارنامے

محکمہ پنچایت کے اکثر کارندے سیدھے سیدھے پالیٹکس میں حصہ لے رہے ہیں اور سرکار ... کا کر نیشنل کانفرنس کا پراپیگنڈہ کرنا ہی اپنی ڈیوٹی سمجھ رہے ہیں۔ انسپکٹر پنچایت ... انگریز بالکل ... کمال کر رہا ہے اور وہ کھلے بندوں نیشنل کانفرنس کا پراپیگنڈہ اس ڈھنگ سے کر رہا ہے جیسے اسے اسی غرض کیلئے تعینات کیا گیا ہو ہماری ...

کشتواڑ میں جنگلات کی تباہی

از شری سنت رام تحصیل سیکرٹری پرجا پریشد کشتواڑ

اسی صد اصلاع میں قبل ازیں بھی [illegible] تارہا ہے اخبارات میں طویل مضامین شائع ہوتے رہے ہیں کہ خسرہ نمبر 2264/1942 تعدادی ۱۶۰ کنال خیر جنگل جات صدر موضع متا تحصیل کشتواڑ میں واقع ہے جو کہ دیودار و کائیر وغیرہ سے بھرا ہوا ہے اور کافی تعداد درختان اس میں اس وقت بھی باوجود تقریباً ایک صد درختان بغیر کسی معاوضہ کے دینے کے موجود ہیں۔

یہ جنگل پہلے محکمہ جنگلات کے تحت تھا لیکن بعد میں یہ جنگل زمینداران متہ کی استدعا پر محکمہ مال میں شامل کر لیا گیا تھا۔ جنگل مذکور جہاں پر فضا سیرگاہ تھا وہاں اس سے کسانوں کو درختاں کے پتوں سے ایک اعلیٰ قسم کی کھاد تیار کرنے کا ایک اہم ذریعہ تھا۔ لیکن کچھ عرصہ سے نیشنل کانفرنس کے کچھ کارکنوں نے تحصیلدار کشتواڑ سے مل کر اندر ہی اندر ایک بھاری سازش کر کے جنگل کا بیشتر رقبہ ایک واحد شخص مسمی عبدالغنی جو کہ نیشنل کانفرنس کا پریزیڈنٹ ہے کے نام الاٹ کروا دیا۔ اور حکام بالا کے پاس رپورٹ کی کہ یہاں کوئی جنگل وغیرہ نہیں ہے۔ بلکہ معمولی جھاڑیاں یہاں موجود ہیں۔ اسی طرح کے حالات اور بھی پائے جاتے ہیں۔ موضع ہڑیال میں ایک چھوٹا سا جنگل واقع تھا۔ اسی جنگل کی صفائی بھی نیشنل کانفرنس کے ایما پر ہو رہی ہے جنگل میں دیودار و کائیر کے لاکھوں درختاں موجود تھے۔ انہیں نیشنل کانفرنس کارکنوں نے بغیر کسی معاوضہ کے کاٹ کر سرکاری جائیداد کو ختم کیا اور جنگل کا رقبہ نیشنل کانفرنس کارکنوں میں الاٹ ہوا۔ حالانکہ ہڑیال کی جنتا نے اسی سلسلہ میں آواز اٹھائی تھی لیکن حکام بالا نے کوئی توجہ نہ دی۔

جنگل ہڑیگرہ کے سلسلہ میں موضع متا کی جنتا نے زبردست کوشش کے بعد حکام بالا سے درختوں کی کٹوائی کے احکام حاصل کئے لیکن پھر بھی ہزاروں روپیوں کے مالیتی درختان ہر قسم دیودار اور کائیر و تحصیلدار کشتواڑ نے ممبر اسمبلی کشتواڑ اور نیشنل کانفرنس کے دیگر ذمہ دار عہدیداران و ملازمین محکمہ مال وغیرہ میں بلا معاوضہ تقسیم کر دیئے۔ جب ان لوگوں کو درختان موصول ہوئے تو انہوں نے راتوں رات سینکڑوں درختان کو کاٹ کر اپنے گھر بھر دیئے جنگل کی اس تباہی و بربادی کو دیکھ کر عوام میں سخت پریشانی اور بے حد غم و غصہ کی لہر چھا گئی۔ اور جنتا نے بذریعہ ریزولیوشنز اور تار ہائے ارباب حکومت کو اطلاع پہنچائی۔ کہ چند خود غرض لوگوں کی سازش سے ایک بھاری سرکاری خزانہ تباہ و برباد کیا جا رہا ہے۔ اسی سلسلہ میں فوری توجہ دی جاوے۔ عوام کو پورا یقین تھا کہ حکام بالا نے اس بات پر توجہ فرمائی اور جو جنگل کی کٹائی ہو رہی تھی وہ روک دی گئی۔ لیکن جس تحصیلدار کی ایما سے یہ کھیل رچایا گیا تھا تا حال کوئی باز پرس نہیں کی گئی جب صرف ایک کر کے جنتا کو اس عوامی مفاد میں خوش کیا جا رہا ہے۔ یہ طریقہ کار جمہوریت میں نہیں ہونا چاہیے تھا۔ لیکن یہ آواز پرجا پریشد کی ہے اس لئے آج کی حکومت اپنا فرض سمجھتی ہے کہ اپوزیشن کی آواز خواہ کچھ بھی ہو نظر انداز کر کے اپنے لاڈلے افسران کو بچایا جائے۔ یہاں تک کہ کسی بھی افسر کے خلاف تحقیقات کی جرأت موجودہ حکومت نے نہ کی صرف تبدیل کر کے اس کی جگہ دوسرا کشمیری ہی افسر بھیجا جا رہا ہے۔ جو کہ پہلے پر دہلہ ثابت ہوا۔ حالانکہ جنتا کی آواز تحقیقات کے لئے ہمیشہ ہوا کرتی ہے۔

سابقہ تحصیلدار کے خلاف جنتا نے پچھے ہو کے ہڑتال کی تھی لیکن عوامی گورنمنٹ نے بجائے تحصیلدار کے منصف کو تبدیل کر دیا۔ اب جبکہ سابقہ تحصیلدار کے خلاف مکمل کیس تیار ہے جنتا چلا رہی ہے کہ باضابطہ قانونی کاروائی کر کے مناسب سزا دی جانی چاہئے تھی۔ تاکہ آئندہ کیلئے کوئی اس طور قومی جائیدادوں کو تباہ کرنے کا موجب نہ بنے ہم اسی بارے میں حکام بالا سے پُر زور استدعا کرتے ہیں۔ کہ اس سلسلہ میں فوری طور کوئی انکوائری کمیشن مقرر کیا جاوے تاکہ تمام حالات کا پردہ اٹھ سکے۔ اور جن لوگوں نے ناجائز طور ہزاروں لوگوں کی جائیداد لوٹی ہے وہ بھی مناسب معاوضہ دینے کے ذمہ دار ہو جاویں۔ جو اندھیر گردی اس پسماندہ علاقہ میں ان لوگوں کے باعث پھیلی ہوئی ہے وہ بھی طشت از بام ہو جاوے۔ نیز جس پٹواری نے فرضی گرداوری کر کے اس جنگل کو ایک واحد شخص کے نام اندراج کا انتقال کر دیا ہے اس کے بارے میں بھی تا حال حکومت نے کوئی ایکشن نہیں لیا۔ حالانکہ اسی بارے میں تحصیلدار صاحب کشتواڑ نے موقعہ پر اپنی رپورٹ میں تحریر کر دیا ہے۔ کہ جنگل کے رقبہ میں کوئی کاشت وغیرہ نہیں بلکہ جائیداد پڑا ہوا ہے۔ حالانکہ جنگل درختان سے بھرا ہوا ہے۔ پٹواری نے فرضی گرداوری کی ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ ایسے ملازمین کی ان ناجائز کارگزاریوں کے

بقیہ [illegible]

تحصیل سبھا پریشد جموں کا ریزولیوشن

پچھلے دنوں میلہ جھیڑی بابا جیتو کی سمادھی کے بابت تحصیل پرجا پریشد جموں کی ایک جنرل میٹنگ زیر صدارت ٹھاکر ابنال سنگھ جی پردھان تحصیل پرجا پریشد جموں منعقد ہوئی جس میں تحصیل جموں کے علاوہ تحصیل اکھنور سانبہ اور ڈسٹرکٹ راجوری کے سرکردہ اصحاب نے شمولیت کی۔ میٹنگ میں دیو استھان بابا جیتو کی موجودہ حالت ظاہر ہوتا ہے کہ باہر سے آنے والے یاتریوں و میلہ کے دوکانداروں کی مشکلات و مصائب پر غور و خوض کے بعد متفقہ طور پر باتفاق رائے قرار پایا کہ حکومت وقت کی توجہ اس دیو استھان کی موجودہ ناگفتہ بہ حالت کی طرف دلائی جاوے۔ کہ بابا جیتو نے آج سے سینکڑوں سال پہلے بے انصافی کو برداشت نہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو شہید کر کے عوام کو صحیح راستہ دکھا گئے ہیں۔ لیکن جائے غیرت ہے کہ آج اسی شہید کے دیو استھان سے بے انصافی کی جا رہی ہے۔ اور اسی دیو استھان کی سالانہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں روپیہ کی آمدنی بذریعہ ٹھیکہ جات کی صورت میں گورنمنٹ کے خزانہ میں داخل ہوتی رہی ہے۔ لیکن اسی روپیہ میں سے ایک پائی تک بھی اس پوتر استھان کی بہتری اور یاتریوں یا دوکانداروں کے لئے آرام و آسائش جو کہ پہلے ایک ہفتہ در بدر اور بے آرامی سے میلہ کی رونق کو بنائے رکھتے ہیں کے لئے خرچ نہیں کئے جاتے۔ نہ جانے کہ وہ رقم کون سے فنڈ میں جمع ہوتی ہے اور وہ آج تک کتنی بڑی رقم ہو گی۔ اور باوجود اتنی بڑی رقم کے موجود ہونے کی صورت میں بھی دیو استھان بابا جیتو کی بہتری کی کوئی صورت نہیں بنائی گئی ہے۔ جبکہ بڑی بڑی دور دراز میلوں سے چل کر یاتریاں اس مشہور اور متبرک دیو استھان پر دیوتا کی ماتا کیلئے آتے ہیں جو اس موسم سرما میں اتنی بھیانک سردی میں ٹھٹھرتے ہوئے کھلے آسمان کی چھت کے نیچے تارے گنا کرتے ہیں۔ اور دوکانداران بھی بے وجہ مختلف قسم کے اڈہ جات اپنی مرضی سے ہر سال تیار کر کے گذر کرتے ہیں۔ جو میلہ کی شان کے شایاں نہیں ہو سکتا ہے۔ اور بعض اوقات تو بارش ہونے کی وجہ سے تمام کے تمام خراب ہو جاتے ہیں۔ اور یہ روپیہ جو اسی دیو استھان سے گورنمنٹ بذریعہ ٹھیکہ جات حاصل کرتی ہے وہ روپیہ اسی دیو استھان کی بہتری کے لئے خرچ ہونا چاہئے لہٰذا ہم گورنمنٹ وقت جموں و کشمیر سے پُر زور استدعا کرتے ہیں کہ جس طرح حکومت علاقہ اکھنور [illegible] کی یاترا کے سلسلہ میں انہوں کی آرام و آسائش پہنچانے کے لئے کوشش کر رہی ہے اور جس میں کافی حد تک کامیاب ہو چکی ہے اسی طرح اسی دیو استھان بابا جیتو کی شان و دوکانداران و یاتریوں کی سہولیت کیلئے میلہ کی آمدنی مہنت دیو استھان کو ہی لینے کا ادھیکار ہے۔ تاکہ وہ سارے کا سارا روپیہ دیو استھان کی بہتری کیلئے خرچ کر سکے یا گورنمنٹ خود کرے۔

سر دست بہت ضروری ہے (۱) سڑک پختہ از مصرعہ لالہ تا دیو استھان بابا جیتو اور (۲) از بابا جیتو تا کامنہ چک۔ (۳) کامنہ چک تا دیو استھان بابا بھوتو۔ جو کہ موضع رکھ [illegible] تحصیل جموں میں واقع ہے۔ (۴) اور دیو استھان بابا بھوتو تا سڑک گھو منہاساں سے ملائی جانی ضروری ہے۔ جس سے کہ ہر طرح سے دیو استھان کے یاتریوں کو آمد و رفت کی سہولیت ہو سکے۔

(۲) استھان بابا جیتو پر بارکیں بنائی جانی ضروری ہیں کہ جن میں دور دور کے آنے والے یاتریاں ایام میلہ میں رات کو با آرام گذر کر سکیں۔ اور دیگر تکالیف چوری وغیرہ کی وارداتوں سے بچ سکیں

(سوئم) دوکانداروں کے لئے پختہ تھڑہ جات مناسب جگہوں پر مناسب مقدار میں قائم کئے جاویں تاکہ بازاروں میں میلہ کے شان کے شایاں ہو سکے۔

اس کے علاوہ دیگر ضروری ضروریات کو بھی پورا کیا جاوے۔

اس ریزولیوشن کی تائید سوامی سیوا نند گری ڈنڈی جی و صوبیدار لبھنت سنگھ جی اور مزید تائید ٹھاکر دھیان سنگھ جی اپ پردھان تحصیل سانبہ اور کنور راجندر سنگھ جی آرگنائزنگ سیکریٹری ڈسٹرکٹ راجوری جی نے کی اور یہ بھی طے پایا کہ اس ریزولیوشن کی ایک ایک کاپی صدر ریاست و آنریبل پرائم منسٹر صاحب بہادر و آنریبل منسٹر صاحب بہادر متعلقہ گورنمنٹ جموں و کشمیر اور اخبارات میں بھیجی جاوے ؛

کا نام [illegible] جنگلات فوراً [illegible] تاکہ آئندہ کیلئے ان لوگوں کی ناجائز حرکتوں سے عوام محفوظ رہ سکیں۔ زمینداران موضع متا کے جملہ اعتراض [illegible] مذکور سے کہا بڑی ہوتی آئی ہیں۔ دیگر کوئی [illegible] حدود میں ایسا موجود نہیں۔ اسی جنگلات سے [illegible] کو تعمیری مکانات کو نہایت [illegible]

جنتا نہایت ادب سے عرض پرداز ہے کہ اسی جنگل کو محکمہ جنگلات کے تحت فرما کر [illegible] درختان کی [illegible] کی جاوے ؛

شری میلا رام کا بلیدان

از شری وشونبد صوشرما۔

ایک طوفان بپا تھا۔ ڈوگرہ بھومی لاوا اگل رہی تھی ـــــ ایک چنگاری شعلے کا روپ دھارن کر کے ساری فضا کو اپنی لپیٹ میں لے لینا چاہتی تھی ـــــ عوام کی نمائندہ جماعت پرجا پریشد ریاست جموں و کشمیر کا الحاق پوری طرح سے بھارت ورش سے کرانے کے لئے جدوجہد کر رہی تھی۔ ہزاروں لوگ ٹڈی دل کی طرح چھوٹے چھوٹے گراموں سے قصبوں سے نکل کر ستیہ گرہ کر رہے تھے۔ ـــــ اور ایسے لگتا تھا۔ مانو ستیہ گرہیوں کا ایک سیلاب امڈ آیا ہو ـــــ ریاست کے جیل خانے بھرپور ہو چکے تھے۔ ظالم حکومت کی لاٹھیاں اور گولیاں بھی ناکارہ ہو چکی تھیں۔ عبداللہ کے ملیشیا کو شک سا ہو گیا تھا کہ یا تو ان کی لاٹھیوں میں جان باقی نہیں ہے یا شاید ڈوگروں کے سر اتنے مضبوط ہیں کہ ان کی لاٹھیوں کا رتی بھر بھی اثر ان پر نہیں ہوتا ـــــ

جلوس شان سے و شوکت سے نکلتا "ہماری مانگ ـــــ ہند کا ودھان" کے نعروں سے سارا ماحول گونج اٹھتا ـــــ ایک دم ـــــ ٹیر گیس ـــــ لاٹھیاں ڈوگرہ ویروں پر بے رحمی سے برسائی جاتیں ـــــ ظلم کے ہاتھ تھک جاتے تھے ـــــ پر مظلوم کی اف تک نہ نکلتی اور بہادر ویر للکار اٹھتے کہ

دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے۔

اور وہ فلک شگاف نعرے اور بھی بلند ہوتے دکھائی دیتے ـــــ ساری جنتا بھارت سے مکمل الحاق کی مانگ کر رہی تھی ـــــ کشمیر کی برف سے لدی ہوئی خوبصورت چوٹیاں بھارت کی آغوش میں جانے کو بیتاب نظر آ رہی تھیں ـــــ لیکن سرکار کا رویہ بالکل اس کے الٹ تھا ـــــ لیکن مثل مشہور ہے کہ ربڑ کے گیند کو جتنا دبایا جاتا ہے ـــــ اتنا ہی وہ زیادہ اوپر اچھلتا ہے ـــــ بالکل اسی طرح شیخ عبداللہ کی سرکار ـــــ عوام کے جذبات کو جتنا زیادہ دبانے کا یتن کر رہی تھی۔ اتنے ہی جنتا کے جذبات زیادہ بھڑک رہے تھے اور حکومت کے پرتی نفرت کا جذبہ دن پر دن بڑھتا جا رہا تھا۔ اور یہ ظلم و ستم کی نیو پر بنائے گئے دھوکا کے عالیشان محل مسمار ہوتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے ـــــ

۲۹ مگھر سمت ۲۰۰۹ کا منحوس واقع جلتی پر تیل کا کام کر گیا ـــــ اسی دن شری میلا رام ـــــ ڈوگرہ بھومی کے گورو ـــــ اور قوم کے نڈر سپوت ـــــ ظالموں ـــــ ستمگروں کی گولیوں کی بوچھاڑ میں شہید ہو گئے ـــــ آپ ہنستے ہنستے فرشتۂ موت سے بغلگیر ہو گئے ـــــ راشٹر کی رکشا ہیت۔ دیش کی ایکتا کی خاطر ـــــ اور اتیاچاریوں کی آگ برساتی ہوئی گولیوں کو اپنے ہردیہ میں سما لیا ـــــ مانو پرتھوی پر ایک نیا شنکر اتپن ہوا۔ اور اس نے اتیاچار کا سارا وِش اپنے سینہ میں چھپا لیا ہو ـــــ ساری ریاست میں ایک آگ بھڑک اٹھی ـــــ شہید میلا رام بمقام چھمب اپنے دیش کے ترنگے جھنڈے کو لہراتے لہراتے بلیدان ہو گیا ـــــ مرتے دم تک بھارت کا قومی نشان ترنگا جھنڈا اس کے مضبوط ـــــ توانا ہاتھوں میں لہرا رہا تھا ـــــ پولیس کی اس وحشیانہ حرکت کے بعد شہید میلا رام جی کا مرتک شریر گولیوں کی بوچھاڑ کے نیچے سے اٹھوا کر لایا گیا۔ اور ایک لاری میں رکھ کر جموں پہنچایا گیا ـــــ چھمب سے وہ لاری جس میں شہید اعظم کی نعش تھی ـــــ جب روانہ ہو گئی تو تب مقامی پولیس کو اس کی خبر ہوئی ـــــ حکومت کی ساری پولیس ـــــ ملیشیا ایکدم حرکت میں آ گئے۔ ـــــ لاری کا پیچھا کیا گیا لیکن ـــــ سب بے سود۔ کئی جگہ پر لاری کو روکنے کی کوشش کی گئی ـــــ لیکن طوفانوں کو کوئی روک سکتا ہے؟ ـــــ بہادر ویروں کو روکنے کی ہمت کس میں ہے؟ ـــــ آخر شہید کے شریر کو جموں شہر میں لایا گیا۔ ـــــ آسمان ابر آلودہ تھا ـــــ بوندا باندی ہو رہی تھی اور ایسے لگ رہا تھا۔ مانو آکاش آنسو بہا رہا ہے ـــــ رو رہا ہے ـــــ کہ آج اس کا ایک ویر سپتر کھو گیا ہے۔

پریڈ گراؤنڈ جموں سے صبح سویرے ہی شہید کی ارتھی کا جلوس شروع ہوا۔ ـــــ سارے شہر میں یہ خبر آگ کی طرح پھیل گئی ـــــ لوگ جوق در جوق جلوس میں شامل ہو رہے تھے ـــــ جلوس بڑھتا جا رہا تھا ـــــ جوش بڑھتا جا رہا تھا۔ ـــــ لوگ ارتھی پر پھولوں کی ورشا کر رہے تھے ـــــ ارتھی پھولوں سے لدی ہوئی تھی ـــــ شری میلا رام جی شہید ہو کر بھی اب تک بھارت کے قومی نشان ترنگے جھنڈے کو سینے سے لپٹائے ہوئے تھے۔

ـــــ

جلوس موتی بازار ـــــ پکی ڈھکی سے ہوتا ہوا بازار رگھوناتھ میں پہنچا ـــــ وہاں پر پولیس نے جلوس کو روک لیا اور ارتھی چھیننے کی ناکام کوشش کی ـــــ لیکن آج جوش بڑھ چکا تھا ـــــ راشٹر کے وراٹ ہون کنڈ میں شری میلا رام جی کی جیون آہوتی پڑ چکی تھی ـــــ نوجوان ـــــ بچے ـــــ بوڑھے ـــــ استریاں سبھی مانو آج سر پر کفن باندھے ہوئے تھے۔ اور یہ طے کئے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ کہ وہ آج سر کٹا دینگے۔ مر مٹیں گے لیکن ارتھی کو کسی صورت میں بھی پولیس کے حوالے نہ کرینگے ـــــ آخر مجبوراً پولیس کو ہار ماننی پڑی اور جلوس "شری میلا رام جی کے بلیدان کی جے ہو ـــــ جے ہو" کے نعرے لگاتا ہوا آگے بڑھنے لگا ـــــ جلوس کا ایک سرا بازار رگھوناتھ میں تھا اور دوسرا سرا موتی بازار میں ـــــ ہم نے بڑے بزرگوں کو یہ کہتے سنا کہ آج تک انہوں نے جموں میں کبھی اتنا بڑا جلوس نہیں دیکھا ـــــ جلوس گھاس منڈی۔ راجندر بازار سے ہوتا ہوا شمشان گھاٹ، جو کہ جوگی دروازہ کے نام سے مشہور ہے پہنچا ـــــ آسمان ابر آلود تھا ـــــ سورج نے ابر کی کالی چادر تان رکھی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا۔ مانو پرتھوی کے چمکیلے چمکیلے ہیرے ـــــ لال کو دیکھ کر شرم کے مارے آفتاب منہ چھپائے بیٹھا ہے ـــــ سارا ماحول اداس تھا۔ ساری فضا غمگین تھی۔ ایسے دکھتا تھا مانو سارے ماحول کا سہاگ لٹ گیا ہو۔ ساری فضا پر بیوگی طاری ہو گئی ہو ـــــ برف سے لدی ہوئی اونچی اونچی چوٹیوں پر ابر چھا گیا۔ ایسے معلوم ہوا گویا انہوں نے شہید میلا رام جی کے سوگ میں ماتمی لباس پہن لیا ہو ـــــ

چتا روشن ہوئی۔ آگ کی ہر بھڑکتی ہوئی لپٹ سے ایک سندیش مل رہا تھا ـــــ "اے دیش بھگتو ـــــ دیش کی اکھنڈتا کی خاطر خون کا آخری قطرہ بھی بہانا ہوگا۔ راشٹر پر تن۔ من۔ دھن اور سروسو تک نچھاور کرنا ہوگا" ـــــ آج شری میلا رام جی ہمارے درمیان نہیں رہا ـــــ وہ بلیدان ہو گئے ـــــ شہید ہو گئے ـــــ راشٹر کی رکشا ہیت قوم کی ایکتا کی خاطر ـــــ دیش کی خاطر ـــــ لیکن ان کی چتا کی راکھ کئی کونوں سے ہزاروں میلا رام پیدا ہوں جو دیش کی اکھنڈتا ـــــ راشٹر کی ایکتا کی خاطر ہنستے ہنستے پھانسی کے پھندوں کو چوم لیں گے۔ خوشی خوشی دیش پر بلیدان ہو جائیں گے۔ اور بھارت ماتا کی جے کے نعرے آسمان کی بلندیوں تک لے جائیں گے

اے شہید وطن اے رہنمائے قوم
تیرے بغیر آج ڈگمگائے قوم

کانفرنسی حکمرانوں کے صوبائی تعصب

ہیرانگر ۱۹ دسمبر موضع رتی پور تحصیل میں پرجا پریشد کی طرف سے ایک شاندار جلسہ ہوا۔ جس میں شری گردھاری لال شری جگلا پرشاد وکیل۔ شری بھگت کنور رملیہ سنگھ جی تحصیل سیکریٹری پرجا پریشد ہیرانگر اور تحصیل پردھان ... جی سانگرہ نے تقاریر کیں جلسہ میں ... کانفرنسی حکمرانوں کے صوبہ جموں کے ... متعصبانہ رویہ کی مذمت کی گئی اور ... نے واضح کیا کہ کس طور دوسرے ... پلانوں میں بھی صوبہ جموں کو نظرانداز کیا ...

تار کا پتہ "جے سودیش" جموں

जय स्वदेश

جے سودیش

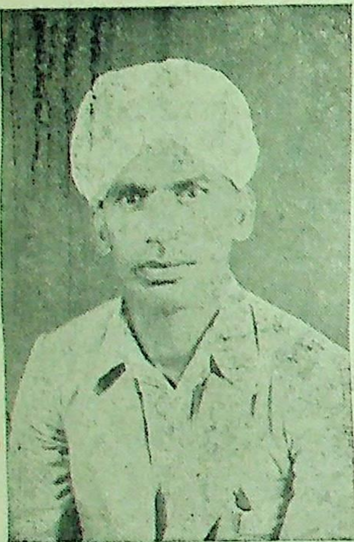
ٹیلیفون نمبر ۴۳۲

فی پرچہ ۲ آنے

چندہ سالانہ ۶ روپے مفصلات ۸ روپے

Vol. I Friday, 6 January, 1956

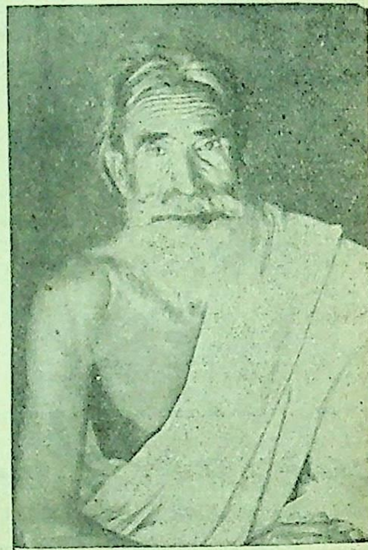
दो तहसीलों के दो बड़े अधीकारी



सूबेदार मेजर ठाः हरी सिंह
प्रधान, प्रजा परिषद तहसील अखनूर
व सदस्य कार्यकारणी जम्मू काश्मीर
प्रजा परिषद
और
जिन्हों ने प्रजा परिषद् के लिए न
केवल अमुल्य त्याग किया है
वरन् दुःखी जन्ता की दिन रात
सेवा करके अपनी संस्था के
उच्च आदर्शों का पालन कर रहे हैं।

कंटक-पथ अपनाना सीखें !

जियें देश के लिए, देश हित तिल-तिल कर मर जाना सीखें !
राग-रंग की नव तरंग में मां की याद भुलाते आये,
भूल गये अपने वैभव को, यश औरों का गाते आये।
अब असिधारा व्रत अपना कर बूंद बूंद ढल जाना सीखें !
बढ़े चलें निज ध्येयविन्दु तक, जग का सुख-ऐश्वर्य भुलाकर;
दूर करें पथ का अंधियारा निज जीवन का दीप जलाकर;
अडिग रहे जो झंझा में भी, ऐसी ज्योति जगाना सीखें !
अपमानों की याद जगाकर सुनें करुण माता का क्रन्दन;
कोटि-कोटि कण्ठों में गूंजे आज पुनः प्रल्यंकर गर्जन;
जननी के पावन चरणों में जीवन-पुष्प चढ़ाना सीखें !



ठाः बसंत सिंह जी तियागी
प्रधान, प्रजा परिषद् तहसील जम्मू
और
जिन का त्याग और देश सेवा की
भावना देश कार्य करने वालों के
लिए एक आदर्श है।

Editor:- Gopal Das Sachar & Printed at the Peoples Press, Jammu.
Regd. E. P. No. 3

عوام کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ ریاست بھارت کا ایک حصہ بن چکی ہے

سندربنی میں یوم شہیداں ۔ شہیدوں کی یادگار قائم کرنے کا فیصلہ

سندربنی ۲۸ دسمبر۔ سندربنی میں پرجا پریشد کے اندولن میں نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی گولیوں سے شہید ہونے والے ویروں کا یوم شہادت بڑی دھوم دھام کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر دور دراز علاقوں سے لوگ اکٹھے ہوئے تھے۔ راجوری اور نوشہرہ پرجا پریشد کے چیدہ چیدہ کارکن بھی شامل تھے۔ تقریب ہذا کے موقع پر جموں سے ڈاکٹر اوم پرکاش مینگی جنرل سیکرٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد بمع ہمراہی شری بنسی لال اکھنور نواسی شامل تھے۔

ہون یگیہ کے بعد ڈاکٹر مینگی جی کی صدارت میں ضلع راجوری کے پرجا پریشد کے کارکنوں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں سندربنی میں شہیدوں کی یادگار قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور اسی سلسلہ میں فنڈ اکٹھا کرنے کے لئے کارکنوں کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔

اس تقریب میں ضلع راجوری کے مختلف حصوں سے شامل ہونے والے کارکنوں میں پنڈت وشواناتھ تحصیل پردھان راجوری۔ شری اندر پرکاش چیئرمین نوشہرہ۔ حکیم کستوری لال۔ شری راجندر سنگھ ڈسٹرکٹ آرگنائزر پرجا پریشد راجوری۔ وید پرکاش۔ شری منشی لال، مہتہ مالک رام۔ شری کیشوری لال۔ پنڈت بھولا رام۔ امرناتھ جی موہنگر۔ شری کرم چند۔ شری امرناتھ۔ شری رام سرن داس اور شری پریتم داس کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

میٹنگ کے بعد کشتیوں کا پروگرام ہوا اور بعد میں شری پریتم داس پردھان پرجا پریشد سندربنی کی صدارت میں ایک پبلک جلسہ ہوا۔

جس میں شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے ڈاکٹر اوم پرکاش مینگی جنرل سیکرٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد نے کہا کہ شہید کی موت قوم کے لئے حیات کا درجہ رکھتی ہے۔ اور آج سے تین سال پہلے شیخ عبداللہ اور نیشنل کانفرنسی حکمران بھارت سے غداری کر کے ریاست کو ہندوستان سے الگ رکھنا چاہتے تھے تو دیش کے ان نوجوانوں رام جی داس۔ بابا کرشن۔ اور پنڈت بیلی رام جی جیسے ویروں نے اپنی زندگی کا بلیدان کر کے ان لوگوں کے منصوبوں کو ناکام بنایا۔ ان شہیدوں کی شہادتوں کا ہی نتیجہ ہے کہ آج ریاست بھارت کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ شیخ عبداللہ جیل میں ہے۔ اور وہ نیشنل کانفرنسی جو خود مختاری اور ریاست کو آزاد رکھنے کے خواب لیتے تھے۔ آج بھارت سے مکمل الحاق کے نعرے بلند کر رہے ہیں۔

آگے چل کر آپ نے کہا کہ لوگوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ ریاست کی بہتری کے لئے ہندوستان سے کروڑوں روپیہ مل رہا ہے۔ مگر بدقسمتی اس بات کی ہے کہ برسراقتدار لوگ اس روپیہ کا دُراپیوگ کر رہے ہیں۔ اور یہ روپیہ جنتا اور ملک کی بہتری پر خرچ ہونے کی بجائے کچھ لوگوں کی جیبوں میں جا رہا ہے۔ شری مینگی نے کہا کہ پہلے پانچسالہ پلان کے تحت ہندوستان سے آنے والے روپے کا دُراپیوگ ہوا مگر اب عوام اس بات کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے کہ دوسرے پانچسالہ پلان کے تحت آنے والے روپیہ کا دُراپیوگ ہو۔

شری بنسی لال ممبر ورکنگ کمیٹی پرجا پریشد اکھنور نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں حیران ہوں کہ بعض لوگوں نے وطن دشمنی کا ثبوت دیا۔ ہندوستان سے الحاق کی مانگ کرنے والوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا۔ وہ کس منہ سے عوام کے سامنے روپ بدل کر آ رہے ہیں۔ اور آج مکمل الحاق کے حق میں نعرے بلند کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ یہ شہیدوں کے خون کا نتیجہ ہے کہ دیش کے دشمنوں کو شکست ہوئی اور دیش بھگت عوام کی فتح ہوئی۔ شری بنسی لال نے مزید کہا کہ پرجا پریشد کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ پرمٹ ختم ہوا اور بھارت کا ترنگا جھنڈا آج جموں کے سیکرٹریٹ پر لہرا رہا ہے۔

باجلاس پنڈت موہن کرشن صاحب

بی اے ایل ایل بی سب جج اودھمپور

مقدمہ: راجکمار بھیم چند، شری اچھر چند پسران راجہ رام چند صاحب ساکنہ موضع چنہنی تحصیل اودھمپور (مدعیان) بنام

نند لال ولد بھگت رام قوم مہاجن ساکنہ موضع چنہنی تحصیل اودھمپور (مدعا علیہ)

دعویٰ دلا پانے مبلغ -/375 روپیہ بر بنائے اقرار نامہ مشمولہ ہذا۔

نوٹس بغرض اشاعت بنام نند لال ولد بھگت رام قوم مہاجن ساکنہ موضع چنہنی تحصیل اودھمپور

مقدمہ مندرجہ صدر میں آپکو بذریعہ اشتہار اخبار مطلع کیا جاتا ہے کہ بغرض جوابدہی مقدمہ بتاریخ ۱۹ جنوری ۱۹۵۶ء اصالتاً، وکالتاً یا مختاراً عدالت ہذا میں حاضر آویں بصورت دیگر حکم مناسب دیا جاویگا۔

تحریر الصدر — دستخط حاکم و مہر عدالت

کامریڈوں کی پاکستانیوں کے ساتھ بارڈر پر ناجائز تجارت

رنبیر سنگھ پورہ کے بارڈر کے نزدیک دو من الائچیاں پکڑی گئیں

رنبیر سنگھ پورہ ۲۹ دسمبر۔ نیشنل کانفرنسی کامریڈوں کی پاکستانیوں کے ساتھ ناجائز تجارت کے متعلق لوگوں کو ایک عرصہ سے شکایت چلی آ رہی تھی۔ چنانچہ دو دن ہوئے محکمہ لینڈ کسٹمز کے انسپکٹر شری سوراج پرکاش نے دو من الائچی خورد جس کی قیمت دو ہزار روپیہ بیان کی جاتی ہے دو بدمعاشوں سے پکڑ کر ضبط کر لی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ الائچیاں رنبیر سنگھ پورہ کے ایک بڑے کامریڈ کی ہیں۔ جو ان بدمعاشوں کے ذریعہ ایک عرصہ سے ناجائز تجارت کر کے ہزاروں روپے کما رہا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ان کامریڈوں نے ایک ایجنسی رکھی ہوئی ہے۔ اسی قسم کا مال سنواری بارڈر پر لے جا کر پاکستانی بیوپاریوں کے فروخت کرتے ہیں۔ ایک اور اطلاع ہے کہ پکڑی جانے والی الائچیاں ... تھیں۔ لیکن بدمعاش دو من الائچی ... پہنچانے میں کامیاب ہو چکے تھے اور ... من لے کر جا رہے تھے کہ انسپکٹر نے سراغ ملنے پر بڑی ہوشیاری ... انہیں پکڑ لیا۔ (نامہ نگار)

فرضی تعمیرات کا پراپیگنڈہ

رنبیر سنگھ پورہ ۲۶ دسمبر۔ پرجا پریشد حلقہ سہیال کے کارکنوں کی ایک میٹنگ موضع رہیال میں شری شو لال تحصیل پردھان کی صدارت میں گذشتہ ہفتہ ہوئی۔ جس میں دو پانچسالہ ڈرافٹ پلان اور پہلے پانچسالہ منصوبہ کے تحت بنا تعمیرات کے اخباروں اور پمفلٹوں میں تعمیرات کے متعلق کاغذی پراپیگنڈہ کا مسئلہ زیر غور لایا گیا۔ چنانچہ میٹنگ میں اس امر کا فیصلہ کیا گیا کہ علاقہ میں کن کن چیزوں کی آوشکتا ہے کے متعلق ہر گاؤں میں میٹنگیں بلا کر ایک جامع نوٹ تیار کیا جائے۔ اور کاغذوں میں تعمیرات دکھا کر ہضم کی گئی رقم کو منظر عام پر لایا جائے۔ اور اسی سلسلہ میں تحقیقات اور جانچ پڑتال کی مانگ کرتے ہوئے ایک باقاعدہ تحریک چلائی جائے۔

میٹنگ ہذا میں یکصد کے قریب کارکن شامل تھے۔

جے سودیش کا مطالعہ کرنا ہر بہی خواہ کا فرض اولین ہے

ہیرانگر میں یوم شہیداں

ہیرانگر ۲ جنوری۔ ہیرانگر میں ۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء کو پرجا پریشد کے اندولن ... ریاست کے ہندوستان سے مکمل الحاق ... جدوجہد کرتے ہوئے نیشنل کانفرنسی ... گولیوں سے شہید ہونے والوں کا یوم ... بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ اس موقع پر ہیرانگر میں ایک بھاری ... جلسہ اور دوسرے خاص پروگرام ... اور شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کی ... اس سلسلہ میں تیاریاں خوب زور شور سے کی جا رہی ہیں۔ نامہ نگار

باجلاس پنڈت موہن کرشن صاحب

بی اے ایل ایل بی سب جج اودھمپور

مقدمہ نمبر ۶۱ دیوانی — متدائرہ ۱۲ اگست ...

لچھمی رانی لیلا دیوی زوجہ راجہ رام ... صاحب ساکنہ چنہنی تحصیل اودھمپور (مدعیہ)

بنام نند لال ولد بھگت رام قوم مہاجن ... موضع چنہنی تحصیل اودھمپور (مدعا علیہ)

دعویٰ دلا پانے مبلغ -/400 روپے بر ...

اقرار نامہ مشمولہ ہذا۔

نوٹس بغرض اشاعت بنام نند لال ولد ... قوم مہاجن ساکنہ چنہنی تحصیل اودھمپور

مقدمہ مندرجہ صدر میں آپکو بذریعہ ... اشتہار اخبار مطلع کیا جاتا ہے کہ بغرض ... مقدمہ اصالتاً، وکالتاً یا مختاراً عدالت ... بتاریخ ۱۹ جنوری ۱۹۵۶ء حاضر آویں ... دیگر حکم مناسب دیا جاویگا۔

تحریر الصدر — دستخط حاکم ...

26/12/55

ہفتہ وار "جے سودیش" جموں
مورخہ ۶ جنوری ۱۹۵۶ء

قسط 3

دوسرا پانچسالہ منصوبہ دھوکا اور فراڈ

تقریباً دو ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ ریاست کے نیشنل کانفرنسی حکمرانوں نے دوسرے پانچسالہ پلان کے تحت ۳۵ کروڑ روپے خرچ کرنے کی سکیموں کا ایک ڈرافٹ پلان شایع کیا۔ منصوبہ ہذا کے پبلک کے سامنے آتے ہی ایک مایوسی کی لہر دوڑ گئی۔ اور ہر طرف سے اس کے خلاف ایک آواز بلند ہونے لگی۔ پرجاپریشد اور دوسرے لوگوں نے اسے ایک دھوکا اور فراڈ قرار دیا۔ منصوبہ کی سکیموں کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد پچھلی دو قسطوں میں ہم نے بھی اس سلسلہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور ابھی اس پلان کے چند پہلوؤں کا ہی اعداد شمار پیش کر کے پوسٹ مارٹم کر پائے تھے۔ کہ عوام کی آواز سے حکومتی ایوانوں میں ایک زلزلہ سا آگیا۔ چنانچہ ۱۸ دسمبر ۱۹۵۵ء کو کٹھوعہ میں ہمارے حکمرانوں نے تقریریں کیں جس میں انہوں نے جہاں ان کے غلط اور ناپاک منصوبوں کا پردہ چاک کرنے والوں کو کھری کھری سنائیں۔ اور ملک کا دشمن قرار دے ڈالا۔ وہاں یہ بھی اعلان کر دیا۔ کہ دوسرے پانچسالہ پلان کے تحت ریاست میں ۷۴ کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ اور صوبہ کشمیر کی نسبت صوبہ جموں پر بہت زیادہ خرچ کیا جائیگا۔ حکمرانوں کی ان تقریروں کے متعلق سن کر کچھ حیرانگی سی ہوئی۔ کہ آخر یہ کیا تماشا ہے۔ کیونکہ جو پلان شایع ہوا تھا۔ اس میں ۳۵ کروڑ روپے خرچ کرنے کی سکیمیں دکھائی گئی تھیں۔ اور اس میں صوبہ جموں میں پندرہ یا سولہ فی صدی سے زیادہ رقم خرچ کرنے کی کوئی رقم نہیں دکھائی گئی تھی۔ ابھی اس سلسلہ میں عوام میں سرگوشیاں ہی ہو رہی تھیں۔ کہ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۵ء کو ایک اور نیا ڈرافٹ پلان ہمارے سامنے آگیا۔ جس پر شایع کرنے کی تاریخ ۱۸ دسمبر ۱۹۵۵ء لکھی ہوئی تھی۔ اس نئے پلان میں ۳۵ کروڑ یا ۷۴ کروڑ خرچ کرنے کی بجائے ۵۱ کروڑ ۲۷ لاکھ روپیہ خرچ کرنے کے تخمینہ جات دکھائے گئے ہیں۔ لیکن جہاں پہلے ڈرافٹ پلان میں یہ واضح الفاظ میں لکھا گیا تھا۔ کہ منصوبہ ہذا کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سارے کی ساری رقم ہندسرکار مہیا کرے گی۔ وہاں اس نئے ڈرافٹ پلان میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں۔ کہ یہ ۵۱ کروڑ روپے کہاں سے آئیں گے۔ ابھی ہم اس نئے ڈرافٹ پلان کے پمفلٹ کا مطالعہ ہی کر رہے تھے کہ ۲۸ دسمبر کو "لالہ رخ پبلیکیشنز" ایک نیم سرکاری ادارے کی طرف سے شایع شدہ ایک اور پمفلٹ سرکاری طور پر تقسیم کیا گیا۔ جس کے شایع کرنے کی تاریخ یکم جنوری ۱۹۵۶ء ہے۔ پمفلٹ ہذا میں پہلے پانچ سالہ پلان کے تحت ترقی اور تعمیرات کے پل باندھ کر دکھانے کے ساتھ ساتھ دوسرے پانچ سالہ پلان پر بھی تبصرہ کرتے ہوئے سکیموں پر خرچ کے لئے تخمینہ جات ۳۵ کروڑ روپے کے ہی دکھائے گئے ہیں۔ پمفلٹ ہذا کے نفس مضمون میں موجودہ سرکار کی غلط اور بے جا تعریفوں سے جہاں حیران ہوئی۔ وہاں پھر دوسرے پانچسالہ پلان کے لئے ۳۵ کروڑ روپے کی سکیمیں دیکھ کر ہنسی بھی آئی۔ کہ پانچ سالہ پلان کیا مذاق بن رہی ہے۔ خیر بخشی صاحب نے دہلی میں دوسرے پانچ سالہ پلان پر ۵۱ کروڑ روپے خرچ کا اعلان۔ چونکہ آج تک آخری (LATEST) ہے۔ اس لئے آج ہم پہلے ۵۱ کروڑ روپے والی سکیموں کے خاکہ پلان کے پہلوؤں کو زیر بحث لاتے ہیں۔

اس خاکہ پلان میں کاغذی طور پر ان سب سنگین الزامات کو جھٹلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو اکثر اس سلسلہ میں عوام کی طرف سے حکومت پر عاید کئے گئے ہیں۔ منصوبہ ہذا میں بار بار یہ لکھا گیا ہے۔ کہ منصوبہ کو مرتب کرنے میں حکومت ہند کے ماہرین سے مشورہ لیا گیا ہے۔ اور لوگوں کی رائے کو دھیان میں رکھا گیا ہے۔

اس موقع پر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر حکومت نے منصوبہ مرتب کرتے وقت تمام وہ اقدامات پورے کئے ہیں۔ جو کسی قومی منصوبہ کی تشکیل کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ تو کیا عوام پاگل ہو گئے ہیں۔ جو اس سلسلہ میں چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ نہ ہی پہلا پانچسالہ منصوبہ مرتب کرتے وقت عوام کو اعتماد میں لیا گیا۔ جہاں جی چاہا کروڑوں روپیہ تباہ و برباد کر دیا۔ اور ملک کا قطعاً کوئی بھلا نہ ہو سکا۔ خواہ پروپیگنڈہ کے طور پر کتنی ہی تعمیرات اور انقلابی تبدیلیوں کا ڈھول کیوں نہ پیٹا جائے۔ اور اب جبکہ دوسرا منصوبہ بن رہا تھا۔ تو لوگوں نے مانگ کی۔ کہ منصوبہ ہذا کو قومی منصوبہ بنانے کے لئے عوام کو اعتماد میں لیا جائے۔ اور کچھ جماعتوں نے اس سلسلہ میں حکومت کو اپنا غیر مشروط طور پر تعاون بھی پیش کیا۔ لیکن حکومت کے نشے میں مست برسر اقتدار لوگوں نے کسی کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور اپنی ہی مرضی کے مطابق چند لوگوں نے منصوبہ مرتب کر ڈالا۔ لوگوں کا اس سلسلہ میں آواز اٹھانا نہ صرف قدرتی تھا۔ بلکہ ان کا ایک قومی فرض بھی۔ کیونکہ پہلے پانچسالہ منصوبہ کے تحت ایک بڑی بھاری رقم کے دُراپیوگ کے تلخ تجربات ان کے سامنے ہیں۔

لیکن یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ بجائے اس کے حکومت عوام کی آواز سے متاثر ہو کر منصوبہ ہذا کو ایک قومی منصوبہ بنانے کی طرف راغب ہوتی۔ کاغذی ہیرا پھیری۔ تقریروں۔ پمفلٹوں اور دوسرے پروپیگنڈہ کے زور سے عوام کی آواز کو دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے جس سے عوام کے دلوں میں حکومت کی نیت اور ہئیت کے متعلق اور بھی شکوک پیدا ہونے قدرتی بات ہے۔

یہ ٹھیک ہے۔ کہ اس بدلے ہوئے خاکہ پلان کو ترتیب دینے، لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے اور اپنے آپ کو پاک اور صاف ظاہر کرنے کے لئے بڑی چالاکی اور ہوشیاری سے کام لیا گیا ہے لیکن حقیقت میں یہ نیا خاکہ پلان پہلے سے بھی کہیں زیادہ دھوکا اور فراڈ ہے اور اس میں صوبہ جموں میں ۲۳ کروڑ روپے خرچ کرنے کا جو سٹنٹ رچایا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں منصوبہ کے تمام پہلوؤں کا پوسٹ مارٹم آئیندہ شمارہ میں کیا جائے گا۔

"بخشی حکومت مردہ باد"

جموں ۱ جنوری۔ سانبہ سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کل رات کو گھاس منڈی میں مہاشہ رام چند نیشنل کانفرنسی رہنما کی صدارت میں ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں شری نانک چند سکیرٹری پرجاپریشد نے بخشی حکومت کی طرف سے کئے گئے وعدوں کو دہراتے ہوئے اعلان کیا۔ اگر حکومت نے اپنے وعدے کے مطابق سانبہ میں نلکے نہ لگوائے تو عوام سخت سے سخت قدم اٹھانے میں پیچھے نہ رہیں گے جس پر عوام نے پرجوش نعروں اور تالیوں کے ساتھ اس اعلان کا خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد مہاشہ رام چند جی نے ایک دن کے لئے قصبہ میں علامتی ہڑتال کرنے کا اعلان کیا۔ جس کے بعد تحریک کے سرگرم کارکن شری اوتار دیو شرما انسپکٹر کوآپریٹو نے مہاشہ جی سے اپنے وچار پرگٹ کئے۔ چنانچہ صبح مطابق اعلان قصبہ میں ہڑتال رہی اور دوپہر کو سکول ماسٹر گھنشام اور ماسٹر چمن لعل جی نے استریوں کا جلوس نکالنے کا پربندھ کیا۔ اور ٹھیک دو بجے مہاشہ رام چند اور شری درگا داس دونوں نیشنل کانفرنس اور پرجاپریشد کے کارکنوں کی رہنمائی میں ایک شاندار جلوس نکالا گیا۔ جلوس میں عجیب جوش و خروش تھا۔ اور جلوس میں "بخشی حکومت مردہ باد" "ہمیں کیا چاہیئے — نلکے" "دو جھوٹے وعدوں کی سرکار — نہیں چلے گی۔ نہیں چلے گی!!" کے فلک شگاف نعرے بلند کئے گئے۔

جلوس میں حصہ لینے والوں میں کرشن دیو ممبر ٹاؤن ایریا کمیٹی۔ شری اوم پرکاش ممبر ٹاؤن ایریا کمیٹی۔ شری نرسنگھ داس ڈسٹرکٹ آرگنائیزر پرجاپریشد۔ شری نانک چند سکیرٹری پرجاپریشد۔ شری ستیہ دیو پرجاپریشد۔ شری اندر دیو انسپکٹر کوآپریٹو۔ ماسٹر گھنشام۔ ماسٹر چمن لعل وغیرہ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ پروگرام ہذا کو کامیاب بنانے میں نیشنل کانفرنس۔ پرجاپریشد اور سرکاری ملازم بھی شامل تھے۔ اور بڑی گرمجوشی کے ساتھ سبھی نے حصہ لیا۔ یہ پہلا موقع ہے۔ کہ سانبہ کے اندر سبھی لوگوں نے اپنے سیاسی اختلافات کو ایک طرف رکھتے ہوئے عوامی مانگ کو متحدہ طور پر بلند کیا ہے۔ اور یکجہتی کا ثبوت پیش کر کے حکومت پر واضح کیا ہے۔ کہ وہ کسی بھی عوامی کاز کے لئے حکومت کے خلاف متحد ہو کر صف آرا ہو سکتے ہیں۔ (نامہ نگار)

ریاست کی مرکزی ملازمتوں میں صوبہ جموں کی نمائندگی پندرہ یا سولہ فیصدی سے زیادہ نہیں

شیخ عبداللہ کو پیغمبر کہنے والے خود غرض لوگ بھی حالات کے بدلنے کے بعد

حکومت اور روپیہ کے بل بوتے پر نیشنل کانفرنس کی

دوسروں پر فرقہ پرستی کا الزام

جموں ۲۹ دسمبر۔ گذشتہ ہفتہ پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد نے ضلع پونچھ کے مختلف دیہات کا دورہ کیا۔ آپ کے ہمراہ شری سمپورن سنگھ سیکرٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد۔ شری رشی کمار کوشل و شری عبدالرحمان ممبران ورکنگ کمیٹی جموں و کشمیر پرجا پریشد تشریف لے گئے تھے۔ سنڈری۔ مینڈھر۔ والی۔ سیال سوئی۔ چکلی اور نوشہرہ میں جنتا نے اپنے پریہ نیتا اور دوسرے رہنماؤں کا شاندار سواگت کیا۔ اور ہزاروں لوگوں نے ملک کے رہنماؤں کے وچار سنے۔

یہاں سے ۵ میل دور موضع مینڈھر میں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد نے کہا کہ بھارت ورش کے لوگوں نے آزادی کے لئے ایک لمبی جدوجہد کی۔ آخر انگریز کو اس دیش سے جانے کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ غلامی کی زنجیریں ٹوٹ گئیں۔ ہم آزاد ہو گئے۔ اپنے لوگوں کی سرکار قایم ہو گئی۔ لیکن لوگ جنہوں نے آزادی پراپت کرنے کے لئے بلیدان دیئے۔ اور قربانیاں دیں جو کچھ وہ آزادی ملنے کے بعد آشائیں لگائے بیٹھے تھے۔ ان کی وہ امیدیں پوری نہ ہوئیں۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر طرف ایک بے چینی سی پائی جاتی ہے۔ اس کا یہی کارن ہے کہ سینکڑوں سالوں تک غلامی کے پھندوں میں پھنسے رہنے کے کارن ہم اپنی پراچین سبھیتا کو بھول چکے ہیں۔ ہم اپنے بزرگوں۔ رشیوں اور منیوں کے اونچے آدرش بھول چکے ہیں۔ اور اخلاق۔ چرتر کی کمی ہو جانے کی وجہ سے ذمہ دار اپنی ذمہ داریوں کو بھول کر وہ باتیں کر رہے ہیں جو کبھی بھی چرتروان منشیہ کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ سکینڈل ہو رہے ہیں۔ رشوت ستانی ہو رہی ہے دوسروں کے گلے کاٹے جا رہے ہیں۔ اور لوگ اپنے کرتویہ کو بھول رہے ہیں۔ لوگوں کو گیان نہیں کہ یہ دیش ہمارا ہے۔ اس کے پرتی ہمارا کیا کرتویہ ہے۔ آزادی کے بعد اولین ضرورت اس بات کی تھی۔ کہ لوگوں کے چرتر نرمان کی طرف دھیان دیا جاتا۔ لیکن بدقسمتی سے جن لوگوں پر یہ ڈیوٹی عائد ہوتی تھی۔ وہ خود کو بھولے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ترقی یوجنائیں بنتی ہیں۔ لیکن ان کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکل رہا۔۔۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ ہم جہاں جنتا کو بدلے ہوئے دور کی ذمہ داریوں کا احساس کروانا چاہتے ہیں وہاں ہمارے سامنے پر مکھ درشٹی کون یہ ہے۔ کہ ہمارے دیش کے لوگوں کا اخلاق اور چرتر کیسے اونچا ہو سکتا ہے ریاست جموں و کشمیر کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ ریاست میں گذشتہ آٹھ سالوں سے ان لوگوں کی سرکار قایم ہے۔ جو کسی وقت ذمہ دارانہ نظام حکومت کے قیام کے نام پر تحریکیں چلاتے رہے۔ اور اندولن کرتے رہے۔ مگر برسر اقتدار آنے کے بعد وہ قطعاً اس بات کو بھول چکے ہیں کہ ذمہ دارانہ نظام حکومت کس بلا کا نام ہوتا ہے۔ مہاراجہ کی حکومت کے وقت جب کبھی افسران نے لوگوں پر سختیاں کیں اور فائرنگ تک کی نوبت آ گئی۔ تو باقاعدہ کمیشن مقرر ہو کر کھلے بندوں تحقیقات ہوئی۔ ان تحریکوں میں زخمی ہونے والوں اور مرنے والوں کے وارثوں کو شخصی حکومت نے معقول معاوضے دیئے۔ مگر آج دوسری طرف حالت یہ ہے۔ کہ لوگوں نے برسر اقتدار لوگوں کے ناپاک منصوبوں کے خلاف اندولن کیا۔ اور مانگ کی کہ ریاست کا ہندوستان کے ساتھ مکمل الحاق کیا جائے۔ جیسے آج بخشی صاحب اور ان کے دوسرے ساتھی بار بار دہرا رہے ہیں مگر انہی لوگوں نے ان لوگوں کو اس مانگ کے لئے گولیوں کا نشانہ بنایا۔ کئی گھر لٹے تباہ و برباد کر دیئے گئے ہیں۔ پولیس اور ملیشیا نے وہ وہ ظلم کئے ہیں کہ جس کی مثال کہیں بھی دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ آپ نے کہا کہ مجھے اس بات کا پورا پورا احساس اور گیان ہے۔ کہ اس مینڈھر اور ضلع راجوری کے اندر ان لوگوں نے وہ وہ اتیاچار کروائے ہیں جن کی یاد آتے ہی دل کانپ اٹھتا ہے۔ کہ انسان کتنا ظالم ہے (جس وقت پنڈت جی مینڈھر اور ضلع راجوری کے واقعات کا ذکر کر رہے تھے ان کا گلا بھاری ہو گیا۔ اور ان کی آنکھوں میں آنسو تھے) آپ نے کہا کہ اندولن کے بعد پہلی بار اس علاقہ میں آیا ہوں۔ میں نے جو کچھ اپنے کانوں سنا اور دیکھا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ جس کا ہم جموں بیٹھے اندازہ کرتے تھے۔ ہم نے سنا تھا کہ اس ضلع میں تین لاکھ روپیہ کے قریب لوگوں سے زبردستی جرمانہ وصول کیا گیا تھا۔ لیکن یہاں آ کر جو کچھ دیکھا ہے وہ انتہائی دردناک ہے۔ لوگوں پر بے پناہ سختیاں کرنے کے علاوہ ان کی جائیدادیں لوٹ لی گئی ہیں مال مویشی جرمانوں کی وصولی کے لئے قرق کر کے نیلام کئے گئے ہیں عورتوں کی بے حرمتیاں کی گئی ہیں۔ اور لوگوں پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ اندولن بند کرنے وقت بخشی صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ ظلم و تشدد کے تمام واقعات کی تحقیقات کروائی جائے گی۔ لوگوں کے جرمانے واپس کر دیئے جائیں گے۔ اور اندولن میں نقصان اٹھانے والوں کو معاوضہ دیا جائے گا۔ وزیر اعظم بننے کے بعد جب وہ پہلی بار جموں تشریف لائے۔ تو انہوں نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ جموں کے لوگوں پر بہت ظلم ہوا ہے۔ اور اس کا مجھے پورا پورا احساس ہے اور پھر کچھ دنوں کے بعد جب میں ان سے ملا تو انہوں نے کہا تھا۔ کہ کچھ دن ٹھہرو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ مگر آج تین سال کا عرصہ گذرنے لگا ہے نہ ہی کوئی تحقیقات ہوئی۔ نہ جرمانے واپس ہوئے اور نہ ہی کسی نے نقصان اٹھانے والوں کی سدھ لی۔ آپ نے کہا کہ باوجود اس کے کہ مہاراجہ کے وقت اس قسم کے واقعات کی بڑے بڑے ججوں کے ذریعے باقاعدہ تحقیقات [illegible] لوگوں کو معاوضے ملتے رہے۔ لیکن یہی لوگ [illegible] کے عہد حکومت کو غیر ذمہ دارانہ نظام حکومت پکارتے رہے۔ لیکن اس موقع پر میرا [illegible] اور ان کے کانفرنسی ساتھیوں [illegible] ہے کہ اگر وہ اس نظام کو غیر ذمہ دارانہ [illegible] کہتے تھے۔ تو آج کے نظام حکومت کو [illegible] چاہیئے۔ آگے چل کر آپ نے کہا۔ کہ آج بخشی صاحب اور ان کے ساتھی یہ تو ضرور کہتے ہیں کہ شیخ عبداللہ کی حکومت میں ظلم ہوا لوگوں پر اتیاچار ہوئے۔ غبن ہوئے رشوت ستانی اور کنبہ پروری کا دور دورہ تھا۔ شیخ عبداللہ ملک سے غداری کر رہا تھا۔ حالانکہ یہ لوگ اس وقت خود بھی بڑے ذمہ دار عہدوں پر فائیز تھے۔ اور اس وقت کی پانچ منسٹروں کی کیبنٹ میں سے آج کی گورنمنٹ میں بھی تین منسٹر شامل ہیں بخشی صاحب اس وقت ڈپٹی پرائم منسٹر کے ایک نہایت ذمہ دار عہدہ پر تھے اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کے انچارج تھے۔ لیکن اگر مان بھی لیا جائے۔ یہ سب کچھ شیخ عبداللہ ہی کروانے والا تھا۔ تو انہوں نے اس کے بعد ان لوگوں کے ساتھ ہمدردی کے طور پر کیا کیا ہے جن کے ساتھ ظلم ہوا

یہ امتیازی سلوک کیوں؟

(خاص نامہ نگار سے)

جموں ۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سرینگر شہر میں بجلی کے میٹر کا کرایہ تین آنے ماہوار وصول کیا جاتا ہے۔ جبکہ جموں میں چھ آنے ماہوار چارج کیا جا رہا ہے۔ اور پھر جموں میں کم از کم ماہوار ایک روپیہ چودہ آنے وصول کئے جاتے ہیں۔ خواہ کوئی دو یونٹ یا تین یونٹ ہی بجلی خرچ کیوں نہ کرے۔ لیکن سرینگر میں جتنی بجلی خرچ ہو۔ اتنا ہی کرایہ وصول کیا جاتا ہے مزید پتہ چلا ہے۔ کہ سرینگر میں ہیٹروں پر بجلی خرچ کرنے کی شرح ۲ آنے فی یونٹ رکھی گئی ہے جبکہ جموں میں ہیٹروں اور پنکھوں کے لئے ۴ آنے فی یونٹ کی شرح سے ہی چارج کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی سنا گیا ہے۔ کہ مکانوں کے باہر جتنی بھی سروس لائینیں خراب تھیں۔ لاکھوں روپیہ کے خرچ سے گورنمنٹ نے مرمت کروائی ہیں۔ لیکن جموں میں سروس لائینوں کی مرمت کیلئے لوگوں کو تنگ کیا جاتا ہے۔ جموں اور کشمیر کو ایک ہی آنکھ سے دیکھنے والے اور دوسروں پر صوبہ پرستی کا الزام لگانے والے حکمران یہ بتائیں گے۔ کہ کیا یہ باتیں درست ہیں؟ اگر درست ہیں۔ تو یہ امتیازی سلوک کیوں؟

جھوٹا ادعا [illegible]

[illegible]

پچھلے دنوں بخشی غلام [illegible]
دو چھپے ہیں اور جو [illegible]
ہے۔ وہ ملک [illegible]
کو توڑنا چاہتے ہیں [illegible]
کوئی فرق نہیں۔ [illegible]
جانے والے نمائندہ [illegible]
کی ادائیگی کرتے ہوئے [illegible]
کشمیر کی نسبت [illegible]
لیکن واقعات [illegible]
نے اتنی ......
انہوں نے تو اپنی [illegible]
پچھلے دنوں ہم [illegible]
متعلق اعداد و شمار [illegible]
اعداد و شمار کے متعلق [illegible]

ملاز[illegible]	نام محکمہ
	پلاننگ سیکرٹریٹ
	ریونیو سیکرٹریٹ
	ڈائریکٹر جنرل [illegible] آفس

باقی ہوم ڈیپار[illegible]
ساتھ کے قریب [illegible]
جموں صوبہ کا ایک [illegible]
کے دفتر کے متعلق [illegible]
کوئی بھی آدمی [illegible]
اعداد و شمار [illegible]
ریاست کی [illegible]
کون ہے۔ باقی [illegible]
نیشنل کانفرنس کے [illegible]
مقرر کرنے کی [illegible]

...ر کی روشنی میں ثابت کیا جائے کہ جھوٹا کون ہے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کا نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کو چیلنج

...ب۔ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والے عناصر سے عوام ہوشیار رہیں (شری سکھدیو سنگھ)

...ن ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ (شری رشی کمار کوشل)

...ن خود بدترین قسم کے فرقہ پرست ہیں (شری عبدالرحمان)

...ور حالت یہ ہے۔ کہ باوجود بار بار توجہ دلانے
...ی ظالم افسروں کو ترقیاں دیکر حوصلہ افزائی
...ہے۔ جنہوں نے ماتاؤں اور بہنوں کی عصمتیں
...ا تھا۔ جنہوں نے لوگوں کی جائیدادوں کو
...نیت سمجھ کر لوٹا تھا۔ آپ نے کہا کہ اگر ان
...ں کے لئے شیخ عبداللہ مجرم ہے۔ تو آج باقی
...بانوں کے لئے مجرم کون ہے؟
...ہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے کہا
کہ مجھے اِس بات کا پورا
پورا احساس ہے۔ کہ
آپ لوگوں کے ساتھ بیحد
ظلم ہوا ہے۔ انیاچار
ہوئے ہیں۔ آج نہیں
تو کل حکومت کو آپ
کی لوٹی ہوئی جائیدادیں
واپس کرنے کے لئے مجبور
ہونا پڑیگا۔ آپ نے دیش
کی خاطر قربانیاں دی
ہیں۔ آپ کی قربانیوں
کا نتیجہ ہے کہ آج ریاست
ہندوستان کا ایک انگ
بن چکی ہے۔ آگے چل کر
آپ نے کہا۔ کہ آج پروپیگنڈہ
کیا جا رہا ہے۔ کہ پچھلے
سالوں میں ریاست میں
بیحد رشوت ستانی
ہوئی۔ مگر بخشی صاحب
نے برسر اقتدار آتے ہی
اینٹی کورپشن بورڈ قائم
کیا ہے۔ لیکن میرا ایک
سوال ہے۔ اینٹی کورپشن
بورڈ نے کتنے لوگوں کو
سزائیں دلائی ہیں آپ
نے بتایا۔ کہ بورڈ مذکور
کے پاس جتنے بھی کیس
گئے ہیں۔ اُن میں سے
ایک بھی کامیاب نہیں
ہوا ہے۔ اور رشوت
ستانی دن بدن زوروں
پر ہے۔
آپ نے کہا کہ پروپیگنڈہ
کیا جا رہا ہے۔ کہ پچھلے

...ن کون؟

(...ے)

...وں اور کشمیر میرے دِل کے
...وں کو نظر انداز کیا جا رہا
...گمراہ کرکے ریاست کی یکجہتی
...ی کی مانگ کرنے والوں میں
...یڈ جموں کے عوام کے کیسے
...وگرہ نے کی۔ اور اپنے فرض
...انداز نہیں کیا جا رہا۔ بلکہ
...ا کام ہو رہا ہے۔
...م حیران ہیں کہ بخشی صاحب
...وگرہ کے کہنے کی کیا بات ہے

...وں صوبہ کی نمائندگی کے
...کتے ہیں اب مزید کچھ
... میں درج کیا جاتا ہے۔

...میر	صوبہ جموں
۵...	۱
۵...	۱۷
۱...	۴

...م سمجھا جاتا ہے۔ میں کل
...یں مگر سیکریٹریٹ بذا میں
...ی طرح ٹرانسپورٹ کنٹرولر
...اندکیرہ میں بھی جموں کا

...ا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ
...ہے۔ ملک کا دشمن اور چھپا
...ر نہیں کیا جا رہا ہے۔ نتیجہ
...م اور ۶۰ فیصدی کے تناسب
...؟

حکومت میں کنبہ پروری اور خویش پروری
تھی۔ مگر بخشی صاحب نے پبلک ریکروٹمنٹ بورڈ
کا قیام عمل میں لایا ہے۔ لیکن حالت یہ ہے
کہ ریکروٹمنٹ بورڈ کی ملازموں کی بھرتی کے
لئے سفارشیں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں
اور اپنے نزدیکی لوگوں کو ہی بھرتی کیا جا رہا
ہے۔ ملازمتوں میں قابلیت کا کوئی معیار
سامنے نہیں رکھا جا رہا ہے۔ سینیارٹی کو نظر
انداز کرکے اپنے ہی لوگوں کو آگے آگے لایا جا

برم ہے۔ چنانچہ ہماری جناب ڈی۔ آئی۔ جی
صاحب اور ٹھاکر رویل سنگھ جی سپرنٹنڈنٹ
پولیس سے درخواست ہے کہ جہاں وہ ذاتی
دلچسپی لے کر ڈاکوؤں کا پتہ لگائیں وہاں
رشوت دینے کی بات بھی درست ہے
کامریڈ مذکور کے خلاف بھی موثر کارروائی
کریں۔ (منشی لال۔ اکھنور)

آثار قدیمہ کی تباہی

تحصیل رام نگر میں ایک بہت پرانا شہر ہے
کھنڈروں کی صورت میں زبانِ حال سے پکار
رہا ہے کہ میں بھی کسی وقت تھا۔ کہا جاتا ہے
کہ یہ شہر جس کا نام ببور ہے اور جسے آج
"دیوی دی بنی" کہا جاتا ہے مہا بھارت کے
زمانہ کا ہے۔ یہاں سات مندر، ۴۰ باؤلیاں
رہا ہے۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے
پنڈت جی نے کہا۔ کہ زندگی کے ہر شعبہ میں
صوبہ جموں کے عوام کو نظر انداز کیا جا
رہا ہے۔ لیکن جب برسر اقتدار لوگوں
کے صوبائی تعصب کے خلاف عوام
آواز اُٹھاتے ہیں۔ تو اُن پر صوبہ پرستی
کا الزام لگایا جاتا ہے۔ اور اپنے
کاز کی مضبوطی کے لئے کچھ ایجنٹوں
کو آگے کیا جاتا ہے۔ پروپیگنڈہ
کیا جاتا ہے۔ کہ غلط اور فضول
شور کیا جا رہا ہے۔ آپ نے بتایا
کہ حال ہی میں ہماری ورکنگ کمیٹی کی
میٹنگ ہوئی ہے۔ ورکنگ کمیٹی نے
برسر اقتدار لوگوں کی صوبائی تعصب
اور فرقہ دارانہ پالیسی کی مذمت
کرتے ہوئے ایک ریزولیوشن پاس
کیا ہے۔ ریزولیوشن کے ساتھ ہم
نے ملازمتوں میں صوبہ جموں کی کیا

پوزیشن ہے۔ اُس کے متعلق اعداد و
شمار بھی دیئے ہیں۔ جن سے پتہ چلتا
ہے۔ کہ صوبہ جموں کو کس طور نظر انداز
کیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ جو لوگ
ہم پر صوبہ پرستی کا الزام لگاتے
ہیں۔ میں اُن اعداد و شمار کی روشنی
میں چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اُن کی موجودگی
میں جواب دیں کہ صوبائی تعصب کن
لوگوں کے دِل میں ہے۔ اور جھوٹا کون
ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ ریاست
کی مرکزی ملازمتوں میں اِس وقت

عائد کر رکھی ہیں۔ جس سے جہاں لوگوں کو
سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ وہاں اس کا اثر
خزانہ عامرہ پر بھی پڑ رہا ہے۔ لہٰذا حکام
بالا سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اس غلط
فیصلہ پر نظرثانی کرکے مال ہذا کی درآمد
پر سے پابندیاں ہٹانے کی کرپا کریں۔
(اودھم پور نمائندہ)

شرنارتھی کنبوں کے ساتھ جبر

پچھلے دنوں پی۔ آر۔ او صاحب نے ہمارے
کیمپ بھگت پورہ کے کچھ شرنارتھیوں کو بلا
کر دھمکایا اور کہا کہ آپ کو قرضہ اسما صورت
میں ملے گا اگر آپ لکھ دیں کہ آپ لوگ سکیم
کے مطابق زمین کا مزید مطالبہ نہ کریں گے
چنانچہ کچھ کنبوں کے افراد نے رعب میں آکر

صوبہ جموں کی نمائندگی پندرہ یا سولہ فی
صدی سے زیادہ نہیں۔ حالانکہ دونوں
صوبوں کی آبادی میں کوئی زیادہ
فرق نہیں۔ اِس کے علاوہ لوکل سروسوں
میں صوبہ جموں میں بھی ۔۔۔۔۔۔
پچاس فیصدی سے زائد آسامیوں
پر کشمیر کے لوگ بھرتی کئے جا رہے ہیں
لیکن کشمیر کی لوکل سروسوں میں جموں
کے ایک فیصدی بھی ملازم نہیں ہیں۔
ریاست کے لئے پانچسالہ پلان کا ذکر کرتے
ہوئے پنڈت جی نے بتایا کہ ریاست کی
ترقی کے لئے ہندوستان سے کروڑوں روپیہ
آ رہا ہے۔ لیکن اس روپیہ کا ڈراپ ویگ
ہو رہا ہے۔ اور اس روپیہ کو ملک کی بہتری
کی بجائے پارٹی کے وقار کو بنانے کے کاموں
میں صرف کیا جا رہا ہے۔ آپ نے بتایا کہ پہلا
پانچسالہ منصوبہ بنایا گیا۔ لیکن عوام کو اعتماد
میں نہیں لیا گیا۔ اور نہ ہی کوئی سروے ہوا۔

جہاں جی چاہا۔ اپنی پارٹی کے ہی چند لوگوں کے
کہنے پر روپیہ خرچ کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ
کروڑوں روپیہ خرچ کرنے کے باوجود لوگوں کو
کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکا ہے۔ اب جبکہ دوسرا
پانچسالہ منصوبہ بن رہا تھا۔ ہم نے مانگ کی کہ
عوام کو اعتماد میں لے کر منصوبہ بنایا جائے
منصوبہ مرتب کرنے سے پہلے ملک کا سروے کرایا
جائے۔ کہ کہاں کہاں کس کس بات کی ضرورت
ہے۔ اور کون سے اقدام کرنے سے ملک سے
بیکاری اور افلاس دور ہو سکتا ہے۔ لیکن
کسی نے ایک نہ سُنی۔ اور چند لوگوں نے مل کر
ایک منصوبہ تیار کیا ہے۔ جس میں نہایت ہی
ہیر پھیر اور غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔
اور پھر اس منصوبہ میں پہلے پانچسالہ منصوبہ
کی طرح صوبہ جموں کی بہتری کے لئے کوئی دھیان
نہیں دیا گیا ہے۔ حالانکہ صوبہ جموں میں مدفون
معدنیات اور دھیان گڑھ (سلال) سے بجلی
نکالنے سے ملک کی کایا کلپ ہو سکتی تھی۔
مگر صوبہ پرستی کی ذہنیت کا شکار منصوبہ
بنانے والوں نے اِس طرف کوئی دھیان نہیں
دیا ہے۔ آگے چل کر آپ نے بتایا۔ کہ کسی جگہ
تقریر کیا جاتا ہے۔ کہ پہلے پانچسالہ پلان
میں کام کی رفتار سست رہی ہے۔ اور
دوسری طرف ساتھ ہی پروپیگنڈہ کیا
جا رہا ہے۔ کہ پہلے پانچسالہ پلان سے
ریاست میں انقلابی تبدیلیاں واقع
ہوئی ہیں۔ لیکن حیران کن بات یہ
ہے۔ کہ تعمیرات اور ترقی کے متعلق
پروپیگنڈہ تو بہت کیا جا رہا ہے۔
مگر صحیح معنوں میں وہ تعمیرات اور
ترقی پمفلٹوں۔ اور اخباروں تک
ہی محدود ہے۔ پچھلے دنوں ایک
سرکاری پمفلٹ سال ۲۰ء کی تعمیرات
دیکھنے میں آیا ہے۔ اُس میں دس لاکھ
روپیہ کے قریب ہینڈ پمپوں اور سڑکوں
کی تعمیرات بتائی گئی ہے۔ لیکن علاقہ جات
سے چھان بین کے بعد معلوم ہوا ہے
کہ سوائے چند ایک جگہوں کے کوئی
ہینڈ پمپ نہیں لگا ہے۔ اور نہ ہی
کوئی سڑک بنی ہیں۔ اسی طرح سانبہ
مانسر سڑک پر لاکھوں روپیہ کی رقم
کا ایک بھاری خرچ دکھایا گیا ہے۔
لیکن وہاں جا کر دیکھنے سے کہیں سڑک
کا نام نہیں ملتا۔ اِسی طرح اور بھی
دوسری بہت سی باتیں ہیں پروپیگنڈہ
میں تو کمال ہو رہی ہے۔ مگر صحیح معنوں
میں وہ ترقی تقریروں (باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

عوامی منسٹر مسلح پولیس کی حفاظت میں تحصیل اکھنور کے دیہات
پرجاپریشد کے مقابلہ میں منسٹر صاحب کا جلسہ لیکن لوگ سننے نہ آئے

اکھنور۔ یہاں سے پچیس میل دور موضع ڈیگریں میں شہید باوا منی مل کی یاد میں ہر سال میلہ لگتا ہے اور ہر سال اس موقع پر وہاں پرجا پریشد کی طرف سے ایک خاص پروگرام رکھا جاتا ہے۔ تحصیل بھر سے کارکن اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور عوام کو باوا منی مل کے بلیدان سے سبق حاصل کرنے اور اپنے جیون کو ایک آدرش جیون بنانے کی پریرنا کرتے ہیں۔ لیکن اس سال کامریڈوں کو بھی اپنے کرتب دکھانے کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ اُنہوں نے بھی اس موقع پر اپنے منسٹر کامریڈ شری گردھاری لال ڈوگرہ کی آمد کی گھوشنا کر دی۔ پھر کیا تھا۔ تحصیلدار۔ گرداور۔ پٹواری اور دوسرے ملازم علاقہ میں پہنچ گئے۔ علاقہ میں منسٹر کیا آنے لگا۔ لوگوں کے لئے آفت آ گئی۔ لوگوں کو طرح طرح کی دھمکیاں دینے کے ساتھ ساتھ انہیں لالچ اور سبز باغ بھی دکھائے جانے لگے۔ اُن سے راستے اور سڑکیں صاف کرنے کیلئے بیگار لینی شروع ہو گئی۔ خیر آخر بندرہ پوہ ۔۔۔۔ ۱۲-۱-۵۳ صبح کو ڈیگریں میں پرجا پریشد کا ایک بھاری پبلک جلسہ ہو رہا تھا۔ جس میں چار ہزار کے قریب لوگ شامل تھے۔ تو منسٹر صاحب بھی اپنے کامریڈوں کو لے کر بینڈ اور ڈھول بجاتے ہوئے پہنچ گئے اور پرجا پریشد کے ہو رہے جلسہ کے پاس سے گذر کر لوگوں کو دوسری طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی لیکن جلسہ بڑی شانتی اور اپنی شان کے ساتھ جاری رہا۔ منسٹر صاحب اور کامریڈ جلسہ کے پاس سے گذر کر تھوڑی دور مندر میں چلے گئے وہاں منسٹر صاحب نے اپنے کامریڈوں اور سرکاری ملازموں کو بٹھا کر تقریر جھاڑنی شروع کر دی۔ اور پرجا پریشد پر بھی کھل کر برسے۔ لیکن دور سے دیکھنے والے حیران تھے۔ کہ منسٹر صاحب کیا فرما رہے ہیں۔ اور یہ سب کچھ کسے سنا رہے ہیں۔ اور پھر یہ اپنے ساتھ مسلح سنٹرل ریزرو پولیس اور تینوں تھانوں۔ اکھنور۔ جیوڑیاں اور پلانوالہ پولیس کی بھاری جمعیت کس لئے ساتھ لائے ہیں۔ اور اگر وہ عوام کے ہردلعزیز منسٹر ہیں۔ تو انہیں اس قدر مسلح پولیس ساتھ لانے کی ضرورت کیوں محسوس۔

جیوڑیاں میں شری گردھاری لال ڈوگرہ کا شایان شان
"نیشنل کانفرنس کا عظیم الشان جلسہ"

اکھنور۔ جیوڑیاں سے اطلاع ملی ہے کہ گذشتہ ہفتہ شری گردھاری لال ڈوگرہ فنانس منسٹر اپنے کامریڈوں کے ہمراہ مطابق پروگرام جیوڑیاں تشریف لائے۔ لیکن منسٹر صاحب کے جیوڑیاں آنے پر سوائے چند سرکاری ملازموں کے کوئی بھی آدمی وہاں نہ پہنچا۔ چنانچہ منسٹر صاحب جلسہ گاہ میں دو منٹ بیٹھنے کے بعد اُٹھ کر چلے آئے اور جلسہ کرنے کا پروگرام بنا بنایا رہ گیا سُنا گیا ہے کہ کامریڈوں سے جواب طلبی کی جائے گی۔ کہ کیا وجہ ہے کہ جب گورنمنٹ نے شری منگی ۔۔۔۔

ریلڈ بائی ۔۔۔

اکھنور تحصیل میں خشک سالی سے ۔۔۔ تباہ ہو جانے والی فصلوں کی زمینوں ۔۔۔ شدہ مالیہ واپس کرنے کا اعلان کر ۔۔۔ بھی لوگ کیوں نہیں آئے۔ لیکن کامر ۔۔۔ لئے یہ حوصلہ اور تسلی کی بات ۔۔۔ نے تو نشر کر دیا ہے۔ کہ اکھنور تحصیل ۔۔۔ میں وزیر خزانہ شری گردھاری لال ڈوگرہ ۔۔۔ شاندار سواگت کیا اور ایک بھاری ۔۔۔ ہوا۔

جموں۔ ڈاکٹر ادم پرکاش ھینگی سنڈر بنی اور اکھنور تحصیل کے دیہات کا دورہ کرنے کے بعد راجوری میں تشریف لے گئے ہیں وہاں آپ تنظیمی امور کے سلسلہ میں کارکنوں کو ہدایت دیں گے۔

سال سے ریاست میں اُن لوگوں کی حکومت ۔۔۔ جو نیشنلزم کا بُرقعہ اوڑھ کر بدترین قسم ۔۔۔ پرستی پر عمل پیرا ہیں۔ اور اپنی فرقہ پرستی ۔۔۔ کے لئے دوسروں کو فرقہ پرست کہا جا ۔۔۔ دنیا عمل کو دیکھتی ہے۔ آپ نے کہا کہ ۔۔۔ داخلہ کے تعلق پچھلے دنوں نیشنل کانفرنس ۔۔۔ حکمرانوں نے جو سنٹر اور پینسٹھ فیصدی ۔۔۔ مذہبی آدھار پر قائم کیا ہے کیا یہ فرقہ ۔۔۔ نہیں۔ آپ نے مزید بتایا کہ مسلمانوں کے پاس نیشنل کانفرنسی کامریڈ جا کر گمراہ کرتے ہیں۔ کہ پرجا پریشد میں ۔۔۔ ہندوؤں کی ہے۔ اسلئے آپ نیشنل ۔۔۔ میں شامل رہو جاؤ۔ کیا ایسا کہنا فرقہ پرستی ۔۔۔ چنانچہ عوام کو چاہیے کہ برسر اقتدار لوگوں کے ۔۔۔ کن پیراپیگنڈہ سے ہوشیار اور ہوشیار ۔۔۔ وہاں اِن لوگوں کی فرقہ دارانہ۔ وطن ۔۔۔ کارروائیوں کو بھی سمجھنے کی کوشش کریں ۔۔۔ چل کر شری عبدالرحمان نے بتایا کہ نیشنل ۔۔۔ حکمران نعرے تو غریب اور مزدور کی ۔۔۔ کے لگاتے ہیں۔ اور دوسروں پر سرمایہ داری ۔۔۔ کا الزام لگاتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے ۔۔۔ جتنے بھی بڑے بڑے سرمایہ دار اور بڑی ۔۔۔ توندوں والے ہیں۔ وہ سبھی نیشنل کانفرنس ۔۔۔ میں شامل ہیں۔ اور اپنی سرمایہ داری کو ۔۔۔ رکھنے اور عوام کو لوٹنے کے لئے غریب ۔۔۔ کی ہمدردی کے آنسو بہاتے ہیں۔ لیکن ۔۔۔ طرف پرجا پریشد اُن لوگوں کی جماعت ۔۔۔ کہ اگر کسی کے پاس شام کو کھانے کے لئے ۔۔۔ تو صبح نہیں۔ اگر صبح کے لئے ہے تو شام ۔۔۔ نہیں۔

یہ امتیازی سلوک کیوں؟

(خاص نامہ نگار سے)

جموں ۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سرینگر شہر میں بجلی کے میٹر کا کرایہ تین آنے ماہوار وصول کیا جاتا ہے۔ جبکہ جموں میں چھ آنے ماہوار چارج کیا جا رہا ہے۔ اور پھر جموں میں کم از کم ماہوار ایک روپیہ چودہ آنے وصول کئے جاتے ہیں۔ خواہ کوئی دو یونٹ یا تین یونٹ ہی بجلی خرچ کیوں نہ کرے۔ لیکن سرینگر میں جتنی بجلی خرچ ہو۔ اتنا ہی کرایہ وصول کیا جاتا ہے مزید پتہ چلا ہے۔ کہ سرینگر میں ہیٹروں پر بجلی خرچ کرنے کی شرح ۲ آنے فی یونٹ رکھی گئی ہے جبکہ جموں میں ہیٹروں اور پنکھوں کے لئے ۱۴ آنے فی یونٹ کی شرح سے ہی چارج کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی سنا گیا ہے۔ کہ مکانوں کے باہر جتنی بھی سروس لائنیں خراب تھیں۔ لاکھوں روپیہ کے خرچ سے گورنمنٹ نے مرمت کروائی ہیں۔ لیکن جموں میں سروس لائینوں کی مرمت کیلئے لوگوں کو تنگ کیا جاتا ہے۔ جموں اور کشمیر کو ایک ہی آنکھ سے دیکھنے والے اور دوسروں پر صوبہ پرستی کا الزام لگانے والے حکمران یہ بتائیں گے۔ کہ کیا یہ باتیں درست ہیں؟ اگر درست ہیں تو یہ امتیازی سلوک کیوں؟

ڈیگر پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "ڈھنڈورہ تو پیٹا جاتا ہے لوک راج کا"۔ مگر حالت یہ ہے کہ پرجا پریشد کے جلسوں کو ناکام بنانے اور لوگوں کو جلسوں میں شمولیت سے روکنے کے لئے دیہات دیہات میں تحصیلدار گھوم کر پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کو طرح طرح کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ شری رشی کمار نے لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ اُنہیں آج کے بدلے ہوئے دور کا پورا پورا احساس ہونا چاہئے۔ کہ تحصیلدار اور دوسرے ملازم عوام کے نوکر ہیں کیونکہ وہ اُن کی کمائی پر پل رہے ہیں۔ چنانچہ لوگوں کو پچھلے وقتوں کی طرح اُنہیں حاکم نہیں بلکہ نوکر سمجھ کر کام لینا چاہئے۔ آپ نے مزید کہا کہ سرکاری ملازموں سے بھی میری درخواست ہے کہ وہ بھی جمہوری دور کے اصولوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ نہ کہ چند برسراقتدار لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنے اور اپنی اغراض کو پورا کرنے کے لئے وطن دشمنی کا ثبوت دیں

پریم ہے تو اُنہیں سرکاری نوکریاں چھوڑ کر اُسی نرچار دھارا کا پرچار کرنا چاہئے۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کا جنازہ ایک دیر سے نکل چکا ہے مگر اب سرکاری طاقت اور روپیہ کے بل بوتے پر اُس مردہ لاش میں جان ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مگر اِن لوگوں کا کوئی واضح نظریہ نہیں۔ پہلے ہندوستان سے مکمل الحاق کی مخالفت کرتے رہے اور ہندوستان سے مکمل الحاق کی مانگ کرنے والوں پر ظلم تشدد کیا۔ مگر بعد میں جب پرجا پریشد کے ہندوستان سے مکمل الحاق کے نعرے کے سامنے ظالم چھری کند ہو گئی۔ اور اِن لوگوں کو شکست ہوئی تو آج مکمل الحاق کے لئے نعرے لگا رہے ہیں۔ شری رشی کمار نے کانفرنسی حکمرانوں کے پنچایت کے الیکشنوں کے سلسلہ میں غیر جمہوری رویہ کی شدید مذمت کی۔

شری عبدالرحمان ممبر ورکنگ کمیٹی جموں کشمیر پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج آٹھ

بقیہ تقریر پریذیڈنٹ پریم ناتھ جی ڈوگرہ

پمفلٹوں اور اخباروں تک ہی محدود ہے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ اِس پراپیگنڈہ سے ہندسرکار اور ریاست سے باہر کی جنتا کو دھوکا تو ضرور دیا جا سکتا ہے لیکن اِس سے اُن عوام کی تسلی نہیں ہو سکتی جن کے ساتھ انیائے ہو رہا ہے۔ اور وہ دوسرے پانچسالہ پلان کے تحت ہندوستان سے آنے والے کروڑوں روپیہ کا پہلے پانچسالہ پلان کی طرح دراُپیوگ نہیں ہونے دیں گے۔۔۔۔۔ باقی عوام کو چاہئے کہ وہ انتشار پیدا کرنے والی چالوں سے خبردار رہیں۔ اور ملک کے اِس قومی مسئلے پر متحد ہو کر آواز پیدا کریں۔

شری سہدیو سنگھ سکرٹری جموں کشمیر پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ پرجا پریشد گذشتہ آٹھ سال کے عرصہ سے حکومت اور ملک کے اندر دوسری بُرائیوں کے خلاف لڑ رہی ہے مگر جو لوگ ہم پر طرح طرح کے غلط اور بے بنیاد الزام لگاتے آئے ہیں۔ اُن کی اپنی حالت یہ ہے کہ شیخ عبداللہ کے وقت اپنی اغراض کو پورا کرنے کے لئے یہ لوگ ہر بُرائی میں اُس کی حکومت کا ساتھ دیتے رہے۔ اور یونہی شیخ عبداللہ گرفتار ہوا ہم سے بھی سخت لفظوں میں اُس کی مخالفت کرنے لگ گئے ہیں۔ جہاں تک کہ آج اُسے غدار کا درجہ دے رہے ہیں۔ اور آج موجودہ حکومت کی بُرائیوں پر پردہ پوشی کر کے اپنی غرضوں کو پورا کر رہے ہیں۔

اُدھم پور میں پبلک جلسہ

اُدھم پور۔ یہاں پرجا پریشد کا ایک شاندار جلسہ ہوا جس میں شری رام ناتھ ایڈوکیٹ ۔۔۔ شو چرن ممبر ٹاؤن ایریا کمیٹی اور ہری ۔۔۔ نے تقریریں کیں۔ اور پنچایت ۔۔۔ سرکاری کارندوں کی غیر جمہوری ۔۔۔ کی شدید مذمت کی۔ اور کہا کہ اگر حکومت ۔۔۔ غیر جمہوری پالیسی میں تبدیلی نہ کی تو عوام ۔۔۔ قدم اٹھانے میں حق بجانب ہوں گے۔

دُکھی سنسار

وطن دشمن عناصر کی سرگرمیاں

رام پیارا صراف، کرشن دیو سیٹھی، وہاشہ ناہر سنگھ اور دوسرے کامریڈ آجکل تحصیل رنبیر سنگھ پورہ میں مختلف جگہوں میں پبلک جلسے اور میٹنگیں کر کے سادہ لوح دیہاتی عوام کو اشتعال دلا رہے ہیں۔ اور لوگوں میں آپسی جھگڑے پیدا کر رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ لوگوں کے صدیوں پرانے آپسی تعلقات بگڑ رہے ہیں۔ اور آپسی سر پھٹول ہو رہا ہے۔ بنز شائد ہی کوئی جگہ ایسی باقی بچ رہی ہو گی جہاں آپسی مارپیٹ نہ ہوئی ہو۔ اور عدالتوں میں کیس نہ چل رہے ہوں۔ اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ سر پھٹول کروا لینے کے بعد لوگوں کے مقدموں کی پیروی بھی یہی کامریڈ کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کو خلاف قانون حرکات کرنے کے لئے ابھار رہے ہیں۔

توڑ پھوڑ اور لڑائی جھگڑے کروانا کمیونسٹوں کی بنیادی پالیسی کا اہم اصول ہے لہذا اب جبکہ ریاست کی برسر اقتدار پارٹی نیشنل کانفرنس پر ان لوگوں کا غلبہ ہو چکا ہے ہماری ہند سرکار اور ہندوستان کے دوسرے ذمہ دار لوگوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ وطن دشمن عناصر کی خطرناک سرگرمیوں کی دھیان دیں۔

(لال سنگھ جاڑک رنبیر سنگھ پورہ)

قابل توجہ پوسٹ ماسٹر جموں

تحصیل نوشہرہ میں ڈاکخانہ دھرم سال کے زیر ۱۲۷ دیہات کا کام ہے اور کچھ گاؤں ڈاکخانہ سے پینتالیس ۴۵ میل کی دوری پر ہیں اور اس وقت ڈاکخانہ ہذا میں صرف ایک ہی ڈاکیہ کام کر رہا ہے۔ حالانکہ اس سے پیشتر ڈاکخانہ میں تین چٹھی رساں تھے۔ اتنے بڑے علاقہ کے لئے صرف ایک ڈاکیہ ہونے کی وجہ سے ایک ایک ماہ کے بعد لوگوں کو ڈاک مل رہا ہے۔ اور بعض دیہات میں ڈاکیہ پہنچ ہی نہیں سکتا۔ لہذا پوسٹ ماسٹر جنرل جموں سرکل سے گذارش ہے کہ ڈاکخانہ دھرم سال میں ہرکاروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔

(پبلک علاقہ دھرم سال)

رشوت ضبط کرنے کے بعد

موضع دنیال تھانہ ہمیر پور سدھڑ میں پچھلے دنوں ایک ڈکیتی کی واردات ہوئی۔ ہم نے سنا کہ شک میں پولیس نے کچھ کامریڈوں کو دھر لیا۔ جس پر وہاں کے ایک کستوری لال نائب نیشنل کانفرنس کھڑپنچ نے اپنے ساتھیوں کو بچانے کے لئے مبلغ دو صد دو روپیہ لطور رشوت پولیس کو دیا۔ کہ کیس کو خرد برد کر دیا جاوے۔ بعد میں پتہ چلا کہ پولیس نے اپنے آپ کو ایماندار ثابت کرنے کے لئے وہ دو صد روپیہ ضبط کر لیا۔ لیکن حیرانگی اس بات کی ہے کہ رشوت دہندہ کے خلاف ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ کیونکہ رشوت دینا بھی تو جرم ہے۔ چنانچہ ہمارے جناب ڈی۔ آئی۔ جی صاحب اور ٹھاکر دیپ سنگھ جی سپرنٹنڈنٹ پولیس سے درخواست ہے کہ جہاں وہ ذاتی دلچسپی لے کر ڈاکوؤں کا پتہ لگائیں وہاں اگر رشوت دینے کی بات بھی درست ہے تو کامریڈ مذکور کے خلاف بھی موثر کارروائی کریں۔ (منشی لال۔ اکھنور)

آثار قدیمہ کی تباہی

تحصیل رام نگر میں ایک بہت پرانا شہر جو کھنڈروں کی صورت میں زبانِ حال سے پکار رہا ہے کہ میں بھی کسی وقت تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شہر جس کا نام ببور ہے اور جسے آج "دیوی دی بنی" کہا جاتا ہے مہا بھارت کے زمانہ کا ہے۔ یہاں سات مندر ۴۰ باؤلیاں ۳۸ کنوئیں اور سوا تالاب بختہ ہیں۔ جنہیں آجکل توڑ کر اور اینٹیں اکھاڑ کر ٹھیکہ داران پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کو بیچے جا رہے ہیں۔ اور اگرا ادھم پور لسبولی روڈ جو بن رہا ہے۔ اس کے لئے ببور کے علاقہ میں جو کوارٹر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے بن رہے ہیں۔ ٹھیکہ دار انہیں استعمال کر رہے ہیں۔ آج سے کچھ ماہ پہلے یہاں ایک مندر لودرگا کی مرمت کے لئے ایک شخص مسمی کانشی رام نے سینکڑوں روپیہ کا مصالحہ سمنٹ اور سینکڑوں روپیہ کی تعمیری لکڑی اکٹھی کی۔ جونہی مرمت شروع ہونے لگی تحصیلدار رچپال نے آکر بند کر دی لیکن اب جبکہ مندر ٹوٹ رہے ہیں۔ اور اینٹیں اکھاڑی جا رہی ہیں تحصیلدار کے علم کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ہم محکمہ آثار قدیمہ جو کہ ہند سرکار کے تحت ہے اپیل کرینگے کہ وہ اس پرانے شہر اور بھارتیہ تہذیب کے نادر نمونوں کو محفوظ رکھنے میں اپنا فرض ادا کرتے ہوئے اور ان کھنڈروں کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے برجستہ اقدام کریں۔

(اہالیان علاقہ بذریعہ کانشی رام مہاجن ساکن ڈھلوڑہ تحصیل رام نگر)

بخشی صاحب کے وعدے

ایک عرصہ ہوا بخشی غلام محمد وزیر اعظم نے پبلک طور پر اودھم پور میں کالج کھولنے اور قصبہ کو بجلی مہیا کرنے کا اعلان کیا تھا مگر ابھی تک نہ ہی کالج کھلا ہے اور نہ ہی بجلی ملی ہے چنانچہ بخشی صاحب سے گذارش ہے کہ وہ اپنے وعدوں پر عمل کریں ورنہ اس طرح وعدے ہی وعدے کرتے جانا اور ان پر عمل نہ کرنا کسی بھی حکمران کے لئے مضبوطی کا باعث نہیں ہوتا۔ بلکہ اس طریقہ کار پر عمل پیرا ہونے سے حکومت سے پبلک کا اعتماد اٹھ جاتا ہے

(ایک اودھم پور نواسی)

پہاڑی مال کی برآمد

ہماری سرکار نے نہ جانے کن مصلحتوں کو پیش نظر رکھ کر ریاست کی پیداوار خفیفہ اور پہاڑی مال کی برآمد پر پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ جس سے جہاں لوگوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ وہاں اس کا اثر خزانہ عامرہ پر بھی پڑ رہا ہے۔ لہذا حکام بالا سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اس غلط فیصلہ پر نظرثانی کر کے مال ہذا کی درآمد برآمد سے پابندیاں ہٹانے کی کرپا کریں۔

(اودھم پور نواسی)

شرنارتھی کنبوں کے ساتھ جبر

پچھلے دنوں پی۔ آر۔ او صاحب نے ہمارے کیمپ بھگت پورہ کے کچھ شرنارتھیوں کو بلا کر دھمکایا اور کہا کہ آپ کو قرضہ اسی صورت میں ملے گا اگر آپ لکھ دیں کہ آپ لوگ سکیل کے مطابق زمین کا مزید مطالبہ نہ کریں گے۔ چنانچہ کچھ کنبوں کے افراد نے رعب میں آکر ایسا لکھ دیا۔ اور قرضہ حاصل کر لیا۔ لیکن جن کنبوں نے لکھ کر دینے سے انکار کیا انہیں قرضہ نہیں دیا گیا ہے۔ ہمارے حکام بالا سے استدعا ہے کہ وہ افسر مذکور کی اس صفدگی مشتبہ کی طرف دھیان دیکر غریب شرنارتھیوں کے حقوق پائمال نہ ہونے دیں۔

(منشی رتن سنگھ۔ بھگت پورہ)

مرمت تا ڈوڈہ سڑک

علاقہ مرمت کے لوگوں کو ضروریات زندگی حاصل کرنے کے لئے ڈوڈہ آنا پڑتا ہے لیکن راستہ اس قدر خراب ہے کہ کئی جگہ سے انسان کے لئے گذرنا مشکل ہے۔ لہذا گورنمنٹ سے درخواست ہے کہ ڈوڈہ تا مرمت سڑک تعمیر کروا کر لوگوں کی ایک زبردست تکلیف کو دور کیا جاوے۔

(رام چند پردھان پرجا پریشد علاقہ مرمت)

علاقہ اندرواہ کی مانگیں

جموں ۲۸ دسمبر۔ پرجا پریشد علاقہ اندرواہ تحصیل جموں کے کارکنوں کی ایک میٹنگ موضع کرلوپ میں شری شام لال جی پردھان جموں و کشمیر پرجا پریشد کی صدارت میں ہوئی۔ میٹنگ ہذا میں علاقہ بھر کے ہر گاؤں کے پردھان اور سیکرٹری شامل تھے میٹنگ میں حاضری پچاس کے قریب تھی۔ جس میں تنظیمی امور پر وچار کرنے کے علاوہ علاقہ کی تکالیف کے متعلق حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے:۔

۱۔ علاقہ اندرواہ کا ڈاکخانہ کامینہ چک ہے۔ جس کے ساتھ اتنے زیادہ دیہات شامل ہیں۔ کہ کسی بھی گاؤں میں ڈاکیہ بڑی مشکل سے ہفتہ میں ایک بار پہنچ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے گاؤں جموں ڈاکخانہ کے ساتھ شامل ہیں۔ اور وہاں سے بھی ہر کارہ ہفتہ میں ایک بار ہی ڈاک پہنچاتا ہے۔ جس سے لوگوں کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لہذا آج کا اجلاس محکمہ متعلقہ کے احکام سے درخواست کرتا ہے کہ موضع کرلوپ میں جو کہ ۳۶ دیہات کا سنٹر ہے ڈاکخانہ قائم کیا جائے۔ تاکہ لوگوں کو ڈاک وقت پر مل سکے

۲۔ علاقہ اندرواہ میں مویشیوں کا کوئی ہسپتال نہیں ہے اور ہر سال سینکڑوں مویشی بے آئی موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لہذا حکام بالا سے گذارش ہے کہ موضع کرلوپ اور چک شامہ میں مویشیوں کے ہسپتال قائم جائیں۔ بلڈنگیں مہیا کرنے میں پبلک امداد کریگی۔

۳۔ علاقہ اندرواہ کے بہت سے دیہات میں طغیانی کے وقت سخت خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کچھ ایک گاؤں تو سخت خطرہ میں ہیں۔ لہذا حکومت سے التماس ہے کہ ان دیہات کو بچانے کے لئے ٹھوکریں باندھی جائیں۔ تاکہ یہ دیہات تباہی سے بچ سکیں۔

دیہات کے نام حسب ذیل ہیں:۔

برنح۔ جیوال۔ کرلوپ۔ فلور سر مکند۔ مرٹھ۔ دھانتریال۔ تارو چک۔ اٹھو عر۔ سواگوں۔ ککڑ دیال۔ ساندوال۔ چک جیون

(شنبھو سنگھ تحصیل سیکرٹری پرجا پریشد)

کمیونزم تاناشاہی کا ایک خطرناک نمونہ ہے

(بال شاستری ہردواس ساہتیہ آچاریہ کے وچار)

کمیونزم تاناشاہی کا ایک خطرناک روپ ہے۔ اور انسانیت کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اس طریقۂ کار میں سائنس تتو گیان۔ کلا۔ ساہتیہ وغیرہ سبھی پہلوؤں میں سرکار کی غلامی کا ہی سمرتھن ہے چند ٹکڑوں کے لالچ میں سوتنترتا کو مکمل طور پر بیچ دینا یہی اس کا سروپ ہے۔ روس میں کمیونزم غالب ہے۔ اور چین میں اس کے نقش قدم پر عمل ہو رہا ہے۔ انسان کی روحانی طور پر ترقی بھارتیہ سنسکرتی کی بنیادوں پر ہی ہو سکتی ہے۔ اور اسی طریقۂ کار سے ہی نئے بھارت کا نرمان بھارتیوں کیلئے لابھ دائیک ثابت ہو سکتا ہے ان الفاظ میں جموں ودیارتھی پریشد کی طرف سے بلائی گئی ایک سبھا میں بھاشن دیتے ہوئے ساہتیہ آچاریہ شری بال شاستری ہردواس نے "آج کی سمسیا" پر اپنے وچار پرکٹ کئے۔ اور کہا "صرف نعرے بازی میں بہہ جانا ودیارتھیوں کے لئے اُچت نہیں۔ دیش کی آزادی کے بعد نو راشٹر کے نرمان کا پرشن سامنے آیا ہے۔ باہری ملکوں کی ڈیموکریسی کے آدھار پر اسی بھارت راشٹر کے نرمان کی کوشش آج بھارت کے شاسک کر رہے ہیں۔ باہری دیشوں کی ڈیموکریسی میں انسان کو پوری آزادی تو دی گئی ہے لیکن اسی ڈیموکریسی کی بنیاد جڑواد (Materialism) ہونے کے کارن آتما اور من کے وکاس کا کوئی بھی سادھن اس کے بنیادی اصولوں میں نہیں۔ اس لئے ڈیموکریسی کی آزادی جنگلی آزادی میں بدل کر رہ گئی ہے۔ اور اسی نے سرمایہ داری اور امپیریلزم کا بھیانک روپ اپنایا ہے۔ اسی ڈیموکریسی میں انسانی جیون کی کوئی بھی بنیاد نہیں۔ بھارت میں اس کا جو نتیجہ نکل رہا ہے۔ وہ آج ہمیں تعلیم اور زندگی کے دوسرے شعبوں میں صاف دکھائی دے رہا ہے۔ کہ امیر غریب پر غالب آ رہا ہے۔ امیر اور غریب کا یہ سوال کمیونزم کے سہارے ہی حل ہو سکتا ہے۔ کچھ لوگوں کا ایسا نظریہ بھی کام کر رہا ہے لیکن اس کے کھوکھلے نعروں میں پھنس جانا بڑی بھاری بھول ہوگی۔ کمیونزم بھی باہری دیشوں کی ڈیموکریسی کے برابر ہی جڑواد Materialism کی بنیادوں پر کھڑا ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ کمیونزم انسانیت کا اس ڈیموکریسی سے بھی کہیں زیادہ دشمن ہے۔ کمیونزم تاناشاہی کا ایک سب سے بڑا روپ ہے۔ انسانی تاریخ میں تاناشاہی کا اس قدر بھیانک روپ آج تک کسی بھی دور میں نہیں ملتا کمیونزم کے طریقۂ کار میں سائنس، تتو گیان، کلا، ساہتیہ وغیرہ سبھی پہلوؤں میں سرکار کی غلامی ہی کی اہمیت رکھتی ہے۔ چند روٹیوں کے ٹکڑوں کے لالچ میں آزادی کو بیچ دینا ہی اس کا روپ ہے۔ اور آج روس میں یہی ہو رہا ہے ساہتیہ کلا و گیان جیوتش، ویدک وغیرہ انسانی ترقی کے سبھی پہلوؤں میں مارکس کے نا اہل انویائیوں کی غلامی کے بغیر زندہ رہنا نا ممکن بنا دیا گیا ہے۔ یہاں ایک پہلو کی مثال پیش کرتا ہوں۔ سوویٹ روس کی سرکار کا ایسا انوشاسن ہے کہ ہر پرکار کے لیکھکوں مثلاً اپنیاس، ناٹک، چھوٹی کہانیاں، کویتا وغیرہ میں کسی بھی طور مارکسی وچار دھارا کی مخالفت نا قابل برداشت ہے۔ اگر کوئی کرے تو اسے اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔ اور مارکسی کی وچار دھارا کے خلاف اور حق میں کیا ہے اس کا فیصلہ کرنے کا ادھیکار روس میں شاسن چلانے والے چند لوگوں کو ہی ہے۔ ادھیکاریوں کی مرضی کے مطابق مارکسزم کے معنی نکالے جاتے ہیں اور کل کے بڑے لیکھک اور بدھیمان وچارک مارکسزم کا خلاف ورزی کے الزام شاسن کرتاؤں کی ناراضگی پر پھانسی لٹکا دیئے جاتے ہیں۔ ۱۹۳۰ء میں روس میں خارکوب شہر میں ادیبوں کی ایک کانفرنس بلا کر ان کا پورا کنٹرول وی۔ جی منکی کے ہاتھوں میں سونپ دیا گیا۔ اس نے پہلا ہی یہ اصول بنایا "بھائی سٹالن کے فرمان کا حرف بحرف پالن ہی ہمارے ادب کی ترقی کا ایک واحد راستہ ہے۔" روس میں انسان کی ترقی کیسے ہو رہی ہے یہی تبانا ادیبوں کا واحد کام ہے اس کے خلاف اگر کوئی اپنی رائے کا اظہار کرے تو زندگی سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔ روسی نیتاؤں کی ہر مسئلے کے متعلق کوئی طے شدہ پالیسی ہوتی تو دوسری بات تھی۔ لیکن وہ بھی نہیں۔ پچھلے چھبیس سالوں میں راج نیتی، راشٹر بھگتی، دھرم۔ انتر راشٹریتا، شادی اقتصادی برابری کے نظریوں میں برابر تبدیلیاں ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ ہر تبدیلی کے موقع پر جو حکمرانوں کا نظریہ ہوگا وہی ہر ایک کو درست سمجھ کر ماننا پڑتا ہے اور اس سے پہلے نظریہ کا سمرتھن جنہوں نے کیا تھا۔ اور ان کی جنتا میں عزت ہوتی ہو۔ انہیں ملک سے غداری کے الزام میں پھانسی پر لٹکا دیا جاتا ہے۔ کیونکہ حکمران کبھی غلطی نہیں کر سکتے ایسا ان کا نظریہ ہے ۱۹۳۳ء میں روس نے پرانی بین الاقوامی پالیسی کو چھوڑ کر ہٹلر کے نظریہ کو اپنی نئی پالیسی بنایا۔ اور نتیجہ کیا نکلا کہ سٹالن سے نظریہ کا حامی الیسو۔ سمی۔ ایشن آف پرولتاریٹ رائیٹرز سنستھا کا حاکم وی۔ جی منکی کو جان سے مار دیا گیا۔ چین نے بھی اسی تاناشاہی کے نظریہ کو اپنایا ہے۔ "چائینیز لٹریچر" نام کے ماہانہ رسالہ ۱۹۵۱ء جنوری کے شمارہ میں چاؤ چانگ نام کے ایک حاکم کے حکم کے مطابق "ماؤ سے تنگ کے کہنے کے مطابق ہی ادب کا نرمان کرنا ہی ہر ادیب کا فرض ہوگا" مطلب یہ کہ سرکار کی مرضی کے مطابق ہی ادب کا نرمان ادبی اصول مانا گیا ہے۔ دنیا کے کسی بھی تاریک سے تاریک دور میں بھی اس قسم کی غلامی دیکھنے کو نہیں ملتی۔ کویوں اور کلا کاروں کا بھی یہی حال ہے

ایک دفعہ کی بات ہے کہ کسی لیکھک کو انعام دیا جانا تھا۔ کہ اس کی مورتی نہ بناتے ہوئے سٹالن کی مورتی بنا کر اس مورتی کے ہاتھ میں لیکھک کا وہ گرنتھ دیدیا گیا۔ ایف ایس ورون نام کے ایک مصور کو آوشا کال کا ایک چتر بنانا مقصود تھا۔ سٹالن آوشا کال دیکھ رہا ہے ایسے ہی چتر بنانا پڑا یعنی آوشا کال چتر کی اہمیت نہیں بلکہ سٹالن اسے دیکھ رہا ہے اس کی اہمیت ہے۔ یہ کلا نہیں بلکہ کلا کا مذاق اڑانا ہوا۔

۱۹۳۹ء میں کمیونسٹ پارٹی کے ۱۸ ویں اجلاس میں سٹالن نے بھاشن دیتے ہوئے کہا "ڈاکٹروں کو باٹنی (Botany) اور فزکس (Physics) نہ جھکا آئے تو بھی کام چل چلے گا لیکن انہیں ——— آنا چاہئے" چنانچہ راتھسے ناوہ۔ ایگان راوہ، کے واہین، کریٹچائی اور دوسرے کئی ایسے فلاسفروں، طبی ماہروں اور جیوتشیوں کو محض اس لئے جان سے مار دیا گیا کہ انہوں نے حکمرانوں کی ہاں میں ہاں نہ ملائی۔

اس تاناشاہی میں صرف خود کا ہی نہیں بلکہ سارے کے سارے خاندان کو ختم کر دیا جاتا ہے۔ یہ کس کارن سے ہوا۔ اس پر سوچنے کی ضرورت ہے

مارکسزم نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر وچار نہ کرتے ہوئے صرف چند باتوں کو مد نظر رکھا ہے۔ انسان کو بے دل مشین سمجھ کر ہی اس کے جذبات کا خون کیا گیا ہے۔ آج کی سائینس من کی الگ حیثیت کو تسلیم کرتے ہوئے آتما کو تمام نفسیات کا مرکز ماننے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ دنیا میں کوئی بھی نعرہ اور سکیم اسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے کہ اس پر عمل کرنے والے پوتر اور صاف ہردے کے اور بلند اخلاق کے ہوں۔ اسی طرف نفسیات ڈیموکریسی نے اور نہ ہی کمیونزم نے دھیان دیا ہے۔ اسی لئے وہ انسانیت کو بھول کر اس کے دشمن بن گئے ہیں۔ اسی طرف ... دے کر انسان کے دلوں سے درندگی دور کر کے دیو جیون لانے کا یتن صرف بھارت کی روحانی سنسکرتی نے ہی کیا ہے۔ نئے بھارت کے جیون کا نرمان اسی سنسکرتی کی بنیادوں پر ہم کریں گے تو ہی سبھی سکیمیں اور یوجنائیں سپھل ہو سکتی ہیں۔ اور وشو انیت کر سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ سچے انسان کا نرمان ہو تو ہی آج کے اتیاچاری سنگھرش یُگ میں شانتی اور سکھ پراپت ہو سکتا ہے اور اسی طرف بھارتیہ سنسکرتی نے ہی توجہ دلائی ہے۔

کمیونسٹ کامریڈ کی گرفتاری

پونچھ ۲۶ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پچھلے دنوں ایک جلسہ میں سوم ناتھ سنگھ نامی ایک کمیونسٹ کامریڈ نے تقریر کرتے ہوئے لوگوں کو اس بات کے لئے اکسایا کہ وہ مالیہ ادا نہ کریں۔ چنانچہ پولیس نے کامریڈ مذکور کو زیر دفعہ ۲۸/۳۲ سیکیورٹی رولز گرفتار کر لیا۔ اور جسے بعد میں ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ سنا گیا ہے کہ کامریڈ مذکور کو بچانے کے لئے سخت دوڑ دھوپ ہو رہی ہے۔

از اجلاس پنڈت موہن کرشن صاحب

بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی سب جج اودھم پور
مثل ۶۵ دیوانی دائرہ 30 جولائی
بعنوان راجہ رام چند ولد راجہ کیدار چند صاحب سکنہ چنینی بذریعہ لالہ گوردھن داس مختار عام (مدعی)
بنام
نند لال ولد بھگت رام قوم نہاجن سکنہ چنینی تحصیل اودھمپور (مدعا علیہ)
دعویٰ دلا پانے مبلغ ۵۰۰ روپیہ بر و قرار تمسک ہذا۔
نوٹس بغرض اشاعت بنام نند لال ولد بھگت رام قوم نہاجن سکنہ چنینی تحصیل اودھمپور۔
مقدمہ مندرجہ صدر میں آپکو بذریعہ اشاعت اشتہار اخبار مطلع کیا جاتا ہے کہ بغرض جوابدہی مقدمہ بتاریخ ۱۹ جنوری ۱۹۵۶ء اصالتاً وکالتاً یا مختاراً عدالت ہذا میں حاضر آ دیں۔ بصورت دیگر حکم مناسب دیا جاویگا۔
تحریر بمورخہ 26-12
دستخط حاکم
مہر عدالت

تار کا پتہ
"جے سودیش"
جموں



ٹیلیفون نمبر
۴۳۲

فی پرچہ
۲ آنے

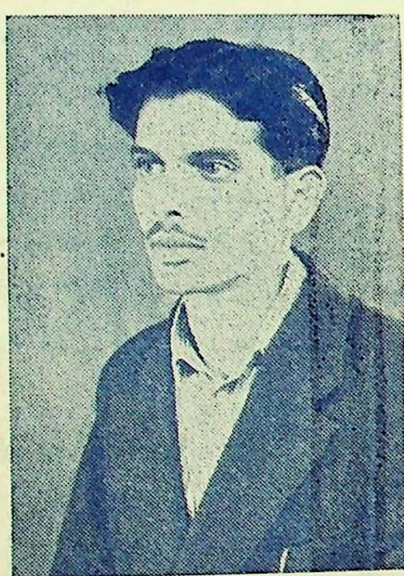
چندہ سالانہ
۶ روپے
مفصّلات
۸ روپے

Monday, 16 January, 1956 | No.

तहसील रामनगर की जनता की आशाओं के केन्द्र

अर्थ (भोगवाद) के पीछे चलने वालो धर्म से ही अर्थ और काम दोनों सिध्य होते हैं। फिर धर्म का अचरण क्यों नहीं करते ?

(वेद ब्यास)



श्री हंस राज बी. ए
चेयरमैन टाऊन ऐरया कमेटी रामनगर व संगठन मन्त्री प्रजा परिषद् तहसील रामनगर जिनहों ने अपना जीवन जनता की सेवा के लिये अर्पित कर रख्खा है।

गाली निंदा से नहीं केवल प्रेम, सेवा और सहानुभूति से पतित देश का उध्दार हो सकता है।

(परम हंस)

जलते जीवन के प्रकाश में अपना जीवन-तिमिर हटायें !
उस दधीचि की तपः ज्योति से एक एक-कर दीप जलायें !!

जल-जल दीप प्रखर तेजस्वी, अरुणाञ्चल माता का कर दें,
अमृतमय, शोभामय, मधुमय, भारत-भू वैभव से भर दें;
निजादर्श रख, निज जीवन को हंसते हंसते भेंट चढ़ायें !

जगें जगायें मातृभूमि को, पुण्यभूमि को जन्मभूमि को,
अर्पित कर दें जीवन की— तरुणाई पावन देवभूमि को;
तन में शक्ति, हृदय में बल दो, प्रभु वह ज्योति पुनः प्रकटायें !

नहीं चाहिए पद-यश- गरिमा सभी चढ़े मां के चरणों में,
भारत-माता की जै केवल शब्द पड़े जग के कर्णों में;
आशा रख, विश्वास बढ़ा कर, श्रद्धा मय जीवन अपनायें !

Editor Gopal Das Sachar & Printed at the Peoples Press, Jammu. ... No. 327

پنڈت جی دورے پر!

جموں - ۱۴ جنوری - پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر اکھل بھارتیہ جن سنگھ راجستھان جن سنگھ کی کوٹہ میں ہو رہی سالانہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ اُمید کی جاتی ہے کہ آپ ۲۰ جنوری تک واپس جموں تشریف لے آئیں گے۔

فائرنگ سے دو اشخاص گھائل

شمشناہ - ۱۴ جنوری - ۱۲ اور ۱۳ جنوری کی درمیانی رات کو بارڈر کے نزدیک موضع باہے چک نقوال پر فائرنگ شروع ہوئی۔ اور فائرنگ متواتر ایک گھنٹہ تک ہوتی رہی۔ نتیجہ کے طور پر دو آدمی بُری طرح گھائل ہوئے ہیں اور لوگوں نے بڑی مشکل سے جانیں بچائی ہیں۔ پتہ چلا ہے۔ کہ دیہات کے لوگوں کو گورنمنٹ نے جو دو رائفلیں حفاظت کے لئے دے رکھی تھیں پچھلے کچھ عرصہ سے واپس لے لی ہیں۔

اسلحہ کے بغیر دیہات کے لوگوں میں حملوں کے کارن شدید بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔

سنگھ کے گورو جی کا سندیش

گھر گھر پہونچانے کا فیصلہ!

ناگپور - ۱۲ جنوری - راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے کیندریہ کاریہ کاری منڈل نے سر سنگھ چالک شری مادھو راؤ سداشیو گولوالکر جی کے ۵۱ ویں جنم دن کے موقع پر پورے بھارت میں راشٹریہ ایکتا اور راشٹریہ جاگرتی کا ایک کاریہ کرم منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ شری گورو جی کا جنم دن ۱۹ فروری کو ہے۔

سنگھ کے کیندریہ کاریہ کاری منڈل کا اجلاس ۱۰ - ۱۰ اور ۱۱ جنوری کو یہاں سنگھ کے جنرل سیکریٹری شری پی - بی - ودانی کی صدارت میں ہوا۔ جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعے اس امر کا فیصلہ کیا گیا۔ اور اس سلسلہ میں ایک جامع پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ چنانچہ منڈل نے بھارت ورش میں ہر جگہ سنگھ کو ہدایت دی ہے۔ کہ وہ ۱۸ جنوری کو اپنے اپنے علاقوں میں ۵۱ دن کی ایک مہم شروع کریں۔ اور گھر گھر جا کر گورو جی کے قومی اتحاد، شکتی، ڈسپلن اور بھارتیہ سبھیتا کے سندیش کو لوگوں تک پہنچائیں۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جنم دن کے موقع پر گورو جی کو شردھانجلی کے طور پر تھیلی بھینٹ کی جائے، جس کے لئے ہر جگہ لوگوں سے شردھا ندھی اکٹھی کی جائے گی۔

سنگھ کے منڈل نے ملک میں واحدانی راج (UNITARY) طرز کے قیام کی پُر زور حمایت کی ہے اور کہا ہے کہ ملک سے صوبائی تعصب و دوسری دھڑے بندیوں کو ختم کرنے کا واحد یہی طریقہ ہے۔

کامریڈوں کی مکروہ چالوں کا پوسٹ مارٹم کرنے کیلئے سانبہ میں جلسہ!

سانبہ ۱۷ جنوری - یہاں پرجا پریشد کی طرف سے میجر جنبی سنگھ جی تحصیل پردھان پرجا پریشد کی صدارت میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں شری رام ناتھ ایڈووکیٹ - سردار بچن سنگھ پنچھی شری نانک چند اور شری سورن سنگھ جی نے تقاریر کیں۔

شری سورن سنگھ جی نے جلسہ کی کاروائی شروع کرتے ہوئے سانبہ کے لوگوں کے مقامی مسایل پر روشنی ڈالی - اور اس سلسلہ میں نیشنل کانفرنسی کامریڈوں کی مکروہ چالوں کا پوسٹ مارٹم کیا - شری نانک چند جی نے اپنی تقریر میں سانبہ میں نہروں کے سلسلہ میں سدھار سبھا کے نام سے بنائی گئی جائنٹ کمیٹی اور اُس کی تحریک کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی - اور پھر کس طرح رام پیارا صراف اور دوسرے کامریڈوں نے لوگوں سے معرکہ کر کے اس تحریک کو SABOTAGE کیا - نیز مردوں کی بجائے عورتوں کا تحصیلدار صاحب کے پاس ڈیپوٹیشن لے جا کر کس طرح سانبہ کے عوام کی غیرت کو چیلنج کیا ہے - تمام واقعات جنتا کے سامنے رکھے۔ جلسہ میں لوگوں نے کامریڈوں کی حرکتوں پر بار بار شیم شیم کے نعرے بلند کئے۔

شری رام ناتھ ایڈووکیٹ نے بھاشن دیتے ہوئے بتایا۔ کہ پہلے پانچسالہ منصوبہ کے تحت آنے والے روپیہ کا کس طرح ناجائز استعمال ہوا ہے۔ اور دوسرا پانچسالہ منصوبہ بھی پہلے پانچسالہ کی طرح بغیر کسی منصوبہ بندی کے مرتب کیا ہے۔ جس کا نتیجہ بھارت کی جنتا کی خون پسینہ کی کمائی کے روپیہ کی بربادی کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے بتایا کہ اس منصوبہ کے اندر کوئی ایسی سکیم نہیں جس سے ملک سے بیکاری اور افلاس ختم ہو سکے۔ شری رام ناتھ جی نے مزید کہا بارہ کروڑ روپیہ نہر پر خرچ کرنے کے لئے مخصوص کر کے دکھا کر جموں کی جنتا کو خاموش کرانے کے لئے ایک سٹنٹ چھوڑا گیا ہے۔ ورنہ نہر نکالنے کی یہ سکیم ہندوستان کی مرکزی سرکار کی ہے۔ اور یہ سکیم کب شروع ہوگی۔ اور کب پوری ہوگی۔ ابھی تک سنٹرل گورنمنٹ نے اس سلسلہ میں کوئی اعلان نہیں کیا ہے۔ شری رام ناتھ جی نے پلان کے دوسرے پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالنے کے علاوہ بتایا کہ کس طرح ریاست کے اندر زندگی کے ہر شعبہ میں برسر اقتدار لوگوں نے دھاندلی مچا رکھی ہے۔

سردار بچن سنگھ جی پنچھی نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ دوسروں کو فرقہ پرست کہنے والے نیشنل کانفرنسی حکمران عملی طور پر خود بدترین قسم کی فرقہ پرستی کے ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ اگر وہ سچے نیشنلسٹ ہیں تو کالجوں میں مذہب کے تناسب کے لحاظ سے داخلے کا کیا مطلب؟ آپ نے مزید کہا۔ کہ میونسپل کمیٹیوں کے اندر آج کے جمہوری دور میں نامزدگیاں کرنا جمہوریت کا قتل کرنے کے مترادف ہے۔ شری پنچھی جی نے آخر میں عوام سے اپیل کی کہ وہ پرجا پریشد کے ممبر بھرتی ہو کر عوام کی جماعت کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں۔

پرجا پریشد کے ممبر بھرتی کرنے کا کام زوروں پر

جموں - ۱۴ جنوری - گذشتہ چودہ دنوں سے جموں سٹی میں پرجا پریشد کی طرف نئے سال کے لئے ممبر بھرتی کرنے کا پروگرام چل رہا ہے - باوجود اس کے کہ گورنمنٹ کی طرف سے لوگوں پر سخت دباؤ ہے۔ اور عوام کی جماعت کو کمزور کرنے کے لئے کمینے سے کمینے حربے استعمال کئے گئے ہیں اور کئے جا رہے ہیں۔ اِن دو ہفتوں میں ساڑھے چار ہزار ممبر بھرتی کر کے پرجا پریشد کے کارکنوں نے سابقہ کام کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔

جموں سٹی پرجا پریشد کے عہدیداران نے اِس سال شہر میں اٹھارہ اور بیس ہزار کے درمیان ممبر بھرتی کرنے کا ایک پروگرام (TARGET) اپنے سامنے رکھا ہے۔ ممبر بھرتی کا کام ابھی دو ماہ تک جاری رہے گا۔

علاقہ جات سے اِس امر کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ لوگ بھاری تعداد میں پرجا پریشد کے ممبر بن کر جماعت کے لئے اپنی ہمدردیاں ظاہر کر رہے ہیں۔

"دیپک" سے علیحدگی! میں نے ہفتہ وار "دیپک" کے آغاز سے ہی اخبار مذکور کی ادارت میں بطور جائنٹ ایڈیٹر کام شروع کیا تھا۔ مگر اب "دیپک" کی پالیسی کے ساتھ سخت اختلاف پیدا ہو جانے کی بناء پر میں نے اخبار مذکور سے اپنے تمام تعلقات منقطع کر دیئے ہیں جنتا اور قارئین دیپک نوٹ فرما دیں۔ (امر ناتھ بالی گپتا جموں)

دیہات سدھار سبھا کی میٹنگ

سانبہ - ۱۳ جنوری - تحصیل سانبہ کے علاقہ کنڈی کے عوام کی نہر کے سلسلہ میں شکایت کے متعلق دیہات سدھار سبھا ٹنگلا کی ایک جنرل میٹنگ بمقام راہیہ میں کرنل جسونت سنگھ جی پردھان سبھا ہذا کی صدارت میں ۱۵ جنوری کو ہو رہی ہے۔ میٹنگ ہذا میں کنڈی کے علاقوں کے لئے ۱۲ کروڑ روپے خرچ کرنے کے لئے نہر کے غلط سروے کے متعلق پروٹسٹ کیا جائے گا۔ کیونکہ جس جگہ نہر نکالنے کے لئے سروے کیا گیا ہے اُس سے کنڈی کے علاقہ کو قطعاً کوئی فایدہ نہیں پہونچ سکتا ہے۔

دو ملازموں کی گرفتاری

نوشہرہ - ۱۰ جنوری - اطلاع ملی ہے - کہ شری یوگ راج ساہنی اور شری گوپال سنگھ اکونٹنٹ اور اسسٹنٹ اکونٹنٹ کو بالآخر افسر بالا نے گرفتار کیا۔ لیکن گرفتاری کے دوران اِن کا راشن پانی بھی بند کر رکھا - اِن کی گرفتاری کی یہ وجہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ اُنہوں نے اپنے عیال نوشہرہ میں کیوں رکھے ہیں۔ بتایا جاتا ہے۔ کہ اُنہوں نے اپنے عیال نوشہرہ میں رکھنے کی اجازت لے رکھی تھی۔ اور گرفتاری کی وجہ کچھ اور ہے۔ جس کے متعلق لوگوں میں طرح طرح چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ (نامہ نگار)

باجلاس سردار سرپلاد سنگھ صاحب تحصیلدار جموں اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول

واقعہ ۱۹۵۶-۱-۱۴

درخواست زلفی رام ولد سنگارا میگھ ساکن چک شاہاں تحصیل جموں - کہ مسمی بیہر بل شعبہ فقیر چند کا لگان بلا کسی حق جائز کے طلب کرتا ہے۔

نوٹس بنام فقیر چند ولد جگتو قوم برہمن ساکن سلال تحصیل ریاسی و وارثان فقیر چند۔

اشتہار

معاملہ مندرجہ الصدر میں سائل کی درخواست ہے۔ کہ فقیر چند مالک کے حصہ کا غلہ بیہر بل ناجائز طور پر وصول کرتا ہے کیونکہ حلقہ کی رپورٹ ہے۔ کہ فقیر چند لاپتہ ہے۔ چونکہ اُس کے حصہ رقبہ کا تصفیہ کیا جاتا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا فقیر چند و وارثان فقیر چند کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اندر پندرہ یوم اجرائے اشتہار ہذا کے عدالت ہذا میں اصالتاً و وکالتاً حاضر آ کر جوابدہی مقدمہ کریں۔ نیز اُس کے علاوہ کسی اور شخص کو کوئی اعتراض ہو تو وہ بھی اجرائے اشتہار ہذا کے پندرہ یوم کے اندر اندر حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ کر سکتا ہے بصورت دیگر تحت ضابطہ حکم دیا جاویگا۔ بعد میں کسی کا عذر قابل سماعت نہیں ہوگا۔ ۱۹۵۶-۱-۱۴ دستخط حاکم

ہفتہ وار "جے سودیش" جموں

مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۵۶ء

قسط ۲

دوسرا پانچسالہ منصوبہ دھوکا اور فراڈ

کسی بھی آزاد ملک کے عوام کی ترقی و بہبودی کے لئے منصوبے بنتے ہیں۔ لیکن ان منصوبوں کے بنانے کا مطلب جہاں یہ ہوتا ہے کہ ملک خوشحال ہو اور آگے بڑھے وہاں ان منصوبوں کو بنانے کا اہم مقصد یہ ہوتا ہے کہ ملک کی ترقی و تعمیر کے کاموں میں عوام کو شریک کیا جائے۔ اور ایسا کر کے انہیں یہ ذہن نشین کرایا جائے۔ کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہ کسی فرد واحد یا پارٹی کے لئے نہیں بلکہ اپنے دیش اور قوم کی بہتری کے لئے کر رہے ہیں۔ یہ دیش ان کا اپنا دیش ہے اور دیش کی اُنتی کے کاموں میں شریک ہونا ہر دیش باسی کا فرض ہے۔ ورنہ چند سکیمیں بنا کر اگر کچھ تعمیرات کر بھی دی جائیں تو بھی اس کا کوئی زیادہ نتیجہ نہیں ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ غلامی کے وقت بھی جو بھی سرکار بنی اس نے خواہ کسی نظریئے کو لے کر ہی تعمیرات کیوں نہ کیں۔ مگر کچھ نہ کچھ کیا ضرور۔ چنانچہ یہی وجہ تھی کہ اس دیش کو اپنا دیش سمجھنے والے وطن پرست عوام نے آواز پیدا کی کہ پانچ سالہ منصوبہ کو مرتب کرتے وقت عوام کو اعتماد میں لیا جائے۔ تاکہ ملک کی ترقی کی سکیموں کو عمل کر کامیابی کے زینہ تک پہنچایا جائے۔ مگر دکھ اسی بات کا ہے۔ کہ پہلے پانچسالہ منصوبہ کی بری طرح ناکامی کے نتائج کے سامنے ہوتے ہوئے بھی ہمارے ریاستی حکمرانوں نے عوام کی اس آواز کو کوئی اہمیت نہ دی۔ کسی قوم کی ترقی کے لئے بنائے جانے والے منصوبوں کے بنیادی اصولوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے یہ کہنا کہ جو منصوبہ کانفرنسی حکمرانوں نے بنایا ہے یہ واقعی ایک قومی منصوبہ ہے۔ تو غلط بات ہے۔ بلکہ پہلے پانچسالہ منصوبہ کی ناکامی کے دردناک نتائج کی روشنی میں یہ کہنا مناسب اور درست ہوگا کہ منصوبہ بڑا چند برسراقتدار لوگوں کا منصوبہ ہے جن کے سامنے ملک اور عوام کا ہت نہیں بلکہ اپنا اور اپنے ارد گرد گھومنے والے چند خوشامدی لوگوں کا ہت ہے۔ جو ہر اچھائی اور برائی میں ان کی ہاں میں ہاں ملانا ہی اپنا دھرم سمجھتے ہیں۔ اور پھر یہ کہنا پایا ہے کہ جن چند لوگوں کے ہاتھ کسی طرح راج کی حکومت آگئی ہے وہ یہ خیال کئے بیٹھے ہیں۔ کہ اقتدار انہیں اللہ تعالے کی طرف سے ملا ہے۔ حکومت کرنے کا حق انہیں چند لوگوں کو ہے اور جو کچھ وہ کرینگے وہی جائز اور درست ہوگا۔ اگر کوئی دوسرا ان کی منمانیوں اور تاناشاہی کے متعلق آواز پیدا کرتا ہے تو وہ ملک کا دشمن۔ فرقہ پرست۔ رجعت پسند اور غدار ہے۔ تو یہ غلط بات ہے۔ آج کے بدلے ہوئے دور میں کوئی اس بات کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ لوگ پوچھیں گے اور پوچھیں گے ہی نہیں بلکہ اور بھی کچھ کرینگے۔ آخر آزادی اسی بات کا نام نہیں۔ پہلے پانچسالہ منصوبہ کے تحت ہندوستان سے ۱۲ کروڑ روپے کے قریب ایک کثیر رقم لائی گئی اور اسی میں تین کروڑ روپے کے قریب ریاست سے ملا کر کل پندرہ کروڑ روپے کے قریب خرچ دکھایا گیا ہے۔ بقول کانفرنسی حکمرانوں کے اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ پہلے پانچسالہ منصوبہ کے تحت ریاست میں انقلابی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں اور ریاست کی بہت ترقی ہوئی ہے۔ تو چاہیئے یہ تھا۔ کہ جہاں پہلے پانچسالہ منصوبہ پر کل رقم کا چھ بیس فیصدی ریاستی سرکار خرچ کرنے کے قابل تھی تو اب تیس یا چالیس فیصدی دوسرے منصوبہ کے تحت بنائی گئی سکیموں پر بھی خرچ کرتی۔ مگر ترقی کی حالت یہ ہے کہ اب پندرہ کروڑ خرچ کر کے ترقی کرنے کے بعد دوسرے پانچسالہ منصوبہ کیلئے ساری کی ساری رقم مرکزی سرکار سے حاصل کی جا رہی ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ترقی کے لئے پہلے منصوبہ پر جو خرچ دکھلایا گیا ہے وہ ایک دھوکا اور فراڈ ہے۔ اور وہ روپیہ صحیح معنوں میں ملک کی بہتری پر خرچ ہونے کی بجائے کچھ لوگوں کی جیبوں میں گیا ہے۔ جو برسراقتدار ہیں۔ پانچسالہ منصوبوں کی تشکیل کے لئے کچھ اصول ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ ملک کی تعمیر کے کاموں میں عوام کتنا سہیوگ دینگے۔ دوئم یہ کہ اپنے گھر سے ریاستی سرکار کتنا خرچ کریگی۔ اور پھر رہا یہ سوال دوسروں کی امداد کا۔ مگر یہاں ترقی کے لئے کئے جانے والے منصوبہ کی حالت عجیب ہے۔ ریاست میں ترقی تو ہوئی ہے مگر ہماری حکومت کی حالت یہ ہے کہ آئندہ گھر سے خرچ کرنے کے لئے خزانہ خالی ہے۔ عوام کو اعتماد میں لے کر منصوبہ بنایا ہے کاغذوں میں تو یہ لکھ دیا گیا ہے۔ مگر جنہیں اعتماد میں لے کر منصوبہ بنایا گیا ہے ان کے لئے وہ مدد (Contribute) کیا کرینگے وہ صفر ہے۔ اور سارا روپیہ ہندوستان سے لیا جائیگا۔ یہ بنا ہے ریاست کی ترقی کے لئے نمونہ منصوبہ۔

اب رہی بات کہ جموں کی ترقی کے لئے کشمیر کی نسبت ۱۸ کروڑ روپے کی سکیموں میں سے ۲۳ کروڑ روپے خرچ کئے جائینگے جہاں تک کاغذوں، اخباروں اور پمفلٹوں میں لکھنے کا تعلق ہے۔ صوبہ جموں کی ترقی کے لئے ۲۴ کروڑ ۴۴ لاکھ ہی نہیں بلکہ اور بھی کچھ خرچ ہوگا۔ اب ذرا اسی کا حساب کیجئے اسی رقم میں سب سے بڑی رقم ایک نہر نکالنے کے لئے ۱۷ کروڑ روپے مخصوص کی گئی ہے۔ دکھائی گئی ہے۔ جو نہر کٹھوعہ، ہیرانگر، سانبہ اور جموں کے کنڈیوں کے علاقوں کو سیراب کرے گی۔ کاغذوں اور تقریروں میں تو نہر نکال دی گئی کچھ جگہوں پر سروے کا کام شروع ہو گیا۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے کہ حقیقت میں یہ نہر نکلے گی کہاں سے۔ کیونکہ لوگوں کو چپ کرا دینے کے لئے کہہ دینا بڑی آسان بات ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نہر راوی سے نکالی جائے گی۔ یہ ہم نے پہلے بھی سنا تھا۔ کہ ہند کی مرکزی گورنمنٹ کے تیسرے یا چوتھے پانچسالہ منصوبہ میں یہ سکیم زیر غور ہے۔ کہ راوی پر تھین کے مقام پر ایک بہت بڑا ڈیم تیار کیا جائے گا۔ جس پر ساٹھ کروڑ روپے کے قریب خرچ آئیگا۔ اور پھر جہاں سے صوبہ جموں و دوسرے کنڈیوں کے علاقوں کو سیراب کرنے کے لئے نہریں نکالی جائیں گی۔ وہ ڈیم کب اور کیسے بنے گا۔ مرکزی گورنمنٹ کے دوسرے پانچسالہ پلان میں اسی قسم کا کوئی ذکر سننے میں نہیں آیا۔ اور پھر ماہرین کا کہنا ہے کہ اس پراجیکٹ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کم از کم بیس یا پندرہ سال کا عرصہ درکار ہے۔ مگر ہمارے حکمرانوں نے دوسرے پانچسالہ پلان میں ہی اسی مقام سے نہر نکالنے کے لئے رقم مخصوص کر دی ہے۔ یہ کیا ڈھونگ ہے۔ یہ سوچنے والی بات ہے۔

اس بارہ کروڑ روپے کو نکالنے کے بعد گیارہ کروڑ روپیہ خرچ کرنے کی سکیموں کا فراڈ رچایا گیا ہے۔ اسی کا تجزیہ ہم آئندہ شماروں میں کرینگے۔

جو جمہوری ہوتا ہے کہ وہ عوام کی سیوا کیلئے انہیں اپنے اصول سمجھائے اور انہیں نیک راستہ بتلائے نہ کہ انہیں لالچ دیکر اپنی پارٹی میں شامل کیا جائے۔ دوسرے معنوں میں لوگوں کو خرید کیا جا

بقیہ صفحہ ۴ - جلسہ ہیرانگر

حکمرانوں نے فائرنگ کروا کر عوام دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔ انہیں کوئی حق نہیں کہ وہ بلا وجہ ہمارا نمائندہ بن کر بیٹھا رہے۔

ریزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے شری لدھی جی ساتھ ناگرٹہ تحصیل ہیرانگر پردھان پرجا پریشد نے کہا۔ کہ ہیرانگر کے گولی کانڈ کے لئے گردھاری لعل ڈوگرہ ذمہ وار ہے۔ ہماری مانگ ہے۔ کہ گردھاری لعل ڈوگرہ کے خلاف باقاعدہ کیس چلایا جائے اور اس معاملہ کی پبلک طور پر تحقیقات کی جائے۔ اگر وہ سچا ہے تو ہیرانگر کے گولی کانڈ کی باقاعدہ تحقیقات کروائی جاتی۔ مگر بار بار عوام کی طرف سے الزام لگائے جانے کے باوجود وہ خاموش ہیں۔ خاموشی کا مطلب یہ ہے۔ کہ اپنے جرم کا اقبال کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ جہاں آج ہم گردھاری لعل ڈوگرہ کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن پاس کر رہے ہیں۔ وہاں یہ مانگ بھی ہے۔ باقاعدہ مقدمہ کیس چلا کر مجرموں کو سزائیں دی جائیں۔ چنانچہ لوگوں نے ہاتھ کھڑے کر کے یک زبان ریزولیوشن سے اتفاق کیا۔

کنور بلدیو سنگھ جی وکیل تحصیل سیکرٹری پرجا پریشد نے تحصیل ہیرانگر کی جنتا کی طرف سے پنڈت جی کو یقین دلایا۔ کہ ہم تن من دھن سے آپ کے ارشاد کے مطابق سہیوگ دیں گے اور من مانیوں و نا انصافیوں کے خلاف جو بھی راستہ آپ بتائیں گے کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائیگا۔ آپ نے شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج ہم اس ستھان پر پرن لیتے ہیں کہ جس مشن کو لے کر ان ویروں نے بلیدان دیئے ہیں ہم اسے ہمیشہ افضل سمجھیں گے۔

شری گردھاری لعل نے کسانوں کی مشکلات اور برسراقتدار لوگوں کی طرف سے کسانوں کے ساتھ روا رکھی جا رہی من مانیوں اور اندھیر گردی کو پوجیہ پنڈت جی کے سامنے رکھا۔ اور ان کا مارگ درشن کرنے کے لئے پنڈت جی سے پرارتھنا کی۔

شری رامیشور جی بالی نے شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کی۔ اور ایک مدلل تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں بھی کسی وقت نیشنل کا کارکن تھا۔ مگر دکھ ہوتا ہے۔ کہ نیشنل کانفرنس اپنے اصل مقصد کو بھول کر غیر جمہوری اور غیر آئینی کاروائیوں پر چل رہی ہے۔ مگر کوئی بھی پارٹی اس طریق سے زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتی۔ آج نیشنل کانفرنس کے ممبر بھرتی کرنے کے لئے ہتھیاروں اور گرداوروں سے کام لیا جا رہا ہے۔ کیا یہ طریق کار جمہوریت پسند لوگوں کا ہو سکتا ہے۔ نیشنل کانفرنس کے نمائندوں سے میرا یہ ایک سوال ہے۔ جمہوریت کے اندر کسی بھی پارٹی کے لئے

ہم نے اپنے حقوق جھولی پھیلا کر نہیں بلکہ زندہ انسانوں کی طرح حاصل کرنے ہیں پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کا اعلان

صوبہ جموں کے "واحد نمائندہ" شری گردھاری لعل ڈوگرہ کے خلاف اُن کے حلقہ انتخاب نے عدم اعتماد کا ریزولیوشن پاس کر[دیا]

ہیرانگر میں یوم شہیدان اور بھاری پبلک جلسہ

جموں - ۱۲ جنوری - ہیرانگر میں یوم شہیداں بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا - اس موقع پر تحصیل بھر سے ہزاروں لوگ اکٹھے ہوئے تھے ہون بگیہ کے علاوہ شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کرنے کے لئے ایک بھاری پبلک جلسہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر کی صدارت میں منعقد ہوا - جس میں ہیرانگر میں فائرنگ کی ایک آزادانہ تحقیقات کی مانگ کو دہرایا گیا اور عوام نے متفقہ طور پر ہیرانگر کے نام نہاد نمائندہ شری گردھاری لعل ڈوگرہ فائننس منسٹر کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن پاس کیا - دوسرے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ بارڈر پر بسنے والے لوگوں کو امداد بہم نہ پہنچانے اور ان کی حفاظت کے لئے مناسب انتظامات نہ کرنے کے سلسلہ میں حکومت کی مذمت کی گئی -

جلسہ میں شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کے علاوہ شری اندر منی ہیرانگر تحصیل پردھان کنور بلدیو سنگھ جی تحصیل سیکرٹری - کسانوں کے نمائندہ شری گردھاری لعل آرگنائیزنگ سیکرٹری شری الیشور داس شاستری - شرنارتھیوں کے رہنما شری رامیشور چندر جی بالی - اور شری سنت رام جی نے تقاریر کیں -

پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے کہا - کہ آج ہم ان ویروں کی یاد منانے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں - جنہوں نے اس دیش کی خاطر اپنے آپ کو بلیدان کیا ہے - اور اس دیش کو بچایا ہے - ان شہیدوں کو ہم تو کیا ہماری آنے والی نسلیں بھی نہیں بھلا سکتیں - آج اس بات کی خوشی ہے - کہ شہیدوں کی یاد منانے کیلئے لوگ اس قدر بھاری تعداد میں اکٹھے ہوئے ہیں لیکن آج ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ جس مشن کو لے کر دیش کے ان پروانوں نے اپنی زندگیاں بلیدان کی ہیں - وہ کہاں تک پورا ہوا ہے - آپ نے کہا کہ شہیدوں کے بلیدان کا ہی نتیجہ ہے - کہ آج ریاست بھارت کا ایک آئینی حصہ بن چکی ہے - اور خوشی کی بات ہے - کہ روسی لیڈر جو پچھلے دنوں یہاں آئے - انہوں نے بھی حالات کو دیکھ کر اس بات کو تسلیم کیا ہے - کہ ریاست بھارت کا ایک حصہ بن چکی ہے لیکن یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ شری جواہر لعل نہرو اور ہند سرکار اس طے شدہ امر کو قطعی اور آخری سمجھنے میں تاخیر کر رہے ہیں اور دیش کے لئے قربان ہونے والے ان شہیدوں و ریاستی عوام کے ساتھ شدید ناانصافی کے مرتکب ہو رہے ہیں - لیکن شہیدوں کی یاد مناتے ہوئے آج میں اعلان کر دینا چاہتا ہوں - کہ ہم ہند سرکار اور شری نہرو جی کو مجبور کر دیں گے کہ وہ ریاستی عوام کے اس فیصلہ کو قطعی اور آخری سمجھیں اور ریاست جموں و کشمیر کی موجودہ غیر یقینی پوزیشن کو ختم کر کے ریاست کو وہی درجہ حاصل ہو - جو بھارت کے دوسرے حصوں کو حاصل ہے - سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا - کہ شیخ عبداللہ نے چھ سال کے عرصہ میں ایک بھی بات ایسی نہیں کی جس سے

وقت بخشی صاحب نے میرے ساتھ دہلی میں وعدہ کیا تھا کہ آئیندہ حکومت کو جمہوری لائینوں پر چلایا جائیگا - اور تمام برائیوں کو دور کیا جائیگا - مگر حکومت کے اندر کسی قسم کی تبدیلی نہیں آئی ہے - اور آج بھی شیخ عبداللہ کی حکومت کی طرح اندھیر گردی مچی ہوئی ہے - اور اگر آج کوئی یہ کہتا ہے - کہ بخشی غلام محمد کامیاب طریقہ پر حکومت چلا رہا ہے - تو وہ غلط کہتا ہے یہ محض پروپیگنڈہ ہے - جو وہی لوگ کر رہے ہیں جو شیخ عبداللہ کے بھی گُن گاتے تھے -

ظاہر ہوتا کہ وہ عملی طور پر بھارت کے ساتھ جانا چاہتا ہے - مگر دکھ کی بات یہ ہے - کہ اس کے باوجود شری نہرو جی شیخ عبداللہ کو ہی سپورٹ کرتے رہے - اور حق کی مانگ کرنے والے دیش بھگت عوام کو کوستے رہے - نیز وہ نیشنل کانفرنسی جو آج حالات کے بدلنے پر شیخ عبداللہ کو غدار کہہ رہے ہیں اسے پیغمبر کہتے رہے - سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے بتایا - کہ ہماری قربانیاں رائیگاں نہیں گئیں - ہماری قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے - کہ ریاست بھارت کا ایک انگ بنی ہے - اور ریاست کی بہتری کے لئے ہندوستان سے کروڑوں روپیہ آ رہا ہے - لیکن یہ الگ بات ہے کہ اس روپیہ کا ٹھیک استعمال نہیں ہو رہا - آگے چل کر آپ نے بتایا کہ اندولن بند کرتے

آپ نے کہا کہ مہاراجہ کی حکومت جسے یہ لوگ غیر ذمہ دارانہ نظام حکومت کہتے تھے - اس قسم کے فائرنگ کے واقعات کی باقاعدہ تحقیقات ہوتی تھی - مگر لوک راج کا دم بھرنے والوں کی جانب دیکھ کر کہا جا سکتا ہے - کہ شخصی راج اس سے کئی گنا بہتر تھا - دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ منصوبہ بنیادی طور پر ہی غلط بنایا گیا ہے - اصول کے مطابق عوام کو قطعاً اعتماد میں نہیں لیا گیا ہے - بلکہ یہ کہنا درست ہوگا - کہ یہ منصوبہ چند آدمیوں کا منصوبہ ہے - اور عوام کی بہتری کے لئے آنے والے روپیہ کو برباد کرنے کے لئے ایک ڈھونگ رچایا گیا ہے - منصوبہ میں یہ نہیں بتایا گیا ہے - کہ یہ روپیہ کس کس جگہ خرچ ہوگا - کاغذی طور پر رقمیں پوری کر دی گئی ہیں - اس

منصوبہ کے ڈھونگ کا پتہ اسی بات سے [لگ] سکتا ہے - کہ مہاراجہ بہادر کے وقت [جو] پیداوار والے علاقے بھی ریاست میں [شامل] تھے - تو اس وقت کبھی بھی تین لاکھ من غلہ درآمد نہیں کیا گیا - مگر حیرت اس [بات پر ہے] کہ اب جبکہ کم پیداوار والے علاقے پا[کستان کے] قبضہ میں ہیں ریاست کی آبادی بھی [کم ہے] اور پچھلے سالوں میں ان لوگوں نے چار [کروڑ] روپے کے قریب آبپاشی کی سکیموں پر [ایک] کثیر رقم بھی خرچ کر کے دکھائی ہے - [آج] پانچسالہ منصوبہ بنانے وقت ۴۲ لاکھ [من] کی ایک حیران کُن کمی دکھا رہے ہیں [یہ] بڑا دھوکا اور ڈھونگ کیا ہو سکتا ہے [آپ] نے بتایا کہ پہلے پانچسالہ منصوبہ کے [تحت] ایسی چیز نہیں بنی ہے - جس سے [ملک کی] غربت اور افلاس دور ہو سکتا [ہے] دیہاتوں میں بجلی دینے کے لئے [تاریں] کی جاتی ہیں - مگر حیرانگی اس بات [پر ہے] کہ اس بجلی کا دیہاتی عوام کو کیا فائدہ [ہو] سکتا ہے - جو انہیں آٹھ آنے اور [...] فی یونٹ کے حساب سے مل رہا ہے آپ نے کہا کہ حقیقت میں ہندوستان [سے] آنے والے روپیہ کا ڈر اب لوگ ہو رہا ہے [...] کچھ لوگوں کے پیٹ بھرے جا رہے ہیں [...] اپنے پارٹی کے وقار کو بنانے کے لئے صرف [کیا جا رہا] ہے - مگر ہم نے اپنے حقوق جھولی پھیلا [کر] نہیں بلکہ زندہ انسانوں کی طرح حاصل کر[نے ہیں] اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ ہم نیشنل کانفرن[س ...] اور پھر آپ کو کچھ ملے گا - تو غلط بات [ہے] ہم ملک کے اندر سچی جمہوریت لانا چاہ[تے ہیں] اس کے لئے ہمیں خواہ کتنی ہی قربانیاں [کیوں نہ] دینی پڑیں - پہلے پانچسالہ پلان کے [...] آنے والے روپیہ کا ڈر اب لوگ [...] دوسرے پانچسالہ پلان کے متعلق ہم نے [...] کرنے کا فیصلہ کیا ہے - اور اس روپیہ کا [...] ڈر اب لوگ نہیں ہونے دیں گے [...] کا علاج بھی عوام کے ہاتھ میں ہے [...] متحد ہو کر رہنا چاہیئے - اور برادری [...] طریقوں سے انتشار پیدا کرنے والی [...] خبردار رہنا چاہیئے -

جلسہ میں شری سنت رام نے گردھاری لعل ڈوگرہ کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن [پیش کرتے] ہوئے کہا - کہ وہ خود ہی ہمارا نمائندہ بن کر [بیٹھے ہیں] مگر ہم چلا رہے ہیں کہ ہم دکھی ہیں مگر کوئی [سنتا] نہیں - اور ہیرانگر میں حق کی مانگ کرنے [والوں] پر شری گردھاری لعل ڈوگرہ اور دوسرے [...]

"اندھیر نگری چوپٹ راجا!"

نئے پانچسالہ پلان پر عمل درآمد شروع؟

جموں - ۱۳ جنوری - حالات کو دیکھ کر ایسا دکھائی پڑتا ہے - کہ نیشنل کانفرنسی حکمرانوں نے اپنے نظریے کے مطابق عوام اور ملک کی ترقی کے لئے نئے پانچسالہ پلان پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے - پتہ چلا ہے - کہ پانچ چھ لاکھ روپے کی ایک کثیر رقم خرچ کر کے منسٹروں اور کامریڈوں کے لئے جرمنی سے بڑھیا قسم کی نئی کاریں منگوائی جا رہی ہیں -

تین کمشنروں اور ان کے اوپر ایک فائننشل کمشنر کی نئی آسامیاں قائم کی گئی ہیں جن کے ساتھ کام کرنے کے لئے بھاری عملہ بھرتی کیا جائیگا - ایک اندازہ کے مطابق ان نئے چار آفسوں کو چلانے کے لئے دو لاکھ روپے سے اوپر سالانہ خرچ آیا کرے گا -

اس کے علاوہ دس کامریڈ بلاک افسر بھرتی کئے گئے ہیں کہا جاتا ہے - کہ انہیں دو دو سو روپیہ ماہوار سرکاری خزانہ سے تنخواہ دینے کے علاوہ جیپیں اور رہنے کے لئے بنگلے بھی دیئے جائیں گے اور انہیں کمیونزم اور نیشنل کانفرنس کا زیادہ سے زیادہ پروپیگنڈہ کرنے پر مزید سہولیات بھی دی جائینگی - معلوم ہوا ہے - کہ کچھ کامریڈوں اور اپنے نزدیکی لوگوں کو کام پر لگانے کیلئے پندرہ نئے اسسٹنٹ ٹریفک انسپکٹر بھرتی کئے گئے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے - کہ باقی کامریڈوں اور نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی اطاعت قبول کرنے والے جی حضوریوں کو نوکریوں پر لگانے کیلئے عنقریب ہی اور بہت سی نئی آسامیاں پیدا کی جا رہی ہیں - ان حالات میں ملک اور عوام کی بہتری جو ہوگی - سو دکھائی دے رہی ہے - مگر اُمید کر لی جانی چاہیئے - کہ کوئی بھی کامریڈ اپنا بیوپار چلانے کے علاوہ سرکاری نوکری سے خالی نہیں رہے گا -

پرجا پریشد اخلاقی و سماجی برائیوں کو ختم کر کے ملک میں ایک آدرش ڈیموکریسی کو لانا چاہتی ہے

ملک کو بُرے لوگوں سے بچانے اور برسر اقتدار لوگوں کو راہِ راست پر لانے کیلئے عوام پرجا پریشد کو مضبوط بنائیں

راجوری میں پرجا پریشد کا شاندار جلسہ اوم پرکاش مینگی جی کی جنتا سے اپیل

(خاص نامہ نگار سے)

راجوری - ۱۰ جنوری - ڈاکٹر اوم پرکاش مینگی جنرل سکیرٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد گذشتہ ہفتہ یہاں تشریف لائے - اُن کی آمد پر استقبال کے لئے قصبہ میں درجنوں گیٹ بنائے گئے تھے اور سارا قصبہ دُلہن کی طرح سجایا گیا تھا - پرجا پریشد کے کارکنوں نے اڈہ پر ڈاکٹر جی کا جوش و خروش سے استقبال کیا - اور ایک شاندار جلوس نکالا گیا -

دوسرے دن غلام محمد میر کی صدارت میں ایک بھاری پبلک جلسہ منعقد ہوا - جس میں شری مینگی جی کے علاوہ شری راجندر سنگھ ڈسٹرکٹ آرگنائزر پرجا پریشد - اور شری میگھراج جی بالی نے تقاریر کیں -

شری اوم پرکاش مینگی نے بھاشن شروع کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں نے جو میرا اس قدر شاندار سواگت کیا ہے - گو میں اس کا و یکتی گت طور پر مستحق نہیں - لیکن میں یہ اچھی پرکار سمجھتا ہوں - کہ یہ سواگت میرا نہیں بلکہ میری اُس جماعت کا ہے - جس کا میں ایک گھٹک ہوں - اور جس کے جھنڈے تلے جنتا نے لا مثال قربانیاں دی ہیں -

آپ نے کہا کہ پرجا پریشد کو میدان میں آئے ہوئے آٹھ سال کا عرصہ ہو گیا ہے - اس نے آٹھ سالوں میں جو جو کچھ کیا ہے - وہ دُنیا کے سامنے ہے - پرجا پریشد کے عمل اور کردار کو دیکھ کر کوئی بھی یہ اندازہ لگا سکتا ہے - کہ پرجا پریشد پر برسر اقتدار لوگوں کی طرف سے جو الزام لگائے جاتے ہیں وہ کہاں تک درست ہیں - باقی زبانی طور پر کسی فرقہ پرست اور قاتل کہنے سے کوئی فرقہ پرست نہیں بن جاتا - آگے چل کر آپ نے کہا کہ ریاست کے دُور افتادہ اور پچھڑے ہوئے لوگوں کو بدلے ہوئے دَور کی ذمہ واریوں کا احساس کروانا اور اُن کے اندر سیاسی و مجلسی شعور پیدا کرنا پرجا پریشد کے پروگرام کا ایک اہم جزو ہے - اور وہ مذہب و فرقہ وارانہ دھڑے بندیوں سے اوپر اٹھ کر ریاست کے عوام کو جمہوری لائینوں پر جتھہ بند کرنا چاہتی ہے - نیز جنتا کو اخلاقی و سماجی طور پر اوپر اٹھاتے ہوئے ایک آدرش ڈیموکریسی ملک میں لانا چاہتی ہے آپ نے کہا - کہ پرجا پریشد جہاں حکومتی برائیوں کے خلاف لڑتی چلی آ رہی ہے - وہاں سماجی برائیوں کو دُور کرتے ہوئے عوام کے چرتر نرمان کے لئے بھی کام کر رہی ہے -

آگے چل کر شری مینگی نے کہا - کہ ہمارے مخالف لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے کہتے ہیں کہ پرجا پریشد نے ایجی ٹیشن کر کے کیا حاصل کیا ہے - لیکن واقعات دُنیا کے سامنے ہیں - کہ پرجا پریشد نے نیشنل کانفرنسیوں اور شیخ عبداللہ کے دیش کے خلاف ناپاک منصوبوں کو ننگا کیا - اُن کی دیش گھاتک نیتی اور وطن دشمنانہ چالوں کو شکست فاش دی - اپنا درست نظریہ اُن کو منوایا - اور یہ پرجا پریشد کی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے - کہ آج ریاست بھارت کا ایک اٹوٹ حصہ بن چکی ہے - کسٹم ڈیوٹی ختم ہوئی ہے - بھارت کا راشٹریہ جھنڈا اشان کے ساتھ ریاست میں لہرا رہا ہے - باقی ہمارے اس پروگرام میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جنہیں ہم نے ابھی پورا کروانا ہے - آپ نے مزید کہا - کہ پرجا پریشد اس بات کا عزم کئے ہوئے ہے - کہ ریاست کی موجودہ امتیازی پوزیشن کو ختم کیا جائے - ہندوستان کے آڈیٹر جنرل کے ریاست میں پورے اختیارات ہوں - سپریم کورٹ کا دائرہ اختیار مکمل ہو اور ریاستی عوام کو وہی شہری و بنیادی حقوق حاصل ہوں - جو ہندوستان کی جنتا کو حاصل ہیں - ان سب باتوں کو منوانے کے لئے ہم ہمیشہ تتپر رہیں گے - آپ نے مزید کہا کہ ملک کو بُرے لوگوں سے بچانے - برسر اقتدار لوگوں کو راہ راست پر لانے اور سماجی برائیوں کو ختم کرنے کیلئے پرجا پریشد کو مضبوط بنائیں -

آخر میں آپ نے کہا کہ پہلے پانچسالہ پلان کے تحت آنے والے روپیہ کا کس طور ڈراپ بوگ ہوا ہے - وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اگر آپ لوگ چاہتے ہیں - کہ دوسرے پانچسالہ پلان کے تحت ہندوستان سے آنے والا کروڑوں روپیہ کچھ لوگوں کی جیبوں میں جانے کی بجائے ملک اور عوام کی بہتری کے لئے صرف ہو - تو حکومت کی طرف سے اس سلسلہ میں کھڑے کئے جا رہے فراڈ اور غلط منصوبوں کو ننگا کرنے کے لئے متحد ہو جائیں - اور ایک زور دار آواز پیدا کریں -

شری راجندر سنگھ جی نے تقریر کرتے ہوئے ریاست کے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی اور عوام سے اپیل کی کہ وہ برسر اقتدار لوگوں کی "رہدات تقسیم کرو - اور حکومت کرو" کی چالوں سے خبردار رہیں - اور پرجا پریشد کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن تعاون دیں - آپ نے مزید کہا کہ پانچ سالہ پلان کا سوال ملک اور عوام کی بہتری و بہبودی کا سوال ہے - نہ کہ کسی واحد شخص یا پارٹی کی بہتری کا سوال ہے - لیکن یہ امر نہایت افسوسناک ہے - کہ چند برسر اقتدار لوگ ریاستی جنتا کی بہتری کے لئے ہندوستان سے آئے ہوا لاکروڑوں روپیہ اپنی اور اپنی پارٹی کی بہتری کے لئے خرچ کر رہے ہیں - لیکن پہلے پانچ سالہ منصوبہ کا حشر سبھی کے سامنے ہے - اور اب یہ کبھی اجازت نہیں دی جائیگی کہ دوسرے پانچ سالہ پلان کے تحت آنے والے روپیہ کا ڈراپ بوگ ہو -

شری میگھراج جی بالی نے تقریر کرتے ہوئے راجوری ٹاؤن ایریا کمیٹی کے کاموں پر سیر حاصل تبصرہ کیا - اور بتایا کہ کمیٹی کام تو شروع کرتی ہے - مگر اپنی نا اہلیت کی وجہ سے کسی بھی کام کو سرے نہیں چڑھا سکی ہے گلیاں اُکھاڑ دی گئی ہیں - نلکے لگوانے کے لئے نل تو آ گئے ہیں - مگر یہ کوئی پتہ نہیں کہ نلکوں کے لئے پانی کہاں سے آئیگا - گورنمنٹ کی طرف سے راجوری میں بجلی سپلائی کرنے کے لئے وعدے تو کئی بار کئے گئے ہیں مگر وعدے ابھی تک وعدے ہی بنے ہوئے ہیں - شری بالی نے مزید بتایا - کہ ٹاؤن ایریا کمیٹی تیل تو ضرور منگواتی ہے - مگر وہ تیل کہاں جلتا ہے - اس کا پتہ کامریڈوں کو ہی ہوگا - کیونکہ کمیٹی کی طرف سے گلیوں میں تو کوئی لیمپ وغیرہ نہیں جلتا - آگے چل کر آپ نے کہا - کہ پچھلے دنوں مسٹر جمال دین ممبر اسمبلی نے ایک تقریر میں کہا تھا - کہ پرجا پریشد قاتلوں اور فرقہ پرستوں کی جماعت ہے - لیکن راجوری کے عوام اس بات کو بہتر جانتے ہیں کہ سنہ ۱۹۴۷ء راجوری کے اندر اور باہر بے گناہ عوام کا قتل عام کروانے والے کون لوگ تھے اور جمال الدین صاحب خود کیا ہیں - اگر ان سب باتوں کو ایک ایک کر کے منظر عام پر لایا جائے تو پتہ چل سکتا ہے کہ قاتل اور فرقہ پرست کون ہے -

جلسہ کے اختتام پر میر صاحب نے شری مینگی جی اور جنتا کا شکریہ ادا کیا -

اور یہ امتیازی سلوک کیوں؟

(خاص رپورٹر سے)

جموں - ۱۰ جنوری - ہمارے حکمرانوں کی طرف سے ریاست میں مفت تعلیم کرنے کا پروپیگنڈہ تو بڑے زور شور کے ساتھ کیا جاتا ہے - لیکن واقعات کو دیکھ کر انسان دنگ رہ جاتا ہے اس سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے - کہ گذشتہ سال گاندھی میموریل سائنس کالج جموں بی - ایس سی کے امتحان میں جو طلباء فیل ہو گئے تھے باوجود بار بار احکام بالا اور کالج کے پرنسپل سے درخواستیں کرنے کے اُنہیں داخل نہ کیا گیا - اور اُن کی زندگیوں سے کھیلنے کی کوشش کی گئی - اب جبکہ امتحان کو صرف دو ماہ باقی رہ گئے تھے - تو بڑی کوششوں کے بعد اُنہیں داخل کیا گیا ہے - لیکن پچیس پچیس روپیہ سکیورٹی جمع کرانے کے علاوہ اُن طلباء سے دس روپیہ ماہوار فی طالب علم فیس لی گئی ہے -

لیکن دوسری طرف پتہ چلا ہے - کہ صوبہ کشمیر میں جو طالب علم فیل ہوئے تھے - اُنہیں کلاسیں شروع ہوتے ہی داخل کر لیا گیا تھا - اُن سے نہ کوئی سکیورٹی مانگی گئی - اور نہ ہی اُن سے فیس لی جا رہی ہے - لوگ حیران ہیں کہ جب نیشنل کانفرنسی حکمران یہ کہتے ہیں کہ جموں اور کشمیر اُن کی دو آنکھیں ہیں - تو اُن کی جموں والی آنکھ کام کیوں نہیں کر رہی - دوسروں کو صوبہ پرست و فرقہ پرست کہنے والے قوم پرست کیا یہ بتائیں گے کہ یہ امتیازی سلوک کیوں؟

ری پبلک ڈے منانے کا اعلان

جموں ۱۴ جنوری - پرجا پریشد کے سنٹرل آفس سے اس امر کا اعلان کیا گیا ہے - کہ پرجا پریشد کی طرف سے ۲۶ جنوری ری پبلک ڈے ہر جگہ بڑی دھوم دھام سے منایا جائیگا - جگہ جگہ پبلک جلسے - پربھات پھیریاں ہوں گی - اور راشٹریہ ترنگے جھنڈے لہرائے جائیں گے - اور اس دن بھاوت کا پورا ودھان ریاست پر لاگو کروانے کے حلف لئے جائیں گے -

(نامہ نگار)

دُکھی سنسار

بڑھتے ہوئے حادثے

آج کل شاید ہی کوئی دن ایسا گذرتا ہو گا کہ گاڑیوں کے نیچے آ کر انسانی زندگیوں کے چھن جانے یا سڑکوں اور لاریوں کے حادثوں کی دردناک خبریں سننے میں نہ آتی ہوں۔ لیکن اس سلسلہ میں سوچنے والی بات یہ ہے کہ آخر ان خطرناک حادثوں کی کیا وجہ ہے۔ بڑی سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کے بعد ان بڑھتے ہوئے حادثوں کی مختلف وجوہات نظر آتی ہیں۔ اولاً یہ کہ پہلے کی نسبت گاڑیوں کی ٹریفک بہت حد تک بڑھ گئی ہے لیکن ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں کیا گیا اور ٹریفک کنٹرول کرنے کے لئے جو افسر لگائے گئے ہیں۔ اُن میں بہت اکثریت اُن لوگوں کی ہے۔ جو اخلاقی اور انسانی طور پر گرے ہوئے ہیں۔ ان کا کام زیادہ تر ٹریفک کو کنٹرول کرنے کی بجائے رشوت حاصل کرنا اور عیاشی کرنا ہی رہ چکا ہے۔ عیاشی و شراب کے نشے میں مست رہنے کی وجہ سے انہیں یہ خبر نہیں ہوتی کہ ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لئے کہاں کہاں ڈیوٹیاں لگانا ضروری ہوتی ہیں۔ دوسری بڑی وجہ یہ دیکھنے میں آئی ہے۔ ڈرائیور لوگ اکثر شراب نوشی وغیرہ کر کے گاڑیاں چلاتے ہیں۔ جس کے کارن وہ اس دُنیا کو بھول کر اپنے ہی رنگ میں گاڑیاں چلاتے ہیں۔ اور اُن کی رفتار بھی غضب کی ہوتی ہے۔ حادثوں کی تیسری بڑی وجہ یہ نظر آتی ہے کہ ملٹری کی گاڑیوں اور سڑکوں کے ڈرائیور اس طور آنکھیں بند کر کے گاڑیاں چلاتے ہیں۔ کہ انہیں جیسے کسی کا خوف ہی نہیں۔ اور بہت زیادہ حادثے ملٹری کی گاڑیوں کے ساتھ مشاہدہ میں آ رہے ہیں۔ لہٰذا ان بڑھتے ہوئے حادثوں کی موجودگی میں ہماری احکام بالا سے درخواست ہے کہ وہ حادثوں کے متعلق مندرجہ وجوہات پر بڑی سنجیدگی کے ساتھ غور کریں۔ اور ان کے روکنے کے لئے فوری اقدام کریں اور ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لئے لگائے گئے بدچلن افسروں کو جہاں اس نہایت ذمہ دارانہ ڈیوٹی سے فوراً سبکدوش کریں وہاں شراب [illegible] چلانے والے لوگوں کے خلاف [illegible]

[illegible]

بخشی صاحب وعدہ پورا کریں

پچھلے سال بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر یہاں نوشہرہ میں تشریف لائے تو طلباء نے اُن کا نہایت گرمجوشی کے ساتھ سواگت کیا اور انہیں ایک ایڈریس بھی پیش کیا جس میں مانگ کی گئی تھی۔ کہ نوشہرہ ہائی سکول کو سائنس کا سامان جلد مہیا کیا جائے ایڈریس کے جواب میں بخشی صاحب نے ہماری مانگ کو پورا کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن وعدہ کئے ہوئے ایک سال کا لمبا عرصہ گذر چکا ہے لیکن بخشی صاحب کا وعدہ ابھی تک وعدہ ہی رہا ہے اور سکول میں سائنس کے لئے کوئی سامان وغیرہ نہیں آیا ہے لہٰذا بخشی صاحب سے ہماری گذارش ہے کہ وہ اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے۔ نوشہرہ ہائی سکول کے لئے سائنس کا سامان بھجوانے کا بندوبست کریں۔

(تلک راج سیکرٹری ودیارتھی پریشد نوشہرہ)

مویشیوں کی خوفناک بیماری

علاقہ پلا نوالہ میں گذشتہ ایک ماہ سے مویشیوں کی خطرناک بیماری پھیل رہی ہے اور کچھ ہی دنوں میں علاقہ میں ہزاروں مویشی بیماری کا شکار ہو چکے ہیں۔ اور اندازہ کے مطابق چالیس پچاس فیصدی کے قریب مویشی اس وقت تک مر چکے ہیں۔ مگر حیرت اس بات کی ہے کہ باوجود بار بار سرکاری کارندوں کی اس طرف توجہ دلانے کے کوئی بھی ڈاکٹر وغیرہ علاقہ میں نہیں پہنچ رہا ہے۔ جو اس موذی بیماری سے مویشیوں کو بچانے کا علاج کرتا۔ چونکہ مال مویشی ہی دیہات کے لوگوں کی جائیداد ہوتے ہیں مویشیوں کے دھڑا دھڑ مرنے سے علاقہ میں ایک زبردست بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ حکام بالا سے التماس ہے کہ دیہاتی عوام کو تباہی و بربادی سے بچانے کے لئے اس سلسلہ میں فوری اقدام کئے جائیں۔ اور مویشیوں کی بیماری کے ماہرین ڈاکٹروں کو علاقہ میں بھیج کر تباہی و بربادی سے بچایا جائے۔

(ایک پلا نوالہ نواسی)

ٹاؤن ایریا کمیٹی کا چیئرمین

بسوہلی ٹاؤن ایریا کمیٹی کا انتخاب عمل میں آئے ہوئے ایک [illegible] گذر چکا ہے مگر ابھی تک ٹاؤن ایریا کمیٹی [illegible] کا انتخاب نہیں کروایا [illegible]

[illegible]

ہے نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ کوئی بھی کام سر سے نہیں چڑھ رہا۔ بسوہلی ٹاؤن ایریا کمیٹی کی میٹنگ کو ہوئے پانچ ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے کمیٹی کے دس ہزار روپیہ سابقہ ٹھیکیداروں کے ذمہ ہے۔ جس کی وصولی کے لئے کوئی ٹھوس قدم نہیں اُٹھایا جا رہا ہے۔ جنتا کی آٹھ دس ہزار روپے کی ایک کثیر رقم کی وصولی کے لئے کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔ لہٰذا ہماری محکمہ لوکل باڈیز کے حاکموں سے التماس ہے کہ جہاں وہ بسوہلی ٹاؤن ایریا کمیٹی کے لئے چیئرمین کا چناؤ عمل میں لائیں وہاں سابقہ ٹھیکیداروں سے بھاری رقوم کی وصولی کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔

(اہلیان بسوہلی)

دُکھی جنتا کی پُکار

علاقہ کوٹ بھلوال تحصیل ہیرانگر پنجاب کے بارڈر کے ساتھ واقع ہے چونکہ ریاست میں اس طرف علاقہ ہذا کے لئے رسل و رسائل کے نہ ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ پنجاب میں ہی جا کر خرید فروخت کرتے ہیں۔ لیکن گذشتہ تین چار سال سے گورنمنٹ نے علاقہ کوٹ بھلوال میں ایک پولیس چوکی قائم کی ہے اور پولیس والوں نے علاقہ بھر کے لوگوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے اور انہیں گھروں سے باہر کھیتوں تک نکلنے نہیں دیا جاتا۔ جس سے علاقہ میں شدید بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ لوک راجی سرکار سے التماس ہے کہ وہ جہاں علاقہ کی جنتا کو پولیس شاہی کے مظالم سے بچائے وہاں اس علاقہ کے ساتھ رسل و رسائل کے لئے سڑک بنائی جائے تا کہ لوگ غلہ وغیرہ باہر پنجاب بھیجنے کی بجائے ریاست میں بیچ کر فروخت کر سکیں اس کے علاوہ جب تک سڑک نہیں بن جاتی گورنمنٹ کو چاہیئے کہ علاقہ سے سرکاری طور پر اناج دھان وغیرہ خریدنے کا بندوبست کرے اور پولیس کی سختیوں اور بلاوجہ تلاشیوں سے لوگوں کو بچائے۔

جنتا کی زندگیوں سے کھیلنے والے

ایک معتبر کے ذریعے پتہ چلا ہے کہ امرتسر میں ہلدی میں ملاوٹ وغیرہ کرنے کے لئے [illegible] میں مشینیں لگا رکھی تھیں لیکن پنجاب سرکار نے اس سلسلہ میں ملاوٹ کے خلاف ایک سخت قانون پاس کر دیا۔ جس پر کامریڈوں کی بدولت ملاوٹ کرنے والے "دلیش بھگت" ریاست میں اپنی مشینیں لے کر چلے آئے ہیں۔ اور ہیرانگر تحصیل میں انہوں نے یہ ملاوٹ کرنے کی مشینیں لگا لی ہیں۔ جہاں وہ ہلدی کے ساتھ کھڑی مٹی اور دوسری مضر صحت چیزیں ملا کر سستے داموں فروخت کر رہے ہیں [illegible] عوام کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں [illegible]

[illegible]

پر کیا ہو گا۔ اس سلسلہ میں ریاستی حکومت کی توجہ کئی بار مبذول کرائی گئی [illegible] والے کا مرید اور ایک منسٹر کے رشتہ دار ہیں اس لئے اُن کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہماری ہمدرد سرکار اور ملٹری کے احکام اعلیٰ سے درخواست ہے کہ وہ دیش کے نوجوانوں کی زندگیوں سے کھیلنے والے ان بیوپاریوں کی خبر لیں اس کے علاوہ ریاستی جنتا سے گذارش ہے کہ وہ ملکی عوام کی زندگیوں کے دشمن بیوپاریوں کے خلاف آواز بلند کریں۔ اور حکومت کو اُن کے خلاف ایکشن لینے کے لئے مجبور کریں۔

(ایک عوامی نمائندہ ہیرانگر)

محکمہ ہیلتھ توجہ دے

تحصیل اکھنور کے اکثر دیہات میں اس سال بھی ہیلتھ والوں نے ڈی۔ ڈی۔ ٹی چھڑکاؤ بھی نہیں کیا [illegible] روک تھام کے لئے چھڑکا۔ لیکن اکثر علاقہ بھر میں بیماریاں ختم ہو گئی ہیں۔ اور بہت سے کتے مر گئے۔ بلیوں کے مر جانے کا یہ نتیجہ ہے کہ علاقہ بھر میں چوہے اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ لوگوں کا ناک میں دم آ گیا ہے اور یہ نہ صرف گھروں کے اندر تباہی مچا رہے ہیں بلکہ فصلوں کو سخت نقصان بھی پہنچا رہے ہیں۔ ہیلتھ والوں سے گذارش ہے۔ کہ یا تو وہ لوگوں کی بلیاں انہیں زندہ کر دیں اور یا پھر ان چوہوں سے بچانے کے لئے فوری توجہ دیں۔

[illegible]

ٹیچروں کی کمی

[illegible] میں پراپیگنڈہ ہے کہ [illegible] ہزاروں نئے سکول کھول [illegible] گئے ہیں۔ اب کوئی ان پڑھ نہیں رہے گا لیکن ہم حیران ہیں کہ اس پراپیگنڈہ کا مطلب کیا ہے بغیر ٹیچروں کے سکول اور بغیر ٹیچر کے بند سکولوں کے [illegible] یہ مذاق کیا ہے۔ ہمارے ہری [illegible] سکول میں [illegible] کو بڑھانے والا کوئی نہیں۔ لڑکوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے اور ٹیچروں کی کمی۔ کئی ٹیچر بدل کر دوسرے سکولوں میں چلے گئے [illegible] جگہ خالی ہے۔ گویا باقی سکول ایک [illegible] پھر قائم ہے یہ حالت ہے۔ جو [illegible] سنٹری سکول کی۔ اور گاؤں کی [illegible] بنانے اس طرح ٹیچروں [illegible] پڑھیں گے۔ [illegible] حکمرانوں سے [illegible]

[illegible]

जय स्वदेश

جے سودیش

تار کا پتہ "جے سودیش" جموں

ٹیلیفون نمبر ۴۳۲

فی پرچہ ۲ آنے

چندہ سالانہ ۶ روپے مفصلات ۸ روپے

1 | Saturday, 28 January, 1956 | N

जनता के हृदय सम्राट

पं प्रेम नाथ डोगरा

सन्देश

२६ जनवरी का दिवस भारतीय जनता के लिये बड़े हर्ष, और उल्लास का दिन है। यह दिन भारतीय इतिहास में विशेष महत्व का स्थान रखता है। इस दिन के साथ त्याग और बलिदान का उज्जवल इतिहास सम्बंधित है। आज से ६ साल पहले भारत ने सदियों की दासता की जञ्जीरों को पूर्णरूप से तोड डाला। देश में गणनन्त्र राज्य स्थापित हुआ और जनता के प्रतिनिधियों द्वारा बनाया हुआ संविधान [जिस के बनाने में हमारी रियासत के प्रतिनिधियों ने भी भाग लिया था] भारत में लागू हुआ, जिस के उपलक्ष में यह दिन सारे भारतवर्ष में बड़ी धूम धाम से मनाया जाता है।

जम्मू कश्मीर भारत का एक अटूट हिस्सा होने के नाते रियासत वासी इस शुभ दिन को देश के अन्य भागों की जनता के साथ साथ बड़े जोश और उत्साह से मनाते हैं। परन्तु यह बड़े दुःख की बात है कि यहां रियासत में वह विधान लागू नहीं और रियासत वासी भारतीय विधान द्वारा मिलने वाले मौलिक तथा नागरिक अधिकारों से वञ्चित रखे गये हैं न्याय दिलाने के सर्वोच्चन्यायालय (सुप्रीम कोर्ट) का अधिकार क्षेत्र सीमित रखा गया है। शासक वर्ग के हाथों जनता की खून पसीने की कमाई के व्यय सम्बन्धी हिसाब की जांच पड़ताल करने वाले आडीटर जनरल को रियासत में दख़ल देने का अधिकार नहीं। जनता को जम्हूरी अधिकार दिलाने और उनके मत का स्वतन्त्र रूप से प्रयोग कराने वाले मेहकमा भारतीय इलैकशन कमीशन के अधिकार जिस से रियासत वासियों को वञ्चित रखना लोकतन्त्र के लिये किन सङ्कटों का आह्वान करता है इस खुशी के अवसर पर उन कठिनाइयों और संकटों का वर्णन करना उचित नहीं। इसी तरह और भी बहुत से विषय हैं जिन में रियासत वासी अपने आप को भारतीय जनता से अलग पाकर बड़ा दुःख और कष्ट अनुभव करते हैं।

अतएव २६ जनवरी के इस शुभ दिन को खुशी और पूर्ण उत्साह के साथ मनाते हुऐ हम इस बात का प्रण करते हैं कि जब तक भारत का विधान रियासत पर पूरे रूप से लागू होकर रियासत की वर्तमान विशेष और अनिश्चित स्थिति का अन्त नहीं कर देता हम चैन और आराम से नहीं बैठेंगे।

इस अवसर पर जहां मैं भारत के स्वतन्त्रता संग्राम में बलिदान होने वाले वीरों को श्रद्धाञ्जलि भेंट करता हूं वहां हम भारत की महान आत्मा डा० श्यामा प्रसाद मुकर्जी और रियासत के उनसपूतों के प्रतिकृतज्ञता प्रकट करता हूँ जिन्हों ने अपना खून देकर रियासत का हिन्दुस्थान के साथ सम्बन्ध पक्का किया है। हमें भारत की एकता के उस पवित्र उद्देश्य को सब से उत्तम समझना है जिस के लिये उन्हों ने जीवनाहुति दी है।

इस शुभ अवसर पर देश वासियों से मेरी यही प्रार्थना है कि वे डा० मुकर्जी के "देश की अखण्डता और एकीकरण" के महान लक्ष्य को हमेशा अपने सामने रखें। उसकी पूर्ति के रास्ते में बाधाओं और जनता में मत भेद पैदा करने वाली शक्तिओं से सतर्क रहें। जात-पात और मतमतान्तर की भ्रम-पूर्ण चालों से सचेत रहते हुए देश के कल्याण के लिये बड़ी दृढ़ता और हिम्मत के साथ आगे बढ़ें। यह ठीक है कि हमारा रास्ता कठिन और कण्टका कीर्ण है परन्तु हमें इन कठिनाइओं से घबराना नहीं। हमें अपने राष्ट्रीय आदर्शों को हर कीमत पर जीवित रखना है और वकत की आन्धीयों के सामने तिनकों की तरह उड़ना नहीं बल्कि एक चट्टान के रूप में खड़े हो कर उस लक्ष्य की पूर्ति के लिये अग्रसर होना है। जय भारत।

प्रेम नाथ डोगरा

२६-१-५६

Editor Gopal Dass Sachar & Printed at the Peoples Press, Jammu.

Reg. E. P. No. 327

دیہاتی عوام پر لاٹھی چارج

جموں ۲۴ جنوری۔ گذشتہ ہفتہ ۱۵، ۱۶ کے قریب کسانوں کا ـــــ ایک جلوس نکالا گیا۔ جلوس کی رہنمائی کامریڈ دھرم ویر چوپڑہ۔ کامریڈ ہری سنگھ شاہ چک والا۔ لال سنگھ اور کچھ کمیونسٹ کامریڈ کر رہے تھے۔ جلوس میں "نیشنل کانفرنس زندہ باد" "تانا شاہی نہیں چلے گی" "ٹھیکہ داری نہیں چلے گی" "رشوت خوری نہیں چلے گی" "سامراج مردہ باد" کے نعرے لگائے جا رہے تھے۔ جلوس مختلف بازاروں کا چکر لگاتا ہوا جب مبارک منڈی کے نزدیک پہنچا۔ کچھ بڑے بڑے کامریڈ کھسک گئے جلوس کو منڈی کے شمالی دروازہ کے قریب پولیس نے روک لیا۔ کچھ بات چیت کے بعد جلوس کو خلاف قانون قرار دیتے ہوئے لاٹھی چارج شروع ہو گیا۔ جس پر لوگ اور کامریڈ بھاگ کھڑے ہوئے۔ پولیس نے شری دھرم ویر چوپڑہ اور لال سنگھ کو گرفتار کر لیا۔ مگر باقی کامریڈ بھاگ گئے۔ باہر سے جلوس میں آئے ہوئے لوگ اس تیزی سے بھاگے کہ وہ اپنی جوتیاں اور کمبل بھی چھوڑ گئے۔ کہا جاتا ہے کہ پولیس نے بھاگنے والوں کے پانچ کمبل اور دو بوریاں جوتیاں اکٹھی کی ہیں۔

لاٹھی چارج کے بعد جلوس میں شامل ہونے والے کسان دو درجن کے قریب یہاں ہمارے دفتر میں تشریف لائے اور بتایا ... کہ گذشتہ کئی دنوں سے کانفرنسی کامریڈ دیہاتوں میں جا کر کہہ رہے تھے کہ جلوس بنا کر جموں چلو وہاں بخشی صاحب سے زمینیں دلوائی جائیں گی۔ مالیہ معاف کروا دیا جائیگا۔ اور بہت سی مراعات ملیں گی۔ یہاں لا کر لاٹھیاں مروائی ہیں۔ کسان بیچارے اپنی بدقسمتی کی کہانی سناتے ہوئے نیشنل کانفرنس کو ہزار ہزار سلواتیں سنا رہے تھے۔

نیشنل کانفرنسی سرکار کی طرف سے سادہ لوح عوام پر اس طور لاٹھی چارج کروانے کی ہر جگہ مذمت کی جا رہی ہے۔ اور کہا جا رہا ہے کہ "سانڈ۔ سانڈ کی لڑائی میں جنگل کا ناس" لڑائی آپس میں کامریڈوں کی اور پیٹا گیا بیچارے دیہاتی عوام کو۔

کسانوں کو مروانے کے بعد اب نیشنل کانفرنسی کامریڈ اس جلوس کے ساتھ لاتعلقی کا اظہار کر رہے ہیں۔

پاکستانیوں نے کامریڈوں کو لوٹ لیا!

ہیرا نگر ۲۳ جنوری۔ کامریڈ لوگ گذشتہ ایک عرصہ سے پاکستانیوں کے ساتھ ناجائز تجارت کر رہے تھے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ پچھلے دنوں تین ہزار روپے کے قریب مالیت کی بزازی سے کر کامریڈ یہاں بارڈر پر پاکستانیوں کے پاس فروخت کرنے گئے۔ مگر سودا کرتے وقت کچھ ان بن سی ہو گئی چنانچہ پاکستانیوں نے وہ تمام بزازی چھین لی اور کامریڈوں کے پاس جو سرکاری ۳۰۳ رائفلیں تھیں وہ بھی چھین لی۔

پتہ چلا ہے کہ کامریڈوں نے اب پولیس کے پاس اطلاع دی ہے کہ ان کی رائفل چوری ہو گئی ہے۔

سانبہ میں کارکنوں کی میٹنگ

سانبہ ۱۸ جنوری۔ یہاں پرجا پریشد کے کارکنوں کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں سیکرٹری پرجا پریشد شری سہدیو سنگھ جی نے بھی شمولیت کی۔ جس میں تحصیل میں ممبر شپ کی مہم تیز کرنے اور دوسرے تنظیمی امور پر وچار کیا گیا۔ شری سہدیو سنگھ نے ریاست کے موجودہ سیاسی حالات پر روشنی ڈالی اور تنظیم کو مضبوط بنانے کی اہمیت کارکنوں پر واضح کی۔

کشپ راجپوت سبھا کا! غیر آئینی چناؤ

جموں ۲۲ جنوری۔ کشپ راجپوت سبھا کی ایک میٹنگ یہاں ہوئی جس میں سبھا کے پردھان کامریڈ مدن کے خلاف ممبران برادری کی طرف سے شدید قسم کے الزامات لگائے گئے ہیں۔ اور آپس میں خوب گرما گرمی ہوئی جس پر برادری کے سنجیدہ لوگ بائیکاٹ کر کے چلے آئے اور کہا جاتا ہے کہ بعد میں آئندہ سال کے لئے چناؤ کروا کر خود ہی شری مدن پردھان بن گئے ہیں۔ برادری کے بہت سے ممبران کا کہنا ہے کہ چناؤ دکھاوا تھا ہی اور غیر آئینی طور پر کروایا گیا ہے۔

اس موقع پر یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس میٹنگ میں اپنے کامریڈ کی مدد کے لئے کئی دوسرے نیشنل کانفرنسی کامریڈ بھی شامل تھے جو کشپ راجپوت نہیں ہیں۔

نامہ نگار

سرینگر میونسپل کمیٹی کے چناؤ

جموں ۲۴ جنوری۔ سری نگر میں گورنمنٹ نے اٹھارہ سال کے بعد میونسپل الیکشن کروانے کا جو ڈھونگ رچایا تھا۔ وہ ختم ہو گیا تھا۔ اور سارے کے سارے کامریڈ مقابلہ بلا مقابلہ کامیاب کروا لئے ہیں۔

اپنے حلقہ انتخاب کا علم نہیں
کانفرنسی ممبران اسمبلی کی حالت!

اکھنور ۲۹ دسمبر:۔ پچھلے دنوں شری گردھاری لال ڈوگرہ فائنینس منسٹر موضع ڈگیر تحصیل اکھنور میں اپنے کامریڈوں کے گروہ کے ساتھ تشریف لائے۔ چنانچہ اس موقعہ پر مقامی لوگوں کا ایک ڈیپوٹیشن منسٹر صاحب کے پاس اپنی مانگیں لے کر آیا۔ چنانچہ منسٹر صاحب بجائے ان کی مانگوں کو سننے ان لوگوں کو کہنے لگے کہ آپ نیشنل کانفرنس میں شامل ہو جاؤ جس پر لوگوں نے کہا کہ ہم منسٹر صاحب کے پاس نیشنل کانفرنس یا پرجا پریشد کا سوال لے کر نہیں آئے بلکہ لوگوں کی تکالیف کو آپکے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ باقی رہا سوال نیشنل کانفرنس میں شامل ہونے کا تو آج تک نیشنل کانفرنس نے ہمارا کچھ بنایا نہیں اور نہ ہی کوئی ہماری سدھ لینے آیا۔

اس پر منسٹر مذکور نے اپنے ساتھ تحصیل کے ممبران اسمبلی سے دریافت کیا کہ یہ علاقہ کس نشست (constituency) میں ہے تو کامریڈ چیلا سنگھ ممبر اسمبلی کہنے کہ پنڈت رام لال کی نشست میں ہے۔ اور پنڈت رام لال کہے کہ چیلا سنگھ کی نشست میں ہے اور اس پر دونوں میں تکرار شروع ہو گیا۔ دیکھنے والے حیران تھے کہ یہ ممبر اسمبلی میں آ گیا۔ جن کو پتہ ہی نہیں کہ ان کی نشست میں کون کون علاقہ شامل ہے۔ لیکن وہ کیا جانیں۔ انہوں نے ممبر بنتے وقت کسی سے ووٹ تھوڑے ہی حاصل کئے تھے۔ کہ انہیں پتہ ہوتا کہ کون کون سا علاقہ ان کے حلقہ انتخاب میں شامل ہے۔

نیشنل کانفرنسی اسمبلی کا اجلاس

جموں ۲۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جموں و کشمیر کانفرنسی اسمبلی کا بجٹ سیشن ۷ مارچ ۱۹۵۶ء کو جموں میں شروع ہو گا۔

بنگال اور بہار کو ملانے کی تجویز

نئی دہلی ۲۴ جنوری۔ مغربی بنگال اور بہار کے مکھیہ منتریوں نے ایک مشترکہ بیان میں دونوں صوبوں کو ملا کر ایک سٹیٹ بنانے کی تجویز پیش کی ہے۔ بھارت ورش میں ہر جگہ اس تجویز کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔

پانچ علاقائی سکیم کی کامیابی کے آثار

نئی دہلی ۲۴ جنوری۔ مغربی بنگال اور بہار کے مکھیہ منتریوں نے حد بندیوں کے معاملے میں جو پہل کی ہے۔ اس سے آخر کار اس پانچ علاقائی تجویز کامیاب ہو جائیگی۔ جو پردھان منتری نے پیش کی ہے یعنی پوروی بھارت اتر بھارت۔ مدھیہ بھارت دکھن بھارت اور پشچم بھارت دہلی میں آئے ہوئے ہیں۔ کئی مکھیہ منتریوں نے اس امکان پر غور کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔

فسادات میں ۱۷ اشخاص ہلاک

بمبئی ۲۴ جنوری۔ ایک ہفتہ کے فسادات کے بعد بمبئی میں نارمل حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ ریلیں دیگر صنعتی ادارے۔ سکول کالج اور دکانیں باقاعدہ طور پر کام کر رہی ہیں۔ آج کسی واقعہ کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اب تک جو اعداد و شمار موصول ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق فسادات میں ۱۷ اشخاص کی جانیں ضائع ہوئیں۔ ان میں سے ۱۰ پولیس فائرنگ سے ہلاک ہوئے۔ دو خنجر زنی سے اور ایک پتھراؤ سے۔ زخمیوں کی تعداد ۵۵۰ ہے ان میں سے ۲۰۰ گولیوں سے زخمی ہوئے۔ باقی پتھراؤ وغیرہ سے مجروح ہوئے۔ پولیس کے ۲۵ افسر اور سو کانسٹیبل زخمی ہوئے ہیں۔ دو ہزار اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے احتیاطی تدابیر کے طور پر مدھیہ پردیش سے ۱۲۵۰ مزید پولیس والے بلائے گئے ہیں۔ ڈاک کی آمد و رفت بھی نارمل طور پر جاری ہو گئی ہے۔ ڈاک خانہ کے کلرک اور پوسٹ مین رکی ہوئی ڈاک اور پارسلوں کو صاف کرنے کے لئے ... پر کام کر رہے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن کے ملازمین گیس اور بجلی کے ہزاروں لیمپوں کو جنہیں نقصان پہنچا ہے درست کر رہے ہیں۔

جیوڑیاں میں یوم شہیداں

جموں ۲۴ جنوری۔ اطلاع ملی ہے کہ جیوڑیاں میں مورخہ ۱۸ ماگھ کو یوم شہیداں منانے کے لئے تیاریاں زور شور سے کی جا رہی ہیں۔ اس تقریب کے موقع پر شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کرنے کے لئے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ بھی شمولیت فرمائیں گے۔

باجلاس کوتوال ہر ہائینس لعل صاحب بی اے ایل ایل بی

سب رجسٹرار منصف درجہ دوئم جموں
نمبر مثل ۲۵ سنہ دیوانی خالص متدائرہ ۱۱-۲-۵۷ میعاد
پنڈت بھگت رام ولد پنڈت گوبند رام قوم برہمن ساکنہ جموں کوچہ ہندواں۔ مدعی

بنام

بڑھ سنگھ ولد شنکر سنگھ قوم ... ساکنہ جموں متصل شری مہاراجہ گلاب سنگھ ہسپتال بر لب گنڈ نالہ۔ مدعا علیہ

دعویٰ دلاپانے مبلغ ۱۱۶/- روپیہ بابت کرایہ مکان دوکلی

اشتہار بغرض آگاہی سردار بڑھ سنگھ مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان الصدر میں مدعا علیہ کو متعدد بار طلب کیا گیا۔ اور اسکی تعمیل نہ ہو سکی۔ ایڈووکیٹ مدعی نے استدعا کی ہے کہ بطریق معمولی مدعا علیہ کی تعمیل ہونی مشکل ہے اسے بذریعہ اشتہار ہذا طلب کیا جائے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا سردار بڑھ سنگھ مدعا علیہ مذکور کو اطلاع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ

۱۷ فروری ۱۹۵۶ء

اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا آ کر پیروی و جوابدہی مقدمہ کرے۔ بصورت عدم تعمیل کارروائی یکطرفہ خلاف مدعا علیہ مذکور عمل میں لائی جائیگی۔ اور کوئی عذر قابل سماعت نہ ہو گا۔ آج ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری ہوا۔ بتاریخ ۲۱-۱-۵۶

(مہر) دستخط حاکم بحروف انگریزی

جو سرکار لوگوں کے مال و جان کی حفاظت نہیں کر سکتی اُسے ملک پر حکومت کرنیکا کوئی حق نہیں پہنچتا! (اوپدیش پنڈت جی)

اگر ظلم کرنا گناہ ہے۔ تو ظلم سہنا اُس سے کہیں زیادہ گناہ ہے!!

پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کا بارڈر کے علاقوں کا دورہ

(خاص نمائندہ سے)

نورہ ۲۲ جنوری — گذشتہ ایک عرصہ سے تحصیل اکھنور کے بارڈر کے نزدیک دیہات میں حملے ہو رہے ہیں جن سے مالی و جانی نقصان کی وارداتیں ہو چکی ہیں۔ گذشتہ ہفتہ ... چھمب تحصیل اکھنور میں موضع ... میں حملہ آوروں نے چار آدمیوں کے ... خاندان کے خاندان کو ختم کر دیا ہے۔ ... سے علاقہ میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ حالات کا موقع پر جائزہ لینے اور اپنے دکھی بھائیوں کی خبر لینے کے لئے اُن کے محبوب نیتا پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ بہمراہی ٹھاکر سمپورن سنگھ سیکرٹری جموں کشمیر پرجا پریشد اور ٹھاکر ہری سنگھ تحصیل پردھان پرجا پریشد اور شری بنسی لعل اکھنور نواسی تشریف لے گئے۔

چھمب میں پنڈت جی کی آمد کی خبر سُن کر سینکڑوں لوگ اکٹھے ہو گئے جن سے خطاب کرتے ہوئے پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی نے کہا کہ بارڈر پر بسنے والے لوگوں کو گذشتہ آٹھ سال سے بے پناہ مصائب میں سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ اور ابھی تک اُن کی مصیبتوں کا خاتمہ ہونے کو نہیں آ رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ ضرورت اس بات کی تھی کہ جب حکومت نے لوگوں کو بارڈر پر آباد ہونے کے لئے بھیجا تھا۔ تو اُن کی حفاظت کے لئے انتظامات کرتی۔ اُن کے دکھوں کی طرف خاص توجہ دیتی۔ مگر آئے دن حملے ہو رہے ہیں لوگ مارے جا رہے ہیں۔ لیکن پولیس اور ملٹری ہوتے ہوئے بھی حکومت کچھ نہیں کر پا رہی ہے۔ لیکن اصولی طور پر اُن لوگوں کو حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ جو جنتا کے جان و مال کی حفاظت نہ کر سکتے ہوں۔ مگر ہماری ریاست میں حالت عجیب ہے۔ کہنے کو تو لوک راج قائم ہے۔ دُکھ اس بات کا ہے کہ جنتا کی آواز سُننے والا کوئی نہیں۔ ہر طرف اندھیر گردی مچی ہوئی ہے۔ اور من مانیوں کا دَور دورہ ہے۔ آپ نے کہا کہ لوک راج میں حکومتیں لوگوں کے ووٹوں سے بنتی ہیں۔ لیکن ہماری سرکار نے لوگوں کے ووٹ حاصل کئے بغیر ہی نمائندے بنا لئے ہیں۔ لیکن اگر نمائندے لوگوں کے ووٹوں سے بنے ہوتے۔ تو انہیں لوگوں کی تکلیفوں اور مشکلوں کا احساس ہوتا۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے بتایا کہ ... اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ... لوک راج کیا ہوتا ہے۔ لوک راج میں لوگوں کے چنے ہوئے نمائندوں سے

بنتی ہیں۔ اور لوگوں پر یہ ذمہ واری عاید ہوتی ہے۔ کہ وہ کسی کے دباؤ میں نہ آئیں۔ اور نہ ہی اپنی غرضوں کی خاطر شاسک لوگوں کے ظلم کے نیچے دبے رہیں۔ باقی اس ملک پر اتنا ہی حق آپ لوگوں کا ہے۔ جتنا حکومت کرنے والوں کا۔

آگے چل کر آپ نے کہا کہ ریاست کے لوگوں کی بہتری کے لئے کروڑوں روپیہ مل رہا ہے۔ لیکن سرکاری حاکم اور نیشنل کانفرنسی لوگوں کو

پھیلا کر حاصل نہیں کرتے۔ آخر میں آپ نے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ مصیبتوں میں تو پہلے ہی گھرے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ اِن مصیبتوں کا مقابلہ کرنے میں ایسی صورت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ حکومتی کارندوں کے دباؤ اور ڈر سے بے خوف ہو کر متحد ہو جائیں۔ اور حکومت کو مجبور کر دیں۔ کہ وہ اُن کی حفاظت کے لئے انتظام کرے۔ باقی ہم لوگ بھی ایسی صورت میں آپ کی

معنوں میں لوک راج قائم کرنا چاہیئے۔ اسی طریقہ سے آپ کی مصیبتوں کا ازالہ ہو سکتا ہے۔

ٹھاکر ہری سنگھ تحصیل پردھان پرجا پریشد نے علاقہ کے تمام حالات پنڈت جی کے سامنے رکھے۔ سرکاری کارندوں اور کامریڈوں کی اندھیر گردی کی شدید مذمت کی۔ اور کہا۔ کہ لوگوں کی مصیبتوں کا واحد حل یہ ہے۔ کہ ریاست میں چل رہے اس غیر ذمہ وارانہ نظام حکومت کا خاتمہ کیا جائے۔ شری ہری سنگھ نے بتایا کہ حملوں کی وارداتوں کو سُن کر پوجیہ پنڈت جی آپ لوگوں کی خبر لینے کے لئے آئے کیونکہ ہماری یہ خوش قسمتی ہے۔ کہ وہ مصیبت کے وقت ہماری خبر لینے کے لئے خود ہی پہنچ جاتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنتا کی تکالیف کا اُنہیں کس قدر احساس ہوتا ہے۔

سردار نند سنگھ نے علاقہ چھمب کے لوگوں کی مشکلات اور مانگیں پوجیہ پنڈت جی کے سامنے رکھیں۔ جن میں چھمب توی کا پل کی تعمیر کا ذکر خاص طور پر کیا گیا تھا۔

شری بنسی لعل اکھنور نواسی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا۔ کہ پاکستانی حملہ کر کے لوگوں کو قتل کر جاتے ہیں اور لوٹ لے جاتے ہیں۔ مگر اگر لوگ کسی حملہ آور کو مار ڈالتے ہیں۔ تو اُن کی شامت آ جاتی ہے۔ اور اگر کسی کو زندہ پکڑ لیتے ہیں تو اُسے حکومت کچھ دن جیل میں رکھ کر کھلا پلا کر موٹا کر کے پاکستان بھیج دیتی ہے۔ اس کے علاوہ لوگوں کو بار بار مانگ کرنے کے باوجود اسلحہ نہیں دیا جاتا۔ نہ ہی بارڈر پر بسنے والوں کی حفاظت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ حکومت خود لوگوں کو تباہ و برباد دیکھنا چاہتی ہے۔

قوم کی خدمت کا پھل ملنے لگا؟

(خاص رپورٹر سے)

جموں ۲۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دوسرے پانچسالہ پلان کے تحت ملک اور لوگوں کی ترقی کے نام پر عنقریب ہی قرضے تقسیم کئے جائیں گے۔ لیکن سُنا گیا ہے۔ کہ بجائے اس کے قرضہ جات غریب اور مستحق لوگوں کو مل سکیں۔ ہماری لوک راجی سرکار۔ اُن لوگوں کو یہ قرضے دینے کے لئے سکیمیں بنا رہی ہے۔ جو برادری ازم اور دوسرے طریقوں سے ملک میں انتشار پیدا کر کے کانفرنسی حکمرانوں کی سیوا کر رہے ہیں۔ اور ملک سے غداری کر رہے ہیں۔ سُنا گیا ہے کہ ایک ریٹائرڈ کرنیل جس کی جموں میں بڑی بڑی بلڈنگیں بھی ہیں۔ لیکن چونکہ وہ پچھلے کچھ عرصہ سے دیہات میں جا کر یہ پروپیگنڈہ کر رہا تھا۔ کہ "راجپوتو متحد ہو جاؤ برہمن کھا گئے۔ چلو بخشی کے پاس۔" اُسے "قوم کا خدمتگار" ہونے کی وجہ سے دس ہزار روپے قرضہ دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ اُس کے دو ساتھیوں کو پانچ پانچ ہزار روپے قرضہ ملے گا۔ اسی طرح ایک پسماندہ کامریڈ کو بھی "ملک کی خدمت" کے عوضانہ میں پریس خریدنے کے نام پر سات ہزار روپیہ قرضہ دیا جائے گا۔

مزید کہا جاتا ہے۔ کہ اُن برہمن کامریڈوں کو بھی کافی قرضہ ملے گا۔ جو برہمنوں کو متحد کر کے (؟)

جا کر کہتے ہیں کہ آپ کو نہریں۔ سکول اور دوسری سہولتیں ایسی صورت میں ملیں گی۔ کہ آپ نیشنل کانفرنس میں شامل ہو جائیں۔ لیکن یہ غلط بات ہے۔ روپیہ نیشنل کانفرنس کو نہیں مل رہا ہے۔ بلکہ یہ اُن لوگوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے جنہوں نے بلیدان دے کر ریاست کو ہندوستان کا ایک حصہ بنایا ہے۔ اور ہندوستان نے عوام کی بہتری کے لئے ریاست کو روپیہ مل رہا ہے۔ نہ کہ نیشنل کانفرنس کی بہتری کے لئے۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ ... نیشنل کانفرنسی من مانیاں کر رہے ہیں۔ لیکن آج ڈرنے کا زمانہ نہیں۔ اور زندہ رہنے کے جو ظلم کرتا ہے وہ تو پاپی ہوتا ہی ہے۔ لیکن ظلم کو برداشت کرتے جانا بھی اُس سے زیادہ پاپ ہوتا ہے لوگوں کا حق ہے کہ اُن کے بچوں کو تعلیم ملے۔ اُن کی تکلیفیں دور ہوں۔ انہیں روزگار ملے۔ نہریں ملیں۔ اور ہسپتال ملیں۔ لیکن زندہ انسان اپنے حقوق کبھی چھوڑ (؟)

آواز کو بلند کر سکتے ہیں اگر آپ لوگوں میں کچھ ہمت ہو گی۔ اور اتحاد ہو گا۔

شری سمپورن سنگھ سیکرٹری پرجا پریشد نے لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ پہلے وقت میں کہا جاتا تھا کہ شخصی راج ہے اور انگریز کی حکومت ہے۔ اس لئے لوگوں کو تکلیفیں ہیں۔ لیکن حکومت بدلنے پر لوگوں نے سوچا کہ لوک راج بنا ہے۔ اُن کی تکلیفیں دور ہوں گی۔ مگر آٹھ سال میں تکلیفیں اور مصیبتیں کم ہونے کی بجائے بڑھی ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ لوک راج بُرا ہوتا ہے۔ حقیقت میں لوک راج ہی نہیں بنا ہے۔ آج یہاں لوگوں کے نمائندوں کی حکومت نہیں بلکہ ڈنڈا شاہی کی حکومت چل رہی ہے۔ جو لوگ برسر اقتدار ہیں وہ خود غرض بن گئے ہیں۔ چنانچہ عوام کو اس حکومت کو بدلنے کے لئے متحد ہو جانا چاہیئے اور اچھے لوگوں کو اپنے نمائندے چن کر صحیح

(۴) جمہوری حقوق دلانے کے لئے میدان میں نکل رہے ہیں۔

آشا رکھنی چاہیئے نیشنل کانفرنسی حکمران دوسرے پانچ سالہ پلان کے تحت ملک کو اور خاص کر صوبہ جموں کو ضرور ہی خوشحال بنا دیں گے۔ بشرطیکہ لوگوں کو سمجھ نہ آ گئی۔

سنٹرل ہریجن منڈل کا چناؤ

۱۲ جنوری کو سنٹرل ہریجن منڈل ... جنرل میٹنگ، خاص ... جس میں تحصیل ... کے چیدہ چیدہ ... نے شمولیت کی۔ تحصیل ... کا ... گیا۔ اور سردار ... سنگھ تحصیل پردھان چنا گیا۔

کامریڈوں کی پریس کانفرنس

تحصیل نیشنل کانفرنس راجوری کی جانب سے خواجہ عبدالعزیز شال ممبر اسمبلی و لالہ روپ لال ایڈووکیٹ - خواجہ غلام محی الدین عاصی موہنہ دلیر راج - منشی جمال دین ممبر اسمبلی نے آج ۱۸ جنوری ہیڈ کوارٹر جموں میں اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے بتایا - کہ انہوں نے وزیر اعظم بخشی غلام محمد اور دوسرے اعلیٰ ارکان حکومت سے مل کر اپنے علاقہ کے حالات اور عوام کی تکالیف پیش کی ہیں - انہوں نے مزید بتایا - کہ دوسرے پانسالہ منصوبہ میں اُن کے علاقہ کے لئے بڑی رقم مخصوص کی گئی ہے - آپ نے کہا عوامی حکومت کے دور جدید میں ہمارے سانچہ سانچہ کچھ تعمیری بھی کئے گئے ہیں - اور علاقہ کی بہتری کے لئے کچھ کیا بھی گیا ہے - یہ درست ہے - کہ تحصیل راجوری میں ابھی تک سکولوں کی تعداد ۱۹۴۷ء کی تعداد دو قبل منظورشدہ سے بھی کم ہے - مگر پھر بھی راجوری ہائی سکول کی سرکاری بلڈنگ بنائی گئی ہے ۱۹۴۷ء کے تباہ شدہ قصبہ راجوری کو پھر سے خوب صورت بنانے کے لئے اس پلان میں دو لاکھ روپے دینے کا وعدہ کیا گیا ہے - قصبہ راجوری کے لئے نلوں کے ذریعہ پانی مہیا کرنے اور سنیما کو بجلی دینے کے لئے بخشی صاحب نے انجینئروں کو ہدایت کی ہے - کہ یہ کام مارچ ۱۹۵۶ء تک مکمل ہو جانا چاہیئے - اور آپ نے وعدہ کیا ہے - کہ جب تک یہ کام نہیں ہوگا - وہ سرینگر نہیں جائینگے -

چھمب کی تنظیمی سرگرمیاں

ریاسی - ۵ رماگھ - تحصیل ہذا میں نئے سال کی ممبر شپ کی مہم شروع ہو گئی ہیں - لوگ جوق در جوق پرجا پریشد کے ممبر بن رہے ہیں - پچھلے ماہ شری رشی کمار کوشل نے شری کوار ناتھ اور رتنا کر مہندر سنگھ کے ہمراہ علاقہ نگروٹ کا دورہ کیا - اور بعد ازاں شری کوشل علاقہ پونی کے دورہ پر گئے - اور علاقہ کے لوگوں کی تکالیف کا جائزہ لیکر انہیں دور کرنے کے لئے لوگوں کو حل بتائے - علاقوں میں جگہ جگہ پبلک جلسے اور دور کرز میٹنگیں کی گئیں - اور فی الحال علاقہ نگروٹ اور پونی میں چار بنیادی کمیٹیوں کی تشکیل عمل میں لائی گئی +

چند کامریڈوں کو نوکریاں یا ٹھیکے دے دینے سے ملک خوشحال نہیں ہو سکتا

برادری ازم اور دھڑے بندیاں پیدا کرنے والوں سے خبردار رہنے کی اپیل

(اپنے نامہ نگار سے)

ہیرانگر - ۲۴ جنوری - بارڈر پر بسنے والے لوگوں کا ایک بھاری پبلک جلسہ موضع ندالہ تحصیل ہیرانگر میں ہوا - جس میں شری لدر منی جی سانگڑہ تحصیل پردھان پرجا پریشد کنور ملدیو سنگھ جی وکیل تحصیل سیکرٹری - شری گردھاری لال - شری اندر سنگھ اور شری رامیشور بالی نے تقاریر کیں -

شری لدر منی جی سانگڑہ نے بھاشن کرتے ہوئے بتایا - کہ ہیرانگر کی تحصیل کا علاقہ نہایت زرخیز اور گنجان آبادی کا علاقہ تھا - مگر آزادی کے بعد بجائے اس کے ہم ترقی کی طرف قدم بڑھاتے لوگ دن بدن بدحالی ہوتے جا رہے ہیں - بارڈر پر حملے ہوتے ہیں - لوگ مارے جاتے ہیں یہ حالت گزشتہ آٹھ سال سے چل رہی ہے - مگر ہماری نیشنل کانفرنسی سرکار لوگوں کو بھیڑ بکریاں سمجھ رہی ہے - وہ ہانکتے ہیں - چلاتے ہیں - لیکن ہمارے حکمران جنتا کی پرواہ نہ کرتے ہوئے من مانیوں کا چکر چلائے جا رہے ہیں - لوگوں کو ہر ممکن طریقہ سے پریشان کیا جا رہا ہے -

آپ نے پانچ سالہ منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں یا چند کامریڈوں کو نوکریاں و ٹھیکے دے دئے جانے سے ملک خوشحال نہیں ہو سکتا - پہلے پانچسالہ منصوبہ پر کروڑوں روپیہ خرچ دکھایا گیا ہے - مگر اصل حالت یہ ہے - کہ اس روپیہ کا سوائے چند برسر اقتدار لوگوں کے جنتا کو تھوڑا کوئی فائدہ نہیں پہنچا ہے - آخر میں آپ نے کہا - کہ عوام کو متحد ہو کر اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے آواز بلند کرنی چاہیئے - اور برادری ازم کا سوال پیدا کرنے والے وطن دشمنوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے -

کنور ملدیو سنگھ جی وکیل تحصیل سیکرٹری پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے دوسرے پانچ سالہ پلان کے متعلق اعداد و شمار پیش کئے - اور بتایا کہ منصوبہ بنا کر مرتب کرتے وقت کس ہیر پھیر اور غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے - اور عوام کی بہتری کے لئے ہندوستان سے آنے والے روپیہ کا ڈراپ لوگ کرنے کے لئے کس طور ڈھونگ رچایا گیا ہے - آپ نے بارڈر نواسیوں سے اپیل کی کہ وہ اچھے اور برے میں تمیز کریں - اور اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے پرجا پریشد کے جھنڈے تلے منظم ہو جائیں -

شری گردھاری لال جی نے تقریر کرتے ہوئے بتایا - کہ لوگوں کی بہتری کے لئے ہندوستان سے کروڑوں روپیہ لایا گیا ہے - لیکن وہ روپیہ ملک کی بہتری پر خرچ کرنے کی بجائے چند کامریڈوں اور نیشنل کانفرنس کی تنظیم کو مضبوط بنانے کے لئے خرچ کیا جاتا ہے - مگر اس طور جنتا کے روپیہ کا غلط استعمال کر کے کوئی بھی حکومت یا جماعت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی -

شری اندر سنگھ جی نے بارڈر نواسیوں کی مصائب اور تکالیف بیان کیں -

شری رامیشور بالی نے اپنی تقریر میں بتایا - کہ آج کے جمہوری دور میں سیاسی پارٹیوں کے فرائض کیا ہوتے ہیں - لیکن نیشنل کانفرنس جمہوری تقاضوں کے خلاف چل کر ریاست کے اندر کس طرح جمہوریت کا خون کر رہی ہے +

جموں کے کمیونسٹ کامریڈوں کی حکومت کیخلاف بغاوت

جموں - ۲۴ جنوری - گزشتہ ایک عرصہ سے نیشنل کانفرنس کے اندر کمیونسٹ اور اینٹی کمیونسٹ کامریڈوں میں خوب ٹکر چل رہی ہے - مگر تنظیم پر کمیونسٹوں کا غلبہ ہونے کی وجہ سے اینٹی کمیونسٹ کامریڈ بھیگی بلی بن کر رہ گئے ہیں - اور اب انہیں تنظیمی امور میں پوچھا تک نہیں جاتا ہے - جموں میں تو حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اینٹی کمیونسٹ کانفرنسیوں کی دوڑ سوائے بخشی صاحب کے پاس شکایتیں کرنے کے اور کچھ نہیں رہا سنا گیا ہے - کہ سیٹھی اور صراف کا کمیونسٹ گروپ بخشی صاحب کے خلاف سیدھے سادھے بغاوت کر رہا ہے - اور باہر دیہات میں اس قسم کا پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہے - جس سے لوگوں میں یہ واضح کیا جا رہا ہے - کہ حکومت کے اندر تمام برائیوں کے لئے ذمہ دار بخشی غلام محمد اور اُن کے چند ایک خود غرض ساتھی ہیں - ورنہ جتنے بھی ترقی پسند نیشنل کانفرنسی ہیں - وہ تنظیم کو اصولوں پر چلانا چاہتے ہیں - نہ کہ سیاست کے بٹے ہوئے ممبروں کی خرید و فروخت چاہتے ہیں - کہا جاتا ہے - کہ

بخشی صاحب کمیونسٹ عنصر کے پراپیگنڈہ سے بے خبر نہیں لیکن جماعتی طور پر کمزور ہونے کی وجہ اِن لوگوں کے خلاف کسی قسم کا ایکشن نہیں لے سکتے سوائے اس کے کہ وہ دہلی جا کر اپنی بے بسی کا رونا روئیں

ہیرا منڈی کی ایک اطلاع مظہر کہ یہاں کمیونسٹ گروپ کے حریف کنور نے جلسہ کرنے کا اعلان کیا - مگر کمیونسٹ گروپ کے لیڈر مسٹر سیٹھی نے اپنے ساتھیوں کو پیغام بھیجا کہ سا گر اسٹیشن پر ... وہ دشمنوں کا ایجنٹ اور غدار ...

سمبل پور ساتھ کی ایک اطلاع مظہر کہ وہاں پر کامریڈ صراف نے اپنے ساتھیوں کے سامنے اس امر کے خیال کا اظہار کیا کہ اگر بخشی صاحب اور دو سال تک رہے اُن کی جگہ جیلوں میں ہوگی -

شری رشی کمار کوشل نے جموں میں جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کا ... کیا - کہ اُن کے ہاں ریاسی میں جموں کے کامریڈوں کی ایک چٹھی ایک کانفرنسی کو ... جس میں لکھا گیا تھا - کہ وہاں کوئی ایسا آدمی تیار کیا جائے - جو صادق صاحب پر پراپیگنڈہ کر سکے - اُسے ساتھ ... مہیا کر دئے جائینگے - شری کوشل نے چٹھی کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ کمیونسٹ بخشی غلام محمد کی گدی کے لئے پوری شدت کے ساتھ میدان میں ... ہیں -

نوشہرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چند دن ہوئے وہاں پر کامریڈ سیٹھی نے ایک جلسہ کیا - جس میں روس اور چین کا پرچار کرنے کے علاوہ حکومت پر شدید نکتہ چینی کی گئی - جسے سن کر لوگ حیران رہ گئے کہ یہ جلسہ سرکاری پارٹی کا ہو رہا ہے یا اپوزیشن پارٹی کا - اس کے علاوہ وہاں ... میں اس امر کی چہ میگوئیاں کی جا رہی ہیں کہ جلسہ میں نیشنل کانفرنس کے تو نعرے لگائے گئے - مگر بخشی غلام محمد جو نیشنل کانفرنس کے پردھان ہیں - جلسہ میں ان کے متعلق کوئی نعرہ نہیں لگایا گیا -

اسی طرح جموں میں پچھلے دنوں ... کسانوں کا جلوس نکالا گیا - اور بعد میں جس پر لاٹھی چارج بھی ہوا - اس کے متعلق بھی لوگوں کا خیال ہے - کہ یہ جلوس کمیونسٹوں کی ایما پر نکلوایا گیا تھا اور جس کی رہنمائی بھی زیادہ تر کمیونسٹ کامریڈ ہی کر رہے تھے - جو منڈی کے پہنچ کر اِدھر اُدھر کھسک گئے اس جلوس نکالنے کا مطلب اصل میں بخشی صاحب پر یہ واضح کرنا تھا - کہ اُن کی طاقت اتنی زیادہ ہے - گو بعد میں یہ کہہ دیا گیا ہے - کہ یہ جلوس اُن کی مرضی کے خلاف نکالا گیا تھا - یہ سب ایک ہی کامریڈ کی شرارت ہے - لیکن سمجھنے والے سمجھتے ہیں - کہ ایک کامریڈ کبھی بھی اپنے طور پر اتنے لوگوں کو ساتھ نہیں لا سکتا تھا - کچھ حلقوں میں یہ افواہ گرم ہے - کہ بخشی صاحب کی اس سلسلہ میں دہلی میں شکایت کی بنا پر کمیونسٹ گروپ کو سمجھا جانے والے نیتا شری غلام محمد صادق کو عنقریب ...

دکھی سنسار

مزدوروں سے ہمدردی کا نمونہ!

تحصیل سانبہ کے علاقہ پرمنڈل کے دیہات موضع دلیہ پنی۔ ڈگیر۔ چھپلا ناتھ وغیرہ میں علاقہ کے ممبر اسمبلی نے تالابوں کی کھدوائی و مرمت کے لئے مانی لیبر لگوائی مگر ایک لمبا عرصہ گذر جانے کے باوجود مزدوروں کو ابھی تک مزدوری نہیں ملی۔ اور ممبر مذکور ٹال مٹول سے کام لیتا چلا آرہا ہے۔ بیچارے مزدور غریبوں کے ہمدرد کا مرثیہ ان کا جان کو رو رہے ہیں۔ اور اس دن کی انتظار میں ہیں۔ کہ وہ دن کب آئیگا جب انہیں ان کی مزدوری ملے گی۔ (ایک واقفکار)

پہلے پانچسالہ پلان کی تعمیرات

حکومت نے پرمنڈل کی سڑک کی مرمت کے لئے پہلے پانچسالہ منصوبہ میں لاکھوں روپیہ کے قریب خرچ دکھایا ہے مگر حالت یہ ہے کہ اگر پہلے وہاں گاڑی پہنچ سکتی تھی تو اب راستے میں ہی پھنس رہتی ہے۔ پلیاں وغیرہ ٹوٹی پڑی ہیں۔ محکمہ پی ڈبلیو ڈی والوں سے گذارش ہے کہ سڑک کی ترقی ہو یا نہ ہو لیکن خدا کیلئے پلیاں تو درست کروا دی جائیں۔ اور خاص طور پر نالہ چک والی پلی کی مرمت کی طرف خاص دھیان دیا جائے۔ (ایک علاقہ نواسی)

پنچائیت سرد رہ گئی!

نیشنل کانفرنس کے کارکنوں نے ریاست میں غریب دیہاتی جنتا پر ظلم اور لوٹ کا بازار کس قدر گرم کر رکھا ہے اسی کی ایک زندہ مثال تحصیل ہیرانگر کے ایک گاؤں موضع چک الار میں ملتی ہے۔ علاقہ نیشنل کانفرنس اور پنچائت کے ایک سیکرٹری نے نیشنل کانفرنس اور حکومت کا رعب غریب سادہ لوح عوام کو دکھا کر ان کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ نتیجہ کے طور پر عوام نہ صرف نیشنل کانفرنس سے نفرت کرنے لگ گئے ہیں۔ بلکہ پنچائت سے بھی ان کا اعتماد اٹھ رہا ہے اور چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اپوزیشن پارٹی کی طرف نظریں لگائے بیٹھے ہیں۔

پنچائت سے جہاں جنتا کو فائدہ پہنچتا اور پنچائت عوام میں مقبول ہوتی۔ نادر شاہ اصحاب کی بیجا حرکات عوام کو تکلیف ہے کہ ان عوام کو اس سے نفرت پیدا ہو رہی ہے۔ کہیں سے الزام لگا کر لوگوں پر مقدمے چلائے جا رہے ہیں۔ اور خاص طور پر

سنہ نابہ ھتیوں کا تو تاقیہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ نیز ان کی بربادی کے سامان ڈھونڈ جا رہے ہیں۔ حکومت سے التماس کی جاتی ہے کہ اگر وہ چاہتی ہے کہ پنچائتوں کے ذریعہ عوام کا بھلا ہو سکے تو ایسے لوگوں کو پنچائتوں سے فوراً نکال دیا جائے۔ (ایک چک الار نواسی)

علاقہ سُراج کی مانگیں

پرجا پریشد کاشتی گڑھ کا سپیشل اجلاس زیر صدارت کیسر سنگھ منعقد ہوا۔ جس میں ڈسٹرکٹ آرگنائیزر ضلع ڈوڈہ تھا کر نہتا سنگھ نے بھی شرکت کی۔ تنظیمی اور دیگر مسئلوں پر وچار کرنے کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کئے گئے۔

۱۔ ہمارا علاقہ جو کہ تقریباً دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے یہاں کہیں بھی پانی کا انتظام نہیں ہے۔ موسم گرما میں جبکہ گرمی بڑے جوبن پر ہوتی ہے۔ یہ علاقہ کربلا کا نظارہ پیش کرتا ہے۔ علاوہ ازیں موسم سرما میں جبکہ بوجہ برف تمام علاقہ ڈھک جاتا ہے۔ تو اہل علاقہ اور مویشیوں کو پانی کی سخت دقت پیش آتی ہے پہلے پانچسالہ پلان میں بھی ہم نے حکومت سے مطالبہ کیا تھا۔ لیکن کوئی بھی غور نہ ہوا اب جبکہ دوسرے پانچسالہ پلان کے لئے ۵۴ کروڑ روپیہ منعقد ہوا ہے۔ ہم گورنمنٹ کی توجہ اسی طرف دلاتے ہیں۔ کہ نالہ سنانھلی سے نہر نکال کر ہمارے علاقہ جات کو سیراب کیا جاوے۔ نیز انقیبکالم بھی ڈوڈہ میں ٹھیکیداران کی زیادتی علاقہ ہذا کے عوام کی یہ شکایت ہے کہ ڈوڈہ روڈ سمت میں ٹھیکیداران نے عوام کھیلنی واسٹہ کے ساتھ کام کیا ہے۔ ان کو ابھی تک کوئی ادائیگی نہیں ہوئی جس کی وجہ سے لوگوں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ گیا ہے۔ آخیر لیٹ پالا محکمہ ہذا کی توجہ بھی اسی طرف مبذول کرائی گئی۔ لیکن بیماری عرضداشت اب تک داخل دفتر میں پڑی ہوئی ہے اس لئے ہم بذریعہ اخبار محکمہ ہذا کی توجہ اسی طرف دلواتے ہیں کہ وہ ٹھیکیدار مذکور سے اس سلسلہ میں دریافت کریں کہ یہ کیا بات ہے۔

کیسری سنگھ پردھان پرجا پریشد کاشتی گڑھ

بقیہ تنظیم اور دیگر وچار کیا گیا۔ اور بارڈر پر بسنے والے عوام کی بحرمقتم پیش مشکلات اور تکلیفات پر وچار کیا گیا۔

علاقہ پیرگوال کیطرف دھیان دیا جائے

علاقہ پیرگوال تحصیل اکھنور میں پاکستان کے بارڈر پر واقع ہے اور دوسری طرف بیچ میں دریائے چناب ہونے کی وجہ سے ریاست سے کٹا ہوا ہے۔ علاقہ ہذا میں اس وقت دس ہزار کے قریب لوگ آباد ہیں۔ اور یہ لوگ اسی صورت میں آباد رہ سکتے ہیں اگر ٹھیک گورنمنٹ ان کی بہتری کی طرف خاص دھیان دے۔ لیکن دکھ اس بات کا ہے کہ علاقہ ہذا جس قدر زیادہ توجہ کا محتاج ہے اسی قدر زیادہ حکمرانوں کی عدم توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ سارے علاقہ میں کوئی ڈسپنسری نہیں۔ اور نہ ہی مویشیوں کا ہسپتال ہے۔ لوگ بیماریوں سے کتوں کی موت مر رہے ہیں۔ اور مویشیوں کی بیماری سے مال مویشی مر جانے سے غریب زمیندار لوگ تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہر سال دو ہزار کنال کے قریب گھماؤں زمین دریائے چناب میں سیلاب کی وجہ سے دریا برد ہو جاتی ہے۔

تیسرے علاقہ میں لڑکیوں کے لئے کوئی بھی سکول نہیں۔ لہذا اب جبکہ دوسرے پانچسالہ منصوبہ پر عمل شروع ہونے والا ہے حکومت سے گذارش ہے کہ علاقہ کی ترقی و بہتری کی طرف خاص دھیان دیا جائے۔ (اہالیان علاقہ پیرگوال)

گوشت کی دوکانیں اٹھوائی جائیں

عوام کی طرف سے ایک عرصہ سے مانگ کی جا رہی ہے کہ پکیر ڈنگہ بازار جموں سے گوشت کی دوکانیں اٹھوا کر کسی دوسری جگہ منتقل کروائی جائیں۔ کیونکہ شہر کے سنٹر اور بارونق بازار میں ماس کی دوکانوں کا ہونا کسی طرح بھی واجب نہیں۔ بازار میں مکھیاں اور گندگی ہونے کے علاوہ ماس نہ کھانے والے لوگوں کے دلوں پر بھی برا اثر پڑتا ہے لہذا اب جبکہ پکیر ڈنگہ بازار کی نئے سرے سے تعمیر ہو رہی ہے۔ گوشت کی دوکانوں کو کسی دوسری جگہ شہر کے کونہ میں منتقل کر دیا جاوے۔ (منتری آریہ ویر دل جموں)

بارڈر پر بسنے والوں کی تکالیف پر غور

سانبہ ۱۷ جنوری۔ کنور سمپورن سنگھ سمبال سیکرٹری پرجا پریشد سانبہ کی صدارت میں بارڈر کے علاقہ کے پرجا پریشد کے کارکنوں کی ایک میٹنگ موضع کپہڑ میں ہوئی جس

۴۔ موجودہ پرائمری سکول کو مڈل سکول میں تبدیل کیا جاوے اور سکول کی بلڈنگ بھی تعمیر کی جاوے (شنکر سنگھ سیکرٹری پرجا پریشد کاشتی گڑھ سراج)

بخشی صاحب وعدہ پورا کرو!

آج سے تقریباً تین سال پہلے جب پہلی بار بخشی صاحب تحصیل اکھنور میں تشریف لائے تو ان کسانوں نے جن کی زمینیں سڑک کی زد میں آئی تھیں معاوضہ نہ ملنے کی شکایت کی جس پر بخشی صاحب نے بڑی تیزی کے ساتھ موقعہ پر ہی موجود تحصیلدار کو حکم دیا تھا کہ پندرہ دن کے اندر اندر لوگوں کو معاوضہ دیدیا جائے۔ مگر پندرہ دن کی بجائے اب تین سال کا عرصہ ہونے لگا ہے لیکن ابھی تک معاوضہ نہیں مل پایا ہے۔ اور کئی بار بخشی صاحب کی توجہ اسی طرف دلائی گئی مگر کوئی عمل نہیں ہوا ہے۔ چنانچہ آج بذریعہ اخبار بخشی صاحب سے توقع ہے کہ بشرطیکہ وہ سمجھتے ہیں کہ عوام وعدہ پورا کرانے کے لئے مجبور ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی حکومت کے پرزوں کو ہدایت کریں۔ کہ ان بیچارے کسانوں کا معاوضہ انہیں دیا جائے۔ (منشی لال شرما اکھنور)

جسموتہ کی آواز!

جسموتہ تحصیل ریاسی کا ایک پچھڑا ہوا علاقہ ہے۔ بخشی غلام محمد صاحب نے ماہ جیٹھ ۲۰۱۱ سمت میں کوٹلی بجالاں میں علاقہ کے لوگوں سے وعدہ کیا تھا کہ اس علاقہ کو بہت جلد لاری روڈ سے جموں کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ علاقہ کے کچے تالابوں کو پختہ بنایا جائیگا۔ چار کنوئیں جات کھدوائے جائیں گے۔ مگر ان وعدوں کو پورا نہیں کیا گیا ہے۔ جس سے لوگوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اسی طرح سارے علاقہ میں کوئی ڈاکخانہ نہیں ہے اور لوگوں کو پندرہ پندرہ دن بعد ڈاک کے درشن ہوتے ہیں۔ پرائمری سکول مزید کھولے جائیں۔ اور ایک مڈل سکول علاقہ میں دیا جائے۔ (ٹھاکر سنگھ پردھان پرجا پریشد جسموتہ)

بقیہ علاقہ سراج کی مانگیں کالم ۲ سے آگے

۲۔ ڈوڈہ سے کاشتی گڑھ تک لاری روڈ جاری کر کے علاقہ ہذا کی دیرینہ مانگ کو پورا کیا جائے۔

۳۔ کاشتی گڑھ جو علاقہ سراج کے سنٹر میں واقع ہے میں حکومت کی طرف سے ابھی تک صرف ایک بیسک سکول دیا گیا ہے جو کہ اتنے بڑے علاقہ کے لئے ناکافی ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کو چاہیئے کہ کاشتی گڑھ میں ہائی سکول کا قیام عمل میں لایا جاوے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ موجودہ بلڈنگ جو کہ خستہ ہو چکی ہے تعمیر کرنے کے احکام جاری کئے جاویں۔ علاوہ ازیں طالبات کے لئے

یہ جمہوریت نہیں ڈنڈا شاہی ہے

از ایس پربھاکر

اگست ۱۹۵۳ء کی صبح ہوئی شیخ پالیٹکس کا سورج غروب ہوا۔ لیکن ابھی بام عروج تک بھی نہ پہنچا تھا کہ گرہن لگ گیا۔ پیر جا بیر نہاد سامنے آئی۔ شیخ صاحب لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہونے لگے۔ غرضیکہ وقت سے پہلے ہی فرقہ پرستی کے گہرے میں گر کر غروب ہو گئے۔

اگست ۱۹۵۳ء میں بخشی صاحب کا سورج طلوع ہوا۔ ایسے وقت میں جبکہ کشمیر کی کشتی ڈگمگا رہی تھی۔ ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کی قربانی نے جموں و کشمیر تو کیا ہند پارلیمنٹ کو تذبذب میں ڈال دیا تھا۔ آخر ان کا خون رنگ لایا۔ کشمیر کی کایا پلٹ گئی خفتگی نے خندہ پیشانی سے شیخ کی سیاست کا تاج پڑھا۔ بخشی صاحب نے نہایت گہرے تجربات سے حکمران وزارت ہاتھ میں لیا قلم کو ہاتھ میں لیتے ہی ایک لمبا اور جاذب دماغ بیان انہوں نے اپنے ملکی بھائیوں کو دیا۔ جگہ جگہ شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں جاکر لوگوں کے شکوک۔ شکوہ و شکایات کو دور کرنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ کچھ ایک اصلاحات کی گئیں۔ ملازموں کے تنخواہ گریڈ بڑھائے گئے۔ یا غلہ سستا کیا گیا۔ مگر کشمیر کی سیاست میں رتی بھر بھی فرق نہ آیا۔ بخشی صاحب! آج ملک بیدار ہو چکا ہے۔ صرف روٹی کپڑا اور مکان کے نام پر عوام کو پیچھے نہیں لگایا جا سکتا۔ آج آپکے اشاروں پر لوگ بھانگڑہ ناچنے پر تیار نہیں ہیں۔ آج صوبائی تعصب کا زہر جو حکومت کے ایوان کی ایک ایک اینٹ میں بھرا ہوا ہے۔ اسے خالی کرنا ہوگا۔ ورنہ عوام ہلاہل سے بھرا ہوا یہ گھڑا بھی ایک دن پینے کے لئے تیار ہونگے اور کشمیر کی سرزمین پر وہ تانڈو ناچ ہوگا کہ دنیا بھی سر دھن اٹھے گی۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ نے جموں کے چند ایک نام نہاد نیشنلسٹ ساتھیوں کو دو ٹکے میں خرید لیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اپنا سب کچھ آپ کو الاٹ کر دیا ہو۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ صوبہ جموں کی جنتا آپ سے سخت نالاں ہے۔

قوم پرستی کا آدرش پیدا کرنے والا ... آنکھیں کھول کر دیکھو۔ اور جواب دو کہ آپ کی آنکھیں کہاں تک جمہوریت کا خون کر رہی ہیں ... اور کیا آباد ... سے صوبہ کشمیر سے

چار اور صوبہ جموں سے ایک منسٹر لینا جائز ہے۔ آج حکومت کی ریکروٹمنٹ پالیسی پر نگاہ ڈالئے کامریڈوں کے ساتھی مانے لڑکے تو جھٹ ملازم ہو جاتے ہیں۔ اور باقی امیدوار دفتروں کی خاک چھانتے پھرتے ہیں۔ آج تو یہ حال ہو چکا ہے کہ کوئی کام کرنا ہو۔ ٹھیکہ لینا ہو۔ باشندہ ریاست کا سرٹیفکیٹ لینا ہو۔ نقشہ نمبر ۲۵ تیار کرانا ہو یا اگر کسی جرم کی زد میں آکر پھنسا ہو تو کسی نیشنل کانفرنسی کامریڈ یا ایم۔ ایل۔ اے سے رابطہ اتحاد پیدا کیجئے بس آپکا کام ہو جائے گا۔ کیا سیاست اسی کا نام ہے۔ کہ نیلا ہر ٹیکچرز میں رشوت خوری۔ کنبہ پروری اور سفارش کے خلاف جہاد کیا جاوے اور در پردہ یہی چیزیں جڑ پکڑتی جاویں۔ پسماندگی کے نام پر ایک مخصوص طبقہ کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور دوسرے لوگ نوکریوں سے محروم کئے جا رہے ہیں کیا ایک سرکاری گزٹ جو ایک سیکرٹریٹ کا مہر چاہنے کا حق رکھتا ہے کہ مہکمہ امیدوار درخواستیں نہ دیں دوسرے لوگ درخواستیں دیں۔ ملازمت کیلئے لیاقت کو دیکھا جانا چاہئیے نہ کہ اسکی ذات کو۔ کیا ایک قوم کے سارے لوگ امیر ہوتے ہیں اور دوسری قوم کے سارے لوگ غریب اور پسماندہ۔ یہ جمہوریت کی آڑ میں پوری چار سو بیسی ہے۔ آج ہمیں ضرورت ہے کہ دیش کو ایک راشٹر nation بنائیں نہ کہ بہت سے طبقے بنا کر اسے تقسیم کیا جائے۔

حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ مستحق طلبا کو وظائف دیئے جائینگے۔ مگر دیکھنے میں یہ آ رہا ہے۔ کہ وہ ایک مخصوص طبقہ کو دیئے جا رہے ہیں۔ مستحق لوگوں کی کوئی رسائی نہیں۔ منسٹر صاحبان کے ذاتی فنڈ سے بھی ان لوگوں کو ہی امداد ملتی ہے جو کامریڈوں کے یا تو رشتہ دار ہوں یا برائے نام پسماندہ طبقہ میں سے ہوں۔ حکومت کی یہ فرقہ پرست پالیسی اسی کے لئے باعث شرم ہونی چاہئیے۔ جمہوریت میں سب لوگ برابر ہوتے ہیں۔ انکے ساتھ بلا لحاظ مذہب و ملت برابر سلوک کیا جانا چاہئیے۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ بخشی صاحب یہ بات کہتے ہوئے کیوں نہیں شرماتے کہ میری ایک آنکھ جموں ہے اور دوسری کشمیر جیسے اسی طرح سر سید احمد خاں بھی کہا کرتے

تھے کہ ہندوستان کی دو آنکھیں ہندو اور مسلمان ہیں۔ لیکن جو کچھ سید صاحب کا دل کہتا تھا اس کی تاریخ شاہد ہے۔ آج بخشی صاحب کی پالیسی سے بھی ان کے منصوبے کا پتہ چل جاتا ہے۔ کیا ہی خوب! ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ لیکن یہ دانت دنیا کی نظروں سے چھپ نہیں سکتے پہلے پانچ سالہ منصوبہ میں صوبہ جموں کے عوام کو وہ فائدہ نہیں پہنچایا گیا جس سے سرفراز کیا جانا ان کا حق تھا۔ صرف چھوٹی نہریں، پلیں تک ہی ہماری ترقی کی حد تھی مگر صوبہ کشمیر میں کافی رقم خرچ کی گئی۔ ہم کئی دفعہ گلا پھاڑ پھاڑ کر چلائے۔ کہ آئین ساز اسمبلی میں ہمارا کوئی نمائندہ نہیں۔ ریاستی وزارت میں کوئی ہمارا منتخب وزیر نہیں۔ ذمہ دار عہدوں پر صوبہ جموں کا صحیح خیر خواہ کوئی رکھتے نہیں۔ جموں کے ساتھ سوتیلی ماں کا سا سلوک کیا جا رہا ہے — آخر ایسا کیوں ہے؟ کیا صرف ڈوگرہ ہونے کی بنا پر —؟ بس صرف پرانی یاد پر — یہ سیاست نہیں بدلہ ہے۔ یہ جمہوریت نہیں ڈنڈا شاہی ہے۔

اسے لوگ اچھی طرح سمجھ رہے ہیں اور سمجھ چکے ہیں۔ صوبہ جموں نیشنل کانفرنس کا کہاں تک ساتھ دیتا ہے یا صوبہ جموں کے کتنے لوگ نیشنل کانفرنسی ہیں اس کا بخشی صاحب اور انکے ہمنواؤں کو پورا پورا پتہ ہے آج بخشی صاحب کو یہ بھی جاننے کی کوشش کرنی چاہئیے کہ لوگ حکومت کا ساتھ کیوں نہیں دیتے۔ لوگ حکومت کو گالیاں کیوں نکالتے ہیں نیشنل کانفرنس کے جلسوں میں حاضری کیوں پچاس سے اوپر نہیں ہوتی۔ اگر یہ بھی ہو جاتی ہے تو انہیں کسی بہانے سے بلایا جاتا ہے۔ آج آپ اپنے چہ کاروں سے سنکر خوش نہ ہوں۔ لوگ شیخ صاحب کو زندہ باد کہکر انہیں چنیا وفا دیتے رہے کہ عوام کو جہیں اور آج بخشی صاحب کا سواگت کر کے عوام ان سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ پرانے وعدے یاد دلاتے ہیں — ان کا دینی فرض انہیں یاد دلاتے ہیں —

مقام افسوس ہے کہ ابھی تک صوبہ جموں میں ماسوائے ایک دو کالجوں کے اور کوئی کالج نہ بن سکا۔ آج موجودہ حکومت کی طرف سے اکسائے ہوئے فرقہ پرست اور کمیونسٹ نیشنل کانفرنسی اپنے دیہاتوں۔ قصبوں اور شہروں میں براجمان ہو کر جو

دھاندلی مچا رہے ہیں۔ وہ کسی سے چھپی نہیں ہے۔ شراب کے ٹھیکیدار۔ غاریگر کے آڑھتی۔ مقدمہ بازوں کے ایجنٹ رشوت خوروں کے دلال۔ سب کچھ ہمارے نیشنل کانفرنسی دوست ہیں۔ خصوصاً جموں ... سیٹ کے سب اسی بیماری میں مبتلا ہیں۔ اگر ذرا مہربانی صاحب ان سے نیا کشمیر کے اور نیشنل کانفرنس کے اغراض و مقاصد پوچھ بیٹھے تو دکھائے گو بیڑ جاتے ہیں۔ لیکن دو چار باتیں رٹ لی ہیں اور اسکا کو گورکھ دھندا بنا کر چیلے ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ ایک آنکھ کا اندھا اور کانٹھ سے پورا ... جائے۔ مگر اب انہیں چیلے ملنے مشکل ہو گئے ہیں۔

بخشی صاحب نے جنتا کی سیوا کرنے کا ... لیا تھا۔ آج وہ اپنا حلف اپنے نادان ... کی وجہ سے کیوں بھولتے جا رہے ہیں ... فرقہ پرستی کے دامن سے نکل کر کمیونسٹ عنصر کی گرفت سے باہر ہو کر ٹھنڈے دل سے اپنے کردار پر سوچنا چاہئیے۔ ... وزارت کا قلمدان جو انہیں سونپا گیا تھا قلم آج ان کے ہاتھ میں ہے یا کسی اور کے ہاتھ میں ہے۔ یا آپ صرف قلم پکڑنے والے ہیں اور چلانے والا کوئی اور ہے۔

آج عوام سیاسی، سماجی، اقتصادی ... آزادی اور برابری چاہتے ہیں۔ ریاست کے عوام میں جو پراونشل ازم کا زہر پھیل رہا ہے اسے ختم کرنا ہر وطن پرست ضروری ...

بعدالت لالہ رام شرن بی اے ایل ایل بی

منصف درجہ اول جموں

فرم کسیلال خیراتی لال دوکانداران مکھیا تا ... جموں بذریعہ خیراتی لال ولد لالہ شنکر چند ... فرم مذکورہ (مدعیان) **بنام** ... جگدیش متر چڈھا ساکن صحنت شالامار روڈ جموں ... دلا پانے مبلغ -/644 ر ...

اشتہار بمراد اگاہی مدعاعلیہ

مقدمہ مندرجہ صدر ... نے درخواست معہ بیان حلفی عدالت ہذا ... کی ہے کہ مدعاعلیہ دہلی چلا گیا ہے۔ اور ... ہے بطریق معمولی تعمیل مدعاعلیہ ... ہے اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مدعاعلیہ کو ... کیا جاتا ہے کہ بغرض جوابدہی مقدمہ اصالتاً ... عدالت ہذا میں بتاریخ ۲ جنوری ۵۷ ... آویں بصورت دیگر ان کے خلاف ... عمل میں لائی جاویگی۔

دستخط حاکم ...

مہر عدالت

تحریر ۱۶/۱/۵۷

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۳۲۷
تار کا پتہ: جے سودیش جموں
ضمیمہ
جے سودیش جموں
قیمت ۳ پیسہ
جلد ۱ | مورخہ ۶ فروری ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۶

کشتواڑ میں راشٹریہ جھنڈے کو اُلٹا لہرایا گیا؟

کامریڈوں کا اپنی ناپاک ذہنیت کا مظاہرہ!

جموں ۴ فروری۔ کشتواڑ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں پر ۲۶ جنوری یوم جمہوریت کے موقعہ پر نیشنل کانفرنسی کامریڈوں نے بھارت کا راشٹریہ ترنگا جھنڈا اُلٹا لہرا کر اپنی ناپاک ذہنیت کا مظاہرہ کیا۔ بتایا گیا ہے کہ پچھلے سال بھی کانفرنسیوں نے اس تقریب کے موقعہ پر راشٹریہ جھنڈے کو اُلٹا ہی لہرایا تھا جس پر لوگوں نے زبردست پروٹسٹ کیا تھا۔

راجوری سے بھی اسی قسم کی ایک اطلاع ملی ہے کہ وہاں پر بھی یوم جمہوریت کی تقریب مناتے ہوئے کانفرنسی ممبر اسمبلی نے راشٹریہ جھنڈے کو اُلٹا لہرایا اور سبز رنگ کو اوپر رکھا۔

جنتا کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ ریاست کے متعلق نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کے ناپاک منصوبے فیل ہوگئے ہیں!

جیوڑیاں میں

یوم شہیداں جوش و خروش کیساتھ منایا گیا

جموں۔ ۵ فروری۔ یہاں سے چالیس میل دور موضع جیوڑیاں میں آج سے تین سال پہلے ہندوستان سے مکمل الحاق کے لئے کئے گئے پرجا پریشد کے اندولن میں نیشنل کانفرنسی سرکار کی گولیوں سے شہید ہونے والے ویروں کا یوم شہادت بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ اس تقریب کے موقع پر دور دراز علاقوں سے شہیدوں کی یاد منانے کے لئے جیوڑیاں میں دس ہزار کے قریب لوگ جمع ہوئے تھے۔ بزرگوں کا [illegible] ہے کہ آج تک یہاں اتنی بھاری تعداد میں لوگ کبھی اکٹھے نہیں ہوئے۔ ہون یگیہ۔ دنگل کے علاوہ ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا جس میں پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ۔ شری رشی کمار کوشل۔ ٹھاکر ہری سنگھ تحصیل پردھان پرجا پریشد اور شری منسی لال نے تقاریر کیں۔ اور شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کی۔

پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے کہا کہ شہیدوں کی شہادت قوم کے لئے حیات کا درجہ رکھتی ہے۔ اور ہمارے ان شہیدوں کے بلیدانوں کا نتیجہ ہے کہ برسر اقتدار لوگوں کے دیش کے لئے خطرناک منصوبے فیل ہوئے ہیں۔

آپ نے مزید کہا کہ اگر پرجا پریشد اندولن نہ کرتی اور لوگ بھاری قربانیاں نہ دیتے تو آج ریاست ہندوستان کے ساتھ نہ ہوتی اور نہ ہی آپ لوگ یہاں ہوتے۔ اور پھر ان قربانیوں اور بلیدانوں کا ہی نتیجہ ہے کہ عوام کی بہتری کے لئے ہندوستان سے کروڑوں روپیہ آرہا ہے۔ لیکن یہ دوسری بات ہے کہ اس روپیہ کا غلط استعمال ہو رہا ہے۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ حکمرانوں کے برادری ازم و دوسرے طریقوں سے انتشار پیدا کرنے والے ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہیں۔ اور ہندوستان سے آنے والے روپیہ کا ٹھیک ٹھیک استعمال کروانے کے لئے متحد ہو جائیں۔

شری رشی کمار کوشل نے ایک ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں برسر اقتدار لوگوں نے اسی طرح اندھیر گردی اور دھاندلی مچا رکھی ہے۔ جس طرح شیخ عبداللہ کے عہد حکومت میں مچی ہوئی تھی۔ آپ لوگوں نے بے مثال قربانیاں دے اُس حکومت کو ختم کیا ہے

آگے چل کر آپ نے کہا کہ ہر بُری حکومت کو ختم کرنا ہر دیش باسی کا قومی فرض ہوتا ہے۔ اور بخشی حکومت کو بدلنے کے لئے لوگوں کو صف آرا ہو جانا چاہیئے۔

پبلک جلسہ میں

کامریڈوں کا آپس میں جوت پاتار

کشتواڑ۔ ۲ فروری۔ ۲۶ جنوری کو یہاں نیشنل کانفرنسی کامریڈوں نے ایک پبلک جلسہ رکھا۔ لیکن دوران جلسہ صدر نیشنل کانفرنس اور ممبر اسمبلی ایک دوسرے پر گرم ہوگئے اور لوگوں کے سامنے ہی ایک دوسرے پر شدید قسم کے الزامات لگائے گئے

کہتے ہیں کہ صدر کانفرنس نے ممبر اسمبلی کو کہا تم ضمیر فروش ہو اور ممبر اسمبلی نے صدر کو کہا کہ تمہاری داڑھی کے نیچے شیطان بول رہا ہے۔ تم مسجد میں جا کر کچھ اور تقریریں کرتے ہو۔ اور یہاں سٹیج پر آکر کچھ اور کہتے ہو۔

گرماگرمی اور بول چال اس حد تک بڑھ گئی کہ عین ممکن تھا کہ دونوں لیڈروں کے حمائیتوں میں زبردست تصادم ہو جاتا۔ لیکن سرکاری افسروں نے بر موقع مداخلت کر کے حالات پر قابو پالیا۔ اور جلسہ کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔

لوگ کامریڈوں کے اس جلسہ کو مداریوں کے تماشہ سے تشبیح دے رہے ہیں۔

پرجا پریشد کا جلسہ

جموں۔ ۶ فروری۔ آج شام کو ساڑھے سات بجے پرانی منڈی میں پرجا پریشد کی طرف سے ایک بھاری پبلک جلسہ ہوگا جس میں رشی کمار کوشل اور دوسرے بڑے بڑے

ایک نوجوان جٹ لڑکی کو قتل کر دیا گیا؟

ہیرانگر ۔ ۳ فروری۔ موضع شیر پور تحصیل جسمیر گڑھ میں ایک نوجوان جٹ لڑکی کے سنسنی خیز قتل کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ تحصیل کے ایک بڑے کانفرنسی کامریڈ نے دو صد روپیہ رشوت حاصل کی اور اس کی ایما پر قاتلوں نے لڑکی کی لاش کو جلا دیا ہے۔

پتہ چلا ہے کہ پولیس کو اس قتل کی اطلاع مل چکی ہے اور اس سلسلہ میں قاتلوں کو پکڑنے کے لئے بڑی دوڑ دھوپ ہو رہی ہے۔ اس کیس کے متعلق نہایت سنسنی خیز انکشافات کی توقع کی جاتی ہے۔

(نامہ نگار)

جموں میں میونسپل الیکشن کرانے کے لئے پندرہ ۱۵ وارڈ بنائے گئے!

جموں ۔ ۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جموں میں میونسپل کمیٹی کی الیکشن کروانے کے لئے شہر کو حسب ذیل پندرہ وارڈوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

وارڈ نمبر ۱ محلہ پنج تیرتھی۔ چوگان سلاتھیاں۔ محلہ ڈھونتھلی۔ محلہ حویلی بیگم۔ ماڈل کوارٹرس

وارڈ نمبر ۲ نصف محلہ جولاہکا۔ پکی ڈھکی۔ نصف ڈھکی حجاماں۔ نصف بازار بھابڑیاں۔

وارڈ نمبر ۳ نصف محلہ جولاہکا۔ نصف ڈھکی حجاماں اور نصف محلہ مست گڑھ — وارڈ نمبر ۴ محلہ پیر مٹھا۔ نصف محلہ مست گڑھ۔ محلہ چیکاتیاں

وارڈ نمبر ۵ نصف محلہ تالاب کھٹیکاں۔ دلپتیاں جیون شاہ۔ نصف ریذیڈنسی و جوگی گیٹ۔

وارڈ نمبر ۶ نصف ریذیڈنسی۔ تالاب کھٹیکاں۔ پنج بختر راجندر بازار۔ پولیس لائین۔ نصف جوگی گیٹ۔ چھاؤنی گنڈیرو و قاضی ہاؤس — وارڈ نمبر ۷ محلہ رہاڑی نرانیاں۔ نیو پلاٹ۔ امب پھلا۔ محلہ فراشاں

وارڈ نمبر ۸ محلہ اُستاد و کچی چھاؤنی — وارڈ نمبر ۹ محلہ افغاناں۔ گلی کھلونیاں و نصف محلہ کچی چھاؤنی

وارڈ نمبر ۱۰ محلہ بھابڑیاں۔ چوگان فتو۔ ڈھکی سرجاں

وارڈ نمبر ۱۱ نصف چوگان فتو۔ کالی جنی۔ تالاب رانی مندر دلپتاں۔ پریڈ گراؤنڈ۔ ڈوگرہ ہال۔ عجائب گھر

وارڈ نمبر ۱۲ محلہ پہاڑیاں۔ ہسپتال روڈ۔ نصف پرانی منڈی — وارڈ نمبر ۱۳ نصف پرانی منڈی۔ گلی بہوتریاں۔ لکھداتا۔ محلہ کمہاراں۔ کوچہ پنج بکتر — وارڈ نمبر ۱۴ نصف پرتاپ گڑھ۔ روگنباتھ پورہ۔ شالامار۔ رگھناتھ مندر

گمٹ بازار — وارڈ نمبر ۱۵

گمٹ۔ چاند نگر۔ کینال روڈ۔ کمپنی باغ۔ پل توی۔ کرشن نگر۔ لیبارٹری۔

سرکاری طور پر وارڈوں کی تقسیم کے متعلق ابھی تک کوئی اعلان نہیں کیا گیا ہے۔

ری پبلک کے اندر ری پبلک بنانے کے ناپاک منصوبوں کو بڑی چالاکی اور ہوشیاری کیساتھ پروان چڑھایا جا رہا ہے

نیشنل کانفرنسیوں کا الحاق کے متعلق پروپیگنڈہ حقیقت کی کسوٹی پر

نیشنل کانفرنسی حکمرانوں نے ریاست جموں و کشمیر کو بھارت سے الگ رکھ کر اسے ایک آزاد و خود مختار سٹیٹ بنانے کے کس طرح ناپاک منصوبے باندھے تھے۔ اور ان خطرناک منصوبوں کو طشت از بام کرنے کے لئے دیش بھگت جنتا کو کن کڑے امتحانوں اور مشکلات سے گزرنا پڑا۔ یہ سارے واقعات اتہاس کا ایک دردناک باب بن چکے ہیں۔ عوام کی بے مثال قربانیوں اور ڈاکٹر مکرجی و دیا ستیہ پرتولو کے مہان بلیدانوں کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ بھارت ماں سے غداری کرنے والے برسر اقتدار کانفرنسی لیڈروں کو عوام کی آواز کے سامنے مجبور ہو کر اپنی دیش گھاتک نیتی کو بدلنا پڑا۔ ان کا محبوب لیڈر شیخ محمد عبداللہ جیل میں بھیجا گیا۔ اور ریاست جموں و کشمیر کا وہ الحاق جو اخلاقی و قانونی طور پر مکمل ہو چکا تھا۔ اس پر اسمبلی کو مہر تصدیق ثبت کرنا پڑی۔

یہ عوام کی آواز اور بھارت سے لگن ان کے جذبات کا اثر ہے۔ کہ نیشنل کانفرنسی حکمران لوگوں کو اپنے پیچھے لگانے کے لئے بار بار یہ دہراتے ہیں کہ ریاست کا بھارت کے ساتھ الحاق مکمل ہو چکا ہے۔ اور سرکاری مشینری، روپیہ اور دوسرے سرکاری ذریعے استعمال کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے اور اس سلسلہ میں اپنے آپ کو پاک و وطن پرست ظاہر کرنے کے لئے گذشتہ دو سالوں کی طرح اس سال بھی یوم الحاق منا رہے ہیں لیکن عملی طور پر اس سلسلہ میں انہوں نے کیا کیا ہے۔ اس کی روشنی میں ہم یہ پوچھتے ہیں۔ کہ جب یہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ ریاست کا بھارت کے ساتھ الحاق مکمل ہے۔ اور ریاست بھارت کا ایک حصہ ہے۔ تو

(۱) الحاق کرنے کے بعد نیشنل کانفرنس کی جنرل کونسل کے سرینگر اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس کرنے کا مطلب کیا کہ محدود الحاق ہمارا قطعی اور آخری فیصلہ ہے؟

(۲) عملی طور پر ریاست میں وہ اقدام اور باتیں کیوں نہیں کی جاتیں جو ہندوستان کی دوسری ریاستوں میں ہو رہی ہیں۔

(۳) بھارت کا ودھان دوسری ریاستوں کی طرح یہاں کیوں لاگو نہیں کیا جاتا؟

(۴) بخشی صاحب اپنے آپ کو پرائم منسٹر کہلانے کی بجائے چیف منسٹر کہلانا کیوں پسند نہیں کرتے۔ جبکہ کسی بھی ایک ملک کا ایک ہی پرائم منسٹر ہوتا ہے۔

(۵) ہندوستان کے راشٹریہ جھنڈے کو وہی درجہ کیوں نہیں دیا جاتا جو اسے دوسری ریاستوں میں حاصل ہے؟ اور پھر یہاں راشٹریہ جھنڈے کے مد مقابل پارٹی کا ہل والا سرخ جھنڈا لہرا کر سارے بھارت کی غیرت کو چیلنج کیوں کیا جا رہا ہے؟

(۶) بھارت کی راشٹر بھاشا ہندی کو ریاست کی راشٹر بھاشا سمجھ کر وہی سلوک کیوں نہیں کیا جاتا؟

(۷) بھارت کے آڈیٹر جنرل کو ریاست کے حسابات کی جانچ پڑتال کرنے کے اختیارات کیوں نہیں دیئے جاتے؟

(۸) سپریم کورٹ کا دائرہ اختیار مکمل طور پر ریاست میں کیوں نہیں بڑھایا جاتا؟ ریاست میں ہائی کورٹ کے ججان کی تقرری کے اختیارات راشٹرپتی جی کو کیوں نہیں دیئے جاتے؟ اور ریاست میں عوام کو شہری و بنیادی حقوق کیوں نہیں دیئے جاتے جو ہندوستان کے دوسرے آزاد شہریوں کو حاصل ہیں۔

(۹) ہندوستان کے دوسرے حصوں سے ریاست میں داخل ہونے کے لئے بلا وجہ پرمٹ کی پابندیاں کیوں؟

(۱۰) بھارت کے الیکشن کمیشن کو دوسری ریاستوں کی طرح یہاں بھی الیکشن کروانے کے اختیارات کیوں نہیں دیئے جاتے؟

(۱۱) ریاست میں آنے جانے والے مہاجرین کے ساتھ بھارت کے دوسرے حصوں سے مختلف سلوک کیوں؟

اسی طرح اور بھی دوسری بہت سی باتیں خود مختار ملکوں کی طرح کیوں؟ اور پھر الحاق جب ساری ریاست کا ہوا ہے۔ تو صرف جموں میں "یوم الحاق" منانے کا مطلب کیا؟ اور کشمیر میں کیوں نہیں؟ اس کے علاوہ ہندوستان کے ساتھ دوسری اور بھی ریاستوں نے الحاق کیا ہے۔ مگر یہاں یوم الحاق منانے اور بار بار اس الحاق کی تائید کرنے کے معنے کیا؟

لیکن حقیقت میں

گو نیشنل کانفرنسی حکمرانوں نے عوام کی آواز سے مجبور ہو کر الحاق کے طے شدہ مسئلہ پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ مگر شیخ عبداللہ اور مرزا افضل بیگ کے جیل میں ہوتے ہوئے بھی عملی طور پر بڑی چالاکی اور ہوشیاری کے ساتھ ری پبلک کے اندر ری پبلک بنانے کے اپنے پرانے ناپاک منصوبہ کو پروان چڑھایا جا رہا ہے۔ اور بار بار الحاق کی تائید کرنے کے نعرے لگا کر دبے ہوئے مردے اکھاڑے جا رہے ہیں۔ نیز عملی طور پر بھارت کی طرف قدم بڑھانے کی بجائے طرح طرح کی سازشیں اور ڈھونگ کھڑے کروا کر ریاست کے حالات کو غیر یقینی بنایا جا رہا ہے

عوام کی تکالیف اور مانگیں

یہاں تک جنتا کی مشکلات اور تکالیف کا تعلق ہے۔ یہ کسی سے پوشیدہ نہیں عوام کی قربانیوں کی بدولت ملک کی بہتری کے لئے ہندوستان سے کروڑوں روپیہ آ رہا ہے۔ مگر یہ انتہائی دکھ کی بات ہے۔ کہ وہ روپیہ ملک کی بہتری کی بجائے چند برسر اقتدار لوگوں اور اپنی ہی پارٹی کی بہتری کے لئے صرف کیا جا رہا ہے۔ اور لوگوں کی پسماندگی اور اقتصادی بدحالی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ روپیہ جمہوریت کا خون کرنے نیز عوامی اتحاد میں شگاف پیدا کر کے اپنے ناپاک منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے صرف کیا جا رہا ہے۔

باقی رہیں عوام کی مانگیں اس سال بھی سابقہ کی طرح یوم الحاق کے موقع پر غریب عوام کو دھوکا دینے کے لئے کہا گیا ہے۔ کہ بے زمین کسانوں کو زمین دی جائے گی مگر گذشتہ سات سال کے تجربات شاہد ہیں۔ کہ کس طرح ا[illegible] کی زمین دوسرے کے نام اور دوسرے کی زمین تیسرے کے نام الاٹ کروا کر کسانوں کی تباہی و بربادی کے سامان پیدا کئے گئے۔ اور کئے جا رہے ہیں۔

بارڈر پر بسنے والے لوگوں کو آباد کرنے اور ان کی حالت کو سدھارنے کی بجائے عملی طور پر کس ڈھنگ سے ظالم پاکستانیوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہ دردناک حقائق کسی سے پوشیدہ نہیں۔

یہاں تک سابقہ فوجیوں کی پنشنوں کے بڑھانے کا تعلق ہے۔ ہند سے الحاق ہو جانے کے بعد یہ ضروری تھا کہ پنشنوں کے سکیل ہندوستان کی دوسری

ریاستوں کی سطح پر لائے جائے
اس مسئلہ کو لٹکایا جا رہا ہے
سال ہندوستان کی ڈیفنس
کے وزیر شری مہاویر تیاگی جب
میں آئے تھے۔ تو پنشن بڑھانے
طے ہو چکا ہے۔ اور یہ کام
ریاستی سول پنشنرز کی حالت
خستہ اور دگرگوں ہے جس
طور پر کیا ہو گا۔ یہ دیکھنا باقی
ریلوے لائن سے جموں کو بذریعہ
ملانے کا کام ہند سرکار کے ذمہ
جس کا فیصلہ ہو چکا ہے، ریاست
معدنیات کو نکالنے کے لئے دو
سالہ منصوبہ میں کوئی رقم مخصوص
کی گئی ہے۔ کالج کی بلڈنگ
بارہ وعدے کرنے کے باوجود ابھی
طور پر کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔
پھر ان مانگوں کو پورا کرنے
کرنا یہ لوگوں کے ساتھ ایک بڑا
لیکن اس سلسلہ میں اصل سوچ
ہے۔ کہ مانگوں اور مطالبات کو
کرنے کے پردے کے پیچھے چالیں
جا رہی ہیں۔ اور ان طریقوں
کے اس نظریہ کہ ریاست کو بھارت
دوسری ریاستوں کی سطح پر لا
کو پس پشت ڈالنے کے لئے کیا
جا رہی ہے۔ آج اس کو سمجھنے کی
ہے۔

"حکومت کو بدل کر چھوڑیں

جموں۔ ۱۹ فروری۔ موضع خیری
زبیر سنگھ پورہ سے اطلاع
وہاں پر کمیونسٹ کانفرنس
ایک جلسہ ہوا۔ جس
نے تقریر کرتے ہوئے
جس کے گن گائے۔ اور لوگوں
لائینوں پر منظم ہونے کی
بنایا گیا ہے۔ کہ جلسہ
کو بدل کر چھوڑیں گے۔
گئے۔ جس پر لوگوں میں
اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ
کو بدل کس کی حکومت قائم
ہیں۔ مزید بتایا گیا ہے۔ کہ جب
سٹیج تقریر کر رہے تھے
آ گھسا۔ جس پر لوگ بھاگ
لوگوں کو بیٹھنے کی اپیل کرتے
نے کہا۔ کہ آپ ایک شور سے ہی گھبرا
تو آپ نے گولیوں کا مقابلہ

پرنٹر پبلشر نے چھپوا کر دفتر سے جموں سے شائع کیا۔

تار کا پتہ
"جے سودیش"
جموں

जय स्वदेश

ٹیلیفون نمبر
۴۳۲



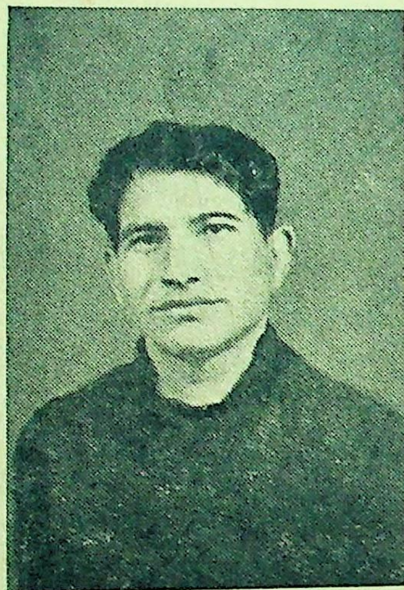
فی
پرچہ
۲ آنے

چندہ سالانہ
۶ روپے
مفصّلات
۸ روپے

I | Friday, 17 February 1956 | N

सिंह गण आपस में ही लड़कर घायल न हो जायें, जिस से कि गीदड़ जंगल के सिंह बन बैठें।

शिवा जी



शेख अब्दुल रहमान

सदस्य कार्य कारिणी जम्मू कश्मीर प्रजा-परिषद, जो साम्प्रदायक शास्कों की सख्तियों और दबाओं के होते हुए भी राष्ट्रयता के पथ पर डटे हुए जनता और देश की सेवा कर रहे हैं।

जीवन को पवित्र और संयमी रख कर प्रत्येक प्राणी मोक्ष पा सकता है।

तीर्थंकर महावीर

विचार लो कि मर्त्य हो, न मृत्यु से डरो कभी;
मरो परन्तु यों मरो कि याद जो करें सभी ॥
हुई न यों सु-मृत्यु तो वृथा मरे, वृथा जिए।
मरा नहीं वही कि जो जिया न आप के लिए।
यही पशु-प्रवृत्ति है कि आप ही सदा चरे;
वही मनुष्य है कि जो मनुष्य के लिए मरे ॥१॥

उसी उदार की कथा सरस्वती बखानती;
उसी उदार से धरा कृतार्थ-भाव मानती।
उसी उदार की सदार सजीव कीर्ति कूजती;
तथा उसी उदार को समस्त सृष्टि पूजती।
अखण्ड आत्म-भाव जो असीम विश्व में भरे;
वही मनुष्य है कि जो मनुष्य के लिए मरे ॥२॥

क्षुधार्त रन्तिदेव ने दिया करस्थ थाल भी;
तथा दधीजि ने दिया परार्थ अस्थि-जाल भी।
उशीनर-क्षितीश ने स्वमांस दान भी दिया;
सहर्ष वीर कर्ण ने शरीर-चर्म भी दिया।
अनित्य देह के लिए अनादि जीव क्या डरे;
वही मनुष्य है कि जो मनुष्य के लिए मरे ॥३॥

دیش کے کونے کونے میں جشن جمہوریت بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا

کشتواڑ میں پبلک جلسہ

کشتواڑ ۲۶ جنوری - یہاں جشن جمہوریت بڑے دھوم دھام کے ساتھ منایا گیا اور پنڈت سیوا رام بی اے - بی ٹی - ایل - بی ... پرجا پریشد کی صدارت میں ایک بھاری جلسہ منعقد ہوا - راشٹریہ ترنگا لہرانے کے بعد جلسہ کی کارروائی شری سنت رام جی جنرل سیکرٹری پرجا پریشد کے خوش نما ترانہ سے شروع ہوئی - شری سنت رام جی نے اپنی مختصر سی تقریر میں کانفرنسی حکمرانوں کے نام نہاد نیشنلزم کا پوسٹ مارٹم کیا - اور ان کی فرقہ وارانہ کارروائیوں کو حاضرین کے سامنے رکھا۔

شری سیوا رام نے ایک ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ ہندوستان کو مکمل طور پر آزاد ہوئے اور وہاں پر بھارت کا ودھان لاگو ہوئے چھ سال کا عرصہ ہونے لگا ہے - مگر ہماری ریاست میں ہندوستان کی آزادی کے بعد آزادی کی جنگ لڑی جا رہی ہے - اور لوگ نیشنل کانفرنسیوں حکمرانوں کی من مانیوں اور اندھیر گردی سے سخت پریشان ہیں -

نیشنل کانفرنسیوں کے ہند سے الحاق اور ان کی طرف سے منائے جانے والے یوم جمہوریت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا - کہ ان کے دلوں میں کچھ اور ہے - اور لوگوں کو دکھانے کے لئے کچھ اور بتایا جاتا ہے - انہیں ہندوستان اور راشٹریہ جھنڈے سے کتنا پریم ہے اس کا پتہ اس بات سے چل جاتا ہے - کہ انہوں نے یوم جمہوریت کی تقریب مناتے ہوئے گذشتہ سال اور اس سال بھی راشٹریہ ترنگا نہ لہرایا - آپ نے مزید کہا - باوجود اس بات کے کہ نعرے لگائے جاتے ہیں - کہ ریاست کا بھارت سے الحاق مکمل ہو چکا ہے - عملی طور آزاد..... ہندوستان میں جنتا کو ملنے والے جمہوری حقوق سے ریاستی عوام کو محروم رکھا گیا ہے -

شری سیوا رام جی نے پانچ سالہ پلان پر شدید نکتہ چینی کی اور بتایا کہ کشتواڑ میں نہر نکالنے پر ۳۰ لاکھ روپے کا خرچ دکھایا گیا ہے - مگر اس نہر میں پانی کا نام نہیں - اور اب کام بند کر دیا گیا ہے - آگے چل کر آپ نے کشتواڑ کے تعلیمی اداروں کی دردناک حالت بیان کی - اور بتایا کہ کس طرز سکولوں میں کچھ بھی نہیں پڑھایا جاتا اور لڑکیوں کو ٹیوشن رکھنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے - نیز میٹرک کے امتحان میں نقل کروا کر لڑکے کو پاس کروائے جاتے ہیں - گرلز ہائی سکول کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا - کہ ہائی سکول کا سٹاف تقریباً سارا ہی انڈر میٹرک ہے - ہیڈ مسٹرس کی اہلیت اور قابلیت اس قدر نہیں کہ اسے ایک ہائی سکول کی ذمہ داری سونپی جائے - لیکن ان کی "قابلیت" پر پردہ پوشی کرنے کے لئے نہایت ہی شرمناک حربے استعمال کئے جاتے ہیں - آپ نے بتایا کہ نیشنل کانفرنسی لیڈروں اور سکول کے ماسٹروں کے بچوں کو بلایا جاتا ہے - اور غریب عوام کی لڑکیوں سے ساقی کا کام لیا جاتا ہے - آپ نے کہا - کہ جس ملک کے تعلیمی اداروں کی حالت یہ ہو اس کا خدا ہی حافظ ہے -

آخر میں آپ نے لوگوں کو پرجا پریشد کے جھنڈے تلے منظم ہونے کی اپیل کی - شری جگت رام جی ایرین نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ بخشی غلام محمد سوشل ورکروں اور پبلک میں کام کرنے والے لوگوں کو اپنے راستے سے الگ کر دینا اور سیدھا کرنا چاہتا ہے - آپ نے جنتا سے درخواست کی - کہ اگر آپ اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے ایک ایسی جماعت کا ساتھ دیں - جو کہ چور بازاری - رشوت خوری اور کنبہ پروری سے بالاتر ہو - اور اس کے خلاف جنگ لڑ رہی ہو - رات کو یوم آزادی کی خوشی میں چراغاں کیا گیا -

ریاسی میں گن راجیہ دوس

ریاسی میں پرجا پریشد کی طرف سے گن تنتر راجیہ دوس بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا - صبح پربھات پھیریاں نکالی گئیں - اور اس کے بعد ڈاکٹر گوری مل جی سٹی پردھان پرجا پریشد نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی - اس تقریب کے موقع پر پرجا پریشد کی طرف سے بازار میں ایک شاندار جھانکی بنائی گئی تھی - جو کہ جنتا کی دلکشی کا مرکز بنی رہی +

ریاسی میں ۲۶ جنوری

انیشیل گورنمنٹ ہائی سکول ریاسی میں ۲۶ جنوری کو گن تنتر دوس بڑی شان و شوکت سے منایا گیا - یہ پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے سکول میں دو ہفتے پہلے ہی کھیلوں - گانوں اور ڈراموں وغیرہ کی ریہرسل ہوتی رہی - چنانچہ ۲۶ جنوری صبح ۹ بجے سکول سے طلباء کا جلوس نکالا گیا - جو تمام گلیوں اور بازاروں میں چکر لگاتا ہوا ساڑھے نو بجے واپس آیا - جلوس میں سکول بینڈ نے ایک دلچسپ سماں پیدا کیا ہوا تھا - فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھی -

ٹھیک دس بجے صبح ایک بھیڑ بڑی حاضری کے درمیان شری کوتوال ٹیک چند جی سب جج ریاسی نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی - اس موقعہ پر سکول بینڈ نے سلامی دی - اور بچوں نے جن - گن - من کا گیت گایا - اس کے بعد شری کوتوال جی نے اس یوم دوس کے سمبندھ میں ایک مختصر اور مدلل تقریر فرمائی - ٹھیک ایک بجے دوپہر جلسہ ہوا - سب سے پہلے لڑکوں نے ہمارا نعرہ کا راشٹریہ گیت گایا - پھر کھیلوں کا پروگرام شروع ہوا اور طلباء کے مختلف گروپوں نے مختلف کھیلیں پیش کیں - جن کو دیکھ کر حاضرین بہت محظوظ ہوئے - کھیلوں کے پروگرام میں مقامی افسران اور شہریوں کی ٹیم میں رسہ کشی کا مقابلہ ہوا - اور بھاری بھر کم قومی ہیکل افسران کا پلہ بھاری رہا -

اس کے بعد سکول کے طلباء اور گرلز سکول کی طالبات نے باری باری کویتائیں - پر معنی ڈرامے - مختلف نظمیں اور کلچرل گیت پیش کئے - جن کی ادائیگی نہایت اچھی تھی - خاص کر شری سوم دت جی ٹیچر کا تیار کردہ ڈرامہ "صحیح آزادی ابھی دور ہے" - کو سن کر حاضرین بہت متاثر ہوئے - اس موقعہ پر شری سوم دت جی نے ایک کویتا سنبھل کر چلیو آج منزل پر راہی - جہالت غلامی کو جڑ سے مٹا دو - اس انداز میں بولی - کہ سامعین پھڑک اٹھے اور بار بار چیئرز دئے گئے - حاضرین میں سے آپ کو چار روپے انعام بھی ملا -

آخر میں ... صاحب ... میں حصہ لینے والے لڑکوں ... تقریباً ۵ روپے کے انعامات ... پانچ بجے شام جلسہ برخاست ... تقریب پر اخراجات کو ... ایک کمیٹی عمل میں لائی گئی ... افسران اہلکاران اور شہریوں ... چندہ حاصل کرنے میں ... وکیل - شری ... چیئرمین لالہ جی گنڈ ... دیا - اس تمام شاندار ... سکول سٹاف کی دن رات ... ہیڈ ماسٹر صاحب کی کوشش ... قصبہ کے گہرے تعاون کا ...

سکریٹری

راجوری میں جوش و خروش ...

پرجا پریشد راجوری نے ۲۶ ... کا ربی پبلک جلسہ بڑی شان ... منایا - صبح کے سات بجے ... پھیری کی گئی - اور آٹھ بجے ... میں ترنگا جھنڈا لہرایا گیا ... شری نرمل کمار جی ... پرجا پریشد راجوری نے ادا کی ... دوران میں پارٹی کی طرف سے ... تمام مکانوں اور دکانوں پر ... گاڑھے گئے - جس سے ... موسم بہار میں کھیلے ہوئے گلزار ... پیش کئے - اس کے بعد ... ملک جی چوک میں ایک پبلک جلسہ ... شری تلک راج جی گپتا ... میں شری ترلوک ناتھ جی ... نندن لال جی - شری راجندر ... آزادی و عظمت کے بارے میں ... کو بتایا - گیت بول کر ... ایک ولولہ طاری کرنے والا ... کر دیا - بعد میں شری ... ٹیلر نے اس جمہوریت ... پہلو پر روشنی ڈالتے ... ٹھیک ہے - کہ ہم ... مگر اب آزادی کو ... سنگٹھن کی اشد ضرورت ...

(بقیہ صفحہ آٹھ پر)

اخبار ہفتہ وار "جے سودیش" جموں
مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۵۶ء

قسط ۶

دوسرا پانچسالہ منصوبہ — دھوکا اور فراڈ

گذشتہ شماروں میں ہم نے اعداد و شمار اور واقعات کی روشنی میں بڑی وضاحت کے ساتھ لکھا ہے۔ کہ پہلے پانچسالہ منصوبہ کے تحت ہندوستان سے ملک و عوام کی بہتری کے نام پر لائے گئے کروڑوں روپیہ کا کس طور ڈراپ یوگ ہُوا ہے۔ اور ریاستی حکمرانوں نے جو دوسرا منصوبہ بنایا ہے۔ وہ کس طرح ایک بڑا دھوکا اور فراڈ ہے جس کا محض مقصد پہلے منصوبہ کی طرح آنے والے روپیہ سے اپنے ہی چند لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانا اور سرمایہ دار بنانا ہے نہ کہ ملک سے غربت۔ افلاس اور بے کاری کو دور کر کے عوام کا معیار زندگی بلند کرنا ہے۔

یہاں تک دوسری دفعہ شائع شدہ ڈرافٹ پلان کا تعلق ہے۔ اس کے متعلق یہ لکھنا غلط نہ ہوگا۔ کہ پہلے ڈرافٹ پلان کو دیکھ کر پرجاپریشد اور دوسرے باشعور لوگوں نے آواز پیدا کی جس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ بجائے اس کے نیشنل کانفرنسی حکمران درست طریقہ کار اختیار کرتے۔ اپوزیشن کو سنتے اور اپنی خامیوں کو دور کرتے کاغذی ہیرا پھیری کر کے ۲۵ کروڑ کی بجائے ۵۱ کروڑ روپے کا ایک نیا ڈرافٹ پلان شائع کر دیا۔ لیکن یہ کاغذی ہیرا پھیری کا ڈھونگ اس وقت خود ہی ننگا ہو کر رہ گیا ہے۔ جبکہ ہند کے پلاننگ کمیشن نے ریاست جموں و کشمیر کے لئے دوسرے پانچسالہ منصوبہ میں صرف ۳۴ کروڑ روپے مخصوص کئے ہیں۔ لیکن اگر یہ ۳۴ کروڑ روپے بھی ٹھیک ڈھنگ سے ریاست میں لوگوں کی بہتری پر خرچ ہوں۔ تو بھی بہت کچھ بن سکتا ہے۔ مگر جس طریقہ سے کاغذی ہیرا پھیری کر کے پلان بنایا جا رہا ہے وہ اس بات کا آئینہ ہے کہ نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی نیت اور ذہنیت کیا اور پہلے پانچسالہ پلان کی طرح آئندہ پانچ سالوں میں عوام کی بہتری کے لئے کیا کچھ ہونے والا ہے۔

کانفرنسی حکمرانوں کے پچھلے چند سالوں کے دور پر نظر دوڑانے سے صاف دکھائی دیتا ہے کہ انہوں نے غریب مزدور کی ہمدردی کا رونا روتے ہوئے اور ملک سے سرمایہ داری ختم کرنے کے نعرے بلند کرنے کے باوجود ہندوستان سے آنے والے روپے سے کتنے ہی نئے بڑے بڑے سرمایہ دار ریاست میں پیدا کئے ہیں۔ اور یہ نئے سرمایہ دار کس قسم کے مانے ہوئے بدچلن اور بداخلاق لوگ ہیں۔ آج دنیا بھر اور خصوصاً ہندوستان جس نے اپنی غلامی کی زنجیروں کو حال ہی میں توڑا ہے کہ انسانیت دوست اور وطن پرست رہنماؤں کی یہ زبردست کوشش ہے کہ ملک میں سماجی و اقتصادی برابری قائم کی جائے۔ کیونکہ ہر ذی ہوش انسان اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ سرمایہ داری ایک لعنت ہے۔ ایک لعنت ہی نہیں بلکہ جمہوریت کی دشمن اور انسانی ترقی کے راستے کا ایک بڑا روڑا ہے۔ نیز سماجی و اخلاقی برائیوں کا بہت حد تک کارن سرمایہ داری اور سرمایہ داری کے سائے تلے پیدا ہونے والی غربت و افلاس ہے جس کے متعلق پھر کبھی آئندہ شماروں میں وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی جائے گی۔ مگر اس موقع پر اتنا ہی کہنا کافی رہے گا۔ کہ ریاست کی ترقی کے نام ہندوستان سے لایا جانے والے کروڑوں روپے سے بڑے بڑے سرمایہ دار پیدا کر کے ریاست کو تنزلی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ ریاست کے بیدار مغز عوام اور ہندوستان کے رہنماؤں سے التماس ہے۔ کہ وہ سوچیں کہ بھارتیہ جنتا کے خون پسینے کی کمائی فی الواقع ریاستی عوام کی بہتری و ترقی پر خرچ ہو رہی ہے یا اس سے اُن کی تباہی کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔

نئی کاریں: — جموں ۱۲ فروری۔ معلوم ہُوا ہے کہ ہماری سرکار نے ایک لاکھ روپے ہزار روپے خرچ کر کے منسٹروں کے لئے مرسڈیز بنز جرمنی کی آٹھ نئی بڑھیا قسم کی کاریں منگوائی ہیں غریبوں کے رہنما ہمارے کچھ منسٹروں کو وہ کاریں پسند ہی نہیں آئی ہیں چنانچہ کہا جاتا ہے کہ وہ کاریں گراج میں بند کر دی گئی ہیں۔ اور اُن سے بڑھیا قسم کی کاریں منگوائی جا رہی ہیں

نیشنل کانفرنس کے "یوم الحاق" کی جھلکیاں

نیشنل کانفرنس کے جلوس میں شمولیت کے لئے تحصیل جموں و دوسرے علاقوں کے کسانوں کو یہ کہہ کر کامریڈوں نے اپنے ساتھ لایا۔ کہ آج بخشی صاحب نے کسانوں میں زمینیں تقسیم کرنی ہیں۔ چلو آپ بھی زمینیں لے آؤ۔

ڈسٹرکٹ نیشنل کانفرنس کی طرف سے منائے جانے والے یوم الحاق میں شرکت کیلئے تمام سرکاری دفتروں، سکولوں اور عدالتوں میں چھٹی کر دی گئی۔ جہاں تک کہ ہائیکورٹ بھی بند ہی رہی۔ سکولوں میں جب طلباء چلے گئے تو ماسٹر صاحبان اُن کو لے کر کانفرنس کے جلوس میں شامل ہوئے۔ اور طلباء کے جتھے کی رہنمائی انسپکٹر آف سکولز اور پرنسپل ملٹی پرپز ہائی سکول جموں کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ ملازموں کی بھاری تعداد جلوس میں شامل تھی۔ اور بخشی غلام محمد صدر نیشنل کانفرنس کی رہنمائی میں نکالے جانے والے جلوس میں بڑے بڑے سرکاری ملازم نعرے لگا رہے تھے۔ "نیشنل کانفرنس زندہ باد" — سچ تو یہ ہے کہ بخشی صاحب اور دوسرے ریاستی حکمرانوں نے اس دن پوچھ کا نگاہی چھکے بالکل ایک سو ایک فیصدی افو یائی اور پورے ڈیڑھ سو فیصدی جمہوریت پرور ہونے کا ثبوت دے دیا۔ اب کوئی یہ کہے کہ ریاست میں جمہوریت کا . . . .

بخشی صاحب کے پیچھے جلوس میں ہل والے جھنڈے کے علاوہ کچھ کامریڈ کمیونسٹ پارٹی کا ہتھوڑے درانتی والا جھنڈا بھی اٹھائے ہوئے تھے۔ اس کے تھوڑا ہی پیچھے ایک مشہور کامریڈ ہتھوڑا اور درانتی اٹھائے ہوئے ناچ رہا تھا۔ اور باقی کامریڈ نعرے لگا رہے تھے۔ "اے کی آیا انقلاب — ہتھوڑا درانتی زندہ باد"۔ بخشی صاحب کے پیچھے جلوس میں کمیونسٹ کامریڈ ناچ ناچ کر نعرے لگا رہے تھے کہ "غنڈہ گردی نہیں چلے گی۔" "رشوت خوری نہیں چلے گی۔" "تانا شاہی نہیں چلے گی۔" "انقلاب زندہ باد"

جلوس اس سال گذشتہ سالوں کی نسبت نصف سے بھی کم تھا سوائے چند کامریڈوں کے جلوس میں شامل ہونے والے باقی لوگ نہایت مایوس تھے۔ اور اُن کے چہروں پر مُردنی چھائی ہوئی تھی۔ جلوس میں سوائے دیہاتیوں اور سرکاری ملازموں کے شہر سے صرف چند کامریڈ قسم کے لوگ شامل تھے۔

جلوس کا نہایت ہی دلچسپ پہلو یہ تھا۔ کہ کالج کے نوجوان لڑکوں کا تالیاں بجاتا ہُوا ایک گروپ ناچ رہا تھا۔ اور نعرے لگا رہا تھا۔ "ہم کیا چاہتے ہیں سینما فری" "ہم کیا چاہتے ہیں نت نئی کرڑمائیاں۔" اس کے علاوہ بھابڑیاں بازار میں کچھ طالب علم جلوس کے ساتھ خالی کنستر لے کر بجا رہے تھے اور ناچ ناچ کر نعرے لگا رہے تھے "الحاق اس میں ڈالو۔"

جلسہ گاہ میں داخل ہونے والے گیٹ پر لکھا گیا تھا۔ کہ "ہند کشمیر دوستی زندہ باد۔" جسے دیکھ کر سنجیدہ اور باشعور لوگ طرح طرح کی چہ میگوئیاں کر رہے تھے۔

بخشی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے جب لوگوں سے دریافت کیا۔ کہ میرے الحاق کے خلاف جو لوگ ہیں ہاتھ کھڑے کریں۔ تو سبھی دیہاتیوں نے ہاتھ کھڑے کر دیئے۔

جلسہ کے خاتمہ کے بعد کچھ دیہاتیوں کو تو کامریڈوں نے ٹرکوں اور بسوں پر بٹھا دیا۔ باقی جو بچ گئے وہ گالیاں دینے لگے۔ اور کہتے گئے۔ اس دفعہ تو دھوکا دے کر لے آئے ہو۔ اب پھر لانا کبھی! اس کے علاوہ جاتی دفعہ گمٹ کے نیچے جا کر کئی ٹرکوں میں دیہاتی پرجاپریشد زندہ باد کے نعرے لگاتے گھروں کو واپس گئے۔

ریاست کی ترقی کے لئے ہندوستان سے آنے والا روپیہ عوام کی بہتری و بہبودی

لوگ اُس نیشنل کانفرنس کو کبھی بھی ماتھے پر بٹھانے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ جس

میونسپلٹی کے الیکشنوں کا سوال شہر یا گلیوں کی صفائی کا ہی سوال

جنتا کے دکھوں کا واحد حل یہ ہے کہ

جموں ۶ر فروری۔ نیشنل کانفرنس کی طرف سے 'یوم الحاق' کے نام پر رچائے گئے ڈھونگ اور نیشنل کانفرنس کے اِس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے کی گئی جمہوریت کش کارروائیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کیلئے پرانی منڈی میں شری رام ناتھ ایڈوکیٹ پردھان جموں سٹی پرجا پریشد کی صدارت میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہُوا جس میں سات آٹھ ہزار کے قریب لوگوں نے شرکت کی۔ جلسہ میں شری رام ناتھ جی کے علاوہ شری جگدیش چندر شاستری شری رشی کمار کوشل اور سردار بچن سنگھ جی پنچھی نے تقاریر کیں۔

شری درگا داس جی خاکی۔ شری دیوراج اور شری بنسی لال نے ریاست کے سارے حالات کا نقشہ کھینچتے ہوئے اپنی کوتاہیں حاضرین کے سامنے پیش کیں جن سے حاضرین جلسہ بے حد متاثر ہوئے

شری جگدیش چندر جی شاستری نے تقریر کرتے ہوئے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور نیشنل کانفرنس کی طرف سے منائے گئے 'یوم الحاق' کو ایک ڈرامہ سے تشبیع دیتے ہوئے بتایا۔ کہ نیشنل کانفرنس کے جلوس کی رہنمائی تو بخشی غلام محمد اور دوسرے وزراء کر رہے تھے۔ اور جلوس میں نعرے لگائے جا رہے تھے۔ کہ "غنڈہ گردی نہیں چلے گی" "رشوت خوری نہیں چلے گی" وغیرہ وغیرہ۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ غنڈہ گردی اور رشوت خوری کے لئے ذمہ دار کون ہے۔ خود ہی تو نیشنل کانفرنسیوں کی سرکار نے غنڈہ گردی اور رشوت خوری کا بازار گرم کر رکھا ہے،

آپ نے مزید بتایا۔ کہ کہا تو یہ جاتا ہے کہ الحاق کو پکا کرنے کیلئے یہ جلوس اور جلسہ کیا گیا ہے۔ مگر جلوس میں جو لوگ شامل تھے وہ اپنے ساتھ کلہاڑیاں۔ لاٹھیاں اور دوسرے ہتھیار ساتھ لائے تھے تو کیا کلہاڑیوں اور لاٹھیوں سے الحاق پکا کرنا تھا۔ باقی بخشی صاحب اور اُن کے ساتھی کہتے ہیں کہ اُن کی حکومت میں ریاست نے بہت ترقی کی ہے اور لوگ خوشحال ہو گئے ہیں لیکن جلوس میں شامل ہونے والے دیہاتی عوام کی حالت خود بتا رہی تھی۔ کہ وہ دکھی ہیں۔ اُن کی بے حد مشکلات اور تکالیف ہیں جن کو دُور کرنے کا دھوکا دے کر جلوس میں شامل کیا گیا تھا اور انہیں کہا گیا۔ کہ اگر آپ جلوس میں شامل ہوں گے تو آپ کے

سب دکھ دُور کر دیئے جائیں گے اور آپ کی سبھی مانگیں پوری کی جائیں گی۔ آخر یہ ڈرامہ نہیں تھا تو اور کیا تھا۔ جس کا محض مقصد جموں کے لوگوں کو یہ بتانا تھا۔ کہ نیشنل کانفرنس کے ساتھ بڑے لوگ ہیں لیکن حقیقت میں وہ لوگ نیشنل کانفرنس کے ساتھ نہیں بلکہ دکھی ہیں جن کے دُور کرنے کا لالچ دے کر انہیں اکٹھا کیا جاتا ہے۔ مگر لوگوں کا کامریڈوں کے دھوکے میں آ کر اکٹھا ہو جانا اور پیچھے لگ جانا جنتا کے دکھوں کا

حل نہیں۔ صحیح حل تو یہ ہے کہ خود غرض لوگوں کے اقتدار کو ختم کیا جائے اور نیشنل کانفرنس جو عوام کے دکھوں کا سب سے بڑا کارن ہے اسے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دفن کر دیا جائے۔

شری رشی کمار کوشل نے برابر ایک گھنٹہ تک مدلل اور پُرجوش تقریر کی اور بتایا کہ مہاراجہ بہادر اور ریاست کی سیاسی جماعتوں نے ایک دفعہ الحاق کا فیصلہ کیا ہے۔ الحاق کے فیصلے پر مہر تصدیق ثبت کرنے کے لئے اسمبلی بنائی گئی۔ آخر اس اسمبلی نے بھی اپنا کام کر دیا اور معاملہ ختم ہوا۔ لیکن الحاق کی بار بار

تائید کرنے کیلئے یوم الحاق منانے اور ایک طے شدہ مسئلہ کو بار بار دہرانے کے پیچھے کانفرنسیوں کی سازشیں کیا کہیں شاید اس موقع پر بہت زیادہ لوگ سمجھ نہ سکیں۔ حقیقت میں وہ بار بار ایسا کر کے جان بوجھ کر حالات کو غیر یقینی بنانا چاہتے ہیں وطن دشمن طاقتوں کے لئے سامان پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ وہ بھی اس سلسلہ میں شور پیدا کریں ورنہ نیشنل

کانفرنس کی طرف سے بار بار منائے جانے والے یوم الحاق کو دیکھ کر کوئی یہ کہے کہ اُن کے دل میں ہندوستان کیلئے بڑا پریم اور حب الوطنی کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے تو غلط بات ہے۔ لوگ بھولے نہیں ہوں گے کہ یہی بخشی غلام محمد اور نیشنل کانفرنسی تھے جو آج سے کچھ سال پہلے ہندوستان کی جے جے کار کے نعرے لگانے والوں پر ظلم کرتے تھے لاٹھیاں برساتے اور گولیاں چلاتے تھے۔ انہی نیشنل کانفرنسیوں کی سرکار اور بخشی غلام محمد نے ریاست میں بھارت ماں کا پرچم بلند کرنے پر پابندی لگا دی تھی

سارے پاپ جنتا کر دی ؟

سارے پاپ جنتا کر دی۔ اِنہیں بیچاریں کُکھ نہیں کیتا
کیتنے غبن کروڑیں دے۔ کدیں ہزار لکھ نہیں کیتا
کوئی مال لقا یا دبی چھوڑ دو۔ ہضم جیکا پر تکھ نہیں کیتا
صوبائی غلبے دا حملہ کر دیئے۔ جموں گی اجے وکھ نہیں کیتا
دفتریں سارے جائی دیکھو۔ ایہہ الّیں لیکھا چھائی گئے
ساڑے والا دھر مال کینے۔ پلیاں سنکھ وجائی گئے
ماس ہتھیں چھوناں ہیں۔ شراب کدیں پیتی نہیں
بال برہمچاری رہوندے۔ دُنیا داری کیتی نہیں
اکھیں دِیکھی کُٹ کرنی۔ ایکی اینڈی نیتی نہیں
نوماں سال جا کر کردا۔ صُوفی رات بیتی نہیں
جُوا انہیں پا کھا نہیں۔ تاش بھی نہیں کھیڈ دے
کچھ بھی نہیں جاندے۔ جنجاں لاہوری جلّے سیٹھ دے

(از شری ترلوکی ناتھ ... فاخر)

کانفرنسی حکمران جمہوریت کا خون

کو گولیوں کا نشانہ بنا کر ہمیشہ کی نیند سلا ... کانفرنسی حکمرانوں نے بھارت سے مکمل الحاق ... پر ماتاؤں اور بہنوں کی عصمت دریاں کی ... بے پناہ مظالم ڈھائے تھے آپ نے مزید کہا ... یہ لوگ الحاق کی تائید کرنے کے نام پر دل ... سے دشمنی کا ثبوت دیا جا رہا ہے وہاں ... رکھنے والی جنتا کو گمراہ کرنے کی کوشش ... ورنہ جب الحاق ساری ریاست کا ہوا ... ڈوڈہ۔ اننت ناگ اور ریاست کے دوسرے ... کیوں نہیں منایا جاتا۔

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ... نے کہا۔ کہ لوگوں کی قربانیوں کی بدولت ... کا گورد اور پیغمبر شیخ محمد عبداللہ جیل ... آج اُس کے جیل جانے کے بعد کانفرنسی ... ہیں کہ شیخ عبداللہ ملک کے خلاف ... تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ملک کے خلاف ... کرنے میں اُس وقت سارے کے سارے ... بڑے نیشنل کانفرنسی شامل تھے۔ ... جادو جیار کا نتیجہ ہے کہ ان کی سازشوں کا ... میں پھوٹا ہے۔

آپ نے مزید کہا۔ کہ یہ امر کیسا ... ہے کہ آج نیشنل کانفرنسی بار بار یہ کہتے ... محمد عبداللہ کے وقت لوگوں پر ظلم ہوتے ... کنبہ پروری اور دوسری برائیوں کا دور ... ملک کو تباہی کی طرف لے جا رہا تھا۔ ... بھی نیشنل کانفرنس کی حکومت تھی اور آج ... کانفرنس کی حکومت ہے۔ بخشی غلام ... دوسرے وزراء اس وقت کیبنٹ کے ممبر ... کی ذمہ داری مشترکہ ہوتی ہے لیکن آج ... پاک و صاف ظاہر کرنے کیلئے تمام کی تمام ... ذمہ دار ایک واحد شخص کو گردانا جاتا ہے ...

شری رشی کمار کوشل نے آگے ... ۱۹۴۹ء میں جب ہماری فوجیں پاکستانی ... علاقوں کو آزاد کروانے کیلئے آگے بڑھ ... شیخ محمد عبداللہ اور دوسرے نیشنل کانفرنسی ... سازش کر کے ہندسرکار کو دھوکہ دیا ... نیشنل کانفرنسی لیڈروں کی سازش کا ... میرپور۔ کوٹلی اور دوسرے ریاستی علاقے ... میں ہیں اور وہاں سے آنے والے مہاجرین ... ہو رہے ہیں ۔

...میں انتشار پیدا کرنے اور برادری ازم کو ہوا دینے کیلئے صرف کیا جا رہا ہے

...خون سے ہولی کھیلی ہے اور ماتاؤں بہنوں کی عصمت دریاں کروائی اور قوم کی غیرت کو چیلنج کیا ہے

...الحاق اور محدود الحاق دو مختلف نظریئے رکھنے والے عوام کے امتحان کا سوال ہے

...وطن دشمن عناصر کے اقتدار کو ختم کیا جائے

...پبلک جلسہ میں پرجا پریشد کے رہنماؤں کی تقاریر

...سردار بدھ سنگھ جی کی تقریر کا حوالہ دیتے ...نے کہا۔ کہ بدھ سنگھ جی آج سے تین سال ...جاتے تھے۔ شیخ عبداللہ کو پیغمبر اور ...دے کر لوگوں کو اُس پر ایمان لانے کی ...تھے۔ لیکن آج اُس کو ملک کا ایک غدار ...صاحب پر ایمان لانے کی درخواستیں کر ...لیکن لوگوں نے سردار صاحب کی طرح اپنا ...سستا نہیں بنا رکھا ہے۔ لوگ شیخ صاحب ...تے تھے اور بخشی صاحب بھی اُن سے مختلف ...ہیں۔ باقی رہا الیکشنوں کا سوال۔ لوگ ...کانفرنس کو جس نے لوگوں کے خون سے ہولی ...جس کے لیڈروں نے دلیش کی ماتاؤں اور ...عصمت دریاں کروائی ہیں اُسے ووٹ دینے ...تیار ہو سکتے ہیں اور پھر میونسپلٹی کے الیکشن ...کی صفائی اور گلیاں صاف کرنے کا ہی سوال ...و سدھانتوں کا سوال ہے۔ ایک طرف تو ...سدھانت ہے جو ریاست اور بھارت کو ...چاہتے ہیں اور دوسری طرف نیشنل کانفرنس کا ...ہے جو ہندوستان سے کروڑوں اور اربوں روپیہ ...ریاست کو بھارت ماں سے الگ تھلگ رکھنا ...لیکن پرجا پریشد اس بات کا پرن کئے ہوئے ہے ...ریاست کی موجودہ امتیازی پوزیشن کو ختم کر کے ...کا ودھان لاگو نہیں کیا جاتا۔ تب تک ہم ...سے نہیں ہٹیں گے۔

...سردار کیپن سنگھ جی نجی ممبر سنٹرل ورکنگ کمیٹی ...ہوئے بتایا کہ لوگوں کو دھوکہ اور فریب دینے ...منایا جاتا ہے ورنہ اِس کے متعلق نیشنل کانفرنسی ...عمل کسی سے پوشیدہ نہیں۔ آگے چل کر آپ ...بخشی صاحب لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے

کہتے آئے ہیں کہ اُن کی وزارت اور نیشنل کانفرنس میں کوئی کمیونسٹ نہیں ہے۔ لیکن میں اس مرحلہ پر اُن سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ آج کے جلوس میں اُن کے پیچھے پیچھے ہی کمیونسٹ پارٹی کا ہتھوڑے اور درانتی والا جھنڈا کس کا تھا اور جو شخص ہاتھ میں لکڑ کا ہتھوڑا اور درانتی اُٹھائے ہوئے " آئے گی آیا انقلاب۔ ہتھوڑہ درانتی زندہ باد" کے نعرے لگا رہے تھے وہ

کون تھے اور وہ انقلاب کس کے لئے لانا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ بخشی صاحب یہ کہہ کر کہ نیشنل کانفرنس اور ان کی سرکار میں کوئی کمیونسٹ نہیں ہے۔ جنتا کو نہیں بلکہ اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ باقی ہم یہ کہیں گے کہ کمیونسٹوں کو بھی سیدھے سیدھے سامنے آکر کام کرنا چاہیئے۔

آگے چل کر آپ نے کہا۔ کہ بخشی صاحب اور اُن کے حکمران ساتھی دعویٰ تو جمہوریت پسند ہونے کے باندھتے ہیں لیکن میں اُن سے دریافت

کروں گا۔ کہ یہ کہاں کی جمہوریت ہے کہ سرکاری ملازم سیاسی جماعتوں کے جلوسوں کی رہنمائی کریں اور نیشنل کانفرنس زندہ باد کے نعرے لگائیں

آپ نے زوردار لفظوں میں کہا۔ کہ نیشنل کانفرنسی حکمران حکومت کو جمہوری لائینوں پر چلانے کا دعویٰ کرتے ہوئے بھی ملک کے اندر جمہوریت کا خون کر رہے ہیں

شری رام ناتھ جی ایڈوکیٹ نے تقریر کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کی طرف سے منائے گئے "یوم الحاق" پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر الحاق کر دیا ہے۔ تو ہندوستان کے آئین کی تمام مدیں کیوں نہیں ریاست میں لاگو کی جاتیں۔ آپ نے بتایا کہ جلوس اور جلسہ گاہ میں "ہند کشمیر دوستی۔ زندہ باد" کے ماٹو لگائے گئے تھے اس کا یہ مطلب ہوا۔ کہ نیشنل کانفرنسیوں کی نظروں میں ہندوستان اور ریاست دو ہیں اور بار بار الحاق کی تائید کر کے دبے مُردے اکھاڑے جا رہے ہیں۔

شری رام ناتھ جی نے سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے مزید بتایا۔ کہ جنتا سے غداری کرنے اور ملک میں برادر ازم کو ہوا دینے والے وطن دشمن عناصر کو آگے کر کے ملک میں انتشار پیدا کروایا جا رہا ہے اور ریاستی عوام کی بہتری و ترقی کے لئے آج والا روپیہ کچھ لوگوں کو خرید کر ملک میں پھوٹ ڈالنے پر صرف کیا جا رہا ہے۔

کانفرنسی حکمرانوں کا فراڈ آشکارہ ہونے لگا

جموں۔ ۱۲ فروری نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی طرف سے دوسرے پانچسالہ پلان کے تحت ریاست میں ۵۱ کروڑ روپے خرچ کرنے کا جو ڈھونگ جنتا کے سامنے رکھا گیا تھا۔ وہ خود بخود آشکارہ ہو کر رہ گیا ہے۔ جبکہ ہندوستان کے پلاننگ کمیشن نے دوسرے پانچسالہ پلان کے تحت ریاست جموں و کشمیر کے لئے صرف ۳۳ کروڑ ایک لاکھ روپے مخصوص کئے ہیں

اس موقعہ پر یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ پچھلے دنوں صوبہ جموں کے عوام نے جب یہ آواز پیدا کی۔ کہ ترقی کی سکیموں اور زندگی کے دوسرے شعبہ جات میں انہیں نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ تو بخشی صاحب اور دوسرے کانفرنسی حکمرانوں نے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے کٹھوعہ میں کہا۔ کہ آئندہ پانچ سالوں میں صوبہ جموں کی ترقی پر انیس کروڑ (۱۹۰۰۰۰۰۰) روپے خرچ کئے جائیں گے۔

کچھ دنوں کے بعد جب نیا ڈرافٹ شائع کیا گیا۔ تو کاغذی طور پر اُس میں صوبہ جموں کیلئے ۲۳ کروڑ ۴۲ لاکھ (۲۳۴۲۰۰۰۰) روپے مخصوص کئے دکھائے گئے۔ اور آج ایک ہفتہ بھی نہیں گذرا کہ "یوم الحاق" کے موقعہ پر بخشی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ جموں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ وہ ملک کے دشمن ہیں۔ میں تو دوسرے پانچسالہ پلان کے تحت صوبہ جموں پر ۲۶ کروڑ روپیہ خرچ کر رہا ہوں"۔

اب عوام خود اندازہ لگائیں کہ بخشی صاحب اور اُن کے ساتھیوں کے دعوے اور اعلانات میں کہاں تک صداقت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ صوبہ جموں کی بہتری کیلئے چھبیس (۲۶) کروڑ روپے خرچ کر رہے ہیں جبکہ کل ۳۳ کروڑ روپیہ ساری ریاست کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔

(سیاسی نامہ نگار)

صدر کانگریس جموں میں

جموں ۱۲ فروری۔ کانگریس کے صدر شری یو این دھیبر کل شام کو یہاں پہنچے۔ شہر میں اُن کا سواگت کیا گیا اور ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا جس میں شری دھیبر نے تقریر کرتے ہوئے ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا۔

آپ نے جموں کے لوگوں سے کہا۔ کہ وہ اُن سے ووٹ نہیں مانگنے آئے بلکہ وہ اپنا دل کانفرنس کو دے چکے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ ریاست کا ہندوستان کے ساتھ رشتہ ۵ ہزار سال پرانا ہے اور اصولوں کی بنا پر یہاں کے لوگوں نے ہند کے ساتھ اپنا رشتہ قائم کیا ہے۔

شری دھیبر کا سواگت کرنے میں عام لوگوں کے علاوہ سکولوں کے طلباء اور کالج کے لڑکوں کو خاص طور پر لایا گیا تھا۔ اور مختلف سکولوں کے نام پر گیٹ بھی بنائے گئے تھے۔ (ن ۔ م)

سکھ پنتھ وسیع ہند سماج کا ایک حصہ ہیں

امرتسر ۱۲ فروری۔ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے مہا پنجاب کانفرنس کا اُدگھاٹن کرتے ہوئے کہا۔ کہ سکھ پنتھ وسیع ہندو سماج کا ایک حصہ ہے اور دسوں گوروؤں کے اُپدیش سارے ہندو سماج کی ایک بیش بہا دولت ہیں۔ جب تک ہندو دھرم کا درخت قائم ہے سکھ پنتھ کی شاخ بھی ہری بھری رہیگی لیکن جب اس درخت کو کاٹ دیا گیا تو یقینی طور پر شاخ مرجھا جائیگی۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک ہندو سماج زندہ ہے سکھ پنتھ کو کوئی ختم نہیں کر سکتا اور دونوں کا آپس میں گہرا سمبندھ ہے۔ تاریخی سچائی کو دیکھ پایا کر...

...میں انتشار پیدا کرنے کی چلی جا رہی چالوں سے خبردار کرنے کیلئے پروگرام

...فروری نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی طرف سے صوبہ جموں کے عوام میں برادری ازم اور دوسرے گمراہ کن طریقوں ...پیدا کرنے کی چلی جا رہی چالوں سے آگاہ کرنے اور زندہ انسانوں کی طرح اپنے حقوق حاصل کرتے ...کو متحد ہونے کی درخواست کرنے کی غرض سے پرجا پریشد نے ایک جامع پروگرام مرتب کیا ہے جگہ ...جلسے۔ ورکرز میٹنگیں کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ پرجا پریشد کے کارکنوں کے علاوہ پروجیہ پنڈت ...ڈوگرہ خود مختلف علاقوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ گذشتہ پندرہ دنوں میں مختلف مقامات پر پرجا پریشد ...چالیس کے قریب جلسے کئے گئے ہیں تحصیل اکھنور میں جوڑیاں۔ کھنڈا۔ تحصیل جموں میں سیری ...علاوہ برکمنڈ میں بھاری پبلک جلسے ہوئے ہیں۔ جن میں پوجیہ پنڈت جی نے پانچ سالہ پلان کے ...عوام کی بہتری کیلئے آنے والے کروڑوں روپیہ کا سدُاپیوگ کرانے۔ اپنے حقوق حاصل کرنے اور ...انتشار پیدا کرنے کی چلی جا رہی خطرناک چالوں سے لوگوں کو خبردار رہنے کی اپیل کی گئی۔ (خاص نمائندہ)

ہزاروں روپے کا گول مال

اکھنور ۱۰ فروری کا شری بنسی لال ممبر ورکنگ کمیٹی پرجا پریشد تحصیل اکھنور نے علاقہ کھٹار - نومر جاگیر - ٹڑگوال وغیرہ کے دیہات کا دورہ کیا اور بتایا ہے کہ علاقہ ہذا میں پانی کی سخت قلت ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے کاغذی طور پر علاقہ میں تالابوں کی مرمت پر ہزاروں روپے کا خرچ دکھایا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ تالابوں کی مرمت وغیرہ کے لئے سب ٹھیکہ جات نیشنل کانفرنس کے ڈیلی گیٹ کامریڈوں کو دیئے گئے تھے۔ جنہوں نے متعلقہ افسران سے مل کر لوگوں کی بہتری کے لئے مخصوص کئے گئے روپے کا گول مال کیا ہے۔ اور تالابوں کی حالت پہلے سے بھی خراب کر دی گئی ہے مزدوروں کو نیشنل کانفرنس کا جبریہ ممبر بھرتی کر کے ان کی مزدوری سے چار چار آنے کاٹ لئے ہیں۔
شری بنسی لال نے بتایا کہ اگر گورنمنٹ نے ان تالابوں کی مرمت کے نام پر ہونے والے گول مال کی تحقیقات نہ کروائی تو علاقہ کے لوگ کوئی سخت قدم اٹھانے کے لئے مجبور ہونگے۔

پاکستانیوں کا ریاستی حدود پر قبضہ

اکھنور ۸ فروری - علاقہ پرگوال کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ پاکستانی علاقہ ہذا میں ریاست کی حدود میں دو دو سو گز اندر آ کر جنگل وغیرہ صاف کر کے سڑک تیار کر رہے ہیں اور حدود کی نئی پتیاں لگا رہے ہیں۔ علاقہ کے لوگوں نے پاکستانیوں کی اس نئی حد بندی کے متعلق بھارت کے ملٹری افسروں کو آگاہ کر دیا ہے۔ مگر ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے علاقہ کے لوگ شدید خطرہ محسوس کر رہے ہیں۔ (نامہ نگار)

مجھے عام شہری سمجھا جائے

کلکتہ ۱۰ فروری - معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ راجیندر نارائن سنگھ دیو ممبر پارلیمنٹ مہاراجہ پٹنہ نے بھارت سرکار کو لکھا ہے کہ انہیں ایک سابق والئے ریاست کی حیثیت سے جو خطابات اور تحفظات حاصل ہیں وہ منسوخ کر دیئے جائیں - اور انہیں ایک عام شہری سمجھا جائے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاراجہ کے محل پر جو مسلح سپاہی کھڑے ہوتے تھے انہیں مہاراجہ کی خواہش کے مطابق ہٹا لیا گیا ہے۔

امرتسر میں تین بڑی کانفرنسیں

گزشتہ ہفتہ امرتسر میں آل انڈیا کانگرس مہا پنجابی سمتی - اور شرومنی اکالی دل کی تین بڑی کانفرنسیں ہوئیں۔ جن میں لاکھوں لوگوں نے شرکت کی۔ تینوں جماعتوں کی طرف سے بڑے بڑے جلوس نکالے گئے - لیکن مہا پنجاب سمتی اور اکالی دل کے جلوس کانگرس کے پردھان کے جلوس سے بہت بڑے تھے۔

ایشیائی ملکوں کو امداد

روس ایشیائی ملکوں کو غیر مشروط آرتھک و ٹیکنیکل امداد دینے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔

ہندوستان کیلئے دوسرا پنجسالہ منصوبہ

ہند سرکار کے پلاننگ کمیشن نے دوسرے پانچسالہ پلان کا مسودہ شائع کر دیا ہے آئندہ پانچسالوں میں ملک کی ترقی کیلئے ۴۸ ارب روپیہ خرچ کرنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ آرا موصول ہونے کے بعد کمیشن پلان کو آخری شکل دے گا۔

پنچائت راج قائم ہونے لگا!

نوشہرہ ۲ فروری - منڈلی سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں پر پنچائت کے افسر صاحب شام کو تشریف لے گئے۔ رات کو یار لوگوں کے پاس ٹھہر کر غم غلط کیا اور دوسرے دن چند ایک لوگوں کو بلا کر پنچائت ممبر بنا دیئے ہیں۔ لیکن ممبر جو بنائے گئے ہیں وہ واقعی ہی پہنچے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک شخص جو ممبر بنایا گیا ہے وہ دس نمبری ہے۔ اس پر چوری، ناجائز شراب کی کشیدگی اور دوسرے کئی جرموں کا ملزم رہ چکا ہے۔ دوسرا شخص ملٹری میں جرم کرنے کی بنا پر بارہ پتھر کر کے نکالا گیا ہے۔ باقی ممبر انہیں پنچوں کی مرضی کے مطابق چنے گئے ہیں۔ جن میں ایک بالکل پاگل بیان کیا جاتا ہے۔
اس چناؤ سے لوگوں میں شدید بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ اب ان کا خدا ہی حافظ ہے۔

کنڈی کیلئے نہر کا سوال

جموں ۱۰ فروری شری چترو رام ڈوگرہ چیئرمین سب کمیٹی برائے پلاننگ پرجا پریشد نے ڈیویلپمنٹ کمشنر جموں و کشمیر گورنمنٹ کو ایک چٹھی لکھی ہے جس میں دریافت کیا گیا ہو۔

قتل یا خودکشی

سانبہ ۱۲ فروری پچھلے دنوں یہاں نوجوان پٹواری شری مدن لال کو اپنے گھر میں مرا ہوا پایا گیا - شری مدن لال کی موت کے متعلق مختلف خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے - کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ شری مدن لال نے خودکشی کی ہے۔ اور بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ اسے قتل کیا گیا ہے۔ کیونکہ خودکشی کے متعلق جو وجوہات بیان کئے جاتے ہیں۔ ان میں کچھ زیادہ وزن دکھائی نہیں دیتا - پولیس ابھی تک اس معاملہ میں صورت کے نتیجہ کی تہہ تک پہنچنے میں ناکام رہی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں لوگوں میں طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔

دو روزہ کنونشن

پرجا پریشد تحصیل رنبیر سنگھ پورہ کا دو روزہ کنونشن مورخہ ۲۴، ۲۵ فروری کو موضع خیری میں ہوگا۔ جس میں پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر پرجا پریشد کے علاوہ ڈاکٹر اوم پرکاش مینگی جنرل سیکریٹری ورشی کمار کوشل بھی شرکت کرینگے۔ اور پبلک جلسہ میں بھاشن دینگے۔

رام بن میں یوم شہیداں

مورخہ ۱۸ پھاگن سمت ۲۰۱۲ کو رام بن میں یوم شہیداں منایا جائیگا۔ اس سلسلہ میں پرجا پریشد کی طرف سے تیاریاں زور شور سے کی جا رہی ہیں۔ اس تقریب کے موقعہ پر پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ رام بن میں تشریف لائیں گے۔

ودیارتھی پریشد کا پروگرام

جموں ۱۲ فروری - ودیارتھی پریشد (ایس - این - اے والے) کی طرف سے بسنت اتسو پر رکھا گیا کھیلوں وغیرہ کا پروگرام اس دن چھٹی نہ ہونے کی وجہ سے اتوار ۱۹ فروری تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ طلبا کی طرف سے یہ پروگرام رگھوناتھ مندر میں تین بجے شروع ہوگا۔

ہو. گیا ہے کہ دوسرے پانچسالہ پلان میں جموں کے کنڈی کے علاقوں کے لئے بارہ کروڑ روپے خرچ کر کے جو نہر نکالنے کا اعلان کیا گیا ہے وہ نہر کہاں سے نکالی جائیگی اور کتنے علاقہ کو سیراب کریگی اور یہ نہر

دُکھی سنسار

کیا یہ رفیوجی نہیں ؟

پنڈی راجپورہ ۔ بیلہ جبانہ ۔ نیکووال نجوالی وغیرہ علاقہ پرگوال تحصیل اکھنور کے ایسے دیہات ہیں جو پاکستان کے عین بارڈر پر واقع ہونے کی وجہ سے ابھی تک آباد نہیں ہو سکے ۔ ہیں ۔ اور ان دیہات کے لوگ گذشتہ آٹھ سال سے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں ۔ ان لوگوں کی آباد کاری کے متعلق باوجود توجہ دلانے کے ابھی تک سرکار کی طرف سے کوئی دھیان نہیں دیا گیا ہے ۔ اور نہ ہی ان لوگوں کو رفیوجی تصور کر کے انکے ساتھ ان جیسا سلوک کیا جاتا ہے ۔

لہذا لوک راج کی سرکار سے ہماری استدعا ہے کہ کم از کم ہمیں یہ تو بتایا جائے کہ ان دیہات کے لوگ کہاں جائیں ۔ اور ان کا وارث کون ہے ؟ اور پھر ان کو دوسرے رفیوجیوں کی طرح زمینیں الاٹ کر کے آبادکاری کیلئے قرضے کیوں نہیں دیئے جاتے (رامناتھ ساکن نجوالی منڈل سیکریٹری پرجا پریشد)

باجلاس لالہ ہرکشن لال صاحب

تحصیلدار ریاسی

درخواست کیسرو ولد منگتو قوم دیار ساکن جابنہ تحصیل ریاسی بمراد حصول سرٹیفکیٹ مستقل باشندہ ریاست

اشتہار

بغرض آگاہی ہر خاص وعام

عنوان الصدر میں بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کیسرو ولد منگتو قوم دیار ساکن موضع جابنہ تحصیل ریاسی نے بمراد حصول سرٹیفکیٹ مستقل باشندہ ریاست تحصیل ہذا میں درخواست پیش کی ہے ۔ لہذا جس کسی کو اس کے حصول سرٹیفکیٹ مستقل باشندہ ریاست میں کسی قسم کا کوئی عذر یا اعتراض ہو وے بتاریخ ۲۳ فروری ۵۶ء عدالت ہذا میں حاضر ہو کر اپنے عذرات پیش کرے ورنہ بعد انقضائے میعاد مذکور کسی کا کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا

تحریر 23/1/56 دستخط حاکم و مہر عدالت

اِن غریبوں کی بھی سُنیئے !

ماہ جون کی ۲۲ تاریخ ۱۹۵۵ء کو ویلج لیول ورکرز کی ٹریننگ کیلئے امیدواران کا انٹرویو جموں میں ہوا تھا جس میں ضلع ڈوڈہ کے امیدواران کی تعداد پندرہ تھی جہاں سے پچاس امیدوار لینے مطلوب تھے ۔ جس کی وجہ سے پندرہ امیدواروں کو بھی تا حکم ثانی واپس جانے کیلئے کہدیا گیا ۔ لیکن آج جبکہ ضلع ڈوڈہ سے امیدواران کو ٹریننگ کے لئے سیلکٹ کیا جا رہا ہے سابقہ سیلکٹ شدہ ان پندرہ امیدواروں کے لئے ابھی تک کوئی حکم صادر نہیں ہوا ۔ اب چند نیشنل کانفرنس کارکنوں کے دوستوں اور رشتہ داروں کو ہی امیدوار کے طور پر چنا جا رہا ہے ۔

لہذا ہماری لوک راج کا دم بھرنے والی سرکار سے التماس ہے کہ امیدواروں کا انتخاب قابلیت کے معیار کو سامنے رکھتے ہوئے کیا جائے نہ کہ رشتہ داریوں کو پیش نظر رکھا جائے ۔ اور ان سیلیکٹ شدہ امیدواروں کو بھی ٹریننگ کے لئے بھیجا جائے ۔ (بھدرواہ کے غریب امیدوار)

ڈوگرہ سبھا کا ریزولیوشن

۱۔ روٹ پرمٹ سسٹم کی وجہ سے ٹرانسپورٹ ایک اجارہ داری بن چکی ہے اور اس کی وجہ سے نہ صرف پرانی لاریوں کے نمبروں کی حد درجہ کی بلیک مارکیٹ ہو رہی ہے بلکہ آزاد تجارت کیلئے بھی بڑی بھاری رکاوٹ ہے ۔ اس لئے ڈوگرہ سبھا مطالبہ کرتی ہے کہ اس سسٹم کو فوراً ختم کیا جاوے تاکہ ہر انسان کو آزادانہ طور پر اس تجارت میں داخل ہونے کا موقع میسر ہو سکے ۔ اور موجودہ اجارہ داری ختم ہو ۔ اس کے ساتھ ہی سبھا یہ بھی مطالبہ کرتی ہے ۔ کہ یہ جنرل سٹینڈ کا منافی سسٹم تجارت و پبلک مفاد کے پیش نظر فوراً ختم کیا جائے ۔

۲۔ ڈوگرہ سبھا گورنمنٹ کی توجہ شہر میں آئے دن ٹرانسپورٹ کے حادثات جن سے کئی قیمتی جانیں تلف ہوتی ہیں کی طرف دلاتے ہوئے مطالبہ کرتی ہے ۔ کہ اسکے انسداد کے فوری تدابیر اختیار کی جاویں اس سلسلہ میں لاری موٹر کا شہر میں تیز چلنا اور ان کا شہر کی سڑکوں پر بے تحاشا سرعت یا پارکنگ لمبے عرصہ کے لئے کھڑے رہنا بند ہونا چاہئے اور شہر میں کم رفتار پر چلنے کی ہدایت کے بورڈ موزوں جگہوں پر نصب کئے جاویں ۔

۳۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جو گاڑیاں مختلف میدانی سڑکوں پر چلتی ہیں ۔ ان میں مسافران کی مقرر شدہ تعداد سے بہت زیادہ سواریاں حیوانوں کی طرح ٹھونسی جاتی ہیں ۔ لہذا ڈوگرہ سبھا حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ اس کے انسداد کے لئے فوری اقدام عمل میں لائے جائیں ۔

(سیکریٹری ڈوگرہ صدر سبھا ۔ جموں)

ڈرائیورز و کلینرز یونین کا انتخاب

آل جموں و کشمیر ڈرائیورز اینڈ کلینرز یونین جموں کے جدید انتخاب کے لئے گذشتہ سال پانچ ممبران پر مشتمل ایک عبوری کمیٹی بنائی گئی تھی جس کا کام محض یونین کا انتخاب کرانا تھا ۔ مگر عبوری کمیٹی کے ممبران نے موقعہ غنیمت سمجھا اور بجائے انتخاب کرانے کے بذات خود نام نہاد کمیٹی بن بیٹھے اور ڈیڑھ سال کے طویل عرصہ میں بھی وہ کبھی اس قابل نہیں ہو سکے کہ یونین کا انتخاب کرا سکے ۔ گویا وہ اپنے تفویض شدہ فرائض کو اس آخری مرحلہ تک بھی پورا نہیں کر سکی جبکہ اس کا اپنا وجود بھی زائد المعیاد ہو کر ختم ہو چکا ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ اس تہمت سے بچنے کے لئے اور اپنی چوہدرکو آئندہ پھر چلانے کے لئے کچھ داؤ لگانے لگے ہیں ۔ جیسا کہ بیشتر تمام ممبران کی بیخبری میں وہ چند نام نہاد کھڑپینچ جو یونین کے بنیادی نمائندگی سے لاتعلق ہو چکے ہوئے ہیں ۔ اس داؤ میں بیٹھے تھے ۔ کہ وہ دونوں ہاتھوں میں لڈو رکھ سکیں ۔ یونین کی سرپرستی بھی کرتے رہے اور کوآپریٹو ادارہ میں بھی اس نام پر مقبول ہیں ۔ چنانچہ ایک غیر رسمی میٹنگ کو انہوں نے جنرل اجلاس کی شکل دیکر اپنی غرض کو پورا کرنے کا ماحول بنایا ہوا تھا ۔ کہ چند ممبران کی بروقت مداخلت نے ڈھونگ کو بے نقاب کر دیا ۔ اور آئندہ ایسی غیر آئینی سے باز رہنے کی تلقین کی ۔

ایسی صورت میں خدشہ ہے کہ جس طرح گذشتہ ڈیڑھ سال کا عرصہ یونین کی ہستی کو عمل پیرا وجود میں لانے میں رکاوٹ بنا رہا آئندہ اس کی ہستی کو بالکل ہی نیست ونابود کرنے کا موجب ثابت نہ ہو ۔

یونین ڈرائیور کلینر طبقہ کی نمائندہ جماعت کا نام ہے جو ان کی بہتری اور بہبودی کی علمبردار ہے ۔ ان کے مفاد کی صحیح ترجمانی اس کا اولین فرض ہے ۔ اگر اس بڑی اور اہم جماعت کے انتخاب کو اسی طرح مضحکہ خیز بنا کر غیر ذمہ داری اور نامعقولیت کا ایک نمونہ بنایا جائے ۔ تو مزدور طبقہ کی اس سے زیادہ بدقسمتی اور کیا ہو سکتی ہے ۔؟

اس میں شک نہیں کہ یونین کی باقاعدہ کمیٹی کا کوئی وجود نہیں ۔ اس کی ساخت کے لئے جو عبوری کمیٹی بنائی گئی تھی وہ اپنا فرض پورا کرنے میں ناکام رہی ہے ۔ لہذا اب ضرورت اس امر کی ہے ۔ کہ آل جموں و کشمیر ڈرائیورز اینڈ کلینرز یونین کی کمیٹی کا از سر نو انتخاب کیا جائے ۔ جو آئینی طور پر اس طبقہ کے لوگوں نے کرنا ہے ۔ جن کا تعلق ہر ڈرائیور اور کلینر کی شمولیت اور رائے سے ہے ۔ اس لئے موجودہ صورت حالات میں تمام ڈرائیوروں اور کلینروں کو اکٹھے ہو کر کھلے اجلاس میں اپنی نمائندہ کمیٹی کے عہدیداروں کا چناؤ فی الفور کرانا چاہیئے ۔ جو ان کے لئے آئندہ بائی لاز وغیرہ مرتب کر کے تنظیم کو مضبوط بنائے اور اپنی صحیح نمائندگی سے اس طبقہ کو مستفید ہونے کے مواقع مہیا کرے ۔ ورنہ یہ شیرازہ مکمل طور پر بکھرنے کا احتمال ہے ۔

(بھگت سنگھ "چاکر" سابقہ جنرل سیکریٹری ڈرائیورز کلینرز یونین جموں)

جے سودیش میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیں

باجلاس پنڈت پرمانند صاحب شرما

ایم اے ایل ایل بی تحصیلدار اینڈ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول سرکل نمبر ۲ تحصیل راجوری

درخواست فیروز خان ولد سیفو خان دھمال ساکن پنجگرائیں نسبت دوبارہ تصدیق انتقال تلف شدہ در شورش ۱۹۴۷ء

اشتہار

عنوان مندرجہ صدر میں ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ فیروز خان ولد سیفو خان دھمال ساکن پنجگرائیں نے بدیں امر درخواست دائر کی ہے کہ اس نے نمبر خسرہ 92/201 ن تعدادی ۷ کنال شورش ۲۰۰۳ء سے ماقبل عرصہ کا نوتوڑ کیا تھا ۔ اور اسی نوتوڑ کی بنا پر سال ۲۰۰۲ء میں تحت آرڈر 38/C اسکے نام تحصیلدار صاحب وقت نے انتقال بھی تصدیق فرمایا تھا ۔ ابتدائے نوتوڑ رقبہ مذکور پر اسکا قبضہ بدستور آج تک ہے ۔ کیونکہ انتقال ہذا معہ دیگر ریکارڈ کے شورش ۲۰۰۴ء میں تلف ہوا ہے مدعی ہے کہ اسکے حق میں دوبارہ انتقال درج کر کے تصدیق فرمایا جاوے لہذا اگر کسی شخص کو رقبہ مرقوم الصدر کیلئے انتقال درج ہو کر تصدیق کئے جانے میں کوئی عذر ہو تو وہ اپنے عذر تحریری یا تقریری اندر یک ماہ دفتر ہذا میں پیش کر سکتا ہے بعد گذرنے میعاد کوئی عذر قابل سماعت نہیں ہوگا تحریر ۱۹/۱/۵۶ دستخط حاکم و مہر عدالت

یوم جمہوریت (بقیہ صفحہ دو)

۱۹۴۲ء میں آج کے دن پنڈت نہرو نے دریائے راوی کے کنارے پر یہ اعلان کیا تھا۔ کہ آزادی ہمارا پیدائشی حق ہے۔ جس کو حاصل کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی اور دیش کو آزاد کر کے چھوڑا۔ ۲۶ر جنوری کو متبرک دن سمجھ کر اور اُس کے متبرک کے طور پر ۲۶ر جنوری ۱۹۵۰ء کو اپنا نیا رکھا ہؤا بھارتیہ ودھان لاگو کیا گیا۔ اس کے بعد شری بالی صاحب نے سیتارتی لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایک آزاد دیش کے تاجروں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ اُن کے بیوپار میں پورے طور پر شدھتا ہو۔ تول و بول درست ہو۔ بارڈر کی ناجائز تجارت کو کلیتاً بند کر دیا جائے۔ کیونکہ اس کے نتائج بہت ہی بُرے نکل رہے ہیں۔

ان کے بعد صدر جلسہ شری تلک راج جی نے صدارتی بھاشن دیتے ہوئے کہا۔ یہ دن ہمیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں دیش بھگتوں کی قربانیوں کے بعد دیکھنا نصیب ہؤا ہے۔ ان کی شہادت کی بدولت ہم آج آزادی کی پُر لطف فضا میں سانس لے رہے ہیں۔ اس کا احسان ہماری آئندہ آنے والی نسلیں بھی نہیں چکا سکتیں۔ مجھے ایک بات کا دُکھ ہے۔ کہ ہمارے دیش میں اب بھی کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو کھاتے تو اس ملک کا ہیں۔ مگر نغمہ سرائی کسی دوسرے کی کرتے ہیں۔ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے ۔

گورنمنٹ ہائی سکول راجوری کے طلباء نے ۲۶ر جنوری کے ری پبلک ڈے کی خوشی میں دن کے دو بجے کھیلوں کا پروگرام دکھایا۔ جس میں تمام معززین قصبہ و ملٹری آفیسرز کو بھی مدعو کیا گیا۔ مقابلہ میں جیتنے والے طلباء کو سکول کی طرف سے انعامات دیئے گئے۔ انعامات حاصل کرنے والے طلباء کا نام ذیل میں درج ہے۔

دوارکا ناتھ۔ کل بھوشن لال۔ کلدیپ راج۔ گاندھی لال۔ شمس دین۔ بینج پرتاپ جی۔ ست پال جی۔ رمیش چندر۔ تیرتھ رام جی۔

کھیلوں کے اختتام پر ۲۶ر جنوری کے ری پبلک ڈے کے بارے میں بھاشن وغیرہ ہوئے۔ کلدیپ راج جی جماعت ... بھاشن تو ... قریب تھا۔ ... نے

صرف زبانی ہی نہیں دی۔ بلکہ چند ایک نے ساتھ روپیہ انعام دے کر طالب علم مذکور کی حوصلہ افزائی بھی کی۔ گرلز سکول راجوری نے بھی اس تقریب پر ایک ڈرامہ دن کے دس بجے قصبہ کے تمام نرناریوں اور ملٹری آفیسرز کے سامنے پیش کیا۔ ڈرامہ میں سوشیلا۔ وبرتا۔ پڑھی اور ان پڑھ ماتا کا مقابلہ۔ گاندھی آشرم جسمانی ورزش بلکہ اور کئی قسم کے کھیل بڑے اچھے جدید ڈھنگ سے دکھائے گئے۔ چھوٹی چھوٹی بچیوں نے بڑی ہوشیاری اور نڈرتا سے اپنے اپنے پارٹ ادا کئے۔ جنہیں دیکھ کر تمام لوگ بڑے خوش ہوئے۔ یہ سب ہیڈ مسٹرس شریمتی کوشلیا دیوی جی کی قابلیت کا ایک نمونہ ہے۔ جب وہ اس سکول میں آئی ہیں۔ سکول کا نقشہ ہی بدل گیا ہے۔

رام بن میں پربھات پھیری جلوس و جلسہ

رام بن میں ری پبلک ڈے بڑے جوش خروش کے ساتھ منایا گیا۔ پرجا پریشد کی طرف سے صبح پربھات پھیری دوپہر کو شری کستوری لال۔ شری کاشی رام اور شری پدم ناتھ کی رہنمائی میں ایک شاندار جلوس نکالا گیا۔ بعد میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہؤا۔ جس میں شری ٹھاکر داس اور سنتا سنگھ ڈسٹرکٹ آرگنائزر پرجا پریشد نے تقاریر کیں

اکھنور میں دھوم دھام

اکھنور میں یوم جمہوریت بڑی ٹھاٹھ کے ساتھ منایا گیا۔ صبح پرجا پریشد کی طرف سے شاندار پربھات پھیریاں نکالی گئیں۔ پربھات پھیریوں کے ختم ہونے پر پکہ ڈنگہ مندر کے باہر ہزاروں لوگوں کی حاضری میں شری دیوراج نے راشٹریہ ترنگا لہرایا۔ شری رشی چندر جی کے بندے ماترم گانے کے بعد ٹھاکر پدم دیو سنگھ نے لوہیہ پنڈت جی کا سندیش لوگوں کو پڑھ کر سنایا۔

کٹھوعہ میں یوم جمہوریت

کٹھوعہ میں پرجا پریشد کی طرف سے یوم جمہوریت بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ اور ایک بھاری پبلک جلسہ شری کنور پرتھی پال سنگھ کی صدارت میں منعقد ہؤا۔ جس میں شری دویا پرکاش پاندہ۔ شری جگمیت سنگھ اور ... نے تقاریر کیں اور جلسہ نے ریاست میں ... کا

مکمل ودھان لاگو کرانے کا حلف لیا گیا۔

سانبہ میں پربھات پھیریاں

سانبہ میں گن تنتر راجیہ دوس منانے کے سلسلہ میں پرجا پریشد کی طرف سے پربھات پھیریاں نکالی گئیں۔ جن میں سینکڑوں لوگ شامل تھے۔ اور سارا قصبہ بھارت ماتا کی جے کے نعروں سے گونج اُٹھا۔ پربھات پھیری کے اختتام پر ایک بھاری پبلک جلسہ ہؤا۔ جس میں لالہ شانتی سروپ۔ شری جگدیش شاستری نے تقاریر کیں۔

نیشنل کانفرنس کارکنوں نے بھی اس دن کو منایا اور مکانوں پر پرجا پریشد کی طرف سے ترنگے جھنڈے لہرائے۔ اور سکول کی ہیڈ مسٹرس و سرکاری کارندوں نے مل کر پربھات پھیری بھی نکالی۔ جس میں صرف رام پیارا صراف کو زندہ باد کہا گیا۔

سنڈل ہری جن منڈل کی طرف سے بھی سانبہ میں شاندار پربھات پھیریاں نکالی گئیں۔ منڈل کے رہنماؤں نے جھنڈا لہرایا اور اس دن کی اہمیت کو حاضرین پر واضح کیا ۔

نوشہرہ میں پبلک جلسہ

نوشہرہ میں ری پبلک ڈے کے سلسلہ میں ایک شاندار پبلک جلسہ چوہدری ہیرا مل کی صدارت میں ہؤا۔ جس میں پنڈت منشی لال۔ شری کرشن چندر ترلوک ناتھ اسی۔ شری اندر پرکاش ممبر ٹاؤن ایریا کمیٹی۔ شری دید پرکاش۔ شری جگدیش ورما اور ٹھاکر مہند سنگھ سیکرٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد نے تقاریر کیں۔ اور اس دن کی اہمیت کو حاضرین پر واضح کیا۔ جلسہ میں ریاست میں بھارت کا مکمل ودھان لاگو کروانے کا حلف لیا گیا ۔

ادہم پور میں جشن جمہوریت

ادہم پور میں یوم جمہوریت پرجا پریشد نے بڑے جوش و انساہ کے ساتھ منایا۔ صبح پربھات پھیریاں نکالی گئیں دوپہر کو بھارت ماتا کی جھانکی نکالی گئی اور رات کو ٹھاکر رگھناتھ سنگھ جی سمبال کی صدارت میں ایک شاندار پبلک جلسہ منعقد ہؤا۔ جس میں شری ہنس راج جی شری شیوچرن جی اور شری بال کرشن نے تقاریر کیں ۔

دیہات میں یوم آزادی

کئی دیہات میں یوم آزادی جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ راشٹریہ جھنڈے لہرائے گئے۔ بچوں میں مٹھائیاں تقسیم کی گئیں۔ جلوال اور بیری میں یہ تقریب بڑی شان کے ساتھ منائی گئی۔ اور لوگوں پر اس دن کی اہمیت واضح کی گئی۔

چیڑھبائی میں راشٹریہ ...

چیڑھبائی میں گن راجیہ دِوس بڑی شان کے ساتھ منایا گیا ہے۔ پربھات پھیریاں نکالی گئیں اور ترنگا لہرایا گیا ۔

ممبر اسمبلی کو نیشنل کانفرنس سے نکال دیا جائے

کشتواڑ۔ ۱۳ر فروری۔ پتہ چلا ہے کہ تحصیل نیشنل کانفرنس کمیٹی کشتواڑ نے تحصیل کے ممبر اسمبلی کو تین سال کے لئے نیشنل کانفرنس سے نکال دینے کی ہائی کمانڈ سے سفارش کی ہے۔ جاتا ہے۔ کہ ممبر اسمبلی پر شدید قسم کے الزامات لگائے گئے ہیں۔

اس موقع پر یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ پچھلے دنوں تحصیل صدر نیشنل کانفرنس اور ممبر اسمبلی میں زبردست ٹھن بن ہوئی تھی۔ اور سینکڑوں لوگوں کے سامنے ایک دوسرے پر شدید قسم کے الزامات لگائے گئے تھے اور فحش گالیاں دی گئی تھیں ۔

ان سے بچایا جائے؟

موضع تلوتی تحصیل ہیرا نگر کے لوگوں نے شکایت کی ہے۔ کہ گارڈ پورن چند غریب عوام کا قابضہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ اور انہیں بلا وجہ تنگ کر کے رشوتیں وصول کر رہا ہے۔ لوگوں کی ... ہے۔ کہ مویشیوں کے چرانے کے لئے کھولا جائے۔

اس کے علاوہ لوگوں کی شکایت ہے کہ کستو میش کا چیمبر نیشنل کانفرنس کی آڑ لے کر لوگوں کو تنگ کر رہا ہے اور ۱۲ آنہ فی کینہ کے حساب سے رشوت وصول کر رہا ہے ... گردھاری لال تحصیل آرگنائزر ۔

آزادی تحریر و تقریر ہمارا پیدائشی حق ہے ۔

تار کا پتہ
"جے سودیش"
جموں



ٹیلیفون نمبر
۴۳۲

فی
پرچہ
۲ آنے

چندہ سالانہ
۶ روپے
مفصلات
۸ روپے

l. I | Saturday, 25 February 1956 | N



कर्म करने का तुम्हें अधिकार है, फल पाने का नहीं। इस लिये कुशलता से, किन्तु आसक्ति छोड़ कर कर्म करो।

श्री कृष्ण

मनुष्य का उद्धार कर्म कांड, विवादों और तप में नहीं, किन्तु संयम युक्त, सच्चे और सरल जीवन में है।

बुद्ध

श्री लाल चन्द जी अग्रवाल
कोषाध्यक्ष जम्मू व कश्मीर प्रजा परिषद

जिन की सादगी, प्रमाणिकता, सचरित्रता, निष्काम व निस्वार्थ भाव से देश तथा जनता की सेवा करने की क्षमता देश कार्य करने वालों के लिये आदर्श है।



कंटक-पथ अपनाना सीखें।

जियें देश के लिए, देशहित तिल तिल कर मर जाना सीखें !
राग-रंग की नव तरंग में
माँ की याद भुलाते आये,
भूल गये अपने वैभव को,
यश औरों का गाते आये।
असिधारा का व्रत अपना कर, बूंद-बूंद ढल जाना सीखें !
बढे चलें निज ध्येयबिन्दु तक
जग का सुख ऐश्वर्य भुलाकर;
दूर करें पथ का अंधियारा,
निज जीवन का दीप जलाकर।
अडिग रहे जो झंझा में भी ऐसी ज्योति जगाना सीखें !
अपमानों की याद जगाकर,
सुनें करुण माता का क्रन्दन
कोटि - कोटि कंठों से गूंजे
आज पुनः प्रलयंकर गर्जन।
जननी के पावन चरणों में जीवन-पुष्प चढ़ाना सीखें।
कंटक-पथ अपनाना सीखें !



طنز یہ!

کامریڈ ستوتر

(از شری تلک راج بی-اے)

ہے سکھ ہارے! اے دکھ نائیک! اے لال مکھے بھگوان کامریڈ! تجھ کو دور سے ہی نمسکار ہو۔ اے مارکس جائے! تمہارا کل اپرم پار ہے۔ سٹالن اوتار میں تم نے ٹراٹسکی سُر کا ناش کیا۔ میلنکوف اوتار میں بیریا سُر کا نتھا بلگانن اوتار میں میلنکوف سُر کا ناش کرنے والے تم ہی ہو۔ ہے مہاراج جمبو دیپ میں عبداللہ سُر کا ناش کروانے کے لیے پھر تم نے ہی سنگھاسن گرہن کیا۔ ہے لال اسبر! اخشی سُر کا ناش کرنے تم بہر گٹ ہو چکے ہو۔ تمہیں میرا ایک کوس سے ہی پرنام ہو۔

ہے لال مکھی بھگوان! تم بالکل سرکسنت ہو۔ بھگتوں دوارا پرم سے دیئے ہوئے ایک ہی سگریٹ سے ریجھ جاتے ہو۔ ہے مہاراج! تمہاری مایا اننت ہے۔ ہے مہاراج! تم سرو شکتی مان ہو۔ سرو ویاپت ہو۔ مزدوروں میں تم ٹریڈ یونین۔ ودیارتھیوں میں تم سٹوڈنٹ فیڈریشن۔ وزیروں میں تم وزیر تعلیم۔ اخباروں میں تم لوک سندیش ہو۔ سٹالن لال تمہیں دو کوس سے پرنام سویکار ہو۔

ہے مہاراج! تمہارے سامنے چلو بھر میں سمندر پی جانے والے اگست منی بھی ہیچ ہیں۔ کیونکہ تم تو ایک چلو میں کئی کئی سنگھی سمندروں کا پان کرنے والے ہو۔ ہے بھگوان! مکھن چور۔ دوسروں کے دودھ کو چٹ کرنے والا۔ گوپی نائیک کرشن تمہارا مقابلہ کہاں کر سکتا ہے۔ ہے کامریڈ مہاراج! تم تو سگریٹ چور۔ وسکی کا سیون کرنے اور گلی محلے کی گوپیوں کا پیچھا کرنے والے ہو۔ تمہارے اس پراکرم کو دیکھ کر دیوتا تو کیا منش بھی باٹا۔ شو پھولوں کی ورشا کرتے ہیں۔ ہے مہاراج! تمہیں تین کوس سے ہی پرنام۔

ہے لومڑ کے سمان بھولے ناتھ جب تم ہوٹل میں براجمان سگریٹ کے دھوئیں کی شیّا میں سوم رس کے پیگ چڑھا رہے ہوتے ہو۔ تو ساکھشات شیش ناگ کی شیّا میں نارائن پرتیت ہوتے ہو۔ ہے گُگدھا بھگوان تم کو چار کوس سے ہی پرنام سویکار ہو۔

ہے گرگٹ کے سمان اٹل رہنے والے مہاراج تمہارے اننت مکھ ہیں ایک مکھ سے تم کانگرسی پرتیت ہو۔ دوسرے ... تیسرے سے تم

کمیونسٹ۔ چوتھے سے تم نیشنلسٹ اور پھر وقت آنے پر بھی منہ سے جے رُوس راج کی دُھونی سنائی پڑتی ہے۔ ہے رشوت راج تمہیں پانچ کوس سے ہی پرنام سویکار ہو۔

ہے کوے کے سمان سیدھے سادھے بھگوان تم تو سم درشی ہو۔ دوسروں کی سمپتی اپنی سمپتی۔ دوسروں کا مال اپنا مال دوسروں کی استریوں کو اپنی استری سمجھتے ہیں

تمہیں بالکل سنکوچ نہیں۔ ہے زین شترو! تم سنکٹ ہاری ہو۔ دھن والوں کا دھن ہے۔ زمین والوں کا زمین ہے اور دکان والوں کا دکان ہے۔ کاشتکار کا بیلوں سے تم ہی چھٹکارہ کرا سکتے ہو۔ ہے لوٹ نائیک تمہیں چھ کوس سے ہی پرنام سویکار ہو۔

ہے گیدڑ کے سمان پراکرمی! آئین میں تم ہی دفعہ ۳۷۰ ہو۔ قانون میں تم ہی دفعہ ۴۲۰ ہو۔ ہو پارلیوں میں چور بازار (۵)

(۵) ملازمین میں رشوت خور۔ ودیارتھیوں میں آوارہ تمہارے ہی انیک نام ہیں۔

ہے بلگانن لاڈلے! کال کو باندھ رکھنے والا راون تمہاری تُلنا کہاں کر سکتا ہے۔ اس کے دس سروں کے اوپر پرمکھ سر (گدھے کا سر) کے کان ہی تو وہ بھگوان کے ہاتھوں مکتی پراپت کر سکا۔ ہے بھگوان تمہارے تو سینکڑوں سر اس کے پرمکھ سر کے سمان ہیں۔ تمہیں راون سے بھی جلدی ہی کیوں نہ "فرقہ پرستوں" کے ہاتھوں مکتی...

ہو پراپت ہو گا۔ ہے آنند کند کپ گھنڈ بھگوان! تمہیں سات کوس سے ہی پرنام سویکار ہو۔ ہے تو ڑ پھوڑ بھگوان! تم بڑے دور درشی ہو۔ بھارت میں بیٹھے بیٹھے بھی تمہاری نظریں روس اور چین گھومتی ہے۔ مہاراج! تمہارے گُنوں کی سراہنا کرنے کیلئے اب میرے پاس شبد نہیں۔ تم تو بھینسے کے سمان الپ ہاری سینہ وادی۔ چنگیز کے سمان اہنسا وادی ہمارے بھگوان کامریڈ ہو۔ ہے مہاراج! اگھشما کرو۔ تمہارے دشمنوں سے اتی پرسن ہو گیا ہوں۔ دوسری بار نہ ہی ہوں تو اچھا ہے۔ ہے جوڑ توڑ مہاراج میرا دونوں پاؤں جوڑ کر تمہیں آٹھ کوس سے ۱۰۱ بار پرنام۔ بولو کامریڈ مہاراج کی جے اوم تت ست۔

سچا آنند کہاں؟

انسان سکھ۔ شانتی اور آنند چاہتا ہے۔ صبح سے لے کر شام تک کا پرشرم سب آنند کی پراپتی کے لیے کیا جاتا ہے سارے سنسار میں چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک سب پرانی اسی کی کھوج میں جیون پتھ پر چلے جا رہے ہیں اور کچھ لوگ پوچھتے ہیں کہ پُرش پتنی سے کیوں پیار کرتا ہے؟ اپنے آنند کے لیے۔ انسان دھن کے لیے کیوں متوالا ہے؟ سکھ لابھ کی آشا سے شرابی شراب کیوں پیتا ہے؟ دکھوں کو بھولنے کے لیے۔ جواری بھی جوا آنند سکھ کی خواہش لے کر ہی کھیلتا ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ آنند ہی برہم ہے آنند سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ آنند کی ابھلاشا سے ہی جیون دھارن کرتے ہیں اور آنند ہی جیون کا سب کچھ ہے۔

لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب آنند ہی جیون کا لکشیہ ہے تو اس کی پراپتی کے لیے منش زندگی بھر سادھنا کرتا ہے۔ تو پھر اسے قدم قدم پر آنند کے بدلے اسنتوش سکھ کے بدلے دکھ شانتی کے بدلے اشانتی کا سامنا کیوں کرنا پڑتا ہے۔ اس شانتی اور امن کی ستھاپنا کے نام پر بڑے بڑے جنگ سنسار میں لڑے گئے۔ لیکن نتیجہ ان سے بھی بڑے جنگ کی سمبھاونا کیوں؟ اس کا جواب ہے۔ کہ انسان نہیں جان سکا کہ سچا آنند کہاں؟ اور سچی شانتی کہاں ہے۔ وہ زر۔ زن۔ ... اور زمین میں ہی آنند کی تلاش کرتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ انسان کے پاس دماغ ہے۔ عقل ہے۔ اسی کی بدولت منش نے پراکرتی پر وجے پراپت کر لی ہے آج وہ جل تھل کا سوامی ہے۔ اس کے پاس دھن ہے شکتی ہے۔ لاتعداد سکھ کے سادھن اس کے پاس موجود ہیں لیکن پھر بھی منش کو سنتوش نہیں سکھ نہیں۔ شانتی نہیں۔ اور وہ یہ نہیں سمجھ سکا۔ کہ سکھ شانتی اور آنند اس کے اپنے من میں ہے۔ نہ کہ سکھ اور آنند کے لئے اپنے من اور ضمیر کو بیچ ڈالنے میں ہے

برگیڈیر راجندر سنگھ کی یاد میں

(از وشو بندھو شرما)

راجندر کی وہ شان تھی کیا آن بان تھی
جگر تھا وہ شیر کا شیریں زبان تھی وہ
سپوت تھا وہ قوم کا دل کا دلیر تھا
پربت بھی اس کے سامنے مٹی کا ڈھیر تھا
امنگ اس کی ہر گھڑی رہتی جوان تھی
راجندر ....

شعلہ آتش بھڑک اٹھا تھا توپوں کی جھنکاریں تھیں
زندگی کے ویبک بجھتے تھے موتوں کی وہ پھنکاریں تھیں
آگے بڑھنا سیکھا تھا دل میں یہی اٹھان تھی
راجندر ....

توپوں کے منہ میں گھس کر بھی وہ ویر نہ گھبرایا تھا
کس شان و شوکت سے اس نے دانا کارن چکایا تھا
ہر مشکل اس کے آگے جیسے آسان تھی
راجندر ....

زندگی کی ہر محفل میں گھنگور اندھیرا چھایا تھا
جیون کے لیتپ چڑھا کر کے رن بھومی کو سجایا تھا
ماتری بھومی کی لاج بچانے اونچی اڑان تھی
راجندر ....

تازہ دلوں میں ہے یاد اس کی اب تک
زندہ ہی نام رہے گا رہیگا جہان جب تک
راشٹر بھگتی امنڈ رہی تھی آتما مہان تھی
راجندر ....

قوی نیب ...

ایڈیٹوریل

جے سودیش

جموں

مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۵۶ء

میونسپل الیکشن — ایک امتحان

انتخابات چاہیے وہ اسمبلی کے ہوں یا کسی لوکل باڈی کے لئے۔ ہمیشہ عوام کے احساسات کا آئینہ دار ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ درست ڈھنگ سے عمل میں لائے جائیں اور عوام کو اپنی رائے کے اظہار کی مکمل آزادی ہو۔ آزادیٔ اظہار رائے و خیالات صرف جمہوری ملکوں میں ہی عوام کو نصیب ہوتی ہے۔ مگر جہاں جمہوریت کے نام پر بدترین قسم کی ڈکٹیٹرشپ چلائی جارہی ہو وہاں آزادیٔ اظہار رائے کی توقع رکھنا بے معنی ہے۔

ہماری ریاست میں گذشتہ جنرل انتخابات میں جو ڈھنگ اور طریقے یہاں کی حکومت نے اختیار کئے تھے اُن کی موجودگی میں انتخابات کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے ریاست کے عوام کو یہ موقعہ ہی نہ دیا گیا تھا کہ وہ اپنا حقِ رائے دہندگی کا استعمال کر سکیں۔ اور عوام کے جذبات کو سختیوں اور بے ضابطگیوں سے دبا دیا گیا۔ شیخ عبداللہ کی حکومت اپنے اس طرزِ عمل سے محض اسمبلی کی نشستیں ہی حاصل کرنے کا مقصد نہیں رکھتی تھی۔ بلکہ اس کے پیچھے شیخ عبداللہ کی وہ ذہنیت تھی جو آخر آشکار ہوئی۔ اسکی تہ میں وہ ناپاک ارادے پوشیدہ تھے جو پرجا پریشد کی عالمگیر تحریک سے منظرِ عام پر لائے گئے۔ وہ مخصوص پوزیشن تھی جو شیخ عبداللہ، وطن دشمن عناصر اور بیرونی ساز باز کے بل بوتے پر کشمیر کے لئے رکھنا چاہتے تھے۔ لیکن پرجا پریشد نے ریاست کو ہندوستان کے ساتھ ملانے اور اسے ہندوستان کا اٹل انگ بنانے کے لئے جو قربانیاں دیں اُن پر آج ریاستی عوام ہی نہیں بلکہ بھارت کی تمام دیش بھگت جنتا فخر کر سکتی ہے۔ پرجا پریشد کی اس تحریک اور ایجی ٹیشن کے ساتھ تمام لوگ تھے۔ اس کا ثبوت دیگر باتوں کے علاوہ اس ایک بات سے بھی بخوبی مل سکتا ہے کہ یونہی ایجی ٹیشن کے بعد حکومت نے صوبہ جموں میں ٹاؤن ایریا کمیٹیوں کے انتخابات کر دیئے تو باوجود حکومتی بے ضابطگیوں اور غیر آئینی کارروائیوں کے پرجا پریشد نے ۹۰ فیصدی کامیابی حاصل کی۔ یہ ثبوت تھا اس امر کا کہ عوام پرجا پریشد کے ساتھ ہیں۔ اور وہ اسکے پروگرام سے مکمل طور پر متفق ہیں۔ یہ حالت مفصلات کی تھی۔

اب جموں شہر میں عنقریب میونسپل انتخابات ہو رہے ہیں۔ اسکے لئے برسرِ اقتدار پارٹی پوری طرح کوشاں ہے۔ وارڈوں کی تقسیم بھی اس ڈھنگ سے کی گئی ہے کہ حکومتی پارٹی کے لئے کامیابی آسان بنائی جاسکے۔ سرکاری اثر و رسوخ کو ابھی سے استعمال میں لانا شروع کر دیا گیا ہے۔ اور سرکاری ذرائع بھی اس غرض کے لئے استعمال کئے جانے شروع ہوگئے ہیں۔ مگر یہ طریقِ کار اُس شکست خوردہ ذہنیت کا پیش خیمہ ہے جس کا شکار برسرِ اقتدار پارٹی عرصہ سے ہو چکی ہے۔

شہر جموں صوبہ کی راجدھانی ہے۔ یہاں اکثریت تعلیم یافتہ لوگوں کی ہے۔ برسرِ اقتدار ٹولے کے گذشتہ ریکارڈ سے بخوبی واقفیت رکھتے ہیں۔ اور اس قابل ہیں کہ اندازہ کر سکیں کہ وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے آجتک ذاتی اغراض کو پیچھے رکھ کر ہمیشہ ملک اور قوم کے مفاد کو عزیز سمجھا ہے۔ پرجا پریشد عوام سے اپنی قربانیوں کا معاوضہ نہیں چاہتی اور نہ ہی وہ عوام سے سودا بازی کے جذبہ سے کوئی بھی قدم اُٹھاتی ہے۔ پرجا پریشد آجتک ریاستی عوام اور بھارت کی اکھنڈتا کے لئے جد و جہد کرتی آئی ہے اور بڑی سے بڑی آزمائشوں سے گزرنے کے باوجود وہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے چٹان کی طرح کھڑی [illegible] اب جبکہ میونسپل انتخابات نزدیک ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم عوام کے سامنے وہ راہِ عمل رکھیں جس کے لئے وہ اپنی واحد جماعت پرجا پریشد کی طرف نظریں لگائے بیٹھے ہیں۔

راجدھانی میں ہونے والے واقعات کا اثر مفصلات پر پڑنا ضروری ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ مفصلات کے عوام شہر سے ہی گائیڈنس اور اُتساہ لیتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ لوکل باڈیز میں سیاسیات کو بہت زیادہ دخل نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ میونسپل انتخابات کی حیثیت محض شہر کے لئے چند نمائندے چن لینے کی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو انگریزوں کے وقت میں کانگریس جیسی جماعت میونسپل چناؤ کو کبھی زیادہ اہمیت نہ دیتی۔ لیکن یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ ملک کی تمام بڑی سیاسی پارٹیاں میونسپل انتخابات کو ہمیشہ ہی بڑی اہمیت دیتی آئی ہیں۔ میونسپل کونسلر کا تعلق عوام سے ہوتا ہے۔ اور عوام کے شہری و دیگر حقوق کی تمام تر ذمہ داری ایسی کونسلر پر ہی ہوتی ہے۔ لہٰذا اس امر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

کشمیر میں "عوامی" حکومت قائم ہوئے نو سال کا عرصہ ہونے کو ہے۔ لیکن کیا کوئی بھی ہوشمند شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اس عوامی حکومت نے عوام کے لئے کچھ کیا ہے کیا ملک کو آگے لے جانے کے لئے حکومت یا اسکی پارٹی نے آجتک کسی پروگرام کو اپنایا ہے۔ اگر نہیں تو اس پارٹی کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ عوام کی نمائندگی کا حق طلب کرے۔ پہلے پانچسالہ منصوبہ میں کروڑوں روپیوں کا جو دُر اُپیوگ ہوا وہ عوام کے سامنے ہے [illegible] سے آنے والے روپیہ سے [illegible] اور اُن کے چند حامیوں کی [illegible] تو ضرور بھری گئیں۔ مگر عوام [illegible] فیض حاصل نہیں ہوا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ عوام اقتصادی اور معاشرتی طور پر آگے نہیں بڑھ سکے۔ بھوک افلاس اور بے روزگاری انتہا تک پہنچ چکی ہے۔ لوگوں کی عزت و ناموس بھی محفوظ نہیں رہی اُنہیں ذلیل اور خوار کرنے میں حکومت اور نیشنل کانفرنس نے کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی۔

تو آج کونسی وجہ ہے کہ عوام گذشتہ تلخ تجربہ کو بھول کر ان کے جھانسے میں آسکیں آج جموں شہر کے لوگوں کے امتحان کا وقت ہے میونسپل انتخابات دو سدھانتوں کی ٹکر ہے نیشنل کانفرنس ہندوستان کے ساتھ محدود الحاق کی حامی ہے اور پرجا پریشد مکمل الحاق کی۔ نیشنل کانفرنس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پرجا پریشد [illegible] کو [illegible]

مقدس فرض سمجھتی ہے۔ دونوں پارٹیوں کا سابقہ ریکارڈ عوام کے سامنے ہے اور جموں کے عوام کے لئے اس بات کا فیصلہ کرنا مشکل نہیں کہ اُن کا مفاد کسے عزیز ہے حکومت کی طرف سے برادری ازم کو بھی ہوا دی جا رہی ہے۔ لیکن ہمیں فخر ہے کہ پرجا پریشد نے اپنی تنظیم سے اس زہر کو پھیلنے نہیں دیا ہے۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ اب جبکہ شہر جموں کے لوگوں کی آزمائش کا وقت آیا ہے۔ وہ اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے اِس امتحان میں بھی کامیاب اُتریں گے۔

(پرکاش)

شری دھیبر سے ملاقات

جموں ۲۰ فروری۔ ڈاکٹر اوم پرکاش مینگی جنرل سیکرٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد نے شری یو۔ این دھیبر پردھان آل انڈیا کانگرس سے ملاقات کی اور ریاست کے سیاسی حالات کے متعلق شری دھیبر کے ساتھ تبادلۂ خیالات کیا۔

کشمیر پر وزرا اعظم کی کانفرنس

سر دست ملاقات کا کوئی امکان نہیں

الہ آباد۔ پاکستانی ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں نے کل یہاں ایک بیان میں کہا کہ کشمیر کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے پاکستان اور ہندوستان کے وزرا اعظم کے درمیان کانفرنس کے لئے ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ دونوں کے درمیان ملاقات کا کوئی فوری امکان نہیں۔ کیونکہ دونوں مصروف ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں کہ کیا بغداد پیکٹ کشمیر کے مسئلہ کے حل میں رکاوٹ بنے گا۔ آپ نے کہا کہ بغداد پیکٹ کا کشمیر کے مسئلہ پر کوئی اثر نہیں۔

۲۶ فروری کو پرانی منڈی میں پرجا پریشد کا جلسہ ہوگا

جموں ۲۰ فروری۔ پرجا پریشد کی طرف سے مورخہ ۲۶ فروری اتوار شام کو ساڑھے سات بجے پرانی منڈی میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوگا [illegible] پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد تقریر کرینگے۔

سُکھ اور دُکھ انسانی زندگی کے دو پہلو ہیں مُصیبتوں اور مشکلات سے گھبرا کر سچائی کا راستہ چھوڑ دینا کا بُزدلی ہے

مرٹھین میں شاندار پبلک جلسہ پوجیہ پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کی تقریر

ہیرانگر ۔ ۱۷ فروری ۔ پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد موضع مرٹھین میں تشریف لائے ۔ اُن کے سواگت کے لئے گیٹ بنائے گئے تھے ۔ لوگوں نے اپنے پریہ نیتا کو لیشپ مالائیں بھینٹ کیں اور شری لدرمنی سانگڑہ تحصیل پردھان پرجا پریشد کی صدارت میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہؤا ۔
جلسہ میں پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سچائی کا راستہ مشکل ضرور ہوتا ہے ۔ لیکن آخر فتح سچائی کی ہوتی ہے ۔ لیکن مصیبتوں اور مشکلات سے گھبرا کر اپنی غرضوں کے لئے سچائی کے راستہ کو چھوڑ دینا جوانمرد اور بہادر قوموں کا کام نہیں ۔ اگر ضمیر فروشی اور ملک کے ساتھ دھوکا کر کے کسی کو کچھ پراپت ہو جاتا ہے ۔ تو اس قسم کے طریقوں سے کچھ حاصل کرنے کی بجائے زندہ ہی مر جانا اچھا ہے ۔ آگے چل کر آپ نے بتایا کہ ریاستی حکومت لوگوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے نہایت ہی شرمناک طریقے استعمال کر رہی ہے ۔ کہیں برہمن اور کہیں راجپوت ۔ کہیں ہریجن اور سوَرن ہندو ۔ کہیں زمیندار اور مزارعہ کا سوال پیدا کیا جا رہا ہے ۔ اور انتشار پیدا کرنے کے لئے کچھ لوگوں کو خرید لیا گیا ہے ۔ جو اپنے ذاتی مفاد کی خاطر سارے ملک کا بیڑا غرق کر رہے ہیں ۔ آپ نے اپیل کی کہ جنتا ان خود غرض لوگوں سے ہوشیار رہے ۔ اور لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی تکلیفات کو دُور کرانے کے لئے اخلاقی گراوٹ کا ثبوت نہ دیں ۔ بلکہ متحد رہ کر زندہ قوموں کی طرح اپنے حقوق حاصل کریں ۔ آگے چل کر آپ نے کہا ۔ کہ آپ لوگوں نے بے شمار قربانیاں دی ہیں ۔ جن کی بدولت ہم ہندوستان کے بہت نزدیک چلے گئے ہیں ۔ لیکن ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے ۔ اگر لوگوں نے اپنی اغراض اور مانگیں پوری کروانے کے لالچ میں پھنس کر اپنے اتحاد اور مضبوطی کو ختم کر دیا ۔ تو ریاست میں ہندوستان کا مکمل ودھان لاگو کروانے کا وہ نعرہ جس کے لئے دلش کے پندرہ نوجوان اور ڈاکٹر مکرجی شہید ہوئے ہیں پورا نہیں ہو سکے گا ۔
آپ نے بتایا کہ مخالفین کی ہر ممکن یہی کوشش ہے کہ جنتا کو تقسیم در تقسیم کیا جائے تاکہ وہ اپنی من مانیاں چلا سکیں ۔ پانچسالہ پلان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ریاست کی بہتری کے لئے ہندوستان کروڑوں روپیہ دے رہا ہے ۔ مگر وہ روپیہ عوام اور ریاست کی بہتری کی بجائے چند لوگوں کی جیبوں میں جا رہا ہے ۔ گذشتہ پانچ سالوں کا عمل اور تجربہ آپ کے سامنے ہے کاغذی طور پر اور پروپیگنڈہ سے بے حد تعمیرات دکھائی گئی ہیں ۔ لوگوں کو خوشحال دکھایا گیا ہے ۔ مگر حقیقت میں لوگوں کی حالت کیا ہے ۔ وہ آج کسی سے پوشیدہ نہیں ۔
دوسرا پانچسالہ منصوبہ جو بنایا گیا ہے ۔ وہ بھی ایک تماشا بنا ہؤا ہے ۔ کبھی کہا جاتا ہے ۔ آئیندہ پانچ سالوں میں ۳۵ کروڑ خرچ کئے جائیں گے ۔ اور کبھی ۵۱ کروڑ بتایا جاتا ہے ۔ مگر صحیح پلان کیا بنایا گیا ہے ۔ وہ کسی کے سامنے نہیں ۔
ریاست میں زرعی اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا ۔ کہ باوجود اس امر کے کہ بخشی غلام محمد نے پبلک جلسہ میں اس امر کا اعتراف کیا تھا ۔ کہ جو زرعی اصلاحات کی گئی ہیں ان سے نہ کسان خوش ہے ۔ نہ زمیندار خوش ہے ۔ نہ زمین خوش ہے ۔ نہ آسمان خوش ہے مگر عملی طور پر اس گندے قانون کو ٹھیک کرنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا ہے ۔ اور دن بدن اس قانون کو گندے سے گندہ بنایا جا رہا ہے ۔ جس سے نہ مزارعہ کا بھلا ہو سکتا ہے اور نہ زمیندار کا ۔ دونوں رو رہے ہیں ۔
شری سیوا رام وکیل پردھان پرجا پریشد تحصیل کٹھوعہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ روپے اور ڈنڈے کے زور سے کوئی بھی حکومت زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی ۔ آپ نے کہا ۔ کہ آج کے جمہوری دور میں ضرورت اس بات کی ہے ۔ کہ لوگوں کو اصولوں کی بنا پر چلایا جائے ۔
شری اندرمنی جی سانگڑہ تحصیل پردھان پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ پرجا پریشد کے اندولن میں ہیرانگر میں فائرنگ گردھاری لعل ڈوگرہ کی ایما پر ہوئی ۔ جس میں دو نوجوان مارے گئے ۔ اور درجنوں گھائل ہوئے تھے ۔ اس لئے گردھاری لعل ڈوگرہ کو ہمارا نمائیندہ بننے کا کوئی حق نہیں ۔ وہ تو ہیرانگر کے لوگوں کا قاتل ہے ۔ اور اسی لئے ہماری مانگ ہے ۔ کہ اُسے ہماری نام نہاد نمائیندگی سے مستعفی ہو جانا چاہیئے ۔
شری جوالا پرکاش جی وکیل نے شری سانگڑہ کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ گردھاری لعل ڈوگرہ کو ہیرانگر کے فائرنگ کے بعد یہاں کی نمائیندگی کرنے کا کوئی حق نہیں ۔ لوگوں نے ہاتھ کھڑے کر کے اس امر کی تائید کی کہ گردھاری لعل ڈوگرہ اُن کا نمائیندہ نہیں ۔ اس لئے اُسے مستعفی ہو جانا چاہیئے ۔
اس کے علاوہ شری جوالا پرکاش نے تحصیل کے دوسرے مسائل پر روشنی ڈالی ۔ شری گردھاری لعل تحصیل آرگنائیزر پرجا پریشد نے اپنی تقریر میں بتایا کہ کس طور کامریڈوں نے تحصیل ہیرانگر میں اندھیر گردی اور لوٹ مچا رکھی ہے ۔

کُد جیل میں شیخ عبداللہ کے ساتھ تال میل ؟

جموں ۲۲ فروری ۔ اُودھم پور سے اس امر کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں ۔ کہ وہاں کا انگوٹھا مارکہ کامریڈ جو جہاراجہ بہادر وقت بھی شیخ عبداللہ کو جیل میں چیزیں پہنچانے کے علاوہ باہر اُن کے رشتہ داروں اور ساتھیوں سے تال میل کروانا تھا نے پھر اپنا پرانا کام شروع کر دیا ہے ۔
کہا جاتا ہے کہ جناب کامریڈ صاحب اب یہ کام بڑی ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ کر رہے ہیں ۔ اور وہ اس کے لئے پسماندہ طبقوں کے رہنما ایک " راجہ " کو استعمال کر رہے ہیں ۔ جسے بڑی کوششوں کے بعد کامریڈ صاحب نے وہاں ڈیوٹی پر لگوایا ہے ۔ جو ہر دوسرے تیسرے دن شیخ صاحب کے پاس ڈیوٹی پر جاتا ہے ۔ اور جس کے ذریعہ خطوط کتابت ہوتی ہے ۔ یاد رہے کہ شیخ صاحب کُد جیل میں ہیں اور مرزا افضل بیگ اُودھم پور میں ۔
لوگوں کا کہنا ہے کہ کامریڈ مذکور یہ کام اس لئے کر رہا ہے ۔ کہ شیخ صاحب کی خدمت کرنے کا پھل اُسے پہلے بھی ملا تھا ۔ اور وہ اس بات کی توقع کئے بیٹھا ہے کہ اس بار یہ کہ شیخ صاحب جب حکومت سنبھالیں گے ۔ تو انہیں پہلے سے بھی بہت بڑا آدمی بنا دیں گے ۔ اور اُس وقت جموں کے یہی " واحد نمائیندہ " بنا دیئے جائیں گے ۔ اس سلسلہ میں تفصیلات کا انتظار ہے ۔

شری گردھاری لعل نے بتایا کہ کانفرنس علاقہ میں اپنے آقاؤں کے اشاروں پر ازم کو بڑھا دے رہے ہیں ۔ لیکن عوام لوگوں کے ناپاک ارادوں سے بخوبی واقف ہیں ۔

ودیارتھیوں نے بسنت اتسو منایا

جموں ۱۹ فروری ۔ ودیارتھی پریشد کی طرف سے بسنت اتسو بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا ۔ اور جسمانی کھیلوں کا شاندار پروگرام ہؤا ۔ اس تقریب میں سات آٹھ ہزار کے قریب لوگوں نے حصہ لیا اور تقریب کی صدارت کے فرائض شری چیت رام چوپڑہ ریٹائرڈ گورنر نے ادا کئے ۔ مختلف قسم کی کھیلوں میں طلبا اور دوسرے نوجوانوں نے حصہ لیا ۔ اور جیتنے والوں کو انعامات تقسیم کئے گئے ۔ اس کے بعد شری لیش پال [illegible] پردھان ودیارتھی پریشد کا نظریہ بیان کرتے ہوئے کہ ودیارتھی پریشد ودیارتھیوں میں نوجوانوں کو چیتر اور شکتی نرمان کرنا چاہتی ہے ۔ اور ان کی جسمانی ۔ دماغی اور روحانی ترقی کے لئے کوشاں ہے ۔ شری بھسین نے نیشنل کانفرنس کی طرف سے نکالے جانے والے جلوسوں میں طلباء کو جبریہ طور پر شامل کرنے کی شدید مذمت کی ۔
آخر میں شری چیت رام جی چوپڑہ نے بڑے دلفریب الفاظ میں پریشد کے اغراض و مقاصد کی سراہنا کی ۔ اور انہیں مکمل تعاون کا یقین دلایا ۔ شری چوپڑہ نے کہا ۔ کہ مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے ۔ کہ نوجوانوں میں جاگرتی پیدا کرنے اور انہیں صحیح راستہ پر چلانے کے لئے ودیارتھی پریشد کے نوجوان میدان میں آئے ۔

تحصیل اکھنور کا جنرل اجلاس

اکھنور ۲۴ فروری ۔ پرجا پریشد تحصیل اکھنور کے عہدیداران کا جنرل اجلاس مورخہ ۸ مارچ کو موضع [illegible] میں ہوگا ۔ جس میں آئیندہ سال کے لئے تحصیل پردھان کا چناؤ عمل میں لایا جائے گا ۔

نیتا جی کی مرتیو ہو چکی ہے

نئی دہلی ۲۲ فروری ۔ دہلی کے سیاسی حلقوں کی اطلاع ہے ۔ کہ جاپان سرکار کے ماہرین کی حالیہ تحقیقات سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے ۔ کہ نیتا جی سبھاش چندر بوس کی مرتیو ہو چکی ہے ۔

نیشنل کانفرنس میں زبردست انتشار۔ کمیونسٹ اور اینٹی کمیونسٹ کامریڈوں میں ٹھن گئی۔ کشمیر میں بھی کمیونسٹ کامریڈ بگڑنے لگے؟

جموں ۲۲ فروری۔ پچھلے دنوں "یوم الحاق" کے موقع پر بخشی صاحب نے حسب عادت بڑے طمطراق سے کہہ ڈالا۔ کہ جو لوگ ہمارے اندر انتشار کی باتیں کرتے ہیں۔ وہ غلط کہتے ہیں نیشنل کانفرنس میں کوئی انتشار نہیں۔ لیکن آئے دن کے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ کمیونسٹ اور اینٹی کمیونسٹ نیشنل کانفرنسیوں میں کس طرح جوتی بازار ہو رہا ہے۔

ایک اطلاع کے مطابق کچھ دن ہوئے کہ میونسپل الیکشن کے سلسلہ میں جموں کے کانفرنسی کارکنوں کی میٹنگ بخشی صاحب نے بلائی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس میٹنگ میں ایک اینٹی کمیونسٹ کامریڈ نے کھڑے ہو کر کہہ دیا کہ "بخشی صاحب کی پالیسی کو تو لوگ بڑا پسند کرتے ہیں مگر جو کچھ حرکتیں کچھ دوست کر رہے ہیں اُن کی موجودگی میں نیشنل کانفرنس کی کامیابی مشکل ہے۔ یوم الحاق کے دن جھنڈا دراندازی لے کر ناچنے کو لوگوں نے بہت بُرا محسوس کیا ہے اور اگر جھنڈا دراندازی والے لوگوں کے پاس ووٹ مانگنے گئے۔ تو نیشنل کانفرنس کو کوئی بھی ووٹ دینے کو تیار نہ ہو گا۔" کامریڈ موصوف کا اتنا کہنا ہی تھا۔ کہ کامریڈ سمپت پرکاش دوگرہ اور دوسرے کمیونسٹ اس پر پل پڑے اور کہہ ڈالا۔ یہ سب بکواس ہے جلوس میں کوئی جھنڈا وغیرہ نہیں تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک منسٹر جو پہلے کمیونسٹوں کے خلاف زہر اُگلتا تھا۔ اور پچھلے کچھ دنوں سے اپنی منسٹری بحال رکھنے کی فکر میں کمیونسٹ کامریڈوں کی طرح سراجی کر رہا ہے نے بھی اُس کامریڈ کو خلاف خوب سنائیں۔

بتایا گیا ہے کہ بخشی صاحب نے آخر میں اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے معاملہ ٹھنڈا کر دیا۔ مگر کمیونسٹ کامریڈوں کا کہنا ہے کہ کامریڈ مذکور نے وہاں جو کچھ کہا۔ وہ ہم جانتے ہیں کہ کس کی ایما پر کہا۔ ورنہ اُس کی کیا مجال تھی کہ اس قسم کی باتیں کرتا۔

اسی طرح اور بہت سی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ شہر میں میونسپل کونسل کے الیکشنوں کے متعلق امیدواروں کو ٹکٹیں تقسیم کرنے کے سلسلہ میں بھی خوب ٹکر چل رہی ہے۔ کمیونسٹ گروپ کی کوشش ہے کہ اُن کے حمایتیوں کو زیادہ سے زیادہ ٹکٹیں ملیں۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ بخشی صاحب بڑے بڑے سرمایہ داروں کو ٹکٹیں دینے اور کمیونسٹوں کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش میں ہیں۔

کامریڈوں کی یہ رسہ کشی صرف جموں میں

میونسپل کمیٹی کے انتخابات میں امیدواروں کیلئے ٹکٹوں کی تقسیم پر رسہ کشی؟

(سیاسی نامہ نگار سے)

ہی نہیں بلکہ کشمیر سے ملنے والی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہاں بھی دونوں گروپوں میں ٹھن گئی ہے۔ اور اس کا واضح ثبوت اس بات سے ملتا ہے۔ کہ وہاں کے کمیونسٹ کانفرنسیوں کے ایک ہفتہ وار اخبار نے اپنے حالیہ ایڈیٹوریل میں لکھا ہے کہ حالات کا تقاضا ہے۔ کہ قومی تنظیم کو جمہوری لائنوں پر چلایا جائے۔ اور نظم و نسق کو پاک کیا جائے۔ آگے چل کر اخبار مذکور نے لکھا ہے:-

"کیا یہ سب کام ہو رہے ہیں؟ اس سوال کا جواب نفی میں ہی دیا جا سکتا ہے۔ اس کے برعکس قومی تنظیم کے اندر روز بروز نوکر شاہی رجحانات تقویت پا رہے ہیں۔ اور بے لوث اور ایماندار کارکنوں کی حوصلہ شکنی کی جا رہی ہے۔ تنظیم کے اندر ایسے عناصر بھی گھس گئے ہیں۔ جو تنظیم کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ سیاسی سرگرمیاں مفقود ہیں۔ اور تنظیم کی اکائیاں مفلوج ہیں۔"

آگے چل کر اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ "وہ لوگ جو کبھی سرگرم تحریک میں نہیں رہے اور جو آج اپنے مفاد کی خاطر حکومت سے وفاداری کا دم بھرتے ہیں اور جنہوں نے ہر دور میں پیچھے بنا [illegible]۔ ایسے لوگ نیشنل کانفرنس سے لوگوں کو متنفر کرتے [illegible]"

عام لوگوں میں بخشی صاحب اور پھر اُن کے بعد میر قاسم کو اچانک سرینگر میں جانے کو خاص اہمیت دی جا رہی ہے۔

بھدرواہ میں جلسہ

بھدرواہ ۲۲ فروری۔ پرجا پریشد کی طرف سے یہاں ایک بھاری پبلک جلسہ شری جگت رام آرین کی صدارت [illegible] ہوا۔ [illegible] دیا کرشن تحصیل سیکریٹری پرجا پریشد۔ شری امرناتھ اور شری عبدالرحمان ممبر ورکنگ کمیٹی جموں و کشمیر پرجا پریشد نے تقاریر کیں۔

شری عبدالرحمان نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پرجا پریشد عوام کی ایک تنظیم ہے۔ جس نے مختلف انتخابوں کے بعد یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس کے پیچھے جنتا کی کس قدر مضبوط طاقت ہے۔ آپ نے بتایا کہ آج ریاست کے اندر اُسی طرح اندھیر گردی اور تاناشاہی مچی ہوئی ہے۔ جس طرح شیخ عبداللہ کے عہد حکومت میں مچی ہوئی تھی۔ لوگ نیشنل کانفرنس اور حکومت سے سخت نالاں ہیں۔ لیکن اپنے پارٹی وقار کو بنانے کے لئے ہتھکنڈوں سرکاری ذرائع کو استعمال میں لایا جا رہا ہے۔ سرکاری ملازموں کو نیشنل کانفرنس کا پروپیگنڈہ کرنے کے لئے استعمال میں لا کر جمہوریت کا خون کیا جا رہا ہے۔ ملازمتوں میں بھرتی کے موقع پر قابلیت کے معیار کو نظر انداز کر کے سیاسی مصلحتوں کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ نااہل لوگوں کا ایڈمنسٹریشن پر قبضہ ہوتا جا رہا ہے۔ ہر محکمہ سیاست کا میدان بن چکا ہے۔

شری عبدالرحمان نے آگے چل کر کہا کہ ریاست کا [illegible] اور اخلاقی طور پر ایک عرصہ سے مکمل ہے [illegible] کانفرنس کا مرید الحاق کے مسئلہ کو [illegible] پیدا کر کے ریاست کے حالات کو غیر یقینی بنا رہے ہیں۔

آپ نے الزام لگایا ہے۔ کہ ہمارے حکمران بار بار الحاق [illegible] کا بہانہ کرتے ہیں۔ تاکہ [illegible] زیادہ سے زیادہ روپیہ بٹور سکیں۔ اور اپنے ساتھیوں اور رشتہ داروں کو زیادہ سے زیادہ مالدار بنا سکیں۔ شری عبدالرحمان نے سرکار سے درخواست کی کہ وہ ملک اور دیش کی بہتری کے لئے ہندوستان کا پورا ودھان ریاست میں لاگو کریں۔ آگے چل کر آپ نے کہا کہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ ریاست ہندوستان کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ تو ریاستی ملازمین کی تنخواہیں بھارت کے دوسرے حصوں کے ملازموں کے برابر کیوں نہیں کی جاتیں۔ آپ نے مزید کہا کہ ہندوستان سے کروڑوں روپیہ لا کر فضول کاموں پر ضائع کیا جا رہا ہے۔ مگر کم تنخواہ پانے والے ملازمین کی خستہ حالی اور اُن کی چیخ و پکار کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا جا رہا ہے۔ جس سے صاف عیاں ہو جاتا ہے۔ کہ ہمارے کانفرنسی حکمران غریب عوام کے کتنے ہمدرد ہیں۔

اندھیر نگری چوپٹ راجا!

کامریڈ بن کر چار سو بیس اور دوسرے جرم کرنا کوئی جرم نہیں؟

جموں ۲۰ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ کھور کیمپ کے جنک سنگھ نامی ایک رفیوجی کامریڈ کے خلاف چار سو بیس اور سنگین قسم کے کئی کیس تھے۔ اور اُس نے کئی رفیوجیوں کے نام پر جعلی طور پر ہزاروں روپے کیش ڈول وصول کیا ہے۔ لہذا جب تھانہ صدر پولیس نے کامریڈ مذکور کے خلاف تحقیقات شروع کی۔ تو کہتے ہیں کہ وہ اپنے وزیر اعظم بخشی غلام محمد کے پاس پہنچا اور کہا کہ "اگر جلوس نکالنے ہوں تو جنک سنگھ۔ اگر نیشنل کانفرنس کی ممبر شپ کرنی ہو۔ تو جنک سنگھ اور آج بندہ پر ہی کیس بنا دیئے گئے ہیں" چنانچہ کہا جاتا ہے۔ کہ اپنے لاڈلے کامریڈ کے دکھ بھرے الفاظ سن کر "انصاف پسند اور جمہوریت پرور وزیر اعظم" بخشی غلام محمد غیض و غضب میں آ گئے۔ اور حکم دے مارا کہ سارے کا سارا تھانہ ہی تبدیل کر دیا جائے۔ چنانچہ سُنا گیا ہے۔ کہ باوجود پولیس کے اعلیٰ حکام کے پروٹسٹ کرنے کے تھانہ کے دو سب انسپکٹروں کو تبدیل کر کے لائن حاضر کر دیا گیا ہے۔ اور باقی ملازموں کے متعلق کیا بنا ہے۔ اس کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ بخشی صاحب کے اس "انصاف" کے متعلق جس کسی نے بھی سُنا ہے۔ وہ دانتوں تلے انگلی دبا کر رہ گیا ہے۔

مبارک باد

شری دیوان نرسنگھ داس جی ایڈیٹر "چاند" جموں کے چھوٹے بھائی گیان چند جی کے ہاں فرزند ارجمند پیدا ہوا ہے۔ اس خوشی میں شری نرگس جی نے تمام جرنلسٹوں کو ڈاک بنگلہ میں ایک شاندار پارٹی دی۔

ادارہ "سودیش" اس خوشی کے موقع پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

(ایڈیٹر)

کہانی

ابھی آزادی دُور ہے

کچھ ہی گھنٹوں کا سفر باقی تھا۔ کہ جہاز پوری رفتار سے منزل کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اجیت سنگھ اپنے کمرے میں بیٹھا سوچ رہا تھا۔ صبح سے ہی اُس کے دماغ میں طرح طرح کے وچار گھوم رہے تھے۔ وہ اتنا کھو گیا تھا کہ سمندر کی طوفانی لہریں بھی اُس پر اپنا اثر نہ ڈال رہی تھیں۔ کھلی ہوئی آنکھیں سُنہرے سپنے دیکھ رہی تھیں۔ بھولی بسری یادیں سامنے آ رہی تھیں۔ بیس برس کی پرانی گھٹنا یاد آنے پر وہ ناچ ہی اُٹھا۔ ساتھ ہی اس وقت کا یہ گیت گنگنانے لگا۔

"بھارت ہمارا دیش پیارا"۔ تن من اسی پہ واریں گے"۔ کچھ دیر بعد اُس نے سوٹ کیس کھول کر البم نکالا اور ڈیک پر آگیا۔ جنگلے کے سہارے وہ البم دیکھنے لگا۔ یہ فوٹو بچپن اور جوانی کی یادیں تھیں لہلہاتے کھیت۔ چلتے ہوئے ہل۔ رہٹ میں جُتے بیل جن کو اکثر وہ خود ہی ہانکا کرتا تھا۔ بیل اندر کے رتھ کے گھوڑوں سے بھی تیز چلتے تھے البم کے ورق اُلٹے لگے آخر میں کچھ رشتہ داروں اور تہواروں کے فوٹو بھی تھے۔

کس کی تلاش ہو رہی ہے؟ کون کھو گیا ہے۔

اجیت نے پلٹ کر دیکھا تو پتنی اندر کور مُسکرا رہی تھی۔ اجیت نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا "کچھ نہیں۔ بھارت ماتا کے درشن سے پہلے ان راشٹر پریموں پر شردھا کے پھول چڑھا رہا تھا۔

اندر کور کا سر جھک گیا۔ اجیت سنگھ نے البم بند کر دی اس کی نگاہیں دُور نیلے آکاش میں بھٹکتے ہوئے چھوٹے سے بادل پر جا ٹکی جو سورج کی تپش سے کپکپاتا ہوا اپنے پریمی کو ڈھونڈ رہا تھا۔

... پہر لیا اجیت سنگھ کے پتا کے پاس ... بیگھے زمین تھی۔ یہ پریوار کھیتی کر کے اپنا جیون بتا رہا تھا۔ کہ بھارت میں سوتنترتا کا سنگرام شروع تھا۔ گوروں کی دنادن گولیوں سے بھارتیوں کے سینے چھیدے جا رہے تھے۔ مرنے والے "بندے ماترم" اور "بھارت ماتا کی جے" بول رہے تھے۔ سوتنترتا کی چنگاری بھیانک آگ بن رہی تھی۔ ہلاکو۔ چنگیز اور تیمور کے ظلموں کی یاد تازہ کرنے والے درندے اپنے آپ جل کر بھسم ہو رہے تھے۔

اجیت سنگھ کے گھرانے پر بھی چکر چلا اجیت سنگھ کے پتا گوربچن سنگھ کو جیل میں ڈال دیا گیا۔ اور زمین ضبط کر لی گئی۔ چھوٹے چھوٹے بھائی۔ بہنیں اور ماں بھوک کے مرنے لگے۔ اجیت سنگھ [illegible] کیا کرتا کچھ زمین تو گذارے کے لئے [illegible] انصاف کے قابل نہ تھا کیونکہ [illegible] سرکار نے غداروں کا فتویٰ

دے رکھا تھا۔ پتا کے جیل میں سورگباس کے بعد چھوٹے بھائی بہنوں کا روٹی کے لئے تڑپنا اور ودھوا ماں کی دُردشا وہ سہن نہ کر سکا۔ افریقہ جا کر اُس نے نوکری کا کام شروع کر دیا۔ کچھ دنوں میں کام چل نکلا تو ماں بچوں کو وہاں ہی بلا لیا۔ آزادی کی چنگاری نے اُس کے پریوار کو چھو لیا تھا افریقہ میں کھلی ہوا لگی تو یہ چنگاری بھڑک اٹھی اجیت سنگھ بھارت ماتا کی سیوا میں جُٹ گیا۔ اور کسی آنے والے وقت کے لئے بھارتیوں کا سنگٹھن کرنے لگا۔ بیس سال گُذر گئے۔ اجیت سنگھ کو بھارت آنے کا موقعہ ہی نہ ملا۔ افریقہ کی زندگی پنجاب سے اچھی تھی۔ پھر آمدنی کافی اور ہر طرح کا سُکھ تھا۔ مگر جنم بھومی پنجاب کو دل سے نہ بھلا سکا بھارت آزاد ہوا تو اجیت سنگھ کا دل بھارت درشن کے لئے تڑپنے لگا۔ بیس سال پہلے جنتا میں ڈر پھیلا ہوا تھا۔ گولیوں اور توپوں کے شور میں دبی "جے بھارت" کی آوازیں سنائی پڑتی تھیں۔ اب بھارت آزاد ہوگا۔ سب جگہ شانتی ہوگی۔ رام راج ہوگا۔ وہ ریڈیو پر سُنتا کہ دیش نے بڑی ترقی کی ہے اب وہاں پر ہوائی جہاز تک بننے لگے ہیں ڈیم بن رہے ہیں۔ اُسے یاد آئی۔ کبھی ہمارے پاس پانچسو بیگھے زمین تھی اپنے کھیت اب بھی اسی جگہ ہوں گے۔ پہلے نہر کا پانی نہیں لگتا تھا۔ اب پانی لگ گیا ہوگا۔ وہ زمین پتا جی کو کتنی پیاری تھی۔ ظالم انگریزوں کی ہڑپ کی ہوئی زمین رام راج ضرور واپس کر دیگا مگر میں نہیں لوں گا۔ اب زمین کا کیا کرنا ہے؟ وہ بھودان میں دے دوں گا۔ کسی غریب کا بھلا ہوگا۔

اجیت سنگھ وچاروں میں غرق تھا۔ کہ شریمتی نے پھر چونکا دیا۔ "کیا آج بھوجن نہیں کرنا؟"

"اوہو۔ مجھے دھیان ہی نہیں رہا"۔

ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ اجیت دہلی کے چاندنی چوک میں جا رہا تھا۔ پنجاب میل کے چھوٹنے میں ابھی کچھ گھنٹے باقی تھے۔ اس وقت کو وہ ویٹنگ روم میں مسافروں کے شور اور گاڑیوں کی گھڑگھڑاہٹ میں ضائع کرنا نہیں چاہتا تھا اسی لئے اِدھر نکل آیا۔ قدم آگے بڑھ رہے تھے اور آنکھیں بازار کے دونو طرف بنی عالیشان عمارتیں دیکھ رہی تھیں ساتھ ہی دماغ سوچ رہا تھا۔ کہ یہ چار منزلہ اب پانچ منزلہ بن رہی ہے۔ اب بھارت آزاد ہو گیا ہے آٹھ سو سال کی غلامی کے بعد یہ دن آئے ہیں۔ بھگوان رام اور کرشن کی یہ بھومی بدیشیوں سے پاک ہوئی ہے۔ پھر سونے کی چڑیا بنے [illegible] دیش کو۔ ہر سڑک کیسی صاف اور ستھری ہے۔ [illegible] پہلے تارکول کی سڑکیں ہوتی [illegible] کی بننے لگی

ہیں۔ اُنتی اسی کو کہتے ہیں۔

اچانک ایک آواز اُس کے کانوں کے پردے پھاڑتی ہوئی دماغ سے ٹکرائی "ارے اندھا ہو گیا کیا؟۔ دکھائی نہیں دیتا"

اجیت سنگھ نے گھبرا کر سامنے دیکھا تو دُھوپ میں چمکتی نئی موٹر سامنے کھڑی تھی کھڑکی سے موٹی توند والا سفید ٹوپا باہر نکالے اجیت کو بے تحاشا گالیاں دے رہا تھا۔ "پاگل اندھے۔ بیوقوف"۔ اجیت اُچھل کر سڑک کے کنارے ہو گیا اور کار آگے بڑھ گئی مگر گالیاں بدستور آ رہی تھیں"۔ جاہل۔ گنوار۔ گدھا"

اجیت سوچنے لگا۔ یہ آدمی کو آدمی نہیں سمجھتے۔ سینکڑوں سالوں کی غلامی نے ان کے دماغوں کو حیوانیت سے بھر دیا ہے اور انگریزوں کی بُری عادتیں ان میں بھی گھر کر گئی ہیں۔ مگر کوئی بات نہیں۔ اب بھارت آزاد ہو گیا ہے وقت آنے پر یہ سب کچھ بدل جائینگے

چاروں طرف سجی ہوئی دکانیں اور گاہکوں کی بھرمار۔ ہر کوئی اتنی جلدی میں تھا جیسے اس نے گاڑی پر سوار ہونا ہے۔ ٹھیک ہے آزاد دیش میں لوگوں کا وقت قیمتی ہوتا ہے اتنے میں ایک سُریلی آواز کانوں میں پڑی۔ یہ پاس کے ریسٹوران سے آ رہی تھی۔ "یہ آزاد کشمیر ہے"۔ وہ سوچ میں پڑ گیا کشمیر تو ایک ہے۔ اوہو۔ شاید یہ حصہ پاکستانی لیڈروں کے پاس ہے"۔ اُس کے کان پھر اُدھر چلے گئے "رہیں گے رہیں گے ہم پاکستان کے ساتھ" پاکستان کا شبد سُن کر وہ چونک پڑا۔ انگلیاں ماتھا رگڑنے لگیں۔ یقین نہ آ رہا تھا کہ وہ کہاں کھڑا ہے افریقہ میں اپنی ورکشاپ کے پاس۔ بھارت کی راجدھانی میں یا لیڈروں کے دیش میں؟۔ نظر اُٹھا کر سامنے کی دوکان کا سائن بورڈ پڑھا۔ "میسرز چھبیلداس لال رام لال چاندنی چوک دہلی"۔ ٹھیک ہے یہ تو دہلی ہی ہے۔ پاکستان یہاں سے سینکڑوں میل دُور ہے پھر کون پاکستان کے ساتھ رہے گا؟ یہ لوگ جو بے صبری سے ریڈیو سن رہے ہیں۔ یا لکڑی کا بنا یہ ریڈیو؟ ۔ نہیں نہیں۔ یہ بھی تو ہندوستان میں بستے ہیں اور ریڈیو بھی بھارت کی ملکیت ہے۔ یہ پاکستان کے ساتھ نہیں رہ سکتے یہ جھوٹ ہے یہ غلط ہے۔

اجیت کو بڑا غصہ آیا۔ کیوں نہ [illegible] سے ریڈیو اُٹھا کر زمین پر پٹخ دوں؟ [illegible] غلط ہے۔ یہ بکواس ہے [illegible] سامنے سے آتے ہوئے جلوس نے [illegible] خیال کو بھنگ کر دیا۔ "گئو ماتا کی جے" [illegible] گئوئیں کٹیں بیکار۔ بند کرو یہ اتیاچار"۔ گؤ ہتیا بند کرو"۔ کے بڑے بڑے ماٹو اُٹھا [illegible] جلوس بڑھتا چلا آ رہا تھا۔

کیا بھارت میں اب بھی گئو ہتیا ہو رہی ہے؟۔ رام کرشن کی بھومی میں اب بھی گئوئیں کٹتی ہیں اور گؤ بھگت [illegible] اُس کا سنگ پریشان ہو اُٹھا۔ وہ یہ سب نہ دیکھ سکا۔ اس کے پیر لڑکھڑانے لگے۔ کمزور حالت مکاں ہو گیا۔ کانپتا شریر سڑک پر [illegible] گیہو منک دھرتی کو چھو رہا تھا۔ شاید [illegible] سر گئو ماتا کا سنمان کر رہا تھا۔

ہر دیر بعد ایک بھدر پُرش نے ہاتھ [illegible] کر کھڑا کر دیا! بھائی طبیعت خراب ہے تو گھر [illegible] کر آرام کرو۔ یہاں تانگے موٹر تانگے آکر کچلے جاؤ گے

اجیت سمجھ جانے لگا۔ کہ اُس کے دماغ نے پھر اپنا کام شروع کر دیا۔ ان [illegible] باتوں کیلئے کون ذمہ دار ہے؟ کیوں ہمارا دیش اب تک مغرب کی اندھا دھند تقلید کر [illegible] رہا ہے؟۔ کیوں ہماری سنسکرتی کا سمان نہیں [illegible] رہا ہے؟۔

گاندھی جی کہا کرتے تھے۔ گئو ہتیا [illegible] ہتیا ہے۔ گاندھی جی کے اُتر ادھیکاری کیوں ان باتوں پر پردہ ڈالے بیٹھے ہیں؟ بھگت [illegible] اور نیتا جی کے پجاری۔ کیوں اپنی آنکھوں کے سامنے بھارت کو غرق ہوتا دیکھ رہے ہیں

اجیت سُدھ بُدھ کھو بیٹھا کئی طرح کے خونی مناظر اُس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے اور وہ چکر کھا کر زمین پر گر پڑا۔ لیکن زمین پر گرتے ہی کانوں [illegible] مدھم سی آواز سنائی دی۔ "غدروں کا [illegible] ختم ہوئی۔ لیکن ابھی آزادی دُور ہے"

مادھوپور ہیڈورکس میں آگ

دو اشخاص موت کا شکار ہو...

پٹھانکوٹ ۲۲ فروری۔ یہاں سے گیارہ [illegible] دُور مادھوپور ہیڈورکس میں محکمہ آبپاشی کے ایک گودام میں آگ لگ جانے [illegible] اشخاص ہلاک ہو گئے ان کی لاشیں [illegible] کیلئے گورداسپور سول ہسپتال بھیجی گئیں

دُکھی سنسار

اودھمپور میں کالج کھولا جائے

اودھمپور کی بڑھتی ہوئی آبادی اور قصبہ کی اہمیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہاں کی جنتا ایک عرصے سے مطالبہ کر رہی ہے کہ اودھم پور میں کالج کھولا جائے۔ چنانچہ گذشتہ سال بخشی غلام محمد صاحب وزیر اعظم کشمیر نے لوگوں کے اس مطالبہ کی جوازیت کو سمجھتے ہوئے اودھم پور میں کالج کھولنے کا وعدہ بھی کیا تھا۔ مگر ابھی تک وہ وعدہ صرف وعدہ ہی بنکر رہ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کا بخشی صاحب اور ان کی سرکار سے دن بدن اعتماد اٹھتا جا رہا ہے۔ کہ وہ وعدے تو کر دیتے ہیں مگر انہیں پورا کرنا بھول جاتے ہیں۔ پرجا پریشد نے بھی متعدد بار گورنمنٹ کی توجہ اس طرف دلائی ہے اور حکومت کو واضح طور پر کہدیا گیا ہے۔ کہ اگر ماہ اپریل ۵۷ء تک لوگوں کی اس جائز مانگ کو پورا نہ کیا گیا۔ تو عوام کوئی جد و جہد شروع کرینگے۔ لہذا گورنمنٹ سے درخواست ہے کہ بجائے اس کے کہ جنتا کوئی قدم اٹھانے پر مجبور ہو اودھم پور میں کالج کھول کر جہاں بخشی صاحب اپنا وعدہ پورا کریں۔ وہاں لوگوں کی حق پر مبنی مانگ کو پورا کیا جائے۔

(اشو چرن گپتا اودھم پور یوا سبھا)

قابل توجہ اسسٹنٹ ٹریفک انسپکٹر صاحب

اسسٹنٹ ٹریفک انسپکٹر شری رگھبیر سنگھ جی کیا اس طرف دھیان دینگے کہ ان کی لائین میں کتنے ایسے ایجنٹ ہیں۔ جو ہر وقت شراب کے نشے میں مخمور رہتے ہیں۔ اور سواریوں کو بلا وجہ تنگ کرنے کے علاوہ ان کے ساتھ بد کلامی سے پیش آتے ہیں۔ نیز سواریوں کے پیسے ہی ہضم کر جاتے ہیں۔

(ایک سواری)

ہسپتال کھولے جائیں

بنجلہ ایمن نگروٹہ تحصیل رام نگر کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اور ایک تجارتی منڈی ہے۔ لیکن قصبہ ہذا میں کوئی انسانی ہسپتال اور مویشیوں کا ہسپتال نہیں۔ جس کی وجہ سے ہر سال کئی جانیں تلف ہو جاتی ہیں۔ لہذا حکومت سے پر زور استدعا ہے کہ قصبہ بنجلہ ایمن نگروٹہ میں دونوں ہسپتال کھولے جائیں۔

(سوہیلا سنگھ ٹھاکر اودھمپور)

قابل توجہ محکمہ آبادکاری

مورخہ ۷ ماگھ ۲۰۱۲ء کو ساٹل کا مکان آگ لگنے سے جلکر راکھ ہو گیا ہے اور تمام گھر کا سامان بھی ساتھ ہی جل گیا ہے۔ نیاز مند ایک رفیوجی ہے۔ لہذا حکام بالا سے درخواست ہے کہ میری امداد کی جائے۔

(دیوا چند رستی سنگوٹی تحصیل نوشہرہ)

حکومت اپنی غلط پالیسی پر پچار کرے

ریاست کے پہاڑی علاقوں میں جڑی بوٹیاں یعنی پیداوار خفیفہ غریب دیہاتی عوام کے لئے ایک ایسا ذریعہ معاش تھی جس کی آمدنی سے انہیں اپنے پیٹ پالنے میں کافی مدد ملتی تھی۔ بیوپاریوں کو بھی آمدنی ہونے کے علاوہ ہزاروں روپیہ سالانہ گورنمنٹ کے خزانہ میں جاتے تھے۔ مگر پیداوار خفیفہ کی ریاست سے برآمدگی کو روک کر کتنا بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ بار بار توجہ دلانے کے ہم حیران ہیں کہ متعلقہ افسر اس طرف دھیان کیوں نہیں دے رہے۔ کئی بار حکام متعلقہ سے اسی بارہ میں بات چیت بھی ہوئی۔ اور اعداد و شمار کی روشنی میں بھی عیاں ہے کہ گورنمنٹ اپنے طور اس مال کی جو برآمدگی کرواتی ہے وہ کسی بھی طور فائدہ مند نہیں۔ یہاں تک کہ اس تعلق میں لگائے گئے عملہ کے اخراجات بھی پورے نہیں ہوتے۔

لہذا ایک بار پھر گورنمنٹ سے التماس ہے۔ کہ وہ اپنی غلط پالیسی پر نظر ثانی کرے اور اس سلسلہ میں بیوپاری طبقہ کو اعتماد میں لے کر نئی پالیسی مرتب کرے تاکہ جہاں بیکار لوگوں کو کام میسر ہو۔ وہاں سرکاری خزانہ میں بھی زیادہ سے زیادہ آمدنی ہو سکے۔

(رشو چرن گپتا پریذیڈنٹ بیوپار منڈل اودھمپور)

نہر میں پانی چھوڑا جائے!

پرتاپ نہر کو صفائی کے لئے ایک ماہ کیلئے بند کیا گیا تھا۔ اور لوگوں کو یقین دلایا گیا تھا۔ کہ پانی ایک ماہ کے بعد کھول دیا جائیگا۔ اور اب جبکہ ایک ماہ کی بجائے اڑھائی ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ نہر میں پانی ابھی تک نہیں چھوڑا گیا۔ فصلیں علاقہ میں سوکھ رہی ہیں۔ اور کسانوں میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے۔ فصل سوکھنے کے علاوہ لوگوں کو پانی سخت قلت بھی محسوس ہو رہی ہے۔ چنانچہ جب گورنمنٹ ان سے آبیانہ وصول کرتی ہے۔ تو نہر میں پانی دیا جائے ورنہ آبیانہ کس بات کا!

(امر ناتھ - شیوڑیا)

پنچائیت کا غیر آئینی چناؤ

پچھلے دنوں علاقہ چک کنڈی تحصیل ڈوڈہ میں لوگوں کو اطلاع دیئے بغیر پنچائیت کا چناؤ عمل میں لایا گیا۔ اور یہاں تک کہ سابقہ سرپنچ مسٹر کمال خان کو الیکشن کی اطلاع نہ دی گئی۔ اور کانفرنس کا مریدوں نے اپنی مرضی سے ہی نظام الدین نامی ایک شخص کو سرپنچ منتخب کر دیا۔ حالانکہ نظام الدین اس وقت بھی وہاں حاضر نہ تھا جو کہ غیر آئینی تھا۔

لہذا حکام بالا سے درخواست ہے کہ علاقہ ہذا کے لئے پنچائیت کا چناؤ دوبارہ عمل میں لایا جاوے۔

(پبلک علاقہ چک کنڈی تحصیل ڈوڈہ)

حکام ڈوڈہ!

موجودہ لوک راج سرکار مہاراجہ ہری سنگھ کے عہد حکومت کی بیگار کے متعلق واویلا کرتی پھرتی ہے لیکن اب ڈوڈہ کے حاکموں نے یہ حکم بذریعہ پٹواریاں۔ گرداوران۔ نمبرداران و چوکیداران علاقہ ہذا میں یہ منادی کرا دی گئی ہے کہ تمام کنبہ جات ڈوڈہ میں جا کر لکڑی کے گٹھے بھریں۔

اور جو لکڑیاں نہیں دے گا۔ اس کو جرمانہ کیا جاوے گا۔ تمام علاقہ کے لوگوں نے ڈر کے مارے ڈوڈہ ۲۲-۲۰ میل پیدل مسافت طے کر کے لکڑی کے گٹھے ڈوڈہ پہنچائے ہیں۔ اور چھ آنے مزدوری فی گٹھہ دی گئی جو کہ ناکافی ہی نہیں بلکہ ناانصافی کے مترادف ہے۔ کیونکہ غریب زمینداران کے دو دو دن صرف بیگی بیگی میل مسافت طے کرتے ہی صرف ہوتے ہیں۔ ان حرکات سے عوام میں کافی ناراضگی پائی جاتی ہے۔

(کیسری سنگھ منہاس پرچارک پرجا پریشد کاستی گڑھ سرانج ڈوڈہ)

ڈسپنسری کو وسعت دی جائے

گورنمنٹ نے موضع کھنبال تحصیل رام نگر میں ایک چھوٹی سی ڈسپنسری تو ضرور قائم کر رکھی ہے۔ مگر اس ڈسپنسری کا سوائے چند لوگوں کے عوام کو قطعاً کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے۔ ڈسپنسری ہذا کا غریب عوام کے لئے یہاں ہونا نہ ہونا ایک برابر بن کر رہ گیا ہے۔

لہذا گورنمنٹ سے التماس ہے۔ کہ موضع کھنبال میں قائم شدہ ڈسپنسری کو وسعت دی جائے اور کافی مقدار میں ادویات مہیا کی جائیں تاکہ عام لوگ بھی فائدہ اٹھا سکیں۔

(پبلک کھنبال)

انسانوں کا بھیڑ بکریوں جیسا سلوک

جموں تا ڈوڈہ سڑک پر چلنے والے مسافروں کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ایک تو سڑک عموماً خراب رہتی ہے دوسرے گاڑیوں میں سواریوں کو بھیڑ بکریاں سمجھ کر ٹھونسا جاتا ہے اور دگنی سے بھی زیادہ سواریاں ایک ایک گاڑی میں بند کی جاتی ہیں۔ لیکن حیرانگی اس بات کی ہے کہ کوئی بھی پوچھنے والا نہیں۔

چند دن ہوئے سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ڈوڈہ سے آئے تو انہوں نے خود جس سیٹ پر پانچ سواریوں کیلئے جگہ تھی ۹ سواریاں بٹھائی تھیں۔ اب اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اگر پولیس کے اپنے بڑے حاکم کے گاڑی میں ہوتے ہوئے یہ ہو سکتا ہے تو پھر زیادہ سواریاں بٹھانے پر کون پوچھ سکتا ہے۔

حکام بالا سے بھگوان کے نام پر پرارتھنا ہے کہ وہ اس طرف دھیان دیں کہ گاڑیوں میں سفر کرنے والے مسافر بھی آخر انسان ہیں!

(ایک سواری)

دیہات سدھار سبھا کا مطالبہ

دیہات سدھار سبھا لگلہ کا جنرل اجلاس رابہ میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا:-

پانچسالہ پلان میں صوبہ جموں کے خشک کنڈی کی سیرابی کیلئے حکومت جموں و کشمیر نے ۱۲ کروڑ روپیہ منظور کیا ہے جس کے لئے محکمہ اریگیشن نے پراجیکٹ و پلاننگ ڈویژن کے ذریعہ سروے نہر کا کام شروع کیا ہوا ہے اور اس کام کو سرانجام دینے کے موضوع پر کوشش ہم سابقہ مین لائن کے قریباً نیچے نیچے ہی نہر کی الائمنٹ تجویز ہو رہی ہے۔ جس سے صحیح معنوں میں کنڈی کا خاص علاقہ آبپاشی سے محروم رہیگا۔ لہذا یہ اجلاس باشندگان کنڈی حکومت سے مودبانہ پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ایسے انتظام کرے جس سے نہر سابقہ علاقہ منہاس چک [illegible] موجانی۔ بادھوال۔ برپور۔ چوادی۔ نمبر بھوال سے گذاری جائے۔ اور اس تعلق میں جو سکیم پیش کردہ منظور شدہ اجلاس ہذا سے قبل ریزولیوشن [illegible] جائے کہ اجراء نہر پر سکیم ہذا [illegible] کی مہربانی کرے

صدرِ ریاست یوراج کرن سنگھ جی کو ودیارتھی پریشد کی طرف سے میمورنڈم

جموں ۱۸ جنوری۔ شری لیش پال بھسین پریذیڈنٹ جموں و کشمیر ودیارتھی پریشد نے شری یوراج کرن سنگھ جی صدرِ ریاست جموں و کشمیر کو ایک میمورنڈم بھیجا ہے جس میں تعلیمی اداروں کو پالیٹکس کا اکھاڑہ بنانے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

میمورنڈم میں لکھا ہے کہ استادوں کے درمیان گُٹ بندی اور دونوں کالجوں کے پرنسپل صاحبان کے درمیان روزمرہ کے جھگڑوں سے طلباء کے اندر ڈسپلن ختم ہو رہا ہے اور طلباء کو سیاسی پارٹیوں کی مضبوطی کیلئے استعمال کرنا تعلیمی مقاصد کے سراسر خلاف ہے۔

میمورنڈم میں مزید لکھا ہے کہ سکولوں اور کالجوں کیلئے استادوں کو پاور پالیٹکس کو مدِ نظر رکھ کر بھرتی کیا جا رہا ہے۔ نہ کہ اُن کی قابلیت کے معیار کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ماسٹر اور پروفیسر کلاسوں میں پارٹی پروپیگنڈہ کر رہے ہیں اور طلباء میں دھڑے بندیاں پیدا کی جا رہی ہیں

اس کے علاوہ میمورنڈم میں مزید لکھا گیا ہے کہ جموں کے دونوں کالجوں کے پرنسپل صاحبان کے درمیان رسہ کشی انتہائی درجہ پر پہنچ چکی ہے۔ لہٰذا گذارش ہے۔ کہ تعلیمی اداروں کی حالت کو سدھارنے کی طرف توجہ دی جائے۔

بمبئی گورنمنٹ کے سابق انگریز ملازم

بمبئی ۲۱ فروری۔ بمبئی اسمبلی میں کل ۵۶-۱۹۵۵ کے ضمنی اخراجات پیش کرتے وقت یہ انکشاف ہوا۔ کہ بھارت سرکار نے سابق انگریز سول ملازمان کو بمبئی سرکار کی طرف سے ۱ کروڑ ۳۸ لاکھ ۷۶ ہزار روپیہ بطور الاؤنس پنشن ادا کیا ہے وزیر خزانہ ڈاکٹر جیوراج مہتہ نے ہاؤس کو بتایا کہ سٹیٹ گورنمنٹ یہ رقم ہلکی ہلکی سالانہ قسطوں میں بھارت سرکار کو واپس کریگی اس قرضہ سے ایک فیصدی سود لیا جائیگا۔

مسٹر ڈلس کا دورہ

نئی دہلی ۲۱ فروری۔ آج راجیہ سبھا میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پردھان منتری کی پارلیمنٹری سیکرٹری شریمتی لکشمی [illegible] نے کہا۔ کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے ۹، ۱۰ مارچ کو دہلی آنے کی درخواست کی تھی۔ اس ممبر نے مسٹر ڈلس کے مجوزہ دورہ کی تفاصیل دریافت کی تھیں۔ انہیں بتایا گیا۔ کہ مسٹر ڈلس نے دورہ پر آنے کی خواہش کا خود ہی اظہار کیا تھا پر نہ کہ بھارت نے انہیں دعوت دی تھی۔

پریذیڈنٹ نیشنل کانفرنس فرماتے ہیں

پولیس والے بڑے اچھے ہیں!

کامریڈ جگو رام پریذیڈنٹ نیشنل کانفرنس سندربنی۔ کامریڈ سیتا رام اور کامریڈ دیوی دیال لکھتے ہیں کہ:-

"اخبار چاند" جو کہ ۳۰ جنوری کو شائع ہوا ہے کے صفحہ ۶ کے مطالعہ سے عیاں ہوا ہے کہ کسی شخص نے ذاتی ناراضگی کی بنا پر بخشی جوگندر پال چوکی انچارج سندربنی اور دلیپ سنگھ محرر چوکی کے خلاف لکھا ہے کہ وہ پبلک کو تنگ کرتے ہیں جو کہ بالکل ہی غلط ہے بخشی جوگندر پال اور دلیپ سنگھ بڑے ہی اچھے آدمی ہیں۔ ہمیں اُن کے خلاف کوئی شکایت نہیں ہے۔ لوگ اُن پر بڑے خوش ہیں۔ مورخہ ۸/۲/۵۶
(مہر) سیکرٹری نیشنل کانفرنس سندربنی۔

ودیارتھی پریشد کا ریزولیوشن

جموں ۲۲ فروری۔ جموں و کشمیر ودیارتھی پریشد (ایس۔ این۔ اے) نے ایک ریزولیوشن پاس کر کے طلباء کو پردھان کانگرس کے سواگت کیلئے مجبور کر کے استعمال کرنے کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ باوجود بار بار توجہ دلانے کے محکمہ تعلیم کے افسران طلباء کو مختلف جماعتوں کے سیاسی مفاد کیلئے استعمال کر رہے ہیں جو کہ انتہائی افسوس ناک ہے۔ ریزولیوشن میں مزید کہا گیا ہے کہ شری یو۔ این دھیبر جیسی شخصیت کے سواگت کیلئے سرکاری ذرائع کو بروئے کار لانا اُن کی بے عزتی کے مترادف ہے۔

شاہ ایران بھارت میں

نئی دہلی ۲۲ فروری۔ شاہ ایران اور اُن کی ملکہ بھارت میں تشریف لائے ہیں دہلی میں اُن کا شاندار سواگت کیا گیا۔ آپ بھارت کے مختلف حصوں کا دورہ کرینگے

کشتواڑ کے تعلیمی اداروں کی قابلِ رحم حالت!

(ہمارے خاص نمائندہ سے)

جموں ۲۱ فروری۔ شری سیوا رام پردھان پرجا پریشد تحصیل کشتواڑ نے بتایا ہے کہ کشتواڑ میں عام نظم و نسق کے علاوہ تعلیمی اداروں کی حالت نہایت ہی افسوسناک ہے کشتواڑ ہائی سکول کے لڑکوں کو سکول میں کورس تیسرا حصہ بھی نہیں پڑھائے گئے ہیں۔ کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس نے گھر پر ٹیوشن نہ رکھی ہو۔

آپ نے مزید بتایا کہ امتحان میں لڑکوں کو نقلیں کروا کر پاس کروایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے تعلیم کا معیار نہایت ہی گرا ہوا ہے۔ (ن۔ ن)

علاقہ بٹوت کے پسماندہ عوام کی دیرینہ مانگ

بٹوت (ڈاک سے)۔ عرصہ چار پانچ سال سے ہم غریب اور شرنارتھی عوام حکومت سے مطالبہ کرتے آئے ہیں کہ بٹوت جیسی صحت افزا مقام پر ایک ہائی سکول کا ہونا از بس ضروری ہے۔ چنانچہ جب بھی حکام بالا یہاں تشریف لائے وہ ہمیں یقین دلاتے رہے کہ مڈل سکول بٹوت کو ہائی سکول کا درجہ دیا جائیگا۔ لیکن آخر وہی ڈھاک کے تین پات۔

چونکہ ہم بٹوت کے عوام کچھ تو باہر کے شرنارتھی ہیں جو کہ اب یہاں آباد ہو گئے ہیں اور اور باقی بوجہ شورش تباہ و برباد اور بے خانماں ہو چکے ہیں۔ اس قدر استطاعت نہیں رکھتے۔ کہ ہم مڈل پاس کروانے کے بعد اپنے بچوں کو باہر یعنی ادھمپور، جموں وغیرہ مقامات میں بھیج کر ہائی کلاسوں میں داخل کروا سکیں اور انہیں علم کے زیور سے آراستہ و پیراستہ کروا سکیں۔ اگر امسال بھی یہاں پر ہائی سکول نہ کھولا گیا تو ہماری نونہال پود جو کہ کل کو قوم کہلائیگی۔ تعلیم میں پیچھے ہی رہ جائیں گے۔ اس لئے اُمید قوی ہے کہ ہماری عوامی حکومت امسال یعنی ۱۹۵۶ء میں ہی یہاں پر ہائی سکول کھولنے کی اجازت بخش کر ہمارے ان بچوں کو کھلنے میں امداد فرمائیں گے باقی رہا بلڈنگ کا سوال؟۔ موجودہ سکول کی بلڈنگ میں نویں جماعت تک بخوبی کام سرانجام پا سکتا ہے کیونکہ بلڈنگ ہائے مذکورہ میں تقریباً گیارہ کمرے اور تین برآمدے ہیں اور ہم لوگ بھی ساتھ ساتھ نئی بلڈنگ کی تعمیر جلد ہی شروع کر دیں گے نویں جماعت تک کیلئے موجودہ سٹاف کافی ہے۔ البتہ ایک گریجویٹ ہیڈ ماسٹر کا ہونا لازم و ملزوم ہے۔ ویسے بھی ایسی جگہ پر ایک گریجویٹ کا ہونا از بس ضروری ہے۔ باقی موجودہ سٹاف بھی نویں جماعت تک بخوبی تعلیم سے بچوں کو روشناس کرا سکتے ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ جب کھلیس (العلاوہ) اور گول (ریاسی) جیسی پسماندہ گاؤں میں ہائی سکول کھولے گئے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ قصبہ بٹوت جیسی صحت افزا اور سنٹر میں ہائی سکول نہ ہو۔ جبکہ بٹوت ضلع ڈوڈہ کا سنٹر اور دروازہ ہے اور گرمیوں میں باہر ہندوستان سے سیاح لوگ سیر و تفریح کیلئے آتے ہیں اور یہاں کی من بھاونی آب و ہوا سے لطف اندوز ہوتے ہیں لیکن وہ بھی اپنے بچوں کی ہائی کلاسوں میں تعلیم کا کوئی ذریعہ نہ دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں۔ ہم غریب اور پسماندہ شرنارتھی عوام عوامی حکومت سے محکمہ تعلیم کے افسران مجاز سے پُرزور اپیل اور استدعا کرتے ہیں کہ امسال ہی یعنی اپریل ۵۶ء سے ہی یہاں پر نویں جماعت کے کھولنے کی اجازت فرما کر ہماری اس دیرینہ مانگ کو عملی جامہ پہنائیں۔

(پبلک بٹوت)

شری آچاریہ چل بسے

نئی دہلی ۲۱ فروری۔ شری آچاریہ نریندر دیو چیئرمین پرجا سوشلسٹ پارٹی سے دل کی بیماری کی وجہ سے ایک عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد پرلوک سدھار گئے ہیں۔

شری آچاریہ جی کی موت پر ملک کے ہر حصے میں بڑے افسوس اور غم کا اظہار کیا گیا ہے۔ شری آچاریہ نریندر دیو ہندوستان بھر کے ایک مانے ہوئے بہت بڑے سیاستدان تھے۔

سینہ گرہیوں کی رہائی کا سوال

نئی دہلی ۲۲ فروری۔ پارلیمنٹ ہند میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ گورنمنٹ ہند اُن بدنصیب لوگوں کو جو پرتگیزی جیلوں میں قید ہیں کی رہائی کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔

(ن۔ ن)

رجسٹرڈ ای۔ پی نمبر ۳۲۷ — ٹیلیفون نمبر ۴۳۲

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

ضمیمہ جموں

جے سودیش

جلد نمبر ۱ — ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۵۶ء — نمبر ۱۹

ام بن ٹاؤن ایریا کمیٹی کے انتخابات اور حکومت کا جمہوریت کش اعلان!

نیشنل کانفرنس کی کامیابی کی کوئی امید نہ دیکھ کر انتخابات ملتوی کر دیئے گئے۔

جموں ۱۸ مارچ۔ گزشتہ نو سال۔ ریاست کی تعمیر میں ٹاؤن ... کمیٹی کے انتخاب عمل میں لائے گئے تھے۔ لیکن رام بن ... کانفرنس کی کامیابی کی کوئی امید نہ دیکھ کر باوجود عوام کی طرف سے بار بار مطالبہ کے آج تک ... کی طرف سے رام بن میں انتخابات ... ۲۸ مارچ ۱۹۵۶ء کو چناؤ کرانے کا اعلان کیا تھا۔ ... کانفرنسی حکمرانوں نے چناؤ ملتوی کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ ... کر چونکہ اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ اور سبھی کارکن اسمبلی کے اجلاس میں مشغول (باقی صفحہ ۲ پر)

پرجا پریشد کے پاس نوکریاں۔ روپیہ اور ٹھیکے نہیں لیکن دیش کی اُنتی کیلئے بلند اُصول ہیں انہی کو لیکر ہم نے لوگوں کے پاس جانا ہے

(صدر پرجا پریشد)

نیشنل کانفرنس کا جموں میں کوئی وجود نہیں۔ آج یہاں نیشنل کانفرنس کو سرکاری طاقت اور ہندوستان سے آنے والے روپیہ کے بل بوتے پر چلایا جا رہا ہے۔

جموں ۱۵ مارچ۔ برہمن سبھا ہال میں پرجا پریشد کے کارکنوں کی ایک بھاری میٹنگ شری رام ناتھ ایڈووکیٹ پردھان جموں سٹی پرجا پریشد کی صدارت میں ہوئی۔ میٹنگ میں پانچ سو کے قریب کارکن حاضر تھے۔ کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں وکشمیر پرجا پریشد نے بتایا کہ ہم نے محض الیکشن جیتنے یا ہارنے کے لئے پرجا پریشد نہیں بنائی ہے۔ ہم تو اس بات کو لے کر میدان میں اُترے ہیں کہ ملک کے اندر بڑھتی ہوئی اخلاقی و سماجی برائیوں کو روکا جائے۔ لوگوں کا چرتر نرمان کیا جائے۔ اور پراچین بھارتیہ سبھیتا اور سنسکرتی کے آدھار پر نو بھارت کا نرمان ہو۔ آپ نے مزید کہا کہ ہم لوگوں کو یہ گیان کروانا چاہتے ہیں کہ بھارت ورش ہمارا اپنا دیش ہے اس کے لئے جینا اور مرنا ہر دیش باسی کا کرتویہ ہونا چاہیئے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ان باتوں کے لئے ہمیں فرقہ پرست کہا جاتا ہے۔ مگر ہمارا نظریہ صاف اور سیدھا ہے۔ ہم کسی کے مذہب میں دخل دینا نہیں چاہتے۔ چاہے کوئی مندر میں جائے یا مسجد میں جائے لیکن کسی ایسے شخص کا اس دھرتی پر ادھیکار نہیں ہو سکتا جو بھارت ورش کو اپنی ماتری اور پتری بھومی نہیں سمجھتا۔ اور بھارت کو ماتا سمجھ کر اس سے پیار نہیں کرتا۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ جب تک لوگوں کے اندر سچی راشٹر بھاونا پیدا نہیں کی جاتی۔ ملکی آزادی بے معنی ہے۔ ہماری آزادی اور ترقی کا آدھار روحانیت پر ہونا چاہیئے نہ کہ دوسرے ملکوں کی طرح نفس پرستی پر۔ آج سماج کے اندر بڑھتی ہوئی برائیوں اور بے چینی کا ایک ہی کارن ہے۔ کہ ہم پراچین بھارت کی روحانیت پر کھڑی کی گئی بنیادوں کو بھول کر باقی دنیا کی طرح نفس پرستی پر چل پڑے ہیں۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ لوگ روٹی اور کپڑا حاصل کرنے کے ساتھ بھگوان اور خدا کو بھی نہ بھولیں۔ آپ نے کہا کہ میونسپل اور دوسرے الیکشن ہمارے مقصد کے حصول کی گذرگاہیں ہیں آگے چل کر آپ نے کہا کہ ہمارے دلوں میں سچی راشٹر بھاونا اور بھارت پریم کا ہی ایک جذبہ تھا جس نے ہمیں ریاستی حکمرانوں کے علیحدگی پسند کے نظریہ کے خلاف صف آرا ہونے کے لئے مجبور کیا تھا۔ اور لوگوں نے پرجا پریشد کے جھنڈے تلے منظم ہو کر زبردست قربانیاں دی ہیں۔ آج دیش بھگت لوگوں کی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے کہ جو لوگ ہندوستان سے ریاست کے مکمل الحاق کی مخالفت کرتے تھے آج اُن میں یہ جرأت نہیں کہ سامنے آ کر اپنے اُس نظریہ کو جنتا کے سامنے رکھیں۔ آپ نے مزید کہا کہ لوگوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ کہ ریاست کی بہتری کے لئے ہندوستان سے کروڑوں روپیہ آ رہا ہے۔ یہ بات الگ ہے۔ کہ آج اُس روپیہ کا دُر اُپیوگ ہو رہا ہے۔ لیکن اگر آپ لوگ تنظیم کو مضبوط کرنے میں لگے رہے۔ تو وقت آئیگا۔ کہ ان لوگوں کو اُس روپیہ کا حساب دینا ہوگا۔ پنڈت جی نے اس بات پر بڑے دُکھ کا اظہار کیا کہ کچھ لوگوں کو لالچ دے کر ہمارے اندر انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور بدقسمتی یہ ہے۔ کہ کچھ لوگ لالچ میں پھنس کر حکمران ٹولے کے اشاروں پر برادری ازم اور طبقاتی دھڑے بندیوں کو ہوا دے رہے ہیں آپ نے بتایا کہ کچھ نیشنل کانفرنسی جو کبھی برہمن سبھا میں آنے تک نہیں تھے آج برہمن سبھائی بننے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اور برہمنوں کے ہمدرد بن رہے ہیں۔ اسی طرح کچھ راجپوت دوڑ دھوپ کر کے راجپوتوں کو کہہ رہے ہیں کہ دوڑو دوسرے کھا گئے۔ آپ نے مزید بتایا کہ ہندوستان سے عوام کی بہتری اور بہبودی کے لئے لایا جانے والا کروڑوں روپیہ پارٹی وقار کو بنانے اور لوگوں میں انتشار پیدا کرنے پر صرف کیا جا رہا ہے۔ لیکن ہمیں لوگوں کو یہ سمجھانا ہے۔ کہ ہم کس پوزیشن کو لے کر میدان میں نکلے ہیں۔ آج سے تین سال پہلے سبھی نے اکٹھے مل کر اس دیش کی خاطر خون بہایا ہے۔ اُس وقت راجپوتوں نے۔ برہمنوں نے اور سبھی نے گولیاں اور لاٹھیاں کھائی ہیں دیش کے لئے بلیدان دیئے ہیں اگر آج ہم اپنے اپنے سوارتھ میں پھنس کر الگ ہو گئے۔ تو دیش کی انتہائی بدقسمتی ہو گی۔

جموں میونسپل الیکشن کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کارکنوں سے کہا۔ کہ وہ بڑی شائستگی اور تحمل مزاجی کے ساتھ کام کریں۔ ہمارے پاس روپیہ نہیں۔ نوکریاں نہیں۔ بڑے بڑے سرمایہ دار نہیں۔ ٹھیکہ دار نہیں۔ ہمارے پاس صرف اخلاق ہے۔ دلیل ہے۔ اور دیش کی اُنتی کے لئے اونچے آدرش ہیں۔ انہی کو لے کر لوگوں کے پاس جانا ہے میرا یہ وشواس ہے۔ کہ چونکہ ہمارا پروگرام صاف ہے۔ اس لئے ہم ضرور کامیاب ہونگے۔

ڈاکٹر اوم پرکاش جی مینگی نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ کن حالات میں پرجا پریشد میدان میں آئی اور اسے کن کن کڑے امتحانوں سے گذرنا پڑا۔ آپ نے بتایا کہ ایک وقت ایسا تھا۔ کہ لوگ ڈرتے تھے۔ اور پوجیہ پنڈت جی کے ساتھ بات کرنا تو در کنار سڑک میں ساتھ چلنا بھی جرم سمجھا جاتا تھا۔ لیکن پوجیہ پنڈت جی اور دوسرے لوگوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ کہ آج پرجا پریشد ریاست کے لاکھوں لوگوں کی ایک آواز بن چکی ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ آج ہر دیش باسی عزت اور غیرت کی زندگی بسر کرنے کے لئے پرجا پریشد کی مضبوطی کی اشد ضرورت محسوس کرتا ہے کیونکہ برسر اقتدار لوگوں کے برتاؤ اور عمل نے لوگوں پر عیاں کر دیا ہے۔ کہ اُن کی ذہنیت کیا ہے۔ اور وہ کیا چاہتے ہیں۔

شری رام ناتھ جی ایڈووکیٹ نے بھاشن دیتے ہوئے بتایا کہ پرجا پریشد دیش کی یکجہتی اور ایکتا کو افضل سمجھتی ہے۔ مگر ہماری ریاست میں کانفرنسی حکمرانوں کے صوبائی تعصب اور فرقہ پرستی کا زہر جو کام کر رہا ہے۔ وہ ریاست کی یکجہتی کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہے پرجا پریشد کی ہر ممکن کوشش ہوگی۔ کہ صوبائی غلبہ کو ختم کر کے لوگوں کے حقوق انہیں دلائے جائیں۔ اور صوبائی تعصب کی ذہنیت جس سے ملک کی یکجہتی اور اتحاد کو بھاری خطرہ لاحق ہے۔ کو دفنا دیا جائے۔ شری رام ناتھ جی نے کارکنوں کو کہا۔ کہ وہ لوگوں کے اندر (باقی صفحہ ۲ پر)

بھولیں مت۔ بھولیں مت!

عزت اور سوربھیان کی زندگی بسر کرنے۔ ریاستی حکمرانوں کی تانا شاہی اور ظلم و ستم کو ختم کرنے کے لئے دیش بھگتوں کے خون سے سینچی ہوئی سنستھا پرجا پریشد کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں۔ جس کیلئے میونسپل الیکشن میں اپنا ووٹ پرجا پریشد کو دیں۔

(صفحہ ۱ سے آگے)

(صدر پرجا پرشید کی تقریر)

بدلے ہوئے دور کی ذمہ داریوں کا زیادہ سے زیادہ احساس کروائیں۔ تاکہ موجودہ اقتدار لوگوں کی رجعت پسندانہ اور ڈکٹیٹرانہ ذہنیت کا خاتمہ ہو سکے۔

آگے چل کر آپ نے کہا کہ کہا جاتا ہے۔ کہ ملک سے بے روزگاری کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ دن بدن بے روزگاری میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور ہندوستان سے آنے والا کروڑوں روپیہ چند برسر اقتدار لوگوں کی جیبوں میں جا رہا ہے۔ اور بڑے بڑے سرمایہ دار پیدا ہو رہے ہیں۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ پرجا پرشید نے جہاں ہندوستان سے عوام کی بہتری کے لئے آنے والے کروڑوں روپیہ کے ذریعے لوگ کے راستے میں ایک چٹان بن کر کھڑے ہو جانا ہے۔ وہاں حکومت کی طرف سے پیدا کئے گئے بڑے بڑے سرمایہ داروں کی سرمایہ داری کو ختم کر کے ان سرمایہ داروں کے مظالم کو بھی ختم کرنا ہے۔

مہاشہ ہنس راج جی سیکرٹری پرجا پرشید نے تقریر کرتے ہوئے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ جموں میں نیشنل کانفرنس کی جماعت کوئی نہیں۔ بلکہ حکومت کی بل بوتے پر نیشنل کانفرنس کو چلایا جا رہا ہے۔ آج جموں کی جنتا کا مقابلہ نیشنل کانفرنس کے ساتھ نہیں بلکہ حکومت کے ساتھ ہے۔ اور ایسی حکومت کے ساتھ جو ظلم و تشدد اور لاٹھی کے بل بوتے پر قایم ہے۔ مگر اتہاس اس امر کا شاہد ہے۔ کہ عوام کی طاقت کے آگے ظالم سے ظالم حکومتیں بھی نہیں ٹھہر سکی ہیں چنانچہ آج ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ تحمل اور بردباری کے ساتھ کام لیا جائے۔ اور ظلم اور دباؤ کے آگے جھکنے کی بجائے جوانمردی اور ہمت سے کام لیا جائے۔

جموں کے کمیونسٹوں نے سٹالن کے فوٹو توڑ دیئے

جموں ۱۸ مارچ۔ روس میں سٹالن کے خلاف کمیونسٹوں کی پالیسی میں تبدیلی آنے کے ساتھ ساتھ ہی جموں کے کمیونسٹ کامریڈ بھی سٹالن کو گالیاں دینے لگ گئے ہیں۔ اور وہ کامریڈ جنہوں نے اپنی دکانوں اور گھروں میں سٹالن کے فوٹو لگا رکھے تھے۔ اور ناجائیز شراب فروخت کرتے تھے انہوں نے بھی فوٹو اتار کر توڑ دیئے ہیں۔ اور صرف چند ایک ہی کامریڈ ایسے باقی رہے ہیں جنہوں نے ابھی تک فوٹو نہیں توڑے ہیں۔

کشتواڑ میں گئو کشی کی واردات

جموں ۱۵ مارچ کشتواڑ سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں پر مقامی لوگوں نے پولیس کو ہمراہ لے کر (صفحہ ۳)

(صفحہ ۱ سے آگے)

(رام بن ٹاؤن ایریا کے انتخابات)

ہیں۔ اس لئے انتخابات ملتوی کئے جاتے ہیں کانفرنسی حکمرانوں کی اس جمہوریت کش پالیسی پر ہر جگہ مذمت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ رام بن ٹاؤن ایریا کمیٹی کے انتخابات کے لئے کل سات حلقے بنائے گئے ہیں۔ اور امیدواروں کے کاغذات نامزدگی کے بعد سکروٹنی ہو چکی ہے۔ ایک نشست پر پرجا پرشید کا ایک امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہو چکا ہے۔ اور ایک نشست پر تحصیلدار رام بن نے سعید میر ڈپٹی منسٹر کی ایما پر پرجا پرشید کے امیدوار شری ننھا سنگھ جی کے کاغذات نامزدگی بلا وجہ مسترد کر دیئے ہیں۔ کاغذات نامزدگی مسترد کرتے ہوئے تحصیلدار نے جو بہانہ رکھا ہے۔ وہ اور بھی انتہائی طور پر شرمناک ہے تحصیلدار نے سکروٹنی کے دوران شری ننھا سنگھ کے کاغذات نامزدگی کے متعلق کہا ہے۔ کہ تجویز کنندہ کا جو انگوٹھا لگایا گیا ہے۔ وہ اس کا اپنا نہیں۔ جس پر تجویز کنندہ جو موقع پر حاضر تھا نے بیان حلفیہ دیا کہ انگوٹھا اسی کا ہی ہے۔ لیکن تحصیلدار نے ایک نہ سنی۔ اور کاغذات رد کر دیئے گئے۔

لیکن اب باقی پانچ نشستوں پر نیشنل کانفرنس کا ایک بھی امیدوار کامیاب نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے انتخابات ملتوی کرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

پولیس کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے گی!

جموں ۱۸ مارچ۔ شری سیوا رام ایڈووکیٹ پردھان پرجا پرشید تحصیل کشتواڑ جنہیں گذشتہ ہفتہ ڈیفنس رولز کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔ ضمانت پر رہا کئے گئے ہیں۔

شری سیوا رام جی کی گرفتاری پر کشتواڑ میں بطور پروٹسٹ لوگوں نے ایک بھاری جلوس نکالا۔ بھدرواہ میں ہڑتال رہی۔ کٹھوعہ میں شری سیوا رام جی کی گرفتاری کے خلاف زبردست مظاہرہ ہوا۔ اور جموں میں پروٹسٹ کے طور پر ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ شری سیوا رام جی پولیس کے خلاف عنقریب ہی حبس بے جا میں رکھنے کے جرم میں قانونی کاروائی کریں گے۔ کیونکہ ایک دن کا ریمانڈ لے کر انہیں تین دن تک حوالات میں رکھا گیا ہے۔

(ص) ایک جگہ چھاپہ مار کر ایک کامریڈ کے گھر سے ذبح شدہ گائے کا گوشت پکڑا ہے۔ کشتواڑ اور بھدرواہ میں ایک عرصہ سے گئو کشی کے کئی واقعات ہو رہے ہیں اس واقعہ کے خلاف بطور پروٹسٹ کشتواڑ اور بھدرواہ *

میونسپل الیکشن کی دلچسپیاں

ٹیئر گیس کے ڈبے:- نارنوڑ میں کچھ بڑے سرمایہ دار کامریڈ نیشنل کانفرنس کے لئے ایک محلہ میں ووٹ مانگنے کو چلے گئے۔ تو محلہ والوں نے ٹکا سا جواب دیا اور کہنے لگے۔ کہ آج سے کچھ دن پہلے ہم پر ٹیئر گیس۔ گولیاں اور لاٹھیاں چلائی گئی تھیں۔ ہمارے ووٹ کا حقدار جو کو تم نے مروا دیا ہے۔ اور آج کس منہ سے ووٹوں کی بھیک مانگنے آگئے ہو۔ ایک منچلا جوان ٹیئر گیس کے خالی ڈبے اٹھا کر لے آیا۔ اور کہنے لگا۔ "یہ لو ووٹ"۔ جس پر کامریڈ اپنا سا منہ لے کر گھن گھناتے ہوئے چل دیئے۔

بخشی صاحب کی ناک:- کہتے ہیں کہ پچھلے دنوں "جمہوریت پرور" بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر نے اپنی سرکاری کوٹھی پر شہر کے بڑے بڑے سرمایہ داروں اور کامریڈوں کی میٹنگ بلا کر کہا کہ اگر آپ نے میونسپل الیکشن میں میری ناک کٹوا دی ہے۔ تو میں سرینگر چلا جاتا ہوں۔ تو کہتے ہیں کہ خوشامدی یک زبان ہو کر بول اٹھے۔ آپ فکر مت کریں۔ ہم ساری سیٹیں آپ کو لے دیں گے۔ لیکن بعض کو کہتا ہے۔ بخشی صاحب ناک تو کٹ کے ہی رہے گی۔ اچھا رہے ناک کا بیمہ کروا لیں۔

نیشنل کانفرنس کے گدھے اور گھوڑے:- کہتے ہیں خوشامدی اور جی حضوریوں کی ایک میٹنگ بخشی صاحب کے دربار میں ہو رہی تھی۔ تو ایک وکیل نے اٹھ کر کہہ دیا کہ بخشی صاحب آپ گھبرائیں مت۔ نیشنل کانفرنس گدھے اور گھوڑے بھی کھڑے کر دے تو بھی ہم انہیں ووٹ دیں گے۔

سنا گیا ہے۔ اس پر بخشی صاحب تو چپ رہے۔ لیکن چناؤ میں کھڑے ہونے والے کامریڈ آپس میں چوں چوں کرتے ہوئے کہنے لگے۔ دیکھو جی۔ ایڈووکیٹ صاحب ہمیں گدھے اور گھوڑے بنا گئے ہیں۔ لیکن کسی نے کہا۔ کوئی بات نہیں۔ ووٹ تو دیں گے ہی۔

ایک اطلاع ہے۔ کہ بخشی صاحب کے گدھوں اور گھوڑوں کو ووٹ دینے والے ایڈووکیٹ صاحب کو دوسرے دن ہی صبح ایک سرکاری مقدمہ کے لئے ایک ہزار روپیہ محنتانہ دیا گیا ہے۔

سچ کہتے ہیں "اس ہاتھ دے اور اس ہاتھ لے"۔

پرجا پرشید میونسپل الیکشن میں ہر نشست پر امیدوار کھڑے کریگی

جموں ۱۸ مارچ۔ پرجا پرشید کی طرف سے میونسپل الیکشن میں پندرہ کی پندرہ نشستوں پر تین تین امیدوار کھڑے کئے جائیں گے اور سکروٹنی کے بعد صرف ایک ایک امیدوار ہی کھڑا رہنے دیا جائیگا۔ اور باقی امیدواروں کو withdraw کروا لیا جائیگا۔

گذشتہ ہفتہ ہر وارڈ کی میٹنگیں ہوئی ہیں۔ جن میں تین تین چار چار امیدواروں کے نام تجویز کئے گئے ہیں۔ پرجا پرشید جمہوری اصولوں کے پیش نظر اوپر سے لوگوں پر کوئی امیدوار ٹھونسنے کی بجائے محلہ کے لوگوں کی طرف سے تجویز کئے گئے امیدواروں کو ہی ٹکٹ دے گی۔

اس کے برعکس نیشنل کانفرنس کمیٹی کے پرانے ممبروں اور بڑے بڑے سرمایہ داروں کو ٹکٹ دے رہی ہے۔ جس سے عیاں ہو جائیگا۔ کہ سرمایہ داروں کی جماعت کون ہے اور دوسروں پر غلط اور بے بنیاد الزام لگانے والے حقیقت میں خود کیا ہیں۔

باجلاس بخشی ٹھاکر داس صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی تحصیلدار رام نگر۔ دائرہ حیثیت درخواست نندو رام ولد رام سرن ٹھکر ساکن سیاہ ہری تحصیل رام نگر۔ برائے حصول سرٹیفکیٹ مستقل باشندہ جموں و کشمیر سٹیٹ برائے خرید اراضی۔

اشتہار عام

عنوان مندرجہ الصدر میں نندو رام سائیل مذکور نے برائے حصول سارٹیفکیٹ مستقل باشندہ جموں و کشمیر سٹیٹ برائے خرید اراضی گذاری ہے جو زیر تحقیقات ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی ذی غرض شخص کو بحق سائیل اجرائے سارٹیفکیٹ زیر کاروائی کوئی عذر ہووے۔ تو وہ اپنا عذر ۱۰/۴ تحصیل ہذا میں قبل ۵ چیت سمت ۲۰۱۲ تحصیل ہذا میں اصالتاً حاضر آکر پیش کرے ہے۔ بصورت دیگر بعد انقضائے میعاد مقررہ کسی کا کوئی بھی عذر قابل پذیرائی متصور نہ کیا جائے گا۔ تحریر الصدر

(دستخط) تحصیلدار اسسٹنٹ کلکٹر (فرسٹ کلاس) رام نگر

رجسٹرڈ ای-پی نمبر ۳۲۷-   تار کا پتہ:- جے سودیش جموں

جے سودیش جموں

قیمت فی پرچہ - ایک آنہ

جلد ۱ | مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۵۶ء | نمبر ۲

قصبہ رام بن میں ہڑتال جلوس اور بھاری پبلک جلسہ

نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی جمہوریت کش پالیسی کے خلاف زبردست پروٹسٹ

جموں ۲۹ر مارچ - رام بن ٹاؤن ایریا کمیٹی کے انتخابات میں نیشنل کانفرنسی امیدواروں کی کامیابی کی کوئی امید نہ دیکھ کر جمہوریت پسندی کے دعویداروں نے عجیب و غریب بہانے بنا کر انتخابات ملتوی کر دیئے ہیں چنانچہ کل پرجا پریشد رام بن کی طرف سے نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی طرف سے رام بن ٹاؤن ایریا کمیٹی کے بلا وجہ انتخابات ملتوی کرنے کے خلاف ایک زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ قصبہ میں مکمل ہڑتال رہی۔ ایک بھاری جلوس نکالنے کے بعد ایک بڑا بھاری جلسہ منعقد ہوا جس میں سردار بچن سنگھ جی پنچھی ممبر ورکنگ کمیٹی، ٹھاکر نتھا سنگھ، شری لبھو رام اور دیگر رہنماؤں نے تقاریر کیں جن میں حکومت کی جمہوریت کش پالیسی کی شدید مذمت کی گئی۔ اور ایک ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت کو وارننگ دی گئی۔ کہ اگر انتخابات جلد از جلد نہ کروائے گئے تو ایک باقاعدہ اندولن شروع کر دیا جائیگا۔

نیشنل کانفرنسی حکمران ریاست میں جمہوریت کا خون کر رہے ہیں اور آئین کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں!

ظلم اور ناانصافی زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی ظالم کا خاتمہ یقینی ہے ضرورت صرف صبر تحمل اور استقلال کی ہوتی ہے

جموں ۹ر مارچ - گذشتہ رات کو پرانی منڈی میں پرجا پریشد کی طرف سے ایک عظیم الشان پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں حاضری کا ریکارڈ تھا۔ ایک اندازہ کے مطابق بیس ہزار کے قریب لوگ شامل تھے۔ جلسہ میں پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ، شری رام ناتھ جی ایڈووکیٹ، کموڈور پرتھوی پال سنگھ جی، شری وید پرکاش جی گپتا اور شری لیشی جمیش نے تقاریر کیں:-

پوجیہ پنڈت جی کی تقریر نہایت مدلل اور واقعات پر مبنی تھی جس کا حاضرین پر ایک خاص اثر تھا۔ پوجیہ پنڈت جی نے تقریر شروع کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں گذشتہ جنرل الیکشن جس غیر جمہوری طریقہ سے ہوئے اور پھر اس سے جو حالات پیدا ہوئے تھے ان سے ہمیں یہ خیال تھا۔ کہ اب حکومت کو اپنی سابقہ غلطیوں کا کچھ احساس ہوگا۔ اور پرانی غلطیوں کا تماشہ ہی ختم ہو جائیگا۔ ہمیں یہ آشا تھی کہ میونسپل چناؤ جمہوری طریق پر کروائے جائیں گے اور لوک راج کے سدھانتوں کو سامنے رکھا جائیگا۔ عوامی ادارہ کے چناؤ میں اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق لوگوں کو ووٹ ڈالنے کی پوری آزادی دی جائیگی لیکن یہ امر انتہائی دکھ کا باعث ہے کہ لوک راج اور جمہوریت کا دم بھرنے والے ریاستی حکمرانوں کی طرف سے جمہوریت کی مٹی پلید کی جا رہی ہے اور آئین کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔ منسٹر اور سرکاری حاکم کھلے بندوں اس چھوٹے سے ادارہ کے چناؤ میں آ گئے ہیں۔ لوگوں کو دبانے اور انہیں مرعوب کرنے کیلئے ہر حربہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ پچھلے دنوں سے ہی نے وید داستہ پلیٹ فارم آنے کی کوشش نہیں کی لیکن

پرانی منڈی کے عظیم الشان جلسہ میں پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کی تقریر

آج ہماری حکومت اور اس کے کارندوں نے جو حالات پیدا کر دیئے ہیں۔ اُن کی موجودگی میں آج پلیٹ فارم آنے کیلئے مجبور ہوا ہوں تاکہ تمام واقعات آپ لوگوں کے سامنے رکھ سکوں اور جو واقعات توڑ مروڑ کر پیش کئے جا رہے ہیں اُن پر روشنی ڈال سکوں

انگریزوں کے ہاتھوں میں کھیلا کون؟

پنڈت جی نے کہا - کہ پچھلے دنوں گورنمنٹ کے ایک بڑے منسٹر نے اپنی تقریروں میں کہا ہے کہ "جلیانوالہ باغ میں گولی چلوانے والا ڈوگرہ پریم ناتھ ڈوگرہ ہے۔ سردار بھگت سنگھ کو پھانسی دلانے والا پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ ہے "..." اس لئے کہ وہ انگریزوں کا دوست ہے"

پنڈت جی نے حقائق اور واقعات کو لوگوں کے سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ پریم ناتھ تو اس وقت مظفر آباد میں زیر حراست تھا۔ لیکن یہی نیشنل کانفرنسی جو اس وقت مسلم کانفرنسی تھے - انگریزوں کے ہاتھوں میں کھیل کر ریاست کے اندر فسادات کروا رہے تھے۔ شیخ محمد عبداللہ اور اس کے ساتھی مرزا افضل احمد بیگ کے ذریعے انگریزوں سے ملے ہوئے تھے۔ اُن سے روپیہ لیتے تھے اور مہاراجہ کی حکومت کے خلاف سازشیں کر کے ریاست میں ہندو مسلمانوں کو لڑا رہے تھے اس بات کے واضح ثبوت موجود ہیں لیکن پریم ناتھ اگر چاہتا تو اس وقت انگریزوں کو پکڑوا کر ان پر گولیاں چلوا سکتا تھا۔ مگر میں نے ایسا نہیں کیا بلکہ مظفر آباد کے نامور کو ان لوگوں کے چھانسے میں نہیں آنے دیا۔ وہاں پر بغیر کسی سختی کے بغیر بالکل امن و امان رکھا اور وہاں جو حیثیت کا مسلم و اقعات کی روشنی میں بتایا

کہ انگریزوں کے ساتھ پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کا سودا تھا یا کہ یہ لوگ تھے

لیاقت علی سے سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا!

پنڈت جی نے بتایا۔ کہ میرزا قاسم صاحب جو آج دوسروں پر الزام تراشی کرتے ہیں اس وقت علی گڑھ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرتے تھے جس سے خوش ہو کر مسلم لیگ کے نیتا مسٹر لیاقت علی خان نے جناب صاحب کو سرٹیفکیٹ دیئے ہیں لیکن آج یہ سرٹیفکیٹ ہم کر ہم پر الزام لگا رہے ہیں کہ ہم پاکستان کا کام کر رہے ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ آج طاقت ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے لیکن لوگوں کو چاہیئے کہ وہ حقائق اور واقعات کو سمجھنے کی کوشش کریں نہ کہ لچھے دار تقریروں میں پھنس جائیں۔

ریاست کو کس نے بچایا؟

آگے چل کر پنڈت جی نے بتایا کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ پرجا پریشد نے غلط ایجی ٹیشن کی ہے اور کشمیر کو ان لوگوں نے بچایا ہے۔ ورنہ شیخ عبداللہ ملک کو تباہی کی طرف لے جا رہا تھا۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر جموں کے لوگ اندولن نہ کرتے تو نہ جموں ہوتا اور نہ ہی کشمیر اور نہ ہی یہ لوگ آج کرسیوں پر ہوتے بلکہ حالت کچھ اور ہی ہوتی۔ یہ ہماری جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ ہم ہندوستان کے بہت نزدیک چلے گئے ہیں ورنہ واقعات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ نیشنل کانفرنس کے رہنما ریاست کو کس طرف لے جا رہے تھے۔ اور شیخ صاحب جسے آج یہ لوگ غدار کہہ رہے ہیں

ایک عجیب و غریب پروپیگنڈا!

اپنا چھپا ایمان اور ضمیر بیچ کر پکا سمجھتے

آپ نے مزید کہا کہ آج کل ہمارے نیشنل کانفرنسی حکمرانوں نے ایک عجیب پروپیگنڈا شروع کیا ہے کہ پرجا پریشد شیخ عبداللہ کا طرفدار ہے۔ استصواب رائے اور پاکستان کی حامی ہے اور نیشنل کانفرنس ہندوستان کے ساتھ مکمل الحاق چاہتی ہے۔ نیشنل کانفرنس کو ووٹ دینا پنڈت جواہر لال جی نہرو کو مضبوط کرنا ہے۔ پنڈت جی نے کہا۔ کہ یہ عجیب پروپیگنڈا ہے۔ اور بہتان تراشی ہے۔ جو لوگ ہندوستان کیلئے جینا اور مرنا جانتے ہیں جنہوں نے ریاست کو ہندوستان کا ایک مضبوط انگ بنانے کے لیے قربانیاں دیں اور اپنا خون بہایا آج وہ ووٹوں کی خاطر لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے پاکستانی اور عبداللہ کے حامی کہا جا رہا ہے اور جن لوگوں نے بھارت سے مکمل الحاق کی مانگ کرنے والوں پر گولیاں چلائیں۔ ظلم کئے اور ہندوستان کے خلاف سازشیں کیں وہ ہندوستان اور پنڈت جواہر لال نہرو کے ہمدرد بن رہے ہیں۔ آپ نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اگر ہمارے الیکشن میں حصہ لینے سے جواہر لال کے ہاتھ کمزور ہوتے ہیں تو میں اس بات کا اعلان کر دیتا ہوں کہ شری جواہر لال جی اور نہرو جی یہ کہہ دیں اور اگر بخشی صاحب اور دوسرے نیشنل کانفرنسی دوست اُن سے یہ کہلوا دیں کہ پرجا پریشد کے میونسپل الیکشن میں حصہ لینے سے ان کے اور شری نہرو جی کے ہاتھ کمزور ہوتے ہیں اور پرجا پریشد الیکشن نہ لڑے تو ہم اسی وقت پیچھے ہٹ جائیں گے اور الیکشن میں حصہ نہیں لیں گے۔

(باقی صفحہ نمبر ۲ پر پڑھیئے)

پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کی تقریر

بخشی صاحب سے کوئی جھگڑا نہیں لیکن...

آگے چل کر پنڈت جی نے کہا۔ کہ آج بخشی صاحب جھولیاں پھیلا پھیلا کر لوگوں سے ووٹوں کی بھیک مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "میں آپ کا خادم ہوں"۔ لیکن ہمارا بخشی صاحب کو ایک ہی جواب ہے کہ بھیک مانگنے اور خادم بننے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ سیدھے سادے ریاست کا بھارت کے ساتھ دوسری ریاستوں کی طرح الحاق کر کے یہاں پر بھارت کا مکمل ودھان لاگو کر دیں اور یہاں پر سپریم کورٹ کے اور آڈیٹر جنرل کے مکمل دائرہ اختیار کو بڑھائیں۔ دفعہ نمبر ۳۷۰ ختم کر کے ریاست کی موجودہ امتیازی پوزیشن کو ختم کر دائیں تو پھر ہمارا اور آپکا کوئی جھگڑا نہیں رہیگا۔ ورنہ بھیک مانگنے اور جھوٹ بول کر لوگوں کے خیالات کو منتشر کرنے سے کچھ نہیں بنے گا۔ جنتا یہ بہتر جانتی ہے کہ ہماری جدوجہد کی بدولت آپ پرائم منسٹر بنے ہیں۔ جنتا کی قربانیوں کی بدولت ہندوستان سے روپیہ آرہا ہے۔ ورنہ وہ شیخ عبداللہ جسے آج آپ پرائم منسٹر بننے کے بعد غدار کہہ رہے ہیں اس کے سامنے بولنے کی جرأت تک نہیں تھی۔

آگے چل کر پنڈت جی نے کہا کہ جس دن سے ہم میدان میں آئے ہیں۔ فرقہ داری ہمارے پیچھے لگی تھی۔ ہر جگہ ہمیں فرقہ پرست کہہ کر گردانا جاتا ہے لیکن کبھی کسی نے یہ نہیں بتایا۔ کہ ہم نے کون سا قدم ایسا اٹھایا ہے جو فرقہ دارانہ ہو۔ اگر بھارت کو اپنا دیش سمجھنا اور بھارت کو ماتا سمجھ کر پریم کرنا فرقہ پرستی ہے تو ہم لاکھ بار فرقہ پرست بننے کیلئے تیار ہیں۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ ہم بھارتیہ سبھیتا اور سنسکرتی کے آدھار پر نئے بھارت کا نرمان کرنا چاہتے ہیں اور روحانیت کی طرف لوگوں کو راغب کر کے اخلاقی طور پر لوگوں کو اوپر اٹھانا چاہتے ہیں۔ آج ہندوستان کے اندر جو رہنما جو ہماری مخالفت کرتے تھے۔ وہ آج اس بات کو محسوس کر رہے ہیں کہ ملک اخلاقی طور پر پستی کی طرف جا رہا ہے۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہمارے حکمران اپنے سیاسی مفاد کی خاطر لوگوں کو لالچ دے کر خرید رہے ہیں اور وہ روپیہ جو ملک کی ترقی کیلئے ہندوستان سے آرہا ہے اُسے بجائے ملک کی تعمیر پر صرف کرنے کے لوگوں کو خریدنے اور اخلاقی گراوٹ پیدا کرنے پر لٹایا جا رہا ہے۔

ملازم آزادی سے ووٹ دے سکتے ہیں

پنڈت جی نے اس بات پر بڑے افسوس کا اظہار کیا۔ کہ آج ہماری ریاست میں جمہوریت کا خون کیا جا رہا ہے اور سرکاری ملازموں کو برسر اقتدار پارٹی کے لئے پروپیگنڈہ کیلئے مجبور کیا جا رہا ہے۔ لیکن گورنمنٹ آف انڈیا کا یہ صاف سرکلر ہے کہ کوئی بھی سرکاری ملازم پارٹی پروپیگنڈہ میں حصہ نہیں لے سکتا۔ مگر وہ اپنے ووٹ کا استعمال اپنی مرضی کے مطابق پوری آزادی کے ساتھ کر سکتا ہے آپ نے مزید کہا کہ نیشنل کانفرنس جس "نیا کشمیر" کا ڈھنڈورہ پیٹتی ہے اُس کی بنیاد جمہوریت پر رکھی گئی ہے لیکن آج جس طریقہ پر بلا وجہ پرجا پریشد کے امیدواروں کے کاغذات نامزدگی رد کئے گئے ہیں اور جس طریق پر منسٹر لوگوں کو اپنی کوٹھیوں پر بلا کر اور ان کے گھروں میں جا کر ڈرا اور دھمکا رہے ہیں کیا ایسے جمہوریت کہا جا سکتا ہے۔ مہاراجہ کی حکومت جسے یہ لوگ پانی پی پی کر کوستے ہیں اس وقت بھی میونسپل الیکشن ہوئے تھے۔ لیکن کوئی بھی مثال ایسی نہیں مل سکتی کہ منسٹروں نے کبھی کسی کو اپنی کوٹھی پر بلایا ہو یا کسی کے گھر میں ووٹوں کیلئے گئے ہوں۔ حالانکہ اس وقت شخصی حکومت تھی اور آج لوگ سوراج کے دعوے [illegible] جاتے ہیں۔

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ پلیٹ فارم پر جب ہمارے حکمران آتے ہیں یا باہر جاتے ہیں تو اپنے آپ کو بڑا جمہوریت پسند۔ انصاف پسند۔ اور ملک کے خادم ظاہر کرتے ہیں مگر جو کچھ پچھلے آٹھ سالوں میں ہوا ہے اس کے متعلق آنے والا اتہاس بتائے گا۔ کہ جو کچھ ہمارے ان دوستوں نے کیا ہے اور کر رہے ہیں وہ کسی نے نہیں کیا ہوگا۔

جمہوریت کس بات کا نام ہے

کشمیر کے حکمرانوں کی چالوں کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ ہمارے یہ دوست جہاں کہیں بھی جاتے ہیں۔ یہی کہتے ہیں کہ اگر پرجا پریشد کامیاب ہو گئی تو مسلمان کیا کہیں گے اور کشمیر کے لوگ کیا کہیں گے۔ کتنا فضول سا سوال ہے۔ جب کشمیر میں پنڈت کے نیشنل کانفرنسیوں نے سرینگر میونسپل کونسل میں کامیاب بنا لئے ہیں تو جموں والوں نے کیا کہا ہے اور اگر اب جموں میں پرجا پریشد کامیاب ہو

بقیہ صفحہ اول سے

جائیگی۔ تو سرینگر والے کیا کہہ سکتے ہیں۔ وہ اپنی جگہ کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور جموں والوں نے اپنی جگہ ممبر بننا ہے۔ آخر جمہوریت کس بات کا نام ہے؟

سیکورٹنی میں پرجا پریشد کے امیدواروں کی بلا وجہ درخواستیں رد کرنے کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا۔ کہ اسمبلی کے الیکشنوں میں اسی طرح جمہوریت کا خون کر کے پرجا پریشد کے امیدواروں کی درخواستیں رد کر کے بلا مقابلہ کامیابی کے ڈھول پیٹ رہے ہیں۔ کیا اسی کا نام جمہوریت اور انصاف ہو سکتا ہے؟۔ جبکہ سرکاری طاقت کے بل بوتے پر لوگوں کا گلا دبایا جائے اور کسی کو اپنی رائے تک کے اظہار کا موقع نہ دیا جائے۔

ظلم کو برداشت کرنا بھی ظلم ہے:۔

آگے چل کر پنڈت جی نے کہا۔ کہ یہ درست ہے کہ ظلم کرنا گناہ ہے مگر ظلم اور ناانصافی کو خاموشی کے ساتھ برداشت کرتے جانا بھی ایک بڑا گناہ ہے۔ ہم نے پہلے بھی ظلم کے خلاف آواز اُٹھائی ہے اور آئندہ بھی ہر ظلم اور ناانصافی کے خلاف برابر لڑتے جائیں گے۔ یہ ٹھیک ہے کہ وقتی طور پر ظلم اور سختی بڑی بھیانک نظر آتی ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ ظالم کا ظلم اور سختی زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی۔ ظلم کا خاتمہ یقینی ہے ضرورت صرف صبر تحمل اور استقلال کی ہوتی ہے اور دُنیا میں زندہ رہنے کا اُنہی لوگوں کو حق حاصل ہے جو ظلم و تشدد کا مقابلہ بڑی مردانگی کے ساتھ کرتے ہیں۔

جمہوریت کے نام پر اپیل:۔

آخر میں آپ نے کہا کہ میں مذہب کے نام پر نہیں۔ دھرم کے نام پر نہیں بلکہ جمہوریت کے نام پر اپیل کروں گا۔ کہ آج ریاست میں جمہوریت کو حکمرانوں کے حملوں سے بچانے کیلئے پرجا پریشد کو مضبوط بنائیں۔ اپنے حق کو پہچانیں۔ کسی کے جھانسے اور پروپیگنڈہ میں آنے کی بجائے واقعات اور عمل کو دیکھیں اور پھر اپنے ووٹ کا استعمال کریں۔

ریاستی حکمرانوں کی
کے خلاف زبردست

جموں ۲۸ مارچ۔ جموں میونسپل
کیلئے پرجا پریشد کے امیدواروں
کے بیارہ وارڈوں سے کل
دائر کی تھیں۔ جن میں
جو جوڈیشل آفیسر تھے۔ سکیورٹی
پرجا پریشد۔ نیشنل اور دوسرے
کی درخواستیں منظور کر دیں لیکن
ریٹرننگ آفیسر جو گورنمنٹ کی
تعلق رکھتے تھے۔ جنہیں محض
چلانے کے لئے ریٹرننگ آفیسر
تھا۔ انہوں نے پرجا پریشد کے
امیدواروں کی درخواستیں انتہائی
ڈھنگ سے مسترد کر دی ہیں۔ نتیجہ
نیشنل کانفرنس کا ممبروں کو بلا مقابلہ
کروانے کے علاوہ باقی چھ نشستیں
پرجا پریشد کے پہلے اور دوسرے نمبر
امیدواروں کی درخواستیں رد کر دی
میں شری درگاداس ورما۔ مہاشہ
سردار بچن سنگھ جی پنچھی
شری امرناتھ گپتا۔ شری
لیش بھسین کے نام خاص طور
ہیں۔ درخواستوں کو رد کرنے کی
ہی شہر میں ایک زبردست ہیجان
گیا۔ اور لوگوں نے رات کو ہی ایک
مظاہرہ کیا۔ دوسرے دن شہر میں
کی ہڑتال کی گئی اور سیاہ جھنڈوں
ایک بھاری جلوس نکالا گیا۔ جلوس
مختلف بازاروں کا چکر لگانے کے
سکریٹریٹ کے پاس پہنچا۔ تو عوام
خروش کو دیکھ کر جمہوریت کے دشمن
اُٹھے اور سکریٹریٹ کے دروازے
سکریٹریٹ کے باہر میدان
ایک بھاری جلسہ ہوا۔ جس میں
پریشد کے رہنماؤں نے کانفرنسی حکمرانوں
کی طرف سے پرجا پریشد کے امیدواروں
درخواستیں مسترد کرنے کی شدید مذمت
پرجا پریشد کے امیدواروں کی درخواستیں
رد کرنے کیلئے کیا کیا شرمناک
کئے گئے ان تمام تفصیل پر روشنی آئندہ
میں ڈالی جائیگی

غیرت اور عزت کی زندگی بسر کرنے کیلئے
پرجا پریشد کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں

عالم خواب میں

ووٹ کسے دوں؟

از قلم تنگھے رام

کل شام جب میں اپنے دفتر سے واپس گھر لوٹا۔ تو اپنے دروازے پر پندرہ بیس اشخاص کا ہجوم دیکھ حیران و ششدر رہ گیا کہ معاملہ کیا ہے؟ کون سا ایسا واقع ہوا ہے۔ کہ یہ مجمع لگ گیا ہے۔ اور پھر میرے دروازے کے سامنے۔ آگے بڑھا۔ اور دیکھا۔ تو جان میں جان آئی۔ کیونکہ یہ سجن ووٹ۔ ہاں۔ ووٹ ہی تو میونسپل الکیشن کے لئے مانگنے آئے۔

"بھائی صاحب آپ ووٹ تو نیشنل کانفرنس کو دیں گے ہی"

"اجی۔ انہیں کہنے کی کیا ضرورت۔ ان کا ووٹ تو اپنا ہی ہوا۔"

"یہ نیشنل کانفرنس کو چھوڑ اور کسے دے سکتے ہیں۔"

"واہ کیا کمال کہا۔ ہمیں نہیں دیں گے۔ تو جائیں گے کہاں؟"

اس طرح باری باری سب سجن بولنے لگے۔ اتنے سوالات کی بوچھاڑ دیکھ میں گھبرا اٹھا۔ انہیں کیا جواب دوں۔ کیسے جان چھڑاؤں کچھ سمجھ نہیں پڑتا۔ لیکن آخرکار یہ کہہ کر کہ آپ ہمدردوں کو تو ہی ووٹ دیں گے۔ اپنا پیچھا چھڑانے میں کامیاب ہو گیا۔ اور وہ سب پھر اگلے دروازے پر دستک دینے چل پڑے۔

میں ابھی کھانا وانا کھا باہر ہوا۔ خوری کے لئے نکل پڑا۔ تمام راستے میں ایسی ہی ٹولیاں سرگرم نظر آئیں جو عوام کو اپنا ہم خیال بنانے میں محو تھیں۔ دو ایک جگہ پر پبلک جلسے بھی ہو رہے تھے۔ خوب لمبی چوڑی تقریریں اور شریلی نظمیں عوام کو سنائی جا رہی تھیں ایک دوسرے پر الزامات اور جوابی الزامات تراشے جا رہے تھے۔ نکلا تو تھا ہوا خوری کرنے لیکن الٹا دماغ میں بوجھ اٹھائے واپس گھر لوٹ آیا۔ اور سونے لگا۔ تاکہ طبیعت کچھ ہلکی ہو جائے۔

نیند تو آئی۔ لیکن جلد ایسا محسوس ہوا۔ کہ چاروں اطراف سے ہلہ گلہ مچا ہے لوگ ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر شور مچاتے آ جا رہے ہیں اونچی اونچی آوازیں ایک دوسرے پر آوازے کستے۔ اور اپنی کامیابی کے دعوے باندھ رہے ہیں۔ میں گھبرا اٹھا۔ اور دھیان سے ان کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔

ایک طرف سے آواز آئی "آؤ ہمیں ووٹ دو۔ ہم ہر پارٹی سے لاتعلق ہیں اور اپنی ہی ڈفلی بجاتے ہیں۔ پارٹیوں کے کیچڑ اور دلدل میں پھنس کر آپ کی سیوا کرنے کے جذبہ کو تلانجلی نہیں دیں گے۔ آپ کی یعنی جنتا کی سیوا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اگر تم نے ہمیں کامیاب کیا تو یہ پارٹیاں وارٹیاں اپنا الو سیدھا نہیں کر سکیں گے۔ آپ ہماری ذات کو دیکھیں کتنی اچھی ہے۔ سفید چادر پر سیاہ دھبے تو بدنما نہیں ہیں۔ ان کی طرف دھیان نہ دیں۔ اپنا علاوہ فائدہ بھی تو دیکھنا ہے۔ آپ سے پوری توقع ہے۔ کہ آپ ہم آزاد امیدواروں کو کامیاب کریں گے۔ اور کسی بھی سیاسی پارٹی کو میدان میں نہیں رہنے دیں گے۔ اور اپنے ووٹ کی پوری قدر کریں گے۔"

دوسری طرف سے ایک اور آواز آئی "ہم بھی آزاد ہیں گو ہمارا تعلق ایک آل انڈیا پارٹی سے ہے۔ لیکن چونکہ ہماری کامیابی کے کوئی آثار نہیں۔ اس لئے ان ناکامیوں سے پارٹی نہ بدنام نہ ہو۔ لہٰذا ہمیں بھی آزاد تصور کیا جائے۔ گو ہمارے بیشتر ممبران ہمیں الوداع کہہ چکے ہیں۔ ہماری ڈگمگاتی نیّا ابھی منجدھار میں ہی پھنسی ہے۔ طوفان صاحب جلدی آ کر طوفان برپا کریں گے۔ جس سے آپ کا ذہن صاف ہو جائیگا۔ اور ان کے طوفان سے آپ کے ووٹ اڑ کر خود بخود ہماری صندوقچیوں میں آ جائیں گے۔ اور ہم اڑ کر یہاں سے باہر!!

ایک کرخت اور ترش آواز نے میری توجہ اپنی طرف مبذول۔ یہ ایک کھدر پوش سیاہ اچکن پہنے چشمہ لگائے بول رہے تھے۔ یا ور رہے تھے۔ کچھ کہہ نہیں سکتا۔ بہرحال وہ کہہ رہے تھے۔

"صادق ہوں صراف کا قاسم کی قسم۔ ڈوگرہ بخشی غلام ہے۔ شام کی قسم۔

بھائیو میں سمجھتا تو نہیں سیٹھی ضرور ہوں۔ اور ابھی ابھی برلن اور ماسکو کا دورہ کر کے آیا ہوں۔ آپ اپنا ووٹ ہمیں ہی دیں۔ ہماری حکومت ہے۔ اور وقت حاکم کی اطاعت کرنا دانشمندی اور اپنا مفاد اٹھانا ہے۔ ہمیں الزام دیا جاتا ہے۔ کہ ہماری گولیوں سے شہید ہوئے تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہماری گولیاں کوئی جے۔ بی منگا رام کی ہیں کہ ان سے مریں گے۔ نہیں اور پھر کیا ہم نہتے اور بے امن سنتے گر ہمیں پر نہ چلا کر قبائلیوں اور پاکستانی درندوں کو نشانہ نہ بنائیں گے۔ بہرحال ہم آپ کا قیمتی ووٹ ہماری پارٹی (ص)

(صلہ) کے امیدواروں کی ہی امانت ہے۔ یہ آپ کے سچے سیوک اور خادم ہیں۔ گو ہمارے کارندوں نے غبن۔ لوٹ کھسوٹ کی ہے۔ تو یقیناً اپنا ظالم پیٹ پالنے کی خاطر۔ خیر آپ سمجھدار ہیں اپنے ووٹ کی پوری قیمت وصول کیجئے۔ اور ہمیں کامیاب بنائیں۔

ایک طرف ایک بوڑھے بزرگ بول رہے تھے۔ "ہمارے پاس پیسہ نہیں۔ نوکریاں نہیں۔ کوئی لالچ نہیں۔ یا بخشی کا ٹوٹا ہوا ڈنڈا نہیں جس سے آپ کے ووٹ لینے کا دعوے کر سکیں ہم ہندوستان کا مکمل دائرہ اختیار لاگو کروانے کیوجہ سے پاکستانی ایجنٹ ہیں۔ روس اور انگلو امریکی سازشوں کو آشکارہ کرتے ہیں۔ اس لئے ریاست کے بدترین دشمن ہیں۔ آپ خود سوچیں اور اپنا ووٹ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والے امیدواروں کو نہ دے کر مستحق شخص کو کامیاب کریں۔ یہ ہی آپ کے ووٹ کا صحیح استعمال ہے۔"

اتنے میں نیند کھل گئی۔ اور اٹھ بیٹھا۔ اب سوچ رہا ہوں۔ کہ ووٹ کسے دوں؟ کیونکہ یہ قوم کی امانت ہے۔

پرجا پرشید نے اپنے امیدواروں کا اعلان کر دیا۔

جموں ۳۰ مارچ۔ کل رات کو بازار کھٹیکاں میں پرجا پرشید کی طرف سے ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں پرجا پرشید کے امیدواروں کا اعلان کیا گیا۔ سبھی امیدواروں نے حلف نامے پڑھے۔ اور پارٹی ڈسپلن کے تحت چلنے کا عہد کیا۔ سکروٹنی کے بعد اب پرجا پرشید کے حسب ذیل امیدوار الیکشن لڑیں گے۔

ڈاکٹر اوم پرکاش جی مینگی جنرل سیکرٹری پرجا پرشید۔ شری شیام لعل جی شرما۔ شری رام ناتھ ایڈووکیٹ۔ شری وید وشنو دت جی۔ شری لال چند جی۔ شری دوارکا ناتھ جی ایڈووکیٹ۔ شری فقیر چند جی۔ دیوان کشن داس جی۔ شری بھگوان داس جی۔ شری تلک راج جی۔ شری اوم پرکاش جی بک سیلر۔ شری امرناتھ جی۔ باقی دو نشستوں پر ہریجن منڈل کے امیدواروں کو پرجا پرشید کے امیدوار سمجھ کر سپورٹ کی جائے گی۔

ریاست میں اب رائے شماری کرانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

شری نہرو کا اعلان

نئی دہلی۔ ۳۰ مارچ۔ شری جواہر لعل جی نہرو نے پارلیمنٹ میں بیان دیتے ہوئے اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ کہ ریاست جموں و کشمیر آئینی و قانونی طور پر ہندوستان کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ اور جو حالات پاکستان نے پیدا کر دیئے ہیں اب اُن کی موجودگی میں ریاست میں رائے شماری کرانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ہند سرکار کا سرکلر

ہند سرکار نے ایک سرکلر جاری کیا ہے کہ کوئی بھی سرکاری ملازم سیاسیات میں کھلے عام حصہ نہ لے۔ اور کسی بھی سیاسی پارٹی کی کنویسنگ نہ کرے۔ لیکن وہ پوری آزادی کے ساتھ جہاں چاہے اپنے ووٹ خاموشی کے ساتھ ڈال سکتا ہے۔ اسے یہ بھی نہیں بتانا چاہیئے۔ کہ اس نے کس کو اپنا ووٹ ڈالا ہے۔

نیا پیشہ

پچھلے دنوں عدالت میں ناجائز شراب بیچنے کے الزام میں پکڑے گئے۔ ایک ملزم کی گواہی دینے گئے ایک کامریڈ پیش ہوا۔ جج صاحب نے کامریڈ سے پوچھا کہ تمہارا پیشہ کیا ہے۔ تو اس نے بڑے طمطراق سے جواب دیا۔ کہ نیشنل کانفرنس کا۔

باجلاس مہنت چرنداس صاحب گپتا بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی سب جج ... منصف درجہ اول رنبیر سنگھ پورہ

نند لعل ... رام قوم مہاجن ساکنہ خیری تحصیل رنبیر سنگھ پورہ ڈاکخانہ ...

بنام ٹھاکر داس ولد نرنجن سینی۔ پربھدیال ولد ٹھاکر داس سینی ساکنہ ... تحصیل رنبیر سنگھ پورہ ... مدعا علیہان۔

ایصال ۔/۵۰ روپیہ و خرچہ

اشتہار

مقدمہ مندرجہ عنوان الصدر میں ٹھاکر داس مدیون مندرجہ صدر کے متعلق رپورٹ پیادہ ہے۔ کہ وہ تعمیل سمن کرنے سے انکاری ہے لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مدیون مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بغرض پیش کرنے عذرات نسبت کرائے جانے وصولی رقم زر ایصال بتقرر ۲ اپریل ۱۹۵۶ء حاضر عدالت ہذا اصالتاً یا وکالتاً آوے۔ بصورت دیگر کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔ آج مورخہ ۹ ۳/۵۶ ثبت مہر عدالت و ہمارے دستخط کے جاری کیا گیا۔

دستخط

منصف صاحب رنبیر سنگھ پورہ بحروف انگریزی و مہر عدالت۔

میونسپل الیکشن ——— ایک امتحان

میونسپل انتخابات کروائے جائیں۔ عوام کے اس جائز مطالبہ کو ایک مدت تک پائے حقارت سے ٹھکرانے کے بعد ۲ اپریل ۱۹۵۶ء کو ریاستی سرکار نے جموں میونسپل الیکشن کروانے کا اعلان کیا ہے۔ یعنی اٹھارہ سالہ پرانی میونسپل کمیٹی ختم ہوگی۔ اور شہر کے لئے نئی میونسپل کونسل کا انتخاب عمل میں لایا جائیگا۔

آج کے جمہوری دور میں میونسپل انتخابات ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ لیکن جن حالات میں جموں میونسپل کونسل کے انتخابات عمل میں لائے جا رہے ہیں۔ عام حالات کی نسبت اس الیکشن کی اہمیت کہیں بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ اس الیکشن میں ریاست کی دو بڑی پارٹیوں کا مقابلہ ہے۔ جن کے اپنے مختلف سدھانت ہیں۔ اور دونوں قسم کے سدھانتوں کے درمیان گذشتہ آٹھ سال کے عرصہ سے ایک زبردست سنگھرش چل رہا ہے۔ ایک طرف نیشنل کانفرنس برسر اقتدار جماعت ہے۔ جس کے رہنماؤں نے ریاست کو بھارت سے الگ تھلگ رکھ کر یہاں پر تخت سلطانی قائم کرنے کے خواب دیکھے۔ جنہوں نے بھارت ماں سے پیار کرنے والی جنتا کے خون سے ہولی کھیلی۔ جنہوں نے حق کی مانگ کرنے والے عوام پر بے پناہ مظالم ڈھائے۔ جنہوں نے ماتاؤں اور بہنوں کی عصمت و ریاں کروا کر ان کی غیرت کو چیلنج کیا۔ اور آج بھی ریاست کے بھارت سے مکمل الحاق کے نعرے لگانے کے باوجود عملی طور پر محدود الحاق کے نظریہ پر قائم ہیں۔ نیز حکومت کے بل بوتے پر من مانیوں کا چکر چلائے جا رہے ہیں۔ لیکن دوسری طرف پرجا پریشد بھارت سے مکمل الحاق کا نعرہ لے کر میدان میں آئی ہے۔ جو ریاست کو بھارت کا ایک اٹوٹ انگ بنانا چاہتی ہے۔ جس کے لئے پرجا پریشد نے بے مظالم و سختیاں برداشت کیں ہیں۔ جس کے جھنڈے تلے جنتا نے لامثال قربانیاں دی ہیں۔ جس سنگھا کے نوجوانوں نے بھارت ماں سے ملنے کی خاطر ظالم کی بے رحمانہ گولیوں کو اپنے سینوں میں کھا کر اور جام شہادت نوش فرما کر قوم کا سر بلند کر گئے ہیں۔ اور جس سنگھا کے اور کارکن آج بھی بے پناہ مصیبتیں اور مشکلات کو اپنے سر پہ لینے کے باوجود ایک چٹان کی مانند اپنے سدھانتوں پہ کاربند ہیں۔ ان حالات کے اندر یہ کہنا غلط نہ ہوگا۔ کہ جموں میونسپل الیکشن صرف شہر کی صفائی اور ترقی کے پروگرام کو لے کر ہی نہیں لڑے جا رہے ہیں بلکہ دیش اور قوم کے مستقبل سے وابستہ دو مختلف نظریے رکھنے والی سنستھاؤں کا ایک امتحان ہو رہا ہے۔ اگر نیشنل کانفرنس انتخابات میں دونوں کی اکثریت سے جیت جاتی ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ جموں کے لوگ نیشنل کانفرنس کے محدود الحاق کے نظریہ کو تسلیم کرتے ہیں نیشنل کانفرنس کے لیڈروں نے دلیش بھگت عوام پر جو ظلم و ستم کیا ہے۔ وہ جائز تھا۔ نیشنل کانفرنس کے رہنماؤں نے فرقہ پرستی اور صوبائی تعصب کی پالیسی پر چل کر جموں کے عوام کو سیاسی۔ سماجی اور اقتصادی طور پر ختم کرنے کے جو ناپاک حربے استعمال کئے ہیں وہ اس پالیسی کے سامنے سر خم کرتے ہیں اور پھر نیشنل کانفرنسی سرکار اور اس کے کامریڈوں نے تاناشاہی۔ اندھیر گردی اور لوٹ کھسوٹ کا جو بازار گرم کر رکھا ہے۔ جموں کے لوگ اس سے سہمت ہیں۔ نیشنل کانفرنس کو ووٹ دیکر کامیاب کروانے کے بعد جموں کے لوگوں کو پھر کوئی حق نہیں ہوگا۔ کہ وہ چیخ و پکار کریں۔ اور جموں کے ساتھ بے انصافیوں کا رونا روئیں۔

دوسری طرف پرجا پریشد کی کامیابی کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ لوگ ریاست کے ہندوستان سے مکمل الحاق کے نظریہ کے حق میں ہیں۔ وہ پرجا پریشد کے ایک ودھان ایک پردھان۔ ایک نشان کے نعرہ کے ساتھ متفق ہیں پرجا پریشد کی کامیابی کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ جموں کے لوگ نیشنل کانفرنسی سرکار کی غیر جمہوری اور متعصبانہ پالیسی کے خلاف ہیں۔ اور پھر جو نمائندے جموں شہر سے اسمبلی کے اندر اُن پر ٹھونسے گئے ہیں۔ اُن کو جموں کی نمائندگی کرنے کا کوئی حق نہیں۔

یہاں یہ صورتِ حالات ہوں۔ تو عوام پر ایک بڑی بھاری ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ اور انہیں چناؤ کے وقت اپنے ووٹ کا استعمال کرتے ہوئے یہ سوچنا ہوگا۔ کہ آیا انہیں کسی کے دباؤ یا لالچ میں آکر اپنے اس مستقبل کو تاریک ہی رکھنا ہے۔ جسے روشن بنانے کے لئے دیش کے ہونہار نوجوانوں کا بلیدان دیا ہے۔ جس کی خاطر بھارت کے مہان نیتا ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے بنگال سے چل کر یہاں آکر اپنے پرانوں کی آہوتی دی ہے۔

مختصر یہ کہ جموں میونسپل الیکشن یہاں کی جنتا کے لئے ایک امتحان ہے۔

(دیہاتی آئینہ)

رجسٹرڈ ای جی نمبر ۳۲۰ — ٹیلیفون نمبر ۴۳۲

جے سودیش
جموں

جلد ۱ — مورخہ ۷ اپریل سنہ ۱۹۵۶ء — نمبر ۲۱

نیشنل کانفرنس کا پروپیگنڈہ کرنیوالا افسر تبدیل کر دیا گیا!

سرکاری ملازم کسی بھی سیاسی پارٹی کا پروپیگنڈہ نہیں کر سکتا!

جموں۔ یکم اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ سردار بُدھ سنگھ انکم ٹیکس افیسر جموں گذشتہ دنوں سے کھلے بندوں نیشنل کانفرنس کا پروپیگنڈہ کر رہا تھا اور گھر گھر جا کر سرکاری پوزیشن کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے کامریڈوں کے لئے ووٹ مانگ رہا تھا۔ کو جموں سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اور اُسے فوری طور پر گورداسپور حاضر ہونے کا حکم ملا ہے — یاد رہے کہ انکم ٹیکس کا محکمہ گورنمنٹ آف انڈیا کے تحت چلا گیا ہے اور گورنمنٹ آف انڈیا کا صاف آرڈر ہے کہ کوئی بھی سرکاری افسر یا ملازم کسی بھی سیاسی پارٹی کا پروپیگنڈہ وغیرہ نہیں کر سکتا۔

حکومت کی سختیوں اور جمہوریت کش کارروائیوں کے باوجود پرجا پریشد پوری طاقت کے ساتھ چناؤ لڑیگی!

بڑے بڑے سرکاری افسر کھلم کھلا نیشنل کانفرنسیوں کی حمایت میں کام کر رہے ہیں!

پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کی پریس کانفرنس

جموں۔ ۵ اپریل۔ پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر پرجا پریشد نے اخباری نامہ نگاروں سے ایک بیان میں کہا کہ جموں میونسپل چناؤ کے بارے میں حکومت جموں و کشمیر کے رویے کو دیکھ کر ہمارے دل میں گہرے شکوک پیدا ہو گئے ہیں۔ جمہوری اصولوں کو پاؤں تلے روندکر بڑے بڑے افسر سرکاری پارٹی ۔ نیشنل کانفرنس کی امداد کر رہے ہیں۔ اور اگر جب کوئی آزاد تحقیقاتی کمیٹی مقرر ہو۔ یہ الزامات ثابت کئے جاسکتے ہیں۔

نیشنل کانفرنس کے پبلک جلسوں کا انتظام حکومت جموں و کشمیر کے محکمہ انفرمیشن اور پبلسٹی کی طرف سے ہوتا رہا ہے۔ اُن دکانوں پر جو سٹوڈنٹس کی ملکیت ہیں سٹوڈنٹس ڈیپارٹمنٹ کا عملہ گھوم گھوم کر دوکانداروں کو نیشنل کانفرنس کے اُمیدواروں کے حق میں ووٹ ڈالنے کے لئے کہہ رہا ہے اور دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ کہ ایسا نہ کرنے پر اُن کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی جائے گی۔ محکمہ جات تعلیم، ریسیری کلچر، جنگلات ٹرانسپورٹ اور ڈرگ ریسرچ لیبارٹری کے بے شمار افسر اور ملازم کھلم کھلا نیشنل کانفرنسی اُمیدواروں کے حق میں پراپگنڈہ کر رہے ہیں۔ بڑے بڑے افسروں کو کہا گیا ہے کہ اپنے ماتحت عملے کو بتلا دیا جائے کہ اگر انہوں نے پرجا پریشد کے حق میں ووٹ ڈالا تو انہیں نوکری سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ نیشنل کانفرنس کی طرف سے نکالے گئے کل کے جلوس میں بہت سے سرکاری افسروں نے حصہ لیا جن میں پنڈت سری رام ڈپٹی ڈائرکٹر فوڈ اینڈ سپلائی۔ شری نندلال انسپکٹر سکولز۔ شری بدری ناتھ فیلڈ پبلسٹی

افسر اور شری مدن چوپڑہ بلاک آفیسر اور کتنے ہی دوسرے بھی شامل تھے۔ شہر میں ڈر اور بے چینی کا ماحول پیدا کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ دیہات سے کرائے پر لائے گئے غنڈے شراب سے بدمست کل کے نیشنل کانفرنسی جلوس میں سب کی نظروں کا مرکز تھے۔

سرکاری طور پر پرجا پریشد کے اُمیدواروں پر دباؤ اور اثر ڈال کر انہیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے نیشنل کانفرنسی حریفوں کے

حق میں دستبردار ہو جائیں۔ پرجا پریشد کے ایک اُمیدوار، جو سرکاری ٹھیکیدار رہے کو یہ دھمکی دی گئی کہ اگر وہ دستبردار نہ ہوا تو نہ صرف فی الحال اُس کے بلوں کی ادائیگی روک دی جائے گی۔ بلکہ اس سال کے خاتمہ پر اُنہیں ناواجب ادائیگی قرار دے دیا جائے گا۔ ایک اور بڑے سرکاری افسر نے ہمارے ایک اُمیدوار کے باپ کو بُلا کر کہا کہ وہ اپنے بیٹے کو مجبور کریں کہ وہ بیٹھ جائیں اور جب اس نے اپنی مجبوری کا اظہار کیا تو اُسے دھمکی دی گئی کہ ایک خاص عرصہ کے اندر اگر اُس نے اپنے بیٹے کو نہ بٹھایا تو نہ صرف اسکو برخاست

کر دیا جائیگا بلکہ اُس پر مقدمہ بھی بنا دیا جائیگا ایک اور اُمیدوار پر اسی طرح کا دباؤ ایک ڈپٹی منسٹر صاحب کی طرف سے ڈالا گیا ہے ایسے لوگوں میں سے پولنگ اور پریزائیڈنگ افسر چُنے گئے ہیں جنکی قابلیت کا معیار صرف اتنا رکھا ہے کہ وہ حکمران پارٹی کی ہر طرح سے امداد کرنے کو تیار رہیں۔ اس طرح کی مثالیں بھی ہیں کہ کئی افسروں کو صرف اسلئے تبدیل کر دیا گیا ہے کہ وہ نیشنل کانفرنسی آقاؤں کی

نیشنل کانفرنس کے اُمیدواروں کے حوصلے پست ہو گئے

جموں ۶ اپریل۔ میونسپل چناؤ میں پرجا پریشد کے اُمیدواروں کی کامیابی کے آثار یقینی نظر آنے لگے ہیں۔ پرجا پریشد کے کارکنوں کے کام اور لوگوں میں پرجا پریشد کی مقبولیت سے نیشنل کانفرنس کے کئی اُمیدواروں کے حوصلے پست ہو گئے اور اُنہوں نے کام کرنا بند کر دیا ہے۔ لیکن اُن کی جگہ سرکاری ملازموں کو مجبور کر کے کام پر لگایا گیا ہے

ہر خواہش کو پورا کرنے کو تیار نہیں تھے۔ کتنے ہی پریزائیڈنگ افسر محلوں میں گھوم گھوم کر نیشنل کانفرنس کا کام کر رہے ہیں۔ جہاں وہ زیادہ سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں۔ اور جہاں ان کی برادری والے ووٹران رہتے ہیں۔ انہی وارڈوں میں ان کو لگایا گیا ہے۔ جس جس سیٹ پر نیشنل کانفرنس کو اپنی شکست کا یقین تھا۔ وہاں سے پرجا پریشد کے سبھی اُمیدواروں کے کاغذات نامزدگی رد کروا دیئے گئے ہیں۔ شری درگا داس ورما کے کاغذات ایک سیٹ پر جس بنا پر رد کئے گئے بالکل ویسی ہی خانہ پُری والے کاغذات جو دوسری

سیٹ پر داخل کئے گئے تھے اسی پریزائیڈنگ افسر نے منظور کر لئے۔ اسکے عمل کا یہ تضاد اُن صاحب کی سمجھ میں اُنکی کوششوں کے باوجود بھی نہ آیا۔

شری بچن سنگھ پنچھی جو کہ جموں شہر کے ایک ووٹر ہیں کے کاغذات اس بنا پر رد کر دیئے گئے کہ ان کی رہائش جموں شہر میں نہیں تھی۔ اس اعتراض کے خلاف اُنہوں نے اپنا مالک مکان کا اور جموں کے ہفتہ وار اخبار رنبیر کے مالک کے حلفیہ بیانات دیئے۔ لیکن جناب پریزائیڈنگ آفیسر صاحب نے ماننے اور حلفیہ بیانات تک لینے سے انکار کر دیا۔ شری جانشہ پال مہتہ منوداس اور شری جگدیش شاستری کے کاغذات اسلئے مسترد ہوئے کہ وہ مڈل پاس نہیں تھے۔ حیرانگی کی بات یہ ہے کہ جانشہ پال نے دسویں اور مہتہ کا سرٹیفکیٹ پیش کیا۔ شری جگدیش چندر شاستری نے شاستری کی ڈگری پیش کی اور شری مہتہ منوداس نے مڈل کا تصدیق شدہ سرٹیفکیٹ پیش کیا۔

کہیں پرجا پریشد کے وہ اُمیدوار جن کے کاغذات رد کئے گئے ہیں عدالت میں نہ چلے جائیں۔ انہیں فیصلوں کی نقلیں نہیں دی جا رہی ہیں۔ حالانکہ آج ایک ہفتہ ہو چکا ہے انہیں ضروری رقمیں خزانہ میں جمع کروائے۔

سرکار کی ان غیر آئینی زیادتیوں نے نہ صرف جمہوری روایات کا خون کیا ہے بلکہ عوام کے دلوں سے جمہوریت پر سے وشواس اٹھا دیا ہے ملک کی زندگی پر اس کا اثر برسوں رہے گا۔ ایسے افسوسناک حالات میں غیر جانبدار چناؤ ہونے ممکن نہیں۔ لیکن ایسے حالات میں بھی پرجا پریشد پوری طاقت سے چناؤ لڑے گی اور ضرور ہی کامیاب ہو کر دکھائے گی۔ (نامہ نگار)

واقعات اور اعداد و شمار کی روشنی میں بتایا جائے کہ ملک کا دشمن صوبہ پرست اور فرقہ پرست کون ہے

ریاست کی یکجہتی اور اتحاد کے خواہشمند عوام کو سوچنا چاہیئے کہ کانفرنسی حکمرانوں کی صوبائی تعصب کی خطرناک پالیسی کے نتائج کیا ہوں گے

(ڈوگرہ سیاسی مبصر کے قلم سے)

پچھلے شماروں میں ہم نے مختلف محکموں کے ملازموں کے تناسب و زندگی کے دوسرے شعبہ جات کے متعلق اعداد و شمار پیش کئے ہیں نیشنل کانفرنسی حکمران فرقہ پرستی اور صوبائی تعصب کی پالیسی پر چل کر ایک صوبہ کا دوسرے صوبہ پر غلبہ کر کے کس طور ریاست کی یکجہتی کے لئے ایک بڑا خطرہ بن رہے ہیں۔ اور پھر اپنے گناہوں پر پردہ پوشی کرنے کے لئے کس قدر لغو پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے نیز الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق اس خطرناک پالیسی کے خلاف آواز بلند کرنے والوں کو کس طرح الٹے فرقہ پرست رجعت پسند اور صوبہ پرست کہا جاتا ہے۔

پہلے پانچسالہ پلان میں جموں پر کتنا خرچ ہوا۔ اور کشمیر میں کتنا خرچ ہوا دکھایا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہمیں کچھ اعداد و شمار ملے ہیں جنہیں حسب ذیل درج کیا جاتا ہے۔

نام تعمیری مد	صوبہ کشمیر میں خرچ کی گئی رقمیں	صوبہ جموں میں خرچ کی گئی رقمیں
پاور یعنی بجلی کی سکیمیں	۲۳۰،۲۷ لاکھ روپیہ	۶۹،۶۳ لاکھ روپیہ
ٹورازم یعنی سیر و سیاحت	۴۴،۷۷ لاکھ روپیہ	۶۶ لاکھ روپیہ
کاٹیج و چھوٹے پیمانے کی صنعتیں	۷۷،۰۰ لاکھ روپیہ	۵۶،۴۸ لاکھ روپیہ
اگریکلچر	۱۹،۷۹	؟

اس کے علاوہ گذشتہ پانچ سالوں میں ریاست کی ترقی کے لئے چھ کروڑ روپے سے اوپر رقمیں سپیشل طور پر ہندوستان سے لائی گئی ہیں۔ جو سارے کی ساری صوبہ کشمیر میں ہی خرچ کی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل بیان کی جاتی ہے۔

نام تعمیری مد	صوبہ کشمیر میں خرچ کی گئی رقمیں	صوبہ جموں میں خرچ کی گئی رقمیں
زیادہ اناج پیدا کرو۔	۵۵،۰۰ لاکھ	×
تحفظ سیلاب	۵۵۰،۰۰ لاکھ	×
ٹورازم (سیر و سیاحت)	۷،۰۰ لاکھ	×
فوڈ کنٹرول	۵،۴۶ لاکھ	×

دوسروں کو صوبہ پرست و فرقہ پرست کہنے والی نیشنل کانفرنسی سرکار کیا یہ بتائے گی؟ کہ اوپر دیئے گئے اعداد درست ہیں یا غلط جو اگر درست ہیں تو پھر بتایا جائے۔ کہ جو لوگ اس شدید ناانصافی کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں وہ ملک کے دشمن اور فرقہ پرست ہیں یا وہ جو اس ناانصافی کے مرتکب ہو رہے ہیں؟

اپنے فرقہ وارانہ نظریہ و صوبائی تعصب پر پردہ پوشی کرنے کے لئے ہمارے حکمران کچھ کہیں نہ نقائص اور اپنے آپ کا حق نمک ادا کرنے کے لئے پہلے ہی کا مرہٹہ یہ کہیں نہ کہیں کہ جموں کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا جا رہا ہے۔ لیکن حقائق اور بے بنیاد پروپیگنڈہ سے زیادہ دیر تک پردہ نہیں ڈالا جا سکتا۔ چنانچہ ریاست کی یکجہتی اور اتحاد کو برقرار رکھنے کے خواہشمند کو نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی پالیسی اور روش کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ پردہ کے پیچھے کیا ذہنیت کام کر رہی ہے — جہاں تک دونوں کی آبادی اور رقبہ کا تعلق ہے۔ صوبہ جموں کا رقبہ اس وقت کشمیر سے دگنے کے قریب ہے۔ اور آبادی بھی کشمیر سے کچھ زیادہ ہی ہوگی متعلق تفاصیل آئندہ شمارہ میں لکھی جائیں گی۔

طنزیہ

مسافر کی ڈائری

انصاف ہنس رہا ہے!

اب کی دفعہ جموں کی گلیوں میں جمہوریت اور انصاف کا شور و غل ایسا مچا کہ میونسپلٹی کے چناؤ میں ہی ساری دنیا کے انصاف کے خاتمہ کا خطرہ پیدا ہو گیا جوں جوں امیدواروں کی سکروٹنی کا وقت یعنی ۲۷ مارچ نزدیک آ رہا تھا انصاف کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔ آخر انصاف کا مقابلہ بھی تو بہت بڑے منتریوں۔ کامریڈوں اور سرمایہ داروں سے تھا۔ آج ۲۷ مارچ ہے اور جموں شہر کے ایک سو بیس کے قریب امیدواریوں والے بھی اپنے سپاہیوں سمیت پانچ جگہوں۔ یعنی ریٹرننگ افسروں کے دروازوں پر پہنچ گئے۔ دو ہفتے پہلے انصاف مرو رہا تھا کہ اس کی شہیدی کا پتہ بھی کسی ہتھیار سے کی جائے گی۔ لیکن آج ان ریٹرننگ افسروں کے میز پر صرف کاغذ ہی دیکھ کر انصاف مسکرایا۔ شائد اب کی دفعہ یہ چاپلوسی اور آقاؤں کے اشاروں پر گلا گھونٹنے والے کچھ بدل گئے ہیں۔ کیونکہ باہر دروازوں پر پولیس کی جگہ پھوپھی پھوپھو نظر آتے تھے۔ لیکن ان نام نہاد انصاف کے محافظوں نے جونہی قلم اٹھایا۔ اور یکطرفہ لوٹ شروع کئے۔ نیشنل کانفرنس کے ہر ایک امیدوار کی امیدواری درست بلکہ امیدواری سے پیدا ہونے والی چیز بھی درست۔ کاغذ درست۔ بیٹ درست اور سب کچھ درست لیکن انکے مخالف سب سب غلط۔ ان کی امیدواری تو کجا امیدواری کا شبہ بھی غلط۔ قلمیں چلتی رہیں اور انصاف کا نپتا رہا۔ آج سے تین سال پہلے ان ہی قلموں نے جموں میں کھٹوں تک کی مہوں تک کی نوبت پہنچائی تھی شیخ عبداللہ کو ٹھکوا کیا تھا۔ آج پھر جموں کی دھرتی پر انصاف کانپ رہا تھا۔ شام کو لگ بج ہی گیا۔ پرانی منڈی کے احاطہ میں ہزاروں لوگوں کا ایک بھاری ہجوم تھا۔ لوگ دکھی اور گھبراہٹ میں تھے۔ اور انصاف انکے کندھوں پر بیٹھا رو رہا تھا لیکن جب مسافر امپیریل بنک کے سامنے پہنچا تو دیکھا کہ راستہ بند تھا۔ ہجوم میں سڑک کے درمیان تختہ تھا۔ اس پر گورنمنٹ تھی۔ اور سب کے کندھوں پر انصاف ہنس رہا تھا۔ بھائیو! ہم بلا مقابلہ ہو گئے۔ ہمارے منصفوں نے کمال کر دیا۔ انصاف ہنس رہا تھا۔ دیکھو چھ لوگ کے ذریعہ دو جیت گئے۔ چھ رابطے کے ذریعہ دو اور آ جائیں گے۔ یعنی انکے ناموں کو ہم رد کرینگے باقی سوئے ہوئے ان فرقہ پرستوں کے کاغذ رد۔ ان کی کوالیفکیشن رد۔ آپ کا ووٹ جواہر لال کے بکسے میں جانے والا ہے۔ کراچی اور پرانی منڈی ایک ہی ہیں۔ خدا کیلئے پرماتما کے لئے ووٹ ہم کو دو۔ ہزاروں لوگ آتے جاتے انصاف کو ہنستے دیکھ کھڑے ہو جاتے تھے۔ بلکہ کئی نعرے لگاتے پرانی منڈی کی طرف چل پڑے۔ صبح بازار بند تھے۔ لوگ ماتم کر رہے تھے۔ ہر ایک جموں نواسی کے چہرے پر سخت مایوسی تھی۔ گیارہ بجے کالی جھنڈیوں کا جلوس اور پھر جلسہ۔ سارا شہر گھبراہٹ میں پکار اٹھا۔ اور ہر ایک کے منہ پر سوالیہ (؟) نشان تھا۔ کہ آخر اس طرح کاغذ رد کرنے یا ایسا کرنے یا ایسا کروانے والے...... کہیں بخشی صاحب کے دشمن تو نہیں۔ کیا یہ لوگ وہی شیخ کے دوست تو نہیں جو ایک آقا کو گدی پر رد کر کے اب دوسرے کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہیں۔ لیکن انصاف بدستور ہنستا رہا تھا۔ گلی کوچوں غرضیکہ جب مسافر مہارک منڈی کے گریوہال کے سامنے سے گذرا تو انڈسٹریز کونسل کی دھرم دھرام نے چونکا دیا۔ پتہ چلا کہ یہاں بھی قلم چلتے ہوئے عوام کے جموں کشمیری نمائندے بیٹھے ہیں۔ جو میز اس مندر سے کو سنتے بھی کہ انصاف ہنستا بھی ہے اور بیلاد [illegible] کو [illegible] والے اور مٹی ریٹرننگ افسروں کے ماتھے پر [illegible] [illegible] آقاؤں کا حکم بجا لائیگے۔ اس [illegible] لوگ [illegible] [illegible] یہاں کوئی خطرہ باقی ہے۔ مسافر نے دیکھا کہ انصاف [illegible] [illegible] جھڑیوں کے اوپر بیٹھا ہنس رہا ہے اور [illegible] [illegible] دروازے [illegible] سیاہ جھنڈیوں والے لوگ کھڑے [illegible] دروازہ بند تھا۔ پولیس تیار کھڑی تھی۔ اب انصاف [illegible]

[illegible]

ایمان خطرے میں!

جموں میں میونسپل الیکشن کیا ہوئے طوفان آ گیا۔ حکومتی سنگھاسن ڈولنے لگ گیا ہے۔ گلی کوچوں۔ بازاروں میں جدھر دیکھو منسٹر اور بڑے بڑے سرکاری افسر چکر کاٹ رہے ہیں۔ ہر طریقہ استعمال کر کے لوگوں کو نیشنل کانفرنس کے امیدواروں کو ووٹ ڈالنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ مخالف امیدواروں اور ان کے رشتہ داروں کو ڈرایا جا رہا ہے۔ لوگوں کو لالچ دیئے جا رہے ہیں۔ اور دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ سرکاری ملازم اور بڑے بڑے افسر گھر گھر گھوم کر نیشنل کانفرنس کا پرچار کر رہے ہیں۔ اور پمفلٹ تقسیم کر رہے ہیں۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مخالف امیدواروں کی درخواستیں بھی رد کروا دیں۔ سارے کی ساری سرکاری مشینری کو بھی انتخابی مہم میں دھکیل دیا گیا ہے تو آخر الیکشن کروانے کا مطلب ہی کیا تھا۔ ان حالات میں بہتر تو یہی ہوتا کہ الیکشن کروائے ہی نہ جاتے۔ لیکن اس موقع پر غور طلب بات یہ ہے کہ آخر یہ ہے کیا؟ کیا اسی کا نام جمہوریت ہے؟ کیا اسی کا نام لوک راج ہے۔ جس کی ہر جگہ دہائیاں دی جاتی ہیں۔ حالات کو دیکھ کر کوئی بھی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ ریاست کے اندر آج جمہوریت کا خون کیا جا رہا ہے۔ لوک راج کے نعرے لگا کر دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکی جا رہی ہے۔ اور عوام سے مذاق کیا جا رہا ہے۔ ورنہ جمہوریت اس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ ہر شخص کو اپنی رائے کا آزادانہ طور پر استعمال کرنے کا حق ہو۔ کوئی بھی سرکاری ملازم یا افسر پارٹی پالیٹکس میں نہ الجھے۔ ہر شخص کو دیش کے اندر برابر کے حقوق حاصل ہوں۔

ریاست کے موجودہ سیاسی حالات کو دیکھ کر یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ آج ریاست میں جمہوریت خطرے میں ہے۔ یعنی مانوتا کا سب سے بڑا دھرم —— ہر شخص کو مساوی حقوق ہوں۔ چھوٹے اور بڑے کا کوئی سوال نہ ہو۔ ہر شخص اس دیش کی قسمت کے بنانے یا بگاڑنے کا ذمہ دار ہو۔ —— لوک تنتر (ڈیموکریسی) خطرے میں ہے۔ انسانیت کا ایمان خطرے میں ہے۔

جہاں یہ صورت حال ہو وہاں عوام پر بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ کہ آیا انہوں نے فاسزم۔ تاناشاہی اور ظلم و تشدد کے آگے گھٹنے ٹیک دینے ہیں۔ یا انسانی دھرم کو بچانے کیلئے صف آرا ہونا ہے۔

تو آج ریاستی عوام پر سب سے بڑی ذمہ داری یہی عائد ہوتی ہے کہ وہ جمہوریت کو سمجھیں اور جمہوریت یعنی مانو دھرم کو بچانے کیلئے اپوزیشن کو مضبوط بنائیں۔ ظلم و ستم۔ دھمکیوں یا کسی دوسری بات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آگے اور آگے بڑھتے جائیں۔

بھارت کا ودھان ہر شہری کو حق دیتا ہے کہ وہ پوری آزادی کیساتھ دیش کے ہر حصے میں گھوم سکتا ہے

ڈاکٹر مکرجی کے انویائی شری کیدار ناتھ جی ساہنی پرمٹ سسٹم کی دھجیاں اُڑا کر ریاست میں داخل ہو گئے

شری ساہنی کی ہزاروں لوگوں کے عظیم اجتماع میں ولولہ انگیز تقریر !!

جموں ۔ ۲ مارچ شری کیدار ناتھ ساہنی جنرل سیکرٹری دہلی پردیش جن سنگھ پرمٹ کی پابندیاں توڑ کر آج یہاں پونچے۔ شری کیدار جی کی آمد پر پرانی منڈی میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں پچیس ۲۵ ہزار کے قریب لوگوں نے شمولیت کی جلسہ گاہ میں یہ حالت تھی کہ پرانی منڈی میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ مکانوں کی چھتیں اور گلیاں دُور دُور تک لوگوں سے بھری پڑی تھیں لوگ جلسہ میں شری کیدار جی کے پونچنے کی بیتابی سے انتظار کر رہے تھے جلسہ میں اُن کے آنے سے پہلے لوگوں میں طرح طرح کے خیال کام کر رہے تھے۔ کوئی کہتا تھا کہ پونچ ہی رہیں گے کوئی کہتا تھا کہ پونچنا مشکل ہے۔ دس بجے کے قریب اچانک شری کیدار لوگوں کے بیچ سے گذرتے ہوئے سٹیج پر پونچ گئے جس وقت کیدار جی سٹیج پر پونچے تو ایک عجیب منظر تھا۔ شری کیدار ناتھ زندہ باد اور تالیوں کی گونج سے فضا گونجنے لگی۔ ماتاؤں نے شری ساہنی کی آرتی اُتاری۔ شری ڈاکٹر اوم پرکاش جی مینگی نے کیدار جی کا تعارف کرایا۔ اور انہیں خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا کہ اُن کی خدمات ریاست کے لوگوں کے لئے ناقابل فراموش ہیں۔ ریاست کی فرقہ پرست سرکار ایسے دیش بھگت کا یہاں آنا پسند نہیں کرتی۔ لیکن آج وہ اُن کے قانون کی دھجیاں اُڑاتے ہوئے یہاں ہمارے درمیان پونچ گئے ہیں۔

شری کیدار جی نے ایک ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ میں نے پچھلے دنوں جموں آنے کے لئے پرمٹ کی درخواست کی لیکن مجھے پرمٹ نہیں دیا گیا۔ میں نے جب دیکھا کہ میری آزادی پر چھاپہ مارا جا رہا ہے۔ میرے ادھیکار جو مجھے بھارتیہ ودھان کے تحت ملے ہیں چھینے جا رہے ہیں۔ تو میں نے فیصلہ کیا کہ میں جموں جاؤں گا۔ اور ان کے قانون کی دھجیاں اُڑا کر پوچھوں گا کہ آپ کا یہ بوگس قانون دوسروں کیلئے ہو سکتا ہے۔ مگر ڈاکٹر مکرجی کے ایک انویائی کے لئے نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے ہمیں ایک ہی راستہ دکھایا ہے وہ ہے اپنے حقوق کی رکھشا کے لئے بلیدانوں اور قربانی کا راستہ دکھایا ہے۔

آپ نے بتایا کہ بھارت کا ودھان دیش کے ہر شہری کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ پوری آزادی کے ساتھ دیش کے ہر حصے میں گھوم سکتا ہے۔

آگے چل کر آپ نے بتایا کہ کہا جاتا ہے کہ پرمٹ سسٹم اسلئے رکھا گیا ہے کہ دشمن کا کوئی ایجنٹ ریاست میں گھس نہ جائے۔ تو بتایا جائے کہ کیا ہم لوگ دشمن کے ایجنٹ ہیں؟ کیا وہ لوگ جنہوں نے ریاست کو بھارت کا ایک اٹوٹ انگ بنانے کے لئے بلیدان دیئے اور بھارت کو اکھنڈ دیکھنا چاہتے ہیں۔ دشمن کے ایجنٹ ہو سکتے ہیں؟

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ پرمٹ سسٹم جاری رکھنے کے پیچھے ایک ایسی ذہنیت کام کر رہی ہے جو دیش کیلئے بڑی خطرناک ہے کیونکہ اس سے لوگوں کے دلوں کے اندر شکوک پیدا ہوتے ہیں کہ ابھی ریاست بھارت سے الگ ہے۔

آپ نے کہا کہ پرمٹ سسٹم کا مطلب دشمن کے ایجنٹوں کو روکنا ہو تو وہ اس طریقے سے نہیں روکے جا سکتے۔ کیونکہ میں جو باقاعدہ ہندوستان کے ڈیفنس منسٹر اور ریاست کے پرائم منسٹر کو یہ چٹھی لکھ کر کہ ۲ اپریل کو پابندیاں توڑ کر جموں پونچ رہا ہوں۔ اور پھر راستہ میں پبلک جلسے کرتا ہوا یہاں پونچ سکتا ہوں اور یہ لوگ مجھے پکڑ نہیں سکے۔ تو دشمن کے ایجنٹوں کو کیسے پکڑا جا سکتا ہے؟ وہ خاموشی سے آکر اپنا کام کر کے واپس جا سکتے ہیں۔

آپ نے کہا کہ اگر مان بھی لیا جائے تو آئے دن پاکستان سے چور اور ڈاکو یہاں ریاست میں داخل ہو کر ڈاکے اور چوریاں کر رہے تھے۔ اور جو پکڑے بھی جاتے ہیں اُنہیں معمولی معمولی سزائیں دے کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ لیکن ہندوستان سے ریاست میں بلا پرمٹ آنے والوں کے لئے ایک سال کی سزا رکھی گئی ہے۔

آپ نے کہا کہ میونسپل الیکشن آپ لوگوں کے لئے ایک چھوٹا سا امتحان ہے کیونکہ اس الیکشن میں ایک طرف روپیہ۔ لالچ دباؤ اور حکومت کی طاقت ہے۔ لیکن دوسری طرف دیش بھگت لوگوں کے بلند اصول ہیں۔ اب یہ آپ لوگوں کو ہی دیکھنا ہے کہ ووٹ کسے دینے ہیں۔

شری کیدار جی کی تقریر نے لوگوں پر جادو کا اثر کیا۔ جلسہ کے بعد شری ساہنی ایک بڑے جلوس کے ساتھ جو جسے پنڈت جی کے نواس تھا نا پر پونچے !

رنامہ نگار

انتہائی شرمناک حرکت :-

جموں ۶ اپریل پچھلے دنوں سیکورٹی میں پرمار پرشید کے امیدواروں کی بلاوجہ درخواستیں رد کرنے کے خلاف بطور پروٹسٹ شہر میں ہڑتال ہوئی۔ کانفرنسی کامریڈ لوگوں کی دوکانیں کھلوانے کے لئے مجبور کرتے رہے چنانچہ کامریڈ رام پیارا صراف۔ رامیزادہ امر چند اور دوسرے بڑے بڑے کامریڈ فرنٹیئر ہوٹل میں بھی گئے۔ اور مالکان کو ہوٹل کھولنے کے لئے مجبور کیا جس پر ہوٹل والوں نے ٹکا سا جواب دیا۔ تو کامریڈ گرم ہوگئے اور کہنے لگے کہ تم ناجائز شراب بیچتے ہو تمہارے ہاں روز چھاپہ پھروا دیں گے لیکن مالک نے کہا تم نے کبھی شراب بیچی ہے اور نہ آپ ڈر رہے ہیں غصہ پر کامریڈ اس دن تو وہاں سے خاموش ہوکر چلے آئے۔ لیکن گذشتہ شام کو وہاں ہوٹل میں کسٹم اور پولیس والوں کو لے کر ہوٹل پر آ۔ مگر تلاشی لینے کے باوجود کوئی شراب وغیرہ برآمد نہ ہوئی جس پر کامریڈ اور پولیس والے خاموش۔ چپکے وہاں سے چلے آئے۔

رنامہ نگار



تار کا پتہ
"جے سودیش"
جموں

ٹیلیفون نمبر
۴۳۲

فی
پرچہ
۲ آنے

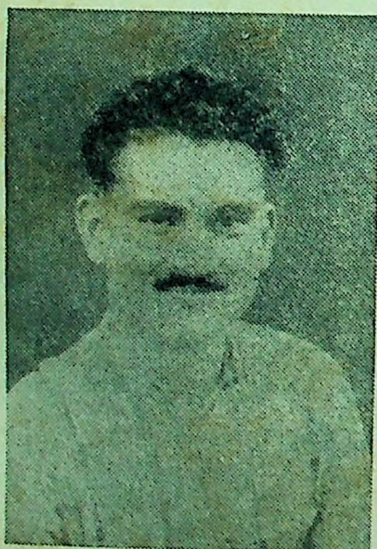
چندہ سالانہ
۶ روپے
مفصلات
۸ روپے

Vol. II | 10 May, 1956 | No. 1

श्री प्रेमनाथ जी बट्ट

एम.ए., एल.एल.बी., वकील
सदस्य कार्यकारिणी,
जम्मू कश्मीर, प्रजापरिषद
(अनन्तनाग कश्मीर)





कश्मीर की जनता
एक महत्त्वपूर्ण स्थ
जनता का निडरता
कारण सरकार की
दृष्टि रहती है। इस
एक लम्बे समय त
"लोक-राजी" सरकार
सलाखों के पीछे



अब कांटों पर चलना सीखो

खड़ा हुआ है अटल हिमालय, दृढ़ता का नित पाठ प
अहो निरन्तर ध्येय-सिन्धु तक, सरिता का जल-कण बतलाता,
अपने दृढ़ निश्चय से पथ की बाधाओं को ढहना सीखो।
अपनी रक्षा आप करें जो, देता उस का साथ विधाता,
अन्यों पर अवलम्बित है जो, पग-पग पर वह ठोकर खाता,
जीवन का सिद्धांत अमर है, उस पर तुम नित चलना सीखो।
तुम में चपला-सी चंचलता, तुम में मेघों का गर्जन हैं;
तुम में पूर्ण चन्द्रमा-चुम्बी, सिन्धु-तरंगों का नर्तन है,
सागर से गम्भीर बनों तुम, पवन समान मचलना सीखो।
उठो उठो अब अंधकारमय, जीवन-पथ आलोकित कर दो,
निविड़-निशा के गहन तिमिर को, मिटा, आज जग ज्योति करदो,
तिल तिल कर अस्तित्व मिटा दो, दीप शिखा सम जलना सीखो।
अब तक सुमनों पर चलते थे, अब कांटों पर चलना सीखो॥

Only Title Printed at Dewans Press, Jammu. Reg

کسی آزاد دیش میں اپنے سیاسی مخالفین کے خلاف غداری جیسے سخت اور جھوٹے الزام لگانا ایک بڑا جرم
لگائے گئے الزامات کو عدالت میں مقدمہ چلا کر ثابت کیا جائے۔ پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر پرجا پریشد کا شری نہرو کو چیلنج

جموں ۱۶ اپریل۔ دہلی میں تقریر کرتے ہوئے شری جواہر لعل جی نہرو گذشتہ کی طرح پھر غصے میں آگئے اور پرجا پریشد پر برسنا شروع کر دیا۔ چنانچہ شری نہرو کی طرف سے پرجا پریشد پر لگائے گئے الزامات کو چیلنج کرتے ہوئے پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں کشمیر پرجا پریشد نے حسب ذیل بیان دیا ہے۔

"پنڈت جواہر لعل نہرو وزیر اعظم انڈیا نے جو بیان ۱۳ اپریل کو دہلی میں دیا۔ وہ اس حد تک کافی حوصلہ افزا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے لوک سبھا کے اس بیان کی تائید کی ہے کہ اب ریاست جموں و کشمیر میں رائے شماری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس حقیقت کو محسوس کرنے کے لئے شری نہرو واقعی مبارکباد کے مستحق ہیں۔

پرجا پریشد اور جن سنگھ کے متعلق غصہ میں آکر جن الفاظ کا استعمال وزیر اعظم نے کیا ہے وہ نہایت قابل افسوس ہیں۔ یہ حیران کن بات ہے۔ کہ اتنی ذمہ دارانہ کرسی پر بیٹھ کر اپنے سیاسی مخالفین کو غدار کہا جائے۔ پرائم منسٹر کی زبان سے ایسے الفاظ شوبھا نہیں دیتے۔ کسی آزاد ملک میں اپنے سیاسی مخالفین کے خلاف غداری جیسے بے بنیاد اور جھوٹے الزام تراشنا ایک بڑا جرم ہے۔ میں شری نہرو جی کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ عائد کئے گئے الزامات کی بنا پر میرے اور ساتھیوں کے خلاف کسی عدالت میں مقدمہ چلائیں اور فیصلہ ہونے دیں۔ ورنہ شری نہرو جی اپنے ریمارکس واپس لیں اور آئندہ کے لئے اپنے سیاسی مخالفین کے خلاف ایسے الفاظ کا استعمال کرنے سے پرہیز کریں کیونکہ ہماری ماتری بھومی کے ذمہ دار پرائم منسٹر کے منہ سے یہ نہایت غیر ذمہ دارانہ ریمارکس ہیں۔ شاید شری نہرو اس بات کو بھول گئے ہیں۔ کہ پرجا پریشد ہمیشہ وقت کے تقاضوں کو پورا کرتی رہی ہے۔ کشمیر کے بارہ میں غیر یقینی حالات اور غلط پالیسی کے لئے خود پرائم منسٹر صاحب ذمہ دار ہیں۔ پرائم منسٹر صاحب شری نہرو آج جس بات کو تسلیم کر رہے ہیں پرجا پریشد شروع سے ہی اس کے لئے میدان میں نکلی ہے۔ اور جس کے لئے ڈاکٹر مکرجی پارلیمنٹ میں جد و جہد کرتے رہے ہیں۔ اب چونکہ شری نہرو جنگ بندی لائن کی دوسری طرف ریاست کا ایک بہت بڑا حصہ پاکستان کو خوش کرنے کے لئے اس کے آگے بھینٹ کر رہے ہیں لہذا اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے دوسروں پر الزام تراشیاں شروع کر دی ہیں۔

کیا شری نہرو جی کے یہ الفاظ لوگوں کے ساتھ غداری نہیں ہیں۔ کہ وہ اپنے جنتا کے سامنے کئے گئے اعلان اور اس فیصلے سے پیچھے ہٹ رہے ہیں کہ ریاست جموں و کشمیر کا ایک انچ بھی دشمن کے قبضہ میں نہیں رہنے دیا جائیگا۔

اس کے علاوہ معلوم ہوتا ہے کہ حالیہ واقعات کے متعلق بھی گذشتہ کی طرح شری نہرو جی کو غلط اطلاعات پہنچائی گئی ہیں۔ یہ الزام لگانا کہ میونسپل چناؤ کے بعد جو بطور احتجاج جلوس نکالا گیا تھا۔ تو پرجا پریشد والوں نے

کو انصاف کی کوئی امید نہیں ہو سکتی۔ ہم اس وقت سے شری نہرو پرائم منسٹر صاحب کو مطلع کرتے رہے ہیں۔ دو دفعہ ملاقات کے لئے وقت مانگا۔ اور اصل حالات سے آگاہ کرنے کے لئے درخواستیں دیں۔ لیکن یہ امر انتہائی طور پر افسوسناک ہے کہ پردھان منتری جی دوسری پارٹی سے حالات سنے بغیر یکطرفہ لوگوں کو جن کو انصاف چاہنے والوں کو برا بھلا کہیں ہندوستان جیسے بڑے ملک کے وزیر اعظم کی شان کے شایاں نہیں۔ دراصل ہندوستان کے پردھان منتری سے

کشمیر کے پرائم منسٹر پر چھوڑ دیا۔ بالکل بے بنیاد ہے۔ سرکاری گواہوں کے بیانات کے مطابق بھی یہ بات جھوٹی ثابت ہو چکی ہے جو انہوں نے ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۵۶ء کو مقدمہ سرکار بنام ڈاکٹر ایم پرکاش مینگی وغیرہ بنائے گئے فوجداری مقدمہ کے سلسلہ میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جموں کے سامنے دیئے ہیں جو لوگ جائے وقوعہ پر حاضر تھے وہ اس بات کی تردید کرتے ہیں کہ بخشی غلام محمد پر کوئی پتھر اور نہیں ہوا۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ایک شخصیت جو جموں سے چار سو میل دور تھی وہ یہ کہے کہ اس کے منظور نظر پر پتھر پھینکے گئے ہیں اور شری نہرو وزیر اعظم جیسی ہستی جموں میونسپلٹی کے چناؤ کا ذکر کرتے ہوئے پرجا پریشد کی کارروائیوں کی مذمت کرے جب سے جموں میونسپل چناؤ کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور دیکھا کہ جو مشینری الیکشن کروانے کے لئے لگائی گئی ہے۔ اس سے جموں کے عوام

یہ بیان اس لئے دلوایا گیا ہے تاکہ میونسپلٹی کے چناؤ میں کئے گئے جمہوریت کے قتل پر پردہ پوشی کی جا سکے۔ اور یہ پہلا موقع ہی نہیں ہے جبکہ شری نہرو جی نے تصویر کے ایک رخ کو ہی دیکھ اپنے خیالات کا اظہار کر دیا ہو۔

سنہ ۱۹۴۶ء میں جب "کشمیر چھوڑ دو" کی تحریک زوروں پر تھی۔ پنڈت نہرو صاحب نے اس وقت کی حکومت کے برخلاف بے بنیاد سنگین الزامات لگائے تھے۔ جن کو انہوں نے بعد ازاں بے بنیاد تسلیم کیا۔ یہی غلطی انہوں نے شیخ عبداللہ کی حکومت کے دوران میں کی۔ جب ہر طرح سے ان کی مدد کرنے کی غرض سے پرجا پریشد پر بے بنیاد الزامات تراشتے رہے۔ لیکن بعد ازاں سچائی کو ماننا پڑا۔ جس کے لئے پرجا پریشد جد و جہد کر رہی تھی۔

انصاف کی جیت ہوگی!

از لعل سنگھ چارک رنبیر سنگھ پورہ

ہر چیز کی حد ہوتی ہے۔ جب بھی کوئی شکتی اس حد سے آگے بڑھنے کا یتن کرتا ہے۔ اور نڈھے منہ الیا گرتا ہے۔ کہ پھر اٹھنا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہو جاتا ہے۔ اگر ہم آج اتہاس کے پنے الٹ کے دیکھیں۔ مغل بادشاہوں کے عہد حکومت پر ایک سرسری نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے۔ کہ کس طرح انہوں نے "بانٹو اور حکومت کرو" کی پالیسی اپنا کر اپنے ظلم کے ناپاک پنجے میں غریب عوام کو پھنسانے کی خواہش کی۔ ظلم کا ایک مقررہ دورہ بھارت کی اس پوتر اور پنیہ بھومی پر شروع ہوا۔ لیکن آخرکار جب ظلم کی حد ہو گئی ——— تو ان کا کیا حشر ہوا۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ہندوستان میں انگریز آیا ——— وہی مغلوں والی ناپاک پالیسی اس کا شیوہ تھی ——— ظلم نے ہندوستان میں پھر سے انگڑائی لی۔ لیکن جب گناہوں کا بھانڈا لبریز ہو گیا۔ تو ظہور کی خدائی بھی زیادہ دیر تک چل نہ سکی۔ اسی طرح پچھلے آٹھ سال سے ہماری سرکار نے بھی وہی "DIVIDE & RULE" والی پالیسی اپنا کر ظلم کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ ہندو ہریجن ——— ہندو مسلمان۔ برہمن کھشتری۔ مہاجن کا سوال پیدا کر کے عوام کے ایک مضبوط سنگٹھن میں شگاف پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ہماری ص

پرجا پریشد کے خلاف فرقہ پرستی کا دوسرے الزامات کی طرح غلط اور [illegible] اس کے وجود میں آنے کی تاریخ [illegible] کسی خاص فرقہ کے لئے نہیں [illegible] ریاست کے اندر ہمیشہ مختلف فرقوں [illegible] اور دوستی کے لئے کوشش کی گئی [illegible] جرأت سے کہتا ہوں۔ کہ پردھان [illegible] کسی بھی مخصوص وجوہات کی بنا پر [illegible] پریشد کے بارہ میں فرقہ پرستی کے [illegible] پایہ ثبوت تک نہیں پہنچا سکتے [illegible] کے پرستھا ہمیشہ یہ کوشش [illegible] ہے۔ کہ ریاست کا ہند سے مکمل الحاق [illegible] اور ہند کا ودھان پورے طور پر لاگو [illegible] مذہب و ملت ریاست پر لاگو ہو [illegible] میراں پرجا پریشد ہمیشہ کیشل [illegible] کہ مینشل کانفرنس کی حکومت کو [illegible] جملہ فرقہ پرستی کی حائل کردہ شرائط کو [illegible] کرایا جائے۔ جبکہ ریاست کو ہند [illegible] سے خصوصی حقوق کی بنا پر علیحدہ رکھ [illegible] لئے پیش کی جاتی رہی ہیں جنہیں [illegible] نہرو صاحب کی حکومت نے منظور فرمایا [illegible] ہم ہندوستان کے سوجھ بوجھ رکھنے والے باشندوں پر یہ فیصلہ چھوڑتے ہیں [illegible] ہماری یہ مانگ یا تحریک فرقہ پرستی پر [illegible] یا عوام کی بہبودی پر۔ دوسروں پر الزام لگانا بہت آسان ہے۔ لیکن ان الزامات کا ثابت کرنا بہت مشکل۔ ہندوستان کا ہر ایک قوم پرست جانتا ہے کہ جن سنگھ اور پرجا پریشد ہند کی کسی اور سنستھا کے مقابلہ میں زیادہ قوم پرستی کے اصولوں پر گامزن ہیں۔

ہندوستان کے پردھان منتری بہت بڑی ہستی ہیں۔ لیکن بھارت دیش الیے [illegible] بھی زیادہ قدر و منزلت رکھتا ہے۔ جو لوگ ان کے ہم خیال نہیں ہیں انہیں غدار و فرقہ پرست کہہ کر کوسنا واجب نہیں۔ ریاست کے لوگ انصاف چاہتے ہیں جو کہ ہر ایک شخص کا پیدائشی حق ہے۔

(ص) موجودہ سرکار بدترین قسم کی فرقہ پرستی میں مبتلا ہے ——— اور جب اس کے [illegible] سے پوچھا جاتا ہے "تو الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" ——— ہمیں فرقہ پرست کہا جاتا [illegible] مثل مشہور ہے کہ جو کسی کے لئے گڑھا کھودتا ہے۔ وہ خود اس میں گر جاتا ہے۔ جبکہ ظلم انتہا کو پہنچ رہا ہے۔ اس ہوائی قلعہ کی کھوکھلی دیواریں زیادہ دیر تک قائم نہیں [illegible]

ہفت روزہ
جے سودیش
جموں
ایڈیٹوریل
مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۵۶ء

تحقیقات کروانے میں اعتراض کیا؟

جموں میونسپل الیکشن میں نیشنل کانفرنسی حکمرانوں نے تاناشاہی کا جو ننگا ناچ کیا اس سے انسانیت کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ شرمناک بات یہ ہے کہ اتنا کچھ کرنے کے باوجود نیشنل کانفرنس اور اُس کے لیڈر بخشی غلام محمد کا دعوےٰ ہے کہ وہ میونسپل الیکشن میں جیت گئے ہیں۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جیت کیسے ہوئی۔ مقابلے کے اُمیدواروں کی درخواستیں رد کر دینا۔ لوگوں کو آزادی کے ساتھ اپنی ووٹ کا استعمال نہ کرنے دینا۔ ووٹوں میں ہیرا پھیری کرنا اور اُمیدواروں کو مارپیٹ کروا کر بھگا دینا۔ دھکے شاہی سے کسی کو کامیاب کروانا اور پھر اسے جیت کہنا حقیقت میں جیت نہیں کہلاتا۔ کہنے کو تو اسمبلی کے انتخابات میں بھی نیشنل کانفرنس کی سو فی صدی جیت ہوئی تھی۔ مسز زینبی۔ رام دئی۔ موتی رام بیگڑہ اور گردھاری لال ڈوگرہ وغیرہ جیسی ہستیاں عوام کے نمائندہ کے طور پر رکھی ہوئی ہیں۔ لیکن طاقت کے بل بوتے اور دھکے شاہی سے کسی کو کامیاب کروانا جمہوریت اور انسانیت کی نظروں میں کوئی کامیابی نہیں بلکہ دُنیا کو دھوکا دینے کے سوائے کچھ اور نہیں ہو سکتا۔

جمہوریت کا سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنی رائے کے اظہار کرنے کی پوری آزادی ہو۔ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہو کہ وہ اپنا خیال اور نظریہ دوسروں پر واضح کرے۔ دلایل اور عمل سے اُنہیں اپنا ہم خیال بنائے۔ جس نظریہ یا خیال کے لوگوں کی اکثریت ہو اُسے کامیاب قرار دیا جاتا ہے۔ اس کامیابی کو پرکھنے کے لئے الیکشن کروائے جاتے ہیں۔ مگر جمہوریت کا نام لینے اور جمہوریت پسند ہونے کا دعوےٰ کرنے سے پہلے ضرورت اس بات کی ہے کہ جمہوریت کے معنوں کو سمجھا جائے۔ اور برسر اقتدار آنے والے لوگوں کو یہ گیان ہو کہ سرکاری کرسیاں جو عارضی طور پر اُنہیں ملی ہیں اُن کی وراثت نہیں ہو گئی ہیں کہ وہ جس طرح چاہیں اُن کا استعمال کریں۔ اُنہیں احساس ہونا چاہیئے کہ لوگ اُنہیں بدلنے کا حق رکھتے ہیں اور وہ ہر وقت جنتا کے سامنے جواب دہ ہیں۔ نیز ملک کے اندر رہنے والے سب لوگ برابر کے حقدار ہیں۔ لیکن ریاست میں لوک راج کے نام پر جن لوگوں کے ہاتھ میں حکومت آئی ہے اُن کے طرزِ عمل اور طریق کار کو دیکھ معلوم ہوتا ہے کہ وہ جمہوریت کے معنوں کو ہی سمجھ نہیں پائے ہیں۔ اگر وہ جمہوریت کے معنوں کو سمجھتے بھی ہیں تو اُن کی ذہنیت صاف نہیں ہے۔ وہ جمہوریت کے اصولوں پر اعتقاد نہیں رکھتے بلکہ جمہوریت کے نام پر دُنیا کو دھوکا دے رہے ہیں۔ اور جمہوریت کا خون کر کے ایسے حالات پیدا کر رہے ہیں کہ لوگوں کو دھوکا اس ہی نہ رہے کہ جمہوریت نام کی بھی کوئی چیز ہے جس پر چل کر انسانیت ترقی کر سکتی ہے۔

ان باتوں کے لکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ہماری ریاست جس کا مستقبل ہندوستان کے ساتھ وابستہ ہو چکا ہے نے ایک اصول کو اپنایا ہے۔ وہ ہے جمہوریت یعنی ہندوستان نے جمہوریت کو بنیاد رکھ کر دیش کو آگے لے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ مگر ہندوستان کے اس حصہ ریاست جموں و کشمیر میں جب نہ صرف لوگوں کے بنیادی حقوق پر چھاپہ مارا جا رہا ہو بلکہ اُن بنیادوں کو ہی ختم کرنے کی طرف ناپاک قدم بڑھ رہے ہوں تو اُن حالات میں دیش بھگت اور جمہوریت پسند عوام پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور اُنہیں کیا کچھ کرنا ہو گا۔ اس سلسلہ میں اپنے وچار ہم آئندہ شمارہ میں پیش کرینگے۔ لیکن شخصی حکومت کے وقت ذمہ دارانہ نظام حکومت کے لئے جدوجہد کرنے اور لوک راج زندہ باد کے نعرے لگانے والے نیشنل کانفرنسی حکمرانوں سے ایک سوال ہے کہ آج جب نہ صرف جموں شہر بلکہ دیش کے کونے کونے سے یہ آواز پیدا ہو رہی ہے کہ جموں میونسپل الیکشن میں کی گئی بے ضابطگیوں اور جبر و تشدد کی کمیشن مقرر کر کے آزادانہ تحقیقات کروائی جائے تو وہ خاموش کیوں ہیں؟ اور اگر نیشنل کانفرنس واقعی ہی جیتی ہے۔ نیز اُنہوں نے صحیح معنوں میں عوام کے ووٹوں کی اکثریت کامیابی حاصل کی ہے تو اُنہیں تحقیقات کروانے میں اعتراض کیا ہے؟

جرنلسٹ ایسوسی ایشن جموں کا چناؤ!

جموں۔ ۳۰ را پریل گاندھی بھون جموں میں جرنلسٹ ایسوسی ایشن جموں کا سالانہ چناؤ عمل میں لایا گیا اور مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے۔

صدر۔ لالہ ملکھراج صراف (نمائندہ ہندوستان ٹائمز)

نائب صدر۔ لالہ گردھاری آنند (ایڈیٹر حقیقت)

" " ماسٹر روشن لال ایڈیٹر "سچ"

جنرل سیکرٹری۔ شری دھرم چند پرشانت (پریس ٹرسٹ آف انڈیا)

جائینٹ سیکرٹری۔ شری گوپال داس سچر ایڈیٹر "جے سودیش"

آفس سیکرٹری۔ مسٹر جستندیو (ایڈیٹر کشمیر سنسار)

خزانچی۔ کماری شانتا بھارتی۔

تنظیمی انتخابات اور پرجا پریشد کا سرکلر!

جموں۔ مئی۔ پرجا پریشد کے سنٹرل آفس سے تمام برانچوں کو سرکلر جاری کئے گئے ہیں۔ کہ تحصیل کمیٹیوں کے انتخابات ۱۵ مئی تک مکمل ہو جانے چاہئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی جموں و کشمیر پرجا پریشد کے لئے پردھان کے ناموں کی تجویز ۱۵ مئی تک جنرل سیکرٹری پرجا پریشد کے پاس پہونچ جانی چاہیئے۔ سنٹرل پردھان کے لئے نام واپس لینے کی آخری تاریخ ۷ رجون مقرر کی گئی ہے۔ اور انتخاب کے نتیجہ کا اعلان ۲۰ رجون کو کیا جائے گا۔

بتایا گیا ہے کہ جموں تحصیل کے لئے عہدیداران کا چناؤ عمل میں لانے کے لئے کارکنوں کا اجلاس ۲۰ رمئی کو موضع سنگرام میں ہو رہا ہے۔ اسی طرح ۲۰ رمئی کو ہی ادہمپور اور بسوہلی میں عہدیداران کے انتخاب عمل میں لانے کی اطلاعات ملی ہیں۔

طلاق بل

پچھلے دنوں شری پرشوتم داس جی ٹنڈن نے لوک سبھا میں ہندو طلاق بل پر مباحثہ کے دوران گورنمنٹ کو چیتاونی دی کہ ہندو طلاق بل کے بارے میں حکومت کو کناٹ پلیس میں گھومنے والی "مسٹر فلائز" کی رائے کو کو بالاتر نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ گھر میں بیٹھی سیجیہ اور مدبر استریوں کی رائے کو سمجھنا چاہیئے۔ ان کی رائے سو فیصدی بل کے خلاف ہے۔

معذرت:۔ گذشتہ ایک ماہ سے تنظیمی مصروفیات کاتب کی علالت۔ مالی مشکلات اور دوسری کئی قسم کی اڑچنیں جے سودیش اور اسکے پریمیوں کے درمیان ایک دیوار حائل ہو گئی تھیں جس کے کارن اخبار اُن کے ہاتھوں تک نہ پہونچ سکا۔ اس کے لئے ہم معذرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اُمید کرتے ہیں آئندہ اخبار اُنہیں وقت پر مل سکے گا۔

بد۔ گناہوں اور جرموں کا پسچاتاپ کرنے الٹا جھوٹ بول کر اخلاقی پستی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

(حق گو)

بقیہ پرجا پریشد کی طرف سے پروٹسٹ ڈے

شری جگدیش چندر جی شاستری نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ کشمیر کا مسئلہ حقیقت میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اس کا حل کب سے ہو چکا ہے مگر پاکستان۔ ہندوستان اور ہماری ریاست کی سرکاریں جان بوجھ کر اس کو زندہ رکھنے کی کوشش کر رہی ہیں اور اپنے اپنے اقتدار کے حلوے مانڈے کے لئے اس مسئلہ کو لوگوں کے سامنے ایک ہوا بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔

آپ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان کے لوگ جب وہاں کی سرکار کے مظالم اور من مانیوں سے تنگ آکر آواز پیدا کرتے ہیں تو اُنہیں خاموش کرانے کے لئے کشمیر کے مسئلہ کو لے کر جہاد کے نعرے شروع کر دیئے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں جب لوگ وہاں کی سرکار کے خلاف کوئی آواز اُٹھاتے ہیں تو وہاں کی سرکار بھی کشمیر کا ہوا لوگوں کو دکھانا شروع کر دیتی ہے اور کہا جاتا ہے۔ کہ ملک کے حالات خراب ہونے پر کشمیر ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اگر کشمیر کو ہندوستان کے ساتھ رکھنا ہے تو کانگرس کو مضبوط بناؤ۔ اسی طرح ہماری ریاست کے چند برسر اقتدار لوگ بھی اپنا حلوہ مانڈہ چلا رہے ہیں۔ لوگوں پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ اور جب کوئی آواز پیدا کرتا ہے تو اُسے پاکستان کا ہوا دکھا دیا جاتا ہے اور اس کی آڑ میں جو جی میں آئے الزام لگا دیئے جاتے ہیں۔

آگے چل کر آپ نے اپنے مفاد کی خاطر ریاست کے حالات کو غلط طور پر پیش کرنے والی اخبارات کی شدید مذمت کی۔ اور کہا کہ ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ ہر شخص کو تحریر و تقریر کی آزادی ہونی چاہیئے۔ مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہونا چاہیئے کہ کچھ لوگ چاندی کے سکوں کے لالچ میں جنتا کی قسمت سے کھیلنا شروع کر دیں۔

آپ نے کہا کہ ریاست اور خصوصاً جموں صوبہ کی جنتا کو کن مصیبتوں اور مشکلات سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے اور اُن پر کیا کیا ظلم ہو رہا ہے اسے یہاں کے لوگ ہی بہتر جانتے ہیں۔ مگر بد قسمتی اس بات کی ہے کہ دہلی میں بیٹھے ہوئے اخبار نویس جن میں خاص طور پر "ملاپ" دہلی جنتا کی آواز کو بلند کرنے کی بجائے اُن کے زخموں پر نمک پاشی کر رہا ہے۔ اور یہاں تک کہ جنتا کے محبوب رہنماؤں پر کیچڑ اُچھالنے اور اخلاق سے گرے ہوئے الفاظ کا استعمال کرنے سے بھی گریز نہیں کر رہا ہے۔ جلسہ میں لوگوں نے ہاتھ کھڑے کر کے "ملاپ" نہ پڑھنے کا حلف لیا۔

بقیہ جھوٹ اور سفید جھوٹ

مگر بجائے اس کے نیشنل کانفرنس اپنے

بقیہ

میونسپل الیکشن میں کی گئی دھکے شاہی کے خلاف صوبہ بھر میں پرجا پریشد کی طرف سے پروٹسٹ ڈے

اگر بخشی صاحب اور اُنکے ساتھیوں کے دل صاف ہیں تو انہیں ریاست کو ہندوستان کے الیکشن کمیشن، سپریم کورٹ۔ آ[illegible]

جموں میونسپل الیکشن میں اعلانیہ طور پر کی گئی بے ضابطگیاں جمہوریت پسند عوام کو ایک چیلنج ہیں

جموں۔ ۲۵ اپریل۔ میونسپل الیکشن میں کی گئی دھکے شاہی دبے ضابطگیوں اور اس کے بعد ۸ اپریل کو رونما ہونے والے دردناک حالات کے خلاف احتجاج بلند کرنے اور سارے واقعات کی آزادانہ طور پر تحقیقات کروانے کی مانگ کو دُہرانے کے لئے صوبہ بھر میں پرجا پریشد کی طرف سے پروٹسٹ ڈے بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ جگہ جگہ پربھات پھیریاں و جلوس نکالے گئے اور پبلک جلسوں میں ریزولیوشن پاس کر کے سارے واقعات کی تحقیقات کروانے کے لئے جوڈیشل کمیشن کے تقرر کا مطالبہ کیا گیا۔

کٹھوعہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ وہاں سیاہ جھنڈے لہرائے گئے۔ شام کو جلوس کے بعد ایک شاندار پبلک جلسہ ہوا جس میں ریزولیوشن پاس کر کے آزادانہ تحقیقات کی مانگ کی گئی۔

اکھنور میں صبح پربھات پھیریاں نکالی گئیں شام کو ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا جس میں شری منوہر لال تحصیل سیکرٹری۔ شری آتمارام آفس سیکرٹری۔ شری امرناتھ گپتا سیکرٹری پرجا پریشد جموں اور شری دیوراج نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور کانفرنسی حکمرانوں کی غیر جمہوری کارروائیوں کی شدید مذمت کی گئی۔

کشتواڑ میں موسم کی خرابی اور بارش کے باوجود پروٹسٹ ڈے بڑے جوش و خروش سے منایا گیا۔ پربھات پھیریوں کے علاوہ پبلک جلسہ ہوا جس میں شری سیوا رام جی وکیل اور شری سنت رام جی تحصیل سیکرٹری اور دوسرے رہنماؤں نے تقاریر کیں۔

رام نگر میں موسم کی خرابی کی وجہ سے دن بھر کے پروگرام کینسل کرنا پڑے۔ رات کو پبلک جلسہ ہوا جس میں جموں سے شری شیام لال شرما اپ پردھان جموں و کشمیر پرجا پریشد نے شرکت کی۔

ادہم پور میں پروٹسٹ ڈے کے سلسلہ میں صبح پربھات پھیریاں نکالی گئیں اور موسم کی خرابی کی وجہ سے پبلک میٹنگ کا پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔

بسوہلی میں شری جگدیش راج وئید تحصیل پردھان پرجا پریشد کی صدارت میں پبلک جلسہ ہوا جس میں شری دیوان چند، شری التشور داس شنا، شری اور شری سہدیو سنگھ جی سیکرٹری پرجا پریشد نے تقاریر کیں۔ شری سہدیو سنگھ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بخشی سرکار نے میونسپل الیکشن میں جس تانا شاہی کا ننگا ناچ کیا ہے اُس سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ موجودہ سرکار کس طور ریاست میں ڈکٹیٹر شپ قائم کرنا چاہتی ہے۔ اور نیشنل کانفرنس سرکار کی یہ حرکتیں جمہوریت پسند عوام کے لئے ایک وارننگ ہیں۔ آپ نے مزید بتایا کہ پرجا پریشد اتنی طاقت رکھتی ہے کہ کانفرنسی حکمرانوں کی غنڈہ گردی کا مقابلہ کر سکے۔ لیکن ہم کوئی بھی قدم اُٹھانے سے پہلے یہ چاہتے ہیں کہ ریاستی سرکار اصلی روپ میں دنیا کے سامنے آ جائے تاکہ دُنیا کے اندر کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم حق بجانب نہیں ہیں۔

گورہ سلاتھیاں میں پروٹسٹ ڈے

گورہ سلاتھیاں میں پروٹسٹ ڈے بڑے جوش و اُتساہ کے ساتھ منایا گیا۔ شام کو ایک شاندار جلوس نکالا گیا۔ اور جلوس کے بعد ایک بھاری پبلک جلسہ ٹھاکر زیت سنگھ جی کی صدارت میں ہوا جس میں شری دھیان سنگھ جی۔ شری سوورن دیو سنگھ جی شری کانت سنگھ جی شری اونکار سنگھ اور ٹھاکر دھیان سنگھ جی وائس پریذیڈنٹ تحصیل سانبہ نے پروٹسٹ ڈے منانے کی غرض و غایت بیان کیں اور نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی دھاندلی اور من مانیوں کی شدید مذمت کی۔

سانبہ میں مطابق پروگرام اس دن پرجا پریشد کے سینکڑوں کارکنوں نے علامتی بھوک ہڑتال کی بھوک ہڑتال کرنے والوں میں میجر جنبس سنگھ تحصیل پردھان۔ رسالدار کرنیل سنگھ جی شری سوورن سنگھ جی شری ناتک سنید اور شری شانتی سروپ۔

نمبر ٹاؤن ایریا کمیٹی کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ شام کو ایک بھاری جلوس نکالا۔ ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔

نوشہرہ میں صبح پربھات پھیریاں اور پرارتھنا سبھا ہوئی۔ اور دوسرے دن شام کو شری دیوی رام ممبر ٹاؤن ایریا کمیٹی کی صدارت میں پبلک جلسہ ہوا جس میں شری منشی لال، شری اندر پرکاش چیئرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی شری ستیہ پال شری جگدیش ورما اور ڈاکٹر دید پرکاش جی گپتا نے تقاریر کیں۔ اور میونسپل الیکشن میں کی گئی بے ضابطگیوں کی آزادانہ طور پر تحقیقات کروانے کا مطالبہ کیا گیا۔

راجوری میں پروٹسٹ ڈے بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔

ریاسی میں صبح پربھات پھیریاں ہوئیں۔ اور بعد میں بھاری پبلک جلسہ ہوا جس میں شری رمیش کمار کوشل اور دوسرے بڑے بڑے رہنماؤں نے تقاریر کیں اور ریزولیوشن پاس کر کے جموں میونسپل انتخابات میں کی گئی من مانیوں اور دھکے شاہی کی تحقیقات کروانے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ جلسہ میں ریزولیوشن پاس کر کے ریاسی میں محکموں کی نئی تشکیل اور گرلز ہائی سکول میں انگلش ٹرینڈ ٹیچرس لگانے کا مطالبہ کیا گیا۔ اور حکومت کو راہ راست پر لانے کے لئے لوگوں کو متحد ہونے کی اپیل کی گئی۔

صوبہ جموں کے عوام کے "واحد نمائندہ" شری گردھاری لال ڈوگرہ کی اپنے حلقہ میں مقبولیت کے نظارے۔ لوگ جلسہ سُننے نہ آئے

جموں۔ ۱۰ مئی۔ ہیرانگر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ صوبہ جموں کے عوام کے "واحد نمائندہ" شری گردھاری لال ڈوگرہ وزیر خزانہ پچھلے دنوں اپنے حلقہ انتخاب ہیرانگر میں مطابق پروگرام پبلک جلسے کرنے کے لئے تشریف لائے اور پہلے جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے موضع چھن روڑیاں میں پہنچے۔ مگر بدقسمتی سے وہاں جلسہ گاہ میں کوئی آیا ہی نہ۔ جس پر "نمائندہ" صاحب ڈاک بنگلہ میں چلے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ ڈاک بنگلہ میں جناب نے کیمپ کے کچھ رفیوجیوں کو بلا لیا اور وہ زبردست تقریر ماری کہ نیشنل کانفرنسیوں کے سابقہ پیغمبر شیخ عبداللہ اور پنڈت نہرو کو بھی مات کر دیا۔ کہتے ہیں کہ منسٹر صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ "ملک کے اندر فرقہ پرستوں اور غداروں کو کچل کر رکھ دیا جائیگا۔ فرقہ پرستوں کی جماعت پرجا پریشد کو ہم نے ختم کر دیا ہے اور جموں میونسپل الیکشن میں وہ کوئی ووٹ نہیں لے سکی وغیرہ وغیرہ"۔

چھن روڑیاں کے بعد دوسرے دن منسٹر صاحب راجپورہ پدھارے مگر نہ جانے فرقہ پرستوں نے لوگوں کو کیا سکھایا تھا۔ کہ وہاں پر بھی جلسہ میں حاضری "بولو ہی رام" تھا۔ راجپورہ میں جلسہ کو کامیاب [illegible]

جموں و کشمیر پرجا پریشد [illegible]

جموں ۶ مئی۔ یہاں جموں و کشمیر [illegible] پردھان آل جموں و کشمیر پرجا پریشد منعقد [illegible] ورکنگ کمیٹی کے ممبران اور ۱۰ مفصل ایریا [illegible] ورکنگ کمیٹی نے جموں میونسپل الیکشن [illegible] والے دردناک واقعات کی آزادانہ طور پر تحقیقات [illegible] اور دن بدن بڑھتی ہوئی حکمران لوگوں کی جارحانہ [illegible] میٹنگ میں اس معاملہ میں سوچ و [illegible] زور دیا وہاں یہ تجویزیں بھی پیش کی گئیں کہ بھاری [illegible] طرح سے لوگوں کی جائز مانگیں سُننے کے لئے [illegible] بنا دیا گیا ہے۔ تو لوگوں کو عمومی طور پر ریاست [illegible] آخر میں بڑی سوچ و وچار کے بعد [illegible] باہر ہندوستان کے دوسرے حصوں میں [illegible] سارے واقعات اور اندھیر گردی کے متعلق [illegible] بھارت ورش کو پیش کرنا چاہیئے۔ اور حکومت [illegible] ورکنگ کمیٹی نے ریاست میں ہونے [illegible] سرکار کی موجودہ پالیسی اور میونسپل الیکشن [illegible] کہ آنے والے الیکشن بھی منصفانہ اور آزادانہ طور پر [illegible] کمشنر کے دائرہ اختیار کو بڑھانے کے لئے [illegible] اختیارات دیئے کہ وہ آئندہ کارروائی اور اقدام [illegible]

شر پسندوں کا پرچار [illegible]

جموں ۱۰ مئی۔ کچھ شر پسند اور خود غرض [illegible] پرجا پریشد کے خلاف عجیب قسم کا عجیب ڈھنگ [illegible] رائے شماری محاذ کے ساتھ گٹھ جوڑ۔ ہندوستان [illegible] اس سلسلہ میں اتنا ہی کہنا کافی ہے [illegible] کوئی ضمیر۔ اگر وہ دوسروں کو بھی اپنے جیسا ہی [illegible] ہے وہ ایک نظریہ کو لے کر میدان میں آتی ہے [illegible] کوتوال سوامی راج ممبر ورکنگ کمیٹی [illegible] بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ وہ بیماری کی وجہ [illegible] چیا چندہ۔ پرجا پریشد کے آئین کے مطابق ورکنگ [illegible] جو لوگ شری سوامی راج جی سے ملے ہیں [illegible] کا نام کرنے کی اجازت نہیں دیتی تو خواہ مخواہ [illegible] لیکن لطف کی بات یہ ہے کہ کامریڈ لوگ ابھی بات [illegible] رہے ہیں۔

[illegible] ہوم بنانے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ بارڈر [illegible] کا لالچ دیا گیا تھا۔ مگر لوگوں کو جب پتہ چلا [illegible] جنہوں نے تقریریں کیں اور گولیاں چلوا کر [illegible] تھا۔ تو کوئی بھی نہ آیا جس پر سارے کا سارا [illegible] سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ منسٹر صاحب [illegible] کر لیا ہے کہ وہ آنے والے جنرل انتخاب میں [illegible]

...نہ جلسے جلوس ویر بھاٹ بھیریاں ریزولیشن پاس کر کے آزادانہ تحقیقات کروانے کا مطالبہ کیا گیا

...سرے انصاف دلانے والے اداروں کے دائرہ اختیار میں لانے کے متعلق کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے!

...ی کا اجلاس اور اہم فیصلے

...ٹنگ زیر صدارت شری پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ
...کے موجودہ حالات پر سوچ وچار کرنے کے لئے ۱۵
...ص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ اس میٹنگ میں شامل ہوئے
...ی۔ دھکے شاہی اور اس کے بعد ۸ اپریل کو رونما ہونے
...ید کی جائز مانگ کے سلسلہ میں احکام کی خاموشی
...یش کا اظہار کیا۔
...نی جدوجہد شروع کرنے کے لئے جہاں اکثر ممبران نے
...وجود ریاستی سرکار و بھارت کی سرکار جب کسی بھی
...ار کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا اور الٹا عنتا کا جھگڑا دیکھ
...کرنا چاہیئے۔
...جدوجہد شروع کرنے سے پہلے ریاست اور ریاست کے
...ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ مزید طے پایا کہ
...صدر ریاست۔ پرائم منسٹر جموں و کشمیر و پرائم منسٹر
...چاہیئے۔
...پر بھی سوچ و وچار کیا۔ اور اس نتیجہ پر پہنچی کہ ریاستی
...انتظامیوں کی موجودگی میں کوئی توقع نہیں رکھی جا سکتی۔
...جا پریشد کی ریاست میں ہندوستان کے الیکشن
...سلسلہ میں پریذیڈنٹ صاحب کو ورکنگ کمیٹی نے
...۴ اور ۵ جون کو پرجا پریشد کا جنرل اجلاس بھی بلانے
کا فیصلہ کیا۔

...اف گمراہ کن پروپیگنڈہ

...ش کرنے اور ذرائع آمدن میں اضافہ کی اُمید سے
...روع کر رکھا ہے کہ بخشی غلام محمد کو ختم کرنے کے لئے
...

...نظر آتے ہیں۔ جن لوگوں کی اپنی کوئی پالیسی ہے نہ
...ی بات نہیں۔ ورنہ یہاں تک پرجا پریشد کا تعلق
...شمنی ہے نہ اصولوں کے بدلے کسی سے پیار۔
...ا پردھان پرجا پریشد کو ورکنگ کمیٹی سے اپنا استعفا
...ی گذشتہ کئی میٹنگوں میں شامل نہیں ہو سکے ہیں۔
...میٹنگوں میں شامل نہیں ہوتا تو وہ ورکنگ کمیٹی کا ممبر نہیں رہ سکتا
...سوامی راج جی کا کہنا ہے کہ جب اُن کی صحت ...
...باقی وہ پرجا پریشد کے بنیادی ممبر رہیں گے۔
...پرجا پریشد کو گالیاں دے کر دل کی بھڑاس نکال
...
...ی سیکرٹری پرجا پریشد)

...کے ذریعہ بلایا گیا تھا اور اُن میں امداد تقسیم کرنے
...نمائندہ صاحب جلسے کرنے تشریف لا رہے ہیں
...بل تھی۔ اور بے گناہ جنتا پر بے پناہ ظلم و تشدد کروایا
...

...جنتا میں اپنی مقبولیت کے اس عالم کو دیکھ کر یہ فیصلہ
...عقہ انتخاب تلاش کریں گے۔

کوئی بھی سرکار مکر و فریب اور ڈنڈے کے زور سے زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی

جموں میں بھاری پبلک جلسہ

جموں۔ ۲۶ اپریل۔ جموں میں صبح پرارتھنا سبھا میں ہوئیں۔ دن بھر سینکڑوں کارکنوں نے شہر کا ... کیا اور شام کو شہر سے تین میل دور میونسپل حدود کے باہر شری شیام لال جی اُپ پردھان پرجا پریشد کی صدارت میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا رات کی تاریکی، موسم کی خرابی اور شہر سے اتنی دوری ہونے کے باوجود جلسہ میں ہزاروں کی تعداد میں عوام کا شرکت کرنا یہ صاف ظاہر کرتا تھا۔ کہ لوگوں کے جذبات کیا ہیں۔

جلسہ میں ریزولیوشن پاس کئے جس میں واقعات کی آزادانہ طور پر تحقیقات کروانے کی مانگ کی گئی جس میں کہا گیا ہے کہ "جموں کے عوام کا یہ کھلا اجلاس جمہوریت اور انسانیت کے نام پر ریاست اور ہند سرکار سے مطالبہ کرتا ہے کہ میونسپل الیکشن میں کی گئی دھکے شاہی اور اس کے بعد پیدا ہونے والے دردناک واقعات کی آزادانہ طور پر تحقیقات کروائی جائے، اور مجرموں کو قرار واقعی سزائیں دلائی جائیں۔

جلسہ میں شری رشی کمار کوشل چیئرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بخشی غلام محمد اور دوسرے نیشنل کانفرنسی آج دُنیا کو دھوکا دینے کے لئے کہہ رہے ہیں کہ جموں میں نیشنل کانفرنس جیت گئی ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ وہ لوگ کہا کہ حقیقت میں جموں صوبہ کے اندر نیشنل کانفرنس کوئی جماعت نہیں بلکہ اسے حکومت اور ہندوستان سے آنے والے روپیہ کے بل بوتے پر زندہ رکھا جا رہا ہے۔ اور نیشنل کانفرنس میونسپل الیکشن میں کامیاب نہیں ہوئی۔ بلکہ جنتا سے دھوکا کیا گیا ہے عیاری اور فریب سے کام لیا گیا ہے اور صاف لفظوں میں نیشنل کانفرنسی حکمرانوں نے جمہوریت کا خون کیا ہے۔ مکر و فریب اور حکومت کے ڈنڈے کے بل بوتے پر کوئی بھی سرکار زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔

شری شیخ عبدالرحمان ممبر ورکنگ کمیٹی جموں و کشمیر پرجا پریشد نے ایک ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج غیر جمہوری کارروائیاں جو ہماری سرکار کر رہی ہے وہ کسی بھی جمہوری ملک میں ناقابل برداشت ہیں اور سیاسی مخالفوں کو غدار اور ملک کے دشمن کہہ کر دبانا۔ اُن پر ظلم و تشدد کرنا۔ یہ کہاں کی جمہوریت ہے آپ نے کہا کہ آج ریاست کے اندر جمہوریت کا نام لے کر جس بے رحمی کے ساتھ جمہوریت کا خون کیا جا رہا ہے۔ اس سے عین ممکن ہو سکتا ہے کہ لوگوں کا جمہوریت سے وشواش ہی اُٹھ جائے

کہاں ہیں جن کے ووٹروں سے نیشنل کانفرنس جیتی اور پھر اگر لوگ نیشنل کانفرنس کے ساتھ ہیں تو شہر میں دفعہ ۱۴۴ اور جگہ جگہ مسلح پولیس ملیشیا کھڑا کرنے کا مطلب کیا ہے۔ آپ نے

اور اس کے بعد جو نتائج پیدا ہوں وہ کسی بھی طرح ملک اور قوم کے لئے فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکے۔

آگے چل کر آپ نے سوال کیا کہ کیا ہمیں غدار اسلئے کہا جاتا ہے کہ ہم ریاست میں ہندوستان کا ودھان لاگو کروانا چاہتے ہیں؟ کیا ہمیں غدار اس لئے کہا جاتا ہے کہ ہم نے نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی ملک کے خلاف ناپاک سازشوں کو آشکارا کرنے کے لئے لامثال قربانیاں اور خون دیا ہے؟ کیا ہم اسلئے ملک کے دشمن ہیں کہ ہم عوام کی بہتری کے لئے آنے والے روپیہ کا ذاتی اغراض میں ... روکنے کے لئے ہندوستان کے آڈیٹر جنرل کی مانگ کرتے ہیں؟ اور کیا ہم اسلئے غدار ہیں کہ ہم ملک سے کانفرنسی حکمرانوں کی تاناشاہی ختم کر کے صحیح معنوں میں جمہوری راج قائم کرنے کے خواہشمند ہیں؟

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ وہ لوگ جنہوں نے مسلم لیگ کی دو قوموں کی تھیوری کے آگے گھٹنے ٹیک کر ہندوستان کی تقسیم منظور کی۔ جنہوں نے ملک کے خلاف سازشیں کرنے والوں کی پیٹھ ٹھونکی اور جو آج بھی ریاست کے اندر تمام برائیوں کے موجب بنے ہوئے ہیں کیا وہ اس لئے دیش بھگت ہیں کہ اُن کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور ہے۔

آگے چل کر آپ نے بتایا کہ اگر بخشی صاحب اور ان کے ساتھیوں کا دل صاف ہے تو انہیں ریاست کو ہندوستان کے الیکشن کمشنر، سپریم کورٹ۔ آڈیٹر جنرل اور دوسرے انصاف دلانے والے اداروں کے دائرہ اختیار میں لانے سے اعتراض نہیں کرنا چاہیئے

سردار رچپال سنگھ جی نے تقریر میں میونسپل الیکشن میں کی گئی دھکے شاہی اور کانفرنسی حکمرانوں کی انسانیت سوز حرکات پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی اور کہا کہ اگر بخشی صاحب اور نیشنل کانفرنس اسے اپنی جیت سمجھتے ہیں تو ایسی جیت انہیں ہی مبارک ہو۔ ہمیں ایسی جیت نہیں چاہیئے جس کے لئے لوگوں کو ... دھوکا کیا جائے اور جو جیت ڈنڈے۔ ظلم و ستم اور جارحانہ ... سے حاصل ہو ہمیں ایسی جیت ہرگز نہیں چاہیئے۔ ہم تو ... انصاف چاہتے ہیں ... ساتھ انصاف ... ہیں

(باقی صفحہ ... پر ملاحظہ فرمائیں)

جھوٹ۔ سفید جھوٹ اور سفید جھوٹ سے بھی آگے!

کوئی جھوٹ بولتا ہے۔ کوئی سامنے سامنے جھوٹ بولتا ہے تو اُسے سفید جھوٹ کہا جاتا ہے لیکن ہمارے کانفرنسی کامریڈ اتنے بے شرم واقع ہوئے ہیں کہ سفید جھوٹ سے بھی آگے ... جا رہے ہیں۔ اور دعوے کیا جا رہا ہے کہ جموں میونسپل الیکشن میں پرجا پریشد کے مقابلہ میں نیشنل کانفرنس نے ۶۰ فیصدی ووٹ حاصل کئے ہیں۔ حالانکہ دُنیا جانتی ہے کہ نیشنل کانفرنسی اُمیدوار کس دھکے شاہی سے کامیاب کروائے گئے ہیں۔

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ پندرہ نشستوں میں سے دو نشستوں پر پرجا پریشد کے سبھی اُمیدواروں کی درخواستیں بلاوجہ مسترد کر دیں۔ ان دو نشستوں پر نیشنل کانفرنس کو پندرہ میں فی صدی ووٹ بھی نہیں مل سکتے تھے۔ باقی تیرہ نشستوں پر مقابلہ ہوا۔ تیرہ میں سے دو نشستوں پر پرجا پریشد نے ہریجن منڈل کے اُمیدواروں کو سپورٹ کیا۔ اور گیارہ نشستوں پر ڈائرکٹ مقابلہ ہوا۔ انتہائی قسم کی ہیرا پھیری اور سرکاری آفیسروں کی بے قاعدگیوں کے باوجود گیارہ میں سے چھ نشستوں پر پرجا پریشد کے اُمیدوار کامیاب ہوئے ۔۔ ان گیارہ نشستوں میں پرجا پریشد نے ساڑھے دس ہزار اور نیشنل کانفرنس نے ۹ ہزار کے قریب ووٹ حاصل کئے۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

چیئرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی ہیرانگر

ٹاؤن ایریا کمیٹی کا چناؤ اس لئے ہوتا ہے کہ قصبہ کی بہبودی اور ترقی ہو۔ لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہیرانگر ٹاؤن ایریا کمیٹی کے چیئرمین کے لئے ترقی اور بہبودی کا کام کرنا تو درکنار اس کے ڈیڑھ سالہ عہد میں قصبہ کی حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ اور بے ضابطگیاں اور خلاف قانون حرکات کرنا اس شخص نے اپنا شیوا بنا رکھا ہے۔

اس ایسے نا تجربہ کار اور نااہل اور ناخواندہ ہونے کے باوجود اس لئے اس کو ٹاؤن ایریا کمیٹی کا چیئرمین بنایا گیا ہے کہ اس نے ان عوام سے غداری کی جن کے ووٹوں سے وہ ممبر بنا تھا۔

عوام نے پہلے بھی درخواستوں اور اخبارات کے ذریعے وزیر ترقیات سے پرزور اپیل کی ہے۔ کہ انہیں ایسے چیئرمین سے نجات دلائی جائے لیکن اب تک اس ضمن میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی - اب تو اس کی بے ضابطگیاں اور خلاف قانون حرکات اس حد تک پہنچ چکی ہیں۔ کہ وارڈ نمبر ۱ اور نمبر ۲ - کی جنتا نے حکومت سے یہاں تک مطالبہ کیا ہے کہ انہیں ٹاؤن ایریا کمیٹی کی حدود سے باہر ہی رکھا جائے دو سال ہوئے ایک شخص دیو کی نندن جو کہ Ex-Serviceman تھا کمیٹی نے متفقہ رائے سے اس کو کمیٹی کا صدر مقرر کیا۔ لیکن اس کی تقرری محکمہ اسکابات پر خلاف قانون قرار دیدی گئی۔ کیونکہ قانون کے مطابق کسی بھی Ex-serviceman کا تقرر کرنے کے لئے کیبنٹ کی منظوری ضروری ہے لیکن عرصہ تین ماہ سے ہمارے اس چیئرمین نے بغیر منظوری کمیٹی اور کیبنٹ کے ایک شخص کو جو کہ Ex-serviceman ہے کمیٹی کا کلرک مقرر کر رکھا ہے کتنی اندھیر گردی ہے۔

ہم وزیر ترقیات سے پرزور الفاظ میں اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ ان تمام حرکات بے ضابطگیوں اور اندھیر گردی کی پوری پوری تحقیقات کروائیں اور اہالیان قصبہ ہیرانگر کو ایسے نااہل۔ ناخواندہ اور ناتجربہ کار چیئرمین سے جلد از جلد نجات دلائیں۔ لیکن اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو حالات کے بگڑنے کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہو گی :۔

پبلک ہیرانگر۔

ودیارتھی پریشد کا ڈیپوٹیشن

جموں ۲۸ اپریل۔ جموں و کشمیر ودیارتھی پریشد کا ایک ڈیپوٹیشن جناب چیف جسٹس جانکی ناتھ جی وائس چانسلر جموں و کشمیر یونیورسٹی سے ملاقی ہوا۔ اور حال ہی میں جموں کشمیر یونیورسٹی کی طرف سے ڈالے گئے مشکل اور آوٹ آف کورس پرچوں کے بارے میں وائس چانسلر صاحب کا دھیان دلایا۔

ڈیپوٹیشن کو وائس چانسلر صاحب نے یقین دلایا کہ اس بار طلبا کو نمبر دینے وقت رعایت کی جاویگی۔ اور آئندہ کے لئے ایسی enefficiency اور لاپرواہی کو دور کرنے کے لئے ۔ ۔ ۔ ڈریٹر مقرر کئے جائینگے۔ جو یہ دھیان رکھیں گے کہ پرچے سلیبس اور سٹینڈرڈ کے مطابق ڈالے جائیں۔ ایک گھنٹہ کی گفتگو کے بعد وائس چانسلر صاحب نے یقین دلایا کہ وہ ایسے ۔ inefficience اور لاپرواہ کرمچاریوں کے بارے میں تحقیقات کروا کر ان کے خلاف ایکشن لینگے :۔ (نامہ نگار)

گمٹ بازار اور ٹانگے

گمٹ بازار میں ہر وقت ٹانگوں کی اس قدر بھیڑ لگی رہتی ہے کہ خاص طور پر مستورات کا گذرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ ٹانگہ والے اپنی مرضی کے مطابق سڑک کے عین درمیان میں ٹانگے کھڑے کر کے کتنی کتنی دیر آوازے لگاتے رہتے ہیں۔ سپاہی بھی وہاں پر موجود ضرور ہوتا ہے لیکن اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ حکام بالا کو چاہئے کہ وہاں ٹانگہ کے کھڑے ہونے کی کوئی مناسب جگہ بنائیں۔ تاکہ نہ ہی ٹریفک رکے اور نہ ہی دوکانداروں کے کاروبار پر برا اثر پڑے (ایک دوکاندار)

(بقیہ جہاں کا پیالہ صفحہ ۸ سے آگے)

تھے۔ اور میری آنکھوں کے سامنے کماری لیتیا کا منظر گھوم گیا جو ظالموں کی چوٹوں کو برداشت نہ کرتی ہوئی بارہ گھنٹے تک بیہوشی پڑی رہی —— اور یہ سب کچھ انہی بخشی صاحب کے ہاتھوں اور ان کی آنکھوں کے سامنے دو دن پہلے ہوا تھا۔ جو آج جموں کی جنتا کے سامنے ہاتھ جوڑے شانتی کے دیوتا اور عوام کے رکشک کے روپ میں کھڑے تھے —— اور پھر دوسری طرف کا مریڈ۔ بڑے بڑے سرمایہ دار ٹرانسپورٹر چائے اڑا رہے تھے۔ مٹھائی اور پھلوں سے اپنا پیٹ بھر رہے تھے۔ میں حیران تھا کہ ان لوگوں کو کیوں نہیں بخشی صاحب کی اس چائے میں ان معصوم بچوں اور نوجوانوں کا خون نظر آتا جو آج بھی ہسپتالوں کے ذخموں سے نڈھال ہو کر تڑپ رہے ہیں۔ کیوں نہیں یہ مٹھائیاں ان لوگوں کے گلے میں اٹک جاتیں۔ کیا یہ لوگ سو اجبیاں کو بھول چکے ہیں؟ کیا ان کی آتما سو چکی ہے؟ کیا ان کے دل لالچ میں پھنس کر اس قدر پتھر ہو چکے ہیں!

میرا سر چکرانے لگا۔ میں زیادہ دیر تک چائے کے ٹیبل کے پاس نہ بیٹھ سکا میں اٹھ کر کھڑکی کے پاس چلا آیا۔ جس کے شیشے دو روز پہلے غنڈوں نے پتھر مار مار کر توڑ ڈالے تھے۔ جو باہر کیمپوں سے اس کام کے لئے لائے گئے تھے۔ میں یہ سوچتا ہوا کر بازار کی طرف دیکھنے لگا سڑک پر لوگوں کے جھنڈ کے جھنڈ گذر رہے تھے۔ جو بخشی صاحب کی چائے پارٹی سے واپس آ رہے تھے۔ اور ان کی تعریفوں کے پل باندھ رہے تھے میں غصے میں آ کر کانپنے لگا۔ جی میں آیا کہ کھڑکی سے چلا اٹھوں کہ ان سب کو پکڑ لوں۔ ان کا گلا دبوچ لوں اور چلا چلا کر کہوں "تم سب خود غرض ہو تم سب پتھر ہو تمہارے اندر آتما نہیں ہے اور تمہارے اندر انسان کا دل نہیں ہے۔ تم چائے کے ایک پیالہ میں بک جانے والے ہو۔ تمہاری قیمت صرف چائے کا ایک پیالہ ہے۔ تمہیں دنیا میں جینے کا کوئی حق نہیں تم دھرتی ماتا پر بوجھ ہو۔ تم انصاف کے دشمن ہو سچائی کے شترو ہو تم جمہوریت کے دشمنوں کے ساتھی ہو۔ اور جنتا کی آواز کا خون کر رہے ہو —— صرف چند ٹکڑوں کے لئے —— چائے کے ایک پیالے کے لئے ——

(بقیہ پنڈت نہرو اور کشمیر صفحہ ۸ سے آگے)

مطمئن کرنے کے لئے قربان کیا جاتا ہے لیکن پھر بھی ایک ضابطہ تو پورا ہو جاتا اور یہ تو کہہ سکتے کہ بھارت کی لوک سبھا کو اختیار ہے لیکن اب تو آپ کے عمل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ بھارت کو اپنی ذاتی جاگیر سمجھ رہے ہیں۔ اور جب چاہا اس کا حصہ پیش کر دیا۔ میں جانتا ہوں کہ میرے الفاظ سخت ہیں۔ لیکن پھر بھی میں پنڈت جی کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں ان کی شان میں گستاخی نہیں کرنا چاہتا لیکن آپ نے جو بات کہی ہے اس کا جواب آنا مشکل ہے اس کے بعد آپ کہہ جاتے اس بات کا کوئی جواب نہیں رہتا کہ بھارت سرکار کشمیر کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتی۔ اگر وہ اپنا اتنا اختیار سمجھتی ہے کہ ریاست کے ایک تہائی حصہ کو پاکستان کے حوالے کر دے تو کیا اسے یہ اختیار نہیں کہ ریاست کے اندر ان شکایات کو دور کرنے کے لئے قدم اٹھائے جن کے خلاف جلد ایجی ٹیشن چلا رہا ہے

اسی جلسہ میں پنڈت جی نے یہ انکشاف کیا کہ میں اب پہنچ جموں کے پرجا پریشد کے کارکنان و ممبران کو غدار تک کہہ دیا۔ کیا ان لوگوں کو یہ اعزاز اس لئے دیا گیا کہ پچھلے نو سال سے یہ لوگ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ریاست کو بھارت کا ایک مکمل انگ بنا دیا جائے۔ اور کہ بھارت اور ریاست جموں و کشمیر کا ایک ہی ودھان۔ ایک پردھان اور ایک نشان ہو۔ کسی کو غدار کہنا کوئی معمولی بات نہیں۔ پنڈت جی کو بھولنا نہ چاہیئے کہ غداری کی سزا موت ہوتی ہے۔ کیا میں جمہوریت پرست نہرو جی سے پوچھ سکتا ہوں کہ آخر بتایا تو جائے کہ ان لوگوں نے کونسا جرم کیا ہے جس سے انہیں غدار کہا جا رہا ہے :۔ یہ بھی ہے کہ پردھان منتری کو اپنی زبان پر کنٹرول نہیں رہا۔ اور غصہ میں آپے سے باہر ہو کر آپ یہ نہیں سوچتے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں یہ سمجھ سکتا ہوں کہ ان کو غصہ آ جاتا ہے لیکن اس کی وجہ بھی تو ہونی چاہیئے۔ آخر کونسی بات ہے جس پر پرجا پریشد والوں نے کی جس سے آپ نے انہیں غدار کہدیا۔ ان دنوں اور تو کچھ نہیں ہوا سوائے اس کے کہ انہوں نے جمہوری حق کا استعمال کرتے ہوئے جموں کے میونسپل چناؤ میں نیشنل کانفرنس کے امیدواروں کا مقابلہ کرنے کی گستاخی کی ہے یا یہ کہ نیشنل کانفرنس کے امیدوار جس طریقہ پر کامیاب کئے گئے انہیں اسے بے نقاب کیا گیا۔ آخر دنیا کو

ایک دردناک منظر

چائے کا پیالہ

از شری لشی بھسین

چائے کا پیالہ ہونٹوں سے لگایا ہی تھا کہ سامنے میز پر پڑے نمنترن پتر پر اچانک نظر جا پڑی۔ بخشی غلام محمد پرائم منسٹر نے جموں کے خاص خاص شہریوں کو چائے پر مدعو کیا تھا۔ اسی گنتی میں نہ جانے میرا نام بھی کیوں کر آ گیا تھا۔ ایک بڑی شاندار چائے پارٹی بخشی صاحب کے بنگلہ پر ہو رہی تھی۔ میرا دھیان ہاتھ میں پکڑے چائے کے پیالہ سے ہٹ کر بخشی صاحب کے بنگلہ کی طرف جا لگا۔ بڑی چہل پہل تھی۔ پندرہ سو کے قریب لوگ، جمع تھے۔ جن میں شہر کے بڑے بڑے رئیس تھے میونسپل کونسل کے نئے اور پرانے ممبران تھے۔ بڑے بڑے ٹھیکیدار، ٹرانسپورٹر اور بیوپاری تھے۔ اور پھر بھاری تعداد کا مریدوں کی تھی۔ جنہیں کھلی چھٹی دے دی گئی تھی۔ کہ جتنے لوگوں کو چاہیں اپنے ساتھ لا سکتے تھے۔ کچھ کالج کے نوجوان تھے۔ جن میں کچھ لڑکیاں بھی تھیں۔ نئے نئے فیشن تھے۔ شہنشاہ کا دربار معلوم ہوتا تھا۔ خوب رنگ جما تھا۔ چائے چسکیاں لے لے کر پی جا رہی تھی۔ گلاب جامن اور سموسے اڑ رہے تھے۔ گپیں ہانکی جا رہی تھیں۔ اور کہیں بھی کیا تھیں باتوں ساری دنیا کے سیاستدان جمع تھے۔ سامنے دور بخشی غلام محمد صاحب دونوں ہاتھ جوڑ کر مہمانوں کا شکریہ ادا کر رہے تھے۔ میں کرسی پر بیٹھا عالم خیال میں یہ سارا نظارہ دیکھ رہا تھا۔ اور خیالات میں اس قدر کھو گیا تھا کہ یاد ہی نہ رہا کہ چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے۔ خیالات کا یہ سلسلہ تب ٹوٹا جب چھوٹی بہن نے پکار کر کہا۔ "بھیا کیا سوچ رہے ہو۔ چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے۔" میں نے تیزی سے پیالہ ہونٹوں کی طرف بڑھایا۔ لیکن ابھی منہ سے لگا بھی نہ تھا کہ یکایک میرا دھیان ۸ اپریل کے اس دردناک واقعہ کی طرف چلا گیا جب جلسہ مکان کے پیچھے ہی [illegible] بازار میں ہوا تھا۔ پھر کیا تھا۔ ایک آنسو رلانے والا منظر آنکھوں کے سامنے دوڑنے لگا۔ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ بخشی صاحب ہاتھ میں ڈنڈا لئے گھما رہے تھے۔ جو معصوم بچوں ابلاؤں اور نہتے انسانوں کے سروں سے ٹکرا رہا تھا۔ ہر طرف شور و غل تھا۔ درد بھری چیخیں تھیں اور پھر بخشی صاحب للکار للکار کر غنڈوں اور پولیس کو کہہ رہے تھے — "بھگا دو ان بدمعاشوں کو۔ پکڑ لو ان ......"

پتھروں اور لاٹھیوں کی بارش شروع ہو گئی تھی۔ ٹئیر گیس کے دھوئیں سے آسمان پر بادل چھانے لگے تھے۔ خون۔ انسانی خون کی دھاریں بہنے لگی تھیں بچے عورتیں اور بوڑھے زخمی ہو کر گرنے لگے تھے۔ گرنے والوں کو ٹھوکریں ماری جا رہی تھیں۔ کچھ بھاگ کر مکانوں اور گلیوں میں گھس رہے تھے۔ پولیس اور غنڈے ان کا پیچھا کر رہے تھے۔ چھوٹے بچے پاؤں تلے روندے جا رہے تھے انسانی چیخیں اور چنگھاڑیں تھیں۔ مگر راکشش انسانیت کو کھا جانے کیلئے برابر پیچھا کر رہے تھے۔ شیطانیت ناچ رہی تھی۔ چنگیز اور ہلاکو کی خونچکاں داستانیں حقیقت بن کر آنکھوں کے سامنے ناچ رہی تھیں — اور آج ۱۳ اپریل کو وہی بخشی صاحب اپنے بنگلہ پر آئے ہوئے مہمانوں کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑے دیوتا — اوتار نظر آ رہے تھے۔ شانتی — خوشی — مسکراہٹ ان کے چہرے پر —

چھوٹی بہن نے پھر جھنجھوڑ کر کہا چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے اور اس نے دوسرا پیالہ تیار کر کے میرے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ میں نے ایک دم پیالہ منہ سے لگا لیا۔ چائے کا گھونٹ بھرا۔ لیکن وہ گلے سے نیچے نہ اتر سکا۔ مجھے اس چائے کے پیالے میں ان بے گناہوں اور معصوم بچوں کا خون نظر آنے لگا۔ جن کے سر بے رحمی سے لاٹھیوں اور پتھروں سے پھوڑ ڈالے گئے تھے۔ مجھے ان ماتاؤں کی آہیں سنائی دینے لگیں جن کے بچے گھائل ہو کے گھر میں کراہ رہے ہیں۔ مجھے لگا کہ ہری سنگھ جی کے سر سے خون کی دھارا بہتی ہوئی نظر آنے لگی۔ میری آنکھوں کے آگے نوجوان رام لال کی صورت دوڑ گئی جس کی دائیں ٹانگ اور بائیں بازو کی ہڈیاں توڑ دی گئی تھیں اور جو چارپائی سے ہلنے سے بھی لاچار تھا۔ میری آنکھوں کے سامنے آٹھ اور نو سال کی [illegible] انجنا اور سوبتا کی تصویر کھنچ گئی جن کے سر بیرحمانہ لاٹھیوں سے پھوڑ دیئے گئے

بقیہ صفحہ ۶ پر

پنڈت نہرو اور کشمیر

اس بات میں کوئی شک نہیں کرتا کہ پنڈت جواہر لال نہرو دل سے جمہوریت کے شیدائی ہیں اور انہیں کوئی ایسا رویہ پسند نہیں جس میں ڈکٹیٹر شپ کی بو بھی آتی ہو۔ لیکن اس کے باوجود عمل میں آپ کئی ایسی باتیں کر جاتے ہیں۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی جمہوریت پرستی صرف زبانی جمع خرچ تک ہے۔ جیسا کہ کچھ دن دہلی میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے انکشاف کیا کہ پچھلے سال آپنے پاکستان کو پیشکش کی کہ کشمیر کا جھگڑا ختم کرنے کے لئے موجودہ حد بندی لائین کو دونوں ملکوں کی مستقل سرحد بنا دیا جائے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہ آپنے تسلیم کر لیا کہ کشمیر کا جو علاقہ اس وقت پاکستان کے پاس ہے اسپر اس کا قبضہ ہے اور جو بھارت کے پاس ہے اس پر بھارت قابض ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کون درست ہے میں پنڈت نہرو سے یہ پوچھنے کی جرات کرتا ہوں کہ آپ کو یہ اختیار کس نے دیا ہے کہ آپ بھارت کی ایک ریاست کا ایک تہائی حصہ غیروں کو پیش کر دیں۔ کیا پارلیمنٹ نے اس سوال پر کبھی غور کیا یا آپ کو کسی اور طرح یہ حق تھا کہ آپ کسی سے یہ پوچھے بنا یہ علاقہ غیروں کو دینے کو تیار ہو جائیں۔

مجھے افسوس ہے کہ مجھے پنڈت جی کے بارے میں ایسا لکھنا پڑ رہا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وقتی جوش میں آ کر پنڈت جی نے ایسا کر دیا ورنہ انہوں نے اس پیشکش کی پیچیدگیوں کو سمجھنے کی تکلیف نہیں کی۔ صاف بات ہے کہ پنڈت جی کو اس بات کا کوئی اختیار نہ تھا۔ کہ کشمیر کا کوئی حصہ پاکستان کے حوالے کریں۔ خاص کر اس حالت میں جبکہ جموں کشمیر کے مکھیہ منتری بخشی غلام محمد بار بار اعلان کر چکے ہیں۔ کہ وہ پاکستانی کشمیر کو آزاد کرائینگے۔ اور وہ پاکستانی کشمیر آزاد کرائینگے اور کبھی پاکستان کا قبضہ تسلیم نہ کرینگے۔ علاوہ اس کے پنڈت جی کی پیشکش نے ایک مرتبہ پھر سے یہ سوال پیدا کر دیا ہے کہ کشمیر پر اختیار کس کا ہے۔ بھارت سرکار کا یا جموں کشمیر سرکار کا۔ جس انداز میں پنڈت جی نے یہ پیشکش کی ہے اس کے بعد تو یہ پوچھنا بھی بے معنی ہو جاتا ہے۔ کہ ریاست پر یہاں کی سرکار کا کوئی حق ہے۔ دراصل یہ بات ہے تو درست۔ لیکن پنڈت جی کی مصیبت یہ ہے۔ کہ جو بات آپ وقتی ابال میں آ کر کہہ ڈالتے ہیں۔ اس پر بعد میں عمل نہیں کرتے۔ ایک طرف تو آپ یہ کہتے ہیں کہ ریاست پر بھارت سرکار کا اتنا حق ہے کہ اس کا پردھان منتری ریاست کی سرکار سے پوچھے بنا اس کا ایک تہائی حصہ غیروں کو پیش کر سکتا ہے اور دوسری طرف جب یہ کہا جاتا ہے کہ ریاست مکمل طور پر بھارت کا حصہ ہے اور کہ بھارت کا سارا ودھان اس پر لاگو ہو تو پنڈت جی آئیں بائیں شائیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ یہ متضاد رویہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ باوجود اس بات کے کہ آپ نے اب غیر مبہم الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ ریاست میں لوک مت کا سوال ہی پیدا ہی نہیں ہوتا۔ عام تاثرات یہی ہیں کہ اس بات کا کوئی بھروسہ نہیں" کل کو راجہ غضنفر علی صاحب یا چوہدری محمد علی نے ذرا پیار کی دو باتیں کیں اور ہلکے پنڈت جی پگھل گئے۔

بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح پاکستان کو ریاست کا ایک تہائی حصہ پیش کر کے پنڈت جی نے سخت غلطی کی ہے اور شاید اس کے نتیجہ سے بچنے کیلئے ہی وہ اب خاموش بیٹھے ہیں۔ آپ نے اپنے معصومانہ انداز میں ایک جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے پیشکش کر دی لیکن آپ یہ بھول گئے کہ جن لوگوں کو آپ یہ پیشکش کر رہے ہیں۔ ان میں شرافت، اخلاق اور خلوص کا احترام و احساس نہیں۔ وہ یہ نہ سمجھیں گے کہ پنڈت نہرو نے ایک جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے یہ پیشکش کی تھی بلکہ یہ پنڈت جی کو اپنی کمزوری کا احساس ہے۔ اور اس لئے آپ ایک مشکل سے نکلنے کے لئے پاکستان کو رشوت دے رہے ہیں۔ اگر بلا تعصب دیکھا جائے تو یہ بات ہے بھی درست۔ یہ ایک طرح کی رشوت تو ہے ہی اور پاکستان نے اچھا کیا جو اسے نامنظور کر دیا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے بھی اس کا سارا کیس بوگس ثابت ہو جاتا ہے۔ تاہم میں یہ کہے بنا نہیں رہ سکتا کہ پنڈت جی نے ایک زبردست غلطی کی ہے۔ بانتیجے میں اس طرح کی یکطرفہ پیشکش بلا شبہ کمزوری کا ثبوت سمجھی جاتی ہے۔ اگر تو پاکستان کی طرف سے یہ پیشکش ہوتی تب بھی تھا۔ کہ چلو اس قضیہ کو ختم کرنے کے لئے یہ قیمت ادا کر دی جائے لیکن پاکستان کا موڈ جانتے ہوئے۔ اس طرح کی پیشکش کرنا سوائے اپنے آپ کو غلط فہمی کا شکار بنانے کے اور کچھ نہیں۔ اور پھر اس بات کا پنڈت جی کے پاس کیا جواب ہے کہ انہیں کوئی اختیار نہیں کہ بھارت یونین کا کوئی حصہ لوک سبھا کی اجازت کے بغیر کسی غیر کو پیش کر دیں۔ یہ درست ہے کہ اگر یہ سوال آپ لوک سبھا میں لاتے تو صرف "چند فرقہ پرست" ہی اس کی مخالفت کرتے کہ بھارت کے کسی حصہ کو پاکستان

چمڑی بدلی پر ابھی ذہنیت نہیں بدلی

از شری شیام لال جی شرما جموں

سوتنترتا پراپتی کا سپنا ساکار ہوا۔ پرنتو سوتنترتا کی ذمہ داریاں اور کرتویہ نبھانا ابھی ویکتی نے سیکھا نہیں۔ ابھی سوتنترتا پراپتی کا ارتھ انگریزوں سے مکتی حاصل کرنا ہی اپنے لوگوں کی سمجھ میں آیا ہے۔ بڑی بڑی آشائیں جنتا اور خاص دیہاتی عوام میں اتنی ماترا میں نہیں کیونکہ وہ جنتا سرکاری افسروں کو ابھی مہاجب ہی سمجھتی ہے۔ "چمڑی بدلی ہے پرنتو ابھی ذہنیت نہیں بدلی ہے"۔

سکولوں اور کالجوں کے ودیارتھی بھی من مانی "کو ہی سوتنترتا کی تعریف سمجھ بیٹھے ہیں۔ امتحان میں کوئی سوال کٹھن آیا اور وہ پریکشا بھون میں ہی نعرے لگانے شروع کر دیں گے۔ میز کرسیاں توڑ دیں گے پرچے پھاڑ دیں گے اور پرچہ بنانے والے کو کٹھور تم دنڈ دینے کا پرستاؤ کریں گے۔ اور ہاتھا پائی میں اپنی شان سمجھ کر اپنے بڑوں کی پگڑی بھی اچھال دیں گے۔

یو۔پی کے پرنسپل گرگ کی چھاتروں دوارہ ہتیا نے سارے بھارت ورش میں مادھی اور شردھا کو جھنجھوڑ دیا ہے۔ سوتنترتا پراپتی چھاتروں کی سرکشی اور خودسری ردبی راکشسی کے روپ میں پرگٹ ہوئی۔ بہار کے گولی کانڈ کے کارنوں میں چھاتروں کا بلا ٹکٹ سفر کرنا اور پھر ادھیکاریوں کو پیٹنا بھی تھا۔ نوجوانی جب شالینتا اور چرترتا کو تیاگ دیتی ہے تو بھینکر شیطانیت کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

ادھیاپک ورگ گرد کی پدوی سے اٹھ کر پڑھانے والے نوکر کے سطح پر آ گیا ہے۔ پرائیویٹ ٹیوشنوں کی بھرمار ہوتی ہے۔ کلاس کے ہم چھاتروں میں سے کئی ادھیاپک ۲۵ تک کا گروپ گھر پر پڑھاتے ہیں۔ اس سے چھاتر سکول کی سہ ماہی، چھ ماہی اور سالانہ پریکشاؤں میں فیل ہونے کے ڈر سے مکت ہو جاتے ہیں اور ادھیاپک مہودہ کی سوٹ بوٹ اور جیون کی "دوسری" آوشیکتائیں پوری ہو جاتی ہیں۔ آج کل سکول تو ادھیاپکوں کے اونگھنے اور آرام کرنے کے استھان بن گئے ہیں۔ درمیانہ طبقہ کے لوگ جو مشکل سے دونوں وقت کا بھوجن جٹا پاتے ہیں۔ وہ پرائیویٹ ٹیوشن رکھنے پر مجبور ہوتے ہیں اور وہ اپنے خرچ کی کمی سوائے اپنی خوراک کے اور کسی استھان پر سے نہیں نکال پاتے۔ نتیجہ کے طور پر صحت گر رہی ہے۔ اور پڑھائی بھی گراوٹ کی طرف جا رہی ہے۔ سنا کرتے تھے کہ پروفیسر ٹیوشنیں نہیں لیتے تھے۔ پرنتو آج کل تو کئی دکیلوں کے گھر چھوٹے چھوٹے "کوچنگ گھر" بنے ہوئے ہیں۔ اس کا یہ ارتھ نہیں کہ ہمارا بھارت دیش سوچا کرنے والا اور ایک ٹیکنیک بینڈ ہو گیا ہے۔ چھاتروں میں گرکیت اور شالینتا کی ضمانت نہیں۔ ادھیاپکوں میں

ستیہ نشٹھا اور فرض شناسی کی مورتیاں موجود ہیں جو تعلیمی اداروں کا نام روشن کئے ہوئے ہیں پرنتو اس میں کوئی شک نہیں کہ چرتر اسٹینڈرڈ گر گیا ہے آج زندگی میں سوارتھ تنا گھر کر گیا ہے۔

کہ وہ اپنی اچھا کی بلی ویدی پر سماج کی مان مریادا۔ اپنے وجگتی گت سوارتھ کیلئے راشٹر کے سوا ستھیہ اور جیون کی بلی چڑھا دیتا ہے پھر چاہے اپنے برے کاموں کا خود ہی شکار ہو جائے پرنتو پاپ کرنے میں اسے ہچکچاہٹ نہیں ہوتی۔ آج کل بازار میں بکنے والی ہلدی کیا ہے۔ پیسی ہوئی پیلی مٹی۔ مونگ پھلی کا چھلکا اور رنگ وغیرہ پتہ نہیں کیا کیا بیچا جاتا ہے پچھلے دنوں امرتسر میں چل رہے ہلدی بنانے کے کارخانے کے متعلق سماچار چھپے تھے جہاں اس پرکار ہلدی تیار کی جاتی ہے پرنتو گورنمنٹ نے اس طرف کوئی دھیان ہی نہیں دیا۔

دوائیوں کی شیشیوں میں سے اصلی دوائی نکال کر نقلی بھر دینا تو عام سننے میں آتا ہے انجکشن تک بدل دیئے جاتے ہیں۔ آپ اندازہ کیجئے کسی کا پھول سا بچہ بستر مرگ پر ہو اور اس کو سنجیونی بوٹی سمجھ کر کوئی انجکشن دیا جائے اور وہ انجکشن نقلی ہو۔ کیا یہ کسی کو قتل کرنے سے کم ہے۔ پرنتو کتنے دھن اکٹھا کرنے کے پیچھے لگے ہوئے سوارتھی ایسا بیوپار چلا کر راشٹر دروہ کئے جا رہے ہیں۔

دودھ میں ڈالڈا گھی ڈال کر اس کو مستھ کر شدھ اور تازہ مکھن نکال کر بیچنا تو عام پایا جاتا ہے۔ اب آپ اندازہ کیجئے کہ ایک ٹی۔بی کے بیمار کو دوائی کے ساتھ ایسا مکھن ملتا رہے تو وہ بیمار کیسے اور کب صحت یاب ہو سکتا ہے۔

آج کل یوجناؤں کا دور ہے سڑکیں بن رہی ہیں پل بن رہے ہیں تالاب بن رہے ہیں۔ سرائیں سکول اور کالج بن رہے ہیں۔ ٹھیکے دیئے جاتے ہیں۔ ہزاروں۔ لاکھوں اور کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ پرنتو مانسر سڑک بنتی ہے تو بارش کے ایک ریلے میں ہی سماپت ہو جاتی ہے۔ رام نگر کے راستہ میں ایک نالہ پر پل بنتا ہے۔ پرنتو نالے میں ایک بار ہی باڑھ آئی پر کوٹھیوں سمیت پل کا نام و نشان تک مٹ جاتا ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس لئے کہ ٹھیکہ داروں اور ادھیکاریوں میں فی صدی کی شکایت ہوتی ہیں۔ کلرک سے لیکر اونچے افسر تک۔ کئی بار تو سنا جاتا ہے۔ کہ ساٹھ فیصدی تو ادھیکاری ہی

جانتے ہیں باقی میں سے ٹھیکہ دار نے سامان خریدنا ہوتا ہے۔ مزدور لگانے ہوتے ہیں اور خود بھی کمانا ہوتا ہے۔ اب آپ ہی خود سوچیں کہ ایک نمبر کے سامان پر صرف بیس ٪ ہی لگیں اور ایک ہی بارش میں سڑک کا نام و نشان مٹ جائے۔ تو اس میں حیرانگی کی کیا بات ہو گی۔ سیمنٹ کی جگہ راکھ۔ نئے میٹریل کے استھان پر پرانا اور لوسیدہ سامان اور کام کو پوجا سمجھ کر نہیں بلکہ بیگار سمجھ کر پورا کرنا، صرف گلے سے پھندا اچھوڑنا یعنی اتارنا ہوتا ہے کوتویہ نبھانا نہیں۔ پرانے زمانہ میں کام کرنے والے سپروائزروں کے سہارے کام نہیں کرتے تھے وہ تو سمجھتے تھے کہ ایشور سرو ویاپک ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے ہمارے چھوٹے سے چھوٹے کرم کو دیکھ رہا ہے۔ اس لئے سادھارن سے سادھارن کام کو بھی پوری لگن اور محنت سے کرتے تھے آج کل کسی ڈیم کا کام پیچھے مکمل ہوتا ہے اور اس میں گڑبڑی کا سماچار پہلے آ جاتا ہے۔

اپنے شاسک ورگ کا ایک پرانی ناڑھی ہسپتال میں اپنے رشتہ دار کا علاج کروانا ہے اور ایک عمر رسیدہ سسٹر کے استھان پر ایک خوش شکل نرس سے مریض کی تیمارداری کے بجائے اپنی "خدمت" کرنے کا حکم بھی جاری کر دیا ہے جب باڑ ہی کھیت کو کھانے لگے تو پھر کھیت کا کیا حشر ہو گا۔ اور جب کبھی کسی جلسہ میں تقریریں ہوتی ہیں تو لوگوں کو چال چلن کے متعلق بڑے لچھے دار شبدوں میں وعظ کیا جاتا ہے۔

وتیتی حکومتی پارٹی سیکولرازم کے بارے میں جنتا چلاتی ہے۔ اپنے ہی اگر مذہب میں عملی طور پر وہ فرقہ پرستی کا پرچار کرتا ہے تو کیونکر دل میں خلیفے دینے میں۔ اور اپنی تعلیم کیلئے پیش پیش بھیجنے میں جہاں تک کہ سکولوں اور کالجوں کے داخلہ میں ہماری گورنمنٹ مذہب اور فرقہ کے آدھار پر نسبت مقرر کرتی ہے سیکنڈ اور کرنے ہی لاکھوں ناکھوں کا فرق ہے۔ دیکھتی کو لوگ کتنا اور شاکتی اس کی قابلیت کا معیار نہ رہ کر وہ حکومتی پارٹی میں کس کا بھتیجا یا کسی کی پرزور سفارش رکھتا ہے یہ ماپ دنڈ بن گیا ہے۔

شہر کے میونسپل چناؤ آ رہے ہیں پرنتو شاسک پارٹی کی اور سے برہمن برادری۔ مہاجن برادری اور راجپوت برادری کے واسطے دیئے جانے شروع ہو گئے ہیں لوگ سوچتے ہیں کہ کہاں تو دیش کے لئے بلیدان دینے والوں کو فرقہ پرست کہہ کر کوسنا رہنا اور کہاں سادھارن سے میونسپل چناؤ کو جیتنے کیلئے دھرم اور ازم کے زہر کو پھیلانا کتنی اور

کرنی میں کتنا وشال فرق ہے۔

پلیس کی تنظیم اور ترقی کیلئے وچار کرنے کے لئے بھارت کے چوٹی کے پرتبھا ویکتی لیکر نئے صوبوں کو بھاشا شاسن۔ اقتصادیات وغیرہ کے آدھار پر منظم کرنے کیلئے حد بندی کمیشن مقرر ہوا جب اپنے وقت کی محنت کے بعد انہوں نے دیش کی ایکتا۔ مضبوطی اور تنظیم کو روپ ریکھا سامنے رکھی تو شاسک پارٹی کے ہی لوگ جو دیش بھگتی کے نام پر ہندو کو فرقہ پرستی کا سیمبل کرتے تھے۔ گئو بدھ بند ہونے کی مخالفت کرتے تھے۔ اور پنڈت نہرو جی کا نام لیکر اپنی بزدلی کو چھپاتے تھے کمیشن کی رپورٹ پر اپنے غصہ ہوئے پرانیتا کی رو میں ایسے بہے کہ بمبئی۔ اڑیسہ۔ بنگال۔ بہار میں اپنے بھائیوں کے خون سے ہولی کھیلنے لگے۔ دیش بھگتی کا نقاب کی بھانتی اڑ گئی اور صوبہ پرستی اور خود غرضی اگر اور بھینکر روپ میں سامنے آ گئی۔

سوچنے والی بات ہے کہ ہمارا کیریکٹر کہاں چلا گیا ہے۔ سنسار کے راشٹروں کے بیچ سو ابھیمانوں سے اونچا سر کر کے شانتی اور اونچے چرتر کا پاٹھ پڑھانے والا ہمارا نیتک سنگرہ کہاں چلا گیا ہے ساموہک کلیان میں ہی ویکتی کا کلیان سمجھنے کی بجائے سوارتھ سدھی میں ہی کیسے ولین ہو گئی ہے ؛

जय स्वदेश

جے سودیش

تار کا پتہ "جے سودیش" جموں

ٹیلیفون نمبر ۴۳۲

فی پرچہ ۲ آنے

چندہ سالانہ ۶ روپے مفصلات ۸ روپے

Vol. II | 29 May, 1956 | No. II

जीवन-दीप

आंख खोल कर देख विश्व रे, दीप नहीं, यह प्राण जले हैं,
बलिवेदी पर चढ़ जाने को, भक्तों के जीवन मचले हैं ।

कितने ही निर्माण-ध्वंस का, हम भीषण इतिहास लिये हैं,
आज मौन हैं किन्तु हृदय में, प्राणों का उपहास लिये हैं ।

नहीं अभी तक बुझने पाये, देख हमारी शान अमर है,
तू किस की चिन्ता करता है, हिन्दी तेरे प्राण अमर हैं ।

क्षण-क्षण पर परिवर्तन जग में, क्षण-क्षण पर यम का नर्तन है,
अङ्गारों सा धधक रहा जो, आज वही जीवन जीवन है ।

आज हृदय का दीप जलाकर, हम मां का पूजन करते हैं,
क्रूर पतंगे आज मरेंगे, किन्तु स्नेह से हम जलते हैं ।

यदि चाहें तो आज विश्व में, हम भीषणतम आग लगा दें,
ताण्डव की लपटों को फिर से, यदि चाहें तो आज जगा दें ।

अरे, असम्भव को भी सम्भव, करके जग को आज दिखा दें,
अगर कहो तो एक निमिष में, हम भूतल आकाश मिला दें ।

किन्तु नहीं विध्वंस विश्व का, अब हम भी निर्माण करेंगे,
अरे स्वयं विष पी करके भी, मानव का कल्याण करेंगे ।

किन्तु बुझाने के प्रयास में, यहां पतंगे जल जाते हैं,
अतः संभल करके ही आवें, हमें बुझाने जो आते हैं ।

जिस दीपक ने हमें जलाया, आज उसी का गुण गाते हैं,
और उसी के पद-चिन्हों पर, चल करके जलते जाते हैं ।

अंधकार का वक्ष चीर हम, मानव-पथ दर्शन करते हैं,
अरे विश्व ! तू भूल न जाना, दीप नहीं जीवन जलते हैं ।

लद्दाख और तिब्बत तक भारत की सीमाएं बढ़ाने वाले
वीर सेनानी जर्नैल जोरावरसिंह के पड़पोते कैप्टन

ओंकार सिंह जी



प्रधान प्रजापरिषद् तहसील रियासी

जिन्हों ने अपना जीवन देश कल्याण और समाज के उद्धार के लिये प्रजापरिषद् को अर्पित कर रखा है । जिन की सच्चरित्रता और कार्य के प्रति लग्न सराहनीय है ।

Regd. E.P. No. 327

دیش بھگتی کا تقاضا ہے کہ ریاست کیلئے الگ ودھان بنانے کی بجائے ہندوستان کا ودھان ہی بھارت کے دوسرے حصّوں کی طرح ریاست میں لاگو کیا

ریاستی ہریجنوں کو وہی مراعات دی جائیں جو انہیں ہندوستان کے ودھان میں حاصل ہیں

جموں۔ بھیمی۔ شری ملکھی رام جنرل سیکرٹری شیڈول ہری جن منڈل نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ جب ریاست ہندوستان کا ایک حصّہ بن چکی ہے۔ تو ریاست کے مستقبل سے متعلق وطن دشمن عناصر کی طرف سے پیدا کئے جا رہے غیر یقینی حالات اور طرح طرح کے شکوک کا خاتمہ کرنے کے لئے دیش بھگتی اس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ ریاست کے لئے الگ ودھان بنانے کی بجائے ہندوستان کا ودھان ہی دوسرے حصّوں کی طرح لاگو کر دیا جائے۔ باقی بھارتیہ ودھان کی زمینوں کے معاوضہ کے متعلق یا ایک آدھ دوسری ایسی کلاز جنہیں پسند نہ کیا جاتا ہے بے شک ریاست میں لاگو نہ کی جائیں۔

شری ملکھی رام نے مزید کہا ہے۔ کہ ریاست کے برسر اقتدار لوگوں کے رویہ اور پالیسی کو دیکھ کر ایسا معلوم پڑتا ہے۔ کہ وہ ریاست کے لئے الگ ودھان بنانے پر تلے ہوئے ہیں اور اس طرح تقریباً چالیس لاکھ لوگوں کی قسمت کا فیصلہ کیا جائیگا۔ جمہوریت اس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ کوئی نیا ودھان بنا کر لوگوں پر ٹھونسنے کی بجائے اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے سے پہلے رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا جائے۔ ریاستی ہریجنوں کے مستقبل کا اس ودھان سے خاص سمبندھ د رشتہ ہے کیونکہ ہندوستان کے ودھان میں ہریجنوں کو آئینی طور پر خاص سہولتیں دی گئی ہیں اور اسمبلی و پارلیمنٹ میں ان کے لئے نشستیں مخصوص کی گئی ہیں شری ملکھی رام نے مزید کہا ہے کہ ریاست میں ہریجنوں کو نوکریوں و دوسری خاص مراعات سے محروم رکھا گیا ہے لیکن اگر بنائے جا رہے ودھان میں ان کی پسماندگی کو مدِ نظر نہ رکھ کر انہیں ہندوستان کے ودھان کی طرح خاص مراعات نہ دی گئیں۔ تو ریاست کے ہریجن کسی بھی قیمت پر اسے برداشت نہیں کریں گے۔ آپ نے اپنے بیان میں مطالبہ کیا ہے۔ کہ اسمبلی میں ہریجنوں کے لئے مخصوص کی گئی نشستوں کو ہندوستان کی طرح دوسرے حلقے DUBLE MEMBER CONSTITUENCY بنایا جائے اور انتخابات ہندوستان کے الیکشن کمشنر کی دیکھ ریکھ میں کروائے جائیں۔

آگے چل کر آپ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ پچھلے دنوں میں سنٹرل ہری جن منڈل نے اپنے دو امیدوار میونسپل الیکشن میں کھڑے کئے جبکہ ریاست کے ہری جنوں کو سیاسی طور پر کچلنے کے لئے کوئی ریزرو سیٹ نہیں رکھی گئی۔ اس کے علاوہ ہری جنوں کی نمائندگی کا دم بھرنے والی نیشنل گورنمنٹ نے ایک بھی ہری جن اپنی ٹکٹ پر کھڑا نہیں کیا۔ جبکہ میونسپل الیکشن میں دو مسلمان اور دو سکھ کھڑے کئے گئے۔ نامزدگی کا اصول جو قطعاً جمہوریت کے خلاف ہے۔ ایک بار پھر ہری جنوں کی اخلاقی اور سیاسی پسماندگی کا مذاق اڑایا گیا جبکہ تیس ہزار کی آبادی کے پیچھے ایک ہری جن نامزد کیا جا رہا ہے۔ اور وہ بھی معاملہ کافی عرصہ سے التوا میں رکھا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہری جنوں نے خود اپنے قدموں پر کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا۔ اور ۲۹ مارچ کو بذریعہ اشتہار ہر سیاسی پارٹی سے اپیل کی کہ وہ ہریجنوں جیسی پسماندہ قوم کے مقابلہ میں الیکشن نہ لڑیں چنانچہ پرجا پریشد نے ہماری اس اپیل کو منظور کر کے فراخدلی کا ثبوت دیا اور ہریجنوں کو خود اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کا موقعہ دے کر ہری جن کے ساتھ پس پردہ کئے جا رہے انیائے کا آشکار کیا۔ اس کے مقابلہ میں نیشنل کانفرنس جو ہری جنوں کو اٹھانے کی دعویدار ہے نے ہری جن امیدواروں کو ہر جائز و ناجائز طریقہ سے ہرانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی اور جس طرح سے شہری آزادی اور جمہوریت کا تشدد اور گورنمنٹ طاقت سے گلا گھونٹا گیا ہے۔ کوئی بھی جمہوریت پسند اس کو برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ اس لئے سنٹرل ہری جن منڈل نہایت ذوق سے اعلان کرتا ہے کہ جب بھی جموں و کشمیر کے لوگ اپنے کھوئے ہوئے پیدائشی حق کے لئے میدانِ عمل میں آئیں گے تو سنٹرل ہری جن منڈل سب سے پہلے بلیدان میں کودے گا۔ اور ساتھ ہی کچھ خود غرض عناصر یہ پراپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ہری جنوں نے جن دو سیٹوں پر الیکشن لڑا ہے وہ پرجا پریشد کے ٹکٹ پر لڑا ہے یہ نہایت ہی غلط اور گمراہ کن پراپیگنڈہ ہے جبکہ ہر آدمی جانتا ہے کہ ہری جن امیدوار سنٹرل ہری جن منڈل کے ٹکٹ پر لڑے ہیں نہ کہ پرجا پریشد کے ٹکٹ پر۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ہندوستان کے لوگوں پر یہ عیاں ہو جانا چاہئے۔ کہ ریاست کے ہریجنوں کی کس طرح حق تلفی ہو رہی ہے۔ اور وہ خود اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے میدانِ عمل میں اترے ہیں۔

ضلع ڈوڈہ میں وطن دشمن عناصر کی دھاندلی کے خلاف صدائے احتجاج

کشتواڑ ۱۸ مئی۔ پرجا پریشد کے زیر اہتمام صدر بازار میں ایک شاندار پبلک جلسہ ہوا۔ صدارت کے فرائض شری سیوا رام ایڈووکیٹ تحصیل صدر نے انجام دیئے۔ جلسہ کی کاروائی شری سنت رام تحصیل سیکرٹری کے قومی ترانہ سے شروع ہوئی۔ شری مہتہ کرشن سروپ جی آف بھدرواہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ نیشنل کانفرنس کا ہر لیڈر نام تو مہاتما گاندھی جی کا لیتے ہیں۔ مگر عمل سے وہ ہلاکو اور چنگیز کو بھی مات کر رہے ہیں اور ذاتی مفاد کی خاطر ملک اور عوام کو قربان گاہ پر چڑھایا جا رہا ہے۔ شری مہتہ نے کشتواڑ کے علاقہ کو نظر انداز کرنے کی شدید مذمت کی۔

پنڈت ہری لعل جی ممبر تحصیل ورکنگ کمیٹی نے اپنے بھاشن میں بتایا کہ نیشنل کانفرنس کشتواڑ کی حیثیت ایک مردہ لاش سے کچھ زیادہ نہیں۔ اندر اب اسے سرکاری طاقت اور روپیہ کے بل بوتے پر زندہ کرنے کی ناکام کوشش کی جا رہی ہے۔ اور چند خود غرض لوگ نیشنل کانفرنس کے چوہدری بن کر سرکاری ملازموں کے ساتھ مل کر بے گناہ جنتا کو تنگ کر رہے ہیں۔ اور رشوتیں حاصل کر رہے ہیں شری چندر پرکاش جی نے اپنی تقریر میں بتایا کس طرح گذشتہ دو اڑھائی برس لاکھوں روپیہ کا خرچ دکھا کر نہر کے کام کو نامکمل چھوڑ دیا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر گورنمنٹ کشتواڑ کے عوام کی مانگوں اور جائز مطالبات کو اسی طرح نظر انداز کرتی رہی۔ تو وہ کوئی سخت قدم اٹھانے کے لئے مجبور ہوں گے۔

ٹھاکر تھا سنگھ ڈسٹرکٹ آرگنائزر پرجا پریشد نے اپنی تقریر میں ضلع ڈوڈہ کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ فرقہ پرست سرکاری حاکموں، کانفرنسی عہدیداروں اور پاکستانی ایجنٹوں نے ضلع بھر میں اندھیر گردی مچا رکھی ہے۔ اور کھلے بندوں قانون اور آئین کی دھجیاں اڑا کر من مانیاں کی جا رہی ہیں۔

شری سیوا رام جی تحصیل پردھان پرجا پریشد نے نعروں کی گونج میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جن لوگوں نے ۱۹۴۷ء میں فرقہ وارانہ فسادات کروائے۔ انسانیت کے خون سے ہولی کھیلی۔ اور بے گناہوں کو لوٹا۔ وقت کے بدلنے کے ساتھ ہی بدل کر سرخ ٹوپیاں پہن کر نیشنل کانفرنسی بن گئے ہیں۔ اور آج اپنے گناہوں پر پردہ پوشی کرنے کے لئے دوسروں کو فرقہ پرست

اور ملک کے دشمن کہتے ہیں۔ آپ نے ... الیکشن کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کانفرنس نے جموں میونسپل الیکشن میں جس ... کا مظاہرہ کیا ہے اس سے صاف ... ہے۔ کہ ان کے دل میں کیا ہے۔ اور ... جنتا کے جمہوری حقوق پر چھاپہ ... سے چمٹے رہنا چاہتے ہیں۔

بیتا ہفتہ ایک نظر میں

● پچھلے دنوں سرینگر میں ایک تقریب ... موقع پر تقریر کرتے ہوئے ہندوستان ... وزیر بلدیہ محکمہ شری ... نے کہا کہ ... کہ وہ جموں و کشمیر کا وہ تمام حصہ جس پر ... نے غاصبانہ طور پر قبضہ کر رکھا ہے ... اور آئینی طور پر ہندوستان کا ایک حصّہ ... پاکستان مجرم ہے۔ اور بھارت ... حالت میں بھی مساوی حیثیت دینے ... تیار نہیں۔

● ۲۰ مئی کو ہندی ساہتیہ سمیلن ... دہلی کا افتتاح کرتے ہوئے آل انڈیا ... کے سابق صدر راج رشی شری پرشوتم داس ٹنڈن نے جنتا سے اپیل کی کہ آ... انتخابات میں اس امیدوار کو کوئی ... ووٹ نہ دے۔ جو ہندی کا حامی ...

● پچھلے دنوں مغربی پاکستان اسمبلی ... میں انتہائی زبردست ہنگامہ ہوا ... سے قبل کسی اسمبلی میں دیکھنے میں نہیں آ... سپیکر کے انتخابات پر دوبارہ مسلم لیگ ... اور ریپبلکن پارٹی کے ممبروں نے ایک ... کو گھونسے رسید کئے۔ اور تین ہفتے ... کشمکش کے بعد سپیکر کے انتخاب ... لیگ کو شکست ہوئی۔

● ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو ہندوستان کے رکشا منتری نے مہارانا پرتاپ کے جنم دن پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ... ہزار سال کے اتہاس میں مہارانا پرتاپ ... کے پایہ کی کوئی شخصیت اس دیش میں ... ہوئی۔ ملک کے ایک ایک گھر میں ... پرتاپ کی مورتی لگنی چاہیے ... اور ہلدی گھاٹی پر بھارتی کا تیرتھ ... ہے۔ اور اس کی یاترا ...

● چوہدری ظفر اللہ خاں پاکستان کے سابق ... خارجہ اور انٹرنیشنل کورٹ کے پاکستانی ...

(۱۹) ممبر نے اپنی بیٹی بیوی کو طلاق دے کر ... بستی صاحب کے گھر میں ... ۶۵ سالہ ...

ہفتہ وار "جے سودیش" جموں
۲۸ مئی ۱۹۵۶ء

حقوق کی رکھشا کیلئے میدان میں اُترنا ہوگا!

جمہوریت کا ایک بڑا اصول یہ ہے کہ حکومت ہر وقت جنتا کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے جب کبھی جنتا کو حکومتی کارندوں کے خلاف شکایت پیدا ہو۔ تو ہر ممکن طریقہ سے جنتا کی تسلی کرائی جائے اور اگر کوئی ناخوشگوار واقع ہو جائے۔ جس پر عوام کو سرکاری حاکموں کے خلاف شکوہ ہو۔ تو ذمہ وار اور جمہوری حکومت کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ سارے واقع کی آزادانہ طور پر کھلے بندوں تحقیقات کروائے اور دیکھے مجرم کون ہے۔ اگر حکومت کسی وجہ سے عوام کی تسلی کروانے میں ناکام رہے تو اس وقت حکومتی گدیوں پر براجمان لوگوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ گدیاں چھوڑ کر ایک طرف ہو جائیں ——— گذشتہ نو سال کے عرصہ سے ہماری ریاست میں بھی جمہوریت کے نام پر حکومت قائم ہے۔ اور حکومت بھی اُن لوگوں کے ہاتھ میں آئی ہے۔ جو ریاست میں ذمہ دارانہ نظام حکومت کے قیام کی دُہائیاں دے دے کر ایک لمبے عرصہ تک مہاراجہ کی حکومت کے خلاف آسمان سر پر اُٹھائے رہے۔ ایجاوٹیشن کرتے رہے اور آج بھی "لوک راج زندہ باد" "عوامی راج زندہ باد" کے نعرے بلند کر کے جمہوریت پسند ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ مگر واقعات اور حقائق کو دیکھ کر یہ دُکھ ہوتا ہے کہ جمہوریت کے اونچے نام پر لوگوں کے ساتھ کس قدر دھوکا کیا جا رہا ہے۔ لوک راج زندہ باد کے نعرے بلند کر کے لوگوں کے جذبات اور اُمنگوں کو پاؤں تلے روندا جا رہا ہے۔ جنتا کے حقوق پر چھاپہ مارا جا رہا ہے۔ اور حق کی آواز بلند کرنے والوں پر جس بے رحمی سے ظلم و تشدد کیا جا رہا ہے۔ اسکی مثال اقبال تک، تاریک سے تاریک دور میں بھی شاید ہی مل سکے۔

جب سے ریاست میں لوک راج کے نام پر نیشنل کانفرنسی سرکار قائم ہوئی ہے۔ لوگوں پر ظلم و تشدد کے بے شمار واقعات ہوئے ہیں ہزاروں لاکھوں نا انصافیاں ہوئی ہیں۔ اور برسر اقتدار لوگوں نے وہ وہ حرکات کی ہیں جن کی کسی انسان سے کبھی توقع تک نہیں کی جا سکتی۔ مگر حیرت اس بات کی ہے کہ عوام کے چیخنے چلانے اور بار بار مطالبہ کرنے کے باوجود ذمہ دارانہ نظام حکومت کے دعویداروں نے آج تک کسی ایک واقع کی بھی تحقیقات نہیں کروائی ہے۔ اور اُلٹے مانگ کرنے والوں کو فرقہ پرست۔ غدار اور وطن کے دشمن کہہ کر دبانے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ چنانچہ پچھلے شمارہ میں ہم نے جموں میونسپل انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ لوگوں کو شکایت ہے کہ میونسپل چناؤ میں گورنمنٹ نے تانا شاہی کا ننگا ناچ کیا ہے۔ عوام کے جمہوری حقوق کا خون کیا ہے۔ اور دھکے شاہی سے نیشنل کانفرنسی امیدواروں کو کامیاب کروایا ہے۔ اور دوسری طرف بخشی غلام محمد اور اُن کی نیشنل کانفرنس کا دعوےٰ ہے کہ وہ کامیاب ہوئے ہیں۔ چنانچہ اگر بخشی صاحب سمجھتے ہیں کہ واقع ہی نیشنل کانفرنس الیکشن میں لوگوں کے ووٹوں سے کامیاب ہوئی ہے۔ اور وہ سچے ہیں تو انہیں ولشن کے کونہ کونہ سے اُٹھ رہی آواز کے مطابق آزادانہ طور پر تحقیقات کروانے میں اعتراض کیا ہے؟ لیکن گذشتہ نو سال کا اتہاس بتاتا ہے۔ کہ نیشنل کانفرنسی حکمران جنتا کی کسی بھی آواز کو اُس وقت تک سننے کے لئے تیار نہیں ہیں جب تک انہیں مجبور نہیں کر دیا جاتا۔

ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ ریاست باسیوں نے اپنا مستقبل ہندوستان کے ساتھ وابستہ کیا ہے جس نے جمہوریت کی بنیاد رکھ کر ملک کو آگے لے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ مگر ہندوستان کے اس حصہ ریاست جموں کشمیر میں جب اس بنیاد کو ہی ختم کرنے کی طرف ناپاک قدم بڑھ رہے ہیں تو ان حالات میں دیش بھگت اور جمہوریت پسند عوام پر بھاری ذمہ واری عائد ہوتی ہیں کہ جمہوریت کو بچانے کے لئے انہیں کیا کرنا ہے۔

نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی تاناشاہی اور غیر جمہوری روش آج کوئی نئی بات نہیں۔ لیکن یہ امر باعث اطمینان ہے۔ کہ ریاستی جنتا اور خصوصاً جموں صوبہ کے عوام نے ظلم کے آگے جھکانے کی بجائے اپنے اتحاد اور لامثال قربانیوں سے سرکار کو جھکایا ہے۔ چھوٹی بات کے لئے نہیں۔ بلکہ ریاست کا ہندوستان سے مکمل الحاق ہو۔ ایک بڑے اصول کے لئے جھکایا ہے۔ اور یہ ایک مانی ہوئی حقیقت ہے۔ کہ دُنیا جھکتی ہے جھکانے والا چاہیئے۔

آج جبکہ ریاستی حکمران جنتا کو کسی بھی طرح سننے کے لئے تیار نہیں۔ عوام کو حکمرانوں کے فاسسٹ ازم کی طرف بڑھتے ہوئے رجحانات کو روکنے کے لئے ایک بار پھر میدان میں آنا ہوگا۔ اس سے پیشتر سرکار کی "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کی پالیسی کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہوئے یکجہتی پیدا کرنا ہوگا۔ اور پھر جمہوریت ——— مانو دھرم کو بچانے کے لئے ہمت اور جرأت سے کام لینا ہوگا۔ اور انصاف حاصل کرنے کے لئے قربانی اور قربانی دینی ہوگی۔ ہمارا یہ وشواس ہے۔ کہ آج کانفرنسی حکمرانوں کو راہ راست پر لانا اتنا کٹھن نہیں ہے جتنا کہ آج سے چار پانچ سال پہلے تھا۔ راست

بھارت کا ایک آئینی حصہ ہے۔ بنیادی بات تو پوری ہو چکی ہے۔ اگر اب لوگ اس بات کو لے کر قربانی کرنے میدان میں نکلتے ہیں کہ جب ریاست بھارت کا ایک حصہ ہے۔ تو منصفانہ الیکشن کروانے کیلئے دوسری ریاستوں کی طرح یہاں بھی بھارت کے الیکشن کمیشن کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ لوگوں کے حقوق کی رکھشا اور انصاف کے لئے سپریم کورٹ کا مکمل دائرہ اختیار ریاست میں لاگو کیا جائے۔ اور ظلم و تشدد کے واقعات کی باقاعدہ تحقیقات ہو ——— تو اس وقت دُنیا کے سامنے حکومت کا کیا جواب ہوگا۔ دُنیا کی ہمدردیاں مظلوم جنتا کے ساتھ ہوں گی اور عوام کی فتح ہوگی۔ لیکن پیشتر اس کے عوام کوئی قدم اُٹھانے پر مجبور ہوں بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر سے ہمارا تقاضا ہے کہ وہ شیخ عبداللہ کی حکومت کے انجام سے سبق سیکھ کر اپنی روش پر ٹھنڈے دل سے وچار کریں۔

میونسپل کونسل میں پرجا پریشد کے ممبران کا سوجھاؤ

جموں میونسپل کونسل کے اجلاس میں میونسپلٹی کیطرف سے تعمیر کروائی گئی دوکانوں کے کرایہ کے متعلق پرجا پریشد کے ممبروں نے پندرہ روپیہ ماہوار کرایہ وصول کرنے کی تجویز پیش کی۔ جبکہ نیشنل کانفرنسی ممبروں نے ۲۵ روپیہ ماہوار کرایہ کا سوجھاؤ پیش کیا۔

اس کے علاوہ پرجا پریشد کے ممبروں نے یہ سوجھاؤ بھی میونسپل کونسل میں رکھا ہے۔ کہ کمیٹی کی طرف سے تعمیر کروائی جانے والی دوکانوں کی قیمت مقرر کی جائے اور اُس قیمت کا دوگنا کرایہ جب کرایہ داروں سے وصول کر لیا جائے۔ تو وہ دوکانیں کرایہ داروں کی ملکیت قرار دے دی جائیں۔ (نامہ نگار)

لیڈیز اور زنانیاں

بس نور پور سے پٹھانکوٹ کیلئے روانہ ہوئی بس کی کچھ سیٹوں پر لکھا تھا۔ "ریزرو فار لیڈیز" لیکن مجھے یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی۔ کہ بیچاری دیہاتی عورتوں کو سب سے پیچھے مردوں کے بیچ نہایت ہی تنگ جگہ میں بٹھایا گیا تھا۔ میں نے سوال کیا جب عورتوں کو سب سے پیچھے مردوں میں اتنی تنگی کے ساتھ بٹھایا گیا ہے تو ان سیٹوں پر "ریزرو فار لیڈیز" لکھنے کا مطلب کیا ہے؟ اس پر ڈرائیور نے جواب دیا۔ نادان! سادہ لباس پہنے ہوئے عورتیں لیڈیز نہیں۔ بلکہ زنانیاں ہوتی ہیں ——— یہ ہے میرے دیش کا دُربھاگیہ۔ جیند کشتواڑی

نیشنل کانفرنس میں انتشار زوروں پر

● جموں ۲۵ مئی۔ ہیرانگر سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ پچھلے دنوں نیشنل کانفرنس کے تحصیل پردھان کامریڈ نرسنگھ دیال نے تنظیمی امور پر وچار کرنے کے لئے تحصیل بھر کے کامریڈوں کی ایک میٹنگ بلائی اور کہا کہ رام پیارا صراف اور کرشن دیو سیٹھی کہتے ہیں کہ ہیرانگر میں نیشنل کانفرنس مر گئی ہے۔ یہ بڑی شرمناک بات ہے۔ اور آنے والے الیکشن میں ڈوگرہ صاحب کو کامیاب کروانا ہے۔ نیز کہتے ہیں کہ ذیلدار گوری شنکر نے کام کرنے کے لئے شرط لگائی۔ کہ اگر تحصیل سیکرٹری لبھا رام کو کانفرنس سے نکال دیا جائے۔ تو وہ کام کرنے کو تیار ہو جائیگا کیونکہ اُس کے ساتھ چلنا مشکل ہے۔ جس کی تائید کرتے ہوئے تحصیل پریذیڈنٹ نے کہا کہ یہ ٹھیک ہے۔ اُس کے تعلقات کٹھوعہ کے تحصیل سیکرٹری پرجا پریشد کے ساتھ ہیں جس پر آپس میں گرما گرمی شروع ہو گئی۔ اور ایک کامریڈ نے تحصیل پریذیڈنٹ نرسنگھ دیال پر الزام لگایا کہ تحصیل ہیرانگر نیشنل کانفرنس کی تمام تر تباہی کا ذمہ وار وہی شخص ہے اُس کے گاؤں میں جو سرکاری کنواں منظور ہوا تھا وہ اُس نے اپنے گھر میں لگوا لیا ہے۔ سرکاری افسروں سے مل کر ٹھیکے اپنے لڑکے کے نام کروائے ہیں ایک دوسرے پر شدید قسم کے الزامات لگائے گئے اور میٹنگ توں توں میں میں میں ختم ہو گئی۔

● جموں ۲۵ مئی۔ میرا نصاحب تحصیل سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں نیشنل کانفرنس کا ایک پبلک جلسہ ہوا جس میں ایک مقرر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج تک ہم پرجا پریشد کو فرقہ پرست اور پبلک کا غدار کہتے رہے ہیں۔ لیکن حقیقت میں فرقہ پرست اور ملک کے دشمن جمانت ناتھ بخشی اور پنڈت چھجو رام ہیں جو عوام کو دھوکا دے کر لوٹ رہے ہیں۔ اور فرقہ پرستی کا پرچار کر رہے ہیں۔

● سُنا گیا ہے کہ پچھلے دنوں میونسپل کونسل میں کے اجلاس میں میونسپل کونسل کے وائس پریذیڈنٹ بخشی ہردت کو جب پہلے روز یہ کہا کہ وہ پریذیڈنٹ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھیں تو بخشی ہردت نے یہ کہہ کر ساتھ والی کرسی پر بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ کہ جو میرے دل میں ہے وہی میں باہر بھی رہوں گا۔ چنانچہ بخشی ہردت دینا ناتھ صاحب کے سامنے مدمقابل والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ بخشی کونسل میں کمیونسٹ نواز نیشنل کانفرنسی دینا ناتھ صاحب کے پریذیڈنٹ بنائے جانے کے سخت خلاف ہیں اور اکثر طور پر انہیں یہ کہتے ہوئے سُنا گیا ہے۔ کہ رجعت پسند کو اُن پر پریذیڈنٹ بنا کر بخشی صاحب نے اُن سے مذاق کیا ہے۔

● نوشہرہ - ۲۸ مئی - یہاں نیشنل کانفرنس میں شدید انتشار پیدا ہو گیا ہے۔ نوبت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ کامریڈوں میں آپس میں سرِ بازار گالی گلوچ شروع ہو گئی ہے۔ انتشار کا سب سے بڑا کارن یہ ہے۔ کہ [illegible]

آئینی طور پر ریاست جموں و کشمیر کو بھارت کا ایک انگ بن چکی ہے۔ لیکن ریاستی عوام کو دو

میونسپل الیکشن میں کانفرنسی حکمرانوں کی طرف سے روا رکھے گئے جبر و تشدد کے اصل واقعات

جموں ۱۷ مئی۔ پچھلے دنوں پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد کی قیادت میں ڈاکٹر اوم پرکاش مینگی جنرل سیکریٹری و شری رام ناتھ ایڈووکیٹ پر مشتمل ... ایک وفد ہندوستان کے ہوم منسٹر شری گووند ولبھ پنت سے ملاقی ہوا۔ وفد نے ریاست کے سارے حالات ہوم منسٹر صاحب پر واضح کئے اور مندرجہ ذیل میمورنڈم پیش کیا۔

”ہم آپ کی توجہ ریاست جموں و کشمیر کی بے معنی آئینی پوزیشن۔ حکمرانوں کے جبر و تشدد اور لاقانونی کی طرف دلانا چاہتے ہیں جس کی وجہ سے ساری ریاست اور خصوصاً جموں میں بے حد بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ آئینی طور پر ریاست جموں و کشمیر اگرچہ بھارت کا ایک انگ ... مانا جاتا ہے۔ لیکن ریاست جموں و کشمیر کے باشندوں کو وہ آئینی حقوق و مراعات حاصل نہیں ہیں جو بھارتیہ ودھان کے تحت دوسرے بھارت نواسیوں کو حاصل ہیں۔ جہاں تک کہ بھارت کا ودھان جملہ عدالتی امور پر بھی لاگو نہیں ہے۔ جس سے کہ ان حکمرانوں کے جبر و تشدد و من مانیوں کے خلاف انصاف کا دروازہ کھٹکھٹایا جا سکے۔ ہم ریاست باسی بھارت کے ودھان کی دفعہ ۱۳۶ سے بھی محروم رکھے گئے ہیں۔ جس کے تحت بھارت میں بسنے والوں کو ہائی کورٹ کے فیصلوں کے خلاف سپریم کورٹ اپیل کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔ مزید برآں ہمیں بنیادی حقوق کی رکھشا کے لئے ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ میں ”رٹ“ یعنی درخواست کرنے کا حق تک نہیں دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہائی کورٹ کے ججان کی تعیناتی و برطرفی سے متعلقہ بھارت کے ودھان کی دفعہ ۲۱۶ و دیگر شرائط کے لاگو نہ ہونے کی وجہ ریاستی جج صاحبان یہاں کے انتظامی حاکموں کے رحم و کرم پر ہیں جس کا اثر قدرتی طور پر عدل و انصاف پر پڑے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے ہماری استدعا ہے۔ کہ جب تک بھارت کا مکمل ودھان ریاست پر لاگو نہیں کیا جاتا۔ کم از کم عدل و انصاف دلانے والی مذکورہ دفعات کو تو فوراً ریاست میں لاگو کیا جاوے ... ریاست کے ہائی کورٹ کا درجہ ... ہندوستان کی ہائی کورٹوں

کے برابر بلند کیا جاوے تاکہ ریاست باسی عدل و انصاف حاصل کر سکیں۔

دائرہ نظم و نسق میں بھی پبلک سروس کمیشن کے نہ ہونے اور آسامیوں کو پُر کرتے وقت قابلیت کے معیار کو بالائے طاق رکھنے کا اثر ایڈمنسٹریشن پر بُری طرح پڑ رہا ہے۔ جس بے اصولی سے ملازموں کی بھرتی کی جاتی ہے۔ اس کی نمایاں مثال حال ہی میں محکمہ عدل و انصاف کے لئے بھرتی کئے گئے اشخاص سے

ملتی ہے کہ محکمہ ہائی کورٹ کے جج صاحبان نے کچھ آسامیوں کے لئے درخواستیں طلب کیں۔ اور امیدواران کا انٹرویو کرنے کے بعد سترہ امیدواروں کو منتخب کیا لیکن گورنمنٹ نے سترہ کی بجائے ۲۷ اشخاص کی تقرری کر دی۔ جن میں دس اشخاص ایسے ہیں جنہوں نے درخواستوں کی طلبی پر نہ ہی درخواستیں دی تھیں اور نہ ہی انٹرویو میں حصہ لیا تھا نیز نہ ہی ان آسامیوں کے لئے اہلیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ یہ قدرتی ہے۔ کہ جن نااہل اشخاص کو چور دروازے سے داخل کر کے افسر تعینات کیا گیا ہے۔ وہ برسر اقتدار پارٹی کے اشاروں پر ناچنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے ساتھ بے انصافی کرتے ہیں۔ جن کا سیاسی عقیدہ ان سے

مختلف ہونے کی وجہ سے اُن کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ اس لئے گذارش ہے کہ ریاست کے نظام کو بہتر بنانے کی غرض سے جس کے بغیر ریاستی عوام نالاں ہیں۔ اُن کی بھرتی ایک سوتنتر پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ لیاقت کی بنا پر کی جاوے۔

پانچ سالہ پلان جس پر بھارت سرکار ریاست میں پینتیس کروڑ روپیہ خرچ کرنے والی ہے کی تکمیل میں ریاست کے لوگوں کا کوئی

اختیار اور صلاح مشورہ حاصل نہیں کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی ریاستی عوام کی ضروریات کا سروے کرایا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس پلان کے تحت لایا جانے والا روپیہ بھی حسب سابقہ بدیانت افسروں اور حکمران پارٹی کے ارکان کی جیبوں کو بھرنے کے لئے صرف ہوگا۔ چنانچہ وہ مقصد یعنی ریاست ترقی کرے۔ جس کے حصول کے لئے بھارت سرکار اتنی فیاضی سے ریاست کے لئے رقومات بھیج رہی ہے پورا نہ ہو سکے گا۔ مزید برآں ترقی کے منصوبوں میں صوبہ جموں کو از حد نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے جموں کے نواسیوں کے دلوں میں بے حد ناراضگی کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ لہٰذا صورت حال کو سدھارنے

کانفرنسی حکمرانوں کے صوبائی تعصب کا شرمناک مظاہرہ

(سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

جموں ۲۲ مئی۔ پچھلے دنوں اخبارات میں شیخ عبداللہ کے مولانا مسعودی کے نام خطوط شائع ہوئے ہیں جن میں ایک خط میں غلام محمد صادق کے ان الفاظ کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کہ ”کشمیر کے ذمہ وار لوگوں نے جموں کے لوگوں کے ساتھ جو سلوک کیا ہے، وہ انتہائی شرمناک۔ ظالمانہ اور کسی بھی آزاد قوم کے لئے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ یہ انتہائی شرمناک بات ہے کہ بسوہلی جیسے دور دراز علاقوں میں بھی چپڑاسی اگر مقرر کرنا ہو، تو وہ بھی کشمیری ہی مقرر کیا جاتا ہے پرجا پریشد نے بار بار ان بے انصافیوں کے خلاف کشمیر کے ذمہ دار لوگوں کو متوجہ کیا۔ لیکن جب کچھ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ تو وہ ایجی ٹیشن پر اتر آئے۔“

لیکن آج جبکہ جموں کے ساتھ ناانصافیوں کا اعتراف کرنے اور مگر مچھ کے آنسو بہانے والے کمیونسٹ جناب صادق صاحب خود وزیر تعلیم ہیں۔ اور ان کے عہد حکومت میں کیا ہو رہا ہے۔ وہ اور بھی انتہائی شرمناک ہے۔ بجائے اس کے شیخ عبداللہ کے وقت کی غلطیوں کا سدھار کیا جاتا کانفرنسی حکمران اپنے اسی پرلشکر پر چل رہے ہیں۔

پچھلے سال طلباء کو جو وظائف دیئے گئے۔ اس کے متعلق اسمبلی گزٹ میں شائع ہوئی ہیں جس سے عیاں ہوتا ہے۔ کہ جہاں کشمیر کے طلباء کو ۹ ہزار روپیہ ... وظیفہ کے طور پر دیا گیا۔ وہاں جموں کے طلباء کو چالیس ہزار روپیہ سے بھی کم دیا گیا ہے۔ اور اب معلوم ہوا ہے کہ صوبہ جموں میں ہیڈماسٹروں کی چھ آسامیاں خالی ہوئی ہیں جن پر صادق صاحب کے محکمہ تعلیم نے چار آسامیوں پر کشمیریوں اور صرف دو آسامیوں پر جموں کے ہیڈ ماسٹر لگا کر بھرتی کی ہے۔ اور صوبہ کشمیر میں خالی ہونے والی دونوں آسامیوں پر کشمیری لگا کر ہی بھرتی کی گئی ہے۔

کے لئے اقدامات اُٹھائے جانے لازمی ... ریاست میں صورت حالات کافی ... ہو گئی ہے۔ کہ اس طریق کار کی وجہ سے ... اداروں کے لئے چناؤ کرتے وقت حاکموں ... طور پر روا رکھا ہے۔ لوگوں کا اعتبار ... سے بالکل اُٹھ گیا ہے۔ ریاست ...

سبھا کے لئے جو پچھلی بار چناؤ ہوئے تھے۔ ہم نے اُن میں حصہ نہیں لیا۔ کیونکہ حکمرانوں نے ہمارے بہت سے امیدواروں کی نامزدگی کے کاغذات جابرانہ طریقہ سے مسترد کر دیئے تھے۔ جموں میں اس مہینہ کے شروع شروع میں جو چناؤ میونسپل کمیٹی کے سلسلہ میں ہوئے اس کے بارہ میں ہمارا تجربہ کم تلخ نہیں ہے حاکموں نے اس چناؤ کی کارروائی کو مضحکہ خیز بنانے میں کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھی۔ انصاف اور تہذیب کو بالائے طاق رکھ دیا گیا۔ جو کہ چناؤ کے بارہ میں نمایاں امور کی مشمولہ فہرست سے عیاں ہے۔

حالات کو بد تر بنانے کے لئے ایک منسٹر بخشی غلام محمد نے بلکہ خود اپنے ہاتھوں سے اُن لوگوں پر بے رحمی سے حملہ کر دیا۔ جنہوں نے سرکاری بے جا مداخلت پر صدائے احتجاج بلند کی۔ اور ان پر ہاتھ ... دیا گیا۔ اس لئے ہمیں یقین ... ہو گیا ہے ... ریاست میں منصفانہ چناؤ جبھی ممکن ... وہ ہندوستان کے چناؤ کمشنر کے ماتحت لائے جائیں۔ لہٰذا ہم مستدعی ہیں کہ ریاست ... عام چناؤ۔ جو کہ باقی ماندہ بھارت کے ... سال آئندہ کے شروع میں ہونے والے ہیں ... کے چناؤ کمشنر کے ماتحت ہونے چاہئیں ...

آخر میں عرض گذارش ہے کہ ان الزامات ...

مہ ...

اب دل ...
میں گھول گ ...

اب میں ...
جیون کی ...
میں لاج ہو ...
اور ڈوبے ...

اب دل ...
دنیا کے ...
پریت سی ...
جیون کی ...
اے مرید ...
اب دل ...
لٹتے ہو ...
ابھی دو ...
گھر گھر میں ...
ہر ہندی ...
اب دل ...

...ت حاصل نہیں جو بھارتیہ ودھان کے تحت دوسرے بھارت نواسیوں کو حاصل ہیں

...لئے ایک آزادانہ کمیشن کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ بھارت کے ہوم منسٹر شری گووند بلبھ پنت کی خدمت میں پرجا پریشد کا میمورنڈم

...یت رنج ہوا ہے۔ چونکہ بھارت کے وزیر اعظم صاحب ...وں کے میونسپل چناؤ کے دوران میں پرجا پریشد ...بنیاد تشدد آمیز روش کے بارہ میں عائد کئے ...یہ خیالات اصل واقعات سے کوسوں دور ہیں ...آپ سے پُر زور درخواست کرتا ہوں کہ سچائی معلوم ...کے لئے ایک غیر جانبدار انصاف پسند کمیشن کا تقرر عمل میں لایا جاوے۔ ہماری شکایت تو یہ ہے کہ نیشنل کانفرنس سرکار جموں و کشمیر نے روا رکھا۔ ریاست کے حاکم تو یہی ہیں جو کہ بھارت سرکار کی سرپرستی کی وجہ سے اپنے آپ کو محفوظ پا کر انصاف اور جمہوریت کے تمام اصولوں کی خلاف ورزی پر تلے ہوئے ہیں۔ تاکہ ریاست میں جائز جمہوری مخالفت دب جائے۔ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ میونسپل جموں کے چناؤ کے بارہ میں ہماری شکایتوں کی سماعت کے لئے آپ ایک جج کی تقرری عمل میں لائیں تاکہ یہاں کے لوگ انصاف حاصل کر سکیں۔

شری امرناتھ گپتا سیکرٹری پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کے غیر جمہوری رویہ کی شدید مذمت کی اور کہا کہ اس طریقہ سے وہ لوگوں کا جمہوریت پر سے بھروسہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ آپ نے مزدوروں اور غریب لوگوں سے متعلق سرکاری افسروں اور کارپردازوں کے حاکمانہ رویہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے یہ لوگ بد قسمتی سے اپنی ذمہ داریوں کو بھول کر پرانے طور طریق انتہا سے بڑھ گئی ہیں اور عوام کے ساتھ جس فرعونی مزاجی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ وہ انتہائی خطرناک ہے۔

شری جگدیش چندر جی شاستری نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنتا کے اتحاد میں ایک بڑی طاقت ہے۔ اور عوام کو چاہئے کہ وہ پارٹی گت سیاست کو چھوڑ کر دیش کے مجموعی مفاد کو سوچیں اسی سے سبھی کا بھلا ہو سکتا ہے۔

آپ نے آگے چل کر کہا کہ بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے ریاست کا الحاق ہندوستان کے ساتھ کر دیا ہے۔ لیکن حیرانگی کی بات یہ ہے کہ جب ریاست کا ہندوستان کے ساتھ الحاق ہو چکا ہے۔ تو ریاست کے لئے الگ ودھان کیوں بنایا جا رہا ہے۔ اگر نیت اور ذہنیت صاف ہے۔ تو ہندوستان کا ودھان ریاست میں دوسری ریاستوں کی طرح کیوں لاگو نہیں کیا جاتا ہے۔ اور پھر جب جمہوریت پسند ہونے کا دعوے کئے جاتے ہیں۔ تو ہندوستان کے الیکشن کمیشن کا دائرہ اختیار ریاست میں کیوں نہیں بڑھایا جاتا ہے۔

شری شاستری جی نے نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی صوبائی تعصب کی پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کی اور بتایا کہ جب سے ریاست میں نیشنل کانفرنس کی حکومت قائم ہوئی ہے صوبہ جموں کو سیاسی سماجی اور اقتصادی طور پر تباہ کرنے کی پالیسی چلی جا رہی ہیں اور اب تو خوب بیان تک پہنچ گئی ہے۔ کہ گورنمنٹ گزٹ جو ستر سال سے جموں میں چھپا کرتا تھا۔ سرینگر لے جایا گیا ہے۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ مسٹر جے۔ این زتشی جیسے شیخ عبداللہ کے ساتھ غداری کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ لیکن رہا کر کے اسے پھر اسی عہدہ پر بحال کر دیا گیا۔ اور آج شاید اسی بات کے عوضانہ میں ترقی بھی دی جا رہی ہے۔

شری شاستری جی نے کسٹوڈین کی طرف سے غریب شرنارتھی عوام پر کئے جا رہے مظالم اور اُس کی "تاناشاہی" کے خلاف شدید قسم کے الزامات لگائے اور کہا کہ اس شخص نے لوگوں کا قافیہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ لوگوں کو سامنے ساتھ گالیاں دیتا ہے۔ لوگ اس کے مظالم سے تنگ آ کر ایک عرصہ سے چلا رہے ہیں۔ کہ اس شخص سے نجات دلائی جاوے۔ مگر باوجود اتنا کچھ ہونے کے جنتا کی آواز کی طرف کوئی دھیان نہیں دے رہا۔ کیونکہ اس شخص کو ایک اعلیٰ منسٹر کی پشت پناہ حاصل ہے۔ آپ نے بتایا کہ کسٹوڈین جیسے محکمہ سکالیات کا انچارج بھی بنایا گیا ہے کی بدولت شرنارتھی آباد ہونے کی بجائے اجڑ رہے ہیں۔

شری وید پرکاش جی گپتا نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جب سردیوں میں دفاتر اور مزدور آفسیں بھی جموں میں تعمیر کا کام کیا جاتا ہے۔ اور بعد میں بند کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ یہاں کا مزدور کچھ کما نہ سکے۔

آپ نے الزام لگایا کہ جس قدر وعدہ فراموش اور جھوٹا شخص بخشی غلام محمد واقع ہوا ہے شاید ہی آج تک دنیا میں اس قدر جھوٹا انسان کبھی پیدا ہوا ہو۔ آپ نے بتایا کہ پرائم منسٹر بننے کے بعد بخشی غلام محمد صاحب جب پہلی بار جموں تشریف لائے۔ تو انہوں نے عجائب گھر میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ جموں کے لوگوں پر بہت ظلم اور سختیاں ہوئی ہیں مگر آج وقت گذرنے پر وہی بخشی صاحب کہتے ہیں کہ پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کی غلط قیادت نے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ جو شخص پبلک طور پر اس قدر غلط بیانی کرتا ہو۔ اور ایک دفعہ کچھ کہے اور دوسری دفعہ کچھ کہے۔ اُس کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ عوام کی آواز میں طاقت ہے۔ جو لوگ شیخ عبداللہ کو نیچے لا سکتے ہیں۔

مہاشہ لیش پال جی نے لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ باوجود گورنمنٹ کی طرف سے بذریعہ لاؤڈ سپیکر جلسہ کے لئے منادی کی اجازت نہ دینے لوگوں کا اس قدر بھاری تعداد میں شامل ہونا حاکموں کے منہ پر ایک چپت ہے۔ آپ نے کہا کہ اس طور کئینے حربے استعمال کر کے عوام کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا۔

آخر میں آپ نے لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ پرجا پریشد زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کے درمیان ختم ہوا۔

...تا کی نشانی ہے
...ی پرانی ہے
...لے میں ترنگیں ہیں
...میری امنگیں ہیں
...ں کی آشا ہوں
...کا سہارا ہوں
....
...منس کر لے لوں گا
...پر جھیلوں گا
...جوانی میں دے دوں گا
...سے بھی کھیلوں گا
....
...بھی ہنستا ہے
...ں کو سکھاتا ہے
...ں کو جگاتا ہے
...ہنستا ہے
....

صوبہ سیکرٹری نیشنل کانفرنس کے خلاف مظاہرہ

(خاص نامہ نگار سے)

جموں ۲۲ مئی۔ آجکل نیشنل کانفرنسی آنے والے انتخابات کے لئے اپنے اپنے لئے حلقے تلاش کرنے کی دوڑ میں لگے ہوئے نظر آتے ہیں جس طرح صوبہ جموں کے "واحد نمائندہ" شری گردھاری لعل ڈوگرہ اپنے حلقہ انتخاب ہیرانگر میں کامیابی کی کوئی امید نہ دیکھ کر آنے والے الیکشن کے لئے کوئی دوسرا حلقہ تلاش کر رہے ہیں اسی طرح کامریڈ سیٹھی جنرل سیکرٹری صوبہ نیشنل کانفرنس کے متعلق بھی کہا جاتا ہے۔ کہ چونکہ انہیں اپنے نوشہرہ کے حلقہ میں کامیابی کی کوئی امید نظر نہیں آ رہی ہے۔ اس لئے وہ حلقہ درہال کی طرف رُخ کر رہے ہیں۔

راجوری سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ پچھلے دنوں عید کے موقع کا فائدہ اُٹھانے کیلئے کامریڈ صاحب حلقہ درہال میں وارد ہوئے۔ لیکن جب جلسہ کرنے کے لئے موضع ادجہان میں پہنچے۔ تو بجائے کہ سیٹھی صاحب کی تقریر سننے۔ انہوں نے اُلٹا مظاہرہ کر کے "سیٹھی صاحب واپس جاؤ" "سیٹھی شاہی نہیں چلے گی" کے نعرے بلند کئے چنانچہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس پر سیٹھی صاحب کو ایک سرکاری افسر کے رشتہ داروں کے ہاں رات کو پناہ لینی پڑی۔ اور دوسرے دن جب کامریڈ صاحب درہال میں پہنچے۔ اور عید کے موقع پر نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جمع ہوئے مسلمانوں میں تقریر کرنی چاہی۔ لیکن عین اسی وقت لوگوں نے وہاں مسجد میں سیٹھی صاحب کو تقریر کرنے کی اجازت نہ دی۔ اور کہا کہ مسجد کو سیاسی پالیٹکس کا اکھاڑہ نہ بنائیں۔ مسجد کے باہر جا کر جتنا تقریر کریں لیکن مسجد کے باہر کامریڈ سیٹھی کی تقریر سننے کے لئے کوئی نہ آیا۔

...ل میں پرجا پریشد کا شاندار جلسہ

۲۲ مئی۔ گذشتہ رات کو پرانی منڈی میں پرجا پریشد ...کا بھاری جلسہ مہاشہ لیش پال سیکرٹری جموں کمیٹی ...پریشد کی صدارت میں ہوا۔ باوجود اس بات کے ...گورنمنٹ کی طرف سے بذریعہ لاؤڈ سپیکر ...منادی کی اجازت نہ دی گئی تھی۔ لوگوں نے ...کی تعداد میں جلسہ میں شرکت کی جلسہ میں

سرکاری لکڑی چوری کر کے فروخت کر دیگئی

گیسٹ ہاؤس غلامی باغ جموں کس طور بد معاشی کا اڈہ بنا ہوا ہے اس کے متعلق تفصیل کے ساتھ روشنی آئندہ کسی شمارہ میں ڈالی جائے گی۔

لیکن آج ہمارا حکام بالا سے ایک ہی سوال ہے کہ سردار داتار سنگھ جی نے جو لکڑی باغ سے کٹوائی تھی جس کی مالیت دو ہزار روپے کے قریب بیان کی جاتی ہے کہاں گئی ہے اور کیا یہ درست نہیں کہ یہ سرکاری لکڑی کچھ ایک سرکاری ملازموں نے چرا فروخت کر دی ہے۔

ڈوگرہ برہمن پرتی ندھی سبھا کا چناؤ

جموں ۲۲ مئی (ریاض) ڈوگرہ برہمن پرتی ندھی سبھا کے انتخابات عمل میں لائے گئے۔ نتیجہ کے طور پر شری شیام لال جی شرما بلامقابلہ پردھان، شری سرینواس جی شاہ و شری جیوتشی پورن چند جی اُپ پردھان اور شری جگدیش چندر جی شاستری سکریٹری چنے گئے۔

بخشی ہردت جو چناؤ کے وقت اجلاس میں حاضر نہ تھے اُپ پردھان کے انتخاب میں جیوتشی پورن چند کے مقابلہ میں صرف ایک آدھ ووٹ حاصل کر سکے۔ جبکہ دو صد سے اوپر لوگوں نے جیوتشی جی کے حق میں ہاتھ کھڑے کئے۔

ودیارتھی پریشد کی میٹنگ

جموں ۱۸ مئی۔ جموں و کشمیر ودیارتھی پریشد (S.N.A) کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ زیر صدارت شری لیش بھوشن پردھان ودیارتھی پریشد ہوئی۔ جس میں سنستھا کی نئی ممبر شپ اور نئے چناؤ کرانے کے بارے میں سوچ وچار کیا گیا۔ یہ طے کیا گیا کہ جون کے آخری ہفتہ تک سکولوں اور کالجوں کے سارے چناؤ ختم ہو جانے چاہئیں اور اکتوبر میں سنستھا کی سالانہ کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ آئندہ لگاتار طور پر ستیہ سبھا چلانے کا فیصلہ کیا گیا اور ستیہ سبھا کی میٹنگ ہر سوموار کو ٹھیک چار بجے پرائمن سبھا ہال میں کرے گی۔

سانبہ ودیارتھی پریشد کی میٹنگ

۱۸ مئی۔ سانبہ ودیارتھی پریشد کی میٹنگ زیر صدارت شری ستیہ پال جی گپتا۔ ایم۔ اے سٹوڈنٹ منعقد ہوئی۔ شری ستیہ پال جی گپتا نے ودیارتھیوں کو S.N.A کے سدھانت سمجھاتے ہوئے بتایا۔ کہ یہی ایک سنستھا ہے جو طلباء کی دماغی اور جسمانی طور پر انتی

سنیکیں بڑے جا سکتی ہے۔

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے شری ستیہ پال جی نے بتایا۔ کہ ودیارتھی پریشد بھارت کی پراچین سبھیتا اور سنسکرتی پر مبنی طلباء کا ایک مضبوط اتحاد قائم کرنا چاہتی ہے اور ہر ودیارتھی میں راشٹر بھگتی کا جذبہ پیدا کرنا چاہتی ہے راشٹر بھاشا ہندی کو زیادہ سے زیادہ مقبول بنانا اور طلباء میں چرتر کا نرمان کرنا ودیارتھی پریشد کا اُدیش ہے

پشنو بندھو نے تنظیم کو مضبوط بنانے کے بارے میں ہدایات دیں اور نئی ممبر شپ اور نئے چناؤ کرانے کے بارے میں زور دیا اور کہا کہ ہماری سنستھا کا نظریہ تعمیری کام کرنا ہے اور طلباء کی جائز مانگوں کو ٹھیک ڈھنگ سے منوانے کیلئے کام کرنا ہے۔ اس کے بعد ایک قرارداد متفقہ رائے سے پاس کی گئی جس میں حکومت سے مانگ کی گئی کہ وہ جلد از جلد سٹاف کی کمی کو پورا کرے اور تجربہ کار اور لائق ٹیچرز کا تقرر عمل میں لائے۔

پرجا پریشد کشتواڑ کا چناؤ

پرجا پریشد تحصیل کشتواڑ کے کارکنوں کا ایک جنرل اجلاس پنڈت ہری لال جی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں تحصیل کمیٹی کا چناؤ عمل میں لایا گیا۔ شری سیوا رام جی وکیل بالاتفاق رائے سے تحصیل کے پردھان، شری مہتہ کرشن سروپ جی سینئر وائس پریذیڈنٹ۔ شری پریم ناتھ جی بھسین جونیئر وائس پریذیڈنٹ۔ شری سنت رام جی پریہار سکریٹری۔ شری لیش پرکاش جی جائنٹ سکریٹری۔ لالہ امرناتھ جی خزانچی۔ شری پریم ناتھ جی گوسائیں پبلسٹی سکریٹری اور شری پرشنگ ناتھ جی۔ شری مست رام جی ڈیلی گیٹ چنے گئے۔

تحصیل جموں کے انتخابات

پرجا پریشد تحصیل جموں کے عہدیداران کا ایک جنرل اجلاس موضع سنگرام پورہ میں ہوا۔ جس میں ٹھاکر بسنت سنگھ جی منیالگی پردھان۔ ٹھاکر رچھپال سنگھ جی۔ و شری چھجو رام جی اُپ پردھان۔ ٹھاکر شمبھو سنگھ جی سکریٹری۔ (۱) پنڈت سیتا رام جی (۲) شری شترگن و شری الیشر داس جی جائنٹ سکریٹری۔ شری چونی لال جی خزانچی چنے گئے۔ اس کے علاوہ شری چھجو رام جی ٹھاکر نیجا سنگھ جی۔ پنڈت سنسار چند جی اور ٹھاکر رچھپال سنگھ جی ڈیلی گیٹ چنے گئے۔

دو پاکستانیوں کی گرفتاری

جموں ۲۰ مئی۔ بہیرا نگر سے اطلاع ملی ہے۔ کہ

پرجا پریشد تحصیل ڈوڈہ کا چناؤ

۱۹ مئی۔ تحصیل ڈوڈہ کے عہدیداران پرجا پریشد کا جنرل اجلاس ۵ بجے شام زیر صدارت سردار بچن سنگھ جی بر مقام دفتر پرجا پریشد ڈوڈہ منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی زیر سرکردگی ٹھاکر نتھا سنگھ جی ڈسٹرکٹ آرگنائزر پرجا پریشد ضلع ڈوڈہ ہوئی جس میں بالاتفاق رائے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا:۔

تحصیل پریذیڈنٹ	سردار بچن سنگھ جی
وائس ”	ٹھاکر دھرم سنگھ جی
سکریٹری	ڈاکٹر شانتی رام جی
جائنٹ سکریٹری	ٹھاکر مادھو رام جی
آفس سکریٹری	شری ہری رام شرما
پراپیگنڈہ سکریٹری	شری رام سرن جی
خزانچی	شری لال چند جی

ڈیلی گیٹ:۔

ٹھاکر اسیا رام جی روہار (۲) ٹھاکر بسنت سنگھ بی۔ اے بھاگوا۔ (۳)

ممبران ورکنگ کمیٹی:۔ ٹھاکر دینا ناتھ جی دلسیہ (۲) ٹھاکر کیسری سنگھ منانس کا ستی گڑھ۔ (۳) ٹھاکر جیت سنگھ جی عسر (۴) ٹھاکر اننت رام جی چوہدری ڈوڈہ۔ (۵) سردار کرم سنگھ جی (۶) شری روبا رام جی آریہ شاستھی (۷) پنڈت رام چند جی مرہنت (۸) شری گوردانند ناملی (۹) شری سادھو رام جی۔

انہیں سوچنے اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ۱۹۴۲ء میں جبکہ آزادی کی جنگ لڑی جا رہی تھی ہندوستانی عوام سے۔ بھارت کی جنتا سے غداری کر کے انگریزوں کا ساتھ دیا تھا اور شروع سے ہی پنڈت نہرو جی کی کڑی مخالفت کرتے رہے ہیں لیکن وجہ نامعلوم۔ کچھ دیر سے یہی لوگ پنڈت نہرو کی سراہنا کرتے نہیں تھکتے۔ لیکن یہ عوام کے سامنے بالکل عیاں ہے یہ لوگ بھیڑیئے کے روپ میں بیٹھے ہیں اور وقت آنے پر یہ نہرو جی کے چیلے بن سکتے ہیں۔ گاندھی جی کے بھگت بن سکتے ہیں اور اپنا اُلو ہر طریقہ سے سیدھا کرنا ان کا شیوہ ہے۔ اور اب یہ لوگ سارے بھارت ورش میں اور خاص کر جموں و کشمیر ریاست میں ایک شیڈ بنا کر ہم کو پھر سے غلامی کی ناپاک زنجیروں میں جکڑنا چاہتے ہیں۔ جو بڑی مشکل سے۔ بلیدان دے کر۔ قربانیاں دے کر عوام نے چکنا چور کی تھیں۔ ساری عمر پنڈت نہرو کی مخالفت کرنے میں گزار دی۔ اب کسی مصلحت کے تحت پنڈت نہرو کے بھگت بننے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن بقول حضرت مومن صاحب:۔

عمر ساری تو کٹی عشق بتاں میں مومن
اب آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہونگے

"لوک سندیش" کا پرا[illegible]

پچھلے دنوں پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی میں کچھ ممبروں کی طرف سے ریزو[illegible] رکھا گیا تھا۔ کیونکہ حکومت وقت [illegible] ظلم و ستم ڈھانے میں اپنی کوئی کسر [illegible] — اور اس پر طرہ یہ کہ مظلوموں کی [illegible] سننے والا کوئی نہیں۔ شنوائی کر[illegible] کوئی نہیں۔ اگر جموں و کشمیر حکومت [illegible] اپنی درد بھری فریاد سنانے کے لئے آواز [illegible] کی جاتی ہے — تو فرقہ پرست ہونے کا الزام لگا کر عوام کی جائز مانگوں کو — جنتا کی صحیح و درست آواز کو کچلنے کا [illegible] کیا جاتا ہے — اور بھارت کی حکومت [illegible] بھی عوام کی فریاد کو — جنتا کی آواز [illegible] کے لئے تیار نہیں — اور اُلٹا دکھ درد سے کراہنے والوں — چیخ و پکار کرنے والوں کے لئے "غدار" جیسے سخت الفاظ استعمال کرنے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا — اور اس لئے اب جبکہ ظلم [illegible] انتہائی درجہ تک پہنچ چکا ہے — ہمارے لئے اب کوئی دوسرا راستہ باقی [illegible] رہا — تو ان حالات میں حکومت کے بہرے کانوں تک اپنی آواز پہنچانے کے لئے پروٹسٹ کے طور پر جموں و کشمیر سے [illegible] کی جا رہے۔

مندرجہ بالا واقعات سے [illegible] ہوتا ہے کہ ایسا سمجھا گیا پریشد [illegible] نے ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں رکھا [illegible] جس طرح حکومت وقت [illegible] عوام کا گلا کاٹ رہی ہے — [illegible] بطور پروٹسٹ ایسا قدم اُٹھانے [illegible] — لیکن اخبار "لوک سندیش" کے [illegible] اپنے طریقے سے اُلٹی سیدھی باتیں گھڑ [illegible] ہیں — "کہ بھائی ہجرت تو کرو گے [illegible] لیکن آخر جاؤ گے تو — نہرو کے ہندوستان [illegible] میں ہی جس کی آپ مخالفت کرتے ہو [illegible] تو اس کے بارے میں صرف اتنا کہہ [illegible] کہ پہلے تو ہندوستان سارے ہندوستانیوں کا [illegible] — نہرو صاحب یا کسی دوسرے صاحب [illegible] جاگیر نہیں — کہ جس میں جیسا نہرو صاحب [illegible] ویسا ہی ہو اور جس کو نہرو صاحب اپنا [illegible] وہی ہندوستان میں رہ سکتا ہے —

دوسرے یہ کہ "لوک سندیش" اخبار [illegible] دھارا کو لے کر چل رہا ہے وہ عوام سے بھولی [illegible] نہیں — "شرنے" جو کہ لعل جھگڑے کے نام [illegible] بھی مشہور ہیں۔ یہ اخبار اُن کا [illegible] اور بڑے مزے کی بات ہے کہ یہ شرنے جو [illegible] آپ کو ترقی پسند کہتے نہیں تھکتے پنڈت نہرو کے [illegible] میں کیا کبھی بھارت کا ترقی [illegible]

زاویے ہی بدل گئے ہیں

(از شری شام لال جی شرما)

برگتی ہو رہی ہے۔ دنیا تیزی سے گھوم رہی ہے اور اس تیز تبدیلی میں سب کچھ ہی بدلتا معلوم دے رہا ہے۔ آچار وچار رہن سہن۔ دیوہار۔ دیاپار۔ سب کے زاویے ہی بدل گئے ہیں۔ دیش بھگتی۔ ایک راشٹریتا۔ چرتر۔ انوشاسن۔ سماجک جیون۔ دوستی۔ سب کی پری بھاشائیں ہی نئی شکل لینے لگی ہیں۔ پورانی نئی اور ورتمان پری بھاشاؤں کو دیکھ کر ویکتی غیر یقینی واتاورن کے ساگر میں کھو جاتا ہے۔ آجکل سچ بھی مختلف ویکتیوں کے پاس جا کر مختلف مکھوں سے نکل کر چتر روپ دھارن کر رہا ہے۔ جن سادھارن اشنچتتا کے گڑھے میں گرتا جا رہا ہے۔ اس کا پرینام کیا نکلنے والا ہے۔ مختلف وچار دھاراؤں میں بٹا ہوا سماج ویکتی گت جیون کی طرف اگرسر ہو رہا ہے۔ اتنا وشال بھارتیہ سماج کھنڈ کھنڈ ہو کر ریت کا صحرا بنتا جا رہا ہے۔ اور جیسے صحرا میں ہوا کے معمولی سے تھپیڑے کہیں بالو کے پہاڑ اور سراب ہستی بنتے رہتے ہیں۔ اسی طرح آج مول بھوت سدھانتوں کو اپنی اچھا کے انوسار ڈھال کر اپنی ویکتی گت واسنائیں پوری کرنے میں فخر سمجھا جاتا ہے۔ شاسن ادھیکار اپنے ہاتھ میں ہونے کے کارن پارٹیاں سکولوں کے پرشنک اور سمرتھک ہونے کے کارن پرچار پرسار کے سادھن انت ہوتے ہیں۔ اسی لئے ریڈیو سنیما چار پتروں اور ساہتیہ کے مختلف روپوں میں بے گڑھی ہوئی تعریفیں نئے نئے روپ میں آتی ہیں اور سماج کو غیر یقینی اور ڈھلمل واتاورن میں چھوڑ کر چلی جاتی ہیں۔

آجکل دیش بھگتی اور غداری کے شبدوں کی بڑی ہیر پھیر ہے۔ دیش کو اپنی ماتری بھومی اور وندنیہ مان کر تن من دھن سے اس کی سیوا کرتے ہوئے مٹتے رہنا ہر ایک دیش بھگت کا کرتویہ ہوتا ہے۔ اپنی دھرتی کے کن کن سے اسے پیار ہوتا ہے۔ اس کا کوئی بھی کاریہ دیش کے ورودھ میں نہیں ہوتا۔ سپنے میں بھی دیش ہت ہی اس کے سامنے ہوتا ہے۔ دیش کو ماتا مان کر پتر کی بھانتی ہر پرکار سے سیوا کرنا اس کا دھرم ہوتا ہے۔ ایسے ویکتی کو دیش بھگت کہتے ہیں۔ جو ان باتوں کے خلاف دیش کو بیچ ڈالتا ہے۔ سودا بازی کرتا ہے۔ مخبری کرتا ہے۔ دیش پر آکرمن کرنے والوں کو گلے لگاتا ہے۔ دیش کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں غداری ادا۔

لاکھوں نرناریوں کے خون سے سنان کرنے والے کی سمادھی پر جا کر شردھانجلی بھینٹ کرتا ہے۔ جو سوائے اپنے دھرمیوں کے باقی کسی بھی مذہب کے ویکتیوں کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ہے۔ جو اپنی ماتری بھومی کے حصہ کو اپنے ساتھیوں کے مشورہ کے بغیر دشمن کو تحفہ کے طور پر بھینٹ کرنے میں فخر سمجھتا ہے۔ ایسے ویکتی کو کیا کہنا چاہئیے۔ اور پھر اگر ایسا ویکتی دیش کے ذرے ذرے کے لئے سروسو نچھاور کرنے والے اور ہمیشہ دیش ہت چنتن کرنے والے سادھو پرش کو غدار کہے تو کیا سمجھنا چاہئیے۔ کہ بدھی بھرم ہو گیا ہے یا دیش بھگتی کا زاویہ ہی بدل گیا ہے؟

چرتر۔ کیریکٹر کی بھارت بھومی میں خاص مہتا سوئیکرت رہی ہے۔ "ماتری وت پر دار" (پرائی استری کو ماتا کے سمان سمجھو) مول بھوت سدھانت رہا ہے۔ اپنے من اور شریر کا سنیم کا یہ ایک سادھن ہے) اسی سدھانت کا آدھار لے کر سوامی وویکانند نے بھارتیہ دھرم اور بھارتیہ چرتر کی جیوتی سے امریکہ اور یورپ کو پرکاشت کیا۔ پرنتو آج آتم سنیم دقیانوسی بات ہو گئی ہے۔ مانسک کمزوری کو شاریرک بھوگ کا نام دیکر اپنی من مانی کے لئے راستہ صاف کر لیا جاتا ہے۔ اپنی اس [illegible] کو نوجوان لڑکی کی آواز سنگھرش کی شاریرک [illegible] کے لئے اپنی [illegible] کو [illegible] پالن نام دیا جاتا ہے۔ اپنے دشکرم کی پرتشٹھا کے لئے رکمنی ہرن کا ادھارن (مثال) پیش کی جاتی ہے۔ آجکل چرتر کی پری بھاشا ہی اور ہو گئی ہے یا اپنے سوارتھ نے سوچنے کا زاویہ ہی بدل ڈالا ہے۔

راشٹریتا کے مول بھوت سدھانت [illegible] میں دیش کی اکھنڈتا کا خاص مہتو ہے۔ سارے راشٹر پرش کو ایک ویراٹ پرش کا شریر مانا گیا ہے۔ سیتو ہمالیہ سمت ایک راشٹر اور اس میں رہنے والا ایک سماج۔ راشٹر کا ہر ایک [illegible] اس کا [illegible] انگ۔ یہ ایک [illegible] کا انگ سدھانت ہے۔ پرنتو آج سیما آیوگ کی رپورٹ پڑھیا راشٹر میں کیا ہو رہا ہے؟ بنگال میں کیا ہو رہا ہے؟ اڑیسہ میں کیا ہو رہا ہے؟ پنجاب میں کیا ہو رہا ہے؟ ادھر ناگالینڈ کو [illegible] دیش بھگت۔ راشٹر [illegible] کے بجائے [illegible]

کے نیتا گن رہے ہیں۔ جو اپنے ورودھی وچار دھارا رکھنے والوں کو فرقہ پرست دقیانوسی۔ رجعت پسند اور پتہ نہیں کیا کیا لانچھن لگاتے نہیں تھکتے۔ جن سادھارن سوچتے ہیں کہ ایک راشٹریتا کا ماپ دنڈ اور ہو گیا ہے۔ یا شاسکوں اور انکے پیچھے چلنے والوں کا زاویہ ہی بدل گیا ہے؟

دیش سب کی ماتا اور اس میں بسنے والے سب اس کے پتر ہوتے ہیں۔ چھوٹے سے چھوٹا کام کرنے والے سے لیکر بھارت کی باگ ڈور سنبھالنے والے پردھان منتری تک سب دیش کے پتر ہیں۔ پراچین کال سے آج تک سب رشی مہرشی، راجہ مہاراجہ۔ ودوان، کوی وچارکوں نے اپنے آپ کو دیش کا پتر سدھ کرنے میں ہی مہانتا سمجھی ہے۔ پرنتو آج دیش کی پرادھینتا کے خلاف لڑنے والا اور بھارت ماتا کی زنجیریں کاٹنے میں اپنا خاص ستھان رکھنے والا دیش کا سپوت ہو کر دیش کا پتا بنا دیا گیا ہے۔ ماتری بھومی اور پتری بھومی کی پری بھاشائیں پرانی ہو گئی ہیں۔ دیش ہت کے لئے کام کرنے والا دیش کا سپوت اب دیش کا پتا کہلایا کرے گا۔

کیا سادھارن سمبندھوں میں بھی نئے زاویے پیدا ہونے والے ہیں؟

نوشہرہ میں پانی کی قلت

نوشہرہ میں واٹر ٹینک کی تعمیر کا کام جو مکمل ہونے والا تھا نہ جانے کن مصلحتوں کے پیش نظر بند کر دیا گیا ہے۔ جس سے عوام میں پانی کی قلت کے پیش نظر شدید بے چینی پائی جاتی ہے۔ حکام بالا سے درخواست ہے کہ واٹر ٹینک کی تعمیر کا کام فوری طور پر مکمل کر دیا جائے۔ (پبلک نوشہرہ)

قابل توجہ محکمہ ڈاک جموں ڈویژن

جب سے [illegible] سے سب پوسٹ ماسٹر کا تبادلہ ہوا ہے ان کی جگہ کوئی بھی سب پوسٹ ماسٹر بھیجا یا تعینات نہیں ہوا۔ ڈاکخانہ میں ہر وقت میلہ سا لگا رہتا ہے۔ کیونکہ دو کلرک اتنے بڑے ڈاکخانے کا کام نہیں سنبھال سکتے۔ پبلک کو نہایت تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لہٰذا محکمہ کو چاہئیے کہ جلد از جلد کوئی سب پوسٹ ماسٹر یہاں بھیجنے کی کرپا کریں۔ (ایک ساکنہ [illegible])

بقیہ صفحہ ۶ سے آگے

ہمیں طلبا کو اس یونیورسٹی کے جنم داتا ہوتے ہوئے یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم کوئی بھی حربہ استعمال کر کے ــــ کوئی بھی طریقہ اپنا کر کے ــــ اس بیٹے کی آوارگی کو دور کر دیں اور سارے دیش میں ایک مثال قائم کر دیں۔

لیکن جہاں طلبا پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ایسے بے بنیاد۔ ہوائی قلعہ ریتلی نیو پر آدھارت نعرے کا بائیکاٹ کر دیں۔ اور کشمیر یونیورسٹی کو End کرنے کی بجائے اسے mend کرنے کے لئے سوچیں۔ وہاں یونیورسٹی کے کرمچاریوں کو بھی اس بات کا دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے یوگیتا اور Efficiency نرمان کریں۔ اور چل رہی موجودہ لاپرواہی ــــ نااہلیت اور inefficiency کو جلد از جلد دور کر کے اپنا یوگیتا کا ثبوت دیں ورنہ یہ آوارہ بیٹا اور بھی آوارہ ہوتا جائیگا ــــ اور مجبوراً جنم داتا اس کا خون نہ کر بیٹھیں۔ اسکے خون سے اپنے ہاتھ نہ رنگ لیں ــــ اس کا گلا نہ گھونٹ ڈالے اور دنیا میں ایک نیا ادھارن ــــ ایک نئی مثال قائم ہو جائے ــــ اتہاس کا ایک نیا ورق جنم لے اٹھے۔

We should always mend the things not end the things.

دن دہاڑے چوریاں اور ڈاکے

اکھنور ایک عرصہ سے اور نیا در اس کے گرد و نواح میں دن ڈاکے اور چوری کی متعدد وارداتیں ہو چکی ہیں۔ اور ہو رہی ہیں مگر پولیس والے بھی کہ آج تک [illegible] چوروں کی کھلے بندوں حمایت کر کے چوریاں کرا رہے ہیں۔ جس سے خلقت میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے۔ جناب ڈی آئی جی صاحب پولیس سے گزارش ہے کہ علاقہ میں بڑھتی ہوئی چوریوں کے انسداد اور چوروں کی سرکوبی کے لئے ذاتی طور پر خاص توجہ دیں۔

(رپجک [illegible])

ٹیوب ویل سے پانی کی سپلائی بند

موضع [illegible] تحصیل ہیرانگر [illegible] میں ٹیوب ویل سے پانی کی سپلائی بند کر دی گئی ہے جس سے انسان اور مویشی [illegible]

[illegible] پانی کی قلت سے تڑپ رہے ہیں۔ ٹیوب ویل بند کرنے کا [illegible] محکمہ کو چاہیئے [illegible]

کشمیر یونیورسٹی ——— ایک آوارہ بیٹا

از قلم [illegible]

اس نیا کے پتواروں کو طوفانوں کی اور گھما دو ——— دھرتی اور آکاش ہلا دو

آج جموں و کشمیر کی فضا "کشمیر یونیورسٹی توڑ دو"۔ "کشمیر یونیورسٹی توڑ دو" کے نعروں سے گونج رہی ہے ہر انسان اور خصوصاً ہر طالب علم یونیورسٹی کے کرمچاریوں کی لاپرواہی۔ نااہلیت اور [illegible] سے تنگ آ کر ایسا نعرہ لگانے پر مجبور ہو چکا ہے اور ہر طالب علم کے دل میں اس یونیورسٹی کے بارے میں نفرت کا جذبہ پیدا ہو چکا ہے۔

جب سے ہماری یہ یونیورسٹی ظہور پذیر ہوئی ہے۔ نت نئی اور عجیب و غریب و غریب اڑچنیں ہمارے راستہ میں پیدا ہو رہی ہیں۔ اگر کسی ورشتی ایک تکلیف کے بارے میں آواز بلند کی جاتی ہے۔ تو دوسری درشتی کتنی ہی ایسی اور تکالیف ظہور میں آ جاتی ہیں۔ کہ جن سے دوچار ہونا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہو جاتا ہے طلبا کی طرف سے پروٹسٹ نوٹ بھیجے جاتے ہیں۔ تو طلبا پر انوشاسن توڑنے کا الزام لگا کر ایسے پروٹسٹ نوٹوں کو ردی کی ٹوکری کی زینت بنا دیا جاتا ہے ——— کتنا افسوسناک ہے۔

اس ورشتی تو ہماری یونیورسٹی نے کمال درجہ کی نااہلیت کا ثبوت دیا ہے اور اس سال جتنے بھی پرچے امتحانات میں [illegible] Set کئے گئے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر مشکل اور out of Course تھے۔

کتنے تعجب کا مقام ہے کہ آج سے پانچ ماہ پہلے یونیورسٹی کی طرف سے ایک نوٹس نکالا جاتا ہے کہ اس سال B.A کے [illegible] Economics کے امتحان میں کوئی بھی سوال جموں و کشمیر کے بارے میں نہیں پوچھا جائیگا۔ لیکن اکنامکس کے پرچے میں پانچ سوال جموں و کشمیر کی اکانومی کے متعلق پوچھے گئے ہیں۔ ———

کتنا عجیب و غریب ہے ———

مختصر یہ کہ ہماری کشمیر یونیورسٹی اپنی نااہلیت ——— ناتجربہ کاری۔ لاپرواہی اور inefficiency کے لئے اتنی بدنام ہو چکی ہے کہ ہر ایک ودیارتھی کے دل میں اس کے لئے نفرت کا جذبہ موجود ہے ———

جیسے طلبا اور یونیورسٹی کا رشتہ ——— [illegible] ——— امت اور [illegible] ہو گیا ہے اور کیوں یونیورسٹی کے جنم داتا طلبا [illegible] [illegible] اور [illegible] کی طرح سے [illegible]

کو طلبا کا بیٹا کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

جب بچے کی پیدائش ہوتی ہے۔ ماں باپ خوشی سے پھولے نہیں سماتے ——— مستی سے جھوم اٹھتے ہیں ——— بیٹا جوں جوں بڑا ہوتا جاتا ہے ——— خوشی کے باجوں ——— شادی کے نغموں کی آواز بلند سے بلند تر ہوتی جاتی ہے۔ بیٹا جوان ہوتا ہے ——— اس کا بیاہ رچایا جاتا ہے۔ اس وقت ماں باپ کتنے پرسن اور خوش نظر آتے ہیں ——— مانو انہیں تاروں کا خزانہ مل گیا ہو ——— اور ان کے دل میں اس وقت خوشی کا دریا موجزن ہو جاتا ہے۔ اور ہم نے تو بڑے بزرگوں کو یہ کہتے سنا ہے۔ کہ زندگی بھر میں اس سے بڑھ کر مسرت کبھی نہیں ملتی۔

ہماری یونیورسٹی کا جب جنم ہوا ——— خوشی کے ڈنکے بج اٹھے ——— مسرت کے نغمے گونج اٹھے ——— سارا ماحول ——— ساری فضا خوشی کے زیور سے آراستہ نئی نویلی دلہن کی طرح نظر آنے لگی۔ جموں و کشمیر کا ہر ودیارتھی خوشی کی مستی میں بالکل ایسے ہی جھوم اٹھا جیسے ماں باپ اپنے پیارے ——— لخت جگر ——— آنکھوں کے تارے ننھے منے بیٹے کے جنم پر جھوم اٹھتے ہیں لیکن جوں جوں ہماری یونیورسٹی کی عمر بڑھتی گئی ——— طلبا کے لئے نت نئی اڑچنیں ——— اس کے جنم داتا کے لئے نت نئی مصیبتیں ظہور پذیر ہوتی گئیں ——— اور آج جنم داتا کے خواب میں سوچے ہوئے سنہری مستقبل کی دیواریں ایک ایک کر کے چکنا چور ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں۔ بیٹا جوں جوں بڑا ہوتا ہے ——— خوشیاں بڑھتی جاتی ہیں مسرت میں دن دگنی رات چوگنی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا ہماری یونیورسٹی کا جنم داتا بد سے بدتر قسم کی تکلیفات میں مبتلا ہوتا گیا۔ اور یہ بیٹا اپنے جنم داتا کے لئے ایک بدنامی کا باعث بن گیا۔ در دسر بن گیا ——— اور بالکل اپنے آپ گزرا کر کے اپنے نالائق ——— اپنے ماں باپ ——— اپنے رشتہ داروں کے لئے جنم داتا کی عزت کو خاک میں ملاتا گیا ———

ہماری یونیورسٹی کی طرف سے ایک آوارہ بیٹے کا پارٹ ادا کیا جا رہا ہے

جس پہ آوارگی نے اتنا غلبہ حاصل کر رکھا ہے ——— جس کی آنکھوں میں آوارگی نے دھول جھونک رکھی ہے ——— کہ وہ ہر سیاہ کارنامہ کرنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ اور اپنے جنم داتا ——— اپنے خاندان ——— اپنے رشتہ داروں کے نام کو بٹہ لگا رہا ہے ——— بدنام کر رہا ہے ———

ان حالات میں آج جنم داتا اپنے ہاتھوں ——— اپنے بیٹے کا گلا گھونٹ دینا چاہتا ہے۔ اس کا خون کر دینا چاہتا ہے ——— اس کے خون سے اپنے ہاتھ رنگ کر ——— کھلکھلانا چاہتا ہے ——— ہنسنا چاہتا ہے ———

ہم نے بیٹے کو ماں باپ کے خلاف ہوتے دیکھا ہے ——— ہم نے بیٹے کو ماں باپ پر ظلم ڈھاتے دیکھا ہے۔ ہم نے نادان بیٹے کو ——— آوارہ بیٹے کو ——— جنم داتا کے نام پر بٹہ لگاتے دیکھا ہے ——— لیکن ہم نے کبھی بھی کسی باپ کو ——— کسی جنم داتا کو اپنے بیٹے پر ظلم ڈھاتے نہیں دیکھا۔ ہم اگر اتہاس کے ورق الٹ کر دیکھیں تو کوئی بھی ایسا ادھارن نہیں ملے گا ——— کوئی بھی ایسا واقعہ نہیں دکھائی دیگا۔ جبکہ کسی باپ نے اپنے بیٹے کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے ہوں۔ اپنے لخت جگر کا خون کیا ہو ——— جنم داتا اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہا دیتا ہے ——— لیکن کبھی بھی برداشت نہیں کرتا کہ اس کے جگر کے ٹکڑے کو رتی بھر بھی تکلیف ہو۔ ذرا بھر بھی نقصان پہنچے ——— اس کے لئے اتہاس گواہ ہے ———

بیٹا آوارہ ہو جائے ——— بے عزتی کا باعث بن جائے ——— لیکن ماں باپ آخر جنم داتا ہیں ——— انہیں ماں باپ کا دل ہے۔ وہ اپنے دل پر کبھی بھی پتھر نہیں رکھ سکتے ماں باپ کسی بھی قیمت پر یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کے بیٹے کو کوئی نقصان پہنچے اس میں کوئی شک نہیں کہ کشمیر یونیورسٹی ایک آوارہ بیٹے کا پارٹ ادا کر رہی ہے ——— اس میں شک نہیں کہ وہ طلبا [illegible] ہر سال ایک نیا [illegible] کھڑا کرنے والی ہے اور اس میں ذرا بھی شک [illegible] کہ [illegible] نہیں کہ کوئی بھی جموں کشمیر کا ودیارتھی یونیورسٹی سے مطمئن نہیں لیکن ہر [illegible] انسان جس کی عادت میں [illegible] کی [illegible] کیا [illegible] جانا [illegible] نہیں ——— اور وہ بیٹا ایک [illegible]

بنا کر اپنے جیون کی نیا کے پتواروں کو طوفانوں کی طرف گھما دیتا ہے طوفانوں سے [illegible] ہے اور طوفانوں کے رخ کو بدل کر رکھ دیتا ہے ——— کبھی بھی ایسے جھوٹ [illegible] ——— [illegible] کر ہر آدھار ——— [illegible] ——— "کشمیر یونیورسٹی توڑ دو" کی ہوا کے ساتھ بہنا کسی نے شان سمجھا ہے ——— فرض کیا۔ اگر خدانخواستہ کشمیر یونیورسٹی توڑ دی جاوے ——— تو کیا پنجاب یونیورسٹی لداخ ——— [illegible] ——— اور ایسے ہی کئی اور مشکل گزار اور پہاڑی علاقوں میں اپنے سنٹر قائم کریگی کیا آج کشمیر یونیورسٹی نے ان علاقوں میں طلبا کے آرام کیلئے اپنے سنٹر کھول رکھے ہیں۔

دنیا میں دو قسم کے انسان ہوا کرتے ہیں۔ ایک وہ جو نڈر ہوتے ہیں۔ اور جو ہر کام ——— کسی بھی ماحول میں اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ ایسے پورا کر کے دکھاتے ہیں۔ وہ ماحول کو بدل دیتے ہیں ——— ماحول کے ساتھ بہہ نہیں جاتے ——— ہر برائی کو اچھائی میں تبدیل کرنا ایسے لوگوں کی خصوصیات میں شامل ہے ——— لیکن دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو ہر وقت اور ہر کام میں آلٹرنیٹو (متبادل) ڈھونڈتے ہیں۔ ——— ایسے لوگ زندگی کے کسی بھی امتحان میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ایسا ہی [illegible] ——— فرض کر و کہ آج جموں و کشمیر یونیورسٹی توڑ دی جاوے تو پھر پنجاب یونیورسٹی سے دوچار ہونا پڑیگا ——— اور اگر کچھ نقائص اس میں بھی دکھائی دیئے یا پیدا ہو گئے ——— تو پھر کیا دہلی یونیورسٹی کی طرف آنکھیں لگانی پڑینگی ——— کتنا عجیب و غریب ہے یہ! ———

ہماری یونیورسٹی میں ہزاروں نقائص [illegible] ——— لاکھوں کمزوریاں سہی۔ لیکن اگر آج جموں و کشمیر کے سارے طلبا اس بات کا تہیہ کر لیں ——— اس بات کی [illegible] لیں تو ہمیں پورے وشواس کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ ہماری یونیورسٹی دن دگنی رات چوگنی ترقی کر کے آسمان کی بلندیوں تک پہنچ سکتی ہے ——— اور ایک آدرش یونیورسٹی بن سکتی ہے ——— [illegible] فخر کر سکتے ہیں

جب آوارہ ہو جانے میں بیٹے کا اپنا ہاتھ ہوتا ہے ——— وہاں اس کی آوارگی کی [illegible] اس کے ماں باپ پر بھی ہوتی ہے ——— آج

[illegible]

تار کا پتہ
"جے سودیش"
جموں

فی پرچہ
۲ آنے



ٹیلیفون نمبر
۴۳۲

چندہ سالانہ
۶ روپے
مفصلات
۸ روپے

Vol. II | 25 June, 1956 | No. 3

भारत मां के चरणों में अन्तिम प्रणाम



हुतात्मा डा० श्यामाप्रसाद मुकर्जी

श्रद्धाञ्जलि

"देश के महान् नेता डाक्टर श्यामाप्रसाद मुकर्जी का बलिदान नज़र बन्दी की जिस विवश अवस्था में हुआ, वह स्वतन्त्र भारत के राजनीतिक जीवन में अत्यन्त शोकजनक घटना है। इसकी स्मृति उस समय तक ताज़ा रहेगी जब तक "बलिदान" शब्द संसार में अमर है और देश पर मर मिटने वालों के कारनामें इतिहास के सुवर्ण अक्षरों में अंकित हैं।

डाक्टर मुकर्जी ने सच्ची राष्ट्रीयता के निर्माण और भारत की एकता के जिस पवित्र उद्देश्य को लेकर अपने जीवन का बलिदान दिया है उसे पूरा करना हम सब का कर्तव्य है। उस महान् आत्मा को यही सच्ची श्रद्धाञ्जलि हो सकती है।"

प्रेमनाथ डोगरा

Regd. E.P. No. 327

انصاف کیلئے ماتا کی پکار جو سُنی نہ گئی

ڈاکٹر مکرجی کی کشمیر سرکار کی قید میں پُر اسرار طور پر مرتیو کے بعد اُن کی ماتا جی نے پنڈت جواہر لعل نہرو پردھان منتری . . . . سے پکار کی کہ اُن کے بیٹے کی مرتیو کی تحقیقات کرائی جائے۔ لیکن ماتا کی پکار کو کس طور نظر انداز کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق ڈاکٹر مکرجی کی ماتا اور شری نہرو کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ اُسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

۳۰ جون ۱۹۵۳ء کو پنڈت نہرو نے ڈاکٹر مکرجی کی ماتا کو حسب ذیل چٹھی بھیجی۔

چند روز ہوئے جب میں جنیوا سے قاہرہ روانہ ہو رہا تھا۔ تو میں نے انتہائی رنج کے ساتھ آپ کے سپتر ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کی مرتیو کی خبر سُنی مجھے اس خبر سے بڑا صدمہ ہوا۔ کیونکہ سیاسیات میں اختلاف کے باوجود میں ان کا احترام کرتا تھا اور میرے دل میں ان کے لئے محبت تھی یقیناً آپ کو بہت زیادہ صدمہ ہوا ہوگا۔ اور میرے الفاظوں سے اس صدمہ میں زیادہ کمی نہ ہو سکے گی۔ میں نے قاہرہ سے ڈاکٹر بدھان چندر رائے کو تار بھیجا تھا اور انہیں کہا تھا۔ کہ وہ میری طرف سے آپ کو ہمدردی کا اظہار کریں۔ میرے لئے خاص طور پر یہ بات بڑے رنج کا باعث ہے۔ کہ ڈاکٹر مکرجی کی موت نظربندی کی حالت میں ہوئی ہے۔ پانچ ہفتے ہوئے جب میں کشمیر گیا تھا۔ تو میں نے خاص طور پر ڈاکٹر مکرجی کے متعلق دریافت کیا تھا۔ مجھے بتایا گیا تھا۔ کہ انہیں جیل میں نہیں بلکہ سرینگر کی مشہور جھیل ڈل کے کنارے ایک پرائیویٹ کوٹھی میں رکھا گیا ہے۔ مجھے مزید معلوم ہوا کہ ان کی صحت اچھی ہے اور کہ کشمیر سرکار انہیں ہر ممکن سہولیات مہیا کر رہی ہے۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی تھی اور مجھے امید تھی کہ ان کی صحت پر کشمیر کی صحت افزا آب و ہوا کا اچھا اثر پڑے گا۔ لیکن قدرت کو ایسا منظور نہ تھا اس سے صدمہ اور بھی زیادہ بڑھ گیا ہے میرے خیال میں انہیں بچانے کے لئے جو کچھ کیا گیا۔ اس سے زیادہ انسان کی طاقت سے باہر تھا۔ ایسے حالات میں ہمیں قدرت کی رضا پر صابر کرنا چاہیئے۔ محترمہ میں آپ کو پرنام کرتا ہوں۔ اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو۔ تو برائے مہربانی مجھے مطلع کرنے سے نہ ہچکچائیے۔

جوگ مایا دیوی بنام نہرو:-

اس چٹھی کے جواب میں سورگیہ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کی ماتا شریمتی جوگ مایا دیوی نے ۴ جولائی ۱۹۵۳ء کو پنڈت نہرو کو حسب ذیل خط لکھا۔

آپ نے ۳۰ جون کو جو خط لکھا تھا ۲ جولائی کو ڈاکٹر بدھان چندر رائے نے مجھے وہ خط بھیج دیا۔ آپ نے اس خط میں ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ میں اس کے لئے مشکور ہوں۔

سارا دیش میرے پیارے سپتر کی موت کا ماتم منا رہا ہے۔ وہ شہیدوں کی موت مرے ہیں ان کی موت سے مجھے جو صدمہ ہوا ہے میں اسے بیان نہیں کر سکتی۔ میں آپکو یہ خط اس لئے نہیں لکھ رہی کہ آپ مجھے تسلی دیں۔ بلکہ میں آپ سے انصاف چاہتی ہوں۔ میرا سپتر نظربندی کی حالت میں سورگباش ہوا۔ اور حکومت نے اسے مقدمہ چلائے بنا نظربند کیا ہوا تھا۔ آپ نے اپنی چٹھی میں یہ بات ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے کہ کشمیر سرکار نے انہیں بچانے کے لئے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ آپ نے یہ رائے اس اطلاع کی بناء پر قائم کی ہے۔ جو آپ کو کشمیر سرکار نے دی ہے۔

لیکن ایسے حالات میں جب اطلاع بہم پہنچانے والے ملزم ہیں ان اطلاعات کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ آپ ڈاکٹر مکرجی کی نظربندی کے دوران کشمیر گئے تھے آپ نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ آپ کو ڈاکٹر مکرجی سے محبت تھی۔ میں حیران ہوں کہ ایسے حالات میں آپ کے ان سے ذاتی طور پر ملنے اور ان کی صحت وغیرہ کے متعلق دریافت کرنے کی راہ میں کونسی بات مانع تھی۔

ڈاکٹر مکرجی کی موت پُر اسرار حالات میں ہوئی کیا یہ بات حیران کُن نہیں کہ ان کی نظربندی کے بعد کشمیر سرکار سے ان کے بارے میں مجھے جو پہلی اطلاع ملی۔ وہ ان کی مرتیو کے متعلق تھی۔ اور یہ اطلاع بھی ان کی مرتیو کے دو گھنٹے بعد ملی۔ اور وہ بھی گول مول شبدوں میں۔ جیسے کہ ڈاکٹر مکرجی نے ہسپتال منتقل کئے جانے پر جو تار بھیجی تھی۔ وہ بھی ان کی موت کی خبر کے بعد پہنچی میرے پاس یہ قطعی اطلاع ہے کہ نظربندی کے بعد ڈاکٹر مکرجی کی صحت اچھی نہیں تھی۔ وہ کئی بار کئی کئی دن علیل رہے۔ میں آپ سے دریافت کرتی ہوں۔ کہ آپ کی گورنمنٹ اور کشمیر سرکار نے اس سلسلے میں مجھے اور ہمارے کنبے کو کوئی اطلاع کیوں نہ دی؟

جب انہیں ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ تو کشمیر سرکار نے پھر بھی مجھے یا ڈاکٹر بدھان چندر رائے کو کوئی اطلاع دینے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ ظاہر ہے۔ کہ کشمیر سرکار نے ڈاکٹر مکرجی کی بیماری کے پُرانے حالات جاننے اور ضرورت پڑنے پر طبی امداد پہنچانے کا کوئی بندوبست نہ کیا۔ اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ میرے پاس اس بات کا واضح ثبوت ہے۔ کہ ۲۲ جون کی صبح کو اُن کی حالت خراب تھی انہیں طبی امداد بہم پہنچانے میں غیر معمولی تاخیر نہایت تکلیف دہ حالت میں ہسپتال منتقل کرنے اور آخری وقت پر ان کے ساتھی نظربندوں کو ملنے کی اجازت نہ دینے سے کشمیر کے حکام کی سنگدلی کا اندازہ لگانا محال نہیں۔ ڈاکٹر مکرجی کے بعض خطوں کا یہ حوالہ دے کر کہ ان کی صحت اچھی ہے، کشمیر سرکار اپنی ذمہ واری سے نہیں بچ سکتی۔ ان کے خطوں کا حوالہ دینے کی کوئی قیمت نہیں، کیونکہ ان جیسے خود دار شخص سے یہ توقع نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ پرائیویٹ خط کتابت میں اپنی شکایات کا ذکر کریں گے۔ لہذا اس ضمن میں گورنمنٹ پر جو شدید اور بھاری ذمہ واری تھی وہ اس سے نہیں بچ سکتی۔ میں ان کے خلاف الزام لگاتی ہوں۔ کہ انہوں نے انتہائی غفلت کا ثبوت دیا ہے۔ اور اپنا ضروری فرض نہ نبھایا۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ ڈاکٹر مکرجی کو نظربندی کے دوران ہر ممکن سہولیات دی گئی تھیں۔ یہ رائے بھی تحقیقات طلب ہے۔ انہیں کس قسم کی سہولیات حاصل تھیں۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ کشمیر سرکار نے انہیں آزادانہ طور پر خط و کتابت کرنے کی اجازت تک نہ دی ہوئی تھی۔ ان کی طرف سے بھیجے جانے والے بعض خط پُر اسرار طور پر غائب ہو جاتے تھے۔ اور نہ میرے خطوں کے پہنچنے میں غیر معمولی تاخیر ہوتی تھی وہ ہر وقت میری اور اپنی بیمار بیٹی کی صحت جاننے کے لئے پریشان رہتے تھے۔ کیا آپ کو یہ سُن کر حیرانی نہ ہوگی۔ کہ انہوں نے ۱۵ جون کو ہمیں جو خط لکھا۔ کشمیر سرکار نے وہ خط ۲۴ جون کو بھیجا۔ اور وہ ہمیں ۲۷ جون کو یعنی ان کا مرتک شریر کلکتہ میں پہنچنے کے تین روز بعد ملا۔ یہ خط جس پیکٹ میں بھیجا گیا تھا اس میں میری طرف سے لکھے ۱۱ اور ۱۲ جون کو لکھے ہوئے وہ خطوط بھی تھے جو انہیں نہیں پہنچائے گئے تھے اس سے زیادہ ذہنی اذیت اور کیا ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کئی بار سیر کے لئے کوٹھی سے باہر گھومنے کی اجازت مانگی اور اجازت نہ ملنے کے باعث ان کی صحت پر نقص اثر پڑا۔ لیکن اس کے باوجود انہیں کوٹھی کے باہر سیر کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔ کیا یہ جسمانی اذیت نہیں؟

آپ کے یہ الفاظ پڑھ کر کہ انہیں جیل میں نہیں بلکہ جھیل کے کنارے ایک کوٹھی میں رکھا ہوا تھا۔ مجھے حیرانی ہوئی اور شرم آتی ہے۔ انہیں ایک چھوٹے سے بنگلے میں نظربند کیا گیا تھا۔ اس بنگلے میں گھومنے پھرنے کے لئے کوئی جگہ نہ تھی اور اس کے باہر مسلح پولیس کا پہرہ رہتا تھا۔ کیا آپ ان شبدوں سے یہ ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں کہ سنہری پنجرے میں بند رہنے سے قیدی کی زندگی خوشگوار ہو جاتی ہے؟ میں ایسی باتیں سُن کر لرز اٹھتی ہوں۔ مجھے اس بات کا کوئی علم نہیں کہ ڈاکٹر مکرجی کو کس قسم کی طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ اس سلسلے میں سرکار نے جو بیان شائع کئے ہیں کا ایک دوسرے سے متضاد ہیں۔ سرکردہ ڈاکٹر نے یہ رائے دی ہے۔ کہ ان کے علاج کے متعلق انتہائی غفلت سے کام لیا گیا۔ اس ... اور غیر جانبدار طریقے سے جانچ ... میں اپنے پیارے سپتر کی موت ... کرتی۔ آزاد بھارت کا وہ نڈر سپوت ... کے دوران انتہائی رنجدہ اور پُر اسرار ... چل بسا۔ میں اس عظیم ہستی کی ماتا ... مطالبہ کرتی ہوں۔ کہ ان کی موت ... تحقیقات کرائی جائے۔ میں یہ جانتی ... دُنیا کی کوئی بھی چیز انہیں دوبارہ ... لیکن میں چاہتی ہوں کہ بھارت ... کر اس عظیم سانحہ کی کیا وجوہات ... میں آپ کی گورنمنٹ کا کیا حصہ تھا ... غلطی ہوئی ہے۔ تو خواہ وہ شخص ... کیوں نہ ہو۔ اسے انصاف کا سامنا ... کہ آزاد بھارت میں میری طرح کسی اور ... الم کے آنسو نہ بہانے پڑیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ اگر مجھے کوئی ... میں آپ کو اطلاع دینے سے نہ ہچکچاؤں ... کام آپ کو بتاتی ہوں۔ اور نہ صرف ... سے ہی بلکہ ملک کی تمام ماتاؤں ... مطالبہ کرتی ہوں کہ اس سانحہ کی غیر جانبدارانہ ... تحقیقات کرائی جائے۔ پرماتما ... دے۔ تاکہ آپ سچائی کو منظر عام ...

یہ خط بند کرنے سے پہلے میں ایک ... طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں ... نے ان کا جو سامان بھیجا ہے۔ ... ان کی ڈائری اور دیگر مسودے ... آپ کشمیر سرکار سے یہ ڈائری اور ... کے لکھے ہوئے دیگر پیپر ... میں آپ کی مشکور ہوں گی۔

میری آشیرباد قبول کیجیے۔

پنڈت نہرو کا جواب

اس کے جواب میں پنڈت جی نے ... حسب ذیل خط لکھا:-

آپ نے چار جولائی کو جو خط لکھا ... ابھی ملا ہے۔ اور میں اس کے لئے ... سپتر کی موت پر ماں کو جو دُکھ ... ہے مجھے اس کا اچھی طرح احساس ... جو بھاری صدمہ پہنچا ہے۔ میرے ... شدت کو کم نہیں کر سکتے۔ میں نے مکرجی کی موت کے متعلق ... بعد ہی آپ کو خط لکھا تھا۔ اس کے ... مزید تحقیقات کی ہے۔ اس تحقیقات ... کے طور پر میں آپ کو تسلی اس ... کہ ان کی موت کے پس پردہ ... اور کہ نظربندی کے دوران ان کا ... رکھا گیا تھا کشمیر جانے والے خط ... کے ذریعہ جاتے ہیں۔ اور بعض ... کی خرابی کے باعث ہوائی جہاز ... ہفتہ لیٹ ہو جاتے ہیں۔ ... اہم خط کشمیر بھیجے تھے لیکن موسم کی ...

"جے سودیش" جموں
مورخہ ۲۳ جون ۱۹۵۶ء

ڈاکٹر مکرجی کے مشن کو پورا کیا جائے

تین برس گذر گئے۔ جب سارا بھارت ورش کانپ اٹھا تھا۔ جب غم کی گھور گھٹائیں چھا گئی تھیں جب ہر طرف آنسوؤں کی ایک ندی بہہ نکلی تھی۔ اور آج کے ۲۳ جون کے منحوس دن ہمارے پیارے شیام پرشاد مکرجی کو ظالموں نے ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا کر دیا تھا۔

ڈاکٹر مکرجی نہ صرف لیڈر اور بھارت ماں کے سچے سپوت ہی تھے۔ بلکہ وہ جس قابلیت جرأت اور دلائل کے مالک تھے۔ اُن کی مرتیو سے دیش میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ وہ پورا ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ فن تقریر میں انہیں وہ کمال حاصل تھا جو پارلیمنٹ میں شاید ہی کسی دوسرے کو حاصل ہو۔ اپوزیشن کے لیڈر کی حیثیت میں انہوں نے جو تقریریں کی ہیں وہ تاریخی ریکارڈ کا درجہ رکھتی ہیں۔ چنانچہ اُن کی مرتیو پر پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے میں لکھا ہے۔

"دوست! ہم تمہیں بھولیں گے نہیں اور اُس آواز کو بھی جو پارلیمنٹ میں اس طرح گونج اٹھتی تھی جیسے شیر گرجتا ہے......

تم آرام کرنا چاہتے تھے اب صدیوں تک آرام کرتے رہو...... تمہاری سمادھی پر بجلیوں سے بھرا فن تقریر ایک خاموش اور بے آواز بت بن کر ٹھہرا رہے گا۔ آنسو بہانا تھوڑا اُن ہڈیوں پر۔ جن سے نکلنے والی آواز دل پر اثر کرتی تھی۔ افسوس ہے اُن ہڈیوں پر جو اب راکھ ہوئی جاتی ہیں۔

ڈاکٹر مکرجی جنتا کے نیتا۔ دیش بھگت اور غیر معمولی قابلیت کے مالک ہی نہ تھے بلکہ وہ سوتنتر بھارت کی راج نیتک سنستھاؤں میں وروھی دل کے نیتا بھی تھے۔ جمہوری دیش میں اپوزیشن کے لیڈر کو ایک خاص درجہ حاصل ہوتا ہے۔ لیکن ڈاکٹر مکرجی کی گرفتاری کے بعد پُراسرار حالات میں مرتیو ہوئی ہے۔ اور گرفتاری سے سمبندھ رکھنے والی باتیں۔ دوسرے واقعات نیز مرتیو کے بعد مرتیو کی تحقیقات کرانے کی سارے دیش کی متحدہ آواز کو بھارت اور ریاست سرکار نے جس طرح ٹھکرایا ہے۔ اُس کے بعد کسی کو یہ شک کی گنجائش نہیں رہتی۔ کہ ڈاکٹر مکرجی قدرتی موت نہیں مرے ہیں۔ اتنی بڑی مہان شخصیت کا نظر بندی کی حالت میں چل بسنا اور پھر مرتیو کی تحقیقات بار بار مانگ کرنے پر بھی نہ کرانا صاف ظاہر کرتا ہے کہ ڈاکٹر مکرجی کی موت ایک گہری سازش کا نتیجہ ہے۔ اور اس سازش میں ریاست اور بھارت سرکاروں کی سب سے ذمہ وار شخصیتوں کا ہاتھ ہے۔ ڈاکٹر جی جیسی شخصیت اور پھر اتنے بڑے دیش کے اپوزیشن کے اتنے بڑے لیڈر کو گرفتار کرنا۔ بغیر کسی مقدمہ چلائے انہیں نظر بند کر دینا۔ بیماری کے باوجود اُن کی صحت کی پرواہ نہ کرنا۔ اور بیمار ہونے پر انہیں رہا نہ کرنا جمہوریت کے نام پر ایک بدنما دھبہ ہی نہیں بلکہ ایک بہت بڑا پاپ ہے۔ اس پاپ کے لئے جو لوگ بھاگی ہیں انہیں اس گناہ کا بدلہ ضرور دینا ہوگا۔ وقت بدلتے دیر نہیں لگتی۔ اس ساری سازش کی تحقیقات آج نہیں تو کل ہو کر رہے گی۔ مجرموں کو جنتا کی عدالت میں سامنے آنا ہوگا کیونکہ بھگوان کے گھر میں دیر ہے۔ اندھیر نہیں۔ جو لوگ ڈاکٹر مکرجی کی ہتیا کے موجب بنے ہیں انہوں نے ایک بہت بڑا اندھیر کیا ہے۔

بالی آج ہمیں اُن کا یوم شہادت مناتے ہوئے اُن کے اُن مہان سدھانتوں کو اپنے سامنے رکھنا ہے جن کی رکھشا کے لئے انہوں نے اپنے پرانوں کی آہوتی دی ہے۔ ان کا بلیدان ان دونوں سدھانتوں کی رکھشا کیلئے تھا۔ جو اُن کے جیون کاربہ میں تانے بانے کے روپ میں دکھائی دیتے ہیں وہ سدھانت ہیں یا ایک راشٹر ایک نیتا اور لوک تنتر تا۔ پرجا پریشد کا اندولن صرف سچی راشٹر نیتا کے آدھار پر بھارت کی ایکتا کی رکھشا کے لئے ہی نہیں بلکہ لوک تنتر تائی آدھار۔ یعنی شہری حقوق کی حفاظت کے لئے بھی تھا۔ ڈاکٹر مکرجی کی رائے تھی کہ صرف بھارت کا ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کا مستقبل جمہوریت میں ہی محفوظ رہ سکتا ہے۔ ڈکٹیٹرانہ رجحانات کو وہ انسانیت کے لئے سب سے بڑا خطرہ سمجھتے تھے لیکن ڈاکٹر مکرجی اپوزیشن کے لیڈر کی نظر بندی کے دوران جیل خانے میں مرتیو اور پھر اس کے بعد کوئی تحقیقات نہ ہونا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہمارے بنیادی شہری حقوق کتنے محفوظ ہیں۔ یہی نہیں باقی جو کچھ ہو رہا ہے وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ان حالات میں ڈاکٹر مکرجی کو شردھانجلی بھینٹ کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ جس مشن کو لیکر انہوں نے بلیدان دیا ہے۔ اُسے پورا کرنے کے لئے جُٹ جائیں۔

بقیہ مضمون صفحہ ۲

(انصاف کے لئے ماتا کی پکار جو سُنی نہ گئی)

ہوائی جہاز ایک ہفتے سے زائد عرصے تک نہیں گیا۔ اور اس سے وہ خطوط رکے پڑے ہیں میں دس سال جیل میں گذار چکا ہوں۔ اور مختلف جیلوں میں رہنا پڑا۔ ان حالات میں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ قیدی کیا محسوس کرتا ہے۔ اور اس کی قید کے حالات کیسے ہوتے ہیں جس روز ڈاکٹر مکرجی کی مرتیو ہوئی کشمیر سرکار کے ایک وزیر نے مسٹر مکرجی کو ٹیلیفون کے ذریعے اطلاع دینے کی کوشش کی لیکن وہ کلکتہ کے ساتھ براہ راست کنکشن حاصل نہ کر سکے۔ اور ان کا پیغام دو اہر پیٹروں کے ذریعہ بھیجنا پڑا۔ ایسے حالات میں پیغام ٹھیک ڈھنگ سے نہ پہنچ سکا۔ آپ نے ڈاکٹر مکرجی کی ڈائری اور دیگر کاغذات کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس کے بارے میں بخشی غلام محمد کو لکھ رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اگر ان کے پاس کوئی کاغذات ہوں گے تو وہ ضرور بھیج دیں گے۔

جواہر لال نہرو

اس خط کے جواب میں شریمتی جوگ مایا نے حسب ذیل خط لکھا:۔

آپ نے ۵ جولائی کو مجھے جو خط لکھا تھا وہ مجھے ۹ جولائی کو ملا۔ آپ کے خط سے ڈاکٹر مکرجی کی موت کا راز کھلنے کی بجائے زیادہ پیچیدہ ہو گیا ہے۔ میں اس معاملہ کی کھلی تحقیقات چاہتی ہوں۔ میں نے آپ کی ایمانداری رائے نہیں پوچھی تھی اس ضمن میں آپ کا جو تجزیہ ہے۔ وہ سب جانتے ہیں لیکن مجھے اور ہندوستان کے لوگوں کو دلجوئی دلانے کی ضرورت ہے۔ کہ ان کی موت کے پس پشت کوئی بات نہ تھی۔ اس بارے میں بہت سے لوگوں کو گہرا شک ہے۔ اس لئے فوراً غیر جانبدارانہ اور کھلی تحقیقات ہونی چاہئے۔ میں نے اپنی چٹھی میں جو متعدد نکات اٹھائے تھے۔ ان کا کوئی جواب نہیں ملا۔ میں نے آپ کو واضح طور پر لکھا تھا کہ میرے پاس بعض حقائق کو ثابت کرنے کی شہادت موجود ہے لیکن آپ اس کی طرف توجہ نہیں دینا چاہتے۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ اس ضمن میں آپ نے بعض اتنی محنت تحقیقات کی ہے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں! کہ اس سلسلے میں ہم لوگوں یعنی ڈاکٹر مکرجی کے کنبے کے ممبروں سے کچھ جاننے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی گئی۔

آپ نے لکھا ہے۔ کہ گذشتہ جا... [illegible]

صحیح علم ہے۔ کوئی وقت تھا جب اس بات پر فخر کیا کرتا تھا۔ لیکن آپ کو بدیشی حکومت کے ماتحت جیلوں میں رہنا پڑا۔ اس کے برعکس میرے سپتر کی موت آزاد بھارت میں نظر بندی کی حالت میں ہوئی۔ اگر انگریزی زمانے میں ایسی موت ہوتی۔ تو اس کا کیا انجام ہوتا؟ سمجھتی ہوں۔ کہ اب اس معاملے پر آپ کو مزید کچھ لکھنا فضول ہے۔ آپ حقائق کا سامنا کرنے سے گھبراتے ہیں میں آپ کی گورنمنٹ پر الزام لگاتی ہوں۔ کہ وہ بھی اس گول مال میں شامل ہے۔ آپ سرکاری ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے خواہ کتنا بھی پروپیگنڈہ کریں۔ لیکن سچائی ضرور ظاہر ہو گی۔ اور آپ کو نہ صرف بھارت کے لوگوں کے سامنے ہی بلکہ پرماتما کے سامنے بھی جواب دہ ہونا پڑے گا۔

اس معاملہ پر آپ کے ساتھ میری جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ میں اسے اخبارات میں اشاعت کے لئے بھیج رہی ہوں۔ تاکہ ہندوستان کے لوگ اس بارے میں خود کوئی نتیجہ نکالیں اور قدم اٹھائیں۔

جوگ مایا دیوی

سارا گاؤں آگ سے جل گیا!

بیرانگر ۲۲ جون۔ موضع دھمیال میں اچانک آگ لگنے سے سارے کا سارا گاؤں جل گیا ہے اور اناج اور کپڑے وغیرہ سبھی جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ گاؤں کے باشندے بے سروسامانی کی حالت میں دربدر ہو رہے ہیں آج ایڈجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر پرجا پریشد تباہ شدگان کی خبر گیری کے لئے تحصیل بیرانگر میں تشریف لے گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ مقامی پرجا پریشد نے تباہ شدگان کی ہر ممکن امداد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پکھواڑہ — از درگا داس خاکی

چن دے پکھ دسے دن پنداں
جدتک پانی مر ہیں قاتلاں نے
آدم ذات چوں آتش فشاں ہوسی
وانگ پانڈواں دے ہو انصاف جاہی
پھر صلح داہونا ایں ناممکن ہو

بارہ ماسی ہے ساڈوں پکھواڑہ تیرا
سینے ہند رہسی ساڑا تیرا
پکھ پیاچے کتے چنگاڑا تیرا
دسدے سندے جو ستی ڈالکا سا...
لگدا دسے تے جے رہیا دھکا...

... شدید مذمت کی۔ ... نے شہریوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور ... حکام متعلقہ کی خاموشی پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ اگر گورنمنٹ ان غنڈوں کا سدباب کرنے میں ...

معلوم ہوا ہے کہ شری ملک راج صراف صدر جن سنگھ ...

مہاراجہ بہادر نے حسب اختیارات ساری ریاست کا الحاق ہندوستان کیساتھ کیا ہو[ا]

سکھوں کا وجود ہندو قوم کی رکھشا کیلئے عمل میں لایا گیا تھا لیکن بدقسمتی سے آج [...]

جموں ۱۸ رجون۔ تحصیل کٹھوعہ کے ایک گاؤں موضع سیڑہ میں ایک بھاری پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے شریمان پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں وکشمیر پرجا پریشد نے کہا کہ عوام کی جدوجہد اور قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج ریاست جموں وکشمیر آئینی طور پر بھارت کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ اور ہماری ریاست کی برسر اقتدار جماعت جو الحاق کے طے شدہ مسئلہ کو ایک یا دوسرے طریقہ سے پیچیدہ بنانا چاہتی تھی اُسے بھی جنتا کی آواز کے سامنے جھکنا پڑا ہے اور آج وہ بھی اس امر کو تسلیم کر کے کہ ریاست جموں وکشمیر بھارت کا ایک قانونی اور آئینی حصہ ہے الحاق کے مسئلہ کو طے شدہ قطعی اور آخری قرار دے رہی ہے۔ لیکن ریاست کو بھارت کا ایک آئینی اور قانونی انگ تسلیم کر لینے کے بعد بھی ریاست کی امتیازی پوزیشن کو برقرار رکھنے پر بضد رہنا اور ریاست کے لئے الگ ودھان بنانا۔ ریاست اور بھارت دونوں کے مفاد کے خلاف ہے۔ اور اس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ ہندوستان سے کروڑوں اور اربوں روپیہ کی مالی و ہر قسم کی امداد لینے کے باوجود نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کے ریاست کو بھارت سے الگ تھلگ رکھنے اور یہاں پر اپنی ہی من مانیاں چلانے کے کیا ارادے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ریاست کے لئے بھارت کے ودھان سے مختلف کوئی دوسرا ودھان ریاستی عوام کے جذبات اور امنگوں کو پورا نہیں کر سکتا۔ پرجا پریشد اُس وقت تک اپنی جدوجہد کو جاری رکھے گی۔ جب تک بھارت کا پورے کا پورا ودھان ریاست پر لاگو نہیں ہو جاتا اور ریاستی عوام کو وہ حقوق اور مراعات نہیں دی جاتیں جو بھارت میں رہنے والے دوسرے عوام کو حاصل ہیں۔

ریاست میں آنے والے جنرل انتخابات میں ریاستی حکمرانوں نے جس غیر جمہوری روش اور تاناشاہی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کی روشنی میں یہ بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ نیشنل کانفرنسی سرکار آنے والے جنرل الیکشن میں کیا کچھ کرے گی۔ لیکن اسکے لئے ہم ہر ممکن جدوجہد کریں گے کہ یہ الیکشن دوسری ریاستوں کی طرح ہندوستان کے الیکشن کمیشن کی دیکھ ریکھ میں ہوں آپ نے مزید کہا کہ اگر کوئی کہے کہ غیر جمہوری کارروائیوں [...] عوام پر سختیوں سے بھارت کے مفاد کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ تو غلط ہے۔ [...] اُلٹا اثر ہو رہا ہے لوگوں کے دل لاٹھی اور جبر [...] نہیں بلکہ پریم سے جیتے جا سکتے ہیں۔ لوگوں کو [...] چاہیے کہ وہ برسر اقتدار لوگوں کے جبر و تشدد من مانیوں اور انا [...] گردی کو ختم کرنے کے

لیے اپنے اتحاد کو مضبوط کریں۔ چھوٹے چھوٹے ٹولوں میں آ کر ساری جنتا اور ملک کے مفاد کو قربان کر دینا زندہ قوموں اور غیرت مند لوگوں کا کام نہیں یہ ٹھیک ہے کہ جبر و تشدد اور سختیاں وقتی طور پر بڑی بھیانک نظر آتی ہیں۔ لیکن اتہاس اس امر کا ساکشی ہے کہ دنیا میں نام انہی لوگوں کا زندہ رہا ہے جو ہر مصیبت آنے پر بھی اپنے سچائی پر ڈٹے رہے ہیں۔ آگے چل کر آپ نے کہا کہ بخشی صاحب اور اُن کے ساتھیوں سے بھی گذارش کروں گا کہ وہ جس غیر جمہوری طریقہ کار سختیوں من مانیوں اور جبر و تشدد کی پالیسی پر گامزن

ہیں۔ اسکے متعلق ٹھنڈے دل سے وچار کریں کہ ان باتوں کا آخر انجام کیا ہوتا ہے۔ اور ظلم و تشدد کے اتہاس کے نتائج کو نہ بھلائیں۔

آگے چل کر آپ نے کہا کہ صوبائی تعصب اور فرقہ وارانہ دھڑے بندیاں ملک کے لئے ایک بڑا خطرہ ہیں۔ نیشنل کانفرنسی سرکار جس صوبائی تعصب کی پالیسی پر گامزن ہے اور صوبہ جموں کو جس طرح نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اس سے جموں صوبہ کے لوگوں میں بہت زیادہ بے چینی پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سرکار کی طرف سے یہ بھی کوشش کی جا رہی ہے کہ لوگوں میں انتشار پیدا کر دیا جائے۔ اُنہیں فرقہ وارانہ دھڑوں میں تقسیم کر دیا جائے تاکہ لوگ اکٹھے مل کر اُن کی من مانیوں اور تاناشاہی کے راستہ میں ایک مضبوط چٹان بن کر کھڑے نہ ہو جائیں۔

گلگت۔ چترال اور نیپال وغیرہ کی ریاستوں کے متعلق چل رہی

بحث کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے بتایا کہ چترال۔ نیپال وغیرہ کی ریاستیں ریاست جموں وکشمیر کا ایک حصہ ہیں۔ ریاست کے بہادر ڈوگروں نے اپنا خون بہا کر ان علاقوں میں بسنے والے لوگوں کی حفاظت کی اور انہیں آئے دن کے بیرونی حملہ آوروں سے نجات دلائی تھی۔ مہاراجہ بہادر نے ساری ریاست کا الحاق ہندوستان کے ساتھ حسب اختیارات کیا تھا۔ لیکن ریاست کے ایک تہائی

حصہ پر پاکستان نے حملہ کر کے جارحانہ قبضہ کر رکھا ہے اور اُس وقت جبکہ ہندوستان کی فوجیں ان مقبوضہ علاقوں کو آزاد کرانے کیلئے آگے بڑھ رہی تھیں اگر شیخ عبداللہ اور دوسرے نیشنل کانفرنسی رہنما ایک سازش کے تحت ہند سرکار سے غلطی کروا کر عارضی صلح کا اعلان نہ کرواتے تو آج یہ علاقے باقی ریاست کی طرح ہندوستان کے ایک آئینی اور قانونی انگ ہونے کے ناطے دشمن کے قبضہ میں نہ ہوتے آپ نے کہا کہ ہند سرکار کی غلطیوں اور نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی سازشوں کا نتیجہ ہے کہ آج پاکستان ان علاقوں پر قابض ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ ملک کی انتہائی بدقسمتی ہے کہ ہندوستان کے ذمہ دار لوگوں نے ذاتیات میں

پوجیہ پنڈت پریم نا[تھ]

جنس [گ]ر ریاست کے متعلق غلط فہمی [...] اور اُن کچھ لوگوں پر بھروسہ کئے رکھا [...] وہ حقیقت میں کچھ نہیں پاتے ہیں۔ [...] وغیرہ کی ریاستوں پر بھارت کے [...] ہند سرکار کا اتنے لمبے عرصہ تک خاموش [...]

ایک مجرمانہ فعل سے کم نہیں۔ اور ان بہادر ڈوگرہ ویروں کے ساتھ شدید ناانصافی ہے۔ جنہوں نے لا مثال قربانیاں دیکر بھارت کی سرحدوں کو تبت اور سنکیانگ تک بڑھایا ہے۔ اور سے [...] بھارت جیسے ہاتھ [...] بن جاتا ہے کہ ہم اُن سرحدوں کی حفاظت بھی کر پائے ہیں۔ آگے چل کر آپ نے کہا کہ آزادی کے بعد سب سے بڑی ضرورت اس بات کی تھی۔ کہ دیش میں بسنے والے لوگوں کے اندر قومیت اور بھارتیہ کا جذبہ پیدا کیا جاتا۔ اور اس بات کا واضح طور پر اعلان کیا جاتا کہ بھارت اُنہی لوگوں کا دیش ہو سکتا ہے جو اس کو اپنی ماتری اور پتر بھومی سمجھتے ہیں [اور اس] کے لئے جینا اور مرنا جانتے ہیں۔ اُن لوگوں [...] بعد کوئی اودھیکار جو یہاں بھارت میں [...] دل و دماغ کسی دوسرے دیش میں ہے [...] نہ بھارت کی بلا سرنو حد بندی کے متعلق [...] کر دیکھ تو یہ عیاں ہو جاتا ہے کہ برسر اقتدار لوگوں [...]

کنواری لڑکی کے ہاں بچہ کی پیدائش

جموں ۔ ۱۶ رمئی ۔ پتہ چلا ہے کہ کانفرنسی کامریڈوں کے ایک بڑے گھرانے کی ۳۰ سالہ نوجوان کنواری ہندو لڑکی نے پچھلے دنوں کشمیر سرکار کو ایک چٹھی لکھی کہ وہ عبدالغنی گونی کی عورت ہے اور وہ اس وقت جیل میں نظر بند ہے۔ چونکہ اُسے بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ اسلئے اس کے خاوند کو پیرول پر رہا کیا جائے۔ تاکہ وہ اسکی دیکھ بھال کر سکے۔ اس سلسلہ میں خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ مسٹر عبدالغنی گونی نیشنل کانفرنس کا ایک بڑا لیڈر تھا اور اس وقت محاذ رائے شماری کا ایک اہلے [اعلیٰ] ارکن ہونے کے علاوہ کانفرنسی قانون ساز اسمبلی کا ممبر بھی ہے۔ اُس کی گھر پر ایک بڑے گھرانے کی نیک اور بڑی خوبصورت بیوی ہے۔ جس کے تین ، چار بچے بھی ہیں۔

لڑکی مذکورہ اعلےٰ تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ راجوری گرلز ہائی سکول کی ٹیچر ہے۔ جسے گذشتہ پندرہ ۔ اٹھارہ دنوں سے بچہ پیدا ہوا ہے۔ ہمارے نمائندہ خصوصی نے راجوری میں لڑکی سے ملاقات کے بعد لکھا ہے کہ وہ ماں ، باپ کے رویہ سے تنگ آ چکی تھی اور وہ اس فعل کی اسلئے مرتکب ہوئی ہے۔ تاکہ لوگ اُس کے ماں ، باپ سے پوچھیں کہ اُن کی لڑکی نے کیا کیا ہے؟ اور کیوں کیا ہے؟

سنا گیا ہے کہ پچھلے دنوں لڑکی کے باپ کے پاس کچھ معزز اشخاص اس لئے گئے کہ مل بیٹھ کر سوچیں کہ لڑکی کو سمجھا بجھا کر کیسے واپس لایا جا سکتا ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ میں

(باقی کالم پر)

جموں ۔ ۲۰ رجون ۔ کس [...] گرم کر رکھا ہے اس کے [...] پیدا ہو رہی ہے مگر حکومت [...] چنانچہ پچھلے دنوں ایک [...] جبکہ کسٹوڈین نے ایک [...] سازش کے تحت [...] جہاں کنبوں میں تمام [...] عورتوں اور بچوں کو [...] دیا۔ بچوں اور عورتوں [...] معلوم ہوا ہے کہ رفیو [...] نام الاٹ کر والی ہے

جنرل سیکرٹری [...]

ڈاکٹر ادم پرکا[ش] [...] پرائم منسٹر کشمیر اور [...] والے ہوئے تار ارسال [...] مہاجرں اور [...] جبر وظلم سے [...] نامی ستواری کی [...] مذمت قدم ہے

بخشی صاحب کی بیانی [...]

جموں ۔ ۲۰ رجون ۔ [...] عوام کی خدمات [...] ہے کہ عوام مذکورہ کی تعمیم [...]

...نیشنل کانفرنسی رہنماؤں کی سازشوں کا نتیجہ ہے کہ ریاست کا ایک بھاری حصہ آج دشمن کے قبضہ میں ہے

...لیکر چل پڑے ہیں کہ سکھ ہندوؤں سے ایک الگ قوم ہیں!

حقیقت افروز بیان

...ن آج دیش میں سچی راشٹریتا اور قومیت کا ...رہا ہے۔ اور جو لوگ گدیوں پر براجمان ہیں وہ ...بھارت ماں کیلئے اپنے فرائض کو بھول کر دن ...دیوں کو ہی برقرار رکھنے کے چکر میں پھنسے ہوئے

آگے چل کر آپنے کہا کہ اتہاس اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ سکھوں کا وجود ہندو قوم کی رکھشا کے لئے ہوا لیکن بدقسمتی اس بات کی ہے کہ آج کچھ لوگ اس بات کو لے کر چل پڑے ہیں کہ سکھ ایک الگ قوم ہیں۔ اور انہیں ہندوؤں سے خطرہ ہے ہندو ان کے دشمن ہیں کتنی غلط بات ہے یہ حقیقت ہیں وہ لوگ پنتھ کی بہتری کا نام لے کر پنتھ کے بدترین دشمن ثابت ہو رہے ہیں کیونکہ ہندو اور سکھ ایک درخت کی شاخیں ہیں جب تک ہندو زندہ ہیں پنتھ کے لئے ...نہیں ہو سکتا۔

...تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ سرکار ...ئے پنجاب میں جو حالات پیدا کئے ...س کے متعلق یہ کہا کہ جہاں کی ...اس مسئلہ کو سلجھا سکتی ہیں تو ...ہ کسی ایک دھڑے کے ساتھ خود

پارٹی بن کر دوسرے دھڑے کو نیچا دکھانے پر اتر آئے تو یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکے گا۔ اور پھر اس سے جو نتائج نکلیں گے وہ دیش کیلئے کسی بھی طرح فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتے آپنے کہا کہ ہند سرکار کو چاہئیے کہ وہ کسی دھڑے کے ساتھ پارٹی بننے کی بجائے ایک منصف کی حیثیت اختیار کرے۔ سارے ملک کے لئے ایک اصول کو اپنائے اور دونوں دھڑوں کو اکٹھے بٹھا کر دونوں کے دلائل کو سننے اور

انہیں اپنا نقطہ نظر سمجھائے برعکس اسکے تعزیروں۔ پروپیگنڈوں اور لاٹھیوں سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکے گا۔

آخر میں آپنے کہا کہ میں نے پہلے بھی کئی بار کہا ہے کہ آج بھارت میں الگ الگ رہنے کی جو بھاونائیں پیدا ہو رہی ہیں یہ دیش کیلئے ایک بڑا خطرہ ہیں۔ اور اس کا واحد حل واحدانی (... ...) نظم کی سرکار ہی ہو سکتی ہے جس کے لئے مضبوط ارادے اور مضبوط ہاتھوں کی ضرورت ہے۔

پنڈت جی کے علاوہ جلسہ میں شری جگدیش چندر۔ شری کنور پرتھوی پال سنگھ۔ تحصیل سیکرٹری۔ شری کرشن چندر تحصیل پردھان۔ شری اوم پرکاش اور شری جمیل سنگھ نے تقاریر کیں۔

بقیہ کنواری لڑکی کا بچہ

اس سلسلہ میں اپنا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ کہا جاتا ہے کہ اس سکینڈل میں محکمہ تعلیم کے کچھ بڑے بڑے ذمہ دار اصحاب کا ہاتھ ہے اور کچھ فرقہ پرست مسلمان اس سکینڈل کو سر پر چڑھا کر غازی بننا چاہتے ہیں۔ لیکن سمجھدار اور قوم پرست مسلمان گوکی موصوف کی اس حرکت کی شدید مذمت کر رہے ہیں۔

پتہ چلا ہے کہ گوکی کو جیل میں جب یہ پتہ لگا کہ لڑکی کو بچہ پیدا ہوا ہے تو جیل میں نظر بند ساتھیوں

کے ساتھ اس نے خوشیاں منائیں۔ اور لڑکی مذکورہ کو مبارک باد کے تار بھیجے۔

جموں کے آریہ سماجی نیتاؤں کو اس واقعہ کی اطلاع ملنے پر وہ لڑکی کو سمجھا بجھا کر واپس لینے کے لئے راجوری پہنچے تو فرقہ پرست مسلمانوں نے گڑبڑ کرنے کی کوشش کی مگر انہوں نے بڑی دانشمندی سے کام لیا۔ اور لڑکی کو جموں لانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جس دن لڑکی مذکورہ جموں لائی گئی اسی دن نیشنل کانفرنسی سرکار نے عبدالغنی گوکی کو ایکماہ کی پیرول پر رہا کر دیا ہے جس سے لوگوں میں طرح طرح کی چہ میگوئیاں کی جا رہی ہیں۔

اس سکینڈل کے متعلق بات چیت کے دوران ایک بڑے کمیونسٹ کامریڈ نے کہا کہ یہ کونسی بڑی بات ہوگئی ہے۔ عورت تو قوم کا سرمایہ ہے۔ اور اس سرمایہ کو استعمال کرنے کا ہر شخص کو برابر کا حق حاصل ہے۔ یہ سرمایہ

کسی واحد کی ملکیت نہیں ہو سکتا۔

اس موقع پر یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ کمیونسٹوں کے دیش روس میں اگر کسی کنواری لڑکی کو بچہ پیدا ہو جائے تو اُسے سٹالن ایکٹ کی دفعہ ۲۳ کے تحت وظیفہ دیا جاتا ہے جس کا مطلب فیملی سسٹم کو ختم کرنا بیان کیا جاتا ہے چنانچہ یہ ممکن ہے کہ ہماری سرکار میں موجود کمیونسٹ عنصر اس بارہ میں بھی اپنے آقاؤں کے نظریہ کو بڑھاوا دینے کیلئے عملی قدم اٹھائیں۔

جموں شہر کی پرجا پریشد کا جلسہ

جموں ۱۰ جون۔ جموں سٹی پرجا پریشد کا ایک پبلک جلسہ شری مہاشہ نیش پال جی کی صدارت میں ہوا جس میں شری مرناتھ گپتا نے اپنی تقریر میں شہر میں پانی کی قلت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ ہماری سرکار سے اخباروں میں تو بڑے زور شور سے پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ ہم نے یہ کر دیا ہے وہ کر دیا ہے۔ لیکن ابھی تک شہر میں پانی کی قلت بھی رفع نہیں ہو سکی ہے۔

وید وست دت جی نے ایک مدلل تقریر کرتے ہوئے سارے حالات پر روشنی ڈالی کہ کس طرح چالاکی اور تانا شاہی سے گورنمنٹ نے نیشنل کانفرنس کے نااہل امیدواروں کو میونسپل انتخابات میں کامیاب کروایا ہے اور آج وہ کس طرح میونسپل کونسل میں عوامی مطالبات کی مخالفت کرکے عوام کے دشمن ثابت ہو رہے ہیں۔ آپنے کہا کہ اگر نیشنل کانفرنس کے امیدوار لوگوں کے ووٹوں سے کامیاب ہوئے ہوتے تو وہ میونسپل کونسل میں ہرگز عوامی مطالبات کی مخالفت نہ کرتے

شری جگدیش چندر جی شاستری نے لوگوں کو پرجا پریشد کی تنظیم کو مضبوط بنانے اور دیش دروہیوں سے خبردار رہنے کی درخواست کی۔ شری شاستری جی نے کشمیر کے حکمرانوں کی صوبائی تعصب کی پالیسی کی شدید مذمت کی اور بتایا کہ جو چاول باہر ہندوستان سے لا کر جموں میں ۴ سیر روپیہ سکے حساب سے بکتے ہیں وہی چاول ۵ روپے فی من کرایہ خرچ کرنے کے بعد سری نگر میں ۵ سیر روپیہ کے دیئے جاتے ہیں

مہاشہ نیش پال جی نے اپنی تقریر میں پرجا پریشد کو جلسے کے لئے لاؤڈ سپیکر سے منادی کرنے کی اجازت نہ دینے کی غیر جمہوری پالیسی کی شدید مذمت کی۔ مہاشہ جی نے شہر میں غنڈوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور اس سلسلہ میں حکام متعلقہ کی خاموشی پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ اگر گورنمنٹ ان غنڈوں کا سدباب کرنے میں

صدر ریاستی پرجا پریشد کی منسٹر لوکل باڈیز کے نام چٹھی

جموں۔ ۱۰ جون۔ گذشتہ ہفتہ شری رام ناتھ ایڈووکیٹ پردھان پرجا پریشد جموں ہل نے کشمیر سرکار کے منسٹر لوکل باڈیز کو ایک چٹھی لکھی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ " پتہ چلا ہے کہ محکمہ واٹر ورکس شہر میں نلکوں پر میٹر لگانا چاہتا ہے۔ لیکن یاد ہونا چاہئیے کہ سکھ شاہی حکومت کے وقت جب شہر میں نلکے لگوائے گئے تھے تو کوئی واٹر ٹیکس نہیں لیا جاتا تھا۔ اور پانی مفت سپلائی ہوتا تھا۔ بعد میں چار روپے سالانہ ٹیکس لگایا گیا۔ شیخ عبداللہ کے عہد میں یہ ٹیکس چار روپے سے بڑھا کر بارہ روپیہ سالانہ کر دیا گیا۔

لیکن اسکے خلاف لوگوں نے آواز پیدا کی اور حکومت کو اس ٹیکس میں کمی کرنا پڑی تھی لیکن اب نلکوں پر میٹر لگانے سے یہ ٹیکس کئی گنا بڑھ جائے گا۔ مگر آپ جانتے ہی ہیں۔ کہ لوگوں کی اقتصادی حالت کس قدر ابتر ہے۔ سکیم ہذا کے پیش نظر لوگوں میں سخت بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ اور اگر اس سکیم کو رد نہ کیا گیا تو حالات کے بگڑنے کا کسی بھی وقت خطرہ ہو سکتا ہے۔

---

۲ لیکن وہ یار لوگوں کو خوش رکھنے میں خوب ماہر ہے

۱ بخشی صاحب کے حجام کے سب انسپکٹر پولیس بن جانے کے بعد لوگوں کو حجامت ہونے سے پہلے کی خیر منانی چاہیئے۔

...اور تانا شاہی کا بازار ...ے ایک عرصہ سے آواز ...رنگ لا رہا ہے ...دیکھنے میں آیا ہے۔ ...الاٹ منٹ ایک ...ری جمعیت سے لے کر ...باد کروادی۔ وہاں ...سڑک پر پیچنگ ...کرتی تھیں۔ ...اروں نے اپنے

...پرجا پریشد نے ...عالم کی طرف توجہ ...کر ریفیوجیوں کو ...سٹوڈنٹ کے ...اور خاص کر گورکور ...پرجا برادری قابل

...پولیس لگا دیا؟

...کشمیر نے اپنے ...دیا ہے۔ کہا جاتا ...

رشوت ستانی بند کرنے کا حل

جموں ۱۲ جون گذشتہ ہفتہ کلرک ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک پریس کانفرنس بلائی گئی جس میں ایسوسی ایشن کے صدر نے ایک بیان کے ذریعہ حالات کے جدید اتہامات اور ملازموں کی مہنگائی الاؤنس کے بارے میں ملک پر وضاحت کی۔ ڈاکٹر ڈی۔ شری گردھاری لال آنند نائب صدر جنرل سی ایسوسی ایشن نے کلرکوں کی مانگوں کو جائز قرار دیتے ہوئے پریس کی طرف سے انہیں ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

پریس کانفرنس کے ایڈیٹر چودھری گیا چند جی سد ابرقی نے ایک سوال کیا کہ اگر کلرکوں کی مانگیں پوری ہو بھی جائیں تو بھی کسی طریقہ سے رشوت بند ہو سکتی ہے؟

سوال کا جواب دیتے ہوئے کلرکس ایسوسی ایشن کے نائب صدر نے کہا کہ ہم تو چاہتے ہیں کہ ہر شخص کو اتنی آمدنی ہو جس سے وہ اپنا گذارہ چلا سکے اور ہمیں امید ہے کہ ایسا ہو جانے سے رشوت میں بہت حد تک کمی واقع ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کے بعد ہم تو یہ کہیں گے کہ گورنمنٹ کو باقاعدہ قانون بنا کر رشوت ستانی کرنے والوں کو گولی سے اڑا دینا چاہیئے اور نہ صرف رشوت ستانی کرنے والوں کو گولی سے اڑانا چاہیئے بلکہ بلیک میلنگ چار سو بیسی اور دوسرے سماج دشمنوں کو بھی گولی مار کر ختم کر دیا جانا چاہیئے۔

عوامی مطالبات کی مخالفت

جموں ۱۲ جون۔ جموں میونسپل کونسل کے اجلاس میں شری رام ناتھ ایڈووکیٹ پرجا پریشد ممبر نے ایک ریزولیوشن پیش کیا جس میں مطالبہ کیا گیا کہ میونسپل کونسل شہر میں جو دوکانیں تعمیر کرا رہی ہے ان کا کرایہ شدہ روپیہ ماہوار کے حساب سے مقرر کیا جائے اور جب کوئی کرایہ دار دوکان کی لاگت سے دوگنی رقم کرایہ کی شکل میں ادا کر چکے تو اسے ہی دوکان کا مالک تصور کیا جائے۔ نیشنل کانفرنسی ممبران نے اس ریزولیوشن کی مخالفت کی اور کرایہ فی دوکان ۱۵ روپے ماہوار کی بجائے ۲۵ روپے ہی رکھا۔

اس ریزولیوشن کی وضاحت کرتے ہوئے شری رام ناتھ نے کہا کہ نیشنل کانفرنسی ممبران کونسل کے باہر تکلیف اٹھا کر آپ کو غریبوں کے ہمدرد اور خیرخواہ ظاہر کرتے اور سوشلسٹ نظام کا ڈھنڈورہ پیٹتے نہیں تھکتے مگر یہاں ایسا اس

سے صاف ظاہر ہے کہ وہ گلا پھاڑنا محض دکھاوے کیلئے ہیں۔ ووٹنگ پر چھ پرجا پریشدی ممبران نے ریزولیوشن کے حق میں ووٹ دیئے اور اس ریزولیوشن کی مخالفت میں بھی چھ ہی ووٹ پڑے آخر پریذیڈنٹ صاحب کی کاسٹنگ ووٹ سے رام ناتھ جی کی تجویز گر گئی۔

اسکے بعد پرجا پریشد کے ممبران کی طرف سے ایک اور تجویز آئی کہ سنٹرل جیل سے لیکر کالج تک بڑے گندے نالہ کو ڈھانپ دیا جائے۔ جس سے جہاں شہر کی صفائی پر اچھا پڑیگا۔ وہاں شہر کو وساحت بھی ملے گی اس طرح جو زمین نکلے گی اس پر بہت سے لوگ آباد ہو سکیں گے مگر نیشنل کانفرنس نے اس تجویز کی بھی مخالفت کی اور یہ تجویز بھی گر گئی۔

تیسرا ریزولیوشن کے ذریعے پرجا پریشد کے ممبران نے تجویز کیا کہ دوسرے شہروں کی طرح محکمہ واٹر ورکس اور بجلی گورنمنٹ کی بجائے میونسپل کونسل کے تحت لائے جائیں تاکہ اس طرح جہاں واٹر ورکس اور بجلی کا انتظام درست ہو جائیگا وہاں کمیٹی کی آمدنی میں بھی معقول اضافہ ہوگا جس سے شہر کی کافی ترقی ہو سکتی ہے۔ نیشنل کانفرنسی ممبران نے اس تجویز کی اس بنا پر مخالفت کی کہ کمیٹی نئی ہے اور وہ اس کا انتظام نہیں سنبھال سکے گی اور اپنی ناتجربہ کاری کا اعتراف کیا اس پر ہاؤس میں گرمی پیدا ہوئی اور پریشدی ممبران نے کہا کہ اگر آپ انتظام نہیں سنبھال سکتے تو پیچھے ہٹ جائیں وہ اس ذمہ داری کو خوشی اسلوبی سے نباہ لینگے۔ مگر نیشنل کانفرنسی ممبران مخالفت پر ڈٹے رہے اور یہ تجویز بھی گر گئی۔

صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد کا انتخاب

جموں ۱۲ جون پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ باتفاق رائے پھر جموں و کشمیر پرجا پریشد کے صدر چنے گئے ہیں۔ وہ چند دنوں تک اپنی ورکنگ کی تشکیل کا اعلان کرینگے۔

شری شیام لال شرما جموں شاخ پرجا پریشد کے پردھان اور شری امرناتھ گپتا سیکریٹری چنے گئے ہیں۔

انتخابات کی تفاصیل آئندہ شمارہ میں شائع کی جائیں گی۔

کشتواڑ میں نہر لانے کیلئے اندولن

کشتواڑ (بذریعہ ڈاک) نہر اور سڑک کی تعمیر کیلئے یہاں زبردست اندولن شروع ہے اور کئی اشخاص یہاں بھوک ہڑتال کر رہے ہیں۔ روزانہ شام کو ۴ بجے شہر میں ہڑتال ہو جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت مصری لال نے کہا۔ کہ ۵، ۶ سال ہوئے گورنمنٹ نے نہر نائی گڑھ کا کام شروع کیا تھا اس پر تقریباً ۲۳ لاکھ روپیہ خرچ آ چکا ہے اور لاکھوں روپیہ کی جنگل کی لکڑی بھی تباہ ہو گئی ہے مگر نہر کا کام ابھی تک کھٹائی میں پڑا ہے یکم جون کو سپرنٹنڈنگ انجینئر محکمہ نہر یہاں آئے تھے تاکہ معلوم کریں کہ کشتواڑ میں نہر لائی جا سکتی ہے یا نہیں ان سے دریافت کیا تو گول مول سا جواب دیا پنڈت جی نے مزید کہا کہ اگر نہر نہیں بنتی تو ۳۲ لاکھ روپیہ اور کروڑوں روپیہ کی لکڑی کیوں تباہ کی گئی۔ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کرے۔ صدر جلسہ شری عادم پرکاش نے کہا کہ ہمیں معلوم ہے اور بھوک ہڑتال کرتے ۱۴ دن ہو گئے ہیں کئی تار دیئے جا چکے ہیں لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوتی

شوک سماچار

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ پڑھی جائیگی کہ شری ماہل پوسنگھ جی کے محترم والد صاحب صوبیدار میجر نرائن سنگھ جی کچھ دنوں کی علالت کے بعد اس جہان فانی سے چل بسے ہیں۔ شری میجر صاحب کا جیون فوجی اور سماجی ہر لحاظ سے ایک آدرشی جیون رہا ہے۔ اور باوجود ایک پہاڑی موضع سنورہ تحصیل ہیرا نگر میں پیدا ہونے کے اپنی قابلیت سے ایک معمولی سپاہی بھرتی ہو کر ترقی پائی اور ریفرمانک میں جارج پنجم کے ساتھ بطور اے ڈی سی انگلینڈ گئے۔

آپ ریاست میں پہلے آدمی تھے جنہوں نے بیلدر ازم کے خلاف آواز بلند کی۔ اور ریاست میں چل رہے راجپوت اور براہمن کے سوال کو ختم کرنے کے لئے جدوجہد کی جس کیلئے انہیں کچھ راجپوتوں کی نامخالفت بھی مول لینی پڑی۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستانی حملوں کے وقت آپ نے ایک بوڑھے جرنیل کا پارٹ ادا کیا اور انکے دانت کھٹے کئے۔ آپکی ہمت اور بہادری کا نتیجہ ہے کہ سنورہ گاؤں بارڈر سے صرف ڈیڑھ دور ہونے کے باوجود سورکشت ہے۔ بھگوان سے پرارتھنا ہے کہ وہ مرحوم کی

بقیہ صفحہ ۸ سے آگے

آدھا بنگال بچا لیا

مسلم لیگ پاکستان حاصل کرنے ... تھی۔ چنانچہ ۱۶ اگست ۱۹۴۶ء کو ... ایکشن شروع کیا۔ ہندوؤں پر ... گئے۔ آگ اور خون کے دریا بہائے ... عورتوں کی عصمت دری کی گئی۔ اور ... کچھ سہروردی کے عہد میں ہو رہا تھا ... ہندوؤں کے جان و مال کی حفاظت کا ... کو ہر سے کانوں سن رہے تھے۔ ڈاکٹر ... نے ایسے آڑے وقت میں تمام ممکن ... سے ہندوؤں کو امداد بہم پہنچائی ... جب بھارت کی تقسیم کا فیصلہ ہو گیا ... صاحب نے بنگال کے بٹوارے کی جد ... آدھا بنگال بچا لیا۔

اگست ۱۹۴۷ء میں جب بھارت کو اختیارات منتقل ہوئے تو ڈاکٹر صاحب ... وزیر صادر کر کے آشیرباد کے ساتھ ... کی پہلی آزاد حکومت کے وزیر بنے لیکن ... جب انہوں نے دیکھا کہ کانگرس سرکار ... پاکستان کے ہندوؤں کے جان و مال ... کیلئے کچھ کرنا نہیں چاہتی تو انہوں نے ... استعفیٰ دیدیا۔

بھارتیہ جن سنگھ کا جنم

اپریل ۱۹۵۱ء میں بھارتیہ جن سنگھ کا جنم ہوا۔ یہ جماعت شدھ راشٹریہ ... وصال اور اکھنڈ بھارت کا نعرہ لیکر ... میں آئی۔ اس کی صدارت کیلئے ڈاکٹر ... سے بڑھ کر کسی دوسری شخصیت کا ملنا ... تھا۔ چنانچہ دلی کی کنونشن میں جب ... جن سنگھ کو آل انڈیا جماعت بنایا ... ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی اسکے صدر ... گئے۔

وہ عام انتخابات میں کلکتہ سے لوک ... کے ممبر چنے گئے۔ اور انہوں نے لوک ... کے اندر ہندو سبھا۔ اکالی پارٹی ... پریشد اور دیگر آزاد ممبران کے ساتھ ... نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی قائم کی۔ اور ... کے لیڈر منتخب ہوئے۔ جب جن سنگھ ... ہندو سبھا اور رام راجیہ پریشد نے ... میں اندولن شروع کیا تو ڈاکٹر جی ... میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ کشمیر ... بھارت کا انگ سمجھ کر اس کی حدود میں ... پرمٹ داخل ہوئے۔ عبداللہ ... انہیں گرفتار کر کے جیل میں ڈالدیا ... بھارت کے اس سپوت کی ... ہوئی۔

۳ اگر مطالبات پورے نہ ہوئے تو ہم ... اور مرن برت شروع کرینگے ... حالت خراب ہے ہم کنٹرول کا ... برداشت نہیں کر سکتے ...

ڈکھی سنسار!

پانی کی انتہائی قلت

ریاسی۔ پانی کی ان دنوں قصبہ میں بہت تنگی ہے۔ نلکے خشک ہو چکے ہیں۔ مگر پانی کی بہم رسانی کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا جا رہا۔ نئی نالیں فٹ کرنے کیلئے کچہری میں پڑی ہیں مگر انہیں فٹ کرنے کیلئے کوئی قدم نہیں اٹھایا جا رہا۔ لوگوں میں سخت اضطراب پایا جاتا ہے۔ حکام بالا سے درخواست ہے کہ فوری توجہ دیں۔

سڑک پیرمنڈل تا ماسر

جس کے متعلق پہلے بھی پبلک واویلا کر چکی ہے۔ اور اب جبکہ سروے بھی ہو چکا ہے اور یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ صرف یہی ایک سڑک کامیاب ہو سکتی ہے جو کہ بارہ ماہ چل سکتی ہے اخراجات بھی بہ نسبت دوسری سڑکوں کے زیادہ نہیں۔ اگر اس راستے کو نظر انداز کر کے چند خود غرض لوگوں کے کہنے پر عمل کیا گیا تو وہی حالت ہو گی جو کہ پہلے ہو چکی ہے اور گورنمنٹ کا لاکھوں روپیہ تباہ اور برباد کیا گیا جو کہ صرف چند ایک آدمیوں کی جیب میں گیا۔ اور ابھی بھی ہر سال چند ہزار روپیہ اسی طرح برباد ہوتا رہا ہے جس کا کہ پبلک کو کوئی فائدہ نہیں بلکہ محض چند ایک آدمیوں کی ضد کو پورا کرنے کی خاطر یہ روپیہ مٹی میں ملایا جا رہا ہے۔ لہذا پرارتھنا ہے کہ جناب پرائم منسٹر صاحب خاص توجہ فرمادیں۔ اور سڑک پیرمنڈل تا ماسر کیلئے حکم صادر فرمادیں۔ جبکہ جموں سے پیرمنڈل تک پہلے ہی سڑک موجود ہے اور ہر سال ہزاروں روپیہ اس پر صرف کیا جا رہا ہے

(سیکریٹری سدھار سبھا پیرمنڈل)

پانی کی قلت کو دور کیا جائے

علاقہ بھلوال تحصیل اکھنور میں ایک ایسا علاقہ ہے جہاں تقریباً سال بھر ہی پانی نہ ملنے کی وجہ سے لوگوں کو تین تین چار چار میل سے پینے کیلئے پانی لانا پڑتا ہے۔ ریاست میں لوک راج کے قیام کے بعد علاقہ کے دکھی عوام کو یہ آشا تھی کہ عوامی سرکار جنتا کی اس تکلیف کی طرف دھیان دیگی اور کنواں وغیرہ کھدوا کر اس تکلیف کا ازالہ کر دیا جائیگا مگر بدقسمتی سے باوجود بار بار توجہ دلانے کے کسی نے اس طرف دھیان نہیں دیا ہے۔ چنانچہ اب جبکہ ریاست کی ترقی و بہتری کیلئے سکیموں پر عمل ہو رہا ہے۔ عوامی سرکار کے حاکموں سے التماس ہے کہ لوگوں کی اس دیرینہ تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے موضع بھلوال میں کنواں کھدوا کر لوگوں کی دیرینہ مانگ کو پورا کیا جائے۔

(پبلک بھلوال)

کالونی کی تعمیر کا مسئلہ

جموں میں ریفیوجیوں کی آبادکاری کیلئے کالونی کی تعمیر کی رفتار نہایت سست ہے۔ جسے دیکھ کر ریفیوجی یہ سوچنے پر مجبور ہوتا ہے۔ کہ کب یہ کالونی تیار ہو گی۔ اور انہیں بھی رہائش کیلئے مکان ملے گا۔ پانچسو کوارٹروں کی تعمیر کا کام شروع ہوا تھا مگر وہ بھی ادھورا پڑا ہے اور باقی کوارٹروں کی تعمیر کیلئے ابھی تک ٹینڈر ہی نہیں لئے گئے ہیں۔ اور نہ ہی کالونی میں پانی کی سپلائی بجلی وغیرہ کا ذکر خیر تک آ رہا ہے۔ ہماری حکومت ہند اور حکومت جموں و کشمیر کے متعلقہ افسران سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے حال پر رحم کھا کر کالونی کی تعمیر کے کام کی طرف متوجہ ہوں۔

(پبلسٹی سیکریٹری شہری ریفیوجی کمیٹی جموں)

پولیس کا چوروں کیساتھ گٹھ جوڑ

رنبیر سنگھ پورہ کے گرد و نواح میں دن دہاڑے چوریاں ہو رہی ہیں۔ لوگ بیحد پریشان ہیں مگر کوئی بھی چوری برآمد نہیں ہو رہی ہے جس سے لوگوں میں یہ خیال یقینی پکڑ رہا ہے کہ پولیس کے ذمہ دار افسر چوروں سے مل کر خود چوریاں کروا رہے ہیں۔ کیونکہ چوروں کو پکڑ کر بلا کسی برآمدگی کے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور تھانہ کا سب سے ذمہ دار افسر تو یہاں تک کہتے سنا گیا ہے کہ ایسے لوگوں کی کیا پرواہ ہے ڈی۔ آئی۔ جی اس کا اپنا آدمی ہے۔ چنانچہ ڈی۔ آئی جی صاحب جموں سے التماس ہے کہ وہ جہاں اپنی خاص توجہ دیکر علاقہ میں بڑھتی ہوئی چوریوں کا انسداد کریں وہاں ایسے شخص کو بھی خبر لیں جو اپنی کارکردگی کی وجہ سے ان کی بدنامی کا باعث بن رہا ہے۔

(ایک اللہ نواسی)

آزادی تحریر ہمارا پیدائشی حق ہے:

رنائیک مصر دھرم سالہ کا کنواں

رنائیک دھرم سالہ جموں کے کنوئیں کا پانی ذائقہ دار اور صحت کے لئے مفید ہونے کی وجہ سے نہ صرف زیریں گمٹ تک ہی مشہور ہے بلکہ سارے شہر کے لوگ اسکے ٹھنڈے اور صاف پانی سے واقف ہیں۔ یہی نہیں بلکہ سڑک کے کنارے اور ایک اہم جگہ پر قائم ہونے کیوجہ سے آتے جاتے راہ گیروں کیلئے نیز دھرم سالہ میں ٹھہرے ہوئے بے شمار مسافروں کیلئے ایک Tonic کے برابر ہے۔ یہ کنواں sanitation اور Hygiene کی بنیادوں پر تعمیر کیا گیا تھا۔ لیکن آج مدت سے یہ نقشہ پلٹ چکا ہے آج:۔

۱۔ کنوئیں کے لئے جو تین چار چرخ یاں تھیں ان میں سے بمشکل ایک کام کر رہا ہے۔

(۲) پانی کھینچنے کیلئے رسی کمزور پرانی اور گندی ہوتی ہے جو بھی اٹھائی نہیں جاتی بلکہ ٹوٹنے پر کافی دیر کے بعد دوسری رسی رکھی جاتی ہے۔ (۳) کنوئیں پر ایک آدمی جو پانی پلانے کیلئے مخصوص تھا آج اس کا کوئی انتظام نہیں۔ البتہ پانی کا حوض بھی خستہ حالت میں ہے۔ (۴) کنوئیں کے ارد گرد جو پکی نالیاں تھیں وہ غائب ہیں۔ جس کی وجہ سے چاروں طرف کیچڑ اور گندگی ہے۔ (۵) کنوئیں کا پانی نہ ہی تو کبھی خالی کروایا جاتا ہے اور نہ ہی کبھی صفائی کی جاتی ہے۔ (۶) کنوئیں میں کبھی دوائی نہیں ڈالی جاتی۔ جس کی وجہ سے کئی قسم کے جراثیم بھرے پڑے ہیں جو صحت کیلئے لاحق مضر ہیں۔ (۷) کنوئیں کے اوپر جو پکا چھپر تھا اس کی یاد چار ٹوٹے ہوئے اینٹوں کے کھمبے دلاتے ہیں (۸) کنوئیں کے قریب ہی درخت ہیں وہ بالکل کنوئیں کے اوپر جھک رہے ہیں جس کیوجہ سے پتے۔ پرندوں کی ٹٹی پیشاب اور کیڑے مکوڑے پانی میں گرتے رہتے ہیں (۹) پاس کا ہی گوبر کے اپلے رکھے جاتے ہیں۔ مال مویشی پاس ہی باندھے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے قدرتاً مکھی مچھر میں اضافہ ہے۔ (۱۰) پاس ہی کپڑے دھوئے جاتے ہیں۔ (۱۱) اگر کوئی برتن رسی کے ٹوٹنے کیوجہ سے کنوئیں میں گر جاتا ہے تو نکالنے کیلئے کنڈوں کا کوئی انتظام نہیں۔ (۱۲) مال مویشیوں کے لئے پانی پینے کیلئے کوئی الگ حوض نہیں دو الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ آج یہ کنواں کنواں نہیں بلکہ محض گائوں کے ایک چھپڑ کی طرح عورتوں کیلئے کپڑے دھونے کی جگہ کے کام آ رہا ہے۔ اور جو لوگ لاعلمی یا مجبوری کے کارن پانی استعمال کرتے ہیں۔ وہ یقیناً مختلف بیماریوں کے شکار ہو رہے ہیں۔

ہم صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ جس مہاتما پرش نے ہزاروں روپے خرچ کر کے اتنا عالیشان کنواں بنوایا تھا۔ آج اس کی اس قدر بد تر حالت کیوں؟ اس نے نیک کام کر کے کتنا پُن کمایا۔ ہم سبھی لوگوں کی نیک دعائیں اس کے ساتھ ہیں۔ لیکن اس کے اہلکاروں پر افسوس ہے۔ کنوئیں کی یہ حالت ہم لوگوں سے یہ کہلوانے پر مجبور کرتی ہے کہ منیجر کے مالک اور ان ہزاروں لوگوں سے جو اس کنوئیں سے مستفید ہیں وشواس گھات کر رہا ہے پبلک یہ جانتی ہے کہ سرائے کی ایک اچھی خاصی آمدن ہے جو فقط سرائے کے کاموں پر ہی خرچ ہونے کیلئے مقرر ہے (ہم بھروسہ رکھتے ہیں کہ مالک نے سرائے کو کبھی بھی آمدن کا ذریعہ بنانے کا نہیں سوچا ہو گا) پھر کنوئیں کا ترقی کے برعکس ایکدم تنزلی کی راہ پر گامزن ہونا لازمی طور پر یہ ثابت کرتا ہے کہ سرائے اور کنوئیں کے انتظام میں ڈھلائی ہے سستی ہے یا پھر منیجر صاحب کی نااہلیت کا ایک ٹھوس ثبوت ... اور ــــ یا پھر ــــ ......

ہم اخبار کے ذریعہ مالک رنائیک مصر دھرم سالہ زیریں گمٹ چاندنگر جموں کے مالک صاحب اور ٹرسٹی کے ممبران سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس معاملہ میں فوراً مداخلت کر کے مندرجہ بالا کمزوریاں اور نقائص رفع کرنے کا سہرا لگوانے کے مستحق بنیں۔ دیگر میونسپل کمیٹی جموں سے بھی عرض ہے کہ اس بارے میں اپنی فوری توجہ دے اور اگر مالک سرائے اس معاملہ میں جلد اقدام نہیں اٹھاتا تو میونسپلٹی کنوئیں کو اپنے ماتحت لیکر ضروری سدھار کر کے جنتا کی دعاؤں کی پاتر بنے۔

(ہم ہیں باشندے محلہ و بازار چاندنگر اور دھرم سالہ رنائیک مصر جموں)

قابل توجہ محکمہ آبپاشی

علاقہ کہو منہاساں تحصیل جموں میں ۱۴۰۰ گھماؤں کا رقبہ دو کوہلوں کے ذریعہ سیراب ہوتا تھا۔ لیکن ایک کوہل تو عرصہ تین سال سے بند کر دیگئی ہے اور دوسری کی حالت بھی دگرگوں ہو گئی ہے۔ کوہلوں کی مرمت کیلئے روپیہ جن لوگوں کے ہاتھوں میں دیا گیا ہے اس سے مرمت کی آشا رکھنا فضول بات ہے۔ حکام متعلقہ سے پرارتھنا ہے کہ وہ سرکاری طور پر ان کوہلوں کی مرمت کروائیں۔ (پبلک علاقہ کہو منہاساں)

ڈاکٹر مکرجی ⟵ ایک نظر میں

ڈاکٹر مکرجی کی موت سے بھارت کی سیاسی زندگی میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا پُر ہونا مشکل سا نظر آرہا ہے۔ ڈاکٹر مکرجی ایک نڈر لیڈر، ایک فصیح مقرر ایک عظیم سیاست دان ایک زبردست عالم۔ ایک بہترین پارلیمنٹیرین اور ایک زبردست شخصیت کے مالک تھے۔ ان کا تقریر واضح اور غیر مبہم تھا۔ وہ پارلیمنٹ کے اندر اور باہر اپنا کیس جس خوبصورتی سے پیش کر سکتے تھے۔ یہ ان ہی کا حصہ تھا۔ دوست اور دشمن تمام ان کی دل و دماغ کی خوبیوں کے مداح تھے۔

جنم

ڈاکٹر شیام پرشاد جی ایک یوگیہ پتا کے ایک یوگیہ سپتر تھے۔ ان کا جنم جولائی ۱۹۰۱ء میں (بھوانی پور) کلکتہ میں ہوا۔ ان کے پتا سر آسوتوش مکرجی کلکتہ یونیورسٹی کے چانسلر تھے ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے بھی اپنی علمی قابلیت سے اس عہدے کو پایا۔ ان کے پتا نے اپنی ذاتی نگرانی میں انہیں تعلیم دلائی۔ انہوں نے یونیورسٹی کے امتحانات میں ہمیشہ اعلیٰ پوزیشن حاصل کی اور کئی مضامین میں ریکارڈ قائم کئے۔ وہ ایم۔ اے۔ اور بی۔ اے۔ کرنے کے بعد انگلینڈ گئے جہاں انہوں نے ۱۹۲۷ء میں بیرسٹری پاس کی ۱۹۲۳ء سے پہلے ہی جب کہ انہوں نے ایم۔ اے کا ڈپلومہ حاصل کیا۔ یونیورسٹی کی سینٹ نے انہیں پوسٹ گریجویٹ سٹڈیز کا ممبر بنا دیا۔ وہ اس کے ساتھ ہی وہ بنگلی آف آرٹس کے فیلو منتخب ہو گئے یہ جاننا باعث دلچسپی ہوگا کہ مغربی بنگال کے گورنر شری اپرچی سی مکرجی نے اس عہدے کے لئے ان کا نام تجویز کیا تھا۔ اور خود وہ اس چناؤ سے الگ ہو گئے تھے۔

وائس چانسلرشپ

ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے اس قابلیت سے اپنے فرائض کو سرانجام دیا کہ ۱۹۳۳ء میں وہ کلکتہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر بن گئے اس وقت ان کی عمر ۳۳ برس تھی وہ ۱۹۳۴ء سے ۱۹۳۸ء تک دوبارہ وائس چانسلر رہے۔ اس دوران میں۔ انہوں نے یونیورسٹی کے امور کو جس حسن قابلیت سے سرانجام دیا۔ اس کے لئے سرکردہ ماہرین تعلیم اور سابق وائس چانسلروں تک نے انہیں خراج تحسین ادا کیا۔ انہوں نے کلکتہ یونیورسٹی میں زرعی تعلیم اور فوجی ٹریننگ دلانے کا اہتمام کیا ۱۹۳۸ء میں جب وہ اس عہدے سے ریٹائر ہوئے تو اس کے بعد کلکتہ یونیورسٹی کی ایک خاص کانووکیشن ہوئی جس میں آپ کو ڈی لٹ کے اعزازی خطاب سے نوازا گیا۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کی طرف سے بھی آپ کو ڈی کا اعلےٰ خطاب دیا گیا (ڈی لٹ۔ ڈاکٹر آف لٹریچر)

سیاست میں داخلہ

اگرچہ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے ۱۹۳۹ء میں سرگرم سیاست میں قدم رکھا۔ جبکہ کلکتہ میں سوتنتر ویر ساورکر کی زیر صدارت اکھل بھارتیہ ہندو سبھا کا سالانہ اجلاس ہوا۔ تاہم اپنے کونسل کے اندر ہی آزادی وطن کی جدوجہد شروع کر دی تھی۔ اور غیر ملکی حکومت کی مطلق العنانی اور سخت گیری کے خلاف لڑنا شروع کر دیا تھا۔ جس کمیونل ایوارڈ نے ہندوستان کی سیاست میں زہر داخل کیا۔ اور جس کے خلاف پنڈت مدن موہن مالویہ اور بھائی پرمانند نے ملک کا دورہ کر کے جنگ کا بگل بجایا۔ اسی ایوارڈ کے خلاف ڈاکٹر مکرجی بنگال لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بنے۔ اور جب بھارتیہ اصلاحاتی قانون ۱۹۳۵ء میں لاگو ہو گیا۔ تو کونسل اسمبلی میں بدل گئی اور ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی اسمبلی کے ممبر بن گئے۔ انہوں نے کونسل اور اسمبلی کے اندر کلکتہ میونسپل ایکٹ ترمیمی بل ۱۹۳۲ء بنگال کونسل ترمیمی بل (دہشت پسندوں کی سرکوبی کا بل) اور دیگر سخت گیرانہ رجعت پسندانہ بلوں کی زبردست مخالفت کی۔ کلکتہ میونسپل ایکٹ ترمیمی بل کی رو سے یہ لازمی قرار دیا گیا۔ کہ کلکتہ کارپوریشن کی تمام تقرریوں کے لئے گورنمنٹ کی اجازت لی جائے۔ کونسل میں ایک اور بل پاس ہوا جس کی رو سے مسلمانوں کو الگ نمائندگی دی گئی۔ ڈاکٹر صاحب جن کے دل میں آزادی وطن کی تڑپ تھی اور جو شروع سے ہی فرقہ پرستی کے مخالف تھے بھلا ان باتوں کو کیونکہ برداشت کر سکتے تھے۔

۱۹۳۲ء میں نیتا جی سبھاش چندر بوس نظر بند تھے۔ اور ایام نظر بندی میں ان کی صحت تشویشناک صورت اختیار کر گئی تھی تو یہ ڈاکٹر مکرجی ہی تھے جنہوں نے بنگال کونسل کے اندر تحریک التوا پیش کر کے حکومت کے اس اقدام کی مذمت کرنی چاہی۔ مگر انہیں اجازت نہ ملی۔ دوسرے الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ جو مقدس کام تحریک آزادی کے لیڈروں نے شروع کر رکھا تھا۔ وہی ڈاکٹر مکرجی نے کونسل اور اسمبلی کے اندر شروع کیا ہوا تھا۔

ہندو مہاسبھا میں

بنگال تحریک آزادی میں پیش پیش تھا۔ اور دیگر پردیشوں کی مانند تحریک آزادی میں حصہ لینے والے زیادہ تر ہندو ہی تھے۔ انگریز اس بات کو بخوبی جانتا تھا کہ ہندو کو ختم کرنے کا مطلب تحریک آزادی کو ختم کرنا ہے۔ چنانچہ اس نے بھارت کی سیاست میں فرقہ پرستی کا زہر داخل کیا۔ ہندو مسلم تفرقات کی آگ کو بھڑکا کر مسلمانوں کو الگ نیابت دی۔ کمیونل ایوارڈ کے ذریعہ بھارت کے ہر شعبہ زندگی میں فرقہ وارانہ ہندوؤں کی حق تلفی کر کے مسلمانوں کو ترجیح دیا۔ انگریز کی چال اس حد تک کامیاب ہوئی۔ کہ عام مسلمانوں نے ہندو کو اپنا دشمن اور انگریز کو اپنا دوست سمجھنا شروع کر دیا۔

مسلمان انگریز کے ہاتھ میں کھیلنے لگے ہندوؤں پر ان کا تشدد ہونے لگا۔ بنگال میں جہاں ہندو اقلیت میں تھے مسلمانوں نے ہندوؤں کا قتل و غارت شروع کر دیا۔ ان کے مکانوں کو آگ لگانا۔ ان کی عورتوں کو اغواء کرنا ان کے دھارمک استھانوں کی بے حرمتی کرنا روزمرہ کی باتیں بن گئیں جس طرح ملتان، کوہاٹ سہارنپور اور مالابار میں بے گناہ ہندو کا خون بہایا گیا تھا۔ اسی طرح بنگال کے متعدد شہروں چٹاگانگ، کشور گنج، منشی گنج ڈھاکہ اور پبنہ وغیرہ میں ہندوؤں کا وہ ہولناک مظالم توڑے گئے جن کا ذکر کرنے سے آج بھی روح کانپتی ہے۔ کانگریس ان باتوں پر خاموش تھی۔ وہ مسلم غنڈوں کی مذمت میں ایک لفظ ہو جائیں۔ اور دسمبر ۱۹۳۷ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے تحت صوبوں کو خود مختیاری مل گئی۔ جس سے بنگال میں مسلمانوں کے حوصلے اور بھی بلند ہو گئے۔ مظلوم اور بے کس بنگالی ہندو نے یہ سب دیکھا۔

انہیں یہ دیکھ کر سخت مایوسی ہوئی کہ ملک کی سب سے بڑی جماعت کانگریس جو دنیا کی سب سے بڑی طاقت برطانیہ سے لوہا لے رہی تھی۔ ان کے لئے کچھ بھی کرنے سے قاصر ہے چنانچہ ۱۹۳۲ء میں اندولن کے جنم داتا سوتنتر ویر ساورکر پر پڑی۔ چنانچہ ۱۹۳۲ء میں انہیں کلکتہ میں ہندو سبھا کا اجلاس بلانے کی دعوت دی گئی۔ ہندو سبھا کی تواریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ اس کا اجلاس نہایت شان و شوکت اور وسیع پیمانہ پر ہوا۔ بنگال کی تمام سرکردہ شخصیتیں۔ ڈاکٹر مکرجی شری منمتھ ناتھ مکرجی ریٹائرڈ جج کلکتہ ہائیکورٹ شری بی۔ سی چیٹرجی۔ شری۔ این سی چیٹرجی اور شری ایس۔ این چیٹرجی۔ اس اجلاس میں موجود تھیں۔ اور ان تمام نے ہندو سبھا کا پیغام

ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے ہندو کا پیغام بنگال کے کونے کونے میں پہنچایا۔ انہوں نے اس قدر سرگرمی سے کام شروع کیا کہ وہ جلد ہی ویر ساورکر کی علالت کی وجہ سے ایک دوبار ہندو سبھا کے ورکنگ پریذیڈنٹ بھی بنے۔

بنگال وزارت میں

بنگال کی سیاست نے ۱۹۴۱ء میں ڈرامائی انداز سے پلٹا کھایا۔ وزیر اعلےٰ مسٹر فضل الحق اور مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح کے تعلقات بگڑ گئے جس کے نتیجہ سے مسٹر حق نے لیگ سے قطع تعلق کر لیا۔ سال کے آخر میں وزارت کے مسلم لیگی مستعفی ہو گئے۔ گورنر نے مسٹر فضل الحق کو نئی وزارت بنانے کو کہا چنانچہ مسٹر فضل الحق نے ڈاکٹر مکرجی کے ساتھ مل کر ہندو مسلم وزارتی پارٹی بنائی اور مکرجی نئی وزارت میں بطور وزیر خزانہ لئے گئے انہوں نے کشتی کو بھنور سے نکال لیا لیکن ۱۹۴۲ء کے آخر میں دیکھ کر برطانوی ہو کر شاہی ان کے راستہ میں طرح طرح کے رکاوٹیں ڈال رہی ہے۔ انہوں نے وزارت سے استعفیٰ دے دیا۔ اور ہندو سبھا کا کام تیزی سے شروع کر دیا۔

ہندو مہاسبھا کی وزارت

کانگریس جب بھی انگریز سے آزادی کا مطالبہ کرتی تھی۔ تو انگریز کی طرف سے کہا جاتا تھا کہ جب ہندو اور مسلمان دونوں آزادی کا مطالبہ کریں گے۔ تب ان کے مطالبہ پر غور ہوگا۔ کانگریس ہندو مسلم اتحاد کے لئے مسلمانوں کو برابر خریدتی جا رہی تھی۔ ۱۹۴۴ء میں کانگریس میں کانگریس اس حد تک گراوٹ آگئی کہ مشہور کانگریسی لیڈر شری راجگوپال آچاریہ نے مسٹر جناح ایک خط میں لکھا جس میں بلاواسطہ طور پر مسٹر جناح کو پاکستان دینا منظور کیا۔ اس وقت ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ کانگریس کے دوسرے بڑے لیڈر بھی راجہ جی کی تجویز کو منظور کر لیں گے۔ اس پر سارے کی لہر دوڑ گئی ڈاکٹر مکرجی سیواگرام میں گئے اور انہوں نے مہاتما گاندھی کو ترغیب دی۔ کہ وہ راجہ جی کی تجویز کی منظوری نہ دیں ۱۹۴۴ء میں ہندو سبھا کا بلاسپور میں اجلاس ہوا۔ تو مکرجی نے ایک شاندار ایڈریس پڑھا جس کا اکھنڈ بھارت کا نعرہ لگایا۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

تار کا پتہ
"جے سودیش"
جموں

فی
پرچہ
۲ آنے

जय स्वदेश



ٹیلیفون نمبر
۴۳۲

چندہ سالانہ
۶ روپے
مفصلات
۸ روپے

Vol. II | Monday, 16 July 1956 | No. 4

प्रजा-परिषद् जम्मू नगर के नव-निरवाचित दो प्रमुख अधिकारी



श्री अमर नाथ गुप्ता
मन्त्रि
नगर प्रजापरिषद्

संगठन-सूत्र में मचल-मचल, हम आज पुनः बंधते जाते
मां के खण्डित मण्डित मन्दिर का हम शिलान्यास करते जाते ॥१॥

हम भारत राष्ट्र के हैं प्रतीक भारत का अभिमान लिये।
कर में स्वदेश-सन्मान लिये निर्भय निरीह वलिदान लिये।
विस्तृत स्वराष्ट्र-बलिवेदी पर हम उछल-उछल चढ़ते जाते ॥२॥

उत्तर में हिमगिरि से लेकर दक्षिण में रामेश्वर महान्
प्राची में ब्रह्मपुत्र नद से पश्चिम में सिन्धु का वितान
ऐसे विस्तृत सुविशाल देश के राष्ट्रय हैं हम इस नाते ॥३॥

पंजाब, सिन्धु, गुजरात, मराठा, द्राविड़, उत्कल औ वङ्ग प्रांत
ब्रह्मा, बिहार, आसाम, भद्र कौशल, कलिङ्ग, संपुक्त प्रांत
सब एक सूत्र में बंधे आज संगठन गान मिल कर गाते ॥४॥

धार्मिक विचार-धारा पुनीत आदर्श मूल सिद्धांत साम्य
संगठन-भवन-निर्माण हेतु आधार-स्तम्भ मिलते जाते ॥५॥



श्री श्याम लाल शर्मा
बी.ए., बी.टी., ब. लिंग
प्रधान
नगर प्रजापरिषद्

Regd. E.P. No. 327

Printed at People's Press Jammu, by Gopal Dass Sachar Editor, Printer & Publisher.

ریاستی کیبنٹ میں زبردست انتشار کمیونسٹوں کی شیخ عبداللہ کے ساتھیوں کے ساتھ سازشیں؟

جموں ۶ جولائی۔ سرینگر سے آنے والے خاص خاص لوگوں کی زبانی معلوم ہے کہ "ریاستی کیبنٹ میں شدید انتشار چل رہا ہے کے متعلق سرینگر میں طرح طرح کی خبریں گرم ہیں کچھ لوگوں میں یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ چونکہ بخشی غلام محمد وزیر اعظم نے بہت سے محکمے دوسرے وزراء سے چھین کر اپنے پاس لے لئے ہیں اور بڑے بڑے افسروں کی تبدیلیوں و تقرریوں کے سلسلہ میں بھی تجاوز کر رہے ہیں اس لئے وہ بخشی صاحب سے بدظن ہو رہے ہیں اور کچھ لوگوں نے یہ بتایا ہے۔ کہ چونکہ کمیونسٹ صادق صاحب محکمہ تعلیم کے اندر من مانی چلا رہے ہیں جسے بخشی صاحب بہت برا منا رہے ہیں ۔۔۔ خیر کچھ بھی ہو۔ ریاست کی برسر اقتدار پارٹی میں دو قسم کے لوگ ہیں اور اکثر بن صادق صاحب کے کمیونسٹ نواز دھڑے کی ہے۔ جو دوسرے دھڑے کو اپنے زیر رکھ کر من ملنے ڈھنگ سے چلانا چاہتے ہیں اور اگر انہیں کسی بھی طرح کی اڑچن پیدا ہوئی۔ تو وہ دوسرے دھڑے کی لٹیا ڈبونے کے لئے کسی بھی وطن دشمنانہ فعل سے دریغ نہیں کرینگے

اس کے علاوہ یہ بھی سننے میں آیا ہے۔ کہ کمیونسٹ کامریڈ شیخ عبداللہ کے ساتھیوں کے ساتھ آجکل پھر سے ساز باز کر رہے ہیں اور اس سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ جموں کے ایک بڑے کمیونسٹ نے باتوں باتوں کے دوران ان خیالات کا اظہار کیا ہے کہ "آج نہیں تو کل ہمیں بخشی صاحب سے الگ ہونا ہے۔ ہم تو وقت کی انتظار میں ہیں باقی یہ کہنا کہ شیخ عبداللہ بخشی صاحب کی نسبت صادق صاحب و کمیونسٹوں کا زیادہ دشمن ہے۔ تو غلط بات ہے۔ درحقیقت شیخ صاحب صادق صاحب کو اپنا اتنا دشمن نہیں سمجھتے جتنا کہ بخشی صاحب کو۔ کیونکہ صادق صاحب اور اس کے ساتھیوں نے تو شیخ عبداللہ کی سامنے سامنے مخالفت کی ہے لیکن بخشی صاحب نے اسے دھوکا دیکر اس کی پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے اور اس کا اپنا بن کر اس کے ساتھ غداری کی ہے۔"

سدھ مہادیو میں نیشنل کانفرنس کا عظیم الشان شاندار پروگرام!
جموں میں مقیم "خدمت" کے نامہ نگار اپنے شری مکھن لعل کامریڈ کی اطلاع!!

ادھمپور ۵ جولائی۔ گذشتہ دنوں پورنماشی کے میلہ کے موقع پر پرجا پریشد نیشنل کانفرنس اور پرجا سوشلسٹ پارٹی نے سدھ مہادیو میں اپنے اپنے پروگرام رکھے تھے۔ پرجا پریشد کا پروگرام نہایت ہی کامیاب رہا اور جلسہ میں حاضری دو ہزار کے قریب رہی۔ پرجا سوشلسٹ والوں کے جلسہ میں بھی دو تین سو کے قریب حاضری تھی۔ لیکن نیشنل کانفرنس کے جلسہ میں حاضری بالکل ہی "بولو رام" تھی حالانکہ انہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے تین روز پہلے ہی وہاں کیمپ لگا رکھا تھا۔ جہاں پر خوب دور پر دور چلتے تھے۔ اس کے علاوہ کانفرنسی کامریڈوں نے سدھ مہادیو میں اپنے نمائندہ موتی رام صاحب بیگڑہ کا جلوس نکالنا چاہا۔ مگر جلوس میں وہی سات آٹھ کامریڈ شامل ہوئے۔ جو وہاں عیش منانے کے لئے کیمپ لگائے بیٹھے تھے۔

مگر اس موقع پر یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ جموں میں بیٹھے ہوئے نیشنل کانفرنس کے آفیشل آرگن "خدمت" کے نامہ نگار اپنے شری مکھن لعل جی کامریڈ نے سرینگر میں اخبار مذکورہ میں یہ خبر بھیجکر شائع کروائی کہ سدھ مہادیو میں نیشنل کانفرنس کا پروگرام "نہایت ہی عالیشان شاندار بھاری کامیاب رہا۔" وغیرہ وغیرہ اور دوسری سب جماعتوں کے پروگرام ناکام ہی رہے۔

آشا رکھنی چاہیئے کہ ان کی "خدمت" کے آقا کانفرنسی کامریڈ عوضانہ میں اب شری جے۔ این زتشی ڈائریکٹر انفارمیشن کو نکال کر ان کے عہدہ پر "اپنے نامہ نگار" جی کو بٹھا دیں گے۔ (ا۔ ق)

پنچائیت الیکشنوں میں تاناشاہی اور غنڈہ گردی کا ننگا ناچ

جموں ۱۳ جولائی۔ کل رنبیر سنگھ پورہ تحصیل کے مختلف دیہات کا چالیس نمائندوں کے قریب ایک ڈیپوٹیشن یہاں آیا۔ اور عوامی لیڈروں اور گورنمنٹ کے مختلف حاکموں سے ملاقی ہوا۔ ڈیپوٹیشن کے لیڈروں نے بتایا ہے کہ رنبیر سنگھ پورہ تحصیل میں آجکل پنچائیت الیکشن ہو رہے ہیں۔ لیکن الیکشن کیا ہو رہے ہیں کانفرنسی چوہدریوں اور الیکشن کروانے والے پنچائیت کے افسروں نے طوفان بدتمیزی مچا رکھا ہے۔ قانون و آئین کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں من مانی کارروائیاں کر کے پنچائتیں بنائی جا رہی ہیں۔ اور ان کامریڈوں کو کامیاب ممبر قرار دیا جا رہا ہے جو مخالف امیدواروں کے مقابلہ میں پانچ فیصدی ووٹ بھی حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ مہاشہ ٹھاکر سنگھ ممبر اسمبلی کھلم کھلا تشدد کا پرچار کر رہا ہے۔ اور غنڈوں کو شراب پلا کر ان کے سامنے تقریریں کر کے کہہ رہا ہے مار دو۔ (ص)

کسٹوڈین جموں کے بے پناہ مظالم اور دکھی جنتا کی چیخ پکار

جموں ۱۵ جولائی۔ کسٹوڈین جموں کی اندھیر گردی اور تاناشاہی کے خلاف مظلوم عوام کی چیخ و پکار حکومتی ایوانوں میں بہرے کانوں سنی جا رہی ہے۔ توں توں مظالم کا ظلم دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ ہم نے پچھلے دنوں لکھا تھا کہ کسٹوڈین نے تحصیلدار جموں کے ساتھ مل کر ستواری کی ایک بیوہ عورت کی الاٹمنٹ یہ کہہ کر کینسل کر دی تھی کہ وہ خود کاشت نہیں کرتی ہے۔ اور بعد میں وہ زمین تحصیلدار جموں کے نام الاٹ کر کے اس بیچاری بیوہ اور چھوٹے بچوں کو پولیس کی امداد سے زبردستی مکان سے نکال کر کڑکتی دھوپ میں باہر پھینک دیا تھا۔ اب پتہ چلا ہے کہ اب وہ بیوہ برآمدے میں اپنی زندگی کے دن پورے کر رہی تھی۔ تو کسٹوڈین اور تحصیلدار نے پولیس کی مدد سے وہاں سے بھی باہر نکال دیا ہے اور بیٹا کے سامان وغیرہ بھی باہر سڑک پر پھینک دیا ہے۔

اسی طرح کسٹوڈین کے مظالم کا ایک دردناک واقع محلہ لکھ داتا بازار میں دیکھنے میں آیا ہے۔ جبکہ محکمہ کسٹوڈین کے جمعدار ملازموں نے بغیر کسی نوٹس کے دن کے گیارہ بجے کے قریب کڑکتی دھوپ میں امپیریل بینک کے ایک ملازم کے مکان میں گھس کر سارا سامان نکال کر باہر پھینک دیا۔ ملازم گھر نہیں تھا صرف اس کی بیوی اور بچے تھے اور وہ اس وقت رو رہی تھی لیکن محکمہ کسٹوڈین کے ظالم ملازموں کے دلوں پر عورت اور بچوں کی دردبھری چیخوں کا ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ اور جس کسی نے بھی یہ دردناک واقع دیکھا۔ اس نے کسٹوڈین کے مظالم پر خون کے آنسو بہائے۔

اس موقع پر یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ باوجود لوگوں کے اس امر کے جانتے ہوئے کہ کسٹوڈین کی تاناشاہی کے خلاف کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ اس وقت تک کسٹوڈین جموں کے خلاف کمشنر کے دفتر میں پانچ سو کے قریب اپیلیں دائر ہو چکی ہیں۔

برادری ازم کے زہر کو پھیلانے میں بخشی غلام محمد اور اس کے ساتھی پیش پیش؟

(خاص نمائندہ سے)

جموں ۱۲ جولائی۔ کمیونسٹ نواز نیشنل کانفرنسی اخبار ہفتہ وار "لوک سندیش" نے اپنے حالیہ شمارہ میں ایک ایڈیٹوریل میں اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ نیشنل کانفرنس کے بڑے بڑے رہنما برادری ازم کے زہر کو پھیلانے میں مدد کر رہے ہیں۔ اخبار مذکور کے مندرجہ فقرے حقیقت سو آشکارہ کرتے ہیں۔

"جوں جوں ریاستی اسمبلی کے چناؤ نزدیک آ رہے ہیں برادری ازم کے رجحانات زیادہ اجاگر ہوتے جا رہے ہیں اور آج اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ریاستی عوام کی یکجہتی کی علمبردار نیشنل کانفرنس بھی اس سے پاک نہیں۔ برادری ازم کی لعنت کا قلع قمع کرنا اتنا مشکل نہ ہوتا اگر نیشنل کانفرنس کے رہنما اعلےٰ سطح پر اس قسم کے رجحانات کی حوصلہ افزائی کرنا ترک کر دیتے۔ لیکن حالات اس کے برعکس ہیں"

اخبار مذکورہ کے ان الفاظ کے متعلق ایک تذکرہ میں ایک کمیونسٹ کامریڈ نے کہا ہے کہ برادری ازم کے زہر کو پھیلانے میں بخشی غلام محمد اور اس کے چند خود غرض ساتھی پیش پیش ہیں۔

(۱۵) قتل کر دو۔ اگر آپ کسی کو قتل بھی کر دیں گے تو میں آپ کو چھڑا لونگا۔ چنانچہ غنڈے وہاں یونہی حملے کر کے لوگوں کو ہراساں کر رہے ہیں۔

بھارت کے ہوم منسٹر شری گوبند بلبھ پنت اور کشمیر کے پرائم منسٹر کو تاریں

آج پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد نے غیر جمہوری اور من مانے ڈھنگ سے کروائے جا رہے پنچائیت الیکشن کے متعلق بھارت کے ہوم منسٹر شری گوبند بلبھ پنت اور پرائم منسٹر کشمیر کو تاریں دی ہیں۔ جن میں گورنمنٹ کی توجہ اس طرف دلائی گئی ہے۔

پنچائیت کے انتخابات نہایت غیر جمہوری اور نامنصفانہ ہو رہے ہیں جان بوجھ کر نیشنل کانفرنس کے مخالف امیدواروں کے کاغذات نامزدگی رد کئے جا رہے ہیں۔ اور ووٹران کو ووٹ دینے سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ کرائے پر لائے گئے غنڈے لوگوں میں خوف و ہراس پیدا کر رہے ہیں۔ پولنگ سنٹر ایسی غیر موزوں جگہوں پر رکھے جا رہے ہیں جہاں جا کر بوڑھے اور عورتیں اپنے ووٹ کا استعمال نہیں کر سکتی ہیں جس سے لوگوں میں بے چینی اور احتجاج بڑھ رہا ہے۔ لہٰذا مداخلت کر کے حالات کو بگڑنے سے بچایا جائے۔

ہفتہ وار "سودیش" جموں
مورخہ ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۵۶ء

جب باڑ ہی کھیت کو کھانے لگ جائے

صدیوں کی غلامی کے بعد دیش آزاد ہوا۔ آزادی کے بعد اولاً ضرورت اِس بات کی تھی کہ جنتا کو بدلے ہوئے دَور کی ذمہ واریوں کا احساس کروایا جاتا۔ دیش میں بسنے والے عوام کے دلوں میں یہ احساس پیدا کیا جاتا کہ وہ اب کسی کے غلام نہیں۔ یہ دیش اُن کا اب اپنا دیش ہے۔ اس دیش میں بسنے والے سبھی برابر کے حقدار ہیں۔ اِس ملک کی قسمت کے بنانے اور بگاڑنے میں اُنہیں سبھی برابر کے حصہ دار ہیں لیکن بدقسمتی اِس بات کی ہے کہ آزادی کے بعد جن لوگوں کے ہاتھ میں اقتدار اور حکومت آئی ہے۔ وہ اس خیال میں بدمست ہو گئے ہیں کہ یہ اقتدار اُن کے باپ دادا کی وراثت ہے۔ حکومت کرنے کا حق قدرت نے اُن کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ وہ جو جی میں آئے کریں۔ اُن پر انگلی اُٹھانے کا کسی کو کوئی حق حاصل نہیں۔ وہ اِس بات کو قطعاً بھول چکے ہیں کہ جنتا اُن سے یہ گدیاں چھین بھی سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ آج وہ ہر مخالف اور اُن سے مختلف وچار رکھنے والوں کو غدار۔ ملک کا دشمن اور طرح طرح کے بے بنیاد الزام لگا کر دبانے کا جتن کرتے ہیں۔ لوک راج کے نعرے بلند کرتے ہوئے بھی لوک تنتر کا خون کر رہے ہیں۔ گزشتہ ۹ سال کا اتہاس اور واقعات اِس امر کے شاہد ہیں کہ ہماری ریاست جموں و کشمیر میں برسر اقتدار لوگوں کی مخالفت کرنا۔ اُن کی من مانیوں اور تاناشاہی کے خلاف آواز تک منہ سے نکالنا ایک گناہ بن چکا ہے۔ اپوزیشن کرنے والوں پر جس قدر جبر و تشدد اور مظالم لوک راج کا دم بھرنے والے حکمرانوں نے ڈھائے ہیں اتنے شاید بدیشی حکومت کے وقت بھی نہ ہوئے ہوں۔ آزادی کے بعد لوگوں کو اپنی ذمہ واریوں کا احساس دلانے کے علاوہ دوسری بڑی ضرورت اِس بات کی تھی کہ صدیوں کی غلامی کے کارن دیش کے عوام میں جو اخلاقی گراوٹیں پیدا ہو گئی تھیں۔ اُنہیں دُور کرنے کا جتن کیا جاتا۔ لوگوں کو اخلاقی طور پر اُوپر اُٹھانے اور اس دیش کے پرتی اُن کا کیا کرتویہ ہے۔ اس کی سکھشا اُنہیں دی جاتی۔ مگر واقعات اِس امر کے گواہ ہیں کہ کس طرح اس کے اُلٹ عمل ہو رہا ہے۔ لوگوں کے اندر جو اشٹرلب اور دوسری قسم کی لعنتیں دن بدن زور پکڑتی جا رہی ہیں۔ حکومت خود بدچلن اور برے لوگوں کی پناہ گاہ بن چکی ہے۔ جو لوگ حکومت کی اپوزیشن کرتے ہیں پہلے اُنہیں سختی سے دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر اس طرح بھی کام نہ بنے تو طرح طرح کے لالچ دیکر خریدنے کا جتن کیا جاتا ہے۔ اور اپنی گدیوں کو برقرار رکھنے کے لئے لوگوں کو ضمیر فروشی سکھایا جا رہا ہے سرکاری ادارے اور نوکریاں اُن لوگوں کے لئے مخصوص کی جا رہی ہیں جو حکومت کی ہر برائی کو اچھائی ظاہر کریں۔ جو برسر اقتدار لوگوں کی جی حضوری اور خوشامدی بن کر عوام کی پیٹھ میں چھرا گھونپیں۔ ملازموں اور سرکاری افسروں کی آزادی کو اِس طور سلب کر کے رکھ کر دیا گیا ہے کہ ان میں اتنی جرأت نہیں رہی کہ وہ دن کو دن اور رات کو رات کہہ سکیں۔ نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ بجائے اس کے آزادی کے بعد ملک کا اخلاق بلند ہوتا۔ لوگوں کے اندر جرأت پیدا ہوتی۔ اُن میں وہ شعور پیدا ہوتا جو آزاد ملکوں کے اندر ہونا چاہیئے۔ آج یہ ملک کو پستی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ بڑے بڑے لوگ بھی ضمیر فروشی کر کے وہ وہ کام کر رہے ہیں جو کسی آزاد ملک کا آزاد شہری کسی بھی قیمت پر کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا یہ ٹھیک ہے کہ کچھ باہمت اور باجرأت دیش بھگتوں نے میدان میں نکل کر لوگوں کو جگانے کی کوشش کی ہے۔ اُنہیں بدلے دَور کی ذمہ داریوں کا جس قدر ممکن ہو سکا ہے۔ احساس کروایا ہے۔ جس کے لئے خود اُنہیں کیا کچھ اذیتیں اُٹھانی پڑی ہیں وہ آج کسی سے پوشیدہ نہیں۔ مگر وہ کام جو ایک اونچی سطح پر ہونا چاہیئے۔ وہ کچھ لوگ کیسے اور کیونکر کر پائیں گے کٹھن نظر آتا ہے۔ کیونکہ سدھار کرنا مشکل ہے لیکن برائی بڑھنی تیزی سے ہے۔ اور پھر جب باڑ ہی کھیت کو کھانے لگ جائے تو اُن ملکوں کے اندر کس قسم کے حالات پیدا ہوتے ہیں اور انجام کیا نکلتا ہے۔ اس پر آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالی جائے گی۔

سانبہ میں رامائن کی کتھا

سانبہ ۸ جولائی۔ یہاں شوالہ مندر میں پچھلے دنوں سے رامائن کی کتھا ہو رہی ہے۔ کتھا جالندھر سے آئے ہوئے ودھوان پنڈت ودیا دھر جی کر رہے ہیں جس میں سینکڑوں لوگ روزانہ شامل ہو کر منوہر اور قیمتی وکھیانوں سے لابھ اُٹھا رہے ہیں۔

"بخشی صاحب کا دربار"

شیخ عبداللہ کے جیل میں جانے کے بعد بخشی صاحب کے دل میں عوام کی ہمدردی کا جذبہ اِس تیزی سے اُمڈ آیا کہ مانو خشک ندی میں سیلاب آ گیا ہو۔ سابقہ حکومت کی بُرائی خامیاں اور نقص نکالے۔ تقریریں و وعدے کرنے کے علاوہ دربار لگا کر لوگوں کی تکلیفیں سننے کا اعلان فرمایا۔ ہر جمعہ کو دربار لگنے لگا۔ مانو اللہ تعالیٰ دُکھی جنتا کے دُکھ دُور کرنے کے لئے خود زمین پر اُتر آئے ہوں۔ لیکن بُرا ہو وقت کا کسی نے جو کہا ہے کہ کُرسی بڑے بڑے رشیوں منیوں کے دماغ خراب کر دیتی ہے چنانچہ جوں جوں کُرسی پکی اور پرانی ہوتی گئی بخشی صاحب بھی کُرسی کے نشہ سے بچ نہ سکے۔ خود سننے کی بجائے ٹال مٹول اور زیادہ سے زیادہ "ضروری کاروائی کے لئے" افسروں کے نام بخشی صاحب کے دستخط ہونے لگے۔ اور اب حالت یہ ہے۔ کہ دُکھی یہاں سے بخشی صاحب کے دربار میں اپنے دُکھوں کا علاج ڈھونڈنے کے لئے سرینگر گئے۔ اُنہوں نے واپسی پر آ کر بتایا ہے کہ بخشی صاحب کا دربار تو اپنے پیاروں گروں کے چند لوگوں کے لئے مخصوص ہے ہمارے جموں سے جانے والوں کی تو کسی نے سننے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔

ہو سکتا ہے۔ شاید اب "دربار" کے معاملہ میں بھی بخشی صاحب اِسی مقولہ پر چل پڑے ہوں کہ —— آتا دنڈے ریوڑھیاں تے مڑ مڑ اپنیاں نوں۔

(حقیقت گو)

آنکھ کے اندھے نام نین سکھ

ویسے آپ نے یہ محاورہ کئی بار سنا ہو گا لیکن یہ جموں کے میونسپل انجینیئر پر بالکل صادق آتا ہے۔ جن کا نام تو جواہر لال ہے۔ لیکن کرتوتیں —— اُن کا ذکر نہ ہی کیا جائے تو اچھا ہے۔ جہاں ہمارے پردھان منتری جواہر لال نہرو کی ایمانداری مسلّمہ ہے وہاں جموں میونسپل کونسل کے یہ جواہر لال کول اس کے سو فیصدی اُلٹ ہیں اُن کے خلاف رشوت ستانی، بدعنوانیوں، ٹھیکیداروں کو ناجائز تنگ کرنے اور من مانیاں کرنے کے بارے میں شکایات مقامی اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔ ہم اِس مانگ کو دہراتے ہیں کہ اِس بارے میں تحقیقات کر کے انجینیئر مذکور کے خلاف مناسب کاروائی کی جائے۔

(ایک جرنلسٹ)

بقیہ صفحہ ۸ کے آگے

لیکن اُن کا ذریعہ تعلیم مقامی بولیاں نہیں ہیں مندی میں درجنوں بولیاں ہیں اور برج، بانگل بھوج پوری ماگدھی وغیرہ جنکا اپنا ادب بھی ہے اگر ہر ایک (۱۲)

ایک جرمن مہاتما کے وچار

پچھلے دنوں انڈین فلاسفی کے پرچارک ایک جرمن مہاتما یہاں جموں میں تشریف لائے۔ انہوں نے انڈین فلاسفی پر برہمن سبھا میں سناتن دھرم کی سٹیج سے ایک دو لیکچر بھی دیئے۔ بات چیت کے دوران اُنہوں نے بتایا کہ ہندوستان میں جو لوگ سادہ اور تیاگ کی زندگی بسر کرتے تھے اُنہیں بڑا سمجھا جاتا تھا۔ یعنی بھوگ ولاس کی زندگی سے دُور رہ کر تیاگ کی زندگی بسر کرنے کو اونچا معیار زندگی سمجھا جاتا تھا۔ مگر آج بھارت کے لوگوں نے بھی انڈین فلاسفی کو بھلا کر دوسرے دیشوں کی تقلید شروع کر دی ہے اور یہاں کے لوگ بھی دوسرے ملکوں کے لوگوں کی طرح عیش و عشرت یعنی نفسیاتی زندگی کو ہی اونچا معیار زندگی سمجھنے لگ گئے ہیں۔ لیکن دُنیا میں .... (MATERIALISM) نفسیاتی زندگی ہی بے چینی اور دُکھوں کا سب سے بڑا کارن ہے۔ جب تک لوگ پراچین انڈین فلاسفی پر نہیں چلیں گے سنسار میں کبھی بھی شانتی قایم نہیں ہو سکتی۔ آپ نے اس کی ایک مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج سے سینکڑوں برس پہلے جبکہ زندگی کے کوئی اتنے بڑے ذرائع نہ تھے سمراٹ وکرما دتیہ کے وشال ہندوستان کی ایڈمنسٹریشن ایک تیاگی پرش اُس کا وزیر اعظم چانکیہ نہایت ہی تیاگ کی زندگی بسر کرتے ہوئے ایک جھونپڑی میں رہ کر چلاتا تھا۔ ملک میں کسی قسم کی گڑبڑ نہ ہوتی تھی۔ اور لوگوں کے اندر بالکل شانتی تھی۔ مگر آج بھارت کے وزیر اعظم شری جواہر لعل نہرو کے پاس تابلیت کے علاوہ ہوائی جہاز اور زندگی کے کتنے بڑے ذرائع ہونے کے باوجود دیش میں شانتی نہیں۔ کہیں گولیاں چل رہی ہیں۔ تو کہیں اُن کے خلاف اندولن ہو رہے ہیں لیکن فرق صرف ایک ہے کہ آج بھارت نے اُن بنیادوں کو بھلا دیا ہے۔ جن پر کھڑا ہو کر سنسار میں اونچا اُٹھا تھا۔

(۵) بولی کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے۔ تو ہندوستان تین سو حصوں میں بٹ جائیگا۔ جموں پرانت میں ڈوگری، کشتواڑی، بھدرواہی، گوجری، پہاڑی، پنچھی، پڈھوماری وغیرہ سبھی بولیاں ہندی کی بولیاں ہیں۔ ان سب میں ...... ، ارجون کے درونگ ...... تعلیم بنانے سے جموں کو ...... مقیقاتی کمیٹی کے تقرر پر شری یگیہ ...... ادہیکاری گوونڈ ...... بعد بھوک ہڑتال ترک کر ...... نہیں کر سکے گا ...... پنڈت پریم ناتھ جی ......

ریاست جموں و کشمیر کی امتیازی پوزیشن کو برقرار رکھنا اور اس کیلئے الگ ودھان بنانا

ڈاکٹر مکرجی کا بلیدان نظربندی کے دوران جس بے بسی کی حالت میں ہوا ہے وہ سوتنترتا بھارت کی سیاسی زندگی

جموں - ۲۳ جون - امر شہید ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کا بلیدان دوس منانے کے سلسلہ میں پرجا پریشد کا ایک جلسہ پرانی منڈی میں شری شیام لال پردھان پرجا پریشد جموں سٹی کی صدارت میں ہوا۔

جلسہ میں پوجیہ پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ نے ڈاکٹر مکرجی کو شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے کہا۔

"آج ہم یہاں اُس مہان نیتا کا بلیدان دوس منانے کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اپنا سارا جیون دیش اور قوم کی بھلائی کے ارپن کئے رکھا۔ اور دیش کی راہ پر چلتے ہوئے اپنی جان دیدی۔ ڈاکٹر مکرجی دیش کے ایک بڑے نیتا ہونے کے علاوہ بہت بڑی شخصیت کے مالک تھے۔ اُن کی قابلیت - تدبر اور دلائل کے اُن کے دوست اور دشمن دونوں مداح تھے۔ ڈاکٹر مکرجی کی مرتیو سے بھارت کی سیاسی زندگی میں جو خلا واقع ہوا ہے۔ اُس کا پورا ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ ڈاکٹر مکرجی آزاد ہندوستان کی راج نیتک سنستھاؤں میں اپوزیشن کے لیڈر رہے۔ لیکن نظربندی کے دوران جس بے بسی کی حالت میں اُن کا بلیدان ہوا ہے وہ سوتنتر بھارت کی سیاسی زندگی کا ایک انتہائی دردناک واقع ہے۔ جس کی یاد اُس وقت تک تازہ رہے گی جب تک شہادت کا نام دُنیا میں زندہ ہے۔ اور جب تک ڈاکٹر مکرجی کی مرتیو کی تحقیقات نہیں کروائی جاتی، لوگوں کا یہ شک یقین پکڑتا جائے گا کہ انہیں ایک سازش کے تحت مروایا گیا ہے۔

ڈاکٹر مکرجی کے جیون کے دو بڑے لکشیہ تھے۔ ایک وہ دیش میں سچی راشٹریتا اور ایکتا کی بھاونا پیدا کرنا چاہتے تھے۔ دوسرا وہ جمہوریت کی رکھشا میں سارے سنسار کا کلیان سمجھتے تھے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ پرجا پریشد کے اندولن میں اُن کا بلیدان بھی اُن دونوں سدھانتوں کی رکشا کے لئے ہوا ہے۔ آج ڈاکٹر صاحب کی تیسری برسی مناتے ہوئے ہمیں یہ جائزہ لینا ہے کہ جن باتوں کیلئے کہ پرجا پریشد نے بھاری قربانیاں دی ہیں۔ اور ڈاکٹر مکرجی کا بھاری بلیدان ہوا ہے وہ کہاں تک پوری ہوئی ہیں۔

بلیدانوں اور بھاری قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ کہ ریاست اور بھارت کے شاسکوں نے بنیادی طور پر اس امر کو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ آئینی اور قانونی رکاوٹیں ہٹائی جا رہی ہیں۔ ایک الگ ودھان ... مخالف امیدواروں کے لئے میں رائے شماری ... اس کے علاوہ یہ بھی بتایا گیا تھا ... کر رہا ہے۔ اور غنڈوں کو شرارت ...

کے اندر جاگرتی کا نتیجہ ہے۔ کہ ریاست کے وہ نیشنل کانفرنسی حکمران جو بھارت سے ریاست کے محدود الحاق کے ریزولیوشن پاس کرتے تھے۔ آج وہ بھی کہنے پر مجبور ہیں کہ ریاست بھارت کا ایک حصہ ہے۔ لیکن اس بات کو تسلیم کر لینے کے بعد بھی ریاست کی امتیازی پوزیشن کو برقرار رکھنے پر مُصِر رہنا اور ریاست کے لئے الگ ودھان بنانا یہ صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ ان لوگوں کے دلی ارادے کیا ہیں۔ اور ہندوستان سے اربوں روپیہ لینے اور کھانے کے بعد اس قسم کی باتیں کرنا کیا ظاہر کرتا ہے کہ وہ ہندوستان کی مدد کے بل بوتے پر کس طرح من مانیاں چلانا چاہتے ہیں۔ اس بات کو ہر وطن پرست محسوس کرتا ہے کہ ریاست کی الگ پوزیشن کو برقرار رکھ کر یہاں اپنا الگ ودھان بنانا ریاست کے غیر یقینی حالات بڑھاوا دینا اور دیش کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کرتا ہے۔ لیکن آج واضح طور پر ہمارا یہ اعلان ہے کہ بھارت کے ودھان سے مختلف کوئی ودھان ریاستی عوام کے جذبات اور اُمنگوں کی ترجمانی نہیں کر سکتا۔ پرجا پریشد اُس وقت تک اپنی جدوجہد کو جاری رکھے گی جب تک بھارت کا پورا ودھان ریاست میں لاگو نہیں ہو جاتا۔ اور ریاستی عوام کو وہ شہری و بنیادی حقوق نہیں دیئے جاتے جو بھارت میں رہنے والے دوسرے عوام کو حاصل ہیں۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ ریاست میں آئین ساز اسمبلی کا وجود عمل میں لاتے یہ کہا گیا تھا۔ کہ اسمبلی زرعی اصلاحات شاہی خاندان اور ریاست کے ہندوستان سے الحاق کے فیصلہ پر مہر تصدیق ثبت کرے گی۔ اب جبکہ وہ کام اسمبلی میں بیٹھے لوگوں نے اپنی مرضی کے مطابق کر دیا ہے۔ تو ضروری تھا کہ اسمبلی مذکورہ کو ختم کر کے ریاست میں نئے الیکشن کروا دیئے جاتے مگر آئین ساز اسمبلی اب ریاست کے لئے الگ ودھان بنا رہی ہے۔ لیکن جب یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ ریاست بھارت کا ایک حصہ ہے تو یہ ضروری ہے کہ ریاستی باسیوں کو ہندوستان کے آئین کے تحت ملنے والے بنیادی و شہری حقوق حاصل ہوں لیکن بنائے جانے والے آئین کے سلسلہ میں آئین ساز اسمبلی نے جو بنیادی اصول طے ہوئے ہیں۔ اُن میں ریاستی عوام کو بنیادی و شہری حقوق سے محروم رکھا گیا ہے۔ عوام کے حقوق کی رکشا کرنے والی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ کے دائرہ اختیارات کو ریاست میں محدود رکھا گیا ہے۔ ہائی کورٹ کے ججان کی تقرری و دوسرے اختیارات کو حکومت کے ہاتھ میں رکھ کر جوڈیشری کی آزادی کو ایک مذاق بنایا گیا ہے جس کا نتیجہ عدالت کے کاموں میں حکومتی لوگوں کا دخل ہونے سے انصاف کا گلا گھونٹ دینے کے سوا کیا ہو سکتا ہے۔ ہندوستان سے کروڑوں روپیہ آنے کے باوجود ریاست میں ہندوستان کے آڈیٹر جنرل کو حسابات کی جانچ پڑتال کرنے کا کوئی اختیار نہیں دیا گیا۔ جس کا نتیجہ جنتا کے خون پسینہ کی کمائی کی بربادی کی شکل میں ہمارے سامنے ہے ہندوستان کے الیکشن کمیشن کو ریاست میں الیکشن کے سلسلہ میں دخل دینے کا حق نہیں دیا گیا ہے گذشتہ اسمبلی اور میونسپل انتخابات میں حکومت کی طرف سے کی گئی تانا شاہی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ الیکشن کمیشن کو ریاست میں دخل دینے سے روکنے کا صاف مطلب ریاست میں ڈکٹیٹر شپ کو قائم کرنا اور جمہوریت کا گلا گھونٹنے کے سوائے اور کیا ہو سکتا ہے۔ ریاست کیلئے الگ پردھان اور الگ نشان بنا کر جہاں ہندوستان کی غیرت کو چیلنج کیا گیا ہے۔ اور الگ نشان بنا کر جہاں ہندوستان کی غیرت کو کیا گیا ہے وہاں ہندوستان کی یک جہتی کو بھی خطرے میں ڈال دیا گیا ہے۔ اسی طرح اور بھی بہت سی باتیں ہیں۔ جو ریاست میں بنائے جا رہے آئین میں رکھی جا رہی ہیں۔ جنہیں کسی بھی حالت میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

ریاستی ایڈمنسٹریشن کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے بتایا کہ ریاست میں ایک اندھیر گردی مچی ہوئی ہے۔ قابلیت کے معیار کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے رشتہ داروں اور چاپلوس لوگوں کو بھرتی کیا جا رہا ہے۔ ریکروٹمنٹ بورڈ کی حالت ایک مذاق سے کچھ کم نہیں نااہل اور فرقہ پرست لوگوں کو بھرتی کرنے کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ ہر طرف بے ایمانی اور رشوت ستانی کا بازار گرم ہے۔ افسر لوگ من مانیاں کر رہے ہیں۔ کوئی انہیں پوچھنے والا نہیں۔ رشوت کو روکنے کے لئے اینٹی کورپشن بورڈ بنایا گیا ہے۔ اس کی گذشتہ دو سال کی کارکردگی ہمارے سامنے ہے کہ وہ رشوت ستانی کو روکنے میں کہاں تک کارگر ثابت ہوا ہے۔ لیکن حالت یہ ہے کہ جب ریاست میں کوئی گورنمنٹ ہی نہیں کامریڈ لوگ ایڈمنسٹریشن میں مداخلت کر کے سرکاری ملازموں کو اپنے من مانے ڈھنگ سے استعمال کر رہے ہیں۔ بڑے بڑے افسر پارٹی پروپیگنڈہ میں حصہ لے رہے ہیں اگر کسی کی شکایت کی جاتی ہے تو اسے ترقی دے کر نوازا جاتا ہے

اور جمہوریت کا نام بدنام کیا جا رہا ہے کہ کوئی بھی سرکار زیادہ دیر تک قائم ... بات ہے ... پانچ سالہ پلان ... ہندوستان سے ایک بہت بڑی رقم مل رہی ہے لیکن پہلے پانچ سالہ پلان پر ہندوستان سے کروڑوں روپیہ لا کر تباہ و برباد کر دیا گیا ہے اور دوسرے پانچ سالہ پلان کو بناتے وقت من مانے ڈھنگ سے سکیمیں بنائی گئی ہیں۔ ملک کیلئے ترقی کی سکیموں میں جنتا کا اعتماد حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مگر کسی کو پوچھا تک نہیں گیا۔ باقی پانچ سالہ سکیموں میں جموں صوبہ کو تو بالکل نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ پچھلے دنوں جب لوگوں نے آواز پیدا کی تو کہا یہ گیا کہ دوسرے پانچسالہ پلان میں کشمیر کی نسبت جموں پر بہت زیادہ خرچ کیا جائیگا۔ لیکن جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ اس پلان میں ۱۳ کروڑ روپے خرچ کر کے کنڈی کے علاقوں کو سیراب کرنے کے لئے نہر نکالنے کا ڈھنڈورہ پیٹا گیا۔ لیکن وہ نہر کیا نکلنے والی ہے۔ سب ہی کچھ سامنے آنے والا ہے باقی پانچ سالہ پلان کیلئے دھڑا دھڑ کامریڈوں کو بلاک افسر اور دوسرے عہدوں پر بھرتی کیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ ... ہے اس سے وہ لوگ تو ... خوشحال ہو رہے ہیں مگر عام جنتا کو کیا ... حاصل ہو گا۔ دنیا میں آج ہر جگہ پنچایت راج قائم ہو رہی ہیں۔ لیکن ہماری ریاست میں جو پنچایتیں ہیں اُنہیں دیکھ کر حیرانگی ہوتی ہے۔ پنچایتیں ... دیہاتوں میں جاتے ہیں۔ چند نیشنل کانفرنس ...

ہم فرقہ وارانہ تعصب ...

...دونوں کے مفاد کیخلاف ہے بھارت کا مکمل آئین جب تک ریاست میں لاگو نہیں ہو جاتا پرجا پریشد چین سے نہیں بیٹھے گی!

...دردناک واقع ہوا اُن کی مرتیو کی تحقیقات نہ کروانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ انہیں ایک سازش کے تحت مروایا گیا ہے!

...کو بلا کر پنچائتیں بنادی جاتی ہیں اور پھر ڈکو اسی بات کا ... ہے کہ غنڈوں اور کئی کئی جرموں کے ارتکاب میں سزا یافتہ ... لوگوں کو پنچ اور سرپنچ بنایا جارہا ہے اور یہاں کہیں اچھے لوگ پنچایت میں آجاتے ہیں تو اُن پنچایتوں کو ہی تسلیم نہیں کیا جاتا ہے۔ ریاسی تحصیل کے سرپنچ ٹھاکر اوڈکار سنگھ جی چنے گئے لیکن تین سال ہونے لگے ہیں انہیں کنفرم ہی نہیں کیا گیا ہے۔ اسی طرح کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔

ریاست میں آنے والے جنرل الیکشن کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ریاستی عوام کے لئے ایک بڑا نازک وقت آرہا ہے اور اسے سنبھالنے کی ضرورت ہے گورنمنٹ کی برادری ازم اور دوسرے طریقوں سے انتشار پیدا کرنے والی چالوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ باقی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ برسر اقتدار لوگ الیکشن میں کیا کیا ہتھکنڈے استعمال کرینگے کیونکہ گذشتہ اسمبلی کے الیکشن اور میونسپل الیکشن میں جو تاناشاہی کا مظاہرہ ہوا ہے وہ ہمارے سامنے ہے۔ ہماری ہر ممکن یہی جدوجہد ہوگی کہ یہ الیکشن ہندوستان کے الیکشن کمیشن کی دیکھ ریکھ میں ہوں۔ باقی میونسپل الیکشن میں جو اندھیر گردی کا مظاہرہ ہوا ہے اس کے متعلق میں ہندوستان کے ہوم منسٹر گوبند بلبھ پنت سے ملاہوں اور چٹھیاں وغیرہ بھی لکھ رہے ہیں کہ اس ... ہتایا جائے لیکن اگر کسی نے ... حاصل کرنے کے لئے کیا ...

...تے ہوئے آپ نے کہا کہ پنجاب ... وہ انتہائی طور پر تشویش ناک ... تشویش حاصل کر رہا ہے۔

...سی سرکار
...کی سوچ میں
...پیگنڈہ کیلئے لایا جائے گا!

...علوم ہوا ہے کہ نیشنل کانفرنس ... سے کینہ حربہ استعمال کر ... کی کوشش کرے گی۔ اور ... ہے ہیں۔ پانچ سالہ پلان میں ... الیکشن جیتنے کے لئے ... کے سایہ میں رکھے ... پیش رکھ کر بھرتی ...

...کہ ہندوستان سے نیشنل ... بھی بڑی بڑی توپوں کو لایا جائیگا ... جماعتوں کے ساتھ غداری کر ... بھگت بن کر اپنا اور ... لگے ہوئے ہیں۔

...ستانیوں کی بھرتی؟

...وں کے گرلز سکولوں کیلئے ... مرف تھرڈ ملکل تک ... کسی ایسی اُستانی کو بھرتی ... ہونے کے علاوہ ڈی۔ پی ... کے سلسلہ میں سلف کی بات ... نے سفارش کی ہے۔ اور (appoin tment...

...ایسی لڑکیوں اور ... درخواستیں دے رکھی ہیں ... لیکن انہیں بھرتی ... بیچاری کسی کا مدد کی ...

...نامہ نگار
...ہ جون - ۳۰ جولائی ...

...کے لئے ایک ٹربیونل مقرر کیا ... تو بہت سوچا ہوگا کہ انصاف ... جائے ...

جس طور لوگوں پر بے رحمی کے ساتھ لاٹھیاں برسائی جارہی ہیں اور غنڈوں سے لوگوں پر حملے کروائے جارہے ہیں۔ یہ بڑی شرمناک بات ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انگریز کے بعد ہمارے لوگ جو برسر اقتدار آئے ہیں وہ انگریزوں سے بھی بُرے ہیں۔ اور وہ ہر بُرے سے بُرا طریقہ اختیار کرکے لوگوں کو دبا کر اپنی منوانا چاہتے ہیں۔ ورنہ پنجاب میں جو حالات پیدا ہوئے ہیں۔ وہ حکومت کی نالائقی کا نتیجہ ہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ سارے ملک کیلئے ایک اصول اپنایا جاتا۔ اور سنٹرل سرکار ایک منصف کی حیثیت اختیار کرکے کسی دھڑے کے ساتھ پارٹی بننے کی بجائے سبھی لوگوں کی سنتی لیکن ایک دھڑے کے ساتھ پارٹی بن کر دوسرے کو دبانے سے پنجاب کا مسئلہ حل نہیں ہوسکے گا۔ لاٹھیوں۔ ڈنڈوں اور غلط قسم کے الزام لگانے یا گالیاں دینے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکے گا۔

باقی کچھ لوگوں کا یہ کہنا کہ سکھ ہندوؤں سے الگ قوم ہیں تو یہ غلط بات ہے۔ اتہاس بتا رہا ہے کہ دراصل سکھوں کا وجود ہندو قوم کی رکھشا کے لئے ہوا تھا۔ اور یہ کہنا کہ ہندو سکھوں کے دشمن ہیں یا انہیں ہندوؤں سے خطرہ ہے پنتھ کے ساتھ ایک بڑی غداری ہے۔ ہندو اور سکھ ایک درخت کی شاخیں ہیں۔ جب تک ہندو قوم زندہ ہے پنتھ کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہوسکتا۔ ہندو سکھ کو الگ الگ قومیں بتانا نہ صرف پنتھ کے ساتھ غداری ہے بلکہ ملک کے ساتھ ایک بڑی دشمنی کرنے کے مترادف ہے۔

باقی ڈاکٹر مکرجی کو شردھانجلی یہی ہوسکتی ہے کہ اُنہوں نے جن سدھانتوں کو لے کر بلیدان دیا ہے اُن کے اُس مشن کو پورا کیا جائے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی زندگی کا ادھورا کام اسی وقت پورا ہوگا جب دیش میں سچی راشٹریتا کے آدھار پر جمہوری طرز کا نظام چلے گا۔ اور متذکرہ حالات کی موجودگی میں یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہتی کہ آج ڈاکٹر مکرجی کے سدھانتوں کو پورا کرنے کی کتنی ضرورت ہے۔

پنڈت جی کے علاوہ جلسہ میں شری شام لال شرما سیکرٹری پردھان پرجا پریشد نے ڈاکٹر مکرجی کو شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر مکرجی جیسی بلند پایہ کی شخصیت کی نظربندی کے دوران مرتیو ہوجانا۔ اور پھر جنتا کی بار بار مانگ کے باوجود جانچ نہ کروانا جمہوریت کے نام پر سیاہ دھبہ ہے۔ سرکار کو چاہیئے کہ لوگوں کا کوئی تشویش دور کرنے کے لئے ڈاکٹر صاحب کی مرتیو کی آزادانہ تحقیقات کروائے۔

شری جگدیش پرساد ماتھر ممبر ورکنگ کمیٹی نے بھاشن دیتے ہوئے ڈاکٹر مکرجی کی سنہری زندگی کے حالات پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ شری جگدیش چندر شاستری جی نے بھی تقریر کی۔

مشن کو پورا کرنے کا حلف

ھیدرواہ - ۲۳ جون - پرجا پریشد کے زیر اہتمام ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کا بلیدان دوس بڑے اُتساہ کے ساتھ منایا گیا۔ مطابق پروگرام سویرے پربھات پھیری کی گئی۔ دن بھر مندر دوارکا دی میں ہون اور یگیہ ہوتا رہا تھا۔ ۴ بجے شام تمام مرد و زن مندر میں اکٹھے ہو کر ہون یگیہ میں پورن آہوتی ڈالی۔ اور سب نے کھڑے ہوکر مرحوم کی روح کی شانتی اور اُن کے چلائے گئے مشن کو کامیاب بنانے کے لئے حلف لیا۔ بعد ازاں ایک بڑا بھاری جلوس ڈاکٹر مکرجی امر رہیں۔ بھارت ماتا کی جے پرجا پریشد زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگاتا ہوا تمام شہر کا چکر لگایا۔ ۵ بجے شام بازار میں زیر صدارت کوتوال کرپارام تحصیل صدر اعظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں چار ہزار سے زائد ہندو مسلمان نے شرکت کرتے ہوئے شہید اعظم کے لئے عقیدت کا اظہار کیا۔ جلسہ کی کارروائی شری دیا کشن جی کے قومی ترانہ سے شروع ہوئی۔ جس میں کوتوال سوامی راج جی ایڈووکیٹ۔ مسٹر عبدالرحمان ممبر سنٹرل ورکنگ کمیٹی۔ سردار موہن سنگھ جی ممبر سنٹرل ایگزیکٹو جموں و کشمیر پرجا پریشد۔ ٹھاکر تھانا سنگھ جی ڈسٹرکٹ آرگنائزر ضلع ڈوڈہ۔ کوتوال امرناتھ جی نے ڈاکٹر مکرجی کے جیون چرتر پر روشنی ڈالی۔ ان کو شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ ڈاکٹر مکرجی کی موت ایک خطرناک سازش کے تحت ہوئی تھی۔ اور موت کی تحقیقات اس لئے نہیں کی جارہی۔ کیونکہ تحقیقات کرانے سے کئی سنسنی خیز انکشافات اور پردے فاش ہونے کی سمبھاونا ہے۔ جلسہ میں چھوٹے چھوٹے بچوں۔ مسٹر رام لک دانیدر کمار۔ پرتھوی راج۔ راج سنگھ وغیرہ نے اپنی توتلی زبان میں پُردرد اور پُر تاثیر کویتائیں پڑھیں۔ جن کا خطاب بہت گہرا اثر ہوا کویتاؤں کا اس قدر اثر ہوا کہ پرانی زندگی کی یاد تازہ ہوکر بہت سی ماتاؤں اور بھائیوں کی آنکھیں آنسوؤں سے چھلکنے لگیں۔ بھدرواہ میں اس قدر جوش و خروش کبھی دیکھنے میں نہ آیا۔ اس پروگرام نے بھدرواہ کے اندر ایک نئی زندگی پیدا کردی ہے۔ دیہاتیوں نے دن بھر برت رکھ کر شہید کے لئے گہری عقیدت کا اظہار کیا۔ جلسہ کے اختتام پر ایک ریزولیوشن کے ذریعہ پرزور مانگ کی گئی۔ کہ ڈاکٹر مکرجی کی موت کی تحقیقات جلد از جلد کروائی جائے۔ تاکہ عوام کے اندر پائے جارہے شکوک مزید تقویت نہ پکڑیں۔ حکومت وقت اور بھارت سرکار پر عائد ہوگی۔

(نامہ نگار)

جموں میں ڈاکٹر مکرجی کا جنم دن

جموں - ۹ جولائی - ڈاکٹر مکرجی کا جنم دن جموں میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ صبح پربھات پھیریاں نکالی گئیں۔ شام کو سات بجے برہمن سبھا میں ڈاکٹر مکرجی کے جیون پر بھاشن ہوئے اور بھاشنوں میں شری پریم ساگر نام لے نے فسٹ۔ شری نریندر کمار سیکنڈ آئے نے دوئم اور شری جیوند ٹھاکر ایڈووکیٹ نے تیسرا انعام حاصل کیا۔ اس کے بعد ڈوگرے کے مہا کوی ٹھاکر رگھوناتھ سنگھ جی سمیال کی صدارت میں ایک عظیم الشان مشاعرہ ہوا جس میں پنجاب سے آئے ہوئے بڑے بڑے شاعروں نے حصہ لیا۔ اور اپنی جوش بھری کویتاؤں سے ایک نیا سماں پیدا کردیا۔ مشاعرہ نہایت ہی کامیاب رہا۔ اور رات کے ڈیڑھ بجے تک لوگ جم کر بیٹھے رہے۔

مشاعرہ کے آخر میں شری سمیال جی نے اپنی بلند پایہ کویتائیں پیش کرنے کے علاوہ لوگوں کو متحد ہوکر برائی کو ختم کرنے کی اپیل کی — جموں خاص کے علاوہ مضافات میں سانبہ۔ راجوری۔ ریاسی۔ کٹھوعہ۔ اکھنور نوشہرہ۔ بھدرواہ۔ رام بن اور دوسرے مقامات پر بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ اور پربھات پھیریاں۔ ہون۔ یگیہ کے علاوہ دیگر طرح کے پروگرام منائے گئے۔

اکھنور کے عوام کا مطالبہ

اکھنور - ۶ جولائی - پرجا پریشد کا ایک بھاری جنرل اجلاس رنگناتھ مندر میں ہوا۔ جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ گورنمنٹ اکھنور جیسی بھی جموں اور سری نگر کے شہروں کی طرح بجلی کے کھمبوں سے لے کر مکانوں تک اوور ہیڈ کا خرچ خود برداشت کرے کیونکہ غریب عوام اس بھاری خرچ کو برداشت کرنے کے قابل نہیں ہیں دوسرے ریزولیوشن کے ذریعہ فیصلہ کیا گیا کہ پکہ ڈنگہ بازار اکھنور کا نام مکرجی بازار رکھا جائے۔

شری یگیہ دت کو تار:-

ہوشیارپور کے ۱۰ جون کے دردناک واقعات کی تحقیقات کے لئے تحقیقاتی کمیٹی کے تقرر پر شری یگیہ دت کے ۱۶ دن کے بعد بھوک ہڑتال ترک کرنے ... شاندار کامیابی پر پنڈت پریم ناتھ جی ...

پرجاپریشد کے تنظیمی انتخابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

پرجاپریشد تحصیل ہیرانگر کا جنرل اجلاس مورخہ ۲۷ر مئی ۱۹۵۶ء کو موضع سگوال میں شری لدرمنی سانگڑہ کی صدارت میں ہوا جس میں تحصیل کے عہدیداران کا چناؤ عمل میں لایا گیا شری لدرمنی جی سانگڑہ تحصیل پردھان۔ جمعدار سوہا سنگھ اُپ پردھان۔ شری بابو پوسنگھ جی تحصیل سکرٹری کیپٹن ٹھاکر داس جی جائنٹ سکرٹری اور صوبیدار بھولا سنگھ جی خزانچی چنے گئے۔ اس کے علاوہ پنڈت گیان چند اور شری وشوا ناتھ جی ڈیلیگیٹ منتخب ہوئے

پرجاپریشد تحصیل کٹھوعہ کا جنرل اجلاس مورخہ ۲۵ر مئی ۵۶ء کو ٹھاکر رنجیت سنگھ جی کی صدارت میں کٹھوعہ میں ہوا جس میں شری کوشل چندر جی تحصیل پردھان۔ ٹھاکر کھڑک سنگھ اور چوہدری دھیان سنگھ جی دو اُپ پردھان کنور پرتھوی پال سنگھ جی بی اے ایل ایل بی تحصیل سکرٹری۔ چوہدری پرشوتم سنگھ جی جائنٹ سکرٹری شری اوم پرکاش جی پبلسٹی سکرٹری اور شری سومیندر ناتھ جی آپٹ خزانچی چنے گئے۔ اس کے علاوہ ذیلدار رنجیت سنگھ جی و کنور جگر سنگھ جی تحصیل سے ڈیلیگیٹ منتخب کئے گئے تحصیل پردھان نے سترہ آدمیوں پر مشتمل تحصیل ورکنگ کمیٹی کی تشکیل دی ہے۔

پرجاپریشد تحصیل رام بن کا جنرل اجلاس مورخہ ۷ر مئی ۵۶ء کو دفتر پرجاپریشد رام بن میں شری بھجو رام کی صدارت میں ہوا جس میں شری لبھو رام جی پردھان ٹھاکر لال سنگھ اور شری ہنسراج جی اُپ پردھان۔ شری کستوری لال جی گپتا [illegible] سکرٹری۔ ٹھاکر لی سنگھ جی جائنٹ [illegible] شری پدم ناتھ جی خزانچی اور ٹھاکر کھوب [illegible]

پروپیگنڈہ سکرٹری چنے گئے اس کے علاوہ لال سنگھ پوگل پرستان شری ہنسراج۔ پنڈت دینا ناتھ جی شوت اور شری نتھا سنگھ جی تحصیل سے ڈیلیگیٹ چنے گئے۔ نیز تحصیل پردھان نے عہدیداران کے علاوہ مزید تحصیل کے مختلف حصوں سے نو اشخاص کو شامل کر کے تحصیل ورکنگ کمیٹی کو تشکیل دی گئی ہے

پرجاپریشد تحصیل بھدرواہ کا جنرل اجلاس مورخہ ۱۷ر مئی ۵۶ء کو دفتر پرجاپریشد میں ہوا جس میں متفقہ رائے سے شری کرپا رام کوتوال تحصیل پردھان۔ شری مادھو لال جی اُپ پردھان شری دیاکرشن جی راٹھور تحصیل سکرٹری شری اوم کشور جی جائنٹ سکرٹری۔ شری کرم چند جی خزانچی اور شری بسنت ناتھ جی پبلسٹی سکرٹری چنے گئے اسکے علاوہ شیخ عبدالرحمان جی۔ شری امرچند جی کوتوال امرناتھ اور شری گوری رام شاہ تحصیل بھدرواہ کیلئے ڈیلیگیٹ چنے گئے۔ شری کرپا رام جی نے پندرہ اشخاص پر مشتمل تحصیل ورکنگ کمیٹی کی تشکیل کا اعلان کر دیا ہے۔

پرجاپریشد تحصیل ڈوڈہ کا جنرل اجلاس دفتر پرجاپریشد میں مورخہ ۱۹ر مئی ۵۶ء کو سردار کین سنگھ جی کی صدارت میں ہوا جسمیں باتفاق رائے سردار کین سنگھ جی تحصیل پردھان۔ ٹھاکر دھرم سنگھ جی اُپ پردھان ڈاکٹر شانتی رام جی تحصیل سکرٹری ٹھاکر مادھو رام جائنٹ سکرٹری شری رام سرن پبلسٹی سکرٹری اور شری لال چند جی خزانچی چنے گئے اس کے علاوہ ٹھاکر میاں رام اور ٹھاکر بسنت سنگھ جی بی۔ اے ڈیلیگیٹ چنے گئے۔

پرجاپریشد تحصیل بسوہلی کا جنرل اجلاس مورخہ ۲۰ر مئی اتوار کو بسوہلی میں ہوا جسمیں شری جگدیش شرما تحصیل پردھان۔ شری ہرکیش چند جی شاہ بھنڈ والی

اُپ پردھان۔ شری ہیم راج جی بنی والی اُپ پردھان شری خوشی رام جی پادھا سکرٹری۔ شری دھیان سنگھ شری پریم گپتا اور شری ہنسراج جی بلاور والی جائنٹ سکرٹری۔ شری ہری کرشن لاگر خزانچی شری ایشر داس جی پبلسٹی سکرٹری چنے گئے۔ اسکے علاوہ شری ایشر داس شری رام چند شری پتامبر ناتھ جی ڈیلیگیٹ چنے گئے۔

پرجاپریشد تحصیل نوشہرہ کا جنرل اجلاس مورخہ ۲۰ر مئی ۵۶ء کو نوشہرہ میں شری مینہ شودرس جی کی صدارت میں ہوا جسمیں شری جگدیش ورما تحصیل پردھان۔ ٹھاکر ہری سنگھ جی سوہنگلہ اور پنڈت بیلی رام جی سنڈربنی دو اُپ پردھان۔ حکیم رام سرن داس تحصیل سکرٹری۔ شری منشی لال جی جائنٹ سکرٹری۔ شری گیان چند آفس سکرٹری اور شری دیا پرکاش جی خزانچی چنے گئے۔ اس کے علاوہ ٹھاکر تارا سنگھ اور حکیم کستوری لال ڈیلیگیٹ منتخب ہوئے۔

پرجاپریشد تحصیل راجوری کا جنرل اجلاس مورخہ ۲۷ر مئی کو راجوری میں ہوا جسمیں بخشی سند صیاد تحصیل پردھان۔ ٹھاکر شام سنگھ اور ٹھاکر ملوک سنگھ اُپ پردھان شری پرسرام تحصیل سکرٹری۔ پنڈت تیج رام جی جائنٹ سکرٹری اور شری رام لال جی خزانچی چنے گئے شری عطاءاللہ اور شری شیو رام جی ڈیلیگیٹ منتخب ہوئے (باقی آئندہ)

اخلاقی گراوٹ کا شرمناک مظاہرہ

نیشنل کانفرنس کے ڈھنڈورچی روزنامہ "خدمت" سرینگر نے جموں میں نامہ نگار شری مکھن لال جی کامریڈ کو مقرر کر رکھا ہے۔ مکھن لال مذکور کو پرجاپریشد سے کس طرح اور کن الزامات کی بنا پر نکالا گیا تھا۔ اس کے متعلق پرجاپریشد کے ادھیکاری ہی بہتر جانتے ہونگے۔ لیکن اب کامریڈ مکھن نے جو حرکات شروع کر رکھی ہیں اور چند ٹکوں کے عوض ہیں جس لغو بیانی سے ضمیر فروشی کا ثبوت دے رہا ہے وہ انسان کی اخلاقی گراوٹ کا ایک شرمناک مظاہرہ ہے۔

"خدمت" کے نامہ نگار نے جموں سے ایک حالیہ اشاعت میں لکھا ہے کہ "پرجاپریشد کی جنرل کونسل کا اجلاس اس لئے ملتوی کیا گیا ہے کہ اجلاس میں ہائی کمان کو ممبران جنرل کونسل کی طرف سے کھلم کھلا بغاوت کا خطرہ تھا"۔ حالانکہ اس قسم کی کوئی بات نہیں تھی۔ اجلاس محض موسم کی خرابی کی وجہ سے باقاعدہ طور پر ممبران سے مشورہ طلب کرنے کے بعد ملتوی کیا گیا ہے۔

اسی طرح نامہ نگار مذکور نے لکھا ہے کہ "پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ باقاعدہ انتخاب کے ذریعہ پرلیشد کے صدر منتخب نہیں ہوئے ہیں بلکہ اُن کے گھر پرلیشد کا جو دفتر قائم ہے اسی کے ذریعہ کامیابی کا اعلان کر دیا گیا ہے"۔ آگے چل کر ایک خبر میں نامہ نگار صاحب نے اسی قسم کی ایک دو من گھڑت اور شرانگیز خبریں اخبار میں شائع کر کے پرجاپریشد سے متعلق اپنی ناپاک ذہنیت کا مظاہرہ کیا ہے :۔

دیش بھگت کا دیہانت

مہاشہ کرتار چند جی گذشتہ دنوں اس جہان فانی سے چل بسے۔ بہت [illegible] لوگ ایسے ہونگے جو مہاشہ جی کے [illegible] کیلئے تپ اور تیاگ سے واقف ہونگے [illegible] لیکن درحقیقت وہ ان دیش بھگتوں میں [illegible] ایک تھے جنہوں نے اپنا جیون دیش سیوا [illegible] کیلئے ارپت کئے رکھا۔ لیکن کبھی یہ پرواہ [illegible] نہ کی۔ کہ کوئی ان کی قربانیوں کا ڈھنڈورا [illegible] مہاشہ جی نے نہ صرف اپنے آپ کو دیش [illegible] بلی ویدی پر چڑھائے رکھا۔ بلکہ جب بھی کبھی [illegible] دیش نے قربانی کا آواہن کیا تو آپ نے [illegible] کے میدان میں اپنے آپ کے علاوہ اپنے [illegible] کو بھی پیچھے نہ رہنے دیا۔

آپ سکھوں کے "پانچ پیاروں" کے خاندان میں سے تھے۔ آپ کے [illegible] بچپن سے ہی دیش سیوا کرنے کی طرف [illegible] جس کیلئے آپ کو بے شمار مشکلات [illegible] پڑیں۔ دیش کی آزادی کے اندولنوں میں آپ [illegible] صوفی امبا پرشاد۔ مہندر پرتاپ اور سردار [illegible] ایم۔ اے کے ساتھی تھے۔ جب ان لوگوں کو جلاوطن کیا گیا۔ تو مہاشہ جی کو انگریز سرکار [illegible] لاہور میں گرفتار کر لیا اور پارٹی کے راز جان[illegible] کیلئے آپ کو راتوں بھر راوی کے ٹھنڈے پانی میں کھڑا رکھنے کے علاوہ بے پناہ سختیاں کیں۔ مگر جیل : دوسری ہر قسم کی مصیبتیں [illegible] کرنے کے باوجود آپ اپنے پیچھے [illegible] لاہور جیل سے رہائی کے بعد آپ [illegible] نے جموں میں آریہ سماج کی بنیاد ڈالی اور سماج سدھار کیلئے بے شمار کام کیا۔ ریاست [illegible] میں آپ نے سٹیٹ سبجیکٹ کی شدید [illegible] کی جس پر ریاستی سرکار نے آپ کو ریاست بدر کر دیا۔ ان کے بڑے لڑکے دھرم چند [illegible] گرفتار کر لیا گیا۔ جن کی صحت جیل میں [illegible] ہو گئی اور رہائی کے کچھ [illegible] سورگباشی [illegible] اندولنوں میں شہید [illegible] اندر راج گورو کو مہاشہ جی نے [illegible] کر رکھی تھیں۔ لارڈ ہارڈنگ پر [illegible] شری راش بہاری بوس کے [illegible] ان کے خاص تعلقات تھے اور مہاشہ جی [illegible] چھوٹے بھائی راش بہاری بوس کے ساتھ [illegible] چلے گئے تھے۔ جن کا آج تک کوئی پتہ [illegible] چل سکا ہے۔

[illegible] ءمیں گرفتار کرکے بھیجا۔ حیدرآباد سرکار نے شری اوم کو گرفتار کر لیا اور ایک لمبے عرصہ تک جیل میں رہنے کے کارن صحت خراب ہو گئی۔ جموں میں پرجاپریشد کے اندولنوں میں مہاشہ جی کے سارے کے سارے پریوار نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور لوک راجی سرکار کے مظالم سہے۔ باوجود صحت گر جانے کے آپ پرجاپریشد کے کاموں میں بڑی دلچسپی سے حصہ لیتے رہے اور یہاں تک کہ حالیہ میونسپل الیکشن میں [illegible] پردھان کے طور پر کام کیا اور سپھلتا پراپت کی۔

اس وقت آپ کی عمر ستر برس کے قریب تھی اور زندگی بھر سرکار کی سختیوں کا مقابلہ کرنے سے آپ کا شریر نہایت کمزور ہو چکا تھا۔ لیکن دل میں ہمیشہ اتساہ بھرا رہتا تھا۔

مہاشہ جی کے آخری شبد:۔ مرتیو سے چند گھنٹے قبل شری رام ناتھ ایڈووکیٹ انہیں دیکھنے کیلئے گئے تو مہاشہ جی نے وکیل صاحب کو بازو سے پکڑ کر اپنے پاس بٹھالیا اور کہا کہ میونسپل الیکشن ختم ہو چکے، تیاری ان سب باتوں کو پیش پیش رکھکر ابھی سے شروع کر دیں اور جس طرح سے بھی ہو سکے اس ظالم سرکار کا خاتمہ کرنے کیلئے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھنی چاہیئے۔ بھگوان سے پرارتھنا ہے کہ وہ ایسے یوگی پرش کی روح کو شانتی بخشیں :۔ (ادارہ)

[illegible] جموں [illegible] سارے پریوار نے [illegible] نتیجہ کے طور پر [illegible] جنتا پر بھاگ کو [illegible] اندولن کیلئے آپ ریاست [illegible] کو سویم تیار کر کے رکھی ہے [illegible] فرقہ وارانہ تعصب

کانفرنسی اسمبلی کا آئندہ اجلاس

جموں ۹ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانفرنسی آئین ساز اسمبلی کا آئندہ اجلاس ماہ ستمبر میں سرینگر میں منعقد ہو رہا ہے اور اس اجلاس میں [illegible] ریاست کیلئے اپنا ودھان جو ڈرافٹ ہو رہا ہے [illegible] منظور کریں گے اور اسی آئین کے مطابق ریاست میں آئندہ جنرل انتخابات ہوں گے :۔

[illegible] میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ نے دیکھ لیا ہے لیکن آئندہ [illegible]

دکھی سنسار

پریناتھی کالونی میں مارکیٹ بنانیکا مطالبہ

جموں میں منعقدہ شہری ریفیوجی کمیٹی کے اجلاس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مانگ کی گئی ہے کہ حکومت ہند کی طرف سے کشمیر ریفیوجیز کی بحالی کے لئے ۴۵ لاکھ روپیہ کی جو رقم برائے قرضہ جات منظور ہوئی ہے۔ اس کا بیشتر حصہ شہری ریفیوجیز کو تجارتی و صنعتی قرضہ جات کی شکل میں دیا جائے۔ کیونکہ ان سے پیشتر اس طبقہ کی بحالی کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی۔ ایک اور ریزولیوشن میں حکومت ہند اور حکومت کشمیر کے متعلقہ افسران کی توجہ رولکی کالونی کے نقشہ کی طرف مبذول کرائی گئی۔ جہاں دو ہزار کوارٹر تعمیر کئے جانے والے ہیں۔ اس بات پر حیرت ظاہر کی گئی کہ اس شہری بستی میں کوئی مارکیٹ نہیں رکھی گئی ہے۔

مطالبہ کیا گیا کہ کالونی میں ایک سنٹرل مارکیٹ تعمیر کی جائے اور اس کے ساتھ ہی انڈسٹریل رقبہ مخصوص رکھا جائے۔ پروانشل ری ہیبلی ٹیشن آفیسر جموں نے بھی موقع پر اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے متعلقہ انجینیئر کی توجہ اس طرف مبذول کرائی تھی۔ نقشہ کے مطابق جہاں اس کالونی کی مین سڑک پختہ کی جانی ہے وہاں گلیوں کو پختہ کرنے کا کوئی ذکر نہیں۔ اس لئے یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ گلیوں کو بھی ساتھ ساتھ پختہ کیا جائے۔ نیز کالونی کی تعمیر کی سست رفتار کو تیز کیا جائے۔ ٹیوب ویل اور واٹر سپلائی کا کام جو سب سے پیشتر کیا جانا تھا۔ بہت جلد شروع کیا جائے۔ کالونی میں دھارمک استھانوں کے لئے جگہ مخصوص کی جائے۔ اور پارکیں بھی بنائی جائیں۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس برسات میں کالونی میں درخت لگانے کا کام بھی شروع کیا جائے۔ ایک اور ریزولیوشن میں مانگ کی گئی کہ اودھمپور۔ نوشہرہ۔ سندربنی و راجوری کی منظور شدہ بستیوں کی تعمیر فوری طور پر شروع کروائی جائے۔ نیز حکومت کشمیر سے التجا کی گئی کہ ہندوستان کی طرح ریاست میں بھی بیکار پڑھے لکھے ریفیوجی نوجوانوں کے لئے ووکیشنل ٹریننگ و ٹکنیکل سنٹر قائم کئے جائیں۔

...گی۔ برائے مہربانی برائے مہربانی سائلان کے حالات کو پانی کا فوری انتظام فرمایا جاوے۔ ورنہ فصل کی کوئی امید نہیں ہے۔

علاقہ سوہل میں پانی کی قلت

علاقہ سوہل تحصیل اکھنور میں تمام تالاب خشک ہو چکے ہیں اور لوگوں کو پانچ پانچ چھ چھ میل سے پانی لانا پڑتا ہے۔ مال مویشی پیاسے مر رہے ہیں لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ ریڈیو اور اخباروں میں بڑے زور شور سے پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ کنڈی کے علاقوں میں گورنمنٹ نے ٹرکوں کے ذریعہ پانی سپلائی کرنے کا انتظام کیا ہے خاص سوہل کو ہی دیکھ لیجئے سارے گرمیوں میں صرف تین دفعہ پانی ٹرک کے ذریعہ دیا گیا ہے۔

حکام متعلقہ سے پرارتھنا کہ انسانیت کے نام پر ان بدنصیب علاقوں کی طرف بھی دھیان دیا جائے۔

(ایک واقفکار)

تحصیل ایجوکیشن آفیسر کا نامناسب رویہ

تحصیل ایجوکیشن آفیسر رنبیر سنگھ پورہ کا ٹیچروں کے ساتھ سلوک انتہائی افسوسناک ہے ٹیچروں کو ایک وقت پر تنخواہ نہیں دی جاتی۔ اور اگر دفتر میں پوچھ تاچھ کے لئے کوئی ٹیچر جاتا ہے تو کلرک نہایت برے طریقے سے پیش آتے ہیں۔ اور ٹیچروں کو بلاوجہ خراب ہونا پڑتا ہے۔ نیز دفتر کی حالت عجیب بن چکی ہے۔ حکام بالا سے درخواست ہے کہ دفتر مذکورہ کی حالت کو سدھارنے کی طرف خاص توجہ دی جائے۔

(ایک واقفکار)

پبلک رام بن کی پکار!

مورخہ ۸ جون ۵۶ء کو بیوپار منڈل رام بن کا ایک اجلاس زیر صدارت شری مٹھو رام جی پردھان بیوپار منڈل رام بن منعقد ہوا جسمیں حسب ذیل قرار داد ہائے پاس ہوئیں:-

۱۔ مورخہ ۲۲ مئی گذشتہ کو بھی ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا تھا جسمیں ٹھکہ لگانے بازار مٹیرہ رام بن باولی کی مرمت کے متعلق اور سابقہ مرمت باولی پر کئے گئے فرضی کی آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جس کی ایک کاپی چیئرمین صاحب ٹاؤن ایریا کمیٹی۔ اخبارات اور منسٹر صاحب لوکل باڈیز کی خدمت میں بھیج دی تھیں۔ جسکے متعلق کوئی کاروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔ لیکن آج کا یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ سابقہ کاموں مٹیرہ بازار کے ٹھکے اور باولی کی مرمت کی آزادانہ تحقیقات کرائی جائے۔

۲۔ کمیٹی کے کچھ ممبران نے مزید کام کیلئے مبلغ دس ہزار روپیہ کی مانگ کی ہے تاکہ کمیٹی کے ممبران کا حساب کتاب چلتا رہے۔ کمیٹی کا پبلک کے ساتھ کوئی تعاون نہیں ہے۔ اس لئے پبلک رام بن (یعنی بیوپار منڈل) پرزور الفاظ میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جبتک پچھلے کاموں کی آزادانہ انکوائری نہ ہو تب تک منسٹر لوکل باڈیز نئے کام کی منظوری نہ دیویں اگر بیوپار منڈل کی اس مانگ کو ٹھکرایا گیا تو بیوپار منڈل کو حق حاصل ہوگا کہ وہ کوئی مناسب قدم اٹھائے۔ لہذا ہم تمام بیوپاریان مٹیرہ بازار رام بن باتفاق رائے مذکورہ بالا ریزولیوشن کی تائید کرتے ہیں۔

۳۔ عرصہ چھ سات سال سے گورنمنٹ جموں و کشمیر نے غلہ کا سٹور رام بن کھولا ہوا ہے۔ مگر اس سرکاری سٹور کے ہوتے ہوئے قصبہ ہذا میں مزید تین چار غلہ کے سٹور کھل گئے ہیں۔ جو مزید سٹور کھولے گئے ہیں۔ ان سٹوروں کا غلہ باہر کے دیہات پنچلی۔ دھمکنڈ۔ دھند راٹھ سپلائی ہوتا ہے یعنی اس غلہ کو ان علاقوں میں تقسیم کرتا ہے جسکے لئے ڈیلران نے کرایہ مزدوری بھی گورنمنٹ سے وصول کرتا ہے۔ مگر (کرایہ مزدوری) وصول ہونے پر بھی یہ غلہ ان علاقوں کی نسبت قصبہ رام بن میں زیادہ فروخت ہوتا ہے۔ جو کہ ناجائز ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ نے صرف کمیشن آٹھ آنے فی من دیا ہے۔ مگر اس وجہ سے ان ڈیلران کو کوئی تین چار روپیہ منافع آتا ہے۔ جو کہ غریبوں سے ناانصافی ہے۔ لہذا بیوپار منڈل اس کے متعلق اپنی آواز حکومت تک پہنچانا فرض اولین سمجھتا ہے تاکہ پبلک کی بڑھتی ہوئی بے چینی دور ہو۔

ہم ہیں آپکے خیرخواہ

(شہرداران مٹیرہ رام بن بذریعہ پنڈت ٹھاکر داس پردھان ٹرہ)

کوہل کہو منہاساں

کوہل آبی موضع کہو منہاساں تحصیل جموں عرصہ تین سال سے بالکل برد ہے عرصہ سے سائلان پرت آبی کے حساب سے مالیہ سرکاری ادا کر رہے ہیں حال ہی میں مبلغ چھ صد روپیہ بذریعہ پٹوار منظور ہوا ہے جسکی نسبت ایک کمیٹی مقرر ہوئی ہے جس نے کچھ بھی کام نہیں کیا ہے طرف روپیہ ہضم کرنیکے لئے ساز باز لیا ہے برائے مہربانی موقعہ ملاحظہ کرنیکے بعد رقم تقسیم نہ کی جائے جو کام کمیٹی مذکورہ نے کیا ہے تسلی بخش ہے سرکاری رقم ضائع ہو...

باجلاس تحفہ ٹھاکر داس صاحب

ایم۔ اے ایل ایل بی تحصیلدار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول تحصیل رام نگر

مقدمہ بھاگ سنگھ ولد پیار سنگھ۔ دھنتر سنگھ ولد پنجاب سنگھ۔ سندر سنگھ۔ گنج سنگھ پسران لبو۔ ہمیر سنگھ و جمعیت سنگھ اقوام راجپوت سکنہ موضع بڈہول تحصیل رام نگر (سائیلان)

بنام سنتوکھ سنگھ۔ ہری سنگھ۔ پریم سنگھ کمل سنگھ پسران ٹہڑو و کرمکر سنگھ۔ نانک سنگھ پسران روپا اقوام راجپوت سکنائے موضع بڈہول تحصیل رام نگر (مسئولان)

درخواست درباره دلاپانے دینے قیمت پیداوار ابتدائے ربیع ۲۰۱۰ء تا نہایت خریف ۲۰۱۲ء برو نقل خسرہ گرداوری

عنوان مندرجہ الصدر میں چونکہ سائیلان نے خلاف مسئولان اجلاس ہذا میں درخواست دائر کی ہے کہ مسئولان ساکنان موضع بڈہول نے عدم ادائیگی لگان حصہ پیداوار اراضی ملکیتی سائلان ابتدائے ربیع ۲۰۱۰ء تا نہایت خریف ۲۰۱۲ء مبلغ [illegible] روپیہ قیمت لگان دلوائی جائے

ہرچند مسئولان کی طلبی عمل میں لائی گئی۔ مگر مسئولان میں سے مسئول ۲ و مسئول ۵ کی ابھی تک تعمیل نہیں ہوئی ہے۔ اور نہ ہی معمولی طریق پر ہر دو مسئولان نمبر ۲ و ۵ کی تعمیل ہوتی تصور ہوتی ہے۔ لہذا بذریعہ

اشتہار ہذا

ہر دو مسئولان نمبر ۲ و ۵ مقدمہ ہذا کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ تحصیل ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً بتاریخ

۱۰ ساون سمت ۲۰۱۳ء

بوقت ٹائم کچہری حاضر آکر پیروی مقدمہ عنوان بالا کریں۔ بصورت عدم حاضری کاروائی یکطرفہ انکے خلاف عمل میں لائی جاویگی۔

اشتہار ہذا ہمارے دستخط و مہر تحصیل سے جاری کیا گیا۔

تحریر 29/6/56 (دستخط)

تحصیلدار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول تحصیل رام نگر

راجیہ بھاشا آیوگ کمیشن کی خدمت میں ہندی ساہتیہ گوشٹھی کا میمورنڈم

راجیہ بھاشا آیوگ کمیشن پچھلے دنوں ریاست میں بھاشا سے متعلق عوام کی رائے جاننے کیلئے سرینگر آیا تھا۔ ہندی ساہتیہ گوشٹھی جموں نے مندرجہ ذیل میمورنڈم کمیشن کی خدمت میں پیش کیا۔

بیک گراؤنڈ

پہلے سمیہ میں لڑکوں کے سکولوں میں تیسری جماعت سے اور لڑکیوں کے سکولوں میں شروع سے ہی ہندی پڑھائی جاتی تھی لڑکیوں کے سکولوں میں ہندی ہی ذریعہ تعلیم تھی۔ سنہ ۱۹۳۸-۳۹ء میں ایجوکیشن آرگینائیزنگ کمیٹی بنائی گئی۔ جس نے مکمل طور پر اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کی سفارش کی۔ اس سے ریاست کے لوگوں میں بڑی ہلچل پیدا ہوئی۔ اس سمیہ کے پردھان منتری شری گوپال سوامی آئینگر جی نے گورنمنٹ کے کیبنٹ آرڈر نمبر 989 سمت 1940 سے اس اندولن کو شانت کیا۔ اس آرڈر کا اختصار یہ تھا:-

۱۔ ذریعہ تعلیم ایک، ویوہارک بھاشا ہونی چاہیئے (آسان اردو)

۲۔ لکھنے اور پڑھنے کیلئے دیوناگری اور فارسی لپیوں کا ایک جیسا استھان ہونا چاہیئے۔

۳۔ مختلف لپیوں کی کتابیں دونوں لپیوں میں چھپنی چاہیئں۔

۴۔ سکولوں میں پڑھنے والے ودیارتھیوں کو لکھنے پڑھنے کیلئے دونوں میں سے کوئی لپی نشچت کرنے کی آزادی ہونی چاہیئے۔

۵۔ ایسے سکول جن میں ۱۵٪ ودیارتھی ہندی یا اردو کوئی بھی لپی میں پڑھنا چاہیں تو اس سکول میں دونوں لپیوں کا جاننے والا ادھیاپک ہونا چاہیئے۔

آسانی اردو کی دیا کھیا گورنمنٹ کے ۲۵ فروری ۴۳ء کے پریس نوٹ میں اس پرکار ہے۔ "ذریعہ تعلیم کی سادھارن شبداولی ایسی ہو جو ہندی اور اردو میں عام طور پر استعمال ہونیوالی ہو۔ اور بول چال کی بھاشا میں آسانی سے سمجھ میں آ جانیوالی ہو منظور شدہ شبداولی کو گورنمنٹ نے دو جلدوں میں چھپوا دیا۔ اور یہ اعلان کر دیا کہ اس یوجنا کے مطابق سبھی کتابیں اسی شبداولی کے آدھار پر ہونی چاہیئں ٹیکنیکل الفاظ اردو اور ہندی میں سانجھے استعمال ہونے والے ہونے چاہئیں۔ ہر ایک کتاب کے اخیر میں ٹیکنیکل الفاظ کی فہرست جوڑ دی جائے۔

ریاست کے محکمہ تعلیم نے جو ہمیشہ ہندی دروودھیوں سے ہی بھرا رہا۔ اس سکیم کو عملی جامہ کبھی نہیں پہننے دیا اور ہر ممکن اڑچن ڈالنے کی کوشش کی۔

ہندوستان سے الحاق سمبندھ ہو جانے کے بعد یہ آشا کی جانے لگی کہ اس ستھتی میں سدھار ہوگا۔ کیونکہ ہندی دیوناگری لپی میں راشٹر کی راج بھاشا گھوشت کی گئی ہے۔ لیکن سدھار ہونے کی بجائے یہاں حالت اور بگڑ گئی۔ شیخ عبداللہ نے جنکے پاس ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ تھا ہندی کو ہر جگہ سے ہٹانے کی کوشش کی۔ کٹھن اردو کو ذریعہ تعلیم کے طور پر زبردستی ٹھونسا گیا۔ اور عربی فارسی اور اردو کو راج بھاشا بنایا گیا۔ اردو کا پڑھنا پڑھانا لڑکیوں کے سکولوں میں بھی شروع سے ضروری قرار دیا گیا۔ ہندی کے متعلق کوئی بھی بات سننے سے انکار کر دیا گیا پرائیویٹ سکولوں اور ہندی سنسکرت کے ودیالیوں کے گرانٹ ان ایڈ بند کر دی گئی۔

آج حکومت میں تبدیلی سے کچھ شانتی ضرور ہے لیکن ہندی کے بارے میں حکومتی پالیسی ویسی ہی ہے۔

ہندی کی موجودہ حالت

۱۔ 1940 کا کیبنٹ آرڈر نمبر 989 موجود ہے لیکن اس کی سپرٹ کہیں دکھائی نہیں دیتی

۲۔ عدالتوں اور سرکاری دفتروں میں ہندی اور اردو کا ایک جیسا استھان تھا ہندی کو بالکل پیچھے پھینک دیا گیا ہے۔ پہلے سمن وغیرہ ہندی اردو دونوں لپیوں میں چھپتے تھے۔ اب صرف اردو میں ہی چھپتے ہیں۔

۳۔ ہندی اور سنسکرت کی کلاسوں کی گرانٹ ان ایڈ بدستور بند ہے۔

۴۔ ریاست کے بہت سے سکولوں میں مانگ کرنے پر بھی ہندی پڑھانے کا کوئی پربندھ نہیں ہے۔

۵۔ جموں پرانت میں ڈوگری ذریعہ تعلیم ہو اسکے لئے ایک اندولن کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے تاکہ ہندی کو سکولوں سے نکال دیا جائے۔ ہندی کو راشٹر بھاشا کے روپ میں کہیں بھی استھان نہیں دیا گیا ہے

۶۔ سکولوں میں پڑھائی جانے والی کتابوں میں عربی فارسی کے شبدوں کی بھرمار ہے ٹیکنیکل الفاظ بھی عربی اور فارسی سے لئے گئے۔ اس پرکار کلچرل لگاؤ سے کہاوتیں مثالیں وغیرہ دوشی ہیں۔

سالانہ نتیجہ کے بعد جب نئی جماعتیں بیٹھتی ہیں تو ہندی میں چھپی کتابیں نہیں مل سکتیں ہندی کے امتحانوں میں روکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں کشمیری بھاشا کی شاردا لپی کو دیوناگری سے فارسی لپی میں بدل دیا گیا ہے ان سب باتوں سے ہندی ورودھی منوورتی کا پتہ چلتا ہے۔

جموں کشمیر ہندی پرانت نہیں ہے

ریاست کو ہندی پردیش میں رکھنا ٹھیک نہیں ہے۔ اردو کو یہاں کی علاقائی زبان بنایا گیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ یہاں ایسی بھاشا اپنائی جانی چاہیئے۔ جسمیں ڈوگری۔ پہاڑی۔ گوجری۔ بھدرواہی۔ کشتواڑی۔ پوٹھواری اور کشمیری وغیرہ زبانوں کے زیادہ سے زیادہ الفاظ ہوں ایسی بھاشا کا سٹینڈرڈ روپ عدالتوں اور سکولوں کا ذریعہ تعلیم ہونا چاہیئے۔ سمجھوتے کے طور پر اردو کو بھی تسلیم کر لیا جائے لیکن پڑھائی کی کتابوں میں وطنیت جھلکنی چاہیئے۔ اور الفاظ وہی زیادہ ہوں جو مندرجہ بالا زبانوں میں کثرت سے پائے جاتے ہوں۔

آگے کی سکیم

سارے جموں پرانت میں ہندی ذریعہ تعلیم ہو۔ ریاست کے دوسرے حصوں میں جہاں ہندی کے لئے مانگ ہے ہندی پڑھانے کا پربندھ ہونا چاہیئے۔

۲۔ یونیورسٹی میں ذریعہ تعلیم ہندی ہونا چاہیئے۔ اس سے ودیارتھیوں کو ہندوستان کے دوسرے کالجوں میں پڑھنے کی آسانی ہو جائیگی۔ اس پرکار ریاست کے لوگوں کیلئے ودیا پراپتی کے سادھن بہت آسان ہو جائینگے

۳۔ ریاست کی دوسرے صوبوں اور ریاستوں سے اور ہندوستان کی کیندریہ سرکار سے خط و کتابت ہندی میں ہونی چاہیئے۔ اس پرکار نشچت طور پر ہندی آگے بڑھے گی اور مقررہ میعاد کے انگریزی کا استھان لے سکے گی۔

۴۔ ہندی کے پرچار اور پھیلاؤ کیلئے ایک پانچ سالہ پلان بنایا جائے۔ اور مندرجہ ذیل قسم کے سادھن اپنانے چاہیئں۔ مختلف علاقوں کا ادب اکٹھا کرنا اور چھپوانا۔ ہندی میں سب پرکار کی کتابیں چھپوانا۔ ہندی ادھیاپکوں کو ٹریننگ کے لئے سہولیات بہم پہنچانا ہندی سنسکرت ودیالیوں کی مدد کرنا جن بھی ذرائع سے ہندی کو فروغ مل سکتا ہے۔ ان کو اپنانا۔ زیادہ اچھا ہو کہ اسکے لئے ایک سب کمیٹی بنائی جائے۔ گورنمنٹ کیلئے صلاح مشورہ کیلئے ایک ایڈوائیزری بورڈ بنایا جائے

۵۔ سکولوں میں ہندی سنسکرت پڑھانے والے ادھیاپکوں کی کمی ہے۔ ودیالیہ جہاں سنسکرت پڑھانے والی ادھیاپکوں کو ٹریننگ ملتی تھی کو سرکاری گرانٹ ان ایڈ بند کر دی گئی ہے۔ نتیجے کے طور پر سنسکرت کی کلاسیں بند کر دینا پڑی ہیں۔ محکمہ تعلیم کی ہندی ورودھی نیتی کو بدلنا چاہیئے۔

ہندی کی ترقی اور پرچار کے لئے ایک باقاعدہ قانون بننا چاہیئے۔

۶۔ سکولوں کی لائبریریوں میں اور ریڈنگ روموں میں ہندی کی کتابوں اور رسالوں کی تعداد بڑھائی جانی چاہیئے۔

۷۔ ایسے کرمچاریوں کو جو سرکاری نوکری میں ہیں ہندی پڑھانے کا پربندھ کیا جائے ان کے لئے ایک میعاد مقرر کی جائے جس کے اندر اندر وہ ہندی میں ایک خاص حد تک یوگیتا پراپت کر لیں۔ نئی بھرتی میں ہندی جاننا ضروری شرط رکھی جائے۔

جموں پرانت میں ماتری بھاشا کا سوال

ماتری بھاشا کو ہمیشہ وشال روپ میں لینا چاہیئے۔ انگلستان میں لندن شہر میں لوگوں کی ماتری بھاشا کاکنی ہے پر شکشا ان کا سٹینڈرڈ انگریزی ہے۔ فرانس اور جرمنی جیسے دیشوں میں درجنوں بولیاں ہیں لیکن کسی بھی بولی کو شکشا یا حکومت کا ذریعہ تعلیم نہیں بنایا گیا ہے۔ ہمارے دیش میں راجستھان کے لوگ شدھ ہندی نہیں بولتے۔ اسی طرح بہار کے لوگ بھی شدھ ہندی نہیں بولتے۔

بقیہ صفحہ ۳ پر

تار کا پتہ
"جے سودیش"
جموں

فی پرچہ
۲ آنے



ٹیلیفون نمبر
۴۳۲

چندہ سالانہ
۶ روپے
مفصلات
۸ روپے

Vol. II | Saturday, 28 July 1956 | No. 5

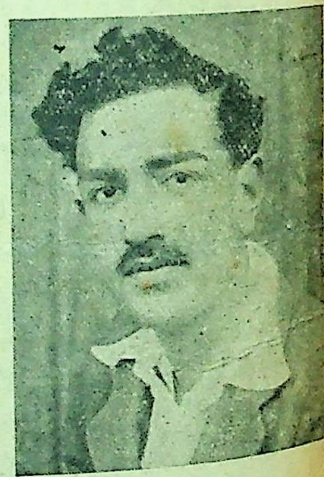
प्रजा-परिषद् तहसील किश्तवाड के दो प्रमुख



श्री सन्त राम
मन्त्री
तहसील प्रजा-परिषद्

भारत-भूमि का कण-कण हो अब शक्ति का अवतार उठे
जल थल से अम्बर से फिर हिन्दी का जय-जयकार उठे
जग-जननी का जयकार उठे।

उच्च हिमालय से ले दृढ़ता, सागर से गाम्भीर्य महान
मां वसुधा से सहनशीलता, गंगा से शुभ स्वर्गिक गान
देने को उत्साह अमिट हैं सर्वश्रेष्ठ इतिहास पुराण
शुभाशीष ले ईश्वर का, अपनाएं अनुपम वैदिक ज्ञान
आराधें द्विज-तेजों को, कर दानव हाहाकार उठे
फिर मानवता साकार उठे, जग-जननी का जयकार उठे।
कंस, दुशांसन के शासन से जब दुनियां थर्राती थी,
मानवता पर दानवता की श्याम घटा घहराती थी,
राम, कृष्ण की दिव्य किरण दे मां जग सुख को पाती थी,
इसीलिये तो माता जग में बन्दनीय कहलाती थी,
उस माता की गोदी से फिर वीरों का ललकार उठे,
सोया अतीत हुंकार उठे जग-जननी का जयकार उठे,
अपमानित जीवन पाने का यह अवसर ही क्यों आया?
पाप किये थे हमने अपने कर्मों का ही फल पाया
अब आंखें खुल गयीं हमारी, दूर भगा दें सब माया
आज जगत् को दिखला दें हम अपनी परिवर्तित काया
साठ कोटि हाथों वाली मां का अद्‌भुद् आकार उठे
लख विश्व नयन विस्फार उठे, जग-जननी का जयकार उठे।
रोने से, निराश होने से, बन सकता कुछ काम नहीं
शान्त चित्त से हंसते-हंसते गाते जायें गान यही
मां तेरे सत्पुत्रों को अब बहकाना आसान नहीं
देह रहे न रहे पर मां का सह सकते अपमान नहीं
हृत्तन्त्री के तार-तार से गीता का झंकार उठे
फिर गाण्डीव टङ्कार उठे, जग-जननी का जयकार उठे।



श्री सेवा राम
B.A., L.L.B., Vakil
प्रधान
तहसील प्रजा-परिषद्

Regd. E.P. No. 32

ریاست کیلئے الگ آئین کی تشکیل ـ ریاست کو بھارت سے دور دور رکھنے کی کوشش عوام کو ہمیشہ کیلئے غلام بنانے کا ناپاک منصوبہ

جوڈیشری کی آزادی کے سلسلہ میں حکمران پارٹی میں شدید اختلاف رائے

خاص نمائندہ سے

جموں ۱۹ جولائی ـ ریاست کے لئے بھارت کے آئین سے الگ بنائے جانے والے مجوزہ آئین کا مسودہ تقریباً تقریباً مکمل ہو چکا ہے ـ پتہ چلا ہے کہ کانفرنسی حکمرانوں نے اپنے اس مسودہ آئین میں ریاست کو جہاں ہندوستان سے زیادہ سے زیادہ دور رکھنے کی کوشش کی ہے وہاں ریاستی عوام کی آزادیوں کو کچلنے اور انہیں غلام بنا کر یہاں ریاست میں ہمیشہ کیلئے اپنا تخت سلطانی قائم کرنے کے بھی منصوبے باندھے ہیں

پتہ چلا ہے کہ مسودہ آئین میں کانفرنسی حکمرانوں نے یہ طے کیا ہے کہ کوئی بھی ایسی جماعت جو اس آئین کی مخالفت کرے گی اُسے غیر قانونی قرار دے کر الیکشن میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہوگی ـ یاد رہے کہ پرجا پریشد نے اعلان کر رکھا ہے کہ وہ بھارت کے ودھان کو ہی لاگو کروا کر رہیگی ـ مزید پتہ چلا ہے کہ آئین ہذا کے تحت ریاست میں اپر اور لوئر دو ہاؤس ہونگے ـ ریاست کیلئے منتخب شدہ اپنا الگ آئینی ہیڈ ہوگا ـ ہندوستان کے آڈیٹر جنرل کو باقی ریاستوں کی طرح یہاں کے حسابات کی جانچ پڑتال کرنے کا کوئی اختیار نہ ہوگا ـ ریاست کے لئے اپنا الگ الیکشن کمیشن ہوگا ـ بھارت کے الیکشن کمیشن کو ریاست کے انتخابات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہوگا ـ ہندوستان کے راشٹرپتی کو ایمرجنسی حالات کیلئے وہ اختیارات نہیں ہوں گے جو اُسے دوسری ریاستوں میں حاصل ہیں ـ ریاست کی اقلیتی فرقوں کے لئے کوئی تحفظ نہیں رکھا گیا ہے ـ ریاست میں عوام کو وہ بنیادی اور شہری حقوق نہیں دیئے گئے ہیں جو بھارتیہ ودھان کے تحت دوسرے ہندوستانیوں کو حاصل ہیں ـ

مزید معلوم ہوا ہے کہ ریاست میں سپریم کورٹ کے نفاذ اور جوڈیشری کو آزاد رکھنے کے سلسلہ میں نیشنل کانفرنس کے دونوں دھڑوں میں شدید اختلاف رائے پایا جاتا ہے ـ کہا جاتا ہے کہ کمیونسٹ نواز نیشنل کانفرنسی دھڑا اس بات پر زور دے رہا ہے کہ ریاست میں قانون کی حکومت قائم ہونی چاہیئے ـ مگر بخشی صاحب اور اُن کے ساتھی اس کے سخت خلاف ہیں اور جوڈیشری کو آزاد رکھنے کی بجائے اسے ریاستی حکمرانوں کی لونڈی بنا کر رکھنا چاہتے ہیں ـ بعد کی ایک اطلاع ہے کہ بمبئی کے ایک بڑے وکیل مولانا واینائل لطیف جنہیں آئین کا ڈرافٹ تیار کرنے کے لئے خاص طور پر ریاستی سرکار نے بلایا تھا ہے وہ دونوں دھڑوں کے اختلاف کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں اور کوئی درمیانی راستہ ڈھونڈ رہے ہیں ـ سیاسی پنڈتوں کا خیال ہے کہ کمیونسٹ جوڈیشری کی آزادی پر اس لئے زور دے رہے ہیں کہ انہیں بخشی صاحب سے ڈر ہے کہ کل انہیں بھی شیخ عبداللہ اور اُس کے ساتھیوں کی طرح جیل کی ہوا ہی نہ کھانی پڑے اور اگر جوڈیشری آزاد ہوئی تو وہ کم از کم عدالتوں کا دروازہ تو کھٹکھٹا سکیں گے ـ

ریاست کیلئے الگ ودھان بنانے سے ملک کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط ہونگے

جنرل سکریٹری پرجا پریشد کا بیان

جموں ۲۲ جولائی ـ آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے شری رام ناتھ ایڈوکیٹ جنرل سکریٹری پرجا پریشد نے کہا ہے کہ ایک ودھان ـ ایک جھنڈا اور ایک ہی قومی ترانہ کسی قوم کی یکجہتی کا نشان ہوتے ہیں ہم ریاست باسی ہندوستانی ہوتے ہوئے اس اصول پر پورا اعتقاد رکھتے ہیں اور ملک کی یکجہتی و ایکتا کیلئے اس اصول میں کسی بھی طرح کی ڈھیلائی نہیں آنی چاہیئے ـ

آج جبکہ ریاست جموں و کشمیر ہر لحاظ سے بھارت کا ایک انگ بن چکی ہے ـ یہ لازم ہو جاتا ہے کہ ریاست باسیوں کو ہندوستانی عوام کی طرح حقوق و مراعات حاصل ہوں اور بھارت کا ودھان پورے کا پورا ریاست میں لاگو کیا جائے ـ لیکن اس سے انحراف بھارت میں بڑھ رہے علیحدگی پسندی کے رجحانات کو تقویت دیگا جو پہلے ہی سے سرحدی علاقوں میں گڑبڑ کا باعث بن رہے ہیں اور اس سے اُن عناصر کو شہ ملے گی جو ملک کی یکجہتی کیلئے ایک خطرہ بنے ہوئے ہیں ریاست جموں کشمیر میں الگ الگ ودھان بنانے کے اصول کو تسلیم کر لینے سے دوسرے عناصر بھی زور پکڑیں گے جس سے وہ ملک کے خرمن امن میں آگ لگا سکیں گے ـ ریاست کے باسیوں کا مفاد اسی میں ہے کہ بھارت کا مکمل ودھان یہاں لاگو ہو جس سے نہ صرف ملک کا اتحاد مضبوط ہوگا بلکہ اُنہیں سیاسی اقتصادی سماجی آزادی حاصل ہوگی اور خیالات کے اظہار کی آزادی ملنے کے علاوہ انصاف اور ترقی کے یکساں مواقع حاصل ہوں گے ـ

شری رام ناتھ جی نے آگے چل کر کہا ـ کہ یہ حیرانگی کی بات ہے کہ وہ لوگ جو ریاست کے ہندوستان کے ساتھ الحاق کے بڑے بڑے دعوے باندھتے ہیں ریاست کیلئے الگ ودھان بنا کر ملک کی یکجہتی اور ایکتا کو ختم کرنے پر کیوں بضد ہیں ـ کچھ لوگ پرجا پریشد کی قوم پرستانہ جائز مانگ کو نظر انداز کر کے ایسے محض بحث کا موضوع بنائے ہوئے ہیں لیکن پرجا پریشد اس کی اہمیت کو بہتر سمجھتی ہے ـ کہ یہ دیش بھگت عوام اور ملک کیلئے زندگی اور موت کا سوال ہے اور وہ اسے حاصل کرنے کیلئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے ـ

یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ بھارت سرکار کے حلقے پرجا پریشد کی اس محب وطنانہ مانگ کو ماننے کی بجائے نیشنل کانفرنس کی دو رنگی ... مانگ کو ماننے پر تلے ہوئے ہیں ـ یہ ... افسوس کا مقام ہے کہ بھارت سرکار کے بیدار مغز حکام کیوں ایسا وطیرہ اختیار کئے ہوئے ہیں ـ اس سے وطن دشمن عناصر کے ہاتھ پکے ہوتے ہیں اور وہ دوسرے ... جو بھارت کے ودھان سے بناوٹی ڈر بتا کر اپنے لئے علیحدہ AUTONOMY مانگتے ہیں وہ دوسرے ریاستی عوام کو بنیادی حقوق دینے سے کیوں کتراتے ہیں حالانکہ کانفرنسی حکومت کے پچھلے نو سالہ دور کے عمل نے جموں کے عوام کو ... کر دیا ہے اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ " ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہیں اور کھانے کے اور " جموں کے لوگوں کی حکومت کے اندر آواز بالکل ختم کر دی گئی ہے اور اُنہیں اپنے گھر میں بھی سیاسی اچھوت بنا دیا ... ہندوستانی ودھان کے نرمان داتوں نے جملہ حقائق اور واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہی ایک ایسا ودھان ... جس میں تمام لوگوں کے شبہات کو دور کرنے کا یقین کیا گیا ہے ـ کس قدر حیرانگی کی بات ہے کہ ریاست کے لوگ ... سپریم کورٹ سے بھی مستفید ہونے کے واسطہ میں رکاوٹ ڈالی جا رہی ہے خود ریاست کی ہائیکورٹ کو ایک ... بنا دیا گیا ہے ـ ان کے اختیار میں ایک منصف مجسٹریٹ کا تبادلہ بھی ممکن نہیں اور اس پر طرہ یہ کہ ریاست میں جمہوریت کے اصولوں پر مبنی آزاد عدالت العالیہ کی موجودگی کا ڈھنڈورہ پیٹا جاتا ہے ـ (باقی صفحہ ۶ پر)

گیت ← کہانی ہے امر بلیدان کی

شیاما پرشاد وطن کے پران کی ـ یہ کہانی ہے امر بلیدان کی

اِک وقت ایسا آیا کشمیر ڈگمگایا عبداللہ کا تھا جادو چل رہا
تُند تیز تھیں ہوائیں ، خونخوار تھیں فضائیں تھا انجام بربادیوں کا پل رہا
کن کن میں جلن ، تن من ہیں جلن ـ جلی برف میں اگنی طوفان کی
یہ کہانی ہے امر بلیدان کی

پیارا دیش کا وہ لال ، قوم کا وہ نونہال ـ دیکھ ظلم و ستم کو مچل پڑا
دھوکے بازی کو مٹانے سوتے ہوؤں کو جگانے ـ کشمیر کی طرف اب چل پڑا
اُس کی چال میں جوانی ، ماتھے جوت نورانی ـ اُسکی شور میں تھی دھن دیش گگن کی
یہ کہانی ہے امر بلیدان کی

بڑھا آگے جھٹ پٹ ، لئے دل میں لپٹ ـ روکنے والے بھی رہ گئے روکتے
لئے دیش کی لگن ، جس کا من تھا مگن ـ کون ماں کے لال تھے جو اُسے ٹوکتے
بندھن توڑ تار تار ، کشمیر میں پدھارے لاج رکھنے چلے وہ ہندوستان کی
یہ کہانی ہے امر بلیدان کی

چھایا پل میں اندھیرا ، پاپا ظالموں نے گھیرا ـ اس دیش کے سپوت کو کچل دیا
آپ خود باغبان ملا قاتلوں سے آن ـ اس باغ کے سُمن کو مسل دیا
رکھ لی وطن کی لاج ، قوم کی بڑھائی شان ـ بلی ویدی پر چڑھائی بلی جان کی
یہ کہانی ہے امر بلیدان کی

(از لکشمی نارائن سمن امرتسری)

پانی کے لئے بھی رشوت

موضع جنوال تحصیل ہیرانگر میں گورنمنٹ نے ٹیوب ویل لگایا ہے ـ مگر کچھ دنوں سے وہاں پر دربارہا نامی جو چوکیدار لگایا گیا ہے اس نے لوگوں کا ناک میں دم کر دیا ہے اور بغیر رشوت کے پانی نہیں لینے دیتا اور لوگوں سے چار چار آنے فی گھڑا وصول کر رہا ہے ـ
افسران متعلقہ سے گذارش ہے کہ چوکیدار مذکور کو تبدیل کیا جائے ـ تاکہ لوگ سکھ کا سانس لے سکیں ـ (ایک جنوال لوسی)

ہفتہ وار "جے سودیش" جموں
۲۸ جولائی ۱۹۵۶ء

اور آج ضرورت ہے ......

گذشتہ شمارہ میں ہم نے لکھا تھا کہ آزادی کے بعد اولاً ضرورت ملک کے عوام کو سیاسی، سماجی، اقتصادی اور اخلاقی طور پر اوپر اٹھانے کی تھی۔ لیکن بدقسمتی سے جن لوگوں کے ہاتھوں میں حکومت آئی ہے۔ وہ اپنی اس بڑی بھاری ذمہ واری کو بھول کر اپنی گدیوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے قایم رکھنے کی سوچ رہے ہیں ان کے اندر وہی انگریز والی ذہنیت پیدا ہو گئی ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو لوگوں کو اپنا غلام بنا کر رکھا جائے۔ جو لوگ ان کی برائیوں کے خلاف بولنے کی جرأت کریں۔ انہیں گولی۔ ڈنڈے اور لاٹھی سے دبا دیا جائے۔ اور اگر اس طرح بھی کام نہ بنے تو چاندی کے سکوں۔ اور دوسرے لالچوں کے بدلے انہیں خرید لیا جائے۔ یعنی برسر اقتدار آنے والے لوگوں نے اپنے فرض کو نبھانے کی بجائے اس کے برعکس عمل شروع کر رکھا ہے۔ لوگوں کے اندر احساس آزادی کی بجائے غلامی کی ذہنیت پیدا کی جا رہی ہے۔ اُن کے اندر سے ایمان کا جذبہ ختم کر کے انہیں ضمیر فروشی سکھایا جا رہا ہے۔ اور اپنی گدیوں کی خاطر ملک کو اوپر اٹھانے کی بجائے سیاسی، سماجی اور اخلاقی پستی کے گڑھے میں دھکیلا جا رہا ہے۔ یعنی بار بار ہی کھیت کو کھانے لگ گئی ہے۔ لیکن سوچنے والی بات یہ ہے۔ کہ جن ملکوں کے اندر اس قسم کے حالات پیدا ہو جاتے ہیں لوگوں کی آزادی کو کچل دیا جاتا۔ تو اس کے نتائج کیا نکلتے ہیں اس کے لئے اتہاس ساکھشی ہے کہ اول تو کچھ محب وطن سرفروش میدان میں نکلتے ہیں جو قربانیوں سے ملک کے اندر روشنی کی شمع جاگرت کرتے ہیں جو ظالم کو للکارتے ہیں اور ظلم سے ٹکرا کر یا خود ختم ہو جاتے ہیں۔ یا ظالم کو ختم کر دیتے ہیں اور اگر کبھی خدانخواستہ ایسا نہ ہو۔ تو اخلاقی گراوٹ اور انارکی اس حد تک پہنچ جاتے ہیں کہ ملک کے لوگ خود دشمن کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ آؤ! ہمارے گلے میں غلامی کا پھندا ڈالو۔ اور اپنی ضمیر کو بیچنے کے ساتھ ساتھ قوم کو بھی بیچ کر ملک کو غلام بنا دیتے ہیں ہمارے ملک میں آج جب ایک طرف برسر اقتدار لوگ ملک کو اوپر اٹھانے کی بجائے نیچے لے جا رہے ہیں اور دوسری طرف سنسار کی بڑی بڑی سامراجی طاقتیں جو پہلے سے ہی ایسے ہڑپ کرنے کی تاک میں ہی نہیں بیٹھی ہیں۔ بلکہ کمیونسٹ اور دوسرے کئی روپوں میں انہوں نے یہاں اپنے ایجنٹ پیدا کر لئے ہیں ایسی حالت میں یہ اندازہ لگانا کہ ہمارا دیش جس نے صدیوں کی غلامی کی زنجیروں کو حال ہی میں توڑا ہے۔ اس پر آج خطرات کے کتنے بھیانک بادل منڈلا رہے ہیں کوئی مشکل بات نہیں۔ چنانچہ ان حالات میں اس پیارے دیش کی خاطر جہاں ہماری حکومت سے لیشنے میں مست لوگوں سے التجا ہے کہ وہ آنکھیں کھولیں اور ملک کی اولین ضرورتوں کو سمجھیں۔ (کسی جگہ کوئی سیرگاہ بنوا دینا یا کنواں کھدوا دینا ہی ملک کی ترقی کا راز نہیں ہوتا۔ بلکہ ملک کے بسنے والوں میں اخلاق اور دیش پریم کیلئے جذبات پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے) وہاں محب وطن اور دیش کے لئے تڑپ رکھنے والے سرفروشوں سے بھی اپیل ہے۔ کہ یہ وقت رکنے اور آرام کرنے کا نہیں۔ دیش کی اس آزادی کو بچانے کی خاطر جس کے لئے ہزاروں نوجوان اپنے سینوں میں گولیاں کھا کر ہمیشہ کی نیند سو گئے۔ جس کی خاطر بھاری بلیدان ہوئے۔ میدان میں نکلنے کی ضرورت ہے۔ سوئے ہوئے بھائیوں کو جگانے کی ضرورت ہے۔ اور پستی کی گہری کھائیوں میں گرتی جا رہی قوم کو بچانے کی ضرورت ہے ✦

پنڈت جی دہلی کو

جموں ۳۰ جولائی۔ آج پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ دہلی میں ہو رہی آل انڈیا جن سنگھ کی ورکنگ کمیٹی میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے ہیں آپ دہلی میں پنڈت پنت ہوم منسٹر اور دوسرے ہندوستانی رہنماؤں کے ساتھ مل کر ریاستی سیاسیات کے بارے میں بات چیت کریں گے۔

۵ اگست — پروٹسٹ ڈے

جموں ۲۲ جولائی۔ آج یہاں پرجا پریشد کے سنٹرل آفس سے اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ پرجا پریشد کی طرف سے ۵ اگست ایبٹ وار کو ریاست کے لئے بنائے جا رہے الگ و غیر جمہوری آئین کے خلاف پروٹسٹ ڈے منایا جائیگا۔ جگہ جگہ پبلک جلسے، میٹنگیں کر کے ریزولیوشن پاس کئے جائیں گے اور کانفرنسی حکمرانوں کے اس وطن دشمنانہ فعل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جائیگی نیز ریاست میں ہندوستان کے مکمل ودھان کے نفاذ کے مطالبہ کو دہرایا جائے گا۔

"پیٹ کا سوال"!

پچھلے دنوں جیوڑیاں تحصیل اکھنور میں پنچایت کا الیکشن ہوا۔ اور وہاں پر باوجود اعتراض کرنے کے پنچایت کے افسر متعلقہ نے ایک ایسے شخص کو پنچ منتخب کر لیا جس کے خلاف کیس چل رہا ہے۔ اور پابند ضمانت ہے حالانکہ پنچایت رولز میں صاف درج ہے کہ کوئی ایسا شخص پنچ نہیں بن سکتا — اس کے کچھ دن بعد وہی افسر حلقہ کھرٹاہ میں پنچایت کا چناؤ کروانے کے لئے گیا۔ تو وہاں پر ٹھنڈی چوئی گاؤں کے سرو دلعزیز کارکن شری امرناتھ کو اس بنا پر الیکشن میں حصہ لینے سے روک دیا کہ اُس کے خلاف کیس چل رہا ہے۔ اور پابند ضمانت ہونے کی وجہ سے الیکشن میں حصہ نہیں لے سکتا۔ اس پر لوگوں نے سوال پیدا کیا کہ آپ نے جیوڑیاں میں اس اصول کو کیوں نہیں اپنایا تو افسر مذکور نے کھسیانا سا ہو کر جواب دیا کہ "وہاں کیا کریں پیٹ کا سوال ہے۔ وہ تو ہمیں نے ممبر اسمبلی کے کہنے پر کیا ہے۔ اور یہ شخص پرجا پریشد کا ہے" جس پر ٹھنڈی چوئی کے لوگوں نے اپنا ممبر چننے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ جب کیس ختم ہو جائیگا۔ اُس وقت الیکشن کر لیں گے۔ چنانچہ اُس گاؤں کی جگہ خالی رکھی گئی ہے۔

ڈاکٹر نانک چند سول سرجن کی ڈیوٹی پر

پتہ چلا ہے کہ ڈاکٹر کرتار سنگھ سول سرجن گورنمنٹ ہسپتال جموں جن کے خلاف لوگوں کو اکثر شکایات رہتی تھیں جموں سے سرینگر تبدیل کر دیا گیا ہے اور اُن کی جگہ فی الحال سرجن سپیشلسٹ ڈاکٹر نانک چند کو لگایا گیا ہے۔ ڈاکٹر نانک چند جی جیسے قابل اور انسانیت کے لئے ہمدردی رکھنے والے شخص کا اس ڈیوٹی پر مامور ہونا جموں کے عوام کی خوش قسمتی سمجھنا چاہیئے۔ محکمہ ہیلتھ کے حکام بالا کو چاہیئے کہ وہ ڈاکٹر نانک چند جی کو مستقل طور پر لگا کر عوام کی نیک دعائیں حاصل کریں۔

بیک ورڈ کلاسز یونین میں انتشار

جموں ۲۴ جولائی۔ آج یہاں کرتار سنگھ جنرل سیکرٹری بیک ورڈ یونین کلاسز نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ یونین میں انتشار پھیلانے کا سب سے بڑا ذمہ وار مدن لعل ہی ہے شری کرتار سنگھ نے اپنے آپ کو بخشی غلام محمد اور نیشنل کانفرنس کا مدن لعل سے بھی زیادہ وفادار ثابت کرنے کی کوشش کی۔

ورکنگ کمیٹی میں فرضی نام؟

جموں ۲۴ جولائی۔ بیک ورڈ یونین کلاسز کی طرف سے بلائی گئی پریس کانفرنس میں باتوں باتوں میں شری کرتار سنگھ جنرل سیکرٹری نے اس امر کا انکشاف (صفحہ ۵ پر)

اندھیر نگری چوپٹ راجا

کانفرنسی حاکموں کا سیکولرازم اور انصاف!

جموں ۲۲ جولائی معلوم ہوا ہے کہ جموں کشمیر سے انجینئرنگ کورس کی ٹریننگ کے لئے مختلف لوگوں نے درخواستیں دیں۔ لیکن سیکولرازم کے دعویداروں نے ایک ایسے امیدوار کی درخواست جس کے 3½ نمبر تھے 5½ 2 نمبروں والے امیدوار کے مقابلہ میں رد کر دی۔ فرق صرف یہ تھا کہ 5 ½ 2 نمبروں والا امیدوار کشمیری تھا — مسلمان تھا۔ اور 3½ نمبروں والا امیدوار جموں کا ایک ہندو تھا۔

پٹواری کے آگے پٹواری نوکر!

رنبیر سنگھ پورہ ۲۴ جولائی معلوم ہوا ہے۔ کہ پٹوار حلقہ نوعہ تحصیل رنبیر سنگھ پورہ میں کانفرنسی اسمبلی کے "فاضل" ممبر جناب مہاشہ نابر سنگھ کے فرزند دلدار چمن لال کو پٹواری لگایا گیا ہے۔ چونکہ ممبر اسمبلی کے فرزند صاحب پٹوار کا کام اور لکھنا پڑھنا نہیں جانتے ہیں اس لئے تحصیل کے دوسرے پٹواریوں کو بلا کر اُس کا کام کروایا جاتا رہا ہے۔ اور اب سنا ہے۔ کہ تحصیلدار رنبیر سنگھ پورہ نے اُسی حلقہ کے ایک ریٹائرڈ پٹواری خوشی رام کو بلا کر کہا ہے کہ مہاشہ صاحب کے پٹواری لڑکے کا کام وہ کر دیا کرے۔ جس کے عوض میں اسے ساٹھ روپیہ ماہوار ملا کریں گے۔ یاد رہے کہ ایک پٹواری کی سرکاری تنخواہ پچاس روپے ماہوار سے بھی کم ہے۔

سنگدل منسٹر کی خیرات!

ہیرانگر ۲۳ جولائی۔ پچھلے دنوں شری شام لعل صراف وزیر ترقیات دن ہو اتسو کے ایک پروگرام کے سلسلہ میں ہیرانگر تشریف لے گئے۔ واپسی پر کار کو اس تیزی سے مار رہے تھے کہ چھن رورٹیاں کے قریب سوداگر نامی ایک غریب باپ کے بیٹے کو کار کے نیچے لے لیا۔ جس سے وہ شدید مجروح ہو کر بیہوش ہو گیا۔ لیکن عوامی منسٹر صاحب کی فیاضی اور انسانیت ذرا ملاحظہ ہو کر بے ہوش لڑکے کے پاس کھڑے ایک شخص کو اس کی مدد کے لئے تین روپے تھما کر کار دبا کر چلتے بنے اُسے بیٹے کے مجروح ہونے کی خبر سن کر والدین چیختے چلاتے جائے واردات پر پہنچے اور علاج کے لئے اسے جموں لایا۔ نیشنل کانفرنس کے عوامی منسٹر کی اس بے رحمی کا جگہ جگہ چرچا ہو رہا ہے۔ اور سنا جا رہا ہے۔ کہ والدین منسٹر مذکور کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنے والے ہیں ✦

(صفحہ ۴ سے آگے) کیا ہے کہ کامریڈ مدن نے بیک ورڈ یونین کی جو ورکنگ کمیٹی بنائی تھی اُس میں فرضی نام رکھے تھے شری

ریاست جموں و کشمیر میں سنہ ۱۹۳۱ء کی ایجی ٹیشن انگریز کی ایک گہری سازش کا نتیجہ تھی۔ شیخ محمد عبداللہ اور

۱۳ جولائی کا دن ریاست کے قوم پرست اور محب وطن عوام کیلئے قومی دن نہیں ہو سکتا۔ یہ وہ دن ہے۔ جب دیش

ریاست جموں و کشمیر کے حالات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ پرانے دل آزار واقعات کو نہ دہرایا جائے۔ اور کوئی بات ایسی نہ کی جائے جس سے پرانے زخموں پر نمک پاشی ہو۔ لیکن بدقسمتی سے حکومت جن لوگوں کے ہاتھ میں آئی ہے۔ وہ بظاہر طور پر تو دن رات ڈھنڈورہ سیکولرازم اور نیشلزم کا پیٹتے ہیں۔ مگر حقیقت میں ان کے دل میں کیا ہے۔ اور ان کی ذہنیت کس قسم کی ہے۔ اسے ان کے اعمال خود ننگا کر رہے ہیں۔

۱۳ جولائی کا دن

ہمارے کانفرنسی حکمرانوں نے ۱۳ جولائی کا دن ریاست باسیوں کے لئے بطور ایک قومی دن کے مقرر کیا ہے۔ جسے پارٹی سطح پر منانے کے علاوہ حکومتی طور پر بھی منایا جاتا ہے۔ اس دن کو شہیدوں کی شہادت کا دن کہا جاتا ہے۔ اور اس دن کو وہ ریاستی عوام کی آزادی کے دن کا نام دیکر پکارتے ہیں لیکن جو لوگ واقعات جانتے ہیں جنہیں اصل حالات کا سے آگاہی ہے جن کے دل صاف ہیں اور دل میں رتی بھر بھی فرقہ پرستی کو چھوڑ کر قوم پرستی اور انسانیت کا احساس ہے۔ وہ ۱۳ جولائی کے اس دن کو قومی دن کا نام نہیں دے سکتے۔ حقیقت میں ۱۳ جولائی کا دن ہمارے لئے لعنت اور شرم کا دن ہے کہ ہمارے کچھ دیش باسی انگریز کی سازشوں کا شکار ہو گئے کہ انہوں نے ریاست کے خرمن امن کو آگ لگائی۔ ملک کے دشمن کا پارٹ ادا کیا۔ مذہب کے جنون میں آ کر اپنے ہی بھائیوں کو لوٹا۔ اپنے ہی ملک کے اندر پل اور سرکاری عمارتیں جلائیں۔ بے گناہ بچوں کا خون کیا۔ ابلاؤں کی عصمت دریاں کیں۔ اسلام اور اللہ ہو اکبر زندہ باد کے نعرے بلند کر کے انسانیت کے خون سے ہولی کھیلی۔ ملک کے اندر فرقہ دارانہ منافرت پھیلائی۔ اور وہ کچھ کر دکھایا۔ جو اس دیش کا سب سے بڑا دشمن انگریز چاہتا تھا۔

سازش کو بے نقاب کر کے رکھ دیا جائے۔ جیسے واقعات خود ثابت کرتے ہیں کہ یہ تحریک ملک اور عوام کے بھلے کیلئے نہیں چلائی گئی بلکہ چند خود غرض فرقہ پرست لیڈر انگریز کے اشاروں پر ناچے ہندو و مسلمان۔ ڈوگرہ اور کشمیری کے نام پر ریاست کے اندر منافرت پھیلائی۔ سادہ لوح جنتا کو ملک کے امن کو آگ لگائی ریاست میں فسادات کی بنیاد کا دن کیا تھا۔ یہ ایک غور طلب بات ہے۔ انگریز ہندوستان کو کسی بھی طرح آسانی سے آزاد کرنے کیلئے تیار نہ تھا

"اگر انگریز ہندوستانیوں کے معاملات میں دخل نہ دیں تو ان کے اختلافات خود بخود دور ہو سکتے ہیں" مہاراجہ بہادر نے اپنی تقریر میں یہ بھی اعلان کیا کہ "اگر ہندوستان آزاد ہو جائے تو میں پہلا شخص ہوں گا۔ جو اپنی ریاست کو ہندوستانی فیڈریشن میں شامل کر دوں گا۔"

مہاراجہ بہادر کی اس تقریر کا جہاں سارے ہندوستان میں سواگت کیا گیا وہاں انگریز کے ایوانوں میں زلزلہ آ گیا اور وہ ان کی آنکھوں میں کھٹکنے لگا۔ چنانچہ انگریز نے ریاست میں

نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اس وقت ... آج کے عوامی اور جمہوریت ... نہیں کر دیا۔ بلکہ اس کی تقریر ... اس کے خلاف مقدمہ دائر ... عدالت میں کانفرنسی رہنما ... مسلمانوں کا محسن ہے۔

ہماری تعداد میں عدالت میں پہنچ کر عدالتی کارروائی میں خلل انداز ہونے لگے۔ چنانچہ ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء کو بجائے عبدالقدیر کی تاریخ پیشی عدالت میں ہوتی جیل میں ہی عدالتی کارروائی رکھی گئی۔ لیکن کشمیر کے مسلمانوں میں کانفرنسی رہنماؤں نے مذہب کے جنون کو اس قدر تیز کر دیا تھا کہ ہزاروں کی تعداد میں ۱۳ جولائی کی صبح کو مسلمان جیل میں پہنچ گئے۔ اور جیل پر حملہ کر دیا۔ جس پر افسران نے گولی چلوائی۔ اور کچھ حملہ آور زخمی ہوئے اور کچھ ایک مارے گئے۔

اس کے بعد کانفرنسی رہنماؤں اور شیخ عبداللہ کی قیادت میں ریاست بھر میں فرقہ وارانہ فسادات کی آگ شروع ہوئی مذہب کے جنون کا شکار مسلمانوں نے سرینگر۔ وچار ناگ شوپیاں۔ پونچھ، میرپور اور دوسرے علاقوں میں ہندوؤں پر وہ ظلم کئے۔ جن کا نام آتے ہی کانپ اٹھتی ہے۔ حکومت کے خلاف بغاوت ہوئی۔ اور جو کچھ ... آج کے حالات میں ان ...

ہماری غلط فہمی

ہم تو سمجھے تھے لے انگریز آزادی کے بعد
ہم تو یہ سمجھے تھے جب گلشن سے جائیگی خزاں
جانے والے! کیا خبر تھی تیری نیت کی ہمیں
کھول کر تاریخ عالم میں نیا باب جدل
تو نے بانٹیں زندگی کی راحتیں جس دیش میں
یہ تصور تک نہیں تھا جنت کشمیر کو

اس خاک وطن پر ناز فرمائیں گے ہم
ہر طرف گلزار میں نغمات سنائیں گے ہم
کیا خبر تھی تیرے فتنے اٹھا کر جائیگا
تو ہماری راہ میں کانٹے بچھا کر جائیگا
کیا خبر تھی تو اسے یوں ٹھوکر لگا کر جائیگا
او جفا اندیش! تو اسے دوزخ بنا کر جائیگا

سازشوں کی بنیاد کا کارن

پیشتر اس کے کہ سارے واقعات اور اس تحریک کے حالات کو سامنے رکھا جائے جسے ہمارے حکمران آج تحریک حریت اور عوام کی آزادی کا نام دے رہے ہیں یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ اس ساری

اور وہ ہمیشہ بہانے تراشتا رہتا تھا چنانچہ سنہ ۱۹۳۰ء میں لنڈن میں ہندوستانی مہاراجاؤں کی ایک گول میز کانفرنس ہوئی اور ہماری ریاست سے مہاراجہ ہری سنگھ بھی شامل ہوئے۔ کانفرنس ہذا میں بڑے بڑے راجاؤں نے انگریز کی فیڈریشن سکیم کی مخالفت کی جس کے تحت تمام ریاستوں کو ختم کر کے براہ راست انگریز کے تحت لانا مقصود تھا۔ اس پر جب برٹش ایمپائر کے وزیر اعظم مسٹر ایمزے میکڈانلڈ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہندوستانیوں کی مانگ کے مطابق انگریز ہندوستان سے چلا آئے۔ تو ہندوستان خانہ جنگی اور فسادات سے برباد ہو جائیگا۔ اس پر مہاراجہ ہری سنگھ نے بڑی دلیری اور بہادری کے ساتھ کہا۔ "میں وزیر اعظم کے اس خدشہ کو بالکل بے بنیاد سمجھتا ہوں۔ میری ریاست میں ستر فیصدی مسلمان اور تیس فیصدی ہندو بستے ہیں۔ وہ آپس میں مسرت کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں میری ریاست میں کسی قسم کی کوئی فرقہ دارانہ کشیدگی نہیں۔" آپ نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ

طرح طرح کی سازشوں کا جال شروع کیا۔

کشمیر میں فسادات کا آغاز

انگریز نے کشمیر میں اپنے ایجنٹ پیدا کئے اور باہر سے بھی بھیجے۔ جنہوں نے ریاست میں فرقہ دارانہ کشیدگی پیدا کر کے مسلمانوں کو یہ کہہ کر بھڑکانا شروع کیا کہ ہندو مہاراجہ آپ پر حکومت کر رہا ہے۔ اس کی حکومت میں مسلمانوں پر سختیاں ہو رہی ہیں چنانچہ ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء کا دن جسے ہمارے کانفرنسی حکمران قومی دن کا درجہ دے رہے ہیں کے واقع کی ابتدا اس طرح ہوئی۔ کہ کشمیر میں ایک انگریز باہر سے سیر و سیاحت کیلئے آیا اور وہ اپنے ساتھ پشاور کے ایک مسلمان عبدالقدیر نامی کو ایک بہرے کی حیثیت میں لایا۔ اس نے آ کر دادی کشمیر میں حکومت کے خلاف وہ وہ زہریلی تقریریں کیں اور مسلمانوں کے جذبات کو اس طور بھڑکایا کہ شخصی حکومت تو کیا کوئی بھی جمہوری حکومت ملک کے اندر اس قسم کے پرچار اور زہریلے پروپیگنڈے کو سننے کیلئے تیار

چھپتے چھپتے:- ... جولائی معلوم ہوا ہے۔ کہ گذشتہ شام کو کمیونسٹ مہاشہ ناہر سنگھ اور بھگت چھجو رام ممبران اسمبلی کی ایماء پر مسلح کانفرنسی ہڑ جن غنڈوں نے ... میں ...

...بڑے بڑے نیشنل کانفرنسی رہنما انگریز کی اُس سازش میں شامل تھے جس کی تصدیق واقعات خود کرتے ہیں

...کے منصوبے پورے ہوئے تھے۔ اور مذہب کے جنونیوں نے ریاست کے خرمنِ امن میں آگ لگا کر انسانیت کے خون سے ہولی کھیلی تھی۔

× × × ×
...مناسب نہیں رہے گا۔ یہ فسادات اور مہاراجہ کے خلاف
تحریک انگریز کی ایک گہری سازش تھی اس کا ایک بڑا
ثبوت یہ ہے۔ کہ دُنیا جانتی ہے۔ کہ قادیانی انگریزوں
کے ایجنٹ تھے۔ اِس امر کے کئی ثبوت موجود ہیں
کہ اُن احمدیوں کے ساتھ شیخ عبداللہ اور اُس کے
ساتھیوں کے
تعلقات تھے اُن کے
ذریعے اُنہیں مالی
و دوسری قسم کی
امداد ملتی رہی۔ نہ
صرف اتنا ہی بلکہ
باہر پنجاب سے
مسلمانوں کے جتھے
لائے گئے۔ جنہیں
ریاست کی حدود
میں داخل کرنے کے
لئے انگریز افسر خود
ساتھ آتے رہے۔
ہندوستان میں
اصلاحات کے نام
پہ سنہ ۱۹۴۲ء میں
انگریزوں نے جب
کرپس مشن مقرر
کر کے بھیجا۔ تو
مہاراجہ ہری سنگھ نے
ایک بیان میں کہا
"انگریزوں کو
ہندوستان کی تمام
ذمہ واریاں
ہندوستانی عوام
کے سپرد کر دینی
چاہییں۔ وہ خود
مل کر باہمی تنازعات
کو مٹا لیں گے۔"
لیکن اس کے برعکس
کانفرنس کے رہنما
شیخ عبداللہ
نے کرپس مشن کو
ایک تار دیا جس
میں لکھا کہ وہ ہم
امرتسر کے معاہدہ کو
جس کی رو سے کشمیر
...ملک کے حوالہ کیا گیا ہے۔ قطعاً منظور نہیں کرتے ہیں
...کا صاف مطلب یہ تھا۔ کہ معاہدہ امرتسر کو ختم
...جائے۔ اور کشمیر انگریزوں کے تحت براہ
...چلی جائے گی۔

...دوستوں میں بگڑی کیسے!

...شاف

...نہرو دو قریبی دوست تھے ان
...عوام جاننے سے قاصر ہیں۔
...حقیقت کا پتہ چل جاتا ہے اور جب
...دوستی تو کیا رشتہ داریاں چھوڑ دانی
...ہیں۔ ہمیں جو کچھ معلوم ہوا ہے
...انگریز کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ
...ریاست میں فرقہ دارانہ
...کے خلاف سازشیں بغاوتیں
...جواہر لعل نہرو اور دوسرے
...پرجا پریشد کے رہنماؤں کی ہائی کمان
...اور تحریریں آئیں
...شیخ عبداللہ اور اس کے
...اور انہوں نے کس طرح
...میں کام کر کے ریاست میں
...گڑبڑ پھیلائی تھی چنانچہ
...دہلی میں ڈاکٹر مکرجی سے
...میں انہیں پیش کر کے
...اس کے وہ چٹھیاں وغیرہ
...ریلوے سٹیشن پر جموں سنگھ کے
...نہیں چھاپہ مار کر گرفتار
...کر لیا۔ اور رہا ہونے کے بعد
...واپس نہ کی گئیں۔ اور
...وہ تحریریں ہندوستان
...کے پاس پہنچیں۔ اور
...لائے۔ تو ان تحریروں میں
...شیخ عبداللہ سے تھا اس
...جو پہلے سے ہی پرجا پریشد
...ہو گیا۔ کہتے ہیں باتوں باتوں
...شری نہرو کو نیند تک نہ آئی
...لگی۔ نتیجہ دُنیا کے سامنے
...باتیں ہیں۔

اِن سب باتوں کے باوجود

مگر اِن سب باتوں کے باوجود شخصی حکومت جیسے ہمارے ذمہ وارانہ نظامِ حکومت کے دعویدار آج بھی گندی زبان سے گالیاں نکالتے ہیں نے باقاعدہ کمیشن مقرر کر کے تشدد اور دوسرے سارے واقعات کی تحقیقات کرائی۔ باہر سے ٹارلٹن اور دوسرے بڑے بڑے جج انکوائری کے لئے منگوائے۔ سختی کرنے والے افسروں کے خلاف ایکشن لیا گیا۔ لوگوں کی شکایات سنی گئیں۔ مرنے والوں کے رشتہ داروں اور نقصان اٹھانے والوں کو معقول معاوضے دیئے۔ لیکن اس کے برعکس یہ اعلانیہ طور پر یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ جتنا ظلم سختیاں اور تشدد عوامی حکومت کا دم بھرنے والے کانفرنسی رہنماؤں کے عہد میں ہوا ہے۔ اتنا مہاراجہ ہری سنگھ کی شخصی حکومت کے وقت نہیں ہوا ہوگا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُس وقت اور آج ظلم کن لوگوں پر ہوا۔ یہ بھی دیکھنے والی بات ہے۔ وہ لوگ حکومت کے باغی تھے۔ انگریزوں کے ہاتھوں میں کھیلے مذہبی جنون ہیں، آکر وحشت کا مظاہرہ کیا۔ اور دوسری طرف جمہوری حقوق کی آواز اٹھانے والے ہندوستان سے مکمل الحاق کی مانگ کرنے والے اور دیش بھگتی کے جذبات کا مظاہرہ کرنے والے تھے۔ مگر عوام کے سامنے جواب دہ ہونے والی حکومت نے تشدد۔ اور بے پناہ مظالم کے کسی واقع کی تحقیقات نہیں کروائی۔ ....

.... اور پھر لوگوں پر ظلم کرنے والے ظالم افسروں کو ترقیاں دیکر نوازا گیا۔

تو حیرانگی اس بات کی ہے۔ کہ آج نیشنل کانفرنسی رہنما اس کے باوجود شخصی حکومت کو ظالم قرار دیتے ہیں اور خود .... جو تحریک ملک کے دشمن انگریز نے چلوائی ہے۔ اُسے تحریک حریت کا نام دیتے ہیں۔

سب ڈوگروں کو گالیاں کیوں؟

ہمارا یہ لکھنے کا ہرگز مطلب یہ نہیں کہ مہاراجہ کی حکومت میں کوئی خامی نہیں تھی اسلئے آج بھی ویسی ہی ہونی چاہیئے شخصی حکومتیں ہندوستان کی آزادی کے ساتھ ختم ہوئیں اور کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کہ یہاں ختم نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن دُکھ اس بات کا ہے۔ کہ ریاست میں حکومت ایک مہاراجہ کی تھی۔ جو ڈوگرہ خاندان سے تعلق ضرور رکھتا تھا۔ مگر سبھی ڈوگرہ خاندان کو یہ کہہ کر گالیاں دینا اور واہی تباہی بکنا کونسی عقلمندی ہے یہ ہم سمجھنے سے قاصر ہیں کہ کانفرنسی رہنماؤں کی ۱۳ جولائی کے سلسلہ میں جو تقریریں اس سال بھی کشمیر میں ہوئی ہیں اُن میں آج بھی ڈوگرہ خاندان کے خلاف زہر اُگلا گیا ہے۔ اِس سلسلہ میں پہلے بھی کئی بار لکھا جا چکا ہے۔ کہ گو نیشنل کانفرنسی رہنماؤں نے نیشنلزم کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ مگر اُن کی نیت اور ذہنیت وہی پرانی ہے۔ اور جموں کے لوگوں کے ساتھ اُن کا عمل اور برتاؤ اس کا واضح ثبوت ہے۔

یومِ شہیداں کا دلچسپ پہلو

نیشنل کانفرنس جموں و کشمیر کی جماعت کہلاتی ہے۔ لیکن ۱۳ جولائی کا یومِ شہیداں صرف کشمیر میں ہی منایا جاتا ہے۔ اور جموں میں بس کچھ ایک اخباروں تک ہی محدود رہتا ہے۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ ریاست کے سبھی لوگ ۱۳ جولائی کے دن کو قومی دن نہیں سمجھتے اور جیسے ہمارے حبیب نیشنل کانفرنسی بھی محسوس کرتے ہیں اور پھر یہ دن مقبوضہ کشمیر اور پاکستان کے اندر منایا جاتا ہے۔

چنانچہ ہمارا سب یہ باتیں لکھنے کا مطلب یہی ہے۔ کہ ۱۳ جولائی کا دن ریاست کے عوام کیلئے قومی دن نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ریاستی حکمرانوں سے ہماری یہ گذارش ہے کہ اس دن کو قومی دن کا نام دیکر دبے مردے نہ اکھاڑیں زخمی دلوں کو اور زخمی نہ کریں۔ دوسروں کو گالیاں دینے کی بجائے اپنے آپ کو دیکھیں تعصب کو چھوڑ کر رواداری سے کام لیں۔ بدلے ہوئے دور کی ذمہ داریوں کو سمجھیں ورنہ انجام کے لئے اتہاس پر بھی نظر دوڑا لیں۔

سنتوش پروین کی شادی

جموں ۲۲ جولائی سماج سدھار کے کاموں میں دلچسپی رکھنے والے حلقوں میں یہ خبر انتہائی مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ کماری سنتوش پروین ہیڈ ٹیچرس راجوری گرلز سکول جس پر کامریڈ عبدالغنی گونی وکیل نے ڈورے ڈالے تھے۔ اور پچھلے دنوں بچہ بھی پیدا ہوا تھا کی شادی دہلی میں ویدک ریتی سے بڑی دھوم دھام کے ساتھ جن سنگھ کے ایک نوجوان کارکن شری دید پرکاش شاستری سے ہو گئی ہے۔ شادی کے اس موقع پر شری این سی چیٹر جی ممبر پارلیمنٹ اور دوسرے بڑے بڑے لیڈر موجود تھے۔ جنہوں نے جوڑے کو ودھائی دی۔

اِس سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ کچھ فرقہ پرست مسلمان اور کامریڈ گونی آخری وقت تک اس دوڑ دھوپ میں لگے رہے۔ کہ کسی طرح وہ لڑکی اُن کے چنگل سے نکل نہ جائے۔ اور وہ غازی بنتے بنتے نہ رہ جائیں۔

سنگھی اور کمیونسٹ لٹیا ڈبو رہے ہیں

بیک ورڈ مدن کا الزام

جموں ۲۴ جولائی۔ آج یہاں بیک ورڈ یونین لیڈر کامریڈ نے پریس کانفرنس بلائی۔ اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ وہ بڑا پاک اور صاف ہے اُس نے کوئی غبن وغیرہ نہیں کیا ہے۔ کرتار سنگھ جنرل سکیرٹری بیک ورڈ کلاسز اور دوسرے چند لوگوں نے یونہی اُس کے خلاف آسمان سر پر اُٹھا رکھا ہے۔ وہ خود غرض نہیں۔ شری مدن نے یہ بھی بتایا کہ اس نے پرجا پریشد کو چھوڑ کر قوم کے بھلے کے لئے بیک ورڈ کلاسز بنائی تھی لیکن آج سنگھی اور کمیونسٹ دونوں اس کی لٹیا ڈبونے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں کمیونسٹ اور سنگھی دونوں اُس کے دشمن ہیں۔

اخبار نویسوں نے مدن کو کئی سوالات کئے لیکن وہ کسی کا تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔ اور بات بات پر غلط بیانی اور آئیں بائیں شائیں سے ہی کام لیتا رہا۔ نیز پرجا پریشد کو گالیاں دینے میں اپنی بھلائی سمجھتا رہا۔

پریس کانفرنس کا دلچسپ پہلو یہ تھا کہ جہاں کھانے پینے کا خوب انتظام تھا۔ وہاں ایک سی آئی ڈی رپورٹر بھی موجود تھا۔ جس پر کچھ جرنلسٹ اصحاب نے اعتراض بھی کیا۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا تھا۔ کہ اُسے کامریڈ مدن نے خود بلا رکھا تھا۔ تا کہ جو گالیاں وہ پرجا پریشد کو نکالے اور بخشی صاحب کی تعریف کرے اس کی حرف بحرف رپورٹ بخشی صاحب کے پاس پہنچ سکے۔ جس سے اُس کے ماہوارہ کو پیدا ہو رہا خطرہ ٹل جائے۔

...کے گماشتوں موضع دیولی پر حملہ کر کے ہریجنوں عورتوں، مردوں اور بچوں کو بُری طرح گھائل کیا ہے۔ تفاصیل کا انتظار ہے۔

اچھا یہ بات تھی......؟

جموں ۔ ۱۹ر جولائی ۔ سُنا گیا ہے ۔ کہ کچھ دن ہوئے ہندوستان کے دو بڑے رہنما سرینگر میں سرکاری مہمان کے طور پر تشریف لائے کشمیر سیاحت کے دوران ایک دن وہ سرکاری جیپ میں پہلگام گئے ۔ اور راستہ میں آپسی بات چیت کے دوران اس امر کے خیال کا اظہار کیا ۔ کہ کشمیر سرکار ہندوستان سے عوام کی ترقی و بہبودی کے نام پر لایا جانے والا روپیہ بہت بے رحمی کے ساتھ برباد کر رہی ہے ۔

چنانچہ کہا جاتا ہے کہ جیپ کا ڈرائیور جو .... ہندوستانی مہمانوں کی باتوں کو بڑے غور سے سنتا رہا نے واپس آکر اپنے ایک بڑے آفیسر کو سنایا ۔ کہ یہ مہمان راستہ میں اس قسم کی باتیں کر رہے تھے ۔ چنانچہ کشمیر سرکار کا وہ خاص کار ندہ اُن مہمانوں کے پیچھے پڑ گیا اور ان سے کہا ۔ کہ آپ نے راستہ میں ایسی باتیں کی ہیں ۔ آپ کیا سمجھتے ہیں ؟ ۔ کیا کشمیر ہندوستان کے آگے بک گیا ہے ؟ ۔ کیا ہم کسی کے غلام ہو گئے کہ آپ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں ۔

چنانچہ کہتے ہیں کہ بیچارے مہمانوں نے بڑی مشکل سے یہ کہہ کر جان خلاصی کروائی ۔ کہ بابا اُنہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کی ۔ پنجابی میں ایسے کہتے ہیں کہ ..... نالے کھانا تے نالے گھورنا

جموں کے عوام کیساتھ کانفرنسی حکمرانوں کا ایک اور بڑا مذاق

جموں ۲۲ر جولائی ۔ کشمیر کے حکمرانوں نے ریاست کیلئے ایک ناؤسنگ و لائبریری کمیٹی مقرر کی ہے کمیٹی مذکور میں جہاں صوبہ کشمیر سے ڈی ۔ پی ۔ در اور مبارک شاہ جیسے عالموں کو شامل کیا ہے وہاں جموں سے مسز مینی اور مہنت رام کھجوریہ کو بھی نامزد کیا ہے اب جموں کے لوگوں کو اس بات کا گلہ نہیں کرنا چاہیئے کہ کشمیری کانفرنسی حکمران ہمیشہ اُن کا مذاق اڑاتے ہیں اور انہیں کسی بھی جگہ نمائندگی نہیں ملتی ہے کیونکہ انہیں جموں میں مسز مینی سے بڑھکر تعلیم یافتہ اور لٹریچر کا ماہر اور کوئی دکھائی نہیں دیا ۔

یاد رہے کہ مسز مینی کی تعلیم انگوٹھا لگانے کی بجائے شاید اب اپنا نام لکھنے تک پہنچ گئی ہوگی ۔ اور شری مہنت رام جی کا مرڈل ہونے کے علاوہ پرانے ملاور پاس ہیں ۔

ریاست کے تینوں یونٹوں کیلئے خود مختاری کا مطالبہ

جموں ۲۲ر جولائی ۔ ڈوگرہ صدر سبھا جموں نے اپنی حالیہ ایک میٹنگ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے ہیں ۔

(۱) گورنمنٹ ریاست جموں و کشمیر کا موجودہ بھرتی ملازمین کا جو معیار فرقہ وارانہ تناسب پر رکھا گیا ہے وہ نہ صرف ہندوستان اور ریاست کی اعلان کردہ سیکولرازم کی پالیسی کے خلاف ہے بلکہ اس سے صوبہ جموں کے لوگوں کی سخت حق تلفی ہو رہی ہے اس وقت جو معیار بھرتی سبھا کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے ۔ وہ حسب ذیل ہے ۔ کشمیری مسلمان ۵۰٪ ۔ کشمیری ہندو و سکھ جن ہر دو فرقوں کی آبادی تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ نہیں ۔ ۲۵٪ ۔ جموں ہندو ۲۵٪ ۔ اور اس کے مقابلہ میں جموں کے ہندوؤں کی آبادی دس لاکھ ہے ۔ حالانکہ گذشتہ سال نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے اس سلسلہ میں صوبہ جموں کے لوگوں کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو مد نظر رکھتے ہوئے جموں و کشمیر کی تناسب چالیس اور ساٹھ بالترتیب مقرر کی تھی حالانکہ ڈوگرہ سبھا کے نظریہ کے مطابق آبادی کے لحاظ سے یہ تناسب بھی غیر منصفانہ تھی مگر افسوس کہ اس پر بھی عمل نہیں ہو رہا ۔ سبھا گورنمنٹ کی توجہ اس امر کی طرف دلاتی ہے کہ جب نئے سول سروس رولز میں ریاست کی گورنمنٹ نے بھرتی ملازمان کے لئے مختلف فرقوں کی نمائندگی کے لئے تناسب کا خیال رکھنا لازمی قرار دیا ہے جو کہ ہندوستان کے دستور کے صریحاً خلاف ہے تو کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی کہ کیوں صوبائی تناسب بلحاظ آبادی مقرر نہ کی جاوے ۔

(۲) اب جبکہ ریاست جموں و کشمیر کا الحاق قطعی اور مکمل ہو چکا ہے اس ریاست کے لئے علاوہ آئین بنانا درست نہیں ہے تاوقتیکہ ہندوستان کی دیگر ریاست ہائے نے جس کا کہ ہندوستان کے ساتھ الحاق ہوا ہے ہندوستان کا ہی دستور لاگو کیا ہے ۔ ڈوگرہ سبھا کوئی وجہ نہیں دیکھتی کہ کیوں یہاں دیگر ریاستوں سے علیحدہ طریقہ اختیار کیا جائے ۔ اگر حکمران پارٹی ضرور اپنے آپ کو ہندوستانی آئین کے کنٹرول سے آزاد رکھنے کیلئے علیحدہ آئین بنانے پر بضد ہے تو ڈوگرہ سبھا پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ ریاست کے ہر تین حصوں کو صوبائی خود مختاری دی جائے تاکہ کسی ایک حصہ کو دوسرے حصہ پر غلبہ حاصل نہ ہو اور ہر ایک کو اپنی ضروریات اور حالات کے مطابق ترقی کرنے کیلئے موقع

جنرل سکرٹری پرجا پریشد کا اعلان ۔ صفحہ ۸ سے

سابقہ الیکشنوں کے تجربات کی بنا پر ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ ریاست میں غیر جانبدارانہ الیکشن نہیں ہو سکتے ۔ اسی لئے ہماری مانگ ہے ۔ کہ یہاں ریاست جموں و کشمیر میں ہندوستانی الیکشن کمشنر کو حدِ اختیار حاصل ہو تاکہ ریاست میں بسنے والے عوام کو بھی انصاف کا موقعہ مل سکے ۔ ریاست کی موجودہ حکومت کا سپریم کورٹ ، الیکشن کمشنر اور آڈیٹر جنرل کے حدِ اختیار کو تسلیم نہ کرنا ایک معنی خیز معمہ ہے ۔

اگر کشمیر کے لیڈروں کو ہندوستانی ودھان میں شبہات نظر آتے ہیں تو وہ ریاست میں دیگر عوام کے لئے کیا تحفظات دینے کے لئے تیار ہیں ؟

پچھلے تجربات نے تلخی پیدا کی ہے اور مستقبل بھی اسی سلسلہ میں کوئی روشن نہیں ہے ۔ سُنا ہے کہ ریاستی ودھان میں ایک دھارا اس مطلب کی رکھی گئی ہے کہ جو لوگ اس ریاستی ودھان کی مخالفت کریں گے اُن کو غیر آئینی قرار دیا جائیگا ۔ یہ دھارا ریاستی عوام کو ڈرانے اور اُن کی آزادی کو سلب کرنے کے مترادف ہے ۔ ایسی نا انصافی کو پرجا پریشد خاموشی سے برداشت نہیں کرے گی ۔

آخر میں ہم ہندوستانی عوام سے ملتجی ہیں کہ وہ آزادی اور جمہوریت کے نام پر لڑ رہی عوامی جماعت کا ساتھ دیں ۔ اور ریاست کو ہندوستان سے جداگانہ حیثیت میں رکھ کر بھارت کے ٹکڑے کرنے والے رجحانات کا ڈٹ کر مقابلہ کریں ۔

ہم ریاستی عوام کو ہمیشہ کیلئے غلام بنانے کے منصوبے باندھے جا رہے ہیں جس سے عوام میں شدید بے چینی اور ناراضگی کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے لہٰذا مداخلت کی جائے اور حالات کو بگڑنے سے بچایا جائے ۔

جموں و کشمیر پرجا پریشد کی نئی ورکنگ کمیٹی کے ناموں کا اعلان

جموں ۲۰ر جولائی ۔ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد نے سنہ ۱۹۵۶-۵۷ء کیلئے پرجا پریشد کی نئی ورکنگ کمیٹی میں حسب ذیل عہدیداران و ممبران کا اعلان کیا ہے ۔ شری رام ناتھ ایڈووکیٹ جنرل سکریٹری ۔ شری لال چند اگروال خزانچی ۔ شری رنجیت سنگھ جی کٹھوعہ ۔ شری بلدیو سنگھ جی ہیرانگر ۔ شری منشو لال جی رنبیر سنگھ پورہ ۔ شری شیام لال شرما جموں ۔ ڈاکٹر اوم پرکاش مینگی ۔ ٹھاکر سمپارن سنگھ ۔ شری جیٹھ رام ڈوگرہ ۔ شری ہری کشن اکھنور ۔ شری ست دیو اکھنور ۔ شری جگدیش چندر نوشہرہ ۔ شری سیوا رام و کپل کشتواڑ ۔ شیخ عبدالرحمان کھیدر واہ ۔ سردار بچن سنگھ پونچھی ٹھٹھرو .... ۔ شری رشی کمار کوشل ریاسی ۔ مہاشہ لیکھ پال میرپور ۔ باقی تین ممبران و عہدیداران کا اعلان بعد میں کیا جائیگا ۔ نئی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ غالباً اگست کے پہلے ہفتہ میں ہوگی جس میں کانفرنسی حکمرانوں کی طرف سے ریاست کیلئے بنائے جا رہے الگ ودھان ، بڑھتی ہوئی غیر جمہوری کارروائیوں اور دیگر تنظیمی امور پر وچار کیا جائیگا ۔

سٹی ورکنگ کمیٹی : شری شام لال جی شرما پردھان پرجا پریشد جموں سٹی نے اپنی ورکنگ کمیٹی میں شری امرناتھ سکریٹری ۔ شری اوم پرکاش جائنٹ سکریٹری ۔ شری دوارکا ناتھ جی وکیل وائس پریذیڈنٹ ۔ شری دیش بندھو دت وید وائس پریذیڈنٹ ۔ شری چمن داس جی خزانچی ۔ شری برکت رام جی ۔ شری منشو داس جی ۔ سردار سپال سنگھ جی ۔ شری بیلی رام جی ۔ ٹھاکر گوری شنکر جی ۔ منشی سوداگر جی ۔ شری شو کمار جی میرپوری ۔ ٹھاکر پشیم سنگھ جی اور شری ٹنک راج کو منتخب کیا ہے ۔

ملٹی سنگ بورڈ : پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے "جے سودیش" کیلئے نیوز ملٹی سنگ بورڈ نامزد کیا ہے ۔ جس کے ممبران مہاشہ یش پال و شری رام پرشن گپتا و شری ٹنک راج ممبر مقرر کئے گئے ہیں ۔

کشمیر بھارت کا انگ ہے ۔ بقیہ صفحہ ۲ سے

اس کے بعد نفاق و انتشار کا دور آیا تا آنکہ کشمیر سلطنتِ مغلیہ کا جزو بن گیا ۔ ہمایوں کے ایک رشتہ دار مرزا حیدر نے کشمیر کو فتح کیا ۔ اور وہاں اپنی آزاد حکومت قائم کر لی ۔ ۱۵۸۶ء میں اکبر نے راجہ بھگوان کے زیر کمان شاہی فوج بھیجی جسے پہاڑی دروں کو عبور کرنے میں ایک سال کا عرصہ لگ گیا ۔ بہر حال کشمیر پر مغلوں کا قبضہ اورنگ زیب کی وفات تک رہا ۔ پھر اٹھارہویں صدی کے وسط میں احمد شاہ ابدالی نے "درّ دوراں" کے لقب سے ملقب ہو کر میر منو کو شکست دی اور کشمیر پر اپنا پرچم لہرا دیا ۔ ابدالی کی حکومت کوئی پچاس برس قائم رہی اور اس دوران میں یہ حسین وادی بدنظمی اور بے رحمی کا تختۂ مشق بنی رہی ۔

۱۸۱۹ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے کشمیر کو پنجاب کی آزاد و خود مختار حکومت میں شامل کر لیا ۔ ۱۸۴۶ء میں انگریزوں نے سکھوں کی حکومت کو ختم کیا تو کشمیر ان کے ہاتھ آگیا انہوں نے مہاراجہ گلاب سنگھ والیٔ جموں کو دس لاکھ پونڈ کے عوض کشمیر دوامی حیثیت میں دیدیا ۔ لارڈ رپن اور لارڈ لینڈ سڈاؤن نے کشمیر کی حکومت مہاراجہ سے لے کر خود سنبھال لی ۔ اور اسے انگریز ریذیڈنٹ کے ماتحت ایک کونسل کے سپرد کر دیا ۔ خیال تھا کہ انگریز کشمیر پر پورے معنوں میں قابض ہونا چاہتے ہیں ۔ چنانچہ اخباروں میں مضمون لکھے گئے ۔ ولایت میں اس معاملہ پر بڑی لے دے ہوئی ۔ جولائی ۱۸۹۰ء میں چارلس بریڈلا (جس کے نام پر لاہور میں بریڈلا ہال بنایا گیا) نے پارلیمنٹ میں اس بنا پر التوائے اجلاس کی تحریک پیش کر دی کہ کشمیر کے متعلق حکومت اپنی پالیسی کی وضاحت کرے ۔ نتیجہ ۱۹۰۵ء میں گورنمنٹ نے مہاراجہ کو پھر سے گدی پر بحال کر دیا ۔

نومبر ۱۹۴۷ء میں کشمیر پر ۳ ہزار آفریدی لٹیروں (قبائلیوں) نے ایکا یک دھاوا بول دیا ۔ اور اس دلآویز وادی میں تباہی مچا دی ۔ آخر کار ہندوستانی فوجوں نے آکر کشمیر کو ان کے خونیں چنگل سے چھڑا دیا ۔ کشمیر کے سیاسی ڈرامے پر ابھی آخری پردہ نہیں گرا ۔

ہندوستانی رہنماؤں کو تاریں

جموں ۲۳ر جولائی ۔ شری رام ناتھ ایڈووکیٹ جنرل سکریٹری پرجا پریشد نے راشٹرپتی ، شری جواہر لال پردھان منتری ، شری گوبند ولبھ پنت ہوم منسٹر اور ہندوستان کے دیگر رہنماؤں کو اس امر کی تاریں دی ہیں کہ ریاست کے لوگ ہندوستانی ودھان کا ہی نفاذ چاہتے ہیں مگر کانفرنسی حکمران ریاست کیلئے الگ ایسا ودھان بنا رہے ہیں جنمیں ریاستی عوام کو بنیادی حقوق کے علاوہ الیکشن کمیشن ، سپریم کورٹ اور آڈیٹر جنرل کے دائرہ اختیار سے محروم رکھا جا رہا ہے اور آئین میں کچھ ایسی غیر جمہوری دفعات رکھی

دکھی سنسار

قصبہ رام بن میں اندھیر گردی

پبلک رام بن نے بذریعہ تار جناب ڈیولپمنٹ منسٹر سے عرض کی تھی کہ وہ بنفس نفیس ملاحظہ فرما کر رام بن کے حالات کا جائزہ لیں۔ مگر رام بن تشریف لانے پر قصبہ کی حالت کے متعلق انہیں اندھیرے میں رکھا گیا ہے اور اصل حالت کو غلط طور پر پیش کیا گیا ہے۔ لہٰذا اب ان تمام امور کو پھر ذیل میں دہرایا جاتا ہے:-

(۱) میترہ بازار میں جو نلکہ جات لگائے گئے ان کی رقم کا بیشتر حصہ غبن کیا گیا۔ اور نلکہ جات اس سے بہت ہی کم رقم سے لگ سکتے تھے اس طرح ٹاؤن ایریا کا روپیہ خرد برد کیا گیا۔

(۲) پچھلے سال جو باولی رام بن بازار میں بنائی گئی اسکا کام ابھی نہ کیا گیا تھا اور ادائیگی روکی گئی حالانکہ اس باولی کو دوبارہ بنوانا پڑا۔ پھر بھی سابق ٹھیکیدار کو رقم پائی پائی ادا ہو گی اور نئے ٹھیکیدار نے سابق مصالحہ پتھر اینٹ وغیرہ استعمال کر کے قیمت دوبارہ کمیٹی سے وصول کی

(۳) پل کے دھماکہ سے جو نقصان لوگوں کے مکانوں وغیرہ کو ہوا۔ اس کے معاوضہ کی رقم کا تمام کا تمام حصہ ایسے لوگوں کو تقسیم ہوا۔ جو حاکموں کے منظور نظر تھے حالانکہ ان کا یہاں کوئی مکان وغیرہ نہ تھا جنکے مکانوں کا نقصان ہوا۔ اُن کے ساتھ ٹال مٹول سے کام لیا جا رہا ہے۔

(۴) ٹاؤن ایریا کمیٹی کی حدود میں صفائی کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ (۵) سرکاری غلہ کی بلیک مارکیٹ کے متعلق متعدد عرضداشت ہا گذارش ہوئیں۔ صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر فوڈ کنٹرول بغرض تحقیقات موقعہ پر تشریف لائے متعدد کیس بے ضابطگیوں اور بلیک مارکیٹ کے روشنی میں آئے۔ مگر ٹائیں ٹائیں فش۔ لاڈلے ڈیلر چین کی بنسی بجا رہے ہیں اور غریبوں کی آہیں صدائے بصحرا ثابت ہو رہی ہیں (رام بن نواسی)

سکول کی بلڈنگ بنوائی جائے

موضع خون تحصیل سانبہ میں تین سال ہوئے۔ سکول کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے بلڈنگ بنانے کی منظوری ہوئی تھی۔ مگر ابھی تک بلڈنگ بننے میں نہیں آئی ہے اور لڑکے دربدر ہو رہے ہیں۔ محکمہ تعلیم کے کرتا دھرتاؤں کو چاہیئے کہ وہ اس طرف اپنی اولین فرصت میں خاص توجہ دے کر سکول کی بلڈنگ کو بنوائیں تاکہ بچوں کی تعلیم میں مزید حرج نہ ہونے پائے۔ (پبلک خون)

مگرمچھ کے آنسو بہانے والے

ایک وقت تھا۔ جب شخصی حکومت کے وقت ہمارے موجودہ حکمران بازو کھڑے کر کر کے مویشیوں پر لگائی گئی کاہچرائی کے خلاف غریبوں کی ہمدردی کا رونا رو رو کر شور مچاتے تھے لیکن اب حکومت ہاتھ آنے پر انہیں کیا ہو گیا ہے ایسے دیکھ کر حیرانگی ہوتی ہے۔ کاہچرائی اس قدر بڑھا دی گئی ہے کہ سابقہ تمام ریکارڈ مات کئے جا رہے ہیں یہ کس قدر ظلم ہے کہ اب جبکہ ہمارے علاقہ میں مویشیوں کے چرنے کیلئے کوئی چراہ گاہ یا جنگل وغیرہ نہیں ہے پھر بھی آٹھ روپے فی اونٹ اور اسی طرح دیگر جانوروں پر بھاری کاہچرائی لگا دی گئی ہے غریب کسان مزدور کی ہمدردی میں مگرمچھ کے آنسو بہانے والے حکمرانوں سے گذارش ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی پالیسی پر وچار کریں اور جب علاقہ میں کوئی چراہ گاہ وغیرہ ہی نہیں ہے بلاوجہ اس قدر مویشیوں پر ٹیکس کیوں لگایا جا رہا ہے

(ایک عوامی نمائندہ تحصیل کٹھوعہ)

ہسپتال اکھنور کا نیک سٹاف

سرکاری ہسپتال اکھنور میں ڈاکٹر لیڈی ڈاکٹر اور دوسرے سٹاف کا لوگوں کے ساتھ رویہ نہایت ہی ہمدردانہ ہے اور آجکل علاقہ میں سانپ کے کاٹنے کے درجنوں کیس ہو رہے ہیں مگر جتنے بھی مریض سانپ کے ڈسے ہوئے ہسپتال میں پونہچے ہیں وہ سبھی شفا پا کر گئے ہیں اور محکمہ ہیلتھ کو دعائیں دے رہے ہیں ہسپتال کا عملہ اس نیک نامی کیلئے حوصلہ افزائی کا مستحق ہے

(لوہدراج اکھنور)

کمیونسٹوں کی غنڈہ گردی

سانبہ میں رام پیارا اکراف کی ایما پر چند غنڈوں نے اودھم مچا رکھا ہے۔ راہ چلتے لوگوں کو مارنا شروع کر دیتے ہیں اور لوگوں میں خوف و ہراس پیدا کر رہے ہیں اور مقامی افسران باوجود توجہ دلانے کے کوئی دھیان نہیں دے رہے ہیں اور وہ غنڈے اپنے آپ کو کمیونسٹ ظاہر کرتے ہیں۔

احکام بالا سے التماس ہے کہ وہ اس طرف توجہ دے کر غنڈوں سے نجات دلائیں۔

(ایک سانبہ نواسی)

پانی کی تقسیم کا ناقص انتظام

سانبہ میں پانی کی تقسیم کا انتظام نہایت ہی ناقص ہے کبھی نلکوں میں آدھا گھنٹہ اور کبھی ایک گھنٹہ تک پانی آتا ہے جس سے نلکوں پر جھگڑا شروع ہو جاتا ہے محکمہ واٹر ورکس کے حاکموں سے التجا ہے کہ پانی کا مناسب پربندھ کریں اور نلکوں میں زیادہ دیر تک پانی چھوڑا کریں۔ (پبلک سانبہ)

سوچا تھا کیا، کیا ہو گیا؟

(از سری سنت رام ٹھیکیدار [illegible] سیکرٹری [illegible] پرجا پریشد کشتواڑ)

علاقہ پاڈر تحصیل کشتواڑ کا ایک بہت خوبصورت اور اہم ترین سرحدی علاقہ ہے جس کی آبادی بارہ ہزار اشخاص پر مشتمل ہے۔ جس میں ۹۸ فیصدی ہندو ہیں۔ قدرت نے جنگلات کی قیمتی چیزوں اور معدنیاتی نعمتوں کو اس علاقہ میں اس فیاضی سے بانٹا ہے کہ آمدنی و جغرافیائی لحاظ سے یہ چھوٹا سا علاقہ ریاست جموں و کشمیر میں اپنی مثال آپ بن گیا ہے آمدنی جنگلات اور پیداوار کا نیلام کے ذریعہ لاکھوں روپیہ ریاست کو اس علاقہ سے حاصل ہوتے رہے ہیں اور ہو رہے ہیں لیکن اس کے باوجود آج تک کسی حکومت نے قطعی طور پر اس علاقہ کی حالت کو اچھا بنانے کی کبھی کوشش نہیں کی۔

مہاراجہ گلاب سنگھ جی نے جب یہ علاقہ ریاست چمبہ سے لیکر جموں میں شامل کیا تو انہوں نے اس علاقہ کی پسماندگی و درماندگی بدحالی کو دیکھ کر اس کو ادائیگی مالیہ کاہچرائی سے ہمیشہ کیلئے مستثنیٰ کر دیا تھا۔ تاکہ اس علاقہ کا باشندہ اپنی واحد ذریعہ آمدنی یعنی بھیڑ بکری وغیرہ کو ترقی دے کر کم از کم اپنا اور اپنے بال بچوں کا پالن پوشن کا کچھ انتظام تو کر سکے چنانچہ شخصی حکومت کے دوران میں یہ عمل بدستور جاری رہا۔ لیکن بعد میں [illegible] شخصی حکومت نے اس علاقہ میں دو شفا خانہ جات کھول دیئے تھے جہاں قابل اور تجربہ کار ڈاکٹروں کے ذریعہ عوام طبی امداد سے بہت مستفید ہوتے رہے لیکن شیخ محمد عبداللہ کے عوامی راج کے تشریف لاتے ہی انہوں نے بیک جنبش قلم ان شفا خانوں کو بند کر کے اپنے مینٹل جذبات کا ثبوت دیا۔ عوامی حکومت کے مفاد کی پہلی قسط تھی۔ صحت مند دماغ اسی وقت ہی یہ سمجھ گیا تھا۔ کہ شیخ صاحب کس درجہ کے قوم پرست ہیں اور پسماندہ عوام کو اونچا اٹھانے کے واسطے اُن کے دل میں کتنا گہرا درد ہے کھلا ہو اس جماعت کا جس کی دعائے خیر سے شیخ صاحب عوامی حکومت جگہ مل گئی۔ اور وہ آئندہ تنا ہوں سے بچ گئے لیکن اُن کی ڈالی ہوئی بربادی اور کھینچے ہوئے نقشے ابھی تک موجود ہیں اور [illegible] دے رہے ہیں

۲۔ چاہئے تو یہ تھا کہ علاقہ پاڈر کی حالت اچھا بنانے کے واسطے لوگوں کو پہلے سے زیادہ سہولتیں [illegible] لیکن تمدن کیلئے [illegible] کا جانا [illegible] ان کی علاقہ [illegible] کی حق تلفی ہے جا [illegible]

حکم جاری ہوا ہے۔ وہ اس حقیقت کا دوسرا ثبوت ہے۔ بندش شفا خانہ جات کی شکل میں لوک راج کی پہلی قسط کا سہرا شیخ صاحب کے سر پر تھا۔ لیکن اب وصولی کاہچرائی کے حکم کے روپ میں عوامی حکومت کی دوسری قسط کا فخر بخشی گورنمنٹ کو حاصل ہے

۳۔ لوک راج میں عوام ذہنیت ملک کے ہر فرد و بشر کو حکومت سے یہ [illegible] چھیننے کا حق حاصل ہے کہ اگر حکومت کسی علاقہ کو اچھا بنا نہیں سکتی۔ تو [illegible] کوئی ادھیکار نہیں [illegible] دورافتادگی کی وجہ سے علاقہ پاڈر موجودہ تہذیب اور ترقی زمانہ کے تمام مفاد جو دیگر حصہ ریاست کو حاصل ہیں سے قطعی طور پر محروم ہے۔ اگر حکومت اس کو یہ [illegible] نہیں کر سکتی تو اس کی سابقہ سہولتوں کو چھینا اسے بدترین دشمنی ہے۔ والسلام یہ [illegible] نہیں ورنہ یہ بتا دیا جاتا کہ جو لوگ ملک کی [illegible] اٹھا کے پھرتے ہیں کہ وہ ملک کو بہت آگے لے گئے ہیں اصل میں کیا چیز ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔

امسال کی غیر معمولی اور طوفانی بارش [illegible] نے علاقہ پاڈر کو جو شدید نقصان پہنچایا اسکو [illegible] رکھ کر جنتا نے حکومت سے التماس [illegible] تار [illegible] ڈیپوٹیشن [illegible] بار [illegible] مالیہ [illegible] معاف [illegible] جواب [illegible] مالیہ [illegible] کاہچرائی [illegible] موقوف کسی نے بجا طور پر کہا ہے۔ "گئے تھے روزے بخشوانے نماز گلے پڑ گئی" علاقہ پاڈر کی جنتا اپنی بہتری و بہبودی کے خواب دیکھ رہی تھی کہ بخشی گورنمنٹ علاقہ پاڈر کی حالت دیکھ کر مالیہ و ہر فصل کا معاف کر دے گی۔ لیکن بخشی گورنمنٹ چہ اندری سوچ رہی ہے۔

اس لئے ہم موجودہ گورنمنٹ سے [illegible] علاقہ پاڈر کی بدحالی کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر [illegible] معاف نہیں کر سکتی تو [illegible] طریقہ [illegible] موجودہ [illegible] اور پریشانی [illegible]

جے سودیش کا مطالعہ کرنا ہر دیش باسی کا قومی فرض ہے

کشمیر ہمیشہ بھارت کا ایک انگ رہا ہے

(تاریخ کے اوراق بتاتے ہیں)

علم نسلِ انسانی کے ماہرین اس معاملے پر متفق ہیں کہ پراچین آریائی نسل کے نمونے پنجاب اور راجپوتانہ کے علاوہ کشمیر میں ملتے ہیں اس کی وجہ ظاہر ہے مہرشی دیانند کی تحقیقات کی روشنی میں آریہ لوگ تری وشٹپ سے آئے اور اگر آپ امرکوش میں اس شبد کا ارتھ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ یہ تبت کا ہم معنی ہے گرنتھوں میں آریہ لوگوں کا حلیہ یوں بیان کیا گیا ہے بلند بالا سفید رنگ لانبا سر ستواں اور نمایاں ناک کشادہ سینے لمبے بازو شیر کی طرح پتلی کمر اور ہرن کی سی آنکھیں اس قسم کے لوگ تبت سے ہندوستان میں داخل ہوئے۔ اور آہستہ آہستہ پھیلنے لگے تو قدرتی بات تھی کہ وہ کشمیر کی وادی کو اپنی نو آبادکاری کیلئے منتخب کرتے ہندوستان اور کشمیر کے درمیان جو گہرا سمبندھ زمانہ قدیم سے چلا آتا ہے۔ ذیل کے مضمون میں اس پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

"وہ دھرتی جو ہمالہ کی ناف میں واقع ہے ان شبدوں میں راج ترنگنی کے مصنف پنڈت کلہن نے وادیٔ کشمیر کو اس سلطنت کا لازمی جزو قرار دیا ہے جس کی بنیاد اشوک نے رکھی۔ اشوک کے زمانے میں افغانستان بھی ہندوستان کا حصہ تھا اور قندھار سے لے کر لنکا تک اس کی حکومت پھیلی ہوئی تھی جو وسعت اور تہذیب و تمدن کے نیاتی اداروں کے علاوہ بلند اخلاقی معیار کے اعتبار سے عدیم النظیر تسلیم کی گئی ہے تاجدارانِ روما کے سفیر اشوک کے دربار میں موجود تھے اور ہندوستانی بحری جہازوں کے ذریعہ یورپ اور ہندوستان کے مابین تجارت کا باقاعدہ سلسلہ تھا۔ اشوک نے سرینگر کا شہر اس جائے وقوع پر بسایا تھا جہاں آج موجودہ راجدھانی نظر آتی ہے اور گرد و نواح میں مہاتما بدھ کی یادگاریں عظیم الشان مندر بنائے جن کو ستوپا کا نام دیا گیا ہے اشوک کے بیٹے اور جانشین جلوکا نے کشمیر میں آریائی ادارے قائم کئے اور حکومت کو آریائی سدھانتوں کے قالب میں ڈھالا۔ گویا آئینی اور قانونی حیثیت سے سارا کشمیر آریہ ورت کا لازمی جزو بن گیا۔

زمانے نے پلٹا کھایا۔ ہندوستان کی فرمانروائی کشن یا کنشک خاندان کے حصہ میں آ گئی۔ کنشک اس کا سب سے بڑا راجہ ہو گذرا ہے اس کے دور میں کشمیر پر بدھ مت کا نقش ثبت ہو گیا۔ اس سلسلے میں ایک قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ مہاتما بدھ کی موت کے بعد اس کے چیلوں نے اس کی سکھشا کو اصل خالص روپ میں قائم رکھنے کیلئے یہ تدبیر نکالی تھی کہ تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد بھارت کے مختلف حصوں سے بدھ مت کے پرچارکوں کو سبھائیں بلاتے۔ یہ لوگ اس بات کا جائزہ لیتے کہ مہاتما بدھ کی تعلیم سے کس حد تک انحراف ہو رہا ہے اور پھر وہ راجیہ اور جنتا کو بدھ مارگ پر لانے کا جتن کرتے۔ ان سبھاؤں کے علاوہ تین عالمی کانفرنسیں منعقد کی گئیں جنہیں "تری پٹک" یعنی تین پٹاریوں کا نام دیا گیا ہے۔

شہنشاہ کنشک کے عہد میں تیسری کانفرنس ہوئی تھی جس میں دنیا بھر کے ۵۰۰ مہاتما بھکشو دور دراز ملکوں سے آ کر شامل ہوئے۔ یہ سبھا سرینگر کے پاس کنڈل ون میں ہوئی۔ یہ بدھوں کی آخری عالمگیر مجلس تھی۔ کنشک کے نام کے تین قصبے آباد ہو گذرے ہیں جن میں سے ہر راجہ نے کشمیر میں بنا کر بسایا۔ مہاراجہ ہیونشک نے سرینگر کی بجائے اپنی نئی راجدھانی بنا ڈالی جس کے کھنڈرات ابھی تک

بارہ مولہ کے اندر پائے جاتے ہیں۔ اس نگر کا نام تھا ہونشک پورہ۔ مہاراجہ ہونشک نے بہت سی عبادت گاہیں بھی تعمیر کیں۔ جو ساتویں صدی مسیح تک پوری شان سے آباد تھیں اور باہر کے یاتری اسے دیکھنے کیلئے آتے تھے۔ مشہور چینی سیاح ہیون سانگ نے اپنے سفرنامے میں ان کا ذکر کیا ہے۔

کشمیر کے بدھ راجہ نے ٹکسلا کے راجہ کو شکست دیکر اسے اپنی باجگذار ریاست بنا لیا اور اسے مجبور کیا کہ وہ مہاتما بدھ کا ایک دانت اس کے حوالے کر دے زمانے کی ایک اور گردش کشمیر کیلئے دور ظلم لے آئی۔ یہ امن چین اور گیان دھیان کا زمانہ نہ تھا بلکہ یہ میں کشمیر کو آگ اور خون میں نہانا پڑا۔ ہن قوم کے خونخوار سرداروں نے یورپ میں رومن تہذیب کا چراغ گل کر دیا تھا۔ اس قوم کے جو سردار مشرق کی طرف آئے۔ انہوں نے اپنی راہگذر پر تباہی و بربادی کا وہ نقشہ جمایا جس کی نظیر اتہاس میں مشکل سے ملتی ہے۔

شمالی ہند میں ہن سردار مہرگل حکمران تھا جو کہ بلحاظِ کردار سب سے خوفناک شخص تسلیم کیا گیا ہے جس نے نہ بچوں پر رحم کھایا۔ نہ عورتوں پر ترس کیا اور نہ بوڑھوں کا لحاظ کیا۔ ہندوستان کی مختلف جاتیوں نے مل کر اس ظالم کے پاؤں اکھیڑ دیئے۔ اس نے کشمیر میں آکر دم لیا اور یہاں کے راجہ نے اسے پناہ دی مہرگل کی اخلاق لغت احسان مندی اور شکر گزاری کے شبدوں سے خالی تھی۔ اس نے راجہ کو موت کے گھاٹ اتار کر خود حکومت سنبھال لی سابقہ تلخ تجربہ سے فائدہ اٹھا کر اس نے جنتا کے دھارمک جذبات پر خوشگوار اثر ڈالنے کی کوشش کی۔ اس نے شیو بھگتوں کے لئے بہت سے شوالے بنائے۔ اور برہمنوں کے دھارمک استھانوں کی روپے پیسے سے امداد کی۔ ظاہر تھا کہ کشمیر میں بودھوں کا اثر و رسوخ زائل ہو رہا تھا۔ جیسے کا مل طور پر شیو کیلئے مہرگل کی سیاسی چال بہت کامیاب رہی۔

ہیونگ سانگ کے بعد کشمیر میں بودھوں کے راج کو پے در پے کاری ضربیں لگیں۔ قنوج کے راجہ ہرش وردھن کا اقبال بلند ہوا۔ ساتویں صدی میں کشمیر اس کی باجگذار ریاست بن گیا۔ یہ حقیقت قابلِ ذکر ہے کہ کشمیر کی سیاسی اہمیت جوں جوں کم ہوتی گئی اسی پیمانے پر وہ ہندوستان کی نظروں سے اوجھل ہو کر الگ تھلگ زندگی بسر کرنے لگا۔ بودھ دھرم کا زور کم ہوا تو بودھ مت کی ریاضت اور پرہیزگاری کے خلاف ردِ عمل کے طور پر اوباش اور عیاش راجوں نے کشمیر کی تباہی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اس گئے گذرے زمانے میں بھی آریائی سدھانت بہت حد تک کارفرما رہے۔ اور

راج ترنگنی سے معلوم ہوتا ہے کہ منتری منڈل کو یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ راجہ کو گدی سے اتار دے۔ اور اس کے نامزد جانشین کی بجائے کسی اور کو حکمران بنا دے۔ اسی جمہوری اصول پر ایک سے زیادہ مرتبہ عمل درآمد ہوا۔ کشمیر کا راجہ یدھشٹر اہل یا چلن نکلا اور بھیر کیا ہوا۔ اس کے متعلق اتہاس میں آتا ہے کہ: "شہری لوگ بہت گھبرائے راجہ اور اس کی رانیوں کو راجدھانی سے نکال دیا گیا۔ کنول کی نئی شاخوں کی طرح کومل رانیوں کو جنگل کی راہ لینا پڑی۔ وہ تھک کر رستہ میں بے ہوش گر گئیں آخر دور پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ کر انہوں نے اپنے راجیہ اور اجڑی پر آخری نظر ڈالی۔ اور پھولوں کے ہار اس کی طرف الوداع کہتے ہوئے پھینکے۔ پہاڑ کی غاروں میں رہنے والے پرندے اپنے اپنے گھونسلوں میں چھپنے لگے۔ اور انہوں نے شرط الم سے اپنی چونچیں زمین پر پھیلائے ہوئے پروں میں چھپا لیں۔

منتری منڈل نے اس طرح ایک نئے شاہی خاندان کی بنیاد ڈالی۔ اسی خاندان کے ایک راجہ کا ذکر ہے کہ اس نے اپنے قابل پردھان منتری کی توہین کر دی۔ اس پر جنتا نے بہت برا منایا۔ اور پردھان منتری سے کہا کہ آپ راجیہ سنگھاسن پر براجمان ہو جائیں اور آخر اسے جنتا کی آواز کے سامنے سر جھکانا پڑا۔ آریائی طریق حکومت میں جمہور پرستی کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو۔

گوونِ خاندان کے خاتمے پر پردھان منتری نے کارکٹ خاندان کے ایک شہزادے کو مدعو کیا اور راج تلک سے پہلے سنہری برتنوں سے پوتر جل اس پر انڈیل دیا"۔ آریائی اتہاس میں حکومت ہمیشہ منتری منڈل کے زیر نگرانی رہی ہے یہ منڈل پورے معنوں میں جنتا کی نمائندہ سمجھا ہوا کرتی تھی۔ آٹھویں صدی کے وسط میں راجہ کشمیر للت دت پہلا راجہ تھا جس نے پانچ غیر ملکی ترکوں کو اپنے دربار میں اعلےٰ منصب پر فائز کیا۔ عملی طور پر سارا انتظام حکومت انہی کے سپرد رہا۔ اس شاہی خاندان کے راجہ جے پاد کی وفات پر کشمیر میں بدنظمی پھیل گئی۔ پھر راجہ آونتی ورمن نے برسرِ حکومت آ کر ۸۵۵ء سے لیکر ۸۸۳ء تک جملہ حکومتی شعبوں کو پھر سے منظم کر دیا۔ اس راجہ کے عہد میں سنسکرت کو بڑا عروج حاصل ہوا۔ اور اتہاسک کے بیان کے مطابق یہ دیا کی ندی جو جا بجا ٹوٹ گئی تھی۔ پھر سے جاری ہوئی۔ اور جنتا کے ذہن اس سے سیراب ہونے۔ راجہ آونتی ورمن نے سنسکرت کے ودوانوں کو دربار میں ممتاز استھان دیا اور ان سے کتابیں لکھوائیں۔ اسی زمانے کا لٹریچر سنسکرت کی تاریخ نشو و ارتقا میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ۹۳۹ء میں آریائی آئین حکومت سے گھبرا

سمبندھ رکھنے والا ایک اور قابلِ ذکر واقعہ ملاحظہ ہو۔ کمل وردھن سینا پتی نے عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لینے کا ارادہ کیا۔ وہ فوجی طاقت سے کام لیکر راجہ کو تخت سے برطرف کر سکتا تھا۔ لیکن اس نے آئینی اور قانونی طریقہ برتا۔ اس نے اپنا معاملہ منتری منڈل میں پیش کر دیا۔ ثابت ہو گیا کہ راجہ کو ہر حالت میں نکال دینا قرینِ مصلحت ہوگا۔ لیکن ساتھ ہی یہ فیصلہ سنایا گیا کہ کمل وردھن راج سنگھاسن کے لائق نہیں اس کی بجائے برہمن امیدوار یاسکر کو ابھشیک رسم کے مطابق راج گدی عطا کی گئی۔

راج ترنگنی کا مصنف لکھتا ہے کہ اس راجہ نے "کرت یگ" کی یاد کو پھر سے تازہ کر دیا اور انتظام مملکت کو رشوت خوروں سے صاف کر دیا۔ بار بار رعایا کو لوٹنے والے حکام کیلئے کھیتی باڑی کے سوا اور کوئی کام نہ رہا۔ اس کے عہد میں برہمن شراب نہیں پیتے تھے۔ سنیاسی شادی نہیں کرتے تھے۔ ریاضت کرنے والوں کو زراعت سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ تعلیم عام تھی۔ جوتشی، ویدک شکشا دینے والا منتری، راج دوت، منشی یہ سب کے سب تعلیم یافتہ تھے ۱۰۱۵ء میں کشمیر کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔ محمود غزنوی نے کشمیر پر چڑھائی کی۔ راستہ میں قلعہ لوہار پڑتا تھا وہ اسے سر نہ کر سکا۔ دشوار گذار پہاڑی رستے دکھانے والوں نے اس کی فوج کو گمراہ کر دیا جس سے بیشتر سپاہی غاروں میں گر کر ہلاک ہو گئے۔

۱۳۱۵ء میں سوات ریاست کے ایک مہم جو شہری شاہ مرزا نے کشمیر میں آکر ہندو راجہ سے ملازمت کی درخواست کی۔ راجہ کے مرنے پر یہ ملک کا خود تخت کا وارث بن بیٹھا۔ اور اپنا نام شمس الدین رکھ کر اس نے اپنا سکہ جاری کر دیا اور حکم دیا کہ میرے نام کا خطبہ پڑھا جائے۔ اس نے ۴۶ برس حکومت کی چودھویں صدی کے آخر میں امیر تیمور کشمیر میں آیا۔ ہندوستان میں دہلی کو لوٹنے کے بعد واپسی پر اس نے پہاڑیوں کے ساتھ ساتھ آ کر اس نے کانگڑہ پر ہاتھ صاف کیا اور پھر جموں کو تاراج کیا۔ ان علاقوں کے بے شمار لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔

۱۴۲۰ء میں زین العابدین کشمیر کے تخت پر بیٹھا۔ اس سے پہلے جو برہمن اور دوسری جاتیوں کے ہندو مسلم حکمرانوں کے ہاتھوں تنگ آ کر خود بخود جلاوطن ہو گئے تھے۔ انہیں پھر سے اپنے وطن کو آنے کی دعوت دی گئی۔ اس نے کئی ہندوؤں کو درباری منصب دیئے جزیہ موقوف اور سب کے لئے مذہبی آزادی کا اعلان کیا

(باقی صفحہ ۶ پر)



जय स्वदेश

تار کا پتہ "جے سودیش" جموں

ٹیلیفون نمبر ۴۳۲

فی پرچہ ۲ آنے

چندہ سالانہ ۶ روپے مفصلات ۸ روپے

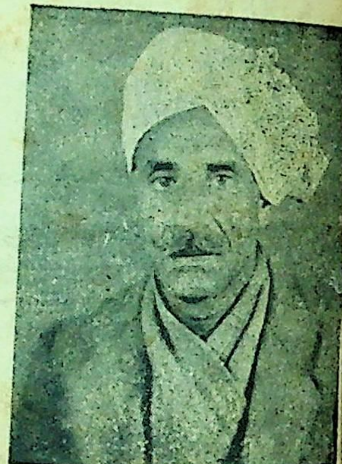
Vol. II | Wednesday, 8 August 1956 | No. 6



कोतवाल कृपा राम
प्रधान प्रजापरिषद
तहसील भद्रवाह

भद्रवाह तहसील के प्रदिन और वृद्ध निष्ठ कार्यकर्ता जिन्होंने अपने निस्वार्थ कार्य से संस्था के कार्य की धाक जमा रखी है।

भारत प्यारा देश हमारा, तन मन इस पर वारेंगे।
गंगा यमुना पानी भरती फल फूलों से लदी है धरती
इस धरती पर जन्म लिया है, माता इसे पुकारेंगे।
सागर जिसके चरण है धोता मुकुट हिमालय शोभा देता
इस पर पल कर बड़े हुए हैं, इसका मान बढ़ायेंगे।
श्वांस-श्वांस में पवन है जिसका रोम-रोम में अग्नि है जिसका
जिसका हम पर इतना उपकार, सब मिलकर गुण गायेंगे।
तैंतिस कोटि हैं इस के वासी, फिर क्यों छायी आज उदासी
कांप उठेंगे शत्रु सारे, सब मिल जब ललकारेंगे।
एक मान भारतपन है जिसका एक प्राण भारतपन है जिसका
ऐसे भारत पर प्राणों की सब मिल बलि चढ़ायेंगे।



सूबेदार धर्म सिंह

तहसील अखनूर के अनथक कार्यकर्ता जिन के स्फूर्ति प्रदायक कार्य को आदर्शमान इन के भाई बलदेव सिंह ज्योड़ियां में भारतीय-ध्वज की आन के लिये बलिदान हुये।

Regd. E.P. No. 327

Editor, Printed & Publisher Gopal Dass Sacher, Printed at the People's Press, Jammu.

رائے شماری کا سوال بھارت کے دُشمن انگریز کے دماغ کی ہی اختراع ہے

انگریز اوّل تو ہندوستان کو آزاد کرنے کیلئے تیار نہ تھا اور جب اُس نے دیکھا کہ اب عوام کے اندر آزادی کے بڑھتے ہوئے جذبہ کے سامنے اُس کا ٹھہرنا ناممکن ہوگیا ہے تو اُس نے اعلانیہ طور پر کہنا شروع کیا کہ اگر اُنہیں فوری ہی ہندوستان چھوڑنا پڑا۔ تو وہ اِس کی اینٹ سے اینٹ بجا کر جائیں گے۔ واقعات اِس امر کے شاہد ہیں۔ آخر اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ اِس کیلئے اُنہوں نے مسٹر جناح، شیخ عبداللہ اور کچھ دوسرے لیڈروں کو اپنی سیاست کا مہرہ بنایا اور ملک کے اندر فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑکائی۔ جاتی دفعہ بھارت کی تقسیم کر کے ہندوستان کو کھنڈر بنا کر رکھ دیا۔ اِس تقسیم کے نتائج آج دنیا کے سامنے ہیں اور مستقبل میں کیا ہونے والا ہے وہ تو وقت ہی بتائیگا۔ ہماری ریاست جموں کشمیر میں بھارت کو چھوڑ کر چلے جانے کے بعد بھی انگریزوں نے ہی قبائلیوں اور پاکستانیوں سے یہاں ۱۹۴۷ء میں حملہ کروایا۔ مہاراجہ نے ہندوستان کے ساتھ الحاق کیلئے چٹھی لکھی اور ریاست کو حملہ آوروں سے بچانے کیلئے مدد مانگی۔ نیچے دی گئی دونوں چٹھیوں کا بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ انگریز نے آخری وقت پر بھی اپنا وار کرنے سے گریز نہ کیا اور اُس وقت ہندوستان کے انگریز گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ریاست کے اندر رائے شماری کا سوال پیدا کیا ہے بھارت سے دشمنی کی یہ بھی ایک سازش تھی لیکن بدقسمتی سے ہمارے بھارتیہ نیتا اس وقت انگریز گورنر جنرل کی اس چالاکی کو بھانپ نہ سکے ؛

اِس خط کی نقل جو ہز ہائی نس مہاراجہ جموں کشمیر نے ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ہز ایکسیلینسی گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو لکھا۔

میرے پیارے لارڈ ماؤنٹ بیٹن۔

مجھے آپ کو یہ اطلاع دینی ہے۔ کہ میری ریاست میں نہایت ہنگامی حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ میں آپ کی حکومت سے فوری امداد کی درخواست کرتا ہوں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں ریاست جموں و کشمیر نے بھارت یا پاکستان کی کسی بھی ڈومینین سے الحاق نہیں کیا۔ جغرافیائی طور پر میری ریاست کی سرحدیں دونوں ڈومینیوں کی سرحدوں سے چھوتی ہیں اس کے دونوں کے ساتھ گہرے اقتصادی اور تمدنی تعلقات ہیں اس کے ساتھ ہی میری ریاست کی چین اور روس سے بھی مشترکہ سرحدیں ہیں۔ بھارت اور پاکستان اپنے خارجی امور میں اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

میں اس بات کا فیصلہ کرنے کے لئے وقت چاہتا تھا کہ میں کس ڈومینین کے ساتھ الحاق کروں میں یہ بھی فیصلہ کرنا چاہتا تھا کہ آیا یہ موقع ہے کہ دونوں ڈومینیوں اور میری ریاست کا بہترین مفاد اسی میں ہے کہ میری ریاست آزاد ہو جائے۔ اور وہ یقیناً دونوں ڈومینیوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرے۔ چنانچہ میں نے بھارت اور پاکستان دونوں ڈومینیوں سے جوں کا توں معاہدہ کرنے کو کہا۔ پاکستان نے اس اہتمام کو قبول کر لیا۔ بھارت کی ڈومینین نے میری حکومت کے نمائندوں کے ساتھ مزید بات چیت کرنا چاہی۔ لیکن کچھ ایسے واقعات ہو گئے جن کا ذکر میں ذیل میں کروں گا۔ کے پیش نظر میں ایسا انتظام نہ کر سکا۔ درحقیقت جوں کے توں معاہدہ کے تحت حکومت پاکستان ریاست کے اندر ڈاک و تار کا سسٹم چلا رہی ہے

اگرچہ ہم نے حکومت پاکستان کے ساتھ جوں کا توں معاہدہ کر رکھا ہے تاہم وہاں کی حکومت نے ریاست کی ناکہ بندی کر دی ہے اور وہ خوراک۔ نمک اور پٹرول وغیرہ رسد کو ریاست میں نہیں آنے دے رہی۔

حملہ۔ پٹھان قبائلی آفریدی سفید لباس میں ملبوس فوجی اور حملہ آور جو جدید ترین ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ میری ریاست کے پونچھ رقبہ میں گھس آئے اس کے بعد وہ سیالکوٹ گئے اور آخرش وہ راولاکوٹ کی طرف ضلع ہزارہ کے نواحی رقبہ میں جمع ہو گئے اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ریاست کی چھوٹی سی فوج کو مختلف محاذوں پر بھیجنا پڑا۔ اور انہیں ایک ہی وقت دشمن کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اس سے ہماری فوج کے لیے حملہ آوروں کی طرف سے لوٹ مار اور جان و مال کی تباہی کو روکنا بہت مشکل ہو گیا۔ مہورا کا بجلی گھر جو سارے سرینگر کو بجلی سپلائی کرتا ہے جلا دیا گیا ہے جن عورتوں کو اغواء کیا گیا ہے اُن کی عصمت دری کی گئی ہے۔ ایسے سُن کر میرا دل خون کے آنسو روتا ہے حملہ آور فوجیں میری حکومت کی گرمائی راجدھانی سرینگر کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ ساری ریاست پر قبضہ کرنے کیلئے اُن کا یہ پہلا قدم ہے

قبائلی شمال مغربی سرحدی صوبہ کے دُور افتادہ علاقوں سے موٹر ٹرکوں میں بیٹھ کر باقاعدہ آ رہے ہیں وہ مانسہرہ۔ مظفر آباد سڑک کو استعمال کر رہے ہیں اور اُن کے پاس جدید ہتھیار ہیں یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی حکومت یا پاکستان کی حکومت کے علم کے بغیر یہاں آ رہے ہیں۔ میری متعدد درخواستوں کے باوجود ان حملہ آوروں کو روکنے کی کوشش نہیں کی گئی یا انہیں میری ریاست میں داخل ہونے سے نہیں روکا گیا۔ درحقیقت پاکستان ریڈیو اور اخبارات دونوں نے ان واقعات کے متعلق خبریں نشر کی ہیں۔ پاکستان ریڈیو یہ اعلان بھی کر چکا ہے۔ کہ کشمیر میں ایک عبوری حکومت قائم کر لی گئی ہے میری ریاست کے عوام مسلمان اور غیر مسلموں نے عموماً اِن حملوں میں کوئی حصہ نہیں لیا۔

انٹرم سرکار۔ میری ریاست میں اس وقت جو ہنگامی حالات ہیں اُن کے پیش نظر میرے لئے اس امر کے سوائے کوئی چارہ نہیں رہا۔ کہ میں بھارت ڈومینین سے امداد طلب کروں۔ قدرتاً بھارتیہ حکمران بھارت کے ساتھ میری ریاست کا الحاق ہوئے بغیر وہ امداد نہیں دیں گے۔ جو میں نے اُن سے مانگی ہے چنانچہ میں نے بھارت کے ساتھ الحاق کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور میں پروانہ الحاق پر دستخط کر کے آپ کو بھیج رہا ہوں میرے سامنے دوسری صورت یہ ہے کہ میں اپنی ریاست اور رعایا کو لٹیروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دوں۔ اس بنا پر کوئی حکومت اپنی ہستی قائم نہیں رکھ سکتی۔ جب تک میں اپنی ریاست کا حکمران ہوں اور مجھ میں اپنے ملک کو بچانے کے لئے زندگی ہے تب تک میں ایسی صورت پیدا نہیں ہونے دوں گا۔

میں آپ کی حکومت کو یہ اطلاع بھی دیتا ہوں کہ میرا ارادہ ہے۔ کہ فوراً ایک انٹرم سرکار بنائی جائے اور شیخ عبداللہ سے کہا جائے۔ کہ وہ وزیر اعظم کے طور پر اِس ہنگامی حالات میں ذمہ داریوں کو اُٹھائیں۔ اگر میری ریاست کو بچانا مقصود ہے تو اِسے سرینگر میں فوری امداد مہیا ہونی چاہیئے۔ مسٹر مینن کو پورے حالات کا علم ہے اور اگر مزید ضرورت ہوئی تو وہ وضاحت کر دیں گے ؛

آپ کا...... دستخط...... ہری سنگھ۔

۲ - بھارت کے گورنر جنرل کی طرف سے ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو مہاراجہ ہری سنگھ کے نام مراسلہ

میرے پیارے مہاراجہ صاحب!

مجھے سٹری وی۔ پی۔ مینن سے آپ کا ۲۶ اکتوبر کا مراسلہ ملا۔

آپ نے جن خاص حالات کا ذکر کیا ہے۔ اُن میں میری حکومت نے کشمیر کا بھارت ڈومینین سے الحاق قبول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پالیسی کے مطابق کہ جس صورت میں کسی ریاست کے الحاق کے سوال پر تنازعہ ہو جائے اس صورت میں الحاق کے سوال کا فیصلہ ریاست کے لوگوں کی خواہش کے مطابق ہو۔ میری حکومت کی خواہش ہے کہ جونہی کشمیر میں امن و قانون بحال ہو جائیں اور وہاں کی سرزمین لٹیروں سے خالی کرائی جائے ریاست کے الحاق کے سوال کا تصفیہ لوگ مت سے کرایا جائیگا

دریں اثنا آپ کی فوجی امداد کی درخواست کے جواب میں آج بھارتیہ فوج کو کشمیر بھیجنے کی کارروائی کی گئی ہے تاکہ وہ آپ کی رعایا کی عزت اور جان و مال کی حفاظت کرنے کے لئے اور آپ کے علاقہ کو بچانے کے لئے آپ کی فوجوں کی امداد کرے

میری حکومت اور مجھے یہ دیکھ کر اطمینان ہوا ہے کہ آپ نے انٹرم سرکار بنانے کے لئے شیخ عبداللہ کو دعوت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے تاکہ وہ آپ کے وزیر اعظم کے ساتھ کام کر سکیں ؛

دستخط:۔ ماؤنٹ بیٹن آف برما

ہیلتھ منسٹر قاسم ریونیو منسٹر مستعفی۔ ریاستی کیبنٹ میں انتشار؟

جموں ۱۳ اگست۔ پچھلے کچھ دنوں سے یہاں کے سیاسی حلقوں میں یہ خبر گرم ہے کہ ریاستی کیبنٹ کے ریونیو منسٹر سید میر قاسم اور ایک ڈپٹی منسٹر نے اپنے عہدوں سے استعفے دے دیا ہے جسکی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ انہوں نے استعفے بطور پروٹسٹ دیئے ہیں۔ کہ اُن سے بہت سے محکمے چھین کر بخشی صاحب نے اپنے زیر لے لئے ہیں سیاسی مبصرین کا اندازہ ہے کہ یہ استعفے برسر اقتدار پارٹی میں کمیونسٹ اور انٹی کمیونسٹ دھڑے میں چل رہی کھینچا تانی کا نتیجہ ہے اور یہ ایک ڈھنگ ہے کمیونسٹ دھڑا بخشی صاحب کو مرعوب کر کے دبانا چاہتا ہے۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ گردھاری لال ڈوگرہ اور ڈی۔ پی در ڈپٹی ہوم منسٹر نے پچھلے کچھ دنوں سے ہائیکورٹ میں وکالت کا لائسنس حاصل کرنے کیلئے بھی درخواستیں دے رکھی ہیں۔ پچھلے کچھ دنوں کے واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بخشی صاحب کے حال ہی میں جموں آنے کے بعد انٹی کمیونسٹ عنصر جو ایک عرصہ سے بھیگی بلی بن کر کمیونسٹوں کی غنڈہ گردی کو سہن کر رہا تھا۔ نے بھی اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں اور وہ میٹنگیں بلا کر سیدھے سیدھے سیٹھی۔ صراف گروپ کی تاناشاہی کے خلاف آواز پیدا کرنی شروع کر دی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ بینک ورڈ کلاسز میں نامزدگی کے سلسلہ میں بھی بخشی صاحب نے انٹی کمیونسٹ دھڑے کا ہی میونسپل کمشنر نامزد کیا ہے اور انٹی کمیونسٹ دھڑے کے دو ایسے اخبارات جو پچھلے کافی عرصہ سے چھپتے بھی نہیں تھے دوبارہ معیاری قرار

قحط کے آثار

جموں یکم اگست۔ بشری رشی کاراکوش ممبر ودگگاگ کیٹی پرجا پریشد نے ریاسی کے پہاڑی علاقوں اور نیابت گلاب گڑھ کا دورہ کرنے کے بعد اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ مسلسل بارشوں سے علاقہ میں مکی کی فصل کو شدید نقصان پہنچا ہے اور قحط کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں جس سے عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ تحصیل ریاسی کے دوسرے علاقہ جات سے بھی اسی قسم کی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ لوگوں کو اناج مہیا کرنے کے بروقت انتظامات کرے ؛

ہفتہ وار ”دیس سودیش“ جموں
۸ راگست ۱۹۵۶ء

تین قسم کے لوگ

جن لوگوں نے شیخ عبداللہ کو بانس پر چڑھایا۔ اُس کی ہر برائی کو اچھائی کہا۔ اُس کی ہر بات میں ہاں میں ہاں ملاتے رہے۔ اور اُس کے گُن گاتے گاتے اُسے بھگوان کرشن۔ خدا کا دوسرا رُوپ اور اوتار تک کہہ دیا۔ اور جو لوگ و جماعتیں اُس کی پالیسی۔ اُس کے نظریے اور طریقہ کار کی مخالفت کرتے تھے۔ اُنہیں وطن دُشمن۔ غدار۔ بدیشیوں کے ایجنٹ کہنے میں ہی ثواب سمجھتے رہے۔ نیز ۸ راگست ۱۹۵۲ء رات کو سوتے تک شیخ عبداللہ کو اپنا پیغمبر مانتے تھے۔ لیکن ۹ راگست کی صبح کو اُٹھنے پر جب اُنہیں معلوم ہُوا کہ شیخ جی گرفتار ہو گئے ہیں انہیں مناسب جگہ پر پہنچا دیا گیا ہے۔ اور بخشی غلام محمد ڈپٹی پرائم منسٹر سے پرائم منسٹر بن گئے ہیں تو انہی لوگوں نے اُسی زبان سے اپنے روحانی گورو اور نیتا شیخ عبداللہ کو ملک کا غدار۔ بدیشیوں کا ایجنٹ عوام کا دشمن۔ ظالم۔ ڈکٹیٹر اور جو کچھ کسی کا بڑے سے بڑے دشمن بھی نہیں کہہ سکتا۔ وہ وہ گالیاں اُنہوں نے اُسے نکالنا شروع کر دیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہی بخشی غلام محمد کو خالد کشمیر دیش بھگت اور کشمیر کو بچانے والا جنتا کا خادم۔ اپنا محبوب رہنما اور جو جو تعریفیں کوئی بھانڈ یا بڑے سے بڑا غرض مند بھی کسی کی نہیں کر سکتا۔ وہ ان لوگوں نے بخشی جی کی اُسی دن سے شروع کر رکھی ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی شیخ عبداللہ کے عہد حکومت کی طرح بخشی صاحب کی غلط پالیسی۔ غلط کارریوں اور غلط طریقہ کار کے خلاف آواز اُٹھانے والوں کو اپنی گندی زبان سے اُنہی پرانے اخلاق سے گرے ہوئے الفاظ میں مخاطب ہو رہے ہیں۔ اور آج یہ لوگ آپ کو کانگرس کے رُوپ میں مل سکتے ہیں۔ کمیونسٹوں کے روپ میں مل سکتے ہیں۔ اور ریاست کے اندر نیشنل کانفرنس کے روپ دیکھنے میں ملیں گے۔ ایسے لوگوں کو عام بھاشا میں ابن الوقت۔ موقع پرست۔ چاپلوس۔ خوشامدی۔ خود غرض اور بے ضمیر کہا جا سکتا ہے۔

یہ ٹھیک ہے۔ کہ اس قسم کے لوگ ہر ملک کے اندر ہوتے ہیں۔ ان سے ملک اور عوام کا کبھی بھلا نہیں ہو سکتا بلکہ ملک اور عوام کے دشمن سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن دوسری قسم کے لوگ ان سے بھی زیادہ خطرناک سمجھے جاتے ہیں اور وہ ہیں جو آج سے کچھ عرصہ پہلے ایک اصول کے حق میں تھے۔ ایک جماعت کے حق میں تھے۔ اور ایک نظریہ کے لیڈر بن کر لوگوں کو اس پر چلنے کا وعظ کرتے تھے۔ اُس کے لئے لوگوں کو مر مٹنے کا آدیش دیتے تھے۔ لوگوں سے بے مثال قربانیاں دلائیں۔ اور اس کے علاوہ بُرائی کو بُرائی کہہ کر لوگوں کو مقابلہ کیلئے نکلنے کا سبق دیتے رہے۔ رشوت ستانی۔ کنبہ پروری اور حکومت کے اندر دوسری برائیوں کے خلاف جہاد کے نعرے بلند کرتے رہے۔ ریاست میں صوبائی غلبہ اور فرقہ دارانہ ذہنیت رکھنے والے حکمرانوں کو کان سے پکڑ کر باہر نکال دینے کی دھمکیاں دیتے رہے۔ آج چاندی کے سکوں کے لالچ میں۔ روٹی کے چند ٹکڑوں کے لئے۔ نوکریوں اور ٹھیکوں کے لئے۔ روٹ پرمٹوں اور اپنی روزی کے ذرائع کو برقرار رکھنے کے لئے اُسی زبان سے اُنہی اصولوں کے خلاف اور ان اصولوں پر چلنے والوں کے خلاف وہی تباہی بک رہے ہیں۔ نیز پہلی قسم کے موقع پرست و ابن الوقت لوگوں کے ساتھ مل کر حکومت کی ہر بُرائی کو اچھائی کہنا اپنا ایمان بنائے بیٹھے ہیں اپنے اصولوں پر چلتے ہوئے حق اور سچائی کی آواز بلند کرنے والوں پر کیچڑ اچھالنے میں ہی اپنی بھلائی سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ آج ایڈیشنلسٹوں کے روپ میں کانگرس کے اندر نیشنل کانفرنس کے اندر نوکرشاہی کے رُوپ میں۔ اخبارات کے رُوپ میں۔ کچھ ایک بیک ورڈ کے روپ کے علاوہ دیگر کئی روپوں میں مل سکتے ہیں۔ اس قسم کے لوگوں کو سادھارن زبان میں ضمیر فروش وطن فروش۔ غدار کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اس قسم کے لوگوں کا انجام کیا ہوتا ہے اس کے لئے اتہاس ساکشی ہے۔ کہ کوئی بھی باشعور۔ غیرت مند اور بیدار قوم ایسے لوگوں کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اور جس ملک کے عوام اس قسم کے لوگوں کی چالاکیوں اور مکروں میں آ جائیں۔ تو اُن کی تباہی یقینی ہوتی ہے۔

تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو ایک اصول کو لے کر میدان میں آئے۔ ریاست کے ہندوستان کے ساتھ مکمل الحاق کا نعرہ بلند کیا۔ حکومت کی تاناشاہی اور اندھیر گردی کو چیلنج کیا ظلم اور ناانصافی کے خلاف لڑ کر بے مثال قربانیاں دیں۔ اور آج بھی ہر مصیبت کو مول لینے کے باوجود اپنے عقیدے کے مطابق ایک پوتر مشن کی پورتی کے لئے برابر آگے بڑھتے جا رہے ہیں جو آج بھی ریاست کو بھارت کا ایک مضبوط انگ بنانے کے لئے میدان عمل میں ہیں اور جو آج بھی حکومت کی ہر برائی کے خلاف سینہ سپر ہیں یہ لوگ پرجا پریشد اور اُن کی سہیوگی جماعتوں کے روپ میں ہر جگہ ریاست میں مل سکتے ہیں۔

لیکن آج جبکہ تینوں قسم کے لوگ اپنے اپنے راستہ پر پوری شدت کے ساتھ گامزن ہیں ملک کے جن سادھارن پر ایک بڑی بھاری ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ کہ وہ ہر بات کو حقیقت کی کسوٹی پر پرکھے۔ وطن دوست اور وطن دشمنوں کی پہچان کر نا سیکھے ضمیر اور سچائی کے سامنے ڈر کر جھکنے کی بجائے اپنے انسانی کرتویہ کو پہچانے۔ اگر جنتا بیدار ہو۔ لوگ اپنی اچھائی اور برائی کو پہچانتے ہوں۔ تو نہ ہی ابن الوقت ملک کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ اور نہ ہی کوئی ضمیر فروش اپنی لیڈری کو نیلامی پر چڑھا سکتا ہے۔

بقیہ نوک جھونک

(صلا) کے لئے ایسی عورتوں کو بھی تیار کرے جو معقول معاوضہ لے کر باہر دیہاتوں میں جا کر کیرتن وغیرہ کر کے نیشنل کانفرنس کا پرچار کریں۔

”اُلٹے لڈو“

بخشی صاحب کے جموں آنے پر کانفرنسی کامریڈ اپنی کارگذاریوں اور جنتا کی ”خدمت“ کی رپورٹیں اپنے قائد کو سنانے کے لئے جہاں اُن کے دربار میں حاضر ہوئے وہاں کچھ خوشامدی اور چاپلوس بھی مرادیں پانے کے لئے جا ٹپکے۔ اور وہ کامریڈوں کی طرح بجائے اپنے ”سنہری کارنامے“ وزیر اعظم کے سامنے رکھنے۔ وہ اپنے ساتھ لڈو لے گئے۔ اور یہ کہہ کر کہ بشیر صاحب (بخشی صاحب کے فرزند) کے پاس ہونے کی بڑی خوشی ہوئی ہے۔ مُسکرا کر لڈو اُنہیں پیش کئے۔ مگر دیکھنے والے حیران تھے۔ کہ خوشی میں لڈو تو گھر والوں کو بانٹنے چاہیے تھے۔ لیکن یہ اُلٹے لڈو کیسے؟

جمہوریت بازی.....؟

کہتے ہیں بیک ورڈ کلاسز کو جموں میونسپل کونسل میں نمائندگی دینے کے سلسلہ میں بخشی غلام محمد نے بیک ورڈ کلاسز سے تعلق رکھنے والے کچھ کامریڈوں کو اپنی کوٹھی پر بلایا۔ اور باتوں باتوں میں کامریڈ مدن لعل بیک ورڈ سے پوچھا۔ بولو! مدان تم میونسپل کونسلر بننا چاہتے ہو۔ جس پر کامریڈ موصوف نے کہا۔ جناب ہرتیا رام کو بنا دو۔ چنانچہ بخشی صاحب کا اعلان ہو گیا۔ میں ہرتیا رام کو میونسپل کونسلر بناتا ہوں۔ آپ سب اس کو مبارکباد ✻ دیں! ـ چلو! ہرتیا۔ بیک ورڈ کلاسز کا نمائندہ ہو گیا۔ مدن کے خلاف الزام لگانے والی ایک بھاری اکثریت دیکھتی رہ گئی۔ بخشی صاحب کا قدم جمہوریت کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اور شاید کی پوری جمہوریت اس کے مطابق اُس وقت ہو گی۔ جب آج کے سر پر تاج ہو گا۔ جس کا خواب لیتے لیتے جناب شیخ جی کھو......

نوک جھونک

”بھانڈوں کا دربار“

دہلی میں ہندوستانی رہنماؤں اور وہاں کے عوام کو ہندوستان کا سچا اور پکا بھگت جتلانے کے بعد بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر میں تشریف لائے۔ اور ایک پریس کانفرنس بلائی لیکن مقامی اخبارات کے اخبار نویسوں میں سے اکثر انہی لوگوں کو کانفرنس میں مدعو کیا گیا۔ جو پہلے درجے کے خود غرض۔ جی حضوری اور اُن کے خاص چمچے تھے۔ اور ”جمہوریت پسند“ وزیر اعظم کی پریس کانفرنس میں کسی ایسے اخبار نویس کو نہ بلایا گیا۔ جو اپوزیشن پارٹیوں سے تعلق رکھتا تھا۔ یا حکومت کی برائیوں پر نکتہ چینی کرتا ہے۔

چنانچہ کہتے ہیں کہ کچھ ایک با ضمیر اور نڈر جرنلسٹ اصحاب (جنہیں کچھ مجبوریوں کے تحت بلایا گیا تھا) نے پرائم منسٹر کو کئی سوالات کئے۔ لیکن بات بات پر انہیں ٹالنے (BLUFF) کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور اپنے آپ کو ہندوستان پرست اور پاک ظاہر کرنے کے لئے جناب بخشی صاحب یہی کہتے رہے۔ کہ میں تو ذاتی طور پر یہ چاہتا ہوں۔ اور وہ چاہتا ہوں۔ لیکن یہ پریس کے لئے نہیں۔

سُنا ہے کہ پریس کانفرنس کا دلچسپ پہلو یہ تھا۔ کہ جب کچھ جرنلسٹ اصحاب سوال پوچھتے تھے۔ تو چمچے اخبار نویس اپنے پرائم منسٹر جی کو خوش کرنے کیلئے بھانڈوں کا پارٹ ادا کرتے رہے۔ دوسرے معنوں میں سنجیدگی کے لحاظ سے پرائم منسٹر کی پریس کانفرنس بھانڈوں کا دربار تھا۔ جس میں کچھ سنجیدہ اصحاب بُری طرح پھنسے ہوئے تھے۔

کرشن بھگت غلام محمد!

بخشی صاحب کے آنے پر جموں میں پہنچنے لئے جہاں کچھ لوگ اُن کی کوٹھی پر گئے وہاں کامریڈ اپنے گھروں سے عورتیں بھی اکٹھی کر کے لے گئے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ بخشی جی نے عورتوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ ہم سب بھگوان کرشن کے بھگت ہیں آپ سرشکدار کو میری کوٹھی پر آ کر کیرتن کیا کریں۔ دیہاتوں میں جا کر کیرتن کریں اور پرچار کریں۔ اب وہ ہندوستان والا سوال ختم ہو گیا ہے۔ جواہر لعل نہرو ہمارے ساتھ ہے۔ اُسی کو مضبوط بنائیں۔

چنانچہ سُنا ہے کہ بخشی صاحب نے کیرتن کے لئے منزل کی زمین دینے کے علاوہ ایک دسا اُن کو بھگوان نقد نارائن بھی دیے ہیں اور اُسے کہا ہے۔ کہ وہ آنے والے الیکشن

ریاست کیلئے الگ ودھان بنانے سے ملک میں علیحدگی پسندی کے رجحانات کو تقویت ملیگی ریاستی عوام کی تشویش

ریاستی عوام موجودہ حکومت کے طریقہ کار سے تنگ آچکے ہیں اور وہ وقت دور نہیں جب وہ چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے کوئی راستہ ڈھونڈیں

پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ پردھان جموں کشمیر پرجا پریشد نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ پرجا پریشد کا نظریہ یہ ہے۔ کہ جموں و کشمیر سٹیٹ بھارت کا ایک ضروری انگ ہے۔ یہ مقصد اس صورت میں بہتر طور پر حل ہو جاتا۔ اگر بھارت کا آئین کسی ترمیم وغیرہ کے بغیر سٹیٹ میں لاگو کیا جائے۔ مگر سٹیٹ گورنمنٹ اس آسان تر طریقہ کو اپنانے کے لئے تیار نظر نہیں آتی۔ ہمیں مسودہ آئین کی صحیح نوعیت کا علم نہیں۔ مگر معلوم ہوا ہے، کہ اس میں ایسی باتیں رکھی گئی ہیں کہ جن کو عمل میں لانے سے علیحدگی پسندی کو بڑھاوا ملے گا۔ لوگوں کی شہری آزادی ختم ہو کر رہے گی۔ اور موجودہ حکمرانوں کو اپنی اجارہ داری بدستور قائم رکھنے میں مدد ملے گی۔ ہمیں ان رجحانات پر کافی تشویش ہو رہی ہے۔ پرجا پریشد یہ مطالبہ کرتا ہے کہ جموں کشمیر کا آئین بھارت کے آئین سے بنیادی طور پر مختلف نہیں ہونا چاہیئے۔ نہ ہی اس میں بھارت کے آئین کی خلاف ورزی ہونی چاہیئے۔ لہٰذا یہ لازمی ہے۔ کہ بنیادی حقوق سپریم کورٹ کے حد اختیار آمدنی و اخراجات پر آڈیٹر جنرل کے کنٹرول اور انتخابات میں الیکشن کمیشن کے معاملات میں سٹیٹ کا آئین بھارت کے آئین سے مختلف نہیں ہونا چاہیئے۔ جموں و کشمیر سے پارلیمنٹ کے ممبران کا چناؤ بھی براہ راست لوگوں کی طرف سے ہونا چاہیئے۔ نامزدگی کا موجودہ طریقہ ختم ہونا چاہیئے۔ پنڈت ڈوگرہ نے مزید بتایا کہ ہمیں بتایا گیا تھا۔ کہ پرجا پریشد اور جموں کے لوگوں کو اس سلسلہ میں اعتماد میں لیا جاوے گا۔ چاہے غیر سرکاری طور پر ہی سہی۔ مگر گورنمنٹ کی دست درازی کی درجہ سے جموں کے لوگوں کو آئین سازی ایسے اہم مسئلہ پر اختیار رائے کی اجازت نہیں ان حالات میں ہم اعلان کر دینا چاہتے ہیں کہ جب تک بھارت کا آئین مکمل طور پر جموں و کشمیر پر لاگو نہیں کیا جائیگا۔ ہم اس آئین کو منظور نہیں کریں گے جو علیحدگی پسندی کو بڑھاوا دینے، بنیادی حقوق کی حوصلہ شکنی کرنے کے لئے بنایا جا رہا ہے۔

جنرل سکریٹری پرجا پریشد کا بیان

جموں یکم اگست۔ شری رام ناتھ ایڈووکیٹ جنرل سکریٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ دہلی پریس کانفرنس میں بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر نے حال ہی میں جو بیان دیا ہے۔ اس میں حقائق کو غلط پیش کیا گیا ہے۔ اور بیان ہذا واقعات کے بالکل برعکس ہے۔ پرائم منسٹر کشمیر نے بیان دیتے ہوئے جو زبان اور الفاظ استعمال

کئے ہیں جو شیخ محمد عبداللہ کیا کرتا تھا اور کہا ہے۔ کہ "ریاست جموں کشمیر کے حالات اور پوزیشن تاریخی اور سیاسی لحاظ سے ہندوستان کے دوسرے حصوں سے مختلف ہے۔ اس لئے وہاں الگ اسمبلی بنا کر الگ ودھان بنایا جا رہا ہے۔" یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ جان بوجھ کر واقعات کو غلط طور پر بیان کیا گیا ہے۔ حالانکہ تواریخی اور سیاسی لحاظ سے ریاست جموں و کشمیر ہمیشہ ہندوستان کا ایک انگ رہی ہے۔ اور اس امر واقع کو مد نظر رکھتے ہوئے کشمیر کے حکمران

کے پیش نظر انہوں نے ہندوستان کا مکمل ودھان انہی ریاستوں میں لاگو کر دیا۔ جن ودھان کے بنانے میں کشمیر کی طرح ان کے نمائندے بھی شامل تھے۔ ہاں کشمیری لیڈروں نے شیخ عبداللہ کی رہنمائی میں ریاست کے لئے الگ ودھان بنانے پر زور دیا۔ علیحدگی کی یہ بھاونا ملک کے مجموعی اور خاص طور پر ریاست جموں و کشمیر کے مفاد کے سراسر منافی ہے۔ اور جس کا مقابلہ ہر قیمت پر کیا جانا چاہیئے۔ ریاست کے لئے الگ ودھان بنانے کی تحریک کو وطن پرستانہ قدم نہیں کہا جا سکتا۔

کہ وہ یہاں انتخابات ہندوستان کے الیکشن کمیشن کے ذریعہ نہیں کروانا چاہتے ہیں اپوزیشن کے امیدواروں کے کاغذات مسترد کروا دینا اور سینکڑوں کی تعداد میں ووٹ پارٹی کے امیدواروں کے حق میں ووٹ ڈالنے اپنے آدمیوں میں الیکشن سے ایک دن پہلے بخشی غلام محمد کے آزادانہ اور منصفانہ الیکشن کی چند مثالیں حالیہ میونسپل انتخابات سے ہی مل سکتی ہیں۔ اور اسی طریقہ سے ریاست میں اسمبلی کے الیکشن کروانے کے خواہاں ہیں بخشی غلام محمد کا یہ کہنا کہ ہم امن عامہ میں خلل ڈالنے والوں کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے ایک حیرانگی کا باعث ہے کیونکہ امن عامہ کو تباہ کرنے کے ریاست کے امن پسند عوام کا ناک میں دم کرنے والے خود بخشی صاحب کے خریدے ہوئے پیر و کار ہیں۔

کشمیر پرائم منسٹر کا یہ فرمانا بالکل غلط ہے کہ ریاستی عوام۔ الگ جوڈیشری۔ اپنا الگ سول سروس کمیشن یا الیکشن کمشنر چاہتے ہیں۔ حقیقت میں ریاستی موجودہ حکومت کے طریقہ کار اور عمل سے تنگ آچکے ہیں۔ جہاں سرکاری افسروں کو مرعوب کر کے اپنی پارٹی مفاد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ انصاف کو التوا میں رکھنے سی حالتوں میں انصاف کا گلا گھونٹا جا رہا ہے۔ اپوزیشن کی پوزیشن مضحکہ خیز بنا دی گئی ہے۔ جہاں اپنی خواہش کے مطابق منصف کا تبادلہ کئی بار ہائیکورٹ کے پریڈیزلز کو کئی ماہ تک دیا جاتا ہے۔ ایگزیکیٹو مداخلت اس حد تک بڑھ چکی ہے۔ کہ وہ وقت دور نہیں جبکہ عوام اس سے گذر رہے ہیں چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے مناسب راستہ ڈھونڈنے پر مجبور ہوں گے۔ کشمیر پرائم منسٹر کا ہندوستانی عوام کو انہیں فراخدلی سے کام لے کر کشمیر کو کرنا چاہیئے۔ یہ ایک ایسا سوال ہے

بخشی غلام محمد مرزا افضل بیگ کی راہ پر

مرزا افضل بیگ کی تقریر

جموں ۲۵ مارچ ۱۹۵۲ء۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کے چیئرمین مرزا افضل بیگ ریونیو منسٹر نے کشمیر آئین ساز اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ سیاسی اور تواریخی لحاظ سے ریاست جموں و کشمیر کو ایک خاص پوزیشن حاصل ہے چنانچہ ریاست کشمیر ہندیونین کے اندر ایک آزاد ری پبلک ہو گی۔ جس کا اپنا صدر نیشنل اسمبلی۔ الگ جوڈیشری۔ اپنا سول سروس کمیشن اور ایڈمنسٹریشن کی سطح اونچی ہو گی۔ یہ تمام مسئلے غیر معمولی اہمیت کے ہیں جن کا فیصلہ کرنے کا یہاں کے عوام کو پورا حق ہے۔

تیج دہلی
۲۷ مارچ ۱۹۵۲ء

بخشی غلام محمد کا بیان

دہلی ۲۷ جولائی۔ پریس کانفرنس میں اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے کہ ریاست کے لئے الگ ودھان کیوں ضروری ہے بخشی غلام محمد نے بتایا کہ سیاسی اور تواریخی لحاظ سے ریاست جموں و کشمیر کے حالات ہندوستان کے دوسرے حصوں سے مختلف ہیں۔ جموں و کشمیر ہندوستان کی واحد ریاست ہے۔ جس کی اپنی آئین ساز اسمبلی ہے اور ریاست کے لوگوں کے اس خیال کی یہ معقول وجہ جواز ہے۔ کہ وہ ریاست کے لئے الگ زبان اردو۔ الگ جوڈیشری۔ الگ سول سروس کمیشن اور الگ الیکشن کمیشن چاہتے ہیں اور کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی کہ ریاست کے لوگوں کی اس جائز رائے کو وزن نہ دیا جائے۔

ٹائمز آف انڈیا دہلی
۲۸ جولائی ۱۹۵۶ء

وہاں کے لوگوں اور اسمبلی نے ریاست کے ہندیونین کے ساتھ مکمل الحاق کا فیصلہ کیا ہے یہ الحاق دو ملکوں کی دوستی نہیں بلکہ حقیقت میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ ریاست بنیادی طور پر ملک کے دوسرے حصوں کی طرح ہندوستان کا ایک حصہ ہے۔ اور پھر بخشی غلام محمد کا یہ کہنا کہ "ریاست جموں و کشمیر ہی ہندوستان کی ایک ایسی ریاست ہے جسے آئین ساز اسمبلی بنانے کی اجازت تھی۔ اس لئے اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ ضروری ریاست کے لئے الگ ودھان بنائے۔" سراسر غلط بیانی ہے۔ اصلیت میں جموں و کشمیر ہی ایک ایسی ریاست نہیں تھی۔ جسے آئین ساز اسمبلی بنانے کا حق حاصل تھا۔ حیدرآباد، میسور، پیپسو اور کئی دوسری بڑی بڑی ریاستیں تھیں جنہوں نے اپنی آئین ساز اسمبلیاں بنائیں۔ لیکن بھارت کی یک جہتی اور حب الوطنی کے تقاضوں

کیونکہ اس سے اینٹی سوشل اور وطن دشمن عناصر کی سرگرمیوں کو تقویت ملے گی۔ جو پہلے سے ہی الگ الگ اپنی ہستی کو برقرار رکھنے کی کوششوں میں ہیں۔ اور پھر یہ بالکل ہی لغو بیانی ہے۔ کہ ریاستی عوام اس بات کے متمنی ہیں کہ یہاں الگ ودھان بنایا جائے۔

بخشی غلام محمد نے اپنے اس بیان میں بتایا ہے کہ ریاستی عوام ریاست میں ہندوستان کے الیکشن کمشنر کے دائرہ اختیار کو نہیں چاہتے یہ بھی سفید جھوٹ ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ بخشی غلام محمد اور اس کے ساتھی نہیں چاہتے کہ ہندوستان کا الیکشن کمیشن یہاں لاگو ہو۔ تاکہ وہ اپنے حریفوں اور مد مقابلوں سے غیر منصفانہ اور جابرانہ طریقوں استعمال کر کے الیکشن جیت سکیں۔ اصل بات تو یہ ہے۔ کہ پچھلے تلخ تجربات سے لوگوں کی آنکھیں کھل گئی ہیں اور یہی وجہ ہے

(ص) اس موقعہ پر یہ امر خاص طور پر ... ۱۹۵۲ء میں پرجا پریشد کے ایجی ٹیشن کے موقع پر شیخ عبداللہ کی سرکار نے بھی اس قسم کی چالاکیاں شروع کی تھیں جس کا اعتراف ...

موجودہ حکمرانوں کو اپنی اجارہ داری قائم رکھنے میں مدد ملے گی۔ پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ صدر پرجا پریشد کا اظہارِ حقیقت۔

بخشی غلام محمد کے گمراہ کن بیان کا پوسٹ مارٹم۔ شری رام ناتھ ایڈووکیٹ جنرل سکریٹری پرجا پریشد کا بیان۔

... کشمیر کی علیحدگی پسندی کی خواہشات ... کا سوال ہے۔ ملک کی ایک جہتی ADJUST کرنے کا سوال ہے ... برقرار رکھا جانا چاہیئے۔ نہ کہ بخشی غلام محمد ... کسی شخصیت کے ساتھ امتیازی سلوک کر دینا چاہیئے۔

کشمیر پرائم منسٹر کا یہ کہنا بھی حقیقت سے دور ہے۔ کہ ریاست جموں کشمیر کے عوام کو وہی بنیادی حقوق حاصل ہیں جو ہندوستان کے دوسرے شہریوں کو حاصل ہیں لیکن راشٹرپتی کے ۱۹۵۴ء کے اعلان سے صاف عیاں ہے کہ ریاستی عوام کو وہ حقوق حاصل نہیں۔ جیسا کہ آرٹیکل ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸ اور ۱۳۹ ہندوستان آئین کے یہاں لاگو نہیں جس کے تحت لوگ اپنے بنیادی حقوق کی رکھشا کے لئے سپریم کورٹ تک پہنچ سکیں۔ اسی طرح ہندوستان کے آئین کی دفعہ ۲۲۶ بھی ریاست میں نہیں لگائی گئی ہے یہ واقعات پرائم منسٹر کے بیان کو صاف جھٹلاتے ہیں لہٰذا میری پرزور ہندوستانی لیڈروں اور محب وطن عوام سے اپیل ہے۔ کہ وہ کشمیر پرائم منسٹر کے گمراہ کن بیان کا شکار نہ ہو کر ریاست کے ... پرست لوگوں کی پشت و پناہ بنیں اور ہندوستان ... مکمل آئین ریاست میں لاگو کروانے کے لئے ان کے ... مددگار بنیں ✣

مرتب کرنے کے ہندوستان کے آئین ہی کو جو کہ ہندوستان کے بہترین دماغوں کی لگاتار محنت کا نتیجہ ہے۔ لاگو کیا ہے۔ تو پھر ہماری ریاست جس کا الحاق جیسا کہ پرائم منسٹر آنریبل بخشی غلام محمد صاحب اپنی تقریروں میں کئی بار فرما چکے ہیں کہ ہماری ریاست کا الحاق اب مکمل اور قطعی ہو چکا ہے۔ اور ہماری ریاست بھی ہندوستان کا ویسا ہی حصہ ہے۔ جیسا کہ ہندوستان کی دیگر ریاستیں یا صوبے۔ تو ایسی حالت میں یہاں پر علیحدہ آئین

حالات کے انسداد کے لئے پریذیڈنٹ ہند کو ایمرجنسی کا اعلان کر کے اس حکومت کو معطل کرنے اور دوسرا انتظام کرنے کا پورا ادھیکار ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ایسے ایگزیکیٹو پر رکھے گئے CHECKS کے کنٹرول سے اپنے آپ کو آزاد رکھا ہے۔ اور ریاست میں موجودہ صورت میں جب کہ حکومت کی مشینری میں صوبہ جموں کی نمائندگی بہت کم ہے۔ اور جس سے جموں پرانت کے لوگوں کے حقوق کی مناسب نگہداشت اور حفاظت نہیں ہو رہی۔

"ایسے حالات کے سدباب کے لئے تاکہ ہر طبقہ اور خطہ کے حقوق کی حفاظت اور ہر طرح سے یکساں سلوک روا رکھا جا سکے۔ جموں کے لوگ باعزت اور باغیرت زندگی بسر کر سکیں ایسی صورت میں ہمارے نظریہ میں دو ہی سوائے اس کے کہ یا تو ہندوستان کا ودھان مکمل طور پر۔ ہندوستان کے دیگر یونٹوں کی طرح یہاں ہماری ریاست میں بھی لاگو ہو یا اپنے اندرونی انتظام اور ترقی کے لئے ہر ایک حصہ کو خود مختاری دی جائے۔ کوئی دیگر راستہ نہیں ہے یہاں میں لفظ خود مختاری کی بھی وضاحت کر دوں۔ تو غیر موزوں نہ ہو گا کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ اس سے کچھ غلط فہمی سی ہو رہی ہے۔ کہ اس میں علیحدگی کا رجحان پایا جاتا ہے۔ ہمارا ہرگز کوئی مطلب نہیں ہے۔ خود مختاری سے ہماری مراد

مرتب کرنے کا مقصد سوائے اس کے کہ وہ ہندوستان کے آئین جو کہ صحیح جمہوریت کی لائینوں پر بنا ہوا ہے۔ اور جس میں ہندوستان کے ہر یونٹ کے عوام کے بنیادی حقوق کے ذریعہ صحیح طور پر محفوظ کئے گئے ہیں۔ جوڈیشری کو ایگزیکیٹو سے آزاد رکھا گیا ہے۔ غیر جانبدارانہ اور صحیح چناؤ کی گارنٹی کے لئے آزاد الیکشن کمیشن مقرر ہے رعایا کی خون پسینہ کی کمائی سے حاصل کیا ہوا روپیہ بے جا تصرف سے محفوظ رکھنے کے لئے آزاد آڈیٹر جنرل مقرر ہے۔ ملازمتوں کا معیار بلند رکھنے اور کنبہ پروری اور خویش پروری کے ذریعہ ملازمان کی حق تلفی کو روکنے کے لئے آزاد پبلک سروس کمیشن مقرر ہے حکومت کی نااہلیت اور بدعنوانیوں وغیرہ کی وجہ سے اندرونی بدانتظامی نہ گڑبڑ کے

DECENTRLIZATION OF POWER یعنی ایسی جمہوری نظام حکومت جس میں کہ ریاست کے مختلف حصص کو زیادہ سے زیادہ اختیارات منتقل ہوں۔

پرجا سوشلسٹ پارٹی کا مطالبہ

پرجا سوشلسٹ پارٹی کی ورکنگ کمیٹی کے ایک ممبر شری جگدیش اگنیا نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے۔ جب ریاست کا الحاق ہندوستان کے ساتھ ہو چکا ہے۔ ریاست میں ہندوستان کی طرح بنیادی حقوق سپریم کورٹ۔ آڈیٹر جنرل اور الیکشن کمشنر ہونے ضروری ہیں اور اگر واقعی ہی ریاستی حکمران آئین کو جمہوری لائینوں پر بنا رہے ہیں تو اسے اسمبلی میں پیش کرنے سے پہلے نشر کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہیئے۔

جموں میں پرجا پریشد کا جلسہ

جموں۔ ۲۵ جولائی۔ یہاں پرانی منڈی میں پرجا پریشد کا ایک بھاری پبلک جلسہ ٹھاکر رگھوناتھ سنگھ جی سمبالی کی صدارت میں ہوا جس میں صاحب صدر کے علاوہ شری رام ناتھ ایڈووکیٹ، شری سہدیو سنگھ اور شری رشی کمار کوشل نے تقاریر کیں۔ اور شری موہن لعل سیولیا سابقہ ایم ایل سی، شری درگا داس خاکی شری دیوراج اور شری راج جی نے اپنی کویتائیں پیش کیں۔

جلسہ میں شری رام ناتھ ایڈووکیٹ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم دلش کی یکجہتی کے لئے ایک بڑا خطرہ ریاست کے لئے بنائے جا رہے آئین کو توڑنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ آپ نے کانفرنسی حکمرانوں کی فرقہ دارانہ اور غیر جمہوری کاروائیوں کی شدید مذمت کی۔

شری سہدیو سنگھ تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بخشی غلام محمد نے آج وہی راستہ اختیار کر لیا ہے جس پر شیخ عبداللہ چل کر ریاست کو ہندوستان سے دور رکھنا چاہتا تھا۔

شری رشی کمار کوشل نے کہا کہ ریاست کے لئے الگ آئین بنانے کی منظوری حاصل کرنے اور اس کا مسودہ جواہر لعل نہرو یا مولانا آزاد کو دکھانے کی بجائے بخشی صاحب کو ریاستی عوام سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ اور اس ودھان کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے ✣

ہند کا ودھان ریاست پر لاگو نہ کرنے کے متعلق کانفرنسی حکمرانوں کی سازشیں!

جموں۔ ۲ اگست۔ خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وادی کشمیر اور ضلع ڈوڈہ میں کچھ ذمہ دار کانفرنسی رہنما اور بڑے بڑے سرکاری افسر محاذ رائے شماری فرنٹ کو آرگنائز کرانے میں مدد کر رہے ہیں۔ کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ فرنٹ ہذا کانفرنسی حکمرانوں کی ایما پر خود بنوایا گیا ہے۔ تاکہ ہند سرکار اور وہاں کے رہنماؤں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔ ضلع ڈوڈہ اور دوسرے مسلم اکثریت والے علاقوں سے اس امر کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ بڑے بڑے سرکاری افسر اور نیشنل کانفرنسی رہنما محاذ رائے شماری اور دوسرے مسلمانوں کو یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ پرجا پریشد کے مقابلہ میں یہ آواز بلند کریں کہ ریاست پر ہندوستان کا آئین لاگو نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کی کوئی بھی دفعہ یہاں لاگو نہ کی جائے وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ بھدرواہ سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں پر کانفرنسی سرکار کے ذمہ دار کارندوں نے کچھ غریب مسلمانوں کو یہ سبق سکھلانا شروع کیا ہے۔ کہ وہ ڈوگرہ صدر سبھا جموں کے صوبائی خود مختاری کے مطالبہ کے مقابلہ میں ضلع ڈوڈہ کی خود مختاری کا مطالبہ اٹھائیں۔

سیاسی پنڈتوں کا کہنا ہے۔ کہ یہ سب کچھ اس لئے کروایا جا رہا ہے۔ تاکہ ریاستی حکمران ہند سرکار کو یہ بتا سکیں کہ وہاں کے مسلمان ریاست میں ہندوستان کے ودھان کے نفاذ کے خلاف ہیں اور اگر وہ صوبہ جموں کو خود مختاری دیتے ہیں تو ضلع ڈوڈہ کے مسلمانوں کی مانگ کا کیا بنایا جائے۔ (۴)

جنرل سکریٹری ڈوگرہ صدر سبھا کا بیان

جموں ۲ اگست۔ شری اجودھیا ناتھ ملہوترہ جنرل سکریٹری ڈوگرہ صدر سبھا جموں نے سبھا کے حالیہ ریزولیشن کے متعلق ایک وضاحتی بیان میں کہا ہے۔ کہ ڈوگرہ صدر سبھا نے صوبائی خود مختاری کی اس بنا پر مانگ کی تھی ... جبکہ دوسری عام ریاستوں نے جنہوں نے ہندوستان کے ساتھ الحاق کیا ہوا ہے۔ اور جن کو اپنا آئین بنانے کا ... اختیار نہ تھا۔ جیسا ہماری ریاست کو بنا سے علاحدہ آئین ...

... آج تک حکمرانوں نے خود کئی بار کہا تھا۔

ریاست میں سب ٹھیک ہے

دہلی ۲۹ رجولائی۔ بخشی غلام محمد وزیراعظم کشمیر نے کانگرس پارلیمنٹری پارٹی کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ ریاست جموں کشمیر میں اقتصادی طور پر بہت بڑی ترقی ہوئی ہے اور کمیونٹی پراجیکٹوں اور این۔ای۔ایس بلاکوں میں کام نہایت کامیاب رہا ہے اور ریاست میں کوئی بے روزگاری نہیں۔ (ن۔ن)

بخشی صاحب نے وعدے پورے نہیں کئے

سرینگر ۲۹ رجولائی۔ سنٹرل گوجر اصلاحی کمیٹی کے نائب صدر میاں بشیر احمد نے اپنے حالیہ ایک بیان میں اس امر کا الزام لگایا ہے کہ بخشی غلام محمد نے اُن کے ساتھ کیئے ہوئے وعدوں کو پورا نہیں کیا ہے اور گوجر عوام کی حالت دن بدن بدتر ہوتی جارہی ہے۔

عام انتخابات فروری میں ہونگے

بنگلور۔ ہندوستان کے الیکشن کمشنر شری سوکمار سین نے کہا ہے کہ ملک میں عام انتخابات اگلے فروری کے وسط میں شروع ہوں گے۔ انتخابی حلقوں کی حد بندی اس سال نومبر تک مکمل کی جائیگی۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ہر ایک صوبہ میں عام انتخابات پر ووٹ ڈالنے کا کام ۱۵ دنوں میں ختم کردا لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا۔ کہ صوبوں کو کہا جائیگا کہ وہ اس عرصہ کے اندر اندر ووٹ ڈالنے کا کام مکمل کرنے کا پروگرام بنالیں تاکہ انتخابات کے نتائج کا جتنی جلدی ہو سکے اعلان کیا جاسکے۔

دو کامریڈوں کی لڑائی کا نتیجہ

سانبہ ۲۸ رجولائی۔ تیرتھ نامی کامریڈ رام پیارا صراف کا ایک خاص چیلا تھا اور وہ لوگوں کو مرعوب کرنے اور ڈرانے دھمکانے کیلئے استعمال کیا کرتا تھا۔ لیکن پچھلے کچھ دنوں سے ان دونوں کامریڈوں میں آپس میں کسی بنا پر ٹھن گئی تھی۔ چنانچہ تیرتھ نے کامریڈ صراف کے خلاف کھلے بندوں بغاوت شروع کر رکھی تھی اور نوبت آپس میں گالی گلوچ تک پہنچ چکی تھی۔ اب کامریڈ صراف نے تیرتھ مذکور کو اپنے پالتو غنڈوں سے بہت بُری طرح سے زدو کوب کروایا اور اُسے گرفتار کروا دیا ہے جس سے لوگوں میں طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ (نامہ نگار)

کٹھوعہ میں کامریڈوں کی مذموم حرکت

جموں یکم اگست۔ کٹھوعہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں پر چند کامریڈوں نے برادری ازم کو ہوا دینے اور انتشار پیدا کرنے کیلئے برہمن سبھا کی بنیاد ڈالی۔ لیکن کٹھوعہ کے قوم پرست کارکنوں نے بروقت مداخلت کرکے کامریڈوں کے اس ناپاک منصوبے کو ناکام کر کے رکھ دیا ہے اور تمام برادریوں میں اتحاد اور اتفاق پیدا کرنے کیلئے ایک ملاپ سبھا قائم کی ہے۔

اخبارات سے امتیازی سلوک کی مذمت

جموں ۳ راگست۔ جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ شری گردھاری آنند کی صدارت میں ہوئی جس میں حکومت کے سیاسی نظریات کی بنا پر اخبارات سے امتیازی سلوک کی پالیسی کی شدید مذمت کی گئی۔

نہال پور میں پرجا پریشد کا جلسہ

کٹھوعہ ۲۸ رجولائی موضع نہال پور میں پرجا پریشد کا ایک شاندار جلسہ ہوا۔ جس میں شری کرشن چند تحصیل پردھان پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے نیشنل کانفرنسی سرکار کی صوبائی تعصب اور فرقہ دارانہ پالیسی کی شدید مذمت کی۔

شری پرتھوی پال سنگھ جی وکیل تحصیل سیکرٹری پرجا پریشد نے مثالیں دے کر بتایا۔ کہ کس طور تحصیل کٹھوعہ کے لیے تعینات شدہ بلاک افسر نے اندھیر گردی مچا رکھی ہے اور عوام کی بہتری پر ہندوستان سے لایا جانے والا کروڑوں روپیہ کس طرح برباد ہو رہا ہے۔ آپ نے بتایا کہ تیس ہزار روپے کے قریب خرچ کرکے نہر (چھپڑ) کھدوائی گئی۔ مگر کام اس ڈھنگ سے ہوا تھا۔ کہ چھپڑ کا پانی کاشتکار آبپاشی کیلئے استعمال بھی نہ کر پائے تھے کہ وہ ایک ہی طغیانی سے ختم ہو گئی۔ اس سے جہاں روپیہ برباد ہوا وہاں لوگ شالی کی فصل بھی کاشت نہ کر سکے آپ نے کنڈی کے علاقہ کے عوام کی تکالیف بیان کیں۔ اور آخر میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ نہال پور میں کنواں کھدوانے کے علاوہ ڈسپنسری۔ پرائمری سکول اور سڑک بنوائی جائے۔ نیز کوآپریٹو سوسائیٹی کی بنیادی کمیٹی جو رقم برائے قرضہ مانگ کرے۔ حکام بالا اُسی کے مطابق منظوری دیں۔ (ن۔ن)

بنائے جارہے الگ آئین کے خلاف زبردست پروٹسٹ

جگہ جگہ پربھات پھیریاں۔ جلسے اور مظاہرے

جموں ۵ راگست۔ ریاست کیلئے بنائے جارہے الگ آئین کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کیلئے پرجا پریشد کی طرف سے پروٹسٹ ہر جگہ بڑے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ جگہ جگہ پربھات پھیریاں اور جلوس نکالے گئے۔ اور بھاری پبلک جلسے منعقد ہوئے۔

جموں سٹی میں صبح زوردار پربھات پھیریاں نکالی گئیں۔ اور رات کو پرانی منڈی میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر پرجا پریشد۔ ڈاکٹر اوم پرکاش جی مینگی جہاشہ یش پال جی۔ شری شولال جی تحصیل پردھان رنبیر سنگھ پورہ اور مہتہ بشو داس جی نے تقاریر کیں۔

پنڈت جی نے زوردار لفظوں میں کہا گیا کہ ریاست کے اندر جو حالات پیدا ہو رہے ہیں ان میں غافل اور خاموش رہنا خودکشی کے مترادف ہوگا۔

سانبہ سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ تحصیل بھر میں یہ دن بڑے اُتساہ کے ساتھ منایا گیا اور اس دن چھوٹی چھوٹی میٹنگوں کے علاوہ تحصیل بھر میں پانچ بڑے بڑے پبلک جلسے منعقد ہوئے اسی طرح اکھنور۔ ہیرانگر۔ کٹھوعہ۔ ریاسی۔ نوشہرہ۔ بھدرواہ۔ رام بن اور کشتواڑ کے علاوہ عام م

کامریڈوں سے اغواشدہ لڑکی کی برآمدگی

جموں ۲ راگست ہیرانگر سے اس امر کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ گردھاری لال ڈوگرہ فائننس منسٹر کے گاؤں ہاتھ کے کامریڈوں سے امرتسر کی تین اغوا شدہ عورتوں میں سے ایک لڑکی برآمد ہوگئی ہے پتہ چلا ہے کہ برآمد شدہ لڑکی نیشنل کانفرنس کے تحصیل صدر نرسنگھ دیال کے گاؤں میں اُس کے ایک نزدیکی رشتہ دار کے گھر رکھی گئی تھی اور اغوا کرنے کے ان کیسوں میں نیشنل کانفرنس کے تحصیل صدر کا خاص ہاتھ بیان کیا جاتا ہے تفاصیل کا انتظار ہے۔

اس موقعہ پر یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ کانفرنسی کامریڈوں کی حکومت قائم ہونے سے پہلے چودھری مذکور کا علاقہ بڑے بڑے بدمعاشوں میں شمار کیا جاتا تھا اور وہ اس قسم کے تکنیکی لیبھوں کا خاص ملزم سمجھا جاتا رہا ہے۔

(نامہ نگار)

سینئر کو جونیئر بنا دیا گیا!

کانفرنسی سرکار کے کرشمے

جموں ۴ راگست۔ ہیرانگر سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اپنے شری مکھن لال جی کامریڈ کی دھرم پتنی کو ہیرانگر گرلز ہائی سکول میں ہیڈ مسٹرس لگایا گیا ہے۔ اور اس سے پیشتر وہاں جو ہیڈ مسٹرس تعینات تھی۔ اُسے پیچھے کر کے سکینڈ ٹیچرس لگا دیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ ایم۔ اے بی ٹی پاس ہونے کے علاوہ مکھن لال جی کی دھرم پتنی سے کئی درجے سینئر تھی یاد رہے کہ کامریڈ مذکور کی دھرم پتنی کی سروس صرف اڑھائی سال کے قریب ہونے کے علاوہ تعلیم بھی بی۔ اے بی ٹی ہے۔

اس کے علاوہ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ کامریڈ صاحب کی "خدمات" کے بارے کانفرنسی سرکار نے انہیں اکٹھی پانچ ترقیاں [illegible] دیکر ڈیڑھ سو کی بجائے دو سو روپے ماہوار پر [illegible] ڈیپارٹمنٹ میں نوکر رکھنا منظور کر لیا ہے۔

کامریڈوں کا دیہاتیوں پر حملہ

جموں ۵ راگست شری شولال تحصیل پردھان پرجا پریشد تحصیل رنبیر سنگھ پورہ نے اپنی تحصیل کے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ کمیونسٹ کامریڈوں نے تحصیل ہذا میں اندھیر گردی مچا رکھی ہے۔ وہاں پر کوئی قانون نہیں کامریڈ لوگوں کی بہو بیٹیوں کی عزت پر دن دہاڑے حملے کر رہے ہیں۔ اور مہاشہ ناہر سنگھ۔ بھگت چھجو رام کھلے بندوں تشدد کا پرچار کر رہے ہیں۔ سورن ہساد اور ہریجنوں کا سوال پیدا کر کے سارے علاقہ کی فضا کو مکدر بنا دیا گیا ہے اور سرکاری افسر اُن کی پشت دپناہ بنے ہوئے ہیں

آپ نے دیولی کے واقع کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ مہاشہ ناہر سنگھ اور دوسرے کامریڈوں نے غنڈوں کو شراب پلا کر شام کی تاریکی میں گاؤں پر حملہ کر دیا۔ لوگوں کے گھروں اور مکانوں کے اندر گھس کر بچوں اور عورتوں کو بُری طرح زدوکوب کیا اور جہاں تک کہ غنڈوں نے لوگوں کے گدھوں اور گھوڑوں کو لاٹھیوں سے بُری طرح پیٹا۔ اور اس کے بعد تمام راستے روک لئے تاکہ کوئی تھانہ میں جاکر اطلاع بھی نہ دے سکے۔

چنانچہ دوسرے دن تھانہ میں ایک رپورٹ درج کروا سکے۔ ورجنوں لوگوں کے زخمی ہونے کے باوجود پولیس نے ابھی تک کوئی کاروائی نہیں کی ہے۔

عام ۲ دوسرے مقامات سے بھی پبلک جلسے اور جلوسوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں (تفاصیل آئندہ)

مجنونوں کی داستان ہمیشہ لمبی ہوا کرتی ہے۔ ظالم کا ظلم بڑھتا بڑھتا حد تک پہنچ جاتا ہے۔ لیکن ظلم کے آگے سر جھکا دینا بہادر اور جوانمرد لوگوں کا کام نہیں ہے

قابلِ توجہ گورنمنٹ

دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کہ نیا کشمیر میں کسان و مزدور کو آزادی اور خوشحالی ... ہوگی۔ لیکن بدقسمتی اور بدنصیبی یہ کہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے مزدور کی طرف کسی نے نہ دیکھا۔ جو تنخواہ وہ سنہ ۱۹۳۵ء میں لیتا تھا۔ آج تک وہی لے رہا ہے یعنی ۲۰/- روپیہ سے لیکر ۳۵/- روپیہ تک لے رہا ہے۔ کئی سال کی سروس ہے لیکر ۱۶ سال تک اس تنخواہ پر ہیں۔ اگر کوئی آدمی کم تنخواہ کے متعلق کہتا ہے۔ تو دھمکی یہ ملتی ہے۔ کہ جاؤ ورنہ نکال دیئے جاؤ گے۔ اور نکال بھی دیا جاتا ہے۔ کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ بے چارہ اتنی محنت کے بعد بھی اس طرح گھر کو جاتا ہے۔ کوئی پوچھتا نہیں۔ کتنا اندھیر مچا ہوا ہے۔ وقت پڑنے پر رات کی ڈیوٹی بھی لی جاتی ہے۔ لیبر کے کام کا ٹائم صبح سات بجے سے لیکر شام سات بجے ہے۔ ایت وار یا کوئی تیوہار کوئی چھٹی منظور نہیں ہے۔ ہماری حاضری سال میں ۳۶۵ دن مانگتے ہیں۔ ہمارے ساتھ وہ سلوک ہو رہا ہے۔ جو ۱۹۴۷ء سے پہلے مزدور کے ساتھ ہوتا تھا۔ موجودہ حکومت سے ہم عاجزانہ اپیل کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہماری ریاست کی جنتا کو حقوق ملے ہیں۔ ویسے ہم کو ملنے چاہییں۔ آج وقت کی مہنگائی اور ہماری تنخواہ کو دیکھا جائے کہ ہم لوگ کس طور اپنی زندگی بسر کر سکتے ہیں کیونکہ ہم بھی بال بچے دار ہیں۔ کسی کی آٹھ ممبر کسی کے چھ ان کے لئے اس تنخواہ پر گذر کرنا کتنا مشکل اور ناممکن ہے۔ اس جمہوریت کے زمانہ میں ہر ایک کو اپنے حقوق پانے کا حق ہے۔ اس لئے ہم مستدعی ہیں۔ کہ گورنمنٹ جموں و کشمیر نے جو کام ٹھیکہ پر دیا ہے۔ اس ٹھیکہ دار کو گورنمنٹ سے ۱/- فی مزدور روزانہ ۱/۴ روپیہ فی ہیٹ کا ریٹ ملتا ہے۔ لیکن پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے مزدور کو ۱/۲ روپیہ اوور ٹائم ملتا ہے۔ چونکہ ہندوستان کے کسی بھی کونے میں ایسی بھی بے انصافی نہیں جیسی کہ جموں و کشمیر کے پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے مزدور سے ہو رہی ہے اس لئے ہم انصاف پسند گورنمنٹ۔ انصاف پسند پارٹیوں اور انصاف پسند لوگوں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ساتھ جو بے انصافی ہو رہی ہے۔ اُسے ختم کرایا جائے۔ اور ہمارے ذیل کے مطالبات کو منظور کرایا جائے۔ اور مزدوروں کی تنخواہ ہندوستانی شرح پر مقرر کی جائے۔

سیکریٹری پی ڈبلیو ڈی ورکرز یونین جموں

... کا خود ملاحظہ کیا تھا۔ لیکن ابھی تک کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا۔

(رام لال کوٹلی آگھار بلیاں)

دکھی سنسار

غنڈہ گردی کا انسداد کیا جائے

جموں شہر میں دن بدن غنڈہ گردی زور پکڑتی جا رہی ہے۔ غنڈے اکثر چوکوں میں اور بازاروں میں کھڑے رہتے ہیں۔ اور راہ چلتی مستورات اور سکولوں کی لڑکیوں پہ آوازے کستے ہیں جس سے شریف گھرانے کی عورتوں کا باہر نکلنا مشکل ہو رہا ہے۔ اور پکّہ ڈنگہ بازار میں تو غنڈوں نے اودھم مچا رکھا ہے۔ شام کو جب عورتیں بازار میں بھگوان کی مورتیاں دیکھنے کے لئے آتی ہیں۔ تو غنڈوں کی عید ہو جاتی ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس جموں سے درخواست ہے کہ وہ شہر میں بڑھتی ہوئی اس غنڈہ گردی کو روکنے کی طرف خاص توجہ دیں۔ (امرت بال جموں)

ٹیوب ویل کی مرمت کی جائے

موضع سنگرال تحصیل ... کا ٹیوب ویل گذشتہ ایک ہفتہ سے خراب ہو گیا ہے جس سے لوگوں کو پانی حاصل کرنے میں شدید دقت کا سامنا ہو رہا ہے۔ محکمہ واٹر ورکس کے احکام بالا سے گذارش ہے کہ ٹیوب ویل ہذا کی مرمت جلدی کرائی جائے۔ (پبلک سنگوال)

چیرڈھیائی میں پنچائیت کا چناؤ

حلقہ دھنواں چیرڈھیائی تحصیل اودھم پور میں انسپکٹر پنچائیت حلقہ ہذا کا چناؤ کروانے کے لئے گیا۔ مگر گیارہ میں سے صرف سات نشستوں کا چناؤ کروایا۔ جن میں پانچ پیر جا پر لشید کے امیدوار کامیاب ہوئے۔ اور بڑی مشکل سے شیر آیتی امیدوار نیشنل کانفرنس کامیاب ہو سکے۔ لیکن یہ کہہ کر کہ باقی چار ممبر نامزد کئے جائیں گے۔ انسپکٹر مذکور چلا گیا۔ لوگوں کی مانگ ہے کہ باقی چار ممبر بھی بذریعہ انتخاب ہی چنے جانے چاہئیں۔ کیونکہ نامزدگیاں جمہوریت کے بالکل خلاف ہیں۔ لہٰذا حکام بالا سے درخواست ہے۔ کہ عوام کی مانگ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے باقی چار نشستوں کا بھی چناؤ کروایا جائے۔ (ایک عوامی نمائندہ)

نالہ پر بند باندھا جائے

آگھار بلیاں تحصیل ریاسی میں نزدیکی نالہ سے گاؤں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ اگر نالہ پر بند باندھ کر اسی کو موڑا نہ گیا۔ تو وہ وقت دور نہیں جبکہ سارا گاؤں اس نالہ کی ندی میں آکر غرق ہو جائیگا۔ لہٰذا حکام متعلقہ کو اس طرف فوری طور پر متوجہ ہو کر مناسب اقدامات کرنے چاہئیں۔ جناب ڈی ایف او صاحب ریاسی سے گذارش ہے۔ کہ موقعہ پر آ کر سارے حالات

۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰

کٹڑہ میں کثرتِ باراں سے تباہی

شری رشی کمار کوشل ممبر ورکنگ کمیٹی پرجا پریشد نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ کثرتِ باراں کی وجہ سے بال گنگا میں ایک عظیم سیلاب کی وجہ سے کٹڑہ سے ویشنو دیوی جانے والی برائیڈل روڈ تباہ ہو گئی ہے۔ ڈیڑھ فرلانگ کے قریب سڑک کے حصے کا نام و نشان مٹ گیا ہے۔ اور کٹڑہ میں واٹر سپلائی کا سلسلہ قطعی ٹوٹ گیا ہے۔ ریاستی سرکار کی توجہ اس طرف دلائی جاتی ہے۔ کہ یاترا شروع ہونے سے پہلے پہلے اس سڑک کی مرمت کروائی جانی ضروری ہے۔ اگر گورنمنٹ نے جلد اس طرف توجہ نہ دی تو آنیوالی یاترا پر اس کا بہت بُرا اثر پڑ سکتا ہے۔

اس سیلاب سے بال گنگا پر ڈاٹی درشنی بہہ جانے سے جموں تا ریاسی ٹریفک کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا ہے۔ مسافروں کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ چنانچہ بال گنگا پر بہت جلد پکے پل کی تعمیر اشد ضروری ہے۔

محکمہ جنگلات کے حکام توجہ دیں

محکمہ جنگلات نے گنتروں کی سپلائی کا ٹھیکہ کامریڈوں کی کمپنی بیگرہ اینڈ کو دیا تھا۔ لیکن انہوں نے اچھے گنتر سپلائی کرنے کی بجائے ردی گنتر سپلائی کئے اور وہ بھی ابھی تک پورے نہیں کئے۔ جس کی وجہ سے محکمہ جنگلات کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے مگر افسر متعلقہ ہیں کہ ٹھیکہ دار مذکور کو پوچھتے تک نہیں۔ لہٰذا محکمہ جنگلات کے ذمہ دار حکام بالا سے درخواست ہے کہ خزانہ عامرہ کو اس قدر نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔

(ایک اودھمپور نواسی)

بی ڈی او دھمپور کی نازیبا حرکات

اودھم پور تحصیل کا بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر موتی رام بیگرہ اور دوسرے کانفرنسی کامریڈوں کو لے کر نیشنل کانفرنس کا پراپیگنڈہ کر رہا ہے۔ حالانکہ چیف سیکریٹری صاحب کا واضح اعلان ہے۔ کہ پالیٹکس میں حصہ لینے والے افسروں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائیگا۔ ہماری جناب چیف سیکریٹری صاحب جموں و کشمیر گورنمنٹ سے التماس ہے۔ کہ وہ دیکھیں کہ آفیسر مذکور دھجیاں اڑانے کا کس طور مرتکب ہو رہا ہے۔ (ایک عوامی نمائندہ)

قابلِ توجہ ڈی آئی جی پولیس

پچھلے دنوں راقم نے ایک درخواست جناب آئی۔ جی۔ پی اور ڈی آئی جی پولیس کی خدمت میں اس امر کی دی تھی۔ کہ کچھ دن پہلے مجھ پر بھور کیمپ کے غنڈوں نے قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اسی کیس کی تفتیش کے سلسلہ میں ستواری پولیس کے اہلکاروں میں سے ایک محرر اور ایک ہیڈ کانسٹیبل نے ملزمان سے ساز باز کرکے تمام راز ان پر کھول کر تفتیش میں حائل ہونے کے موجب بن رہے ہیں۔ اب ملزموں میں سے ایک سردار ... سنگھ نے دوران تفتیش اے ایس پی جناب ... صاحب اور تحصیلدار صاحب جموں کی موجودگی میں سرکل انسپکٹر کے سامنے اپنے بیانوں میں یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ واقعی ہیڈ کانسٹیبل نے ہم انہیں عدالت میں جا کر ضمانتیں کرانے کی ترغیب دی تھی۔ اور کہا تھا کہ ملزمان کے وارنٹ گرفتاری ہیں۔ یہ ہے پولیس ایڈمنسٹریشن کا ایک نمونہ۔ میں جناب ڈی۔ آئی۔ جی صاحب پولیس سے گذارش کرتا ہوں کہ اس کیس کی مثل طلب کرکے وہ خود ملاحظہ فرمادیں اور ایسے شخصوں کو سخت سزائیں دی جائیں۔ تاکہ پولیس ایڈمنسٹریشن ٹھیک ڈھنگ سے چل سکے۔ (بابو ... سنگھ)

چھمب توی مناور پر پل

توی مناور پر بمقام منڈیالہ میں پل بنایا جاوے۔ چونکہ لوگوں کو برسات کے موسم میں بہت دقت ہوتی ہے۔ کئی جانور اور آدمی ڈوب جاتے ہیں۔ اس سے پیشتر از یں گورنمنٹ جموں و کشمیر کی خدمت میں عرض کی گئی ہے۔ مگر کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ پل کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ چاہے کشتیوں کا پل بنایا جائے جس طرح کا بھی گورنمنٹ کی تجویز میں آوے۔ پل کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ پانچ سالہ پلان میں اس سکیم کو ضروری رکھا جاوے۔

(ایک چھمب نواسی)

یہ گندگی کے ڈھیر!

میونسپل کمیٹی کے الیکشن کے دنوں میں تو لمبے لمبے وعدے ہو رہے تھے۔ لیکن اب شہر کے مختلف محلوں میں اسقدر گندگی کے ڈھیر ہیں۔ نہیں ان وعدوں کی ہی تکمیل تو نہیں ہو جائے۔ وارڈ نمبر ۵ میں نالیوں میں ملبہ اس قدر ہے کہ سب پانی گلیوں کے راستے ہی بہتا ہے۔ علاوہ ازیں ریذیڈنسی روڈ کے ساتھ ہی وہاں ایک ڈھیر لگا ہے۔ جس کے پاس گندگی کے ڈھیر میں جس کی بدبو سے ...

آئین اور شمولیت

از
شری جوالا پرکاش گپتا بی اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل ہیرانگر

ریاست کے لوگوں کی یہ بدقسمتی ہے کہ "عوامی" حکومت کے گذشتہ ۹ سالہ دور میں اُن کا مستقبل یقینی نہیں بن سکا۔ ہم آج تک بھی قطعی طور پر ہندوستانی ہونے کا فخر حاصل نہ کر سکے۔ بھارت کے دیگر حصوں کے لوگوں کی طرح ہم بھی اُن مراعات اور نوازشوں سے فیضیاب نہیں ہو سکے۔ جو بھارت سرکار بھارتیہ باشندوں پر نچھاور کر رہی ہے۔ کہنے کو تو ریاست کا الحاق بھارت سے ہو چکا ہے لیکن اگر ہم حقائق کو سامنے رکھیں تو کہنا پڑیگا کہ یہ الحاق محض حکومتی پروپیگنڈہ سے زیادہ قوت نہیں رکھتا۔ قانونی طور پر ریاست کو بھارت کا ایک حصہ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ مونٹ بیٹن پلان کے مطابق حکمران کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ ریاست کا سمبندھ بھارت یا پاکستان کسی بھی مملکت سے جوڑ دے۔ اور اس حقیقت سے انحراف نہیں کیا جا سکتا کہ مہاراجہ جموں و کشمیر نے ریاست کی قسمت "پروانۂ شمولیت" کے مطابق ہند سے جوڑ دی۔ مگر ریاست کے "عوامی" حکمرانوں نے جس روش کا مظاہرہ آج تک کیا ہے اُس سے یہ کہنے میں عار نہیں ہے کہ ایک سلجھے ہوئے مسئلہ کو ان حکمرانوں نے اپنی ذاتی اغراض کیلئے ہمیشہ ہی اُلجھائے رکھا۔ شیخ عبداللہ کے وقت جب حالات اعتدال سے گذر گئے۔ اور ہر قدم پر عوام یہ محسوس کرنے لگے کہ اُن کو بھارت سے الگ رکھنے کے ناپاک منصوبے پرورش پا کر تکمیل کی حد تک پہنچ رہے ہیں تو عوام نے ایک انگڑائی لی اور اُن سازشوں کو ناکام بنانے کیلئے جس طرح بے پناہ قربانیاں دیں۔ اُن کی شدت آج بھی اُسی طرح تازہ ہے۔ آخر وہ طلسم ٹوٹا۔ نظام حکومت میں انقلاب آیا۔ شیخ کو ہر قدم پر مانتسلیم کرنے والے اُسے غدار۔ وطن دشمن اور غیر ملکی ایجنٹ قرار دینے لگے۔ ملک کے سامنے ایک نیا پروگرام۔ نیا ڈھانچہ اور نئی پالیسی رکھی گئی اور ایک نئے کشمیر مستقبل کا تصور پیش کیا گیا۔ شیخ عبداللہ کی علیحدگی پسندانہ پالیسی کی سر عام مذمت کی گئی اور ریاست کے عوام کو یقین دلایا گیا کہ اُن کی خواہشات اُن کے احساسات اور اُن کے جذبات کا احترام کیا جائیگا۔ ڈوگرہ قوم جو اس انقلاب کیلئے ذمہ دار تھی نے پھر اپنی روایتی فراخدلی کے ساتھ نئی حکومت کو دست تعاون پیش کیا اور حکومت کو اپنی نئی وضع کردہ پالیسی پر عمل پیرا ہونے اور عوام کی مرضی کے مطابق نظم و نسق چلانے کا موقعہ دیا گیا لیکن آج اگر گذشتہ تین سالہ دور کا موازنہ کیا جائے تو افسوس سے کہنا پڑے گا۔ کہ موجودہ حکومت بھی اس سلسلہ میں محض عوام کے جذبات سے کھیلتی رہی ہے۔ ۱۹۵۳ء کے مقابلہ میں عوام آگے نہیں بڑھے بلکہ پیچھے ہی گئے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ معاہدہ دہلی پر عملدرآمد ہو چکا ہے۔ لیکن کیا جموں اور کشمیر کے عوام کی منزل محض معاہدہ دہلی ہی تھی؟ کیا آج بھی بھارت سے شمولیت کا مسئلہ جوں کا توں نہیں ہے۔ محض بار بار "الحاق مکمل ہے"۔ "الحاق اٹوٹ ہے"۔ کی رٹ لگا دینے سے تو الحاق مکمل نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنے میں مدد ملتی ہے کہ حقیقی معنوں میں اس الحاق میں کوئی نقص ہے۔ بھارت کے کسی دیگر صوبہ کے لوگوں یا حکومت نے آج تک کبھی یہ نہیں کہا۔ کہ وہ ہندوستان کا حصہ ہیں کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے اور اُسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ لیکن کشمیر کے بارہ میں یہاں کے عوام ایک عجیب پوزیشن میں پھنس چکے ہیں۔ اور حکومت کشمیر اپنی مخصوص پالیسی کی وجہ سے عوام کو اس غیر یقینی صورت حالات سے دانستہ نہیں نکلنے دیتی۔ اگر کشمیر حقیقی طور پر بھارت کا انگ ہے۔ تو پھر یہاں امتیازی پوزیشن کیوں اختیار کی جا رہی ہے حکومت خود ایسی باتوں کی مرتکب ہو رہی ہے۔ جس سے عوام کے شکوک کو تقویت مل رہی ہے۔ شیخ عبداللہ کے وقت میں ریاست کیلئے نئے آئین کا تصور کیا گیا۔ اور اُس کے خلاف ایک عالمگیر جد و جہد ہوئی جس نے شیخ محمد عبداللہ کو اپنی لپیٹ میں لیکر اس کی تباہ کن چالوں کو ناکام بنا دیا۔ موجودہ حکومت بھی ریاست کیلئے الگ آئین کا محض تصور ہی نہیں کر رہی بلکہ اُسے تکمیل دے کر جلد ہی پاس کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ریاست کا الحاق بھارت سے مکمل ہے تو پھر ریاست کیلئے الگ آئین کی ضرورت کیوں ہے بھارت کا آئین ہندوستان کے بہترین دماغوں کی پیداوار ہے۔ یہ سیکولرازم کے اصولوں پر مبنی ہے اور یہ آئین تمام باشندوں کو یکساں مراعات اور یکساں حقوق کی گارنٹی دیتا ہے۔ کیا جناب ناہر سنگھ۔ شری پنڈت رام۔ مسز بمبی اور شری بھگوان بھارتیہ ودھان میں کیا نقائص ہیں جو کشمیر کے برسر اقتدار طبقہ کی نظروں میں قابل اعتراض ہیں کسی ملک کا آئین اُس ملک کی آئندہ زندگی اور آئندہ تشکیل کا آئینہ دار ہوتا ہے اور حکومت کشمیر اپنے اس اقدام سے خود بخود مورد الزام بن رہی ہے۔ اور عوام یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ خود حکومت ہی موجودہ غیر یقینی صورت حالات کیلئے ذمہ دار ہے آج تک سپریم کورٹ کی مکمل دسترس کو قبول نہیں کیا گیا۔ حسابات کی جانچ پڑتال کیلئے آڈیٹر جنرل کے اختیارات کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ مالیات کا ادغام نہیں کیا گیا۔ ہند کے راشٹرپتی کے اختیارات خصوصی کی بالادستی کو منظور نہیں کیا گیا اور ان حالات میں اگر عوام سے یہ توقع کی جائے کہ وہ حکومتی چالوں کو شکوک کی نگاہوں سے نہ دیکھیں تو یہ ایک ایسی خوش فہمی ہے جس کا شکار ہمارے حکمران ہی ہو سکتے ہیں۔ محض کرایہ تخفیف کر دینے۔ سکولوں کی فیس معاف کر دینے اور چند دستکاری بلاک قائم کر دینے سے تو ملک کی قسمت بدل نہیں سکتی۔ ان سب چیزوں سے افضل ملک کا وہ سیاسی ڈھانچہ ہے جو بنیادی طور پر ہمارے اور آئندہ نسلوں کے مفادات پر اثر انداز ہوتا ہے اور اگر ہم آج ان باتوں کو محض خاموش تماشائی کی حیثیت سے قبول کر لیں تو یہ ہمارے خودکشی کے مترادف ہوگا۔ جسے کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ موجودہ اسمبلی ہندسے الحاق کا فیصلہ کرنے کیلئے وجود میں لائی گئی تھی جس طرح اس اسمبلی کے چناؤ عمل میں لائے گئے وہ طریق کار عوام سے مخفی نہیں۔ ممبران اسمبلی محض اپنی یا اُن لوگوں کی جن کے ہاتھ میں وہ کٹھ پتلیاں ہیں نمائندگی کرتے ہیں۔ عوام کو ان پر کوئی اعتماد نہیں ہے اور حکومت کشمیر اگر انجام سے بے نیاز ہو کر اپنی ہی ڈگر پر چلتے رہنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے تو یہ حکمت عملی نہیں۔ عوام کی مرضی کے خلاف کوئی بھی قدم ہمیشہ پر خطر ہوتا ہے اور اگر حکومت کسی مصلحت کے تحت ریاست کے لئے الگ آئین بنانے پر تلی ہوئی ہے تو اُس کے لئے بہتر ہے کہ وہ عوام کو اعتماد میں لے اور یہ اُسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ جلد ہی عام چناؤ کرائے جائیں۔ عوام کے سامنے ہندوستان کا آئین یا الگ آئین کے حق میں ہو تو پھر یہ شوق پورا کر لیا جائے۔

گذشتہ دنوں دہلی میں آنریبل پرائم منسٹر کشمیر نے ایک پریس کانفرنس میں فرمایا کہ بھارت کی سرکاری زبان گو ہندی ہے مگر ریاست کشمیر کی سرکاری زبان اُردو ہے اور اسی واقعہ پر انہوں نے کہا کہ کشمیر بھارت کا اُسی طرح حصہ ہے جس طرح کہ بھارت کا کوئی دوسرا صوبہ۔ جائے حیرت ہے کہ بخشی صاحب نے ان دو نظریوں میں کس طرح مطابقت پیدا کر دی ایسی ہی کئی دوسری باتیں ہیں جن سے عوام کے شکوک بڑھ رہے ہیں۔ اور پیشتر اس کے کہ حالات کچھ اور روش اختیار کریں۔ بہتر ہو کہ آئین سازی کا کام ملتوی کر دیا جائے۔ ڈوگرہ سبھا نے حال ہی میں ایک جدید نظریہ پیش کیا ہے۔ ایک ریزولیوشن میں صوبائی تعصب کا ذکر کرتے ہوئے ڈوگرہ سبھا نے کہا ہے کہ اگر حکومت علیحدہ آئین بنانے پر بضد ہے تو ریاست کے تینوں حصوں کو خود مختاری دی جائے گویا ڈوگرہ سبھا جیسی اعتدال پسند جماعت بھی حکومت کی موجودہ روش سے مجبور ہو کر ایک ایسا مطالبہ پیش کر دیا ہے جو یقینی طور پر ایک عالمگیر مقبولیت حاصل کریگا۔ ظاہر ہے کہ اس طرح ریاست کی یکجہتی کو نقصان ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر حالات ہی ایسے پیدا کر دیئے جائیں۔ تو پھر اس کے علاوہ چارہ ہی کیا رہ جاتا ہے۔ کیا حکومت ان رجحانات سے کوئی سبق حاصل کرے گی۔ اگر نہیں تو پھر حالات کے خراب ہو جانے یا صوبائی خود مختاری کے جذبہ کے زور پکڑ جانے پر حکومت بے بس ہو کر رہ جائیگی۔ اور اس کی تمام تر ذمہ داری موجودہ حکومتی لیڈرشپ پر ہوگی۔ (باقی صفحہ)

دیش دیش کی خبریں

○ ۔ مصر نے نہر سویز کو قومی ملکیت ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ جس سے یورپین ملکوں میں ایک زبردست ہلچل پیدا ہو گئی ہے اور جنگ کے آثار نمایاں ہونے لگ گئے ہیں۔ گو انگریز اور فرانسیسی سرکاروں نے بین الاقوامی کانفرنس بلانے کا اعلان کیا ہے۔

○ ۔ پاکستان میں بد اخلاقی۔ طوائف الملوکی اور انارکی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے لوگ پاکستان کی موجودہ حکومت کے سخت خلاف ہو رہے ہیں۔ اس امر کا اعتراف وہاں کے لیڈروں اور اخبارات نے کیا ہے اس کے علاوہ مہنگائی زوروں پر ہونے کے کارن لوگوں میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے۔

○ ۔ پونا میں تقریر کرتے ہوئے جواہر لال نہرو نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ علیحدگی پسندی کے رجحانات ملک کیلئے ایک بڑا خطرہ ہیں انہوں نے اپنی تقریر میں ملک کی ایکتا اور یکجہتی پر زور دیا ہے۔

○ ۔ گذشتہ ہفتہ ہند سرکار کے ڈپٹی وزیر خزانہ شری دلیش مکھ نے اپنے عہدہ سے مستعفی ہونے کے بعد شری جواہر لال نہرو پر ڈکٹیٹرانہ ذہنیت کے شدید قسم کے الزامات لگائے ہیں

○ ۔ ہوشیارپور میں پولیس کے ایک جارحانہ کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ جس میں تسلیم کیا گیا ہے کہ پولیس نے عورتوں۔ بچوں اور دوسرے لوگوں پر بے پناہ ظلم کیا ہے۔

ٹیلیفون ۴۳۱ — رجسٹرڈ ای یی نمبر ۳۲

جے سودیش جموں

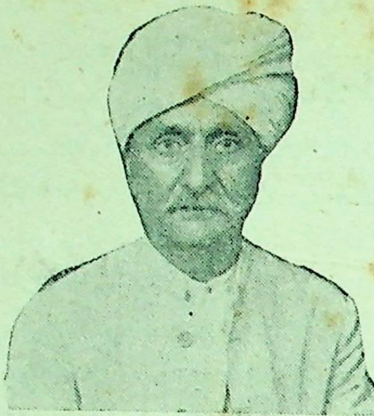
قیمت فی پرچہ ۲ر

جلد ۲ | منگل وار ۹ر اکتوبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۸

پرجا پریشد کے ڈیپوٹیشن کی بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر سے ملاقات

جموں۔ ۵ر اکتوبر۔ گذشتہ دنوں شری رام ناتھ جی ایڈووکیٹ، شری بابو سنگھ جی وکیل اور رشی کمار کوشل تین اشخاص پر مشتمل پرجا پریشد کا ایک ڈیپوٹیشن سرینگر میں بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر سے ملاقی ہوا۔ اور ریاست کے لئے مجوزہ آئین و دوسرے جنرل امور سے متعلق ڈیڑھ گھنٹہ تک بات چیت کی۔ بتایا جاتا ہے کہ گفت و شنید نہایت خوشگوار ماحول میں ہوئی ہے۔

پتہ چلا ہے [illegible] پرائم منسٹر بخشی غلام محمد نے ریاست کے لئے مجوزہ دستور کے سلسلہ میں ڈیپوٹیشن کو یقین دلایا [illegible] کو تسلی دی [illegible] کہ ریاست کے لئے بنایا جا رہا دستور بہت حد تک ان کی خواہشات کو پورا کریگا۔ کہا جاتا ہے کہ سرکاری ملازموں کے پالیٹکس میں حصہ لینے کے معاملہ میں بخشی صاحب نے یقین دلایا ہے کہ پالیٹکس میں حصہ لینے والے ملازموں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔



पण्डित प्रेमनाथ जी डोगरा

जिन्हों ने पिछले दिनों गृह मन्त्री पं० पन्त से रियासत में बनाये जा रहे अलग विधान और दूसरी राज नीतिक समस्याओं पर विचार किया

और

अलग विधान विरोध अधिवेशन की अध्यक्षता करके जनता को हर संकट का सामना करने के लिये तैयार रहने का आदेश दिया।

डा० ओम प्रकाश मैंगी

जो बीमारी के कारण अधिवेशन में सक्रिय भाग न ले सके।



श्री श्याम लाल शर्मा

जिन्होंने प्रतिनिधियों का स्वागत किया, प्रस्ताव पेश किया कि रियासत में जन-गनना शीघ्राति शीघ्र कराई जाये।





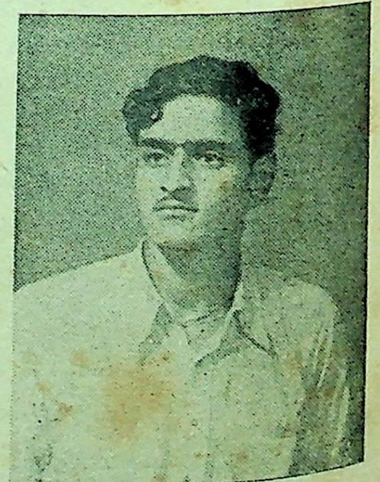
श्री अब्दुल रहमान

जिन्हों ने रियासत में बन रहे अलग विधान के विरोध में प्रस्ताव पेश किया और घोषित किया कि रियासत के हिन्दू ही नहीं मुसलमानों की बहुसंख्या भी चाहती है कि भारत का विधान पूर्ण रूप से यहां लागू होना चाहिये।



श्री राम नाथ ऐडवोकेट

जिन्हों ने जनता के अधिकारों की रक्षा के लिये चुनाव सम्बन्धी प्रस्ताव पेश किया।



श्री ऋषि कुमार कौशल

जिन्हों ने श्री अब्दुल रहमान जी के द्वारा पेश किये प्रस्ताव का सर्दार बचन सिंह पंछी के पश्चात पुनः समर्थन किया।

ہندوستان اور کشمیر کے قدرتی تعلق کو جو بھی توڑنے کی باتیں کریگا۔ اُسے تحس نحس کر کے رکھ دیا جائیگا۔ (بھارت کے ہوم منسٹر کا اعلان)

سانبہ میں پرجا پریشد کا جلسہ

سانبہ ۲۶ ستمبر۔ ۸ بجے رات کلی منڈی میں پرجا پریشد کی طرف سے سانبہ میں ایک بھاری پبلک جلسہ زیر صدارت میجر جسی سنگھ صاحب منعقد ہوا جس میں زائد از پانچ ہزار افراد نے شمولیت کی۔ جلسہ میں شری رسالدار کرنیل سنگھ تحصیل پردھان لالہ ملکھ راج پرگال بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی تحصیل سکرٹری لالہ رتن سروپ جی تحصیل اُپ پردھان و ممبر ٹاؤن ایریا کمیٹی و شری سورن سنگھ جی نے تقاریر کیں جس میں لوگوں کو ریاست میں نیشنل کانفرنسی کمیونسٹوں کی موجودہ اینٹی نیشنل سرگرمیوں کا انکشاف کیا گیا اور حکومت کی بدعنوانیوں پیچیدہ آئین کی تشکیل۔ ملازمین کا پالیٹکس میں حصہ لینے وغیرہ کی مذمت کی گئی۔ اور ایک ریزولیوشن شری میجر جسی سنگھ صاحب نے پیش کیا جس میں حال ہی میں جموں میں ایک ٹرانسمیٹر سیٹ کی برآمدگی اور اس کے لئے ذمہ دار لوگوں نیشنل کانفرنس کے صوبہ کے آفس سکرٹری و نیشنل کانفرنس کی جیپ این سی ۲ کا استعمال وغیرہ پر اظہار افسوس کیا اور حکومت ہند و ریاست سے اپیل کی کہ اس امر اور اس نوعیت کے دوسرے معاملات کی محنت اور دیانتداری سے تحقیقات کی جائے اور ذمہ وار اشخاص کو جلد از جلد قانون کی زد میں لایا جائے تاکہ عوام کو تسلی ہو۔ علاوہ ازیں شری موہن لال سیولیا ڈوگرہ قومی شری درگا داس جی گپتا سردار نانک سنگھ جی وغیرہ نے اپنی کوتیائیں سنائیں۔

سرینگر میں بھارت کے ہوم منسٹر کا اعلان

سرینگر ۲۰ ستمبر۔ بھارت کے ہوم منسٹر شری گوبند بلبھ پنت کے اعزاز میں دی گئی ایک پارٹی کے موقع پر پنڈت پنت نے کہا کہ کشمیر ہندوستان کا ہے اور ہندوستان کے ساتھ اس کا رشتہ اٹوٹ ہے آپ نے زوردار لفظوں میں پاکستان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ جو بھی ہندوستان اور کشمیر کے اس قدرتی تعلق کو توڑنے کی کوشش کرے گا۔ اسے تحس نحس کر دیا جائیگا۔ پاکستان کو کشمیر کے متعلق باتیں کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

ریاست میں آئندہ انتخابات

سرینگر ۱۹ ستمبر۔ کشمیر کانسٹیچوینٹ اسمبلی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس کے تحت ریاست میں آئندہ انتخابات کرانے کیلئے ووٹر لسٹیں تیار کرنے کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ انتخابات کیلئے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے۔

بخشی غلام محمد نے انتخابات کے سلسلہ میں اعلان کیا ہے کہ ریاستی سرکار ہندوستان کے باقی تمام صوبوں کے ساتھ ہی ریاست میں بھی انتخابات کرانے کی کوشش کرے گی۔

جموں سٹی پرجا پریشد کا ریزولیوشن

جموں سٹی پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی نے حال اپنی ایک خاص میٹنگ میں ایک ریزولیوشن پاس کر کے کہا ہے کہ عام طور پر لوگوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ ٹرانسمیٹر کا ایک حصہ جسے پولیس نے چھاپہ مار کر ایک ریڈیو والے کی دکان سے پکڑا ہے جس کے متعلق یہ بتایا جاتا ہے کہ ایک کمیونسٹ ورکر (نیشنل کانفرنس کے دفتر کا آفس سکرٹری) نے وہاں مرمت کے لئے دیا تھا۔ کمیونسٹ و نیشنل کانفرنسی لیڈران کیس کو خرد برد کرنا چاہتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ افسران متعلقہ کسی دباؤ کے تحت اس سلسلہ میں سستی دکھائی دیتے ہیں اور اس اہم کیس کو معمولی سمجھا جا رہا ہے۔ لیکن ملکی مفاد اور تحفظ کے پیش نظر یہ معاملہ غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سے کمیونسٹ عناصر جو نیشنل کانفرنس میں گھسے ہوئے پہلے سے ہی مشکوک ہیں۔ ان کے دلی ارادے عیاں ہوتے ہیں لہٰذا ریاستی اور ہندوستان کے تحفظ کے پیش نظر یہ انتہائی ضروری ہے کہ احکام متعلقہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ کسی قسم کے لحاظ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کیس کی اہمیت کو سمجھ کر مضبوط ہاتھوں سے کام لیں یا پھر اس اہم کیس کی گہرائیوں تک پہنچنے کے لئے سپیشل سٹاف تعینات کیا جائے۔

پہلے ڈرائیور ہوا اب پھر کلینر

جموں ۲ اکتوبر۔ جموں کشمیر گورنمنٹ گزٹ میں ٹریفک سپرنٹنڈنٹ دینا ناتھ ترا کر کا ایک اعلان گزٹ ہوا۔ کہ کلینر کیلئے چٹھیں پہلی ماہ کی یکم کو جاری کی جائیں گی اور کلینر بننے کیلئے چٹ صرف انہی لوگوں کو دی جائے گی جن کی تعلیم کم از کم پرائمری پاس ہوگی۔ اور پاس شدہ موٹر کے لائسینس ہونگے۔

اب بات کرو۔ اس سے بڑھ کر مزدوروں اور غریبوں سے کانفرنسی سرکار کے کارندے ہمدردی کر سکتے ہیں۔

یہ پاکستان ہے!

دہلی کے انگریزی اخبار "ہندوستان سٹینڈرڈ" نے پاکستان کے اندرونی حالات کے متعلق تذکرہ کرتے ہوئے وہاں کی سرکار کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ پاکستان کے دار الخلافہ کراچی میں اس وقت ہر چار رجسٹرڈ وومن میں ایک عورت ویشیا (کنجری) اور ہر پانچ مردوں میں ایک پیشہ ور غنڈہ ہے اس کے علاوہ ہر چار مہاجرین میں تین بوگس رفیوجی بنے ہوئے ہیں اور ہر دس رفیوجی لیڈروں میں ۹ (نو) کا اخلاقی جرائم کے مرتکب ہونے کا ریکارڈ ہے

اخبار مذکور نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہاں عام لوگوں کے علاوہ مہاجرین کی حالت دن بدن بہت بری ہوتی جا رہی ہے اور وہ ہندوستان آنے کیلئے سخت بے تاب ہیں۔

غلط فہمیاں پھیلانے والے

حال ہی میں سب انسپکٹر پولیس سانبہ کی تبدیلی چھمب میں کی گئی ہے اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ افسران اعلٰے نے بارڈر پر غنڈہ گردی کی وارداتوں کے انسداد کیلئے سب انسپکٹر مذکور ٹھاکر باج سنگھ کو با جرأت و دلیر و تجربہ کار افسر سمجھتے ہوئے ان کی تبدیلی عمل میں لائی ہے۔ مگر رام پیارا صراف نے منڈی کھیلوڑہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سب انسپکٹر پولیس تھانہ سانبہ کی تبدیلی ہم نے کروائی ہے کیونکہ اس کا رویہ درست نہ تھا۔ اس قسم کی غلط افواہیں و غلط بیانیاں حکومت کی ایڈمنسٹریشن کیلئے سخت خطرناک ہیں۔ حکومت سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس قسم کی بے بنیاد و غلط افواہیں پھیلانے والوں کے خلاف سخت ایکشن لے اور عوام سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس قسم کے تبادلوں کے ٹھیکیداروں کی غلط بیانیوں سے پرہیز کریں اور ان کی جوڑ توڑ نہ ہوں یہ ان کی ذلیل کمزوری کا مجسم ثبوت ہے

(ایک عوامی نمائندہ)

معافی مانگنے والا کامریڈ

اکھنور ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کرشن کمار عرف کامریڈ کرشن تحصیل سکرٹری نیشنل کانفرنس جس کو اینٹی کمیونسٹ گروپ نے کامریڈ موصوف کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پاس کر کے سکرٹری شپ کے عہدہ سے نہ صرف ہٹایا ہی تھا بلکہ بنیادی ممبر شپ سے بھی خارج کر دیا تھا۔ اب کامریڈ کچھی کے معافی مانگنے پر اُسے نیشنل کانفرنس کا ممبر رکھنا دوسرے کامریڈوں نے منظور کر لیا ہے۔ کامریڈ مذکور کے معافی مانگنے کے متعلق عام لوگوں میں اس بات کا چرچا ہے کہ اس نے معافی مانگ کر آج کوئی نئی بات نہیں کی۔

نوٹ۔ رچاہیئے کہ وہ ان لوگوں کے جذبات اور احساسات کا بھی خیال کریں جن کی نمائندگی کا وہ دعوٰی کرتے ہیں۔

— — — —

اودھمپور میں شری بگیہ دت کا سواگت

یہاں سے ۶ اکتوبر پہنچنے پر اودھمپور میں پنجاب کے مشہور لیڈر شری بگیہ دت شرما و دیگر معزز مہمانوں کو پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر شیخ عبدالرحمان کا ہزاروں لوگوں نے پرجوش سواگت کیا۔ دیش بھگت نیتاؤں کی آمد پر سارا قصبہ دُلہن کی طرح سجایا گیا تھا اور قصبہ کے اندر ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر گیٹ بنائے گئے ہوئے تھے۔

شری بگیہ دت جی نے ایک ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ جغرافیائی اور سیاسی طور پر کشمیر کی ایک خاص پوزیشن ہے اور اس لئے یہاں الگ ودھان ہونا ضروری ہے میں انہیں چیلنج کرتا ہوں کہ وہ سامنے آکر ثابت کریں۔ کشمیر ہمیشہ بھارت کا ایک انگ رہا ہے اور رہے گا۔ الگ ودھان کی تشکیل کا سوال سارے بھارت کی ایکتا اور یکجہتی کا سوال ہے اس نظریہ کو کوئی بھی دیش بھگت کسی بھی قیمت پر ماننے کیلئے تیار نہیں کشمیر بھارت کا انگ ہے اور یہاں پر بھارت کا مکمل آئین لاگو ہو کر رہے گا۔

آپ نے مزید کہا۔ کہ ہر دیش بھگت سارے بھارت کو شنکر کے شریر کے روپ میں دیکھتا ہے اور کشمیر بھارت کا سر ہے جہاں ناتھوں کے ناتھ امرناتھ براجمان ہیں جہاں ۳۶ کروڑ بھارتیوں کے تیرتھ استھان ہیں۔

شیخ عبدالرحمان نے ایک مدلل اور پرجوش تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پرجا پریشد محض ہندوؤں کی جماعت نہیں جو ریاست میں بھارت کا ودھان لاگو کروانا چاہتی ہے پرجا پریشد میں ہزاروں دیش بھگت مسلمان شامل ہیں جو بھارت کا ودھان ریاست میں لاگو کروانے کیلئے کمربستہ ہو گئے ہیں آپ نے مزید کہا کہ جب پرجا پریشد دیش کی ایکتا کیلئے تحریک شروع کرے گی تو آپ قربانی کے میدان میں ہزاروں مسلمانوں کو اپنے ہندو بھائیوں کے شانہ بشانہ پائیں گے وہ وقت گیا جب طرح طرح کا غلط اور بے بنیاد پروپیگنڈہ سے خود غرض لوگ مسلمانوں کو گمراہ کرتے رہے اور ایسا کر کے اپنا اُلو سیدھا کرتے رہے۔ آپ نے مزید کہا کہ ریاست کا ہندوستان کے ساتھ الحاق مکمل ہو جانے کے بعد ہر سمجھدار مسلمان یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کا بھلا اسی میں ہے کہ یہاں پر بھارت کا ودھان ہی لاگو ہو۔

شری ارشی کمار کوشل ممبر ورکنگ کمیٹی جموں و کشمیر پرجا پریشد نے بھاشن دیتے ہوئے ممبران اسمبلی سے درخواست کی کہ اب جبکہ ریاست کیلئے الگ ودھان کا مسودہ پیش ہونے والا ہے انہیں

ڈپلومیسی — یا — غلطی

بھارت سیاسی اور تعلیمی لحاظ سے ایک پسماندہ ملک ہے اور جب لیڈر لوگ کوئی غلطی کر بیٹھتے ہیں تو اُس اپنی غلطی کو چھپانے کے لئے بیچارے عوام میں اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ پروپیگنڈہ کر دیا جاتا ہے۔ کہ یہ بھی ایک ڈپلومیسی ہے۔ بھارت سرکار کے ذمہ وار لوگوں نے کشمیر کے سوال پر غلطیاں کی ہیں اور اُن کی غلطیوں سے جو پیچیدگیاں پیدا ہوئی ہیں اُن کا حل پوری طرح ابھی تک نہیں ہو پا رہا ہے۔ اس حقیقت کو آج ماننا پڑے گا۔ سب سے [illegible] نہرو اور ہند سرکار نے ریاست میں رائے شماری کے اصول کو مان کر کی۔ اور اس غلطی کو چھپانے کے لئے آٹھ سال تک متواتر یہی پروپیگنڈہ کروایا جاتا رہا کہ نہرو صاحب بڑے سیاستدان ہیں۔ یہ بھی اُن کی ایک ڈپلومیسی ہے۔ لیکن آخر مجبور ہو کر شری نہرو جی کو آٹھ سال کے بعد یہ کہہ کر خلاصی کرانی پڑی کہ بدلے ہوئے حالات میں ریاست میں رائے شماری کرانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور پھر لوگوں کو بھی ہوش آئی کہ واقعی ہی شری نہرو جی غلطی پر تھے۔ اور آج جبکہ ریاست کے لئے الگ ودھان بنایا جا رہا ہے۔ تو ریاست کے نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی رگوں کو جاننے والے چیخ چیخ اور چلا چلا کر یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ایک بڑی بھاری غلطی کی جا رہی ہے۔ مگر چند لوگ جان بوجھ کر یا اَن جانے طور پر لوگوں میں یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ نہرو جی اور ہندوستان کی سرکار کے وزیر بڑے سیاستدان ہیں اور کشمیر کے لئے الگ ودھان [illegible] تشکیل بھی اُن کی ایک ڈپلومیسی اور سیاست ہے۔

ہم بھی مانتے ہیں کہ شری نہرو جی بڑے سیاستدان ہیں لیکن کشمیر کے سوال پر ہم اعلانیہ طور پر کہیں گے۔ کہ وہ فیل ہوئے ہیں اور بُری طرح فیل ہوئے ہیں۔ کشمیر میں انہوں نے دھوکا کھایا ہے۔ دھوکا کھلنے کے بعد [illegible] کشمیر کے کانفرنسی لیڈروں کو آج تک سمجھ نہیں سکے اور الگ ودھان کی تشکیل کو مان کر وہ آج پھر [illegible] کا کھا رہے ہیں۔ یہ ڈپلومیسی نہیں [illegible] غلطی کر رہے [illegible] جس کا خمیازہ [illegible] بنوں کشمیر کے لوگوں کو بھگتنا پڑے گا بلکہ سارے [illegible] کو اس غلطی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ آج اس ستیہ کو کوئی مانے یا نہ مانے۔

اس موقع پر یہ بات خاص طور پر غور طلب ہے کہ اگر کانفرنسی حکمران بین الاقوامی حالات کا چقمہ دے کر ریاست کو عارضی طور پر خاص پوزیشن دینے کے لئے رکھوائی گئی دفعہ ۳۷۰ کی آڑ میں من مانیاں کر سکتے ہیں۔ اور پھر اسی عارضی دفعہ کی آڑ لے کر الگ جھنڈا۔ الگ ودھان (صدر ریاست) اور الگ آئین بنانے کے لئے بضد ہو سکتے ہیں۔ تو اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جب وہ اپنا الگ ودھان بنا لیتے ہیں تو پھر کونسی وہ طاقت ہو گی۔ جو اُن کی من مانیوں اور تاناشاہی کو روک سکے گی۔ کیونکہ ودھان کی تشکیل کوئی ایسی معمولی بات نہیں جسے آسانی سے بدلا [illegible] جا سکے۔

اور انجام کیا ہو گا

کسی بھی ملک کے اندر جمہوریت کو زندہ رکھنے اور ملک کو جمہوری لائینوں پر چلانے کے لئے یہ انتہائی ضروری ہوتا ہے کہ ایڈمنسٹریشن کے معیار کو بلند کیا جائے جس کے لئے اچھے۔ قابل اور ایماندار لوگوں کو سرکاری نوکریوں میں لایا جائے۔ اور برسر اقتدار پارٹی کے کسی بھی کارندے کو روزمرہ کی ایڈمنسٹریشن کے کاموں میں کسی بھی طرح مداخلت کرنے کی اجازت نہ ہو۔

لیکن گذشتہ نو سال [illegible] ریاست میں جمہوریت کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے۔ اور [illegible] کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے۔ وہ انتہائی [illegible] ہے برسر اقتدار پارٹی کا ہر کارکن اپنی اپنی [illegible] راجہ سے کم نہیں سمجھتا۔ وہ سرکاری ملازموں اور افسروں کو اپنے من مانے ڈھنگ سے [illegible] اپنا حق سمجھتا ہے۔ اور [illegible] ذمہ وار لوگ اپنی پارٹی کے ورکروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ہر مجرم اور بدمعاش کے لئے نیشنل کانفرنس پناہ گاہ بنی ہوئی ہے۔ ہر طرف انارکی پھیل رہی ہے۔ قانون اور ضابطہ کی دھجیاں اُڑائی جا رہی ہیں۔ لوگوں کو انصاف نہیں مل رہا۔ اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ اگر کوئی افسر یا سرکاری ملازم جرأت۔ دیانتداری اور غیر جانبداری سے کام لے کر انصاف کا دامن پکڑتا ہے۔ تو برسر اقتدار پارٹی نیچے سے لیکر اوپر تک ہل جاتی ہے۔ اُس کے خلاف تقریریں [illegible] اور ریزولیوشن پاس ہونے شروع ہو جاتے ہیں گویا کہ ایک طوفان بدتمیزی برپا کیا جاتا ہے۔

ریاست کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد جن پر ان سب باتوں کے لئے ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اُن سے گذارش ہے۔ کہ وہ ذرا آنکھ کھول کر دیکھیں یہ کیا ہو رہا ہے۔ ایسا کرنے والے کون لوگ ہیں؟ کیا اس طریقہ سے ملک کا بھلا ہو سکتا ہے؟ اور اگر نہیں تو کیا اُن میں اتنی ہمت نہیں کہ ان وطن دشمن اپنی ہی پارٹی کے بے لگام لوگوں کو لگام دے سکیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ جو کچھ آج ہو رہا ہے اور جس طرح ایڈمنسٹریشن برسر اقتدار پارٹی کے کارکنوں کی لونڈی بنی ہوئی ہے۔ اگر یہی حالت کچھ عرصہ کے لئے اور رہی تو اس کا انجام کیا ہو گا۔ اور کیا کیا خون خرابے ہوں گے۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔

ریاست [illegible] ہندوستان کے دوسرے حصوں سے اچھے اچھے قابل افسر عنقریب [illegible] رہی ہے [illegible] کہ برل میں ریاست سے بڑے بڑے افسر ہندوستان کے دوسرے حصوں میں بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے لیکن اُنہیں ریاست میں ایسے افسر نہیں مل رہے جو وہاں کے معیار کے مطابق پورے اتر سکیں جس سے ہند سرکار کو کچھ تشویش سی ہو رہی ہے۔

اس سلسلہ میں ہماری "مخلصانہ" رائے ہے کہ وہ اس کے متعلق کانفرنسی حکمرانوں سے مشورہ کرے کیونکہ اُن کے پاس تو بڑے بڑے قانون دان علمدان قلمدان موجود ہیں جو اب ریاست کے لئے آئین بنانے کے بعد میسر آ سکتے ہیں اور خاص طور پر ۲۰۰م آنریبل جناب مہاشہ ناہر سنگھ۔ آنریبل جناب موتی رام بگیرہ مسٹر مینی جسونت رام آف بسوہلی۔ ریاسی کے دیوان من سکھ رائے وغیرہ کو تو ابھی سے بک کر لینا چاہیئے۔ اور اگر پھر بھی کسر رہ جائے۔ تو ہمارے بڑے بڑے افسروں میں دیو بھائی پنت۔ گریکا دت بڑو گوترہ بخشی حمید [illegible] کہ جگم رام ناتھ جیسے ناموں کو لیا جا سکتا ہے۔ اور پھر دیکھیں کہ ہندوستان [illegible] ریاست کی طرح ترقی کر کے کہاں سے کہاں جا پہونچتا ہے :۔

نوک جھونک

ہندوستان کا الحاق ریاست کے ساتھ

اس بات کا کوئی [illegible] ایک ملک میں دو ودھان نہیں ہو سکتے۔ کانفرنسی رہنما آجکل جگہ جگہ یہ پراپیگنڈہ کرتے نظر آتے ہیں کہ جو آئین وہ ریاست کے لئے بنائیں گے۔ اُسے پارلیمنٹ ہند بھارت کے ودھان میں شامل کرے گی۔ اور اس طرح ریاست کا آئین بھی بھارت کے آئین کا ایک حصہ بن جائیگا۔ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ جو کچھ ہمارے حکمران کرتے جائیں اُسے بھارت کے لوگوں کو ماننا پڑے گا۔ دوسرے معنوں ریاست ہندوستان میں شامل نہیں ہوئی۔ بلکہ ہندوستان کا الحاق ریاست کے ساتھ ہوا ہے۔

ذبح خانے کا اُدگھاٹن!

پچھلے دنوں کامریڈ دینا ناتھ مہاجن جو آریہ سماج کے پردھان بھی ہیں نے میٹ مارکیٹ جموں کا افتتاح کیا۔ ہمارے خیال میں یہ پہلا ہی "کارنامہ" ہو گا جو کسی آریہ سماجی پردھان نے کیا ہو گا — جموں کے آریہ سماجی بھائیوں کو اپنے پردھان کے اس "اُچ" کام کے لئے محسوس کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد امید کرنی چاہیئے کہ نئے ذبح خانہ کا اُدگھاٹن سناتن دھرمی کامریڈ جوتشی کریں گے اور آریہ سماجیوں کی طرح وہ سناتن دھرمی بھائیوں کو اپنے "کارنامہ" پر فخر کرنے کا موقع بخشیں گے۔ جس سے لوگوں کو پورا یقین ہو جائے کہ ہر نیشنل کانفرنسی پکا نیشنلسٹ اور سیکولر ہے

سرکار لڑکی سے لڑکا بنا سکتی ہے؟

باتوں باتوں میں ایک سجن نے جہاں تک کہہ دیا۔ کہ ہمارے ریاستی حکمرانوں کے کیا کہنے! وہ تو کچھ بھی کر سکتے ہیں رسی کا سانپ۔ پنکھوں کے کبوتر بنا سکتے ہیں بے گناہوں پر مقدمے بنا کر انہیں ذلیل اور خوار کر سکتے ہیں اور چوروں ڈاکوؤں و مجرموں کو چھڑا سکتے ہیں۔ قابلیت کے معیار کو ایک طرف رکھ کر نااہلوں اور جاہلوں کو بڑے بڑے عہدوں پر تعینات کر سکتے ہیں۔ اور پھر جن کو جنتا کا قطعاً کوئی اعتماد حاصل نہیں انہیں عوامی نمائندہ دکھا کر دنیا بھر کی آنکھوں میں دھول جھونک سکتے ہیں۔

پاس بیٹھا ایک منچلا بول اُٹھا۔ اچھا یہ بات ہے تو بتاؤ۔ عورت کا مرد بنا سکتے ہیں۔

تو اُسی سجن نے مسکرا کر جواب دیا۔ ذرا اپنی اسمبلی کی طرف نظر تو دوڑائیے!

جمہوریت ترقی کی راہ پر!

"جمہوریت پرور" بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر نے جموں میونسپل کونسل میں [illegible] جو ناتھ [illegible] لاکڑا [illegible] ماسٹر رحمت آف بنک وارڈ مدن کے کامریڈ پر بھا رام اور نابالغ بالمیک کو میونسپل کونسلر نامزد کر دیا ہے۔ گویا کل آٹھ ممبروں کی کونسل میں کامریڈ دینا ناتھ مہاجن اور روپ سنگھ کو ملا کر چھ نمائندے بنا دیئے گئے ہیں۔

اب یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ کانفرنسی "راجاؤں" کے دور میں جمہوریت خوب ترقی کر رہی ہے۔

قابل ہستیوں کی ضرورت!

معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاستی ایڈمنسٹریشن میں سدھار کیلئے ہند سرکار

جموں وکشمیر پرجا پریشد کی اگ وِدھان ورودھی بھاری کانفرنس دیش کے کونے کونے سے عوامی نمائندوں کی شمولیت

کانفرنس کی ڈائری — "جے سودیش" کے خاص نمائندہ سے

۲۱ ستمبر ۱۹۵۶ء شام کو پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر پرجا پریشد کی کوٹھی پر جموں وکشمیر پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ہوئی جس میں کانفرنس میں پیش کئے جانے والے ریزولیوشنوں پر وچار کیا گیا۔

۲۲ ستمبر ۱۹۵۶ء کو بھارتیہ نیتا شری دین دیال جی اُپادھیائے جنرل سیکرٹری اکھل بھارتیہ جن سنگھ بابو رام نارائن سنگھ جی ممبر پارلیمنٹ اور شری بیگہ دت جی گاڑی لیٹ ہو پہنچنے کی وجہ سے پٹھانکوٹ دو گھنٹے دیر سے پہنچے۔ لکھنپور سے لیکر جموں تک بھارتیہ عوام کے محبوب رہنماؤں کے سواگت کے لئے جگہ جگہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ اکٹھے ہوئے تھے۔ کٹھوعہ۔ سگوال اور سانبہ میں اُن کے سواگت کا خاص طور پر انتظام کیا گیا تھا۔ جہاں پر مرد اور عورتیں بھاری تعداد میں اکٹھے ہوئے تھے۔ اور راستہ میں جگہ جگہ پروگرام۔ جنتا کے اجتماع اور سواگت ہونے کے کارن رہنما ہر جگہ تین تین اور چار چار گھنٹے لیٹ ہو گئے مگر اس کے باوجود جنتا اپنے رہنماؤں کے استقبال کیلئے بیٹھی رہی جموں شہر میں بھارتیہ رہنما ۵ بجے شام کی بجائے رات کو نو بجے داخل ہو سکے۔ لیکن لوگ مکانوں کی چھتوں اور سڑکوں پر برابر چار چار گھنٹے تک بیٹھے اور کھڑے اُن کا انتظار کرتے رہے۔ رات کو سوا نو بجے پل توی سے اُن کو ایک جلوس کی شکل میں لایا گیا۔ جلوس کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں لوگ شامل تھے جو مختلف بازاروں سے گذرتا ہوا رات کو دس بجے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کی کوٹھی پر سماپت ہوا۔ اس کے بعد رات کو مندر دیوان چولا سبھائے میں ایک عظیم الشان مشاعرہ ہوا جس میں پندرہ ہزار سے اُوپر لوگ شامل تھے۔ مشاعرہ رات کے ایک بجے تک ہوتا رہا۔ پروفیسر تلک راج تلک آف لدھیانہ۔ سردار گورچرن سنگھ دیپک آف بٹھنڈہ۔ ڈگر کے مہاکوی رگھناتھ سنگھ سمیال شری موہن لال سپولیہ آف سانبہ۔ درگا داس خاکی اور دوسرے شاعروں کی بہترین کویتاؤں اور گیتوں نے وہ رنگ جمایا جسے جموں کی جنتا ایک مدت تک نہ بھول سکے گی۔

ڈیلی گیٹ سیشن

۲۳ ستمبر صبح نو بجے پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کی کوٹھی پر کانفرنس کیلئے بنائے گئے پنڈال میں ڈیلی گیٹ سیشن شروع ہوا جس میں مختلف علاقہ جات سے آئے ہوئے پانچ صد سے اوپر ڈیلی گیٹ شامل تھے۔ اس کے علاوہ جموں سٹی سے دو صد سے اوپر کارکن بھی اجلاس کی کارروائی دیکھنے کیلئے سپیشل طور پر حاضر تھے۔

اجلاس کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے بابو رام نارائن سنگھ جی ممبر پارلیمنٹ نے ترنگا لہرایا۔ اور اجلاس کی کارروائی شری موہن لال جی کے قومی ترانہ بندے ماترم کے ساتھ شروع ہوئی۔

بابو رام نارائن سنگھ جی نے جھنڈے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ پرجا پریشد نے جس جھنڈے کو اپنایا ہے اس کے تین رنگ ہیں۔ کیسری رنگ بہادری کا نشان ہوتا ہے۔ سفید رنگ شانتی اور امن کا پیغام دیتا ہے۔ ہرے رنگ کے معنے آشا کے ہیں۔ آشا اس بات کی کہ زمین ہرا بھرا رہے۔ آپ نے مزید کہا کہ جھنڈا فتح کا نشان ہوتا ہے۔ اور فاتح قوموں کے ہی جھنڈے لہراتے ہیں شکست خوردہ دشمنوں کے جھنڈے نہ لہرانا ہی اُن کی غلامی کا نشان ہوتے ہیں آگے چل کر آپ نے کہا کہ اپنے جھنڈے کی شان کو بلند رکھنے کیلئے ہمیں ہر گھڑی تیار رہنا چاہیئے

سواگتی بھاشن

علالت کی وجہ سے ڈاکٹر اوم پرکاش جی مینگی چیرمین استقبالیہ کمیٹی چونکہ کانفرنس میں حصہ نہیں لے سکے۔ اس لئے شری شیام لال جی نے استقبالیہ ایڈریس پڑھا اور بتایا کہ آج سے چار سال پہلے جب کہ عبداللہ شاہی کے ناپاک منصوبوں کو بھارتیہ عوام سمجھ نہیں پا رہے تھے۔ پرجا پریشد نے انہیں منظر عام پر لانے کیلئے دیش بھگتی کے جذبہ کے تحت بلیدانوں کا راستہ اپنایا ڈاکٹر مکرجی نے اُن دیش دروہیوں کی سازشوں کو سمجھا اور انہوں نے دیش کی ایکتا کی خاطر ہمیں سہایتا کا یقین دلایا۔ اور اپنے پرانوں کی آہوتی دے کر اپنے وچن کو پورا کیا۔ نیز بھارت ماتا کی ایکتا کیلئے مرمٹنے کا درس دیش باسیوں کو دے گئے۔

شری شیام جی نے مزید کہا کہ آج جبکہ شیخ عبداللہ کے منصوبوں کا جال ٹوٹ کر وہ اپنی اُچت جگہ پر پہنچ چکا ہے۔ اور بخشی غلام محمد ریاست کی کشتی کے کرناdھار ہیں۔ ریاست کا غیر یقینی حالات میں رہنا جنتا کو شش و پنج میں ڈالتا ہے۔ بخشی صاحب نے ریاست کے بھارت کے ساتھ رشتہ کے متعلق اتنا کچھ کہہ دیا ہے کہ اصلیت اور عمل اس کے نیچے دب کر رہ گئے ہیں۔ لیکن عمل کو نہ دیکھ کر صرف کہنے پر ہی آنکھیں بند کر لینا کسی بھی طرح اُچت نہیں بخشی صاحب کے بار بار دعوے باندھنے کے بعد کہ ریاست بھارت کا دوسری ریاستوں کی طرح ایک انگ بن چکی ہے۔ ریاست کیلئے الگ ودھان بنانا دیش بھگت جنتا کو بڑی حیرانگی میں ڈال دیتا ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ یہ ٹھیک ہے کہ ہم بھارت کے ایک انگ ہیں مگر بھارتیتا سے محروم ہیں۔ ہمیں وہ بنیادی حقوق حاصل نہیں جو دوسرے بھارت باسیوں کو حاصل ہیں۔

آخر میں آپ نے کہا کہ ہمیں گھبرانا نہیں بلکہ اپنے پوجیہ نیتا کی رہنمائی میں سچائی کے راستہ پر آگے بڑھنا ہے۔ ہمیں اپنے چرتر بل پر وشواس ہونا چاہیئے۔ ہمیں مصیبتوں کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرنا ہے۔

صدارتی بھاشن

پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں وکشمیر پرجا پریشد نے کانفرنس میں اپنا صدارتی بھاشن پڑھتے ہوئے پردھان منتری بخشی غلام محمد سے نویدن کیا کہ وہ اپنے عمل سے بھارت کے پرتی اپنی بھگتی کا ثبوت دیکر بھارت کی ایکتا کیلئے ہندوستان کا ودھان ہی ریاست میں لاگو کریں۔

آپ نے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ گذشتہ [illegible] نے ہمیں کڑے امتحانوں میں ڈالا ہے۔ اور ہماری لامثال قربانیوں اور بلیدانوں کے باوجود ان کا انت ہوتے کو نہیں آرہا ہے۔ لیکن اس سنسار میں زندہ رہنے کا حق اُنہی لوگوں اور قوموں کو حاصل ہو سکتا ہے جو مصیبتوں کا مقابلہ بڑی جوانمردی اور بہادری کے ساتھ کرتے ہیں۔ ظالم کے سامنے سر خم کرنے کی بجائے ظالم کے ساتھ لوہا لینے کیلئے ہمیشہ سینہ سپر رہتے ہیں مجھے یہ کہتے ہوئے فخر محسوس ہوتا ہے کہ بے پناہ ظلم و تشدد کی آندھیاں ہمیں جھکا نہ سکیں اور کٹھن سے کٹھن حالات پیدا ہو جانے کے باوجود ہم برابر آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔

آگے چل کر آپ نے کہا کہ آپ جانتے ہی ہونگے کہ جب انگریز ہندوستان سے گیا تو تمام ریاستوں کے راجاؤں اور حکمرانوں کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ اپنی حسب خواہش ہندوستان یا پاکستان کسی ایک ڈومینین میں شامل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ وقت آنے پر ہماری ریاست کے مہاراجہ بہادر نے ریاست کا الحاق ہندوستان کے ساتھ کیا۔ لیکن اُس وقت بھارتیہ رہنماؤں کی غلطی اور بھارت کے انگریز گورنر جنرل کی چالاکی سے یہ شرط لگا دی گئی کہ اس سلسلہ میں عوام کی آخری رائے لی جائے گی۔ چنانچہ اس کے بعد ریاست کی سبھی پارٹیوں پرجا پریشد نیشنل کانفرنس اور دوسری سنستھاؤں نے اپنے بڑے بڑے اجلاس بلا کر اور دوسرے طریقوں سے ریزولیوشن پاس کرکے یہ مانگ کی کہ ریاست کا بھارت کے ساتھ الحاق قطعی اور مکمل سمجھا جائے چاہیئے تو یہ تھا کہ الحاق کے اس سوال کو یہیں ہی ختم کر دیا جاتا۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کشمیر کے معاملہ میں بھارت کی سرکار غلطیوں پہ غلطیاں کرتی چلی آرہی ہے۔ اور اُن کی غلطیوں اور اُن سے پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کا فائدہ اُٹھا کر ریاست کے نیشنل کانفرنسی کارکن اپنی اغراض کی خاطر اس سیدھے سادے مسئلہ کو اور بھی پیچیدہ بنا رہے ہیں۔ ورنہ ریاست جموں وکشمیر کے مستقبل کا سوال ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۷ء سے ختم ہو چکا ہے۔ جس دن مہاراجہ بہادر نے ہندوستان کے ساتھ حسب اختیار پروانہ شمولیت پر دستخط کئے تھے۔ باقی پاکستان کی حیثیت جموں وکشمیر پر حملہ آور سے کسی بھی طرح کم نہیں لیکن کشمیر کے معاملہ میں پاکستان کو ایک فریق کا درجہ دینا اور پاکستان کے جارحانہ ارادوں کے پیش نظر ریاست کے مستقبل کا سوال ایک بین الاقوامی مسئلہ بنا لینا کسی بھی طرح بھی اور ریاستی عوام کا بھلا سوچنے والوں کا کام نہیں ہو سکتا۔

یہ کس قدر دکھ کی بات ہے کہ ریاست جموں وکشمیر جو آئینی۔ قانونی۔ اصولی۔ اخلاقی گویا ہر لحاظ سے بھارت کا ایک انگ رہی ہے۔ اور بن چکی ہے مگر ہند سرکار کی غلط نیتی۔ کانفرنسی حکمرانوں کے فرقہ دارانہ خیالات اور دباؤ کے زیر ہندوستان کی آزادی کے آٹھ سال گذر جانے کے بعد بھی اس بات کا فیصلہ نہیں ہو پا رہا کہ آزاد ہندوستان میں ہماری ریاست باسیوں کی کیا پوزیشن ہوگی ہند سرکار کی اس غلط نیتی کا فائدہ اُٹھا کر شیخ عبداللہ اور اُن کے ساتھیوں نے ملک کے لئے ناپاک منصوبے باندھے تھے۔ جن کو منظر عام پر لانے اور جن کی تکمیل کو روکنے کے لئے آپ لوگوں کو کیا کیا قربانیاں کرنی پڑیں۔ اور کتنے ہی بلیدان ہوئے۔ آپ لوگوں کے بلیدانوں کی یہ کہانی دیش بھگتوں کی قربانی کے اتہاس میں سنہری حروف میں لکھی جائیگی۔ اور آنے والی نسلیں سورگیہ نیتا ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کے بلیدان اور جموں پرانت کے لوگوں کی قربانیوں کی یاد سے دیش کی ایکتا کیلئے مرمٹنے کی پریرنا لیتی رہیں گی۔

چنانچہ جنتا کی قربانیوں اور شہیدوں کے خون کا ہی اثر تھا کہ اُلٹی سیدھی باتیں کرنے والے کانفرنسی حکمرانوں کو آخر مجبور ہو کر ماننا پڑا کہ ریاست جموں وکشمیر بھارت کا ایک اٹوٹ انگ ہے۔ شری جواہر لال نہرو کو بھی اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑا کہ قانونی اور آئینی طور پر ریاست ہندوستان کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ اور موجودہ صورت میں رائے شماری کرانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

لیکن اس حقیقت کو تسلیم کر لینے کے بعد کہ ریاست بھارت کا انگ ہے کشمیر کا سوال اب کوئی سوال ہی نہیں۔ ریاست کیلئے الگ ودھان بنانا تاریخ کی گاڑی کے پہیوں کو اُلٹا گھمانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ دنیا بھر میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ کسی ایک دیش میں دو ودھان ہوں۔ ریاست کیلئے الگ جھنڈا الگ منتخب صدر (صدر ریاست) اور الگ آئین کا مطلب ریاست جموں وکشمیر ہندوستان کی ری پبلک کے اندر ایک الگ دیش ہوگا۔ دوسرے معنوں میں وہی منصوبہ جس کی بنیاد مرزا افضل بیگ اور شیخ عبداللہ نے رکھی تھی۔

ایک طرف ریاست جموں وکشمیر کیلئے الگ ودھان بنانے کی کوششیں کرنا اور دوسری

(آگے صفحہ ۔۔۔ پر)

مجھے یہ کہتے ہوئے فخر محسوس ہوتا ہے کہ بے پناہ ظلم و ستم کی آندھیاں ہمیں جھکا نہ سکیں اور ہم بے پناہ مشکلات کے باوجود آگے بڑھتے جا رہے ہیں

صدر پرجا پریشد

طرف یہ کہنا کہ ریاست کا الحاق بھارت کے ساتھ مکمل ہے۔ اور یہ بھارت کے دوسرے حصوں کی طرح ایک حصہ ہے۔ کتنا بے معنی اور مضحکہ خیز ہو جاتا ہے۔ الگ آئین کی تشکیل سے جہاں ریاست اور بھارت کے درمیان ایک مضبوط دیوار کھڑی ہو کر رہ جائیگی۔ وہاں ریاست میں غیر یقینی حالات پیدا ہونگے اور وطن دشمن عناصر کو یہ سوچنے کا موقعہ ملے گا کہ ابھی ریاست کے مستقبل کے متعلق کچھ کسر باقی ہے۔

آج بخشی صاحب اور اُن کے ساتھی بار بار یہ کہتے ہیں کہ ریاست کا ہندوستان کے ساتھ الحاق مکمل اور قطعی طور پر ہو چکا ہے۔ اور ریاست جموں و کشمیر یو۔پی۔ پنجاب۔ مدراس اور دوسرے حصوں کی طرح بھارت ایک انگ ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں اور مانتے ہیں۔ لیکن میں اُن سے پوچھتا ہوں کہ یہ الگ ودھان کس لئے؟ ریاست باسیوں کو اُن حقوق اور مراعات سے کیوں محروم رکھا جا رہا ہے۔ جو ہندوستان کے دوسرے حصوں میں بسنے والے عوام کو حاصل ہیں؟

لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ ہم تو ریاست کیلئے الگ آئین بھارت کے آئین کی دفعہ ۳۷۰ کے تحت ملنے والے حقوق کے عین مطابق بنا رہے ہیں۔ لیکن سوچنے والی بات یہ ہے کہ یہ دفعہ بنی کیسے اور کن حالات میں تھی۔ دفعہ ہذا مرزا بیگ اور شیخ عبداللہ کی چال کا ایک نتیجہ تھی۔ جسے منسوخ کرانے کیلئے ہم ایک عرصہ سے جدوجہد کر رہے ہیں۔ یہ دفعہ بھارت کے آئین میں عارضی طور پر یہ کہہ کر رکھوائی گئی تھی کہ بین الاقوامی حالات اور پاکستان کے ساتھ جھگڑا ہونے کی وجہ سے ریاست کو خاص درجہ حاصل ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس دفعہ کی تشکیل کے موقعہ پر بھارت کے وزیر سورگیہ شری گوپال سوامی آئینگر جو ان نیشنل کانفرنسیوں کو اچھی طرح جانتے تھے، نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ دفعہ عارضی طور پر رکھی جا رہی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد ریاست جموں و کشمیر بھی دیگر ریاستوں کی سطح پر ہی بھارت کا ایک حصہ ہو گی۔ لیکن حیرت ہے کہ اُس عارضی دفعہ کی آڑ لے کر ریاست کے مستقبل کا فیصلہ کیا جا رہا ہے۔

یہ کہنا کہ ریاست میں مسلمانوں کی اکثریت ہے اس لئے یہاں الگ ودھان کی تشکیل ضروری ہے یہ دلیل سوائے ان لوگوں کی فرقہ وارانہ ذہنیت کو عیاں کرنے کے اور کوئی وزن نہیں رکھتی۔ اگر ہندوستان کے آئین کے تحت چار کروڑ مسلمان پوری آزادی اور برابر کے حقوق کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ تو ریاست کے مسلمانوں کو اس سے کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔

باقی ریاست کے لئے الگ ودھان کی تشکیل کا سوال ہماری آزادی اور غلامی کا سوال ہے۔ دیش کی ایکتا اور اکھنڈتا کا ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اگر الگ ودھان کے اصول کو یہاں ریاست کشمیر میں تسلیم کر لیا جاتا ہے تو دوسرے حصوں کے اندر بھی اسی اصول کے تحت۔ الگ الگ ودھان بنانے کا جذبہ پیدا ہوگا جس سے ملک کی ایکتا اور یک جہتی کو شدید نقصان پہنچے گا۔

پرجا پریشد اس اصول کو تسلیم کرتی ہے کہ ہریجنوں اور پسماندہ طبقوں کو اُوپر اُٹھانے کیلئے خاص مراعات دی جائیں۔ لیکن جس طریقہ سے ان لوگوں کو مراعات کے نام پر اپنے پارٹی مفاد کیلئے استعمال کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اس طریقہ سے ان کا کبھی بھلا نہیں ہو سکتا اور اس کا واحد حل یہی ہے کہ بھارت کا ودھان مکمل طور پر یہاں لاگو ہو تاکہ وہ ان مراعات سے فیضیاب ہو سکیں۔ اور دیگر طبقوں کے حقوق پر بھی کوئی اثر نہ پڑے۔ کسی بھی سیاسی ادارہ میں نامزدگیوں کا اصول جمہوریت کے سراسر منافی ہونے کے علاوہ ان لوگوں کے اندر بھی غلامانہ ذہنیت پیدا کرے گا۔

مُلک کی آزادی کے بعد دیس باسیوں کو بدلے ہوئے دَور کی ذمہ داریوں اور آزادی کا احساس کرانے کیلئے ضرورت اس بات کی تھی کہ آزادانہ طور پر انہیں اپنی رائے کے اظہار کا موقعہ دیا جاتا۔ مگر بڑے دُکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے حکمرانوں نے اس کے برعکس لائحہ عمل کو اختیار کر رکھا ہے۔ گذشتہ اسمبلی کے انتخابات کے وقت عوام کا کس طور سیاسی قتل عام ہوا۔ اور لوگوں کو رائے کے اظہار کا موقع تک نہ دیا گیا۔ یہ اتہاس کا ایک دردناک ورق بن چکا ہے۔ ٹاؤن ایریا کمیٹیوں کے انتخابات من مانے ڈھنگ سے کروائے گئے۔ اٹھارہ سال کے ایک طویل عرصہ کے بعد میونسپل انتخابات کا آڈمبر رچایا گیا۔ مگر ریاستی حکمرانوں نے ان انتخابات میں جس تانا شاہی کا مظاہرہ کیا ہے اور جمہوریت کا مذاق اُڑایا ہے۔ وہ انتہائی طور پر شرمناک ہے۔ اور پھر حیرت اس بات کی ہے کہ میونسپل انتخابات کو ہوئے چھ ماہ کا عرصہ ہونے لگا ہے مگر ابھی تک میونسپل انتخابات میں روا رکھی گئی بے ضابطگیوں کی کوئی تحقیقات تک نہیں کروائی گئی ہے۔

پنچایتوں کے انتخابات جو ملک کیلئے ایک بنیادی چیز ہیں۔ جس سے لوگوں میں خود اعتمادی پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ اُن میں جمہوریت کا احساس بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اور اگر اچھے لوگوں کو جمہوری ڈھنگ سے پنچایتوں میں آگے آنے کا موقع دیا جائے تو دیہاتوں میں بسنے والے نوے فیصدی بیچارے پسماندہ عوام کا بہت حد تک بھلا ہو سکتا ہے۔ لیکن پنچایتوں کی تشکیل میں بھی من مانیوں اور اندھیر گردی سے کام لیا جا رہا ہے۔ جمہوریت کا خون کر کے قانون اور ضابطہ کی دھجیاں اُڑائی جا رہی ہیں۔ بعض حالتوں میں اخلاقی مجرموں اور سزا یافتہ لوگوں کو پنچ اور سرپنچ بنا کر عوام پر ٹھونسا گیا ہے۔ نتیجہ کے طور پر بجائے اسکے کہ پنچایتوں کی تشکیل سے لوگوں کو کچھ فائیدہ پہنچتا، ہر طرف لڑائی جھگڑے اور انتشار پیدا کر دیا گیا ہے۔

پنچایتوں کے انتخابات میں من مانیوں اور اخلاق سے گرے ہوئے طریقوں سے کام لینے کے بعد ہمارے حکمران بڑے فخر سے یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ پنچایتوں کے انتخابات میں ہر جگہ نیشنل کانفرنس کامیاب ہو رہی ہے۔ انتخابات کے سلسلہ میں گذشتہ کے واقعات اور عمل کو دیکھ کر یہ بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ریاست میں آنے والے جنرل انتخابات میں کانفرنسی حکمران کیا کچھ کرینگے۔ چنانچہ ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ آنے والے جنرل انتخابات بھارت کے دوسرے حصوں کی طرح یہاں بھی ہندوستان کے الیکشن کمشنر کی دیکھ ریکھ میں ہوں۔

جن ملکوں کے اندر عوام کے بنیادی حقوق رائے دہندگی کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اس سے پیدا ہونے والے خطرناک نتائج کو ہمارے حکمرانوں کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔

آزادی کے بعد جب تک مُلک میں بسنے والے عوام کا اخلاق بلند نہیں کیا جاتا۔ انہیں یہ ذہن نشین نہیں کروایا جاتا کہ یہ سارا دیش اُن کا اپنا گھر ہے۔ اور اس کے پرتی اُن کا کیا کرتویہ ہے۔ اُس وقت تک آزادی کا کوئی فائیدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اور نہ ہی ملک کا کلیان ہو سکتا ہے۔

نیتک پتن کے علاوہ اپنے پارٹی وقار اور گدیوں کو برقرار رکھنے کے لئے کانفرنسی حکمرانوں نے جو طریقہ کار اپنا رکھا ہے وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ مخالف جماعتوں کو کمزور بنانے کیلئے طرح طرح کے حکومتی لالچوں سے اُن کے کارکنوں کو خریدا جاتا ہے۔ برادری ازم اور دوسرے طریقوں سے ملک میں انتشار پیدا کروانے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ سیاسی رکنوں کو خرید کر سیاسی زندگی (پبلک لائف) کو پراگندہ (Contaminated) بنایا جا رہا ہے۔ انگریز کی حکومت اکثر ایسا کرتی تھی۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ جمہوریت میں حکمران لوگوں کی طرف سے ایسا کرنا ایک بڑا جرم ہے اور ملک کے ساتھ ایک بڑی دشمنی ہے۔ میری اپیل ہے کہ مذہبی عقیدوں کو سیاسیات میں نہ گھسیڑیں۔

آگے چل کر آپ نے بتایا۔ پروپیگنڈہ پر لاکھوں روپیہ خرچ کر کے دُنیا کو یہ بتایا جا رہا ہے کہ ریاست میں بہت ترقی ہو رہی ہے۔ شیخ عبداللہ کے عہد میں بھی اکثر ایسا ہی ہوتا رہا۔ لیکن حکومت کے بدلتے ہی اصلیت خود اُن لوگوں کی زبانی سامنے آگئی۔ میرا آج یہ مطالبہ ہے کہ ایک غیر جانبدار کمیشن مقرر کیا جائے جو یہ دیکھے کہ واقع ہی ہندوستان سے آنے والا کروڑوں روپیہ جائز صرف ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ اگر ہندوستان سے آنے والا روپیہ مناسب ڈھنگ سے خرچ کیا جاتا تو ریاستی عوام کی حالت بہت حد تک سُدھر سکتی تھی۔ مگر بڑے دُکھ کا مقام ہے کہ پانچ سالہ پلان کے تحت ریاستی عوام کی بہتری اور بہبودی کے نام پر لایا جانے والا کروڑوں روپیہ بے رحمی اور بے دردی کے ساتھ لُٹایا جا رہا ہے۔

آگے چل کر شری ڈوگرہ نے کہا، رفیوجیوں کی آبادکاری کا مسئلہ جس پر کروڑوں روپیہ اس وقت تک صرف کیا جا چکا ہے۔ ابھی حل نہیں ہو رہا ہے جس کا محض کارن یہ ہے کہ اُن مظلوم لوگوں کی آبادکاری کے سلسلہ میں بھی پارٹی مفاد اور سیاسی مصلحتوں کو سامنے رکھا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ چند لوگوں کو چھوڑ کر سبھی رفیوجی پریشان ہیں۔

رشوت ستانی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اس سلسلہ میں حکومت کی تبدیلی کے وقت بخشی صاحب نے پبلک طور پر تسلیم کیا تھا۔ کہ جتنی رشوت ستانی لوک راج کے چھ سالوں میں ہوئی ہے اتنی ڈیڑھ سو سال میں نہیں ہوئی ہو گی۔ چنانچہ اُنہوں نے اس سلسلہ میں اینٹی کورپشن بورڈ قائم کیا تھا۔ مگر آج تک تین سالوں میں بورڈ کے پاس جتنے بھی کیس گئے ہیں ایک بھی سرے نہیں چڑھ سکا ہے۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ رشوت لینے اور دلانے والے یا تو برسر اقتدار لوگوں کے قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں یا اُن کا حکومتی پارٹی کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ عام طور پر دیکھنے میں آ رہا ہے کہ نیشنل کانفرنس کے کارکن سرکاری افسروں کے ساتھ مل کر خود رشوت ستانی کرتے ہیں۔ نیز رشوت خور اور راشی ملازم پارٹی پروپیگنڈہ کر کے نیشنل کانفرنسی اور کمیونسٹ ہونے کا سارٹیفیکیٹ حاصل کر لیتے اور پھر انہیں کسی کا ڈر نہیں رہتا۔

اگر حکومت واقع ہی چاہتی ہے کہ رشوت ستانی کا قلع قمع ہو تو میں تجویز کروں گا کہ ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو بالخصوص سرکاری کارندوں اور نیشنل کانفرنسی کارکنوں کی جائیدادوں کے بارہ میں تحقیقات کرے۔ کہ یہ اُنہوں نے کہاں سے حاصل کی ہیں اور پکڑے جانے والے رشوت خور حاکموں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں۔

بڑے سے لے کر چھوٹے تک نیشنل کانفرنس کے کارکن روزمرہ کی ایڈمنسٹریشن کے کاموں میں مداخلت کر کے نظم و نسق کو ناکارہ بنا رہے ہیں۔ اگر کوئی افسر یا ملازم غیر جانبداری اور انصاف پر چلتا ہے۔ تو اُس پر طرح طرح کے الزام لگنے اور اُس کے خلاف ریزولیوشن پاس ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اُنہیں ذلیل اور خوار کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ نتیجہ کے طور پر لوگوں کو انصاف نہیں مل رہا ہے۔

اس کے علاوہ ملازمتوں کے سلسلہ میں بہت ... اور تعلیم کے معیار کو ایک طرف رکھتے ہوئے اپنے لوگوں کو عام طور پر بھرتی کیا جاتا ہے جو یا تو

(باقی صفحہ [illegible] پر)

سرکاری ملازم کھلے بندوں نیشنل کانفرنس کا پرچار کر رہے ہیں اور نیشنل کانفرنس کے جلسوں وغیرہ کو آرگنائز کر رہے ہیں

ریاست کیلئے ودھان کی تشکیل کا سوال کوئی معمولی بات نہیں - اگر کوئی لالچوں میں آکر ملک کو فروخت کرتا [illegible]

جموں - ۱۲ ستمبر - یہاں برہمن سبھا ہال میں جموں نگر پرجا پریشد کا استری سمیلن ماتا پاروتی کی صدارت میں ہوا۔ شہر کی انیس کمیٹیوں میں سے چودہ کمیٹیوں کی مہاظ کے قریب سمیلن میں شامل تھیں۔

سمیلن کی کارروائی جن من گن کے قومی ترانہ سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد چھوٹی لڑکیوں کماری اُرملا اور وینا نے اپنی کویتائیں پیش کیں۔ شری شام لال شرما نے بھاشن دیتے ہوئے کہا کہ دستخطوں کی مہم کو جلد از جلد ختم کیا جائے تاکہ یہ دستخط بھارت سرکار اور ریاستی سرکار کو بھیجے جا سکیں۔ ریاست کے لئے الگ ودھان کی تشکیل کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بخشی صاحب اور دوسرے نیشنل کانفرنسی رہنما بار بار تقریروں میں یہ کہتے ہیں کہ ریاست ہندوستان کا انگ بن چکی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ جب ہندوستان میں دوسری ریاستوں میں کوئی الگ ودھان نہیں بنایا گیا۔ تو ریاست میں الگ ودھان کی ضرورت کیوں محسوس ہو رہی ہے کیونکہ کسی ایک ملک میں ایک ہی ودھان ہوتا ہے۔ آگے چل کر آپ نے بتایا کہ ایجی ٹیشن کے بعد پرجا پریشد نے اپنی سرگرمیاں اس لئے بند کئے رکھیں۔ کیونکہ بخشی [illegible] اندولن کے وقت یقین دلایا تھا کہ وہ پرجا پریشد کو اعتماد میں لے کر ہر بات کا فیصلہ کریں گے۔ [illegible] اُنہوں نے ہمارے ساتھ وشواس گھات کیا۔ باقی شیخ عبداللہ [illegible] اگر ہمیں لاٹھیوں اور دوسری سختیوں سے دبانا چاہتا تھا تو بخشی غلام محمد [illegible] ایک گہری نیتی پر چل کر ہمیں دبانا چاہتا ہے۔ وہ لوگوں کو لالچ دے کر خرید رہا ہے۔ ملک میں انتشار پیدا کیا جا رہا ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ آج الیکشن نزدیک ہیں۔ آنے پر بخشی غلام محمد یہ کرشن بھگتی کا جذبہ اُمڈ آیا ہے۔ اور [illegible] پانی [illegible] دیکھیں ہم نے بخشی صاحب اور اُن کے [illegible] کی اس قسم کی چالوں کو سمجھ لیا ہے۔ بادشاہ اور جدید [illegible] کی داستانیں ہمیشہ [illegible] ہوا کرتی۔ ہمارے پاس کو بانٹنے کے لئے کچھ نہیں۔ [illegible] اصول کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اُن کے پاس پیسے اور طرح طرح کے لالچ ہیں۔ الگ ودھان کی تشکیل کا سوال کوئی معمولی بات نہیں۔ اگر [illegible] میں آکر ملک اور دیش کو فروخت کر دینے۔ تو اس سے بڑھ کر [illegible] کے ساتھ اور آنے والی نسل کے ساتھ اور کوئی دشمنی نہیں ہو سکتی۔

اس کے بعد مسز ڈاکٹر اوم پرکاش مینگی شریمتی شیلا دیوی نے ریاست میں ہندی [illegible] قابل رحم حالت کے متعلق ایک ریزولیوشن [illegible] کیا۔ اور بتایا کہ جب ریاست [illegible] ہو گا [illegible] اور ہمارے بھارت [illegible] راشٹر بھاشا

ہندی ہے۔ تو یہاں ریاست میں ہندی کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک ایک بڑا انیائے ہے۔ آج ریاست میں جو ہندی پڑھائی جا رہی ہے دراصل ہندی بھاشا کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے۔ اس ہندی کو پڑھ کر ہماری آنے والی نسلیں اپنے دھرم گرنتھوں کو بھی نہیں سمجھ سکیں گی۔ آپ نے مزید کہا کہ کسی جاتی یا قوم کو گرانا ہو تو یہ ایک اصول ہے کہ پہلے اُس کی بھاشا پر قبضہ کر کے اُسے ختم کیا [illegible] ہے اور ریاست میں ہماری سرکار ملک کے لوگوں [illegible] نشٹ کرنے اور اُنہیں غلام بنانے کے لئے اُن کی بھاشا کو ختم کرنے پر تُلی ہوئی ہے۔ شری گوپال جی نے اس ریزولیوشن کی تائید کی۔

کماری سیتا دیوی نے شہر میں پانی کی قلت [illegible] پر میٹر لگائے جانے کی مذمت کرتے ہوئے ریزولیوشن پیش کیا۔

ریزولیوشن :-

جموں شہر میں پانی کی سپلائی کا انتظام [illegible] ہے۔ گرمی کے دنوں میں پانی پینے کیلئے [illegible] ہو جاتا ہے۔ پانی کے چھوڑنے کے اوقات [illegible] بے قاعدگی سے کام لیا جاتا ہے اور [illegible] دیر آتا ہے۔ استری پرجا پریشد کا [illegible] رائے سے پاس کرتا ہے کہ پانی [illegible] سپلائی کا پربندھ جلد از جلد ٹھیک کیا جائے آجکل شہر میں اس بات کا بڑا چرچا ہے [illegible] پر میٹر لگائے جائیں گے۔ گورنمنٹ کا یہ [illegible] انتہائی مشکل میں ڈال دے گا۔ اور عوام [illegible] مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا دوسرے [illegible] ادی حالت بھی اس بات کی اجازت نہیں [illegible] پر میٹر لگا کر پرماتما کی نعمت پانی کے تمام استعمال پر پابندی لگا دی جائے۔ لہذا یہ اجلاس پُر زور مانگ کرتا ہے کہ نلکوں پر میٹر نہ لگائے جائیں اور شہر میں پانی کی سپلائی کے انتظام کو بہتر بنایا جائے۔

اس ریزولیوشن کی تائید و پیرولیشنو دت مینیپل کونسلر نے کرتے ہوئے بتایا کہ دہاراجہ کے وقت پہلے نلکوں کے پانی کا کوئی ٹیکس نہیں لیا جاتا تھا۔ اور پھر ٹیکس شروع ہوا۔ لیکن اب میٹر لگا کر لوگوں کیلئے انتہائی مشکل پیدا ہو جائیگی۔ گھر گھر میں لڑائی جھگڑے ہوں گے۔ پڑوسی پڑوسی کا [illegible] اور کرایہ داروں اور مالک مکانوں میں نت نئی لڑائیاں پیدا ہو جائیں گی۔ آپ نے بتایا کہ شہر میں پانی کی سپلائی اور بجلی کے انتظام کو ٹھیک کرنے کے متعلق ہم نے میونسپل کونسل [illegible] یہ تجویز پیش کی تھی کہ ان دونوں محکموں کو [illegible] شہروں کی طرح میونسپل کمیٹی کے ماتحت [illegible] جائے۔ مگر نیشنل کانفرنس کے میونسپل کونسلروں نے اس تجویز کی مخالفت کی اور کہا کمیٹی اس کام کو نہیں سنبھال سکے گی۔ اس پر ہم نے کہا [illegible] اگر [illegible] یہ کام نہیں کر سکتے تو پیچھے ہٹ جائیں۔ مگر انہوں نے اکثریت کے ووٹوں سے ہماری تجویز کو مسترد کر دیا۔ چنانچہ آج ہم جہاں یہ ریزولیوشن پاس کرتے ہیں کہ پانی کی سپلائی اور بجلی کے انتظامات کو ٹھیک کیا جائے وہاں ہمارا یہ بھی مطالبہ ہے کہ نلکوں پر میٹر نہ لگائے جائیں۔

اس کے بعد کماری شیلا دیوی نے دودھ۔ دہی۔ گھی۔ ہلدی وغیرہ کھانے کی چیزوں میں بڑھتی ہوئی ملاوٹ اور اس سے پیدا ہونے والے نتائج پر بڑی تشویش کا اظہار کیا اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا :-

"پرجا پریشد کا یہ استری سمیلن باتفاق [illegible] ہے کہ دن بدن کھانے پینے کی چیزوں میں [illegible] کی روک تھام کیلئے باقاعدہ قانون بنا کر ملاوٹ [illegible] کو سزائیں دی جائیں کیونکہ ریاست میں جگہ جگہ ملاوٹ کے اڈے قائم ہونے سے ایک انتہائی تشویشناک صورت پیدا ہو رہی ہے۔ جس کے کارن لوگوں کی صحت پر بہت بُرا اثر پڑ رہا ہے"

اس ریزولیوشن کی تائید شریمتی اوما دیوی نے کی۔ اور ریزولیوشن [illegible] رائے پاس ہوا۔

ظلم کیخلاف چندو لعل جی ہریجن کا پرن!

شری چندو لال ہریجن وائس پریذیڈنٹ حلقہ کمیٹی مڑھ عین، پروپیگنڈہ سیکرٹری تحصیل نیشنل کانفرنس ہیر انگرو، پنچایت مڑھ عین نے نیشنل کانفرنس سے مستعفی ہوتے ہوئے ایک بیان میں کہا ہے کہ نیشنل کانفرنس ہریجنوں کے حقوق کو پامال کر رہی ہے۔ اور اس میں سرمایہ دار۔ ٹھیکیدار اور جاگیردار لوگ شامل ہو کر غریبوں کی آواز کو دبانے کیلئے من مانیاں کر رہے ہیں۔ اور کُنبہ پروری کا زور ہے۔

آپ نے یہ بھی الزام لگایا ہے۔ کہ نیشنل کانفرنس میں کمیونسٹ عنصر گھس گیا ہے۔ جس کی جمہوریت کش اور دیش کے منافی سرگرمیاں زوروں پر ہیں۔ لیکن پوجیہ گاندھی جی کے بھگت ہوتے ہوئے کوئی بھی ہریجن ان وطن دشمنانہ سرگرمیوں کو برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں۔

آپ نے اپنے استعفا میں یہ بھی لکھا ہے کہ موضع چھین روڑیاں میں ہریجنوں کے جلسہ پر نیشنل کانفرنسی ورکروں نے غنڈوں کی مدد سے حملہ کیا اور اس غنڈہ گردی کو ہوا دینے کے لئے نیشنل کانفرنس کے بڑے بڑے ذمہ دار لوگ غنڈوں کی پشت و پناہ بنے ہوئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مہاشہ چندو لال نے نیشنل کانفرنس سے مستعفی ہونے کے بعد یہ پرن کیا ہے کہ جب تک گردھاری لال ڈوگرہ ریاست کی کیبنٹ میں منسٹر اور ممبر اسمبلی ہیں وہ چارپائی کی بجائے زمین پر ✻

✻ سوئیں گے۔ اور پتروں پر کھانا کھائیں گے اور اُن کا یہ پرن اُس وقت تک جاری رہے گا جب تک [illegible]

شری رام ناتھ ایڈووکیٹ کا بیان

شری رام ناتھ ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ حال ہی [illegible] مختلف جگہوں پر [illegible] جو افسوسناک واقعات ہوئے ہیں اُن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ صوبہ جموں کے عوام کے اندر نیشنل کانفرنس کی کوئی وقعت نہیں رہی ہے۔ چنانچہ [illegible] حکمرانوں نے لوگوں کو [illegible] کر کے اپنے جال میں پھنسانے کے لئے [illegible] کا استعمال شروع کیا ہے

قوم [illegible]

اک تھلے اُددا [illegible]
کنیں تھوڑا جیا [illegible]
نہیں پلا ایدا [illegible]
اسے گاندا چھیر [illegible]
گھرا گا ال بیگانہ [illegible]
نہیں [illegible] گھرا دا [illegible]
[illegible] نبی کی لیا [illegible]
تبنی گی سو سو گانڈے
تیوتے جو ہر جب [illegible]
لبیں دے پرمٹ [illegible]
ٹھیکہ کتنے [illegible] نال [illegible]
آکھے ختم کرو [illegible]
ادا تایا صوبیدار [illegible]
جے بھیجیڑ بھرے [illegible]
انہیں ڈانڈا ڈھونگ [illegible]
کدیں ہیٹ ہیٹ بھی [illegible]
کدیں ہال اُول کٹوا [illegible]

...سے جہاں گورنمنٹ کے آرڈر کی دھجیاں اُڑائی جارہی ہیں وہاں جمہوری اصولوں کا بھی خون کیا جارہا ہے

...قسمت کے ساتھ کھیلتا ہے تو اس سے بڑھ کر دیش اور آنے والی نسلوں کے ساتھ اور کوئی دشمنی نہیں ہوسکتی!

...پارٹی کی متشددانہ کارروائیوں ... واقعہ ہی نہیں بلکہ ...پورہ تحصیل اور دوسرے کئی مقامات پر اس قسم کی ...کئی واقعات کروائے گئے ہیں جس سے عوام کا ...قسمت سے اُٹھ رہا ہے اور وہ یہ محسوس کرنے لگ گئے ہیں کہ موجودہ سرکار کے ہوتے ہوئے اُن کے جان و مال کی حفاظت کی کوئی گارنٹی نہیں ہوسکتی نیز اس صورت حال کے مدِنظر نے کا کوئی امکان نہیں جتنا کہ ہندوستان کے راشٹرپتی کی طرف سے کوئی ہنگامی اقدامات نہیں اُٹھائے جاتے بصورت دیگر حالات دن بدن خراب ... [illegible] ... برسرِ اقتدار پارٹی ... متشددانہ کارروائیوں ... ہیں اس طریقہ کو اپنایا ہے ... اس کے باوجود ... لوگوں سے ... درخواست ہے کہ ... منتیہ اور پُرامن طریقوں پر کاربند رہیں۔ کیونکہ یہی وہ طریقے ہیں جن پر بھارت کی مہان آتما پوجیہ گاندھی جی نے چل کر ایک بڑی طاقت کی حکومت کو ہندوستان سے ختم کرکے باہر ... پورا وشواس ہے کہ ان طریقوں کا کاربند رہ ... سیاسی مکھڑاوں کی تانا شاہی کو ختم کرنے میں کامیاب ...

(کمیونسٹ)

★ ... دھن لیل سولیہ سایہ
... بھٹی دی نار ای
... کھیے دا ہزار ای
... دا لیڈر آیا جی
... کوئی لیو نی روٹی لیو
... دی تاں چوٹی لیو
... دا ....
... مال گھرا کی کھبیا دا
... تے نوا منگوادا
... دا ....
... تے ... دا
... آلوں کھادا
... دا ....
... دی جلدی کار ای
... چوریں دا یار ای
... دا ....
... اُوپر بھی کھائی لئیدا
... بال ودائی لئیدا
... جی
... جی

...نیشنل کانفرنس کا فراڈ

...نیشنل کانفرنس رام نگر نے پرچار پرنید کے بھاری ... مظاہرہ ... جس میں تحصیل بھر کے دیہاتی عوام نے خوش و خروش سے حصہ لیکر حکومت اور نیشنل کانفرنس کی حالت تحصیل میں مچی ہوئی دھاندلی۔ سرکاری ملازموں کی سینہ زوری نیز پنچایتوں کے من مانے چناؤ کے خلاف زوردار آواز اُٹھائی ... سے بوکھلا ... بیاروں کو جلسہ و جلوس کا پروگرام رکھا۔ نیشنل کانفرنس رام نگر کو اپنی "مقبولیت" کا اچھی طرح احساس تھا۔ ... لئے پہلے ہی چوکیداروں۔ سرپنچوں۔ پٹواریوں ... حکمنامے صادر کئے گئے کہ جس طرح بھی ہوسکے سارے دیہاتی عوام کو زبردستی جلسہ و جلوس میں شرکت کے ... کیا جائے۔ چنانچہ دیہاتوں میں عام اعلان ... سرکار کا جلسہ و جلوس ہے۔ اگر کوئی جلسہ ... میں نہ گیا تو تحصیلدار و پنچایت کی طرف سے جرمانہ ... گھر جاکر ... داروں نے ایسے اعلان کئے ... منسٹر کے آنے کی افواہ۔ تو کہیں یوراج کی تشریف آوری کا ذکر۔ کہیں یہ پرچار کہ ہندوؤں کی ... کی جائیگی۔ تو کہیں کچھ اور سٹنٹ چھوڑ کر لوگوں کو پروگرام میں لانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن اتنا کچھ کرنے کے باوجود بھی حاضری چند صد سے زائد نہ تھی۔ جس میں بیشتر تعداد پٹواریوں، چوکیداروں۔ نمبرداروں۔ سکول ماسٹروں و دیگر ملازموں کی تھی۔ جو نہ صرف جلوس و جلسہ میں شامل تھے بلکہ باقاعدہ نیشنل کانفرنس کے نعرے بھی لگا رہے تھے۔ چند سرکاری ملازموں نے سٹیج پر چڑھ کر تقریریں و نظمیں بھی پڑھیں — یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ جلوس کی رہنمائی بھی انسپکٹر پنچایت۔ پنچور دسرپنچوں جن کو من مانے طریقے سے کامیاب کیا تھا ودیگر ڈیولپمنٹ سٹاف کو لیکر کر رہا تھا۔ جلوس کیا تھا۔ غنڈہ گردی کا مظاہرہ ہو رہا تھا۔ نعرے تو لگائے جارہے تھے کہ غنڈہ گردی نہیں چلے گی۔ لیکن ... آدمیوں کو شراب سے مخمور کرکے۔ عورتوں کے ... دھرنا کروا کر یہ بھرپاہ مروا کر غنڈہ گردی کا کھلا کر ننگا ناچ کیا جارہا تھا۔ قصبہ میں اس قسم کی غنڈہ گردی۔ اور باوجود اس اعلان کے کوئی سرکاری ملازم پارٹی پراپیگنڈہ میں حصہ نہ لے۔ قانون گو۔ پٹواری۔ سکول ماسٹروں۔ نائب تحصیلدار کانسٹیبل کانفرنس کے پروگرام میں حصہ لینا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہاں نہ تو کوئی حکومت ہے اور نہ ہی کوئی قانون۔ یہ عام چرچا اس دن ہو رہا تھا کہ بخشی سرکار لاقانونی اور غنڈہ گردی پیدا کر رہی ہے نیشنل کانفرنس کے اس پروگرام میں ماسوائے ان دیہاتوں کے جن کو جبر اور دباؤ سے لایا گیا تھا۔ کسی نے شرکت نہیں کی۔ قصبہ کے لوگوں نے بالکل ہی تعاون نہیں دیا۔ دیہاتیوں نے بھی اس پروگرام میں کوئی دلی تعاون کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ جب ایک دو تقریریں ہوئیں تو کافی لوگ یہ کہتے ہوئے اُٹھ کر چلے گئے کہ یہ محض بکواس ہے جھوٹ اور دھوکا ہے۔

جب ممبر اسمبلی مہراج جنڈیال تقریر کرنے کے لئے اُٹھا تو اُس وقت سو ... دو سو سے زائد حاضری نہ تھی۔ اور اس کی تقریر کے دوران میں شیم شیم کی آوازیں بھی بلند کی گئیں۔ جلسہ و جلوس کا پروگرام محض ایک تماشا تھا۔ لیکن پتہ چلا ہے کہ بخشی صاحب کو خوش کرنے کے لئے پولیس سے مل کر ... جلسہ کی بہت لمبی چوڑی دلکش رپورٹ اور ہزاروں کی حاضری لکھوانے کے لئے نیشنل کانفرنس نے ساز باز کیا ہے۔ جن سرکاری ملازموں نے تقریریں اور نظمیں سٹیج پر پڑھیں ان کے نام پولیس رپورٹ سے حذف کرنے کیلئے نیشنل کانفرنس نے پولیس کو کہہ دیا ہے۔

نامہ نگار

اسمبلی میں بخشی غلام محمد کیخلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کیجائیگی!

جموں۔ یکم اکتوبر۔ ریاست کیلئے بنائے جارہے الگ ودھان کا مسودہ پیش کرنے کی غرض سے ... ستمبر کو سرینگر میں آئین ساز اسمبلی کا اجلاس بلایا گیا تھا۔ مگر عین موقعہ پر مسودہ پیش کرنے کی تاریخ ... اکتوبر تک بڑھا دی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ ڈرافٹ شدہ آئین میں کچھ ترامیم کی جارہی ہیں۔ کچھ حلقوں کا خیال ہے کہ برسرِ اقتدار پارٹی کے دونوں دھڑوں میں ابھی تک آپس میں کشمکش چل رہی ہے۔ اور مسودہ آئین کی کچھ دفعات کے سلسلہ میں ... اختلاف پایا جاتا ہے۔ جس اختلاف کو بھارت کے ہوم منسٹر شری گوبند بلبھ ... کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اختلافات کی بڑی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ کمیونسٹ گروپ بخشی غلام محمد کو مرعوب کر ... اپنے من مانے ڈھنگ سے چلانا چاہتا ہے۔ اور خاص طور پر پولیس وغیرہ کا کنٹرول اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنی روایتی تاناشاہی کے جھنڈے ریاست میں مستقل طور پر گاڑھنا چاہتا ہے

یہاں یہ افواہ بھی گرم ہے کہ رام پیارا سیٹھی گروپ اس اجلاس میں موقع پاکر بخشی غلام محمد کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک بھی پیش کرنے کی کوشش کرینگے۔

نامہ نگار

ہریجن منڈل کے ریزولیوشن

جموں و کشمیر ہریجن منڈل نے جگہ جگہ جلسے کرکے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے ہیں:

نمبر ۱۔ گورنمنٹ ملازم جو اپنے فرائض کو معطل کر سیاسی پراپیگنڈہ میں حصہ لے رہے ہیں۔ جمہوریت پر دن دہاڑے ڈاکہ ہے۔ اور اس طرح سے جمہوریت کا خون کیا جارہا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کو چاہئیے کہ ایسے ملازموں کو جلد از جلد سروس سے علیحدہ کیا جائے۔ اور آئندہ کے لئے ایسے لوگوں کی روک تھام کے لئے خاص آرڈر نافذ کئے جائیں۔ جیسا کہ مثال کے طور پر تحصیل ہیرانگر کا B.D.O. سائیں رام و پٹواری نند لال اور صوبہ جموں کا انسپکٹر آف سکولز جو کہ کھلم کھلا سیاسی پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کو گورنمنٹ کی طرف سے ڈرا دھمکا کر جمہوریت کی جگہ ڈکٹیٹرشپ قائم کر رہے ہیں۔ اور ... کر ... کے بے منٹ روک کر ہراساں اور پریشان کیا جارہا ہے۔ اس لئے جنتا پُرزور گورنمنٹ سے مانگ کرتی ہے کہ ایسے اشخاص کا جلد از جلد ایکشن لیکر نوکری سے سبکدوش کیا جائے اور جن ٹھیکداروں کی پے منٹ رُکی ہوئی ہیں اُن کو جلد از جلد یا گذار کیا ...

نمبر ۲۔ ریاست کا ودھان جو کہ عنقریب ہی مکمل ہونیوالا ہے اُس میں ہریجنوں کو نظر انداز نہ کیا جائے جب تک ہریجن سیاسی سماجی اور اقتصادی طور پر دوسری اقوام کے شانہ بشانہ نہیں آجاتے اُن کی آبادی کے لحاظ سے سرکاری اور غیرسرکاری اداروں میں آئینی طور پر ریزرویشن دی جائے۔

نمبر ۳۔ ... میں ہریجنوں کو پانی بھرنے سے روکا جارہا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ایسا فعل کرنے والے لوگوں کا جلد از جلد ایکشن لیا جائے۔ اور ہریجنوں کی تکلیف کو دور کیا جائے۔

نمبر ۴۔ نیشنل کانفرنس کے پس پردہ جو کمیونزم کا پرچار ہو رہا ہے۔ دیش کی سلامتی اور پروگرام کے لئے نہایت ہی خطرناک ہے۔ ایسے عناصر کا جلد از جلد قلع قمع کیا جائے اور ریاست کی اسمبلی میں جو کمیونسٹ عنصر ہے اُس کو جلد از جلد اسمبلی سے نکالا جائے۔

منکھی رام جنرل سیکریٹری ہریجن منڈل

پنڈت نہرو کیخلاف سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرہ

احمد آباد۔ ۳ر اکتوبر۔ گجرات یونیورسٹی کے طلباء نے پردھان منتری نہرو کے جلسہ میں گڑبڑ کی۔ نعرے لگائے اور سیاہ جھنڈیوں سے زبردست مظاہرہ کیا۔ مظاہرین مہاگجرات کے قیام کے نعرے بلند کرتے ... پنڈت ...

صوبائی تعصب ملک کیلئے ایک لعنت ہے مگر کانفرنسی حکمران اس کا بُری طرح شکار ہیں مردم شماری کروا کر صوبہ جموں کو مناسب نمائندگی دی جائیگی

نیشنل کانفرنس لیڈروں کے رشتہ دار ہوں یا نیشنل کانفرنسی ہیں۔ اور وہ ملازم ترقیاں حاصل کرنے کے لالچ میں نیشنل کانفرنس کے ایک منتم کے پروپگنڈہ سیکرٹری بن کر رہ گئے ہیں۔ لیکن یہ طریقہ کار جمہوریت کے دور میں کسی بھی طرح مناسب نہیں۔

ریاست کی انڈسٹریز میں ٹرانسپورٹ ایک اہم اور واحد انڈسٹری ہے۔ اس انڈسٹری کو زیادہ جمہوری لائینوں پر اُبھرنے کی طرف توجہ دی جائے۔ لیکن بدقسمتی سے اس کو بھی سیاسی مصلحتوں کا شکار بنایا جا رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ رشوت کے طور دیئے گئے تمام پرمٹ منسوخ کر کے Replacement کے سسٹم پر سختی سے عمل کیا جائے۔ اور اس سلسلہ میں ایک واضح پالیسی کا اعلان کیا جائے۔

صوبائی تعصب ملک کیلئے ایک لعنت ہے لیکن بدقسمتی سے ریاست کے حکمران اس کا بُری طرح شکار ہیں۔ جموں صوبہ جموں کے متعلق انہوں نے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ وہ انتہائی طور پر تشویشناک ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے صوبہ جموں کشمیر سے کئی گنا بڑا ہے۔ اور آبادی بھی تبدیلی حالات کے بعد صوبہ جموں کی کشمیر سے کسی بھی طرح کم نہیں مگر اس کے باوجود سیاسی نمائندگی ملازمتوں کے تناسب اور ترقی کی سکیموں کے سلسلہ میں جموں صوبہ کے ساتھ انتہائی امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے۔ اسمبلی میں کشمیر کی ۴۳ نشستوں کے مقابلہ میں صوبہ جموں کو صرف ۳۰ نشستیں دی گئی ہیں۔ اور ملازمتوں میں بھی اس وقت صوبہ جموں کی نمائندگی بارہ یا پندرہ فیصدی سے زیادہ نہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ ریاست میں فوری طور مردم شماری کروا کر صوبہ جموں کو مناسب نمائندگی دی جائے۔ اور ملازمتوں کے سلسلہ میں ایک صوبہ کے لوگوں کو دوسرے صوبہ کی مقامی آسامیوں پر بھرتی نہ کیا جائے۔ اور مرکزی سروسوں کیلئے ایک غیر جانبدارانہ پبلک سروس کمیشن مقرر کیا جائے۔ جس کی سفارشوں کے مطابق قابلیت کے آدھار پر لوگوں کو بھرتی کیا جائے۔

پنڈت جی کے صدارتی بھاشن کے بعد مختلف تحصیلوں نے اپنے اپنے علاقہ جات کی رپورٹیں پیش کیں۔

تحصیل کٹھوعہ

شری پدھی پال سنگھ جی تحصیل سیکرٹری پرجا پریشد کٹھوعہ نے اپنی تحصیل کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا۔ پرجا پریشد کا تنظیمی کام دن بدن اچھے سے اچھا ہو رہا ہے۔ لوگ الگ ودھان کے سوال پر پھر ایک بار پہلے کی طرح ہر قربانی کیلئے تیار ہیں۔

آپ نے مزید بتایا کہ سرکاری ملازم کھلے عام نیشنل کانفرنس کا پرچار کر رہے ہیں۔ جہاں تک کہ کچھ ملازم تو نیشنل کانفرنس کے نعرے لگاتے ہیں اور تقریریں تک کر رہے ہیں۔ پنچائت الیکشنوں میں بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر اور اُس کے دوسرے ساتھی ملازموں نے دھاندلی مچا رکھی ہے اور من مانی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ تحصیل میں پرجا پریشد کی ممبرشپ خوب ہو رہی ہے اور الگ ودھان کے خلاف پیش کئے جانے والے میمورنڈم پر لوگ دھڑا دھڑ دستخط کر رہے ہیں۔

تحصیل ہیرانگر

شری بلدیو سنگھ جی تحصیل سیکرٹری ہیرانگر نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ریاستی کیبنٹ میں صوبہ جموں کا واحد 'نمائندہ' ہماری تحصیل کا ہے۔ لیکن اُسی کی ایما پر . . . . ہریجنوں کے جلسہ پر جس طور غنڈوں نے حملہ کیا وہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ برسر اقتدار لوگوں کی ایما پر غنڈوں کو کھلی چھٹی ہے وہ جو چاہیں کریں۔ نتیجہ کے طور پر تحصیل میں لاقانونی پھیل رہی ہے۔ تحصیل میں چوریاں ہو رہی ہیں۔ جن کا کوئی سراغ نہیں مل رہا ایک ہفتہ میں قتل کی تین وارداتیں ہو گئی ہیں۔ بارڈر پر پاکستان کے ساتھ ناجائز تجارت بڑے زور شور سے ہو رہی ہے۔ اور تجارت کرنے والے اکثر کامریڈ لوگ ہیں۔ پنچائت الیکشنوں میں باوجود حکومتی دباؤ کے پرجا پریشد ہر جگہ کامیاب ہو رہی ہے۔ پرجا پریشد کی تنظیم مضبوط ہے۔

تحصیل بسوہلی

ماسٹر رام چند جی نے بسوہلی تحصیل کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ باوجود اس امر کے پرجا پریشد کی تنظیمی سرگرمیاں پچھلے کچھ عرصہ سے مدھم رہی ہیں مگر پھر بھی پرجا پریشد ہی بسوہلی تحصیل کے عوام کی واحد ہر دلعزیز جماعت ہے

آپ نے آگے چل کر بتایا کہ گورنمنٹ کی طرف سے وعدے کئے جانے کے باوجود لکھنپور۔ بسوہلی سڑک کو نو سال کا عرصہ گذر جانے کے ابھی تک پختہ نہیں بنایا گیا ہے۔ سڑک کی خرابی کی وجہ سے لوگوں کو پٹھانکوٹ کے راستہ بسوہلی آنا پڑتا ہے۔ مگر دریائے راوی کو پار کرنے کیلئے ملاح لوگوں سے من مانے پیسے وصول کرتے ہیں۔ گرلز سکول کی بلڈنگ کیلئے مخصوص شدہ روپیہ بے رحمی سے برباد کیا جا رہا ہے۔ اور عوام کی خواہش کے خلاف غیر موزوں جگہ پر سکول کی بلڈنگ بنائی جا رہی ہے۔

آپ نے مزید بتایا کہ تحصیل میں Soil Erosion یعنی روڑھ سے زمینیں سیلاب کی زد میں آ کر برباد ہو رہی ہیں۔ ضرورت ہے کہ درخت اگاؤ مہم کو تحصیل بھر میں گورنمنٹ کی سطح پر چلایا جائے۔ رشوت ستانی کا دور دورہ ہے جس سے غریب عوام بے حد پریشان ہیں۔

علاقہ بلاور کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے شری ہنسراج جی نے بتایا کہ وہاں پر محکمہ پنچائت کے کارندوں نے اندھیر گردی مچا رکھی ہے اور قانون و ضابطہ کی دھجیاں اُڑائی جا رہی ہیں۔ آپ نے مثال پیش کرتے بتایا کہ وہ تحصیل بورڈ کیلئے ممبر چُنے گئے تھے۔ مگر اُن کے میاں آنے پر پیچھے پھر دوبارہ الیکشن کا ڈھونگ رچا کر کسی دوسرے شخص کو منتخب کر لیا گیا ہے۔

شری دھیان سنگھ جی نے علاقہ کھیڈو کے متعلق بیان کیا۔ کہ ان کے علاقہ میں جنگلی جانور فصلیں تباہ کر رہے ہیں۔ مگر فصلوں کی حفاظت کیلئے بندوقیں وغیرہ رکھنے کے سلسلہ میں لوگوں کو لائسنس حاصل کرنے میں شدید دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

تحصیل رام نگر

رام نگر تحصیل کی رپورٹ تحصیل کے پردھان شری شو چرن گپتا نے پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ رام نگر تحصیل پرجا پریشد کا گڑھ ہے جس کا ثبوت پرجا پریشد کے سابقہ دونوں اندولنوں میں مل چکا ہے۔ تحصیل میں ماتاؤں، بہنوں کی پرجا پریشد کیلئے قربانی خاص طور پر قابلِ تعریف ہے۔

علاقہ بسنت کے بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر نے نیشنل کانفرنس کے حق میں الیکشن پروپیگنڈہ کی مہم ابھی سے شروع کر دی ہے۔ پنچائت کے انتخابات کے سلسلہ میں متعلقہ افسران نے دھاندلی مچا رکھی ہے اور قانون و ضابطہ کی دھجیاں اڑا کر من مانے ڈھنگ سے پنچائتوں کے انتخابات کروائے جا رہے ہیں۔ تنظیمی امور کے سلسلہ میں آپ نے بتایا کہ کارکن علاقہ جات میں پہنچ کر لوگوں کو گمراہ کن پروپیگنڈہ سے خبردار کر رہے ہیں۔

تحصیل اودہم پور

تحصیل اودہم پور کی رپورٹ شری شو چرن گپتا ممبر ٹاؤن ایریا کمیٹی اُدہم پور نے پیش کی۔ اور بتایا کہ تحصیل بھر میں پرجا پریشد کی تنظیم کافی مضبوط ہے۔ لیکن لوگ حکومتی کارندوں اور نیشنل کانفرنسی کامریڈوں کے ہاتھوں بے حد ستائے ہوئے ہیں۔ رشوت ستانی کا بازار گرم ہے۔ بڑے بڑے ذمہ دار افیسر کھلے بندوں پارٹی پالیٹکس میں اُلجھ رہے ہیں۔ اور خاص طور پر بلاک ڈیولپمنٹ افیسر و تحصیل ایجوکیشن افیسر تو نیشنل کانفرنس کے پروپیگنڈہ سیکرٹری و آرگنائزنگ سیکرٹری کی طرح کام کر رہے ہیں۔ لوگوں کی اقتصادی حالت کو سدھارنے کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا جا رہا بلکہ عوامی مانگوں خاص طور پر کالج کھولنے پانی کی قلت کو دور کرنے، علاقہ جات میں ڈسپنسریاں قائم کرنے وغیرہ کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ پنچائت کے انتخابات کے سلسلہ میں محکمہ پنچائت کے ذمہ دار افیسروں نے دھاندلی مچا رکھی ہے۔ سرکاری ملازموں نے کانفرنسی کامریڈوں کے ساتھ مل کر ... کر رکھی ہے۔

تحصیل ریاسی

(مفصل آمدید)

تحصیل ریاسی کی رپورٹ شری ارشی کمار کوشل نے پیش کرتے ہوئے بتایا کہ شیخ عبداللہ نے بدلے کی بھاونا کے تحت ریاستی ڈسٹرکٹ کو ختم کر کے اس کے بعض علاقے کشمیر صوبہ کے ساتھ ملائے اور بخشی غلام محمد نے وزیر اعظم بننے کے بعد وعدہ کیا تھا کہ وہ حد بندی کمیشن مقرر کر کے اس کی چھان بین کروائیں گے مگر وہ وعدہ ابھی تک وعدہ ہی ہے۔ باقی تحصیل ریاسی میں معدنیات کی اس قدر بہتات ہے کہ اگر نکالنے کا پربندھ کیا جائے تو ساری ریاست مالامال ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ دھیان گڑھ پر اجیکٹ بنانے سے اتنی بجلی میسر آ سکتی ہے کہ ساری ریاست کا نقشہ ہی پلٹا جا سکتا ہے

شری کوشل نے تحصیل کے دوسرے مسائل پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ وشنو دیوی یاترا شروع ہونے والی ہے مگر سڑک کی مرمت جلد از جلد ہونی اشد ضروری ہے۔ ریاسی نشست کو ہریجنوں کے لئے ریزرو کر کے دوسرے لوگوں کو ووٹ کے حق سے محروم کیا گیا ہے۔ لیکن اگر نشست ہذا کو ڈبل ممبر نشست نہ بنایا گیا تو لوگ اپنے حق کو حاصل کرنے کے لئے کوئی سخت قدم اٹھانے پر مجبور ہونگے۔

پنچائت کے انتخابات کے متعلق آپ نے بتایا کہ اڑھائی سال کا عرصہ ہونے لگا ہے کہ شری اونکار سنگھ جی تحصیل پردھان پرجا پریشد بلا مقابلہ تحصیل بورڈ کے سرپنچ چنے گئے تھے۔ مگر باوجود بار بار حکومت کی توجہ دلانے کے انہیں ابھی تک کنفرم نہیں کیا گیا ہے۔

لاندر، مکاری سے آئے ہوئے ... نے بتایا کہ موتی رام ببگرہ نے علاقہ میں سرکاری کارندوں کے ساتھ مل کر لوگوں کا قافیہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ لوگوں پر طرح طرح کے جھوٹے کیس بنا کر انہیں ہراساں کیا جا رہا ہے۔

تحصیل کشتواڑ

تحصیل کشتواڑ کی رپورٹ شری سیوارام وکیل تحصیل پردھان پرجا پریشد نے پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سارا ضلع ڈوڈہ ہی فرقہ پرستوں اور وطن دشمن عناصر کی سرگرمیوں کا گڑھ بنا ہوا ہے۔ اور سرکاری ملازم و ذمہ دار افیسر فرقہ دارانہ سرگرمیوں میں اُن لوگوں کو شہ دے رہے ہیں۔ تحصیل کشتواڑ میں فرقہ پرست کامریڈوں اور سرکاری کارندوں کی بدولت غنڈہ گردی اور لاقانونی زوروں پر ہے۔

پنچایت کے انتخابات میں دھاندلی۔ سرکاری ملازم کھلے بندوں نیشنل کانفرنس کا پرچار کر رہے ہیں۔ ضلع ڈوڈہ میں وطن دشمن عناصر کی خطرناک سرگرمیاں۔ دردناک صورت حال علاقہ جات کی رپورٹ

اور خاص طور پر بلاک ڈیولپمنٹ، آفیسر نے تو اندھیر ہی مچا رکھا ہے

آپ نے بتایا۔ کہ ایک سازش کے تحت ضلع ڈوڈہ کا نرمان کانفرنسی حکمرانوں نے کیا ہے۔ اور اقلیت میں وہاں رہنے والے لوگوں کے ساتھ نہایت ہی تعصبانہ سلوک کیا جا رہا ہے اور اب جہاں تک سننے میں آیا ہے کہ ضلع ہذا کو اننت ناگ کشمیر کے ساتھ ملانے کے منصوبے باندھے جا رہے ہیں پنچایتوں کے انتخابات کے متعلق آپ نے بتایا کہ من مانیاں کی جا رہی ہیں۔

تحصیل رام بن

رام بن تحصیل کی رپورٹ

شری لبھو رام تحصیل پردھان نے پیش کی اور بتایا کہ تحصیل ہذا انتہائی طور پر پسماندہ ہے اور کوئی ہائی سکول نہیں نیشنل کانفرنسی لوگوں کو ہراساں کر کے اپنا اُلو سیدھا کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ تحصیل میں رشوت زوروں پر ہے۔ آپ نے بتایا کہ باوجود بار بار تاریخیں مقرر کرنے کے رام بن میں ابھی تک ٹاؤن ایریا کمیٹی کے الیکشن نہیں کروائے گئے جس کا محض کارن یہ ہے کہ نیشنل کانفرنس کو ایک بھی نشست نہیں مل سکتی

آخر میں آپ نے کہا کہ تحصیل کے ہندو اور مسلمان بھی کامریڈوں اور حکومتی کارندوں سے نالاں ہیں۔ باقی پرجا پریشد کا کام زور شور سے چل رہا ہے۔

تحصیل ڈوڈہ

ڈوڈہ تحصیل کی رپورٹ سردار بچن سنگھ تحصیل پردھان نے پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ ضلع ڈوڈہ خاص ریاست بھر میں فرقہ پرستوں اور وطن دشمنوں کی سرگرمیوں کا گڑھ بنا ہوا ہے۔ جن کی سرگرمیاں ملک کے لئے انتہائی خطرناک ہیں مگر حیرانگی اس بات کی ہے کہ حکومت انہی لوگوں کی پشت پر ہے فرقہ پرستوں کو غیر قانونی طور پر مسلح کر کے ملک کے لئے شدید خطرہ پیدا کیا جا رہا ہے۔ آپ نے علاقہ کے مسائل پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی اور بتایا۔ کہ علاقہ میں سڑکیں بہت کم ہیں اور پانی کی عموماً قلت رہتی ہے سکول بہت کم ہیں اور لوگوں کی بیماریوں کے علاج کیلئے ڈسپنسریاں ناکافی ہیں۔

تحصیل بھدرواہ

تحصیل بھدرواہ کی رپورٹ بیان کرتے ہوئے شری کرپا رام تحصیل پردھان پرجا پریشد نے کہا کہ بھدرواہ ہر لحاظ سے ایک اہم جگہ ہے۔ تاریخی مناظر کے لحاظ سے کسی بھی حصے سے کم نہیں اور ایک عمدہ صحت افزا مقام ہے مگر حکومت کے امتیازی سلوک کی وجہ سے شہرت کے لحاظ سے ایک گمنام مقام بن کر رہ رہا ہے

فرقہ دارانہ تعصب کے تحت اپنے نظریہ کی سیاسی مصلحتوں کو پیش پیش رکھ کر تحصیل کے حصوں کو کاٹ کر ادھر اُدھر لگایا جا رہا ہے۔ قصبہ میں نامزدہ قسم کی ٹاؤن ایریا کمیٹی قائم ہے جس کو عوام کا قطعاً کوئی اعتماد حاصل نہیں اور وہ بھی زائد المیعاد ہو چکی ہے کمیٹی کے کاموں میں بدعنوانیاں ہو رہی ہیں عوام کا روپیہ ناجائز طور پر خرچ کیا جا رہا ہے قصبہ میں صفائی کا کوئی انتظام نہیں۔ اور اس کا واحد حل یہ ہے کہ کمیٹی کے الیکشن فوری طور پر کروائے جائیں

پنچایت کے انتخابات میں جمہوریت کا خون کیا جا رہا ہے اور من مانیاں کی جا رہی ہیں رسل و رسائل کا انتظام نہایت ناقص ہے گورنمنٹ کی سختیوں اور چالوں کے باوجود پرجا پریشد کی تنظیم مضبوط ہے پانچ سالہ پلان میں بھی تحصیل کو نظر انداز کیا گیا ہے اور جو کچھ روپیہ تحصیل ہذا کی ترقی کے لئے مخصوص بھی کیا گیا وہ بھی کامریڈ لوگوں کی جیبوں میں ہی جا رہا ہے۔

تحصیل راجوری

راجوری تحصیل کی رپورٹ تحصیل کے سکریٹری شری بیر سرام جی نے پیش کرتے ہوئے بتایا کہ تحصیل کے لوگوں کو نہایت مشکلات میں سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ کانفرنسی کامریڈوں نے سرکاری ملازموں کے ساتھ مل کر تاناشاہی کا بازار گرم کر رکھا ہے رشوت ستانی حد کو پہنچ رہی ہے۔ ریفیوجیوں کی آبادکاری کے سلسلہ میں بھی لاپرواہی سے کام لیا جا رہا ہے۔ پنچایتوں کے انتخابات کے متعلق آپ نے بتایا۔ کہ یہی انتخابات کیلئے تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں۔ پرجا پریشد سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی درخواستیں مسترد کر کے نیشنل کانفرنس کے کارکنوں کو نامزد کیا جا رہا ہے۔

پاکستان سے لوگ کھلے بندوں آ رہے ہیں نیشنل کانفرنسی پاکستان کے ساتھ دن دہاڑے ناجائز تجارت کر رہے ہیں۔ بڑے بڑے ذمہ دار نیشنل کانفرنسیوں کے پاکستان کے ساتھ براہ راست تعلقات ہیں جن سے ملک کی سیکیورٹی کو کسی بھی وقت خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔

تحصیل نوشہرہ

تحصیل نوشہرہ کی رپورٹ شری رام سرن داس تحصیل پردھان نے پیش کی اور تحصیل کے مسائل پر روشنی ڈالی۔

تحصیل سانبہ

تحصیل سانبہ کی جامع اور مفصل رپورٹ شری ملک راج جی برگال بی اے ایل ایل بی تحصیل سکریٹری نے پیش کی جس میں تنظیمی امور تحصیل کے لوگوں کے مسائل سرکاری آفیسروں کا کھلے بندوں پالیٹکس میں حصہ لینے اور کامریڈوں کی غنڈہ گردی کے متعلق تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی تھی (مفصل پھر)

تحصیل رنبیر سنگھ پورہ

رنبیر سنگھ پورہ تحصیل کے دردناک حالات کی رپورٹ شری شوولال تحصیل پردھان نے پیش کی اور بتایا کہ کس طور کمیونسٹ نواز نیشنل کانفرنسی کامریڈوں کی غنڈہ گردی کا بازار گرم ہے اور ہری جن و سورن ہندو کا سوال پیدا کر کے لوگوں کو کس طرح آپس میں لڑایا جا رہا ہے آپ نے مثالیں پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح پنچایت کے انتخابات میں جمہوریت کا مذاق اُڑایا گیا ہے۔

آخر میں آپ نے کہا۔ کہ نیشنل کانفرنسی کامریڈوں نے نہ صرف غنڈہ گردی کے ذریعے لوگوں کا جینا دوبھر کر رکھا ہے بلکہ مخالفوں پر طرح طرح کے جھوٹے کیس بنا کر انہیں خوار کیا جا رہا ہے۔

تحصیل جموں

تحصیل جموں کی رپورٹ شری سیتا رام جائنٹ سکریٹری نے پیش کی اور تحصیل کے مسائل اور لوگوں کی تکالیف اور پنچایتوں کے انتخابات کے سلسلہ میں کی گئی بے ضابطگیوں پر روشنی ڈالی۔

تحصیل اکھنور

تحصیل اکھنور کی رپورٹ شری منوہر لال تحصیل سکریٹری نے پیش کی جس میں لوگوں کی مشکلات کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے آپ نے کنڈی کے علاقوں میں پانی کی قلت۔ دریا کے توی پر پُل کی ضرورت۔ علاقہ پرگوال کے لوگوں کے مصائب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ پانچ سالہ پلان میں بھی عوام کی حالت کو سدھارنے کی طرف حکومت نے کوئی خیال نہیں رکھا ہے آپ اپنی تحصیل میں پنچایتوں کے انتخابات کے سلسلہ میں روا رکھی گئی بے ضابطگیوں کی مفصل رپورٹ پیش کی۔ آخر میں آپ نے بتایا کہ تحصیل ہذا بارڈر پر واقع ہونے کی وجہ سے ایک عرصہ سے چوریاں۔ ڈاکے اور قتل ہو رہے ہیں لاکھوں روپے کا مالی و جانی نقصان ہونے کے باوجود حکومت آج تک کوئی انتظام نہیں کر پائی ہے۔

دوسرا سیشن!

۲۳ ستمبر پہلے سیشن کے بعد دوپہر کے ۲ بجے سے لیکر ۶ بجے تک تحصیل کے پردھان اور پردھان منتریوں کی ایک اہم میٹنگ ہوئی جس میں تنظیمی امور پر سوچ وچار کیا گیا۔

۱/۲ ۴ بجے کانفرنس کا دوسرا سیشن شروع ہوا۔ اور ریاست کیلئے بنائے جا رہے الگ ودھان کے خلاف شری عبدالرحمان ممبر ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے ایک مدلل اور لاجواب تقریر کی۔

شری عبدالرحمان نے کہا۔ کہ ہمارے اندولن کی بنیاد دراصل الگ ودھان، نشان کے خلاف تھی اور آج بخشی صاحب اسی راستہ پر چل رہے ہیں جس پر چل کر شیخ عبداللہ اور اس کے دوسرے ساتھی ریاست کو بھارت سے الگ تھلگ رکھنا چاہتے تھے اگر الگ ودھان بنانا ہی تھا تو شیخ عبداللہ کو گرفتار کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ آپ نے مزید کہا کہ بخشی صاحب آج انہی لوگوں کے اشاروں پر چل رہے ہیں جنہوں نے شیخ عبداللہ کو خراب کیا تھا۔

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ جمہوریت کا دعویٰ کرنے والوں نے جنتا کو حق کی آواز بلند کرنے پر بے پناہ مظالم کئے۔ اور ڈاکٹر مکرجی کو جیل میں بند کر کے مروا ڈالا۔ آج ہندوستان کے ساتھ مکمل طور پر ملنے کی مانگ کرنے والوں کو غدار کہا جاتا ہے لیکن ہندوستان کے ساتھ مکمل طور پر شامل ہونے اور بھارت کے مکمل آئین کے نفاذ کی مانگ کرنا کیا یہ غداری ہے؟۔ مگر ہم اس کے لئے سب کچھ سننے کو تیار ہیں۔ آپ نے بتایا کہ برسر اقتدار لوگ محاذ رائے شماری اور دوسرے وطن دشمن عناصر کی مدد کر کے اپنی اغراض کو پورا کرنے کیلئے خود حالات پیدا کر رہے ہیں ہماری سرکار خود ریاست میں غیر یقینی حالات پیدا کئے رکھنا چاہتی ہے۔

آپ نے آگے چل کر کہا۔ کہ بخشی صاحب بار بار گویا ہر موقع پر مکمل الحاق کی رٹ لگاتے ہیں لیکن حقیقت میں عمل کچھ اور ہے لیکن میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ریاست کے ہندو ہی نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کی اکثریت اس حق میں ہے کہ بھارت کا ودھان ہی ریاست کا ودھان ہی ریاست میں لاگو ہو۔

ریزولیوشن

ریاست کا انڈین یونین سے الحاق اس اصول کا اعتراف ہے کہ بھارت جس میں

نہ صرف ہندو ہی بلکہ دیش بھگت مسلمانوں کی اکثریت اس بات کے حق میں ہے کہ بھارت کا مکمل آئین ریاست میں لاگو ہو (شیخ عبدالرحمان)

کشمیر بھی شامل ہے ایک واحد دیش ہے اور اس کا نتیجہ قدرتی طور پر یہ ہو سکتا ہے کہ تمام دیش کے لئے ایک ہی آئین ہو۔ ایک ہی ملک میں دو آئینی نظاموں کا ہونا ایک ناممکن العمل ہے اور اگر اس اصول کو کسی طرح بھی ملک کے کسی حصہ کے متعلق نظر انداز کیا جائے۔ تو اس سے دوسری ریاستوں کو بھی یہ جرات ہوگی کہ وہ علیحدگی کے راستہ پر گامزن ہوں۔ جس سے قومی یکجہتی میں برہمی پیدا ہوگی۔ اور انتشار پسند عناصر کو ملک کو نقصان پہنچانے کا موقع ملے گا۔

ہندوستانی ودھان کی آرٹیکل ۳۷۰ ایک عارضی دفعہ تھی۔ جیسا کہ سورگباشی شری گوپال سوامی آئینگر کی تقریر سے بھی بخوبی واضح ہے۔ ریاست کے علیحدہ آئین کے حق میں۔ اس بنا پر زور دیا جاتا ہے کہ اس کے نہ ہونے کی صورت میں بین الاقوامی پیچیدگیاں پیدا ہونگی۔ ہماری نظروں میں یہ ایک بے معنی سی بات ہے۔ خاص کر جبکہ بھارت کے پرائم منسٹر اور ہوم منسٹر صاحبان نے بارہا یہ اعلان کئے ہیں۔ کہ ریاست میں رائے شماری کا سوال ہی اب پیدا نہیں ہوتا کیونکہ اس مسئلہ کی نوعیت پاکستان کے بغداد پیکٹ میں شامل ہونے کی وجہ سے بالکل ہی بدل چکی ہے۔ علاوہ بریں جداگانہ آئین کا خیال ریاست میں رجعت پسند عناصر اس مطلب کیلئے استعمال کرتے رہیں گے۔ کہ ریاست کے ہندوستان کے ساتھ قطعی الحاق میں ابھی بھی خامی ہے۔ اس خیال کی شروع ہی میں بیخ کنی کر دینے کیلئے پرجا پریشد کی یہ مسلمہ رائے ہے کہ ہندوستان کے وسیع تر مفادات کی خاطر ریاست میں جداگانہ آئین کا ہونا ایک ضرر رساں امر ہے اصولی تاریخی اور جغرافیائی بنا پر بھی کشمیر بھارت کا ایک ناقابل تقسیم انگ ہے اور اس لئے کشمیر میں رہنے والے عوام کو بھی انہی آئینی حقوق اور تحفظات سے مستفید ہونا چاہئیے۔ جن سے کہ باقی ہندوستان میں رہنے والے لوگ استفادہ اٹھا رہے ہیں۔ ملک کی یکجہتی اور اتحاد کو برقرار رکھنے کے لئے بھی کشمیر میں وہی نظام از بس ضروری ہے جو باقی دیش میں ہے اور ریاست جموں وکشمیر کے عوام کی یہ بڑی سے بڑی تمنا ہے اس سے حالات اعتدال پر آ جائینگے اور ریاست کی مستقبل کے سمندھ میں غیر یقینی صورت حالات کا خاتمہ ہو جائے گا۔

پرجا پریشد کا یہ عام اجلاس موجودہ غیر یقینی حالات کو بڑی تشویش سے دیکھتا ہے۔ اجلاس کو اس امر کا پکا یقین ہے کہ ہندوستانی آئین کا مکمل اطلاق ہی ریاست میں امن اور ضابطہ کی بحالی کا واحد ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اور عوام میں اعتماد کا احساس پیدا کر سکتا ہے۔ یہ سیشن پورے زور سے اس امر کو واضح کر دینا چاہتا ہے کہ جب تک بھارت کے آئین کا ریاست پر مکمل اطلاق نہیں کیا جائیگا۔ وہ کسی ایسی کاروائی میں جو نفاق پسند اور رجعت پسند رجحانات کی دلجوئی کو مد نظر رکھتے ہوئے کی جائیگی شامل نہ ہونگے اور نہ ہی ایسا کرنے کی اجازت ہی دینگے

سردار بخشی سنگھ جی بھینی ممبر ورکنگ کمیٹی جموں وکشمیر

پرجا پریشد نے شری عبدالرحمان کے ریزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی تقسیم اور آزادی کے موقع پر ہر ریاست کو یہ حق حاصل تھا۔ کہ وہ اپنے لئے الگ ودھان بنا سکتی تھیں مگر ہندوستان کی سبھی ریاستوں نے دیش بھگتی اور قومی تقاضوں کے پیش نظر بھارت کا ودھان ہی مکمل طور پر اپنی اپنی ریاست میں لاگو کر لیا لیکن ہماری ریاست کے حکمران الگ ودھان بنانے کیلئے بضد ہیں۔ اس سے ان کی ذہنیت کا پتہ چل جاتا ہے۔ کہ وہ کسی طور یہاں پر اپنی الگ سلطنت قائم کرنے کے منصوبے باندھے ہوئے ہیں۔

آپ نے بتایا کہ ریاستی اسمبلی کی تشکیل کے موقع پر نیشنل کانفرنس کے جنرل سیکرٹری مولانا مسعودی نے پبلک جلسوں میں کھلے طور پر لوگوں سے کہا تھا کہ اسمبلی بھارت کے ساتھ الحاق کرنے کی غرض سے بنائی جا رہی ہے لیکن نیشنل کانفرنس اپنے اس اعلان کے برعکس عمل پیرا ہے۔ کیونکہ الگ ودھان بنانے سے ریاست کے اندر غیر یقینی حالات پیدا ہونگے۔ اور ملک کی یکجہتی کے ٹوٹ جانے کے بیج پیدا ہونگے۔ آپ نے ریاست کے دردناک حالات کا نقشہ پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ملک میں امن قائم کرنے اور لوگوں کے حقوق کی رکھشا کیلئے ضروری ہے کہ عوام کے حقوق کی محافظ بھارت کے آئین کی تمام کی تمام دفعات ریاست میں لاگو ہوں۔

شری رشی کمار کوشل

ممبر ورکنگ کمیٹی پرجا پریشد نے ریزولیوشن کی تائید مزید کرتے ہوئے بتایا کہ عوامی نمائندوں کی یہ کانفرنس اس لئے بلائی گئی ہے کہ ہم فیصلہ کریں کہ ریاست کیلئے الگ ودھان نہیں ہونا چاہئیے۔ اور یہ ہمارا ایک بنیادی نظریہ ہے۔ اس کے لئے ڈاکٹر مکرجی اور ریاست کے پندرہ نوجوان ساتھی ہم نے شہید کروائے ہیں۔ آج ہم پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وقت کی نزاکت کو سمجھیں اور شہیدوں کے مشن کو پورا کریں۔ ہم نے اس وقت ایجی ٹیشن اس لئے بند نہیں کی تھی کہ ہم کمزور ہو چکے تھے۔ بلکہ یہ دیش بھگتی کا تقاضا تھا اس کے لئے پنڈت نہرو نے بھی اپیل کی تھی۔ اور انہوں نے اعتراف کیا تھا۔ کہ جموں کے لوگوں کی شکایات جائز ہیں۔ آج جبکہ حالات بالکل بدل چکے ہیں۔ اور شری نہرو جی نے بھی کہہ دیا ہے کہ ریاست بھارت کا حصہ ہے اور اب رائے شماری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تو کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی کہ ریاست کے لئے الگ ودھان بنایا جائے

آپ نے زوردار لفظوں میں کہا کہ ہمیں علیحدگی کی اس بھاونا کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے اور آج یہاں نہ صرف ریزولیوشن پاس کرنا ہے بلکہ عملی طور پر بھی پر کرنا ہوگا

رات کو دیوان مندر میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا۔ جلسہ حاضری اور تقریروں کے لحاظ سے اپنی مثال آپ تھا۔ دیوان مندر کے احاطہ میں تل دھرنے کو جگہ نہ ہونے کے علاوہ چھت لوگوں سے بھرے پڑے تھے جلسہ میں بابو رام نرائن سنگھ ممبر پارلیمنٹ ویر بگیڈ دت نے تقاریر کیں اور جلسہ ہر لحاظ سے ایک نہایت ہی کامیاب تھا۔

بابو رام نرائن سنگھ جی کا بھاشن

بابو رام نرائن سنگھ جی نے بھاشن دیتے ہوئے ڈاکٹر مکرجی اور ان کے کام کو سنہری لفظوں میں بیان کیا۔ اور بتایا کہ انہیں جب ڈاکٹر جی کی یاد آتی ہے تو وہ اپنے آپ کو کھو بیٹھتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں کہ بھگوان نے مجھے ان سے پہلے کیوں نہیں اس سنسار سے اٹھا لیا۔ (جب بابو صاحب یہ الفاظ کہہ رہے تھے۔ تو ہر طرف ایک سناٹا سا چھا رہا تھا۔ اور لوگوں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔) آپ نے کہا کہ ایک ایک کر کے مر تو سبھی جائینگے مگر دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ڈاکٹر مکرجی نے بنگال سے چل کر بھارت ماتا کی اکھنڈتا کیلئے ریاست جموں وکشمیر میں اپنا بلیدان دیا۔ اور آج ہر ریاست باسی کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس دیش پر مر مٹے۔

آپ نے آگے چل کر کہا کہ جس سرکار کے اندر ظلم ہو۔ انیائے ہو اس سرکار کو ڈسمس کرنا لوگوں کا دھرم ہوتا ہے۔ جب تک عملی طور پر سرکار ڈسمس نہیں ہو جاتی آپ لوگوں کو چاہئیے۔ کہ آپ اسے اپنے دماغوں سے ڈسمس کر دیں۔ آپ کو نہ صرف بخشی سرکار کو ڈسمس کرنا ہے۔ بلکہ اس سے پہلے نہرو جی کی سرکار کو ڈسمس کرنا ہوگا۔ جنتا کو سوچنا چاہئیے۔ کہ انکے ادھیکار کتنے ہیں۔ پہلے بھارت واسی انگریز کے غلام تھے مگر آج ہمیں اپنے یا بیگانے کسی کی بھی غلامی برداشت نہیں کرنی چاہئیے۔ آپ نے بتایا کہ میں دو دن سے یہاں بخشی سرکار کی بڑی بڑی سبھاؤں کے اندر کھلی اڑتے سن رہا ہوں۔ وہ سرکار جس کی جنتا کے اندر کھلی اڑے اس کو کوئی حق نہیں رہتا کہ وہ جنتا پر حکومت کرے۔ آپ نے بتایا کہ قانون وہ ہے۔ جو لوگوں کی مرضی سے بنایا جائے۔ اور جس کا لوگ احترام کریں۔ اس قانون کے بنانے کا فائدہ ہی کیا۔ جس کا لوگوں کو احترام نہ ہو۔ اپنا الگ قانون بناتے وقت بخشی صاحب اور ان کی حکومت کو یہ ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہئیے کیونکہ حکم سے لڑائی ہوتی ہے۔ حکم سے کسی ملک کے قانون نہیں بن جاتے۔ باقی آج حکومت کا گھر لوگوں کا دماغ ہے۔ اور لوگ جس حکومت کو دماغ سے نکال دیں۔ آج وہ زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی۔

ویر بگیڈ دت کی تقریر

جلسہ میں ویر بگیڈ دت نے ۷۰ منٹ تک تقریر کی اور انہوں نے نہایت ہی سندر لفظوں میں بھارت اور ریاست جموں وکشمیر کے رشتہ کی تصویر پیش کی اور بتایا کہ ہم بھارت کو شو شنکر کے شریر کے روپ میں دیکھتے ہیں۔ اور کشمیر بھارت کا سر ہے جہاں ناتھوں کے ناتھ امر ناتھ براجمان ہیں۔ جہاں ۳۶ کروڑ بھارتیوں کے پوتر تیرتھ استھان ہیں۔ ریاست کی بھومی ہمارے رشیوں منیوں کی پوتر بھومی ہے جسے کبھی بھارت سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

آپ نے جموں کے لوگوں کو مبارکباد دی جنہوں نے اس بھومی کو بچانے کیلئے بھاری بلیدان دیئے ہیں۔ اور دیش کے ذمہ دار لوگوں کا مارگ درشن کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ میں ان لوگوں کو چیلنج کرتا ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ کشمیر کی خاص جغرافیائی پوزیشن ہے۔ وہ سامنے آ کر بات کریں۔ کیا آج سے سینکڑوں سال پہلے یہ جغرافیائی پوزیشن نہیں تھی جو آج بدل گئی ہے۔ کشمیر بھارت کا انگ تھا اور انگ ہے لیکن جب بھارت کے لوگ ریاست کے لئے الگ ودھان کا چرچا سنتے ہیں تو ان کے دل میں طرح طرح کے شکوک پیدا ہونے لگ جاتے ہیں۔ لیکن میں یہاں کے حاکموں سے اپیل کروں گا۔ کہ وہ جنتا کی آواز کو نظر انداز کر کے الگ ودھان بنا کر اپنے پاؤں پر خود کلہاڑا نہ چلائیں۔

(باقی آگے صفحہ ۱۱ پر)

ریاست میں منصفانہ انتخابات کروانے کیلئے بھارت کے الیکشن کمشنر کا تقرر ضروری ہے۔ انتخابات سے ایکماہ پہلے موجودہ سرکار کو برطرف کیا جائے۔ پرجا پریشد کا ریزولیوشن

آخر میں آپ نے بخشی صاحب سابیل کی کردہ جذبات سے نہ کھیلیں کیونکہ ریاست کشمیر کیلئے الگ ودھان بنانے کا مطلب سر کو دھڑ سے جدا کرنے کے مترادف ہوگا۔

جلسہ میں ڈگر کے مہا کوی شری رگھوناتھ جی سمیال، شری تلک راج بسر دمر گور چرن سنگھ دیپک اور دوسرے کویوں نے بھی اپنی کویتائیں پیش کیں۔ اور جلسہ میں ایک خاص ماحول پیدا کر دیا۔

تیسرا سیشن

مورخہ ۲۸ ستمبر صبح نو بجے تیسرا سیشن شروع ہوا۔ جس میں انتخابات سے متعلقہ ریزولیوشن شری رام ناتھ ایڈوکیٹ جنرل سیکریٹری نے پیش کرتے ہوئے۔ کہا کہ گذشتہ انتخابات کے تجربہ سے عیاں ہو چکا ہے کہ ہماری سرکار ریاست میں کسی صورت منصفانہ الیکشن کروانا چاہتی ہے۔ لیکن یہ طریقہ کار جمہوریت کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔ اور جب یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ ریاست بھارت کا انگ بن چکی ہے تو یہاں بھارت کے الیکشن کمشن کا دائرہ اختیار کیوں نہیں بڑھایا جاتا۔

ریزولیوشن:- میں کہا گیا ہے کہ ریاست میں سابقہ انتخابات کے تجربات سے عیاں ہو جاتا ہے کہ موجودہ حالات میں ریاست میں منصفانہ انتخابات ہونے ناممکن ہیں۔ ریاست کے لئے بھارت سے الگ اپنا الیکشن کمیشن بنانے کیلئے نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کے ناپاک ارادوں کو ظاہر کرتا ہے اور نیشنل کانفرنس کے امیدواروں کے مقابلہ میں کھڑے ہونے والے لوگوں کی درخواستیں نامزدگی بلاوجہ مسترد کر دینا اپنے امیدواروں میں مہر شدہ بیلٹ پیپر پہلے سے ہی تقسیم کر دینا اور دوسرے کمینے حربے استعمال کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ برسر اقتدار پارٹی اپنی شکست کے پیش نظر آزادانہ انتخابات نہیں کرانا چاہتی

سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔ اور یہ مقصد دوہرا حلقہ انتخاب بنانے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ انتخابات میں مداخلت بلاوجہ کو دور کرنے اور ریاست میں آزادانہ انتخاب کرانے اور تمام عوام کو اپنی مرضی کے مطابق صحیح نمائندے منتخب کرنے کیلئے پرجا پریشد کا یہ ادھیویشن فیصلہ کرتا ہے۔ اور مانگ کرتا ہے کہ ریاست میں انتخابات بھارت کے الیکشن کمشنر کے تحت تمام ریاست میں بیک وقت شروع ہوں تاکہ ریاست باسی بھی آزادی سے ریاست کی اسمبلی میں اپنے صحیح نمائندے منتخب کر سکیں۔

یہ اجلاس یہ بھی مانگ کرتا ہے۔ کہ بھارت کی طرح ریاست میں بھی دوہرے حلقہ انتخابات بنائے جائیں۔

یہ اجلاس یہ بھی مانگ کرتا ہے کہ ریاست باسیوں کو ہند کی پارلیمنٹ میں نمائندے بذریعہ انتخابات بھیجنے کا حق ہونا چاہئیے۔ اور اس کیلئے ریاستی اسمبلی بھارت کی پارلیمنٹ سے مانگ کرے کہ ہند کے ودھان کی دفعہ ۸۱ میں جو ترمیم انہوں نے اپنی مرضی کے مطابق لکھائی ہوئی ہے۔ اسے حذف کر کے ریاستی عوام کو ان کے پیدائشی حق سے مزید عرصہ محروم نہ رکھا جاوے۔

یہ اجلاس مزید مانگ کرتا ہے کہ جنرل انتخابات سے کم از کم ایک ماہ سے ریاستی منتری کو برطرف کر دیا جاوے۔

شری رام ناتھ جی کے پیش کردہ ریزولیوشن کی تائید شری بلدیو سنگھ جی وکیل نے کرتے ہوئے کہا کہ جمہوریت کا تقاضا ہے کہ گورنمنٹ لوگوں کے ووٹوں سے بنائے یعنی گورنمنٹ بنانے والے لوگ ہوں۔ اور آزادی کے ساتھ اپنے نمائندے چن سکیں۔ لیکن جب تک بھارت کا الیکشن کا دائرہ اختیار ریاست میں نہیں بڑھایا جاتا منصفانہ انتخابات کی کوئی توقع نہیں ہو سکتی۔

ریزولیوشن ہذا کی مخالفت شری بنسی لال ٹھکور تولسی، شری سیوا رام وکیل کشتواڑ اور

کو مناسب نمائندگی نہیں مل رہی۔ اسمبلی اور دوسرے شعبہ جات میں نمائندگی کے سلسلہ میں من مانیوں سے کام لیا جا رہا ہے۔ مختلف حصوں کو مناسب نمائندگی دینے کیلئے ضروری ہے ریاست میں نئی مردم شماری کرائی جائے۔

آپ نے ریزولیوشن کی وضاحت کرتے ہوئے اعداد و شمار پیش کر کے بتایا۔ کہ صوبہ جموں کی آبادی کشمیر کے مقابلہ میں کسی بھی طرح کم نہیں مگر نمائندگی کے لحاظ جموں کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے۔

شری شیام جی کے پیش کردہ ریزولیوشن کی تائید شری دینا ناتھ جی گنڈ وترہ ادھمپور نواسی نے کی اور بتایا کہ آج ملازمتوں اور دوسروں شعبوں میں جموں صوبہ کی نمائندگی ایک شرمناک حد تک پہنچ رہی ہے۔ گو جموں صوبہ کی آبادی کشمیر سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ مگر اسمبلی میں بھی جموں کو کشمیر کی ۴۳ نشستوں کے مقابلہ میں صرف تیس نشستیں دی گئی ہیں۔ اس لئے انتہائی ضروری ہے کہ فوری طور پر مردم شماری کروا کر صوبہ جموں کو آبادی کے لحاظ سے نمائندگی دی جائے۔

ہاؤس نے متفقہ طور پر ریزولیشن ہذا کو پاس کیا۔

پبلک سروس کمیشن قائم کیا جائے۔

ماسٹر رام چند جی سیکریٹری پرجا پریشد تحصیل بسوہلی نے ایک ریزولیوشن پیش کیا جس میں کہا گیا تھا کہ کوئی بھی گورنمنٹ تبھی اچھے ڈھنگ سے چل سکتی ہے جب نوکریوں کے لئے بھرتی کا معیار قابلیت پر ہو۔ لیکن ریاست میں گذشتہ دس سال سے اس معیار کو نظر انداز کر کے نوکریوں کی بھرتی صوبائی تعصب۔ فرقہ وارانہ

کھٹو عرض نے کی۔ اور ہاؤس نے ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کیا۔ اور سیشن ہذا ساڑھے بارہ بجے ختم ہوا۔

اس کے بعد دوپہر کو دو بجے سے ساڑھے چار بجے تک تحصیل پردھان اور سیکریٹریوں کی ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ جس میں آئندہ پروگرام اور تنظیمی امور پر سوچ و چار کیا گیا۔

استری سمیلن

کانفرنس ہذا کا دو بجے سے لیکر پانچ بجے تک ماتا پاروتی استری پرجا پریشد پردھان کی صدارت میں ایک بھاری استری سمیلن ہوا جس میں ماتا پاروتی۔ سوشیلا دیوی۔ راجکماری اور سنیتا دیوی نے اپنے وچار پرگٹ کئے اور استریوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی تلقین اور سماج میں استری کا کیا درجہ ہونا چاہئیے اسکے متعلق اپنے خیالات کا ورنن کیا۔ اس کے بعد ماتاؤں کے اس سمیلن میں تقریر کرتے ہوئے دین دیال جی اپادھیا جنرل سیکریٹری اکھل بھارتیہ جن سنگھ نے کہا کہ ماتاؤں سے سکھشا لینا اپنا کرتویہ ہے ہم نے تو ان سے سیکھنا ہے۔ بھارت نے استری کو ماتا کے روپ میں دیکھا ہے اس سچائی کو مغربی ممالک نے نہیں پہچانا ہے۔ انگریزوں نے ہر اس چیز کو جسے ہم ماتا کہتے ہیں گراوٹ کیطرف لیجانے کی کوشش کی۔ ہماری دھرتی ماتا ہے۔ گئو ماتا ہے۔ گنگا ماتا ہے اور جنم دینے والی ماں ماتا ہے ان سب کی رکھشا کرنا ہی اپنی اور دیش کی مجموعی رکھشا ہے۔ انگریزوں نے بھارت ماتا کے ٹکڑے کر دیئے۔ گنگا ماتا کو صرف کھیت سیراب کرنے والی ندی بنا دیا۔ استری جاتی کو برابر کے ادھیکار دلانے کے نام پر طلاق اور کنیا

بھاگ لینے پر مجبور کرنے کی خطرناک چال

پاکستانی حکمرانوں کے حالیہ بیانات اور دوڑ دھوپ آنے والے ایک بڑے خطرہ کا آواہن کرتے ہیں۔ پاکستانی حکمرانوں کا یہ وطیرہ نہ صرف ہندوستان اور پاکستان کے لئے خطرناک ہے بلکہ اس سے دنیا کے امن کو شدید خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ شری نہرو امریکہ گئے ہیں۔ اور دوسرے ملکوں میں بھی جائینگے۔ آج ہمارا ان سے مطالبہ ہے کہ وہ ریاست کے متعلق پاکستان کے جارحانہ ارادوں کو ان ممالک کے لوگوں کے سامنے رکھیں۔ اور ان پر یہ واضح کریں کہ کس طرح پاکستان دنیا کے امن میں چنگاری چھیڑنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ (باقی صفحہ پر)

تجویز رکھتے ہیں کہ کمیونزم ہی ایک ایسا نظریہ ہے جو انسانیت کا راستہ دکھا کر ساری دنیا کا بھلا کر سکتا ہے۔

راجوری۔ نوشہرہ اور دوسرے بارڈر پر واقع علاقوں سے بھی یہ اطلاعات ملی ہیں کہ کمیونسٹوں نے اپنی خفیہ سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ ملازمتوں میں موجود کمیونسٹ عنصر ان تمام سرگرمیوں کو چلا رہا ہے۔

سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ سب کچھ ریاست کو بھارت سے دور دور رکھنے بخشی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو توڑنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ گو ظاہرہ طور پر اوپر اوپر بخشی صاحب کے ساتھیوں سے صلح کی جا رہی ہے۔

جن سنگھ کا سالانہ اجلاس:- آل انڈیا جن سنگھ کا پانچواں سالانہ اجلاس ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ دسمبر کو دہلی میں ہو رہا ہے۔ جس کے لئے تیاریاں بڑے زور شور کے ساتھ کی جا رہی ہیں۔ اجلاس ہذا میں ہندوستان بھر سے دو ہزار سے اوپر پرتی ندھی شمولیت فرمائیں گے۔

سسرات کا مقابلہ کرنے کے لئے آپس میں اتحاد پیدا کریں۔ اور آپسی تعاون سے کام کریں۔ یہ میری ہی رائے نہیں بلکہ تمام ہندوستانیوں کی رائے ہے۔ کیونکہ اس وقت ہندوستان کے خلاف پاکستان کا پروپیگنڈہ ... انتہا کو پہنچ رہا ہے۔ شری کھیر جی نے بتایا کہ میں نے جموں کے لیڈروں سے صلاح مشورہ کیا ہے۔ اور مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ اگر ریاست پر حملہ ہوا یا پاکستان نے کوئی جارحانہ قدم اٹھایا تو وہ سیاسی اختلافات کے باوجود

پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ پونا کو

جموں ۴ر اکتوبر۔ پرجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ پونا میں ہو رہی اکھل بھارتیہ جن سنگھ کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ توقع ہے کہ آپ ۱۳ر اکتوبر کو واپس جموں پہنچیں گے۔

شری صراف کی گرفتاری کے خلاف پروٹسٹ

جموں ۵ر اکتوبر۔ گذشتہ رات کو شری اوم پرکاش صراف چیئرمین ریاستی پرجا سوشلسٹ پارٹی کی گرفتاری کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے پرانی منڈی میں ماسٹر روشن لعل ایڈیٹر "وسیج" کی صدارت میں پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں مقررین نے شری اوم پرکاش کی گرفتاری کو شہری آزادی پر ایک حملہ قرار دیا۔ جلسہ میں شری گردھاری لعل انند۔ دھن راج برگوترہ اور جگدیش گپتا نے تقاریر کیں اور غیر جمہوری ڈھنگ سے ریاست کے لئے بنائے جا رہے الگ آئین و کانفرنسی حکمرانوں کے صوبائی تعصب کی شدید مذمت کی۔ شری آنند نے ڈوگروں سے اپیل کی کہ وہ نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کے صوبائی تعصب کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد ہو جائیں۔

یاد رہے کہ شری اوم صراف کو ۲۶ ستمبر کو گرفتار کیا گیا تھا اور اُن سے لٹریچر و کاغذات وغیرہ ضبط کرکے بعد میں رہا کر دیا تھا۔ اور اب جب کہ وہ پرسوں ہی سرینگر سے واپس تشریف لائے تھے پولیس نے دوبارہ گرفتار کرکے کٹھوعہ حوالات میں بند کر رکھا ہے۔

جموں میں کامریڈوں کا جلسہ

جموں یکم اکتوبر۔ پرجا پریشد کی جموں میں نہایت ہی کامیاب کانفرنس سے بوکھلا کر کمیونسٹ کانفرنسی کامریڈوں کی باسی کڑی میں بھی اُبال آیا۔ اور پرانی منڈی میں جلسہ کا اعلان کر دیا۔ جلسہ میں اس [illegible] سے کام لیا گیا۔

اس لئے کشمیر میں رہنے والے عوام کو انہی حقوق اور تحفظات سے مستفید ہونا چاہیئے۔ جن سے کہ باقی ہندوستان میں رہنے والے لوگ استفادہ اٹھا رہے ہیں۔ ملک کی یکجہتی اور اتحاد کو برقرار رکھنے کے لئے بھی کشمیر میں وہی نظام از بس ضروری ہے جو باقی دیش میں ہے اور ریاست جموں و کشمیر کے عوام کی یہ بڑی سے بڑی تمنا ہے اس سے حالات اعتدال پر آ جائیں گے اور ریاست کی مستقبل کے متعلق موجودہ غیر یقینی صورت حالات کا خاتمہ ہو جائے گا۔

پرجا پریشد کا یہ عام اجلاس موجودہ غیر یقینی حالات کو بڑی تشویش سے دیکھتا ہے۔ اجلاس کو اس امر کا پکا یقین ہے کہ ہندوستانی آئین کا مکمل اطلاق ہی ریاست میں امن اور ضابطہ

جلسہ میں کامریڈوں نے جہاں پرجا پریشد کو جی کھول کر گالیاں دے کر اپنی "اخلاقی بلندی" کا مظاہرہ کیا۔ وہاں پولیس پر بھی خوب برسے اور INDIRECT طور پر بخشی صاحب کی مخالفت کی۔

گاندھی جینتی کے سلسلہ میں پبلک جلسہ

جموں ۲ر اکتوبر۔ پرجا پریشد کی طرف سے گاندھی جینتی کے سلسلہ میں شری شیام لعل صدر جموں نگر پرجا پریشد کی صدارت میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں شری راج کمار۔ شری امرناتھ گپتا۔ مہنت شیو داس اور شری شیام لعل نے تقریریں کیں۔ اور گاندھی جی کو شردھانجلی ارپن کرنے کے علاوہ ریاست کے سیاسی حالات پر بھی روشنی ڈالی۔

طلباء کے جیون کا لکھش

برہمن سبھا میں ودیارتھی پریشد کی طرف سے منعقد کئے گئے پروگرام میں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے شری دین دیال اُپادھیائے جنرل سکریٹری اکھل بھارتیہ جن سنگھ نے کہا کہ آج سوتنتر بھارت میں ودیارتھیوں کے سامنے ایک صاف نظریہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اس لئے نہیں پڑھ رہے ہیں کہ تعلیم حاصل کرکے نوکریاں و عہدہ لیں گے۔ اور پیسے اکٹھے کریں گے۔ بلکہ اُن کا یہ درشٹی کون ہونا چاہیئے کہ وہ پڑھ لکھ کر بھارت ماتا کے کلیان کے لئے کام کریں گے۔ اور اپنے دیش و سماج کو اوپر اٹھائیں گے۔ نیز جس جگہ بھی وہ کام کریں اُنہیں دیش کی اُنتی مدنظر رکھنی چاہیئے۔

بابو رام نارائن سنگھ جی ممبر پارلیمنٹ نے ودیارتھیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ طالب علموں شری اپادھیائے کے کہنے کے مطابق نظریہ بنا کر چلنا چاہیئے اور بدقسمتی و چار دھاراؤں کی دلدلیوں میں نہ پھنس کر دیش اور سماج کے لئے ہانی کارک سدھ ہونے سے بچنا چاہیئے۔ آپ [illegible]

شری رسی ممار وش [illegible]

نمبر ورکنگ کمیٹی پرجا پریشد نے ریزولیوشن کی تائید مزید کرتے ہوئے بتایا کہ عوامی نمائندوں کی یہ کانفرنس اس لئے بلائی گئی ہے کہ ہم فیصلہ کریں کہ ریاست کیلئے الگ ودھان نہیں ہونا چاہیئے۔ اور یہ ہمارا ایک بنیادی نظریہ ہے۔ اسی کے لئے ڈاکٹر مکرجی اور ریاست کے پندرہ نوجوان ساتھی ہم نے شہید کروائے ہیں۔ آج ہم پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وقت کی نزاکت کو سمجھیں اور شہیدوں کے مشن کو پورا کریں۔ ہم نے اس وقت اپنی ایجی ٹیشن اسی لئے بند نہیں کی تھی کہ ہم کمزور ہو چکے تھے۔ بلکہ یہ

بقیہ صفحہ ۱۱ سے آگے
کانفرنس کی ڈائری

آگے چل کر آپ نے بتایا کہ ماتا جدھر نگاہ کرتی ہے۔ بیٹا اُس طرف چار قدم آگے بڑھتا ہے۔ دیش دھرم اور سماج کی اُنتی ماتاؤں پر ہی نربھر ہے۔ ماتاؤں اور بہنوں نے پرجا پریشد کو بلندیوں پر پہنچایا ہے۔ آگے بھی وہ پرجا پریشد کے لئے اسی پرکار تت پر رہیں گے۔ ایسی آشا ہے۔

ویر بگیہ دت جی نے بتایا کہ ہمارے دھرم شاستروں میں تین دیوتاؤں کی پوجا لکھی ہے۔ برہما۔ وشنو اور مہیش۔ ان تینوں کا روپ ماتا میں ملتا ہے۔ جس پرکار وید سے گیان پراپت ہوتا ہے۔ اسی پرکار ماتا کے اُپدیش سے گیان کا پرکاش ہوتا ہے پریوار میں ایک ماتا کے سپشٹ درشٹی سے سارا پریوار صحیح راستہ پر آگے بڑھتا آیا ہے۔ اس قسم کی کڑی سارے دیش میں جاگرتی کی لہر پیدا کرے گی۔

چوتھا سیشن

شام کو پانچ بجے کانفرنس کا چوتھا سیشن شروع ہو کر ساڑھے سات بجے ختم ہوا۔ اجلاس ہذا میں شری امرناتھ گپتا جموں نگر پرجا پریشد نے جموں سٹی کے تنظیمی امور سے متعلق اپنی رپورٹ پیش کی۔

شرنارتھیوں کی آبادکاری کا مسئلہ

اس کے بعد سردار بچن سنگھ جی چھبی نے شرنارتھیوں کی آبادکاری کے سلسلہ میں ایک ریزولیشن پیش کیا۔ جس میں بتایا گیا تھا کہ وطن کے لئے مر مٹنے والوں کے پریواروں کو نو سال کا لمبا عرصہ گذر جانے کے باوجود کسی ٹھوس منصوبہ بندی کے تحت آباد نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ اُن کے نام پر ہندوستان سے لایا گیا کروڑوں روپیہ اپنے پارٹی مفاد اور دوسرے فضول کاموں پر صرف کیا گیا ہے۔ لہٰذا پرجا پریشد کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ شرنارتھیوں کو بھارتیہ آبادکاری پالیسی کے تحت آباد کیا جائے۔ [illegible] ہوئی جائیدادوں کے کلیم [illegible]

آپ نے آگے چل کر کہا کہ جس سرکار کے اندر ظلم ہو۔ انیاچار ہو اس سرکار کو ڈسمس کرنا لوگوں کا دھرم ہوتا ہے۔ جب تک عملی طور پر سرکار ڈسمس نہیں ہو جاتی آپ لوگوں کو چاہیئے کہ آپ اسے اپنے دماغوں سے ڈسمس کر دیں۔ آپ کو نہ صرف بخشی سرکار کو ڈسمس کرنا ہے۔ بلکہ اس سے پہلے نہرو جی کی سرکار کو ڈسمس کرنا ہو گا۔ جنتا کو سوچنا چاہیئے کہ انکے ادھیکار کتنے ہیں۔ پہلے بھارت واسی انگریز کے غلام تھے۔ مگر آج ہم اپنے یا بیگانے کسی کی بھی غلامی برداشت نہیں کریں

ریزولیوشن میں مزید اس بات پر بڑی تشویش کا اظہار کیا گیا ہے کہ سرکاری پاکستانی درندوں کے قبضہ میں پھنسی ہوئی دیویوں کو آزاد نہیں کروا سکی۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ ظالموں کے پنجہ میں پھنسی ہوئی دیویوں کو آزاد کروایا جائے۔ ریزولیشن ہذا کی تائید ٹھاکر وید پرکاش جی گپتا نے کی۔ اور ریزولیشن ہذا ہاؤس نے باالاتفاق رائے سے پاس کر دیا۔

چیئر کی طرف سے پیش کئے گئے ایک ریزولیشن کے ذریعے کراچی میں شری جواہر لعل نہرو کے بُت جلانے کی شدید مذمت کی گئی۔ اور کہا گیا کہ پاکستانیوں نے ایسا ناپاک فعل کرکے سارے بھارت کی بے عزتی کی ہے لہٰذا اس سلسلہ میں سرکار کو چاہیئے۔ موثر اقدام کرے۔

غنڈہ گردی اور لاقانونی کا انسداد کیا جائے۔

شری سیوا رام وکیل نے ایک ریزولیشن پیش کرتے ہوئے ریاست میں بڑھتی جا رہی غنڈہ گردی اور لاقانونی پر بڑی تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ برسر اقتدار پارٹی کے کارکنوں نے لاء اینڈ آرڈر کو اپنے ہاتھوں میں لے رکھا ہے جو لوگ حکومتی پارٹی کے نظریہ سے متفق نہیں ہوتے۔ اُن کا جینا تک محال بنایا جا رہا ہے یہ طریقہ کار جمہوریت اور خاص کر ملک کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے۔ لہٰذا عوام کا یہ نمائندہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ایک آزاد کمیشن مقرر کیا جائے جو بڑھتی ہوئی لاقانونی کے لئے تجاویز سوچے۔ ریزولیشن ہذا کی تائید شری شِو لال جی نے کی۔ تائید کے بعد ریزولیشن باالاتفاق رائے سے پاس ہوا۔

زرعی اصلاحات

ریاست میں کی گئی نام نہاد زرعی اصلاحات کے سلسلہ میں شری پرتھوی پال سنگھ جی نے پیش کیا۔ جس میں بتایا گیا تھا کہ پرجا پریشد اس بات کے خلاف نہیں کہ زرعی اصلاحات نہ ہوں۔ لیکن جس تعصب اور [illegible] زرعی اصلاحات کی گئی ہیں۔ نہ ہی تو کسان کا بھلا ہو سکا ہے۔ لیکن برعکس زمینداروں کو تو بالکل تباہ و برباد کر دیا گیا ہے جس کا [illegible] سے سینکڑوں [illegible] مقرر کردہ وزیر کمیٹی [illegible] نہیں تھی جو آج بدل گئی ہے۔ کشمیر بھارت کا انگ تھا اور انگ ہے لیکن جب بھارت کے لوگ ریاست کے لئے الگ ودھان کا جبر جانتے ہیں تو ان کے دل میں طرح طرح کے شکوک پیدا ہونے لگ جاتے ہیں۔ لیکن میں یہاں کے شاسکوں سے اپیل کروں گا۔ کہ وہ جنتا کی آواز کو نظر انداز کرکے الگ ودھان بنا کر اپنے پاؤں پر خود کلہاڑا نہ چلائیں۔

(باقی آگے صفحہ ۱۱ پر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۷
ہفتہ وار
جے سودیش جموں
جلد ۲ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۶ء نمبر ۱۰

کشتواڑ کے بھوک ہڑتالیوں نے پچاس دن کے بعد اپنا برت کھول دیا!

حکومت نے بھوک ہڑتالیوں کے مطالبات پورے کرنیکا یقین دلایا

جموں ۱۸ دسمبر ۔ کشتواڑ میں فرقہ پرست و کمیونسٹ نواز سرکاری حاکموں کی تاناشاہی و ظلم و جبر کے خلاف انصاف حاصل کرنے کے لئے باوا السینت گر ۔ شری جے رام ۔ اور شری رام سرن نے گذشتہ پچاس دنوں سے بھوک ہڑتال کر رکھی تھی ۔ چنانچہ ڈاکٹر اوم پرکاش جی مینگی اور پرجا پریشد کے دوسرے رہنماؤں نے بھوک ہڑتالیوں کے مطالبات اور مانگوں سے متعلق حکومت کے ذمہ دار لوگوں سے بات چیت کی ۔ حکومت کی طرف سے بار بار یقین دلانے پر کہ اُن کے ساتھ انصاف ہوگا ۔ اور بھوک ہڑتالیوں کی جائز مانگوں کو پورا کیا جائیگا ۔

(باقی صفحہ نمبر ۲ پر)

ریاستی حکمران انسانیت سے کام لیں اور جمہوری تقاضوں کو سمجھنے کی کوشش کریں صدر پرجا پریشد کی اپیل!

مُلک کو خطرناک سے خطرناک حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار رہنا چاہیئے (شری چیٹرجی)

جموں ۱۳ دسمبر ۔ پرانی منڈی میں ایک بھاری پبلک جلسہ شری شام لال شرما پردھان جموں سٹی پرجا پریشد کی صدارت میں ہوا جس میں شری رام ناتھ ایڈوکیٹ جنرل سیکرٹری جموں وکشمیر پرجا پریشد ۔ شری یو ۔ ایم ترویدی ممبر پارلیمنٹ اور شری این ۔ سی چیٹرجی نے تقاریر کیں ۔

شری این ۔ سی چیٹرجی نے بھاشن کرتے ہوئے کہا کہ ریاست جموں وکشمیر قانونی و آئینی طور پر بھارت کا ایک حصّہ ہے اور اس کی رکھشا کے لئے ہندوستان کا بچہ بچہ اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے سے دریغ نہیں کریگا ۔ آپ نے بتایا کہ پاکستان کے وزیر اعظم سہروردی اور ملک فیروز خاں نون نے ہندوستان کے خلاف پروپگنڈہ کی جو مہم شروع کی ہے ۔ وہ اس بات کا پیش خیمہ ہے کہ پاکستان ریاست جموں وکشمیر کو ہڑپ کرنے کے لئے کوئی سخت قدم اُٹھانے والا ہے ۔ ہم عوام اور گورنمنٹ کو یہ وارننگ دے دینا چاہتے ہیں کہ وہ خطرناک سے خطرناک حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں ۔ آپ نے مزید کہا کہ وقت آگیا ہے کہ آنے والے خطرات کا مقابلہ کرنے کیلئے سبھی متحد ہو جائیں ۔ میں اس سلسلہ میں بخشی غلام محمد ۔ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ اور دوسری تمام سنستھاؤں کے لیڈروں سے اپیل کرونگا کہ وہ خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے آپس میں اتحاد پیدا کریں ۔ اور آپسی تعاون سے کام کریں ۔ یہ میری ہی رائے نہیں بلکہ تمام ہندوستانیوں کی رائے ہے ۔ کیونکہ اس وقت ہندوستان کے خلاف پاکستان کا پروپیگنڈہ ...... انتہا کو پہنچ رہا ہے ۔ شری چیٹرجی نے بتایا کہ میں نے جموں کے لیڈروں سے صلاح مشورہ کیا ہے ۔ اور مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ اگر ریاست پر حملہ ہوا یا پاکستان نے کوئی جارحانہ قدم اُٹھایا تو وہ سیاسی اختلافات کے باوجود ایک آواز ہو کر بخشی صاحب سے تعاون کرینگے ۔ آگے چلکر شری چیٹرجی نے کہا کہ ملک اور حکومت کا مفاد اسی میں ہے کہ ریاست میں آزادانہ طور پر الیکشن ہوں تاکہ ریاستی اسمبلی میں مضبوط اپوزیشن کے قائم ہونے سے جمہوریت پھل پھول سکے ۔

شری چیٹرجی نے اس بات پر بڑے افسوس کا اظہار کیا کہ بخشی غلام محمد نے وعدہ کرنے کے باوجود ڈاکٹر مکرجی کی جیل میں مرتیو کانڈ کی تحقیقات نہیں کروائی ہے ۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

پاکستان نے اگر ریاست پر حملہ کیا تو اُسے اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائے گا!

جموں ۱۷ دسمبر ۔ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں وکشمیر پرجا پریشد آٹھ دن تک ضلع اودھم پور کے مضافات کا دورہ کرنے کے بعد گذشتہ رات کو واپس جموں تشریف لے آئے ہیں ۔ پنڈت جی نے اپنے آٹھ دن کے دورہ میں مختلف مقامات پر ایک درجن کے قریب پبلک جلسوں میں تقاریر کیں ۔ جگہ جگہ ہزاروں کی تعداد میں دیہاتی عوام نے جمع ہو کر اپنے پریہ نیتا کا پُر جوش سواگت کیا ۔ اور پبلک جلسوں میں شمولیت کر کے دیش کے رہنماؤں کے وچار سُنے ۔ آٹھ دن کے دورہ کے خاتمہ پر کالا پہاڑ سے ساٹھ میل دُور موضع سیونا میں ایک بھاری پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ساری ریاست جموں وکشمیر کا الحاق بھارت کے ساتھ ہوا ہے اور ریاست آئینی ۔ قانونی و اخلاقی طور پر بھارت کا ایک اٹوٹ حصہ بن چکی ہے ۔ لیکن پاکستان نے جارحانہ طور پر حملہ کر کے ریاست کے ایک تہائی حصہ پر قبضہ کر رکھا ہے ۔ اور ریاست کو ہڑپ کرنے کے متعلق پاکستان کے جارحانہ ارادوں کے متعلق آج نو سال کے عرصہ کے بعد بھی کوئی تبدیلی نظر نہیں آتی ہے ۔ گو ظاہرہ طور پر آج پاکستان کے ساتھ جنگ بند ہے مگر باوجود اس امر کے ریاستی عوام بھارت کے ساتھ رہنے کے متعلق اعلانیہ طور پر قطعی فیصلہ کر چکے ہیں اور جسے دُنیا کی بڑی بڑی طاقتوں نے تسلیم بھی کیا ہے مگر پاکستان ریاستی عوام کی جھوٹی ہمدردی کے نام پر طرح طرح کی سازشوں میں مصروف ہے ۔ امریکہ برطانیہ اور دوسری سامراجی طاقتوں کے ساتھ پاکستان کا گٹھ جوڑ ریاست جموں وکشمیر کو ہڑپ کرنے کی خطرناک چال ہے پاکستانی حکمرانوں کے حالیہ بیانات اور دوڑ دھوپ آنے والے ایک بڑے خطرہ کا آواہن کرتے ہیں ۔ پاکستانی حکمرانوں کا یہ وطیرہ نہ صرف ہندوستان اور پاکستان کے لئے خطرناک ہے بلکہ اس سے دُنیا کے امن کو شدید خطرہ لاحق ہو سکتا ہے ۔ آپ نے مزید کہا کہ شری نہرو امریکہ گئے ہیں ۔ اور دوسرے ملکوں میں بھی جائینگے ۔ آج ہمارا اُن سے مطالبہ ہے کہ وہ ریاست کے متعلق پاکستان کے جارحانہ ارادوں کو اُن ممالک کے لوگوں کے سامنے رکھیں ۔ اور اُن پر یہ واضح کریں کہ کس طرح پاکستان دُنیا کے امن میں چنگاری پھینکنے کی کوششوں میں مصروف ہے ۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

سرکاری ملازم کمیونزم کا پرچار کرنے میں مشغول

انٹی کمیونسٹ کامریڈوں کو لتاڑنے کیلئے کمیونسٹوں کا پلان !!

جموں ۱۶ دسمبر ۔ خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹ کامریڈوں نے نیشنل کانفرنس کی تنظیم پر مکمل طور پر غالب آنے اور انٹی کمیونسٹ گروپ کو زیر کرنے کے لئے ایک خاص پلان مرتب کیا ہے ۔ اس سلسلہ میں کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کو آرگنائز کرنے کے لئے کٹھوعہ میں ہیڈ کوارٹر بنایا جا رہا ہے ۔ یہاں پر پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے حصوں سے کمیونسٹ لیڈر وقت بوقت آکر اُن کی رہنمائی کیا کرینگے ۔

کٹھوعہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ محکمہ پنچایت اور کواپریٹو وغیرہ کے بڑے بڑے ذمہ دار کمیونسٹ نواز ملازموں نے علاقہ جات میں کھلے بندوں کمیونزم کا پرچار شروع کر دیا ہے ۔ لوگوں میں اعلانیہ طور پر نیشنل کانفرنس سے بڑے لوگوں (انٹی کمیونسٹوں) کو نکالنے کے لئے پرچار کیا جا رہا ہے ۔ اور ساتھ ہی وہ ملازم لوگوں کو یہ کہہ رہے ہیں کہ کمیونزم ہی ایک ایسا نظریہ ہے جو لوگوں کو انسانیت کا راستہ دکھا کر ساری دُنیا کا بھلا کر سکتا ہے ۔

راجوری ۔ نوشہرہ اور دوسرے بارڈر پر واقع علاقوں سے بھی یہ اطلاعات ملی ہیں کہ کمیونسٹوں نے اپنی خفیہ سرگرمیاں تیز کر دی ہیں ۔ ملازمتوں میں موجود کمیونسٹ عنصر ان تمام سرگرمیوں کو چلا رہا ہے ۔

سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ سب کچھ ریاست کو بھارت سے دُور دُور رکھنے بخشی صاحب اور اُن کے ساتھیوں کو لتاڑنے کے لئے کیا جا رہا ہے ۔ گو ظاہرہ طور پر اوپر اوپر بخشی صاحب کے ساتھیوں سے صُلح کی جا رہی ہے ۔

جن سنگھ کا سالانہ اجلاس :- آل انڈیا جن سنگھ کا پانچواں سالانہ اجلاس ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ دسمبر کو دہلی میں ہو رہا ہے ۔ جس کے لئے تیاریاں بڑے زور شور کے ساتھ کی جا رہی ہیں ۔ اجلاس میں ہندوستان بھر سے دو ہزار سے اوپر پرتی ندھی شمولیت فرمائیں گے ۔

ریاستی ٹرانسپورٹ پر ایک نظر

(از کنور جگر سنگھ کھٹیعم)

ریاست جموں و کشمیر ایک پہاڑی ریاست ہونے کی وجہ سے بہت دور دراز اور چھوٹے چھوٹے قصبات میں، اور چھوٹے چھوٹے دیہات میں منقسم ہے۔ اس کا حدود اربعہ ہندوستان بھر کی دوسری ریاستوں سے کہیں زیادہ ہے۔

یہاں پر لوگوں کا ذریعہ معاش (زمینداری) کاشت کاری، بھیڑ بکری پالنا اور مال مویشی پال کر دودھ گھی وغیرہ کا بیوپار کرنا ہے۔ وہاں ٹرانسپورٹ بھی ایک خاص انڈسٹری ہے۔ اور یہ انڈسٹری ریاست بھر میں پنجاب سے بھی زیادہ ترقی کرتی جا رہی ہے۔

گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کا قیام

۱۹۴۷ء کی گڑبڑ کے فوراً بعد ریاست جموں و کشمیر میں حکومت نے ہنگامی حالات کا اعلان کرتے ہوئے اس انڈسٹری پر کنٹرول کا طریقہ ڈال دیا اور بہت تیز کام سے کچھ ہی عرصہ بعد گڈز ٹرک خرید کر کے گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کو آج بھی ان پڑھ لوگ، اور دیہاتی عبداللہ ٹرانسپورٹ کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اس سے لوگوں کے حقوق پر بے وقت چھاپہ ڈالا۔ کیونکہ ہند اور پاکستان کی تقسیم کی وجہ سے لوگوں کی اقتصادی حالت بالکل تباہ ہو چکی ہوئی تھی۔ بجائے اس بات کے کہ تباہ حال، ریاستی عوام کی ٹوٹی ہوئی کمر کو سہارا بندھایا جاتا الٹا ایک اور ضرب لگائی اس پر اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ پنجرہ بس سروس پر بھی ہاتھ بڑھایا گیا۔ اور بیچارا گورنمنٹ جموں سرینگر روڈ پر اپنی گورنمنٹ بسیں ہانک دی گئی۔ اپنے پہلے سال کے بجٹ میں حکومت کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ریاستی ٹرانسپورٹ نے کچھ لاکھ روپیہ گھاٹا بتلایا۔

گڈس ٹرانسپورٹ میں امتیاز

چاہئے تو یہ تھا کہ گورنمنٹ اپنی فلیٹ کو پبلک فلیٹ کے ساتھ ساتھ سیریل نمبر پر چلاتی لیکن اپنے ٹرک ہائے کو کام میں کرنے کیلئے تمام اشیاء خوردنی جو ہندوستان سے ریاست میں ولیعہ کے طور پر معین ہوتی تھیں یا ریاست سے لکڑی وغیرہ تجارت کے طور پر ایکسپورٹ ہوتی تھیں کو اپنے قبضہ میں لے لیا گئی اور جو نہی ٹھیکہ سے کام زیادہ ہو گیا وہ پبلک فلیٹ کو دیا گیا۔ [illegible]

[illegible]

سٹی بس سروس کا قیام

ابھی پہلے زخم ریاستی ٹرانسپورٹروں کے ٹھیک نہیں ہوئے تھے کہ سٹی بس سروس کا سرکاری طور پر قیام عمل میں لایا گیا۔ حالانکہ عوام کی سہولیت کے لئے یہ کام ٹرانسپورٹ کمپنی ہائے کر سکتی تھیں۔ جو گورنمنٹ کی دیکھ ریکھ میں کیا جا سکتا تھا۔ اس وقت سٹی بس جس بے ترتیبی سے چلائی جا رہی ہے۔ اس کا خدا حافظ ہے۔ اور گورنمنٹ عوام کے سرمایہ کو بہت بے رحمی سے چند لوگوں کی جیبوں میں ڈال رہی ہے۔

ٹکٹوں کا ناقص انتظام ہونے کے علاوہ سٹی بس پر چند چالاک کنڈکٹر جو یا تو کسی کامریڈ کے رشتہ دار ہیں یا سفارشی کے طور پر بھرتی کئے گئے ہیں۔ کافی ہیر پھیر کرتے ہیں۔ اور تنخواہ کے علاوہ اپنی ڈیوٹی کے دوران میں تنخواہ کے علاوہ اپنا علیحدہ امداد آرام کے لئے۔ ایک ٹکٹ کو کئی دو دو بار فروخت کر کے روپیہ کما رہے ہیں۔ افسران بھی اس میں سوار ہوتے ہوں گے۔ لیکن کسی نے جرات نہیں کی کہ اس بدتمیزی کو سختی سے دبایا جاتا۔ اور قومی سرمایہ کو برباد ہونے سے بچایا جاتا۔

پرائیویٹ کیریرز کا قیام

ابھی پہلی مندرجہ بالا چوٹوں سے ریاستی ٹرانسپورٹر نہیں سنبھلے تھے کہ حکومت وقت نے چند چاپلوس اشخاص کو بغیر چھان بین کئے کہ وہ کس قدر ٹھیکہ کا مالک ہے اور آیا وہ صحیح معنوں میں پرائیویٹ کنٹریکٹر کا کام کر رہا ہے۔ پرائیویٹ کیریرز بنانے کی کھلی آزادی دیدی کیونکہ روٹ کی رعایت سے وہ پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

شکل مومناں کرتوت کافراں!

یہ پرائیویٹ کیریرز والے اس وقت ۵۰ فیصدی ٹیکسی کام کر رہے ہیں۔ اور چند رشوت خور اسسٹنٹ ٹریفک انسپکٹروں سے مل کر روپیہ کما رہے ہیں۔ یعنی ٹرک تو پرائیویٹ کیریرز کے نام پر ہے اور نام ٹیکسی کیا جا رہا ہے۔

"ایک ہی ریاست میں دو قانون"

"کرایہ جات میں کمی"

"...میں دو بار پاسنگ سسٹم"

ہماری عوامی حکومت نے ریاستی ٹرانسپورٹروں کو دبانے کیلئے یہاں حکم دیدیا کہ آئندہ ریاستی علاقہ میں ... سال میں دو بار پاسنگ ... جائیگی۔ ... یکدم کشمیر ریڈیو ... بھی کر دیا گیا۔ کہ آئندہ کرایہ ...

(باقی)

دُکھی سنسار

تحریک امداد باہمی

تحریک امداد باہمی باہر کے دلیشوں میں جس قدر نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوئی ہے اپنے دیش میں بد دیانتی کی وجہ سے اسی قدر لعنت۔ قصبہ ہذا میں سمت ۲۰۰۲ بکرمی میں کوآپریٹو سٹور کی تشکیل بذریعہ محکمہ امداد باہمی عمل میں لائی گئی۔ پبلک و سرکاری قوم کا غبن ہو کر سٹور انہیں دنوں سے معدوم ہے حصہ دار اپنے روپیہ کے لئے متواتر پکار رہے ہیں۔ مگر ان کی آواز بہرے کانوں پر پڑتی ہے۔ افسران رقوم کی واپسی کا زبانی وعدہ فرماتے ہیں۔ مگر یہ وعدہ عملی کے لئے تشنۂ تکمیل ہے۔ کیا ہم امید کریں کہ عوامی زیر صاحب متعلقہ محکمہ حکومت و ادارے کے وقار کی خاطر حصہ داران کی رقوم کی فوری واپسی کے لئے وہی قدم اٹھائیں گے جو کہ ایک عوامی حکومت کے شایان شان ہے

(باقی آئندہ)

(سمبھو رام صدر مہو پار منڈل رام بن)

فری لائسنس اسلحہ

چونکہ یہ مانا ہوا امر ہے کہ تحصیل بسوہلی ایک کشادہ۔ وسیع اور تمام کی تمام تر جنگلات سے گھری ہوئی ہے۔ اس کی تمام تر آبادی دیہات ہائے پر مبنی ہے۔ جو کہ اکثر جنگلات کی زد میں آتے ہیں۔ جن میں اکثر جنگلی درندے از قسم چیتا۔ بھیڑیا اور ریچھ وغیرہ بکثرت پائے جاتے ہیں جو کہ آئے دن حیوانوں کے علاوہ انسانوں تک سے بھی مقابلہ میں پیچھے نہیں ہٹتے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اکثر اوقات ایسے کیس ظہور میں آتے رہتے ہیں جو کہ ناخوشگوار ہوں۔ یعنی آئے دن ان درندوں کی وجہ سے اکثر مویشیوں اور انسانوں کی اموات ظہور میں آتی رہتی ہیں۔ اگر ان درندوں کو کوئی مارے تو حکومت کے کارندے فوراً کیس چلا کر لوگوں کو بلاوجہ زیر بار کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا نہیں رکھتے۔ ان حالات میں علاقہ ہذا کی جنتا اور حیوانوں کا بچ نکلنا ایک مشکل امر بن گیا ہے گو یہ حالات دیگر جگہوں میں بھی ہیں تاہم بسوہلی تحصیل خاص کر رعایت کی مستحق ہے۔ لہذا اپیل ہے کہ حکومت فری لائسنس برائے بندوق ہائے حفاظت خود و حیوانات جاری کر کے جنکو مشروط کرے تاکہ آئے دن کے ناخوشگوار واقعات سے نجات مل سکے اور پبلک علاقہ ہذا آرام و چین کا سانس لے سکے۔ اور ضلع و تحصیل میں جا کر بلاوجہ اخراجات

پیر جاپر نیڈ تحصیل سانبہ کے زیر لوگوں

۱۔ تحصیل سانبہ میں غلہ کے نرخ دن بدن گراں ہو رہے ہیں۔ ان نرخوں پر بیچارے غریب ریفیوجی ہریجن۔ کم تنخواہ ملازمین، غیر معقول تعلیل پنشن والے۔ ریٹائر شدہ ملٹری ملازمین جنکی اکثریت ہے کیلئے غلہ خرید کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن سا ہو گیا ہے۔ اگر یہی حالات جاری رہے تو بہت سے لوگوں کی فاقہ کشی تک نوبت آ جائے گی۔ ان حالات کے پیش نظر تحصیل سانبہ پیر جاپر نیڈ کا یہ ریزولیوشن حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ ریاست کے دوسرے قصبوں جموں وغیرہ کی طرح سانبہ و دیگر دیہات جن کی آبادی ما زائد از دو ہزار ہے میں نمک آٹا چاول وغیرہ کے کنٹرول ریٹ پر سرکاری ڈپو کھولے جاویں۔ سانبہ میں جو چاول $12\frac{1}{2}$ روپے من بکتے ہیں ان کا سرکاری نرخ جموں کیلئے دس روپے فی من ہے۔

۲۔ تحصیل سانبہ میں حکومت کی طرف سے جو انتظامات پانی بذریعہ نلکہ جات ٹیوب ویل ہا و بجلی کئے گئے ہیں۔ ان سے عوام کی مشکلات بالکل حل نہیں ہوتیں۔ پانی کیلئے علاقہ کنڈی میں کم از کم دس مزید ٹیوب ویل لگائے جانے درکار ہیں۔ کیونکہ ابھی تک سمیل پور ہو جانی۔ بگونہ وغیرہ مقامات پر پانی کی شدید قلت ہے۔ بجلی کا مفاد صرف سانبہ، گوڑہ سلاتھیاں کو ہی ملا ہے۔ ایسے دیہات جہاں کہ بجلی بآسانی کم خرچ کرنے سے پہنچائی جا سکتی تھی۔ اور ایسے مقامات جہاں پر بجلی کا ہونا اشد ضروری تھا۔ کوئی اقدام نہیں ہوا۔ گورنمنٹ کا کس طرح دیہات کو پانی و بجلی جیسی ضروریات زندگی سے محروم رکھنا ستم نہیں تو کیا ہے علاوہ ازیں سانبہ میں جو پانی کیلئے ٹیوب ویل لگایا گیا ہے اس کا پانی گرمیوں میں تو درکنار سردیوں میں بھی ناکافی ثابت ہوا ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر لوگوں میں روزانہ بیسیوں جھگڑے ہوتے ہیں۔ اور یہ کشیدگی بڑھانے کا کارن بن چکا ہے سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ سانبہ وارڈ نمبر 8 جدھر اکثریت آبادی ریفیوجی، غریب طبقہ، مزدور و ہریجن لوگوں کی ہے۔ کو بجلی پانی اور دیگر سہولتوں...

۳۔ چونکہ بوقت اجرائے و تجدید لائسنس ... ظہور میں آتے ہیں۔ ... غریب ... علاقہ ہذا ... پہنچ سکتے۔ ... ضیاں ...

جے سودیش
جموں مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۶ء

بخشی صاحب سے گذارش

جمہوریت کا یہ خاصا ہے۔ حکومتیں بدلتی ہیں مگر سرکاری ملازم وافسر بدستور اپنی اپنی جگہ کام کرتے چلے جاتے ہیں۔ اُن کے ذمے صرف یہ ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ سرکار کے انتظامیہ کاموں کو چلائیں۔ اُن کو قطعاً اس بات کی اجازت نہیں ہوتی کہ وہ کسی سیاسی پارٹی کے کاموں میں حصہ لیں۔ سیاسیات میں اُلجھیں۔ حکمران پارٹی کا عوام میں جاکر پروپیگنڈہ کریں۔ اور دوسری پارٹیوں کے خلاف پرچار کریں۔ لیکن ہمارے نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ بظاہرہ طور پر تو انہوں نے جمہوریت کے اصولوں پر چلنے کا اعلان کررکھا ہے۔ دُنیا کو دکھاوے کے لئے اُن کی سرکار کی طرف سے یہ باقاعدہ طور پر نشر کیا گیا ہے کہ کسی سرکاری ملازم کو پالیٹکس میں حصہ لینے کی اجازت نہ ہوگی۔

ریاست کے چیف سیکرٹری کی طرف سے کئی بار سرکلر جاری کئے گئے ہیں کہ سیاسیات میں اُلجھنے والے ملازموں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔ مگر "ہاتھی کے دانت کھانے کو اور۔ دکھانے کو اور" کے مصداق کانفرنسی حکمرانوں کے اعلانات کچھ ہیں اور عمل کچھ اور ہی ہو رہا ہے۔ بڑے بڑے ذمہ دار افسر اور اسی فیصدی سے زاید ملازم پالیٹکس میں اُلجھ رہے ہیں۔ کئی افسر کھلے بندوں پبلک جلسوں میں تقریریں کر رہے ہیں۔ نیشنل کانفرنس کی آڑ لے کر کئی ملازم اور افسر کمیونزم اور کمیونلزم کا پرچار کر رہے ہیں۔ اُن افسروں و ملازموں کی نیشنل کانفرنس کے جلسوں میں کی گئی تقریریں نیشنل کانفرنسی اخبارات میں فخر سے چھپتی ہیں اُن سرکاری ملازموں کے جبکہ وہ نیشنل کانفرنس کے جلسوں میں تقریریں کر رہے ہیں۔ فوٹو ہمارے پاس پہنچے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں بارہا مختلف جماعتوں کی طرف سے سرکاری ملازموں کے اس غیر جمہوری طرزِ عمل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جاچکی ہے۔ لیکن کیا مجال کہ جمہوریت کا دم بھرنے والے کانفرنسی حکمرانوں کے کانوں پر جوں تک رینگی ہو بلکہ اس کے برعکس جائیز اور ناجائیز طور پر اُنہی لوگوں کو ملازمتیں دی جاتی ہیں جو کانفرنس کے کارکن ہوں یا نیشنل کانفرنس کا پرچار کرنے کے لئے برسرِ اقتدار کامریڈوں کو یقین دلائیں۔ اس کے علاوہ ملازمتوں میں ترقی پانے کے لئے سینیارٹی و قابلیت کی بجائے برسرِ اقتدار پارٹی و کمیونزم کا پرچار کرنا، بے جا طور پر لوگوں میں خوف وہراس پیدا کر کے اُنہیں کانفرنس کا حمایتی بنانا۔ کامریڈوں کے اشاروں پر ناچنا اور لوگوں پر ظلم وستم ڈھانا۔ ترقیاں حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ بن کر رہ گیا ہے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر جو سرکاری ملازم ایماندار و بااخلاق ہیں جنہیں کچھ اپنے ضمیر اور انسانیت کا کچھ احساس ہے۔ جو برسرِ اقتدار پارٹی کے کارکنوں کے اشاروں پر ناچنے کی بجائے اصولوں پر چلنا چاہتے ہیں۔ اور یا کوئی ایسا ملازم جو کسی اپوزیشن پارٹی کے کارکنوں کا رشتہ دار ہے اُن ملازموں کو ذلیل خوار کرنا ہمارے حکمرانوں نے اپنا شیوا بنا لیا ہے۔ اور وہ قطعاً اس بات کو بھول رہے ہیں کہ آخر وہ آج کس دور سے گذر رہے ہیں۔ اور ڈیموکریسی کس بات کا نام ہے وہ قطع النظر اس بات کے ڈکٹیٹروں سے بھی بڑھ کر تانا شاہی کا راستہ اختیار کئے جا رہے ہیں۔ اور ایسی ایسی مثالیں قایم کی جا رہی ہیں۔ جو کبھی ظالم سے ظالم حکمران کے وقت بھی پیش نہ آئی ہوں گی۔

اس موقع پر یہ واقع قابلِ ذکر ہے کہ پرجا پریشد کے رہنما کارکن شری رشی کمار کوشل کے والد محترم ریاسی سکول میں ٹیچر تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ اُنہیں وہاں سے ڈیڑھ سو میل دور پونچھ تبدیل کرتے ہوئے یہ آرڈر دیا گیا ہے کہ اُنہیں فوری طور پر کسی وقفہ اور چھٹی کے وہاں حاضر ہو جانا چاہیئے۔ اور نہ ہی کوئی سفر خرچ دیا جائیگا۔ اُنہیں یہ نہیں بتایا گیا کہ آخر اُنہوں نے گناہ کونسا کیا ہے جس کے جرم میں اُنہیں یہ سزا دی جارہی ہے۔ حالانکہ اُن کے گھر میں حالت یہ ہے کہ شری کوشل نے ریاسی کے عوام کے دیرینہ مطالبات کو منوانے کے لئے پچھلے دنوں بھوک ہڑتال کی۔ کام کی زیادتی اور بھوک ہڑتال کا اثر اُن کی صحت پر پڑا اور گذشتہ دو ہفتوں سے وہ سخت بیمار چلے آرہے ہیں۔ شری کوشل جموں میں زیرِ علاج ہیں۔ اور اُن کے والد صاحب تیمارداری کے سلسلہ میں چھٹی لے کر جموں آئے تو معلوم ہوا ہے کہ اُنہیں ہیڈ ماسٹر صاحب ریاسی سے تار موصول ہوتا ہے کہ وہ ریاسی سکول سے فوری چھٹی اور بلا کسی تاخیر کے پونچھ جاکر حاضر ہو جائیں۔ حالانکہ اُن سے ریاسی سکول میں باقاعدہ طور پر چارج بھی نہیں لیا گیا ہے۔ اس حالت میں خاص طور پر جبکہ اُن کا فرزند سخت بیمار تھا انسانیت بھی اس بات کا تقاضا کرتی تھی کہ اُن کے ساتھ اس قسم کا انسانیت سوز سلوک نہ کیا جاتا۔ اگر اُن کا کوئی جرم ہے تو باقاعدہ طور پر اُن کے خلاف انکوائری کر کے ایکشن لیا جاتا۔ اور کسی کو اُنہیں وہاں سے تبدیل کرنے پر گلہ نہ ہوتا۔ مگر انتہائی دُکھ کی بات ہے کہ کانفرنسی حاکم حکومت کے نشے میں اس قدر اندھے ہوتے جا رہے ہیں کہ اُنہوں نے اخلاق تو درکنار انسانیت کو بھی بھلا دیا ہے۔

یہ باتیں لکھتے ہوئے ہماری بخشی صاحب سے یہ گذارش ہے کہ وہ اپنے لاڈلے حاکموں اور ظالم ساتھیوں کے کردار پر دھیان دیں۔ جمہوریت کے تقاضوں کو سمجھیں۔ آخر برداشت کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ اور جمہوریت کی خاطر عوام پر ہو رہے ظلم وستم کے چل رہے چکر کو روکیں ورنہ اس سے جو نتائج پیدا ہونیوالے ہیں۔ یقیناً خطرناک ہونگے۔

شری میلا رام کا یوم شہادت
بڑی شان وشوکت سے منایا گیا!

اکھنور۔ ۱۵ دسمبر۔ ریاست کے ساتھ مکمل الحاق کے لئے پرجا پریشد کے اندولن میں نیشنل کانفرنس کی ظالم سرکار کی گولیوں سے شہید ہونے والے ویر میلا رام کا چھمب میں یوم شہادت بڑے جوش اور اُتساہ کے ساتھ منایا گیا۔ شری میلا رام کو شردھانجلی بھینٹ کرنے کے لئے ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا جس میں شری سہدیو سنگھ سیکرٹری پرجا پریشد۔ شری شام لال شرما سیکرٹری پردھان پرجا پریشد اور ٹھاکر ہری سنگھ تحصیل صدر پرجا پریشد نے تقاریر کیں جلسہ کے بعد ایک شاندار دنگل ہوا۔

کشتواڑ میں صدر پرجا پریشد کا سواگت

کشتواڑ۔ ۴ دسمبر۔ پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر پرجا پریشد کے یہاں آنے پر لوگوں نے بڑے جوش وخروش کے ساتھ سواگت کیا۔ پُشپ مالائیں پہنائیں اور عورتوں نے مکانوں کی چھتوں پر سے اپنے پریہ نیتا پر پُشپ ورشا کی۔ جلوس کے خاتمہ پر ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا جس میں دُور دراز علاقہ جات سے جمع ہوئے عوام نے شمولیت کی۔

(نامہ نگار)

اندھیر نگری چوپٹ راجہ

مفت تنخواہیں

ہماری عوامی سرکار ایک عرصہ سے کچھ بڑے بڑے ایسے افسروں کو تنخواہیں دے رہی ہے جن کے ذمہ کوئی ڈیوٹی اور کام نہیں ہے۔ اور جو محض اپنے تنخواہ کے بلوں پر دستخط کر کے گھروں میں بیٹھ کر بڑے بڑے آرام سے تنخواہیں وصول کر رہے ہیں۔ جن میں سے ایک شری گوپال رام صاحب بخشی ہیں۔ جو ریزرو پولیس کے کمانڈر تھے۔ دس ماہ ہوئے وہ چھٹی ختم کر کے حاضر ہونے کے لئے گئے تو اُنہیں چارج نہ دیا گیا۔ اور بڑے آرام سے بیٹھ کر بغیر کسی کام کے آٹھ دس سو روپے ماہوار تنخواہ وصول کر رہے ہیں۔ اسی طرح دیوان اقبال ناتھ ڈپٹی کمشنر ڈوڈہ کی جگہ کسی دوسرے کو لگایا گیا۔ اور وہ بھی ایک عرصہ سے بغیر کام کے بیٹھ کر تنخواہ وصول کر رہے ہیں۔ اسی طرح کوریشن بورڈ تو ختم کر دیا گیا ہے۔ مگر کوریشن بورڈ کے سیکرٹری صاحب موجود ہیں اور کسی خاص کام کے بغیر تنخواہ آرام سے لے رہے ہیں۔ اسی قسم کے اور بھی بہت سے افسر ہیں جن کے ذمہ کوئی کام نہیں اور تنخواہیں ملتی ہیں۔ شاید اس لئے کہ ہماری عوامی سرکار کام بہت کر رہی ہے۔

ڈیڑھ میل لمبی سڑک سو سال میں تعمیر ہوسکیگی!

بھدرواہ۔ ۱۶ دسمبر۔ پانچ سالہ پلان کے تحت ریاست میں ہو رہی ترقی کا ڈھنڈورہ آئے دن بڑے زور شور سے پیٹا جاتا ہے۔ لیکن ترقی کیا ہو رہی ہے۔ اور کس تیزی سے ہو رہی ہے۔ اس کا پتہ اس چھوٹی سی بات سے چل جاتا ہے

بھدرواہ اور اُدرانہ کے درمیان صرف ڈیڑھ میل کا فاصلہ ہے اور کانفرنسی سرکار نے پہلے پانچسالہ پلان میں بھدرواہ سے اُدرانہ تک سڑک بنانے کی سکیم بنائی جس کے تحت مجوزہ سڑک پر ایک لاکھ روپے کے خرچ کا تخمینہ لگایا گیا ہے ایک مدت ہوئی بخشی صاحب بھدرواہ تشریف لائے اور پبلک طور پر اعلان کیا کہ یہ سڑک چند ہی دنوں میں مکمل ہو جائیگی۔ پھر کیا تھا کہ بھدرواہ سے لیکر اُدرانہ تک سڑک کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ پانچ۔ چھ سال سے یہ ڈیڑھ میل لمبی سڑک بن رہی ہے اور جس "تیز" رفتاری سے کام ہو رہا ہے۔ اگر اس کا ایماندارانہ طور پر جائیزہ لیا جائے تو امید کرنی چاہیئے کہ اس ڈیڑھ میل لمبی سڑک کو مکمل ہونے میں کم از کم سو سال ضرور لگے گا۔

مگر دُکھ اور تکلیف اس بات کی ہے کہ سڑک کی تعمیر کا کام شروع ہونے سے پہلے لوگوں کے چلنے کے لئے جو راستہ تھا حامی سرکار کے کارندوں نے وہاں

(باقی صفحہ نمبر ۸ پر)

ریاست کیلئے الگ آئین کمیونسٹوں اور فرقہ پرستوں کی سازش کا نتیجہ ہے لیکن جب تک ریاست کی موجودہ امتیاز...

نیشنل کانفرنسی حکمران صوبائی تعصب کے تحت صوبہ جموں کی ترقی کی طرف کوئی دھیان نہیں دے رہے ہیں ۔ صوبہ جمو...

بھدرواہ ۔ ۲۰ دسمبر ۔ پرجا پریشد کے صدر پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ بھدرواہ میں ہو رہی دو روزہ ڈسٹرکٹ کانفرنس میں شمولیت کے سلسلہ میں ڈوڈہ پہنچے تو ان کا شاندار سواگت کیا گیا ۔ پل ڈوڈہ سے لیکر بھدرواہ تک ۱۹ میل لمبے راستے میں جگہ بجگہ دروازے اور ڈیوڑھیاں بنائی گئی تھیں ۔ ہزاروں لوگوں نے اپنے پریہ نیتا کا پُرجوش سواگت کیا اور پھولوں و نوٹوں کے ہار پہنائے ۔ اندھیرا ہو جانے اور سخت سردی کے باوجود لوگ گیس اور لیمپ جلا کر اپنے نیتا کے سواگت کے لئے کھڑے تھے ماتاؤں نے بھدرواہ سے ڈیڑھ میل دور دیش کے محبوب رہنما کی آرتی اُتاری اور قومی گیت گائے ۔ رات کو رُودرانہ میں تحصیل بھدرواہ کے کارکنوں کی میٹنگ ہوئی ۔

صبح پنڈت ڈوگرہ جی اُودرانہ سے ایک بھاری جلوس کے ساتھ بھدرواہ پہنچے ۔ اُن کی آمد پر سارا قصبہ دُلہن کی طرح سجایا گیا تھا ۔ جلوس کے خاتمہ پر سیری بازار میں کوتوال مادھو لال کی صدارت میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا ۔ جس میں دُور دراز دیہاتوں سے آئے ہوئے لوگوں نے شمولیت کی ۔ جلسہ میں شری دیا کرشن تحصیل سیکرٹری ۔ خواجہ عبد الرحمان ممبر ایگزیکٹو کمیٹی پرجا پریشد سردار بچن سنگھ بخشی نے تقاریر کیں ۔

شری عبد الرحمان نے تقریر کرتے ہوئے ضلع ڈوڈہ میں کمیونسٹ اور کمیونلسٹ نیشنل کانفرنس کے چوہدریوں و سرکاری حاکموں کی طرف سے مچائی گئی دھاندلی اور من مانیوں پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی ۔ اور کہا کہ اگر یہی حالت رہی تو ضلع ڈوڈہ کے عوام ظلم و ستم سے نجات حاصل کرنے کے لئے کوئی سخت سے سخت قدم اٹھانے پر مجبور ہونگے ۔ ریاست کے لئے الگ آئین کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ریاست کے لئے الگ آئین فرقہ پرستوں اور کمیونسٹوں کی ایک گہری سازش کا نتیجہ ہے ۔ جو ریاست کو بھارت سے دور دور رکھ کر اپنے مفادِ خصوصی کو حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ لیکن جب تک ریاست کی موجودہ امتیازی پوزیشن کو ختم کر کے اسے بھارت کی دوسری ریاستوں کی سطح پر نہیں لایا جاتا ریاست کے اندر لوگوں کو کبھی بھی امن و چین نہیں مل سکتا ۔ اور نیشنل کانفرنسی سرکار کے ظلم و ستم کا یہ نتیجہ نکلے گا ۔ کہ عوام بھارت کے نزدیک آنے کی بجائے بھارت سے دور ہونگے ۔ کیونکہ لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ امن پر یہ ... اور ظلم ہندوستان کی وجہ سے ہو رہی ہیں ۔ کیونکہ نیشنل کانفرنسی سرکار کو ہند سرکار نے اس قسم کی تاناشاہی مچانے کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے ۔ آپ نے مزید کہا کہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ نہرو جی بڑے آدمی ہیں ہم اُن پر نکتہ چینی کیوں کرتے ہیں ۔ لیکن میں اور میرے ساتھی شری نہرو جی پر نکتہ چینی کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں ۔ کیونکہ جمہوریت کے اندر ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے باقی اگر شری نہرو جی کوئی اچھی بات کرینگے تو یقیناً ہم اُس کا سواگت کرینگے ۔ انہوں نے مصر کے متعلق جو سٹینڈ لیا ہے ہم اُس کی تعریف کرتے ہیں لیکن گوا ۔ ہنگری ۔ جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کے سلسلہ میں انہوں نے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے ۔ ہم اُس کی مخالفت کرتے ہیں کیونکہ اُن کا یہ سٹینڈ ملک اور قوم کے مفاد کے منافی ہے ۔

سردار بچن سنگھ بخشی نے ایک ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح پچھلے دنوں ڈوڈہ میں نیشنل کانفرنسی کامریڈوں نے پولیس کو ساتھ لے کر پرجا پریشد کے جلسہ پر حملہ کیا اور لوگوں پر لاٹھیاں برسائیں اور پرجا پریشد کے کارکنوں کو زد و کوب کیا ۔ آپ نے کہا کہ میں بخشی صاحب سے گذارش کروں گا کہ وہ اپنے اُن کامریڈوں و پولیس والوں کے خلاف ایکشن لیں ورنہ اب لوگ زیادہ عرصہ کے لئے اس قسم کی غنڈہ گردی کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ۔ آپ نے سلسلۂ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ آج پینتیس (۳۵) روز سے اسی غنڈہ گردی کے خلاف کشتواڑ میں بھوک ہڑتال چل رہی ہے ۔ مگر لوک راج اور گاندھی جی کا نام لینے والوں کی حکومت ٹس سے مس نہیں ہوئی ہے ۔ یہ کتنی شرمناک بات ہے ۔ آخر میں آپ نے کہا کہ پرجا پریشد کسی کی ذات کے خلاف نہیں ۔ ہم تو چاہتے ہیں ملک کے اندر قانون کی حکومت قائم ہو ۔ اگر کوئی غلطی کرتا ہے تو اُس کے خلاف مقدمہ چلا کر سزا دلائی جائے ۔ بغیر مقدمہ چلائے کسی کو جیل میں ڈال دینا یا اور کوئی سزا دینا بذاتِ خود ایک بڑا جرم ہے ۔ آپ نے بتایا کہ پرجا پریشد تحصیل کشتواڑ کے صدر شری میوا رام وکیل کو گرفتار کر کے اُنہیں جیل میں ڈال دیا گیا ہے ۔ اور اُنہیں یہ نہیں بتایا جاتا کہ آخر اُن کا جرم کیا ہے ۔ اپوزیشن کو دبانے کے لئے پرجا پریشد کے کارکنوں کے وارنٹ نکالے جا رہے ہیں لیکن کسی کو یہ نہیں بتایا جاتا کہ اُس کا جرم کیا ہے ۔ باقی بخشی صاحب یا اُن کے ساتھیوں کے کہنے سے کوئی مجرم نہیں بن سکتا ۔ اگر کوئی جرم کرتا ہے تو اس کا فیصلہ عدالت میں ہی کیا جانا چاہیئے ۔ نہ کہ کچھ حکومت کرنے والے لوگوں کو یہ اختیار ہو وہ جو چاہیں کریں ۔

جلسہ کے بعد ضلع بھر کے ڈیلیگیٹوں اور کارکنوں کی میٹنگ ہوئی جس میں ضلع کے سیاسی حالات اور عوام کے مسایل زیر غور لائے گئے ۔

کانفرنس کا دوسرا دن

صبح ڈیلی گیٹ اصحاب اور ضلع ڈوڈہ کے کارکنوں کی ایک میٹنگ شیخ عبد الرحمان ممبر ورکنگ کمیٹی جموں و کشمیر پرجا پریشد کی صدارت میں ہوئی جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے ۔

پہلا ریزولیوشن میٹنگ کے صدر شیخ ... پیش کیا ۔ اور جو متفقہ رائے سے پاس ہوا ۔

(۱) باوجود اس امر کے ریاست جموں و کشمیر قانونی و آئینی طور پر بھارت کا ایک اٹوٹ انگ بن چکی ہے ریاستی حکمرانوں نے اپنے مفاد خصوصی کی خاطر ریاست کے لئے الگ ودھان بنا کر ریاست کو بھارت سے دُور دُور رکھنے کی کوشش کی ہے ۔ اور ریاستی عوام کو بھارتی آئین کے تحت ملنے والے بنیادی حقوق سے محروم رکھ کر اُن کی آزادی و مستقبل کو خطرہ میں ڈال دیا گیا ہے ۔ لہذا پرجا پریشد ضلع ڈوڈہ کے نمائندگان کا یہ اجلاس نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کے اس قدم پر تشویش کا اظہار کرتا ہوا متفقہ رائے سے پرجا پریشد کے نظریہ سے پورے طور پر اتفاق کا اظہار کرتا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کی موجودہ امتیا... کو ختم کر کے اسے ہندوستان کی دوسری ... کی سطح پر لایا جاوے ۔ اور ہندوستان کا ... کے دوسرے حصوں کی طرح یہاں ریاست ...

نیشنل کانفرنسی کامریڈوں میں جوتے چل گئے

بھدرواہ ۔ ۲۰ دسمبر ۔ پرجا پریشد کے پبلک جلسہ میں نیشنل کانفرنسی کامریڈوں نے گڑبڑ کرنے کی کوشش کی اور اس سلسلہ میں اُنہوں نے محاذ رائے شماری سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو یہ کہہ کر اکسانے کی کوشش کی کہ دیکھو جی ! آپ کے پاکستان کے خلاف پرجا پریشد والوں نے ریزولیوشن پاس کیا ہے ۔ کامریڈ گڑبڑ کرنے اور جلوس نکالنے کی تیاریاں ہی کر رہے تھے کہ مقامی احکام نے ذمہ داری سے کام لیتے ہوئے گڑبڑ کو روکنے کے انتظامات کر لئے ۔

لیکن اس موقعہ پر دلچسپ بات یہ ہے کہ ابھی کانفرنسی کامریڈ جلسہ میں گڑبڑ کرنے کے سلسلہ میں جلوس نکالنے کی تیاری ہی کر رہے تھے کہ کامریڈوں کے کمیونسٹ اور اینٹی کمیونسٹ دھڑے کے لوگوں میں آپس میں ہی لڑائی شروع ہو گئی ۔ اور ایک دوسرے پر جوتے برسائے گئے ۔ سرکاری کارندوں نے بیچ میں پڑ کر لڑائی ختم کروائی ۔

بھارت کو قرضہ ملنے کا امکان ۔ نیو یارک ۔ ۱۹ دسمبر ۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ بھارت کو ڈالروں کی ایک نئی بھاری امداد قریب قریب یقینی ہے یہاں یہ کہا جا رہا ہے کہ امریکہ اور عالمی بنک سے بھارت کو تقریباً "ایک ارب ڈالر کی مدد ملے گی ۔"

…کر کے اسے بھارت کے دوسرے حصوں کی سطح پر نہیں لایا جاتا، پرجا پرشد اپنی جدوجہد جاری رکھے گی!

…کے تناسب سے نمائندگی دی جائے۔ بھدرواہ میں پرجا پرشد ضلع ڈوڈہ کی دو روزہ کانفرنس کے اہم ریزولیوشن!

…جائے — اس کے علاوہ ضلع ڈوڈہ کے عوام …یہ نمائندہ اجلاس صدر جموں و کشمیر پرجا پرشد کو …بات کا یقین دلاتا ہے کہ اس حصول مقصد کے لئے پرجا پرشد جو بھی قدم اٹھائے گی۔ ہمارا ضلع کسی بھی قسم کی قربانی میں پیش پیش رہے گا۔

پنچایتوں کے انتخابات:-

(٢) علاقہ جات میں پنچایتوں کے انتخابات من مانے ڈھنگ سے کروا کر جمہوریت کا خون کیا گیا ہے لہٰذا یہ اجلاس مانگ کرتا ہے کہ پنچایتوں کے انتخابات میں مچائی گئی دھاندلی کی آزادانہ تحقیقات کروائی جائے اور جمہوری ڈھنگ سے الیکشن کروا کر لوگوں کو اپنی رائے کے اظہار کا موقع دیا جائے۔ اس کے علاوہ سارے صوبہ جموں میں ٹاؤن ایریا کمیٹیوں کے الیکشن کروانے کے باوجود رام بن ٹاؤن ایریا کمیٹی کے انتخابات کی کئی بار تاریخیں مقرر کرنے کے بعد بھی الیکشن نہیں …کئے، اور بھدرواہ، کشتواڑ اور بانہال میں نام نہاد …ٹاؤن ایریا کمیٹیاں قائم ہیں۔ لہٰذا ہمارا یہ مطالبہ …ڈوڈہ کی ٹاؤن ایریا کمیٹیوں کے انتخابات فوری …عوام کی مانگ کو پورا کیا جائے۔

…پرچی

…لال سیوک پسانیہ

…ہوندی گندھ سوارنی
…نڈ بگانی چارنی
…دی پرچی بھری دے
…ہوری کرتا پائی لے
…لا اک لمکائی لے
…دی پرچی بھری دے
…ہی وارپٹ پانا ای
…کوئی مروانا ای
…دی پرچی بھری دے
…ل پرایا تاڑنا!
…کئے دا ساڑنا
…دی پرچی بھری دے
…ے داتا ناتی جا
…سے ڈ وی منی جا
…ی پرچی بھری جا
…یا جادو پائی لے
…سارا کھسکائی لے
…ی جا
…جا!

پیش کردہ:- شری دیوی دیال جی صدر پرجا پرشد سینگوئی۔

تائید کردہ:- شری امیر چند جی چنتا نواسی۔

ایڈوائزری کمیٹی کا قیام

یہ امر باعث مسرت ہے کہ حکومت جموں و کشمیر نے ضلع ڈوڈہ کی پسماندگی کو محسوس کرتے ہوئے اسے ایک پسماندہ علاقہ قرار دیا ہے اور اس کی بہتری و بہبودی کے لئے دوسرے پانچسالہ منصوبہ میں ایک خاص رقم مخصوص کی ہے لیکن جو کچھ دیکھنے میں آرہا ہے اُس سے انتہائی دُکھ ہوتا ہے کہ اُس روپیہ کا استعمال جائز طور پر نہیں ہو رہا ہے اور وہ روپیہ عوام و علاقہ کی بہتری و ترقی پر خرچ ہونے کی بجائے غلط طور پر چند لوگوں کی جیبوں میں جا رہا ہے یا ایسے کاموں پر صرف کیا جا رہا ہے جس سے عوام کا قطعاً کوئی بھلا نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا پرجا پرشد ضلع ڈوڈہ کے عوام کا یہ اجلاس اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ ضلع کی تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندگان پر مشتمل ایک ایڈوائزری کمیٹی بنائی جائے جو ضلع کی بہبودی کے لئے سکیمیں پیش کرے اور بہتری کی سکیموں پر خرچ ہونے والی رقوم کے جائز استعمال کا دھیان رکھے۔

پیش کردہ:- کرپا رام جی تحصیل صدر بھدرواہ

تائید:- شری امر چند جی صدر بھالا پرجا پرشد کمیٹی۔

سیرگاہوں کو ترقی دی جائے

ضلع ڈوڈہ میں بے شمار جگہیں ایسی ہیں جو خوبصورتی اور قدرتی مناظر کے لحاظ سے اور تاریخی و تمدنی اہمیت کے پیش نظر دُنیا بھر میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں اور اگر اُن کی طرف توجہ دی جائے تو وہ بہترین قسم کی سیاحوں کے لئے سیرگاہیں بن سکتی ہیں۔ لیکن انتہائی دُکھ کی بات ہے کہ صوبائی تعصب کے تحت اُن جگہوں کی ترقی کی طرف قطعاً کوئی دھیان نہیں دیا جا رہا ہے۔ حالانکہ ان صحت افزا مقامات کے DEVELOP کرنے سے نہ صرف عوام ہی خوشحال ہو سکتے ہیں بلکہ ریاست کی آمدن کے اضافہ کا ایک بڑا ذریعہ بھی بن سکتے ہیں۔ لہٰذا پرجا پرشد ضلع ڈوڈہ دُنیا کی بہترین سیرگاہوں مثلاً سنہ سر۔ جائی۔ بھال پدری۔ کیلاش کنڈ (سیوج)، پر نقل۔ لال درمن وغیرہ کو DEVELOP کیا جائے۔

پیش کردہ:- شری رام لال جی بھالرا صدر پرجا پرشد۔

تائید کنندہ:- خواجہ فضل الدین جی سیکرٹری پرجا پرشد علاقہ بھلیس

مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرایا جائے

حسب اختیارات ریاستی حکمران مہاراجہ بہادر نے ریاست جموں و کشمیر کا الحاق بھارت کے ساتھ کیا اور دستاویز الحاق INSTRU-MENT OF ACCESSION کے مطابق ساری ریاست بھارت کا ایک حصہ ہے۔ لیکن یہ انتہائی دُکھ کی بات ہے کہ گذشتہ نو سال سے پاکستان نے جارحانہ حملہ کر کے غاصبانہ طور پر بھارت کے یعنی ریاست جموں و کشمیر کے ایک تہائی حصہ پر قبضہ کر رکھا ہے اتنے لمبے عرصہ تک حملہ آوروں کا اس طور قابض رہنا بھارت کی آزادی اور غیرت کو ایک چیلنج ہے۔ لہٰذا پرجا پرشد ضلع ڈوڈہ کے عوام کا یہ اجلاس بھارت سرکار سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ بھارت کے پاکستانی مقبوضہ علاقہ کو فوری طور پر دشمنوں سے آزاد کروایا جائے۔

پیش کردہ:- شری دیا کشن جی سیکرٹری تحصیل پرجا پرشد بھدرواہ

تائید:- شری فضل الدین جی سیکرٹری پرجا پرشد علاقہ بھلیس۔

چوروں کو مور ٹکر گئے، منسٹر کے لاڈلے لوٹ لئے گئے؟

ہیرانگر ۱۲ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک منسٹر کے قریبی رشتہ دار ساتھی جو ایک عرصہ سے پاکستانیوں کے ساتھ ناجائز تجارت کر رہے ہیں چند دن ہوئے جب وہ پاکستانیوں کو بزازی و دوسرا مال سپلائی کر کے عوضانہ میں سونا لے کر آرہے تھے تو اُنہیں چند ڈاکو ٹکر گئے۔ اور ڈاکوؤں نے وہ سونا اُن سے چھین لیا۔ جس کی مالیت پانچ ہزار روپیہ بیان کی جاتی ہے۔

اس واقعہ کا پتہ لگنے پر منسٹر صاحب دوڑے دوڑے یہاں پہنچے۔ معلوم ہوا ہے کہ پہلے تو اُنہوں نے ڈاکہ زنی کے متعلق تھانہ میں رپورٹ کرنے کا فیصلہ کیا مگر بعد میں اس ڈر سے کہ کہیں خود نہ پھنس جائیں۔ تھانہ میں رپٹ درج کروانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اور پھر کچھ بڑے بڑے افسروں اور بدمعاشوں کو لے کر جس گاؤں کے قریب منسٹر صاحب کے پیارے لُوٹے گئے تھے اُس گاؤں میں پہنچے۔ اور رات کو گاؤں کے کچھ لوگوں کو بلا کر اُنہیں پکڑ لیا اور رسوں سے باندھ کر اُنہیں اُلٹا لٹا کر اُن پر بے رحمانہ طور پر تشدد کیا۔ پتہ چلا ہے کہ اس طور گاؤں والوں پر تشدد کر کے "عوامی خادموں" نے اُن سے دو ہزار روپیہ بھی وصول کیا ہے۔ اس سلسلہ میں مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

پالیٹکس میں الجھنے والے سرکاری ملازم

باوجود اس امر کے کہ گورنمنٹ نے واضح طور پر اعلان کر رکھا ہے کہ کوئی سرکاری ملازم سیاسات میں حصہ نہیں لے سکتا۔ لیکن بڑے بڑے ذمہ دار عہدوں پر تعینات سرکاری آفیسر بھی کھلے بندوں سیاسات میں حصہ لے رہے ہیں۔ جہاں تک کہ وہ نیشنل کانفرنس کے پبلک جلسوں میں تقریریں کرتے ہیں۔ کمیونزم اور کمیونلزم کا نہ صرف پرچار ہی کرتے ہیں بلکہ اُن وطن دشمنانہ جماعتوں کو آرگنائز کر رہے ہیں۔ بڑے سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے ملازم تک نیشنل کانفرنسی کا مریڈوں کے اشارے پر ناچنا ہی اپنی ڈیوٹی سمجھتا ہے۔ یہ حالات جمہوریت اور ملک کے لئے انتہائی خطرناک ہیں لہٰذا پرجا پرشد ضلع ڈوڈہ کا یہ اجلاس اس بات کا پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پارٹی پالیٹکس میں اُلجھنے والے ملازموں کے خلاف ایکشن لیکر اُنہیں ایسا کرنے سے روکا جائے۔

پیش کردہ:- سردار بچن سنگھ صدر پرجا پرشد ڈوڈہ

تائید:- کوتوال مادھو لال جی پریذیڈنٹ علاقہ رٹھکال

بھوک ہڑتالیوں کے ساتھ ہمدردی

یہ اجلاس کشتواڑ کے بھوک ہڑتالیوں کی حالت کے بارہ میں آئی تازہ اطلاعات پر سخت تشویش کا اظہار کرتا ہوا سرکار سے مانگ کرتا ہے کہ بھوک ہڑتالیوں کے مطالبات مان کر اُن کی زندگیاں بچائی جائیں۔

(باقی صفحہ نمبر ۲ پر)

بقیہ تقریر پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ (صفحہ ۲ سے آگے)

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ دیش کے وہ بہادر لوگ جنہوں نے دنیا بھر کے اندر غیر ممالک میں لڑ کر اپنی طاقت اور جوانمردی کا سکہ بٹھایا ہے۔ وہ اپنی اور اپنے ملک کی حفاظت کرنا جانتے ہیں۔ اگر پاکستان نے ریاست پر حملہ کرنے کی جرات کی تو ہر اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائے گا۔ اور اب یہ حملہ نہ صرف ریاست پر تصور کیا جائیگا بلکہ ریاست بھارت کا ایک حصہ ہونے کے ناطے یہ حملہ بھارت پر حملہ ہوگا۔ جس کے متعلق پاکستانی حکمرانوں کو سوچ کر قدم اٹھانا چاہیئے یہ ہماری ایک چیتاونی ہے۔ آگے چل کر آپ نے کہا کہ ہندوستان نے جمہوریت کے ایک راستہ کو اپنایا ہے۔ ہمارے گھر میں آپس میں سیاسی طور پر سو اختلافات ہوسکتے ہیں لیکن ملک کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے میں ہم ایک ہونگے۔

ریاست کے اندرونی حالات کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ برسر اقتدار لوگوں نے تاناشاہی اور من مانیوں کا بازار گرم کر رکھا ہے اور جوں جوں الیکشن نزدیک آرہے ہیں۔ سرکاری حاکموں اور کانفرنسی لیڈروں کا عوام پر ظلم و جبر دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ اور اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے اخلاق سے گرے ہوئے حربے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اور عوام بیحد پریشان اور بے چین ہیں۔ لیکن آج جبکہ پاکستان ہمارے ملک کے خلاف صف آرا ہے اور ریاستی عوام کی ہمدردیوں پر مگرمچھ کے آنسو بہا رہا ہے۔ اور طرح طرح کے پراپیگنڈہ میں مصروف ہے اقتدار کے نشے میں بدمست کانفرنسی حکمرانوں کی یہ پالیسی انتہائی طور پر خطرناک ہے۔ اور دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کر رہی ہے۔ دوسرے معنوں میں ہمارے حکمران اپنے عمل اور فعل سے خود ملک کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ باقی جہاں تک عوام کا تعلق ہے۔ جب ان کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔ ان پر ظلم ہوگا۔ ان کے حقوق پر چھاپہ مارا جائیگا۔ تو قدرتی ہے کہ وہ چیخیں گے چلائینگے اور آواز پیدا کرینگے۔ آپ نے مزید کہا کہ کانفرنسی حکمران جہاں من مانیاں کر کے جمہوریت کا خون کر رہے ہیں۔ وہاں اپنے ملک کے دشمنوں کو اپنے عمل سے پراپیگنڈہ کرنے کا سامان پیدا کر رہے ہیں۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بخشی صاحب اور ان کے ساتھیوں سے اپیل کی کہ وہ محض باتوں اور پراپیگنڈہ سے کام لینے کی بجائے اپنے عمل اور پالیسی پر نظر ثانی کریں جمہوری تقاضوں کو سمجھیں۔ ملک پر منڈلا رہے خطرات کو مد نظر رکھیں باقی جب بھی ناانصافی اور ظلم ہوگا۔ لوگ چلائیں گے۔ لیکن یہ کہنا کہ وہ آوازیں کیوں اٹھاتے ہیں۔ اور حکومت کو بدنام کیوں کرتے ہیں۔ اس سے دشمن کے ہاتھ مضبوط ہوتے ہیں۔ اس طریقہ سے برسر اقتدار لوگ اپنے جرموں سے بری الذمہ نہیں ہوسکتے ہیں۔

آخر میں آپ نے عوام سے اپیل کی کہ تھوڑی ہی دیر کے بعد ریاست میں الیکشن ہونے والے ہیں۔ لوگوں کو چاہیئے کہ وہ کسی کے دباؤ میں نہ آتے ہوئے اپنے جمہوری حقوق کو سمجھنے کی کوشش کریں جمہوریت میں برے لوگوں کو بدل کر اچھے لوگوں کو آگے لانے کا حق حاصل ہے اگر وہ پھیل رہی لاقانونی اور دھاندلی کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اچھے لوگوں کو آگے لانا چاہیئے۔ میں بخشی صاحب و انکے حکمران ساتھیوں سے پھر یہی گذارش کروں گا کہ وہ جمہوری تقاضوں کو سمجھتے ہوئے۔ انسانیت اور فراخدلی سے کام لیں اور ملک کے اندر بری روایات یا مثالیں قائم کرنے کی بجائے اچھائی کی طرف قدم اٹھائیں۔

پنڈت نہرو کا کرنل ناصر کو مراسلہ

لندن ۱۹ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پردھان منتری پنڈت نہرو نے جو آج کل مدھیہ یورپ کے مسائل پر امریکی صدر سے بات چیت کر رہے ہیں مصر کے صدر کرنل ناصر کو ایک مراسلہ لکھا ہے جس میں آپ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ نہر سویز کی صفائی کے کام کو آسان بنانے میں امداد دیں۔ کیونکہ نہر کے بند ہونے سے بہت سے دیشوں کا نقصان ہو رہا ہے۔

کشمیر کا سوال سیکورٹی کونسل میں

کراچی ۱۹ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان سرکار نے اتحادی سبھا میں اپنے مستقل نمائندے کو ہدایت کی ہے کہ وہ سیکورٹی کونسل سے درخواست کرے کہ کشمیر کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے تاریخ مقرر کی جائے۔ پاکستان گورنمنٹ کی طرف سے اس سلسلہ میں ایک بجری تار آج اپنے نمائندے کو بھیجا گیا ہے۔ سیکورٹی کونسل میں ۳ سال کے بعد پھر کشمیر کا کیس پیش ہو رہا ہے

حملہ آور پاکستانی فوجیں ہٹائے بنا کشمیر کا مسئلہ سلجھ نہیں سکتا۔ پنڈت نہرو کا بیان

واشنگٹن۔ ۱۹ دسمبر۔ آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں پردھان منتری پنڈت نہرو نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ صدر آئزن ہوور کے ساتھ بات چیت سے میں امریکی پالیسی کو پہلے سے زیادہ سمجھنے لگ گیا ہوں۔ خاص طور پر مجھ پر آئزن ہوور کے خیالات کا پس منظر واضح ہو گیا جو بہت اہم بات ہے۔ ایک دوسرے سوال پر آپ نے کہا۔ ہنگری کے واقعات پر میں کچھ زیادہ خوش نہیں ہوں۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کا خیال ہے کہ ہنگری میں پُرامن مزاحمت کارگر ہوسکتی ہے۔ جواب میں آپ نے کہا کہ میرا یقین ہے کہ پُرامن مزاحمت یعنی ستیاگرہ کا طریق کار مؤثر ہی نہیں ہوتا بلکہ دوسرے طریقوں سے بہت زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ مدھیہ پورب کی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میرے خیال میں اصل مسئلہ یہ ہے کہ نہر سویز کی حالت کو معمول پر لانے کے لئے کیا اقدامات کئے جائیں۔ اس سوال پر کہ کیا نہر سویز کے مسئلہ پر ایسا سمجھوتہ منظور ہوگا جس کے مطابق مصر اسرائیلی جہازوں کی آمد و رفت حسب سابق روک سکے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ میرے خیال میں نہر سویز ہر ملک کے جہازوں پر کھلی ہونی چاہیئے۔ میری تجویز ہے کہ نہر سویز کے استعمال کے متعلق آئینی پوزیشن کے بارے میں عالمی عدالت جیسی کسی عدالت سے فیصلہ کیا جانا چاہیئے۔ جہاں تک مستقبل کا تعلق ہے۔ اس بارے میں کوئی نیا معاہدہ طے ہوسکتا ہے۔ ایک بار پھر ہنگری کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ایسا کوئی سوال نہیں کہ وہاں جو کچھ ہوا ہے بھارت اس کی مذمت سے انکار کرے۔ سوال یہ ہے کہ کیا لوگ مذمت کر کے مطمئن ہوسکتے ہیں یا کہ اس مسئلہ میں کوئی دوسری تعمیری کارروائی کر سکتے ہیں۔ ایک نامہ نگار نے کہا کہ کشمیر میں لوک مت نہ کرانا بھارت کے اقوام کے آتم نرنے کے حق کو تسلیم کرنے سے مطابقت نہیں رکھتا۔ پنڈت نہرو نے فوراً جواب دیا کہ کشمیر کا مسئلہ واضح طور پر کشمیر پر مسلح حملہ سے شروع ہوا۔ اتحادی کمیشن نے اس حقیقت کو تسلیم کیا اور سفارش کی کہ پاکستانی فوجیں وہاں سے ہٹائی جائیں۔ آٹھ برس گذر چکے ہیں۔ لیکن پاکستان نے اپنی فوجیں نہیں ہٹائیں۔ جونہی فوجیں ہٹائی گئیں سمجھوتہ کی طرف پہلا قدم اُٹھ جائے گا۔ آپ نے اخبار نویسوں کو دعوت دی کہ اگر وہ چاہیں تو وہ کشمیر کا دورہ کریں اور اپنی نظر سے تمام حالات کا جائزہ لیں۔

بڈاپسٹ میں مزید ۳ سو گرفتاریاں

وائنا۔ ۱۹ دسمبر۔ ریڈیو بڈاپسٹ کی اطلاع ہے کہ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ۳ سو اشخاص کو ناجائز اسلحہ رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ راجدھانی میں دو اشخاص کو موت کی سزا دی گئی۔ نیز بڈاپسٹ میں سرسری سماعت مقدمہ کے بعد بھاری تعداد میں لوگوں کو تختہ دار پر کھینچا جا چکا ہے۔

تبتی باشندوں کا چینی فوج سے تصادم

نئی دہلی۔ ۱۹ دسمبر۔ بعض غیر ملکی اخباری نامہ نگاروں نے یہاں سے اپنے اخبارات کو یہ خبر بھیجی ہے کہ بھارت آنے والے تبتی یاتریوں کے بیان کے مطابق گذشتہ ۱۰ دسمبر کو مشرقی تبت کے ایک مقام چری گاما میں چینی فوج نے گولہ باری کی جس سے کم از کم ۸ لامہ ہلاک اور متعدد دیگر زخمی ہوگئے۔ چینی فوج نے اسی علاقہ کے ایک اور [illegible] پر بھی گولے برسائے۔ یاتریوں سے یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ اس دوسرے مقام میں کتنا جانی نقصان ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چینی فوج کو یہ کارروائی علاقہ میں امن و انتظام کرنے کے لئے کرنا پڑی۔ کیونکہ تبتی چینیوں کی دھکے شاہی کی مزاحمت کو کربستہ ہو رہے تھے۔

سرینگر میں پہلی برفباری

سرینگر ۱۹ دسمبر۔ آج سرینگر اور وادی کشمیر کے مختلف مقامات پر پہلی برفباری ہوئی آج علی الصباح سے برف پڑنی شروع ہوگئی جس سے ٹمپریچر ۲۱ فارن ہیٹ تک پہنچ گیا۔ گذشتہ برس وادی میں پہلی برفباری ۱۲ دسمبر کو ہوئی تھی۔ اس اثنا میں یہاں سے ۹ میل دور ہارون میں پانی کے ذخیرہ میں پانی جم گیا ہے جس کے باعث گھروں میں نل کام نہیں کر رہے ہیں اور لوگ مصیبت میں پڑ گئے ہیں۔

پرتگیزی بستیوں سے ہزاروں لوگوں کا [illegible]

نئی دہلی ۱۹ دسمبر۔ شری نواب سنگھ چوہان کی طرف سے پوچھے گئے ایک سوال میں پردھان منتری شری نہرو کی طرف سے راجیہ سبھا میں بتایا گیا کہ ۱۹۵۴ء کے دوران تقریباً ۸ ہزار لوگ جن میں گیارہ ہزار گوانی اور باقی ہندوستانی تھے گوا سے بھارت آ گئے ان کے آنے کی وجہ یہ تھی کہ پرتگالی افسروں نے سختگیرانہ طریقے اختیار کر رکھے تھے۔ اسی طرح دمن سے ۱۵ سو اور دیو سے ۴ ہزار لوگوں کے چلے آنے کی اطلاع ملی ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ ۵۵ء میں ۱۸۰ ماہی گیر جن میں عورتیں اور بچے تھے اناج اور دیگر ضروری اشیاء کی کمی کی وجہ سے دمن سے بھارت چلے آئے۔ ۱۹۵۶ء میں گوا دمن اور دیو سے تقریباً ۲۰ ہزار لوگ بھارت آئے کیونکہ وہاں اقتصادی صورت حالات خراب تھی۔ اس کے علاوہ ایک ایک کر کے بہت سے لوگ کافی تعداد میں خلاف قانون طریقہ سے بھارت آئے ہیں۔

کانفرنس کی کاروائی بقیہ صفحہ ۵

اجلاس سارے ضلع بھر کے عوام کی ہمدردیاں بھوک ہڑتالیوں کے مشن کے ساتھ وابستہ کرتا ہوا۔ ایشور سے پرارتھی ہے۔ کہ ظالم حاکموں کے دلوں میں انسانی ہمدردی کے لئے احساس پیدا کر کے انسانی زندگیاں بچانے کی طرف مائل کرے۔ اس کے علاوہ اجلاس اس بات کا فیصلہ کرتا ہے۔ کہ اُن کی مانگوں کو جلد پورا نہ کیا گیا۔ تو جو حالات نتیجہ کے طور پر پیدا ہوں گے۔ اس کی تمام تر ذمہ داری حکمران پر ہوگی۔

پیش کردہ:- بیٹری لچھوں رام جی صدر چیننا پرجا پرلشد
تائید کردہ:- گوری رام جی صدر علاقہ بھلیس

ضلع ڈوڈہ میں غنڈہ گردی:-

نیشنل کانفرنس کے کارندوں اور سرکاری افسروں نے مل کر تاناشاہی اور غنڈہ گردی کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ ان لوگوں کے ہاتھوں ضلع ڈوڈہ کا کوئی بھی شخص اپنی عزت اور آبرو محفوظ نہیں سمجھتا۔ لاقانونی۔ من مانیاں اور رشوت ستانی انتہائی تشویشناک حد تک پہنچ رہی ہے۔ جس سے عوام بے حد دکھی ہیں عوام کی آواز کو دبانے کیلئے گرے سے گرا ہوا حربہ استعمال کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ پل ڈوڈہ میں پرجا پریشد کے جلسہ پر نیشنل کانفرنس کے ذمہ وار کارندوں اور پولیس کا مل کر حملہ کرنا حالیہ ہی چند دنوں کا ایک شرمناک واقعہ ہے۔

پرجا پریشد ضلع ڈوڈہ کے نمائندگان کا یہ اجلاس حکومت کی توجہ ضلع میں پھیلی ہوئی لاقانونی۔ من مانیوں اور غنڈہ گردی کی طرف دلاتا ہوا مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ان چیزوں کے مرتکب ہونے والے لوگوں کے خلاف سخت سے سخت ایکشن لے کر انہیں عبرتناک سزائیں دی جائیں تاکہ عوام میں بھروسہ پیدا ہو سکے ورنہ اس سے جو خطرناک نتائج پیدا ہوں گے وہ کسی بھی طرح اچھے نہیں ہو سکتے۔

پیش کردہ:- کوتوال امرناتھ جی ممبر ورکنگ کمیٹی بھدرواہ تحصیل کمیٹی
تائید کردہ:- بتری شادی رام جی سکرٹری تحصیل کمیٹی ڈوڈہ

کانفرنس کا کھلا اجلاس:-

ڈیلی گیٹ سیشن کے بعد ایک بھاری پبلک جلسہ کوتوال کرپا رام جی کی صدارت میں جس میں شری عبدالرحمان نے پاس شدہ ریزولیوشن حاضرین کو ایک ایک کر کے پڑھ کر سنائے اور لوگوں نے ہاتھ کھڑے کر کے ان ریزولیوشنوں کی تائید کی۔

اس کے بعد کوتوال کرپا رام جی تحصیل صدر پرجا پریشد نے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر پرجا پریشد کی خدمت میں ایک مان پتر پیش کیا۔ جس میں دیش اور قوم کے لئے ڈوگرہ جی کی خدمات اور قربانیوں کی سراہنا کی گئی اور ضلع ڈوڈہ کے عوام کی مشکلات کا ذکر کیا گیا تھا (مسلسل آئندہ)

جلسہ میں جب پنڈت پریم ناتھ جی تقریر کرنے لگے تو بارش اور سنگرد (برف کی پہلی ہٹ) پڑنا شروع ہو گیا۔ لیکن بارش اور سخت سردی کے باوجود تمام مرد اور عورتیں بڑے غور سے پنڈت جی کا بھاشن سن رہے تھے اور بارش میں ہی کھڑے ہو کر پنڈت جی نے ایک گھنٹہ دس منٹ تک تقریر کی پنڈت جی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ریاست جموں و کشمیر قانونی اور آئینی طور پر بھارت کا ایک حصہ ہے ریاست کے لئے الگ ودھان الگ جھنڈا اور الگ پردھان (صدر ریاست) دیش کی ایکتا کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے۔ ہم دیش کی ایکتا کے مشن کو لے کر میدان میں نکلے ہیں اور اس کے لئے لاثانی قربانیاں دی ہیں۔ ہماری قربانیوں کی بدولت ہی ریاست ہندوستان کے نزدیک کافی حد تک آگئی ہے۔ لیکن جب تک اسے بھارت کی دوسری ریاستوں کی سطح پر نہیں لایا جاتا تب تک ہماری یہ جدوجہد جاری رہے گی۔ پنڈت جی نے کہا کہ آج جبکہ قانونی اور آئینی طور پر ریاست بھارت کا انگ بن چکی ہے حالات اور دیش بھگتی اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ادھر ادھر دیکھنے کی بجائے ملک کی حالت کو سدھارنے اور صحیح معنوں میں لوک راج قائم کرنے کے لئے جدوجہد کی جائے۔ جو لوگ پرجا پریشد پر فرقہ پرستی کا الزام لگاتے ہیں اُن کا عمل اور کردار اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ وہ خود بدترین قسم کے فرقہ پرست ہیں پرجا پریشد سبھی کی سانجھی جماعت ہے کسی کا مذہب اپنی اپنی جگہ خواہ کچھ کیوں نہ ہو۔ اس کا پروگرام یا عمل کسی ایک فرقہ کے لئے نہیں آپ نے حکومت کی طرف سے صوبہ جموں کو نظر انداز کرنے کی پالیسی کی شدید مذمت کی۔

جلسہ میں پنڈت جی کے علاوہ پروفیسر تلک راج تلک۔ لکشمی نراین سیٹھی۔ عبدالرحمان اور سردار بچن سنگھ پنچھی نے اپنے بھاشن کئے اور پروگرام ہر لحاظ سے نہایت کامیاب رہا۔

کشتواڑ کی بھوک ہڑتال بقیہ صفحہ اول

پرجا پریشد کے صدر پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے بھوک ہڑتال ترک کرنے کا تار دیا جس پر بھوک ہڑتالیوں نے کل صبح پچاس دن کے بعد بھوک ہڑتال ترک کر دی ہے۔

کشتواڑ کے ان ویروں نے جنتا کو انصاف دلانے کیلئے اپنی زندگیاں جس طور پر داؤ پر لگا رکھی تھیں اور جس جوانمردی کے ساتھ انہوں نے ۵۰ دن کی لمبی بھوک ہڑتال کی ہے یہ جمہوری اندولن میں کشتواڑ کے عوام نے متحد ہو کر حکومت کو ظالموں کے ظلم کا احساس کروایا۔ ملک [illegible] اُن کی اس قربانی اور بہادری کی [illegible] ادا دی جا رہی ہے۔

ریاسی کی خبریں

غیر جمہوری پنچائیت الیکشن:-

ریاسی ۱۷ نومبر۔ دفتر پرجا پریشد ریاسی میں اس امر کی بہت سی درخواستیں موصول ہوئی ہیں کہ حلقہ پٹوار رابطہ اور حلقہ پٹوار کانجلی کی پنچائیت الیکشن نہایت غیر جمہوری ڈھنگ سے عمل میں لائے گئے ہیں۔ عوام نے ان درخواستوں میں واضح کیا ہے کہ چناؤ کروانے کی اطلاع تک عام لوگوں کو نہیں دی گئی۔ ان ہر دو پنچایتوں میں لوگوں کی منشا کے خلاف پنچ بھرتی کئے گئے ہیں اسی طرح حلقہ پٹوار جنڈہ کے لوگوں نے شکایت کی ہے کہ اس پٹوار کی پنچائیت الیکشن لوگوں کو بغیر اطلاع دیئے ہی کی گئی [illegible] کئی دیہاتیوں کو نمائندگی سے بالکل محروم کر دیا گیا ہے (نامہ نگار)

روپیہ ہضم کر دیا گیا:-

ریاسی ۱۷ نومبر۔ رابطہ کے لوگوں میں اس بات سے بہت ناراضگی پائی جاتی ہے کہ وہاں کے تالاب پر چھ ہزار روپیہ خرچ بتایا گیا ہے مگر تالاب کی مرمت دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس پر دو ہزار روپیہ خرچ آیا ہوگا۔ لوگوں اس سلسلہ میں کافی درخواستیں محکمہ متعلقہ کے ذمہ داران کو دی ہیں۔ مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی اب لوگوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر پنچایت کی طرف سے بنائے گئے اس تالاب پر لگے روپیہ کے متعلق کوئی انکوائری نہ کی گئی۔ تو مجبوراً گاؤں کے لوگ کوئی سخت قدم اٹھائیں گے (نامہ نگار)

بھاگا کا سکول بحال کیا جائے۔

ریاسی ۱۷ نومبر۔ بھاگا کے لوگوں کی مسلسل جدوجہد کے بعد وہاں پر ایک پرائمری سکول کھولنے کے احکامات صادر کئے گئے۔ اور سکول ماسٹر بھی تعینات کر دیا گیا۔ لیکن ایک دو روز میں ہی اس سکول کو علاقہ کالابن دھوس کھوڑ کے مقام پر منتقل کر دیا گیا۔ لوگوں میں اس بات سے حکومت کے خلاف سخت جذبہ ناراضگی پایا جاتا ہے چنانچہ بھاگا کے عوام سکول کی بحالی کے لئے دھڑا دھڑ درخواستیں اعلیٰ حکام کو دے رہے ہیں (ن لن)

بھنگیوں کی تنخواہ میں اضافہ

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ٹاؤن ایریا کمیٹی ریاسی نے بھنگیوں اور کمیٹی کے دوسرے ملازمین کی تنخواہ میں معقول اضافہ کرنے کی سفارش ڈائریکٹر لوکل باڈیز سے کی ہے۔ (ن سل)

بے لاگ تبصروں کے لئے اخبار "جے سودیش" کا مطالعہ کریں

چیٹرجی کی تقریر صفحہ اول سے

آخر میں آپ نے کہا کہ آئین کی تشکیل کے متعلق جموں کے لوگوں کو شکایات ہیں میں اس سلسلہ میں ایک باوقار کمیٹی کا قیام عمل میں لانا چاہتا ہوں۔ جو آئین کی مختلف دفعات کا مطالعہ کرنے کے بعد اس سلسلہ میں ایک جامع رپورٹ تیار کرے گی۔

شری یو۔ ایم ترویدی ممبر پارلیمنٹ نے کہا۔ کہ آج کے دور میں حکومتی لوگوں کی طرف سے جنتا پر سختیاں اور ناانصافیاں کرنا جمہوریت کے سراسر منافی ہے۔ آپ نے کہا کہ جموں اور ہندوستان کے دیش بھگت عوام کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ ریاست قانونی، آئینی طور پر بھارت کا ایک حصہ ہے اور وہ بات جو ڈاکٹر مکرجی کہتے تھے یعنی کہ آئین ساز اسمبلی ریاست کے بھارت کے ساتھ الحاق کی تصدیق کرنے کیلئے بنائی گئی ہے اور اسے یہ کام پورا کر دینا چاہیئے۔ آج نیشنل کانفرنسیوں نے وہ بات ہماری قربانیوں اور ڈاکٹر صاحب کے بلیدان کے بعد مانی ہے شری ترویدی نے ریاست کے متعلق پاکستان کے جارحانہ ارادوں کی شدید طور پر مذمت کی۔

شری رام ناتھ ایڈووکیٹ نے بھاشن دیتے ہوئے ریاست کے اندر نیشنل کانفرنس کارندوں اور سرکاری کرمچاریوں کی طرف سے مچائی گئی دھاندلی کی مذمت کی۔

کمیونزم کا پرچار کرنے کے مزے

سانبہ ۱۶ دسمبر۔ ایک عرصہ ہوا کہ جکھبڑ سکول میں ویونگ ٹیچر کی آسامی نکلی جس پر کمیونسٹ نیشنل کانفرنسیوں کے لاڈلے دینا ناتھ ٹیچر کو ترقی دے کر جکھبڑ سکول میں ۷۰-۶-۱۳ کے گریڈ میں ویونگ ٹیچر لگایا گیا۔ مگر حیرت اس بات کی ہے کہ ٹیچر مذکور کام تحصیل لوئر مڈل سکول میں ہی کر رہا ہے لیکن تنخواہ اپنے جکھبڑ سکول سے ملتی ہے۔ اور وہاں پر کوئی ویونگ ٹیچر نہیں ہے دینا ناتھ مذکور چونکہ نیشنل کانفرنس کا کام کرتا ہے اس کے علاوہ ماسٹر مذکور نے سکول کا سامان چوری کر کے گھر میں لگا کر ہضم کر لیا ہے اس کے علاوہ دیگر کئی طرح سے گول مال کر رہا ہے۔ جس کا انسپکٹر آف سکولز کو بخوبی علم ہے مگر ماسٹر مذکور چونکہ کمیونزم کا پرچارک ہے اور جناب نند لال صاحب جن کو سینکڑوں لوگوں کے حق تلف کر کے انسپکٹری محض اس لئے ملی ہے کہ وہ کمیونسٹوں کے ہم سفر ہیں اور ان کے اشاروں پر ناچ رہے ہیں۔ ان کی نظر میں دینا ناتھ ٹیچر جو کرے سب جائز ہے لیکن اکاؤنٹنٹ جنرل سے یہ التماس ہے کہ وہ اس بات کو دیکھیں کہ یہ سرکاری روپیہ کا کس طرح بے جا تصرف ہو رہا ہے۔ (ن-ن)

جموں و کشمیر کے جداگانہ ودھان کی مخالفت کیوں؟

از۔ ٹھاکر شری رشی کمار کوشل

مجھے تو جموں و کشمیر کے عوام کی بہتری اسی بات میں نظر آتی ہے۔ کہ ہندوستان کا ودھان مکمل طور پر دوسرے صوبوں کی مانند اس جگہ بھی لاگو کیا جائے۔ اور علیحدگی کی جتنی بھی مصنوعی دیواریں کشمیر اور بھارت کے درمیان کھڑی ہیں؛ وہ تمام گرا دی جائیں۔ یہ ایک مسلّمہ امر ہے کہ دنیا میں امریکہ اور روس کے علاوہ کوئی بھی ملک مکمل طور پر خود مختیار نہیں جو ملک سیاسی طور پر خود مختار ہیں انہیں اقتصادی خود مختیاری نصیب نہیں۔ اور اس وقت جبکہ روس اور امریکہ کے درمیان شدید [illegible] سے ٹھنی ہوئی ہے۔ اور دونوں دنیا کے زیادہ سے زیادہ حصوں پر پاؤں پھیلانے میں مصروف ہیں۔ چھوٹے دیشوں کی خود مختیاری ان کے لئے کسی بھی وقت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ ہمارے پڑوس میں تبت کو کم وبیش وہی درجہ حاصل ~~تھا جو آج کشمیر کے لئے نیشنل کانفرنس کی طرف~~ سے طلب کیا جا رہا ہے۔ لیکن اس کا انجام تبت میں چینی کی لبریشن آرمی کیصورت میں رونما ہوا جس طرح آج معاہدہ سینا ئیں کشمیر میں موجود ہیں۔ اسی طرح تبت میں بھی تھیں۔ اگرچہ ان کا مقصد ہندوستان کے تجارتی مفادات کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ کشمیر کی مانند ڈاک اور تار کا انتظام بھی گورنمنٹ آف انڈیا کے ہاتھوں میں ہی تھا۔ کرنیل ینگ ہسبنڈ نے وزیر زور آور سنگھ کی حفاظت کی وفات کے بعد ایک برطانوی مہم کی رہنمائی تبت میں کی اور اس مہم کے بعد تبت کو وہی درجہ حاصل رہا۔ جو کشمیر کے نیتا اپنے لئے چاہتے ہیں۔ لیکن اس کا انجام یہ نکلا کہ تبت کی تقدیر میں مستقل طور پر چین کی غلامی لکھ دی گئی۔

ابھی زیادہ مدت نہیں ہوئی جب چین کے وزیر اعظم [illegible] چو این لائی برما گئے۔ اور پنچ شیل کے آدرشوں پر دونوں ملکوں کے درمیان ایک سمجھوتہ بھی ہوا۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ وہ باہمی [illegible] کے اصولوں پر عمل کریں گے۔ اور ایک دوسرے کی علاقائی حدود کا احترام کیا جائیگا۔ اسی برما کی حدود کے ساتھ ساتھ [illegible] سے (WATTATES) [illegible] نیم خود مختیاروں کی [illegible] چلی آ رہی تھیں۔ یہ ریاستیں [illegible] چھوٹی چھوٹی جاگیرداروں پر مشتمل ہیں [illegible] خود مختیار [illegible] برمی فوج وا سٹیٹس [illegible] میں [illegible] برسات میں وہ [illegible] چارہ [illegible]

چین نے برما کے ساتھ پنچ شیل کا معاہدہ طے کرنے کے باوجود اس موسم برسات میں اپنی فوجیں واسٹیٹس میں بھیج دیں۔ اور انہوں نے باقاعدہ طور پر وہاں اپنا جال بچھا دیا ہے۔ واسٹیٹس کے قبائل کو چین کے ساتھ مطلق کوئی انس نہیں۔ اور اسی لئے اب وہ بھاگ بھاگ کر برمی حدود میں داخل ہو رہے ہیں مدعا یہ ہے۔ کہ اسوقت جبکہ سیاسی مقاصد سے محض پراپیگنڈہ اور وقتی نمائش کے لئے کئے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے ملکوں سے گھری ہوئی خود مختیار چھوٹی ریاستیں زیادہ دیر تک اپنی خود مختیاری قائم نہیں رکھ سکتیں چین کی سرحد کے ساتھ ہند چینی کی ریاستوں کا جو حشر ہوا۔ اور جس طرح انہیں ایک دوسرے کے خلاف آمادہ جنگ کیا گیا۔ یہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ان حالات کی موجودگی میں ریاست جموں و کشمیر کی خود مختیاری کہاں تک ریاستی عوام کے مفاد میں ہو سکتی ہے۔؟ جموں و کشمیر کی حدود ایک طرف چین اور دوسری جانب پاکستان کیساتھ ملتی ہیں۔ اور یہ دونوں ملک کسی بھی لمحہ کشمیر پر اپنا دست حرص دراز کر سکتے ہیں ::

چین اور تبت کے باہمی تعلقات زمانہ ماضی کی بات ہیں۔ چین کا حق سرداری اس ملک پر کبھی نہیں تھا۔ البتہ انہوں نے یہ بہانہ ڈھونڈ نکالا۔ کہ ہمارا آج سے تین سو سال پہلے اقتدار رہا ہے۔ لیکن اس طرح تو پرا چین تبت کے شہنشاہ بھی چین پر حکومت کرتے رہے ہیں۔ آجکل حقیقتوں سے کہیں زیادہ بہانوں کی پناہ لی جاتی ہے۔ اور یہ بہانے چھوٹی موٹی خود مختیار ریاستوں کو طوق غلامی پہنانے کے کام ہی آتے ہیں ::

اگر ریاست جموں و کشمیر کو ہندوستان کا ایک ناقابل علیحدگی حصہ قرار دیکر ہندوستان کا ودھان مکمل طور پر یہاں لاگو کیا جاوے اور اس کی حیثیت کسی بھی پہلو ہندوستان کے دوسرے صوبوں سے مختلف نہ ہو۔ تو پھر یقیناً کسی بھی پڑوسی دیش کو کشمیر کی طرف ترچھی نگاہوں سے دیکھنے کی جرأت نہ ہو سکیگی اور کشمیر پر کیا گیا حملہ ہندوستان پر حملہ تصور ہوگا۔ لیکن اگر کشمیر کی کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی الگ کشمیر کا ودھان جداگانہ اور کشمیر کی جو ڈیشی ہندوستان کی سپریم کورٹ سے آزاد ہو۔ تو پھر کشمیر اور ہندوستان کے درمیان علیحدگی کی [illegible]

خطرناک دیوار ہمیشہ قائم رہے گی۔ خاص طور پر اس صورت میں جبکہ اس کا اپنا الگ صدر بھی ہو جداگانہ ودھان کیصورت میں کشمیر کو ہندوستان کا زیر رسوخ ملک تو قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کا ناقابل علیحدگی حصہ نہیں۔ اور یہ پوزیشن بہت خطرناک ہے۔ کیونکہ عبوری نظام میں غیر ملکی روپے اور خفیہ ریشہ دوانیوں کی بدولت ایسے لوگ بھی ایوان نمائندگان تک پہنچنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ جو کشمیر کی مکمل خود مختیاری کا مطالبہ کریں

جنوبی امریکہ کی تیس ریاستیں دوسری جنگ عظیم سے قبل شمالی امریکہ کیساتھ کم و بیش وہی تعلق رکھتی تھیں۔ جو اس وقت جموں و کشمیر کا ہندوستان کیساتھ ہے یعنی علیحدہ ودھان علیحدہ منتخبہ صدر آزاد جوڈیشری اور داخلہ کے لئے پرمٹ سسٹم۔ لیکن دوسری جنگ عظیم کے وقت برازیل، ارجنٹائن اور دوسری ریاستوں نے شمالی امریکہ کی طرف سے جنگ میں شمولیت کا اعلان ہوتے ہی غیر جانبداری اختیار کر لی جس پر شمالی امریکہ کی طرف سے ۴ نومبر ۱۹۳۹ء کو قانون غیر جانبداری کا نفاذ عمل میں لانا پڑا۔ جس کے تحت شمالی امریکہ کی اکیس ریاستوں اور دوسرے غیر جانبدار ملکوں کے ہاتھوں امریکن اسلحہ، ایمونیشن، سامان جنگ اور دیگر اشیائے ضروریہ فروخت کرنے کی مخالفت کر دی گئی۔ یہ حکم بھی دیا گیا کہ کوئی امریکی شہری ان ریاستوں کے بانڈ اور ہنڈیاں خرید نہ کرے۔ جنوبی امریکہ کی ریاستوں کی طرف سے غیر جانبداری کا رجحان ان کی آزادانہ رائے کا نتیجہ نہیں تھا۔ بلکہ اس کا سبب یہ تھا۔ کہ آغاز جنگ سے بہت پہلے نازیوں کو جنوبی امریکہ کی ریاستوں میں اپنے ففتھ کالم کی وساطت سے لوگوں کو بہکانے کا موقع مل گیا تھا۔ یہی چیز دنیا کے کسی بھی دوسرے ملک میں دہرائی جا سکتی ہے۔ اور اس لئے ریاست جموں و کشمیر کے عوام کو تو اپنے مستقبل کا فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر کرنا ہوگا۔ ریاست جموں و کشمیر میں سماجی زندگی زمانہ تقسیم سے ہی غیر یقینی حالت میں چلی آ رہی ہے اور اس سے ریاستی اقتصادیات کو کافی ٹھیس پہنچی ہے ....

....

خود مختیاری کا خیال محض چند سیاستدانوں کی ذاتی مصلحتوں اور اغراض کا نتیجہ ہے۔ عوام کے ذہنی رجحانات کیساتھ [illegible] کا کوئی تعلق نہیں۔ جموں اور لداخ کے لوگ تو [illegible] طور پر کسی بھی حالت میں خود مختیاری یا محدود الحاق کی تائید نہیں کر سکتے۔ وہ ہندوستان کیساتھ مکمل الحاق کے حامی ہیں۔ جب موجودہ اسمبلی کے انتخابات ہوئے تو اس وقت محدود یا مکمل الحاق کا سوال مطلق عوام کے سامنے نہیں تھا۔ اس ~~[illegible]~~

✗ ابھی تک چندہ نہیں دیا۔ وہ چندہ بھیجنے کی کرپا کریں۔ جن کا چندہ ختم ہو گیا ہے۔ وہ بھی آئیندہ کے لئے اپنا چندہ بھیج کر [illegible] کے علاوہ نئے گاہک بنانے کی کرپا کریں۔ تا کہ مشکل کا سامنا کرتے ہوئے اخبار کو باقاعدہ طور پر شائع کر سکیں :: منیجر

بقیہ ڈیڑھ میل لمبی سڑک

جگہ جگہ پتھر رکھ کر اس کا بی سیتہ ناس کر دیا ہے۔ اور اب تو اُدھر آنا سے بھدرواہ آنا جانا بھی کٹھن ہو گیا ہے۔ اسی طرح کی علاقہ جات میں تعمیرات کا کام ہو رہا ہے۔

"ناتھورام گوڈسے زندہ باد"

کشتواڑ سے اطلاع ملی ہے کہ پچھلے دنوں وہاں پر پرجا پریشد کی طرف سے ایک بھاری جلوس نکالا گیا جس میں سیوا رام وکیل (تحصیل صدر) اور سنتھا سنگھ (ڈسٹرکٹ آرگنائزر ضلع ڈوڈہ) زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔

لیکن وہاں کے نیشنل کانفرنسی کارکنوں اور کچھ ایک سرکاری کرمچاریوں نے اوپر اپنے افسروں کو یہ رپورٹ بھیجی کہ پرجا پریشد والوں نے یہاں پر مہاتما گاندھی جی کے قاتل ناتھورام گوڈسے زندہ باد کے نعرے لگائے۔

یاد رہے کہ شری سیوا رام جی وکیل تحصیل پردھان پرجا پریشد جموں جیل میں نظر بند ہیں اور شری سنتھا سنگھ ڈسٹرکٹ آرگنائزر ڈوڈہ کو گرفتار کرنے کے لئے دفعہ تین سیکورٹی ایکٹ کے تحت وارنٹ جاری کئے گئے ہیں۔ شری سیوا رام کو جیل میں گرفتاری کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے یہ پروانہ بھیجا گیا ہے کہ آپ نے کیا جرم کیا ہے یہ آپ کو نہیں بتایا جائیگا۔ کیونکہ یہ بتانے سے ملک کا امن خطرہ میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔

شری کوشل صحت یاب ہو رہے ہیں

جموں ۱۹ دسمبر۔ شری رشی کمار کوشل چیئرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی ریاسی و ممبر ورکنگ کمیٹی جموں و کشمیر پرجا پریشد جن کی صحت بھوک ہڑتال کے اثرات اور کام کی زیادتی سے خراب ہو گئی تھی اور گذشتہ دو ہفتوں سے انتڑیوں اور گلے کی خرابی کے کارن سخت بیمار چلے آ رہے تھے۔ ہسپتال پر زیر علاج ہیں۔ جن کی بیماری پر جانتا اور خاص طور پر اُن کے ساتھیوں میں بڑے فکر کا اظہار کیا جا رہا تھا اب قدرے ٹھیک ہو رہے ہیں۔ اُمید کی جاتی ہے کہ وہ جلد ہی صحت یاب ہو جائیں گے۔ ڈاکٹروں نے اُنہیں گلے کا اپریشن کروانے کا مشورہ دیا ہے۔

"جے سوویشن" کے پریمیوں سے اپیل

مالی وکچھ ایک دوسری ناقابل عبور مشکلات کے کارن پچھلے کچھ ہفتوں سے "جے سوویشن" شائع نہ ہو سکا جس کے لئے ہمیں افسوس ہے۔ آج جبکہ [illegible] لے بڑی جدوجہد کے بعد جے سوویشن کو باقاعدہ طور پر چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جے سوویشن کے پریمیوں سے التماس ہے کہ جن کے ذمہ بقایا ہے وہ بھیجنے کی کرپا کریں۔ جنہوں

باہتمام گوپال [illegible] پرنٹر پبلشر [illegible] پریس جموں میں چھپکر جاری

رجسٹرڈ ای ۔ پی نمبر ۳۲۷

ہفتہ وار
جے سودیش جموں

جلد نمبر ۲ — ۲ جنوری ۱۹۵۷ء — نمبر ۱۱

کلچرل نمائش کا اُدگھاٹن کرتے ہوئے دہلی میں پوجیہ پنڈت جی کا بھاشن

دہلی ۲۷ دسمبر ۔ بھارتیہ جن سنگھ کے پانچویں سالانہ اجلاس کی کلچرل نمائش کا اُدگھاٹن پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں وکشمیر پرجا پریشد نے کیا کہ بھارتیہ کلچرل قربانی اور تیاگ کی عظیم بنیادوں پر قایم ہے ۔ اور دلیش کی شاندار روایات کو سامنے رکھتے ہوئے ہی قوم کی از سر نو تعمیر ہو سکتی ہے ۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ ڈاکٹر مکرجی کے دکھائے ہوئے راستہ پر چلیں ۔ جنہوں نے دلیش کی ایکتا کے لئے کشمیر میں جا کر اپنا بلیدان دیا ہے ۔

آگے چل کر پنڈت جی نے کہا کہ ریاست قانونی ۔ آئینی و اخلاقی طور پر بھارت کا ایک حصہ بن چکی ہے اور دُنیا کی کوئی طاقت ریاست کو بھارت سے جُدا نہیں کر سکتی ۔ آپ نے مزید کہا کہ پاکستان کا ریاست پر کوئی حق نہیں ہے اور ریاست کے ایک نہائی حصّہ پر پاکستان نے غاصبانہ طور پر قبضہ کر رکھا ہے ۔

وقت آیا ہے عوام کانفرنسی حکمرانوں کے ظلموں کا بدلہ لینے کیلئے تیار ہو جائیں اور انہیں سیاسی طور پر ختم کر دیں!

سندربنی میں شہیدوں کا بلیدان دوس بڑے جوش وخروش کیساتھ منایا گیا

سندربنی ۔ ۲۸ دسمبر ۔ پرجا پریشد کے اندولن میں نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی گولیوں سے شہید ہونے والے ویروں کا یوم شہادت یہاں بڑے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا ۔ اس موقع پر دُور دراز علاقوں سے آئے ہوئے ہزاروں لوگوں نے شرکت کی ۔ صبح ہون یگیہ ہوا ۔ اور لوگوں نے شہیدوں کی سمادھوں پر پھول چڑھائے ۔

دوپہر کو دو بجے ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا ۔ جس میں رام لعل جی سدابرتی ۔ وید پرکاش گپتا ۔ منشی لعل اکھنوری ۔ رام سرن جی ۔ شنکر داس جی ۔ داری دیال جی ۔ سردار بچن سنگھ جی پنچھی ۔ اور شری رام ناتھ ایڈووکیٹ نے اپنے وچار پرگٹ کئے اور شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کی ۔ شری رام ناتھ جی نے شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے کہا شہیدوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے ۔ کہ نیشنل کانفرنسی حکمران ہند کے ساتھ الحاق کے متعلق جو باتیں نہیں کرنا چاہتے تھے انہیں وہ بھی کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑا ہے بہت سی باتیں پوری ہو گئی ہیں ۔ اور وقت آرہا ہے کہ باقی جو باتیں رہ گئی ہیں انہیں منوانے کے لئے آپ متحد ہو جائیں ۔

سردار بچن سنگھ جی پنچھی ممبر ورکنگ کمیٹی جموں وکشمیر پرجا پریشد نے شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے کہا ۔ کہ شہید کی موت قوم کے لئے حیات کا درجہ رکھتی ہے ۔ اور شہیدوں کا خون ہمیشہ رنگ لاتا ہے ۔ آپ نے بتایا کہ ہمارے ان شہیدوں کا خون رنگ لایا ہے ۔ کہ ایک وقت غلام محمد صادق اور دوسرے نیشنل کانفرنسی ریاست کو بھارت کی بجائے پاکستان اور دوسرے ملکوں سے ملانے کے لئے ساز باز کرتے تھے آج وہ بھی گلے پھاڑ پھاڑ کر یہ کہہ رہے ہیں ۔ کہ ریاست قانونی وآئینی طور پر بھارت کا حصّہ ہے ۔

آپ نے مزید کہا کہ کسی بھی حق کو حاصل کرنے کے لئے ایثار اور قربانی کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اور قربانیوں کا پھل ملتا ہے ۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ لوگوں پر بے حد ظلم ہوئے ہیں لیکن وقت آرہا ہے کہ آپ کو ظالموں کے ساتھ بدلہ لینے کیلئے تیار ہو جانا چاہیئے ۔ اگر نیشنل کانفرنسیوں نے گولیوں اور لاٹھیوں سے آپ پر مظالم ڈھائے ہیں اور آپ لوگوں کو لوٹا ہے ۔ تو وقت آیا ہے کہ آپ آنے والے انتخابات میں ان لوگوں کو سیاسی طور پر ختم کر کے اپنے ظلموں کا بدلہ لیں ۔

چوہدری رام لعل جی سدابرتی نے تقریر کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ فائرنگ کی تحقیقات ہونی چاہیئے اور ظالموں کو سزا ملنی چاہیئے ۔ آپ نے کہا کہ وقت آئیگا ۔ کہ ظالموں کو اپنے ظلم کی سزا بھگتنی پڑے گی ۔ (ص)

کانفرنسی حکمرانوں کی سیاسی بلیک میلنگ اور شری اٹول جی کا عزم راسخ!

جموں ۲۸ دسمبر ۔ شری رشی کمار کوشل چیرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی ریاستی ممبر ورکنگ کمیٹی جموں وکشمیر پرجا پریشد جو گذشتہ تین ہفتوں سے بیمار چلے آرہے ہیں اور جن کی صحت اب قدرے ٹھیک ہے نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ "میری علالت کے دنوں میں جن دوست و احباب نے میری تیمارداری میں اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کر کے مجھے سرعت سے صحتیاب ہونے میں مدد فرمائی ۔ میں ان تمام کا ہاردک دھنیہ واد کرتا ہوں ۔ اور بھگوان سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ مجھے یہ شکتی پردان کریں کہ جنتا جناردھن اور اپنے دلیش کی سیوا کے لئے اس شریر کو زیادہ سے زیادہ قابل بنا سکوں ۔ جس کی خاطر میرے تمام دوست وساتھی میری صحت کی بحالی کے خواہشمند تھے ۔

اس موقع پر یہ ذکر بے محل نہ ہو گا کہ جہاں میری صحت کے متعلق بہت سے حلقوں سے انتہائی تشویش اور فکر کا اظہار کیا جا رہا تھا ۔ وہاں محکمہ تعلیم کے چند ذمہ داروں نے میرے پوجیہ پتا ماسٹر رام داس جی لکھنپال ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ریاسی جو دیر سے دیرینہ مریض ہیں اور ان دنوں میری علالت کی وجہ سے سخت پریشان اور مالی دشواریوں میں مبتلا ہیں نیز جموں میں میری تیمارداری میں مصروف ہیں کا تبادلہ پونچھ سے دُور دراز علاقہ میں کر کے اپنی انسان دشمنی اور کم ظرفی کا اچھا ثبوت بہم پہنچایا ہے ۔ میرا پختہ یقین ہے کہ پوجیہ پتا جی کا یہ تبادلہ محض سیاسی بلیک میلنگ کا حربہ استعمال کرنے کے خیال سے کیا گیا ۔ کیونکہ بیماری کے دوران میں یہاں جموں میں بہت سے ذمہ دار نیشنل کانفرنسی دوست مجھے ایسے حالات میں نیشنل کانفرنس میں شامل ہونے کا درس بھی دیتے رہے ہیں ۔ اس سے صاف اندازہ لگایا جا سکتا ہے ۔ کہ آنے والے جنرل انتخابات میں کتنی غیر جانبدارانہ اور آزادی سے اپنی رائے کا اظہار کرنے کا حق عوام کو حاصل ہو گا ۔ لیکن میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ باد مخالف کے ایسے بدترین جھونکے میرے پائے استقلال میں کبھی لغزش پیدا نہیں کر سکتے اور جس پاک مشن کو لے کر اس شریر کو میدان عمل میں جھونکا ہے ۔ وہ شریر تو یہ عوامی سرکار ختم کر سکتی ہے ۔ مگر میرا عقیدہ بدلنے میں ایسی حرکات کبھی کامیاب نہیں ہو سکتیں ۔"

(ص) شری وید گپتا نے کہا ۔ کہ شہیدوں کو یہی سچی شردھانجلی ہو سکتی ہے ۔ کہ جس مشن کو لے کر انہوں نے اپنی قیمتی زندگیاں قوم کے لئے بلیدان کی ہیں ۔ اس مشن کو پورا کرنے کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں ۔ مہتہ شوداس نے کانفرنسی حکمرانوں کے مظالم کی شدید مذمت کی ۔

دہلی میں آل انڈیا بھارتیہ جن سنگھ کا پانچواں سالانہ اجلاس

دہلی ۲۹ دسمبر ۔ آج بھارتیہ جن سنگھ کے پانچویں سالانہ اجلاس کے موقع پر ایک تاریخی جلوس نکالا گیا ۔ جلوس دو میل سے زائد لمبا تھا ۔ جس میں پچاس ہزار سے اوپر جن سنگھ کے سویم سیوک و کارکن شامل تھے ۔ دہلی کی جنتا نے جن سنگھ کے صدر شری دیو پرشاد گھوش اور دوسرے رہنماؤں کا پُرجوش استقبال کیا ۔ لاکھوں کی تعداد میں لوگ سڑکوں کے کنارے ، مکانوں کی چھتوں پر کھڑے تھے ۔ جنہوں نے شری گھوش پر پھولوں کی ورشا کی ۔ جلوس کے آگے موٹر سائیکل سوار ۔ گھوڑ سوار اور سائیکل سوار تھے ۔ جلوس میں شری دیو پرشاد گھوش صدر جن سنگھ پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ شری کے ۔ نریندر ایم ۔ اے صدر استقبالیہ کمیٹی اور شری بلراج مدھوک چار گھوڑوں کی بگھی میں بیٹھے تھے ۔ جلوس دہلی اور نئی دہلی کے خاص خاص بازاروں کا چھ میل کا چکر لگاتا ہوا چار گھنٹے کے بعد پانچ بجے شام کو رام لیلا گراؤنڈ مکرجی نگر میں سماپت ہوا ۔ جھنڈا لہرانے کی رسم کے بعد اجلاس کی کارروائی منتروں کے اچارن سے شروع ہوئی ۔ اجلاس میں ہندوستان بھر سے مختلف حصّوں سے تین ہزار سے اوپر پرتی ندھی شمولیت فرما رہے ہیں ۔

شری کے ۔ نریندر ایم ۔ اے کے استقبالیہ ایڈریس کے بعد شری دیو پرشاد گھوش نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے کہا ۔ کہ بھارت کو ترقی کی شاہراہ پر لے جانے اور اس کا پُنر اتھان کرنے کے لئے تپ ۔ تیاگ اور بلیدان کی ضرورت ہے ۔ شری گھوش جی نے اپنی تقریر میں ملک کے مسائل اور ان سے متعلق جن سنگھ کے نظریہ پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی ۔

بھارت کا پہلا ایٹمی بجلی گھر

بمبئی ۲۳ دسمبر۔ ایٹم شکتی ڈیپارٹمنٹ کے سیکریٹری اور مشہور سائنسدان ڈاکٹر ایچ جے بھابھا نے کہا۔ کہ بھارت کا پہلا ایٹمی بجلی گھر غالباً دوسری پانچسالہ پلان کی تکمیل سے پہلے تعمیر ہو جائیگا آپ نے کہا۔ کہ ہم سب سے پہلے ایٹم شکتی سے بجلی پیدا کریں گے۔ اور آخیر میں ریلوے انجن کو چلانے میں۔ بھی ایٹمی قوت استعمال کی جاسکتی ہیں۔ واضح رہے کہ اس وقت صرف رُوس اور برطانیہ میں ایٹمی بجلی گھر قائم ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ بھارت کا پہلا ایٹمی بجلی گھر بدیشی ڈیزائن کا ہوگا۔ لیکن اس کے کافی حصے بھارت میں بنیں گے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ ایٹمک اہم بموں کے جو تجربات دنیا کے مختلف حصوں میں ہوئے ہیں۔ ان کے باوجود بھارت کی فضا وُں میں ریلیائی لہریں خطرے کی حد سے بہت کمزور ہیں بھارت میں یورینیم کے ذرائع کے متعلق ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ ملک کے کئی مقامات پر خام یورینیم دریافت ہُوا ہے۔ کیرل میں تھوریم کی پیداوار کے لئے ایک سرکاری کمپنی بن چکی ہے۔

۳۱ اگست کو آزاد ہو جائے گا۔ لیکن آزاد ہونے کے بعد اس معاہدہ کے تحت کامن ویلتھ کا ممبر رہے گا۔

کمیونسٹ یورپ میں بھارت کے سفارتخانے

نئی دہلی۔ ۲۲ دسمبر۔ جانکار حلقوں کا بیان ہے۔ کہ بھارت سرکار مشرقی یورپ کے اہم کمیونسٹ دلیشوں میں الگ الگ سفارت خانے کھولنے پر غور کر رہی ہے خیال ہے کہ نئے سفارت خانے پولینڈ ہنگری۔ بلغاریہ۔ رومانیہ اور غالباً البانیہ میں قائم ہوں گے۔ یہ تجویز ہنگری اور پولینڈ کے حالیہ واقعات کے پیش نظر ہے۔ آخری فیصلہ پنڈت نہرو کی واپسی پر ہوگا۔

ضلع ڈوڈہ کیلئے لیبر کمشنر!

شری عبدالرحمان ممبر ورکنگ کمیٹی پرجا پرلشید نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا ہے۔ کہ حکومت نے ضلع ڈوڈہ کے عوام کے اس دیرینہ مطالبہ کو منظور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ کہ وہاں کی مزدوروں کی تکالیف اور شکایات کو سننے کے لئے ضلع ڈوڈہ میں ایک لیبر کمشنر مقرر کیا جا رہا ہے۔ لیکن اگر ضلع ڈوڈہ کے باہر کے کسی ایسے شخص کو وہاں لیبر کمشنر لگایا۔ جو وہاں کے مزدوروں کی مشکلات کو نہ جان سکتا ہو گا۔ تو عوام اسے برداشت نہیں کریں گے۔

مکانوں کے سلسلہ میں کسٹوڈین کا وطیرہ

آج جبکہ جموں شہر میں مکانوں کی قلت ایک مسلمہ حقیقت بن گئی ہے۔ کسٹوڈین صاحب کی دو رخی پالیسی قابلِ مذمت بن گئی۔ ایک طرف تو مکان خالی کروانے کے لئے ناجائز حربے استعمال ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف کریٹ لیڈرشپ کی سفارشوں کی بنا پر مکانوں کی ناجائز الاٹمنٹیں قائم رکھی جا رہی ہیں۔ بخشی نریندر ہیڈ کنسٹیبل پولیس آج کل لکھن پور میں اس کا عیال ستواری محلہ کمیلر کابیاں میں ایک مکان میں رہائش رکھتا ہے۔ لیکن اس کے نام پر محلہ پنج تیرتھی میں ایک نکاسی مکان الاٹ ہے۔ اور وہ کرایہ وصول کر رہا ہے۔ لوگ حیران ہیں۔ کہ کسٹوڈین صاحب دو قسم کی پالیسی کیوں اختیار رکھے ہوئے ہیں۔ (از ایک شہری)

پاکستان کے جارحانہ ارادوں کی مذمت

جموں۔ ۳۰ دسمبر۔ آج یہاں ڈوگرہ صدر سبھا جموں کے زیر اہتمام ریاست کی سیاسی و غیر سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں ریاست کے متعلق پاکستان کے جارحانہ ارادوں اور غلط پراپیگنڈہ کی مذمت کرتے ہوئے ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ میٹنگ ہذا میں نیشنل کانفرنس کے آفیشل (کمیونسٹ) گروپ کے علاوہ تمام جماعتوں کے پچاس کے قریب

کوہلیں مرمت کروائی جائیں

ڈوڈہ کا علاقہ پہاڑی ہے۔ اور بارش کم ہونے کی وجہ سے کھیتوں کو سیراب کرنے کے لئے اکثر طور پر کوہلوں سے کام لیا جاتا ہے۔ مگر اس سال سیلاب آنے سے کوہلیں بالکل ختم ہو گئی ہیں جس سے آبپاشی کے لئے کسانوں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لہٰذا گورنمنٹ کو چاہیئے کہ عوام کی تکلیف کے پیش نظر کوہلوں کی فوری طور پر مرمت کروائے۔ (رچپن سنگھ ڈوڈہ)

رام بن میں ہائی سکول کھولا جائے

قصبہ رام بن تحصیل کا سنٹر ہے لیکن یہاں پر کوئی ہائی سکول نہیں۔ اور نہ ہی لڑکیوں کے لئے مڈل سکول ہے حالانکہ اس کے علاوہ علاقہ میں صرف پانچ چھ پرائمری سکول ہیں۔ اس سلسلہ میں بارہا بذریعہ پریس و پلیٹ فارم حکومت کی توجہ دلائی جا چکی ہے۔ مگر ہماری عوامی سرکار شاید جب تک لوگ مرنے مارنے پر نہ اتر آئیں۔ کسی مانگ کی طرف دھیان دینا اپنی کسر شان سمجھتی ہے۔ پیشتر اس کے عوام اس مطالبہ کو منوانے کے لئے کوئی سخت قدم اٹھانے پر مجبور ہوں۔ ہمارا حکومت سے ایک بار پھر مطالبہ ہے۔ کہ رام بن میں لڑکوں کے لئے ہائی سکول اور لڑکیوں کے لئے مڈل سکول قائم کیا جائے۔ (للبھو رام۔ رام بن)

پولیس کے اعلیٰ افسران کی توجہ کیلئے

گمٹ کی سیڑھیوں پر پچھلے کچھ دنوں سے ایک جارسو بیس نے اپنا اڈہ لگا رکھا ہے۔ اور پتہ چلا ہے کہ اس کے ساتھ کچھ ایک نیشنل کانفرنسی کارکن بھی ملے ہوئے ہیں۔ جن کی مدد سے قمار بازی کرکے وہ شخص بڑی چالاکی سے آنے جانے والے راہگیروں کو لوٹ رہا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کئی ایک دفعہ اس شخص کو پکڑ کر تھانہ میں لے جایا گیا ہے۔ مگر نہ جانے پولیس کے افسر اس پر اتنے رحمدل کیوں ہیں۔ کہ اسے کچھ کانا پھوسی کرنے کے بعد چھوڑ دیا جاتا ہے۔ پولیس کے اعلیٰ حکام کو چاہیئے کہ وہ دیکھیں کہ اس میں کیا راز ہے کہ قمار باز مذکور کو بار بار پکڑ کر کیوں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ (ایک واقفکار)

ہمارا عزم

از سنت رام کشتواڑی

زمانے میں ہل چل مچا کے رہیں گے
صداقت کا ڈنکا بجا کے رہیں گے
ظلم و ستم کی مٹا دیں گے ہستی
مظالم کی دنیا لٹا کے رہیں گے
غریبوں کی دُنیا بہت ہی تلخ ہے
سبھی مشکلیں ہم ہٹا کے رہیں گے
تعصب و کنبہ پرستی مٹا کر
زمانے کو انساں بنا کے رہیں گے
اگر حق کو چھینا کسی فتنہ گر نے
اسے ہر قدم پہ مٹا کے رہیں گے
بنے یہاں الگ ودھان کا کہتے
یہ طوق غلامی ہٹا کے رہیں گے
اس کے لئے جان جائے تو جا سے
خزاں دیدہ بھارت بنا کے رہیں گے
بھارت کی راہ پہ جو کانٹے بچھائے
تو ہستی سے اس کو مٹا کے رہینگے
شرارت سے گر باز آئے نہ کوئی
نشاں اُسے ہم بنا کے رہیں گے
چلنے نہ پائے صوبائی تعصب یہاں کی
یہ فرقہ پرستی مٹا کے رہینگے

بانہال سرنگ کھل گئی:۔

بانہال۔ ۲۲ دسمبر۔ اُپ پردھان ڈاکٹر رادھا کرشنن نے لوئر بانہال سرنگ کا افتتاح کر دیا۔ بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر نے اس سرنگ کا نام جواہر سرنگ رکھا ہے۔ افتتاح کے موقع پر تقریباً ایک ہزار اشخاص سرکاری ملازم سیاح ورکر اور مغربی جرمن ماہرین موجود تھے۔ اقتصادی زاویہ سے بھی اس سرنگ کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

مدراس میں منصفانہ انتخابات کی ضمانت

سیاسی پارٹیوں کی مشاورتی کمیٹی بنانے کا اعلان

مدراس۔ ۲۶ دسمبر۔ آج مدراس سٹیٹ اسمبلی میں شری سی سبرامنیم وزیر خزانہ نے اعلان کیا۔ کہ ریاست میں جن سیاسی جماعتوں کے امیدوار انتخاب لڑ رہے ہیں۔ ان پارٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک سٹینڈنگ کمیٹی بنائی جائے گی۔ جو آزاد اور غیر جانبدارانہ انتخاب کرانے کے لئے حکومت کو مشورہ دیگی۔ اس کمیٹی کی میٹنگیں ہر پندرہ دن کے بعد یا بلضرورت اس سے پہلے بھی ہُوا کرینگی۔

ملایا آزاد ہو جائیگا:۔

لندن۔ ۲۷ دسمبر۔ آج برطانیہ اور ملائی فیڈریشن کے درمیان دفاعی اور باہمی امداد کا ایک معاہدہ طے پا گیا۔ جس کے تحت ملایا

*کارکن شامل تھے۔ نیشنل کانفرنس کے آفیشل گروپ (کمیونسٹوں) کی اس قومی مسئلہ پر وچار کرنے کے لئے بلائی گئی میٹنگ میں شمولیت نہ کرنے کی حاضرین کی طرف سے شدید مذمت کی گئی۔

جے سودیش !

۲ جنوری ۱۹۵۷ء

نمائش یا غنڈہ گردی کا اڈہ

کشمیر میں ہر سال لاکھوں روپیہ خرچ کر کے سرکار کی طرف سے نمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس کا مقصد دستکاریوں کو پروستمان دینے کے علاوہ عوام کو ملک میں ہو رہی ترقی و تعمیر سے روشناس کرانا ہوتا ہے۔ کشمیر کے کانفرنسی حکمرانوں نے یہ دکھانے کے لیے کہ وہ جموں کو بھی اسی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور جموں کے ساتھ ان کا سلوک سوتیلی ماں کا سا نہیں۔ نیز وہ جموں کی ترقی کے بھی اسی طرح خواہاں ہیں۔ جموں میں بھی گزشتہ دو تین سال سے نمائش کا اہتمام کر رہے ہیں۔ جموں میں پچھلے سال کی نمائش کیا تھی اور کیسی تھی اس پر تبصرہ کرنا کچھ پرانی بات ہو گئی ہے۔ لیکن اس سال یہاں منعقد کی گئی نمائش کو نمائش کہنا نمائش لفظ کے ساتھ مذاق کرنے کے مترادف ہے جموں کی اس نمائش کے متعلق چند لفظوں میں یوں کہنا چاہیئے کہ ریاستی سرکار کے چند یار قسم کے لوگوں نے کمانے کھانے، عیش کرنے اور رنگ رلیاں منانے کے لئے یہ اڈہ بنا رکھا ہے اور اپنے متذکرہ مقاصد کو پورا کرنے کے لئے عوام کے خون پسینے کی کمائی کا ہزاروں روپیہ برباد کیا جا رہا ہے

اولاً تو نمائش میں صوبہ جموں کی بنی ہوئی کوئی خاص چیز نہیں ملتی جسے قابل نمائش کہا جا سکتا ہے۔ کشمیر کے ریشمی اور گرم کپڑے نیز چند دوسری اشیاء کے بیوپاریوں کا بازار ہے۔ اور نمائش میں پھر ہے محش قسم کا وہ ناچ جو یار لوگوں کی آمدن۔ رنگ رلیوں کے علاوہ شہر میں غنڈہ گردی کی کشش کا اڈہ بنا ہوا ہے۔ گویا نمائش کی آڑ میں عوام کے رہے سہے کیرکٹر کو اسی طریقہ سے تباہی کے گڑھے میں دھکیلا جا رہا ہے۔

دکھاوے کے طور پر نمائش کے پربندھ کے لئے ایک نمائش کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس میں جموں کے کامریڈ مارکہ یا ایک آدھ دوسرے لوگ لئے گئے ہیں۔ لیکن نمائش کے کرتا دھرتا وہی یار قسم کے حاکم ہیں جو سماج میں خود نمائش کے قابل ہیں۔ اور جن کی یاری اور رنگ رلیوں کے قصے آج شرمناک داستانیں بن چکے ہیں سیاسی کمیٹی کے ممبران کی وقعت کیا ہے۔ اس کے متعلق ان سے ہی پوچھنا بہتر رہے گا۔ انہیں کٹ پتلیاں۔ درشنی پہلوان یا کچھ اور کہنا ہمیں شوبھا نہیں دیتا۔ مگر حیرانگی اس بات کی ہے کہ نہ جانے وہ کن مصلحتوں کے تحت یا اغراض کی خاطر ذلیل ہونے کے لئے کمیٹی کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں +

سنا جاتا ہے کہ کمیٹی کے ممبران نے یہ کہا کہ نمائش اکتوبر میں لگنی چاہیئے۔ جبکہ اتنی سردی بھی نہیں ہوتی اور ویشنو دیوی کے یاتری بھی ایک بھاری تعداد میں یہاں باہر سے آئے ہوتے ہیں یا پھر ماہ فروری میں لگائی جائے۔ جب موسم بہار شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن نہ جانے کن خاص مصلحتوں کی بنا پر اکتوبر سے نومبر اور پھر نومبر سے دسمبر میں ہی کمیٹی کی مرضی کے خلاف نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ اب جبکہ نمائش دیکھنے والوں کا کوئی رش نہیں بلا وجہ کمیٹی کی اچھیا کے خلاف نمائش ایک ہفتہ کے لئے اور بڑھا دی گئی ہے۔

شہر میں یا پریڈ گراؤنڈ میں اگر کوئی سرکس والا یا ناچ کرنے والا جگہ استعمال کرنا چاہے تو میونسپل کمیٹی اس سے بھاری کرایہ وصول کرتی ہے۔ لیکن جہاں نمائش گاہ میں تفریح طبع کے پروگرام کے انچارج ٹھیکیدار بغیر کسی کرایہ کے ناچ کروانے اور لوگوں کو لوٹنے کے لئے جگہ مہیا کی گئی ہے۔ وہاں اسے نمائش کے تمام تر سرکاری روپیہ سے ایک کثیر رقم اور دینے والے ہیں۔ حالانکہ اس غرض کے لئے دوسرے کئی ایسے ٹھیکیدار مل سکتے تھے جو کچھ لینے کی بجائے دینے کو تیار تھے۔ کمیٹی کا آرڈر تھا کہ رات کے ساڑھے دس بجے کے بعد نمائش گاہ میں کوئی ناچ وغیرہ نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر رات کے ایک ایک اور دو دو بجے تک ناچ اور غنڈہ گردی کا بازار گرم ہوتا رہا۔ شہر میں شادیوں اور خوشی کے دوسرے موقعوں پر لاؤڈ سپیکر بجانے کی ممانعت ہونے کے باوجود یہ ناچ کے ٹھیکیدار رات کے ایک ایک بجے تک لاؤڈ سپیکر بجا کر شریف شہریوں کی نیندیں کیسے حرام کرتے رہے۔ پولیس افسروں نے اس دھاندلی اور غنڈہ گردی کی کیوں کھلی چھٹی دے رکھی تھی۔ عام جنتا کے لئے یہ سب راز کی باتیں ہیں۔ ہمارا بخشی صاحب اور ان کی حکومت سے

۱۵

جموں و کشمیر پرجا پرشد کی ورکنگ کمیٹی میٹنگ

جموں ۲۹ دسمبر۔ جموں و کشمیر پرجا پرشد کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اہم اجلاس مورخہ ۶ جنوری ۵۷ء شام کو اوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر پرجا پریشد کی کوٹھی پر ہوگا جس میں آئندہ جنرل انتخابات سے متعلقہ اہم امور پر وچار کیا جائیگا +

کانفرنسی کامریڈ رنگے ہاتھوں پکڑے گئے

اکھنور سے اطلاع ملی ہے کہ نیشنل کانفرنسی کامریڈ جب کہ رات کو جوا کھیل رہے تھے۔ سب انسپکٹر پولیس نے بڑی ہوشیاری سے چھاپہ مار کر انہیں جوا کھیلتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا ہے۔ پکڑے جانے والوں میں کشمیری لال سٹی پریذیڈنٹ نیشنل کانفرنس اکھنور۔ دھرم پال ڈیلیگیٹ مہاشہ ناہر سنگھ ممبر اسمبلی کے بھتیجے پنو کے نام خاص طور پر قابل ذکر بیان کئے جاتے ہیں۔

کانفرنسی کامریڈوں کے جوا کھیلتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑے جانے کا عوام میں خوب چرچا ہے +

۲ یہ پرزور مطالبہ ہے۔ کہ وہ ایک انکوائری کمیٹی کا تقرر عمل میں لا کر اس امر کی تحقیقات کروائیں۔ کہ نمائش کی ناکامی۔ نمائش کے اندر غنڈہ گردی۔ من مانیوں اور سرکاری روپیہ کی بربادی کے لئے کون لوگ ذمہ دار ہیں۔ نمائش کمیٹی کے ممبروں کی پوزیشن کیا بنی ہوئی ہے کمیٹی کے ایک ممبر کو کس طور بے عزت کر کے وہاں سے نکالا گیا ہے۔ اور گورنمنٹ کا وہ لاڈلا افسر کس ٹھیکیدار کا خاص مہمان بن کر یار لوگوں کے ساتھ عیش منا رہا ہے۔ ورنہ جنتا کی نظروں میں سب برائیوں کے ذمہ دار وہ سرکاری افسر نہیں بلکہ خود بخشی غلام محمد اور ان کی حکومت سمجھی جائیگی۔ جنہوں نے اس قسم کے افسروں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے

کشمیر کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کا آخری اجلاس

جموں ۲۲ دسمبر۔ جموں اور کشمیر کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کا آخری اجلاس ۵ جنوری کو ہوگا۔ اس اجلاس میں کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے ممبر الوداعی تقریریں کریں گے۔ اور عارضی لیجسلیچر کے ممبر حلف لیں گے۔ اجلاس آدھی رات تک جاری رہے گا۔ ۲۶ جنوری کو کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی عارضی لیجسلیچر میں بدل جائے گی +

* افسران سے گزارش ہے کہ وہ دیکھیں کہ واقعی سپرنٹنڈنٹ صاحب نے کوئی ایسا حکم سنایا تھا۔ اور اس کے بعد کیا ہوا ہے جس کی بدولت لاقانونی از در پکڑ گئی ہے +

ردی کی ٹوکری بھی نصیب نہ ہوئی

پچھلے دنوں بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر کشتواڑ تشریف لائے اور وہاں کے دکھی اور مظلوم عوام نے اپنی مشکلات سے متعلق سینکڑوں کی تعداد میں درخواستیں لوک راجی پرائم منسٹر صاحب کی خدمت میں پیش کیں انہوں نے وہ سبھی درخواستیں لوگوں سے لے لیں۔ دکھیوں کو امید بندھی کہ اب ان کی شنوائی ہو کر رہے گی۔

لیکن کہتے ہیں کہ دکھی جنتا کی درخواستیں کچھ لوگوں کو قصبہ کے باہر جھاڑیوں میں پھینکی ہوئی ملیں۔ جس پر دکھی یہ دیکھ کر اور بھی دکھی ہوئے کہ اپنے غم کی کہانی سنائیں تو کسے سنائیں

اکثر طور پر یہ سنا گیا تھا۔ کہ ہمارے ہوائی حاکم عوام کی عرضیوں کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں۔ لیکن بیچارے کشتواڑ کے دکھی عوام کی عرضیوں کو ردی کی ٹوکری بھی نصیب نہ ہو سکی اور جھاڑیوں میں ہی بکھر کر رہ گئیں۔

سرکاری لیڈر کا فرمان

خوب شراب کشید کرو

پچھلے دنوں اخبارات اور پلیٹ فارم سے بھدرکیمپ میں بڑھتی ہوئی لاقانونی اور ناجائز شراب کی کشید گی کے متعلق تشویش کا اظہار کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ اس پر سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس جموں بھور کیمپ میں تشریف لائے اور وہاں جا کر انہوں نے دیکھا کہ ناجائز شراب کی کشید گی کی بھٹیاں کئی بندوں لگی ہوئی تھیں۔ اس پر سپرنٹنڈنٹ صاحب نے بھور کیمپ کے سرکاری منظور شدہ لیڈر کو بلا کر کہا کہ یہ جملہ بھٹیاں آٹھ دن کے اندر اندر بند ہو جانی چاہئیں۔ ورنہ یہاں چھاپے مارے جائیں گے۔ اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائیگا۔ چنانچہ کہتے ہیں۔ کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب کا یہ حکم اُن کے چلے آنے کے بعد بذریعہ منادی کیمپ میں سنا دیا گیا۔ پتہ چلا ہے کہ اس کے بعد دوسرے دن شراب کی کشیدگی کے مرتکب اشخاص نے مل کر چھ سات سو روپیہ اکٹھا کر کے گورنمنٹ کے منظور شدہ اس لیڈر کو دیا۔ اور اس نے اعلان کیا۔ کہ الیکشن ختم ہونے تک کیمپ ہذا میں چھاپے مارنے کی کوئی جرأت نہیں کرے گا۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ جہاں کیمپ میں اگر سو بوتل روزانہ ناجائز شراب کشید ہوتی تھی آج تین سو بوتلیں روزانہ کشید ہو رہی ہیں اور کیمپ میں رہنے والے شریف شہری سخت تنگ ہیں۔ انسپکٹر جنرل پولیس اور دوسرے متعلقہ *

ایک ایک سچا ہریجن نیشنل کانفرنس کو ٹھگوں کا ٹولہ ہی سمجھتا ہے۔ منڈل کے جلسہ میں ہریجن رہنماؤں کا اعلان

گرداری لعل ڈوگرہ کو ہریجنوں کا ایک بھی ووٹ نہیں ملیگا

ہیرانگر ۲۵ دسمبر کوٹ پٹنون میں ہریجنوں کا ایک بھاری پبلک جلسہ جموں و کشمیر ہریجن منڈل کے زیر اہتمام ہوا جس میں تحصیل بھر سے دو ہزار کے قریب ہریجنوں نے شمولیت کی۔ اس سے پیشتر مورخہ ۱۷ دسمبر کو کوٹ پٹنوں میں پبلک جلسہ رکھا تھا لیکن کانفرنسی کامریڈوں نے جلسہ پر حملہ کرکے جلسہ نہ ہونے دیا تھا۔ تحصیل ہیرانگر میں اپنی قسم کا دوسرا واقعہ ہے۔ جب نیشنل کانفرنس نے ہریجنوں کو جلسہ نہ کرنے دیا لیکن جس ہمت اور استقلال کے ساتھ ہریجن نیشنل کانفرنس کی غنڈہ گردی کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس کی ہر طرف سراہنا ہو رہی ہے۔

جلسہ میں ہریجن منڈل کے جنرل سیکریٹری شری للکھی رام نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ نیشنل کانفرنس کی غنڈہ گردی اور ہریجنوں پر ظلم و تشدد کی شدید مذمت کی اور کہا کہ وہ غریب ہریجنوں کو ڈرا کر ان سے ووٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن نیشنل کانفرنس کے ساتھ لوہا لینا ایک ایک سچا ہریجن اپنا دھرم سمجھتا ہے۔ آپ نے سرکاری ملازموں کے سیاسیات میں حصہ لینے کی شدید مذمت کی۔ اس کے علاوہ ... خود غرضی عناصر کی طرف سے ہریجن منڈل کے کارکنوں کے خریدے جانے کی پھیلائی جا رہی غلط افواہوں کی بھی مذمت کی گئی۔ جلسہ میں جب حاضرین سے پوچھا گیا کہ گرداری لعل ڈوگرہ کو جو لوگ ووٹ دینگے وہ ہاتھ کھڑا کریں تو ایک بھی ہاتھ کھڑا نہ ہوا۔

شری چونی لال نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں بھدرواہ کے لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ عوام کے خادم۔ محب وطن اور بلند اخلاق لیڈر گونی صاحب پھر نیشنل کانفرنس میں واپس آ گئے ہیں۔ شری چونی نے مزید کہا کہ میں گونی صاحب کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ ایک نظریہ رکھنے والے اور نیا کشمیر ایک پروگرام کے پابند ساتھی پھر اکٹھے ہو گئے ہیں ... آگے چل کر تقریریں میں پارلیمنٹ کے لئے بنائے گئے الگ آئین کی تعریفیں کیں۔ اور کہا گیا کہ یہ آئین نیا کشمیر کے بنیادی اصولوں کے عین مطابق بنایا گیا ہے۔ پتہ چلا ہے کہ گونی صاحب ضلع ڈوڈہ میں محاذ رائے شماری سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو مل مل کر انہیں نیشنل کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے کہہ رہے ہیں۔

نیشنل کانفرنس کا ناکام جلسہ

بھدرواہ ۲۷ دسمبر۔ یہاں شری شام لال صراف وزیر ترقیات کی آمد پر نیشنل کانفرنس کی طرف سے پبلک جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ اور ان کی آمد سے پہلے گاؤں گاؤں میں لوگوں کو جلسہ میں شمولیت کے لئے حکم سنائے گئے مگر جلسہ میں حاضری چالیس پچاس سے بڑھ نہ سکی۔

جلسہ میں شام لال صراف کامریڈ عبدالغنی گونی اور چونی لال ممبر اسمبلی نے تقاریر کیں۔ کامریڈ گونی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ عوام کے بھلے کے لئے میں پھر نیشنل کانفرنس میں شامل ہوا ہوں۔ اور میں نے محسوس کیا ہے کہ بھلا نیشنل کانفرنس میں رہ کر ہو سکتا ہے۔

کامریڈ کرشن دیو سیٹھی گرفتار ہونے کیلئے تیار ہو گئے ہیں

نوشہرہ ۲۶ دسمبر۔ پچھلے دنوں کانفرنسی کارکنوں کی ایک میٹنگ ہوئی پتہ چلا ہے کہ کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کامریڈ کرشن دیو سیٹھی سیکریٹری صوبائی نیشنل کانفرنس نے کہا کہ حکومت نے تحصیل نوشہرہ میں نیشنل کانفرنس کی مانگ پر خراب ہو جانے والے دو فصلوں کا مالیہ معاف کرنے کا یقین دلایا تھا۔ اور بخشی صاحب نے بھی وعدہ کیا تھا کہ دو فصلوں کا مالیہ معاف کر دیا جائیگا لیکن آج بخشی صاحب اور حکومت اپنے وعدے سے ہٹ کر نہ جانے کس منہ سے پھر مالیہ وصول کرنا چاہتی ہے کسانوں کو چاہیئے کہ وہ مالیہ ادا نہ کریں۔ اور اگر حکومت نے سختی کی تو سب سے پہلے میں گرفتار ہونگا۔ لیکن بخشی غلام محمد کی حکومت کو مالیہ نہیں لینے دونگا۔

اس سلسلہ میں کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ سیٹھی صاحب کی یہ تقریر نیشنل کانفرنس میں انتشار کا نتیجہ ہے۔ لیکن کچھ لوگوں کا خیال ہے۔ کہ چونکہ محکمہ مال کے منسٹر سید میر قاسم ہیں۔ اور وہ سیٹھی صاحب کے گروپ کے حمایتی ہیں۔ اور سیٹھی صاحب کی اپنی ایماء پر ہی مالیہ کی وصولی کا آرڈر ہو رہا ہے۔ تاکہ سیٹھی صاحب اس مسئلہ کو ایجیٹیشن بنا کر اندولن کھڑا کر کے کسانوں کو اپنے پیچھے لگا لیں اور سیٹھی صاحب کے اندولن پر گورنمنٹ پھر مالیہ معاف کر دے گی۔ کیونکہ اس طرح تو انہیں علاقہ میں اپنی کامیابی کی کوئی امید نظر نہیں آ رہی ہے۔

بعد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کامریڈ سیٹھی ایک طرف تو پٹواریوں کو کسانوں سے مالیہ وصول کرنے کے لئے زور دینے کا مشورہ دے رہا ہے۔ اور دوسری طرف کسانوں کو یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ مالیہ مت دیں

بیک ورڈ مدن نے دوسری شادی تسلیم کر لی پہیلی حقیقت بن گئی ہے

بیک ورڈ مدن لال جی کامریڈ جن کی دوسری شادی کا قصہ ایک عرصہ سے لوگوں کے لئے ایک معمہ بنا ہوا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ صاحب نے اب یہ شادی پبلک طور پر تسلیم کر لی ہے محبوبہ کی ماں سے جہیز وغیرہ بھی لے لیا ہے۔ اور گزشتہ دو سال سے چلی آ رہی یہ پہیلی اب ایک حقیقت بنکر رہ گئی ہے گویا بیک ورڈ طبقوں کے سدھار کرنے کا ٹھیکہ لینے والے بیک ورڈ مدن کا اپنا سدھار ہو گیا۔ لوگوں میں کامریڈ صاحب کی شادی کا خوب چرچا ہے کیونکہ مدن کے ہاں پہلے تین بچے اور گھر میں پہلی بیوی موجود ہے اور محبوبہ بھی شادی کا آخری اعلان کر کے گھر میں آ ٹکی ہے۔ جس کے متعلق عاشق صاحب کبھی اسے اپنی ... کبھی رشتہ دار اور کبھی کچھ اور کہہ کر محبت کی بڑھتی ہوئی پینگوں کو چھپانے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ کشیپ راجپوت بھائی نواب صاحب کے اس فعل کو نہایت برا منا رہے ہیں۔ اور انہوں نے ایک اشتہار کے ذریعہ انہیں برادری کے صدر کے عہدہ سے خارج کرنے کا اعلان کیا ہے۔

کانفرنسی کامریڈ اپنے ساتھی کے اس "شاندار کارنامے" پر اسے مبارکیں دے رہے ہیں۔ خوشیاں منا رہے ہیں۔ لیکن کسی ظالم نے یہ نہیں سوچا۔ کہ پہلی بیوی کا کیا ہوگا۔ اور آج اس کی حالت کیا ہے۔ سنجیدہ حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ جب تک کوئی کامریڈ اس قسم کے کارنامے نہ کرے وہ اس وقت تک پکا کامریڈ نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ ایک قسم کے لوگوں کے پاس ملنے جلنے سارٹیفکیٹ ہونے لازمی ہوتے ہیں۔

کمیٹی کے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ

ریاسی ۲۰ دسمبر۔ ٹاؤن ایریا کمیٹی ریاسی نے بھنگیوں اور کمیٹی کے دوسرے ملازمین کی تنخواہوں میں معقول اضافہ کرنے کی گورنمنٹ سے سفارش کی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے کمیٹی کی سفارش پر یکم ستمبر سے کمیٹی کے ملازمین کو الاؤنس دینے کی منظوری دیدی ہے معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی نے پھر گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ جب ریاست کے دوسرے ملازمین کو الاؤنس یکم اپریل ۱۹۵۶ء سے گورنمنٹ نے دینا منظور کیا ہے تو کمیٹی کے ملازمین اور غریب بھنگیوں کو بھی یکم اپریل ۱۹۵۶ء سے ہی الاؤنس کیوں نہ دیا جائے۔

بقیہ صفحہ نمبر ۸ سے آگے :-

دان دور اندیش نہیں۔ اور خلوص کیش محب وطن کی کنارہ کشی سے پنجاب کے خرمن امن پر عناد و فساد کی بجلی گر گئی۔ فوجوں میں بغاوت پھیل گئی۔ شہزادہ شیر سنگھ کو لاہور آنے کی دعوت دینے والے فوجی افسروں نے رائج الوقت حکومت کا تختہ منقلب کرنے کی ٹھان لی۔ انہوں نے راجہ دھیان سنگھ کو بھی بلا بھیجا تاکہ ان کی گرانبار شخصیت سے پنجاب کا سیاسی توازن پھر سے قائم ہو سکے لیکن ایسا نہ ہوا۔ رانی ڈوگرہ بھائیوں اور شیر سنگھ کی جانی دشمن تھی۔ شیر سنگھ نے قلعے پر قبضہ کر لیا۔ رانی خائف ہو گئی۔ کچھ مدت تک امن رہا پھر یکایک کھلبلی پیدا ہوئی۔ رانی اپنی داسی کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتار دی گئی۔ سندھانوالئے سردار لاہور میں آ دھمکے انہوں نے سب سے پہلے شاہ بلاول لاہور میں مہاراجہ شیر سنگھ کو نئی بندوق دکھانے کے بہانے ہلاک کر دیا۔ پھر اس کے خورد سال بیٹے شہزادہ پرتاپ سنگھ کے معصوم خون سے ہاتھ رنگے (باقی آئندہ)

صدر جموں میونسپل کونسل کو چٹھی

جموں میونسپل کونسل میں پرجا پریشد کے چھ ممبروں نے میونسپل کونسل کے صدر کو چٹھی لکھی ہے جس میں کونسل میں پاس شدہ ریزولیوشنوں پر عمل درآمد نہ کرنے اور کونسل میں بحیثیت اکثریت دھاندلی اور ڈکٹیٹرشاہی کے خلاف زوردار پروٹسٹ کیا گیا ہے

کشتواڑ کے عوام نے ظلم و ناانصافی کے خلاف صبر کی جنگ لڑ کر ظالموں کے ایوانوں میں زلزلہ پیدا کر دیا ہے

کشتواڑ میں بھوک ہڑتالی ویروں کا شاندار جلوس بھاری پبلک جلسہ

کشتواڑ۔ گورنمنٹ اور پرجا پرشد کے رہنماؤں کے درمیان جہاں کہ بھوک ہڑتالیوں کے مطالبات سے متعلق بات چیت کے بعد حکومت کی طرف سے ایک پریس نوٹ نکالا گیا جس میں جائز مطالبات پورے کرنے کا یقین دلایا گیا تھا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں پرجا پرشد کے صدر پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کی ہدایت پر کل یہاں بھوک ہڑتالیوں نے پچاس دن کے بعد اپنا برت کھول دیا۔ برت کھولنے سے پیشتر ہون یگیہ ہوا۔ اور دوسرے دن بھوک ہڑتالی ویروں کو پالکیوں ڈنگلوں میں بٹھا کر ایک شاندار جلوس نکالا گیا۔ بھوک ہڑتالی ویروں کی ایسی بھاری قربانی کے بعد کامیابی کی خوشی میں سارا قصبہ دلہن کی طرح آراستہ کیا گیا تھا۔ بازار میں جگہ بجگہ لوگوں نے بھوک ہڑتالیوں کو پھولوں کے ہار پہنائے اور ماتاؤں نے مکانوں کی چھتوں سے ان پر پشپ ورشا کی۔

جلوس کے خاتمہ پر بازار میں ایک بھاری جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں اسقدر حاضری تھی۔ کہ بڑے بڑے بزرگوں کا کہنا ہے۔ کہ کشتواڑ کی تاریخ میں اتنا بھاری جلسہ کبھی نہیں ہوا ہے۔ جلسہ میں شری دیا کرشن تحصیل سیکرٹری پرجا پرشد بدرواہ نے تقریر کرتے ہوئے کشتواڑ کے عوام کو اس کامیابی کے لئے مبارکباد دی۔ اور کہا کہ انہوں نے زندہ اور جواں مرد لوگوں کی طرح قربانی سے ظالم کے دیوانوں کو ہلا دیا ہے۔ آپ کے بعد شری دینا ناتھ جی چیئرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی ادہمپور نے مختصر سی تقریر میں کہا۔ کہ دنیا کی تاریخ میں کئی بار ایسے واقعات ظہور میں آتے ہیں جبکہ ظلم و تشدد۔ انصاف اور سچائی کا گھونٹ نکالنے پر تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن سچائی کی آخر فتح ہوتی ہے کشتواڑ کی عوام نے اتنے لمبے عرصہ کے لئے صبر کی جنگ لڑ کر فسطائیت کو شکست دی ہے۔ عوام کی اس فتح پر جتنی بھی خوشی ظاہر کی جائے کم ہے۔ آخر میں سردار بچن سنگھ پنچھی ممبر ورکنگ کمیٹی نے تقریر کرتے ہوئے وہ سب سرکاری خط و کتابت و پریس نوٹ عوام کے سامنے رکھے۔ جو سرکار کی جانب سے کی گئی ہے۔ آپ نے کہا کہ بڑی بڑی بھوک ہڑتالیں ہوتی ہیں۔ مطالبات بھی پورے ہوتے ہیں لیکن گورنمنٹ سطح پر کسی بھی بھوک ہڑتال کو* گورنمنٹ سطح پر منوا چکے ہیں۔ آپ نے پریس نوٹ جو کہ گورنمنٹ کی طرف سے نکالا گیا تھا کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی تحریک اس لئے شروع ہوتی ہے کہ گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جا سکے۔ لیکن آپ نے نا صرف گورنمنٹ کو ہی اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔ بلکہ ...

مطالبات کے مانے جانے کا تحریری یقین بھی لیا ہے۔ کچھ باتیں ہو چکی ہیں اور باقی ہو جائیں گی۔ ہماری کسی سے ذاتی عداوت نہیں۔ ہماری جد و جہد لوگوں کی مرضی کے مطابق حکومت چلے۔ اس لئے جب حکومت اس سوال کو مان لے تو ہماری لڑائی بند ہو جاتی قدرتی بات ہے کشتواڑ میں جو حالات پیدا ہوتے اس کی جانب حکومت کی توجہ دلائی گئی لیکن کوئی ٹھوس اقدام نہیں اٹھایا گیا مجبوراً

یہاں کے عوام کو یہ قدم اٹھانا پڑا۔ اب اگر حکومت اپنے رویہ میں تبدیلی پیدا کر کے درست ڈھنگ اپنانے کو تیار ہوتی ہے، تو ہم کو خواہ مخواہ سخت حالات پیدا نہیں کرنا چاہیئے۔ باقی غلط اطلاعات اور پینک پھیلانے کے جو حربے یہاں روزمرہ استعمال میں لائے جا رہے ہیں۔ ان کی جانب ہم گورنمنٹ کی توجہ دلاتے ہیں۔ اور سخت ایکشن لینے کے لئے زور دیتے ہیں۔ تاکہ ایسے عناصر جو ملک کے اندر برے حالات پیدا کرنے کے خواہاں ہیں کا قلع قمع ہو سکے۔

*: آپ کو پہلے سے بھی زیادہ بہ بل عطا کرے۔

*: کو نہیں مانا گیا۔ لیکن آپ

سیاسیات میں الجھنے والے ملازم جمہوریت کے دشمن ہیں بخشی صاحب کا اعتراف

کشتواڑ۔ ۱۹ دسمبر۔ پرائم منسٹر بخشی صاحب کے یہاں آنے پر نیشنل کانفرنس پرجا پرشد اور عوامی نیشنل کانفرنس نے پرائم منسٹر صاحب کا سواگت کیا۔ پرجا پرشد نے پرائم منسٹر کا استقبال کرنے کے لیے ایک ڈیوڑھی بنائی تھی۔ جس پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ ایک تنظیم کے تحت کھڑے تھے۔ اور پرائم منسٹر زندہ باد۔ پرجا پرشد زندہ باد کے نعرے بلند کئے۔

پرائم منسٹر کی آمد پر کشتواڑ کے علاوہ راستہ میں بھی گیٹ بنائے گئے تھے جن کو بنانے پر زیادہ تر جنگلات کے چھوٹے ملازمین مامور کئے گئے تھے۔ اور اس موقع پر ایک بات جو خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ ٹھاٹھری سے کشتواڑ بخشی صاحب ایک راستے سے گئے۔ اور دوسرے راستے سے واپس آئے۔ یعنی کہ دوسرا راستہ صرف بخشی صاحب کے ٹھاٹھری سے کشتواڑ جانے کے لئے لوگوں سے بیگار اور کثیر رقم خرچ کر کے بنایا گیا تھا۔ اور یونہی بخشی صاحب ٹھاٹھری واپس پہنچے تو وہ راستہ کئی مقامات پر نہ جانے کیوں توڑ دیا گیا۔ بخشی صاحب کے لئے اس نئے راستہ کی تعمیر پر لوگوں میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جاتی ہیں۔

کشتواڑ میں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے بخشی صاحب نے کہا کہ ریاست بھارت کے ساتھ اپنا مستقبل وابستہ کر چکی ہے۔ اور ہمارے اس فیصلہ کو اب دنیا کی کوئی طاقت رد نہیں کر سکتی۔ آپ نے کہا۔ کہ اب ہمارے سامنے کوئی سیاسی مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ سوال ہے اقتصادی برابری قائم کرنے کا اور ہم اس منزل کی طرف تیزی سے دوڑ رہے ہیں۔ اور سرمایہ داری کا ملک سے خاتمہ ہو رہا ہے۔ آگے چلکر آپ نے کہا۔ سرکاری ملازم لوگوں کے خادم ہیں۔ جو لوگ ملازم ہو کر جمہوری اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ یا پالیٹیکس میں الجھتے ہیں۔ وہ ملک کے دشمن ہیں۔ آپ نے لوگوں کو یقین دلایا۔ کہ لوگوں کے جائز مطالبات تسلیم کئے جائیں گے۔

پٹھانکوٹ میں کمیونسٹوں کی میٹنگ میں ریاست کے سرکاری ملازمین کی شمولیت؟

جموں ۲۵ دسمبر۔ پٹھانکوٹ سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کمیونسٹ کارکنوں کی ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ جس میں پنجاب کے سرکردہ کمیونسٹ رہنماؤں کے علاوہ ریاست سے بھی کمیونسٹ نواز کارکن شامل تھے۔ کٹھوعہ سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق پتہ چلا ہے میٹنگ ہذا میں کٹھوعہ میں محکمہ پنچایت اور کواپریٹو کے ذمہ دار ملازم شمولیت کے لئے پٹھانکوٹ گئے تھے۔ اور وہ ملازم علاقہ جات میں نیشنل کانفرنس کی آڑ میں کھلے بندوں کمیونزم کا پرچار کر رہے ہیں کیا اس سلسلہ میں ریاست کے چیف سیکرٹری صاحب بخشی صاحب عوام کو بتلانے کی تکلیف گوارا کریں گے کیا یہ اطلاعات درست ہیں؟ اور اگر یہ اطلاعات درست ہیں تو ان کے یہ اعلانات اور سرکار کو سیاسیات میں الجھنے والے ملازموں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔ انہوں نے ان ملازموں کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے۔ اور وطن دشمنانہ کاروائیاں کرنے کی کیوں کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔

بقیہ مان پتر صفحہ ۲ سے آگے

تحصیل بدرواہ کے چند دیہات جالڑہ وغیرہ جہاں کہ پانی کی سخت قلت ہے۔ بلکہ پینے کا پانی بھی نایاب ہے اور ہزارہا ایکڑ زمین غیر آباد ہے۔ خشک سالی کی وجہ سے کوئی پیداوار نہیں ہوتی ہے حالی نالہ ان دیہات کے بالکل نزدیک ہے۔ اس نالہ سے نہر نکلنے سے ہزارہا ایکڑ زمین کو سیراب کیا جا سکتا ہے۔ جس سے عوام کی بیکاری دور ہو سکتی ہے۔ گورنمنٹ سے پُرزور استدعا کی جاوے کہ وہ اس نہر کو جلد از جلد تعمیر کرے۔ نیز جالڑہ سے جامی تک کی گنجان آبادی کی تکالیف آمد و رفت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک سڑک تعمیر کرائی جائے۔

اس میں شک نہیں کہ بھلیس کے دور افتادہ پہاڑی علاقہ میں گورنمنٹ جموں و کشمیر کی طرف سے ہائی سکول۔ شفاخانہ اور انتظامیہ معاملات کے تحت پولیس تھانہ موجود نہیں۔ موسم سرما میں بھاری برف باری کی وجہ سے یہ علاقہ بلحاظ رسل و رسائل بالکل عرصہ تک معطل رہتا ہے۔ لیکن اس علاقہ میں خط و کتابت کا کوئی انتظام گورنمنٹ کی طرف سے نہیں ہے در یں بارہ گورنمنٹ ہند کی توجہ دلائی جا سکے۔ علاقہ میں ایک ڈاکخانہ یا برانچ آفس چالو کیا جاوے۔ جنتا بدرواہ آپکا پھر بار دگر دھنباد کرتے ہوئے سرو شکتیمان بھگوان سے پرارتھنا کرتی ہے کہ آپکی دیرگھ آیو پردان کرے۔

دُکھی سنسار

پرجا پرشد کشتواڑ کے ریزولیوشن

شیڈ بنایا جائے: کشتواڑ میں بار برداری کا کام خچروں، گھوڑوں اور دوسرے مویشیوں سے لیا جاتا ہے۔ یوں کہنا چاہیئے کہ اگر یہ جانور نہ ہوتا۔ تو کشتواڑ میں انسانی زندگی کا رہنا مشکل ہو جائے۔ مگر حیرت اس بات کی ہے۔ کہ بار برداری کے کام آنیوالے جانوروں کا سردی سے بچانے یا ٹھہرنے کا کوئی پربندھ نہیں ہے۔ اور خچروں گھوڑوں وغیرہ کو ہر موسم میں آسمان تلے کھلے میدان میں ٹھہرنے کے علاوہ کوئی جگہ نہیں ہے۔ حالانکہ گورنمنٹ ان جانوروں کو ٹھہرانے کے لئے کوئی شیڈ وغیرہ بنائے تو سرکار کو آمدنی بھی ہو سکتی ہے۔ اور اس کے علاوہ کئی جانور سخت سردی میں بن آئی موت مرنے سے بھی بچ سکتے ہیں۔

پرجا پرشد تحصیل کشتواڑ کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے۔ کہ گورنمنٹ گھوڑے خچروں اور بار برداری کے کام آنیوالے جانوروں کو بارش، سردی وغیرہ سے بچانے کے لئے کشتواڑ میں ایک شیڈ تیار کرے اور اس کے ساتھ ہی بار برداری کا کام کرنے والے بھائیوں کے لئے رہائش کا انتظام کیا جائے۔

شری سیوارام کو رہا کرو:- قانون ساز اسمبلی کے چناؤ جہاں بالکل نزدیک آگئے ہیں اور اس کے لئے سرکار کی طرف سے باقاعدہ پروپیگنڈا اور انتظام شروع ہو چکا ہے۔ وہاں پرجا پرشد کے تحصیل کے پردھان شری سیوارام اور ڈسٹرکٹ آرگنائیزر شری نتھا سنگھ جی کو دفعہ تین کے تحت گرفتار کر کے اور وارنٹ نکال کر دیگر ورکروں کے خلاف مقدمات بنا کر اپوزیشن پارٹی کو ہراسان کیا جا رہا ہے الیکشن کے دوران میں تحریر و تقریر اور کام کرنے کے راستے میں ان گرفتاریوں وارنٹوں اور مقدمات سے رکاوٹ ڈال کر جمہوریت کا گلا گھونٹا جانا صریحاً جمہوریت کے خلاف ہے۔ جمہوری دیشوں کے اندر ہر پارٹی کو ایکساں ترقی و سماجی و اقتصادی زندگی کو نبھانے کے لئے آزادانہ زندگی بسر کرنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن بخشی سرکار کے لوک راج کے اندر سب کچھ برعکس دیکھنے میں آ رہا ہے۔ ان کے جمہوریت میں اپوزیشن کے لئے کوئی بھی جگہ نہیں۔ وہ تو صرف نیشنل کانفرنس کو ہی دیکھنا چاہتے ہیں یہ کہ کوئی پارٹی سوائے نیشنل کانفرنس کے جنتا کے اندر مقبول عام نہ ہو۔ اپوزیشن کو ہر طرح کچلنے کی زبردست کوشش کی جا رہی ہے۔ اس لئے پرجا پرشد تحصیل کشتواڑ کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ الیکشن کو آزادانہ بنانے کے لئے پرجا پرشد کے کارکنوں کی خلاف ان رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔ اور ہر فرد و بشر کو اپنی رائے کا اظہار کا کھلا چانس دیا جائے۔

روشنی کا انتظام کیا جائے:- قصبہ کشتواڑ کے اندر جنتا شام پڑتے ہی گھور اندھکار کی گود میں سو جاتی ہے آنے جانے والے لوگوں کو گلیوں، کوچوں میں گزرنے کی نہایت تکلیف ہوتی ہے موسم سرما کے اندر یہ جدوجہد اتنی بھیانک اور تیز ہو جاتی ہے۔ کہ اپنے پڑوس کے بھی آنا جانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس گھور اندھکار کی بدولت چوروں کو چوری کا بھی موقعہ کھلے بندوں دے کر جنتا کو خواہ مخواہ ہی پریشان کیا جاتا ہے۔ ریاست کے تمام قصبوں میں گورنمنٹ ...... کی طرف سے روشنی کا پربندھ ہوتا ہے۔ لیکن تحصیل کشتواڑ کی جنتا کو گھور اندھکار میں رہنے کے لئے اس جمہوری دور میں کیوں محروم رکھا جا رہا ہے جبکہ جنتا ہر ٹیکس اپنے مشکلات رفع کرنے کے لئے دے رہی ہے۔

اس لئے پرجا پرشد تحصیل کا یہ اجلاس حکومت وقت سے استدعا کرتا ہے۔ یہ کہ فوری طور پر رات کے وقت گلی کوچوں میں روشنی کا مناسب انتظام کر کے لوگوں کو اندھیرے میں ٹھوکریں کھانے سے، دیگر آنیوالی مصیبتوں سے بچایا جائے۔

علاقہ پاڈر کے عوام کی مشکلات

علاقہ پاڈر ایک مصیبت زدہ علاقہ ہے ہر سال کی قحط سالی نے جنتا کا دیوالہ بنا دیا ہے۔ اور رشوت خور سرکاری کرمچاریوں نے جنتا کو ایک ہڈیوں کا ڈھانچہ بنا رکھا ہے۔ اور وہاں کے لوگ قدرت اور گورنمنٹ کی طرف سے پامال ہو رہے ہیں۔ وہاں کی ۱۹ ہزار کی آبادی کے لئے دو ڈسپنسریاں ہوا کرتی تھیں۔ شخصی حکومت نے دور افتادہ ہونے کے کارن اس علاقہ کی قیمتی زندگیوں کو بچانے کے لئے دو ڈسپنسریاں رکھی تھیں جبکہ لوک راج کا نعرہ لگا۔ اور لوک راج کا دور دورہ شروع ہوا۔ جنتا کی کچھ اور ہی امیدیں تھیں۔ یہ کہ اب ہمارے ہر مشکلات عوامی دور کے اندر دور ہونگے۔ لیکن جب شیخ محمد عبداللہ صاحب نے عنان حکومت سنبھالی۔ تو انہوں نے اپنی پہلی فرصت میں نظر عنایت یہ کی۔ کہ علاقہ کے دونوں ہی ڈسپنسریوں کو ایک ہی وقت میں ختم کر کے ۱۲ ہزار کی آبادی کو ہی اصلاح سے محروم رکھا۔ اس کے بعد بخشی سرکار نے عنان حکومت سنبھالی۔ انہوں نے بھی پہلی فرصت میں کاہچرائی ٹیکس جو کہ صدیوں سے معاف ہوا کرتا تھا لوک راج کے جمہور نواز بخشی سرکار نے پسماندہ علاقے کو ابھرنے کے لئے کاہچرائی ٹیکس لگا کر انصاف کیا ہے۔

علاقہ پاڈر کی جنتا ہمالیہ کی چوٹی کے نیچے رہنے والے ہیں۔ ان کا دارومدار صرف گرم پٹو پر ہے۔ یہ لوگ ہر موسم میں گرم پٹو استعمال کرتے ہیں۔ ان کا کاروبار صرف بھیڑ بکریاں رکھ کر اپنے عیال کی پالن پوسن کرنا تھا۔ لیکن اسے بھی محروم رکھ کر ٹیکس کاہچرائی لگایا گیا ہے۔ اس لئے لوگوں کی بدحالی اور مالی مشکلات کے پیش نظر یہ اشد ضروری ہے کہ علاقہ پاڈر کے پسماندہ لوگوں کو کاہچرائی ٹیکس بالکل سابقہ طور معاف کیا جائے پرجا پرشد تحصیل کا یہ اجلاس اپنے اس مطالبہ کو پھر دوہراتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرزور استدعا کرتا ہے۔ کہ یہ ٹیکس جلدی منسوخ کیا جائے۔

قابل توجہ جناب بخشی غلام محمد

موضعجات بہاگا، کرینی، تحصیل ریاسی کی آبادی ڈھائی صد گھروں پر مشتمل ہے۔ جہاں کہ لوگوں میں تعلیم کا شوق ہے۔ اس کے پیش نظر ہم نے یہاں پرائمری اسکول کھلوانے کے لئے حکومت سے استدعا کی۔ آج سے پانچ ماہ پیشتر یہاں اسکول جاری بھی کیا گیا۔ مگر بعد میں بہاگا میں اسکول حکومت نے بند کر دیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ موضع بہاگا سے کوٹلی منوہتریاں میں اسکول صرف تین میل کے فاصلے پر ہے۔ اس لئے بہاگا میں اسکول کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور اسی طرح بہاگا کا اسکول جو کہ ہندو آبادی کے لئے مفید ثابت ہوتا تھا۔ علاقہ گلاب گڑھ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ بہاگا میں اسکول کھولنے کی مخالفت تحصیل نیشنل کانفرنس کے پردھان اور علاقہ ... کے ممبر اسمبلی مسٹر ایوب خان نے کی ہے اور انہوں نے ہمارا یہ اسکول اپنے مسلم علاقہ میں منتقل کر دیا ہے۔ ہم حکومت پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اس طرح کے حکومتی سلوک سے ہمارے دلوں میں حکومت کے لئے نفرت کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ محکمہ تعلیم کے کرتا دھرتا ادھیکاریوں سے بھی یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اگر گول۔ دلوہ سنگل میں صرف ½ ۱، ½ ۱ میل کے فاصلہ پر اسکول قائم ہو سکتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ بہاگا میں اسکول نہ کھولا جائے جبکہ جہاں سے کوٹلی منوہتریاں کا اسکول تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور ریاسی ہائی سکول چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہم آنریبل وزیر اعظم بخشی غلام محمد اور آنریبل ایجوکیشن منسٹر شری صادق صاحب کی توجہ اس طرف دلا کر استدعا کرتے ہیں کہ بہاگا کا اسکول جاری کر کے قوم پرستی کا ثبوت دیا جاوے۔

دیناکر و میان سنگھ سیکریٹری پنچایت بہاگا

سرکاری آرڈر کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں

ہماری تحصیل رام نگر کا بلاک افسر اور اس کے ساتھی ملازمین اکھلے بندوں پالٹیکس میں الجھ کر نیشنل کانفرنس کا پرچار کر رہے ہیں۔ حالانکہ چیف سیکریٹری صاحب کا واضح اعلان ہے کہ سرکاری سیاسیات میں الجھنے والے سرکاری ملازموں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائیگا۔ ہماری چیف سیکریٹری صاحب سے گزارش ہے کہ وہ دیکھیں کہ ان کے آرڈر کی دھجیاں یہ لوگ کس طرح اڑا رہے ہیں اس کے علاوہ سیاسیات میں الجھنے والے ملازموں سے درخواست ہے کہ اگر انہیں سیاست میں حصہ لینے کا بڑا شوق ہے۔ تو آپ سرکاری ملازمت سے برطرف ہو جانا چاہیئے۔ اور ضمیر فروشی و ان وطن دشمنانہ حرکات کو ترک کر دینا چاہیئے۔

(رام نگر نواسی)

مان پتر

پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد گذشتہ ہفتہ بھدرواہ تشریف لائے تو دور دراز سے جمع ہوئے لوگوں نے اپنے پریہ نیتا کا بڑے جوش و خروش کے ساتھ سواگت کیا۔ اور شری کرپا رام تحصیل صدر پرجا پریشد نے پنڈت جی کی خدمت میں حسب ذیل مان پتر پیش کیا۔

بھدرواہ نواسیوں کے لیے آج کا دن نہایت مبارک ہے۔ کہ آج ہمارے درمیان قوم کے سرتاج اور ملک کے رہنما جناب سٹیٹ کیسری پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ رونق افروز ہیں۔ آپ نے قوم کی خاطر اس عمر میں طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کیا۔ جس کا ورنن کرنا آسان نہیں اور ان کو قوم کبھی بھی بھول نہیں سکتی۔ آپ کی بے بہا قربانیاں اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ آپکی دور رس نظر چالیس کروڑ ہندوستانیوں کیلئے رکھوالی کا کام دے چکی ہے۔ جو کسی سے پوشیدہ نہیں آپ نے ملک اور قوم کی باگ ڈور اس کڑے وقت میں اپنے ہاتھوں میں سنبھالی جبکہ ریاست جموں و کشمیر میں بدعنوانیوں اور غنڈہ گردی کا دور دورہ تھا۔ آپ کی ان تھک کوششوں اور بے لوث خدمات نے سنجیونی کا کام دیا۔ اور پبلک نے اطمینان کا سانس لیا۔ آپ کی آمد پر بھدرواہ نواسی عقیدت کے پھول اپنش کرتے ہیں۔ اور یقین دلاتے ہیں کہ ہم ملک اور قوم کی آزادی کو برقرار رکھنے کے لیے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔ آشا ہے کہ آپ اس بھینٹ کو سوئیکار کر کے جنتا کا مان بڑھائینگے۔

بھدرواہ کے دور افتادہ لوگوں کی کمزور حالت آپ سے کسی طرح پوشیدہ نہیں۔ لیکن اس انقلابی دور میں یہ علاقہ جس درگتی کو پراپت ہوا ہے۔ اس دن سے اس کو انیک طرح کے کشٹوں میں ڈال دیا ہے۔ اور یہ کشٹ انیک طرح کے بھیانک روپوں میں دن بدن پرکٹ ہو رہے ہیں۔ اس علاقہ میں کوئی کارخانہ گورنمنٹ کی طرف سے نہیں ہے جہاں کے غریب اور بیکار لوگ محنت و مشقت کر کے اپنی روزی کما سکیں جسکا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ پبلک کی مالی حالت دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے۔

اراضیات کے سلسلہ میں جو قوانین حکومت نے جاری کئے ہیں اس سے عام باشندگان ریاست کے حقوق کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اور بڑے زمینداروں کی نسبت چھوٹے زمینداران اس سے زیادہ کچلے جا رہے ہیں جن چھوٹے زمینداروں کی زمین انقلابی ہلچل کی وجہ سے یا دیگر ناگریز حالات کے سبب تھوڑی مدت سے کاشتکاروں کے قبضہ میں دلوائی گئی تھیں اب وہ اصل مالکوں کو واپس نہیں مل رہی ہیں چاہیے ان کو اپنے نرواہ کے لیے ایک ٹکڑا زمین بھی پاس نہ رہا ہو۔ خواہ یہ زمین اس کے خاندان کی زندگی کا واحد سہارا کیوں نہ ہو بیدخلی کے دعوے جات جس قدر دائر کئے گئے تھے۔ کھٹائی میں ڈالے گئے ہیں۔ گورنمنٹ کی توجہ دلائی کہ وہ اپنے بنائے ہوئے قانون کا احترام کرتے ہوئے کارروائی مقدمات بیدخلی عمل میں لاوے۔

ضلع ڈوڈہ کا تمام علاقہ پہاڑی ہے۔ اور اراضیات عام طور پر ڈھلوان اور کم حیثیت ہیں۔ جن سے سال بھر کے لیے اناج پیدا کرنے کے واسطے انہیں زیادہ سے زیادہ گوبر ڈالنے اور ہل چلانے کی ضرورت ہے۔ اس علاقہ میں زمینداران مالمویشی کافی تعداد میں پالا کرتے ہیں۔ تاکہ گوبر برائے کھاد میسر ہو جاوے اور دودھ لسی وغیرہ سے وہ اپنی روکھی سوکھی روٹی کے ٹکڑے نگل سکیں علاقہ میں جس قدر رقبہ جات چراگاہ تھے لوگوں نے نوتوڑ کر لئے ہیں۔ اور جو رقبہ جات باقی ہیں وہ بھی نوتوڑ ہو رہے ہیں۔ چراگاہ نہ ہونے سے دن بدن مالمویشی کم ہو رہا ہے نتیجہ یہ ہوا ہے کہ کھاد میں خصوصاً کمی ہو چکی ہے اور غریب لوگ دودھ لسی سے محروم ہو چکے ہیں۔ روٹی پیٹ بھر کر میسر نہیں آتے دن دودھ کی کمی کی وجہ سے قسم قسم کی بیماریوں کے شکار ہو رہے ہیں۔

کاہچرائی کے لیے رقبہ جات مخصوص ہونا بہت ضروری ہے تاکہ لوگ مالمویشی اچھی طرح اور کافی تعداد میں پال سکیں اور بافراط دودھ دہی اور لسی ہونے سے لوگ خوشحال ہوں۔ اس وقت اس علاقہ میں گھی چار روپیہ آٹھ آنہ اور دودھ سات آنہ فی سیر فروخت ہو رہا ہے۔ اور باوجود اس مہنگائی کے بھی گھی دودھ میسر نہیں ہے اس تباہی سے بچنے کیلئے جنتا پر زور پرارتھنا کرتی ہے کہ حکومت کی توجہ اس طرف دلائی جائے کہ ہر علاقہ اور ہر گاؤں میں رقبہ جات کاہچرائی کافی تعداد میں مخصوص کئے جاویں۔ بھدرواہ باوجود ایک دور افتادہ اور پسماندہ علاقہ ہونے کے بھی ایک نہایت صحت افزا مقام ہے لیکن اس علاقہ میں سیاحوں کے رہنے سہنے اور قیام کرنے کیلئے گورنمنٹ کی طرف سے نہ تو کوئی عمارت تیار کی گئی ہیں اور نہ ہی ہماچل پردیش سے ملانے والی کوئی موٹر روڈ ہی تعمیر لائی گئی ہے۔ موٹر روڈ نہ ہونے کی وجہ سے سیاح لوگ اس علاقہ میں آنے کی جرأت نہیں کرتے پبلک کی استدعا ہے کہ سیاحوں کے ٹھہرنے کے لئے عمارت تعمیر کرائی جاویں۔ اور ہماچل پردیش سے ملانے والی موٹر روڈ جلد از جلد تیار کرائی جاوے ورنہ بھدرواہ کی اچھی بھلی رونق اور تجارت اور سیاحوں کی آمد رفت کی سہولیت بالکل تباہ و برباد ہو جاویگی اور گورنمنٹ کی پریشانیوں میں مزید اضافہ ہوتا جاویگا۔

گذشتہ پانچ سالہ پلان میں بھدرواہ میں نلکہ جات لگائے گئے ہیں۔ اس علاقہ کے لوگ نہایت مفلس اور نادار ہونے کی وجہ سے اس بھاری گورنمنٹ ٹیکس کو ادا کر سکنے نااہل ہیں جو کہ پبلک پر لگایا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ صرف چند اشخاص اس عنایت سے مستفید ہوئے ہیں۔ لیکن عام غریب پبلک اس عنایت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتی استدعا ہے کہ گورنمنٹ کی توجہ اس امر کی طرف دلائی جاوے کہ پبلک کو ٹیکس مذکور سے سبکدوش فرمایا جاوے۔

ڈسٹرکٹ ڈوڈہ خصوصاً بھدرواہ ایک برفانی علاقہ ہے بدقسمتی سے بندوبست میں اس کو کنڈی قرار دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق بارہا گورنمنٹ اور محکمہ جنگلات کے افسران اعلیٰ کی توجہ مبذول کرائی گئی کہ علاقہ تحصیل بھدرواہ کو برفانی قرار دیا جا کر عمارتی لکڑی از قسم دیودار و کاہل کی مراعات زمینداران کو بدستور سابق بحال رکھا جا کر محکمہ جنگلات کے جدید احکام کو منسوخ کیا جاوے۔ جس کے تحت تحصیل بھدرواہ کے عوام کو ان حقوق سے محروم رکھا گیا ہے اور عمارتی لکڑی کی قیمت کو غایت درجہ پر پہنچایا گیا ہے۔ غریب عوام عمارتی لکڑی خریدنے کی طاقت نہ رکھتے ہوئے ملتمس استدعا کرتے ہیں کہ علاقہ تحصیل بھدرواہ کو برفانی قرار دیا جاوے حالانکہ ورکنگ پلین کے آفیسر اعلیٰ امیر صاحب نے کافی عرصہ پہلے اس علاقہ کو برفانی قرار دیتے ہوئے زمینداران کو مراعات عمارتی لکڑی عطا فرمائی تھیں۔ موجودہ وقت میں حکومت لاکھوں روپیہ کی عمارتی لکڑی اس علاقہ سے برآمد کرتی ہے لیکن زمینداران کے پیدائشی حقوق کو بلاوجہ نظرانداز کیا گیا ہے۔ التجا ہے کہ بلحاظ حالات علاقہ عوام کو عمارتی لکڑی حسب دستور سابق مہیا کرانیکے احکام کرائے جاویں۔ گھریلو استعمال کے لئے زمینداروں کو بھیڑ بکری ایک راس گھوڑا۔ ایک راس گاؤ بیل ٹیکس کاہچرائی سے مستثنےٰ ہیں۔ لیکن اب ان پر بھی ٹیکس لگایا گیا ہے۔ جو بدستور سابق معاف ہونا چاہیے۔ چونکہ محکمہ جنگلات و محکمہ مال کاہچرائی وصول کرتے ہیں۔ جس سے زمینداروں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پبلک سہولیت کو مدنظر رکھتے ہوئے استدعا ہے کہ اس ٹیکس کی وصولی کے اختیارات ایک ہی محکمہ کو تفویض ہونے چاہیں۔

اس علاقہ میں رشوت زوروں پر ہے۔ اور ایسے روشنی کے زمانہ میں بھی گورنمنٹ کے کرمچاری اس ناپاک فعل سے باز نہیں آتے۔ بیدار جنتا کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے چونکہ گورنمنٹ پر یہ ایک بدنما دھبہ ہے اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ اس مکروہ اور نازیبا حرکت کا فوری انسداد کرے۔

دوران ایجیٹیشن پرجا پریشد جن اشخاص کو ملازمت سے علیحدہ کیا گیا ہے۔ ان کو ابھی تک بحال نہیں کیا گیا ہے ان کو اپنی اپنی پوسٹ پر بحال کرایا جاوے نیز جن اشخاص کو سزا جرمانہ ہوئی تھی گورنمنٹ نے انکو جرمانہ معاف کر دیا ہوا ہے لیکن ان اشخاص کو ابھی تک جرمانہ واپس نہیں ہوا ہے۔

آنے والے پانچسالہ پلان میں اس علاقہ کے لئے بجلی منظور ہوئی ہے چونکہ علاقہ ہذا نہایت پسماندہ ہے اور کسی قسم کے کارخانہ جات اس علاقہ میں نہیں ہیں۔ بجلی مہیا کئے جانے کی صورت میں علاقہ ہذا میں قسم قسم کے کارخانے کھولے جا سکتے ہیں۔ جس سے عوام کی بیکاری اور غربت دور ہو سکتی ہے اسلئے گورنمنٹ پر زور ڈالا جاوے کہ وہ اس آنے والے پانچ سالہ پلان میں علاقہ ہذا میں بجلی کا کام شروع کرے۔ تحصیل بھدرواہ میں بہنے ندیاؤں پر کئی پل تھے۔ جو سیلابوں سے کئی سال ہوئے برد ہو چکے ہیں۔ عوام کو آمد رفت میں سخت تکلیف و دقت پہنچتی ہے پل ہائے نہ ہونے کی وجہ سے کئی اموات واقع ہو چکی ہیں اور کئی قیمتی جانیں تلف ہو چکی ہیں۔ لیکن گورنمنٹ ٹس سے مس نہیں ہوئی گورنمنٹ کو لازم ہے کہ وہ بوسیدہ پلوں کی تعمیر جلد از جلد کرے۔

گرلز ہائی سکول بھدرواہ کا ٹھیکہ عرصہ دو سال سے ہو چکا ہے۔ لیکن ٹھیکیداران نہایت سست رفتاری سے کام کر رہے ہیں۔ جس عمارت میں اس وقت لڑکیاں زیر تعلیم ہیں نہایت خستہ حالت میں ہے۔ اندیشہ ہے کہ کسی وقت عمارت مذکور شکست ہو جاوے اور کئی جانیں تلف نہ ہوں گورنمنٹ کی توجہ دلائی جاوے کہ وہ اپنے ٹھیکیداران کو فوری ہدایت تعمیر سکول مذکور کرے۔

کچھ عرصہ گذرا کہ آنریبل چیف جسٹس صاحب بھدرواہ دورہ پر رونق افروز ہوئے تھے۔ صاحب موصوف نے بحیثیت وائس چانسلر کالج کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ بھدرواہ کالج کو عرصہ تین سال کے اندر ڈگری کالج کر دیا جاویگا۔ لیکن ڈسٹرکٹ ڈوڈہ کے غریب عوام کے لئے تین سال کے اندر ڈگری کالج دیا جانا باعث نقصان ہے۔ چونکہ ایف۔ اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد طلبا کو جموں کالج میں داخل ہو کر بھاری اخراجات کا زیر بار ہونا پڑے گا۔ اس لئے حکومت پر زور دیا جاوے کہ وہ کالج مذکور کو جلد از جلد ڈگری کالج قرار دیوے تاکہ ایف۔ اے کے طلبا تھرڈ ایئر میں اسی کالج میں داخل ہو کر مستفید ہوں۔

کیلاش ایک مقدس تیرتھ ہے۔ جہاں ہر تیسرے سال یاتری بھاری تعداد میں جاتے ہیں۔ بلکہ پنجاب سے بھی کئی یاتری تشریف لاتے ہیں۔ لیکن اس مقدس مقام پر جانے کیلئے راستہ نہایت دشوار ہے۔ اور وہاں یاتریوں کے ٹھہرنے کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ پرارتھنا ہے کہ اس مقدس مقام پر جانے کے لئے سڑک کی تعمیر فوری کرائی جاوے۔ اور یاتریوں کے ٹھہرنے کیلئے ہٹ بنوائے جاویں۔

بھدرواہ ہسپتال کے لئے عرصہ سے ایک لیڈی ڈاکٹر منظور شدہ ہے۔ لیکن وہ اپنے اثر و رسوخ سے جموں ہسپتال میں کام کرتی ہے۔ اور تنخواہ بھدرواہ ہسپتال کے نام پر لیتی ہے۔ غریب پبلک اس رعایت سے محروم ہے جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ کئی مستورات مختلف زنانہ امراض میں مبتلا ہو کر اپنی قیمتی جانیں کھو دیتی ہیں حکومت کو لازم ہے کہ وہ لیڈی ڈاکٹر مذکور کو فوراً بھدرواہ ہسپتال میں بھیج دیوے

اسمبلی الیکشن عنقریب آ رہے ہیں۔ لیکن حدبندیاں عمل میں نہیں لائی گئی ہیں۔ حدبندیاں گورنمنٹ پالیسی کے تحت قائم نہیں ہونی چاہییں۔ بلکہ پبلک رفاہ اور سہولیت کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام کی مرضی سے قائم کی جاویں۔ عوامی نمائندوں کے نام وارنٹ گرفتاری بے بنیاد حالات کے تحت جاری کئے گئے ہیں۔ انکو منسوخ کرایا جاوے۔

کشتواڑ میں کئی دنوں سے چند اشخاص نے اپنے جائز مطالبات منوانے کیلئے بھوک ہڑتال کی ہوئی ہے ان کی زندگی اب خطرناک دور سے گذر رہی ہے۔ لیکن حکومت وقت ان کے مطالبات کی طرف کوئی دھیان نہیں دے رہی ہے۔ گورنمنٹ کو مجبور کیا جاوے۔ کہ وہ کشتواڑ نواسیوں کے مطالبات جلد از جلد پورا کرے۔ (باقی صفحہ ۵ پر)

ریاست جموں وکشمیر کو بنانیوالوں کا اتہاس قسط نمبر ا

ریاست جموں و کشمیر کو بنانے والے کون تھے اور انہوں نے کس قدر لاثانی قربانیاں دے کر بھارت کی سرحدوں کو چین - سیکیانگ - روس - کابل - اور افغانستان تک بڑھایا - لیکن ان بہادر ویروں کے خلاف آج کے نام نہاد نیشنل کانفرنسیوں اور ١٩٣١ء کے مسلم کانفرنسیوں نے ملک کے دشمن انگریز سے ساتھ ملکر کس طرح ملک کو تباہ و برباد کرنے کی سازشیں کیں ملک کے خرمن امن کو آگ لگائی - اور ہزاروں بے گناہوں کے خون سے ہولی کھیلی - یہ ساری باتیں اور واقعات ذیل کے سلسلہ وار مضامین سے عیاں ہوتی ہیں -

جموں و کشمیر کے ڈوگرہ شاہی خاندان کا سلسلہ نسب اجودھیا کے مہاراجہ سدرشن سے ملتا ہے - جو آج سے ٣٥٥٣ سال پیشتر شمالی ہند کے کوہستانی اور نیم کوہستانی علاقوں کا فرماں روا تھا - اس کے دو بیٹے تھے - اگنی برن اور اگنی گربھ - اگنی برن کی جانشین اولاد کی تینتیس پشت سا کھیا منی بودھ پیدا ہوا - جس سے دنیاوی جاہ و جلال میں روحانیت کی شان جلوہ آرا ہو گئی -

راجہ اگنی گربھ کے ١٨ بیٹوں میں سے دوسرا بیٹا جامبو لوچن دریائے توی کے کنارے شکار کھیل رہا تھا - کہ اتفاق سے اس کی نظر ایک عجیب و غریب منظر پر پڑی - کہ ایک تالاب پر شیر اور بکری ایک ساتھ پانی پی رہے تھے - شام کا سماں تھا - شکار سے تھکے ہوئے راجکمار کے دل و دماغ پر اس پر شگون نظارے کا یہ اثر ہوا کہ اس نے وہیں ڈیرہ ڈال دیا - اور اپنے نام جامبو پر ایک نگر بسایا - جو کثرت استعمال سے جموں کے نام سے موسوم ہے - اس کے پوتے دیا کرن نے کشمیر کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو ہموار کر کے انہیں اپنی قلمرو میں شامل کر لیا - یہ حکومت تین پشتوں تک جاری رہی - اس کے تیسرے راجہ سوم دت کے بعد ابتری پھیل گئی - اور سلطنت کا نشان مٹ گیا -

سوم دت کے ایک ہزار سال بعد پاکستان کی اولاد میں سے گمور گھو کرن کو رؤسائے کشمیر نے اپنا راجہ تسلیم کر لیا - اس کی پشت میں شو پرکاش راجہ نے بڑا نام پیدا کیا - پنجاب سے لیکر قندھار تک کا علاقہ اس کے زیر نگین تھا - راجہ نل نے جموں پر چڑھائی کی - لیکن کامیاب نہ ہو سکا پھر راجہ برہم پرکاش نے کشمیر پنجاب اور سندھ تک اپنی سلطنت کو پھیلا دیا -

مسلمانوں کے زمانے میں اسی خاندان کے راجہ سورج دیو نے ٢٧ سال راج کیا - اور پھر اس کے بیٹے بھوج دیو نے پنجاب کے راجہ جے پال سے دوستانہ مراسم قائم کئے - جب غزنی کے ناصر الدین سبکتگین نے پنجاب پر حملہ کیا - تو بھوج دیو اپنے راجپوتی لشکر کے ساتھ پنجاب میں آ کر دشمن پر ٹوٹ پڑا - اور وہ انتہائی جانبازی سے مقابلہ کرتے ہوئے کام آیا - تاریخ شاہد ہے - کہ جب کبھی غیر ملکیوں نے پنجاب پر حملہ کیا تو بہادر ڈوگروں نے ان کا ڈٹ کر سامنا کیا - امیر

تیمور سے جموں کے راجہ مال دیو کا مقابلہ ہوا - تیمور سیدھا دہلی پہنچ گیا - اور جموں کا رخ کئے بغیر واپس چلا گیا - اسطرف منہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی اورنگ زیب کے زمانہ میں مہاراجہ رنجیت دیو والئے جموں کی سلطنت مشرق میں دریائے راوی مغرب میں دریائے چناب کے پار جنوب میں میدانی علاقے اور شمال میں ہمالیہ کے درمیانی سلسلے تک پھیلی ہوئی تھی - ان کے زمانے میں رعایا کو کامل مذہبی آزادی حاصل تھی - جموں کی تاریخ میں یہ سنہری عہد تصور کیا جاتا ہے - اس کے دور حکومت میں کسی غیر ملکی کو ادھر آنے کا حوصلہ نہ ہوا - ان کی آنکھیں بند ہوتے ہی راجیہ کا نقشہ بدل گیا - اس دوران میں انگریز سارے ہندوستان پر چھا رہے تھے ١٨٠٦ء میں حکومت جموں کے تعلقات براہ راست ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساتھ وابستہ ہو گئے انگریزی دخل و عملداری سے پیشتر رنجیت دیو کے عہد میں سکھوں نے بھی جموں کو علیحدہ چھوڑ دیا - رنجیت دیو کے بعد حالات بگڑتے چلے گئے ١٨٥٢ء میں جیت سنگھ راجہ خود انتظام نہ کر سکا - اس کی رانی بندرال نے دستار حکمرانی سر پر رکھی - اور انتظام سلطنت میں مصروف ہو گئی - اس زمانے میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی طرف سے بھائی حکم سنگھ چمنی جموں کے مضافات میں ملکی انتظام پر مامور تھا - اس نے جموں کی مخدوش حالت کا فائدہ اٹھا کر حملہ کر دیا - گومٹ دروازہ پر بھاری لڑائی ہوئی - راجپوت دلیش بھگتوں نے جان توڑ مقابلہ کیا - اس وقت میاں گلاب سنگھ کی عمر ١٤ سال کی تھی - اس کے باوجود وہ اس معرکہ میں شریک رہا - اور سکھوں کو مجبوراً پسپا ہونا پڑا - مہاراجہ رنجیت کے جرنیل دیوان محکم چند نے کشمیر کو فتح کیا - تو اس وقت شہزادہ کھڑک سنگھ نے جموں میں دیوان اجیت سنگھ کلال ساکن گجرات کو حاکم مقرر کر دیا - اس طرح جموں کی آزاد حکومت جس کا سلسلہ ۵ ہزار سال سے چلا آتا تھا ختم ہو گئی -

میاں گلاب سنگھ اور اس کے بھائی میاں دھیان سنگھ نے حملہ کشمیر میں بڑی بہادری دکھائی جس کے صلہ میں مہاراجہ نے انہیں بھاری جاگیریں عطا کیں - مہم ملتان میں بھی میاں گلاب سنگھ نے بڑا نام پیدا کیا - میاں دھیان سنگھ ترقی کرتے ہوئے افسر ڈیوڑھی مقرر ہو گئے - ١٨٢٠ء میں مہاراجہ نے پنڈت بیربل کی رہبری میں کشمیر کی کامل اور غیر مشروط تسخیر کے لئے ایک مہم روانہ کی - جس کی کامیابی کا سہرہ میاں گلاب سنگھ کے سر رہا - اس کے صلے میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے ایک دن غیر رسمی طور پر اس ارادے کا اعلان کیا - کہ وہ قلمرو جموں کو اجارہ کے طور پر میاں گلاب سنگھ کو دینا چاہتے ہیں - اس ارادے کی تکمیل میں میاں گلاب سنگھ کو راجہ کا خطاب دیا گیا -

اس سے پہلے دھیان سنگھ اسی خطاب سے سرفراز ہو چکا تھا - پھر راجہ گلاب سنگھ نے کشتواڑ کو فتح کیا - اور پھر ڈیرہ غازی خاں اور سنگھیرہ کی لڑائیوں میں داد شجاعت دی - غرضیکہ راجہ گلاب سنگھ اور راجہ دھیان سنگھ رنجیت سنگھ کے دربار کے رکن رکین تھے - مہاراجہ نے بر سر دربار اعلان کیا - کہ میاں دھیان سنگھ نے ہماری بڑی خدمت کی ہے - اس کے صلے میں ہم اسے جموں کا راج دیتے ہیں - دھیان سنگھ نے جواب میں شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا - کہ اس راج کا حق میرے بڑے بھائی گلاب سنگھ کا ہے - مہاراجہ اس برجستہ جواب سے بہت محظوظ ہوا - ٤ ہاڑ سمت ١٨٨٥ بکرمی مطابق جون ١٨٢٢ء مقام اکھنور میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے دریائے چناب کے کنارے درخت جیو پوتہ کی چھاؤں میں اپنے دست مبارک سے راجہ گلاب سنگھ کی پیشانی پر قشقہ لگایا اور جموں کی حکومت رسمی طور پر اس کے سپرد کر دی -

روایت ہے کہ مہاراجہ نے راج تلک ابرو کے متوازی نہیں - بلکہ اوپر سے نیچے کی طرف بہ خط مستقیم کھینچا تھا - درباریوں نے حیران ہو کر پوچھا - تو مہاراجہ نے کہا - کہ میں جانتا ہوں کہ تلک نیچے سے اوپر کی طرف لگایا جاتا ہے - اور میں نے یہ تلک اوپر سے نیچے کی طرف اس خیال سے کھینچا ہے - کہ اس کی بنیادیں پاتال تک گڑ جائیں اور یہ تا ابد قائم رہے -

١٨٣٤-٣٥ء میں راجہ گلاب سنگھ نے گڑھی سمیر نار فتح کر کے اسے حکومت جموں کے ساتھ ملحق کر دیا - ١٨٣٤ء میں حکومت ممالک پنڈ دادن خان - بھیرہ - نون میانی - قادر آباد - اور منڈی نمکسار راجہ موصوف کے قبضے میں دی گئی - ١٨٣٢ء میں جہلم رہتاس اور ١٨٣٦ء میں گجرات کی حکومت عطا ہوئی - راجہ دھیان سنگھ کو ملک جسپال - راجہ سلطان خاں کی گرفتاری کے بعد بطور جاگیر ملا - چکا تا بار لکھنا پونچھ بھی اس کے زیر نگیں آ گیا -

١٨٣٨ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ جموں میں آیا - تو اس کی خاطر تواضع کے لئے راجہ گلاب سنگھ نے ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ بطور ضیافت پیش کیا - ١٨٣٩ء میں مہاراجہ نے آخرت کا سفر کیا - گویا اپنی وفات سے ایک سال پیشتر وہ گلاب سنگھ کو جموں اور ملحقہ علاقوں کا راجہ اور دھیان سنگھ کو راجہ لاہور مقرر کر چکا تھا - اور گلاب سنگھ کی فتوحات کا سلسلہ تبت - روس اور ... سرحدوں تک پھیلا ہوا تھا -

مہاراجہ کی موت کے بعد قتل و خونریزی کا ایک بھیانک کھیل کھیلا گیا - جس میں دربار لاہور کے چیدہ اور آزمودہ کار ارکان ایک ایک کر کے موت کے گھاٹ اتار دئے گئے - یوں معلوم ہوتا تھا کہ اقتدار کی ... مہاراجہ کے جانشینوں اور درباریوں کو اندھا کر دیا تھا - راجہ دھیان سنگھ اور راجہ گلاب سنگھ نے باہم مشورہ سے شہزادہ شیر سنگھ کو مسند اقبال کا صدر بنانا چاہا - پر انتظام رانی چند کور کو پسند نہ آیا - آخر رانی کی منظوری سے سلطنت کا کاروبار ایک مجلس کے سپرد کر دیا گیا - جو سردار عطر سنگھ جمعدار خوشحال سنگھ سردار لہنا سنگھ اور راجہ دھیان سنگھ پر مشتمل تھی - پنجاب کی آزاد خود مختار حکومت کے تحفظ و بقا کی یہی صورت ہو سکتی تھی - بد قسمتی سے جمعدار خوشحال سنگھ اور راجہ دھیان سنگھ پر مشتمل تھی - پنجاب کی آزاد و خود مختار حکومت کے تحفظ و بقا کی یہی ہو سکتی تھی - بد قسمتی سے جمعدار خوشحال سنگھ اور راجہ دھیان سنگھ کے درمیان اختلاف بڑھتے گئے - راجہ دھیان سنگھ نے تنگ آ کر کنارہ کشی کر لی - اور وہ خود جموں چلا گیا - اور شہزادہ شیر سنگھ کو حقیقت حال سے آگاہ کر دیا - پھر سے خونریزی و قتل کا بازار گرم ہوا - اور شہزادہ شیر سنگھ کو حقیقت حال کا علم تھا - راجہ دھیان سنگھ سے بلند پایہ

باقی صفحہ ٤٢ پر

باہتمام گوپال داس سیحر پرنٹر پبلشر و ایڈیٹر پیپلز پریس جموں میں چھپ کر شائع ہوا

ٹیلیفون نمبر ۴۳۲ رجسٹرڈ ایل - پی نمبر ۳۲۷

جے سودیش جموں [توی]

قیمت ۲ آنہ

جلد ۲ ۱۷ جنوری ۱۹۵۷ء نمبر ۱۳

بڑے بڑے ذمہ دار آفیسر ریاست کے اہم راز پاکستان کو پہنچاتے ہیں؟

جموں - ۱۴ ر جنوری۔ پتہ چلا ہے کہ ریاستی سرکار کے بڑے بڑے ذمہ دار آفیسر جن کے رشتہ دار پاکستان میں رہائش پذیر ہیں - اپنے رشتہ داروں کو ملنے کے بہانے پاکستان جاتے ہیں۔ اور وہاں جاکر ریاست کے اندرونی حالات اور حکومت کے اہم راز پاکستانی سرکار کو بتاتے ہیں - اس امر کے باوجود کہ پاکستان نے ریاست اور ہندوستان کیخلاف جنگ کی زبردست تیاریاں شروع کر رکھی ہیں - ریاستی سرکار نے انہیں پاکستان جانے کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے - حکومت کی اس خطرناک پالیسی کے متعلق سیاسی حلقوں میں طرح طرح کی چہ میگوئیاں کی جا رہی ہیں - اور سرکار کی اس پالیسی پر بڑی حیرانگی اور خطرات کا اظہار کیا جا رہا ہے -

از نمائندہ خصوصی

نیشنل کانفرنسی حکمران اپنے عمل سے ملک کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں

ہیرا نگر میں یوم شہیداں جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا!

جموں - ۱۱ ر جنوری۔ یہاں سے چالیس میل دور ہیرا نگر میں آج سے چار سال قبل پرجا پریشد کے اندولن میں ظالم نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی گولیوں سے شہید ہونے والے ویروں کا یوم شہادت بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ چار دن کی لگاتار بارش اور سخت سردی کے باوجود دور دراز علاقوں سے بھاری تعداد میں لوگ شہیدوں کی یاد منانے کے لئے جمع ہوئے تھے — شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کرنے کے لئے ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا جس پر پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ - سردار رچپن سنگھ پنچھی اور عبدالرحمان نے بھاشن دیئے - جلسہ میں ایک ریزولیوشن کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ ہیرانگر کے عوام کے خون سے ہولی کھیلنے اور فائرنگ کروانے کی ذمہ داری گردھاری لال ڈوگرہ فائننس منسٹر پر عاید ہوتی ہے - چنانچہ اس سلسلہ میں آزادانہ تحقیقات کروا کر مجرموں کو مناسب سزائیں دی جائیں۔ دوسرے اس عرصہ پانچ سال سے وہ غیر آئینی جمہوری طور پر ہیرانگر کے عوام کا نمائندہ بن کر منسٹر بنا ہوا ہے - اسے یہاں کے عوام کا قطعاً کوئی اعتماد حاصل نہیں - اسے فوری طور پر مستعفی ہو جانا چاہیئے — دوسرے ایک ریزولیوشن کے ذریعے پاکستان کی جنگی تیاریوں اور آئے دن ہو رہے بارڈر پر حملوں کے پیش نظر بارڈر پر بسنے والے لوگوں کو ہتھیار سپلائی کرنے اور انہیں فوری طور پر ملٹری ٹریننگ دینے کا مطالبہ کیا گیا — تیسرے ایک ریزولیوشن میں مطالبہ کیا گیا - کہ چونکہ گزشتہ فصل خراب ہو جانے کی وجہ سے کسان و زمیندار سخت تنگ دست ہیں - لہٰذا ان کی اقتصادی بدحالی کے پیش نظر مالیہ ایک سال کے لئے معاف کر دیا جائے — جلسہ میں پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے کہا کہ قربانی ہمیشہ رنگ لاتی ہے - وطن کے سچے سپوتوں کی شہادت قوم اور ملک کے لئے حیات کا درجہ رکھتی ہے - اور ہیرانگر تحصیل کے ویر سپوت شری بہاری لعل شری بھیکم سنگھ اور ہمارے دوسرے شہیدوں کے بلیدانوں کا نتیجہ ہے - کہ وہ لوگ جو ریاست کے ہندوستان کے ساتھ الحاق کے مخالف تھے آج ہندوستان کے ساتھ الحاق کے نعرے لگا رہے ہیں اور ریاست کو ہندوستان کا ایک حصہ تسلیم کر رہے ہیں -

پاکستان کی جنگی تیاریاں - ریاست پر حملہ کرنے کے منصوبے

جموں - ۱۴ ر جنوری۔ پاکستان کے ریاستی بارڈر کے نواحی علاقوں سے اس امر کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں - کہ پاکستان نے جنگی تیاریاں بڑے زور شور کے ساتھ شروع کر رکھی ہیں - بارڈر کے نزدیک بسنے والے دیہاتوں کو خالی کیا جا رہا ہے - بڑے بڑے شہروں میں لوگوں کو فوجی ٹریننگ دی جا رہی ہے - اور ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے مشقیں کی جا رہی ہیں اس سلسلہ میں ریاستی حکمرانوں کو پالیسی کے متعلق یہاں کے عوام میں بےچینی پیدا ہو رہی ہے - کہ وہ کوئی تیاری کرنے کی بجائے صرف بیان بازی سے کام لے رہے ہیں -

کامریڈوں کا پروپیگنڈہ :—

رام نگر - ۱۴ ر جنوری کانفرنسی کامریڈ علاقہ جات میں لوگوں کو ہراساں کرنے کے لئے اس امر کا پرچار کر رہے ہیں - کہ بخشی صاحب کا حکم ہے کہ حکومت کی مشینری کا ہر حربہ استعمال کر کے کانفرنسی امیدواروں کو کامیاب کروایا جائے گا — لوگ حیران ہیں کہ ایک طرف بخشی صاحب دنیا کو دعوت دے رہے ہیں - کہ وہ آ کر دیکھیں کہ انتخابات منصفانہ ہونگے - اور دوسری طرف ان کے کامریڈ یہ کہہ رہے ہیں -

(خاص نامہ نگار)

دیش اور حقوق کی رکھشا کے لئے تیار رہنے کی اپیل

جموں - ۱۵ ر جنوری - کل یہاں سے پچیس میل دور موضع ماندریاں میں ایک شاندار پبلک جلسہ میجر گوری دت کی صدارت میں ہوا - جسمیں پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ آج جبکہ پاکستان ریاستی عوام کی ہمدردی کے غم میں مگرمچھ کے آنسو بہا رہا ہے - اور ہندوستان کے خلاف صف آرا ہے - تو ضرورت اس بات کی ہے کہ ریاستی عوام کو اپنے گھر میں کسی قسم کی شکایت نہ ہو - لیکن ہمارے ریاستی حکمرانوں نے جو طریقہ اور پالیسی اختیار کر رکھی ہے - وہ ملک کے لئے انتہائی خطرناک ہے - اور وہ اپنے عمل سے خود دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں - آپ نے مزید کہا - کہ ڈھنڈورہ یہ پیٹا جا رہا ہے - کہ انتخابات باقی ہندوستان کے مطابق ہی کروا دیئے جائیں گے - مگر دوسری طرف ہندوستان جہاں الیکشن کی تیاریاں بالکل مکمل ہو چکی ہیں - وہاں ریاست میں ابھی ووٹر لسٹیں بھی نہیں بنی ہیں - اور اب سن رہے ہیں - کہ ووٹر لسٹوں کی جانچ پڑتال کیلئے صرف دس دن دیئے جا رہے ہیں - مگر موسم کی خرابی اور شدید برف باری کی وجہ سے دس دنوں میں تو وہ ووٹر لسٹیں لوگوں کے پاس پہنچ بھی نہیں سکیں گی - ان حالات میں الیکشن کیا ہو سکیں گے - ہر شخص اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے — آگے چلکر پنڈت جی نے کہا - کہ اگر ہمارے حکمران صحیح معنوں میں دیش بھگت ہیں - تو انہیں اپنے عمل پر وچار کرنا چاہیئے - کہ جب یہاں ریاست کے لوگ بھی یہ چلائیں گے کہ انتخابات بوگس ہوئے ہیں - جمہوریت کا خون کیا گیا ہے اور دوسری طرف پاکستان و دوسرے دشمن بھی یہی کہیں گے - تو اس وقت ہندوستان کی دنیا کے سامنے کیا پوزیشن ہوگی - ہند سرکار کو بھی ریاستی حکمرانوں کی اس پالیسی اور عمل پر ٹھنڈے دل سے وچار کر لینا چاہیئے - کیونکہ پانچ سال ہوئے تو بھی انتخابات اسی طرح ہوئے تھے - لوگوں کے حقوق پر چھاپہ ڈالا گیا تھا - مگر اب پھر اسی طرح کیا جائے تو کون اسے برداشت کرنے کو تیار ہوگا -

آپ نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا - کہ بخشی صاحب نے پچھلے دنوں دنیا کے اخباری نمائندوں کو دعوت دیتے ہوئے کہا تھا - کہ ہم انہیں دعوت دیتے ہیں کہ وہ یہاں آ کر دیکھیں کہ انتخابات کس طرح منصفانہ ڈھنگ سے کروائے جاتے ہیں - لیکن ہم بخشی صاحب کو یہی دعوت دیتے ہیں - کہ وہ پارٹی تعصب سے اٹھ کر ایک جمہوریت پسندانہ نظر سے ہمیں جواب دیں کہ یہی منصفانہ الیکشن ہوتے ہیں - کہ ساری کی ساری گورنمنٹ مشینری برسر اقتدار جماعت کا پرچار کرنے لگ جائے - ہزاروں لوگوں کو محض الیکشن جیتنے کے لئے سرکاری خرچ پر بھرتی کر لیا جائے اور وہ ملازم پبلک جلسے و تقریریں کریں - لوگوں کو دبایا جائے - آخر یہ کہاں کی جمہوریت ہے — پنڈت جی نے لوگوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا - کہ ہمیں یہ پرن کرنا ہے - کہ جہاں ہم ملک کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں - وہاں اپنا حق حاصل کرنے کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں گے - لوگوں کو چاہیئے - کہ وہ حالات اور وقت کی نزاکت کو سمجھیں اور برسر اقتدار لوگوں کی ہر سختی اور چالاکی کا بڑی ہوشیاری کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے آگے بڑھتے جائیں - آپ نے مزید کہا - کہ اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے - اور جو حالات پیدا کئے جا رہے ہیں ہو سکتا ہے کہ ہمیں انصاف اور اپنا حق حاصل کرنے کے لئے کوئی بڑی جدوجہد کرنی پڑے - جس کے لئے آج سے ہی تیاری شروع کرنے کی ضرورت ہے - جلسہ میں پنڈت جی کے علاوہ شری عبدالرحمان اور پرجا پریشد کے دوسرے رہنماؤں نے تقاریر کیں - اور کانفرنسی کامریڈوں کی موجودہ ماندھلیوں کی شدید مذمت کی گئی -

ٹن ٹن ٹن گھڑی نے گیارہ بجائے۔ اُس کا دھیان بھنگ ہو گیا۔ میز پر کتاب رکھ کر چھن بھر کھڑکی سے باہر دیکھا اور سر گھما لیا۔ وہ اپنی قسمت کا مطالعہ کرنے لگی۔ کرسی سے اُٹھ کر وہ برامدے میں ٹہلنے لگی۔ وہ چل پھر رہی تھی، لیکن اُس کا دل بیٹھنے لگا۔ اُس کی سانس بھی خاموشی میں خلل ڈال رہی تھی۔ کبھی کبھی چوڑیاں کھنک اُٹھتیں۔ وہ کھنکھناہٹ بھی اپنی ہستی کو خاموشی میں مٹا دیتی۔ اُس کے دل میں اندولن چل رہا تھا۔ وہ اپنے بھوشیہ کی دُنیا کی رچنا کرنے لگی۔ کتنا میٹھا ہوگا وہ جیون! کاش وہ اپنے خیالی نندن بن میں لبنت کو محسوس کر پاتی۔ اُس کا گلا سُوکھ گیا۔ وہ سپھر ہو گئی۔ وہ کتنے اچھے ہیں، منظور کریں گے مجھے؟ وہ سوچنے لگی۔ اُس کا دل چھٹپٹانے لگا۔ آشا، کرونا اور شرنگار کی میٹھی بہار میں وہ دُور چلی گئی، بہت دُور۔ اچانک گھنٹی کی آواز سنائی پڑی۔ اُس کا سپنا بکھر گیا۔ اُس کے قدم آگے بڑھے "کون؟" اُس نے آواز دی۔

"تار ہے بائی جی"۔ باہر سے آواز آئی۔ وہ دروازہ کھول باہر گئی۔ لیسنہ لیسنہ ہو گئی تھی۔ اُس نے ایک نظر پوسٹ مین کی طرف پھینکی اور اندر آ گئی۔ "غریب ہے بیچارہ" اُس نے سوچا۔ پرس سے ایک روپیہ نکالا اور ہاتھ بڑھا دیا۔ وہ اُس نے راستے میں ہی چھوڑ دیا۔ پوسٹ مین اسے برداشت نہ کر سکا۔ کھن کھن کی آواز سے وہ چونک اُٹھی۔ اُس نے نوجوان کی طرف دیکھا۔ وہ جھک کر اُوپر اُٹھا رہا تھا۔ اب وہ تار پڑھنے لگی۔ لکھا تھا۔ سیٹھ راجیداس مجھے پچاس ہزار روپیہ اور کار دے رہے ہیں۔ مجھے آپ کی لڑکی سے رشتہ پسند نہیں"۔

درد کی آندھی نے اُس کے سپنوں کی دُنیا کو تباہ کر دیا۔ وہ پلنگ پر گر پڑی۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ وہ پسینے سے بھیگ گئی۔ لیمپ کی بتی دھیمی کرنے کے لئے اُس کا ہاتھ اُٹھا۔ میز پر رکھے پیسے گر کر بکھر گئے۔ اُن کی آواز کمرے میں گونج کر دیواروں سے ٹکرائی اور اُس کے دماغ میں سما گئی۔

"پیسہ! اُف، پیسہ! دُنیا کو کتنی پیاری ہے اس کی کھنکھناہٹ!" یہ چنچل مایا کی میٹھی آواز ہے یا اُس غریب باپ کی چلاہٹ جو غریبی کے کارن اپنی اکلوتی بیٹی کی مانگ نہیں بھروا سکتا ہے؟ یہ امیروں کا غریبوں پر اُپہاس ہے یا اس میں غریبوں پر ہوتے ہوئے اتیاچار کی کہانی چھپی ہے؟ مفت کی تو تر آنکھوں کو سونے چاندی کی تیکھی چمک نے ہمیشہ کے لئے اندھا بنا دیا ہے۔

گالوں پر آنسوؤں کی دھارا بہنے لگی۔ وہ سوچنے لگی۔ ضمیر جاگ اُٹھا۔ وہ آندھی بن گیا۔ اُس کا ناری [illegible] وہ شیرنی بن گئی۔ بدلہ، ایمان، بدلے کی جوالا نے اُس کے آنسوؤں کو سکھا دیا۔ ناری کے [illegible] گمراہ [illegible] بھی کہہ جب تیر۔

آخر انسانیت جیت گئی

روشنی کی کرنیں یہیں بھی نظر نہ آتی تھیں ———

رما مال باپ کی اکلوتی سنتان تھی۔ اُس نے بی۔ اے پاس کر لیا۔ پتا نے اُس کا بیاہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس شیام بابو سے طے کیا تھا۔ رما پڑھائی اور گھر کے کام میں جتنی ہوشیار تھی اُتنی ہی خوبصورت بھی تھی۔ اُنہی دنوں شہر کے مشہور رئیس سیٹھ راجیداس نے بھی اپنی لڑکی کے بارے میں شیام بابو سے بات چیت کی۔ لڑکی مڈل پاس تھی۔ ساتھ ہی آنکھوں سے جوتی اور ہونٹوں سے پھول گراتی ہوئی جوانی۔ بازی لگی رُوپ اور روپیہ میں۔ لکشمی اور رتی کھیلنے بیٹھیں۔ داؤ پر لگا دیا اپنے ہیرے کا دیوتا۔ حالات نے داؤ پھینکا۔ رتی جیت کر بھی ہار گئی۔ وقت اور قسمت کے الہڑ جھونکے نے پانسے پلٹ دیئے۔ رات کے وقت تارے چاندنی سے کھیل رہے تھے۔ مگر کسی نے نہ دیکھا کہ رتی ہار گئی، لکشمی کی جیت ہوئی۔

•

سیٹھ راجیداس نے شیام بابو کو پچاس ہزار کے علاوہ کار اور بنگلے کا وعدہ کیا۔ سگائی ہو گئی۔ پتا نے تار پڑھا۔ اپنی مجبوری پر آنسو بہانے لگا۔ "ہائے ودھاتا، رما کی بھاگیہ ریکھا کس اشبھ وقت میں کھینچی گئی تھی"؟ وہ اپنی ساری جائیداد بیچ کر بھی شیام بابو کی مانگوں کو پورا نہ کر سکتے تھے۔ نراشا کے سمندر میں ڈوبنے والے پتا کو ڈونگی کا سہارا ابھی نہ مل رہا تھا۔ رما کی سُونی آنکھیں دیکھ کر ماں کا دل بھر آیا۔ اُس نے رما کو سینے سے لگا لیا۔

رما ایم۔ اے پڑھنے لگی۔ وہ سبھی دُکھوں کو بھول کر کام میں جٹ گئی۔ شیام بابو کا بیاہ ہو گیا۔ ایک دن اخباروں میں دولہا دُلہن کا فوٹو چھپا۔ کچھ دنوں تک چرچا چلی۔ پھر بات ٹھنڈی ہو گئی۔

•

دوپہر کا وقت تھا۔ دھوپ اور گرمی سے لوگ بےچین تھے۔ عدالت میں آج بہت بھیڑ تھی۔ لوگ خوشی خوشی عدالت کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ایک چھوٹی سی کار آئی۔ ڈرائیور نے ہارن بجایا۔ لوگوں نے راستہ دیدیا۔ ایک استری کار سے اُتری اور عدالت کے کمرے میں داخل ہونے لگی۔ لوگ نمسکار کرنے لگے۔ وہ چاروں طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے اندر چلی گئی۔ عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر اُس نے چشمہ اُتارا اور فائلیں دیکھنے لگی۔ ایک کنارے شیام بابو ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لئے سر نیچا کئے کھڑے تھے۔ لوگ شیام بابو کا تماشہ دیکھنے اندر آ رہے تھے۔ جس پولیس افسر نے ہزاروں روپے لیکر سچائی پر ہمیشہ پردہ ڈالا ہو اُسکے پاپوں کا پھل دیکھنا کون نہ چاہیگا؟ شیام بابو کے متھ چنتکوں کے چہروں پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ ملزم کا بیان شروع ہوا۔ رشوت اور دُراچار کا الزام تھا۔ وکیلوں میں بحث ہونے لگی۔ تین بج گئے۔ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر نے دوسرے کیس بھی دیکھے۔ پیشی کی تاریخ پڑ گئی۔

رما ایم۔ اے اور وکالت کرنے کے بعد ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ہو کر اُسی شہر میں آئی تھی۔ ماتا پتا کے لاکھ کہنے پر بھی اُس نے بیاہ نہیں کیا۔ وقت بدلتا ہے۔ شام ہو گئی۔ رما اپنے ڈرائنگ روم میں بیٹھی نہ جانے کیا سوچنے لگی۔ وہ کتاب کھول کر پڑھنے لگی۔ اچانک نوکر آیا۔ اُس نے ایک چھوٹا سا کاغذ میز پر رکھ دیا۔ رما نے اُسے دیکھا۔ اُس پر لکھا تھا "شکنتلا آنا چاہتی ہے"۔ رما نے کہا۔ "بھیجدو"۔ گود میں بچے کو لئے ایک استری اندر آئی۔ رما نے اُسے بیٹھنے کو کہا اور کتاب رکھ دی۔ وہ کچھ سمجھ نہ سکی۔ "کہئے آپ کا یہ بچہ؟" رما نے پوچھا۔ اُس استری کا سر اُٹھا۔ آنسوؤں سے بھری آنکھوں نے سب سُنا دیا۔ وہ کچھ بول نہ سکی۔ رما کے جسم میں بجلی دوڑ گئی "کیوں، کیا بات ہے بہن؟ میں کچھ سمجھ نہیں سکی۔ آپ کچھ بھی نہیں بتاتیں، کچھ بولئے تو!" رما ہمدردی سے بول رہی تھی۔

بچہ مسکرا دیا۔ وہ بہت خوبصورت تھا۔ اُس کے گھنگھریالے بالوں میں رما کی نظر اُلجھ گئی۔ شکنتلا آنسو پونچھنے لگی۔ اُسے ہچکیاں آ رہی تھیں۔ جسم ڈھیلا پڑ رہا تھا۔ رما نے بچے کو اپنی گود میں لیتے ہوئے کہا۔ "آپ کچھ بولئے بھی تو"۔ شکنتلا کو وشواس تھا کہ رما اُس کی بینتی سُن لیگی۔ شکنتلا نے کہا "بہن جی کچھ پر کرپا کرو ورنہ یہ بچہ مر جائیگا۔ آپ کی عدالت میں آیا ہوا ملزم اس کا پتا ہے"۔

"تمہارا مطلب شیام لال سے ہے؟"

"ہاں" شکنتلا نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا۔ رما کے جسم میں بجلی دوڑ گئی۔ شیام بابو! ڈی۔ ایس۔ پی! جس نے اُس کے معصوم دل کو کچلا تھا! تب اِس شکنتلا نے اُف تک نہ کی۔ آج وہ اپنے ستمگر کو کیسے چھوڑ دے؟" رما کے دل میں رہ رہ کر غصہ اُلٹ رہا تھا۔ وہ جوش میں بول اُٹھی۔ "میں اُس کے لئے کچھ نہیں کر سکتی"۔

شکنتلا اُس کے پیروں پر گر پڑی — میری مانگ کا سیندور نہ پونچھو بہن میں تم سے اپنے سہاگ کی بھیک مانگتی ہوں"۔

رما پتھر ہو گئی۔ شکنتلا اُس کے پیروں سے لپٹ گئی۔ بچہ ہنس دیا۔ اور اپنے ننھے ہاتھ رما کے مُنہ پر مارنے لگا۔ رما نے بچے کو میز پر بٹھلا دیا۔ شکنتلا کہنے لگی۔ "تم بھی تو ناری ہو بہن۔ اگر تم میری جگہ ہوتی تو کیا کرتی؟"

"لیکن آج تمہیں ناری پن کی یاد آئی ہے شکنتلا! اُس دن یاد نہیں آئی جب تمہارے پتا نے چاندی کے ٹکڑوں سے شیام بابو کو خرید لیا تھا؟ تب مجھے کیسا لگا ہوگا؟ کیا تم نے میرا سروسو نہیں اُجاڑا تھا؟ اُس روز تم نے بیاہ کو نامنظور تو نہیں کیا؟ تب کہاں تھا تمہارا ناری پن؟ تم اچھی طرح جانتی تھی کہ شیام بابو کا بیاہ میرے ساتھ ہونے والا ہے۔ تم مجھے پہچانتی نہیں تھی۔ میرا نام نہیں جانتی تھی۔ لیکن یہ تو جانتی تھی کہ کسی غریب باپ کے دل کا ٹکڑا چھوٹی عمر میں پڑا ہے۔ اور اُس کا سمبندھ شیام بابو سے ہونے والا ہے۔ اُس وقت تمہارا ناری پن کہاں تھا؟

"میں تم سے بھیک مانگتی ہوں بہن! کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتی؟ اگر نہیں تو نہ سہی لیکن اِس بدقسمت کا تو خیال کرو"۔

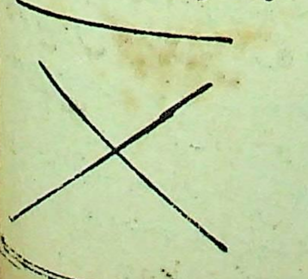
بچہ اچانک میز سے نیچے گر گیا تھا۔ لیکن وہ پلنگ پر ہی پڑا تھا۔ شکنتلا چیخ اُٹھی۔ رما کا دل بھر آیا۔ پچاسوں کو معافی کی بھیک دینے والی آج رما کے چرنوں میں پڑی ہے۔ رما نے ایک عجیب نظر سے بچے کی طرف دیکھا اور دبی سانس لیکر رہ گئی۔ اُس کے دل میں پھر ایک بار نفرت اور بدلہ کی بھاونا جاگ اُٹھی۔

بچہ رما کے بال کھینچنے لگا۔ رما کا دھیان ٹوٹ گیا۔ ایک طرف نفرت اور بدلہ تھا "پیاسے اور کر توبہ تھا" دوسری طرف انسانیت۔ وہ سوچنے لگی وہ کیا کرے؟ وہ اپنے وچاروں کے جال میں اُلجھ گئی۔ شیام کے بھوشیہ کا جیون اُس کے سامنے آگیا۔ وہ چیخ اُٹھی۔

چاند نکل آیا۔ شکنتلا کانپ اُٹھی۔ رما نے ایک نظر بچے کی طرف پھینکی۔ وہ مسکرا اُٹھا۔ اُس نے بچے کا مُنہ چوم لیا۔ شکنتلا چلی گئی۔

گیارہ بجے ہیں۔ رما عدالت کی طرف جا رہی ہے۔ اُس کا دماغ کچھ سوچ نہیں سکتا تھا۔ عدالت کی طرف نہ جا کر اُس نے کار دوسری طرف گھما دی۔ نہ جانے کہاں جا رہی ہے۔ اچانک اُس کی نظر گھڑی پر پڑی۔ بارہ بج گئے تھے۔ وہ کار لیکر گھر لوٹ آئی۔ ایک کاغذ پر کچھ لکھ کر اُس نے نوکر کو دے دیا۔ وہ ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں دے آیا۔

تیسرے دن شام کے اخبار کے پہلے صفحہ پر موٹے اکھشروں میں لکھا تھا۔ "ڈی۔ ایس۔ پی شیام بابو رہا کر دیئے گئے۔ کماری رما نے استیفے دیدیا"۔ خبر کے اندر رما کے یہ شبد بھی درج تھے — "انصاف کی کرسی پر بیٹھ کر مجھے مردہ قانوں کے بندھن میں نہیں رکھ سکتی۔ اس لئے میں کہیں فرض کی ادائیگی کے تئیں لاپرواہ نہ ہو جاؤں۔ اِس ڈر سے استیفے ادے رہی ہوں"۔



ہفتہ وار جے سودیش

۱۶ جنوری ۱۹۵۷ء

ذرا ہوش سے چلو!

ایک طرف پاکستان ہندوستان کے خلاف جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ دنیا کی رائے عامہ کو اپنے حق میں کرنے کے لئے ریاستی عوام کی ہمدردی میں مگرمچھ کے آنسو بہا رہا ہے۔ اور طرح طرح کے پروپیگنڈہ میں مشغول ہے۔ دوسری طرف ریاستی سرکار الیکشن کی تیاریوں میں لگی ہوئی ہے۔ اعلان پر اعلان کئے جا رہے ہیں۔ کہ الیکشن باقی ہندوستان کے ساتھ ہی کروا دیئے جائیں گے۔ جس کا مقصد یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ریاست میں آئین نافذ کرنے کے بعد آئینی گورنمنٹ کا قیام عمل میں لانا ہے۔ تاکہ دنیا کو یہ بتلایا جا سکے۔ کہ ریاستی عوام اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے بعد ایک آئینی اور جمہوری گورنمنٹ کے نظام تلے اپنی ترقی کی منزلیں طے کر رہے ہیں۔ اور اس حالت میں کسی کو بھی بات کرنے کا حق نہیں رہے گا۔

جہاں تک جمہوری گورنمنٹ کا قیام عمل میں لانے والی بات ہے وہ تو بہت حد تک درست دکھائی دیتی ہے۔ مگر یہ بات کہ الیکشن بالکل ہی ہندوستان کے ساتھ ساتھ ہوں تبھی سب ٹھیک ہوگا۔ کم از کم یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آ سکی۔ آخر الیکشن کروانے کے لئے کچھ تیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ مناسب حالات اور لوگوں کی سہولیت کا سوال ہوتا ہے۔ یہ تو ممکن اور مناسب نہیں۔ چھ ماہ کا کام ایک ہی دن پورا کر دیا جائے۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہے۔ کہ پانچ سال ہوئے کانفرنسی حکمرانوں نے خود غرضی اور اقتدار کی ہوس کا بری طرح شکار ہو کر اپوزیشن جماعت کیلئے ایسے حالات پیدا کئے کہ ان کے سامنے الیکشن بائیکاٹ کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہا۔ اس کے کیا کیا بھیانک نتائج نکلے۔ اور ملک کو کتنا نقصان پہنچا۔ یہ بات آج کسی سے پوشیدہ نہیں۔ آج پانچ سال کے بعد ملک کے وسیع مفاد کو سامنے رکھ کر پھر الیکشن کروانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مگر الیکشن کروانے کے سلسلہ میں برسر اقتدار لوگوں نے جو رویہ اختیار کیا ہے۔ وہ پہلے سے کسی بھی طرح کم خطرناک نہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ الیکشن باقی ہندوستان کے ساتھ ہی کروا دیئے جائیں گے۔ مگر ہندوستان میں الیکشن کروانے کی تیاریاں ایک عرصہ سے کی جا رہی ہیں۔ ووٹر لسٹیں پہلے سے ہی مکمل ہیں۔ حلقہ بندی کر دی گئی ہے۔ انتخابات کے متعلق تمام پروگرام لوگوں کے سامنے آ چکا ہے۔ ووٹر وغیرہ بنے ہوئے ہیں۔ موسم کے مطابق عوام کی سہولیت کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ تمام اپوزیشن پارٹیوں کو اعتماد میں لیکر الیکشن کمشنر منصفانہ طور پر الیکشن کروانے اور ان کی شکایتوں کو دور کرنے کا جتن ہو رہا ہے۔

دوسری طرف ہماری ریاست میں عجیب حالت بنی ہوئی ہے۔ ابھی تک ووٹر لسٹیں بنی نہیں جلدی جلدی میں اتنی گندی ووٹر لسٹیں چھاپی گئی ہیں۔ کہ پتہ نہیں لگتا کہ کیا لکھا گیا ہے۔ پٹواریوں نے خانہ شماری کئے بنا سابقہ فہرستیں ہی لیکر جلدی جلدی میں سب کچھ خانہ پری کر دی ہے۔ اس کے علاوہ کسی کو پتہ نہیں ووٹروں کا اندراج کرنے میں کیا ہیرا پھیری ہوئی ہے۔ اور اب ووٹر لسٹوں کی جانچ پڑتال کے لئے صرف دس دن دئے جا رہے ہیں۔ حالانکہ ان دس دنوں میں کسی بھی حالت میں لوگوں کے پاس ووٹر لسٹیں پہنچ ہی نہیں سکتیں۔ ہر طرف پانچ پانچ چھ چھ فٹ برف پڑی ہوئی ہے۔ لگاتار بارشیں ہو رہی ہیں۔ راستے بالکل بند پڑے ہیں۔ سخت سردی پڑ رہی ہے۔ لوگ گھروں سے باہر نکل تک نہیں سکتے ان حالات میں فہرستوں کی پڑتال کیا خاک ہو سکتی ہے۔ جب ووٹر لسٹیں درست نہ ہو سکیں گی لوگ ووٹر ہی نہ بن سکیں تو انتخابات کروانے کا مطلب ہی کیا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ جن قواعد کے مطابق الیکشن ہونے ہیں۔ وہ ابھی بنے ہی نہیں۔ حلقہ بندی کیا ہوگی۔ کسی کو علم نہیں۔ الیکشن کا پروگرام لوگوں کو پتہ تک نہیں۔ الیکشن کمشنر نے اپوزیشن جماعتوں سے الیکشن کے بارہ میں کوئی مشورہ تک نہیں کیا۔ ہر طرف دھاندلی مچی ہوئی ہے۔ برسر اقتدار پارٹی کے امیدواروں کو کامیاب کروانے کے لئے دھڑا دھڑ سرکاری ملازم کانفرنسی امیدواروں کی مرضی کے بھرتی کئے جا رہے ہیں۔ ہزاروں سوشل ورکر۔ ویلیج لیول ورکر اور دوسرے سرکاری مشینری نیشنل کانفرنس کا پرچار کرنے میں لگی ہوئی ہے۔ لوگوں کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ افسروں کو تبدیل کیا جا رہا ہے۔ کچھ سرکاری ملازموں کو چھٹیاں دے کر نیشنل کانفرنس کا پرچار کرنے کے لئے اپنے اپنے علاقوں میں بھیجا جا رہا ہے۔ کانفرنس کے ممبر اسمبلی اپنی اپنی تحصیل میں اپنی اپنی مرضی کے افسر لگوا رہے ہیں۔ سرکاری روپیہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔

ان حالات میں دیکھنا یہ ہے کہ انتخابات ہندوستان کے ساتھ ہو بھی سکتے ہیں۔ اگر کروا بھی دیئے جائیں تو کیا ان انتخابات کو منصفانہ اور غیر جانبدارانہ کہا جا سکے گا؟ کیا ریاست کے لوگ یہ سب کچھ خاموشی سے برداشت کر لیں گے۔ اور پانچ سال کے لئے مزید غنڈہ گردی۔ لاقانونی اور ظلم و ستم کو سہنے کے لئے تیار ہو جائیں گے؟

ان سب باتوں کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ اس کا اندازہ کوئی بھی ذی ہوش آسانی کے ساتھ لگا سکتا ہے۔ ایک طرف پاکستان ریاستی عوام پر سرکار کے مظالم کو دنیا کے سامنے اچھالیگا۔ ہم انتخابات کو ایک ڈھونگ کے طور پر دنیا کو واضح کر سکے گا۔ دوسری طرف ریاست کے دکھی مظلوم اور ظلم کی چکی میں پس رہے عوام چیخیں گے۔ چلائیں گے۔ اپنے جمہوری حقوق کو حاصل کرنے کے لئے قربانی کے میدان میں اترنے کے لئے مجبور ہونگے۔ اور ریاست میں انتخابات کے فراڈ کو ننگا کریں گے۔ اور پھر لوگ بھی وہ جو ہندوستان کے ساتھ اپنی زندگی اور موت وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ جو ریاست کو ہندوستان کے ساتھ ملانے اور اسے بھارت کا ایک اٹوٹ انگ بنائے رکھنے کے لئے اپنی زندگیاں داؤ پر لگائے بیٹھے ہیں۔ اس وقت دنیا کے سامنے ہندوستان کی کیا پوزیشن بنے گی ریاستی سرکار دنیا کو کیا منہ دکھا سکے گی۔ یہ آج ہماری بخشی صاحب اور بھارت کے ذمہ دار لوگوں کو چیتاونی ہے۔ کہ وہ ٹھنڈے دل سے مستقبل کو سوچ لیں۔ اس تانا شاہی کے نکلنے والے نتائج پر نظر دوڑا لیں۔ اقتدار کے نشے میں مست ہو کر ملک کے مفاد سے نہ کھیلیں۔ آپ اس وقت انہیں پہلے ہی دشمن کے ہاتھ مضبوط کرنے والا قرار دیں گے۔ لیکن صحیح معنوں میں دنیا کے سامنے مجرم آپ ہونگے۔ پانچ سال گذر گئے۔ جو ہوا اور جس طرح ہوا۔ لوگوں نے برداشت کیا۔ مگر برداشت کی بھی آخر کوئی حد ہوتی ہے۔ پانچ سال کے لئے اور کون برداشت کرنے کو تیار ہوگا۔ چنانچہ آخر میں پھر یہی گزارش ہے۔ اپنی خاطر۔ ملک کی خاطر انصاف کا راستہ اختیار کریں۔ فراخدلی سے کام لیں۔ اگر اسمبلی میں اپوزیشن کے لوگ پہنچ جائیں گے۔ تو اس سے کچھ بگڑنے والا نہیں۔ بلکہ اس کا ملک کو فائدہ پہنچے گا۔ اور جمہوریت کے پاؤں مضبوط ہوں گے۔ نیز ہندوستان اور ریاست کی نیک نامی ہوگی۔

اندھیر نگری چوپٹ راجہ

بولنا مت!

سعیدرواہ میں کیلاش ہندوؤں کا ایک مشہور تیرتھ استھان ہے۔ جہاں ہر سال ہزاروں لوگ دور دراز سے یاترا کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ مہاراجہ کی حکومت کے وقت سعیدرواہ سے کیلاش کنڈ تک جانے کے راستے کی مرمت پر ہر سال ہزاروں روپے خرچ کئے جاتے تھے۔ اور یاتریوں کو سہولیت پہنچائی جاتی تھی۔ لیکن جب سے نیشنل کانفرنسیوں کی سیکولر سرکار بنی ہے۔ اس راستہ کی مرمت پر ایک کوڑی کوڑی خرچ نہیں کی گئی ہے۔ اور نہ ہی یاتریوں کی تکالیف کی طرف دھیان دیا گیا ہے۔

(ایک سعیدرواہی)

لیکن بھائی کانفرنس سرکار کرے بھی تو کیوں کرے۔ وہ تو سیکولر ٹھہری۔ سیکولرازم میں مذہب وغیرہ کا کوئی سوال نہیں۔ اور وہ ہندوؤں کے دھارمک استھان پر جانے کے لئے کوئی سہولیت دیکر فرقہ پرست بننے کو تیار نہیں۔ ہاں اگر کہیں مسجد یا کسی مقبرے کی مرمت کا سوال ہوتا۔ تو شاید تھوڑا سا لاکھ دو لاکھ خرچ کر ہی دیا جاتا۔ یا پھر وادیٔ کشمیر میں سیاحوں کی سہولیت کے لئے کوئی ڈاک بنگلہ یا ہوٹل بنانا ہوتا تو دس بیس لاکھ خرچ کر دیا جاتا۔ مگر مذہبی جگہوں پر خرچ کرنا تو فرقہ پرستی ہو جاتا ہے۔ اور بولنا مت بھائی۔ ملک کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط ہو جاتے ہیں۔

ایک قسم کے پرندے!

اکثر لچے لفنگے قسم کے اشخاص کو سماج سدھار اور ملک کی ترقی کے نام پر سوشل اور ویلیج لیول ورکر بھرتی کیا جا رہا ہے۔ اور اچھے لوگوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

(ایک شکایت)

ارے بھائی۔ انہیں بھرتی کرنے والے بھی تو پی۔ ڈی۔ او اور کانفرنس کے ممبران اسمبلی ہی تو ہیں۔ وہ خود کیا اور کیسے ہیں۔ ایک قسم کے پرندے اکٹھے اڑتے ہیں۔ اور بڑے لوگوں کو بدمعاشوں کی ضرورت ہوتی ہے اور لچے لفنگوں کو اچھے عہدوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب بڑھنے کا بول بالا ہو۔ تو یہی کچھ ہونا لازمی ہے۔

منشیہ اور پشو:-

جیسے پشو پہاڑ جو کر زیبوں کو دکھ دیتے ہیں ویسے ہی برا انسان طاقت ہاتھ آنے پر کرتا ہے۔ لیکن وہ منشیہ انسانیت کی نظروں میں منشیہ کہلانے کا حقدار نہیں۔ اور جو بلوان نربلوں کی رکشا کرتا ہے۔ وہی منشیہ کہلاتا ہے۔ جو سوارتھ میں پھنس کر دیش کی ہانی کرتا ہے۔ وہ جانور پشوؤں کا بھی بڑا بھائی ہے۔

(وانیاتا)

[illegible]

پرجا پریشد کی لاثانی قربانیوں کی بدولت کانفرنسی حکمرانوں کی خطرناک سازشیں فیل ہوئی ہیں!

ریاستی سرکار کو شری رشی کمار کوشل کی چیتاونی!

جموں۔ ۱۰ر جنوری۔ شری رشی کمار کوشل چیئرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی ریاسی و ممبر ورکنگ کمیٹی نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں مندرجہ ذیل بیان دیا ہے :-

دو مہینے سے اوپر کی بات ہے کہ مجھے قصبہ ریاسی کے چار مطالبات کو منوانے کے لئے ہر آئینی طریقہ کے کارثابت پانے کے بعد بھوک ہڑتال کرنا پڑی تھی۔ مطالبات حسب ذیل تھے :-

(۱) قصبہ میں بہم رسانی آب کے غیر تسلی بخش انتظام کو بہتر بنایا جاسکے

(۲) لڑکوں کے سکول میں سٹاف کی قلت کو دور کیا جاسکے۔

(۳) لڑکیوں کے سکول میں دو ٹرینڈ کوالیفائیڈ استانیوں کا تقرر عمل میں لایا جائے۔

(۴) سکولوں کے لئے موزوں عمارتیں مہیا کی جائیں۔

بعض دوستوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ محض مقامی اہمیت کے ان مطالبات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے واسطے جان کی بازی لگانے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں ان کے ہمدردانہ احساسات کا بہت احسان مند ہوں۔ مگر بڑے ادب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جب [illegible] قصبہ کی سبھی سیاسی پارٹیوں بلکہ غیر سیاسی اداروں کی کوششیں بھی [illegible] وقت کی توجہ اس طرف مبذول کرنے میں ناکام رہی ہوں۔ تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ تو ریاسی کی ہر دلعزیز ملی جماعت پرجا پریشد اور نامزدہ غیر سیاسی ٹاؤن ایریا کمیٹی کے منتخبہ ترجمان کی حیثیت میں میرے لئے اس کے سوا کیا چارہ کار باقی تھا۔ کہ میں ریاسی کی جنتا کی آگیا کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے وہ قدم اٹھاؤں جو پوجیہ گاندھی جی نے ایسے موقعوں کے لئے تجویز کیا ہے۔ اس کے علاوہ میرے نزدیک۔ مقامی اہمیت کے معاملات کو نظر انداز کر دینا کسی صورت میں بھی ان کارکنوں کو زیب نہیں دیتا۔ جن کا مقصد کسی غرضمندی کی تکمیل نہیں بلکہ عام جنتا کی بھلائی ہے۔ مقامی معاملات کو بڑے بڑے مسائل سے الگ تھلگ نہیں کیا جاسکتا۔ تحصیل ریاسی اور بالخصوص ریاسی ایسے قصبہ سے حکومت کا برتاؤ اس کی اس بڑی پالیسی کو ظاہر کرتا ہے۔ جو اس نے شہروں سے دور ہزاروں دیہاتوں اور قصبوں میں بسنے والے لاکھوں انسانوں کے بارہ میں اختیار کر رکھی ہے۔ اس لحاظ سے میری یہ بھوک ہڑتال بنیادی طور پر میری اس خواہش سے جڑی ہوئی تھی۔ کہ جن دیہات اور عوام کے نام پر یہ راج سنگھاسن قائم ہے۔ ان کے بارہ میں حکومت اپنے فرائض کا احساس کرے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے اقتدار سنبھالنے کے بعد ریاسی کا [illegible] (اور اننگ آخری) دورہ کرتے ہوئے قصبہ میں بہم رسانی آب کی ناگفتہ بہ حالت کا بذاتِ خود جائزہ لیا تھا۔ اور جلسہ عام میں یہ وعدہ فرمایا تھا۔ کہ اہالیان ریاسی کی اس مندرجہ تکلیف کا ایک ماہ کے اندر ازالہ کیا جائے گا۔ لیکن صد افسوس کہ پونے دو برس سے زائد عرصہ گذر جانے کے باوجود یہ وعدہ پورا ہوتا نظر نہیں آیا۔ قیاس کیجئے کہ ایک شخص جسے ریاستی عوام کی نمائندگی کا دعویٰ ہی نہیں بلکہ ریاست کا اولین شہری ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ بھری محفل میں بڑے طمطراق سے وعدہ کرنے کے بعد ۱½ برس تک بار بار یاد دہانی کرانے کے باوجود اسے پورا کرنے کا نام نہیں لیتا۔ اس کی ذمہ واری میں حکومتی اداروں کی کیا حالت ہوگی جن کو شکست سماج کی تعمیر کا کام سونپا گیا ہے۔ اور پھر سماج کے عام اخلاق پر ان وعدہ شکنیوں کا کیا اثر پڑتا ہے۔

مجھے قدرتی طور پر بہت خوشی ہوئی جب [illegible] ہڑتال کے پانچویں روز مجھے ذمہ دار ارباب حکومت کی جانب سے یہ یقین دلایا گیا۔ کہ ان مطالبات کو پورا کیا جا رہا ہے۔ سرکاری ریکارڈ گواہ ہے۔ کہ واٹر ورکس کی بہتری کے سلسلہ میں سکیم ارمنظور بھی کیا گیا۔ اور کام شروع بھی کر دیا گیا۔ لڑکوں کے سکول میں سٹاف کی قلت کو دور کرنے کا حکم جاری کیا گیا۔ ٹرینڈ کوالیفائیڈ استانی کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ [illegible] بلڈنگز کا ناظر خود [illegible] کے [illegible] جلد [illegible] گیا۔ [illegible] اقدامات کو تبدیلی قلب [illegible] ثبوت [illegible] ہڑتال [illegible] تمام [illegible] ریاسی نے انتہائی [illegible]

آچاریہ رام دیو صدر پنجاب جن سنگھ کی تقریر

ہیرانگر۔ ۱۰ر جنوری۔ موضع گگوال تحصیل ہیرانگر میں پرجا پریشد کا ایک شاندار پبلک جلسہ شری لدرمنی سانگڑہ تحصیل صدر کی صدارت میں ہوا۔ جس میں پنجاب جن سنگھ کے پردھان آچاریہ رام دیو نے بھاشن دیئے۔ ریاست کے گزشتہ نو سالہ اتہاس پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی اور بتایا۔ کہ مہاراجہ ہری سنگھ نے حسب اختیار ریاست کا الحاق ہندوستان کے ساتھ کیا تھا۔ لیکن بھارت کی کانگرسی سرکار اور جواہر لال نہرو نے پارٹی تعصب اور بدلے کی بھاونا میں پھنس کر شیخ عبداللہ کو ریاست کے مستقبل کا مالک بنا کر کھڑا کر دیا۔ حالانکہ مہاراجہ نے الحاق کا جو فیصلہ کیا تھا وہ آئینی و قانونی لحاظ سے سو فیصدی مکمل تھا۔ پنڈت نہرو اس وقت بھلے اور برے میں تمیز نہ کر سکا۔ شیخ عبداللہ نے ایک سازش کے تحت کانگرسی حکمرانوں کی مدد سے مہاراجہ کو ہی ریاست سے نکلوا دیا۔ جس کا صاف مطلب اس بنیاد کو ہی ختم کرنا تھا۔ جس کی وجہ سے ریاست کا مستقبل بھارت کے ساتھ وابستہ ہوا تھا۔ شری آچاریہ جی نے آگے چلکر بتایا کہ دیش کی خوش قسمتی ہے کہ آپ لوگوں نے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کی قیادت میں بھاری قربانیاں دیکر ریاست کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچا لیا ہے۔ اگر آپ لوگ قربانیاں نہ دیتے۔ تو یقیناً ریاست بھارت کے ساتھ نہ ہوتا۔ کیونکہ شیخ عبداللہ اور اس کے ساتھی جو سازشیں کئے بیٹھے تھے وہ انتہائی طور پر خطرناک تھیں۔ آگے چلکر شری آچاریہ جی نے کہا۔ کہ آج جبکہ ریاست کے شاسن کرتا بھی اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ ریاست کا الحاق بھارت کے ساتھ آئینی و قانونی طور پر گویا ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ تو پھر ریاست میں آنے کے لئے پرمٹ کیوں؟ ریاست اور بھارت کے شہری اور بنیادی حقوق میں متضاد کیوں؟ ریاست کے لئے ریاست کا الگ جھنڈا کیوں؟ آپ نے کہا۔ کہ ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیخ عبداللہ نے جو ناپاک منصوبے باندھے تھے۔ ان کا کچھ کچھ وجود ابھی باقی ہے۔ جن کا پورے طور پر خاتمہ کرنے اور ریاست کو بھارت کے دوسرے حصوں کی سطح پر لانے کے لئے دیش بھگتی اور وقت کی پکار یہی ہے۔ کہ آپ پرجا پریشد کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں۔ شری آچاریہ جی نے ریاست کے شرنارتھیوں کے ساتھ حکومت کے گزشتہ نو سال سے کئے جا رہے انسانیت سوز سلوک کی شدید مذمت کی۔ اور کہا کہ ڈسٹرکٹ میرپور ریاست کے دوسرے حصوں کی آج بھی ہزاروں ابلائیں پاکستانی درندوں کے جنگل میں پھنسی ہوئی ہیں۔ مگر سرکار خاموش بیٹھی ہے۔ آخر میں آپ نے کہا۔ کہ اتہاس ساکشی ہے۔ کہ کشمیر ہمیشہ بھارت کا ایک انگ رہا ہے۔ الگ ہی نہیں رہا ہے بلکہ بھارت کا مکٹ رہا ہے۔ آج بھی ہمالیہ کی چوٹیوں اور کشمیر کی گھاٹی میں ہمارے تیرتھ استھان اور دیوستھان اس بات کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ کشمیر کا سوال بھارت واسیوں کے لئے کوئی سوال نہیں۔ اگر اس میں پیچیدگیاں پیدا ہوئی ہیں۔ تو یہ شری نہرو جی کی غلطیوں کا نتیجہ ہے۔ اگر شری پٹیل کچھ عرصہ اور زندہ رہتے تو

(باقی صفحہ ... پر)

۔ مگر اب ایسا جان پڑتا ہے کہ یہ تبدیلی قلب نہیں تھی۔ بلکہ حکومت کی اس پالیسی کی محض ایک کڑی تھی۔ جو عوام سے وعدے کر کے مکر جانے پر مبنی ہے۔ واٹر ورکس کی بہتری کے سلسلہ میں ایک سال سے سارا سامان موجود ہے۔ مگر کام دوبارہ شروع نہیں کیا جا رہا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ بخشی صاحب خود ریاسی تشریف لانا چاہتے ہیں اور نیشنل کانفرنس کے نام پر ایک جلسہ کر کے وہاں پر اعلان کرنا چاہتے ہیں۔ کہ واٹر سپلائی کو درست کیا جائے تاکہ اس کی آڑ میں پارٹی پراپیگنڈہ کیا جاسکے۔ اور بزعم خود عوام کو یہ باور کرایا جائے کہ ان کا برا بھلا محض بخشی غلام محمد کی ذات سے وابستہ ہے۔ بخشی صاحب ایسا ہی کریں۔ تمام کریڈٹ نیشنل کانفرنس اور آپ کو ہی دیں۔ مجھے اس کی ضرورت بھی نہیں)۔ عجب الوکھا راج ہے یہ جہاں لوگ بکری کو بھیڑیا اور ایک آدھ لیڈر کو بھیڑیا بنا دیا جائے۔ اور اس طرح انسانوں کی بستی میں جنگل کا قانون نافذ کیا جائے۔ آئندہ عام چناؤ میں نیشنل کانفرنس کو اپنی شکست کا احساس غالباً بری طرح ستا رہا ہے۔ چناؤ میں کیا ہونے والا ہے۔؟ یہ میرا اس وقت موضوع نہیں۔ یہاں میں صرف چیتاونی دینے پر اکتفا کرتا ہوں۔ کہ اگر ریاسی کی ان مانگوں کو بہت جلد پورا نہیں کیا گیا۔ تو ریاسی کے عوام از سر نو کوئی اور ٹھوس قدم اٹھانے پر مجبور ہوں گے۔

ریاست کو ہڑپ کرنے کیلئے پاکستان کے خطرناک ارادے۔ فوجی تیاریاں زوروں پر!

ہندوستان کیخلاف ہروقت تیار رہو۔ سکندر مرزا کی تقریر

کراچی۔ ۱۱ر جنوری۔ صدر پاکستان جنرل سکندر مرزا نے آج رسالپور میں پاکستان ہوائی فوج کے کیڈٹوں کو ہدایت کی۔ کہ وہ ہر وقت تیار رہیں۔ کیونکہ ہندوستان کے ساتھ ہمارے تعلقات ایسے نہیں جیسے ہونے چاہئیں۔ جوں جوں سیکورٹی کونسل میں کشمیر پر بحث کی تاریخ قریب آتی جا رہی ہے۔ بھارت کے خلاف جنگی پراپیگنڈہ بڑھتا جا رہا ہے۔ اور پاکستانی لیڈر اور سرکاری پجاری اس سلسلہ میں اعلان پر اعلان کرتی جا رہی ہیں۔ وزیر اُمور ریاستی و برادڈکاسٹنگ سردار امیر اعظم خان نے آج ایک بیان میں الزام لگایا کہ ہندوستانی فوجیں ابھی سے ہماری سرحدات پر جمع کر دی گئی ہیں تاکہ پاکستان بھارت کے خلاف اپنے جائز مطالبات پر غور نہ کر سکنے پر مجبور کیا جا سکے۔ یا اپنے آزاد خارجہ پالیسی پر عمل کرنے سے روکا جا سکے۔ اور اسی کے ساتھ پاکستان ریڈیو نے ایک خبر نشر کی ہے۔ کہ متعدد دنیا کی ملکوں نے مسئلہ کشمیر کے حل کی سست رفتار پر اپنی بے صبری کا اظہار کیا ہے۔ مغربی پاکستان کے ایک ملک نے کہا ہے کہ اگر سیکورٹی کونسل نے تسلی بخش طور پر اس مسئلہ کو حل نہ کیا۔ تو ہم کشمیر پر چڑھائی کرنے کو تیار ہیں۔ صدر پاکستان جو راولپنڈی کے قریب رسالپور میں پاکستانی ہوائی فوج کے کیڈٹوں کی الوداعی پریڈ سے خطاب کر رہے تھے نے کہا کہ ہندوستان کے ساتھ ہمارے تعلقات وہ نہیں ہیں جو ہونے چاہئیں۔ ہندوستانی لیڈروں کا تازہ ترین نقطہ نظر یہ ہے کہ کشمیر ہندوستان کی سلامتی کے لئے نہایت لازم ہے۔ مگر ہندوستانی لیڈر یہ کہتے ہیں کہ کشمیر کی پوزیشن ایسی ہے کہ وہاں سے پاکستان کی ہنیادوں پر بھرپور حملہ کیا جا سکتا ہے۔ تو میں ان سے اتفاق کرتا۔ دراصل وہ اپنی لائنوں پر سوچ رہے ہیں۔ اور سلامتی کا واویلا دھوکہ کی ٹٹی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جب ہندوستان اتنا بڑا ہمسایہ ملک۔ ایسے ناپاک ارادے رکھے تو آپ کو ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ صدر پاکستان نے مصر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے اسے اپنی دوستی کا یقین دلانے کی پوری کوشش کی۔ لیکن ہم کامیاب نہیں ہوئے۔ ایسا لگا کہ دیتا ہے کہ اس شخص کو قائل کرنے کی کوشش کرنا بےسود ہے۔ جو قائل نہ ہونا چاہتا ہو۔ صدر نے بتایا کہ حالیہ برسوں میں پاکستان کی ہوائی فوج میں بھاری اضافہ ہوا ہے۔ امریکہ سے ملنے والے ہوائی جہازوں کو چلانے میں ہمارے ہوا بازوں نے جس مستعدی کا ثبوت دیا ہے۔ اس سے خاص طور پر متاثر ہوا ہوں۔ ہمیں جدید ترین طرز کے جیٹ لڑاکے جہاز مل رہے ہیں۔ اور جب ہمیں پورا سامان جنگ مل جائے گا۔ تو ہم اعتماد کے ساتھ اُڑ سکیں گے۔ صدر نے مزید کہا۔ ہمارے دفاع کا یہی تقاضا ہے کہ دنیا میں ہمارے لیے دوست ہوں۔ خوش قسمتی سے آج ہمارے بہت سے طاقتور اور قابل اعتبار دوست ہیں۔ لیکن یہ ان لوگوں کو پسند نہیں۔ جو ہمیں طاقتور دیکھنا نہیں چاہتے۔

بقیہ آچاریہ رام دیو کی تقریر صفحہ ۴ سے آگے :-

یہ دشواسی کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ یہ مسئلہ کب کا ختم ہو گیا ہوتا۔ لیکن جب تک ایک ایک بھارتیہ زندہ ہے وہ ریاست کو بھارت سے کبھی الگ نہیں ہونے دے گا۔

شری عبدالرحمان ممبر ورکنگ کمیٹی جموں و کشمیر پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ نیشنل کانفرنسی حکمرانوں نے ریاست کے لئے الگ ودھان بنا کر جہاں بھارت کی اکھنڈتا اور ایکتا پر ایک ضرب کاری لگائی ہے وہاں ریاست کی سالمیت کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ پاکستان کشمیر کے سوال پر جو اچھل کود کر رہا ہے۔ اس کی ذمہ دار بھارت کے چند ذمہ دار لوگوں کے علاوہ ریاستی کانفرنسی حکمران ہیں جنہوں نے ہمیشہ ریاست کو بھارت سے دور رکھنے کی کوششیں کی ہیں آپ نے ریاستی سرکار کی طرف سے مچائی گئی دھاندلی اور رشوت ستانی کی شدید مذمت کی۔ آخر میں آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی غنڈہ گردی اور تاناشاہی کو ختم کر کے ایک اچھی حکومت قائم کرنے کے لئے پرجا پریشد کا ساتھ دیں۔ سردار بچن سنگھ پنچھی ممبر ورکنگ کمیٹی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پرجا پریشد پر فرقہ پرستی کا الزام لگانے والی نیشنل کانفرنس خود فرقہ پرستوں کی پناہ گاہ بنی ہوئی ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے فسادات میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگے۔ آج نیشنل کانفرنس کے کرتا دھرتا بنے ہوئے ہیں۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ بخشی غلام محمد اور غلام محمد صادق کا نیشنلزم اور ہند پرستی لوگوں نے ۱۹۴۷ء سے ہی دیکھا ہوگا۔ جب وہ ریاست کو ... سے ... ساز باز کرنے کے لئے لاہور گئے تھے۔

پرجا پریشد کی طرف سے گن تنتر دوس منانے کی تیاریاں

جموں۔ ۱۴ر جنوری۔ پرجا پریشد کی طرف سے گزشتہ کی طرح اس سال بھی گن تنتر دوس (ری پبلک آف انڈیا) ۲۶ر جنوری بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں پرجا پریشد کے سنٹرل آفس سے تمام براںچوں کو اس امر کے سرکلر جاری کئے گئے ہیں۔ کہ اس دن پربھات پھیریاں و جلوس نکالے جائیں اور پبلک جلسے کر کے اس بات کے حلف لئے جائیں۔ کہ ریاست کی برسر اقتدار پارٹی نیشنل کانفرنس نے ریاست کے لئے اسے بھارت سے دور رکھنے کی کوشش کی ہے۔ بھارت کے گن تنتر دوس کے اس اوسر (موقع) پر ہم اس بات کا حلف لیتے ہیں۔ کہ جب تک ریاست کی موجودہ امتیازی پوزیشن کو ختم کر کے اسے بھارت کے دوسرے حصوں کی سطح پر نہیں لایا جاتا اور ہمیں بھارت کے تحت دوسرے بھارت باسیوں کی طرح حقوق اور آزادی نہیں ملتی۔ اس وقت ہم آرام اور چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

برطانیہ کا نیا وزیر اعظم۔ سابقہ وزیر ایڈن کی ناکامی!

لنڈن۔ ۱۱ر جنوری۔ مسٹر ایڈن کے برطانیہ کی وزارت عظمیٰ کے عہدے سے مستعفی ہونے کے بعد مسٹر میکملن کے وزیر اعظم بننے کا اعلان کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چرچل نے میکملن کے وزیر اعظم بنائے جانے کی پوری حمایت کی ہے۔ اور یہ فیصلہ ملکہ الزبتھ کے مسٹر چرچل کے ساتھ مشورے کے بعد ہوا ہے۔ مسٹر میکملن کی عمر ۶۲ برس ہے۔ اور وہ ایڈن کی وزارت میں چانسلر آف ایکسچیکر کے عہدہ پر مامور تھے۔ اس فیصلہ کے اعلان کے بعد لوگوں کو اس بات کا قطعی کوئی علم نہیں تھا۔ کہ مسٹر بٹلر و مسٹر میکملن میں سے کسی کو وزیر اعظم کا عہدہ دیا جائے گا۔ بٹلر کی جگہ میکملن کا وزیر اعظم بنایا جانا اس بات کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کی خارجہ پالیسی میں تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ بٹلر کو ایڈن کی پوری حمایت حاصل تھی۔ اور اس کی شکست ایڈن کی پالیسی کی شکست خیال کی جاتی ہے۔

ہنگری میں آزادی لینے والوں کیلئے پھانسی کمیونسٹ سرکار کا نادر شاہی فرمان

لنڈن۔ ۱۲ر جنوری۔ ہنگری میں کل رات ایک نیا سرکاری فرمان جاری کیا گیا۔ جس کی رو سے جوابی انقلابیوں کو سرسری سماعت کے بعد سزا دی جا سکے گی۔ اور زیادہ سے زیادہ سزا موت ہوگی۔ اس فرمان کا اطلاق جیسے ہنگری کی مجلس عدالت نے جاری کیا ہے۔ ان لوگوں پر کیا جائیگا۔ جو ہنگرین شہریوں کے قتل کے مرتکب ہوں۔ یا حکومت اور کمیونسٹ نظام کا تختہ الٹنے کی کوشش کریں۔ ۱۰ ورکروں سے زیادہ فیکٹریوں میں توڑ پھوڑ کا مرتکب ہونے والوں پر بھی اس فرمان کے تحت سرسری مقدمہ چلایا جا سکے گا۔ ہنگری کے وزیر انصاف نے بیان کیا ہے۔ کہ اس فرمان کی ضرورت اس لئے پڑی کیونکہ حال ہی میں پھر سے تخریبی سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں۔ جن سے بیروزگاری اور مہنگائی کے خطرات پیدا ہوئے ہیں۔ جو ملک کے استحکام کے لئے تباہ کن ثابت ہوں گے۔

جموں مہاجن سبھا کا چناؤ۔ کامریڈوں کے منہ پر چپت

جموں ۱۴ر جنوری۔ گزشتہ شام کو یہاں جموں مہاجن سبھا کا چناؤ عمل میں لایا گیا۔ اس موقع برادری کے پانچ چھ سو کے قریب لوگ حاضر تھے۔ چناؤ میں دونوں کی ایک بہت بڑی اکثریت سے شری رلا رام شاہ پردھان۔ مہاشہ لیش پال جی سیکریٹری چنے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ شری اننت رام جی و شری رام دھن جی ودو اُپ پردھان منتخب کئے گئے۔

یاد رہے کہ اس سے پیشتر کچھ دن ہوئے کہ چند کامریڈوں نے مل کر ایک بند کمرے میں بیٹھ کر اپنے آقاؤں کے دستور کے مطابق لالہ رام چند مہاجن کو مہاجن سبھا کا صدر چنے جانے کا اعلان کیا تھا۔ مگر بعد میں برادری کے زبردست پروٹسٹ پر پہلا چناؤ غیر آئینی قرار دیدیا گیا تھا۔ اور اب باقاعدہ چناؤ میں ان کامریڈوں کو صرف پانچ یا چھ سات ووٹ مل سکے ہیں۔

(ن۔ ق)

پنڈت جی دورے پر :-

جموں۔ ۱۰ جنوری۔ پردھان پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کل یہاں سے ایک ہفتہ کے لئے مدھیا پردیش کے دورہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ ابتدائی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ پنڈت جی کے استقبال کی تیاریاں جگہ جگہ بڑے زور شور سے کی جا رہی ہیں۔

برطانوی وزیر اعظم مستعفی ہوگئے

لنڈن۔ ۹ جنوری۔ بکنگھم محل سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سر انتھنی ایڈن نے وزارت عظمی سے استعفا دیدیا ہے۔ اور ملکہ الزبتھ نے اسے منظور کر لیا ہے۔ ملکہ الزبتھ جو دیہاتی محل سندر بکنگھم گئی ہوئی تھیں۔ آج شام لنڈن لوٹ آئیں۔ اور مسٹر ایڈن جو انہیں ملنے رات کو سندر بکنگھم گئی ہوئی تھیں آج شام لنڈن لوٹ آئیں۔ اور مسٹر ایڈن جو انہیں سے رات کو سندر بکنگھم گئے تھے۔ نے آپ سے کچھ قبل یہاں پہنچ کر وزارت کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی یہ افواہیں زور شور سے گشت کرنے لگی تھیں۔ کہ ایڈن مستعفی ہونے والے ہیں۔ نئے وزیر اعظم کے لئے مسٹر بٹلر کا نام لیا جا رہا ہے۔ یہ استعفا ایڈن کی سویز پالیسی کی ناکامی کا براہ راست نتیجہ ہے۔

پاکستان بھارت سے کھانڈ خریدیگا

نئی دہلی۔ ۹ جنوری۔ وسط مشرق کے دو ملکوں اور بھارت کے دو ہمسایہ ملکوں نے بھارت سے چینی خریدنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ ان میں پاکستان بھی شامل ہے۔ سر دست ہندوستان کے پاس پچاس ہزار ٹن فالتو چینی ہے اور اس کی قیمت مقابلتاً کم ہے۔ پاکستانی وزیر خوراک مسٹر دلدار احمد وسط ماہ رواں میں یہاں آ رہے ہیں۔ تاکہ اس سلسلہ میں بات چیت شروع کر سکیں۔

لوک سبھا کیلئے ۵۰۰ ممبر منتخب ہونگے

نئی دہلی۔ ۹ جنوری۔ ہندوستان میں دوسرے عام انتخابات دو مہینے کے بعد شروع ہونگے۔ مزدوری کے آخری ہفتہ میں ووٹ ڈالے جائیں گے اور یہ کام مارچ کے دوسرے ہفتہ تک جاری رہے گا۔ مختلف ریاستوں میں اس وقت کے اندر اندر مختلف مرحلوں پر ووٹ ڈالنے کا کام شروع ہوگا۔ عام انتخابات میں ہندوستان کے کروڑوں ووٹروں کو پارلیمنٹ کے لئے تین ہزار ایک سو دو ممبر منتخب کرنے ہیں مختلف ریاستوں کی طرف سے پارلیمنٹ میں کتنے کتنے ممبر منتخب ہوں گے۔ اس کا گوشوارہ یہ ہے لوک سبھا کے لئے آسام سے ۱۲ آندھرا سے ۴۳ بہار سے ۵۳ بمبئی سے ۶۶ کیرالا سے ۱۸ مدھیہ پردیش سے ۳۶ مدراس سے ۴۱ میسور سے ۲۶ اڑیسہ سے ۲۰ پنجاب سے ۲۲ راجستھان سے ۲۲ جموں و کشمیر سے ۶ [illegible] کی سیٹوں [illegible] بھی کی ہے۔

جنگی [illegible] کا قانون [illegible]

[illegible]

سے ہے۔ اس قاعدہ کی رو سے قاعدہ تسلیم کرنے والے ملکوں پر لازم آتا ہے۔ کہ وہ جنگ کے دنوں قید کئے گئے سپاہیوں کا تحفظ کریں۔ چین اس قاعدہ کو تسلیم کرنے والا ساٹھواں ملک ہے۔ روس اور فرانس نے بھی اس قاعدہ کو تسلیم کر رکھا ہے۔

ہند میں مشین سازی کا کارخانہ

نئی دہلی۔ ۷ جنوری روسی ماہرین کی ایک جماعت جو آجکل ہند کا دورہ کر رہی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے حکومت ہند کو مشین سازی کا کارخانہ قائم کرنے کے سلسلے میں ٹیکنیکل امداد دینے کے سوال پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ روس اس بات کے لئے تیار ہے کہ اس کارخانہ کا نقشہ تیار کرنے اور طویل المدت قرضہ دے کر اس کارخانہ میں دس لاکھ ٹن فولاد سالانہ تیار ہو سکے گا۔

جنگ آزادی کی سوسالہ سالگرہ

نئی دہلی۔ ۱۰ جنوری۔ ہند کی پہلی جنگ آزادی کی سوسالہ سالگرہ ۵-۶ اگست ۱۸۵۷ء کو منائی جائے گی۔ سوسالہ تقریب کا اہتمام کرنے والی کمیٹی نے تاریخوں کا تعین کرتے ہوئے فیصلہ کیا۔ کہ یہ تقریب ملک بھر میں منائی جائے۔ اس قومی تقریب کے لئے سنٹرل کمیٹی نے جو پروگرام مرتب کیا ہے۔ اس میں چراغاں پربھات پھیریاں نکالنا۔ جھنڈے کی سلامی۔ سکولوں کے بچوں میں مٹھائی کی تقسیم۔ نمائش منعقد کرنا۔ مشاعرے۔ رقص و موسیقی کے مظاہرے وغیرہ شامل ہیں۔ ۱۸۵۷ء کے شہیدوں کی یادگاریں بھی منائی جائیں گی۔ ان تقاریب پر آل انڈیا ریڈیو خاص پروگرام نشر کرے گا۔ ڈاک رہنمد کا محکمہ یادگاری ٹکٹ جاری کرے گا۔

قطب جنوبی پر کتنی برف جمی ہوئی ہے

کرائسٹ چرچ (نیوزی لینڈ) ۸ جنوری برفانی تودوں کی عمر معلوم کرنے والے امریکی ماہر مسٹر ڈیوڈ ولنگیٹس نے کل بیان دیا۔ کہ میں قطب جنوبی میں ایک گہرا [illegible] کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ قطب پر اب تک کتنی برف جمع ہو چکی ہے۔ آپ سائنسدانوں میں ایک گروپ کے ماہر کا دعوی ہے کہ ایک سو فٹ گہرا سوراخ تو ایسے معلوم ہو سکے گا۔ کہ مختلف اوقات میں قطب پر کتنی برف جمع ہوگی۔ آپ کا اندازہ ہے کہ قطب جنوبی پر چھ ہزار سے آٹھ ہزار فٹ تک گہری برف جمع ہوئی ہے۔

روس کو ایٹم بم کے حملے کی دھمکی!

واشنگٹن۔ ۸ جنوری امریکہ کی ہوائی

فوج کے وزیر نے یہ وارننگ دی ہے کہ کسی کو اس دھوکے میں نہ رہنا چاہئے کہ امریکہ جنگ چھڑنے پر ایٹم بم کا استعمال نہ کریگا۔ اس سلسلہ میں آپ نے مزید کہا ہے کہ جہاں کبھی ضرورت پڑی روس سرکار نے مظالم سے گریز نہ کیا تھا۔ لہذا اگر دشمن نے حملہ کیا تو امریکن سرکار ایٹم ہتھیاروں کے ذریعے جوابی کارروائی کرنے سے گریز نہ کرے گی۔ ہمیں اپنے ملک کا ڈیفینس اس ڈھنگ سے کرنا ہے کہ نہ صرف دشمن کے حملہ کا زبردست مقابلہ کیا جا سکے بلکہ پیشتر اس کے کہ وہ ہمیں تباہ کرے دشمن کی ایٹم ہتھیار استعمال کرنے کی طاقت ناکارہ بنا دی جائے۔

کشمیر میں زبردست برف باری

سرینگر۔ ۸ جنوری۔ سرینگر اور وادی کشمیر کے دوسرے شہروں میں کل پہلی بار زبردست برف باری ہوئی۔ اس سے پہلے تین چار روز برف نگر کل کی برف باری موسم سرما کی زبردست برف باری تھی۔ جو صبح سویرے شروع ہوئی۔ سردی اس شدت کی پڑ رہی ہے کہ پانی کے نلکے جم گئے ہیں۔ ہارون کے پانی کے ریزرو ائر میں بھی پانی ایک دم جم گیا ہے۔ اس شدت کی سردی ۱۹۵۴ء میں پڑی تھی۔ اس دوران میں سردی اور برف باری میں مختلف کھیلیں کھیلنے کی شوقین کئی پارٹیاں یہاں پہنچ گئی ہیں۔

کشمیر کیلئے چندہ جمع کرکے کھا گئے

لاہور۔ ۱۰ جنوری جماعت اسلامی کی پنجاب برانچ کے لیڈر مولانا سعید ملک نے الزام لگایا ہے کہ پارٹی کی طرف سے جو چندہ کشمیر میں لڑنے والے اداروں کی امداد کے لئے جمع کیا گیا تھا۔ وہ کبھی اپنی منزل مقصود پر نہیں پہنچا۔ مولانا ملک جنہوں نے سنیچر کو پارٹی سے استعفے دیدیا ہے نے پارٹی کے [illegible] مولانا مودودی کو کہا ہے کہ وہ ورکنگ کمیٹی کے فیصلوں کے خلاف [illegible] کرتے ہیں اور بطور [illegible] کرتے ہیں

انتخابات کی ضمنی فہرستوں کی پڑتال

کے سلسلہ میں صوبہ جموں میں نگران

جموں۔ ۱۰ جنوری۔ ریاست جموں و کشمیر میں ہونیوالے انتخابات کے سلسلہ میں ضمنی فہرستوں میں اصلاحات۔ اندراج اور اعتراضات کا فیصلہ کرنے کے لئے حکومت نے صوبہ جموں کے لئے مندرجہ ذیل آفیسر نگران مقرر کئے ہیں۔

(۱) (ا) جموں شہر

سٹی جج وارڈ ۱ - ۲ اور وارڈ ۳
منصف جموں وارڈ ۴ - ۵ اور وارڈ ۶
سپیشل مجسٹریٹ (سردار امر سنگھ) وارڈ ۷ - ۸ اور وارڈ ۹
سپیشل کلکٹر (لالہ دوارکا ناتھ) وارڈ ۱۰ - ۱۱ اور وارڈ ۱۲
سب رجسٹرار وارڈ ۱۳ - ۱۴ اور ۱۵

(ب): تحصیل جموں۔ سب جج جموں۔ جموں میونسپلٹی کو چھوڑ کر پوری تحصیل جموں۔

(۲) تحصیل رنبیر سنگھ پورہ منصف آر۔ ایس پورہ
(۳) تحصیل اکھنور۔ منصف اکھنور
(۴) تحصیل سانبہ۔ منصف سانبہ
(۵) تحصیل ادھم پور سب جج ادھم پور
(۶) تحصیل رام نگر۔ منصف رام نگر
(۷) تحصیل ریاسی (نیابت ارناس کو چھوڑ کر) سب جج ریاسی۔
(۸) نیابت ارناس۔ تحصیل ایگزیکٹیو آفیسر ریاسی
(۹) تحصیل ڈوڈہ۔ تحصیل ایگزیکٹیو آفیسر ڈوڈہ
(۱۰) تحصیل کشتواڑ۔ سب جج کشتواڑ
(۱۱) تحصیل رام بن۔ منصف رام بن
(۱۲) تحصیل بھدرواہ۔ سب جج بھدرواہ
(۱۳) تحصیل مینڈر۔ سیٹلمنٹ تحصیلدار مینڈر
(۱۴) تحصیل پونچھ حویلی۔ سب جج پونچھ
(۱۵) پونچھ میونسپلٹی سیٹلمنٹ تحصیلدار پونچھ
(۱۶) تحصیل نوشہرہ۔ سیٹلمنٹ تحصیلدار نوشہرہ
(۱۷) تحصیل راجوری۔ سب جج راجوری
(۱۸) تحصیل کٹھوعہ۔ سب جج کٹھوعہ
(۱۹) تحصیل بسوہلی۔ تحصیل ایگزیکٹیو آفیسر بسوہلی
(۲۰) تحصیل ہیرا نگر۔ اسسٹنٹ کمشنر (ریونیو) کٹھوعہ۔

بقیہ انسانی زندگیاں خطرہ میں

(صفحہ ۸ سے آگے)

ہم لوگوں نے بھوک پیاس کی پرواہ نہ کی۔ ہر وقت حکومت کے کاموں میں اپنا فرض سمجھ کر لگے رہے۔ لیکن جب حکومت کے اہل کار آئے تو ان سے بھی کچھ نہ بن پڑی۔ اور انہوں نے بھی یہی کوشش کی کہ ان کو ٹال دیا جائے۔ ہم نے حکومت کے لئے کیا کچھ نہیں کیا۔ جب یہ علاقہ آباد تھا راشن بھی نہیں لیا۔ بھوکے رہ کر محنت مشقت کرکے علاقہ کو [illegible] کیا۔ بارڈر کو مضبوط بنانے کے لئے ہر کوشش کی۔ اب جبکہ ہمیں دریا اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ حکومت [illegible] نہیں کر رہی۔ ۱۰ ہزار جانوں کا تلف ہونے کا خطرہ ہے۔ [illegible] لوگ [illegible] کرنے کو تیار رہیں۔ وقت پر ان کی [illegible] پورا کیا جائے گا اور علاقہ [illegible] برباد ہونے سے بچایا جائے نیز پاکستان [illegible] کا مقابلہ نہ کر سکنے لوگوں کو ہتھیار [illegible]

(دھرم سنگھ [illegible])

ریاست میں ٹرانسپورٹ انڈسٹری قسط نمبر ۲

از کنور جگر سنگھ کٹھوعہ

اس سے پیشتر عرض کر چکا ہوں۔ کہ ٹرانسپورٹ کے سلسلہ میں ایک ہی ریاست میں مختلف جگہوں کے لئے مختلف طریقے اور مختلف لوگوں کے لئے مختلف قانون بنائے گئے ہیں۔ صوبہ کشمیر میں کتنی ہی بسیں اور چھکڑے ملیں گے۔ سال میں صرف ایک بار ہی پاسنگ پر لگائے جاتے ہیں۔ اور جنہیں دوسری بار پاس نہیں کرنے کے لئے بلایا جاتا لیکن صوبہ جموں میں بار بار پاسنگ کے لئے لوگوں کو تنگ کیا جاتا ہے۔ اور چھوٹے ٹرانسپورٹروں کا تو اس سلسلہ میں ناک میں دم کیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ نے ٹرانسپورٹ انڈسٹری کو ایک مناسب ڈھنگ سے چلانے کے لئے خود ہی ایک (Replacement) سسٹم بنایا۔ اور خود ہی اس کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔ چاپلوس۔ ضمیر فروش لوگوں کو فری روڈ پرمٹ دیئے جا رہے ہیں۔ اور اس طریقہ سے اس انڈسٹری کو تباہی کے گڑھے میں ڈالا جا رہا ہے۔

میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں۔ کہ چند خود غرض اشخاص کو فری پرمٹ عطا کئے گئے ہیں۔ اور وہ لوگ اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جو کسی بھی حالت میں اس کے مستحق نہیں ہیں۔ اس کنبہ پروری سے تو چند ایک انفرادی کامریڈوں کو فائدہ مل رہا ہے۔ اگر گورنمنٹ لوگوں کی صحیح خدمات اور مانگ کو پورا کرنا چاہے۔ تو یہاں پر مزید ٹرک ہائے یا پیسنجر بس کو ڈالنا ضروری ہے۔ وہاں پر کواپریٹو سوسائٹیوں کو ترجیح دے۔ جس سے مجموعی طور پر عوام کو فائدہ ہو سکتا ہے۔ ہمارے ملحقہ صوبہ پنجاب میں ایسی کواپریٹو سوسائٹیز کافی کامیابی کے ساتھ ٹرانسپورٹ کا کام کر رہی ہیں۔ اور ہزاروں لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

جموں پٹھانکوٹ روٹ پر جو ٹرک چل رہے ہیں۔ وہ بیشتر جموں و کشمیر کے ہیں۔ اور ہر ایک ٹرک ۱۰۰ من پاس ہے۔ لیکن برعکس جس قدر بھی لوکل ٹرک ہا پاس کئے گئے ہیں۔ وہ ۸۴ من پاس ہیں۔ یہ لوکل روٹ جموں کٹھوعہ۔ نواں شہر وغیرہ پر چلتے ہیں۔ جس قدر سڑک دیگر ٹرکس جو پنجاب تک سڑک استعمال کرتے ہیں۔ وہ بھی اسی قدر استعمال کرتے ہیں۔ اور سب کے ٹائر بھی ربڑ کے ہیں جب ایسی امتیازی بات ہو تو لوکل ٹرک ہا اوور لوڈنگ پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ انڈر لوڈ چلیں تو ان کو کرایہ کم ملے گا اور وہ پٹھانکوٹ روٹ کے مقابلہ میں نقصان

میں رہتے ہیں۔ اور پھر بیوپاری کرایہ بھی پورا یعنی کنٹرول شدہ ادا نہیں کرتے۔ ایسی صورت میں ایسے لوگ اپنا گزارہ کرنے کے لئے ٹریفک والوں کو رشوت دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور دونوں کا حلوہ مانڈا بن جاتا ہے۔ یہی ایک وجہ ہے کہ تقریباً ۷۵ فیصدی اسسٹنٹ ٹریفک انسپکٹروں اور انسپکٹروں نے اپنے رشتہ داروں کے نام پر ٹرک یا بسیں بنا لی ہیں۔ کیونکہ ٹریفک میں بہت فائدہ ہے۔ اسی لئے بیشتر نوجوان ٹریفک میں بھرتی ہونا پسند کرتے ہیں اور مہینوں بھر بخشی صاحب کی کوٹھی کے چکر کاٹتے ہیں۔ جب سے بخشی صاحب نے حکومت سنبھالی ہے۔ کافی حد تک نئی نئی بسیں اور وہیکلز چل رہی ہیں۔ لیکن یہ بات نہایت افسوسناک ہے۔ کہ ٹریفک میں رشوت اس قدر گرم ہے جس قدر پرائیویٹ کمپنیوں میں۔ ٹیکسی کام کرنے میں کیا ہی اچھا ہو اگر یہ محکمہ نئے I.G.P صاحب کے تحت دیدیا جاوے۔ تاکہ کچھ انسداد ہو سکے۔ Replacement سسٹم پر سختی سے کاربند رہا جائے۔ کواپریٹو سوسائٹی کو اولین درجہ ٹرانسپورٹ میں دیا جاوے پرائیویٹ کیریر پر سخت نگرانی رکھی جاوے روٹ سسٹم کو پکا کیا جاوے۔ (باقی پھر)

۱۰ ہزار انسانی زندگیاں خطرہ میں

علاقہ پرگوال ناگہانی آفتوں کا سامنا کر رہا ہے۔ لیکن ہم کب تک دکھوں اور مصیبتوں کی گود میں رہیں جبکہ ہر ایک اپنی سکھ چین کی بنسی بجا رہا ہے۔ اپنی نیند سوتا ہے اور اپنی ہی نیند اٹھتا ہے۔ لیکن ہم بیکس ہیں۔ کہ نہ دن کو چین نہ رات کو آرام۔ ہم ایسے گھیرے میں ہیں کہ اگر ایک طرف جاتے ہیں تو دریا۔ دوسری طرف دریا۔ اور بارڈر۔ ہر طرف زندگی خطرہ سے خالی نہیں۔ دیش چاہتا ہے۔ کہ اناج اگاؤ کی سکیم زوروں پر چلنی چاہئے۔ ہمیں دیش کی ترقی کے لئے ہر وقت جٹے رہنا چاہئے لیکن حکومت کو یہ بھی تو چاہئے۔ کہ کسانوں کی تکلیفوں کو بھی رفع کرے۔ علاقہ پرگوال نے حکومت کو کئی تار دیئے کہ ان کو دریائے چناب سے بچایا جائے۔ ۱۰ ہزار آبادی کی جانیں خطرے میں ہیں۔ لیکن شنوائی کہیں نہیں ہوتی۔ حکومت نے سچے رہنے کے لئے اپنے آفیسروں کو بھیجا لیکن صرف پبلک کا منہ بند کرنے کے لئے کہ دوبارہ

دُکھی سنسار

کنڈی میں پانی میں قلت

تحصیل اکھنور میں بھری سوہاوالی کا ایک ایسا علاقہ ہے۔ جہاں تین تین چار چار میل کے ایریا میں پانی نایاب ہے۔ لوگوں کا بیشتر وقت پانی لانے پر ہی ضائع ہو جاتا ہے اس سلسلہ میں محکمہ پنچایت کی کئی بار توجہ دلائی جا چکی ہے۔ کہ بہاوال میں کنواں گلوا کر عوام کی اس تکلیف کو دور کیا جائے۔ ہر سال یہی سننے میں آتا ہے۔ کہ اس سال کنوئیں کی کھدائی کا کام شروع ہو جائیگا۔ ہر جگہ کنوئیں نکل رہے ہیں۔ ٹیوب ویل لگ رہے ہیں۔ مگر نہ جانے ہماری چیخ و پکار کیوں نہیں سنی جا رہی ہے۔ ہماری بخشی صاحب۔ اور محکمہ پنچایت کے ذمہ دار لوگوں سے ایک بار پھر التماس ہے۔ کہ علاقہ میں دنوں سے چلی آ رہی پانی کی اس قلت کو دور کرنے کے اقدام کئے جائیں (پبلک علاقہ سیلال)

سرکاری چاولوں کے سلسلہ میں گول مال

مورخہ ۲۰ دسمبر اینٹ دار کو سابق تحصیلدار رام بن مسٹر عبدالخالق نے علاقہ پنگل تحصیل رام بن کے لوگوں کی شکایت پر ڈسپلائی آفیسر کو غلہ چاول کی جانچ پڑتال کے لئے علاقہ میں بھیجا۔ چنانچہ غلہ چاول کے ڈیلر مسٹر اصغر علی و محمد شفیع کے گول مال کے سلسلہ میں کافی ثبوت اور شہادتیں ملی ہیں۔ اور جو شکایتیں علاقہ پنگل کے لوگوں نے کی تھیں۔ وہ بھی ثابت ہو گئی ہیں۔ یاد رہے کہ ڈیلر مذکور کے تین ممبر ہیں۔ اور ایک ہی گھر کے تینوں ممبروں کو سرکار نے دے رکھے ہیں۔ اور ہزاروں روپیہ کے گول مال کی شکایتیں ہیں۔

لوگوں میں اس بات کا بڑی بے تابی سے انتظار کیا جا رہا ہے کہ شری عبدالخالق صاحب جو اب تحصیلدار سے ترقی پا کر اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر بن کر ضلع ڈوڈہ میں ہی تعینات ہوئے ہیں جنتا کا خون چوسنے والے مجرموں کے خلاف کیا ایکشن لیتے ہیں

(ایک عوامی نمائندہ رام بن)

✲ کوشش نہ کریں افسر آتے ہیں اور ان کے منہ سے بھی اُف نکل ہی جاتا ہے۔ کہ علاقہ خطرے میں ہے۔ لیکن ہمیں کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیتے۔ ۵ جنوری ۱۹۵۷ء کو جناب چیف انجنیئر صاحب آئے اور علاقہ کا دورہ کیا۔ انہوں نے بھی محسوس کیا۔ جاتی دفعہ وہی ڈھاک کے تین پات جیسے دوسرے کرتے ہیں۔ ڈگری کو اصلی رنگ ہمیں امید بھی ملی نہیں رل گیا۔ لوگوں کے دلوں پر گہرا

فرقہ پرستی اور صوبائی تعصب کی انتہا

جموں اور کشمیر دونوں صوبوں کو ایک آنکھ سے دیکھنے کی دعویدار نیشنل کانفرنسی سرکار کا سیکولرازم اسی بات پر ننگا ہو کر رہ جاتا ہے کہ جموں میں کشمیری مزدوروں کے ٹھہرنے کے لئے سرکار نے ایک وشال سرائے بنا کر لوگوں سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ لیکن جموں کے مزدوروں کی رہائش کے لئے کوئی سرائے وغیرہ نہیں بنائی گئی ہے۔ اور وہ نیلے آسمان تلے سڑکوں پر ٹھہرتے نظر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ وادی کشمیر میں باہر سے آنے والے سیاحوں کی سہولیات و رہائش کے لئے لاکھوں روپیہ خرچ کر کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ لیکن جموں میں باہر سے آنیوالے یاتریوں یا دوسرے لوگوں کی رہائش وغیرہ کا کوئی پربندھ نہیں کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس امتیازی سلوک کے خلاف عوام نے بارہا صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ مگر کیا مجال کہ کانفرنسی سرکار کے کرتا دھرتاؤں کے کانوں پر جوں تک رینگی ہو

کشمیر یونیورسٹی تیرہ آنے ہضم کر گئی

آج سے تقریباً پانچ ماہ پہلے میں نے رجسٹرار کشمیر یونیورسٹی کو کر کے سلیبس (syllabus) کے لئے ۱۳ آنہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کئے تھے جس کے جواب میں Dated 27.9.56 No K 77 470 F کے خط میں رجسٹرار کشمیر یونیورسٹی نے تحریر فرمایا تھا۔ کہ مطلوبہ syllabus ابھی انڈر پرنٹ (under print) ہے۔ اور ایک ہفتہ کے اندر اندر بھیج دیا جائیگا۔ لیکن اس عرصہ کو چار ماہ ہو چکے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں میں نے ایک خط بھی رجسٹرار یونیورسٹی کے نام تحریر کیا تھا۔ لیکن کوئی بھی جواب نہیں ملا۔ اس سے یہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ "یونیورسٹی" تیرہ آنے ہضم کر گئی ہے۔ اور اگر یونیورسٹی نے تیرہ آنے ہضم نہیں کئے تو التماس خدمت ہے۔ کہ جلد از جلد مطلوبہ کا سلیبس بھیج کر مشکور فرمایا جاوے

۱۹۵۷-۱-۲۸

اوم پرکاش اکھنوری C/O شری جنرل مشین گلی اکھنور جموں ریاست۔

ص اثر پڑا۔ ان کی امید ٹھکرا دی گئی۔ وہ تو پہلے سے ہی مارے پڑے تھے۔ اب ان کے دل بالکل ہی بیٹھ گئے۔ جبکہ چیف انجنیئر صاحب نے یہ کہا کہ مشکل

(باقی صفحہ ...)

ریاست جموں وکشمیر کے بنانے والوں کا اتہاس

قسط نمبر ۳

گزشتہ شمارہ میں بھارت کی آزادی سے تعلق لنڈن میں گول میز کانفرنس میں مہاراجہ ہری سنگھ کی دلیرانہ اور وطن پرستانہ تقریر کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جس کے کارن انگریز مہاراجہ کے دشمن بن گئے۔

لیکن اس سے پیشتر بھی انگریزوں کے ساتھ کچھ واقعات کی بنا ریاستی مہاراجاؤں کی بگڑ چکی تھی کیونکہ انگریز کشمیر میں تعینات انگریزی ریذیڈنٹ کی معرفت گلگت حاصل کرنے کے لئے نہ صرف دباؤ ڈال رہے تھے بلکہ اور بھی کئی طریقوں سے مہاراجہ کو مجبور کیا جا رہا تھا تاکہ وہ تنگ آ کر گلگت چھوڑنے کیلئے تیار ہو جائے۔ لیکن مہاراجہ ہری سنگھ جی گلگت چھوڑنے کیلئے تیار نہ تھے۔ انہوں نے انگریزوں کی تمام چالوں کو ناکام بناتے ہوئے گلگت چھوڑنے سے صاف انکار کر دیا۔ اس کے علاوہ مہاراجہ ہری سنگھ نے بیگار لینا ریاست میں قانوناً ممنوع قرار دے دیا۔ چونکہ ریاست میں انگریز بہت زیادہ آتے تھے اور وہ یہاں کے لوگوں کو حد سے زیادہ تنگ کرتے تھے اس نئے قانون سے بھی اُن کو نقصان پہنچا جس سے وہ مہاراجہ کے اور بھی سخت خلاف ہو گئے۔

اور انہوں نے ریاست میں طرح طرح کی سازشوں کا جال بچھانا شروع کر دیا۔

سب سے پہلے مہاراجہ کے گول میز کانفرنس میں اس دعوے کو غلط ثابت کرنے کیلئے ریاست میں فرقہ دارانہ فسادات کا پلان بنایا۔ اور اس غرض کیلئے انہوں نے شیخ عبداللہ اور اُس کے دوسرے ساتھیوں کو آلۂ کار بنایا۔ ان دنوں شیخ عبداللہ ایک سکول ماسٹر کی حیثیت میں ملازم تھا۔ جو کسی وجہ سے ترقی نہ ملنے کے کارن ناراض تھا۔ اُس نے ملازمت کو چھوڑ کر ایک گہری سازش کے تحت ریاست میں مسلم کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ ریاست میں شیخ عبداللہ اور اُس کے دوسرے ساتھیوں نے فرقہ دارانہ فضا پیدا کی مسلمانوں کو ہندوؤں کے خلاف اُبھارا۔ اس فرقہ دارانہ پروپیگنڈہ کو روکنے کیلئے ریاستی حکومت نے انگریز سیاح کے عبدالقدیر نامی ایک بیرے کو انتہائی زہریلی تقریر کرنے پر گرفتار کر لیا اور اُس کے خلاف مقدمہ چلایا لیکن جب مقدمہ چل ہی رہا تھا تو شیخ عبداللہ کے مسلم کانفرنسیوں نے بھاری تعداد میں عبدالقدیر کا مقدمہ سننے کی آڑ میں ۱۳ جولائی ۱۹۳۱ء کو سنٹرل جیل سے [illegible] میں پر [illegible] [illegible] [illegible] اور پھر [illegible]

بھر میں فرقہ دارانہ فسادات شروع کروا دیئے۔ ہزاروں بے گناہ ہندوؤں کو مسلم کانفرنسیوں نے بے رحمی کے ساتھ موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ ہزاروں گھرانے لوٹ لئے گئے۔ عورتوں کی بے حرمتیاں کی گئیں۔ معصوم بچوں کو نیزوں پر چڑھایا گیا۔ لیکن حیرت ہے کہ آج کے نیشنل کانفرنسی اور ریاستی سرکار ۱۳ جولائی کے اس شرمناک دن کو قومی اور آزادی کے دن کے طور پر ہر سال مناتی ہے۔

فسادات کی خبر ملنے پر مہاراجہ ہری سنگھ لنڈن سے واپس ریاست میں پہنچے۔ فسادات کی باقاعدہ طور پر تحقیقات کروانے کیلئے باقاعدہ طور پر مڈلٹن اور گلینسی کمیشن مقرر کئے گئے۔ واقعات سے اس بات کے واضح ثبوت ملتے ہیں۔ کہ بغاوت پھیلانے کیلئے باغیوں کو انگریز سے مالی امداد کے علاوہ ہتھیار بھی ملتے تھے۔

اس سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ فسادات کے موقع پر ریاست میں راجہ ہری کشن کول وزیر اعظم کے طور پر کام کرتے تھے۔ وہ بڑے سیاستدان تھے۔ انہوں نے بڑی ہوشیاری سے انگریز کی ڈپلومیسی کو ناکام بنایا۔ لیکن انگریزوں نے گلینسی کمیشن کے ذریعے اور دوسرے طریقوں سے مہاراجہ پر دباؤ ڈالا کہ وہ ہری کشن کول کی بجائے مسٹر کالون کو ریاست کا وزیر اعظم مقرر کریں۔ جس پر مہاراجہ کو کالون کو وزیر اعظم مقرر کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ کالون کا ریاست میں آنا ہی تھا کہ شیخ عبداللہ اور اُس کے ساتھیوں کی چڑھ بنی۔ فسادات اور بھی چمک اُٹھے۔ ریاست کی حالت خراب ہوتی دیکھ کر مہاراجہ نے انگریزی حکومت کی پرواہ کئے بغیر جرأت سے کام لیا۔ اور کالون کی جگہ مسٹر گوپال سوامی آئنگر کو ریاست کا وزیر اعظم مقرر کیا۔ جنہوں نے آتے ہی سخت اقدام کئے اور بڑی ہوشیاری سے ریاست میں امن بحال کرایا۔

شیخ عبداللہ کے متعلق یہ بات جس کے متعلق چند لوگوں کو ہی [illegible] ہوگا خاص طور پر قابل ذکر ہے [illegible] ابتدائی [illegible] سے ہی شیخ عبداللہ [illegible] کے ذریعے برطانوی حکومت کے خاص ایجنٹ بن گئے۔ اس سے قبل ہی مشہور انگریز جاسوس کرنل لارنس [illegible] ہندوستان میں [illegible] [illegible] تھا اور [illegible]

کے نام سے بھیس بدل کر مقیم تھا۔ یہاں پیر مذکور کی شادی شیخ عبداللہ کی بیگم سے ہوئی۔ لیکن بعد میں پیر کرم شاہ ولارنس کے غائب ہو جانے کے بعد شیخ عبداللہ سے ہو گئی۔ بخشی غلام محمد جو ان دنوں کسی خاص مشن پر پشاور میں تھے مسلم لیگ کے لیڈروں سے اَن بن ہو جانے سے آپ کانگرسی تو بن گئے۔ لیکن ریاست میں مسلم کانفرنسی ہی بنے رہے۔

خیر آخر ۱۹۳۹ء میں مسلم کانفرنسیوں نے نیشنل کانفرنس کا لبادہ اوڑھ لیا۔ کیونکہ ان دنوں ہندوستان میں کانگرس کا زور تھا۔ اور شیخ عبداللہ اور اُن کے ساتھی مہاراجہ کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔ چنانچہ کانگرس کی مدد حاصل کر کے انہوں نے اپنا کام بڑی چالاکی سے جاری رکھا۔

نیشنل کانفرنسیوں نے ریاست کو تباہ کرنے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی۔ جب کرپس مشن ہندوستان میں آیا تو انہوں نے تار دیا کہ ہم کشمیری معاہدہ امرتسر جس کی رو سے کشمیر ڈوگرہ راجاؤں کو دی گئی ہے منظور نہیں کرتے جس کا مقصد ریاست میں مہاراجہ کی حکومت ختم کر کے اسے براہِ راست انگریزوں کے زیر کرنا تھا۔ اس کے بعد مرزا بیگ اور عبداللہ سر سٹیفورڈ کرپس سے دہلی میں ملے اور اُن سے ملنے کے فوراً بعد انہوں نے مہاراجہ کے خلاف کشمیر چھوڑ دو کی تحریک شروع کی۔ کیونکہ انہیں یقین دلایا گیا تھا کہ کشمیر آزاد ہونے کی صورت میں شیخ عبداللہ کو کشمیر کا سلطان بنایا جائے گا۔

۱۹۴۷ء میں ریاست کے الحاق کے سوال پر کانفرنسی رہنما پاکستان کے ساتھ ساز باز کرتے رہے۔ اس غرض کیلئے صادق صاحب لاہور بھی گئے مگر مسٹر جناح چونکہ ضدی آدمی تھے اور وہ ریاست کا پاکستان کے ساتھ مکمل الحاق چاہتے تھے۔ وہ صرف تین معاملات کے لئے ریاست کو پاکستان میں ملانے کے حق میں نہ ہو سکے۔ اور کانفرنسیوں کو ہندوستان کے ساتھ جانے میں ہی اپنی بہتری نظر آئی۔ لیکن کانفرنسی کارندوں کی وطن دشمنانہ کاروائیاں بدستور جاری رہیں۔ ریاست کو آزاد رکھنے یا اسے بھارت سے الگ رکھنے کا منصوبہ کوئی نیا نہیں

بلکہ سلطان اور نواب بننے کے خواب پرانے ہیں۔ ریاست کیلئے الگ دھن بنانا اور اسے بھارت سے دُور دُور رکھنا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ وعدے کر کے مکر جانا۔ جھوٹ بولنا۔ ایمان بدل لینا نیشنل کانفرنسیوں کی آج کی کوئی نئی بات نہیں۔ شیخ عبداللہ اور اُس کے ساتھیوں نے عبوری حکومت کے قیام کے موقع پر مہاراجہ کی وفاداری کا حلف لیا۔ لیکن طاقت مل جانے کے بعد ذلیل کن طریقوں سے اُسے ریاست بدر کروا دیا۔

وطن کے دشمن کمیونسٹوں کا کانفرنسیوں کے ساتھ رشتہ کیسے قائم ہوا۔ انگریزوں کے علاوہ کمیونسٹوں نے ریاست کو اپنی سازشوں کا اڈہ کیونکر بنایا۔ اور آج کمیونسٹ اقتدار ہاتھ میں لے کر بھارت ماں کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کی کیا کیا وطن دشمنانہ چالیں چل رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں اہم انکشافات اور بالتفصیل واقعات پر آئندہ روشنی ڈالی جائے گی۔

پرجا پرشید کے کارکنوں کی میٹنگ

جموں۔ ۱۴ جنوری۔ گزشتہ رات کو برہمن سبھا ہال میں جموں نگر پرجا پرشید کے کارکنوں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں شہر میں دور دوروں کی پڑتال کرنے کے سلسلہ میں پروگرام مرتب کیا گیا۔ اس کے علاوہ آنے والے انتخابات کے لئے جموں سٹی سے امیدواروں کے نام تجویز کر کے الیکشن بورڈ کے پاس آخری فیصلہ کے لئے بھیجے گئے۔

ٹکٹیں حاصل کرنے کیلئے دھمکیاں

جموں۔ ۱۴ جنوری۔ خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بھور کیمپ کا سرکاری منظور شدہ لیڈر اسمبلی کے آنے والے انتخابات کا ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے کانفرنسی چودھریوں کو اس امر کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ کہ اگر نیشنل کانفرنس نے اسے ٹکٹ نہ دیا۔ تو وہ پرجا پرشید کی ٹکٹ پر کھڑا ہو جائے گا۔ کیونکہ پرجا پرشد والے اسے اپنی ٹکٹ پر کھڑا کرنے کے لئے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اس قسم کی اطلاعات دوسری جگہوں سے بھی ملی ہیں۔

ٹیلیفون نمبر ۴۳۲

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۳۲۷

جے سودیش [نوی] جموں

جلد ۲ — ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۵۷ء — نمبر ۱۴

پرجا پرشد کے وفد کی وزیر اعظم کشمیر سے ملاقات

جموں - ۲۱ جنوری - گزشتہ ہفتہ شری رام ناتھ ایڈووکیٹ - شری ادم پرکاش نیگی - شری شام لال شرما - شری چیتر رام ڈوگرہ - شری بلدیو سنگھ اور سردار بچن سنگھ پنچھی چھ اشخاص پر مشتمل پرجا پرشد کے ایک ڈیپوٹیشن نے کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد سے ملاقات کی - اور ریاست کے سیاسی صورت حال کے متعلق ان کی توجہ دلائی ــــ معلوم ہوا ہے - کہ وزیر اعظم نے وفد کو یقین دلانے کی کوشش کی ہے - کہ انتخابات منصفانہ طور پر کروائے جائیں گے - اور لوگوں کی شکایات کو رفع کیا جائے گا - نیز سیاسیات میں الجھنے والے ملازموں کو ایسا کرنے سے روکا جائے گا -

ہیرا پھیری سے کام لینے کے باوجود صوبہ جموں اور کشمیر کے ووٹروں کی تعداد میں کوئی خاص فرق نہیں!

صوبہ جموں میں بہت کم لوگوں کو ووٹر بنایا گیا ہے

جموں - ۲۱ جنوری - معلوم ہوا ہے - کہ کانفرنسی سرکار کے ایوانوں میں اس بات کے لئے شدید ہلچل پائی جاتی ہے - کہ انتخابات کے لئے مرتب کی گئی ووٹر فہرستوں کے مطابق صوبہ جموں اور صوبہ کشمیر کے ووٹروں کی تعداد میں بہت کم فرق نکل رہا ہے - حالانکہ صوبہ جموں میں بہت کم لوگوں کو ووٹر درج کیا گیا ہے - جیسا کہ تحصیلات کو چھوڑ کر جموں کی فہرستوں سے ہی عیاں ہو رہا ہے - کہ جموں وارڈ نمبر ۱۴ میں میونسپل انتخابات کے موقع پر کل ۲۷ سو کے قریب ووٹر بنے تھے - لیکن اس دفعہ کی فہرست میں کل ساڑھے اٹھارہ سو کے قریب ووٹر درج کئے گئے ہیں - یہی حالت دوسرے وارڈوں کی ہے - علاقہ جات سے بھی اس امر کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں - کہ کئی پٹواروں میں گاؤں کے گاؤں ووٹر فہرستوں میں درج نہیں کئے گئے ہیں - سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ ووٹر لسٹوں کے بنانے میں ایک سازش کے تحت کام لیا گیا ہے - اور یہی وجہ ہے کہ فہرستوں کی پڑتال کے لئے سیاسی جماعتوں کے بار بار مطالبہ کرنے کے باوجود صرف دس دن دیئے جا رہے ہیں - تاکہ کانفرنسی حکمرانوں کا کہیں یہ سارا پول ہی نہ کھل جائے - اور لینے کے دینے پڑ جائیں -

پتہ چلا ہے کہ باوجود اتنی ہیرا پھیری کرنے کے صوبہ جموں کے ساڑھے سات لاکھ سے اوپر ووٹروں کا اندراج ہوا ہے - اور صوبہ کشمیر کے کل نو لاکھ سے کچھ کم ہی ووٹر نکل سکے ہیں - یاد رہے کہ اسمبلی میں صوبہ کشمیر کو جہاں ۴۵ ممبروں کی نمائندگی کا حق دیا گیا ہے - وہاں صوبہ جموں سے ۳۰ ممبر ہی اسمبلی میں جا سکتے ہیں کچھ حلقوں میں اس امر کی افواہ گرم ہے کہ بخشی صاحب اکی سخت سردی اور برف میں سرینگر صرف اس لئے گئے ہیں - کہ وہاں کی ووٹر فہرستوں میں ہیرا پھیری کروا کر صوبہ کشمیر کے ووٹروں کی تعداد میں اضافہ کروا سکیں - لیکن اس موقع پر یہ امر بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے - کہ کچھ حلقوں سے دہلی میں اس امر کی خبریں نشر کی گئی ہیں - کہ کشمیر میں ان لوگوں کو بھی ووٹر بنایا گیا ہے - جو ایک عرصہ سے مر چکے ہیں ــــ ہمارے نمائندہ خصوصی نے ریاست میں ووٹروں کی کل تعداد اور صوبہ جموں میں ووٹروں کی تعداد کے متعلق جب الکیشن کمشنر سے دریافت کیا تو اس نے لاعلمی کا اظہار کر کے اسے ٹال دیا -

(باقی صفحہ ۴ پر)

دیوان مندر جموں میں پرجا پرشد کا شاندار پبلک جلسہ

جموں - ۲۱ جنوری - گزشتہ رات کو مندر دیوان جوالا سہائے میں شری شام لال شرما صدر جموں سٹی پرجا پرشد کی صدارت میں ایک شاندار پبلک جلسہ ہوا جس میں شری جگن موہن کھنہ - شری ناگر پال - شری دیوراج ڈبہ - شری عبدالرحمان - شری تیج رام - شری رام ناتھ جی ایڈووکیٹ اور شری شام لال جی شرما نے بھاشن دیئے - اور اپنے خیالات کا اظہار کیا -

شری رام ناتھ ایڈووکیٹ جنرل سیکریٹری پرجا پرشد نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ دشمن کی طرف سے حملہ ہونے کی صورت میں جہاں پرجا پرشد حکومت کو پورا پورا تعاون دے گی وہاں آنے والے انتخابات میں نیشنل کانفرنس کی ظالم حکومت کو ختم کرنے اور اس کی جگہ ایک اچھی حکومت قائم کرنے کے لئے ہر ممکن جد وجہد کرے گی - اور ملک میں ایک اچھی حکومت کے قیام کے لئے وطن پرست اور ہند پرست عوام کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کرے گی - شری رام ناتھ نے پاکستان کی جنگی تیاریوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا - کہ لوگوں کو افواہ بازوں سے خبردار رہتے ہوئے ہوم فرنٹ کو مضبوط بنانا چاہیئے - اور کسی کو لوگوں میں خوف و ہراس پیدا کرنے کا موقع نہ دینا چاہیئے - آپ نے مزید کہا - کہ گھر میں ہماری سیاسی اختلافات کتنے بھی کیوں نہ ہوں لیکن دشمن کا مقابلہ ہم ایک ہو کر کریں گے - اور دیش کی رکھشا کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کیا جائے گا - آگے چلکر شری رام ناتھ جی نے اس بات پر بڑے افسوس کا اظہار کیا - کہ کانفرنسی حکمران اپنے عمل اور فعل سے ملک کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں - اور یہ فعل وہ اس لئے کر رہے ہیں - کہ ان کی ہوس اقتدار حد سے زیادہ بڑھ چکی ہے - اس کے لئے شری رام ناتھ جی نے کئی ایک مثالیں بھی پیش کیں - آپ نے الزام لگایا - کہ کشمیر میں محاذ رائے شماری کا وجود دو نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کا بنایا ہوا ہے - اور اس کو قائم رکھنے کے لئے ریاستی حکمرانوں کے رشتہ دار اور نیشنل کانفرنس کے ہی لوگ کام کرتے ہیں - کیونکہ کانفرنسی حکمران ہند سرکار کو محاذ رائے شماری کا بھوت دکھا کر لوٹنا چاہتے ہیں - اور اپنی من مانیوں کو جاری رکھنا چاہتے ہیں - ــــ آگے چلکر آپ نے کہا - کہ ریاست کے لئے علیحدہ ودھان ملک کی ایکتا کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے - اور علیحدگی کی نشانی ہے - ورنہ کسی بھی ایک ملک میں ایک راشٹر یہ جھنڈا - ایک ودھان اور ایک ہی پردھان ہوتا ہے - ریاستی حکمران ریاست کو بھارت سے دور دور رکھ کر خود ملک کے دشمنوں کو سازشیں کرنے کا موقع دے رہے ہیں -

آپ نے آنیوالے انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے کہا - کہ انتخابات کے سلسلہ میں اس وقت ووٹر فہرستوں کی تیاری میں ہی جس طریقہ سے کام لیا جا رہا ہے - اور ووٹر فہرستوں کی جانچ پڑتال کے سلسلہ میں صرف دس دن رکھ کر جس ڈھنگ سے کام کیا جا رہا ہے - اس کی موجودگی میں انتخابات محض ایک ڈھونگ بن کر رہ جائیں گے - بھور کیمپ میں مچی ہوئی اندھیر گردی اور سرکاری روپیہ کے غبن کے متعلق حکومت کی خاموشی پر آپ نے بڑی حیرانگی کا اظہار کیا - شیخ عبدالرحمان ممبر ورکنگ کمیٹی جموں و کشمیر پرجا پرشد نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ اگر سیکورٹی کونسل نے کوئی ایسا فیصلہ کیا - جو ریاستی عوام کی خواہشات اور مرضی کے خلاف ہوگا تو ہم اس کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے - آپ نے مزید کہا - کہ پاکستان جن مسلمانوں کا نام لیکر واویلا کر رہا ہے - وہ اپنی قسمت کا فیصلہ ہندوستان کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے البتہ کر چکے ہیں - اور دنیا کی کسی بھی طاقت کو اب اس فیصلہ کو بدلنے کا حق نہیں - اگر پاکستان نے ریاست پر حملہ کیا - تو وہی مسلمان جن کا نام لیکر پاکستان دنیا کے سامنے گمراہ

(بقیہ صفحہ ۴ پر)

اودھم پور میں پرجا پرشد کی کنونشن کی تیاریاں!

تحصیل اودھم پور پرجا پرشد کی ایک بھاری کنونشن مورخہ ۲۷ - ۲۸ جنوری کو اودھم پور میں ہو رہی ہے - جس میں تحصیل بھر سے نمائندگان کے علاوہ پرجیہ نیڈر پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ - آچاریہ رام دیو جی صدر پنجاب جن سنگھ اور دوسرے بڑے بڑے رہنما شمولیت فرما رہے ہیں ــــ کنونشن میں تحصیل کے مسائل - آنے والے انتخابات اور حالات حاضرہ پر وچار کیا جائیگا - کنونشن کی تیاریاں زور شور سے کی جا رہی ہیں

گردھاری لال ڈوگرہ پرائم منسٹر بنے گا - سیٹھی صاحب کی تقریر

ہیرا نگر - ۱۷ جنوری - اطلاع ملی ہے کہ موضع گنگیتہ تحصیل ہیرا نگر میں کرشن دیو سیٹھی صوبائی جنرل سیکر ٹری نیشنل کانفرنس نے تقریر کرتے ہوئے لوگوں سے کہا - کہ اگر آپ اپنے ووٹ دیکر

(بقیہ صفحہ ۳ پر)

جنتا کا سوراجیہ لوٹ لیا گیا

سوراجیہ — میرا اپنا راجیہ - یہ ایک منورنجک شبد ہی نہیں - بلکہ ایک ایسا مہان اور پرمعنی وشے ہے جس کو سننے سمجھنے ماتر سے ہی انسان کے ہردے میں ایک ایسے آنند اور اتساہ کی لہر اٹھتی ہے - جس کا پورن ورنن محض شبدوں کے ذریعے ممکن نہیں - یہ وہی منتر ہے جس کی دیکھشا دے کر سورگیہ لوک مانیہ تلک نے سوئے ہوئے بھارت کو جگایا تھا - اور صدیوں سے غلامی کے بندھن میں جکڑے ہوئے بھارت باسیوں کو پھر سے ایک سوتنتر راشٹر نرمان کا سبق دیا تھا - یہ وہی منتر ہے - جس کا موہن داس کرم چندجی گاندھی اور دوسرے سورگیہ نیتاؤں نے بھارت باسیوں کو اچارن کرنے کا اوسر دیا تھا -

سنسار میں سبھی جیو دھاری ہمیشہ ہی سوبھاؤ کے انوسار سوتنتر رہ کر سوراجیہ چاہتے ہیں - لیکن اس مایا مئی سرشٹی میں اس شکتی کی بھی کمی نہیں - جو اپنے فائدے کے لئے دوسرے کو دبانا تھا اپنے آدھین رکھنا چاہتی ہے - جب کبھی بری شکتی میں اضافہ ہوتا ہے - اور انسان اچانک اس کا شکار ہو جاتا ہے - تو سماج میں طرح طرح کی برائیاں اور انرتھ پھیل جاتا ہے - اور جنتا دکھی ہو جاتی ہے " پرادھین سپنے میں سکھ ناہیں "- تب پھر لوگوں کو قدرتی طور پر اس سدھانت کا سمرن ہونے لگتا ہے - بڑے بڑے کشٹ سہن کر کے آزادی پانے کی کوشش شروع ہوتی ہے - اس طرح دبانے والی درشکتی اور مکتی کیلئے مظلوم سماج کے درمیان سنگھرش ہوتا ہے - اور آخر میں مکتی یعنی آزادی کے متوالوں کی فتح ہوتی ہے - اس پرکار کا سنگھرش سرشٹی کے آدی سے چلا آتا ہے - اور اس کا ہی نتیجہ ہے کہ سنسار میں کبھی کبھی گھور سنگرام ہوتا ہے -

اس سے سدھ ہوتا ہے - کہ کوئی سنگھرش ہو یا مہا یدھ ہو - اس میں ایک پکش اوشیہ ہی ایسے لوگوں کا ہوتا ہے - جو مکتی یعنی سوراجیہ چاہنے والوں کا ہوتا ہے - اس سے ظاہر ہوتا ہے - کہ سوراجیہ کی ابھلاشا سبھی جاندار خاص کر مانو جاتی کی ہے - جو ہمیشہ سراہنا کے قابل ہے - کوئی بھی جیو دھاری اپنے اوپر کسی کا اور کسی طرح کا دباؤ نہیں چاہتا - وہ اپنے اوپر کیول اپنا ہی سونہ آپنے راجیہ چاہتا ہے - اور یہ بالکل قدرتی اور ستیہ ہے -

آج سے قریباً نو سال پہلے اس دیش میں انگریز کا راج تھا - ہر انگریز اس دیش کا اور ہر بھارت باسی کا مالک سمجھا جاتا تھا - اور ہر ایک بھارتیہ اس کا غلام تھا - لیتو دھن تھا - بھارتیوں کی سوراجیہ پانے کی ابھلاشا مری تو نہیں تھی - لیکن انگریزوں کی دمن شکتی کے کارن وہ ابھلاشا دبی ضرور رہتی تھی - مگر دیش کے ویروں کے بلیدانوں اور نیتاؤں کے سنیاگ نے سوئی ہوئی آتماؤں کو جگا دیا - غلامی کے کارن بھارت باسیوں کی ساماجک - راج نیتک - دھارمک ارتھک اور سانسکرتک اوستھا ہر طرح سے بگڑ چکی تھی - بھیانک کشٹوں میں دکھی تھی - اور ایک یوگیہ نیتا کی تلاش میں تھی - مہاتما گاندھی جی نے بھارت باسیوں کی تلاش کو پورا کیا - ایک نیتا کے روپ میں آگے آئے - انہوں نے ایک راستہ اختیار کیا - اعلانیہ طور پر کہا آزادی ہندوستانیوں کا ادھیکار ہے - انگریزوں کا راج بھارتیوں کے لئے غلامی کا پھندا ہے - انہوں نے یہ بھی کہا - کہ ہندوستانیوں کے دکھوں کا مول کارن انگریزی راجیہ ہے - جس کا خاتمہ ہونے سے دیش سوتنتر ہوگا - دیش باسیوں کا سوراجیہ ہوگا - اور انہیں رام راجیہ کا سکھ پراپت ہوگا - جنتا نے مہاتما جی کا وشواس کیا - ہر طرح سے ان کا ساتھ دیا - اور کئی عدم تشدد پر مبنی اندولن ہوئے - اس موقع پر انگریزوں نے بڑی عقلمندی اور فراخدلی سے کام لیا - آئینی طریقہ سے اپنی پارلیمنٹ میں بھارتیہ سوتنترتا سمبندھی قانون بنایا - اور اس کے مطابق بھارت دیش کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا - ایک کا نام ہندوستان ہندوؤں کے لئے اور دوسرے کا نام پاکستان مسلمانوں کے لئے رکھا - ہندوستان کی حکومت کا بھار ہندو نیتاؤں کو اور پاکستان کی حکومت کی ذمہ داری مسلمان نیتاؤں پر ڈال دی - اور انگریز ہمیشہ کیلئے ہندوستان سے چلا گیا - اب سوال پیدا ہوتا ہے -

لیڈر کون ہے؟

از- بابو رام نارائن سنگھ ممبر پارلیمنٹ

اب سوال پیدا ہوتا ہے - کہ انگریز تو یہاں سے چلے گئے - اور حکومت کا کام پہلے کی طرح جوں کا توں ہی چل رہا ہے - تو بھارت باسیوں کا سوراجیہ کہاں چلا گیا - جواب میں جہاں پر - بڑے دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے - کہ بھارتیہ نیتاؤں نے بھارت باسیوں کی آزادی سلب کر لی - اس کو اور بھی واضح کرنا ضروری ہے - سچائی اور گمبھیرتا پر وچار کرنے سے یہ واضح ہوتا کہ نیتاؤں نے اور بھی بھاری گناہ کیا ہے - انگریز حکمرانوں نے بھی ان نیتاؤں کا وشواس کیا - اور سبھی شاسن بھار اس وچار سے نیتاؤں پر سونپا کہ یہ نیتا لوگ قانون اور اصول بنا کر یہ شاسن ادھیکار جنتا کے ہر آدمی کے پاس سچائی سے پہنچا دیں گے - یہ ادھیکار نیتاؤں کے ہاتھ میں ایک طرح پوتر امانت تھی - لیکن یہ کہنے میں دکھ ہوتا ہے - کہ نیتا لوگ اس امانت کو لوگوں تک پہنچانے میں فیل ہوئے ہیں - بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے - کہ نیتاؤں نے جنتا کے ساتھ بہت بڑا وشواس گھات کیا ہے - بھارت کا ودھان بنا - اس کے تحت کئی اصول طے ہوئے - سارے دیش میں بہت بھاری چناؤ کی تیاریاں ہوئیں - چناؤ ہوا - اور انت میں سبھی راجیوں میں اور سنٹر میں بھی سرکار بنی - یہ سارے کاریہ اس نیم سے اور اس ڈھنگ سے کئے گئے - جن کی بدولت وہی نیتا لوگ سب کے سب حکومتی گدیوں پر براجمان ہوئے - اور انگریزوں کی طرح وہ دیش پر شاسن کر رہے ہیں - اور جنتا جوں کی توں غلام چلی آ رہی ہے - حالت اور بھی بگڑ گئی ہے - سبھی بھارت باسیوں کو وچار کرنا ہے - کہ سوراجیہ لوٹا گیا ہے یا کہ نہیں - اور لوٹا ہے تو وہ لیٹرے کون ہیں -

اس سلسلہ میں اور کچھ زیادہ کہنے سے پہلے یہ ضروری جان پڑتا ہے - کہ سوراجیہ کی روپ ریکھا کیا ہوتی ہے اس کا ورنن کر دیا جائے - جب سے یہ سرشٹی بنی ہے اور مانو سماج بنا یہ کہنا کٹھن ہے - کہ اس وقت سے لیکر آج تک کتنی پرکار کی شاسن پرنالیاں آئیں اور چلی گئیں - کبھی کسی دیش یا میں راجہ مہاراجہ کہلا کر ایک شخص نے پرجا پر راج کیا -

کبھی کچھ لوگوں نے مل کر راجیہ کیا اور کبھی اکثریت نے راجیہ کیا - انگلستان اور دوسرے ملکوں میں بھی ایک سمان جیسا وچار پھیلا - جنتا پر راجیہ کرنا راجہ کا جنم سدھ ادھیکار ہے - اور وہ جو کچھ کرتا ہے سب ٹھیک ہی کرتا ہے - اور وہ کبھی کسی پرکار کی بھول نہیں کر سکتا - بھارت میں اس طرح کے شخص راجہ کہلاتے تھے - راجہ شبد کا مول ارتھ ہے - جو وچن اور سلوک سے جنتا کو پرسن رکھتا ہو - اور ایسا نہیں کہ جنتا کو دبا کر اپنے آدھین رکھتا ہو - اور اپنے لئے انہیں لوٹتا ہو - یہ ساری باتیں اب پرانی ہو گئی ہیں - اب تو پرجا تنتر - گن تنتر اور پرجاتنتر - کا زمانہ ہے - اس سدھانت کے مطابق کسی ایکلا آدمی یا سماج کا ہی کوئی ادھیکار نہیں - کہ وہ دوسروں پر حکومت کرے - اب تو حکومت کرنے کی بات بالکل ہی جاتی رہی ہے - ایسا کہنا تو ایک پاپ کی بات ہو گیا ہے - اس طرح اب سرکار بھی جنتا کی مالک نہیں کیونکہ اب جنتا خود اپنی مالک ہے - اچھا ہوتا کہ سرکار لفظ کا استعمال ہی چھوڑ دیا جاتا - کیونکہ یہ بدنام لفظ ہے - اور قابل نفرت ہے - یہ دوسری بات ہے کہ سماج میں سنگٹھن رہے گا - اس کی ہمیشہ ضرورت رہے گی - سماج کی رکھشا مجموعی کام اور راشٹر کی رکھشا کیلئے آج کی سرکار کی طرح ایک راشٹریہ سنستھا رہے گی - اس کو سرکار نہ کہہ کر سیوک سنگھ کہنا اچھا ہوگا - اس دیش میں انگریزوں کے یہاں سے جانے کے بعد ایک سرکار ہے - جو سوراجیہ سرکار کے نام سے سمجھی جاتی ہے - کیونکہ آج حکمران اپنے آپ کو جنتا کے سیوک نہیں مالک سمجھے بیٹھے ہیں - اور مالک کے طور پر جنتا سے سلوک کر رہے ہیں - ایسے حالات میں یہ کہنا کہ بھارت باسیوں کو سوراجیہ مل گیا ہے - یہ ایک بھول ہے - ایک روز سوراجیہ ضرور آئے گا - کوئی بھی اسے روک نہیں سکتا - اس وقت ہر ایک بھارت باسی اپنے کو مالک اور کسی کو آدھین نہیں سمجھے گا - اور عہدے دار جنتا کے سیوک سمجھے جائیں گے - لیکن ابھی تو جنتا جوں کی توں غلام ہے - بلکہ غلامی اور بھی بڑی ہو گئی ہے - فرق صرف اتنا ہے کہ انگریز کی جگہ ہندوستانی حکمران آ گیا ہے - گورے کے بدلے کالے حکمران بنے ہیں لھریتی کا روپ یہ رہا ہے - لوگوں نے بدلنا ہے - اور اسے بدل دینے سے سہارا مل سکے - یہ بات جنتا کے دماغوں میں آ جانی چاہئے - جلد ہی یہ بات لوگوں کے دماغوں میں بیٹھ جائے گی - اتنی جلدی سوراجیہ آئے گا - اور جنتا کو اس بات ...

سمجھنے میں جتنی دیر لگے گی اتنی ہی دیر بھارت غلام رہے گا - ضرورت صرف سمجھنے کی ہے -

ہفتہ وار جے سودیش

۲۴ جنوری سنہ ۱۹۵۷ء

پاکستان کی جنگی تیاریوں کے پیشِ نظر

کسی بھی آزاد ملک کے لئے سب سے اولین ضرورت ڈیفینس کو مضبوط بنانا ہوتی ہے۔ اتہاس اس بات کا شاہد ہے۔ کہ ایسے ملک اور قومیں جو اپنے ڈیفینس کیلئے تیار نہ تھیں۔ یا جن کے عوام ڈیفینس کے قومی تقاضوں سے بے خبر تھے وہ کافی ترقی یافتہ اور مہذب ہونے کے باوجود حملہ آوروں کے مقابلہ میں صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔ بھارت کا اتہاس خود اس کی مثالیں پیش کرتا ہے۔ کہ باوجود تمدنی طور پر دنیا بھر میں آگے ہونے کے ڈیفینس کیلئے تیار نہ ہونے کے کارن بھارت بدیشی حملہ آوروں کے مقابلہ میں ہار گیا۔ گویا دیش کی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے سب سے پہلی ضرورت ڈیفینس کی مضبوطی ہوتی ہے۔ اور پھر خاص طور پر ان ملکوں کے لئے یہ ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جن کے پڑوسی ممالک ہی دشمنی کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

پاکستان بھارت کا سب سے زیادہ پڑوسی ملک ہے۔ لیکن پاکستان کے بھارت کے ایک قانونی حصہ ریاست جموں و کشمیر کو ہڑپ کرنے کے متعلق ارادے کیا ہیں۔ وہ گزشتہ نو سال سے ہی ہمارے سامنے ہیں۔ کہ جس طرح بھی اس کا بس چل سکے وہ ریاست پر قابض ہونا چاہتا ہے۔ اور اس ناپاک منصوبہ کو لیکر وہ شروع سے ہی بھارت کے خلاف صف آرا ہو رہا ہے۔ اس مقصد کو پیش رکھ کر اس نے سامراجی طاقتوں کے ساتھ فوجی معاہدے کئے ہیں۔ ملک کو ان کے ہاتھوں کا کھلونا بنانا منظور کیا ہے۔ اور اپنی تمام تر توجہ فوجی تیاریوں میں مرکوز کئے رکھی ہے — یہ ٹھیک ہے کہ ہندوستان پاکستان کے مقابلہ میں ایک بڑی طاقت ہے۔ لیکن ان حالات میں یہ سمجھ لینا کہ پاکستان ہندوستان کے مقابلہ میں فوجی طاقت کے لحاظ سے اسی طرح کمزور ہے جس طرح پہلے تھا۔ تو یہ ہماری ایک بھول ہوگی۔ بلکہ حالات کا یہ تقاضا ہے کہ پڑوسی ملک کے جارحانہ ارادوں کے پیشِ نظر ہم اپنے ملک کے ڈیفینس کو مضبوط بنائیں۔ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے لوگوں کو تیار کریں۔ انہیں فوجی ٹریننگ دیں۔ اور حفاظتی اختیار کریں۔

لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ ہماری سرکار اور برسراقتدار دھڑا اس سلسلہ میں عملی اقدام کرنے کی بجائے زیادہ تر زبانی بیان بازی سے ہی کام لے رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ہماری ملٹری پاکستان کے مقابلہ میں بڑی بہادر اور طاقتور ہو۔ لیکن جب تک ملک کے عوام مجموعی طور پر ہر آفت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار نہ ہونگے۔ اور انہیں اس کیلئے منظم نہ کیا گیا ہوگا۔ تو ملٹری کے لئے بھی دشمن کا مقابلہ کرنا آسان نہ ہوگا۔ خاص طور پر جب ملک کی اتنی لمبی اور غیر قدرتی سرحدیں ہوں۔ ملک کے اندر بھی ففتھ کالمسٹوں کی کمی نہ ہو۔ اور پھر جو پہلے سے ہی ملک کے دشمن بن کر طرح طرح کی سازشوں میں مصروف ہوں۔ چنانچہ متذکرہ حالات کے پیشِ نظر یہ اشد ضروری ہے کہ دیش باسیوں کو فوجی ٹریننگ دی جائے۔ بارڈر پر بسنے والے لوگوں کو ہتھیار دیکر اپنی حفاظت کیلئے مسلح کیا جائے۔ ملک میں بسنے والے لوگوں میں سچی قومیت کا جذبہ پیدا کر کے انہیں ملک کے لئے جینے اور مرنے کا احساس کرا دیا جائے۔ لوگوں کو یہ سمجھا دیا جائے۔ کہ دیش کی رکھشا کیلئے ان پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور دشمن کے حملہ کی صورت میں انہیں کیا کیا اقدام کرنے ہیں۔

۱۹۴۷ء اور اس کے بعد سب باتوں کا تلخ تجربہ ہونے کے باوجود آج بھی ہماری ریاست میں درجنوں ایسے لوگ بڑے بڑے ذمہ دار سرکاری عہدوں پر فائز ہیں۔ جن کی ملک سے وفاداری ایک نہیں کئی بار مشکوک ثابت ہو چکی ہے۔ جن کے رشتہ دار اور بچے وغیرہ آج بھی پاکستان میں رہ رہے ہیں۔ اور جو یہاں سے کما کر پاکستان بھیج رہے ہیں۔ مگر حیرانگی اس بات کی ہے۔ کہ وہ لوگ نہ صرف بڑے بڑے ذمہ دار عہدوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ بلکہ انہیں اس بات کی بھی چھٹی ہے کہ وہ پاکستان کی جنگی تیاریوں کے باوجود آج بھی رشتہ داروں کو ملنے کیلئے پاکستان جا سکتے ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے اور اس بات کی کیا گارنٹی ہو سکتی ہے۔ کہ وہ وہاں جا کر یہاں کے حالات اور اہم راز پاکستان کی سرکار کو نہ پہنچاتے ہونگے۔ لیکن یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ تلخ تجربات ہونے کے باوجود ہماری سرکار

کی آنکھیں نہ کھلیں۔ اگر حکومت کو ان لوگوں کی خوشنودی ہی مقصود ہے۔ تو یا ان کے رشتہ داروں کو پاکستان سے یہاں بلا لینا چاہیئے۔ اگر وہ آنے کو تیار نہ ہوں۔ تو ان افسروں اور لوگوں کو پاکستان بھیج دینا چاہیئے۔ کسی طرح کا ملک کو خطرہ نہ ہو۔ اور ہر طرح سے امن وامان کی گارنٹی ہو تو شاید اس طرح افسروں اور لوگوں کا آنا جانا برداشت ہو سکے۔

مگر جب پاکستان سامنے ایک دشمن بن کر للکار رہا ہے۔ ایسے افسروں یا لوگوں کو وہاں آنے جانے کی اجازت دینا یقیناً آگ سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ اپنی اس پالیسی پر ریاست اور بھارت کی سرکاروں کو بڑے ٹھنڈے دل سے وچار کرنا چاہیئے۔

گردھاری لال ڈوگرہ کی شکست یقینی

ہیرانگر میں گردھاری لعل ڈوگرہ فائنینس منسٹر کی الیکشن میں شکست یقینی دیکھ کر ساری کی ساری گورنمنٹ مشینری حرکت میں آگئی ہے اور اطلاع ملی ہے کہ کنور رنجیت سنگھ چیف الیکٹریکل انجینیئر۔ شری وید پرکاش شرما اسسٹنٹ اکونٹنٹ جنرل۔ پنڈت گھنشام ڈپٹی کمشنر کٹھوعہ۔ کرشن دیال شرما تحصیلدار ہیرانگر اندر دیو شرما اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو — سائیں رام ملاک ڈیولپمنٹ افسر ہیرانگر محکمہ پنچایت کے ملازم محکمہ فیلڈ پبلسٹی۔ پولیس اور دوسرے ملازم گردھاری لال ڈوگرہ کے حق میں پروپیگنڈا کرنے کے لئے وہاں پہنچ رہے ہیں۔ متذکرہ تمام سرکاری ملازم کھلے بندوں نیشنل کانفرنس کا پرچار کر کے لوگوں کو گردھاری لال ڈوگرہ کے حق میں ووٹ دینے کی بھیک مانگنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو طرح طرح کی دھمکیاں بھی دے رہے ہیں۔ لیکن عوام ڈوگرہ مذکور کو ہر قیمت پر ناکامیاب بنانے کے لئے تلے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

بقیہ صفحہ نمبر اول سے آگے

بقیہ صفحہ نمبر اول سے آگے

گردھاری لال ڈوگرہ کو کامیاب بنائیں گے۔ تو ڈوگرہ صاحب ریاست کے آئندہ پرائم منسٹر ہونگے — سیٹھی صاحب کی اس تقریر پر لوگوں میں طرح طرح کی چہ میگوئیاں کی جا رہی ہیں۔

ہریجن منڈل کا فیصلہ

جموں۔ ۲۱ جنوری۔ جموں و کشمیر ہریجن منڈل کی جنرل کونسل نے ریاست میں آنیوالے انتخابات لڑنے کے لئے شری ملکھی رام۔ کانشی رام پاہندہ شری رام لال۔ شری بھجر سنگھ۔ شری مشو رام شری سائیں داس۔ پنڈت کرم چند سات اشخاص پر مشتمل الیکشن بورڈ کا تقرر عمل میں لایا ہے۔ منڈل نے نیشنل کانفرنس جس پر کمیونسٹوں کا غلبہ ہے کو ملک کے لئے ایک خطرہ قرار دیتے ہوئے اسے سیاسی طور پر ختم کرنے کیلئے الیکشن میں جمہوریت پسند جماعتوں سے انتخابی سمجھوتہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

اندھیر نگری چوپٹ راجہ

بالکل "منصفانہ" انتخابات

ہندوستان میں مختلف سیاسی جماعتوں کو ہر حلقہ انتخاب کی دو دو ووٹر فہرستیں مفت مہیا کی گئی ہیں مگر ہمارے ہاں ریاست میں چار چار اور دو دو صفحے کی ووٹر لسٹ کی قیمت بھی ایک روپیہ کے حساب سے وصول کی جا رہی ہے۔ اور کسی سیاسی جماعت کو کوئی ووٹر فہرست مفت نہیں دی گئی۔ اور صرف اتنا ہی نہیں۔ بلکہ قیمتاً بھی ووٹر لسٹیں سپلائی کرنے میں لیت و لعل سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ سب شاید اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ بخشی صاحب نے ریاست میں انتخابات بالکل ہی "منصفانہ" طور پر کروا کر باقی باتوں کی طرح اس میں بھی کشمیر سرکار نے ایک مثال قائم کرنی ہے۔

اب کیا رائے ہے؟

رام نگر تحصیل میں کانفرنسی کارکن لوگوں میں اس امر کا پرچار کر رہے ہیں کہ بخشی صاحب کا حکم ہے۔ کہ ہر حربہ استعمال کر کے انتخابات میں نیشنل کانفرنس کو کامیاب بنایا جائیگا۔ (ایک خبر) شاید اسی لئے بخشی صاحب نے پچھلے دنوں اخبار نویسوں کے سامنے ایک بیان میں کہا تھا۔ کہ ریاست میں انتخابات منصفانہ اور آزادانہ طور پر کروائے جائیں گے اور اس کے لئے میں دنیا کے اخبار نویسوں کی دعوت دیتا ہوں کہ وہ ہماری غیر جانبداری اور جمہوریت پسندی کو آ کر دیکھیں۔ اب رام نگر کے متعلق بخشی صاحب کی کیا رائے ہے۔ کہ وہاں بھی کوئی آئے یا نہ۔

سخت خطرہ درپیش

معلوم ہوا ہے کہ مجبور کیمپ سرکاری لیڈر جس کے خلاف وہاں کے مظلوم اور ستائے ہوئے شرنارتھی صف آرا ہو گئے ہیں نے اپنے بخشی صاحب پرائم منسٹر کو تین سو لفظوں پر مشتمل ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں لکھا گیا ہے کہ میرے خلاف پروپیگنڈا کرنے والے سب پاکستانی ایجنٹ ہیں۔ اور مجھے سخت خطرہ درپیش ہے۔

دیکھیے بخشی صاحب اپنے لاڈلے کی سنتے ہیں۔ یا مظلوم شرنارتھیوں کی جن کا ان کے لاڈلے نے ناک میں دم کر رکھا ہے۔

نیشنل کانفرنسی سرکار کے منسٹر کی فرعونیت کی انتہا۔ ریاسی کے لوگوں کا کبھی بھلا نہیں ہوگا

ریاسی کو برباد کر دیا جائیگا۔ شام لال صراف وزیر ترقیات کا اعلان

ریاسی۔ ۱۷ جنوری۔ شری شام لال صراف ڈویلپمنٹ منسٹر یہاں تشریف لائے۔ تو ان کا سواگت کرنے کے لئے دو درجن سے زائد لوگ شامل نہ ہوئے۔ اس پر صراف صاحب آگ بگولہ ہو گئے۔ دوسرے دن شہرداران کے ایک وفد نے جب ان سے یہ درخواست کی۔ کہ ریاسی گرلز ہائی سکول کی بلڈنگ نہایت ہی ناقص بنائی گئی ہے۔ آپ اس طرف توجہ دیں۔ تو معلوم ہوا ہے کہ اس پر منسٹر صاحب نے اپنا ٹمپریچر ایک سو پچاس ڈگری پر پہنچاتے ہوئے کہا۔ کہ کیا ہوا۔ ان لوگوں نے دس ہزار روپیہ خرچ کیا ہے۔ ہم ان کو دس لاکھ بھی دینگے چاہے یہ اسے برباد ہی کر دیں۔ ہم آپ کی پرواہ نہیں کرتے۔ ریاسی کا کبھی بھلا نہ ہوگا یہ برباد کر دی جائیگی۔ صراف صاحب کی اس فرعونیت پر ساری تحصیل میں غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ یہ بھی پتہ چلا ہے۔ کہ ریاسی کے کانفرنسیوں نے اپنے صراف صاحب کا عوام کے ساتھ یہ رویہ دیکھ کر ان سے یہ درخواست کی ہے۔ کہ ریاسی ٹاؤن ایریا کمیٹی کو بھی کٹھوعہ کمیٹی کی طرح معطل کر دیا جائے۔ تاکہ نیشنل کانفرنس کا یہاں بھی کچھ بن سکے۔ اور الیکشن میں ووٹ کانفرنسیوں کو مل جائیں۔ (خاص نامہ نگار)

بھور کیمپ کے شرنارتھیوں میں اراضیات کی تقسیم از سر نو ہوگی

جموں۔ ۱۸ جنوری۔ آج سیکرٹری بحالیات گورنمنٹ ہندوستان سے ڈاک بنگلا میں شرنارتھی ایسوسی ایشن بھور کیمپ کا ایک وفد صدر ایسوسی ایشن کی زیر سرکردگی ملاقی ہوا۔ وفد ۳۰ نمائندگان پر مشتمل تھا۔ وفد نے اراضیات کی تقسیم میں ہوئی دھاندلی رکیشن ڈول اور قرضوں کے عنبن اور بوگس راشن کارڈوں کے متعلق تفصیلاً بات چیت کی۔ بستیوں اور جھونپڑیوں کے لئے معقول امداد فی الفور دینے کا مطالبہ اور ساتھ ہی کیش ڈول مزید دینے کا بھی مطالبہ کیا۔ سیکرٹری صاحب مسٹر جیان نے فرمایا کہ اراضیات کو از سر نو اکٹھی کر کے برابر پلاٹ بنا کر بذریعہ بیلٹ تقسیم ہونے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ اور بقیہ کمی بھی جلد پوری کر دی جائیگی۔ جھونپڑیوں کے پیسے بھی مل جائیں گے بستیوں کے لئے جگہیں اور دیگر باتیں بھی حل کئے جانے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ باقی باتوں کے لئے ابھی غور ہوگا۔ آپ نے وفد کو مشورہ دیا۔ کہ وہ آنریبل ریونیو منسٹر سے بھی ملیں۔ آخری بات چیت کے موقعہ پر شری سید احمد قادری پرائیویٹ سیکرٹری ہیلتھ منسٹر شری جگن ناتھ شرما سیکرٹری جائنٹ ری ہیبلی ٹیشن بورڈ بھی موجود تھے۔ (خاص)

پاکستان کے سرحدی علاقوں میں زبردست فوجی نقل و حرکت

امرتسر۔ ۱۹ جنوری۔ سابق صوبہ سرحد کے کوہاٹ کے علاقہ سے جو ہندو رفیوجی پرسوں یہاں پہنچے۔ ان کے بیان کے مطابق لاہور اور مغربی پاکستان کے دوسرے شہروں کے لوگوں میں زبردست گھبراہٹ پائی جاتی ہے۔ یہ گھبراہٹ پاکستانی لیڈروں اور اخبارات کی طرف سے بھارت کے خلاف جنگ کے نعرے بلند کرنے سے پیدا ہوئی ہے۔ ان رفیوجیوں نے کہا۔ کہ پاکستانی لیڈروں اور اخبارات نے عوام کے جذبات کو اتنا مشتعل کر دیا ہے۔ کہ صورت حالات انتہائی خطرناک بن گئی ہے۔ لوگوں پر یہ ذہن نشین کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ کشمیر کے مسئلہ کا واحد حل جنگ ہے۔ رفیوجیوں نے مزید کہا۔ کہ سرحدی علاقوں میں زبردست فوجی نقل و حرکت دیکھی گئی ہے۔ کئی پاکستانیوں نے ان رفیوجیوں کو بتایا ہے۔ کہ پاکستانی حکمرانوں نے جنگ کا نعرہ اصل میں ملک کی بدتر اقتصادی اور سیاسی صورت حال پر پردہ ڈالنے کے لئے بلند کیا ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ پاکستان کے لیڈروں میں بڑھتی ہوئی باہمی پارٹی بازی اور مرکز میں سہروردی وزارت اور مغربی پاکستان میں خانصاحب وزارت کو انتہائی نازک حالت پاکستان کے حکمران جلد ہی رہی سہی جمہوریت کا فاتحہ پڑھ کر ملک میں فوجی نظام قائم کر دیں گے۔ چنانچہ مختلف پارٹیوں کے لیڈر باہمی مقابلہ میں لوگوں کے جذبات کو مشتعل کرنے کے لئے ایک دوسرے کو مات دینے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ اور وہ ہندوؤں کے خلاف زہر اگل رہے ہیں۔ ان لیڈروں کو اس بات کا پورا احساس ہے۔ کہ زندہ رہنے کا راستہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے خلاف زیادہ سے زیادہ زہر پھیلایا جائے۔ مندرجہ بالا رفیوجیوں نے کہا۔ کہ پاکستان میں رہنے والے ہندو بھی اپنے مستقبل کے بارے میں انتہائی پریشان ہیں۔ ان ہندوؤں میں سے قریباً تین سو جن میں کوہاٹ کے دو سو ہندو اور ... بھی شامل

پرجا پریشد کی طرف سے جموں میں یوم جمہوریت منانے کی تیاریاں

جموں۔ ۲۱ جنوری۔ پرجا پریشد کی طرف سے ری پبلک ڈے آف انڈیا ۲۶ جنوری منانے کی تیاریاں زور شور سے کی جا رہی ہیں۔ جموں سٹی پرجا پریشد نے مختلف قسم کا پروگرام کے لئے مرتب کیا ہے۔ صبح ساڑھے پانچ بجے پربھات پھیریاں نکالی جائیں گی۔ ساڑھے ... بجے سبھی پربھات پھیریاں سٹی چوک میں ملیں گی۔ اور پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کریں گے۔ دن بھر پرجا پریشد کے والنٹیر لوگوں میں راشٹریہ ترنگے جھنڈے ... کریں گے۔ اور شام پرانی منڈی میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوگا جس میں پرجا پریشد کے رہنماؤں کے علاوہ باہر سے بڑے بڑے رہنما اور نامی شاعر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔

بقیہ صفحہ نمبر اول سے آگے :-

— کے آنسو بہا رہا ہے۔ اس کا ... میں ایک مضبوط چٹان بن کر کھڑے ہو جائیں گے۔ — آگے چلکر شری عبد ... نے کہا۔ کہ آج حالات کا تقاضا ہے کہ ہم دیش کی رکھشا کے لئے ... ہو جائیں۔ لیکن ہمیں اس بات کو بھی دھیان میں رکھنا ہے۔ کہ ریاست کے خلاف ... کے دنیا کے اندر ہو رہی سازشوں اور پاکستان کو واویلا کرنے کا موقع ... کے لئے کون لوگ ذمہ دار ہیں۔ آپ نے واقعات کا بالتفصیل تذکرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہند سرکار کی غلطیوں اور ریاست کی برسر اقتدار جماعت نیشنل کانفرنس کے رہنماؤں کی خود غرضی اور بدنیتی نے کشمیر کے معاملہ میں ملک کو کمزور کیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ نیشنل کانفرنسی ریاست کو ایک الگ اور خود مختیار ریاست بنا کر اس کے نواب بننا چاہتے تھے۔ اس کے لئے وہ شروع سے ہی طرح طرح کی سازشیں کرتے آئے ہیں۔ کبھی اس غرض کے لئے انہوں نے انگریزوں کے ساتھ ساز باز کی۔ کبھی امریکہ کے ہاتھوں میں کھیلے اور کبھی وہ روس کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور کبھی پاکستان کے ساتھ سودا بازی ہوتی رہی۔ آپ نے بتایا کہ ان سازشوں میں صرف شیخ عبداللہ ہی نہیں۔ بلکہ بخشی غلام محمد۔ غلام محمد صادق۔ اور دوسرے بڑے بڑے کانفرنسی شامل رہے ہیں۔ ۱۹۴۷ء میں یہی صادق صاحب جو آج بڑے وطن پرست بنتے ہیں لاہور میں پاکستان کے ساتھ ریاست کا ... کرنے کیلئے گئے تھے۔ لیکن وہ منصوبہ کسی وجہ سے سرے نہ چڑھ سکا۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ ریاست کیلئے الگ ... نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کے اپنی منصوبوں کی ایک کڑی ہے۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ اگر ... کے لوگوں کو دبانا ہو یا کسی کو مارنا ہو۔ تو ریاست کی پولیس اور ملیشیا فوراً پہنچ جاتے ہیں لیکن دوسری طرف بارڈر پر روز پاکستانیوں کے حملے ہو رہے ہیں۔ لوگوں کو بے رحمی کے ساتھ قتل کیا جا رہا ہے۔ لیکن اس وقت نہ جانے بخشی غلام محمد کی یہ پولیس اور ملیشیا ... ہو جاتے ہیں۔ آپ نے بتایا۔ کہ سیوا رام کو گرفتار کرنا تھا۔ اور کشتواڑ کی بیماری ... کے سرسوار نے تھے۔ تو بخشی غلام محمد کی یہ پولیس اتنی دور وہاں پہنچ گئی۔ یہاں سے کچھ ہی میل دوری پر اکھنور تحصیل میں روزانہ پاکستانی لوگوں کو قتل کرتے ... مگر پولیس اور ملیشیا کہیں دکھائی نہیں دیتے۔

آگے چلکر آپ نے کہا۔ کہ ہم الیکشن بھی لڑیں گے۔ اور باہر سے آنیوالی مصیبتوں کا مقابلہ بھی کریں گے۔ لیکن انتخابات کے سلسلہ میں جو طریقہ کار حکومت نے ... ہے وہ انتہائی طور پر غلط ہے۔ ووٹر فہرستوں کی پڑتال کے لئے دس دن رکھے گئے مگر ان دس دنوں میں پڑتال تو درکنار رہی فہرستیں دور دراز علاقوں میں پہنچ نہیں سکیں گی۔ کہا تو یہ جانا چاہیئے۔ کہ منصفانہ الیکشن کروائے جائیں گے۔ کچھ اس وقت سے ہی ہو رہا ہے منصفانہ انتخابات کی توقع نہیں کی جا ...

شری شام لال شرما نے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ ... ان کے حمایتی جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ ان کی عبارت دشمنی کے واضح ثبوت ہیں۔ ... کہ وہ کامن ویلتھ سے نکل آتے۔ آگے چلکر آپ نے کہا ہمیں مختلف محاذوں پر ... ایک طرف ہم نے ریاست میں آنے والے انتخابات میں حصہ لیکر اپنے آپ کو ... اپوزیشن جماعت سدھ کرنا ہے۔ دوسرے ہمیں بیرونی ممالک کی سازشوں ... ہوشیار رہکر آگے بڑھنا ہے۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ ووٹر لسٹوں ... جلدی ممکن ہو سکے اصلاحات کروالیں۔

... کہنا ہے کہ صوبہ جموں اور ... کروانے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ اس کا ...

پرجا پریشد دیش کی رکشا کیلئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرے گی!

ریاسی میں پرجا پریشد کا شاندار پبلک جلسہ

ریاسی ۱۷ر جنوری - شیخ عبدالرحمان صدر داہی ممبر پرجا پریشد ہائی کمانڈ کی آمد پر یہاں آج ایک شاندار پبلک جلسہ زیر صدارت شری رادھا کرشن تیاگھیہ منعقد ہوا۔ حاضری ایک ہزار کے قریب تھی۔ جس میں دیہاتی بھائیوں اور مسلمانوں کی کافی اکثریت تھی۔ شری رام لال سرپنچ پنچایت سلال اور ٹھاکر امرناتھ ورکر پرجا پریشد علاقہ نگوٹ نے اپنے اپنے علاقوں کی تکالیف بیان کیں۔ شری رام لال نے بتایا۔ کہ ریاسی کے چند نیشنل کانفرنسی سلال کی پٹوار میں جا کر وہاں پنچایت اور پٹواریوں دوسری جاری کردہ سرکاری سکیموں کے کام میں لوگوں کو امداد نہ دینے کی تلقین کر رہے ہیں۔ اس لئے پنچایت سلال کی طرف سے ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔ ان کانفرنسیوں نے ہماری پٹوار میں لوگوں کو ایک دوسرے سے لڑا کر مقدمہ جات میں پھنسا دیا ہے۔ ریاسی کے کانفرنسی ہماری پٹوار کی بہتری میں بالکل خوش نہیں ہیں۔ مگر ہم ان کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ان کی یہ کوششیں سپھل نہ ہونگی۔ اور لوگ اپنی ہردلعزیز سنستھا پرجا پریشد کا ہر قیمت پر ساتھ دیتے ہوئے ترقی کی طرف بڑھتے جائیں گے۔ شری امرناتھ لال نے کہا۔ کہ دریائے چناب پر پُل اور کمردلیاں نہ ہونے کی وجہ سے علاقہ بیل اور نگوٹ کے لوگوں کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ علاقہ کے لوگوں نے کئی بار پل اور کمردلیاں بنانے کی درخواستیں دی ہیں۔ مگر گورنمنٹ ہماری اس گزارش پر کوئی دھیان نہیں دیتی۔ اس لئے اب ہمارے علاقہ کے لوگوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ آنے والے چناؤ میں گورنمنٹ کی طرف سے کھڑے کئے گئے نمائندہ کو شکست دی جائے۔ اور اپوزیشن کا نمائندہ کامیاب کروایا جائے۔ کیونکہ ہماری علاقہ کی باقی مانگیں مثلاً شفاخانہ۔ سکول اور سڑکوں کی مانگیں اپوزیشن ہی پوری کروا سکتی ہے۔ شیخ عبدالرحمان جی نے مدلل تقریر کی۔ اور کہا کہ پاکستان نے کشمیر کا مسئلہ سیکورٹی کونسل میں پیش کر دیا ہے۔ اور جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس کی تمام ذمہ داری نیشنل کانفرنس کی غلط پالیسی پر عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ پرجا پریشد جنگ کی صورت میں اپنا تمام تعاون گورنمنٹ آف انڈیا کو دیگی۔ اور ملک کو بچانے کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کریگی۔ شیخ صاحب نے لوگوں کو تلقین کی۔ کہ وہ الیکشن میں اپنا سارا تعاون پرجا پریشد کو دیں۔ اور اسمبلی میں ایک مضبوط اپوزیشن کھڑی کریں۔ تاکہ کانفرنسیوں کی من مانی کارروائیوں کا خاتمہ کیا جائے۔ شیخ صاحب نے جلسہ کے لوگوں سے ہاتھ کھڑا کرا کر پوچھا۔ کہ وہ اپنا ووٹ کس کو دینگے۔ جس کا جواب لوگوں نے بآواز بلند دیا۔ کہ پرجا پریشد کو۔ نیشنل کانفرنس کو ووٹ دینے کے لئے جب پوچھا گیا۔ تو ایک بھی ہاتھ کھڑا نہ ہوا۔ جہاں تک کہ ریاسی کے چار عدد کانفرنسی دوستوں نے بھی ہاتھ کھڑا نہ کر کے یہ ثابت کر دیا۔ کہ وہ بھی اپنا ووٹ پرجا پریشد کو دیں گے۔ شری رشی کمار کوشل نے اپنی پانچ منٹ کی تقریر میں جنتا سے پرارتھنا کی کہ وہ اپنے حوصلے بلند رکھیں اور ہر مصیبت کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ انہوں نے کہا۔ کہ مجھے یہ پورن وشواس ہے کہ ریاسی تحصیل کے لوگ آنے والے اسمبلی کے انتخابات میں بالضرور نیشنل کانفرنس کو شکست فاش دینگے۔ کیونکہ اس کی گورنمنٹ نے ریاسی تحصیل کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ پرجا پریشد گلاب گڑھ میں بھی اپنا نمائندہ کھڑا کرے گی۔ اور وہاں پر بھی کانفرنسی نمائندہ کو چاروں شانے چت گرایا جائیگا۔ انہوں نے انکشاف کیا۔ کہ گلاب گڑھ سے بہت سے گوجر بھائیوں کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ کہ انہیں پرجا پریشد کا ٹکٹ دیا جائے۔ شری کوشل نے کہا اگر خدانخواستہ پاکستان نے حملہ کر دیا۔ تو ہمیں اس کا مقابلہ نہایت دلیری اور جانفشانی سے کرنا ہوگا۔ اور اس صورت میں ہندو مسلم اتحاد کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا ہوگا۔ شری امرناتھ جی کیسر نے اپنے مزاحیہ انداز کے بھاشن میں فرمایا۔ کہ ریاسی کی قسمت چمکنے کے دن آ گئے ہیں۔ اور یہاں الو بلوانے والے لوگوں کی قسمت کا ستارہ ڈوبنے کو ہے جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ اب یہاں ۲۶ر جنوری کا دن نہایت شان سے منانے کی زبردست تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ (ن - ن)

٭ کولمبیا - کیوبا اور چین کے ہنگوڑی سرکار کے نمائندے نے کہا۔ کہ ریاست کا بھارت سے الحاق ناجائز ہوگا۔ بحث کے بعد طے پایا۔ کہ آئندہ اجلاس ۲۳ر جنوری کو ہوگا۔

سیکورٹی کونسل میں پاکستان کے وزیر خارجہ کی دھمکیاں!

نیویارک - ۱۶ر جنوری - پاکستان نے آج یہاں اتحادی سبھا کی سیکورٹی کونسل سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ اپنے اس سابقہ اعلان کی تکرار کرے۔ کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے وہاں سٹیٹ میں لوک مت کیا جائے۔ سیکورٹی کونسل کے سامنے پاکستان کا کیس اس کے پردیش منتری ملک فیروز خان نون نے پیش کیا۔ ملک نون نے اعلان کیا۔ کہ کشمیر میں لوک مت کے لئے شدہ فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کی شرطیں حسب ذیل ہیں۔ (۱) اس سٹیٹ سے طرفین کی فوجیں ہٹا لی جائیں (۲) ایک لوک مت ایڈمنسٹریٹر کو اس کے عہدے پر مامور کیا جائے۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے ملک نون نے یہ تجویز کیا۔ کہ کونسل سٹیٹ کی بیرونی حفاظت اور اندرونی سیکورٹی کو برقرار رکھنے کے فرائض اتحادی سبھا کی ایک فوج کے سپرد کرے۔ اور اس فوج کو سٹیٹ کے علاقے میں فوراً ہی داخل کر دیا جائے ملک نون نے کہا۔ کہ دیگر تمام فوجیں خواہ وہ ہندوستانی ہوں۔ پاکستانی ہوں یا مقامی ہٹا دی جائیں اور غیر کشمیریوں کو سٹیٹ کی پولیس فورس سے بھی نکال دیا جائے۔ آپ نے مزید درخواست کی۔ کہ لوک مت ایڈمنسٹریٹر کو اس کے عہدے پر مامور کرنے کی ایک قطعی تاریخ مستقبل قریب میں مقرر کر دی جائے۔ بس یہی وہ ذرائع ہیں جن سے صورت حال کو اس قدر دیر ہو جانے کے باوجود اب بھی مزید خرابی سے بچایا جا سکتا ہے۔ پاکستان کے پردیش منتری نے اپنی تقریر میں بھارت پر الزام لگایا۔ کہ وہ کشمیر میں لوک مت سے بچنے کے لئے ایک نہ ایک بہانہ پیش کرتا رہا ہے۔ بین الاقوامی معاہدے کے تحت ہندوستان کشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ لوک مت کرانے کا پابند ہے۔ اس بین الاقوامی معاہدے کے تین فریق ہیں۔ ہندوستان۔ پاکستان اور سیکورٹی کونسل۔ ہندوستان اور پاکستان۔ پاکستان اور سیکورٹی کونسل۔ ہندوستان یا اس کے زیر اقتدار کسی دوسری ماتحت حکومت کی کسی کارروائی سے اس ذمہ داری میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ جو ہندوستان نے کشمیر کے متعلق ایک بین الاقوامی معاہدے کے تحت آزادانہ طور پر اپنے اوپر لی ہے۔ لوک مت کے طے شدہ فیصلے کے سوائے اور کسی بھی ڈھنگ سے کشمیر کا ہندوستان کے ساتھ الحاق کرانے کی کوشش سیکورٹی کونسل کو ہندوستان کی طرف سے دی گئی ضمانتوں اور یقین دہانیوں کے خلاف ہوگی۔ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں دہشت کا دور دورہ ہے اور کشمیر قریب قریب ایک فوجی کیمپ بنا ہوا ہے۔ تمام آثار یہی ہیں کہ اگر اتحادی سبھا نے کشمیر کو ہندوستان کی نوآبادیاتی غلامی سے نجات نہ دلائی تو وہ انقلاب برپا کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ سارے پاکستان میں اور خصوصاً آزاد کشمیر میں اور شمال مغربی سرحد کے قبائلی علاقے میں رائے عامہ پر ہندوستان کی اس ہٹ دھرمی کا جو اثر پڑ رہا ہے۔ وہ انتہائی شدید اور بالکل واضح ہے۔ پاکستان میں آئے ہوئے پانچ لاکھ سے زیادہ کشمیری رفیوجی جنگ بندی لائن کو عبور کرنے اور سٹیٹ کے اندر ایک عوامی تحریک شروع کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ کشمیریوں کو آتم نرنے کا پیدائشی حق دلائیں۔ قبائلی یہ جاننے کے لئے بیتاب ہیں۔ کہ ان یقین دہانیوں کا کیا ہوا۔ جو سیکورٹی کونسل نے کشمیر میں لوک مت کرانے کے متعلق کرائی تھیں۔ اور جس کی بنیاد پر وہ سٹیٹ سے ہٹ گئے تھے۔

سیکورٹی کونسل میں کشمیر پر بحث ۲۳ر جنوری پر ملتوی!

اتحادی سبھا۔ ۱۶ر جنوری۔ سیکورٹی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث کے دوران میں امریکن نمائندے مسٹر ہنری کیبٹ لاج نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں شری کرشنا مینن کو اپنا جواب تیار کرنے کے لئے وقت دینا چاہئے ہیں۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں۔ کہ کونسل کو پاکستان کے اس پر پوری طرح غور کرنا ہوگا۔ ۲۶ر جنوری کو ریاست جموں و کشمیر کو بھارت میں حتمی طور پر شامل کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ کونسل ابتک جو کارروائی کر چکی ہے۔ اور اب بھارت جو کچھ سمجھنے والا ہے اسی کی روشنی میں کونسل کو ۲۶ر جنوری سے پہلے پہلے اس سوال پر اپنی پوزیشن کا اعلان کرنا ہوگا۔ برطانوی نمائندے سر پیئرسن ڈکسن نے کہا۔ کہ ریاست جموں و کشمیر نے جو نیا دستور مرتب کیا ہے اسے ۲۶ر جنوری کو نافذ کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کونسل ابتک اس کیس میں جو کارروائی کر چکی ہے اس کی روشنی میں اسے نیا فیصلہ کرنا ہے۔ چونکہ وقت بہت کم ہے۔ لہذا کونسل کا اجلاس ۲۳ر جنوری کو ہونا چاہئے۔ تاکہ صورت حالات پر غور ہو سکے۔ عراقی نمائندے مسٹر ہاشم جاوید نے کہا۔ کہ مجھے ہندوستانی نمائندے کی مشکلات کا بخوبی احساس ہے۔ لیکن پاکستانی نمائندہ مصطفیٰ ہیں [illegible] صورت حالات کا ذکر کیا ہے [illegible] پیش نظر [illegible] کا فیصلہ ہونا نہایت اہم ہے۔

بھارت کیخلاف باقاعدہ جنگ

لیبرآکشمیر کے پریذیڈنٹ کا اعلان

کراچی - ۱۷ جنوری - پاکستانی مقبوضہ کشمیر آزاد کشمیر کے پریذیڈنٹ سردار عبدالقیوم نے ایک بیان میں کہا ہے - کہ اگر سیکورٹی کونسل یا اتحادی سبھا نے کشمیر سے ہندوستانی فوجوں کو نکالنے میں ناکام رہی - تو ہم صرف گوریلا جنگ ہی نہیں بلکہ باقاعدہ جنگ کریں گے - کراچی کے اخبار "ٹائمز آف کراچی" نے اپنے نامہ نگار کی وساطت سے عبدالقیوم کا ایک انٹرویو شائع کیا ہے - جس میں ان سے یہ الفاظ منسوب کئے گئے ہیں - کہ اگر اتحادی سبھا کشمیر کے مسئلہ کا حل نہ ڈھونڈ سکی - تو بھارتی مقبوضہ کشمیر میں بغاوت ہو جائے گی - اس حالت میں پاکستان گورنمنٹ کے پاس کوئی وجہ جواز نہیں ہوگی کہ وہ ہمیں اپنے بھائیوں کی امداد کرنے سے روک سکے - اس حالت میں ہم نہ صرف گوریلا جنگ ہی بلکہ باقاعدہ جنگ بھی کریں گے - ہم نے اس مطلب کے لئے سپاہیوں کو ٹریننگ دے رکھی ہے اور ہمارے پاس کافی سامان جنگ ہے - ہم پاکستان گورنمنٹ کے بغیر آزادی کی جنگ لڑ سکتے نہیں - سردار عبدالقیوم نے مزید کہا - کہ مجھے امید نہیں کہ سیکورٹی کونسل کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے کوئی بھی اقدام کر سکے - ماضی میں اتحادی سبھا ہندوستان کو کشمیر میں لوک مت کرانے پر مجبور نہیں کر سکی - اس لئے ہمیں اس جماعت سے زیادہ توقع نہیں ہے -

نئے سکے یکم اپریل سے چالو

نئی دہلی - ۱۷ جنوری - یکم اپریل ۱۹۵۷ء کو اعشاریہ سکے چالو کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں - ہندوستان کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے دفتر سے جو سرکلر اس سلسلے میں جاری کیا گیا - اس میں بتایا گیا ہے - کہ روپیہ - آنہ اور پائی کی بجائے نئے سکوں کے نام روپیہ اور نیا پیسہ ہوں گے - اس لئے گورنمنٹ کی واجب الادا رقوم کے جو چالان بھیجے جائیں - ان میں نئے سکوں کے حساب سے خانہ پری کی جائے - اور جو رقوم گورنمنٹ سے واجب الوصول ہیں - ان کے متعلق بھی یہی طریقہ اختیار کیا جائے گا - آئندہ تمام سرکاری دفتروں میں بل - چالان اور اکاؤنٹس کی دیگر فارموں و کتابوں میں روپے آنے - پائی کے خانوں کی بجائے صرف ۲ دو خانے ہونگے - یعنی روپیہ اور نیا پیسہ کے خانے - لیکن جب تک نئے فارم نہیں چھاپے جاتے - موجودہ فارموں سے کام لیا جا سکتا ہے - اس سرکلر میں بتایا گیا ہے - کہ نئے سکوں کے مطابق کس طرح خانہ پری کرنی ہے - مثال کے طور پر ۲۵ روپے اور ۵ نئے پیسے کو اس طرح لکھا جائے گا - ۲۵٫۰۵ (25.05) یا کہ ۲۷٫۵ روپے اور ۵۵ روپے ۸۳ نئے پیسے ۸۳٫۵۵ روپے - ۲۵ روپے اور ۵ نئے پیسے دو خانوں میں اس طرح درج کئے جائیں گے - روپے کے خانے میں ۲۵ لکھے جائیں گے اور نئے پیسے کے خانے میں ۰٫۵ (.05) آنے پیسے کی جگہ نئے پیسے لکھنا چاہیئے - نئے پیسے کو مختصر طور پر (ن - پ یا N.P) لکھا جائے گا - گورنمنٹ کو جو رقوم ادا کرنی ہونگی وہ پرانے سکوں میں بھی ادا کی جا سکتی ہیں - مگر کوشش کی جائے گی - کہ گورنمنٹ جو رقم دے وہ صرف نئے سکوں کی صورت میں ہو - چند سال تک نئے سکوں کے ساتھ ساتھ موجودہ سکے بھی چالو رہیں گے - موجودہ سکوں کو جلد از جلد واپس لینے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی -

امریکہ نے نہر پانامہ سے گزرنیوالے

روسی جہازوں پر پابندی لگا دی

لنڈن - ۱۶ جنوری - انکشاف کیا گیا ہے - کہ امریکہ نے نہر پانامہ سے گزرنے والے روسی جہازوں پر پابندی عائد کر دی ہے - معلوم ہوا ہے - کہ نہر سے روسی جہازوں کی آمد و رفت بند نہیں کی گئی - مگر ان کے خلاف سیکورٹی کونسل کی پابندیاں لاگو کی گئی ہیں - حال ہی میں جب ایک روسی جہاز نہر پانامہ سے گزر رہے تو امریکی حکام نے ان کا اچھی طرح معائنہ کیا - اور تلاشی لی - نہر سے گزرنے کے دوران میں روسی جہازوں پر مسلح فوجی بٹھا دئے گئے - اور روسی جہازوں کو ساحل پر آنے کی اجازت نہیں دی گئی - انہوں نے پٹرول وغیرہ کے لئے درخواست کی - جو منظور نہیں کی گئی اس غیر معمولی احتیاط کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اگر روسی جان بوجھ کر پانامہ میں کسی جہاز کو غرق کریں گے تو اس سے نہر بند ہو جائے گی -

مصر میں برطانیہ کے مظالم!

قاہرہ - ۱۶ جنوری - برطانوی پارلیمنٹ کے لیبر ممبر ڈاکٹر ایڈتھ سمرسکل نے ایک انٹرویو کے دوران کہا - کہ میں نے پورٹ سعید میں جو کچھ دیکھا ہے - اس سے مجھے انتہائی صدمہ ہوا - میں نے یہاں جو کچھ دیکھا اور کہا ہے - اگر برطانوی باشندے وہ دیکھتے یا سنتے تو برطانیہ کی موجودہ گورنمنٹ جاری نہ رہ سکتی تھی - وہ دوبارہ چناؤ کا مطالبہ کرتے ؛؛

امریکہ میں ایٹمی ہتھیاروں سے مسلح چھ

خاص فوجیں جمع کی جا رہی ہیں

واشنگٹن - ۸ جنوری - امریکن ڈیفینس ڈیپارٹمنٹ جو ایٹمی کمانڈ مقرر کرنے کی تیاری کر رہا ہے - یہ خاص فوجیں جنگ کی حالت میں امریکن اور اس کے اتحادیوں کی فوجوں کو ایٹمی ہتھیار کی مدد پہنچائیگا - افسروں نے بتایا ہے - کہ ان خاص فوجوں کی اوسط تعداد ۲ - ا ہزار ہوگی اور ان کے پاس لمبی مار کرنے والے ایٹمی گولے اور راکٹ وغیرہ ہونگے - اس قسم کا ایک دستہ نمونے کے طور پر زائد از ایک سال سے شمالی اٹلی میں رکھا گیا ہے - ایٹمی ہتھیاروں کے علاوہ خاص فوجیں ٹینکوں - توپوں وغیرہ تمام ہتھیار سے بھی مسلح ہونگی -

لاہور میں جہاد کے نعرے

لاہور - ۱۸ جنوری - پاکستانی طلباء کے کشمیر ڈے کے سلسلہ میں یہاں بھی ہنگامہ خیزی اور بدتمیزی کا مظاہرہ کیا گیا - تقریباً دس ہزار طلباء نے بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر کے دفتر اور مکان کے سامنے جمع ہو کر بھارت پنڈت نہرو اور بخشی غلام محمد کے خلاف شرمناک نعرے لگائے - طلباء صبح ہی سے اپنی کلاسوں میں نہیں گئے - اور شہر کے چکر لگاتے رہے - وہ کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے "جہاد" کے نعرے لگا رہے تھے -

کانفرنس اسمبلی کا اجلاس

سرینگر - ۱۸ جنوری - ریاست کی ودھان سبھا کا اجلاس ریاست کی سرمائی راجدھانی جموں میں ۲۸ جنوری سے شروع ہو رہا ہے یہ اجلاس پانچ روز تک جاری رہے گا سرکاری طور سے اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا - کہ نئے ودھان کے نفاذ کے بعد ودھان سبھا کا یہ پہلا اجلاس ہوگا - اس اجلاس کے دوران میں اسمبلی عوامی نمائندگی ایکٹ پاس کرنے کے ساتھ ساتھ متعدد دیگر سرکاری ریزولیوشنوں پر بھی غور و فکر کیا جائے گا ؛

محکوم پختونستان میں رائے شماری کراؤ

دہلی - ۱۵ جنوری - آزاد پختونستان تحریک کے لیڈر اور پختونی جرگہ ہند کے جنرل سیکریٹری خان غازی کابلی نے ایک انٹرویو کے دوران کہا ہے - کہ اس وقت محکوم پختونستان صوبہ سرحد و بلوچستان کے تمام سرکردہ لیڈر حریت طلب کے جرم میں پاکستانی جیلوں میں پڑے ہیں - اس علاقہ میں پختونوں کی آواز کو دبانے کے لئے فوجی چھاؤنیاں قائم کر کے پاکستانی درندے لوگوں پر بھاری مظالم ڈھا رہے ہیں - اس وقت جبکہ پاکستان اور اس کے وزیر خارجہ فیروز خان نون نے اتحادی سبھا میں کشمیر کے مسئلہ پر ہندوستان سے استصواب رائے کا مطالبہ کیا ہے - کیا یہ لوگ پختونستان کے محکوم علاقہ میں رائے شماری کرا کے جمہوریت اور انسانیت کے تقاضے کو پورا کریں گے ؛

شرنارتھی ایسوسی ایشن بھور کیمپ

کا قیام

بھور - ۱۸ جنوری - پچھلے ہفتہ بھور کیمپ کے شرنارتھیوں نے ایک جنرل اجلاس میں شرنارتھیوں کی اراضیات کی الاٹمنٹ کے سلسلہ میں ہوئی دھاندلی کے متعلق غور و خوض ہوا - کئی کنبوں کو ناجائز طور پر ۸ - ۱۲ - ۱۴ ایکڑ تک اراضی دی گئی ہے - لیکن عام شرنارتھیوں کو محض ۳ - ۴ - ۶ - ۸ اور ۱۰ کنال تک اراضی ملی ہے - جعلی راشن کارڈوں پر جو کیش ڈول و قرضہ دیا گیا ہے - وہ لاکھوں تک رقم پہنچتی ہے - جو کہ صحیح معنوں میں غبن ہوا ہے - آواز پیدا کرنے والوں کو قتل کرنے کی دھمکیاں مل رہی ہیں - بلکہ غنڈوں سے حملے ہونے شروع ہو جاتے ہیں - ناجائز قبضہ اب کشمیر کی توحد ہی ہو رہی ہے اور یہ سب کچھ وہاں کے چوہدریوں کے سہارے ہو رہا ہے - ان ساری باتوں کیخلاف لڑنے اور سکیل کے مطابق زمین فی کنبہ دلانے کے لئے جنرل اجلاس نے ایک کمیٹی شرنارتھی ایسوسی ایشن بھور کیمپ کا قیام عمل میں لایا ہے - جس نے کام شروع کر دیا ہے - (ن - ن)

روسی سیاحوں کا پہلا جتھا بھارت میں

نئی دہلی - ۱۸ جنوری - روسی سیاحوں کا ایک جتھہ بھارت کے تین ہفتے کے دورے پر آج یہاں پہنچا - اس سال روس سے آنیوالے سیاحوں کا پہلا جتھہ ہے - ۱۰ جنوری سے مارچ تک کے تین مہینوں میں روسی سیاحوں کے مزید ۱۵ گروپ جتھے آئیں گے - ہر ایک میں ۲۱ سیاح ہونگے - پھر گرمیوں میں بھارتی سیاحوں کے دس گروپ جن میں ... اشخاص ہونگے روس کے دورے پر جائیں گے -

از:- رگھوناتھ سنگھ سمیال

امن

گوتم کے اپدیش کہاں ہیں !
یسوع مسیح کا واعظ کہاں
گاندھی کے وہ پریم سندیشے
گیا رام کا راج کہاں
خون کی ندیاں بہتی ہیں
تو نہرو کا سوراج کہاں
امن کا پودا چمن میں یارو
کبھی نہ تھا تو آج کہاں

آزادی کی بہار!

راجندر پہروں میری خوشامد بجاتی رہی۔ بول بہن سینما چلو۔ سنا ہے بالکل نیا کھیل آیا ہے "آزادی کی بہار" آزادی کی بہار نہ دیکھو گی تو اور خاک دیکھو گی۔

میں نے کہا۔ بہن میں تو ہر روز آزادی کی بہار دیکھتی ہوں۔ سینما جا کر کیا نئی چیز دیکھوں گی؟

وہ حیرانی سے بولی "تم کیسے آزادی کی بہار ہر روز دیکھتی ہو"۔

میں نے کہا۔ پہلے انگریز کے دور میں جب کوئی سائل اپنی درخواست دفتر کے دروازے پر لے کر جاتا تھا تو کم از کم ہیڈ کلرک اُسے کوئی تسلی بخش جواب دے کر اُسے واپس کرتا تھا۔ اُسے ڈر ہوتا تھا کہ پاس کے کمرے میں صاحب بہادر تشریف فرما ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ سائل دل برداشتہ ہو کر فریاد کرنے لگے تو صاحب بہادر خود گھبرا کر کمرے سے باہر آ کر یہ نہ کہہ دیں۔ ویل ٹم اپنا تکلیف ہم کو بتاؤ۔ کیا چاہتے ہو ٹم۔

بابو! کیوں نہیں سنتا اس کی بات ۔۔۔۔ مگر اب تو یہ عالم ہے کہ اول تو چپڑاسی اندر ہی جانے نہیں دیتا۔ اور اگر اس کی خوشامد کر کے کوئی اندر چلا گیا تو کرسی پر بیٹھا ہوا بابو بھبکی مار کر کہتا ہے۔ منہ اٹھائے کیوں بڑھے آ رہا ہے؟ پیچھے ہٹ کر بات کرو۔ بس پہلی ہی جھاڑ میں سائل سٹی بھول جاتا ہے۔ کل میں نے اپنی آنکھوں یہ نظارہ دیکھا کہ دفتر کا ایک کلرک ایک دیہاتی کو کہہ رہا تھا۔ لائسنس بندوق تب ریونیو کیا جائیگا جب شکار کی فیس آٹھ روپے سالانہ داخل کرو گے۔ دیہاتی نے کہا۔ میں تو جین ہوں۔ لائسنس تو حفاظت جان کی خاطر لے رکھا ہے۔ سو ڈھائی روپے پہلے بذریعہ منی آرڈر بھیجے۔ مگر آپ نے منی آرڈر انکاری کر دیا اور لکھ دیا کہ خود حاضر ہو کر داخل خزانہ کرو۔ حضور میں بیمار تھا۔ بڑی مشکل سے بیمار بیمار آیا تو آپ نے شکار کے لائسنس لینے کا ہمالیہ سر پر رکھ دیا ۔۔۔۔ سرکار اب تو ہندوستان آزاد ہے۔ اب تو ایسی سختی سے بات نہیں ہونی چاہیے۔ بابو کڑک کر بولا۔ زیادہ بک بک نہ کر۔ کہاں سے آ گیا بکرجی کا لنگوٹیا یار ۔۔۔ پریم ناتھ کا قانونی منیجر نکل جاؤ دفتر سے ۔۔۔ یہ تھی آزادی کی بہار ۔۔۔ سڑکوں پر غریب شرنارتھیوں کے بچوں کو دو دو پیسے ٹھنڈی میٹھی اور برف والی لسی کا گلاس دو دو پیسے کا نعرہ لگاتی دیکھتی ہوں تو بے اختیار ۔۔۔ آزادی کی بہار کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ اور جب کسی علاقہ بیٹ کے کچے مکانات والے گاؤں کو اجڑا ہوا دیکھتی ہوں وہ یہاں کبھی بارڈر پر واقع دیہاتی کسانوں کا جم غفیر حقے کو درمیان رکھے طرح طرح کی چرچے گوئیوں میں مصروف ہوا کرتا تھا۔ مگر اب سنسان ویرانہ اور ہو حق کا مقام نظر آتا ہے تو آزادی کی بہار کا سماں آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔

کل میں نے روڈ پر ایک حسینہ کو جاتے دیکھا۔ آہستہ آہستہ گنگناتے جا رہی تھی۔

دل کو بے حد عزیز تھا لاہور۔ آہ ہم سے بچھڑ گیا لاہور
تشنہ لب مر رہی ہے دنیا۔ آہ وہ چشمہ بقا لاہور
کیا کہیں ہم پہ کیا گذرتی ہے۔ کر گیا ہم کو کیا سے کیا لاہور
بھول جاتی ہوں بار ہا سب کچھ۔ یاد آتا ہے بار ہا لاہور
اب نہیں رہ گئے کہیں کے ہم۔ اب ہمارا نہیں رہا لاہور

میں نے کہا بہن یہ کیا گا رہی ہو۔ بڑا ہی دردناک گیت ہے۔ وہ مسکرا کر بولی "آزادی کی بہار"۔ میں نے کہا بہن بالکل سچ کہہ رہی ہو۔ تمہارے گیت نے آنکھوں سے اندھیرا کر دیا۔ وہ بولی بہن انگریز کا جو لنسٹھ گھڑی بوٹ چاٹنے والے اور صاحب بہادر کے بنگلے چوبیس گھڑی طواف کرنے والے زردوان وطن اب گاڑھے کا کرتہ زیب تن کر کے اور سر پر کشتی نما کیپ دھر کر دلیش بھگتی کا بہروپ بھر بیٹھے ہیں۔ اب تو کوئی دن دہاڑے قتل ہو جائے کوئی نہیں پوچھتا۔ گاؤں کے چار لچے لفنڈے غنڈے کامریڈ مل کر اگر کسی ایماندار ملازم کے برخلاف دستخط کر کے یا محضر نامہ بنا کر گذار دیں تو جسے چاہیں ملازمت سے برطرف کرا دیں۔ اور جسے چاہیں رجسٹر نمبر ۱۰ میں درج کرا دیں ۔۔۔ جمہوریت کے اس دور میں جو اندھیر گردی مچی ہوئی دیکھتی ہوں۔ وہ بیان ہی نہیں ہو سکتی۔

شیطانوں نے انسانوں پر۔ پاپ کے اگنی بان چلائے
آگ سے پیاسی آشاؤں نے۔ آگ سے اپنی پیاس بجھائی۔

بٹوارے سے ہندیہ دیکھو
دیکھ لو کیسی بیت آئی

بہن راجندر لیس اس گیت نے آزادی کی بہار کا سماں آنکھوں کے سامنے لا دیا لیس اب میں سینما دیکھ کر "آزادی کی بہار" کا ایک اور لطف اٹھاؤں گی۔

باعث لطف ہے میرے لئے انداز جفا
کوئی مجبور وفا ہو مجھے منظور نہیں

راجندر نے کہا بہن آج تو نے میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ اب میں سینما دیکھنے نہ جاؤں گی۔ تو نے یہاں ہی مجھے خوب دکھا دی "آزادی کی بہار"۔

اتنے میں کانوں میں آواز آئی۔ کوئی سجیلا جوان خوش الحانی سے گاتے جا رہا تھا۔

کبھی ہونے نہ دینگے جنت کشمیر کے ٹکڑے
ہمارا جسم کوئی کر دے چیر کے ٹکڑے

راجندر ہنس پڑی۔ کہا بس آج تو گھر میں ہی دیکھ لی "آزادی کی بہار" سینما جا کر کیا کرنا ہے۔

جب محکوم جاگتا ہے بقیہ صفحہ

فاختہ پر ظلم کے کیا دور چل رہے ہونگے۔ یہ درد ناک منظر اس کی غیرت کو چیلنج تھا۔

خیالات نے پلٹا کھایا۔ اور اس کی ضمیر سے آواز آنے لگی۔ کہ اگر میں اپنی آنکھوں کے سامنے ہونے والے ظلم کو ختم نہ کر سکا۔ اگر میں ایک بے بس۔ بیکس دوشیزہ کی آبرو کی حفاظت نہ کر سکا۔ تو میں اپنی ہنسا کی حفاظت خاک کروں گا۔ اس کی آتما کہہ رہی تھی "گو میرا کام ہنسا کی حفاظت کرنا ہے۔ مگر کیا میں اس کی حفاظت کے بہانے اس ہرنی کو ان ظالموں کے رحم پر اور اس حالت میں چھوڑ کر چلا جاؤں۔ ہرگز نہیں! کیا اس کی عزت ہنسا کی عزت سے کم ہے؟" اس کے کانوں میں رائے صاحب کا یہ فقرہ گونج رہا تھا۔ "بیٹیا جاؤ! ابلا کو بچاؤ" اور اس کی آتما آواز دے رہی ہے۔ اس لڑکی کی حفاظت میں کروں گا۔ چاہے میری جان بھی چلی جائے۔ ہنسا جہاں بھی ہو گی مجھے گالیاں دے گی کہے گی سدھیر نے مجھ سے دھوکا کیا۔ میں اس کی گالیاں برداشت کر لوں گا۔ مگر مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوتا۔ کہ مظلوم کی مدد نہ کروں۔ ایک ابلا کی حفاظت نہ کروں۔ ہال میں بیٹھے لوگ چپ تھے۔ مگر وہ ابلا میز کو مورچہ بنا کر اپنی پاکیزگی کی حفاظت کر رہی تھی۔ سپاہی نے شراب پی ہوئی تھی۔ آگے بڑھا اور لڑکھڑا کر گر پڑا۔ اس کا پاؤں میز سے ٹکرا گیا تھا۔ وہ پھر اٹھا۔ اور غصہ میں آ کر اس گلاب جیسی نرم جلد والی لڑکی کے اس زور سے طمانچہ مارا۔ کہ بیچاری درد سے چلا اٹھی۔ وہ دوبارہ یہ حرکت نہ کر سکا۔ کوئی جوانمرد سپاہی کو پکڑ کر اُسے زمین پر پٹک کر لڑکی کے پاس جا پہنچا تھا۔ وہ لڑکی اور سپاہی کے درمیان دیوار بن کر کھڑا ہو گیا۔ وہ تھا سدھیر سپاہی زور زور سے چیخ رہا تھا۔ اور لڑکی نے سدھیر کو اپنا محافظ سمجھ کر اپنے آپ کو سدھیر کے بازوؤں میں دے دیا تھا۔

دوسرے سپاہی نے بجلی کا بٹن دبایا اور ہال میں روشنی ہو گئی۔ سدھیر کی حیرانی کی انتہا نہ رہی جب اس نے دیکھا کہ اس کے بازوؤں میں اس کی ہنسا ہے۔ تو وہ بہت خوش ہوا۔ ہنسا کی خوشی کا بھی ٹھکانہ نہ رہا۔ دو ساتھی ایک بار پھر مل رہے تھے۔ خبر نہیں ان کے دھڑکتے ہوئے دلوں میں کتنی امنگیں ہونگی۔ وہ کتنے بیتاب ہونگے۔ مگر وہ اس خوشی کو زیادہ دیر برقرار نہ رکھ سکے۔

دوسرے سپاہی اپنے ساتھی کا بدلہ لینے کو آگے بڑھے۔ چار سپاہیوں نے یک لخت حملہ کر دیا۔ سدھیر نے کرسی سے ڈھال کا کام لیا۔ ہنسا بھی پیچھے نہ رہی۔ دونوں نے مردانہ وار مقابلہ کیا۔ کچھ دیر کی مڈبھیڑ سے لوگوں میں بھی جوش پیدا ہوا۔ محکوم جنتا جاگ اٹھی تھی۔ اس کے جذبۂ انتقام نے جوش مارا۔ لوگ روز روز کے ظلم و ستم سے تنگ آ چکے تھے۔ وہ آج بتا دینا چاہتے تھے۔ کہ مظلوموں کی طاقت ظلم کرنے والوں کی طاقت سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ جس کے ہاتھ میں جو تھا اٹھا کر بدمعاشوں کا مقابلہ کرنے لگا۔ سپاہیوں کو جب محسوس ہوا۔ کہ انقلاب کی اس آگ کا مقابلہ کرنا مشکل ہے۔ تو وہ کھڑکیوں میں سے کود کر بھاگ نکلے۔

تمام لوگ اپنی فتح پر بہت خوش تھے۔ سدھیر اور ہنسا کے آرام کرنے کا انتظام ناچ گھر کے ہال میں ہی کر دیا گیا۔ لوگ خوشی کے شادیانے بجاتے ہوئے گھروں کو جا رہے تھے۔ ان کو علم نہ تھا۔ کہ ان کے آزاد کرانے والے دونوں پریمی بری طرح گھائل ہو چکے تھے۔ اور کافی سے زیادہ خون بہہ چکا تھا۔ ان کو معلوم نہ تھا۔ کہ وہ شاید جانبر بھی ہو سکیں گے یا نہیں۔ لوگ تو اپنی خوشی میں ان کو خوش سمجھتے ہوئے خوشی کے نغمے گاتے جا رہے تھے۔ یہ ان کی آزادی کی پہلی رات تھی۔ آسمان میں بادل نہ تھے۔ چاند نہ تھا۔ ستاروں نے دو پریمیوں کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ دونوں ہمسفر تھے۔ اور اکٹھے جا رہے تھے۔ دو پریمیوں کی آتمائیں تھیں۔ جو مادر وطن کی گود چھوڑ حقیقی پیتا کی گود میں جا رہی تھیں۔ یہ وہ آتمائیں تھیں۔ جنہوں نے اپنے پیارے دلیش کا ایک کونہ ظالموں کے پنجے سے چھڑا لیا تھا۔ جنہوں نے پرچم آزادی لہرایا۔ شمع آزادی جلائی۔ اور اس پر پروانہ وار نثار ہو گئے۔

سہروردی اور نون کے پتلے جلائے گئے

نئی دہلی۔ ۲۰ جنوری گزشتہ ہفتہ کراچی میں بھارتی ہائی کمیشن کے دفتر کے سامنے مظاہرہ کیا گیا تھا۔ اور اس کے دوران میں پردھان منتری نہرو اور غلام محمد کے پتلے جلائے گئے تھے۔ آخر ان واقعات کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے پانچسو طلباء نے پاکستانی ہائی کمیشن کے سامنے مظاہرہ کیا۔ طلباء گاندھی گراؤنڈ میں جمع ہوئے اور موٹروں کے ساتھ نعرے لگاتے ہوئے سائیکلوں پر تین میل کا فاصلہ طے کر کے پاکستانی ہائی کمشنر کے دفتر کے سامنے پہنچے۔ طلباء پاکستانی غنڈہ گردی مردہ باد۔ کشمیر ہندوستان کا ضروری حصہ ہے کے نعرے بلند کر رہے تھے۔ اتنے میں انہوں نے پاکستانی ہائی کمشنر کی جائے رہائش پر بھی مظاہرہ کیا۔ پولیس نے پاکستانی ہائی کمشنر کی جائے رہائش اور دفتر کے ارد گرد گھیرا ڈال رکھا تھا۔ منتشر ہونے سے پہلے طلباء نے پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر سہروردی اور وزیر خارجہ ملک فیروز خان نون کے پتلوں کو آگ لگائی۔ مظاہرہ آل انڈیا سٹوڈنٹس کانگرس کی دہلی کمیٹی کی طرف سے کیا گیا۔ مظاہرہ کے دوران میں کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ مظاہرہ ختم ہونے کے بعد مظاہرین پر امن طور پر واپس چلے گئے اور پولیس کو کوئی کاروائی کرنے کی ضرورت پیدا نہ ہوئی۔

باہتمام ٹھاکر ... پرنٹر پبلشر ... پریس جموں میں چھپکر شائع ہوا۔

جب محکوم جاگتا ہے!

اندھیری رات تھی۔ پہریدار جیل کے چاروں طرف گھوم رہے تھے۔ مگر اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں کوئی جا رہا تھا۔ موڑ آگیا۔ اور اس نے دوڑنا شروع کیا۔ وہ میری ہے۔ میری اپنی۔ میں اسے ضرور پالوں گا۔ وہ منڈیر پر ہی بیٹھی میرا انتظار کر رہی ہوگی ——— انہی خیالات میں ڈوبا ہوا وہ دوڑا جا رہا تھا۔ کوئی اور خیال نہ تھا۔ بس ایک ہی امنگ تھی۔ جس کو پورا کرنے کیلئے اس نے قید کی زندگی کو خیرباد کہا۔ جیل کی سلاخیں بھی اس کے اس مصمم ارادے کو توڑنے میں ناکام رہیں۔ جیل کی دیواریں اس کیلئے روکاوٹ نہ بن سکیں۔ اور اب تو جیل کا خوفناک ماحول اس کے دماغ سے نکلتا جا رہا تھا۔ وہ بہت تیز تھا۔ نہ جانیں اس کی ٹانگیں بارہ سنگھے سے مقابلہ کر رہی تھیں۔ اسے سانس چڑھ گیا تھا۔ وہ ہانپنے لگا۔ مگر اسے جسم کی پرواہ نہ تھی۔ وہ تو کسی رنگین دن کے رنگین خواب دیکھ رہا تھا۔ بہت دیر سے اس کے دماغ میں دلیش پریم اور ہنسا کے پریم میں ٹکر ہو رہی تھی۔ آخر ہنسا کے پیار نے دلیش پریم پر فتح پائی۔ نوجوان خون تھا۔ اور نئی نئی شادی تھی۔ اور ابھی سہاگ کی رات بھی نہ دیکھی تھی۔ کہ قسمت نے اسے ہنسا سے جدا کر دیا تھا وہ دلیش بھگت تھا۔ اور اپنے ملک کو اسے پرتگالیوں کو نکالنے کے لئے ہڑتال کرنے کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا تھا۔ مگر وہ جدائی کی شدت زیادہ دیر برداشت نہ کر سکا۔

اسے وہ دن یاد تھا۔ جب ہنسا نے پیار کا نازک دامن اس کے ہاتھوں میں پکڑا کر اسے اپنی زندگی کی نیّا کا کھویا بنا دیا تھا۔ اور سدھیر کھوٹ اپنا فرض ادا کرنے دوڑا جا رہا تھا۔ بہت تیز۔ اتنا تیز کہ بڑ کا درخت بھی بہت جلد آگیا۔ جس کی گھنی چھاؤں میں کھڑی ہنسا کو پاگل سانڈ کے حملے سے اس نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر بچایا تھا۔ اور سدھیر کے بہتے ہوئے لہو کو دیکھ کر ہنسا نے اپنی حسین آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگا دی تھی۔ سدھیر کے دل میں ہنسا کی محبت کی یاد اور تازہ ہونے لگی۔ مگر وہ رکا نہیں۔ برابر دوڑتا جا رہا تھا۔ اور اب تو اس پگڈنڈی پر بھی پہونچ گیا تھا۔ جہاں سے مڑتے ہی اس نے اپنے کھیت کے کنوئیں کی منڈیر پر پہنچ جانا تھا۔

ہوا تیز تھی۔ کپاس کے سخت پودے اس کے آگے آجاتے۔ مگر چٹانوں سے ٹکر لینے والا پیار کا یہ متوالا ان پودوں کو کب خاطر میں لاتا تھا۔ ان پودوں اور کھیتوں کو چیر وہ منڈیر پر پہنچ گیا۔ مگر ہیں ——— یہ کیا؟ ——— خالی پڑی تھی وہ منڈیر ——— وہ وہاں نہ تھی ——— منڈیر کو سونی دیکھ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اس کے چہرے سے مایوسی ٹپکتی تھی۔ اس کی امیدوں پر اوس پڑ رہی تھی۔ آنکھیں بند کر کے وہ پروردگار کی درگاہ میں دعا کرنے لگا۔ اور آنکھیں کھولتے ہی دیکھا۔ کہ اندھیرے میں کچھ دوری پر کوئی انسانی شکل بڑھی آ رہی ہے۔ امید نے اس کے مایوس دل میں پھر سے جگہ بنالی۔

سدھیر نے جونہی اس کے ڈھیلے کپڑوں کو دیکھ یقین ہو گیا۔ کہ اس کے حسین سپنوں کی ملکہ آخر آ ہی رہی ہے۔ اس کے دل کی دھڑکن بڑھ رہی تھی۔ اور وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا۔ کہ ہنسا اس کے بکھرے ہوئے بالوں کو اپنے کمل کی طرح نازک ہاتھوں سے تسکین بخشے گی۔ اور کہ وہ اپنی جگہ پر آ جائیں گے۔ مگر اس کے اس حسین خواب کے طلسم کو ٹوٹتے دیر نہ لگی۔ جب کوئل جیسی سُریلی آواز کی جگہ کسی عمر رسیدہ آدمی کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"کون ہو تم؟"

سدھیر نے مایوس نگاہیں اوپر اٹھائیں۔ تو ہنسا کے پتا کو کھڑے دیکھا۔ اور پرنام کرنے کو بڑھا۔

رگھوناتھ رائے نے اپنی لمبی لمبی داڑھی اپنے منہ سے ہٹاتے ہوئے پوچھا۔ "بیٹا! کیا آجکل جیل میں کوئی ایذا نہیں ملتی تھی۔ جو چھوٹ کر فوراً آگئے ہو۔"

سدھیر کے سامنے جیل کا دردناک منظر ایک دفعہ پھر آگیا۔ اور اس کے تھراتے ہوئے لبوں سے نکلا۔

کیوں نہیں پتا جی! ان لوہے کی سلاخوں کے پیچھے ایذا دینا پاپ نہیں سمجھا جاتا۔ وہاں انسانیت سو چکی ہے۔ مگر پھر بھی میرے حوصلے کا چراغ بے پناہ جھونکے لگنے کے باوجود بجھ نہ سکا۔ مجبور تو تھا ہی۔ سوچا۔ کاش! آج ہم آزاد ہوتے۔ زمین اپنی ہوتی۔ آسمان اپنا ہوتا۔ میرے ساتھیوں نے میری مدد کی۔ اور میں اسی زمین کو چھوڑنے لگا۔ جہاں حیوانیت کا بول بالا تھا۔ جہاں ہزاروں بیگناہ آزادی کے متوالوں کو سزائیں دی جا رہی تھیں۔

رائے صاحب اپنے داماد کی جرأت پر خوش تھے۔ مگر وہ حیران تھے۔ کہ اس نے ایسا فعل کیا ہی کیوں۔ اور اندھیرے میں اس کے اور نزدیک ہو کر بولے۔

"تم نے ایسا کیوں کیا؟"

"سوچا کہ ہنسا اکیلی ہوگی۔ آجکل کسی کا اعتبار نہیں۔ سپاہی اس بیچاری کو تنگ نہ کریں ——— میں ادھر چلا آیا ہوں"۔

"ہاں بیٹا! تیرا ڈر بھی سچا ثابت ہوا۔"

"پتا جی! یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟"

"ہاں بیٹا! ٹھیک کہہ رہا ہوں۔"

سدھیر نے ذرا آگے ہو کر دیکھا۔ تو رائے صاحب کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ سدھیر ہکا بکا رہ گیا آخر اپنے آپ کو ذرا تھام کر بولا۔

"پتا جی! کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ جلدی بتاؤ آخر معاملہ کیا ہے؟"۔ سدھیر کی آواز میں سوز تھا۔ جیسے غم کا پہاڑ سر پر آن پڑا ہو۔

——— اور رائے صاحب کے آنسوؤں نے موٹی دھار کی شکل اختیار کر لی۔ اور وہ رک رک کر بولا ——— "بیٹا اس کو تو پرتگالی سپاہی ...." وہ آگے نہ بول سکے۔

سدھیر کا رنگ پیلا پڑ گیا۔ وہ سمجھ گیا۔ کہ اس عزت پر ڈاکہ پڑ چکا ہے۔ اس کے سر پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ سینہ میں چنگاریاں سلگ رہی تھیں۔ انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی۔ آنکھیں ایسے لال تھیں۔ کہ جیسے آگ کے انگاروں سے شعلے اٹھنے کو ہوں۔ اسے افسوس تھا۔ کہ وہ اپنی ہمسفر کی مدد نہ کر سکا۔ مگر اس سے زیادہ دکھ اور غصہ اسے رائے صاحب پر تھا۔ کہ انہوں نے بھی ہنسا کی مدد نہ کی۔ سدھیر نے غصے میں آکر اٹھتے ہوئے پوچھا۔ "تو کیا آپ نے اپنی آنکھوں کے سامنے یہ سب کچھ ہونے دیا؟!"

رائے صاحب نے کہا۔ "ہاں مگر کیا کرتا"۔ یہ کہہ کر انہوں نے اپنے بندھے ہوئے ہاتھ آگے کر دیئے۔ اور ساری داستانِ ظلم کہہ سنائی۔ کہ کس طرح سپاہیوں نے ان کو مارا باندھا۔ اور جو جی میں آیا۔ ان سے سلوک کیا۔

عالم مایوسی میں جونہی اس کی نظر زمین پر پڑی۔ اسے کاغذ کا ایک ٹکڑا نظر پڑا۔ اس نے اٹھایا۔ اور دیا سلائی کی مدد سے پڑھا۔ جارج رالینڈ لفٹیننٹ نائنتھ رجمنٹ" ——— وہ فوراً ہی سمجھ گیا۔ کہ شرارت رالینڈ کی ہے۔ جو وہاں سے چار میل دور ایک ملٹری کیمپ میں رہتا تھا۔ اس کے دل میں سلگتی ہوئی چنگاریاں اس کے چہرے پر اثر کر رہی تھیں۔ رائے صاحب نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

اُداس مت ہو بیٹا! یہ اپنی اپنی قسمت ہے۔

تو کیا ہماری قسمت میں تڑپنا اور ظلم سہنا لکھا ہے۔ سدھیر نے کہا۔

وہ "ہاں بیٹا! جب تک ہم غلام ہیں۔ ابلاؤں کی آبرو پر اسی طرح حملے ہوتے رہیں گے۔" اور وہ آگے نہ بول سکے۔ مگر جیسے ان کے دماغ میں کوئی نیا خیال آگیا تھا۔ وہ بولنے لگے ——— "بیٹا میں جانتا ہوں۔ کہ ایسی کامیاب ہڑتال تیری ہی بہادری کا نتیجہ تھی۔ مجھے یہ بھی علم ہے۔ کہ جس راستے پر تم چل رہے ہو۔ اس میں قدم قدم پر کانٹے ہیں۔ تکلیفیں ہیں بیٹا! لیکن اگر تمہارا ارادہ مصمم ہوگا۔ تو یہ کانٹے خود بخود پھول بن جائیں گے۔ مگر اس بات کو بھی دل سے مت بھلانا۔ کہ یہ پھول سیج کے پھول نہ ہونگے۔ جس پر تم آرام کی نیند سو سکو۔ بلکہ یہ پھول اس مالا کے ہونگے جو ایک بہادر کو اس کی بہادری کے عوض دی جاتی ہے۔ کہنے کا مطلب یہ کہ ان کانٹوں کو عبور کر کے تمہیں آرام نہیں کرنا ہوگا۔ بلکہ ایک نئی جدوجہد میں لگ جانا ہوگا۔ جو شاید پہلی سے بھی زیادہ دشوار ہو۔ جس کے لئے اے میرے عزیز! تجھے کرشن کی پالیسی، ارجن کے تیر، بھیم کی طاقت اور وطن پرستوں کے سے ارادے بنانے ہونگے۔

سدھیر کو اس وقت اپدیش کی ضرورت نہ تھی۔ وہ تو ہنسا کو بچانے کے لئے جانا چاہتا تھا۔ اور بولا۔

"اچھا پتا جی! میں ہنسا کی تلاش میں جاتا ہوں۔"

اور وہ چل دیا۔ "ابلا کو بچاؤ" کے الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔ پگڈنڈیوں کو پار کرتا ہوا وہ بڑھتا جا رہا تھا۔ چلتے چلتے ساتھ والے گاؤں میں پہنچ گیا۔ دس بجے تھے۔ لائبریری میں سے ایک خوبصورت سی لڑکی نکلی۔ اور وہ کہہ اٹھا۔ یہ ہے ہنسا ——— مگر وہ ہنسا نہ تھی۔

اگلے موڑ پر دیکھا۔ ایک باوردی سپاہی سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔ سدھیر آگے بڑھا۔ اور اس سپاہی کو پہچان لیا۔ وہ تھا مشہور رنگنڈہ ولیم۔ اس نے پیکٹ جیب میں ڈالا اور چل دیا۔ سدھیر بھی اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ کوئی بھی سدھیر کو پہچان نہ رہا تھا۔ کوئی نہ جانتا تھا۔ کہ مادر وطن کا یہ ہونہار فرزند جسے حکمرانوں نے باغی اعظم کا خطاب دے رکھا تھا۔ ان کی گلیوں میں سے گذر رہا تھا۔ اور اس کا سواگت کرنے کے لئے ایک بھی بندۂ خدا موجود نہیں۔

ولیم دائیں ہاتھ والے ایک بڑے پھاٹک میں داخل ہو گیا۔ سدھیر بھی اندر آگیا۔ یہ ناچ گھر تھا۔ جہاں گاؤں کے لڑکے لڑکیاں اپنا دل بہلاتے تھے۔ وہ وہاں جا کر کھڑا ہو گیا۔ وہ اسے دیکھ رہا تھا۔ جو اسے نظر نہ آ رہی تھی۔ اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ مگر وہاں نہ فاختہ تھی نہ باز۔ نہ ہنسا تھی نہ رالینڈ۔ وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ اور وہاں سے جا چکا ہوتا۔ اگر کمرے کے دوسرے دروازے سے ایک عورت کی غم و غصہ سے بھری ہوئی آواز اس کے کانوں میں نہ پڑتی۔ کیا دیکھتا ہے کہ بجلی گل ہے اور اندھیرے میں دوسرے دروازے سے کچھ آدمی اندر داخل ہوئے جن کے بوٹوں کی آواز سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ سپاہی ہیں۔

سپاہیوں کے داخلہ نے لوگوں کی خوشی ختم کر دی۔ کچھ لوگ اٹھ کر چلے گئے۔ ناچ والوں نے ناچ بند کر دیا۔ سپاہی دھکے دیتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ وہ چاہتا تھا۔ کہ آگے بڑھ کر انہیں ان کی حماقت کا مزا چکھا دے مگر وہ جانتا تھا۔ کہ اس کا انجام موت ہوگا۔ اور اس کی موت کا مطلب ہوگا ہنسا کی غلامی۔ یہ سوچ کر وہ رک گیا۔ مگر اب تو اسے ایسے محسوس ہوا کہ اندھیرے میں ایک لڑکی آگے دوڑ رہی ہے۔ اور سپاہی اس کے پیچھے۔ اب کیا ہوگا۔ بیگناہ کی عزت کا سوال تھا۔ وہ بھاگتی تھی اپنے آپ کو سپاہی کے ناپاک ہاتھوں سے بچانے کے لئے۔ اور سپاہی کہہ رہا تھا۔ "کہاں جاؤ گی جانی!" کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ سپاہی کا مقابلہ کرے۔ اور ابلا کو بچائے۔

اتنے میں کسی نے لائٹ کا بٹن دبایا۔ اور سدھیر نے دیکھا۔ کہ لڑکی کی پیٹھ اس کی طرف ہے۔ اور وہ میز کے پیچھے چھپنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مگر وہ اس سے زیادہ نہ دیکھ سکا۔ کسی نے لائٹ پھر بجھا دی۔ سدھیر کے خون کا دورہ تیز ہو گیا۔ وہ حیران تھا۔ کہ اتنے آدمیوں کی موجودگی میں اتنا ظلم ہو رہا ہو اور وہ چپ بیٹھے ہوں۔ لڑکی حالت دیکھ کر اسے اپنی ہنسا کی یاد آنے لگی۔ وہ سوچنے لگا۔ کہ خبر نہیں اس بیچاری

ٹیلیفون نمبر ۲۳۲

جے سودیش جموں (توی)

جلد ۲ | ۸ فروری ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۶

صدر پرجا پریشد کی صدر ریاست یوراج کرن سنگھ سے ملاقات

جموں - ۳۱ جنوری - پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد نے صدر ریاست یوراج کرن سنگھ سے ملاقات کی - اور صدر ریاست کی صوبہ جموں کی آبادی کے تناسب سے نمائندگی دینے - انتخابات کے سلسلہ میں حکومت کی طرف سے کی اور رکھی جا رہی غیر جمہوری کارروائیوں اور ریاست میں بڑھتی ہوئی لاقانونی کی طرف توجہ دلائی - بات چیت ایک گھنٹہ تک جاری رہی - معلوم ہوا ہے کہ صدر ریاست نے صدر پرجا پریشد کی شکایتوں سے متعلق حکومت سے بات چیت کرنے اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرنے کا یقین دلایا ہے۔

حکومت کو یہاں سے ختم کر دینا چاہیئے - اور آنے والے الیکشن بدلہ لینے کا ایک سنہری موقع ہے - اور لوگوں کو اس موقعہ کا پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

وقت آیا ہے کہ ریاستی عوام جمہوریت اور انسانیت کے دشمنوں کے خلاف صف آرا ہو جائیں!

جیوڑیاں میں یوم شہیداں پرجوش و خروش کے مظاہرے اور عظیم اجتماع!

اکھنور، ۳۰ جنوری - جیوڑیاں میں پرجا پریشد کے اندولن میں شہید ہونے والے ویروں کا یوم شہادت بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقعہ پر دور دراز علاقوں سے جیوڑیاں میں دس ہزار سے اوپر لوگ شامل تھے - صبح ہون یگیہ کے بعد شہیدوں کی سمادھیوں پر پھول چڑھائے گئے - اس کے بعد بھاری پبلک جلسہ ہوا۔

جلسہ میں شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے کہا شہیدوں کی شہادت قوم اور ملک کے لئے حیات کا درجہ رکھتی ہے - اور ہمارے ان ویروں کے بلیدانوں کا نتیجہ ہے کہ ریاست سے متعلق برسر اقتدار لوگوں کے ناپاک منصوبے فیل ہوئے ہیں۔ آپ نے مزید کہا، کہ اگر پرجا پریشد اندولن نہ کرتی تو آج ریاست یقیناً ملک کے دشمنوں کے ہاتھ میں چلی گئی ہوتی - اور اس کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا - پنڈت جی نے کہا کہ شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کرنے کا ایک راستہ ہے کہ دیش کی ایکتا اور اکھنڈتا کے اس پوتر مشن کو پورا کیا جائے - جس کے لئے انہوں نے اپنی زندگیاں بلیدان کی ہیں۔

شری سہدیو سنگھ جی نے بھاشن دیتے ہوئے کہا - آج کے جمہوری دور میں گورنمنٹ کو بدل کر اس کی جگہ ایک اچھی گورنمنٹ قائم کرنے کا لوگوں کو پورا پورا حق ہے - آج یہ سمجھنا کہ گورنمنٹ کو بدلنا لوگوں کا حق نہیں - اپنے حقوق کو کھو دینے والی بات ہے - دراصل جمہوریت کے اندر حکومت اور سرکاری ملازم عوام کے خادم ہونے چاہئیں - آج ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام اپنے جمہوری حقوق کو پہچانیں - اور ان کے ان بنیادی حقوق پر چھاپہ مارنے والوں کے خلاف صف آرا ہو جائیں — شیخ عبدالرحمان نے تقریر کرتے ہوئے کہا، کہ ریاست کا الحاق مہاراجہ نے حسب اختیارات ہندوستان کے ساتھ کیا - اور ریاستی عوام و جیوڑیاں کے ان شہیدوں نے اپنا خون دیکر اس الحاق پر مہر تصدیق ثبت کی ہے - لیکن حیرت اس بات کی ہے - کہ ریاست میں وہ برسر اقتدار لوگ جو اس الحاق کے خلاف سازشیں کرتے رہے اور جنہوں نے آج بھی ریاست کو بھارت سے دور دور رکھنے کے لئے الگ ودھان بنایا ہے - لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے یہ کہہ رہے ہیں - کہ الحاق ہم نے کیا ہے - پاکستان کی جنگی تیاریوں کا ذکر کرتے ہوئے شری عبدالرحمان نے کہا - ہمارے حکمران بیان بازی میں تو کسی سے پیچھے نہیں - لیکن عملی طور پر آئے دن بارڈر پر حملے ہو رہے ہیں - سینکڑوں لوگ مارے گئے ہیں - لیکن بارڈر پر بسنے والے لوگوں کو اپنی حفاظت کیلئے ہتھیار تک سپلائی نہیں کئے جا رہے ہیں اور اس کے برعکس کار پرداز لوگ عوام میں بے چینی پیدا کر رہے ہیں - آگے چلکر آپ نے کہا - جو لوگ پاکستانیوں کیساتھ ملاتے ہیں درحقیقت وہ لوگوں کو نہیں بلکہ خود اپنے آپ کو بیوقوف ثابت کرتے ہیں - آپ نے بتایا کہ پاکستان تو ریاست کے ودھان کی اس لئے مخالفت کرتا ہے کہ ریاست پاکستان میں شامل ہونی چاہیئے لیکن پرجا پریشد ایک حب الوطنی کے جذبہ کے تحت ریاست کے لئے بنائے گئے الگ ودھان کی مخالفت کرتی ہے - اس کا یہ مطلب ہے، کہ جب ریاست ہندوستان کا ایک حصہ ہے - تو یہاں پر بھی ہندوستان کے دوسرے حصوں کی طرح بھارت کا ودھان ہی کیوں لاگو نہ کیا جائے - آپ نے مزید کہا، کہ ہندوستان کے کچھ لوگ بھی ریاست کے لئے ودھان کی تشکیل پر خوش ہو رہے ہیں۔ اور مبارکیں دے رہے ہیں - لیکن حقیقت یہ ہے، کہ انہوں نے وہ ودھان پڑھا ہی نہیں - اور پاکستان کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر ودھان کے نام سے ہی خوش ہو رہے ہیں۔

آخر میں آپ نے کہا، کہ لوگوں کو شہیدوں کے خون کا بدلہ لینے کیلئے نیشنل کانفرنس کی [illegible]

ریاستی حکمران اپنے عمل سے ملک کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں!

جموں - ۴ جنوری - [illegible] میں ڈوڈہ بارڈر کے نزدیک موضع رہیال کقیل [illegible] میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا [illegible] سات آٹھ ہزار کے قریب لوگوں نے شمولیت کی۔ جلسہ میں پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ - شیخ عبدالرحمان ٹھاکر رگھوناتھ سنگھ سمیال اور شری شولال نے تقریریں کیں۔ پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ریاست جموں و کشمیر کا الحاق مہاراجہ بہادر نے ہندوستان کے ساتھ کیا اور اس الحاق پر مہر تصدیق یہاں کے عوام نے ثبت کی - اور ریاست قانونی و آئینی طور پر بھارت کا ایک حصہ [illegible] ہی بن گئی ہے - اور ریاست کا مستقبل ہمیشہ کے لئے طے ہو چکا ہے۔ کشمیر کا سوال یہاں کے عوام کیلئے اب کوئی مسئلہ نہیں - اگر ہمارے لئے کوئی وچار کرنے والی بات باقی ہے تو وہ یہ کہ پاکستانی مقبوضہ ریاست کے ایک تہائی علاقہ کو کیسے آزاد کرایا جائے - جس پر پاکستان نے نو سال سے غاصبانہ طور پر قبضہ جمائے رکھا ہے — آپ نے مزید کہا - کہ یہ ٹھیک ہے کہ ہند سرکار نے کشمیر کے سوال پر غلطیاں کی ہیں - لیکن ان غلطیوں کے کروانے میں بھی کچھ خود غرض لوگوں کا ہاتھ تھا - جنہیں شری نہرو جی اور بھارت کے ذمہ دار

(بقیہ صفحہ نمبر ۴ پر)

غنڈوں نے مکان کے ارد گرد آگ لگا کر پولیس کو بھگا دیا

کانگریڈ رام پیارا صراف ڈاکوؤں کی مدد کیلئے میدان میں

سانبہ - ۳۰ جنوری - موضع سوانکھا سے اس امر کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں - کہ گذشتہ دنوں پرجا پریشد کے کارکنوں پر حملہ کر کے کامریڈ رام پیارا صراف کے جن غنڈوں نے انہیں بری طرح زد و کوب کیا تھا - اور ان کے سائیکل، گھڑی اور دوسرا سامان لوٹ لیا تھا - پولیس نے لوٹے ہوئے سامان سے ایک آدھ چیز ملاتی لیکر برآمد کر لی ہے - مگر رام پیارا صراف ممبر اسمبلی اور اس کے دوسرے ساتھی ڈاکوؤں کی کھلے بندوں مدد کر رہے ہیں - نیز پولیس کی انکوائری میں اڑچن پیدا کرنے کے علاوہ پولیس کو ہراساں کیا جا رہا ہے۔

ایک اطلاع کے مطابق جب پولیس کے سب انسپکٹر نے ملزموں کو گرفتار کرنا چاہا - تو دوسرے غنڈے ملزموں کی مدد پر آ گئے - اور انہیں پولیس کی حراست سے چھڑا لیا - رات کو جب پولیس سوئی ہوئی تھی تو غنڈوں نے اس مکان کے ارد گرد آگ لگا دی - جس پر پولیس سب انسپکٹر بڑی مشکل سے جان بچا کر وہاں سے ملٹری کی جیپ لیکر کٹھوعہ سپرنٹنڈنٹ کے پاس پہنچ سکا - بعد کی اطلاع ہے - کہ سب انسپکٹر کی جگہ تفتیش کے لئے بخشی امر ناتھ انسپکٹر پولیس کو تعینات کیا گیا ہے - لیکن کیس کی نوعیت کے مطابق ابھی تک نہ ہی ملزموں کو گرفتار کیا گیا ہے - اور نہ ہی مال مسروقہ برآمد ہو سکا ہے - کہا جاتا ہے کہ ڈاکوؤں نے لوٹا ہوا مال رام پیارا صراف کے قبضہ میں رکھا ہے۔

کانفرنسی کامریڈوں کی پاکستان کیساتھ سازباز تین کامریڈ پکڑے گئے

نوشہرہ - ۳۰ جنوری - اطلاع ملی ہے - کہ کامریڈ امریک سنگھ، کامریڈ لال چند اور ان کا ایک ساتھی جبکہ پاکستانی علاقہ سے کمان گوشہ کے راستہ ریاست میں داخل ہو رہے تھے - تو موقعہ [illegible] کے لوگوں نے پاکستانی جاسوس سمجھ کر پکڑ لیا - اور انہیں حوالہ پولیس کر دیا - مگر پتہ چلا ہے کہ ان بڑے کامریڈوں نے اپنے کامریڈ ساتھیوں کو پولیس سے یہ کہکر چھڑا لیا ہے کہ یہ سیکورٹی کے آدمی ہیں - لیکن علاقہ کے لوگوں کا خیال ہے - کہ یہ کامریڈ ضرور پاکستان [illegible]

پچھلے چھپے - ۱۵ جنوری - سانبہ سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ حملہ کر کے پرجا پریشد کے کارکنوں کے سائیکل اور دوسرا سامان لوٹ لینے والے سوانکھا کے [illegible] ملزموں کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

ہندوستان کی تاریخ آزادی میں ڈوگروں کا حصّہ

از : رشی کمار کوشل ریاسی

عموماً بر نیشنل کانفرنسی اور خاص طور پر جموں کے کامریڈ کشمیر کے حکمران آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے یہاں کے لوگوں کو یہ کہہ کر کوستے رہتے ہیں۔ کہ جموں ہمیشہ فرقہ پرستی کا گڑھ رہا ہے۔ اور جموں کے ڈوگروں نے بھارت کی جنگِ آزادی میں کوئی حصّہ نہیں لیا ——— مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ چند ماہ ہوئے جموں میں نیشنل کانفرنس کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کامریڈ رام پیارا صراف نے کہا تھا۔ کہ جموں کے لوگوں نے بھارت کی جنگ آزادی میں کسی قسم کا کوئی حصّہ نہیں لیا ہے۔ اور جموں ہمیشہ فرقہ پرستوں کا گڑھ رہا ہے۔ لیکن آج نیشنل کانفرنس کی یہاں قومی تحریک پنپ رہی ہے۔ اور اس کا آغاز صوبہ جموں میں صحیح معنوں میں مہاراجہ کی شخصی حکومت کے خاتمہ کے بعد ۱۹۴۷ء میں ہوا تھا ——— شری رشی کمار کوشل کا ذیل کا واقعات پر مبنی مضمون پڑھ کر عوام محسوس کریں گے۔ کہ شری کوشل نے سارے واقعات کو ایک ایک کر کے منظر عام پر لا کر دلیں اور خاص طور پر ڈوگرہ عوام کے دشمن کانفرنسی کامریڈوں کے منہ پر چپت کاری لگائی ہے۔

(ایڈیٹر)

تاریخی اعتبار سے ہندوستان کی آزادی کیلئے جتنی شاندار قربانیاں جموں کے ڈوگروں نے دی ہیں۔ اُن کی مثال دوسرا کوئی بھی صوبہ مُہیا نہیں کرتا۔ اِن قربانیوں کا سلسلہ آج سے ڈیڑھ ہزار سال قبل شروع ہُوا۔ پیدائش مسیح سے دو سو پچاسی (250) سال قبل اشوک اعظم نے وادی کشمیر کی موجودہ راجدھانی سرینگر کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اشوک اعظم بلاشبہ ایک عظیم سمراٹ تھا۔ لیکن ہندوستان کی حدود کو ایک طرف گلگت اور چترال اور دوسری جانب سنٹرل تبت تک توسیع دینے کا خیال اُسے کبھی نہیں آیا۔ ہندوستان کی حد بندی کمیشن کے ممبر اور اُن ... سابق سفیر چین سردار کے۔ ایم۔ پانیکر نے اپنی تصنیف گلاب سنگھ میں لکھا ہے۔ کہ اشوک اعظم سے لیکر اکبر اعظم تک کتنے ہی بڑے بڑے حکمران ہندوستان میں ہو گذرے۔ لیکن یہ ڈوگرے ہی تھے۔ جنہوں نے ہندوستان ہی کیا ایشیا کی تاریخ میں پہلی بار گلگت، چترال اور وسطی تبت تک ہندوستان کا جھنڈا گاڑا۔ اور اس عظیم دیش کی سرحدوں کو ہمالیہ کے پار تک پہنچا دیا۔ ڈوگروں کو تبت کی جنگ میں جو دشواریاں پیش آئیں اُن کا تذکرہ کرتے ہوئے سردار پانیکر لکھتے ہیں۔ کہ تبت کی محاذِ جنگ کا درجہ حرارت درجۂ انجماد سے بہت نیچے تھا۔ ڈوگرہ جانباز ڈیوٹی پر کھڑے کھڑے منجمد ہو جاتے۔ تبت اور چین کی فوجوں نے برفباری سے بچنے کیلئے کھالیں پہن رکھی تھیں۔ مگر ڈوگرہ فوجیں کھدر کے کپڑوں میں ہی ملبوس تھیں۔ اور انہیں ویسی ہی مشکلات کا سامنا ہُوا جو نپولین کو ماسکو کی جنگ میں پیش آئیں۔ ہندوستان کو اگر تبت پر حق سرداری نصیب ہُوا تو محض اپنی جانباز ڈوگروں کی بدولت۔

چھٹی صدی میں سفید ہنوں نے وادی کشمیر میں قدم رکھا۔ لیکن ڈوگروں نے اُن کا راستہ روک لیا۔ اور انجام کار ان درندہ سیرت حملہ آوروں کو ختم کرنے کا سہرا بھی ڈوگرہ جانبازوں کے سر ہی رہا۔ ہُن گل کے لشکر کو شکست دینے کے بعد ایک ڈوگرہ جرنیل پرپ سین نے ۶۰۰ء میں سرینگر کو اپنی راجدھانی بنایا۔ اور وادی کشمیر کی طرف صحرائے گوبی کی جانب سے آنے والے حملہ آوروں کا راستہ مستقل طور پر روک دیا۔ لیکن اُس زمانہ کے مشہور ہندوستانی حکمران للتادتیہ کے ہاتھوں پرپ سین کو باہمی جنگ میں شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ اور اُس نے پرپ سین کی راجدھانی کو تباہ کر دیا۔

محمود غزنوی نے ۱۰۱۵ء اور ۱۰۲۱ء میں دوبار کشمیر پر حملہ کیا۔ لیکن ڈوگروں نے ایک بار پھر جانبازی کے جوہر دکھائے۔ اور محمود غزنوی کی فوجوں کو ایک قدم تک وادی کشمیر میں بڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ ڈوگروں سے شکست کھانے کے بعد محمود غزنوی کو پھر کبھی کشمیر کی گلپوش گھاٹیوں کا رُخ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور وہ اِس خطۂ زمین پر اپنا پرچم لہرانے کی تمنّا سینے میں لیکر اس جہانِ فانی سے چل بسا۔ ۱۳۲۲ء میں چنگیز خان نے وادی کشمیر پر حملہ کیا۔ کشمیر کا حکمران سیمادیو چنگیز خان کی یلغار کا مقابلہ نہ کر سکا۔ اور پناہ کیلئے جموں کی پہاڑیوں میں پہنچا۔ لیکن تاتار لشکر کا مقابلہ کرتے ہوئے اسے اتنے گہرے زخم آئے تھے۔ کہ جانبر نہ ہو سکا۔ ڈوگروں نے سیمادیو کی موت کا انتقام لینے کیلئے وادی کشمیر پر حملہ کیا۔ اور چنگیز خان کو بھگا کر سیمادیو کے وزیر رام چند کو گدی پر بٹھا دیا۔ مگر رام چند میں وہ اوصاف موجود نہیں تھے۔ جو کسی اچھے اور دُور اندیش حکمران کا طرۂ امتیاز ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ دو پناہ گزینوں رنچن شاہ اور شاہ میر نے باہم سازش کر کے رات کی تاریکی میں ڈوگرہ فوجوں کی واپسی کے بعد رامچند کو قتل کر دیا۔ اور رنچن شاہ خود صدر الدین کے نام سے کشمیر کا حکمران بن بیٹھا۔ سیمادیو کا ایک بھائی بارِ دیگر رنچن شاہ کے ظلم و تشدد کی داستانیں لیکر جموں کی پہاڑیوں میں پہنچا۔ چنانچہ ڈوگروں نے ایک بار پھر وادی کشمیر پر چڑھائی کی۔ اور ۱۳۲۷ء میں رنچن شاہ کو شکست دے کر کشمیر کی گدی پر سیمادیو کے بھائی کو بٹھا دیا۔ رنچن شاہ تبت کا شہزادہ تھا۔ جسے اُس کے چچا لنکر چک نے جو اُس وقت دردستان کا حکمران تھا۔ گھر سے باہر نکال دیا تھا۔ اور سیمادیو کے دربار میں اُسے ایک مصیبت زدہ پناہ گزین کے طور پر پناہ ملی تھی۔ مگر وہ غدار ثابت ہُوا۔

۱۳۲۷ء کے بعد وادی کشمیر پر لگاتار حملے ہوتے رہے۔ مگر بعد کی تاریخ ڈوگروں کی عملی مداخلت کی کوئی روئیداد مُہیا نہیں کرتی۔ وادی کشمیر پر اکبر اعظم نے قبضہ کیا۔ لیکن جموں کی پہاڑیاں مُغلوں کے زمانہ میں بھی آزاد رہیں۔ چنانچہ مُغلوں کی عملداری محض سیالکوٹ تک تھی۔ سیالکوٹ سے پانبال تک کا تمام رقبہ تاریخ میں ہمیشہ آزاد رہا۔ مُغلوں نے دربار جموں کی پہاڑیوں سے گذرنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نصیب نہ ہوئی۔

چنانچہ کشمیر تک پہنچنے کیلئے نوشہرہ اور راجوری کی جانب سے ایک نیا راستہ تلاش کرنا پڑا۔ جسے تاریخ میں مُغل روٹ کا نام دیا گیا ہے۔

۱۸۴۶ء میں مہاراجہ گلاب سنگھ نے موجودہ ریاست جموں و کشمیر کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اور اُسے ہندوستان کی حدود کو مغرب میں افغانستان، شمال مغرب میں روس، انتہائی شمال میں چین، اور مشرق میں سرزمین تبت تک پہنچانے کیلئے کتنی عظیم دشواریوں سے گذرنا پڑا۔ یہ کون نہیں جانتا۔ اگر آج سے سوا سو سال پہلے مہاراجہ گلاب سنگھ نے جموں و کشمیر کا سنگِ بنیاد نہ رکھا ہوتا۔ اور ریاست جموں و کشمیر برطانوی علمبرداری میں ہوتی۔ تو یہ ساری کی ساری دھرتی تقسیم ہندوستان کے ساتھ ہی پاکستان میں جا چکی ہوتی۔ آج اِس سرزمین پر ہندوستان کا پرچم لہرا رہا ہے۔ تو محض اُن ڈوگروں کی بدولت جنہوں نے موجودہ ریاست کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے اپنا خون پانی کی طرح بہایا تھا۔ گلگت اسکردو اور چترال آج پاکستان کی عملداری میں ہیں۔ لیکن ان پہاڑیوں میں آج بھی اُن ڈوگرہ ویروں کی ہڈیاں دبی پڑی ہیں۔ جنہوں نے تاریخ میں پہلی بار ان برفانی چوٹیوں کو حُب الوطنی کے جذبہ سے سرشار ہو کر پار کیا تھا۔

انگریزوں کی غلامی کے خلاف بھی جموں و کشمیر کے عوام نے کچھ کم حصّہ نہیں لیا۔ ۱۹۳۰ء کی گول میز کانفرنس کا ریکارڈ شاہد ہے۔ کہ جموں و کشمیر کے ڈوگرہ حکمران سر مہاراجہ ہری سنگھ نے سب سے پہلے انگریزوں کی راجدھانی لندن میں بیٹھ کر یہ آواز بلند کی تھی۔ کہ انہیں ہندوستان سے دستبردار ہو جانا چاہیے۔ اور حکومت کی باگ ڈور مہاتما گاندھی کو سونپ دینی چاہیے۔ اِس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے مہاراجہ ہری سنگھ نے کہا تھا۔ کہ انگریز محض ہندوستان پر اپنا قبضہ برقرار رکھنے کیلئے ہندو۔ مُسلم اختلافات کی رٹ لگاتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ہندو۔ مُسلم اتحاد کا منظر دیکھنا چاہتے ہوں تو جموں و کشمیر میں جا کر دیکھیں۔ مہاراجہ بہادر کی اِس تقریر سے انگریز سخت مشتعل ہوئے۔ اور انہوں نے مہاراجہ کی واپسی سے پہلے ہی شیخ محمد عبداللہ کو اپنا آلہ کار بنا کر اُس کی وساطت سے مُسلم کانفرنس کا سنگِ بنیاد رکھ کر ۱۹۳۱ء کے تاریخی ہندو مُسلم فسادات کرا دیئے۔

جلیاں والا باغ کے سانحہ میں ایکسو اکہتر ڈوگروں کا خون بہا۔ جو اُن دنوں امرتسر میں مقیم تھے۔ اور جنہیں جذبۂ آزادی جلیاں والا باغ میں کھینچ لایا تھا۔

لاہور شاہی قلعے کے سامنے جموں کے شہید خوشی رام نے ہنستے ہنستے بارہ گولیاں اپنے سینے پر کھائیں۔ اور اُس کے ساتھ ہی اُنیس (۱۹) دوسرے ڈوگرہ نوجوانوں نے خاک و خون میں لت پت ہو کر برطانوی سامراج کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے میں حصّہ لیا۔

لاہور کے دوسرے مقدمہ سازش میں شہید بھاگ رام نے اپنی جان عزیز وطن کی نذر کی۔ انقلاب پسندوں نے انگریز کی غلامی سے ہندوستان کو نجات دلانے کیلئے جو تحریک شروع کی تھی۔ اُس میں بھی جموں کا حصّہ بہت نمایاں تھا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اِس تحریک میں کامریڈ دھنونتری، کامریڈ سکھدیو ایم۔ اے۔ شری رام پرشاد، شہید بھاگ رام اور بھگت سنگھ کیس کے ہیرو پروفیسر پریمدت جموں پرانت کی اُبلتی ہوئی اُمنگوں اور تمناؤں کے نمائندے تھے۔ اور اِن سبھی لوگوں کو اپنی سرگرمیوں کیلئے اسلحہ اور دوسرا سامان بھی جموں کی پہاڑیوں سے ہی میسر آتا رہا۔

(رشی کمار کوشل ریاسی)

ارنیہ میں کانفرنس کا جلسہ

موضع ارنیہ تحصیل رنبیر سنگھ پورہ میں میر قاسم صاحب منسٹر مال نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ارنیہ کے لوگ بڑے بہادر ہیں۔ جنہوں نے پاکستانیوں کا ہمیشہ ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔ اس پر ایک بزرگ نے جلسہ میں ہی کھڑے ہو کر کہہ دیا۔ اسی لئے آپ کی حکومت نے یہاں سے ہسپتال اٹھا لیا ہے۔ اور آجتک دوسری تمام مراعات ... کامریڈوں نے ... بیچارے بزرگ کو زبردستی بٹھا دیا۔

ارنیہ میں کانفرنس کے جلسہ کے دوران مہاشہ ناہر سنگھ کے کامریڈ اکھڈ کراس کی حمایت میں طرح طرح کی چاپلوسی کر رہے تھے تو ایک ستائے ہوئے کسان نے اٹھ کر یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ ہم مالیہ معاف کروانے ...

ہفتہ وار جے سودیش جموں

۸- فروری ۱۹۵۷ء

غنڈہ گردی ختم کرو!

کسی بھی حکومت کی کامیابی اس بات سے پرکھی جاتی ہے۔ کہ اس کے عہد میں لوگ کتنے سکھی ہیں۔ وہاں قانون کا احترام کس حد تک ہوتا ہے۔ امن شکن اور سماج دشمن عناصر کا لوگوں پر غلبہ تو نہیں۔ لوگوں کی آزادی اور آرام تو کسی نے سلب نہیں کر رکھا ہے۔ اور پھر جنتا کے خون پسینے کی کمائی کا دُرپ یوگ تو نہیں ہوتا — لیکن متذکرہ باتوں کو جب ہم حقائق کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔ اور گرد و پیش کے ماحول کو دیکھتے ہیں۔ تو دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ریاست کی کانفرنسی سرکار کے عہد میں ایسی باتیں ہو رہی ہیں۔ جو کسی اچھی حکومت کے عہد میں نہیں ہو سکتیں۔ اگر کوئی کرنے کی جرأت کرے تو ذمہ دار حکومت ایک لمحہ کے لئے بھی ان لوگوں کو برداشت نہ کرے — پچھلے دنوں بھور کیمپ شرنارتھی ایسوسی ایشن کی طرف سے شہر میں لگائے گئے بڑے بڑے پوسٹر دیکھے گئے۔ ان پوسٹروں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ سرکاری حاکموں کے پروردہ کچھ ظالم قسم کے لوگوں نے مظلوم شرنارتھیوں کی آزادی کو چھین رکھا ہے۔ ان کا خون چوسا جا رہا ہے۔ ان کے حقوق پر چھاپہ مارا گیا ہے۔ ان کی عزت اور عزت محفوظ نہیں۔ سرکاری روپیہ کا غبن ہو رہا ہے۔ قانون کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں اور پوسٹر کے پڑھنے سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ جیسے بھور کیمپ غنڈہ گردی۔ قانون شکنی اور انسانیت کے دشمنوں کا سب سے بڑا اڈہ بن کر رہ گیا ہے — پوسٹر کے دیواروں پر لگنے کے چند ہی گھنٹے بعد کچھ لوگوں کی ایک ٹولی ہاتھوں میں کلہاڑیاں اور ڈنڈے لئے ان پوسٹروں کو غضبناک طریقے سے پھاڑتے ہوئے دیکھی گئی۔ اور نتیجہ کے طور پر سارے پوسٹر کچھ ہی گھنٹوں کے بعد دیواروں سے اکھاڑ دیئے گئے — پوسٹروں کے پھاڑنے کی اس حرکت سے ہر ایک سمجھدار انسان بڑی آسانی سے اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ دال میں ضرور کچھ کالا ہے۔ اس لئے پوسٹر اس طریقے سے پھاڑ دیئے گئے۔ پوسٹر پھاڑنے کا صاف مطلب یہ کہ مجرم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کے گناہ آشکارہ ہوں۔ انسانیت کے دشمن اس بات کو برداشت نہ کر سکے کہ ان کی درندگی منظرِ عام پر آ سکے — پوسٹر لگنے کے دوسرے ہی دن بعد جن لوگوں نے پوسٹر لگوائے تھے۔ ان پر قاتلانہ حملوں کی خبریں سننے میں آئیں۔ اور کچھ لوگوں کے قتل کر دینے کی دھمکیوں کی اطلاعات موصول ہوئیں — اس کے چند دن بعد انہی ظالموں کے حصہ داروں اور حمایتیوں کی طرف سے بھی ایک بڑا پوسٹر بھاری تعداد میں چسپاں کروایا گیا ہے۔ جس میں بھور کیمپ میں مچی ہوئی لاقانونی کے خلاف پوسٹر نکالنے والوں پر حکمرانوں کی طرح فرقہ پرستی کے لیبل لگائے گئے ہیں۔ اور عائد کردہ الزامات کا جواب دینے کی بجائے الٹی سیدھی باتوں سے کام لیا گیا ہے۔

— اسی طرح کچھ اخبارات جو محض بلیک میلنگ کیلئے نکالی جا رہی ہیں۔ جن کا محض مقصد ظالموں کی برائیوں پر پردہ پوشی کر کے پیسے کمانا ہے۔ ان اخبارات میں بھی بھور کیمپ کے ان سماج دشمن کامریڈوں کی برائیوں پر نہ صرف پردہ پوشی کی گئی ہے۔ بلکہ انسانیت کے ان دشمنوں کو انسانیت کے خادم۔ قوم کے رتن، دیش کے سپوت اور بڑے بڑے خطابوں سے نوازا گیا ہے — یہ بات تو ہر ایک جانتا ہے کہ ظالم نہ صرف ظلم کرتا ہے۔ بلکہ اپنے گناہوں کو چھپانے کے لئے بھی بڑا ہوشیار ہوتا ہے۔ اس کے پاس اپنے گناہوں کو چھپانے کے سادھن ہوتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے گناہوں کو چھپا تا نہ رہے گا۔ اس کا زیادہ دیر چلنا مشکل ہو جائیگا — بھور کیمپ میں غنڈہ گردی۔ قانون شکنی اور غبن کے متعلق آج ہی نہیں پہلے بھی درجنوں باتیں کئی بار پریس اور فلیٹ فارم پر آ چکی ہیں۔ لیکن اب جبکہ پوسٹروں کے ذریعے سنگین قسم کے الزامات جن کا تعلق براہِ راست حکومت سے ہے عائد ہی نہیں کئے گئے ہیں۔ بلکہ قتل و غارت کا بھی شدید اندیشہ پیدا ہو رہا ہے۔ پیشتر اس کے کچھ انسانی زندگیاں ظالموں کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتار دی جائیں۔ یا اور کوئی دردناک واقع ظہور میں آئے ہم حکومت کے ذمہ دار لوگوں اور امن عامہ سے متعلقہ حاکموں سے گزارش کرینگے۔ کہ جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ ان کی فوری غیر جانبدارانہ طور پر تحقیقات کروائی جائے۔ اگر الزام درست نکلیں تو انسانیت سے کھیلنے والوں اور سرکاری روپیہ کا غبن کرنے والوں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں۔ اور اگر الزام لگانے والے جھوٹے ہیں۔ تو ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے۔ تاکہ بدمزگی کا یہ سلسلہ ختم ہو — ہند سرکار ریاست کے ان شرنارتھیوں

بقیہ تقریر پنڈت پرمیناتھ جی ڈوگرہ

(صفحہ نمبر ۲ سے آگے)

وسیع مفاد کیلئے اپنی غلط نیتی کو بدلنے کیلئے مجبور کریں۔ کیونکہ ہندوستان کسی کا دشمن نہیں۔ اور کسی برائی کا ساتھی نہیں۔ وہ تو انسانیت کے دشمنوں کا دشمن رہے گا۔

پنڈت جی نے سیکورٹی کونسل میں ریاست میں رائے شماری کرنے کیلئے پاکستان کے واویلا کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان کے رہنماؤں نے خود غرضی میں آ کر جب بھارت ورش کے ٹکڑے کروائے تھے۔ تو انہیں اس وقت ہندوستان میں رائے شماری کروانے کا خیال کیوں نہ آیا۔ جس کی وہ آج بار بار رٹ لگا رہا ہے — آپ نے مزید کہا۔ کہ ہند سرکار نے کشمیر کے سوال پر بہت غلطیاں کی ہیں لیکن اگر آج انہوں نے خدانخواستہ پھر کوئی غلطی کرے سیکورٹی کونسل کے ریاست میں رائے شماری وغیرہ کرانے کے کسی ریزولیوشن — تو ہند اسے کسی بھی حالت میں ... کو تیار نہیں ہوگا۔ آج بند کر کے کون کہہ سکتا ہے۔ کہ انتخابات منصفانہ ہو رہے ہیں۔ شری سرکار کو ہماری یہ چیتاونی ... ماہ سے بلاوجہ جیل میں نظر بند کر کے رکھا ہوا ہے۔ آخر میں کشمیر کے سوال پر ... آج جہاں بخشی صاحب سے اپیل کروں گا۔ کہ وہ ملک کے وسیع مفاد کی خاطر ملک کے عوام کے جذ... ف کے دامن کو پکڑیں۔ وہاں میری عوام سے بھی اپیل ہے۔ کہ وہ بہ حیثیت اس کے نتائج اچھے ... دیش میں جمہوریت کو لانے کے لئے پرجا پریشد کو مضبوط بنائیں۔ کیونکہ رگھوناتھ سنگھ جی ... ہوا ساتھ آپ کو بھارت کے زیادہ سے زیادہ نزدیک لے جائیگا۔

... کے ساتھیوں کی ... ادم پرکاش جی مینگی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان اپنے وجود کو قائم ... کی اور کہا۔ کہ اگر ... اپنے سنگھرشے چھوڑتا رہتا ہے۔ اور مذہب کے نام پر وہاں کے لوگوں لوگ بھی کچھ کرنے کے جا رہا ہے۔ لیکن اگر پاکستان نے کشمیر پر اب حملہ کرنے کی حماقت کی تو بھارتیہ شری شونا ... حفاظت کیلئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے۔ آپ نے آگے چلکر کہا۔ کہ ہم دیتے ہوئے واقعات ... بات میں رہتے ہیں۔ دیش بھگتی کا تقاضا ہے۔ کہ ہم ہر گھڑی کسی طرح سرکاری ملازم ... نے کیلئے تیار رہتے ہوئے وطن دشمن عناصر کی طرف سے پھیلائی جا رہی افواہوں سیاسیات میں الجھ ... شری مینگی جی نے آگے چلکر کہا۔ کہ آج شری نہرو جی اور ہند سرکار وہی کر رہے ہیں اور ... جو ہم شروع سے ہی کہتے آئے ہیں۔ لیکن دکھ اس بات کا ہے۔ کہ ان کی غلطیوں باسیوں کو بھگتنا پڑا ہے — آپ نے ریاست کے لئے ... بنائے گئے ... لے ہوئے کہا۔ کہ ریاست کے لئے الگ ودھان کسی بھی دیش کے بنیادی ... پھیل رہی ہے۔

انڈھیر گردی چوپٹ راجہ

ایک اور نیا ریکارڈ!

کانفرنسی اسمبلی نے اپنے حالیہ ایک اجلاس میں چند گھنٹے لگا کر ایک ہی دن میں لوگوں کی نمائندگی سے متعلق پیپلز بل پاس کیا ہے۔ جو تقریباً اسی صفحوں پر مشتمل ہے۔ اس اہم بل پر بحث تو درکنار رہی اگر کوئی اسے جلدی جلدی میں پڑھنے بھی لگے۔ تو یہ بل شاید ہی کوئی شخص ایک دن میں پڑھ کر سماپت کر سکے۔ مگر ریاستی اسمبلی کے مہاشہ ناہر سنگھ۔ مسز بیبی آنریبل موتی رام بیگڑہ۔ سردار چیلا سنگھ۔ مہنت رام وغیرہ جیسے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور قانون دان ممبروں نے اسے چند ہی منٹوں میں پاس کر کے ... سمانے ... اسمبلی کی موجودہ ایک ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ ... بتایا۔ کہ ووٹر فہرستیں اتنی گندی چھپوائی گئی ہیں۔ ... اور پھر ان کی درستیوں کے لئے کوئی مناسب وقت نہیں دیا ... ی ملازم جو کچھ کر رہے ہیں۔ جمہوریت کے بالکل منافی ہے۔ اور ...

✻ کی آبادکاری اور بہتر ... اور پھر اس ودھان میں بھارت کے راشٹریہ جھنڈے کا کوئی ستمان نہیں صرف کر رہی ہے۔ ہند سرکار ... بخشی صاحب اور ان کے کانفرنسی ساتھیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے عاید ہوتی ہے۔ کہ وہ دیکھیں۔ تو دیش بھگتی ان سے تقاضا کرتی ہے۔ کہ ریاست کی موجودہ دُرپ یوگ تو نہیں ہو رہا ... کے اسے بھارت کے دوسرے حصوں کی سطح پر لایا جائے۔ آخر میں غریب شرنارتھیوں کی بہتر ... پرجا پریشد کو مضبوط بنانے کے لئے تن من دھن سے اس کا کی بجائے ایسے سماج دشمن ... بسم میں کلکتہ جن سنگھ کے کارکن شری کرشن کانت نے تو نہیں جا رہا ہے۔ جس سے منظ ... جا پریشد اور جن سنگھ کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ ریاست کی ... اور بڑھایا ہے۔ لیکن دیش بھگت عوام کو اسے بھارت سے ... سکھی ... نے کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا ہوگا۔ آپ نے کہا کہ بخشی صاحب ... الٹے دکھی ہو رہے ہیں۔ ہند سرکار ... ہ۔ تو انہیں جموں اور کشمیر کے لوگوں کے ساتھ ایک ہماری گزارش ہے۔ کہ وہ روپیہ کے غ... سنگین الزامات کے متعلق فوری ط... دھجیاں دیگر سارے معاملہ کی تحقیق ... کروائے اور نیکی کے بدلے پنپ رہی برا ... تدارک کرے۔

...ں کی تعداد میں جعلی ووٹ بنا لیئے گئے!

... ت موصول ہوئی ہیں۔ کہ محکمہ پنچایت کے ملازموں نے ... وں کی تعداد میں جعلی ووٹ بنا لیئے ہیں۔ اور نئے ووٹ ... ریخ گذر جانے کے بعد سرکاری ملازموں اور کامریڈوں نے ...

آنیوالے جنرل انتخابات میں نیشنل کانفرنس کی شکست یقینی دیکھ کر سرکاری ایوانوں میں زلزلہ

سیکورٹی کونسل میں پاکستان کے وزیر فیروز خاں نون کی دھمکیاں!

نیو یارک ۳۰ جنوری - سیکورٹی کونسل نے آج کوئی تاریخ مقرر کئے بغیر کشمیر کے مسئلہ پر بحث ملتوی کر دی - التوا کا فیصلہ ملک فیروز خان نون کی تقریر کے بعد ہوا - انہوں نے سیکورٹی کونسل سے اپیل کی - کہ کشمیر کے ڈیڈ لاک کے تصفیہ کے لئے وہاں اتحادی سبھا کی فوج بھیجی جائے اور دونوں فریقوں سے کہا جائے - کہ وہ اسٹیٹ سے اپنی فوج ہٹا لیں - التوا سے پہلے شری کرشن مینن نے کونسل سے درخواست کی - کہ انہیں مسٹر نون کے بعض نکات کا جواب دینے کے لئے وقت دیا جائے - ملک فیروز خاں نون نے اپنی تقریر میں کہا - کہ دونوں اطراف مقامی ملیشیا کو توڑ دیا جائے - اور کشمیر کے لوگوں کو اجازت دی جائے کہ وہ اتحادی سبھا کے زیر اہتمام آزادانہ اور غیر جانبدارانہ لوک مت کے ذریعے بھارت یا پاکستان کے ساتھ کشمیر کے الحاق کے متعلق اپنی رائے دے سکیں - ملک فیروز خاں نون مسٹر کرشن مینن کی اس طویل تقریر کا جواب دے رہے تھے - جو انہوں نے کونسل کے گزشتہ اجلاس میں کی تھی - ملک نون نے کہا - کہ حیرانی کی بات تو یہ ہے - کہ مسٹر مینن نے پاکستان کے اس دعویٰ کا کوئی جواب نہیں دیا - کہ کشمیر کے متعلق پاکستان اور بھارت میں براہ راست بات چیت، اور اس کی ناکامی کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے - انہوں نے اب میں سیکورٹی کونسل سے اپیل کی ... کا کام اپنے ہاتھ میں لے - میں نے اپنے ابتدائی بیان ...

سنہ ۱۳۲۲ء میں ہے - وہ معاملہ یہ ہے - کہ بھارت سرکار

کا حکمران سیماد یو ... بھارت میں مدغم کرنے کے لئے اقدامات

اور بناہ کیلئے جموں ... اسے پاکستان اس بات کا

لشکر کا مقابلہ کرتے ہوئے ... وجہ کہی ہے - ۲۶ جنوری کو

تھے - کہ جانبر نہ ہو سکا ... سکے رویہ پر اظہار نا

موت کا انتقام لینے کیلئے پاکستان سے کہا ہے -

اور چنگیز خان کو بھگا کر سیماد ... وہ کشمیر کی پہلی حالت

کو گدی پر بٹھا دیا - مگر راجہ ... نون نے کہا - کہ اب

موجود نہیں تھے - جو کسی اچھے پاکستان کی گورنمنٹ

حکمران کا طرۂ امتیاز ہو ... سرکار غیر مبہم الفاظ

بناہ گزینوں رنچن شاہ ... سیکورٹی کونسل کے

سازش کر کے رات کی تا ... ذکر ہے - جو بھارت اور

کی واپسی کے بعد راجہ ... کو ... انٹرنیشنل معاہدوں کو

شاہ خود صدر الدین کے

بن بیٹھا - سیماد یو کا ایک ... - کہ کشمیر ہندوستان کی

شاہ کے ظلم و تشدد کی ... نے کہا کہ جب لارڈ ماؤنٹ

کی پہاڑیوں میں پہنچا - ... تو آپ نے انہیں مشورہ

ایک بار پھر وادی ... کریں - اور اگر ضروری ہو تو

سنہ ۱۳۲۷ء میں رنچن شاہ ... قبول کر لیا تھا - چنانچہ

کی گدی پر سیماد یو کے ... دولت میں یہ دلیل پیش

تبت کا شہزادہ تھا ... کہا تھا - کہ اس سٹیٹ میں

نے جو اس وقت در ... اندریں حالات آج دس

باہر نکال دیا تھا - ... نہیں ہوتی - کسی حالت میں

ایک مصیبت زدہ ... بسنے اس لئے بھارت سے

مگر وہ غدار ثابت ... لئے بھارت میں شامل ہو - کر

سنہ ۱۳۲۷ء پاکستان کو ریاست سے

رہے - مگر بعد کی ... راجہ نے پاکستان کو یہ

کوئی روئیداد ... ہے ساتھ ہی تھا - یہ بھی ایک ناقابل

نے قبضہ کرنے کی کوشش کرتے رہے - مسٹر

زمانہ میں ... ڈیلیگیٹ نے یہ خیال دینے کی کوشش

محض سیاہ ... حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ پاکستانی فوج

کا تمام رقبہ ... جناح کے ارادوں کو غلط انداز

در یا ...

لیکن ... کے لیڈر مسٹر وی کے کرشن مینن نے

... تب بھی ڈوگرہ تھا - اشوک اعظم بلاشبہ ایک عظیم سمراٹ تھا - لیکن ہندوستان کی حدود کو ایک طرف گلگت اور چترال اور دوسری جانب سنٹرل تبت تک توسیع دینے کا خیال اُسے کبھی نہیں آیا - ہندوستان کی حد بندی کمیشن کے ممبر اور ... سابق سفیر چین سردار کے - ایم - پانیکر نے اپنی تصنیف گلاب سنگھ میں لکھا ہے - کہ اشوک اعظم سے لیکر اکبر اعظم تک کتنے ہی بڑے بڑے حکمران ہندوستان میں ہو گذرے - لیکن یہ ڈوگرے ہی تھے - جنہوں نے ہندوستان ہی کیا ایشیا کی تاریخ میں پہلی بار گلگت، چترال اور وسطی تبت تک ہندوستان کا جھنڈا گاڑا - اور اس عظیم دیش کی سرحدوں کو ہمالیہ کے پار تک پہنچا دیا - ڈوگروں کو تبت کی جنگ میں جو دشواریاں پیش آئیں اُن کا تذکرہ کرتے ہوئے سردار پانیکر لکھتے ہیں - کہ تبت کی محاذ جنگ کا درجہ حرارت درجۂ انجماد سے بہت نیچے تھا - ڈوگرہ جانباز ڈیوٹی پر کھڑے کھڑے منجمد ہو جاتے - تبت اور چین کی فوجوں نے برفباری سے بچنے کیلئے کھالیں پہن رکھی تھیں - مگر ڈوگرہ فوجیں کھدر کے کپڑوں میں ہی ملبوس تھیں - اور اُنہیں ویسی ہی مشکلات کا سامنا ہوا جو نپولین کو ماسکو کی جنگ میں پیش آئیں - ہندوستان کو اگر تبت پر حق سرداری نصیب ہوا تو محض انہی جانباز ڈوگروں کی بدولت -

چھٹی صدی میں سفید ہنوں نے وادی کشمیر میں قدم رکھا - لیکن ڈوگروں نے اُن کا راستہ روک لیا - اور انجام کار ان درندہ سیرت حملہ آوروں کو ختم کرنے کا سہرا بھی ڈوگرہ جانبازوں کے سر ہی رہا - مہرگل کے لشکر کو شکست دینے کے بعد ایک ڈوگرہ جرنیل پرور سین نے سنہ ... میں سرینگر کو اپنی راجدھانی بنایا اور وادی کشمیر کی طرف صحرائے گوبی کی جانب سے آنے والے حملہ آوروں کا راستہ مستقل طور پر روک دیا - لیکن اُس زمانہ کے مشہور ہندوستانی حکمران للتادتیہ کے ہاتھوں پرور سین کو باہمی جنگ میں شکست کا مُنہ دیکھنا پڑا - اور اس نے پرور سین کی راجدھانی کو تباہ کر دیا -

محمود غزنوی نے سنہ ۱۰۱۵ء اور سنہ ۱۰۲۱ء میں دو بار

(بقیہ صفحہ ... پر)

ریاست میں اگر انتخابات منصفانہ نہ ہوئے تو ملک کی انتہائی بدقسمتی ہوگی !!

جموں ۴ جنوری - خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے - کہ آنیوالے انتخابات میں ریاستی سرکار کو نیشنل کانفرنس کی شکست یقینی دکھائی دے رہی ہے - چنانچہ اس شکست سے کانفرنس کو بچانے کے لئے جہاں سارے کی ساری گورنمنٹ مشینری کانفرنس کا پرچار کرنے کیلئے میدان میں جھونکی جا رہی ہے - وہاں ووٹر فہرستیں بنانے میں ہیرا پھیری سے کام لینے کے علاوہ جان بوجھ کر فہرستیں گندی چھپوائی گئی ہیں - اور بہت کم لوگوں کو ووٹر بنا کر انہیں بعد میں ووٹر بننے کا راستہ ہی بند کر دیا گیا ہے - ایک اندازہ کے مطابق صوبہ جموں میں پچاس ہزار سے اوپر لوگوں کو ووٹر بننے سے محروم کر دیا گیا ہے -

جو ووٹر فہرستیں گندی چھپی ہیں - جو نام بالکل پڑھے نہیں جاتے تھے - ان کے متعلق الیکشن کمشنر نے سیاسی جماعتوں کے کارکنوں کو کہا تھا - کہ ان میں اصلاح کر کے سارے نام دوبارہ ضمیموں میں شائع کئے جائیں گے - لیکن پتہ چلا ہے کہ سوائے چند ایک جگہوں کے بالکل کوئی درستی نہیں کی جا رہی ہے - اور نہ ہی خاص کوئی ضمیمے شائع کئے جا رہے ہیں -

یہ بھی معلوم ہوا ہے - کہ انتخابات کے سلسلہ میں حکومت جلد بازی سے کام لینا چاہتی ہے - تاکہ لوگ سنبھل ہی نہ سکیں - ہندوستان میں انتخابات کرانے کے لئے حلقہ بندی جہاں کئی ماہ پہلے کر دی گئی تھی - وہاں ریاست میں ابھی تک کوئی حلقہ بندی نہیں کی گئی ہے اور سنا جا رہا ہے کہ ۸ یا ۹ فروری کو حلقہ بندی کا اعلان کرنے کے ساتھ ساتھ ہی ۱۵ یا ۱۶ فروری تک نامزدگیوں کی آخری تاریخ رکھی جائیگی - اس کے ایک دن بعد سیکروٹنی ہوگی اور ایک دن بعد نام واپس لینے کی آخری تاریخ رکھی جائیگی - اور پھر اس کے بعد پندرہ یا سولہ دن کا عرصہ دیکر پولنگ کی تاریخ رکھی جائیگی - گویا ۶ یا ۷ مارچ تک الیکشن کروانے کا پلان بنایا جا رہا ہے - مگر اس سلسلہ میں آفیشل طور پر ابھی تک کوئی باقاعدہ اعلان نہیں ہوا ہے -

سیاسی حلقوں کا کہنا ہے - کہ اگر سب کچھ اسی طریقہ پر ہوا - تو انتخابات کی اہمیت ایک فراڈ سے کچھ کم نہیں رہے گی - جس کا فائدہ قدرتی طور پر بھارت اور ریاست کے دشمن اٹھائیں گے - اور ملک کی انتہائی بدقسمتی ہوگی -

بقیہ صفحہ اول سے آگے - صدر پرجا پرشید کی تقریر :-

لوگ سمجھ نہیں سکتے تھے - جن کی نیت اور ناپاک ارادوں کے خلاف ہم شروع سے ہی آواز اٹھاتے آتے ہیں - اور جس کے لئے ہمیں لا انتہا قربانیاں بھی کرنی پڑی ہیں - لیکن ڈاکٹر مکرجی کے مہان بلیدان اور درجنوں نوجوانوں کی شہادت کے بعد ہند سرکار آج اسی سٹینڈ پر آ رہی ہے - جس کا ہم روز اول سے ہی مطالبہ کرتے آئے تھے - پنڈت جی بولے کہ ہندوستان کے ذمہ دار لوگوں کی غلطیوں کے نتیجہ کے طور پر ریاست ہندوستان کا ایک قانونی اور اٹوٹ حصہ ہونے کے باوجود ایسی چیزیں سامنے آ رہی ہیں - جو نہ آنی چاہئیں تھیں سیکورٹی کونسل کے کشمیر کے متعلق حالیہ ریزولیوشن کا تذکرہ کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا - کہ سیکورٹی کونسل امپیریلیسٹ طاقتوں کی دھڑے بندیوں کا ایک اڈہ ہے - جسے سامراجی طاقتیں انصاف اور انسانیت کے تقاضوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے اپنے مفاد کے لئے استعمال کر رہی ہیں - جس کا واضح ثبوت اس بات سے ملتا ہے - کہ ایک سیدھا سا سوال تھا - کہ پاکستان نے ریاست پر حملہ کیا ہے - اسے ایک حملہ آور قرار دیکر اس کے خلاف کاروائی کی جائے - مگر نو سال کا ایک لمبا عرصہ گذر جانے کے باوجود اصل معاملہ پر کوئی بھی توجہ نہیں دی گئی ہے - بلکہ اس کے برعکس ریاست کے طے شدہ مستقبل کو بار بار زیر بحث لا کر ریاست اور بھارت کے لوگوں کی خود مختیاری اور آزادی کو چیلنج کیا جا رہا ہے - اور بھارت کے آئین کو چیلنج کیا جا رہا ہے - آگے چلکر پنڈت جی نے کہا - کہ بھارت نے صدیوں سے جیو اور جینے دو کے سدھانت کو اپنایا ہے - اور وہ آج بھی غیر جانبدار رہ کر جمہوری اصولوں پر چلکر آگے بڑھنا چاہتا ہے - لیکن امریکہ برطانیہ اور دوسرے مغربی ممالک نے ہندوستان کے متعلق جو رویہ اختیار کر رکھا ہے - وہ انتہائی طور پر شرمناک ہے - لیکن اس طریقہ سے وہ ہندوستان کو مرعوب تو کر سکیں گے نہیں - مگر ان کی اس غلط پالیسی سے ہندوستان کو مجبور ہو کر ایسے پکش کی حمایت حاصل کرنا پڑے گی - جسے وہ اپنے لئے ایک بڑا خطرہ تصور کرتے ہیں - اور جسے وہ جمہوریت کے بنیادی اصولوں کا دشمن قرار دیتے ہیں - آج ضرورت اس بات کی ہے - کہ امریکہ اور برطانیہ کے لوگ اپنے رہنماؤں کی خطرناک نیتی پر وچار کریں - اور جمہوری اصولوں کی رکھشا اور انسانیت کے

(بقیہ صفحہ ۲۰ پر)

حب الوطنی کا تقاضا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کو بھارت کے دُوسرے حصوں کی سطح پر لایا جائے

ریاست میں رشوت ستانی اور کُنبہ پروری دِن بدن بڑھ رہی ہے

کٹھوعہ - ۳۱ رجنوری یہاں ایک بھاری پبلک جلسہ شری ودیا پرکاش پاندہ ایم - اے ایل ایل بی کی صدارت میں منعقد ہُوا - جسمیں سردار بچن سنگھ جی پنچھی ممبر ورکنگ کمیٹی جموں و کشمیر پرجا پریشد - شری لکشمی نارائن سمن - شری پرتھوی پال سنگھ جی تحصیل سیکریٹری نے اپنے خیالات کا اظہار کیا - جلسہ میں سردار بچن سنگھ جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ جہاں تک ریاست اور بھارت کے عوام کا تعلق ہے - ریاست جموں و کشمیر کا مسئلہ ۱۹۴۷ء کے اسی دِن سے حل ہو گیا ہے جب مہاراجہ نے بھارت کے ساتھ پروانہ الحاق پر دستخط کئے تھے - اب اگر کوئی مسئلہ ہے - تو وہ یہ ہے کہ مقبوضہ ریاستی علاقہ کو پاکستان کے قبضہ سے کیسے آزاد کروایا جائے - یہ ٹھیک ہے کہ جہاں کشمیر کے سوال پر ہند سرکار اور وہاں کے رہنماؤں نے غلطیاں کی ہیں - وہاں اپنے مفاد کی خاطر ریاست کے نیشنل کانفرنسیوں نے اس سوال کو پیچیدہ بنانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے آپ نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بتایا - کہ نیشنل کانفرنس پر شروع سے ہی فرقہ پرستوں اور کمیونسٹوں کا غلبہ رہا ہے - اور یہ جماعت روز اوّل سے ہی ملک اور عوام کے مستقبل کے ساتھ کھیلتی آئی ہے - اور ریاست کے لئے الگ ودھان وطن دشمن عناصر کی ایک سازش کا نتیجہ ہے - اگر ریاست میں الگ ودھان نہ بنتا تو پاکستان کو یہ موقع ہاتھ ہی نہ آتا - کہ وہ اس کا فائدہ سیکورٹی کونسل میں جا کر بھی اٹھا سکے - بھارت کے ساتھ ریاست کا الحاق مکمل ہو جانے کے بعد حب الوطنی اس بات کا تقاضا کرتی تھی - کہ ریاست جموں و کشمیر کو بھارت کے دوسرے حصوں کی سطح پر لایا جاتا - اور اس کی الگ و امتیازی پوزیشن کو بالکل ختم کر دیا جاتا - مگر اس طے شدہ مسئلہ پر مہر تصدیق ثبت کرنے کے نام پر طرح طرح کے ڈھونگ رچائے گئے - آپ نے آگے چلکر کہا - کہ آج سیکورٹی کونسل میں کرشنا مینن نے پرجا پریشد کا وہی سٹینڈ اپنایا ہے جس کا نام لینے پر ہم پر گولیاں برسائی گئیں - ماتاؤں بہنوں کی عزت پر حملے کئے گئے - اور ظالم سرکار کی گولیوں سے پندرہ نوجوان شہید ہوئے ہیں - آپ نے کہا - کہ آج جس سٹینڈ کو ہند اور ریاستی سرکاروں نے اپنایا ہے - اگر ہمارے کہنے کے مطابق شروع میں اپنا لیا جاتا تو یہ فتنے اور جھگڑے اٹھنے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا - آگے چلکر شری پنچھی جی نے کہا کہ اعلان تو یہ کئے جا رہے ہیں - کہ ریاست میں انتخابات منصفانہ طور پر کروائے جائیں گے - مگر سارے کی ساری سرکار مشینری برسر اقتدار جماعت نیشنل کانفرنس کے حق میں پرچار کرنے میں لگی ہوئی ہے - منسٹر سرکاری کاریں استعمال کر رہے ہیں - اور نیشنل کانفرنس کے جلسوں میں شمولیت کے لئے وہ جہاں بھی جاتے ہیں - اس کے باقاعدہ سفرخرچ کے بل سرکاری خزانہ سے وصول ہو رہے ہیں - یہ ایک طرح سے سامنے سامنے غبن کیا جا رہا ہے شری ودیا پرکاش جی پاندہ نے کہا - کہ لوک راج کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو آرام ملے - ایک اچھی حکومت بنے - مگر حالت پہلے سے بھی بگڑ گئی ہے - رشوت ستانی دن بدن زوروں پر ہے - بڑے بڑے افسر اور برسر اقتدار کارکن لوگوں کو لوٹ رہے ہیں - من مانیاں ہو رہی ہیں - اور سرکاری نظام اس دردناک حالت تک پہنچ رہا ہے - کہ اگر زیادہ دیر تک یہی حالت رہی تو غریب عوام نہ صرف تباہ ہو جائیں گے - بلکہ ایک زبردست انقلاب پیدا ہو گا - شری پاندہ نے کہا - کہ ریاست قانونی و آئینی طور پر بھارت کا ایک حصہ بن چکی ہے - اور ریاست میں رائے شماری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - ہم شری نہرو اور بھارت سرکار کو چیتاؤنی دیدینا چاہتے ہیں - کہ اگر انہوں نے غلطی کر کے رائے شماری کروانے کے متعلق سیکورٹی کونسل کا کوئی بھی ریزولیوشن منظور کر لیا - تو عوام اسے ہرگز برداشت نہیں کریں گے - اور ملک کے اندر ایک زبردست بغاوت پیدا ہو جائے گی - شری پرتھوی پال سنگھ جی نے تقریر کرتے ہوئے بتایا - کہ تحصیل کٹھوعہ میں سرکاری ملازم قانون کی خلاف ورزی کر کے کھلے بندوں سیاسیات میں الجھ رہے ہیں - اور جمہوریت کا خون کر رہے ہیں - حکومت کی بار بار توجہ دلانے کے ان ملازموں کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا جا رہا ہے - لیکن برداشت کی بھی کوئی حد ہوتی ہے - عوام جمہوریت کے کئے جا رہے اس خون کو اب مزید عرصہ کے لئے برداشت کرنے کو تیار نہیں -

حکمرانوں کی غلطیوں کا خمیازہ سارے ملک کو بھگتنا پڑ رہا ہے

جموں - ۲۵ رجنوری پرانی منڈی میں پرجا پریشد کی طرف سے شری شام لال شرما سیکرٹری پرجا پریشد کی صدارت میں پبلک جلسہ منعقد ہُوا - سخت سردی اور بارش کے باوجود ہزاروں لوگ بڑی شانتی کے ساتھ جلسہ کی کاروائی سنتے رہے - اور پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے بارش میں ہی کھڑے ہو کر ۷۵ منٹ تقریر کی - جلسہ میں پوجیہ پنڈت جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ ریاست کا الحاق ۱۹۴۷ء سے ہی آئینی اور قانونی لحاظ سے بھارت کے ساتھ مکمل ہو چکا ہے - ہند سرکار اور ریاستی حکمرانوں نے اس معاملہ پر سخت غلطیاں کی ہیں - ورنہ ریاست بھارت کا ایک اٹوٹ حصہ بننے کے بعد آج جو چیزیں سامنے آ رہی ہیں - ان کا کوئی سوال ہی نہیں تھا - آپ نے لوگوں سے اپیل کی - کہ افواہوں میں آ کر گھبرائیں نہیں - بلکہ ملک کو بچانے کے لئے انہوں نے جس طرح پہلے قربانیاں دی ہیں - اگر آج بھی ضرورت پڑے تو اپنے بزرگوں کی ان روایات کو قائم رکھنے کے لئے ہر آفت کا ڈٹ کر مقابلہ کریں -

پنڈت جی نے آگے چلکر بتایا کہ کہا تو یہ جاتا ہے - کہ انتخابات منصفانہ طور پر کروائے جائیں گے - مگر برسر اقتدار لوگوں نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے - اس کی موجودگی میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ انتخابات منصفانہ ہونگے - آپ نے بتایا - کہ ووٹر فہرستیں اتنی گندی چھپوائی گئی ہیں - کہ وہ پڑھی ہی نہیں جا سکتی ہیں - اور پھر ان کی درستیوں کے لئے کوئی مناسب وقت نہیں دیا گیا ہے - اس کے علاوہ سرکاری ملازم جو کچھ کر رہے ہیں - جمہوریت کے بالکل منافی ہے - اور پرجا پریشد کے کارکنوں کو نظربند کر کے کون کہہ سکتا ہے - کہ انتخابات منصفانہ ہو رہے ہیں - شری سیوا رام کو گزشتہ کئی ماہ سے بلاوجہ جیل میں نظربند کر کے رکھا ہُوا ہے - آخر میں آپ نے کہا - کہ میں آج جہاں بخشی صاحب سے اپیل کروں گا - کہ وہ ملک کے وسیع مفاد کی خاطر جمہوریت اور انصاف کے دامن کو پکڑیں - وہاں میری عوام سے بھی اپیل ہے - کہ وہ ہر مصیبت اور مشکل کے باوجود دیش میں جمہوریت کو لانے کے لئے پرجا پریشد کو مضبوط بنائیں - کیونکہ پرجا پریشد کا دیا ہُوا ساتھ آپ کو بھارت کے زیادہ سے زیادہ نزدیک لے جائیگا -

جلسہ میں ڈاکٹر اوم پرکاش جی مینگی نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ پاکستان اپنے وجود کو قائم رکھنے کے لئے نت نئے شوشے چھوڑتا رہتا ہے - اور مذہب کے نام پر وہاں کے لوگوں کے جذبات کو بھڑکایا جا رہا ہے - لیکن اگر پاکستان نے کشمیر پر اب حملہ کرنے کی حماقت کی تو بھارتیہ عوام دیش کی رکھشا کیلئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے - آپ نے آگے چلکر کہا - کہ ہم لوگ سرحدی علاقہ جات میں رہتے ہیں - دیش بھگتی کا تقاضا ہے - کہ ہم ہر گھڑی کسی بھی دشمن کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار رہتے ہوئے وطن دشمن عناصر کی طرف سے پھیلائی جا رہی افواہوں سے خبردار رہیں - شری مینگی جی نے آگے چلکر کہا - کہ آج شری نہرو جی اور ہند سرکار کو اسی بات پر آنا پڑا ہے - جو ہم شروع سے ہی کہتے آئے ہیں - لیکن دکھ اس بات کا ہے - کہ ان کی غلطیوں کا خمیازہ ہم ریاست باسیوں کو بھگتنا پڑا ہے - آپ نے ریاست کیلئے بنائے گئے الگ ودھان کا ذکر کرتے ہوئے کہا - کہ ریاست کے لئے الگ ودھان کسی بھی دیش کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے - اور پھر اس ودھان میں بھارت کے راشٹریہ جھنڈے کا کوئی ستھان نہیں رکھا گیا ہے - آپ نے بخشی صاحب اور ان کے کانفرنسی ساتھیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا - کہ اگر وہ سچے بھارتیہ ہیں - تو دیش بھگتی ان سے تقاضا کرتی ہے - کہ ریاست کی موجودہ امتیازی پوزیشن کو ختم کر کے اسے بھارت کے دوسرے حصوں کی سطح پر لایا جائے - آخر میں آپ نے عوام سے اپیل کی - کہ پرجا پریشد کو مضبوط بنانے کے لئے تن من دھن سے اس کی سہائتا کریں - جلسہ میں کلکتہ جن سنگھ کے کارکن شری کرشن کانت نے بھاشن دیتے ہوئے کہا - کہ پرجا پریشد اور جن سنگھ کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ ریاست کی سرکار نے ایک قدم بھارت کی اور بڑھایا ہے - لیکن دیش بھگت عوام کو اسے بھارت کے دوسرے حصوں کی سطح پر لانے کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا ہوگا - آپ نے کہا کہ بخشی صاحب اگر صحیح معنوں میں نیشنلسٹ ہیں - تو انہیں جموں اور کشمیر کے لوگوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرنا چاہیئے -

ہیرانگر تحصیل میں سینکڑوں کی تعداد میں جعلی ووٹ بنا لیئے گئے !

ہیرانگر سے اس امر کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں - کہ محکمہ پنچایت کے ملازموں نے ریوائزنگ افسر کے ساتھ ملکر سینکڑوں کی تعداد میں جعلی ووٹ بنا لئے ہیں - اور نئے ووٹر بنانے میں ضابطہ کی خلاف ورزی کر کے تاریخ گذر جانے کے بعد سرکاری ملازموں اور کارندوں نے

* یہ ووٹ بنوائے ہیں - معلوم ہُوا ہے کہ پرجا پریشد تحصیل ہیرانگر نے اس اندھیر گردی کے خلاف الیکشن کمشنر - صدر ریاست اور پرائم منسٹر کو تاریں دی ہیں - (ن - ن)

روس کے پاس دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچنے والے راکٹ

ڈیرہ دون۔ ۲۹ جنوری۔ روس کے ڈپٹی ڈیفنس منسٹر مارشل ژکوف نے کل رات ملٹری کالج کے کیڈٹوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ روس کے پاس بڑے بڑے دور مار کرنے والے ہتھیار ہیں۔ جن کے ذریعے ایٹمی ہتھیار دنیا کے دور ترین حصے تک لے جائے جا سکتے ہیں۔ آپ نے اپنے اس بیان کی وضاحت کے لئے ان دور مار کرنے والے ہتھیاروں کا ذکر کیا۔ کہ روس کسی کمزوری کی وجہ سے تخفیف اسلحہ کی تجاویز پیش نہیں کر رہا۔ مارشل ژکوف نے دہلی میں آل انڈیا ریڈیو کے نمائندہ مسٹر بھانو متی کے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ ہندوستان اور روس کے درمیان دوستی اور تعاون کا رشتہ ہے ان ہر دو ملکوں کے لوگوں کے درمیان نہ پہلے کبھی تضاد ہوا ہے اور نہ اب ہے۔ اس لئے ہمارے دوستانہ تعلقات میں کبھی کوئی رکاوٹ نہیں ہو سکتی۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ہندوستان اور روس کے لوگوں کی دوستی بڑھتی اور مضبوط ہوتی جائیگی روسی لوگ ہندوستان کے لٹریچر آرٹ کلچر اور اس کی تاریخ میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔

امریکہ میں ۳ روسی جاسوس گرفتار!

واشنگٹن۔ ۲۷ جنوری۔ امریکن خفیہ پولیس نے اعلان کیا ہے کہ نیو یارک شہر میں ۳ اشخاص کو جاسوسی کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ روسی جاسوسوں کے گروہ کے ممبر ہیں۔ ڈائریکٹر خفیہ پولیس مسٹر ایڈگر ہوور نے ان اشخاص کو شناخت کیا۔ اور بتایا کہ ان کے نام جیک سوبیلے اس کی بیوی مائرا اور جیک ایلم [illegible] ہیں۔ مسٹر ہوور نے کہا کہ خفیہ پولیس نے مسٹر [illegible] زیلن کو جو واشنگٹن میں روسی سفارتخانے کا سیکرٹری تھا۔ اور ۱۹۴۴ء میں روس واپس چلا گیا تھا۔ خفیہ سرگرمیوں کی تحقیقات کے نتیجے کے طور پر اسے گرفتار کیا گیا ہے۔ سوبیلے امریکہ سے جانے والا تھا کہ اسے گرفتار کیا گیا۔

کشمیر اسمبلی نے ۳ بل پاس کئے

جموں۔ ۲۹ جنوری۔ آج جموں و کشمیر کی عارضی لیجسلیٹو اسمبلی نے ۳ سرکاری بل پاس کئے اور اجلاس کل پر ملتوی ہو گیا۔ پہلا بل اغوا شدہ اشخاص کی بازیابی کے قانون میں ترمیم کا تھا۔ جس کا مقصد موجودہ آرڈیننس کی میعاد میں ۳۰ نومبر ۱۹۵۷ء تک توسیع کرنا ہے۔ تاکہ یہ گورنمنٹ ہند کے قانون کے برابر اس کی میعاد ہو جائے۔ دوسرا بل ٹاؤن ایریا ایکٹ میں مزید ترمیم کے متعلق ہے۔ اور تیسرا ریاست کے ڈپٹی وزیروں کی تنخواہوں اور الاؤنسوں میں تبدیلی کے متعلق ہے۔

پاکستان کے جنگی منصوبے

نئی دہلی۔ ۲۹ جنوری۔ پاکستانی گورنمنٹ کے ترجمان [illegible] جنگی منصوبے کا انکشاف کیا

ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ اگر بھارت نے اتحادی سبھا کے فیصلے کو نظر انداز کیا۔ تو جنگ ناگزیر ہو جائیگی آخری نتیجہ کچھ بھی ہو۔ یہ بات یقینی ہے کہ بھارت کی بڑی بڑی صنعتیں تباہ کر دی جائیں گی۔ جس سے ہندوستان ایک صدی پیچھے پڑ جائیگا۔
پاکستان نے امریکہ سے تیز رفتار جیٹ حاصل کر لئے ہیں۔ جو تین ہزار میل کی دوری پرواز کر سکتے ہیں۔

مصر میں برطانیہ کی فوجی مہم!

لندن۔ ۲۹ جنوری برطانوی پارلیمنٹ میں یہ انکشاف ہوا ہے۔ کہ برطانیہ نے پچھلے دنوں مصر پر حملہ کیا تھا۔ اس پر اس کا ۹ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر خرچ ہوا۔ یہ اعداد برطانیہ کے وزیر ڈیفنس نے دیئے ہیں۔

کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے
کامن ویلتھ ممالک کی کوششیں

اوٹاوہ۔ ۳۰ جنوری۔ کینیڈا کے پردھان منتری نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں یہ امید ظاہر کی کہ کشمیر کے معاملے پر کامن ویلتھ کے مختلف دلیشوں کے تعلقات میں شدید گڑبڑ نہ ہوگی۔ مزید بتایا کہ پاکستان اور بھارت کے سوا باقی کامن ویلتھ ممالک اس مسئلہ کو پرامن طور پر حل کرنے کے لئے بات چیت کر رہے ہیں۔ یاد رہے۔ آجکل پاکستان کی طرف سے بھارت سرکار کو بار بار جنگ کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

نہرو نے ڈیفنس منسٹری کا چارج لے لیا

نئی دہلی۔ ۳۰ جنوری۔ پردھان منتری نہرو نے آج بعد دوپہر سے وزارت دفاع کا چارج لے لیا ہے اس کے ساتھ ہی راشٹرپتی بھون سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ راشٹرپتی نے ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ ڈاکٹر کاٹجو کیبنٹ میں ڈیفنس کے وزیر تھے۔ آپ مدھیہ پردیش کے مکھیہ منتری بن رہے ہیں۔

امریکہ کے ۲ ملٹری اٹیچی
روس سے نکال دیئے گئے

ماسکو۔ ۳۰ جنوری۔ ماسکو میں مقیم دو امریکن اسسٹنٹ فوجی اٹیچیوں کو سوویٹ یونین سے نکلنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آج روس کے نائب وزیر خارجہ نے ڈپٹی فارن منسٹر کو بلا کر کہا۔ کہ ان دونوں فوجی اٹیچیوں کو فی الفور روس سے روانہ کر دیا جائے۔

امریکہ روس کو نیست و نابود کر سکتا ہے
اتحادی سپریم کمانڈر کا دعویٰ

نیو یارک ۲۶ جنوری میں اتحادی فوجوں کے سپریم کمانڈر نے آج یہاں بتایا ہے۔ کہ مغربی اتحادیوں کے پاس اتنے ہتھیار اور اتنے ہوائی جہاز ہیں۔ کہ امکانی دشمن کو نیست و نابود کر دیں۔ ناٹو سے متعلقہ ممالک کونسل کے ایک ڈنر میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہمارے پاس دوسروں کو تباہ کرنے کی جو قوت ہے اس بارے میں مجھے کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

روس کے پاس ہمارے مقابلہ پر اسی فیصدی یا نوے فیصدی یا شاید سو فیصدی ہوائی جہاز بھی ہوں ہمارے پاس اتنے ہتھیار اور انہیں لیجانے کے لئے اتنے ہوائی جہاز اور ہوائی جہازوں کے لئے اتنے ہوائی اڈے ہیں۔ کہ ہم دشمن کو نیست و نابود کر سکتے ہیں اور دشمن اپنی تباہی روک نہیں سکتا۔ سپریم کمانڈر نے مزید کہا۔ کہ یورپ میں کافی دفاعی فوج رکھنا از حد ضروری ہے۔ اور یہ فوج محض نمائشی نہ ہونی چاہیئے۔ بلکہ اس کا مشن ناٹو کے تمام ملکوں و تمام قوموں کی حفاظت ہونا چاہیئے۔

دِلّی ——— دہلی

دلی۔ ۳۰ جنوری۔ دہلی گورنمنٹ کے ایک نوٹیفکیشن میں بتایا گیا ہے۔ کہ چیف کمشنر نے گورنمنٹ ہند کے ساتھ مشورہ سے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ دہلی کا نام ہندی اور اردو میں "دِلّی" لکھا جائے۔ رومن حروف میں "دہلی" ہی لکھا جائے گا۔ کیونکہ یہ بین الاقوامی طور پر مشہور ہو چکا ہے۔ نئی دہلی کا نام بھی ہندی اور اردو میں "نئی دلی" لکھا جائے گا۔

نیا اعشاری سکہ
یکم اپریل ۱۹۵۷ء سے رائج ہوگا

جموں۔ ۳۱ جنوری۔ یکم اپریل ۱۹۵۷ء سے نیا اعشاری سکہ رائج ہوگا۔ خرید و فروخت کے لئے دونوں ہی سکے یعنی نئے اور پرانے ٹھیک ہونگے۔ عام لوگوں کی واقفیت اور آسانی کے لئے مندرجہ ذیل نقشہ دیا جاتا ہے:۔

ایک روپیہ	......	۱۰۰ نئے پیسے
۸ آنے	......	۵۰ نئے پیسے
۴ آنے	....	۲۵ نئے پیسے
۲ آنے	...	۱۲ نئے پیسے
۱ آنہ	...	۶ نئے پیسے
½ آنہ	....	۳ نئے پیسے

سڑک کی مرمت کروائی جاوے

تحصیل اکھنور میں کھوڑ سے لیکر پلانوالہ تک سڑک اسقدر خراب ہو گئی ہے۔ کہ گاڑیوں کا گزرنا نہایت مشکل ہو رہا ہے۔ لیکن بارڈر کے علاقہ میں سڑک کا اسقدر برا ہونا خطرے سے خالی نہیں۔ لہٰذا ہماری محکمہ متعلقہ کے افسران سے گزارش ہے۔ کہ لوگوں کی تکلیف اور بارڈر پر واقع ہونے کا دھیان رکھتے ہوئے سڑک کی مرمت فوری طور پر کروائی جائے۔
(پبلک علاقہ پلانوالہ)

ریزرو بنک کا اعلان

بمبئی۔ ۳۱ جنوری۔ ریزرو بنک آف انڈیا نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل سے سرکاری اور دوسری کفالتوں پر بنکوں کو ملنے والے سود کی شرح چار فیصدی کر دی گئی ہے۔ اس سے پہلے بنک نے آج دن کے وقت اپنے ہفتہ واری بیان میں کہا تھا۔ کہ بنک کی ۳½ فیصدی شرح میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یہ پہلا موقع ہے۔ کہ بھارت میں بنک ریٹ اور منظور شدہ کفالتوں پر شرح سود میں امتیاز روا رکھا گیا ہے۔ بہت سے بنکروں کا خیال ہے کہ عملی طور پر ملک میں بنک ریٹ نصف فیصدی بڑھا دیا گیا ہے۔ لیکن بعض دوسروں کا کہنا ہے کہ بنک ریٹ اس شرح سود کو کہتے ہیں۔ جس پر ریزرو بنک قرضے دیتا ہے۔ آج کے اعلان کے تحت صرف کفالتیں گروی رکھ کر قرضے کے لئے شرح سود بڑھائی گئی ہے۔ جبکہ بل مارکیٹ سکیم گوداموں کے قرضے اور کوآپریٹو سوسائٹیوں کو ملنے والے قرضوں پر شرح سود بڑھایا نہیں گیا۔ ریزرو بنک کے اس اعلان کا فوری اثر یہ ہوا۔ کہ بمبئی کے بازار حصص میں کاروبار کے سودوں میں بھاری مندہ شروع ہو گیا ہے۔ اور ٹاٹا کمپنی کے معمولی حصوں کا نرخ گر کر ۱۵/۱۲ روپیہ انڈین آئیرن ۲۶/۱۲ بمبئی ڈائینگ کا ۵۶۳/۱۲ روپیہ اور بمبئی برما کا ۷۲۲/۸ روپیہ ہو گیا لیکن بعد میں ان نرخوں میں معمولی اضافہ ہوا۔ اور نرخ بالترتیب ۴/۲۸، ۲۹/-، ۵۶۷/۸، ۷۲۷/۸ روپیہ تک پہنچ گئے۔

پاکستان کی لیڈی ٹائپسٹ کو ۵ سال قید
بھارت کیلئے جاسوسی کا الزام

کراچی۔ ۳۱ جنوری۔ مبینہ جاسوسی کے ایک مقدمہ میں آج صبح ایک سپیشل مجسٹریٹ مسٹر غزنوی نے پاکستان ایئر فورس کی ایک لیڈی ٹائپسٹ انور سلطانہ کو ۵ برس قید کی سزا دی ہے۔ اس مقدمہ کے ایک دوسرے ملزم جو پاکستان ایئر فورس کا ملازم ہے۔ شبہ کا فائدہ دیتے ہوئے بری کر دیا۔ جاسوسی کے اس مقدمہ میں یہ دوسرا فیصلہ ہے۔ پانچ دیگر ملزمان کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ عنقریب سنایا جائیگا۔ لیڈی ٹائپسٹ انور سلطانہ کو تین برس پہلے چند دیگر افراد کے ہمراہ یہاں ہندوستانی ہائی کمیشن کو فوجی اہمیت کی دستاویزات حوالے کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک ملزم سلیم الدین بیگ ہائی کمیشن کے ایک افسر کے گھر سے گرفتار ہوا تھا۔ اسے پہلے ہی ۱۴ برس قید سخت کی سزا ہو چکی ہے۔ مقدمہ کی سماعت بند کمرے میں ہوئی۔ ملزمان کو سرکاری رازوں کے افشا کے قانون کے تحت سزا دی گئی ہے۔

قیام امن کیلئے مینن کی کوششیں
امریکہ کے قدیمی باشندوں کیطرف سے مراجعت

نیو یارک۔ ۳۱ جنوری امریکہ کے قدیمی باشندوں کے چار سردار رنگا رنگ کپڑوں میں ملبوس کل سکیورٹی کونسل میں ہندوستان کے بڑے سردار سے ملنے کے لئے آئے۔ مسٹر کرشن مینن نے ان سے ملاقات کی اور ہاتھ ملائے۔ سرداروں کے ایک ترجمان نے کہا۔ کہ ہم

* قیام امن کے لئے مسٹر مینن کی جدوجہد کو سراہتے ہیں۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

دُکھی سنسار

لُچے لفنگوں کی بھرتی !!

آج سے تقریباً ایک ماہ قبل دیہاتی عوام کا سدھار کرنے کی غرض سے ویلیج لیول وسوشل ورکر بھرتی کرنے کے لئے اشتہار لگائے گئے۔ جس پر سینکڑوں لوگوں نے ان آسامیوں کے لئے درخواستیں دیں انٹرویو ہوئے لیکن یہ سب ڈھونگ رچانے کے بعد بھی اچھے شریف اور پڑھے لکھے لوگوں کو کوئی جگہ نہ ملی اور لچے لفنگے قسم کے لوگوں کو عوام کا سدھار کرنے کے لئے بھرتی کر لیا گیا ہے۔ اور ان میں کئی تو ممبر اسمبلی اور بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر کے رشتہ دار ہیں۔ اور کئی ایسے بھی ہیں جنہیں کسی وقت بدچلنی کے الزام میں سرکاری ملازمت سے برطرف کر دیا گیا تھا۔

(اوم پرکاش اکھنور)

سرکار کے آرڈر کی دھجیاں اُڑائی جا رہی ہیں

ہماری تحصیل ہیرانگر میں سرکاری ملازم اور خاص طور پر بلاک ڈیولپمنٹ سٹاف اور محکمہ پنچایت کے ملازم کھلے بندوں نیشنل کانفرنس کی سٹیجوں پر تقریریں کر رہے ہیں کھلے کھلے نیشنل کانفرنس کا پرچار کرنے کے علاوہ جیپیں وغیرہ استعمال کی جا رہی ہیں۔ اور ان کے طریق کار اور کام کو دیکھ کر کوئی بھی اندازہ لگا سکتا ہے۔ جیسے انہیں محض نیشنل کانفرنس کا پرچار کرنے کے لئے سرکار نے بھرتی کر رکھا ہے دوسری طرف حیرانگی ہوتی ہے کہ گورنمنٹ نے خود سرکلر جاری کر رکھا ہے کہ سیاسیات میں الجھنے والے سرکاری ملازموں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائیگا۔ ہم اس سلسلہ میں چیف سیکرٹری صاحب جموں وکشمیر گورنمنٹ کی توجہ دلاتے ہیں کہ وہ دیکھیں آیا ان کے آرڈر کی دھجیاں تو نہیں اڑائی جا رہی ہیں۔

(گیانچند ساکن کوٹہ تحصیل ہیرانگر)

سڑک کی مرمت کروائی جاوے

تحصیل اکھنور میں کلوڑ سے لیکر پلانوالہ تک سڑک اسقدر خراب ہو گئی ہے۔ کہ گاڑیوں کا گذرنا نہایت مشکل ہو رہا ہے۔ اور اس کی بڑی وجہ ٹھیکیدار پر عائد ہوتی ہے۔ جس نے مٹی کی بجائے ریت ڈلوائی ہے لیکن بارڈر کے علاقہ میں سڑک کا اسقدر بُرا ہونا خطرے سے خالی نہیں۔ لہٰذا ہماری محکمہ متعلقہ کے افسران سے گزارش ہے۔ کہ لوگوں کی تکلیف اور بارڈر پر واقع ہونے کا دھیان رکھتے ہوئے سڑک کی مرمت فوری طور پر کروائی جاوے۔

غنڈہ گردی کا اکھاڑہ

اس سلسلہ میں پہلے بھی کئی بار پریس میں آچکا ہے۔ کہ ٹیچر ٹریننگ سکول پرانی منڈی جموں غنڈہ گردی کا اڈہ بنا ہوا ہے۔ زیر ٹریننگ استاد اور استانیاں وغیرہ اس قسم کی حرکتیں کر رہی ہیں جن کا یقیناً اثر آنے والی نسلوں، طلباء پر پڑیگا۔ اور وہ ٹریننگ لینے کے بعد طلباء کو کیا سکھائیں گے۔ اس کا مظاہرہ آج کل ہو رہا ہے۔ کیا کوئی ذمہ دار حاکم اس طرف توجہ دینے کی تکلیف گوارہ کریگا۔

(امرت بال جموں)

کام شروع نہیں ہُوا

یہ درست ہے۔ حکومت نے دوسرے پانچسالہ منصوبہ میں پرتاپ نہر اکھنور کو از سر نو تعمیر کرنے کے لئے رقم رکھی ہوئی ہے۔ اکھنور تحصیل کے عوام کو اس سے بہت مسرت ہوئی تھی۔ اور وہ محسوس کرنے لگے تھے۔ کہ بہت جلد ان کی یہ دیرینہ مانگ پوری ہو جائیگی۔ مگر ۱۹۵۶ء ختم ہو گیا ہے۔ اور اس بسال بھی نہر کی کھدائی کا کام شروع تک نہیں کیا گیا۔ اس علاقہ کے عوام اس سُستی کی وجہ سے بے خبر ہیں۔ اس لئے انہیں پریشانی ہو رہی ہے ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ علاقے بزا کی اس اہم ضرورت کو مدنظر رکھکر نہر اکھنور کی تعمیر کے کام میں مزید تساہل نہ ہوتی جائے۔ (سیکرٹری پرجا پرشد تحصیل اکھنور)

غنڈہ گردی کا قلع قمع کیا جائے

لاب کھٹیکاں اور بازار قصاباں کے ارد گرد غنڈے کھڑے رہتے ہیں اور راہ چلتی عورتوں اور سکول جانے والی لڑکیوں سے چھیڑ خانی کرتے ہیں۔ اور غنڈوں کے حوصلے اب اسقدر بلند ہو رہے ہیں کہ محلے والے لوگ جہاں تنگ آگئے ہیں وہاں شریف لڑکیوں اور عورتوں کے لئے باہر نکلنا مشکل ہو رہا ہے۔ انسپکٹر جنرل پولیس اور محکمہ پولیس کے دوسرے ذمہ دار لوگوں سے گزارش ہے کہ وہ اس طرف توجہ دیکر غنڈوں کا قلع قمع کریں۔

(ارجن سنگھ جموں)

مانس کی دکانیں اٹھائی جائیں!

پنج سالہ پلان کے تحت ریاست کو ترقی کے لئے کروڑوں روپے آرہے ہیں۔ اور نئی عمارتیں بن رہی ہیں جموں شہر میں درجنوں نئی دکانیں بننے کے علاوہ پکہ ڈنگا کے عوام کی دیرینہ شکایت کو دور کرنے کے لئے الگ میٹ مارکیٹ بنادی گئی ہے لیکن محلہ دلپتیاں میں لوگوں کے مکانوں اور گھروں کے ساتھ مانس کی دکانیں بنی ہوئی ہیں۔ ہر طرف بدبو ہی بدبو ہے۔ لوگوں کا سانس لینا دوبھر ہو رہا ہے گلیوں اور بازار میں مانس کے چھیچھڑے پڑے ہوئے وہ عالم پیش کرتے ہیں کہ خدا کی پناہ ۔ ہم سے پیشتر بھی گورنمنٹ کی توجہ دلائی جاچکی ہے۔ کہ محلہ دلپتیاں سے بھی قصابوں کی دکانوں پکہ ڈنگہ کی طرح اٹھائی جائیں۔ اور قصابوں کے لئے الگ میٹ مارکیٹ بنائی جائے آج ایکبار پھر گورنمنٹ اور جموں میونسپل کونسل سے گزارش ہے کہ محلہ دلپتیاں سے قصابوں کی دکانیں اٹھوا کر کسی الگ جگہ پر میٹ مارکیٹ بنائی جائے اور محلہ کے لوگوں کو بھی سکھ اور آرام کا سانس لینے کا موقع دیا جائے۔ (جسونت سنگھ جموں)

ضلع ڈوڈہ کیلئے ہسپتال

گورنمنٹ نے ایک مدت تک مانگ کرنے کے بعد ضلع ڈوڈہ کے لئے ایک ہسپتال کھولنا منظور فرمایا ہے۔ مگر حیرت اس بات کی ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ ہسپتال ضلع کے کسی سنٹرل مقام پر قائم کیا جاتا۔ ایک ایسی جگہ پر قائم کیا جا رہا ہے جو ضلع کے ایک سرے پر واقع ہے۔ اور جس کا فائدہ کبھی لوگ نہیں اٹھا سکتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ ٹوت کے لوگوں کو بھی میڈیکل ایڈ ملنی چاہیئے۔ مگر باقی حصہ کے لوگوں کا بھی دھیان رکھنا ضروری ہے

فضل دین مجلیس

ٹیکسوں میں کمی کی جائے!

ضلع ڈوڈہ میں تمباکو ٹیکس اور کاہچرائی ٹیکس اس سال اسقدر لگائے گئے ہیں۔ کہ غریب لوگ چیخ اٹھے۔ مگر غریب عوام کی بہتری اور بہبودی کا دم بھرنے والی سرکار اس قسم کے ٹیکس کیوں لگا رہی ہے۔ یہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ حالانکہ ریاست کے پسماندہ عوام کی بہتری اور بہبودی کے لئے ہندوستان سرکار کروڑوں روپیہ دے رہی ہے مگر وہ روپیہ عوام پر خرچ کرنے کی بجائے کچھ لوگوں کو خوشحال بنانے کے لئے برباد کیا جا رہا ہے۔ لیکن غریب عوام ٹیکسوں کی اس بھرمار کا بوجھ برداشت کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ کانگرسی سرکار کو اس سلسلہ میں ذرا ٹھنڈے دل سے کام لینا چاہیئے۔ (عبدالرحمان موضع خاکھ تحصیل بدرواہ)

قابلِ توجہ پوسٹ ماسٹر جنرل

تحصیل جموں میں سیری پنڈتاں علاقہ کا مرکز ہونے کے علاوہ آبادی کے لحاظ سے بھی ایک قصبہ ہے۔ اس سلسلہ میں جناب پوسٹ ماسٹر جنرل کی توجہ پہلے بھی کئی بار دلائی جاچکی ہے۔ کہ لوگوں کی مشکلات کا احساس کرتے ہوئے سیری پنڈتاں میں ڈاکخانہ کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اس کے علاوہ اب تو سیری پنڈتاں میں کمیونٹی سنٹر اور ویلفیئر سنٹر بھی قائم کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ سیری پنڈتاں میں ڈاکخانہ فوری طور پر کھولا جائے اور لوگوں کی دیرینہ مانگ کو پورا کیا جائے۔ (رتیا رام سیری پنڈتاں)

اکھنور میں پرجا پریشد کا جلسہ

اکھنور۔ ۱۰ جنوری۔ یہاں ایک شاندار پبلک جلسہ شری سنتا ریو ممبر ٹاؤن ایریا کمیٹی کی صدارت میں ہوا۔ جلسہ میں شری منشی لال اور شیخ عبدالرحمان نے تقریریں کیں۔ اور شری لکھشمی نارائن سمن اور شری موہن لال سپولیہ نے سندر کویتائیں پیش کیں۔ جلسہ میں شری منشی لال نے تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ ان کے علاقہ کے لوگوں کو بار بار مطالبہ کرنے کے ووٹر بننے کا موقع نہیں دیا گیا ہے اور لوگوں کے ووٹر بننے کے راستہ میں طرح طرح کی اڑچنیں پیدا کی گئی ہیں۔ شری عبدالرحمان نے اکھنور کے طلباء کے ساتھ کانفرنسی کارکنوں کے توہین آمیز سلوک کی شدید مذمت کی۔

رائفلوں کی غلط تقسیم

ہیرانگر سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے بارڈر پر بسنے والے لوگوں میں تقسیم کی جانے والی رائفلیں کانفرنسی کارکنوں نے سرکاری کارندوں کے ساتھ ملکر خود ہی لے لی ہیں۔ اور ایک ایک گھر میں چار چار رائفلیں تقسیم کر لی گئی ہیں۔ مگر مستحق لوگوں کو رائفلیں نہیں دی گئی ہیں۔

بقیہ کرشن مینن کی تقریر

صفحہ ۔ سے آگے:-

ملک نون کی تقریر کے فوراً بعد کونسل سے درخواست کی۔ کہ نون کی طرف سے اٹھائے گئے بعض نکات کا جواب دینے کے لئے وقت دیا جائے۔ انہوں نے میرے ملک پر جو حملے کئے ہیں۔ ان کا جواب نہیں دینا چاہتا۔ ہم پاکستان گورنمنٹ کی ۱۶ جنوری کی چٹھی کی بنا پر کشمیر کے مسئلہ پر غور کر رہے ہیں۔ ہمیں بعض معاملات کے متعلق مشکل محسوس ہو رہی ہے۔ کیونکہ ۱۹۵۲ء سے لیکر اس وقت تک کے درمیانی عرصہ کے بعض ضابطوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ معاملات دو ضابطوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک معاملہ فوج ہٹانے کے متعلق اتحادی سبھا کے نمائندوں سے متعلق ہے۔ اور دوسرا پاکستان اور ہندوستان کے درمیان براہ راست بات چیت کے متعلق ہے۔ مجھے جواب دینے کے لئے کونسل کے ریکارڈوں کا حرف بحرف مطالعہ کرنا ہوگا۔ علاوہ ازیں جو نئے سوال اٹھائے گئے ہیں۔ ان کے متعلق مجھے اپنی گورنمنٹ سے ہدایات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے ہموطنوں کے متعلق بعض باتیں ایسی نوعیت کی کہی گئی ہیں۔ جو نہ صرف غلط ہیں۔ بلکہ قابل افسوس بھی ہیں۔

اکشترانی کی پرتگیا

پالکا میں بسنت کی بہار تھی پتے پتے پر جوبن آرہا تھا۔۔۔۔۔۔ راجکماری پدما ایک چھوٹے سے تالاب کے کنارے ایک پتھر پر بیٹھی ہوئی کسی گہری سوچ میں غرق تھی۔ اس کی سکھیاں اِدھر اُدھر گھومنے نکل گئی تھیں۔

"کس وچار میں ڈوبی ہوئی ہیں آپ" اس نے چونک کر سر اُٹھایا۔ دیکھا کمار بھیم سنگھ سامنے کھڑے ہیں۔ اس نے شرم سے سر جھکا لیا۔ کمار قریب آکر بیٹھ گیا۔

سوچ تو کچھ نہیں رہی تھی۔ گھومنے آئی تھی۔ تھک کر بیٹھ گئی۔ تمہیں ادھر آنے کی اس وقت کیسے فرصت مل گئی۔

اچھا یہ بات ہے۔ کمار نے ہنستے ہوئے کہا۔ میں تو مہاراج کی سیوا میں جا رہا ہوں۔ مہاراج کے پاس۔ ہاں انہوں نے بلایا ہے۔ کل رات پتا جی کو بھی بلایا تھا۔ معلوم ہے کیوں؟

مجھے کیا معلوم بتاؤ نا! راجکماری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کہہ رہے تھے۔ میں اب بوڑھا ہو رہا ہوں ایک ہی بیٹی ہے۔ کوئی لڑکا نہیں ہے۔ چاہتا ہوں بیٹی کے۔۔۔۔۔۔۔۔ ایکا ایک تین گولے چھوٹنے کی آواز آئی۔ دونوں چونک پڑے۔ گولے چھوڑنے کا یہ مطلب تھا۔ کہ تمام سبھاسد فوراً دربار میں پہنچ جائیں۔

راجکماری، راجکماری رتنا دوڑتی ہوئی راج کماری کے پاس پہنچی۔

کیا ہوا کیا بات ہے۔ راجکماری نے بے تاب ہو کر دریافت کیا۔

بڑا غضب ہو گیا۔ نواب علی شاہ نے چڑھائی کر دی ہے۔ اور یہاں سے صرف پندرہ میل دور رہ گیا ہے۔

اور کیا؟

اور اس نے مہاراج کو چھٹی بھیجی ہے۔ کہ یا تو اپنی راجکماری کو ہمارے حرم میں بھیج دو۔ ورنہ ہم۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔کمار کی بھنویں تن گئیں۔ بھجائیں پھڑکنے لگیں۔ اس کا ہاتھ بے اختیار تلوار کے قبضہ پر پہنچ گیا۔۔۔۔۔۔ غضب ناک ہو کر کہا۔ کہ میں اس نیچ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔

آپ محل میں چلیں کماری جی۔ رانی ماں بلا رہی ہیں۔۔۔۔۔۔ رتنا نے کہا۔

تم بے فکر محل میں جاؤ۔ میں بھی دربار میں جاتا ہوں۔ اب یدھ کے بعد ملاقات ہوگی۔

کماری نے ادھورے جملے کو پورا کرتے ہوئے کہا۔ جاؤ ویر کامیابی تمہارے قدم چومے۔ یہ کہتے ہوئے اس نے کمار کی کٹار لے کر اپنی انگلی سے خون نکالا اور کمار کی پیشانی پر اس سے ٹیکا لگا دیا۔

(۲)

وجے گڑھ کی راجکماری پدما کے حسن کی شہرت دور دور تک پھیل رہی تھی۔ بڑے بڑے راجاؤں اور مہاراجوں نے اس سے شادی کرنے کے لئے پیغامات بھیجے تھے۔ لیکن وہ اپنا دل سینا پتی زور آور سنگھ کے سپتر بھیم سنگھ کی نذر کر چکی تھی۔

مہاراج اور مہارانی بھی بھیم سنگھ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ اور انہوں نے اس کے ساتھ پدما کا وواہ کر کے اسے وجے گڑھ کا راج دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ کہ نواب کا پیغام پہنچ گیا۔

دربار لگا ہوا تھا۔ تمام سردار اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے تھے۔ منتری نے کھڑے ہو کر نواب کی چھٹی سنائی۔ راجپوت ویروں کے چہرے سرخ ہو گئے۔ میانوں میں تلواریں دشمن کا خون پینے کیلئے مچلنے لگیں۔

ہم اسے اس نیچتا کا بدلہ ضرور دیں گے۔ اسے دکھا دیں گے۔ کہ راجپوتی شان کیا ہوتی ہے۔ ویر راجپوت غضب ناک ہو رہے تھے۔

منتری نے اونچی آواز میں کہا۔ نواب نے حملہ کر دیا ہے۔ اس کی فوج یہاں سے پندرہ میل کے فاصلہ پر پڑی ہے۔ ہمارے سامنے دو ہی راستے ہیں۔ یا ہم راجکماری اس کے حوالے کر دیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنی مان مریادا بھی اس کے حوالے کر دیں۔ اور اپنی جانیں بچا لیں۔

نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ ہم راجکماری کو کسی حالت میں بھی نواب کے سپرد نہیں کریں گے۔ ہم اپنی آن پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ چاروں طرف سے آوازیں آنے لگیں۔

تو پھر منتری نے کہا۔ دوسرا راستہ یہ ہے۔ کہ ہم ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کریں۔ فتح ہوئی تو لکشمی ہارے تو سورگ۔

بولو ویرو! کیا سب کو میدان جنگ میں کودنا منظور ہے۔

ہاں ہمیں یدھ منظور ہے۔ تمام ویروں نے اپنی تلواریں ہوا میں لہراتے ہوئے کہا۔

تو پھر دوت کو یہی جواب دیا جاتا ہے۔ کہ ہم راجکماری کو کسی حالت میں بھی حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

(۳)

گھمسان کا یدھ ہو رہا تھا۔ وجے گڑھ چھوٹی سی ریاست تھی۔ صرف آٹھ ہزار سپاہیوں کی فوج تھی۔ نواب کی فوج تیرہ ہزار سپاہیوں پر مشتمل تھی۔ شروع میں بہادر راجپوت بے جگری کے ساتھ لڑے۔ لیکن آہستہ آہستہ ان کی شکتی کم ہونے لگی۔ ایک مہینہ قلعہ کا محاصرہ جاری رہا۔ وجے گڑھ کے تین ہزار آدمی کھیت رہے۔

نواب نے پوری شدت سے حملہ جاری رکھا۔ لڑائی کے گیارھویں روز راجکماری نے پرتگیا کی کہ جو ویر نواب کو مارے گا۔ میں اسی کے ساتھ شادی کروں گی۔

وجے گڑھ کے راجپوت اور پدما جیسی سندری کا لالچ بھلا کیسے نہیں تھا۔ سب سردار جی توڑ کر لڑنے لگے۔

بھیم سنگھ کی تلوار تو برق بن کر دشمن کی صفوں پر گر رہی تھی۔ جس طرف کا رخ کرتے بیڑے کے بیڑے صاف کر دیتے۔ نواب تک پہنچنے کے لئے انہوں نے اپنی جان کی بازی لگا دی۔

بھیم سنگھ کا جوش دیکھ کر ساری فوج میں نئی زندگی پیدا ہو گئی۔ مار کاٹ تیز ہو گئی۔ نواب کی فوج پسپا ہونے لگی۔ آخر بھیم سنگھ گھوڑا دوڑاتے ہوئے نواب کے سامنے پہنچ گیا۔ وار پر وار ہونے لگا۔ نواب اپنے آپ کو خطرے میں دیکھ کر پوری بے جگری کے ساتھ لڑنے لگا۔ دونوں کے جسم سے خون کے فوارے چھوٹنے لگے۔ بھیم سنگھ کی برچھی کا وار بچا کر نواب نے کمر سے کٹار کھینچ لی۔ لیکن۔ لیکن ایک سپاہی نے عقب سے حملہ کر کے کٹار کاٹ کر برچھی نواب کے سینے میں بھونک دی۔ نواب ہاتھی سے گر پڑا۔ نواب کو گرتا دیکھ کر اس کی فوج میں کھلبلی مچ گئی۔

کمار بھی نیم بیہوشی کی حالت طاری ہو رہی تھی۔ نوجوان سپاہی نے آگے بڑھ کر انہیں گھوڑے پر سوار کیا۔ اور سپاہیوں کی صفوں کو چیرتا ہوا میدان جنگ سے باہر نکل گیا۔ ہوش آنے پر کمار نے پوچھا۔ تم نے نواب کو مارا ہے۔ تمہارا نام کیا ہے۔

راج سنگھ حضور!

"اتنی چھوٹی عمر میں تم سپاہی بن گئے"۔

راجپوت کی عمر نہیں دیکھی جاتی۔ ان داتا اپنے راجیہ اور اپنی راجکماری پر سنکٹ ہو تو ہر راجپوت کو اپنی مان مریادا کی رکھشا کے لئے میدان میں کود پڑنا چاہیئے۔

راجکمار اوہ۔۔۔۔۔۔ راجکمار نے ایک لمبی سانس لی۔ تم نے وجے پائی ہے۔ بہت بڑی وجے۔ تمہیں کیا انعام دوں بہادر۔

انعام کیا حضور آپ کی فتح ہوئی۔ میرے لئے اس سے بڑا انعام اور کیا ہو سکتا ہے۔ لیکن اب آپ نے کہا ہے۔ تو ایک نشانی دے دیجئے۔

بھیم سنگھ نے اپنی انگوٹھی اُتار کر نوجوان سپاہی کی انگلی میں پہنا دی۔۔۔۔۔۔ نوجوان یہ نشانی لے کر چلا گیا۔ اور کسی کو معلوم نہ ہو سکا کہ یہ بہادر نوجوان کون تھا۔

(۴)

وجے گڑھ میں فتح کے شادیانے بج رہے تھے۔ سپاہیوں میں انعامات تقسیم کئے جا رہے تھے۔ سرداروں کو جاگیریں اور خلعتیں دی جا رہی تھیں۔ بہادر راج سنگھ کا چاروں طرف چرچا تھا۔ سپاہی کہہ رہے تھے۔ نواب کو مار کر انعام حاصل کئے بغیر نہ معلوم کہاں چلا گیا۔ مہاراج نے بھیم سنگھ کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا۔ اور خلعت پیش کی۔ کمار خلعت پہن کر راجکماری کے پاس گیا۔ راجکماری باغ میں پھول چن رہی تھی۔ کمار کا سواگت کرتے ہوئے اس نے کہا۔ مبارک ہو کمار! تمہاری بہادری کی چاروں طرف تعریف ہو رہی ہے۔ تم سچے ویر ہو۔ لیکن تم اُداس کیوں ہو کماری۔

"میں تم سے آخری وداع لینے آیا ہوں"۔

کیوں کیا بات ہے۔ کہاں جا رہے ہو۔ جا رہا ہوں کہیں بھی۔ اب یہاں رہ کر کیا کروں گا۔

اچھا تو مجھ سے ناراض ہو کر جا رہے ہو۔ اتنی جلدی کیا ہے۔ راجکماری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

بس کماری۔ ہائیں یہ کیا۔ میری انگوٹھی تمہارے ہاتھ میں۔ تو کیا راج سنگھ نے یہ انگوٹھی یہ انگوٹھی کسی کی نشانی ہے راجکماری نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

بھیم سنگھ کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

راجکماری نے فوراً اُٹھ کر فوجی سلام کیا۔ اور جھک کر بولی۔ میں تو حضور کا سیوک ہوں۔ کمار کی آنکھوں کے سامنے پردہ سا ہٹ گیا۔ سکتہ کا عالم پیدا ہو گیا۔ اچھا تو تم بھی راج سنگھ ہو۔ لیکن تم نے اس طرح اپنی زندگی سے کھیلنے کی کوشش کیوں کی۔

میں کشترانی ہوں کمار۔

لیکن تمہاری وہ پرتگیا اگر کوئی دوسرا۔۔۔۔۔۔ تو میں میدان جنگ سے واپس نہ آتی کمار۔ بھیم سنگھ خوشی سے پاگل ہو اُٹھا۔ تم سچی کشترانی ہو۔ راجکماری نے لپٹ کر مالا کمار کے گلے میں ڈال دی۔ پالکا کا ہر پھول مسکرانے لگا۔ پتہ پتہ جھوم اٹھا تالاب کی لہر لہر ناچ اُٹھی۔

بقیہ صفحہ اول سے آگے:-

کے ساتھ ناجائز تجارت کرتے ہیں۔ یہ پاکستانیوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ موضع مان پور سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں کے کامریڈ لال چند نے ایک پاکستانی دیوان علی کو اپنے مکان کے ایک مقفل کمرے میں چھپا رکھا تھا۔ لیکن جب گاؤں کے لوگوں کو پتہ چلنے پر انہوں نے اس پاکستانی کو پکڑ کر ملٹری کے حوالہ کر دیا ہے۔ کانفرنسی کامریڈوں کی پاکستان میں آمد و رفت اور نالی میل سے علاقہ کے لوگ سخت خطرہ محسوس کر رہے ہیں ان کی۔۔۔

بقیہ ارنیہ میں کانفرنس کا جلسہ

(صفحہ ۲ سے آگے)

جب ڈپٹی کمشنر کے پاس گئے تو انہوں نے انہیں مہاشہ ناہر سنگھ کے پاس سفارش کرنے کیلئے بھیج دیا۔ مگر جب مہاشہ ناہر سنگھ کو ہم نے سفارش کرنے کے لئے کہا۔ تو اس نے ہم سے سو روپیہ رشوت کے طور پر مانگا۔

(بقیہ پوسٹ میں)

ٹیلیفون نمبر ۴۳۲ رجسٹرڈ نمبر ۳۲۷

جے سودیش جموں توی

جلد نمبر ۲ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۵۷ء نمبر ۱۷

ٹکٹوں کی تقسیم کے سوال پر کانفرنسی کامریڈوں میں زبردست انتشار

جموں ۱۰ فروری۔ خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اسمبلی کے لئے ٹکٹوں کی تقسیم کے سوال پر کانفرنسی کامریڈوں میں شدید انتشار پیدا ہو گیا ہے۔ کمیونسٹ دھڑے کی یہ کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ ٹکٹیں حاصل کر لی جائیں۔ اور باقی نشستوں پر اپنے آزاد امیدوار کھڑے کر دیئے جائیں۔ ایسی کمیونسٹ دھڑے کا یہ خیال ہے۔ کہ کمیونسٹوں کو پیچھے پھینکنے کا اس سے زیادہ سنہری موقع اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ مزید پتہ چلا ہے۔ کہ حد بندی جس پر صدر ریاست کے دستخط ۶ فروری کو ہی ہو گئے تھے اس میں کانفرنسی کامریڈ اپنی مرضی کے مطابق تبدیلیاں کر رہے ہیں۔ اور نشستوں میں حد بندی کے اعلان میں تاخیر کا یہی کارن ہے نیز حد بندی کے سوال پر بھی کامریڈوں میں آپس میں توں توں میں میں ہو رہی ہے۔

صوبہ جموں کو آبادی کے تناسب سے نمائندگی سے محروم رکھنے کیلئے کانفرنسی حکمرانوں کی ناپاک سازشیں

پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کی پریذیڈنٹ سیکورٹی کونسل کے نام چٹھی!

جموں ۶ فروری۔ جموں و کشمیر پرجا پریشد کے صدر پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے سیکورٹی کونسل کے پریذیڈنٹ کو نیویارک ایک چٹھی لکھی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔" اس امر سے ہر شخص بخوبی واقف ہے۔ کہ ہندوستان کی تقسیم کے فوراً بعد ریاست کے مہاراجہ بہادر ہری سنگھ نے پاکستان کے ساتھ جوں توں کا معاہدہ کیا۔ جبتک کہ ہندوستان یا پاکستان میں شمولیت کے متعلق آخری فیصلہ کیا جا سکے لیکن جوں توں کا معاہدہ ہوا ہی تھا۔ کہ پاکستان نے سازشانہ طور پر ریاست کی سپلائی اس لئے بند کر دی تاکہ ریاست کو پاکستان میں شامل ہونے کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ اس طرح پاکستان نے نہ صرف جوں توں کے معاہدہ کی خلاف ورزی کی۔ بلکہ حملہ آوروں کو ریاست میں بھیج دیا۔ جنہیں پاکستانی فوج کی پوری پوری امداد حاصل تھی۔ ان حملہ آوروں نے بلا امتیاز بے رحمانہ اور ظالمانہ قتل و غارت کا طوفان برپا کیا۔ لوٹ مار مچائی۔ عورتوں کی بے حرمتیاں کیں۔ آگ لگائی اور ہر طرف خوف و ہراس پھیلایا۔ حملہ آوروں نے ایک لاکھ سے زائد لوگوں کو بے رحمانہ طور پر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور کروڑوں روپیہ کی جائدادیں لوٹ کر لے گئے۔ مہاراجہ اور ریاستی عوام نے بچاؤ کی کوئی صورت نہ دیکھ کر پاکستانی ظالموں سے ریاست کو بچانے کے لئے ہند سرکار سے امداد کی درخواست کی۔ حملہ آوروں سے ریاست کو بچانے کے لئے ہندوستان نے اپنی فوجیں بھیجیں۔ بڑی سوچ و وچار کے بعد ریاست کے مہاراجہ اور لوگوں نے یک زبان ہو کر ہندوستان کے ساتھ ریاست کے الحاق کا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ ریاستی عوام محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں اُن کا نہ صرف جان و مال محفوظ ہے۔ بلکہ ان کی سیاسی۔ سماجی اور اقتصادی ترقی کے لئے ہندوستان کے ساتھ روایتی اور تاریخی لحاظ سے ایک اٹوٹ سمبندھ ہے۔ اور نمائندہ ڈیموکریسی کے ذریعے اس الحاق پر کئی بار مہر تصدیق ثبت ہو چکی ہے۔ اوپر متذکرہ باتوں سے صاف عیاں ہے۔ کہ پاکستان نے نہ صرف جوں توں کے معاہدہ کی خلاف ورزی کر کے ریاست کے ساتھ دھوکا کیا ہے۔ بلکہ جارحانہ طور پر حملہ بھی کیا ہے۔ جہاں تک ریاست کے الحاق کا تعلق ہے۔ یہ قانونی اور آئینی طور پر مکمل ہو چکا ہے۔ اور ان حالات میں سیکورٹی کونسل کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کہ ریاست میں رائے شماری کروانے کا مسئلہ پیدا کیا جائے۔ کیونکہ ایسا کرنا بذات خود یو۔ این چارٹر اور عوام کے فیصلہ کے متضاد ہے۔ اور عوام کو دی گئی خود مختیاری و آزادی کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔ لہٰذا عوام رائے شماری کے کسی بھی سوال کی پوری شدت کے ساتھ مخالفت کریں گے۔ اور ریاستی جنتا اس دھرتی پر بدیشی فوجوں کے داخلہ کو کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کرے گی۔ اس لئے گزارش ہے کہ پاکستان کی تحریک کے مطابق ریاست میں یو۔ این فوج کا داخلہ ملک کے امن اور بین الاقوامی نقطہ نظر سے نہایت خطرناک ہوگا۔ لہٰذا مؤدبانہ طور پر میں سیکورٹی کونسل کی توجہ اصل مسئلہ کی طرف دلاتا ہوں کہ پاکستان ریاست میں ایک حملہ آور کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس نے ریاست کے ایک تہائی حصہ پر غاصبانہ طور پر قبضہ کر رکھا ہے۔ لہٰذا حملہ آور پاکستان کے خلاف کارروائی کی جائے اور ریاست کے مقبوضہ علاقہ کو آزاد کروایا جائے۔

کامریڈ رام پیارا صراف کے غنڈوں کی رہائی کے بعد غنڈہ گردی / خرمستیاں شروع

سانبہ ۱۰ فروری۔ علاقہ سے اس امر کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ رام پیارا صراف کے غنڈوں نے ضمانتوں پر رہا ہونے کے بعد سانبہ سے باہر جا کر شراب پی اور شراب کے نشہ میں بدمست ہو کر ناچتے ہوئے اپنے گاؤں کو واپس گئے۔ اور راستہ میں دوسرے گاؤں کے لوگوں کو دھمکیاں دیتے گئے۔ کہ تم لوگوں نے ہمارے خلاف شہادتیں دی تھیں۔ ہم تمہیں جلدی ہی سیدھا کریں گے۔ قتل کر دیں گے وغیرہ" اور اس طریقے سے عوام میں خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اگر گورنمنٹ نے غنڈوں کے خلاف ایکشن نہ لیا تو علاقہ کے امن کو سخت اندیشہ ہے۔ (ن۔ن)

سرکاری ملازم سیاسیات میں الجھ کر جمہوریت کا خون کر رہے ہیں!

ادھمپور ۷ فروری۔ پرجا پریشد تحصیل ادھمپور کی کنونشن میں شمولیت کے سلسلہ میں پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ یہاں تشریف لائے۔ تو ان کی آمد پر سارا قصبہ دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ جگہ جگہ دروازے بنائے گئے تھے۔ پنڈت جی کی آمد پر ہزاروں لوگوں نے اپنے محبوب رہنما کا سواگت کیا۔ اور ایک شاندار جلوس نکالا گیا۔ جلوس کے خاتمہ پر ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا۔ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کچھ لوگ آج یہ کہتے ہیں کہ ریاست کا الحاق ہندوستان کے ساتھ انہوں نے اب کیا ہے۔ لیکن یہ وہی لوگ ہیں۔ جنہوں نے ریاست کے ہندوستان کے ساتھ الحاق کے مسئلہ کو پیچیدہ کیا۔ در اصل ریاست کا الحاق ہندوستان کے ساتھ ۱۹۴۷ء سے ہی قانونی و آئینی طور پر مکمل ہو چکا ہے ۔ پنڈت جی نے مزید کہا۔ کہ پرجا پریشد کی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ ریاست کے مستقبل سے متعلق برسر اقتدار لوگوں کی سازشیں فیل ہوئی ہیں۔ اور آج وہ بھی ریاست کے ہندوستان کے ساتھ الحاق کے طے شدہ مسئلہ کو تسلیم کر رہے ہیں۔ ریاست میں آنیوالے جنرل انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا۔ کہ دیش کے حالات اسی بات کا تقاضا کرتے ہیں۔ کہ ریاستی حکومت عوام کے ساتھ انصاف کرے۔ اور کسی کو آزادانہ رائے کا موقع نہ دیا جائے۔ لیکن یہ انتہائی دکھ کی بات ہے۔ کہ کانفرنسی حکمران جس راستے پر چل رہے ہیں وہ نہ صرف جمہوری اصولوں کے منافی ہے۔ بلکہ ملک کے وسیع مفاد کے لئے بھی ایک بڑا نقصان دہ ہے۔ سرکاری مشینری کو کھلے بندوں برسر اقتدار پارٹی کا پرچار کرنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ برسر اقتدار جماعت کے ذمہ دار کارکن قانون کو ہاتھ میں لیکر شریف لوگوں کا ناک میں دم کر رہے ہیں۔ لیکن یہ ایسی باتیں ہیں۔ جسے کسی بھی حالت میں عوام کے لئے خاموشی سے برداشت کرنا ناممکن ہے۔ اس سلسلہ میں میری ہند سرکار اور بخشی صاحب سے گزارش ہے۔ کہ وہ سارے حالات پر بڑے ٹھنڈے (بقیہ صفحہ ۳ پر)

صوبہ جموں کو غلام بنائے رکھنے کیلئے کانفرنسی حکمرانوں کی ناپاک سازش!

(سیاسی نامہ نگار)

جموں ۹ فروری۔ پچھلے کچھ دنوں تک اس امر کی خبریں شائع ہوتی رہیں کہ ریاست میں انتخابات میں ۱۵ لاکھ ووٹر حصہ لیں گے۔ اس کے بعد جب یہ خبر نکلی کہ صوبہ جموں میں ساڑھے سات لاکھ ووٹر ووٹ ڈالیں گے تو پرجا پریشد نے آواز اٹھانی شروع کر دی کہ صوبہ جموں کو آبادی کے لحاظ سے نمائندگی دی جائے۔ کیونکہ جب صوبہ جموں اور کشمیر کے ووٹروں کی تعداد میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ تو صوبہ کشمیر کو کس طرح ۴۵ نشستیں اور صوبہ جموں کو صرف ۳۰ نشستیں دی جا رہی ہیں۔ کیا جموں کے لوگوں کے ووٹ کم قیمتی ہیں۔ اس پر کانفرنسی سرکار کے دیوانوں میں ایک زلزلہ سا پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ اور یہ خبریں نکلنی شروع ہو گئیں۔ کہ کشمیر کے نو لاکھ کے قریب ووٹر بنے ہیں تو اس پر بھی آواز پیدا ہونی شروع ہو گئی۔ کہ تب بھی صوبہ جموں کو ۴۵ کے مقابلہ میں ۳۸ نشستیں ملنی چاہئیں۔ چنانچہ اب جبکہ بخشی صاحب دہلی گئے تو وہاں پر ریاست میں کل ووٹروں کی تعداد اخبار نویسوں کو ۱۸ لاکھ سے اوپر بتا آئے ہیں۔ یہاں پر بھی لوگوں کو یہی بتایا جا رہا ہے۔ کہ صوبہ کشمیر میں گیارہ لاکھ ووٹر بنے ہیں ۔ لوگوں میں اس بات پر بڑی حیرانگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے مطابق صوبہ کشمیر کی کل آبادی ۱۷ لاکھ کے لگ بھگ تھی۔ جس کا کافی حصہ پاکستانی مقبوضہ علاقہ میں چلا گیا ہے۔ اس کے برعکس صوبہ جموں کی آبادی ۱۹ لاکھ تھی۔ اور صوبہ جموں کا بھی کشمیر سے زیادہ حصہ پاکستان کے قبضہ میں نہیں۔ دوسرے جتنے مسلمان صوبہ جموں سے ہجرت کر گئے ہیں۔ اس سے کتنے ہی زیادہ پاکستانی مقبوضہ علاقوں سے ہندو یہاں آ گئے ہیں۔ (بقیہ صفحہ ۳ پر)

ڈگر کے امرناتھ
شیو کھوڑی

از قلم: شری رتن لال کرشل

شیو کھوڑی تحصیل ریاسی میں ویشنو دیوی سے دوسرے درجہ پر ایک بڑا تیرتھ ستھان ہے۔ لیکن گورنمنٹ کی عدم توجہ کے کارن مشہور نہ ہو سکا۔ ویسے ہر سال شیوراتری کو یہاں ایک بڑا بھاری میلہ لگتا ہے۔ اور تحصیل بھر و اردگرد سے ہزاروں لوگ اس روز مہادیو مہاراج کے درشن کرنے آتے ہیں۔ باوجود اِس امر کے کہ تیرتھ ستھان تک پہنچنے کیلئے راستہ نہایت ہی خراب ہے۔ اس ستھان کی اہمیت کے پیش نظر ضرورت اس بات کی ہے کہ وہاں تک پہنچنے کیلئے سرکار ایک لاری روڈ بنائے۔

پرانوں میں ایک راکھشس بھسما سُر کی کتھا آتی ہے، جس نے بھگوان مہادیو سے یہ وردان حاصل کیا تھا کہ وہ جس بھی شخص کے سر پر ہاتھ رکھے گا۔ وہ بھسم ہو جائیگا۔ بھسما سُر نے یہ طاقت حاصل کرنے کے بعد سب سے پہلے مہادیو کو ہی بھسم کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن وہ اُس کی زد سے بچ نکلے۔ اور انجام کار انہیں ایک غار میں پناہ لینی پڑی۔ یہ غار جسے "شیو کھوڑی" کہتے ہیں ریاسی سے ۴۲ میل دُور شمال مغرب میں پورہ کوٹلہ کے نزدیک ایک پہاڑ کے عین وسط میں واقع ہے۔

شیو کھوڑی تک پہنچنے کیلئے کافی دُور تک دُودھ گنگا کے کنارے کنارے سفر کرنا پڑتا ہے۔ دُودھ گنگا کے پانی کا رنگ اگر دُودھ نہیں تو لسّی کی طرح سفید ضرور ہے۔ یوں دکھائی دیتا ہے جیسے کسی نے اس پانی میں لاکھوں مٹکے دُودھ انڈیل دیا ہو، دُودھ گنگا کے دونوں طرف اونچے اونچے پربت ہیں، جو سبز درختوں، پھولوں کے خودرو پودوں اور گھنی جھاڑیوں سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ یہ منظر نہایت دلکش ہے، خودرو پھولوں کی مہک دُودھ گنگا کے ساتھ ساتھ رواں دواں نظر آتی ہے، یوں دکھائی دیتا ہے، جیسے دُنیا بھر کی دلفریبیاں سمٹ کر دُودھ گنگا کے گردو پیش کے ماحول میں تبدیل ہو گئی ہوں۔ دُودھ گنگا ایک جل پری سی نظر آتی ہے، جو سبزے کی فلک بوس متوازی دیواروں کے ساتھ محو رقص ہو۔ پانی سے اُبھری ہوئی چٹانوں اور پتھروں پر اُن ستاروں کا گمان ہوتا ہے، جو رات کو آسمان پر چمکنے والے تاروں سے جُدا ہو کر اس سفید پانی میں گر پڑی ہوں، اور منجمد ہو گئی ہوں، یوں تو جموں سے وادئ کشمیر کے انتہائی شمال تک قدم قدم پر فطری مناظر بے طرح بکھرے پڑے ہیں۔ لیکن جو شوکت دُودھ گنگا کے تٹ پر ہے، وہ چشم بینا کو اور کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ ایک عجیب سی رعنائی ہے، ایک عجیب سی دل آویزی ہے، ایک عجیب سا نکھار اور شادابی ہے، قدرت اس جگہ بالکل معصوم سی نظر آتی ہے، اُس کے چہرے پر بچپن کی جھلک ہے، اُس کی اداؤں میں دوشیزگی کا عالم ہے، اور سچ پوچھو تو یہی وہ مقام ہے، یہاں ابھی حرص و آز کی لمبی اُنگلیاں فطرت کے جوبن کی شوکتوں پر جھپٹ نہ سکی ہوں۔ شاید کبھی وہ دِلآویزی تھی، جس سے متاثر ہو کر بھگوان مہادیو نے اِس مقام کو اپنی اعانت کیلئے منتخب کیا تھا۔

شیو کھوڑی سے تین فرلانگ نیچے ایک گنبد سا ہے، اس گنبد سے دُودھ گنگا کا ظہور ہوتا ہے، گنبد میں داخل ہونے کیلئے ایک چھوٹا سا راستہ بھی ہے، اور شیو درشن سے پہلے بھگت لوگ بالعموم اِسی گنبد میں داخل ہو کر اشنان کرتے ہیں۔ یہ گنبد نما چٹان یوں نظر آتی ہے، جیسے وہ ایک عظیم انسانی گردن ہو۔ اور اُس کے مُنہ سے جھر جھر کرتا سفید پانی نکل رہا ہو۔ لوگوں نے دریاؤں کے منبع تو لاتعداد دیکھے ہونگے، لیکن یہ ایک عجیب سا منبع ہے، اور دیکھنے سے ہی تعلق رکھتا ہے، کئی دریا جھیلوں سے نکلتے ہیں۔ کئی چشموں سے لیکن ایک انسانی گردن سے ملتی جلتی چٹان کے مُنہ سے دُنیا بھر میں صرف ایک ہی جگہ سے دریا پھوٹتا ہے، اور وہ مقام شیو کھوڑی ہے۔ اگر ہندوستان کے منظر نگاروں، مصوّروں، رومیوں اور فطرت کے پرستاروں کی رسائی اِس مقام تک ہوتی تو نامعلوم وہ دُودھ گنگا کے دھرتی سے پھوٹنے کی دِلآویزی کو کیسے قلمبند کرتے؟

دُودھ گنگا کے اِس دہانے سے ایک چھوٹی سی پگڈنڈی کسی ناگن کی طرح بل کھاتی اور لہراتی ہوئی اُوپر کی طرف چڑھتی ہے، اور یاتریوں کو پہاڑ کے وسط تک لے جا کر ایک چھوٹے سے آنگن میں پہنچا دیتی ہے۔ اِس آنگن کے ساتھ پہاڑ میں ایک مستطیل سا برآمدہ ہے، جو بیس فٹ چوڑا اور شاید اسّی فُٹ کے قریب لمبا ہو گا، جس جگہ یہ برآمدہ ختم ہوتا ہے، وہاں دیوار میں ایک شگاف ہے، ایک ایسا شگاف جس سے بیک وقت ایک ہی آدمی داخل ہو سکتا ہے، اور پھر ایک ٹیڑھا ترچھا راستہ ہے، جو پہاڑ کے سینے کو اندر ہی اندر چیرتا چلا گیا ہے، یہی گپھا کا حقیقی راستہ ہے۔ کہیں تاریکی میں ترچھے ہو کر چلنا پڑتا ہے، کہیں بیٹھ کر کہیں پیٹ کے بل رینگنا پڑتا ہے، ایک گڑھا سا درمیان میں آتا ہے، جس میں اُترنے اور چڑھنے کیلئے قدرتی سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ آگے چڑھائی ہے، اور راستہ بھی کافی چوڑا ہو جاتا ہے، کئی جگہ گپھا کا راستہ اِتنا تنگ ہے، کہ آنے جانے والے بیک وقت گذر نہیں سکتے، اور انہیں کسی فراخ مقام پر اُس وقت تک انتظار کرنا پڑتا ہے، جب تک کہ دوسرے گذر نہیں جاتے، اندر چڑھائی ختم ہو جانے کے بعد دُنیا کی وہ عظیم ترین گپھا ہے، یہاں دروازہ کے ساتھ قدِآدم شیولنگ سمھایت ہے، جس میں خربوزے کی طرح قاشیں سی بنی ہوئی ہیں۔ شیولنگ کے اُوپر گپھا کی چھت پر گائے کے تھنوں سی بناوٹ اُبھری ہوئی نظر آتی ہے۔ اِن چار تھنوں سے شیولنگ پر ہر وقت سفید رنگ کا پانی ٹپکتا رہتا ہے، یہ گپھا کافی چوڑی اور لمبی ہے، اور میرا تو خیال یہ ہے کہ یہ دُنیا کی سب سے بڑی گپھا ہے، جس میں بیک وقت پچاس ہزار آدمی سما سکتے ہیں۔

میرا روئے سخن اُس کمرے کی طرف ہے۔ یہاں شیولنگ سمھایت ہے۔ شیولنگ تک پہنچنے یا اُس سے پہلے کا برآمدہ نہیں۔ اندرونی گپھا کم از کم چالیس فُٹ چوڑی، بیس فٹ اونچی اور لمبائی میں تین فرلانگ سے کم کسی بھی صورت میں نہ ہوگی۔ اِس گپھا کا فرش ہموار نہیں، ٹیڑھا میڑھا اور اونچا نیچا سا ہے، یہاں قدم قدم پر مختلف تیرتھ ستھانوں کے منظر قدرتی طور پر بنے ہوئے ہیں۔ گوری کنڈ ہے۔ دیواروں پر شیش ناگ کی جھلک ہے۔ کہیں گنیش، کہیں برہما، کہیں وشنو، اور کہیں اندر دیوتا براجمان ہیں۔ یہاں شیوراتری کو بڑی بھاری یاترا ہوتی ہے۔ اور میلہ لگتا ہے، یاترا کے دنوں میں سادھو لوگ مختلف دیوتاؤں کے پاس بیٹھے اُن کی پُوجا کرتے ہیں۔ اور اُن کے سنکھوں و گھڑیالوں کی آوازیں یوں سنائی دیتی ہیں جیسے وُہ میلوں کا فاصلہ طے کر کے ہمارے کانوں تک پہنچ رہی ہوں۔ اِس گپھا کے دونوں اندرونی سرے چھوٹی چھوٹی مصنوعی دیواریں کھڑی کر کے بند کئے گئے ہیں۔ لیکن اگر مشعلیں یا ٹارچیں ساتھ ہوں تو انسان بآسانی اِن دیواروں کے اُوپر سے آگے کی طرف جا سکتا ہے۔ لیکن مشعلوں کی روشنی اِتنا ہی دکھائی دیتا ہے۔ جیسے اندھیرے کا ایک اتھاہ سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہو۔ کہیں فرش ہی نظر آتا ہے۔ نہ چھت۔ پہاڑ کے سینے میں ایک عظیم خلا ہے، جو نامعلوم اندر ہی اندر کہاں تک چلا گیا ہے۔ اِس خلا کا حدود اربعہ آج تک کوئی معلوم نہیں کر سکا۔ البتہ بہت سی داستانیں اِس کے متعلق مشہور ضرور ہیں۔

ڈگر کیسری

— از نربھیک جموال

نیاگ مُورت پریم کا اوتار ڈُگر کیسری!
قوم نے جس کو چُنا سردار ڈُگر کیسری

تیری نس نس میں بھری ہے دیش بھگتی ویرتا
ویر زور آور کی تو تلوار ڈُگر کیسری

تیرے دِل میں درد ہے مجبور اور مظلوم کا
دین دُکھیوں کا ہے مددگار ڈُگر کیسری

قوم کی خاطر سہیں تُو نے ہزاروں سختیاں
کُند ظالم کے کئے ہتھیار ڈُگر کیسری

شیخ کے دم خم گئے شیخی ہوئی سب کرکری
جب ہُوا تو برسرِ پیکار ڈُگر کیسری

اک نشان۔ پردھان بھی اِک۔ دیش میں اک ودھان
مانگ تیری ہے یہی للکار ڈُگر کیسری

دیش بھارت کے لئے سروسو اپنا بھینٹ کر
خون سے لکھ کر دئے اقرار ڈُگر کیسری

تُو ہردیہ سمراٹ ہے لاکھوں دلوں کا بادشاہ
تیرے سینک ہم کھڑے تیّار ڈُگر کیسری

دھرتی جس پر مُکرجی نے خون سے چھینٹے دئے
ہم ہیں رکھشک اُس کے پہرے دار ڈُگر کیسری

نظر سے دیکھے گا جو جمّوں و کشمیر کو
خاک میں مِل جائے وہ غدّار ڈُگر کیسری

مقام کی [illegible] نے اکبار جو ہاتھوں میں کھڑگ
پھر مچا دے گا میں ہاہاکار ڈُگر کیسری

ہفتہ وار "جے سودیش" جموں

۱۴ر فروری ۵۷ء

انتخابات اور عوام کا فرض

جوں جوں الیکشن نزدیک آرہے ہیں۔ گدیوں کو بچانے کے لئے برسر اقتدار کانفرنسی حکمرانوں کی جمہوریت کش اور اخلاق سوز کارروائیوں میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ سارے کی ساری سرکاری مشینری کو نیشنل کانفرنس کا پرچار کرنے کے لئے میدان میں جھونک دیا گیا ہے۔ غنڈہ گردی اور لاقانونی کو ہوا دیکر عوام کو دھمکایا جارہا ہے۔ ووٹر فہرستوں کی تشکیل میں ہیرا پھیری سے کام لیا گیا ہے۔ نشستوں کی حد بندی کے سلسلہ میں سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لینے کی بجائے قانون اور ضابطہ کی دھجیاں اڑا کر حد بندی کانفرنسی امیدواروں کی مرضی کے مطابق کی جارہی ہے۔ بڑے بڑے افسروں اور دوسرے ملازموں کی تبدیلیاں کانفرنسی لیڈروں کی مرضی کے مطابق کی جارہی ہیں۔ کہیں مالیہ معاف کیا جارہا ہے۔ تو کسی کو فری روٹ پرمٹ دیئے جارہے ہیں۔ کسی کے لڑکے کو نوکری کا لالچ دیا جارہا ہے۔ تو کسی کو ترقی مل رہی ہے۔ کہنے کو تو ریاست کیلئے الیکشن کمشنر ایک آزاد اور با اختیار ادارہ رکھا گیا ہے۔ مگر عملی طور پر حقیقت یہ ہے کہ الیکشن کمشنر کا قدم برسر اقتدار لوگوں کی مرضی کے بغیر ادھر سے ادھر نہیں اُٹھ رہا ہے۔ اور ایک طرح سے الیکشن کمشنر صحیح معنوں میں خود بخشی غلام محمد اور اس کے حکمران ساتھی بنکر رہ گئے ہیں — عوام کی دیرینہ مانگیں اور گورنمنٹ سے متعلقہ مدتوں سے لوگوں کے کھٹائی میں پڑے ہوئے کام اس شرط پر پورے کرنے کے وعدے کئے جارہے ہیں۔ کہ وہ نیشنل کانفرنس کے امیدواروں کو کامیاب بنائیں گے۔ گویا جمہوریت کا نام لے کر نہ صرف جمہوریت کا خون کیا جارہا ہے۔ بلکہ بار بار اس بات کے اعلانات کرکے کہ ریاست میں انتخابات بالکل آزادانہ اور منصفانہ ہونگے لوگوں سے مذاق کیا جارہا ہے۔ اور دنیا کو دھوکا دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ لیکن یہ دنیا کو نہیں بلکہ اپنے آپ کو دھوکا دینے کی کوشش کہی جاسکتی ہے۔ کیونکہ حقائق کو آخر کس طرح چھپایا جاسکے گا — لیکن اس سلسلہ میں تشویش ناک پہلو یہ ہے۔ کہ ریاست کے حالات اس بات کی اشد مانگ کرتے ہیں۔ کہ یہاں پر بالکل امن و امان رہے اور لوگوں کو کسی شکایت کا موقع نہ دیا جائے۔ لیکن جو کچھ عملی طور پر سامنے آرہا ہے۔ اس کی موجودگی میں یہی کہنا چاہیئے۔ کہ ریاست کے کانفرنسی حکمران اپنے عمل اور کردار سے خود ملک کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کررہے ہیں۔ اور بار بار اس طرف توجہ دلانے کے باوجود اندھیر گردی کا جاری رہنا اس بات کے شکوک پیدا کرتا ہے۔ کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔ اور حکومت میں ایسے لوگوں کا غلبہ ہے جو بھارت دوستی کے نام پر وطن دشمنی کے کھیل کھیل رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہند سرکار کی پہلے بھی کئی بار توجہ دلائی جاچکی ہے۔ اور آج جبکہ کانفرنسی حکمرانوں کے عمل سے ملک کے وسیع مفاد کے لئے انتہائی خطرناک حالات پیدا ہورہے ہیں۔ ہند سرکار پر بڑی بھاری ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ کہ وہ آنکھیں کھول کر چلے اور ریاستی حکمرانوں کے برائی اور ناانصافی کی طرف بڑھتے ہوئے قدموں کو روکے — انتخابات کے اس موقعہ پر ریاستی عوام پر بھی بڑی بھاری ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ بُرے اور بھلے میں پہچان کریں۔ جمہوریت کے تقاضوں کو سمجھیں اور اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے گذشتہ نو سال کے واقعات کو سامنے رکھیں۔ ذاتیات۔ برادری ازم یا کسی لالچ میں پھنس کر ووٹ کا استعمال کرنا ملک اور قوم سے ایک بھاری دشمنی ہوگی۔ اور اپنے مستقبل کو تاریک بنانے کے مترادف ہوگا۔ آج لوگوں کیلئے ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ وہ لوک راج کے بنیادی اصولوں کو سمجھیں۔ اور حقیقت کو پہچانیں کہ انہیں دینے والا کوئی نہیں بلکہ وہ خود مالک ہیں۔ اور حکمران ان کے نوکر ہیں۔ اور پھر اس بات کو سمجھیں۔ کہ اگر نوکر کام اچھا نہ کرے یا کوئی بے ایمانی کرے تو اسے مالک کو بدلنے کا پورا پورا ادھیکار ہے

(باقی آئندہ)

(بقیہ صفحہ ۸ سے آگے) :- "عوام ووٹ کس کو دیں" :— قانون اور عدالتیں اسی پرانے رومن اور انگلش قانون پر چل رہی ہیں۔ جو جہاں کے عوام کی معاشرتی اور تمدنی زندگی سے بالکل تعلق نہیں رکھتے۔ جن کی تعلیم و تربیت کے لئے ہر فرقہ کی فطرت۔ عادات اور رہن سہن کا مطالعہ ضروری ہے۔ ایسے ہی ان پر لاگو ہونے والے قوانین بھی ان کے جملہ حالات کے گہرے تجسس کے بعد ہی بنائے جانے چاہئیں۔ اسی لئے رائے دہندگان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے حلقہ کے کامیاب امیدوار سے یہ اقرار لیں۔ کہ وہ ایک کمیشن کم از کم انسانی معیار زندگی قائم کرنے کے لئے اور دوسری مستقل ریسرچ کمیشن۔ قانون۔ تعلیم وغیرہ میں ہندوستانی روایات اور حالات کے مطابق اصلاحات کئے جانے کی سفارشات کرنے کے لئے مقرر کروائیں گے۔

نشستوں کی حد بندی :- جموں۔ ۱۲ر فروری۔ تادم تحریر اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں نشستوں کی حد بندی کے متعلق کوئی سرکاری اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ مگر خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آج سے چار دن پہلے کی گئی حد بندی

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

بھانت بھانت کی بولیاں!

ریاسی۔ ۹ر فروری۔ پچھلے دنوں یہاں دو سال کے عرصہ کے بعد نیشنل کانفرنس کے دو عدد جلسے تیرہ دنوں کے وقفے میں ہوئے۔ پہلے جلسہ کے لئے لوگوں کو مقامی تحصیلدار صاحب نے ڈپٹی کمشنر کی آمد اور انتقالات تصدیق کرانے کے بہانے بلایا تھا۔ انتقال ایک بھی تصدیق نہ ہوا۔ جس پر لوگ جھوٹی سرکار کا سیاپہ کرتے گھروں کو لوٹے۔ جلسہ ہونے پر ایک بھی مقامی آدمی نعرے لگوانے کے لئے تیار نہیں ہوا۔ اس لئے ضلع صدر بیگڑہ کو یہ کام سر انجام دینا پڑا۔ جلسہ میں بھانت بھانت کی بولیاں بولی گئیں۔ شری کرشن دیو سیٹھی نے کہا۔ پرجا پرشد اور پاکستان دونوں ایک ہیں۔ ہمیں دونوں کو ختم کرنا ہے۔ بیگڑہ صاحب نے کہا۔ اپوزیشن کی ضرورت ہوتی ہے۔ شری دیوب نے کہا۔ آپ ہماری جگہ آجائیں۔ ہم جانے کو تیار ہیں۔ صدر جلسہ نے فرمایا۔ موجودہ ٹاؤن ایریا کمیٹی بہت خراب ہے۔ لوگوں کا کچھ بھلا نہ کرسکی۔ مجھے چیئرمین بنادو۔ مقرر اصحاب ماسوائے سیٹھی کے سب گھبرائے ہوئے تھے۔ دوسرے جلسے کے لئے لوگوں کو بخشی رشید اور شری شیام لال صراف کا نام لیکر بلایا گیا تھا۔ لیکن باہر سے ایک سو آدمی آیا۔ لیکن بڑے لیڈروں کی جگہ کوتوال چونی لعل بھدرواہی چلے آئے۔ جلسے میں مقررین نے کہا۔ پرجا پرشدی ہمیں گالیاں دیتے ہیں۔ پر ہم ایسا نہیں کرتے۔ لیکن صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا۔ کہ پرجا پرشدی چور ہیں۔ ان چوروں کو ہم گرفتار کرائیں گے۔ انہوں نے میری سیمنٹ چرائی ہے۔ جلسے میں دو درجن آدمی نعروں کا جواب دیتے تھے۔

گرام سیوک کانفرنس کے ورکر!

ریاسی۔ ۹ر فروری۔ نیشنل کانفرنس کے جلسے کامیاب کرانے ڈپٹی کمشنر اودھمپور یہاں تشریف لاتے ہیں۔ پہلے جلسے کے لئے آپ موتی رام بیگڑہ کو اپنی جیپ میں بٹھا کر لائے۔ جلسے کے بعد پریڈ گراؤنڈ میں کچھ دیہاتی بھائیوں کیساتھ بات چیت ہوئی ڈپٹی کمشنر ٹھاکر سہدیو سنگھ نے فرمایا۔ کہ آپ اپنی تکلیفیں گرام سیوکوں کے ذریعہ پہنچائیں یہ گرام

(بقیہ صفحہ ۵)

مسروقہ کی برآمدگی ہوئے بغیر انہیں ضمانتوں پر رہا کر دیا ہے — ڈاکوؤں کی رہائی پر نیشنل کانفرنسی کارکنوں نے ان کا ایک جلوس نکالا۔ کامریڈوں کی عورتوں نے انہیں ہار پہنائے۔ اور جلوس میں قومی پروانے زندہ باد کے نعرے لگائے۔ جلوس میں یکصد کے قریب کانفرنسی کامریڈ مرد اور عورتیں شامل تھیں۔ لوگ حیران تھے۔ کہ یہ اچھے قومی پروانے ہیں۔ جو کئی کئی کیسوں کے ملزم ہیں۔

اندھیر گردی چوپٹ راجہ

"کشمیر کشمیریوں کا ہے"

الہ آباد کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال جی نہرو نے جب کشمیر کے مسئلہ کا ذکر کیا۔ تو ایک کونہ سے کسی نے نعرہ بلند کیا۔ "کشمیر ہمارا ہے" تو نہرو جی نے غصے میں آکر کہا۔ غلط ہے کشمیر ہمارا نہیں ہے۔ بلکہ کشمیر کشمیریوں کا ہے۔ اور اگر کشمیری ہمیں وہاں سے آج نکلنے کے لئے کہیں تو ہم ہر منٹ میں کشمیر کو چھوڑ کر چلے آئیں گے — لوگوں میں شری نہرو جی کے ان الفاظ پر بڑی حیرانگی کا اظہار کیا جارہا ہے۔ کہ ایک طرف تو یہ اعلان پر اعلان کئے جارہے ہیں۔ کہ ریاست ہندوستان کا ایک اٹوٹ انگ بن چکی ہے۔ اب دنیا کی کوئی طاقت اسے ہندوستان سے الگ نہیں کرسکتی۔ اور اب یہ کہنے کا مطلب کیا۔ کہ کشمیر کشمیریوں کا ہے۔ گویا شری نہرو جی کی نظر میں کشمیری ہندوستانی نہیں بنے ہیں۔ ان کی الگ ہستی ابتک برقرار ہے۔

پنچایت راج کا مظاہرہ

جموں میں پنچایت راج کا مظاہرہ کرنے کے لئے کانفرنسی حکمرانوں نے ایک بھاری پنچایت کانفرنس بلائی ہے۔ لیکن جس طریقہ سے اس کانفرنس کی آڑ میں الیکشن جیتنے کے لئے سرکاری روپیہ لٹایا جارہا ہے۔ اس سے عیاں ہوجاتا ہے۔ کہ کانفرنسی حکمران کس قسم کا پنچایت راج قائم کرنا چاہتے ہیں۔ پتہ چلا ہے کہ کانفرنس میں روزانہ ۲۰ من گوشت۔ تین من پنیر اور سینکڑوں من دوسری اشیائے خوردنی استعمال میں لائی جا رہی ہیں۔ اور یہ بھی پتہ چلا ہے۔ کہ خاص خاص کامریڈوں کو پینے کے لئے بھی دی جارہی ہے۔

کانفرنسی سرکار کی جمہوریت

ہیرانگر کی تحصیل سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پنچایت کانفرنس میں شمولیت کے لئے منتخب شدہ پنچوں اور سرپنچوں کو نہ بلا کر کانفرنسی کامریڈوں کو کانفرنس میں بلایا گیا ہے۔ اور وہ ڈیلی گیٹ بنکر پنچایت کانفرنس میں حصہ لے رہے ہیں۔ اسی طرح دوسرے علاقہ جات سے بھی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ منتخب شدہ لوگوں کی جگہ کامریڈوں کو کانفرنس میں مدعو کیا گیا ہے۔ نیشنل کانفرنسی جمہوریت بھی تو اسی کا نام ہے۔

کانفرنس کے قومی پروانے

سانبہ۔ ۸ر فروری۔ کامریڈ رام پیارا صراف کے جن غنڈوں نے پرجا پرشد کے کارکنوں پر حملہ کرکے انہیں پیٹا تھا۔ اور سائیکل وغیرہ سامان لوٹ لیا تھا۔ منصف سانبہ نے

نیشنل کانفرنس کو ووٹ دینا جمہوریت کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کے مترادف ہوگا

برسرِ اقتدار حاکم ریاست میں منصفانہ الیکشن کروانے کے لئے اقدام کریں!

جموں۔ ۸ر فروری۔ شری رام ناتھ ایڈووکیٹ جنرل سیکریٹری پرجا پریشد نے آج یہاں ایک بیان میں کہا ہے کہ ریاست میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کروانے کے سلسلہ میں عوامی شکایات کے متعلق حکومت کی بار بار توجہ دلانے کے باوجود کوئی دھیان نہیں دیا گیا ہے۔ ووٹر فہرستوں کے اندر صفحوں کے صفحے کورے پڑے ہیں۔ فہرستوں میں بیکار غلطیاں ہیں۔ جو دس دن کے قلیل عرصہ میں درست نہیں ہو سکتی ہیں۔ اس سلسلہ میں دلائی گئی توجہ پر کوئی دھیان نہ دیا گیا۔ اور ہزاروں لوگ ووٹر بننے سے محروم رہ گئے ہیں۔ جن کے نام کا اندراج ووٹر فہرستوں میں نہیں کیا گیا تھا۔ نشستوں کی حد بندی اس طریقہ سے کی جا رہی ہے۔ جس کے تحت الیکشن میں حصہ لینے والی اپوزیشن جماعتوں کو انصاف کی کوئی توقع نہیں ہو سکتی۔ نشستوں کی حد بندی کرنے کے لئے ایک کمیشن کا تقرر عمل میں لانے کے لئے زبانی و تحریری طور پر کی گئی گذارشوں کو ٹھکرا دیا گیا ہے۔ اور اس امر کے لئے حسبِ سابقہ برسرِ اقتدار پارٹی کی پرائیویٹ میٹنگوں میں کیا گیا فیصلہ صادر فرمایا گیا ہے۔ اور حد بندی جو کہ جاری ہے وہ انتہائی طور پر جانبدارانہ اور مضحکہ خیز ہے۔ اس کے علاوہ یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ کہ اس وقت کئی سیاسی کارکن بلاوجہ نظربند رکھے گئے ہیں۔ یہ بات دلچسپی کے ساتھ نوٹ کرنے کے قابل ہے۔ کہ کشمیر سرکار عوام کو اعتماد میں نہیں چاہتی۔ اور پیپلز ری پریزینٹیشن ایکٹ جس کی ۱۷۰ دفعات ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک اور بل جس کی سولہ دفعات ہیں اسمبلی کے اجلاس میں صرف پانچ منٹ میں پاس کر دیئے گئے ہیں۔ برسرِ اقتدار حاکموں سے میری یہی پرارتھنا ہے۔ ریاست میں منصفانہ اور آزادانہ کروانے کے لئے سیاسی جماعتوں کے اعتماد میں لیں اور ایسے حالات پیدا نہ کریں۔ جیسے ۱۹۵۱ء میں آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کے موقعہ پر پیدا کر کے بائیکاٹ کرنے کے لئے مجبور کر دیا گیا تھا۔

بقیہ:۔ ادھم پور میں پرجا پریشد کا پبلک جلسہ صفحہ اول سے آگے :۔۔

دل سے غور کریں۔ اور دیکھیں کہ ریاستی حکومت اور اس کے کارندے کیا اپنے عمل سے ملک کے دشمنوں کے ہاتھ تو مضبوط نہیں کر رہے ہیں۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ ریاست کے برسرِ اقتدار لوگوں کی چالوں سے خبردار رہتے ہوئے برادری ازم اور انتشار پیدا کرنے والے طریقوں کو سمجھیں اور کسی کے دباؤ میں نہ آتے ہوئے تن من دھن سے سہیوگ دیکر پرجا پریشد کو کامیاب بنائیں۔ سردار بچن سنگھ جی پنچھی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آج لوگوں کو بدلے ہوئے دور کی ذمہ داریوں کو محسوس کرنا چاہیئے۔ اور ان کی آزادی و حقوق پر ڈاکہ مارنے والے برسرِ اقتدار لوگوں کی چالوں کو سمجھنا چاہیئے۔ آج وقت آیا ہے۔ کہ لوگ نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی طرف سے عوام پر روا رکھے گئے ظلم و ستم کا بدلہ لینے کے لئے انہیں انتخابات میں زبردست شکست دیں۔ آپ نے مزید کہا کہ نیشنل کانفرنس کو ووٹ دینا ریاست میں فاسسٹ قسم کے نظام کو ریاست میں مضبوط کرنے کے مترادف ہے۔

”آپ مجھے ایک بار پھر موقع دیکر دیکھیں میں کیا کیا کچھ کرتا ہوں!“

چالیس آدمیوں کے جلسہ میں گردھاری لال ڈوگرہ کی تقریر

ہیرانگر۔ ۸ر فروری۔ موضع مندیرہ تحصیل ہیرانگر میں نیشنل کانفرنس کا جلسہ ہوا۔ باوجود اس امر کے کہ سارے کی ساری سرکاری مشینری جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے زور لگاتی رہی۔ جلسہ میں حاضری گنتی کے چالیس اشخاص سے نہ بڑھ سکی۔ جلسہ میں گردھاری لال ڈوگرہ وزیرِ خزانہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آپ لوگوں نے مجھے آگے نو سال کا موقعہ دیا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جتنی سیوا مجھے آپ کی کرنی چاہیئے تھی نہیں کر سکا۔ اب آپ مجھے پھر موقعہ دیں۔ اور دیکھیں کہ میں آپ کے لئے کیا کیا کچھ کرتا ہوں۔

اسد اللہ میر کے قریبی ٹھیکیدار غریب مستری کے پیسے ہضم کر گئے

ڈوڈہ۔ ۸ر فروری۔ ڈوڈہ قصبہ میں آنے والی لاری روڈ پر لاکھوں روپیہ برباد کرنے کے باوجود سڑک ابھی تک مکمل نہیں ہو سکی ہے۔ جن ٹھیکیداروں نے دریائے چناب پر پل تعمیر کرنے کا ٹھیکہ لیا ہوا تھا وہ اسد اللہ میر ڈپٹی منسٹر کے خاص الخاص بیان کئے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ادھم پور کے مستری احمد شاہ نے بتایا ہے۔ کہ اس نے پل کی تعمیر کے سلسلہ میں لوہے کا سارا کام کیا ہے۔ مگر ٹھیکیدار اس کا دو صد روپیہ دبائے ہیں۔ اور سرکاری احکام اور منسٹر ان کی اس اندھیر گردی کے خلاف توجہ دلانے کے باوجود شنوائی نہیں ہو رہی ہے۔ (ن۔ن)

بقیہ۔ ہندی صفحہ ۳ سے آگے:۔۔ کو توڑ کر نئے سرے سے حلقے بنائے گئے ہیں۔ اور چار نشستیں اکھنور۔ [illegible] ... نمبر سنگھ پورہ اور سانبہ اشناہ ہریجنوں کے لئے ریزرو کی گئی ہیں اور اب ریاسی کو اکھنور [illegible] ... کر دیا گیا ہے۔

کانفرنس کے جنرل سیکریٹری کو اکھنور سے مایوس ہو کر واپس لوٹنا پڑا

جموں۔ ۸ر فروری۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ بخشی عبدالرشید جنرل سیکریٹری جموں و کشمیر مطابق پروگرام اکھنور میں پبلک جلسہ کرنے کے لئے گئے۔ لیکن جلسہ ناکام ہوتے دیکھ کر جلسہ کا پروگرام کینسل کر کے ورکرز میٹنگ رکھ لی۔ لیکن ورکرز میٹنگ میں بھی تو تو میں میں ہی ہوتی رہی۔ اور نیشنل کانفرنس کے جناب جنرل سیکریٹری صاحب اکھنور سے بُری طرح مایوس ہو کر واپس لوٹ آئے۔

کٹھوعہ میں نیشنل کانفرنس کے جنرل سیکریٹری کا بیتابال سواگت

ورکرز میٹنگ میں ایک دوسرے پر سنگین قسم کے الزامات لگائے گئے

کٹھوعہ۔ ۶ر فروری پرجا پریشد کے بھاری پبلک جلسہ کا جواب دینے کیلئے کٹھوعہ میں نیشنل کانفرنس کا جلسہ کرنے کے لئے زوردار اعلان کیا گیا ہے۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے سرکاری مشینری حرکت میں آنے کے علاوہ بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر کی جیپ گاؤں گاؤں کا چکر کاٹنے لگی۔ مگر دو بجے کے قریب جب آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے جنرل سیکریٹری بخشی عبدالرشید اور میجر پیارا سنگھ کٹھوعہ پہنچے۔ تو آپ نے محبوب رہنماؤں کا سواگت کرنے کے لئے صرف تین آدمی گوروت اور ٹھاکر داس اور ڈاکٹر رام چند موجود تھے۔ پنڈت گوروت نے اپنے نیتا رشید صاحب کو چھوٹا سا پھولوں کا ہار بھینٹ کرنا چاہا۔ لیکن جنرل سیکریٹری نے غصہ میں آ کر ہار کو ایک طرف پھینک دیا۔ اس کے بعد جب جلسہ شروع ہوا۔ تو حاضری مشکل سے ڈیڑھ صد کے قریب ہو سکی۔ لیکن جب نعرے لگائے جاتے تو نعروں کا جواب صرف سٹیج پر بیٹھے ہوئے ہی وہ تین آدمی دیتے۔ اور باقی لوگ ہنسنا شروع کر دیتے۔ اس پر جنرل سیکریٹری صاحب اور بھی بگڑے۔ آخر جلسہ ٹائیں ٹائیں فش ہو گیا۔ لیکن حیرت اس بات کی ہے۔ کہ کانفرنس کے اخبار ”جموں سندیش“ نے جہاں جلسہ میں بخشی رشید کی ایک لمبی چوڑی تقریر شائع کی ہے وہاں یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ جلسہ میں حاضری پندرہ ہزار کے قریب تھی۔ پتہ چلا ہے کہ جلسہ کے بعد ورکرز میٹنگ ہوئی جس میں ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالا گیا۔ اور بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر اور دوسرے ملازموں پر کمیونزم کا پرچار کرنے کے شدید الزامات لگائے گئے۔ اور کٹھوعہ میں نیشنل کانفرنس کا ستیاناس کرنے کے لئے کمیونسٹوں کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔

جمہوریت کی رکھشا کیلئے عوام اپوزیشن کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں!

بلاور۔ ۸ر فروری۔ موضع دیول تحصیل بسوہلی میں پرجا پریشد کی طرف سے ایک شاندار پبلک جلسہ منعقد ہوا جس میں جموں و کشمیر پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر ڈاکٹر ادم پرکاش جی مینگی نے تقریر کرتے ہوئے کشمیر کے حکمرانوں کے جموں کے ساتھ سوتیلی ماں کے سلوک کی شدید مذمت کی۔ اور کہا کہ عوام کو چاہیئے کہ کانفرنسی حکمرانوں کے اس صوبائی تعصب کے خلاف متحد ہو کر آواز پیدا کریں۔ آپ نے کہا۔ کہ وقت آیا ہے۔ کہ عوام اپنے حقوق کے اصول کے لئے اپوزیشن کا ساتھ دیکر پرجا پریشد کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں۔ جلسہ میں ٹھاکر دھیان سنگھ جی نے بھاشن کرتے ہوئے علاقہ کے مسائل پر روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ سرکاری ملازموں اور کارندوں کی دھاندلی کا خاتمہ کرنے کیلئے عوام پرجا پریشد کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں۔

جموں میں ودیارتھی پریشد کی طرف سے بسنت اتسو دھوم دھام سے منایا گیا

جموں۔ ۱۰ر فروری۔ کل یہاں ودیارتھی پریشد کی طرف سے بسنت اتسو پریڈ گراؤنڈ میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس تقریب میں ہزاروں طلباء اور دوسرے لوگوں نے حصہ لیا۔ تقریب کی صدارت کے فرائض شری مدن لال سانڈلیہ پرنسپل پرتاب میموریل کامرس کالج جموں نے انجام دیئے۔ پر یہ کبڈی۔ کھو کھو۔ دوڑیں اور دوسرے جسمانی کھیلوں کا مقابلہ ہوا۔ جیتنے والوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ اتسو کی کاروائی شروع کرتے ہوئے شری رام ناتھ ایم۔ اے سٹوڈنٹ نے ودیارتھی پریشد کی تنظیم کی غرض و غایت بیان کیں اور بتایا کہ پریشد نے کس طرح جد و جہد کر کے طلباء کی ہمیشہ رہنمائی کی ہے۔ شری مدن لال سانڈلیہ نے صدارتی بھاشن کرتے ہوئے طلباء سے اپیل کی۔ کہ وہ طلباء کی بہتری کے لئے ودیارتھی پریشد کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں۔ اور ودیارتھی کو ایک سچا طالب علم بن کر اپنے استادوں کی عزت اور مان کرنا چاہیئے۔ نیز ٹیچروں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ ایک گورو کی ذمہ داریوں کو پہچانتے ہوئے طالب علموں کے ساتھ پیش آئیں۔ اور طلباء کا اخلاقی معیار بلند رکھنے کیلئے خود کو ایک مثال پیش کریں۔

گردھاری لعل ڈوگرہ کو شکست دینے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی جائیگی۔ ہیرانگر کے ہریجنوں کا حلف

کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے۔ سیکورٹی کونسل میں کرشنا مینن کی تقریر

نیویارک۔ ۹ فروری۔ شری وی۔ کے کرشن مینن نے کل سیکورٹی کونسل میں کشمیر پر مزید بحث شروع ہونے پر کہا۔ کہ میں پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر فیروز خاں نون کے کچھ ایسے بیانات کا جواب دینا چاہتا ہوں جو انہوں نے پچھلی میٹنگ میں دیئے مسٹر نون نے پچھلی میٹنگ میں پاکستان کی اس درخواست کو دہرایا تھا کہ کشمیر میں لوک مت کرایا جائے۔ انہوں نے یہ بھی تجویز کیا تھا۔ کہ کشمیر میں اعتمادی فوج بھیج دی جائے۔ شری مینن نے کہا۔ کہ میں مسٹر نون کی طرف سے لگائے گئے تمام الزامات کا جواب دینے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ کیونکہ کونسل کے ممبران کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ اور چونکہ ہم پڑوسی ہیں۔ لہٰذا میرے خیال میں ہم انہیں سویکار کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ کشمیر ہندوستان کے آئین اور تسلیم شدہ بین الاقوامی قانون کے مطابق ہندوستان کا اٹوٹ حصہ ہے۔ پاکستان سرکار کا دعویٰ اس کے الٹ ہے۔ پاکستان کا دعویٰ ہے کہ ہندوستان کے ساتھ کشمیر کا الحاق طاقت اور فراڈ کے ذریعے ہوا اور میں اس کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں۔ شری مینن نے تسلیم کیا۔ کہ ہندوستان نے کشمیر میں فوج استعمال کی۔ ہندوستان اس متنازعہ علاقہ میں کیوں گیا؟ اس کی ایک وجہ یہ تھی۔ کہ وہ ایک ہمسایہ علاقے کی رکھشا کرنا چاہتا تھا۔ جس پر حملہ کیا گیا تھا۔ گزشتہ ایک سو سال کی تاریخ میں یہ حقیقت ہمیں ملتی ہے۔ کہ ہندوستان پر جس طاقت کی حکومت رہی ہے۔ وہ گڑبڑ کے وقت ہندوستان کی مدد کرتی رہی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے کئی برطانوی اتھاریٹیوں کا حوالہ دیا۔ جن میں لارڈ برڈ وڈ بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے یہ کہا تھا۔ کہ ہندوستان کے ساتھ کشمیر کے الحاق میں کوئی … شری مینن نے برطانیہ کے فوجی افسروں کا جو حوالہ دیا۔ آپ نے کہا۔ کہ ہندوستانی فوج کے چیفس آف سٹاف (فوج) بحری فوج اور ہوائی فوج نے ہندوستان آزاد ہوتے وقت کہا تھا۔ کہ کشمیر میں ہندوستانی فوج بھیجنے کا کوئی پلان پہلے تیار نہیں کیا گیا تھا۔ یہ درست ہے کہ ہم نے ہندوستان میں طاقت استعمال کی۔ مگر ہم نے کس کے خلاف استعمال کی؟ ہم نے حملہ آوروں کے خلاف طاقت کا استعمال کیا۔ ہم نے ان لوگوں کے خلاف طاقت استعمال کی جنہوں نے کشمیر کو روند ڈالا۔ اور وہاں لوٹ مار کی۔ پاکستان سے ۲۷ ہزار قبائلی کشمیر میں داخل ہوئے تھے۔ اگر وہ نجات دہندہ ہوتے تو ان کا سواگت کیا جاتا۔ اس کے برعکس جب ہندوستانی فوج وہاں اتری تو کشمیر کے لوگوں نے نجات دہندہ فوج کے طور پر اس کا سواگت کیا۔ قبائلیوں کا کسی نے سواگت نہیں کیا۔ شری مینن نے کہا۔ کہ پاکستان کے وزیر خارجہ نے اپنے بیان میں یہ کہا تھا۔ کہ کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے گیارہ مختلف تجاویز پیش کی گئی تھیں۔ جو پاکستان نے تو منظور کر لی تھیں۔ مگر ہندوستان کی حکومت نے ان تجاویز کو رد کر دیا۔ ہند سرکار کی طرف سے ان الزامات کی چھان بین کرائی گئی ہے۔ اور ان کی پُرزور تردید کی گئی ہے۔ البتہ ایک تجویز ایسی ہے جسے ہندوستان نے منظور نہیں کیا۔ اور یہ تجویز ثالثی کے سوال سے تعلق رکھتی تھی۔ اس سلسلہ میں ہندوستان کی پوزیشن یہ تھی کہ ہندوستان ثالثی کے لئے تیار ہے مگر وہ ثالث کو یہ فیصلہ کرنے کی اجازت دینے کے لئے تیار نہیں۔ کہ وہ کس کس سوال پر ثالث بنے گا۔ ظاہر ہے کہ ایسا اقدام ثالث کے سخت خلاف ہے۔ اور یہ قانون کے تمام اصولوں کے انحراف ہے اور ہم نے اسی بات پر اعتراض کیا۔ ہند سرکار ابتدا میں بھی اور اس کے بعد بھی اسی بات پر قائم رہی ہے کہ وہ کسی ایسی پوزیشن کو سویکار نہیں کرے گی جو بھارت کے خلاف ہو۔

پاکستان کا بجٹ پیش۔ ڈیفینس پر ۱۱ کروڑ ۶۰ لاکھ خرچ ہوگا

کراچی۔ ۱۰ فروری۔ آج شام پاکستان اسمبلی میں وزیر خزانہ مسٹر امجد علی نے ۵۸-۱۹۵۷ء کا بجٹ پیش کیا۔ جس کے تحت پاکستان آئندہ برس ڈیفینس پر ایک ارب ۱۶ کروڑ روپیہ خرچ کریگا۔ جبکہ سال رواں میں ڈیفینس کے خرچے کا تخمینہ ۹۴ کروڑ ۶۰ لاکھ ہے۔ جس میں ۸ کروڑ ۲۰ لاکھ روپیہ کا پونجی کا خرچہ شامل ہے۔ آئندہ برس کے لئے پاکستان کی کل آمدنی کا تخمینہ ایک ارب ۳۹ کروڑ ۲۰ لاکھ ہے۔ جس سے ڈیفینس کے لئے ۷ کروڑ روپیہ لیا جائے گا۔ باقی خرچہ میں سے ۷ کروڑ ۶۰ لاکھ پونجی کے خرچہ سے ۱۱ کروڑ ۶۰ لاکھ امرا امداد کے فنڈ سے ۹ کروڑ ۷۴ لاکھ بدیشی امداد سے اور دو کروڑ ۱۱ لاکھ باقی سرکاری محکموں یا بدیشی امداد کے ذریعے ہی فراہم کیا جائیگا۔ واضح رہے کہ پاکستان کے پونجی کے خرچے کی کل رقم دو ارب ۹ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے رکھی گئی ہے۔ آئندہ اس کے بجٹ میں سات کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ کا خسارہ متوقع ہے۔

گمراہ کن پروپیگنڈا

کچھ ایک لوگوں کی طرف سے ٹیچر ٹریننگ سکول پرانی منڈی کے خلاف نہ جانے کن مصلحتوں کی بنا پر غلط اور بے بنیاد پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ "بے سودیشی" کے شمارہ ۸ فروری میں بھی "غنڈہ گردی کا اکھاڑہ" کے عنوان سے ایک مراسلہ شائع ہوا ہے۔ لیکن اس کا حقیقت سے کوئی بھی واسطہ نہیں۔ لہٰذا آپ اس کی تردید اپنی اخبار میں شائع کریں۔ (اوم پرکاش جموں)

نیشنل کانفرنس ہریجنوں کی دشمن ہے۔ ہریجن رہنماؤں کی تقریر

ہیرانگر۔ ۱۰ فروری۔ گگوال میں ہریجنوں کی طرف سے ایک پبلک جلسہ ہوا جس میں نیشنل کانفرنس اور خاص طور پر گردھاری لال ڈوگرہ پر شدید قسم کے الزامات لگائے گئے۔ اور بتایا گیا کہ نیشنل کانفرنس نے ہریجنوں کو اپنے مفاد کے لئے نہ صرف استعمال کیا ہے۔ بلکہ انہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غلام بنائے رکھنے کے لئے ہریجنوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جلسہ میں ہریجنوں نے ہاتھ کھڑے کر کے اس بات کے حلف لئے۔ کہ وہ گردھاری لال ڈوگرہ کو ناکام بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔

نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی سیاسی بلیک میلنگ کی مذمت

ہیرانگر۔ ۱۰ فروری۔ موضع مڑھین میں پرجا پریشد کی طرف سے جمعدار کاکا سنگھ کی صدارت میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا جس میں پنڈت دشوا ناتھ۔ شری گردھاری لال۔ مشو لال۔ اور سردار بچن سنگھ جی پنچھی نے تقاریر کیں — شری دشوا ناتھ جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ملک دشمن عناصر ملک کو تباہ و برباد کرنے اور لوگوں کو لوٹنے میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن پرجا پریشد اس عناصر کو راہ راست پر لانے کا واحد علاج ہے۔ لوگوں کو چاہیئے کہ ہر مصیبت اور مشکل کا سامنا کرتے ہوئے پرجا پریشد کو مضبوط بنائیں — گردھاری لال جی نے بھاشن دیتے ہوئے کہا۔ کہ سرکاری ملازموں کی طرف سے عوام پر ڈالے جا رہے دباؤ اور پرجا پریشد کے حمایتیوں سے رائفلیں واپس لینے کی شدید مذمت کی۔ شری گردھاری لال جی نے بتایا کہ مستحق لوگوں سے رائفلیں چھین کر ان لوگوں کو دی جا رہی ہیں جو پاکستان کے ساتھ ناجائز تجارت کرتے ہیں۔ اور جو کئی کیسوں میں ملزم ہیں — شری مشو لال جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ عوام ان لوگوں کو کبھی بھی ووٹ نہیں دے سکتے جنہوں نے ڈاکٹر مکرجی اور دیش کے سپوتوں کے خون سے ہاتھ رنگے ہیں۔ اور جو آج بھی ملک کے عوام کا خون چوس رہے ہیں۔ سردار بچن سنگھ جی پنچھی نے تقریر کرتے ہوئے ریاست کے سیاسی حالات۔ پانچسالہ یوجنا۔ اور الیکشن کے سلسلہ میں برسر اقتدار لوگوں کی طرف سے کی جا رہی سیاسی بلیک میلنگ پر روشنی ڈالی۔ جلسہ میں عوام موہن لال سپولیہ کی کوششوں سے بے حد متاثر ہوئے۔ اس کے علاوہ کوٹہ سنورہ۔ راجپورہ میں بھی بھاری پبلک جلسے ہوئے۔

سانبہ میں مشعلوں کا جلوس اور بھاری پبلک جلسہ

سانبہ۔ ۸ فروری۔ کانفرنسی کارندوں کی غنڈہ گردی اور ڈاکوؤں کے خلاف کارروائی کرنے میں پولیس کی سرد مہری کے خلاف پرجا پریشد کی طرف سے بطور پروٹسٹ مشعلوں اور سیاہ جھنڈیوں کے ساتھ ایک بھاری جلوس نکالا گیا۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں مرد اور عورتیں شامل تھیں۔ جلوس کے خاتمہ پر ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا جس میں شری رام ناتھ ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری پرجا پریشد نے پولیس کی سرد مہری اور برسر اقتدار پارٹی کے رہنماؤں کی طرف سے ڈاکوؤں کی مدد کرنے کی شدید مذمت کی گئی۔

بقیہ گرام سیوک کانفرنس کے ورکر صفحہ ۳ سے آگے :—

سیوک نیشنل کانفرنس کے ورکر ہیں۔ اسی لئے ہم نے نوکر رکھے ہیں۔ دوسرے جلسے کے لئے بھی ڈی سی صاحب پہنچ گئے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع ادھمپور بھی نیشنل کانفرنس کے ڈسٹرکٹ آرگنائیزر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ (نامہ نگار)

تحصیل پرجا پریشد کا ایثار :— ریاسی ۹ فروری۔ کپتان اونکار سنگھ تحصیل پردھان پرجا پریشد ریاسی اور سرپنچ پنچایت سیلا مارٹی نے اپنے پنچایت گھر کیلئے ڈیڑھ سو روپیہ بطور امداد دیا ہے۔ کپتان جی کے اس جذبہ ایثار سے متاثر ہو کر باقی دیہاتیوں نے دل کھول پنچایت گھر کے لئے چندہ دیا۔ (نامہ نگار)

بقیہ :— جموں کو غلام بنانے کی ناپاک سازش صفحہ اول سے آگے :—

اس کے علاوہ شیخ عبداللہ نے کئی ہزار وادی کشمیر کے سکھ شرنارتھیوں کو صوبہ جموں میں مجبور کر کے بھیج دیا ہے۔ لیکن صوبہ کشمیر کے ووٹ لاکھ اور صوبہ جموں کے صرف ساڑھے سات لاکھ کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہ ایک مضحکہ خیز بات ہے — سیاسی حلقوں میں اس بات پر طرح طرح کی چہ میگوئیاں کی جا رہی ہیں۔ اور کہا جا رہا ہے کہ کانفرنسی حکمرانوں کی صوبہ جموں کو ہمیشہ کے لئے غلام بنائے رکھنے کی گہری سازش کام کر رہی ہے۔ اس لئے مردم شماری نہیں کروائی گئی ہے۔ اور ووٹروں کی تعداد میں ہیرا پھیری سے کام لیا جا رہا ہے۔ اور باوجود بار بار مطالبہ کرنے کے ووٹروں کے اعداد و شمار شائع نہیں کئے جا رہے ہیں۔

امریکہ سے پرمانو ہتھیار لینے کے خلاف جاپان کو روس کی وارننگ

ٹوکیو - ۳ر فروری - ماسکو ریڈیو نے جاپانی زبان کے ایک خاص براڈ کاسٹ میں جاپان کے لوگوں کو وارننگ دی - کہ وہ اس وقت تک امریکہ سے پرمانو ہتھیار سویکار نہ کریں - جب تک وہ (جاپانی) اس خطرناک پرمانو جنگ میں امریکہ کا حصہ دار بننے کے لئے تیار نہ ہوں - براڈ کاسٹ میں کہا گیا - کہ امریکہ نے جاپان کو راکٹ اور کچھ بڑے زمین ہتھیار دینے کی پیشکش کی ہے - اس پیشکش کا امریکہ کے اس منصوبہ کے ساتھ براہ راست تعلق ہے - جس کے تحت امریکہ جاپان کی سرزمین پر پرمانو ہتھیاروں سے لیس فوج تعینات کرنے کی کوشش کر رہا ہے - براڈ کاسٹ میں کہا گیا - کہ اگر جاپان نے ایسے پرمانو ہتھیار سویکار کئے تو اس کا مطلب یہ ہوگا - کہ جاپان پرمانو ہتھیاروں کی دوڑ میں شریک ہو رہا ہے - اس دوران میں وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے ۱۴ر جنوری کے اس سرکاری تبصرہ کو دہرایا - کہ جاپان ایسے ممالک کو امریکہ کے اڈے کے طور پر استعمال کرنے سے ایسے ممالک پہلے نقصان اٹھائیں گے - ترجمان نے کہا - کہ روس نے یہ وارننگ محض جاپانیوں کو ڈرانے کے لئے دی ہے +

بھارتیہ ہوائی فوج کے ۶۶ بمبار

لندن - ۳ر فروری بھارت سرکار نے اپنے ہوائی بیڑے کے لئے برطانیہ کو ۶۶ کینبرا بمباروں کا آرڈر دیا ہے - یہ سودا گزشتہ ہفتے فرم انگلش الیکٹرک کمپنی کے ساتھ ہوا ہے - اور اس کے لئے تین برس تک بات چیت چلتی رہی - جب اس بارے میں بھارتیہ ہائی کمیشن سے دریافت کیا گیا - تو انہوں نے کچھ بھی کہنے سے انکار کیا -

دمدار ستارے کا ٹکڑا روسی جہاز پر گرا!

ہند ساگر میں عجیب واقعہ

پیرس - ۳۰ فروری - روس کی طاس نیوز ایجنسی کی اطلاع ہے - کہ ۲۹ر جنوری کو روسی جہاز زرن کے تختے پر دمدار ستارے کا ایک ٹکڑا گر پڑا - یہ واقعہ اس وقت ہوا جبکہ جہاز کلکتہ سے اڑلیسہ (روس) جا رہا تھا - اور ہند ساگر میں جزیرہ سکوترہ سے ۷۰ میل دور تھا - جب ستارے کا یہ ٹکڑا مستول پر گرا - تو آسمان میں نہایت تیز روشنی چھا گئی - جہاز کے ملازموں نے بعد میں یہ ٹکڑا اٹھا کر دیکھا تو اس کا وزن ۷۵ گرام تھا - اور سائز ۴۰ × ۲۵ ملی میٹر - جہاز کو کوئی نقصان نہ پہنچا - تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ کسی دمدار ستارے کا یہ ٹکڑا جہاز پر گرا تو پھٹ گیا - اور اس کا صرف چھوٹا سا ٹکڑا جہاز کے تختے پر رہ گیا - دوسرے ٹکڑے سمندر میں جا پڑے -

بحر الکاہل میں برٹش ہائیڈروجن بم کے تجربات

ٹوکیو - ۳ر فروری - [illegible]

نمائندہ ٹریڈ یونین کی جنرل کونسل نے بحرالکاہل میں ہائیڈروجن بموں کے تجربہ کے متعلق برطانوی تجویز کے خلاف زوردار پروٹسٹ کیا ہے - اور برٹش وزیراعظم کے نام ایک مراسلہ میں ایٹمی جنگ کی تیاریاں بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے - انہوں نے اتحادی سبھا اور برطانوی ٹریڈ یونینوں کو بھی مراسلے لکھے ہیں جن میں اپنے مطالبہ کی حمایت کرنے کی درخواست کی ہے

سویز کی مزید ناکہ بندی برداشت نہیں ہوگی

نیو یارک ۱۰ فروری - مصر کے پریذیڈنٹ کو مطلع کیا جا رہا ہے - کہ امریکہ نہر سویز کی مزید ناکہ بندی برداشت نہیں کریگا - قاہرہ میں مقیم امریکن سفیر امریکن گورنمنٹ کی اس سلسلہ میں پالیسی کے متعلق صدر ناصر کو مطلع کرینگے - آپ امریکن گورنمنٹ سے مشورہ کے بعد کل واپس قاہرہ جا رہے ہیں - امریکن گورنمنٹ کو پریذیڈنٹ ناصر کے اس بیان سے بڑی تشویش ہو رہی ہے - کہ نہر سویز اس وقت تک نہیں کھولی جائیگی - جب تک کہ اسرائیلی فوجیں اکابا اور غازا کے رقبوں سے نہ نکل جائیں -

امریکہ میں پرمانو حملوں سے بچاؤ کی پناہ گاہیں

واشنگٹن - ۷ فروری - امریکی نیوی کے پرمانو ماہرین نے یہ تجویز کیا ہے - کہ امریکہ میں ۲ ارب ڈالر کی لاگت سے پرمانو ہتھیاروں کے حملے سے بچاؤ کے لئے زمین دوز پناہ گاہیں تعمیر کی جائیں - یہ تجویز پرسوں گورنمنٹ کی ایک کمیٹی کے سامنے رکھی گئی - یہ شہری ڈیفینس کے نئے قوانین پر غور کر رہی ہے - نیوی کے ماہرین نے کہا ہے - کہ یہ مجوزہ پناہ گاہیں ایسی ہونگی - جن میں ریڈیائی لہروں سے لیکر دوسرے خطرناک ہتھیاروں تک کے حملے سے بچاؤ ہو سکے +

مصر سے فوجیں نکالنے کیلئے اسرائیل کی شرط

نیو یارک ۷ر فروری - اسرائیل سرکار نے اعلان کیا ہے کہ اس نے اتحادی سبھا کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشیلڈ سے درخواست کی ہے - کہ وہ مصر سرکار سے وعدہ لیں کہ وہ تعابر کی کھاڑی میں کوئی جارحانہ کارروائی نہیں کریگی - اس قسم کے دیگر سوالوں کا تسلیہ جواب ملنے سے مصر سے اسرائیلی فوجیں نکالنے میں مدد ملے گی - یاد رہے کہ اسرائیل کا ایک اور مطالبہ یہ ہے - کہ اسرائیل کے جہازوں کو نہر سویز سے گذرنے کی اجازت دی جائے - مصر نے اس کا جواب ابھی نہیں دیا ہے -

برطانیہ سے بھارت کو ۶۸ بمبار طیارے

مدراس - ۶ر فروری - یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ بھارت سرکار نے جن ۶۸ کینبرا بمبار طیاروں کا آرڈر انگلش الیکٹرک کمپنی کو دے رکھا ہے - ان کی ڈیلیوری اسی برس موسم گرما کے آغاز میں شروع ہو جائے گی - بھارت سرکار ان طیاروں کے لئے ۱۰ کروڑ پونڈ سٹرلنگ سے زیادہ قیمت ادا کریگی - یہ جہاز پرواز کے ذریعہ یہاں سے بھارت بھیجے جائیں گے - اور نے جا نیوالوں میں چند بھارتیہ ہوائی فوج کے ہوا باز ہوں گے جنہیں یہاں ٹریننگ دی جا رہی ہے -

جاسوسی کے الزام میں سزا

نیو یارک - ۶ر فروری فیڈرل جیوری نے ۱۹۵۴ء کے قانون کے تحت تین امریکیوں کو جن میں ایک ۵۲ سالہ عورت بھی شامل ہے - روس کی جاسوسی کرنے کے الزام میں مجرم قرار دیا ہے - ان مجرموں کے متعلق بیان کیا گیا ہے - کہ وہ قومی دفاع کی اطلاعات سوویٹ یونین پہنچاتے تھے - جاسوسی کے ۱۹۵۴ء کے قانون کے تحت امن کے دنوں میں جاسوسی کرنے والوں کو بعض حالات میں موت کی سزا بھی دی جا سکتی ہے - ان ملزموں کو ۲۵ر جنوری کو گرفتار کیا گیا تھا -

تربارہ میں پرجا پریشد کا جلسہ

سمتوعہ - ۶ر فروری - موضع تربارہ تحصیل سمتوعہ میں پرجا پریشد کا ایک شاندار پبلک جلسہ چودھری رنجیت سنگھ جی کی صدارت میں ہوا - جس میں ہزاروں کی تعداد میں دور دراز سے لوگوں نے شمولیت کی - جلسہ میں شری سرداری لال جی بی - اے - شری ہنس راج جی - شری دھیان سنگھ جی - منسا رام جی نے تقاریر کیں - اور محکمہ پنچایت و بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر کے سیاسیات میں الجھنے کی شدید مذمت کی گئی - شری وید پرکاش جی پاہوہ ایم - اے ایل ایل بی نے بھاشن دیتے ہوئے کہا - کہ غریب مزدور عوام کی ہمدردی کا دم بھرنے والی سرکار ان کا قطعاً کوئی بھلا نہیں کر سکی ہے - سردار بچن سنگھ جی پنچھی نے ریاست کے سیاسی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا - کہ کانفرنسی حکمرانوں نے اپنے عمل سے ہمیشہ ملک کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کئے ہیں - اور اپنے اقتدار کی خاطر عوام دشمن کا ثبوت دیا ہے لیکن اب وقت آیا ہے - کہ عوام نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کو سیاسی طور پر ختم کر کے اپنی مرضی کے لوگوں کو کامیاب بنا کر آگے لائیں - شری پرتھوی پال سنگھ جی تحصیل سیکرٹری پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ نیشنل کانفرنس کا وہ نمائندہ - جو گزشتہ نو سال سے عوام کی خبر تک لینے نہیں آیا تھا - آج انتخابات آنے پر پھر ان کے پاس پہنچ رہا ہے - لیکن اب یہ عوام پر ذمہ داری آتی ہے - کہ وہ سوچ سمجھ کر اپنے ووٹ کا استعمال کریں

(ن - ن)

روس کی طرف سے بھارت کو جدید بمبار طیارے مہیا کرنیکی پیشکش

نئی دہلی - ۶ر فروری - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے - کہ مسئلہ کشمیر پر پاکستان کی طرف سے بھارت کو جنگ کی کھلی دھمکیوں کے باوجود اسے امریکن ہتھیاروں کی سپلائی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے - اور جدید ترین ہتھیار بھاری مقدار میں بدستور کراچی پہنچ رہے ہیں - یہ بھی معلوم ہوا ہے - کہ پاکستان کا ایک فوجی مشن آجکل امریکہ گیا ہوا ہے - تاکہ اور زیادہ ہتھیار حاصل کرنے کا انتظام کر سکے - یہ نئے ہتھیار وسط مشرق کے متعلق آئزن ہاور کے نئے پلان کے

رو سے ہیں حاصل کرنے کی سعی ہو رہی ہے - معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ نے بھارت کو ۶۵ بمبار ہوائی جہاز فروخت کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے - اس کے ساتھ ہی اس نے پاکستان کو بھی اسی قسم کے ۶۰ ہوائی جہاز دینے کا فیصلہ کیا ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ امریکہ سے ۶۵ ویٹ ہوائی جہازوں کی ایک اور کھیپ [illegible] کے آخر میں پاکستان پہنچ جائے گی - ظاہر ہے کہ اس سے پاکستان کی ہوائی طاقت میں کافی اضافہ ہو جائیگا - جو ہندوستان کے نقطہ نظر سے از حد تشویشناک ہے - معلوم ہوا ہے کہ روس نے ہندوستان کو بمبار ہوائی جہاز فروخت کرنے کی پیشکش کی ہے - جو الیوشن ۲۸ ٹائپ کے ہیں اور برطانوی کینبرا ہوائی جہازوں سے زیادہ مضبوط اور نشانہ بازی میں بہتر ہیں - ایک روسی ہوائی جہاز کی قیمت کوئی ۶۰ ہزار پونڈ ہوگی - جبکہ برطانیہ اپنے کینبرا جہاز ½ ۲ لاکھ پونڈ فی جہاز کے حساب سے فروخت کر رہا ہے - معلوم ہوا ہے کہ بھارت سرکار اس پیشکش کا جائزہ لے رہی ہے لیکن ابتک اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا -

ہند میں انتخابات دیکھنے پاکستان نیپال سے مشاہد آئیں گے!

جے پور - ۷ فروری - چیف الیکشن کمشنر شری سوکمار سین نے یہاں بتایا کہ ہند میں آئندہ عام انتخابات کے دوران میں نیپال، پاکستان اور چند دیگر ہمسایہ ملکوں کے مشاہد موجود ہونگے - شری سین راجستھان میں انتخابی انتظامات مکمل کرنے کے لئے دلی سے صبح یہاں پہنچے تھے - آپ نے دن بھر متعلقہ سرکاری افسروں سے بات چیت کی - اور پھر سیکرٹریٹ میں نقلی پولنگ دیکھا - رات کو آپ دلی لوٹ گئے - شری سین نے بتایا کہ ملک بھر میں ایک ساتھ انتخابات کرانے کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں - ایک یا دو کے سوا تمام پردیشوں میں پولنگ ۲۵ فروری کو شروع ہوگا +

پنجاب یونیورسٹی کا میٹرک امتحان

چندیگڑھ - ۷ فروری - معلوم ہوا ہے - کہ آئندہ مارچ میں ہونے والے میٹرکولیشن امتحانات میں ایک لاکھ ۵ ہزار امیدوار ہیں - بتایا جاتا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک کے امتحانات میں امیدواروں کی یہ تعداد اپنی ثانی نہیں رکھتی +

پاکستان کا بھارت سرکار سے پروٹسٹ

کراچی - ۸ر فروری - حکومت پاکستان نے بھارت سرکار سے زوردار الفاظ میں پروٹسٹ کیا ہے - جس کا تعلق اس حالیہ اینٹی پاکستان مظاہرے سے ہے - جو پچھلے دنوں دہلی میں پاکستان ہائی کمیشن کے سامنے کیا گیا - پاکستان نے اپنے اس نوٹ میں بھارت سرکار سے مطالبہ کیا ہے - کہ اس امر کی ضرورت ہے - کہ آئندہ ایسے حادثات کی روک تھام کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں +

پرجا پریشد تحصیل ادھم پور کی دو روزہ کنونشن!

ادھم پور۔ ۶ فروری۔ پرجا پریشد تحصیل ادھم پور کے کارکنوں کی دو روزہ کنونشن میں تحصیل بھر سے چار سو کے قریب ڈیلی گیٹ اصحاب نے شمولیت کی۔ جس میں تحصیل کے مسائل اور سیاسی و تنظیمی امور پر وچار کیا گیا۔ کنونشن میں ایک ریزولیوشن کے ذریعے سکیورٹی کونسل میں کشمیر سے متعلقہ حالیہ پاس شدہ ریزولیوشن پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ ریاست آئینی قانونی طور پر بھارت کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ اور ریاست کے مستقبل کے سوال پر کسی قسم کی مداخلت کا بھارتیہ عوام کو چیلنج کے مترادف ہے۔ دوسرے ایک ریزولیوشن کے ذریعے سرکاری افسران کے پارٹی پالیٹیکس میں الجھنے کی شدید مذمت کی گئی۔ اور مطالبہ کیا گیا۔ کہ ریاست میں منصفانہ اور غیر جانبدارانہ الیکشن کروانے کے لئے سرکاری ملازموں کو سیاست میں الجھنے سے روکا جاوے۔ اور کھلے بندوں نیشنل کانفرنس کے جلسوں میں تقریریں کرنے اور اس کا کھلے بندوں پرچار کرنے والے افسروں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے۔

ڈسپنسریاں قائم کی جائیں!

تحصیل ادھم پور کے اس پہاڑی علاقہ کے پسماندہ لوگ بہت ہی غریب اور نادار ہیں۔ اور اس غریبی کے کارن طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ لیکن گورنمنٹ کی بارہا توجہ دلانے پر بھی اس علاقہ میں مستقل ڈسپنسریاں نہیں کھولی گئیں۔ گورنمنٹ سے یہ اجلاس پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ تحصیل ادھم پور کے بڑے بڑے دیہاتوں میں مناسب جگہوں پر ڈسپنسریاں کھولی جائیں۔ تاکہ اس تحصیل کے غریب عوام کو یہ محسوس ہو سکے کہ وہ بھی عوامی راج کے آزاد دیہاتی ہیں۔

(ب) دیہاتی لوگوں کا بھاری سرمایہ ان کے مال مویشی ہیں۔ لیکن یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ دیہاتوں میں بہت سے مال مویشی روزانہ طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر بغیر علاج معالجہ کے مر جاتے ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ سے مانگ کی جاتی ہے۔ کہ بڑے بڑے دیہاتوں میں موزوں جگہوں پر مال مویشی کے ہسپتال کھولے جائیں۔ تاکہ اس دیہاتی سرمایہ کی حفاظت ہو سکے۔

نالوں پر پُل بنائے جائیں

تحصیل ادھم پور کا یہ پہاڑی علاقہ سینکڑوں ندی نالوں سے گھرا پڑا ہے۔ مگر اس علاقہ کی بدقسمتی یہ ہے کہ گورنمنٹ نے نہ تو کبھی ان پہاڑی راستوں کی طرف دھیان دیا ہے۔ اور نہ ہی ان ندی نالوں کی طرف ماسوائے ایک پل توی کے جو کہ چینینی کے پاس بنا ہے۔ ساری تحصیل میں کسی بھی ندی نالے پر کوئی بھی کچا یا پکا پل یا پلی نہیں ہے۔ ہر سال کئی انسانی جانیں تلف ہوتی ہیں۔ اور سینکڑوں مال مویشی عبور کرتے مر جاتے ہیں۔ اس لئے یہ اجلاس گورنمنٹ سے مانگ کرتا ہے۔ کہ سرکاری طور پر ساری تحصیل کا سروے کیا جاوے اور کم از کم بڑے بڑے نالوں پر پل تعمیر کئے جاویں۔ اور راستوں کی مرمت کی جاوے تاکہ انسان اور حیوان ان راستوں سے آسانی سے گذر سکیں۔

مویشیوں کا نکاس روکا جائے

تحصیل ادھم پور سے بھاری تعداد میں مال مویشی کا نکاس جاری ہے۔ جس کی وجہ سے دودھ دہی کی قلت اور گھی کی بالکل نایابی ہو رہی ہے۔ اس امر کیطرف گورنمنٹ کی توجہ بارہا دلائی گئی۔ لیکن گورنمنٹ نے مال مویشی کی نکاس کی روک تھام کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ اس لئے پرجا پریشد تحصیل ادھم پور کا یہ اجلاس گورنمنٹ سے مانگ کرتا ہے۔ کہ مال مویشی کے نکاس کو فوراً قانوناً بند کیا جاوے۔

ابریشم کی قیمت

تحصیل ادھم پور کی دیہاتی غریب رعایا بڑی محنت و مشقت سے ابریشم کی کھیتی تیار کرتی ہے۔ ان کا یہ بھی ایک ذریعہ معاش ہے۔ مگر گورنمنٹ کا محکمہ ابریشم ان کو ان کی پوری قیمت ادا نہیں کر رہا ہے۔ بلکہ بہت کم قیمت ادا کی جاتی ہے۔ اس لئے یہ اجلاس گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ کمیٹی ابریشم کی قیمت خرید میں اضافہ کیا جاوے تاکہ دیہاتی لوگوں کو ان کی محنت کی پوری قیمت مل سکے۔

کاہچرائی ٹیکس میں کمی کی جائے

تحصیل ادھم پور پرجا پریشد کا یہ اجلاس گورنمنٹ سے انرودھ کرتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کا کاہچرائی ٹیکس غریب لوگوں پر بڑا بھاری بوجھ ثابت ہو رہا ہے۔ ان کی کمزور اقتصادی حالت کو اور بھی کمزور کر رہا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ اس ٹیکس میں بھاری کمی کر کے غریب دیہاتی رعایا کے بوجھ کو ہلکا کرے۔

تعلیمی ترقی کا مسئلہ

تحصیل ادھم پور ایک پسماندہ علاقہ ہے اور دور افتادہ ہونے کی وجہ سے تعلیمی زیور سے محروم ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس قرار دیتا ہے۔ کہ تحصیل ادھم پور کے دیہاتی بچوں کو حصول تعلیم کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کے لئے تحصیل بھر میں پرائمری سکول کھولے جائیں۔ اور جہاں جہاں پرائمری سکول ہیں۔ وہاں لوئر مڈل سکول جاری کئے جاویں۔ نیز ادھم پور ہائی سکول میں بیشتر تعداد ایسے طلباء کی ہے جو کہ دور دراز مقامات سے ادھم پور میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ مگر ان لڑکوں کے لئے بورڈنگ نہیں ہے۔ لہٰذا اسکول کے ساتھ بورڈنگ کی منظوری بھی دی جاوے۔

لہٰذا اجلاس نیز یہ قرار دیتا ہے۔ کہ آنریبل پرائم منسٹر کے کئی بار وعدہ کے باوجود ادھم پور میں کالج نہیں کھولا گیا ہے۔ عرصہ سے عوام اس کالج کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ لہٰذا نئے سال سے کالج کا اجراء عمل میں لایا جاوے۔

اور جانا پڑتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے۔ کہ حکومت پرانوں۔ بھالہ۔ بسیری۔ مرادھو۔ کرناڈھی اور ڈانگہ پر پل ہائے تعمیر جلد از جلد شروع کرے۔

عبدالرحمان بھدرواہ

کچھ ــــ زندگی ــــ سے ــــ متعلق

جینا مشکل ہے مگر مرنا آسان۔ مرنے والے مر جاتے ہیں۔ لیکن جینے والوں کے لئے زندگی ایک امتحان ہے۔ جو اس زندگی کے امتحان میں پورے اترتے ہیں۔ حقیقتاً جینا انہی کا ہے۔ اور پھر جینا ان لوگوں کا ہے۔ جو دیش۔ قوم اور سماج کیلئے جیتے ہیں۔ زمانے کے تھپیڑوں کو سہتے ہوئے ظالم کی سختیوں کو جھیلتے ہوئے مصیبتوں کے پہاڑ چیرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ ایک سیلاب کی مانند آگے بڑھتے ہیں۔ اور پھر ــــ زندگی کیا ہے! سراپا آزمائش۔ امتحان اور جدوجہد سے بھری ہوئی لمبی کہانی ــــ دنیا میں زندگی کا لطف ہے۔ آن اور شان کے جینے میں ــــ بزدلوں کی طرح نہیں بلکہ مردِ میدان بنکر زمانے کی لعنتوں سے لڑ جانے میں ــــ لہٰذا میں ایک زندہ انسان زندگی کی دُکھ بھری داستان سُننا نہیں چاہتا ــــ اور نہ ہی یہ کہ زندگی محض ایک خواب ہے۔ یہ مت کہو کہ اس کے خاتمہ پر روح فنا ہو جائیگی۔ نہیں ہرگز نہیں ــــ روح غیر فانی ہے۔ اور زندگی ایک حقیقت ہے۔

لنڈن میں بھارت کیخلاف مظاہرہ

لنڈن۔ ۸ فروری۔ آج پچاس کے قریب اشخاص نے جو اپنے آپ کو کشمیر کے باشندے بیان کرتے تھے۔ لیکن فی الحقیقت پاکستان کے خیال کئے جاتے ہیں۔ یہاں بھارتیہ ہائی کمیشنر کے دفتر کے باہر جلوس نکال کر مظاہرہ کیا۔ اور کشمیر میں لوک مت کرانے کا مطالبہ کیا۔ یہ مظاہرہ ایک نام نہاد جماعت کشمیر لوک مت فرنٹ کے اہتمام میں ہوا۔ مظاہرے کی رہنمائی اس فرنٹ کے چیئرمین سید جی ایم شاہ نے کی۔ پولیس نے انہیں ہائی کمیشن کی عمارت میں داخل نہ ہونے دیا۔ چنانچہ مظاہرین پاکستان زندہ باد اور نہرو مردہ باد کے نعرے بلند کرتے رہے۔ واضح رہے کہ نام نہاد فرنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ آج برطانیہ میں مقیم پانچ ہزار کشمیری کشمیر میں لوک مت کے لئے مظاہرہ کریں گے۔

بقیہ شوکھوڑی صفحہ ۲ سے آگے:

گپھا کے اندر جبادیو کے مقام تک پہنچنے اور واپس آنے کے لئے ایک گھنٹہ پینتیس منٹ کا وقت درکار ہوتا ہے۔ جس سے بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ شو ستھان تک پہنچنے کے لئے کتنا لمبا فاصلہ پہاڑ کے اندر ہی اندر طے کرنا پڑتا ہے۔ شوکھوڑی دنیا کی ایک عجیب سی گپھا ہے۔ جس کے سامنے اجنتا اور ایلورا کی غاریں مطلق کوئی وقعت نہیں رکھتیں۔ لیکن بدقسمتی کی بات یہ ہے۔ کہ اس گپھا کا نام اور اس کا محل وقوع گرد و پیش کے پہاڑی لوگوں کو ہی معلوم ہے۔ باہر کی دنیا اس کے متعلق کچھ نہیں جانتی۔ اگر کشمیر سرکار نے شوکھوڑی کو مہذب دنیا کی رسائی کے قابل بنایا ہوتا۔ اور اس مقام کے نام اور اس کی کیفیت سے باہر کی دنیا کو آشنا کرایا ہوتا تو آج شاید یہی گپھا ہندوستان کی سب سے بڑی زیارت گاہ ہوتی۔

علاقہ بھدرواہ کے مطالبات

قبل ازیں علاقہ بھدرواہ میں عوام کو رعایتی نرخ پر عمارتی لکڑی ملا کرتی تھی۔ مگر اب حکومت نے اس کے لئے سٹینڈرڈ ریٹ مقرر کر دیا ہے۔ جو کہ وہاں کے لوگوں کی قوت خرید سے باہر ہے۔ اس سال علاقہ میں ۔ فٹ برف پڑی ہے۔ اور برفانی علاقہ میں باشندگان کو ہر سال مرمت کے لئے لکڑی کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ لہٰذا حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ عوام کو سابقہ رعایتی نرخوں پر لکڑی مہیا کرے۔

(۲) نالہ نیرو میں ہر سال کتنی ہی جانیں ہوتی ہیں۔ مدت سے اس نالہ پر پلوں کی محسوس کی جا رہی ہے۔ مگر اس ... آج تک کسی پل کی تعمیر کا کام ... سکول کے بچوں کو دریا ...

عوام ووٹ دینے سے پہلے اقرار لیں

— از شری گنگا ناتھ شرما جموں

مہاتما گاندھی جی جس آزاد بھارت کے خواب دیکھتے تھے اور جس کو حقیقت میں بدلنے کیلئے انہوں نے ستیہ اور اہنسا کے بل پر دیش کی آزادی کے اگنی کنڈ میں اپنے جیون کی آہوتی دے دی تھی۔ وہ بھارت ایسا تھا۔ جس میں ہر بھارت باسی کو یہ محسوس ہو کہ یہ اس کا اپنا دیش ہے۔ جس کے بنانے اور چلانے میں اس کی آواز کا پورا مان اور اثر ہے۔ جس میں کوئی بھوکا۔ ننگا یا بیکار نہیں ہے۔ اور ہر ایک کو لازمی سامان حیات میسر ہو۔ جس میں اونچ نیچ کی تمیز نہ ہو۔ جس میں چھوت چھات یا فرقہ پرستی کی لعنت کا نام تک نہ ہو۔ اور سب بھائی بھائی ہو کر رہیں۔

بھارت کو آزاد ہوئے نو سال کا عرصہ گزر گیا۔ لیکن دیکھنے والی بات ہے کہ آزادی حاصل کرنے کے بعد ہم نے پایا کیا ہے۔ مہاتما جی کا فرمان ہے۔ کہ سیاسی آزادی بجائے خود بے معنی ہے۔ اگر اس کو دیش کی اخلاقی۔ سماجی اور اقتصادی آزادی کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔ لیکن ہمیں اس حقیقت کا شرم اور رنج کے ساتھ اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ ہم نے اس پہلو میں کوئی قابل ذکر ترقی نہیں کی ہے۔ اور عوام کی اخلاقی۔ سماجی اور اقتصادی پسماندگی ویسی ہی ہے۔ جیسی بدیشی حکمرانوں کے زمانہ میں تھی۔ بدیشی حاکموں اور اپنے ملک کے حاکموں میں اگر کوئی فرق ہے تو ان کے رہنے سہنے کے ڈھنگ یا عوام سے ہمدردانہ یا حاکمانہ برتاؤ۔ دفتری یا انتظامیہ کام چلانے میں نہیں بلکہ اس بات میں کہ جہاں بدیشی حاکموں کو عوام کے ساتھ اچھے یا برے برتاؤ کیلئے اخلاقی طور پر دنیا کی رائے عامہ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑتا تھا۔ وہاں اب ہمارے ہموطن حاکم بھائیوں پر اچھے یا برے کردار پر دنیا کو انگلی اٹھانے کا حق نہیں۔ کیونکہ اگر کوئی باہری ملک یا لوگ ایسا کریں تو یہ ہمارے گھریلو معاملات میں بے جا دخلت سمجھی جائیگی۔ آج ہمارے حاکم یہاں کے لوگوں کے چنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ ان کے سامنے ہی جوابدہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ چنے جانے کے بعد حاکم لوگوں نے اپنے فرائض کو سمجھا ہے۔ جہاں تک عوام کا تعلق ہے۔ ان کی تعلیمی پسماندگی۔ صدیوں کی غلامی کے پڑے ہوئے تاثرات نے درجنوں ایسی کمزوریاں پیدا کر دی ہیں کہ وہ دیش اور قوم کے مجموعی مفاد کی بھلائی کے نظریہ سے بے بہرہ ہیں۔ اسی لئے تو مہاتما جی اس بات پر زور دیا کرتے تھے۔ کہ کانگرس جس میں سبھی نہیں کم از کم کچھ چوٹی کے لیڈر صحیح سیاسی شعور اور دیش کی آزادی کے جذبہ سے لبریز ہیں۔ آزادی حاصل کرنے کے بعد حکومت کسی دوسری جماعت کو سونپ کر خود عوام کی اخلاقی اور سماجی حالت کو بہتر بنانے اور عوام کے بہی خواہ ہونے کے سبب حکومت کو اپنے مشوروں سے دیش کے فلاح و بہبود کیلئے کام کرنے کا راستہ دکھانے کی ذمہ داری اٹھائیں۔ لیکن افسوس کہ مہاتما جی کی اس ہدایت کو قابل غور نہ سمجھا گیا۔ عوام کی مذہب سے بڑی اور پُر زور رائج جماعت نے خود حکومت سنبھال لی۔ اور عوام بے لیڈر ہو کر رہ گئے۔ اب صورت یہ ہے۔ کہ کانگرس کے چوٹی کے لیڈر حاکموں کی اس پارٹی میں شامل ہیں۔ جنکا اخلاقی معیار پست اور خود غرضی کی ہوس کا شکار ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ مہاتما جی کی خواب کے بھارت کی تعمیر نہیں بلکہ ملک کسی اور طرف جا رہا ہے۔ آزادی کے اس نو سال کے طویل عرصہ میں لوگوں کو اس مسرت انداز زندگی کا کہیں نام نشان نظر نہیں آیا ہے۔ جو آزادی ملنے پر ہندوستانیوں کا حق تھا۔ اور جس کا تصور مہاتما جی لیا کرتے تھے۔ اور ہمارے لیڈر حاکموں نے بدیشی حکومت کے ہی طور طریقے اناڑی اور بھدے ڈھنگ سے اپنا لئے ہیں۔ اور اب ان کے دلوں سے قربانی اور ایثار کا جذبہ غائب ہے۔ وہ عوام کو جھوٹے وعدے دیکر اپنا وقت آرام اور آسودگی سے گذارنا چاہتے ہیں۔ لذیذ کھانوں سے پیٹ بھر کر بڑی شان کے ساتھ بھوکے ننگے عوام کے سامنے تقریریں جھاڑتے ہیں۔ اور وعدے دیتے ہیں۔ کہ ہم آپ کو روٹی کپڑا اور زندگی کے آرام مہیا کریں گے ـــ لیکن ان کو پوچھنے والا کوئی نہیں کہ ان کے ممبر یا منسٹر بننے سے وہ کیسی زندگی بسر کرتے تھے اور اس کے بعد کیسی کر رہے ہیں۔ ان کی پہلے جائیدادیں کیا تھیں۔ اور آج کیا ہیں۔ جس سے عیاں ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے ملک کے قومی سرمایہ پر ہاتھ پھیرے ہیں۔ ان کا یہ عمل مہاتما جی کے ساتھ جن کو یہ آج بھی اپنا رہبر مانتے ہیں اور ان کے پیروکار ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں انتہائی بے وفائی کا ہے۔ مہاتما جی تو اس زمانے کے ایک بڑے باعمل باامن انقلاب پسند تھے۔ ان کا اپنا لباس اور طرز زندگی ہندوستانی لباس میں ہندوستان کے افلاس کے نظریہ سے ایک انقلاب تھا۔ ایسے ہی وہ آزاد ہندوستان کی حکومت اور سماج میں ایک انقلاب لانا چاہتے تھے۔ جو موجودہ مغربی سیاسی اقتصادی اور سماجی تھیوریوں کا دامنگیر نہ ہو۔ بلکہ وہ اس دیش اور قوم کی روایات۔ تمدن اور اقتصادی حالات کے مطابق ہو۔ وہ ایسا انقلاب چاہتے تھے۔ جو بھارت میں ایسی جمہوریت کی داغ بیل ڈالے جسے رام راجیہ کہتے ہیں ـــ اسے قائم کرنے کیلئے باہمت۔ اولوالعزم اور بے غرض خدمت خلق سے رنگے ہوئے محبان وطن کی ضرورت تھی۔ لیکن یہ بیان کرنا [illegible] ہے کہ آج کانگرس میں ایسا کوئی ہی نظر آتا ہے اور وہ بھی اتنے عمر رسیدہ ہیں کہ ان میں انقلاب لانے کی وہ اولوالعزمی نہیں رہی۔ وہ دنیاوی مشکلات سے تھک چکے ہیں۔ وہ آج لکیر کے فقیر بن کر بدیشیوں کی قائم شدہ پرانی روشوں اور نظیروں پر چلنے میں ہی ملک کی بھلائی سمجھ کر بیٹھ گئے ہیں۔ نتیجہ کے طور پر یہ ملک وہیں کا وہیں کھڑا ہے۔ جہاں آزادی سے پہلے تھا۔ بلکہ اس سے بھی بدتر حالت میں جا رہا ہے۔ برسر اقتدار جماعت دل کھول کر ہر جائز و ناجائز ڈھنگ سے روپیہ جمع کرتی ہے۔ تاکہ وہ اس کی بدولت انتخابات میں اپنی کامیابی یقینی بنا سکے۔ عام کہاوت ہے کہ طاقت اور اختیارات انسان کو فرعون مزاج بنا دیتے ہیں۔ اور مطلق العنانی۔ شیطان مزاجی۔ اختیارات کے نشہ اور بدمستی کو قابو میں رکھنے کیلئے لیفٹنٹ۔ ونسوامز۔ چانکیہ اور مہاتما گاندھی جیسے تیاگی مہاتماؤں کا مطلق العنان حاکموں کے سر پر ہونے کی ضرورت تھی۔ ایسے مہاتما جو کانگرس میں تھے۔ وہ خود حاکم بن کر اختیارات کے نشہ کا شکار ہو گئے ہیں۔ اور اب عوام کا خدا ہی حافظ رہ گیا ہے۔ اور انگریز ڈکٹیٹر (Bureaucrats) کی جگہ ہندوستانی ڈکٹیٹر (Bureaucrats) عوام کے سر پر سوار ہو گیا ہے۔ وہی حاکمانہ ذہنیت وہی سرومن کی شاہانہ سائش۔ وہی بھاری بھر کم تنخواہیں۔ پرانے قانون۔ امن اور حکومتی وقار کو قائم رکھنے کے بہانہ سے عوام کی تحریر و تقریر کی آزادی پر گلا گھونٹ گرفت اور قید و بند کی سزائیں۔ وہی بے کاری اور بے روزگاری کا عوام کے خون و جگر پر چلنے والا بھوت۔ رشوت ستانی۔ اور اقربا نوازی پہلے سے کئی گنا زیادہ۔ دفتری حکومت کی وہی روح کش سرخ فیتہ کی نا ختم ہونے والی ریشہ دوانیاں ان حکمرانوں کا شیوہ بن چکی ہیں۔ عوام کے چہروں پر وہ تابندگی جس کا ذکر مہاتما جی کیا کرتے تھے کہیں نام کو بھی دکھائی نہیں دیتی۔ اس کے برعکس ان حاکموں کے چہرہ پر فرعونی رعونت اور ہیبت کا بھوت دانت نکالے دکھائی دیتا ہے۔ آج جب کہ انتخابات کی شکل میں ایک بڑا اپریشن ہو رہا ہے عوام کو مل کر فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ آئندہ انتخابات میں انہوں نے کسے اپنا کھویا منتخب کرنا ہے۔ اور کس کے حق میں اپنی رائے دینی ہے۔ اس تعلق میں یہ حقیقت ہے۔ کہ ہر شخص کی پہلی ضرورت پیٹ بھر کر روٹی اور تن ڈھانپنے کیلئے کپڑا ہے۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں۔

شب چوں عقد نماز بر بندم
چہ خورد بامداد فرزندم

کہ رات کو ارادہ کرتا ہوں۔ کہ صبح نماز ادا کروں گا۔ لیکن صبح ہونے پر فکر ہوتی ہے کہ بچے کھائیں گے کیا۔ اس لئے رائے دہندہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اس امیدوار کے حق میں ووٹ دے جو حلقہ انتخاب کے سب یا کثیر تعداد ووٹروں کو یہ تحریری اقرار دے کر وہ [illegible] میں ایک دفعہ اس مطلب کی ایزاد کرانے کیلئے آواز اٹھائے گا۔ کہ ہر سرکار حکومت [illegible] ہر شخص کیلئے موزوں روزگار مہیا کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔ اور ہر بے کار شہری حکومت سے اپنے اس حق کو حاصل کرنے کیلئے قانونی چارہ جوئی کرنے کا مجاز ہوگا۔ نیز اس کی آواز [illegible] ثابت نہ ہونے کی صورت میں وہ ایوان کی ممبری سے مستعفی ہو جائے گا۔

آزاد بھارت کی آزاد حکومت دس سال سے قائم ہے۔ لیکن اس قومی حکومت نے [illegible] ہستی کا کوئی ثبوت نہیں دیا۔ جب [illegible] سے پہلے عوام کی اقتصادی حالت میں [illegible] جی کے قائم کردہ اصول۔ Levelling down and Levelling up یعنی غریبوں کو اوپر اٹھانا اور امیروں کو نیچے لانا کے مطابق اپنی پالیسی فوری بنانے اور اس پر عمل کرنے کے لئے مانگ کی جائے۔ تو جواب ملتا ہے۔ کہ جب تک ملک میں کافی [illegible] پیدا نہ کی جائے۔ کیا افلاس اور ناداری بانٹی جائے۔ اس سے زیادہ بے رحمانہ اور ہندوستانی روایتوں کو جھٹلانے والا جواب شاید ہی کسی جمہوری حکومت نے دیا یا [illegible] سمجھا ہو۔ اور ہندوستانی حکومت کے منہ سے تو یہ اور گھناونا معلوم ہوتا ہے۔ ہندو[illegible] روایت تو یہ ہے۔ کہ سات بھائیوں نے ایک [illegible] میں پریم ہمدردی کا ثبوت ایک تل [illegible] برابر بانٹ کر دیا تھا۔ بھلا اگر نیم آدھے پیٹ بھوکوں کو پیٹ بھر کر روٹی نہ دی جائے تو ان میں دولت کی پیداوار کو بڑھانے کی صلاحیت ہی کیسے پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لئے حکومت کا یہ کہنا کہ ملک کی دولت بڑھنے پر ہی لوگوں کی اقتصادی حالت اچھی ہوگی [illegible] اس بات پر کہ نہ نو من تیل ہوگا۔ اور نہ رادھا ناچے گی۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ اپنی کرسیوں پر جمے رہنے کی خاطر یہ لوگوں کو سبز باغ دکھلاتے رہتے ہیں۔ اور ان میں نہ عوام کی حالت بہتر بنانے کا سچا جذبہ اور نہ اس کام کو سرانجام دینے کی ہمت اور اولوالعزمی۔ اس دس سال کے عرصہ میں انہوں نے کبھی [illegible] میں خواہ تعلیم۔ قانون یا انتظامیہ نظام میں [illegible] زندگی و (Reorientation) پیدا کرنے کی جرأت نہ کی۔ طریقہ تعلیم وہی پرانا [illegible] لارڈ میکالے نے ہندوستانیوں کے دل و دماغ کو انگریزی رنگ میں رنگ کر ان کو اپنے [illegible] اور اس کی ہر چیز سے متنفر اور انگریزوں کی ہر [illegible] کا دلدادہ نقال بنانے اور کلرک بابو بنانے کیلئے جاری کیا تھا۔ (باقی [illegible])

ٹیلیفون نمبر ۳۲۴
رجسٹرڈ ایل پی نمبر ۳۲۷

جے سودیش
جموں [توی]

جلد ۲ — ۲۲ فروری ۱۹۵۷ء — نمبر ۱۸

کانفرنسی کامریڈوں میں جوت بازار۔ ایک دوسرے پر سنگین قسم کے الزامات

جموں ۔ ۱۷ فروری۔ کانفرنسی کامریڈوں میں انتشار دن بدن زور پکڑتا چلا جا رہا ہے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹ دھڑے نے اینٹی کمیونسٹ دھڑے کے امیدواروں کو ناکام بنانے کے لئے ان کے مقابلے میں آزاد امیدوار کھڑے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سننے میں آیا ہے۔ کہ اکھنور میں کامریڈ رام لال کے مقابلہ پر کامریڈ کھیمی کو اور سانبہ میں مہجبیتو کو کھڑا کیا جا رہا ہے۔ مخالفت کرنے کے تئیں انہوں نے ملک جلسے بھی کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ اکھنور سے اطلاع ملی ہے۔ کہ کامریڈ کھیمی نے تو لوگوں کو ایک جلسہ کی شکل میں جمع کر کے یہ کہا ہے کہ گورنمنٹ پر بدمعاشوں، رشوت خوروں اور چاپلوسوں کا غلبہ ہو چکا ہے۔ جو نوجوانوں کو آگے نہیں آنے دیتا۔ اور اس نے بخشی صاحب کے امیدوار کامریڈ رام لال کی مخالفت کرنے کا اعلان بھی کر دیا ہے۔

پرجا پریشد قانون بنوائے گی کہ حکومت ہر شخص کو قابلیت کے مطابق روزگار مہیا کرنے کی ذمہ دار ہو

پرجا پریشد کا الیکشن مینی فیسٹو۔ ویلفیئر سٹیٹ قائم کرنے کا عزم!

جموں ۔ ۱۹ فروری۔ جموں و کشمیر پرجا پریشد نے اپنا انتخابی مینی فیسٹو شائع کر دیا ہے۔ مینی فیسٹو میں ریاست کے سیاسی حالات اور پرجا پریشد کی تحریک کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کہ ریاست کے ہند سے الحاق سے متعلق خود غرض لوگوں کی طرف سے بلا وجہ جو غیر یقینی حالات پیدا کئے گئے تھے وہ پرجا پریشد کی تحریک اور جد و جہد سے ختم ہو چکے ہیں۔ اب ریاست باسیوں کے سامنے یہی ایک سوال باقی ہے۔ کہ ریاست کے پاکستانی مقبوضہ علاقہ کو کیسے آزاد کروایا جاوے اور پرجا پریشد اس علاقہ کو آزاد کروانے کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھے گی۔ مینی فیسٹو میں یہ بھی عہد کیا گیا ہے کہ ریاست کی موجودہ امتیازی پوزیشن کو ختم کر کے اسے بھارت کے دوسرے صوبوں کی سطح پر لایا جائیگا۔ اور علیحدگی کی بنیاد کا خاتمہ کر دیا جائیگا۔ نیز ریاست باسیوں کو بھی دوسرے ہندوستانیوں کی طرح سیاسی و جمہوری حقوق دیئے جائیں گے۔

مینی فیسٹو میں اس بات کا عہد کیا گیا ہے۔ کہ پرجا پریشد موجودہ اقتصادی بحران کو ختم کر کے ایک ویلفیئر سٹیٹ قائم کرے گی۔ جس میں ہر شخص کو بلا لحاظ مذہب و ملت ترقی کے یکساں مواقع مہیا کئے جائیں گے۔ اور سرکار قانونی طور پر ہر شخص کو قابلیت کے مطابق کام مہیا کرنے کی ذمہ داری ہوگی۔ اور بیروزگاری کی صورت میں بیکاروں کو خرچہ دیا جائیگا۔ ہر شخص کو تحریر و تقریر کی آزادی ہوگی۔ اور موجودہ کالے قوانین جن کی موجودگی میں ریاست ایک پولیس سٹیٹ بنکر رہ گئی ہے کا خاتمہ کر دیا جائیگا۔ حل رہی من مانیوں، رشوت ستانی اور لاقانونی کا خاتمہ کر کے ایک صاف ستھری ایڈمنسٹریشن قائم کی جائیگی۔ آج کی طرح اوپر سے نہیں بلکہ لوگوں کی مرضی سے پنچ اور سرپنچ چن کر پنچایتیں قائم کی جائیں گی۔ ہندوستان کے الیکشن کمشنر کا دائرہ اختیار ریاست میں بڑھایا جائیگا۔ ریاست کے خزانہ پر بلا وجہ کے بوجھ لیجسلیٹو کونسل کو ختم کر دیا جائیگا۔ اور عوامی خزانہ پر اس بلا وجہ کے بوجھ کو ختم کر دیا جائے گا ——— ریاست باسیوں کو لازماً فوجی ٹریننگ دی جائیگی اور ملک کے ڈیفنس کو مضبوط بنایا جائیگا۔ نیز بارڈر پر بسنے والے لوگوں کو اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ مہیا کیا جائیگا۔

مینی فیسٹو میں عہد کیا گیا ہے۔ کہ پرائمری اور سیکنڈری ایجوکیشن کو مفت اور لازمی قرار دیا جائیگا۔ ملٹی پرپز، ٹیکنیکل اور جدید سائنس کے طریقوں کے مطابق تعلیمی ادارے قائم کئے جائیں گے۔ جگہ جگہ سکول قائم کئے جائیں گے۔ اور تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کے لئے اور اسے فائدہ مند طریقوں پر چلانے کے لئے ایک کمیشن کا تقرر عمل میں لایا جائیگا ——— لوگوں کے اخلاقی معیار کو بلند کرنے کی طرف خاص توجہ دی جائیگی۔ قومی زبان ہندی کی ترقی کے لئے اقدام کئے جائیں گے۔

لوگوں کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے خاص اقدام کئے جائیں گے۔ ایورویدک سسٹم کو پروتساہن دیا جائیگا۔ اور بیماروں کو علاج کے مواقع مہیا کئے جائیں گے۔ نیز گاؤں گاؤں تک پہنچنے والی ڈسپنسریاں قائم کی جائیں گی۔

خوراک کے لحاظ سے ملک کو خود کفیل بنانے کے لئے زراعت کی طرف خاص توجہ دی جائیگی۔ کسانوں کو اچھے بیج مہیا کئے جائیں گے۔ انہیں کھاد کے استعمال کے جدید طریقوں سے روشناس کرایا جائیگا۔ گؤشالائیں اور ڈیریاں تازہ اور خالص دودھ مہیا کرنے

(باقی صفحہ ۸ پر)

جمہوریت کی نشو و نما کے لئے مضبوط اپوزیشن کا قیام اشد ضروری ہے

جموں ۔ ۱۸ فروری۔ انتخابی مہم کا آغاز کرنے کے لئے پرانی منڈی میں شری شام لال شرما پردھان نگر پرجا پریشد کی صدارت میں ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے اعلان کیا۔ کہ ہم حکومت کی بے انصافی اور بے ضابطگیوں کا مقابلہ کرتے ہوئے انتخابات لڑیں گے۔ اور مقصود کے گھر تک پہنچیں گے۔ آپ نے ریاست کے سیاسی حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ریاست جموں و کشمیر ۱۹۴۷ء سے ہی ہندوستان کا ایک قانونی حصہ بن چکی ہے لیکن سرکار جو ہمارے اس نظریہ کے خلاف تھی آج اسے بھی اسی درست سٹینڈ پر آنا پڑا ہے۔ ریاست کا سوال اب صرف ریاست باسیوں کا سوال ہی نہیں رہا ہے۔ بلکہ تمام ہندوستان کا سوال بن چکا ہے اور ریاست کو کسی بھی قیمت پر بھارت سے الگ نہیں ہونے دیا جائیگا۔ خواہ دنیا کی طاقتوں سے ہمیں کیوں نہ ٹکر لینی پڑے۔ آپ نے کہا کہ حکومت نے انتخابات کے سلسلہ میں جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ اس کی موجودگی میں یہ صاف دکھائی دے رہا ہے۔ کہ یہ انتخابات منصفانہ نہیں ہونگے۔ اور ایسا ہونا ملک کی انتہائی بدقسمتی ہوگی ——— آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ہر ممکن سہیوگ دے کر پرجا پریشد کو کامیاب کروانے کا جتن کریں۔ جمہوریت کو زندہ رکھنے کے لئے اپوزیشن کو مضبوط بنانے کی کسقدر ضرورت ہے۔ آج اسے ہر دیش باسی کو بڑی اچھی طرح سے سمجھنا چاہیئے ———

سردار بچن سنگھ جی پنچھی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گورنمنٹ اعلان کچھ کرتی ہے۔ اور عمل کچھ ہوتا ہے۔ دعویٰ تو یہ کیا جا رہا ہے۔ کہ انتخابات منصفانہ ہونگے۔ لیکن جس طریقے سے ووٹر فہرستیں بنی ہیں۔ نشستوں کی حد بندی ہوئی ہے۔ اور جن لوگوں کو ریٹرننگ آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔ اس سے صاف عیاں ہوتا ہے۔ کہ ریاستی حکمرانوں کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ اور وہ ہندوستان کا نام لیکر اپنے عمل سے خود پاکستان کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ انتخابات میں ... جج کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور آج عوام پر بڑی بھاری ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ کہ انہوں نے ایک جج بن کر اچھے اور برے میں تمیز کرنی ہے۔ آپ نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ ریاستی عوام کی بہتری اور بہبودی کے نام پر ہندوستان سے کروڑوں روپیہ لا کر تباہ و برباد کر دیا گیا ہے۔ اور اپنے قریبی لوگوں کو مالدار بنایا گیا ہے۔ اگر پنجسالہ پلان کے تحت لائے جانے والے روپیہ کا مناسب استعمال ہوتا۔ تو آج یقیناً ریاست کی کایا ہی پلٹ گئی ہوتی۔ لیکن اتنی بھاری رقوم ہندوستان سے لا کر خرچ کرنے کے باوجود ملک کی اقتصادی حالت میں کوئی نمایاں فرق نہیں پڑا ہے۔ کروڑوں روپیہ آبپاشی پر خرچ کرنے کے باوجود آج ریاست اناج میں خود کفیل نہیں ہو سکا ہے۔ بلکہ غلہ کی کمی ہر سال بڑھتی جا رہی ہے۔ جس سے یہ عیاں ہوتا ہے۔ کہ اس روپیہ کا دراصل دُرپیوگ ہوا ہے۔

پرانی شراب نئی بوتلوں میں سردار سنت سنگھ کا بیان

جموں ۔ ۱۸ فروری۔ سردار سنت سنگھ تیغ پردھان ریاستی اکالی دل نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ریاست کا ہر بشر حکمران پارٹی نیشنل کانفرنس پر یہ آس لگائے بیٹھا تھا۔ کہ وہ اپنے زنگ آلودہ۔ خود پرست اور مفاد پرست آزمودہ ممبران کا غیر واجب بوجھ عوام کے سر سے اتار پھینکے گی۔ اور اچھے لوگوں کو آگے لائے گی۔ لیکن نیشنل کانفرنس نے ایسا نہیں کیا ہے۔ اور وہی پرانی شراب نئی بوتلوں میں ڈال کر عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ اس طرح نیشنل کانفرنس نے عوام کی آواز کو بہرے کانوں سنا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو ٹکٹ دیا ہے۔ جن پر عوام کو بالکل اعتماد نہیں۔

(بقیہ صفحہ ۳ پر)

کوئی بھی سخت برائی کے خلاف بڑھتے ہوئے ہمارے قدموں میں لغزش پیدا نہیں کر سکتی!

سیکورٹی کونسل میں کشمیر کے متعلق سامراجیوں کی طرف سے پیش کردہ ریزولیوشن

نیویارک ۔ ۱۵ار فروری ۔ برطانیہ نے آج رسمی طور پر سیکورٹی کونسل میں کشمیر کے متعلق چار ممالک کا ریزولیوشن پیش کر دیا۔ جس میں سویڈن کے مسٹر جارنگ سے درخواست کی گئی ہے ۔ کہ وہ کشمیر کے جھگڑے پر ہندوستان اور پاکستان کی حکومتیں مشورہ کریں ۔ برطانیہ برطانوی ڈیلیگیٹ سر پیرسن ڈکسن نے یہ ریزولیوشن برطانیہ آسٹریلیا ۔ کیوبا اور امریکہ کی طرف سے پیش کیا ہے ۔ جس میں مسٹر جارنگ کو جو سیکورٹی کونسل نے اس مہینے کے پریزیڈنٹ ہیں ۔ تجویز کیا گیا ہے ۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ ۱۵ار اپریل تک کونسل کو اپنی رپورٹ پیش کریں ۔ سر پیرسن نے کہا ۔ کہ اس جھگڑے کو سلجھانے کی بہت سخت ضرورت ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ریزولیوشن میں ایک قطعی تاریخ مقرر کی گئی ہے ۔ اس ریزولیوشن کی بدولت آئندہ چند ہفتوں میں کچھ کامیابی ہو سکے ۔ تو جو پبلک بحث مباحثہ کے ذریعے ممکن نہیں ۔ آپ نے مزید کہا کہ برطانوی گورنمنٹ کو صرف یہ دلچسپی ہے ۔ کہ اس جھگڑے کا ایسا پُر امن اور منصفانہ حل ڈھونڈ نکالا جائے ۔ جو انہیں کو قابل قبول ہو ۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ بہت باتوں پر زبردست اختلاف ہونے کے باوجود طرفین میں کچھ باتوں پر اتفاق موجود ہے ۔ سر پیرسن نے کشمیر کے جھگڑے کی تاریخ بیان کرنے کے بعد کہا ۔ کہ دونوں ملکوں میں براہ راست بات چیت اس وقت ختم ہوئی جب ان کے پردھان منتریوں کے درمیان کچھ بیرونی معاملات کی بنا پر اختلاف پیدا ہو گیا ۔ چونکہ اس کے بعد براہ راست بات چیت کا کوئی امکان نہیں رہا لہٰذا پاکستان اس جھگڑے کو پھر کونسل میں پیش کرنے پر مجبور ہوا ۔ کہ میری گورنمنٹ ہر حالت میں اس بات کو تسلیم کرتی ہے ۔ کہ پاکستان کے لئے یہی ایک راستہ باقی ہے ۔ اور اب یہ کونسل کا فرض ہے ۔ کہ وہ اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرے ۔ اس مسئلہ کے جو خطرناک نتائج پیدا ہو سکتے ہیں ۔ ان پر مسٹر نون اور مسٹر کرشنن مینن نے واضح طور پر روشنی ڈالی ہے ۔ سیکورٹی کونسل اسے نظر انداز نہیں کر سکتی ۔ ریزولیوشن میں مسٹر جارنگ سے جو ہندوستان اور پاکستان دونوں میں سویڈن کے سفیر رہ چکے ہیں ۔ یہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ ہندوستان اور پاکستان دونوں میں ان تجاویز پر بات چیت کریں ۔ جو ان کی رائے میں فوجوں کے نکاس کے سوال کو حل کرنے یا ایسے حالات پیدا کرنے میں مدد دے سکتی ہوں ۔ جس سے کہ اس جھگڑے کے تصفیہ کی کوئی صورت نکل آئے ۔ اس سلسلہ میں کونسل کے پچھلے پرستاؤ اور ہند اور پاکستان کے لئے اتحادی سبھا کے کمیشن کے ریزولیوشنوں کو مد نظر رکھا جائے اور ہندوستان اور پاکستان کی گورنمنٹوں کے بیانات پر غور و خوض کیا جائے ۔ ریزولیوشن میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا ۔ کہ اس بات کا دھیان رکھا جائے ۔ کہ کونسل ریاست جموں و کشمیر سے فوجوں کے نکاس کو اس جھگڑے کے تصفیہ کے لئے ایک اہم قدم سمجھتی ہے ۔ اس بات کو بھی پیش نظر رکھا جائے ۔ کہ اتحادی سبھا کے زیر اہتمام آزاد اور غیر جانبدار لوک مت کرانے کی تیاری پر ہندوستان اور پاکستان کے لئے اتحادی کمیشن کے ریزولیوشنوں کے مطابق فوجوں کا اخراج نہیں ہوا ۔ پاکستان گورنمنٹ کے نمائندے کی اس تجویز کو بھی پیش نظر رکھا جائے ۔ کہ ریاست سے فوج کے نکاس کے سلسلہ میں اتحادی سبھا کی عارضی فورس استعمال کی جائے ۔ سیکورٹی کونسل کو یہ یقین ہے ۔ کہ چونکہ فوجوں کے نکاس سے اس جھگڑے کے پُر امن تصفیہ میں مدد ملے گی ۔ اس لئے اتحادی فورس کے استعمال پر بھی غور کیا جانا چاہئیے ۔ ان تمام امور کے پیش نظر سیکورٹی کونسل سویڈن کے نمائندے مسٹر جارنگ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ہند اور پاکستان کی گورنمنٹوں کے نمائندوں کے ساتھ ایسی تجاویز پر بات چیت کریں ۔ جو ان کی رائے میں فوجوں کے نکاس اور اس کے حل کرنے یا اس جھگڑے کے پُر امن تصفیہ کے لئے مفید ہو سکتی ہیں ۔ اس ریزولیوشن کے ماتحت مسٹر جارنگ کو اختیار دیا جائیگا ۔ کہ وہ ہندوستان اور پاکستان جائیں ۔ اور سیکورٹی کونسل کو اپنی رپورٹ جلد از جلد پیش کریں ۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ ہند اور پاکستانی گورنمنٹ کو دعوت دی گئی ہے ۔ کہ وہ ان ذمہ داریوں کی انجام دہی میں مسٹر جارنگ کے ساتھ تعاون کریں ۔ اتحادی سبھا کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ اور سبھا میں ہندوستانی اور پاکستانی نمائندوں سے بھی درخواست کی گئی ہے ۔ کہ وہ مسٹر جارنگ کو ایسی امداد دیں ۔ جس کی انہیں ضرورت پیش آئے ۔

باخبر حلقوں کا بیان ہے ۔ کہ سویڈن کی گورنمنٹ نے یہ منظور کر لیا ہے ۔ کہ مسٹر جارنگ ہندوستان اور پاکستان جائیں ۔ مگر مسئلہ کشمیر کی پیچیدہ نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی خاص التماس کا اظہار نہیں کیا ۔ اس ریزولیوشن کو پیش کرنے والوں میں کولمبیا کے سوا باقی تمام وہی ممالک ہیں ۔ جنہوں نے مشترکہ ریزولیوشن پیش کیا تھا ۔ جو سیکورٹی کونسل نے ۲۴ جنوری کو پاس کیا تھا ۔ اور جس میں کشمیر میں سٹیٹس کو برقرار رکھنے پر زور دیا گیا ہے ۔ یہ امر قابل ذکر ہے ۔ کہ مسٹر جارنگ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۱ء تک ہندوستان میں سویڈن کے سفیر رہے اور ۵۱ - ۵۲ء میں پاکستان میں سفیر رہے ہیں ۔ اس ریزولیوشن پر آج منگلوار رات کے ۹ بجے ہندوستانی سٹینڈرڈ ٹائم بحث شروع ہوگی ۔

سنٹرل جیل جموں سے رہائی کے بعد شری سیوارام کا بیان!

جموں ۔ ۱۶ار فروری ۔ شری سیوارام وکیل تحصیل صدر پرجا پریشد کشتواڑ جنہیں چار ماہ کی نظر بندی کے بعد سنٹرل جیل جموں سے رہا کیا گیا ہے نے ایک بیان میں کہا گیا ہے ۔ کہ چار ماہ کا عرصہ ہوا ۔ کہ کوئی وجہ بتلائے بغیر مجھے گرفتار کر کے نظر بند کر دیا گیا تھا ۔ اور بہانہ یہ بنایا گیا ۔ کہ مجھ سے ملک کے امن کو خطرہ ہے ۔ لیکن حیرت اس بات کی ہے ۔ کہ جو لوگ ملک کی قسمت سے کھیل رہے ہیں اور طرح طرح کی وطن دشمنانہ کارروائیوں میں مصروف ہیں ۔ وہ تو بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں اور ریاست کے کرتا دھرتا سمجھے جاتے ہیں ۔ لیکن جو لوگ اپنے پیارے وطن کے لئے اور جنتا کی بھلائی کے لئے ہر آفت سے لڑ جانے کو تیار ہیں ان سے ملک کے امن کو خطرہ ظاہر کرنا یقیناً ریاستی حکمرانوں کی ذہنیت کو آشکارا کرتا ہے ۔ میں اس سلسلہ میں ہم وطن بھارتیہ بھائیوں سے گذارش کروں گا کہ وہ کسی کی لمبی لمبی لچھے دار تقریروں پر بھروسہ کرنے کی بجائے حقائق کو سمجھیں ۔ اور دیکھیں کہ ہند پرستی کی آڑ میں کس طرح لاکھوں ریاست باسیوں کی آزادی کو سلب کر دیا گیا ہے ۔ حاکموں کی اندھیر گردی اور تاناشاہی کے خلاف صداقت کی بنا پر کبھی زبان کھولنا مصائب کو دعوت دینے سے کم نہیں اور بقول شری اشوک مہتہ "کشمیر کا روح دبوچ لی گئی ہے" لیکن میری ہند سرکار کے ذمہ دار لوگوں سے درخواست ہے کہ وہ ریاست کی پوزیشن کے مد نظر یہاں کے حالات کو سمجھنے کی کوشش کریں اور سوچیں کہ مفید دوستی کے نام پر کس طرح عوام دشمنی اور وطن دشمنی کا پارٹ ادا کیا جا رہا ہے ۔ شری سیوارام نے آگے چلکر اپنے بیان میں کہا ہے کہ میری رہائی سے قبل ریڈیو کشمیر سے ایک بے بنیاد نوٹ نشر ہوا تھا جس میں کشتواڑ میں میرے معزز ساتھیوں کی بھوک ہڑتال کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا گیا تھا ۔ کہ بھوک ہڑتال سیاسی اغراض کو حاصل کرنے کے لئے کی گئی ۔ لیکن ستیہ اہنسا کی اس سے زیادہ اور کیا توہین ہو سکتی ہے ۔ حقائق پر پردہ پوشی کرنے کے لئے اس قسم کا پروپیگنڈہ سامراجی انگریزوں کے اسی ذہن کا ثبوت ہے ۔ جبکہ وہ بھی پوجیہ گاندھی جی کے تیاگ اور برت سے دنیا کی توجہ ہٹانے کیلئے اسی قسم کے الزام تراشا کرتے تھے ۔ لیکن اتہاس گواہ ہے ۔ کہ فتح ہمیشہ سچائی کی ہوتی ہے ۔ ضلع ڈوڈہ میں بھی ہوئی لاقانونی اور اندھیر گردی عوام کی قربانیوں سے گو ابھی تک ختم نہیں ہوئی ۔ لیکن عوام کی قربانیوں کا نتیجہ ہے ۔ آج واقعات دنیا کے سامنے آ چکے ہیں ۔ اور ہمیں یقین کامل ہے ۔ کہ برائی کا ضرور خاتمہ ہوگا ۔ اور سچائی ضرور چمکے گی ۔ شری سیوارام جی نے اپنے بیان میں گرفتاری کی وجوہات اور تحصیل کشتواڑ کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے ۔ کہ کشتواڑ تحصیل کے علاقہ جات میں پنچایتوں کے انتخابات غیر جمہوری اور من مانے طریقے سے عمل میں لائے گئے ۔ لیکن جب ہم بے ضابطگیوں کے خلاف آواز اٹھائی ۔ بار بار جوڈیشل تحقیقات کروانے کا مطالبہ کیا لیکن چونکہ برسر اقتدار پارٹی کو اپنا کردار نظر آ رہا تھا ۔ اس لئے حکومت نے ہماری تمام تحریری و تقریری عرضداشتوں کو ٹھکرا دیا ۔ اس کے برعکس عوام پر جبر و تشدد کا دور شروع ہوا ۔ بے گناہ دیوتوں کے سر لاٹھیوں سے پھوڑے گئے اور ظلم و ستم کا ایک دہشت انگیز دور شروع کیا چنانچہ آخر مجبور ہو کر پرجا پریشد کے کارکنوں کو بھوک ہڑتال کرنا پڑی ۔ صوبہ بھر میں کشتواڑ میں ہو رہے مظالم کے خلاف پردرشن ہو گئے ۔ اسی دوران میں مجھے گرفتار کر لیا گیا ۔ اس کے بعد پچاس دن کی لمبی بھوک ہڑتال ہوئی جو بالآخر حکومت کی طرف سے بلکہ طور پر ہماری مانگوں کو پورا کرنے اور انصاف کرنے کا یقین دلانے پر ترک کی گئی ۔ لیکن اس سلسلہ میں آج تک حکومت نے کیا کچھ کیا ہے میں کشتواڑ پہنچکر ہی زیادہ کچھ کہہ سکتا ہوں ۔ آخر میں شری سیوارام جی نے کہا ہے ۔ کہ جب تک عوام کے جمہوری حقوق عوام کو نہیں ملتے اور چل رہی تاناشاہی کا خاتمہ نہیں ہوتا کوئی بھی سخت برائی کے خلاف بڑھتے ہوئے ہمارے ان قدموں کو روک نہیں سکتی ۔

روس کی طرف سے چار طاقتوں کی قرار داد میں ترمیم

نیویارک ۔ ۱۸ار فروری ۔ روس نے اعلان کیا ہے کہ وہ سیکورٹی کونسل کے صدر مسٹر جارنگ کے ہندوستان اور پاکستان میں جا کر مسئلہ کشمیر سلجھانے کی تجویز کی حمایت اس شرط پر کریگا ۔ کہ اس کے لئے کوئی میعاد مقرر نہ کی جائے ۔ چار طاقتوں امریکہ برطانیہ کیوبا اور آسٹریلیا نے جو قرار داد رکھی ہے اس میں اس سلسلے میں آخری تاریخ پندرہ اپریل رکھی گئی ہے ۔ روسی نمائندے نے یہ بھی ترمیم کرنے کو کہا ہے کہ قرار داد میں سے وہ تمام پیش لفظ کاٹ دیئے جائیں ۔ جن میں کشمیر میں یو این کی فوجیں بھیجنے کی پاکستانی تجویز کا ذکر ہے ۔ روس کی یہ تجویز مغربی طاقتوں کو منظور نہیں ۔

ہفتہ وار "جے سودیش" جموں

۲۲ فروری ۱۹۵۷ء

قسط نمبر ۲

انتخابات اور عوام کا فرض!

۱۹۳۱ء میں وادیٔ کشمیر میں کانفرنس کی تحریک مہاراجہ کو ذلیل کرنے اور ریاست کو برطانیہ راست انگریزی حکومت کے تحت لانے کے لئے کس طرح انگریزوں کی ایما پر شروع ہوئی۔ اور ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کروا کر کانفرنسی رہنماؤں نے انگریز کی سازش کو پروان چڑھانے کے لئے ہزاروں بے گناہوں کے خون سے ہولی کھیلی۔ نیز اس کے لئے انہوں نے کس قدر شرمناک پارٹ ادا کیا۔ یہ سارے واقعات آج کسی سے پوشیدہ نہیں — بھارت ورش کی تقسیم کے بعد ۴۷ء میں ریاست کا ہندوستان یا پاکستان میں شمولیت کے سوال پر نیشنل کانفرنسی رہنماؤں نے کس طرح سودا بازی سے کام لیا۔ سودا بازی کرنے کے لئے خواجہ غلام محمد صادق اور ان کے ساتھی کیونکر لاہور گئے اور پاکستان کیساتھ ریاست کا سودا نہ پٹنے پر انہوں نے ریاست کے ہندوستان کے ساتھ الحاق کے بعد کس طرح ہندوستان کے آئین میں دفعہ ۳۷۰ رکھوائی۔ اور ریاست کو سپیشل پوزیشن دلا کر اسے بھارت سے دور رکھنے کے ناپاک منصوبے باندھے۔ یہ حقائق پر مبنی واقعات آج کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں — اس کے بعد نیشنل کانفرنسی رہنماؤں نے ریاست جموں و کشمیر کو ایک آزاد اور خود مختیار سٹیٹ بنا کر یہاں کے نواب اور سلطان بننے کے کیا کیا خواب دیکھے۔ اس غرض کے لئے انہوں نے امریکہ اور دوسری سامراجی طاقتوں کے ساتھ کیا ساز باز کی اور دیش بھگت عوام کی بے مثال قربانیوں اور ڈاکٹر مکرجی کے مہان بلیدان سے یہ خواب اور وطن دشمنانہ سازشیں کیسے خاک میں مل کر رہ گئیں۔ یہ سب باتیں آج منظر عام پر ہیں۔ اور خود نیشنل کانفرنسی پبلک طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے لیڈروں نے امریکہ اور برطانیہ کے ساتھ سازشیں کی تھیں۔ اور وہ یہ بھی خود تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ آج بھی ان کی تنظیم میں ایسا عنصر موجود ہے۔ جو ریاست کو چین اور روس کا آلہ کار بنانا چاہتا ہے۔ اور جو لینن اور سٹالن کے نقش قدم پر چل کر جمہوریت اور انسانی آزادی کا گلا گھونٹنا چاہتا ہے — اس کے علاوہ نیشنل کانفرنس کی حکومت کا نو سالہ دور ہمارے سامنے ہے۔ کس طرح کانفرنسی حکمرانوں نے اقتدار کے نشہ میں بد مست ہو کر من مانیوں کا چکر چلایا ہے۔ جمہوریت اور انسانیت کا خون کر کے عوام کی آزادی کو کچلا ہے۔ غریب مزدور کی ہمدردی کے نعرے لگانے والوں نے ان کے خون اور ہڈیوں سے اپنے محل کھڑے کئے ہیں۔ سرمایہ داری کا خاتمہ کرنے کے نعرے لگا لگا کر کتنے ہی نئے سرمایہ دار پیدا کئے ہیں۔ اور ہندوستان سے عوام کی بہتری و بہبودی کے نام پر کروڑوں روپیہ لا کر اپنی عیش و عشرت اور اپنی تجوریاں بھرنے کے لئے تباہ و برباد کیا ہے۔ یہ سب باتیں آج کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہیں — اور پھر آج بھی اسی جماعت کی حکومت نے غنڈہ گردی، دہشت گردی اور لاقانونی کا ایک خوفناک چکر چلا رکھا ہے۔ اور ملک کے اندر طرح طرح کی بدعتوں و خطرات کا کارن بن رہی ہو۔ اسے سیاست کے میدان سے ختم کرنا ہر دیش باسی کا دھرم ہی نہیں بلکہ فرض اولین ہے۔ اور آج عوام کو انتخابات کی شکل میں ایک ایسا سنہری موقع ہاتھ آیا ہے۔ کہ کانفرنس کو شکست فاش دیکر اس جماعت کو جس کا کردار ہمیشہ خود پرستانہ اور وطن دشمنانہ رہا ہو کو سیاست کے میدان میں ختم کر دیا جائے — یہ ٹھیک ہے۔ کہ کانفرنس کے ہاتھ میں اقتدار ہے — حکومت کا لاؤ لشکر اور خزانہ ہے۔ کارکنوں کی لٹھ بازی اور سینہ زوری ہے بہکانے کے لئے روپیہ اور دینے کے لئے نوکریاں و طرح طرح کے لالچ ہیں۔ پروپیگنڈہ کیلئے لاؤڈ سپیکر اور ریڈیو سٹیشن ہیں۔ آمد و رفت کے لئے جیپیں درکار ہیں۔ اور لوگوں کو دبانے کے لئے پولیس اور ملیشیا ہے۔ لیکن دوسری طرف تنگ و دھڑ ننگ عوام اور بھوکے پیاسے سرفروشوں کے سوائے کچھ اور نہیں۔ مگر اتہاس ساکھشی ہے۔ کہ مظلوم کی طاقت ظالم سے ہمیشہ کئی گنا ہوئی ہے۔ اور آخر فتح سچائی اور اصولوں کی ہوتی ہے۔ آج انتخابات کے موقع پر عوام کو بڑی ہمت اور جرأت سے کام لیتے ہوئے واقعات کو سامنے رکھنا ہے۔ برائی کو ختم کرنے کے لئے ان لوگوں کو مضبوط بنانا ہے۔ جنہوں نے دیش کی ایکتا اور قوم کی بھلائی کے لئے بلیدان دیئے ہیں۔ اور قید و بند کی اذیتیں برداشت کی ہیں ✦

بھدرواہ میں پبلک جلسہ

بھدرواہ ۱۶ فروری۔ یہاں میری بازار میں کوتوال کرپا رام کی صدارت میں پرجا پریشد کا جلسہ ہوا۔ جس میں شری دیا کرشن تحصیل سیکرٹری شری ست ناتھ پبلسٹی سیکرٹری اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ جلسہ میں ایک ریزولیوشن کے ذریعے مطالبہ کیا گیا۔ کہ ضلع ڈوڈہ کے لئے ڈسٹرکٹ ہسپتال ضلع کے سنٹر بھدرواہ میں قائم کیا جائے۔ تاکہ سبھی لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ دوسرے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ بھدرواہ میں ایڈیشنل سیشنز جج کی عدالت قائم کی جائیگی — جلسہ میں لوگوں سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ کانفرنسی کارکنوں کے گمراہ کن اور انتشار پھیلانے والے پروپیگنڈہ سے خبردار رہیں۔

۲۶ دن کی اکٹھی اخبار میں؟

بھدرواہ ۱۷ فروری۔ بھدرواہ میں ڈاک کا انتظام اس قدر ناقص ہے کہ لوگوں کو ۲۶ دن کے بعد ڈاک ملی ہے۔ اور ۲۶ دن کے روزانہ اخبار پڑھنے کے لئے ایک ہی دن نصیب ہوئے ہیں

لقیہ: شری تیغ کی تقریر صفحہ ۸ آگے مزید کہا ہے کہ حکمران پارٹی کی طرف سے ریاستی سکھوں پر جو سکھ ممبران دوبارہ ٹکٹ دینے کا اعلان کیا ہے۔ ان پر ریاستی سکھوں کو قطعاً کوئی اعتماد نہیں اور انہوں نے اپنے سابقہ اعمال سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ سکھوں کے کٹر دشمن ہیں۔ نیز ان کارکنوں نے آواز سے کیسے صفحہ ۴ سے آگے سے صاف عیاں ہوتا تھا۔ کہ وہ پیٹ کی خاطر نیشنل کانفرنس میں شامل ہوا ہے۔ اس نے اپنی تقریر میں صاف لفظوں میں کہا۔ کہ جب تک وہ پرجا پریشد میں رہا۔ اسے اور اس کے بال بچوں کو فاقے دیکھنے پڑے۔ اور اس کی مالی حالت نہایت کمزور ہو گئی تھی ✦

بقیہ: خریدا جاتے ہیں۔ اور ان کی قیمت بھی کانفرنسی مقرر کرتی ہے۔ ہر کیس منڈی کا سودا کرنے پینا کام رہنے کے بعد سنا رہے ہیں کہ ڈوگرہ مہا سبھائیوں کو خریدنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس غرض سے دلال بھیجے جا رہے ہیں — گویا کانفرنسی رہنماؤں کا جس طرح اپنا کوئی ایمان اور اصول نہیں ہے اسی طرح کا وہ دوسرے لوگوں کو بنا کر سیاسی زندگی کو ہی کاروبار بنانا چاہتے ہیں۔ اور اصولوں کی جگہ دھن سے چاندی کے سکوں۔ اسمبلی کی نشستوں روٹ پرمٹوں۔ لٹکیہ جات اور اس قسم کی دوسری دنیاوی کششوں کو ہی اپنا سیاسی نظریہ بنا لیا ہے ✦

انالحبیب گرگڑی چوپٹ راجہ

"بغیر پروں کے کبوتر"

نیشنل کانفرنس کے روزنامہ "جموں سندیش" اور ریڈیو پر اس امر کی خبریں شائع اور نشر ہوئی ہیں۔ کہ موضع گوڑہ سلاتھیاں میں پانچ ہزار کے قریب ڈوگرہ راجپوتوں کے ایک بھاری اجتماع میں راجپوتوں نے بخشی غلام محمد کو اپنا مسلمہ لیڈر تسلیم کیا ہے۔ اور بخشی صاحب نے پورے پورے تعاون کا یقین دلایا ہے۔

گوڑہ سلاتھیاں سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں پر پانچ ہزار تو درکنار کوئی پانچ آدمی بھی اکٹھے نہیں ہوئے ہیں۔ جنہوں نے بخشی صاحب کی حمایت میں کسی قسم کی کوئی بات کی ہو۔

سنتے آئے تھے۔ کہ جھوٹے پروں کا کبوتر بنا لیتے ہیں۔ لیکن کارکنوں نے دوسری باتوں میں ریکارڈ توڑنے کے ساتھ ساتھ نعرہ بازی میں بھی بغیر پروں کے کبوتر بنا کر دنیا کو مات کر دیا ہے۔

پہاڑ ان جی نائب تحصیلدار بنیں گے؟

سنا ہے کہ ممبر اسمبلی آنریبل کامریڈ مہاشہ نامر سنگھ کا فرزند بہادر پڑھے لکھے ہیں تو اپنے والد صاحب سے بھی ایک نمبر بڑھ کر ہے۔ لیکن کشتی لڑنے میں خوب ماہر ہے۔ لوک راج کی کانفرنسی سرکار نے مہاشہ صاحب کے فرزند کو پہلے پٹواری لگانے پر ملازم رکھا۔ اس کے بعد ترقی دیکر پٹواری نہر اور پھر کسی سے آگے ال کا پٹواری بنا دیا ہے — پٹواری صاحب کا ہاتھ بنانے والے گئی ہیں۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ اب قاسم صاحب اپنے مہاشہ جی کے لڑکے کو نائب تحصیلدار بنانے کی سوچ رہے ہیں۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے تو کلرک بننے کی آسامیاں ڈھونڈ رہے ہیں۔ لیکن پہاڑ ان جی نائب تحصیلدار بنیں گے۔ اسی کا نام تو "نیا کشمیر اور ترقی پسندی" ہے خدا خیر کرے ✦

سنتاؤں کے بیوپاری!

انسان جب بھی کوئی اچھا یا برا کام شروع کرتا ہے تو آہستہ آہستہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے جیسے کانفرنسی حکمرانوں نے اصولوں کی بنا پر لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کی بجائے دوسری جماعتوں کے کارکنوں اور لیڈروں کو خریدنے کا کام شروع کیا۔ اور وہ دن بدن اپنے اس پیشہ میں آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں — اب سنا ہے کہ وہ لیڈروں کا سودا کرنے کی بجائے ان کی سنتاؤں کے بیوپاری بن کر رہ گئے ہیں۔

ظالموں کو سیاسی طور پر ختم کر کے اپنے ظلموں کا بدلہ لینے کیلئے ہیرانگر کے عوام کا عزم

پرجا پریشد سدھانتوں پر کھڑی ہے اور حصول مقصد کیلئے اس نے خون دیا ہے

رنبیر سنگھ پورہ - ۱۵ فروری یہاں سے ۹ میل دور قصبہ ارنیہ میں پرجا پرشد کی طرف سے منعقدہ ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پرجا پرشد کے صدر پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے کہا - کہ پرجا پرشد کا جنم ہی اس وقت ہوا تھا - جبکہ انگریز شاطرانہ سازشوں میں مشغول ہو کر جہاں بھارت ماں کے دو ٹکڑے ہندوستان، پاکستان بنا چکا تھا - وہاں ہماری ریاست جموں و کشمیر میں بھی تباہی و بربادی کا منصوبہ عمل میں لانے کیلئے کوشاں تھا - پرجا پرشد نے میدان میں آتے ہی انگریز سامراج، اس کے ہتھ ٹھوکے پٹھوؤں کی ریشہ دوانیوں کا مقابلہ دلیری سے کیا - آج تک ہماری تحریک کو کئی مرحلوں سے گزرنا پڑا - سرفروش مجاہدوں کو نا صرف لاٹھیوں اور ٹیئر گیس سے ہی دوچار ہونا پڑا - بلکہ بربریت کے مدعی حکمرانوں کی گولیوں سے اپنے سینے بھی چھلنی کروانے پڑے - چنانچہ آج ہندراں کے قریب ریاستی شہیدوں اور سب سے بڑھکر ہند بھر کے مایہ ناز لیڈر ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کا بلیدان ہماری تحریک کے سرفروشانہ دور کی زندہ شہادت ہے - آپ نے کہا - کہ قربانیاں ہمیشہ سدھانتوں کی پورتی کی معاون ہوتی ہیں - چنانچہ ہماری جدوجہد کا ہی یہ نتیجہ ہے - کہ آج بھارتیہ نیتاؤں کو بھی ہمارے نظریہ کے مطابق سٹینڈ لینا پڑا ہے - آگے چلکر آپ نے کہا - کہ انتخابات ہونیوالے ہیں - جنتا کے ہاتھ میں طاقت ہے - اپنی قسمت بنانے اور بگاڑنے کی - ووٹ نے ریاست میں آئندہ پانچ سالوں کے لئے حکومتی ڈھانچہ بنانا ہے - ریاست میں نیشنل کانفرنسی سرکار نے جنتا کو آزادی اور خوشحالی کی طرف لیجانے کی بجائے لاچارگی کے گڑھے کی طرف دھکیلا ہے بیکاری میں اضافہ ہو رہا ہے - ایڈمنسٹریشن نااہلیت کا نمونہ بنتی جا رہی ہے - قبل ازیں سردار بچن سنگھ پنچھی نے اپنی تقریر میں کہا - کہ جمہوریت کی بنیادی سپرٹ کو ہی ریاست میں کچل دیا گیا ہے - نو سال کانفرنسی نظام لاٹھی - گولی اور لالچ کا نظام رہا ہے - صحت مند اپوزیشن کو بھی بدترین فاسسٹ ہتھکنڈوں سے کچلنے کے لئے کمینے ڈھنگ روئے کار لائے گئے - آج بھی الیکشن جس ڈھنگ سے ہو رہے ہیں - ان سے صاف پتہ چلتا ہے - نیشنل کانفرنسیوں کے کیا ارادے ہیں ؟ سرکاری جیپیں کاریں - سرکاری پٹرول پر نیشنل کانفرنس کے لئے کنولیسنگ دوڑ رہی ہیں - سرکاری ملازم نیشنل کانفرنسی ورکر کے طور پر کام کرتے ہیں - مخالفوں پر قاتلانہ حملوں کے لئے قاتلوں - غنڈوں کو سرکاری طور پر تربیت دی جا رہی ہے - اور اگر کہیں لوبیس راہ زنی یا ڈاکہ زنی کے طور پر کسی کے خلاف حرکت میں آتی ہے - تو اُسے ملک کا ہیرو - قوم پرست کہکر جلوس کانفرنسی لیڈر نکالتے ہیں لیکن ڈھنڈورہ ہو رہا ہے - کہ انتخابات منصفانہ ہوں گے - آگے چلکر آپ نے کہا - کہ ہم نے عزم کر رکھا ہے - کہ کانفرنسی فسطائیت کے باوجود بھی ہم لڑائی لڑیں گے - اور ریاست واسیوں کو ایک دیانتدار صحت مند ایڈمنسٹریشن دینے میں ضرور کامیاب ہونگے - جنتا بیدار ہو چکی ہے - وہ غربت - بے روزگاری - جہالت کو پیدا کرنے والی جماعت نیشنل کانفرنس کو چاروں شانے چت گرانے میں ضرور ہمارا ساتھ دے گی - شری عبدالرحمان جی نے کہا - کہ ہماری ریاست ایک نازک دور سے گذر رہی ہے - برسر اقتدار لوگ مختلف ممالک کی ایجنسی کرنے کے مرتکب ہیں - ہماری ریاست بین الاقوامی سازشوں کا اڈہ بن گئی ہے اس لئے عوام کو چاہیئے - کہ وہ اپنا بھلا برا پہچانیں - اور دیش بھگت نظریہ کے مدعی پرجا پرشدی امیدواروں کو ووٹ ہی نہیں بلکہ نوٹ بھی دیکر کامیاب کریں - صرف اسی طرح ہی غیر ملکی سازشیں ناکام ہو سکتی ہیں - جلسہ کی حاضری تقریباً ۲ ہزار کے قریب تھی۔

(ن - ن)

رام بن میں جواہر لال نہرو کی آمد - کامریڈوں کی چالیں !

رام بن - ۱۶ فروری جب سے اسد اللہ میر ڈپٹی منسٹر یہاں پدھارے ہیں - سارے کی ساری سرکاری مشینری کانفرنس کے پرچار میں لگ گئی ہے - اور میر صاحب کے رام بن آنے پر لوگوں کو ڈرا دھمکا کر سواگت کے لئے گیٹ بنانے پر مجبور کیا گیا - ہم انکو کہ اسد اللہ میر نے یہاں آنا تھا - لیکن علاقہ جات میں یہ پروپیگنڈہ کیا گیا - کہ شری جواہر لال نہرو اور بخشی غلام محمد رام بن پدھار رہے ہیں - سبھی لوگوں کو رام بن پہنچنا چاہیے - لیکن رام بن پہنچکر جب لوگوں نے اسد اللہ میر کو دیکھا - تو ان کے غم و غصہ کی انتہا نہ رہی -

(ن - ن)

گردھاری لال ڈوگرہ کو شکست فاش دینے کیلئے لوگوں نے حلف لینے شروع کر دئے

جموں - ۱۸ فروری - ہیرانگر تحصیل سے اس امر کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں - کہ جوں جوں انتخابات نزدیک آ رہے ہیں - عوام پر گورنمنٹ کا دباؤ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے - گردھاری لال ڈوگرہ کو ووٹ دینے کے لئے لوگوں کو طرح طرح کے حکومتی لالچ دینے کے علاوہ دھمکیاں بھی دی جا رہی ہیں - سرکاری افسر کھلے بندوں نیشنل کانفرنس کا پرچار کرنے میں لگے ہوئے ہیں - اور گرو براہمن کا واسطہ دیکر برادری ازم کو ہوا دی جا رہی ہے لیکن عوام برسر اقتدار لوگوں کی چالوں سے خبردار ہو چکے ہیں - اور وہ ہر قیمت پر گردھاری لال ڈوگرہ کو شکست فاش دینے کا عزم کئے ہوئے ہیں - لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ شخص جس نے اپنی اغراض کیلئے دیش بھگتوں کے خون سے ہولی کھیلی ہے - اور ہیرانگر میں فائرنگ کروا کر دو نوجوانوں شری بہاری لال اور بھیکم سنگھ کو موت کی نیند سلا دیا ہے - اور درجنوں لوگوں کو بے رحمانہ گولیوں سے گھائل کروایا ہے - وہ عوام کے ووٹوں کا حقدار نہیں ہو سکتا - بلکہ قدرت نے جنتا کو سنہری موقعہ دیا ہے - کہ وہ ظالموں کو سیاسی طور پر ختم کر کے اپنے ظلموں کا بدلہ لیں — چنانچہ گاؤں گاؤں میں لوگ پرجا پریشد کے امیدوار کو کامیاب بنانے اور گردھاری لال ڈوگرہ کو عبرتناک شکست دینے کے حلف لے رہے ہیں -

بقیہ :— پرجا پرشد کا مینی فیسٹو صفحہ اول سے آگے :—

کے لئے قائم کی جائیں گی — دستکاریوں کو بڑھاوا دیا جائیگا - دفینہ معدنیات کو نکالا جائے گا - ریاسی میں ریاست بھر کے دیہات اور دوسرے کاموں کے لئے بجلی پیدا کرنے کیلئے دھیان گڑھ الیکٹرک پراجیکٹ بنایا جائیگا - جس سے اکھنور اور جموں کی تحصیلوں کے علاقہ جات میں بآسانی آبپاشی اور پینے کے لئے پانی کا پربندھ کیا جا سکے گا - اور کارخانے کھولے جا سکیں گے — چھنی اور جسروٹہ میں بانس کی فیکٹریاں کھولی جائیں گی کشتواڑ - رام نگر - اور بسوہلی میں کمبل بنانے کے کارخانے کھولے جائیں گے - مزدور یونین قائم کر کے مزدوروں کی بہبودی کے راستے تلاش کئے جائیں گے - مویشیوں کی حفاظت کی جائے گی - گئو ہتیا کو روکا جائے گا - صحت افزا مقامات جن کی طرف صوبائی تعصب کا شکار ریاستی حکومت کوئی دھیان نہیں دے رہی ہے - انہیں سیاحوں کی کشش کا مرکز بنایا جائیگا - پتنی ٹاپ، بدرواہ، کشتواڑ اور دوسرے پہاڑی صحت افزا مقامات کو DEVELOP. کیا جائے گا - ویشنو دیوی، امرناتھ اور کیلاش کی یاترا پر آنے والوں کی سہولیات کا پربندھ کیا جائیگا - مکانوں کی کمی کے شرنارتھی مسئلہ کو پورے طور پر حل کرنے کے لئے خاص توجہ دی جائیگی - کیا جائے گا - نشہ بندی کے قانون بنائے جائیں گے - سرکار کے ہاتھوں تباہ و برباد کئے جانے والے دیش بھگت بھارتیوں کی آبادکاری کا دھیان رکھا جائے گا - ڈاکٹر مکرجی کی جیل میں مرتیو کے سلسلہ میں جوڈیشل انکوائری کروائی جائے گی - پسماندہ طبقوں اور ہریجنوں کی حالت کو سدھارنے اور انہیں اوپر اٹھانے کی طرف خاص توجہ دی جائے گی — ملازموں کی تنخواہوں کے گریڈ ہندوستان کے دوسرے حصوں کی سطح پر لائے جائیں گے - سابقہ فوجیوں کی آبادکاری اور ان کی غربت کو دور کرنے کا حق دیا جائے - دیہاتوں میں بسنے والے غریبوں کو حق ملکیت دیئے جائیں — اسی طرح ملک کی بہبودی کے لئے اور بھی بہت سی باتوں کا عہد کیا گیا ہے — مینی فیسٹو مفصل طور پر کل سے شروع کیا جائے گا ؛

برادری ازم کے نام پر ووٹ حاصل کرنے کیلئے کانفرنسی کامریڈوں کی

جموں - ۱۸ فروری - معلوم ہوا ہے - کہ کانفرنسی کامریڈ انتخابات میں عوام کے ووٹ حاصل کرنے کے لئے کچھ ایسے لوگوں کو الیکشن لڑنے کے لئے تیار کر رہے ہیں - جو بطور آزاد امیدوار کے کھڑے ہو کر برادری ازم کے نام پر لوگوں سے ووٹ مانگیں گے - ان کو برسر اقتدار جماعت کی طرف سے امداد دینے کا یقین دلایا جا رہا ہے — اس کے علاوہ علاقہ جات میں ایسے لوگوں کو آگے کیا جا رہا ہے - جو برادری ازم کا زہر پھیلا کر عوام میں انتشار پیدا کریں گے - اور برادری کا واسطہ دے کر ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے ؛

ریاسی کے حلقہ سے کانفرنسی امیدوار کیخلاف کامریڈوں

ریاسی ۱۹ فروری یہاں پر نیشنل کانفرنس کی طرف سے منعقدہ جلسہ میں حلقہ ریاسی کے لئے کانفرنسی امیدوار رشی کیش آچاریہ جب تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو خاص طور پر کانفرنسیوں نے شیم شیم کے آوازے کسے - جلسہ میں شام لال صراف وزیر موجود تھے - شری رشی کیش کی تقریر سے (بقیہ

انتخابات کیلئے حلقوں کی حد بندی کے سلسلہ میں حکومت نے نیک نیتی سے کام نہیں لیا ہے

ریاستی حکمران اپنے اعلانات کے برعکس عمل کر رہے ہیں

جموں - ۱۷ فروری - شری رام ناتھ جی ایڈووکیٹ جنرل سیکریٹری پرجا پریشد نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پرائم منسٹر بخشی غلام محمد کی طرف سے بار بار یقین دلانے کے باوجود کہ انتخابات منصفانہ اور آزادانہ کروائے جائیں گے۔ اس وقت تک اس سلسلہ میں الیکشن کمشنر اور ریاستی سرکار کی طرف سے جو قدم اٹھائے گئے ہیں۔ وہ یقین دہانیوں کو غلط ثابت کرتے ہیں۔ ووٹر فہرستوں کی درستیوں اور نئے ووٹر بننے کے لئے اتنا کم وقفہ دیا گیا۔ کہ ووٹر فہرستوں میں درستیاں نہ ہو سکیں۔ اور ہزاروں لوگ ووٹر بننے سے محروم رہ گئے ہیں۔ شری رام ناتھ جی نے بتایا ہے کہ لگاتار بارشوں اور شدید برف باری کی وجہ سے کئی جگہوں پر مقررہ وقت کے اندر ووٹر فہرستیں پہنچ بھی نہ سکیں۔ لیکن بار بار مطالبہ کرنے کے باوجود ووٹر بننے اور فہرستوں میں اصلاحات کرنے کے لئے مناسب وقت نہ دیا گیا۔

منصفانہ اور آزادانہ انتخابات کی دوسری سٹیج نشستوں کی حد بندی تھی۔ جو کہ صدر ریاست نے کرنی تھی۔ اس سلسلہ میں صدر ریاست کی زبانی و تحریری طور پر کئی بار توجہ دلائی گئی۔ کہ دوبارہ حد بندی کے سلسلہ میں مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کی رائے کو بھی دھیان میں رکھا جائے۔ اور اس سلسلہ میں انہیں اعتماد میں لیا جائے۔ لیکن اس کے برعکس یکطرفہ کارروائی کی گئی ہے۔ حد بندی سے متعلقہ صدر ریاست کی نوٹیفکیشن صاف طور پر عیاں کرتا ہے۔ کہ حد بندی کرنے میں نیک نیتی سے کام نہیں لیا گیا ہے۔ جموں شہر کے شمالی حلقہ کے ساتھ شہر کے سب سے جنوبی حصہ اور پٹوار حلقہ خاص کو رکھا گیا ہے۔ اور حلقہ جنوبی کے ساتھ شہر کے شمالی حصے اور دوسرے وارڈ اس ڈھنگ سے رکھے گئے ہیں۔ جن کا ایک دوسرے کے ساتھ کہیں بھی میل نہیں ہوتا۔ اسی طرح دوسری جگہوں پر بھی کیا گیا ہے۔ شری رام ناتھ جی نے بیان میں مزید بتایا ہے۔ کہ نشستوں کی حد بندی ۸ فروری کو گزٹ کر کے پھر اس میں کانفرنسی امیدواروں کی خواہش کے مطابق تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اور کسی دوسری جماعت کی رائے نہیں لی گئی ہے۔

اس سلسلہ میں تیسری سٹیج ریٹرننگ آفیسروں کی تقرری کی آتی ہے۔ لیکن کچھ ایسے لوگوں کو ریٹرننگ آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔ جنہیں قانون و لاء کی کوئی واقفیت نہیں۔ اور ان میں ایسے آفیسر بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے گزشتہ میونسپل الیکشن میں اپوزیشن کے امیدواروں کے کاغذات نامزدگی بلا وجہ مسترد کر دیئے تھے۔ اور جن کے خلاف مقدمے بھی ہوئے تھے۔ اس دفعہ پھر انہیں برسراقتدار لوگوں کے حق میں نتائج لانے کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔

ان حالات میں صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جموں و کشمیر گورنمنٹ جس بات کا دعوےٰ کرتی ہے وہ عملی طور پر نہیں کرنا چاہتی ہے۔

اشتہاری ملزم گرفتار۔ اہم دستاویزات کی برآمدگی!

جموں - ۱۶ ار فروری - معلوم ہوا ہے۔ کہ پولیس نے جولاہکا محلہ میں ایک مکان پر چھاپہ مار کر ہردی ناتھ نامی ایک شخص کو زیر دفعہ ۲۰ ۴ / ۱۷ ۴ گرفتار کیا ہے۔ پتہ چلا ہے۔ کہ ہردی ناتھ مذکور نے اپنے کئی نام رکھے ہوئے تھے۔ اور اس کے قبضہ سے نقشہ جات اور کئی اہم دستاویزات برآمد ہوئی ہیں۔ جن کا تعلق راہ راست گورنمنٹ انڈیا سے ہے۔ اور وہ شخص پہلے ریاست میں چیف سیکریٹری کے دفتر میں ملازم بھی رہ چکا ہے۔ اس وقت اس نے اپنا نام ویریندر ناتھ اور اوتار کرشن رکھا ہوا تھا۔ اس کے خلاف وارنٹ گرفتاری دہلی سے جاری ہوئے ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے۔ کہ ہردی ناتھ مذکور پر یقیناً [illegible] اور پاکستان کا ایجنٹ ہے۔ اس سلسلہ میں سنسنی خیز انکشافات متوقع ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ملزم کا پتہ نگھر سنگھ ہیڈ کانسٹیبل نے لگایا ہے۔

لوگوں کو مرعوب کرنے کیلئے کانفرنسی کامریڈوں کی دھمکیاں!

بھدرواہ - ۱۶ ار فروری - شری چونی لال کوتوال ممبر اسمبلی نے لوگوں کے ووٹ حاصل کرنے کے لئے سرکاری ملازموں کو بسلسلہ دورہ دھوپ شروع کر رہی ہے۔ لیکن عوام کی طرف سے کامریڈ صاحب کو صاف جواب مل رہا ہے۔ انکو منانے کے لئے طرح طرح کے لالچ دینے کے علاوہ دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ کہ اگر آپ لوگ ووٹ نہ بھی دیں گے۔ تو بھی میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اور پھر آپ سے نپٹ لوں گا۔

ریاست کی موجودہ امتیازی پوزیشن ایکدن ضرور ختم ہو کر رہیگی

ریاسی - ۱۴ ار فروری - پونی میں پرجا پریشد کی طرف سے ایک بھاری پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے شری رشی کمار کوشل نے کہا۔ کہ ہم کو سیکورٹی کونسل کے رائے شماری کے پرستاؤ سے نہیں گھبرانا چاہیئے۔ سیکورٹی کونسل چھوڑ چاہے جنرل اسمبلی بھی رائے شماری کرانے کا پرستاؤ کیوں نہ پاس کر دے۔ ریاست میں کبھی رائے شماری نہیں ہو گی۔ کسی بھی ودیشی طاقت کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ بھارت کے اندرونی معاملات میں دخل دے۔ ہماری ریاست ۲۶ ر اکتوبر ۱۹۴۷ء سے بھارت کا ناقابل علیحدگی انگ بن چکی ہے۔ یہ بات درست ہے۔ کہ بھارت کے پردھان منتری شری نہرو کے شیخ عبداللہ کے متعلق اوٹ وشواس نے انہیں لوگوں کی رائے لینے کا حق دینے کا جنون سوار کرایا تھا۔ پرجا پریشد کے نیتا پنڈت جی اور ڈاکٹر مکرجی یہ جانتے تھے۔ کہ شیخ عبداللہ پر اتنا اعتماد لانا مصیبتوں کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ مگر بھارت کے پردھان منتری اس وقت ہمارے پیچھے لٹھ لئے دوڑا کرتے تھے۔ مگر اب انہیں اور ان کی سرکار کو بھی وہی سٹینڈ لینا پڑا ہے۔ اور وہی بات کہنی پڑی ہے۔ جو پرجا پریشد نو سال سے کہتی آ رہی ہے۔ یہ پرجا پریشد اور اس کی لیڈر شپ کی ایک بڑی بھاری کامیابی ہے۔ آج نہرو جی اور کرشنا مینن کو پریم ناتھ ڈوگرہ اور شیاما پرشاد مکرجی کی بھاشا میں بولنا پڑ رہا ہے۔ اگر یہی بھاشا ان لوگوں نے اگر آج سے نو سال پہلے بولی ہوتی تو دنیا کے سامراجیوں کو یہ جرأت نہ ہوتی کہ وہ ابھی ریاست جموں و کشمیر کو بھارت کا انگ نہ سمجھتے ہیں۔ مانا کہ سیکورٹی کونسل یا یو۔ این او کے فیصلہ کو نہ ماننے کی صورت میں سامراجی طاقتیں امریکہ اور برطانیہ پاکستان سے ریاست پر حملہ کرائیں گے۔ مگر اس حملے کا حشر ۱۹۴۷ء کے حملے سے بھی بدتر ہو گا۔ بلکہ ہمارے حوصلے اتنے بلند اور بھاؤنائیں اتنی اونچی ہونی چاہئیں۔ کہ اگر ہم کراچی۔ سیالکوٹ اور لاہور پر راشٹر یہ ترنگا نہ لہرا سکیں۔ تو کم از کم میرپور۔ مظفر آباد۔ گلگت اور چترال پر تو اپنا پرچم لہراتا دیکھ سکیں۔ شری کوشل نے جنتا سے اپیل کی۔ وہ گھبرائیں نہیں کیونکہ راشٹریہ سرکار نے ہر مصیبت کا مقابلہ کرنے کے لئے مکمل تیاریاں کر لی ہیں۔ ان حالات میں ہمارا کرتویہ اتنا ضرور ہے کہ ہم بھی ہندو مسلم بھائی اندرونی امن کو کسی بھی قیمت پر خراب نہ ہونے دیں۔ اندرونی امن و امان کو قائم کرنا دیش کی سب سے بڑی خدمت ایسے وقت میں ہو گی۔ مقامی حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے شری کوشل نے کہا۔ کہ پچھلے دنوں ریاسی میں دس سال کے بعد نیشنل کانفرنس کا جلسہ ہوا۔ جس میں کانفرنس کے چند ذمہ دار اصحاب نے عوام کو بیوقوف بنانے کے لئے نہایت لغویات سے کام لیا۔ جن برہمن سبھا۔ وہلی ہندو سبھا کا ذکر سیٹھی صاحب نے کیا ہے۔ اس میں پنڈت پریم ناتھ نے نہیں بلکہ شری گوپال دت مینگی۔ شری وشنو گپت اور ٹھاکر لچھمن سنگھ جاڑک نیز ان کے دوسرے ساتھیوں نے ریاست کو آزاد رکھنے کا مشورہ مہاراجہ بہادر کو دینے کے لئے کہا تھا۔ اور یہ تینوں اصحاب اس وقت کانفرنس کے ستون بنے ہوئے ہیں۔ پنڈت جی نے اس وقت بھی اس آزاد رہنے کے نظریہ کی مخالفت کی تھی۔ اور بعد میں بھی تو پرجا پریشد بنا کر پنڈت جی بھارت سے مکمل الحاق کا نعرہ لیکر میدان میں نکلے ہیں ——— شری کوشل نے حقائق اور واقعات کی بنا پر یہ ثابت کر کے دکھایا۔ کہ دفعہ ۳۷۰ ایک دن ضرور ختم ہو گی۔ اور ایک ودھان۔ ایک پردھان۔ اور ایک نشان کا ہمارا نعرہ ضرور عملی صورت اختیار کریگا۔ آخر میں آپ نے اپیل کی کہ عوام پر ظلم و ستم کرنیوالوں کو سیاسی طور پر ختم کرنے کے لئے اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کریں۔

شری سیوا رام جی کی رہائی۔ ضلع ڈوڈہ کے دورہ کا پروگرام

جموں - ۱۶ ار فروری - شری سیوا رام جی وکیل صدر پرجا پریشد تحصیل کشتواڑ جموں جیل سے چار ماہ کی نظر بندی کے بعد رہا ہو کر کشتواڑ واپس چلے گئے ہیں۔ اور آپ عنقریب ہی سارے ضلع ڈوڈہ کا دورہ کرینگے۔ اور جگہ جگہ آپ کا سواگت کیا جائیگا۔ شری نتھا سنگھ جی ڈسٹرکٹ آرگنائزر ضلع ڈوڈہ جن کے وارنٹ گرفتاری گزشتہ چھ ماہ سے نکلے ہوئے تھے اور وہ روپوش چلے آ رہے تھے۔ گورنمنٹ نے شری نتھا سنگھ جی کے وارنٹ گرفتاری منسوخ کر دیئے ہیں۔ اور آپ نے بھی ضلع ڈوڈہ کے دورہ کا پروگرام مرتب کر لیا ہے۔ جگہ جگہ ملک جلسے کر کے عوام کو ان کے فرائض سے آگاہ کیا جائے گا۔

احمد اللہ ڈینگ کا بیان

جوں جوں الیکشن نزدیک آ رہے ہیں۔ نوں نوں کئی اصحاب اس الیکشن فیور کے مرض میں مبتلا ہو رہے ہیں کہیں تو مسجد و لہ اور مندروں میں وعدے لئے جا رہے ہیں اور کہیں پبلک کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے زمین آسمان کو مختلف وعدوں سے ملا رہے ہیں۔ لیکن میں اس سلسلہ میں ووٹران رام بن سے اپیل کرونگا کہ ان کے ووٹ کا حقدار وہ شخص نہیں جو کہ اپنی ذاتی اغراض کو مدِ نظر رکھتے ہوئے الیکشن میں حصہ لے۔ اور جو صرف اپنے رشتہ داروں کی بہبودی کو ملحوظ خاطر رکھے۔ یا وہ کسی حکومتی نشہ میں مست ہو کر ایسے کام کرے جن سے عوام کو کوئی فائدہ نہ ہو اور جو اخلاقی گراوٹ کا مرتکب ہو۔ بلکہ عوام کے ووٹ وہی شخص حاصل کر سکتا ہے جس پر عوام کا اعتماد حاصل ہو۔ اور جس نے عوام کی بھلائی میں اپنی ساری عمر مشن بنایا ہو۔ اس سلسلہ میں تحصیل رام بن کے ووٹران تو میر صاحب کی کرتوتوں سے پہلے ہی واقف ہو چکے ہیں۔ اور اب جو جو نئے اصحاب بطور امیدوار کھڑے ہو رہے ہیں۔ ان کو ووٹران نے اچھی طرح پرکھ کر ووٹ دینا چاہئے۔ اور دیکھنا چاہئے کہ وہ کہیں ابن الوقت تو نہیں۔ جو کہ ممبری کے مرض کے لئے اور اپنی ذاتی طمع نفسانی کے لئے ووٹ حاصل کر رہے ہوں۔ ووٹران کو یہ دیکھنا چاہئے کیا ایسے لوگ اسمبلی میں ان کی صحیح ترجمانی کر سکتے ہیں یا نہیں۔ یا ان کا پہلے سیاسی کردار کیسے رہا ہے۔ کہیں وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے کے عادی تو نہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس وقت امیدوار لوگ ووٹ حاصل کرنے کے لئے کئی شوشے چھوڑ دینگے۔ مثلاً ووٹران کو کہا جائیگا۔ کہ مذہب خطرے میں ہے۔ یا کہ رائے شماری ضرور کرائی جائیگی یا دھرم کا واسطہ دیا جائیگا۔ تو میں اس سلسلہ میں اپنے تحصیل کے ووٹران سے اپیل کرونگا۔ کہ یہ سب باتیں سٹنٹ ہونگی۔ ریاست کا الحاق اب ہندوستان (Constitutional) آئینی ہو چکا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کو توڑ نہیں سکتی۔ الحاق کے ساتھ ہی ہندوستان کی جمہوری حکومت میں کسی کا مذہب یا ایمان خطرے میں نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی رائے شماری کا کوئی سوال پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا ووٹران اصحاب اپنا ووٹ دیتے وقت نہایت ہوشیاری سے کام لیویں۔ اور اپنا ووٹ دیتے وقت کسی کے رعب میں نہیں آویں۔ اپنا ووٹ اس کو دیں جو کہ اس کا مستحق ہے۔ جس کے دل میں دشمن کو لالچ ہو اور صحیح الدماغ ہو قوم کا نام ہو۔ جو کنبہ پروری۔ خویش پروری وغیرہ سے بالاتر ہو۔ جو تحصیل کی [illegible] ہو۔ اور [illegible] پنچایت میں [illegible]

اگر ووٹران صاحب [illegible]

کا بھلا ہوگا۔ اور ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا۔ اور تیزی کے ساتھ۔ بصورت دیگر ہمارا وہی حشر ہوگا۔ جو کہ گزشتہ پانچسالوں میں ہوا ہے۔ اپنی ترقی صرف چند کنبوں تک ہی محدود رہیگی۔ اور تحصیل کی حالت ویسی کی ویسی۔ ووٹران کو یہ بات مدِ نظر رکھنی چاہئے۔ کہ آئندہ انتخابات میں چند ذاتی غرض مند امیدوار اپنا ذاتی اقتدار اور ذاتی مفاد بنانے یا قائم رکھنے کے لئے کئی قسم کے لالچ دینگے۔ اور طرح طرح کے افسانے سنائیں گے جیسا کہ ابھی سے ہی شروع ہے۔ لیکن ووٹران کو ایسی باتوں پر یقین نہ رکھنا چاہئے۔ کیونکہ آزمودہ را آزمودن جہل است اور اپنے ووٹ کا صحیح فائدہ اٹھانا چاہئے۔ جو وقت یہی موقعہ ہے۔ ورنہ اگر کوئی اچھا ممبر نہ چنا گیا تو پانچسال کے لئے پھر پچھتانا پڑیگا۔ میں سلسلہ میں سیاسی جماعتوں سے بھی اپیل کرونگا۔ کہ وہ پارٹی ٹکٹ دینے سے پہلے عوام کے منشا ٹٹولیں۔ ورنہ بصورت دیگران کو بھی پشیمانی اٹھانی پڑے گی۔ میں پھر واضح اپیل کرونگا کہ جمہوریت میں کوئی بھی طاقت عوام کو دبا نہیں سکتی۔ آپ اپنا ووٹ صحیح استعمال کریں تاکہ ملک میں خوشحالی کا دور دورہ ہو۔

نہ گھبرا او ہم [illegible] جلتا گا عمر کا نشاں
اک سکی گیا۔ اک چمن کیا مسکرا دیگا جہاں

کشمیر کا مسئلہ بگاڑنے کی ساری ذمہ داری سنہرو پر ہے

نئی دہلی۔ ۱۴ ار فروری مغربی بنگال پرجا سوشلسٹ پارٹی کے چیرمین ڈاکٹر پی سی گھوش نے آج یہاں بتایا کہ شری نہرو کے لئے کشمیر کا سوال کا نگرس پارٹی کا انتخابی مسئلہ بنانا بہت نامناسب ہے۔ ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر گھوش نے کہا۔ کہ کشمیر ایک قومی مسئلہ ہے۔ اور تمام پارٹیاں اسے ایسا ہی سمجھتی ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ شری نہرو نے کشمیر کو کانگرس پارٹی کا الیکشن مسئلہ بنا دیا ہے۔ کانگرس سرکار نے جس طرح سے کشمیر کا مسئلہ کو الجھانے کی کوشش کی ہے۔ اس پر نکتہ چینی کرتے ہوئے [illegible] وزیر اعظم نے کہا۔ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ کشمیر کا معاملہ بگاڑنے والے شری نہرو ہیں۔ انہوں نے یہ معاملہ اتحادی سبھا میں پیش کر کے سخت غلطی کی۔ کشمیر بھارت میں شامل ہو چکا تھا۔ اور پاکستان حملہ آور تھا۔ اور بھارت سرکار حملہ آور کو بھگانے کی کوشش میں تھی۔ اس کارروائی کو تکمیل کرتے اور ہر مسئلہ کو داخلی مسئلہ سمجھنے کی بجائے شری نہرو نے اتحادی سبھا سے درخواست کر دی اور اپنے موقعہ پر فوجی کارروائی روک دی۔ جبکہ سارا کیمپ [illegible] ہوا گیا تھا۔

[illegible] ایسا کرنے پڑا ہے۔ اسرائیل کو ایسا کرنے پر [illegible] معلوم ہے۔ کہ اسے فوجیں جرأت [illegible]

گوا فوجی مداخلت ہی آزاد کرایا جا سکتا ہے

لکھنؤ۔ ۱۴ ار فروری آل انڈیا جن سنگھ کے سیکریٹری شری جگن ناتھ راؤ جوشی نے آج یہاں کہا۔ کہ جن سنگھ گوا کے سوال پر بھی انتخاب لڑ رہا ہے۔ شری جوشی نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ اگر ہم برسر اقتدار آ جائیں گے۔ تو ہم اپنی خارجہ پالیسی کو اس ڈھنگ کی بنائیں گے۔ جس سے پرتگال پر بین الاقوامی دباؤ پڑے گا۔ اور وہ گوا کو خالی کرنے پر مجبور ہوگا۔ مگر ہم برسر اقتدار نہ آ سکے۔ تو ہم لوگوں میں اس سلسلے میں اپنا پرچار جاری رکھیں گے۔ اور اس سلسلہ کو زندہ رکھیں گے۔ موجودہ حالات میں گوا کو آزاد کرانے کے سوائے اس کے کوئی اور راستہ نہیں کہ فوجی مداخلت کی جائے۔ بالآخر گوا ہماری تحریک آزادی کا ایک حصہ رہا ہے۔ آپ نے کہا ہندوستان گوا کے مسئلہ کو حل کرنے میں ناکام رہا ہے۔ جب تک گورنمنٹ کی تبدیلی نہ کیا جائے تب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان پر امن بات چیت میں وشواس رکھتا ہے۔ جبکہ سالازار مختلف وشواس رکھتا ہے۔ وہ گوا کو پرتگال کا ایک صوبہ سمجھتے ہیں۔

سرینگر میں سیمنٹ کا کارخانہ

سرینگر۔ ۱۱ ار فروری۔ ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ ہند سرکار پامپور (سرینگر) میں ایک بہت بڑا سیمنٹ کا کارخانہ تیار کریگی۔ جو کہ ۱۵ لاکھ کی لاگت سے دو سال میں تیار ہوگا۔ اس کارخانہ میں شروع میں ۲۰۰ ٹن سیمنٹ روزانہ تیار کیا جا سکے گا۔ اور بعد میں ۱۰۰۰ ٹن تک بڑھائی جا سکے گی۔ ہند سرکار نے یہ دو پلانٹ پامپور کے نزدیک کروڑوں ٹن چونے کے پتھر کے ذخائر کی موجودگی اور ریاست میں سیمنٹ کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے کیا ہے۔

روس کے وزیر خارجہ شیپی لوف سبکدوش کر دیئے گئے

ماسکو۔ ۱۵ ار فروری روس نے اعلان کیا ہے کہ مسٹر شیپی لوف کو وزیر خارجہ کے عہدہ سے سبکدوش کیا گیا ہے۔ کہ ان کی جگہ مسٹر اندرید گرومیکو وزیر خارجہ مقرر کئے گئے ہیں۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سپریم کورٹ کے پریزیڈیم نے مسٹر شیپی لوف وزیر خارجہ کے عہدہ سے سبکدوش کر دیا ہے۔ تاکہ ان کو دوسرے کام میں مامور کیا جائے۔ مسٹر گرومیکو کی جگہ مسٹر کلودائی کو نائب وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔ یہ نہیں بتایا گیا ہے۔ کہ مسٹر شیپی لوف کو اب کسی کام میں مقرر کیا جا رہا ہے۔

شانت ساگر میں ہائیڈروجن بم کا تجربہ

ٹوکیو۔ ۱۴ ار فروری جاپان اتحادی سبھا سے درخواست کرنے والا ہے کہ وہ پیسیفک کے جزائر [illegible] میں برطانیہ کے آئندہ ہائیڈروجن بم کے تجربہ کے خلاف کی مشترکہ قرارداد [illegible] یہ اعلان کیا [illegible]

وزیر خارجہ مسٹر ہو وارکی کیشی نے آج کہا۔ کہ جاپان کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر ان تجربوں سے [illegible] ہائیڈروجن بم تجربہ سے اگر کوئی نقصان ہو جائے تو وہ ہرجانہ کا مطالبہ کر سکے گا۔ اس سے پہلے برطانیہ کی گورنمنٹ نے اس سلسلہ میں جاپان کے پروٹسٹ مسترد کر دیا تھا۔ کل جاپان نے برطانیہ کو دوسرا پروٹسٹ نوٹ بھیجا ہے۔ اس دوران میں جاپان میں برطانیہ کے مجوزہ تجربے کے پیشِ نظر کافی ہراس پھیلا ہوا ہے۔

مصر نے اسرائیل کو الٹی میٹم دیدیا

نیو یارک۔ ۱۵ ار فروری۔ اتحادی سبھا کے معتبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مصر نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اسرائیل مصری علاقہ سے ۱۵ فروری کی درمیانی رات کو اپنی فوجیں نکال لے۔ مصر کے وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود فوزی نے اتحادی سبھا کے سیکریٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ سے کہا۔ کہ اگر اسرائیل اس وقت تک اپنی فوجیں نکالنے کو تیار نہ ہوا۔ تو اتحادی جنرل اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے جس میں اسرائیل کے خلاف پابندیاں لگانے کے سوال پر غور کیا جائے۔

پاکستان پر ویزہ کی پابندیاں

کراچی۔ ۱۵ ار فروری۔ پاکستان سرکار نے نئی دہلی میں مقیم پاکستانی ہائی کمشنر کو ہدایت کی ہے کہ وہ بھارت سرکار کے ساتھ ہندوستانی جانے والے پاکستانیوں کے ویزا پر لگائی گئی پابندیوں کے سوال پر بات چیت کریں۔ یہ انکشاف آج پاکستان کے وزیر اطلاعات سردار امیر اعظم خان نے نیشنل اسمبلی میں کیا۔ آپ نے کہا کہ ویزا پر پابندی کا اعتراف کراچی میں ہندوستان کے ہائی کمشنر نے ایک انٹرویو میں کیا ہے۔

ہند میں کمبوڈیا کے پہلے سفیر

دہلی۔ ۱۸ ار فروری۔ کمبوڈیا اور ہند کے درمیان ایک طے شدہ فیصلے کے مطابق دونوں ممالک کے تعلقات تجارتی سطح پر قائم کئے گئے ہیں۔ اس کے تحت مسٹر وار کامیل ہند میں پہلے کمبوڈیائی سفیر مقرر ہوئے ہیں۔

فوجیں ہٹانے کو تیار

نیو یارک۔ ۱۸ ار فروری اسرائیل کے وزیر خارجہ نے یہاں ایک ٹیلی ویژن انٹرویو کے دوران کہا ہے۔ کہ اسرائیل مصر سے اپنی فوجیں ہٹانے کو تیار ہے۔ بشرطیکہ امریکہ اسرائیل کو اس بات کی ضمانت دے کہ اس کے جہاز بلا روک ٹوک سویز نہر سے گزر سکیں گے۔ یاد رہے اس وقت یو۔ این۔ او کے سبھی ممبر اسرائیل پر اس بات کا زور دے رہے ہیں کہ وہ مصر کی سرزمین سے اپنی فوجیں [illegible] ہٹا لے۔ [illegible] امریکہ کو بھی جو کہ اسرائیل کی پشت پر ہے۔ [illegible] اسرائیل

[illegible] اسرائیلی امریکی سامراج کے سہارے [illegible] ہیں [illegible]

پہلے پانچسالہ منصوبہ کے تحت کامیابیاں

اگست ۱۹۵۳ء سے پہلے ریاست کی ترقیاتی سکیموں کی طرف بہت کم توجہ دی جاتی رہی۔ پہلے پانچ سالہ منصوبہ کی میعاد اگرچہ ۱۹۵۱ء سے شروع ہوئی تھی۔ لیکن درحقیقت اس پر عمل درآمد اگست ۱۹۵۳ء کے بعد ہوا +

اخراجات کا خاکہ :- اس منصوبہ پر کل بارہ کروڑ ۴- لاکھ ۱۵ ہزار روپیہ خرچ آیا۔ اخراجات کا خاکہ درج ذیل ہے :-

بجلی	۲ کروڑ ۹۵ لاکھ ۸ ہزار روپیہ
آبپاشی	۲ کروڑ ۶۸ لاکھ ۶۸ ہزار روپیہ
سڑکیں	۲ کروڑ ۴۵ لاکھ ۹۷ ہزار روپیہ
دیہات اور قصبوں کے لئے پانی کی بہم رسانی	۹۹ لاکھ ۷۶ ہزار روپیہ
سیاحت	۵۰ لاکھ ۸۶ ہزار روپیہ
گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں	۳۸ لاکھ ۱۲ ہزار روپیہ
زراعت	۲۰ لاکھ ۴۳ ہزار روپیہ
افزائش حیوانات	۴۲ لاکھ ۳۸ ہزار روپیہ
اوڈیہ کی کاشت	۸ لاکھ ۸۴ ہزار روپیہ
زمین کٹاؤ اقدامات	۹ لاکھ ۹۲ ہزار روپیہ
جنگلات کا کام	۶ لاکھ ۸۵ ہزار روپیہ
ہاؤسنگ	۱۳ لاکھ ۳۲ ہزار روپیہ
طبی خدمات	۴۴ لاکھ ۸۳ ہزار روپیہ
تعلیم	۶۶ لاکھ ۶ ہزار روپیہ
متفرقات	۲۷ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ
کل میزان	۱۲ کروڑ ۴ لاکھ ۱۵ ہزار روپیہ

بجلی :- اس منصوبہ کے تحت جوگندر نگر (پنجاب) سے ۱۵۰۰ کلواٹ بجلی خریدی گئی۔ جس سے جموں۔ سانبہ۔ کٹھوعہ وغیرہ شہروں کو بجلی فراہم ہوسکی۔ گاندربل کا بجلی گھر چالو ہوگیا۔ اور اودھم پور۔ بسوہلی۔ رام نگر اور راجوری کو بجلی فراہم کرنے کے انتظامات کئے گئے +

آبپاشی :- پہلے منصوبہ کے تحت مندرجہ ذیل نئی نہریں کھودی گئیں :-
(۱) اودھم پور نہر- (۲) زینہ پورہ نہر (۳) اونتی پورہ نہر (۴) چونی گنڈ نہر (۵) پرگام پورہ نہر (۶) ...سو نہر (۷) دلنہ نہر (۸) اسکھل نہر (۹) سنبل نہر (۱۰) کول نہر (۱۱) شالہ ٹینگ نہر (۱۲) گنڈار جن نہر (۱۳) ڈوگری پورہ نہر (۱۴) نتی پورہ نہر (۱۵) لڈورہ نہر۔
ان نہروں سے تقریباً ۲۰۴۲۶ ایکڑ اراضی سیراب ہوسکی ہے۔ اس کے علاوہ مزید دس نہروں کی تعمیر کا کام جاری رہا۔ جن سے مزید بارہ ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہونے کے قابل ہوگی +

سڑکیں :- پہلے منصوبہ پر جب عملدرآمد شروع ہوا تھا۔ تو ریاست میں صرف ۱۶۰۰ میل لمبی سڑکیں تھیں۔ جن پر صرف انسان گھوڑے پر یا پیدل جا سکتا تھا۔ پہلے پانچسالہ منصوبہ کے تحت مزید ۲۲۵ میل لمبی نئی سڑکیں تعمیر کی گئیں۔ اور ۳۱۹ میل لمبی موجودہ سڑکوں کی مرمت کی گئی۔ اس کے علاوہ بارہ نئے بڑے پل بنوائے گئے۔ جن کی مجموعی لمبائی ۴۵۰۰ فٹ ہے +

پانی کی بہم رسانی :- منصوبہ کے تحت صوبہ کشمیر میں بانڈی پورہ۔ چرار شریف اور بارہمولہ کے قصبوں کو پینے کا پانی فراہم کیا گیا۔ سرینگر میں پانی کی بہم رسانی کے انتظامات بہتر بنائے گئے۔ اور صوبہ جموں میں مندرجہ ذیل مقامات پر ٹیوب ویل (نل کنوئیں) کھودے گئے :-
(۱) چینی ہمت (۲) گوڑھا سلاٹھیاں (۳) سانبہ (۴) امالا دلوتی (۵) اودھم پور (۶) سنگوال (۷) جتوال (۸) کوچہ چک (۹) کٹھوعہ +

چھوٹے پیمانے کی صنعتیں :- پہلے منصوبہ کے تحت پانپور میں ایک جوائنری مل قائم کی گئی۔ جس میں سالانہ ۳۶ ہزار دروازے اور کھڑکیاں تیار ہوتی ہیں۔ شالاٹینگ میں چمڑے کا ایک کارخانہ کھولا گیا۔ آرٹ ایمپوریم کے تحت ۲۵۰ پروڈکشن سنٹر قائم کئے گئے۔ جہاں تین ہزار سے زائد کاریگروں کو کام مہیا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل چھوٹے پیمانے کی صنعتیں قائم کی گئیں۔

- پینٹ فیکٹری
- ہینڈلوم پروڈکشن سنٹر ہیرانگر
- پشمینہ سنٹر بسوہلی۔
- بانس کا سنٹر بسوہلی
- دستی کاغذ کا کارخانہ میراں صاحب
- اونی سنٹر رام نگر
- اونی سنٹر کشتواڑ
- سوتی سنٹر سانبہ
- توت کی لکڑی سکھانے کا کارخانہ

صحت عامہ :- صحت عامہ کے شعبہ میں ترقی کا حال مندرجہ ذیل نقشہ سے لگایا جا سکتا ہے :-

	منصوبہ سے پہلے	منصوبہ کے اختتام پر
صدر ہسپتالوں میں بستروں کی تعداد	۴۰۰	۴۵۰
ٹی بی ہسپتالوں میں بستروں کی تعداد	۱۱۶	۲۰۰
ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں بستروں کی تعداد	۶۲	۷۵
ڈسپنسریوں میں بستروں کی تعداد	۱۱۷	۱۵۶

تعلیم :- تعلیم کے شعبے میں ترقی کا حال ذیل میں دیئے گئے گوشوارہ سے معلوم ہو سکتا ہے :-

	منصوبہ سے پہلے	منصوبہ کے اختتام پر
کالج	۷	۱۰
ہائی سکول	۵۱	۸۶
مڈل سکول	۱۴۳	۱۵۳
پرائمری سکول	۱۰۳۴	۱۶۵۱
ٹیکنیکل سکول	×	ایک

یہ ہے مختصر سا خاکہ پہلے پانچسالہ منصوبہ کے تحت کامیابیوں کا۔ دوسرے پانچسالہ منصوبہ کے تحت ہماری ریاست اور زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کی آخری منزل کی جانب پیش قدمی جاری رکھے گی +

شایع کردہ :- محکمہ اطلاعات حکومت جموں و کشمیر جموں

کیریکٹر کی بلندی

اتہاس کا ایک ورق

کیریکٹر کی بلندی کسی کی جاگیر داری نہیں۔ یہ تو ایک ایسا جذبہ ہے۔ جو کسی کے دل کی گہرائیوں سے بھی اٹھ سکتا ہے۔ جو بھی شخص محبت کی گہرائیوں میں غوطہ لگائے گا۔ ہمیشہ کے لئے امر ہو جائیگا۔

روپ متی ایک ویشیا کی لڑکی تھی۔ اس کی ماں نے اسے رقص اور موسیقی کی تعلیم دی۔ کہا جاتا ہے کہ موسیقی اور رقص میں اسقدر ماہر تھی۔ کہ اس کے فن کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ اور تان سین نے بھی اسے خراج تحسین ادا کیا۔ اجین سے پچیس میل دور مالوہ میں اس کا جنم ہوا۔ مالوہ کے حکمران باز بہادر موسیقی اور رقص کے بہت بڑے سرپرست تھے۔ انہوں نے روپ متی کو دیکھا۔ تو اس کے فن اور حسن پر نثار ہو گئے۔ اور اپنا دل اس حسینہ کی نذر کر دیا۔ باز بہادر نے انہیں اپنی تمام رانیوں میں بلند درجہ دیا۔ اور اس کے لئے ایک علیحدہ محل بنوا دیا۔

روپ متی اگرچہ ایک گانے ناچنے والی تھی۔ لیکن اس نے اپنے آپ کو اپنے پتی کی سیوا کے لئے وقف کر دیا۔ باز بہادر بھی روپ متی کی محبت میں کھو گیا۔ اور اپنا زیادہ وقت اس کے محل میں گذارنے لگا۔

روپ متی کو شکار کے ساتھ گہری دلچسپی تھی۔ ایک دن وہ باز بہادر کے ساتھ جنگل میں شکار کھیلنے کے لئے گئی۔ ساتھی پیچھے رہ گئے۔ اچانک بھیلوں نے حملہ کر دیا۔ باز بہادر کی زندگی خطرے میں دیکھ کر اس نے گھوڑے کی لگام دانتوں میں دبا لی۔ تیر کمان سنبھال کر اپنا گھوڑا آگے بڑھایا۔ اور اتنی بہادری کے ساتھ تیروں کی بارش کی۔ کہ بھیل بھاگ نکلے۔ روپ متی کے ساتھ ساتھ باز بہادر بھی حملہ آوروں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ بہت سے بھیل مارے گئے۔ باز بہادر کے دل میں روپ متی کی عزت اور بھی بڑھ گئی۔

مالوہ نے ابھی تک شہنشاہ اکبر کے سامنے نہیں جھکایا تھا۔ دلی دربار میں باز بہادر کی عیش و عشرت کی زندگی کی اطلاع پہنچی۔ تو اکبر نے احمد خان کی قیادت میں ایک جرار لشکر مالوہ پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا۔ فریقین میں خونریز جنگ ہوئی۔ باز بہادر کو شکست ہوئی۔ اور وہ ۔نوں سے بھاگ نکلا۔ احمد خان محلوں میں داخل ہوا۔ تو پتہ چلا کہ باز بہادر کی ہدایت کے مطابق سپاہیوں نے تمام عورتوں کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ احمد خاں نے روپ متی کی تعریف سن رکھی تھی۔ اس لئے وہ اسے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے تلاش شروع کی۔ تو روپ متی ایک جگہ بیہوشی کی حالت میں پڑی ہوئی ۔۔ ۔ دوسری نہیں تھی۔ سپاہی اسے مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے تھے۔ اس کا علاج شروع کیا گیا۔ تو اس نے طبیبوں سے کہا۔ میں زندہ رہنے کی خواہش نہیں رکھتی۔ مجھے اس بات کا انتہائی افسوس ہے۔ کہ باز بہادر کی خواہش کے مطابق میری زندگی ختم نہیں ہوئی۔ اس لئے دوائی پینے اور مرہم پٹی کرانے سے انکار کر دیا۔

احمد خاں نے اسے اطمینان دلانے کی غرض سے کہا۔ باز بہادر زندہ ہے۔ تمہیں صحت یاب ہونے پر ان کے پاس بھیج دیا جائیگا۔ روپ متی کو دشواس ہو گیا۔ اور اس نے علاج کروانا شروع کر دیا۔ اس کی خواہش کے مطابق احمد خاں نے اسے شیخ احمد کے پاس پہنچوا دیا۔ شیخ احمد بہت بڑے درویش تھے۔ اور باز بہادر ان کے بہت معتقد تھے۔ روپ متی نے محل میں رہنے کی نسبت وہاں رہنا زیادہ مناسب سمجھا۔ صحتیاب ہونے پر اس نے باز بہادر کے پاس جانے کی خواہش ظاہر کی۔ تو اس سے کہا گیا۔ کہ وہ ابھی تک دربار دلی کا باغی ہے۔ جب تک وہ شہنشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی نہ مانگ لے اور بادشاہ اسے معاف نہ کر دے تب تک کسی کو اس کے پاس نہیں بھیجا جا سکتا۔

(۲)

ایک روز احمد خاں کے دوت نے روپ متی کے پاس آ کر کہا۔ باز بہادر مارا مارا پھر رہا ہے۔ اس کے پاس ایک پھوٹی کوڑی نہیں۔ خاں صاحب نہیں چاہتے ہیں۔ انہیں خوش کرنے سے ہی اب تمہیں سکھ مل سکتا ہے۔

—— روپ متی کو اب احساس ہوا۔ کہ اس کی خاطر مدارت کی تہ میں کیا بات کام کر رہی تھی۔ اس نے سوچا کہ مزاحمت کرنا فضول ہے۔ احمد شاہ کو روکنے والا کوئی نہیں انکار کرونگی تو وہ زبردستی کریگا۔ اس لئے مزاحمت کا کوئی اور طریقہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

قاصد کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہا۔ خانصاحب سے کہنا۔ کہ میں ان کی خادمہ ہوں۔ مہربانی کر کے وہ آج یہاں تشریف لائیں۔ میں ان کی منتظر ہوں گی۔ روپ متی نے یہ الفاظ اپنے دکھ کو دباتے ہوئے لبوں پر مسکراہٹ پیدا کرتے ہوئے کہے۔ قاصد کو اطمینان ہو گیا۔ اور وہ جواب لیکر واپس چلا گیا۔

اس کے چلے جانے کے بعد اس دیرانگنا نے غسل کیا۔ نہایت خوبصورت کپڑے اور زیورات زیب تن کئے۔ بالوں میں پھول گوندھے اور عطر لگایا۔ سولہ شنگار کرنے کے بعد سیج بچھائی۔ اس پر پھول رکھے اور اس طرح خان کے استقبال کی پوری تیاری کی اور اس کے بعد :—

اس نے اپنا ہاتھ اٹھا کر کہا۔ پرماتما میں نے اپنے من مندر میں کسی دوسرے آدمی کا سایہ نہیں پڑنے دیا۔ آج میں خودکشی کرنے پر مجبور ہو رہی ہوں۔ کیونکہ مجھے اپنی حفاظت کا کوئی اور رستہ دکھائی نہیں دیتا۔ میری آخری خواہش یہی ہے۔ کہ پرلوک میں مجھے اپنے پتی کے چرنوں کی سیوا کا موقعہ ملے۔ پرارتھنا کرنے کے بعد روپ متی نے زہریلا ہل نوش کیا۔ اور منہ پر عطر میں ڈوبا ہوا رومال ڈالکر سیج پر سو گئی۔ احمد خاں وصل یار کی تمنا لئے ہوئے سج سجا کر محل میں داخل ہوا۔ روپ متی کے پلنگ کے قریب پہنچا۔ تو یہ سمجھ کر آگے بڑھا۔ کہ مجھے آنے میں دیر ہو گئی ہے۔ اس لئے سو گئی ہے۔ پکارنے پر جواب نہ ملا تو اس نے منہ سے رومال ہٹا دیا۔ نیلے ہونٹ وحشتناک آنکھیں۔ مرجھایا ہوا چہرہ وہ پیچھے ہٹ گیا۔ روپ متی دوسری دنیا کا سفر کر چکی تھی۔

سارنگ پور میں ایک تالاب کے پاس روپ متی کی سمادھی ہے۔ مالوہ میں اس کی محبت کے نغمے آجتک پریم سے گائے جاتے ہیں۔

روپ متی اور باز بہادر کی بیشمار تصویریں ملتی ہیں۔ ان کی لازوال محبت کی بیشمار کہانیاں مشہور ہیں۔ روپ متی شاعرہ بھی تھی۔ اس کی شاعری میں محبت کے جذبات نمایاں ہیں اس نے اپنے چند اشعار میں ان جذبات کا اظہار کیا ہے۔

لوگ دوسری قسم کی دولت جمع کرتے ہیں۔ میری دولت تو میرے پریتم کا پیار ہے۔ محبت کی دولت میں سب کی نظروں سے بچا کر اپنے دل کے خزانہ میں رکھتی ہوں۔ اس دولت میں کبھی کمی نہیں ہوگی۔ میری دولت دن دونی اور رات چوگنی ہوتی جا رہی ہے۔ میں نے اپنے آپ کو پریتم کے لئے وقف کر دیا ہے۔ میں بے پناہ دولت کی مالک ہوں۔

ایک بنڈر بیلینے کا مطالبہ

رام نگر ۔ ۱۶ر فروری ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ رام نگر میں نیشنل کانفرنسی کارکنوں کی ماہوار میٹنگ میں ایک کانفرنسی کارکن نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گزشتہ نو سال سے ہمارے دیہاتی علاقہ کے لئے نیشنل کانفرنس نے کوئی کام نہیں کیا ہے۔ لوگ ہمیں تنگ کرتے ہیں۔ کہ نیشنل کانفرنس میں تم محض اپنے سوارتھ کے لئے شامل ہو۔ ہم عوام کو اس کا کیا جواب دیں کہ نیشنل کانفرنس نے ہمارے علاقہ کے لئے کیا کیا ہے۔ کارکن مذکور نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا۔ کہ اگر نیشنل کانفرنس علاقہ جات کے لئے کچھ نہیں کر سکتی۔ تو ہمیں رام نگر سے ایک بنڈر ہی بکرا کر ابدود تاکہ ہم علاقہ کے لوگوں کو جا کر وہی دکھائیں کہ نیشنل کانفرنس نے نو سال کے بعد ہمیں یہ تحفہ دیا ہے۔

اس بات پر میٹنگ میں بڑی تو تو میں میں ہوئی۔ اور کہا گیا۔ کہ اسمبلی کی ٹکٹ دینے کے سوال پر بھی کانفرنسی ہائی کمانڈ نے ڈکٹیٹرانہ طریقہ سے کام لیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں کارکنوں اور دیہاتی عوام کو قطعاً اعتماد میں نہیں لیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ کانفرنسی حاکم اپنی مرضی کے پٹھو اسمبلی میں جمع کرنا چاہتے تھے۔ اور من مانے ڈھنگ سے ٹکٹوں کی تقسیم سے لوگ کانفرنس سے انتہائی بدظن ہو گئے ہیں۔

ریاسی کے کارکن روٹھ گئے

کٹڑہ ۔ ۱۶ر فروری ۔ تحصیل ریاسی میں نیشنل کانفرنسی جن کی تعداد پہلے سے ہی آٹے میں نمک کے برابر بھی نہ تھی۔ شری رشی کمار آچاریہ کو اسمبلی کے لئے نیشنل کانفرنس کا ٹکٹ دینے پر سخت نالاں ہو گئے ہیں۔ اور ان کا کہنا ہے کہ رشی کیش جو کچھ دیر پہلے نیشنل کانفرنس کو ہزار ہزار سلواتیں سناتا تھا۔ آج خود غرضی کے لئے نیشنل کانفرنس میں آ گیا ہے۔ اور کانفرنسی ہائی کمانڈ نے ٹکٹ دیتے وقت ان کی "خدمات" کا کوئی دھیان نہیں رکھا ہے۔ چنانچہ کارکنوں کو منانے کے لئے شام لال صراف وزیر ترقیات یہاں تشریف لائے تھے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ روٹھے ہوئے کارکنوں کو منانے کے لئے کافی لالچ دئے گئے ہیں۔

تحصیل ریاسی میں انتخابی مہم کا آغاز

کٹڑہ ۔ ۱۷ر فروری ۔ تحصیل ریاسی میں پرجا پریشد نے انتخابی مہم بڑے زور شور سے شروع کر دی۔ شری رشی کمار کوشل اور دوسرے کارکنوں کے دورہ کا پروگرام مرتب کر لیا گیا ہے۔ کٹڑہ میں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے شری بھیم چند جی سیکریٹری پرجا پریشد نے کہا۔ کہ کٹڑہ کے عوام پر کانفرنسی سرکار نے جو جو ظلم و ستم ڈھائے ہیں۔ وہ کٹڑہ کی جنتا کے سینوں پر لکھے جا چکے ہیں۔ کانفرنسی سرکار اب لاکھ روپ بدل کر کیوں نہ آئے عوام کبھی نیشنل کانفرنس کا ساتھ نہیں دیں گے۔ شری کیدار ناتھ جی نے بھاشن کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب ظالم ظلم کرتا ہے۔ تو وہ انجام سے بے خبر ہوتا ہے۔ لیکن ایک دن اسے بھی روز حساب کے لئے مظلوم کے سامنے آنا پڑتا ہے۔ آج روز حساب آ گیا ہے۔ کہ نیشنل کانفرنس کو انہی لوگوں کے پاس ووٹ مانگنے کے لئے آنا پڑا ہے۔ لیکن عوام ان ظلموں کو کبھی بھلا نہیں سکتے۔ جو کانفرنسی سرکار نے ہم پر کئے ہیں۔ شری تیرتھ رام ودگرمی نے کہا۔ کہ ہر دیش باسی کا فرض ہے۔ کہ وہ آنے والے الیکشن میں پرجا پریشد کو کامیاب بنائے۔

کٹڑہ میں جلسہ نہ ہو سکا!

کٹڑہ ۔ ۱۶ر فروری ۔ شری شام لال صراف وزیر ترقیات کے یہاں آنے پر کارکنوں نے پبلک جلسہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر جلسہ نہ ہو سکا۔ آخر یہ کہکر آپ نے صراف صاحب کو واپس بھیج دیا۔ کہ جلسہ پھر کبھی کریں گے۔

ٹیلیفون نمبر ۴۳۲ رجسٹرڈ نمبر ای پی ۳۲۷

جے سودیش

جلد ۲ ۲۸ فروری ۱۹۵۷ء نمبر ۱۹

انتخابات کے بعد ریاست میں کمیونسٹ پارٹی کی بنیاد رکھدی جائیگا!

جموں، ۲۵ فروری پتہ چلا ہے۔ کہ نیشنل کانفرنس میں کمیونسٹ دھڑے کے کچھ کامریڈ انتخابات کے فوراً بعد کانفرنس سے الگ ہو کر ریاست میں باقاعدہ طور پر کمیونسٹ پارٹی کی بنیاد رکھیں گے۔ اور کچھ کامریڈ حکومت کیساتھ ہی لگے رہینگے جو پارٹی مذکورہ کو طاقتور بنانے کے لئے حکومت کے اندر ہی رہکر کام کریں گے مزید پتہ چلا ہے کہ کچھ کامریڈ اسوقت نیشنل کانفرنس سے الگ ہو کر کمیونسٹ پارٹی بنانے کے لئے تیار تھے۔ مگر کمیونسٹ کامریڈوں کو یہ یقین ہو گیا تھا۔ کہ وہ گورنمنٹ کی مدد کے بغیر انتخابات میں ایک بھی سیٹ پر کامیاب نہیں ہو سکتے ہیں لہٰذا انتخابات کے بعد ہی ریاست میں کمیونسٹ پارٹی کی بنیاد رکھنا مناسب سمجھا گیا ہے۔ کچھ کامریڈوں کی زبانی یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انتخابات کے بعد وہ بخشی دھڑے کے کچھ آدمیوں کو توڑ کر اپنے ساتھ ملا لیں گے۔ اور وہ اس طرح گورنمنٹ بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ خیال است محال است

خودغرض لوگوں کیطرف سے پھیلائے جارہے برادری ازم کے زہر سے عوام خبردار رہیں صدر پرجا پریشد کی اپیل

کٹھوعہ میں صدر پرجا پریشد کا شاندار سواگت اور بھاری پبلک جلسہ

کٹھوعہ ۲۱ فروری۔ پوجیہ پنڈت پریمناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد کی آمد پر سارا قصبہ دلہن کی جھنڈیوں اور دروازوں سے سجایا گیا تھا۔ پوجیہ پنڈت جی کے اڈہ پر پہنچتے ہی کٹھوعہ کی فضا "پنڈت پریمناتھ جی ڈوگرہ زندہ باد" "پرجا پریشد زندہ باد" اور گلے سڑے نظام کو ایک دھکا اور دو کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ صدر پرجا پریشد کو اڈہ سے ایک بھاری جلوس کی شکل میں جلسہ گاہ تک لیجایا گیا۔ جلوس کے خاتمہ پر ایک بھاری پبلک جلسہ شری ہیرا لعل کی صدارت میں ہوا۔ جلسہ میں عورتوں کی ایک بھاری تعداد نے شمولیت کی۔ شری بھیم چند جی نے پوجیہ پنڈت جی کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس میں کٹھوعہ نواسیوں کی طرف سے صدر پرجا پریشد کو مکمل تعاون کا یقین دلایا گیا تھا۔

پوجیہ پنڈت جی کے علاوہ جلسہ میں شری فقیر چند۔ شیخ عبدالرحمان، شری ستو چرن گپتا۔ سردار بھی سنگھ پنچھی۔ شری رشی کمار کوشل نے تقاریر کیں۔

پنڈت پریمناتھ جی ڈوگرہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بخشی صاحب اور ان کے برسراقتدار ساتھی آج اس بات کو تو مان رہے ہیں کہ ریاست کا ہندوستان کے ساتھ الحاق مکمل ہے اور ریاست قانونی اور آئینی طور پر بھارت کا ایک اٹوٹ انگ ہے۔ لیکن جب ہم پوچھتے ہیں۔ کہ علیحدہ ودھان کیوں رکھا گیا ہے۔ تو جواب میں کہا جاتا ہے۔ کہ کشمیریوں کو خوش رکھنا ہے۔ اور ہمیں فرقہ پرست کہہ کر دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ فرقہ پرست کون ہیں؟ فرقہ پرست تو وہ لوگ ہیں۔ جو کچھ لوگوں کو خوش کرنے کی آڑ میں ہمارے دیش کی ایکتا کے لیے ایک خطرہ بن رہے ہیں۔ جب پوچھا جاتا ہے کہ علیحدہ جھنڈا کیوں رکھا گیا ہے۔ تو کہتے ہیں۔ کہ ہم نے اس جھنڈے کے نیچے قربانیاں دی ہیں۔ لیکن کسی ایک دیش میں ایک ہی راشٹریہ جھنڈا ہو سکتا ہے۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ برسراقتدار لوگوں کے پروپیگنڈہ اور لالچوں سے خبردار رہیں۔ اور برادری ازم کے پھیلائے جارہے زہر سے محتاط رہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ جب ہم نے قربانیاں دی تھیں۔ اور گولیاں کھائی تھیں۔ تو کسی نے یہ نہیں دیکھا تھا۔ کہ یہ براہمن اور یہ راجپوت ہے۔ اسی پر ظلم ہونا چاہیئے یا نہیں۔ آج ضرورت ہے۔ کہ ہم نے جس طرح اکٹھے ملکر خون بہایا ہے اسی طرح برادری ازم کے جھگڑوں سے اوپر اٹھ کر دیش کے بھلے کے لئے سوچیں۔

نیشنل کانفرنس نے ملک کو مصیبتوں کیطرف دھکیلا ہے شری کوشل کی تقریر

جلسہ میں شری رشی کمار جی کوشل نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ نیشنل کانفرنس کے ذمہ دار لوگوں نے حال ہی میں ریاسی اور دوسری جگہوں پر جو تقریریں کی ہیں۔ ان میں کہا گیا ہے۔ کہ اگر عوام نے پرجا پریشد کا ساتھ دیا۔ تو ملک میں مصیبتوں کا ایک طوفان آجائیگا۔ لیکن پرجا پریشد کا اتہاس کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے برعکس برسراقتدار پارٹی نے گذشتہ نو سال کے عرصہ میں کیا کیا کچھ کیا ہے۔ اور ملک کو کس قدر مصیبتوں کی طرف دھکیلا ہے۔ وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ پرجا پریشد شروع سے یہ کہتی آئی تھی۔ کہ ریاست کا الحاق ہندوستان کے ساتھ ۱۹۴۷ء سے ہو چکا ہے۔ مگر کانفرنسی دوست اس الحاق کے طے شدہ مسئلہ کو مختلف رنگوں میں پیش کرتے رہے۔ اور آج نو سال کے بعد سیکورٹی کونسل میں شری کرشنا مینن کو اسی سٹینڈ کو اپنانا پڑا ہے۔ جو پرجا پریشد نے شروع سے ہی لیا تھا۔ اگر نیشنل کانفرنس اور ہند سرکار شروع سے ہی اس سٹینڈ کو اپنا لیتی تو کشمیر کے سوال پر آج جو پیچیدگیاں پیدا ہو رہی ہیں نہ ہوتیں۔

گردھاری لال ڈوگرہ نے صوبہ جموں کو سخت نقصان پہنچایا ہے

ہیرانگر ۲۲ فروری۔ موضع کوٹا میں دیہاتی کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے شری کرنل ہیرا سنگھ جی نے اپیل کی۔ کہ وہ برادری ازم کے جھمیلوں سے اوپر اٹھ کر اچھے امیدوار کو ووٹ دیں۔ جو ایماندار اور قابل ہو۔ آپ نے کہا۔ کہ کچھ لوگ برہمن اور راجپوت کا سوال پیدا کر کے اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ وہ برہمن ہونے کے باوجود بلدیو سنگھ جی کو اپنا ووٹ دیں گے۔ اور ان کی پوری حمایت کریں گے۔ کیونکہ وہ ایک قابل اور پاپولر شخص ہیں۔ جنہوں نے ہمیشہ دیش کی سیوا کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔ کرنل صاحب نے بتایا۔ کہ گردھاری لال ڈوگرہ عوام کے ووٹوں کا حقدار نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے صوبہ جموں کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ انہیں لوگوں کا نمائندہ کہلانے کا کوئی حق نہیں۔ ہیرانگر کے ودھان سبھا عوام پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ گردھاری لال صاحب ڈوگرہ کے مقابلہ پر بلدیو سنگھ جی کو تن من اور دھن سے سہیوگ دیکر کامیاب بنائیں۔

ضلع ڈوڈہ کے عوام کے حقوق پر چھاپہ۔ صدر ریاست کا بیہودہ آرڈیننس

جموں ۲۰ فروری۔ ریاستی سرکار کے الیکشن کمشنر نے ضلع ڈوڈہ کی ووٹر فہرستیں مکمل کئے بغیر پولنگ اور امیدواروں کی نامزدگی کی تاریخیں مقرر کر دیں۔ نتیجہ کے طور پر قانون کے خلاف ضلع ڈوڈہ کا کوئی بھی امیدوار ریاست کے دوسرے حصوں میں الیکشن لڑنے سے محروم رہ گیا۔ چنانچہ اس غیر قانونی کارروائی کے خلاف جگت رام آرین آف کشتواڑ نے ہائیکورٹ میں اپیل (رٹ پٹیشن) دائر کی۔ مگر اس معاملہ پر جب عدالت میں آج بحث چل رہی تھی۔ اور گورنمنٹ کے ایڈووکیٹ جنرل کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ تو بحث ۴۸ گھنٹے کی مہلت حاصل کر کے عدالت میں ۲۵ فروری کو صدر ریاست کا آرڈیننس زبانی طور پر پیش کر دیا گیا۔ جسے دیکھ کر حکومت کے وکیل بھی حیران رہ گئے۔ آرڈیننس ہذا کے تحت جن علاقوں میں ووٹر فہرستیں مکمل نہیں ہوتی ہیں۔ وہاں کے لوگ ریاست کے دوسرے حصوں میں الیکشن نہیں لڑ سکتے۔ عدالت میں اس کیس پر بحث جاری ہے۔ اور یکم مارچ کو دوبارہ بحث کیلئے تاریخ مقرر کی گئی ہے۔

عوام صدر ریاست کے اس بیہودہ آرڈیننس پر حیران ہیں۔ کہ یہ کیا مذاق ہے۔ کہ علاقہ کے لوگوں کے حقوق پر ہی چھاپہ ڈالا گیا ہے۔ اور اس طریقہ سے مزید قانونی پیچیدگیاں پیدا کر دی گئی ہیں۔ صرف پانچ سات دن تک ضلع ڈوڈہ کی ووٹر فہرستیں تیار ہو سکتی تھیں۔ اور اگر الیکشن پانچ سات دن کے لئے آگے کر دیئے جاتے تو کوئی آسمان نہیں گر جانے والا تھا۔ پتہ چلا ہے۔ کہ جگت رام آرین صدر ریاست کے اس آرڈیننس کو بھی سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کے لئے دہلی چلا گیا ہے۔

پرجا پریشد کی مقبولیت سے گھبرا کر گردھاری لال ڈوگرہ نے بھاگنا شروع کر دیا

جموں ۲۰ فروری۔ خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہیرانگر میں پرجا پریشد کے امیدوار کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے گھبرا کر گردھاری لال ڈوگرہ نے میدان سے بھاگنا شروع کر دیا ہے۔ آپ نے اپنے منسٹر ساتھیوں کو کہا ہے کہ وہ الیکشن نہیں لڑیں گے۔ سننے میں آیا ہے۔ کہ گذشتہ رات کو اسی سلسلہ میں شام لال صراف نے بخشی غلام محمد کو سرینگر میں ٹیلیفون کیا ہے۔ اور صدر کو واپس آکر ڈوگرہ صاحب کو دم دلاسہ دیکر کھڑا رہنے کے لئے کہا ہے۔ (رن - ن)

پرجا پریشد ایک منصوبہ بندی کے تحت ریاست کو سماجی سیاسی اور اقتصادی ترقی کی طرف لے جائیگی!

دیش کے ڈیفنس کو مضبوط کرنے کا عظم - ریاستی مقبوضہ علاقوں کو آزاد کروانے کا عہد - پرجا پریشد کا الیکشن مینی فیسٹو - قسط نمبر ۱

پرچین کال سے ریاست جموں وکشمیر بھارت کا ایک اٹوٹ انگ چلی آرہی ہے۔ اور ریاستی جنتا کا بھارت کے ساتھ سانسکرتی۔ راج نیتک۔ اور آرتھک لحاظ سے ایک ایسا سمبندھ قائم ہو چکا ہے۔ کہ یہ خیال تک بھی کرنا کہ ریاست جموں وکشمیر بھارت سے ایک الگ اکائی ہے۔ تاریخ کو جھٹلانے والی بات ہی نہیں بلکہ ایک احمقانہ نظریہ ہے۔

۱۹۴۷ء میں تقسیم کے بعد جب ہندوستان آزاد ہوا۔ انگریز کے اقتدار کے خاتمہ پر بھارت ورش کی تمام ریاستوں کے مہاراجاؤں کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ اپنی حسب خواہش ہندوستان یا پاکستان کسی بھی حصے میں شامل ہو سکتے ہیں۔ لیکن پاکستان نے ریاست کے ساتھ جوں توں کے معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور ریاست کے نہتے امن پسند عوام پر جارحانہ طور پر حملہ کر کے جو حالات پیدا کئے۔ اُن میں ممکن اور سمجھداری کا یہی قدم تھا۔ کہ بھارت کے ساتھ الحاق کر کے ریاست کو حملہ آور پاکستانی درندوں سے بچایا جائے۔ مہاراجہ بہادر کو ملکیت کے متعلق کلیتاً اختیار ہونے کے باوجود اُس نے عوام کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے ریاست کا بھارت کے ساتھ الحاق کیا۔ اور جس کی تائید یہاں کے عوام نے یک زبان ہو کر کی۔

اس موقع پر بڑی حیران کن قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ ریاست کیلئے ایسے نازک موقع پر بھی نیشنل کانفرنس کے کچھ بڑے بڑے رہنما ہندوستان اور پاکستان کے ساتھ دونوں طرف اپنی اغراض کیلئے سودا بازی کرنے میں لگے رہے۔ ہندوستان کے نیتاؤں نے خوشامد پسندی کے زیر اثر ریاست کے خود غرض کانفرنسی رہنماؤں کو خوش کرنے کیلئے ریاست جموں وکشمیر کو ہندوستان میں ایک امتیازی پوزیشن دینا منظور کر لیا۔ اسی اثناء میں ریاست کے اندر پرانے نظام کے خاتمہ پر جو افراتفری پیدا ہوئی اُس میں رجعت پسند اور فرقہ پرست نیشنل کانفرنسی رہنماؤں کو اقتدار ہاتھ میں آیا۔ چنانچہ حکومت کے نشہ میں مدہوش ہو کر ریاست کو کسی پروگرام کے تحت سیاسی، سماجی اور اقتصادی ترقی کی طرف لے جانے کی بجائے اُنہوں نے اپنی جائیدادیں بنانی شروع کیں۔ اور اپنے رشتہ داروں کو مالدار بنایا۔ اُنہوں نے اپنی من مرضی چلانے کیلئے ریاست کو ہندوستان سے علیحدہ ایک آزاد یونٹ بنانے کی چالیں چلیں۔ جس کے نتیجہ کے طور پر ڈکٹیٹرانہ اختیارات حاصل کرنے کے بعد اُنہوں نے کالے قوانین بنا کر عوام کی آزادی کو سلب کیا۔ رشوت ستانی۔ کنبہ پروری۔ اور جبر و تشدد کا ایک دردناک دور شروع ہوا۔ اور آخر کار حالات اِس قدر خطرناک اور ناقابل برداشت حد تک پہنچ گئے۔ کہ پرجا پریشد کو برسر اقتدار گروپ کے وطن دشمنانہ منصوبوں کے خلاف مجبور ہو کر میدان میں اُتر پڑا۔ اور اِس جدوجہد میں ناقابل بیان مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بے مثال قربانیاں دینی پڑیں۔ اور جہاں تک کہ ہندوستان کے محبوب رہنما ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کو دیش کی خاطر اپنے پرانوں کی آہوتی دینی پڑی۔

پرجا پریشد کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ کہ نیشنل کانفرنس کے دیش کے مستقبل سے متعلق ناپاک منصوبوں کو بہت حد تک شکست ہوئی ہے۔ اور اِس حقیقت کو تسلیم کر لیا گیا۔ کہ ریاست ہندوستان کے ساتھ مکمل الحاق ہو چکا ہے۔ لیکن دیش کی ایکتا کے راستہ میں ریاست کے لئے الگ ودھان بنا کر جو مصنوعی دیواریں کھڑی کر دی گئی ہیں۔ اُنہیں مٹا کر ریاست جموں وکشمیر کو بھارت کے دوسرے حصوں کی سطح پر لانے کیلئے ابھی تک کچھ کرنا باقی ہے۔

پرجا پریشد ریاست کے لئے الگ ودھان سے پیدا ہونے والے خطرات کو اچھی طرح سمجھتی ہے۔ کہ اِس سے جہاں علیحدگی پسندی کے رجحانات کو تقویت ملے گی۔ وہاں دوگانگی کی سپرٹ پیدا ہو گی۔ ریاستی سرکار پر کمیونسٹوں اور فرقہ پرستوں کا غلبہ باعث تشویش امر ہے۔ اِس سے کسی بھی وقت ریاست کی ہندوستان کے ساتھ ایکتا اور اکھنڈتا کو خطرہ لاحق ہونے سے ملک کی سکیورٹی خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔ اِس لئے یہ اشد ضروری ہے۔ کہ ہندوستان کے آئین کی ۳۷۰ کو حذف کر کے ریاست کو ہندوستان کے باقی حصوں کی سطح پر لایا جائے۔

ریاست کا مقبوضہ علاقہ

پاکستان نے ریاست پر جارحانہ طور پر حملہ کر کے ایک تہائی حصہ پر غاصبانہ طور پر قبضہ کر رکھا ہے۔ جبکہ ریاست قانونی و آئینی طور پر بھارت کا ایک اٹوٹ انگ بن چکی ہے۔ اور پاکستان کو ہندوستان کے اِس حصہ پر قابض رہنے دینا خواہ کچھ کیوں نہ ہو بزدلی دکھانے کے برابر ہے۔ پرجا پریشد پاکستان کو ایک حملہ آور قرار دلا کر مقبوضہ ریاستی علاقہ کو آزاد کروائے گی۔

منصوبہ بندی

ہم چاہتے ہیں۔ کہ منصوبہ بندی کے تحت ریاست کو اقتصادی ترقی کی طرف لے جایا جائے۔ ریاست کا پہلا پانچسالہ منصوبہ بغیر سوچے سمجھے جلد بازی سے اقتصادی سروے بغیر مرتب کیا گیا۔ جو نتیجہ کے طور پر بُری طرح ناکام رہنے کے علاوہ کروڑوں روپیہ کی بربادی کے سوائے سودمند ثابت نہیں ہوا ہے۔ اور نہ ہی منصوبہ کے تحت مقرر کئے گئے نشانے حاصل ہو سکے ہیں۔ اِسی طرح دوسرا پانچ سالہ منصوبہ ریاست کا سروے کئے بغیر مرتب کیا گیا ہے۔ اور جس کے نتائج پہلے منصوبہ سے کسی بھی طرح مختلف نکلنے کی آشا نہیں۔ پرجا پریشد ریاست کا ایک جامع پر مکمل سروے کروا کر عوام کو سیاسی سماجی اور اقتصادی کی طرف لے جانا چاہتی ہے۔

دیش میں اندرونی سماجی ڈھانچہ اگر مخلوط قسم کا ہو تو عین ممکن ہے۔ کہ انقلابی اور سیاسی شکتیں عارضی طور پر رہ سکیں۔ لیکن یہ ایک واضح امر ہے۔ کہ کسی بھی سماج وادی دیش کے اقتصادی ڈھانچہ میں حکومت کی بڑھتی ہوئی مداخلت سوشلزم کی ترقی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ سوشلزم رجواڑہ شاہی کے طریقہ کار پر چل کر قائم کیا جا سکتا۔ جب تک حکومت اقتصادیات اور کاروبار کو آزادی کے ساتھ نہیں چلنے دیتی تب تک ایک ترقی یافتہ سوشلزم کی بنیاد کی توقع ناممکن اور بے معنی ہے۔ چنانچہ ملک میں سوشلزم لانے کیلئے ریاست کو رجواڑہ شاہی کی زنجیروں سے آزاد کروانا ضروری ہے۔ تاکہ ملک اپنی کوششوں سے آگے بڑھ سکے۔

ریاست جموں وکشمیر میں "لوک راج" کے قیام کے ساتھ ہی نام نہاد اصلاحات کا ایک دور شروع ہوا۔ بغیر کسی منصوبہ بندی کے ظلم و جبر کے طریقوں سے کی گئی اصلاحات سے عوام کو برائے نام فائدہ تو ہوا لیکن اِس کے برعکس ریاست بھر میں زبردست انتشار پیدا ہو گیا۔ جہاں تک کہ موجودہ پردھان منتری بخشی غلام محمد نے ۱۹۵۳ء جموں میں اپنی پہلی تقریر میں پبلک طور پر تسلیم کیا تھا۔ کہ نام نہاد اصلاحات سے کوئی بھی خوش نہیں۔ اور دیش خوشحال ہونے کی بجائے اقتصادی بدحالی کی طرف گیا ہے۔ کیونکہ اصلاحات عوام کو اعتماد میں لے کر نہیں کی گئی ہیں۔ اور نہ ہی لوگ اس حد تک تیار تھے۔ یہ نام نہاد اصلاحات اُن پر اوپر سے ٹھونسی گئی ہیں۔

ریاست میں نام نہاد لوک راجی سرکار نے عوام کی آواز کو دبانے اور اُن کی آزادی کو سلب کرنے کیلئے سیکورٹی ایکٹ، سیفٹی ایکٹ، نظر بندی قانون دوسرے کالے قوانین بنائے۔ اور اُن کا بے دریغ استعمال کیا گیا۔ پرجا پریشد اِس اندھیر گردی کا خاتمہ کر کے ایک فلاحی و ویلفیئر سٹیٹ کا قیام عمل میں لائے گی۔ جس میں ہر شخص کو اظہار خیال اور اپنے عقیدے کے مطابق عمل کرنے کو پوری پوری آزادی ہو گی۔ نیز ایک منصوبہ بندی کے تحت ریاست کے نظام کو چلائے گی۔

پربندھ رچنا - ایک ترقی پسند سماج میں دوسری ضروریات کے علاوہ انسان کی بڑی ضرورت ہے۔ ایک قابل اور پکش پات سے رہت حکومت کا قیام۔ یہ ریاست کے لوگوں کی بدقسمتی ہے کہ عوامی حکومت کے آغاز سے ہی حکومتی مشینری کی قابلیت نہایت پست ہو گئی ہے۔ حکومت کے اہلکار پست اخلاق ہو گئے ہیں۔ اور برسر اقتدار پارٹی کے پروپیگنڈہ کرنے کا ذریعہ بن گئے ہیں۔ سرکاری عمارتیں اور مشینری حکومتی پارٹی کے پروپیگنڈا میں استعمال ہو رہی ہیں۔ اور افسران۔ منسٹروں اور پارٹی کے لیڈروں کے جلسے جلوسوں کے پربندھ میں لگے رہتے ہیں۔ ملازموں کی بھرتی میں مہاراجہ کے عہد میں بھی "قابلیت" کو معیار رکھا جاتا تھا۔ لیکن آج صرف حکومتی پارٹی سے تعلق رکھنا ہی قابلیت کا معیار رہ گیا ہے۔ آجکل ملازمت کے حصول کیلئے [illegible] نکلا ہے۔ "جی حضوری" قانون سے ناواقف و ناشناس افراد راتوں رات ہی ڈپٹی کمشنر اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنا دیئے جاتے ہیں۔ ریاست کی تاریخ میں ایسی اندھیر گردی کبھی نہیں ہوئی تھی۔ علاوہ ازیں کنبہ پروری کی بدعت کھلے بندوں چل رہی ہے۔ اسی کی وجہ سے حکومت کا وقار کم ہو گیا ہے۔ اور لوگوں کا حکومت میں وشواس اُٹھ گیا ہے۔ اِن بدعتوں کو دور کرنے اور معاملات کو راہ راست پر لانے کیلئے پرجا پریشد کا سجھاؤ ہے۔ کہ ملازموں کی بھرتی کیلئے قابل اور نشپکش سروس کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو قابلیت کو معیار مان کر بھرتی کرے۔ اسطرح حکومت کی مشینری میں سدھار ہو گا۔ اور نااہلیت کنبہ پروری اور ایڈہاک ازم ختم ہو جائیگا۔ نیز حکومتی مشینری کو پارٹی کے اغراض کیلئے استعمال نہیں ہونے دیا جائیگا۔ روزمرہ کی ایڈمنسٹریشن میں منسٹروں کی مداخلت بند کی جائیگی۔ اور قانون کا استعمال بلا لحاظ شخصیت ہو گا۔ پرجا پریشد [illegible] کی پالیسی اپنائیگی جس سے موجودہ ایڈمنسٹریشن کا بھاری بوجھ۔ خرچ اور نقصان کم ہو گا۔

ہفتہ وار جے سودیش جموں

۲۸ فروری ۱۹۵۷ء ۶

انتخابات اور عوام!

جب کسی ملک کے لوگوں کا اخلاق بلند ہو جاتا ہے۔ وہ انسانیت اور اخلاق کی بلندیوں کو پہچاننے لگ جائیں۔ اور انہیں اپنے حقوق کا احساس ہو جائے۔ تو انہیں دنیا کی کوئی طاقت اپنے زیر نہیں رکھ سکتی۔ اور وہ صحیح معنوں میں آزاد ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب تک کسی ملک کے لوگوں کا اخلاق بلند نہ ہو۔ وہ اپنے حقوق سے بے بہرہ ہوں۔ لالچوں میں آ کر پھنس جاتے ہوں۔ دیش اور قومیت کے لئے پیار کا ان میں کوئی جذبہ نہ ہو اور وہ دیش کیلئے اچھائی اور برائی میں پہچان نہ کر سکتے ہوں۔ وہ آزاد ہوتے ہوئے بھی غلام ہوتے ہیں۔ اور کسی بھی وقت کوئی بھی طاقت ان کے ملک کو غلام بنا سکتی ہے۔ گویا آزادی اور غلامی انسانی زندگی کے دو ایسے پہلو ہیں۔ جنہیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہمارا دیش صدیوں تک بدیشی طاقتوں کا غلام رہا۔ جس کے کارن یہاں کے عوام میں اخلاقی گراوٹیں پیدا ہو گئیں۔ اور وہ آزادی کی قدر و قیمت کو صحیح معنوں میں بھول چکے ہیں۔ بدیشی حکومت کا اس دیش سے خاتمہ ہونے کے بعد ضرورت اس بات کی تھی۔ کہ اپنی حکومت لوگوں کے کیریکٹر بلڈنگ کی طرف دھیان دیتی اور ان میں دیش بھگتی اور راشٹر بھگتی کا جذبہ پیدا کیا جاتا۔ انہیں آزادی اور ان کے حقوق کا احساس کروایا جاتا۔ اور ملک کے عوام کو یہ احساس کروایا جاتا کہ اب وہ خود مالک ہیں — لیکن بدقسمتی اس بات کی ہے کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں اقتدار آیا ہے۔ انہوں نے آزادی کے مقصد کو سمجھنے کی بجائے یہ سمجھ لیا ہے کہ گدیاں جو انہیں ملی ہیں یہ ان کی وراثت ہو گئی ہیں۔ ان گدیوں کو برقرار رکھنے کے لئے انہوں نے انہی ہتھکنڈوں کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ جو اکثر انگریز اپنی حکومت کو برقرار رکھنے کے لئے استعمال میں لاتا رہا۔ ہمارے اپنے حکمرانوں نے لوگوں کے کیریکٹر بلڈنگ کی طرف دینے کی بجائے لوگوں کے اخلاق کو بگاڑنے اور ان میں اخلاقی گراوٹیں پیدا کرنے کا کام شروع کر رکھا ہے۔ اور اس سلسلہ میں ہماری ریاست کے حکمرانوں نے تو بالکل حد ہی کر دی ہے۔ عوام کو اصولوں پر چلانے کی بجائے بعض پگڑیاں سمجھ کر ان کے لیڈروں کو خریدا جا رہا ہے۔ جماعتوں کے سودے کئے جا رہے ہیں۔ اور انتخابات میں کسی اصول یا پروگرام کے لئے لوگوں سے ووٹ مانگنے کی بجائے حکومتی لالچوں اور طاقت کے بل بوتے پر ووٹ مانگے جا رہے ہیں۔ کسی جگہ کا چار سال کا مالیہ معاف کرنے کا وعدہ کیا جا رہا ہے۔ تو کسی گاؤں میں ٹیوب ویل لگانے کا لالچ دیکر ووٹ مانگے جا رہے ہیں۔ کسی جگہ سرکاری رعب دکھایا جا رہا ہے۔ تو کسی جگہ نیشنل کانفرنس کو ووٹ نہ دینے کی صورت میں علاقہ جات کو ہی تباہ کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ گویا عوام آزاد ہوتے ہوئے بھی غلاموں سے بدتر حیثیت رکھتے ہیں۔ اور دیشی غیروں کی غلامی سے آزاد ہو کر اپنوں کی غلامی میں جکڑا جا رہا ہے۔

چنانچہ ان حالات میں عوام پر بڑی بھاری ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ اور خاص کر انتخابات کے اس موقعہ پر جبکہ وہ اپنے عمل سے غلامی کی زنجیروں کو توڑ نہیں تو کم از کم ڈھیلا ضرور کر سکتے ہیں۔ بڑی سوچ سمجھ سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ اور سوچنے کی ضرورت ہے کہ حکمرانوں کے ان طریقوں سے شاید چند لوگوں کا بھلا ہو جائے۔ لیکن ملک کا کبھی بھی کلیان نہیں ہو سکے گا۔

انتخابات اور سرکاری ملازم

جمہوری دور میں سرکاری ملازموں کی حیثیت ایک غیر جانبدار کی ہوتی ہے اور انہیں سیاسیات یا پارٹی پالیٹکس میں الجھنے کا قطعاً کوئی حق نہیں ہوتا۔ مگر یہ امر انتہائی افسوسناک ہے۔ کہ ہمارے ہاں ریاست میں برسر اقتدار لوگ ایسی کارروائیاں کر کے نہ صرف انسانیت کا گلا گھونٹ رہے ہیں۔ بلکہ سرکاری ملازموں کو نیشنل کانفرنس کا پرچار کرنے کے لئے مجبور کر کے جمہوریت کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ اور اپنی ذاتی اغراض کے لئے قانون اور ضابطہ کی دھجیاں اڑا کر انہیں پارٹی مفاد کے لئے بری طرح استعمال کر رہے ہیں۔ اس کی ایک نہیں بلکہ ہزاروں مثالیں ہمارے سامنے ہیں — لیکن جمہوریت کی بات کو ہی ایک طرف رکھتے ہوئے آج ریاست کے حالات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں۔ کہ عوام کے ساتھ انصاف ہو۔ انتخابات منصفانہ کروائے جائیں۔ اور کسی کو شکایت کا موقع نہ دیا جائے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ شری جواہر لال نہرو اور خود بخشی غلام محمد کو بھی بار بار اعلان کرنے پڑے ہیں۔ کہ ریاست میں انتخابات آزادانہ اور منصفانہ کروائے جائیں گے۔ اور کوئی بھی آ کر دیکھ سکتا ہے۔ گویا ریاستی حکمرانوں نے جو جمہوریت کا خون آج تک کئے ہیں۔ ان کا پاکستان اور دوسرے دشمن ممالک نے بری طرح فائدہ اٹھایا ہے اور آج انہیں دنیا کو یقین دلانے کی ضرورت پڑ رہی ہے۔ کہ وہ انتخابات منصفانہ اور آزادانہ کروائیں گے — مگر یہ اور بھی دکھ کی بات ہے کہ ریاست کے برسر اقتدار لوگوں کو ملک کے حالات کا احساس تو ضرور ہے۔ مگر خود غرضی اور اقتدار کی ہوس ان پر اس قدر غالب آ چکی ہے۔ کہ وہ برائی کے راستہ پر چلنے کے لئے مجبور ہیں۔ اور انتخابات منصفانہ کرانے کے اعلانات کرنے کے باوجود انتخابات کو ایک ڈھونگ بنا رہے ہیں۔ نیز سرکاری ملازموں و حکومتی ذرائع کو اپنے پارٹی مفاد کے لئے استعمال کر کے جمہوریت و انسانی حقوق کا خون کر رہے ہیں — ان حالات میں عوام کے علاوہ سرکاری ملازموں پر بڑی بھاری ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ کہ انہیں کیا کرنا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان پر حکومت کا دباؤ ہے۔ ترقیوں کا سوال ہے۔ اور طرح طرح کے دنیاوی لالچ ہیں۔ لیکن انہیں یہ سوچنا ہے۔ کہ ملک کا مفاد اور انسانیت تو ان سب باتوں سے اوپر کوئی چیز ہے۔ سرکاری ملازم ہوتے ہوئے بھی قوم کی خاطر آج انہیں اپنے فرض کو پہچاننا چاہیئے۔ دباؤ میں آ کر یا کسی اور لالچ میں پھنس کر اپنے بھائیوں کا اور جمہوریت کا گلا گھونٹ دینا ایک بھاری گناہ ہوگا۔ اور وطن کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کا اس موقعہ پر دیش بھگتی۔ سرکاری ملازموں سے اس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ وہ نہایت ایمانداری سے اپنی سرکاری ڈیوٹی سرانجام دیں۔ تاکہ وطن دشمن اور خود غرضوں کے بھاری گناہوں میں کسی دباؤ کے تحت حصہ دار نہیں۔ اور جس دھرتی پر انہوں نے جنم لیا ہے۔ اس ماتری بھومی کی پکار کو سنیں۔

کشمیر پاکستان کا ہے سہراوردی کا واویلا!

کراچی۔ ۲۵ فروری۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر سہراوردی نے آج پاکستان پارلیمنٹ میں اپنی خارجہ پالیسی پر اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا۔ ووٹنگ میں ۱۹۰ حق میں اور ۵۰ مخالف تھے۔ اپوزیشن کے ۱۷ ممبر غیر جانبدار رہے۔ اس سے قبل مسٹر سہراوردی نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ سیکورٹی کونسل جارنگ مشن کے متعلق ریزولیوشن کی منظوری کا یہ مطلب نہیں۔ کہ پاکستان اپنے اس متعلق موقف سے ہٹ گیا ہے۔ کہ کشمیر سے فوجیں ہٹائی جائیں۔ اور لوک مت کرایا جاوے۔ آپ نے کہا۔ کہ پاکستان کے قیام کے پہلے دن سے ہی کشمیر پاکستان کا ہے۔ ہندوستان کی جس بنیاد پر تقسیم ہوئی تھی۔ اس کے مطابق کشمیر پاکستان کا ہے لیکن ہندوستان ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے ہی اس پر اکھ کہتا تھا۔ وہ اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ کہ کشمیر پاکستان کا حصہ ہے۔ کیونکہ اس صورت میں پنڈت نہرو ہندوستان میں غیر ملکی ہو جاتے۔ اس سے جھگڑا شروع ہوا اور معاملہ اتحادی سبھا میں لے جایا گیا۔ مسٹر سہراوردی نے کہا۔ کہ تقسیم کے وقت اس پر اتفاق رائے تھا۔ کہ کشمیر پاکستان میں جائیگا۔ پاکستانی صرف استصواب کیلئے اتحادی سبھا میں بات چیت کرتا رہا۔ ورنہ کشمیر میں لوک مت کا سوال ہی نہیں تھا وہ ویسے ہی پاکستان کا حصہ ہے۔

جب کمیونسٹ راج آئیگا!

نوشہرہ سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کامریڈ سیٹھی کے پبلک جلسوں میں شمولیت کرنے کے لئے پولیس کے سپاہی لوگوں کی تعمیلیں کرواتے ہیں۔ اور سرکاری ملازم اعلانیہ طور نیشنل کانفرنس کا پرچار کرنے کے علاوہ پبلک جلسوں میں تقریریں کر رہے ہیں۔

سنجیدہ عوام کا کہنا ہے کہ ابھی تک کمیونسٹوں کا حکومت پر پوری طرح غلبہ نہیں ہوا ہے۔ جب کمیونسٹ راج آئیگا تو ان کے جلسوں میں عوام کی شمولیت پر [illegible] کی بجائے ملٹری کروائی گئی۔ اور چوں چراں کرنے والوں کو گولی کا نشانہ بنایا جائیگا۔ نیز نیا کشمیر کا صحیح نقشہ اس وقت نظر آئے گا۔

اسمبلی میں ان پڑھ!

ہماری کانفرنسی سرکار نے [illegible] میں کھڑا ہونے والے امیدواروں کے لئے تعلیمی معیار کم از کم مڈل پاس رکھا ہے۔ لیکن اسمبلی کے لئے مہاشہ ناسمجھ جیسے ان پڑھ لوگ بھی امیدوار بن سکتے ہیں۔ اس کے لئے کوئی تعلیمی معیار نہیں مقرر کیا گیا ہے۔

شاید اس لئے کہ اسمبلی میں کشمیر کانفرنسی حکمرانوں کو اپنے لئے ایسے ساتھیوں کی ضرورت ہے۔ جو وہ کہیں اس پر بغیر کسی چوں چراں کے انگوٹھا لگا دیں۔

ایک اور سرکلر

کانفرنسی سرکار کے چیف سیکرٹری نے پھر ایک سرکلر جاری کیا ہے جس میں [illegible] ملازموں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائیگا۔ اور انہیں سخت سزائیں دی جائیں گی۔ لیکن چیف سیکرٹری صاحب کوئی نئی بات تو کی نہیں۔ سرکلر پہلے بھی بار نکلے ہیں۔ اور آج تک کسی ملازم کے خلاف ایکشن نہیں لیا گیا۔ [illegible] نہیں نوے فیصدی ملازم سیاست میں [illegible] ہی نہیں۔ بلکہ وہ کانفرنس کے [illegible] کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ اور کھلے بندوں نیشنل کانفرنس کی سٹیجوں سے تقریریں کرتے ہیں۔ نیز دیکھنا چاہیے اپنے سرکلر پر عملدرآمد کروانے کے لئے چیف سیکرٹری صاحب کانفرنسی ملازموں کو سزائیں دیتے ہیں۔

نیشنل کانفرنسی کامریڈوں نے ووٹ حاصل کرنے کیلئے لوگوں کو طرح طرح کی دھمکیاں دینی شروع کر دیں

گردھاری لعل ڈوگرہ کے منہ پر کھری کھری کشمیر سے الیکشن لڑنے کی اپیل

ہیرانگر ۲۴ر فروری - اطلاع ملی ہے - کہ موضع گگوال میں کامریڈ گردھاری لال جی ڈوگرہ نے لوگوں سے ووٹ مانگنے کے لئے ایک میٹنگ بلائی جس میں بیس کے قریب لوگ شامل تھے - میٹنگ میں ڈوگرہ صاحب نے کہا - کہ بھائی الیکشن آ گئے ہیں - اب کیا خیال ہے - تو میٹنگ میں موجود ایک دو بزرگوں نے کہا - کہ ووٹ دینگے جناب کو - بزرگ ابھی یہ بات منہ سے کہہ ہی رہے تھے - کہ ایک نوجوان اٹھ کر کھڑا ہو گیا - اور فوراً کہنے لگا - کہ ڈوگرہ صاحب یہ بڈھے (بوڑھے) غلط کہہ رہے ہیں - آپ بیشک برہمن بھائی ہیں - لیکن ووٹ سبھی نے پرجا پریشد کو دینے ہیں - صاف صاف بات یہ ہے - جھوٹ بولنے کا فائدہ نہیں - کچھ لوگوں کو آپ کا منہ رکھنے کے لئے غلط باتیں کہنے کی عادت ہو گئی ہے - بہتر یہی ہے کہ آپ کشمیر سے جا کر کسی جگہ سے الیکشن لڑیں - دوسرے نوجوان نے اٹھ کر کہا - کہ ڈوگرہ صاحب ہیرانگر میں آپ آ کر اپنا وقت ضائع نہ کریں - لوگ بڑے چالاک ہیں - منہ پر آپ کو کچھ کہتے ہیں - اور دل میں کچھ اور ہی ہے - سچی بات یہ ہے کہ انہوں نے آپ کو ووٹ نہیں دینے ہیں - کہتے ہیں - کہ ڈوگرہ صاحب کا نوجوانوں کے الفاظ سن کر رنگ فق ہو گیا - اور کچھ بولنے کی ہمت نہ پڑی -

نیشنل کانفرنس کو ووٹ دینا ملک میں فسطائیت کو دعوت دینے کے مترادف ہے

جموں یہاں سے ۸ میل دور موضع رتیاں تحصیل رنبیر سنگھ پورہ میں تقریر کرتے ہوئے پوجیہ پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ نے کہا - کہ ۱۹۴۷ء میں پاکستان نے کشمیر پر حملہ کیا - تو مہاراجہ نے ہند سے الحاق کر کے حملہ آور کو پسپا کرنے کے لئے ہندوستانی فوجیں ریاست میں بلائیں - الحاق قانونی طور پر مکمل تھا - لیکن نیشنل کانفرنسی لیڈروں نے اپنے علیحدگی کے جذبہ کے کارن طرح طرح کی سازشیں کیں اور مہاراجہ کے کئے ہوئے الحاق کو کمزور کرنے کی کوشش کی - جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بار بار یہ کہنا کہ الحاق ابھی پھر ہونا ہے - پاکستان کے منہ میں پانی بھر آیا - اور آج وہ سیکورٹی کونسل میں غالب برطانوی اور امریکی شاطروں سے گٹھ جوڑ کر کے ہمارے خلاف سازشیں کر رہا ہے - آپ نے کہا کہ ان خطرناک حالات میں ہم پر اب ذمہ داری عائد ہوتی ہے - کہ ہم اپنا نظام کن لوگوں کے ہاتھوں سونپیں - آیا ان نیشنل کانفرنسیوں کے ہاتھوں جو آئے دن الحاق کا فیصلہ کرنے کا دعوےٰ کر کے پاکستانی ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں - یا پھر ان کے ہاتھ جن کا سٹینڈ ہی ۱۹۴۷ء کے الحاق کو آخری اور حتمی ماننا ہے - جلسہ میں سردار بچن سنگھ پنچھی - شری امر ناتھ جی نے بھی تقاریر کیں - اور لوگوں کو کہا - کہ نیشنل کانفرنس کو ووٹ دینا ریاست سے جمہوریت کو ختم کر کے ایک فسطائی قسم کے لاٹھی - گولی اور لالچ پر منحصر نظام کی قائمی ہوگا - شری متھو لال جی نے بھی تقریر کی - جلسہ کی حاضری چھ سو کے قریب تھی (ن - ن)

کانفرنس کیمپ

از:- رگھناتھ سنگھ سمیال

یہ رحمدلوں کی بستی ہے - یہاں نہ برچھی نہ بھالا ہے
زور نہیں کوئی چور نہیں - نہ پہرہ نہ تالا ہے
ایک ہاتھ میں تسبیح ہے اور ایک ہاتھ میں مالا ہے
شیخ برہمن ایک ہوئے ہیں کعبہ ایک شوالہ ہے
اونچ نہیں - کوئی نیچ نہیں ہے - نہ ادنےٰ نہ اعلےٰ ہے
گفسر مسٹر کا ناطہ ہے کوئی سسر خسر نہ سالا ہے
گھی میں بال دودھ میں مکھی دال میں بھی کچھ کالا ہے
ڈھول کا ہر کوئی پول نہ کھولے بول اسی کا بالا ہے
دھرم کے جھگڑے ٹوٹ گئے یہاں ازم کی گاڑی چلتی ہے
نیل کذب کا ہے جیپ میں - آگ غضب کی جلتی ہے
جھوٹ جوٹھ دو کریں سواری - ہاتھ سچائی ملتی ہے
پھوٹ جو لا تیز کرے جو - دال اسی کی گلتی ہے
شکل سے موہن عمل سے کورے - گو زباں پر گاندھی ہے
ہاتھ میں قینچی جیب نظر میں کمر کفر پہ باندھی ہے
تقریر امن کی بارش ہے کرتوت ظلم کی آندھی ہے
اتحاد کا پارا جس نے مارا یہاں اسی کی چاندی ہے

کانفرنسی کامریڈوں کی دھمکیاں

چھمب - ۲۲ر فروری نیشنل کانفرنس کی طرف سے یہاں ایک پبلک جلسہ ہوا جس میں کامریڈوں اور سرکاری ملازموں کو ملا کر کل حاضری ۱۰۳ تھی - جلسہ میں آنریبل کامریڈ چیلا سنگھ نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ اگر اس علاقہ سے ایک بھی ووٹ پرجا پریشد کے حق میں گیا - تو گورنمنٹ اسے تباہ و برباد کر دے گی - اور لوگوں کا جینا مشکل بنا دیا جائیگا - کامریڈ چیلا سنگھ کے ایک ساتھی نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ کیا ہوا - سردار صاحب کو اسمبلی کے لئے ٹکٹ نہیں ملا ہے - وہ تو اس سے بھی اوپر لئے جائیں گے -

قابل توجہ الیکشن کمشنر

اس سے پیشتر بھی کئی بار گذارش کی جا چکی ہے - کہ تحصیلدار اکھنور اور کامریڈ رام لال کانفرنسی امیدوار اسمبلی کا فرزند نائب تحصیلدار چھمب کھلے بندوں نیشنل کانفرنس کا پرچار کر رہے ہیں - اور سیاسیات میں الجھ رہے ہیں - مگر آج تک کسی نے اس طرف دھیان نہیں دیا ہے - لیکن اب جبکہ انتخابات ہونے والے ہیں - اور بخشی صاحب نے بھی اعلان کیا ہے - کہ انتخابات منصفانہ ہونگے - ان دو افسروں کا وہاں رہنا کسی بھی حالت میں خطرے سے خالی نہیں - اور خاص طور پر جبکہ ایک افسر کا باپ خود الیکشن لڑ رہا ہو - اس کا وہاں پر رہنا انتہائی طور پر قابل اعتراض ہے - چنانچہ چیف سیکریٹری اور الیکشن کمشنر صاحب سے توقع ہے - کہ اس طرف فوری توجہ دی جائے - اور دونوں افسروں کو وہاں سے تبدیل کیا جائے - (بھنی لال ممبر ورکنگ کمیٹی پرجا پریشد اکھنور)

نیشنل کانفرنس کا پرچار کرنے کیلئے تحصیل رام نگر کے پٹواریوں کو حکم!

رام نگر - ۲۲ر فروری یہاں ڈاک بنگلہ میں کانفرنسی کامریڈ ہیم راج جنڈیال ممبر اسمبلی نے تحصیل بھر کے پٹواریوں کو بلا کر ایک چائے پارٹی دی - اور کہا جاتا ہے کہ اس موقع پر کامریڈ جنڈیال نے تقریر کرتے ہوئے کہا ہے - کہ بخشی صاحب کی ہدایت ہے کہ آپ علاقہ جات میں پوری تندہی کے ساتھ نیشنل کانفرنس کا پرچار کریں - اور تمہارے خلاف کسی قسم کی بھی شکایت پر کوئی ایکشن نہیں لیا جائیگا - اس کے علاوہ انتخابات میں جس طرح بھی ہو سکے لوگوں کے ووٹ نیشنل کانفرنس کو دلوائیں - ہم دیکھیں گے - کہ جس پٹوار حلقہ سے ووٹ کم نکلیں گے - ان کی بعد میں خبر لی جائے گی - کامریڈ مذکور کے پٹواریوں کو اس ہٹلرانہ حکم سے عوام حیران ہیں - کہ ایک طرف تو بخشی صاحب دنیا بھر میں ڈھنڈورہ پیٹ رہے ہیں - کہ ریاست میں انتخابات بالکل آزادانہ اور منصفانہ ہونگے - دوسری طرف ان کا یہ لاڈلا کیا کرتوت دکھا رہا ہے - اور خود غرضی کے لئے نہ صرف جمہوریت کا گلا گھونٹنا چاہتا ہے - بلکہ اپنے عمل سے ملک دشمنی کا ثبوت دے رہا ہے - ورنہ اسے یہ اختیارات کہاں سے مل گئے ہیں - کہ وہ پٹواریوں کو بلا کر ان کے سامنے اس قسم کی باتیں کرے - (ن - ل)

ہندوستان کامن ویلتھ میں رہیگا!

لنڈن - ۲۴ر فروری - کیا لنڈن میں ہندوستان کی ہائی کمشنر شریمتی وجے لکشمی پنڈت کو کشمیر کے متعلق برطانیہ کی پالیسی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر واپس بلا لیا جائیگا -؟ کیا ہندوستان کامن ویلتھ سے نکل آئیگا -؟ یہ ہیں سوال جو یہاں کے سیاسی اور ڈپلومیٹک حلقوں میں کئے جا رہے ہیں - لیکن باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے - کہ شریمتی پنڈت کو واپس بلا لینے کے سوال پر غور ہی نہیں کیا گیا - اور برطانیہ سے قطع تعلق کرنا ہندوستانی خارجہ پالیسی میں شامل نہیں - مسٹر ہیرلڈ میکملن وزیر اعظم اس سینیچر وار کو اپنے مکان پر اعلےٰ سطح پر ایک کانفرنس بلا رہے ہیں - جس میں ہاؤس آف لارڈز کے لیڈر لارڈ سالسبری - ہوم سیکریٹری مسٹر بٹلر وزیر خارجہ مسٹر سلون لائیڈ اور وزیر ڈیفینس شامل ہونگے - جس میں دیگر بین الاقوامی معاملات کے علاوہ ہندوستان و برطانیہ کے باہمی تعلقات پر بھی غور ہوگا - کنزرویٹو پارٹی کا ایک بارسوخ طبقہ یہ نہیں چاہتا - کہ ہندوستان و برطانیہ کے باہمی تعلقات خراب ہوں - مگر سکتا ہے - کہ اس طبقہ کی رائے غالب آ سکے -

کانفرنسی سرکار کے ظلم اور اندھیر گردی کو ختم کرنے کیلئے پرجا پریشد کو مضبوط بنائیں

کانفرنسی حکمرانوں نے اپنی اغراض کیلئے عوام میں انتشار پھیلایا ہے اور ملک کیخلاف طرح طرح کی سازشیں کی ہیں

سرکاری ملازم سیاسیات میں اُلجھ کر جمہوریت کا خون کر رہے ہیں!

کٹھوعہ - ۲۵ فروری - موضع بدھی تحصیل کٹھوعہ میں پرجا پریشد کی طرف سے ایک بھاری پبلک جلسہ پنڈت منشی رام کی صدارت میں ہوا - جس میں شری چگر سنگھ - شری کرشن چندر تحصیل پردھان اور پرتھی پال سنگھ جی تحصیل سیکرٹری نے تقاریر کیں - جلسہ میں شری پرتھی پال سنگھ جی نے بتایا - کہ ریاستی عوام کی پسماندگی کو دور کرنے کے نام ہمارے حکمرانوں نے ہندوستان سے کروڑوں روپیہ لا کر اپنی اور اپنے رشتہ داروں کی خوشحالی پر برباد کر دیا ہے - مگر عوام کی حالت ویسے کی ویسی چلی آرہی ہے - آپ نے مزید کہا - کہ زبانی زبانی پروپیگنڈا کر کے ملک کی خوشحالی کا ڈھنڈورہ پیٹا جارہا ہے - مگر عملی طور پر کروڑوں روپیہ برباد کرنے کے باوجود ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا ہے - شری پال نے آگے چلکر بتایا - کہ پہلا پانچسالہ منصوبہ فیل ہو رہا ہے اور "دوسرے منصوبہ کے تحت آنے والا روپیہ پارٹی مفاد کے تحت خرچ کیا جارہا ہے - اور سرکاری ملازم کھلے بندوں پارٹی پروپیگنڈہ میں اُلجھ کر جمہوریت کا خون کر رہے ہیں -

شری عبدالرحمان نے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے بتایا - کہ کانفرنسی حکمرانوں نے غریب کسان مزدور کے نعرے لگا کر ان کے خون پسینے کی کمائی سے جائدادیں دکھٹی کی ہیں - اور اپنے محل بنائے ہیں - اور ذاتی اغراض کے لئے نہ صرف عوام میں انتشار پیدا کیا ہے بلکہ ملک کے خلاف طرح طرح کی سازشیں کی ہیں - آپ نے لوگوں سے اپیل کی - کہ وہ کانفرنسی حکمرانوں کے کردار کو سامنے رکھتے ہوئے کسی کے دباؤ میں نہ آتے ہوئے اپنے ووٹ کا استعمال کریں -

مُلک میں انقلاب لانے والے اکثر نوجوان ہی ہوا کرتے ہیں

بقیہ صفحہ اوّل سے آگے: "کٹھوعہ میں پرجا پریشد کا جلسہ":-

جلسہ میں سردار بچن سنگھ جی دینچھی نے تقریر کرتے ہوئے کہا - پرجا پریشد جن اصولوں کو لے کر میدان میں نکلی - وہ آج بھی انہیں اصولوں پر کاربند رہتے ہوئے آگے بڑھ رہی ہے اور برسر اقتدار لوگوں کے ملک کے خلاف منصوبوں کو آشکارا کرنے کے لئے قربانیاں دی ہیں - لوگوں کو چاہیئے کہ وہ کسی کی شخصیت کی پوجا کرنے کی بجائے اصولوں کی پوجا کریں - آخر میں آپ نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کو ووٹ دینا صوبہ جموں کی ترقی کو ختم کرنا ہے - اور الحاق کے [illegible] کو مزور بنانا ہے - کیونکہ ان باتوں کے سلسلہ میں نیشنل کانفرنس کا عمل کسی سے پوشیدہ نہیں ہے -

شری شیو چرن جی ٹاؤن ایریا کمیٹی اودھم پور نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اصولوں کے لئے پرجا پریشد لڑتی آئی ہے - آج انتخابات کا سوال کسی گاؤں کی ترقی کا سوال نہیں ہے بلکہ یہی ملک کے مجموعی مفاد کو سامنے رکھ کر انتخابات میں حصہ لینا چاہیئے - اور لوگوں کو ووٹ کسی کی ذات کو نہیں بلکہ پارٹی کے نام پر دینے چاہئیں - اور پھر ان لوگوں کو ووٹ دینے چاہئیں جنہوں نے ملک کے لئے قربانیاں دی ہیں اور آگے بھی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہیں +

شیخ عبدالرحمان نے ایک مدلل تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ گورنمنٹ اسمبلی میں جن لوگوں کو کامیاب کروا کر بھیجے گی - وہ عوام کے کبھی بھی ہمدرد نہیں بن سکیں گے - بلکہ وہ گورنمنٹ کی ہی وکالت کریں گے - شری عبدالرحمان نے کہا - کہ کچھ لوگ پرجا پریشد کو بچوں کی جماعت کہتے ہیں - لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے - کہ ملک میں انقلاب ہمیشہ نوجوان ہی لایا کرتے ہیں - اور تاریخ بتاتی ہے کہ ظالم کنس کو مارنے والا ایک نوجوان تھا - فرعون کو ایک نوجوان نے ہی مارا تھا - ہرناکش جیسے ایک دشٹ راجہ کو ایک بچے پرہلاد نے نجات دلائی تھی -

دیش باسیوں کے نام سندیش!

۱ - ڈاکٹر مکرجی کی اس بوڑھی ماں کا ——
جس کے جگر کے ٹکڑے کی لاش واپس بھیج کر ظالموں نے اس کی آنکھوں کی جیوتی چھین لی ہے -

۲ - جھوڑیاں - ہیرانگر اور سندربنی کے ان یتیم بچوں کا ——
جنہیں سدا کے لئے بے آسرا کر دیا گیا ہے -

۳ - ان ودھواؤں کا —— جن کی مانگ کا سندور ہمیشہ کے لئے پونچھ دیا گیا ہے -

۴ - ڈگر کی ان پوتر دیویوں کا —— جن کی عصمت پر کانفرنسی لیڈروں نے ڈاکہ ڈالا ہے ——

کہ ان کے ظلموں کا بدلہ لینے کیلئے اور شہیدوں کے مشن کی پورتی کے لئے

اپنا ووٹ

پرجا پریشد کی چڑھتے سورج کے نشان والی صندوقچی میں ڈالیں -

چیف سیکریٹری کا خاص سرکلر!

جموں - ۲۶ فروری - چیف سیکریٹری حکومت جموں و کشمیر نے ایک سرکلر کے ذریعہ سرکاری ملازمین اور حکام کو وارننگ دی ہے - کہ ان کی طرف سے ووٹ دینے کے حق کا استعمال کرنے کے علاوہ اگر کسی پارٹی امیدوار کے حق میں اثر و رسوخ استعمال کرنے یا کسی پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی گئی - تو حکومت اس کا سخت نوٹس لیگی اور اشخاص اس قسم کے فعل کے مرتکب ہونگے ان کے خلاف قانونی کاروائی کے بغیر انہیں سزا دیجائیگی - چیف منسٹر سیکریٹری نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے - انتخابات غیر جانبدارانہ اور آزادانہ ہونے چاہئیں -

کامریڈ رام پیارا صراف کیخلاف لوگوں میں بڑھتا ہوا جذبہ حقارت

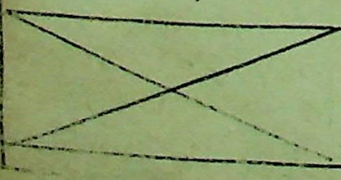
حلقہ سانبہ لشناہ سے اس امر کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں - کہ کامریڈ رام پیارا صراف کے خلاف لوگوں میں جذبہ حقارت دن بدن بڑھتا جارہا ہے - اور جس جس جگہ بھی وہ لوگوں کے پاس ووٹ مانگنے گیا ہے - لوگوں نے اس کا مذاق ہی اڑایا ہے - موضع مجوعہ سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی - کہ کامریڈ مذکور جب اس گاؤں میں گیا - تو اسے انہوں نے ایک دری پر بٹھا دیا - اور خود ادھر اُدھر چلے گئے - جب کامریڈ صاحب نے اپنے ایک ساتھی کو بھیج کر لوگوں کو آنے کے لئے کہا - تو کہتے ہیں - لوگوں نے عجیب عجیب قسم کے جواب دیئے - اور کہا کہ پہلے پانچ سال تک کہاں رہے ہو ——

کامریڈ صاحب نے اسی طرح حلقہ رنتال میں ایک جگہ مندر میں جا کر لوگوں سے بات چیت کرنی چاہی - تو مندر میں موجود لوگوں نے کامریڈ صاحب کو ٹکا سا جواب دیا - کہ تم ناستک ہو - تمہارا مندر میں کیا کام - اس پر کامریڈ صاحب نے کہا - کہ بات تو سنو - لیکن لوگوں نے کہا کہ الیکشن کے بعد آنا - پھر بات سنیں گے - ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ کامریڈ صاحب کے حلقہ میں تحصیلدار جا کر لوگوں کو یہ لالچ دے رہا ہے - کہ اگر تم کانفرنس کو ووٹ دو گے تو چار چار سال کا مالیہ معاف کر دیا جائیگا - لیکن لالچوں اور دھمکیوں کے باوجود لوگ کامریڈ صراف کو شکست فاش دینے پر تُلے ہوئے نظر آتے ہیں -

سٹلوں میں کانفرنس کا جلسہ

جموں - ۲۶ فروری - اطلاع ملی ہے کہ کٹھوعہ میں شام لال صراف وزیر ترقیات نے دوسری بار پھر نیشنل کانفرنس کا جلسہ کرنے کی کوشش کی - پہلے بازار میں جلسہ کرنے کا اعلان کیا - مگر ناکامی دیکھ کر سکول میں جلسہ رکھ لیا - اور گرلز سکول کی لڑکیوں کو بلا لیا - جلسہ میں کارکنوں کے سوا نے کسی کٹھوعہ نواسی نے شمولیت نہ کی -

جلسہ میں شام لال صراف نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ رشی کیش آچاریہ ایک بڑا بھاری قابل آدمی ہے - جس نے پرجا پریشد کو چھوڑ کر نیشنل کانفرنس میں شمولیت فرمائی ہے -



سرکاری افسروں کی مصروفیات

سرینگر - کئی سرکاری افسروں کے متعلق یہ اطلاعات برستور موصول ہوتی رہتی ہیں - کہ وہ سرکاری اثر و رسوخ استعمال کر کے پرائیویٹ اور سیاسی اداروں کے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں - پچھلے ہفتوں میں انہوں نے بہت ساری رقم ایسے طریقے سے جمع کی ہے عوامی حلقوں میں ان سرکاری افسروں کے اس اقدام کو ناراضگی کی نظروں سے دیکھا جارہا ہے

(مستار سرینگر)

قسط نمبر ۳

ریاست کی ٹرانسپورٹ انڈسٹری

از کنور چکر سنگھ کٹھوعہ

میں نے پچھلے کچھ عرصہ سے ریاست کی ٹرانسپورٹ انڈسٹری پر پڑے ہوئے پردہ کو اٹھانے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اور میرے ٹرانسپورٹر بھائیوں نے بھی محسوس کیا کہ حقائق کو سامنے لانے سے ہی ہم برائی کا قلع قمع کر سکتے ہیں۔ پچھلے کچھ دنوں سے میں اس سلسلہ مضامین کو جاری نہ رکھ سکا۔ جس کے لئے میں معافی چاہتا ہوں۔ واقعات اور حقائق کو منظر عام پر لانا میں اپنا فرض سمجھتے ہوئے پھر سے سلسلہ مضامین کو شروع کرتا ہوں۔

مضمون ہذا کی قسط ۲ میں یہ عرض کیا تھا کہ اسوقت محکمہ مال سے بھی کئی گنا زیادہ رشوت محکمہ ٹرانسپورٹ میں چل رہی ہے۔ متعلقہ آفیسر رشوت کے معتبر بات پیش کرنا اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ اسسٹنٹ ٹریفک انسپکٹر اور انسپکٹر دھڑا دھڑ رشوت لے رہے ہیں۔ ضابطہ کی خلاف ورزی کر کے اوور لوڈنگ ہو رہی ہے۔ جہاں تک کہ جن بسوں یا ٹرکوں پر ۵۷۵۴ اوور لوڈنگ ہوئی ہے۔ ان کو اسسٹنٹ ٹریفک انسپکٹر خود چلانا شروع کر دیتے ہیں۔ تاکہ کہیں کوئی دوسرا آفیسر چھاپہ مار کر پیدا نہ کرے۔

ٹرکوں اور لاری کے مالکوں کو ہر ماہ متعلقہ آفیسروں کو کسی نہ کسی ڈھنگ سے چڑھاوا چڑھانا پڑتا ہے۔ تاکہ یہ دیوتے خوش رہیں۔ اور جو ان دیوتاؤں کو خوش نہ رکھیں تو انہیں کسی نہ کسی طرح عدالتوں کے چکر ضرور ہی کاٹنے پڑتے ہیں اور پھر ہماری لوک راج سرکار نے ان دیوتاؤں میں اضافہ بھی اسقدر کیا ہے۔ کہ خدا ہی حافظ ہے جو ٹریفک انسپکٹر دیانتدار ہیں۔ انہیں دفتری کاموں پر لگا دیا گیا ہے۔ یا ڈیوٹی ایسی جگہوں پر لگائی جاتی ہے۔ جہاں کچھ بھی کام نہ ہو اور لٹیروں کے لئے لوٹنے کے مواقع مہیا کئے جاتے ہیں۔

محکمہ ٹرانسپورٹ کی وجہ سے الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ چھکڑے سواریاں لاتے اور لے جاتے ہیں۔ اور بسیں اوور لوڈ لاتی اور لے جاتی ہیں اور انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔

افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ ہماری ریاست کے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ٹریفک آفیسر اسقدر دیانتدار ہوں۔ کہ وہ کسی کے گھر کا پانی تک نہ پئیں۔ لیکن ان کے دفتروں میں موجود ماتحت کارندے معمولی معمولی کام کروانے کے لئے لوٹیں۔ درخواستیں آگے پہنچانے کے لئے باقاعدہ اجرت کے طور پر رشوت لی جائے۔ اور جہاں لیٹس جیسے معاملہ پر کلرک اپنی منیں لئے بغیر درخواست مکمل و صندوقچی تک نہ پہنچنے دیں۔ تو کیا سمجھنا چاہئے۔ دیانتداری کا یہ مطلب نہیں ہوا کرتا۔ کہ آفیسر فریادیوں کی فریاد سننے کے لئے بھی نہ ملے اور ٹرانسپورٹروں سے ملنا انہیں ایک اچھوت کی بیماری محسوس کریں۔ یہی وجہ ہے کہ اس ذمہ دار محکمہ کے لئے کم از کم ایک ایسا تو دیانتدار آفیسر ہے [illegible]

بذات خود ایک مذاق بن کر رہ جاتی ہے۔ کہاں کے چپڑاسی بھی شام کو سینکڑوں روپے بٹور کر گھر لے جائیں۔ اور دوسرے عملہ کے کہنے ہی کیا۔ یہ ٹرانسپورٹ والوں کی بدقسمتی ہے۔ کہ اعلےٰ افسر کے دیانتدار ہونے کے باوجود کس کے ماتحت ٹرانسپورٹروں کو لوٹیں۔

اس سلسلہ میں ٹرانسپورٹروں کی تمام تکالیف کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ ٹرانسپورٹروں اور افسروں کا ایک ملا جلا صلاح کار یعنی ایڈوائزری بورڈ قائم کیا جائے۔ اس کے فیصلوں کو اہمیت دی جائے۔ روٹ سسٹم ٹھیکا کیا جائے۔ محکمہ ٹرانسپورٹ کو انسپکٹر جنرل پولیس کے براہ راست زیر لایا جائے۔ اور پرائیویٹ کیریرس کو ختم کیا جائے۔

قابل توجہ ٹرانسپورٹ کنٹرولر

کئی مرتبہ پیشتر بھی کئی بار محکمہ ٹرانسپورٹ کے حاکموں کی توجہ دلائی جا چکی ہے۔ کہ ہم لوگ عرصہ بیس بیس سال سے ٹرانسپورٹ چلاتے آ رہے ہیں۔ اور خود ڈرائیور ہیں۔ لیکن دکھ کی بات ہے کہ گاڑیوں کی ٹرانسفر ہمارے نام نہیں ہو سکتی۔ ایسے قانون کو ختم کیا جائے۔ حالانکہ ہندوستان کے باقی حصوں میں ایسا کوئی قانون نہیں ہے۔ اور ڈرائیوروں کے نام گاڑیوں کی ٹرانسفر بڑی آسانی سے ہو جاتی ہے۔ ہماری گاڑیاں کمپنی والے کے رحم و کرم پر رہتیں جاتی ہیں۔ اور مالک ہوتے ہوئے بھی ہم گاڑیوں کے مالک نہیں ہیں۔ (ٹرانسپورٹرز جموں)

بسوہلی سڑک کی قابل رحم حالت!

معمولی سی بارش ہونے پر بسوہلی روڈ ہفتہ ہفتہ کے لئے بند ہو جاتی ہے۔ جس سے بیحد لوگوں کو بیحد پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور اشیاء خوردنی بھی گاڑیاں بند ہو جانے سے نایاب ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری طرف بنتر رادی کو بھی پار کرنے کے لئے گزشتہ ڈیڑھ سال سے کوئی انتظام نہیں ہے۔ احکام متعلقہ سے گزارش ہے کہ عوام کی تکالیف کا دھیان رکھتے ہوئے جہاں پکی سڑک بنانے کی طرف توجہ دیں۔ وہاں بنتر عبور کرنے کے لئے کوئی مناسب پربندھ کروائیں۔

(سیکرٹری پرجا پریشد بسوہلی)

قابل توجہ ٹاؤن ایریا کمیٹی رام بن!

ہم دوکاندار جو قصبہ رام بن کی حد سے باہر کاروبار کرتے ہیں۔ جب ہم مال وغیرہ خرید کر جہاں قصبہ میں گاڑی سے اتارتے ہیں۔ تو ہم سے دھڑت وصول کر لیا جاتا ہے۔ حالانکہ آج سے کچھ عرصہ پہلے ایسا نہیں تھا۔ بلکہ ایک ایک ہفتہ تک ہم اپنا مال و سامان وغیرہ بلا کسی دھڑت کے قصبہ میں بار برداری کا انتظام کرنے تک وہاں رکھ سکتے تھے۔ محکمہ متعلقہ اور ٹاؤن ایریا کمیٹی رام بن کے ذمہ دار لوگوں سے التماس ہے۔ کہ اس بلاوجہ کے جرمانہ یعنی دھڑت سے غریب دوکانداروں کو نجات دلائی جائے۔

(منجانب دوکاندار ساکن کرول تحصیل رام بن)

دریائے چناب پر پل بنائے جائیں

دریائے چناب پر ٹھاٹھری تا ڈوڈہ صرف ایک ہی پل ہے۔ عوام کو دریا عبور کرنے کے لئے از حد مشکلات اور دقتیں پیش آتی ہیں۔ آج جبکہ انسانی مشکلات کو حل کرنے کی ہر طرف کوششیں ہو رہی ہیں۔ عوام کی بہتری کے لئے ہندوستان سے کروڑوں روپیہ آ رہا ہے۔ یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ علاقہ ہذا کے پسماندہ عوام کی تکالیف کو دور کیا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ڈوڈہ تا ٹھاٹھری تک دریائے چناب کو پار کرنے کے لئے کم از کم تین پل بنائے جائیں۔ (عبدالرحمان پرجا پریشد ڈوڈہ)

کاہچرائی ٹیکس میں کمی کی جائے!

پرجا پریشد علاقہ تحصیل بھدرواہ کا ایک خاص اجلاس موضع کنڈی میں ہوا جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعے گورنمنٹ کی توجہ دلائی گئی۔ کہ موضع کنڈی علاقہ ہزار نفوس میں گزشتہ بندوبست سے لیکر ایک رات تک گورنمنٹ کو مبلغ اٹھاون (-/58) روپیہ ہر سال کاہچرائی کا ٹھیکہ دیتے رہے ہیں۔ کئی دفعہ مال مویشیوں میں کمی بیشی ہونے کے باوجود 58 روپے ہی کاہچرائی دی جاتی رہی۔ لیکن آج عوامی سرکار نے مبلغ -/575 روپیہ کاہچرائی لگا دی ہے۔ اس کے علاوہ خانہ بدوشی کاہچرائی ٹیکس بھی ہم پر لگا دیا گیا ہے۔ جس سے عوام بے حد پریشان ہیں۔ لہٰذا اجلاس ہذا حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ کاہچرائی ٹیکس اول تو ختم کیا جائے۔ نہیں تو برائے نام شرح رکھ کر غریب عوام کو تسلی کا سانس لینے کا موقعہ دیا جائے۔

(سیکرٹری پرجا پریشد بھدرواہ)

کنڈی میں سکول کھولا جائے

موضع کنڈی تحصیل بھدرواہ علاقہ کا مشہور ہے اور حکومت کی طرف سے کئی بار یہ وعدہ کیا جا چکا ہے۔ کہ یہاں پر طلباء اور طالبات کے لئے پرائمری سکول کھولا جائے گا۔ مگر باوجود وعدے کرنے کے بھی ابھی تک کوئی بھی سکول جاری نہیں ہوا ہے۔ اور غریب دیہاتیوں کے بچے آج بھی روشنی کے زمانہ میں اندھیرے میں ہی پرورش پا رہے ہیں۔ حکومت سے پرزور التماس ہے۔ کہ کنڈی میں فوری طور پر طلباء اور طالبات کے لئے پرائمری سکول کھولے جائیں۔

نتھا سنگھ ضلع ڈوڈہ

دلیش بدیش کی خبریں!

گلگت میں اٹامک جنگ کے اڈے

لاہور۔ ۲۲ فروری۔ بلٹز کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ پاکستانی مقبوضہ کشمیر میں گلگت کے اٹامک اڈے میں بدل دیا گیا ہے۔ اور اس نے دس روز ہوئے اس نئی حیثیت سے کام شروع کر دیا ہے۔ ایٹم سے چلنے والے ہوائی جہاز اور اٹامک جنگ کا ساز و سامان گلگت پہنچایا جا رہا ہے۔ پاکستانیوں کی جگہ امریکن افسر مقرر کئے جا رہے ہیں۔ گلگت کے ہوائی اڈے کو اٹامک اڈے میں تبدیل کرنے کے بعد امریکن افسر چٹاگانگ روانہ ہو گئے ہیں جہاں کہ ایک اور اٹامک اڈہ بنانے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ چٹاگانگ کا ہوائی اڈہ دو ماہ میں اٹامک اڈہ میں تبدیل ہو جائیگا۔ چٹاگانگ میں کام ختم کرنے کے بعد امریکن مشرقی پاکستان میں چلنا کی بندرگاہ میں کام شروع کر دیں گے۔ پاکستان اور امریکہ چلنا کے اڈے کو بھاری اہمیت دیتے ہیں۔ کیونکہ جنگ کی صورت میں مشرقی پاکستان پر نہایت آسانی سے قبضہ ہو سکتا ہے۔

سیکورٹی کونسل کو شری کرشن مینن کا نوٹس

اتحادی سبھا ۲۲ فروری۔ بھارتی ڈیلیگیشن کے لیڈر شری کرشن مینن نے کل سیکورٹی کونسل کو صاف طور پر آگاہ کر دیا۔ کہ بھارت سرکار اپنے آپ کو صرف انہی ریزولیوشنوں سے وابستہ سمجھتی ہے۔ آپ نے لفظ پابند کی بجائے وابستہ جان بوجھ کر استعمال کیا۔ جنہیں وہ قبول کر چکی ہے۔ آپ نے کونسل میں "جارنگ مشن" کے متعلق تین طاقتی ریزولیوشن کی منظوری کے بعد دو مرتبہ بحث میں مداخلت کی اور واضح کر دیا۔ کہ مغربی طاقتیں کشمیر سے فوجیں نکلوانے کے لئے ہندوستان کو ہر طرح کے غیر قانونی طریقوں کا پابند بنانے کی کوشش نہ کریں۔ اپنی تقریر میں وہ اس بات کو دہرا چکے تھے۔ کہ کونسل کو پہلے یہ تسلیم کرنا چاہئے۔ کہ پاکستان جارحانہ حملے کا مرتکب ہوا۔ آپ نے واضح کیا۔ کہ کسی قسم کے مفروضے یا عارضی تجاویز جو ہم نے ماضی میں کسی مرحلے پر پیش کی ہوں۔ یا جن پر غور کیا ہو۔ یا جنہیں ہمدردانہ نظر سے دیکھا ہو۔ ان کی پابندی ہم پر لازم نہیں آتی۔ آپ نے کہا۔ کہ وہ سب مفروضے اور عارضی تجاویز خاص حالات کا نتیجہ تھیں۔ اور اب وہ حالات باقی نہیں رہے۔ ہم اپنے آپ کو اس غلط الزام کا نشانہ نہیں بنانا چاہتے۔ کہ ہم اپنی اختیار کی ہوئی ذمہ داریوں سے پہلو تہی کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ نئے ریزولیوشن میں ۲۴ جنوری کے ریزولیوشن کا ذکر غیر ضروری اور اشتعال انگیز ہے۔ بیشک کونسل کو اپنے سابقہ ریزولیوشنوں کا حوالہ دینے کا حق ہے لیکن جہاں تک ریزولیوشنوں کا تعلق ہے۔ چارٹر کے باب ۶ کے تحت کارروائی کرتے ہوئے صرف انہی ریزولیوشنوں کا حوالہ دیا جانا چاہئے جنہیں ہم منظور کر چکے ہیں۔

تعلیمی ترقی

قدم بہ قدم آگے

ریاست جموں و کشمیر نے پہلے پنجسالہ منصوبہ کے دوران تعلیم کے میدان میں کافی ترقی کی ہے۔ تعلیم مفت اور عام کر دی گئی۔ ریاست کے طول و عرض میں تعلیمی اداروں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔

- ۱۹۴۷ء میں ریاست میں کالجوں کی تعداد صرف تین تھی۔ اب یہ تعداد ۱۲ ہو گئی۔
- پرائمری سکولوں کی تعداد ۱۰۸۴ سے بڑھا کر ۱۷۷۱ ہو گئی۔
- مڈل سکول اور ہائی سکولوں کی تعداد علی الترتیب ۱۹ اور ۱۲۱ سے بڑھا کر ۹۳ اور ۱۷۷ کر دی گئی ہے۔
- ریاست میں دو ٹریننگ کالج کھولے گئے۔
- تدریسی عملہ کی تربیت کے لئے متعدد ٹریننگ سکول کھولے گئے۔
- اساتذہ کے لئے ریفریشر کورس کا اہتمام کیا گیا۔
- ریاست میں متعدد سکولوں کا درجہ بڑھایا گیا۔
- ۳۶ سکولوں کا درجہ بڑھانے کے لئے ایک لاکھ ۹۰ ہزار روپے کی رقم مخصوص کی گئی۔ تعلیم کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر حکومت نے ایک کروڑ ۲۲ لاکھ روپے کا تعلیمی بجٹ منظور کیا۔ حکومت نے پسماندہ اور دور افتادہ علاقوں کے طلباء کے لئے تعلیمی سہولیات فراہم کیں۔ گوجروں اور بکروالوں کے لئے جو تعلیمی لحاظ سے پسماندہ ہیں گشتی سکول قائم کئے گئے۔

گذشتہ ۳ برسوں میں لداخ میں

- اکتالیس تعلیمی ادارے قائم کئے گئے
- سانبہ کے سکول میں سائنس پڑھانے کا انتظام کیا گیا۔
- لداخی طلباء کی سہولیات کے لئے ایک بورڈنگ ہاؤس تعمیر کیا گیا۔
- سال رواں میں لداخ میں مزید ۲۶ پرائمری سکول کھولے جا رہے ہیں۔
- پسماندہ علاقوں کے طلباء کو خاص وظائف دیئے گئے۔
- اس سال وظیفہ کی یہ رقم ۱۲۶۴۴۰ روپے تک بڑھا دی گئی ہے۔

ریاست میں اس وقت پرائمری سکولوں کی تعداد دو ہزار کے قریب ہے لیکن ریاست میں سات سال سے لیکر ۱۲ سال تک کی عمر کے ساڑھے سات لاکھ بچے ایسے ہیں۔ جو سکول جانے کے قابل ہیں۔ ان کے لئے کم از کم چھ ہزار سکول اور اٹھارہ ہزار اساتذہ کی ضرورت ہے۔ یہ ضرورت بڑی حد تک دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے تحت پوری ہو جائے گی۔ دوسرے منصوبہ کے اختتام پر ریاست کا تعلیمی بجٹ اڑھائی کروڑ روپیہ سالانہ تک بڑھ جائے گا۔

شائع کردہ

محکمہ نشر و اشاعت۔ گورنمنٹ جموں و کشمیر

ہمارا دوسرا پانچ سالہ منصوبہ

اخراجات کے تخمینے

دوسرے پانچسالہ منصوبہ پر تقریباً اکاون کروڑ ۲۷ لاکھ روپیہ صرف ہونے کا تخمینہ ہے۔ اس منصوبہ پر یکم اپریل ۱۹۵۶ء سے عملدرآمد شروع ہوا۔ اور یہ پانچ سال کے عرصہ میں پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔

منصوبہ کا بنیادی مقصد ریاست جموں و کشمیر کے اقتصادی ڈھانچہ کو بدل کر لوگوں کا معیار زندگی بہتر بنانا ہے تاکہ وہ خوشحال اور فارغ البال زندگی گذار سکیں۔

منصوبہ کے تحت اخراجات کے تخمینے حسب ذیل ہیں:-

زراعت اور اجتماعی ترقی	۵ کروڑ ۲۲ لاکھ ۶۵ ہزار روپے
آبپاشی اور بجلی	۶ کروڑ ۵۶ لاکھ ۷۰ ہزار روپے
سڑکیں اور ٹرانسپورٹ	۶ کروڑ روپیہ
دیہاتی اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ...	۳ کروڑ ۲ لاکھ ۲۰ ہزار روپے
تعلیم	۳ کروڑ روپیہ
صحت	۳ کروڑ روپیہ
ہاؤسنگ	ایک کروڑ روپیہ
سماجی خدمات	۵۷ لاکھ روپیہ
متفرقات	۴ کروڑ پچاس لاکھ روپیہ
سیلاب روک اقدامات اور کنڈی نہر...	۱۶ کروڑ ۲۷ لاکھ روپیہ
کل میزان	۵۱ کروڑ ۲۷ لاکھ روپیہ

شائع کردہ:-

محکمہ اطلاعات حکومت جموں و کشمیر۔ جموں

پرجا پریشد کا الیکشن مینی فیسٹو!

بقیہ صفحہ ۲ سے آگے

نیز جنتا کے ساتھ حکومت کا سہرک آئیگا۔ عوامی اداروں۔ پنچائیتوں۔ ٹاؤن ایریا کمیٹیوں اور میونسپل کونسلوں کو سچے اختیارات دئے جائینگے۔ اُن کی آمدن کے موثر ذرائع مہیا کئے جائیں گے۔ اور اُن کو منسٹروں کی آئے دِن کی مداخلت سے بے نیاز کیا جائے گا۔

پنچائتیں اوپر سے نہیں مقرر کی جائیں گی۔ بلکہ عوام اُن کا انتخاب کریں گے۔ ذات پات اور برادری ازم آجکل کی بھاری بدعتیں ہیں۔ دوسرے پنچائیتوں میں نامزدگی کا سلسلہ بہت بھاری بدعت ہے۔ خاص کر اس کا ایک آدمی کے ذریعہ من مانا استعمال نہایت خطرناک ہے۔ انتخابات میں بذریعہ سیکرٹ بیلٹ ہوں گے۔ مالیہ کا ایک حصہ پنچائیتوں کیلئے ریزرو کرایا جائیگا۔ اور آجکل کل من مانی گرانٹیں دینے کا سسٹم بند کر دیا جائیگا۔

ریاست میں گذشتہ انتخابات کا تجربہ بہت بُرا رہا ہے۔ اور حال ہی میں جموں و سرینگر کے میونسپل انتخابات نے عوام کا وشواش ایڈمنسٹریشن میں کم ہی کیا ہے۔

پرجا پریشد بھارتیہ الیکشن کمشنر کا دائرہ اختیار لاگو کروانے کی پوری کوشش کرے گی۔ اس سے لوگوں میں ووٹ کے صحیح استعمال اور انتخابات میں غیر جانبداری کا احساس پیدا ہوگا۔ نیز نامزدگی کے کاغذات کی جانچ پڑتال کیلئے جوڈیشل افسر ہی مقرر کئے جائیں گے۔

سورکشا (Defence)

ایڈمنسٹریشن کی دوسری اہم بات حفاظت کی ہے۔

پچھلے نو برسوں سے ریاست کسی وقت بھی جنگ کی لپیٹ میں آجانے کے خطرہ میں ہے۔ اور بارڈر کے علاقوں میں آئے دِن قتل و ڈاکہ زنی کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ بارڈر اور اس کے نزدیک رہنے والے لوگوں کے پاس اسلحہ نہیں ہے۔ اِس وجہ سے وہ پاکستانی حملہ آوروں کے آئے دِن کے حملوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں پاکستان کی طرف سے جنگ اور جہاد کے نعرے بلند ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ کشمیر کے مسئلہ کو پھر سلامتی کونسل میں لے گیا ہے۔ پرجا پریشد نے اپنا نظریہ نہایت صاف الفاظ میں واضح کیا ہوا ہے۔ کہ ریاست کا ہند سے الحاق مکمل اور اٹوٹ ہے۔ اور کسی بھی بدیشی طاقت کو کچھ مداخلت کرنیکی یا ہمارے فیصلہ کو بدلنے کی بات برداشت نہیں کی جائے گی۔ اگر باہر سے حملہ ہوا تو ہم اپنے اختلافات پیچھے رکھ کر دشمن کا مقابلہ کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ اور اس خطرے کو بھگا دیں گے۔ لیکن ہمارے اِس تعاون کا غلط مطلب نہیں لیا جانا چاہیئے۔ ریاست پر حملہ صرف ریاست پر حملہ نہیں سارے ہندوستان پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ جیسا کہ بھارت کے پردھان منتری نہرو جی نے بھی کہا ہے۔ اور اس خطرے کے پیش نظر اگر ملک کے دوسرے حصوں میں اور ریاست میں انتخابات ہوئے تو پرجا پریشد اپنے انتخابی مینی فیسٹو میں دئے گئے پروگرام کو پورا کرنے کیلئے ضرور میدان میں اُترے گی۔

ملک کی حفاظت کیلئے ہم سکولوں اور کالجوں میں ملٹری ٹریننگ ضروری قرار دیں گے۔ ان سب لوگوں کیلئے جو ہتھیار چلا سکنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ ملٹری ٹریننگ دی جائے گی۔ بارڈر کے علاقہ جات اور ریاست کے دوسرے حصوں میں ملٹری کے ریٹائرڈ شدہ لوگوں کی خاصی تعداد ہے۔ اُن میں سے توانا اشخاص کو ملٹری میں لیا جائیگا۔ بارڈر پر سے ریاست در آمدگی اور ناجائز تجارت کو سختی سے بند کیا جائیگا۔ وبھاگ کو خفیہ کالم کی نقل و حرکت سے چوکنا رہنے کی خاص ہدایات کی جائیں گی۔ بارڈر پر لوگوں کو پنچائیتوں کے تحت اسلحہ دیا جائے گا۔ پاکستانی حملہ آوروں کا مقابلہ کرنیکے لئے بارڈر پر لوگوں کو اسلحہ خریدنے میں جو قانونی روکاوٹیں آتی ہیں۔ اُنکو بند کیا جائے گا۔

سکشا (تعلیم)

جاتی نرمان کا سب سے اہم پہلو تمام تعلیمی بندوبست کا سدھار ہے۔ آج تک ہم مغربی طریقہ تعلیم کی نقل کرتے آئے ہیں۔ بجائے اِس کے کہ کچھ اچھے نتائج برآمد ہوتے۔ ہمارے کیریکٹر اور اخلاق میں پستی آئی ہے۔ اور اِس طریقہ تعلیم کی وجہ سے ناکارہ ویکتی ظہور میں آئے ہیں۔ آجکل تو سکولوں اور کالجوں میں دھارمک اور آدھیاتمک شکشا پردان کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم حکومت کی موجودہ پالیسی کو کہ سکولوں میں بالکل دھارمک تعلیم نہ دی جانے کے سدھانت کے خلاف ہیں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ تعلیمی اداروں میں ایسی دھارمک شکشا دی جائے کہ جو ودیارتھی تعلیم حاصل کرنے کے بعد میدان عمل میں آئیں۔ تو بااخلاق اور چرتروان ہوں۔ قوم کی حفاظت اور بہبودی اخلاق سے اُتنی ہی وابستہ ہے۔ جتنی کہ جسمانی طاقت اور دماغی قوت سے تعلق رکھتی ہے۔ اِس پوتر سدھانت کو ہر ایک مانتا ہے۔ لیکن قومی بہبودی سے اِس بنیاد کو سنوارنے اور عملی شکل دینے کے لئے بہت جلد عملی قدم اٹھائے جانے چاہئیں۔ اخلاق جسمانی طاقت اور دماغی قوت سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ چرتر کی دھرتی پر دنیاوی فصل کا انحصار ہے۔ اگر زمین میں یہی نقص رہا۔ تو فصل یقینی خراب ہوگی۔ لوگ اپنے وچن کے پکے ہوں۔ آپسی دیار میں سچے ہوں۔ ایک دوسرے کے پرتی مہربان ہوں۔ ادھیاتمک باتوں کو ذاتی فوائد پر ترجیح دیں تبھی دیش کی اُنتی ہو سکتی ہے۔ صرف کتابی پڑھائی سے چرتر نہیں بنتا۔ اور نہ ہی اونچی تعلیم سے چرتر بنتا ہے۔ آجکل تو کیا پڑھا لکھا اور کیا امیر غریب سب روپیہ کمانے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ روپیہ حاصل کرنے کے ذرائع پر بھی وچار نہیں کیا جاتا۔ زندگی کا یہ درشٹی کون گمراہ کن ہے۔ جبر اور انبیمان زوروں پر ہیں یہ بدعتیں گھٹنے کی بجائے بڑھتی ہی جا رہی ہیں۔

قومی منصوبوں کی کامیابی اور دیش کی ترقی اور بہبودی کے لئے اشد ضروری ہے۔ کہ تعلیم یافتہ طبقہ اپنے فرض کے بارے میں ذمہ داری کا احساس پیدا کرے۔

ساری تہذیب کا دارومدار دھرم پر ہے اور تعلیمی اداروں میں ہم دھرم کا بہت تنسکار کرتے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم چرتر نرمان کے اس آدھار کو ٹھکرا رہے ہیں۔ جس سے زمانہ قدیم سے آجتک۔ چرتر کا نرمان کیا ہے۔ الف لیلا اور پریوں کی کہانیوں سے چرتر کا نرمان نہیں ہوتا۔ دھارمک اوتار اور مہان پرشوں کی جیونیاں ہی وہ اثر پیدا کر سکتی ہیں جس کی کہ اشد ضرورت ہے۔ اگر ہم نے دھارمک شکشا پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے لئے ہی چھوڑ دی تو اس کا کچھ نتیجہ نکلنے والا نہیں۔

(باقی آئندہ)

> باجلاس سید امین شاہ صاحب تحصیلدار بہم اثبت
> سرکل عمرہ ماجرہ ضلع اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول
> درخواست بنیا کانزا ولد دیال قوم کھشتری
> راجپوت سکنہ اپران بغرض منظوری
> انتقال گھراٹ ۱۱ قسم موضع ابرواں پر
> نمبر خسرہ $\frac{59}{42}$ تحت سرکار
> اشتہار اکمرلہ عنوان الصدر میں بر خاص
> و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سائل وینا نا تھ نے
> بزمین امر وہ درخواست دی ہے کہ ایک منزل
> گھراٹ زیر نمبر خسرہ $\frac{58}{44}$ کا انتقال
> سال $\frac{2002}{}$ میں تصدیق ہو چکا ہے۔ جو
> شورش ۲۰۰۴ء میں سوخت ہو چکا ہے
> سائل مستدعی ہے کہ انتقال دوبارہ تصدیق ہونا
> چاہیئے۔ اگر اس کے حق میں انتقال تصدیق
> ہونے میں کسی کو کوئی عذر ہے تو وہ ایک ماہ
> کے اندر دفتر ہذا میں اپنے عذرات تحریری یا
> تقریری داخل کرے بعد گزرنے میعاد کوئی عذر
> قابل سماعت نہ ہوگا فروری ۱۷
> دستخط تحصیلدار صاحب مہر عدالت بحروف انگریزی

ریاسی کی خبریں!

تحصیل ریاسی کے دو صدور کرمیدان میں

کٹھوعہ ۲۱ فروری۔ پرجا پریشد کے پردھان پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کو ریاسی تحصیل کے دو صدور ورکروں نے اپنی خدمات ریاسی تحصیل میں الیکشن کا کام کرنے کے لئے پیش کر دی ہیں۔ ان ورکروں نے پرتگیا کی ہے۔ کہ جب تک پرجا پریشد کے نمائندہ کو کامیاب نہیں کرائیں گے۔ تب تک کھانا پینا حرام سمجھیں گے۔ پریشدی ورکر رکمی کیش جی کی نیشنل کانفرنس کی لسٹ بننے پر ساری تحصیل میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے کانفرنسی نمائندہ کے اپنے گھر گنڈرہ میں ۹۹ فیصدی جنتا نے ان کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا ہے۔ پچاس کے قریب استری ورکروں نے بھی تحصیل بھر میں پھیلنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ (ن۔ ن)

کانفرنسی اوچھے ہتھیاروں پر

کٹھوعہ۔ ۲۱ فروری۔ گنڈرہ کے ایک کانفرنسی اپنی شکست یقینی جان کر نہایت کمینے اور اوچھے ہتھیاروں پر اُتر آئے ہیں۔ چنانچہ آج جلسہ کے روز انہوں نے گھر گھر جا کر استریوں پر یہ رعب ڈالا ہے۔ کہ اگر انہوں نے جلسہ میں شمولیت کی اور پرجا پریشد کا ساتھ دیا۔ تو ان کی ٹانگیں توڑ دی جائیں گی۔ اور غنڈوں سے منگوا کر ان کی عزت و آبرو لوٹ لی جائیگی۔ کئی کانفرنسی بزرگوں نے ماتاؤں کو ٹیلیویژن پر کھڑا کرنے کی کوششیں کرائی ہیں کہ وہ ہماری غیرت رکھیں اگر پرجا پریشد کامیاب ہوگئی۔ تو ہماری ناک کٹ جائے گی۔ ان تمام دھمکیوں کے باوجود گنڈرہ کی تمام استریوں نے متفقہ طور پر کہہ دیا ہے کہ وہ ایجی ٹیشن کے دِنوں کے ان آدمیوں کو کبھی ووٹ نہیں دینگی۔ جنہوں نے ان کی غیرت و آبرو پولیس سے لٹوائی تھی۔ کانفرنسیوں میں اس سے ماتم بپا گیا ہے۔ (نامہ نگار)

کانفرنسی نے سر پھوڑ دیا!

ریاسی ۲۰ فروری۔ یہاں کے ایک کانفرنسی بزرگ چوہدری نے ایک سولہ سالہ لڑکے سہاتیا کی کنڈوری مار کر سر پھوڑ دیا۔ سر پھوڑنے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ اس لڑکے نے نیشنل کانفرنس کا کام کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ کانفرنسی بزرگ کی اس حرکت سے ہر شہری حلقہ میں انتہائی جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ اور کانفرنسیوں کی اس غنڈہ گردی کی ہر جگہ مذمت کی جا رہی ہے۔ (نامہ نگار)

رجسٹرڈ ای۔ پی نمبر ۳۲۷
ٹیلیفون نمبر ۳۲
جموں
(توی)
قیمت: ایک آنہ
جلد ۲ — بدھوار ۲۰ مارچ ۱۹۵۷ء مطابق ۷ چیت سمت ۲۰۱۳ — نمبر ۲۰

ہیرانگر میں وزیر خزانہ شری گردھاری لال ڈوگرہ کیخلاف جذبۂ نفرت

برادری ازم کا زہر پھیلانے کے تمام ہتھیار ناکارہ ہو گئے

(ووٹ حاصل کرنے کے لئے)

ہیرانگر ۱۷ مارچ: گردھاری لال ڈوگرہ اور اس کے کار پرداز ساتھیوں کی طرف سے برادری ازم کا واسطہ دے کر ووٹ حاصل کرنے کے تمام ہتھیار ناکارہ ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور ڈوگرہ [illegible]

پرجا پریشد کے کارکنوں کو خریدنے کی ناکام کوشش!

سونے کے روپے پرجا پریشد کی تنظیم کو ہلا نہ سکے کامریڈوں کے منہ پر چپت

اکھنور ۱۷ مارچ: پرجا پریشد کے کارکن [illegible] ذرہ پرجا پریشدی ہی رہے گا۔ مجھے دنیا کی کوئی طاقت خرید نہیں سکتی:

۴۵۲ء ۔ سے زخمی کروا کر لالٹینوں میں گھسیٹ کر زندہ نمایاں طور پر آگ کے سپرد کرنے کی کوشش کرائی تھی

کانفرنسی حکمران اپنے عمل سے پاکستان اور ملک کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں

(ف)

عوام کانفرنسی کامریڈوں کی غنڈہ گردی اور سرکار کی بے ضابطگیوں کا مقابلہ بڑے صبر اور تحمل کیساتھ کرتے ہوئے اپنے پیچھ پر آگے بڑھتے جائیں

لوگوں سے ووٹ حاصل کرنے کیلئے قرضے دینے کا فراڈ

علاقہ جات سے اس امر کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ لوگوں سے ووٹ حاصل کرنے کے لئے دوسرے طرح طرح کے لالچ دینے کے علاوہ سرکاری ملازم لوگوں کو قرضے دلانے کا فراڈ رچا رہے ہیں۔ اور قرضے کے فارم گھر گھر جا کر لوگوں میں تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ قرضہ الیکشن کے بعد دیا جائے گا۔ لیکن لوگ بھی بڑے ہوشیار نظر آتے ہیں۔ اور ان کی طرف سے جواب دیا جا رہا ہے۔ کہ ووٹ بھی بعد میں ہی ملیں گے:

پرجا پریشد کے امیدواروں کی کامیابی یقینی دیکھ کر سرکاری ایوانوں میں زلزلہ

جموں ۱۷ مارچ: علاقہ جات سے اس امر کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ پرجا پریشد کے امیدواروں کی کامیابی یقینی دیکھ کر سرکاری ایوانوں میں ایک زلزلہ سا پیدا ہو گیا ہے۔ اور کامریڈ بوکھلا کر غنڈہ گردی کے شرمناک مظاہروں پر اتر آتے ہیں۔ لوگوں کو طرح طرح کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ اور راہ چلتے لوگوں پر قاتلانہ حملے کئے جا رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنگل کے بھوکے درندوں کی روحیں ان میں سمٹ آئی ہیں۔ اس کے علاوہ تمام کی تمام سرکاری مشینری کو پرجا پریشد کے خلاف میدان میں جھونک دیا گیا ہے۔ سرکاری افسر کھلے بندوں پبلک جلسوں میں تقریر کر رہے ہیں۔ اور روپیہ پانی کی طرح تقسیم کیا جا رہا ہے۔ جو کہ سراسر نا انصافی کے مترادف ہے:

پرجا پریشد اور اکالی دل میں انتخابی سمجھوتہ سے کانفرنسی حکمران بوکھلا گئے

جموں ۱۷ مارچ: پرجا پریشد اور ریاستی اکالی دل میں انتخابی سمجھوتہ ہونے سے کانفرنسی رہنماؤں کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی ہے۔ اور کانفرنسی کامریڈ بہکی بہکی باتوں پر اتر آتے ہیں۔ ایک طرف سکھوں کو گمراہ کرنے کے لئے باہر سے خریدے ہوئے سکھ کامریڈوں کو بلایا جا رہا ہے۔ دوسری طرف سکھوں کے رہنماؤں کے خلاف زہر اگلا جا رہا ہے۔ بادامی باغ سنگھ جنہیں بخشی غلام محمد نے سکھ عوام کو گمراہ کرنے کیلئے پنجاب سے خاص طور پر بلایا ہے۔ منعہ داری دیوان گوردوارہ [illegible] سنگھ سبھا میں سیاسی تقاشا کرنا شروع کر دیا۔ ماسٹر تارا سنگھ جی، شری سنت سنگھ جی تیغ اور پرجا پریشد کے خلاف واہی تباہی بکنی شروع کر دی۔ جب پرجا حاضرین نے بادامی باغ سنگھ کو روکنا چاہا تو [illegible] اور قدری غدار مردہ باد کے نعرے بلند کئے۔ مہاراجہ [illegible] کے نعرے جیتے چوک میں نیشنل کانفرنس کے جلسہ میں جب سکھوں کی شان میں گرے ہوئے الفاظ استعمال کئے۔ تو حاضرین نے زبردست پروٹسٹ کیا۔ اور بہت سے لوگ جلسہ سے اٹھ کر چلے گئے:

پرجا پریشد ہر آفت کا مقابلہ کرتے ہوئے ڈاکٹر مکرجی کے مشن کو پورا کرے گی!

(بسوہلی میں صدر پرجا پریشد کا عظیم الشان سواگت)

بسوہلی ۱۸ مارچ: آج پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر پرجا پریشد کا یہاں پُر جوش سواگت کیا گیا۔ اور بعد میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا جس میں دور دراز علاقوں سے پانچ ہزار سے زائد لوگوں نے شمولیت کی۔ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے پُر زور الفاظ کے درمیان اعلان کیا کہ پرجا پریشد ہر آفت اور مصیبت کا مقابلہ کرتے ہوئے دیش کی ایکتا اور اکھنڈتا کے لئے ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کے مشن کو پورا کرنے کے لئے آگے بڑھتی جائے گی۔ پنڈت جی نے کہا کہ کانفرنسی حکمرانوں کی طرف سے منصفانہ انتخابات کروانے کے اعلانات کرنے کے باوجود عملی طور پر جو کچھ سامنے آ رہا ہے۔ اور جس طریقہ سے سرکاری ذرائع کو استعمال کر کے الیکشن کو ایک فراڈ بنایا جا رہا ہے۔ وہ انتہائی طور پر شرمناک ہے۔ آپ نے بتایا کہ حکومت اور الیکشن کمشنر کی بار بار توجہ دلانے کے باوجود سرکاری ملازم پبلک جلسوں میں تقریریں کر رہے ہیں۔ لوگوں کو نیشنل کانفرنس کو ووٹ دینے کے لئے مجبور کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ مگر ابھی تک پولنگ سٹیشنوں کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ اور انتخابات کے سلسلہ میں جو غیر جمہوری کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ اس طریقہ سے جابر حکمران نہ صرف لوگوں کے حقوق پر چھاپہ مار رہے ہیں۔ بلکہ اپنے عمل سے پاکستان اور ملک کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کر کے وطن دشمنی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ حکومت کی [illegible]

پولنگ سٹیشنوں کا اعلان نہیں کیا گیا!

[illegible] مارچ: پولنگ کو صرف چھ دن باقی رہ گئے ہیں لیکن ابھی تک پولنگ سٹیشنوں کا اعلان نہیں [illegible]

پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے ایک زبردست ریکارڈ قائم کر دیا

۱۹۵۲ء — دفتر کو نذر آتش کرا دیا۔ لیکن خوش قسمتی سے عوام نے دوڑ کر آگ پر قابو پایا [illegible]

صوبہ جموں کے ووٹران سے ایک دردمندانہ اپیل

ایک ڈوگرہ مبصر کے قلم سے

دس سال کی طویل اور صبر آزما مدت کے بعد آج آپ کو اپنے نمائندے آپ منتخب کرنے کا زریں موقعہ مل رہا ہے۔ ان دس سالوں میں نیشنل کانفرنس نے عوام پر کیا کیا مظالم ڈھائے؟ [illegible]

مطلق العنان حاکموں نے [illegible] ان دس سالوں میں صوبہ جموں کی واحد نمائندہ جماعت پرجا پریشد کے مقتدر رہنماؤں پر کس قدر ستم توڑے۔ ان دس سالوں میں [illegible]

[illegible]

مطلق العنانہ پالیسی کے کرشمے

[illegible]

ہفتہ وار "جے سودیش" جموں
۱۷ مارچ سنہ ۱۹۵۷ء

انتخابات — اور — عوام کا فرض

قسط نمبر ۲

[illegible]

اسی طرح کی ترقی دوسری باتوں میں ہوئی ہے۔ اور جب ریاست کی ترقی کا یہ انداز ہے کہ آج تمام ہندوستان سے مالی امداد بند ہو جائے تو صبح ہی سارا انتظام درہم برہم ہو جائے اور ریاست کی سو برس ترقی کے دعوے کرنے والے ایک بھی قدم آگے نہ چل سکیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کانفرنسی حکمرانوں نے ہند سے کروڑوں روپیہ لاکر اپنی جائدادیں بنائی ہیں۔ اپنے رشتہ داروں کو مالدار بنایا ہے۔ بڑے بڑے سرمایہ دار پیدا کئے ہیں۔ اور اس روپیہ کو ریاستی عوام کی حالت بہتر بنانے کی بجائے اپنے پارٹی مفاد پر صرف کیا ہے۔ اور آج بھی کیا جا رہا ہے۔ عوام کو سماجی اور اخلاقی طور پر اوپر اٹھانے کی بجائے ووٹوں کو خرید کر اخلاقی گراوٹ کی طرف دھکیلا ہے۔ اور انہیں دماغی طور پر غلام بنائے رکھنے کے حربے استعمال کئے جا رہے ہیں۔

ان حالات میں انتخابات کے اس موقع پر عوام پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ متذکرہ سارے پہلوؤں پر نظر رکھیں۔ کسی طرح کے دباؤ یا لالچ میں پھنس کر غلامی کی زنجیروں کو مضبوط کرنے کی بجائے بڑی ہمت اور سوجھ بوجھ سے کام لیں۔ ووٹوں کی برائی کی طرف بڑھتے ہوئے قدموں کو روکنے کیلئے پرجا پریشد کو مضبوط بنائیں اور اپوزیشن کو اس قابل بنائیں کہ وہ بے لگاموں کو لگام دے سکے۔

[illegible]

WANTED

Wanted a temporary Steno-typist in the J. & K. Circle Office of the Geological Survey of India in the scale of Rs. 60-3-120 EB-5-170, together with a shorthand allowance of Rs. 20 p. m. and other allowances as admissible under rules. The minimum qualification required for the recruit is Matriculation or its equivalent examination. He should be able to type @ 45 words and take down dictation @ 100 words per minute respectively. Age must not be over 25 years, which is relaxable by 5 years for scheduled caste and scheduled tribe candidates. For displaced persons the maximum age limit is 45 years. The candidate is liable to transfer to any part of India. Application should reach the Superintending Geologist, Geological Survey of India, "Amar Villa", Tilo Talab Road, Jammu (T) on or before 25th March, 1957.

سنت سنگھ جی تیغ ادیان کے ساتھی ہیں جبکہ امیدوار بابو شورام جی کی کامیابی دیکھ کر کانفرنسی کامریڈ اور چھے سمجھداروں اور غنڈہ گردی پر اتر آئے ہیں۔ سردار سنت سنگھ جی تیغ کا الیکشن دفتر سینا کیمپ میں ایک میدان میں کھولا گیا ہے کانفرنسی کامریڈ اسے برداشت نہ کر سکے اور رات کو اپنے غنڈوں کو شہہ دیکر ...

کی وجہ سے علاقہ کے عوام میں زبردست غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ ان چھ دنوں میں تو دور دراز کے علاقہ کے لوگوں کو پتہ بھی نہیں چل سکتا۔ کہ پولنگ سٹیشن کہاں بنے ہیں۔ گویا منصفانہ الیکشن کرانے کے دعوے اور اعلان کر کے الیکشن کو ایک دھوکا اور فراڈ بنا کر ملک دشمنی کا منہ بولتا ثبوت دیا جا رہا ہے۔

سورج کو ابھرنے دو

● کرپشن ● خویش پروری ● سماجی
● عدم برابری ● تخریبی عنصر کی دھاندلی
● نیشنل کانفرنس کی غیر جمہوری روایات
● اور اس کے ڈکٹیٹرانہ طریق کار کے

اندھیروں میں پچھلے ۹ سال سے انسانیت کا دم گھٹ رہا ہے۔ اور ریاستی عوام کی امنگیں روشنی کی ایک ایک کرن کے لئے بھٹک رہی ہیں۔

لیکن پرجا پریشد کا

چڑھتا سورج ایک نئی پربھات کا پیامبر ثابت ہوگا۔

اس سورج کو ابھرنے میں مدد دو۔ تاکہ ایک بار پھر یہ سرزمین جگمگا اٹھے اور اسمبلی میں ایک ایسی مضبوط اپوزیشن وجود میں آ سکے۔ جو حکومت کی بدعنوانی پر اسے ٹوکنے اور للکارنے کی صلاحیت رکھتی ہو

اپوزیشن کے بغیر —— معزز شہری بے زبان گائیوں کی طرح ڈنڈے سے ہانکے جاتے ہیں۔ اور جمہوریت کا گلا نہایت بے رحمی کے ساتھ گھونٹ دیا جاتا ہے۔ اپوزیشن کو مضبوط بنانے کیلئے

پرجا پریشد کو ووٹ دیجئے

عہد

حضرت ساغر نظامی

[illegible]

- پرجا پریشد کا چناؤ نشان

چڑھتا سورج

ڈوگرہ صدر سبھا جموں کی ایگزیکٹیو کمیٹی کے ممبران نے اپنی خود غرضی کے ... بنیادی اصول کو قربان کر دیا گیا!

جموں ۱۹ مارچ :- معلوم ہوا ہے کہ انتخابات اور جماعتوں کے بیوپاری بخشی غلام محمد اور بخشی عبدالرشید نیشنل کانفرنسی رہنماؤں نے ڈوگرہ صدر سبھا جموں کی ایگزیکٹیو کمیٹی کے کچھ ممبران کو خرید لیا ہے۔ اور قیمت کے طور پر انہیں اسمبلی اور پارلیمنٹ کی ممبریاں دینے کے علاوہ اور بھی بڑے بڑے وعدے کئے ہیں۔ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ ان ممبروں نے کانفرنس کی حمایت میں غیر آئینی طور پر ایک ریزولیشن بھی پاس کیا ہے۔ لیکن ان کی اس غیر جمہوری اور غرض مندانہ کارروائی کے خلاف ایگزیکٹیو کمیٹی کے خوددار ممبروں نے احتجاجاً سبھا سے استعفے دے دیا ہے۔ یاد رہے کہ ڈوگرہ سبھا شروع سے ہی اور خاص طور پر دو دھان کے سوال پر نیشنل کانفرنس کی شدید مخالفت کرتی آئی ہے۔

تحصیل ادھم پور میں پرجا پریشد کی انتخابی مہم زوروں پر ہو کانفرنسی کیمپوں میں بھگدڑ مچ گئی

ادھم پور ۱۹ مارچ :- پرجا پریشد کی طرف سے تحصیل ادھم پور میں انتخابی مہم بڑے زور و شور سے چل رہی ہے۔ اور ایک ایک دن میں پندرہ پندرہ پبلک جلسے کئے جا رہے ہیں۔ علاقہ جات میں پرجا پریشد کے امیدواروں کی مقبولیت سے کانفرنسی کیمپوں میں بھگدڑ مچ گئی ہے۔ اور سرکاری افسروں کی مدد سے نیشنل کانفرنس کے جلسے منعقد کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ لیکن کانفرنسی جلسوں میں الو ہی بولتے نظر آتے ہیں۔

کٹھوعہ میں پرجا پریشد کے دفتر پر حملہ

جموں ۱۸ مارچ :- کٹھوعہ سے اس امر کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ نومسلم رشی کیشن آچاریہ نے اپنے کامریڈ ساتھیوں کی مدد سے پرجا پریشد کے دفتر پر حملہ کر کے غنڈہ گردی کا شرمناک مظاہرہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ کامریڈ اپنی شکست یقینی دیکھ کر بوکھلائے ہوئے ہیں۔ اور راہ چلتے لوگوں کو گالیاں دے رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کٹھوعہ میں ایگزیکٹیو آنیسر رام داس اور دوسرے سرکاری ملازم نیشنل کانفرنسی جلسے منعقد کر کے پرجا پریشد کے خلاف زبردست زہر اگل رہے ہیں۔ اور جمہوریت کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

باوا ہرنام سنگھ کے خلاف زبردست مظاہرہ

رنبیر سنگھ پورہ ۱۸ مارچ :- پنجاب سے باوا ہرنام سنگھ کل نیشنل کانفرنس کا پرچار کرنے کے سلسلہ میں یہاں تشریف لائے۔ تو لبانہ سکھوں نے ان کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔ اور گو بیک (واپس جاؤ) کے فلک شگاف نعرے لگتے جس پر باوا صاحب کو ناکام ہو کر واپس لوٹنا پڑا۔ لبانہ سکھوں نے کانفرنس کے امیدوار سردار کلبیر سنگھ کو شکست فاش دینے اور سردار سنت سنگھ جی تیغ کو کامیاب بنانے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔

رجسٹرڈ ڈی۔ پی نمبر۔ ۳۲۷
ٹیلیفون نمبر۔ ۴۳۲
(ضمیمہ)

جے سودیش (توی) جموں

قیمت : ایک آنہ
جلد ۷ | شکروار ۱۲۔ مارچ ۱۹۵۷ء مطابق ۳۰ پھاگن سمت ۲۰۱۳ | نمبر ۲۱

بخشی غلام محمد کا ٹولہ پولیس کی مدد سے گدیوں پر براجمان ہے۔" وزیر گیہ دت کی گرج

(جموں کے مختلف حصوں میں لاقانونی کی انتہا۔ اپوزیشن کے خلاف غنڈوں کا آزادانہ استعمال شروع کر دیا)

کانفرنسی حکمرانوں کو اپنی مقبولیت کا بھرم ہے تو گدیاں چھوڑ کر پرجا پریشد کے مقابلہ پر آئیں

"ملاپ" کے مہاشہ رنبیر نے اپنا ضمیر چند ٹکوں کے عوض بخشی غلام محمد کی جنڈلی کے ہاتھوں فروخت کر دیا ہے

جموں ۱۱۔ مارچ :۔ گزشتہ رات جموں پریڈ گراؤنڈ میں پرجا پریشد کے زیر اہتمام ایک عظیم پبلک جلسہ منعقد ہوا جس میں کم و بیش تیس ہزار شہریوں سے خطاب کرتے ہوئے وزیر گیہ دت جی نے ان لچر اور بیہودہ الزامات کا دندان شکن جواب دیا۔ جو حال ہی میں نیشنل کانفرنسی اور کانگریسی لیڈروں کی طرف سے پرجا پریشد پر عائد کئے گئے تھے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کے حامی نیشنل کانفرنس کی حکومت اور اس کے لیڈر اپنے عمل سے منصوبہ کر رہے ہیں۔ وزیر گیہ دت جی نے ان [illegible]

[illegible]

بخشی غلام محمد نے تاناشاہی کی انتہا کر دی۔ انتخابات کی غیر جانبدارانہ حیثیت ختم

اپوزیشن نے نیشنل کانفرنسی حکومت کی انتخابی بدعنوانیوں کا مکمل ریکارڈ فراہم کر لیا سرکاری مشینری کے ناجائز استعمال کا دستاویزی کچا چٹھا شائع کیا جائے گا

(سرکاری افسروں اور اہلکاروں کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں)

اپوزیشن کی طرف سے بخشی غلام محمد کو آل انڈیا پیمانے پر بے نقاب کرنے کا فیصلہ

کانفرنسی امیدواروں کے حلقوں میں ان کی پسند کے افسروں کا تقرر!

جموں ۱۰۔ مارچ :۔ (بذریعہ ٹیلیفون۔ تار۔ ڈاک) جموں پرانت کے مختلف حصوں سے پرجا پریشد کے ہیڈ کوارٹر میں جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ان کے مطابق کشمیر سرکار بڑے بڑے کرمچاری پرجا پریشد کی طاقت کو دیکھ کر غیر متوقع طور پر بوکھلا اٹھے ہیں۔ اور اب ان کی طرف سے ان تمام ناجائز حربوں کا استعمال کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔ جن کی کسی کو ذمہ دار اور سمجھدار حکومت سے ذرہ بھر توقع نہیں کی جا سکتی۔ چنانچہ بخشی غلام محمد کی سرگرمیوں کے متعلق ہمیں خاص طور پر نہایت [illegible]

[illegible]

ہم مطالبہ کرتے ہیں

جموں ۱۲۔ مارچ :۔ کشمیر انفارمیشن بیورو کی طرف سے الیکشن کمشنر کے حوالہ سے اس خبر کی تردید کی ہے کہ تاحال پولنگ سٹیشنوں کا فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ ہم انفارمیشن بیورو اور الیکشن کمشنر سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ مذکورہ تردید کی وضاحت کریں؟ اور پولنگ سٹیشنوں کی فہرستیں کب سپلائی کی گئیں۔ باقاعدہ تاریخ کا حوالہ دیا جائے۔

[illegible]

اکھل بھارتیہ ڈوگرہ سبھا نے انتخابات کے متعلق فتویٰ دیدیا

ڈوگروں کو نیشنل کانفرنس اور کانگریس کی طرف سے یکساں طور پر کچلا جا رہا ہے

پرجا پریشد کے امیدواروں کو کامیاب بنا کر قومی غیرت کا ثبوت مہیا کرو"

"بھارت کے ایک کروڑ ڈوگروں کی عزت اب اہل جموں کے ہاتھ میں ہے"

[illegible]

کانفرنسیوں کی انتخابی جلسہ سازی فرضی سبھاؤں کے نام سے [illegible]

[illegible]

(ہفتہ وار)
"جے سودیش"
جموں (توی)
۱۲ مارچ سنہ ۱۹۵۷ء

جمہوریت کا جنازہ کانفرنس کے کندھوں پر

نیشنل کانفرنس کا وجود صرف جموں پرانت ہی نہیں جمہوریت سے لئے بھی ایک چیلنج کے مترادف ہے۔ پچھلے پانچ سال کی مدت میں نیشنل کانفرنس نے جموں کے لوگوں کی امنگوں کو جس بے رحمی کے ساتھ کچلا ہے۔ ان کی شہری آزادیوں کو جس سنگ دلی کے ساتھ قدموں تلے روندا اور ان کی مذہبی آزادی اور سیاسی مفادات کو جس مطلق العنانی کے ساتھ پامال کیا اس کی مثال دنیا کا شاید ہی کوئی دوسرا ملک مہیا کر سکے گا۔ نیشنل کانفرنس کو دعوے تو اس امر کا ہے۔ کہ وہ ایک سیکولر جماعت کی حیثیت رکھتی ہے اور جموں و کشمیر میں انہی سدھانتوں پر عمل پیرا ہے۔ جو ہندوستان میں دوسری کسی بھی سیکولر جماعت کا طرۂ امتیاز خیال کئے جاتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اسی جماعت نے صوبہ جموں میں سیکولرازم کے تابوت پر آخری کیل گاڑھنے میں اپنی طرف سے کوئی بھی کسر اٹھا نہیں رکھی ہے۔ کیا یہ ایک امر واقعہ نہیں۔ کہ جموں پرانت میں نیشنل کانفرنس نے مختلف برادریوں کو ایک دوسرے کے خلاف اکسایا۔ شہری اور دیہاتی کا سوال پیدا کیا۔ ہندوؤں میں مہاجن اور غیر مہاجن کی تمیز پیدا کی۔ اور اسی قسم کے دوسرے سینکڑوں ایسے تفرقوں کو جنم دیا۔ جو ملک کی سیاسی سلامتی کے لئے یقیناً کچھ کم خطرناک نہیں۔ آج جموں پرانت کے طول و عرض میں جو سماجی لاقانونی نظر آتی ہے۔ یہ سب نیشنل کانفرنس ہی کی گھناؤنی اور فرقہ پرستانہ سرگرمیوں کا نتیجہ ہے۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ اس جماعت نے اپنے آپ کو زہر کے ایک ایسے مٹکے سے مختلف ثابت نہیں کیا جس کا وجود جموں و کشمیر میں ہی نہیں بلکہ سارے ہندوستان کی سیاسی زندگی کے لئے پُرخطر نتائج کا سبب ثابت ہوگا۔ مقصد ان تمام ریشہ دوانیوں کا یہ ہے۔ کہ جموں پرانت کو ریاست کا حکمران ٹولہ دائمی اور مستقل طور پر اپنی چراگاہ بنائے رکھے۔ اور مسلمانی تعصب کے زیر اثر صوبہ جموں کے اندر وہ پر بانہال پار کے ایک مطلق العنان گروہ کی غلامی کا پھندا ہمیشہ ...

کانفرنسی حاکموں کی شرمناک کرتوت

ہیرانگر سے خبر ملی ہے۔ کہ ریونیو نے محکمہ [illegible] کے ملازموں کو سات روپے کر [illegible] پریشد [illegible] کی شہری دیو کی نند [illegible] کے گھر پر چھاپہ مارا۔ لیکن کچھ بھی برآمد نہ ہوا۔ اس پر باہر سے شراب لا کر [illegible] کے اندر رکھنے کی کوشش کی۔ اور اسے پھنسانے کی کوشش کی گئی لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ کانفرنسی کامریڈوں اور سرکاری ملازموں کی اس تانا شاہی اور ظلم کے خلاف بطور پروٹسٹ [illegible] نے اپنا استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔

ڈوگرہ سبھا کا فتویٰ
صدا ہے آئے

ظلم ڈھانے میں [illegible] کے [illegible] کر دی تھی۔ اور [illegible] گاؤں قصبے اور شہر میں جہنم کا منظر پیدا کر دیا گیا تھا جموں کی [illegible] صد [illegible] کی [illegible] ڈوگرہ [illegible] سے [illegible] ۸۰ لاکھ ڈوگرے اپنے [illegible] ہیں [illegible] اگر سالیہ [illegible] میں جموں کے ڈوگرہ نے نیشنل کانفرنسی امیدواروں کو [illegible] کر توی غیرت کا ثبوت نہیں دیا۔ تو ہم یقیناً [illegible] اپنا [illegible] رکھیں گے۔ اور [illegible] کہ انہوں نے ڈوگرہ قوم اور ڈوگرہ روایات کی لاج رکھ لی ہے صرف اتنا ہی نہیں بلکہ یہ بھی سمجھا جا سکے گا کہ ڈوگروں کی غیرت کو [illegible] سے جو چیلنج جموں و کشمیر میں دیا جا رہا ہے اس کا جواب نہایت موزوں اور ڈوگروں کے مخصوص انداز میں دے دیا گیا ہے۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں؟

سر مائیکل اوڈوائر کے نقش قدم پر

متحدہ پنجاب کی تاریخ سے سر مائیکل اوڈوائر کا نام کبھی محو نہ ہو سکے گا۔ یہی وہ سامراجی حکمران تھا۔ جس کے ہاتھوں جلیانوالہ باغ کے خونچکاں سانحہ کی تخلیق ہوئی۔ اس شخص نے پنجاب میں برطانوی سامراج کی بنیادوں کو مضبوط بنانے کے لئے جو اقدامات کئے۔ ان میں سے مندرجہ ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

۱۔ شہری اور دیہاتی کی تفریق کو فروغ دیا گیا۔ ۲۔ دیہاتی جنتا میں فوجی اور غیر فوجی کا امتیاز کھڑا کیا گیا۔ ۳۔ شہری آبادی میں ہندو اور مسلمان کا سوال اٹھایا گیا۔ ۴۔ ہندوؤں میں ذات پات اور برادری کے تفرقوں کو ہوا دی گئی۔ ۵۔ مسلمانوں میں شیعہ اور سنی کی تفریق کا بیج بو دیا گیا۔

اور ——— اس طرح

پنجاب کی آبادی کے مختلف حصوں کو باہم لڑا کر آزادی کی بڑھتی اور ابھرتی ہوئی لہر کو دبانے اور غلامی کی زنجیروں کو مضبوط بنانے کا اہتمام کیا گیا۔

کشمیر میں اوڈوائر کے جانشین

نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ انہوں نے سیکولرازم کے نام پر فرقہ داری کو ہوا دی۔ مختلف برادریوں کے درمیان بداعتمادی پیدا کی۔ جموں کے کنکر کنکر اور پتھر پتھر کو باہم لڑا دیا۔ اور اپنی ہر پالیسی کو اس صورت میں تشکیل دی۔ کہ سرزمین جموں کے لوگوں کے درمیان اتحاد عمل کا وجود تک باقی نہ رہے۔

نئے جال اور پُرانے شکاری

جموں کی جنتا نیشنل کانفرنسیوں کی ان چپساہ کُن چالوں کا جواب بہترین طور پر اسی طرح دے سکتی ہے۔ کہ وہ پرانے شکاریوں کے بچھائے ہوئے نئے جال میں اُلجھنے سے صاف انکار کر دے اور ذات برادری کے ان تفرقوں کا شکار نہ ہو۔ جو نیشنل کانفرنسیوں کی طرف سے کھڑے کئے گئے ہیں۔

پرجا پریشد کا چڑھتا سورج

چڑھتا سورج جموں کے عوام کی یکجہتی۔ سیاسی سلامت روی۔ اتحاد عمل۔ اور بیداری کا ثبوت ہے۔ اس لئے چڑھتے سورج کے نشان والی صندوقچی میں **ووٹ** ڈال کر زندگی اور بیداری کا ثبوت مہیا کیجئے اور



پرجا پریشد کے امیدوار کو کامیاب بنایئے

ڈیموکریسی اور اپوزیشن

سر گرمیوں کے متعلق [illegible] مواد فراہم کر دیا گیا ہے۔ جس [illegible] پر پابندی لگا دی جائے گی۔ اور اس تعلق میں نئی پارلیمنٹ کے تمام ممبروں اور کابینہ کی تمام خوبیاں [illegible] ممبروں کی توجہ دلائی جائے گی۔ کہ کس طرح حالیہ انتخابات میں بخشی غلام محمد کے ٹولے کی طرف سے جمہوریت کا جنازہ نکالا گیا ہے۔ اس تعلق سے پرجا پریشد نے مختلف افسروں کو حال ہی میں خاص خاص کانفرنسی امیدواروں کے حلقوں میں تعینات کرنے کے متعلق بھی اعداد و شمار مکمل کر لئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایسے متعدد تاراور تیشہ ٹریڈ بھی پرجا پریشد کے ہاتھ لگے ہیں جن کے ذریعے خاص خاص اہلکاروں کو خاص خاص حلقوں میں تعینات کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ کانفرنس کے حق میں کام کر سکیں (خاص)

دیکھا ہے۔ اس کے علاوہ بے دریغ لوگوں کے ضمیر خریدنے کے لئے پانی کی طرح روپیہ بہایا جا رہا ہے۔ اور مختلف اخبارات بھی خرید لئے گئے ہیں۔ سرکاری لاریاں۔ جیپ گاڑیاں، بسیں۔ لاؤڈ سپیکر اور دوسری سرکاری مشینری انتخابات میں استعمال کی جا رہی ہے۔ لیکن عوام کانفرنسیوں کے ان ہتھکنڈوں سے مزید بیزار ہو رہے ہیں۔ اور انہیں یقین ہو گیا ہے۔ کہ جو گورنمنٹ انتخابات میں اتنی خوفناک بدعنوانیوں کی مرتکب ہو سکتی ہے۔ وہ کامیاب ہونے کے بعد ڈکٹیٹر شاہی قائم کرنے میں کوئی بھی کسر نہ اٹھا رکھے گی۔

سونی پت میں جعلی ووٹروں کو سزا

سونی پت۔ ۱۹ مارچ۔ مسٹری ڈی۔ بی مجسٹریٹ درجہ اول سونی پت نے پربھو نامی ایک مزدور کو زیر دفعہ ۱۔ الف تعزیرات ہند برخاست عدالت تیس دن ۵ روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

بھاڑے کے کانفرنسی ٹٹوؤں نے جموں پر یلغار کا دھاوا بول دیا

ہر محاذ پر دولتیاں چلانے کی کوششیں۔ عوام نے ہر جگہ دھتکار دیا!

دلی ۲۱ مارچ:۔ نیشنل کانفرنس کی طرف سے دھلے اور پنجاب کے مختلف [illegible] سے کرایہ پر سینکڑوں عورتیں اور دوسرے ورکر منگوائے گئے ہیں۔ جو مختلف محلوں اور بستیوں میں جا کر عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ہمیں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق ان کرایہ کے ٹٹوؤں کو ہر جگہ دھتکارا جا رہا ہے اور کوئی ان کی بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ لوگوں نے پرجا پریشد کو ہر قیمت پر کامیاب بنانے کا تہیہ کر لیا ہے۔

خاص

گردھاری لال ڈوگرہ وزیر خزانہ کا چچا زاد بھائی گرفتار!

ہیرانگر ۲۱ مارچ:۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ محکمہ انڈین کسٹم گارڈ نے موضع سرائے چک سے شری گردھاری لال ڈوگرہ کے چچا زاد بھائی مسمی [illegible] کو پاکستانیوں کے ساتھ تجارت کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا ہے اور ان [illegible] پاکستانی بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں مزید سنسنی خیز انکشافات متوقع ہیں۔

(نامہ نگار)

چڑھتا سورج

پرجا پریشد کے امیدوار کو کامیاب بنانا عوام کا اولین فرض ہے

"نیا کشمیر"

از رگھوناتھ سنگھ سمبیال

کھدر روپیے کا ایک گز - آٹا روپے کا سیر ہو
پول میں نہ تول میں - نہ مول میں کچھ ہیر پھیر ہو
چرخوں کی نگران ہو - پھلیوں کا شاہی محکمہ ہو
بکریوں کے ریوڑوں کا - بیاں محافظ شیر ہو
انصاف کا سرڈاکوؤں کی صلحتوں کے زیر ہو

داد میں تاخیر ہو - بیداد میں نہ دیر ہو
آسمان پہ چھا رہا ہو - سرد آہوں کا دھواں
رات کی نہ بات پوچھو - دن کو بھی اندھیر ہو
ہاتھ میں شیطان کے انسان کی تقدیر ہو
در بہ تخریب آدم جنت کشمیر ہو

نہ لیاقت نہ تجربہ - نہ چلن درکار ہو
چور اچکے چودھری ہوں - ٹھگ جہاں سردار ہو
چور منشی، چور عالم - چور تھانیدار ہو
گرم پولیس زور سے پھر لوٹ کا بازار ہو!
حسد کی چنگاریاں ہوں - امن کا انبار ہو

چغل پھونکیں مارتے ہوں - مقتل کا دربار ہو!
شفقت کو بچہ گھاٹ ہیں - ایمان کی تصویر ہو
جبر کا ننگا ناچ ہو - عدل پا بہ زنجیر ہو
فردوس بر روئے زمیں تھا جو پرانا کشمیر
کبول نہ صد رشک جہنم پھر نیا کشمیر ہو

"دو جتے ہوئے بیل"

جناح نے دو قوموں کی تھیوری "ایجاد" کی۔ کانگرس نے دو جتے ہوئے بیلوں کی صورت میں اسے زندہ رکھا۔ صرف اس فرق کیساتھ کہ دو قوموں کے دو علامتی بیلوں کے گلے میں کانگرسی ڈکٹیٹر شپ کی پنجالی ڈال دی گئی گویا سکولرازم کا ڈھونگ رچنے کے باوجود کانگرس ایک فرقہ پرست جماعت ہے۔ اب اس نے دو جتے ہوئے بیلوں کے روپ میں دو قوموں کی تھیوری جموں و کشمیر تک بھی پہنچا دی ہے۔ جہاں پہلے ہی دو جھنڈے دو ودھان اور دو انسٹرکشنوں کی مثال ایک میان میں دو تلواروں کے مصداق عوام اور ریاست سے مستقبل کو غیر یقینی بنانے کا سبب بن رہی تھی

پرجا پریشد کا چڑھتا سورج

بھارت اور کشمیر کی وحدت کا ثبوت ہے۔ دو جتے ہوئے بیل دو قوموں کی تھیوری کو تسلیم کرنے کے علاوہ بھارت اور کشمیر کے درمیان وہ علیحدگی اور دوری قائم رکھتے ہیں جو دو جتے ہوئے بیلوں کے درمیان ہوا کرتی ہے۔ اس کے برعکس پرجا پریشد کا چڑھتا سورج مختلف مذاہب اور ذات برادری یا بلند و پست کے درمیان کوئی تمیز روا نہیں رکھتا۔ اور سبھی لوگوں کو یکساں طور پر زندگی۔ روشنی اور حرارت مہیا کرتا ہے۔

محمود غزنوی اور نیشنل کانفرنس

محمود غزنوی نے اپنے لشکر کے آگے گائیں کھڑی کر کے سومنات کی جنگ میں فتح حاصل کی تھی۔ نیشنل کانفرنس دو بیل آگے کر کے انتخاب جیتنا چاہتی ہے۔ ان چالوں کو ناکام بنانے کیلئے پرجا پریشد کا نشان چڑھتا سورج یاد رکھیے

رجسٹرڈ ٹیلیفون نمبر ۲۲۱

دیش سیوک جموں

(قومی)

ایک آنہ

جلد ۲ ... اتوار ۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء مطابق ۲ چیت سمت ۲۰۱۳ — نمبر ۲۲

نیشنل کانفرنس کا پہلا پانچسالہ پلان

ترقیات پر ایک نظر

بخشی غلام محمد کی حکومت کے پہلے پانچسالہ پلان کے تحت جو ترقیات عمل میں آئی ہیں اور نیشنل کانفرنسی سرکار کے مخصوصات میں جو اضافہ ہوا ہے اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے

۱	بیکاروں کی تعداد	۵ گناہ
۲	بھوک اور افلاس	۱۰ گناہ
۳	کنبہ پروری اور نیپوٹزم	۲۰ گناہ
۴	کرپشن اور رشوت	۴۰ گناہ
۵	پھوٹ اور برادری ازم	۵۰ گناہ
۶	دھاندلی اور تاناشاہی	۶۰ گناہ
۷	لوٹ کھسوٹ	۷۰ گناہ
۸	ناجائز رعب داب	۸۰ گناہ
۹	بداخلاقی	۹۰ گناہ

دھاندلی اور جبر سے ہاتھ مضبوط نہ کرو، بخشی سرکار کو شری ڈوگرہ کی وارننگ

مسلم کانفرنس ... پرجا پریشد پر ... حملے — اکالی دل کے خیمے جلا دیئے گئے — ساری ریاست میں لاقانونی کا دور دورہ

کامریڈ کیطرف سے جموں کو سیر اٹلنگا نہ بنا دیا گیا

نیشنل کانفرنسیوں نے لاقانونی پھیلا دی!!

پرجا پریشد پر سانبہ اور بیر سنگھپورہ کے دیہات میں مسلح حملے

سوانکھا میں پرامن جلسہ پر حملہ۔ گولیاں بھی چلائی گئیں

سانبہ ۲۲ مارچ:- موضع سوانکھا میں کامریڈ رام پیارا صراف کے کانفرنسی غنڈوں نے ایک بار پھر پرجا پریشد کے پرامن جلسہ پر لاٹھیوں، کلہاڑیوں اور بھالوں سے مسلح ہو کر حملہ کر دیا اور گولیاں بھی چلائی گئیں۔ جس سے متعدد اشخاص زخمی ہوئے۔ تین اشخاص کو کلہاڑیوں سے گہرے زخم آئے ہیں۔ اور سات اشخاص ... زخمیوں کو جموں لا کر ان کی مرہم پٹی وغیرہ کروائی گئی ہے۔ پولیس اگرچہ موقعہ پر موجود تھی۔

ووٹوں کا غلط عیوب نہرستیں تصحیح کے بغیر صحیح قرار دیدی گئیں

(پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کی پریس کانفرنس)

بخشی سرکار اتحاد ... زبردست ٹھیس پہنچا رہی ہے

جموں ۲۲ مارچ:- پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ پریذیڈنٹ جموں و کشمیر پرجا پریشد نے آج ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ان بدعنوانیوں اور بے ضابطگیوں پر روشنی ڈالی جو انتخابات ... بخشی غلام محمد کی حکومت ... اس پریس کانفرنس میں پریس ٹرسٹ، یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کے علاوہ ٹائمز آف انڈیا، ہندوستان ٹائمز، سٹیٹسمین، ہندو مدراس، ٹریبیون، پرتاپ، انڈین ... اور متعدد روزنامے ...

ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا گیا۔ اگرچہ پولنگ سٹیشنوں کی فہرستیں قانون کے تحت کاغذات نامزدگی کی واپسی کے فوراً بعد شائع ہونی چاہئیے تھی مگر ۲۱ مارچ ۱۹۵۷ء تک پولنگ سٹیشنوں کی فہرستیں شائع نہیں

پنڈت پریم ناتھ جی بزاز ڈوگرہ

کون نہیں جانتا کہ ۱۔ قدرت نے انہیں ایک ایسا دل عطا کیا ہے جسے اس دھرتی کے ذرے ذرے سے محبت ہے جو ہمیشہ مظلوم اور مجبور و بے بس عوام کا طرفدار رہا۔ اور جس کی ہر تار سے ہمیشہ دیش بھگتی۔ نوع انسان کی محبت۔ غریبوں کی حمایت اور سرپرستی کے نغمے پھوٹتے رہے۔ یہی وہ دل تھا جس نے پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کو ہر قدم پر بے سہاروں کا سہارا اور بے وسیلہ لوگوں کا وسیلہ بنائے رکھا۔ اور وہ مایوسی کے اتھاہ اندھیروں میں ہر کسی کیلئے روشنی کی واحد کرن ثابت ہوئے۔ ۲۔ قدرت نے پوجیہ پنڈت جی کو وہ سیاسی عقیدہ عطا کیا ہے جو کبھی سقراط اور گلیلیو کے حصے میں آیا تھا۔ وطن عزیز کیلئے انہوں نے کبھی ایثار اور قربانی سے منہ نہیں موڑا۔ اور جس راستے کو وہ ٹھیک سمجھتے تھے اس پر ہمیشہ نہایت دلیری کیساتھ گامزن رہے۔ کوئی بڑی سے بڑی ترغیب اور کوئی عظیم سے عظیم لالچ انہیں سچائی اور خدمت وطن سے دستکش ہونے پر مجبور نہ کر سکا۔ انکے بڑھاپے نے قید و بند کی دشواریوں کو خندہ پیشانی کیساتھ لبیک کہا۔ ظلم و استعمار کے طوفانوں نے بارہا انکی راہ میں انگڑائیاں لیں۔ گورنر شاہی پراپیگنڈہ کی گھٹا ٹوپ تاریکیاں رونما ہوئیں۔ اور حکومتی وسائل کے جال قدم قدم پر بچھائے گئے۔ لیکن پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کے پائے استقلال میں یکبار بھی لغزش پیدا نہ ہوئی۔ اور وہ ہر آزمائش سے سرخرو ہو کر نکلے۔ ۳۔ پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کو قدرت نے وہ دور رس نگاہیں عطا کی ہیں جو آجتک شاذ ہی کسی کو میسر آئی ہوں گی۔ اسوقت جب پنڈت نہرو اور ہندوستان سرکار کیطرف سے شیخ محمد عبداللہ کو دنیا بھر میں کشمیری لوگوں کے نجات دہندہ کی حیثیت میں اچھالا جا رہا تھا۔ پنڈت پریم ناتھ جی نے بھانپ لیا کہ شیخ صاحب اگر ماضی میں انگریز کیساتھ ساز باز کر سکتے ہیں تو مستقبل میں بھی وہ کشمیر اور کشمیریوں کو امریکنوں کے ہاتھ فروخت کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔ شیخ عبداللہ نے تو کشمیر کا سودا کر ہی لیا تھا۔ لیکن پرجا پریشد اور اسکے عظیم رہنما پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ نے اس عظیم ٹریجڈی کو وجود میں آنے سے روک دیا۔ بھارت اور سرزمین جموں کو اسکی جو قیمت ادا کرنا پڑی اسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اس جگہ جہاں بھارت ماتا کے اپنے مایہ ناز سپوت ڈاکٹر شیاما پرشاد مکھرجی سے محروم ہو گئی۔ اور جموں میں عبداللہ شاہی کے ہاتھوں مادر وطن کے کتنے ہی نونہالوں نے جام شہادت نوش کیا۔ ہم کیا آپ بھول سکتے ہیں کہ جموں و کشمیر کو ہند کا ناقابل علیحدگی حصہ بنانے کیلئے جموں پرانت کے لوگوں نے کتنی عظیم قربانیاں دی ہیں؟ اس دھرتی کے بچے بچے نے ماتری بھومی کی للکار اور فرض کی پکار کو سنا۔ اور کسی نے بے خطر عبداللہ شاہی کی گولیوں کے سامنے اپنے سینے تان دیئے۔ جب تک اس دھرتی پر سورج چاند اور تارے چمک رہے ہیں۔ ان قربانیوں کو

[illegible] عوام اور [illegible] مصنوعی نیشنلزم ترغیبات [illegible] گھناؤنے غیر جمہوری پراپیگنڈے کی دیوار حائل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ وہی حملے

اور ڈگری حاصل کی۔ اور جموں و کشمیر میں لگاتار ۲۰ سال تک نہایت اہم عہدوں پر متعین رہے۔ ۳۱-۱۹۳۰ء کے خونچکاں دور میں آپ مظفرآباد میں ڈپٹی کمشنر (وزیر وزارت) کے طور پر تعینات تھے۔ اور یہ آپ ہی کا تجربہ تھا کہ ریاست کے سلگتے اور بگڑتے ہوئے ماحول کی آنچ تک مظفرآباد کو چھو نہ سکی۔ اور ہندو مسلم کشیدگی کو لوگوں کے قریب تک بھی پھٹکنے نہ دیا۔ اسوقت حاکموں کیلئے بوجہ پنڈت جی کا پیدا کردہ ماحول سخت ناگوار تھا کیونکہ وہ شیخ عبداللہ کو اپنا آلہ کار بنا کر اور ریاست میں ہندو مسلم فسادات برپا کر کے اس سرزمین کو مستقل طور پر اپنی عملداری میں لانیکے خواب دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ پنڈت جی نے اسی وقت سرکاری ملازمت کو تلانجلی دیکر پبلک زندگی میں قدم رکھا۔ ابتدائی طور پر پنڈت جی نے پچھڑی جاتیوں کو اٹھانے کیلئے ہریجنوں کی بہتری کا کام اپنے ہاتھوں میں لیا۔ جنتا نے بھی آپ کی خدمات کا اعتراف کیا۔ آپ کو سر آنکھوں پر بٹھایا۔ ۱۹۳۴ء میں آپ پرجا سبھا کے ممبر منتخب ہوئے اور ۱۹۴۷ء تک لگاتار ریاستی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوتے رہے۔ آپ جموں میونسپلٹی کے وائس پریذیڈنٹ بھی رہے اس زمانہ میں میونسپلٹی کا صدر سرکاری افسر ہوا کرتا تھا۔ ۱۹۴۰ء میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے قیام کے بعد اس سنستھا کی راشٹر بھگتی نے ڈوگرہ جی کو اپنی طرف مائل کیا۔ اور آپ ۱۹۴۲ء میں ہی ریاست کے سنگھ چالک بنا دیئے گئے۔ ۱۹۴۷ء میں آپ نے پنجاب ریلیف کمیٹی کے صدر کی حیثیت میں جو عظیم خدمات انجام دیں انہیں پنجاب اور دہلی کے شرنارتھی حلقوں میں آج بھی قدر اور احترام کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ انہی دنوں جموں و کشمیر کو پاکستان کی سیاسی سازشوں سے بچانے اور رائے عامہ کو ہندوستان کے حق میں منظم کرنے کیلئے آپ نے پرجا پریشد کا سنگ بنیاد رکھا پنڈت جی اور انکے رفقا کے تدبر۔ سیاسی دور اندیشی اور بے غرضانہ پیار کا سیوا کا۔ بدولت پرجا پریشد بہت جلد ریاست میں سب سے زیادہ ہر دلعزیز سیاسی سنستھا بن گئی۔ آپ نے شیخ عبداللہ کے اصرار پر قیام امن کیلئے ریاست بھر کا دورہ کیا لیکن منتری منڈل پٹیالہ (?) ہر قسم کی ہر پیشکش آپ نے نامنظور کر دی کیونکہ انہیں ذاتی منصب اور عہدے کے مقابلے میں اصول اور سدھانت زیادہ عزیز ہیں۔ عبداللہ سرکار پنڈت جی کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور عوامی طاقت کو برداشت نہ کر سکی۔ اور اکتوبر ۱۹۴۸ء میں نظربند کر دیا گیا۔ پنڈت جی کو نظربند کرنیکی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپ شیخ عبداللہ کی سیاست کے ہر رگ و ریشے سے بخوبی آشنا تھے۔ اور انہیں شیخ عبداللہ کے مصنوعی نیشنلزم اور انکی ۱۹۳۱ء کی خفیہ ریشہ دوانیوں اور انگریز کیساتھ شیخ عبداللہ کی ساز باز کا پورا پورا علم تھا۔ ۱۹۵۲ء میں طلباء کی ایجی ٹیشن کی آڑ میں دوبارہ نظربند کر دیا گیا۔ ۱۹۵۲ء میں آپ نے عبداللہ شاہی اور انٹی بھارت عناصر کی خفیہ سازشوں کو بے نقاب کرنے کیلئے خود جیل کا رخ کیا۔ اور ملک کے کونے کونے سے ہزاروں مرد، عورتیں اور بچے تک پنڈت جی کی پکار پر موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر بے اختیار کشمیر اندولن میں کود پڑے۔ وہ بھی وہ دن تھے جب ہمالیہ سے راس کماری تک سبھی شہروں میں پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کی جے کے نعروں سے فضائیں گونج اٹھیں۔ ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کے شہید ہونیکے بعد آپ اکھل بھارتیہ جن سنگھ کے صدر مقرر ہوئے۔ اور اس حیثیت میں بھی آپ نے ملک اور قوم کی لامثال خدمات انجام دیں۔

سیاسی مقاصد

پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے جن سیاسی اصولوں اور سدھانتوں کیلئے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ انہیں بالاختصار یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔

۱- ہمالیہ سے راس کماری تک پھیلا ہوا سارا دیش ایک ہے ۲- جموں و کشمیر اسی دیش کا ایک ناقابل علیحدگی حصہ ہے ۳- جموں و کشمیر میں ہر شہری کو روزگار مہیا کرنا حکومت کے فرائض میں داخل ہو۔ اور اسے بنیادی حقوق میں شامل کیا جائے ۴- آمدنی کے معیار کو توازن پر لایا جائے۔ تنخواہ یہ ہو اس سے کم کسی کی تنخواہ نہ ہو ۵- سودیشی مال کو فروغ دیا جائے۔ ۶- چھوٹی اور گھریلو دستکاریوں کو توجہ دی جائے۔ ۷- موجودہ زرعی اصلاحات غیر منصفانہ ہیں۔ بنجر اور زرخیز زمینوں کیلئے ایک پیمانہ مقرر نہ کیا جائے۔ بلکہ علاقہ کی ضروریات اور زمین کی صلاحیت اور قیمت کے مطابق ملکیت کا پیمانہ مقرر کیا جائے ۸- حکومتی مشینری کو آزاد اور غیر جانبدار بنایا جائے۔ اور وہ برسر طاقت پارٹی کے اشاروں پر ناچنے کی پابند نہ ہو تاکہ مجلسی انصاف بحال ہو سکے اور سبھی لوگوں کو باعزت زندگی کے مساوی مواقع میسر آ سکیں ۹- جموں و کشمیر کی انتخابی مشینری بھارت کے چیف الیکشن کمشنر کی نگرانی میں کام کرے تاکہ غیر جانبدارانہ انتخابات عمل میں آ سکیں اور دھاندلی کا کوئی امکان باقی نہ رہے۔ ۱۰- مزدوروں اور مالکوں کے جھگڑے نبٹانے کیلئے مضبوط مصالحتی مشینری قائم کی جائے ۱۱- ایگزیکٹو اور جوڈیشری ایک دوسرے سے مکمل طور پر الگ ہوں۔ ۱۲- شہری آزادی کو بحال کیا جائے اور انکی حفاظت کی جائے۔ ۱۳- اپوزیشن کو ختم کرنے کیلئے ناجائز وسائل استعمال نہ کئے جائیں۔ بلکہ اپوزیشن کی حوصلہ افزائی کی جائے کیونکہ اپوزیشن کے بغیر ڈکٹیٹر شپ کے وجود میں آنیکا خطرہ ہے۔

شہری زندگی کی ان قدروں کو بحال کرنے کیلئے پنڈت **پریم ناتھ جی** ڈوگرہ ہی آپکے **ووٹ** کے واحد مستحق امیدوار ہیں۔ انکا انتخابی نشان **چڑھتا سورج** ہے

پلان کا آغاز کیا ہے۔ اور اس حالت میں جموں و کشمیر کے لوگوں کا خدا حافظ۔

ڈوگرہ ویر بھومی کی جنتا

ڈوگرہ ویر بھومی کا ذرہ ذرہ نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کے ظلم و ستم سے بلبلا رہا ہے۔ ہوا کا جھونکا جھونکا سسکیاں بھر رہا ہے۔ پانی کی لہر لہر تڑپ رہی ہے۔ اور عملی طور پر سرزمین جموں کو ہزاروں میل لمبے چوڑے دوزخ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ جہاں ہر روح اس جہنم کی آنچ سے آزاد ہونے کے لئے بےتاب ہے۔

اہل جموں کی اُمنگ

کیا آپ کے دل میں یہ امنگ مچل نہیں رہی کہ ڈوگرہ ویر بھومی میں ایک بار پھر دلوں کی منہ بند کلیاں مسکرائیں۔ ایک بار پھر انانی لبوں پر مسکراہٹیں رقص کریں۔ ایک بار پھر سینوں میں امنگوں کی خیال چہچہائیں۔ ایک بار پھر جنتا کو اپنے ذہن کچھ ہلکے محسوس ہوں۔ اور یہ احساس پیدا ہو کہ اب انہیں حیوانوں کی طرح لاٹھی سے ہانکا نہیں جا سکتا۔

موجودہ پُرعذاب اور لرزاں پرانی غیر یقینی زندگی کو ختم کرنے کیلئے سبھی لوگ ملکر نعرہ لگائیں نیشنل کانفرنس گھناؤنے اور خوفناک گناہوں کا محل اب اپنے ہی بوجھ سے چیخ کر گرنے والا ہے۔ اس سنہتا کی تقدیر میں تباہی اور زوال لکھا جا چکا ہے صرف فرصت کا انتظار ہے۔ اب وقت ہے کہ پرجا پریشد کو کامیاب بنایا جائے۔ جموں اس وقت کروکشیتر بنا ہوا ہے ایک طرف پاپ اور گناہ کے لشکر صف بستہ ہیں۔ دوسری جانب راستی اور قربانی کے حامی اور طرفدار پرجا پریشد کے بھیس میں سینہ تانے کھڑے ہیں۔ آپ بدی کے خلاف اس جمہوری جنگ میں سچائی کا ساتھ دیجئے۔ اور **ووٹ** دینے وقت پرجا پریشد کا انتخابی نشان **چڑھتا سورج** یاد رکھئے۔

آفتاب تازہ پیدا بطن گیتی سے ہوا ۔ آسمان ڈوبے ہوئے تاروں کا ماتم کب تلک

پولنگ میں گڑبڑ کرنے کے متعلق کانفرنسی حکمرانوں کی خفیہ سازش بےنقاب ہو گئی

(صوبہ جموں کے لوگ نیشنل کانفرنسیوں کے ہتھکنڈوں کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہو جائیں)

بیالسی اکھنور، رسانہ، ہیرانگر اور رام نگر میں پرجا پریشدیوں کی گرفتاری کا پلان

جعلی ووٹ ڈالنے صندوقچیوں میں ہیرا پھیری اور گنتی میں گڑبڑ پیدا کرنے کی منصوبہ بازی

جموں ۲۲ مارچ:۔ نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکمران ٹولے کے ایک کمیونسٹ گروپ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پرجا پریشد کے امیدواروں کو کامیاب بنانے کے لئے بیالسی، رسانہ (ریاسی) رام نگر اور اکھنور، ہیرانگر کے حلقوں میں ہر ناجائز ذرائع اختیار کئے جائیں۔ اس غرض کے لئے خفیہ ہدایات بھی جاری کر دی گئی ہیں۔ جن کے تحت پولنگ کے وقت پرجا پریشد کے بہت سے ورکروں کو ان حلقوں میں گرفتار کر کے عوام میں دہشت پھیلانے کا پلان بھی شامل ہے۔ اس غرض کے لئے کورے وارنٹ فارموں پر پہلے سے ہی دستخط کرا لینے کی سرگوشیاں پرجا پریشد کے ہیڈکوارٹر میں پہنچی ہیں۔ اس کے علاوہ پلان میں جعلی ووٹ ڈالنے، صندوقچیوں میں ہیرا پھیری کرنے اور گنتی میں گڑبڑ کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ یہ فیصلہ بھی سننے میں آیا ہے ...

جموں کے غیر مسلموں نے نیشنل کانفرنس کے خلاف فتوےٰ دے دیا

پرجا پریشد کے امیدواروں کو کامیاب بنانے کی اپیل

نیشنل کانفرنسی بوکھلا اٹھے

رجسٹرڈ ایل نمبر:- ۳۲۷
ٹیلیفون نمبر:- ۴۳۲
(ضمیمہ)

جے سودیش
جموں (توی)

قیمت:- ایک آنہ

جلد ۲ | سوموار ۲۵ مارچ ۱۹۵۷ء مطابق ۱۲ چیت سمت ۲۰۱۳ | نمبر ۲۳

جموں میں شرابیوں کا جلوس

جموں ۲۴ مارچ:- آج یہاں نیشنل کانفرنس کی طرف سے ایک جلوس نکالا گیا۔ جس میں لگ بھگ ایک ڈیڑھ ہزار کے قریب لوگ شامل تھے۔ لیکن جلوس میں زیادہ باہر سے لائے گئے لوگ شامل تھے اور جو شراب کے نشہ میں بدمست ہو کر بداخلاقی اور بدتہذیبی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ پتہ چلا ہے کہ ان لوگوں کو نوشہرہ وغیرہ سے کرایہ پر لایا گیا تھا۔ اور یہاں لا کر نیشنل کانفرنس کے

پرجا پریشد نے پولنگ کے پہلے ہی مرحلہ پر نیشنل کانفرنس کو چاروں شانے چت گرا دیا

کئی محاذوں سے سرکاری امیدوار اپنے کیمپ اٹھا کر بھاگ نکلے عوام نے ہر جگہ نیشنل کانفرنسیوں کو دھتکار دیا

(جموں پرانت کے مختلف حصوں میں پولنگ کی جھلکیاں)

"پرجا پریشد کے حق میں ہر مقام پر بھاری جوش و خروش"

لوگ قافلے بنا بنا کر پرجا پریشد کے حق میں ووٹ ڈالنے کیلئے آئے

جموں ۲۵ مارچ:- اس وقت تک جو ریاسی، اکھنور، رام نگر، سانبہ، ادہم پور، کٹھوعہ اور بسوہلی سے بذریعہ تار و ٹیلیفون جو اطلاعات ملی ہیں۔ ان کے مطابق ہر جگہ نہایت جوش و خروش کے ساتھ پولنگ شروع ہوا۔ لوگ پرجا پریشد کو کامیاب بنانے کی دھن میں صبح چار بجے ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اپنے ساتھ ناشتہ باندھ کر بچے، بوڑھے، جوان سبھی قافلوں کی صورت میں پولنگ سٹیشنوں کی طرف چل پڑے۔ عورتوں نے اپنے ساتھ بچے بھی اٹھائے ہوئے تھے۔ ریاسی، بسوہلی، ادہم پور، کٹھوعہ اور سانبہ کے بلند مقامات سے جب گرد و نواح کے علاقے کا عالم دیکھا گیا۔ آدمیوں نے دکھا دیا جیسے انسانی سروں کے سمندر ٹھاٹھیں مارتے ہوئے پولنگ سٹیشنوں کی طرف بڑھے آ رہے ہوں۔ کئی مقامات پر پولنگ کے وقت سے تین گھنٹے پہلے ہی ہزاروں کی تعداد میں لوگ پرجا پریشد کو ووٹ ڈالنے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ ادہم پور پرجا پریشد کے کیمپوں میں بڑا عظیم منظر تھا۔ کہ بلا شبہ صوبہ جموں کی تاریخ میں دوسری بار اتنا جوش و خروش دیکھنے میں آیا ہے پہلی بار اتنا جوش و خروش اس وقت دیکھنے میں آیا تھا جب ۵۳-۱۹۵۲ء میں جموں پرانت کے لوگ دیوانہ وار شیخ عبداللہ شاہی کے تابوت پر آخری کیل گاڑنے کے لئے گاؤں گاؤں سے پولیس کی گولیوں اور سنگینوں کے سامنے اپنے سینے تانے شہروں اور قصبوں کی طرف مارچ کیا کرتے تھے۔ اور آج وہی لوگ ایک بار پھر ۱۹۵۳ء کی بھولی یاد کو تازہ کرنے کے لئے اپنے مخصوص پرانے انداز میں پولنگ سٹیشنوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس دفعہ وہ بیلٹ پیپروں کے ذریعے جمہوری جنگ میں نیشنل کانفرنس کو شکست دینے کے لئے مارچ کر رہے تھے

(کئی مقامات پر بوکھلاہٹ میں گڑبڑ کرنے کی کوشش)

نیشنل کانفرنسیوں کے کیمپوں پر ہر جگہ اُلّو بولنے لگے

زرخرید لوگوں کے سوا کسی نے کانفرنسی مورچوں کا رخ نہ کیا

اس جگہ ہمارے نامہ نگاروں کی اطلاعات کے مطابق نیشنل کانفرنس کے کیمپوں پر ہر جگہ بے رونقی اور ویرانی چھائی ہوئی تھی۔ کئی مقامات پر نیشنل کانفرنسی کارکن عوام کی بے رخی سے مایوس ہو کر کیمپ اٹھا کر چلے گئے۔ کم و بیش ہر مقام پر جب وہ لوگوں کو سرکاری امیدوار کے حق میں ووٹ دینے پر مائل کرنے میں ناکام ہو گئے۔ تو انہی جموں کے متوالوں نے انہیں نہایت بے خوفی کے ساتھ دھتکار دیا۔ لوگوں کے اس جوش و خروش کو دیکھتے ہوئے۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ اگر صد فی صد نہیں میں کوئی ہیر پھیر نہ ہوا۔ اور گنتی میں کوئی گڑبڑ نہ کی گئی۔ تو پرجا پریشد تمام کی تمام نشستوں پر بلا شبہ نیشنل کانفرنس کو چاروں شانے چت گرانے میں کامیاب ہو چکی ہے۔ اور ووٹروں نے صبح کے پہلے گھنٹوں میں ہی اپنا ووٹ پرجا پریشد کے حق میں دے دیا ہے۔ اب صرف سرکاری طور پر نتائج کا اعلان ہی باقی ہے۔ پرجا پریشد کے حق میں اس بھاری جوش و خروش کو دیکھتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے زرخرید لوگوں نے بھی محسوس کیا کہ اب سرکاری امیدواروں کو ووٹ دینا ضائع کرنے کے برابر اور اپنے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا لگانے والی بات ہے۔ چنانچہ انہوں نے یہ گروہ بنا کر یہ سوچنا شروع کر دیا۔ کہ وہ بھی پرجا پریشد کے حق میں ہی کیوں ووٹ نہ دیں۔ چنانچہ ہماری اطلاعات کے مطابق نیشنل کانفرنس کے زرخرید لوگوں میں سے بھی ۴۰ فیصدی نے حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار ہو کر پرجا پریشد کے حق میں ووٹ دے دیئے ہیں:-

ص۲: دفتر میں انہیں شرابیں پلائی گئی تھیں۔ جموں کے عوام پر کانفرنسیوں کے اس جلوس کا الٹا اثر ہوا۔

شری اٹل بہاری باجپائی لوک سبھا کیلئے منتخب ہو گئے

(ایک جلسہ میں شری باجپائی کا اعلان)

"جموں کشمیر کے عوام کی مشکلات کے متعلق پارلیمنٹ میں زوردار آواز اٹھاؤں گا"

دہلی ۲۴ مارچ - شری اٹل بہاری باجپائی سیکرٹری آل انڈیا جن سنگھ یو پی بلرام پور کے حلقہ سے لوک سبھا کے ممبر منتخب ہو گئے ہیں۔ آپ نے مقابلہ میں ووٹوں کی بھاری اکثریت سے کانگرسی امیدوار کو شکست دی ہے۔ اس کے علاوہ بمبئی سے جن سنگھ کا ایک اور امیدوار لوک سبھا کے لئے کامیاب ہوا ہے۔ گزشتہ اطلاعات کو ید گار نہیں پرجا پریشد کی طرف سے (باقی صفحہ ...)

کانفرنسی دروغ بے فروغ کے طوفان کی انگڑائیاں

(عوام پر نیشنل کانفرنس کی حقیقت بے نقاب ہوگئی)

پرجا پریشد کے خلاف کانگرس کی تمام طاقت جھونک دی گئی

ہر موقعہ پر نیشنل کانفرنس کی شکست تمام گھناؤنی چالیں ناکام

جموں ۲۵ مارچ:۔ نیشنل کانفرنس کے دفتر سے "جے سودیش" کے سراغ رساں نامہ نگار نے جو اعداد و شمار حاصل کئے ہیں۔ ان کے مطابق بھارت کے ۱۴ منسٹروں اور ڈپٹی منسٹروں۔ ۳۰ ممبران پارلیمنٹ اور ۲۹۴ صوبائی اسمبلی کے کانگرسی لیڈروں اور ۵۰۷ کانگرس ورکروں کو نیشنل کانفرنس کا پروپیگنڈہ کرنے کے لئے جموں لایا گیا۔ ان ۲۵۰۷ کانگرس ورکروں میں ۷۴۹ لیڈی ورکر بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ کامریڈ گروپ کی طرف سے مانگتا نہ اور نگوندہ ٹرینڈ ۴۲۳ کمیونسٹ منگوائے گئے۔ جو گڑبڑ کرنے اور توڑ پھوڑ کے ماہر ہیں۔ بخشی گروپ کی طرف سے دوسرے ورکروں کے علاوہ دہلی اور پنجاب کی کانگرس کمیٹیوں کی طرف سے ۶۶۵ غنڈے امپورٹ کئے گئے۔ اور انہیں صوبہ جموں کے مختلف محاذوں پر بھیجا گیا۔ اور ان کی خاطر مدارت کا خاص انتظام کیا گیا۔ اس کے علاوہ نیشنل کانفرنس کی طرف سے مختلف چھوٹے بڑے سائز کے ۹۸۵ پوسٹر۔ ہینڈ بل اور پمفلٹ چھاپے گئے۔ اور کوئی بھی ایسا نہ تھا۔ جو پندرہ اور بیس بیس ہزار سے کم چھپا یا گیا ہو۔ اس غرض کے لئے سینکڑوں رم کاغذ خرچ کیا گیا۔ اور کئی چھاپہ خانوں کی مشینیں دن رات نیشنل کانفرنس کے لئے کام کرتی رہیں۔

لیکن باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ نیشنل کانفرنس کی طرف سے پانی کی طرح پراپیگنڈہ پر روپیہ بہائے جانے اور وسیع پیمانہ پر لوگوں کے ضمیر خریدے جانے کا جنتا پر مطلق کوئی اثر نہیں ہوا۔ اور جن لوگوں پر نیشنل کانفرنسیوں کو بہت اعتماد تھا۔ انہوں نے بھی نیشنل کانفرنس کا کھا کر اپنے ووٹ پرجا پریشد کو دیئے ہیں۔ اور اس طرح انہوں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ صوبہ جموں میں بہت کم لوگ ایسے میسر آسکتے ہیں جو حقیقتاً اپنا ضمیر فروخت کرنے پر مجبور کئے جاسکتے ہوں۔

پرجا پریشد کے ہیڈ کوارٹر میں صوبہ کے مختلف حصوں میں سے جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ان کے مطابق نیشنل کانفرنسی کیمپ میں نظر آنیوالے لوگوں کی اکثریت نے بھی پرجا پریشد کے حق ووٹ دیئے ہیں۔

اٹل بہاری باجپائی کی کامیابی

صد اوّل سے آگے

عظیم پبلک جلسہ ہو رہا تھا۔ کہ شری باجپائی کی کامیابی کی خبر ملی۔ خبر ملتے ہی حاضرین میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ شری باجپائی نے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے جموں نواسیوں کو یقین دلایا کہ گو وہ بلرام پور کے حلقہ سے کامیاب ہوئے ہیں۔ لیکن پارلیمنٹ میں ان کے دکھوں اور مشکلات میں ان کی ضرور آواز اٹھائیں گے۔

ہم تو ڈوبے ہیں صنم ...

مسلم دیشوں سے سہروردی کی اپیل

لندن ۲۴ مارچ:۔ پاکستان کے پردھان منتری سہروردی نے وسط مشرق کے تمام دیشوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ بغداد پیکٹ میں شامل ہو جائیں۔ اس سلسلے میں ان کا ایک براڈکاسٹ نشر کیا گیا ہے۔ جس میں درج ہے۔ دنیا جانتی ہے۔ کہ روس کے کٹھ پتلی بننے والے دیشوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کمیونزم کے بڑھتے ہوئے اثر سے مسلم ممالک کو تشویش ہو رہی ہے۔ ان کی یہ تشویش بغداد پیکٹ میں شامل ہونے سے دور ہو سکتی ہے۔

بخشی سرکار کی دھاندلی کا ایک اور ثبوت

شری سناتن دھرم پرتاپ سبھا سرینگر کو کس طرح آلۂ کار بنایا گیا؟

بخشی غلام محمد صاحب کس طرح اپنا سرکاری رعب داب ناجائز طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ اس کا ثبوت شری سناتن دھرم پرتاپ سبھا سرینگر کا وہ پوسٹر مہیا کرتا ہے۔ جو آج صبح جموں کی دیواروں پر چسپاں کیا گیا۔ سناتن دھرم پرتاپ سبھا ایک دھارمک سنستھا ہے۔ اور وہ آئین کے تحت سیاسیات میں دخل دینے کی مجاز نہیں۔ مگر اس کے باوجود اسے ناجائز سادھنوں سے نیشنل کانفرنس کے حق میں ریزولیشن پاس کرنے اور پوسٹر کی صورت میں شائع کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔

سناتن دھرم پرتاپ سبھا سرینگر کو اس امر کا مطلق کوئی ادھیکار نہیں۔ کہ وہ جموں پرانت کے سیاسی معاملات میں مداخلت کرے۔ یہ سوچنا جموں پرانت کے لوگوں کا اپنا اندرونی معاملہ ہے۔ کہ وہ کسے ووٹ دیں۔

پرتاپ سبھا کا پوسٹر اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ بخشی غلام محمد کی حکومت نے کس طرح مختلف غیر سیاسی جماعتوں کو لاٹھی سے ہانک کر پالیٹکس میں دخل در معقولات پر مجبور کر دیا ہے۔ اور انہیں سرکاری طاقت کے بل بوتے پر کٹھ پتلیوں کی طرح مجبور کیا جا رہا ہے۔

جموں کی جنتا کا فرض

جموں کی جنتا پر فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی شہری آزادی کی حفاظت کرے۔ اور اس جال میں الجھنے سے انکار کر دے۔ جو بخشی سرکار کی طرف سے پھیلایا جا رہا ہے۔ جموں پرانت کے لوگوں کی واحد نمائندہ جماعت پرجا پریشد ہے۔ اور اس کا انتخابی نشان

چڑھتا سورج

یاد رکھیں

پرکاشن وبھاگ پرجا پریشد جموں

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۳۲۷

ٹیلیفون نمبر ۲۳۲

جے سوریش جموں

جلد ۳ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۵۷ء نمبر ۱

تحصیل سکریٹری پرجا پریشد کشتواڑ کا حکومت کو الٹی میٹم!

جموں ۱۷ مئی۔ شری سنت رام تحصیل سکریٹری پرجا پریشد کشتواڑ نے الیکشن کمشنر۔ صدر ریاست اور دوسرے حاکموں کو اس امر کی تاریں دی ہیں کہ ریٹرننگ افسر پنڈت بدری ناتھ جلالی تحصیلدار کشتواڑ کی جانبداری کے متعلق بھیجے گئے میمورنڈم اور عرضداشتیں درست ثابت ہوئی ہیں۔ جبکہ اس نے نیشنل کانفرنس کے سوائے باقی تمام امیدواروں کے کاغذات نامزدگی غیر قانونی طور پر بلا وجہ مسترد کر دیئے ہیں۔ ریٹرننگ آفیسر کشتواڑ کی اس ظالمانہ حرکت سے عوام کے جذبات سخت مجروح ہوئے ہیں۔ چنانچہ الیکشن پٹیشن کے علاوہ اس سلسلہ میں محکمانہ اور جوڈیشل انکوائری کروائی جائے ورنہ حالات کے بگڑنے کی تمام تر ذمہ واری حکومت پر ہوگی۔ جو کہ ناقابل برداشت ہو گئے ہیں۔

کشتواڑ کے چالیس ہزار عوام کا سیاسی قتل عام۔ علاقہ بھر میں جلسے جلوس و زبردست مظاہرے

ریٹرننگ آفیسر کی انسانیت سوز حرکت۔ انصاف کا گلا گھونٹ کر اپوزیشن کے امیدواروں کی چودہ درخواستیں مسترد کر دیں

نیشنل کانفرنس کے امیدوار کی "بلا مقابلہ کامیابی" کی دردناک داستان

...لا کشتواڑ کے ریٹرننگ آفیسر (مقامی تحصیلدار پنڈت بدری ناتھ جلالی) نے ...زیشن کے امیدواروں کی چودہ درخواستیں ...خطرناک طریقے سے مسترد کر کے نیشنل کانفرنس ...امیدوار کی بلا مقابلہ کامیابی کا اعلان ...ہے۔ یہ جمہوری ہی نہیں بلکہ انسانی ...ریخ کا ایک انتہائی افسوسناک واقعہ ہے۔ ...ملاحظہ ہے۔ پرجا پریشد کے پہلے نمبر پر امیدوار شری سیوا رام وکیل کے کاغذات ...زدگی پر یہ اعتراض کیا گیا کہ اس کی ...پچیس سال سے کم ہے۔ اور اس ...اعتراض کی سپورٹ میں ایک سکول میں ...کی تاریخ جنم پیش کی گئی۔ اس کے برعکس ...سیوا رام نے پولیس کے پرتھے اندراج ریکارڈ، جنم پتر، باشندہ ریاست سرٹیفکیٹ۔ ویکسی نیشن ریکارڈ ...میڈیکل سرٹیفکیٹ۔ ریٹائرنگ تعارفی ...جس میں عمر ۲۷ سال تسلیم کر کے ...ووٹر لسٹ میں اندراج ہوا تھا جو ۱۹۵۱ ...ووٹر لسٹ جس میں عمر اس وقت ۲۲ سال ...تھی۔ رشتہ داروں کے بیان حلفیہ ...درجنوں ثبوت پیش کرنے کے ...سپورٹ میں شری وید پرکاش پابدہ ...ایل ایل بی ایڈووکیٹ نے سپریم ...اور یا مختلف ہائی کورٹوں کے فیصلے ...ریٹرننگ آفیسر کو بتلائے۔ لیکن متواتر دو ...دلائل سننے اور لاجواب ہونے ...ریٹرننگ آفیسر نے شری سیوا رام ...کاغذات نامزدگی مسترد کر دیئے۔ پرجا ...امیدوار شری سنت رام ...تحصیل سکریٹری کے کاغذات یہ بہانہ لگا ...گئے کہ اس نے اپنے پوسٹل ایڈریس میں وارڈ کا نمبر نہیں لکھا۔ اسی طرح باقی امیدواروں کی درخواستیں عجیب عجیب قسم کے بہانے لگا کر مسترد کر دیں۔ کسی کے متعلق کہا کہ اس کی لائن ٹیڑھی اور کسی کی "دم" ڈھیلی ہے۔

کشتواڑ کے کانفرنسی امیدوار کی اس نام نہاد کامیابی کے اعلان کے بعد علاقہ بھر میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ لوگوں کے جذبات بھڑک اٹھے ہیں۔ اور جگہ بجگہ جلسے، جلوس و مظاہرے کر کے الیکشن مشینری اور ریٹرننگ آفیسر کے جنازے نکال کر جلائے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ پرجا پریشد کو پہلے ہی اطلاع مل چکی تھی۔ کہ (باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

جموں میونسپل کونسل کے اجلاس سے پرجا پریشد کے ممبروں کا واک اوٹ

جموں ۱۴ مئی۔ جموں میونسپل کونسل کے اجلاس سے پرجا پریشد کے چھ ممبروں نے سرکاری ممبروں کی اس دھکے شاہی کے خلاف بطور پروٹسٹ واک اوٹ کیا۔ جبکہ نیشنل کانفرنسی ممبران نے بلڈنگ سب کمیٹی کی متفقہ طور پر کی گئی۔ اس سفارش کو مسترد کر دیا کہ قانون اور ضابطہ کی دھجیاں اڑا کر گورنمنٹ گوری دت بڑگوترہ کی طرف سے بنایا گیا۔ مکان گرا دیا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ قانون شکن گوری دت بڑگوترہ ڈپٹی ڈائریکٹر دیہات سدھار جموں و کشمیر گورنمنٹ نے قانون کے مطابق میونسپل کونسل کی منظوری لئے بغیر دو منزلہ مکان اور اس کے ارد گرد چار چار فٹ بالکنی بنا کر تمام گلی چھت لی ہے۔ چنانچہ میونسپل کونسل نے تمام حالات کی چھان بین کرنے اور آئندہ قدم اٹھانے کے متعلق بلڈنگ سب کمیٹی کے سپرد یہ کیس کیا تھا۔ اور کمیٹی ہذا کے صدر رائیزادہ امر چند نے بھی مکان گرانے کی سفارش پر دستخط کئے۔ لیکن جب معاملہ جنرل اجلاس میں پیش ہوا تو کانفرنسی لیڈر نے زبان بدل لی۔ اور قانون شکن گوری دت مذکور سے صلح کرنے کا ریزولیشن پیش کر دیا۔ جس کی ماسوائے نیشنل کانفرنس کے دو ممبران کے علاوہ پانچ نے حمایت کی۔ اور گورنمنٹ کے چار نامزد ممبروں نے بھی اپنے آقاؤں کے اشاروں پر ناچنے کا ہی راستہ اختیار کیا جس پر پرجا پریشد کے ممبر اجلاس سے واک اوٹ کر کے چلے آئے۔

مسلمانوں کو پرجا پریشد سے بدظن کرنے کیلئے سرکاری کامریڈوں کی ناپاک سازشیں

ضلع ڈوڈہ میں کانفرنسی امیدواروں کی شکست یقینی دیکھکر حلقتی ایوانوں میں زلزلہ

جموں ۱۵ مئی۔ مسلم اکثریتی علاقوں میں پرجا پریشد کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور خاص طور پر ضلع ڈوڈہ میں نیشنل کانفرنسی امیدواروں کی کامیابی کا کوئی امکان نہ دیکھ کر حکومتی ایوانوں میں ایک زلزلہ سا پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ اب مسلمانوں کو پرجا پریشد سے بدظن کرنے کے لئے مختلف قسم کے ناپاک حربوں کو استعمال میں لایا جائیگا۔ جن میں پرجا پریشد سے منسوب کر کے مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانے والے اشتہارات۔ شر انگیز خبریں۔ پرجا پریشد کے رہنماؤں کی مختلف اخبارات میں فرضی تقاریر اور بیانات شائع کروانے کا پلان بھی شامل ہے۔

پتہ چلا ہے کہ اس غرض کے لئے سرکاری کامریڈوں کی طرف سے ان اخبارات کو بھی استعمال میں لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جو اپنے آپ کو آزاد یا حکومت کے مخالف ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جن کی کسی نہ کسی ڈھنگ سے مسلم حلقوں میں کچھ رسائی بھی ہے۔ وہ اخبارات حکومت کی مخالفت بدستور جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ ایسے ڈھنگ سے خبریں و بیانات شائع کریں گے۔ جس سے پرجا پریشد کو زک پہنچائی جا سکے۔

(سیاسی نامہ نگار)

نیشنل کانفرنس کے حق میں ووٹ دینے سے لوگوں کا صاف انکار

بھدرواہ ۱۶ مئی۔ ضلع بھر سے اس امر کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ سرکاری افسروں اور کامریڈوں کی دھمکیوں و طرح طرح کے لالچوں کے باوجود لوگوں نے نیشنل کانفرنس کے امیدواروں کو ووٹ دینے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ ڈوڈہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حلقہ ڈوڈہ میں جہاں کہ کانفرنس کبھی اپنا گڑھ سمجھتی تھی ابھی تک باوجود سر توڑ کوشش کرنے کے نیشنل کانفرنس کا ایک بھی جلسہ نہیں ہو سکا ہے۔ اس کے برعکس پرجا پریشد کے روزانہ جلسے ہو رہے ہیں جن میں ہزاروں کی تعداد میں ہندو مسلمان بڑے اشتیاق کے ساتھ شرکت کر رہے ہیں۔

ریاستی حکمرانوں نے جمہوریت کا خون کر کے ملک کے وسیع مفاد کو شدید زک پہونچائی ہے

انتخابات میں کی گئی دھاندلی کی تحقیقات کے لئے ہندوستان کی ہائیکورٹ کے ججوں پر مشتمل ٹریبونل مقرر کیا جائے

کانفرنسی حکمرانوں کی نانا شاہی کا خاتمہ کرنے کے لئے عوام منظم ہو جائیں۔ پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کا اہم ریزولیوشن

جموں و کشمیر پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کا دو روزہ اجلاس ۳۰ اپریل گذشتہ ہفتہ ہوا۔ ورکنگ کمیٹی نے انتخابات میں سرکار کی طرف سے عوام پر ڈھائے جانے والے مظالم، پیدا ہونے والے دردناک حالات پر بڑی سنجیدگی کے ساتھ غور کیا۔ اور تمام سیاسی حالات کی نگہداشت رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

ریاست جموں و کشمیر میں نام نہاد جمہوری آئین پاس ہو جانے اور حالات کی تبدیلی کے باوجود ریاستی سرکار کے رویہ اور نظریہ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے۔ اور نہ ہی اس مشینری میں کوئی رد و بدل ہوا ہے۔ جو جنرل انتخابات کے لئے لگائی گئی تھی۔ آئین ساز اسمبلی کے گذشتہ جنرل انتخابات کا پرجا پریشد کو مجبور ہو کر اس لئے بائیکاٹ کرنا پڑا تھا کیونکہ ریاستی سرکار اور بھارت کے بڑے بڑے رہنما ریاست میں منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کی گارنٹی نہ دے سکے تھے۔ سنہ ۱۹۵۱ء کے انتخابات میں کاغذات نامزدگی ہی وسیع پیمانے پر مسترد کر دیئے گئے تھے مگر اس دفعہ اس پر لسنے ہتھیار کا کم استعمال کیا گیا ہے لیکن سابقہ انتخابات میں جو جذبہ کارفرما تھا۔ ان نئے انتخابات میں اس کو دوسرے اور کہیں شرمناک طریقوں سے بروئے کار لایا گیا ہے۔

انتخابات شروع ہونے سے پہلے ہی الیکشن کمشنر پر یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ ریاستی وزیر اعظم کی یقین دہانیوں کے باوجود الیکشن کے لئے جو پروگرام وضع کیا گیا ہے۔ اس جلد بازی کی موجودگی میں ریاست میں منصفانہ انتخابات نہیں ہو سکتے۔

الیکشن کمشنر نے جو ابتدائی ووٹر لسٹیں شائع کیں ان میں بہت سی خامیاں تھیں۔ ان میں خالی صفحات تھے۔ اور کئی کیسوں میں ووٹروں کے نام پڑھے نہیں جاتے تھے کیونکہ فہرستیں نہایت عجلت سے تیار کی گئی تھیں۔ درستیوں کیلئے وقت بہت کم تھا۔ اور بہت سے دور دراز علاقے ایسے تھے جہاں امیدوار جا کر ووٹروں کی پڑتال نہیں کر سکتے۔ کل ۷۵ حلقوں میں سے ۱۶ حلقوں میں کسی بھی شخص کیلئے تمام حصوں میں جانا مشکل تھا۔ کیونکہ ان دنوں غیر معمولی طور پر مسلسل شدید بارشیں ہو رہی تھیں اور بعض دنوں تک برفباری ہو رہی تھی۔

گو آئین کے تحت حلقہ بندیاں پچھلے انتخابات کی طرح ہی بحال رہنی چاہیئے تھیں لیکن اس مرتبہ ان میں رد و بدل کیا گیا۔ یہاں تک کہ نیشنل کانفرنسی امیدواروں کے مفاد کے لئے ان حلقوں کی از سر نو تشکیل کی گئی۔ وعدہ کے باوجود حلقہ بندی کے لئے کوئی کمیٹی مقرر نہیں کی گئی۔ اور حلقہ بندیوں کے اعلان سے پہلے مخالف امیدواروں تک سے مشورہ نہیں کیا گیا۔ ایسی یکطرفہ کارروائی کی انتہا یہ ہے کہ ۸ فروری ۵۷ء کو سرکاری گزٹ میں حلقہ بندیوں کی جو تفصیل شائع ہوئی ان میں تین دن بعد ہی تند بدل کر دیا گیا کیونکہ یہ حلقہ بندیاں نیشنل کانفرنسی امیدواروں کے لئے موزوں تر نہیں کی گئیں۔

نیشنل کانفرنس کے امیدواروں کی حمایت کے لئے سرکاری مشینری کا پوری طور پر استعمال کیا گیا۔ عام طور پر ریٹرننگ افسر، پریذائیڈنگ افسر ایسے لوگ ہی مقرر ہوئے۔ جو انتخابی پرچار کرتے رہے حالانکہ ان کے خلاف متعلقہ حکام کو پہلے درخواستیں دی جا چکی تھیں۔ پریذائیڈنگ اور پولنگ سٹیشنوں کے ناموں کا اعلان پولنگ کے آغاز سے صرف تین دن پہلے کیا گیا۔ اور بعض کیسوں میں مخالف امیدواروں کو اطلاع دیئے بنا پولنگ سٹیشن بدل دیئے گئے۔

"پولنگ اور گنتی کے روز ریٹرننگ افسران اور پولنگ افسروں اور پریذائیڈنگ افسروں نے بے ضابطگیوں کی حد درجہ پار کر لیں۔ پرجا پریشد کے پولنگ ایجنٹوں کو بھی پولنگ سٹیشنوں پر اس بات کی اجازت نہ دی گئی کہ وہ بیلٹ بکسوں کو سر بمہر کر سکیں۔ بیلٹ پیپروں اور شناختی سلپوں اور تعداد و شمار کے متعلق ٹکٹوں کی پڑتال کر کے انہیں سر بمہر کر سکیں۔ جن کیسوں میں ایسی مہریں لگانے کی بھی اجازت دی گئی۔ ان میں بھی ووٹوں کی گنتی کے وقت یہ دیکھا گیا کہ مہریں ثابت نہ تھیں بعض مقامات پر پرجا پریشد کے ایجنٹوں سے بدسلوکی کی گئی۔ اور انہیں پولنگ سٹیشنوں کی حدود سے باہر نکال دیا گیا۔ جس وقت بیلٹ بکسوں کو گنتی سے پہلے حفاظتی مقامات پر رکھنے کے لئے لیجایا گیا تو امیدواروں کے نمائندوں کو ساتھ چلنے کی اجازت نہ دی گئی حالانکہ بھارت بھر میں ایسی سہولتیں دی گئی تھیں بہت سے کیسوں میں بیلٹ بکسوں کو سرکاری خزانے میں محفوظ رکھنے کی بجائے ... ان میں ہیرا پھیری کرنے کی غرض سے انہیں ریٹرننگ افسروں کے گھر لے جایا گیا رکھا گیا۔ کئی مقامات پر ووٹوں کی گنتی میں بلاوجہ تاخیر کی گئی۔ بکسوں میں ہیرا پھیری کے متعلق پرجا پریشد کے ایجنٹوں نے جو شکایات کیں ان پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ پرجا پریشد نے جن ۱۸ حلقوں میں انتخاب لڑا۔ ان میں سے ۱۲ مقامات پر نیشنل کانفرنس امیدواروں کے فائدے کے لئے دوبارہ پولنگ کرایا گیا۔ انتخابات میں جو بے ضابطگیاں اور بے قاعدگیاں ہوئیں وہ تو ان مقامات پر دوبارہ پولنگ ہونے سے ہی ظاہر ہیں کیونکہ بھارت بھر میں صرف چند مقامات پر ہی دوبارہ پولنگ کرانے کی ضرورت لاحق ہوئی تھی۔

سرکار نے جموں و کشمیر میں جمہوریت کے قتل کا جو ڈرامہ کھیلا اور جس طرح حقوق انسانیت اور انصاف کے تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھا ہے اس کی بدولت ریاست کے امن پسند شہریوں کا جمہوریت پر سے اعتماد اٹھ گیا ہے۔ ریاست کے معصوم عوام کو جس حد تک دہشت اور پریشانی کا شکار بنایا گیا اس کی بدولت ریاست میں مجلسی ازم کے حق میں رجحان پیدا ہو گیا۔

حکمران ٹولے نے اس قسم کی حرکتوں سے جو ... اپنے تمام تر دعووں کے باوجود بھارت کے مفاد کو شدید ضرب پہنچائی ہے۔ اور موجودہ حالات میں بھارت سرکار نے مسئلہ کشمیر پر سلامتی کونسل میں جو حق پسند اور آئینی روش اختیار کی ہے اس کے خلاف پرچار کرنے اور اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے دشمنوں کو ایک موقع مہیا کر دیا ہے۔ ... اور افسوسناک حالات کے پیش نظر ...

... غور و خوض کے بعد ملک کے وسیع ... ملحوظ رکھتے ہوئے یہ طے کرتا ہے کہ بھارت سرکار کو ایک میمورنڈم ارسال کیا جائے جس ... کیا جائے۔ کہ بھارت میں کشمیر کو جو خاص ... اسے ختم کر دیا جائے خصوصاً ان حالات میں جبکہ ... کرشنا مینن واضح طور پر اس امر کی وضاحت کر چکے ہیں کہ ... بھارت کا ... قطعی ہے۔ اور جموں و کشمیر سٹیٹ ... بھارت کے ساتھ جو الحاق کیا تھا وہ قانونی ... نگاہوں میں بالکل جائز ہے۔ آج وہ ... آ پہنچا ہے کہ انتشار پسندانہ رجحانات کا خاتمہ کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے لازمی ہے کہ بھارت کا آئین کلی طور پر ریاست جموں و کشمیر پر نافذ ... اور جموں و کشمیر کے عوام ... اور اعتماد کی ... بھی ... پارلیمنٹ ... اور سپریم کورٹ کا دائرہ اختیار تسلیم کیا ...

ہم پورے زور سے بھارت سرکار کے ... کرتے ہوئے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ... ان محافظوں کے ہاتھوں ریاست میں قانون اور امن کی جو مٹی پلید ہوئی ہے جو بے ضابطگیاں اور بے عنوانیاں ہوئی ہیں ... ان حالات میں ... درخواست ہے۔ کہ بھارت کسی ہائیکورٹ کے ججوں پر مشتمل ایک آزاد اور غیر جانبدار ٹریبونل مقرر کیا جائے ... اعتماد بحال ہو سکے ... ہیں کہ بھارت کی سبھی سیاسی پارٹیوں ... کے نام پر رسائی حاصل کی جائے۔ کہ وہ ... بھارت ماتا کے تیئں اپنی کھگتی کے نام پر جمہوریت ... ان قاتلوں کے عوام کو بچائیں۔ اور ... کا مطالعہ کریں ... کے اس دور دراز ... بھارت کے حامی واحد عنصر کو سختی سے کچلا جا رہا ہے۔ ہم بھارت میں اپنے بھائیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ہم مظلوم و مقہور دیش بھگتوں کی نبض پر ہاتھ رکھیں۔ آج ریاست میں وہ وحشیانہ سلوک ہم لوگوں کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اور اس کے جو خطرناک نتائج ہوں گے۔ وقت ہے کہ ان کی طرف ... توجہ دی جائے۔ ورنہ ریاست ... پر مجبور رہیں گے۔ وہ اپنی عزت ... انصاف ...

جموں کشمیر پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کے فیصلے

جموں و کشمیر پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی نے اپنے حالیہ اجلاس میں فیصلہ کیا کہ آئندہ تنظیمی انتخابات میں ... مختلف یونٹوں پر مشتمل آرگنائزیشن بنائے گئے ہیں۔

سرکار کی غنڈہ گردی اور نانا شاہی کے باوجود ورکنگ کمیٹی نے ضلع ڈوڈہ کی سمبلی نشستوں پر الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ورکنگ کمیٹی نے ہریجنوں، پسماندہ اور کمزور طبقوں سے متعلقہ پرجا پریشد کے مینی فیسٹو کے حصہ کی وضاحت کرتے ہوئے پاس کیا کہ اس میں مندرجہ ذیل پیرا کا اضافہ کیا جائے۔

"اور کمزور سیکشن جیسے سکھ، گوجر اور دوسرے لوگ جو پاکستانی حملوں کی وجہ سے اجڑ کر تمام ریاست میں بکھرے پڑے ہیں پرجا پریشد ملکی مفاد کے مطابق ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے کام کرے گی" *

ایڈیٹوریل — ہفتہ وار سودیش جموں ۲۲ مئی ۱۹۵۷ء

ریاست کو بھیانک انقلاب سے بچایا جائے!

دنیا میں سینکڑوں بڑے بڑے انقلاب ظہور میں آئے لیکن ان انقلابات کا بغور اور باریک بینی سے مطالعہ کیا جائے۔ تو ایک ہی بڑی وجہ نظر آتی ہے۔ کہ جہاں کہیں بھی انقلاب آیا وہاں کے کرتا دھرتا طاقت اور اقتدار کے نشے میں مست ہو گئے تھے۔ حکومت کے نشے میں بدمست ہو کر انہوں نے انصاف اور انسانیت کا راستہ چھوڑ دیا۔ ظلم و جبر کی راہ اختیار کی اور وہ انسانیت کی حدوں سے حیوانیت تک پہنچ گئے۔ جسے دکھی عوام برداشت نہ کر کے بغاوت کے لئے کھڑے ہو گئے۔ لیکن اگر یہ کہا جائے کہ انقلابات چند ہی دنوں میں آ جاتے ہیں۔ بلکہ ایسے حالات [illegible] آہستہ آہستہ حالات پیدا ہوتے ہیں [illegible] چنگاریاں اندر ہی اندر سلگتی رہتی ہیں۔ اور وہ چنگاریاں [illegible] شعلے بن کر بھڑک اٹھتی ہیں۔ خون کی ندیاں بہہ جاتی ہیں۔ ہزاروں لوگ مارے جاتے ہیں۔ حکمرانوں کا نام تک مٹ جاتا ہے۔ بڑی بڑی حکومتوں کا نام و نشان تک نہیں رہتا۔ انقلاب [illegible] چاہے اچھے نتائج پیدا ہوں۔ لیکن اکثر صورتوں میں ان کے اندر ہونے والے خوفناک واقعات مدتوں تک انسانیت کے سامنے دردناک منظر پیش کرتے رہتے ہیں۔

ہندوستان کی آزادی کے بعد ریاست [illegible] بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ [illegible] آزادی کی منزلوں پر قدم بقدم آگے بڑھنا چاہتے تھے اور جمہوریت کی آزادی کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کے خواہاں تھے۔ ان کے ہاں آزادی [illegible] کا [illegible] آزادی کی بجائے اپنوں کی غلامی کے دردناک خنجر [illegible] طریقوں سے اور [illegible] ان پر چلنے شروع ہو گئے۔ ان کا [illegible] جن لوگوں کے ہاتھ میں اقتدار آیا ہے۔ بھینس کے مصداق [illegible] وہ اقتدار اور حکومت کے نشے میں [illegible] ساری دنیا بدل چکی ہے۔ آزادی اور جمہوریت کی [illegible] [illegible] بیٹھے ہیں۔ انہیں اس بات کا احساس نہیں کہ اس دیش کے اندر کسی دوسرے کا [illegible] ہے۔ ان پر خود غرضی اور اقتدار کی ہوس اس قدر [illegible] کہ وہ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اگر جینے کا حق ملا ہے۔ تو انہی کو۔ اور حکومتی کرسیاں ان کے باپ دادا کی وراثت ہو گئی ہیں۔ انہیں جس طرح وہ چاہیں استعمال کریں۔ اور جو لوگ ان کے خیال کے مطابق۔ ان کے نظریہ کے مطابق نہ چلیں گے۔ وہ انہیں اپنا ذاتی دشمن سمجھ بیٹھے ہیں جس کے لئے انہیں ہر ممکن طریقہ سے ختم کرنے کی سازشیں رچاتی ہیں۔ ان پر سختیاں کی جاتی ہیں۔ جب ان دکھیوں کی چیخیں اور کراہیں نکلتی ہیں تو ان کی اس کراہت بھری آواز کو اور بھی دردناک طریقوں سے دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ریاست کا گذشتہ نو ماہ دور جمہوریت کے جھوٹے دعویداروں کے مذکورہ [illegible] مظالم کی ایک دردناک مثال پیش کرتا ہے۔ کسی بھی وقت یہ سوچا کہ عوام حکمران لوگوں کی سختیوں۔ مظالم یا حکومتی ہتھکنڈوں سے دب گئے ہیں۔ تو یہ ایک غلط خیال ہے۔ ظلم اور بے انصافی سے عوام کو زیادہ دیر تک دبایا نہیں جا سکتا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے۔ [illegible] ماضی صدیوں کا [illegible] دیتا ہے۔ آج ریاست کے اندر اپنوں کی غلامی [illegible] ظلم اور ناانصافی کا خاتمہ کرنے کے لئے دکھی عوام اپنے دلوں میں ایک طوفان لئے بیٹھے ہیں۔ اور آج حالات کو دیکھ کر صاف جان پڑتا ہے۔ کہ ریاستی حکمران اپنے طرز عمل سے ملک کے اندر ایک خوفناک انقلاب کو دعوت دے رہے ہیں۔

دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے جس طرح انتخابات کا ڈرامہ رچا کر برسر اقتدار [illegible] نے کھلے طور پر انصاف کا خون کیا ہے۔ اور منصفانہ انتخابات کے جھوٹے اعلانات کر کے جس طرح جمہوریت کا گلہ کند چھری سے ذبح کیا ہے۔ اس سے یہ اندیشہ ہے۔ کہ دکھی دلوں کے اندر پہلے سے ہی سلگتی ہوئی چنگاریاں اس سے ہوا لے کر شعلے نہ بن جائیں اور ایک بھیانک انقلاب کی صورت اختیار کر لیں۔

اس سلسلہ میں ہندوستان کے رہنماؤں اور خاص طور شری جواہر لال نہرو جو آج دنیا کے اندر امن قائم رکھنے کی دہائی دے رہے ہیں۔ اور دنیا کے انسانوں کی آزادی کے ۵

۵ — خواہاں ہیں سے مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ وہ ذرا ٹھنڈے دل سے اور انصاف کی نظروں سے سوچیں کہ ان کے اپنے ملک کے اندر ہندوستان کے اس حصہ میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اور کس طرح انسانی آزادی کو پاؤں تلے روند کر آج بیسویں صدی کے اندر جنگل کا راج قائم کیا جا رہا ہے۔ اور پھر ان سے یہ بھی نویدن ہے۔ کہ بیشتر اس کے ریاست کے اندر کوئی خطرناک حالت پیدا ہو جائے۔ ہم نہیں چاہتے۔ کہ بھیانک انقلاب کے لئے ریاست میں پیدا ہوا ہی وجوہات تک پہنچ کر ان کا علاج ڈھونڈیں۔

اور ریاستی حکمرانوں سے بھی درخواست ہے۔ کہ خدا کے لئے دو منٹ کے لئے ٹھنڈے دل سے سوچیں۔ کہ جو کچھ آپ لوگ کر رہے ہیں۔ اس کے نتائج کیا نکل سکتے ہیں۔ اور جس طرح آپ انتخابات کا ڈھونگ رچا کر عوام کے زخموں پر نمک پاشی کر رہے ہیں۔ اور انصاف کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ کیا اسی کا نام آزادی اور جمہوریت ہے؟

ایک ڈوگرہ مہیش کے قلم سے

"عوامی غدار"!

۱

اس دھرتی نے جہاں بڑے بڑے مہان پرشوں کو جنم دیا ہے۔ وہاں ایسے لوگ بھی پیدا کئے ہیں جنہوں نے خود غرضی کی خاطر ملک سے غداری کی۔ عوام کو دھوکا دیا۔ اور چند سکوں کے لالچ میں آ کر ضمیر کو ہی نہیں بلکہ قوم کو فروخت کرنے میں بھی عار نہ سمجھی۔

آج کل ریاست کے اندر گرد و پیش کے ماحول پر جب نظر دوڑائی جائے۔ تو اس قسم کے لوگوں کی تعداد معمول سے کچھ زیادہ ہی دکھائی دیتی ہے لیکن [illegible] اس بات کی ہے۔ کہ وہ لوگ عوام [illegible] ملک سے غداری کرنے کے بعد بھی عوام کو بیوقوف بنانا چاہتے ہیں۔ ان کے سروں کے سرتاج بن کر ہی ان پر مسلط رہنا چاہتے ہیں۔ اور اس قدر بے شرم ہو گئے ہیں۔ کہ کل تک جس کے متعلق وہ کچھ اور کہتے تھے۔ آج اس کے بالکل برعکس کہہ رہے ہیں۔ اور جس چیز کو کل تک وہ زہر بتلا کر اس سے بچنے کی دہائیاں دیتے تھے آج وہ لوگ [illegible] زہر امرت کہہ کر پینے کی تلقین کر رہے ہیں۔

ان [illegible] بدسا؟ یہی کہ ضمیر بیچ ڈالی اور عوام کو بیوقوف سمجھ کر پھر عوام کے خادم ہیں کسی کی ذات پر حملہ کرنا گناہ ہوتا ہے۔ ایسا عام خیال ہے۔ لیکن جو ذات سیاست میں عوام کو دھوکا دے [illegible] سے چار سو بیس کرے۔ اس کی حقیقت کو سامنے نہ لانا بھی ایک گناہ ہو گا چنانچہ اس دیش کی ان ہستیوں کا ذکر چھیڑ دینا ہی مناسب ہو گا۔ تاکہ کوئی حقیقت سے ناآشنا نہ رہنے پائے۔

ایسے لوگوں میں سے ایک ہیں شری مان گردھاری لال وشنو گپت جی۔ آپ کئی سال تک ہندو سبھائی رہے۔ اور سبھا کی لیڈری کے دوران ایسی ایسی باتیں کہیں کہ خدا کی پناہ۔ ہندوؤں کو مذہب کے نام پر مسلمانوں کے خلاف ابھارا اور ریاست کے خرمن امن میں آگ لگوائی مظفر آباد میں آج سے کوئی پچیس سال پہلے ہندو سبھا کی کانفرنس میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے اس حد تک پہنچ گئے۔ کہ چونکہ مسلمان اس لئے پیدا ہوئے ہیں کہ ہندو ان پر حکومت کریں۔ چنانچہ اس کا نتیجہ قدرتی طور پر جو ہونا تھا وہی ہوا اس کے بعد دلی میں جا کر اپنا شمار ہندو سبھائی لیڈروں میں کئی سال تک کرتے رہے اور ریاستی ہندوؤں کی بدحالی میں آنسو بہاتے رہے۔ اس کے بعد پانچ چھ سال تک اپنے آپ [illegible] جا بیٹھ [illegible] کرتے رہے [illegible] کہ پانی [illegible]۔ لیکن جب دلی میں کام نہ چلا۔ تو جموں چلے آئے بقول گردھاری لال صاحب کے خود ہی وہ بخشی صاحب کے کہنے پر یہاں آ گئے۔

جموں پہنچ کر ڈپٹی چودری منسٹروں کی کوٹھیوں کے چکر کاٹتے رہے۔ اور عوامی تحریک کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کے لئے کچھ یار لوگوں کو ساتھ لے کر یہ ڈوگرہ لیبر پارٹی بنائی۔ مال ہضم ہوا۔ لیکن دال نہ گلی۔ چنانچہ پھر شرنارتھیوں کی رہنمائی کا ٹھیکہ لینے کے ساتھ ساتھ راجندر بازار میں کسٹوڈین کی دکان بھی مل گئی۔ شرنارتھیوں کا انصاف حاصل کرنے کے لئے اندولن بند کروا کر خلعت حاصل کی اور اب جنتا جماعتوں اور لیڈروں کے بیوپاری بخشی غلام محمد پردھان آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کی گود میں چلے گئے ہیں اور وہ نیشنل کانفرنس جسے وہ ملک کا دشمن۔ عوام کا دشمن اور قوم کا دشمن قرار دے کر عوام کو اس سے بچنے کی اپیلیں ہی نہیں کرتے رہے۔ بلکہ اس کے خلاف عوام کو منظم ہونے کا راگ الاپتے رہے۔ آج گردھاری لال اسی نیشنل کانفرنس کے کام پر نظر کہہ رہے ہیں ملک کی ایک ہی عوامی تنظیم نیشنل کانفرنس ہے ملک کا ایک ہی نیتا بخشی غلام محمد ہے۔ اور جو کچھ بھی ہے .... جو نیشنل کانفرنس ہی نیشنل کانفرنس ہے۔ یہ پارٹی شد رحمن کا روح رواں ہونے کا گردھاری لال صاحب نے دعویٰ کیا کرتے تھے) [illegible]

ریاست کے دکھی عوام اپنے جذبات کو قابو میں رکھتے ہوئے بڑے صبر اور تحمل مزاجی سے کا

سنسار میں زندہ وہی لوگ اور قومیں رہ سکتی ہیں جو ہر مصیبت کا مقابلہ جوانمردی سے کرتی ہیں اور مجھے خوشی

ریاستی حکمران ہندوستی کی آڑ میں بدترین قسم کی وطن دشمنی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور وطن پرست و قوم پرست عوام کو د

جموں - یہاں گذشتہ ہفتہ پرانی منڈی میں شیخ عبدالرحمان ممبر ورکنگ کمیٹی جموں کشمیر پرجاپریشد کی صدارت میں بھاری پبلک جلسہ ہوا - باوجود اس امر کے ڈپٹی کمشنر نے پبلک جلسہ کے لئے بذریعہ لاؤڈ سپیکر منادی کرنے کی اجازت نہ دی تھی تاہم جلسہ میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور حاضرین میں بے پناہ جوش و خروش تھا۔

جلسہ میں پرجاپریشد کے پردھان پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انتخابات میں کانفرنسی سرکار نے جس دھاندلی اور دھکے شاہی کا مظاہرہ کیا ہے - وہ انتہائی شرمناک ہے - لیکن ریاستی حکمرانوں نے ایسا کرکے نہ صرف جمہوریت اور انصاف کا خون کیا ہے - بلکہ ملک کے دشمنوں کو پراپیگنڈہ کرنے کے مواقع مہیا کر کے دیش کے کاز کو شدید زک پہنچائی ہے آپ نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اس بات کو تو ہر کوئی سمجھتا ہی تھا کہ گورنمنٹ بخشی غلام محمد کی ہی بنتی ہے لیکن ریاستی سرکار الیکشن منصفانہ طور پر کروا کر اپوزیشن کو اسمبلی میں آنے کا موقع دیتی تو یہ نہ صرف ملک کی خوش قسمتی ہوتی - بلکہ اس سے دنیا کے اندر سارے دیش کا راونچا ہوتا کہ ریاست میں جمہوریت پھل پھول رہی ہے - پنڈت جی نے ہندوستانی رہنماؤں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں برسر اقتدار لوگوں نے من مانیوں سے جو خطرناک حالات پیدا کر دیئے ہیں - اور جس طور یہاں پر وطن پرست عوام کو دبایا جا رہا ہے - اس پر انہیں بڑے ٹھنڈے دل سے وچار کرنا چاہیئے - کہ ہندوستان کے اس حصہ میں دیش بھگت عوام پر کیا کیا ظلم و ستم ڈھائے جا رہے ہیں - آپ نے مزید کہا اس سلسلہ میں پرجاپریشد ایک عرصہ سے چیخ و پکار کر رہی ہے - اور بار بار ہندوستان کے ذمہ دار لوگوں کی توجہ دلائی گئی ہے - اور پھر بھی دلائیں گے - لیکن آخر برداشت کی بھی کوئی حد ہوتی ہے - ہندوستان کے پریس کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے اس بات پر بڑے افسوس کا اظہار کیا کہ چند ایک وطن اور عوام کا درد رکھنے والے اخبارات کے سوا سارا

پریس ہماری آواز کو دبا رہا ہے - اور جہاں تک کہ ورکنگ کمیٹی میں پاس شدہ ریزولیوشن کو شائع نہیں کیا گیا ہے - حالانکہ کسی بھی جمہوری ملک میں ایسا کرنا پاپ ہے - یہ بات الگ ہے کسی اخبار کی اپنی رائے کچھ بھی ہو سکتی ہے ....

....

....

پہلے اس کے لئے ہر طرح کی تیاری ضروری ہے - باقی وقت آئے گا جو لوگ آج ہماری بات سننے کے لئے تیار نہیں انہیں مجبور ہو کر کل ہماری باتوں کو سننا ہوگا۔

سردار سنت سنگھ جی تیغ نے ایک ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جب جنتا پر ظلم اور انیائے ہوتا ہے - تو قدرت اس سے نجات

کے الزام لگانے والے خود کس قسم کا فرقہ پرستانہ مظاہرے کر رہے ہیں - وہ مسلمانوں میں جا کر نیشنل کانفرنس مسلمانوں کی جماعت ہے اور ہندو علاقوں میں جا کر کہتے ہیں کہ پرجاپریشد مسلمانوں کی ہے - اس پر مسلمان قابض ہو گئے ہیں - لیکن اس کے باوجود جہاں جہاں بھی پولنگ ہوا ہے - اسی فیصدی سے زیادہ ہندو اور مسلمانوں نے پرجاپریشد کو ووٹ دیئے ہیں - یہ بات الگ ہے کہ حکومت نے دھکے شاہی سے کام لے کر نتائج کچھ اور ہی دکھائے ہیں - آگے چل کر شیخ صاحب نے کہا کہ جن لوگوں نے پاکستان زندہ باد کے نعرے لگائے وہ لوگ جنہوں نے عوام کو دھوکا دیا اور اپنی اغراض کے لئے بک گئے انہیں عوام کا اعتماد حاصل نہ ہونے کے باوجود لوگوں پر نمائندے بنا کر ٹھونسا جا رہا ہے - اور عوام کو دبا کر ہندوستان کا نام بدنام کیا جا رہا ہے ....

....

....

.... گویا ہماری ریاستی سرکار ہندوستی کے نعروں کی آڑ میں ہند پرست عوام کو ہی دبا رہی ہے۔

شیخ عبدالرحمان نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ وہ لوگ جنہوں نے ۱۹۴۷ء میں مسلمانوں کے خاندان کے خاندان تباہ کروائے - اور قتل و غارت کا بازار گرم کروایا انہیں آج وہ لوگ نیشنل کانفرنس کا لبادہ اوڑھ کر نہ صرف بڑے قوم پرست بن رہے ہیں - بلکہ وہ بخشی صاحب کے منظور نظر بن کر ممبر اسمبلی و منسٹر بنے ہیں - اس طرح وہ مسلمان جنہوں نے فسادات ملک کے خرمن امن میں آگ کی چنگاریاں ... طریقوں سے عوام کے جذبات کو ابھارا - ... میں آکر طرح طرح کے رنگ بدلے - آج ... ممبر اسمبلی بنائے گئے - اور وہ قوم پرست بن ... کار بندلوگوں پر ظلم و ستم ڈھا رہے ہیں - آ...

ضلع ڈوڈہ کے ووٹران کا فرض

ضلع ڈوڈہ حلقہ کشتواڑ میں پرجاپریشد کے امیدواروں کے کاغذات نامزدگی مسترد کرنے کے بعد باقی چاروں نشستوں پر پرجاپریشد کے امیدوار الیکشن لڑ رہے ہیں ریاست بھر اور خصوصاً ضلع ڈوڈہ میں برسر اقتدار ٹولے کی تاناشاہی - غنڈہ گردی اور لاقانونی کا خاتمہ کرنے کے لئے ضلع ہذا کے ووٹران پر فرض عائد ہوتا ہے - کہ وہ بغیر کسی دباؤ یا لالچ کے اپنا قیمتی ووٹ پرجاپریشد کے امیدواروں کو دیکر اپوزیشن کو مضبوط بنائیں۔

پرجاپریشد کے امیدوار

(۱) حلقہ بھدرواہ —— کوتوال سوامی راج بی اے - ایل - ایل - بی

(۲) حلقہ بھلیس —— شیخ عبدالرحمان

(۳) حلقہ ڈوڈہ —— ڈاکٹر شادی رام

(۴) حلقہ رام بن —— شری بھو رام

اپنا ووٹ ڈالتے وقت چڑھتے سورج کا نشان یاد رکھیں

.... آج بھی جو لوگ ریاست کے اندرونی حالات پر پردہ پوشی کر کے یہاں کی دکھی اور دیش بھگت جنتا کی چیخ و پکار کو دبا رہے ہیں کہتے کو وہ بھلے ہی اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے کچھ کیوں نہ بہانہ کریں - لیکن حقیقت میں وہ پرائی آگ کے بیننے میں مددگار بن رہے ہیں - جس کے نتائج نہ اچھے ہوئے ہیں اور نہ ہی آئندہ ہو سکتے ہیں - گذشتہ کے تلخ تجربات ہمارے سامنے ہیں۔

پنڈت جی نے عوام سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ جنتا جو پہلے ہی دکھی چلی آ رہی تھی - انتخابات میں اس سے بڑا انیائے ہونے اور بھی بہت زیادہ دکھی ہو گئی ہے - لیکن میری یہی درخواست ہے کہ عوام اپنے جذبات کو قابو میں رکھتے ہوئے صبر سے کام لیں اور ہر قدم کے لئے مناسب وقت کا انتظار کریں - کیونکہ کسی بھی قدم اٹھانے سے

دلانے کے لئے خود بخود راستے نکال دیتی ہے۔ اور پروگرام سامنے آ جاتے ہیں اتہاس اس بات کا ساکھشی ہے - شری تیغ نے کہا - کہ اس سنسار میں زندہ وہ لوگ اور قومیں رہ سکتی ہیں جو ہر مصیبت کا زندہ دلی سے مقابلہ کرتی ہیں اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ اس دیش کے بہادر اور غیور لوگوں نے ظلم کے سامنے سر جھکانے کی بجائے ہمیشہ ظالم سے ٹکر لی ہے۔ باقی ملک کے غدار - جنتا کے غدار ہر جگہ ہوتے ہیں - اس سے عوام کو حیرانگی نہیں ہونی چاہیئے۔

جلسہ میں شری شام لال جی شرما ستی پردھان پرجاپریشد نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ انتخابات میں سرکار نے جو کچھ کیا ہے، اس سے عوام میں بے حد بے چینی پیدا ہو گئی ہے، لیکن کسی بھی جگہ عوام میں بے چینی اور پریشانی کے نتائج ملک اور حکومت کے لئے کبھی اچھے برآمد نہیں ہو سکتے۔

شیخ عبدالرحمان نے مثالیں اور واقعات کا حوالہ دے کر بتایا کہ پرجاپریشد پر فرقہ پرستی

[illegible] قدم اُٹھانے کیلئے مناسب وقت کا انتظار کریں۔ یوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر پرجاپریشد کی اپیل

[illegible] کے بہادر اور غیور لوگوں نے ظلم کے سامنے سر جھکانے کی بجائے ہمیشہ ظالم سے ٹکر لی ہے سردار سنت سنگھ جی تیغ کی تقریر

[illegible] دشمنوں کو اُبھارا جا رہا ہے۔ شیخ عبدالرحمان نے نیشنل کانفرنسی حاکموں کی ہندو دوستی کا بھانڈا پھوڑ دیا۔

[illegible] رحمان نے عوام سے اپیل کرتے ہوئے کہا [illegible] اور گرگٹ کی طرح رنگ بدل کر انتشار [illegible] لیڈروں سے خبردار رہیں۔ آج ریاستی [illegible] جا رہے ظلم و ستم کا خاتمہ کرنے کا واحد حل یہی ہے کہ مظلوم جنتا متحد ہو کر انتشار پیدا کرنے والوں کی سازشوں کا منہ توڑ جواب دے۔ لالچوں میں آ کر یا حکومتی دباؤ میں آ کر دب جانا مظلوم عوام کے دُکھوں میں اضافہ کرنے والی بات ہوگی۔ اور ملک و قوم کے ساتھ شدید ناانصافی ہوگی۔

نامزدگی جارکس امیدواروں کے بلا کسی وجہ مسترد کر کے نیشنل کانفرنسی امیدوار کی بلا مقابلہ کامیابی کا اعلان کر کے یہاں کے چالیس ہزار عوام کا سیاسی قتل کیا ہے جس سے علاقہ بھر میں غم و غصہ اور شدید بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ ریٹرننگ آفیسر مذکور کے رویہ سے قبل جوڈیشل انکوائری کروائی جائے۔ اور تحصیلدار مذکور کے خلاف ایکشن لیا جائے۔ بصورت جو حالات پیدا ہوں گے۔ وہ ملک عوام اور حکومت کسی کے لئے بھی سود مند نہیں ہوں گے۔ ریزولیوشن کے ساتھ یہ بھی پاس ہوا کہ ریزولیوشن ہذا کی کاپیاں تمام متعلقہ حاکموں کو بھیج دی جائیں۔

پنچھی جی نے بتایا کہ ہمارے ریاستی حکمرانوں نے کسی مسلمان کو دبانا ہو۔ تو اُسے پاکستانی کہہ دیا جاتا ہے۔ اور کسی ہندو کو دبانا ہو تو اُسے سنگھی کہہ کر اُس پر ظلم ڈھائے جاتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے فسادات کروائے۔ بے گناہوں کے خون سے ہولی کھیلی۔ اور طرح طرح کے رنگ بدلے۔ آج نیشنل کانفرنس کا لبادہ اوڑھ کر بڑے قوم پرست بن رہے ہیں۔ اور دوسروں کو فرقہ پرست کہہ کر انہیں دبایا جاتا ہے۔

گورو سنگھ سبھا جموں کا چناؤ

گورو سنگھ سبھا جموں کا چناؤ ہوئے زائد از عرصہ دو سال ہونے لگا۔ مگر نہ جانے کن مصلحتوں کی بناء پر آج تک چناؤ نہیں کروائے گئے ہیں۔ اب سنگھ سبھا کے جنرل ممبران نے سیکریٹری سنگھ سبھا کو چناؤ کروانے کے لئے دس دن کا نوٹس دیا ہے۔ بصورت دیگر حسب ضابطہ چناؤ کروا لئے جائیں گے۔

شیخ عبدالرحمان کو کامیاب بنانے کیلئے عوامی رہنماؤں کی اپیل

حلقہ بھلیس کے پنڈت امر چند جی شرما۔ شیخ غلام رسول صاحب۔ شیخ عبدالعزیز صاحب کوتوال مادھو لعل۔ غلام محمد صاحب لون۔ شری دھرم سنگھ۔ محمد اکبر خاں صاحب لون اور دیگر سرکردہ رہنماؤں نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ نیشنل کانفرنس کی سرکار نے ہمیشہ اُن کے پچھڑے ہوئے دیہاتی علاقہ کو سیاسی۔ سماجی اور اقتصادی طور پر نظر انداز کئے رکھا ہے۔ اور کانفرنس کی جماعت نے پسماندہ دیہاتیوں کو پیچھے ڈال کر اُن پر دوسروں کو ٹھونسنے کی کوشش کی ہے۔ جنہوں نے اُن کی بری حالت کو سدھارنے کی طرف قطعاً کوئی دھیان نہیں دیا ہے۔ لیکن دیہاتیوں کی خوش قسمتی ہے کہ اُن کا اپنا رہنما شیخ عبدالرحمان نیشنل کانفرنس کی طرف سے اُن پر ٹھونسے گئے امیدوار عبدالغنی گونی کے مقابلہ میں الیکشن میں کھڑا ہوا ہے۔ علاقہ ہذا کے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے محبوب رہنما شیخ عبدالرحمان کو ووٹ دے کر کامیاب بنائیں۔ اور اپنی پسماندگی کو ختم کرنے کے لئے اس سنہری موقع کا فائدہ اُٹھائیں۔ جس کے لئے اُن کی صندوقچی کا نشان چڑھتا سورج یاد رکھیں ⁂

۱۸۵۷ء کے شہیدوں کی شتابدی

جموں ۱۰ از نمائندہ پرجا پریشد کی طرف سے ۱۸۵۷ء کے شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کرنے کے سلسلہ میں پرانی منڈی میں شری شام لعل صدر پرجا پریشد کی صدارت میں ایک شاندار پبلک جلسہ ہوا جس میں شری امر ناتھ گپتا سٹی سیکرٹری شری وشنو دت جی میونسپل کونسلر۔ شری جوالا پرشاد وکیل۔ مہنت شیو داس جی۔ اور شری شام لعل جی نے تقاریر کیں اور شہیدوں کو شردھانجلی ارپن کی۔

کشتواڑ کے ریٹرننگ آفیسر کا "جنازہ"

کشتواڑ میں پرجا پریشد اور آزاد امیدواروں کی غیر قانونی طور پر جو درخواستیں مسترد کر کے نیشنل کانفرنس کے امیدوار کی بلا مقابلہ کامیابی کا [illegible] خلاف کشتواڑ تحصیل بھر میں یوم ماتم [illegible] کشتواڑ خاص میں ایک بھاری جلوس [illegible] اور ریٹرننگ آفیسر تحصیلدار بدری ناتھ [illegible] بنا کر جلایا گیا۔ اس کے بعد ایک بھاری [illegible] ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس [illegible] ریٹرننگ آفیسر کشتواڑ پنڈت بدری ناتھ [illegible] تحصیل اسمبلی کے انتخابات میں نے کاغذات

ڈوڈہ میں پبلک جلسہ

ڈوڈہ ۱۶ مئی۔ آج یہاں چوک جامع مسجد میں سردار بچن سنگھ جی تحصیل پردھان کی صدارت میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا جس میں سردار بچن سنگھ جی پنچھی ممبر ورکنگ کمیٹی جموں و کشمیر پرجا پریشد۔ شری دیا پرکاش پانڈہ ایم۔ اے ایل ایل بی اور دوسرے رہنماؤں نے تقاریر کیں جلسہ میں حاضری دو ہزار کے قریب تھی اور یہ جلسہ قصبہ کے اندر اپنی قسم کا پہلا جلسہ تھا جس میں حاضرین نے تقریروں کو اس قدر اشتیاق کے ساتھ سُنا ہو۔

جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سردار بچن سنگھ پنچھی نے کہا کہ سرکار نے عوام میں مختلف طریقوں سے انتشار پیدا کر کے اُن پر سختیاں اور ظلم کئے ہیں لیکن ظلم کا خاتمہ کرنے کا واحد حل یہی ہے کہ مظلوم متحد ہو جائیں۔ اور برسر اقتدار لوگوں کے عوام میں انتشار پیدا کرنے والے ہتھکنڈوں کو سمجھیں۔ شری

از یں ہی ایسا کرنے کا خدشہ تھا۔ چنانچہ جس کے متعلق یہاں کی پبلک نے متفقہ احکام کو بذریعہ تار ہا استدعا کی تھی کہ جوڈیشل افسر کی موجودگی میں تحصیلدار کو ریٹرننگ آفیسر نہ لگایا جائے۔ اس شخص سے انصاف کی کوئی توقع نہیں۔ لیکن شومیئے قسمت سے عوام کی عرضداشتوں پر کوئی قدم نہ اُٹھایا اور زبردستی اس بدکردار کو اتنی بھاری ذمہ واری سونپ کر ایک سازش کے تحت دیدہ دانستہ طور پر کشتواڑ کے چالیس ہزار عوام کا سیاسی قتل کروایا گیا ہے۔ الیکشن کمشنر نے بذریعہ تار ہا عوام کو طفل تسلیاں دی تھیں کہ تحصیلدار کو اس قسم کی ہدایات کر دی گئی ہیں کہ وہ کسی قسم کی بے ضابطگی نہ کرے۔

جو کچھ ہوا ہے۔ اس کی موجودگی عوام کا یہ بھاری اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس معاملہ میں فوری طور پر

ایک سنت کی بانی

جس راج میں انیائے۔ اندھیر۔ پاپ اور بھرشٹاچار بڑھ جاتا ہے۔ وہاں بے وقت کی بارشیں ہوتی ہیں۔ طوفان اور سیلاب آتے ہیں۔ قحط پڑتے ہیں۔ خدائی قہر رہتا ہے۔

اور

جنتا اتی دُکھی ہو جاتی ہے ⁂

(۲) انہیں اُن کے حق سے محروم رکھنے کے لئے جان بوجھ کر شرارت کی جا رہی ہے۔ اور وہ خود غرض الناؤں کی اس بُرائی کو ہرگز نہیں چلنے دے گی۔ چنانچہ آخر وہ بہادر عورت جب بیچ کے قریب اپنا ووٹ ڈالنے کے بعد ہی گھر واپس ہوئی۔

برسرِ اقتدار ٹولے کی طرف سے عوام میں انتشار پیدا کرنے کی ناپاک حرکتیں

عوامی رہنماؤں کی طرف سے اظہارِ مذمت

جموں ۱۵ مئی - پچھلے دنوں نیشنل کانفرنس کے اخبار جموں سندیش میں پرجا پریشد کے صدر پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ سے منسوب کر کے کارپردازوں نے ایک فرضی تقریر شائع کروائی - جس میں سکھوں کے خلاف نہایت نازیبا الفاظ کا استعمال کیا گیا تھا - تقریر ہذا کے چھپنے کے بعد سنٹرل دفتر پرجا پریشد سے باقاعدہ طور پر تردید شائع کی گئی - مگر کارپردازوں نے ڈوگروں اور سکھوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا کرنے کی غرض سے ایک اور ناپاک کوشش کرتے ہوئے دو سکھوں کی طرف سے اسی فرضی تقریر کا گورمکھی میں اشتہار چھپوایا ہے - اور جسے بھاری تعداد میں سکھوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے -

پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی نے اس فرضی تقریر کے متعلق ایک بیان میں کہا ہے - کہ میں نے عاقل پور میں یا کسی دوسری جگہ سکھوں کی شان کے خلاف قطعاً اس قسم کے الفاظ کا استعمال نہیں کیا ہے لیکن اس قسم کے بیہودہ پراپیگنڈہ کے پس پردہ عوام میں انتشار پیدا کرنے کی ایک ناپاک سازش معلوم ہوتی ہے - جس سے عوام کو خبردار رہنا چاہیئے -

سردار بسنت سنگھ جی تیغ صدر ریاستی اکالی دل نے اس سلسلہ میں ایک بیان میں کہا ہے - کہ کانفرنسی حکمرانوں کے ظلم و ستم کا خاتمہ کرنے کے لئے عوام کی جدوجہد سے درحقیقت ایک زلزلہ سا پیدا ہو رہا ہے - عوام کے اتحاد سے بوکھلا سرکاری کارپردازوں نے انتشار پیدا کرنے کے لئے اس قسم کے شرمناک ہتھکنڈوں کا استعمال شروع کر دیا ہے جس سے لوگوں کو پوری طرح باخبر ہو جانا چاہیئے - سردار بسنت سنگھ جی صاحب ایڈیٹر پنتھ سیوک نے اس سلسلہ میں اپنی اخبار میں حسب ذیل نوٹ لکھا ہے - "بے چارہ جموں سندیش اخبار بند ہو چکا ہے - اس کے پچھلے ایک شمارہ میں پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر پرجا پریشد کے نام سے منسوب کر کے ایک سکھ کے نام پر ایک تقریر شائع کی گئی - کہ پنڈت جی نے سکھوں کے بارے میں سخت برے اور تضحیک آمیز الفاظ تقریر میں استعمال کئے - یہ تقریر عاقل پورہ میں بتائی گئی - جس کی تردید کسی دوسری جگہ درج ہے - اور ساتھ ہی جموں سندیش نے فرقوں کو نوٹس کے ذریعہ بھی پنڈت جی نے مطلع کر دیا ہے - کہ کیوں نہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے - ہم نے جب یہ تقریر پڑھی تو حیران ہو گئے - کہ ایک اخبار جو گورنمنٹ کے روپیہ سے شائع ہوتا ہے - اور جس کے وزیر قوم پرست ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں - نے یہ بیہودہ اور بےپر خبریں شائع کی - ہمیں پنڈت جی سے یہ دریافت کر کے خوشی ہوئی ہے - کہ انہوں نے اس خبر کو غلط ہی نہیں بلکہ شرانگیز بتایا اور کسی سازش کی طرف اشارہ کیا - لیکن جموں سندیش کے ان سکھوں کے دوستوں سے ہم پوچھنا چاہتے ہیں - کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اگر آپ کا ایسی غلط اور بے بنیاد کارروائیاں شائع کرنے کا جموں میں ہندو سکھ منافرت پھیلانا اور فساد کرانا مطلب نہیں - تو آپ نے نیشنل کانفرنس کے جلسوں میں مہاویر تیاگی کے وہ الفاظ کیوں شائع نہیں کئے جو انہوں نے مجموعی طور پر سکھوں کا مذاق اڑاتے ہوئے کہے تھے - اور جن کی انہیں تحریری معافی مانگنی پڑی تھی - کتنے ستم کی بات کہ ہندوستان کی ڈیفنس منسٹر (سکھوں کے بارہ بج گئے) جیسے الفاظ تقریر میں بولے جہاں ریاست کے منسٹر اور سینکڑوں سکھ بھی براجمان تھے - لیکن کسی نے اس کی تردید نہ کی اور نہ یہ رپورٹ جموں سندیش میں چھپ سکی - اسی طرح سارے بھارت کے بدنام فرقہ پرست مولوی حیدر شرما نے برانی منڈی میں کہا - کہ سکھ نہ کوئی فرقہ ہے نہ قوم یہ خواہ مخواہ کی ایک چیز ہندوستان میں پیدا ہو گئی ہے - جو ختم ہو جائے گی - یہ الفاظ بھی جموں کی صحافت پی گئی - اور کسی اخبار نے بغیر پنتھ سیوک کے ان کا نوٹس نہ لیا - اسی طرح یاد اپر نام سنگھ کو بلا کر ماسٹر جی کو گالیاں دلوائی گئیں - لیکن عاقل پورہ میں ایک سکھ کے جذبات بنا کر اس اخبار میں جس قسم کی اشتعال انگیزی اور بدترین فرقہ ذہنیت کا مظاہرہ کیا ہے - ہم اس کی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکے - آج چونکہ یہ اخبار اپنے کئے کی سزا بھگت چکا ہے - اور اس کے منافرت پھیلانے والے فرقہ ادیب ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے ہیں - ہم انہیں صرف اتنا ہی کہہ دینا چاہتے ہیں - کہ آپ کے اس اشتعال سے سکھ کبھی نہیں بھڑک سکتے - اور جموں کا بچہ بچہ پنڈت پریم ناتھ جی کی شرافت کا قائل کبھی یہ یقین بھی نہیں کر سکتا کہ پنڈت جی جیسا مدبر لیڈر ایسے الفاظ ایک بہادر قوم کے واسطے کہے بہرحال آپ لوگ آئندہ اپنے فطرتی دماغ کو کنٹرول میں رکھنے کی کوشش کریں -"

بنیادی جھوٹ پر سماج وادی یووک سبھا کا قیام

شری ملکھی رام ایم ایل اے کا اظہار لاتعلقی

(خاص نمائندہ سے)

جموں - ۱۷ مئی - پچھلے دنوں ایک اشتہار دیواروں پر چسپاں کیا گیا - جس کے ذریعہ سماج وادی یووک سبھا کے قیام اور چناؤ کا اعلان کیا گیا تھا - اس کے بعد چناؤ سے متعلق اخباروں میں خبر بھی شائع ہوئی - لیکن اس سلسلہ میں دو نوجوانوں نے ہمارے پاس شکایت کی ہے - کہ دس بارہ آدمیوں کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں سماج وادی یووک سبھا بنانے کے متعلق ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں - چنانچہ جب باتوں باتوں میں سبھا کے چناؤ کا سوال پیدا ہوا تو میٹنگ بلانے والوں نے کہا کہ چناؤ پھر کریں گے - لیکن دوسرے دن ہماری حیرانگی کی حد نہ رہی جب دیواروں پر چسپاں شدہ اشتہار میں چناؤ کے بعد عہدے داران کا بھی اعلان کیا گیا تھا - اور پھر اس اشتہار میں ایسے لوگوں کو بھی عہدے دار ظاہر کیا گیا ہے جو میٹنگ میں حاضر ہی نہ تھے - ہم اس نام نہاد فرضی چناؤ کی مذمت کرتے ہوئے عوام کو خبردار رہنے کی اپیل کرتے ہیں -"

شری ملکھی رام ایم - ایل - اے جنہیں اشتہار و خبروں میں سماج وادی یووک سبھا کا صدر ظاہر کیا گیا ہے نے ہمارے نمائندہ خصوصی کو ایک انٹرویو میں بتایا ہے کہ انہیں کوئی پتہ نہیں کہ سبھا کا چناؤ کب ہوا ہے - اور ہے - کہ کچھ ایک دوستوں نے سماج وادی یووک سبھا کا قیام عمل میں لانے کے سلسلہ میں مجھ سے بات چیت کی تھی - اور بتایا تھا - کہ یہ ایک بالکل کلچرل اور غیر سیاسی پارٹی ہوگی اور اس کا کسی سیاسی جماعت سے تعلق نہ ہوگا لیکن بعد میں پتہ چلا ہے - کہ سماج وادی یووک سبھا ایک آل انڈیا پارٹی ہے - اور جو پرجا سوشلسٹ پارٹی کی ایک شاخ ہے - چنانچہ اس صورت میں میرا یووک سبھا ہذا سے کوئی تعلق نہیں ہے - میں ظاہر ہے کہ منڈل کا ایک ادنےٰ سیوک ہے - اور اس قسم کی کسی دوسری سیاسی جماعت سے میرا کوئی سمبندھ نہیں ہے -

---

ریاسی میں مظاہروں کا پروگرام

جموں ۱۶ مئی - تحصیل ریاسی سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے - کہ نیشنل کانفرنسی نمائندہ کو جس نازیبا ڈھنگ سے حکمران ٹولہ نے کامیاب کرایا ہے - اس سے ریاسی تحصیل کے عوام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے - تحصیل کے ہر گاؤں اور قصبہ میں حکومت کی اس ڈاکہ زنی کے خلاف لوگ اپنے کو تیار کر رہے ہیں - عوام نے یہ فیصلہ کیا ہے - کہ اس سیٹ کی عذرداری داخل کی جائے - اور عذرداری پر آنے والے اخراجات کا مقابلہ کرنے کے لئے ابھی سے لوگوں نے رضاکارانہ مالی امداد ریاسی بھیجنا شروع کر دی ہے - ایک اطلاع سے یہ بھی پایا جاتا ہے - کہ نیشنل کانفرنسی امیدواروں کے خلاف مظاہرے کئے جائیں گے - اور لوگ ان کا ہر پہلو میں بائیکاٹ کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں -

(نامہ نگار)

کرایہ بڑھا دیا گیا

نیشنل کانفرنسی امیدوار کی دھکے شاہی سے کامیابی کا ایک نتیجہ یہاں پر یہ برآمد ہوا ہے - کہ کٹھوعہ میں لاری کا کرایہ جموں تا کٹھوعہ سوا روپیہ فی سواری سے بڑھا کر ڈیڑھ روپیہ کر دیا گیا ہے - اس کے متعلق ٹکٹر پر ٹرانسپورٹ سے استدعا ہے - کہ کرایہ کم کیا جاوے - ورنہ ہنگامی قدم اٹھانے پر پبلک مجبور ہو گی -

(سیکرٹری پرجا پریشد کٹھوعہ)

سن ستاون کا وہ بھونچال (بقیہ صفحہ ...)

کھڑے تھے - ان میں وہ لوگ بھی تھے - جو بنارس اور الہ آباد میں انگریزوں کے دوارا قتلِ عام دیکھ آئے تھے - ان کے اپنے سمبندھی وہاں قتل کئے گئے تھے - ان میں اچانک نعرہ اٹھا - "مارو فرنگیوں کو" ہزاروں انگریز مار دیئے گئے - نانا صاحب کو خبر ملی تو انہوں نے گھوڑ سواروں کو بھیج کر استریوں اور بچوں کو ہاتھ نہ لگانے کا آدیش دیا - ۱۲۵ استریوں اور بچوں کو بچا لیا گیا - اسی طرح ہر جون کو جھانسی میں بھی لوگ اٹھ کھڑے ہوئے - رانی لکشمی بائی کو مہارانی بنا دیا گیا - فوجیوں نے اپنی ایک کونسل بھی چن لی - کونسل نے فیصلہ کیا کہ انگریز استریوں کو سامان سمیت جانے دیا جائے - بھرت پور، آگرہ ... میں اللہ دلی ہوا - دلی میں ہر جگہ سے فوجی آ کر اکٹھے ہو رہے تھے - انگریزوں سے جگہ جگہ مٹھ بھیڑ ہوتی رہی - آخر ۳ جولائی کو انگریزوں پر حملہ ہوا - ۵ جولائی کو انگریزوں کا کمانڈر مارا گیا - کچھ دنوں بعد انگریزوں کی سہایتا کو دو ہزار سپاہی آ گئے - (باقی آئندہ)

پنجاب کو انگریزی راج میں ملا لینے کے بعد [illegible] دستور کو بھی انگریزوں نے اپنے [illegible] یہ کام لارڈ ڈلہوزی نے کیا۔ اب [illegible] سبھی کا سارا بھارت ان کا غلام ہو گیا ہے [illegible] غلطی تھی۔ ڈلہوزی کے جاتے ہی [illegible] ہزاروں انگریزوں [illegible] جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔ [illegible] کے بارے میں سوال اٹھایا گیا ہے [illegible] انقلاب عام لوگوں کی طرف سے [illegible] پولیٹیکل دو چار کے لوگ اٹھ کر [illegible] دیتے ہیں یا پھر عام لوگ اپنا چاروں [illegible] بغاوت کر دیتے ہیں۔ ۱۸۵۷ء میں کیا [illegible] کیا یہ فوجی بغاوت تھی؟ یہ فوجی بغاوت [illegible] فوجیوں کو دشواس ہو گیا تھا کہ انگریز [illegible] دھرم بھرشٹ کرنا چاہتے ہیں۔

دراصل اپنے آپ کو انگریزی راج سے آزاد [illegible] کی تیاری کر رہی تھی۔ اس کے نیتا [illegible] بڑے راجہ اور نواب تھے۔ فوجیوں نے [illegible] کا ساتھ دینا ضروری سمجھا۔ اس آگ کے [illegible] بھڑکنے کے کئی کارن تھے۔ ڈلہوزی نے [illegible] دشواس پر چوٹ کی۔ [illegible] کسی کارن [illegible] کو ملا کر ان کے علاقے اپنے ادھین [illegible] بھارتیہ سماج میں کسی دوسرے بچے کو اپنا [illegible] بنا لینے کی اجازت [illegible] راجاؤں کے [illegible] نہ تھی [illegible] دوسرے بچوں کو [illegible] وارث بنانا چاہا۔ لارڈ ڈلہوزی نے روک دیا۔ [illegible] ناگپور کے راجہ کے مرنے کے [illegible] رانیوں کو کوئی بچہ گود لینے دیا [illegible] کے مرنے پر [illegible] جھانسی [illegible] گود لینا چاہا۔ ستارہ کے راجہ کے ساتھ بھی [illegible] انگریزی [illegible] سمجھا کہ انگریز [illegible] پر چوٹ کرنا چاہتے ہیں۔ [illegible] غصے [illegible] اودھ کا نواب واجد علی شاہ [illegible] پڑ گیا تھا۔ اس سے [illegible] اودھ [illegible] کا بازار گرم ہو گیا۔ یہ حالت دیکھ کر ڈلہوزی [illegible] واجد علی شاہ کو [illegible] لاکھ روپیہ [illegible] سے ہٹا دیا جائے۔ نواب کے انکار کرنے پر [illegible] اودھ کو انگریزی علاقے میں ملا لیا گیا۔ [illegible] کے نواب کا وظیفہ [illegible] کر دیا گیا۔ پیشوا کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا گیا [illegible] اس لئے اس نے نانا [illegible] کو گود لے لیا تھا۔ لیکن پیشوا کے مرنے [illegible] نانا صاحب کا آٹھ لاکھ روپیہ [illegible] بند کر دیا گیا۔ [illegible] فوج کے [illegible] سپاہیوں کو [illegible] افغانستان [illegible] لڑائی کے لئے بھیجے جا [illegible]

سن ستاون کا وہ بھونچال جس نے دنیا کو ہلا دیا

(مشہور اتہاس کار [illegible])

مقابلے میں پرانے دیسی حکمران سپاہیوں میں جاگیریں بانٹ دیا کرتے تھے۔ یہ انگریزوں کی تھوڑی سی تنخواہ کے مقابلے پر بدرجہا اچھی تھیں۔

اودھ کے نواب اور ناگپور کی رانیوں کے ساتھ انگریزوں کے ہتک آمیز سلوک کی کہانیاں ہر جگہ پھیلی ہوئی تھیں۔ انگریزی سکولوں میں انگریزی پڑھائی جانے لگی۔ اُن میں عیسائیت کا پرچار بھی کیا جانے لگا۔ بنگال کی فوج کے سپاہی اونچی ذات کے لوگ تھے۔ وہ اپنے دھرم پر چوٹ سہن نہ کر سکے۔ اس کے اُن کے پاس قیمتی ثبوت تھے۔ فوجیوں میں عیسائیت کا پرچار کھلے عام ہونے لگا تھا۔ ڈلہوزی کے زمانے میں پادریوں کی طرف سے فوجوں میں ایک اشتہار کھلم کھلا بانٹا گیا۔ اس میں لکھا تھا کہ بہتر یہی ہے کہ انگریزی فوج کے سبھی لوگ ایک ہی مذہب کے ہوں اور وہ مذہب عیسائیت ہی ہونا چاہیے۔ لوگوں میں افواہ تھی کہ لارڈ کیننگ ملکہ وکٹوریہ سے بھارت کے سب لوگوں کو عیسائی بنانے کا حکم لیکر آرہا ہے۔ کیننگ نے عیسائی مشنریوں کو [illegible] بھی دیا۔ فوج میں یہ افواہ بھی گرم تھی۔ بھارتیہ سپاہیوں کو گائے اور سؤر کی چربی والے کارتوس دئیے جاتے ہیں۔ تاکہ انکا دھرم بھرشٹ ہو جائے۔ انہی دنوں انگلینڈ اور روس میں کریمیا کی جنگ ہو رہی تھی۔ اب خبریں آنے لگیں کہ انگریز ہار گئے ہیں۔ انگریزی فوج کا رعب جاتا رہا۔ [illegible] فوج میں بدلہ لینے کی بھاونا جاگ اٹھی۔ ایران سے انگریزوں کا جھگڑا تھا۔ ایران کے بادشاہ نے اپنا دوت دلی بھیجکر یہاں کے مسلمانوں کو انگریزوں کے خلاف ایک ہو کر لڑنے پر تیار کیا۔ مغل راجیہ کے دوبارہ [illegible] جانے کی چرچا ہونے لگی۔ یہ افواہ بھی پھیل گئی کہ پلاسی کی لڑائی کے ایک سو سال بعد یہاں سے انگریزوں کا راجیہ ختم ہو جائیگا۔

ان سب باتوں کو راجہ اور نواب بڑے دھیان سے دیکھ رہے تھے۔ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ یہ [illegible] باقاعدہ پروگرام کے مطابق پھیلائی گئیں۔ فوج میں نئے طریقے کی بندوق رائج کی گئی۔ جس کے کارتوس منہ سے کھولے جاتے تھے۔ سپاہیوں نے کہا کہ چربی والے کارتوسوں کے منہ لگنے پر انکا دھرم بھرشٹ ہو گیا ہے۔ لیکن اتنا بڑا اندولن بنا سنگٹھن اور تیاری کے نہ شروع ہو سکتا تھا نہ [illegible] سکتی تھی۔ دلی کے بہادر شاہ کے حرم اور دربار میں انگریزوں کے خلاف نفرت بڑھ رہی تھی۔ لیکن [illegible] اندولن کے خصوصی نیتا نانا صاحب تھے۔ [illegible] نواب سے خط و کتابت ہوا کرتی تھی۔ انہوں نے [illegible] سادھو اکٹھا کر لئے

پنجاب میں سکھوں کو اور افغانستان میں افغانوں کو بھیجا تاکہ انگریزوں کے خلاف یہ بھی جنگ میں شامل ہوں۔ نانا صاحب نے عظیم اللہ خان کو اپنا وکیل بنا کر انگلینڈ بھیجا تاکہ سالانہ وظیفے کے بارے میں ان کے مقدمے کی اپیل کی جا سکے۔ عظیم اللہ خان بڑا چالاک سیاستدان تھا۔ وہ [illegible] وقت ترکی، روس، ایران وغیرہ سے بھی ہوتا آیا۔ وہاں کے حکمران سے سازباز کی۔ روس اور انگلینڈ میں ان دنوں یدھ ہو رہا تھا۔ اسی طرح اودھ کا نواب وزیر علی خان، بہادر شاہ اور نانا صاحب انگریزوں کے خلاف ایک ہو گئے۔ ہزاروں سادھو اور پنڈت [illegible] بھیس [illegible] انگریزوں کے خلاف [illegible] دیاکھیان دینے لگے۔ مداری اپنا تماشا کرتے وقت یہی باتیں بڑے طنز بھرے ڈھنگ سے بیان کرنے لگے۔ بڑے بڑے انگریز افسروں کی چاپلوسی کر کے وہ ان کے راز جان لیتے اور دیسی افسروں سے ملکر خفیہ کمیٹیاں بنانے کیلئے۔ یہ مداری معمولی آدمی نہ تھے۔ پڑھے لکھے اور ودوان تھے جنہوں نے صرف اسی کام کیلئے بھیس بدل رکھا تھا۔ اسطرح بڑی محنت سے [illegible] خفیہ [illegible] ۳۱ مئی ۱۸۵۷ء کا دن [illegible] بغاوت کیلئے مقرر کیا گیا۔ لوگوں کے [illegible] بھڑکنے کے لئے سب سادھن استعمال میں لائے گئے۔ روٹیاں پکوا کر گاؤں گاؤں میں بانٹی گئیں تاکہ لوگوں کو ایک مضبوط سنگٹھن کے ہونے کا احساس ہو جائے۔ [illegible] خود نانا صاحب نے دلی، لکھنؤ، بنارس وغیرہ بڑے بڑے شہروں کا دورہ کیا۔ سرکاری پولیس اور کمپنی کے دیسی نوکر بھی مدد پر اتر آئے۔ بہت سے زمیندار اور [illegible] بھی اس میں شامل ہو گئے۔

لیکن طوفان مقررہ دن سے پہلے ہی پھٹ پڑا۔ بارک پور (کلکتہ) میں فوج نے نئے کارتوس چلانے سے انکار کر دیا۔ اس پلٹن کو ہٹا دینے کا فیصلہ ہوا۔ اس اپمان کو برداشت نہ کرتے ہوئے منگل پانڈے نام کے برہمن سپاہی نے للکارا [illegible] اٹھو بھائیو! وقت آگیا ہے۔ اس نے تین انگریز افسروں کو اکیلے ہی مار ڈالا۔ ۱۰ مئی کو میرٹھ میں کارتوس چلانے سے انکار کرنے پر ۸۵ سپاہیوں کو دس دس سال کی کڑی سزائیں دی گئیں۔ انکے ساتھی برداشت نہ کر سکے۔ انہوں نے ۳۱ مئی کا انتظار بھی نہ کیا۔ خاص کر میرٹھ کی استریوں نے ان کو [illegible] سندیش بھیجے [illegible] اور تم موجیں اڑا رہے ہو [illegible] ایک انگریز [illegible]

قیدی آزاد کروا لئے گئے۔ سرکاری عمارتیں جلا دی گئیں۔ راتوں رات سپاہی دلی آگئے اور بادشاہی جھنڈا بلند کر دیا۔ دلی کی فوج بھی ان کے ساتھ مل گئی۔ سب انگریز افسروں کو مار ڈالا گیا۔ لوگوں نے بہادر شاہ کو بادشاہ بنا دیا۔ وہ خود تیار نہ تھا۔ کسی انگریز استری اور بچے کو چھوا تک نہ گیا۔ لارڈ کیننگ کو تو اس کا دھیان بھی نہ ہوتا تھا۔ اس نے پنجاب سے فوجیں منگوانے کا حکم دیا۔ پنجاب میں کسی فوجی نے بھی حکم نہ [illegible] آخر جیند، نابھہ اور پٹیالہ کی فوجیں آگئیں۔ گورکھا فوج بھی آگئی۔ ۳۱ مئی کو دلی کے لوگوں کے ساتھ انگریزی فوج کا یدھ ہوا۔ بہادر شاہ نے کبھی یدھ نہ دیکھا تھا۔ وہ بڈھا تھا۔ اس لئے فوجوں میں جوش نہ بڑھ سکا۔ ادھر پنجاب میں صرف پشاور کے فوجیوں نے حکم عدولی کی۔ وہاں [illegible] سپاہیوں کو توپ سے اڑا دیا گیا۔ اس طرح پنجاب کا اندولن شانت رہا۔ اس کے علاوہ راجپوتانہ، مدراس اور بمبئی میں بھی اس اندولن کا زور نہ تھا۔ دلی، کانپور اور لکھنؤ تین بڑے کیندر تھے جہاں اندولن زوروں پر تھا۔ علیگڑھ میں ایک برہمن سپاہی سرکار کیخلاف ویاکھیان دیتا ہوا پکڑا گیا۔ اسے ساری رجمنٹ کے سامنے پھانسی دی گئی۔ اس پر غصے میں ساری فوج ہی انگریزوں کیخلاف اٹھ [illegible] ہر جگہ [illegible] اٹھی۔ بہادر شاہ کا سندیش پہنچتے ہی بریلی کی ساری فوج باغی ہو گئی۔ سب انگریز بھاگ گئے۔ شاہجہانپور، مرادآباد، بدایوں، بنارس اور الہ آباد میں بھی یہی ہوا۔ ۳۱ مئی کو بنارس میں فوجی بارکوں کو آگ لگا دی گئی۔ بنارس میں جنرل نیل فوج لیکر آگیا۔ اس نے فوجیوں سے ہتھیار ڈالنے کو کہا لیکن وہ مقابلہ کرنے کو تیار ہو گئے۔ بنارس بھی دب گیا۔ انگریزوں نے ہزاروں دیسی سپاہیوں اور بچوں کو بے رحمی سے قتل کیا۔ جنرل نیل الہ آباد پہنچا۔ سکھ فوجوں کے کارن وہاں کا قلعہ محفوظ تھا۔ اس پر وہاں کے سارے کرانتی کاری کانپور چلے گئے۔ الہ آباد میں جنرل نیل نے بنارس سے بھی زیادہ قتل عام کیا۔ اسکا بدلہ فوجوں نے کانپور میں جا کر لیا۔ کانپور میں نانا صاحب اور تانتیا ٹوپے اندولن چلا رہے تھے۔ وہاں اندولن اتنا تیز تھا کہ جو [illegible] بھی [illegible] میں کود پڑیں۔ یہاں تین جون کو [illegible] شروع ہوا۔ نانا صاحب کو بادشاہ بنا لیا گیا۔ دیہاتی لوگ بھی ٹوٹ پڑے۔ [illegible] میں نانا صاحب کیساتھ آئے۔ ایک ایک استری کام کر رہی تھی اور اپنے [illegible] فوجی سپاہیوں کو پانی [illegible] پہنچا رہی تھیں۔ ۲۵ [illegible] انگریزوں نے صلح کا جھنڈا بلند کیا۔ فیصلہ ہوا کہ انگریز قلعہ چھوڑ کر ساری رسد چھوڑ جائیں اور انہیں الہ آباد بھیج دیا جائے گا۔ ۲۷ جون کو انگریزوں کو کشتیوں میں بھرا گیا۔ لاکھوں لوگ دریا کے کنارے پہ [illegible]

باقی [illegible]

تشدّد کا جواب تشدّد قدرتی ہوتا ہے

از ——— پنڈت گنگا ناتھ جی شرما جموں

ایشاواسیہ اُپنشد کے پہلے ہی منتر میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس دُنیا میں جو کچھ بھی ہے اس کا مالک ایشور یا اس کا ظاہرہ رُوپ انسانی سماج ہے۔ سماج کے ہر فرد کو سماج کی مشترکہ جائیداد سے اپنی ضرورت پورا کرنے کا حق تو حاصل ہے۔ لیکن اس کے لالچ کا شکار ہو کر اپنی ملکیت بنانے کا نہیں۔ ایسے ہی "گلستان" میں شیخ سعدی فرماتے ہیں ؎

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
تو معتقد کہ زیستن برائے خوردن است و بس

اسی طرح عیسائیوں کی مقدس کتاب بائیبل میں خدا سے مادی چیزوں کے لئے جو بڑی سے بڑی مانگ کی گئی ہے وہ ہے "اے خدا مجھے میری روٹی دے۔"

مندرجہ بالا اقوال زریں اس اصول کی بہترین توضیح ہیں کہ انسان کو دُنیا میں اپنی زندگی قائم رکھنے کے لئے جس قدر ضرورت ہو۔ اتنا اُسے اپنے پر صرف کرنے کا حق ہے۔ اور اس سے زیادہ پر اپنا حق جمانے والا سماج کا اخلاقی چور ہے۔ اگر اس کا ہاتھی کے برابر پیٹ ہے تو اتنا لے جس سے اس کا پیٹ بھر جائے۔ لیکن اگر اس سے زیادہ کا لالچ کرتا ہے۔ تو اکٹھا کر کے جہاں اس کے سنبھالنے کی ذمہ داری کے بوجھ تلے اس کا دم گھُٹے گا۔ وہاں جن لوگوں کے حصّہ پر اس نے چھاپہ مارا ہے وہ اس کے لہو کے پیاسے ہو کر اس کی جان کے لاگو ہو جائیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سماج میں امن و امان کی ہمواری اور سکون کی جاں پرور فضا کی بجائے کینہ و دشمنی کے جانسوز شعلے بھڑک اٹھیں گے۔ اور ایسا شخص سماج کی بے غرض خدمت کے جذبہ سے سرشار عمل رہنے کی بجائے اپنی غرض کا بندہ ہو کر دوسروں کے حق کو غصب کرنے اور کل دُنیا کو اپنی ذاتی ملکیت بنانے پر تُل جائے گا۔ اور انسانی سماج اس مکروہ شخص کی مانند بن جائے گا۔ جس کے تمام جسم سے جذام کے ناسور رس رہے ہوں۔ اور جو اپنے اور دُنیا کے لئے درد اور کراہت کا بدترین منظر پیش کرتا ہے۔

ایسے شخص کا بھی خواہ وہ سرجن ہے جو اپنے تیز ترین اوزاروں سے اپریشن کرنا ہی اس کی سیچی اور بے غرض خدمت سمجھتا ہے۔ وہ گیتا کے اس شلوک کا حقیقی عامل ہے۔ جس میں کرشن مہاراج کا فرمان ہے کہ جس شخص کے من میں اہنکار اور نہ لاگ لپیٹ۔ وہ اگر سارے جہاں کو ہلاک کر دے۔ تو بھی وہ بے لاگ اور بیگناہ ہی رہیگا۔ اس سے یہ امر بخوبی پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے۔ کہ اگر اس اخلاقی جذامی سماج کا علاج تشدد یعنی سمجھانے بجھانے سے علاج نہ ہو سکے۔ تو سرجن کی نیت سے تشدد سے علاج کرنا جائز ہے۔ قانون جاگیرداری کے نفاذ سے جاگیرداروں کو حکومت نے ۱۸۲ کنال سے زیادہ اراضی کی ملکیت سے محروم کر کے ایک مستحسن قدم اُٹھایا ہے۔ جو جمہوریت کے اصولوں پر مبنی ہے۔ لیکن کیا وجہ ہے۔ کہ رشوت خور حاکم اور ظالم مالک مکانات لالچی بیوپاری کو اپنے بنک کا اندوختہ اور مکانات کا کرایہ لوگوں کا خون چوس کر بڑھانے کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ یہ ایسے ہی لوگ ہیں جنہوں نے قانون جائیداد کی آڑ میں اپنے خون آشام ہتھکنڈوں سے دوسروں کی زندگی اُن پر دبال کر رکھی ہے۔ کیا ان کا طرز عمل بدترین قسم کا تشدّد نہیں ہے۔ اور اگر اس تشدّد کا جواب تشدّد سے دیا جائے تو یہ محض ان ظالموں کے تشدّد کا رد عمل ہوگا۔ جو ہر اخلاقی۔ مذہبی اور سماجی پہلو سے جائز ہے۔ کیا ہم نہیں دیکھتے کہ جب کبھی کوئی ہجوم اشتعال میں آکر تشدّد پر اتر آتا ہے۔ تو ہمارے مہاتما گاندھی کے ستیہ اور اہنسا پر کاربند رہنے والی حکومت کو بھی آنسو رلانے والی گیس یا لاٹھی گولی پر تشدد ہتھیار استعمال کر کے۔ ان کو منتشر کرنا پڑتا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ حکومت سماج سے تشدّد کو۔ اس انتہائی شرمناک اور غیر قدرتی خواہش کو تشدّد یا جبر سے دور کرنے سے باز رہے۔ جو سماج میں مشترکہ قدرتی خزانہ سے اپنی ضرورت پوری کرنے کی بجائے اس کا مالک بننے کی ہے۔ دُنیا میں ہر انسان امین ہے۔ مالک نہیں۔ اس لئے جو انسان دُنیا میں مالک بننا چاہتا ہے وہ گردن زدنی ہے۔

دُنیا میں جو ظلم و ستم اور بدترین قسم کی لوٹ کھسوٹ پائی جاتی ہے۔ اس کی تہ میں بھی نفسانی ہے۔ اور اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر۔ کیونکہ حاکموں نے اپنی طرز زندگی اور عمل سے عوام کے سامنے وہ مثال پیش کر رکھی ہے۔ وہ اسی خود غرضی سے آلودہ زندگی کی بدترین صورت ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ مہاتما گاندھی کے نام لیوا اپنے رہنے سہنے اور خوراک لباس یا جائیداد سے بے تعلقی رکھتے ہیں مہاتما جی کے نام کو بدنام نہیں کر رہے ہیں اس لئے یہ حکومت کے تشدّد کے زور سے لوگوں کو دبائے ہوئے ہیں ورنہ لوگوں کے دلوں میں ان کی عزت نہیں البتہ ان میں ان کی دیکھا دیکھی۔ زور والا اپنے سے کمزور کو مکاری یا جبر سے لوٹ کر صاحب جائیداد بننے کی اندھا دھند کوشش میں لگا ہوا ہے اور صورت یہ ہے۔ کہ یہ سماج تشدّد کے آتش فشاں پہاڑ پر کھڑی ہے جو کسی بھی وقت پھوٹ کر یا اس سماج اور اس کی تہذیب کو خاک سیاہ کر دیگا۔ وقت آنے والا ہے۔ کہ قدرت کا ڈنڈا اس سماج کو سیدھا کرے گا۔

ضلع ڈوڈہ میں کام کرنے والے کارکنوں کو خاص ہدایات

سرکاری کارندوں نے انتخابات میں جو جو بدعنوانیاں کی ہیں اُن کی موجودگی میں ضلع ڈوڈہ میں کام کرنے والے کارکنوں پر لازم آتا ہے۔ کہ وہ گذشتہ کے واقعات کی روشنی میں اُن بدعنوانیوں کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہو جائیں رولز اور پولنگ ایجنٹوں کو ہدایات کا اچھی طرح مطالعہ کرنے کے علاوہ مندرجہ ذیل باتوں کی طرف خاص دھیان دیں۔

(۱) پولنگ سٹیشن پر ایک پولنگ ایجنٹ اور دو سب ایجنٹ مقرر کئے جائیں اُن میں سے ایک آدمی بیلٹ پیپر جاری کرنے والے افسر کے پاس بیٹھے ایک شناختی پرچیاں جاری کرنے والے کے پاس اور ایک جنرل نگرانی کرے جو کسی غیر متعلقہ سرکاری یا غیر سرکاری آدمی کو ووٹ ڈالنے کیلئے آنے کے سوائے داخل نہ ہونے دے۔

(۲) جب صندوقچیاں پولنگ کیلئے بند کر کے رکھ دی جائیں تو اُس کے بعد کسی سرکاری ملازم یا افسر کو اکیلے صندوقچی کے پاس کسی بھی حالت میں نہ جانے دیں۔ اور ہر دس پندرہ منٹ کے بعد پریزائیڈنگ افسر کو ساتھ لے کر اندر جا کر دیکھیں کہ صندوقچیاں ٹھیک حالات میں ہیں لیبل وغیرہ تو بدلا نہیں گیا ہے۔ پولنگ شروع کرانے وقت صندوقچیوں کے باہر لگے ہوئے لیبلوں پر دستخط ضرور کریں۔

(۳) پولنگ کے بعد چاہے آپ کی صندوقچی میں زیادہ ووٹ پڑے ہوں یا کم لیکن گنتی ہونے تک اُن پر سے پہرہ کسی بھی قیمت پر نہ ہٹایا جائے۔

(۴) بوگس پولنگ کو روکنے کی طرف خاص دھیان دیں۔ اور پولنگ افسر کو بیلٹ پیپر جاری کرنے وقت احتیاط سے کام لیں اور دیکھیں کہ کسی کو ایک سے زیادہ تو بیلٹ پیپر نہیں دیئے گئے ہیں پولنگ ختم ہونے کے بعد صندوقچیوں کے پاس بیٹھ کر بند کروائیں اور صندوقچیوں میں پڑے ووٹوں کا حساب مکمل کروا کر نوٹ رکھیں

(۵) صندوقچی بند کرتے وقت اندر والی سلپ پر دستخط ضرور کریں اور سلپ کا نمبر اپنے پاس نوٹ رکھیں۔

(۶) پولنگ سٹیشن پر کام کرنے والے سرکاری کارندوں کی دھمکیوں رعب یا چاپلوسی میں ہرگز نہ پھنسیں۔ خواہ کچھ کیوں نہ ہو جائے۔ اور اپنی ڈیوٹی سے ایک منٹ کے لئے بھی اِدھر سے اُدھر نہ ہوں۔ مندرجہ ہدایات پر عمل کرنے سے ہرگز کوتاہی نہ کریں۔

جنرل سیکرٹری پرجا پریشد
سنٹرل آفس جموں

بقیہ مضمون صفحہ ۶ نیشنل کانفرنس کے امیدوار کی بلا مقابلہ کامیابی کی داستان

کشتواڑ میں اس طور پر بلا مقابلہ کامیاب ہونے والی ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق شری سیوا رام نے اور سنٹرل آفس پرجا پریشد سے الیکشن کمشنر کو ایک ہفتہ پہلے ہی تاریں و چٹھیاں لکھی جا چکی تھیں۔ مگر الیکشن کمشنر نے سوائے ٹال مٹول کے کوئی عملی قدم نہ اٹھایا۔ چنانچہ احتیاطاً طور پر کشتواڑ میں دو کی بجائے پانچ امیدواروں کو کھڑا کروایا اور جن سے خود درخواستیں دلائی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ پرجا پریشد نے نامور وکیل شری وید پرکاش پاہوہ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کو الیکشن سے متعلقہ قانون کی بے شمار کتابیں دے کر سکروٹنی کروانے کے لیے کشتواڑ بھیجا تھا۔ مگر انسانیت و انصاف کے دشمن تحصیلدار نے قانون کی قطعاً پرواہ نہ کرتے ہوئے کشتواڑ کی بالیس ہزار عوام کا سیاسی قتل عام کر دیا۔

کشتواڑ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کاغذات نامزدگی مسترد کرنے کے بعد تحصیلدار نے پرجا پریشد کے ایک کارکن کے ساتھ بات چیت کے دوران کہا ہے۔ کہ وہ مجبور تھا اُس کے سامنے روزی کا سوال تھا۔ کیونکہ اوپر سے ہدایات ہی ایسی تھیں۔ ورنہ وہ بھی اس ناانصافی کو بُری طرح محسوس کرتا ہے۔

کشتواڑ سے ایک اطلاع مظہر ہے کہ تحصیلدار مذکور کی اس بد حرکت کا اُس پر بھی خاص اثر ہوا ہے۔ اسے اپنے آپ ہی ڈر رہا ہے چنانچہ وہ پولیس کے پہرہ میں ہی دفتر جاتا ہے اور مکان کے ارد گرد پولیس کا زبردست پہرہ لگا رکھا ہے۔

بقیہ ریزولیوشن ورکنگ کمیٹی

بنیادی حقوق اور بنیادی مطالبات کو منوانے کے لئے جو بھی اقدام چاہیں کریں۔

آخر میں ورکنگ کمیٹی پرجا پریشد کی حقیقی روح یعنی عوام سے جو گذشتہ دس برس سے ایک عظیم جد و جہد میں مصروف ہیں اپیل کرتی ہے کہ وہ بے صبری سے کام . . . . . .

نہ لیں۔ کمیٹی کو اس بات کا احساس ہے کہ موجودہ نازک مرحلے پر عوام رہنمائی کے لئے اس کی طرف دیکھ رہے ہیں ہمیں ہر حالت میں ہر بے انصافی اور برائی کے خلاف مزاحمت کرنا ہے۔ ایسا کرنے کیلئے ہمیں اپنے ہر علاقے میں چاق و چوبند رہنا ہوگا۔ اور اپنی تنظیم کو مضبوط بنانا ہوگا۔ آج پھر ہمیں امتحان کی گھڑی میں ایک عظیم کے ذریعہ موجودہ فرقہ پرستی کے ذمہ وار عناصر کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہے ہم اس مقصد کو یقینی طور پر اس طرح حاصل نہیں کر سکتے ہیں جس طرح ہم نے پہلے اپنی انتھک جد و جہد سے کامیابی حاصل کی تھی مستقبل میں ہمیشہ یہی مقاصد ہمارے پیش نظر رہیں گے۔ اور ان کے حصول کیلئے ہم کسی بھی قربانی سے گریز نہیں کریں گے۔

ریاست میں فوری طور پر مردم شماری کروائی جائے اور دونوں صوبوں کو آبادی کے تناسب سے نمائندگی دی جائے۔

ریاستی خزانہ پر بلا وجہ کے بوجھ اپر ہاؤس کو ختم کیا جائے۔ ریاست سے لوک سبھا کیلئے ممبروں کا چناؤ لوگوں کے ووٹوں سے کرایا جائے۔

ڈاکٹر مکرجی کی نظربندی کے دوران پُراسرار طور پر مرتیو کی تحقیقات کروائی جائے۔ اسمبلی میں پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کیطرف سے بل و ریزولیوشن

جموں ۱۶ اگست — ۲۱ اگست ۱۹۵۷ء کو جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی کا بجٹ سیشن شروع ہو رہا ہے اجلاس ہذا کے لئے پرجا پریشد کے ممبران اسمبلی نے دو صد کے قریب عوام کے مسائل۔ حکومت کی بے ضابطگیوں اور دوسرے امور سے متعلق سوال بھیجے ہیں۔

پتہ چلا ہے۔ کہ اجلاس ہذا میں اسمبلی ممبران کی طرف سے کل پانچ صد کے قریب سوالات بھیجے گئے ہیں جن میں دو صد کے قریب پرجا پریشد کے ممبران نے بھیجے ہیں۔

سوالات کے علاوہ پرجا پریشد کے ممبران کی طرف سے چھ اہم ریزولیوشن اور ریاستی آئین میں ترمیم سے متعلق ایک بل بھی بھیجا گیا ہے۔ جس کا مقصد خزانہ عامرہ پر بلاوجہ کے بوجھ لیجسلیٹو کونسل (اپر ہاؤس) کو ختم کرنا ہے۔

پرجیہ پنڈت پریم ناتھ جی کی طرف سے ایک ریزولیوشن بھیجا ہے۔ جس کا مقصد ہے کہ ریاست میں فوری طور پر مردم شماری کروائی جائے۔ جو گذشتہ سولہ سال سے نہیں ہوئی ہے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر ریاست کے دونوں صوبوں کو اسمبلی اور زندگی کے دوسرے شعبہ جات میں آبادی کے تناسب سے نمائندگی نہیں مل رہی ہے۔ اور جس سے دونوں صوبوں کے لوگوں کے دلوں میں نفرت کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے جس کے کارن ریاست کی ایکتا اور یکجہتی کو خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔

پنڈت جی نے ایک اور ریزولیوشن بھیجا ہے جس کے ذریعہ مانگ کی گئی ہے۔ کہ ریاست سے بھارت کی پارلیمنٹ کے لئے ممبران کا چناؤ بھارت کے دوسرے حصوں کی طرح اسمبلی کی بجائے لوگوں کے ووٹوں سے کروایا جائے۔

پنڈت جی کے تیسرے ریزولیوشن کے ذریعہ مانگ کی گئی ہے۔ کہ انتخابات میں سرکاری افسران کی طرف سے مچائی گئی دھاندلی اور غنڈہ گردی کی تحقیقات کروانے کے لئے ہندوستان کی ہائیکورٹ کے جج کی صدارت میں ایک آزاد کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو سارے واقعات کی تحقیقات کر کے رپورٹ کرے۔

چوتھے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مانگ کی گئی ہے کہ جہاں ہستی ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کی نظربندی کے دوران پُراسرار مرتیو کی جوڈیشیل طور پر تحقیقات کروائی جائے۔

ریاست کی بہتری و ترقی کے لئے ہندوستان سے کروڑوں روپیہ آرہا ہے۔ مگر وہ روپیہ غریب عوام کی اقتصادی حالت کو سدھارنے اور ریاست کی ترقی کے کاموں پر خرچ ہونے کی بجائے کورپٹ افسروں اور برسر اقتدار جماعت کے لوگوں کی تجوریوں میں جمع ہو رہا ہے۔ نتیجہ کے طور پر عوام کی حالت ویسے کی ویسی ہی ہے۔ اور کچھ لوگ بڑے بڑے سرمایہ دار بن گئے ہیں۔

چنانچہ پانچویں ریزولیوشن کے ذریعے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک ہائی پاور کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو اس بات کی تحقیقات کرے کہ سرکاری حاکموں اور ان کے نزدیکی لوگوں نے گذشتہ کچھ کاموں میں جو سرمایہ اکٹھا کیا ہے۔ اور جائیدادیں بنائی ہیں یہ کہاں سے آئی ہیں اور کس طرح بنائی گئی ہیں۔

شری راجندر سنگھ جی نے ایک ریزولیوشن بھیجا ہے۔ جس کا مقصد پرجا پریشد کے ہندوستان سے مکمل الحاق کے لئے اندولن کے دوران عوام پر ڈھائے گئے مظالم کی آزادانہ طور پر تحقیقات کروانا ہے۔

سوالات — پرجا پریشد کے ممبران کی طرف سے بھیجے گئے سوالات میں سے کچھ ایک حسب ذیل ہیں۔

پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ :-

کیا آنریبل منسٹر برائے ڈویلپمنٹ/منصوبہ بندی بتائیں گے کہ۔

(ا) ریاست کی کل آبادی کتنی ہے؟

(ب) صوبہ جموں اور صوبہ کشمیر کی کتنی کتنی آبادی ہے؟

(ج) حالیہ انتخابات میں دونوں صوبوں میں کتنے کتنے ووٹر رجسٹر کئے گئے ہیں۔

کیا آنریبل منسٹر برائے ٹرانسپورٹ بتائیں گے کہ

(ا) گورنمنٹ ٹرانسپورٹ فلیٹ میں کل کتنے ٹرک اور گاڑیاں ہیں۔

(ب) ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۷ء تک گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی سالانہ آمدن کتنی رہی ہے۔

(عام ٹرانسپورٹروں نے ایک ایک گاڑی سے کما کر تین تین اور چار چار گاڑیاں بنائی ہیں۔ لیکن پتہ چلا ہے۔ کہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ ہر سال نفع کی بجائے گھاٹے میں جا رہی ہے)

کیا آنریبل پرائم منسٹر صاحب بتائیں گے۔ کہ

(ا) ۱۹۴۷ء سے دو سال پہلے ریاست میں کل کتنے منسٹر ہوا کرتے تھے؟

(ب) ۱۹۴۷ء سے لیکر ۱۹۵۳ء تک ریاست میں منسٹروں اور ڈپٹی منسٹروں کی تعداد کتنی رہی ہے؟

(ج) ۱۹۵۳ء سے لیکر ۱۹۵۷ء تک منسٹروں اور ڈپٹی منسٹروں کی تعداد کتنی رہی ہے؟

(د) نئے آئین کے تحت جنرل الیکشن کے بعد ریاست میں کیبنٹ منسٹروں سٹیٹ منسٹروں اور ڈپٹی منسٹروں کی تعداد کتنی ہوگی؟

(ہ) ۱۹۴۵ء سے لیکر ۱۹۵۷ء تک منسٹروں کی تنخواہوں و اخراجات پر سالانہ بالترتیب کتنا خرچ ہوتا رہا ہے؟ اور آئندہ کتنا ہوگا؟

کیا آنریبل ایجوکیشن منسٹر صاحب بتائیں گے۔ کہ

(ا) طلبا کی تعلیم کے سلسلہ میں فرقہ وارانہ لائینوں پر ستر اور تیس فیصدی کا تناسب کیوں مقرر کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ حقیقت ہے۔ کہ ہندوستان کے آئین کی بنیادی حقوق سے متعلق دفعات ریاست میں لاگو ہونے کے باوجود یہ امتیاز برابر جاری ہے؟

کیا آنریبل ڈویلپمنٹ منسٹر صاحب بتائیں گے۔ کہ

(ا) مانسر کمیونٹی پروجیکٹ پر کل کتنا خرچ آیا ہے؟ اور اس خرچ سے ترقی کس قدر ہوئی ہے؟

کیا آنریبل پرائم منسٹر صاحب بتائیں گے۔ کہ

رشوت ستانی کا خاتمہ کرنے کے لئے ۱۹۵۴-۵۵ء کے دوران کوئی اینٹی کورپشن ٹریبونل بنایا گیا تھا؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو بتایا جائے کہ ٹریبونل نے کتنے رشوت خور افسروں کے خلاف مقدمات چلائے ہیں اور انہیں سزائیں دلائی ہیں؟ ٹریبونل ہذا پر کل کتنا خرچ آیا ہے؟

کیا آنریبل منسٹر برائے ٹورزم بتائیں گے۔ کہ

(الف) پہلے پانچسالہ پلان کے تحت ٹورزم کی ترقی پر صوبہ جموں میں کتنا خرچ کیا گیا ہے۔ اور صوبہ کشمیر میں کتنا کیا گیا ہے؟

(ب) دوسرے پانچسالہ پلان کے تحت کتنا کتنا کیا گیا اور آئندہ کیا جائے گا؟

(ج) صوبہ جموں کے صحت افزا مقامات مثلاً سندھ سر۔ جائی۔ انساری گڈھ۔ بٹوت۔ بنی بسنت گڑھ وغیرہ کی ترقی کے لیے حکومت کے سامنے کوئی سکیم زیر غور ہے؟

کیا آنریبل ڈویلپمنٹ منسٹر صاحب بتائیں گے۔ کہ

(الف) کشمیر فیسٹیول پر ۱۹۵۶ء میں کل کتنا خرچ آیا تھا؟ ۱۹۵۷ء میں کتنا کیا جائے گا؟ اور اس سے ریاست کو کیا فائدہ پہونچتا ہے؟

شری سہدیو سنگھ

کیا آنریبل پرائم منسٹر صاحب بتائیں گے۔ کہ

(ا) گذشتہ تین سالوں میں کن کن لوگوں کو گاڑیوں کے روٹ پرمٹ دیئے گئے ہیں۔

(ب) روٹ پرمٹ دینے کے لئے حکومت نے کیا معیار مقرر کیا ہے؟

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ گاڑیوں کے روٹ پرمٹ ایسے لوگوں کو دیئے گئے ہیں جن کا ٹرانسپورٹ کے کام کے ساتھ کبھی دور کا بھی واسطہ نہیں رہا ہے؟

(د) کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ اس وقت بلیک مارکیٹ میں روٹ پرمٹ کی قیمت سترہ ہزار روپے تک پہونچ چکی ہے؟

(ہ) روٹ پرمٹ سسٹم کو جاری رکھنے کی کیا وجوہات اور ضرورت ہے جبکہ اس قدر بلیک مارکیٹ ہو رہی ہے؟

کیا آنریبل ہوم منسٹر صاحب بتائیں گے۔ کہ

(ا) آئے دن کے پاکستانی حملوں سے بارڈر پر بسنے والے لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا گورنمنٹ یہ محسوس کرتی ہے۔ کہ بارڈر پر بسنے والے لوگوں کو حفاظت کیلئے اسلحہ دینا بے سود ہے؟

(ج) کیا بارڈر پر بسنے والے لوگوں کو ملٹری ٹریننگ دینے اور انہیں مسلح کرنے کے لئے حکومت کے سامنے کوئی سکیم زیر غور ہے؟

کیا آنریبل پرائم منسٹر صاحب بتائیں گے۔ کہ

(ا) کیا یہ درست ہے کہ ۱۹۵۷ء میں کھانے پینے کی ضروری اشیاء کی قیمتیں پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں؟

(ب) کم تنخواہ پانے والے ملازموں کو جو مہنگائی الاؤنس دیا گیا ہے۔ آج کل کی مہنگائی کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی ہے؟

(ج) کیا اس قدر مہنگائی کے پیش نظر ریاستی سرکار تمام ملازموں کو ہند سرکار کے ملازموں کی سطح پر مہنگائی الاؤنس دینے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے؟

راجندر سنگھ

کیا آنریبل ری ہیبلی ٹیشن منسٹر صاحب بتائیں گے کہ

(ا) پاکستانی مقبوضہ علاقوں کے نان کیمپ رفیوجیوں کو آباد کیا جا چکا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ نے (باقی دیکھیں صفحہ ...)

رجسٹرڈ ای۔ پی نمبر ۳۲۷ — ٹیلیفون نمبر ۴۳۲

جے سودیش جموں

جلد نمبر ۳ — ۱۹ اگست ۱۹۵۷ء — نمبر ۴

ریاست میں انتخابات میں ہوئی دھکے شاہی اور اندھیر گردی کے متعلق اگر جوڈیشل طور پر تحقیقات ک

ریاست میں بڑھتی ہوئی رشوت ستانی - مکانات کی کمی - رفیوجیوں کی آبادکاری میں تاخیر - لوگوں میں انتشار پیدا کر

جموں و کشمیر ودھان سبھا میں پوجیہ پنڈت

۳۰ جولائی کو لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں صدر ریاست کے ایڈریس پر بحث کے دوران پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے واقعات پر مبنی ایک ہنگامہ خیز تقریر کی - گو پنڈت جی کو بولنے کے لئے بہت کم وقت [صرف دس منٹ] دیا گیا تھا - لیکن اس کے باوجود جو واقعات انہوں نے ہاؤس کے سامنے رکھے بجائے اس کا لیڈر آف دی ہاؤس کی طرف کوئی معقول جواب دیا جاتا - بخشی صاحب نے جوابی تقریر میں غلط بیانی اور ٹال مٹول سے کام لیا۔

پنڈت جی کی تقریر

خوشی کا مقام ہے کہ ریاست کے الگ الگ وچاروں کے لوگ ایک چھت کے نیچے اکٹھے ہو کر ہندوستان کے ایک انگ کے روپ میں جموں و کشمیر ریاست کی بھلائی کے بارے میں وچار کر رہے ہیں - صدر ریاست کے ایڈریس میں یہ الفاظ قابل ستائش ہیں - جن کے ذریعے گورنمنٹ آف انڈیا کا ذکر سنٹرل گورنمنٹ کے روپ میں اور ہندوستان کا ذکر Union of India سے کیا گیا ہے - کشمیر بھارت کا ایک اٹوٹ انگ ہے اور کشمیر ہندوستان کے ساتھ ہے نیز کرہ باقی ہندوستان کے روپ میں ہی ہونا چاہیئے لیکن مجھے دکھ ہے کہ ریاست ہندوستان کا ایک انگ ہوتے ہوئے بھی عملی طور پر ریاست کو بھارت سے دور دور رکھا جا رہا ہے - اسی ودھان سبھا کو دیکھئے - اس کے رولز اور رنگ ڈھنگ باقی ہندوستان کی ودھان سبھاؤں سے نیارے ہیں - ہندوستان کی راشٹر بھاشا ہندی ہے - مگر اس ایوان میں اس کا کوئی دخل نہیں - سارے ہندوستان میں انتخابات بھارت کے ایک الیکشن کمیشن کے تحت ہوئے ہیں - مگر ریاست کا الیکشن کمشنر الگ ہے - اس سلسلہ میں عوام کی مانگ کو سویکار نہیں کیا گیا ہے - ہم نے اس کے متعلق آنریبل پرائم منسٹر صاحب کے پاس ایک ڈیپوٹیشن کے ذریعے التماس کی تو انہوں نے فرمایا تھا کہ الیکشن کمشنر اگر انڈیا کا بھی ہو تو بھی کام کرنے والے دوسرے آفیسران میرے ہی ہونگے - اور ہماری درخواست پر غور نہیں کیا گیا - اس کا نتیجہ جو نکلا وہ آپ سبھی لوگوں کے سامنے ہے - الیکشن کے دوران وہ بدعنوانیاں اور بے ضابطگیاں ہوئیں جو بیان سے باہر ہیں - وقت کی کمی کی وجہ سے میں اس موقعہ پر ان کی تفاصیل میں نہیں جا سکتا دوسرے کسی موقعہ پر ہاؤس کے سامنے رکھونگا۔

کہ کس طرح برسر اقتدار پارٹی نے بیلٹ [ووٹوں] کی بجائے بایٹ باکسز [صندوقچیوں] کو استعمال کیا ہے - اس کی اگر صحیح کہانی بیان کی جائے تو ہٹلر اور مسولینی جیسے فاسسٹوں کے بھی رونگٹے کھڑے ہو جائینگے - پرجا پریشد کی مانگ ہے کہ الیکشن میں دھکے شاہی غنڈہ گردی کی آزادانہ جوڈیشل طور پر تحقیقات کروائی جائے - اور آج ہاؤس کے سامنے میں اس مانگ کو پھر دہراتا ہوں - اور اگر اس قسم کے کمیشن کا تقرر عمل میں لایا جائے اور اس کے

یہ برسر اقتدار پارٹی کی ذمہ داری نہیں کہ وہ کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے کشمیر اور ہندوستان کے دشمن فائدہ اٹھا سکیں - مجھے یہ کہتے ہوئے دکھ ہوتا ہے کہ بخشی صاحب کی سرکار نے جس ڈھنگ سے چناؤ کروائے ہیں اس سے جمہوریت کا خون ہوا ہے - باہر کے اخباروں کو بھی ریاست کے چناؤ کے متعلق نکتہ چینی کا موقعہ دیا گیا ہے - اور انہوں نے لکھا ہے کہ یہ rigged چناؤ ہے - مثلاً ٹائمز آف انڈیا وغیرہ ....

آخر چرواہا کاتب بن گیا ؟

پچھلے دنوں گورنمنٹ پریس جموں میں کاتب کی ایک آسامی خالی ہوئی جموں کے کئی ایک اچھے خوشنویسوں کی خواہش تھی کہ یہ نوکری انہیں مل جائے - چنانچہ پتہ چلا ہے کہ جموں کے کچھ معزز لوگوں نے ان کاتبوں میں سے ہی کسی ایک کو لگانے کے لئے پریس کے سپرنٹنڈنٹ صاحب کے پاس سفارشیں بھی کیں اور اس سلسلہ میں خواہشمند اصحاب کا انٹرویو competition بھی ہوا لیکن جب آسامی پر کرنے کی باری آئی تو کشمیر کے سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اپنے پرائیویٹ نوکر کو اس آسامی پر لگا لیا ہے - جو اکثر صاحب مذکور کی بکری چروانے کا کام کرتا تھا - اور جموں کے اچھے خوشنویس امیدوار منہ دیکھتے رہ گئے ---- جموں کی نمائندگی کا ٹھیکہ لینے والے کانفرنسی لیڈروں - شری رام لبھایا جی - شری دینا ناتھ جی - شری چونی لال جی - جوشی رام کرشن - مسعود صاحب ساغانی - اور دوسرے کانفرنسی کامریڈوں سے ہمارا ایک سوال ہے کہ اگر وہ خود غرض نہیں - اگر وہ واقع ہی جموں کے لوگوں کے نمائندے ہیں - اگر وہ کانفرنسی حکمرانوں کے stooges نہیں تو جموں کے لوگوں کے ساتھ اس ناانصافی اور اندھیر کے خلاف ان کی زبان حرکت میں کیوں نہیں آتی ؟

(ایک جموں واسی)

کوتوال چونی لال

point of order جناب والا ! ایک الیکشن ٹریبونل مقرر ہوا ہے اس کے سامنے بیشتر پٹیشن آئی ہیں لہذا یہ معاملہ sub judice ہے اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

آنریبل پرائم منسٹر

میں جناب والا سے درخواست کرونگا point of order کو چھوڑ کر محترم ممبر جو ارشاد فرمانا چاہتے ہیں انہیں فرمانے دیا جائے -

پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ

جیسے میں کہہ رہا تھا کہ الیکشن میں بدعنوانیاں اور بے ضابطگیاں ہوئی ہیں جن کے متعلق تفاصیل موقع ملنے پر پھر کبھی عرض کرونگا - مجھے ستانا ،

سامنے سارے واقعات رکھے جاویں تو وہ کمیشن یہ VERDICT (فیصلہ) دیگا کہ ریاست کی یہ اسمبلی اور گورنمنٹ

is not Government istablish by law bnt a government wich is established by organised goondaism

[یہ قانون کی گورنمنٹ نہیں بنی ہے بلکہ یہ ایک ایسی گورنمنٹ ہے جس کا قیام ایک منظم غنڈہ گردی کے تحت عمل میں آیا ہے)

میں جانتا ہوں کہ میں یہ کہہ کر یہ کوشش کی جائے گی کہ پاکستان ہماری باتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے مگر میں پوچھتا ہوں - کہ گورنمنٹ ایسے کام ہی کیوں کرتی ہے جس کے لئے لوگ بولنے پر مجبور ہوں اور جنہیں پاکستان exploit کرے - کیا

بہت سے ممبران نے ہاؤس میں ان بدعنوانیوں کا ذکر کیا ہے - کل اس ایوان کے ایک معزز ممبر ... نے بھی اس کے متعلق بہت کچھ کہا ہے - آج ... نے بھی مختلف ڈھنگ سے کہا ہے کہ کیا کچھ ہوا میں جانتا ہوں کہ وزراء کے جھگڑے ہوتے ہیں - دونوں فریقین کی بول چال ہوتی ہے - لیکن گورنمنٹ پارٹی ... لیکن یہاں چوکیدار سے لیکر منسٹر تک نے الیکشن کے کام میں حصہ لیا ہے - چوکیداروں اور افسروں کو الیکشن میں حصہ لینے کے لئے مجبور کیا گیا - ایڈریس میں رشوت ستانی دور کرنے کے متعلق کہا گیا ہے - بخشی صاحب نے پرائم منسٹر بننے کے بعد اپنی پہلی تقریر میں فرمایا تھا کہ رشوت ستانی کا دور ہے جسے ختم کرنے کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی جائے گی - رشوت ستانی ختم کرنے کا کیا یہ طریقہ ہے کہ آفیسران سے اس قسم کا کام لیا جائے جس سے برائی کم ہونے کی بجائے ان کے حوصلے بڑھیں اس طریقے سے افیسروں کا اخلاق گر جاتا ہے - یہی وجہ ہے کہ آج گورنمنٹ کے انتظامی محکموں میں ابتری پیدا ہوئی ہے -

ہمارے ... حقوق پر برا اثر پڑتا ہے بنیادی حقوق پر یہ باتیں اثر انداز ہوئی ہیں ... حقوق ہمارا ... ہے تو مجھے ... میں آنریبل ... صاحب سے استدعا کروں گا کہ ریاست میں جو ... نہ ... دفعہ مانگ کرتی ہے کہ یہاں کے چناؤ ...

ان کی کہا...

● خواجہ غلام محمد ... جموں و کشمیر نیشنل ... پلیبسیٹ کانفرنس میں ... اور وطن دشمن ... کے طور پر نیشنل کانفرنس ... چلانے کے اس ... پٹھانوں اور سکھوں ...

● شیخ عبداللہ ... ملک کے خلاف سازش ... ریاست سے ...

● ریاست میں غنڈہ ... جو کوئی انتخاب ... کے الیکشن کمشنر ... تاکہ یہاں کے انتخابات ...

● ہندوستان ... انفرادی حالت ... ہے - حکومت ... کر رہی ہے -

● مالیہ انتخابات ... تقرری ...

...ویہ ثابت ہوجائیگا کہ موجودہ سرکار کا قیام ایک منظم غنڈہ گردی کے تحت عمل میں لایا گیا ہے

...دیہ کی بربادی۔ اخلاقی گراوٹ پھیلانے اور صوبہ جموں کو نظر انداز کرنے کے متعلق حکومت کے خلاف شدید الزامات

...ناتھ جی ڈوگرہ کی ھنگامہ خیز تقریر

...بیادی حقوق پر ڈاکہ نہ ڈالا جائے۔ یہ تبھی ...ے کہ ریاست بھی چاہے ہندوستان کے ...صوبوں کی طرح ہندوستان کے الیکشن کمشنر کے تحت ہوں اور یہاں پر سپریم کورٹ کا پورا دخل ہو۔

چھوٹی چھوٹی صنعتوں کے متعلق اس ایڈریس میں بہت کچھ کہا گیا ہے یہ ٹھیک ہے کہ ملک کو آگے لے جانے کیلئے چھوٹی صنعتوں کو بڑھاوا دینے کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ خاص کر صوبہ جموں میں ــــ لیکن حال ہی میں کچھ صنعتیں بند کر دی گئی ہیں۔ مثلاً ؤلن منسٹر رام نگر۔ ڈیونگ سنٹر پونچھ۔ ؤولن سنٹر بھنڈ وغیرہ۔ تعلیمی معیار بہت مذنک گر گیا ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کا کارن معلوم کیا جائے۔ ــ محسوس کرتا ہوں کہ طالب علموں کو پالیٹکس میں گھسیٹا اس کے لئے بہت حد تک ذمہ دار ہے۔ طلباء کو پالیٹکس میں حصہ لینے کے لئے افسروں و منسٹروں کی طرف سے شہہ دی جاتی ہے۔ بلکہ ایک طرح سے مجبور کیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طلباء پڑھائی کی طرف بہت کم توجہ دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلباء کو ڈسپلن میں رکھنے ...کی طرف دھیان نہیں دیا جا رہا ہے۔ پروفیسروں اور ...تقرری کے سلسلہ میں قابلیت کے معیار کو بالا ...طاق رکھا جاتا ہے۔ کنبہ پروری و دوسری سیاسی ...سفارش پیش رکھا جاتا ہے۔ نتیجے کے طور پر طلباء کی

تعلیم پر اثر ہوتا ہے۔ وقت کی کمی کی وجہ سے اس کے متعلق تفصیل کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔

(Housing) ہاؤسنگ کے بارہ میں بہت کچھ کہا گیا ہے پہلے بہت بڑے زور شور سے کام ہاتھ میں لیا گیا۔ لوگوں کو کہا گیا کہ وہ جلد از جلد گاندھی نگر میں زمین لیں۔ کچھ لوگوں کو قرضہ دیا گیا۔ چنانچہ ان میں سے بہت نے کچھ روپیہ اپنے پاس سے لگا کر وہاں پر مکان بھی بنا لئے۔ لیکن اب حالت یہ ہے۔

پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ۔ لینڈ ریفارم کے خلاف بھی پرجا پریشد نے شروع ہی سے آواز اُٹھائی ہوئی ہے۔ انہیں کہا گیا کہ وہ رجعت پسند ہیں۔ اور زمینداروں کے پٹھو ہیں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن بتا دینا چاہتا ہوں کہ جس مقصد کے لئے لینڈ ریفارم عمل میں لائی گئیں۔ وہ مقصد حل نہیں ہوا۔ جن کو زمینیں مل گئیں۔ وہ بھی ناخوش اور جن سے زمینیں چھینی گئی ہیں وہ بھی ناخوش ہیں۔ نہ زمیندار خوش ہے اور نہ کاشتکار

شری دینا ناتھ مہاجن نے منسٹر بننے کے بعد قوم کی سیوا شروع کردی؟

سُنا گیا ہے کہ شری دینا ناتھ مہاجن نے ریونیو منسٹر بننے کے بعد ہم کانفرنسی کامریڈ کی طرح قوم کی سیوا شروع کر دی ہے اور کرسی وزارت سنبھالنے کے بعد انہوں نے سب سے پہلا کام جو کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے ہم زلف کے داماد مسٹر جانن لال کو بغیر کسی انٹرویو وغیرہ کے نائب تحصیلدار کی ٹریننگ کے لئے بھجوا دیا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت کی عوام میں انتشار پھیلانے والی دیرینہ پالیسی پر مہاجن صاحب کے ایجنٹوں نے بھی عمل شروع کر دیا ہے۔ اب برہمن اور راجپوت کے جھگڑوں کی بجائے کہیں مہاجن و نان مہاجن کے سوال کے نام پر دعوتوں کا انتظام ہو رہا ہے۔ تو کہیں میر پوری ہونے کا واسطہ دیکر میر پوریوں کے جذبات کو ابھارا جا رہا ہے۔ اور ان سے میر پوری کے نام پر دعوتیں کھائی جا رہی ہیں۔

کسٹوڈین + ڈپٹی منسٹر۔ معلوم ہوا ہے کہ جموں کے ڈپٹی کمشنر مسٹر ٹھاپر کو تبدیل کرکے مسٹر ایس۔ ا ے۔ ایس قادری کسٹوڈین کو ڈپٹی کمشنر کے اختیارات بھی سونپے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد کشمیر کی طرح جموں میں بھی خدا "لوک راج" (منسٹر شاہی) قائم کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

کہ وہاں ابھی تک پینے کے لئے پانی کا بھی انتظام نہیں کیا گیا۔

میں عرض کروں گا کہ بہت بڑی ضروری چیز ہے اور اس کے متعلق کوئی ڈھیل نہیں ہونی چاہیئے۔ جموں میں مکانات کا بڑا مسئلہ ہے۔ کرایہ بڑھ چکا ہے۔ لوگوں کو رہنے کے لئے جگہ نہیں ملتی۔ نئی کالونی بن رہی تھی میں نے سُنا ہے کہ گورنمنٹ نے اس کام سے بھی ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ جتنے کوارٹر بنے ہیں ان میں ہی کچھ لوگوں کو آباد کیا جائے جس سے بھی کچھ حد تک ہاؤسنگ کا مسئلہ کم ہو جائے گا۔ وہاں پانی و سڑکوں وغیرہ کا جلد انتظام کیا جائے۔ اور لوگوں کو آباد کیا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ اپنی تقریر کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

گورنمنٹ کا جو اس سے مقصد تھا وہ بالکل پورا نہیں ہوا۔ بقول پرائم منسٹر نہ زمین خوش نہ آسمان خوش۔ میں پوچھتا ہوں کہ آنریبل پرائم منسٹر نے آج تک اس حالت کو سدھارنے کے لئے کیا کیا ــ میں آشا رکھتا ہوں کہ آنریبل پرائم منسٹر صاحب اس کی طرف دھیان دینگے۔ اور کاشتکار اور زمینداروں کے درمیان جو جھگڑے ہو رہے ہیں ان کی روک تھام کے لئے ضرور کوئی موثر قدم اُٹھایا جائے گا۔ کہا گیا ہے کہ جھگڑوں کو نپٹانے کے لئے سٹلمنٹ جاری کر دیا گیا ہے تحصیل راجوری سے جو اطلاعات مجھے ملی ہیں اُن سے ظاہر ہے کہ سٹلمنٹ جھگڑوں کو دور کرنے کی بجائے جھگڑوں کو بڑھاوا دے رہا ہے۔ اور لوگوں کو EECE نام ذمیندی اچھیڑی جارہی ہے، کیا جا رہا ہے۔
راجوری کے متعلق ہمارے دوستوں نے

بہت کچھ کہا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ کشمیر ٹوری Attraction کی جگہ ہے اور اسے زیادہ Attractive بنانا چاہیئے۔ لیکن جموں کی طرف بھی دھیان دیا جانا چاہیئے۔ مجھے ایک دوست نے بتایا کہ وہ اس سلسلہ میں آنریبل ڈیولپمنٹ منسٹر سے ملا تھا۔ مسٹر شام لال صراف نے اس سے کہا کہ جموں کو تو Abnormal حالت کرنے والے کا کام دیتا ہے۔ میں کہوں گا کہ جموں کو اس طریقے سے نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیئے۔ وہ بھی ریاست کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس میں بھی اکثر مقامات ٹورسٹ کی Attraction کے قابل ہیں مثلاً شامسر جسکے متعلق حال ہی میں مسٹر ایس ڈے نے بہت کچھ کہا ہے اور اسی طرح اور بھی مقامات ہیں۔ پٹنی ٹاپ۔ کد۔ بھدرواہ۔ سدھ مہادیو وغیرہ۔

شام لال صراف۔ آپ کی اطلاع درست نہیں۔

مسٹر سپیکر۔ میں پھر آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آپ اپنی تقریر کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ۔ میری اطلاع ہے۔ اس کے علاوہ کینیڈی پروجیکٹ کے متعلق ڈھنڈورہ پیٹا جاتا ہے کہ منسٹر کھولے جارہے ہیں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ سب سے پہلے جموں سے ہانسر پراجیکٹ میں گیا تھا۔ مجھے اس پراجیکٹ کو دیکھنے کی خواہش تھی۔ مجھے خیال تھا کہ وہاں پر بہت ہی Improvement ہوئی ہوگی۔ لیکن جب میں وہاں پہنچا۔ مجھے وہی پرانی جیل نظر آئی۔ وہاں ایک Rest House نظر آیا اور اس کی حالت یہ تھی۔ کہ برآمدہ کی لکڑیاں بھی ٹیڑھی ہو چکی ہیں۔ اور دیواروں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ اس کے سوا مجھے کوئی نظر نہیں آئی۔ مجھے امید ہے کہ آنریبل پرائم منسٹر اپنی تقریر میں ہانسر پروجیکٹ کے متعلق بھی بتائیں گے کہ اس سلسلہ میں آج تک کیا کچھ بنایا گیا ہے۔

پنچایتوں کا مقصد دیہاتوں کو فائدہ پہنچانا ہوتا ہے۔ لیکن جموں میں جو پنچایتیں بنی ہیں اُن کے الیکشنوں میں بڑی دھاندلی ہوئی اور ایسے لوگ آگے آئے ہیں (باقی صفحہ ۔۔ پر)

...زبانی

...اس پریذیڈنٹ ...ابھی دوں ایک ...کے خود غرض ...نفسی ہے۔ مثال ...ڈاتانا شاہی ...کے اتہاس میں ...کی مثال مل سکے ...کرنے والے اور ...غلام کے دست ...پریذیڈنٹ ...نیشنل جموں ...عوام کو لا اینڈ آرڈر ...ہے۔ ہندوستان ...لاگو کیا جائے ...سیکریٹری صرفی ...ال اسری نگر ...ہے۔ عوام کی ...امان نہیں دیا جا ...کی خلاف ورزی ...نیشنل کانفرنس ...سری نگر ...سنے ...بھی گرفتار کیا۔ ...محمد صادق ...ال اسری نگر

ڈی سی صاحب پونچھ کی گیدڑ سنگی

از: بر سرام تحصیل سیکرٹری پرجا پریشد راجوری

ضلع پونچھ کے ڈی سی صاحب کے پاس ایک ایسی گیدڑ سنگی ہے جس کی بدولت وُہ اپنے سے کئی سینیئر تحصیلداران کو پھاند کر متواتر چار پانچ سال سے اس عہدہ جلیلہ پر شہر وسکے درخت کی طرح جھوم رہے ہیں انہیں تجربہ ہے اور نہ ہی کوئی امتحان پاس کیا ہے۔ صرف اسی گیدڑ سنگی کو جو وکالت کے وقت سے اُن کے ہاتھ لگی ہے استعمال میں لا کر ضلع پونچھ کے ممبران اسمبلی کو خوش کیا ہُوا ہے۔ جس وقت بھی ان کا سنگھاسن ذرا ڈھیلنے لگتا ہے تو یہ ممبران اُسے الٹنے سے روک لیتے ہیں۔ شائقین مطالعہ شاید جاننے کے لئے بیتاب ہوں گے۔ کہ وہ کونسی ایسی گیدڑ سنگی ہے۔ جس کے استعمال سے مقام عروج کو چھوا جا سکتا ہے۔ تو لیجئے بتائے دیتا ہوں۔ وُہ ہے خوشامد چاپلوسی اور خاپا بوسی۔ واقعی یہ ایک ایسا ہنر یا حربہ ہے۔ جس سے اکثر ایسی غیر متوقع امیدیں بھی بر آیا کرتی ہیں۔ جو کہ لئے کوئی دلیل یا اپیل کارگر نہیں ہو سکتی صاحب موصوف کو اگر یہ علم ہو جائے۔ کہ فلاں ممبر اسمبلی کی کتیا کا حمل اسقاط ہو گیا ہے۔ تو اس کی ماتم پرسی کے لئے فوراً سرکاری جیپ پر دوڑے آئیں گے۔ اگر کوئی انہیں یہ کہہ دے کہ فلاں ممبر اسمبلی کے تخنے کو نزلہ یا انظراہ کی بیماری ہو گئی ہے۔ تو یہ بات سوچے بغیر کہ کبھی تخنے کو بھی نزلہ ہُوا ہے۔ یا کبھی کسی مرد کو بھی انظراہ کی بیماری ہوئی۔ فوراً مزاج پرسی کے لئے پہنچ جائیں گے لیکن جہاں تک اصلیت کا تعلق ہے۔ وہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ وہ ناتجربہ کار اور اس پوسٹ کی ذمہ داریوں کو نبھانے کے بالکل نااہل ہیں۔ میں تو پوری ذمہ داری سے کہوں گا۔ کہ سینیئر تحصیلداروں کی موجودگی میں کھنہ صاحب کو ڈی سی اور خاص کر پونچھ جیسے بارڈر پر واقع ضلع کے لئے تعینات کرنے میں افسران بالا نے مردم شناسی کا ثبوت نہیں دیا۔ اُن کا انتخاب اس کرسی کے لئے اس قدر غیر قانونی غیر قدرتی اور بے جوڑ ہے جیسے ایک خچر والے کو ازدواجی زندگی میں منسلک کر دیا جاوے۔ حقائق شاہد ہیں کہ اُن میں اس قدر جرأت ہی نہیں کہ کسی معاملے کا فیصلہ اپنے طور قانوناً درست یا غلط سمجھ کر ڈنکے سے دے سکیں محض اپنی گدی کو بچانے کے لئے چاپلوسی اور بے جراتی کا دامن تھامے ہوئے ہیں اُن کے پاس انصاف کے لئے جانا اپنی قربانی کرانے کے مترادف ہے۔ جو بھی انصاف کے لئے اُن کے حضور میں پیش ہُوا۔ دھوبی کے کتے کی طرح نہ گھر کا رہا نہ گھاٹ کا۔ اُن کے پاس اُس وقت درجنوں مقدمات ایسے موجود ہیں جنہیں اُن کی عدالت میں آئے ہوئے عرصہ چار چار، پانچ پانچ سال ہونے آ رہے ہیں تا ہنوز کسی منزل تک نہیں پہنچے اور نہ ہی مستقبل قریب میں کہیں پہنچنے کا امکان ہے چونکہ وہ کام سے ناواقف ہیں اور اس ناواقفیت و نااہلیت کو چھپانے کے لئے مقدمات کی حیات کو شیطان کی آنت کی طرح طویل در طویل کرنے کی کوشش میں

رہتے ہیں جس کا ریکارڈ صاحب مذکور کی عدالت میں ایک طوائف کی زندگی کے کتابچے کی طرح سب کچھ ظاہر کرنے کے لئے موجود ہے پانچ سال کا عرصہ کوئی کم عرصہ نہیں ہوتا۔ اس عرصہ میں ہزاروں کی تعداد میں انسان اس دنیائے فانی کو داغ مفارقت دے چکے ہوں گے۔ اور لاکھوں کا بوجھ اس دھرتی ماتا پر مزید آ پڑا ہوگا۔ آج سے پانچ سال پیشتر ۱۳-۱۴ سال کا نابالغ آج خود وہ گھاس کی طرح اُگی ہوئی داڑھی و مونچھوں کی اوٹ میں سن بلوغت سے وصال حاصل کرنے کے لئے بے قرار نظر آ رہا ہے۔ آج سے پانچ سال پہلے جس نوجوان کی شادی ہوئی تھی۔ وُہ آج ساڑھے چھ بچوں کا باپ کہلا رہا ہے۔ پانچ سال قبل جہاں دشت و بیاباں تھے۔ وہاں آج بڑے بڑے شہر بجلی کے قمقموں سے جگمگا رہے ہیں جہاں سنگلاخ چٹانیں تھیں وہاں آج بڑے بڑے ڈیم تعمیر ہو چکے ہیں۔ مگر ڈی سی پونچھ سے انصاف حاصل کرنے والا غریب کسان بے انصافی کی دہلیز پر اُسی طرح چار پانچ سال سے متواتر سجدہ کرتا چلا آ رہا ہے تاریخیں دی جاتی ہیں مگر ایک راجواڑے کی طرح شان میں رہنے والے ڈی سی صاحب پونچھ کے موتی محل سے باہر نکلنے کی تکلیف گوارہ ہی نہیں کرتے اگر راجوری آ بھی جائیں تو کچہری کا وقت گپ شپ یا بیند کی آغوش میں گذارنے کے بعد تین چار بجے شام کلال خانہ کی طرح عدالت لگتی ہے۔ بلا وجہ ہوتے ہیں پیشیں۔ تیس منٹ میں دوبارہ دو تین ماہ کی لمبی تاریخیں دے کر بند کر دی جاتی ہے۔ افسران بالا سے اپیل ہے۔ وُہ اپنے خیالات کے گھوڑے کی لگام صاحب موصوف کے دربار میں انصاف حاصل کرنے والے سائیل کی طرف ذرا گھمائیں اور زور لگائیں کہ اُس بچارے کو کس قدر موسم گرما، سرما اور برسات کی تکلیفیں اور اخراجات برداشت کرنے پڑے ہوں گے۔ اور اس کے دل کی گہرائیوں سے اُٹھنے والی آواز ایسے افسران اور عوامی راج کے متعلق کس قدر نیک و متبرک ہو گی۔ جمہوریت کے پیدا کردہ لوک راج کو بدنام کرنے میں اسی قسم کے ملازمان کا سب سے زیادہ ہاتھ ہُوا کرتا ہے۔ تمام علاقہ کی پبلک سخت نالاں ہے۔ اور اس ڈی سی صاحب سے نجات حاصل کرنے کے لئے سخت بے تاب ہے۔ دوسری قسط میں صاحب مذکور کو نااہلیت کے دیگر واقعات پر قلم اُٹھائی جاوے گی۔

بقیہ تقریر پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ

صفحہ ۳ سے آگے

جو لوگوں کے صحیح نمائندے نہیں۔ بلکہ اکثر نمبر ۹ اور نمبر ۱۰ کے بدمعاش ہیں۔ اور اس وجہ سے پنچائتیں بدنام ہو رہی ہیں۔ اور پنچائتیں کا وہ مقصد پورا

نہیں ہو رہا ہے۔ جس کے لئے یہ بنائی گئی ہیں میں کہوں گا۔ کہ اس سلسلہ میں سدھار کیا جاوے۔

مسٹر سپیکر۔ وقت ختم ہو گیا ہے۔

مسٹر پریم ناتھ۔ صرف ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ایڈریس میں نئے ٹیکسوں کے متعلق کچھ کہا گیا ہے۔ لیکن ٹیکس تو وہاں لگائے جاتے ہیں۔ جہاں لوگوں کی مالی حالت اچھی ہو۔ میں آنریبل پرائم منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا ریاستی عوام کا معیار زندگی اتنا اونچا ہو گیا ہے۔ کہ اُن پر کسی قسم کا ٹیکس لگایا جائے۔ صوبہ کشمیر کے متعلق میں کچھ زیادہ نہیں جانتا۔ مگر صوبہ جموں کے متعلق وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہاں لوگوں کی اقتصادی حالت بالکل ٹھیک نہیں ہوئی ہے۔ اور وہ لوگ ابھی تک غربت اور افلاس میں مبتلا ہیں۔ اور اُن میں بے کاری اور بے روزگاری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اگر اُن پر ٹیکس لگائے گئے تو اُن کی مصیبتوں میں اضافہ کرنے کے سوائے اور کوئی بات نہیں۔

میں لیڈر آف دی ہاؤس اور سپیکر صاحب کا مشکور ہوں۔ جنہوں نے مجھے ہاؤس کے سامنے اپنے خیالات رکھنے کا موقع دیا ہے۔

پرجا پریشد کے دوسرے ممبران کی تقاریر

پنڈت جی کے علاوہ اسمبلی میں ٹھاکر سہدیو سنگھ جی شری راجندر سنگھ جی اور شری مہیش چندر جی نے زور دار تقاریر کیں۔ اور حکومت کو جمہوری طریق کار اپنانے محض پراپیگنڈہ کی بجائے عوام کی مشکلات کو عملی طور پر دُور کرنے۔ راشٹر بھاشا ہندی کو ترقی اور عوام کے دوسرے مسائل کے متعلق حکومت کی توجہ دلائی۔

بقیہ سوالات۔ (صفحہ ۱ کے آگے)

ضلع میرپور اور مظفر آباد کے شرنارتھیوں کو ۱۹۵۵ء میں موسم گرما کے آخیر تک بسانے کا وعدہ کیا تھا؟

(ج) اگر (ب) کا جواب ہاں میں ہو تو بتایا جائے اُن میں سے آج تک کتنے لوگوں کو آباد کیا جا چکا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ روپکی کالونی کی آئیندہ تعمیر بند کر دی گئی ہے؟

(ہ) کیا روپکی کالونی میں تعمیر شدہ کوارٹرز شرنارتھیوں کو الاٹ کر دیئے گئے ہیں؟ اگر نہیں تو وجہ بتائی جاوے؟

(س) کیا یہ درست ہے کہ جموں شہر میں جو شرنارتھی نکاسی جائیداد کے مکانوں میں رہائش پذیر ہیں اُن سے بہت زیادہ کرائے وصول کئے جا رہے ہیں؟ اور انہیں اُن مکانوں کا اور بھی زیادہ کرایہ ادا کرنے کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے؟

کیا آنریبل ڈویلپمنٹ منسٹر صاحب بتائیں گے کہ گول گجرال کیمپ میں بجلی کیوں مہیا نہیں کی گئی ہے۔ جبکہ دوسرے ساتھ والے دیہات میں دی گئی ہے؟

کیا آنریبل ہوم منسٹر صاحب بتائیں گے۔ کہ

(ا) سیاسی وجوہات کی بناء پر نظر بند کئے جانے والے لوگوں کو فیملی الاؤنس دینے کے لئے گورنمنٹ نے کیا معیار مقرر کیا ہے؟

(ب) کیا تمام نظر بندوں کو فیملی الاؤنس دیا جاتا ہے؟

شری ساگر سنگھ جی کا پرن پورا ہُوا

ہیرانگر ۱۲ اگست۔ پرجا پریشد کے مشہور کارکن شری ساگر سنگھ نے آٹھ سال تک نہ سر دھویا اور نہ ہی حجامت بنوائی۔ شری ساگر سنگھ نے پرتگیا کی تھی۔ کہ شری گردھاری لعل ڈوگرہ جب تک منسٹر رہے گا۔ وہ نہ سر دھوئیں گے اور نہ ہی حجامت بنوائیں گے۔ کیونکہ منسٹر مذکور کے ایماء پر اُس کے خلاف قتل کے اور دوسرے جھوٹے کیس بنائے گئے تھے اور جب کیس عدالت میں کسی سرے نہ چڑھ سکے تو اُسے نظر بند کروا دیا گیا تھا۔ چنانچہ اب ساگر سنگھ جی کی پرتگیا پوری ہونے پر انہوں نے حجامت بنوا لی ہے۔ اور اس موقع پر ڈیڑھ ہزار کے قریب لوگوں کو کھانا بھی کھلایا ہے اور ایک بھاری پبلک جلسہ ہُوا ہے۔ جس میں شری ساگر سنگھ کی پرتگیا پوری ہونے پر مسرت کا اظہار کیا گیا!

(ج) کیا شری کاسی رام جی وکیل آف کٹھوعہ کو ۱۹۵۶-۵۷ء میں چار ماہ کی نظر بندی کے دوران فیملی الاؤنس دیا گیا ہے؟ اگر نہیں تو اس امتیازی سلوک کے لئے وجہ بتائی جاوے۔

کیا آنریبل منسٹر برائے لوکل سیلف گورنمنٹ بتائیں گے کہ

(ا) شمس الدین (وزیر لوکل سلف گورنمنٹ) کو تین ہزار روپیہ کا قرضہ کس غرض کے لئے دیا گیا؟

(ب) جس غرض کے لئے قرضہ لیا گیا تھا کیا اُس کام پر لگایا گیا ہے؟

(ج) کیا وہ قرضہ واپس ادا ہو گیا ہے؟ اُس کی ادائیگی کیلئے اقدامات کئے گئے ہیں؟

شری سنت دیو اور شری مہیش چندر نے بھی سوالات دیئے ہیں۔ باقی سوالات آئندہ شمارہ میں دیئے جائیں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۳۲۷
ٹیلیفون نمبر ۴۳۲

ضمیمہ
جے سودیش جموں

جلد نمبر ۳ | ۳۰، ستمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۴

...منٹ نئی تعمیرات کروانے سے پہلے بقایا ادائیگیاں کرے

جنرل سیکرٹری کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن جموں کا مطالبہ

کہنے کو تو پہلا پانچسالہ منصوبہ ختم ہونے کے بعد دوسرا پلان شروع ہو چکا ہے
...ہے حیرت ہے کہ جس طرف ہی دیکھو۔ ٹھیکہ داران کی تباہی کا رونا ہے۔ کسی
...بیلنس صفر، ڈگری (Decree) برآ گیا ہے۔ کسی کا مکان غیر کے ہاتھ جا رہا
...کسی کا زیور صراف کی دکان کی رونق کا سہارا بن رہا ہے۔ غرضیکہ ایسا ظاہر ہوتا ہے
...منٹ نے سب کام تو ٹھیکیداران سے کروائے ہیں اور ان کے کام کی ادائیگی کا بڑا حصہ بھی
...گیا۔ وقت کا تقاضا ہے کہ اب گورنمنٹ کوئی بھی کام کروانے سے پہلے سابقہ تمام ادائیگیاں
...شکل تو یہ ہے کہ فائینل بل (Final Bill) کے مرتب نہ ہونے سے سیکورٹی جو کہ کام
...ضمانت ہوتی ہے۔ اب بل کی ضمانت بن کر رہ گئی ہے۔ مثال کے طور پر چھ ماہ کا عرصہ ہوا ہے
...کے متعلق متعلقہ حکام کی توجہ دلائی تھی کہ ٹھیکیداران نے یہ کام بہ ضرورت ایمرجنسی
...افسران دن رات ایک کر کے کیا ہے اور ان کی ادائیگی ابھی تک نہیں ہوئی۔ اور جہاں تک
...ریکارڈ گم کروانے کیلئے کئی قسم کی نازیبا حرکات افسران متعلقہ نے کیں۔ مگر افسوس کا
...ہے کہ ادائیگیاں ابھی تک نہ ہوئیں۔ صرف اسی پر ہی بس نہیں۔ پانچ سالہ سکیم کے
...حصہ پراجیکٹ ابھی منظور نہیں ہوئے۔

میری یادداشت کے مطابق مندرجہ ذیل کاموں کے علاوہ اور بھی بہت سے کام ہیں جن
...ادائیگیات بغرض منظوری تخمینہ جات انتظامیہ امور و دیگر وجوہ سے نہیں ہوئیں اندازی
...شکل تو صرف "عیار کے بعد پاجامہ" کی آ رہی ہے:۔

(۱) جنگل گلی (۲) ڈوگرہ ہٹ۔ (۳) دیالا چک ہیرا نگر۔ (۴) کسمٹ ویٹرول روڈ
(۵) ...شاہ روڈ (۶) بھندڑ روڈ (۷) کچا پنڈا سکنیٹر روڈ (۸) کٹڑہ ریاسی روڈ
(۹) کٹڑہ وشنو دیوی روڈ (۱۰) سنتہ سر روڈ (۱۱) سدھ مہادیو روڈ (۱۲) گاندھی نگر سڑک و لنکس

یہ تو صرف سڑکوں کی تفصیل ہے۔ دیگر محکمہ انہار۔ واٹر ورکس۔ الیکٹرک پنچایت
...کی فہرست بنائی جائے تو شاید کئی دن لگیں۔ لہٰذا التماس ہے کہ:۔
(۱) کہ کوئی کام تب تک شروع نہ کروایا جائے۔ جب تک کہ کاغذات جن کی بنا پر ٹھیکیدار
کے بل روکے جا سکتے ہیں مکمل نہ ہوں۔ و دیگر نقشہ و اسٹیمیٹ وغیرہ بھی مکمل ہوں۔
(۲) کہ نئے کام شروع کروانے سے پہلے سابقہ ادائیگیات کی جائیں جو کہ کسی بھی حالت میں
ایک کروڑ روپیہ سے کم نہیں ہیں۔

(نوٹ) یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ متعلقہ حکام جاری کام کے ختم کرنے کے بعد اس خاطر فائینل بل
مرتب نہیں کرتے تاکہ بحیثیت شاہ میٹرل کی (Detention) ڈیٹینل پرانی ہو جاوے اور کہیں خورد
برد ہو سکے۔

انجینئرز کے خلاف الزامات اور ترقیاں

محکمہ انہار کے کارندوں نے حالیہ سیلاب سے رنبیر نہر کی مرمت کے سلسلہ میں جس عادت
جو طریقہ کار اپنایا۔ اس سے وہ خود ننگے ہو کر رہ گئے ہیں۔ نہر کی مرمت کا کام جو چند دنوں میں مکمل ہو
سکتا تھا۔ انہوں نے اسے اپنی آمدن بڑھانے کا ایک ذریعہ بناتے ہوئے ملک اور ہزاروں عوام کی
قسمت سے کھیلنے کی کوشش کی ہے جس سے فصلوں کو بھاری نقصان پہنچا ہے اور لوگ محکمہ نہر کے متعلقہ
افسروں کے شرمناک کردار سے چیخ اٹھے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب سے شری مینگی صاحب محکمہ
انہار کے ڈویژنل انجینئر کے عہدے سے گئے ہیں۔ اسی دن سے ایک اندھیر گردی مچی ہوئی ہے اور کشمیر سے
جو اصحاب انجینئر بن کر یہاں آتے ہیں وہ اپنے آپ کو ایسٹ انڈیا کمپنی کے ملازم سمجھ کر لوگوں کو لوٹ رہے
ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ جموں کے انجینئر رشوت ستانی نہیں کرتے ہیں مگر یہ دیکھنے میں ضرور آیا ہے کہ انہیں
کچھ ... ہے اور وہ تھوڑا بہت کچھ دل میں ڈر محسوس کرتے ہیں۔ لیکن جو اصحاب کشمیر سے آتے ہیں۔ انہیں
تو خدا کا خوف بھی نظر نہیں آتا۔ ان کے خلاف پریس اور پلیٹ فارم سے آواز بلند ہوتی ہے مگر حیرت ہے
کہ لوک راج کا دم بھرنے والی سرکار پر کہ جس کسی کے خلاف الزامات لگتے ہیں انہیں ترقیاں دے دی
جاتی ہیں۔

مسٹر ایس۔ ڈی گنجو کے خلاف اخبارات نے واضح اور ٹھوس واقعات کا حوالہ دے کر الزامات لگائے
مگر اسے ترقی دے دی گئی۔ اسی طرح دامودر کول، مسٹر عبد السلام اسسٹنٹ انجینئر، پنچھ اور شری پنڈتا کے
خلاف الزامات عائد ہوئے ہیں لیکن کسی نے بھی انہیں پوچھنے کی زحمت گوارا نہیں کی ہے۔ اور اس صورت
میں اگر لوگ یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ سب کچھ لوٹ چیف انجینئر مسٹر ... کی ایما پر مچی ہوئی ہے
جو ریاست کے کنگال خزانوں کا بھی پیالہ اور رسم نوالہ بنے ہوئے ہیں۔ (ایک ... نمائندہ)

جموں شہر میں تعمیرات!

جموں ... جب ... میونسپل کونسل بنی
تو ... نے سوچا کہ اب شہر کا بھلا ہوگا۔ لیکن حالات یہ ہیں کہ تعمیرات ہو رہی ہیں۔ تعمیرات مکمل بعد میں
ہوتی ہیں لیکن گرنی پہلے ہی شروع ہو جاتی ہیں۔ گلی کوچیاں کی مرمت دیکھو تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلے جو کچھ
بنا تھا۔ اسے نہ ہی اکھاڑا جاتا۔ تو بہتر تھا۔ گویا ایک طرف لاکھوں روپیہ ... ہو رہا ہے اور دوسری طرف
شہر کی پہلی حالت کو بھی بگاڑا جا رہا ہے۔ لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ جب کسی تعمیر کیلئے تخمینہ جات
بنتے ہیں تو خیال پیدا ہوتا ہے کہ اب کام بہت اچھا ہوگا۔ مگر بعد میں نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات
نکلتا ہے۔ لوگ ٹھیکیداروں کو بدنام کرتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں کرتے لیکن ٹھیکیداروں سے پہلے مجرم تو ورکس
سپروائزر، اوورسیئر، انجینئر وغیرہ ہیں جو ان کے کام کو اپنی جیبوں کو بھرنے کیلئے پاس کرتے ہیں۔ آخر
ٹھیکیداروں نے گھر سے تو ان بری رسومات کو پورا کرنا نہیں ہے۔
پتہ چلا ہے کہ شری تلک راج میونسپل کونسلر نے اس سلسلہ میں کونسل میں کچھ نقطے اٹھائے
ہیں۔ مگر سنا ہے کہ متعلقہ عملہ اب شری تلک راج کو بدنام کرنے کیلئے ترکیبیں سوچ رہا ہے اور ٹھیکیداروں
کو کہا جاتا ہے کہ وہ تلک راج سے ہی کام پاس کروائیں۔ گویا اپنی ذمہ داری کو ان پر ٹال کر انہیں ٹھیکیداروں
سے دور کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں جموں شہر کے لوگوں سے اپیل ہے کہ جس محلے میں بھی
کوئی تعمیر ہوتی ہے وہ اس کام کو خود دیکھیں اور کام ناقص ہونے کی صورت میں آواز پیدا کریں۔ (ایک مقامی نمائندہ)
...۔ یہاں کام صرف لیبر سپلائی کا تھا۔ عرصہ سے یہ کام صرف ایک ہی ٹھیکہ دار کے پاس چلا آ رہا ہے
اور اسی کی کوششوں سے یہ خرافات بڑھتی گئی۔ کیونکہ ٹھیکیدار کو ایک معقول آمدن گھر بیٹھے بٹھائے بغیر خرچ کرنے
حصہ محکمہ مل جاتی ہے اور محکمہ والے بھی اس ٹھیکہ کو بدلنے کیلئے کوئی راستہ نہیں چاہتے۔ اب تو یہ حال ہے گذشتہ
سیلاب کا سب کام لینے پروردہ ٹھیکیدار سے ہی کروایا جا رہا ہے اور دوسرے ٹھیکیداروں نے اس کام کیلئے جو ... میں

(باقی دیکھیں ان کو بتہ ... ضمیمہ ... صفحہ پر دیکھئے)

محکمہ انہار، تعمیرات و واٹر ورکس کے حکام کی آگاہی کیلئے

تمام افسران مندرجہ بالا کو التماس بغرض
اطلاع کی جاتی ہے کہ یونین رجسٹرار ٹریڈ یونین
جموں و کشمیر گورنمنٹ کے ساتھ ماہ اکتوبر ۵۷ء
میں رجسٹر ہو چکی ہے اب یونین کے ساتھ انہیں
کوئی بھی کارروائی متعلقہ محکمہ جات کرنے سے
دریغ نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ابھی تک ان کے
کہنے کے مطابق یونین کی تمام عرضداشتوں کو غور
میں نہیں لایا جاتا رہا۔ اور اس کی وجہ یہی
کہی جاتی رہی۔ کہ یونین گورنمنٹ کے ساتھ
رجسٹرڈ نہیں ہے۔ (جنرل سیکرٹری کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن)

چیف انجینئر واٹر ورکس کی توجہ کے لئے

دس سال سے زائد عرصہ سے نوی واٹر ورکس
اور اس کے بالائی کام کیلئے دو سیچ کے محکمہ ہر سال
ٹینڈر کرتا ہے شروع میں سیچ کی سیکورٹی یکصد
روپیہ ہوتی تھی۔ مگر اب ۵۰۰/- روپے ہو گئی ہے ...

کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن کا جنرل اجلاس

جموں۔ تمام ممبران کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن جموں کو
اطلاع دی جاتی ہے کہ ایسوسی ایشن کا جنرل
اجلاس ۱۳، اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز اتوار بوقت
... بجے شام برہمن سبھا ہال جموں میں منعقد ہوگا
... وہ سب مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔
ایجنڈا حسب ذیل ہے:۔ (۱) سابقہ سال کی کارروائی
(۲) نیا الیکشن
(نوٹ) اگر کوئی ممبر کوئی ریزولیوشن بھیجنا چاہے
تو وہ راقم کے پاس ۸، اکتوبر تک بھیج دے۔
(۲) اگر کسی ٹھیکیدار نے فارم برائے ممبر شپ مکمل
نہیں کیا ہو تو وہ دفتر ہذا میں کسی وقت تشریف
لا کر بھر سکتا ہے۔
(۳) داخلہ اجلاس صرف رجسٹرڈ شدہ ممبران
کا ہی ہوگا۔

جگدیش ورما
(جنرل سیکرٹری کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن جموں)

کے خون پسینہ سے اخذ کیا گیا ہے ان ہی کے رحم پر ہوگا۔

(۳) زیادہ ٹھیکیداران کے کام کرنے سے کام جلد از جلد ختم ہو سکیگا اور ذمہ داران کی بھی تعداد بڑھ سکیگی۔ اور کام کی پختنائی بھی بڑھیگی کیونکہ چوری ہمیشہ تھوڑی سے تھوڑی تعداد میں ہی ہو سکتی ہے اور قومی سرمایہ زیادہ سے زیادہ ہاتھوں میں جاکر صحیح طریقہ سے استعمال ہو سکے گا۔

(۴) ٹینڈر ٹھیکیداران کے سامنے کھولے جائیں تاکہ تاریخ مقررہ پر فیصلہ ہو جائے اور متعلقہ آفیسر کسی کی در پردہ غیر واجب رعایت نہ کر سکے۔ جس سے دوسرے ٹھیکیداروں کے حقوق تلف ہوں جسطرح کہ محکمہ نہر کے چیف انجینئر نے توی سپر پیسیج (Supper Passage) کے کام ۴۱۵% اور ۹۵% زائد پر ٹینڈر نکال کے اپنے رسوخ والے ٹھیکیداران کو دے دیئے حالانکہ وہ ۲۰۰% دو صد فیصدی زائد پر بھی ہو سکتے تھے تیسرے اگر کوئی وضاحت متعلقہ افسر کو ٹھیکیداران سے کروانی یا کرنی ہو تو موقع پر ہو سکے گی۔

اس التجا کو مان کر جہاں حکومت ایک طرف تو خزانہ پر پڑنے والے ڈاکہ کو روکے گی وہاں دوسری طرف جسطرح چکداری و جاگیرداری کا خاتمہ کیا اسی طرح ایک روایت کے مطابق ابڑی بڑی ٹھیکہ داریوں کا خاتمہ بھی کرے گی۔

مزید برآں متعلقہ حکام کی اطلاع کے مطابق عرض ہے کہ "کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن جموں" (Contractors Association Jammu) زیر نمبر ۸۵۲۷ مورخہ ۹/۷/۱۹۴۷ رجسٹرار ٹریڈ یونین کیساتھ رجسٹر ہو چکی ہے اب انہیں یونین کی درخواست پر غور کرنا چاہیئے۔

ٹھیکیداران محکمہ تعمیرات جموں

(پبلیسٹی پریس جموں)

آنریبل پرائیم منسٹر و ڈولپمنٹ منسٹر کی خدمت میں!

کھلی چٹھی!

جناب عالی۔ التماس خدمت ہے کہ مرمت پل توی و بند دھ توی محکمہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی نے ٹینڈر اے کلاس تک طلب کرنیکا پرپوزل بنایا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ صوبہ جموں کے عام ٹھیکیداران اس تمام سال کیلئے بیکار رہیں گے کیونکہ بجٹ رقم کا کثیر حصہ تو اس میں صرف ہو جائیگا اور باقی بہت کم کام ہوگا۔ اسلئے التماس ہے کہ:-

(۱) کام کو جسقدر ممکن ہو سکے چھوٹے چھوٹے حصوں میں منقسم کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ اشخاص پر فرداری عائد ہو سکے اور وہ روزگار حاصل کر سکیں۔

(۲) کام اس کی خاطر کلاس سسٹم کی پابندی دور کی جائے تاکہ ہر ایک شخص مطلوبہ سیکورٹی داخل کروا کر ٹینڈر میں بطور مقابلہ پیش ہو سکے

ریاست کا محکمہ پبلک ورکس اور اس کے کارندے عوام کی نظر میں

تعمیرات میں لوٹ

۱۱ مارچ ... کے اختتام پر راقم نے بعنوان "التماس" ... محکمہ تعمیرات سے خصوصاً اور نہر اور دوسرے محکمہ جات سے عموماً بذریعہ اشتہار عرض کی تھی کہ ٹھیکیداران کے بلوں کی ادائیگی کی جائے۔ کیونکہ ٹھیکیداران "ہنری فورڈ" جیسا خزانہ نہیں رکھتے۔ ان کی ایک محدود زادِ راہ ہے جس کو ایک جگہ لگا کر پھر دوسری جگہ لگاتے ہیں اور اپنے بال بچوں کی شکم پُری کرتے ہیں مگر ان فرشتہ مزاج حاکموں نے ایک نہ سنی جس پر چاروں طرف ایک کہرام بپا ہوا ہے۔ کہ ہمارے بلوں کی ادائیگی بنا رہے۔ متعلقہ افسران نے اپنی ... کے لالچ میں کام تخمینہ جات سے بھی کہیں زیادہ کروا لئے ہیں اور اب ادائیگی کے وقت ان کے سامنے انتظامیہ منظوری تخمینہ جات کی منظوری نہ ہونے کی رکاوٹیں آ رہی ہیں اور زیادہ تر تو "کھوہ ڈویژن کا" باوا آدم ہی نرالا ہے"۔ وہاں تو صاف سودے بازیاں ہو رہی ہیں کہ اس قدر رقم کمیشن ... اور بل لے لو۔ دوسری طرف مسٹر گنجو چیف انجینئر کے لاڈلے ہیں۔ کہ ستم رسیدہ ٹھیکیداروں کے زخموں پر نمک چھڑکتے سے بھی دریغ نہیں کرتے ان کی ہی ایما پر سب فنڈز آ جانے کے باوجود گاندھی نگر فنڈز نہیں آئے اور وہاں ... ٹھیکیداران بلوں کی ادائیگی نہ ہونے پر چیخ رہے ہیں۔ تیسرے جناب چیف انجینئر صاحب مسٹر گپتا ہیں اگر ان کے پاس کوئی شکایت لیکر جائیں تو ... سے کم خاطر ہی نہیں کرتے آخر یہ لوگ کہیں بھی تو کس کو؟ جائیں تو کہاں؟

عموماً یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جو آفیسر ... رشوت ستانی اور جرم کا مرتکب ہوتا ہے اس کو جموں ہی ان ستم رسیدہ لوگوں پر ظلم ڈھانے کیلئے بھیج دیا جاتا ہے چنانچہ حال ہی میں مسٹر ... ایگزیکٹو انجینئر تبدیل ہوئے ہیں انہوں نے جاتے ہوئے کہا کہ میں اب محسوس کر رہا ہوں کہ میری وجہ سے غریب ٹھیکیداران کو نقصان پہنچا ہوگا مگر کیا کروں مجبور تھا اور اب ان کی جگہ قاضی صاحب آئے ہیں پتہ نہیں کہ ان کی کیا پالیسی ہے۔

اب گورنمنٹ کی کچھ آنکھ کھلی ہے کہ انہوں نے چند ایک اوورسیروں اور دیگر افسروں کے ... کیونکہ یہ لوگ ان جگہوں پر منا پلی بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں اور تب تک کسی کا بل مرتب کرنے یا واگذار کرنے کیلئے تیار نہیں جبتک کہ ان کا "پنجوترہ" ادا نہ ہو جائے اور دیگر حصے بھی نہ مل جائیں۔ مگر اب تو یہ دیکھنا ضروری ہو گیا ہے کہ کتنے ... کے ان کے زیر جو کام تھے۔ فائنل ہو چکے ہیں مگر ... مرتب نہیں ہوئے۔ آخر میں یہ

حکام سب قصور منسٹری پر ڈالتے ہیں کہ وہاں سے انتظامیہ منظوری ہی نہیں آئی ہم بل کیسے پاس کریں۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو متعلقہ منسٹری کو فوراً اس امر کی طرف توجہ دینی چاہئے کیونکہ بل بروقت پر ادائیگی نہ ہونے سے مزدور طبقہ کو بھوک کا شکار ہونا پڑتا ہے یہ بھی شکایت ہے کہ ڈویژنل انجینئروں کے دفتروں سے بھیجے ہوئے اسٹی میٹ سالوں کے سال چیف انجینئر کے دفتر میں بستہ خاموشی میں پڑے رہتے ہیں "قہر درویش بر جان درویش"۔ معاملہ انتہا پہنچ چکا ہے ہو گیا ہے کہ جب تک منسٹر متعلقہ اس میں دخل اندازی نہ کریں گے یہ ٹھیک نہ ہوگا۔

(سیکریٹری کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن جموں)

پی۔ ڈبلیو۔ ڈی

محکمہ پبلک ورکس کے کرمچاریوں کے بارہ میں دن بدن شکایات بڑھ رہی ہیں لیکن حکومت کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ جس سے یہ شبہ مضبوط ہوتا ہے کہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے ذریعہ لوٹ کھسوٹ کا سلسلہ انتہا تک پہنچ چکا ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ خزانہ عامرہ کو بیدردی سے لوٹا جا رہا ہو اور ذمہ دار ارباب اقتدار ٹس سے مس نہ ہوں۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ جب کسی حاکم خلاف شکایات کا سلسلہ بڑھتا گیا ہو۔ فوراً سے ترقی دے دی گئی یا دوسری جگہ تبدیل کر دیا گیا مسٹر گنجو اور مسٹر عبد السلام کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ کوتوال چونی لال ایسے جواں ہمت اور دیانتدار ... اس محکمہ کی باگ ڈور آنے کے بعد بعض حلقوں میں یہ امید ظاہر کی گئی تھی کہ وہ کوئی صحت مند قابل تقلید مثال پیش کریں گے جس سے قصوروار اہلکاروں کو عبرت حاصل ہو۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ جہاندیدہ اور چالباز چیف انجینئر کی مست نگاہی کے سامنے وہ بھی اپنے آپ کو بے بس پاتے ہیں سیلاب کی آڑ میں ارباب محکمہ نے سرمایہ ٹھیکیداروں سے مل کر جو "ڈاکہ زنی" کی ہے۔ وہ فوری تحقیقات کی محتاج ہے اور اگر اس لوٹ کھسوٹ کے پس منظر میں یہ بات صحیح ہے کہ چیف انجینئر کے لڑکے کی شادی پر ایک متعلقہ ٹھیکیدار نے ۴ ہزار روپیہ تنبول میں دیا تھا تو ماتم کا مقام ہے اور ابھی موقعہ ہے کہ کوتوال صاحب اپنی ذمہ داری کا احساس کریں اور ان سے جو توقعیں بہت امید وابستہ کی جا رہی ہے اس کو حق بجانب ثابت کریں۔ ورنہ یہ سمجھا جائیگا کہ نمک کی کان میں جا کر ہر شخص نمک بن جاتا ہے۔

(اخبار "تیج" جموں ۲۰ ستمبر ۵۷ء)

○ کے بارے میں آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں اگر اس بارے میں کوئی تحقیقات نہ کی گئیں تو عوام یہی کہیں گے کہ اس قسم کے واقعات کی پردہ پوشی کی جا رہی ہے + (سندیش جموں ۱۱ ستمبر)

قابلِ توجہ پبلک ورکس منسٹر
عبد السلام اسسٹنٹ انجینئر کی من مانیاں

پونچھ اور راجوری کے اسسٹنٹ انجینئر پبلک ورکس مسٹر عبد السلام کے متعلق اخبارات نے آواز بلند کر رکھی ہے کہ یہ شخص جہاں ٹھیکیداروں کو لوٹتا ہے وہاں گورنمنٹ کے روپیہ کی بھی بُری طرح تباہی کر رہا ہے۔ یہ شخص جب سے پونچھ میں لگا ہے اپنی بے ضابطگیوں کی وجہ سے بہت مشہور ہے حال ہی میں انجینئر مذکورہ نے ایک لاکھ روپیہ کی کوئل تار خریدی کی ہے جو کہ بلا ضرورت خریدی گئی ہے کیونکہ اس ڈویژن میں تمام سڑکیں کچی ہیں اور جن پر ابھی روڑی ڈالنے کا کام بھی تجویز نہیں ہوا اور کچھ سڑکیں ابھی بن رہی ہیں۔ جس فرم سے یہ کوئل تار خریدی گئی ہے اس نے ۴۴۴ روپے فی ٹن کوئل تار کا بل بھیجا۔ لیکن بعد میں عبد السلام نے فرم سے گول مال کر کے تار کے ذریعہ بل کی درستی ۴۷۴/۶/- روپے فی ٹن کیلئے لکھا اور آخر میں یہ بل -/۱۲/۴۸۳ روپے فی ٹن کے حساب سے بل بنانے کیلئے تار دی گئی۔ یہ سب باتیں ریکارڈ پر موجود ہیں۔

عبد السلام کی خویش پروری اور کنبہ پروری بلکہ جعل سازی کی ایک کیفیت یہ بیان کی جانی ضروری ہے کہ اس نے اپنے چار کس رشتہ داروں مسمیاں غلام رسول عبد الغنی۔ عبد المالک اور غلام قادر کے نام بھی بزمرہ مین مستری برائے سپر ویژن حاضری رجسٹر میں درج کر رکھے ہیں جنہیں ۷ روپے یومیہ کے حساب سے اجرت ملتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ چاروں آدمی کام پر نہیں ہوتے ان میں سے کوئی سرینگر بیٹھا ہے کوئی اپنے گھر اور کوئی کسی ٹھیکہ دار کے ساتھ کام کر کے ٹھیکیدار سے علیحدہ اجرت حاصل کر رہا ہے اس طرح کی بہت سی اور بھی بے ضابطگیاں اور جعلی بلوں کی ترتیب کی بے راہ رویاں مسٹر عبد السلام اسسٹنٹ انجینئر سے سرزد ہو رہی ہیں لیکن کوئی پوچھنے والا نظر نہیں آتا۔ اب نئی وزارت کے بننے پر ہم مشتِ نمونہ از خروارے کے طور کو توال چونی لال صاحب منسٹر پبلک ورکس کو پیش کر رہے ہیں کہ وہ اس طرف توجہ دیکر ایسے غلط نا اندیش سرکاری افسر کے خلاف ایکشن لیں +

("چاند" اخبار جموں۔ اگست ۵۷ء)

جائدادوں کی پڑتال

سندر نامہ "سندیش" جموں نے اپنے ایڈیٹوریل میں واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ "آئے دن حکومت کے نوٹس میں یہ باتیں لائی جا رہی ہیں کہ فلاں ملازم نے یا

فلاں انجینئر نے نوکری کے ایک سال بعد ہی کار خریدی۔ دوسرے سال ایک بلڈنگ بنائی تیسرے سال اس کا بنک بیلنس ہزاروں روپے تک ہو گیا اسی طرح ایک نہیں سینکڑوں الزامات عائد کئے جاتے ہیں لیکن حکومت کے پاس ان الزامات کا ایک ہی جواب ہو سکتا ہے کہ یہ واضح الزامات نہیں ہیں اور اس کیلئے ثبوت کی کمی ہے۔ لیکن اگر حکومت کے نوٹس میں کوئی واضح شکایت پیش کی جائے جس کے ثبوت بھی مہیا ہوں تو حکومت کو اس بارے میں کارروائی کرنے میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہئے۔

"سندیش" کے کسی گذشتہ شمارہ میں جموں کے ایک اسسٹنٹ انجینئر کے بارے میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح انجینئر مذکور نے معمولی سی تنخواہ پر لاکھوں روپے کی جائداد بنائی ہے اور یہ مضمون غیر مبہم الزامات پر مبنی نہیں۔ بلکہ ٹھوس ثبوت مہیا کئے گئے ہیں اس انجینئر نے کس طرح اپنی بیوی کے نام پر ایک ٹرانسپورٹ کمپنی تک کام کر رکھی ہے اس کے حوالہ جات تک دئے گئے اور گاڑیوں کے نمبر اگریمنٹ ڈیڈ تک درج کئے گئے ہیں ظاہر ہے کہ اس ثبوت کی موجودگی ہی اس بارے میں ایک تحقیقات کی بنیاد ہو سکتی ہے۔ ہمیں کسی خاص افسر یا انجینئر کی ذات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے ہم تو اصولی طور پر اس بات کے حق میں ہیں کہ مرکات بد عنوانیوں اور رشوت خوری اور بلیک مارکیٹ کے خلاف جرأت مندانہ اقدام اٹھائے جانے چاہئیں لیکن ایک خاص واقعہ ہی اس قسم کی کارروائی کی بنیاد بن سکتا ہے رشوت ستانی کے بارے میں عام الزامات کو غیر مبہم اور غیر واضح کہہ کر ٹالا جا سکتا ہے لیکن اس قسم کے واضح اور ٹھوس واقعات ○

باجلاس بخشی ہربنس لال صاحب

بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ تحصیلدار۔ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول نوشہرہ

ہرنام سنگھ ولد کالو سنگھ و سردار سنگھ ولد سوہن سنگھ اقوام اروڑہ ساکنان ... تحصیل نوشہرہ مدعیان

بنام

نورو ولد غلاماں قوم گوجر ساکن ... تحصیل نوشہرہ مدعا علیہم

درخواست دلا پانے مبلغ -/۹۱/۸۴ روپے بابت لگان جنسی

اشتہار بغرض آگاہی ہر خاص و عام

عنوان مندرجہ صدر میں مسئول مذکور نورو ولد غلاماں کی اطلاعیابی غیر معمولی طریق سے نہیں ہو رہی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا نورو مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بغرض جوابدہی مقدمہ مندرجہ بالا بتاریخ ۱۰/۵ ۴ اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو جاؤ۔ بعد گذرنے میعاد کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

تحریر ۱۶ ستمبر ۱۹۵۷ء

دستخط

تحصیلدار صاحب نوشہرہ بحروف انگریزی مع مہر

(بقیہ صفحہ اول ...) جب کام سدھ ہو جائیگا تو اس وقت فیصلہ کریں گے۔ ان حالات میں چیف انجینئر ... کردہ ٹینڈروں کا فیصلہ کریں اور لوگوں کی جمع شدہ پیکوٹی واپس کریں + (ٹھیکیداران جموں)

(معذرت) گذشتہ شمارہ کا نمبر کتابت کی غلطی کی وجہ سے ... کے بجائے ... لکھا گیا ہے دراصل شمارہ ... اب شائع ہوا ہے ... نمبر)

بھور کیمپ سے سینکڑوں من ناجائز شراب کی برآمدگی۔ غنڈوں کا پولیس پر حملہ کئی سپاہی گھائل!

رجسٹرڈ ڈی پی نمبر ۳۲۷ ٹیلیفون نمبر ۳۲

ہفتہ وار

جے سودیش

جموں

جلد نمبر ۳ | مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۵

نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کا ممبر سردار جنگ سنگھ اور کئی دوسرے ملزم گرفتار!

جموں ۸ اکتوبر - یہاں سے چھ میل دور بھور کیمپ میں پولیس اور محکمہ ایکسائز کی بھاری نفری نے چھاپہ مار کر صرف ایک درجن کے قریب گھروں کی تلاشی لینے کے بعد سینکڑوں من شراب نکالنے کا خمیر اور ناجائز شراب برآمد کر لی۔ پتہ چلا ہے کہ یونہی پولیس یہ برآمد شدہ مادہ ٹرکوں میں ڈال کر شہر لانے لگی - تو صوبائی نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر سردار جنگ سنگھ اور کیمپ کے دوسرے غنڈوں نے پولیس پر پتھروں سے حملہ بول دیا۔ جس سے کئی سپاہی گھائل ہو گئے۔ اسی اثناء میں جموں سے پولیس کی مدد کے لئے مزید سی - آر - پی اور دوسری پولیس پہنچ گئی اور انہوں نے لاٹھی چارج کر کے حملہ آوروں کو بھگا دیا - اور سردار جنگ سنگھ کے علاوہ ڈیڑھ درجن کے قریب (باقی صفحہ ۳ پر)

ریاستی سرکار لوگوں کی پولیٹیکل لائف کو کورپٹ بنا کر ملک کو تباہی کے گڑھے کی طرف دھکیل رہی ہے!

جموں میں بھاری پبلک جلسہ میں پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کا بھاشن

جموں ۳۰ ستمبر - شری شیام لعل شرما پردھان جموں نگر پرجا پریشد کی صدارت میں پرانی منڈی میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا جس میں پرجا پریشد کے صدر پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دس سال تک برسر اقتدار پارٹی نے کشمیر میں ہمارے خلاف جو گندہ اور غلط پروپیگنڈہ کیا تھا اب اسمبلی میں ہم نے اس کا بھانڈا پھوڑا ہے۔ اور نتیجہ کے طور پر کشمیر کے وہ لوگ جنہیں ہمارا دشمن بنا دیا گیا تھا آج وہ پچھتا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہمیں دس برس تک اندھیرے میں رکھا گیا ہے درحقیقت پرجا پریشد ہی ریاست کی واحد ایسی جماعت ہے جو بغیر کسی لاگ لپیٹ کے اپوزیشن کا رول ادا کر رہی ہے اور جس نے لوگوں کی سول لبرٹیز اور جمہوری حقوق کے لئے قربانیاں دی ہیں اور بہت حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔ پنڈت جی نے بتایا کہ اسمبلی میں ہماری SPEECHES کو سننے کے بعد کشمیر کے سینکڑوں ہندو اور مسلمانوں نے ہم سے آ کر کہا ہے۔ کہ یہاں کے لوگوں کو اندھیرے میں ڈالا گیا تھا۔ اب خدا کے لئے آپ وادی کشمیر میں اپنی سرگرمیاں تیز کریں۔ اور ان کی کھوئی ہوئی آزادیوں کو بحال کریں۔ پنڈت جی نے آگے کہا کہ جن لوگوں نے ہمارے درست سٹینڈ کے بدلے ہم پر لاٹھیاں اور گولیاں برسائیں اور تشدد کیا۔ آج وہی لوگ ہمارے ہمنوا ہو رہے ہیں سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے بتایا کہ جب ہم ریاستی سرکار کو جمہوری اصولوں پر چلنے کے لئے کہتے ہیں اور ان اصولوں کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں تو ہمارے خلاف میجر جنرل اکبر خاں اور پاکستان کا ایجنٹ ہونے کا ڈر ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ریاست میں جمہوری اصولوں کو اور ایڈمنسٹریشن کی خامیوں کو دور کرنے کیلئے ہم اس سلسلہ میں پوری جد و جہد کرتے رہیں گے۔ لیکن یہاں تک ملک کے دشمنوں سے نپٹنے کا تعلق ہے۔ ہم کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے بلکہ دس قدم آگے رہ کر دشمن کی ہر اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔ اور دیش کی رکھشا کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔ پنڈت جی نے شری کرشنا مینن اور ہند سرکار کو کشمیر کے متعلق درست سٹینڈ لینے پر مبارک باد دی۔

پنڈت جی نے آگے چل کر کہا کہ اسمبلی میں بخشی غلام محمد نے جس حوصلے کے ساتھ اپوزیشن کی نکتہ چینی کو سنا ہے اور حکومت کی خامیوں کو تسلیم کرتے ہوئے انہیں دور کرنے کا یقین دلایا ہے دراصل جمہوریت کا یہی طریقہ ہے۔ اگر (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کے دو روزہ اجلاس میں پاس کئے گئے اہم ریزولیوشن

جموں ۳۰ ستمبر - جموں و کشمیر پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کا دو روزہ اجلاس کل شام ختم ہوا۔ ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ سکیورٹی کونسل میں پاکستان کے نمائندہ مسٹر نون کے حالیہ سٹیٹمنٹ کو حقائق اور واقعات کے خلاف غلط بیانیوں کا ایک پلندہ قرار دیا ہے۔ ریزولیوشن میں کہا گیا ہے۔ کہ ریاست کا ہندوستان کے ساتھ الحاق ۱۹۴۷ء سے آئینی و قانونی طور پر مکمل ہے ریاست جموں و کشمیر میں پاکستان کی حیثیت ایک حملہ آور کی ہے۔ اور ریاست کے معاملات میں دخل دینے کا پاکستان کو کوئی حق نہیں۔ ورکنگ کمیٹی نے ہند سرکار اور سکیورٹی کونسل میں بھارت کے نمائندوں کو اس بات کے لئے مبارک باد دی ہے۔ کہ انہوں نے درست سٹینڈ کو اپنایا ہے، جو پرجا پریشد کا شروع سے نظریہ رہا ہے۔ ریزولیوشن میں ہند سرکار اور سکیورٹی کونسل سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ریاست جموں و کشمیر کے ایک تہائی حصہ پر پاکستان کے غاصبانہ قبضہ کو ختم کرے۔ اور سکیورٹی کونسل ریاست میں پاکستان کی جارحانہ کاروائیوں کیلئے پاور پالیٹکس اور دھڑے بندی میں الجھنے کی بجائے انصاف کا راستہ اپنائے اور پاکستان کی طرف سے ریاست میں گڑبڑ پھیلانے اور غیر قانونی طور پر ریاست کے اندرونی معاملات میں مخل ہونے کے لئے کاروائی کرے۔

ورکنگ کمیٹی نے ریاست کو برسر اقتدار پارٹی کی دھڑے بندی کو اس کا اپنا اندرونی معاملہ قرار دیتے ہوئے کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ پرجا پریشد کا اپنا الگ ایک واضح اور جامع نظریہ ہے۔ جس کا دونوں گروپوں کے نظریہ کے ساتھ بھاری تضاد ہے۔ اس لئے وہ پرجا پریشد کے پروگرام اور اصولوں پر کاربند رہتے ہوئے گمراہ کن پروپیگنڈا سے خبردار رہیں۔ اور دیش کے کلیان کیلئے پرجا پریشد کو مضبوط سے مضبوط بنانے کے لئے ہمہ تن مصروف رہیں۔

ورکنگ کمیٹی نے ایک اور ریزولیوشن پاس کر کے سیلاب زدگان کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اور مصیبت زدگان کی امداد کے لئے سنٹرل ریلیف کمیٹی کے فیصلوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس بات پر بڑے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ کہ کمیٹی ہذا کے فیصلوں پر حالات اور لوگوں کے دکھوں کے مطابق فوری عمل نہیں کیا جا رہا ہے۔ جس سے لوگوں کے دکھوں میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ ورکنگ کمیٹی نے اس سلسلہ میں سنٹرل ریلیف کمیٹی اور وزیر اعظم کشمیر سے (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اسمبلی کے پہلے ہی اجلاس میں پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کی تقاریر کا گہرا اثر!

اسمبلی کی کاروائی کے متعلق ہندوستان کے مشہور انگریزی اخبار سٹیٹسمین کا تبصرہ

جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی کے حالیہ اجلاس کی کاروائی کے متعلق سرینگر سے اپنے نامہ نگار کے ایک نیوز لیٹر میں تبصرہ کرتے ہوئے ہندوستان کے مشہور انگریزی اخبار سٹیٹسمین نے ۵ ستمبر ۱۹۵۷ء کے شمارہ میں بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ اسمبلی میں پرجا پریشد کے ممبران نے جن جمہوری ڈھنگ سے لوگوں کے جذبات اور عوام کے مسائل کی ترجمانی کی ہے۔ اس نیوز لیٹر میں اس کی سراہنا کی گئی ہے۔ نیوز لیٹر میں ایک پیرہ DOGRA IMPRESSES کے عنوان سے لکھا گیا ہے۔ جس کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"پرجا پریشد کے پانچ ممبروں پر مشتمل گروپ نے اسمبلی کی کاروائی میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ گروپ ہذا کے لیڈر پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے اپنی مفصل بیانی۔ صاف گوئی اور روانی سے ہاؤس کو متاثر کیا۔ ایک تجربہ کار پارلیمنٹیرین کی طرح ان کی تقاریر میں ویسی ہی روانی تھی جیسی کہ ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس گروپ کے میر قاسم کی ہے۔ اور ان کے طنزیہ کلمات ویسے ہی چبھنے والے تھے جیسے کہ مسٹر ڈی۔ پی۔ ڈر کے ہوتے ہیں۔ لیکن توقعات کے برعکس پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ نے گورنمنٹ کی جہاں کہ وہ تعریف کی مستحق تھی سراہنا کرنے میں بھی فراخدلی سے کام لیا۔

سرکاری بنچوں نے بحث میں حصہ لینے کی کوئی زیادہ قابلیت نہ دکھائی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر اپوزیشن کے ممبران کی نکتہ چینی کے جواب کا بوجھ اکیلے ہی بخشی غلام محمد کو برداشت کرنا پڑا۔ پچھلی اسمبلی میں گذشتہ چار سال تک میسرز صادق۔ گردھاری لعل ڈوگرہ۔ میر قاسم اور ڈی پی ڈر اس کی مدد کرتے تھے۔ لیکن اس نئی اسمبلی میں بخشی غلام محمد کو نہ صرف پرجا پریشد کے ممبران کی ہی نکتہ چینی کا بوجھ سنبھالنا پڑا۔ بلکہ اسے اپنے پرانے ساتھیوں سے بھی نپٹنا پڑا۔ یہ کوئی آسان کام نہ تھا۔ لیکن پرائم منسٹر نے اسے اچھی طرح نبھایا۔ ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کی نکتہ چینی کا جواب دیتے ہیں فصیح اردو بولتے ہوئے وزیر اعظم کا رویہ اکثر طنزیہ تھا لیکن پرجا پریشد (باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

نیشنل کانفرنس کی طرح پرجا پریشد میں بدچلن لوگوں کیلئے کوئی جگہ نہیں

جموں ۱۸ ستمبر۔ موضع خیری میں پرجا پریشد تحصیل رنبیر سنگھ پورہ کے کارکنوں کی میٹنگ پنڈت بھولو رام کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں شری ملک راج جی زونل انچارج نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ نیشنل کانفرنس کے خود غرض لوگوں کے اس پروپیگنڈہ سے خبردار رہیں جو یہ کہہ رہے ہیں کہ اب پرجا پریشد کے لوگوں کو نیشنل کانفرنس میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ نیشنل کانفرنس نے اُن لوگوں کو پارٹی سے نکال دیا ہے۔ جن کے وُہ خلاف تھے۔ اور اب نیشنل کانفرنس ولیش بھگت لوگوں کی جماعت بنائی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ پرجا پریشد کے کارکنوں کی نیشنل کانفرنس میں شمولیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ پرجا پریشد کا اپنا ایک واضح اور جامع پروگرام ہے۔ اور جس کا نیشنل کانفرنس کے بنیادی اصولوں کے ساتھ بھاری اختلاف ہے۔ پرجا پریشد کا شروع سے یہ واضح نظریہ ہے۔ کہ ریاست جموں و کشمیر ہندوستان کا ایک اٹوٹ انگ ہے۔ اور اس کی موجودہ امتیازی پوزیشن ختم کر کے اسے بھارت کے دوسرے حصوں کی سطح پر لایا جانا چاہیئے۔ جبکہ نیشنل کانفرنس نے اس سلسلہ میں کئی رنگ بدلے ہیں اور آج بھی اس کا ریاست کے مستقبل سے متعلق کوئی واضح نظریہ اور پالیسی نہیں ہے۔ شری ملک راج نے مزید کہا کہ پرجا پریشد بھارتیہ سبھیتا اور سنسکرتی کے سنہری اصولوں کے آدھار پر لوگوں کو نو بھارت کے نرمان کے لئے اخلاقی سماجی اور سیاسی طور پر تیار کرنا چاہتی ہے۔ پرجا پریشد میں بدچلن اور بداخلاق لوگوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ اور یہ سیاسیات میں ہر شخص کے پرائیویٹ کیریکٹر اور کردار کو اولاً طور پر دھیان میں رکھتی ہے جبکہ نیشنل کانفرنس میں اس قسم کی کوئی پابندی نہیں جیسا کہ حالیہ انتخابات سے صاف عیاں ہے۔

شری شیو لعل تحصیل پردھان نے بھاشن کرتے ہوئے کہا کہ پرجا پریشد کا نظریہ ایک کامیاب نظریہ ہے۔ جس کی قدم قدم پر فتح ہو رہی ہے اور جو لوگ ہمارے نظریہ کے لئے ہمیں مجرم گردانتے تھے آج وہی باتیں ہمیں مجرم کہنے والے خود کہہ رہے ہیں اور ہمارے نظریہ کی ایک بڑی فتح یہ بھی ہے۔ کہ شری جواہر لعل نہرو اور دوسرے بڑے بڑے لوگوں کو ہماری ریاست کے مستقبل سے متعلق سٹینڈ سے متفق ہونا پڑا ہے۔ اور اُن باتوں کو ماننا پڑا ہے۔ جو ہم دس سال سے کہتے آئے ہیں۔

آئندہ کوئی بھی روٹ پرمٹ اسمبلی کی منظوری کے بغیر جاری نہ کیا جائے!

اسمبلی میں پرجا پریشد کے ممبر کی تحریک اور بخشی صاحب کا حیران کُن جواب!

جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی میں پرجا پریشد کے ممبر شری راجندر سنگھ نے گاڑیوں کے روٹ پرمٹ غیر مستحق لوگوں کو جاری کیے جانے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ ایک طرف تو رشوت ستانی کو ختم کرنے کا دعوےٰ کرتی ہے۔ مگر دوسری طرف لوگوں کو کورپٹ بنا رہی ہے۔ رشوت کے طور پر گاڑیوں کے پرمٹ اس ڈھنگ سے جاری کئے جا رہے ہیں کہ بلیک مارکیٹ میں ان روٹ پرمٹوں کی قیمت پندرہ ہزار روپے تک پہونچ چکی ہے۔ لیکن روٹ پرمٹ مستحق لوگوں کو دینے کی بجائے ایسے لوگوں کو دیئے جا رہے ہیں جن کا ٹرانسپورٹ کی صنعت سے کبھی دُور کا بھی واسطہ نہیں رہا ہے۔ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ کہ روٹ پرمٹ اکثر سیاسی کارکنوں کو خریدنے کے لیے دیئے جاتے ہیں۔ اور اس طریقہ سے بھی پبلک لائف کو کورپٹ بنایا جا رہا ہے۔ شری راجندر سنگھ نے مطالبہ کیا کہ آئندہ روٹ پرمٹ صرف ڈرائیوروں یا اس صنعت سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ہی ...... دیئے جائیں اور آئندہ کوئی بھی روٹ پرمٹ اسمبلی کی منظوری بغیر جاری نہ کیا جائے۔

سوال گندم جواب چنے

بخشی غلام محمد وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں روٹ پرمٹ کے سلسلہ میں اُٹھائے گئے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہی ایک طریقہ ہے۔ جس سے ہم غریب شرنارتھیوں کی مدد کر سکتے ہیں روٹ پرمٹ ختم کر کے ہم نے فقیر سنگھ جیسے غریب شرنارتھیوں کے گلے نہیں کاٹنے ہیں۔ جب تک دم میں دم ہے۔ انشاء اللہ روٹ پرمٹ سسٹم ختم نہیں کیا جائے گا۔ بخشی صاحب نے اس موقع پر یہ بھی کہا کہ فقیر سنگھ شرنارتھی بننے سے پہلے لاکھوں روپیہ کا مالک تھا۔ اور اب کوڑی کوڑی کے لئے محتاج ہے۔ لیکن اگر بخشی صاحب کی اس تقریر کو حقیقت کی کسوٹی پر پرکھا جائے تو لوگوں کو حیرانگی ہوگی۔ کہ روٹ پرمٹ کیسے اور کن لوگوں کو دیئے جا رہے ہیں باقی فقیر سنگھ جسے بخشی صاحب نے غریب شرنارتھی ہاؤس میں بتایا ہے۔ اگر اس غریب کی حالت کو دیکھا جائے اور بھی حیرانگی ہوگی۔ کیونکہ اگر فقیر سنگھ غریب شرنارتھی ہے۔ تو نہ جانے بخشی صاحب کی نظر میں پھر سرمایہ دار کون ہوگا۔ چنانچہ عوام اور ممبران اسمبلی کی آگاہی کے لئے فقیر سنگھ اینڈ برادرس کی سابقہ اور حالیہ پوزیشن کے متعلق ہمیں جو کچھ پتہ چلا ہے۔ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

فقیر سنگھ برادرس کی سابقہ اور حالیہ پوزیشن

فقیر سنگھ کا باپ محنت مزدوری کر کے اپنی زندگی کے دن پورے کرتا تھا۔ اور لڑکے ڈرائیوری وغیرہ کا کام کرتے تھے۔ جن کی سنہ ۱۹۴۷ء سے پہلے جبکہ وُہ رفیوجی نہ تھے۔ جائیداد صرف یہ تھی کہ موضع چھمبر نہاں تحصیل باغ (پونچھ) میں رہنے کے لئے ایک کچا مکان اور آٹھ کنال اراضی تھی۔ مگر اب

(۱) ایک بڑی کوٹھی برلب روڈ سرینگر قیمتی لگ بھگ پچاس ہزار روپیہ۔ (۲) ایک بنگلہ و چند دُکانات برلب سڑک بی۔ سی روڈ قاضی گنڈ۔ (۳) ایک بنگلہ برلب بی سی روڈ بٹوت۔ (۴) ایک بڑا مکان محلہ استاد اور کچھ چھوٹے چھوٹے مکانات جموں شہر میں۔ (۵) ایک بڑا مکان اور ایک بھاری باغ جس میں ہزاروں روپے کے پھلدار درخت ہیں برلب سڑک جموں تاگ بنی روڈ۔ (۶) رنبیر سنگھ پورہ میں الاٹ کروائی گئی ایک بڑی کوٹھی اور درجہ اوّل ۲۴۔ ایکڑ کے قریب اراضی۔ (۷) خاندان کے مختلف اشخاص کے نام پر اب بی۔ آر۔ او سے ناجائز طور پر اودہم پور میں کئی ایکڑ اراضی الاٹ کروائی گئی ہے۔ (۸) ایک پٹرول پمپ متصل انب پھلہ بی۔ سی روڈ جموں۔ (۹) دو درجن کے قریب ٹرک۔ بس اور سٹیشن ویگنز نیز ایک عدد جیپ۔ (۱۰) پبلک بس سروس کمپنی کی ہزاروں روپیہ کی سالانہ آمدنی۔

اِس موقع پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ پچھلے دنوں بخشی صاحب کے "غریب" فقیر سنگھ نے اپنے لڑکے کی شادی کی۔ تو بٹوت سے کوئی ایک ہزار کے قریب آدمیوں کو برات میں لایا گیا۔ اور برات کے متعلق یہ خبر جموں کے ہفتہ وار "چاند" میں چھپی تھی۔

پرجا پریشد کی نئے سال کیلئے ممبر بھرتی کرنے کی مہم کا آغاز

جموں ۳ اکتوبر۔ جموں سٹی پرجا پریشد نے سنٹرل ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق نئے سال کے لئے ممبر بھرتی کرنے کی مہم یکم اکتوبر سے بڑے زور شور سے شروع کر دی ہے۔ اور معلوم ہُوا ہے کہ جموں سٹی میں کارکنوں نے دو دنوں میں دو ہزار کے قریب لوگوں کو پرجا پریشد کا ممبر بھرتی کیا ہے۔ اطلاعات ملی ہیں کہ مضافات میں بھی ممبر بھرتی کرنے کی مہم تیزی کے ساتھ شروع کر دی گئی ہے۔ اور جن جگہوں پر ابھی تک کام شروع نہیں ہُوا ہے۔ وہاں پر بھی عنقریب ہی ممبر بھرتی کرنے کا کام شروع کر دیا جائیگا۔

پہونچی وہ خاک میں جہاں کا خمیر تھا

ادہم پور جنبیبی کے پرانے کانفرنسی کارکن مسٹر دینا ناتھ کیلا جو دو سال ہوئے نیشنل کانفرنس کو چھوڑ کر پرجا سوشلسٹ پارٹی کے رہنما بن گئے تھے۔ اب پھر دوبارہ نیشنل کانفرنس میں شامل ہو گئے ہیں۔ نیشنل کانفرنس کو چھوڑتے وقت انہوں نے اس کے خلاف جس طرح کی قسم کے الزامات لگائے تھے۔ اب پرجا سوشلسٹ پارٹی کو خیرباد کہتے ہوئے بھی اس کے خلاف اسی طرح کئی قسم کے الزامات لگائے ہیں۔ اور اب نیشنل کانفرنس کو اچھا کہا ہے۔ گویا جدھر کیلو صاحب جائیں گے وہی "پارس" ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت والی نیشنل کانفرنس نے مسٹر موتی رام بیگرہ کی سیٹ پر آئندہ مسٹر کیلو کو کھڑا کرنے کا وعدہ دیا ہے (نامہ نگار)

انوکھا واقعہ مُرغا پھاٹک میں!

جموں ۲۸ ستمبر۔ موضع رام کوٹ سے ایک دلچسپ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کانفرنسی کارکنوں نے ایک زرگر کا مُرغا پکڑا اور اسے ذبح کرنے لگے۔ تو گھر والوں کو پتہ لگ گیا اور وہ موقع پر پہونچ گئے۔ لیکن کانفرنسی کارکنوں نے انہیں مُرغا واپس کرنے کی بجائے یہ کہہ کر کہ یہ آوارہ پھر رہا تھا پھاٹک میں دے دیا۔ جہاں آوارہ مویشیوں کو دیا جاتا ہے چنانچہ زرگر بیچارے نے پھاٹک میں آٹھ آنے جرمانہ ادا کرنے کے بعد مُرغا واپس لے لیا لیکن چھری کے نیچے سے بچ نکلنے کے کارن مرغے کو زخم ہو گیا تھا۔ چنانچہ وُہ پھاٹک سے چھوٹنے کے بعد خود ہی دوسرے دن مر گیا۔

معذرت:۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے بہت سے مراسلات اور دوسری خبریں اس شمارہ میں شایع نہیں کی جا سکی ہیں۔ جنہیں آئندہ شمارہ میں شایع کیا جائے گا۔ (مینیجر)

ہفتہ وار اخبار ”سودیش“ جموں
مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۵۷ء

اصولوں کو مصلحتوں پر قربان نہ کیا جائے!

زندگی کے کسی بھی پہلو میں اور خاص کر سیاسیات میں اصولوں کو قربان کر کے جب مصلحتوں اور ذاتی اغراض سے کام لیا جاتا ہے تو ایک بحران سا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جس کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکلتا۔ ریاست کا الحاق مہاراجہ بہادر نے ہندوستان کے ساتھ کیا۔ اصولی و قانونی طور پر یہ الحاق مکمل تھا۔ لیکن بھارت سرکار کے کرتا دھرتاؤں نے اس سلسلہ میں اصول پر چلنے کی بجائے مصلحتوں سے کام لینا شروع کر دیا۔ انہوں نے ہر بات میں شیخ عبداللہ کو بانس پر چڑھانا شروع کیا۔ نتیجہ کے طور پر وہ اقتدار کے نشہ میں بدمست ہو گئے۔ من مانیوں کا دور شروع ہوا۔ اور ایک وقت ایسا آیا کہ شیخ جی انہی لوگوں کو آنکھیں دکھانے لگے۔ جنہوں نے انہیں آسمان پر چڑھایا تھا۔ آخر اصولوں کی بجائے مصلحتوں پر چلنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ شیخ صاحب کو گرفتار کرنا پڑا۔ چار سال کا عرصہ گذر گیا ہے۔ مگر شیخ صاحب کی گرفتاری اور رہائی کا سوال اپنی غلطی کی وجہ سے ایک پیچیدہ مسئلہ بن کر رہ گیا ہے۔

شیخ صاحب کی گرفتاری کے بعد بخشی صاحب وزیر اعظم بنے اور انہوں نے اپنی گدی کو قائم رکھنے کے لئے کسی اصول سے کام لینے کی بجائے مصلحتوں سے کام لینا شروع کیا۔ انہوں نے ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کو اپنے گرد جمع کر کے چوہدری بنا لیا۔ کیپٹلسٹوں کو سر پر چڑھایا۔ غنڈے اور بدچلن قسم کے لوگوں کو اپنا ساتھی بنایا۔ اور کسی پروگرام یا اصول کو لے کر جمہوری طریق پر لوگوں کو اپنا ہم خیال بنانے کی بجائے حکومت کے بل بوتے پر سیاسی کارکنوں اور دوسرے لوگوں کو خریدنا شروع کیا۔ نیز الیکشن میں جمہوریت کا خون کر کے ان لوگوں کو کامیاب بنوایا۔ لیکن آج اس کا نتیجہ سامنے ہے۔ کہ وہی کیپٹلسٹ بخشی صاحب کو تاڑ تاڑ چوٹیں لگا رہے ہیں وہی ایرے غیرے نتھو خیرے جنہیں ایک نوبالا مالی کیا۔ اور دوسرے جمہوریت کا خون کر کے اسمبلی کا ممبر بنایا تھا بخشی صاحب کو آنکھیں دکھا رہے ہیں۔ ہر ایک منسٹر بننے کی نہ مٹنے والی خواہش دل میں لے کر ادھر منہ موڑ رہا ہے۔ تو کوئی ڈیموکریٹک والوں سے مل رہا ہے۔ اور بخشی جی اپنی گدی کو برقرار رکھنے کے لئے متواتر انہیں منسٹر۔ سٹیٹ منسٹر۔ سیکرٹری۔ چیف وہپ اور ڈپٹی چیف وہپ بنائے جا رہے ہیں اور کسی کو منانے کے لئے روٹ پرمٹوں کی بوچھاڑ کی جا رہی ہے۔ مگر کام نہیں بن رہا۔ تیسری طرف وہ ملازم جنہیں اپنا سمجھ کر قابلیت کے معیار کے اصولوں کو قربان کر کے بڑے بڑے عہدے دیئے گئے تھے۔ گورنمنٹ کی جڑوں میں تیل دینے میں لگے ہوئے ہیں۔ چوتھے وہ آفیسر ہیں جنہوں نے بخشی صاحب اور حکومت کے اشاروں پر ناچ کر جمہوریت کا خون کیا۔ اور نیشنل کانفرنس کے امیدواروں کو کامیاب کروایا وہ سمجھ رہے ہیں حکومت اور بخشی صاحب کو بنانے والے وہی ہیں یعنی کہ راج ان کا ہی ہے۔ اور وہ جو جی میں چاہے کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے لوگوں کو لوٹنا شروع کر رکھا ہے۔ مثالیں سامنے ہیں کہ ریاسی کا تحصیلدار ملک جو اب تبدیل ہو گیا ہے نے الیکشن کے بعد لوٹ کا وہ بازار گرم کیا۔ کہ وہاں کے کانفرنسی بھی چیخنے لگے۔ لیکن اسے صاف یہ کہتے سنا گیا مجھے کون پوچھنے والا ہے۔ عوام کی بہتری کے نام پر آنے والا روپیہ ہضم ہو رہا ہے۔ کوئی کام سرے نہیں چڑھ رہا۔ اور ایڈمنسٹریشن کی حالت دن بدن ابتر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ پانچویں طرف غنڈے اور بدچلن قسم کے وہ لوگ ہیں جنہیں نیشنل کانفرنس کے رہنما بنا دیا گیا ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ نیشنل کانفرنس ہے تو انہی کے دم خم سے۔ اگر وہ نہ ہوں تو بخشی غلام محمد کا کون ہے۔ اگر بخشی صاحب نے ان کی نہ چلنے دی۔ تو وہ تنظیم کو ختم کر دیں گے۔ چنانچہ وہ اپنا ایک حق سمجھ کر دونوں ہاتھوں سے ملک کو لوٹنے ہوئے ہیں انہوں نے ہر طرف اندھیر گردی مچا رکھی ہے۔ اور قانون کی دھجیاں بڑی بے رحمی کے ساتھ اڑائی جا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ کنبہ رکیمپ کے کچھ بدمعاش نیشنل کانفرنس کے چوہدری بنے ہوئے ہیں اور حکومت نے بھی انہیں ہر فعل کرنے کی کھلی چھٹی دے رکھی تھی۔ اور اس طرح کنبہ رکیمپ ایک پاکستان بن کر رہ گیا تھا۔ مگر حال ہی میں پولیس جب ناجائز شراب کی کشیدگی کے سلسلہ میں اوپر سے حکم آنے پر چھاپہ مارنے گئی۔ تو بدمعاشوں کے حوصلے اتنے بڑھے ہوئے ہیں کہ ایک تو انہوں نے پولیس پر حملہ کیا اور دوسرا سنگین جرموں کے مرتکب ہونے کے باوجود سنا ہے نیشنل کانفرنس کے لیڈروں کو ڈرا رہے ہیں کہ ہم نے ہی آٹھ آٹھ ووٹ ڈال کر نیشنل کانفرنس کے امیدوار کو کامیاب کروایا تھا۔ اور پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کو ہرایا تھا۔ اب دیکھیں گے کہ صوبہ جموں میں نیشنل کانفرنس کیسے رہتی ہے۔ گویا بخشی صاحب اور ان کی حکومت کے طریقہ کار سے بدمعاشوں اور غنڈوں میں بھی یہ گمان پیدا ہو گیا ہے۔ کہ حکومت کو بنانے والے وہ ہیں۔ اور حکومت ان کے بغیر چل نہیں سکتی۔

مطلب یہ کہ اصولوں کو قربان کر مصلحتوں سے کام لینے کا نتیجہ ہے۔ کہ آج ریاست میں ہر جگہ افراتفری پھیلی ہوئی ہے۔ ہر نیشنل کانفرنسی اپنے آپ کو تیس مار خاں سمجھ رہا ہے۔ اور بخشی صاحب اپنے آپ کو خطرے میں محسوس کر رہے ہیں لیکن ریاست کی پوزیشن ایسی بن چکی ہے۔ کہ اپوزیشن میں ہوتے ہوئے بھی ہر دلیش کا ہت چاہنے والا یہ محسوس کرتا ہے۔ کہ یہ صورت حال ریاست اور سارے ملک کے لئے ایک بڑے خطرہ کا موجب بن سکتی ہے۔ ملک اور خود بخشی صاحب کے بھلے کی خاطر ان نازک حالات میں ہمارا ان سے صدقدلانہ مشورہ ہے۔ کہ وہ مصلحتوں اور رعایت بازی سے کام لینے کی بجائے سختی سے کام لیکر چلیں بدکردار اور بدمعاش قسم کے لوگوں کو جماعت سے نکال دیں۔ سیاسی کارکنوں سے سودا بازی کرنے کی بجائے اپنی جماعت کے پروگرام کو لے کر جمہوری طریق سے میدان میں نکلیں۔ ایڈمنسٹریشن کو درست کریں۔ کرپٹ آفیسروں کو سیاسی مصلحتوں کی بنا پر معاف نہ کیا جائے۔ اور سختی سے کام لے کر ملک میں لا اینڈ آرڈر کو بحال کریں۔ اس سے سرکار کی نیک نامی ہوگی۔ دکھی دلوں میں اعتماد بحال ہوگا۔ اور جس طرح کنبہ رکیمپ میں حالیہ چھاپہ سے حکومت کی عزت افزائی ہو رہی ہے۔ اسی طریقہ پر چل کر غنڈوں اور بدمعاشوں کو دبانے سے عوام میں حکومت کا وقار بڑھنے کا موجب ہو گا۔ بصورت دیگر اگر بخشی صاحب اب بھی یہ خیال کریں کہ جس طرح انہوں نے روپیہ اور لاٹھی سے دن نکالے ہیں آئندہ بھی اسی طرح چل سکیں گے تو یہ ناممکن بات ہے۔

ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن

(صفحہ اول سے آگے)

مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ لوگوں کو فوری ریلیف پہنچانے کے سلسلہ میں سرکاری افسروں کی کارکردگی پر کڑی نگرانی کریں۔ اور اس بات کا جائزہ لیں کہ اب تک مصیبت زدگان کو ریلیف بہم کیوں نہیں پہنچی ہے۔ قصوروار افسران کے خلاف ایکشن لیا جائے۔

ورکنگ کمیٹی نے ایک اور ریزولیوشن میں کہا ہے کہ ریاست کے الیکشن کمشن کے پاس بہت سی الیکشن PETITIONS دائر ہوئی ہیں۔ قانون کے مطابق ان عذرداریوں کا فیصلہ گزٹ ہونے کے چھ ماہ کے عرصہ کے اندر ٹریبونل نے کرنا ہے۔ مگر یہ انتہائی افسوسناک بات ہے کہ الیکشن ہوئے چھ ماہ کا عرصہ گذر جانے کے باوجود الیکشن کمشنر نے تا حال بھی عذرداریوں کو گزٹ نہیں کیا ہے۔ پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی صدر ریاست سے پرزور مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ لوگوں کو انصاف دلانے کے سلسلہ میں جلد از جلد اقدامات کریں۔ اور بلا وجہ کی تاخیر کو ختم کروایا جائے۔

ورکنگ کمیٹی نے صوبہ جموں میں نازک غذائی صورت حال کے متعلق گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا کہ ریاستی سرکار اس مسئلہ کو تا حال حل کرنے میں ناکام رہی ہے۔

عوام کی آنکھوں میں دھول ....!

پچھلے دنوں بخشی وزارت کے نئے منسٹر بال شری دینا ناتھ مہاجن نے ۱۵ اگست کو جموں شہر میں اور دیگر کئی جگہوں پر تقاریر کیں۔ اور ان تمام جگہ لوگوں کو بتایا کہ انہوں نے عوام کی خدمت کے لئے ہی وکالت چھوڑ کر منسٹر کی کرسی سنبھالی ہے۔ ورنہ وکالت سے منسٹری کی نسبت انہیں بہت زیادہ آمدن تھی۔ ہمارا تحقیقی نامہ نگار مہاجن صاحب کی تقریر سن کر حیران رہ گیا۔ کہ واقعی ہی مہاجن صاحب سچ بول رہے ہیں کہ ان کی آمدن آٹھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ۔ سفر الاؤنس۔ مفت کوٹھی اور دیگر کئی قسم کی سہولتیں ہونے سے بھی زیادہ تھی یا وہ لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں۔ چنانچہ اس نے اس کی کھوج شروع کر دی۔ چھان بین کے بعد اس نے پتہ لگایا ہے کہ مہاجن صاحب نے گذشتہ چار سالوں میں محکمہ انکم ٹیکس کو جو RETURNS دی ہیں اور ٹوٹل آمدن دکھائی ہے۔ وہ کچھ یوں ہے۔

۵۷-۱۹۵۶ء ——— ۷۷۰۰/- روپیہ
۵۶-۱۹۵۵ء ——— ۵۵۰۰/- ”
۵۵-۱۹۵۴ء ——— ۵۴۰۰/- ”
۵۴-۱۹۵۳ء ——— ۶۰۰۰/- ”

لو۔ صیاد خود ہی دام میں آ گیا۔ اب مہاجن صاحب خود ہی بتائیں کہ اوپر بتائی گئی انکم کے متعلق رقمیں درست ہیں۔ اگر درست ہیں تو مہاجن صاحب نے ضرور لوگوں کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔ بھلا ہو تحقیقی نامہ نگار صاحب نے لوگوں کو دھوکے سے بچا لیا۔ کیونکہ اس حساب کے مطابق تو مہاجن صاحب کی آمدن پانچ چھ سو روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں بنتی۔ اور اگر یہ انکم غلط ہے۔ تو انہوں نے محکمہ انکم ٹیکس کو دھوکا دیا ہے۔ حکومت کو دیا ہے۔ اور اس طریقہ سے بھی عوام کو ہی دھوکا دیا ہے۔

۲۳ شیاپنہ سرکار کی ہم نوائی ہے ہے جنتا کو نہایت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جبکہ خشک سالی پہلے بارش باراں سے فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے سرکار پر لازم آتا ہے۔ کہ غذائی مسئلہ کو حل کرنے کے سلسلہ میں ایک واضح اور جامع پالیسی مرتب کی جائے اور لوگوں کو راشن مہیا کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔ ورکنگ کمیٹی نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ یکم اکتوبر سے سال کیلئے ممبر بھرتی کرنے کی مہم کا آغاز کر کے آخیر نومبر تک جاری رکھا جائے۔ اور ماہ دسمبر کے آخیر تک تنظیم کے تمام الیکشن مکمل کر لئے جائیں۔

کنبہ رکیمپ میں چھاپہ بقیہ صفحہ اول سے آگے

دوسرے ملزموں کو گرفتار کر کے تھانہ صدر حوالات میں بند کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ حکومت کو کنبہ رکیمپ میں ناجائز شراب کی کشیدگی کی ۱۸۲ بھٹیوں کی سٹ جیبا کی گئی ہے۔ اور پتہ چلا ہے کہ کنبہ رکیمپ میں اس چھاپہ اور گرفتاریوں کے باوجود ناجائز شراب کی کشیدگی برابر جاری ہے۔ (مفصل آئندہ)

ریاستی عوام بھوک و افلاس سے سخت تنگ ہیں لیکن اُنکی بہتری و بہبودی کے نام پر لایا جانے والا کروڑوں روپیہ ملک ...

ریاست میں زرعی اصلاحات ایسے ناقص طریق سے کی گئی ہیں جس سے نہ کسان کا بھلا ہو سکا ہے اور نہ ہی زمیندار کا ...

ریاست میں بڑھتی ہوئی رشوت ستانی و کنبہ پروری کو ختم کیا جائے۔ تعلیمی نظام میں انقلابی تبدیلیاں کی جائیں۔ سیاسیات میں حص...

جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی میں پرجا پریشد کے ممبران پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ ...

جموں و کشمیر ودھان سبھا میں بجٹ پر بحث کے دوران پرجا پریشد کے صدر پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے ایک زوردار تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کی حکومتی پارٹی ریاست کے لئے آئین بنانے پر فخر کرتی ہے لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ ریاستی حکمران خود ہی اُس آئین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ پنڈت جی نے بتایا کہ آئین کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں پہلی بات یہ ہے کہ آئین میں منسٹر اور ڈپٹی منسٹر بنانے کے لئے ایک دفعہ رکھی گئی ہے۔ لیکن سٹیٹ منسٹر بنانے کا کسی کو اختیار نہیں۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے بتایا کہ ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں جن کی آبادی تین تین اور چار چار کروڑ ہے وہاں پر زیادہ سے زیادہ آٹھ یا دس دس منسٹر ہیں۔ لیکن ہماری ریاست جس کی آبادی اس وقت صرف تیس لاکھ کے قریب ہے۔ اس چھوٹی سی آبادی کے لئے شیخ عبداللہ کے وقت پہلے سات اور بعد میں مالیات میں بچت کرنے کے لئے پانچ منسٹر رکھے گئے۔ لیکن اب ۵۰ ممبروں کے ہاؤس میں سات منسٹر اور چھ سٹیٹ منسٹر بنانے کے علاوہ اب ڈپٹی منسٹر بنانے پر بھی وچار ہو رہا ہے۔ لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ منسٹر بنائے جا رہے ہیں مگر پانچ چھ منسٹروں کے علاوہ باقی کو کوئی محکمہ نہیں سونپا گیا ہے۔ پنڈت جی نے کہا کہ ریاستی عوام بھوک اور افلاس سے تنگ ہیں۔ سرکار عوام کی بہتری و بہبودی کے نام پر سنٹرل گورنمنٹ سے قرضہ جات اور امداد کی شکل میں بھاری رقومات حاصل کر رہی ہے۔ لیکن یہ بڑے دُکھ کی بات ہے کہ وہ روپیہ ملک سے غربت اور بھوک دُور کرنے کی بجائے منسٹروں کی فوج کھڑی کرنے۔ بلا کسی کام کے بڑی بڑی آسامیاں پیدا کر کے افسر بھرتی کرنے۔ میلے یا رنگ رلیاں منانے اور دوسرے فضول کاموں پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ پنڈت جی نے وزیر اعظم سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ میں آنریبل بخشی صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ پانچ چھ منسٹروں کو تو کام کے لئے محکمے تقسیم کر دیئے گئے ہیں لیکن وہ چھ سات منسٹر جن کے پاس کوئی کام نہیں کیا۔ اُنہیں اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ محض مقام کی سیر کرتے پھریں۔ اور پھر اُن منسٹروں کے پی۔اے سیکریٹری اور دوسرا سٹاف کیوں بھرتی کیا جا رہا ہے۔ جب اُن کے ذمہ کوئی کام نہیں ہے۔

پنڈت جی نے بتایا کہ آئین کی خلاف ورزی کی دوسری بڑی بات یہ ہے کہ ریاست میں آئین کا نفاذ ہوئے آٹھ ماہ کا عرصہ ہونے لگا ہے۔ آئین میں ملازموں کی بھرتی کے لئے ایک پبلک سروس کمیشن مقرر کرنے کے لئے دفعہ رکھی گئی ہے۔ لیکن آج پبلک سروس کمیشن کا تقرر عمل میں لائے بغیر کتنے ہی لوگوں کو بڑی بڑی آسامیوں پر بھرتی کیا گیا ہے۔ اور پتہ چلا ہے کہ اب بھی کمیشن ہذا کی تقرری سے پہلے پہلے الیکشن کے دوران جن لوگوں کے ساتھ وعدے کئے گئے تھے اور وہ اسمبلی یا اپر ہاؤس میں نہیں آسکے ہیں۔ اُن کے لئے بڑی بڑی نئی آسامیاں نکال کر بھرتی کرنے کے لئے فہرستیں تیار کی جا رہی ہیں۔ لیکن اس طریقہ سے جو آسامیاں پُر کی جا رہی ہیں۔ اور بغیر کسی کمیشن کی سفارشات کے جو تقرریاں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ یہ آئین کی صریحاً طور پر خلاف ورزی ہے۔ پنڈت جی نے بتایا کہ ایک طرف ریاست کی مالی حالت بہتر بنانے کے لئے economy کمیٹیاں بنائی جا رہی ہیں۔ اور دوسری طرف ڈپٹی کمشنر اور اس سے بھی بڑے بڑے عہدوں کے کتنے ہی افسر بلا کسی کام کے بے کار بیٹھ کر تنخواہیں حاصل کر رہے ہیں۔ اور نئے نئے لوگوں کو مزید بھرتی کیا جا رہا ہے۔

پنڈت جی نے ایڈمنسٹریشن کے کاموں میں برسر اقتدار پارٹی کے لوگوں کی مداخلت کی شدید مذمت کی۔ اور اسے جمہوری اصولوں کے منافی قرار دیا۔ اور کہا کہ وہ لوگ جو کل تک حکومت میں تھے اور جو آفیسران کے کہنے کے مطابق کام کرتے تھے آج دھڑا دھڑ ان کی تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ اور اُنہیں ڈی گریڈ کیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ جمہوریت کا اصول نہیں ہے اس سلسلہ میں، میں حکومت سے گذارش کروں گا کہ برسر اقتدار پارٹی کے لوگوں کو ایڈمنسٹریشن کے کاموں میں مداخلت کرنے سے روکا جائے۔ جو ملازم ... میں حقیقتیں اُن کی بغیر کسی لاگ لپیٹ کے باز پرس کی جائے۔ لیکن باز پرس میں سبھی کے لئے ایک ہی اصول کو اپنایا جائے۔

پنڈت جی نے پینے کے پانی پر ٹیکس نزول کی زمینوں پر ٹیکس۔ گاڑیوں پر مالکانہ ٹیکس اور روڈ ٹول بڑھانے کی شدید مخالفت کی۔ اور کہا کہ پینے کے پانی پر اُس حکومت نے بھی ٹیکس نہیں لگایا تھا جسے شخصی حکومت کہا جاتا تھا لیکن آج ہم اتنی ترقی کر رہے ہیں کہ کل کو حکومت شاید لوگوں کے سانس لینے کے لئے ہوا پر بھی ٹیکس لگا دے۔ آپ نے کہا کہ جموں میں نزول کی زمینوں پر ہریجن اور دوسرے غریب لوگ جھونپڑیاں وغیرہ بنا کر مدتوں سے آباد ہیں۔ اور حکومت کو اُن زمینوں کا ٹیکس ادا کر رہے ہیں۔ جاگیرداری کا خاتمہ کرنے کا دعوےٰ کرنے والی سرکار کو چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ زمین اُن غریب لوگوں کو دے کر نیک کام کرتی۔ لیکن ان غریب لوگوں پر مزید ٹیکس لگا کر چند ایک لاکھ روپے حاصل کرنے سے ... کی اقتصادی حالت اچھی نہیں ہو سکے گی۔ سلسلہ ... جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ گورنمنٹ کی غلط پالیسی کی وجہ سے ریاست کی ٹرانسپورٹ انڈسٹری کی حالت پہلے ہی دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ اب مزید ٹیکس اور روڈ ٹول بڑھانے سے اس صنعت اور خاص طور پر چھوٹے ٹرانسپورٹروں کو شدید نقصان پہنچے گا۔ آپ نے کہا کہ لوگوں کی اقتصادی حالت اچھی ہو جائے تو اُس کے بعد ٹیکس لگانے میں کسی کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ لیکن جب لوگوں کی اقتصادی حالت پہلے ہی خراب ہے اُن پر مزید ٹیکس عائد کرنا اُن کی ... کو بڑھا دینے کے سوا اور کیا ہوگا۔ تفریح ٹیکسوں کے متعلق پنڈت جی نے کہا کہ یہ ٹیکس اونچے درجوں پر بے شک لگایا جائے۔ لیکن چھوٹے درجوں پر نہ لگایا جائے۔

آپ نے جوڈیشری کے کاموں میں حکومت کی مداخلت کی سخت مذمت کی اور کہا۔ آج ایک آئین بنا لینے کے بعد بھی جج وغیرہ کے تبادلے برسر اقتدار لوگوں کی ایما پر کئے جاتے

آپ نے کہا کہ ریاست سے بے کاری دُور کرنے ... انڈسٹری کو بڑھانے کی بڑی ضرورت ہے۔ لیکن ج... کو ڈائریکٹر انڈسٹریز لگایا گیا ہے۔ اُسے اس کام کی ... واقفیت نہیں۔ ساری عمر ایک دفتر میں کام کرنے ... سیکرٹری ...

م" کسی ایک کا نام تو بتا دیجئے" — اس پر پنڈت جی نے فوراً مہاجن صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے بتایا کہ دیوان اقبال ناتھ ڈپٹی کمشنر کے عہدہ سے تبدیل کئے گئے۔ لیکن ایک سال سے زا... علاوہ حکومت نے ایک اینٹی کورپشن بورڈ بنایا تھا۔ بورڈ تو کب سے توڑ دیا گیا ہے۔ لیکن سیکرٹری صاحب بدستور قائم ہیں اور بغیر کسی کام کے تنخواہ وصول کر رہے ہیں ...

بدنام "چوہدری" "مہاجن صاحب" کی وکالت میں

پچھلے دنوں ہم نے شری دینا ناتھ مہاجن کی کنبہ پروری کے متعلق ایک خبر شائع کی۔ بجائے اس کے کہ لالہ صاحب خود اپنی صفائی میں کچھ کہتے ایک بدنام "چوہدری" اُن کی وکالت کو آگے آگیا لیکن لطف کی بات یہ ہے کہ جب تک بخشی صاحب نے مہاجن صاحب کو منسٹری کی کرسی پر نہ بٹھایا تھا تو یہی "چوہدری" سرے بازار مہاجن جی کو سُناتا تھا۔ مہاجن صاحب کو منسٹری کیا ملی کہ "سورج" پوجا کرنے والوں نے اُنکی ہر اچھائی بُرائی کی وکالت شروع کر دی ہے اور جس کی بازاروں میں "پوجا" کرتے تھے۔ اُسی کو "دیوتا" کہنے لگ گئے ہیں۔

مگر اس کے متعلق ایک بزرگ نے بتایا ہے کہ چوہدری چالاک سیاستدان ہے اُس نے مہاجن صاحب کی وکالت کرتے ہوئے آپ کے ساتھ پنڈت پریم ناتھ جی کو اس لئے گھسیٹ لیا ہے کہ مہاجن صاحب کے متعلق جو کسر رہ گئی ہے وہ بھی پوری ہو جائے۔ تا کہ چوہدری کے دونوں ہاتھوں میں لڈو رہیں یعنی کہ "سانپ" ... دشمن بھی مرے اور نئی وکالت کا محنتانہ بھی بن جائے اور دوسروں کو چور کہہ کر اپنا کام سیدھا کر لیا جائے۔

پاکستانی ساز...

پرجا پریشد ...

ایک بیان میں کہا ... قانونی حیثیت ایک ... کا ریاست کے ایک ... ریاست کا الحاق آئینی ... کی بات ہے کہ سیکیو... دُرست سٹینڈ کو اپنا... نظر یہ رہا ہے۔ شری ... رائے شماری کرانے ک... میں داخل کرنے کی ... لیکن ریاست کا ایک ... ناکام بنانے کے ... شری عبدالرحمان ... کیا ہے کہ ریاست میں ... انیسر ابھی تک موجود ... مشکوک رہی ہے۔ ا... پاکستان میں ہیں۔ آپ ... ہے کہ ہماری سرکار اُن ... رشتہ داروں کو نے... ہے۔ کیونکہ اس طریقہ ... دشمن ملک میں پہنچ ... سکتی ہے کہ وہ انیسر ... کون تباتے ہونگے۔ اور ... میں شریک نہ ہونے ... کیا ہے کہ یا تو اُن انیسر ... میں بلا لیا جائے یا پھر ... جائے — شری عبدا... اور کھلے بندوں فرقہ ... کو ریاست کی برسر اقتدار جما...

...نے اور لوگوں کی حالت سدھارنے کی بجائے رنگ رلیاں منانے اور دوسرے فضول طریقوں سے برباد کیا جا رہا ہے

...کہا کہ مستحق لوگوں میں زمینیں تقسیم کی جائیں اور الاٹمنٹس مستقل طور پر کی جائیں یتیم بچوں اور بیوگان کو زمین سے محروم نہ رکھا جائے

...وں کو روکا جائے۔ برسر اقتدار لوگ من مانیاں چھوڑ کر جمہوری طریقہ کار کو اپنائیں اور محض پروپیگنڈہ سے کام لینے کی بجائے افلاس اور بیکاری دور کرنے کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں

شری راجندر سنگھ ـ شری ست دیو اور شری مہیش چندر کی تقریریں

...کے کام کو کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح ...کے لئے جس شخص کو ڈائریکٹر مقرر کیا گیا ہے اُس کا کردار اور اہلیت جموں کے لوگ بہتر جانتے ہیں۔

آخر میں آپ نے بخشی صاحب کی ۱۹۵۳ء کی وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالتے وقت کی پالیسی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے لوگوں کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ لوٹ کھسوٹ ختم کر کے وطن دشمن عناصر کا قلع قمع کر دیا جائے گا۔ اور بے ایمان اور رشوت خور لوگوں کو جڑ سے اُکھاڑ کر پھینک دیا جائے گا۔ جو ملک کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے لیکن بتایا جائے کہ اس سلسلہ میں آج تک کیا کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس ایسے عناصر کو اُبھارا جا رہا ہے۔

پنڈت جی نے آنریبل وزیر اعظم سے اپیل کی کہ وہ نئے ٹیکس لگانے سے احتراز کریں۔ آئین کا احترام کریں۔ پارٹی مفاد یا کچھ لوگوں کو خوش کرنے کی پالیسی ترک کر کے عوام اور ریاست کی بہتری کے ...مناسب کاموں پر مناسب اور تربیت یافتہ لوگوں کو لگائیں۔ وقت ...پنڈت جی نے کہا کہ باقی باتوں ...وقت ملنے پر پھر کبھی کہوں گا۔

اور کہا کہ بجٹ میں اُن کے وظیفوں کے لئے بہت کم رقم رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اُن کا جو منٹر لیا گیا ہے اُسے کوئی محکمہ نہ دے کر اُسے صرف ایک وظیفہ خوار کی حیثیت دی گئی ہے۔ آپ نے نئے ٹیکس عائد کرنے کی سخت مخالفت کی۔

پرجا پریشد کے ممبران کے علاوہ ایک دو اور ممبران نے بھی نئے ٹیکس عائد کرنے کی مخالفت کی۔ چنانچہ بخشی صاحب نے وارڈ ٹیکس لگانے کی تجویز واپس لے لی اور دوسرے ٹیکسوں کے لگانے سے پہلے ایک بار پھر غور کرنے کا یقین دلایا۔

شری ست دیو جی کا بھاشن

سری نگر ۱۲ ستمبر جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی میں محکمہ مال سے متعلقہ مطالبات زر کی منظوری کے سلسلہ میں پرجا پریشد کے ممبر شری ست دیو نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ ریاست میں زرعی اصلاحات جس ناقص طریق سے کی گئی ہیں اس سے نہ زمیندار کا بھلا ہوا ہے اور نہ کسان کا۔ دونوں تباہ حال ہیں اور نئے نئے چکدار پیدا ہو گئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ چاہیئے تو یہ تھا کہ خاتمہ چکداری کے تحت جتنی زمین نکلتی اُس کی باقاعدہ فہرستیں مرتب ہوتیں اور پھر جن کسانوں کے پاس زمین نہ تھی اُن کی بھی ایک لسٹ بنائی جاتی اور ایک حد مقرر کر کے اُن میں وہ زمین تقسیم کی جاتی

اس کے بعد اس طریقہ سے جو زمینیں بچ جاتیں وہ کم زمین والے کسانوں میں تقسیم کر دی جاتیں۔ لیکن اس کے برعکس ہوا ہے کہ خاتمہ چکداری کے تحت نکلنے والی زمینیں کچھ اثر و رسوخ والے لوگوں نے افسروں سے مل کر یا رشوتیں دے کر زمینیں فرضی ناموں پر یا اپنے رشتہ داروں کے نام الاٹ کروائی ہیں اس طرح کچھ نئے بڑے بڑے چکدار پیدا ہو گئے ہیں۔ اور بے زمین کسان اکثر منہ دیکھتے رہ گئے ہیں۔ شری ست دیو نے اس کے متعلق بہت سی مثالیں ہاؤس میں پیش کیں۔ شری ست دیو نے مطالبہ کیا کہ زمینوں کی تقسیم کے بارہ میں جانچ پڑتال کروائی جائے۔ اور بے زمین کسانوں کو زمینیں دی جائیں۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ بیوگان اور یتیم بچوں کو یہ کہہ کر زمینوں سے محروم رکھا گیا ہے کہ وہ خود کاشت نہیں کرتے۔ لیکن آنریبل لیڈر آف دی ہاؤس یہ بتائیں گے کہ نیشنل کانفرنس کے لیڈر اور سرکاری آفیسر جو خود کاشت نہیں کرتے اُنہیں زمینیں کیوں دی گئی ہیں۔ آپ نے مانگ کی کہ یتیم بچوں اور بیوگان کو زمینوں سے محروم نہ رکھا جائے اور زمینوں کی الاٹمنٹ مستقل طور پر کی جائے کیونکہ سرکاری افسر عارضی الاٹمنٹ کا فائدہ اُٹھا کر رشوت کا بازار گرم کر رہے ہیں اور وہ رشوتیں لے کر آئے دن الاٹمنٹس کو تبدیل کر کے نئے نئے رنیوجیوں کو جنم دے رہے ہیں۔ آپ نے محکمہ کسٹوڈین کی طرف سے بھور کیمپ اور دوسری

جگہوں پر زمینوں کی تقسیم کے سلسلہ میں مچائی گئی اندھیر گردی پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی اور کہا کہ قانون اور مہذب دور کے اندر ایسا نہیں ہو سکتا۔

شری ست دیو نے مالیہ کی وصولی کے سلسلہ میں نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ وہ اراضیات جو دریا برد ہو چکی ہیں۔ یا دوسرے ندی نالوں میں سیلاب آنے سے بہہ گئی ہیں۔ اُن پر بھی غریب لوگوں سے مالیہ وصول کیا جا رہا ہے۔ جو ایک بہت بڑا ظلم ہے۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ جن لوگوں کی زمینیں ندی نالوں کی نذر ہو گئی ہیں۔ اُنہیں مالیہ معاف کر دیا جائے گذارہ کے لئے بدل میں زمین دی جائے۔ اور حالیہ سیلابوں سے نقصان اُٹھانے والے کسانوں کو مالیہ معاف کر دیا جائے۔

آخر میں آپ نے پھر عرض کی کہ زرعی اصلاحات کو صرف پروپیگنڈہ کے لئے ہی استعمال نہ کیا جائے بلکہ اس سلسلہ میں مناسب اقدامات کئے جائیں۔ تاکہ کسانوں کو صحیح معنوں میں فائدہ پہنچ سکے۔ اور جن لوگوں کو نقصان ہوا ہے اُن کو بدل میں روزگار مہیا کرنے کی طرف توجہ دی جائے۔

شری سہدیو سنگھ کی تقریر

محکمہ پبلک ورکس سے متعلقہ مطالبات زر کے سلسلہ میں پیش کی گئی تحریک تخفیف پر تقریر کرتے ہوئے شری سہدیو سنگھ نے اس بات پر بڑے افسوس کا اظہار کیا کہ ...... ابھی تک کنڈی کے علاقوں میں پانی کی سپلائی کا کام نہایت سست رفتاری کے ساتھ ہو رہا ہے آپ نے نلکوں پر میٹر لگانے کی شدید مذمت کی اور کہا کہ جن گھروں میں نلکے نہیں لگے ہوئے ہیں وہ پڑوسی والوں سے پانی لے لیتے ہیں لیکن جو میٹر لگ گئے تو اس سے دشواری پیدا ہو گی۔ اور پانی جیسی قدرتی اور اہم چیز کی بھی قلت ہو جائے گی۔ آپ نے اکھنور تحصیل کے کنڈی کے علاقوں اور شہر میں نلکوں میں پانی کی سپلائی کے متعلق بھی منسٹر متعلقہ کی توجہ دلائی اور کہا کہ دوسری باتوں کے علاوہ پانی کی سپلائی کے مسئلہ کو اولاً اہمیت دی جائے۔ جموں شہر میں بجلی کی سپلائی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جو گندر نگر سے بجلی ڈیڑھ آنہ یا دس پائی فی یونٹ [باقی صفحہ نمبر ۷ پر]

> ## "اب بھی جنگ کا زمانہ ہے"
>
> "پچھلے دنوں اسمبلی میں سیکورٹی رولز کو مزید سخت کرنے کے سلسلہ میں ایک سرکاری بل کی مخالفت کرتے ہوئے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ تقریر کر رہے تھے کہ انگریزوں نے جنگ کے زمانہ میں لوگوں کو دبانے کے لئے ایسے کالے قوانین بنائے تھے ـــ تو پنڈت جی کی تقریر کے دوران ایجوکیشن منسٹر شام لال صراف نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ یہاں اب بھی جنگ کا زمانہ ہے" ـــ اس پر شام لال صراف سے مخاطب ہوتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ یہی کہو گے تبھی آپ کی گدیاں برقرار رہ سکیں گی ورنہ یہاں کون بیٹھنے دے گا۔
>
> ـــ ایک دن اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جی کہہ رہے تھے۔ کہ ریاست میں کتنے ہی بڑے بڑے آفیسر ایسے ہیں جن کے ذمہ کوئی ڈیوٹی نہیں سوائے اس کے کہ وہ مہینے کے شروع میں بل پر دستخط کر کے تنخواہ وصول کر لیں ـــ پنڈت جی کی تقریر میں مخل ہوتے ہوئے شری دینا ناتھ مہاجن منسٹر مال نے کہا [باقی پوٹ پر]

...کا ہاتھ؟

...عبدالرحمان نے ...پاکستان کی ...ہیں۔ اور پاکستان ...غیر قانونی ہے ...۔ اور خوشی ...نے اب اس ...شروع سے ہی ...کو ریاست میں ...کو ریاست ...ہے ...کو ...نہیں کریگا۔ ...کا اظہار ...پر ایسے ...وفاداری ...ابھی تک ...غلطی ...کے بعد لینے ...اجازت دیتی ...پاکستان یعنی ...ہو ...پاکستان سرکار ...سازشوں ...پیش ...ریاست ...دیا ...والے ...رکنوں ...دینے ...کر دیا۔

...ان ...دوسرے ...لئے ...ام [ہری جن منڈل] نے حکومت ...کو نظر انداز کرنے کی سخت شکایت کی

...کوئی ڈیوٹی نہیں اور وہ بغیر کسی کام کے بے کار بیٹھ کر تنخواہ وصول کر رہے ہیں۔ اسی طرح دیوراج ڈوگرہ تھے جنہیں اب ڈائرکٹر فوڈ سپلائیز جموں لگایا گیا ہے۔ اس کے ...کر لیا اور بغلیں جھانکنے لگے۔

ریاسی میں پرجا پریشد کی تنظیمی سرگرمیاں

ریاسی ۴ر اکتوبر۔ گذشتہ دنوں ریاسی اور کٹڑہ میں پرجا پریشد کی طرف سے بھاری پبلک جلسے ہوئے اور ریاست کے موجودہ سیاسی حالات پر روشنی ڈالی گئی۔ تحصیل ریاسی میں پرجا پریشد نے کچھ عرصہ کی خاموشی کے بعد اپنی تنظیمی سرگرمیاں تیزی کے ساتھ شروع کر دی ہیں (ان ن)

وزارت سے مستعفی ہو جاؤ

بھدرواہ سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ وہاں پر لوگوں میں یہ خیال عام چل رہا ہے کہ چونکہ کوتوال چونی لال جھنڈا چھوڑ کر اور بے ایمانی سے ممبر بننے کے بعد منسٹر بنے ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جس دن سے وہ منسٹر بنے ہیں ضلع ڈوڈہ میں سیلاب، طوفان، قحط اور دوسرے خدائی قہر نازل ہو رہے ہیں سڑکیں اور پل بہہ گئے ہیں۔

پتہ چلا ہے کہ کچھ جگہوں پر لوگوں نے پبلک جلسے کر کے کوتوال صاحب سے گذارش کی ہے کہ فوری طور پر مستعفی ہو جائیں۔ ورنہ نہ جانے ان کے فصل وغیرہ سب کچھ تباہ ہونے کے بعد منسٹر و ممبر رہنے کی صورت میں آئندہ قدرت کی طرف سے کیا کیا آفتیں نازل ہوں۔

راجوری میں پرجا پریشد کا جلسہ

راجوری میں پرجا پریشد کی طرف سے شری رگھو نندن لال کی صدارت میں ایک شاندار پبلک جلسہ ہوا جس میں شری پرسرام تحصیل سیکریٹری اور دوسرے رہنماؤں نے تقاریر کیں۔ جلسہ میں ڈپٹی کمشنر پونچھ کی ناانصافیوں اور منمانیوں کی شدید مذمت کی گئی۔ جلسہ میں

اشتہار

برائے آگاہی ہر خاص و عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ پنڈت ہربنس چندر شاستری اندھ سکول میں ملازم تھا۔ اس کو اس سکول سے 9/9/57 سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ مذکورہ کا اب سکول ہذا میں کوئی تعلق نہیں رہا ہے معلوم ہوا ہے کہ وہ سکول ہذا کے نام پر پبلک سے چندہ وصول کرتا رہا ہے۔ اور اب بھی کرے گا۔ اس لئے مہربانی کر کے کوئی صاحب اس کو اندھ سکول کے لئے چندہ نہ دیں۔ کیونکہ وہ ان رقومات کو ذاتی استعمال میں لا کر خورد برد کرے گا۔ فقط۔ تحریر 1/10/57

پنڈت لبھو رام
پریذیڈنٹ ویلفیئر سوسائٹی فار دی بلائینڈ اینڈ ڈس ایبلڈ اندھ ودیالیہ۔ وید مندر۔ جموں۔

علاقہ میں غلہ کی قلت اور سرکاری راشن کی چور بازاری بلیک مارکیٹ کے متعلق بھی صدائے احتجاج بھی بلند کی گئی۔

جموں سٹی پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن

جموں سٹی پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی نے اپنے حالیہ ایک اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے ہیں: "سٹی بس سروس سے جنتا کو بہت لابھ ہے اس حقیقت سے انکار نہ کرتے ہوئے یہ بات ٹرانسپورٹ کے افسران کے سامنے لانا بہت ضروری ہے کہ سٹی بس سروس کا کرایہ عوام کیلئے زیادہ کر دیا گیا ہے۔ حکومت کی توجہ اس طرف دلائی گئی تھی لیکن ٹرانسپورٹ کنٹرولر صاحب کی طرف سے اس کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ پرجا پریشد جموں کی ورکنگ کمیٹی یہ سمجھا دار رکھتی ہے کہ سٹی بس کا کرایہ ۲ آنے سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ نیز ہر سٹاپ کیلئے کرایہ ارزاں ہونا چاہیئے۔ ہر بس سٹاپ پر ٹائم ٹیبل لگا ہونا چاہیئے۔ نیز بسوں کی تعداد میں بھی اضافہ کیا جائے۔"

دیوالی کا تہوار نزدیک آ رہا ہے یہ ایک پوتر تہوار ہے لیکن اس سے وابستہ ہو گئی علتیں سماج کے لئے شرمناک ہیں۔ جوا بازی، شراب نوشی اور آتشبازی پبلک کے اخلاق پر گندا اثر ڈال کر تہوار کی پوترتا کو دھکا پہنچاتی ہیں۔ جنتا سے استدعا کی جاتی ہے کہ ان بری عادتوں سے پرہیز کریں۔ گورنمنٹ کا بھی فرض ہے کہ وہ ان چیزوں کے انسداد کے لئے موثر قدم اٹھائے۔ آتشگیر مادہ کی خرید و فروخت پر پابندی عائد کر کے معصوم بچوں، مستورات اور ضعیف العمر عوام کو شرارتی عنصر کے تختۂ مشق ہونے سے بچایا جائے۔

نائب تحصیلدار جموں کی نازیبا حرکت

جموں ۸ر اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ شری رچھپال سنگھ آف کرہو اپنا تحصیل جموں کچھ کاغذات پر ایک رپورٹ کروانے کے سلسلہ میں نائب تحصیلدار جموں کے پاس گئے۔ اور نائب تحصیلدار کے سامنے کاغذات پیش کرنے پر رپورٹ لکھتے ہوئے نائب تحصیلدار نے پچاس روپے رشوت مانگی لیکن رچھپال سنگھ نے رشوت دینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ تم سرکاری تنخواہ کس بات کی لیتے ہو۔ اس پر نائب تحصیلدار نے نصف لکھی ہوئی رپورٹ والے کاغذات غصے میں آ کر نیچے پھینک دیئے۔ اور کہا کہ اس طرح کام نہیں ہو سکتا۔ پتہ چلا ہے کہ شری سردار رچھپال سنگھ جی وہ کاغذات وہاں سے اٹھا کر چلے آئے۔ اور وہ تمام کاغذات ایک درخواست کے ساتھ مناسب کاروائی کے لئے اوپر گورنمنٹ کو بھیج دیئے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ یہ تمام واقعہ شری راجندر سنگھ ممبر اسمبلی کے روبرو ہوا ہے۔

تحصیل اکھنور میں مظاہروں کا پروگرام

اکھنور ۸ر اکتوبر علاقہ میں غلہ کی قلت کے متعلق سرکار کی لاپرواہی اور اکھنور تحصیل میں ظالم افسروں کی منمانیوں کے خلاف مورخہ ۱۵ر اکتوبر کو تحصیل ہیڈ اکھنور اور ۱۹ر اکتوبر کو نیابت ہیڈ کوارٹر چھمب میں پرجا پریشد کی طرف سے مظاہرے کئے جائیں گے اور مظاہروں کی رہنمائی ممبران اسمبلی شری سمپورن سنگھ اور شری ستدیو جی کریں گے (ان ن)

بقیہ شیخ عبد الرحمن کا بیان صفحہ ۲ سے آگے

اور اپنوں کو بڑے بڑے ذمہ دار عہدوں پر لینے اور اپنی خواہش کے نمائندے بنا کر عوام پر ٹھونسنے کی شدید مذمت کی۔ اور کہا ہے کہ نیشنل کانفرنس کمیونسٹوں کے اس سے باہر نکل جانے کے بعد اب باقی ہندو فرقہ پرستوں اور مسلمان فرقہ پرستوں کا مجموعہ رہ گئی ہے۔ جس میں ابن الوقتوں کا بول بالا ہے۔

اسمبلی میں پرجا پریشد کی ممبران کی تقاریر صفحہ ۲ سے آگے

آج کی برسراقتدار پارٹی شخصی حکومت کے وقت ہمیشہ یہ نعرے بلند کرتی رہی کہ ریاست میں عوامی نظام حکومت قائم ہونا چاہیئے تاکہ حکومت بربا کے لئے قانونی طور پر عوام کے سامنے جوابدہ ہو لیکن اس حکومت کے وقت جتنے بھی اندولن ہوئے اور ان میں لوگوں پر جو سختیاں ہوئیں یا فائرنگ وغیرہ ان کی تحقیقات کے لئے باقاعدہ کمیشن مقرر کئے گئے۔ اور ایسے واقعات کی تحقیقات کے لئے ہندوستان سے شری بی کے سین اور شری جاوید لنکر جیسے فاضل جج منگوائے گئے کمیشن مقرر ہوا۔ اور سختی کرنے والے آفیسران کے خلاف سخت سے سخت ایکشن لئے گئے لیکن آج ذمہ دارانہ نظام حکومت کے دور کی یہ حالت ہے کہ پرجا پریشد کے ستیہ گرہ سے مکمل الحاق کیلئے اندولن میں کتنی بار فائرنگ ہوئی کتنے ہی لوگوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ عورتوں کی عصمت دریاں کی گئیں۔ لوگوں کو بے رحمی کے ساتھ لوٹا گیا۔ اور ڈاکٹر مکرجی جیسی مہان شخصیت کی جیل میں مرتیو ہوئی لیکن جنتا کے بار بار مطالبہ کے باوجود آج تک کوئی تحقیقات نہیں کروائی گئی۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ ڈاکٹر مکرجی کی نظر بندی کے دوران جیل میں پراسرار طور پر مرتیو کی تحقیقات کروائی جاوے۔ اور پرجا پریشد کے اندولن میں لوگوں پر جو ظلم ہوئے ہیں ان کی بھی آزادانہ طور پر تحقیقات کروائی جاوے۔

شری مہیش چندر کی تقریر

شری مہیش چندر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تحصیل بسوہلی میں باقاعدہ ٹریفک نہ ہونے کی وجہ سے عوام کی بہتری کے تمام منصوبے پس پردہ رہ جاتے ہیں۔ اور بسوہلی کا علاقہ ریاست میں پانچ سالہ پلان کے تحت ترقی کے منصوبے بننے کے باوجود مسلسل طور پر پسماندہ چلا آ رہا ہے۔ آپ نے بسوہلی میں انڈسٹریز کو بڑھاوا دینے اور عوام کے مسائل کے متعلق حکومت کی توجہ دلائی (باقی آئندہ)

جموں تحصیل کے لوگوں کا مظاہرہ

گزشتہ ہفتہ شری راجندر سنگھ ممبر اسمبلی کی رہنمائی میں جموں تحصیل کے دکھی لوگوں نے جموں شہر میں ایک جلوس نکالا اور اپنی تکالیف کے متعلق ڈپٹی کمشنر کو شری راجندر سنگھ و شری ملکھا رام ممبران اسمبلی کے ذریعہ ایک جامع میمورنڈم پیش کیا۔ میمورنڈم میں تمام واقعات اور حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ پیشتر اس کے قحط سے قیمتی جانیں تلف ہوں یہ مانگیں پوری کی جائیں (۱) تحصیل بھر میں سستے راشن کے ڈپو کھولے جائیں۔ تنگدست لوگوں کو قرضے دیئے جائیں یا انہیں فری راشن سپلائی کیا جائے۔ مویشیوں کے چارہ کی سپلائی کا انتظام کیا جائے۔ سیلاب زدگان کی آبادکاری کیلئے فوری اقدامات کئے جائیں۔ (۲) چار فصلوں کا مالیہ معاف کیا جائے جن کی زمینیں سیلاب کی وجہ سے بہہ گئی ہیں انہیں سرکاری زمین دیکر آباد کیا جائے۔ (۳) آبیانہ معاف کیا جائے۔ آئندہ سیلاب سے بچاؤ کیلئے فوری اور ضروری اقدامات کئے جائیں۔ (۴) آئندہ فصل بونے کیلئے مستحق لوگوں کو بیج سپلائی کیا جائے۔ اور محکمہ مال، پولیس اور دوسرے رشوت خور ملازمین نے دکھی جنتا کا ناک میں دم کر رکھا ہے ایسے ملازموں سے جنتا کو نجات دلائی جائے۔

شری گوشل سرینگر کو

جموں ۷ر اکتوبر شری رشی لال رکوتی تحصیل ریاسی کے چند مطالبات کو حکومت کے گوش گذار کرنے سرینگر تشریف لے گئے ہیں مطالبات میں ریاسی گرلز ہائی سکول میں استانیوں کی تعیناتی اور بوائز ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر کے لگوائے جانے کا مسئلہ اہم ہے (سیکریٹری پرجا پریشد)

بااجلاس شری جاگیر سنگھ صاحب تحصیلدار کلکٹر کنسولیڈیشن آف ریکارڈز چھمب

درخواست امرناتھ ولد ... وغیرہ دربارہ تصدیق انتقال بیع حق ملکیت بنام وارثان راجچند ساکنہ سیری پائی۔

معاملہ مندرجہ صدر میں امرناتھ ولد ... وغیرہ نے درخواست پیش کی ہے کہ انہوں نے راجچند متوفی سے رقبہ تعدادی ... کنال خرید کیا ہوا ہے اور بوجہ شورش ریکارڈ سوخت ہو چکا ہے۔ دوبارہ انتقال انکے نام تصدیق کیا جاوے۔ عدالت ہذا سے آپکو بار بار بغرض دریافت طلب کیا گیا اور آپ حاضر نہیں آئے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بعد مشتہر ہونے نوٹس ہذا اندر پندرہ روز اپنے عذرات اگر کوئی ہوں تو پیش کریں۔ بعد گذرنے میعاد کوئی عذر قابل سماعت نہ ہو گا۔ اور داخل خارج بنام سائلان منظور کیا جائیگا۔

تحریر الصدر
دستخط و مہر عدالت
تحصیلدار ری کنسولیڈیشن آف ریکارڈز
چھمب

پیشں جموں

...ے فرید کر جموں شہر میں چار آنہ ...وصول کیا جارہا ہے۔ جوکہ بہت ...مبروں کے کرائے کے تعلق آپ نے ...میں میٹروں کا کرایہ ہر ماہ چھ آنے کے ...ے وصول کیا جارہا ہے اور یہ کرایہ ...تیس بتیس چالیس چالیس سال ...ول کیا جارہا ہے۔ حالانکہ میٹر کی قیمت ...دپے سے زاید نہیں ہے سود خوری ...کو ختم کرنے کا دعوے کرنیوالی ...کی طرف سے آواز بلند کرنے کے ...میٹروں کا یہ کرایہ وصول کر رہی ہے ...کی کہ بجلی لوگوں کو سستے نرخوں ...ے اور میٹر کی قیمت وصول ہو جا ...کرایہ بند کر دیا جائے۔ آگے چل کر آپ ...اکھنور میں چھمب ایک ایسا علاقہ ...ایک طرف پاکستان ہے اور دوسری ...لیکن توی پر گذرنے کیلئے پل ...ہے یہ علاقہ نہایت خطرہ میں ...توی پر پل بنایا جائے یہ نہایت ضروری ...اکھنور سے چھمب تک سڑک کو ...جائے

...ایک تحریک سے متعلقہ پیش کی گئی ...کے متعلق بحث میں حصہ لیتے ...نے ملک سے شراب نوشی کی بدعت ...پر زور دیا اور ناجائز شراب کی

اسمبلی میں پرجاپریشد کے ممبروں کی تقاریر

بقیہ صہ ۳ سے آگے

بڑھتی ہوئی کشیدگی کو روکنے کی اپیل کی

شری راجندر سنگھ کی تقریر

جموں کشمیر قانون ساز اسمبلی میں بجٹ پر مطالبہ زر کی منظوری کے سلسلہ میں مفروضات پیش کرتے ہوئے پرجاپریشد کے ممبر شری راجندر سنگھ جی نے کہا ہماری ریاست جموں کشمیر میں ٹریفک کنٹرول کرنے کے لئے آج سے چند سال پہلے صرف چار پانچ ٹریفک انسپکٹر ہوتے تھے لیکن آج درجنوں کی تعداد میں ٹریفک انسپکٹر اور کئی گنا اسسٹنٹ ٹریفک انسپکٹر لگا دیئے گئے ہیں اور اس کے باوجود پہلے سے کئی گنا اوور لوڈنگ ہو رہا ہے۔ جس کا کارن یہ ہے کہ برسر اقتدار پارٹی کے نزدیکی لوگوں کو ان سروسوں پر لگایا گیا ہے اور وہ خود ساجھے مل کر گاڑیوں پر زیادہ لوڈ کرواتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ مثال کے طور پر اکھنور سے چھمب کیلئے جو بسیں جاتی ہیں اُن میں سواریوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح بھرا جاتا ہے۔ اسی طرح کئی دوسرے روٹ ہیں جن پر انسانوں کے ساتھ حیوانوں کا سلوک کیا جاتا ہے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے شری راجندر سنگھ نے بتایا کہ جموں و سرینگر روٹ پر گاڑیوں و سڑکوں کی پڑتال کیلئے ایک ایک ٹریفک انسپکٹر لگایا گیا ہے ہر دس میل کے فاصلہ پر ٹریفک انسپکٹر کس لئے لگائے گئے ہیں کم از کم میری سمجھ سے باہر ہے سوائے اس کے کہ کچھ لوگوں کی خوشنودی کیلئے خزانہ عامرہ کو لٹایا جائے۔ جموں سے سرینگر تک راستہ میں کوئی ایسی منڈی نہیں جہاں سے ٹرکوں والے زیادہ مال بھر لیں گے۔

شری راجندر سنگھ نے مطالبہ کیا کہ ٹریفک انسپکٹروں کی تعداد میں کمی کرکے عوامی خزانہ پر بلاوجہ کے بوجھ کو کم کیا جائے۔ اور رشوت خور افسروں کے خلاف کڑا ایکشن لیا جائے۔ شری راجندر سنگھ نے روڈ ٹول بڑھانے کے سلسلہ میں حکومت کی تجویز کی مخالفت کی اور کہا کہ شاہراہیں ڈائریکٹ سنٹرل سرکار کے ماتحت ہیں اور قانونی طور پر ریاستی کو ان سڑکوں پر روڈ ٹول وصول کرنے کا کوئی حق نہیں۔ لہذا ریاست کی آمدن میں روڈ ٹول سے اضافہ کرنے کی بجائے آمدن بڑھانے کے لئے کوئی دوسرا راستہ تلاش کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے متعلق سنٹرل سرکار کسی بھی وقت اڑچن پیدا کر سکتی ہے۔ شری راجندر سنگھ نے کہا کہ موٹر گاڑیوں پر مالکانہ ٹیکس اور خرید ٹیکس لگانے کے متعلق آنریبل پرائم منسٹر نے اپنی تقریر میں کہا ہے۔ لیکن ایک طرف روڈ ٹول لگایا جائے گا دوسری طرف ٹیکس وصول کیا جائیگا۔ اور پھر مالکانہ ٹیکس بھی لگایا گیا تو یقینی طور پر کرائے بڑھ جائیں گے جس کا اثر غریب عوام پر پڑیگا۔ لیکن جس طرح ایک معزز ممبر نے کہا ہے کہ کرائے بڑھانے نہ دیئے جائیں گے۔ تو اس صورت میں ٹرانسپورٹر کیا کریں گے۔ اس صنعت کا کیا بنے گا اور اس طریق سے کیا حالات پیدا ہوں گے۔ اس کا اندازہ ہر ایک انسان بخوبی لگا سکتا ہے اور پھر وہ لوگ جو ایک ایک گاڑی میں پانچ پانچ اور چھ چھ حصہ دار ہیں اُن کی معاشی حالت پر کیا اثر ہوگا یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔ آپ نے تحریک کی کہ اول تو گاڑیوں پر مالکانہ ٹیکس نہ لگایا جائے اور ایک ایک گاڑی تک مالکوں کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ شری راجندر سنگھ جی نے مطالبہ کیا کہ گاڑیوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے تاکہ اوور لوڈنگ کا مسئلہ ختم ہو سکے۔ اور جموں سے دمانہ اور جموں سے نگروٹہ تک بسیں چلائی جائیں۔ آپ نے پرائم منسٹر سے دریافت کیا کہ گاڑیوں کی پاسنگ کے وقت دس روپیہ فی گاڑی اڈہ فیس وصول کی جاتی ہے۔ لیکن اس کا بجٹ میں کہیں ذکر اور حساب نہیں کیا اس لاکھوں روپیہ کا دُوپلیکیٹ تو نہیں ہو رہا۔ شری راجندر سنگھ نے دوسری ایک اور تحریک کے سلسلہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ریاست

(باقی صفحہ ۹ پر)

نیشنل کانفرنسی رہنما نمائش گاہ میں چھیڑ خانی کرتے ہوئے گرفتار؟

سرینگر سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کشمیر نیشنل کانفرنس کا ایک بڑا رہنما اور لیجسلیٹو کونسل (اپر ہاؤس) کا ممبر شراب کے نشے میں بدمست ہو کر ایک برقعہ پوش عورت کے ساتھ نمائش گاہ میں چھیڑ خانی کر رہا تھا۔ کہ لوگوں نے اُسے گھیر لیا۔ اور ممکن تھا۔ کہ لیڈر کی لوگوں کے ہاتھوں مرمت ہوتی پولیس والوں نے اُسے اپنی حراست میں لے لیا۔ ایک اور اطلاع ہے۔ کہ تھانہ میں جا کر اوپر سے کانفرنسی حاکموں کا حکم ملنے پر کامریڈ صاحب کو ذاتی مچلکہ پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

جموں میں جلسہ

(بقیہ صفحہ اول سے آگے)

بخشی صاحب آئندہ بھی اسی طریق کار پر چلیں گے تو یقیناً اس سے ملک کو فائدہ پہنچ سکے گا۔ لیکن جہاں بخشی غلام محمد نے اسمبلی میں جمہوری طریق پر چل کر اپوزیشن کو سنا ہے۔ وہاں یہ دُکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اسمبلی کے باہر نیشنل کانفرنس کے ورکر اور سرکاری آفیسر پرجا پریشد کے لوگوں کو دشمن کے طور پر سمجھ کر سلوک کر رہے ہیں اور اپوزیشن کے لوگوں کے ساتھ جمہوری ڈھنگ سے پیش آنے کی بجائے پرانے وقتوں کے حکمرانوں کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ آپ نے کہا کہ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آج بھی یہ سب کچھ بخشی صاحب کی مرضی سے ہو رہا ہے۔ یا وہ لوگ کسی غلط فہمی میں مبتلا ہونے کے کارن ایسا کر رہے ہیں۔ مگر میں انہیں اپیل کرتا ہوں کہ سرکاری آفیسروں کو سیاسیات میں اُلجھنے سے دریغ کرنا چاہیئے۔ اور برسراقتدار پارٹی کو چاہیئے کہ وہ اپوزیشن کے لوگوں کو دشمن سمجھنے کی بجائے جمہوریت کی صحیح سپرٹ کو سمجھیں پنڈت جی نے کہا۔ کہ ریاست کی برسراقتدار پارٹی کی پولیٹیکل لائف کو کرپٹ بنا رہی ہے۔ اور ہندوستان سے آنے والا کروڑوں روپیہ ملک کی حالت بہتر بنانے کی بجائے لوگوں کو خریدنے پر صرف کیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ طریقہ کار انتہائی خطرناک ہے۔ لوگوں کو اس بات کو سمجھنا چاہیئے کیونکہ اس طرح سے نہ ملک کا بھلا ہوگا۔ اور نہ عوام کا۔ بلکہ جمہوریت سے لوگوں کا وشواس ہٹ جائے گا۔ اور لوگ اخلاقی گراوٹ میں پھنس جائیں گے۔

"جے سودیش" کے پریمیوں سے پرارتھنا

اگر آپ چاہتے ہیں کہ "جے سودیش" باقاعدہ طور پر شائع ہو۔ اور عوام کی ترجمانی کرتا رہے۔ تو جن سجنوں کے ذمہ بقائے چلے آ رہے ہیں وہ اپنے بقائے بھیجنے کی کرپا کریں۔ اور جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ وہ نئے سال کا چندہ بھیج کر مشکور فرمانے کے علاوہ اس گاہکوں کی تعداد بڑھانے کا بھی جتن کریں۔ (مینیجر)

دہلی کا بوڑھا اخبار نویس نوجوان حسینہ کے چنگل میں؟

"ملاپ" دہلی کے شری رنبیر صاحب سرینگر میں اور اخبارات کی خبریں!

(خاص نمائندہ سے)

جموں ۱۴ اکتوبر۔ پچھلے دنوں سرینگر میں ایک سجن نے بتایا کہ روزنامہ "ملاپ" کے رنبیر صاحب یہاں آئے ہیں اور وہ میجسٹک ہوٹل میں ٹھہرے ہیں۔ ان کے ساتھ ایک نوجوان حسینہ کے ناز و نخرے دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں لیکن دل کو یقین نہ آیا۔ کہ کالے کلوٹے بوڑھے کے ساتھ نوجوان حسینہ کا کیا تعلق ہو سکتا ہے لیکن اچانک ہی تیسرے دن ۲۴ ستمبر ۱۹۵۷ء کی دوپہر کو خالصہ ہوٹل امیرا کدل میں رنبیر صاحب کو اسی نوجوان لڑکی کے ساتھ مُرغے کی پلیٹیں اڑاتے ہوئے دیکھنے کا اتفاق ہُوا۔ میں نے رنبیر صاحب کو نمستے کی اور اُن کے پاس ہی بیٹھ گیا۔ باتوں باتوں میں مَیں نے رنبیر صاحب سے پوچھنے کی جرأت کی یہ کون ہیں تو بوڑھا ایڈیٹر مسکرایا اور مشکوک سا جواب دے کر کھانے میں مست ہو گیا۔

پتہ چلا ہے کہ رنبیر صاحب ریاست سے واپس چلے گئے ہیں مگر بوڑھے ایڈیٹر کے متعلق مختلف خبریں جموں و سرینگر کی اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں۔

سرینگر کے ہفتہ وار "سنسار" نے اپنی ۲۱ ستمبر کی اشاعت میں "دہلی کا بوڑھا اخبار نویس جوانی اشاروں پر........" کے عنوان سے لکھا ہے۔ "وادی کشمیر کے پانی میں نہ جانے کیا تاثیر ہے۔ کہ یہ بڑے بوڑھوں کے سر میں جوانی کا جنون اور سودائی پن سوار کر دیتی ہے۔ زاہدوں کا زہد چور چور کر دیتی ہے شاید یہی وجہ ہے کہ دہلی کا ایک مشہور اخبار نویس آج کل سرینگر میں ایک نازک اندام حسینہ کو اپنے بغل میں دبائے پھرتا ہے۔ اور اپنے بڑھاپے کو جوانی کی چوکھٹ پر نثار کر رہا ہے۔ اس بوڑھے اخبار نویس کے ساتھ بیس سال کی ایک شرمیلی، دبلی پتلی اور سانولی صورت کی دوشیزہ کے چاؤ چونچلے دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں جوانی روٹھ جاتی ہے۔ اور اس بوڑھے اخبار نویس کی رال ٹپکنے لگتی ہے۔ جوانی منہ بناتی ہے۔ تو یہ بوڑھا اخبار نویس منتیں مانگتا اور روٹھی جوانی کو منانے کے لئے سب کچھ نچھاور کئے جا رہا ہے۔ نہ اسے اس بات کی سدھ ہے کہ دنیا کیا کہہ رہی ہے۔ نہ اسے اس بات کی فکر ہے کہ دنیا کدھر جا رہی ہے۔ اپنے ایڈیٹوریل میں دنیا اور جہان کی خرابیوں پر اخلاق تہذیب اور تمیز کا سدھ چار اور سبھاؤ کا ڈھول پیٹنے والا یہ اخبار نویس خود اپنی حرکتیں بدتمیزی میں شمار نہیں کرتا۔ اس دوشیزہ کے ساتھ اس کا عاشقانہ مذاق شاپنگ کے وقت اپنے عروج پر ہوتا ہے۔ کل رات کے آٹھ بجے اس اخبار نویس نے نمائش گاہ کی ایک تنہا دکان پر اس دوشیزہ کو اس طرح سینہ سے لگا کر چوم لیا۔ گویا بوڑھاپا ۲۱ برس شرمیلی لڑکی کے کس بل نکالنے پر تلا ہُوا ہے۔ جوانی کس طرح بڑھاپے کو تگنی کا ناچ نچاتی ہے۔ یہ اسی کا شاندار نظارہ ہے۔ ہوٹل کے نوکر اور باہر بازار کے دوکاندار اس بوڑھے اخبار نویس کو ایک حسینہ کے ناز و نخروں پر قربان ہوتے ہوئے دیکھ کر حیرت کے ساتھ طرح طرح کی باتیں کہہ رہے ہیں بعض لوگوں کا کہنا ہے۔ کہ یہ اس کی داشتہ ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس نے بالغ بچوں اور بوڑھی بیوی کے ہوتے ہوئے یہ نئی نئی شادی کی ہے۔ اور اب ہنی مون منانے آئے ہیں کہنا مشکل ہے کہ اصل حقیقت کیا ہے تاہم یہ بات افسوسناک اور شرمناک ہے۔ کہ آریہ جاتی کا سب سے بڑا شبھ چنتک اور اردو اخبار نویسیا میں سب سے زیادہ اخلاق، اور بلند آدرشوں کا ڈھول پیٹنے والا اخبار نویس خود گراوٹ کی اس دلدل میں پھنسا ہُوا ہے۔ جہاں سے بدتمیزی اور بے شرمی کی سرحدیں شروع ہوتی ہیں۔ بڑھاپے اور جوانی کا یہ ناٹک نہ صرف سرینگر میں دیکھا گیا ہے۔ بلکہ پہلگام اور گلمرگ میں بھی یہی اطلاعات ملی ہیں کہ یہاں انہوں نے عاشقانہ شرارتوں کے نئے ریکارڈ قایم کئے ہیں۔ اور جموں کے ہفتہ وار "دیپک" نے اپنے ۲۸ ستمبر کے شمارہ میں "دہلی کے روزنامہ کے ایڈیٹر کا شرمناک کردار" کے عنوان سے لکھا ہے۔ "دہلی کے ایک بوڑھے آریہ سماجی کا فرزند دہلی کے اردو روزانہ اخبار کا ایڈیٹر گذشتہ ایک ماہ سے سرینگر میں ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ عیش منانے کے بعد آج واپس دہلی چلا گیا ہے۔ لوگوں کو ظاہر طور پر وہ اس لڑکی کو اپنے ایک دوست کی لڑکی بیان کرتا تھا۔ مگر ایڈیٹر مذکور کی لڑکی کے ساتھ حرکتیں صاف ظاہر کرتی تھیں کہ گل کیا کھل رہے ہیں۔ جن لوگوں نے اس بوڑھے قسم کے ایڈیٹر کو لڑکی کے ساتھ گوشت اور انڈے کھاتے دیکھا ہے۔ اور سینما میں بیٹھ کر اخلاق سے گری ہوئی حرکتیں کرتے دیکھا ہے، وہ دانتوں تلے انگلیاں دبا کر رہ گئے۔ کہ یہ عجیب قسم کے آریہ سماجی ہیں اور کس قدر گرے ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں مزید انکشاف آئندہ شمارہ میں کئے جائیں گے۔ کہ وہ لڑکی کون ہے۔ اور سرینگر میں کیسے پہنچی"

سٹیٹسمین کا تبصرہ بقیہ صفحہ اول کے آگے

گروپ کے ممبران کو جواب دینے میں اس کا رویہ اکثر صلح کل رہا۔ اور بدلے میں فوری ویسا ہی رویہ اُسے پرجا پریشد کے گروپ کی طرف سے ملا۔"

نیوز لیٹر میں بخشی صاحب کے پرانے ساتھیوں کے متعلق لکھا گیا ہے۔ کہ "سابقہ منسٹر گذشتہ کئی اہم سالوں تک کرسیوں پر بیٹھنے کے کارن اپنے محکموں سے متعلقہ تفاصیل پر عبور ہو سکتا تھا لیکن اس کے باوجود وہ حکومت کی پالیسی پر نکتہ چینی کرنے کی پوزیشن میں نہ تھے چنانچہ جب کبھی بھی انہوں نے ص۲

ص حکومت کی پالیسی یا خامیوں پر نکتہ چینی کرنے کی کوشش کی تو سرکاری بنچوں کی طرف سے انہیں یہ کہہ کر چپ کروا دیا جاتا رہا۔ کہ کل تک جب تم ہی سب کچھ کرنے والے تھے۔ ان خامیوں کے لئے اور دوسرا کون ذمہ دار ہو سکتا ہے۔"

شری رشی کمار کوشل کی تقریر

جموں کے جلسہ میں شری رشی کمار کوشل نے ایک ... اور ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ریاست کی برسراقتدار پارٹی نیشنل کانفرنس نے پرجا پریشد کو ختم کرنے کے لئے سر توڑ کوششیں کیں۔ ... دوسروں کو ختم کرنے والوں کا جنازہ آج خود ان کے ہاتھوں نکل چکا ہے۔ اور پرجا پریشد ... کے ساتھ برابر آگے بڑھتی جا رہی ہے۔ اور ... قدم پر پرجا پریشد کے اصولوں کی فتح ... ہے۔ شری کوشل نے کہا کہ آج سے کچھ ... جب ہم آواز اٹھاتے تھے کہ ریاستی سرکار جمہوریت کا جنازہ نکال رہی ہے۔ تو جو لوگ ... ڈنڈا لے کر پیچھے پڑ جاتے تھے آج وہی خود ... چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ ریاستی سرکار جمہوریت کا جنازہ نکال رہی ہے۔ حالانکہ جمہوریت کا جنازہ نکالنے میں وہ خود پیش پیش تھے۔ ... آپ نے کہا کہ ایک وقت جب ہم کہتے تھے کہ ... کانفرنس میں کمیونسٹ گھسے ہوئے ہیں ... صاحب بڑے زور سے تردید کرتے تھے کہ ... کانفرنس میں کوئی کمیونسٹ نہیں ہے۔ لیکن آج ... سر پر چوٹ پڑنے کے بعد انہیں کمیونسٹ نظر آنے لگے ہیں۔

جلسہ میں شری وشنو دت جی میونسپل کونسلر ... وائس پریذیڈنٹ نے تقریر کرتے ہوئے میونسپل کونسل جموں میں مچی ہوئی اندھیر گردی کے متعلق روشنی ڈالی۔ آپ نے سٹی بس کا کرایہ بڑھائے جانے کی بھی مذمت کی۔

شری بسنت سنگھ تحصیل پردھان پرجا پریشد نے جموں تحصیل میں غلہ کی کمی۔ نہر کی مرمت کے سلسلہ میں متعلقہ آفیسروں کی من مانیوں اور دیگر مسائل عوام کے سامنے رکھے۔ صدر جلسہ شری شام لعل جی شرما نے پرجا پریشد کا آئندہ پروگرام اور ورکنگ کمیٹی میں پاس کئے گئے ریزولیوشن حاضرین کو بتائے۔

تحصیل پریذیڈنٹ نیشنل کانفرنس کے خلاف چوری کا الزام

ہیرانگر ۱۰ اکتوبر۔ پتہ چلا ہے کہ نیشنل کانفرنس کے تحصیل پریذیڈنٹ چوہدری نرسنگھ دیال کے خلاف مجسٹریٹ سیکنڈ کلاس ہیرانگر کی عدالت میں پریم ناتھ نامی ایک شخص نے چوری کے الزام میں استغاثہ دائر کیا ہے۔ اور مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۲۰۲ ضابطہ فوجداری کے تحت کیس پولیس کے پاس تحقیقات کے لئے بھیج دیا ہے۔

ہیرانگر میں بھوک ہڑتال کا نوٹس

ہیرانگر ۱۰ اکتوبر۔ تحصیل ہیرانگر میں غلہ کی شدید قلت پیدا ہو گئی ہے۔ مگر سرکار کی طرف سے غلہ کی سپلائی کا ابھی تک کوئی انتظام نہیں کیا گیا ہے۔ پتہ چلا ہے کہ غلہ کی سپلائی فوری طور پر نہ کرنے کی صورت میں تحصیل پرجا پریشد نے بھوک ہڑتال شروع کرنے کے لئے سرکار کو نوٹس بھیجا ہے۔

پونچھ میں شراب کے نشہ میں بدمست کانفرنسی غنڈوں و پولیس کے سپاہیوں کی پرجاپریشد کے جلسہ میں شرمناک ہلڑبازی!

رجسٹرڈ نمبر ۳۲۷
ٹیلیفون نمبر ۲۳۲
ہفتہ وار
جے سودیش
جموں
جلد نمبر ۳ | ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۶

سرکاری کارندوں کی غنڈہ گردی کے باوجود جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

پونچھ سے اِس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مورخہ ۱۲ اکتوبر شام کو پونچھ میں پرجاپریشد کی طرف سے پبلک جلسہ ہوا۔ جلسہ میں ایک ہزار سے زیادہ لوگوں نے شمولیت کی۔ اور حاضرین میں بھاری جوش و خروش تھا۔ لیکن جلسہ کے دوران مقامی آفیسران کی ایما پر نیشنل کانفرنس کے چند غنڈوں اور سِول کپڑوں میں ملبوس نصف درجن کے قریب پولیس کے سپاہیوں نے شراب کے نشے میں بدمست ہو کر گڑبڑ کرنی شروع کر دی اور نیشنل کانفرنس کے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ حاضرین جلسہ میں اس قدر جوش و خروش تھا کہ وہ اُن غنڈوں کو وہاں پر ہی آٹے دال کا بھاؤ یاد کرا دیتے۔ مگر پرجاپریشد کے ممبر اسمبلی شری راجندر سنگھ اور دوسرے کارکنوں کی تحمل مزاجی نے حالات کو بگڑنے سے بچا لیا۔ (باقی صفحہ ۲ پر)

اکھنور تحصیل ہیڈ کوارٹر کے سامنے سرکاری افسروں کی لوٹ کھسوٹ کے خلاف ہزاروں کسانوں کا زبردست مظاہرہ!

[illegible]کی معافی - پاکستانی حملوں سے بچاؤ - اور سستے راشن کی سپلائی کا مطالبہ

اکھنور ۱۵ اکتوبر۔ آج یہاں تحصیل بھر کے ہزاروں [illegible]نے پرجاپریشد کی رہنمائی میں عوام کی مشکلات [illegible] سے متعلق حکومت کی سرد مہری اور سرکاری [illegible]وں کی لوٹ کھسوٹ کے خلاف ایک احتجاجی [illegible]وس نکالا۔ اور تحصیل ہیڈ کوارٹر کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا۔ یہاں پر پولیس کا وسیع انتظام [illegible]تھا۔ مظاہرین اپنے ہاتھوں میں ماٹو اٹھائے ہوئے [illegible] جن میں مانگ کی گئی تھی کہ آئے دن کے پاکستانی [illegible]ملوں سے بچایا جائے۔ وعدہ کے مطابق چار فصلوں [illegible] معاف کیا جائے۔ کاہچرائی کم کی جائے۔ سستے [illegible]وں پر راشن سپلائی کر کے قحط سالی سے بچایا جائے وغیرہ۔ مظاہرین میں کافی جوش و خروش تھا۔ [illegible]ہرہ کے خاتمہ پر کسانوں کو شری ہری سنگھ تحصیل [illegible] پرجاپریشد اور شری سمپورن سنگھ بنتری [illegible] ممبران اسمبلی نے ایڈریس کیا اور کہا کہ [illegible] ایک مظاہرہ کی شکل میں ہم تحصیل کے دُکھی [illegible] کی تکالیف اور مشکلات حکومت کے کانوں [illegible] گوش گذار کر رہے ہیں لیکن اگر گورنمنٹ نے [illegible] دور کرنے کی طرف فوری توجہ نہ دی تو وہ کوئی [illegible] قدم اٹھانے کے لئے مجبور ہونگے اور وہ خاموشی [illegible] میں بیٹھ کر ذلالت کی موت مرنے سے [illegible] انصافی کے خلاف لڑتے ہوئے شان کی موت کو [illegible] دیں گے۔ شری سمپورن سنگھ نے عوام سے [illegible] کہ وہ اپنی تکالیف کو دور کرنے اور زندگی [illegible] سکھ پراپت کرنے کے لئے چرنر تپ اور [illegible] کا راستہ اپنائیں۔ تحصیل کے عوام کی [illegible] وَ مصائب سے متعلق وزیر اعظم کشمیر کو [illegible] جانب میمورنڈم شری سمپورن سنگھ اور شری [illegible] ممبران اسمبلی کے ذریعے ارسال کیا گیا ہے [illegible] میمورنڈم میں پاکستانی حملوں اور ڈاکوؤں سے بے شمار [illegible] مالی و جانی نقصان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے [illegible] کچھ ہونے کے باوجود حکومت اُن کے جان و [illegible] مال کی حفاظت نہیں کر سکی ہے۔ میمورنڈم میں سجھاؤ

پیش کیا گیا ہے۔ کہ ہر گاؤں میں پانچ مسلح سپاہی حکومت کے خرچ پر رکھے جائیں اور اُن کے ساتھ گاؤں کے لوگ باقاعدہ پہرہ دیں گے۔ میمورنڈم میں پاکستانی حملوں و ڈاکوؤں سے بچاؤ کے لئے تجاویز پیش کی گئی ہیں اور اس طرف حکومت کو فوری توجہ دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

میمورنڈم میں ریونیو سیکریٹریٹ کے حکم نمبر LRA 35/5/56 محررہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء کا بھی حوالہ دیا گیا ہے جس کے تحت واضح آرڈر ہے کہ جن (باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

لشناہ میں شاندار پبلک جلسہ اور پرجاپریشد کے رہنماؤں کی تقاریر

لشناہ تحصیل رنبیر سنگھ پورہ میں پرجاپریشد کے زیر اہتمام ایک شاندار پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کے علاوہ شری رشی کمار کوشل اور شری شولال تحصیل صدر پرجاپریشد نے تقاریر کیں۔

پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے اپنے بھاشن میں بتایا کہ پرجاپریشد ایک نظریہ کو لے کر میدان میں نکلی تھی کہ ریاست جموں و کشمیر مہاراجہ بہادر کی طرف سے دستاویز الحاق پر دستخط کرنے کے بعد ہندوستان کا ایک قانونی حصہ بن چکی ہے۔ چنانچہ ریاست جموں و کشمیر کے ساتھ بھارت کے دوسرے حصوں کی طرح سلوک کیا جائے۔ اور بھارتیہ ودھان مکمل طور پر یہاں لاگو کیا جائے۔ دلیش بھگتی پر مبنی نظریہ کو منوانے کے لئے پرجاپریشد کو کن کن کڑے امتحانوں میں سے گذرنا پڑا۔ یہ بات آج کسی سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن آج وہی بات جو ہم کہتے تھے اُن لوگوں کو بھی تسلیم کرنی پڑ رہی ہے۔ جو ہم پر ظلم و ستم کرتے تھے۔ آپ نے کہا کہ پرجاپریشد نے اپنے سیاسی نظریہ میں بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ لیکن ابھی بہت کچھ حاصل کرنا باقی ہے۔ ہمارا اب بھی وہی مطالبہ ہے کہ جب ریاست جموں و کشمیر کو بھارت کے دوسرے حصوں کی طرح ہندوستان کا ایک اٹوٹ انگ تسلیم کیا جاتا ہے تو اس کی موجودہ امتیازی پوزیشن کو ختم کیا جائے۔ اور یہاں پر بھی عوام کی جمہوری آزادی کی رکھشا کرنے والے قانون لاگو کئے جائیں۔ پنڈت جی نے کہا کہ وہ وقت دور نہیں جب ریاست جموں و کشمیر کے مستقبل سے متعلق ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی اور پرجاپریشد کے نظریہ کی سو فیصدی کامیابی ہو کر رہے گی۔

پنڈت جی نے عوام سے اپیل کی کہ وہ خود غرض لوگوں کی طرف سے برادری ازم اور دوسرے طریقوں سے انتشار پھیلانے والے ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہیں۔ اور پرجاپریشد کے ممبر بن کر ملک اور عوام کے کلیان کے لئے اسے مضبوط سے مضبوط تر بنائیں۔

شری رشی کمار کوشل نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سرکار نے الیکشن میں تاناشاہی سے کام لے کر پرجاپریشد کو ناکامیاب بنانے کی سر توڑ کوشش کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہمارے پانچ ممبر اسمبلی میں گئے ہیں۔ پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی اور دیگر ممبروں نے جس جرأت اور تدبر سے اسمبلی میں عوام و ملک کے مسائل کی ترجمانی کی ہے۔ اُسکی ہر جگہ سراہنا ہو رہی ہے شری کوشل نے کہا کہ جماعت کے اصولوں کی فتح ہونا سب سے بڑی بات ہے ص

پاکستان کے جارحانہ رویہ کے خلاف ہندوستان کی مضبوط پالیسی کا خیر مقدم!

پاکستانی ذہنیت رکھنے والے حلقوں میں شدید ہلچل!!

(اپنے سیاسی نامہ نگار سے)

جموں ۱۶ اکتوبر۔ سیکیورٹی کونسل میں ہندوستان کے نمائندہ شری کرشنا مینن نے ریاست جموں و کشمیر کے متعلق ہندوستان کا کیس جس مضبوطی کے ساتھ پیش کیا ہے اور پاکستان کے ریاست جموں و کشمیر کے متعلق جارحانہ رویہ کے خلاف اب ہند سرکار نے جو مضبوط اور درست پالیسی اختیار کی ہے۔ اس کا ریاستی عوام ہر جگہ خیر مقدم کر رہے ہیں۔ لیکن اس پالیسی سے پاکستانی ذہنیت رکھنے والے حلقوں میں شدید ہلچل پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن وہ اس بات کو تسلیم کرنے لگ گئے ہیں کہ اب ریاست کی پاکستان میں شمولیت کا سوال خارج از بحث ہو گیا ہے اور پاکستان کے پاس سوائے اس کے کوئی چارہ باقی نہیں رہ گیا ہے۔ کہ وہ اس سوال پر خاموشی ...... یا جنگ کا راستہ اختیار کرے۔ لیکن دونوں حالتوں میں پاکستان کی تباہی یقینی ہے۔

پتہ چلا ہے۔ کہ پاکستانی ذہنیت رکھنے والے سرکاری افسر اور دوسرے چند لوگ اب ریاست میں ٹھہر کر لوگوں کو اسلام کے نام پر اکسانا اور سازشیں کرنا فضول سمجھنے لگ پڑے ہیں اور اُن میں سے کئی ایک پاکستان پہنچنے کی فکر میں لگ گئے ہیں۔

کچھ حلقوں کا خیال ہے۔ کہ ہند سرکار کی پالیسی سے جو نئے حالات رونما ہو رہے ہیں اس کے پیش نظر شیخ محمد عبداللہ اور اُس کے دوسرے ساتھی بھی اپنی پالیسی اور نظریہ میں تبدیلی لائیں گے۔ اور کسی دوسرے ڈھنگ سے میدان میں نکلیں گے۔ کیونکہ اب رائے شماری کی رٹ لگانا بے سود ہو گیا ہے ٭

ص پرجاپریشد کو ہر وہ بات جو اُس نے عوام اور ملک کے سامنے رکھی حرف بحرف درست ثابت ہو رہی ہے۔ شری شولعل نے علاقہ کے عوام کے مسائل پر روشنی ڈالی ٭

پرجا پریشد کے جلسہ میں ہلڑ بازی

بقیہ صفحہ اول سے آگے

جلسہ دو گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ لیکن ایک درجن کے قریب غنڈے سٹیج سے چند گز کے فاصلہ پر لگاتار شور مچاتے رہے۔ اور نعرے بلند کرتے رہے پولیس سب انسپکٹر لال من موقعہ پر کھڑا یہ سب کچھ دیکھتا رہا اور توجہ دلانے کے باوجود اُس نے غنڈوں کو منع نہ کیا۔ بلکہ اُلٹا پرجا پریشد کے ایک مقامی کارکن راجندر پرشاد کو پولیس والوں نے شور مچانے والوں کو منع کرنے پر لاٹھیوں سے پیٹا تاکہ لوگ اشتعال میں آ کر گڑبڑ کریں۔ اور وہ جلسہ کو درہم برہم کرنے کے ناپاک مقصدوں میں کامیاب ہو جائیں۔ بتایا گیا ہے کہ جلسہ میں غنڈوں کو گڑبڑ کرنے کے لئے بلاک ڈیویلپمنٹ آفیسر، سب انسپکٹر پولیس اور دوسرے کارندوں نے بھجوایا تھا۔ اور وہ یہ نہیں چاہتے کہ کوئی اپوزیشن وہاں پر اُن کی کالی کرتوتوں کو منظر عام پر لائے۔ معلوم ہوا ہے کہ سرکاری کارندوں کی اس اخلاق سوز حرکت کے متعلق پرجا پریشد کی طرف سے وزیر اعظم کشمیر بخشی غلام محمد اور لا اینڈ آرڈر سے متعلقہ دوسرے اصحاب کو معروضات بھیجی گئی ہیں۔ یاد رہے کہ چند دن ہوئے کہ پونچھ میں پرجا پریشد نے پہلے بھی جب جلسہ رکھا تھا تو وقت مقررہ سے ایک گھنٹہ پہلے ہی جلسہ گاہ میں نیشنل کانفرنسی غنڈوں نے برائے نام سٹیج بنا کر گڑبڑ شروع کر دی تھی اور جب پرجا پریشد نے دوسری جگہ پر جا کر جلسہ شروع کیا تو وہاں پہنچ کر نعرے لگانے شروع کر دیئے تھے۔ لیکن جلسہ برابر جاری رہا۔ ڈپٹی کمشنر پونچھ اور دوسرے مقامی آفیسران کی اس کے متعلق باقاعدہ طور پر توجہ دلائی گئی تھی مگر انہوں نے کوئی کاروائی نہ کی۔ بتایا گیا ہے کہ اس گڑبڑ کروانے میں ڈپٹی کمشنر کا اپنا ہاتھ بھی تھا۔ کیونکہ وہ اپنے دورے کا پروگرام کینسل کر کے پرجا پریشد کے جلسہ کی خبر ملتے ہی ایک دن پہلے پونچھ پہنچ گیا تھا۔

گڑبڑ کے باوجود جلسہ نہایت کامیاب رہا

سرکاری ملازموں اور کانفرنسی غنڈوں کی ہلڑ بازی کے باوجود جلسہ کی کاروائی برابر جاری رہا جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ممبر اسمبلی شری راجندر سنگھ نے بتایا کہ یہ غنڈہ گردی اور ہلڑ بازی اُس ظلم و ستم کا ایک ننگا روپ ہے جو نیشنل کانفرنسیوں اور سرکاری کارندوں نے آج تک پونچھ کے عوام پر روا رکھے ہیں لیکن ظلم و ستم کا خاتمہ یقینی ہے۔ خواہ ڈپٹی کمشنر پونچھ، پولیس والے اور کانفرنسی غنڈے اپنا سارا زور کیوں نہ لگا لیں۔ آپ نے کہا کہ وقت آئیگا۔ کہ ان لوگوں کو بھی اُن لوگوں کی طرح پچھتانا پڑے گا۔ جنہیں آج وقت گذرنے کے بعد جمہوریت یاد آنے لگی ہے۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ صبر و تحمل سے حکومتی کارندوں کی اس غنڈہ گردی کو برداشت کریں ۔

فلڈ ریلیف کی غلط تقسیم اور سرکاری کارندوں کی تانا شاہی کے خلاف صدائے احتجاج

بھدرواہ کے پبلک جلسہ میں نیشنل کانفرنسی کارکنوں کی پرجا پریشد میں شمولیت کا اعلان!!

بھدرواہ ۱۰ اکتوبر۔ شری کرپا رام کوتوال تحصیل پردھان پرجا پریشد کی صدارت میں ایک بھاری پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں نیشنل کانفرنس کے مشہور کارکن مسٹر عبدالغنی نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ نیشنل کانفرنس میں بدچلن اور بدمعاش قسم کے لوگوں کا غلبہ ہو چکا ہے۔ اور شریف و ایماندار لوگوں کے لئے اب نیشنل کانفرنس میں کوئی جگہ نہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ اب ریاست کے اندر پرجا پریشد ہی واحد ایسی جماعت ہے۔ جو ایماندارانہ طور پر ایک نظریہ کو لے کر عوام اور ملک کے لئے کام کر رہی ہے اور کسی لاگ لپیٹ کے بغیر ریاست کے دُکھی عوام کے دُکھوں کو دور کرنے کے لئے سینہ سپر ہے آپ نے اعلان کیا کہ میں اور میرے دوسرے ساتھی نیشنل کانفرنس کو خیر باد کہہ پرجا پریشد میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور ہم پرجا پریشد کے جھنڈے تلے ملک اور عوام کی بہبودی کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں گے — شیخ عبدالرحمان ممبر ایگزیکٹیو کمیٹی جموں و کشمیر پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ سیلابوں اور موقعہ پر بارشیں نہ ہونے کے کارن فصلیں بالکل تباہ و برباد ہو گئی ہیں اور قحط کے آثار نمودار ہو رہے ہیں اور حکومت کو چاہیئے۔ کہ پیشتر اس کے انسانی زندگیاں قحط کا شکار ہوں۔ ہر حلقہ دیہات میں راشن کے ڈپو کھولے جائیں۔ آپ نے ضلع ڈوڈہ میں کانفرنسی کارکنوں اور سرکاری افسروں کی من مانیوں اور بڑھتی ہوئی رشوت ستانی کی شدید مذمت کی۔ شری عبدالرحمان نے آگے چل کر کہا کہ ملک کی سکیورٹی کے نام پر لوگوں کی زبان بندی کی جاتی ہے۔ اُنہیں جیلوں میں بند کیا جاتا ہے لیکن یہ تو بتایا جائے کہ مرزا بیگ کی اسمبلی میں کی ہوئی تقریر کا ریکارڈ پاکستان میں کیسے پہونچا۔ آپ نے کہا کہ دوسروں پر ہر طرح کے الزام لگانے والی نیشنل کانفرنس اور اُس کی حکومت میں کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو ففتھ کالمسٹ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ حکومت ایسے لوگوں کی برابر حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ جن کی وفاداری اس دیش کے متعلق مشکوک رہی ہے۔ اور آج بھی وہ لوگ حکومت کے اندر بڑے بڑے ذمہ وار عہدوں پر براجمان ہیں۔

شری دیا کرشن جی تحصیل سیکرٹری پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جن لوگوں کو حالیہ سیلابوں سے نقصان پہنچا ہے۔ ریلیف اُنہیں دیئے جانے کی بجائے کنبہ پروری اور امتیاز سے کام لیا جا رہا ہے۔ اور مستحق لوگ منہ دیکھتے رہ گئے ہیں آپ نے مطالبہ کیا کہ ریلیف کی تقسیم کے سلسلہ میں کی گئی من مانیوں کی جانچ پڑتال کروائی جاوے۔ اور قصورداران کے خلاف ایکشن لیا جاوے۔ جلسہ میں شری نند لعل گوارہ آف کشتواڑ نے بھاشن کرتے ہوئے کشتواڑ کی ناگفتہ حالت بیان اور کہا کہ پچھلے دنوں منسٹر صاحب ضلع ڈوڈہ کا دورہ کرنے اور سیلاب سے تباہی کا جائزہ لینے کے لئے آئے۔ مگر وہ بھدرواہ اور سڑک کے ارد گرد ہی چکر لگا کر واپس سرینگر چلے گئے ہیں لیکن کشتواڑ کے مصیبت زدہ عوام کی سدھ لینے کے لئے [illegible] نہ آیا۔ آپ نے کشتواڑ کی سڑک کی تعمیر کے کام کی سست رفتاری پر شدید نکتہ چینی کی۔ شری امر ناتھ جی کوتوال نے عوام کے مسائل پر روشنی ڈالی۔ اور پرجا پریشد کی تنظیم کو مضبوط بنانے پر زور دیا۔ آخر میں صدر جلسہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ میں ایک ریزولیشن پاس کر کے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے بنائی گئی سرکاری کمیٹی کے کام کی چھان بین کی جاوے اور آئندہ ریلیف کی تقسیم کے سلسلہ میں ریلیف کمیٹی میں تمام جماعتوں کے نمائندے شامل کئے جائیں۔ ایک اور ریزولیوشن کے ذریعہ محکمہ پبلک ورکس سے متعلقہ عوام کی مانگوں کو پورا کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ تیسرے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ علاقہ وار راشن ڈپو کھولنے کا مطالبہ کیا گیا۔

---

۴ پرجا پریشد آئینی و جمہوری ڈھنگ سے ہر برائی کا علاج کرتی آئی ہے۔ شری راجندر سنگھ نے حکومت کے نشہ میں بدمست لوگوں سے اپیل کی کہ وہ حالات اور وقت کے تقاضوں کو سمجھیں اور انسانی آزادی کے راستہ میں حائل ہو کر ملک دشمنی کا ثبوت نہ دیں۔

ڈاکٹر وید پرکاش زون انچارج نے تقریر کرتے ہوئے ضلع پونچھ میں مچی ہوئی اندھیر گردی و لاقانونی پر وضاحت کے ساتھ تبصرہ کیا اور بتایا کہ سرکاری آفیسر نہ صرف عوام پر ظلم و ستم کر کے جمہوریت کا گلا گھونٹ رہے ہیں بلکہ ایسی کاروائیاں کر رہے ہیں جن سے ریاست کی سلامتی کو شدید خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

شری پرسرام تحصیل سیکرٹری پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے پونچھ کے عوام کی مشکلات اور مصائب پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ یہاں کے عوام کی مشکلات اور مصیبتوں کا سب سے بڑا کارن یہ ہے، کہ سرکاری حاکموں نے لوگوں کی جمہوری و سیاسی آزادیوں کو سلب کر رکھا ہے۔ اور وہ نہیں چاہتے کہ کوئی بھی اپوزیشن جماعت اُن کی من مانیوں اور تانا شاہی کے راستہ میں مخل ہو۔ لیکن دبے ہوئے دُکھی و مظلوم عوام کے جذبات کا اٹھتا ہوا یہ سیلاب حکومتی غنڈہ گردی سے دبایا نہیں جا سکے گا۔

کٹھوعہ دوزخ بننے لگا!

ہر طرف گندگی ہی گندگی کے ڈھیر!

تقریباً آٹھ ماہ کا عرصہ ہونے کو آیا ہے کہ گورنمنٹ نے انصاف کا گلا کند چھری سے ذبح کرتے ہوئے کٹھوعہ ٹاؤن ایریا کمیٹی کو توڑنے کا اعلان کیا اور پرجا پریشد کے عوامی چیئرمین کی جگہ ڈپٹی کمشنر کٹھوعہ کو چیئرمین مقرر کیا۔ اور ڈپٹی کمشنر کو اس عہدہ پر کام کرنے کے لئے یکصد روپیہ ماہوار الاؤنس بھی دیا گیا جو قانون اور ضابطہ کے صریحاً خلاف ہے۔ کیونکہ ڈپٹی کمشنر کو باقاعدہ گورنمنٹ کی طرف سے تنخواہ ملتی ہے۔ لیکن ان آٹھ ماہ کے عرصہ میں کٹھوعہ ٹاؤن کی جو دردناک حالت بن گئی ہے۔ اُسے دیکھ کر انسانیت کا درد رکھنے والے ہر شخص کی آنکھوں میں آنسو آنا قدرتی بات ہے ہر جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں نالیاں ٹوٹی پڑی ہیں گلی سڑی سبزیاں شہر میں فروخت ہو رہی ہیں۔ لوگوں کے کمیٹی سے متعلقہ کام ایک ماہ سے رکے پڑے ہیں ملاوٹ والی اشیاء کھلے بندوں فروخت ہوتی ہیں۔ گویا کٹھوعہ ٹاؤن ایک دوزخ کی شکل اختیار کرتا چلا جا رہا ہے مگر جناب ڈپٹی کمشنر چیئرمین صاحب ہیں انہیں شکار کھیلنے اور دوسرے عیش و عشرت والے کاموں سے ہی فرصت نہیں ملتی ہے۔ تاری سٹینڈ اور دوسری باتوں سے متعلقہ کاموں پر کمیٹی کا ہزاروں روپیہ برباد کیا جا رہا ہے۔ مگر کوئی پوچھنے والا نہیں — قانون کے مطابق نئی کمیٹی کے توڑنے کے چھ ماہ کے عرصہ کے اندر اندر لازمی تھا۔ مگر آٹھ ماہ کا عرصہ گذرنے کے باوجود اس سلسلہ میں کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا ہے۔ منسٹر متعلقہ سے گذارش ہے۔ کہ ایک تو وہ فوری طور پر کٹھوعہ ٹاؤن میں صفائی وغیرہ کے انتظامات کی طرف فوری متوجہ ہوں۔ اور دوسرے ٹاؤن ایریا کمیٹی کے الیکشن کروائے جائیں۔

(ایک عوامی نمائندہ۔ کٹھوعہ)

بم کیس کے ملزموں کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع

شری ٹی۔ این۔ ہنڈو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سرینگر کی عدالت میں اُن سولہ افراد کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔ جن کے خلاف دشمن کی اعانت اور امداد کرنے، مجرمانہ طریقہ سے دھماکے پیدا کر کے بے گناہ انسانی زندگیاں سے کھیلنے اور جائیداد کو نقصان پہنچانے کا الزام ہے۔ ملزموں میں سے چھ مفرور بیان کئے جاتے ہیں باقی دس عدالت میں حاضر تھے۔ اُن میں سے چار کے جاسوس اور باقی ملزم محاذ رائے شماری کے ممبر پولیٹیکل کانفرنس کے ذمہ وار کارکن بتائے جاتے ہیں۔ پاکستان کے جاسوسوں میں سے ایک ملزم عبدالرحمٰن [illegible] وعدہ معاف گواہ بن گیا ہے۔ اور اُس نے عدالت کے سامنے کافی لمبا چوڑا بیان دیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریاست میں حالیہ دھماکے پاکستان کی ایک سازش کا نتیجہ ہیں۔

ایڈیٹوریل :- مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۵۷ء

جے سودیش

واقعات سے سبق سیکھو!

جمہوریت کا یہ ایک بنیادی اصول ہے کہ سرکاری ملازم اپنی غیر جانبدارانہ حیثیت کو ہر قیمت پر برقرار رکھیں اور سرکاری حیثیت میں وہ اپنا اثر و رسوخ کسی بھی جماعت کے حق میں یا کسی سنستھا کے خلاف استعمال نہ کریں۔ جمہوری ملکوں میں ملک کی آزادی اور جمہوری روایات کو زندہ رکھنے کے سب سے بڑے محافظ وہاں کے سرکاری ملازم ہوتے ہیں کیونکہ جمہوریت میں حکومتیں بدلتی ہیں اور اگر سرکاری ملازم پارٹی پالیٹکس میں اُلجھ جائیں تو جمہوریت کا زندہ رہنا ناممکن بن جاتا ہے۔ لیکن یہ انتہائی دُکھ کا مقام ہے کہ ریاست جموں وکشمیر میں واقعات کی رفتار جمہوری اصولوں کے بالکل اُلٹ چل رہی ہے۔ سرکاری ملازموں کو برسرِ اقتدار پارٹی کے حق میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ اور جو سرکاری ملازم نیشنل کانفرنس کے دُم چھلے بن کر کام کرتے ہیں اُنہیں ہر اچھائی بُرائی کرنے کی پوری آزادی ہے۔ اُنہیں دوسروں کے حق تلف کر کے ترقیاں دی جاتی ہیں۔ نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ جہاں ریاست کے اندر جمہوریت کا دم گھُٹ رہا ہے۔ وہاں ایڈمنسٹریشن کی حالت دن بدن خراب ہوتی چلی جا رہی ہے۔ سرکاری ملازموں میں ذمہ داری کا احساس ختم ہو رہا ہے۔ اور وہ اپنی ڈیوٹی کو ایماندارانہ سرانجام دینے میں اپنی ترقی کا راز سمجھنے کی بجائے برسرِ اقتدار پارٹی کے لوگوں کی ہر جائز و ناجائز طریقہ سے خوشنودی حاصل کرنے میں سمجھتے ہیں۔ یہ تو رہی برسرِ اقتدار لوگوں کی پالیسی اور رویہ کی بات لیکن بعض ملازم ایسے بھی ہیں جو اپنے آپ کو ضرورت سے بھی زیادہ حکومتی پارٹی کا وفادار ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے لئے وہ ایسی ایسی حرکتیں کر ڈالتے ہیں جو از خود برسرِ اقتدار پارٹی اور حکومت کے لئے بدنامی کا باعث بن کر رہ جاتی ہیں۔

پونچھ میں پرجا پریشد کے جلسوں میں ڈپٹی کمشنر اور دوسرے ملازموں کی طرف سے گڑبڑ کرنے کی اطلاعات موصول ہیں۔ یہ سوچنا کہ ان جلسوں میں صرف وہاں کی نیشنل کانفرنس نے کوئی گڑبڑ کی ہوگی تو بالکل غلط بات ہے۔ کیونکہ پونچھ کے اندر آج نیشنل کانفرنس کا وجود ایک عضوِ معطل کی طرح ہے باقی یہ خیال کرنا کہ اوپر سے بخشی غلام محمد اور دوسرے وزرا نے سرکاری افسروں کو یہ گڑبڑ کرانے کے لئے کہا ہوگا، تو بھی ماننے والی بات نہیں۔ درحقیقت بات یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر پونچھ کو انہی باتوں کے لئے پہلے دوسروں کے حق تلف کر کے ترقی ملی ہے۔ اور اب ضلع پونچھ میں اُن آفیسروں نے لُوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ وہ اس طریقہ سے برسرِ اقتدار پارٹی کے منظورِ نظر بن کر اپنے گناہوں سے بچنا چاہتے ہیں۔ لیکن سیاسیات میں اُلجھنے والے اور ان طریقوں سے انصاف و انسانیت کا گلا کُند چھُری سے ذبح کرنے والوں سے ہماری درخواست ہے کہ وہ واقعات سے ہی سبق سیکھیں۔ ایک وقت تھا کہ جموں کا وارئیکٹر پنچایت گوری دت بڈگوترہ ریاست کے کمیونسٹ نواز حکمرانوں کا دُم چھلا بنا ہوا تھا۔ اُن حاکموں کو خوش کرنے کے لئے افسر مذکور نے انصاف و انسانیت کا گلا کُند چھُری سے ذبح کر کے وہ وہ حرکتیں کیں جنہیں وقت کبھی فراموش نہیں کریگا۔ لیکن حکومت سے کمیونسٹوں کے نکلنے کی دیر تھی کہ وہی گوری دت جس کا طوطی بولتا تھا آج ایک دفتر کے ہیڈ کلرک کی حیثیت کا انڈر سیکرٹری بنا دیا گیا ہے اور وہ اپنے آپ کو آج مظلوم ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح نند لعل شرما سکول انسپکٹر اور بہت سے دوسرے سرکاری ملازم تھے جو برسرِ اقتدار نیشنل کانفرنس پارٹی کے کمیونسٹ کامریڈوں کے اشاروں پر ناچتے تھے۔ لیکن آج زیرِ عتاب ہیں اور رد

رہے ہیں۔ ہمارا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان ملازموں نے جمہوریت کا خون کیا تھا۔ اور جمہوریت کے اندر سرکاری ملازموں کے فرائض کو نہ سمجھا تھا۔ ورنہ آج اُنہیں اس قدر پچھتانا نہ پڑتا۔ حالات کے باوجود سرکاری ملازموں کے لئے آج بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ جمہوریت کے بنیادی اصولوں کو سمجھیں اور اس بات کو کبھی فراموش نہ کریں کہ جمہوری دور میں حکومت کسی کی اجارہ داری نہیں ہوتی ہے۔ اگر آج بخشی غلام محمد کی حکومت ہے تو کل کو کسی دوسری پارٹی کا آدمی بھی پرائم منسٹر بن سکتا ہے۔ لیکن اگر سیاسات میں اُلجھنے والے سرکاری ملازموں نے وقت کی پکار کو نہ سُنا اور حقیقت کو نہ سمجھا تو یقیناً اُنہیں زیرِ عتاب ملازموں کی طرح رونا پڑے گا۔

حکومتوں میں ردوبدل کے ساتھ ملازموں کا یہ حال ہو تو یہ ملک کے بھلے کی بات نہیں اس کے نتائج ملک کے لئے کبھی بھی اچھے نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ جہاں سرکاری ملازم اپنے آپ کو سیاسات سے دُور رکھیں وہاں برسرِ اقتدار لوگوں پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ پالیٹکس میں حصہ لینے والے ملازموں کی حوصلہ افزائی کرنے کی بجائے سختی سے اُنہیں روکیں اور کسی کو معاف نہ کیا جائے۔ آخر میں حکومتی گدیوں پر براجمان لوگوں سے ایک بار پھر بھی گذارش ہے کہ وہ ابھی سے سنبھل کر چلیں۔ ایسا نہ ہو کل اُنہیں بھی شیخ محمد عبداللہ اور کمیونسٹ دوستوں کی طرح وقت کے گذرنے کے بعد جمہوریت یاد آئے۔

ھ ہیلتھ افسر لگا دینا چاہیئے۔ اس طرح تین کی بجائے چار رنگیلے جموں کی سنہری صفائی کے لئے موزوں ثابت ہونگے؟

صحبت کا اثر؟

۱۵ اگست، ۱۰ کو سٹی چوک میں تقریر کرتے ہوئے شری دینا ناتھ مہاجن نے فرمایا کہ بخشی صاحب نے اپنی وزارت میں ہندوؤں کے ورنوں کے مطابق منسٹر یعنی ایک راجپوت ایک براہمن ایک ویش اور ایک ہریجن لیا ہے۔ مہاجن صاحب کے یہ الفاظ ریاستی اخبارات کو چھوڑ کر باہر کی انگریزی اخبارات میں بھی بڑی اہمیت کے ساتھ شائع ہوئے خبریں چھپنے کے کچھ عرصہ بعد جموں کے ہفتہ وار "پنتھ سیوک" نے اس سلسلہ میں ایک نوٹ لکھا کہ مہاجن صاحب فرقہ پرستی کو ہوا دے رہے ہیں۔ چنانچہ محکمہ انفارمیشن کی وساطت سے مہاجن صاحب نے فوراً تردید جاری کر دی کہ اُنہوں نے بالکل نہیں کہا ہے۔

اسی طرح آریہ سماج کی [باقی صفحہ نمبر ۶]

اندھیر نگری چوپٹ راج

اے کی آیا۔ انقلاب!

کمیونسٹ کامریڈ جموں میں اپنے جلوسوں میں عموماً یہ نعرے لگاتے رہے "اے کی آیا انقلاب"! لوگ حیران ہوتے تھے وہی پرانے طور طریقے۔ وہی شاہی ٹھاٹھ باٹھ اور اُسی طرح بلکہ اُس سے بھی کئی گنا بڑھ کر ظلم و ستم۔ انقلاب آیا تو کہاں۔ سوائے اس کے مزدوروں و غریبوں کا نام لیتے لیتے وہ سرمایہ دار بن گئے ہیں۔ لوگ یہ نعرے لگاتار پانچ سات سال تک سنتے رہے مگر اُنہیں عملی روپ میں کہیں بھی انقلاب کی شکل نظر نہ آئی۔

لیکن پچھلے دنوں منسٹری سے ہاتھ دھونے کے بعد شری گردھاری لعل جی ڈوگرہ جب جموں تشریف لائے تو کمیونسٹ کامریڈوں نے اُن کا جلوس نکالا۔ اُن کے نیچے وہ سُندر کار نہ تھی اور پیدل ہی مارچ کر رہے تھے۔ لیکن کمیونسٹ کامریڈ وہی پُرانے نعرے لگا رہے تھے "اے کی آیا۔ انقلاب"! دیکھنے اور سننے والے خوش ہوئے کہ اُنہوں نے انقلاب کی ایک جھلک اپنی آنکھوں دیکھ لی اب کامریڈ صاحبان دُرست کہہ رہے ہیں۔ کہ انقلاب آ گیا ہے۔ کیونکہ گدیاں چھن گئی ہیں۔ کار نیچے سے نکل گئی ہے اور سادھارن عوام کی طرح پیدل ہی مارچ ہو رہا ہے۔

دیوانے دو کی بجائے رنگیلے تین!

شری نند لعل ایڈووکیٹ کی الیکشن میں حیران کن کامیابی اور اُس کے بعد حال ہی میں میونسپل کونسل کا پریذیڈنٹ بننا لوگوں کے لئے کافی دلچسپی کا موضوع بنا ہوا تھا لیکن پچھلے ایک دو دنوں سے یہ افواہ گرم ہے کہ شری امیر چند شرما ایگزیکٹو افیسر کی جگہ مشہور افسر پرنسپل کے۔ ڈی۔ ایل کو ایگزیکٹو افسر تعینات کیا جا رہا ہے۔ اور موجودہ سیکرٹری کو تبدیل کر کے اُس کی جگہ رام لعل جگی کو سیکرٹری لگایا جائیگا۔ گویا جوڑ جوڑنے والوں نے بھی خوب جوڑ ملایا ہے۔ کیا ہی خوب گذرے گی جب مل کے بیٹھیں گے دیوانے دو کی بجائے رنگیلے تین! ہمارے خیال میں جموں میونسپل کونسل کو چاہیئے کہ وہ مال کی پیمائش کے لئے جموں کیمپ کی انڈسٹری والوں سے ابھی سے [illegible] کرلیں۔ اور اگر اس جوڑ کو اور بھی خوبصورت اور پُر رونق بنانا ہو تو موجودہ صاحب کی جگہ سردار بدھ سنگھ انکم ٹیکس افسر کو تبدیل کر کے ھ

ریاست میں انڈسٹریز کو بغیر کسی سروے اور مناسب پلاننگ کے چالو کر کے عوام کے خون

مہاتما گاندھی کے نام لیوا مہاتما جی کے اصولوں کا خون نہ کریں اور ہریجنوں کو اُبھرنے کا موقعہ د

شراب نوشی کو بند کیا جائے۔ رینٹ کنٹرول آرڈر محکمہ کسٹوڈین کی و سرکاری بلڈنگوں پر بھی حاوی کیا جائے۔ رشوت ستانی کی

اسمبلی میں پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ — شری سہدیو سنگھ — شری راج

جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی میں لوک سبھا کے لئے ریاست سے ممبران کے چناؤ کے متعلق پیش کئے گئے ریزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے کہا کہ آج سے چار دن پہلے اسی ایوان میں ریاست سے لوک سبھا کے لئے نمائندگان کے چناؤ کے بارہ میں آنریبل پرائم منسٹر صاحب نے میری ایک عرضداشت میں تسلیم کیا تھا کہ ہندوستان کی پارلیمنٹ ملک کی سب سے بڑی نمائندہ ادارہ ہے۔ اور اس میں وہی لوگ بھیجے جائیں جن کو لوگ اپنے ووٹوں سے چنیں۔ یہ لوگوں کا ایک بنیادی حق ہے۔ اس کے ساتھ ہی پرائم منسٹر صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ اُن کو سو فیصدی اتفاق ہوتے ہوئے بھی اُن کے سامنے کچھ مجبوریاں ہیں۔ جن کے متعلق اُنہوں نے مجھے پرائیویٹ طور پر بتانے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے میں اسی روز سے بیمار ہو گیا اور اُن کے پاس جا نہ سکا۔ اور نہ ہی حالات کو دریافت کر سکا ہوں۔ مگر اگر مان بھی لیا جائے کہ کچھ حالات ایسے ہیں تو بھی میں یہ نہیں سمجھ سکتا۔ یہ کہاں کا طریقہ ہے کہ برسر اقتدار پارٹی گھر میں ہی چار۔ چھ لوگوں کے متعلق فیصلہ کرے۔ اور پھر قرارداد ہاؤس میں لائے۔ اور وہ بھی at the nick of time یعنی ۹ بجے یونہی یہ ہاؤس کی کارروائی شروع ہوئی ہے تو وہ ہمیں قرارداد دی گئی ہے۔ بہرحال میں سپیکر صاحب کا مشکور ہوں جنہوں نے اجازت دی کہ اس سلسلہ میں میں اب بھی ترمیم پیش کر سکتا ہوں۔ لیکن ترمیم کے سلسلہ میں بھی کچھ سوچ وچار کرنا ضروری ہوتا ہے۔ لوگوں کے نمائندے چننے کا سوال ہے کچھ ساتھیوں سے صلاح مشورہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ پنڈت جی نے کہا کہ اس طریقہ سے ہاؤس میں یہ قرارداد پاس کروانے کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہاؤس کا وقت ضائع کیا جائے اور اس سے ملک اور عوام کو قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اور یہ طریقہ جمہوری اصولوں کے منافی ہے۔

پنڈت جی نے ہریجن منڈل کے نمائندہ شری ملکھی رام کی ترمیم کی سپورٹ کرتے ہوئے کہا کہ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ ریاست میں ہریجنوں کی بہت آبادی ہے۔ اور ہاؤس کی

الیکشن کے وقت تقریروں میں یہ کہا گیا تھا کہ ہر طبقہ کے لوگوں کو نمائندگی دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن جو طریقہ اب اپنایا گیا ہے۔ اس ہاؤس کی شایان شان نہیں ... کہ ہریجنوں کو نمائندگی نہ دی جائے۔ آج تک ریاست کے برسر اقتدار لوگ ہریجنوں کی نمائندگی کے متعلق بہت دعوے کرتے آئے ہیں۔ اور آئے دن مہاتما گاندھی جی کے نام کا واسطہ دیا جاتا ہے۔ مہاتما جی نے ہریجنوں کو اُٹھانے کے لئے جو کچھ کیا اور جو کچھ کرنا چاہتے تھے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ سرکاری بنچوں پر بیٹھے ہوئے لوگ مہاتما گاندھی کے نام لیوا ہیں۔ میری مہاتما گاندھی جی کے نام پر ہی اُن سے اپیل ہے کہ وہ شری ملکھی رام جی کی ترمیم کو منظور کر کے ایک ہریجن کو بھی ریاست کی نمائندگی کے لئے اس لسٹ میں شامل کریں۔

پنڈت جی نے آخر میں کہا کہ چونکہ یہ چناؤ غیر جمہوری طور پر ہو رہا ہے اور جمہوری اصولوں کے منافی ہے۔ اس لئے جہاں تک میرا اور میری جماعت کا تعلق ہے ہم اس چناؤ میں حصہ نہیں لیں گے۔

جواب سوال

پنڈت جی کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے بخشی صاحب نے کہا کہ اصولی طور پر میں پنڈت جی کے اعتراضات کو مانتا ہوں لیکن اس طریقہ سے چناؤ کا حق ہمیں ہندوستان کے آئین کی دفعہ ۸۱ کے تحت ملتا ہے اور اس دفعہ میں تبدیلی ہندوستان کی پارلیمنٹ ہی کر سکتی ہے لہٰذا ہم یہ چناؤ کر رہے ہیں۔

بخشی صاحب کے جواب پر پنڈت جی نے پوائنٹ آف آرڈر اُٹھاتے ہوئے کہا کہ میں بخشی صاحب سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ آج ہی اس ہاؤس میں پاس کریں کہ ریاست میں لوک سبھا کے چناؤ بھارت کے دوسرے حصوں کی طرح ہونے چاہئیں تو میں دو دن کے اندر ہندوستان کے آئین کی دفعہ ۸۱ میں ترمیم کروا کر آپ کو لا دوں گا۔

اس پر بخشی صاحب نے حسب عادت مسئلہ کو ٹالنے کی کوشش کی اور کہا کہ میں دو دن کی نہیں بلکہ آج کی بات کر رہا ہوں۔

رینٹ کنٹرول آرڈر

اسمبلی میں مکانات و دکانات کے متعلق رینٹ کنٹرول آرڈر میں توسیع کے حکومت کی طرف سے پیش کئے گئے ایک بل پر تقریر کرتے ہوئے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے اس کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ قانون کو نہ صرف لوگوں کے مکانات و دکانات پر حاوی کیا جانا چاہیئے بلکہ اسے نکاسی جائیداد کے مکانات و دکانات اور سرکاری بلڈنگوں پر بھی نافذ کیا جائے۔ پنڈت جی نے بتایا کہ کسٹوڈین کی طرف سے کرایہ داروں کو بے شمار تکالیف دی جا رہی ہیں۔ شرنارتھیوں و دوسرے کرایہ داران سے دن بدن زیادہ کرائے طلب کئے جا رہے ہیں اور ادا نہ کر سکنے کی صورت میں انہیں مکانوں سے نکال دیا جاتا ہے۔ اسی طرح سرکاری بلڈنگوں اور میونسپلٹی کی دکانوں و مکانوں کے کرائے حد سے زیادہ وصول کئے جا رہے ہیں۔

ریاست اور انڈسٹریز

محکمہ انڈسٹریز سے متعلقہ مطالبات زر کی منظوری کے سلسلہ میں پیش کی گئی تحاریک کے سلسلہ میں بحث میں حصہ لیتے ہوئے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے کہا کہ ریاست میں انڈسٹریز کو بڑھاوا دینے کا سوال آج کوئی نیا نہیں۔ کیونکہ یہ مسئلہ ... بیکاری دُور کرنے اور دیش کی خوشحالی سے ... چنانچہ موجودہ حکومت سے پہلے بھی یہاں انڈسٹریز ... قائم تھا اور محکمہ میں باہر سے انڈسٹریز کے ماہرین ... گئے تھے۔ جنہوں نے کچھ انڈسٹریز کو چلایا بھی تھا ... آج جو انڈسٹریز چالو کی جا رہی ہیں وہ بغیر کسی ...

۵۰۰۰۰ ہزار روپے کی کثیر رقم کا ڈراپ لوگ!

معلوم ہوا ہے کہ علاقہ کھدر روڈ تحصیل جموں کے لوگوں نے حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے اُنہیں بھی نہر کا پانی مہیا کیا جائے چنانچہ حکومت نے رنبیر نہر کے راجباہ [ڈسٹری بیوٹری] کو کشادہ و گہرا کر کے اس سے علاقہ کھدر روڈ کو ایک چھوٹے راجباہ [مائینر] کے ذریعے پانی سپلائی کرنے کے لیے ۵۰۰۰۰ روپے کی رقم منظور کی تھی۔ پتہ چلا ہے کہ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے کشمیر کے ایک معطل شدہ انجینئر کو تعینات کیا گیا۔ اُس نے راجباہ ہذا کو گہرا و کشادہ کروائے بغیر ہی چند ایک ہزار روپے خرچ کر کے اس سے کھدر روڈ کے لئے چھوٹا راجباہ [مائینر] نکلوا دیا۔ اور ۵۰۰۰۰ روپے کی کثیر رقم سرکاری خزانہ سے وصول کروا لی گئی ہے۔ اب حالت یہ ہے کہ چونکہ راجباہ میں پہلے جتنا ہی پانی جاتا ہے۔ چنانچہ کھدر روڈ کے علاقہ کو پانی سپلائی کرنے کے لئے راستہ میں آنے والے علاقہ کے لوگوں کے پانی کا حصہ کاٹنا پڑتا ہے نتیجہ کے طور پر نہ ہی کھدر روڈ کا علاقہ ٹھیک طور پر سیراب ہو سکتا ہے۔ اور راستہ کے علاقہ کی زمینوں کی پیداوار پر بھی گہرا اثر پڑ رہا ہے — عوام کا مطالبہ ہے کہ ۵۰۰۰۰ روپے کی اس کثیر رقم کے حسابات کی باقاعدہ تحقیقات کروا کر ملک و عوام کے دشمن روپیہ ہضم کرنے والے آفیسروں کو سزا دی جائے۔

...ائی کو تباہ و برباد کیا جا رہا ہے اور ملک سے بیکاری دُور کرنے کی بجائے چند لوگوں کو سرمایہ دار بنایا جا رہا ہے

...ی اکثریت میں ہونیکی وجہ سے برسرِ اقتدار پارٹی من مانی کاروائیاں کر کے ہاؤس کے وقت کو ضائع نہ کرے بلکہ ملک کے بھلے کے لئے اپوزیشن کے سوجھاؤ پر بھی غور کرے

...بت اور فوری قدم اُٹھائے جائیں۔ ملک کو اخلاقی گراوٹ کی گہری کھائیوں میں گرنے سے بچایا جائے۔!

شری ست دیو اور شری مہیش چندر کی تقاریر

Experts ...ی جا رہی ہیں۔ اور ان کو چلانے میں ...وجہ سے کوئی ترقی نہیں ہو رہی بلکہ جاری کر...رز کو بند کرنا پڑ رہا ہے۔ اور جو ہیں وہ گھاٹے میں جا رہی ہیں۔ پنڈت جی نے کہا کہ مجھے یہ باتیں دیکھ کر دُکھ ہوتا ہے کہ ایک وقت تھا جب ہماری ریاست کے پاس انڈسٹریز کو بڑھاوا دینے کے لئے روپیہ نہ تھا۔ لیکن آج جبکہ روپیہ بھاری تعداد میں مل رہا ہے تو اُس کا استعمال ٹھیک نہیں ہو رہا ہے۔ اور ہمارے ہی بھائیوں کی خون پسینہ کی کمائی کو ضائع کیا جا رہا ہے۔ انڈسٹریز کو چالو کرنے کی آڑ میں مستحق لوگوں کی بجائے ایسے لوگوں کو قرضے دیئے گئے ہیں۔ اور اُنہوں نے وہ روپیہ لے کر کام پر لگانے کی بجائے سرکار کی طرف سے عطیہ سمجھ کر عیش و عشرت میں اُڑا دیا ہے۔ پنڈت جی نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ گذشتہ سال کے خاتمہ پر ستر ہزار روپے کے قریب محکمہ انڈسٹریز والوں نے یکمشت ایک رقم نکلوالی اور اُسے بعد میں اپنے نزدیکی یا کچھ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے تقسیم کر دیا ہے۔ جس کے متعلق کسی نے دیکھا تک ...روپیہ کہاں: دریس انڈسٹری کو چالو کرنے میں ...صرف ہوگا۔ پنڈت جی نے مطالبہ کیا کہ اس ...چھان بین کروائی جائے کہ جن لوگوں نے قرضہ ...لیا اُنہوں نے وہ انڈسٹریز چالو بھی کی ...آگے چل کر پنڈت جی نے سرکاری صنعتوں کے ...کی ناکارہ پالیسی کی شدید مذمت کی اور

کہا کہ جموں میں بڑی دیر سے ایک ڈرگ فیکٹری قائم تھی اور سُنا جاتا تھا کہ اس سے بہت فائدہ ہو رہا ہے لیکن اُس کے لئے خام اشیاء [Raw Material] ریاست بھر کے ڈرگ فارموں سے پورا نہیں ہوتا تھا۔ لیکن اب سرینگر میں دوسری ڈرگ فیکٹری قائم کر دی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دونوں ہی فیکٹریاں فیل ہو کر رہ جائیں گی۔

پنڈت جی نے سوجھاؤ پیش کیا کہ اب جبکہ ایک کی بجائے دو فیکٹریاں کھول دی گئی ہیں تو ضروری ہے کہ ڈرگ فارموں کو فوری طور پر توسیع دی جائے اور بٹوت سنسر، بھدرواہ وغیرہ میں نئے ڈرگ فارم قائم کئے جائیں۔ پنڈت جی نے وزیر اعظم سے گذارش کی کہ ریاست کی ڈرگ ریسرچ کا محکمہ اب مزید کسی تاخیر کے بغیر دوسری ریاستوں کی طرح سنٹرل گورنمنٹ کے انڈر دے دینا چاہیئے کیونکہ اس طریقہ سے جہاں اس کام کی ترقی ہوگی وہاں ریاست پر اخراجات کے بوجھ میں بھی کمی واقع ہوگی۔

شری راجندر سنگھ جی کی تقریر

شری راجندر سنگھ جی نے محکمہ تعلیم سے متعلق مطالبات زر کی منظوری کے سلسلہ میں پیش کی گئی تحاریک تخفیف پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ پروپیگنڈہ بڑے زور شور سے کیا جاتا ہے کہ تعلیم مفت کر دی گئی ہے لیکن اصلیت کیا ہے۔ اس کی طرف بہت کم دھیان دیا جاتا ہے۔ تعلیمی معیار دن بدن گرتا جا رہا ہے لڑکے ٹیوشنوں کے بغیر پاس نہیں ہو سکتے۔ تعلیمی اداروں کی حالت نہایت ہی افسوسناک ہے اگر کہیں سٹاف ہے تو سامان نہیں۔ اگر سامان ہے تو سٹاف نہیں۔ بغیر کسی منصوبہ بندی کے پارٹی مفاد کو پیش پیش رکھ کر سکول کھولے جاتے ہیں۔ کہیں بیس بیس میل کے ایریا میں کوئی پرائمری سکول نہیں ہے۔ اور کہیں پر چار چار میل کے ایریا میں دو دو ہائی سکول کھول دیئے گئے ہیں۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ آئیندہ سکول باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کھولے جائیں اور تعلیمی اداروں کو پارٹی پالیٹکس سے دُور رکھا جائے۔ آپ نے اس بات پر بڑی تشویش کا اظہار کیا کہ جس طریقہ سے لوگوں کو تعلیم دی جا رہی ہے سوائے اس کے کہ کلرک وغیرہ پیدا کئے جائیں اور کوئی فائیدہ نہیں پہنچ رہا ہے۔ اور موجودہ طریقہ تعلیم میں لوگوں کا مجموعی طور پر اخلاق بلند کرنے اور انہیں ملک و قوم کے پرتی احساس کروانے کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا ہے۔ آج دیش کی آزادی کے بعد ضرورت اس بات کی ہے کہ تعلیمی نظام میں انقلابی تبدیلیاں لائی جائیں۔

شری راجندر سنگھ نے ہسپتالوں کی دردناک حالت کے متعلق بھی روشنی ڈالی۔ اور تحصیل جموں کے لوگوں کی مشکلات کیمتعلق حکومت کی توجہ دلائی۔

شری سہدیو سنگھ کی تقریر

شری سہدیو سنگھ جی نے محکمہ دیہات سدھار سے متعلق مطالبات زر کی منظوری کے سلسلہ میں بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ پنچائتیں جمہوری راج میں بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔ لیکن جس طریقہ سے یہاں ریاست میں پنچائتیں قائم کی گئی ہیں اور غیر جمہوری طریقوں سے جن لوگوں کو پنچ اور سرپنچ بنا کر عوام پر ٹھونسا گیا ہے وہ چلن اور اخلاق کے لحاظ سے نہایت گرے ہوئے ہیں۔ لہٰذا اکثر پنچائتیں عوام کے لئے مفید ثابت ہونے کی بجائے ورد سر بن کر رہ گئی ہیں۔ آپ نے بلاک ڈیولپمنٹ آفیسروں و محکمہ دیہات سدھار کے ملازموں کی غیر جمہوری کاروائیوں کی شدید مذمت کی۔ اور کہا کہ وہ تو حکومتی پارٹی کے پروپیگنڈہ سیکرٹری بن کر رہ گئے ہیں۔ وہ لوگ اس طریقہ سے برسرِ اقتدار لوگوں کو خوش کر کے دیہات سدھار کی سکیموں کے لئے ملنے والا روپیہ عوام کی بہتری پر خرچ کرنے کی بجائے ہضم کر رہے ہیں۔ آپ نے ریاست میں بڑھتی ہوئی شراب نوشی پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور دن بدن بڑھ رہی ناجائز شراب کی کشیدگی کی روک تھام کا مطالبہ کیا۔

شری ست دیو کی تقریر

شری ست دیو جی نے محکمہ اکسائز سے متعلق مطالبات زر کی منظوری کے سلسلہ میں پیش کردہ تحریک تخفیف پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایک وقت تھا جب ہندوستان فلسفہ۔ تمدن اور اخلاق کے لحاظ سے دُنیا بھر کا گورو مانا جاتا تھا۔ مگر آج اخلاقی کمزوریوں کے کارن ملک تباہی کی طرف بڑھ رہا ہے اور کریکٹر کی پستی کی ایک بڑی وجہ شراب نوشی بھی بن رہی ہے آپ نے کہا [باقی صفحہ نمبر ۸ پر]

نیشنل کانفرنس سے بدمعاش قسم کے لوگوں کو خارج کرنیکا مطالبہ؟

جموں۔ ۱۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اخلاق اور چلن کی قدر و قیمت کا کچھ احساس رکھنے والے صوبہ جموں کی نیشنل کانفرنس کے چند کارکنوں نے اپنے ہائی کمانڈ سے مطالبہ کیا ہے کہ نیشنل کانفرنس میں اُن لوگوں کو چودھری نہ رہنے دیا جائے جو چلن اور اخلاق کے لحاظ عوام کی نظروں میں گرے ہوئے ہیں جن کے خلاف بدچلنی۔ غبن اور دوسرے اخلاقی جرائم کے واضح ثبوت ہیں اور جنہوں نے محکمہ کسٹوڈین یا دوسرے سرکاری محکموں کے ہزاروں روپے دبا رکھے ہیں۔ نیز جنہوں نے اپنے جرائم سے بچنے کے لئے نیشنل کانفرنس کو پناہ گاہ بنایا ہوا ہے۔ پتہ چلا ہے کہ اگر ہائی کمانڈ نے اُن کے اس مطالبہ کو نہ مانا تو وہ نیشنل کانفرنس میں رہے سہے شریف لوگوں کو لے کر اس سے الگ ہو جائیں گے۔ اُن کا کہنا ہے کہ اگر بدمعاش قسم کے لوگوں کو نیشنل کانفرنس سے نکال دیا جائے۔ گورنمنٹ ابن الوقت لوگوں سے ناطہ رہے اور جرائم پیشہ لوگوں کو دبانے میں سختی سے کام لے۔ تبھی جا کر تنظیم عوام میں ہر دلعزیز ہو سکتی۔ ورنہ بدمعاش قسم کے لیڈروں کا ایک ٹولہ بنتی جا رہی ہے جس سے نیشنل کانفرنس کی تنظیم کا ستیہ ناس ہونے کے علاوہ ملک کو بھی شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہائی کمانڈ کونسا راستہ اختیار کرتی ہے۔

بھدورکیمپ سے ناجائز شراب کی برآمدگی

صفحہ سے آگے

اور سوشلسٹ سدھار سبھا جس کی میٹنگ میں پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ بھی موجود تھے۔ اس سلسلہ میں پولیس کے اقدامات کی سراہنا کا ریزولیوشن پیش کیا گیا ہے۔ جب سردار جنک سنگھ سے دریافت کیا گیا۔ کہ سوشل سدھار سبھا کا پریذیڈنٹ کون ہے۔ تو اُس نے بتایا۔ کہ لال چند گپتا ہے۔ اور وہ نیشنل کانفرنسی ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں سردار جنک سنگھ نے اپنی بدقسمتی ظاہر کی۔ جب یہ پوچھا گیا۔ کہ نیشنل کانفرنس کے اخبارات اور اُن کے جلسہ میں بھدورکیمپ میں چھاپہ کا خیر مقدم کیوں کیا گیا ہے۔

پتہ چلا ہے۔ کہ ملزموں اور اُن کے سرپرستوں نے یہ پریس کانفرنس ایک مقامی اخبار نویس جو اُن کا پردہ دوہ لینے کی ایما پر بلائی گئی تھی اور سننے میں آ رہا ہے۔ کہ صفائی میں خبریں ڈلوانے کیلئے اب اُس کے ذریعہ کچھ ایک مقامی اخبارات سے سودا بازی بھی کی جا رہی ہے

ملزموں کا جلوس

ملزموں کی ضمانتوں کی رہائی کے بعد جب وہ کیمپ میں واپس پہنچے۔ تو انہی کے شرابی ساتھیوں نے اُن کا جلوس نکالا۔ سردار جنک سنگھ نے تقریر کی۔ اور [illegible] ہمت و جرأت سے کھڑا رہنے کی تلقین کی۔

ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سردار جنک سنگھ ملزم کا بھائی سردار نرنجن سنگھ گرداور حلقہ لرنباد (جس کے خلاف حملہ بر ملازمان کے سلسلہ میں وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے) اور راجندر سنگھ سب انسپکٹر پولیس وزیر سنگھ پورہ بھدورکیمپ اور سنجل کیمپ میں دورے کر کے تمام غنڈوں اور جرائم پیشہ لوگوں کو پولیس اور حکومت کے خلاف اُبھار رہے ہیں۔ اور جو لوگ کیمپوں میں بدمعاش قسم کے لوگوں کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں۔ انہیں دھمکایا جا رہا ہے۔

گورنمنٹ کے قدم کی سراہنا

بھدورکیمپ میں چھاپہ مارنے کے متعلق گورنمنٹ کے اس قدم کی عوام میں سراہنا کی جا رہی ہے۔ اور چنانچہ بدمعاش اور بدچلن قسم کے کارندوں کے سوائے نیشنل کانفرنسی حلقوں میں بھی غنڈوں کے انسداد کے لئے پولیس کے اس قدم کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ نیشنل کانفرنس کے اخبار سندیش کے ایڈیٹر شری دیدہ جیتی نے اس سلسلہ میں ایک نوٹ لکھ کر حکومت کے اس قدم کی سراہنا کی ہے۔ نوٹ میں لکھا گیا ہے۔ کہ

دو کافی عرصہ سے بھدورکیمپ میں لاقانونی اور ناجائز شراب کی کشیدگی کے بارے میں شکایات تھیں۔ محکمہ ایکسائز کے پاس اس امر کی متعدد رپورٹیں موجود تھیں۔ کہ کیمپ میں اس گروہ نے ایک بارسوخ سیاسی لیڈر کی حمایت سے اس علاقہ میں ناجائز شراب کی بھٹیاں قائم کر رکھی ہیں۔ پولیس کو یہ شکایت تھی۔ کہ اس علاقہ میں لاقانونی کا دور دورہ ہے۔ لیکن چونکہ اس علاقہ میں چند سیاسی اثر و رسوخ والے اشخاص اس قسم کی سرگرمیوں کی حمایت کر رہے ہیں۔ اس لئے پولیس اور محکمہ ایکسائز نہ تو ناجائز شراب کی کشید کو روکنے میں کوئی موثر قدم اٹھا سکی۔ اور نہ ہی لاقانونی کا خاتمہ کرنے کیلئے پولیس کوئی کارروائی ہی کر سکی۔

خوشی کی بات ہے۔ کہ آخرکار حکومت نے پولیس اور محکمہ ایکسائز کو اس بارے میں قانون کو موثر ڈھنگ سے حرکت میں لانے کی تلقین کی ہے۔ چنانچہ محکمہ ایکسائز اور پولیس نے اس بارے میں پوری جانفشانی اور فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے اس کیمپ پر چھاپہ مار کر نہ صرف کئی من ناجائز شراب ہی برآمد کی ہے۔ بلکہ اسی علاقہ کے چند لوگوں کی طرف سے پولیس پر حملہ کے جواب میں بھی کافی صبر و تحمل سے کام لیا ہے۔ اور قانون شکنی کی بنا پر کئی اشخاص کو جن میں ایک ایسا شخص بھی شامل ہے۔ جو کافی بارسوخ تصور کیا جاتا ہے۔ گرفتار کر لیا ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ پولیس اس گروہ کے خلاف قانونی کارروائی کرے گی۔ اور سارے معاملہ کو عدالت میں لے جایا جائے گا۔ پولیس نے یہ قدم اٹھا کر نہ صرف اپنا فرض نبھایا ہے۔ بلکہ قانون کے تئیں عوام کے اعتماد کو بھی بحال کیا ہے۔ پولیس کا فرض ہے۔ کہ لاقانونی کے خلاف کارروائی کرے۔ چاہے یہ کسی بھی حلقے کی طرف سے کیوں نہ کی گئی ہو۔ اس میں نہ تو کسی سیاسی جماعت کو مداخلت کرنی چاہیے اور نہ ہی اثر و رسوخ کا استعمال کیا جانا چاہیے اگر ہم قانون کا راج قائم کرنا چاہتے ہیں۔ قانون کی بات منوانا چاہتے ہیں۔ امن و عامہ کی مشینری میں عوام کا اعتماد قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ تو اس لئے ضروری ہے۔ کہ پولیس کو سیاسی اثر و رسوخ سے بلند رہ کر کام کرنے کی اجازت دی جائے۔ ،،

اکھنور میں کسانوں کا مظاہرہ

صفحہ سے آگے

جن علاقوں میں پاکستانیوں نے حملہ کیا ہے۔ وہاں پر لوگوں کو چار فصل کے مالیہ کی معافی کی رعایت دی جا رہی ہے گی۔ چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ساری تحصیل اکھنور پاکستانی حملوں سے تباہ و برباد ہوئی ہے۔ اور ابھی تک لوگوں کو مالیہ کی کوئی رعایت نہیں دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ الیکشن کے دوران پرائم منسٹر نے خود بھی تحصیل اکھنور میں کئی پبلک جلسوں میں چار فصلوں کے مالیہ کی معافی کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اس کے باوجود تحصیلدار کی طرف سے لوگوں پر مالیہ کی وصولی کا ڈنڈا سختی سے چلایا جا رہا ہے۔ حالانکہ وہ پاکستانی حملوں کے علاوہ خشک سالی اور حالیہ سیلابوں سے بری طرح تباہ و برباد ہوئے ہیں۔

میمورنڈم میں تحصیل میں غلہ کی قلت کا ذکر کرتے ہوئے سستے راشن کی دکانیں کھولنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی لکھا گیا ہے کہ الیکشن کے دنوں میں گورنمنٹ نے لوگوں کو قرضہ جات دینے کے لئے فارم پُر کروائے تھے۔ مگر تا حال کوئی قرضہ نہیں دیا گیا ہے۔ لہٰذا اُن فارموں کے مطابق غریب عوام کو فوری طور پر قرضے دیئے جائیں۔

میمورنڈم میں زمینوں کی غلط الاٹمنٹ اور سرکاری افسروں کی لوٹ کھسوٹ کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اور خاص طور پر مقامی تحصیلدار اور بلاک ڈویلپمنٹ آفیسر کی تانا شاہی کی طرف حکومت کی توجہ دلائی گئی ہے اور آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ میمورنڈم میں کاہچرائی میں بندوبست کی شرح کے مطابق کمی کرنے، چھنب تک پل بنانے۔ کنڈی کے علاقوں میں پانی کی مستقل سپلائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

مظاہرین کو بتایا گیا ہے۔ کہ دیکھیں حکومت اس میمورنڈم پر کیا عمل درآمد کرتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں عنقریب ہی اگر ضرورت ہوئی۔ آپ کو دوسرا پروگرام دیا جائیگا۔

صحبت کا اثر۔ بقیہ صفحہ ۳ سے

آریہ سماج کی طرف سے ایک پوسٹر شائع ہوا۔ جس میں دوسرے لوگوں کے علاوہ شری دینا ناتھ مہاجن [illegible] اور شری جگو رام ایم۔ ایل۔ اے نے بھی عوام سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ ہندی رکھشا ستیہ گرہ میں شامل ہو کر آہوتی دیں۔ اور ستیہ آگرہ میں شامل ہوں۔ مہاجن صاحب کے دستخطوں والا یہ پوسٹر دو ماہ تک دیواروں پر لگا رہا۔ مگر اسکے بعد جب کچھ لوگوں نے شور مچانا شروع کیا۔ کہ سیکولر سرکار کے منسٹر ہو کر مہاجن صاحب فرقہ پرستی کو شہ دے رہے ہیں۔ اور حکومت کے خلاف اندرون کے لئے لوگوں کو اُبھار رہے ہیں۔ مہاجن صاحب کے کانوں تک یونہی یہ آواز پہنچی۔ تو وہ گھبرا کر رہ گئے۔ جھوٹ سے تردید کر دی۔ کہ انہوں نے اس پوسٹر پر کوئی دستخط نہیں کئے ہیں۔ آریہ سماجیوں نے اُن کے نام سے منسوب کر کے نکالے ہیں۔

مہاجن صاحب کی اس طرح کی مکر جانے والی باتیں سن کر لوگ حیران ہیں۔ کہ یہ ٹھیک ہے۔ کہ مہاجن صاحب وقت کے ساتھ بدلتے ہیں۔ اور ہمیشہ چڑھتے کی پوجا کی۔ مگر یہ جھوٹ بولنا انہوں نے کہاں سے سیکھ لیا ہے۔ لیکن سیدھے سادھے لوگ بے چارے کیا جانیں۔ مہاجن صاحب آجکل بخشی صاحب کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ صحبت کا اثر ہونا قدرتی بات ہے۔ یہ بات الگ ہے۔ کہ اثر جلد اور ضرورت سے زیادہ ہو رہا ہے۔

سکیورٹی کونسل میں شری مینن کی تقریر

نیو یارک۔ ۱۰ اکتوبر۔ اتحادی سبھا میں ہندوستانی ڈیلیگیشن کے لیڈر شری کرشنا مینن نے کل سکیورٹی کونسل کی توجہ از سر نو اس بات پر مرکوز کرائی۔ کہ پاکستان نے کشمیر میں حملہ کیا ہے۔ آپ نے زوردار الفاظ میں مطالبہ کیا۔ کہ پاکستان کی یہ جارحانہ کارروائی ختم کی جانی چاہیے۔ مسٹر مینن نے پانچ گھنٹہ تک لگاتار تقریر کی۔ اور کہا۔ کہ ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ سکیورٹی کونسل پاکستان سے مطالبہ کرے۔ کہ وہ کشمیر سے اپنی فوجیں واپس بلائے۔ چاہے وہ فوج باقاعدہ یا بے قاعدہ ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آزاد کشمیر کو مکمل طور پر توڑ دیا جائے۔ شمالی علاقوں کو خالی کیا جائے اور جموں و کشمیر کی گورنمنٹ کو تسلیم کیا جائے ہندوستان کو اس بات کا یقین دلانا چاہیے کہ اس کا ہمسایہ بے قاعدہ فوجوں کو اس کے علاقہ کو پار کرنے کی پھر اجازت نہیں دے گا۔ ۱۵ اگست [illegible] کے بنائے گئے تمام فوجی اڈے توڑ دیئے جائیں۔ مسٹر کرشنا مینن نے کہا۔ کہ پاکستان نے توڑ پھوڑ جنگ بندی لائن کو پار کرنے اور قتل و غارت کی جو نئی جنگ شروع کر دی ہے۔ وہ بند کی جائے۔ کشمیر میں داخل ہونے والوں کو پاکستان کی طرف سے کوئی مالی یا دوسری امداد نہیں ملنی چاہیے۔ پاکستان کو اپنے ایجنٹوں کو روک دینا چاہیے۔ مسٹر مینن نے سکیورٹی کونسل کی توجہ ایک اور جارحانہ کارروائی کی طرف دلائی۔ جو پاکستان نے ہمسایہ ملک میں تخریبی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کرنی شروع کی ہے۔ آپ نے پاکستان سرکار اور ملک فیروز خاں نون پر کشمیر میں توڑ پھوڑ اور قتل کرنے اور دوسرے اقدامات کرنے والوں کو مالی امداد دینے کا الزام لگایا۔

...چناب کا رخ بدلا جائے

گزشتہ دنوں علاقہ بجوا تھہ حلقہ ... کی پبلک میٹنگ زیر صدارت صوبیدار دھرم سنگھ بمقام سجوال منعقد ہوئی جس میں ... سیلاب کے نقصان پر عام غور و خوض کیا گیا ... ٹھاکر رام ناتھ ممبر پنچایت سجوال ... صوبیدار دھرم سنگھ پرگوال۔ ہری سنگھ ۔ ماسٹر ... سنگھ کوٹھ مناساں نے اجلاس سے ... سیلاب کے نقصانات اور دریائے چناب ... کاریوں کی ناگفتہ بہ صورت حالات پر تشویش ... کیا اور کہا کہ اگر چناب کی حلقہ پرگوال میں ... رخ گردانی نہ کی گئی تو نہ صرف پرگوال ... تمام علاقہ نذر دریا ہو جائیگا

صوبیدار دھرم سنگھ نے اپنی تقریر میں کہا ... پرگوال نے دس سال سے بذریعہ ڈیپوٹیشن اور ... گران لیجسلیٹو اسمبلی یہ واقعات بار بار ... کے سامنے لائے ہیں لیکن تا حال حکومت ... کی چیخ و پکار پر کوئی غور نہیں کیا ہے اب ... لوگوں کی بے چینی اس حد تک پہنچ چکی ہے ... ترکِ وطن کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اجلاس نے ... سے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے ... جہاں دریائے چناب اپنی اصلی جگہ کو ... کناروں کی طرف بہاؤ اختیار کر رہا ہے ان ... پر بندھ باندھ کر دریا کا رخ دوسری ... پھیر دیا جائے۔

... سیلاب کی زد میں آئے ہوئے لوگوں کو کم از ... ایک سال فری راشن کا بندوبست ہونا چاہئیے ... سیلاب کی زد میں آئے ہوئے لوگوں کو قرضہ جات ... کیلئے لوگوں نے فارم اور درخواستیں دئیے ... ہیں جلد از جلد منظور کیا جائے

... سیلاب کی وجہ سے علاقہ میں اتنی دلدل اور ... ہو گیا ہے کہ علاقہ کی آبادی کی صحت اور ... پر ایک ناقابل بیان اثر پڑیگا۔ اجلاس ... پرزور الفاظ میں استدعا کرتا ہے کہ حلقہ ... تمام علاقہ کی بہتری کیلئے ایک ایڈوائزری ... کمیٹی تشکیل دی جائے۔

... کہ علاقہ میں غلہ کی اس قدر نایابی ہے کہ اگر ... حلقہ پرگوال میں راشن ڈپو نہ کھولا تو ... فاقہ کشی کا شکار ہو جائینگے۔ (ن۔ س)

ریاسی میں گرلز ہائی سکول

ریاسی کی جنتا کی مسلسل پرارتھناؤں کو ... کرتے ہوئے اس سال گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دے دیا گیا ہے جس ... محکمہ تعلیم کے ذمہ داران کے بے حد مشکور ہیں ... امر انتہائی افسوسناک ہے کہ ابھی تک ... کلاس کے بیٹھنے کا پربندھ ... فوری حل طلب بات یہ ہے ... کا درجہ دیئے جانے کے باوجود

استانیوں کی تعیناتی نہیں ہوئی۔ شری کوشل کی بھوک ہڑتال کے بعد جو ماسٹرانی جی تعینات ہوئی تھیں ان کا تبادلہ جموں ہو گیا ہے اور اب دسویں جماعت کا امتحان دینے والی بچیوں کو پڑھانے کیلئے کوئی استانی نہیں ہے۔

اس لئے ہم جناب ڈائریکٹر آف ایجوکیشن اور چیف انسپکٹرس صاحبہ سے پرزور پرارتھنا کرتے ہیں کہ ریاسی گرلز ہائی سکول میں فوری طور پر استانیوں کا تقرر عمل میں لایا جائے۔

(گوپال پردھان پرجا پریشد ریاسی)

پردھان جموں سٹی پرجا پریشد کی

ڈپٹی کمشنر جموں کو چٹھی

جموں ۱۰ اکتوبر۔ شری شیام لال شرما سٹی پردھان پرجا پریشد جموں نے ڈپٹی کمشنر جموں کو ایک چٹھی لکھی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ شہر میں آواز پیدا کرنے والے پٹاخوں کے چلانے پر پابندی لگائی جائے کیونکہ ایک تو اس طریقہ سے بلا وجہ کی بدمزگی کا خاتمہ ہوگا دوسرے خاصکر جبکہ بم وغیرہ پھٹ رہے ہیں دھماکے پیدا کرنیوالے پٹاخوں پر پابندی لگانا اشد ضروری ہے۔

اس سلسلہ میں شری شیام لال شرما نے ڈپٹی کمشنر کو سوجھاؤ پیش کیا ہے کہ وہ پٹاخے وغیرہ بیچنے والے دکانداروں کی ایک میٹنگ بلائیں اور انہیں ہدایت کریں کہ وہ آواز پیدا کرنے والا بارود لاکر فروخت نہ کریں اور پھل جھڑیاں وغیرہ فروخت کرنے پر کوئی پابندی نہ لگائی جائے۔

بسوں کی تعداد بڑھائی جائے

اس سے پیشتر بھی کئی بار گورنمنٹ کی توجہ اس طرف دلائی جا چکی ہے کہ جموں تا چھمب روٹ پر اور نوشہرہ تا پونچھ تک بسوں میں سواریوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح بھرا جاتا ہے تیس ۳۰ تیس اور چالیس ۴۰ چالیس سیٹوں والی بسوں میں سو سو سواریاں بھری جاتی ہیں یہ اوور لوڈنگ ٹریفک کنٹرولر کرنیوالے خود بس کے مالکوں کیساتھ مل کر کرواتے ہیں اور باقاعدہ ان سے وصول کر رہے ہیں۔ الساینت کے نام پر ٹرانسپورٹ کے منسٹر متعلقہ جناب بخشی غلام محمد سے التماس کی جاتی ہے کہ وہ اس اندھیر گردی کو روکنے کی کوشش کریں اور ان روٹس پر بسوں کی تعداد بڑھائی جائے

(ایک دکاندار)

نلکوں میں پانی دیا جائے

کٹھوعہ میں ٹیوب ویل کی کھدائی کا کام ہوئے سال بھر مکمل ہو چکا ہے مگر حیرت اس بات کی ہے کہ نلکوں میں پانی ابھی تک سپلائی نہیں کیا جا رہا ہے جس کے کارن لوگوں کی دیرینہ دقت بدستور چلی آ رہی ہے ہماری حکام متعلقہ سے گذارش ہے کہ وہ ٹیوب ویل کو چالو کرنے کی

طرف فوری طور پر متوجہ ہوں۔

(رام پرکاش کٹھوعہ)

تحصیل اکھنور میں اغواء

ہماری تحصیل میں اس سال درجنوں اغواء کے کیس ہوئے ہیں لیکن حیرانگی اس بات کی ہے کہ کسی ملزم کو تفتیش کر کے سزا نہیں دی گئی جس سے ملزمان کے حوصلے بلند اور شریف لوگوں کے حوصلے پست ہو رہے ہیں چنانچہ حال ہی میں مورخہ ۲۹-۹ کو موضع میرا سے ایک عورت اغواء کی گئی جو اکھنور پل پر سے بیٹے سے پتہ چلا ہے کہ اس کو اغواء کرنے والا ایک نزدیکی گاؤں کا آدمی تھا۔

نیز یہ بھی پتہ چلا ہے کہ مستغیث کی درخواست کو تھانہ میں درج ہی نہیں کیا گیا بلکہ تھانہ اکھنور والوں نے یہ کہہ کر ٹال دیا ہے کہ معمولی واقعہ ہے۔ اس سے عوام میں بے چینی بڑھ رہی ہے۔ اس لئے افسران بالا سے درخواست ہے کہ تحصیل اکھنور میں ہوئی لاقانونی کی طرف فوری توجہ دی جائے۔

(ویراگی ۔ بابا ۔ جوڑیاں)

شری ست دیو کی تقریر (بقیہ صفحہ ۵)

کہ یہ ٹھیک ہے کہ ریاست کی ترقی کیلئے دو منصوبے بنے ہیں لیکن اگر کسی معاملہ میں ریاست نے کسی پہلو میں ترقی کی ہے تو وہ ناجائز شراب کی کشید گی ہے۔

آپ نے کہا کہ یہ خوشی کی بات ہے کہ ہندوستان کی کچھ ریاستوں میں نشہ بندی ہو رہی ہے لیکن یہ انتہائی دکھ کا مقام ہے کہ ہماری ریاست ہندوستان کا ایک حصہ ہوتے ہوئے بھی یہاں پر شراب نوشی کی بدعت دن بدن بڑھ رہی ہے حکومت کے بڑے بڑے ذمہ دار لوگ خود اس بدعت میں بری طرح سے مبتلا ہیں جگہ بجگہ شراب کشید ہو رہی ہے سرکاری کارندے خود مل کر ناجائز شراب کشید کروا رہے ہیں لیکن گورنمنٹ کو ان کا پتہ ہوتے ہوئے بھی کوئی کاروائی عمل میں نہیں لائی جاتی ہے۔ بلکہ کچھ لوگوں نے تو ناجائز شراب کی کشیدگی کو ذریعہ معاش بنایا ہے آپ نے بتایا کہ گورنمنٹ کو کئی بار بتلایا جا چکا ہے کہ مجبور کیمپ جموں میں اس وقت سینکڑوں کی تعداد میں ناجائز شراب کی بھٹیاں چل رہی ہیں اور وہاں سے شراب لاکر جموں شہر میں فروخت کرتے ہوئے بھی سینکڑوں کیس پکڑے گئے ہیں۔ مگر وہاں کیمپ میں محکمہ ایکسائز یا پولیس نے چھاپہ مارنے کی کبھی تکلیف گوارا نہیں کی۔ اس مد کے باعث یہ ملک اخلاقی طور پر بالکل گرتا جا رہا ہے +

شری مہیش چندر کی تقریر

شری مہیش چندر نے فنکشن پبلک ورکس سے متعلقہ مطالبات زر کی منظوری کے سلسلہ میں پیش کردہ ایک تحریک تخفیف پر صرف چند منٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ کٹھوعہ بسوہلی روڈ کی ناگفتہ بہ حالت کو سدھارا جائے اور دریائے راوی پر پل بنا کر تحصیل بسوہلی کے عوام کو بھی اس ترقی کے دور میں ابھرنے کا موقعہ دیا جائے (باقی آئندہ)

راوی پر پل بنایا جائے

بسوہلی۔ یہاں پچھلے دنوں دریائے راوی کو عبور کرتے ہوئے دو آدمی دریں کے اوپر سے گر کر دریا میں ڈوب گئے۔ جن میں سے ایک ریٹائرڈ صوبیدار گورکھو تھا جس کی لاش بھی نہیں ملی۔ دوسرا آدمی کسی نہ کسی طرح کنارے پر لگ کر بچ نکلا۔ یاد رہے کہ اس قصبہ سے جو کہ دریائے راوی کے کنارے واقع ہے آر پار جانا کبھی بھی خطرہ سے خالی نہیں ہے گورنمنٹ کی توجہ کئی بار اس طرف دلائی گئی ہے کہ یہاں کم از کم رسے کے رسوں والا ہی عارضی پل بنایا جائے تاکہ پبلک کو عبورگی دریا میں سہولیت ہو سکے اس طرح گورنمنٹ کو بھی ٹھیکہ میں منافع ہو سکتا ہے اور قیمتی جانیں بھی تلف ہونے سے بچ سکتی ہیں۔

رام نگر تحصیل میں غلہ کی قلت

تحصیل رام نگر میں بر موقعہ بارش نہ ہونے کے کارن فصلیں تباہ و برباد ہو گئی ہیں۔ اس کے سبب تحصیل بھر میں غلہ کی شدید قلت پیدا ہو گئی ہے عوام کی طرف سے بار بار مطالبہ کرنے کے باوجود ابھی تک سرکار کی طرف سے غلہ کی سپلائی کا موثر انتظام نہیں ہو سکا۔ جس سے عوام میں ازحد بے چینی پائی جاتی ہے اس کے علاوہ جن جگہوں پر ہفتہ وار بہت راشن گورنمنٹ کی طرف سے دیا جاتا ہے وہاں پر راشن کی تقسیم کے سلسلہ میں بلیک مارکیٹ کو پیش پیش رکھا جاتا ہے۔ جو کہ انسانی سرمایہ کے منافی ہے فوڈ اینڈ سپلائیز اور دیگر متعلقہ افسران سے گذارش ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ دیکر عوام کی بڑھتی ہوئی بے چینی کا ازالہ کریں۔

(سکریٹری پرجا پریشد تحصیل)

دو مانہ سین سبھا کا چناؤ

آج منگلوار مورخہ ۸ کو سین سبھا جموں کی زیر صدارت حلقہ کمیٹی دو مانہ کا چناؤ ہوا۔ سین سبھا کی اس پالیسی کا ایک حصہ ہے جو کہ اس نے سارے جموں صوبہ میں اپنی شاخیں کھولنے اور تمام سین برادری کو ایک ہی سبھا کے ماتحت کرنیکا عزم رکھتا ہے دو مانہ برانچ کے ۵۰ ممبروں نے سنٹرل سبھا کے عہدیداروں کا خیر مقدم کیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ اپنی پالیسی کی تشریح کریں جو انہوں نے...

بخشی برادرس کے خلاف شدید الزامات
جموں میں ڈیموکریٹک کانفرنس کا جلسہ

(۔۔۔)

جموں ۱۴ اکتوبر۔ گذشتہ رات کو پرانی منڈی میں کمیونسٹوں (ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس) کا پبلک جلسہ ہُوا۔ جس میں ہزاری ایک ہزار کے قریب تھی۔ جلسہ میں کامریڈ موتی رام بیگڑہ۔ شری کرشن دیو سیٹھی اور شری رام پیارا صراف نے تقاریر کیں اور بخشی غلام محمد اور اُن کے بھائی بخشی عبدالرشید جنرل سیکرٹری نیشنل کانفرنس کے خلاف غیر جمہوری کاروائیوں کے شدید الزامات لگائے۔ تقاریر میں بتایا گیا کہ پانچسالہ پلان کے تحت ہندوستان سے آنے والا کروڑوں روپیہ تباہ و برباد کیا جا رہا ہے۔ اور ریاست نے گذشتہ دس سالوں میں کوئی ترقی نہیں کی ہے۔ بلکہ ریاست کی اقتصادی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ اور بیکاری میں اضافہ ہُوا ہے۔ مقررین نے ریاست میں بڑھتی ہوئی رشوت ستانی۔ کنبہ پروری اور لاقانونی کا بھی بڑے زوردار لفظوں میں تذکرہ کیا اور بتایا کہ انہوں نے نیشنل کانفرنس کو اس لئے نہیں چھوڑا ہے کہ انہیں منسٹریاں نہیں ملی ہیں بلکہ وہ نیشنل کانفرنس سے اس لئے الگ ہوئے ہیں کہ ریاست میں جمہوریت کو زندہ کر سکیں۔ اور بڑھتی ہوئی برائیوں کو ختم کیا جا سکے۔ کیونکہ جمہوری ملک ہی ترقی کر سکتے ہیں۔ روس میں جمہوریت ہے چنانچہ وہاں حیرت انگیز ترقی ہو رہی ہے۔ اور روس نے مصنوعی چاند بھی بنا لیا ہے۔ تقریروں میں یہ بھی کہا گیا کہ یہ کتنا سیاسی بد دیانتی ہے کہ ریاستی سرکار کی خامیوں پر نکتہ چینی کرنے سے پاکستان اور ملک کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط ہوتے ہیں۔ بلکہ جب ریاست میں لوگوں کی تکالیف اور حکومتی برائیاں ختم ہو جائیں گی۔ تو پاکستان اور ملک کے دشمنوں کے ہاتھ اس سے کمزور ہونگے تقاریر میں امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک کے خلاف دُنیا کے عوام کی آزادیوں کو ختم کرنے کے الزامات لگائے اور کہا کہ اُن کے یہ منصوبے کبھی پورے نہ ہو سکیں گے۔ جلسہ میں ریاست جموں کشمیر میں بھارت کے الیکشن کمشنر کا دائرہ اختیار بڑھانے کا مطالبہ کیا گیا اور حکومت کے خلاف من مانیوں وغیر جمہوری کاروائیوں کے اکثر وہی الزامات دہرائے گئے جو پرجا پریشد کی طرف سے گذشتہ کئی سالوں سے لگائے جاتے رہے ہیں۔

جلسہ میں بہت سے لوگ یہ سننے کے لئے گئے تھے کہ "ڈیموکریٹک" اب نئی بات کیا کہتے ہیں۔ مگر مقررین کی طرف سے جب وہی باتیں کہی گئیں جو پرجا پریشد ایک مدت سے کہتی آ رہی ہے۔ تو حاضرین بیچ میں ہی زور زور سے قہقہے لگاتے رہے۔ جلسہ گاہ میں ہی حاضرین میں اسّی فیصدی سے زائد لوگوں ۵

۵ کو یہ کہتے سُنا گیا کہ پرجا پریشد کے اِن الزامات کی جو آج خود لگا رہے ہیں۔ بڑے زوروں سے تردیدیں کرتے رہے ہیں۔ اور پرجا پریشد کو پاکستان اور دشمنوں کہہ کر مجرم گردانتے رہے ہیں مگر اب جڑیاں خود ہی بول پڑی ہیں ۔۔

بھور کیمپ سے ناجائیز شراب کی برآمدگی اور ملزموں کی پریس کانفرنس
اپنے آپ کو مظلوم ظاہر کرنے کیلئے ملزموں اور کامریڈوں کی دوڑ دھوپ!

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۰ اکتوبر۔ پتہ چلا ہے کہ بھور کیمپ میں ناجائیز شراب کی برآمدگی کے سلسلہ میں محکمہ ایکسائیز نے یہ چھاپہ اوپر سے منسٹر متعلقہ کی ہدایت پر مارا ہے۔ کیونکہ بھور کیمپ میں غنڈہ گردی، ناجائیز شراب کی کشیدگی اور لاقانونی اس حد تک بڑھ چکی تھی کہ محکمہ ایکسائیز اور پولیس والوں کو وہاں جانے کی جرأت نہ ہوتی تھی کیمپ کے دُکھی اور مظلوم لوگوں کی طرف سے بار بار چیخ و پکار کی گئی کہ انہیں غنڈوں سے نجات دلائی جائے۔ مگر سرکار غنڈوں کی سرکوبی کے لئے کوئی قدم اُٹھانے کی بجائے اُن کے سرغنہ اور اُن کی حوصلہ افزائی کرتی رہی۔ لیکن کہا جاتا ہے ۔۔۔ کہ بھور کیمپ میں بڑھتی ہوئی لاقانونی کے متعلق اسمبلی میں ممبروں کی تقاریر۔ غنڈوں کے بڑھتے ہوئے حوصلوں اور رائے عامہ کے زیر اثر گورنمنٹ نے بھور کیمپ میں چھاپہ مارنے کا یہ قدم اُٹھایا ہے ۔۔۔ پتہ چلا ہے۔ کہ بھور کیمپ میں گورنمنٹ کو ناجائیز شراب کی کشیدگی کے سلسلہ میں ۱۸۲ بھٹیوں کی سرنگ مہیا کی گئی تھی۔ مگر جو سینکڑوں من شراب برآمد ہوئی بیان کی جاتی ہے۔ یہ صرف دس بارہ مکانوں کی تلاشی لینے کا نتیجہ تھی۔ چھاپہ مارنے والوں میں شامل ایک ملازم نے بتایا ہے۔ کہ کیمپ ہذا میں اس قدر ناجائیز شراب اور اُس کا خمیر موجود ہے۔ کہ اگر ایک ٹرک اُس سارے مادہ کو وہاں سے شہر لانے کے لئے لگایا جائے۔ تو وہ مادہ چار ماہ لگاتار کام کرنے سے بھی شہر میں نہیں لایا جا سکتا۔ اور وہاں شراب نہ صرف بڑے بڑے ڈرموں میں رکھی گئی ہے۔ بلکہ وہاں پر شراب بھرنے کے لئے پانی کی طرح بڑے بڑے پکّے حوض بنے ہوئے ہیں اور کہا جاتا ہے۔ کہ کیمپ کا لیڈر نما ۔۔۔۔ جنگ سنگھ ہر شراب کی بھٹی سے باقاعدہ ماہانہ وصول کرتا ہے۔ اور کیمپ ہذا میں کشید شدہ شراب نہ صرف ساری ریاست میں سپلائی ہوتی ہے۔ بلکہ پاکستان میں بھی سمگل کی جاتی ہے۔

ڈیفنس کمیٹی کا قیام:۔ چھاپہ ہذا کے بعد بدمعاش قسم کے کامریڈ ننگے ہو کر رہ گئے ہیں شراب کی کشیدگی اور دوسری چارسو بیس کر کے سرمایہ اکٹھا کرنے والے کیمپ کے ارد گرد کانفرنسی چوہدریوں میں ایک ہل چل سی پیدا ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے اپنے "کاروبار" کو جاری رکھنے و گناہوں پر پردہ پوشی کرنے کے لئے ایک ڈیفنس کمیٹی کا قیام عمل میں لایا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ۔۔۔۔۔۔ کیس لڑنے اور پراپیگنڈہ وغیرہ کے لئے شراب کی ہر بھٹی والے سے سو سو روپیہ چندہ وصول کیا گیا ہے۔

پریس کانفرنس:۔ سردار جنگ سنگھ اور اُس کے ساتھیوں نے جموں میں اپنے ایک ساتھی کامریڈ کے ہاں پریس کانفرنس بلا کر بتایا کہ وہ بے گناہ ہیں اور اُن پر پولیس و محکمہ ایکسائیز نے پرجا پریشد و دوسری اپوزیشن جماعتوں کی سازش میں آ کر ظلم و ستم کیا ہے۔ سردار جنگ سنگھ نے ایک چالاک کامریڈ کی طرح یہ ظاہر کر کے سکھوں کے جذبات کو اُبھارنے کی کوشش کی کہ پولیس نے بے گناہ سکھوں کے کیسوں کو پاؤں کے ساتھ باندھ کر گھسیٹا۔ انہیں حوالات میں سگریٹوں والا پانی پلایا جا رہا ہے۔ پولیس جوتوں کے سمیت گوردوارہ میں داخل ہو گئی۔ ڈی۔ آئی۔ جی پولیس نے سردار سنت سنگھ تیغ کے ساتھ ساتھ مجھے بھی بدمعاش کا خطاب دیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ سردار جنگ سنگھ نے یہ بھی بتایا کہ بھور کیمپ میں چھاپہ مارنے کے لئے پولیس سی۔ آر۔ پی اور پنجاب کی آٹھ سو نفری آگئی تھی۔ انہوں نے رات کے تین بجے ہی کیمپ کو گھیر لیا۔ اور لوگوں کی تلاشیاں لینی شروع کر دیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دوسرے پولیس والے شراب کے نشہ میں مخمور تھے چنانچہ جب جنگ سنگھ سے سوال کیا گیا۔ کہ آٹھ ٹرکوں میں آٹھ سو پولیس کی نفری سما بھی سکتی ہے۔ تو اُس نے کوئی جواب نہ دیا۔ سردار جنگ سنگھ نے بتایا کہ بخشی حکومت میں یہ پہلا واقع ہے۔ کہ اُن کی ضمانتیں بھی نہیں لی جا رہی ہیں پریس نمائیندگان کے سوالات کے جواب میں آپ نے تسلیم کیا کہ بھور کیمپ میں ناجائیز شراب کشید ہوتی ہے۔ لیکن ناجائیز شراب کی کشیدگی کا سوال اُن لوگوں کی روزی کے ساتھ وابستہ ہو چکا ہے۔ شتہیریوں کی چوری کے متعلق سردار صاحب نے بتایا کہ بھور کیمپ والوں نے کوئی شتہیری چوری نہیں کی ہے۔ اُن کے خلاف مخالف پارٹیوں کی طرف سے یہ پراپیگنڈہ محض اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ نیشنل کانفرنسی ہیں اور نیشنل کانفرنس کے لئے انہوں نے کام کیا ہے۔ سردار جنگ سنگھ نے پریس کانفرنس کے متعلق بتایا کہ یہ پراپیگنڈہ کا یگ ہے۔ اور چونکہ پریس میں اُن کے متعلق ایک ہی قسم کی خبریں نکل رہی ہیں۔ اس لئے انہوں نے "صحیح" حالات دنیا کے سامنے رکھنے کے لئے پریس کانفرنس بلائی ہے۔ کہ اُن پر ظلم ہو رہا ہے۔ سردار جنگ سنگھ نے کہا کہ پرجا پریشد اور دوسری مخالف پارٹیوں کی طرف سے اُن پر پولیس کے ان مظالم اور چھاپہ کی سراہنا کی جا رہی ہے (باقی صفحہ ۶ پر)

ریاستی کمیونسٹوں کے خلاف شدید الزامات
جموں میں نیشنل کانفرنس کا جلسہ

(۔۔۔)

جموں میں نیشنل کانفرنس کا گاندھی جینتی منانے کے سلسلہ میں پرانی منڈی میں پبلک جلسہ ہُوا۔ جلسہ میں حاضری ایک صد اور ساٹھ کے درمیان رہی۔ جلسہ میں مقررین نے کہا کمیونسٹ جو ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کا لبادہ اوڑھ کر آئے ہیں حکومت میں تمام برائیوں کی جڑ وہ یہی لوگ تھے اور اب منسٹریاں ہاتھ سے نکل جانے کے بعد جمہوریت پسندی اور عوام کی ہمدردی کا رونا رو رہے ہیں جلسہ میں کمیونسٹوں سے سوال کیا گیا کہ ۱۰ جولائی تک جب انہوں نے بخشی غلام محمد کو متفقہ رائے سے لیڈر چُنا تھا تو وہ جمہوریت پسند تھا۔ اور ملک کا رہنما تھا۔ مگر ۱۲ جولائی کو جب ان لوگوں کو منسٹری میں سے الگ کیا گیا تو وہ بخشی غلام محمد جمہوریت کا دشمن کیسے بن گیا۔ جلسہ میں بتایا گیا کہ پرجا پریشد کی طرف سے حکومت کی مخالفت ایک نظریہ کو لے کر ہو رہی ہے۔ مگر ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کا ڈھونگ رچانے والے ذاتی اغراض کو لے کر عوام کی ہمدردی میں مگرمچھ کے آنسو بہا رہے ہیں۔ بھور کیمپ میں حالیہ چھاپہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پرانی حکومت شراب کی کشید کو اور لاقانونی کو روکنے میں اس لئے ناکام رہی ہے کہ وہ غنڈوں کی مددگار تھی لیکن نئی حکومت نے غنڈہ گردی اور لاقانونی کو ختم کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ جلسہ کے خاتمہ پر کئی لوگوں کو یہ کہتے سُنا گیا کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے جب پرجا پریشد یہ کہتی تھی کہ حکومت میں کمیونسٹ گھسے ہوئے ہیں تو یہ لوگ صاف صاف انکار کرتے تھے۔ بلکہ انہیں [illegible] کہتے تھے مگر اب جب سر پر پڑنے لگی تب تو کمیونسٹ نظر آنے لگے ہیں۔

دلی میں بیٹھ کر ہندوستان کیخلاف وطن دشمنانہ کاروائیوں میں مشغول عورت اور اُسکے مددگاروں کو گرفتار کر لیا جائیگا

ہفتہ وار جے سودیش جموں (کشمیر)

رجسٹرڈ نمبر ۳۲۷ — ٹیلیفون نمبر ۴۳۲

جلد نمبر ۳ | مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۵۷ء | شمارہ نمبر ۷

جیل سے شیخ عبداللہ کی چٹھیاں ملک کے دشمنوں تک پہنچانے میں کس کا ہاتھ کار فرما ہے؟

جموں - ۳۱ اکتوبر۔ خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کشمیر سرکار عنقریب ہی ایک درجن کے قریب ایسے لوگوں کو گرفتار کر رہی ہے جن کے تعلقات دہلی کی ایک .... عورت کے ساتھ بیان کئے جاتے ہیں اور جس کے متعلق عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بدیشی امداد حاصل کر کے ہندوستان اور خاص طور پر ریاست کے خلاف وطن دشمنانہ کاروائیوں میں مشغول ہے۔ ریاست کے ان لوگوں پر یہ الزام ہے کہ وہ اُس عورت سے روپیہ حاصل کر کے ریاست کے اندرونی حالات، سرکاری دفتروں کی خفیہ اطلاعات اور دوسرے اہم راز ہر جائز و ناجائز طریقے سے حاصل کر کے اُسے پہنچاتے ہیں اور جنہیں وہ وطن دشمنانہ پیرائے میں شائع کر کے ملک کے وسیع مفاد کو زک پہنچا رہی ہے۔ سنا گیا ہے کہ

[باقی صفحہ نمبر ۳ پر]

جب تک ملک سماجی و اخلاقی برائیوں سے نجات حاصل نہیں کرتا سیاسی آزادی بے سود رہیگی!

عوام میں انتشار پھیلانے کیلئے سرکاری پٹھوؤں کیطرف سے زبردست مہم کا آغاز

جموں۔ ۱۰ نومبر۔ آئے دن کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ سرکاری پٹھوؤں نے ایک بار پھر برادری ازم کی آڑ میں صوبہ جموں میں انتشار پھیلانے اور عوامی اتحاد کو درہم برہم کرنے کے لئے ایک زبردست مہم شروع کر دی ہے۔ کچھ برہمن کانفرنسی کامریڈ برہمنوں میں جا کر کہہ رہے ہیں کہ راجپوت اور مہاجن سب کچھ کھا گئے اور برہمن بیچارے لٹ گئے اُن کا کچھ نہیں بنا۔ لہذا اُنہیں متحد ہو کر نیشنل کانفرنس میں شامل ہو کر اپنا کچھ بنا لینا چاہیئے پرجا پریشد تو راجپوتوں اور مہاجنوں کی جماعت ہے کیونکہ اُس نے الیکشن میں اپنی ٹکٹ پر برہمنوں کو نظر انداز کر کے اتنے راجپوت اور اتنے مہاجن کھڑے کئے تھے۔ دوسری طرف کچھ راجپوت نیشنل کانفرنسی راجپوتوں کو جا کر کہہ رہے ہیں کہ برہمن اور مہاجن سب کچھ کھا گئے۔ اُن کا کچھ نہیں بنا اس لئے اب اُنہیں نیشنل کانفرنس میں شامل ہو کر راجپوتوں کا کچھ بنا لینا چاہیئے۔ پرجا پریشد تو برہمنوں کی جماعت ہے کیونکہ اُس کا صدر پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ برہمن ہے اور وہ تو راجپوتوں کی سنتا ہی نہیں۔ اسی طرح کچھ مہاجن کانفرنسی کامریڈ مہاجنوں کو جا کر کہہ رہے ہیں کہ اب تو اُن کا مہاجن منسٹر بن گیا ہے۔ اُنہیں اب نیشنل کانفرنس کے ساتھ شامل ہو کر کچھ بنا لینا چاہیئے پرجا پریشد تو راجپوتوں اور برہمنوں کی جماعت ہے۔ ہریجن کامریڈ ہریجنوں کو جا کر گمراہ کر رہے ہیں کہ پرجا پریشد تو سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کی جماعت ہے اس لئے اُنہیں مزدوروں کی جماعت نیشنل کانفرنس میں شامل ہو کر سرمایہ داری کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اسی طرح کہیں کھتری اور اروڑے اور کہیں بیک ورڈ و فارورڈ کا سوال تیزی سے پیدا کر کے ملک کے اندر انتشار ڈر انتشار پیدا کیا جا رہا ہے اور گدیاں برقرار رکھنے کے لئے "انتشار پیدا کرو اور حکومت کرو"۔ انگریز کے ہتھکنڈوں کو بھی مات کیا جا رہا ہے۔ لیکن لوگ حیران ہیں کہ سیکولرازم کی دعوے دار سرکار پہلے تو پرجا پریشد کو ہندوؤں کی جماعت کہہ کر مسلمانوں کو اس کے خلاف اُکساتی رہی۔ مگر اب جبکہ یہ ہتھیار ناکارہ ہو گیا ہے تو برادری ازم کی آڑ میں انتشار پھیلانے والے حربوں کو استعمال کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔

جھڑی کے مقام پر کارکنوں سے پُرجوش پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کا خطاب

جموں ۔ نومبر۔ کل یہاں سے اٹھارہ میل دور جھڑی کے مقام پر پرجا پریشد کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے کہا کہ ہمیں جھڑی کے مقام پر یہاں آ کر سوچنا چاہیئے کہ ہزاروں سال گذر جانے کے باوجود باوا جیتو کی یاد ہر سال کس مقصد کے لئے اور کیوں منائی جاتی ہے۔ پنڈت جی نے بتایا کہ باوا جیتو بھی آخر ایک انسان تھا۔ لیکن ظلم کے خلاف اُس نے لڑ کر جو قربانی دی ہے اُس کا نتیجہ ہے کہ ہزاروں سال گذر جانے کے باوجود بھاری تعداد میں لوگ اس مہان آتما کی یاد میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں آ کر ہمیں کچھ سبق سیکھنا چاہیئے کہ کمزور اور ناتواں بھی کس طرح قربانی سے ظالم کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ پنڈت جی نے آگے چل کر کہا کہ سیاسی آزادی اُس وقت تک بے سود ثابت ہوگی جب تک ملک کے عوام اخلاقی و سماجی برائیوں سے نجات حاصل نہیں کر لیتے۔ لیکن یہ بڑے دکھ کا مقام ہے کہ بدیشی غلامی سے نجات حاصل کر لینے کے باوجود ملک اخلاقی گراوٹ کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے اور برسر اقتدار لوگ اپنی گدیوں کو برقرار رکھنے کے لئے لوگوں کو سیاسی طور پر بھی کورپٹ بنا رہے ہیں۔ یہ ملک اور جمہوریت کی ترقی کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے۔ آپ نے کہا کہ لوگوں کو چاہیئے کہ جہاں وہ سماجی و اخلاقی برائیوں سے بچیں وہاں سرکار کی طرف سے پھیلائی جا رہی پولیٹیکل کورپشن یعنی سیاسی بددیانتی سے بھی بچیں۔ بدلے ہوئے دور کی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور لوک راج کے صحیح مقصد کو پہچانیں۔ پنڈت جی نے مزید کہا کہ پرجا پریشد جہاں لوگوں کو سیاسی طور پر بیدار کر کے اُنہیں جمہوری تقاضوں کا احساس کرانا چاہتی ہے۔ وہاں ملک کو اخلاقی طور پر بھی اوپر اُٹھانا چاہتی ہے۔ پرجا پریشد کے کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ لوگوں کے سامنے ایک مثال بن کر ملک کو اخلاقی گراوٹ سے بچانے کا جتن کریں یہی ملک کی سب سے بڑی خدمت ہوگی۔ آپ نے ریاست میں بڑھتی ہوئی شراب نوشی اور اس کے خطرناک نتائج پر تشویش کا اظہار کیا۔ اور لوگوں سے اپیل کی کہ وہ شراب نوشی سے بچیں۔ شراب نوشی کی بندش نہ کرنے کے سلسلہ میں پنڈت جی نے حکومت کی پالیسی پر

[باقی صفحہ نمبر ۳ پر]

ریاستی عوام اپنے مستقبل سے متعلق کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرینگے
سیکورٹی کونسل میں روسی ڈیلیگیٹ اور مسٹری مینن کی تقاریر

نیو یارک۔ ۶ نومبر ہندوستان کے وزیر دفاع شری کرشنا مینن نے سلامتی کونسل میں اعلان کیا ہے کہ ہندوستان جنگ بندی کی سرحد کے اُس پار کشمیر کے مقبوضہ علاقے میں اپنی سرداری بحال کرنے اور اس پر اپنا اختیار قائم کرنے کے لئے جو بھی قدم اُٹھائے وہ قانونی۔ اخلاقی اور سیاسی اعتبار سے اور انٹرنیشنل نکتہ نظر سے درست اور بجا ہوگا۔

روسی نمائندہ موسیو سبالوف نے کہا کہ کشمیر میں انٹرنیشنل فوج بھیج دینے یا اس معاملہ کو ثالثی سے نپٹانے کی جو بھی تجاویز پیش کی جا رہی ہیں وہ ہندوستان پر دباؤ ڈالنے کی پالیسی ہے۔ پچھلے دس سالوں میں کشمیر میں [illegible] سیاسی اور فوجی اعتبار سے جو تبدیلیاں ہوئی ہیں سلامتی کونسل کو وہ دھیان میں رکھنی چاہئیں۔ مسٹر جارنگ نے اپنی رپورٹ میں اس طرف اشارہ کیا ہے۔ مسٹر سبلوف نے کہا کہ کشمیر کے عوام نے اپنے مستقبل کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ اپنے معاملوں میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرینگے۔ مغربی طاقتیں جان بوجھ کر اس معاملہ کو طول دے رہی ہیں۔ اور مصنوعی کھنچاؤ پیدا کر رہی ہیں۔

شری مینن نے کہا کہ ہندوستان کی حکومت کشمیر میں پاکستان کی جارحانہ کاروائی کے سوال پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریگی۔ کشمیر کا سوال کسی علاقے کا متنازعہ سوال نہیں ہے۔ کشمیر کی حفاظت کرنا اور اس کی طرف سے بولنے کا حق صرف ہند سرکار کو ہے۔ پہلے ہندوستان حملہ کی شکایت لے کر آیا اور وہ ابھی تک بنی ہوئی ہے۔ ہندوستان مدعی ہے اور پاکستان کو ہندوستان کے برابر کا درجہ نہیں مل سکتا۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ سلامتی کونسل نے جو قرارداد پاس کی ہیں۔ ان میں جو شرائط رکھے گئے تھے۔ ان سب کا اسی شکایت پر انحصار تھا۔ کہ پاکستان نے ہندوستان کے حصہ پر حملہ کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہندوستان کی سلطنت [illegible] برطانوی اقتدار [illegible] کے بعد جو [illegible] سمجھوتہ ہوا اس میں برطانیہ بھی ایک فریق تھا۔ برطانوی سامراج کے انتقال اقتدار سے جانشین ہندوستان بنا ہے۔ اور اسی نے برطانوی سرکار کے اقتصادی لین دین۔ املاک اس کے وعدے سب اپنے ذمہ لئے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ برطانوی حکومت کے ختم ہوتے ہی اس کے رشتے اور وعدے سب آپ سے آپ ختم ہو گئے [illegible] اسی وقت جب برطانیہ نے انتقال اقتدار کیا تو کشمیر اس وقت بھی ہندوستان کا حصہ تھا۔

سیکورٹی کونسل کا اجلاس سوموار کو ملتوی ہو رہا ہے۔

چودھریوں کی آپس میں لڑائی سے مظلوم عوام کو فائدہ پہنچیگا۔ سانبہ میں پبلک جلسہ

گذشتہ ہفتہ سانبہ میں شری کرنیل سنگھ تحصیل صدر پرجاپریشد کی صدارت میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں شری رام ناتھ جنرل سیکرٹری جموں کشمیر پرجاپریشد۔ شری سہدیو سنگھ۔ شری ست دیو ممبران اسمبلی ٹھاکر رگھوناتھ سمیال۔ شری درگاداس سیکرٹری پرجاپریشد سانبہ شری موہن لعل سپولیہ اور شری کستوری لعل نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

جلسہ میں شری رام ناتھ ایڈووکیٹ نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ریاست کی برسراقتدار پارٹی نیشنل کانفرنس کی دو دھڑوں میں تقسیم کسی اصولی اختلاف کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ خودغرضی اور گدیوں کے لئے جنگ ہے اور واقعات اس امر کے شاہد ہیں کہ عوام کی آزادی اور جمہوریت کے دونوں دھڑے ایک جیسے دشمن ہیں جو لوگ آج ڈیموکریٹک بن کر سامنے آرہے ہیں انہوں نے تو اپنے وقت میں سب سے زیادہ "تاناشاہی اور غنڈہ گردی" کا بازار گرم کیا ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں درجنوں مثالیں پیش کیں۔ اور کہا کہ چوروں اور ڈاکوؤں میں اگر آپس میں لڑائی ہوجائے تو لوگوں کا بچاؤ ہوجاتا ہے۔ برسراقتدار پارٹی کے دونوں دھڑوں میں ٹھن جانے سے یقیناً ریاست کے دبائے ہوئے مظلوم عوام کو کچھ نہ کچھ آرام ضرور ملے گا۔

شری سہدیو سنگھ ممبر اسمبلی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کی حکمران پارٹی نے گذشتہ دس سالوں میں لوک راج کو غلط ڈھنگ سے عوام کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور لوگوں کو حکومت کے آگے ہاتھ پھیلانا سکھایا ہے۔ ملک کے آزاد ہونے کے باوجود انہوں نے لوگوں کے اندر غلامانہ ذہنیت پیدا کی ہے۔ لیکن یہ جمہوریت کا صحیح تصور نہیں۔ جمہوریت تو یہ کہتی ہے کہ ملک کے ہر دیش باسی کو یہ احساس ہونا چاہیئے کہ وہ اس ملک کے مالک ہیں۔ اس کی قسمت کے بنانے و بگاڑنے کے ذمہ دار وہ خود ہیں۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ آزادی اور جمہوریت کے مقصد کو سمجھیں اور اپنی تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے تپ، تیاگ اور چرتر کو اپنائیں۔ نیز ہر برائی کے سامنے ڈٹ کر اس کا مقابلہ کریں۔

شری ست دیو ممبر اسمبلی نے بھاشن کرتے ہوئے بتایا کہ ریاست کی برسراقتدار پارٹی کسی پروگرام یا نظریہ کو لے کر عوام میں کام کرکے انہیں اپنے ساتھ لگانے کی بجائے حکومت کے بل بوتے پر لوگوں کو خرید رہی ہے۔ اور اپنی گدیوں کو برقرار رکھنے کے لئے "انتشار پیدا کرو۔ اور حکومت کرو" کے انگریزی فارمولہ سے کام لے رہی ہے۔ نیز جمہوری اصولوں کو بالائے طاق رکھ کر لوگوں کو بدیانت بنا رہی ہے آپ نے ہریجنوں سے اپیل کی کہ وہ خودغرض لوگوں کے گمراہ کن پروپیگنڈہ اور حکومت کے غدروں سے خبردار رہتے ہوئے دوسرے دیش بھگتوں کے شانہ بشانہ چل کر پرجاپریشد کی تنظیم کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں کیونکہ پرجاپریشد کی مضبوطی سے ہی ہریجنوں اور دوسرے دیش باسیوں کا کلیان ہوسکتا ہے۔

ٹھاکر رگھوناتھ سنگھ جی سمیال نے برسراقتدار پارٹی نیشنل کانفرنس کی دھڑے بندی کی وجوہات بیان کیں۔ اور کہا کہ چوروں میں لڑائی ہمیشہ ہوتی آئی ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ لیکن جنتا کا بھلا اسی میں ہے۔ کہ برے آپس میں ٹکرا جائیں۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ پرجاپریشد کے ممبر بن کر اسے مضبوط بنائیں۔

ریاست جموں و کشمیر کے گوجروں کیلئے راہ نجات

از سروری کسانہ ایڈیٹر نوائے قوم جموں

ریاست جموں و کشمیر کے اندر جہاں ڈوگری کشمیری۔ پنجابی۔ پہاڑی اور بودھی زبانیں بولنے والے لوگ آباد ہیں اور جہاں ریاست کے نئے آئین میں ان زبانوں کی ترقی کے ذرائع فراہم کرنے اور اس کے لئے اکادمی قایم کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ وہاں ریاست کی ایک زبان گوجری زبان کا نام تک آئین میں نہیں آیا ہے۔ ریاست کے اندر گوجری زبان بولنے والے لوگ کم و بیش سات لاکھ کے لگ بھگ آباد ہیں۔ جب سے ریاست کی شخصی حکومت بدلی ہے۔ تب سے ریاست کا گوجری زبان بولنے والا طبقہ نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کے مظالم کا تختہ مشق بنا ہوا ہے۔

ریاست کے اندر بہت سارے ایسے لوگ بسے تھے۔ جن کی اپنی زمینیں نہ تھیں۔ اور وہ زمینداروں کی زمینیں کاشت کرکے گذراوقات کرتے تھے۔ اسی طرح گوجروں کے اندر ایک طبقہ ہے جو خانہ بدوشی کی ذلت آمیز زندگی بسر کرتا ہے۔ اور سرکاری رکھوں کے ٹھیکے حاصل کرکے اپنے مال مویشی کے لئے چارہ حاصل کرنا۔ اور اس طرح اپنے بال بچوں کی گذر کرتا ہے۔

ریاست کی حکومت نے قانون خاتمہ جگیرداری بنا کر زمینداروں کی زمینیں چھین کر بے زمین کسانوں کو زمینوں کا مالک بنایا۔ ضرورت تھی کہ اس طرح حکومت خانہ بدوش گوجروں کو سرکاری زمینوں پر ملکیت کے حقوق دیکر آباد کرتی۔ مگر حکومت نے جہاں بے زمین کسانوں کو ایک حد تک زمینوں کا مالک بنایا وہاں خانہ بدوش گوجروں کو سابقہ حالت پر بھی نہ رہنے دیا۔ اور ان کے مال مویشی چرانے کی اکثر چراگاہیں بھی ان سے خالی کرالی گئیں۔ اور ان غریبوں کے زندہ رکھنے کا کوئی بندوبست نہ کیا۔

شیخ عبداللہ کے وقت سات لاکھ گوجر آبادی کے ساتھ جو سلوک ہوا۔ اس کی مثال کسی بھی جمہوری ملک کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ سنہ ۱۹۵۱ء میں اسمبلی بنی۔ تو نیشنل کانفرنسی حکمرانوں نے گوجروں کو گنجان آبادی کے علاقوں سے بلا کسی مقابلہ کے دوسرے طبقوں کے لوگوں کو ممبر اسمبلی کامیاب کردیا۔ اس سات لاکھ آبادی کا کوئی نمائیندہ منسٹر یا ڈپٹی منسٹر بھی نہ لیا گیا۔ اور پارلیمنٹ میں بھی اس آبادی سے کوئی نہیں بھیجا۔ اور اب بخشی غلام محمد نے بھی یقیناً شیخ صاحب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گوجروں کی مرضی کے خلاف ان کی آبادی کے حلقوں سے اپنے منظور نظر دوسری قوموں کے لوگوں کو ممبر اسمبلی بنادیا۔ اور اس طرح نیشنل کانفرنسی حکمرانوں نے گوجروں کو جمہوریت کے بنیادی حقوق سے بھی محروم کردیا۔

حکومت نے اپنے میٹھے کہی اور لوگوں کے نمائیندہ نہ کہی۔ مگر پھر بھی دنیا کو دکھانے کے لئے بودھوں سکھوں اور ہریجنوں سے ایک ایک سٹیٹ منسٹر لئے۔ جبکہ اس سے قبل ان طبقوں سے ممبر اسمبلی بھی لئے گئے ہیں اور گوجروں کو اسمبلی اور وزارت کی نمائیندگی سے بخشی صاحب نے پورے طور محروم کرنے کے بعد اب پارلیمنٹ کی نمائیندگی کے ممبر سے بھی انہیں محروم کردیا ہے۔ چنانچہ آج حسب سابق اسمبلی وزارت اور پارلیمنٹ میں گوجری زبان بولنے والے سات لاکھ ریاستی باشندوں کا کوئی نمائیندہ نہیں ہے۔ بخشی حکومت گوجروں کے ساتھ اس قدر مظالم روا رکھنے کے بعد بھی اپنے عوامی ہونے کا دعوے رکھتی ہے۔

اوپر بیان کی گئی بے انصافیوں اور نظر اندازیوں کی وجہ سے گوجر قوم کے بیدار نوجوانوں نے اب اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔ کہ جب تک وہ نیشنل کانفرنس کے طوق غلامی کو گلے سے اتار پھینکنے کے لئے تیار نہ ہوں گے اور صحیح معنوں میں ملک کے ہر طبقہ کی بھلائی چاہنے والی سیاسی پارٹیوں کے دامن میں پناہ نہ لیں گے۔ تب تک وہ ملک کے اندر زندہ رہنے کے حقوق نہیں پاسکتے۔ اس سلسلہ میں گوجروں کی اپنی جماعت گوجر کانفرنس قوم کی راہنمائی نہایت اچھے ڈھنگ سے کررہی ہے۔

اس سلسلہ میں جموں کے کئی گوجر نوجوان پرجاپریشد کی تحریک سے کافی متاثر ہیں۔ قوم کی بھلائی کے لئے یہ ضروری تصور کرتے ہیں کہ اس مضبوط اپوزیشن کے ساتھ چل کر نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی بے انصافیوں اور نظر اندازیوں سے قوم کو نجات دلائی جائے۔ ہمارا اپنا یہ خیال ہے۔ کہ گوجر قوم اس وقت تک ملک کے اندر پورے طور باعزت زندہ رہنے کا حق نہیں پاسکتی۔ جب تک وہ نیشنل کانفرنسی طوق کو گلے سے اتار کر ملک کی وطن پرست اپوزیشنوں کے دامن میں پناہ نہ لے گی۔ گوجروں کے لئے نجات کی راہ یہی ہے۔

رنبیر نہر کی مرمت کیلئے پرجاپریشد کی رضاکارانہ پیشکش!

جموں ۹ نومبر۔ کل جھڑی کے مقام پر پرجاپریشد کے کارکنوں کا ایک بھاری سمیلن ہوا۔ جس میں تحصیل جموں کے عوام کے مسائل پر وچار کیا گیا۔ اور محکمہ انہار کی طرف سے ڈھائی ماہ کے لئے رنبیر نہر بند کئے جانے کا اچانک اعلان کرنے کے متعلق گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

رنبیر نہر کو گذشتہ ایک سال میں تین بار بند کیا جاچکا ہے۔ اور اب پانی پچھلے دنوں سے بہت کم ہونے کی وجہ سے فصلوں کو شدید نقصان پہونچا ہے مگر اب محکمہ انہار کی طرف سے مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۵۷ء سے ۲½ ماہ کے لئے نہر بند کئے جانے کا اچانک اعلان کیا گیا ہے۔ جس سے علاقہ جھڑی کے عوام اور کسانوں میں زبردست ہیجان پیدا ہوگیا ہے۔ کیونکہ جہاں پچھلی فصلیں تباہ ہوگئی ہیں اس طریقہ سے آئیندہ فصلوں کی تباہی بھی یقینی ہے۔ اور لوگوں نے آلوؤں وغیرہ کی جو فصل لگائی ہے نہر کے بند کئے جانے سے لاکھوں روپیہ کا نقصان ہوگا۔

لہٰذا پرجاپریشد کے کارکنوں کا یہ اجلاس وزیراعظم و حکومت کے دوسرے ذمہ وار لوگوں سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ نہر کو اس طریقہ سے بند نہ کیا جائے۔ گوڑہ پتن سے عارضی کوہل نکال کر نہر میں پانی ڈال دیا جائے۔ اور پچھلا حصہ صاف کرنے کے بعد آگے کا حصہ صاف کیا جائے۔ دوسرے صفائی کا کام جلدی سے ختم کرنے کے لئے بل ڈوزر لگائے جائیں۔ اور عوام کی اس کام کو کرنے کے لئے رضاکارانہ طور پر مدد لی جائے۔ پرجاپریشد نہر کی مرمت کے سلسلہ میں اپنی رضاکارانہ خدمات پیش کرتی ہے۔

بقیہ تقریر پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ

صفحہ اول سے آگے

شدید نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ برسر اقتدار لوگوں کے اخلاق اور چلن کا اثر ملک کے عوام کے اخلاق اور چلن پر پڑتا ہے۔

پنڈت جی نے آگے چل کر کہا۔ کہ تمام لوگ اپنے اپنے مذاہب پر کاربند رہیں۔ اور ملک کو اخلاقی بربادی سے بچانے کے لئے مذہبی عقائد انتہائی مفید ثابت ہوسکتے ہیں۔ سیکولرزم کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنے مذہبی عقیدوں کو بھلا کر شراب نوشی یا چلن اور دوسری برائیوں کا شکار ہوجائیں۔

پنڈت جی کے علاوہ جلسہ میں شری سہدیو سنگھ جی ممبر اسمبلی۔ شری راجندر سنگھ ممبر اسمبلی۔ شری بسنت سنگھ تحصیل پردھان اور شری شمبھو سنگھ جی تحصیل سیکرٹری پرجاپریشد نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

شری راجندر سنگھ نے بتایا کہ یہ فخر کی بات ہے کہ جھڑی کے میلہ کے موقع پر اخلاقی برائیوں اور غنڈہ گردی کو ختم کرنے کے سلسلہ میں پرجاپریشد نے بھاری کامیابی حاصل کی ہے ؏

جموں سٹی پرجا پریشد کے
کارکنوں کا سمیلن

جموں ۲ نومبر۔ برہمن سبھا میں جموں سٹی پرجا پریشد کے کارکنوں کا ایک بھاری سمیلن ... شرما ... پرجا پریشد کی صدارت میں ... جس میں تنظیمی امور۔ موجودہ سیاسی ... اور جموں شہر کے عوام کے مسایل پر غور و خوض کیا گیا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

پرجا پریشد کے کارکنوں کا یہ اجلاس سامراجی ... کی طرف سے دُنیا بھر کے ممالک کو پاور ... میں تقسیم کرنے اور دوسرے ممالک میں ... اقتدار کے لئے اُن کی رلیشہ دوانیوں ... شدید مذمت کرتا ہے۔ کیونکہ اس طریقہ ... جہاں دُنیا کے امن کو شدید خطرہ لاحق ... ہے۔ وہاں دُنیا کی سب سے بڑی عدالت ... سلامتی کونسل بدترین قسم کی دھڑے ... بندیوں کا ایک شرمناک اکھاڑہ بن کر رہ گئی ہے۔ اور سیکورٹی کونسل کو سامراجی طاقتیں ... خصوصی کو پیش پیش رکھ کر استعمال کر رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں ریاست جموں وکشمیر کا ... اہم مثال ہے۔

برطانیہ و دوسرے ممالک کی طرف سے اب ... سیکورٹی کونسل میں اصل مسئلہ کو پس پشت ... ڈال کر رائے شماری کرانے کی آڑ میں ہند ... کے خلاف ریاست جموں وکشمیر کو اپنی ریشہ ... دوانیوں کا اڈہ بنانے کی جو خطرناک سازشیں کی جا رہی ہیں۔ پرجا پریشد کے کارکنوں کا یہ اجلاس اُن کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اور اعلان کرتا ہے کہ ریاست جموں وکشمیر آئینی و قانونی طور پر بھارت کا ایک انگ ہے یہاں پر رائے شماری کرانے کا سوال پیدا کرنا بے معنی اور گھڑی کی سوئیوں کو اُلٹا گھمانے والی بات ہے۔ پرجا پریشد سامراجی ممالک کی ریاستی عوام کی آزادی کو سلب کرنے اور ہند کی پیٹھ میں چھُرا گھونپنے والی سازشوں کو جلی پرکار سمجھتی ہے۔ اس نے اپنے پیارے دیش کی رکھشا کے لئے وطن دشمن طاقتوں کے منصوبوں کو ناکارہ بنانے کے لئے بھاری بلیدان دیئے ہیں۔ اور آج ہم پھر اس بات کا حلف لیتے ہیں کہ ہم کسی بھی بیرونی طاقت کو رائے شماری کرانے یا کوئی اور بہانہ کر اپنے وطن میں مداخلت کی اجازت نہیں دینگے۔ اور اپنے دیش کی آزادی کی رکھشا کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینگے۔

دوسرے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ ریاست بھر میں اور خاص طور پر جموں شہر میں اشیاء خوردنی میں ملاوٹ اس حد تک تجاوز کر گئی ہے کہ ان چیزوں کی غذائی اہمیت ختم ہونے کے علاوہ بعض حالتوں میں یہ مضر صحت بھی بن رہی ہیں۔ چنانچہ سرکار گھی اور دوسری اشیاء خوردنی میں ملاوٹ کو روکنے کے لئے فوری اقدامات کرے۔

ایک اور ریزولیوشن کے ذریعہ بڑھتی ہوئی شراب اور اس کے خطرناک نتائج کا وضاحت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور سرکار سے نشہ بندی کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

ریاست میں بڑھتی ہوئی رشوت ستانی کی شدید مذمت کرتے ہوئے ایک ریزولیوشن پاس کرکے یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ رشوت ستانی کو روکنے کے لئے سخت اقدامات کئے جائیں اور رشوت خور حاکموں جائیدادوں کی پڑتال کروائی جائے۔

ایک اور ریزولیوشن کے ذریعہ شہر میں صفائی کے ناقص انتظامات کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ مکانوں کی قلت کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے روپنگر کالونی میں شرنارتھیوں کو فوری طور پر مکان الاٹ کرنے اور بے گھر لوگوں کو مکان تعمیر کرنے کے لئے سرکار سے قرضہ دینے کی مانگ کی گئی ہے

ایک ریزولیوشن کے ذریعہ جموں شہر میں ویشنو دیوی کے یاتریوں کے ٹھہرنے کے لئے ایک سرائے بنانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ یاتریوں کے ٹھہرنے کے لئے جموں میں کوئی انتظام نہیں ہے۔ جموں شہر کی حالت سنوارنے کے لئے اور اسے ایک بہترین شہر میں تبدیل کرنے کے لئے ایک ماسٹر پلان بنانے کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے۔

پونچھ کے دُکھی عوام کی آواز کو سنا جائے

ریاست میں شخصی حکومت کے وقت اگر لوگ کسی افسر کے خلاف حکومت سے شکایت کرتے تھے۔ یا اُن کی برائیوں کو منظر عام پر لاتے تھے۔ تو اُن کی باز پرسی ہوتی تھی۔ عوام کی مشکلات اور آواز کی طرف دھیان دیا جاتا تھا۔ مگر آج عوامی راج کے دعوے داروں کی عجیب حالت ہے جس افسر کے خلاف لوگ آواز پیدا کرتے ہیں یا اُس کی من مانیوں کو منظر عام پر لاتے ہیں تو اُس کے خلاف ایکشن لینے کی بجائے اُسے ترقیاں دی جاتی ہیں۔ اور اُسے حکومت کا خیر خواہ سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے ضلع پونچھ میں بڑے بڑے سرکاری افسروں اور نیشنل کانفرنسی کارکنوں نے تانا شاہی کا جو بازار گرم کر رکھا ہے اس کے متعلق بارہا اخبارات اور پلیٹ فارم سے آواز بلند ہو چکی ہے لیکن کسی نے اس بدنصیب ضلع پونچھ کی حالت کے سدھار کی طرف دھیان نہیں دیا ہے۔ جس سے ضلع بھر کے عوام دن بدن دُکھی ہوتے جا رہے ہیں۔ ہماری بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر سے ایک بار پھر درخواست ہے کہ وہ جمہوری تقاضوں کو سمجھیں اور ضلع پونچھ کے دُکھی عوام کی آواز کی طرف دھیان دیں۔ اُنہیں ظالم اور بے ایمان سرکاری کارندوں سے نجات دلائیں اور ضلع پونچھ کی گرتی ہوئی حالت کو سنوارنے کی طرف خاص توجہ دیں۔

[امرت لعل گپتا]
پونچھ

نوٹس!

حالیہ سیلاب سے رنبیر نہر ہیڈ پر اور دریائے توی کے پار رنبیر نہر میں بہت نقصان ہوا ہے۔ محکمہ ہذا نے اُگے ہوئے فصلات کو تباہی سے بچانے کے لئے ہیڈ رنبیر نہر سے تھوڑا سا ملبہ اُٹھا کر اور دریائے توی پر بندھ باندھ کر جملہ اراضیات کو پانی بہم کرنے کی کوشش کی جس سے عمومی طور تمام فصلات تباہ ہونے سے بچ گئے ہیں ہیڈ رنبیر نہر اور دریائے توی سے ستواری تک چونکہ نہر ملبہ سے کئی لاکھ مکعب فٹ سے بھری پڑی ہے۔ اور جب تک کہ وہ تمام ملبہ اُٹھا کر نہر مذکور کو اپنی اصلی حالت میں لایا جائے تب تک آئیندہ خریف کی فصل کے لئے پانی چلانا ناممکن ہے۔ لہٰذا نہر مذکور کی صفائی ضروری ہے۔ اس لئے ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ نہر مذکور ہیڈ اکھنور سے اور پانی کی بہم رسانی دریائے توی سے بابت اراضیات نر سنگھ پورہ۔ ارنیہ لبتناہ وغیرہ

۱۵ نومبر ۱۹۵۷ء بروز سکروار مطابق ۳۰ کاتک ۲۰۱۴ء

بند کر دی جائے گی۔ اور جملہ راجباہ ہائے از ۔۔ تا ۔۔ خشک رہینگے۔ تمام اصحاب سے استدعا ہے کہ ضرورت کے مطابق اپنے لئے وہ پانی کا خود انتظام کریں۔ محکمہ پانی کی بہم رسانی کے لئے ۱۵ نومبر ۱۹۵۷ء سے تقریباً اڑھائی مہینے تک ذمہ وار نہ ہوگا

تحریر ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۷ء

دستخط ڈویژنل انجینئر انہار جموں

NOTICE

Applications are invited for the following temp... post by the Director, Geological Survey of India the Jammu and Kashmir Circle office at Srinagar.

Lab. Asstt:- Scale Rs. 80-5-120-EB-8-10/2-220 plus allowance (Rs 75/-). Higher start may given to deserving candidate.

Qualifications:- M. Sc. with Chemistry or Geol... Women eligible.

A... Below 31 years for Sch. Caste/Tribes and 25... others relaxable upto 28 years and in ... case of refugee, it may be extended ... 40 years.

Application should reach the undersigned on before 13th November, 1957.

Office-in-Charge
Geological Su...
J. & K. Circle

پھٹی ہوئی پینٹ بوڑھی بیوہ کو

ریلیف میں دی گئی ؟

ضلع ڈوڈہ میں فلڈ ریلیف کی تقسیم کے سلسلہ میں سرکاری افسروں نے جو لوٹ مچا رکھی ہے اس سلسلہ میں بے شمار شکایتیں موصول ہو رہی ہیں۔ ریلیف کی تقسیم کے متعلق بھدرواہ سے ایک دل چسپ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ موضع اٹھکار کی ایک بیوہ جس کا مکان وغیرہ بارشوں سے گر گیا تھا اور اُس سارا سامان وغیرہ نیچے آکر دب گیا تھا پچھلے دنوں سرکاری ریلیف لینے کے لئے بھدرواہ تشریف لائی تو ریلیف تقسیم کرنے والوں نے اُس بیچاری بوڑھی بیوہ کو ایک پھٹی ہوئی پینٹ اُسے بطور امداد دی ہے۔ اسی طرح دوسرے مصیبت زدگان کو ریلیف میں سڑے ہوئے کمبل دیئے گئے ہیں۔ اور اچھی اچھی چیزیں ریلیف تقسیم کرنے والوں نے اپنے قریبی غیر مستحق لوگوں میں تقسیم کر دی ہیں۔

اُودہم پور میں پرجا پریشد کا جلسہ

اُودہم پور۔ ۲۹ راکتوبر۔ گذشتہ رات کو اودہم پور میں پرجا پریشد کے زیر اہتمام میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا۔ سردی کے باوجود جلسہ کی کاروائی رات کے ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہی اور حاضرین نے بڑے اشتیاق کے ساتھ پرجا پریشد کے رہناؤں کے بھاشن سُنے۔ جلسہ میں پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کے علاوہ شیخ عبدالرحمان۔ سردار بچن سنگھ بچھنی ممبران ایگزیکٹو کمیٹی جموں و کشمیر پرجا پریشد۔ شری ساستری۔ شری ہری رام وید اور شو چرن جی نے تقاریر کیں۔ شری شو چرن نے ڈپٹی کمشنر اودہم پور اور دوسرے سرکاری افسروں کی من مانیوں کی شدید مذمت کی۔

تحصیل ریاسی کے

کامریڈوں کی غنڈہ گردی

ساری تحصیل ریاسی اور خصوصاً کٹڑہ کے کانفرنسی کارکنوں اور بدمعاش قسم کے سرکاری افسروں نے من مانیوں اور تانا شاہی کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ لوگوں کو ہراساں کرنے کے لئے طرح طرح کے کمینے حربے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اور نیشنل کانفرنس کا ساتھ دینے کے لئے لوگوں کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ کسی کو کہا جا رہا ہے کہ آپ کو جیل بھجوا دینگے اور کسی کو کہا جا رہا ہے کہ اگر آپ نے نیشنل کانفرنس کا ساتھ نہ دیا تو آپ کو تحصیل سے ہی نکلوا دینگے۔

تحصیل کٹھوعہ کے کارکنوں کی میٹنگ

کٹھوعہ۔ ۶ رنومبر پرجا پریشد تحصیل کٹھوعہ کے کارکنوں کی ایک خاص میٹنگ شری رام ناتھ ایڈوکیٹ جنرل سیکرٹری پرجا پریشد کی صدارت میں ہوئی جس میں تنظیمی امور پر وچار کیا گیا اور شری جگر سنگھ جی کو باتفاق رائے تحصیل کا سیکرٹری منتخب کیا گیا۔

ریاست جموں وکشمیر کے کمیونسٹ رُوسی چاند کی زمین پر باغ لگائینگے؟

ریاستی اسمبلی میں پھلدار درختوں کے لگانے کے متعلق بل اور "ڈیموکریٹوں" کی عجیب منطق!

ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے پچھلے اجلاس میں پھلدار درختوں کے لگانے کی ممانعت کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے ایک بل پیش ہوا۔ اس بل کی مخالفت کرتے ہوئے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے ایک ہنگامہ خیز تقریر کی۔ اور ریاست میں حکومت کی نام نہاد زرعی اصلاحات کا پردہ چاک کرتے ہوئے اس بل کے نقائص بیان کئے۔ نتیجہ کے طور پر پرائم منسٹر نے یہ بل غور وخوض کے لئے ایک سلکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا۔ اور اُس سلکٹ کمیٹی میں سرکاری ممبران کے علاوہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ اور شری گردھاری لعل ڈوگرہ کو بھی ممبر لیا گیا ——— چنانچہ ۳۱ راکتوبر کو اس سلکٹ کمیٹی کی میٹنگ سرینگر میں ہوئی جس میں سرکاری ممبران نے بتایا کہ وادی کشمیر میں لوگ دھڑا دھڑ دھان والی زمین پر باغ لگا رہے ہیں۔ اور ہزاروں کنال اراضی پر باغ لگائے جا چکے ہیں اور پھر اگر یہ رفتار جاری رہی تو کشمیر میں شالی کی پیداوار کو سخت دھکا لگے گا۔ اس پر پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے سوجھاؤ پیش کیا کہ صرف دھان پیدا کرنے والی زمین پر پھلدار درخت اُگانے کی پابندی لگانے کا قانون پاس کر دینا چاہیئے۔ باقی جہاں تک دوسری زمینوں پر درخت لگانے کا تعلق ہے۔ آج ہر جگہ درختوں کی کمی سے پیدا ہونے والے نتائج کو محسوس کیا جا رہا ہے اور ہمارے ہاں جموں میں کنڈی کے علاقوں میں لوگ کہیں کہیں آم اور سنگترے کے درخت لگاتے ہیں۔ اس لئے ہر جگہ پھلدار درخت لگانے کی پابندی لگا دی گئی تو لوگوں کو بڑی مشکل پیدا ہو گی۔ چنانچہ سلکٹ کمیٹی نے ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کے لیڈر شری گردھاری لعل ڈوگرہ کے متفقہ طور پر اس تجویز کو منظور کر لیا کہ صرف دھان پیدا کرنے والی زمین پر درخت لگانے کی پابندی لگائی جائے۔

اس کے بعد اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں جب یہ بل منظوری کے لئے پیش ہوا تو ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کے ممبران نے اس کی مخالفت شروع کر دی اور یہ کہا جانے لگا کہ کسی بھی پیداوار والی زمین پر کوئی درخت یا باغ نہیں لگنا چاہیئے۔ جو یہ چاہتے ہیں وہ زمینداروں کے ایجنٹ ہیں اور زمیندار ہیں۔ گویا اپنے اصول کے مطابق اُنہوں نے غریب کسانوں کی ہمدردی کے نام پر کئی قسم کے الزام لگا دیئے اور سلکٹ کمیٹی میں اپنے لیڈر شری گردھاری لعل ڈوگرہ کا بھی خیال نہ کیا

——— اس پر پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج ہندوستان بھر میں پھلدار اور دوسرے درخت لگانے پر زور دیا جا رہا ہے۔ اور وہاں پہ باغ لگانے کے لئے لوگوں کو سرکار کی طرف سے قرضے دیئے جا رہے ہیں۔ لیکن اگر ہم یہاں پر پھلدار درخت لگانے کی پابندی لگا دیں تو بڑا ہی غلط ہو گا۔

اس پر "ڈیموکریٹوں" نے پھر یہ کہنا شروع کر دیا کہ باغ اور پھلدار درخت تو لگنے چاہئیں ...

... ... لیکن کسی بھی قسم کی پیداوار والی زمین پر پھلدار یا کسی بھی قسم کا درخت لگانے کی پابندی ہونی چاہیئے ——— کمیونسٹ کامریڈوں کی اس منطق کو دیکھ کر سننے والے حیران رہ گئے کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ کہ باغ اور پھلدار درخت لگائے جانے چاہئیں۔ مگر زمین پر نہیں۔ کیا پھر یہ باغ دریاؤں اور نالوں میں لگیں گے۔

اس پر پھر پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے کہا کہ پھلدار درخت اور باغ پیداوار والی زمین پر نہیں لگائے جائیں گے تو پھر کہاں لگیں گے۔ کیا آپ پھر چاند والی زمین پر باغ لگائیں گے جہاں پر روس پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ سُن کر سبھی ہنس پڑے اور اسمبلی نے دھان پیدا کرنے والی زمین پر باغ یا پھلدار درخت لگانے کی پابندی کا بل پاس کر دیا۔

آزادئ تحریر و تقریر ہمارا پیدائشی حق ہے

وطن دشمنانہ کاروائیوں کے لئے گرفتاریاں صفحہ اول سے آگے

کہ ریاست کے ان اشخاص کی طرف سے عورت مذکورہ کو بھیجی گئی کچھ اہم چٹھیاں۔ سرکاری دستاویز حکومت کے ہاتھ آئی ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ چٹھیاں بھی گورنمنٹ نے پکڑی ہیں جن سے اس عورت کے بدلیشی لوگوں کے ساتھ خطرناک تعلقات کا بھی پتہ چلتا ہے۔

پتہ چلا ہے کہ ان چٹھیوں کے متعلق سرکار قانونی مشیروں سے صلاح مشورہ وغیرہ کر رہی ہے گرفتاری کے بعد ان لوگوں پر وطن دشمنانہ ... کے لئے عدالت میں مقدمہ چلایا جا سکے۔ لیکن اگر مقدمہ چلانے کی کوئی خاص صورت نہ بن ... تو ان لوگوں کو سیکورٹی آف سٹیٹ کے ... نظر بند کر دیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ عورت مذکورہ سے روپیہ حاصل کر کے ریاست کے ... صیغۂ راز کی باتیں پہنچانے والوں میں ... اصحاب کے علاوہ کشمیر کے دو بڑے سرکاری ... اور جموں کے ایک دو اخبار نویسوں کو بھی اس الزام میں دھرا جا رہا ہے۔

بتایا گیا ہے کہ دھلی میں ... کر جیل میں ... عبداللہ کے ساتھ نامہ وپیام کرنے کے ... عورت مذکورہ نے ریاست کے کچھ سرکاری ... کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ شیخ عبداللہ کی چٹھیاں اور دوسرے خطوط جیل سے باہر پہنچ رہے ہیں۔

پتہ چلا ہے کہ ہند سرکار بھی عورت مذکورہ کو گرفتار کر کے نظر بند کرنے ... غور کر رہی ہے۔

تحصیل کشتواڑ میں غلہ کا قحط۔ گھاس اور پتے کھا کر لوگ زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں!

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۳۲۷

جے سودیش جموں

جلد ۳ | مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۸

ایک من چاولوں کے بدلے نوجوان لڑکی کو فروخت کر دیا؟

جموں ۲۳ نومبر۔ ریاست کے ہر حصے سے غلہ کی قلت کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ لیکن کشتواڑ سے آمدہ اطلاعات کے مطابق باگی پاڈر۔ مڑوا۔ گلہار اور تحصیل کے دیگر حصوں میں غلہ کی قلت خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ باگی پاڈر میں لوگ گذشتہ دو ماہ سے گھاس۔ درختوں کے پتے اور کودرا وغیرہ کھا کر دن گذار رہے ہیں۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ کشتواڑ کے علاقہ گلہار میں غلہ کی قلت یہ صورت اختیار کر گئی ہے کہ لوگ فاقہ کشی کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور ایک دیہاتی نے ایک من چالوں کے بدلے اپنی نوجوان لڑکی فروخت کر دی ہے۔

[باقی صفحہ نمبر ۸ پر]

ضلع ڈوڈہ میں سرکاری افسروں اور کانفرنسی چوہدریوں کی اندھیر گردی و لوٹ کھسوٹ کے خلاف صدائے احتجاج

پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کیطرف سے کانفرنسی کارکنوں کی متشددانہ کاروائیوں کی مذمت

جموں ۳۰ نومبر۔ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر پرجا پریشد نے نیشنل کانفرنس اور ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کے کارکنوں کی آپس میں متشددانہ کاروائیوں کی مذمت کی ہے اور ایک بیان میں کہا ہے کہ "گذشتہ کچھ دنوں سے وادی کشمیر سے برسر اقتدار پارٹی کے دونوں دھڑوں [نیشنل کانفرنس اور ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس] میں آپسی ٹکراؤ اور اس ٹکراؤ میں کچھ ذمہ دار لوگوں کے گھایل ہونے کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ملک کی رہنمائی کا دعوے کرنے والے لوگوں کی آپس میں اس قسم کی لڑائیاں جہاں تک کہ ایک دوسرے پر قاتلانہ حملے کئے جایں۔ یہ نہ صرف جمہوریت کے لئے ایک خطرہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ بلکہ آج کے بیداری کے دور میں باعث شرم بھی ہیں۔

پرجا پریشد جمہوری اصولوں میں اعتقاد رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پرجا پریشد نے گذشتہ دس سالوں میں ریاست کے حکمران لوگوں کی غنڈہ گردی اور جمہوریت کش کاروائیوں کا جواب بے پناہ مصائب جھیل کر بھی نہایت جمہوری طریق سے دیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ملک کی بہتری کا راز جمہوریت کی نشوونما میں ہی پنہاں ہے۔ لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ دیش بھگت اور وطن پرست عوام کی بے مثال قربانیوں اور حکمرانوں کے عبرتناک تغیر و تبدل کے باوجود حکومت ابھی تک جمہوری اصولوں سے پرے ہے۔

ریاست کے موجودہ حالات میں جب پاکستان اور دیگر وطن دشمن طاقتیں ہمارے خلاف توڑ پھوڑ اور طرح طرح کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ غیر جمہوری طریقہ کار اور سیاسی کارکنوں کا آپس میں اس قسم کے جھگڑے ملک کے مفاد کے منافی اور انتہائی افسوسناک ہیں۔ میں ان حالات میں بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر اور ریاست کے دوسرے ذمہ وار لوگوں سے درخواست کروں گا کہ وہ ملکی مفاد کو ذاتی اغراض پر قربان نہ ہونے دیں۔ سرکاری ملازموں کو پارٹی پالیٹکس سے دور رکھیں اور جمہوری اصولوں پر چل کر ملک اور عوام کے بھلے کے لئے سوچیں۔"

بھدرواہ میں زبردست مظاہرہ اور مشعلوں کیساتھ جلوس

بھدرواہ ۲۲ نومبر۔ ضلع ڈوڈہ میں سرکاری افسروں کی لوٹ کھسوٹ اور فرقہ پرست ذہنیت رکھنے والے ابن الوقت کانفرنسی لیڈروں کی اندھیر گردی و دھاندلی کے خلاف یہاں پرجا پریشد کی طرف سے شری کرپا رام کوتوال تحصیل صدر پرجا پریشد کی رہنمائی میں ایک بھاری جلوس نکالا گیا۔ جلوس مختلف بازاروں سے گذرا اور تحصیل ہیڈ کوارٹر کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین اپنے ہاتھوں میں مشعلیں و ماٹو اٹھائے ہوئے تھے۔ جلوس کے خاتمہ پر سیری بازار میں ٹھاکر روپ سنگھ سیکریٹری پرجا پریشد حلقہ بھلیس کی صدارت میں ایک شاندار پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں شیخ عبدالغنی۔ ٹھاکر نتھا سنگھ۔ شری دیا کرشن۔ شری گوری نند آف بھلیس۔ شیخ عبدالرحمان اور شری راجندر سنگھ جی ممبر اسمبلی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جلسہ میں فلڈ ریلیف کی غیر مستحق لوگوں میں تقسیم اور اس کا ناجائز استعمال علاقہ بھلیس میں چراگاہوں کے توڑ و غلہ کی سپلائی کا نامعقول انتظام اور سرکاری افسروں و کانفرنسی لیڈروں کی من مانیوں کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا گیا۔ اور ریلیف کی غلط تقسیم کی تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔

جلسہ میں شری گوری نند جی نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح عبدالغنی گونی اور دیگر خود غرض لوگ علاقہ کے امن کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ایک دوسرے کے خلاف لوگوں کو لڑائی کے لئے اُبھار رہے ہیں۔ اور چراگاہوں کے توتوڑ کروا رہے ہیں۔ آپ نے علاقہ کے بگڑتے ہوئے حالات پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ اگر سرکار نے حالات کے سدھارنے کی طرف کوئی دھیان نہ دیا۔ تو لوگ علاقہ بھلیس سے ہجرت کرنے پر مجبور ہو جائینگے۔

شری دیا کرشن جی نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آج ہم مظاہرہ کر کے ضلع ڈوڈہ میں مچی ہوئی اندھیر گردی کے متعلق حکومت کو ایک چیتاونی دے رہے ہیں۔ لیکن اگر برائیوں کے انسداد کے لئے سرکار نے کوئی قدم نہ اُٹھایا تو مظلوم و دکھی عوام دکھوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے کوئی دوسرا

[باقی صفحہ نمبر ۵ پر]

پاکستانی جاسوسوں نے گلاب گڑھ میں اڈہ بنا لیا۔ پاکستان کے حق میں کھلا پراپیگنڈہ

تحصیل ریاسی میں گڑبڑ کرنے کی سازشیں۔ شری رشی کمار کوشل کا بیان!

ریاسی ۳۰ نومبر۔ شری رشی کمار کوشل پرجا پریشد تحصیل ریاسی کے رہنما نے یہ انکشاف کیا ہے کہ تحصیل ریاسی کے مسلم اکثریتی علاقہ گلاب گڑھ میں پاکستان سے بھاری تعداد میں پاکستانی جاسوس اور فتنہ نواز عناصر بلا پرمٹ داخل ہو چکے ہیں۔ اور وہ علاقہ میں فضا کو مکدر کرنے میں مصروف ہیں نیز کھلے بندوں پاکستان کے حق میں پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کئی پاکستانی ذہنیت رکھنے والے سرکاری افسران ان لوگوں کی مدد کر رہے ہیں۔ ارناس کے انچارج بلاک ڈیولپمنٹ افسر مسٹر عبدالرحیم بیگ نہایت خطرناک پارٹ ادا کر رہے ہیں۔ اور ایک اطلاع کے مطابق وہ کھلم کھلا پاکستان کے حق میں اور بھارت کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے میں مشغول ہیں۔

شری کوشل نے مزید لکھا ہے کہ جموں بارڈر پر حال ہی میں راج کمل نامی اور اس کا ساتھی پاکستانی جاسوسوں کے بیانات کے مطابق یہ چیز اور بھی واضح ہو جاتی ہے کہ جاسوسوں کا یہ گروہ ریاسی کے کچھ مسلمانوں کو زہر دیکر اس سارے علاقہ میں فسادات برپا کروانا چاہتا تھا۔ چنانچہ ان حالات میں ریاست کے وزیراعظم اور انسپکٹر جنرل پولیس کو چاہئے کہ وہ تحصیل ریاسی میں پاکستانی جاسوسوں کی خطرناک سرگرمیوں کی طرف خاص دھیان دیں اور پاکستانی ذہنیت رکھنے والے جو افسران اس وقت علاقہ ہذا میں تعینات ہیں اُن کی سرگرمیوں کے متعلق فوری تحقیقات کروائی جائے۔

نیشنل کانفرنس کا حلقہ پریذیڈنٹ پورن سنگھ گرفتار۔ پاکستانی جاسوسوں کیساتھ تعلقات

جموں ۲۳ نومبر۔ پچھلے دنوں جموں بارڈر پر خورشید عرف راج کمل اور رجب خان عرف وجے کمار نامی پاکستانی جو دو جاسوس پکڑے گئے تھے اور جن کے قبضہ سے زہر اور بم وغیرہ برآمد ہوئے تھے معلوم ہوا ہے۔ اُن کی نشاندہی پر پولیس نے موضع سروٹ تحصیل بشنی میں چھاپہ مار کر نیشنل کانفرنس کے حلقہ پریذیڈنٹ پورن سنگھ کو گرفتار کر لیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ پولیس نے پورن سنگھ کے گھر کی تلاشی لے کر دو 303 کی رائفلیں اور کچھ چھٹیاں وغیرہ بھی برآمد کی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ پاکستانی جاسوسوں نے پورن سنگھ کے گھر میں اپنا ایک خفیہ اڈہ بنا رکھا تھا جہاں سے وہ علاقہ میں گڑبڑ کروانے کے لئے دوسرے لوگوں سے میل ملاپ کرتے تھے۔

دکھی سنسار

بس سروس کو چالو کیا جائے

نہ جانے کن مصلحتوں کی بنا پر بڈھوڑی بسیل پور بس سروس کو ایک سال سے بند کر دیا گیا ہے حالانکہ اس روٹ پر بے شمار سواریاں ملتی ہیں۔ اور پکی سڑک موجود ہے اس بس کو بند کرنے سے لوگوں کو کافی سے زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ منتظمان محکمہ ٹرانسپورٹ سے التماس ہے کہ بڈھوڑی بسیل پور بس سروس کو پھر سے چالو کیا جائے۔

[بھارتی بسیل پور]

تباہ شدگان کو ریلیف دی جائے

گذشتہ سال پونچھ میں بوجہ آگ لگنے سے ۲۸ دکانیں جل کر راکھ ہو گئی تھیں اور ان بیچارے دکانداروں کا سارا مال و اسباب دکانوں کے اندر ہی بھسم ہو گیا تھا۔ ان دکانداروں میں سے بہت سے اس تباہی کی وجہ سے آج تک کوئی روزگار شروع نہیں کر سکے ہیں۔ آگ سے ان تباہ شدہ لوگوں کو ریلیف بہم پونچانے کے سلسلہ میں وہ کئی دفعہ حکومت کے پاس فریادی ہوئے ہیں۔ لیکن عوام کی ہمدردی اور بہتری کا دم بھرنے والی سرکار نے ان مصیبت زدگان کی آج تک کوئی امداد نہیں کی ہے۔ انسانیت کے نام پر حکومت سے گذارش ہے کہ وہ تباہ شدگان کی امداد کر کے اُنہیں اپنا روزگار چلانے کا موقعہ دے۔

[سیکرٹری پرجا پرشید]

قابل توجہ انسپکٹر آف سکولز

تحصیل سانبہ کے اکثر سکولوں کی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے اور ایک عرصہ سے انسپکٹر صاحب یا کسی دوسرے افسر نے ان سکولوں کا معائینہ نہیں کیا ہے۔ راہیہ ہائی سکول کی حالت اور بھی افسوسناک ہوتی جا رہی ہے بیشتر ٹیچر سکول میں کچھ پڑھانے کی بجائے گھروں میں ٹیوشن سے کر طلبا کو پڑھانا اپنا فرض منصبی سمجھ بیٹھے ہیں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نہیں تو وہ نہ جانے کسی زعم میں پھنسے ہوئے ہیں۔ سکول میں گپیں ہانکنے کے علاوہ شاید وہ اپنے ذمے کوئی ڈیوٹی سمجھتے ہی نہیں۔ اور وہ انسپکٹر نند لعل صاحب کو تو اپنے گھر کا آدمی سمجھ کر موج مناتے رہے۔ لیکن نئے انسپکٹر آف سکولز سے ہماری التماس ہے کہ وہ تحصیل سانبہ کے تمام اور خاص طور پر راہیہ ہائی سکول کے گرد و نواح کے دوسرے سکولوں میں اتفاقیہ تشریف لاکر معائینہ کریں اور دیکھیں کہ ان سکولوں میں کس قسم کی پڑھائی ہو رہی ہے۔ اور کس طرح ملک کے مستقبل یعنی طلبا کی زندگیوں کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے۔

[بہی خواہ عوام]

بھدرواہ کے سکولوں میں سٹاف کی کمی

مشری امر ہائی سکول بھدرواہ اور گرلز ہائی سکول بھدرواہ میں طلبا و طالبات کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور پڑھنے والوں کے مقابلہ میں سٹاف نفی کے برابر ہے۔ چنانچہ سکولوں میں سٹاف نہایت ہی کم ہونے کی وجہ سے سکولوں کے نتائج بہت برے نکل رہے ہیں۔ اور بچوں کی زندگیاں تباہ ہو رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں کئی بار افسیران کی توجہ دلائی جا چکی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ابھی تک کوئی قدم نہیں اُٹھایا گیا ہے انسپکٹر صاحب، انسپکٹر صاحبہ و دوسرے متعلقہ حاکموں سے ایک بار پھر التماس ہے کہ وہ فوری طور پر اس طرف متوجہ ہو کر سکولوں میں سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کا جتن کریں۔

[سیکرٹری پرجا پرشید۔ بھدرواہ]

میلہ چھتری اور سرکار کا فرض

گورنمنٹ ہر سال سالانہ ہزاروں روپے ٹھیکے سے باواجتو کی سمادھ پر چھتری کے میلے سے وصول کرتی ہے۔ مگر عبرت اس بات کی ہے کہ گورنمنٹ نے آج تک اس پوتر ستھان کی حالت کو سدھارنے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی ہے۔ سوائے اس کے کہ میلے سے کچھ دن پہلے سڑک کا ٹھیکہ اپنے خاص لوگوں کو دے کر اُن کے لئے کمائی کا ایک ذریعہ پیدا کر دیا جاتا ہے اور وہ ہر سال برائے نام خرچ کر کے اپنی جیبیں گرم کر لیتے ہیں۔ لیکن سڑک کی حالت ویسے کی ویسی رہتی ہے

میلہ میں شمولیت کے لئے دور دراز ہندوستان بھر سے ہزاروں لوگ ... کر یہاں آتے ہیں۔ لیکن یہ کس قدر دکھ کا مقام ہے کہ اُن کی رہائش کے لئے کوئی انتظام نہیں اور اُنہیں جنگل میں نیلے آسمان تلے آسمان تلے راتیں گذارنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔

گورنمنٹ سے التماس ہے کہ جہاں وہ میلہ چھتری سے ہزاروں روپیہ سالانہ ٹھیکے کے طور پر حاصل کرتی ہے وہاں اس پوتر ستھان کی حالت کو سدھارنے کی طرف فوری طور پر متوجہ ہو۔ اور موضع دھرمی والا سے لیکر چھتری دکا ہتہ چک تک پکی سڑک بنائی جائے کیونکہ کچی سڑک پر ہر سال روپیہ تباہ و برباد کیا جاتا ہے۔ لیکن اُس کا کوئی فائدہ نہیں پونچتا ہے۔ دوسرے دور دراز سے آنے والے لوگوں اور دکانوں کے لئے پختہ شیڈ تعمیر کروا کر ... اس ستھان کی اہمیت کو بڑھاوا جائے۔ تیسرے محکمہ ہیلتھ و پولیس اور دوسرے متعلقہ افسیر میلہ کے انتظامات کو بہتر بنانے کے لئے خاص دھیان دیں۔

[شمبھو سنگھ تحصیل سیکرٹری پرجا پرشید جموں]

قابل توجہ محکمہ ہیلتھ

ہمارے علاقہ ارنیہ تحصیل رنبیر سنگھ پورہ میں انفلوئنزا کی وبا بڑے زور سے پھیل رہی ہے ہزاروں لوگ اس بیماری میں مبتلا ہیں۔ اور کئی ایک موتیں بھی اس بیماری سے ہو گئی ہیں۔ مگر علاج وغیرہ کا کوئی پربندھ نہیں جس سے لوگوں میں از حد بے چینی پیدا ہو رہی ہے محکمہ ہیلتھ سے التماس ہے کہ غریب عوام کی حالت پر رحم کرتے ہوئے علاقہ ہذا میں انفلوئنزا کی روک تھام اور مریضوں کے علاج کا فوری انتظام کیا جائے۔

[الیس پرکاش منگوترہ ارنیہ]

قابل توجہ پوسٹ ماسٹر جنرل

ڈوڈہ ٹاؤن میں "جے سودیش" جن لوگوں کے نام آتا ہے بجائے اُنہیں دیا جانے ڈاکئے والے دوسرے لوگوں کو دے دیتے ہیں یا اپنے پاس ہی رکھ لیتے ہیں جس سے گاہکوں کو اخبار ملنے میں بڑی گڑبڑ ہو رہی ہے۔ محکمہ ڈاکخانہ کے متعلقہ افسیروں کو چاہیئے کہ وہ اس بات کی تحقیقات کریں کہ یہ گڑبڑ کیوں ہو رہی ہے۔ اور کون لوگ کر رہے ہیں۔

[نمائیندہ "جے سودیش" ڈوڈہ]

جمہوریت سے مذاق کی انتہا

ریاستی سرکار جموں و کشمیر میں جمہوری ڈھنگ سے چناؤ کرا کے پنچائیتوں کی تشکیل کا بار بار اعلان کرتی ہے۔ لیکن تجربہ نے یہ ثابت کیا ہے کہ سرکار کے یہ دعوے محض لفظی ہیں۔ اور عمل ان کے برخلاف ہوتا ہے۔ جن پنچائیتوں میں نیشنل کانفرنس کے کارکن، پنچ وغیرہ آ جاتے ہیں۔ اُنہیں تو کام کرنے کا موقعہ مہیا کیا جاتا ہے۔ لیکن جن پنچائیتوں میں عوام غیر نیشنل کانفرنسی کارکنوں کو اپنی خدمت کے لئے موزوں سمجھتے ہیں۔ اُن پنچائیتوں کو کنفرم ہی نہیں کیا جاتا ہے اس سلسلہ میں کئی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ لیکن تحصیل ریاسی میں سلال مٹوار کی پنچائت کے ساتھ تو عجب قسم کا مذاق کیا جا رہا ہے۔ سلال پنچائیت کے عرصہ تین سال میں تین بار انتخاب ہوئے ہیں۔ اور ہر بار وہاں کی منتخب شری رام گول حوالدار کی لیڈرشپ میں پرجا پرشد کے مخلص کارکنوں کو ہی پنچائت کے منصب کے لئے منتخب کیا۔ اور کانفرنسی کامریڈوں کی باوجود پنچائت کے اہلکاروں کی سرتوڑ کوشش کے مُنہ نہ لگایا۔ اب سُننے میں آیا ہے کہ اس پنچائت کی ایک بار پھر الیکشن ہو گی۔ اور کانفرنسی "چمچوں" کو جتوانے کے در پردہ سازشیں ہو رہی ہیں۔ سابقہ ڈپٹی ڈائریکٹر دیہات سدھار شری گوری دت بڑگوترہ جو غیر جمہوری کارروائیوں میں اعتقاد رکھنے کی وجہ سے ہر حال میں اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے پرجا پرشدی پنچائیتوں کو کنفرم نہ کرنے کا اُدھار کھائے بیٹھے تھے وہ تو اس کرسی سے چلتے بنے۔ اب ہم نئے ڈپٹی ڈائرکٹر دیہات سدھار سردار سوہن سنگھ سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ اگر چوتھی بار سلال پنچائت کی الیکشن کروانا ہی چاہتے ہیں تو بلا شک کروائیں۔ لیکن ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ شاید گورنمنٹ کو پنچائت کے چھوٹے اہلکاروں سے اعتماد اُٹھ گیا ہے۔ تبھی تو بار بار سلال پنچائت کے چناؤ ہوتے ہیں۔ اُنہیں چاہیئے کہ وہ خود سلال تشریف لاکر چناؤ کرائیں اور اپنی آنکھوں دیکھ لیں۔ کہ سلال کی مٹوار کے لوگ چوتھی بار پھر کسے پنچائت سونپتے ہیں ہم یہ بھی کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ سلال کی پنچائت میں اس قسم کی گڑبڑ نہ صرف سلال مٹوار کے عوام کے لئے غیض و غضب کا موجب بن رہی ہے۔ بلکہ ساری تحصیل ریاسی میں اس سرکار کے بارے میں نفرت کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔

[چونی لعل پنڈھو سیکرٹری تحصیل پرجا پرشید ریاسی]

ایڈیٹوریل

"جے سودیش" جموں

مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۵۷ء

یہ ذمہ دار نظام حکومت؟

دیش کی آزادی سے پہلے آج کے ہمارے حکمران اُس وقت کی ریاستی سرکار کو بات بات پر کوستے رہے۔ اُسے عوام کا دشمن قرار دیتے رہے اور ہمیشہ ایسے نظام حکومت کا مطالبہ کرتے رہے جو عوام کے سامنے جواب دہ ہو۔ جہاں تک ذمہ دارانہ نظام حکومت کے مطالبہ کا تعلق ہے اس مطالبہ سے کبھی کوئی جمہوریت پسند انکار نہیں کرسکتا۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ ذمہ دارانہ نظام حکومت کا مطالبہ کرنے والے آج خود کیا کررہے ہیں۔ ہمیں اُس وقت کی شخصی حکومت کی وکالت نہیں کرنی ہے۔ اُس وقت کئی خامیاں ضرور ہوں گی مگر اُس وقت کی حکومت میں جو کچھ خوبیاں اور صفات تھیں ذمہ دارانہ نظام حکومت کے دور میں وہ بھی ختم ہوتی جارہی ہیں۔ واقعات شاہد ہیں کہ اگر اُس حکومت کے وقت سرکاری روپیہ سے کہیں ایک کوڑی کے غبن یا ڈراپ لوگ کے متعلق شکایت ہوتی تھی تو ساری حکومتی مشینری حرکت میں آجاتی تھی۔ اسی طرح عوام اگر کسی افسر کی قانون شکن حرکات اور برائیوں کو حکومت کے نوٹس میں لاتے تھے تو کم از کم اُن سرکاری ملازموں سے پوچھ تاچھ ضرور ہوتی تھی۔ اور بعض حالتوں میں جہاں تک دیکھا گیا ہے کہ قانون اور قاعدے کی خلاف ورزی کرنے والے سرکاری افسروں کے خلاف سخت ایکشن لیا جاتا تھا۔ مگر آج جب ذمہ دارانہ نظام حکومت کے نعرے بلند کرنے والوں کے عمل کو دیکھتے ہیں تو شرم محسوس ہوتی ہے اور ستم رسیدہ لوگ تو یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اگر اس کا نام لوک راج ہے تو خدا بچائے ایسے لوک راج سے۔ اگر اس راج کا نام ذمہ دارانہ نظام حکومت ہے تو اس سے شخصی راج ہی بہتر تھا ـــــ آج شاید ہی کوئی دن ایسا گذرتا ہوگا جس دن سرکاری روپیہ کے غبن یا ڈراپ لوگ کی خبریں نہ سنائی دیں۔ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپیہ کے ڈراپ لوگ کے الزامات سرکاری کارندوں پر لگائے جاتے ہیں۔ مگر آج تک کسی نے مجرموں سے پوچھا تک نہیں۔ اگر کہیں پوچھنے کا سوال پیدا ہوا بھی ہے تو کسی کو سزا ملتے ہم نے دیکھی نہیں۔ اسی طرح آج لوگ اگر کسی برائی کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں۔ تو حکومت اُس برائی کو سدھارنا اپنی کسر شان سمجھتی ہے۔ آج اگر عوام کسی افسر کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں اور بے ضابطگیوں۔ رشوت ستانی اور قانون شکنی کے الزام لگاتے ہیں تو اُس کے خلاف ایکشن لینے کی بجائے حکومت اُسے اپنے وقار کا سوال بنالیتی ہے۔ صرف حکومت کے وقار کا سوال ہی نہیں بنایا جاتا بلکہ عوام کے صدائے احتجاج بلند کرنے پر عوام کے مجرم ملازموں کو ترقیاں دیکر نوازا جاتا ہے۔ اس کی ایک نہیں درجنوں مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر پونچھ آج سے چند سال پہلے ایک جونیئر تحصیلدار تھا۔ اُس کی بے ضابطہ کاروائیوں اور من مانیوں کے خلاف عوام نے آواز بلند کی تو جونیئر اور ناتربیت یافتہ ہونے کے باوجود اُسے ترقی دیکر ڈپٹی کمشنر پونچھ لگادیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر بننے کے بعد جو دھاندلی اُس شخص نے مچا رکھی ہے۔ اس کے متعلق ضلع پونچھ کے مظلوم اور دُکھی عوام کئی بار اُس کے خلاف واضح الزامات لگاچکے ہیں۔ لیکن حیرت ہے کہ کسی نے اس طرف دھیان دینے کی زحمت گوارا نہیں کی ہے۔ اسی طرح ضلع ڈوڈہ کے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ہیں وہ شخص آج سے کچھ سال پہلے دفتر کا ایک کلرک تھا۔ اُس کے خلاف شکایت کی صورت میں قانون اور ضابطہ کی دھجیاں اُڑا کر اُسے نائب تحصیلدار بنادیا گیا۔ جناب نائب تحصیلدار مذکور کے نامناسب کردار کے خلاف آواز بلند کی تو اُسے ترقی دے دی گئی۔ تحصیلدار بننے کے بعد اُس کی من مانیوں میں اور بھی اضافہ ہوا۔ تو دوسری جگہ اُس کے خلاف عوام کی طرف سے واویلا کرنے پر اُسے مزید ترقی دیکر ڈپٹی کمشنر بنادیا گیا ہے چنانچہ عوام کے صدائے احتجاج بلند کرنے پر سب سے جونیئر۔ نان کوالیفائیڈ اور نااہل شخص کو اس طرح ترقی دینے کا نتیجہ یہ ہے کہ اُس کا دماغ ہی آسمان پر چڑھ گیا ہے۔ اور آج اُس کی لوٹ گھسوٹ اور دھکے شاہی کے خلاف اپوزیشن جماعتیں ہی نہیں بلکہ برسر اقتدار پارٹی کے کارکن بھی چیخ و پکار کرنے پر مجبور ہیں۔ اسی طرح ضلع ڈوڈہ کا ڈپٹی کمشنر ہے۔ اُس نے تو اصول اور قاعدے پر چلنا اپنی توہین سمجھ رکھا ہے اُس کی تاناشاہی کے متعلق ایک نہیں سینکڑوں بار عوام کی طرف سے پروٹسٹ کئے جاچکے ہیں۔ مگر جمہوریت اور ذمہ دارانہ نظام حکومت کے دعوے دار مست ہاتھی کی طرح عوام کی چیخ و پکار کو نظرانداز کرتے چلے جارہے ہیں۔ تحصیلدار اکھنور کے خلاف من مانیوں کے الزامات ہی نہیں بلکہ زبردست مظاہرے بھی ہوچکے ہیں۔ اور آج جب لوگ کسی افسر کی برائیوں یا دھاندلی کے خلاف آواز پیدا کرتے ہیں تو وہ افسر بڑے فخر کے ساتھ کہتے سُنے گئے ہیں "اُن کو تو کھاؤ پڑ گئی ہے" یعنی اُن کی ترقی کی راہیں کُھل گئی ہیں۔ اُنہیں اب پُوچھنے والا کوئی نہیں۔ اُنہیں حکومت کی خیرخواہی کا سارٹیفکیٹ مل گیا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ ایڈمنسٹریشن کی حالت دن بدن ابتر ہوتی چلی جارہی ہے۔ اور بعض حالتوں میں تو ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ ریاست کے اندر سرکار نام کی کوئی چیز ہی نہیں۔ بلکہ لاقانونی اور جنگل کا راج قایم ہوگیا ہے ـــــ

اس کے لئے ایک ہی بڑی وجہ نظر آتی ہے کہ حکومت ہاتھ میں آنے کے بعد کانفرنسی حکمرانوں نے جہاں ...... جیسے کیسے اپنے قریبی لوگوں کو ملازمتوں میں گھسیڑا ہے وہاں دونوں انتخابات کے بعد اُنہوں نے اپنی گدیوں کو بچانے کے لئے سرکاری ملازموں کو سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ وہ عوام سے دُور ہوچکے ہیں۔ وہ جمہوریت کے بنیادی اصول عوام کی سرداری کو بھول رہے ہیں۔ اور وہ غلط فہمیوں میں مبتلا ہوچکے ہیں۔ کہ اگر اُنہوں نے کسی افسر کے خلاف ایکشن لیا تو حکومت کا وقار کم ہوجائے گا۔ شیخ عبداللہ کے دور سے لیکر آج تک یہ خامی چلی آرہی ہے لیکن ان دھندلے اور افسوسناک حالات میں ہماری بخشی غلام محمد سے ایک بار التماس ہی نہیں بلکہ ایماندارانہ مشورہ بھی ہے کہ اگر آپ ملک کی بہتری چاہتے ہیں۔ تو ایڈمنسٹریشن میں پھیلی ہوئی ابتری کو سختی سے درست کریں افسروں کو کھلی چھٹی دینے کی بجائے عوام کی شکایات پر دھیان دیں۔ اور ذمہ دارانہ نظام حکومت کے اپنے پُرانے نعروں کو دھیان میں لائیں۔

اس کیلئے ذمہ دار کون لوگ ہیں؟

۵۵ء اکتوبر میں گورنمنٹ نے یہ ایک فیصلہ کیا کہ جن علاقوں میں پاکستانی حملوں سے تھوڑا بھی نقصان ہوا ہے وہاں کے رہنے والے لوگوں کو چار فصلوں کے مالیہ کی رعایت دی جائیگی۔ اور ریونیو سیکرٹریٹ کی طرف سے اس سلسلہ میں متعلقہ افسروں کو سرکلر بھی جاری ہوگئے ...... لیکن جہاں تک اس فیصلہ پر عمل درآمد کا تعلق تھا آج انصاف کی دُہائی دینے والے اُس وقت کے ریونیو منسٹر مسٹر میر قاسم اور دوسرے حکمرانوں نے اپنے ہاتھ میں رکھ لیا۔ الیکشن سر پر تھے۔ منسٹروں اور کانفرنسی لیڈروں نے دورے شروع کردیئے۔ اور ہر جگہ چار فصلوں کے مالیہ کی معافی کے وعدے ہونے لگے۔ اور کچھ ایک جگہوں پر جہاں ووٹ حاصل کرنے کی سخت ضرورت تھی۔ قاسم صاحب نے وصول کیا ہوا مالیہ بھی لوگوں کو واپس کردیا۔ الیکشن ختم ہوگئے۔ اور مالیہ کی وصولی کا ڈنڈا سابقہ کی طرح کھٹکنے لگا۔ لیکن چند ماہ کا عرصہ گذرا ہے کہ گورنمنٹ کے اکتوبر ۱۹۵۶ء کے اُس آرڈر کا لوگوں کا پتہ چل گیا۔ جب اور اکھنور میں کئی جگہوں پر لوگوں نے سرکار کے اس آرڈر کی موجودگی میں مالیہ ادا کرنے سے انکار کردیا۔ تو انہیں یہ کہا جانے لگا۔ کہ آپ نے نیشنل کانفرنس کے امیدواروں کو کامیاب نہیں کروایا ہے اس لئے تمہیں مالیہ معاف نہیں ہوگا۔ چنانچہ اس پر اکھنور تحصیل میں جا بجا پرجا پریشد کی طرف سے مظاہرے شروع ہوگئے۔ اور اس غیر جمہوری روش کے خلاف حکومت کو باقاعدہ الٹی میٹم دے دیا گیا۔ اس کے بعد پتہ چلا ہے کہ حکومت نے تحصیل اکھنور کے صرف ۱۰۵ دیہاتوں میں مالیہ کی معافی کا آرڈر کیا ہے۔ حالانکہ ساری تحصیل اکھنور میں پاکستانی حملوں سے تباہی ہوئی ہے اور کئی ایک تو ایسے گاؤں ہیں جہاں بے شمار مالی و جانی نقصان ہوا ہے وہاں پر مالیہ کی معافی کی یہ رعایت اب بھی نہیں دی گئی ہے اور ارد گرد کے کچھ دیہاتوں کو دے دی ہے۔ مثال کے طور پر مجھے ذاتی طور پر اس بات کا علم ہے۔ کہ کھلوال برہمناں میں پاکستانی حملوں کے وقت نہ صرف بھاری مالی نقصان ہوا تھا بلکہ [illegible] ماکم برہمن۔ بیلی رام یعنی نمبات کے قریب آدمی مارے گئے تھے۔ مگر حیرانگی کی بات ہے کہ کھلوال برہمناں کو مالیہ کی رعایت نہیں دی گئی ہے لیکن ارد گرد کے گاؤں کو مالیہ کی معافی کا اعلان ہوگیا ہے۔ اب سُننے میں آرہا ہے کہ تحصیل ہذا کے ۱۰۰ کے قریب جن دیہاتوں کے مالیہ کی معافی کا اعلان نہیں ہوا ہے وہاں پر تحصیلدار کے آدمی اور کانفرنسی کارکن یہ کہہ رہے ہیں کہ کچھ جمع کرکے دو۔ تب آپ کے گاؤں کا مالیہ بھی معاف کروا دیا جائے گا۔

[باقی صفحہ نمبر ۶ پر]

جموں میونسپل کونسل کی قابلِ رحم حالت اور اپنے آقاؤں کے اشاروں پر ناچنے والے کانفرنسی ممبروں کا افسوسناک کردار

دوسرے پانچسالہ منصوبہ کے تحت جموں شہر کی ترقی کے لئے جموں میونسپل کو پہلے سال کی رقم کی منظوری ۲۰ مارچ کو د

شری وشنودت سیکریٹری

جموں۔ ۲۱ نومبر۔ شری وشنودت سیکریٹری پرجا پریشد گروپ میونسپل کونسل جموں نے ایک بیان میں کانفرنسی ممبران میونسپل کونسل جموں کے افسوسناک کردار اور سرکار کے صوبائی تعصب پر روشنی ڈالی ہے اور مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔

"قریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ گذرنے لگا ہے کہ لوک راج کے دعویداروں نے بڑی مشکل سے عوامی مطالبہ کو منظور کر لیا اور جموں شہر کی اٹھارہ سالہ بوسیدہ میونسپل کمیٹی کو ختم کر کے نئے الیکشن کروانے کا اعلان کیا۔ جموں نواسیوں نے بڑی مسرت کے ساتھ سرکار کی اس گھوشنا کا خیر مقدم کیا۔ عوام کے دلوں میں یہ ایک توقع پیدا ہوئی کہ لوگوں کے ووٹوں سے بننے والی نئی میونسپل کونسل یقیناً شہر کا سدھار کرے گی لیکن انتخابات کے موقعہ پر نیشنل کانفرنسی حکمرانوں نے اپنے اشاروں پر ناچنے والے کامریڈوں کو کامیاب کروانے کے لئے جس تاناشاہی کا مظاہرہ کیا اُس سے ہر ہولیش باسی اور خصوصاً جموں نواسیوں کو بھاری صدمہ ہوا۔ مگر کانفرنسی حاکموں نے صرف اسی پر اکتفا نہ کی بلکہ کمیٹی کے اندر اپنی [Brute Majority] بڑی اکثریت بنانے کے لئے، جمہوریت کا مذاق اُڑاتے ہوئے اپنے چار اور پٹھوؤں کو نامزد کر لیا۔ حکمرانوں کی طرف سے جمہوریت کش طریقوں سے بنائے گئے، کانفرنسی ممبروں نے میونسپل کونسل کو شہر اور عوام کے مفاد کو ذبح کر کے اپنی اغراض اور دھڑے بندیوں کا جس طور اکھاڑہ بنایا ہے اس سلسلہ میں کچھ عرصہ ہوا ہم نے ایک پوسٹر شائع کر کے جموں کی جنتا کو اپنے آقاؤں کے اشاروں پر ناچنے والے کانفرنسی ممبروں کے افسوسناک کردار سے عوام کو آگاہ کیا تھا اور بتایا تھا کہ جموں میونسپل کونسل برسرِ اقتدار لوگوں کی من مانیوں کی بدولت کس طرح مذاق کا ایک موضع بن کر رہ گئی ہے۔ میونسپل کونسل میں جنتا کی طرف سے بھیجے جانے کی وجہ سے ہم اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہیں کہ جہاں ہم کونسل کے سدھارنے کی کوشش کریں، وہاں وقتاً بوقت صحیح حالات سے عوام کو آگاہ کرتے رہیں۔ چنانچہ جنتا کی آگاہی کے لئے مزید کچھ افسوسناک واقعات یعنی قسط ۲ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ کیونکہ آج کے جمہوری دور میں رائے عامہ کا بیدار ہونا ہی برائی کا سب سے بڑا حل ہے۔ اور ہر شہری متعلقہ لوگوں سے پوچھنے کا حق رکھتا ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

پانچسالہ منصوبہ اور جموں میونسپل کونسل

دوسرے پانچ سالہ پلان کے تحت جموں شہر کی ترقی کے لئے کاغذوں میں ۳۲ لاکھ روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے۔ اور منصوبہ ہذا کے تحت گورنمنٹ نے پہلے سال جموں میونسپلٹی کو ۴½ لاکھ روپے کی رقم دینا ظاہر کی تھی۔ لیکن کمیٹی کو سرکار کی طرف سے اس رقم کی منظوری ۲۰ مارچ ۵۷ء کو دی گئی۔ جبکہ مالی سال ۳۱ مارچ کو ختم ہونے والا تھا۔ نتیجہ کے طور پر ساڑھے چار لاکھ روپے کی رقم LAPSE ہو گئی۔ اب منصوبہ کا دوسرا سال شروع ہے۔ اور دوسرے مالی سال کے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں۔ لیکن جموں میونسپلٹی کو منصوبہ ہذا کے تحت شہر کی بہتری کے لئے ابھی تک کوئی رقم نہیں ملی ہے۔ اس کے مقابلہ میں سرینگر میونسپلٹی کو گذشتہ سال منصوبہ ہذا کے تحت ۱۷ لاکھ روپیہ دیا گیا۔ اور اتنا... ہی بھی خرچ ہو رہا ہے۔ نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کے صوبائی تعصب کا یہ ایک شرمناک مظاہرہ ہے لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ جموں کے کانفرنسی ممبران اپنے آقاؤں کے خلاف جموں کے ساتھ سوتیلی ماں کے سلوک پر زبان کھولنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ یہ ممبران اپنے سوارتھ سدھ کرنے میں کسقدر ہوشیار ہیں اس کے متعلق دُنیا جانتی ہے۔ اس سلسلہ میں کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں میونسپل کونسل کا پردھان کس طرح اُنہوں نے خود ہی چُن لیا۔ چونکہ اس سلسلہ میں کیس عدالت میں ہے۔ اس لئے کچھ کہنا جائز نہیں۔ مگر اُنہوں نے بند کمرے میں بیٹھ کر پردھان کا چناؤ ہی نہیں کیا بلکہ اس سلسلہ میں یہ ایک حیران کن ریزولیوشن بھی پاس کیا ہے کہ پردھان میونسپل کونسل کو پانچ صد ماہانہ الاؤنس ملنے کے علاوہ ایک کار بھی

ڈرائیور ملنی چاہیئے۔ یہ ایک مثال ہے کہ وہ اپنے ذاتی سوارتھ سدھ کرنے کے لئے کس قدر ہوشیار اور چالاک ہیں۔

یاتریوں کیلئے سرائے کا مطالبہ

جموں شہر میں دیشنو دیوی کے یاتریوں کے ٹھہرنے کے لئے کوئی استھان نہیں۔ گذشتہ ایک عرصہ سے ہم نے کئی بار ریزولیوشن پیش کر چکے ہیں کہ کچھ تو انسانی فرض کا احساس کیا جائے اور یاتریوں کے ٹھہرنے کے لئے ایک سرائے بنائی جائے لیکن عوام کی بہتری اور ملک میں تعمیرات کا ڈھنڈورہ پیٹنے والے حاکموں کے کانوں پر کیا مجال ہے کہ جوں تک بھی رینگ جائے۔

میونسپل کونسل کی تعمیرات

ویسے تو آجکل ہو رہی ہر سرکاری تعمیر پر اور خاص طور پر جموں میونسپل کونسل کے تحت جو تعمیرات ہو رہی ہیں۔ اُنہیں دیکھ ہر انسان خون کے آنسو بہانے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ کس بے دردی کے ساتھ عوام کے خون پسینہ کی کمائی پر ہاتھ صاف ہو رہے ہیں۔ عمارت بعد میں مکمل ہوتی ہے۔ لیکن گرنا پہلے شروع ہو جاتی ہے۔ کمیٹی کی طرف سے بنائے گئے فلیٹس، اور دکانوں کا عجیب حال ہے۔ کوئی پلاننگ نہیں کسی کے غسل خانہ کا پانی رسوئی سے گذرتا ہے۔ کسی کا چھت شبنم پڑنے سے ہی ٹپکنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اگر کہیں بارش ہو جائے تو پھر اُن میں رہنے والوں کو اپنی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ گویا تعمیرات میں انجینیرنگ برانچ کیا کر رہی ہے۔ اس لُوٹ کھسوٹ کے متعلق کوئی پوچھنے والا نہیں۔

پبلک لائبریری کے لئے ریزولیوشن

ایک سال سے بھی زائد عرصہ گذرنے لگا ہے۔ کہ ریفرنس لائبریری کو میونسپل کونسل کے کنٹرول میں جانے کا ریزولیوشن کونسل میں پاس ہوا تھا۔ تاکہ لائبریری سے چند سرکاری لوگوں کی مناپلی ختم ہو سکے اور عام اس کا فائدہ اُٹھا سکے لیکن حیرت کا مقام ہے کہ ... اور کاروں کی فکر میں پھنسے ہوئے کانفرنسی کرتا دھرتا معمولی سا کام بھی نہ کروا پائے ہیں۔

جموں شہر میں صفائی کا ناقص انتظام

جموں شہر ایسی جگہ پر واقع ہے کہ تھوڑا سا خرچ کرنے سے بھی اسے بڑی اچھی طرح صاف ستھرا رکھا جا سکتا ہے اور اسے ایک نمونہ کا شہر بنایا جا سکتا ہے لیکن نہ جانے پروپیگنڈہ سے زمین آسمان کے قلابے ملانے والے حکمران عمل سے کورے کیوں ہوتے جا رہے ہیں ہم نے کونسل میں ایک ریزولیوشن پیش کیا کہ جموں شہر میں صفائی کے لئے فلش سسٹم رائج کیا جائے مگر اپنے آقاؤں کے اشاروں پر ناچنے والے کانفرنسی ممبران نے اکثریت کے بل بوتے پر اسے مسترد کر دیا۔

میونسپل ہال کی تعمیر کا ریزولیوشن

ایک سال سے زائد عرصہ گذرنے لگا ہے کہ ... میں ایک میونسپل ہال کی تعمیر کے متعلق کونسل میں ... پاس کیا گیا۔ مگر اتنا لمبا عرصہ گذرنے کے باوجود ... اس کے متعلق کوئی عملی قدم نہیں اُٹھایا گیا ہے۔ ... ہی کوئی شہر ایسا ہو گا جہاں پر میونسپل ہال نہ ...

گلیوں میں روشنی کے انتظام کا ریزولیوشن

ایک عرصہ ہوا کہ میونسپل کونسل نے شہر میں ...

پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کی وزیرِ اعظم کشمیر بخشی غلام محمد سے ملاقات!

جموں۔ ۱۱ نومبر۔ پنڈت ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد نے آج یہاں بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر سے ڈیڑھ گھنٹہ تک ریاست کے مختلف مسائل پر بات چیت کی۔ اور پنڈت جی نے ملاقات کے دوران ریاست بھر اور خصوصاً تحصیل کشتواڑ میں غلہ کی انتہائی قلت۔ فاضل رقبہ کی تقسیم کے سلسلہ میں سرکاری افسروں کی من مانیاں۔ تحصیل اکھنور و دیگر علاقوں میں مالیہ کی معافی کے بارہ میں افسروں کی امتیازی پالیسی۔ سرکاری افسروں کے سیاسیات میں اُلجھتے ریاست میں بڑھتی ہوئی رشوت ستانی اور دیگر کئی امور کے متعلق وزیر اعظم کی توجہ دلائی اور مذکرہ برائیوں کے انسداد پر زور دیا۔ بخشی صاحب نے پنڈت جی کو ان برائیوں کو ختم کرنے کا یقین دلایا ہے۔



ہونٹوں پہ موقود...
کاش کوئی سمجھا...
خون سے لتھڑ...
دیکھ زمانے دیکھ...
ہر کانٹے کی نوک...
چیخ رہا ہے گلشن...
پتی پتی ڈالی ڈ...
لیکن اپنے باغ...
شکر کروائے گا...
باغ میں بھوکوں...

...نی کا ناقص انتظام۔ انجینئرنگ برانچ کی لوٹ کھسوٹ اور کانفرنسی حکمرانوں کے بائث صوبائی تعصب کا شرمناک مظاہرہ!

...۳۱ مارچ کو ختم ہونیوالا تھا۔ اس کے برعکس سرینگر شہر کی ترقی پر ستره ۱۷ لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا!

...پل کونسل جموں کا بیان

...ہر وارڈ میں ہیں ہیر نئے ... اسمبلی کے الیکشن کے ... چار۔ چار ہر وارڈ میں نئے ... کے شائد اسی وقت لگیں ... سے متعلقہ کوئی ضرورت ہو گی — اسی طرح کئی جگہوں پر پرانے بلب سڑ جاتے ہیں؛ تو کتنا کتنا عرصہ اُن کو تبدیل کر کے نئے بلب نہیں لگوائے جاتے۔ اور میونسپلٹی ان سڑے ہوئے بلبوں کے لئے کرایہ بدستور ادا کرتی رہتی ہے۔ سڑے ہوئے بلب بدلنے کے لئے توجہ دلانے اور ایگزیکیٹو انجینیئر کی طرف سے حکم ہو جانے کے باوجود یہ کام مہینوں تک نہیں ہوتا۔ بلکہ ان عرض یہ ہے کہ ٹھیکیدار بھی تو اپنے پروردہ بنائے گئے ہیں۔

شہر میں صفائی کا ناقص انتظام

شہر میں گندگی کا یہ عالم ہے کہ صبح کے وقت کئی گلیوں سے انسان کے لئے گذرنا تک ناممکن ہو جاتا ہے۔ ہیلتھ افیسر صاحب ... اپنی پرائیویٹ پریکٹس کے علاوہ منسٹروں ... کانفرنسی حاکموں۔ اور کارکنوں کے گھروں ... سے ہی فرصت نہیں ملتی ہے۔ حالانکہ ... کسی بھی شہر میں ہیلتھ آفیسر کو پرائیویٹ ... کی اجازت نہیں ہیلتھ آفیسر کی اجارہ داری ... ہماری طرف سے ایک ریزولیوشن پیش ... کر دیا گیا۔ نیشنل کانفرنسی ممبروں نے اپنی ... وہ ریزولیوشن نامنظور کر دیا۔

... خوردنی میں ملاوٹ۔ کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ اس حد تک تجاوز کر گئی ہے کہ اشیائے خوردنی کی غذائی اہمیت ہی ختم ہو رہی ہے۔ بلکہ بعض حالتوں میں مضر صحت بھی ثابت ہو رہی ہیں۔ لیکن بار بار توجہ دلانے کے باوجود ملاوٹ کی روک تھام کے لئے کوئی دھیان نہیں دیا جا رہا ہے۔

متذکرہ بالا برائیوں کے علاوہ درجنوں باتیں ایسی ہو رہی ہیں جنہیں دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ عوام سے پرارتھنا ہے کہ میونسپل کونسل میں سرکاری ممبران کی من مانیوں۔ دھکے شاہی اور متذکرہ برائیوں کے خلاف جدوجہد کرنے میں تعاون دیں۔ اور تیسری قسط کا انتظار کریں۔

دستخط

سیکرٹری پرجا پریشد جموں

دینے کے لئے چھ ماہ کے لئے کل ۱۰۰ روپیہ دینا لکھا ہے۔ اول تو ویدوں کو ٹریننگ دینے کا معاوضہ اور دواسازوں کی شرح پر نہیں آتی ہے۔ جبکہ ہم اُن کا مقابلہ ایلوپیتھک کمپونڈر جو کہ ۳۰/- روپیہ ماہوار وظیفہ دیتے ہیں۔ اور ٹریننگ دینے والے ڈاکٹر کو ۱۰۰/- روپیہ ماہوار دیتے ہیں۔ مقابلہ کرتے ہیں۔ حالانکہ دواساز اور کمپونڈر اُمیدوار کا تعلیمی معیار لگ بھگ ایک جیسا ہی دیکھا جاتا ہے۔ جبکہ وارڈ سرونٹ کو ۲۵/- روپیہ ماہوار الاؤنس دوران ٹریننگ دیا جاتا ہے اتنا ہونے پر بھی اس مہنگائی کے زمانہ میں غریب دواسازوں کو وظیفہ کی شکل میں جو مالی امداد دی جاتی ہے۔ وہ بھی بروقت نہیں دی جاتی۔ اور مہینوں اُنہیں پیٹ پر پتھر باندھ کر گذارہ کرنا پڑتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو دواساز ٹریننگ کے لئے یکم اگست ۱۹۵۷ء

بقیہ کٹھوعہ میں زبردست مظاہرے

(صفحہ اول سے آگے)

قدم اُٹھانے پر مجبور ہونگے۔

شیخ عبدالرحمان کی تقریر

شیخ عبدالرحمان ممبر ایگزیکٹو کمیٹی پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آج جبکہ پاکستان اور دُوسری وطن دُشمن طاقتیں ریاست کو ہڑپ کرنے کے لئے طرح طرح کی سازشوں میں مصروف ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک میں ہر طرح سے امن و امان ہو اور لوگوں کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ دیا جائے۔ لیکن دُکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے حکمران اور اُن کے چیلے چانٹے اقتدار کے نشہ میں بدمست ہیں اور اپنی اغراض کو پورا کرنے کے لئے اس قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں۔ جن سے عوام دُکھی اور دُکھی ہوتے جا رہے ہیں۔ اور وہ ظلم و ستم سے تنگ آ کر آواز اُٹھانے پر مجبور ہیں۔ آپ نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ علاقہ بسوہلی سے چل کر اتنی دُور کٹھوعہ میں آکر سینکڑوں لوگوں کا اس مظاہرہ میں شامل ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ وہاں لوگ کسقدر پریشان اور دُکھی ہیں۔

سیلاب زدگان کو ریلیف تقسیم کرنے میں سرکاری افسروں کی لوٹ کھسوٹ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ کسقدر شرم کا مقام ہے کہ مصیبت زدگان کے نام پر آنے والی امداد کا بھی دُراُپ یوگ ہو رہا ہے اور کانفرنسی کارکنوں کے علاوہ بڑے بڑے ذمہ دار سرکاری افسر اس لوٹ کھسوٹ میں شامل ہیں۔ علاقہ بسوہلی میں چراگاہوں کے نوتوڑ پر آپ نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ چراگاہوں کے جابرانہ طریق سے نوتوڑ سے جہاں علاقہ میں امن عامہ خطرہ میں پڑ گیا ہے وہاں ملک کے وسیع مفاد کو شدید نقصان پہنچے گا۔ درختوں اور چراگاہوں کے خاتمے سے مال مویشی کے لئے چارہ نہ ملنے کے علاوہ جنگلات ختم ہو جائیں گے۔ اور سیلاب وغیرہ اور بھی زیادہ آئیں گے۔

آخر میں شیخ صاحب نے عوام سے اپیل کی کہ وہ برسر اقتدار لوگوں کی عوام میں انتشار پیدا کرنے والی چالوں سے خبردار رہیں اور پرجا پریشد کے جھنڈے تلے منظم ہو جائیں۔ پرجا پریشد نے ہمیشہ حکومت کو بلیدان دے کر راہ راست پر لایا ہے۔ آپ کے بعد شری راجندر سنگھ نے تقریر کی [باقی صفحہ نمبر ۸ پر]

پرجا پریشد تحصیل ہیرانگر کے کارکنوں کا دو روزہ سمیلن

ہیرانگر ۲۰ نومبر۔ پرجا پریشد تحصیل ہیرانگر کے کارکنوں کا دو روزہ سمیلن موضع گھگوال میں ہوا جس میں تحصیل بھر سے چار سو کے قریب کارکنوں کے علاوہ پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر پرجا پریشد۔ شیخ عبدالرحمان اور شری راجندر سنگھ جی ممبر اسمبلی نے بھی شرکت کی۔ کارکنوں کے اس سمیلن میں ریاست کے موجودہ سیاسی حالات۔ تشویشناک غذائی صورت حال۔ بڑھتی ہوئی گرانی اور عوام کے دیگر مسائل زیر غور لائے گئے اور ایک درجن کے قریب ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ کنونشن ہذا میں ایک ریزولیوشن کے ذریعے پرجا پریشد کے اندولن کے دوران ہیرانگر میں فائرنگ کی تحقیقات کروانے کے مطالبہ کو پھر دوہرایا گیا ہے۔ کنونشن کے خاتمہ پر کھلا اجلاس منعقد ہوا جس میں تحصیل بھر سے ہزاروں لوگوں نے شرکت فرمائی۔ [مفصل آئندہ]

ہاتھی کے دانت......

جناب ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز جب جموں بدھارے تو صوبائی وید سبھا جموں کے کھلے اجلاس میں انہوں نے ایورویدک کے بارے میں اپنی ...شردھا اور وشواس کا اظہار کیا تھا۔ اور ساتھ ہی وشواش دلایا تھا کہ آیورویدک کی ترقی کے لئے کوشش جتنا ہو سکے کرینگے۔ لیکن مجھے محسوس کر انتہائی دُکھ ہوا کہ آیورویدک برانچ کے دواسازوں کو جو اس وقت انڈر ٹریننگ ہیں عرصہ تقریباً چار ماہ سے وظیفہ نہیں دیا گیا۔ ۱۶ جولائی ۱۹۵۷ء انٹرویو کے بعد جو دعوت نامے دواسازوں کو حاضر ہونے کے لئے موصول ہوئے اُن میں سرکار نے ٹریننگ کے دوران میں ۳۰/- روپیہ ماہوار بطور وظیفہ دواسازوں کو دینے کا وعدہ کیا۔ اور ساتھ ویدوں کو ٹریننگ

کہ حاضر ہوئے اور تین چار ماہ میں چار پانچ دواساز ٹریننگ ادھوری ہی چھوڑ کر چلے گئے۔ اور مزید لوگوں کو چلے جانے کی اُمید ہے۔ یہ سب کاروائی جناب ہیلتھ سروسز کی آیورویدک اور یونانی برانچ کے بارے میں بے رُخی کا اظہار کرتی ہے۔ اور افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ عرصہ دو سال سے ان کے کارناموں کو دیکھ کر ویدک سماج میں یہ یقین پختہ ہوتا جا رہا ہے۔ کہ ڈائرکٹر صاحب کے وعدے صرف ہاتھی کے دانت ہیں۔ جو کھانے کے اور اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں۔ جو کہ اُن کی ذات کو شبہ نہیں دیتے۔

ہماری پرارتھنا ہے کہ جناب ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز اس طرف دھیان دیں۔ اور آیورویدک وبھاگ کے ملازمین کے لئے بے رُخی کا برتاؤ نہ کرتے ہوئے ویدک سماج میں بھی وشواس پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ [سیکرٹری ویدک سبھا جموں]

...فریادی ہے ... آزادی ہے ... رعنائی ... شہزادی ... کھوں کے ... آزادی ہے ... سم کو ... آزادی ہے ... قید نہیں ... آزادی ہے

ریاست میں تعلیمی ترقی کی رفتار

بجٹ ایک نظر میں

سال	روپے لاکھوں میں
۱۹۴۷-۴۸ء	۳۳،۴۹ لاکھ روپے
۱۹۵۳-۵۴ء	۵۲،۱۲ "
۱۹۵۶-۵۷ء	۱۲۲،۰۰ "
۱۹۵۷-۵۸ء	۱۳۶،۳۵ "

تعلیمی اداروں میں بتدریج اضافہ

نام ادارہ و قسم	۱۹۴۷-۴۸ء	۱۹۵۳-۵۴ء	۱۹۵۷-۵۸ء
پرائمری سکول			
لڑکوں کے۔	۱۲۱۷	۱۰۴۴	۱۸۵۸
لڑکیوں کے۔	۲۴۹	۱۷۲	۳۴۲
مڈل سکول			
لڑکوں کے۔	۱۳۴	۱۴۰	۲۸۱
لڑکیوں کے۔	۳۶	۴۰	۴۷
ہائی سکول			
لڑکوں کے۔	۲۳	۵۰	۱۰۹
لڑکیوں کے۔	۴	۵	۲۷
ہائیر سکینڈری سکول			
لڑکوں کے۔		۰	۷
لڑکیوں کے۔		۰	۱
کالج			
لڑکوں کے۔		۵	۱۰
لڑکیوں کے۔		۱	۲

محکمہ اطلاعات جموں و کشمیر۔ جموں

یہ لیڈر کیا کر رہے ہیں!

جموں ۲۸ نومبر۔ پکہ ڈنگہ جموں میں ایک لڑکی گذر رہی تھی کہ ایک لڑکے نے آ سے سر بازار پیٹنا شروع کر دیا۔ موقع پر کئی لوگ جمع ہو گئے اور انہوں نے لڑکی کو بڑی مشکل سے چھڑایا کہا جاتا ہے کہ مار پیٹ کے بعد جب لڑکی کے گھر والے تھانہ میں رپورٹ لکھوانے گئے تو ٹال مٹول کی گئی۔ اس کے بعد نیشنل کانفرنس کے لیڈر جوشی اور رینہ کی مدد سے تھانہ میں رپورٹ درج ہو گئی اور لڑکے کو گرفتار کر لیا گیا۔

پتہ چلا ہے کہ لڑکے کی گرفتاری کے بعد نیشنل کانفرنس کے دوسرے لیڈر رام چند مہاجن ممبر اسمبلی نے اُسے ضمانت پر چھڑا لیا ہے در پردہ اصل واقعات کیا ہیں یہ کسی کو بھی علم نہیں۔ مگر لوگ حیران ہیں کہ کانفرنس کے یہ لیڈر کر کیا رہے ہیں؟ (ل-ن)

تحصیل اکھنور میں پاکستانیوں کی شرارتیں

جموں ۲۸ نومبر۔ شری سمبھدیو سنگھ ممبر اسمبلی نے آج یہاں ایک انٹرویو میں بتایا ہے کہ تحصیل اکھنور کے اکثر دیہات اور خاص کر علاقہ چھمب میں پاکستانی چوریاں۔ ڈاکے اور قتل کی ہزاروں وارداتیں کر چکے ہیں مگر سرکار لوگوں کے مال و جان کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی ہے جس سے علاقہ بھر میں شدید بے چینی پیدا ہو گئی ہے اور پچھلے کچھ عرصہ سے ان وارداتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ لوگ ساری ساری رات جاگتے رہتے ہیں شری سمبھدیو سنگھ نے بتایا کہ پرجا پریشد تحصیل اکھنور نے عوام کی اس سمسیا پر وچار کرنے کیلئے ۳ دسمبر کو ایک بڑی میٹنگ بلائی ہے اور ایک بارڈر ڈیفنس کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے جو آئے دن کے پاکستانی حملوں سے لوگوں کو بچانے کیلئے ایک جامع سکیم مرتب کرے گی اور وارداتوں کی روک تھام کیلئے اقدامات کئے جائیں گے۔

ملازموں کو سیاسیات سے الگ رہنے کی ہدایات

لکھنؤ ۲۴ نومبر۔ اتر پردیش وزارت نے سرکاری ملازموں کے لئے قواعد مرتب کئے ہیں ان کے مطابق ہر سرکاری ملازم پر یہ فرض عائد ہو گا کہ وہ لوگوں کے ساتھ بنا امتیاز ذات پات مساوی سلوک کریگا۔ قواعد میں درج ہے کہ کوئی سرکاری ملازم کسی سیاسی جماعت کا ممبر نہیں بن سکتا اور نہ ہی کسی ایسی جماعت سے وابستہ ہو سکتا ہے جو بالواسطہ یا بلا واسطہ تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہو اور سرکاری ملازم کا یہ فرض ہو گا کہ وہ اپنے کنبے کے ممبروں کو ایسی جماعت سے وابستہ ہونے سے روکے۔ ان قواعد کے مطابق کوئی ملازم یہ بھی نہ بتا سکے گا کہ اس نے کس پارٹی کو ووٹ دیا ہے یا دینے کا ارادہ رکھتا ہے اور اپنے اعزاز میں دی گئی پارٹیوں میں شمولیت کیلئے بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔

ڈیموکریٹ مقابلے سے دستبردار ہو گئے

جموں ۲۸ نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ کشمیر کے اسمبلی حلقہ چرار شریف میں ضمنی چناؤ میں نیشنل کانفرنس امیدوار کے مقابلہ سے ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس نے دستبردار ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے اور دستبرداری کے لئے وجہ یہ بتائی جا رہی ہے کہ حکومتی لوگوں نے غنڈہ گردی مچا رکھی ہے اور وہاں پر آزادانہ انتخاب کی کوئی امید باقی نہیں رہی تھی۔ لیکن "ڈیموکریٹوں" کے مخالف دھڑے کا کہنا ہے کہ وہاں پر انہیں کامیابی کی کوئی امید نہیں تھی اور وہ "ناک" بچانے کیلئے میدان سے بہانہ لگا کر بھاگ گئے ہیں۔

شری زتشی کی اخبار نویسوں سے بات چیت

جموں ۲۷ نومبر۔ آج شام لوشری جے۔ این۔ زتشی ڈائریکٹر انفارمیشن اور کنٹرولر پرنٹنگ سٹیشنری نے اخبار نویسوں کے ساتھ غیر رسمی بات چیت میں پریس کی از سر نو تنظیم کے کام پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ ریاست کی پرنٹنگ انڈسٹری کو از سر نو منظم کر کے اسے وسعت دینے کے لئے گورنمنٹ نے ایک جامع سکیم مرتب کی ہے اس سکیم پر ۴ لاکھ ۲۸ (۴۲۸۰۰۰) روپے خرچ کرنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس سکیم کے کچھ حصوں پر گذشتہ سال عمل درآمد ہو چکا ہے۔ چھاپہ خانہ کی عمارتوں کو وسیع کیا گیا ہے اور ماڈرن قسم کی نئی مشینیں بھی نصب کی گئی ہیں۔ پریس میں کام کرنے والے ملازموں کی بہتری کیلئے گریڈ ریوائز کئے گئے ہیں اور پریس میں کام کرنے والے ملازموں کو جنہیں پنشن کا حق نہیں تھا۔ انہیں اب پنشن کا حق دیا گیا ہے۔

اس کے لئے کون لوگ ذمہ دار ہیں

(بقیہ صفحہ ۳ سے)

گویا ایک عجیب اندھیر گردی مچی ہوئی ہے۔ اسی طرح تحصیل جموں کے کئی دیہات پاکستانی حملوں سے بُری طرح تباہ و برباد ہوئے ہیں۔ مگر باوجود چیخ و پکار کرنے کے ابھی تک مالیہ کی معافی کا کوئی اعلان نہیں ہوا ہے اور وہاں سے بھی "کچھ جمع کر کے دو پھر آپ کو بھی مالیہ معاف ہو گا"۔ کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ اس مچی ہوئی اندھیر گردی کے متعلق ہمارا وزیر اعظم بخشی غلام محمد سے ایک سوال ہے کہ جب کیبنٹ کا ایک فیصلہ ہوا ہے تو اس پر عمل درآمد کیوں نہیں ہوا۔ اس کیلئے مجرم کون لوگ ہیں اور پھر تحصیل اکھنور میں صرف ۱۶۵ دیہات کو من مانے ڈھنگ سے معافی کا اعلان کس طرح کیا گیا ہے باقی کے دیہات پر کس طرح اس آرڈر کا اطلاق نہیں ہوا ہے۔ "۵ اور کچھ جمع کر کے دو پھر آپ کو بھی مالیہ معاف ہو گا"۔ کا سوال کیسے اور کیوں چل رہا ہے؟

Office of the Director of Education Jammu.

NOTICE

Applications for admission to the Government Technical Schools now being started both at Srinagar and Jammu are invited. Such applications should reach the office of the undersigned within a week from the date of issue of this notice in the Government Gazette with following particulars :—

1. Name in block letters.
2. Father's name.
3. Date of birth.
4. Residence showing Tehsil and Post Office.
5. Religion and Caste.
6. Examinations passed.
7. Division obtained and marks secured in the various University Examinations.
8. Year of passing University and Training Examination.
9. Subjects taken in various examinations.
10. Proficiency in any craft.
11. Special claims if any.

II. For admission Matriculates shall be given preference. Stipends shall be awarded to selected candidates. The courses offered for the present at the Srinagar and Jammu Institutes shall be the following :-

Srinagar	Jammu
1. Drawing and Painting	1. Blacksmith
2. Masons	2. Carpenter.
3. Weaving	3. Weaving.
4. Dyeing and Calico Printing.	4. Drawing and painting
5. Willow Work	5. Dyeing and Calico Printing.
6. Carpenter	6. Potter.
7. Blacksmith	

(G. A. Mukhtar)
Director of Education.

JAMMU & KASHMIR GOVERNMENT

JAMMU IRRIGATION DIVISION

Correction Slip to Notice Issued Under this Office No. 1349–1430
Dated 29th October 1957

In continuation of the previous notice issued under this office No. 1349–1430 dated 29-10-1957 the general public is informed that in view of public representations received, the closure of water supply from the Ranbir Canal Head (Akhnoor and Tawi River has been postponed till 30th November 1957. The supply of water from the said sources will be stopped for 2½ months with effect from 1st December, 1957 (instead of 15th November, 1957 as notified previously) and the canal with all its Distributaries and Minors will remain dry accordingly. All those depending on water supply from the above sources should make other arrangements to meet their requirements during the said period. The Irrigation department does not take on itself any responsibility of supplying any water to fields or for other purposes during this period.

Sd. Q. G. Rasool
Divisional Engineer,
Jammu Irrigation Division, Jammu.

وزیر تعلیم کی پریس کانفرنس

جموں ۲۶ نومبر - وزیر تعلیم شری شام لال صراف نے ایک پریس کانفرنس میں ریاست کے تعلیمی ڈھانچہ میں اصلاحات کرنے کے سلسلہ میں سرکاری سکیموں پر روشنی ڈالی اور اس بات کو تسلیم کیا کہ آج تک سکول بغیر کسی سروے کے کھولے گئے ہیں نتیجہ کے طور پر چار چار میل کے اندر دو دو تین تین سکول کھل گئے ہیں اور کسی جگہ کئی کئی میلوں میں کوئی سکول ہی نہیں ہے۔

آپ نے بتایا کہ آئندہ سکول کھولنے کیلئے باقاعدہ سروے کیا جا رہا ہے۔

شری صراف نے اس بات کا اعتراف کیا کہ تعلیمی اداروں میں ڈسپلن کی بہت کمی واقع ہو گئی ہے اور تعلیمی معیار کافی حد تک گر چکا ہے۔ تعلیمی معیار گرنے کا کارن تیزی سے تعلیمی اداروں میں پھیلاؤ آپ نے بتایا۔

شری صراف نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ٹیچروں کو ترقی دینے کیلئے ایک معیار مقرر کیا گیا ہے لیکن آپ نے یہ نہیں بتایا کہ وہ معیار کس قسم کا ہے آپ نے یہ کہا کہ اگر ترقی کے سلسلہ میں کسی ٹیچر سے بے انصافی ہوئی ہے تو وہ اپنا اعتراض پیش کر سکتا ہے۔

قابلِ توجہ کمشنر صاحب جموں

موضع بھلوال موہو تحصیل اکھنور کے پٹواری بمبیچ لال عرف مہدی شاہ نے علاقہ میں اپنی ایک الگ سلطنت قائم کر رکھی ہے اور اس مہدی شاہ نے علاقہ کے لوگوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ لوگوں کے معمولی معمولی کاموں کے لئے بھی روپے - غرضیکہ اور لین دین سے کم تو کسی بات کیلئے وہ بادشاہ سلامت تیار نہیں ہوتا۔ پٹواری مذکور کی اندھیر گردی کے خلاف بار ہا ڈپٹی کمشنر صاحب جموں کے ہاں درخواستیں کی جا چکی ہیں۔ لیکن اسے کسی نے پوچھا تک نہیں۔ وہ شاید اس لئے کہ اکھنور کا تحصیلدار صاحب اس کا اپنا ہے۔ اب جب لوگ زچ لینے کے لئے بھی اس کے پاس گئے۔ تو گھڑے سے کم بات ہی نہیں ٹھہرتی تھی۔ ہماری جناب ڈپٹی کمشنر صاحب جموں سے درخواست ہے کہ پٹواری مذکور جو ہمارے ہاں عرصہ چار پانچ سال سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہے کو یہاں سے تبدیل کر کے نجات دلائی جائے۔

(پبلک علاقہ بھلوال موہو تحصیل اکھنور)

الٹے روزے گلے پڑ گئے

ڈوڈہ سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خواجہ عبدالغنی مدیر "للکار" اخبار جاری کرنے کا ڈیکلریشن حاصل کرنے کیلئے گذشتہ تین ماہ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈوڈہ کو درخواست دے رکھی ہے لیکن بجائے اس کے عبدالغنی مذکور کو اخبار کا ڈیکلریشن دینے کی ہاں یا نہ کی جائے۔ ڈی سی صاحب ہیں کہ اسے روز دفتر میں بلا کر بٹھا دیتے ہیں اور جب دفتر بند ہونے لگتا ہے تو جناب افسر صاحب کہہ دیتے ہیں کہ کل آنا۔ آپ کا کام کر دیں گے چنانچہ کل کل کرتے تین ماہ کا عرصہ گذر گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ درخواست کنندہ پریشان ہو رہا ہے کہ اس نے یہ مصیبت خواہ مخواہ کیوں مول لے لی ہے اور سننے والے بھی حیران ہیں۔ کہ یہ پریس کی عجیب آزادی ہے۔ "گئے تھے نماز بخشانے۔ الٹے روزے گلے پڑ گئے۔"

ا-ن-م

کشتواڑ میں قحط!

(بقیہ صفحہ اول سے آگے)

تحصیل سے قحط زدہ حصّوں سے لوگ ہجرت کر رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ بھی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ فصل کی خرابی کے بعد غلہ کی قلت اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ کہ ایک تو مرکز خراب ہو گئی تھی۔ اور دوسرے تحصیلدار نے سٹور میں جتنا غلہ تھا۔ بلیک مارکیٹ کر کے کچھ خاص لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ اور اب جو تھوڑا بہت غلہ پہنچا ہے۔ اس کی بھی بلیک مارکیٹ ہو رہی ہے۔ ایک طرف تو لوگ بھوکوں مر رہے ہیں۔ ہر طرف ہاہاکار مچی ہوئی ہے۔ اور دوسری طرف سرکاری حاکم بلیک مارکیٹ کر کے سرمایہ اکٹھا کرتے اور عیش و عشرت کا سامان پیدا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ نیز مظلوموں کو غلہ دینے کی بجائے ان کے ساتھ نہایت انسانیت سوز طریقوں سے پیش آ رہے ہیں۔

شری راجندر سنگھ کی تقریر

(بقیہ صفحہ ۵ سے آگے)

شری راجندر سنگھ ممبر اسمبلی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ریلیف کی تقسیم میں من مانیوں سے کام لیا گیا ہے۔ اور عوام کی چیخ و پکار جاری ہے۔ ڈپٹی کمشنر ڈوڈہ نے جو اندھیر گردی مچا رکھی ہے۔ رکھا ہوا ہے اپنے آپ کو بچانے کے لئے وہ نیشنل کانفرنس کی آڑ لے رہا ہے۔ لیکن وقت آئے گا کہ حکومت کو ڈپٹی کمشنر کی طرف سے مچائی گئی نا انصافی کے لئے جواب [illegible] دینا پڑیگا۔ آپ نے لوگوں کو یقین دلایا کہ وہ ان کی آواز حکومت کے بہرے کانوں تک پہنچانے کا جتن کریں گے۔

بزم ادب سانبہ کا چناؤ

سانبہ ۱۵ نومبر۔ یہاں شری سوہن لال سپولیہ کی صدارت میں ادب اور کلام سے شوق رکھنے والے لوگوں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں بزم ادب سانبہ کا قیام عمل میں لانے کا فیصلہ کیا گیا اور مندرجہ ذیل اصحاب عہدیداران چنے گئے۔

پردھان:- سوہن لال سپولیہ
سیکرٹری:- گوبند رام جی
خزانچی:- شری درگا داس جی

شاہ عراق کا دورہ بھارت

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ عراق کے شاہ فیصل ڈاکٹر راجندر پرشاد کی دعوت پر ۴

ضلع ڈوڈہ میں ریلیف کی غلط تقسیم عوام کی طرف سے تحقیقات کا مطالبہ

ڈوڈہ ۲۶ نومبر۔ ضلع ڈوڈہ میں فلڈ ریلیف کی تقسیم کے سلسلہ میں ڈپٹی کمشنر اور اس کے ساتھی کارندوں نے جس ڈھنگ سے بندر بانٹ کی ہے۔ اس سے ضلع بھر میں ایک ہیجان سا پیدا ہو گیا ہے۔ اور ریلیف کی غلط تقسیم کے سلسلہ میں اپوزیشن پارٹیوں کے علاوہ نیشنل کانفرنس ڈوڈہ نے بھی شدید قسم کے الزامات لگائے ہیں۔ اور فوری تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ریلیف تقسیم کرنے والوں نے اچھے اچھے کمبل اور دوسرے قیمتی کپڑے خود رکھ لئے ہیں۔ یا یار لوگوں کو دے دیئے ہیں۔ غریب اور مستحق لوگ منہ دیکھتے رہ گئے ہیں۔ اس کے علاوہ نقد امداد بھی غیر مستحق لوگوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ اور بیشتر غریب مصیبت زدہ لوگ ابھی تک سرکاری امداد کی طرف آنکھیں لگائے بیٹھے ہیں۔ کئی اطلاعات ملی ہیں۔ کہ کئی ایسے لوگوں کو بھی کمبل اور تین تین چار چار سو روپیہ نقد دیا گیا ہے جن کا قطعاً کوئی نقصان نہیں ہوا تھا۔ اور جو پچاس پچاس ہزار روپے سے بھی زائد جائیداد کے مالک ہیں۔ لیکن غریبوں اور تباہ حال لوگوں کو دھکے دیئے جاتے ہیں۔

(ن ن)

منسٹری حاصل کرنے کیلئے خوشامد کے بعد دوسرے حربوں کا استعمال

فرقہ وارانہ قسم کا زہریلا پروپیگنڈہ اور فضا کو بگاڑنے کی کوششیں!

جموں ۲۲ نومبر۔ پونچھ سے خبریں موصول ہوئی ہیں۔ کہ پونچھ کے کانفرنسی ممبر اسمبلی نے اپنے علاقہ میں فرقہ وارانہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے۔ اور مسلمانوں میں اپنی کھوئی ہوئی ساکھ بحال کرنے کے لئے گمراہ کن زہریلی قسم کا پرچار کرنے کے ساتھ ساتھ ریاستی اقلیتوں کو کھلے بندوں دھمکیاں دینی شروع کر دی ہیں۔ اسی قسم کے پروپیگنڈہ کی خبریں۔ بھلیس اور بھدرواہ سے بھی موصول ہوئی ہیں۔ کہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والے بھلیس کے ممبر اسمبلی مسٹر کوتی نے بھی ایسے ہی عوام کو گمراہ کرنے کے لئے پرانے ہتھکنڈوں سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ اور علاقہ میں فضا کو مکدر کرنے کے لئے نہایت ہی زہریلی قسم کا پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے۔

اس سلسلہ میں سیاسی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ جو حضوری اور آستانبوسی کر کے منسٹری حاصل کرتے میں ناکام رہنے کے بعد اب یہ لوگ دوسرے طریقوں سے بخشی صاحب پر دباؤ ڈالنے کے لئے اس قسم کا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ تاکہ شاید سوگامی اور نرالی کا ہمنوا رہی ان کی خواہش پوری کرنے میں کارگر ثابت ہو سکے۔

(بقایا صفحہ ۵ سے)

تعمیل کرنے سے انکار کانفرنسی ممبروں کی منطق

جموں ۲۶ نومبر۔ انتخابی عذرداریوں کی سماعت سری نگر کے بعد اب جموں میں شروع ہو گئی ہے۔ پتہ چلا ہے۔ کہ اکثر نیشنل کانفرنسی ممبر اسمبلی ٹریبونل کی طرف سے اطلاع کے لئے جاری ہونے والے نوٹسوں میں تعمیل کرنے میں اپنی جماعت کے "دستور مشق" اصولوں سے کام لے رہے ہیں۔ اور کئی کئی دفعہ سمن جاری ہونے کے باوجود وقت کو ٹال رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں آج جموں سیکرٹریٹ میں ایک دلچسپ واقعہ دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ ریاستی کمیشن آف کنٹرول۔ شری ایوب خان اور کلبیر سنگھ کے ساتھ سیکرٹریٹ کے [illegible] کے پاس کھڑے باتیں کر رہے تھے۔ کہ ایک پرجا پریشد کا ورکر چپڑاسی کو [illegible] لایا کہ ریاستی کمیشن کی سمن پر اطلاع کروا دو۔ لیکن جب انہوں نے چپڑاسی کو اپنی طرف آتے دیکھا تو جلدی سے چل پڑے۔ لیکن جب چپڑاسی بھاگ کر ان کے پیچھے تیزی سے آوازیں لگاتا ہوا آیا تو کانفرنسی لیڈر دوڑ پڑے۔ لیکن چپڑاسی دوڑ کر ان کے آگے کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا صاحب دوڑتے کیوں ہو۔ اطلاع کر دو دیکھنے والے حیران رہ گئے۔ کہ لیڈر کر کیا ... رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاستی کمیشن نے سمن پر تعمیل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور چپڑاسی کو کہا ہے۔ کہ تعمیل کرنے کی ہم کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تعمیل کروانے کے لئے گھر پر آؤ۔

پرائیویٹ میڈیکل پریکٹیشنرز کا چناؤ

آج مورخہ ۱۱/۷ کو پرائیویٹ میڈیکل پریکٹیشنرز آف جموں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں حسب ذیل عہدیداروں کا چناؤ عمل میں لایا گیا۔

(۱) پریذیڈنٹ شری شو لال جی شرما
(۲) وائس پریذیڈنٹ شری پیارے لال جی ورما۔
(۳) سیکرٹری شری ہری رام جی گپتا
(۴) وائس سیکرٹری۔ سیکرٹری شری [illegible] لال
(۵) خزانچی شری پریم چند جی گپتا
(۶) پروپیگنڈہ سیکرٹری۔ شری [illegible] لال جی گپتا۔

دلی میونسپلٹی کی تشکیل نو کا اعلان

دلی ۲۳ نومبر۔ ۲۵ نومبر سے اپنی میعاد ختم ہونے پر دلی میونسپلٹی ایک نامزد کمیٹی کی حیثیت سے اپنی ہستی کو برقرار رکھے گی۔ اس سلسلہ میں دلی کے چیف کمشنر کی طرف سے حسب ذیل نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے۔ چیف کمشنر نے دلی میونسپل کمیٹی کی از سر نو تشکیل کر دی ہے۔ اور موجودہ ممبروں اور موجودہ پریذیڈنٹ کو ایک بار پھر کمیٹی کے ممبر اور صدر مقرر کیا ہے نامزد ممبروں سمیت کمیٹی کے کل ممبروں کی تعداد اس وقت ۸۰ ہے۔ جہاں تک دلی کارپوریشن کے قیام کا تعلق ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دلی کارپوریشن بل ۲۵ یا ۲۶ نومبر کو لوک سبھا میں پیش ہو جائے گا۔ اور کارپوریشن کے انتخابات آئندہ ماہ مارچ یا اپریل میں ہو جائیں گے۔

چھمب میں بارودی سرنگ کی آمد

پاکستانی جاسوس فرار ہو گیا!

جموں ۲۳ نومبر۔ جموں اور کشمیر بارڈر پولیس نے ویرہ وار چھمب کے علاقہ میں جو یہاں سے ۷۰ میل دور ہے۔ ایک بارودی سرنگ برآمد کی ہے۔ جس کے بارے میں خیال ہے۔ کہ اسے کسی پاکستانی جاسوس نے رکھا تھا۔ یہ سرنگ پورے ساز و سامان سے لیس تھی۔ پاکستانی جاسوس کو جب یہ علم ہوا کہ اس کا تعاقب کیا جا رہا ہے تو وہ سرنگ پھینک کر فرار ہو گیا۔ سرنگ کی بیٹری پر "پاکستان میں بنا ہوا" کے الفاظ صاف طور پر لکھے تھے۔

۴ بھارت کا دورہ کریں گے۔ آپ نے دورہ کے پروگرام کو طے کرنے کے لئے ایران دلی اور عراق میں نامہ و پیام چل رہا ہے۔ شاہ فیصل کے ہمراہ ولی امیر عبد اللہ اور کئی درباری اور ہوائی بحری اور بری فوج کے افسر آئیں گے۔ ۴ سے ۱۶ ارفروری کو بھارت آرہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ فیصل دو ہفتہ تک [illegible]

پبلشرز پریس جموں میں زیر اہتمام گوپالداس سیٹھ ہیڈ پرنٹر پبلشرز چھپکر دفتر اخبار "سودیش" جموں سے جاری ہوا۔

کشمیر میں رائے شماری کا راگ الاپنے والوں کو ہندوستان کی تقسیم کے موقعہ پر رائے شماری کا خیال کیوں پیدا نہ ہوا

جے سودیش جموں

ٹیلیفون ۲۳۲ — ۳۲۷

جلد ۳ | مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۹

بھارت ماتا کی تقسیم انگریز کی ایک سازش ہے۔ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کا بیان

جموں۔ ۲ دسمبر۔ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد نے آج یہاں ایک بیان میں کہا ہے کہ انگریز کے اشارہ پر پاکستانیوں کا ناچ اور کشمیر کے سوال پر انگریزی نمائندوں نے سکیورٹی کونسل میں جو چالیں چلنی شروع کر رکھی ہیں، اِن کی موجودگی میں عیاں ہو جاتا ہے کہ پاکستان کا قیام انگریز کی ایک گہری سازش کے تحت عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کا مقصد پھر سے ہندوستان میں اپنا اقتدار قائم کرنا اور بھارت کی آزادی کو بین الاقوامی طور پر ختم کرنا ہے۔ مدنہ کشمیر میں رائے شماری کا راگ الاپنے والوں کو بھارت ماتا کے دو ٹکڑے کرنے کے موقعہ پر (باقی صفحہ پر)

قانون ساز اسمبلی کا سپیکر اور ڈپٹی سپیکر نیشنل کانفرنس کی تنظیمی سرگرمیوں میں حصہ لے کر جمہوریت کا مذاق اُڑا رہے ہیں!

برسرِ اقتدار پارٹی کی غیر جمہوری کارروائیوں کی مذمت۔ جنرل سیکریٹری پرجا پریشد کا اظہارِ حقیقت

جموں۔ ۴ دسمبر۔ شری رام ناتھ ایڈوکیٹ جنرل سیکریٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد نے آج یہاں ایک بیان میں کہا ہے کہ دُنیا بھر کے جمہوری ملکوں میں یہ روایت چلی آرہی ہے کہ آنریبل سپیکر اور ڈپٹی سپیکر اسمبلی کے لئے اِن عہدوں پر چُنے جانے کے بعد اس امر کا اعلان کر دیتے ہیں کہ بطور پارٹی اُن کا کسی سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اور وہ اُن جماعتوں کے آئے دن کے سیاسی جھمیلوں میں نہیں اُلجھنے جو اُن کا ٹکٹ پر وہ اسمبلی کے ممبر بنے ہوئے ہیں سن ۱۹۳۷ء میں جب شری بی۔ جی کھیر یو۔ پی اسمبلی کے سپیکر منتخب ہوگئے تو انہوں نے ہاؤس میں اس بات کا اعلان کیا تھا کہ آج سے وہ کسی پارٹی کے آدمی نہیں رہے۔ اُنہوں نے اسی دن سے انڈین نیشنل کانگریس سے اپنے تعلقات قطع کر لئے اور اپنی قابلیت کے مطابق سپیکر کے طور پر خدمات سر انجام دیں۔ یہی پوزیشن شری ماولنکر (سورگباشی) آنریبل سپیکر لوک سبھا کی تھی۔ لیکن ریاست جموں و کشمیر میں واقعات کی رفتار مختلف ہے۔ اور یہاں پر جمہوری طریق پر عمل نہیں کیا جا رہا ہے۔ شری رام ناتھ جی نے بتایا ہے کہ ریاستی اسمبلی میں لیقین دہانیوں کے باوجود یہاں کے آنریبل سپیکر لیجسلیٹو اسمبلی نے ضلع ڈوڈہ میں نیشنل کانفرنس کے جلسوں میں بھاشن دئے ہیں۔ اور ڈپٹی سپیکر اُن سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں اور انہوں نے پراونشل نیشنل کانفرنس کی صدارت قبول کر رکھی ہے جبکہ نیشنل کانفرنس کی تنظیم کا ایک سرگرم اور ذمہ دار عہدہ ہے۔ اِن حالات میں آنریبل ممبران اسمبلی کے اِن دو اہم عہدیداران سے انصاف کی کیا توقع کر سکتے ہیں؟ شری رام ناتھ نے مزید کہا ہے کہ وہ بھلے ہی اپنی صفائی میں کچھ کہتے پھریں لیکن یہ امر انتہائی طور پر قابلِ مذمت ہے۔ آپ نے اپنے بیان میں اس بات کی بھی مذمت کی ہے کہ کئی ایک سٹیٹ منسٹر گورنمنٹ اور ریاست کا کوئی کام کرنے کی بجائے صرف نیشنل کانفرنس کی تنظیمی سرگرمیوں میں ہی لگے ہوئے ہیں اور خزانۂ عامرہ سے بلاوجہ بھاری تنخواہیں وصول کر رہے ہیں۔

بارہ پچھے تیرہ لاگی" ضرورت سے زیادہ سینکڑوں افسروں کی بھرتی

جموں۔ ۳ دسمبر۔ ایک اطلاع کے مطابق اس وقت ریاست میں ۷۰ کے قریب تحصیلدار اور ۱۴۰ سے اُوپر نائب تحصیلدار لگائے جا چکے ہیں۔ جبکہ پاکستانی مقبوضہ علاقوں کو چھوڑ کر موجودہ حالت میں ریاست جموں و کشمیر کی کُل چالیس کے قریب تحصیلیں اور نیابتیں ہیں۔ گویا ضروری اسامیوں کے لئے مناسب آدمیوں کی تلاش کی بجائے اپنے قریبی لوگوں کو افسر لگانے کے لئے حکمرانوں نے آسامیاں پیدا کی ہیں اور مزید لوگوں کو بھرتی کیا جا رہا ہے۔

پتہ چلا ہے کہ تحصیلوں میں لگائے گئے تحصیلداروں میں سے صرف ایک درجن کے قریب ایسے ہیں جو تربیت یافتہ ہیں اور جن میں کچھ ایک کو کنفرم کیا گیا ہے۔ باقی سب کو عارضی طور پر لگایا گیا ہے۔ اِسی طرح نائب تحصیلداروں کی حالت ہے۔ اور ان لوگوں کو عارضی طور پر (Officiating) لگے ہوئے چھ چھ اور آٹھ آٹھ سال کا عرصہ گزرنے لگا ہے مگر انہیں کنفرم نہیں کیا جاتا ہے۔ اور نہ کوئی سینیارٹی لسٹ بنائی گئی ہے۔ حالانکہ کشمیر سول سروس رُولز کے مطابق کوئی بھی شخص کسی ایک عہدہ پر تین ماہ سے زائد عرصہ کے لئے آفشیٹ (Officiate) نہیں کر سکتا۔ مگر یہاں عرصہ چھ چھ سال سے تحصیلدار اور نائب تحصیلدار ہی نہیں قانون اور ضابطہ کی دھجیاں اُڑا کر لگائے گئے ہیں۔ بلکہ بیشتر ڈپٹی کمشنر بھی اِسی طرح لگائے گئے ہیں۔ جو نا تربیت یافتہ ہیں اور کنفرم نہیں ہوئے ہیں۔

سابقہ منشیر مال اور آج کے "ڈیموکریٹ" شری میر قاسم نے اپنے وقت میں محکمہ مال میں اندھیر گردی مچانے میں کمال کیا ہی تھا مگر نئے منشیر مال شری دینا ناتھ مہاجن نے تو انہیں بھی مات کر دیا ہے۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ اُنہوں نے حال ہی میں اپنے نزدیکی ایک ایسے شخص کو ہیرانگر میں تحصیلدار لگایا ہے جو میٹرک پاس اور ان کا الیفائیڈ ہے۔ نیز جسے قانون کی کوئی واقفیت نہیں۔ مگر تحصیلدار مذکور کو مجسٹریٹ فسٹ کلاس کے اختیارات حاصل ہوں گے۔ کیونکہ ہیرانگر میں دُوسری کوئی عدالت نہیں ہے۔

ضلع ڈوڈہ کو قحط زدہ علاقہ قرار دے کر سپلائی کے انتظامات بہتر بنائے جائیں

سرکاری افسروں کی لُوٹ کھسوٹ کو روکنے کیلئے اقدامات کئے جائیں۔ شیخ عبدالرحمن کا بیان

جموں۔ یکم دسمبر۔ شیخ عبدالرحمن ممبر ایگزیکٹو کمیٹی جموں و کشمیر پرجا پریشد نے آج یہاں ایک بیان میں بتایا ہے کہ ضلع ڈوڈہ میں غلہ کی شدید قلت پیدا ہو چکی ہے۔ اور کشتواڑ تحصیل کے مختلف علاقوں سے بھوک مری کی انتہائی تشویشناک اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ آپ نے مطالبہ کیا ہے کہ ضلع ڈوڈہ کو ایک قحط زدہ علاقہ قرار دیا جائے۔ اور غلہ کی قلت سے پیدا شدہ صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام پارٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جائے جن کی دیکھ ریکھ میں غلہ کی تقسیم کی جائے۔ تا کہ انسانیت دشمن بڑے بڑے سرکاری افسروں کی طرف سے کی جا رہی بلیک مارکیٹ اور من مانیوں کا خاتمہ ہو سکے۔ لیکن اگر گورنمنٹ کو یہ تجویز بھی منظور نہ ہو تو غلہ کی تقسیم کے سلسلہ میں کسی ایماندار افسر کو مقرر کیا جائے جو خاص طور پر مچی ہوئی دھاندلی کی جانچ پڑتال کرے اور غلہ کی تقسیم کسی قاعدے اور اصول سے کروائے۔

سکیورٹی کونسل نے کشمیر کے متعلق ترمیم شدہ اینگلو امریکن ریزولیوشن پاس کر دیا

نیویارک۔ ۳ دسمبر۔ آج سکیورٹی کونسل نے مسئلہ کشمیر پر اینگلو امریکن ریزولیوشن سویڈش ڈیلیگیٹ مسٹر جارنگ کی ترامیم کے ساتھ منظور کر لیا۔ ریزولیوشن کے حق میں گیارہ میں سے دس دیشوں نے ووٹ دئے۔ روس غیر جانبدار رہا۔ کسی نے خلاف ووٹ نہ دیا۔ رائے شماری سے پہلے شری کرشن مینن نے اعلان کیا کہ ہند کو ترمیم شدہ ریزولیوشن قابلِ قبول نہیں۔ شری مینن نے کہا کہ اُن کی حکومت کی طرف سے اُنہیں یہ اعلان کرنے کی ہدایات موصول ہوئی ہیں کہ ہم اس ریزولیوشن کو منظور نہیں کر سکتے۔ شری مینن نے کہا کہ ہندوستان کو صرف ایک ہی قسم کا ریزولیوشن منظور ہو سکتا ہے جس میں پاکستان کو کشمیر سے اپنا غاصبانہ قبضہ ختم کرنے کو کہا جائے۔ آپ نے کہا کہ جہاں تک ہند کا تعلق ہے کشمیر کا مسئلہ محض جارحانہ حملہ کا ہے۔ اور ہمارا کیس یہ ہے کہ یہ جارحانہ حملہ ختم ہونا چاہیئے۔ شری مینن نے اعلان کیا کہ ہند سرکار ڈاکٹر گراہم کا اتحادی نمائندے کے طور پر نہیں بلکہ ایک مہمان کے طور پر سواگت کرنے کے لئے تیار ہے۔ وہ اپنی روایتی مہمان نوازی سے منہ نہ موڑے گی لیکن جہاں تک مسئلہ کشمیر پر بات چیت کا تعلق ہے ہم ہند سرکار اپنے آپ کو اس ریزولیوشن کا پابند نہیں سمجھتی۔

پاکستان کشمیر کو کہاں حاصل کر سکتا ہے

برطانیہ کے دو اہم اخبارات کی رائے

لنڈن کے مشہور و معروف اخبار "نیو سٹیٹس مین اینڈ نیشن" نے ایک آرٹیکل میں مسئلہ کشمیر پر تبصرہ کرتے ہوئے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ:

"پاکستان کشمیر کو کہاں حاصل کر سکتا ہے جبکہ کشمیر کی جنگ بندی کے بعد پاکستان نے تمام معاہدات اور شرائط کی خلاف ورزی کی ہے جو معاہدات اس نے بھارت کے ساتھ کئے تھے ان معاہدات کی خلاف ورزی کرنے کے بعد پاکستان چاہتا ہے کہ کشمیر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو بھڑکایا جائے تاکہ اس طرح کشمیر کو حاصل کیا جا سکے۔"

آگے چل کر اس اخبار نے مزید لکھا ہے کہ "کشمیر کے مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانے کے نتائج یہ ہو سکتے ہیں کہ بھارت کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات خراب ہوں گے جس سے ایک مرتبہ پھر خون خرابہ شروع ہو جائیگا حالانکہ آج ہندوستان کے ہندو مسلمان اور سکھ آپس میں شیر و شکر ہیں کسی بھی قسم کی شکر رنجی ان میں نہیں ہے ان حالات میں بھارت پاکستان کی یہ خواہش پوری کرنے کیلئے تیار نہیں ہو سکتا اور نہ ہونا چاہیئے۔"

ایک اور مشہور اخبار "اکانومسٹ" نے بھی پاکستان کے حکمرانوں کی اقلیتوں پر ظلم توڑنے کی مذمت کی ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ "سکیورٹی کونسل میں کشمیر سے متعلق پاکستان کا کیس کمزور ہو گیا ہے کیونکہ آئینی اور قانونی طور پر کشمیر ہندوستان سے وابستہ ہو چکا ہے۔"

آگے چل کر اخبار نے لکھا ہے کہ "پوربی پاکستان کے ہندو شہریوں میں سلامتی کا احساس پیدا کرنے میں پاکستان ناکام رہا ہے اس بنا پر بھی ہندو پاکستان میں تناؤ بڑھ رہا ہے۔" اخبار نے پاکستانی حکمرانوں کی مذمت اور حکومت ہندوستان خاص کر پنڈت جواہر لال جی نہرو کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"پوربی پاکستان سے ہندوؤں کا نکاس اور بھارت میں پاکستان سے مسلمانوں کی واپسی اور ان کی بحالی یہ ثابت کر سکتا ہے کہ کون ملک اپنی اقلیتوں سے بے انصافی کر رہا ہے۔" پاکستان کے متعلق یہ رائے پاکستان کے حامی اور حمایتی ملک برطانیہ کے دو سرکردہ اور اہم اخبارات کی ہے۔

اپنے ہی ان اہم اخبارات کی رائے کے اظہار سے پاکستان کے حمایتی برطانیہ کی رجعت پسند حکومت کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کا کٹھ پتلی پاکستان جسکی وہ سلامتی کونسل میں حمایت کرتے رہے ہیں کتنے پانی میں ہے، اور بھارت کے نقش اقدامات کی کس قدر عقیدت ہے۔

صدر ریاست شری کرن سنگھ نے دہلی یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کی

نئی دہلی ۳۰ نومبر۔ آج یہاں شری سی۔ ڈی دیش مکھ نے دہلی یونیورسٹی کے کانووکیشن میں کانووکیشن ایڈریس پڑھا۔ جن طلباء کو ڈگریاں دی گئیں۔ ان میں صدر ریاست یوراج کرن سنگھ کو یونیورسٹی کے وائس چانسلر شری وی کے آر وی راؤ نے ماسٹر آف آرٹس کی ڈگری دی +

کشمیریوں کی ابتر حالت

پاکستان میں مقیم کشمیریوں کی حالت بہت ابتر ہو گئی ہے اور وہ بے خانماں برباد دربدر بھٹک رہے ہیں۔ لاہور کے اخبار "نوائے وقت" نے ان کشمیریوں کی زبوں حالی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کشمیریوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح کیمپوں میں رکھا گیا اور ان سے کہا گیا کہ وہ اپنے مستقبل کے فیصلے کا انتظار کریں کیمپ کی کاہل اور بے کار زندگی سے ان کی صحت خراب ہو گئی اور کیریکٹر میں بھی بہت برا اثر پڑا۔ ان لوگوں نے حکومت سے بارہا درخواست کی کہ انہیں زمین الاٹ کر دی جائے لیکن حکومت نے اس سلسلہ میں کوئی قدم نہیں اٹھایا آخر ۱۹۵۶ء میں یہ اعلان کیا گیا کہ ڈیڑھ لاکھ کشمیریوں کو جھنگ کے علاقے میں بسایا جائیگا۔ لیکن ابھی تک اس ضمن میں عملاً کچھ نہیں کیا گیا۔

کشمیریوں کے ساتھ بدسلوکی کی کوئی یہ پہلی مثال نہیں ہے "انجام" کراچی کے مطابق سندھ کے ضلع تھر پارکر کے ایک گاؤں اجری میں پچاس کشمیری کنبوں کو گاؤں سے نکال دیا گیا ہے ۱۹۴۹ء میں ان کنبوں کو چھ سو ایکڑ زمین الاٹ کی گئی تھی۔ انہوں نے پانچ سال سخت محنت کر کے اس زمین کو قابل کاشت بنا لیا۔ اب اچانک انہیں وہاں سے بے دخل کر دیا گیا ہے۔ ان کشمیریوں نے حکومت سے اس سلسلہ میں شکایت کی لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی کیونکہ ان بے چاروں کا کہیں کوئی رسوخ نہیں ہے +

کشمیری مہاجروں کی حالت ابتر

پاکستان میں کشمیری مہاجروں کی حالت اور بھی ابتر ہو گئی ہے اس بات کا اعتراف مقبوضہ کشمیر کے نام نہاد صدر ابراہیم نے اخبار نویسوں کے ساتھ بات چیت میں کیا سردار ابراہیم کو لاہور میں جب اخبار نویسوں نے پاکستان اور مقبوضہ علاقے میں کشمیری مہاجرین کی حالت کے بارے میں رائے ظاہر کرنے کیلئے کہا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کی آبادکاری کی رفتار بالکل غیر تسلی بخش ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ پاکستان میں سیاسی استحکام کے فقدان کی وجہ سے کشمیر کے تصفیہ پر بھی برا اثر پڑا ہے +

کشمیر یونیورسٹی سب آفس کا ناقص انتظام اور طلباء کی پریشانی

جموں ۱۲ دسمبر۔ کشمیر یونیورسٹی کی طرف سے بھوشن، پربھاکر کے امتحان کے لئے داخلہ بھیجنے کی آخر تاریخ ۲۹ نومبر ۱۹۵۷ء مقرر کی گئی تھی۔ مگر آج ۱۲ دسمبر تک یونیورسٹی کے جموں آفس میں داخلہ کے فارم نہیں پہنچے ہیں اور امتحان دینے والے طلباء دربدر ہو رہے ہیں۔

یونیورسٹی کا آفس پہلے شہر کے سنٹر میں رنبیر ہائی سکول کے ساتھ ہی تھا۔ مگر اب یہاں سے تبدیل کر کے نہر کی طرف شہر کے ایک کونے پر لے جایا گیا ہے جس سے متعلقین کو سخت پریشانی ہو رہی ہے اس کے علاوہ جموں میں یونیورسٹی آفس برائے نام ہے بجز ایک کلرک کے سوائے کوئی انتظام نہیں ہے اور اس سب آفس سے کوئی کام نہیں ہو سکتا ہے طلباء میں اس ناقص انتظام کی وجہ سے از حد بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے اس طرف ارباب یونیورسٹی کو فوراً توجہ دیکر انتظام میں فوراً اصلاح کرنی چاہیئے +

Office of the Superintendent S.M.G.S Hospital JAMMU.

NOTICE

Applications are invtied for stipendiary Nurses in the training School attached to the SMGS Hospital, Jammu. Minimum qualification for admission to the Training Class is middle pass and age should be between 17 to 25 years. The selected candidates will be eligible for a stipend of Rs. 50/- p. m. for the period of training which lasts for four years (three years in general Nursing and one year in Midwifery). After completion of training, the successful candidates will be appointed as Nurses in the grade of 70-6-130 plus Board allowance and Uniform allowance and will be bound to serve the Medical Department in the State for 5 years and will have to execute the agreement to this effect.

The following certificates should be enclosed in original or attested copies thereof with the applications.

1. University Middle Pass Certificate.
2. Hereditary State Subject certificate
3. Consent of the Guardian.
4. Character certificate from a Magistrate.

The applications with the above certificates must reach the office of the undersigned within one week.

Sd/-
Superintendent
SMGS Hospital Jammu.

ایڈیٹوریل

"جے سوُدیش" جموں

مورخہ ۶ ردسمبر ۱۹۵۷ء

بخشی جی جواب دو!

وزارت عظمےٰ کی کرسی سنبھالنے کے بعد ماہ ستمبر ۱۹۵۳ء میں بخشی غلام محمد نے عجائب گھر گراؤنڈ جموں میں پبلک جلسہ میں تقریر کی۔ اور اس تقریر میں آپ نے نہایت ہی صاف بیانی سے کام لیتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا کہ "لوک راج" سرکار کے قیام کے دوران گذشتہ چھ سالوں میں جس قدر رشوت ستانی ہوئی ہے اتنی رشوت ستانی ریاست جموں وکشمیر میں ڈیڑھ سو سالوں میں بھی نہیں ہوئی ہوگی۔ بخشی صاحب کی اس صاف گوئی کا ہر جگہ خیر مقدم کیا گیا۔ اور لوگوں نے سوچا کہ بخشی صاحب نے رشوت ستانی کی بدعت کو بُری طرح محسوس کیا ہے۔ چنانچہ رشوت خور حاکموں کے ظالم ہاتھوں سے جنتا کو اب ضرور نجات ملے گی۔ راشی اور ظالم افسروں سے پوچھ تاچھ ہوگی۔ اُن کے کان کھینچے جائیں گے جس سے ایڈمنسٹریشن میں پھیلی ہوائی طوائف الملوکی کا خاتمہ ہوگا۔ بخشی صاحب کی اس تقریر کے بعد لوگوں کو اس سے زیادہ مسرت اُس وقت ہوئی جبکہ رشوت ستانی کا قلع قمع کرنے کے نام پر ایک اینٹی کورپشن بورڈ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ لیکن اینٹی کورپشن بورڈ کے قیام کے کچھ ہی عرصہ بعد جب نتائج "تین کانے" نکلنے شروع ہو گئے تو دکھی اور مظلوم عوام کو اور بھی مایوسی ہوئی۔ رشوت ستانی اور لُوٹ گھسوٹ کے دور میں برابر اضافہ ہوتا گیا۔ تین سال کے قریب یہ اینٹی کورپشن بورڈ قائم رہا۔ لیکن اتنے لمبے عرصہ میں کوئی ایک کیس بھی سرے نہ چڑھ سکا۔ جب کبھی بورڈ کے متعلقہ ممبروں سے پُوچھا گیا کہ بھائی تم کیا کر رہے ہو تو یہی جواب ملا کہ ہم کیا کریں؟ اوّل تو ہمارے اختیار کچھ نہیں ہیں اور اگر کوئی رشوت لینے والا پھنس بھی جاتا ہے تو "اُوپر" سے کچھ نہیں کرنے دیا جاتا۔ خیر آخر رشوت کو ختم کرنے کی آڑ میں بورڈ ہذا پر لاکھوں نہیں تو ہزاروں روپیہ برباد کرنے کے بعد اسے توڑ دیا گیا ہے۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ یہ بورڈ بنایا کس لئے گیا تھا اور توڑا کیوں گیا؟ کیا رشوت ستانی ختم ہو چکی ہے؟ کیا اب رشوت خور حاکموں کو ایڈمنسٹریشن میں سے نکال دیا گیا ہے؟ کیا ظالم اور رشوت خور ملازموں ... نے ظلم کرنے سے توبہ کرلی ہے؟ مگر واقعات کی روشنی میں ان سب باتوں کا جواب نفی میں ملتا ہے۔ رشوت ستانی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ راشی ملازمین کی سرمایہ جمع کرنے کی ہوس اس قدر بڑھ چکی ہے کہ انہوں نے ملک کے غریب عوام کا خون تو درکنار رہا ہے ہڈیاں بھی چوس ڈالی ہیں۔ صرف اتنا ہی نہیں، ہندوستان کے عوام کے خون پسینے کی کمائی کا ہندوستان سے آنے والا روپیہ ریاست کے پسماندہ عوام کی بہتری پر خرچ ہونے کی بجائے حاکموں کی جیبوں میں جا رہا ہے۔ نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ عوام کی حالت دن بدن ابتر ہوتی جا رہی ہے۔ لوگوں کی بہتری کے نام پر خرچ کرنے کے باوجود بن کچھ نہیں رہا۔ روپیہ برباد ہو رہا ہے اور روپیہ برباد ہی نہیں ہو رہا ہے، برابری اور سوشلزم لانے کے زور دار نعروں کے سلئے نئے نئے بڑے بڑے سرمایہ دار جنم لے رہے ہیں۔ نتیجہ کے طور پر ہم ترقی کرنے کی بجائے تنزل کی طرف بڑھ رہے ہیں اور اخلاقی گراوٹ کی گہری کھائیوں میں گرتے جا رہے ہیں۔ سرمایہ داری لعنت ہے اور اس لعنت کو ختم کرنے کا دعوےٰ کرنے والے ہمارے کانفرنسی حکمران اُسے خود جنم دے چکے ہیں۔ اور اب حالت یہ ہے کہ جب کسی جگہ رشوت ستانی کے متعلق بات چیت چل پڑتی ہے تو اکثر یہی سُننے میں آتا ہے کہ آخر یہ کب تک رہا ہے؟ چھوٹے افسروں یا ملازموں کو پُوچھنے کی بجائے پہلے اُن لوگوں سے پوچھا جائے جو کل تک معمولی معمولی کام کرتے تھے۔ آج اُن کے پاس کروڑوں اور لاکھوں روپیہ کہاں سے آ گیا ہے؟ کوٹھیاں اور بڑی بڑی جائدادیں کہاں سے بن گئی ہیں؟ کیا انہوں نے رشوت ستانی اور بے ایمانی نہیں کی ہے؟ کیا وہ اپنی گدیوں کو بچانے اور گناہوں کو چھپانے کے لئے آج لوگوں کو بے ایمانی نہیں سکھا رہے ہیں؟ کیا وہ لوگوں کو کورپٹ نہیں بنا رہے؟ چنانچہ یہ سب باتیں سُن کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ ہر طرف پھیلتی جا رہی اندھیر گردی کے ماحول میں پریشان ہو کر رہ جاتا ہے۔ مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ ان دُھند لکے (باقی صفحہ ۴ پر)

صادق جی آپ بتائیں!

نیشنل کانفرنس سے الگ ہونے کے بعد "جمہوری" نیشنل کانفرنس کے نیتا خواجہ غلام محمد صادق اور دوسرے رہنماؤں نے کئی بار اس بات کو دہرایا ہے کہ وہ ریاست جموں وکشمیر کو ہندوستان کے زیادہ سے زیادہ نزدیک لانے کے لئے کام کریں گے۔ دوسرے معنوں میں ان بیانات کے ذریعے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ وہ ہندوستان کے بڑے خیر خواہ اور دیش بھگت ہیں۔ لیکن اگر واقعات کو حقیقت کی کسوٹی پر پرکھا جائے تو حیرانگی ہوتی ہے اور کچھ ایسی باتیں سامنے آتی ہیں جو "جمہوری" نیشنل کانفرنس کے رہنماؤں کے آج کے بیانات سے بالکل متضاد ہیں۔ آج سے تقریباً ۵ سال پہلے آپ لوگ ریاست جموں وکشمیر کو خود مختیار اور آزاد رکھنے کے نعروں کی شیخ عبداللہ سے کسی بھی طرح کم حمایت نہیں کرتے تھے اور بعض اوقات تو شیخ عبداللہ سے بھی آگے نکل جاتے تھے۔ مگر ریاست کے ہندوستان سے مکمل الحاق کے لئے پرجا پریشد کے لاثانی آندولن سے ہندوستان کی رائے عامہ اس قدر بیدار اور مضبوط ہو گئی کہ کسی بھی سیاسی جماعت کو زندہ رکھنے کے لئے مخالف نظریہ لے کر کھڑا رہنا ناممکن ہو گیا تو ۱۹۵۳ء کے شروع میں ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی نے پینترا بدل لیا اور ریاست کے ہندوستان سے مکمل الحاق کی حمایت کر دی۔ کمیونسٹ پارٹی کے نظریہ میں تبدیلی کا کارن یہاں ہندوستان کے رائے عامہ کی بیداری سمجھا جا سکتا ہے۔ دوسرا بڑا کارن یہ بھی تھا کہ ریاست میں صادق دھڑے کی کمیونسٹ سرگرمیوں کے لئے اُسے اقتدار سے الگ کیا جا رہا تھا۔ کمیونسٹ نواز عنصر کو پیچھے پھینکنے کی کوششیں ہو رہی تھیں۔ صادق صاحب اور شیخ عبداللہ میں بُری طرح ٹھن چکی تھی۔ اور شیخ عبداللہ کا جھکاؤ کمیونزم سے ہٹ کر امریکہ کی طرف ہو گیا تھا۔ خیر ۹ ر اگست ۱۹۵۷ء کو شیخ عبداللہ کی گرفتاری پر صادق دھڑے کو راس آگئی اور وزارت و تنظیم میں ان کا طوطی بولنے لگا۔ کمیونسٹوں نے آزاد اور خود مختیار کشمیر کے نعرے کو چھوڑ کر ریاست کے ہندوستان سے الحاق کی حمایت تو کر دی تھی لیکن شیخ عبداللہ کی گرفتاری کے بعد جتنے بھی اہم مواقع پیدا ہوئے صادق صاحب اور اُن کے ساتھیوں نے بار بار اس بات کو دہرایا کہ محدود الحاق اُن کا قطعی اور آخری فیصلہ ہے۔ اور اس فیصلہ کو بدلنے کی کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس کے بعد ریاست کے لئے جب الگ آئین بنانے کا سوال پیدا ہوا۔ تو یہی لوگ پیش پیش تھے۔ ریاست کے لئے الگ آئین کی تشکیل کے موقعہ پر پرجا پریشد کی طرف سے احتجاج کرنے اور ریاست جموں وکشمیر میں الیکشن کمشنر کا دائرہ اختیار بڑھانے و سپریم کورٹ مکمل طور پر لاگو کرنے کے مطالبہ پر جمہوری نیشنل کانفرنس کے نرماتا ہی تھے جو آگے بڑھ بڑھ کر مخالفت کرتے تھے اور پرجا پریشد کے دیش بھگتی پر مبنی مطالبہ کو وطن دشمنانہ قرار دیتے تھے۔ مگر آج جبکہ حالات بدل چکے ہیں۔ آپ لوگوں سے اقتدار چھن چکا ہے تو ہندوستان سے نزدیک جانے کے آپ کے دعووں کو کیا سمجھنا چاہئے۔ سوال تو یہ ہے کہ ریاست کے لئے الگ آئین بنا کر آپ نے خود اپنے ہاتھوں ریاست اور ہندوستان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی ہے۔ آپ نے ریاست کے لئے الگ الیکشن کمشنر اور کئی ایسی باتیں آئین میں خود رکھوائی ہیں جنہیں آج نہ کوئی پسند کرتا ہے اور نہ اُس وقت پسند تھیں۔ مگر آج آپ لوگوں کا یہ کہنا کہ آپ ریاست کو ہندوستان کے زیادہ سے زیادہ نزدیک لے جانا چاہتے ہیں لوگوں کے دلوں میں شکوک پیدا کرتا ہے۔ اگر آپ لوگوں کے دلوں میں ہندوستان کے لئے پریم ہے، آپ بھارت ماتا کو ماں کے روپ میں سمجھتے ہیں اور سچے دیش بھگت ہیں تو آپ کو پہلے جواب دینا ہوگا کہ ریاست کو آزاد رکھنے کے نعرے بلند کرتے وقت آپ کو ہندوستان کا خیال کیوں نہ آیا ہوا؟ اگر آپ بھارت ماتا کے سچے سپوتر ہیں تو ریاست اور ہندوستان کے درمیان دیوار کھڑی کرتے وقت آپ کے دلوں میں کیوں رحم پیدا نہ ہوا؟ اگر آپ جمہوریت پسند ہیں تو اُس وقت سپریم کورٹ اور بھارت کے الیکشن کمشنر کا دائرہ اختیار ریاست میں کیوں نہ حاوی ہونے دیا؟ انتخابات کے موقعہ پر جمہوریت کا گلا کُند چھری سے ذبح ہونے پر آپ خاموش کیوں رہے ہیں اور محدود الحاق کی رٹ سے آپ کا مطلب کیا تھا؟

چنانچہ اب آپ کو عوام میں آنے سے پہلے اپنی غلطیوں کو تسلیم کرنا ہوگا۔ اپنے گناہوں کے لئے جنتا کی عدالت میں معافی مانگنی ہوگی اور اپنے آپ کو دیش بھگت ہونے کے لئے کئی پریکٹیکل یعنی امتحان دینے ہوں گے۔ اگر نہیں تو آپ کو جنتا جانتی ہے۔ وہ آپ لوگوں کے کردار کو قبول نہیں سکتی!

جے سودیش کے پریمیوں سے اپیل

جن سجنوں نے ابھی تک جے سودیش کا سالانہ چندہ ارسال نہیں کیا ہے یا ختم ہو چکا ہے اُن سے اپیل کی جاتی ہے کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ اخبار اُنہیں باقاعدہ طور پر ملتا رہے تو وہ اپنا چندہ فوری طور پر بھیجنے کی کرپا کریں۔

سالانہ چندہ — ۸ روپے

چھ ماہ کا چندہ — ۴/۸ روپے

(مینیجر)

پرجا پریشد نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کے ریاست جموں وکشمیر کے مستقبل سے متعلق ناپاک منصوبوں کے خلاف جدوجہد

وطن دشمن عناصر کو سرکاری ملازمتوں سے الگ کیا جائے ہیرانگر میں منصفی قائم کی جائے سرکاری ملازموں کو پارٹی پروپیگنڈ

پرجا پریشد تحصیل ہیرانگر کے کار

ہیرانگر۔ ۳ دسمبر۔ گذشتہ ہفتہ موضع گگوال میں پرجا پریشد تحصیل ہیرانگر کے کارکنوں کا دو روزہ سمیلن ہوا جس میں تحصیل بھر سے چار سو کے قریب کارکنوں نے حصہ لیا۔ اجلاس کی صدارت شری لدرمنی جی سانگڑہ تحصیل پردھان نے کی۔ شری جوالا پرکاش جی گپتا بی۔ اے۔ ایل ایل بی صدر استقبالیہ کمیٹی نے اجلاس کی کاروائی شروع کرتے ہوئے کارکنوں کا خیر مقدم کیا اور عوام کے مسایل پر روشنی ڈالی۔

شری لدرمنی جی سانگڑہ صدر اجلاس نے اپنا صدارتی بھاشن کرتے ہوئے کہا کہ ریاست جموں وکشمیر اس وقت جن نازک حالات سے گذر رہی ہے۔ ان حالات میں عوام کا بچاؤ درست رہنمائی سے ہی ہوسکتا ہے۔ اور یہ فخر کی بات ہے کہ پرجا پریشد نے گذشتہ دس سالوں میں ہر آڑے وقت میں جس درست ڈھنگ سے ملک کی رہنمائی کی ہے۔ اس کی کامیابی آپ کے سامنے ہے۔ لیکن ریاست کی برسراقتدار جماعت نیشنل کانفرنس کے رہنماؤں نے ریاست کے مستقبل سے متعلق جو چالیں چلی ہیں۔ اور جو ناپاک منصوبے باندھے تھے اگر پرجا پریشد وقت پر اُن کے خلاف میدان میں نہ نکلتی اور بھاری بلیدان دے کر اُن ناپاک منصوبوں کو مٹی میں نہ ملایا ہوتا تو آج نہ جانے ریاست اور یہاں کے بسنے والوں کا کیا حشر ہوتا اور ریاست بھارت کا ایک حصہ نہ رہتی۔ شری سانگڑہ نے آگے چل کر کہا کہ اس میں شک نہیں کہ پرجا پریشد سے آج عوام اپنا مستقبل وابستہ کر چکے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ اُن کی مصیبتوں اور مسائل کا حل پرجا پریشد جیسی جماعت ہی کر سکتی ہے جس نے عوام اور ملک کی بھلائی کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا ہے۔ اور جس کے رہنماؤں نے ہر سختی کا مقابلہ بڑی جرأت اور مردانگی کے ساتھ کیا ہے۔

آگے چل کر شری سانگڑہ نے کہا کہ سیاسی آزادی اُس وقت تک کوئی معنی نہیں رکھتی جب تک عوام سیاسی طور پر بیدار نہ ہوں۔ اُن کے اندر آزادی اور جمہوریت کا احساس پیدا نہ ہو۔ لیکن دُکھ کی بات ہے کہ ہمارے حکمرانوں نے ریاست کے عوام کے اندر جمہوریت اور آزادی کا احساس پیدا کرنے کی بجائے اُن کے اندر غلامانہ ذہنیت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور حکومتی گدیوں کو اپنی وراثت سمجھ کر ریاست پر حکومت کی جا رہی ہے۔ شری سانگڑہ نے کہا کہ ریاست جموں وکشمیر بھارت کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ لیکن ریاست کو ہڑپ کرنے کیلئے پاکستان کی طرف سے طرح طرح کی چالیں چلی جا رہی ہیں۔ مگر ان چالوں کو ریاست کے دلیش بھگت عوام کسی بھی صورت میں کامیاب نہیں ہونے دینگے۔ اور دلیش کی رکھشا کے لئے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینگے۔

آپ نے تحصیل ہیرانگر کے عوام کے مسایل پر بھی وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی۔ اور بڑھتی ہوئی رشوت ستانی اور ایڈمنسٹریشن میں پھیلی ہوئی ابتری پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ آپ نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ اخلاقی وسماجی طور پر اپنے آپ کو آدرش بنا کر چلیں۔ اور حکمران پارٹی کی طرف سے پھیلائی جا رہی پولیٹیکل کورپشن۔ انتشار اور دوسری برائیوں سے خبردار رہیں۔

سمیلن میں تنظیمی امور پر وچار کرنے کے علاوہ ایک درجن کے قریب ریزولیوشن بھی پاس کئے گئے۔

سامراجیوں کی مذمت

ایک ریزولیوشن کے ذریعہ سامراجی طاقتوں کی طرف سے دُنیا کو پاور بلاکس میں تقسیم کرنے اور سیکورٹی کونسل میں کشمیر کے سوال کو پاور بلاکس کی دھڑے بندیوں کا اکھاڑہ بنانے کی شدید مذمت کی گئی۔ اور کہا کہ اگر سیکورٹی کونسل کشمیر کے اصل مسئلہ یعنی حملہ آور پاکستان کے خلاف کاروائی کی جائے کا فیصلہ کرنے کے لئے تیار نہ تو کشمیر کا سوال سیکورٹی کونسل سے واپس لے لیا جائے اور پاکستانی مقبوضہ علاقہ کو آزاد کرانے کے لئے اقدامات کئے جائیں

دوسرا پانچسالہ منصوبہ اور نہر کی تعمیر

دوسرے ایک ریزولیشن کے ذریعہ کہا گیا ہے کہ دوسرے پانچسالہ منصوبہ میں کنڈی کے علاقوں کو سیراب کرنے کے لئے بارہ کروڑ روپیہ نہر کی تعمیر کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ مگر جو نہر نکالی جا رہی ہے وہ کنڈی کے علاقوں سے دور نیچے ہے۔ اور اس نہر سے کنڈی کے علاقہ کو کوئی فایدہ نہیں پہنچ سکے گا۔ لہٰذا دوبارہ سروے کروا کر نہر کنڈی کے علاقہ سے گذاری جائے تا کہ منصوبہ ہٰذا کا مقصد پورا ہو سکے۔

ٹرانسپورٹ کی بدانتظامی

ایک اور ریزولیوشن کے ذریعہ ٹرانسپورٹ کی بدانتظامی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ ایک تو پٹھانکوٹ سے جموں تک راستے کے کسی سٹیشن کا ٹکٹ نہیں ملتا۔ دوسرے پٹھانکوٹ کے ملازم سواریوں سے انسانیت کے ساتھ پیش نہیں آتے تیسرے بسوں میں اوور لوڈنگ ہو رہا ہے۔ جس سے حادثوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ احکام متعلقہ کو چاہیئے کہ وہ فوری توجہ دیکر اس بدانتظامی کو دور کریں۔ اور اس طریقہ سے پیدا ہو رہی بے چینی وپریشانی کو ختم کریں۔

مذہبی ادارے اور خاتمہ جاگیرداری

ایک ریزولیشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ چونکہ مذہبی اداروں کے ساتھ جو زمینیں ہیں۔ یہ کسی واحد شخص کی ملکیت نہیں۔ اور ان اداروں پر خاتمہ جاگیرداری قانون کا نفاذ کرنے سے انہیں قایم رکھنے میں سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ لہٰذا قانون خاتمہ جاگیرداری مذہبی اداروں پر عاید نہ کیا جائے۔

اس کے علاوہ ایک اور ریزولیشن کے ذریعہ اس امر کا مطالبہ کیا ہے کہ بنجر پڑی زمینوں کی کاشتکاروں میں الاٹمنٹ کی جائے۔

پانچسالہ پلان اور روپیہ کی بربادی

ایک ریزولیشن کے ذریعے پانچسالہ پلان کے تحت آنے والے روپیہ کی بربادی اور اسے پارٹی پروپیگنڈہ کے لئے استعمال کرنے کی شدید مذمت کی گئی۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ ہیرانگر تحصیل کو بھی پانچسالہ پلان کے تحت ترقی کے لئے ایک بلاک کا نام دیا گیا ہے۔ مگر ترقی وبہبودی کی آڑ میں رکھے گئے ملازم نیشنل کانفرنس کا پرچار کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور لوگوں کی بہتری پر خرچ کیا جانے والا روپیہ پارٹی کی بہتری پر صرف کیا جا رہا ہے

اس کے علاوہ ایک اور ریزولیشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہیرانگر میں کاغذ کا کارخانہ کیا جائے۔ کیونکہ تحصیل میں بانس ودیگر اشیاء کافی مقدار میں پیدا ہوتی ہیں جن سے

ادنیٰ سرکاری ملازمین کو ظالم افسروں کی بیویوں سے بچایا جائے

جموں۔ ۳ دسمبر۔ پونچھ اور دیگر کئی جگہوں سے اس امر کی شکائتیں موصول ہوئی ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے باقاعدہ سرکلر اور ہدایات جاری ہونے کے باوجود کئی بڑے بڑے سرکاری افسر چپڑاسیوں اور دوسرے ادنیٰ ملازمین سے زبردستی گھروں میں ... پرائیویٹ کام لے رہے ہیں۔ اور صبح چھ بجے سے لیکر رات کے نو نو بجے تک اُن سے حیوانوں کی طرح کام لیا جاتا ہے۔ اور انہیں اپنے بچوں کی دیکھ ریکھ کے لئے اپنے گھر تک بھی نہیں جانے دیا جاتا ہے۔ اُن افسروں نے گھر کا پرائیویٹ کام کاج اور کھانا وغیرہ پکانے کے لئے اپنا الگ نوکر نہیں رکھے ہیں۔ اور سرکاری ادنیٰ ملازمین سے ہی سارا کام لیا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات ان غریبوں کو انعام میں افسروں کی بیویوں کی گالیاں بھی سننی پڑتی ہیں۔ پتہ چلا ہے کہ ڈپٹی کمشنر پونچھ۔ ایس۔ پی۔ ڈی۔ او پونچھ اور دیگر افسروں نے گھر میں کوئی پرائیویٹ نوکر نہیں رکھا ہوا ہے۔ اور وہ سرکاری ملازموں سے ہی سارا کام کروا رہے ہیں۔

کامریڈ

اس زندگی
ہم شیل
یہ اچھی ملی
پی پی کے وسکی
ہے کھانا پڑتا
خواب وخیال
کچھ موڑیں
ہے کون کہتا
مزدور اور کسا
بنکوں میں ڈا
عبداللہ کیپ
کہتے ہیں اُن
خنجر چلیں کسی
کھا کھا کے غم

...ی بلیدان دیکر ان منصوبوں کو مٹی میں نہ ملایا ہوتا تو آج ریاست بھارت کا ایک اٹوٹ حصہ نہ ہوتی

...ئے غلہ کی قلت دور کرنے کیلئے فوری اقدامات کئے جائیں اور ہیرانگر میں فائرنگ کی تحقیقات کروائی جائے۔

...وزہ سمیلن اور ریزولیوشن

...ئے ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ کچھ عرصہ سے ریاست جموں وکشمیر کے مختلف حصوں میں بم پھٹنے کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ اسی سلسلہ میں متعدد گرفتاریاں بھی عمل میں لائی گئی ہیں۔ چنانچہ اب یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ ان تخریبی کارروائیوں کے پیچھے صرف پاکستان گورنمنٹ کا ہاتھ ہے۔ بلکہ چند نیشنل کانفرنسی اور سرکاری ملازم بھی اس میں شامل ہیں۔ ان حالات میں یہ ضروری ہے کہ ایسے واقعات جو کہ ملک کے تحفظ کے لئے ایک عظیم خطرہ ہیں۔ محض ریاستی پولیس اور سی۔ آئی۔ ڈی تک محدود نہیں رہنے چاہئیں ان کی روک تھام اور تحقیقات بھارت کے محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی کے علاوہ وہ ملٹری انٹیلی جنس Intelligence کے ذریعہ عمل میں لائی جانی چاہیے۔

لہذا یہ اجلاس قرار دیتا ہے کہ ایسے واقعات پر کڑی نگرانی کی جائے اور ریاست کی ایڈمنسٹریشن میں جتنے بھی ایسے ملازمین یا آفیسر ہیں جن کے کنبہ جات پاکستان میں ہیں ان کو فوراً ملازمت ... جائے۔ کیونکہ ان سے کبھی بھی یہ توقع ہی ...کتی کہ وہ ریاست یا بھارت کے وفادار رہیں۔

...گر میں منصفی قائم کی جائے

...ت نے جمہوریت کے بلند اصول کو تسلیم کرتے ہوئے انچ۔ بکٹو اور جوڈیشیری کو الگ الگ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور اسی سلسلہ میں تمام جوڈیشیل اختیارات صرف جوڈیشیل آفیسران تک محدود کرائے گئے تھے۔ جہاں جہاں منصفی نہ تھی وہاں قایم کر دی گئی مگر ابھی تک صرف ہیرانگر تحصیل ہی ایسی تحصیل ہے جہاں منصفی قایم نہیں کی گئی۔

لہذا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ عوام کی تکالیف کو مدنظر رکھتے ہوئے اور جوڈیشیری کی علیحدگی کے اصول پر کاربند رہتے ہوئے جلد از جلد ہیرانگر میں منصفی قایم کی جائے۔

....

۵۰۰-۱۳ روپیہ فی من سے بڑھا کر ... ۱۵ روپیہ فی من کر دی گئی ہے۔ لوگوں کی قوت خرید پہلے ازیں ہی بہت کمزور تھی۔ اب نرخ بڑھا کر عوام کی پریشانیوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ جس صورت میں حکومت صوبہ کشمیر میں کئی اخراجات کی زیر بار ہو کر مقابلتاً سستے داموں پر راشن مہیا کر رہی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ صوبہ جموں میں بھی نرخ کم کیا جائے۔

لہذا یہ اجلاس قرار دیتا ہے کہ گندم کی قیمت گھٹا کر -/۱۲ روپے فی من کر دی جائے اور ۱۰ سیر فی کنبہ کی بجائے کم از کم ۲۰ سیر فی کنبہ فی ہفتہ دی جائے۔ سکیل مطابق ممبران کنبہ مقرر کرنا زیادہ موزوں طریقہ ہے اس کے علاوہ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ پرجا پریشد کے اندولن کے وقت ہیرانگر میں فائرنگ کی تحقیقات کے مطالبہ کو دہرایا گیا۔ عوام کے مسایل متعلق ایک دیگر ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ اور سمیلن کے خاتمہ پر ایک بھاری جلسہ ہوا جس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔

رنبیر گورنمنٹ پریس ورکرز یونین کا ریزولیوشن

جموں۔ آج یہاں رنبیر گورنمنٹ پریس ورکرز یونین کا جنرل اجلاس منعقد ہوا جس میں پریس کی ارگنائزیشن سکیم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور ورکروں کے ساتھ ہمدردی رکھنے کے لئے کنٹرولر سٹیشنری و پرنٹنگ کا شکریہ ادا کیا گیا اور ایک ریزولیوشن کے ذریعہ سکیم ہذا میں رہ گئی خامیوں کے متعلق گورنمنٹ اور کنٹرولر صاحب کی توجہ دلائی گئی۔ ریزولیوشن میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ پریس کے جو ورکرز نئی گریڈ بندی سے محروم رہ گئے ہیں ان کی از سر نو گریڈ بندی کی جائے اور تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔

جموں شہر میں راشن کے نرخوں میں اضافہ اور غریب عوام میں بے چینی

جموں۔ شری شام لعل شرما پردھان جموں سٹی پرجا پریشد نے شہر میں گورنمنٹ کی طرف سے راشن کے نرخ بڑھانے کی مذمت کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا ہے کہ آج لوگ جب پہلے ہی اقتصادی بدحالی اور دیگر اشیاء کی گرانی کی وجہ سے سخت تنگ ہیں۔ گورنمنٹ کی طرف راشن کے نرخوں میں یکدم ۳ روپے ۲۲ نئے پیسے اور ایک روپیہ فی من کا اضافہ کر دینا شہر کے غریب عوام کے ساتھ سخت ظلم ہے اور دکھی جنتا سے ہمدردی رکھنے والا کوئی بھی شخص گورنمنٹ کے اس قدم کو پسند نہیں کرتا۔ —— شری شام لعل نے مطالبہ کیا ہے کہ راشن کے نرخ بڑھانے کی بجائے پہلی ہی سطح پر رکھے جائیں۔ کیونکہ حکومت کے اس قدم سے اقتصادی بدحالی کے شکار عوام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔

آپ نے بتایا ہے کہ پرجا پریشد اس ناانصافی کو ختم کرنے کے لئے پوری شدت کے ساتھ جدوجہد کرے گی۔

پنجاب میں دہشت کا دور دورہ

دہلی۔ سارو ولتیک بھارتیہ سوتنتر سمتی کے پردھان شری گھنشیام سنگھ گپت نے ایک بیان کے دوران میں لدھیانہ میں مہلا ستیہ گرہیوں پر پولیس کے مظالم کی شدید مذمت کی ہے اور پنجاب سرکار کو وارننگ دی ہے کہ اگر وہ یہ سمجھتی ہے کہ البانت سوز اور تنگ لیس پالیسی سے اندولن کو کچلا جا سکے گا۔ تو وہ سخت غلطی پر ہے۔ شری گپت نے کہا ہے کہ مجھے ابھی تک اس واقعہ کی مفصل اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ لیکن جو کچھ اخبارات میں شائع ہوا ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ پنجاب بھر میں کیسی دہشت کا دور دورہ ہے۔ پنجاب پولیس ہماری مہلاؤں کے ساتھ ایسا نازیبا سلوک کر رہی ہے جان کر ہمارے صبر کی حد ہو گئی ہے ... سمتی کے ورکروں اور عام جنتا سے اپیل کی کہ وہ حکام کے اشتعال کے باوجود اہنسا کی راہ پر قایم رہے۔

تحصیل ہیرانگر میں غلہ کی قلت

ویسے تو بھارت کے کئی پرانتوں میں غذائی صورت حالات نازک ہے مگر ہمارے صوبہ جموں میں عموماً اور تحصیل ہیرانگر میں خصوصاً حالات زیادہ حوصلہ شکن ہیں۔ ہماری تحصیل ہمیشہ خود کفیل رہی ہے۔ مگر اس بار وقت پر بارشیں نہ ہونے اور محکمہ انہار کی روائتی نااہلیت اور غفلت کی وجہ سے وقت پر پانی میسر نہ ہونے کی وجہ سے فصلیں وغیرہ تباہ ہو گئیں۔ چنانچہ محض قصبہ ہیرانگر میں ہی ایک سنٹر ابتدا میں قایم کیا گیا۔ جہاں ۱۰ سیر فی کنبہ فی ہفتہ گندم مہیا کی جاتی تھی یہ بالکل ناکافی تھی۔ گو حکومت نے اب چند مزید سنٹر کھول دیئے ہیں۔ مگر گندم کی سکیل وہی دس سیر فی کنبہ ہے۔ یہ طریق کار ایک مذاق کے مترادف ہے۔ گندم کی قیمت

پہلے مصنوعی چاند کا راکٹ گر انہیں

لندن۔ ۲ دسمبر۔ ماسکو ریڈیو نے آج اعلان کیا۔ کہ پہلے مصنوعی چاند کا راکٹ آج صبح کے چھ بجے ماسکو ٹایم تک زمین کے گرد چکر لگاتا رہا۔ مغربی ممالک کے کئی سائنسدانوں نے بتایا تھا کہ ہمارا خیال ہے کہ راکٹ پہلے ہی گر چکا ہے۔ مگر ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ آج صبح کے چھ بجے تک راکٹ نے زمین کے گرد ۸۹۲ چکر لگائے تھے۔ یاد ہوگا کہ یہ راکٹ ۴ اکتوبر کو چھوڑا گیا تھا۔

پر تگیزی بستیوں سے سات ہزار ہندوستانی بھارت چلے آئے

نئی دہلی۔ شری ڈی۔ سی۔ شرما نے تحریری سوال کے جواب میں پردھان منتری شری جواہر لعل نہرو نے لوک سبھا میں بتایا کہ سن ۱۹۵۵ء سے اب تک تقریباً سات ہزار ہندوستانی پرتگیزی مقبوضات سے بھارت داخل ہو چکے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ پرتگیزی افسروں کے سخت گیرانہ اقدامات جاری ہیں۔

...ہو گئے ...ہو گئے ...ز پارٹی ...ہو گئے ...گھی ...ہو گئے ...تو کیا! ...ہو گئے ...دیکھ کر ...ہو گئے ...ہیں جو ...ہو گئے ...کامریڈ ...ہو گئے

دُکھی سنسار

یہ مذاق بند کرو

جموں شہر میں اب جو نئے نلکے لگ رہے ہیں۔ اُن کے ساتھ میٹر لگائے جا رہے ہیں چنانچہ ان نلکوں کا کرایہ میٹر کے مطابق پانی استعمال کرنے پر لیا جاتا ہے۔ اور میٹروں والے نلکوں کا کرایہ کم از کم بیس روپے سالانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن جن نلکوں کے ساتھ میٹر نہیں لگے ہیں۔ ان سے چار روپیہ سالانہ کرایہ وصول کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں دیکھنے والے حیران ہیں۔ کہ یہ کیا مذاق ہے۔ کہ ایک گھر جہاں میٹر نہیں لگا ہے۔ وہاں سے نلکے کا کرایہ چار روپیہ سالانہ وصول کیا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ والے گھرانے میں جہاں نلکے کے ساتھ میٹر لگ گیا ہے۔ اسے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ ادائیگی کرنا پڑتی ہے۔ اس امتیاز کو دیکھ کر دُکھ ہونا قدرتی بات ہے۔ اول تو پانی پر ٹیکس لگانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ میٹر تو اُن جگہوں پر لگائے جاتے ہیں۔ جہاں دن بھر نلکوں میں پانی آتا ہے۔ شخصی حکومت جسے آج کے حکمران بُرا کہتے رہے ہیں۔ اس وقت بھی پانی پر کوئی ٹیکس نہیں تھا۔ لیکن اگر ضرور ہی ٹیکس بڑھانا ہے۔ اور میٹر لگانے ہیں تو اس امتیاز کو ختم کر دیا جائے۔ اور اس وقت اور کسی نلکے والے سے زیادہ کرایہ وصول نہ کیا جائے جب تک کہ تمام نلکوں پر میٹر نہیں لگا دئے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سرکار ایک واضح اعلان کرے اور اس مذاق کو بند کیا جائے۔

(ایک عوامی نمائندہ)

قابل توجہ انسپکٹر جنرل پولیس

پچھلے دنوں تحصیل ہیرا نگر موضع ریڈیال میں ایک قتل کی واردات ہوگئی۔ تو پولیس قتل کے ۸ دن بعد وہاں پہنچی۔ جبکہ لاش بالکل سڑ چکی تھی اور اس میں کیڑے پڑ گئے تھے۔ چنانچہ قتل کے آٹھ دن بعد لاش کا پوسٹ مارٹم کر دیا گیا۔ پولیس کی اس لاپرواہی سے عوام از حد حیران ہی نہیں بلکہ پریشان بھی ہیں۔ اسی طرح تحصیل بھر میں چوریوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ مگر اول تو کوئی تفتیش ہی نہیں ہوتی۔ اور اگر کہیں کسی چوری کی تفتیش ہوتی ہے۔ تو مال مسروقہ کی برآمدگی کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ پولیس ہیرا نگر کے ذمہ دار افسروں کے طریقہ کار سے عوام میں دن بدن بےچینی پھیل رہی ہے۔ جناب انسپکٹر جنرل پولیس سے التماس ہے۔ کہ وہ ہیرا نگر پولیس کے اہلکاروں اور طریقہ کار کی طرف فوری توجہ دے کر لوگوں کی بےچینی کو دور کریں۔

(خیرخواہ پبلک ہیرا نگر)

پانی کی قلت کو دور کیا جائے

ہمارے حلقہ معلوال برہمناں تحصیل اکھنور میں پانی کی بارہ ماہ شدید قلت رہتی ہے۔ اور لوگوں کو چار چار میل کی دوری سے پینے کے لئے پانی لانا پڑتا ہے۔ اور اکثر وقت لوگوں کا پانی کا دھندا کرنے میں ہی گذر جاتا ہے۔ نتیجہ کے طور پر لوگ غریب اور پسماندہ چلے آ رہے ہیں۔ اور وہ اپنی بہبودی و ترقی کی طرف کوئی دھیان نہیں دے سکتے ہیں۔ اب معلوال گاؤں سے ڈیڑھ میل دور موضع سوہل میں سرکار نے ٹیوب ویل لگایا ہے۔ اور سوہل گاؤں کے لوگوں کی دعائیں حاصل کی ہیں۔ لیکن سوہل والے ٹیوب ویل میں پانی اسقدر زیادہ ہے کہ وہ گرد و نواح میں نالیاں لگا کر بڑی آسانی سے سپلائی ہو سکتا ہے۔ ہماری جناب بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر اور جناب کوتوال صاحب ڈیولیپمنٹ منسٹر سے گزارش ہے۔ کہ وہ علاقہ معلوال کے لوگوں کی مشکلات کو دھیان میں رکھتے ہوئے سوہل والے ٹیوب ویل سے ہی پانی کی سپلائی کا انتظام کر دائیں۔ یا پھر معلوال گاؤں میں کنواں کھدوانے کا حکم صادر فرمایا جاوے تاکہ اس علاقہ کے لوگوں کو بھی ابھرنے کا موقع مل سکے۔ اور صدیوں سے پسماندہ چلے آ رہے لوگوں کو بھی آزادی اور لوک راج کا احساس ہو سکے۔

(کرشن لال سیکریٹری پنچایت حلقہ معلوال برہمناں تحصیل اکھنور)

قابل توجہ انسپکٹر آف سکولز

ہمارے گاؤں معلوال برہمناں تحصیل اکھنور میں پرائمری سکول ہے۔ سکول ہذا میں اس وقت ۹۵ لڑکے اور گیارہ لڑکیاں داخل ہیں۔ اور مزید داخل ہونے کے لئے طلباء آ رہے ہیں۔ مگر داخلہ بند کر دئے جانے کی وجہ سے بچے در بدر ہو رہے ہیں۔ لیکن حیرانگی اس بات کی ہے۔ کہ اتنے طلباء سکول میں داخل ہونے کے باوجود پڑھانے کے لئے صرف ایک ٹیچر ہے۔ کوئی بھی شخص یہ اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ سو سے زائد بچوں کو پڑھانا تو درکنار ایک ٹیچر سنبھال بھی کیسے سکتا ہے۔ ہماری جناب انسپکٹر آف سکولز اور محکمہ تعلیم کے دوسرے متعلقہ لوگوں سے گذارش ہے کہ طلباء کی تعداد اور مزید داخلہ کھلا رکھنے کے لئے کم از کم دو ٹیچر اور ہمارے سکول میں لگائے جائیں۔

(رام لال شرما معلوال برہمناں تحصیل اکھنور)

قابل توجہ ٹرانسپورٹ کنٹرولر

کچھ عرصہ سے بحکم ٹریفک ڈیپارٹمنٹ تمام بس ہائے جموں پٹھانکوٹ روٹ براستہ کٹھوعہ شہر کو کس حد تک فائدہ پہنچتا ہے۔ یہ وقت ہی بتلائے گا۔ اس آرڈر کا مقصد یا مطلب کٹھوعہ خاص کے لوگوں کے لئے پٹھانکوٹ آنے جانے میں سہولیت پہنچانا ہے۔ کیونکہ کٹھوعہ سے پٹھانکوٹ بس سے پہلے آنے جانے میں کافی تکلیف تھی۔ یہاں تک کہ پٹھانکوٹ بس سٹینڈ پر کٹھوعہ خاص تو درکنار کالی بڑی یا کٹھوعہ سٹور کا ٹکٹ بھی حاصل نہیں ہوا کرتا تھا۔ اور موجودہ وقت میں بھی ایسی ہی پوزیشن ہے۔ پٹھانکوٹ سے ماناولنیتو کے لئے کافی بازو آ رہے ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے سٹیشنوں کیلئے ٹکٹ حاصل کرنا اسی قدر مشکل ہے۔ جیسے روٹ پرمٹ حاصل کرنا۔ لوگ تانگے کرایہ پر حاصل کر کے بڑی مشکل سے لکھنپور یا کٹھوعہ پہنچ رہے ہیں۔ کٹھوعہ آنے والے مسافر کو اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ جو بس پٹھانکوٹ سے فل بکنگ جموں کے لئے لیکر چلتی ہے۔ وہ کٹھوعہ کا مسافر کیسے بٹھائے گی۔ اور عین اسی طرح جب جموں سے واپسی پر مسافروں کا بہت زیادہ رش ہوگا۔ تو کٹھوعہ سے پٹھانکوٹ کون کس کو بٹھائے گا۔

تکلیف کیسے دور ہو:۔

کٹھوعہ کے عوام کو اسی صورت میں فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ کہ پٹھانکوٹ اور کٹھوعہ کے درمیان کوئی باقاعدہ بس سروس چلائی جائے۔ خواہ وہ لوکل ہو یا گورنمنٹ بس سروس۔ اس سے وہ پرانی بےقاعدگی ختم ہو جائے گی۔ اور یقیناً ہر مسافر آ جا سکتا ہے۔

روٹ سسٹم سے مذاق:۔

اس وقت جموں و کشمیر میں روٹ سسٹم رائج ہے اور مختلف روٹوں پر بس ہائے چل رہی ہیں۔ کیا پٹھانکوٹ کی ۳۰ بسوں کو براستہ کٹھوعہ چلنے کے لئے آرڈر دیتے وقت گورنمنٹ نے یہ بھی سوچا ہے۔ کہ جو ۱۸ بسیں پہلے ہی جموں کٹھوعہ روٹ پر چل رہی ہیں۔ اُن پر اس حکم کا کیا اثر ہوگا۔ اور ایک ہی روٹ پر دونوں کو چلانے سے روٹ سسٹم سے مذاق نہیں تو کیا ہے۔ کیا اچھا ہوتا۔ جموں کٹھوعہ روٹ والوں کو جموں پٹھانکوٹ کے روٹ دے دیئے جاتے تاکہ یہ دو رنگی ختم ہو جاتی۔ اور مالکان بھی اس ظلم سے بچ جاتے۔ جموں پٹھانکوٹ روٹ والی بس ہائے لوکل سواریوں کو پہلے ہی اٹھا رہی ہیں۔ اب ان کو کھلی چھٹی ہے۔ اس سے لوکل روٹ پرمٹ پر بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ اور لوکل ٹرانسپورٹر کٹھوعہ کے اس حکم سے سخت پریشان ہیں۔

(چگر سنگھ کٹھوعہ)

پرائیویٹ کیریئر کرایہ پر

کئی ایک پرائیویٹ کیریئرز کے بارسوخ مالکان بغیر کسی روٹ پرمٹ اور اجازت کے ٹیکسی کا کام کر رہے ہیں اور اپنے مال کے بہانے لوگوں کی بار برداری کر کے اُن ٹرانسپورٹرز کے حق پر چھاپہ مار رہے ہیں۔ جنہوں نے باقاعدہ روٹ پرمٹ اور لائسنس حاصل کر رکھے ہیں۔ ایسے پرائیویٹ کیریئرز اکثر اکھنور جموں روڈ پر کام کر رہے ہیں۔ لیکن حیرانگی اس بات کی ہے کہ محکمہ ٹریفک کے ذمہ دار افسر اُن کی خبر کیوں نہیں لیتے؟ اور اُنہیں اس قدر کھلی چھٹی کیوں دے دی گئی ہے۔

[پریذیڈنٹ گروپ ۲]

کھور کیمپ میں غلہ کی قلت

کھور کیمپ جموں کے شرنارتھی غلہ نہ ملنے کی وجہ سے فاقہ کشی پر مجبور ہو گئے ہیں عرصہ سے اُن کی تنظیم شرنارتھی ایسوسی ایشن نے حکومت کی توجہ دلاتے ہوئے یہ مطالبہ کر رکھا ہے کہ کھور کیمپ میں ان بےچاروں کو ۲/۱ کنال سے لیکر ۹ کنال تک اراضی دی گئی ہوئی ہے اور وہ بھی ۱۱ حلقہ پٹواروں میں .... اس طرح اُن کے پاس کھانے کو ایک دانہ اناج بھی نہیں ہے۔ نہر کے پانی بند ہو جانے سے ان چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں لگی ہوئی دھان کی فصل بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ غلہ کی مہنگائی نے شرنارتھیوں کی کمر توڑ دی ہے۔ اس لئے انہیں ایک مستقل راشن ڈپو دیا جائے۔ لیکن پتہ چلا ہے کہ حکومت نے کچھ غلہ اپنے "پروردہ" گروہ کو دیا ہے۔ کہ وہ جا کر تقسیم کریں۔ اور اس طرح کھوئی ہوئی لیڈری کی ساکھ قائم کر سکیں۔ یہ امر قابل غور ہے کہ کھور کیمپ کے شرنارتھیوں نے عرصہ سے اس گروہ اور اس کے لیڈر کی شراب نوشی، لاقانونی اور جعل سازیوں سے تنگ آ کر کنارہ کشی اختیار کر لی ہے۔ لیکن اس طرح کی سرکاری امداد کے بل بوتے اس گروہ کو پھر لوگوں پر تسلط کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ بے زمین اور کم اراضی والے کنبوں نے یہ حقیر سا کوٹہ راشن لینے سے انکار کر دیا ہے۔ اور پروردہ ڈیلر اب بلیک میں فروخت کر کے مشہور مقدمہ "حملہ بر ملازمان" کے اخراجات کے لئے نقدی جمع کر رہے ہیں۔

روپ چند

کھور کیمپ

[...]ج کی کمی پورا کرنے کیلئے
[...]دیشوں سے غلہ منگوایا جائیگا

[...] ۲۱ نومبر آج یہاں لوک سبھا میں وزیر
[...] خوراک شری اجیت پرشاد جین نے اعلان
[...]ندوستان کے مختلف حصوں میں بارشوں کے وقت
[...] جو ایک لاکھ ۲۰ ہزار مربع میل
[...] کو پڑا ہے اور ان علاقوں میں
[...] آبادی رہتی ہے انہوں نے کہا کہ اس خشک
[...] ان علاقوں میں ۳۰ سے ۴۰ لاکھ ٹن تک
[...] کی قلت ہوگئی ہے۔

[...] شری جین نے بتایا کہ اناج کی
[...] کو پورا کرنے کیلئے ... دیشوں سے
[...] جارہا ہے انہوں نے کہا کہ سوکھے والے
[...] میں ضرورت کے مطابق اناج مہیا کیا
[...] ہے۔ پنچایت میں سستے اناج کی دکانیں
[...] مرکز اور ریاستوں کے پاس اس
[...] لاکھ ٹن چاول موجود ہیں جو چند ماہ
[...] کافی ہونگے۔ باہر سے ۱۵ لاکھ ٹن اناج
[...] کولمبو پلان کے تحت کینیڈا نے
[...] لاکھ ٹن اناج دینا منظور کیا ہے اس
[...] ایک لاکھ ۲۰ ہزار ٹن اناج مہیا کرنیکی
[...] ودیشوں سے
[...] کیا جارہا ہے لیکن اصل وقت
[...] بازار میں ہے۔

[...]کستان کو پانی کی سپلائی
[...]ارت کا زیادہ پانی دینے سے انکار

[...] معلوم ہوا ہے کہ بھارت نے پاکستان
[...] انکار کر دیا ہے کہ اسے ستلج ، بیاس
[...] دریاؤں سے زیادہ پانی مہیا کیا جائے۔
[...] یاد رہے کہ پانی کی سپلائی کے سلسلہ میں
[...] ملکوں میں عارضی معاہدے کی کوشش
[...] عالمی بنک کی ٹیم پاکستان کے دورہ
[...] آجکل بھارت میں وزارت آبپاشی
[...] بات چیت میں مصروف ہے پانی کی سپلائی
[...] بھارت اور پاکستان کے پرانے معاہدے
[...] گذشتہ ۳۱ مارچ کو ختم ہوگئی تھی اب
[...] کی تجویز ہے

[...] امریکہ سے آگے بڑھ گیا؟

[...] ۲۰ نومبر۔ روس کے لیڈر مسٹر خروشچیف
[...] امریکہ کو وارننگ دی ہے کہ اگر سامراجی
[...] نے کوئی چھیڑ خانی کرنے کی غلطی کی تو
[...] اس قسم کے ہتھیار تیار کر لئے ہیں کہ
[...] فوراً آگ امریکہ تک پہنچا دے گا۔ امریکی
[...] کے نامہ نگاروں سے بات چیت کے
[...] آپ نے کہا کہ یہ ایک واقعہ ہے کہ نئے

ہتھیاروں کے بنانے میں روس امریکہ سے کہیں آگے نکل گیا ہے اور روس نے ایسے ہتھیار تیار کرلئے ہیں جن کا توڑ امریکہ کے پاس نہیں ہے آپ نے کہا کہ میں ایسا کسی دشمن کو ڈرانے یا دھمکانے کے لئے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے جو میں بیان کر رہا ہوں۔ روس نے ایسے میزائل تیار کر لئے ہیں جن کے ذریعہ ہم لڑائی امریکہ میں بھی پہنچا سکتے ہیں +

پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کا بیان (صفحہ اول سے)

رائے شماری کروانے کا خیال کیوں پیدا نہ ہوا اور اگر آج وہ کشمیر میں رائے شماری کروانا ضروری سمجھتے ہیں تو کیوں نہ بھارت کی تقسیم اور پاکستان کے قیام کیلئے اس وقت ہی رائے شماری کروائی جائے

پنڈت جی نے مزید کہا۔ کہ ریاست کے مہاراجہ بہادر نے ایک اختیار کے مطابق ہندوستان سے الحاق کیا۔ قانونی و آئینی طور پر یہ الحاق مکمل تھا لیکن صرف اتنا ہی نہیں اس الحاق کے بعد یہاں کے عوام نے بھی اس کی تائید کر دی ہے۔ اس کے بعد اب ریاست میں رائے شماری کروانے کا سوال پیدا کرنا قانون اور عوام کی سرداری کو چیلنج کرنے والی بات ہے سیکیورٹی کونسل کے سامنے فیصلہ کرنے کا صرف ایک سوال ہے کہ پاکستان نے ریاست جموں و کشمیر پر حملہ کیا ہے اور بھارت کے ایک حصہ پر قبضہ کر رکھا ہے چنانچہ لاکھوں لوگوں کے قاتل حملہ آور پاکستان کے خلاف کاروائی کی جائے اور مقبوضہ علاقہ کو آزاد کروایا جائے۔

پنڈت جی نے کہا ہے۔ کہ سیکیورٹی کونسل میں بھارت کے نمائندہ شری کرشنا مینن نے ریاستی عوام کے جذبات کی ترجمانی کی ہے اور روس کے نمائندہ نے اس سوال پر درست سٹینڈ لیا ہے جس کیلئے ہم بھارتیہ اور خاص طور پر ہم ریاست کے لوگ ان کے مشکور ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ امریکہ انگلستان کے ساتھی ممالک سیٹو اور بغداد معاہدوں کے پیچ میں پھنسنے کی بجائے کشمیر کے سیدھے سادے سوال پر انصاف کا راستہ اختیار کریں مگر انہوں نے جو راستہ اختیار کر رکھا ہے اس سے ان کے اپنے اور دنیا کے جمہوریت کے خلاف لڑنے کے اس کاز کو جس کا وہ اکثر دعویٰ کرتے ہیں سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آج بھی جمہوریت کی بہتری اور بہبودی چاہنے والے ممالک فوجی دھڑے بندیوں میں آنے کی بجائے امن اور شانتی کو برقرار رکھنے کیلئے انصاف کا راستہ اختیار کریں۔ ڈاکٹر گراہم یا کسی دوسرے کو رائے شماری کرانے کیلئے ترمیم شدہ پالیسی کی ... پاس کرنیکا صاف مطلب سوائے اس کے کچھ اور نہیں ہو سکتا کہ سامراجی طاقتیں ہندوستان کے خلاف ریاست جموں و کشمیر کو اپنی ریشہ دوانیوں کا اکھاڑہ بنائے رکھنا چاہتی ہیں جیسے ہندوستان کے عوام اچھی طرح سمجھ چکے ہیں۔ ہندوستان کو چاہیئے کہ دس سال کے بعد بھی آج اگر سیکیورٹی کونسل حملہ آور پاکستان کیخلاف کاروائی کرنے پر تیار نہیں ہوتی ہے تو ... کونسل سے کشمیر کا سوال واپس لے لینا چاہیئے اور مقبوضہ علاقہ کو آزاد کرانے کیلئے دوسری تدابیر اختیار کرنی چاہیئیں۔

تعلیمی ترقی کی رفتار
ریاست کے تعلیمی اداروں میں طلباء کی تعداد

قسم ادارہ	۱۹۴۷-۴۸ء	۱۹۵۳-۵۴ء	۱۹۵۶-۵۷ء
پرائمری سکولوں میں			
لڑکے	۷۱۰۴۹	۵۶۳۷۲	۷۵۶۱۸
لڑکیاں	۱۰۰۲۲	۳۶۱۹	۱۳۷۰۰
کل	۸۱۸۷۱	۶۰۱۹۱	۸۹۳۱۸
مڈل سکولوں میں			
لڑکے	۲۴۶۲۵	۲۴۷۶۰	۳۷۵۰۰
لڑکیاں	۵۱۷۴	۴۱۴۵	۵۵۸۴
کل	۲۹۷۹۹	۲۸۹۰۵	۴۳۰۸۹
ہائی سکولوں میں			
لڑکے	۱۰۶۲۵	۲۵۶۹۸	۳۹۳۵۴
لڑکیاں	۹۲۶	۵۲۴۳	۱۰۷۴۹
کل	۱۱۵۵۱	۳۰۹۴۱	۵۰۱۰۳
ہائیر سکنڈری میں			
لڑکے	...	...	۵۶۲۲
لڑکیاں	...	...	۹۶۷
کل	××	××	۶۵۸۹
کالجوں میں			
لڑکے	۳۰۲۹	۳۰۳۹	۴۰۰۲
لڑکیاں	۰	۳۸۲	۵۸۳
کل	۳۰۲۹	۳۴۲۱	۴۵۸۵

پہلے پانچسالہ منصوبہ کی کامیابیاں

۱- کالج	۵	۵ سنٹرل سکول	۷۶
۲- ٹیچرز ٹریننگ سکول (پوسٹ میٹرک)	۳	۶ لوئر ہائی سکول ([illegible])	۱۳
۳- ہائی سکول	۲۹	۷ پرائمری سکول	۵۹۰
۴ مڈل سکول	۴۸	۸ مکتب اور پاٹھشالائیں	۹۰

شائع کردہ

محکمہ اطلاعات
جموں و کشمیر گورنمنٹ۔ جموں

بخشی جی - جواب دو

(بقیہ صفحہ ۳ سے آگے) - اور تاریک حالات کے اندر بہتری کا کوئی راستہ بھی نکل سکتا جس پر اندھیرے سے چل کر ہم روشنی میں آ سکیں اس کے لئے ہمیں اتہاس پر نظر دوڑانی چاہئیے اور ہمیں پتہ لگے گا کہ ان برائیوں کو ختم کرنا کوئی مشکل بات نہیں - بشرطیکہ ختم کرنے والوں کے دلوں میں اسے ختم کرنے کا احساس پیدا ہو - رشوت ستانی کو ختم کرنے کا یہ کام سالوں اور مہینوں کا نہیں بلکہ دنوں میں ہو سکتا ہے - چین کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ رشوت ستانی کو وہاں پر کس طرح دنوں میں ختم کیا گیا۔

آج ہم بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر کی توجہ ان کی اپنی ستمبر ۵۳ء کی تقریر کی طرف دلاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اب کیا حال ہے - کیا کیا ہے آپ نے رشوت ستانی کی بدعت کو ختم کرنے کیلئے ؟ - پوچھتے ہی نہیں - اس کے ساتھ ہی ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ اگر آپ ملک اور عوام کی بہتری چاہتے ہیں اور آپ کا دل صاف ہے - تو سرکاری افسروں اور دوسرے حکمران لوگوں کی جائیدادوں و سرمایہ کی جانچ پڑتال کرانے کے لئے ایک ہائی پاور کمیشن مقرر کریں - رشوت ستانی اور بے ایمانی کرنے والوں کو خواہ وہ کوئی کیوں نہ ہو - سخت سزائیں دی جائیں - اور پھر کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ رشوت ستانی بند نہ ہو اور ہم اندھیرے سے نکل کر روشنی میں نہ آ سکیں ؛

مغل ملکہ کا محل
نیلام کیا جائیگا

دہلی ۳ر دسمبر - تخت دہلی کے خاندان مغلیہ کے آخری بادشاہ بہادر شاہ کی حسین ملکہ کا محل جسے زینت محل کے نام سے پکارا جاتا ہے - فروخت کیا جا رہا ہے - بہادر شاہ نے یہ محل ۱۸۵۱ء میں تعمیر کرایا تھا - اس وقت یہ حکومت پنجاب کے قبضہ میں ہے جو اسے نیلام کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے - مذکورہ محل اس وقت بہت خستہ حالت میں ہے اور اس کا بیشتر حصہ دوکانوں اور سرکاری دفتروں میں تبدیل ہو گئے ہیں یہ محل لال کنواں محلے میں ہے محل کے جن کمروں میں باندھیاں رہتی تھیں - اب وہاں سرکاری گودام بنے ہیں -

سید میر قاسم وزیر ... اسمبلی کی ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس پارٹی کے رکن ہیں اور حال ہی میں ریاستی پرجا سوشلسٹ پارٹی کے بعض نیتاؤں نے ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کے لیڈروں پر یہ الزام لگایا تھا - کہ انہوں نے مسٹر جیلانی کو روپے پیسے کا لالچ دے کر "اغوا" کر لیا ہے +

خواجہ غلام محمد صادق کیخلاف انتخابی عذرداری مسترد کر دی گئی

جموں ۴ر دسمبر - آج شری کشن چند کھجوریہ ریٹائرڈ جج ہائیکورٹ واحد ممبر الیکشن ٹریبونل نے چار انتخابی عذرداریوں کی سماعت فرمائی - پہلی عذرداری شری سیوا رام بنام میر بادشاہ تھی - میر بادشاہ کے وکیل مسٹر میر قاسم نے کہا کہ اُن کے ساتھی وکیل شری گردھاری لال ڈوگرہ کے ایک رشتہ دار کی موت ہو جانے کی وجہ سے وہ مقدمے کی چند اہم تفاصیل حاصل نہیں کر سکے - چنانچہ سماعت ملتوی کی جائے - شری سیوا رام کے وکیل شری رام ناتھ بلگوترہ کی رضامندی پر سماعت ملتوی کر دی گئی۔

اس کے بعد مسٹر مبارک شاہ بنام مسٹر دینا ناتھ نادم (جو کشمیر ٹیچرز حلقہ سے اپر ہاؤس کے ممبر چنے گئے ہیں) کی انتخابی عذرداری کی سماعت شروع ہوئی - چونکہ نہ تو مسٹر مبارک شاہ اور نہ ہی اُن کے وکیل حاضر عدالت تھے اس لئے ٹریبونل نے یہ ریمارکس دیتے ہوئے کہ درخواست دہندہ کیس میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہا ہے - اس کی عذرداری کو رد کر دیا۔

تیسری انتخابی عذرداری شریمتی شانتی گپتا بنام مسٹر غلام رسول آزاد (جو جموں ٹیچرز کے حلقہ سے اپر ہاؤس کیلئے منتخب ہوئے ہیں) شریمتی شانتی گپتا کی درخواست پر کہ اُن کا وکیل راستہ خراب ہونے کی وجہ سے سرینگر سے جموں نہیں پہنچ سکا سماعت اگلے ہفتہ پر ملتوی کر دی گئی۔

اس کے بعد ٹریبونل نے دوارکا ناتھ جیلانی (پی - ایس - پی) بنام خواجہ غلام محمد صادق کی انتخابی عذرداری کو رد کر دیا - اس بنا پر کہ مسٹر جیلانی نے خود ہی اس بات کا اقبال کر لیا تھا کہ انہوں نے انتخابی فارم پر کیا تھا تو اس وقت وہ حکومت ہند کی عارضی ملازمت میں تھے اور اس وقت اُن کو اس امر کا احساس نہیں تھا کہ حکومت کے ملازموں کو چاہے وہ مستقل یا عارضی طور پر کام کر رہے ہوں - کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ عام انتخاب لڑ سکیں مسٹر جیلانی کی پیروی رائے زادہ امرچند ایڈووکیٹ اور شری صادق کی پیروی سید میر قاسم سابق ریونیو منسٹر کر رہے تھے - یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ رائے زادہ امرچند اور

از دفتر ڈائریکٹر آف ایجوکیشن جموں

نوٹس !

جموں و سرینگر میں شروع ہونے والے ٹیکنیکل سکولوں میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی جاتی ہیں اور یہ درخواستیں نوٹس ہذا کے شائع ہونے کے ایک ہفتہ کے اندر مندرجہ ذیل تفاصیل کے ساتھ اس دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں :-

۱- نام (موٹے حروف میں) ۲- باپ کا نام
۳- تاریخ پیدائش ۴- سکونت بمعہ ڈاک خانہ و تحصیل
۵- مذہب و ذات ۶- امتحان پاس شدہ
۷- مختلف یونیورسٹیوں میں پاس شدہ امتحانات اور حاصل کئے گئے نمبر
۸- جس سال میں یونیورسٹی اور ٹریننگ کا امتحان پاس کیا گیا ہو۔
۹- مختلف امتحانوں میں لئے گئے مضامین
۱۰- کسی خاص کرافٹ میں اہلیت
۱۱- اور اگر کوئی خاص کلیم ہو۔

II - داخلہ کے لئے میٹرک پاس کو ترجیح دی جائے گی - خاص امیدواروں کو وظیفہ بھی دیا جائیگا - موجودہ سال میں جموں اور سرینگر کے اداروں میں مندرجہ ذیل کورس ہونگے :-

سرینگر	جموں
۱- ڈرائینگ اور پینٹنگ	۱- لوہار کا کام
۲- معمار کا کام	۲- ترکھان کا کام
۳- ویونگ	۳- ویونگ
۴- رنگ سازی و کیلی کو پرنٹنگ	۴- ڈرائینگ اور پینٹنگ
۵- ویو ورک	۵- رنگ سازی و کیلی کو پرنٹنگ
۶- ترکھان کا کام	۶- برتن سازی
۷- لوہار کا کام	

جی - اے - مختار - ڈائریکٹر آف ایجوکیشن

برطانیہ کو کشمیر کے سوال پر غیر جانبدار رہنا چاہئیے

نئی دہلی ۲ر دسمبر - برطانوی ہاؤس آف کامنز میں حزب مخالف کے لیڈر مسٹر ہیوگ گیٹسکل نے آج بیان دیا کہ برطانیہ میں یہ جذبہ زور پکڑ رہا ہے کہ سمندر پار کے ملکوں میں برطانیہ کے پرائیویٹ سرمایہ کو محدود کیا جائے - انہوں نے اس بات سے انکار کیا - کہ برطانیہ دانستہ طور پر صرف اپنی ہی نو آبادیوں کی ترقی کیلئے مدد دے رہا ہے آپ نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ ہند جلدی سے اپنے سٹرلنگ کے حصہ کو کم کر رہا ہے مسٹر گیٹسکل نے مزید بتایا کہ ہند کے پانچسالہ پلان کی کامیابی ہند کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کیلئے اہم ہے - اس سے پہلے کمیٹی میں آپ نے اعلان کیا کہ کشمیر کے متنازعہ مسئلہ پر ادھر یا ادھر حمایت کرنا مناسب نہیں سمجھتا - مجھے امید ہے کہ ہندو پاکستان کسی نہ کسی حل پر پہنچ جائیں گے لیبر لیڈر دوسرے پارلیمنٹ کے ممبروں کے ہمراہ کامن ویلتھ پارلیمنٹری کانفرنس میں شمولیت کے لئے یہاں پہنچ رہے ہیں۔

یوم کیرالہ پر پرجا سوشلسٹ پارٹی کا جلسہ

جموں ۲ر دسمبر - کل یہاں "یوم کیرالہ" منانے کے سلسلہ میں پرجا سوشلسٹ پارٹی کی طرف سے پرانی منڈی جموں میں پبلک جلسہ ہوا جس میں چالیس پچاس کے قریب لوگوں نے شرکت کی جلسہ میں کیرالہ میں کیمونسٹ وزارت کے ظلم و تشدد کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جلسہ میں ریاست جموں و کشمیر میں ریاستی حکمرانوں کی غیر آئینی کارروائیوں اور پانچسالہ پلان کے تحت سرکاری روپیہ کے غلط استعمال کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا - اکثر مقررین نے ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کے رہنماؤں کے کردار پر شدید حملے کئے اور کہا کہ یہ لوگ در حقیقت کیمونسٹ ہیں جنہوں نے جمہوری نیشنل کانفرنس کا لبادہ اوڑھ لیا ہے جلسہ میں جمہوری نیشنل کانفرنس کی طرف سے پرجا سوشلسٹ پارٹی کے کارکنوں کو خریدنے کی بھی مذمت کی گئی +

پرجا پریشد کے ممبر بھرتی کرنیکی مہم

جموں ۲ر دسمبر - پرجا پریشد کے سنٹرل آفس کی ایک اطلاع کے مطابق نئے سال کیلئے ممبر شپ بھرتی کی مہم ہر جگہ بڑے زور شور سے چل رہی ہے صرف جموں شہر میں اس وقت تک سولہ ہزار سے اوپر ممبر بھرتی کئے جا چکے ہیں اور نئے سال کیلئے تنظیمی انتخابات جلد ہی شروع کر دیئے جائیں گے :

ریاست جموں وکشمیر سے سینکڑوں من غلّہ پاکستانی مقبوضہ علاقوں میں سمگل ہو رہا ہے!

غلّہ سمگل کرنے میں ریاست کے بارسوخ لوگوں کا ہاتھ!

وادی کشمیر سے اس امر کی کئی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ہندوستان سے کشمیر میں پہنچنے والا غلّہ مقامی طور پر بلیک مارکیٹ میں فروخت ہونے کے علاوہ اوڑی اور دیگر کئی راستوں سے بارڈر کراس کر کے پاکستانی مقبوضہ علاقوں میں سمگل کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ پاکستانی مقبوضہ کشمیر میں غلہ کی شدید قلت پائی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ غلہ سمگل کرنے میں ریاست کے بڑے بڑے بارسوخ لوگوں کا ہاتھ ہے۔ اور انہوں نے اپنے پرائیویٹ ٹرک رکھے ہوئے ہیں جن کا اکثر کام یہی ہے کہ وہ غلہ بارڈر کے نزدیک تک لے جاتے ہیں اور وہاں سے آگے پاکستانی مقبوضہ علاقہ کے بیوپاری لیکے (باقی صفحہ پر)



جلد ۳ | شکروار - ۱۳ر دسمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۰

جموں پل توی کی مرمت کے سلسلہ میں حاکموں اور چند ٹھیکیداروں کی سازباز - دس لاکھ روپے کی رقم کا ہیر پھیر!

عوام کے خون پسینہ کی کمائی کی بربادی جنرل سیکرٹری کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن کا انکشاف

جموں ۸ر دسمبر - جنرل سیکرٹری کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن نے آج یہاں محکمہ پبلک ورکس میں ہونے والی اندھیر گردی اور لوٹ کھسوٹ کے متعلق سنسنی خیز انکشاف کرتے ہوئے بتایا ہے کہ جموں پل توی کی مرمت کے سلسلہ میں دس لاکھ روپے سے زائد کا ہیر پھیر ہو رہا ہے۔ آپ نے بتایا کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے پل کی مرمت کے سلسلہ میں ہم نے مطالبہ کیا کہ مرمت کے کام کے بارہ میں کلاس سسٹم کی پابندی ہٹا کر تمام ٹھیکیداروں کو ٹینڈر دینے کا موقعہ دیا جائے۔ مرمت کے کام کو چند ایک لوگوں تک محدود رکھنے کی بجائے عام ٹھیکیداران کو بھی کام کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ اس طریقہ سے زیادہ لوگوں کا پیٹ پل سکے گا، وہاں ... (Competition) ہونے سے ... سرکاری روپیہ کی بچت ہوگی اور خرچ ... گا، دوسرے کام مضبوط اور اچھا ... ہمارے اس مطالبہ کو حاکم لوگوں ... حقارت سے ٹھکرا دیا۔ اور صرف ... چند ایک پروردہ ٹھیکیداران سے ... طلب کئے۔ اُن پانچ چھ ٹھیکیداروں ... آپس میں مل کر اتنے زیادہ ریٹ ... بطور ریکارڈ ہیں جس کی کوئی مثال نہیں ملتی ... کام جو ایک روپے سے مکمل ہو سکتا ... کے لئے بارہ روپے کے ٹینڈر ... جس پر ہم نے پھر حکمرانوں اور ... افسروں کو تاریں دیں اور شور مچایا کہ ... اس اندھیر کو ختم کر کے ... ٹھیکیداران کو بھی Compe- ... کا موقعہ دیا جائے۔ مگر ایسا کرنے ... اپنے خاص پروردہ ٹھیکیداروں ... شروع ہو گئی اور افسروں نے ... آپس میں سودا کر لیا۔

آپ نے مزید بتایا ہے کہ پل کی مرمت کے کام کا ایک حصہ محکمہ نے امانی طور پر خود کروانے کے لئے اپنے پاس رکھ لیا تھا مگر نہ جانے محکمہ کے افسروں کے دلوں میں کیا بات آگئی کہ محکمہ نے جو کام اپنے لئے رکھا تھا اُس کے لئے تمام ٹھیکیداران سے ٹینڈر طلب کر لئے۔ چنانچہ مقابلہ میں ٹینڈر (باقی صفحہ ۷ پر)

(باقی صفحہ ۷ پر)

جموں میونسپل کونسل میں سرکاری ممبروں کی دھکے شاہی - اپوزیشن ممبروں کا واک آؤٹ

جموں ۱۰ر دسمبر - آج جموں میونسپل کونسل کے تمام اپوزیشن ممبروں نے سرکاری پارٹی و کونسل کے ملازموں کی دھکے شاہی اور غیر جمہوری کارروائیوں کے خلاف لطور پروٹسٹ واک آؤٹ کیا۔ واک آؤٹ کرنے کی وجوہات بیان کرتے ہوئے پرجا پریشد گروپ کے لیڈر شری شیام لال جی شرما نے بتایا ہے کہ میونسپل رولز کے مطابق کونسل کے پانچ ممبروں کے لکھ کر دینے پر کونسل کی ایمرجینسی میٹنگ بلائی جا سکتی ہے۔ پچھلے دنوں ۱۵ر نومبر ۱۹۵۷ء کو پانچ کی بجائے اپوزیشن کے سات ممبروں نے ایک ضروری میٹنگ بلانے کے لئے درخواست دی اور قائمقام صدر میونسپل کونسل نے ۲۰ر نومبر ۱۹۵۷ء کو میٹنگ کے لئے تاریخ بھی مقرر کر دی۔ مگر کونسل کے ایگزیکٹو افسر اور سیکرٹری نے میٹنگ نہ بلائی۔ یہ کونسل کی ایک زبردست توہین تھی۔ چنانچہ آج جب جان بوجھ کر غفلت کرنے والے ملازموں کے خلاف کارروائی کرنے کا سوال پیدا ہوا تو پریذیڈنٹ کونسل اور سرکاری ممبروں نے اسے ٹال دیا۔ شری شرما نے مزید بتایا کہ حکومتی پارٹی کے چھ ممبروں نے اپنی کسی میٹنگ میں مل کر یہ ریزولیوشن پاس کر لیا ہے کہ پریذیڈنٹ کونسل کو پانصد روپیہ ماہوار تنخواہ کے علاوہ کار معہ ڈرائیور ملنی چاہیئے۔ آپ نے مزید بتایا کہ کونسل کے ہیلتھ آفیسر، ایگزیکٹو آفیسر اور سیکرٹری نے اپوزیشن ممبروں کے وارڈوں سے متعلقہ کام اور صفائی کی دیکھ بھال کے انتظامات کو نظرانداز کرنے کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ اس کے علاوہ سرکاری ممبروں کی اکثریت بنانے کے لئے سرکار نے غیر جمہوری طور پر ہیلتھ افسر اور میونسپل انجینئر کو کونسل کا ممبر نامزد کر دیا ہے۔ چنانچہ اپوزیشن کے ممبروں نے اس اندھیر گردی کے خلاف لطور پروٹسٹ واک آؤٹ کیا ہے۔ اور اگر اس دھکے شاہی کے انسداد کے لئے فوری طور پر کارروائی نہ کی گئی تو وہ کوئی دوسرا قدم اٹھائیں گے۔ شری شرما نے کہا کہ وہ ان سارے حالات پر وچار کرنے اور آئندہ اقدامات کا فیصلہ کرنے کے لئے اپنے گروپ کے ممبروں کی عنقریب میٹنگ بلا رہے ہیں

ڈاکٹر گراہم کے ہندوستان میں داخل ہونے پر ریاست بھر میں مظاہرے کئے جائینگے

دہلی میں پنڈت پریم ناتھ جی کی رہنمائی میں زبردست مظاہرہ کیا جائے گا

جموں ۹ر دسمبر - بتایا گیا ہے کہ سکیورٹی کونسل کے نمائندہ ڈاکٹر گراہم کے دہلی پہنچنے پر پرجا پریشد ریاست بھر میں مظاہرے کرے گی۔ اور اسی سلسلہ میں جس دن گراہم صاحب دہلی پہنچیں گے تو پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں وکشمیر پرجا پریشد کی رہنمائی میں وہاں ایک زبردست مظاہرہ کیا جائیگا اور ڈاکٹر گراہم کی واپسی کا مطالبہ کیا جائے گا۔ کیونکہ ریاست کے مستقبل کا فیصلہ آئینی وقانونی طور پر ہو چکا ہے۔ اور اب کشمیر کے مستقبل کے بارہ میں رائے شماری یا اس قسم کی باتیں کرنا عوام کی سرداری کو چیلنج ہے۔ اس کے علاوہ مظاہروں میں یہ بھی مطالبہ کیا جائیگا کہ چونکہ سکیورٹی کونسل پاور بلاکس کی دھڑے بندیوں کا ایک اکھاڑہ بن چکی ہے جس کے کارن دس سال کا لمبا عرصہ گزر جانے کے باوجود حملہ آور پاکستان کے خلاف ایکشن لینے کی بجائے سیدھے سادے سوال کو طوالت میں ڈالا جا رہا ہے اور مجرم ومظلوم کو ایک ہی سطح پر رکھ کر کشمیر کے سوال کو ہندوستان کے خلاف سرد جنگ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

بڑے بڑے کامریڈوں اور چوہدریوں کے محکمہ کسٹوڈین کی بلڈنگوں پر قبضے!

نیشنل کانفرنس کے دفتر کی بلڈنگ کا کئی سالوں کا کرایہ ادا نہیں کیا گیا!

جموں ۸ر دسمبر - خاص ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ بڑے بڑے کامریڈوں اور حکمرانوں کے دیار میں آستاں بوسی کرنے والے چوہدریوں نے محکمہ کسٹوڈین کی بڑی بڑی بلڈنگیں گذشتہ کئی سالوں سے اپنے قبضہ میں کر رکھی ہیں۔ اور انہوں نے محکمہ کسٹوڈین کو ابھی تک ایک کوڑی کرایہ ادا نہیں کیا ہے۔ اور وہ اُن بلڈنگوں کو اپنی ملکیت سمجھ کر دوسرے لوگوں کو کرایہ پر دے کر کرائے بھی وصول کر رہے ہیں۔ لیکن حیرانگی اس بات کی ہے کہ محکمہ کسٹوڈین ایک طرف تو غریب لوگوں اور شرنارتھیوں سے زیادہ سے زیادہ کرائے وصول کرنے کا ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ مگر ان بڑے بڑے پیٹ والے چوہدریوں کو پوچھا تک نہیں جاتا۔ اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نیشنل کانفرنس کے دفتر کی

ریاسی خبریں

پرجا پریشد کے کارکنوں کی میٹنگ

ریاسی ۶ دسمبر۔ پرجا پریشد کے مقامی کارکنوں کی ایک اہم میٹنگ آج یہاں شری گوری مل پردھان پرجا پریشد ریاسی کی صدارت میں شری رشی کمار کونسل کے دفتر پر منعقد ہوئی۔ کارکنوں کو پرجا پریشد کے چیف آرگنائزر شری بھگوت سروپ شری راجندر سنگھ ممبر اسمبلی اور شری کوشل نے خطاب کیا۔ مقررین نے ریاست کی موجودہ سیاسی پوزیشن کے پیش نظر پرجا پریشد کی پالیسی پر بسیر حاصل تبصرہ کیا۔ اور میٹنگ میں ریاسی میں ممبر شپ کی مہم کو تیز کرنے کا جامع پروگرام مرتب کیا گیا۔

(سیکرٹری پرجا پریشد ریاسی)

جنازے کیلئے نئے آدمی

ریاسی ۸ دسمبر۔ تحصیل ریاسی میں مرحوم نیشنل کانفرنس کا جنازہ اٹھانے کے لئے بلاک ریاسی اور ارناس کے پنچائیت ملازمین سے نام امیدہو کر ان کے تبادلے دھڑا دھڑ دوسرے بلاکوں میں کئے جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے ان کی جگہ دوسرے فرمانبرداروں کو ملک خانے کو کتر ھانے دیا جائے گا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں شری بنسی لال کو ہستانی بلاک آفیسر ریاسی، شری تنکر داس اکونٹنٹ، اور شری تارا چند سب انسپکٹر پنچائیت کے تبادلے عمل میں لائے جا چکے ہیں (نامہ نگار)

ریاسی میں نیشنل کانفرنس کا دیوالہ

ریاسی ۸ دسمبر۔ ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کے پیدا ہونے سے ریاسی تحصیل میں نیشنل کانفرنس کا بھونپو بول گیا ہے۔ کٹڑہ ریاسی، پونی گلاب گڑھ اور دوسرے علاقوں کے کانفرنسی کارکن مستعفی ہو کر نئی ٹولی ڈولہن سے ہمکنار ہونے کے پابند ہیں پچھلے دنوں ملویانی پردھان اور سیکرٹری نیشنل کانفرنس جب ریاسی تشریف لائے تو انہیں لیھولچڑھانے دو آدمی سکے

بدنام آفیسر کا تبادلہ

کٹڑہ ۸ دسمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کٹڑہ کے بدنام ایگزیکٹو آفیسر شری رام داس گپتا کو یہاں کے عوام کی پیہم شکایات پر تبدیل کر کے ارناس بلاک میں بی، ڈی، او لگایا جا رہا ہے۔ کٹڑہ کے دوکانداروں نے اپنے بقائے وصول کرنے کے لئے گپتا صاحب کو کہنا شروع کر دیا ہے۔ عدم وصولی کی صورت میں عدالت کا رخ اختیار کیا جانا بتایا جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس شوریدہ سر ملازم کے چلے جانے پر کٹڑہ تو اسی یوم نجات منانے کا ادھار کر رہے ہیں۔ (نامہ نگار)

شری مینن نے گراہم کو ٹرخا دیا

بندو بارک ۵ دسمبر۔ ڈاکٹر گراہم نے شری مینن سے ملاقات کی اور کشمیر کے متعلق اس ترمیم شدہ ریزولیوشن پر تبادلہ خیالات کیا جو سیکیورٹی کونسل نے پاس کیا ہے شری مینن نے ڈاکٹر گراہم کو بتایا۔ کہ پنڈت نہرو آج کل پارلیمنٹ کے بجٹ سیشن میں مصروف ہیں۔ لہذا ان کے لئے مارچ سے پہلے آپ کے ساتھ ملاقات مشکل ہو گا۔ شری مینن نے انہیں مزید بتایا۔ کہ مجھے آپ کے مشن کی کامیابی پر شک ہے۔ بھارت سرکار کو یقین ہے۔ کہ جب تک پاکستان کشمیر سے اپنی فوجیں نہیں نکالتا اور اس نے امریکہ کی امداد سے اپنی فوجی طاقت میں جو بھاری اضافہ کیا ہے۔ وہ اضافہ ختم نہیں ہوتا۔ اس وقت تک پاکستان سے بات چیت نہیں ہو سکتی۔ ڈاکٹر گراہم نے اس ملاقات کے بعد پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے نامہ نگار کو بتایا کہ ابھی تک میں نے اپنے مشن کے متعلق فیصلہ نہیں کیا۔ بلکہ وسط مشرق سے اتحادی سبھا کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ کی واپسی کا انتظار کر رہے ہیں۔

ہند کا کامن ویلتھ سے تعلق بہت اہم ہے

نئی دہلی۔ برطانوی پارلیمنٹ میں اپوزیشن لیڈر مسٹر گیٹسکل نے آج یہاں اخباری نمائندوں سے کہا۔ کہ ان کی رائے میں ہند کا کامن ویلتھ سے تعلق بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اگر لیبر پارٹی برسر اقتدار آ گئی تو وہ اس تعلق کو مضبوط بنانے کی کوشش کرے گی۔

انڈونیشیا سرکار کا حکم

جکارتا ۵ دسمبر۔ انڈونیشیا سرکار نے انڈونیشیا میں موجودہ ہالینڈ کے ہزاروں شہریوں کو ملک سے فوراً نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ اور ہالینڈ سرکار سے کہا گیا ہے کہ وہ انڈونیشیا میں اپنے قونصل خانوں کو بھی بند کر دے۔ اس حکم کے مطابق انڈونیشیا سے پچاس ہزار لوگوں کو ملک چھوڑنا ہو گا۔

ملیریا کے انسداد کیلئے معاہدہ

نئی دہلی ۶ دسمبر۔ بھارت اور امریکہ کی سرکاروں کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جن کے تحت امریکہ بھارت سرکار کو ۷۰ لاکھ ڈالر اس مقصد کے لئے دیگا کہ بھارت سرکار آئندہ ماہ اپریل سے ملک گیر پیمانے پر جو مہم شروع کر رہی ہے۔ اس میں بھارت کو مدد مل سکے۔ تاکہ وہ ملک ملیریا کا قلع قمع کر سکے۔

پرانی منڈی میں جمہوری کانفرنس کا جلسہ

جموں ۸ دسمبر۔ گذشتہ رات کو پرانی منڈی میں جمہوری نیشنل کانفرنس کا جلسہ ہوا جس میں سابق منسٹر مال شری میر قاسم اور رام پیارا صراف نے تقریریں کیں۔ مقررین نے بخشی غلام محمد اور برسر اقتدار لوگوں پر غیر جمہوری کارروائیوں کے شدید الزامات لگائے گئے۔ اور بتایا گیا کہ وہ حکومتی کمزوریوں کے لئے نیشنل کانفرنس سے الگ نہیں ہوئے۔ بلکہ ریاست میں جمہوریت کو لانے کے لئے انہوں نے جمہوری نیشنل کانفرنس بنائی ہے۔ جلسہ میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ وہ ریاست کو ہندوستان کے نزدیک لانے کے لئے جدوجہد کریں گے۔ اور ان کے خلاف پاکستانیوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے کے جو الزامات لگائے جاتے ہیں۔ وہ بالکل غلط ہیں۔ جلسہ میں بتایا گیا کہ کشمیر میں ٹاؤن ایریا کمیٹیوں کے انتخابات میں ان کے امیدواروں کے کاغذات نامزدگی غیر جمہوری طور پر مسترد کر کے جمہوریت کا خون کیا گیا ہے۔

جموں کشمیر میں پاکستان کی تخریبی سرگرمیاں

نئی دہلی ۹ دسمبر۔ وزیر داخلہ پنڈت گوبند ولبھ پنت نے لوک سبھا میں تقریر کرتے ہوئے اس بات کا انکشاف کیا۔ کہ پاکستان ریاست جموں و کشمیر میں تخریبی سرگرمیوں کے لئے بھاری مقدار میں روپیہ بھیج رہا ہے۔ اور اپنے ایجنٹ پیدا کر رکھے ہیں۔

پاکستانی مقبوضہ کشمیر میں!
ریشمی و سوتی دھاگے کا غبن

گذشتہ چند ماہ سے نام نہاد آزاد کشمیر میں لاکھوں روپے کی مالیت کا جاپانی سوتی و ریشمی دھاگہ حکومت نے منگوا کر مظفر آباد میرپور اور اس کے گردونواح کے علاقوں میں گھریلو صنعتوں کی ترقی کے لئے کوآپریٹو سوسائیٹیز کی تقسیم کے لئے رکھا ہوا تھا۔ جو سردار ابراہیم نے اپنے دوستوں۔ اور ہمنواؤں میں تقسیم کرا دیا۔ "جہاد" سیالکوٹ نے اس مسئلے پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "سردار ابراہیم نے ایس۔ ایم احمد کمشنر ترقیات جن کے چارج میں یہ سارا سامان محفوظ تھا۔ پر چند ایک الزام لگا کر انکو مظفر آباد سے سبکدوش کرا دیا۔ اور اس دھاگے کا قبضہ اپنے ایک خاص حواری کرنل عدالت خان سیکرٹری انڈسٹریز کو دلوا دیا۔ اب ان کی معرفت یہ سارا دھاگہ سردار ابراہیم کے دوستوں۔ اور مولوی عبدالعزیز راجوروی کو دے دیا گیا اور انہوں نے دوگنی قیمت پر پاکستان میں فروخت کر دیا"۔

سانبہ کی خبریں

سیکرٹری پرجا پریشد کا مطالبہ

شری درگا داس سیکرٹری پرجا پریشد سانبہ نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ تحصیل سانبہ میں غلہ کی سخت قلت پیدا ہو گئی ہے۔ اور بلیک مارکیٹ زوروں پر ہے۔ کیونکہ غلہ کی سپلائی بہت تھوڑی ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ مہنگائی اور غلہ کی قلت کو مد نظر رکھتے ہوئے راشن کارڈوں کے ذریعے لوگوں کو ضرورت کے مطابق سستے نرخوں پر آٹا دا چاول مہیا کرے۔

پرجا پریشد کے کارکنوں کی میٹنگ

پرجا پریشد تحصیل سانبہ کے کارکنوں کی ایک میٹنگ شری کرنیل سنگھ تحصیل صدر کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں پرجا پریشد کے ممبر بھرتی کرنے کی مہم کو تیزی سے چلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور خود غرض عناصر کی طرف سے پرجا پریشد کے متعلق عوام میں پھیلائی جا رہی غلط فہمیوں کے متعلق لوگوں کو آگاہ کرنے کا فیصلہ ہوا۔

سرپنچ کا چناؤ

سانبہ ٹپ ارجن میں منڈیاں اور اردگرد کے گاؤں شامل ہیں۔ کے لئے سرپنچ کا چناؤ عمل میں لایا گیا۔ رسالدار کرنیل سنگھ جو یا اتفاق رائے پنچائیت کے سرپنچ چنے گئے

مہاراجہ بہادر کے بنگلہ میں چوری کی واردات

بمبئی ۹ دسمبر۔ ریاست جموں و کشمیر کے سابق مہاراجہ ہری سنگھ کے بنگلہ واقع پیڈر روڈ سے ساڑھے بارہ ہزار روپیہ کی چوری کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کل جب وہ سیر و تفریح سے فارغ ہو کر واپس اپنے بنگلہ میں پہنچے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے کمرہ سے ساڑھے آٹھ ہزار روپیہ نقد، ایک کلائی کی گھڑی اور کچھ زیورات ۴

یہ انصاف نہیں ہے

جموں۔ ۷ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف نند یکل نے اپنے محکمہ کا پرنٹنگ کا کچھ کام کروانے کے لئے ٹینڈر طلب کئے تھے۔ مگر مرد ایک ہی پریس سے کام کے لئے ٹینڈر ملنے پر آفیسر مذکور نے وہ ٹینڈر کھول دیا۔ چنانچہ اصولی طور پر وہ ٹینڈر منظور سمجھا جانا چاہیئے تھا لیکن اب آفیسر مذکور اس پریس سے ٹینڈر کے مطابق کام کروانے کی بجائے دوسرے پریس والوں سے بات چیت کر رہا ہے۔ مگر یہ انصاف نہیں ہے (خاص)

ھم۔ غائب ہیں۔ پولیس میں رپورٹ درج کر دی گئی ہے۔

ایڈیٹوریل
جے سودیش جموں
مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۵۷ء

ریاست میں تعلیمی ترقی کی رفتار

تعلیم بلاشک ایک ایسی نعمت ہے جو انسان کو اندھیرے سے روشنی میں لاتی ہے اور اُسے تہذیب و ترقی کی راہوں پر گامزن کر سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہم دُنیا کے ترقی یافتہ ملکوں پر نظر دوڑاتے ہیں تو سب سے پہلی چیز جو وہاں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ وہاں کے لوگ تعلیمی زیوروں سے آراستہ دکھائی دیتے ہیں۔ اور واقعات شاہد ہیں کہ جب کبھی کسی ملک نے ترقی کی طرف قدم بڑھایا تو اُس نے ترقی کی راہ پر سب سے پہلا قدم جو اُٹھایا وہ تھا اُس ملک سے جہالت اور ناخواندگی کا خاتمہ اور ملک میں رہنے والوں کو اس بات کا گیان کروانا کہ ملک و قوم کے پرتی اُن کا کیا کرتویہ ہے ——— اس میں شک نہیں کہ دیش کی آزادی کے بعد ہماری ریاست میں لوگوں کو تعلیم دلانے کے لئے مقابلتاً دُوسری باتوں کے خاص توجہ دی گئی ہے۔ ریاستی عوام کی بہبودی کے لئے ہندوستان سے کروڑوں روپیہ آرہا ہے اور اُس روپیہ کا ایک بڑا حصہ تعلیمی ترقی اور تعلیمی اداروں پر صرف کیا جا رہا ہے۔ مگر اتنا بڑا خرچ کرنے کے باوجود جو نتائج سامنے آرہے ہیں وہ کسی بھی طرح حوصلہ افزا نہیں۔ پہلی بات جو ملک کے اندر لازمی ہونی چاہیئے وہ ہے ڈسپلن اور اخلاق کی بلندی جس کو لانے کے لئے ایک بڑا ذریعہ تعلیمی ادارے ہی ہو سکتے ہیں۔ مگر تعلیم کا یہ نہایت ضروری پہلو بالکل مفقود ہے اور صرف مفقود ہی نہیں بلکہ ڈسپلن اور اخلاق کے لحاظ سے ہم پستی کی گہری کھائیوں میں گرتے جا رہے ہیں۔ یہ بات اپوزیشن والے یا دوسرے لوگ ہی نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ ریاست کے وزیر تعلیم شری صراف نے اپنی حالیہ ایک پریس کانفرنس میں اس امر کا اعتراف کیا ہے ——— دوسری بات جو ترقی کے لئے لازماً ہے وہ یہ ہے کہ محض لکھ پڑھ لینا ہی تعلیمی ترقی نہیں کہلاتا بلکہ پڑھنے والوں کو اپنی عملی زندگی میں اُس کا کسقدر فائدہ پہنچتا ہے۔ مگر ریاست کے تعلیمی نظام میں یہ پہلو بھی بالکل مفقود ہے۔ نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ لوگ پڑھ لکھ کر بھی سوائے کلرک یا دفتر کے بابو بننے سے آگے پہنچ نہیں پاتے۔ اور جس کے کارن بے کاری اور بے روزگاری میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ جدھر دیکھو پڑھے لکھے لوگ نوکریوں کی تلاش میں دوڑتے نظر آئیں گے۔ گویا تعلیم ہی ایسی ہے جس نے دفتر کی نوکری کے سوائے اور کسی کام کا بننے ہی نہیں دیا ہے ——— اس سلسلہ میں اس بات کا ذکر کر دینا بھی بے محل نہ ہوگا کہ آج سے دس سال پہلے جب یہاں مہاراجہ کی سرکار تھی اور ریاست کی محدود سی آمدن تھی۔ مگر اس کے باوجود اُس وقت اس بات کو محسوس کرتے ہوئے ٹیکنیکل تعلیمی ادارے قایم کئے گئے۔ جہاں کہ طلباء کو پڑھانے کے علاوہ دستکاریاں بھی سکھائی جانے لگیں۔ مگر ان تعلیمی اداروں کے قایم ہونے کے کچھ ہی عرصہ بعد ہم آزاد ہو گئے۔ ملک آزاد ہو گیا۔ اور آزادی کے بعد ریاست کے اندر جن لوگوں کے ہاتھ میں حکومت آئی اُنہوں نے راجواڑہ شاہی کے نشانات تک ختم کرنے کے اعلانات کر رکھے تھے۔ چنانچہ اُنہوں نے عمل بھی اعلانوں کے مطابق شروع کر دیا۔ مگر دُکھ کی بات ہے کہ اُن کے قدم بُرائی کی بجائے شخصی حکومت کی جو اچھائیاں تھیں اُنہیں ختم کرنے کے لئے بڑھے ——— چنانچہ شیخ عبداللہ کی سرکار نے...... سب سے پہلے مہاراجہ بہادر کی حکومت کے وقت کے قایم شدہ ٹیکنیکل سکولوں کو ہی بند کر دیا۔ ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ ملک کی بہتری کے ان اہم تعلیمی اداروں کو ختم کرنے کا فیصلہ کرنے پر پنڈت لبھو رام جی اور دوسرے بڑے بڑے لوگوں نے سخت مخالفت کی اور مطالبہ کیا کہ خدا کے لئے ان اداروں کو مت ختم کرو۔ مگر کون سُنتا تھا۔ اُس وقت تو راجواڑہ شاہی کے نشانات ختم کرنے کا بھوت سوار تھا۔ مگر اب دس سال کے بعد ہمارے حکمرانوں کو ہوش آنے لگا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں وزیر تعلیم شری صراف نے پریس کانفرنس میں یہ بھی بتایا کہ بڑھتی ہوئی بے کاری کو ختم کرنے اور ملک میں دستکاریوں کو فروغ دینے کے لئے ٹیکنیکل سکول کھولے جائیں گے۔ مگر سوال یہ ہے کہ پہلے ان ٹیکنیکل تعلیمی اداروں کو بند کیوں کیا گیا تھا۔ کیا صراف صاحب شیخ عبداللہ کی وزارت کے منسٹر نہیں تھے۔ اور کیا آپ لوگوں نے اُن ٹیکنیکل اداروں کو بند کرتے وقت عقل سلیم سے کام نہیں لیا تھا۔ جنہیں آج پھر آپ چالو کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ ان دس سالوں میں ریاست کو جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کے لئے مجرم کون ہے اور نئے اداروں کو شروع کرنے کے لئے نیا سامان خریدنا ہوگا۔ لیکن پہلا سامان اور سٹاف جو اُن اداروں میں موجود تھے۔ اُن کی بربادی کے کون لوگ ذمہ دار ہیں ——— خیر عقل تو آنے لگی ہے۔ خواہ گھر کو آگ لگانے کے بعد ہی ہے۔

تیسری بات جو تعلیم کے پھیلاؤ کے لئے ضروری تھی وہ یہ تھی کہ تعلیمی ادارے ریاست کے ہر حصہ میں ایک باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کھولے جاتے اور تعلیم کا ایک معیار قائم کیا جاتا۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کہیں تیس تیس میل کے ایریا میں ابھی تک کوئی پرائمری سکول نہیں کھولا گیا ہے مگر کہیں چار چار میل کے اندر دو دو اور تین تین ہائی سکول کھول دیئے گئے ہیں۔ اور پھر تعلیمی اداروں کی حالت یہ ہے کہ اگر کہیں پڑھنے والے ہیں تو پڑھانے والے نہیں۔ اگر پڑھانے والے ہیں تو پڑھنے والے کم ہیں۔ اگر کہیں ٹیچر ہیں تو اُن کے بیٹھنے کے لئے کرسیاں نہیں۔ کوئی اصول نہیں کوئی قاعدہ نہیں۔ لوگوں کو کورپٹ بنانے اور اُن میں غلامانہ ذہنیت پیدا کرنے کے لئے منسٹر صاحبان جہاں دورہ پر گئے اور زندہ باد کے نعرے لگے تو خیرات کے طور پر وہاں سکول دے آئے۔ کسی نے یہ نہیں سوچا کہ آخر اس کا نتیجہ کیا نکل رہا ہے۔ تعلیمی نظام میں اس قسم کی اندھیر گردی ہونے کی وجہ سے تعلیمی معیار نہایت ہی افسوسناک حد تک گرتا جا رہا ہے ——— چنانچہ قانون ساز اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں ریاست کے تعلیمی نظام میں پھیلی ہوئی ابتری کے متعلق پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ اور پرجا پریشد کے دوسرے ممبران کی طرف سے جب یہ الزام لگائے گئے تو آنریبل ایجوکیشن منسٹر صراف صاحب "میں نہ مانوں" والی باتیں کرنے لگے مگر اپنی حالیہ پریس کانفرنس میں کچھ کچھ مان گئے۔ اور فرمانے لگے یہ سب کچھ تعلیم کے جلد پھیلاؤ کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ گویا تعلیم کا پھیلاؤ ہو رہا ہے مگر کنٹرول کوئی نہیں قاعدہ کوئی نہیں۔

چوتھی بات جو ہر سرکاری ادارے اور خاص طور پر تعلیمی اداروں کے لئے نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اُنہیں پارٹی پالیٹکس سے دُور رکھا جائے۔ مگر گذشتہ دس سالوں کا اتہاس شاہد ہے کہ جہاں کہیں نیشنل کانفرنس کا جلسہ کامیاب نہ ہو سکے۔ وہاں سکول کے لڑکوں کو بُلایا جاتا ہے۔ اور جس کسی سرکاری لیڈر کا سواگت کرانا مقصود ہو تو سکولوں اور کالجوں کے بچوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی گھر کی رکھشا کرنے والوں نے خود آگ لگا رکھی ہے۔ شیخ عبداللہ وزیر تعلیم بنے تو اُنہوں کوئی کسر نہ رکھی۔ صادق صاحب آئے تو اُنہوں نے کمال ہی کر دیا لوگوں کے حق تلف کر کے ہر اُس شخص کو فوراً ملازمت دیدی جس نے اپنے آپ کو کمیونسٹوں کا ہمسفر ظاہر کیا۔ اور ہر اُس شخص کو اصول و قاعدے کا خون کر کے دوسروں کے اوپر چڑھا دیا جس کی سیٹھی اور رام پیارا صراف نے سفارش کی اور روسی ہندی بھائی بھائی "و امن" کے نعرے بلند کرنے والے فیل ہونے والے لڑکے پاس ہونے لگے ——— اب نئے منسٹر صراف صاحب کیا کریں گے اور تعلیمی اداروں میں سُدھار کے لئے جو سکیمیں بنائی گئی ہیں۔ نیز اُنہوں نے جو وعدے کئے ہیں اُن پر عمل کہاں تک ہوگا یہ وقت ہی بتائے گا۔

بڑے آدمیوں کی بڑی باتیں

ابراہیم لنکن کی ظرافت:۔ جمہوریہ امریکہ کے سابق پریذیڈنٹ ابراہیم لنکن بڑے زندہ دل اور مزاح پسند تھے۔ ان کے متعلق کئی واقعات ہیں۔ لیکن ذیل کے واقعہ کو وہ خود بڑے شوق سے سنایا کرتے تھے:۔

"سیاستدانوں کی باہمی خانہ جنگی کے سوال پر ایک بار دو عورتوں میں اس موضوع پر بات چھڑ گئی کہ اس لڑائی میں کس کی فتح ہوگی۔

ایک عورت نے کہا۔ "مجھے پورا یقین ہے کہ جیت جیفرسن ڈیوس کی ہوگی کیونکہ وہ دھارمک خیالات کا آدمی ہے اور ایشور وشواسی ہے۔"

لیکن دوسری عورت نے مخالفت کی اور کہا "ابراہیم بھی دھارمک خیالات کا آدمی ہے۔ ایشور پر اس کا پُورا یقین ہے۔"

پہلی عورت بولی۔ "ہاں! یہ تو ہے لیکن پرماتما ابراہیم کی پرارتھنا سن کر یہ بھی تو خیال کر سکتے ہیں۔ کہ ابراہیم مذاق کر رہا ہے۔"

سُکھ کی تعریف:۔ یونانی فلاسفر مہاتما میلوڈس کے شاگردوں نے سُکھ کی متفقہ طور پر یہ تعریف طے کی کہ "جس چیز کی جب خواہش کی جائے وہ اسی وقت میسر ہو جائے۔ اس حالت کا نام ہے سُکھ ——— !"

مہاتما نے کہا۔ "مجھے آپ لوگوں کی یہ تعریف قبول ہے۔ لیکن سُکھ کی ایک صورت اور بھی ہے کہ "جو کچھ جس وقت میسر ہو۔ اسی پر قناعت کی جائے۔"

گائے کی مانند:۔ شری آئزن ہاور (صدر جمہوریہ امریکہ) نے ایک بار اپنے لیکچر کے دوران میں ایک بہت مزیدار کہانی بیان کی۔

میرے بچپن کے ایام میں میرے رشتہ دار ایک معمر کسان کے ہاں گائے خریدنے گئے۔ ہم نے کسان سے گائے کی نسل کے متعلق دریافت کیا۔ مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ نسل کیا شے ہوتی ہے۔ پھر ہم نے پوچھا کہ [باقی صفحہ نمبر ۶ پر]

تحصیل اکھنور میں پاکستانی ڈاکوؤں و چوروں کی طرف سے قتل و غارت او چوری کی وارداتوں میں مسلسل

مظلوم و دُکھی عوام پر سرکاری افسروں کے شرمناک مظالم ۔ امداد کے نام پر حکمرانوں کا دُکھیوں سے مذاق اور عوام

۱۹۴۷ء میں پاکستانی حملوں کے وقت تحصیل اکھنور کا سارا علاقہ تباہ و برباد ہو گیا۔ ہزاروں لوگ پاکستانی درندوں کے ہاتھوں موت کا شکار ہوئے گاؤں کے گاؤں جلا دیئے گئے۔ تمام اثاثہ اور مال مویشی حملہ آور لُوٹ کر لے گئے۔ اور تمام تحصیل ایک ویران اور بھیانک منظر پیش کرنے لگی۔ لیکن ماتری بھومی کا پریم تھا۔ اور وطن سے ہمدردی تھی کہ بھاری خطرات کے باوجود لوگ واپس اپنے اپنے علاقوں میں چلے گئے۔ آہستہ آہستہ اپنا خون پسینہ ایک کر کے جلے ہوئے گھر بنائے جیسے کیسے ہو سکا کھیتی باڑی اور محنت مزدوری کر کے زندگی کی گاڑی کو چلانے لگے۔ تباہی بربادی اور بھیانک خطرات کے باوجود ہمت اور جرأت کیساتھ کام کاج شروع کیا۔

حملوں سے ریاست بھر کے اندر جو افراتفری پیدا ہوئی تھی۔ آہستہ آہستہ ختم ہو گئی۔ حالات معمول پر آ گئے عارضی جنگ بندی لائین قائم ہو گئی۔ لوک راج کے دعویداروں کی سرکاریں ایک کے بعد دُوسری اور دوسری کے بعد تیسری قائم ہوتی گئیں۔ ریاست کے تباہ حال اور پسماندہ عوام کی بہتری و بہبودی کے لئے بھارت سرکار نے کروڑوں کی تعداد میں روپیہ دیا۔ پہلے کے بعد ترقی کا دوسرا پانچ سالہ منصوبہ بنا اور اس دوسرے منصوبے پر عمل جاری ہے حکمرانوں کا دعوےٰ ہے کہ لوگوں کے لئے ترقی کی شاہراہیں کھُل گئی ہیں۔ ریاست ترقی کر رہی ہے اور لوگ ترقی کر رہے ہیں۔

مگر بدنصیبوں کے لئے تباہی برابر جاری ہے

لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ پاکستان کے ساتھ جنگ بندی کا اعلان ہو جانے اور ریاست میں امن و امان قائم ہو جانے کے باوجود تحصیل اکھنور کا بدنصیب ایک ایسا علاقہ ہے جہاں پاکستانیوں کے حملے برابر جاری ہیں۔ کبھی مسلح حملہ ہوتا ہے کبھی ڈاکو آ جاتے ہیں اور کبھی چوروں کی شکل میں آ کر پاکستانی لوگوں کو قتل کر کے انہیں لُوٹ لے جاتے ہیں۔ اور مصیبت زدہ لوگ دن بدن دُکھی اور دُکھی ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

ہزاروں قتل اور لاکھوں کی تباہی

ایک اندازہ کے مطابق ریاست میں امن و امان قائم ہو جانے کے باوجود تحصیل اکھنور میں پاکستانی گزشتہ چار سالوں میں چوری ڈاکوں اور حملوں کی شکل میں ایک ہزار سے اوپر وارداتیں کر چکے ہیں۔ جن میں پانچ صد کے لگ بھگ لوگ نہایت ہی سنسنی خیز اور دردناک حالات میں مارے جا چکے ہیں۔ ایک لاکھ روپے کے قریب

مختلف شکلوں میں لوگوں کا مالی نقصان ہو چکا ہے اور سب سے بڑے دُکھ کی بات یہ ہے کہ دس سال کا لمبا اور دردناک عرصہ گذر جانے کے باوجود ہماری سرکار ان حملوں اور وارداتوں کی روک تھام کا کوئی انتظام نہیں کر پائی ہے۔ لوگ تباہ ہوتے ہیں۔ چیختے ہیں۔ چلاتے ہیں مگر کوئی سنتا نہیں۔ اگر کبھی جا کر کسی حاکم کو جھنجھوڑا بھی جائے تھوڑا بہت کچھ عارضی انتظام ہو جانے کے سوائے کوئی موثر نتیجہ ابھی تک سامنے آیا نہیں۔

وارداتوں میں مسلسل اضافہ

جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ پاکستانیوں کے حوصلے بلند ہوتے چلے جا رہے ہیں اور گذشتہ دو سالوں میں چوری اور ڈاکوں کی وارداتوں میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا آ رہا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں گذرتا اور کوئی رات ایسی نہیں کٹتی جس رات کو پاکستانی چور آ کر لوگوں کو لُوٹ نہ لے جائیں۔ کسی کو قتل نہ کر جائیں۔ مال مویشی چرانے یا دوسرا کام کاج کرتے لوگوں کے ساتھ کوئی واردات نہ کر جائیں۔ چوری اور ڈاکوں کے ڈر سے لوگ ساری ساری رات جاگتے رہتے ہیں۔ اور ایک عجیب دہشت کا واتاورن بنتا جا رہا ہے۔ لوگ پہرہ دیتے ہیں۔ لیکن جب پاکستانی چوروں سے کہیں مُٹھ بھیڑ ہو جاتی ہے تو پہرہ دینے والوں کے پاس ڈنڈے اور لاٹھیوں کے سوائے کوئی ہتھیار نہیں مگر دوسری طرف سے فائرنگ ہوتی ہے۔ لاٹھی اور گولی کا آپس میں مقابلہ کیا ہے۔ اس کا نتیجہ ہر کوئی سمجھ سکتا ہے گویا پہرہ دینا بھی محال ہو گیا ہے۔

مصائب و مشکلات کے پہاڑوں سے گھیرے ہوئے

وارداتیں اور ہمارے ظالم افسر

جہاں کہیں واردات آج ہو تو سی۔ آر۔ پی دوسرے دن پہنچتی ہے۔ اور پولیس تیسرے دن۔ مگر پہنچ کر بھی اگر دُکھیوں کا کوئی سُنے تو کچھ تسکین ہو۔ پولیس کے حاکم اُلٹا دُکھیوں کو تنگ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ تحقیقات شروع ہو جاتی ہے۔ رشوت مُرغے اور بوتل سے کم باتیں ہی نہیں ہوتی ہیں۔ گویا ہماری حفاظت کے ذمہ داروں کے دل پتھر ہو چکے ہیں۔ اُن کے اندر انسانی دل نہیں بلکہ جنگل کے بھوکے درندوں کی روحیں سمٹ آئی ہیں۔

دہشت کے واتاورن کا لوگوں پر اثر

چوری۔ ڈاکوں اور قتل و غارت سے دہشت کا واتاورن تحصیل بھر میں گذشتہ کئی سالوں سے چلا آ رہا ہے لوگ ساری ساری رات جاگتے ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ وقتی طور پر لوگوں کو سخت دُکھ اور تکلیف ہونے کے علاوہ اس سے اُن کے مستقبل پر کیا اثر پڑ رہا ہے رات بھر جاگنے سے ایک تو اُن کی صحتیں تباہ ہو رہی ہیں۔ دوسرے دہشت کے ماحول میں کئی سالوں تک رہنے سے اُن کے آگے جو اولاد پیدا ہو گی ...... وہ کہاں تک بہادر اور آزاد ملک کے فرائض کو نبھا سکے گی۔

حملوں کی روک تھام سرکار کا فرض

اُس سرکار کو لوگوں پر حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا جو لوگوں کے جان و مال کی حفاظت [illegible] پاکستانی حملوں اور ان وارداتوں کی روک تھام کرنا [illegible] ذمہ داری ہے۔ لیکن سرکار اپنی ذمہ داری کو نبھانے [illegible] کوتاہی سے کام لے رہی ہے۔ ان وارداتوں کی روک [illegible] کوئی مشکل بات نہیں بشرطیکہ کوئی اپنی ذمہ داری محسوس کرے۔ اور سرکار اپنے اس فرض کو پہچاننے کی کوشش کرے ــــ ریاست کے وطن پرست اور دیش بھگت لوگوں نے اپنے پیارے وطن کی رکھشا کے لئے پہلے بھی بے شمار قربانیاں اور بلیدان دیئے ہیں۔ اور آج ...... بھی وہ پیچھے ہٹنے والے نہیں۔ لیکن گولی کا مقابلہ لاٹھی سے نہیں بلکہ گولی سے ہی ہو سکتا ہے۔ ہمارے لوگ پاکستانی چوروں اور ڈاکوؤں کا علاج کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اُن کے علاج کے لئے اُنہیں دوائی یعنی ہتھیار مہیا کئے جائیں۔ دُکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ لوگوں کی طرف سے بار بار داویلا کرنے کے باوجود انہیں ابھی تک موثر تعداد میں ہتھیار نہیں دیئے گئے ہیں۔ اور نہ ہی ان حملوں کی روک تھام کے لئے کسی یوجنا سے کام لیا گیا ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ پرجا پریشد اور علاقہ کے ذمہ دار لوگوں نے عوام کی زندگیوں سے تعلق رکھنے والے اس مسئلہ کا قطعی اور آخری حل نکالنے کے لئے تہیہ کر لیا ہے۔

تحصیل اکھنور میں پاکستانی حملوں کی روک تھام کیلئے بارڈر ڈیفنس کمیٹی کا قیام

جموں ۸۔ دسمبر۔ موضع کھوڑ میں تحصیل اکھنور کے مختلف حصوں سے یک صد کے قریب عوامی نمائیندگان کی ایک اہم میٹنگ شری سہدیو سنگھ ممبر اسمبلی کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں تحصیل اکھنور میں پاکستانی لیٹروں کی بڑھتی ہوئی تخریبی کاروائیوں۔ چوری و ڈاکوں کی وارداتوں سے پیدا شدہ حالات پر وچار کیا گیا۔ اور لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرنے میں سرکار کی لاپرواہی کے لئے تشویش کا اظہار کیا گیا۔ ــــ میٹنگ میں پاکستانیوں کی وارداتوں کی روک تھام کرنے اور اس سلسلہ میں حکومت کو حرکت میں لانے کے لئے گرام رکھشا سمتی [بارڈر ویلیج ڈیفنس کمیٹی] کا قیام عمل میں لایا گیا۔ میجر گوری دت جی کمیٹی ہذا کے پردھان اور پنڈت دیا رام جی سیکرٹری چُنے گئے۔ صدر کمیٹی عنقریب ہی اپنی ورکنگ کمیٹی کا اعلان کرینگے۔ ڈیفنس کمیٹی پاکستانی لیٹروں کی زد میں تمام دیہاتوں کے حالات کا جائزہ لینے اور ان کو محفوظ رکھنے کے لئے کیا کیا اقدامات ضروری ہیں۔ کا جائزہ لینے کے بعد ایک جامع میمورنڈم حکومت کو پیش کرے گی ــــ میٹنگ ہذا میں حاضرین نے اس بات کا حلف لیا۔ کہ وہ عوام کی زندگیوں سے تعلق رکھنے والے اس مسئلہ کو کسی پارٹی کا سوال نہ بناتے ہوئے سبھی ملکر حل کرنے میں ہر ممکن جدوجہد کرینگے۔

گرتو گرانہ مانے

"یں [illegible]

"میں ہوں ریاس[illegible]
ہی رہے تو موزوں ہے [illegible]
آنے لگتی ہے ــــ میر[illegible]
منسٹر کی تمہاری پڑھائی [illegible]
نہ ؟ ــــ آٹھ ماہ ہو [illegible]
اخلاق، انصاف اور عوام [illegible]
کے ــــ تحصیل ریاسی [illegible]
ــــ یہ دونوں ! میر[illegible]
رہے ہیں ــــ ! لوگ [illegible]
خُدا کی قسم میں رشوت نہیں [illegible]
ــــ چند عدد مُرغیاں لیتا [illegible]
سیروں گھی، انار دانہ [illegible]
نارائین بھی لے لیتا ہوں [illegible]
ٹھہری ؟ ــــ جھوٹ [illegible]
ــــ ! عوام چاہتے ہیں [illegible]
میرا تبادلہ ہو گا" ــــ یہ [illegible]
تحصیل میں انصاف کا آخر [illegible]
نہیں ہو سکتا ــــ میرے [illegible]
سر پر خورشید کا ہاتھ ہے ــــ [illegible]
ــــ ! میں شکاری ہوں [illegible]
حیوانوں سے زیادہ انسانوں کا [illegible]
ــــ بدمعاش ــــ سی گالیاں [illegible]
ان گالیوں سے ــــ بڑ[illegible]
ہاں جی، چال ہے میری ناگن [illegible]
مال غنیمت سمجھتا ہوں ــــ تبھی [illegible]
ــــ میرے دولتکدہ کی زین[illegible]
صرف دہن پھیلائے کرسیاں [illegible]
کی ضرورت ہے ــــ میں ہوں [illegible]

حملوں سے تباہی اور مالیہ کی رعایت

سرکار نے الیکشن سے پہلے اکتوبر ۱۹۵۶ء میں ایک فیصلہ کیا کہ جن علاقوں میں پاکستانی حملوں سے لوگوں کو تھوڑا بھی نقصان پہنچا ہے وہاں پر چار فصلوں کے مالیہ کی معافی کی رعایت دی جائے گی۔ منسٹروں اور برسراقتدار پارٹی

...ست کا ماحول لوگ ساری ساری رات جاگتے رہتے ہیں۔ مگر سرکار آج تک لوگوں کے مال و جان کی حفاظت نہیں کر سکی ہے

...سرکار جو لوگوں کے مال و جان کی حفاظت نہیں کر سکتی اُسے حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا!

...نزد استانیں - از قلم ست دیو ممبر اسمبلی اکھنور

...لوگوں نے پبلک طور پر اس رعایت ...کی طور پر کچھ نہ کیا گیا۔ حالانکہ ...لیوں کیا ہوا مالیہ واپس بھی کرایا ...نے پچھلے دنوں حکومت کی اس امتیازی پالیسی کے خلاف آواز بلند کی۔ اور زبردست مظاہرے کر کے حکمرانوں کو وارننگ دی گئی۔ اس کے بعد بجائے اس کے تمام تحصیل کا مالیہ معاف کرنے کا اعلان کیا جاتا تحصیل کے کچھ دیہاتوں کے مالیہ کی معافی کا اعلان کیا گیا ہے۔ حالانکہ ساری تحصیل میں پاکستانی حملوں سے نقصان پونچا ہے۔ اور پونچ رہا ہے۔ حاکموں کے اس اعلان کی دو ہی وجوہات نظر آتی ہیں ایک تو وہ اس طریقہ سے لوگوں کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ یا ہو سکتا ہے کہ لوگوں سے رشوت حاصل کر کے بعد میں مالیہ معاف کرنے کے لئے مقامی حاکموں کی چال ہو۔ لیکن خیر کچھ بھی ہو حکومت کو اور اُس کے حاکموں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ لوگ اب یہ اندھیر گردی نہیں چلنے دیں گے۔ اور ایسا طریقہ سے رشوت حاصل کرنے یا لوگوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوئی کوشش سرے نہیں چڑھ سکے گی۔

امدادی قرضوں کے فارم

...طرح لوگ تباہ ہوئے تھے یا ہو ...انسانی فرض تھا کہ تباہ شدہ ...امداد کی جاتی مگر امداد تو در کنار ...مذاق کئے جا رہے ہیں۔ الیکشن ...کو قرضے دینے کے نام پر فارم ...لوں کو جلد از جلد پُر کر کے دینے

کا اعلان کیا گیا۔ لوگوں نے رشوتیں دے کر اور میلوں کی مسافت طے کر کے جیسے کیسے ہو سکا قرضے کا فارم حاصل کئے مگر فارم پُر کر کے دیئے ہوئے ایک سال سے زیادہ عرصہ گذرنے لگا ہے۔ مگر ابھی تک کسی کو کوئی قرضہ نہیں دیا گیا ہے۔ جب لوگ متعلقہ حاکموں سے قرضے کے متعلق پوچھتے ہیں تو جواب ملتا ہے۔ بہت جلد قرضہ ملے گا۔ حکمرانوں کا "بہت جلد" کب ہوگا۔ یہ وہی جانتے ہیں۔ مگر یہ ایک شرمناک مذاق ضرور ہے جسے جسقدر جلد ہو سکے ختم کیا جانا چاہیئے۔

زبردست ژالہ باری ہوئی جس سے لوگوں کی ساری کی ساری فصلیں تباہ ہوگئیں اس کے بعد اس سال خشک سالی سے لوگ تباہ ہوئے جس سے تحصیل بھر اور خصوصاً پہاڑی دکنڈی کے علاقوں میں غلہ کی سخت قلت پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن لوگوں کے چیخ و پکار کرنے کے باوجود غلہ کی سپلائی کا ابھی تک کوئی موثر انتظام نہیں کیا گیا ہے۔ اور اب کئی علاقوں میں نوبت فاقہ کشی تک پونچ رہی ہے۔

کنڈی کے علاقوں میں پانی کی قلت

تحصیل اکھنور کا بہت بڑا علاقہ کنڈی کا ہے جہاں کئی کئی میلوں تک پانی نایاب ہے۔ اور

مسایل کو حل کرنے کی طرف دھیان دے۔ اور رشوت خور و بے ایمان افسروں کی جگہ یہاں اچھے لوگ لگائے جائیں تو گذشتہ دس سال سے مصیبتوں اور مشکلات کے پہاڑوں سے گھیرے ہوئے لوگوں کو سکھ کا سانس مل سکتا ہے ورنہ یہ غیر انطلب نہیں کہ تحصیل کے مظلوم اور ستم رسیدہ یہ لوگ کسی بھی وقت اُٹھ کھڑے ہو جائیں۔ اور اُن کے مستقبل اُن کے آرام و آسائیش اور اُن کے لئے مصائب کا باعث بننے والوں کے لئے وہ ایک طوفان کھڑا کر دینگے جس سے نپٹنا مشکل ہو جائے گا۔

"۵ — شام کو کلب لگتی ہے — لوگ کہتے ہیں جوا کھیلتے ہیں — ارے جوا نہیں برج — صرف چار آنے بازی — ! میرے ہیں سرکاری تیراچپراسی — گھر پر صرف چار کام کرتے ہیں — ایک اہلیہ محترمہ پر — ایک بچوں پر — ایک کھیتی پر — ایک مرغیوں پر — باقی — کبھی کبھی — کالجے لکڑیاں ڈھونے پر ! — ہوشیار ! خبردار — ! میں آرہا ہوں — جا رہا ہوں — کھڑے ہو جاؤ — آداب بجا لاؤ — ورنہ جیل بھیج دونگا — !!!"

[تعلیم بذاتِ خود حاکم]

کشمیر میں صادق گروپ کا شیرازہ بکھرنے لگا؟

ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کے ۱۳ ممبران اسمبلی میں زبردست نظریاتی جھگڑا شروع ہو گیا ہے۔ جموں و کشمیر کے چار ممبران نے کسی صورت میں کمیونسٹ پالیسیوں کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ ان کا یہ خیال ہے کہ ان کا صادق گروپ کے ساتھ منسلک ہونے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ بھی روسی طرز کے امن کے حامی بن جائیں بلکہ وہ محب الوطن لوگ ہیں۔ جنہیں ہندوستان سے محبت ہے۔ یہ جھگڑا ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس میں "امن" کا ریزولیوشن پاس کرنے کے بعد شروع ہوا ہے — بتایا جاتا ہے کہ موتی لعل مصری جو کنونشن کے کنوینر تھے کھلے عام ڈیموکریٹک نیشنل کا الحاق ہندوستانی کیمونسٹ پارٹی سے کرنا چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں صادق صاحب فی الحال اس کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ ان کی نظر میں ابھی مرکزی سرکار کا اثر و رسوخ وہ اپنے حق میں استعمال ہونے کا موقعہ دیکھتے ہیں۔ اور ہندوستان کی کیمونسٹ پارٹی بھی ابھی کشمیر میں الگ پارٹی بنانے کی رائے نہیں رکھتی۔ کیونکہ ان کا خیال ہے کہ ۱۳ ممبران اسمبلی میں سے اگر پانچ چھ الگ ہو گئے تو پارٹی کے وقار کو سخت چوٹ پہنچے گی۔ ساتھ ہی تین ممبران اسمبلی کے خلاف عذرداریاں داخل ہیں۔ اگر ٹریبونل نے ان کے خلاف فیصلہ دیا تو اس صورت میں نیا چناؤ ہوتے وقت سیاسی ...

عوام کے مسایل اور حکومت کی بے رُخی

جمہوریت کا ڈھنڈورہ پیٹنے والوں کو تحصیل اکھنور میں شکست کیا ہوئی اُنہوں نے اسے اپنی توہین کا سوال بنا لیا ہے۔ اور جان بوجھ کر لوگوں کو تنگ کرنے کی پالیسی اپنائی جا رہی ہے۔ علاقہ پرگوال میں دریائے چناب میں سیلاب آنے سے شدید نقصان پونچا ہے اور وہ لوگ ہر وقت سیلاب کے خطرے میں ہیں۔ مگر دریا سے علاقہ ہذا کو بچانے اور دس ہزار لوگوں کو خطرے سے محفوظ کرنے کے لئے کوئی قدم نہیں اُٹھایا گیا ہے۔ اور نہ ہی اُن کے دوسرے مسایل کو حل کرنے کی طرف توجہ دی جاتی ہے۔

پہاڑی علاقہ میں ژالہ باری سے تباہی

گذشتہ سال تحصیل کے پہاڑی علاقوں میں

وہاں بسنے والے لوگوں کا اکثر وقت پینے کے لئے پانی لانے میں ہی صرف ہو جاتا ہے نتیجہ کے طور پر وہ دن بدن پسماندہ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ریاست کے لئے ترقی کے منصوبے بنانے کے باوجود کنڈی کے ان علاقوں کو پانی سپلائی کرنے کا کوئی پربندھ نہیں کیا گیا ہے۔ سوہل میں ٹیوب ویل لگایا گیا ہے اور اس ٹیوب ویل میں اتنا زیادہ پانی ہے کہ اگر تھوڑا سا بھی اس طرف دھیان دیا جائے تو بڑی آسانی سے سوہل کے ٹیوب ویل سے اردگرد کے علاقوں میں پانی سپلائی ہو سکتا ہے۔

دیگر مسایل اور حکومت توجہ دے

اسی طرح جنب توی پر پل بنانے اور عوام کے دیگر مسایل ہیں اور اگر سرکار عوام کے ان

باجلاس لالہ ہربنس لعل صاحب بھگوترہ
بی اے۔ ایل ایل بی سب جج جموں

میسرز جودھ سنگھ گجرال اینڈ سنز پیٹرول ڈیلرز ٹرانکی فرم جموں۔ مدعی بنام (۱) سردار رتنا سنگھ پروپرائیٹر المیز ٹرانسپورٹ کمپنی جموں۔ (۲) کیسر سنگھ ولد نہال سنگھ (۳) تیجا سنگھ (۴) ہرنام سنگھ پسران نامعلوم مالکان المیز ٹرانسپورٹ کمپنی جموں۔

دعوےٰ دلاپانے مبلغ ۳۰۰۰/- باقیمت پیٹرول

اشتہار مقدمہ مندرجہ عنوان الصدر

میں کیسر سنگھ ولد نہال۔ تیجا سنگھ۔ ہرنام سنگھ پسران نامعلوم مالکان المیز ٹرانسپورٹ کمپنی جموں کو بذریعہ سمنات کئی بار عدالت ہذا سے طلب کیا جا چکا ہے مگر وہ ہمیشہ روپوش رہتے ہیں۔ اور تعمیل عدالت سے گریز کرتے ہیں۔ اس سے معمولی طریق سے مدعا علیہم کی تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہم مذکوریاں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتقرر ۲۱ دسمبر ۱۹۵۷ء حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ کریں۔ ورنہ اُن کے خلاف کاروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ اور بعد گذرنے میعاد اُن کا کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔ میرے حکم و ثبت مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۲ جاری ہوکر۔ تحریر ہوا۔

دستخط حاکم بحروف انگریزی (مہر)

دکھی سنسار

یہ امتیاز ختم کیا جائے

جن علاقوں کے لوگوں کو پاکستانی حملوں سے نقصان اُٹھانا پڑا تھا اور ان حملوں کی وجہ سے تباہی کا شکار ہوئے تھے۔ ایک سال سے زائد عرصہ گذرنے لگا ہے کہ حکومت نے ایسے علاقوں کے کسانوں و زمینداروں کو چار فصلوں کے مالیہ کی رعائت دینے کا اعلان کر رکھا ہے۔ اور کئی ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں پر چار فصلوں کے مالیہ کی رعائت ہی نہیں دی گئی ہے بعض حالتوں میں وصول کیا ہوا مالیہ واپس بھی کیا گیا ہے۔ لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ تحصیل جموں کے بیشتر علاقے ایسے ہیں جہاں پر پاکستانی حملوں کی وجہ سے لوگوں کا از حد نقصان ہی نہیں ہوا ہے۔ بلکہ کئی جگہوں پر بھاری تعداد میں جانی نقصان بھی ہوا ہے۔ مگر ان علاقوں میں ابھی تک مالیہ کی کوئی رعائت نہیں دی گئی ہے حالانکہ بارہا حکومت کی توجہ اس طرف دلائی جا چکی ہے مگر کیا مجال ہے کہ متعلقہ لوگوں کے کانوں پر جوں تک بھی رینگنے پائی ہو۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ کچھ ایک لچے غنڈے قسم کے لوگ علاقے کے لوگوں میں پھر کر یہ ضرور کہہ رہے ہیں کہ آپ اپنے گاؤں سے کچھ جمع کر کے دیں تاکہ اوپر خوش کر کے آپ کو مالیہ معاف کروا سکیں۔ پیشتر اس کے مظلوم اور دکھی عوام اس انیائے اور امتیازی سلوک کے خلاف کوئی دوسرا قدم اُٹھانے کے لیے مجبور ہوں۔ ہماری بخشی غلام محمد اور دوسرے متعلقہ لوگوں سے ایک بار پھر گذارش ہے کہ جموں تحصیل کے پاکستانی حملوں سے تباہ شدہ لوگوں کو مالیہ کی رعائت کا فوری طور پر حکم صادر فرمایا جائے۔ تاکہ امتیازی سلوک سے پیدا ہو رہی بے چینی اور بد اعتمادی کا خاتمہ ہو سکے۔

ستنھو سنگھ سیکرٹری پرجا پریشد تحصیل جموں

شہر میں گاڑیوں کی رفتار

اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ شہر میں کاریں و دوسری گاڑیاں اس تیزی کے ساتھ چلتی ہیں جیسے وہ شہر سے باہر کسی ایسی سڑک پر دوڑ رہی ہوں جہاں کوئی ٹریفک وغیرہ نہ ہو۔ چنانچہ شہر میں گاڑیوں کے تیز چلنے کے نتائج یہ نکل رہے ہیں کہ شاید کوئی دن ایسا گذرتا ہوگا کہ جس دن کوئی حادثہ نہ ہو ورنہ آئے دن قیمتی جانوں کے تلف ہونے کی افسوسناک اطلاعات مل رہی ہیں۔ آج سے کچھ سال پہلے جب کہ ریاست میں ٹریفک کنٹرول کرنے کے لئے صرف چند ایک ٹریفک انسپکٹر تھے تو اس قدر بھاری تعداد میں حادثے نہ ہوتے تھے۔ مگر آج جب کہ ٹریفک انسپکٹروں اور اسسٹنٹ انسپکٹروں کی ایک اچھی خاصی فوج بھرتی کی جا چکی ہے۔ حادثوں میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ٹریفک کنٹرول کرنے والے اعلیٰ افسروں پر لازم آتا ہے کہ وہ انسانیت کے نام پر آنکھیں کھولیں۔ بڑھتے ہوئے جانکاہ

حادثوں کی روک تھام کے لئے اقدام اٹھائیں اور شہر کے اندر چلنے والی گاڑیوں پر رفتار کم رکھنے کی پابندی لگا کر سختی سے عمل کریں۔ (مہندر پال - جموں)

غلّہ کی قلّت اور عوام میں بے چینی

جموں تحصیل کے ہر حصہ اور خصوصاً پہاڑی علاقوں میں غلہ کی شدید قلت پیدا ہو گئی ہے۔ اور کئی جگہوں پر نوبت فاقہ کشی تک پہنچ رہی ہے۔ غلّہ کی قلّت کے متعلق کئی بار سرکار کی توجہ دلائی جا چکی ہے۔ مگر قلّت کو دور کرنے کے لئے سرکار کی طرف سے ابھی تک کوئی موثر قدم نہیں اٹھایا گیا ہے۔ جس سے لوگوں میں تشویش پھیل رہی ہے۔ سُنا جا رہا ہے کہ چند راہ میں غلہ کی سپلائی کے لئے سنٹر مقرر کیا گیا ہے۔ مگر ابھی تک وہاں بھی کوئی غلّہ وغیرہ نہیں پہنچا ہے۔ اس کے علاوہ سارے علاقہ کے لئے صرف ایک سنٹر مقرر کرنا انتہائی تکلیف دہ رہے گا کیونکہ پندرہ پندرہ اور بیس بیس میل کے ایریا میں صرف ایک سنٹر بنانے سے لوگوں کے لئے مشکل ویسے کی ویسے ہی بنی رہے گی۔ لہذا ہماری منسٹر فوڈ سپلائی و حکومت کے دوسرے متعلقہ لوگوں سے درخواست ہے۔ کہ ہر پنچایت میں غلہ کی سپلائی کے لئے سنٹر مقرر کیا جائے اور غلہ کی سپلائی کے فوری انتظام کئے جائیں۔

(بلدیو رام - ٹرنسال)

سوچیانی میں ٹیوب ویل لگایا جائے

غالباً تین سال کا عرصہ گذرنے لگا ہے کہ سرکار کی طرف سے بڑے پروپیگنڈہ بڑے زور و شور کے ساتھ شروع کیا گیا کہ موضع سوچیانی تحصیل سانبہ کے لوگوں کو پینے کا پانی مہیّا کرنے کے لئے ٹیوب ویل لگایا جائے گا۔ سرکار کے اس اعلان سے علاقہ کے لوگوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی ہے۔ کہ انہیں پینے کے لئے صاف شفاف ٹیوب ویل کا پانی ملے گا۔ مگر تین سال کا لمبا عرصہ گذر جانے کے باوجود ابھی تک سوچیانی میں ٹیوب ویل لگانے کا قطعاً کوئی کام شروع نہیں ہوا ہے۔ محکمہ واٹر ورکس کے ناخداؤں سے التماس ہے۔ کہ وہ اس طرف بھی توجہ دیں۔ اور سوچیانی میں ٹیوب ویل لگوانے کا کام شروع کروائیں۔

(ایک عوامی نمائندہ)

قابل توجہ پوسٹ ماسٹر جنرل

قصبہ لیوہلی کا پوسٹ آفس تحصیل کے اندر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ مگر پوسٹ آفس میں کام کرنے والوں کا رویہ عوام کے ساتھ کسی بھی طرح پسندیدہ نہیں وہ لوگوں کے ساتھ نہایت ہی تلخ مزاجی سے پیش آتے ہیں۔ اور ڈاک کی تقسیم کے سلسلہ میں بے پرواہی سے کام لیا جاتا ہے اور ہفتہ ہفتہ ڈاک دیا رسل لوگوں تک پہنچنے نہیں پاتی۔ محکمہ ڈاک کے متعلقہ آفیسران سے گذارش ہے۔ کہ وہ لیوہلی پوسٹ آفس کے متعلق لوگوں کی شکایات کو سنیں۔ عوام کے ہمدردوں کے کان کھینچیں اور سُدھار کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

(ایک لیوہلی واسی)

پونچھ کے نالہ پر پُل بنایا جائے

پونچھ بارڈر سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ایک اہم قصبہ ہے۔ مگر پونچھ کے متعلق حکومت کے تغافل کو دیکھ کر انسان حیران و پریشان رہ جاتا ہے۔ کہ جب دو تین میل کے فاصلہ پر دشمن کی فوجیں کھڑی ہوں مگر شہر میں داخلہ یا نکلنے کے لئے راستہ میں دریا پر کوئی پُل نہیں۔ خدانخواستہ اگر کسی وقت حالات ناخوشگوار ہو جائیں تو شہر میں ہزاروں کی تعداد میں بسنے والی جنتا کا کیا بنے گا۔ شہر میں داخل ہونے کے لئے پیدل لوگوں کے لئے ہر سال عارضی پُل بنایا جاتا ہے۔ جو دریا میں تھوڑا سا سیلاب آنے پر بھی بہہ جاتا ہے۔ قصبہ کی اہمیت اور لوگوں کی تکلیف کو دھیان میں رکھتے ہوئے اشد ضرورت ہے۔ کہ دریائے پونچھ پر پُل بنایا جائے۔ تاکہ گاڑیاں وغیرہ شہر میں داخل ہو سکیں۔

(ایک عوامی نمائندہ)

محکمہ جنگلات میں اندھیر گردی

یہ عجیب حیرانگی کی بات ہے۔ کہ پچھلے کچھ سالوں سے بڑے بڑے سرمایہ دار ٹھیکیدار جنگل خرید رہے ہیں۔ اور ٹینڈر منظور ہونے کے بعد دو دو تین تین سال کام ہی نہیں کرتے ہیں جس سے ایک تو کام کرنے والے علاقہ کے مزدوروں کو خسارہ پہنچتا ہے۔ دوسرے خزانہ عامرہ کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ اس قسم کے ٹھیکہ کی مثال جوتی

سہلیس - بھدرواہ ڈویژن کا ...
یہاں ٹینڈر ہوئے دو تین سال کا ...
گذر گیا۔ مگر فرم مذکور نے کام ...
شروع نہیں کیا ہے۔ سرکار پر لا...
ہے۔ کہ وہ اس اندھیر گردی کو خ...
کی طرف دھیان دے اور اگر فر...
کام نہیں کرنا چاہتی۔ تو اس جگہ ...
ٹھیکہ دوسری فرم کو دیا جائے

(عبد الرحمان بھدرواہ)

قابل توجہ محکمہ ایجوکیشن

علاقہ اجوٹ تحصیل حویلی کے ...
میں کوئی سکول نہیں ہے۔ جس کے ...
علاقہ کے بچے آزادی کے اس دور ...
تعلیم جیسی نعمت سے محروم رہ ...
محکمہ ایجوکیشن کے متعلقہ آفیسر...
گذارش ہے۔ کہ موضع اجوٹ ...
علاقہ کا سنٹر ہے۔ پرائمری سکول ...
جائے اور علاقہ کے بچوں کو تعلیم حاصل ...
موقعہ دیا جائے۔ (پبلک، علاقہ اجو...

غلہ سمگل کرتے ہیں بارسوخ لوگ ...

(بقیہ صفحہ اوّل سے آگے)

ہی بھٹوں فروخت کر دیا جاتا ہے۔ ...
سے بھی اسی قسم کی اطلاعات موصول ہوئی ...
کہ وہاں پر غلہ سمگل ہونے کے علاوہ کئی ...
دوسری اشیاء بھاری مقدار میں پاکستان ...
بھیجی جا رہی ہیں۔ اور وہاں سے چا...
سونا بیدے میں ریاست میں لایا جا...
ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ضلع پونچھ میں ...
کا یہ کام کرواتے ہیں بڑے بڑے کام...
کے علاوہ سرکاری افسروں کا بھی ہا...

پرطے ہم دمیوں کی باتیں

(بقیہ صفحہ ۳ سے آگے)

اس گائے کے دودھ سے کتنا مکھن ...
ہے۔ کسان کو اس کا بھی علم نہ تھا ...
ہم نے پوچھا خیر یہی بتاؤ تمہاری گائے ...
پھر میں اوسطاً کتنا دودھ دیتی ہے
"کسان نے پھر سر ہلاتے ہوئے جواب ...
میں یہ سب نہیں جانتا۔ بس اتنا جانتا ...
کہ یہ گائے بڑی ایماندار ہے۔ اس ...
جتنا بھی دودھ ہوگا۔ وہ آپ کو دے ...
اس کے بعد مسٹر آئزن ہاور نے لیکچر ختم ...
ہوئے کہا۔ میں بھی اسی گائے کی طرح ...
میرے پاس جو کچھ بھی ہے۔ آپ لوگوں ...
بھینٹ کر دوں گا"۔

Jammu and Kashmir Government —— Forest Department.

Jammu Forest Circle.

ADVANCE NOTICE

It is intended to offer the following groups of Compartments in various Divisions of Kashmir Circle for sale along with the Jammu Circle Leases on 6th January, 1958.

S.No.	Name of Divn.	Range	Compartments	Working Circle
1.	Jhellum Valley Divn.	Gulmarg	C/30	Fir selection working circle
2.	Langet Divn.	Rajwar	C/66	Deo. & Kail regular working circle.
3.	Kamraj Divn.	Kandi	C/5 Rost	— Do —
4.	Kashmir Divn.	Kuthar	84 and 85	— Do —
5.	Kashmir	Verinag	(i) 90 a	Fir Working circle.
			(ii) 90 b, and 91	Deodar Working Circle.

The terms and conditions of these leases will be the same as advertised in Kashmir Circle tender notice and tenders opened 5.11.1957.

The details of markings showing volume by species and other conditions and terms if any shall be issued at a very short notice soon as the marking abstracts are available in this office. In the meanwhile the prospective tenders are invited to inspect the marking on spot well in advance to have an accurate idea of the quality and nature of marking locality, lead to Nallahs and other aspects connected with Forest working and floating operations etc. So that they feel no difficulty in framing the accurate estimates at the time of making offers.

Sd/- A. A. Firdaus,
Conservator of Forests, Jammu Circle.

بقیہ "مرمت پل توی میں ہیر پھیر"

از صفحہ ——— اوّل

...نے پر بہت کم ریٹ آئے ہیں۔ مثال کے طور پر اپنے پروردہ ٹھیکیداروں کو بلاس بنانے کا (سب سے بڑا کام ہے) جو کام ۱۲۵ روپے سینکڑہ مکعب فٹ پر دیا گیا ہے، اُسی قسم کے کام کو مقابلہ میں دُوسرے ٹھیکیداران نے اب ۶۳ روپے سینکڑہ مکعب فٹ پر کرنا منظور کر لیا ہے۔ اسی طرح ایک اور کام جس کا ریٹ اپنے خاص ٹھیکیداروں کے ساتھ ۳۹ روپے سینکڑہ مقرر ہوا ہے، مقابلہ ہونے پر دُوسرے ٹھیکیداروں نے اسی قسم کا کام ۲۵ روپے کے حساب سے کرنا منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ مرمت کا کام مقابلے سے حاصل کئے جانے والا کام حاکموں کے اُن خاص ٹھیکیداروں سے بدرجہا بہتر اور تیزی سے ہو رہا ہے۔ گویا مرمت کا یہ کام جس پر اس طریقہ سے ۲۲ لاکھ روپے خرچ ہونے ہیں، اگر کلاس سسٹم ہٹا کر تمام ٹھیکیداروں کو ٹینڈر دینے کا موقعہ دیا جاتا تو مرمت کا سارا کام ۲۲ لاکھ کی بجائے دس بارہ لاکھ روپے میں یقینی طور پر ہو سکتا ہے۔ مگر...

جموں۔ اطلاع ملی ہے کہ حال ہی میں جموں سے لگ بھگ ڈیڑھ سو میل دُور نوشہرہ جھنگڑ روڈ پر مینڈھر میں بموں کے دو اور دھماکے ہوئے۔ کوئی ہلاک نہیں ہوا۔

نیا کشمیر کی جانب پیش قدمی

(اعداد و شمار کی زبانی)

پہلا اور دوسرا پنج سالہ منصوبہ ——— ایک نظر میں

پہلا پانسالہ منصوبہ

منصوبہ پر خرچ شدہ رقم ——— ۱۱۲۴،۱۹ لاکھ روپے

حدیں جو پوری کی گئیں

مد	رقم جو خرچ ہوئی (لاکھوں میں)
تعلیم	۶۶،۶
صحت	۴۴،۸۳
زراعت	۱۹،۷۹
صنعت وحرفت	۶۳،۷۰
بجلی	۶۳،۲۷
سڑکیں	۲۱۵،۸۴
افزائش نسل حیوانات	۲۴،۸۸
آب پاشی	۶۸،۵۰
مکانات	۱۳،۳۲

دُوسرا پانسالہ منصوبہ

مخصوص شدہ رقم ——— ۵۱۲۷،۰۰ لاکھ روپے

حدیں جو مقرر کی گئی ہیں

مد	مخصوص شدہ رقم (لاکھوں میں)
تعلیم	۳۰۰،
صحت	۳۰۰،۰۰
زراعت	۷۳۴،۱۷
صنعت وحرفت	۳۰۳،۲۰
بجلی	۳۴۶،۵۷۰
سڑکیں	۵۶۳،۰۰
افزائش نسل حیوانات	۷۸،۵۰
آب پاشی	۷۸،۵۷
مکانات	۱۰۰،۰۰

شائع کردہ:- محکمۂ اطلاعات حکومت جموں وکشمیر — جموں

وہ سڑک جس کا اُدگھاٹن امر شہید ڈاکٹر مکرجی نے کیا تھا

(از شری یادویندر شرما)

سکھلا - ہر شام بچوں کو لے کر نہر کے کنارے آیا کرتا تھا لیکن آج نہ آیا۔ اُس کے دو بچے تھے، رادھا اور راجن۔ آج اُس کا من اُداس تھا رہ رہ کر وہ رادھا اور راجن پر اپنی ٹکٹکی لگا دیتا تھا۔ سارے گاؤں میں یہ زبردست افواہ تھی۔ کہ کالے گھوڑے پر چڑھ کر ایک کالا سوار آدھی رات کو گاؤں میں گھوما کرتا ہے وہ ہر آدمی سے صرف اتنا ہی پوچھتا ہے۔ "تم کیسے ہو؟" اور وہ آدمی مر جاتا ہے۔ اُس عجیب و غریب آدمی کا گھوڑا گھاس نہیں کھاتا بچے کھاتا ہے۔ پاس کے گاؤں سے وہی گھوڑا پچاس بچے کھا کر آیا ہے۔ دو دن سے گاؤں کے لوگوں پر ڈر چھایا ہوا تھا۔ لوگوں نے کھیتوں میں سونا چھوڑ دیا تھا۔ اور بچوں کا سکول میں جانا بند ہو گیا تھا۔

گاؤں کا ماسٹر شہر کے کچھ سوئم سیوکوں کو لے کر گاؤں والوں کو بار بار سمجھا رہا تھا۔ کہ اس طرح کا کوئی گھوڑا سوار نہیں ہے۔ اور نہ ہی پڑوس کے گاؤں کے پچاس بچے مرے ہیں لیکن گاؤں کے اَن پڑھ لوگوں کی بدھی پر برسوں کے اندھ وشواس کا پردہ پڑا ہوا تھا۔ انہوں نے کسی کی بات کا اعتبار نہ کیا۔ وہ اُن کی باتیں سُن کر اُلٹا گڑ گڑھے مُردے اکھاڑنے لگتے۔ گشنا بابا بولا - "یہ کل یُگ کی ہوا ہے کسی چیز پر کوئی بھروسہ نہیں۔ دھوکھا! تو جانتا ہے نا" جب تیرا جگلو چھوٹا تھا۔ تب گڑھ جتنا بڑا بھیڑیا آیا تھا۔ کیا وہ بچوں کو اُٹھا اُٹھا کر نہیں کھا گیا تھا؟"

"یہ تو آنکھوں دیکھی بات ہے۔ ہم لوگ رات بھر کنستر کی تھالیاں بجا بجا کر جاگتے رہتے تھے ہے نا؟" گشنا بولا۔

شہر سے آئے سوئم سیوکوں نے سمجھانے کی بڑی کوشش کی مگر دیہاتی نہ مانے۔ اُن لوگوں نے گاؤں میں ٹھہرنے کا نشچے کر لیا۔

ساون کی پاون بوندیں امرت بن کر برس چکی تھیں۔ گاؤں میں خوف چھایا ہوا تھا۔ برسات کی زیادتی کے کارن گاؤں اور شہر کے درمیان کی سڑک گم ہو گئی تھی۔ پنچایت کے سرپنچ سوئم سیوکوں کے ساتھ گاؤں میں اس لئے آئے کہ گاؤں والوں کے شرمدان (محنت) سے سڑک کو دوبارہ بنایا جائے۔ لیکن یہاں کا نقشہ دو دن ہی بدلا ہوا تھا۔

ماسٹر جیتن نے سرپنچ دینا ناتھ کو سمجھایا دیکھئے دینا ناتھ جی نرمان کے راستے میں اندھ وشواس ہمیشہ رکاوٹ بنتے ہیں۔ ہمیں اس طرح لوگوں سے ہوشیار رہ کر چلنا ہو گا۔

"مطلب؟" سرپنچ نے پوچھا۔

"کالے گھوڑے اور کالے سوار کی افواہ پھیلا کر کچھ گڑبڑ ہو رہی ہے۔

کیا کہہ سکتے ہیں ماسٹر جی؟" سرپنچ نے

آنکھیں پھاڑ کر حیرانی سے پوچھا۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ میرا یقین کریں۔ ہمیشہ کچھ مجبور لوگ اپنے کی حالت جب اپنی مرضی کے خلاف ختم ہونے لگتی ہے۔ تو آدمی کی یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے مخالف کو مار دے تاکہ اُس کا بھوگ ولاس اور اُس کی عظمت چاند سورج کے رہنے تک بنی رہے۔ جن آدمیوں کا خون نچوڑ کر وہ اتنا بڑا بنا ہے۔ اُن کو اپنے مخالف کے خلاف بھڑکائیگا۔ تاکہ وہ بے چین رہیں اور دھرتی کے پجاری کسان جو سیدھے سادھے ہوتے ہیں۔ اُن کو نرمان کے لئے تیار کر لینا بڑا مشکل ہے"

ماسٹر جی کی بات سُن کر سرپنچ کچھ چنتا میں پڑ گیا۔ اُسے گاؤں کے ٹھاکر پر ذرا بھی شک نہ تھا۔ ٹھاکر بڑا نیک تھا اُس پر اس طرح کا الزام کیسے لگایا جا سکتا ہے؟ ابھی ابھی بھودان میں اُس نے اپنی دو بیگھہ زمین دیدی ہے۔

"مجھے یقین نہیں ہوتا ماسٹر جی! ٹھاکر تو دیوتا کے برابر ہیں" دینا ناتھ نے گمبھیرتا سے کہا۔

تب تک دو آدمی گھبراتے گھبراتے سکھلا کے پاس جا پہنچے سکھلا منہ مارے بیٹھا تھا۔

"کیا بات ہے سکھلا؟"

"بات کیا ہے۔ دینا ناتھ جی اسنکٹ پر سنکٹ آتا ہے۔ ادھر سڑک ٹوٹ جانے پر گہری دلدل ہو گئی ہے۔ اور اُدھر کالا سوار کے ڈر سے کھیتوں کی ٹھیک طرح سے رکھوالی بھی نہیں ہو رہی"۔

"تم بھی اس سوار پر یقین کرتے ہو" ماسٹر نے تیزی سے پوچھا۔

"وشواس تو نہیں کرتا، لیکن گاؤں میں اس چرچا سے جو مُردنی اور ڈر چھا گیا ہے۔ اُس سے میں بھی تَد پُدک تپتا جا رہا ہوں"۔

"تم جیسے دلیر آدمی کو تو چاہیئے کہ گاؤں والوں کو ہمت بندھائے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ جلدی ہی نئی سڑک بن جائے تاکہ گاؤں کی کایا پلٹ جائے"

سکھلا نے کوئی جواب نہ دیا۔ ایک لمبی سانس کھینچ کر رہ گیا۔

رادھا اور راجن آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ راجن آکاش میں تیرتے سفید بادل کے ٹکڑے کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہا تھا۔ رادھا! یہ جو سفید اونٹ ہے نا اس پر تو میں بیٹھوں گی" رادھا بولی۔

"ارے وہ رہی ناؤ" خوب تیزی سے دوڑ رہی ہے پچھم سے اندھکار آگے ہرن مارتا سنسار پر چھاتا جا رہا تھا۔ ماسٹر نے واپس مڑ کر کہا میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں بڑی پنچایت بلا کر افواہ کا کھنڈن کرنا چاہیئے

"میں بھی یہی کہتا ہوں" دینا ناتھ نے کہا۔

صبح ہو گئی تھی۔

سورج کی کرنیں ابھی پوری طرح بکھری نہ تھیں کہ

سکھلا گھبرایا ہوا بھاگا بھاگا دینا ناتھ کے پاس آیا۔ اُس کی سانس پھولی ہوئی تھی۔ بولا۔ سرپنچ جی! میں ڈوب گیا! میں لُٹ گیا!"

دینا ناتھ حیران رہ گیا۔ "بھائی! بات کیا ہے؟

"میرے دو بیل چوری ہو گئے"

"چوری ہو گئے؟ کیا کہتے ہو؟" دینا ناتھ طیش میں آ گیا۔

"ہاں سبھی لوگ کہتے ہیں کہ وہی کالا سوار کھا گیا"

"یہ سب بکواس ہے"

دینا ناتھ ماسٹر کے پاس گیا۔ اُس وقت ماسٹر ورزش کر رہا تھا۔ سکھلا اور دینا ناتھ کو دیکھ اُس نے مسکرا کر کہا - "کیا بات ہے؟ آج صبح صبح کیسے؟ کیا کالے گھوڑے کے سوار نے کچھ کیا ہے؟"

سکھلا کے من میں تڑپ تھی بیل ہی کسان کی زندگی سکھ اور دھن ہوتے ہیں۔ اُن کے لٹ جانے پر کسان کا درد کسی وِدھوا سے کم نہیں ہوتا۔ سکھلا بولنے لگا تو اُس کی آنکھیں چھلک آئیں۔ رندھے گلے سے بولا - "میرے دو بیل کل کھیت کی جھونپڑی میں سے کوئی چرا لے گیا۔ گاؤں والے کہتے ہیں۔ کہ یہ کالے سوار کا کام ہے"

ماسٹر کے ہونٹوں پر پھر ترس بھری خاموش ہنسی دوڑ گئی۔ اگر گاؤں بچے کی طرح معصوم نہ ہوتا تو انسانیت کا نام و نشان مٹ جاتا۔ سکھلا! تو بڑا بھولا ہے۔ تیرے بیل کسی نے چرائے ہیں۔ ہمیں کھوج کرنی چاہیئے۔ کالے سوار کا بھوت کچھ بھی نہیں ہے یہ صرف گاؤں والوں کے آتنک کو ٹھنڈا کرنے کا طریقہ ہے"۔

"آپ کو یاد ہوگا ماسٹر جی" دینا ناتھ ایک دم بول پڑا - "ایک بار کسی نے گاؤں کی پچاس بھیڑیں چرا لی تھیں"

"اور مجھے یہ بھی یاد ہے۔ کہ جھنڈ کی ایک بھیڑ ٹھاکر کے ڈیرے سے ملی تھی"

"آپ ...."

"دینا ناتھ جی! ٹھاکر کی حالت دن بدن گرتی جا رہی ہے۔ وہ بدلتے زمانے کو روک کر اپنے قلعے مانڈے کو جاری رکھنا چاہتا ہے گاؤں کے نرمان میں روکاوٹ ڈالنے والا وہی ہے"

سکھلا نے اپنی آنکھیں پونچھیں۔ دینا دیال نے سکھلا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا "چلو" بیلوں کو ڈھونڈا جائے"

"میں بھی چلتا ہوں" ماسٹر نے کہا تینوں اُٹھ کر جانا ہی چاہتے تھے۔ کہ جھیگو دوڑا دوڑا آیا "باسو کے کھیت کے آگے ابھی گرنے سے جو گڑھا ہو گیا تھا۔ اُس میں ایک آدمی گرا پڑا ہے پتہ نہیں زندہ ہے یا مردہ!"

دیکھتے ہی دیکھتے سارے گاؤں میں شور مچ گیا۔ لوگوں نے اسے بھی کالے سوار اور کالے گھوڑے کی کرامات کہا۔ بھیڑ نے گڑھے میں گھس کر آدمی کو نکالا۔ منہ صاف کیا۔ تب لوگوں نے پہچانا کہ وہ ٹھاکر کا چھوٹا بھائی تھا۔

"ارے! تبھی سکھلا چلا پڑا۔" میرے بیل یہ کھڑے ہیں۔" وہ بھاگ کر گیا۔ اور اپنے بیلوں کے گلے لگ گیا۔

"یہ آدمی بیل لے کر بھاگ رہا تھا" ماسٹر نے کہا۔ "لیکن بھگوان سب کو دیکھتا ہے۔ اسے اپنے کرم کا پھل مل گیا"۔ "اب؟"

"اُن لوگوں سے کہدو کہ کالا سوار اور کالا گھوڑا کوئی نہیں ہے۔ وہ اسی قسم کے آدمیوں کی پھیلائی افواہیں ہیں۔ نہیں کل سے ہی سڑک بنانا شروع کرنا ہوگا"۔

"اور یہ لاش؟"

"اسے پولیس کے حوالے کر دو"۔

دوسرے ہی دن سارا گاؤں پھاوڑے اور کدال لے کر چل پڑا۔ دھرتی کے پجاری کہہ رہے تھے ...

"دھرتی ہماری ہے۔ دھن ہمارا ہے جو بیچ بولا بنیگا اُسے ہٹا دیا جائیگا" یہ وہی سڑک تھی جس کا اُدگھاٹن امر شہید شیاما پرساد مکرجی کے پوتر ہاتھوں سے ہوا تھا۔ (شری یادویندر شرما)

حادثہ یا قتل

جموں ۸ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کنالی واٹر سپلائی ٹرک کے کلینر کشمیر داس کی سوجانی رامپیہ کے پاس موت واقع ہوگئی ہے ٹرک کے ڈرائیور کا بیان ہے کہ کلینر کی ٹرک کا فلدت کیسے سانحہ حادثہ ہو جانے سے موت واقع ہوئی ہے لیکن کلینر کے رشتہ داروں کا خیال ہے کہ کلینر کی موت حادثہ سے نہیں بلکہ اُسے قتل کیا گیا ہے اور حادثہ کی کہانی ناقابلِ یقین ہے کیونکہ انہیں اطلاع پہنچانے میں بڑے عجیب و غریب ڈھنگ سے کام لیا گیا ہے اور جائے واردات کا ملاحظہ کرنے سے حادثہ کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ محکمہ پولیس کے اعلیٰ افسروں کو چاہیئے کہ اس واقعہ کی خاص طور پر تحقیقات کروائیں اور موت کی وجوہات جاننے کی کوشش کریں +

دوسرے پلان کے تحت سڑکوں کی تعمیر

نئی دہلی ۹ دسمبر۔ ہند کے وزیر ٹرانسپورٹ شری لال بہادر شاستری نے آج یہاں اعلان کیا ہے کہ دوسرے پلان کے دوران سڑکوں کو وسعت دینے کیلئے دو ارب ۲۰ کروڑ روپے کی رقم خرچ کی جائیگی۔ انہوں نے سڑکوں کو وسعت دینے کے بارے میں جو حد مقرر کی گئی ہے وہ نہ صرف پوری ہوگی بلکہ اُس سے زیادہ کام ہو سکیگا +

رجسٹرڈ نمبر ای۔ بی۔ ۳۲۷
ٹیلیفون نمبر ۔ ۴۳۲

ایوب خان ڈپٹی سپیکر اسمبلی کیخلاف انتخابی عذرداری واپس کروانے کیلئے برسراقتدار پارٹی کی غنڈہ گردی کی انتہا!



جلد ۳ | ۲۰ ؍ دسمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۱

ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے جانے لگے۔ عذرداری کرنیوالے ووٹر کی دردناک چٹھی

ریاسی۔ ۱۵ ؍ دسمبر موضع ٹیڈا ا اراناس کانسٹی ٹیوئنسی) سے دفتر پرجا پریشد میں شری بیلی رام کی ایک دردناک چٹھی موصول ہوئی ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ پچھلے کچھ دنوں سے ایوب خان ڈپٹی سپیکر جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی کے کچھ قریبی لوگ اور سرکاری ملازم اُس کے پاس آتے رہتے اور کہتے رہتے کہ کر تم ایوب خان کے خلاف انتخابی عذرداری واپس لے لو ورنہ اپنی خیر نہ سمجھو۔ مگر اُن کے ڈرانے دھمکانے کے باوجود میں نے ابھی تک اُن کی کوئی بات نہیں مانی ہے۔ انہوں نے اب مسمی اسمٰعیل کو کہیں چھپا دیا ہے اور اسمٰعیل مذکور کی والدہ سے میرے اور میرے بھائیوں کیخلاف (باقی صفحہ ۲ پر)

دیش بھگت جنتا کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ ریاست کے مستقبل سے متعلق کانفرنسی حکمرانوں کے ناپاک منصوبے فیل ہوئے ہیں!

چھنب میں ویر میلا رام کا یوم شہادت جوش و خروش کیساتھ منایا گیا!

جموں۔ ۱۶ ؍ دسمبر۔ یہاں سے چالیس میل دُور چھنب میں پرجا پریشد کے آندولن کے دوران بھارت کا راشٹریہ ترنگا جھنڈا لہراتے ہوئے ظالم شاہی کی گولیوں سے شہید ہونے والے ویر میلا رام کا یوم شہادت بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ صبح ہون یگیہ کے بعد دوپہر کو شاندار دنگل اور شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کرنے کے لئے ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا جس میں دُور دراز علاقوں سے ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ ویر میلا رام کو شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر جموں و کشمیر پرجا پریشد نے کہا کہ شہیدوں کا خون کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔ میلا رام اور دُوسرے ویروں کے بلیدان کا نتیجہ ہے کہ ریاست کے مستقبل سے متعلق نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کے ناپاک منصوبے ناکام رہے ہیں۔ اور خوشی کی بات یہ ہے کہ جس نظریہ کو لے کر پرجا پریشد نے قربانیاں دی ہیں اُس کی ہر جگہ فتح ہو رہی ہے اور ہمارے اس نظریہ کو آج نہ صرف بھارت سرکار نے سویکار کیا ہے بلکہ وہ لوگ جو ہم پر لاٹھیاں اور گولیاں چلا کر بے پناہ ظلم و تشدد کرتے رہے وہ بھی بڑے زور کے ساتھ کہہ رہے ہیں کہ ریاست جموں و کشمیر بھارت کا ایک اٹوٹ حصہ ہے اور ریاست میں رائے شماری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ باقی یہ بات الگ ہے کہ انہوں نے ریاست جموں و کشمیر کو کچھ باتوں میں بھارت سے دُور دُور رکھنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ہم اُس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے جب تک ریاست کی موجودہ امتیازی پوزیشن کو ختم کر کے اسے بھارت کے دُوسرے حصوں کی سطح پر نہیں لایا جاتا اور ریاست جموں و کشمیر کے پاکستانی مقبوضہ علاقوں کو آزاد نہیں کروایا جاتا۔ پنڈت جی نے

سلسلۂ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ پرجا پریشد نے ریاستی سیاسیات کے اندر ایک اہم رول ادا کیا ہے اور کر رہی ہے۔ پرجا پریشد نے آج تک جو بھی بات کی اور جو الزامات ریاستی حکمرانوں پر لگائے تھے، اُن کی تائید خود اُن کی زبانی ہوتی چلی آ رہی ہے۔ اس سے زیادہ کسی سیاسی جماعت کی اور کیا فتح ہو سکتی ہے؟

(باقی صفحہ ۲ پر)

کشتواڑ میں غلہ کا قحط نازک صورت اختیار کر گیا۔ لوگوں نے ہجرت شروع کر دی!

جموں۔ ۱۶ ؍ دسمبر۔ کشتواڑ سے اس امر کی اطلاعات برابر موصول ہو رہی ہیں کہ پاڈر اور تحصیل کے دُوسرے حصوں میں اناج کا قحط دن بدن بھیانک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ لوگوں نے گھاس اور پتے کھا کھا کر دن گذارنے کے علاوہ کئی علاقوں سے ہجرت شروع کر دی ہے۔ اور وہ کشتواڑ قصبہ اور دُوسرے علاقوں میں پہنچ رہے ہیں۔ مگر سرکار کی طرف سے ابھی تک ان علاقوں میں غلہ کی سپلائی کا کوئی خاص انتظام نہیں ہو سکا ہے۔ بلیک مارکیٹ زوروں پر ہے۔ انسانیت کے دشمن سرکاری حکام اس نازک موقعہ پر بھی اپنے ہاتھ رنگنے میں مشغول ہیں اور دُکھی عوام کے ساتھ نہایت ہی بے رحمی کے ساتھ پیش آ رہے ہیں۔

پرجا پریشد کی طرف سے صدائے احتجاج گذشتہ ہفتہ شری سیوا رام [illegible] پرجا پریشد کی صدارت میں کشتواڑ میں ایک بھاری پبلک جلسہ منعقد ہوا جس میں شری شوچرن، شری سنت رام اور دوسرے رہنماؤں نے تقاریر کیں۔ جلسہ میں تحصیل بھر میں غلہ کے قحط اور اس سلسلہ میں سرکار کی لاپرواہی کے خلاف زوردار پروٹسٹ کیا گیا۔ جلسہ میں بتایا گیا کہ اس وقت پارلیمنٹ، اپر ہاؤس اور اسمبلی میں کشتواڑ کے تین نمائندے ہیں۔ مگر ایک بھی نمائندہ عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوا ہوتا تو ان نازک حالات میں وہ دُکھی عوام کی آواز حکومت کے بہرے کانوں تک پہنچانے کے لئے ایک طوفان کھڑا کر دیتا لیکن جمہوریت اور انصاف کا خون کر کے عوام پر ٹھونسے گئے نمائندگان اُن کی درد بھری آواز سرکار تک پہنچانے کی بجائے اپنی عیش و عشرت میں مصروف ہیں۔ جلسہ میں سرکار کو یہ چیتاونی دی گئی کہ تحصیل میں غلہ کے قحط کا مقابلہ کرنے اور بلیک مارکیٹ و لوٹ گھسوٹ کو ختم کرنے کے لئے فوری اقدامات نہ کئے گئے تو پرجا پریشد عوام کی حیثیت سے خاموش نہیں بیٹھے گی۔

۲۰ ؍ پرجا پریشد کی طرف سے پبلک جلسہ ہوگا جس میں شری رشی کمار کوشل اور پرجا پریشد کے ممبر رہنما تقاریر کریں گے اور ریاست کے سیاسی حالات سے عوام کو آگاہ کیا جائے گا۔

جموں میں کانفرنسی رہنماؤں کی تقاریر۔ ایک دُوسرے کیخلاف شدید الزامات

جموں۔ ۱۸ ؍ دسمبر۔ پرسوں یہاں عجائب گھر گراؤنڈ میں نیشنل کانفرنس کا جلسہ ہوا جس میں بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر و مسٹر شمس الدین وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے تقاریر کیں۔ اور کل پرانی منڈی میں صادق صاحب کی جمہوری نیشنل کانفرنس کی طرف سے پبلک جلسہ ہوا۔ ان دونوں جلسوں میں ایک دوسرے کے خلاف غیر جمہوری کارروائیوں و غنڈہ گردی کے شدید الزامات لگائے گئے۔

عجائب گھر گراؤنڈ میں بخشی غلام محمد نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جب تک آج کے جمہوری کانفرنس کے نیتا میری کیبنٹ میں تھے اور حکومت کے ساتھ شامل تھے تو بخشی غلام محمد کی جے جے کار کے نعرے بلند کرتے تھے اور بڑے بڑے بیان دیتے تھے۔ جب اُنہوں نے انتخابات کے بعد مجھے متفقہ طور پر اپنا پارٹی لیڈر منتخب کیا تھا تو بخشی غلام محمد ان کی نظروں میں بڑا اچھا تھا۔ مگر جونہی اُن کو نئی وزارت میں منسٹر نہ لیا گیا تو یہ لوگ حکومت اور نیشنل کانفرنس سے الگ ہو گئے۔ بخشی غلام محمد کی بُرائیاں انہیں نظر آنے لگ گئی ہیں اور حکومت کی تمام برائیوں کے لئے واحد ذمہ دار بخشی غلام محمد کو ٹھہرایا جا رہا ہے۔

پرانی منڈی میں سابقہ منسٹر مال [illegible] میر قاسم، رام پیارا صراف اور کرشن دیو سیٹھی نے اپنی تقاریر میں بتایا کہ وہ وزارتی گدیوں کے لئے نیشنل کانفرنس سے الگ نہیں ہوئے ہیں۔ بلکہ اصولی اختلافات کی بنا پر ملک کی بہتری اور جمہوریت کو لانے کے لئے بخشی غلام محمد سے الگ ہوئے ہیں۔ جمہوری کانفرنس کے رہنماؤں نے اپنی تقاریر میں بخشی غلام محمد اور اُن کے بھائی بخشی عبدالرشید پر غنڈہ گردی، لوٹ کھسوٹ اور من مانیوں کے شدید الزامات لگائے۔ اپر ہاؤس کی مخالفت کی اور ریاست میں ہندوستان کے الیکشن کمشنر کا دائرۂ اختیار بڑھانے کا مطالبہ کیا۔

پرجا پریشد کی طرف سے ۲۰ ؍ دسمبر کو پرانی منڈی میں پبلک جلسہ کرنیکا اعلان

جموں۔ ۱۸ ؍ دسمبر۔ آج یہاں جموں سٹی پرجا پریشد کی طرف سے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ عوام کے حُجرہ کانفرنسی رہنماؤں نے پبلک جلسوں کے ذریعے اپنا اپنا کیس جنتا کی عدالت میں پیش کر دیا ہے۔ ان کے بیانات میں کہاں تک صداقت ہے، اس پر روشنی ڈالنے کے لئے ۲۰ ؍ دسمبر شکروار شام کے ۷ بجے پرانی منڈی جموں میں

دوسروں کا بُرا تلاش کرنے والوں کے گھر میں خود ہی آگ لگ گئی پرجا پریشد کے رہنماؤں کی تقاریر

تحصیل جموں میں پبلک جلسہ

جموں ۱۹ دسمبر موضع منہال پرمنہاں تحصیل جموں میں پرجا پریشد کے زیر اہتمام ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا جس میں دُور دراز علاقوں سے ہزاروں کی تعداد میں دیہاتیوں نے شمولیت کی۔ جلسہ کی صدارت کے فرائض شری لیندا سنگھ تحصیل صدر پرجا پریشد نے انجام دیئے۔ اور ممبر پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کے علاوہ شری رشی کمار کوشل۔ شری ست دیو ممبر اسمبلی۔ شری راجندر سنگھ ممبر اسمبلی ٹھاکر لینت سنگھ اور شری شمبھو سنگھ تحصیل سیکرٹری پرجا پریشد نے تقاریر کیں۔

پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ پرجا پریشد عوام میں بڑھتے ہوئے دکھ کی ذمہ داریوں کا احساس پیدا کرنا چاہتی ہے۔ اور سچا لوک راج اُسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے۔ جب لوگ اپنے جمہوری حقوق کو سمجھنے لگ جائیں گے اور اُن میں یہ احساس پیدا ہوگا۔ کہ ملک کی قسمت کے بنانے اور بگاڑنے کے وہ خود ذمہ دار ہیں۔ آپ نے اس بات پر بڑے افسوس کا اظہار کیا کہ ریاستی حکمرانوں نے گذشتہ دس سالوں میں عوام کے اندر جمہوریت اور آزادی کا احساس پیدا کرنے کی بجائے اُنہیں دبا کر اُن میں غلامانہ ذہنیت پیدا کی ہے۔ اور مختلف طریقوں سے لوگوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ نیز لوگوں کو کورپٹ بنایا ہے۔ پنڈت جی نے عوام سے اپیل کی کہ وہ لوک راج کے اندر اپنے حقوق کو پہچانیں اور خود غرض اور حکومت کے ہاتھوں میں بکے ہوئے لوگوں کے گمراہ کن پروپیگنڈہ سے خبردار رہیں۔

شری رشی کمار کوشل کی تقریر

شری رشی کمار کوشل نے تقریر کرتے ہوئے جموں تحصیل کے لوگوں کو مبارکباد دی۔ کہ انہوں نے سرکار کی طرف سے طرح طرح کے لالچ دیئے جانے کے باوجود اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کیا ہے۔ اور حکومت کی غنڈہ گردی کا مقابلہ بڑی ہمت اور بہادری کے ساتھ کیا ہے۔ شری کوشل نے کہا کہ برسر اقتدار پارٹی نے پرجا پریشد میں [illegible] پیدا کرنے کے لئے حکومتی حربوں کو استعمال [illegible]۔ مگر دُوسروں کا بُرا سوچنے والوں کے گھر میں ایسی آگ لگی ہے۔ کہ وہ خود لڑ رہے ہیں۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ دیکھ کر نیشنل کانفرنس اور نیشنل کانفرنس دونوں سے [illegible] دونوں دھڑے ایک ہی تھیلی کے [illegible] جن کا ایک ہی پروگرام اور پالیسی ہے۔

لڑائی میں اپنی گدیوں کی تقسیم کی ہے۔ شری رشی کمار جی کوشل نے پاکستان اور سامراجی طاقتوں کی آنکھ جموں و کشمیر کو ہڑپ کرنے کی سازشوں اور چالوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب تک ڈوگرہ کا ایک بھی بچہ باقی رہے گا۔ بھارت کی اِس دھرتی پر کسی بھی بدیشی کو [illegible] پر قدم نہیں رکھنے دیا جائے گا۔ جو ریاست جموں و کشمیر کو بھارت سے جُدا کرنے کی سکیمیں بنا رہے ہیں وہ کبھی کامیاب نہ ہو سکیں گے۔

جلسہ میں شری راجندر سنگھ جی ممبر اسمبلی نے بیانات دیتے ہوئے جموں تحصیل کے عوام کی مشکلات اور مسائل سے حکومت کی بے رُخی کی شدید مذمت کی اور حاضرین جلسہ سے اپیل کی کہ وہ اپنے مسائل کو حل کروانے کے لئے پرجا پریشد کے جھنڈے تلے منظم ہو جائیں۔

ضلع پونچھ کے دورہ سے واپسی

جموں ۱۶ دسمبر۔ شیخ عبدالرحمان اور سردار بچن سنگھ جی پنچھی ممبران ایگزیکٹو کمیٹی پرجا پریشد ضلع پونچھ کے مختلف علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد واپس جموں تشریف لے آئے۔ پرجا پریشد کے رہنماؤں نے ضلع پونچھ میں مختلف مقامات پر ایک درجن کے قریب پبلک جلسوں میں تقاریر کیں۔ اور ریاست کے موجودہ سیاسی حالات سے عوام کو آگاہ کیا۔ ہر جگہ دُور دراز علاقوں سے جمع ہو کر دیہاتیوں نے رہنماؤں کا سواگت کیا اور ہزاروں کی تعداد میں پبلک جلسوں میں شامل ہو کر اُن کے وچار سنے اور اپنی وعلاقہ کی مشکلات سے اُنہیں روشناس کرایا۔

راجوری میں پرجا پریشد کا پبلک جلسہ

راجوری ۱۳ دسمبر۔ یہاں پرجا پریشد کے زیر اہتمام منعقدہ ایک بھاری پبلک جلسہ میں ممبران ایگزیکٹو کمیٹی شیخ عبدالرحمان اور سردار بچن سنگھ پنچھی نے تقاریر کرتے ہوئے بتایا کہ سیلاب سے وقت کی بارشوں اور بربادی کی وجہ سے ریاست میں غلہ کی سخت قلت پیدا ہو گئی ہے۔ اور اناج کی قلت ایک خوفناک قحط کی صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ مگر حیرانگی کی بات ہے۔ ہمارے حکمران ان تشویشناک حالات سے غافل ہو کر عیش و عشرت اور اپنے اپنے دھڑوں کو مضبوط کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور اقتدار کی ہوس کا بُری طرح شکار کانفرنسی رہنما اپنی گدیوں کو برقرار رکھنے کے لئے جمہوریت کا گلا بدستور کند چھری سے ذبح کرتے جا رہے ہیں۔ پونچھ کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے جلسہ میں بتایا گیا۔ کہ پونچھ میں پرجا پریشد کے جلسہ میں۔

لال من سب انسپکٹر کی رہنمائی میں سرکاری طاقتوں نے غنڈہ گردی کا شرمناک مظاہرہ کیا۔ نیشنل کانفرنس کے ممبران اسمبلی ضلع میں فرقہ دارانہ فضا کو ایک دُوسرے کے خلاف اُبھار رہے ہیں۔ اقلیتوں کو قتل کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ اور پرجا پریشد کے حامیوں کو جھوٹے کیسوں میں گرفتار کروانے کے لئے دھمکایا جا رہا ہے۔ مگر ان دردناک حالات کے باوجود ہمارے حکمران گہری نیند سوئے ہوئے ہیں۔

الیکشن بورڈ کا قیام

جموں ۸ دسمبر۔ جموں سٹی پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ یہاں ہوئی جس میں جموں شہر میں پرجا پریشد کی محلہ کمیٹیوں کے چناؤ کروانے کے لئے شری شام لال اترا۔ شری امرناتھ جی گپتا۔ شری تلک راج جی پنڈورہ۔ شری بلدیو دت جی۔ شری چندرا من جی نندا۔ شری رام دھن جی ماسٹر رام رکھا مل جی۔ اور اوم پرکاش جی گپتا۔ یعنی آٹھ ممبران پر مشتمل الیکشن بورڈ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ دو ہفتوں کے اندر اندر شہر میں بنیادی کمیٹیوں کے چناؤ مکمل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

آئی اے ایس اور آئی پی ایس کے امیدواران کا انتخاب!

جموں ۱۰ دسمبر۔ یونین پبلک سروس کمیشن کے انتخاب کے مطابق ریاست جموں و کشمیر سے مندرجہ ذیل سرکاری افسران کو آئی اے ایس اور آئی پی ایس کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ یاد رہے۔ کہ چند ماہ ہوئے اسی سلسلہ میں ریاست کے کئی افسران کا انٹرویو لیا گیا تھا۔

آئی اے ایس کے لئے پیرزادہ غلام احمد۔ راج کمار شیو دیو سنگھ۔ ایس ایم آغا۔ سردار امر سنگھ۔ آغا ناصر علی۔ مسٹر بی این چکو۔ خواجہ عبدالرشید۔ شری اے این سپرو۔ شری آر سی رینہ۔ احمد سعید قادری۔ چوہدری سعادت حسین۔ شری منگت رام۔ مسٹر انور محمد۔ شری لکشمی ناتھ کول۔ شیخ غلام احمد۔ شری میر قمر اللہ۔

آئی پی ایس کے لئے: خواجہ سیف الدین۔ سفیر لچھمن ٹھاکر۔ شری ڈی این کول۔ شری غلام رسول۔ شری کانا سری جی این کوترو۔ شری شیخ غلام قادر

ص ۲ م

۲ اسمبلی۔ شری ست دیو ممبر اسمبلی اور ٹھاکر ہری سنگھ جی نے تقاریر کیں اور شہیدوں کو شردھانجلی بھینٹ کی۔

غنڈہ گردی کی اِنتہا

(بقیہ صفحہ اوّل سے آگے)

اُسے قتل کرنے کی جھوٹی درخواست دلوائی ہے جس کی تحقیقات کے لئے پولیس پہنچ گئی ہے۔ چٹھی میں یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ علاقہ کے بڑے بدمعاش اُنہیں آکر دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اور کچھ بدمعاش اُن کے قریبی رشتہ دار کی عورت کو اُٹھا کر پتہ نہیں کدھر لے گئے ہیں۔ چٹھی میں مزید لکھا گیا ہے کہ گذشتہ ہفتہ تین بار اُن کے مکان پر رات کو پتھروں کی بارش ہو چکی ہے۔ وہ اپنے گاؤں میں اقلیت میں ہے۔ بھگوان کے بغیر اُس کا کوئی سہارا نہیں۔ اور اُس کا جان و مال سخت خطرہ میں ہے۔

یاد رہے کہ شری بیلی رام موضع ٹیڑا کا رہنے والا ہے۔ اور گلاب گڑھ آر ایس کانسٹی ٹیونسی کا ایک ووٹر ہے۔ اُس نے ایک ووٹر کی حیثیت میں ایوب خاں کے چناؤ کے خلاف انتخابی عذرداری دائر کر رکھی ہے۔ کہ ایوب خاں کی الیکشن کو غلط قرار دیا جائے۔ کیونکہ پرجا پریشد کے اُمیدوار شیخ عبدالرحمان کے کاغذات نامزدگی سکروٹنی کے وقت غلط طور پر مسترد کر کے عوام کے جمہوری حقوق کو ذبح کیا گیا ہے۔ انتخابی عذرداری کی سماعت آج کل جموں میں الیکشن ٹریبونل کے پاس ہو رہی ہے۔

پتہ چلا ہے۔ کہ چٹھی ملنے کے بعد پرجا پریشد ریاستی کے کارکنوں کا ایک گروپ ڈیپوٹیشن تیار ہو رہا ہے۔ اور پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ صدر پرجا پریشد نے اس سلسلہ میں بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر کو ایک ضروری چٹھی بھی لکھ رہے ہیں۔

ویر میلا رام کا یوم شہادت

(بقیہ صفحہ اوّل سے آگے)

پنڈت جی نے آگے چلکر کہا کہ پرجا پریشد آج بھی اُسی نظریہ پر کھڑی ہے۔ جس کو لیکر وہ میدان میں نکلی تھی۔ لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وطن دشمن عناصر اور حکمران پارٹی کی طرف سے پرجا پریشد کے متعلق پھیلائی جا رہی غلط افواہوں سے خبردار رہیں۔ اور بھارت کے خلاف وطن دشمن طاقتوں کے ناپاک منصوبوں کو ناکام بنانے کے لئے پرجا پریشد کو مضبوط سے مضبوط بنائیں نیز خود غرض عناصر کی طرف سے برادری ازم یا دُوسرے طریقوں سے انتشار پھیلانے والے ہتھکنڈوں سے خبردار رہیں۔ پنڈت جی کے علاوہ شری سہدیو سنگھ ممبر

ایڈیٹوریل "جے سودیش" جموں
۲۰ دسمبر ۱۹۵۷ء

وقت کی بات

چار دن ہوئے عجائب گھر گراؤنڈ میں برسر اقتدار پارٹی نیشنل کانفرنس کا جلسہ ہوا اور اس کے بعد دوسرے دن پرانی منڈی میں روٹھے ہوئے گروپ یعنی جمہوری نیشنل کانفرنس کا جلسہ ہوا۔ دونوں جلسوں میں کانفرنسی رہنماؤں نے ایک دوسرے پر [illegible] گردی۔ لوٹ کھسوٹ اور غیر جمہوری کارروائیوں کے شدید الزامات لگائے۔ جمہوری کانفرنس والے تو اس حد تک کہہ گئے کہ ریاست میں حکومت نام کی اس وقت کوئی چیز نہیں۔ ہر طرف لاقانونیت اور تاناشاہی کا دور دورہ ہے۔ ہندوستان سے عوام کی بہتری کے نام پر آنے والا کروڑوں روپیہ بخشی برادرز نے لوٹ لیا ہے۔ زرعی اصلاحات ناقص ہوئی ہیں۔ برسر اقتدار پارٹی کے کارکن ایڈمنسٹریشن کے کاموں میں مداخلت کرتے ہیں۔ وہ سرکاری افسروں کے ساتھ مل کر لوگوں کو لوٹ رہے ہیں۔ بخشی غلام محمد اور اُس کے حکمران ساتھی پولیٹیکل کورپشن پھیلا رہے ہیں اور مخالف جماعتوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھا کر جمہوریت کی مٹی پلید کر رہے ہیں۔

جمہوری کانفرنس کے جلسہ سے ایک روز پہلے بخشی غلام محمد اور اُن کے ساتھی نے وزیر خزانہ شمس الدین نے تقاریر کیں اور بتایا کہ جمہوری کانفرنس کے رہنما ایک گروپ بنا کر حکومت پر قابض ہونا اور اُن کے کندھوں پر بندوق رکھ کر شکار کرنا چاہتے تھے۔ یہ لوگ ہندوستان کے وفادار ہونے کی بجائے رہنمائی کے لئے ہندوستان سے باہر یعنی روس کی طرف دیکھتے ہیں۔ یہ لوگ کسی اصول کے لئے نہیں بلکہ منسٹریوں کی خاطر ہم سے روٹھے ہیں۔ ورنہ حکومت کی برائیوں کے لئے یہ لوگ نہ صرف برابر کے حصہ دار ہیں بلکہ جمہوریت کا خون کرنے اور عوام پر ظلم و ستم ڈھانے والے یہی رہنما تھے۔

مندرجہ بالا ایک دوسرے پر لگائے گئے الزامات کو واقعات کی روشنی میں دیکھا جائے تو دونوں بہت حد تک درست کہتے ہیں۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ریاست میں ڈوگرہ راج اور ذمہ دارانہ نظام حکومت کے نعرے لگانے والوں نے اقتدار ہاتھ میں آنے کے بعد جمہوریت کا مذاق اڑانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔ عوام پر بے پناہ ظلم کیا گیا ہے اور اب بھی ظلم و ستم کا چکر رُکا نہیں۔ ریاست کے مستقبل کے بارے میں سازشیں کی گئی ہیں۔ ریاست کو بھارت سے الگ رکھنے کے ناپاک منصوبے باندھے گئے تھے۔ ریاست کے عوام کی بہتری کے نام پر ہندوستان کے غریب عوام کے خون پسینہ کی کمائی سے آنے والے کروڑوں روپیہ پر ڈاکہ زنی کی گئی ہے۔ اگر کوئی بات غلط کہی جاتی ہے تو اپنے آپ کو مندرجہ برائیوں سے مبرا قرار دینا۔ جہاں تک حقیقت کا تعلق ہے شیخ عبداللہ سے لے کر سردار بدھ سنگھ تک۔ خواجہ غلام محمد صادق سے لے کر سیٹھی، صراف اور ہرنام سنگھ تک اور بخشی غلام محمد سے لے کر نکا سنگھ و جوتشی رام کرشن تک عوام پر ظلم و ستم ڈھانے میں برابر کے مجرم ہیں۔ جہاں تک ریاست کے مستقبل کا تعلق ہے، دیش بھگت عوام پر لاٹھیاں و گولیاں چلانے اور ریاست کو بھارت سے الگ تھلگ رکھنے کا ناپاک منصوبے بنانے میں سبھی ایک جیسے قصوروار ہیں۔ اور بھارت سے آنے والے روپیہ کی بربادی، لوٹ کھسوٹ، اور جمہوریت کش کارروائیوں کے لئے سبھی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق ایک جیسے گنہگار ہیں۔ مگر بے گناہ اور دیش بھگت عوام کی آہوں کا اثر ہے کہ آپس میں ہی ٹکرا رہے ہیں۔ ڈاکٹر مکرجی اور اپنے پیارے دیش کے لئے اپنے خون کی ندی بہا دینے والے پندرہ دیش بھگتوں کے بلیدانوں کا نتیجہ ہے کہ خونی آپس میں ہی لڑ رہے ہیں۔ اتہاس ساکشی ہے کہ ظالم کو کم از کم ایک بار تو ضرور عوام کے کٹہرے میں آنا پڑتا ہے۔ آج ہم اپنی آنکھوں دیکھ چکے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ وہ شخص جس کے متعلق کبھی کوئی خیال تک نہیں کر سکتا تھا کہ اسے بھی پرائم منسٹر کی گدی سے اتنی جلدی ہٹایا جا سکتا ہے گذشتہ چار سالوں سے جیل میں بند ہے۔ وہ ڈی۔ پی۔ در اور اُن کے ڈیموکریٹک ساتھی جو انصاف اور جمہوریت کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑانے کے لئے بڑے کاریگر تھے آج بازاروں اور گلی کوچوں میں کھڑے ہو کر انصاف کے لئے ہاتھ پھیلا رہے ہیں اور جمہوریت کے واسطے دے رہے ہیں۔

بخشی غلام محمد ابھی تک حکومتی گدی پر براجمان ہیں۔ اتنا کچھ ہونے کے باوجود ان سے ہماری یہی گذارش ہے کہ وہ کم از کم اپنے پرانے ساتھیوں کے حشر کو دیکھیں اور اس بات کو سوچیں کہ جن لوگوں کے حق پر چھاپہ ڈالا جاتا ہے اور جن کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے ان کے دلوں سے کیا آہیں نکلتی ہیں۔ اور پھر پوچھیں جا کر ریاسی، اودھم پور، رام نگر، سانبہ اور دوسری جگہوں کے لوگوں سے جن کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے کہ اُن کے دل کیا کہتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے لئے ابھی وقت ہے سنبھلنے کا۔

جہاں ہم نے اوپر ذکر کیا ہے ظلم کرنے والوں کا اور اتنا ظلم کرنے والوں کا جن کا اعتراف آج خود ہی ہو رہا ہے وہاں اس موقع پر اُن کا بھی ذکر کیا جانا ضروری ہو جاتا ہے جن پر یہ ظلم و ستم ڈھائے گئے ہیں۔ مگر آفرین ہے پرجا پریشد کے اُن رہنماؤں پر جو سب کچھ برداشت کرتے اور حکومتی تھپیڑوں سے اپنی کئی ایک پر و بازو کٹ جانے کے باوجود ایک ہمت، استقلال اور ایمانداری کے ساتھ دیش بھگتی کے اُسی راستے پر بڑھے جا رہے ہیں جس بھارتی ایکتا کی [illegible] کو لے کر وہ میدان میں آئے تھے۔

ڈپٹی کمشنر اودھم پور کی بوکھلاہٹ

اودھم پور سے اس امر کی اطلاعات ملی ہیں کہ جوں جوں اودھم پور کے ڈپٹی کمشنر کی من مانی اور جمہوریت کش کارروائیوں کے خلاف عوام میں نفرت کا جذبہ بڑھتا جا رہا ہے حاکم مذکور کی بوکھلاہٹ میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ پچھلے دنوں اودھم پور کے دو کیمسٹ ایک [illegible] لینے کے سلسلہ میں ڈپٹی کمشنر کے پاس گئے تو ڈپٹی کمشنر نے پہلے تو انہیں دو گھنٹے تک باہر بٹھائے رکھا اور بعد میں طلب کرنے پر جب وہ اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ انہیں گالی گلوچ شروع کر دی اور کہنے لگا کہ باہر میرے خلاف پبلک جلسوں میں بھونکتے ہیں اور پھر کام کروانے کے لئے میرے ہی پاس آتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ڈپٹی کمشنر مذکور اُن کی بات سننے کی بجائے متواتر گالی گلوچ کرتا گیا جس پر وہ اپنے کاغذات وغیرہ وہاں ہی چھوڑ کر واپس چلے آئے۔

معلوم ہوا ہے کہ اب ان کیمسٹوں نے لاء منسٹر سے ڈپٹی کمشنر مذکور کے خلاف توہین کے الزام میں مقدمہ کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔

بارڈر پر پاکستانیوں کا اودھم

پرجا پریشد سانبہ کے سیکرٹری شری [illegible] نے لکھا ہے کہ گذشتہ دو ماہ میں سانبہ تحصیل کے بارڈر کے علاقوں سے پاکستانی کئی مویشی چرا کر لے گئے ہیں۔ آپ نے مزید لکھا ہے کہ گذشتہ ہفتہ سانبہ سے تین میل کے فاصلہ پر موضع چک [illegible] میں پاکستانی مال مویشی چوری کرنے کے لئے آئے۔ مگر ناکامی کی صورت میں جاتی دفعہ مکانوں کو آگ لگا گئے جس سے سات مکان آگ کی نذر ہو گئے اور ایک درجن کے قریب مویشی آگ سے جھلس گئے ہیں۔ سیکرٹری پرجا پریشد نے مطالبہ کیا ہے کہ ان حملوں کی روک تھام کے لئے بارڈر پر بسنے والے لوگوں کو اسلحہ دیا جائے اور مصیبت زدگان کو معاوضہ دیا جائے۔

انتخابی عذرداریوں کی سماعت

جموں ۱۸ دسمبر۔ الیکشن ٹربیونل نے ریاسی، جموں جنوبی، رنبیر سنگھ پورہ، اودھم پور، کٹھوعہ اور ارناس کے حلقوں کی عذرداریاں اس بنا پر مسترد کر دی ہیں کہ سیکیورٹی کی رسیدیں ایکٹ کی دفعات کے مطابق نہیں بھری گئی تھیں۔ یہ سبھی عذرداریاں پرجا پریشد نے نیشنل کانفرنس کے امیدواروں کے خلاف دائر کر رکھی تھیں۔ اس کے علاوہ الیکشن ٹربیونل نے پرجا پریشد کے امیدوار شری [illegible] کی انتخابی عذرداری منظور کر لی ہے۔ یہ عذرداری ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کے ممبر میر بادشاہ کے خلاف تھی۔ بتایا گیا ہے کہ الیکشن ٹربیونل کے عذرداریاں مسترد کرنے کے فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی جائے گی۔

شیخ عبداللہ کی رہائی کا فیصلہ نہیں ہوا

نئی دہلی ۱۸ دسمبر۔ جموں و کشمیر گورنمنٹ نے آج اس اخباری اطلاع کی تردید کی ہے کہ کیبنٹ نے اپنی میٹنگ میں شیخ عبداللہ کو [illegible] رہا کر دینے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں گورنمنٹ نے اپنے ایک پریس نوٹ میں کہا ہے کہ اخبار کی اطلاع بے بنیاد ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ میٹنگ میں شیخ عبداللہ کی رہائی کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ اجلاس میں دوسرے عام معاملات پر بحث ہوئی۔ لہذا [illegible] اخبارات میں شائع شدہ اس اطلاع میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

لٹا پرشاد بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا

جموں ۱۷ دسمبر۔ صوبہ جموں اور صوبہ کشمیر کی فٹبال ٹیموں کے درمیان جو [illegible] میچ ہوئے ان میں صوبہ جموں کی ٹیم کو [illegible] اور صوبہ کشمیر کی ٹیم کو [illegible] پوائنٹس ملے ہیں۔ [illegible] کے علاوہ وہ پونچھ [illegible] لٹا پرشاد کو جموں و کشمیر کے کھلاڑیوں کے [illegible] میں بہترین کھلاڑی ہونے کا بھی اعزاز دیا گیا ہے۔ پہلے صوبہ جموں کی ٹیم نے کشمیر [illegible] کو شکست دی۔

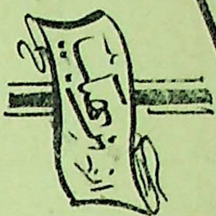
ظالم سرکاری حاکموں اور برسرِ اقتدار پارٹی کے کارکنوں کی لوٹ کھسوٹ اور مظلوم عوام کی چیخ و پکار

ضلع بھر میں غلہ کا قحط — جموں و ڈوڈہ روڈ بند رہنے سے اشیاء خوردنی کی گرانی — فلڈ ریلیف کے

ضلع ڈوڈہ ریاست کا ایک پسماندہ علاقہ ہے لیکن گذشتہ دس سالوں سے لوک راجی سرکار کی عدم توجہ کا مرکز بنا رہنے اور بدکردار و راشی سرکاری افسروں کی لُوٹ کھسوٹ اور تانا شاہی نے پسماندہ عوام کے دُکھوں میں بھاری اضافہ کیا ہے۔ اور اب گذشتہ کچھ سالوں سے موقعہ پر بارشیں نہ ہونے یا بھاری بارشوں کے کارن سیلابوں نے رہی سہی کسر پوری کر دی ہے۔ گویا سرکاری کارندوں اور نیشنل کانفرنسی کارکنوں کی لُوٹ کھسوٹ کے ساتھ ساتھ خدائی قہر نے لوگوں کو زندگی اور موت کی کشمکش میں مُبتلا کر دیا ہے اور اس ضلع ..... کا اکثر علاقہ اس وقت ایک بھیانک قحط کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ پاڈر اور دیگر کئی جگہوں پر لوگ گذشتہ کئی کئی ماہ سے گھاس اور پتے کھا کر زندگی کی گاڑی کو چلا رہے ہیں۔ اور بعض قحط کے کارن اپنے علاقوں سے ہجرت کرنے پر مجبور ہو کر اس کڑاکے کی سردی میں پیٹ کے لئے ایندھن کی تلاش میں ہفتوں کے پہاڑوں سے دوچار ہو رہے ہیں۔

قحط کی وجوہات

ضلع ڈوڈہ کے اکثر علاقے عام طور پر خوراک کی کمی والے علاقے رہے ہیں۔ اور اُن علاقوں میں غلہ کی سپلائی ریاست کے دوسرے حصوں سے ہوتی رہی ہے۔ مگر گذشتہ دو تین فصلیں خشک سالی یا بے موقع کی بارشوں سے تباہ و برباد ہو گئی ہیں۔ اور گذشتہ فصل کے موقع پر سیلابوں نے تو رہی سہی کسر پوری کر دی ہے۔ فصلوں کی تباہی کے پیشِ نظر چاہیئے تو یہ تھا کہ ضلع ڈوڈہ میں غلہ کا کافی سٹاک جمع کیا جاتا اور ایک پلان کے تحت تمام علاقوں میں اناج کی سپلائی کے سنٹر مقرر کئے جاتے مگر متعلقہ حاکموں نے ایسا کرنے کی بجائے ایسے طریقے اختیار کئے جس سے غلہ کی قلت دن بدن بڑھتی گئی اور اُن کی بلیک مارکیٹ کے ذریعے لُوٹ کھسوٹ میں متواتر اضافہ ہوتا گیا اور اب سعبد رواہ جموں اور ڈوڈہ ٹھاٹھری روڈ کے بند رہنے سے اشیاء خوردنی ضلع بھر میں نایاب ہو رہی ہیں۔





گاندھی جی کی ستیہ اہنسا کا جو نئے سہارا ہے
صدیوں سے جو دیتا آیا ہردم ساتھ ہمارا ہے
انگ اٹوٹ ہے اپنا جننی کی آنکھ کا تارا ہے
پرکرتی نے اپنے ہاتھوں سے جسکو خوب سنوارا ہے
بھارت کے کن کن سے گونجے آج یہی بس نعرا ہے
ماترِ بھومی کا سر و مکٹ جموں کشمیر ہمارا ہے

امریکہ کے ہتھیاروں سے کسے ڈراتا اے دیوانے
تیری گیدڑ بھبکی سے کون لگا ہے گھبرانے
کود پڑے جب سمرانگن میں جھوم جھوم رن متوالے
پر لے مچے گی دھرتی اور آکاش لگے کا تھرانے
لاکھوں ویروں نے ہنس ہنس جس پر جیون وارا ہے
ماترِ بھومی کا سر و مکٹ جموں کشمیر ہمارا ہے

لداخی، کشمیری کہہ دیں کیا اس کی سنتان نہیں
ویر ڈوگرے لُٹنے دینگے ...

ضلع ڈوڈہ کے دُکھی عوام کی درد بھری کہانی

ضلع ڈوڈہ کی پسماندگی کا بڑا کارن

ضلع ڈوڈہ کی پسماندگی اور مصیبتوں کا کارن جہاں سرکاری کارندوں کی لُوٹ کھسوٹ ہے وہاں ذرائع آمد و رفت کا نہ ہونا بھی ایک بڑا موجب ہے جموں۔ ڈوڈہ روڈ سال میں تقریباً آٹھ ماہ خراب رہنے کی وجہ سے بند رہتی ہے۔ مگر دُکھ اس بات کا ہے کہ کبھی کسی نے اس طرف توجہ دینے کی زحمت گوارا نہیں کی ہے کہ سڑک خراب کیوں رہتی ہے اور لاکھوں روپیہ سالانہ خرچ کرنے کے باوجود نتائج وہی "تین کانے" کیوں نکلتے ہیں۔

اس لئے اولاً بات تو یہ ہے کہ کبھی اس بات کا سروے نہیں کروایا گیا ہے کہ سڑک کے کون کون حصہ خراب ہیں اور کیوں خرابی پیدا ہوتی ہے تاکہ اُس کا علاج مضبوطی کے ساتھ ایک ہی بار کر دیا جائے۔ دوسرے سڑک کی مرمت کے لئے اکثر جن لوگوں کو ٹھیکہ جات دیئے جاتے ہیں وہ ہمارے حکمران لوگوں کے خاص آدمی ہوتے ہیں جن کو سڑک کو بہتر بنانے کی بجائے زیادہ فکر روپیہ کی ہوتی ہے۔ اگر اوورسیئر یا اسسٹنٹ اُن سے کوئی شکایات کرتے ہیں۔ یا نقص نکالتے ہیں تو ... کر کام نکلوا لیتے ہیں — اور کام نہایت ہی ... سے ہوتا ہے۔ سڑک عموماً خراب رہتی ہے۔ ... اور کنٹرول کرنے کے لئے سولہ سولہ میل ... کے لئے ایک ایک اوورسیئر ... دوسرا ملازم ... کے پاس نہ کوئی سائیکل ہے اور پیدل چلنے کے سوائے کوئی انتظام نہیں۔ لیکن کام میں خامیوں کی اصل وجہ تک پہنچنے کی بجائے چھوٹے ملازموں کو رگڑ ... جاتے ہیں۔ اُوپر ذمہ دار لوگوں کو کوئی پوچھتا تک نہیں ...

سڑک پر کام کرنے والے مزدور

سڑک پر کام کرنے والے مزدوروں کو بہت ... دوسرے مزدوروں کو کہ بہت کم تنخواہیں دی جاتی ... اور پھر اُن کے ٹھہرنے وغیرہ کا کوئی پربندھ نہیں ... کارن وہ بیچارے سردی میں ہی نیلے آسمان ... گذارنے کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ... تو تعجب کی بات ہے۔ کہ مین روڈ یعنی پکی سڑک ... میل کے بدلے دو دو ماہوار پے ملازم رکھے ... لیکن کچی سڑک جو ہمیشہ خراب رہتی ہے۔ اس سڑک ...

ڈی۔ آئی۔ جی سے ملاقات

جموں ۱۶ اردسمبر۔ شری نتھا سنگھ ڈسٹرکٹ آرگنائزر پرجا پریشد ضلع ڈوڈہ اور ٹھاکر نیک سنگھ پردھان پرجا پریشد علاقہ رُودھار پر مشتمل ایک وفد نے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سے ملاقات کی اور ضلع ڈوڈہ میں پولیس افسروں کی لُوٹ کھسوٹ اور پرجا پریشد کے کارکنوں کے خلاف جھُوٹے مقدمات بنانے کی طرف توجہ دلائی —— بتایا گیا ہے کہ ڈی۔ آئی۔ جی نے وفد کو یقین دلایا ہے کہ وہ اُن کی شکایات کی تحقیقات کروائیں گے اور مجرم پولیس ملازمین کے خلاف ایکشن لے کر انہیں کیفرِ کردار تک پہنچائیں گے —— شری نتھا سنگھ نے ڈی۔ آئی۔ جی پولیس سے ملاقات کے بعد بتایا ہے کہ پرجا پریشد کے کارکنوں کے خلاف جھوٹے مقدمات بنانے اور تانا شاہی کے خلاف آواز بلند کرنیوالوں کو ذلیل و خوار کرنے کے ہتھکنڈوں کو روکا نہ گیا۔ تو وہ دوسرا قدم اُٹھانے کے لئے مجبور ہونگے۔

نامہ نگار

من گھڑت خبریں

جموں۔ ایک نیشنل کانفرنسی اخبار نے خبر شائع کی ہے کہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ حکومت کے مشیر بن رہے ہیں ...

...راجی سرکار کی بے رُخی نے ضلع ڈوڈہ کے پسماندہ عوام کو زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا کر دیا!

...پرست عناصر کی تخریبی کاروائیاں - ملک سرادرز کی تانا شاہی انتہا پر اور مزدور راج کے نعرے لگانے والوں کا مزدوروں کی زندگیوں سے کھیل

ڈسٹرکٹ آرگنائزر پرجا پریشد - ڈوڈہ

...ایک میل کے لئے صرف ایک ماہوار یا ... گیا ہے۔

... اور کسان راج کے نعرے لگانے والے ... مزدور ہمدردی کا پتہ اس بات سے بھی چل جاتا ... پر کام کرنے والے اور چٹانوں کو ... مزدور جب چوٹ لگنے سے زخمی ہو جاتے ... علاج معالجہ کا کوئی پربندھ نہیں۔ اور اگر کہیں ... کام کرتے وقت کوئی حادثہ پیش آ جائے ... صورت میں مزدوروں کے وارثوں کو کوئی ... دیا جاتا ہے۔

... برادرز کی دھاندلی

ڈپٹی کمشنر ڈوڈہ نے گذشتہ سالوں سے ضلع بھر میں من مانیوں اور لوٹ کھسوٹ کا جو اُدھم مچا...

اُس کا بھائی ڈپٹی کمشنر لگا ہے۔

ریلیف کی غلط تقسیم

ضلع ڈوڈہ میں حالیہ سیلابوں سے جس قدر تباہی ہوئی ہے۔ اتنی تباہی شاید ہی کسی اور حصے میں ہوئی ہو گی۔ لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ فلڈ ریلیف نہائت غلط ڈھنگ سے تقسیم ہی نہیں ہوئی بلکہ اس کا بیشتر حصہ سرکاری حاکموں اور اُن کے نزدیکی لوگوں کی جیبوں میں گیا ہے۔ تباہ حال سرکاری امداد کے لئے ابھی تک آنکھیں لگائے بیٹھے ہیں۔ سرکاری حاکموں کے خلاف فلڈ ریلیف کی بندر بانٹ کے متعلق واضح الزامات لگانے

نیشنل کانفرنس کا لبادہ اوڑھ کر تخریبی کاروائی میں مشغول ہیں۔ اور عوام کو آپس میں لڑانے اور سر پھٹول کروانے کے لئے طرح طرح کے گمراہ کن

تھکنڈوں ... لے رہے ہیں۔ حال ہی میں حلبیس کے علاقہ میں ایک دوسرے پر دیہاتیوں کے مسلح حملے اور توڑ پھوڑ تخریبی عناصر

جہازوں سے غلہ پھینکا جائے

جموں - ۱۵ دسمبر۔ شری نوقا سنگھ ڈسٹرکٹ آرگنائزر پرجا پریشد نے ایک بیان میں سرکار سے مطالبہ کیا ہے کہ ضلع ڈوڈہ کے دُور دراز علاقوں میں برف کے اندر پھنسی ہوئی ہزاروں زندگیوں کو خطرے سے بچانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ اور پانگی پاڈر جیسے دُور دراز علاقوں میں یہاں شدید برفباری کی وجہ سے آمد و رفت ناممکن ہو گئی ہے وہاں پر جہازوں کے ذریعہ اشیاء خوردنی پھینکی جائیں ۔۔ اور ضلع ڈوڈہ میں لوگوں کو خطرے سے بچانے کے لئے غلہ کا کافی سٹاک جمع کیا جائے ۔۔ ایک منصوبہ بندی کے تحت ہر پٹوار حلقہ میں اناج کے ڈپو کھولے جائیں۔ اور بلیک مارکیٹ کو روکنے۔ غلہ کی مناسب ڈھنگ سے تقسیم و نگرانی کے لئے تمام پارٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جائے۔ یا کہ پھر کسی ایماندار افسر کو تعینات کیا جائے۔ جسکی دیکھ ریکھ میں غلہ کی مناسب تقسیم ہو سکے۔

(نامہ نگار)

کہ عوام کی طرف سے مظاہرے کرنے اور منسٹروں سے مل کر توجہ دلانے کے باوجود مجرموں کے خلاف ابھی تک کوئی ایکشن نہیں لیا گیا ہے۔

جھوٹے مقدمات

پرجا پریشد کے کارکنوں نے ضلع ڈوڈہ میں محکمہ پولیس کے افسروں اور دوسرے سرکاری کارندوں کی لوٹ کھسوٹ کے خلاف ہر جگہ آواز بلند کی اور اُن کی تاناشاہی کو منظر عام پر لایا مگر دُکھ کی بات ہے کہ اوپر کے حاکموں نے جنہیں تحقیقات کے لئے مقرر کیا گیا انہوں نے مجرموں کے خلاف کوئی کاروائی کرنے کی بجائے اُن کے مددگار بن گئے اور اُلٹا آواز بلند کرنے والوں کے خلاف طرح طرح کے جھوٹے مقدمات بنائے جا رہے ہیں۔ اور انہیں ذلیل کرنے کے ہتھکنڈے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں یہ واقعہ قابلِ ذکر ہے کہ پچھلے سال موضع کُڈ گراں علاقہ اُدھار میں چوری کی واردات ہوئی۔ ملزم پکڑے گئے۔ مال مسروقہ برآمد ہوا۔ تفتیش کرنے والوں نے مجرموں اور مظلوموں دونوں سے رشوت لے کر کیس خُرد بُرد کر دیا۔ اس کی شکائت اوپر کے حاکموں کے پاس ہوئی مگر تحقیقات کا نتیجہ ابھی تک نہیں کا نے نکل رہا ہے اور شری نیک رام اور دوسرے شکائت کنندگان کو نمبر ۹ کی کاروائی اور مختلف دوسرے جھوٹے کیس بنا کر دھرا جا رہا ہے۔

مستذکرہ دردناک حالات کے اندر حکومت پر لازم آتا ہے کہ وہ ضلع ڈوڈہ کے دُکھی عوام کی چیخ و پکار کو سُنے اور ضلع کے تباہ حال عوام کو مزید تباہی سے بچایا جائے۔ نیز ظالم افسروں سے نجات دلائی جائے۔

... بار با عوام ... پبلک جلسوں میں یا ... ذریعوں سے صدائے احتجاج بلند کی جا چکی ... حیرت اس بات کی ہے کہ ذمہ دارانہ نظام حکومت ... کرنے والے حکمرانوں نے ڈپٹی کمشنر مذکور ... لگائے گئے الزامات کی طرف آج تک کوئی ... دیا ہے۔ اور اب اُس کے بھائی کو اسی ضلع ... تحصیل کے اندر تحصیلدار لگا دیا ہے۔ لوگ ... تحصیلدار مذکور کی اندھیر گردی اور لوٹ کھسوٹ ... شکائت کریں تو کہاں کریں۔ جب اُس کے اُوپر

کے باوجود کسی نے ابھی تک تحقیقات کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی ہے۔

فرقہ پرستوں کی تخریبی سرگرمیاں

عبد الغنی گونی جیسے فرقہ پرست اور اینٹی نیشنل ... کی وطن دشمنانہ کاروائیوں کی جیتی جاگتی مثالیں ہیں۔ مگر حیرانگی اس بات کی ہے

دُکھی سنسار

قابلِ توجہ ٹاؤن ایریا کمیٹی سانبہ

سانبہ وارڈ ۵ کے نزدیک کھڈیں سارے قصبہ کا پانی جمع ہو جاتا ہے۔ اور جس سے سخت بدبو پیدا ہوتی ہے قصبہ میں کسی بھی وقت بیماری پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ ٹاؤن ایریا کمیٹی سانبہ اور دوسرے متعلقہ لوگوں پر لازم آتا ہے کہ وہ اس طرف توجہ دے کر پانی کے نکاس کا فوری انتظام پیدا کروائیں۔

(سورن سنگھ سانبہ)

لڑکیوں کا سکول کھولا جائے

علاقہ گگڑوال تحصیل سانبہ میں اردگرد کئی کئی میل کے ایریا میں لڑکیوں کا کوئی سکول نہیں۔ لڑکیوں کے لئے سکول کھولنے کی پہلے بھی کئی بار گذارشیں کی جا چکی ہیں۔ محکمہ تعلیم کے ذمہ دار افسروں سے پھر ایک بار التماس کی جاتی ہے کہ عوام کی مانگ کو مدِنظر رکھتے ہوئے موضع گگڑوال میں لڑکیوں کے لئے سکول کھولا جائے۔

(دیپک علاقہ گگڑوال)

ڈاکخانہ کے قیام کی ضرورت

گگڑوال تحصیل سانبہ کے بارڈر کے نزدیکی علاقوں کا ایک سنٹر ہے۔ گگڑوال کے ارد گرد علاقہ میں چھ چھ اور ۷ ۷ میل کے ایریا میں کوئی ڈاکخانہ نہیں ہے۔ جس کے کارن لوگوں کو سانبہ جانا پڑتا ہے۔ پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب سرکل اور دوسرے متعلقہ افسروں سے توقع ہے کہ گگڑوال میں ڈاکخانہ قائم کر کے لوگوں کی تکلیف کو دور کیا جائے۔

کٹڑہ کی سرائے کا کرایہ

ویشنو دیوی کے یاتریوں کی سہولیات کے لئے گذشتہ سالوں میں کشمیر سرکار نے کچھ دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ جس کے لئے گورنمنٹ شکریہ کی مستحق ہے۔ لیکن بعض باتیں ایسی کی جاتی ہیں۔ کہ نیک نامی کی بجائے بدنامی ہوتی ہے۔ سرکاری خرچ پر کٹڑہ میں پچھلے سال ایک سرائے تعمیر کی گئی۔ تاکہ یاتری اس میں رہ سکیں۔ نام تو اس کا سرائے رکھا گیا لیکن ... جب اس سرائے میں ... والے یاتریوں سے فی کس ایک رات کے لئے ... وصول کئے جاتے ہیں ... گورنمنٹ کی اس لوٹ کو ... افسوس کیا۔ اس لئے کٹڑہ کے ... مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ آئندہ ... کرایہ وصول کیا جائے۔

(دیکھیں ... سیکرٹری پرجا پریشد کٹڑہ ... رام ... وڈ)

علاقہ پونچھ میں تعلیمی پستی!

یوں تو ریاستی تحصیل کو سبھی پہلوؤں میں نظر انداز کیا جاتا ہے۔ لیکن تعلیمی لحاظ سے خاص سلوک ہو رہا ہے۔ اس زمرہ میں باقی تحصیل کا اس وقت ذکر کرتے ہوئے علاقہ پونچھ کا مسئلہ تعلیم چھیڑا جاتا ہے۔ پونچھ خاص کے ہائی سکول کو عرصہ تین سال سے ڈگری کالج بنایا جا رہا ہے۔ لیکن ابھی تک عمل نہیں ہوا۔ اس طرح پونچھ کے گرلز پرائمری سکول کو پنچایت سے لیکر گورنمنٹ نے مڈل سکول بنانے کی کئی بار یقین دہانی دلائی۔ لیکن نامعلوم کن مصلحتوں پر ابھی تک ... سمت ۲۰۰۴ کی شورش کے ... سکول بند ہوئے تھے تقریباً ان سبھی کا اجرا کر دیا گیا۔ لیکن ... کے لوگوں کی بدقسمتی ہے۔ کہ یہاں پر باوجود سخت ضرورت اور منظوری کے ... کے پرائمری اسکول کا اجرا نہیں کیا گیا۔ اسی طرح دھڑوال میں پرائمری اسکول کھیرا ... میں مڈل اسکولوں کی ضرورت ہے۔ آنریبل ایجوکیشن منسٹر سے التماس ہے۔ کہ ان جگہوں کی تعلیمی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہیں پورا کیا جائے۔

(دیو دھان پرجا پریشد تحصیل ریاسی)

ڈاکخانہ ٹھرو میں دھاندلی

گلاب گڑھ میں ٹھرو کے مقام پر ڈاکخانہ ایک ایسے خاندان کو سپرد کیا گیا ہے۔ جسے جنتا کا کچھ خیال نہیں۔ مہینوں لوگوں کی چٹھیاں ڈاکخانہ میں ہی پڑی رہتی ہیں۔ جو صاحب ڈاکخانہ کے انچارج ہیں ان کا بھائی ہی چٹھی رساں ہے۔ میاں بیوی راضی کیا کرے گا قاضی والا معاملہ ہو گیا ہے۔ اخبارات کے معاملہ میں خاص کر غفلت سے کام لیا جاتا ہے۔ اخبار جے سودیش تو گاہکوں کو پہنچائی ہی نہیں جاتی۔ سرکل انسپکٹر ڈاکخانہ جات سے التماس ہے۔ کہ ڈاکخانہ ٹھرو میں پھیلی اس دھاندلی کا تدارک کریں۔

(ننداد رام کیسر ... ڈاکخانہ ٹھرو)

ٹھاٹھری میں مڈل سکول کھولا جائے

ٹھاٹھری تحصیل کشتواڑ کا سنٹرل مقام ہے۔ یہاں پر ... دیا تو ... سے بچے پڑھنے کے لئے بھاری تعداد میں آتے ہیں اور طلبا

کی تعداد کافی حد تک بڑھ چکی ہے۔ محکمہ ایجوکیشن کو چاہیئے کہ علاقہ کے لوگوں کی مانگ کو دھیان میں رکھے اور ٹھاٹھری میں پرائمری کی بجائے مڈل سکول بنایا جائے۔

(رسا ... رام ٹھاٹھری تحصیل کشتواڑ)

عسر کے لئے ڈاکخانہ

علاقہ عسر تحصیل بھدرواہ کے پندرہ اور بیس بیس میل کے ایریا میں کوئی ڈاکخانہ نہیں جس کے کارن ایک ایک ماہ کے بعد بھی لوگوں کو چٹھیاں اور ڈاک نہیں ملتی ہے۔ پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب سرکل سے التماس ہے۔ کہ عسر میں ڈاکخانہ کھول کر لوگوں کی دیرینہ تکلیف کو دور کیا جائے۔

(دیو الال شادی رام ساکن گنڈ ... علاقہ عسر)

پانی کی قلت کو رفع کیا جائے

موضع گنڈگراں علاقہ رودھار پانی کی ہمیشہ سخت قلت رہتی ہے۔ لیکن اگر محکمہ پبلک ورکس اس طرف تھوڑی بھی توجہ دے تو پانی کی یہ قلت بڑی آسانی سے دور ہو سکتی ہے کیونکہ تین میل کے فاصلہ پر ... سے پانی نالیوں کے ذریعے پہنچایا جا سکتا ہے۔ اس سے پیشتر پچھلے سال ... صاحب نے بھی پانی کی سپلائی کے متعلق وعدہ کیا تھا اور الیکشن کے دوران شری ... نے بھی پانی مہیا کرنے کا یقین دلایا تھا ہم جناب منسٹر صاحبان کو بھی ان کا وعدہ یاد دلاتے ہیں۔ اور فوری طور پر پانی کی سپلائی کرنے کے انتظامات کا مطالبہ کرتے ہیں۔

(ذیلدار سنگھ ساکن گنڈگراں تحصیل ...)

لوگوں کے مکانوں کی چھتوں پر پڑھائی

... میں بچوں کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے سرکار کی طرف سے پاٹھ شالہ تو ایک عرصہ سے قائم ہے۔ مگر بچوں کے بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ کبھی بچوں کو لوگوں کے مکانوں کی چھتوں پر بٹھا کر پڑھایا جاتا ہے اور کبھی سڑک کے کنارے ہی سکول لگ جاتا ہے۔ اب متعلقہ افسروں سے گزارش ہے۔ کہ بچوں کے بیٹھنے کے لئے سکول کی بلڈنگ بنائی جائے دوسرے طلبا کی تعداد کو دھیان میں رکھتے ہوئے ٹیچروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اور علاقہ کے لوگوں کی مشکلات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ... میں ہائی سکول کھولا جائے۔

دریا پر پل بنایا جائے

پریم نگری اور علاقہ سوراج کے درمیان دریا پڑتا ہے گذرنے کے لئے کوئی مناسب انتظام نہیں۔ کھڑولی پر دریا کو عبور کرتے ہر سال کئی جانیں تلف ہو جاتی ہیں۔ جناب ڈویلپمنٹ منسٹر اور دوسرے متعلقہ حاکموں سے التماس ہے۔ کہ علاقہ سوراج و پریم نگری کے لوگوں کی مشکلات کو دھیان میں رکھتے ہوئے دریا پر پل بنایا جائے اور ہر سال بے آئی موت مرنے سے لوگوں کو بچایا جائے۔

(رگھونیت رام ساکن دھرڑ ضلع ڈوڈہ)

قابلِ توجہ چیف سیکرٹری

سرکار نے باقاعدہ ہدایت جاری کر رکھی ہے کہ سیاسیات میں الجھنے والے ملازموں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔ مگر حیرت اس بات کی ہے۔ کہ ہماری تحصیل کا تحصیلدار کھلے بندوں پارٹی پالیٹکس میں الجھ رہا ہے۔ اس سے پیشتر بھی جب وہ ہیرانگر میں تھا تب بھی اس کا یہی وطیرہ رہا ہے اور وہ اپنی ڈیوٹی کو سر انجام دینے کی بجائے سیاسیات میں الجھنا ہی اپنی بھلائی سمجھتے ہیں۔ ہماری جناب چیف سیکرٹری صاحب سے درخواست ہے۔ کہ وہ تحصیلدار مذکور کی اس روش کی طرف دھیان دیں۔ اور دیکھیں کہ وہ کس طرح سرکار کے آرڈروں کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑا رہا ہے۔

(دینا ناتھ ساکن ... تحصیل جموں)

اودھم پور میں پانی کی قلت

اودھم پور صوبہ جموں کا دوسرے درجہ کا شہر ہے۔ مگر پانی کی اس قدر قلت ہے۔ کہ لوگوں کو دور دور قصبہ کے باہر سے پانی لانا پڑتا ہے۔ محکمہ واٹر ورکس اور حکومت کے دوسرے ذمہ دار لوگوں کی اودھم پور میں پانی کی سپلائی کے انتظامات کو ٹھیک کرنے کے لئے کئی بار توجہ دلائی جا چکی ہے۔ مگر وعدوں کے عملی طور پر آج تک کچھ پورا نہیں پانی کی قلت ویسے کی ویسی چلی آ رہی ہے۔ متعلقہ حاکموں اور حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے وعدوں کے مطابق اور اصولی طور پر بھی قصبہ اودھم پور میں پانی کی سپلائی کے انتظامات کو ٹھیک کریں۔ ورنہ پینے کے لئے پانی کی قلت سے ستائے ہوئے لوگ اپنی اس مشکل کو دفع کروانے کے لئے کوئی قدم اٹھانے پر مجبور ہوں گے۔

(... اودھم پور)

ﺑﺮﯾﺪ ﻧﺎ ﺟﺐ

Govt. of Jammu & Kashmir Forest Department

JAMMU FOREST CIRCLE

AUCTION NOTICE

SAIL OF KHAIR TREES MANUFACTURE OF KATHA

An open auction will be held on Tuesday the 24th December 1957 corresponding to 10th Poh, 2014 in the Office of the undersigned at Jammu for the right to fell and convert Khair trees and manufacture Katha therefrom. The trees have been marked in the following Divisions :

S. No.	Name of Division	Range	Total markings	
			No	Girth
1.	Rajouri Division	Dhaleri Range	1200	3082' 9"
2.	Billawar Division	Kathua Range	948	2547' 8"

NOTE.—Detailed marking lists can be seen in the Office of the undersigned as also in the concerned Divisional Offices and Range Offices.

2. In case the intending bidders want to inspect the trees before the date of auction, they can secure necessary details from the Circle Office of Dl: Office or Range Office concerned. No claim regarding or any defect whatsoever will be entertained after the contracts are sanctioned.

3. The powers conferred upon clause (c) of section 4 of the Jammu and Kashmir Land Preservation of S, 2000, the prospective purchaser will have the option to purchase Khair trees from the private owners as well as other Departments within the vicinity of the area, wherefrom the trees have been marked by the Forest Department at lease rates subject to the condition that the trees are duly got marked by the Forest Department, who will realise 20% of the purchase price as supervision charges

4. Each bidder will have to deposit a sum of Rs. 1000/- in cash or in the shape of C.D.R. of any recognised Bank or a Treasury Receipt pledged to the undersigned before he is allowed to bid for the contret and the same will be treated as part of security in the case of successful bidder, while it will be returned to other unsuccessful bidders after the contract is sanctioned and agreements executed.

5. The security of the contract will be upto 10% of the convrsctract money at the discretion of C. F. Jammu but not less than the earnest money.

6. The successful bidder shall have to sign the agreements with the Department within a week from the date of intimation of the sanction, failing which his earnest money will be confiscated and contract quashed and resold. Further he shall have tomake good the loss that the Department may sustain in reselling the contract.

7. The period of work in the Forest will de upto end of April '58 and end of June 1958 for export to or beyond Lakhanpur under proper Check and satisfaction of the concerned DFO or any other Officer authorised by him. In case if any produce is left behind after the expiry of the lease period, it be liable to confiscation or may be released at the discretion the Lesser in which case his decision will final, to which contractor will have no objection.

8. Purchaser shall not be allowed the Katha bey Divisional jurisdiction without prepayment of full pur money provided in the agreement or proportionate amount cover the quantity of the stuff intended to be exported.

9 The Purchaser will be reponsible for any illicit da in the coupe after the same is handed over to him working. He shall have to pay penalty upto 10 times standard price of the trees in addition to the price for illicit damage at discretion of C. F. Jammu.

10 Dry firewood will be supplied free of cost for u the Kilus if available in the coup otherwise standing leaved trees of C class will be marked at standard rates for purpose

11. The purchaser shall not transfer his rights of liab to any person or firm without the permission of the Lesser.

12. The locality of the Kilus will be docided by the DF in consultation with the contractors concerned.

13. The Department does not bind itself to accept any the highest bid.

14. Govt. debtors and black listed contractor will no allowed to bid.

15. The Deptt: reserves the right to withhold the sale part or the whole stuff marked for sale in any locality with assigning any reasons.

16. Extra markings on silvicultural grounds and w given from within the Demarcated Forests included in leased area as defined above will not exceed 50% of the or numbers of trees sold at the discretion of C. F. Jammu. S markings shall be charged at lease rates The DFOs concer have been directed to give the boundaries of the areas m before the extraction work is taken up, by the contractors.

17. The purchase money shall be realised in th instalments as under :-

1/3rd on or before singing the agreements.
1/3rd on or before end of February, 1958.
1/3rd on or before end of April, 1958.

For delated payments interest shall be charged at 9% annum.

18. Other conditions if any, will be announced at the of auction.

Sd/ A. A. Firdaus
Conservator of Forests
JAMMU CIRCLE

اُودھم پور میں راون کے بُت

تقریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ گذر گیا ہے۔ اُودھم پور میں بجلی مہیا کرنے کے لئے کھمبے گاڑے گئے تھے۔ اس پر شہر کے لوگوں نے مسرت کا اظہار کیا۔ کہ اُنہیں بھی بجلی ملے گی۔ اور وہ بھی اپنے کاروبار کو فروغ دے سکیں گے۔ مگر اتنا لمبا عرصہ گذر جانے کے باوجود ابھی تک اُودھم پور کو بجلی کی سپلائی مہیا نہیں کی گئی ہے۔ اور لوگ حیران ہیں۔ کہ اگر بجلی نہیں تھی تو یہ "راون کے بُت" (کھمبے) کس لئے کھڑے کر دیئے گئے ہیں۔ محکمہ بجلی کے ذمہ دار لوگوں سے التماس ہے۔ کہ وہ محض پروپیگنڈہ کو چھوڑ کر اُودھم پور میں بجلی کی سپلائی کے لئے اقدامات اٹھائیں اور لوگوں کے ساتھ آئے دن کے مذاق کو ختم کیا جائے۔

(دینکر کمری پرچارک۔ اُودھم پور)

تحصیل ریاسی میں قحط

ریاسی ۱۵ دسمبر۔ تحصیل سے آمدہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ ساری تحصیل میں قحط کے سے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ کی طرف سے غلہ کا بالکل پربندھ نہیں ہے چاول کا بھاؤ چالیس روپے فی من تک چلا گیا ہے سرکاری ملازمین کو سخت دقت پیش آ رہی ہے

سروٹ، شو کھوڑی روڈ

ریاسی ۱۵ دسمبر پرجا پریشدی حلقوں میں اس خبر کو نہایت مسرت کے ساتھ سنا گیا ہے کہ پرجا پریشد کی اس مانگ کو منظور کر لئے ہوئے کہ سروٹ تا ریاسی اور ریوتی تا ریاسی شو کھوڑی (دلسوح) لاری روڈ بنائی جائے کو کثیر رقم خرچ کر کے تعمیر کیا جا رہا ہے (نامہ نگار)

ڈاکٹر رائے کا تبادلہ

ریاسی ۱۵ دسمبر۔ گورنمنٹ ہسپتال ریاسی سے ڈاکٹر رائے کے تبادلہ کو ریاسی کی جنتا نے بُری طرح محسوس کیا ہے۔ ڈاکٹر رائے نے اپنے حسن سلوک سے جنتا کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔ آپ کے ہاتھ میں کمال کی شفا تھی نئے ڈاکٹر سندر داس گندوترہ ریاسی کے ہیں۔ اس لئے اُن سے توقع ہے۔ وہ اپنے آپ کو یہاں ہر دلعزیز بنانے کی کوشش کریں گے (نامہ نگار)

ہندی رکھشا سمتی کا پانچواں جتھہ

جموں ۱۸ دسمبر۔ ہندی رکھشا سمتی جموں کا چوتھا جتھہ جالندھر میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس جتھے میں کل پندرہ ستیہ آگرہی تھے۔ سمتی کا پانچواں جتھہ جنوری کے پہلے ہفتہ میں ستیہ آگرہ کے لئے روانہ ہو رہا ہے۔ اس جتھے میں ۱۰۱ ستیہ گرہی جائیں گے۔

پانچ سالہ پلان کی ناکامی کی وجوہات!

از جگدیش ورما جنرل سیکرٹری کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن۔ جموں

کسی بھی ملک کی اقتصادی ترقی کے لئے مناسب منصوبہ بندی ضروری ہے۔ لیکن جہاں تک ہندوستان پلان کی ناکامی کا تعلق ہے اس کی بڑی وجہ بیرونی ممالک سے امداد نہ ملنا بتایا جا رہا ہے۔ لیکن اس بات کی طرف دھیان نہیں دیا جا رہا ہے۔ کہ جو سرمایہ ہمارے پاس ہے اس کا جائز استعمال بھی ہو رہا ہے یا نہیں۔ جہاں تک ریاست جموں وکشمیر کا تعلق ہے ہندوستان کے دیگر حصوں کے عوام کی خون پسینے کی کمائی کا ٹیکسوں کی شکل میں اکٹھا کیا ہوا کروڑوں روپیہ پانچ سالہ پلان کے تحت ریاست کو مل رہا ہے۔ لیکن یہ بات انتہائی دُکھ کے ساتھ بیان کرنا پڑتی ہے۔ کہ اس روپیہ کو بہت بُری طرح استعمال کیا جا رہا ہے۔ بجائے اس کے یہ قومی سرمایہ عوام کی بہتری و بہبودی پر صرف کیا جائے۔ اس کا بیشتر حصہ آج مٹھی بھر انجینئروں اور چند منظورِ نظر ٹھیکہ داروں کی جیبوں میں جا رہا ہے۔ اور محکمہ پبلک ورکس کے حاکموں کے لئے تو یہ پلان سونے کی کان بن کر رہ گئے ہیں۔ معمولی معمولی اہلکاروں نے لاکھوں روپیہ اپنی تجوریوں میں بھر لیا ہے۔ حال ہی میں پل توی جموں اور اس کے ساتھ بندھ کو سیلاب سے نقصان پہنچا تھا۔ مگر بڑے افسوس کا مقام ہے کہ چند حاکموں نے اس تباہی کو بھی اپنی آمدن کا ذریعہ سمجھ لیا ہے ——— حسب ارشاد جناب پرائم منسٹر کہ "پلان کی کامیابی کے لئے عوام کا تعاون ضروری ہے" چھوٹے ٹھیکیداروں نے بھی درخواست دی کہ پل توی کی مرمت کے کام میں ہمیں بھی شریک ہونے کا موقعہ دیا جائے۔ مگر کسی نے اس طرف توجہ نہ دی۔ اور صرف منظورِ نظر اور ہم پیالہ و ہم نوالہ ٹھیکہ داروں کے ساتھ باہمی سمجھوتہ کر لیا اور اتنے اُونچے نرخوں پر کام دے دیا گیا ہے جس کی کوئی مثال محکمہ کے ریکارڈ سے آج تک نہیں مل سکتی۔ اور اس کے ساتھ ہی اُن تمام شرائط کو بھی ختم کر دیا گیا جو پہلے ٹینڈروں کے ساتھ عجیب ڈھنگ سے رکھی گئی تھیں۔

بارہ سال کے بعد نوڈری کی بھی سُنی گئی۔ یعنی کام کا ایک حصہ جو محکمہ نے امانی طور پر خود کروانے کے لئے اپنے پاس رکھا ہوا تھا۔ ٹھیکیداروں کے اصرار پر تمام ٹھیکیداروں کو اس کے لئے ٹینڈر دینے کا موقع دیا گیا ——— آپ حیران ہوں گے کہ یہ کام اُن چند پروردہ ٹھیکیداروں کی نسبت دُوسرے ٹھیکیداروں نے نصف ریٹ پر کرنا منظور کر لیا ہے۔ یعنی سیمنٹ بلاک کے ریٹ جو حاکمان وقت نے ۱۲۵ روپے سینکڑہ مکعب فٹ اپنے اُن ٹھیکیداروں کے ساتھ مقرر کیا ہے۔ وہی کام دُوسرے لوگوں نے ۶۳ روپے سینکڑہ مکعب فٹ کرنا قبول کیا ہے۔ اور پچنگ کا کام جو ۳۹ روپے کے حساب پر دیا ہوا ہے۔ دُوسرے لوگوں نے ۱۰ روپے اور ۲۵ روپے کے نرخوں پر کرنا قبول کر لیا ہے ——— اب یہ کام مقابلہ میں کم نرخوں والے بخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ مگر حاکمان وقت اور جناب چھوٹی لال صاحب کوتوال منسٹر انچارج کی توجہ اس طرف دلانے کے باوجود بڑی کان والے ٹھیکیداروں کے نرخوں میں کوئی کمی نہیں کی گئی ہے۔ حالانکہ سابقہ ریکارڈ موجود ہے۔ کہ کبھی بھی ان لوگوں نے بلاک بنانے کا کام ۵۵ روپے سینکڑہ مکعب فٹ سے زائد نرخوں پر گورنمنٹ سے نہیں لیا ہے ——— اگر حاکمان وقت اب بھی اس بات کی طرف توجہ دیں تو کم از کم اندازاً کل لاگت کے مقابلہ میں دس لاکھ روپیہ کی بچت ہو سکتی ہے۔ جو ریاست کے تمام منسٹران کی آٹھ سال کی تنخواہ کے برابر ہے۔ مگر اُمید نہیں کہ اس طرف کوئی توجہ دیگا جیسا پہلے چلا آ رہا ہے۔

آپ حیران ہوں گے۔ کہ اگر ایک ایک آئیٹم (ITEM) میں اتنا فرق ہے۔ اور دس لاکھ روپیہ کی اتنی بڑی رقم کو یہ حاکم تحفہ کے طور پر اپنے ہم نوالہ ہم پیالہ ٹھیکیداران کو دے سکتے ہیں۔ تو وہ دن دُور نہیں جب ریاست اور ہندوستان کے پلان ایک فائل کی شکل میں دفتروں کی زینت بن کر رہ جائیں گے۔ اور ہم انگریز کے بدلے کسی دُوسری نسل کے غلام ہوں گے۔

اس واقعہ سے قبل بھی ہم نے اور دیگر ساتھیوں نے مسٹر اسلام انجینئر پونچھ۔ مسٹر دُر انجینئر کٹھوعہ۔ مسٹر گنجو وغیرہ کے متعلق اخبارات میں واضح الزامات لگاتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ کس طرح یہ لوگ چھوٹے چھوٹے ٹھیکیداران کو تنگ کرتے ہیں۔ اُن کے بل ہائے کو روکے رکھتے ہیں۔ کام بغیر کسی ضابطے کے کروا لئے ہیں۔ اور اُن کو ادائیگیاں نہیں کی جا رہی ہیں ——— مگر دُوسری طرف سرکار کے ان ملازموں نے محلات تو اکھے ہیں۔ لڑکے بیرونی ممالک یعنی یورپ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ———

جنتا ہی فیصلہ کرے کہ صرف تنخواہوں سے یہ محلات بن سکتے ہیں۔ اور تمام لوازمات میسر ہو سکتے ہیں؟ تو ہم جھوٹے الزام لگانے کے مجرم ہیں۔ ہم سرکار اور اُن افسروں کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں مجرم گردان کر کسی بھی عدالت میں پیش کریں۔ بصورت دیگر ہمارا یہ مطالبہ ہے۔ کہ راشی حاکموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

عوام کو یہ یاد ہوگا۔ کہ صدرِ ریاست نے اپنے ایڈریس میں اسمبلی میں یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ ریاست میں رشوت ستانی ہے۔ تمام سیاسی جماعتیں اور خود بخشی غلام محمد اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ رشوت ستانی ہو رہی ہے۔ مگر ہمارا یہ الزام ہے۔ کہ رشوت کا یہ دور اب انتہا تک ختم کر رہا ہے۔ ملک میں بدحالی اور تباہی کا کارن بن رہا ہے۔ لیکن ہم نے تہیہ کر لیا ہے۔ اور باقی جنتا تہیہ کرے کہ ملک میں تباہی و بدحالی کے سب سے بڑے موجب راشی اور کنبہ پرور حاکموں کا قلع قمع کیا جائے۔

آخر میں لمبی باتوں کو ایک طرف رکھتا ہوا جناب بخشی غلام محمد آنریبل پرائم منسٹر صاحب کی پل توی پر عوام کے خون پسینہ کی کمائی کے دس لاکھ روپیہ کی سامنے سامنے ہو رہی بربادی کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور اپیل کرتا ہوں کہ ذرا سی ایک منٹ کی مداخلت کر کے اس کثیر رقم کو بچایا جائے۔ کیونکہ یہ روپیہ ہند کے غریب عوام پر بھاری بوجھل ٹیکس عائد کر کے ہند سرکار نے ریاست کی پسماندگی کو دُور کرنے کے لئے دیا ہے ورکھیر یہ روپیہ ہمارے سر پر ایک قرضہ کی شکل میں کھڑا ہے۔

سرلی کی دھار پر بکروال

موضع اکھنار بلیاں نزدیکی نالہ کی وجہ سے ہمیشہ بربادی ہوتا جا رہا ہے۔ اس گاؤں کو مزید بربادی سے بچانے کے لئے سرلی کی دھار کو مال مویشیوں کو چرانے کے واسطے محکمہ جنگلات کی طرف سے بند کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس سال چند بکروالوں کی بکریاں اس دھار پر چرتی پائی گئی ہیں۔ ہم حیران ہیں۔ کہ ریاسی کے ڈی۔ ایف۔ او صاحب نے کیسے اس بندش کو دُور کر دیا۔ ہم توقع کرتے ہیں۔ کہ ڈی۔ ایف۔ او صاحب نے کیسے اس بندش کو دُور کر دیا ہم توقع کرتے ہیں۔ کہ ڈی۔ ایف۔ او صاحب ہماری تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے سرلی دھار پر بکریوں کا چرانا بند کر دیں گے۔

(اہلیان اکھنار بلیاں۔ تحصیل ریاسی)

کشمیر کے مسئلہ کا واحد حل یہ ہے کہ پاکستان ریاست کے مقبوضہ علاقہ کو خالی کر کے حملہ کا خاتمہ کرے!

جے سودیش جموں
جلد ۳ — ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء — نمبر ۱۲

بھارت کے رکشا منتری شری مینن کا جموں میں شاندار سواگت اور پبلک جلسہ میں تقریر

جموں ۲۴ دسمبر۔ بھارت کے رکشا منتری شری کرشن مینن بذریعہ ہوائی جہاز آج یہاں تشریف لائے۔ جموں نواسیوں کی طرف سے اُن کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ عجائب گھر میں آپ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی اور شام کو عجائب گھر گراؤنڈ میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا۔ جلسہ میں شری مینن کے علاوہ بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر نے تقریر کی۔ شری مینن نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ریاست جموں و کشمیر دوسرے حصوں کی طرح بھارت کا ایک حصہ ہے۔ اور اگر ہند کے کسی بھی علاقہ پر حملہ ہوتا ہے تو یہ سارے ملک پر حملہ ہے۔ سکیورٹی کونسل میں کشمیر کے مسئلہ کا واحد حل یہ ہے (باقی صفحہ ۳ پر)

ہر دیش باسی گراہم مشن کیخلاف مظاہرے کر کے اپنے غم و غصہ کا اظہار کرے۔ صدر پرجا پرشید کی اپیل

کانفرنسی رہنما گالی گلوچ سے فضا کو مکدّر نہ بنائیں۔ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کی تقریر

جموں ۲۳ دسمبر۔ یہاں سے ۱۵ میل دور جھڑی کے مقام پر ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پرجا پرشید کے صدر پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے کہا کہ بھارت ورش ہماری ماتری بھومی ہے۔ اور ہم ہندوستان میں رہنے والے اس کے پُتر ہیں۔ اور جو لوگ بھارت کو اپنا دیش نہیں سمجھتے اور اسے ماتری بھومی اور پنیہ بھومی نہیں مانتے، انہیں اس دیش کے اندر رہنے کا کوئی ادھیکار نہیں۔ اور ہر وہ شخص جو ہندوستان کو اپنا دیش سمجھتا ہے خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق کیوں نہیں رکھتا وہ اس دیش کے اندر برابر کے حقوق کا حقدار ہے۔

ریاست کے ہندوستان سے الحاق کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے بتایا کہ ریاست جموں و کشمیر ہمیشہ بھارت کا انگ رہا ہے۔ اور آج بھی قانونی اور آئینی طور پر بھارت کا ایک حصہ ہے۔ اور جب تک اس دیش کا ایک ایک بچہ زندہ ہے، دنیا کی کسی بھی طاقت کو ریاست جموں و کشمیر کو بھارت سے الگ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ آپ نے آگے چل کر کہا۔ کہ بھارت کی تقسیم اصولی طور پر غلط ہوئی ہے۔ اور پاکستان کا قیام انگریزوں کی ایک سازش کا نتیجہ ہے جس کا مقصد پھر سے ہندوستان کو اپنے اقتدار میں لانا تھا اور ہے۔ واقعات اس امر کے شاہد ہیں کہ بھارت کی تقسیم کرنے والے پاکستان کو بھارت کے خلاف ایک ہتھیار (Tool) کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔

ملک مائین او کے نمائندہ ڈاکٹر گراہم کے مشن کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ گراہم صاحب اگر ایک مہمان کے طور پر بھارت میں آئیں تو ہم ان کا سواگت کرنے کے لئے ہمیشہ تیار ہیں مگر جس مشن کو لے کر وہ آ رہے ہیں وہ بنیادی طور پر غلط ہے اور ہماری آزادی کو ایک چیلنج ہے۔ چنانچہ ہر دیش بھگت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ڈاکٹر گراہم کے ہندوستان آنے پر اپنے غم و غصہ کا اظہار کرے۔ پرجا پرشید ڈاکٹر گراہم کے مشن کے خلاف مظاہرے کر کے دیش باسیوں کے جذبات کا اظہار کرے گی۔

پنڈت جی نے برسر اقتدار پارٹی نیشنل کانفرنس اور جمہوری نیشنل کانفرنس کی کشمکش پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ دونوں (باقی صفحہ ۸ پر)

کشتواڑ میں ضروریات زندگی نایاب کانفرنسی کامریڈوں کی دھینگا مشتی کرتیں تحصیل صدر پرجا پرشید کی چٹھی

جموں ۲۳ دسمبر۔ شری سیوا رام تحصیل پردھان پرجا پرشید کشتواڑ نے لکھا ہے کہ تحصیل بھر میں غلہ کا قحط دن بدن نازک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے ضروریات زندگی نایاب ہوتی جا رہی ہیں۔ جہاں تک کہ تیل خاکی ڈیڑھ روپیہ فی بوتل۔ کھانڈ ۸۰ روپے من اور تیل دیسی ۱۸۰ روپے فروخت ہو رہا ہے مگر ان نرخوں پر بھی یہ چیزیں عام لوگوں کو نہیں مل رہی ہیں۔ دوکانداروں کے مال لانے کے راستہ میں پیسہ بٹورنے کے لئے سرکاری حاکموں نے طرح طرح کی اڑچنیں پیدا کر رکھی ہیں غلہ جو تھوڑا بہت پہنچ رہا ہے اُس کی بلیک مارکیٹ زوروں پر ہے۔ ان حالات کے باوجود سرکاری حاکم گورنمنٹ کو صحیح حالات کے متعلق اندھیرے میں رکھ رہے ہیں۔ کانفرنسی رہنماؤں کا جمہوری اور غیر جمہوری کا نام لے کر آپس میں جوت پیزار ہو رہا ہے۔ اور سرکاری حاکم عوام کی مشکلات کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے برسر اقتدار دھڑے کے ہاتھوں کی کٹھ پتلی بن کر ناچ رہے ہیں۔ شری سیوا رام نے کشتواڑ کے علاقہ کے دردناک حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ مڑوہ، پاڈر کے لوگ جو بھکمری کا شکار ہو کر کشتواڑ میں پہنچ رہے ہیں غلہ مہیا کرنے کے لئے انہیں کانفرنسی کامریڈ اپنا تلقدس بیچنے کے لئے مجبور کرتے ہیں اور پھر انہیں غلہ دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ فرقہ پرست ملازمین ان حالات میں بھی اپنی حرکتوں سے باز نہیں آ رہے ہیں اور غلہ کی سپلائی کے سنٹروں کو من مانے طریقوں سے بند کر رہے ہیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ پر تبدیل کر رہے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ چاولوں کی تقسیم کے سلسلہ میں لوکل اور دیہاتی کا سوال پیدا کر کے لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکایا جا رہا ہے اور غلہ منگوانے کی بجائے سی۔ آر۔ پی اور پولیس کو جمع کیا جا رہا ہے۔ شری سیوا رام نے لکھا ہے کہ سمت ۲۰۰۰ کے قحط میں علاقہ پاڈر میں ۲۷ انسانی زندگیاں قحط کی وجہ سے تلف ہوئی تھیں مگر اب جو حالات پیدا ہو رہے ہیں ان کی موجودگی میں یہ کہنا ناممکن ہے کہ کتنے گھرانے ختم ہو جائیں گے اور کتنے لوگ اپنے رشتہ داروں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

م پہاڑ کی تلہٹی میں جو لوگ رہتے تھے (باقی صفحہ پر)

جمہوری نیشنل کانفرنس والے شیخ عبداللہ کے ساتھ مل جائینگے بشرطیکہ...

جموں ۲۴ دسمبر۔ شیخ عبداللہ کو آج سے کچھ عرصہ پہلے غدار کے نام سے پکارنے والے جمہوری نیشنل کانفرنس کے رہنماؤں نے جس ڈھنگ سے شیخ صاحب کی رہائی کے لئے وکالت شروع کر رکھی ہے۔ اُس کے پیش نظر سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ رہائی کے بعد اگر شیخ عبداللہ نے اپنے نظریہ میں تھوڑی سی تبدیلی کر کے اپنا جھکاؤ امریکہ کی بجائے پہلے کی طرح کمیونزم کی طرف کر لیا تو یہ "ڈیموکریٹ" شیخ عبداللہ کے ساتھ مل جائیں گے۔ سیاسی حلقوں کے اس خیال کو تقویت اس بات سے ملتی ہے کہ جمہوری کانفرنس کے رہنماؤں کے بیانات کے علاوہ اُن کی پارٹی کے آفیشل آرگن "کشمیر" نے اپنے ایڈیٹوریل میں شیخ صاحب کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے روس، چین اور اُن کے ہمسفر ممالک کے گن گائے ہیں اور مخالف مغربی ممالک کو بُرا بھلا لکھا ہے۔ شیخ صاحب کو جنگ آزادی کا ہیرو اور عوام کا محبوب قرار دیتے ہوئے اپیل کی ہے کہ "بچھڑے ہوئے ساتھی جذبات کو قابو میں کر کے نئے حالات میں ایک متحدہ سوچ قائم کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیں اُمید ہے کہ شیخ صاحب اور اُن کے دوسرے ہمدرد نئے حالات اور نئے تقاضوں سے پورے طور پر آگاہ ہیں۔" اخبار مذکور نے یہ بھی لکھا ہے کہ "ماضی میں قومی تحریک کی صفوں میں اختلافات پیدا ہوئے اور ان اختلافات نے بھیانک صورت اختیار کر لی لیکن اس وقت زخموں کو گہرا بنانے کا نہیں بلکہ اُن پر مرہم لگانے کا سوال ہے۔"

تحصیل کشتواڑ میں قحط اور برفباری کی وجہ سے کئی جانیں تلف ہو گئیں!

جموں۔ ۲۵ دسمبر۔ کشتواڑ سے ابھی ابھی ہمارے نمائندہ خصوصی کی ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ علاقہ پاڈر اور مڑوہ سے بھاری تعداد میں لوگ ہجرت کر کے کشتواڑ پہنچ رہے ہیں جن میں بیشتر عورتیں اور بچے ہیں۔ جن کی شکلیں دیکھ کر انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ فاقہ کشی کی وجہ سے اُن کے جسم نہایت ہی دُبلے پتلے ہو چکے ہیں اور محض سانس لیتی ہوئی لاشیں دکھائی دیتے ہیں۔ اطلاع میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مڑوہ۔ واڑون اور پاڈر سے آنے والے لوگوں کا کہنا ہے کہ تمام علاقہ خالی ہو رہا ہے۔ بھوک کا شکار لوگ ہجرت کر رہے ہیں اور ان لوگوں کا ایک قافلہ مرگن پاس کے راستہ جب کشمیر جا رہا تھا تو مرگن ٹاپ پر برفباری کی وجہ سے کئی لوگ برف کے نیچے دب کر مر گئے ہیں اموات کے متعلق تفصیل ابھی تک نہیں مل سکی ہے ۴

(چھول)

ڈپٹی کمشنر اودھمپور سے شکایات

(از کامریڈ دینا ناتھ کیلا اودھمپور)

بخشی گورنمنٹ نے ماہ اگست ۱۹۵۷ء کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ریلیف کا تو انتظام کیا اور ہر ضلع میں ریلیف کا روپیہ و کمبل اور اناج آیا۔ اور ڈپٹی کمشنران کو ریلیف تقسیم کرنے کے اختیارات ملے۔ اودھمپور میں جس قدر روپیہ ریلیف کا تقسیم ہوا۔ اس میں بہت سی رقم غیر مستحق اشخاص کو تقسیم ہوئی۔ اور کئی مستحق اشخاص اس امداد سے محروم رہے اور بہت سے لوگوں کو بے نیل و حرام جانا پڑا جس سے لوگوں میں کافی بددلی پھیل چکی ہے۔ ایسے حالات میں بخشی گورنمنٹ کی خواہشات کا ڈپٹی کمشنر اودھمپور نے بالکل احساس نہیں کیا ہے۔ اور اپنی من مانی کرتے ہوئے ریلیف تقسیم کرنے میں از حد نا انصافی کی ہے ان حالات میں بخشی گورنمنٹ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ریلیف کے سلسلہ میں تحقیقات کرائے۔ کہ آیا ریلیف درست تقسیم ہوا ہے یا نہیں تاکہ لوگوں کی آواز کا احترام ہو اور سارے واقعات حکومت کے نوٹس میں آسکیں۔

سدھ مہاندیو کا کمپونڈر قانونی شکنجہ میں

ادھمپور۔ ۱۹ر دسمبر۔ آج اے سی۔ ایم صاحب کی عدالت میں مقدمہ بعنوان ہری رام بنام رام کشن وغیرہ پیش ہوا جس میں سرسری شہادت قلمبند ہو کر ملزمان با جرائے سمنات بتقرر ۲۵ر جنوری کے لئے طلب ہوئے۔ کہانی استغاثہ یوں بیان کی گئی ہے کہ مستغیث باہر کام پر گیا ہوا تھا۔ مسماۃ کیسری زوجہ مستغیث گھر پر تھی۔ ۲۲ر کاتک کو واپس آیا تو عورت کو گھر میں نہ پایا۔ تلاش کی تو پتہ چلا کہ رام کشن ملزم باعانت خزان چند کمپونڈر سدھ مہاندیو و چھجو رام ملزمان اس کی عورت کیسری کو اغوا کر کے لے گیا ہے۔ (نامہ نگار)

لال من پھر راجوری میں

راجوری۔ ۲۲ر دسمبر۔ سب انسپکٹر لال من نے پرجا پریشد کے آندولن میں دیش بھگت عوام پر نہ صرف انسانیت سوز مظالم ڈھائے بلکہ اُن کی ہزاروں روپیہ کی جائدادوں کو مالِ غنیمت سمجھ کر لوٹ لیا تھا اور رشوت کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ اب اُسے پھر پونچھ سے تبدیل کر کے راجوری میں تعینات کیا گیا ہے جس سے راجوری کے عوام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ عوام کا مطالبہ ہے کہ اِس ظالم اور راشی سب انسپکٹر کو راجوری سے فوری طور پر کسی دوسری جگہ تبدیل کیا جائے۔ یاد رہے کہ سب انسپکٹر لال من نے پچھلے دنوں جب وہ پونچھ میں تھا تو اس نے غنڈوں کو شرابیں پلا کر پرجا پریشد کے جلسے میں گڑبڑ کروائی تھی اور جس کے خلاف انسپکٹر جنرل پولیس اور دوسرے حاکموں کے پاس پہلے بھی کئی شکایتیں کی جا چکی ہیں۔ (ن۔ن)

رشوت ستانی عوام کرا رہے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر ڈوڈہ کا پبلک جلسہ میں "فرمان"

ڈوڈہ میں ہڑتال اور پبلک جلسہ ضلع ڈوڈہ کو قحط زدہ علاقہ قرار دینے کا مطالبہ

ڈوڈہ۔ ۱۸ر دسمبر (بذریعہ ڈاک) آج قصبہ ڈوڈہ میں غلہ کی نایابی اور اس کی جانبدارانہ تقسیم کے خلاف بیوپار منڈل ڈوڈہ کے زیر اہتمام مکمل علامتی ہڑتال کی گئی اور تمام کاروبار بالکل معطل رہا۔ حتیٰ کہ ہوٹل اور پھیری والوں نے بھی اپنا کام بند رکھا اس سلسلہ میں مسجد چوک ڈوڈہ میں ایک عظیم الشان پبلک جلسہ زیر صدارت چوہدری محمد سلطان گنائی صدر بیوپار منڈل منعقد ہوا۔ جس میں علاقہ سے آئے ہوئے فاقہ زدہ عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے خواجہ محمد اکبر کچلو ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل و سیکرٹری تحصیل نیشنل کانفرنس ڈوڈہ نے اُن ناگہانی آفات کا ذکر کیا جن کی وجہ سے فصل بکسر معہ گھاس تباہ ہو گئی اور قحط رونما ہوا۔ آپ نے ایڈمنسٹریشن کے اس فیصلہ پر شدید نکتہ چینی کی گئی جس کی رُو سے غلہ کے نرخ بڑھا دئے گئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ عوام بے کار ہو چکے ہیں اور اُن کی قوت خرید ختم ہو چکی ہے۔ لہٰذا اُن کے لئے فوری طور پر روزگار مہیا کیا جاوے۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ ڈوڈہ میں ضلع ہیڈ کوارٹر کی تعمیر۔ ڈوڈہ لنک روڈ کی تکمیل اور ڈوڈہ رام بن موٹر روڈ کی تعمیر کے فوری احکام صادر کئے جائیں تاکہ عوام کو روزگار مہیا ہو سکے۔ آپ نے سپیڈنگ ڈِنگا سنگھ فارسٹ کمپنی پر علاقہ میں بے کاری میں اضافہ کرنے کا الزام لگایا اور کہا کہ جب اس علاقہ میں ہزاروں مزدور دستیاب ہو رہے تھے، اس کمپنی نے یہاں کے لئے ۳۰۰ نفری کانگڑہ سے لائی۔ اور حکومت کے شرائط نامہ کی پروا نہ کرتے ہوئے باہر کے ایک ٹھیکیدار کو یہاں دیا۔ حالانکہ لوکل ٹھیکیدار اسی ترخ پر کام کرنے کو تیار تھے۔ آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اِس کمپنی کے خلاف باضابطہ ایکشن لے جس نے دانستہ طور یہاں کے مزدوروں کو بیکار کر دیا ہے۔ آپ نے غلہ کی تقسیم کے سلسلہ میں ہو رہی بے ضابطگیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح غلہ کمپنیوں کو سپلائی کیا جا رہا ہے اور جوڈیشل تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد کوتوال سوامی راج وکیل نے اپنے بیان میں اپنے پیش رَو کی تقریر کی حرف بحرف تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ عوام کے لئے جو غلہ حکومت کثیر تعداد میں روانہ کر رہی ہے وہ عوام تک نہیں پہنچ رہا ہے اور بلیک میں فروخت ہو رہا ہے۔ جس کی ذمہ داری متعلقہ افسران پر عائد ہوتی ہے۔ آپ نے جوڈیشل تحقیقات کرانے کے مطالبہ کی تائید کی۔ ازاں بعد مولوی عطاء اللہ ممبر ٹاؤن ایریا کمیٹی ڈوڈہ نے ڈپٹی کمشنر ڈوڈہ پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے الزام لگایا کہ وہ ایڈمنسٹریشن چلانے میں قطعاً ناکام ہو چکے ہیں اور قحط کی بھیانک حالت اُن ہی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ آپ نے الزام لگایا کہ ہزاروں من غلہ بجائے عوام میں تقسیم ہونے کے کمپنیوں کو سٹور سے ہی فروخت کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ باہر کے سٹوروں کے نام پر جو غلہ سینکڑوں من کے حساب سے بھیجا جاتا ہے وہ وہاں تک پہنچنے سے پہلے ہی فروخت ہو جاتا ہے۔ لالہ شنکر داس گپتا نے سٹور کیپر ڈوڈہ پر الزام لگایا کہ اُس نے ایک معمولی ملازم ہونے کی حیثیت کے باوجود ہزارہا روپیہ جمع کر رکھا ہے جو صرف بلیک کی کمائی سے جمع کیا گیا ہے۔ ملک عبدالخالق ڈپٹی کمشنر ڈوڈہ نے صاحبِ صدر کی اجازت سے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اِس امر کا اعتراف کیا کہ غذائی حالت نازک صورت اختیار کر رہی ہے۔ مگر اس کے باوجود غلہ پہنچانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ آپ نے اعتراف کیا کہ غلہ کی تقسیم کے سلسلہ میں بے ضابطگیوں پر مؤثر کنٹرول کرنے کے لئے پبلک نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی کے تشکیل دینے کا اعلان کیا۔ آپ نے بڑھتی ہوئی رشوت ستانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ۸۰ فیصدی رشوت کی ذمہ داری عوام پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ سرکاری ملازموں کو رشوت لینے پر مجبور کرتے ہیں۔ اس کے بعد کرسیِ صدارت کی طرف سے دو ریزولیوشن پیش ہو کر متفقہ طور پر پاس ہوئے۔ پہلے ریزولیوشن کی رُو سے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ضلع ڈوڈہ کو قحط زدہ علاقہ قرار دیا جائے۔ کیونکہ عوام کی قوت خرید ختم ہو چکی ہے اور علاقہ میں بے کاری عام ہے۔ لہٰذا مطالبہ کیا گیا کہ ڈوڈہ میں ضلع ہیڈ کوارٹرز کی تعمیر۔ لنک روڈ ڈوڈہ و ڈوڈہ موٹر پل کی تکمیل اور ڈوڈہ رام بن موٹر روڈ کی تعمیر کے کام فوری طور شروع کرائے جائیں۔ دوسرے ریزولیوشن کی رُو سے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ڈوڈہ میں فوری طور جوڈیشل عدالت کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ عوام روزمرہ کی مشکلات سے نجات پا سکیں۔ ———— (نامہ نگار)

بقیہ "کشتواڑ میں قحط" از صفحہ اوّل

اُن میں سے دو لاشیں لوگوں نے برف کے نیچے سے نکال کر سپردِ خاک کر دی ہیں۔ اسی طرح دوسرے علاقوں سے مایوس کن اور تشویشناک خبریں موصول ہو رہی ہیں۔

اطلاع میں مزید بتایا گیا ہے کہ مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لئے سرکاری طور پر کسی طرح کا انتظام نہیں۔ کشتواڑ میں حکومت کی طرف سے جو تھوڑا بہت غلہ پہنچ رہا ہے اُس کی قیمتیں بڑھا دی گئی ہیں۔ مگر غلہ خریدنے کے لئے تباہ حال لوگوں کے پاس پیسہ نہیں ہے۔ وہ لوگ دانے دانے کے محتاج ہو رہے ہیں اور اُن کی قوتِ خرید ختم ہو چکی ہے۔

کان فرنسی ایم ایل سی کیخلاف استغاثہ

کشتواڑ۔ ۱۹ر دسمبر۔ مہنتہ اوم پرکاش ایم۔ ایل۔ سی اور نیشنل کانفرنس کے ایک اور کارکن عبدالغنی کے خلاف مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت میں ایک شخص مسمی سلطان نے بجرم ۱۴۷/۴۴۷/۳۲۳ استغاثہ دائر کیا ہے۔ یعنی کارکنوں نے مداخلت بے جا کی ہے اور اُسے زدوکوب کیا ہے۔

راجوری میں امرِ ناجائز کی واردات

راجوری۔ ۲۰ر دسمبر۔ قصبہ راجوری سے دو میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں گاؤکشی کی واردات ہوئی ہے جس کا پورا ثبوت بھی مل گیا ہے۔ پانچ ملزم زیر حراست ہیں۔ مگر اصلی تین ملزم دندناتے پھر رہے ہیں سننے میں آیا ہے کہ مبلغ گیارہ صد روپیہ کی رقم نے اُنہیں گرفت کے پنجہ سے نجات دلا دی ہے۔ (ن۔ن)

پنجاب میں ستیاگرہیوں کی رہائیاں

دہلی ۲۲ر دسمبر۔ بھارت سرکار نے پنجاب سرکار کو ہدایت کی ہے کہ پُرامن ماحول پیدا کرنے کے لئے ہندی آندولن ...

باجلاس سردار اجیت سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی

منصف درجہ اوّل جموں

ٹھاکر قابلہ سنگھ۔ منشی سنگھ۔ شنکر سنگھ پسران اندر سنگھ و تربت سنگھ ولد رگھناتھ سنگھ راجپوت سکنائے توپ شیر کانیہ تحصیل جموں۔ مدعیان۔

بنام

اوتار سنگھ۔ کرم سنگھ پسران سروپ سنگھ سکنہ جموں۔ سروپ بھون محلہ گمٹ۔ کلی سنگھ۔ پرمودھ سنگھ بالغان۔ رنجیت سنگھ نابالغ بسرپرستی کلی سنگھ برادر خود پسران ماج سنگھ سکناء توپ شیر کانیہ۔ دھرموں ولد مہنگا۔ کلو ولد پھولا سنگھ سکنا حضوری باغ سرکٹ توپ شیر کانیہ۔ مدعا علیہم۔

دعوے دخل یابی اراضی

اشتہار برائے آگاہی پرمودھ سنگھ مدعا علیہ نمبر ۴

مقدمہ عنوان الصدر میں پرمودھ سنگھ مدعا علیہ نمبر ۴ کے نام عدالت ہذا سے کئی بار سمنات جاری کئے گئے۔ الا تعمیل مدعا علیہ مذکور عمل میں نہ آئی۔ معلوم ہوتا ہے مدعا علیہ مذکور تعمیل کرنے سے دیدہ دانستہ گریز کر رہا ہے۔ اور بطریق معمولی تعمیل ہونی مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہ نمبر ۴ پرمودھ سنگھ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اصالتاً یا وکالتاً بتقرر ۱۵ر جنوری ۱۹۵۸ء عدالت ہذا میں حاضر آ کر پیروی وجوابدہی کرے۔ بصورت دیگر اُس کے خلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جائیگی۔

تحریر ۲۳ر دسمبر ۱۹۵۷ء۔

(مہر و دستخط حاکم مذکور)

ایڈیٹوریل جے سودیش جموں

۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء

تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے

گذشتہ مہینوں میں ریاست میں مسلسل اور زوردار بارش سے وُہ سیلاب آیا جس کی مثال ریاستی اتہاس میں شاید ہی ملتی ہو۔ بارش اور سیلاب سے ہزاروں لوگ تباہ و برباد ہو گئے۔ سینکڑوں مکان گر گئے۔ لاکھوں بلکہ کروڑوں روپیہ کی فصلیں تباہ ہو گئیں اور سرکاری رپورٹ کے مطابق پچاس سے اوپر انسانی زندگیاں تلف ہوئیں۔ اس تباہی پر نہ صرف ریاست میں ہر جگہ غم کے آنسو بہائے گئے بلکہ بھارت ورش کے کونے کونے میں رہنے والوں نے ریاستی عوام پر اس مصیبت کے لئے افسوس کا اظہار کیا۔ بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر نے کئی بار تقریروں میں سیلاب سے اس تباہی کا چرچا کیا۔ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے اُنہوں نے دیش بھر کے لوگوں سے امداد کی اپیلیں کیں۔ جس کے نتیجے کے طور پر ہندوستان بھر سے نہ صرف لاکھوں روپے کی مالی امداد ملی بلکہ پیڑتوں کی سہایتا کے لئے لاکھوں روپے کے کپڑے اور دوائیاں بھی بھیجی گئیں۔ مگر حیرت اس بات کی ہے کہ ریاست کے ظالم اور راشی افسران نے اپنی کمائی میں اضافہ کرنے کے لئے عوام کی اس تباہی کو بھی غنیمت جانا ہے محکمہ پبلک ورکس کے راشی اور بددیانت ملازمین نے جہاں تعمیرات کے کاموں میں لوٹ مچائی ہے وہاں پیڑتوں میں ریلیف تقسیم کرنے پر لگائے گئے اکثر بڑے بڑے دُوسرے افسروں نے بھی رتی بھر رحم نہیں کیا ہے۔ اُن ظالم افسروں کو اتنا خیال نہیں آیا ہے کہ وہ کم از کم دردناک تباہی کے اس موقعہ پر ہی شرافت اور انسانیت سے کام لیں۔ اُنہوں نے فلڈ ریلیف کے روپیہ سے نہ صرف اپنے ہاتھ رنگے ہیں بلکہ اپنے نزدیکی لوگوں میں ریلیف تقسیم کی ہے جو کسی بھی طرح اس کے مستحق نہ تھے۔ ریلیف کی غلط تقسیم کے متعلق ایک نہیں بلکہ سینکڑوں شکائتیں ہمارے پاس پہنچی ہیں اور جن میں بعض ایسی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے افسران میں اکثریت کس قسم کے ظالم اور بے رحم دل کے مالک لوگوں کی ہے۔ تباہ حال و پیڑت لوگ تڑپ رہے ہیں اور گورنمنٹ کی طرف امداد کے لئے آنکھیں لگائے بیٹھے ہیں۔ مگر اُن کی طرف سے بار بار مانگ کرنے اور درخواستیں دینے کے باوجود انہیں ٹھکرایا جا رہا ہے۔

ریلیف کی تقسیم کے سلسلہ میں روپیہ اور کپڑے کے دُر اپیوگ کی بیشتر شکائتیں ضلع ڈوڈہ اور ضلع ادھمپور سے موصول ہوئی ہیں۔ اور ہمیں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ پرجا پریشد کے صدر پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ جو فلڈ ریلیف کمیٹی کے ممبر بھی ہیں، نے کچھ شکائتیں کمیٹی کے چیئرمین بخشی غلام محمد تک پہنچائی ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ ان ظالم افسروں کو ہر بات میں لوٹ کھسوٹ کی کیا اسی طرح کھلی چھٹی دے دی جائے گی؟ کیا یہ سرکاری افسر مظلوم اور تباہ حال لوگوں کے نام پر آنے والی امداد کو غلط طور پر استعمال کر کے انسانیت کا مذاق نہیں اُڑا رہے ہیں؟ اور ایک بڑے گناہ کے مرتکب نہیں ہو رہے ہیں؟ ہم بخشی غلام محمد اور اُن کی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ریلیف کے روپیہ اور دُوسری امداد کے غلط استعمال کی شکائتوں کی تحقیقات کروانے کے لئے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے۔ انسانیت و عوام کے مجرم ان افسروں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اور جن مستحق لوگوں لوگوں کو ابھی تک امداد نہیں مل سکی ہے، اُنہیں امداد بہم پہنچانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

بقیہ "شری مینن" از صفحہ اوّل } کہ پاکستان ریاست کے مقبوضہ علاقوں کو خالی کرے جن پر اُس نے جارحانہ طور پر قبضہ کر رکھا ہے۔ آپ نے کہا کشمیر کا سوال بھارت کی ایکتا اور خود مختاری کی حفاظت کا سوال ہے۔ اور کسی بھی شخص کو خواہ وُہ وزیر اعظم ہی کیوں نہ ہو؛ ہندوستان

انسپکٹر جنرل پولیس جواب دیں

تین ماہ کا عرصہ گزرنے لگا ہے کہ محکمہ اکسائز اور پولیس نے مل کر ناجائز شراب کی برآمدگی کے سلسلہ میں بھور کیمپ میں چھاپہ مارا اور شراب کی برآمدگی کے بعد جب تمام برآمد شدہ مواد کو جموں لایا جانے لگا تو بھور کیمپ کے نامی بدمعاشوں نے پولیس اور دوسرے سرکاری ملازموں پر حملہ کر دیا۔ پولیس افسران کے اپنے بیانات کے مطابق بدمعاشوں کے اس حملے سے کئی پولیس والے بُری طرح گھائل ہوئے اور کچھ بدمعاش مفرور ہو گئے۔ اور کچھ ایک کو گرفتار کر کے حوالات میں کئی دنوں تک بند رکھا گیا اور بعد میں انہیں ضمانتوں پر رہا کیا گیا۔ بھور کیمپ میں ان بدمعاشوں کی غنڈہ گردی اور لوٹ مار کے خلاف لوگوں کو بے شمار شکایات تھیں مگر انہیں ہمیشہ نظر انداز کیا جاتا رہا۔ چنانچہ شراب کی برآمدگی اور حملہ بر ملازمان سرکاری کے الزام میں جب یہ لوگ گرفتار ہوئے تو ہر حلقہ میں یہاں تک کہ کانفرنسیوں نے بھی پولیس کے اس قدم کی سراہنا کی۔ لوگوں کا خیال تھا کہ اب یہ لوگ اپنے کردار کی وجہ سے کچھ نہ کچھ سزا پا کر ہی رہیں گے۔ مگر حیرانگی کی بات یہ ہے کہ تین ماہ کا عرصہ گزرنے لگا ہے لیکن ابھی تک سرکاری ملازموں پر حملہ کرنے اور اس سے متعلقہ دُوسرے جرائم کے سلسلہ میں پولیس کی طرف سے ابھی تک چالان ہی پیش نہیں کیا گیا ہے۔ ملزم دندناتے چوہدری بن کر پھر رہے ہیں۔ پولیس والوں سے جب پوچھا جاتا ہے کہ چالان کب ہوگا تو یہ کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے کہ ملزم ہی نہیں مل رہے ہیں۔ لیکن جب بھور کیمپ کے لوگوں سے دریافت کیا جاتا ہے تو وہ بتاتے ہیں کہ ملزموں کو پوچھنے والا اب کون ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ تو کیمپ کے لوگوں میں اپنی ساکھ قائم رکھنے کے لئے یہ بتا رہے ہیں کہ اُنہوں نے ڈی۔ آئی۔ جی شری ٹھکر کو بھور کیمپ میں چھاپہ مارنے کے لئے سزا کے طور پر جموں سے کشمیر تبدیل کروا دیا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دُوسرے چھوٹے افسروں کو چاندی کی جُوتی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اب کیس میں اُنہوں نے باقی رکھا ہی کیا ہے۔ ضمنیاں ہی غلط بھری گئی ہیں۔ بخشی صاحب اور رشید صاحب تو اُن کے لیڈر ہیں۔ اب کس کی جرأت ہے کہ کیمپ کی طرف مُنہ کرے۔

ان حالات کے اندر ہم انسپکٹر جنرل پولیس شری نرہ سے یہ پُوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ وہ یہاں کس لئے بیٹھے ہوئے ہیں؟ اور تین ہزار روپے ماہوار تنخواہ کس بات کی لے رہے ہیں؟ جب اُن کے ماتحت ملازموں کا یہ حال ہے کہ تین ماہ کا لمبا عرصہ گزرنے کے باوجود ...... اس قسم کے اہم کیس کا ابھی تک چالان ہی نہیں ہو سکا ہے۔

ہم کے علاقے کا ایک انچ بھی کسی کے حوالے کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔ آپ نے کہا کہ ہم بات چیت سے کشمیر کے مسئلہ کا حل نکالنے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر ضرورت پڑی تو عملی قدم بھی اُٹھائیں گے۔ ہم طاقت کو استعمال نہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ ہم پُر امن ضرور رہنا چاہتے ہیں لیکن ہم کمزور نہیں۔ آپس میں لڑتے جھگڑتے ضرور ہیں لیکن ملک پر جب کوئی حملہ ہوا تو ہم متحد ہو کر اس کا مقابلہ کریں گے۔ شری مینن نے کہا کہ کسی بھی ملک میں جمہوریت کی نشوونما کے لئے اپوزیشن ضروری ہے۔ لیکن یہ ذاتی اغراض کے لئے نہیں ہونی چاہیئے۔

✻ جیوفزیکل برس میں روس نے جو ۱۲۵ راکٹ چھوڑنے تھے اُن میں سے بہت سے چھوڑے جا چکے ہیں۔ ایک راکٹ میں کیمرہ بھی کرہ ارض کی تصویر لی گئی تھی۔

تین سرکاری افسر معطل

جموں۔ ۱۹ر دسمبر۔ ایڈمنسٹریشن میں تساہل سے کام لینے اور بدانتظامی کا مرتکب ہونے کی پاداش میں تین افسروں کی معطلی عمل میں لائی گئی ہے۔ ان میں سے ایک مسٹر ڈی۔ این رینہ ہیں جو لیہہ کے ڈویژنل انجنیئر ہیں۔ اُن کو اس بناء پر معطل کیا گیا ہے کہ وہ سٹیشن سے بلا اجازت غیر حاضر رہے تھے۔ دُوسرے مسٹر ڈی۔ این کول ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ افزائش حیوانات ہیں جن کو بعض انتظامی اور مالی بے ضابطگیوں کی وجہ سے معطل کیا گیا ہے۔ اُن کے ساتھ مسٹر این۔ ڈی کٹاریہ فیلڈ ایکسٹنیشن افسر محکمہ افزائش حیوانات کو بھی انہی الزامات پر ملازمت سے معطل کیا گیا ہے۔

جموں میں پرجا سوشلسٹ پارٹی کا جلسہ

جموں۔ ۲۶ر دسمبر۔ گذشتہ رات پرانی منڈی میں پرجا سوشلسٹ پارٹی کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا۔ جلسہ میں شری جگدیش گپتا کے علاوہ پنجاب سوشلسٹ پارٹی کے سیکرٹری سردار ہربھجن سنگھ نے تقریر کی۔ سردار ہربھجن سنگھ نے پنجاب کی کیروں سرکار اور ریاستی سرکار پر غنڈوں کی حوصلہ افزائی کرنے اور سمگلنگ کرنے والے دیش کے غداروں کی امداد کرنے کے الزامات لگائے۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ وُہ ملک کو تباہی سے بچانے کے لئے سمگلنگ کو روکنے کی طرف دھیان دیں۔ سردار صاحب نے کمیونسٹوں کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور انہیں ملک کا غدار قرار دیا۔

۱۰۷ کروڑ کا اناج درآمد کیا گیا

دلی۔ ۲۴ر دسمبر۔ آج مسٹر تھامس ڈپٹی وزیر خوراک نے راجیہ سبھا میں بتلایا کہ اپریل سے لے کر اکتوبر ۱۹۵۷ء تک ۲۳۴ء۴ لاکھ ٹن اناج جس کی مالیت ۱۰۷ کروڑ ۴۷ لاکھ روپیہ ہے غیر ممالک سے منگوایا گیا ہے۔ روس نام سے ۷ ہزار ٹن اور برما سے ۵ لاکھ ٹن چاول منگوایا جا رہا ہے۔ اُنہوں نے شریمتی ساوتری نگم کے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ۱۱۵ ہزار ٹن گندم کینیڈا سے منگوائی جا رہی ہے جس میں سے ۱۰۴ ہزار ٹن گندم یہاں پہنچ چکی ہے اور ایک لاکھ ٹن جہاز سے بھیجا جا چکا ہے۔ کینیڈا سے ۷۰ لاکھ ڈالر کی مالیت کی گندم خریدی جا چکی ہے۔

رُوسی کُتا ۲۵ ہزار میل کی بلندی سے اُترا

ماسکو۔ ۲۴ر دسمبر۔ رُوس میں کُتوں پر جو تجربے کئے گئے ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible] بیٹھ کر بالائی فضا میں بنا کسی نقصان کے [illegible] ہے۔ ایک رُوسی اخبار نے لکھا ہے کہ ایک کُتا دو بار بالائی فضا میں بھیجا گیا اور وہ [illegible] بلندی سے پیراشوٹ کے ذریعے [illegible] اُتر آیا۔ اخبار نے یہ بھی انکشاف [illegible] ہے کہ [illegible]

کانفرنسی حکمران اگر آج دیش بھگت اور ہندوستان کے وفادار ہو گئے ہیں تو وہ پرجا پریشد کی آوازیں

عوام پر ظلم و ستم ڈھانے اور لوٹ کھسوٹ کیلئے کانفرنسی رہنما برابر کے حصہ دار ہیں۔ مظلوم عوام کی آہوں کا اثر ہے

الیکشن ٹربیونل کی غیر جانبداری کو چیلنج ۔ ریاستی عوام کی بھوک کو مٹانے کیلئے ہندوستان سے آنے والا غلہ پاک

جموں۔ ۲۱ دسمبر۔ گذشتہ رات کو شری شام لال شرما سٹی پردھان پرجا پریشد کی صدارت میں پرانی منڈی میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا۔ جلسہ میں شری رشی کمار کوشل شیخ عبدالرحمان ممبران ورکنگ کمیٹی جموں و کشمیر پرجا پریشد اور شری امرناتھ گپتا سیکرٹری جموں سٹی پرجا پریشد نے تقاریر کیں۔ سخت سردی کے باوجود لوگ رات کو دیر تک جلسہ کی کاروائی کو بڑے اشتیاق سے سنتے رہے۔

شری رشی کمار کوشل نے تقریر کرتے ہوئے برسراقتدار پارٹی کے دونوں دھڑوں میں انتشار کو جنگ زرگری قرار دیا۔ اور بتایا کہ چوروں کی لڑائی ہمیشہ مال مسروقہ پر ہوتی ہے جس سے کئی قسم کے انکشاف ہوتے ہیں۔ نیشنل کانفرنس اور ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کا جھگڑا منسٹروں سے شروع ہوا ہے۔ اور نتیجہ کے طور وہ آج یہ خود ہی ایک دوسرے کے متعلق بتا رہے ہیں کہ انہوں نے کس قسم کی غنڈہ گردی کی ہے اور عوام کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا ہے۔ الیکشن ٹربیونل کی غیر جانبداری کو چیلنج کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ انتخابات کے دوران انتہائی قسم کی غنڈہ گردی ہوئی۔ جمہوریت کا گلا کند چھری سے ذبح کیا گیا۔ اور انصاف کی آخری توقع انتخابی عذرداریاں تھیں۔ مگر الیکشن عذرداریوں کی سماعت کے لئے ہم نے ریاست سے باہر ہندوستان کی ہائی کورٹ کے جج کی تقرری کا مطالبہ کیا اور الیکشن ٹربیونل کی تقرری کے سلسلہ میں کرشن لعل کچلو کا نام جب آیا تو ہم نے پروٹسٹ کیا۔ مگر اُس وقت یہ یقین دلایا گیا کہ کچلو صاحب انصاف سے کام لیں گے۔ لیکن جس طریقے الیکشن ٹربیونل نے واقعات پر فیصلہ کرنے کی بجائے سیکورٹی کی رپورٹ کی آڑ لے کر عذرداریاں مسترد کی ہیں اُسے دیکھ کر کوئی بھی یہ کہنے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے کہ الیکشن ٹربیونل نے انصاف کا خون کیا ہے۔ اور اُس نے نہ جانے کن مصلحتوں میں پھنس کر سرکاری پارٹی کی حمایت کی ہے۔ ـــ شری کوشل نے مزید کہا کہ ٹربیونل کے بارہ میں ہمیں پہلے ہی کئی شکوک تھے۔ لیکن وقت کا تقاضا تھا۔ ہم خاموش رہے مگر ہم آخری دم تک ظلم کا مقابلہ کرینگے خواہ ہمیں سپریم کورٹ تک کیوں نہ جانا پڑے .... یہ ٹھیک ہے کہ لوگوں کے ساتھ انیائے ہوا ہے مگر آج لوگوں کی آہوں کا اثر ہے کہ ظلم کرنے والوں کے گھر میں آگ لگی ہوئی ہے۔ نیشنل کانفرنس کی حکومت اصولی طور پر ختم ہو چکی ...... لوگوں کو لالچ دے دے کر اپنے ساتھ رکھا جا رہا ہے۔ اسی لئے منسٹروں کی فوج کھڑی کر دی گئی ہے مگر بخشی غلام محمد کی حکومت رہے یا نہ رہے لیکن عوام کے خون پسینہ کی کمی کے روپیہ کی بربادی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ شیخ محمد عبداللہ کی گرفتاری کا

کانفرنسی رہنماؤں کو اخلاقی گراوٹ کا مظاہرہ کر کے فضا کو مکدر بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی ۔ پرا

ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ پرجا پریشد کا کسی کی ذات سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ پرجا پریشد ایک اصول کے لئے لڑتی آئی ہے۔ پرجا پریشد یہ نہیں چاہتی کہ کسی شخص کو بغیر مقدمہ چلائے جیل میں رکھا جائے پرجا پریشد کو شیخ عبداللہ سے کوئی ڈر نہیں ہے ڈر ہوگا تو بخشی غلام محمد اور اُس کے دوسرے ساتھیوں کو جنہوں نے اُسے جیل میں رکھا ہوا ہے۔ پرجا پریشد نے اصولی اختلافات کا مقابلہ عوامی طاقت سے کیا ہے اور وہ اپنے نظریہ کے مطابق ہر برائی کا مقابلہ عوامی طاقت سے کرے گی ـــــ شری کوشل نے آگے چل کر کہا کہ دعوے کیا جاتا ہے کہ ہم نے ریاست کے لئے آئین بنایا ہے۔ مگر ہمارا یہ نظریہ ہے کہ ایک دیش میں دو ودھان نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ وقت آ رہا ہے کہ وہی لوگ جو آئین بنانے پر فخر کرتے ہیں وہی

منے آ رہے ہیں۔ اور جا رہے ہیں۔ وہاں کا ممبر اسمبلی اور ڈپٹی سپیکر ایوب خان ان لوگوں کو پناہ دے رہا ہے۔ مگر حیرت ہے کہ ملک کی سیکورٹی کے ذمہ دار لوگوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی ہے اور کسی نے وہاں جا کر حالات کو جاننے کی کوشش نہیں کی ہے۔ ـــ آپ نے بتایا کہ بڑے بڑے نیشنل کانفرنسی کارکن پاکستانی جاسوسوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ پچھلے دنوں ریاسی تحصیل کے اس علاقہ سے نیشنل کانفرنس کا حلقہ پریذیڈنٹ جاسوسوں کی گرفتاری کے بعد نشاندہی پر گرفتار کیا گیا ہے۔ یو۔ این۔ او کے نمائندہ ڈاکٹر گراہم کی ہندوستان میں آمد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جس مشن کو لے کر گراہم صاحب آ رہے ہیں وہ ہمارے فیصلہ کے ساتھ بنیادی طور پر اختلاف رکھتا ہے خوشی

ملازموں کو اپنی گدیوں کو بچانے کے لئے ناجائز طور پر ا[illegible] کر رہے ہیں۔ جن افسروں سے انتخابات میں بے ضابطگ[illegible] کرائی گئی ہیں۔ انہوں نے ہر طرف لوٹ کا بازار گرم کر رکھ[illegible] لیکن حکومت کو یہ ہمت نہیں کہ اُن لوگوں سے بات کر سکے ک[illegible] ہیں کہ حکومت کو بنانے والے وہ ہیں۔

شری کوشل نے شیخ عبداللہ کی رہائی کی افواہوں کا [illegible] ہوئے کہا کہ ہم چاہتے ہیں شیخ صاحب کا وہ خیال بدل جا[illegible] جس کو لے کر وہ گرفتار ہوئے تھے۔ کیونکہ وہ ملک کے لئے ایک غلط راستہ تھا۔ مگر گرفتاری سے کچھ دن پہلے آج ہندوستان سے الحاق کا ڈھنڈورہ پیٹنے والے رانیتاری اور ریاست کو آزاد رکھنے کے منصوبوں میں شیخ صاحب کے ساتھ تھے۔ اُس میں خواجہ غلام محمد صادق اور بخشی غلام محمد بھی شامل تھے۔ اگر اُس وقت اس غلط نظریہ کی مخالفت کسی نے کی تھی اور ہندوستان سے الحاق پر زور دیا تھا تو وہ تھے مولانا مسعودی صاحب جن کی اس بات کے لئے قدر کی جا سکتی ہے۔

شری کوشل نے آخر میں لوگوں سے اپیل کی کہ وہ کانفرنسی رہنماؤں کی باتیں سنتے جائیں۔ کیونکہ جب چور لڑتے ہیں تو بڑے بڑے انکشاف ہوتے ہیں مگر جس جماعت کے دامن کو انہوں نے آج سے دس سال پہلے پکڑا تھا اُسے مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ پرجا پریشد حکومتی برائیوں کے خلاف ہمیشہ لڑتی آئی ہے۔ اور ہم نے مصیبتوں سے ڈرنا نہیں سیکھا بلکہ ملک اور عوام کی بھلائی کے لئے ہم مصیبتوں کو د[illegible] آئے ہیں۔

سرکاری روپیہ کو ہضم کرنے میں تحصیلدار اکھنور اور کانفرنسی کارکنوں کا گٹھ جوڑ

جموں۔ ۲۳ دسمبر۔ اکھنور سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ نیشنل کانفرنس کے تحصیل سیکرٹری ٹھاکر اسنگھ جو اپنے گاؤں کا نمبردار بھی ہے نے گذشتہ آٹھ سالوں کا مالیہ ابھی تک سرکاری خزانہ میں جمع نہیں کروایا ہے۔ اور مالیہ کی یہ رقم اُس نے کسانوں و زمینداروں سے وصول کر لی ہوئی ہے۔ زمین کے مالیہ کی یہ رقم آٹھ ہزار روپے کے قریب بنتی ہے۔ مزید پتہ چلا ہے کہ مونگل گاؤں کا نمبردار جو نیشنل کانفرنس کا ایک بڑا کارکن ہے نے بھی کئی سالوں کا مالیہ دبا رکھا ہے ـــ موری مرتیال کے نمبردار بچتر سنگھ کے ذمہ بھی کچھ رقم بقایا ...... ہے۔ اسی طرح دوسرے کانفرنسی نمبرداروں نے بھی مالیہ کی رقمیں ہضم کر لی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مالیہ کی ان رقموں کو خرد برد کروانے میں مقامی تحصیلدار کا ہاتھ ہے۔

اسے ختم کریں گے۔ ابھی آئین [illegible] ایک سال کا عرصہ بھی نہیں گذرا ہے کہ آئین بنانے والے صادق صاحب اور اُن کے ساتھی ریاست کے لئے الگ الیکشن کمشنر کی بجائے ہندوستان کے الیکشن کمشنر کا مطالبہ کرنے لگ گئے ہیں۔ ریاست کے لئے الگ آئین اور ریاست کی امتیازی پوزیشن ہی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ ہمارا یہ یقین ہے کہ ہم ریاست کو بھارت کے دوسرے حصوں کی سطح پر لانے میں ضرور کامیاب ہونگے۔ عوام وقت کا انتظار کریں۔ پرجا پریشد ریاست کے اندر چل رہی غنڈہ گردی کو ختم کرنے کے لئے ایک جامع پروگرام پیش کرے گی۔

شری رشی کمار کوشل نے پاکستان کی تخریبی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرف حکومت کی کئی بار توجہ دلائی جا چکی ہے کہ علاقہ گلاب گڑھ میں پاکستانیوں نے اپنی سرگرمیوں کا اڈہ بنا رکھا ہے۔ سینکڑوں لوگ وہاں پر پاکستان

کی بات ہے کہ ہندوستان کی تمام پارٹیوں نے گراہم کی آمد پر مظاہرے کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ اگر خواجہ غلام محمد صادق اور بخشی غلام محمد بھی دیش بھگت ہیں تو ہم انہیں دعوت دیتے ہیں کہ وہ بھی پوجیہ پنڈت جی کے ساتھ دہلی جا کر ڈاکٹر گراہم کے خلاف مظاہرے میں شامل ہوں۔

ریاست میں غلہ کی قلت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا، ریاستی عوام کے لئے لاکھوں من غلہ ہندوستان سے آ رہا ہے۔ لیکن اس غلہ کا ایک بڑا حصہ پاکستان میں سمگل ہو رہا ہے۔ اور ریاست میں لوگ فاقہ کشی کا شکار ہو رہے ہیں۔ حکومت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ غلہ مہیا کرے اور لوگوں کو خطرے سے بچائے۔

شری کوشل نے ریاست میں بڑھتی ہوئی رشوت ستانی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں بڑھتی ہوئی رشوت ستانی کا بڑا کارن یہ ہے کہ حکمران سرکاری

پنڈت پریم [illegible]

جموں۔ ۲۴ دسمبر۔ [illegible] نے آج یہاں ایک بیان [illegible] تحصیل کٹھوا سے غلہ [illegible] ہو رہی ہیں۔ اور لوگوں نے [illegible] کے باوجود ہجرت شروع کر [illegible] غلہ کی قلت کی جو اطلاعات [illegible] میں غلہ کی سپلائی کا [illegible] جائیں گے۔ گورنمنٹ کو [illegible] منصوبہ بندی کے تحت کا [illegible] تقسیم کے لئے تمام اپر [illegible] کنٹرول کمیٹی کا قیام عمل [illegible] حالات کا مقابلہ محض [illegible] جائے ـــ پنڈت [illegible] علاقوں سے ایسی اطلاعات [illegible] قحط اور برفباری کی وجہ [illegible] مقامی حکام کی اطلاعات [illegible] کروائی جائے کہ درست [illegible]

پرجا پریشد کی [illegible]

جموں۔ ۲۵ دسمبر۔ [illegible] ایک ضروری میٹنگ [illegible] کو پانچ بجے جموں [illegible] حالات۔ الیکشن ٹر[illegible] زیر غور لائے جائیں [illegible]

شیخ عبدالرحمان کی تقریر ۔ شیخ عبد[illegible]

...ست کی موجودہ امتیازی پوزیشن کو ختم کرنے اور اسے بھارت کے دوسرے حصوں کی سطح پر لانے کا اعلان کریں

...کرا رہے ہیں۔ لیکن پرجا پریشد نے حکمرانوں کی برائیوں کا مقابلہ ہمیشہ عوامی طاقت سے کیا ہے

...طلاع رہے ریاست جموں و کشمیر میں رشوت ستانی اور لوٹ کھسوٹ کا دور دورہ - پاکستانی جاسوسوں کی خطرناک سرگرمیاں اور حکمرانوں کی لاپرواہی

...پبلک جلسہ میں شری شام لعل شرما۔ شری کارشی کمار کونسل۔ شیخ عبدالرحمان اور شری امرناتھ گپتا کی تقریریں!

...کی غرض و غایت بیان کیں اور بتایا کہ ...فرنس اور جمہوری نیشنل کانفرنس نے جموں ...زہر کی تقریریں کی ہیں اور ایک دوسرے کے ...جمہوریت کش کارروائیوں کے علاوہ جس قسم ...کے ہوئے الزامات لگائے ہیں اسے سیاست ...وگ ایسا کر کے ملک کے حالات کو بگاڑنا ...فضا کو مکدر بنانا چاہتے ہیں۔ شیخ عبدالرحمان نے پرجا پریشد کی طرف سے اس بات کا اعلان کیا کہ آئندہ کسی بھی شخص کو پبلک جلسوں میں گالی گلوچ اور اخلاق سے گری ہوئی باتیں کرنے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ اگر آئندہ کسی نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو عوام پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ایسے لیڈروں کی باتوں کو سننے کی بجائے انہیں کان سے پکڑ کر سٹیج سے نیچے اُتار دیں۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ ملک کے حالات اس وقت تقاضا کرتے تھے کہ یہاں پر امن امان قایم رکھا جائے مگر کانفرنسی رہنماؤں نے ہمیشہ ملک کی فضا کو اپنی حرکتوں سے بگاڑنے کی کوشش کی ہے۔ آج جب کہ سامراجی طاقتیں ریاست جموں و کشمیر کے سوال پر ہندوستان کے خلاف طرح طرح کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ یہ لوگ موقع کو غنیمت سمجھ کر گدیوں کے لئے لڑ جھگڑ رہے ہیں۔

آگے چل کر آپ نے بتایا کہ نیشنل کانفرنس کے رہنماؤں نے ہمیشہ ملک کی قسمت سے ...کھیلا ہے۔ مہاراجہ ہری سنگھ نے ہندوستان کے ...ساتھ الحاق کیا تھا وہ آئینی و قانونی طور پر مکمل تھا ...الحاق کرنے کے لئے پہلے رائے شماری ...ہے لیکن ریاست کو آزاد رکھنے کے منصوبے باندھے

جو آخر کار دیش بھگت عوام کی قربانیوں اور ڈاکٹر مکرجی کے جہان بلیدان سے فیل ہوئے۔ اور آج اس بات کے دعوے کر رہے ہیں کہ ریاست کا ہندوستان کے ساتھ الحاق انہوں نے کیا ہے لیکن سیکورٹی کونسل میں کرشنا مینن نے ہمارے نظریہ کی حرف بحرف تاکید کی ہے۔

شیخ عبدالرحمان نے تقریر کرتے ہوئے کانفرنسی رہنماؤں کو چیلنج کیا...... کہ اگر وہ اتنے دیش بھگت اور ہندوستان کے حامی ہو گئے ہیں تو وہ آئیں پرجا پریشد کی آواز میں آواز ملا کر ریاست کی موجودہ امتیازی پوزیشن کو ختم کریں۔ ریاست جموں و کشمیر کو بھارت کے دوسرے حصوں کی سطح پر لانے کا اعلان کریں اور نجارتی قسم کے الحاق کی رٹ کو ختم کریں۔

شیخ عبدالرحمان نے کہا کہ آج کانفرنسی حکمران

ایک دوسرے کے خلاف ظلم و ستم ڈھانے اور جمہوریت کش کارروائیوں کے الزامات لگا رہے ہیں مگر عوام پر ظلم ڈھانے میں ان دونوں میں سے کسی نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی ہیرا نگر میں جب دیش بھگت عوام پر گولیاں چلائی گئی تھیں اور اُن کے خون سے ہولی کھیلی گئی تھی تو نیشنل کانفرنس کے نیا بخشی غلام محمد اور ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کے رہنما گردھاری لعل ڈوگرہ دونوں وہاں موجود تھے اور دونوں کے اشاروں پر بے گناہوں پر ظلم ڈھائے گئے تھے ۔۔۔ آپ نے آگے چل کر کہا کہ جب پرجا پریشد ریاست میں غنڈہ گردی اور ظلم و ستم کے پیش نظر راشٹرپتی کے راج کی مانگ کرتی تھی تو اُس وقت پرجا پریشد کو رجعت پسندوں کی جماعت کہا جاتا تھا۔ مگر آج جب ابھی کوئی گولی نہیں لگی ہے آدھے ہی لاٹھیاں پڑی ہیں اور صرف چند مکے گھونسے ہی پڑے ہیں تو راشٹرپتی راج یاد

آنے لگ گیا ہے۔ اور ترقی پسندی ساری ختم ہونے لگ ہے۔

شری عبدالرحمان نے آگے چل کر کہا کہ آج بخشی صاحب اور نیشنل کانفرنس کے شمس الدین کو بھی صوبہ جموں کے ساتھ ہو رہی ناانصافیوں کا خیال آنے لگا ہے مگر جب پرجا پریشد ان ناانصافیوں کے خلاف آواز بلند کرتی ہے تو اُس پر فرقہ پرستی اور صوبائی تعصب کے الزام لگائے جاتے تھے۔ آپ نے حکومت سے دریافت کیا کہ اگر آج بھی حکمرانوں کے دل سے صوبائی تعصب کا جذبہ ختم ہو گیا ہے۔ اور وہ دونوں صوبوں سے یکساں سلوک کرنا چاہتے ہیں تو جموں میں غلہ پندرہ روپے من اور کشمیر میں ساڑھے سات روپیہ من کیوں دیا جا رہا ہے۔ کیا یہ ناانصافی نہیں کہ کرایہ بھی تین چار روپے من زیادہ خرچ ہو

اور پھر کشمیر میں جموں کے مقابلہ میں سستا غلہ دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ کشمیر میں ضرور سستا غلہ ملنا چاہیئے لیکن جموں والوں کو بھی اپنی نرخوں پر ملنا چاہیئے۔ آخر جموں میں بھی تو اُسی قسم کے انسان بستے ہیں۔ ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کے عناویں کے ٹاؤن ایریا کمیٹیوں کے انتخابات میں کاغذات نامزدگی مسترد ہونے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جب دوسروں کے کاغذات نامزدگی آپ مسترد کرواتے تھے تو جمہوریت تھی پرجا پریشد کے اُمیدواروں کے کاغذات نامزدگی ایک بار نہیں بلکہ آپ نے کئی بار مسترد کروائے مگر اُس وقت آپ کی نظروں میں جمہوریت تھی۔ گویا دوسروں کے گھر میں آگ لگے تو روشنی نظر آتی ہے۔ اور جب اپنے میں لگے تو تکلیف پہنچتی ہے ۔۔۔ آپ نے کہا کہ کاغذات نامزدگی بلا وجہ مسترد کرنا ایک بڑی ناانصافی ہے ہم اُس وقت بھی اس ناانصافی کے خلاف آواز بلند

کرتے تھے۔ اور آج بھی ہم حکومت کی اس پالیسی کو اچھا نہیں سمجھتے۔

شری گورو گوبند سنگھ جی کے جنم دن کی چھٹی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ گورو گوبند سنگھ جی ملک کے ایک بڑے ہیرو تھے مگر اُن کے جنم دن کی چھٹی نہ کرنا ایک شدید ناانصافی ہے۔

شیخ عبدالرحمان نے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے سیاسیات میں الجھنے کی مذمت کی اور اُن کے کردار کو غیر جمہوری قرار دیا۔ آپ نے ریونیو منسٹر کی طرف سے تحصیل اکھنور میں من مانے ڈھنگ سے بیج تقسیم کرنے کی مذمت کی۔ محکمہ پبلک ورکس میں مچی ہوئی اندھیر گردی کے خلاف پروٹسٹ کیا اور آخر میں لوگوں سے اپیل کی کہ وہ جمہوری اور غیر جمہوری نیشنل کانفرنس کے رہنماؤں سے خبردار رہیں۔ کیونکہ ان سب کا ایک ہی پروگرام "نیا کشمیر" ہے۔ اگر اختلاف ہے تو گدیوں کا۔

شری امرناتھ گپتا سیکرٹری سٹی پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے صوبہ جموں میں پلیٹ فارم کی آزادی اور سیاسی آزادی کے لئے خون دیا ہے۔ مگر کانفرنسی رہنما ایک دوسرے پر کیچڑ اُچھال کر اس آزادی کا ناجائز فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں۔ مگر جموں کے اندر اس غنڈہ گردی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ آپ نے کشتواڑ اور ریاست کے دوسرے حصوں میں غلہ کی قلت سے پیدا ہو رہے حالات پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ حکمران آپس میں لڑنے جھگڑنے کی بجائے ملک میں نازک حالات کو سدھارنے کی طرف توجہ دیں۔ شری امرناتھ نے جموں شہر کے مسایل نلکوں پر میٹر لگانے۔ راشن مہنگا کرنے اور میونسپل کونسل کی چیرہ دستیوں کے خلاف شدید نکتہ چینی کی۔ آخر میں شری شام لعل جی شرما نے غلہ کی ہو رہی سمگلنگ۔ برسراقتدار پارٹی کی غیر جمہوری کارروائیوں پر روشنی ڈالی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

الیکشن ٹربیونل کیخلاف جانبداری کا الزام اور مقدمہ انتقال کی درخواست

جموں ۲۱ر دسمبر۔ پرجا پریشد کے امیدوار ٹھاکر رگھوناتھ سنگھ سمیال اور ہری جن منڈل کے اُمیدوار مسٹر ہری منشی رام نے ہیلپ ری پریزنٹیشن ایکٹ کی دفعہ ۹ کے تحت الیکشن کمشنر کو درخواست دی ہے کہ اُن کی عذرداری کی سماعت کسی دوسرے ٹربیونل سے کروائی جائے کیونکہ موجودہ الیکشن ٹربیونل کا رویہ منصفانہ اور غیر جانبدارانہ نہیں۔۔۔۔ سمیال صاحب اور منشی رام نے الیکشن ٹربیونل کے خلاف کئی ایک الزامات لگائے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ انہوں نے اور اُن کی جماعت نے اس سے پیشتر بھی صدر ریاست اور گورنمنٹ کو کئی تاریں دی تھیں کہ اس ٹربیونل سے انہیں انصاف کی کوئی توقع نہیں ہو سکتی۔ معلوم ہوا ہے کہ الیکشن کمشنر نے درخواست ہذا کے پیش نظر ٹربیونل کو عذرداری کی مزید سماعت روکنے کے لئے کہا ہے اور درخواست کی سماعت کے لئے ۳ر جنوری ۵۸ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔

کٹھوعہ کے ممبر پارلیمنٹ کی آؤ بھگت!

کٹھوعہ ۲۰ر دسمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ شری ٹھاکر داس ممبر پارلیمنٹ موضع چن گراں میں تشریف لے گئے اور وہاں جا کر کچھ لوگوں کو پارلیمنٹ کا ممبر ہونے کے رعب میں گالیاں نکالنا شروع کر دیں جس پر جواب بھی گالیوں سے ہی ملنے لگا تو سارا نشہ ختم ہو گیا اور دم دبا کر جان بچائی۔

[illegible] پرائمری اسکول [illegible]

[illegible] نیں ہاسی [illegible] آف [illegible] [illegible] دیا جاتا ہے [illegible] مالک چلی آتی ہے [illegible] ہیں [illegible] یا بچوں کے بچے اور لڑکی [illegible] کورس ہیں [illegible] [illegible] عوام کی اس [illegible] جائے۔

(دھنیرام [illegible])

بھاگا [illegible] پرائمری اسکول اٹھائیے

[illegible] یہ پرائمری [illegible] کی ہیں [illegible] فرقہ [illegible] سکول [illegible] منتقل کر دیا گیا [illegible] عوام کو [illegible] سکول [illegible] اس سال اسکول کھولا جائے۔

(دا [illegible] بھاگا [illegible] تحصیل [illegible])

ٹیچروں کی تعداد بڑھائی جائے

موضع [illegible] سوراں ضلع ڈوڈہ کے [illegible] بچوں کے لئے [illegible] بچوں کی تعداد کے مطابق ٹیچر [illegible] ایجوکیشن کے منتظمین [illegible] گزارش ہے۔ کہ موضع [illegible] سکول میں ٹیچروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ اور [illegible] کی مانگ کو دھیان میں رکھ کر [illegible] سکول قائم کیا جائے۔

(دستخط [illegible] علاقہ سوراں)

قابل توجہ ٹاؤن ایریا کمیٹی سانبہ

سانبہ [illegible] تعمیر [illegible] لگا دیا جا [illegible] [illegible] اس سلسلے [illegible] گزارش کی جا چکی ہے [illegible] دھیان دیا جائے [illegible] ٹاؤن ایریا کمیٹی [illegible]

فوری طور پر بند کیا جائے۔

(روشن لال سانبہ)

قابل توجہ ڈیولپمنٹ آفیسر

کچھ سال ہوئے کہ ممُوں بچہانکوٹ روڈ سے گوڑہ سلاتھیاں تک لنک روڈ بنائی گئی تھی جو ہر سال مرمت وغیرہ ہوتی رہی مگر پہلے کئی مہینوں سے سڑک کو گوڑہ سلاتھیاں تک مکمل کرنے کی بجائے کام قطعی بند [illegible] فرلانگ کے فاصلہ پر ہی بند کر دیا گیا ہے۔ جس سے [illegible] لوگوں کو اور خاص کر بیوپاریوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ محکمہ ڈیولپمنٹ کے متعلقہ افسروں سے گزارش ہے کہ سڑک فوراً تعمیر مکمل کیا جائے۔ اور عوام کی اس مشکل کو رفع کیا جائے۔

(دھیان [illegible] گوڑہ سلاتھیاں تحصیل سانبہ)

سانبہ میں کالج کھولا جائے

سانبہ کے ارد گرد دس دس میل کے ایریا میں ۔ ایک قریب ہائی اسکول ہیں۔ لیکن کالج نہ ہونے کی وجہ سے آگے پڑھائی کے لئے طلبا کو جموں جانا پڑتا ہے۔ جہاں غریب عوام کے لئے اپنے بچوں کے اخراجات کو پورا کرنے میں بڑی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ محکمہ ایجوکیشن سے درخواست ہے۔ کہ علاقہ کے سنٹر سانبہ میں کالج کھولا جائے۔

(دست پال سانبہ)

ممبر اسمبلیوں کو نوٹس

کٹھوعہ ۲۲ دسمبر۔ علاقہ کنڈی کے بڑے بڑے نیشنل کانفرنسی کارکنوں نے تحصیل بسوہلی کے دونوں فرقہ پرست ممبر اسمبلیوں کو اس امر کے نوٹس دیئے ہیں۔ کہ اگر وہ ہندوستان کی مانگیں پندرہ روز کے اندر پوری نہ کیں تو وہ بھی کانفرنس سے ناطہ توڑ لیں گے۔ امید ہے۔ کہ صوبائی پردھان نیشنل کانفرنس اس طرف [illegible] توجہ کرے گا۔

(نامہ نگار)

قابل توجہ چیف سیکرٹری

بخشی حکومت اس بات کے دعوے کرتے نہیں تھکتی کہ گورنمنٹ ملازمین سرکاری [illegible] پراپیگنڈہ کا کام نہیں کرتے۔ لیکن عمل اس کے خلاف ہے۔ تحصیل ریاسی میں [illegible] کا بھی کام انہی ملازموں کے سپرد کیا گیا ہے۔

ملازمین کا نفرنس کی ممبر شپ بنانا بہت [illegible] کر چکے ہیں۔ اس سلسلے میں اسٹرکٹ [illegible] گزشتہ عام میں دیا نامی ہیڈ ماسٹر نے اپنے ہاتھوں ممبر شپ کی اور پولیٹیکل کانفرنس کمیٹی سے چندہ کرا لئے۔ کیا چیف سیکرٹری صاحب اس طرف کوئی دھیان دیں گے؟

قابل توجہ میونسپلٹی پونچھ!

چھ ماہ کا عرصہ ہوتے لگا ہے کہ پونچھ میونسپلٹی کی طرف سے سڑک کی مرمت کے لئے روڑی پھینکی گئی تھی۔ روڑی ادھر ادھر بکھر رہی ہے۔ اور ضائع جا رہی ہے۔ مگر تار کول کے ذریعہ اس روڑی کو سڑک پر بچھایا نہیں گیا۔ پونچھ میونسپلٹی کے متعلقہ کارندوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس طرف دھیان دیکر روڑی کے نقصان اور عوام کو ٹھوکروں سے بچائیں۔

(ایک پونچھی)

بجلی کا ناقص انتظام

پونچھ میں بجلی کی سپلائی کے لئے نئی مشین لگائی گئی ہے۔ لیکن رات کو روشنی کی وہی حالت ہو جاتی ہے جو پہلے تھی۔ اور اکثر بجلی سپلائی بند کر دی جاتی ہے۔ محکمہ بجلی کے ذمہ دار حاکموں سے گزارش ہے۔ کہ وہ اس طرف دھیان دیکر عوام کی مشکل کا ازالہ فرمائیں۔

(ایک پونچھ واسی)

بخشی صاحب اب بتاؤ

گزشتہ سال بخشی صاحب کشتواڑ تشریف لائے تو آپ نے پبلک طور پر اعلان کا وعدہ کیا کہ ۱۹۵۷ء میں کشتواڑ کی سڑک مکمل کر دی جائے گی اور ٹرک و بسیں وغیرہ کشتواڑ تک آنا شروع ہو جائیں گی۔ مگر ۱۹۵۷ء گزر گیا۔ اور کام کی رفتار موجودگی میں امید کرنی چاہیئے کہ ۱۹۵۸ء بھی گزر جائے گا۔ اور بخشی صاحب کا وعدہ پورا نہیں ہو سکے گا۔ ہم بخشی صاحب کو ان کا وعدہ یاد دلاتے ہیں۔ اور پوچھتے ہیں جناب اب بتاؤ کہ کب تک یہ سڑک مکمل ہو گی کیونکہ سڑک کا نہ ہونا ہی کشتواڑ تحصیل کیلئے بے پناہ مصائب کا کارن بن رہا ہے۔

(سیکرٹری پرجا پریشد کشتواڑ)

راجیہ سبھا کا اجلاس ختم

نئی دہلی ۲۴ دسمبر۔ آج یہاں [illegible] ڈ ممبر کا ایک بل پاس کرنے کے بعد راجیہ سبھا کا اجلاس کوئی تاریخ مقرر کئے بغیر ختم ہو گیا کے اجلاس میں ممبروں نے خوب گرمجوشی کا اظہار [illegible]

جرڈ ای پی نمبر ۳۲۷
ٹیلیفون نمبر ۴۳۲

علاقہ بھاگ میں لوگوں کو کئی کئی دن تک کھانا نصیب نہ ہوا۔ نصف درجن کے قریب انسانی زندگیاں قحط کی نذر!

وزیر اعظم کشمیر بخشی غلام محمد کی غلط بیانیوں کا پردہ چاک۔ واقعات کو چھپانے کیلئے ظالم افسروں کی شرمناک حرکتیں!

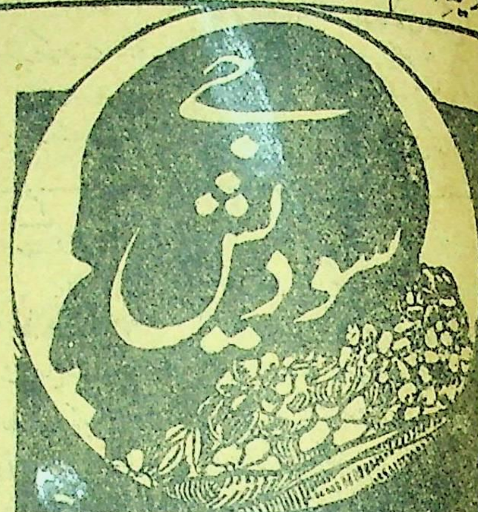
مفصل تحقیقات کے بعد پرجا پریشد کی سب کمیٹی کے ممبران کا بیان

جموں ۲ نومبر۔ علاقہ بھاگ تحصیل ادھم پور میں فاقہ کشی سے اموات کی تحقیقات کے سلسلہ میں پرجا پریشد کی طرف سے مقرر کردہ سب کمیٹی کے ممبروں شری سہدیو سنگھ ایم۔ایل۔اے اور شری شو چرن گپتا ادھم پور نے علاقہ ہذا کا دورہ کرنے اور مفصل تحقیقات کے بعد واپسی پر ہمارے نمائندہ خصوصی کو بتایا ہے کہ انہوں نے حلقہ لاندر تحصیل ادھم پور کی چھ پٹواروں لدھا، بسنوت، میر چلینا، کٹی، لائندر اور [illegible] کا دورہ کیا ہے اور علاقہ کے چیدہ چیدہ لوگوں سے مل کر فاقہ کشی سے اموات کے متعلق مفصل بیانات قلمبند کئے [illegible] کمیٹی کے ممبران نے بتایا ہے۔ درحقیقت علاقہ ہذا میں ماہ جیٹھ سمت ۲۰۱۵ سے لے کر ماہ بھادوں [illegible] تک انتہائی قسم کا قحط رہا ہے۔ اور لوگوں کو کئی کئی دن تک روٹی وغیرہ نصیب نہیں ہوئی ہے۔ قحط کے ان ساڑھے تین مہینوں میں لوگ گھاس پھونس، سیجوں کا ساگ اور جنگلی پھل وغیرہ کھا کر گذارہ کرتے رہے ہیں۔ نتیجہ کے طور پر عام لوگوں کے پیٹ خراب ہو گئے ہیں۔ معدہ کی خرابی کی وجہ سے وہ طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہیں۔ جوان آدمی تو اس قحط سے بچ نکلے ہیں لیکن کمزور اور بڈھوں پر قحط کا بہت زیادہ اثر پڑا ہے اور نصف درجن کے قریب ایسے لوگ ہیں جن کی اموات فاقہ کشی سے واقع ہوئی ہیں۔ سب کمیٹی کے ممبروں نے بتایا ہے کہ علاقہ ہذا کا ایک ڈیپوٹیشن ڈپٹی کمشنر ادھم پور و دیگر افسران کو ملنے اور پرجا پریشد ادھم پور کی طرف سے غذائی قحط کے متعلق بروقت اور متواتر آواز بلند کرنے کے باوجود ساڑھے تین ماہ کے دردناک اور لمبے عرصہ کے بعد وہاں پر سرکاری غلہ کی سپلائی شروع کی گئی۔ اموات کے سلسلہ میں اسمبلی میں بخشی غلام محمد وزیر اعظم کے جواب کو واقعات کی روشنی میں سب کمیٹی کے ممبران نے غلط اور مضحکہ خیز قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس بھیانک قحط کے بعد اسسٹنٹ کمشنر ادھم پور اور کچھ ایک دوسرے سرکاری اہلکار وہاں گئے اور انہوں نے سادہ لوح دیہاتی عوام کو ڈرایا دھمکایا۔ اور انہوں نے سادہ لوح دیہاتی لوگوں کو کہا کہ اگر انہوں نے فاقہ کشی سے اموات کا ذکر کسی سے کیا تو یہ ان کی اپنی بے عزتی ہے کہ ان کے آدمی بھوکے مر گئے ہیں۔ دوسرے انہیں عدالتوں کے جھمیلوں میں پھنسنا ہوگا۔ چنانچہ وہ اس قسم کی باتیں کر کے وہاں سے چلے آئے تھے۔

ان حالات میں حکومت کی غلط بیانیوں اور افسران کی لاپرواہی کو آشکارہ کرنے کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ تحقیقات کے لئے ایک باقاعدہ جوڈیشیل کمیشن کا تقرر عمل میں لایا جائے۔

آئندہ فصل کا ذکر کرتے ہوئے ممبران کمیٹی نے بتایا کہ اس دفعہ بھی ان علاقوں میں فصل بہت کم ہوئی ہے۔ اور اگر لوگوں کو بروقت غلہ کی سپلائی شروع نہ کی گئی تو کئی مزید زندگیاں قحط کا شکار ہوئے بنا نہیں رہیں گی۔

سب کمیٹی اپنی مکمل رپورٹ ایک دو دن تک صدر پرجا پریشد کو پیش کر رہی ہے۔



جلد ۱۲ | ۸ نومبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۳۴

نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی کشمیری عوام کو ہندوستان کے خلاف باغی کرنیکی مکروہ سازشیں!

پرجا پریشد اپنے منتہائے مقصود کو حاصل کرنے کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریگی!

شری رشی کمار کوشل جنرل سیکرٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد کا اعلان!

راجوری ۲ نومبر۔ یہاں ایک بھاری پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے شری رشی کمار کوشل جنرل سیکرٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد نے کہا کہ پچھلے دنوں راجوری کی فضا کافی مکدر رہی ہے جس کی تمام تر ذمہ داری ممبر اسمبلی عبدالعزیز شال کی تھی۔ انہوں نے نہ جانے کس سازش کے تحت امن کو دوبارہ بگاڑنے کی کوشش کی ہے۔ میں پرجا پریشد کی طرف سے یہاں کے عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ اب اس دھرتی پر کسی کو ۱۹۴۷ء کے واقعات کو دوہرانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ میں شال صاحب کو ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ پہلے کیا تھے اور اب کیا ہیں۔ شری کوشل نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آج نیشنل کانفرنس ہندو سبھا اور مسلم لیگ کا ایک مجموعہ بن کر رہ گئی ہے۔ تمام فرقہ پرست ایک جگہ اکٹھے ہو کر عوام کو لوٹ رہے ہیں۔ شری کوشل نے راجوری کے مسلمانوں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ خوشی کا مقام ہے کہ راجوری کے مسلمان شال مذکور کی زہریلی فرقہ وارانہ تقریروں سے متاثر نہیں ہوئے۔ بلکہ یہ اور بھی خوشی کا مقام ہے کہ یہاں کے مسلمان بھائی شال مذکور کی فرقہ وارانہ کارروائیوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے رہیں۔ آپ نے آگے چل کر کہا کہ آج ریاست کا مسلمان بیدار ہو چکا ہے۔ نہ پاکستان کا حامی نہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ریاست میں ہر طرح سے امن و امان رہے۔ مگر ہماری سرکار ہمیشہ ایسے حالات پیدا کرنے کی خواہشمند رہتی ہے جن کی موجودگی میں اسے من مانیاں کرنے کا موقعہ ملتا رہے۔ اور حقیقت میں ریاستی حکمران بھارت سے اٹوٹ الحاق کے نعروں کی آڑ میں عملی طور پر وطن دشمنی کا پارٹ ادا کر رہے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ ریاستی مسلمانوں کو ہمارے حکمران یہ ذہن نشین کروانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہاں ریاست میں جو اندھیر گردی ہو رہی ہے یہ ہندوستان کی وجہ سے ہو رہی ہے جس کیلئے ریاست کے اندر بے لوگوں کی حوصلہ افزائی (باقی صفحہ ۵ پر)

ریاست کا الیکشن ٹربیونل مستعفی!

سرینگر ۲ نومبر۔ شری کرشن لال کچلو واحد ممبر الیکشن ٹربیونل اپنے عہدہ سے پُراسرار حالات میں مستعفی ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں کئی قسم کے سنسنی خیز انکشافات متوقع ہیں۔ اور دیکھنا یہ ہے کہ اب کس شخص کو اس عہدہ پر جلوہ افروز کیا جاتا ہے۔ (نامہ نگار خصوصی)

شیخ عبداللہ کی اپنے دوستوں کے نام چھٹیاں اور مشکلات کا ذکر

جموں۔ یکم نومبر۔ شیخ محمد عبداللہ نے اپنے پرانے دوستوں شری جواہر لال نہرو۔ شری اشوک مہتہ اور ہندوستان کے کچھ قانونی ماہرین کے نام سربمہر چٹھیاں لکھی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ شیخ محمد عبداللہ نے شری نہرو کو ۱۹۴۶ء میں اُن کی قانونی و دیگر امداد کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آج وہ اُس وقت سے کم مشکلات میں مبتلا نہیں ہیں۔

نیشنل کانفرنس کو انڈین کانگریس میں مدغم کر دیا جائے گا!

جموں ۲ نومبر۔ خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کی برسر اقتدار پارٹی نیشنل کانفرنس کو عنقریب انڈین نیشنل کانگریس میں باقاعدہ طور پر مدغم کر دیا جائیگا۔ کہا جاتا ہے کہ نیشنل کانفرنس کے کچھ ایک بڑے بڑے لیڈر اس بات کے حق میں نہیں ہیں کہ نیشنل کانفرنس کو کانگریس کے ساتھ باقاعدہ طور پر ملایا جائے۔ لیکن نیشنل کانفرنس کی بااثر لیڈرشپ اس بات کے لئے رضامند ہی نہیں بلکہ اُس نے تیاریاں بھی شروع کر دی ہیں اور کانگریس کے کچھ ایک بڑے بڑے لیڈروں کے ساتھ بات چیت بھی طے کر لی گئی ہے۔

بٹوت میں غلہ کا قحط!

بٹوت کے علاقہ میں اس سال فصل بہت ہی کم ہوئی ہے۔ چنانچہ غلہ کی سخت قلت ابھی سے پیدا ہو گئی ہے۔ گندم کا آٹا دس اور بارہ آنے فی سیر مشکل سے مل رہا ہے اور چاول بالکل نایاب ہیں۔ (نامہ نگار)

نیشنل کانفرنس کے حجرہ میں دوبارہ داخل ہونیوالے ماسٹر روشن لعل جی کی اُمیدوں کا راجوری میں خون!

بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے ......

مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۸ء شری یان ماسٹر روشن لعل جی ایڈیٹر اخبار "سچ" جنہوں نے چند دن پیشتر نیشنل کانفرنس [illegible] پرویش کیا ہے۔ قصبہ راجوری میں وارد [illegible] اُن کو وشواس تھا کہ اڈہ لاری پر ضرور [illegible] سواگت کے لئے آئے گا۔ اسی [illegible] دیر تک اڈہ پر ٹہلتے رہے۔ جب دیکھا کہ کافی انتظار کرنے کے باوجود کوئی نہیں پہنچ رہا تو بن بلائے مہمان کی طرح اکیلے ہی اپنے مقدر کی گٹھڑی ہاتھ میں لٹکائے قصبہ کی طرف چل پڑے۔ اتفاق سے اُسی رات جموں و کشمیر پرجا پریشد کے جنرل سیکرٹری شری رشی کمار کوشل کی آمد پر پرجا پریشد راجوری کا جلسہ ہو رہا تھا۔ اس میں ڈاکٹر ست پال جی نے ماسٹر صاحب کے راجوری آنے کے مقصد اور ساتھ ہی اُن کی پچھلے چند سالوں کی گرگٹ کی طرح بدلتی ہوئی سیاسی زندگی پر بھی روشنی ڈالی۔ کہ کس طرح شیخ عبداللہ کی گرفتاری کے بعد نیشنل کانفرنس سے منحرف ہو کر اُنہوں نے سوشلزم کا لبادہ اوڑھ لیا۔ کس طرح شیخ عبداللہ کے حق میں اور بخشی حکومت کے خلاف بحیثیت "ایڈیٹر" اخبار "سچ" آواز بلند کرتے رہے۔ جس کی پاداش میں جیل یاترا بھی کرنی پڑی۔ اور رہا ہونے کے بعد محسوس کیا کہ شیخ صاحب کا اب برسر اقتدار آنا تو محال ہے اس لئے اُن کے فراق میں آنسو بہانا موجودہ حکومت کے ہاتھوں اپنے آپ کو ہمیشہ [illegible] کرنا ہے۔ اِن احساسات کے ساتھ کس طرح اپنے [illegible] اور لیڈری کی خاطر اپنے نقطۂ نگاہ کا [illegible] ضمیر فروشی کے پیمانے سے نوے ڈگری [illegible] بڑھتے سیدھے بخشی صاحب کی طرف [illegible] اور قدموں میں جا گرے۔ اور سابقہ [illegible] کی معذرت چاہی۔ بخشی صاحب بڑے موقعہ شناس ہیں۔ فوراً قدموں سے اُٹھایا۔ سینہ سے لگا کر پچکارا۔ پیار کیا اور آغوش میں بٹھا لیا۔ مگر اس مہربانی کے صلہ میں صاحب کے ذمہ ایک ڈیوٹی لگا دی۔ کہ جاؤ راجوری اور جا کر عبدالعزیز شال کی مسلم ذہنیت کی بنا پر کی گئی تقریر سے متنفر ہو کر مستعفی ہونے والے خوددار اور باضمیر اصحاب کو اپنی طرح بے ضمیر بنا کر واپس نیشنل کانفرنس میں لانے کی کوشش کرو۔ اور کہا اگر تم اس مہم میں کامیاب ہو گئے تو شاباش کے ڈپلومہ کے علاوہ اور بھی بہت کچھ [illegible]۔ ماسٹر صاحب ایسے موقعہ سے کب چوکنے والے تھے۔ فوراً راجوری چلے آئے۔ ڈاکٹر ست پال جی نے جلسہ میں اُن سے اپیل کی کہ خدا را وہ یہاں اپنی فطرت کا بیج بونے کی کوشش نہ کریں۔ مستعفی ہونے والے باغیرت اصحاب میں اُن کی دال گلنے والی نہیں۔ اس لئے صبح ہی واپس جموں۔ چلے جائیں ...... اتفاق سے صاحب مذکور بھی جلسہ میں رونق افروز تھے۔ اُن کے ضمیر کی طرح ہر لمحہ بدلتی معلوم ہو رہی تھی۔ تمام حاضرین جلسہ کی نفرت بھری نگاہیں [illegible] موصوف کے چہرے پر مرکوز تھیں۔ جس کی [illegible] کر اُن کا سر ندامت سے بوجھل ہوتا ہوا دھرتی ماتا کی طرف جھکتا چلا جا رہا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ماسٹر صاحب کی ریڑھ کی ہڈی کا قبضہ بے جوڑ ہو گیا ہے۔ آخیر جرأت کر کے "سچ" کے ایڈیٹر صاحب نے جلسہ کے دوران ہی ایک چٹھی رشی کمار جی کے نام بھیجی جس میں سفید۔ کی بجائے شرمندگی کے رنگ کے سیاہی مائل جھوٹ سے بھرپور یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ کہ میں یہاں نیشنل کانفرنس سے مستعفی اصحاب سے ملنے نہیں بلکہ اپنی اخبار کی فروختگی کے سلسلہ میں یہاں آیا ہوں۔ جس کا پوسٹ مارٹم تحصیل سیکرٹری شری پرسرام جی نے یہ کہہ کر دیا کہ ہمارے پاس مصدقہ خبر ہے کہ وہ بخشی صاحب کے بھیجے ہوئے آئے ہیں۔ بلکہ ہمیں یہ بھی علم ہے کہ صاحب مذکور نے جموں سے کچھ مستعفی حضرات کی طرف سفارشی چٹھیاں بھی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ دوسرے دن ماسٹر صاحب کے تئیں لوگوں کا یہ رویہ تھا کہ کبھی تو دوکان پر بٹھانے کی بجائے اُن سے بات کرنی بھی گوارا نہ کی۔ آخیر اس ندامت کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے کسی کو ملنے کا بہانہ کر کے نقشہ منڈی چلے گئے۔

بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے ہم نکلے

ملک راج

سیکرٹری سٹی پرجا پریشد راجوری

جمہوریت کے دعویدار ریاستی وزیر صنعت شری صراف خود ہی بے نقاب ہو گئے

پچھلے دِنوں شری شام لعل صراف وزیر صنعت کٹھوعہ تشریف لائے اور ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم جمہوریت پر چل رہے ہیں۔ اور پاکستان کے لیڈروں نے جمہوری تقاضوں کو ترک کر دیا تھا۔ اسلئے وہاں پر کوئی ترقی نہیں ہو سکی۔ اور نتیجہ فوجی انقلاب کی صورت میں دُنیا کے سامنے ہے۔

لیکن شام لعل صراف نے اپنی تقریر میں آگے چل کر خود ہی جمہوریت کا مذاق اُڑانا شروع کر دیا اور کہا کہ آپ لوگوں کی تحصیل اکھنور ترقی کے لحاظ سے پانچ سال کے لئے پیچھے جا پڑی ہے۔ کیونکہ آپ نے پرجا پریشد کے اُمیدواروں کو اپنا نمائندہ چنا ہے۔ سننے والے حیران تھے کہ جمہوریت کے دعویدار بن کر صراف صاحب یہ کیا کہہ گئے ہیں۔

جہاں غنڈوں کا راج ہے جہاں انسانیت دم توڑ رہی ہے

سرکاری کارندوں کی غنڈہ گردی

بلراج پوری کو زدوکوب کیا گیا

جموں۔ ۲۹ اکتوبر۔ پرجا سوشلسٹ پارٹی کے کارکن شری بلراج پوری نے اخبار نویسوں کو بیان بتایا کہ شیخ عبداللہ کے خلاف مقدمہ سازش کی سماعت کے پہلے دن ملزموں کو صرف آداب کرنے پر پولیس نے اُنہیں زبردستی کمرہ عدالت سے باہر نکال دیا۔ اور اُن کو دھکا یا گیا۔ لیکن سماعت کے تیسرے دن جب مزید سماعت ۱۲ نومبر کے لئے ملتوی ہوئی تو عدالت کے ختم کے بعد پولیس والوں نے اُنہیں ایک کمرہ میں لے جا کر بہت بُری زدوکوب کیا ہے۔ اور اُن کے ساتھ نہایت ہی انسانیت سوز سلوک کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ آپ نے مارپیٹ سے اپنی ٹوٹی ہوئی عینک اور جسم پر چوٹوں کے نشانات بھی اخبار نویسوں کو بتلائے۔

شری بلراج کے بیان کے بعد ہر حلقہ میں سرکاری کارندوں کی اس حرکت کی مذمت کی جا رہی ہے۔ اور مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اس واقعہ کی تحقیقات کی جائے۔

اقتدار کے نشہ میں اندھے حکمران

سرکاری سامان باہر پھنکوا دیا گیا!

جموں۔ ۲ نومبر۔ کچی چھاونی چوک میں شری رادھا کرشن کول کی بلڈنگ یہاں پہلے اپیوریم اور بعد میں ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے دفتر تھے کے خالی ہونے پر مالک نے یہ کوٹھی ۸۲ ہزار روپے میں کواپریٹو بنک جموں کے پاس فروخت کر دی اور پانچ ہزار روپیہ پیشگی بھی لے لیا۔ جس پر بنک ہذا کے دفاتر اس بلڈنگ میں منتقل ہو گئے۔ لیکن دیکھنے والوں کی حیرانگی کی اُس وقت کوئی انتہا نہ رہی جب تیسرے ہی دن پولیس نے کواپریٹو بنک کے دفتروں کا سارا سامان بلڈنگ سے نکال کر باہر پھینک دیا۔ اور ملازمین کو زبردستی بلڈنگ سے نکلنے پر مجبور کر دیا گیا۔

اس سلسلہ میں واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ بلڈنگ ہذا کو بخشی غلام محمد کے بھائی مجید صاحب خرید نا چاہتے ہیں۔ اور بخشی [illegible] نے کواپریٹو بنک والوں کو بلڈنگ ہذا خریدنے اور قبضہ لینے سے پہلے ہی ایک سرکاری افسر کے ذریعہ منع کیا تھا کہ وہ اس کوٹھی [illegible] ہم میں کلب بنانا چاہتے ہیں لیکن جانکار حلقوں کا کہنا ہے کہ یہاں پر بخشی صاحب کی کلب نہیں بلکہ بخشی مجید اپنی ٹرانسپورٹ کی ایجنسیوں کے دفتر کھولنا چاہتے ہیں۔

اس واقعہ کو جن لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور سُنا ہے وہ حیران ہو رہے ہیں کہ حکمرانوں کی جائیدادیں بنانے کی یہ دُھن نہ جانے کیا کیا گل کھلائے گی۔

پاکستان کی تمام لوکل باڈیز کو توڑ دیا گیا

لاہور ۔ ۴ نومبر۔ مغربی پاکستان کے مارشل لاء ایڈمنسٹریشن نے ایک حکم کے ذریعہ صوبہ کی تمام لوکل باڈیوں کو توڑ دیا گیا ہے۔ اور ان کا نظم و نسق ڈپٹی کمشنروں کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس حکم کا مقصد لوکل باڈیوں سے وابستہ سیاسی آدمیوں کو نکالنا تھا۔ یہ سیاسی آدمی مارشل لاء ایڈمنسٹریشن میں روڑے اٹکا رہے تھے۔ اس حکم کا اطلاق ۲۷ میونسپل کمیٹیوں پر پڑے گا۔ اس سے قبل ۲۶ میونسپل کمیٹیاں توڑی جا چکی ہیں۔ مارشل لاء حکام دوسرے سرکاری اداروں سے سیاسی اشخاص کا اثر و رسوخ ختم کرنے کے اقدامات کر رہے ہیں۔

بخشی غلام محمد کے تبادلے

جوہانت کی تفدا کی قسم لاجواب کی!!

(۱) اصول کے مطابق ایم۔اے سے کم تعلیم رکھنے والا کوئی بھی شخص کالج میں پروفیسر یا لیکچرار کی اسامی پر فائز نہیں ہو سکتا۔ بخشی غلام محمد جی نے شری منسا رام جی کو تو ال بی۔اے۔ بی۔ٹی کو ڈپٹی ڈائریکٹر آف سکولز سے ہٹا کر بھدرواہ کالج میں پرنسپل تعینات کر دیا۔

(۲) شری شنو دیو سنگھ جی آئی اے ایس کی ٹریننگ کے لئے جانے سے پہلے سارے صوبہ جموں کے کمشنر تھے۔ مگر آئی اے ایس کی ٹریننگ مکمل کر کے واپس آنے پر بخشی غلام محمد جی نے اُنہیں [illegible] کی تین تحصیلوں کے لئے سیٹلمنٹ کمشنر لگا دیا۔ یاد رہے کہ صوبہ جموں میں سیٹلمنٹ کا کام صرف تین تحصیلوں میں ہو رہا ہے۔ (باقی آئندہ)

ضروری تصحیح:۔ گذشتہ شمارہ میں جوڈیشل افسروں کے خلاف الزامات قسط نمبر ۲ کے عنوان لکھے گئے نوٹ میں ہائی کورٹ کے جج مرتضی کا نام کتابت کی غلطی کی وجہ سے علی مرتضی لکھا گیا۔ قارئین نوٹ فرمائیں۔

ہفتہ وار "سودیش" جموں۔ نومبر ۱۹۵۸ء

بھارت سیوک سماج اور جموں کشمیر!

ریاست جموں وکشمیر اور بھارت کے دیگر حصوں کے عوام میں ایکتا کی بھاوناؤں کو پیدا کرنے کیلئے یہ اشد ضروری ہے کہ ریاست کا الحاق بھارت کے ساتھ عوامی سطح پر بھی کیا جائے۔ آل انڈیا پیمانے کی عوامی تحریکوں کو ریاست جموں وکشمیر میں وسعت دیجائے آج تک ریاست کے نیشنل کانفرنسی حکمرانوں نے جہاں ریاست کو بھارت سے الگ تھلگ رکھنے کیلئے ناپاک سازشیں کیں وہاں انہوں نے ریاستی عوام کے اندر علیحدگی کے جذبات ابھارنے میں بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ اور ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ آل انڈیا پیمانے کی کوئی بھی عوامی تحریک ریاست میں پنپ نہ سکے۔ لیکن یہ خوشی کا مقام ہے کہ بھارتیہ رہنماؤں نے حقیقی الحاق کیلئے اس بنیادی اور اہم ضرورت کو محسوس کرنا شروع کیا ہے۔ چنانچہ بھارت کی کچھ آل انڈیا سیاسی جماعتوں نے جہاں ریاست میں اپنے کام کو وسعت دی ہے وہاں نیم سرکاری سوشل بہبود کیلئے آل انڈیا پیمانے پر قائم کردہ تحریک بھارت سیوک سماج کو بھی ریاست میں توسیع دی گئی ہے۔ ریاست کا بھارت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ عوامی الحاق ہو یہ چاہنے والا ہر شخص بھارت سیوک سماج کے کرتا دھرتاؤں کے اس قدم کا خیر مقدم کئے بنا نہیں رہ سکتا۔ لیکن یہ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ بھارت سیوک سماج ایک غیر سیاسی جماعت ہوتے ہوئے بھی ہماری ریاست کے اندر اس کی باگ ڈور ایسے لوگوں کے ہاتھ میں سونپ دی گئی ہے جن کا نہ صرف کردار مشکوک رہا ہے بلکہ وہ ریاست کی برسر اقتدار پارٹی نیشنل کانفرنس کے سرگرم کارکن بھی ہیں۔ مثال کے طور پر جموں میں بھارت سیوک سماج کے کنوینروں کو ہی لے لیجئے۔ ان میں دو اصحاب تو ایسے ہیں جو ایک جموں سٹی نیشنل کانفرنس کا پریذیڈنٹ ہے اور دوسرا جموں تحصیل نیشنل کانفرنس کا پریذیڈنٹ ہے۔ اور پھر ان مشیروں میں اکثر اصحاب ایسے ہیں جو چلن اور اخلاق کے لحاظ سے بھی عوام کی نگاہوں میں گرے ہوئے ہیں۔ حالانکہ بھارت سیوک سماج کا یہ بنیادی اصول ہے کہ کوئی بھی سیاسی پارٹی کا سرگرم عہدیدار بھارت سیوک سماج کا عہدیدار نہیں بن سکتا۔

چنانچہ ان حالات میں بھارت سیوک سماج کے کرتا دھرتاؤں سے نویدن ہے کہ وہ ریاست جموں و کشمیر کے اندر اپنی تحریک کو وسعت دینے کے بعد اس طرف خاص دھیان دیں اور دیکھیں کہ قاعدے اور اخلاق کو توڑا جا رہا ہے۔ بصورت دیگر ریاست کے عوام یہ کہنے میں حق بجانب ہونگے کہ ہندوستان کی سرکار ہی نہیں بلکہ بھارت سیوک سماج بھی ان کے ساتھ انیائے کر رہا ہے جس نے اخلاق اور قاعدے کی دھجیاں اڑا کر ریاست میں ایسے ہی لوگوں کو اپنا نمائندہ بنا لیا ہے۔ اور نتیجہ کے طور پر بھارت سیوک سماج عوام کا بھلا کرنے کی بجائے ریاست کے اندر ایک لعنت بن کر رہ جائے گا۔

جوڈیشل آفیسران کے خلاف الزامات قسط ۵

کوتوال ٹیک چند کے ریاسی سے تبادلہ پر وہاں کے عوام نے یوم نجات منا کر یہ ثابت کر دیا۔ کہ ریاسی تحصیل کے عوام صاحب جج کے رویہ سے کس قدر تنگ تھی۔ یوم نجات مناتے ہوتے ریاسی کے عوام نے اپنے اس مطالبہ کو دہرایا کہ صاحب جج مذکور کے خلاف آزادانہ جوڈیشل انکوائری کروائی جائے۔ ہمیں یہ سمجھ نہیں آرہی کہ یہ تحقیقات نہ کرانے میں کونسی مصلحتیں کارفرما ہیں۔ ہماری اطلاعات ہیں کہ آنریبل ہائیکورٹ تو تحقیقات کرانے کیلئے تیار ہے لیکن کوتوال مذکور کی طرف سے گورنمنٹ پر یہ زور ڈالا جا رہا ہے کہ اگر اس نے اور خاص کر بخشی غلام محمد نے تحقیقات رکوانے میں ٹیک چند کی امداد نہ کی۔ تو وہ بدوران تحقیقات ان تمام بدعنوانیوں کو آشکارہ کر دینگے جو جنرل انتخابات کے دنوں میں حکومتی پارٹی نے پرجا پریشد کی امیدوار کو شکست دینے کے لئے کروائی تھیں۔ ہماری آنریبل ہائی کورٹ سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ اُسے اب تحقیقات کرانے میں ہچکچاہٹ اس لئے نہیں کرنی چاہیئے کہ گورنمنٹ اور نیشنل کانفرنس کو ننگا کرنے کا کوتوال موصوف ڈر دے رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان کا یہ محض پراپیگنڈہ ہے۔ اور وہ اپنے سیاہ اعمالناموں کو اس پردہ کی اوٹ میں چھپانا چاہتے ہیں۔ ہماری ایماندارانہ رائے ہے کہ کوتوال کی کونسی ایسی کمزوری ہے کہ الیکشن کے دوران کی گئی ان کی بے ضابطگیوں کا تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ درست ہی ہو کہ تمام بے ضابطگیاں انہوں نے گورنمنٹ کی ایما پر کیں ہوں لیکن انہیں بے ضابطگیوں کے افشا ہونے کے خوف سے آنریبل ہائیکورٹ کو تو اپنی جوڈیشری کے تقدس کو بٹہ لگتے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ آج سے تین سال قبل ہائیکورٹ نے ایک سرکلر آرڈر کے ذریعے جب یہ پابندی کرنا چاہی کہ کوئی بھی شخص جوڈیشل آفیسران کے خلاف الزامات کھلے عام نہیں لگا سکتا۔ اور آنریبل ہائیکورٹ نے ایسا کرنا SCADALIZETION قرار دیا تھا۔ تو پھر ہم سمجھتے ہیں کہ کوتوال ٹیک چند کے اس قضیہ میں انکوائری کرانا اور بھی ضروری ہو جاتا ہے کم از کم ایسا نہ ہو کہ اخبارات اور خصوصیت سے "سودیش" محض پریس کی آزادی کو بلیک میں کرنے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ آنریبل ہائیکورٹ کو اب اپنے سرکلر آرڈر کے احترام کی خاطر بھی ایسا کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب سرکلر آرڈر گزٹ ہوا تو تین ہفتہ سرینگر میں گذارنے کے بعد ریاسی آکر کوتوال ٹیک چند ہر دو ماس کے وکلاء اور حواریوں نے بڑے طمطراق سے یہ دعویٰ کیا تھا کہ اب دیکھتے ہیں کہ اس آرڈر کے بعد کون زبان ہے جو جوڈیشل آفیسران کیخلاف کھلتی ہے۔ اور وہ کون قلم ہے جو ان کے خلاف اٹھتی ہے کوتوال نے یہ پرچار کرنے سے بھی گریز نہیں کیا۔ کہ ہائیکورٹ کا یہ سرکلر آرڈر انہی کی کوششوں کا نیک نتیجہ ہے لیکن اس آرڈر کے بعد بھی زبانیں کھلیں اور قلمیں اٹھیں۔ تو اب کوئی قدم اس سمت میں نہ اٹھانا بھی احکامات کو مذاق بنانے کے مترادف ہے۔ ہم آنریبل ہائیکورٹ کے تینوں محترم ججان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ ڈائریکٹ طور پر کوتوال ٹیک چند کے خلاف انکوائری کرانے میں کچھ ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں تو ان لوگوں کیخلاف ہی حرکت میں آئیں جو کوتوال کے خلاف اب تک الزامات عائد کرتے جا رہے ہیں۔ کیونکہ کوتوال موصوف کا ریاسی سے جاتے جاتے یہ بھی کہنا تھا۔ کہ وہ اپنے خلاف بولنے والوں کو اندر کرا کر دم لیں گے۔ اور ان پر مقدمہ چلوا کر انہیں چھٹی کا دودھ یاد کرا دیں گے ہمیں کوتوال موصوف کے خلاف الزامات لگانے والے اصحاب بالخصوص سے شری رشی کمار کوشل جنرل سکریٹری پرجا پریشد نے کہا ہے کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہائیکورٹ اُن کے خلاف ہی ایکشن لے تاکہ بدوران مقدمہ وہ اور ان کے تمام ساتھی کوتوال کی چیرہ دستیوں کا پردہ چاک اچھی طرح سے کر سکیں۔ ان حالات میں ہماری متعلقین سے پرارتھنا ہے کہ جنتا کے جذبات اور جوڈیشری کے تقدس کی قائمی کیلئے اب ایک لمحہ بھی ایکشن لینے میں ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔

آل انڈیا ریڈیو یا "ریڈیو کشمیر"

ریاست جموں وکشمیر بھارت کا ایک اٹوٹ انگ ہے۔ اسی نقطے بھارت کے دوسرے حصوں کی طرح یہاں بھی کچھ سرکاری محکمہ جات بھارت کی مرکزی سرکار نے اپنے ہاتھ میں لے رکھے ہیں۔ ان محکمہ جات میں ریڈیو اور براڈکاسٹنگ کا محکمہ بھی شامل ہے۔ مگر حیرت اس بات کی ہے کہ محکمہ ہذا میں بھی ریاست کی امتیازی پوزیشن کا مظاہرہ کیا جاتا ہے اور خبریں وغیرہ نشر کرنے کے موقع پر ریاست کے ریڈیو سٹیشنوں پہ بھارت کے دوسرے حصوں کے سٹیشنوں کی طرح "آل انڈیا ریڈیو" کے الفاظ کی بجائے "ریڈیو کشمیر سرینگر" اور "ریڈیو کشمیر جموں" کہا جاتا ہے۔ بظاہر یہ بات کسی بڑی اہمیت کی حامل دکھائی نہیں دیتی ہے۔ آل انڈیا ریڈیو کہا جائے یا ریڈیو کشمیر کہا جائے۔ اس سے شاید کچھ لوگوں کو تو کوئی فرق نظر نہ آئے۔ لیکن حقیقت میں اس کے پیچھے دیش کی ایکتا کے سلسلہ میں جو بھاوناییں کام کرتی ہیں۔ وہ نہایت ہی اہمیت کی حامل ہیں کیونکہ جب بھارت کے دوسرے ریڈیو سٹیشنوں کو آل انڈیا ریڈیو کے نام سے پکارا جائے اور صرف ریاست کے دو سٹیشنوں کو ایک الگ نام دیا جائے تو سننے والوں کے دل و دماغ پر اس کا اثر ہونا قدرتی بات ہے کہ ریڈیو کشمیر بھارت سے کوئی الگ ملک ہے۔ ہمیں اس بات کا علم ہے کہ ایک وقت تھا کہ یہ الگ نام ایک سازش کے تحت رکھا گیا تھا جس سازش میں شیخ عبداللہ۔ مرزا افضل بیگ بخشی غلام محمد خواجہ غلام محمد اور دھاری لال ڈوگرہ وغیرہ سبھی شامل تھے لیکن آج جبکہ ریاست کو بھارت سے الگ رکھنے والے کانفرنسی حکمرانوں کے ناپاک منصوبے آشکارہ ہو چکے ہیں۔ دیش کی قسمت سے کھیلنے والے ان رہنماؤں کی راہیں الگ الگ ہو چکی ہیں تو پھر کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ سازش کے تحت رکھے گئے اس الگ نام کو مٹا کر دیش میں ایکتا لانے کی طرف قدم نہ بڑھایا جائے اور خاص طور پر جبکہ یہ محکمہ بھارت کی مرکزی سرکار کے ہاتھوں میں ہو۔ علیحدگی کا یہ مظاہرہ بھارت کے حکمرانوں کے اندر احساس کمتری اور دیش کی ایکتا کیلئے بنیادی نظریات سے ناواقفیت کا مظہر ہے ہم بھارت کے ریڈیو وبھاگ کے ذمہ داروں سے گذارش کریں گے کہ احساس کمتری کا مظاہرہ کرنے کی بجائے حقائق سے کام لیا جائے اور ریڈیو کشمیر کہنے کی بجائے دوسرے باقی سٹیشنوں کی طرح آل انڈیا ریڈیو کہا جائے۔

چاولوں سے متعلق پریشانی

جموں شہر میں چاولوں کی خرید کا یہ نیا رخ پریشانی کا باعث بن رہا ہے راشن ڈپوؤں پہ فی کس ایک چھٹانک کے حساب سے چاول ملتے ہیں اس سے پہلے لوگ مہنگے دام چاول بازار سے خریدتے تھے۔ لیکن اب جبکہ دوکانداروں سے بھی چاولوں کا سٹاک حکومت نے خرید لیا ہے کھلے بازار چاول خریدنا جوئے شیر لانے کے مترادف بن گیا ہے اب سوال پیدا ہو رہا ہے کہ چاول کھانے والے چاول کہاں سے لائیں۔ بالخصوص جبکہ راشن ڈپوؤں پہ سے صرف ایک چھٹانک کے حساب سے چاول ملتے ہیں اور حکومت نے ابھی تک اس شرح میں اضافہ کرنے کا فیصلہ بھی نہیں کیا ہے جموں کے عوام کا پرزور مطالبہ ہے کہ اس ضرورت کو جلد از جلد پورا کیا جانا چاہیئے۔ اسی طرح باہر علاقہ جات سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ چاولوں کے بیوپار پر پابندیاں عائد ہونے سے لوگوں کو چاول نہیں مل رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک پلاننگ کے تحت ہر جگہ چاولوں کی سپلائی کی دکانیں جلد از جلد کھولی جائیں یا پھر چاولوں کے عام بیوپار پر عائد کردہ پابندیوں کو ختم کیا جائے۔

جموں میں بجلی کی رو

خداوندان محکمہ بجلی کی غفلت شعاری کوئی نئی بات نہیں اور جموں کے عوام ہمیشہ اُن کے کام سے شاکی رہے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ بجلی والوں کی مہربانی سے شہریوں کا ہزاروں روپیہ کا نقصان چشم زدن میں ہو گیا۔ جبکہ کسی رکن نے ۲۰۰ وولٹ کی بجائے ۴۴۰ وولٹ بجلی کی رو کھول دی۔ آن واحد میں سینکڑوں روشن قمقمے مر گئے۔ اور کئی ریڈیو سیٹ کے ٹیوب بھی جل گئے اس واقعہ کو ہوئے کئی دن بیت گئے ہیں۔ مگر ابھی تک بجلی کے حکام نے رو کی سپلائی معتدل سطح پر نہیں لائی اب بھی بجلی کی رو میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ جس سے لیمپ جل اٹھتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ منسٹر متعلقہ قصوروارون کی سرزنش کریں۔ تاکہ عوام کو کوئی شکایت نہ ہو۔ اور وہ مزید نقصان سے بچے رہیں۔

نیشنل کانفرنسی حکمران بھارت کے دھان کے تحت عوام کو ملنے والے جمہوری حقوق سے محروم رکھ کر ریاست کے سلطان بننا چاہتے ہیں۔ ہندوستان

ریاست کے کانفرنسی رہنما دھن دھونس اور دھاندلی سے گدیوں پر براجمان ہیں۔ بدچلن اور قانون کے مجرم اشخاص کو سہا

صوبائی تعصب اور عوام میں انتشار پھیلانے کیلئے برسراقتدار لوگوں کے ہتھکنڈوں کی مذمت منڈھی، پونچھ

جموں میں پبلک جلسہ

جموں ۔۔ نومبر پکے ڈنگہ چوک میں شری شام لال شرما صدر بلاک پرجا پریشد کی صدارت میں ایک شاندار پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں شری جگموہن کھنہ مہتہ شوداس۔ شری امرناتھ گپتا سٹی سکریٹری۔ وید وشنو دت میونسپل کونسلر اور شری شام لال جی نے تقاریر کیں اور جموں شہر کے عوام کے مسائل۔ ریاست کے سیاسی حالات اور حکمرانوں کی بد اعمالیوں پر روشنی ڈالی۔

شری جگموہن جی نے پرجا پریشد کے کارکنوں کی کنونشن میں پاس شدہ ریزولیوشنوں پر روشنی ڈالی۔

مہتہ شوداس جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ذمہ دارانہ نظام حکومت کے دعویداروں کی آج حالت یہ ہے کہ ان کے خلاف تحریری و تقریری طور پر آئے دن سنگین قسم کے الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ لیکن وہ کانوں میں انگلیاں دیکر لوٹ کھسوٹ اور انتہائی قسم کی اخلاقی گراوٹوں کی طرف سرپٹ دوڑ رہے ہیں۔ آپ نے مثالیں دیکر بتایا کہ رشوت ستانی ختم کرنے کے نعرے لگانے والے ریاست کے حکمران رشوت خور اور بدچلن لوگوں کی پشت و پناہ بنے ہوئے ہیں اور اگر کوئی شخص بدقسمتی سے رشوت ستانی کے جرائم میں کہیں پھنس بھی جاتا ہے تو حکمران ٹولہ نہ صرف بے ایمان اور ظالم افسروں کی امداد پر نکل آتا ہے بلکہ ایسے لوگوں کو ترقیاں دیکر نوازا جاتا ہے۔ شری امرناتھ گپتا سکریٹری جموں سٹی پرجا پریشد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج ریاست کے اندرونی حالات پاکستان سے کسی بھی طرح کم نہیں۔ حکمران ٹولہ ملک اور عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے میں لگا ہوا ہے۔ رشوت ستانی اور غنڈہ گردی کا دور دورہ ہے۔ حکمران لوگوں نے رشوت حاصل کرنے کے نئے نئے ڈھنگ نکال رکھے ہیں۔ ٹرانسپورٹ کمپنیوں سے بھاری رقمیں بطور رشوتیں وصول کی جاتی ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہندوستان سے آنے والا کروڑوں روپیہ ریاست کو بھارت سے دور رکھنے کیلئے سازشوں پر صرف کیا جا رہا ہے اور بخشی غلام محمد اور اس کے ساتھی ریاست کا سلطان بننے کے منصوبے باندھے ہوئے ہیں۔ ورنہ اس میں کیا وجہ جواز ہو سکتی ہے کہ ریاست میں بھارت کے الیکشن کمیشن کا دائرہ اختیار بڑھانے میں بہانے سازی سے کام لیا جا رہا ہے۔ شری امرناتھ جی نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ریاست کے اندر اس وقت جو حالات درپیش ہیں اگر انہیں سدھارا نہ گیا اور حکمرانوں نے اپنے طریقہ کار میں تبدیلی نہ لائی تو وہ وقت دور نہیں جب یہاں بھی پاکستان کی طرح انقلاب آئے گا۔ اور یہاں بھی کوئی جنرل ایوب کی شکل میں سامنے آئے گا۔

شری امرناتھ جی نے محکمہ کو پریڈ سے شائع ہونے والے رسالہ میں جموں کے لوگوں کو کند ذہن ظاہر کر کے صوبائی منافرت پھیلانے کی حرکتوں کی شدید مذمت کی اور جلسہ میں "کوپریٹرز بلیٹن" رسالہ ہذا کی کاپیاں جلائی گئیں۔

وید وشنو دت میونسپل کونسلر نے تقریر کرتے ہوئے حکمرانوں کی طرف سے صوبائی تعصب پھیلانے اور عوام کے اتحاد کو درہم برہم کرنے کی سازشوں کی شدید مذمت کی۔ آپ نے جگہ بجگہ ناجائز شراب کی کشید گی اور اس کی فروختگی کے اڈوں میں بھاری اضافہ کے متعلق گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکمران پارٹی کے کارکن اور سرکاری آفیسر مل کر اپنے ذاتی مفاد کی خاطر ان بدعتوں کو بڑھاوا دے رہے ہیں۔ اور بدمعاش، قانون شکن لوگوں نے برسراقتدار پارٹی نیشنل کانفرنس کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔

آپ نے آگے چل کر بتایا کہ جموں میں ہیلتھ آفیسر عرصہ سولہ سال سے ایک ہی شخص کو لگائے ہوئے ہو گیا۔ ہیلتھ آفیسر مذکور شہر کی صفائی اور صحت عامہ کی طرف بہت کم دھیان دیتا ہے اور اکثر اپنی پرائیویٹ پریکٹس میں مشغول رہتا ہے۔ حالانکہ قاعدہ کے مطابق کسی ہیلتھ آفیسر کو پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ آپ نے مزید بتایا کہ ہیلتھ آفیسر مذکور گھر میں ہی بیٹھ کر کئی لوگوں کا چالان کر دیتا ہے۔ اور بلاوجہ انہیں پریشان کیا جاتا ہے۔

آخر میں شری شام لال جی شرما نے اپنے بھاشن میں عوام کے مسائل اور اس سلسلہ میں حکومت کی سرد مہری کی مذمت کی۔ اور ریاست کے سیاسی حالات پر روشنی ڈالی۔

جنرل سکریٹری پرجا پریشد کا دورہ

شری رشی کمار کوشل جنرل سکریٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد کے ضلع پونچھ کے دورہ کے دوران مختلف مقامات پر کارکنوں کی میٹنگیں اور پبلک جلسے منعقد ہوئے۔ لیکن منڈی، پونچھ اور راجوری کے مقام پر منعقدہ جلسے نہایت کامیاب اور متاثر کن تھے۔ ان جلسوں میں بلالحاظ مذہب و ملت دور دراز علاقوں سے پسماندہ عوام نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت فرمائی اور پرجا پریشد کے رہنماؤں کے وچار سننے کے علاوہ علاقہ کے مظلوم عوام نے اپنی دردبھری داستانیں پرجا پریشد کے رہنماؤں کو سنائیں۔ اور پرجا پریشد کے تئیں اپنی گہری عقیدت کا اظہار کیا۔

حصہ بنانے میں ایک اہم پارٹ ادا کریں گے۔ شری جمال مزید کہا کہ پاکستان ریاست کے مسلمانوں کا کبھی بھلا ۔۔۔ لیکن یہ ایک بڑی ستم ظریفی ہے کہ ریاست کی موجودہ حکومت ۔۔۔ سیاہ کارنامے مسلمانوں کی بھارت کے متعلق شکوک و شبہات ۔۔۔ کرنے کا باعث بن رہے ہیں۔ میں بھارتیہ سرکار اور ۔۔۔ عناصر سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ریاست کو براہ راست ۔۔۔ کنٹرول میں لیکر ریاستی عوام کو انصاف بہم پہنچائے اور ۔۔۔ مسائل کو حل کریں۔

سردار بچن سنگھ جی پنچھی کا بھاشن

سردار بچن سنگھ جی پنچھی ممبر ورکنگ کمیٹی جموں و کشمیر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ضلع پونچھ راجوری میں پرجا پریشد کی ترقی کیلئے ہمارے راستے میں انتہائی مشکلات سرکاری پارٹی اور حکومت کی طرف سے پیدا کی جاتی رہی ہیں۔ لیکن میں پونچھ ضلع کے غیور عوام کو مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے تمام مصائب کا مقابلہ کرتے ہوئے اپوزیشن کو مضبوط کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ شری پنچھی جی نے دلائل اور واقعات کی روشنی میں یہ واضح کیا کہ موجودہ حالات میں فرعون مزاج حاکموں کے دماغ ایک اپوزیشن ہی درست کر سکتی ہے۔ اور اپوزیشن بھی ایک ایسی ۔۔۔ عوام کے مسائل کو اپنا سمجھ کر ان کو حل کرانے کیلئے قربانیاں بھی ۔۔۔ اس تعلق میں یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ پرجا پریشد نے ۔۔۔ سال میں اپوزیشن کا پارٹ کس جرأت اور دیانتداری کے ساتھ ۔۔۔ ہے۔ شری پنچھی جی نے پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ کی طرف ۔۔۔ منڈی کے لوگوں کو یہ یقین دلایا کہ ان پر جو طرح طرح کے مظالم ۔۔۔ پارٹی کی طرف سے ڈھائے جا رہے ہیں۔ ان کا تدارک کرنے ۔۔۔ پرجا پریشد کوئی بھی کسر نہ اٹھا رکھے گی۔

اس کے بعد سردار پریتم سنگھ جی نے اپنے خیالات کا اظہار ۔۔۔ دردناک نظم کی صورت میں کیا۔ اور ریاست جموں و کشمیر ۔۔۔ پارٹی کے کارکنوں اور سرکاری کارندوں کی دھاندلی پر روشنی ۔۔۔

بخشی غلام ۔۔۔ اور عبدالرشید ۔۔۔

اکھنور سے اس امر ۔۔۔ سکریٹری نیشنل کانفرنس ۔۔۔ ہذا کو منظور کرنے میں تحصیل ۔۔۔ کے خلاف اپنے جذبات کا ۔۔۔ کی شکست کو بخشی غلام ۔۔۔ ٹھاکر اسنگھ کا پتہ کٹوا ۔۔۔ بخشی عبدالرشید کی بجائے ۔۔۔ کرتا تھا۔ چنانچہ پچھلے ۔۔۔ لائے تو ان کے پیروکار ۔۔۔ علاقہ بشناہ سے ۔۔۔ وہاں پر بھی نیشنل کانفرنس ۔۔۔ پیدا ہو گئے ہیں۔ ۔۔۔ کا وفادار ظاہر کر رہا ۔۔۔ الرشید کا پیروکار بنا ۔۔۔ میں نوبت لاٹھیوں ۔۔۔

"لوک راج کے اس جنگل میں"

یہاں حاکم شیر بگھیلے ہیں — یہاں منشی گیدڑ چیتے ہیں

اک مانس پرایا کھاتے ہیں — اک خون بیگانہ پیتے ہیں

اس جنگل میں اس دنگل میں — نوسال عمر کے بیتے ہیں

ہم زخم جگر کو سلتے ہیں

گاہ چاک گریباں سیتے ہیں

رگھوناتھ سنگھ سمیال

منڈی میں پبلک جلسہ

منڈی میں ایک شاندار پبلک جلسہ پیر سیف الدین بخاری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی شری عبدالرحمٰن ڈار کی نظم سے شروع ہوئی۔ شری جمال الدین نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے علاقہ پونچھ کی یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ ریاست کی واحد مضبوط اپوزیشن جماعت پرجا پریشد نے ہماری تکالیف کو محسوس کرتے ہوئے اپنے کام کے دائرہ کو یہاں وسعت دی ہے میں اپنے محترم جنرل سکریٹری کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ علاقہ پونچھ کے مسلمان پرجا پریشد کے جھنڈے تلے جمع ہو کر ریاست جموں و کشمیر کو بھارت کا باقی ریاستوں کی طرح

لاکروڑوں روپیہ عوام کی بہتری کی بجائے ملک کے خلاف سازشوں پر صرف کیا جارہا ہے!

دیا گیا ہے حکمرانوں کے سیاہ کارنامے مسلمانوں کی بھارت کے متعلق شردھا کو متزلزل کر رہے ہیں

جموں کے پبلک جلسوں میں پرجا پریشد کے رہنماؤں کی تقریریں!

...یف الدین کی تقریر

...شری رشی کمار کوشل کی تقریر کے بعد صدر جلسہ ...بخاری نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۴۷ء میں جب ہم ...علاقہ منڈی اور پونچھ کے لوگوں میں ہندوستانی ...جذبہ ابھرا ہوا تھا۔ لوگ خوفزدہ ہو کر چھپے ہوئے تھے اُس ...فوجی افسروں کے احکامات کے مطابق ایک ایک ...پہاڑوں میں چھپے ہوئے مسلمانوں کو نکال کر لایا ...اور پھر یہاں نیشنل کانفرنس کی تنظیم کو مضبوط کیا۔ لیکن میں نے ایک لمبے عرصہ تک نیشنل کانفرنس میں کام کرنے کے بعد یہ محسوس کیا ہے کہ کانفرنس والے عوام سے جھوٹے وعدے کرتے ہیں اور بھارت سرکار کی طرف سے عوام کی بھلائی کیلئے جو کروڑوں روپیہ ریاست میں درآمد ہوتا ہے مثلاً ریلیف فنڈ اور لوگوں کی بحالی کے سلسلہ میں وہ نیشنل کانفرنس کے چودھری ہضم کر جاتے ہیں میں نے ان تمام حالات کو دیکھتے ہوئے پرجا پریشد کی داغ بیل پونچھ میں ڈالی ہے اور میں اسے ہر صورت میں کامیاب ...کرتے ہوئے ہوں۔ جنرل سکریٹری صاحب سے مخاطب ...شری بخاری نے کہا کہ آج جو لوگ پرجا پریشد کی صفوں ...میں شامل ہو رہے ہیں اُن پر نیشنل کانفرنس اور حکومت ...کی سختیاں ڈھائی جا رہی ہیں۔ میرے اپنے پر کیس کھڑے کئے ...ظلم و ستم ہمارے پائے استقلال میں لغزش پیدا نہیں ...ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ پرجا پریشد ہی ریاست ...عوام کو کانفرنسی حکمرانوں کے چنگل سے نجات دلا سکتی ...صاحب نے علاقہ منڈی کے عوام کے مسائل پر روشنی ڈالی

...ست
...یت گیا؟

...کاری ہیں کہ تحصیل ...کر دیا گیا ہے اور استعفےٰ ...انٹریت نے ٹھاکرا سنگھ ...میں شری ٹھاکرا سنگھ ...جارہا ہے۔

...جا رہی ہیں کہ وہ ...کا زیادہ دفادار ...جموں تشریف ...متعلق کان بھر تھے۔ ...موصول ہوئی ہیں کہ ...زار عر کے دو دھڑے ...کر بخشی غلام محمد ...کا دھڑا بخشی عبد ...اور دونوں دھڑوں ...تک پہنچ رہی ہے۔

کے بعد شری پرسرام جی تحصیل سکریٹری نے اپنے وچار رکھے اور بتایا کہ پاکستان کے حالات اخبارات میں پڑھے ہیں۔ کس طرح ہزاروں من غلہ مسٹر ایوب نے چھاپے مار کر برآمد کیا ہے۔ اس وقت وہاں دس روپیہ من غلہ فروخت ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نیشنل کانفرنسی حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ریاست کی حکومت اور پاکستان کی حکومت میں کیا فرق ہے۔ بلکہ پاکستان سے یہاں کے حالات زیادہ بدتر ہیں۔ ہزاروں من غلہ پاکستان میں سمگل ہو رہا ہے اور ہر طرف ایک دھاندلی مچی ہوئی ہے۔ آپ نے کہا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں بھی پاکستان جیسے حالات پیدا ہو جائیں۔ اس لیے حکومت کو بروقت پاکستان سے سبق سیکھ کر حالات کو بہتر بنانے کے ذرائع استعمال کرنے چاہئیں۔ اس کے بعد ڈاکٹر ست پال جی نے اپنے

بھڑکانے کی کوشش میں رہتا ہے۔

اور کس طرح پرجا پریشد کے جلسوں کو ناکام بنانے اور فسادات کرانے کیلئے سازشیں کروائی جاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے ٹھنہ میں پرجا پریشد کے جلسہ کو ٹُڑوانے کیلئے کانفرنسی غنڈوں اور سرکاری آفیسران کی شرمناک حرکتوں پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی اور بتایا کہ پرجا پریشد کے کارکن دوسری بار کن مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے ٹھنہ پہنچے اور پبلک جلسہ کیا

مرزا عبدالحفیظ کی تقریر

شری رشی کمار کوشل کے بعد صدر جلسہ مرزا عبدالحفیظ نے تقریر کرتے ہوئے علاقہ کے حالات اور عوام کے مسائل پر روشنی ڈالی اور کہا کہ وقت آگیا ہے کہ

کٹھوعہ ٹاؤن ایریا کمیٹی کے انتخابات اور حکمرانوں کے ناپاک منصوبے!

پتہ چلا ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر کٹھوعہ جنہیں کٹھوعہ ٹاؤن ایریا کمیٹی کے انتخابات کے لئے الیکشن آفیسر مقرر کیا گیا تھا کو بدل کر تحصیلدار کٹھوعہ کو الیکشن آفیسر مقرر کیا گیا ہے اس سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ نیشنل کانفرنس کے جنرل سکریٹری عبدالرشید نے تحصیلدار کٹھوعہ کے ساتھ یہ سازباز کر رکھی ہے کہ اپوزیشن کے امیدواروں کے کاغذات نامزدگی مسترد کرنے اور نیشنل کانفرنسی امیدواروں کی خاص مدد کرنے کی صورت میں انہیں خاص ترقی دی جائے گی۔ لیکن محکمہ لوکل باڈیز کے کارندوں نے غلطی سے اسسٹنٹ کمشنر کو الیکشن انچارج مقرر کر دیا تھا۔ اب بخشی عبدالرشید جنرل سکریٹری نیشنل کانفرنس کی ایما پر بدل کر تحصیلدار کو الیکشن آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔

وچار رکھے اور بتایا کہ قصبہ راجوری میں پانی کی بہت دقت ہے۔ جو پانی اس وقت اہل قصبہ کو مل رہا ہے نہایت ہی ناقص ہے۔ پانی سپلائی کرنے کیلئے کنواں تو کھودا جا رہا ہے۔ مگر ہماری نکمی حکومت نے ٹھیکہ بھی کسی ایسے ٹھیکیدار کو دیا ہے جسے کام شروع کئے ہوئے تقریباً دو سال ہو رہے ہیں مگر ابھی تک کسی نتیجہ تک نہیں پہنچے۔ کئی کئی ماہ تک کام بند رہتا ہے۔ اگر ایسی حالت رہی تو آئندہ پانچ سال تک اس کنوئیں سے قصبہ کو پانی ملنے کی امید نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح بجلی کے معاملہ میں بھی اندھیر گردی ہے۔ لائٹ صرف سات بجے رات سے گیارہ بجے رات تک دی جاتی ہے۔ آگے چل کر ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ یہ سرحدی علاقہ ہے۔ مگر حکومت کی طرف سے جو نمائندہ یہاں مقرر کیا گیا ہے وہ ہمیشہ فرقہ وارانہ جذبات

ریاست کے عوام برائی سے نجات حاصل کرنے کیلئے پرجا پریشد کے جھنڈے تلے منظم ہو جائیں۔ اور مذہب کے نام پر انتشار پھیلانے والے کانفرنسی حکمرانوں سے خبردار رہیں۔ آخر میں آپ نے جلسہ میں شمولیت کرنیوالے حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ خدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے آگے بڑھتے جائیں۔ سچائی کے سامنے جھوٹ اور برائی زیادہ دیر تک نہیں ٹھہر سکیگا۔

رشی کمار کوشل کی تقریر بقیہ اول سے آگے

کروائی جاتی ہے جو ظالم ہوں اور جنہوں نے ریاستی عوام کا عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہو۔ آپ نے بتایا کہ راشٹرپتی کے ہاتھوں کشمیر میں میڈل ایسے شخص

راجوری میں پبلک جلسہ

...اکتوبر پرجا پریشد راجوری کا ایک بھاری جلسہ ...مرزا عبدالحفیظ ڈیلی گیٹ پرجا پریشد منعقد ہوا جس ...شری ترلوک ناتھ جی گپتا کی ایک کویتا سے شروع ہوئی۔ ان

کو دلوایا گیا ہے جس کے ظلم سے کشمیر کا مسلمان بے چین ہے۔ اور جب کشمیر کا مسلمان یہ دیکھتا ہے کہ ہندوستان کی طرف سے اُس پر ظلم کرنیوالوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے تو قدرتی طور پر اس کے دل میں بھارت کے تئیں پریم میں لغزش پیدا ہوتی ہے اور وہ کسی دوسرے نظریہ سے سوچنے لگتا ہے۔ پرجا پریشد سرکار کے اس طریقہ کار کو تشویش کی نگاہوں سے دیکھتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ کچھ نیشنل کانفرنسی ہندو رہنماؤں نے مجھے یہ کہا ہے کہ آپ ایسے آفیسروں کی مخالفت نہ کریں جو پاکستانی خیال کے لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔ یا ان کی بہو بیٹیوں کی عزت پر ہاتھ اٹھاتے ہیں لیکن ہمارا اس سے بالکل مختلف نظریہ ہے کسی مسلمان کی بہن میری بہن ہے کسی مسلمان کی ماں میری ماں ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص پاکستانی ہے اسکی سرگرمیاں دیش کے مفاد کے منافی ہیں تو اُسے ضرور ہی قرار واقعی سزا ملنی چاہیئے۔ مگر ان کی بہو بیٹیوں کی عزت پر ہاتھ اُٹھانا کسی جگہ کا انصاف اور اخلاق اجازت نہیں دیتا۔ لیکن کشمیر کے اندر تصویر کا یہ انتہائی تشویشناک پہلو یہ ہے سرکار کی طرف سے ایسے آفیسروں کی حوصلہ افزائی کروائی جاتی ہے جو ظالم اور رشوت خور ہوتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کے جذبات بھڑکیں اور ایمرجنسی کا واسطہ دے کر ہندوستان کو لوٹا جائے آگے چلکر شری رشی کمار نے کہا کہ ہر جگہ اور ہر موقعہ پر یہ ڈھنڈورہ پیٹا جاتا ہے کہ ریاست کا الحاق بھارت کے ساتھ اٹوٹ ہے۔ لیکن جب عمل کی باری آتی ہے تو بھارت کے الیکشن کمیشن کے دائرہ اختیار کو بھی ریاست میں بڑھانے کے مطالبہ کو کشمیر کو بھارت کے آگے فروخت کرنے سے منسوب کیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بخشی غلام محمد اور اس کے ساتھیوں کی نیت صاف نہیں وہ ریاست کو اندرونی خودمختاری کے نام پر اپنی ایک جاگیر بنانا چاہتے ہیں تاکہ وہ عوام کو پوری آزادی کے ساتھ لوٹ سکیں۔ شری کوشل نے آگے چل کر کہا کہ نیشنل کانفرنسی آج شیخ عبداللہ اور مولانا مسعودی کو غدار کہہ کر پکارتے ہیں لیکن پونچھ کے حالات کو دیکھنے کے بعد میں تو غداران سرکاری حاکموں اور کانفرنسی لیڈروں کو کہوں گا جنہوں نے عوام کا ناک میں دم کر رکھا ہے اور اپنے مظالم سے لوگوں کی ملک کیلئے وفاداری متزلزل کر رہے ہیں۔ آپ نے آگے چل کر بتایا کہ پچھلے دنوں کشمیر میں ایک تقریر کے دوران بخشی صاحب نے کہا کہ میں بھی وہی کچھ کر رہا ہوں جو شیخ عبداللہ کرنا چاہتے تھے چنانچہ تب سوال یہ ہے کہ شیخ عبداللہ کو ہی جیل میں کیوں ڈالا گیا ہے مولانا مسعودی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ مولانا مسعودی پر پاکستانی ہونے کا الزام لگانا ایک بڑی ناانصافی ہے۔ لیکن بخشی غلام محمد نے ان کی بھارت نوازی کو اپنے لئے خطرہ سمجھ کر انہیں جیل میں ڈال دیا ہے۔ کیونکہ بخشی صاحب کی ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ وہ بھارتیہ عوام کو بتائیں کہ

باقی صفحہ

گئو بدھ نرودھ سمتی کا قیام

جموں ۲ نومبر۔ گذشتہ رات کو برہمن سبھا میں جموں شہر کے معززین کی ایک میٹنگ برہمن سبھا میں ہوئی۔ جس میں شری ہری دیو برہمچاری نے اپنے بھاشن میں بتایا کہ گئو رکھشا کا مسئلہ محض مذہبی اور دھارمک ہی نہیں بلکہ بھارت باسیوں کی اقتصادیات سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے وضاحت کے ساتھ تفاصیل بیان کیں کہ گئو رکھشا کیوں ضروری ہے میٹنگ ہذا میں جموں گئو بدھ نرودھ کے لئے ایڈہاک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا سمتی کے پردھان بالاتفاق رائے ریٹائرڈ میجر انگریز سنگھ جی اور جگدیش چندر جی شاستری سکریٹری منتخب کئے گئے۔ شری رام ناتھ ایم اے ایک ممبر نامزد کرنے کے علاوہ صدر کو اختیار دیا گیا کہ وہ کمیٹی کے لئے مزید ممبران کا انتخاب خود عمل میں لائیں۔

جموں تحصیل کے کارکنوں کی میٹنگ

جموں ۲ نومبر موضع پکھیان تحصیل جموں میں پرجا پریشد کے کارکنوں کی ایک بھاری میٹنگ ہوئی جس میں کارکنوں کی پرجا پریشد کے اُدھم پور میں لگنے والے کیمپ میں شمولیت کے سلسلہ میں وچار کیا گیا۔ اس کے علاوہ میلہ جھڑی کے انتظامات کو بہتر بنانے کیلئے ایک پربندھک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ کمیٹی ہذا کے صدر پنڈت سنار چند اور شری ہیمراج سکریٹری منتخب کئے گئے۔ اور ٹھاکر بسنت سنگھ۔ ٹھاکر شمبھو سنگھ ٹھاکر بلدیو سنگھ ہیریال۔ ٹھاکر چین سنگھ مرچالی پنڈت چونی لال سنگرامپور۔ شری سیتا رام سیری پنڈتاں شری ڈھیرو رام جی کوٹ نواسی کمیٹی ہذا کے ممبران نامزد کئے گئے۔

پرجا پریشد کا ورکرز کیمپ

جموں وکشمیر پرجا پریشد کا ورکرز کیمپ اُدھم پور سے پانچ میل دور رام نگر سڑک پر موضع سمتھنی لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کیمپ ہذا کے کنوینر شری بھگت سروپ آرگنائزنگ سکریٹری پرجا پریشد انتظامات کی دیکھ بھال میں دن رات مصروف ہیں۔ کیمپ ہذا کا اُدگھاٹن شری دین دیال اُپادھیائے جنرل سکریٹری آل انڈیا جن سنگھ کریں گے۔

منڈی میں ایڈہاک کمیٹی کا قیام

پونچھ ۱۔ ۲ نومبر منڈی ضلع پونچھ میں پرجا پریشد کو آرگنائز کرنے اور تنظیم کے کام کو چلانے کے لئے ایڈہاک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ایڈہاک کمیٹی کے صدر خواجہ غلام رسول دکاندار منڈی۔ خواجہ سیس جو سکریٹری اور خواجہ غلام رسول اچگت خزانچی مقرر کئے گئے ہیں۔

(نامہ نگار)

عبدالرحمن بھلیس کے دورہ پر!

بھدرواہ ۱۔ ۲ نومبر شیخ عبدالرحمن ممبر ورکنگ کمیٹی جموں وکشمیر پرجا پریشد علاقہ بھلیس کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ علاقہ ہذا کے مختلف حصوں کا ایک ہفتہ تک دورہ کریں گے۔

(نامہ نگار)

سرکاری محکموں میں اہم ردوبدل

ایک سرکاری اعلان کے مطابق حکومت جموں وکشمیر نے مندرجہ ذیل تبادلے اور تقرریاں عمل میں لائی ہیں۔

(۱) مسٹر ایس ایم آغا کرنل بلدیو سنگھ سمیال کی جگہ ڈیولپمنٹ کمشنر بنائے گئے ہیں۔ کرنل سمیال ریٹائر ہو گئے ہیں (۲) اہلکار شو دیو سنگھ جو کہ آئی اے ایس کی تربیت کے بعد واپس آ رہے ہیں۔ جموں کے سٹلمنٹ کمشنر بنائے گئے ہیں (۳) سرینگر کے ڈپٹی کمشنر آغا ناصر علی کو کشمیر میں کمشنر کے عہدہ پر فائز کیا گیا ہے۔ موجودہ کمشنر آر سی رینہ کو سٹلمنٹ کمشنر کشمیر مقرر کیا گیا ہے۔ (۴) خواجہ عبدالرشید آئی اے ایس کو پھر ایکسائز ٹیکسیشن کمشنر کے عہدہ پر فائز کیا گیا ہے اور مرزا نورالدین اپنے اپنے سابقہ عہدہ پر ڈپٹی ایکسائز کمشنر مقرر کئے گئے ہیں (۵) شری اے۔ این مرڈو کمیونٹی ڈیولپمنٹ وزراعت کے سکریٹری ہوں گے۔ جبکہ شری این کول اس محکمہ میں آفیسران اسپیشل ڈیوٹی رہیں گے۔ (۶) خواجہ نور محمد ڈیولپمنٹ سکریٹری (۷) اور حکیم غلام صفدر سیکریٹری محکمہ انڈسٹریز وکامرس (۸) شری ہرام شرما کو شری رام لال ناگپال کی جگہ ہوم سیکریٹری بنایا گیا ہے۔ اور شری ناگپال ہیلتھ سکریٹری کے عہدہ پر فائز کئے گئے ہیں۔ (۹) خواجہ غلام محمد ایجوکیشن سکریٹری (۱۰) شری غلام حسن میر جنرل مینیجر گورنمنٹ وولن ملز سرینگر مقرر کئے گئے ہیں۔ (۱۱) پرنسپل اکاونٹس ٹریننگ سکول کا ایک نیا عہدہ بنایا گیا ہے اور میر حبیب اللہ کاملی کو اسی عہدہ پر فائز کیا گیا ہے۔

ڈپٹی کمشنروں کے تبادلے

(۱۲) شری بھارت بھوشن ڈپٹی کمشنر اننت ناگ کو جموں میں ڈپٹی کمشنر مقرر کیا گیا ہے جبکہ جموں کے ڈپٹی کمشنر خواجہ محمد رجب کو سرینگر کا ڈپٹی کمشنر بنایا گیا ہے۔

(۱۳) شری گھنشیام ڈپٹی کمشنر کٹھوعہ کو اننت ناگ میں ڈپٹی کمشنر بنایا گیا ہے۔

(۱۴) ٹھاکر سہدیو سنگھ ڈپٹی کمشنر اُدھمپور کو پونچھ کا ڈپٹی کمشنر، اور شری انند سروپ کھنہ ڈپٹی کمشنر پونچھ کو اُدھمپور میں ڈپٹی کمشنر بنایا گیا ہے۔

(۱۵) جموں میونسپل کونسل کے ایگزیکٹو افسر سردار موہن سنگھ کو قائم مقام ڈپٹی کمشنر کٹھوعہ۔

(۱۶) سردار ادم پرکاش اسسٹنٹ کمشنر کو قائم مقام ڈپٹی کمشنر لداخ اور لداخ کے ڈپٹی کمشنر شری کاشی ناتھ کول کو ایگزیکٹو افسر سرینگر میونسپل کونسل مقرر کیا گیا ہے۔

محکمہ تعلیم میں تبادلے

شری ایس۔ ایل رینہ پرنسپل ایس۔ پی کالج کو ڈپٹی ڈائرکٹر ایجوکیشن (مرکز) کے عہدہ پر فائز کیا گیا ہے۔ جبکہ خواجہ نورالدین کو ایس۔ پی کالج کا پرنسپل بنایا گیا ہے۔ مسٹر عبدالعزیز پرنسپل بھدرواہ کالج کو خواجہ نورالدین کی جگہ ڈپٹی ڈائرکٹر تعلیم کشمیر بنایا گیا ہے۔ جموں کے ڈپٹی ڈائرکٹر تعلیم کوتوال خان سالم کو بھدرواہ کالج کا پرنسپل مقرر کیا گیا ہے۔ اور سردار مہندر سنگھ پرنسپل ٹیچرز ٹریننگ کالج کو ڈپٹی ڈائرکٹر جموں بنایا گیا ہے۔ ٹیچرز ٹریننگ کالج کے پرنسپل کا تقرر بعد میں عمل میں لایا جائے گا۔

سندربنی میں کارکنوں کی میٹنگ

سندربنی ۳۱ اکتوبر۔ آج یہاں پرجا پریشد کے کارکنان کی ایک میٹنگ کو خطاب کرتے ہوئے سردار بچن سنگھ پنچھی اور ڈاکٹر وید پرکاش گپتا ممبران ورکنگ کمیٹی پرجا پریشد نے کہا کہ ۱۹۵۳ء سے لے کر آج تک پرجا پریشد نے دیش بھگتی کے تقاضوں کے پیش نظر بخشی غلام محمد اور اس کی پارٹی کو کھلا وقت دیا کہ وہ ملک کی ایکتا کے راستہ میں حائل شدہ رکاوٹوں کو دور کر کے ریاستی عوام کو بھی بھارتیہ جمہوریت کے ڈھانچہ کی بنیادی پالیسی جس سے باقی حصوں کے عوام مستفید ہو رہے ہیں۔ مستفید ہونے کا موقع مہیا کریں اور ریاست میں مستحکم بنیادوں پر اقتصادی و معاشی طور پر فلاحی سماج قائم کرنے کا جتن کریں۔ لیکن اس لمبے عرصہ کا جو تجربہ آج ہمارے سامنے ہے اُس سے یہ صاف دکھائی دیتا ہے کہ بخشی سرکار ان بنیادی نظریات اور دیش کی ایکتا کے راستے پر زیادہ سے زیادہ پیچیدگیاں اور اُلجھنیں پیدا کر کے آمرانہ ذہنیت کو بڑھاوا دینے میں مشغول ہے۔ غیر جانبدار و قابل انتظامیہ اور آزاد عدلیہ کی قائمی کے جمہوری مطالبوں کو اندرونی آزادی کی آڑ لے کر کچلنا اور غیر جانبدار الیکشنوں کے اصول کو ختم کرنا ہمارے سرکار کا نظریہ بن گیا ہے ان حالات میں دیش کے ویروں کے خون کو رائیگاں جاتا دیکھ کر پرجا پریشد نے یہ طے کیا ہے کہ اب اس قسم کی وطن دشمنی اور عوام دشمنی کو زیادہ دیر نہیں چلنے دیا جائے گا۔ خواہ اس دھاندلی کے خاتمہ کے لئے کتنی بھی قربانیاں کیوں نہ دینی پڑیں اس مرحلہ پر کارکن ہی کسی تحریک یا جدوجہد کی روح ہوتے ہیں۔ ہمارا یہ دعوی ہے کہ عام جنتا آج بھی پرجا پریشد کے ساتھ ہے کارکن کمربستہ ہو کر نکل آئیں اور یہ تہیہ کر لیں کہ جب تک ریاست کو بھارت کے دوسرے صوبوں کی سطح پر نہیں لایا جاتا۔ اور جب تک ریاستی جنتا کو بھی باقی ملک کے شہریوں کی طرح کے حقوق مہیا نہیں ہوتے ہمارے لئے جینا حرام ہے تو یقیناً کامیابی ہمارے قدم چومیگی۔ علاوہ ازیں تمام تنظیمی ہدایات دینے کے بعد ایک ایڈہاک کمیٹی کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔ فیصلہ ہوا کہ شہدی دن پر دو دن کا ورکرز کیمپ لگایا جائے۔

پردھان:۔ ڈاکٹر کرشن لال۔
اُپ پردھان:۔ شری چتر رام جی۔
سکریٹری:۔ شری چونی لال جی۔
جائنٹ سکریٹری:۔ شری بدن لال جی۔
خزانچی:۔ شری میلا رام جی۔

سابق صدر مرزا لندن پہنچ گئے

لندن ۱۔ ۴ نومبر۔ پاکستان کے سابق صدر میجر جنرل مرزا کل اپنی بیگم کے ہمراہ یہاں پہنچ گئے۔ جب وہ ہوائی جہاز سے اُترے تو اخباری نمائندوں نے انہیں گھیر لیا۔ لیکن انہوں نے کسی سوال کا جواب

ج م

اُدھم پور میں گئو بدھ نرودھ سمتی!

اُدھم پور ۱۔ یکم نومبر۔ آج یہاں معزز شہریاروں کی ایک میٹنگ کنور گئو بدھ نرودھ سمتی ڈاکٹر ادم پرکاش جی کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں اُدھم پور گئو بدھ نرودھ سمتی کے پردھان شری پران ناتھ جی۔ اُپ پردھان شری ادم پرکاش جی سکریٹری شری شو لال اور ڈاکٹر گوری شنکر جی جائنٹ سکریٹری چنے گئے۔ پردھان سمتی عنقریب اپنی ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کا اعلان کریں گے۔

جموں میں نئے اخبارات کا اجراء

جموں ۱۔ ۳ نومبر۔ سکریٹری جموں سٹی نیشنل کانفرنس شری جگدیش کھڈا کے "جموں پترکا" کے علاوہ ایک اور نئے ہفتہ وار اخبار کا اجراء شری ہربنس لال سونی ہوٹل والے نے کیا ہے۔ شری سونی شراب کی سپلائی و ٹھیکیداری ڈاک بنگلہ کرنے کے علاوہ پچھلے کچھ عرصہ سے نیشنل کانفرنس کے سرگرم ڈیلی گیٹ بھی بنے ہوئے ہیں۔ اور گذشتہ سال وزیر اعظم بخشی غلام محمد کے گلے میں آپ نے سونے کی زنجیر اور پونڈوں کا ہار بھی ڈالا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ نیشنل کانفرنس کے کچھ اور بھی کارکن اخبارات نکالنے والے ہیں۔ جن میں بھنگیوں کے لیڈر شری اللہ راسی۔ شری شریف دزری مَمّو دھوبی، بکتا چمار۔ شری راجچند ٹھیکیدار لکڑ جنگ سنگھ آف بھور کیمپ۔ شری ایسرج لال ٹانگہ والا اور دلیراج آرے والے کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

عوام میں اس بات پر حیرانگی کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ ان ہائی کوالیفائیڈ جرنلسٹوں یعنی "پائے کے لکھاڑیوں" کے نام ایڈیٹر۔ پرنٹر۔ پبلشر کے ڈیکلریشن کیسے منظور ہو رہے ہیں جبکہ خود اپنی قلم سے لکھنے والوں کو نہ صرف ڈیکلریشن دینے میں ٹال مٹول سے کام لیا جا رہا ہے بلکہ ایک عرصہ سے چل رہے اخبارات کا گلا گھونٹنے کے منصوبے بھی باندھے جا رہے ہیں۔

تارا سنگھ کے خلاف دعویٰ

جموں ۱۔ ۲ نومبر۔ مہنت سنتوداس جی گوبلی بروالے نے "تارا سنگھ شتابت" کے خلاف ہتک عزت کا دعوی دائر کیا ہے۔ جس کی تاریخ پیشی ۸ نومبر مقرر ہوئی ہے۔ یاد رہے کہ مہنت مذکور نے حال ہی میں روٹ پرمٹ کی حمایت میں ایک پوسٹر نکالا ہے جس میں روٹ پرمٹ سسٹم کو ختم کرنے کا مطالبہ کرنے والوں کے ساتھ ساتھ مہنت جی کے خلاف بھی الزامات لگائے گئے ہیں۔

ج م

دینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد وہ اپنی جائے رہائش چلے گئے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے نو ڈکٹیٹر جنرل ایوب نے صدر مرزا کو جلاوطن کر دیا۔

بسوہلی میں گندگی کے ڈھیر

قصبہ بسوہلی میں ہر طرف گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں صفائی کی حالت کو دیکھکر ایسے معلوم پڑتا ہے جیسے صفائی کے انتظامات کو دیکھنے کے لئے یہاں کوئی ادارہ نہیں ہے۔ در حقیقتاً بات بھی ایسی ہے کیونکہ عوام کی نمائندہ میونسپل کمیٹی کا جس طور مذاق اڑاکر بعد میں اسے توڑ دیا گیا۔ ریاستی حکمرانوں کے غیر جمہوری کارناموں کی یہ بھی ایک دردناک داستان ہے جبکہ کمیٹی ہذا کو توڑے ہوئے ایک لمبا عرصہ ہو چکا ہے اور قصبہ کی ترقی تو ایک طرف رہی دن بدن گندگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہماری ریاستی سرکار سے التماس ہے کہ بسوہلی قصبہ کے عوام کی بہتری کو ملحوظ خاطر رکھ کر ٹاؤن ایریا کمیٹی کے انتخابات فوری طور پر کروائے جائیں۔ اور دریں اثناء قصبہ میں صفائی کے لئے ذمہ دار اشخاص کو ہدایت کی جائے کہ وہ لوگوں کی صحت کی خاطر گندگی کے ڈھیروں کو اٹھوانے کا پربندھ کریں۔

(جگدیش شرما بسوہلی)

بڑھتی ہوئی غنڈہ گردی!

یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ جیسا راجہ ہوگا ویسی پرجا بنتی چلی جائے گی۔ یہ بات الگ ہے کہ زمانہ کی تبدیلی سے آج ایک کی بجائے ہمارے ہاں کچھ زیادہ درجن بن چکے لیکن پھر بھی اس بات کو جھٹلایا نہیں جا سکتا کہ جیسا حکومت کرنے والوں کا ہوگا۔ ویسا ہی عوام کا بھی بنتا چلا جائے گا۔ آج یہ بات تو واضح ہے کہ حکومت جن لوگوں کے ہاتھ میں آئی ہے اُن میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو بدچلن اور پرلے درجے کے غنڈے رہے ہیں۔ اور حکومت کے نشہ نے اُنہیں اور بھی اندھا کر رکھا ہے۔ وہ سماج کی مریاداؤں کو بھول چکے ہیں۔ اور اخلاقی تقاضوں کو خیرباد کہکر زندگی کے ہر پہلو میں وحشت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ جس کا قدرتی اثر عام لوگوں کے چلن پر پڑ رہا ہے۔ نتیجہ کے طور پر آئے دن بدچلنی اور شرمناک قسم کی بداخلاقی کے دردناک واقعات سامنے آ رہے ہیں۔ مفصلات کو چھوڑ کر جموں شہر کو ہی لے لیا جائے شریف عورتوں کا بازاروں اور گلیوں سے گزرنا تنگ محال ہو رہا ہے غنڈے جگہ جگہ مجمعے اور سڑکوں کے چوکوں میں کھڑے رہتے ہیں سکول و کالج آنے جانے والی لڑکیوں کے ساتھ نہ صرف چھیڑ خانی کی جاتی ہے۔ بلکہ آوازے کسے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ [illegible] اور گلیوں میں کھلے بندوں شراب [illegible] ہے۔ یہاں شرابیئے نشہ میں بد[illegible] وہ گزرنے والی عورتوں سے چھیڑ خانی [illegible] ہیں۔ ان حالات میں حکمرانوں سے ہیں کیونکہ اُن کے سامنے اخلاق کی باتیں کرنا بھینس کے سامنے بین بجانے کے مترادف سمجھتے ہیں۔ بلکہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس خواجہ سیف الدین صاحب جن کے کریکٹر کی بلندی کی بہت باتیں سنائی دیتی ہیں سے ہماری التماس ہے کہ وہ کم از کم راہ چلتی عورتوں اور کالجوں و سکولوں میں جانے والی لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ خانی کرنے والے غنڈوں کی باز پرس کے لئے اپنے ماتحت آفیسروں کو خاص ہدایات جاری کریں۔

اور شراب کے نشہ میں بدمست ہو کر گلی محلوں اور بازاروں میں بیہودگی کا مظاہرہ کرنے والوں کے کان کھینچنے کا مناسب انتظام کروائیں۔

قابل توجہ محکمہ پبلک ورکس

جموں تا گرلوتہ سڑک کی ناگفتہ بہ حالت کی طرف پہلے بھی تحریری و زبانی محکمہ پبلک ورکس کے حاکموں کی توجہ کئی بار دلائی جا چکی ہے یہاں تک کہ منسٹر متعلقہ شری جونی لال کوتوال نے اس سڑک کی ناگفتہ بہ حالت کو خود دیکھنے کے بعد لوگوں کی تکالیف کو محسوس کیا تھا مگر حیرانگی کی بات ہے کہ سڑک ہذا کی حالت کو سدھارنے کے لئے ابھی تک کوئی عملی قدم نہیں اُٹھا ہے اور نہ ہی کوئی مزدور کام کرتا دکھائی دیتا ہے۔ حالانکہ یہ سنتے ہیں کہ سڑک ہذا کی مرمت کرنے کے لئے ماہوار ملازم بھی رکھے گئے ہیں۔

محکمہ پبلک ورکس کے خداوندان کرم سے التماس ہے کہ وہ علاقہ ہذا کے لوگوں کی مشکلات کی طرف بھی دھیان دیں۔

پبلک علاقہ کنڈی۔ تحصیل جموں

چھٹا نزد بھور کیمپ کی چوری کا سُراغ مل گیا

موضع چھٹا نزد بھور کیمپ [illegible] دنوں شری بہاری لال کی چوری ہو گئی تھی [illegible] جاتا تھا کہ ہزاروں روپیہ کی کیش رقم چوری ہو گئی تھی۔ [illegible] چوری کی پہلے تفتیش تھانہ ستواری نے شروع کی۔ لیکن اثر و رسوخ کے چالاں نے تفتیش کنندگان کو سُراغ لگانے میں کامیابی حاصل نہیں ہونے دی۔ بلکہ ایک اطلاع کے مطابق تھانہ ستواری کے تفتیشی ہیڈ کانسٹیبل نے اس معاملہ کو محض جھوٹ ظاہر کر کے چوری خرد برد کرنی شروع کر دی۔ جس کے بارہ میں سپرنٹنڈنٹ پولیس شری زتشی کے نوٹس میں لایا گیا۔ وہ خود موقع پر گئے اور تفتیش کی ناتسلی بخش حالت کا جائزہ لیا آخر تفتیش سپیشل طور پر سردار گوربخش سنگھ سب انسپکٹر کے سپرد ہوئی۔ سردار صاحب بمع ہیڈ کانسٹیبل کرتار سنگھ و دوسرے عملے نے اس واردات کی جانفشانی سے تفتیش کی۔ چنانچہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ مکمل سُراغ لگانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور چوری کی رقم کا ایک حصہ مسمی گوردا[illegible] موضع رورہی سے برآمد بھی ہو چکا ہے۔ گروہ کا مکمل سُراغ مل چکا ہے۔ یاد رہے کہ عرصہ دراز سے بھور کیمپ کے ارد گرد ڈاکوؤں کا ایک گروہ قائم ہو چکا تھا اور کئی وارداتیں ہو چکی ہیں۔ اس گروہ کے سُراغ لگنے سے سب انکشافات منظر عام پر آجانے یقینی ہیں۔

میڈیکل آفیسر اُودھم پور کی فرعونیت

جب سے ڈاکٹر سیٹھی کو اُودھم پور ہسپتال میں تعینات کیا گیا ہے اُن کے خلاف طرح طرح کی شکایتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور مریض سخت تنگ ہو رہے ہیں۔ اول تو ڈاکٹر موصوف ہسپتال میں آتے ہی بہت کم ہیں اگر آتے بھی ہیں تو برسر اقتدار لوگوں کے خاص خاص مریضوں کو دیکھ کر چلے جاتے ہیں۔ غریبوں کو ہسپتال ہذا میں دوائی تک نہیں مل رہی ہے۔ اس کے برعکس کانفرنسی کھڑپنچوں کو گھروں میں دوائیاں سپلائی کر کے اخباروں میں اپنی تعریفیں لکھوا لیتے ہیں۔

چند دن ہوئے ایک آدمی ہسپتال کے نزدیک مرا ہوا پایا گیا کہا جاتا ہے کہ اس مریض کو ڈاکٹر نے ہسپتال میں داخل نہیں کیا چنانچہ اُس کی کس مپرسی کی حالت میں موت واقع ہو گئی۔ ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ اس واقعہ کی تحقیقات کروائی جائے۔ اور ڈاکٹر مذکور کی جگہ کسی انسانیت کے لئے ہمدردی رکھنے والے شخص کو مقرر کیا جاوے۔

(جے لال اودھم پور)

اندھیر نگری چوپٹ راجہ!

جموں میں دماغی بیماریوں کے علاج کے لئے تربیت یافتہ ڈاکٹر تو عرصہ تین چار سال سے یہاں پر تعینات کیا گیا ہے مگر دماغی بیماریوں کے مریضوں کے علاج کے لئے ہسپتال کوئی نہیں۔ اور نہ ہی ضروری دوائیاں و سامان وغیرہ رکھا گیا ہے۔ چنانچہ جب کوئی مریض آتا ہے تو اُسے بھیڑ بکری کی طرح ہسپتال کے کسی کمرہ میں بند کر دیا جاتا ہے۔ جہاں مریض کی صحت یابی کا کوئی امکان نہیں ہو سکتا۔ حیرانگی اس بات کی ہے کہ جب تربیت یافتہ ڈاکٹر تو رکھا گیا ہے لیکن اتنا لمبا عرصہ گزر جانے کے باوجود ضروری سامان اور سٹاف کیوں مہیا نہیں کیا جا رہا ہے حالانکہ دوسری بیماریوں کا علاج کرانے کے لئے ہسپتال سے باہر بھی وید اور ڈاکٹر میسر آ سکتے ہیں۔ لیکن دماغی بیماریوں کے علاج کے لئے ہسپتال کے باہر بھی کوئی ایسا حکیم یا ڈاکٹر نہیں یہاں سے لوگ دماغی بیماریوں کا علاج کروا سکیں۔

حکمرانوں سے التماس ہے کہ وہ ذرا ہوش سے کام لیں کہ جب ڈاکٹر رکھ دیا ہے تو پھر دماغی بیماریوں کے علاج کے لئے دوسری ضروریات کو بھی مہیا کیا جائے ورنہ ڈاکٹر رکھنے کا کیا فائدہ ہے؟

شری ارشی کمار کوشل کی تقریر

(بقیہ صفحہ ۵ سے آگے)

کہ اُن کے سوائے ریاست میں ہندوستان کا کوئی دوسرا ہمدرد نہیں۔ لیکن بخشی صاحب حقیقت میں کیا ہیں یہ خود ہی تھیلے سے باہر آنے لگ گئی ہے پچھلے دنوں پرجا کانفرنس میں سرینگر میں ہندو [illegible] نے بھیجا تھا اور ایکی کے اندر اور پرائیویٹ طور پر جن خیالات [illegible] اُن سے یہ [illegible] ہو جانا چاہئے کہ بخشی صاحب کیا ہیں۔ آپ نے کہا کہ جو لوگ ایک شخص کو اپنا چیف منسٹر کہکر دوسرے ہی دن [illegible] نہ رکھ سکتے ہیں [illegible] آخر میں شری کوشل نے کہا کہ اس وقت ریاست میں جو حالات پیدا ہو رہے ہیں [illegible] ضرورت ہے۔ چنانچہ عوام عمل کے لئے تیار ہو جائیں [illegible] نعرہ ایک ودھان ایک [illegible] ہم سے دور [illegible]

شری رشی کمار کوشل

ضلع پونچھ کے عوام کی کراہٹیں

ضلع پونچھ کے ہفت روزہ دورہ کے بعد جنرل سیکرٹری پرجا پریشد شری رشی کمار کوشل نے اپنے دورہ کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا ہے :-

ضلع پونچھ کے علاقہ جات سورن کوٹ، پونچھ اور مینڈھر کی خوبصورتی وادی کشمیر کے ہم پایہ ہے لیکن جہاں وادی کشمیر پر کروڑوں روپیہ اُس کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کرنے کے لئے خرچ کیا جا رہا ہے وہاں اس خوبصورت خطہ کو نہ صرف یکسر نظر انداز کیا جا رہا ہے بلکہ وہاں کے حکام اسے ویرانے میں بدلنے میں مصروف ہیں۔ یوں تو ساری ریاست میں ہی حکومت کا وجود غنڈہ گردی، کرپشن، دھاندلی اور خویش پروری پر منحصر ہے۔ لیکن اس ضلع میں تو حالات انتہائی دگرگوں ہیں۔ ضلع کا ڈپٹی کمشنر وہاں کے چند دھن دشمن لوگوں کے ہاتھ کٹھ پتلی بنا ہوا ہے۔ چودھری قسم کے نیشنل کانفرنسی کھڑپنچوں نے وہاں کی ایڈمنسٹریشن کو اپنی انگلیوں پر نچانا اپنا شیوہ بنا رکھا ہے۔ ڈویلپمنٹ کے لئے بھیجا گیا روپیہ حکام اور نیشنل کانفرنسی کھڑپنچ آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں۔ دریائے پونچھ پر پونچھ شہر کے پاس ہی ایک پُل کے پائے پر جس پر بظاہر نظر آتا ہے کہ مشکل سے پانچ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہوگا۔ ساٹھ ہزار روپیہ خزانہ عامرہ سے نکال کر اس پر خرچ ظاہر کیا گیا ہے۔ عبدالسلام نام کا ایک انجنیئر جسے حال ہی میں وہاں سے تبدیل کیا گیا ہے لاکھوں روپیہ وہاں سے جمع کر کے لایا ہے۔ لوگوں نے بتایا ہے کہ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کا ایک اوورسیئر جو آج سے صرف کچھ سال پہلے ایک مفلس قسم کا آدمی تھا، آج لاکھوں روپیہ کا مالک ہے۔ پاکستانی ملٹری کو پ سے پہلے ضلع پونچھ میں سمگلنگ زوروں پر رہی ہے اور اس کاروبار میں ضلع کے بڑے بڑے حکام کا ہاتھ بتایا جاتا ہے۔ اس تمام صورت حالات سے وہاں کے لوگ سخت تنگ ہیں۔ ڈپٹی کمشنر اور دوسرے راشی بدمزاج اور عوام دشمن حکام سے نجات حاصل کرنے کے لئے بر سر پیکار ہیں۔

راجوری تا پونچھ سڑک

جموں سے راجوری تک سڑک کی حالت قدرے بہتر ہے۔ لیکن راجوری تا پونچھ لاری روڈ کو "مغل روڈ" سے کسی طور بھی کم نہیں کہا جا سکتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ متعلقہ حکام اس طرف متوجہ ہوں اور سڑک کو سدھارنے کا کام جلدی اپنے ہاتھوں میں لیں۔ پونچھ سے مینڈھر ایک سڑک نکالی گئی ہے لیکن سڑک کی حالت کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ تیرہ میل کی یہ مسافت ایک اچھی لاری میں ڈیڑھ گھنٹہ سے پہلے کسی صورت میں طے نہیں ہو سکتی۔ ترقی اور بہبودی کا رونا رونے والی سرکار کے منہ پر

پونچھ مینڈھر سڑک ایک بدنما دھبہ ہے!

پونچھ شہر

پونچھ شہر ضلع کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس شہر کی خوبصورتی کے پایہ کا کوئی قصبہ کم از کم مجھے اپنی ریاست میں نظر نہیں آیا۔ شہر کی بلند بانگ عمارتوں کو دیکھ کر پرانے راجگان کی عقل و فہم کی داد دینی پڑتی ہے۔ لیکن موجودہ سرکار ان سرکاری عمارتوں کو کھنڈرات میں بدلنے میں مصروف ہے۔ اگر ان عمارتوں پر سرکار ایک قلیل رقم خرچ کرنے کا قصد کرے تو پونچھ میں کالج کی بلڈنگ کا مسئلہ و دیگر دفاتر کی بحالی اور وہاں کے سرکاری ملازمین کو رہائش میں جو دقتیں پیش آتی ہیں، ان کا حل بخوبی ہو سکتا ہے۔ نگر کی میونسپلٹی کے ممبران کو نامزد ہوئے اٹھارہ سال سے اوپر کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اور موجودہ میونسپلٹی پونچھ کے جنت کو جہنم میں بدلنے کا موجب بن رہی ہے۔ نگر کے پاس دریائے پونچھ پر پُل کی مفقودگی پونچھ کے لوگوں کے مصائب میں اضافہ کر رہی ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے کلائی کے پُل کی تعمیر کا واسطہ دے کر اس پُل کی اہمیت کو کسی طور بھی نظر انداز کرنے کی کوشش کرنا پونچھ کے ساتھ غداری کے مترادف ہے۔ پونچھ نگر میں آج سے پچیس سال پہلے سے بجلی کا پربندھ ہے لیکن ان دنوں اس لوک راج میں پونچھ نگر کی بجلی کے قمقمے یوں نظر آتے ہیں جیسے قبرستان پر دیئے ٹمٹما رہے ہوں!

پونچھ میں بھوک کا ننگا ناچ

پونچھ کا سرسبز و شاداب علاقہ جو اناج پیدا کرنے میں لاثانی تھا، پچھلے سالوں سے قحط کا شکار ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اور اس سال تو نوبت یہاں تک پہنچی کہ پونچھ خاص اور نواحی دیہات کے لوگوں کو سوا روپیہ سیر مکئی کا آٹا اور ایک روپیہ سیر چاول بھی کھانے کو میسر نہ آ سکا۔ بعض لوگوں نے جنگلی گھاس پھوس کھا کر زندگی کے دن پورے کئے اور بخشی غلام محمد کے سوشلسٹ نظام میں اُن کے لاڈلے ڈپٹی کمشنر کے سائے تلے منڈی کے لوگ تیرہ آنہ فی سیر نمک کے لئے ترستے رہے۔

منڈی کی اُجڑتی آبادی

منڈی کا چھوٹا سا قصبہ ایک نالے کے کنارے فلک بوس پہاڑ کے عین عقب میں بسا ہے۔ ایک طرف اس قصبہ کو یہ نالہ بُرد کرتا چلا جا رہا ہے، دوسری طرف پہاڑ کی بڑی بڑی چٹانیں گر کر اس کی آبادی کو ختم کر رہی ہیں۔ اب تک کئی گھر اس پہاڑ کی نذر ہو چکے ہیں۔ اور لوگ ہر وقت اپنے کو یم راج کے منہ میں سمجھتے ہیں۔ وزیر اعظم بخشی غلام محمد پانچ سال ہوئے منڈی میں وارد ہوئے تھے۔ اور انہوں نے ان لوگوں سے وعدہ کیا تھا کہ اس ساری آبادی کو دوسری جگہ منتقل کر دیا جائے گا۔ لیکن یہ وعدہ ایفا ہونے کو نہیں آ رہا۔ ان لوگوں نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اگر انہیں کچھ رقم برائے تعمیرات مکان دی جائے تو وہ زمینداروں سے زمین حاصل کر کے وہاں منتقل ہو جائیں گے۔ منڈی کی آبادی کو لقمۂ اجل ہونے سے بچانے کی خاطر اس طرف توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔

قرضہ کی ادائیگی اور مالیہ کی معافی

سابقہ جنرل انتخابات کے دنوں میں عوام میں قرضے کے فارم تقسیم کئے گئے۔ ان قرضہ کے فارموں کو حاصل کرنے کے لئے ۲۵-۲۵ روپیہ ایک فارم پر لوگوں کا اُٹھ گیا۔ لیکن اب تک یہ قرضہ تقسیم نہ ہونے سے سرکار کے خلاف بدظنی بڑھ رہی ہے۔ اسی طرح پچھلے دنوں ممبران اسمبلی نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے یہ اعلان کیا کہ مالیہ معاف کر دیا گیا ہے۔ لیکن اب مالیہ وصولی کی مہم چنگیز خان کی یلغار کی طرح ضلع پونچھ میں شروع ہے جس سے لوگ کانپ اُٹھے ہیں اور اپنی سرکار کے نمائندوں کی جان کو رو رہے ہیں۔

ڈیری پتن پر پُل

سندربنی تا نوشہرہ براستہ ڈیری پتن ٹریفک بند ہونے سے علاقہ کے لوگوں کو سخت تکلیف ہے۔ اور یہ سڑک بند ہونے کی وجہ ڈیری پتن پر پُل کی عدم موجودگی ہے۔ علاقہ کے لوگوں کی مشکلات کا احساس کرتے ہوئے سرکار کو چاہئیے کہ ڈیری پتن پر پُل کی تعمیر کو عملی شکل دی جائے تاکہ وہ سڑک ٹریفک کے لئے کارآمد ہو سکے۔

ممبران اسمبلیوں کی فرقہ پرستی

نیشنل کانفرنس کے ممبران اسمبلی لوگوں میں اتحاد اور قوم پرستی کا جذبہ پیدا کرنے کی بجائے حاکموں کے ساتھ مل کر لوٹ کھسوٹ میں مصروف رہتے ہیں۔ اور بدترین قسم کی فرقہ پرستی پیدا کرنا ان کا شیوہ ہے۔ اس تعلق میں راجوری کا ممبر اسمبلی پیش پیش ہے۔ پچھلے دنوں اس کی زہر آلودہ فرقہ وارانہ تقاریر سے ضلع پونچھ کی فضا مکدر ہو گئی تھی۔ لیکن وہاں کی قوم پرور اور ہندوستان نواز طاقتوں نے، جن میں نیشنل کانفرنسیوں کی بھی ایک خاص تعداد شامل ہے، تحمل مزاجی اور بردباری کا ثبوت دے کر خرمن امن میں آگ لگنے سے ملک کو بچا لیا۔ باوجود اس بات کے کہ اس ممبر اسمبلی کی ہندو مسلم کش پالیسی سے وہاں کے عوام بیدار ہیں۔ لیکن یہ راجوری میں اپنے آپ کو بخشی صاحب کا واحد نمائندہ بتا کر آج بھی وہاں کی فضا کو مکدر کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں اُٹھا رکھ رہا ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اپنی ان کرتوتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے عوام میں بخشی غلام محمد اور بخشی عبدالرشید گروپ کو ہوا دی جا رہی ہے۔ اور یہ اپنے آپ کو بخشی عبدالرشید کا حامی کہہ کر پرائم منسٹر کا پیروکار بتاتا ہے۔

میں نے اپنے اس تمام دورہ میں محسوس کیا ہے کہ ضلع پونچھ راجوری کے عوام حکومت سے سخت نالاں ہیں۔ اور اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے پرجا پریشد میں جوق درجوق شامل ہو رہے ہیں۔ ضلع راجوری پونچھ کا سنجیدہ مسلم طبقہ ہندوستان سے کلیتاً الحاق کو اپنی تمامتر تکالیف کو دُور کرنے کا موجب سمجھتا ہے۔

سانبہ میں چاول نایاب

سانبہ سے اس امر کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ سانبہ اور دیگر علاقہ جات میں چاول بالکل نایاب ہوتے جا رہے ہیں اور ملکی قسم کے چاول بھی چالیس اور پچاس روپے فی من فروخت ہو رہے ہیں جس سے عوام میں شدید بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ پرجا پریشد سانبہ اس سلسلہ میں [illegible]

باجلاس شری تلک راج صاحب اتری

منصف درجہ اوّل بسوہلی

سنت رام ولد گوری، رہنسراج ولد سنت رام اقوام براہمن سکنہ بلاور تحصیل بسوہلی۔ مدعیان

بنام

شنکر ولد نانکو قوم جہانشہ سکنہ بلاور حال کنسٹیبل پولیس تھانہ زنجیر گوتو لیونو۔ مدعا علیہ

دعوےٰ ۱۱۵ روپیہ بروئے بہی

اشتہار بمراد ۲ گاہی مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ صدر میں مدعا علیہ کو بذریعہ سمن طلب کیا گیا۔ مگر اُس کی تعمیل نہیں ہوئی ہے۔ مدعیان نے درخواست معہ بیان حلفی پیش کی ہے کہ مدعا علیہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ جس کی تعمیل بطریق معمولی ہونی مشکل ہے لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۱۱/۵۸ ۲۱ حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ کرے ورنہ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ آج بہ ثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔ بتاریخ ۲۹ ۱۰/۵۸

(مہر و دستخط حاکم مذکور)



30 پیسے ۔ سالانہ چندہ 15/-
جلد نمبر 1 ۔ بروز ویروار 16 فروری 1978 ، شمارہ نمبر 6

ریاست کے کوآپریٹو اداروں میں ایک کروڑ روپے کا غبن!

بڑے بڑے کانگریسی ممبر ہیرپھیر میں ماخوذ پائے گئے!

جموں :: ریاست کے مختلف کوآپریٹو اداروں میں ایک کروڑ روپے سے زائد غبن ہوا ہے اس کا اعتراف سرکاری طور پر کیا گیا ہے غبن کے لئے ۱۳۱ کوآپریٹو اداروں کے خلاف تحقیقات کا حکم دیا گیا ہے لیکن اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جو لوگ غبن اور ہیرپھیر کے کیسوں میں ماخوذ ہیں وہ لوگ بھاگ بھاگ کر حکمران پارٹی میں جمع ہو رہے ہیں۔ چنانچہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ نیشنل کانفرنس حکمران بھی وہی حربے اپنانے لگے ہیں جو کانگریسی حکمران ۲۵ سالوں تک اپناتے رہے ہیں انہوں نے بھی کوآپریٹو تحریک کو اپنے رحم و کرم پر چھوڑنے کی بجائے اسے حکمران پارٹی کا لونڈی کا ادارہ بنا دیا ہے جس کے اعلیٰ عہدوں پر قبضہ ہو رہا ہے جو انہیں اپنے ذاتی مفادات کے لئے استعمال کرتے ہیں اکثر لوگوں کا کہنا ہے کہ یہی لوگ جنہوں نے (باقی پر)

سادہ زندگی اور بلند خیال کے مالک شری دین دیال جی لالچ اور گھمنڈ سے پرے تھے

دین دیال جی کی برسی پر اُن کے قتل کی نئے سرے سے جانچ کا مطالبہ!

جموں :: ملک کے دوسرے حصوں کی طرح جموں میں بھی ۱۱ فروری کو شری دین دیال اپادھیائے کی دسویں برسی منائی گئی بطور رکیہ پنڈت دین دیال اپادھیائے کی یاد میں ڈوگرہ ہال کے نواس استھان پر ایک سادہ مگر سنجیدہ تقریب منعقد ہوئی جس میں جموں ہوا۔ جہاں آتما کی شانتی کے لئے پرارتھنا اور انہیں شردھانجلیاں بھینٹ کی گئیں۔ اس موقع پر مانگ کی گئی کہ شری دین دیال اپادھیائے کی ہتیا جن پراسرار حالات میں ہوئی اس پر سے پردہ اُٹھانے کے لئے شری اپادھیائے کے قتل کی دوبارہ انکوائری کروائی جائے۔ شردھانجلی پیش کرتے ہوئے شری دین دیال اپادھیائے کے پیروکار کہنے والوں سے کہا کہ وہ شری دین دیال جی کے آدرشوں سے پرے جا رہے ہیں ...

ڈاکٹر ... نے اس بات پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ ہم نے ابھی تک شری اپادھیائے کی کوئی یادگار قائم نہیں کی ہے ... اور جموں کے کاز کے لئے اپنا سب کچھ نچھاور کر دیا ... انہوں نے کہا کہ جہاں نیتاؤں کے تئیں اپنے فرض کو بھول جانے کے لئے ... (باقی صفحہ پر)

سرکاری کنٹرول میں کام کرنے والے صنعتی اداروں کو چھ کروڑ روپے کا خسارہ

ترقی کے دعوؤں کے باوجود گھاٹے میں مسلسل اضافہ

جموں :: ریاست جموں کشمیر میں پبلک سیکٹر میں کام کرنے والے ادارے جن پر ... کروڑ روپے سے زائد سرمایہ لگایا گیا ہے کو ۶ کروڑ روپے کے قریب خسارہ ہوا ہے سب سے زیادہ سرمایہ کاری جس پر سات کروڑ روپے ... جموں کشمیر انڈسٹریز لمیٹڈ پر کی گئی ہے اور اس سرکاری ادارہ کو تین کروڑ ... لاکھ روپے سے بھی زائد گھاٹا ہوا ہے دوسرے نمبر پر بڑا خسارہ ... جموں کشمیر انڈسٹریز لمیٹڈ ... کے کارخانے ... (باقی صفحہ پر)

جنتا پارٹی امیدوار کی حمایت میں ...

ریاستی قانون ساز کونسل کے چناؤ میں جنتا پارٹی کے جموں سے امیدوار شری ... کو وارڈ کے جنتا پارٹی امیدوار ... ووٹ کے بارے ... کیا جاتا ہے کہ جنتا پارٹی کے دو رکن ممبران اسمبلی نے اپنے ووٹوں کا استعمال شری ... کے حق میں ... کانگریس ممبران کے ... تعلقات میں اور آخر ... کے گھر پہنچ جاتے ہیں۔

مرکز کی ہدایات کے باوجود ریاستی سرکار لوک پال مقرر نہیں کرے گی!

بددیانت سیاستدانوں سے محاسبہ لینے کے سوال پر شیخ سرکار کی معنی خیز خاموشی؟؟

جموں :: مرکز کی ریاستوں کو ہدایتوں کے باوجود جموں کشمیر سرکار ریاست میں ... لوک پال کے عہدے کو ختم کرنے ... قانون پاس کرنے ... نیشنل کانفرنس کے حلقوں ... لوک پال کی تقرری ... سیاسی لیڈروں کو اس بارہ میں شدید اختلافات پائے جاتے ہیں ... لیڈروں کو کن سوالات کا جواب دینا ہوگا ... وزرا ... کے محاسبہ ... ریاست کے حکمران قانون پاس کرنا چاہتے ہیں ...

لوک پال اس لئے مقرر کرنا نہیں چاہتے کیونکہ اس سے جہاں خود موجودہ حکمرانوں کو اپنے ہی جال میں پھنسنے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے ... جموں نے ... کانفرنس کے ... موجودہ دوستی کی فضا میں ...

... ٹھاکر دھیان سنگھ سامبہ، پنچ ... لال ... ٹھاکر دھیان سنگھ بلاورٹ نے بھی شری اپادھیائے کو شردھانجلیاں بھینٹ کیں اور ان کے بتائے راستہ پر چلنے کی تلقین کی۔ جنتا پارٹی لیجسلیچر پارٹی کے ڈپٹی لیڈر شری ... کمار کوشل نے اس موقع پر اپنے دلوں کو ٹٹولنے اور اس بات کا جائزہ لینے کی تلقین کی کہ ہم کہاں تک شری اپادھیائے کے بتائے راستہ پر چل رہے ہیں ... جموں کشمیر ... (باقی)

ریاست کے تینوں خطوں کی خود اختیار علاقائی کونسلیں ہوں سیمینار میں عام رائے

گزشتہ ہفتہ جموں گلاب بھون میں جموں یووک سبھا کے زیر اہتمام "جموں کا اقتصادی اور سیاسی مستقبل" موضوع پر ایک سیمینار منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جنتا پارٹی کے ممبر اسمبلی ریٹائرڈ جج ہربنس لال بھگوترہ نے کی۔ جنتا پارٹی لیڈر اور جموں کے معاملات میں ماہر پروفیسر بلراج مدہوک تقریب کے مہمان خصوصی تھے سیمینار میں مختلف خیالات سے تعلق رکھنے رہنماؤں نے سیمینار میں گو مختلف خیالات رکھے مگر اس بات پر سب نے اتفاق کیا کہ جموں کی مشکلات ریاست کی سیاسی طاقت میں جموں کا برابر کا حصہ نہ ہونے کی وجہ سے ہیں۔

کچھ مقررین جن میں شری جگدیش ورما پیش پیش تھے۔ کی نظر میں جموں کی ریاست سے علیحدگی اور الگ جموں ریاست کا قیام جموں کی مشکلات کا حل تھا۔ لیکن موٹے طور عام رائے یہ پائی گئی کہ ریاست کی تینوں اکائیوں جموں کشمیر اور لداخ کے لئے الگ علاقائی کمیٹیاں قائم کی جائیں اور تینوں خطوں کو آئینی تحفظ حاصل ہو جس کے تحت تینوں خطوں کا سیاسی طاقت میں برابر کا حصہ ہو ایسے معاملات جن کا تعلق جس خطہ سے ہو وہ مکمل طور ریجنل کونسل کے تحت ہوں۔ علاوہ ازیں ہر خطہ کے لئے الگ الگ فنڈ الاٹ کئے جائیں تاکہ ایسا انتظام کامیاب ہو سکے اور ریاستی سرکار کسی صورت میں روڑا نہ بنے۔ یہ لازمی ہے کہ ایسا انتظام ریاستی آئین میں درج ہو۔

سیمینار کا آغاز شری لیش بھسین نے کیا۔ ان کے مطابق ریاست میں اقتدار عوامی ہاتھوں میں آنے سے لے کر آج تک جموں کے ساتھ ہر پہلو میں نابرابری کا سلوک روا رہا ہے چاہے وہ بھرتی نوکریوں کا معاملہ ہو یا پھر ترقیاتی پروگراموں میں جموں کے حصہ کی بات ہو۔ لیکن ان سب نابرابریوں کی جڑ سیاسی طاقت میں جموں و لداخ کا برابر کا حصہ دار نہ ہونا ہے۔

شری بھسین نے یہ بھی کہا ہے کہ جموں، کشمیر اور لداخ کو اکٹھا رکھنے کا انحصار اس بات پر ہے کہ تینوں خطوں کے لوگوں کو اپنی ہستی برقرار رکھتے ہوئے اپنے معاملات کے حل کے لئے کتنی آزادی حاصل ہے اور دوستی کے ماحول میں وہ کتنے برابر کے شریک ہیں۔

آپ نے مزید کہا کہ ایکتا اور سرحدیں ملک کی پونجی ہوتی ہیں۔ نہ کہ ریاستوں کے اندر پردیشوں کی پردیشوں کا بٹنا اور بٹنا انتظامی سہولیات کو مدنظر رکھ کر ہوتا ہے اگرچہ جموں کو کشمیر سے الگ کر کے علیحدہ ریاست بنانے کی مانگ کو علیحدگی پسند رجحان اور فرقہ وارانہ کہہ کر جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ اور نہ ہی ایسی مانگ کرنا دیش اور ریاست کے ساتھ کوئی غداری ہے لیکن ریاست کے ڈھانچہ کے اندر ہی تینوں خطوں کو سیاسی طاقت میں برابر کا حصہ دار بنا کر مسئلہ کا حل ہو سکے تو اس تجربہ کو کرنا ہی چاہئے اور اس کی کامیابی کے لئے آئینی تحفظ لازمی ہے۔

شری بلراج پوری جن کا موقف ریاست میں تینوں خطوں کو اندرونی خود اختیاری دئے جانے کے بارے واضح ہے اور جو ہر موقع پر اس مانگ کی پرزور وکالت کرتے ہیں۔ نے ریجنل اٹانومی کی مانگ کو دہراتے ہوئے بتایا کہ شیخ محمد عبداللہ اور ان کی پارٹی ریاست کے تینوں خطوں کو اندرونی خود اختیاری دینے کی پابند ہے انہوں نے بتایا کہ آج تک جولائی ۱۹۵۲ء میں دہلی معاہدہ جو شیخ محمد عبداللہ اور پنڈت جواہر لال نہرو کے درمیان طے پایا گیا تھا جس میں بھی ریاست کے تینوں خطوں کو خود مختیاری دینے کی بات شامل کر لی تھی۔ برسر اقتدار نہ رہنے پر بھی شیخ عبداللہ بار بار علاقائی خود اختیاری کا وعدہ کرتے رہتے ہیں آپ کے مطابق ریاستی جنتا پارٹی بھی اسمبلی انتخابات کے دوران اپنے چناؤ منشور کے ذریعہ خود اختیاری سے متفق تھی۔

سردار زکی سنگھ پنچھی نے بھی شری بلراج پوری کے موقف کی ہی حمایت کی اور دلائل دیں کہ جموں کی علاقائی مشکلات کے حل کے لئے جموں کی علاقائی سیاسی پارٹی ہونا ضروری ہے۔

شری وید گرو ورنے اعداد و شمار پیش کر کے یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی کہ جموں کے ساتھ کشمیری حکمران ناانصافی اور نابرابری کا سلوک روا رکھے ہوتے ہیں۔

جنتا لیجسلیچر پارٹی کے ڈپٹی لیڈر شری رشی کمار کوشل نے بھی تسلیم کیا کہ یوں جموں کے ساتھ لگاتار ناانصافیوں اور نابرابریوں کے اس مسئلہ کا کوئی نہ کوئی آئینی حل ضرور نکالا جائے۔

انہوں نے ریاستی سرکار سے گجندر گڈکر کمیشن کی سفارشات جو انہیں کے مطابق جموں کے جذبات اور احساسات سے کہیں بہت کم ہیں۔ کو بھی ماننے سے انکار کرنے پر سرکار کی کڑی نکتہ چینی کی اور اس بات پر زور دیا کہ ریاست کے تینوں خطوں کے ساتھ برابری کا سلوک ہو اور وہ ریاست کی بہبودی میں برابر کے حصہ دار ہوں۔ شری کونسل نے ریاست کی تقسیم کی مخالفت کرتے ہوئے تینوں خطوں کو برابر کی سیاسی طاقت دینے اور اس کے لئے آئینی تحفظ کی حمایت کی۔

سیمینار کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے اس کے منتظمین شری بنسی لال گپتا نے اعداد و شمار کی بنا پر بتایا کہ جموں ہر لحاظ سے پچھڑا ہوا ہے اور اس کے ساتھ نابرابری کا سلوک ہوتا رہا ہے۔

سیمینار کے مہمان خصوصی اور اس موضوع کے پختہ مقرر پروفیسر بلراج مدہوک نے اس بات پر زور دیا کہ جب ملک میں نیا سٹیٹس ری آرگنائزیشن کمیشن بنے تو ریاست جموں و کشمیر کو بھی اس کے دائرہ اختیار میں شامل کیا جائے اور اس وقت اگر ریاست کے تینوں خطوں کے لوگ چاہیں تو الگ ریاست یا کسی دوسری شکل اختیار کر سکتے ہیں

ان کے مطابق جموں کے لئے الگ صوبہ کی مانگ نہ تو غیر جمہوری ہے اور نہ ہی غیر قدرتی۔ پروفیسر مدہوک نے بتایا کہ جموں کشمیر ریاست چھ اکائیوں جموں، کشمیر، لداخ، گلگت، بلتستان، چترال ہنزا پر مشتمل ہے اور اس کی ایکتا کا آدھار مہاراجہ کا راج سنگھاسن تھا۔ ریاست کے تین خطے بلتستان، چترال اور میرپور آج پاکستان کے قبضہ میں ہیں اور باقی ریاست کے خطوں میں جغرافیائی زبان کی، جذبات کی اور تہذیبی ایکتا نہیں ہے اور تینوں الگ الگ ہیں۔

اور آپ نے زور دیا کہ ریاستوں کی سرحدیں ملک کے مفاد میں اور علاقہ کے مفاد میں بدلتی رہتی ہیں۔

شری مدہوک نے کہا کہ گو وہ ملک میں چھوٹی ریاستوں کے حق میں ہیں مگر یہ معاملہ ریاستوں کے لئے حدبندی کمیشن ہی پر چھوڑیں گے اور مزید کہا کہ جب تک ایسا نہیں ہوتا صوبوں کو اندرونی خود مختاری دی جانی چاہئے اور اس کی آئینی ضمانت ملنی چاہئے۔

مرکز۔ ریاست تعلقات بارے چرچہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ان پر مباحثہ ہونا چاہئے اور کچھ معاملات جیسے دریائی پانی، خالص مرکز کے پاس ہیں اور کچھ محصول آمدن کے ذرائع ریاستوں کے پاس جانے چاہئیں مگر ریاستوں کو پہلے ہی وسیع اختیارات ہیں۔ اور ضرورت ہے کہ ریاست سے نیچے علاقہ، ضلع اور پنچایت کو زیادہ اختیارات منتقل کئے جائیں۔

شیطانوں کی بستی

از تنہا

گناہوں کی یہ محفل ہے۔
یہ شیطانوں کی بستی ہے۔
کہیں انسان نہیں ملتا۔
مگر انسانوں کی بستی ہے
گناہوں کی یہ محفل ہے
جگر میں ہوس کے شعلے
لبوں پر عیش کی باتیں
یہ بیٹھے ہیں اندھیروں میں
کریں یہ نور کی باتیں
کہیں شمع نہیں جلتی
مگر پروانوں کی بستی ہے ... گناہوں
دولت کے ترازو میں یہاں
ہر چیز کو تولا جاتا ہے
دلوں کو کچلا جاتا ہے
جذبات سے کھیلا جاتا ہے
بے کفن جلائے جاتے ہیں
مگر دھنوانوں کی بستی ہے۔ گناہوں ...
مفلس کی یہاں غیرت
ٹھوکر سے اڑائی جاتی ہے
مرتے ہیں کہیں نٹ پاتھوں پر
مُکتوں کو بلائی جاتی ہے
یہاں حقیقت نہیں ملتی۔
یہ افسانوں کی بستی ہے ... گناہوں!

ہفتہ روزہ
جموں کیسری
جموں
۱۶ فروری 1978

تنگ نظری کی ایک مثال؟

فرقہ پرستی، علاقائی امتیاز، کنبہ پروری، خویش پروری وغیرہ یہ سب تنگ نظری کی علامتیں ہیں جو انسان کو انسانیت سے دور لیجاتی ہیں۔ جو قوم پرستی کی دشمن ہیں اور جو ملکی ایکتا اور قومی نظریات کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہیں۔ لیکن کشمیر کے حکمران لیڈروں نے ان برائیوں کو اپنایا ہے۔ شیخ محمد عبداللہ کی حکومت نے سنہ 1945 میں ان برائیوں کا مظاہرہ شروع کیا تھا اور جو راستہ کشمیر کے حکمران لیڈروں نے آج سے تیس سال پہلے اپنایا تھا وہ آج بھی اسی راستہ پر گامزن ہیں۔ انہوں نے اپنے اس طرز عمل سے ریاست اور ملک کو کس قدر بھاری نقصان پہنچایا ہے یہ ایک لمبی اور دردبھری داستان ہے لیکن اُن کی علاقائی امتیاز کی پالیسی کا ایک قصہ یوں بھی ہے۔

بسوہلی کے علاقہ میں سیمنٹ بنانے کے لئے خام مال کے بے شمار ذخیرے ہیں چنانچہ سنہ 1957 میں جب دوسرا پانچسالہ منصوبہ بنایا گیا اس میں بسوہلی میں سیمنٹ فیکٹری قایم کرنے کا تذکرہ تو کر دیا گیا مگر اس کام کے لئے کوئی رقم مخصوص نہ کی گئی۔ اس کے بعد فیکٹری کی قائمی سے متعلق اعلانات تو ہوتے رہے مگر سورگیہ پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ اور جموں کے دوسرے کئی لیڈروں کے احتجاج کے باوجود عملی طور کچھ نہ کیا گیا دس سالوں تک شور و شر اور جموں کے نمایندوں کے مطالبہ پر بالآخر سنہ ۱۹۶۹ میں اس پروجیکٹ کی چھان بین کا کام شروع ہوا۔ لیکن مختلف حربوں اور طریقوں سے اس کام کو بند کرکے وادی کشمیر میں ویون کے مقام پر سیمنٹ فیکٹری لگا دی گئی۔

جموں کے لوگوں نے بسوہلی میں سیمنٹ فیکٹری کے کام کے لئے پھر احتجاج کیا اسمبلی میں پروفیسر چمن لال گپتا اور دوسرے کچھ ممبران نے اس سوال کو ابھارا تو ۱۱ ستمبر سنہ 1973 میں چوہدری بھارت بھوشن آئی اے ایس افسر کو اس بات کے لئے مامور کر دیا گیا کہ وہ اس بات کی تحقیقات کریں کہ بسوہلی میں سیمنٹ فیکٹری کی قائمی میں تاخیر کیوں ہوئی ہے اس تحقیقات کے لئے دو ماہ کا عرصہ دیا گیا مگر کوئی رپورٹ تیار نہ ہوئی۔

اس کے دو سال بعد پھر جب زیادہ شور و شر ہوا تو پھر دوسرے ایک آئی اے ایس آفیسر شری آر کے ٹکو تعینات کر دیا گیا کہ وہ اس بات کی تحقیقات کریں کہ تاخیر کے کارن کیا ہیں اور پہلے افسر نے اپنی رپورٹ کیوں نہیں دی؟ گویا کہ اس سے بیس سال کا طویل عرصہ گذار دیا گیا اور بسوہلی سیمنٹ فیکٹری کا ابھی تک کوئی نام و نشان نہیں ملتا۔ یہ پراجیکٹ کب بنے گا اس متعلق عام بنیادی مراحل بھی طے نہیں کر پایا حالانکہ یہ پراجیکٹ دوسرے یا تیسرے پلان میں اگر شروع کیا جاتا تو اس کی تکمیل چھ یا سات کروڑ روپیہ سے ہو سکتی تھی اب قیمت لاگت کا اندازہ بیس کروڑ روپے تک پہنچ رہا ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں اس عرصہ کے دوران لاکھوں ٹن سیمنٹ ریاست کے باہر دور دراز سے منگوایا گیا ہے اس کی درآمد پر اربوں روپیہ کا خرچہ اور بھاڑہ صرف کیا گیا ہے اس کے علاوہ سیمنٹ کی قلت کے کارن کتنے پراجیکٹ وقت پر مکمل نہیں ہو سکے۔ گویا کہ اگر بسوہلی پراجیکٹ کی تکمیل کی جاتی تو یہاں کروڑوں روپیہ کی بچت ہوتی اور سیمنٹ کی قلت دور ہو جاتی وہاں ہزاروں لوگوں کو روزگار ملتا اور ریاست کی اقتصادی حالت میں ایک نمایاں سُدھار پیدا ہوتا۔

لیکن تنگ نظری کے شکار حکمرانوں نے بسوہلی سیمنٹ فیکٹری کو نظر انداز کرکے پہلے ویون میں ڈیڑھ کروڑ کی لاگت سے کارخانہ لگایا اور اب کئی کروڑ کے خرچ سے کھریو کے مقام پر سیمنٹ کا کارخانہ لگایا جا رہا ہے حالانکہ آج سے کئی سال قبل انڈسٹری ڈیولپمنٹ بنک آف انڈیا اور مرکزی سرکار کے دیگر کئی اداروں کی ایک مشترکہ ٹیم نے ریاست میں صنعتوں کے امکانات سے متعلق اپنی رپورٹ میں لکھا تھا کہ ویون کی سیمنٹ فیکٹری میں جس سیمنٹ کی تھیلی کی قیمت پندرہ روپے کے قریب آئے گی۔

اس ٹیم نے اپنی رپورٹ میں لکھا تھا کہ بسوہلی کی فیکٹری سے روزانہ چھ سو ٹن سیمنٹ تیار ہو سکے گا۔ ویون فیکٹری میں سیمنٹ کی تیاری کے باوجود وادی کشمیر میں سیمنٹ کی کمی ہی رہے گی۔ چنانچہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے بسوہلی فیکٹری پر کام شروع کیا جانا چاہیئے۔ اس سے جہاں وادی کشمیر کی ضرورت پوری ہو سکے گی۔ وہاں صوبہ جموں کی مانگ کو بھی مقامی طور پر پورا کیا جا سکے گا۔ مگر حیرانی کا پہلو یہ ہے کہ بسوہلی کی سیمنٹ فیکٹری کو ہاتھ میں لینے کی بجائے کشمیر کے حکمران لیڈروں نے وادی کشمیر میں ۸ کروڑ کی لاگت سے کھریو کے مقام پر نیا کارخانہ لگانے کا کام شروع کر دیا ہے حالانکہ ماہرین کی رپورٹ کے مطابق اس کارخانہ سے بھی بھاری گھاٹے کے امکانات ہیں۔ ویون کارخانہ سے جموں کشمیر منرلز لمیٹڈ کو پچھلے چھ سالوں کے دوران ۲۵ لاکھ روپے سے زائد خسارہ ہوا ہے۔

بسوہلی سیمنٹ پراجیکٹ کشمیر کے حکمران لیڈروں کی تنگ نظری کی ایک مثال ہے انہوں نے اس قسم کے کتنے ہی فیصلے کئے ہیں جن کا ریاست اور ملک کی اقتصادیات پر بڑا اثر پڑا ہے لیکن اقتصادی طور پر برے اثرات کے علاوہ حکمرانوں کی ان غلط پالیسیوں کا قومی یکجہتی اور ریاست کی ایکتا پر کتنا برا اثر ہوا۔ اس کا شاید ہی کوئی اندازہ کر سکتا ہے

ہمارا اس متعلق یہ کہنا ہے کہ حکمران لیڈر اپنی پالیسیوں پر سنجیدگی سے غور کریں ان پالیسیوں کے خطرناک اثرات پر نظر دوڑائیں اور ان میں فوری اور تیز روی سدھار کے لئے اقدامات کرکے اصلاح کی جانب قدم بڑھائیں بصورت دیگر یہ کہنا پڑے گا کہ وہ محب وطن نہیں۔ وہ ملکی ایکتا کو پسند نہیں کرتے اور جان بوجھ کر ایسے گھناونے اور غلط فعل کر رہے ہیں جن کی کسی قوم پرست سے توقع نہیں کی جا سکتی۔

سنگل لائن ایڈمنسٹریشن

ہماری ریاستی سرکار ڈسٹرکٹ میں سنگل لائن ایڈمنسٹریشن کی خوبیوں کے پل باندھتے تھکتی نہیں اور اکثر کہا جاتا ہے کہ اس سسٹم کے نافذ کرنے سے مختلف محکمہ جات میں بہت تال میل بیٹھتا ہے اور ضلع میں وسیع اختیارات سے لیس ہر ضلع کا منسٹر اور ڈپٹی کمشنر جو ڈولپمنٹ افسر کہلاتا ہے ترقیاتی کاموں کو تیز اور آسان بنائیں گے اور عوام کو جلد ترقی ملے گی اس طرح سرکاری کارروائی میں ہونے والی دیر ختم ہو جائیگی اور ترقیاتی کاموں کے لئے زیادہ تال میل ہوگا اور جلدی ہوگی۔

حکومت کا یہ دعویٰ کتنا کھوکھلا ہے اس بات کی وضاحت کے لئے ایک ہی واقعہ کافی ہے۔ جموں شہر میں پرانی منڈی چوک میں سڑک کے ایک ٹکڑے کی مرمت کا کام میونسپلٹی نے کیا۔ پہلے روز سڑک پر بجری تک ڈالی گئی اور دوسرے ہی روز محکمہ واٹر ورکس کے لوگ کدال بیلچے لے کر آ گئے اور سڑک کی کھدائی شروع کر دی اور پانی کی نالیاں ٹھیک کرنے لگے۔ واٹر ورکس کے لوگ یہ کام دو دن پہلے بھی کر سکتے تھے بلکہ پہلے ہی کرنا چاہیئے تھا۔

ایسے واقعات تو اکثر شہری لوگوں کو معلوم ہیں کہ سڑک اور گلیوں کی مرمت والے آگے آگے اور کھدائی والے پیچھے پیچھے۔ یہاں یاد رہے کہ جموں کے ڈی سی ہی ڈولپمنٹ افسر ہیں اور میونسپلٹی کے ایڈمنسٹریٹر بھی۔

ان باتوں کو دیکھ کر عوام ایک دم خیال آتا ہے کہ اگر عوام کی منتخب میونسپل کونسل قائم کی جاتی تو عوام پیسے کا اس بیدردی سے فضول استعمال کافی حد تک رک جاتا۔

جموں میونسپل کونسل کے چناؤ کافی عرصہ سے بقایا ہیں اور جلد از جلد اس کا انتخاب کروا کر سرکار اس عوامی دائیرہ کو اپنی تحویل سے باہر نکال کر عوام کے منتخب نمایندوں کے سپرد کر دے۔

شراب اور بھارتی سنسکرتی

(از: سنت پرکاش آنند جسوڑ)

پچھلے دنوں بھارت کی راجدھانی، پارلیمنٹ اور اس کے باہر دیش کے دوسرے حصوں میں شراب کا ذکر خوب ہوا۔ اس کے حق میں خوب زور و شور سے آوازیں بھی اٹھتی رہیں۔

شراب جس کے ذکر تک سے شریف لوگ کانوں میں انگلیاں ڈال لیا کرتے تھے اور اپنے گھروں میں نام لینا بھی پاپ تصور کرتے تھے۔ اب کھلے عام ہر خاص و عام کا مرکزی موضوع بنی ہوتی ہے۔ اس کا کارن ہے کہ دلی میں بھارت سرکار کی ناک کے عین نیچے ۲۰۰ آدمی ناجائز کشید کی ہوئی شراب پی کر سورگ سدھار گئے۔ یہ واقعہ اتنا گھناؤنا اور مکروہ ہے کہ انسانیت کی بنیادیں ہل گئیں۔ ان تڑپتی، بلکتی لاشوں سے متاثر ہو کر اخبارات، رسالہ جات، عوام اور نیتاؤں نے شراب کے متعلق کوئی ٹھوس پالیسی اپنانے کے لئے حکومت ہند اور صوبائی سرکاروں پر زور دیا تاکہ اس قسم کے مزید واقعات کا اعادہ نہ ہو سکے۔

گاندھی جی نشہ کے سخت خلاف

اس وقتی شور و شر اور ہنگامی رد عمل کے باوجود یہ مسئلہ اتنا آسان نہیں۔ کیونکہ اس بدعت کو سوسائٹی میں ایک خاص مقام حاصل ہو چکا ہے اور اونچی سوسائٹی میں تو محفل بالکل بدمزہ اور بدذائقہ ہو جاتی ہے جہاں صراحی نہ جھومے اور پیمانے وجد میں نہ آئیں اور یہ سب دانستہ کیا جا رہا ہے۔ گاندھی جی کے کہے ہوئے ان الفاظ کے باوجود آزاد ہندوستان میں ہو رہا ہے کہ "اگر میں ہندوستان کا ڈکٹیٹر بن جاؤں تو سب سے پہلے شراب کو قانوناً بند کر دوں۔"

بھارتی سنسکرتی کے نقطہ نظر سے شراب ایک قطعی غیر سماجی اور غیر اخلاقی چیز ہے جس کے استعمال سے انسان ایسی عجیب و غریب حرکتیں کرنے لگتا ہے جو کہ وہ ہوشمند ہونے پر کبھی نہ کرے بلکہ پشیمانی اور ندامت کے قطرے اس کی پیشانی پر صاف جھلکنے لگیں۔

مہاتما بدھ نے شراب کے متعلق اس طرح اظہار خیال فرمایا ہے کہ اگر پہاڑ کی بلندی سے چھلانگ لگانی پڑے یا تیز تلوار کی دھار پر چلنا ہو، آگ میں چھلانگ لگانی ہو یا سمندر کے گہرے گرداب میں غوطہ زن ہونا پڑے تو کوئی مضائقہ نہیں اور بے خطر کر گزرو مگر شراب کے سامنے آتے ہی ڈر کے مارے بھاگ نکلو۔

سوم رس شراب نہیں!

دراصل شراب کو بہت سے غلط تصورات اور تشریحات نے رواج دیا اور اس کو فروغ بھی۔ کہنے والے تو یہاں تک کہتے ہیں کہ یہ ویدک کال سے کسی نہ کسی شکل میں چلی آئی ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس اور ایسے کہنے والوں پر بیچارے منہ چڑاتی ہیں جس بات کو یہ لوگ بنیاد مان کر چلتے ہیں وہ ہے "سوم رس" کا ذکر۔ یہ ایک نشہ آور شراب ہونے کے دعویدار ہیں مگر ایسا اس رس کو ظاہر کرنا ان کے کچے پن اور لاعلمی کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ "سوم" جس سے رس کا ذکر ہے۔ ایک نہایت ہی اعلیٰ پایہ کی جڑی بوٹی ہے جس کے استعمال سے دماغ کی اعلیٰ کیفیتیں جاگ اٹھتی ہیں اور انسان کی آیو بہت لمبے عرصہ تک بڑھانے کی طاقت اپنے اندر سموئے ہوتے ہیں۔

"سوم" کا مطلب ہے چاند۔ اور یہ پودا جس کو چاند سے تشبیہ دی گئی ہے، شکل پکش میں پروان چڑھنا شروع ہوتا ہے اور ایکادشی سے لے کر پورنماشی تک برابر ایک ایک پتہ کر کے بڑھنا شروع ہوتا ہے اور اسی طرح کرشن پکش میں یہ اسی طرح اپنے ایک ایک پتے سے جو کہ دراصل اس کے پران ہوتے ہیں۔ محروم ہو جاتا ہے اور اسی طرح اپنی ہستی ناپائیدار کو کھو دیتا ہے اور آواگون کا چکر چلتا رہتا ہے ان پتوں کا رس ہی سوم رس کہلاتا ہے۔ اس پودے کی شناخت ہوشیارپور کے ایک ودوان پنڈت رام بہری جی شاستری آف گرام بچوں کو بھی پرکار تھی۔ آپ آج سے تقریباً ۲۰ برس قبل ازیں سنسکرت ودیالیہ میں پڑھاتے تھے۔ یہ پودا تقریباً ۳ فٹ لمبا ہوتا ہے اور جیبہ کی گھاٹیوں کی ڈھلوانوں میں پایا جاتا تھا۔ غرضیکہ سوم رس کا سہارا لے کر پینے والوں کے لئے سوم رس نہ ہی کوئی تکیہ مہیا کرتا ہے اور نہ ہی پناہ دیتا ہے۔

شراب بھارتی نقطہ نظر سے ہمیشہ وحشی جذبات کو بھڑکانے اور اس کی تسکین کے لئے ذرائع ڈھونڈنے والی ایک بدعت مانا گیا ہے۔ رامائن کال میں بھی آریہ لوگ پرہیزگار اور اعلیٰ کردار کے مالک تھے۔ شراب کے استعمال کا اس کال میں ذکر نہیں ملتا۔ ہاں راکھشس لوگوں میں اس کے استعمال کا ذکر ملتا ہے۔ تری لنکا میں راکھشسوں کے راجہ راون کے راج میں شراب کے استعمال کا ذکر بھی بار بار ملتا ہے۔

شراب روکے نہ رکی!

ان حقائق کے پیش نظر یہ بات حیران کن ہے کہ شراب بھارتی نقطہ نظر اور سماج میں اچھی نظر سے نہ دیکھے جانے پر بھی اب تک کیوں کر بے حیثیت چلی آ رہی ہے اور برابر اس کے استعمال کو فروغ حاصل ہوتا گیا۔ تاریخ کے اوراق الٹنے سے ان تلخ حقیقتوں اور سچائیوں سے نہ ہی تو منہ موڑا جا سکتا ہے اور نہ ہی آنکھیں چرائی جا سکتی ہیں کہ مہاراجہ اشوک کے بدھ مت کے اختیار کرنے سے یہاں اہنسا پرمو دھرما کا پرچار بہت زوروں پر ہوا اور مانس مچھلی اور مدرا کا استعمال ترک کیا گیا تھا۔ تو بھی ان تاریخی حقائق کو جھٹلانا کسی کے بس کا روگ نہیں کہ وقت گزرنے پر جو بدھ مٹھ دھرم پرچار کے لئے اشوک نے بنوائے تھے اور جن میں دو کروڑ کے قریب بھکشو اور بھکشونیاں رہنے کے پرمان ملتے ہیں۔ آخر میں وہی مے اور مدرا کے اڈے بن گئے اور اسی طرح بھارتی سماج میں اس لعنت کا دخل بنا رہا اور اسی کارن بھارتی روح جو کہ فکشنی کی بیماری لگ گئی شکتی سے بے مکھ ہونے سے کمزور پڑ گئی جس کا لازمی اور منطقی نتیجہ یہ نکلا کہ بھارت پر غیر ملکی حملوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

اس کے باوجود!

شراب کو کبھی اتنی مقبولیت حاصل نہ ہوتی جتنی کہ آزاد بھارت کی ایک چوتھائی گزر جانے پر اب ہوتی ہے۔ ایک کہاوت کے مطابق ایک بار بابر نے بھی توبہ کا سہارا لے کر جام و مینا توڑ ڈالے تھے تاکہ رانا سانگا کے سامنے اس کے اکھڑتے ہوئے قدم جم سکیں اور یہ سب اس نے خدا کو حاضر ناظر جان کر کیا تھا۔ واضح رہے کہ ۱۵۲۶ء میں بابر اور رانا سانگا کا پانی پت کے میدان میں پہلی بار سامنا ہوا تھا۔ غرضیکہ شراب بابر کی نظر میں بھی ایک غیر مذہبی، غیر سماجی اور گناہ پیدا کرنے والی چیز تھی۔

مغلیہ دور میں شراب کو فروغ

اس کے باوجود جب مغل سامراجیہ کے قدم بھارت میں جم گئے۔ تو مسلمان بادشاہوں کے دربار میں شراب کو خاص ٹھکانہ، درجہ بھی نصیب ہوا اور جب کسی فتح پر دربار لگتا تو فوجیوں کے جشن کے لئے شراب کے دور چلتے اور رقص کی محفلیں گرم ہوتیں۔ اس طرح شراب دھیرے دھیرے ایک نئی تہذیب بنے ایسی میل جول کی وجہ سے بھارتی [illegible] میں پھیلتی گئی اور یہ بھارتی سماج کو گھن کی طرح کھاتی گئی۔ جس بھارت کے اس ذلت کے راہنما جنگ میں الجھا ہونے کے کارن کسی طور بھی مقابلہ کرنے کی پوزیشن میں نہ تھے۔

مغربی تہذیب میں شراب پینی

مغل سامراجیہ کا محل جب آہستہ آہستہ گر کر زمین کے ساتھ پیوست ہونے لگا۔ تو اس کے ساتھ ہی رنگیلوں نے اپنے پاؤں جمانے شروع کر دیئے۔ یہ بھارت کی بہت بڑی بدقسمتی تھی۔ بعض مورخین اور موجودہ دور کے سیاستدان اگرچہ اس ملی جلی تہذیب پر بہت فخر کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ایک خالصتاً بھارتی تہذیب کی گنگا مغربی کھارے پانی سے مل کر اپنی اصلی شکل و صورت کو کھوتی چلی گئی۔ حتیٰ کہ اس کی صورت بدشکل اور مسخ ہو کر رہ گئی۔

شعراء نے اسے مقبول بنایا۔

جب مغل سامراجیہ ریزہ ریزہ ہو کر چور ہو گیا اور فرنگیوں کا چکا چوند کر دینے والا معاشرہ بھارتی تہذیب پر چھانے لگا تو مسلمان معزول شدہ نوابوں اور راجگان کے [illegible] کے پاس حکومت اور جنگ کی باتوں کے لئے کوئی گنجائش نہ رہ گئی۔ ان کا صرف ایک ہی شغل رہ گیا کہ مشاعرے وغیرہ کر کے باقیماندہ زندگی گزار دی جاوے اور ان مشاعروں کی شاعری عورت اور شراب کا ذکر کئے بغیر ممکن نہ تھی۔ اسی طرح بھی بھارتی سماج میں شراب کا ذکر و دخل برابر بنا رہا۔ میں یہاں چند اشعار بطور نمونہ پیش کرنے کی جرأت کروں گا جس سے آپ بخوبی اندازہ کر سکیں گے۔ کہ ان شاعروں اور نوابوں نے شراب کو کس طرح عوام میں مقبول کیا۔

(۱) صبح کو پی، شام کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

(۲) زندگی کا سفر تھا بہت طویل اے میر
میں پیتے مے کدہ کی راہ سے ہو کر گزر گیا

(۳) اے ناصح مجھے پینے دے مسجد میں بیٹھ کر
یا وہ جگہ بتا دے جہاں خدا نہیں

(۴) پلا دے روک سے ساقی گر ہم سے نفرت ہو
پیالہ گر نہیں دیتا نہ دے شراب تو دے

(۵) آنکھیں میں دو ہے کے گلابی پیالے
بن پئے ہی مجھے مستانہ بنا دیتی ہیں

غرضیکہ مسلمان شاعروں نے عوام میں شراب سے نفرت کو یکسر مٹایا اور اس کے لئے محبت اور رغبت پیدا کرنے کا سہرا بہت حد تک انہی کے سر ہے۔

ویسے بھی مختلف آب و ہوا، رسم و رواج میں ڈھلی اور پلی قومیں جب آپس میں ملتی ہیں تو نہ چاہتے ہوئے بھی ان کا تہذیبی لین دین ہوتا رہتا ہے۔ ان کے افکار، خیالات اور احساسات میں ایک انقلاب آ جاتا ہے جیوں کہ یہ انقلاب آہستہ آہستہ ظہور پذیر ہوا ہوتا ہے اس لئے ہم اسے محسوس نہیں کر پاتے۔ شراب اور عورت کا ذکر ایک عام مسلمان کے لئے خاص کشش رکھتا ہے اور اسی کا اثر اس کے ہمسایہ ہندو پر پڑنا ایک قدرتی بات ہے۔ کیونکہ اسلام میں شراب اور حور کا لالچ اسے اس دنیا میں پرہیزگار رہنے کے لئے خاص طور پر دیا گیا ہے تاکہ جب روز حساب آوے

(باقی صفحہ)

پبلک سیفٹی آرڈی ننس کی مخالفت کی جائیگی

جموں کشمیر جنتا لیجسلیچر پارٹی ریاستی قانون ساز اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں شیخ سرکار کے لاگو کردہ پبلک سیفٹی آرڈی ننس نامی کالے قانون کی ڈٹ کر مخالفت کرے گی۔ جنتا پارٹی کے ممبران اسمبلی اور کونسل اس کالے قانون کے خلاف یک جا ہیں یہ انکشاف جنتا لیجسلیچر پارٹی کے ڈپٹی لیڈر شری رتن کمار گونڈل نے ہمارے نمائندہ کے ساتھ ایک ملاقات میں کیا

شری رتن کمار گونڈل نے اس بات کی تردید کی کہ پبلک سیفٹی آرڈی ننس کے معاملہ پر جنتا لیجسلیچر پارٹی بٹی ہوئی ہے اور آگے کہا کہ جب ریاستی اسمبلی میں اس آرڈیننس کو قانون بنانے کے لئے بل پیش ہوگا تو اس وقت جنتا لیجسلیچر پارٹی اس کا ڈٹ کر ورود کرے گی اور ممبران اسمبلی اور کونسل کو ہر ممکن اسے رد کرنے کے لئے تیار کرے گی۔

شری گونڈل نے ریاستی نائب وزیر اعلیٰ مرزا محمد افضل بیگ کے اس بیان پر سخت افسوس کا اظہار کیا کہ ریاستی اسمبلی میں آرڈیننس بارے میں آرڈی ننس کے مطابق ہی لایا جائے گا اور اگر ممبران اسمبلی چاہیں تو اس میں ضروری ردو بدل کر سکتے ہیں جبکہ شیخ محمد عبداللہ نے جموں کشمیر کے اس کالے قانون کی شدید مخالفت اور ملک میں آرڈیننس کے خلاف پیدا ہوئی ناراضگی کو دیکھتے ہوئے وعدہ کیا تھا کہ اسمبلی کے اجلاس میں اس بارے میں بل کو پیش کرتے وقت آرڈیننس میں ضروری ترامیم کی جائیں گی اور عوامی جذبات کی قدر کرتے ہوئے جن دفعات پر لوگوں کا اعتراض کیا ہوا ہے انہیں حذف کیا جائے گا۔

آپ کے مطابق شیخ محمد عبداللہ کے وعدہ اور شری بیگ کے بیان میں تضاد ہے۔ شری گونڈل نے یقین دلایا کہ اگر سرکار نے آرڈی ننس کی موجودہ بل کی شکل میں اسمبلی میں پیش کی تو جنتا پارٹی اس کے خلاف زبردست آئینی پروٹسٹ کرے گی۔

سوال پوچھے جانے پر کہ سرکار کی ہٹ دھرمی کی صورت میں جنتا لیجسلیچر پارٹی کیا رخ اختیار کرے گی۔ شری گونڈل نے جواب دیا کہ آئینی حد تک کوئی بھی سخت سے سخت قدم اٹھایا جائے گا۔ مگر اس بارے فیصلہ پارٹی کی میٹنگ میں ہوگا اور اسی پر عمل ہوگا اور بتایا کہ اسمبلی پارٹی کے رول بارے لائحہ عمل طے کرنے کے لئے ان کی میٹنگ جلد ہی ہو رہی ہے اور آخری فیصلہ وہی ہوگا آپ نے مزید کہا کہ جنتا پارٹی ملک میں جمہوریت کو بحال کرنے اور قائم رکھنے کی پابند ہے

اور کوئی بھی جنتا پارٹی ممبر کسی بھی ایسے قانون کی مخالفت کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو شہری آزادیوں پر چوٹ کرتا ہو۔

یہ پوچھے جانے پر کہ آیا گورنر کے خطبہ کے موقع پر جنتا پارٹی ممبران اس کالے قانون کے خلاف بطور پروٹسٹ کوئی قدم اُٹھا رہے ہیں۔ شری گونڈل نے جواب دیا کہ آپ دیکھنا چاہیں گے کہ آرڈیننس کس شکل میں پیش کیا جاتا ہے اور اگر گورنر صاحب اپنے ایڈریس میں اس کالے قانون کی حمایت میں کوئی ذکر کرتے ہیں تو یقینی طور پر پروٹسٹ کیا جانا چاہئے۔ مگر آپ نے شرط لگائی کہ اس بارے قطعی فیصلہ پارٹی کی میٹنگ میں کیا جائے گا۔

* * * * * * * * * * * * * * * *

بے چارہ کُتا

مزاحیہ!

انسان کو گمان ہے کہ خدا نے اُس کو خاص فرصت کے لمحات میں بنایا ہے اور وہ احساس برتری کا شکار ہے وہ سمجھتا ہے کہ کل کائنات اس سے کم درجہ پر ہے اور وہ بہت ہی بڑھیا ہے مانا کہ خدا نے انسان کو نعمتوں سے نوازا ہے مگر دنیا کے دوسرے جیو بھی تو خدا نے ہی بنائے ہیں اور انہیں بھی بہت سی نعمتیں بخشی ہیں۔

انسان احساس برتری کا شکار ہو کر دنیا کے تمام تر ان پرانیوں کو گالیاں دیتا ہے جو ہر طرح اُس کے کام آتے ہیں انسانوں میں بے وقوفوں کو گدھا بیل بھینس اُلو وغیرہ کہا جاتا ہے جو انسان چالباز ہو اپنے کہے پر نہ ٹکے اُسے گرگٹ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جن انسانوں کو ایک ڈسپلن میں لانا مشکل ہو انہیں مینڈکوں سے تشریح دی جاتی ہے جو شخص بالکل اپنا بنا کر چوٹ کرے تو بے چارے سانپ کو گالیاں شروع ہو جاتی ہیں جو کئے کا احسان نہ مانے تو طوطا گالیاں کھاتے جو انسان بہت ہی باتونی ہو اس کے لئے کوے کا بھیجہ کھایا ہوا کہا جاتا ہے جو کوئی بھی نقال اور نٹ کھٹ شرارتی ہو اُسے بندر جو دوسروں کا خون چوسے اسے جونک یا جوں، جو من مانی کرے اسے سانڈ اور رسوخ جو مکار اور بے ایمان ہو اُسے لومڑ جو بے ڈھب جسم کا ہو اُسے اونٹ جو موٹا ہے ہاتھی اور گینڈا اور من کے کپٹی کو بگلا بھگت۔ بزدل کو گیدڑ تو عام بات ہے۔ خیر یہ سلسلہ بہت ہی لمبا ہے انسان کی زیادتیوں اور گالیوں کا مگر انسان کی گالیوں کا سب سے زیادہ شکار ہوا ہے کتا۔

کتا انسان کا سب سے زیادہ اور آزمودہ دوست ہے ہر مشکل اور بیرونی خطرہ کے وقت اپنی جان تک کی بازی لگا کر انسان کو بچانے میں پیش پیش رہتا ہے مگر انسان اس کی خدمات کا صلہ چکاتا ہے غلام اور زر خرید کہہ کر سسرال میں رہنے والے داماد ننھیال میں رہ رہے دوست کو انسان کتا کہتا ہے۔ گھر میں امن وامان بنائے رکھنے کی غرض سے بی بی کی بہت سی جی حضوری کرنے والوں کو بھی کتا کا خطاب دیا جاتا ہے افسر کے آگے پیچھے چکر کاٹنے والے ملازم کو بھی کتے کی طرح دم ہلانے والا کہہ کر کتے اور دوسری کی ذات کی توہین کی جاتی ہے

جہاں میں انسان جتنا انسان کی جان کا دشمن ہے اتنا کوئی درندہ بھی نہیں۔ انسان انسان کے خون کا پیاسا ہے۔ جتنے قتل وغارت کے واقعات انسانی زندگی میں واقع ہوتے ہیں لڑائی جھگڑے مارکاٹ میں انسان کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ مگر انسان کی اس ذہنیت کو کتے کا کتا ویری کہہ کر کتا برادری کی بے عزتی کی جاتی ہے۔

کسی بدچلن عورت کو جب کتیا کہہ کر انسان پکارتا ہے تو ہماری ذات کے ممبران کے دلوں پر کیا گزرتی ہوگی اس کا اندازہ انسان کہاں لگا سکتا ہے وہ تو کوئی کتا ہی لگا سکتا ہے۔

جو انسان نکما کاہل اور بے روزگار ہو اور دردر کی خاک چھانتا پھرے اُسے کتے سے تشریح دی جاتی ہے انسان ایسے شخص کے لئے جو کہیں کا بھی نہ ہو یہی کہا کرتا دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ کہنا کتا برادری سے سراسر زیادتی ہے۔

آج کل جتنی بے حرمتی مندر مسجد گوردوارہ اور دیگر مذہبی اور متبرک مقامات کی انسان کر رہا ہے اس کی مثال عالم میں شاید ہی ملے۔ دنیا کی تمام تر بدکاریوں کے لئے انسان ان مقامات کو منتخب کرنے میں فخر محسوس کرتا ہے انسانیت کا قتل اور متبرک مقامات کے پیچھے اصلی جذبہ کے ساتھ کھلواڑ کرنے والا انسان جب کہتا ہے کہ جب کتے کی موت آتی ہے تو مسجد پر چڑھ کر فارغ حاجت بشر ہوتا ہے تو ہنسی آجاتی ہے۔

سفر آخری ایڑیاں رگڑ رگڑ کر بری طرح بنا دوائی، بنا علاج، بنا تیمارداری کر رہے انسان کی موت کو کتے کی موت کہنا بھی انسانی عقل کے دیوالیہ پن کا ثبوت ہے جب کہ یہ سب انسان کی خود کی پیداوار ہیں۔ بزدل انسان جو میدان جنگ میں سے بھاگ کھڑا ہوا اُسے کتے کی طرح دُم دبا کر بھاگنے والا کہنا بھی کتے کے ساتھ مذاق ہے کتے کی عقل، جوان مردی، ہوشیاری، وفاداری مصمم ارادہ، بہادری، دور اندیشی اور دوسری بہت سی خوبیوں کا فائدہ انسان اپنا جان ومال کی حفاظت کے لئے لیتے ہوئے جب انسان احسان فراموشی کا اظہار کرتا ہے تو خدا سے انسان پر ترس کھانے کی دعا کرنے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نظر نہیں آتا۔ انسان جاسوسی کے لئے کتے کی خدمات لے کر بھی اپنے آپ کو بڑا سمجھے اور کتے کو چھوٹا تو پھر انسان پر ترس نہیں کھایا جائے تو کیا کیا جائے۔

\- * - * - * - * -

بقیہ دینا دیال جی کی ہتیا

صفحہ اول سے آگے۔

ڈاکٹر صاحب نے مزید کہا کہ افسوس کا مقام ہے کہ پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کے سورگ واس ہو جانے کے بعد جموں کی تکلیفوں اور مشکلات کو ابھارنے اور حل کروانے کے لئے کوئی بھی میدان میں نہیں آتا آج جموں کے لوگوں کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔

پروفیسر چمن لال گپتا نے تجویز کیا کہ شری دینا دیال اپادھیائے کو خراج عقیدت کے روپ میں جموں کی لنک روڈ کا نام شری دینا دیال اپادھیائے مارگ رکھا جائے۔

پروفیسر بلراج مدھوک جو اس روز جموں میں ہی تشریف فرما تھے۔ نے پریس کانفرنس میں زوردار الفاظ میں مانگ کی کہ شری دینا دیال جی کے قتل کی نئے سرے سے تحقیق کروائی جائے جن سنگھ کے چوٹی کے لیڈروں میں سے ایک اور شری اپادھیائے جی کے نزدیک کے ساتھی شری مدھوک نے بتایا کہ قتل کسی ماہر کے ہاتھوں ہوا ہے جیسا کہ شری اپادھیائے کے مردہ جسم پر ماسوائے گردن پر معمولی زخم کے کوئی خراش تک نہیں آئی تھی۔ پروفیسر صاحب نے اسے پوری طرح کا سیاسی قتل قرار دیا اور افسوس ظاہر کیا کہ قتل کے دس سال بعد بھی یہ ایک معمہ بنا ہوا ہے۔

سوال جواب!

سوال:- جموں کشمیر میں ایمرجنسی کے دوران ہوئی زیادتیوں کی جانچ کب ہوگی۔ ادم پرکاش

ج:- موجودہ ریاستی سرکار کے پاس تو اپنا حساب لینے کی بھی فرصت نہیں۔ اس سے امید رکھئے۔

سوال:- ریاستوں کو زیادہ اختیارات کے نام پر شیخ عبداللہ کیا چاہتے ہیں!

ہری کرشن گپتو ریسو پلی

ج:- مسلم کشمیر اور آپ اس کے نواب

سوال:- بچہ پیارا کب لگتا ہے

بھول کشور راجوری

ج:- جب تک وہ ننھا کھیلتا رہے۔

س:- لوک سنگھرش سمتی کن لوگوں نے بنائی۔

موہن لال اننت ناگ

ج:- ریاست بھر کے جمہوریت پرستوں نے۔

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں!

بسوں کی بھیڑ بھاڑ!

بنگھ زبیر پورہ روٹ کی بسوں میں بہت ہی بھیڑ بھاڑ ہوتی ہے اور سواریوں کو اپنی منزل تک کھڑے کھڑے ہی سفر کرنا پڑتا ہے۔ دیہات روٹ پر بسوں کا ٹائم ٹیبل کر کے سہولیات فراہم کی جائیں۔

موہن لال آر۔ ایس پورہ

کٹڑہ کا راشن ڈپو

کٹڑہ قصبہ میں ایک راشن ڈپو ہے جو علاقہ میں تقریباً دس میل کے دائرہ کے اندر کے دیہاتی عوام کو راشن مہیا کرتا ہے۔ اس ایک ڈپو پر تقریباً ۲۰ ہزار آبادی کا انحصار ہے۔ اس ڈپو پر شاک بالکل ہی نہیں ہوتا ہے۔ جتنا راشن جموں سے آتا ہے موجودہ لوگوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر اور راشن آنے کا انتظار شروع ہو جاتا ہے۔ اس طرح دیہاتی عوام کے تین تین چار چار روز ٹوٹ جاتے ہیں۔ جو وہ محنت مزدوری میں لگا سکتے ہیں۔ پرانے بھاؤ کی راشن کی کوئی دوسری دکان نہیں ہے اور وہ والا راشن بھی اس ڈپو سے تقسیم ہوتا ہے ایک منسٹر نے ایک اور راشن ڈپو کھولنے کا اعلان کیا تھا اور ریڈیو پر خبر بھی آئی تھی مگر وہ ڈپو ہوائی ہی رہا۔

ملک راج شرما کٹڑہ

دکانوں کے لائسنس!

ہم چھوٹے چھوٹے دکانداروں کو اپنے لائسنس جاری کروانے اور ان کی میعاد بڑھانے کے لئے ضلع دفتر اودھم پور جانا پڑتا ہے اور وہاں بھی ایک دن میں کام نہ ہو کر تین تین چار چار چکر کاٹنے پڑتے ہیں جس سے ہمارا کام بہت متاثر ہوتا ہے کئی بار تو ہماری درخواستیں یا لائسنس گم بھی جاتے ہیں کتنا ہی اچھا ہو اگر لائسنس انسپکٹر گھوم کر یہ کام کریں جس سے ہمارے کاروبار کو نقصان بھی نہ ہو اور سرکار کو بھی اچھی آمدن ہو۔

موہن لال شرما چینینی۔

سٹی بسوں کا ٹائم ٹیبل!

جموں میں چلنے والی سٹی بسوں کا نہ تو پہلے سا کوئی ٹائم ہے اور نہ ہو پائے گا۔ اگر دفتروں میں لکھا ہوا ٹائم ہے تو اس کا عوام کو تب تک کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ ہر سٹاپ پر اس کی جانکاری کے لئے اُسے چھپا نہ دیا جائے۔ ساتھ ہی الگ الگ روٹوں کی بسوں کے لئے نمبر لگائے گئے ہیں اس کی جانکاری بھی عوام کو فراہم کی جائے۔

شام لال گپتا جموں!

سبزی منڈی جموں میں گندگی

جموں کی سبزی منڈی میں گندگی تو ہمیشوں کی بات ہے مگر جب بارش ہو جاتی ہے تو اس وقت فسیلن کے باعث بہت سے لوگوں کو گرگر دوسروں کی ہنسی کا موضوع بننا پڑتا ہے۔ منڈی میں روزانہ ہزاروں لوگ آتے ہیں اور گندگی کے سبب پریشان ہوتے ہیں۔ راستوں پر بجری ڈالی جائے۔ مویشیوں کو منڈی میں نہ آنے دیا جائے اور روزانہ صفائی کا بہتر انتظام کیا جائے۔

ہنس راج شرما پھل فروش۔

اکھنور ہسپتال میں ایکسرے مشین

اکھنور ہسپتال میں ۱۵ میل کے دائرہ کے اندر چار تحصیلوں جموں، ریاسی، اکھنور اور نوشہرہ کے عوام طبی سہولیات حاصل کرتے آتے ہیں مگر یہاں ایکسرے مشین نہ ہونے سے انہیں بہت مایوسی اور پریشانی ہوتی ہے۔ فریج بھی خراب حالت میں ہے۔ محکمہ صحت اس اور توجہ دے کر عوام کو سہولیات فراہم کرے۔

ملک راج اکھنور!

ہریجنوں کی بیدخلیاں!

ضلع کٹھوعہ میں ۳۰ سالوں سے لگاتار زمینداروں کی زمینوں پر کاشت کرتے آ رہے ہریجنوں کو آج زبردستی بے دخل کیا جا رہا ہے ضلع کے غریب ہریجنوں کے پاس اپنی زمین نام کو بھی نہیں ہے اور محنت مزدوری کر کے ہی گذر ہوتی ہے سرکار کو ان بے دخلیوں کو روکنے میں موثر طور حرکت میں آنا چاہیئے۔ اور حالات کو بگڑنے سے پہلے ہی قابو کرنا چاہیئے۔

دھیان چند کلھونڑہ کٹھوعہ

مراہل کنڈی کو راشن!

ضلع باہو سے لے کر کھنپور تک کے دس میل چوڑے کنڈی کے علاقہ میں فصلیں ٹوٹنے کی وجہ سے یہاں کے باشندگان کو غلہ کی سخت قلت در پیش ہے اس علاقہ کو کمی کا قرار دے کر مراعات دی جائیں بلکہ فوری طور سرکار علاقہ میں راشن ڈپو کھول کر سستے داموں راشن سپلائی کرنے کا انتظام کرے کیونکہ عوام کی قوت خرید بہت کم ہے۔

ست پال کھجوریہ سانبہ۔

جموں، رہاڑی کا پل!

رہاڑی کو جموں سے جوڑنے والا ایک ہی پل ہے جو بہت ہی سنکرا ہے اور دونوں اور گہرا نالہ ہے۔ یہاں ایکسیڈنٹ بھی بہت ہوتے ہیں اور

اموات بھی۔ جیسے کے سی سینما کے پاس سرکار نے پل چوڑا کیا ہے اس طرح اس پل کو چوڑا کیا جائے کیونکہ آمد و رفت پل بنانے کے وقت سے پچاس گنا زیادہ بڑھ گئی ہے۔

نیجرام ابروال دہاڑی

دفتر نوٹیفائڈ لشناہ ملازم ندارد

لشناہ کے نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی کے دفتر میں نہ تو چیرمین خود اور نہ ہی اُن کے عملہ کا کوئی شخص کبھی ملتا ہے عوام اس دفتر سے مایوس آتے ہیں عوام کے کام اس وجہ سے کافی دیر رُکے رہتے ہیں۔

ویریندر لشناہ

ریلوے سٹیشن جموں بس سروس نہیں

جموں کے ریلوے سٹیشن سے جموں آنے کے لئے سرکار نے بسوں کا خاص انتظام نہیں کیا ہے اور گاڑی کے آنے کے وقت کوئی بھی بس وہاں نہیں ہوتی سواری کو مجبوراً ٹیمپو یا ۳ ویلر کا استعمال کرنا پڑتا ہے اور وہ بھی ریٹ سے زیادہ پیسہ وصول کرتے ہیں

رادھے شیام جموں

بقیہ

تو پاک باز مسلمان پر جنت کے دروازے بند نہ ہوں۔ جہاں شراب کی نہریں اور حوریں لطف اندوز ہونے کے لئے ملیں گی اور اسی کا سہارا لے کر مسلم شعراء نے بار اپنے اشعار میں کہا جیسا کہ میں اوپر چند اشعار آپ کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں۔

انگریزی دور میں محدود استعمال

اس طرح شراب تاریخ اور سماج میں کئی منزلیں طے کرتی ہوئی۔ مرلیورہ آزادی کے دور میں داخل ہو گئی ہے آپ یہاں ضرور حیران ہوں گے کہ میں نے انگریزوں پر شراب کے فروغ میں معاون ہونے کا بالکل ذکر نہیں کیا اور ان کو بالکل وری الذمہ قرار دیا ہے یہ ایک ٹھوس حقیقت ہے کہ اگرچہ انگریز خود شراب پیتے تھے اور انگریزی شراب کی دکانیں بھی کھلواتی تھیں۔ لیکن یہ کہنا بہت زیادتی ہو گی کہ انگریز بطور قدم سزادار ہے کیونکہ بھارتی سماج اور اُن کے سماج میں بعید ترین فاصلہ رہا ہے وہ اپنے آپ کو ایک افضل قوم مانتے تھے اسی لئے انگریزوں کی محفلوں میں جہاں شراب کے دور چلتے تھے کسی بھارتی کا تصور بھی نہ کیا جاتا تھا۔

آزادی ملک کے بعد خیال غالب یہ تھا

کہ جہاں زندگی کے دوسرے شعبوں میں غیر ملکی حکومت کے خاتمہ کے بعد پاکیزگی اور شائستگی لائی جائے گی وہاں شراب کی جڑوں پر بھی ایک بھرپور وار کیا جائے گا تاکہ زندگی کے جس شعبہ پر اس کا اثر تھا۔ وہ بھی اپنی صحیح شکل و صورت میں نشو و نما پا سکے اور انسانیت کو اس کلنک سے چھٹکارا پا کر نکھرنے کا موقعہ مل سکے لیکن بڑا افسوس کا مقام ہے کہ اس سوشلزم کے دور میں جبکہ زندگی کی راہیں استعمار کی جا رہی ہیں اور پرانی اور بوسیدہ خیالات اور قدروں سے نکل کر نئے نشانوں کی نشاندہی کی جا رہی ہیں شراب ابھی تک ایک مفلس مزدور کے گھر شام کو معصوم چہروں پر ہنسی کھیلنے کی بجائے مُردنی چھائی ہوتی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کا باپ دن بھر کی کمائی کے بعد شام کو تاڑی پیئے بغیر گھر نہیں لوٹتا۔ اور اس کے آتے ہی مار کٹائی اور ہنگامہ آرائی شروع ہو جاتی ہے اور روٹی کی بجائے بچے و بیوی پیٹ پر پتھر رکھ کر سو جاتے ہیں اور لئے سماج اور نیتاؤں کا ماتم مناکر اس شعر کی تقلیب دکھاتی دیتی ہیں۔

اک ہنگامہ پر موقوف ہے گھر کی رونق
نغمہ شادی نہ سہی نوحہ غم ہی سہی۔

آخر میں سماج کے ٹھیکیداروں نیتاؤں اور سرکار سے پرزور التماس کروں گا کہ وہ مہاتما گاندھی کا سپنا پورا کرنے کے لئے ایک بھرپور قدم اٹھائیں۔ تاکہ کسی غریب کا جھونپڑا اسی کی بدولت نہ جلے۔ اس کا تانا اس کی پونجی نہ لے کسی نوجوان سہاگن کی مانگ نہ اُجڑے اور کسی معصوم بچے کے چہرے پر آنسوؤں کی جھڑی کے گدلے نشان نہ چمکیں۔

ہفتہ بھر کی خبریں!

دشنو دیوی کی یاترا میں تیزی

موسم سرما میں زوال کے ساتھ اور بسنت کی آمد سے خوشگوار موسم کے سبب کٹڑہ وشنو دیوی کی یاترا میں بڑھوتی ہو رہی ہے اور دن بدن یاترا زور پکڑ رہی ہے۔ گزشتہ ہفتہ تقریباً ۶۰۰ یاتری روزانہ کی اوسط سے شری ماتا جی کو تی کے درشن کرنے آتے۔

بسنت اتسو منایا

۱۲ فروری کو ضلع جموں کے تحصیلات. کھٹو رسانبہ. بشناہ، رنبیر سنگھ پورہ اور دیگر مقامات پر راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کی طرف سے "بلیدان دوس" کی شکل میں منایا گیا۔ اس روز پربھی ہکو رج کئے گئے اور ویر ستین ودھرم شہید ہوئے دیروں کی قربانی کو یاد کرتے ہوئے انہیں شردھانجلی بھینٹ کی گئی۔

سردار پٹیل وچار منچ کا قیام

سردار پٹیل وچار منچ کے آل انڈیا صدر پروفیسر ... ملہوک جب گزشتہ دنوں جموں آئے تھے ... کی صدارت میں سردار پٹیل وچار منچ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ شری نیرام ابرول صدر اور شری ... رام شاستری سیکرٹری طے پائے گئے۔

... قومی پرچم کا اپمان

... جوری میں ۲۶ رجنوری کو ریاستی وزارت ... وزیر نے جب سلامی لیتے وقت اپنی کار ... پارٹی "نیشنل کانفرنس" کا جھنڈا لگا ... قومی پرچم "ترنگا" نہیں لگایا تھا۔ ... جنتا پارٹی لیڈر شری کلدیپ راج ... متعقبوں تقریب سے بطور پروٹسٹ ... اس سے قبل شری گپتا نے منتظمین ... تقریب کی شروعات قومی ترانہ سے ... پر بھی اعتراض کیا تھا۔

... گورو روی داس جی کا ... جنم دن

... روی داس سبھا جموں وکشمیر جموں ... گزشتہ سالوں کی طرح اس بار بھی ... روز بڑے وار شری گورو جی کا مبارک ... شان وشوکت سے منایا جا رہا ہے ... زندگی سے متعلقہ واقعات پر ایک ... تعلیمات اور فلسفہ پر روشنی ... ساتھ ان کو تمام مذاہب اور فرقہ ... لوگ خراج عقیدت پیش کریں گے۔

شیخ محمد عبداللہ کیخلاف مظاہرہ!

کلکتہ میں بھی جمہوریت پرستوں نے جموں کشمیر کے وزیر اعلیٰ شیخ محمد عبداللہ کے اُن کی عارضی رہائش گاہ کے باہر زبردست مظاہرہ کیا مظاہرین مطالبہ کر رہے تھے کہ ریاست میں نافذ کردہ پبلک سیفٹی آرڈیننس نامی جمہوریت کش کالا قانون واپس لے کر شہری آزادیوں کو بحال کیا جائے۔

کٹھوعہ میں گورو روی داس جنم دن

۲۲ فروری کو کٹھوعہ میں شری گورو روی داس جی کا مبارک جنم اُتسو بڑی دھام دھام سے منایا جا رہا ہے جس میں یگیہ، ہون، کیرتن، بھجن، جلسہ، جلوس کے علاوہ، لنگر کا پروگرام ہے۔

سناتن دھرم سبھا کا چناؤ

سناتن دھرم سبھا جموں وکشمیر کا سالانہ چناؤ مورخہ ۱۹ فروری بروز اتوار گیتا بھون جموں میں ہونا طے پایا گیا ہے جس میں پردھان، جنرل سیکرٹری اور نائب پردھان کا چناؤ ہوگا سبھا کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اس بار سبھا کی ممبرشپ تقریباً ۱۰ ہزار ہوئی ہے جب کہ گزشتہ سالوں میں صرف سینکڑوں میں ہی ہوتی تھی۔

ٹیچرس ایسوسی ایشن کا چناؤ ۱۹ فروری کو

صوبہ جموں ٹیچرز ایسوسی ایشن کا چناؤ ۱۹ فروری کو طے پایا گیا ہے اس روز صوبہ جموں کے عہدہ داروں کا چناؤ ہوگا۔ ایسوسی ایشن کے ترجمان کے مطابق صوبہ بھر سے اساتذہ ڈیلیگیٹ اجلاس میں شرکت کریں گے اور چناؤ کے علاوہ مرکزی سطح پر ہندی کی بھتہ کی مانگ منوانے کے لئے لائحہ عمل طے کریں گے۔

میاں جلال الدین ہائیکورٹ کے چیف جسٹس!

جموں کشمیر کے گورنر شری ایل کے جھا نے میاں جلال الدین کو شری جسٹس انصاری کی جگہ جموں کشمیر ہائیکورٹ کا نیا چیف جسٹس تقرر کیا اور انہوں نے اپنے نئے عہدہ کا حلف بھی لے لیا۔

ودیارتھی پریشد کی طرف سے مباحثہ

جموں وکشمیر ودیارتھی پریشد کی طرف سے بین الکالج بحث مباحثہ کا اہتمام گزشتہ دنوں جموں کے گاندھی بھون میں کیا جس کا موضوع تھا۔ "ریاستوں کو مزید خود اختیاری ناممکن ہے" اور جس کی صدارت سابقہ وائس چانسلر جموں یونیورسٹی ڈاکٹر بے ایس بھان نے کی۔

چھمب سے اجڑے لوگوں کا چنور فارم کی طرف کوچ

رام ناتھ شہاس دباؤ کے آگے نہیں جھکیں گے؟

باعزت بساؤ کا مطالبہ!

کشن پور منوال کیمپوں میں رہ رہے چھمب سے بے گھر آباد ہوئے لوگوں کو ہر طرح سے تنگی دی جا رہی ہے تاکہ وہ لوگ تنگ آکر اقتصادی دباؤ کے پیش نظر سرکار کی گھٹیا شرطوں کے تحت کیمپ چھوڑ دیں گزشتہ سال ماہ جولائی سے منوال کیمپ میں بس رہے۔ ۳۰ کے قریب کنبوں کا راشن بند کر دیا گیا ہے اُن کو کیش ڈول بھی نہیں دیا جا رہا ہے۔ اسکول، ڈسپنسری اور دوسری روزمرہ کی انسانی زندگی کی سر دمنز بھی بند کر دی گئی ہے جن میں پانی کا شمار بھی ہے بہ سبب اس بقین دہانی کی روشنی میں کیا جا رہا ہے جو ایڈمنسٹریٹر کیمپ نے دیا تھا کہ ایک بھی کنبہ کو زبردستی نہیں اٹھایا جائے گا اور ان کو عوام کی مرضی کی جگہ ہی بسایا جائے گا۔

یہ انکشاف کرتے ہوئے علاقہ کے ممبر اسمبلی شری رام ناتھ شہاس نے مزید بتایا کہ ان لوگوں کو ایسی جگہوں پر بسانے کا منصوبہ ہے جو بنجر زمین ہیں اور جہاں ندیاں نالے بہتے ہیں اور وہاں پر پتھر ہی پتھر ہیں اور پیداوار نہیں کے برابر ہوتی ہے اور زمین بھی ۲ ایکڑ فی کنبہ دی جا رہی ہے جو ناکافی ہی نہیں محض مذاق ہے انہوں نے آگے بتایا کہ ان لوگوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اسمبلی اجلاس کے دوران کشن پور منوال کیمپ کے ۵۵۵ ہزار کنبے چنور فارم جموں کی جانب مارچ کریں گے اور وہاں بس جائیں گے۔ آپ نے اپیل کی کہ اس سے قبل کہ عوام مجبور ہو کوئی قدم اٹھائیں سرکار فارم توڑ کر ان لوگوں کو بسانے کا مطالبہ مان لے۔

بقیہ سیمینار میں عام رائے

(صفحہ ۲ سے آگے)

اور تجویز کی کہ ریاست کے تینوں خطوں کی علاقائی کونسلیں قائم کی جائیں جنہیں اپنے معاملات سیاسی اقتصادی اور دوسرے اختیار حاصل ہوں اُن کی آئینی گارنٹی ہو تینوں خطوں کے لئے فنڈز کے بٹوارے بارے آپ کی تجویز تھی کہ جموں ۵۰٪ وادی ۳۰٪ اور لداخ کرناہ دیگرہ ۲۰٪ حاصل کریں اور اس کا آدھا رقبہ اور کچھ اپنی مانا جائے۔

اپنی صدارتی تقریر میں جج ہربنس لعل جگوترہ ممبر اسمبلی نے ریاست کی تقسیم کی زوردار مخالفت کی مگر کہا کہ اگر کشمیری حکمران ماضی کی طرح ہی جموں کے ساتھ امتیاز جاری رکھیں گے تو کسی بھی تقسیم کی ذمہ داری انہیں پر ہوگی۔

آپ نے شیخ عبداللہ کی ریاستوں کو زیادہ اختیارات کی مانگ کو عوام کے بہبود اور جمہوری حقوق کی حفاظت کے لئے نہیں بلکہ انہیں دبانے کے لئے زیادہ اختیار حاصل کرنے کی ایک چال بتایا اور مثال دی کہ شیخ عبداللہ نے ۱۹۷۵ میں ریاست کے اختیار میں ایمرجنسی لاگو نہ کرنا ہونے ہوتے بھی محض اندرا گاندھی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ریاست ...

ریاستوں کے لئے زیادہ اختیارات مگر نچلی سطح پر اختیار دینے میں گریز

جموں، کشتواڑ اور لداخ کیلئے بااختیار ریجنل کونسلیں قائم ہوں۔ مدھوک!

جموں۔ شیخ عبداللہ۔ جو ریاستوں کو مزید اختیارات دینے اور ان کی اندرونی خود مختاری کا مطالبہ کرنے میں پیش پیش ہیں کس منہ سے ریاست جموں و کشمیر کے تینوں خطوں یعنی جموں۔ وادی۔ اور لداخ کو اندرونی خود مختاری اور سیاسی اختیارات دینے کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس بات کا اظہار جنتا پارٹی لیڈر پروفیسر بلراج مدھوک نے گزشتہ دنوں اپنے دورہ جموں کے دوران ایک پریس کانفرنس اور ایک سیمینار میں کیا۔

پروفیسر مدھوک کے مطابق اگرچہ مرکز اور ریاستوں کے تعلقات بارے مزید بات چیت ہو سکتی ہے اور کچھ تبدیلیوں کی بھی ضرورت ہے جیسا کہ دریائی پانیوں پر مکمل طور مرکز کا کنٹرول ہونے سے اس قدرتی ذرائع کا پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے جو صوبوں کے آپسی جھگڑوں میں الجھ کر رہ جاتا ہے اور اسی طرح ٹھوس آمدن کے ذرائع بھی ہیں کچھ ریاستوں کو منتقل کرنے چاہئیں مگر آئین ہند کے تحت ریاستوں کو پہلے ہی بہت وسیع اختیارات حاصل ہیں۔

آپ کے مطابق پچھلے ۳۰ سالوں میں مرکز اور ریاستوں میں ایک ہی پارٹی کی حکومت ہونے کے سبب جمہوری قدریں پنپ نہ سکیں اور مرکز اور ریاستوں کے رشتہ میں آئین کی حدوں کا دخل کم اور وزیر اعظم اور وزرا اعلے اور پارٹی کے مرکزی صدر اور صوبائی صدروں کا دخل زیادہ تھا یہ رشتہ آئینی اور قدرتی نہ ہو کر خالص ذاتی تک محدود ہو کر رہ گیا اب جبکہ جنتا پارٹی برسر اقتدار آئی ہے تو امید کی جاتی ہے کہ اس رشتہ کو آئین کے مطابق ڈھالا جائے گا۔

شری مدھوک کے مطابق آج ضرورت ریاستوں کو زیادہ اختیارات دئے جانے کی نہیں۔

بلکہ ریاستی سطح سے نیچے اختیارات غیر مرکوز کرنے کی ہے۔ جیسے ریجنل کونسل، ضلع بورڈ اور گرام پنچایتوں کو زیادہ اختیارات دینے کی ضرورت ہے اور جنتا پارٹی کے طاقت کے غیر مرکوزیت کے اصول کے عین مطابق ہے جنتا پارٹی کی غیر مرکوزیت ریاستوں تک ہی نہیں رکتی بلکہ گاندھی جی کے تصور کے مطابق گاؤں کو ترجیح حاصل ہے۔ پروفیسر صاحب نے اظہار حیرانگی کیا کہ ریاستوں کو زیادہ اختیارات کی وکالت کرنے والے رکنیوں کو زیادہ اختیارات دئے جانے کے مخالف کیوں ہیں پنچایت کے جس پنچ اور سرپنچ کو گاؤں کا نظام سنبھالنے کے قابل نہیں سمجھا جاتا اور اس کے اوپر پنچایت افسر تعینات کیا جاتا ہے جس کے پاس سب اختیارات رہتے ہیں۔ اگر وہی پنچ ممبر اسمبلی بنکر منتری اور وزیر اعلےٰ بن کر ریاست بھر کا نظام چلانے کے قابل کیسے ہو جاتا ہے۔

پروفیسر مدھوک نے ملک میں کئی میونسپل کمیٹیوں کے انتخابات آٹھ دس سال سے بقایا پڑے ہونے پر دکھ کا اظہار کیا اور مانگ کی کہ ان مقامی اداروں کے بارے میں بھی آئین میں وضاحت ہونی چاہیئے۔

پروفیسر مدھوک جو تاریخ دان بھی ہیں۔ نے بیان کیا کہ ریاست جموں و کشمیر مہاراجہ گلاب سنگھ کی جنگی فتوحات کے نتیجہ کے طور پر وجود میں آئی جبکہ اسکے تینوں خطوں میں جغرافیائی، زبان کی، تمدنی ہم آہنگی نہیں ہے اور تینوں خطے اپنے آپ میں ایک مکمل اکائی ہیں۔ آج بھی صرف سرکار ایک ہے باقی باتیں پہلے جیسی ہی ہیں اور مانگ کی کہ ریاست کے اتحاد اور نشو و نما کے لئے تینوں خطوں کے لئے الگ الگ ریجنل کونسلیں ہونی چاہئیں جو اپنے دائرہ میں وسیع اختیارات سے لیس ہوں اور ایک دوسرے کے معاملہ میں کوئی دخل نہ ہو۔

بقیہ گھاٹے میں مسلسل اضافہ

صفحہ اول سے آگے

چمڑہ سازی کا کام، اینٹ بنانے کی فیکٹری وغیرہ بھی شامل ہے۔ اس پبلک سیکٹر ادارے کو گزشتہ ۵ سالوں میں اٹھائی کروڑ روپے کے قریب خسارہ برداشت کرنا پڑا ہے اور اینٹ بنانے کی فیکٹری میں بھی سالانہ تین سے چار لاکھ روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے جبکہ گزشتہ چند سالوں کے دوران تھوڑا تھوڑا سرمایہ لگا کر پرائیویٹ سیکٹر میں اینٹ سازی کا کام کرنے والے لاکھوں کے مالک بن گئے ہیں۔

سب سے زیادہ حیرانی کا پہلو یہ ہے کہ سرکاری تحویل میں چلنے والے ہوٹلوں میں بھی خسارہ دکھایا گیا ہے حالانکہ گزشتہ دو تین سال کے دوران انکے رہائشی کمروں کے کرایہ میں بھاری اضافہ کیا گیا ہے۔

ماں۔ بیٹی تو آئینہ کے سامنے آنکھیں بند کرکے کیوں بیٹھی ہے۔

بیٹی:۔ ماں!

میں دیکھ رہی ہوں کہ سوتے میں کیسی لگتی ہوں۔

اچھل کود... ہائی پاور فش

علاقہ جیوڑیاں بلاتوالہ کے کچھ شکست خوردہ اشخاص نے اپنے آپ کو عوام میں لانے کیلئے ایک ترکیب ڈھونڈ نکالی اور پچھلے سال ژالہ باری سے جیوڑیاں کے علاقہ میں نقصان ہوئی فصل کا معاوضہ دلوانے کے نام پر عوام میں پہنچنے کی کوشش کی ریاستی، صوبائی اور حلقہ انتخاب تک کے کچھ شکست خوردہ عوام کے تفکرات اور تخریبی سیاست کھیلنے والوں نے ان عناصر کی سرپرستی کی۔

۲ فروری کو کھوڑ میں ان عناصر نے ایک آل پارٹی اجلاس بلایا تو عام رائے پائی گئی کہ سرکار آسانی سے معاوضہ نہیں دے گی کیونکہ ایسی صورتوں میں معاوضہ دینے کا سرکاری پالیسی نہیں پھر طے ہوا کہ ایجی ٹیشن کی جائے جس کا نام سنتے ہی کانگریسی نیشنل کانفرنسی اور دوسرے بہت سے لوگ اٹھ کر چلے گئے اور ۱۵ اشخاص کے بعد صرف ۵ لوگ رہ گئے۔ جنہوں نے وفد کی شکل میں گفت و شنید سے ملنے کا فیصلہ کیا اور وہاں سے اٹھنے والے

بقیہ ایک کروڑ روپے کا غبن

صفحہ اول سے آگے

ایک لمبے عرصہ تک کانگرس میں رہ کر دو تین ماہ ہوئے کی بجائے نیشنل کانفرنس میں آگئے ہیں درین اثنا ایک اور انکشاف ہوا ہے کہ سنٹرل کوآپریٹو بنک جموں کا ۸۰ لاکھ روپیہ بٹہ کھاتہ میں چلا گیا ہے کیونکہ قرضدار یا تو مر گئے ہیں یا بقایا جات ایسے لوگوں کے ذمہ دکھائے گئے ہیں جن کا پتہ ہی نہیں چلتا۔

نرکوٹا پبلیکیشنز کے لئے:۔ پرنٹر پبلشر چمن لال گپتا نے چوہدری پرنٹنگ پریس [illegible] سے چھپوا کر دفتر ... سے شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ ...

Phone : 5432 جموں و کشمیر پردیش جن سنگھ کا ترجمان Price : 20 P.

دیپک

Vol. 1 | November 14, 196[illegible] | No. 14

لداخ میں مزید تبتی شرنارتھیوں کا داخلہ

ریفیوجیوں کے بھیس میں چینی جاسوس بھی گھس آئے

سری نگر:۔ لیہہ سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق لال چین کے مقبوضہ علاقوں سے لداخ میں مزید پانچ سو کے قریب تبتی داخل ہو گئے ہیں جبکہ سنہ ۶۲ء میں کمیونسٹ چین کے حملہ کے بعد سے [illegible] تک تبت سے لداخ کے ملحقہ علاقوں میں چار ہزار سے زاید شرنارتھی داخل ہوئے تھے۔ بقیہ صفحہ پر

[illegible]نے مظالم پر پردہ پوشی کیلئے سرکار نے جن سنگھ کے رہنماؤں کی گرفتاریاں شروع کر دیں

عوام کے جذبات کو کچلنے کی کوششوں کے نتائج بھیانک ہونگے شری ڈوگرہ کی وارننگ

جموں ۱۱ نومبر:۔ سختی سے عوام کے جذبات کو کچلنے کی کوششوں کے نتائج خطرناک ہونگے سرکار کے ہر ایسے قدم کو ناکام بنا دیا جائے گا جو ظلم و جبر پر مبنی ہوگا۔

یہ وارننگ جموں و کشمیر جن سنگھ کے صدر پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ نے گزشتہ رات یہاں ایک بھاری پبلک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے دی۔ یہ جلسہ ۷ نومبر کو دہلی میں گئو بھگتوں پر ڈھائے گئے مظالم اور اس کے بعد کل اکھل بھارتیہ جن سنگھ کے صدر شری بلراج مدھوک اور دوسرے سرکردہ لیڈروں کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔

شری ڈوگرہ نے کہا کہ گئو رکھشا کا سوال کروڑوں ہندوستانیوں کے دھارمک جذبات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ لیکن سرکار نے عوام کے جذبات کو دبانے اور اسے ایک سیاسی سوال بنانے کے لئے گولی، لاٹھی اور گرفتاریوں کا سہارا لیا ہے اور اس کی آڑ میں جن سنگھ کو لپیٹ لینے کی کوشش کی ہے۔ مگر اس طریقہ سے سرکار نہ تو گئو ہتیا ورودھی اندولن کو ہی [illegible] گی اور نہ ہی جن سنگھ کی عوام میں بڑھتی مقبولیت کو کم کر سکے گی۔

آپ نے کہا۔ کہ گئو ہتیا کے ورودھ جتنے اندولن ہوتے رہے وہ یہ کہہ کر نظر انداز [illegible] جاتے رہے کہ مسلمان گئو ہتیا کو جاری رکھنا چاہتے ہیں کیونکہ ان کا مذہب انہیں ایسا [illegible]۔ مگر اب جبکہ مسلمانوں نے بھی گئو ہتیا بند کرانے کی نہ صرف حمایت کی، بلکہ واپس شامل ہوئے۔ تو سرکار نے دوسرے حربے [illegible] لاٹھی شروع کر دیے ہیں۔ لیکن اب [illegible] اس اندولن کو دبایا نہیں جا سکے گا۔

شری بلراج مدھوک کی گرفتاری کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ نے بتایا۔ کہ میں اُن [illegible] دہلی ٹیلیفون پر ملا تھا۔ لیکن صبح [illegible] بجے انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ حالانکہ [illegible] کے وقت دہلی میں تھے ہی نہیں۔ بلکہ بعد [illegible] سے دہلی پہنچے تھے۔ باقی صفحہ پر

لوگوں سے روپے بٹورنے والا مجاہد گرفتار

سری نگر:۔ عبدالعزیز خاں نامی ایک کشمیری کو ناشاجی پورہ اننت ناگ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ اور اس کے قبضہ سے ایک پستول بھی برآمد ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شخص اپنے آپ کو پاکستان کا مجاہد ظاہر کر کے لوگوں سے روپیہ وصول کرتا تھا۔ اور ایک عرصہ سے پر اسرار سرگرمیوں میں مصروف تھا۔۔۔۔۔۔ پتہ چلا ہے کہ یہ گرفتاری مرکزی محکمہ سراغرسانی کے کچھ اہلکاران کی اطلاع پر عمل میں لائی گئی ہے اور گرفتاری کے بعد خان مذکور کو اننت ناگ میں ہی رکھا گیا ہے۔

وطن دشمن عناصر کیساتھ حکمران لیڈروں کی پر اسرار ملاقاتیں

سالانہ ۱½ لاکھ کا ہیر پھیر

جموں:۔ محکمہ کسٹوڈین و آبادکاری کے پاس تباہ شدہ لوگوں میں تقسیم کرنے کے نام پر سالانہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ مخصوص رکھا جا رہا ہے۔ لیکن یہ رقم عجیب و غریب ڈھنگ سے خورد برد کر دی جاتی ہے۔ اور اس روپیہ کی تقسیم کے سارے اختیار ریونیو منسٹر خان محمد ایوب خاں کو دیے گئے ہیں۔ تباہ شدہ لوگوں میں روپیہ تقسیم کرنے کے [illegible] رقم پہلے سالانہ دس ہزار مخصوص [illegible]

سری نگر:۔ حکمران پارٹی کانگرس کے کچھ سرکردہ لیڈر محاذ رائے شماری اور پاکستان نواز پولیٹیکل کانفرنس کے لیڈروں کے ساتھ ان دنوں پر اسرار ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وطن دشمن جماعتوں کے ان لیڈروں اور کارکنوں کو اس بات کے لئے رضا مند کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ آئندہ عام چناؤ میں حصہ لیں اور کم از کم بطور آزاد امیدوار ہی چناؤ لڑیں۔

سیاسی مشاہدین کا کہنا ہے کہ یہ سب کچھ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت کیا جا رہا ہے۔ جس کا مقصد جہاں اپوزیشن کے ووٹ تقسیم کروانا ہے وہاں وطن دشمن فضا کو بھی قائم رکھ کر انتخابات میں سرکاری دھاندلی کے لئے جواز پیدا کرنا ہے۔ اور اس طرح ریاست سے باہر ہندوستانی عوام پر یہ واضح کرنا ہے کہ الیکشن میں گڑبڑ کرنا ملکی مفاد کے لئے ضروری ہو گیا تھا۔

[illegible] ڈیڑھ لاکھ روپیہ تک کر دی گئی ہے ۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ سرکاری رقم من مانے ڈھنگ سے حکمران پارٹی کے کچھ کارکنوں میں تقسیم کرنے کے علاوہ چند ایک حکمران لیڈروں کی جائیداد میں اضافہ کے لئے بھی صرف ہو رہی ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق کچھ بد چلن قسم کی عورتوں کے ذریعہ بھی اس رقم سے روپیہ خرچ کر کے سادہ لوح دیہاتی لڑکیوں کو اس فنڈ سے امداد دینے کے بہانے انہیں [illegible]

صادق گدی چھوڑ دو ورنہ ۔۔۔۔

ازـ شری درگاداس ڈوگرہ ایم اے ایل ایل بی ۔ وکیل ہیرانگر

صادق صاحب نے عنان حکومت سنبھالتے وقت صاف ستھری ایڈمنسٹریشن دینے کا دعویٰ بڑے طمطراق سے کیا تھا۔ اڑھائی سال کا عرصہ گذر جانے کے بعد بھی وہ ملک کو صاف ستھری ایڈمنسٹریشن دینے میں قطعی کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔ اس کے برعکس ایڈمنسٹریشن اس قدر پراگندہ و ناکارہ ہو گئی ہے کہ یہ عوام کے لئے وبال جان بن گئی ہے۔ کرپشن و خویش پروری کا یہ حال ہے کہ اس کی مثال ملنا مشکل ہے جب تک کسی کا غذ کو جاندی کے پہیئے نہ لگائے جائیں تب تک وہ ایک میز سے دوسری میز تک نہیں جا سکتا ہے۔ رشوت خور افسران کی حوصلہ شکنی کرنے کی بجائے ان کی پشت پناہی کی جا رہی ہے۔ لاکھوں کا گول مال ہو رہا ہے۔ ایک لوٹ سی مچی ہوئی ہے۔ اس لوٹ میں قوم کا یہ خوار رہنما جو کہ بڑی بڑی کرسیوں پر براجمان ہیں زیادہ سرگرم دکھائی دیتے ہیں۔ کیا ڈر ہی کھیت کو کھائے جا رہی ہے۔ آپ کسی اور کسی منسٹر کو لیں اسے آپ لاکھوں کے ہیر پھیر میں [illegible] گے۔ ریاست کے منسٹروں کی جائیداد کا اگر ایک سرسری جائزہ لیا جائے تو یہ امر بخوبی عیاں ہو جائے گا۔

چیف منسٹر سے لے کر ایک ادنیٰ کانگرسی تک کرپشن کی گنگا میں ڈبکیاں لگا رہے ہیں اس حقیقت کو لاکھ جھٹلانے کی کوشش کریں۔ لیکن واقعات سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی ہمارے سامنے زندہ مثالیں موجود ہیں ۔۔۔۔

۔۔۔ چیف منسٹر صاحب تو اصطبل لاکھوں روپیہ کے مالک بن گئے ہیں۔ صادق کے فرزند رفیق صادق نے اپنے اثر و رسوخ سے پلیڈیم سینما سری نگر میں شکمی شریک بن کر لاکھوں روپیہ کما لیا ہے اور مزید کما رہا ہے۔ سندہ برادران میں صادق صاحب کی سگی بہن زینب بیگم بیاہی گئی ہے۔ ان سندہ برادران کے ذمہ لاکھوں روپیہ جنگلات کا بقایا ہے۔ لیکن ان کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کی گئی ہے۔ کیا یہ کرپشن نہیں تو اور کیا ہے؟ شری درگا پرشاد دھر نے جس ہیر پھیر سے ٹرانسپورٹ کی متعدد گاڑیاں لی اور اسلام آباد تعمیر کیں ہیں اس کو کون نہیں جانتا ہے [illegible] اور [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

تو یہ کس بات کا ثبوت ہے؟ سابق وزیر تعلیم مسٹر ترلوچن دت کا ماضی کیا تھا۔ یہ ایک ادنیٰ مدرس کا بیٹا تھا۔ لیکن آج یہ شخص کروڑوں میں کھیل رہے ہیں۔ اتنا روپیہ کہاں سے آیا؟ ۔۔۔۔

مسٹر ایوب خان ریونیو منسٹر نے گزشتہ دو برسوں میں لاکھوں روپیہ کی لاگت کی جموں اور بانہال میں کوٹھیاں عالی شان کس طرح تعمیر کی ہیں۔ کیا یہ کرپشن کا کرشمہ نہیں ہے؟

مسٹر غیاث الدین صاحب نے بھی دو عالیشان عمارتیں اسی کرپشن کی پرستش میں بنائی ہیں ۔۔۔ کھار صاحب نے تو کمال ہی کر دیا۔ یہ صاحب ۱۹۴۷ء میں پندرہ روپے ماہوار چپڑاسی کی حیثیت میں نیشنل کانفرنس کے دفتر میں مامور تھے لیکن آج موصوف نے لاکھوں روپیہ کی لاگت سے دو عظیم الشان عمارتیں بنوا لینے کے کارنامے نمایاں انجام دئے ہیں۔ یہ روپیہ بھلا کہاں سے آیا؟

شری گردھاری لال ڈوگرہ وزیر خزانہ نے چند سال ہوئے کرن نگر میں ایک کوٹھی بنوائی تھی اور آج کل گاندھی نگر میں ایک عالیشان محل تعمیر کروا رہے ہیں۔ دیانتداری سے اتنا روپیہ وہ کہاں سے لا سکتے تھے۔ ان کی تنخواہ سے تو بمشکل رسوئی کا خرچ چلتا ہے بخشی غلام محمد سے بھی بازی لے گئے ہیں۔ اگر یہ حقیقت نہیں ہے تو کیا گردھاری لال ڈوگرہ بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے ڈالڈا گھی، سنلائٹ صابن، لائف بوائے صابن، رکسونا صابن، لکس صابن، لکس پاؤڈر، ٹیلکم پاؤڈر، سٹینڈرڈ نمک وغیرہ کی ایجنسیاں اپنے سگے بندوں کو نہیں دلوا رکھی ہیں؟ کیا یہ کرپشن نہیں ہے؟

اس طرح ہزاروں مثالیں موجودہ حکمرانوں کو بے نقاب کرنے کے لئے دی جا سکتی ہیں۔ جب ملک کے ناخدا ہی پہلے درجہ کے بھرشٹاچاری ہوں تو ایڈمنسٹریشن کس طرح سدھر سکتی ہے اگر نیچے کوئی خرابی ہو تو اوپر سے اس کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ لیکن علاج کرنے والے ہی اگر کرپٹ ہوں تو وہ کس طرح اپنے ماتحت عملہ کو دیانتداری کا درس دے سکتے ہیں۔

صادق صاحب کا صاف ستھری ایڈمنسٹریشن دینے کا وعدہ محض ایک فریب تھا۔ ان سے یہ توقع کرنا کہ وہ اپنے وعدے پر عمل کریں گے سراسر بے وقوفی ہو گی۔ صادق صاحب کے خاندان میں [illegible] ہی [illegible] کہلا سکتا ہے جو [illegible] لاکھوں روپیہ کا بنک بیلنس رشوت کی پرستش [illegible] حاصل کیا ہو۔ ۔ (باقی صفحہ پر)

لوک راج نگر

اپنی سرکار سے

ازقلم بانکے بہاری

سرکار محترمہ دیر سے خط نہیں لکھ سکا۔ معافی چاہتا ہوں۔ نوازش نامہ تو آپ کی طرف سے کبھی موصول نہیں ہوا۔ لیکن تمہیں معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم اپنے بزرگوں سے سنتے آئے ہیں۔ کہ اہل حکومت کو سات خون یعنی قتل معاف ہوتے ہیں۔

قصہ کوتاہ آپ کو فکر کسی کی بھی نہیں ہے۔ لاپرواہ تو آپ کو میں کہہ نہیں سکتا مگر آپ بے پرواہ ضرور ہیں۔ شرم تو آپ نے کھجنگ کی طرح گھونٹ کر پی لی ہے کسان مزدور۔ لکڑہارا۔ لوہار۔ بڑھئی۔ موچی۔ رنگائی۔ سبھی ہر وقت آپ کا نام لیتے رہتے ہیں اور آپ کی محبت کا دم بھرتے ہیں۔ مگر آپ اتنی بے وفا ہیں۔ کہ کسی کو خاطر میں ہی نہیں لاتی۔ اجی محترمہ۔ کسی کو تو خاطر میں لائیے۔ ورنہ یہ زندگی اجیرن ہو جائے گی

خار حسرت قبر تک دل میں کھٹکتا جائے گا
مرغ بسمل کی طرح لاشہ پھڑکتا جائے گا

خیر محبت اپنی مرضی کی چیز ہے اور پھر جنگ اور محبت کے میدان میں ناجائز بھی جائز ہے۔ اور پھر اگر دونوں کے پاس صحرائے سیاست یا اگر صحرا نہ سہی تو ٹنڈرا کا میدان ہی سہی ۔۔۔۔۔۔۔۔ تو بے ایمانی ایمان ہے۔ چھوٹے بچوں پر گولی چلانا۔ آتما کو پرماتما سے ملا دینا ہے۔ شریعت۔ طریقت۔ حقیقت اور معرفت کے ذریعہ درگاہ الٰہی کو پا نا ہے۔ ۔۔۔ راستہ تو آپ نے بھی صوفیوں کا ہی پکڑا ہے۔ راقم کو باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ [illegible] بھی جاسوسی کی سب سے بڑی چیلی ہیں۔

آپ نے شروع سے لے کر آخر تک پڑھ لیا ہے۔ آپ کو اس شاہکار کا وہ حصہ بہت پسند ہے۔ علاؤالدین خلجی نے پدماوتی کو حاصل کرنے کی سر توڑ کوشش کی۔ لیکن بجائے پدماوتی کو حاصل کرنے کے اس کے حصہ میں راکھ ہی آئی۔ اور اس راکھ میں کہیں چھپی ہندو چنگاری نے خلجی خاندان کا نام و نشان مٹا دیا۔

خیر بات کہیں کی کہیں جا پہنچی۔ اور کسی کا خیال نہ کیجئے۔ تو کم از کم اپنے خانساماں کا۔ اپنے اردلی کا یا اپنے چپڑاسی کا تو فکر کیجئے۔ جو ہر دم آپ کے آگے پیچھے رہتا ہے۔ آپ کے عشق و محبت کی رعنائیوں کو سو فیصدی جانتا ہے۔ مگر معطلی یا موقوفی کے ڈر سے اسے لوگوں میں فاش نہیں کرتا۔ تمہارا سواگت کرتا ہے۔ گیٹ کھڑے کرتا ہے دھوپ میں سڑتا ہے۔ سردی میں ٹھٹھرتا ہے۔ تمہارا میک اپ ٹھیک دیکھتا ہے۔ تاکہ تمہارے حسن میں چاند پر گرہن نہ لگ جائے۔ اس نرس کا تو خیال کیجئے۔ جو تمہارے خزانے کے نوٹ گنتے گنتے نا قدرشناسی کا شکار ہو گیا ہے۔ اس ٹیچر کا خیال کیجئے۔ جو تمہارے من بہلاوے کے لئے کلچرل شو تیار کرتا ہے۔ اس سپاہی۔ گرداور۔ آفیسر۔ ناظم کا خیال کیجئے۔ جو تمہاری سر الصحہ زمین کی حفاظت رکھتا ہے

مختصر یہ ہے کہ اپنے سرکاری ملازم کا تو خیال کیجئے۔ کہ وہ اس مہنگائی کے دور میں۔ اس فیشن پرستی۔ کنبہ پروری۔ ابن الوقتی۔ ووٹ فروشی۔ ایمان فروشی۔ ضمیر فروشی۔ عصمت فروشی۔ بے عزتی۔ ذلت کے دور میں بڑی مشکل سے اپنی آبرو کو اپنے سینے میں سمائے ہوئے ہے۔

آج اگر وہ چیخ پڑتا ہے۔ بذریعہ پریس و پلیٹ فارم پکارتا ہے تو آپ K.C.S.R میں کسی آرٹیکل میں ترمیم کر کے اس کے انسانی حقوق چھین لیتے ہیں۔ اس کو اپنے بازوؤں یا زلف دراز کی لپیٹ میں لینے کی کوشش کرتی ہیں۔ ڈیفینس آف انڈیا رولز نافذ کر دیتی ہیں۔ آپ کا یہ D.I.R غداروں کے لئے ہونا چاہیئے۔ نہ کہ اپنے یا محبت کے خادموں پر۔ آپ کو ساقی۔ بیچے۔ ساغر۔ مینا ہی پیارے ہیں۔ آپ قربانی ہی بھلا دی۔ خان۔ یا اس رانی خان کے ساتھ [illegible] بابا۔ چاچا۔ یا پھوپھی اور [illegible] لگے ہیں۔ مگر ۔۔۔۔۔ ان کا عشق۔ یہ عاشق۔ ایجنٹ۔ دلال [illegible] ایک دن لے ڈوبیں گے۔ اور جب تم انہیں مفت کی شراب [illegible] اور وہ نشہ میں مخمور راہ چلتے لوگوں سے ٹکرا رہے ہیں۔ یہ بات تمہیں مگر پھر بھول جاتی ہو۔ آج یہ آپ کے سے خوار اگر تمہارے ہیں تو محض تمہاری [illegible]

ترکوٹا پبلیکیشنز کے لئے: پرنٹر پبلشر چمن لال گپتا نے چھپوا کر [illegible]

بھیانک صورت حال مگر

مجھے رازِ دوعالم دِل کا آئینہ دکھاتا ہے
وہی کہتا ہوں۔ جو آنکھوں کے سامنے آتا ہے

[illegible] اندولن اور اندولن ـــ گولی ورشا۔ خون خرابہ۔ موت اور انسان کو [illegible] دبانے کی کوششیں۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی۔ غربت۔ بھوک اور ہر طرف [illegible] کا ایک بھیانک سیلاب۔ یہ ہے چند لفظوں میں آج ہمارے دیش [illegible] کا مختصر خاکہ ـــ لیکن آزادی کے اُنیس سالوں میں یہ حالت [illegible] ہوئی ؟ اس پر وچار کرنا۔ اس بات سے بھی کہیں زیادہ ضروری [illegible] کہ ان بیماریوں کا کوئی علاج تلاش کیا جائے [illegible] کی کوئی راہ اختیار کی جائے۔

دیش کے گزشتہ انیس سالوں کا اتہاس ہمارے سامنے ہے آزادی [illegible] ہمارے سامنے ایک منزل تھی۔ ایک مقصد تھا۔ جس طرح سے ہو سکے [illegible] پیارے وطن کو پنجۂ اغیار سے آزاد کروانا ہے۔ لیکن آزادی کے [illegible] واضح مقصد سامنے رکھنے کی بجائے برسراقتدار آنے والوں نے [illegible] لیا ہے۔ کہ جو قربانیاں لوگوں نے دی تھیں۔ اب اس کا معاوضہ [illegible] کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ انہوں نے برسراقتدار آتے ہی لوٹ کھسوٹ [illegible] بھاچار اور کنبہ پروری کو اپنا شیوہ بنا لیا۔ انسانی قدروں کو بھلا کر [illegible] سے دولت جمع کرنا اپنا بڑا فریضہ سمجھ لیا۔ چنانچہ یہ خواہش [illegible] ہے۔ جو کبھی پوری نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس ہوس کا شکار [illegible] اپنے قومی اور سماجی فرائض کو بھول کر گدیوں سے چمٹے رہنے کی [illegible] خطرناک بیماری میں مبتلا ہو گئے ہیں لیکن ان کی غلط نیتوں اور [illegible] نے اس دیش کے لئے کتنے ہی پیچیدہ اور مشکل مسائل پیدا [illegible] ہیں۔ آج سارے دیش میں مصیبتوں اور تکلیفوں سے پریشان [illegible] کی ایک بڑی اکثریت ان شاسکوں سے نجات حاصل کرنا چاہتی [illegible] عام آدمی ان حکمرانوں کو لمحہ بھر کے لئے بھی گدیوں پر چمٹے [illegible] نہیں چاہتا۔ کیونکہ وہ سمجھتا اور محسوس کرتا ہے۔ کہ آج عوام کی [illegible] اور دیش کے لئے پیدا ہونے والی بھیانک سمسیاؤں کے لئے [illegible] لیڈر ذمہ دار ہیں۔ لیکن برسراقتدار لوگوں کی حالت یہ ہے کہ

چھٹتی نہیں ہے ظالم منہ سے لگی ہوئی

[illegible] ان گدیوں سے چمٹے رہنے کے لئے وہ ہر بُرے سے بُرا حربہ [illegible] جا رہے ہیں۔ گولی۔ لاٹھی اور ٹیئر گیس کا سہارا لیا جا رہا [illegible] ہے

[illegible] ہے یارو روزِ محشر — چھپے گا کُشتوں کا خون کیونکر
[illegible] رہے گی زبانِ خنجر — لہو پکارے گا آستیں کا

[illegible] بُرائی کا انت یقینی ہے اور یومِ حساب نزدیک آ رہا ہے یہی [illegible] کہ انجام سے گھبرا کر ظالم اور خود غرض لوگ آخری حربوں پر اُتر [illegible] ـــ لیکن آج جو حالت پیدا ہو گئی ہے اور ہر طرف جو تباہی [illegible] ہے۔ اس میں بڑی سادھوانی اور ہوشیاری سے کام لینے کی [illegible] کیونکہ ہمارے دیش کو ہڑپ کرنے کے لئے اگر ایک طرف لال [illegible] بھری نگاہوں سے اپنے جبڑے پھیلا رہا ہے۔ تو دوسری طرف [illegible] کا ساتھی بن کر ہماری آزادیوں کو سلب کرنا چاہتا ہے مغرب [illegible] وائیدہ اختیار میں بنے کے لئے الگ سیالیوں چل رہے ہے [illegible] لہٰذا ہر دیش بھگت پر لازم آتا ہے کہ جہاں وہ خود غرض اور خونخوار [illegible] حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرے۔ وہاں خطرات کو اپنی

آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دے۔ بلاشبہ آج کا وقت بھارت باسیوں کے لئے ایک کٹھن سمے ہے۔ لیکن اس سنسار میں زندہ رہنے کا حق انہی قوموں کو ہے جو ہر مصیبت میں اپنا کرتویہ ہمت۔ جرات اور ہوشیاری سے نبھاتی ہیں۔

وقت کی بڑی مانگ یہی ہے کہ دیش بھگتوں اور ملک کے لئے بلیدان ہونے والوں کے سنگٹھن کو مضبوط بنایا جائے۔

ریاستی حکمرانوں کیخلاف الزام نامہ

راشٹرپتی کے بعد گورنر ڈاکٹر کرن سنگھ کو بھی جموں کی قانون سازیہ کے چودہ ممبروں نے خواجہ غلام محمد صادق اور ان کی کیبنٹ کے وزراء کے خلاف چارج شیٹ پیش کر دیا ہے۔ ۴۸ صفحات پر مشتمل اس چھپے ہوئے کتابچہ میں زیادہ تر سنگین الزام خواجہ غلام محمد صادق کے علاوہ پردیش کانگرس کے صدر سید میر قاسم وزیر تعلیم شری درگا پرشاد در۔ جموں کے کانگرسیوں کے چوٹی کے نیتا شری ترلوچن دت ریوینیو منسٹر خان محمد ایوب خان اور شری غلام رسول کار پر عاید کئے گئے ہیں۔

اس الزام نامہ میں سرکاری دستاویزات اور حکمران لیڈروں کی اپنی چٹھیوں کا حوالہ دے کر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی سرکاری حیثیت کو کس طور اپنے ذاتی مفاد اور رشتہ داروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے بے جا استعمال کیا ہے ـــ

کتابچہ میں درج کئے گئے الزام بیشتر ایسے ہیں۔ کہ جو وقتاً فوقتاً پریس و پلیٹ فارم کے ذریعہ لوگوں کے سامنے آ چکے ہیں۔ لیکن اس کتابچہ کی خوبی یہ ہے۔ کہ الزامات کو نہایت ترتیب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے ـــ خواجہ غلام محمد صادق سیاسی زندگی کو کرپشن سے پاک اور صاف بنانے کے دعوے کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ کی کرسی پر براجمان ہوئے تھے۔ مگر انہوں نے ان دعووں اور وعدوں کے باوجود عملی طور پر کیا گل کھلائے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن اب جبکہ باقاعدہ طور پر ایک چارج شیٹ ان کے خلاف پیش ہو گیا ہے تو جہاں گورنر اور راشٹرپتی کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان الزامات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کروائیں۔ وہاں خواجہ غلام محمد صادق اور ان کے ساتھیوں کے لئے بھی اخلاقی طور پر یہ لازمی بن جاتا ہے کہ وہ سرکاری کرسیوں سے الگ ہو کر کمیشن کو آزادانہ تحقیقات کے مواقع مہیا

کریں اور اگر الزام غلط ثابت ہوں گے تو ان کی قدر و منزلت عوام میں بڑھے گی اور الزام لگانے والوں کو ندامت کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

لیکن اگر الزام درست ثابت ہوئے تو انہیں اپنے کردار کے نتایج بھگتنے ہونگے جس کا ایک اچھا اثر سیاسی زندگی پر پڑے گا۔ اور وہ مقصد کبھی پورا ہو سکے گا جس کا دم خواجہ صادق اور ان کے ساتھی خود بھی بھرتے آئے ہیں۔

وزیر کا سالہ اور سرکاری تردید

سرکاری طور پر دیپک کے ۷م اکتوبر کے شمارہ میں شائع شدہ اس خبر کو غلط قرار اور شر انگیز کہا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا تھا کہ وزیر مملکت شری غلام رسول کار کا سالہ حبیب اللہ بٹ پراسرار طور پر غائب ہو گیا ہے۔ سرکاری تردید میں کہا گیا ہے کہ حبیب اللہ نام کا کوئی وزیر مذکور کا سالا نہیں۔

ہمارے نمائندہ خصوصی نے سوپور سے تحقیقات کے بعد اس سلسلہ میں لکھا ہے کہ شری غلام رسول کار کے سالے کا نام سعید ڈار ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ گزشتہ سال پاکستانی حملہ سے کچھ ہی دیر پہلے پاکستان سے ریاست میں آیا تھا۔ یہاں وہ مختلف مقامات پر پُراسرار طور پر گھومتا رہا۔ لیکن تاشقند معاہدہ کے بعد پھر واپس پاکستان چلا گیا۔

جہاں تک حبیب اللہ بٹ کا تعلق ہے وہ سوپور کے محلہ سنگرام پورہ کا رہنے والا ہے ۱۹۶۵ء سے قبل وہ مذہبی پرچارک تھا پھر وہ حملہ آوروں کے ساتھ مل گیا۔ اور ان کے ساتھ ہی پاکستانی مقبوضہ کشمیر میں جا کر وہاں فوج میں بھرتی ہو گیا لیکن گزشتہ دنوں وادی کشمیر میں پھر واپس آ کر کپواڑہ کے [illegible] پاس ککھر نار گاؤں وطن دشمن سرگرمیوں میں مصروف رہا۔

محکمہ ڈاک و تار کے ملازمین

[illegible] محکمہ ڈاک و تار کے ملازمین کی یونین [illegible] اپنی کانفرنس میں اس بات کا شکوہ کیا ہے [illegible] کشمیر کی سرکار نے انہیں رہائشی مکانوں کے لئے جگہ نہیں دی کیونکہ وہ مرکزی سرکار کے ملازمین ہیں۔ حالانکہ مرکز کی طرف سے [illegible] کے لئے [illegible] رقوم [illegible] سلسلہ میں ریاستی سرکار [illegible] ہدایات [illegible] رقوم [illegible] فیصدی مرکزی سرکار کے ملازمین کو رہائش کی سہولتیں [illegible] جائیں۔ مگر ریاستی سرکار [illegible] عمل پیرا ہے [illegible] [illegible] جلد پلاٹ [illegible]

دہلی میں گڑبڑ کی آڑ میں جن سنگھ کے درجنوں سرکردہ کارکن اور لیڈر گرفتار

گڑبڑ کیسے شروع ہوئی

جموں:۔ دہلی میں پارلیمنٹ کے سامنے گؤ ہتیا ورودھی ہونے والے مظاہرہ میں شرکت کرنے کے لئے یہاں سے جو لوگ گئے تھے ان میں سے کچھ لوگوں نے واپس پر بتایا ہے کہ مظاہرہ میں شرکت کے لئے دیش کے کونہ کونہ سے لاکھوں کی تعداد میں گؤ بھگت دہلی پہنچے تھے اور انہیں مختلف جگہوں پہ ٹھہرایا گیا تھا۔ ۶ نومبر کو سرکردہ لوگوں کا جو سمیلن ہوا اس میں سنت پربھودت برہمچاری۔ جین منی شری سوشیل کمار جی مہاراج اور دیگر مہاتماؤں نے اس بات پر زور دیا کہ مظاہرہ بالکل پرامن ہونا چاہئیے۔ کیونکہ گڑبڑ اور ہلڑبازی دہی کرتا ہے جو کمزور ہوتا ہے ہمارے ساتھ جنتا کی طاقت ہے۔ اس سمیلن میں لوگوں کو یہ بھی خبردار کیا گیا۔ کہ سرکار لوگوں کے جذبات اور اُتساہ سے گھبرا کر کل کچھ گڑبڑ کروانا چاہتی ہے۔

چنانچہ ۷ نومبر کو مظاہرین سات جگہوں سے جلوسوں کی شکل میں پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف روانہ ہوئے۔ جموں سے لوگوں کا جتھہ جلوس کے دوسرے حصہ میں شامل تھا۔ لیکن یہ جتھا ابھی پارلیمنٹ سٹریٹ میں داخل بھی نہیں ہوا تھا۔ کہ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے سرکاری ایجنٹوں نے گڑبڑ شروع کر دی۔ گڑبڑ کے واقعات اس طرح بیان کئے جاتے ہیں کہ سب سے پہلے دس چالیس پچاس ہزار عورتوں اور ایک بڑی تعداد میں سادھوؤں کا جمعہ پہنچ گیا۔ جس پر سب سے پہلے سوامی رامیشورانند نے بھاشن دیا۔ اس کے بعد سیٹھ گوبند داس ممبر پارلیمنٹ بولے۔ لیکن جب شری پرکاش ویر شاستری بول رہے تھے پولیس کے کچھ لوگوں نے بھیڑ میں سادھوؤں کو دھکے دینے شروع کر دیئے لیکن شری شاستری نے پولیس والوں سے اپیل کی۔ کہ وہ ہمارے کام میں دخل نہ دیں۔ ہمارے پاس اپنے والنٹیئر ہیں جو بیٹھنے وغیرہ کا پربندھ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ گڑبڑ بند ہو گئی اس کے بعد جب شری اٹل بہاری باجپائی بولنے کھڑے ہوئے۔ تو وہ کچھ ہی منٹ بول پائے تھے۔ کہ اچانک پھر گڑبڑ شروع ہو گئی لیکن شری باجپائی اپیل کر رہے تھے۔ کہ یکدم سٹیج پر ٹیر گیس کے گولے پڑنے شروع ہو گئے جس کے کارن لاؤڈ سپیکر وغیرہ خراب ہو گئے اور لوگ بھڑک اُٹھے۔

اس گڑبڑ اور آگ کی وارداتوں کا حیران کن منظر یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ویسے تو پولیس ایک بڑی تعداد میں موجود تھی۔ لیکن جن جگہوں پر [illegible] بھی کوئی پولیس والا موقعہ پر نہیں پہنچا [illegible] موجود [illegible] کے بعد [illegible] گفتگو سے یہ بھی بتا [illegible]

لوگ اس دفعہ دہلی جمع ہوئے تھے اس سے قبل کبھی نہیں پہنچے تھے۔ اور لوگوں کی تعداد کا اندازہ سات اور آٹھ لاکھ کے درمیان تھا۔

جن سنگھ رہنماؤں کی گرفتاریاں

گڑبڑ کے بعد پولیس نے اسی شام کو اور دوسرے دن کئی لوگوں کو گرفتار کر لیا ہے لیکن حیرت کا مقام ہے کہ گرفتار ایسے

دہلی میں سرکار کے ایجنٹوں اور غنڈوں نے گڑبڑ کی

نئی دہلی:۔ پروفیسر بلراج مدھوک صدر اکھل بھارتیہ جن سنگھ جنہیں ۱۰ نومبر کی صبح کو دہلی میں گرفتار کیا گیا ہے۔ نے ۸ نومبر شام کو اپنے ایک بیان میں کہا تھا۔ کہ کل کے واقعات کے لئے پولیس کا اشتعال انگیز رویہ ذمہ دار ہے۔ پولیس نے جس ڈھنگ سے فائرنگ کی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گولیاں مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے نہیں بلکہ انہیں موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے چلائی گئیں۔ لاشوں کی شناخت کئے بغیر جلدبازی سے کام لیتے ہوئے انہیں ٹھکانے لگایا۔ اس سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اخباروں میں جو کچھ چھپا ہے اس سے زیادہ ظالمانہ کارروائی کی گئی۔ اگر حکام تدرے احتیاط اور دور اندیشی سے کام لیتے تو صورت حال بگڑنے سے بچ سکتے تھے۔ پروفیسر مدھوک نے دہلی کے جن سنگھی ورکروں کی اندھا دھند گرفتاریوں کی مذمت کرتے ہوئے سرکار اور ان کے کمیونسٹ دوستوں کو وارننگ دی ہے۔ کہ ان کا معاندانہ پراپیگنڈہ خود انہیں شکار بنائے گا۔ آپ نے سماج دشمن عناصر کی متشددانہ کارروائیوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ دہلی کی جنتا اور باہر سے آنے والے لاکھوں لوگ جانتے ہیں۔ کہ ظلم کس نے کیا ہے۔ آپ نے دیش بھر میں جن سنگھ کی برانچوں کو ہدایت بھی کی ہے کہ وہ ۱۲ نومبر کو ظلم کے خلاف دن منائیں۔ اور جگہ جگہ پرامن جلسے کریں اور جلوس نکال کر دہلی کے پولیس مظالم کی مذمت کریں۔ دہلی پردیش جن سنگھ کے پردھان شری ہردیال دیوگن نے رات کو گرفتاری سے پہلے ایک بیان میں کہا۔ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دہلی میں کانگرس سرکار پاگل ہو گئی ہے۔ آپ نے تشدد اور آتشزنی کے تمام واقعات کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ ساری گڑبڑ پولیس نے شروع کی۔ جبکہ لیڈر شپ مظاہرین کو پرامن اور اہنسا تمک رکھنا چاہتی تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہوم منسٹر اور لفٹیننٹ گورنر کے بیانات کو شر انگیز قرار دیتے ہوئے شری دیوگن نے کہا ہے کہ مظاہرین کے علاوہ دوسرے لوگ بھی اس علاقہ میں موجود تھے اور آگ لگانے کا کام کانگرس اور سرکار کے ایجنٹوں نے پولیس کی سرپرستی میں کیا۔ تاکہ سرکار اس پرامن دھارمک اندولن کو بدنام کر کے کچل سکے۔ میں صاف صاف کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ظلم سے گؤ ہتیا بند کرانے کا اندولن نہیں دب سکتا۔

گوردھن پیٹھ کے جگت گورو شنکراچاریہ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ گؤ ہتیا پر پابندی کی مانگ کرنے والے پرامن مظاہرین پر بے رحمانہ فائرنگ کی گئی۔ وہ سرکار کی طے شدہ سازش کا نتیجہ تھی۔ سوامی رامیشورانند پر مظاہرین کو اشتعال دلانے کا الزام غلط اور بے بنیاد ہے اس کی تمام تر ذمہ داری سرکار پر ہے۔ آپ نے کہا کہ سب سے پہلے ہماری سٹیج پر اشک آور گولے پھینکے گئے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکار مظاہرین کے تمام لیڈروں کو زخمی کر کے گؤ بھگتوں پر بہیمانہ مظالم ڈھانا چاہتی تھی۔ جس سے دہشت پھیلا کر اندولن کو ناکام کیا جائے۔ آپ نے سرکار کو وارننگ دی ہے کہ بھارت کا ہندو گؤ ماتا کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو اٹھا ہے۔ سرکار کو یہ سمجھ لینا چاہئیے کہ لاٹھی گولی ہی نہیں۔ بلکہ گؤ بھگتوں کو کھلے چوراہوں پر پھانسی دینے کے بعد بھی گؤ رکھشا کے عزم کو دبایا نہیں جا سکتا۔

لوگوں کو بھی گرفتار کیا گیا ہے جو دو [illegible] کئی دن سے دہلی سے باہر تھے [illegible] گرفتار کئے جانے والوں [illegible] بلراج مدھوک صدر اکھل بھارتیہ جن [illegible] شری ہردیال دیوگن صدر دہلی جن [illegible] کارپوریشن پارٹی کے لیڈر پروفیسر [illegible] لمبوترا۔ مسٹری وی پی جوشی جنرل [illegible] گؤ رکھشا مہا ابھیان سمیتی۔ لالہ [illegible] گپتا راشٹریہ سویم سیوک سنگھ پنجاب [illegible] ہماچل پردیش جموں کشمیر کے نام [illegible] بیرقابل ذکر ہیں۔

ریاست بھر میں احتجاج

جموں۔ ۹ نومبر۔ کل یہاں دہلی میں [illegible] پر پولیس فائرنگ اور تیاچار کے [illegible] ہڑتال کے علاوہ ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ جلوس کے خاتمہ پر دیوان [illegible] میں بھاری پبلک جلسہ منعقد ہوا [illegible] شری اوتکار ناتھ کاک سیکرٹری [illegible] سرودلیہ گؤ رکشا مہا ابھیان [illegible] امرناتھ گپتا۔ سٹری کرشن شاستری [illegible] دیگر اصحاب نے بھاشن دیئے [illegible] شری اونکار ناتھ جو کل ہی گؤ [illegible] کے جلوس میں شرکت کے بعد دہلی سے [illegible] تھے نے بتایا۔ کہ کس طرح ایک سازش [illegible] تحت پرامن مظاہرہ کو سرکار نے [illegible] میں بدل کر گؤ بھگتوں کو گولیوں اور [illegible] جبر و تشدد کا شکار بنایا۔

جموں شہر کے علاوہ کٹھوعہ [illegible] بشناہ۔ رنبیر سنگھ پورہ۔ راجوری [illegible] چھوٹے چھوٹے قصبوں اور دیہات میں [illegible] بھگتوں پر کانگرس سرکار کے مظالم [illegible] کے خلاف مکمل ہڑتال رہی۔ اور [illegible] کر کے حوادیش تحقیقات کا مطالبہ [illegible] کے علاوہ دیش میں گؤ ہتیا فوری [illegible] پر بند کرانے کی مانگ کی گئی۔ کئی جگہوں [illegible] ہندوؤں کے ساتھ مسلمانوں نے [illegible] احتجاجی پروگراموں میں حصہ لیا [illegible] ادھم پور میں رات کو گؤ رکھشا [illegible] کے زیر اہتمام بھاری جلسہ منعقد [illegible] جس میں جبر و تشدد کی مذمت کی گئی [illegible] گؤ ہتیا پر پابندی لگانے کا مطالبہ [illegible] دوہرایا گیا۔

دیگر جگہوں پر اس [illegible] وغیرہ کرنے کی اطلاع [illegible]

... ریاست کی نا اہل صادق سرکار کو برطرف کرکے فوری طور پر راشٹرپتی راج لاگو کیا جائے

رام نگر میں پبلک جلسہ

رام نگر ۔ ۸ نومبر ۔ جن سنگھ کا پبلک جلسہ ... بکروال کی صدارت میں ہوا جس میں ... تقریر کرتے ہوئے سردار بچن سنگھ پنچھی نے ... کانگریس سرکار کے بیس سالہ عہد ... حکومت میں اپنائی گئی غلط پالیسیوں کی بدولت ... ہمارا ملک آتش فشاں کے دہانے پر آن ... کھڑا ہوا ہے ۔ اور کب کیا ہو گا ۔ کوئی کچھ ... نہیں کہہ سکتا ۔ ملک کی سلامتی اور آزادی ... کو کمیونسٹ چین اور پاکستان سے زبردست ... خطرہ لاحق ہو چکا ہے آج ایک طرف تو ... پاکستان ہمارے علاقہ پر غاصبانہ قبضہ ... جمائے بیٹھا ہے ۔ اور دوسری طرف کمیونسٹ ... کمیونسٹ چین نے پرمانو بم ۔ اور دیگر ... مہلک اور خطرناک قسم کے ہتھیار تیار کر ... لئے ہیں ۔ اور پاکستان سب ملکوں سے ساز باز ... کر کے تباہ کن ہتھیار حاصل کر رہا ہے لیکن ... بزدل کانگریسی سرکار اب تک پرمانو ... ہتھیار نہ بنانے کی رٹ لگا رہی ہے ... آپ نے کہا ۔ کہ روپے کی قیمت کم کر کے ... کانگریس سرکار نے بین الاقوامی سطح پر ملک ... کو گرا دیا ہے اور ملک اقتصادی ... زبردست شکار ہو کر رہ گیا ہے ... زبردست بے چینی اور اضطراب ہے ... اس بے چینی اور اضطراب کے کارن ... کانگریس سرکار کو بدلنا چاہتے ہیں ... سرکار ... دیپک کی ... وحشیانہ طور پر ... اپنی گرفت قائم کرنا چاہتی ... کانگریس سرکار ... ملک ... کے خونی انقلاب خطرناک ... راستہ ہموار کر رہی ہے ... چاہتا ہے کہ پر امن انقلاب ... کانگریس سرکار بدل دی جائے ۔ ... عناصر خطرناک منصوبوں ... جن سنگھ نے سابقہ ... پالیسیوں سے ... بھارتیہ سنگھ ... ریاست کے ... ایثار اور قربانی کے مجسمہ ... ہے اور جن سنگھ ... پالیسیوں کی ...

ہیں کیونکہ ان پالیسیوں کو بھارت کی سنسکرتی اور پرمپراؤں سے پرے رہ کر ترتیب دی گئی ہیں ۔ آپ نے کہا ۔ کہ ریاست کی سرکار اس قدر کھوکھلی ہو چکی ہے کہ وہ زیادہ عرصہ کھڑی نہیں رہ سکتی ۔

آپ نے اپیل کی ۔ کہ جنتا اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور پر امن انقلاب لانے کے لئے تیار ہو جائے ۔

شیخ عبدالرحمان جائنٹ سیکرٹری پردیش جن سنگھ نے بھاشن دیتے ہوئے کہا ۔ کہ کانگریس سرکار کی غلط بدیشی نیتی کے کارن آج ہمارے دشمنوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور دوستوں کی تعداد میں بتدریج کمی ۔ آپ نے کہا ۔ کہ جب بھی کوئی سوال پیش آتا ہے تو ہمارے حق میں ووٹ کوئی نہیں کرتا ۔ لیکن ہمارے دشمنوں کے حق میں بھاری تعداد میں ووٹ پڑتے ہیں ۔ پھر بھی سرکار کہتی ہے کہ ہماری بدیشی ...

نیتی نہایت کامیاب رہی ۔ آپ نے کہا ۔ کہ حالت اب یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ بدیشی طاقتیں ہمارے اندرونی مسائل میں بھی ... سے ... کی جرأت کرنے لگی ہیں ۔ چنانچہ ... روپیہ کی قیمت ... پاکستان ... سیز فائر کے سمجھوتہ ... بیرونی دباؤ ... کار فرما ہے ۔ آپ نے کہا ۔ کہ تاشقند ... سے ہماری سرکار نے درہ حاجی پیر اور کرگل کی چوکیاں پاکستان کو واپس دے کر اس امر کا عملاً ثبوت دیا ہے کہ ان علاقوں اور پاکستانی مقبوضہ علاقوں سے ہمارا ملک دستبردار ہو گیا ہے ۔ آپ نے کہا ۔ کہ آج ہماری بیرونی پنچھی سرکار کی نااہلیت کے کارن ختم ہو گئی ... ہمارے ملک میں ... بدیشی قرضوں کا بھاری بوجھ ہم پر پڑ گیا ہے آپ نے ... کہا ۔ کہ کانگریس کے اندر ہر جگہ جنگ زرگری ہے اور رشوت ... اور ...

خوری کی بیماریوں نے کانگریسی لیڈروں کو بری طرح گرفت میں لے لیا ہے ۔ اب کانگریس کا ڈھانچہ مسمار ہونے ہی والا ہے ۔

آپ نے صادق سرکار کو نااہل سرکار قرار دیتے ہوئے کہا ۔ کہ وقت کی پکار ہے ۔ کہ اس سرکار کو ختم کر کے راشٹرپتی راج لاگو کر دیا جائے ۔ ورنہ حالات زیادہ خراب ہو جائیں گے ۔

اس جلسہ میں شری ہنسراج وکیل ۔ اور ٹھاکر بھرت سنگھ نے بھی تقریر کی اور مسائل جنتا کے سامنے رکھے ۔

جلسہ ... آخر میں تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر گایتری منتر کے ساتھ ... پردھان ... مرحوم ... کو راحت دوام نصیب ہونے کے لئے دعا مانگی گئی اور ... جلسہ ... نعروں کے ساتھ برخاست ہوا ۔

چندہ کی فراہمی

ریاسی ۔ ۵ نومبر ۔ آج گؤ بدھ انبھیان سمتی ریاسی کے سبھاسدوں نے دستخطوں کی مہم ... چندہ بھی اکٹھا کیا ہے ۔ اس سلسلہ میں قابل ذکر امر یہ ہے کہ قصبہ کے مسلمان بھائیوں نے بھی اس قومی متبرک کام میں پورا حصہ لیا ہے اور اپنی خوشی سے دل کھول کر چندہ بھی دیا ہے ۔

طلباء کا جلوس

۸ نومبر ۔ آج شام کو ریاسی میں تمام سکولوں کے طلباء نے ایک بھاری جلوس نکالا ۔ جلوس میں سٹوڈنٹ یونین زندہ باد ، ہمارے شہید امر رہیں کے فلک شگاف نعرے لگائے جا رہے تھے ۔ جلوس کے اختتام پر ماسٹر رام داس لکھنپال اور شری کرشن کار گوشل سٹوڈنٹ جموں کالج نے حاضرین کو خطاب کیا آخر میں طے پایا ۔ کہ کل بھی ایک دن کے لئے تمام مقامی تعلیمی ادارے بطور پروٹسٹ بند رہیں چنانچہ دوسرے دن بھی تمام سکولوں میں ہڑتال رہی ۔

ریاسی کی خبریں

ریاسی ، ۹ اکتوبر ۔ آج رات ۹ بجے شری سناتن دھرم سبھا میں زیر اہتمام بھارتیہ جن سنگھ منڈل کمیٹی ریاسی شہر داران کی ایک شوک سبھا بلائی گئی جس میں جموں میں پولیس کی گولیوں سے شہید ہونے والے طلباء اور سردار گوردرشن سنگھ کے تیرھویں دوس پر ان ہیں شردھانجلی ... کی گئی ۔ سبھا کی کارروائی پربھو کیرتن سے آرمبھ ہوئی ۔ سب سے پہلے شری کرشن کمار لکھنپال کا بجیٹ جموں سے پولیس کی بربریت کا آنکھوں دیکھا حال ورنن کیا ۔ بعد ازاں شری مادھو لال نندہ پردھان جن سنگھ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا ۔ کہ اگر آپ اس سارے گولی کانڈ کی کارروائی کا بغور مطالعہ کریں ۔ تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے ۔ کہ یہ سب کچھ حکومت کے ذمہ دار لوگوں کی گہری سازش کا رد عمل ہے ۔ اس کے بعد متفقہ طور پر ایک پرستاؤ پاس کیا گیا ۔ جس میں ریاست کے گورنر سے قصوروار افسران کو فوری طور پر معطل کرنے ...

طریقہ ہے یہی

لاشوں کی یہ بھرمار ، چلے گی کب تک
یوں موت کی رفتار چلے گی کب تک
ہر روز چلا کرتی ہے لاٹھی اور گولی !
بتلاؤ یہ سرکار چلے گی کب تک
کیا یہ سمجھیں کہ اب آپ کا رستہ ہے وہی
جمہوری روایات کا جلوہ ہے وہی
کشتوں کے کئی پشتے لگا دو دم میں
کیا دھاک بٹھانے کا طریقہ ہے یہی ؟

الفت ایمن آبادی

بڑے لوگوں کا جوا خانہ
پریڈ گراؤنڈ میں سرکاری دفتر

جموں ۔ یہاں پریڈ گراؤنڈ میں ولیج ... کا دفتر کھولا گیا ہے لیکن حیرانگی کی بات یہ ہے ۔ کہ اس دفتر میں بر ملا بڑے بڑے لوگ صبح شام جوا کھیلتے دکھائی دیتے ہیں ۔ لیکن ان جواریوں کو روکنے والا کون ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ ان سرکاری جواریوں میں بڑے بڑے تاجروں اور ریٹائرڈ افسروں کے علاوہ کچھ سرکاری اہلکار بھی شریک ہوتے ہیں سنجیدہ لوگوں کا اس سلسلہ میں بڑا اعتراض یہ ہے کہ ایک طرف پریڈ گراؤنڈ میں بچے کھیل رہے ہوتے ہیں مگر دوسری طرف یہ بزرگ اپنی بزرگی اور بڑے پن کا شرمناک مظاہرہ کر رہے ہوتے ہیں ۔ سرکار تو ان ... عملی طور پر ختم ہو چکی ہے لیکن کیا کوئی ایسی طاقت باقی ... ہے ...

جموں کشمیر ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

۱۰ نومبر کی بجائے ۱۵ نومبر کو

جموں، ۹ نومبر۔ جموں کشمیر ورکنگ کمیٹی کا اجلاس جو یہاں ۱۰ نومبر کو ہونے والا تھا ملتوی کر کے ۱۵ نومبر کو رکھا گیا ہے۔ اجلاس ہذا میں انتخابی منشور کے علاوہ ریاست کی موجودہ صورت حال پر بھی غور کیا جائے گا۔

راجوری میں احتجاجی جلسہ

راجوری (بذریعہ ڈاک) شری کلدیپ راج گپتا سیکرٹری جن سنگھ ضلع پونچھ راجوری کی صدارت میں یہاں ایک بھاری پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں شری رگھبیر چند آپ پردھان راجوری، شری کرشن لال گپتا صدر جن سنگھ راجوری اور نائب صدر تحصیل جن سنگھ راجوری نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جلسہ میں ودیارتھیوں پر سرکار کے اتیاچار اور گؤ بھگتوں پر سختیوں کی مذمت کی گئی۔

جلسہ میں شری کلدیپ گپتا نے بتایا کہ کس طور پاکستانی مقبوضہ کشمیر سے سینکڑوں کی تعداد میں مشکوک لوگ اس سرحدی ضلع میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور مقامی کانگرسی کھڑپنچ ان لوگوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔

(نامہ نگار)

سیری پنڈتاں میں کارکنوں کا اجتماع

موضع سیری پنڈتاں تحصیل جموں میں عوام کے ایک اجتماع کے سامنے شری سرگرام نے جن سنگھ کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی اور شری خوشحال چند نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ رات کو شری لدھا رام کی صدارت میں پبلک جلسہ منعقد ہوا جس میں پنڈت سیتا رام نے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی۔

کنگڑیل میں مہلا سمتی کا چناؤ

موضع کنگڑیل تحصیل جموں میں مہلاؤں کی ایک بھاری میٹنگ شریمتی درگا دیوی کی [illegible] منعقد ہوئی۔ جس میں جموں کشمیر [illegible] ورکنگ کمیٹی کی ممبر شریمتی سہاگ [illegible] شرکت کی۔

[illegible] سہاگ رانی نے کہا کہ کانگرس میں [illegible] اور کنبہ پروری کی وجہ سے اب [illegible] عوام کا اعتماد کھو چکی ہے۔ اسلئے [illegible] اس کا ستھان لینے کے لئے [illegible] عورتوں کو سنگٹھن جن سنگھ کو مضبوط [illegible] بنانا چاہئے

[illegible] کمیٹی کا چناؤ عمل میں لایا گیا

جن سنگھ کی سرگرمیاں

جن میں شریمتی درگی دیوی صدر، تارو دیوی اور درگی دیوی نائب صدر، کوشلیا دیوی اور رام دیوی سیکرٹری، ریو یا دیوی جائنٹ سیکرٹری اور بنتی دیوی خزانچی چنی گئیں۔ اس کے علاوہ کیوپرو دیوی، پربا دیوی، رستیا دیوی، کرشنا دیوی، اور سنسار دیوی ممبر منتخب ہوئیں۔

اننت ناگ میں کارکنوں کا اجتماع

اننت ناگ (بذریعہ ڈاک) جن سنگھ اننت ناگ کے دفتر میں ایک ماتمی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ان نوجوانوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا جنہوں نے حال ہی میں جموں میں کانگرس سرکار کے ہاتھوں گولیاں کھائیں اور شہید ہو گئے۔ اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ پریذیڈنٹ اور وائس پریذیڈنٹ نے تقریریں کیں۔ شری کوسر ڈسٹرکٹ صدر نے کانگرس سرکار کے اس فعل کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ کہ صادق کے وعدے کہاں گئے۔ ریاست میں امن کہاں رہا اور گولیوں کی بوچھاڑ کس طرح ہوئی۔ اب صادق سرکار کو انسان بالکل گاجر اور مولی نظر آتے ہیں اس کے بعد دفتر میں شہیدوں کی یاد میں دو منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی اور ماتمی ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

اتر سو کمیٹی کا انتخاب

سری نگر، بھارتیہ جن سنگھ اتر سو کی طرف سے موضع کریٹری میں ایک دھیہ کمیٹی منظم کی گئی۔ جس کی صدارت خواجہ لسّہ بٹ نے کی۔ انہوں نے جن سنگھ کے اصولوں پر روشنی ڈالی اور اسے بھارت کی واحد سیکولر جماعت قرار دیا۔ اس کے بعد دھیہ کمیٹی کا چناؤ عمل میں لایا گیا جو کہ حسب ذیل ہے۔

شری عبدالعزیز پریذیڈنٹ، شری غلام حسن بیگ وائس پریذیڈنٹ، خواجہ اسد اللہ بیگ سیکرٹری، شری غلام حسن [illegible] خزانچی۔ ممبران:-

محمد یوسف بیگ ولد رنیشی بیگ، محمد یوسف نائیکو، عجیب الدین، عبدالرحمان گنائی

اگلے روز اسی کمیٹی کی ایک میٹنگ زیر صدارت غلام حسن بیگ منعقد ہوئی۔ جس میں سبھی ممبران نے ممبران کی تعداد بڑھانے اور تنظیم کو مضبوط بنانے پر زور دیا۔ اور شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

رنبیر سنگھ پورہ میں جلسہ

جموں، ۱۱ نومبر۔ یہاں سے ۱۲ میل دور قصبہ رنبیر سنگھ پورہ میں جن سنگھ کا ایک پبلک جلسہ پنڈت منوہر لال کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبر سردار بچن سنگھ پنچھی نے کہا کہ دیش بھر میں کانگرس سرکار کی غلط اور کوتاہ اندیشانہ پالیسیوں کے کارن آج ہر طرف افراتفری اور پریشانی اور اضطراب کی حالت ہے۔

بقیہ اپنی سرکار سے ۔۔۔

شراب کی وجہ سے تو اب انہیں اپنی شربتی بادامی یا نرگسی آنکھوں سے آنکھیں بہر بلاتی رہتی ہو۔ لیکن اکثر یہ لوگ اب بہت پینے کے عادی ہو چکے ہیں۔ انہوں نے اب بابر نادرشاہ، جہانگیر اور محمد شاہ رنگیلا یا فرخ سیر کے گزشتہ ریکارڈ بھی توڑ ڈالے ہیں۔ اگر کہیں آپ کی بدقسمتی سے یا لوگوں کی خوش قسمتی سے ان کا یہ کوٹہ کم کر دیتی ہو۔ یا مزید شراب مہیا کرنا بند کر دیتی ہو۔ تو یہ لوگ۔ تمہارے مطلبی عاشق تمہیں چھوڑ بیٹھیں گے۔

ہم تو ڈوبے ہیں صنم
تم کو بھی لے ڈوبیں گے

آج کل آپ گٹھ کر رہی ہیں۔ کہ سکولوں و کالجوں کے بچے آپ کی بے حرمتی کر رہے ہیں اور اس بے عزتی کی وجہ سے آپ سماج کے لاڈلوں، ہونہار بچوں کو اپنی گدی بچانے کے لئے اپنی پولیس سے ان پر گولیاں برساتی رہیں۔ اگر یہ سماج تمہیں اس کے لئے لعنت بھیج رہا ہے۔ راقم نے سنا ہے۔ کہ کچھ روز پہلے۔ کہ یاد آ گیا ۱۷ اور ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو آپ نے بہت زیادہ پی لی ہوئی تھی۔ اتنی کہ آپ کو ہوش اپنے تن بدن کی بھی نہیں تھی۔ کئی ماؤں کے سپوت آپ نے سورگ میں بھیج دیئے۔ آپ کو اس پر آج ندامت بھی ہو رہی ہے آپ کچھ توبہ بھی کر رہی ہیں۔ مگر ساقیا تو ہی ۔۔۔۔۔

آپ کا جواب ۔۔۔۔۔ ۔ یہ ہے کہ :- کیا کروں نیت بدل جاتی ہے
۔۔۔ ساغر دیکھ کر ۔

یہ سب قصور آپ کا ہے۔ لیکن تھوپ رہی ہیں۔ آپ طالب علموں پر۔ یہ آپ کا ہی ان بے انصافیوں سے ایسا ہوا ہے۔ جو آپ عرصہ دراز سے کر آ رہی ہیں۔ اور اس سال تو آپ نے سابقہ ریکارڈ بھی مات کر دیئے ہیں اپنے نزدیکی رشتہ داروں یا اپنے میکے سپوتوں کو چاہے وہ تھرڈ ڈویژن میں ہی تھے۔ مختلف ٹریننگوں پر بھیج دیا لیکن لائق سپوتوں کو جو آپ کے میکے سے بہت دور کے تھے۔ یا وہاں سے کوئی تعلق نہ رکھتے تھے۔ یا جہاں آپ کا سسرال ہے وہاں کے لڑکوں سے آپ نے بے انصافی کی۔ آپ میکہ پروری میں نمبر لے گئی ہیں ۔۔۔۔۔ مگر میری سرکار محترمہ! میکے میں کتنی دیر تک رہو گی۔ عورت کو آخر سسرال میں ہی رہنا اچھا ہوتا ہے بس ایسی غلطی آئندہ مت دہرانا۔ یہ آپ کا میک اپ درہم برہم ہو جائے گا ۔۔۔۔ ۔ درہم برہم۔ اچھا پھر کبھی آسودھی ملاقات کریں گے۔

تمہارا پرانا واقف
بانکے بہاری۔ [illegible]/۱۱/۶۶

[illegible] پیدا ہو گئی ہے۔ عوام کے مسائل کو حل کرنے کی بجائے کانگرس سرکار ہلاکو اور چنگیز کے نقش قدم پر چل کر گولیوں سے لوگوں کی آواز دبانے پر تل گئی ہے آپ نے کہا۔ کہ جموں سے لے کر دیش کے کونہ کونہ میں طلباء پر گولیاں برسانے کے بعد ۷ نومبر کو پارلیمنٹ سے باہر لاکھوں لوگوں کے پرامن جلوس پر گولیاں برسا کر سرکار نے اپنی [illegible] میں آخری کیل گاڑ دیا ہے جن سنگھ کے لیڈروں کو گرفتار کر کے شاید سرکار یہ سمجھتی ہے۔ کہ قوم اس سرکار کو برداشت کر لے گی تو یہ غلط فہمی نکل جانی چاہیئے۔ آپ نے بارسولی کے دیہات اور قصبہ کے عوام کے مسائل کا بھی تذکرہ کیا اور عوام کو تلقین کی کہ وہ منظم ہو کر ان مسائل کو حل کروائیں۔ جلسہ میں [illegible] جن سنگھ کے سیکرٹری شری بھگوت [illegible] سرکار کو وارننگ دی کہ وہ بغیر [illegible] کارروائی کو روک دے۔ ورنہ حالات سنگین صورت اختیار کر جائیں گے۔

شری لبھو رام، ڈسٹرکٹ ایڈووکیٹ اور شری منوہر لال شرما نے بھی جلسہ میں تقریریں کیں۔ جلسہ میں ایک قرارداد کے ذریعہ دہلی میں فائرنگ کی سخت مذمت کی گئی اور عدالتی تحقیقات کرانے کے مطالبے کے علاوہ جن سنگھ لیڈروں کی گرفتاریوں کی مذمت [illegible]

پرجا پریشد کا بیان بقیہ صفحہ اول

...ے بدلتے ہوئے بیانات محض
...کا ہیں اور لوگوں کے غم و غصہ سے
...ئے دولت کوٹا لینے والی بات ہیں
...ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی اپنے
...وفادار ہوتی تو اسے چین کی جارحانہ
...کی مذمت کرنے میں کسی قسم کی
...ل سے کام لینے کا پرشن ہی پیدا
...وہ آج بھی ہیر پھیر سے نہ صرف
...کو گمراہ کرنے اور چین کی
...بنانے کی کوششوں میں مصروف
...کے کارکنوں نے دیہاتوں کے
...عوام میں عجیب عجیب قسم کا پرچار
...کھا ہے۔ چنانچہ ہر وطن پرست
...ہوتا ہے کہ وہ کمیونسٹوں کے
...رول کو سمجھے اور ملک کے ہر
...نیخ کر دیا جائے کہ بھارت
...دھرتی پر کسی بھی بدبختی
...لئے کوئی ستھان نہیں

حکمرانوں کی شرمناک حرکتیں بقیہ صفحہ اول

نے بتایا ہے کہ اُس کا پتہ نہیں چلتا اور تحقیقات کنندہ آفیسر محمد افضل سب انسپکٹر نے عدالت میں کیس ہذا کے سلسلہ میں پیش ہونے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ یاد رہے کہ محمد افضل سب انسپکٹر پرجا پریشد کے اندولن کے دوران تھانہ ریاسی میں تعینات تھا اور اُس نے لیبر اور تحصیل ریاسی کے دوسرے علاقہ جات میں لوٹ مار اور جبر و تشدد کا وہ بازار گرم کیا تھا

کہ آخر کار لوٹ مار کے ذریعہ اکٹھے کئے گئے مال غنیمت کی تقسیم پر انسپکٹر مذکور کی تحصیلدار وقت ریاسی کے ساتھ ٹھن گئی تھی اور نوبت مار پیٹ تک پہنچی تھی۔

پنجاب سے آٹا کی برآمد

چنڈی گڑھ۔ پنجاب سرکار کی وزارت خوراک نے ڈسٹرکٹ فوڈ افسروں کو اختیارات دے دیئے ہیں کہ وہ پرائیویٹ بیوپاریوں کو جموں و کشمیر کو آٹا برآمد کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ یہ فیصلہ اس خیال سے کیا گیا ہے تاکہ پنجاب کی فلور ملوں میں جمع آٹا کے سٹاک ختم کئے جا سکیں۔ پنجاب کی فلور ملز ایسوسی ایشن کے بیان کے مطابق آج کی مختلف ملوں میں ۲۳ ہزار من آٹا پڑا ہوا ہے۔ جو ابھی تک اُٹھایا نہیں گیا۔ چنانچہ فلور ملز ایسوسی ایشن کے وفد نے وزیر خوراک سے ملاقات کر انہیں یہ سٹاک اُٹھوانے کے اقدامات کرنے کی درخواست کی تھی۔ مگر جموں و کشمیر کو برآمد کئے جانے والے آٹا کی مقدار اور قیمت کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔

از دفتر جنرل مینجر گورنمنٹ وولن ملز بمری نگر کشمیر

ٹینڈر نوٹس

محکمہ ہذا کو ۴۰۰۰ من دیودار لکڑی کی ضرورت ہے۔ ٹینڈر دہندگان اپنے ٹینڈر سر بمہر ۱۷ نومبر ۱۹۵۹ء تک راقم الحروف کے دفتر پر دے سکتے ہیں۔ یہ ٹینڈر ۱۷ نومبر ۱۹۵۹ء کو بوقت ۳ بجے کھولے جائیں گے۔ ٹینڈر دہندگان کو نیچے دی ہوئی شرائط کا پابند ہونا لازمی ہے :۔

۱۔ زر بیعانہ مبلغ ۲۰۰ روپیہ نقدی بصورت دیگر بنک ڈرافٹ پوری مقدار کیلئے اور اگر کوئی ٹینڈر دہندہ پوری مقدار لکڑی سپلائی نہ کر سکتا ہو اُس صورت میں زر بیعانہ کی رقم میں بشرح کمی ہو سکتی ہے۔

۲۔ ٹینڈر منظور ہونے کے ۳ یوم کے اندر اندر مال سپلائی مل ہذا کے احاطہ کے اندر شروع کرنی ہوگی اور پندرہ دن کے اندر اندر سپلائی ساری مقدار میں پوری کرنی ہوگی۔

۳۔ کامیاب ٹینڈر دہندہ کو کم از کم ۵ فیصدی زر ضمانت داخل کرنی ہوگی جس کیلئے زر بیعانہ کا رقم مجرا مل سکتا ہے۔

۴۔ جس کامیاب ٹینڈر دہندہ کے حق میں کسی مقدار میں ٹینڈر منظور ہو اور سپلائی کرنے میں ناکام ہو تو اُس کا زر ضمانت معہ زر بیعانہ ضبط کیا جائے گا اور اُس کے نقصان پر بازار سے مال خرید کیا جائے گا۔

۵۔ ٹینڈر دہندگان ۱۷ نومبر کو بوقت ۳ بجے دن مل ہذا میں ٹینڈر کھولنے کے وقت حاضر رہ سکتے ہیں۔

۶۔ راقم الحروف بلا کسی وجہ بتلانے کے ٹینڈر منظور یا نامنظور کرنے یا ٹینڈر طلب مقدار میں کمی بیشی کرنے کا مجاز ہوگا۔ منظور شدہ ٹینڈر دہندہ کو محصول چونگی سے مستثنےٰ قرار دیا جائے گا اور اُس کے لئے مل ہذا کی طرف سے سرٹیفکیٹ دی جائے گی۔ اگر ٹینڈر دہندہ جس کے حق میں ٹینڈر منظور ہوا ہو اور سپلائی کرنے میں ناکام رہے اُس صورت میں وہ مل ہذا کی طرف سے ہرجانہ اور نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔

دستخط (امیر غلام حسن)

جنرل مینجر گورنمنٹ وولن ملز بمری نگر

جموں و کشمیر

شفقت وادرجے سوردیش ' جموں

وشنودیوی کی یاترا کے انتظامات

ہندوستان بھر کے دُور دراز حصّوں سے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں وشنو دیوی کی یاترا کے لئے یاتری یہاں تشریف لاتے ہیں۔ مگر یہ دُکھ کی بات ہے کہ ترقی اور انسانی بہبود کا ڈھنڈورہ پیٹنے والی سرکار ان یاتریوں کی رہائش تک اور انسان کے آرام کے لئے دُوسری معمولی معمولی باتوں کا انتظام بھی نہیں کر پاتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ یاترا شروع ہونے سے قبل ان انتظامات کا ڈھنڈورہ نہایت زور شور سے پیٹ دیا جاتا ہے لیکن اگر کسی نے اصلیت دیکھنی ہو تو وہ آج بھی رات کو کھلے آسمان تلے رگھوناتھ مندر کے صحن اور دروازے کے راستہ میں نہایت بیکسی کی حالت میں پڑے ہوئے سینکڑوں یاتریوں کو روزانہ دیکھ سکتا ہے۔ ان یاتریوں کے لئے اسی قسم کا انتظام بڑ گراؤنڈ بس سٹینڈ پر ہے۔ کہ یاتری دربدر ہوتے ہیں۔ اور تو اور اُن کے بیٹھنے تک کا کوئی انتظام نہیں۔ لگ بھگ ۔۔ کی حالت کٹڑہ اور باقی راستہ کی ہے راستے ۔۔ ٹے ہوئے ہونے کے علاوہ کہیں پانی وغیرہ ۔۔ ئی انتظام نہیں۔ یہ درست ہے کہ ریاستی سرکار ہر سال سیاحوں کی سہولیت کیلئے ایک اچھا خاصا محکمہ قائم کر رکھا ہے اور ایک بڑی رقم بھی اسی غرض کیلئے خرچ ۔۔ دکھائی جاتی ہے۔ اس بارہ میں اگر وادی کشمیر میں کچھ خرچ ہوتا ہو تو دوسری بات ہے۔ لیکن جہاں تک جموں صُوبہ کا تعلق ہے اس بات کو جھٹلایا نہیں جا سکتا کہ وادی کشمیر میں سیاحوں کے جانے کیلئے راستہ میں اگر کہیں ڈاک بنگلے وغیرہ بنائے گئے ہوں تو الگ بات ہے ورنہ جموں میں سیاحوں کی کشش اور سہولیت کیلئے کوئی کام نہیں ہوا ہے۔

وشنو دیوی کے یاتریوں کو سہولیات بہم پہنچانا جہاں ہمارا انسانی فرض ہے وہاں ان یاتریوں کی بھاری تعداد میں آمد سے یہاں کی اقتصادیات پر ایک اچھا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ سرکار پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ محض پروپیگنڈہ سے کام لینے کی بجائے یاتریوں کے آرام اور سہولیات کیلئے عملی قدم اُٹھائے۔ اس سلسلہ میں دھرم ارتھ ٹرسٹ دھرم تاؤں پر بھی کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں۔ کیونکہ دھرم ارتھ کا ایک تو ویسے ہی فرض ہے کہ وہ یاتریوں کے آرام کے لئے کچھ سوچے۔ لیکن دُوسرے اُسے یاتریوں کی آمد کی وجہ سے سالانہ لاکھوں روپے کی آمدن ہوتی ہے۔ یاتریوں کی سہولیت کیلئے محکمہ دھرم ارتھ اسی آمدن سے کچھ خرچ کرے تو کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ ہم دھرم ارتھ کے ذمہ داروں سے گذارش ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنے انسانی فرائض کو پہچانیں۔

آل انڈیا ریڈیو اور مہاراجہ گلاب سنگھ

شری نرسنگھ داس نرگس ایڈیٹر "چاند"

جموں اور کچھ ایک دیگر سجنوں نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ ریڈیو سٹیشن سے کوئی مکالمہ یا خبر نشر کرنے کے سلسلہ میں بیچ میں اگر کہیں ریاست کے بانی مہاراجہ گلاب سنگھ یا جرنیل زورآور سنگھ جیسے بہادر ویر سپوتوں کا نام تک بھی آجائے تو اُسے کاٹ دیا جاتا ہے خواہ اس کے کارن اُس خبر یا مکالمہ کی ساری اہمیت ہی کیوں نہ ختم ہو جائے۔ ریڈیو سٹیشن کے ذمہ داروں کا یہ افسوسناک رویہ سرکار کی ایک طے شدہ پالیسی کا حامل معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ رویہ یا سرکار کی پالیسی ایک ایسا معیوب فعل ہے جس سے ریاست کے وطن پرست اور بہادر عوام میں اضطراب کا پیدا ہونا قدرتی بات ہے۔ مہاراجہ گلاب سنگھ اور جرنیل زورآور سنگھ ایسے ویر ہوئے ہیں جو نہ صرف ہمارے بزرگ تھے بلکہ اس دیش کے ساتھ ان کا اتہاس وابستہ ہے۔ اُن کے زیر سایہ ریاست کے بہادر ۔۔ نے گیان ڈوگروں نے اس دیش کی ایکتا اور سرحدوں کی رکھشا کیلئے لا مثال قربانیاں دی ہیں۔ اگر آج ہم لداخ یا ایسے دُور دراز علاقوں کو بھارت کا ایک حصّہ کہنے میں فخر محسوس کرتے ہیں تو ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ کن بہادروں کی قربانیوں کی بدولت جموں و کشمیر ریاست کی ایکتا قائم ہوئی ہے اور بھارت کی سرحدوں کے جھنڈے ہمالیہ کی فلک بوس چوٹیوں پر گاڑے گئے ہیں۔

دیش کی آزادی کے بعد آج جب کہ دیش کی ایکتا اور آزادی کے لئے لڑنے والے شیواجی اور مہارانا پرتاپ جیسے ویروں کی یاد بڑی دھوم دھام سے منائی جاتی ہے تو کچھ لوگوں کی تنگدلی یا مصلحتوں کا شکار ہو کر مہاراجہ گلاب سنگھ اور جرنیل زورآور سنگھ جیسے بہادروں کے ناموں تک کو مٹانے کی کوشش کرنا ایک انتہائی شرمناک بات ہے جسے وطن پرست عوام کسی بھی طور خاموشی سے برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ ہماری ریڈیو سٹیشن کے متعلقین سے گذارش ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی پوزیشن کو واضح کریں اور اس کی وجہ سے عوام میں پھیل رہے اضطراب کو دُور کرنے کا جتن کریں۔

دیہاتی عوام کیساتھ امتیازی سلوک

جہاں تک زبانی جمع خرچ کا تعلق ہے نیشنل کانفرنسی حکمران غریب مزدور اور دیہاتی عوام کی ہمدردی اور بہتری کے گیت گاتے نہیں تھکتے۔ لیکن جہاں تک عمل کا تعلق ہے وُہ ہمیشہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ کھانڈ کی تقسیم کو ہی لے لیا جائے۔ عوام کی طرف سے احتجاج کرنے کے باوجود دیہاتی عوام کے ساتھ امتیازی ۔۔ روا رکھا جا رہا ہے۔ انہیں ماہانہ صرف ایک پاؤ فی نفر کے حساب سے کھانڈ دی جاتی ہے اور یہ پاؤ بھر کھانڈ انہیں مہیا کرنے کیلئے بھی ہماری تحصیل کے کئی علاقوں میں کوئی مناسب پربندھ نہیں۔ کیا سرکار اس سلسلہ میں اپنی پوزیشن کو واضح کریگی کہ آیا دیہاتی شہر میں آباد ایک مزدور سے بھی کم کھانڈ کھاتے ہیں۔ اگر سرکار دیہاتوں میں کھانڈ سپلائی نہیں کر سکتی تو پھر کھانڈ پر کنٹرول کیا اس لئے کیا گیا ہے کہ حکمرانوں کے لاڈلے بلیک مارکیٹ کے ذریعہ دیہاتی عوام کو لُوٹتے رہیں؟

(منشی لال ساکن دسکال تحصیل اکھنور)

فصلوں کی تباہی اور خطرہ !

حالیہ زبردست بارش اور ژالہ باری سے جہاں کئی علاقوں میں دھان کی فصل کو سخت نقصان پہنچا ہے وہاں کئی علاقوں اور خصوصاً ضلع جموں سے اس امر کی تشویشناک اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ ان دنوں ایک کیڑا جسے کھنگو شُن یا کنڑا کہا جاتا ہے بے تحاشہ پیدا ہو چکا ہے جو فصلوں کی تباہی کر رہا ہے اور اس کیڑے سے گندم کی فصل کے لئے سخت خطرہ محسوس ۔۔ بوئی جا رہی ۔۔ اندیشہ ۔۔ کیا جا رہا ہے۔ مگر حیرانگی اس بات کی ہے کہ محکمہ ایگریکلچر اس سلسلہ میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں بے خبر گہری نیند سو رہا ہے جس سے دیہاتی عوام میں بے حد بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سرکار ژالہ باری سے تباہ شدہ فصلوں کے مالیہ کی معافی کا اعلان کرنے کے ساتھ ساتھ محکمہ ایگریکلچر کو اس امر کی ہدایت کرے کہ وہ فوری طور پر حرکت میں آکر پیدا شدہ کیڑا سے ہو رہی تباہی کو روکنے کیلئے اقدامات کرے۔

امب پھلاں نا گھروٹہ سڑک

امب پھلا جموں نا گھروٹہ سڑک کی بُری حالت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ عرصہ چار ماہ سے سڑک ہذا پر ٹریفک بند تھی اور پچھلے کچھ دنوں سے بس چلنی شروع ہوئی ہے مگر اب بھی سڑک کی حالت اس قدر بُری ہے کہ بس والے سڑک ہذا پر چلنے سے گھبراتے ہیں۔ حالانکہ چودہ میل سڑک ہذا کی دیکھ بھال اور اس کی حالت کو درست رکھنے کیلئے صرف چودہ تو ماہوار یئے رکھے گئے ہیں اور پچھلے سال تو بخشی صاحب نے ایک اعلان میں یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ سڑک ہذا کی حالت کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ اسے پکا روڈ بنوا دیں گے۔ مگر وعدہ آج تک وعدہ ہی رہا ہے۔ اور سڑک کی حالت بہتر ہونے کی بجائے خراب ہوتی جا رہی ہے۔ بخشی غلام محمد اور ان کی سرکار سے گذارش ہے کہ اپنے وعدہ پر دھیان دیتے ہوئے سڑک کی حالت کو سدھارنے کا جتن کریں اور اس سلسلہ میں عوام کی بےکلی ۔۔

طرف دھیان دیں۔

دستیا رام بنترا ۔ سیری تحصیل ۔۔

راجوری میں محکمہ بجلی کی ۔۔

راجوری میں محکمہ بجلی کے ۔۔ من مانیوں اور دھاندلی کا ایک ۔۔ رکھا ہے۔ کئی لوگوں کو بلا کسی ۔۔ کنکشن دیئے گئے ہیں۔ ان سے ۔۔ باقاعدہ وصول کر کے اپنے پاس ۔۔ جاتا ہے۔ اسی طرح نیوز لگوائی ۔۔ کیا جاتا ہے حالانکہ سرکاری ۔۔ ہے۔ لیکن دفتر میں جمع ۔۔ کروائے جاتے ہیں۔

(ایم۔ آر۔ راج ۔۔)

محکمہ سیریکلچر میں نئی ۔۔

پتہ چلا ہے کہ حکومت ۔۔ عنقریب ہی صوبہ جموں کے ۔۔ ڈائریکٹر ایگریکلچر کی آسامی منظ ۔۔ صُوبہ جموں کی محکمہ ہذا میں ۔۔ پر پہلے ہی کشمیر کے اصحاب ۔۔ کے صوبائی تعصب کے خلاف ۔۔ ۔۔ بہار ۔۔

میں بڑھ ۔۔ یہ انتہائی ۔ عوام کے مسائل کو ۔۔ جموں کے ہی کانگرس سرکار ۔۔ کو لغیات ۔۔ کر ۔۔ نہ ۔۔ تک ۔۔ ہے

چینی حملے ۔۔

۔۔ کر دیش کے ۔۔ ۔۔ برسانے کے بعد ۔۔

دلی ۔۔ نومبر۔ آج ۔۔ کے ایک ایگزیکٹو اجلاس ۔۔ نومبر کو لوک سبھا کا اجلاس ۔۔ ہاؤس کے باہر ایک مظاہرہ ۔۔ ذریعہ بھارتیہ علاقہ پر چین ۔۔ ناراضگی ظاہر کی جائیگی ۔۔ دلیرانہ اور حقیقت افزا ۔۔ زور دیا جائے۔ اس ۔۔ سرکار کی خدمت میں ۔۔ جائیگا جس میں قومی ۔۔ سرکار کے ۔۔ اس بات پر زور دیا ۔۔ چینیوں کو باہر نکالا ۔۔ جن سنگھ نے فیصلہ کیا ۔۔ کرنے کے لئے ۔۔ میں دو سو کے قریب ۔۔ اس سلسلہ میں تمام ۔۔ کو ہدایات جاری ۔۔ کو ڈنگل گراؤنڈ ۔۔ جس میں بھارت ۔۔ اٹل بہاری ۔۔

ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس اور کمیونسٹ پارٹی ایک ہی سکے کے دو نام ہیں

سرحدوں پر بڑھتے ہوئے خطرات اور وقت کی پکار۔ شیخ عبدالرحمان کا بیان

کٹھوعہ ۸ نومبر۔ پرجا پریشد کے زونل سیکرٹری شیخ عبدالرحمان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ سارے بھارت اور خصوصاً ہماری ریاست جموں و کشمیر کی سرحدوں پر بڑھتے ہوئے خطرات کے پیش نظر یہ انتہائی ضروری ہے کہ جہاں بارڈر پر ضروری انتظامات کئے جائیں وہاں اندرونی محاذ کو مضبوط بنانا بھی انتہائی لازمی ہے۔ مگر دکھ کا مقام ہے کہ ریاستی سرکار اس کے برعکس عمل پیرا ہے۔ زندگی کے ہر پہلو کو سرکار کی طرف سے کورپٹ بنا دیا گیا ہے۔ ایڈمنسٹریشن کی حالت ناگفتہ بہ ہو چکی ہے۔ رشوت ستانی اور کنبہ پروری کا دور دورہ ہے۔ چنانچہ ان تشویش ناک حالات میں لازمی ہے کہ مرکزی سرکار اس طرف بھی دھیان دے۔

ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کے کردار کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا ہے کہ یہ لوگ کمیونسٹوں کے ہمسفر ہیں۔ گو ظاہرہ طور پر انہوں نے کچھ مصلحتوں کے تحت اپنی پارٹی کا نام الگ رکھا ہوا ہے۔ لیکن اس کے رہنما کمیونسٹ پارٹی سے باقاعدہ رابطہ قائم کئے ہوئے ہیں اور یہ لوگ آج بھی چین کی ہمارے علاقہ جات میں جارحانہ کاروائیوں سے متعلق عوام کو گمراہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام کمیونسٹوں کے غدارانہ رول کو سمجھتے ہوئے ایسے عناصر سے خبردار رہیں۔

مینڈی میں پبلک جلسہ

پرجا پریشد کے رہنماؤں کی تقاریر

پونچھ ۸ نومبر۔ منڈی میں پرجا پریشد کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ تحصیل صدر پیر سیف الدین بخاری کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں دور دراز علاقہ جات سے لوگوں نے شرکت کی۔ جلسہ کی کاروائی پیر احمد شاہ منڈی نے شروع کرتے ہوئے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ بارشوں اور سیلابوں سے تباہی کے باوجود سرکار نے تباہ شدگان کو امداد پہنچانے کے سلسلہ میں کوئی توجہ نہیں دی اور مطالبہ کیا کہ مصیبت زدہ عوام کو فوری امداد بہم پہنچائی جائے۔

... جو سیکرٹری پرجا پریشد منڈی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پونچھ کا کوئی نمائندہ نہ ہونے کی وجہ سے سرکار نے آج تک اس علاقہ کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا۔ نیشنل کانفرنسی کٹھ پتلیوں نے عوام کی بجائے ہمیشہ ذاتی مفاد کو سامنے رکھا جس کے نتیجہ کے طور پر عوام کی حالت دن بدن بگڑتی جا رہی ہے۔

جموں کے طلباء کا مطالبہ

حملہ آور چینیوں کو باہر دھکیلو

جموں ۸ نومبر۔ ودیارتھی پریشد کے زیر اہتمام جموں کے کالجوں میں اس امر کے لئے دستخطوں کی مہم جاری کی گئی ہے جس کے تحت طلباء حلف لے رہے ہیں اور سرکار کو یقین دلایا گیا ہے کہ اگر سرکار بھارت کے مقبوضہ علاقوں سے حملہ آور چینیوں کو نکالنے اور بدیشی ایجنٹوں کا قلع قمع کرنے کے لئے کوئی بھی قدم اٹھائیگی تو طلباء پوری طاقت کے ساتھ گورنمنٹ کو اپنا تعاون دیں گے۔

کانفرنسی ڈپٹی گیٹ کے خلاف بغاوت

اکھنور ۸ نومبر۔ نیشنل کانفرنس کے مشہور کارکن ٹھاکر اسنگھ کی چیرہ دستیوں اور لوٹ کھسوٹ کے خلاف علاقہ بھر کے عوام نے ... پر مجبور ہوئے ہیں ... مشاہدین کا خیال ہے کہ ...

... میں کمیونسٹ چین اپنے جاسوس ہی بلاوجہ داخل کر سکتا ہے لہذا ... سلسلہ میں کڑی چھان بین اور احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق ... کے ساتھ داخل ہونے والے کچھ ... پہلے ہی پکڑے جا چکے ہیں۔

یتیم لڑکی کے حق پر چھاپہ۔ حکمرانوں کی کنبہ پروری کی ...

کشتواڑ ۷ نومبر۔ شری جونی لال ... کے حقوق پر ... حزب مخالف کی ہر جماعت کے کردار کا مطالعہ کرنا ہوگا اور ایمانداری سے یہ غور کرنا ہوگا کہ مسلم معاملات سے کس حزب مخالف نے حقیقی اور پائیدار دلچسپی کا ثبوت دیا ہے۔ ایمانداری کی بات تو یہ ہے کہ حزب مخالف کی تمام جماعتوں نے ہی کانگرس کی طرح الیکشن کے موقعہ پر مسلمانوں کو طرح طرح کے سبز باغ دکھائے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوا ہے کہ مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے کسی لیڈر نے پارلیمنٹ یا اسمبلیوں میں دو چار زوردار جملے مسلمانوں کی حمایت میں کہہ دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ آج تک کسی حزب مخالف نے کھل کر مسلمانوں کے ساتھ کسی بھی معاملے میں ٹھوس اشتراک نہیں کیا ہے۔ مسلمانوں کا عدد کانگرس کی نظر میں تو دو کوڑی کا تھا۔ حزب مخالف نے بھی وقتی طور پر ناجائز فائدہ اٹھا کر ان کی یا ان کے ووٹ کی کوئی قدر نہ کی۔

حزب مخالف میں جن سنگھ ہی ایک واحد جماعت ہے۔ جس نے آج تک محض ووٹوں کے لالچ میں نہ تو مسلمانوں سے رابطہ قائم کیا۔ نہ انہیں سبز باغ دکھائے اور نہ دھوکا دیا۔ شاید جن سنگھ کا مسلمانوں کی جانب التفات نہ کرنا اس غلط فہمی پر مبنی تھا کہ جن سنگھ یہ سمجھتا تھا کہ وہ مسلمانوں کے اشتراک کے بغیر بھی کانگرس حکومت کو بدل سکتا ہے۔ حالانکہ مسلمان اپنی تعداد کے لحاظ سے سیاسی توازن برقرار رکھنے کی پوزیشن میں ہیں۔ اور کوئی بھی سیاسی پارٹی انہیں نظر انداز نہیں کر سکتی۔ جن سنگھ کی اس بے التفاتی کو مسلمانوں نے مسلم دشمنی سے تعبیر کیا۔ اور ...

... دروازے ہر مذہب و ملت کے لوگوں کے لئے کھلے ہیں۔ جن سنگھ کسی شخص کو مذہب یا ذات کی بناء پر کانگرس کی طرح خاص رعایت دینے کا قائل نہیں ہے۔ وہ سب کو اپنی صلاحیت کے مطابق ترقی کرنے میں کامل یقین رکھتا ہے۔ مسلمان بجائے اس کے کہ وہ جن سنگھ کی صاف گوئی اور حقیقت پسندی کی قدر کرتے اس سے نفرت کرنے لگے۔ کیونکہ مسلمان تو فریب کھانے کا اتنا عادی ہو چکا ہے کہ وہ فریب پر فریب کھاتے جا رہے ہیں اور فریب کو فریب سمجھنے پر تیار ہی نہیں۔ حالانکہ ہر مسلمان اچھی طرح جانتا ہے کہ منافق سے زیادہ خطرناک دشمن کوئی نہیں! جن سنگھ کا قصور صرف اتنا ہے کہ اس نے مسلمانوں اور ہر طبقہ سے کسی خاص رعایت کا ڈھونگ نہیں رچایا ابھی کئی مسلمان ...... جن سنگھ کے قریب آنے میں خوف محسوس کرتے ہیں۔ جن سنگھ مسلمانوں کو دعوت دیتا ہے کہ مسلمان جن سنگھ سے اپنا رابطہ قائم کریں۔ اور باہمی گفتگو سے وہ تمام شکوک اور غلط فہمیاں رفع کرنے کی کوشش کریں جو وہ فی الحقیقت رکھتے ہیں۔

مسلمان یہ یقین رکھیں کہ جن سنگھ ووٹوں کے لالچ میں کسی وقت بھی مسلمانوں سے ریاکاری اور منافقت سے کام نہیں لے گا۔ فی الواقع جن سنگھ کے اصولوں میں کوئی بات ایسی ہے جو قابل اعتراض ہے یا اطمینان بخش نہیں ہے تو مسلمان زیادہ سے زیادہ جن سنگھ میں آ کر دوستانہ ماحول میں گفتگو کر کے مشترکہ مفاد کی بنیاد تلاش کر سکتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ مسلمان کانگرس دشمنی میں اندھے ہو کر اور جذبات سے مغلوب ہو کر جن سنگھ میں شامل ہو جائیں۔ ملک جس خطرناک دور سے گذر رہا ہے اور داخلی طور پر جو عام بے چینی پائی جا رہی ہے۔ ایسی صورت میں ...

... پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں کہ کانگرس حکومت میں مسلمانوں کا مستقبل تابناک بن سکتا ہے۔ مسلمانوں کی جان و مال، عزت اور آبرو محفوظ رہ سکتی ہے۔ کیونکہ کانگرس غیر فرقہ پرست، جمہوریت اور سیکولرازم میں یقین رکھنے والی جماعت ہے۔ جبکہ حزب مخالف کی ہر جماعت کسی نہ کسی شکل میں فرقہ پرست ہے۔

کانگرس کے دور حکومت میں چند تنخواہ دار غلاموں کو چھوڑ کر تمام مسلمانوں کو سوائے غربت مفلسی، جہالت، بے انصافی، ظلم اور احساس کمتری کے زیادہ کیا ملا ہے۔ یہ کہنا کہ مسلمان ... مایوسی کے بادل بہت جلد چھٹ جائیں گے۔ تو مسلمان کب تک اس سیاسی کمزوری اور ... کا شکار رہیں گے۔ یہ خود ان ہی کے سوچنے کی بات ہے ہم تو اتنا جانتے ہیں۔ کہ کانگرس کے ... میں مسلمانوں کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ڈال دیئے گئے ہیں ظالم ... نہ تو انہیں ... کرتا ہے اور نہ ہی انہیں آزاد کرتا ہے۔ ... کانگرسی لیڈر یہ بتانے کی زحمت گوارا نہیں کرتا۔ کہ آخر کانگرس نے وہ کونسی عنایات ... کی ہیں۔ جن کے ... مسلمان اتنے دب گئے ہیں کہ کانگرس سے بغاوت کا تصور بھی وہ نہیں کر سکتے۔ کانگرس نے ہمیشہ مسلمانوں کے ووٹوں کو جھولی میں ... ایک حقیر تحفہ سمجھا۔ اگر مسلمانوں کی ... کسی وقار کے حامل ہوتے تو کانگرس اس طرح انہیں نظر انداز نہ کرتی۔ جیسا کہ آج ... رہی ہے۔ اگر مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ ... رائے دہی کا رعب ڈال کر ...

بقیہ صادق گدی چھوڑ دو

وہ تو ایک آدرش دنیا کے آگے پیش کر رہے ہیں۔ مگر کس طرح صادق صاحب ... موسٹ ... شان و شوکت سے ... بلند ہو رہے ہیں۔ اگر صادق صاحب کا ... ہے تو ... کوئی نئی تشریح کرنی پڑے گی۔ بہر حال جو بھی ہو۔ صادق کا دور تاریخ میں سیاہ ترین دور کے نام سے یاد کیا جائے گا۔ دیانتداری کا تو یہ تقاضا ہے کہ صادق صاحب گدی چھوڑ دیں۔ اور اپنے اور اپنے وزراء پر لگائے گئے الزامات ... ہونے کے لئے ... کمیشن سے ... اگر انہوں نے یہ مشورہ قبول نہ کیا تو انہیں ... کے دربار میں اپنی صفائی دینے کے لئے ایک دن ضرور تیار رہنا چاہیئے۔ اگر ... پرکتیش بیٹھ سکتا ہے تو کوئی وجہ ... صادق صاحب اور ان کے دیگر وزراء ... لپیٹ میں نہ آئیں۔

شری تلک راج شرما۔ پرنٹر۔ جموں پرنٹنگ پریس جموں سے چھپوا کر دفتر چھاؤنی جموں سے شائع کیا۔
ایڈیٹر: ... گوپال ...

سیاسی مخالفین کو قانونی شکنجہ میں پھنسانے کیلئے کانفرنسی حکمرانوں کی شرمناک حرکتیں



جلد | ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۷

کسی کی بندوق مانگ کر لی اور برآمدگی پرجا پریشد کارکن سے ظاہر کی

سرکاری گواہوں نے ہی پولیس کی عیاری کا پردہ چاک کر دیا

ریاسی ۸ نومبر نیشنل کانفرنسی حکمرانوں نے پرجا پریشد کے کارکنوں پر حق کی آواز بلند کرنے کے لئے ...
ڈھائے اور انہیں ذلیل و خوار کرنے کے لئے کس شرمناک ہتھکنڈوں کو استعمال میں لایا۔ اس کی ایک دردناک ...
پچھلے دنوں منصف ریاسی کی عدالت میں نمایاں طور پر سامنے آئی جبکہ سرکاری گواہان کی زبانی پرجا پریشد ...
شری شیرو ساکن سدھیڑی تحصیل ریاسی کو تختہ مشق بنانے کے لئے کی گئی عیاری کا پردہ چاک ہو کر رہ گیا۔ وا...
طرح ہیں کہ سمت ۲۰۰۹ میں پرجا پریشد کی ایجی ٹیشن میں پولیس نے موضع سدھیڑی میں شری شیرو کے مکان پر ...
اور کسی سے مانگ کر ایک بندوق کی برآمدگی شیرو کے گھر سے ظاہر کی۔ اس طور اس کے خلاف زیر دفعہ ۱۹ الف ...
چالان کیا گیا۔ چونکہ شیرو مذکور اُس وقت انڈر گراؤنڈ تھا اس لئے ۲ چیت سمت ۲۰۰۹ کو مفرور ظاہر کر کے ...
خلاف گشتی وارنٹ زیر دفعہ ۵۱۲ جاری کر دئے۔ اس کے بعد اُسے گرفتار کیا گیا اور واقعہ کے چھ سال بعد ...
۱۹۵۹ء کو اس کے خلاف ضمنی چالان پیش کیا گیا جس میں چھ اصحاب دھرموں، شترفا، سکالارام، قاسم دین، ہر...
محمد افضل سب انسپکٹر کو سرکاری گ...
گیا۔ عدالت میں دھرموں گواہ نے بیا...
شری شیرو کے مکان سے کوئی بند...
کی موجودگی میں برآمد نہ ہوئی تھی۔ ا...
... الزام کے مفرور ... اس ...
بابو کچھ بہادر ...

... کو ... سطح پر رکھنے کے مترادف ہے

... کے زیر سایہ ریاست کے بہادر ...
دیش کی ایکتا اور سرحدوں کی رکھشا کیلئے لامثال قربانیاں دی ہیں۔ اگر آج ہم لداخ یا ایسے دُور دراز علاقوں کو بھارت کا ایک حصہ کہنے میں فخر محسوس کرتے ہیں تو ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہئے کہ کن بہادروں کی قربانیوں کی بدولت جموں و کشمیر ریاست ایکتا قائم ہوئی ہے اور بھارت کی سرحدوں کے جھنڈے ہمالیہ کی فلک بوس چوٹیوں پر گاڑے گئے ہیں۔

دیش کی آزادی کے بعد آج جب کہ دیش کی ایکتا اور آزادی کے لئے لڑنے والے شیواجی اور مہارانا پرتاپ جیسے ویروں کی یاد بڑی دھوم دھام سے منائی جاتی ہے تو کچھ لوگوں کی تنگدلی یا مصلحتوں کا شکار ہو کر مہاراجہ گلاب سنگھ اور جرنیل زوراور سنگھ جیسے بہادروں کے ناموں تک کو مٹانے کی کوشش کرنا ایک انتہائی شرمناک بات ہے جسے وطن پرست عوام کسی بھی طور خاموشی سے برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔

ہماری ریڈیو سٹیشن کے متعلقین سے گذارش ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی پوزیشن کو واضح کریں اور اُن کی وجہ سے عوام میں پھیل رہے اضطراب کو دُور کرنے کا جتن کریں۔

دیہاتی عوام کیساتھ امتیازی سلوک

جہاں تک ریاسی جمع خرچ کا تعلق ہے نیشنل کانفرنسی حکمران غریب مزدور اور دیہاتی عوام کی ہمدردی اور بہتری کے گیت گاتے نہیں تھکتے۔ لیکن جہاں تک عمل کا تعلق ہے وہ ہمیشہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ کھانڈ کی تقسیم کو ہی لے لیا جائے۔ عوام کی طرف سے احتجاج کرنے کے باوجود دیہاتی عوام کے ساتھ امتیازی ... روا رکھا جا رہا ہے۔ انہیں ماہانہ صرف ...

... حالت میں پڑے ہوئے ... روزانہ دیکھ سکتا ہے۔ ان یاتریوں کے لئے اسی قسم کا انتظام پریڈ گراؤنڈ بس سٹینڈ پر ہے۔ کہ یاتری دربدر ہوتے ہیں۔ اور نہ تو اور اُن کے بیٹھنے تک کا کوئی انتظام نہیں۔ لگ بھگ ... کی حالت کثرت، اور باقی راستہ کی ہے راستے ... ٹے ہوئے ہونے کے علاوہ کہیں پانی وغیرہ ... ئی انتظام نہیں۔ یہ درست ہے کہ ریاستی سرکار ہر سال سیاحوں کی سہولیت کیلئے ایک اچھا خاصا محکمہ قائم کر رکھا ہے اور ایک بڑی رقم بھی اسی غرض کیلئے خرچ ... دکھائی جاتی ہے۔ اس بارہ میں اگر وادیٔ کشمیر میں کچھ خرچ ہوتا ہو تو دوسری بات ہے۔ لیکن جہاں تک جموں صُوبہ کا تعلق ہے اس بات کو جھٹلایا نہیں جا سکتا کہ وادیٔ کشمیر میں سیاحوں کے جانے کیلئے راستہ میں اگر کہیں ڈاک بنگلے وغیرہ بنائے گئے ہوں تو الگ بات ہے ورنہ جموں میں سیاحوں کی کشش اور سہولیت کیلئے کوئی کام نہیں ہوا ہے۔

ویشنو دیوی کے یاتریوں کو سہولیات بہم پہنچانا جہاں ہمارا انسانی فرض ہے وہاں ان یاتریوں کی بھاری تعداد میں آمد سے یہاں کی اقتصادیات پر ایک اچھا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ سرکار پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ محض پروپیگنڈہ سے کام لینے کی بجائے یاتریوں کے آرام اور سہولیات کیلئے عملی قدم اُٹھائے۔ اس سلسلہ میں دھرم ارتھ ٹرسٹ کرتا دھرتاؤں پر بھی کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں۔ کیونکہ دھرم ارتھ کا ایک تو ویسے ہی فرض ہے کہ وہ یاتریوں کے آرام کے لئے کچھ سوچے۔ لیکن دُوسرے اُسے یاتریوں کی آمد کی وجہ سے سالانہ لاکھوں روپے کی آمدن ہوتی ہے۔ یاتریوں کی سہولیت کیلئے محکمہ دھرم ارتھ اسی آمدن سے کچھ خرچ کرے تو کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ ... دھرم ارتھ کے ذمہ داروں سے گذارش ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنے انسانی فرائض کو پہچانیں۔

... بڑی جا رہی ... اینٹ ... سری ... کیا جا رہا ہے۔ مگر حیرانگی اس بات کی ہے کہ محکمہ ایگریکلچر اس سلسلہ میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں بے خبر گہری نیند سو رہا ہے جس سے دیہاتی عوام میں بے حد بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سرکار ژالہ باری سے تباہ شدہ فصلوں کے مالیہ کی معافی کا اعلان کرنے کے ساتھ ساتھ محکمہ ایگریکلچر کو اس امر کی ہدایت کرے کہ وہ فوری طور پر حرکت میں آ کر پیدا شدہ کیڑا سے ہو رہی تباہی کو روکنے کیلئے اقدامات کرے۔

امب پھلا تا گھروٹہ سڑک

امب پھلا جموں تا گھروٹہ سڑک کی بُری حالت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ عرصہ چار ماہ سے سڑک ہذا پر ٹریفک بند تھی اور پچھلے کچھ دنوں سے بس چلنی شروع ہوئی ہے مگر اب بھی سڑک کی حالت اس قدر بُری ہے کہ بس والے سڑک ہذا پر چلنے سے گھبراتے ہیں۔ حالانکہ چودہ میل سڑک ہذا کی دیکھ بھال اور اس کی حالت کو درست رکھنے کیلئے صرف چودہ تو ماہوار یئے رکھے گئے ہیں اور پچھلے سال تو بخشی صاحب نے ایک اعلان میں یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ سڑک ہذا کی حالت کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ اسے پکا روڈ بنوا دیں گے۔ مگر وعدہ آج تک وعدہ ہی رہا ہے۔ اور سڑک کی حالت بہتر ہونے کی بجائے خراب ہوتی جا رہی ہے۔ بخشی غلام محمد اور اُن کی سرکار سے گذارش ہے کہ اپنے وعدہ پر دھیان دیتے ہوئے سڑک کی حالت کو سدھارنے کا جتن کریں اور اس سلسلہ میں عوام کی ...

... میں بڑھ ...
... بیر انتہائی۔ عوام کے مسائل کو ...
جموں کے ہی کانگرس سرکار ...
کو لغیبات نظام پر چل کر ...
... گئی ہے

چینی چلے ...

... دلی ... نومبر۔ آج ...
کے ایک ایگزیکٹو اجلاس ...
نومبر کو لوک سبھا کا اجلاس ...
ہاؤس کے باہر ایک مظاہرہ ...
ذریعہ بھارتیہ علاقہ پر چینیوں نے ...
ناراضگی ظاہر کی جائے ...
دلیرانہ اور حقیقت افروز ...
زور دیا جائے۔ اس ...
سرکار کی خدمت میں ...
جائیگا جس میں قومی ...
سرکار کے روبرو ...
اس بات پر زور دیا ...
چینیوں کو باہر نکالا جائے ...
جن سنگھ نے فیصلہ کیا ...
کرنے کے لئے ...
میں دو سو کے قریب ...
اس سلسلہ میں تمام ...
کو ہدایات جاری ...
کو ذیکل گراؤنڈ ...
جس میں بھارت ...
اٹل بہاری ...

مسلمان اور عام انتخابات!

از قلم:- سید امداد حسین جعفری ستیش گڑھ بریلی

چند مہینوں بعد جنرل الیکشن ہونے والا ہے
انتخابی سرگرمیاں اور سیاسی جوڑ توڑ کی سازشیں
بھی جنم لے چکی ہیں۔ ہر سیاسی جماعت شرمناک حد
تک منافقانہ سے شروع ہو گئی ہیں۔ ان تمام
سرگرمیوں میں ایک مرتبہ پھر مسلمانوں کے
حق رائے دہی کا مسئلہ زور شور سے سامنے
آ رہا ہے۔ کہا یہ جا رہا ہے کہ اس مرتبہ مسلمان
اجتماعی حیثیت میں اپنے حق رائے دہی کا استعمال
کریں۔ اور صرف اس جماعت کو اپنا تعاون دیں
جو مسلمانوں کے مطالبات کو پورا کرنے کی
ضمانت دے۔ ایک طبقہ مسلمانوں میں وہ بھی
ہے جو کانگرس حکومت کا تنخواہ دار ایجنٹ ہے
ان میں بعض اونچے عہدوں پر فائز ہیں اور
"شو بوائز" کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو
کانگرس کے فریب سے نکلنے نہ دیں۔ یہ ضمیر فروش
برابر مسلمانوں میں یہ پراپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں کہ
کانگرس حکومت میں مسلمانوں کا مستقبل تابناک
بن سکتا ہے۔ مسلمانوں کی جان و مال۔ عزت
اور آبرو محفوظ رہ سکتی ہے۔ کیونکہ کانگرس
غیر فرقہ پرست۔ جمہوریت اور سیکولرازم میں یقین
رکھنے والی جماعت ہے۔ جبکہ حزب مخالف کی ہر
جماعت کسی نہ کسی شکل میں فرقہ پرست ہے۔
کانگرس کے دور حکومت میں چند تنخواہ دار
غلاموں کو چھوڑ کر عام مسلمانوں کو سوائے غربت
مفلسی۔ جہالت۔ بے انصافی۔ ظلم اور احساس
کمتری کے زیادہ کیا ملا ہے۔ یہ کہنا۔ کہ مسلمان
[illegible] نہ سہی۔ مایوسی کے بادل بہت جلد چھٹ
جائیں گے۔ تو مسلمان کب تک اس میٹھی
[illegible] کا شکار بنے رہیں گے۔ یہ تو خود
[illegible] سوچنے کی بات ہے ہم تو اتنا جانتے
ہیں۔ کانگرس کے [illegible] خانہ میں مسلمانوں کے
ہاتھ پاؤں باندھ کر ڈال دیئے گئے ہیں ظالم
[illegible] نہیں [illegible] کرتا ہے اور نہ ہی انہیں
[illegible] کرتا ہے۔ [illegible] کانگرسی لیڈر یہ بتانے
کی [illegible] گوارہ نہیں کرتا۔ کہ آخر کانگرس نے
کسی عنایات [illegible] کی ہیں۔ جن کے
[illegible] مسلمان [illegible] دب گئے ہیں کہ کانگرس
[illegible] کا تصور بھی وہ نہیں کر سکتے۔ کانگرس
ہمیشہ مسلمانوں کے ووٹوں کو جھولی میں [illegible]
[illegible] حقیر ٹکڑا سمجھا۔ اگر مسلمانوں نے
[illegible] وقار کے حامل ہوتے تو کانگرس
[illegible] انہیں نظر انداز نہ کرتی۔ جیسا کہ آج
کر رہی ہے۔ اگر مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ
[illegible] حق رائے دہی کا رعب ڈال کر اس
کانگرس سے اپنے مطالبات کو عملی شکل دلانے
میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس سے زیادہ خود فریبی
اور بدنصیبی کیا ہو سکتی ہے۔

مسلمانوں نے اٹھارہ برس میں کانگرس کی
غیر فرقہ پرستی کا بار ہا ننگا ناچ دیکھا ہے۔
اسی لئے آج عام مسلمان کانگرس سے اتنا
بیزار ہو چکا ہے۔ کہ وہ اس ذلیل زندگی پر موت
کو ترجیح دینے لگا ہے اب سب سے اہم یہ
سوال ہے کہ مسلمان کیا کریں۔ اور کس حزب
مخالف کو اجتماعی حیثیت سے اپنے حق رائے دہی
کا تعاون دیں۔ جس دن سے یہ مسئلہ سامنے آیا
ہے حزب مخالف کی ہر جماعت نے مسلمانوں کو
اپنانے کی بھاگ دوڑ شروع کر دی ہے۔ مذکورہ
سوال کا جواب تلاش کرنے کے لئے ہمیں حزب
مخالف کی ہر جماعت کے کریکٹر کا مطالعہ کرنا ہوگا
اور ایمانداری سے یہ فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ مسلم معاملات
سے کس حزب مخالف نے حقیقی اور پائیدار
دلچسپی کا ثبوت دیا ہے۔ ایمانداری کی بات تو
یہ ہے کہ حزب مخالف کی تمام جماعتوں نے بھی
کانگرس کی طرح الیکشن کے موقعہ پر مسلمانوں
کو طرح طرح کے سبز باغ دکھائے ہیں۔ زیادہ
سے زیادہ یہ ہوا ہے کہ مسلمانوں کو خوش کرنے
کے لئے کسی لیڈر نے پارلیمنٹ یا اسمبلیوں میں دو
چار زور دار جملے مسلمانوں کی حمایت میں کہہ دیئے
ہیں۔ اس کے علاوہ آج تک کسی حزب مخالف
نے کھل کر مسلمانوں کے ساتھ کسی بھی معاملے
میں ٹھوس اشتراک نہیں کیا ہے۔ مسلمانوں کا
ووٹ کانگرس کی نظر میں تو دو کوڑی کا تھا
ہی۔ حزب مخالف نے بھی وقتی طور پر ناجائز
فائدہ اٹھا کر ان کی یا ان کے ووٹ کی کوئی
قدر نہ کی۔

حزب مخالف میں جن سنگھ ہی ایک واحد
جماعت ہے۔ جس نے آج تک محض ووٹوں
کے لالچ میں نہ تو مسلمانوں سے رابطہ قائم
کیا۔ نہ انہیں سبز باغ دکھائے اور نہ دھوکا
دیا۔ شاید جن سنگھ کا مسلمانوں کی جانب
التفات نہ کرنا اس غلط فہمی پر مبنی تھا۔ کہ
جن سنگھ یہ سمجھتا تھا۔ کہ وہ مسلمانوں کے
اشتراک کے بغیر بھی کانگرس حکومت کو بدل
سکتا ہے۔ حالانکہ مسلمان اپنی تعداد کے
لحاظ سے سیاسی توازن برقرار رکھنے کی پوزیشن
میں ہیں۔ اور کوئی بھی سیاسی پارٹی انہیں نظر انداز
نہیں کر سکتی۔ جن سنگھ کی اس بے التفاتی کو
مسلمانوں نے مسلم دشمنی سے تعبیر کیا۔ اور [illegible] پر
سہاگہ یہ کہ کانگرس نے انہیں سیکولرازم اور
جمہوریت کی شراب پلا کر اس خوابناک دنیا میں
پہنچا دیا۔ کہ جہاں مسلمان جن سنگھ کے تصور کو
بھی کفر کے مترادف سمجھنے لگے۔ لیکن جیسے ہی یہ نشہ
کم ہونا شروع ہوا۔ مسلمان جن سنگھ کے متعلق
سوچنے بھی لگے اور قریب بھی آ رہے ہیں۔

جن سنگھ کو جو چیز دوسری جماعتوں سے
ممتاز کرتی ہے وہ ہے جن سنگھ کی اصول پرستی
جن سنگھ نے اپنا ظاہر و باطن ایک سا رکھا اور
اس نے بغیر کسی منافقت اور لگاوٹ کے انتہائی
صاف گوئی سے یہ اعلان کیا۔ کہ جن سنگھ ذات
پات۔ اونچ نیچ میں یقین نہیں رکھتا۔ اس کے
دروازے ہر مذہب و ملت کے لوگوں کے لئے کھلے
ہیں۔ جن سنگھ کسی شخص کو مذہب یا ذات کی بناء
پر کانگرس کی طرح خاص رعایت دینے کا قائل
نہیں ہے۔ وہ سب کو اپنی صلاحیت کے مطابق
ترقی کرنے میں کامل یقین رکھتا ہے۔ مسلمان بجائے
اس کے کہ وہ جن سنگھ کی صاف گوئی اور حقیقت
پسندی کی قدر کرتے اس سے نفرت کرنے لگے۔
کیونکہ مسلمان تو فریب کھانے کا اتنا عادی ہو چکا
ہے کہ وہ فریب پر فریب کھائے جا رہا ہے اور
فریب کو فریب سمجھنے پر تیار ہی نہیں۔ حالانکہ ہر
مسلمان اچھی طرح جانتا ہے کہ منافق سے زیادہ
خطرناک دشمن کوئی نہیں! جن سنگھ کا قصور
صرف اتنا ہے۔ کہ اس نے مسلمانوں اور ہریجنوں
سے کسی خاص رعایت کا ڈھونگ نہیں رچایا۔ ابھی
کچھ مسلمان ...... جن سنگھ کے قریب آنے
میں خوف محسوس کرتے ہیں۔ جن سنگھ مسلمانوں کو
دعوت دیتا ہے کہ مسلمان جن سنگھ سے اپنا
رابطہ قائم کریں۔ اور باہمی گفتگو سے وہ تمام
شکوک اور غلط فہمیاں رفع کرنے کی کوشش
کریں جو دونوں طرف سے ہیں۔

مسلمان یہ یقین رکھیں کہ جن سنگھ ووٹوں
کے لالچ میں کسی وقت بھی مسلمانوں سے ریاکاری
اور منافقت سے کام نہیں لے گا۔ اگر فی الواقع
جن سنگھ کے اصولوں میں کوئی بات ایسی ہے جو
قابل اعتراض ہے یا اطمینان بخش نہیں ہے تو
مسلمان زیادہ سے زیادہ جن سنگھ میں آ کر دوستانہ
ماحول میں گفتگو کر کے مشترکہ مفاد کی بنیاد تلاش
کر سکتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ مسلمان کانگرس
دشمنی میں اندھے ہو کر اور جذبات سے مغلوب
ہو کر جن سنگھ میں شامل ہو جائیں۔ ملک جس
خطرناک دور سے گزر رہا ہے اور ذہنی طور پر
جو عام بے چینی پائی جا رہی ہے۔ ایسی صورت میں
مسلمانوں کو غور و فکر کے بعد ہی کوئی فیصلہ
کرنا چاہئے۔ ہندوستان کو تباہی اور بربادی
کے کنارے پر کانگرس نے پہنچا دیا ہے۔ اب
ہر محب وطن ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ
جن سنگھ سے اشتراک کر کے ملک کو ان
بھیڑیوں کے چنگل سے بچائے۔ خاص طور پر
مسلمانوں کی ذمہ داری دوسروں سے کچھ زیادہ
ہی ہے۔

بقیہ۔ لداخ میں تبتی شرنارتھی

تبت سے آنے والے ان لوگوں نے وہاں مقامی
باشندوں پر کمیونسٹوں کے [illegible] مظالم
کی داستانیں بیان کی ہیں۔ اور ان کا کہنا ہے
کہ وہ ظلم و جبر سے بچنے کے لئے اور اپنے
دھرم کی رکشا کے لئے اپنے وطن کو خیرباد کہنے
پر مجبور ہوئے ہیں۔

مشاہدین کا خیال ہے کہ ان رفیوجیوں
میں بھی کمیونسٹ چین اپنے جاسوس بھی [illegible]
داخل کر سکتا ہے لہٰذا ادھیکاریوں کو اس
سلسلہ میں بڑی چھان بین اور احتیاط [illegible]
لینے کی ضرورت ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق [illegible]
کے ساتھ داخل ہونے والے کچھ لوگ [illegible]
پہلے ہی پکڑے جا چکے ہیں۔

بقیہ۔ صادق گدی چھوڑ دو

وہ تو ایک آدرش دنیا کے آگے پیش کر رہے
ہیں۔ مگر کس طرح صادق صاحب اور [illegible]
سوشلسٹ شان و شوکت سے ٹھاٹ باٹ [illegible] بلڈنگ
میں رہتے ہیں۔ اگر صادق صاحب کا سوشلزم
یہی ہے تو سرمایہ داری کی کوئی نئی تشریح
کرنی پڑے گی۔ بہرحال جو بھی ہو۔ صادق کا
دور تاریخ میں سیاہ ترین دور کے نام سے یاد
کیا جائے گا۔ دیانتداری کا تو یہ تقاضا ہے کہ
صادق صاحب گدی چھوڑ دیں۔ اور اپنے اور اپنے
وزراء پر لگائے گئے الزامات [illegible]
ہونے کے لئے آیینگر کمیشن سے [illegible]
اگر انہوں نے یہ مشورہ قبول نہ کیا تو انہیں [illegible]
کے دربار میں اپنی صفائی دینے کے لئے ایک [illegible]
دن ضرور تیار رہنا چاہیئے۔ اگر بخشی [illegible]
پر کمیشن بیٹھ سکتا ہے تو کوئی وجہ [illegible]
صادق صاحب اور ان کے دیگر وزراء [illegible]
لپیٹ میں نہ آئیں۔

شری تلک راج شرما۔ پرنٹر۔ [illegible]
پرنٹنگ پریس جموں سے چھپوا کر دفتر [illegible]
چھاؤنی جموں سے شائع کیا۔
ایڈیٹر:- گوپال [illegible]

جنتا کی زبان سے

اکھنور میں سڑک کی حالت

قصبہ اکھنور میں بس سٹینڈ کے آس پاس سڑک جگہ جگہ سے اس قدر خراب ہو چکی ہے کہ گاڑیوں کو مشکل پیش آنے کے علاوہ پیدل چلنے والوں کو بھی تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لہٰذا محکمہ پبلک ورکس کے ذمہ داروں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔
(آتما رام اکھنور)

قابل توجہ میونسپلٹی جموں

محلہ پہاڑیاں کی گلی جس کے نیچے سے نالہ گزرتا ہے ایک عرصہ سے کوئی مرمت نہیں ہوئی جگہ جگہ سے راستہ خراب ہے علاوہ نالہ کے ڈھکنے اکھڑے پڑے ہیں جس کے کارن کئی لوگ نالہ میں گرنے کی وجہ سے زخمی اور گھائل بھی ہو چکے ہیں مگر نہ جانے میونسپلٹی کے متعلقین اس طرف توجہ کیوں نہیں دیتے۔ حالانکہ اسی راستہ سے بس سٹینڈ پر جانے والے لوگوں کا ایک تانتا سا بندھا رہتا ہے۔

میونسپل کمیٹی کے ناظم اعلیٰ سے التماس ہے کہ وہ لوگوں پر رحم کریں اور اس گلی کی حالت کو سدھارنے کی طرف توجہ دیں۔
(بالو رام گپتا محلہ پہاڑیاں جموں)

پرائمری سکول کھولا جائے

تحصیل جموں کے علاقہ جندراہ کے دیہات تگولہ کرال پسارٹی خورد اور سارسیکیاں وغیرہ میں کوئی سکول نہ ہونے کے کارن بچوں کو اڑھائی تین میل کا سفر طے کر کے جندراہ جانا پڑتا ہے چنانچہ محکمہ تعلیم کو چاہیئے کہ بچوں کی مشکلات کو مدنظر رکھ کر ان دیہات کے نزدیک پرائمری سکول کھولا جائے۔ (سیکرٹری جن سنگھ جندراہ)

مزدوروں کو مزدوری دی جائے

[illegible] رنبیر سنگھ پورہ کے علاقہ [illegible] پور اور [illegible] وغیرہ میں مزدوروں [illegible] اور دسمبر [illegible] کرالی [illegible] آبپاشی کے [illegible] ناکارہ ہو چکی تھی [illegible] صاف اور کھدوائی کی سرکاری انجینئر کو [illegible] کہا تھا کہ انہیں مزدوری کی کمائی [illegible] دی جائے گی [illegible] مگر پانچ ماہ کا عرصہ [illegible] کے باوجود ابھی تک لوگوں کو کوئی [illegible] نہیں ملی ہے [illegible] لہٰذا محکمہ [illegible] کہ وہ مزدوروں کی مزدوری [illegible] دیں [illegible]

[illegible] الہ [illegible] پور

[illegible]

زمینوں کا معاوضہ

[illegible] محکمہ پبلک ورکس نے [illegible] کرالیاں سے سکراله تک اور الہ سے ارنیہ تک سڑک بنوائی۔ اس سڑک کے نیچے کتنے ہی لوگوں کی زمین آ گئی ہے۔ مگر کاغذات وغیرہ مکمل ہو جانے کے باوجود لوگوں کو ابھی تک ان زمینوں کا معاوضہ نہیں دیا گیا ہے سرکار کو چاہیئے۔ کہ وہ بلا تاخیر اس ادائیگی کے آرڈر جاری کریں (کرتار سنگھ ڈیلیگیٹ جن سنگھ حلقہ بشناہ)

حکمران گروہ کے لاڈلے

کٹھوعہ سے مسرار آنک لنک روڈ بن رہی ہے یہ سڑک ابھی کٹھوعہ تک ہی مکمل ہو پائی ہے لیکن سڑک کو آگے لے جانے میں رکاوٹ یہ پیدا ہو گئی ہے کہ راستہ میں سڑک کے بیچ ایک ایسے شخص کی چند فٹ جگہ آتی ہے جو گردھاری لال وزیر خزانہ کا منظور نظر ہے اور اس نے جگہ محکمہ پبلک ورکس کو دینے سے انکار کر دیا ہے۔ نیز اوپر سے شری گردھاری لال ڈوگرہ کا بھی یہ اشارہ ہو گیا ہے۔ کہ اس کی جگہ بچ لی جائے۔ خواہ سڑک وہاں سے تنگ ہی کیوں نہ رہ جائے۔ لیکن حکمران گروہ کے ان طور طریقوں سے لوگوں میں حیرانگی کا اظہار کیا جا رہا ہے (ایک کٹھوعہ نواسی)

صادق سرکار کے نرالے طور طریقے

لگ بھگ دو سال کا عرصہ ہوا کہ کشمیر سرکار نے تقریباً پانچ لاکھ روپیہ کی لاگت سے کھلینی ضلع ڈوڈہ میں محکمہ پبلک ورکس کے لئے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر تعمیر کروایا تھا لیکن اب بغیر کسی وجہ کے یہ دفاتر شتواڑہ منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن [illegible] روپیہ سے تعمیر شدہ عمارتیں خالی پڑی ہیں۔ جہاں پر گیدڑ اور دوسرے جنگلی جانور رہائش پذیر ہیں۔

لوگوں کا کہنا ہے کہ عوام کے خون پسینہ کی کمائی سے تعمیر شدہ ان عمارتوں پر روپیہ صرف کرنے کا مقصد کیا تھا۔ جبکہ ڈویژن [illegible] کو شتواڑہ ہی منتقل کرنا تھا۔
(شکارہ ڈوڈہ)

کٹھوعہ میں راشن ڈپو

[illegible] کٹھوعہ تحصیل میں [illegible] راشن ڈپو شری گردھاری لال ڈوگرہ وزیر خزانہ کے ایک منظور نظر کو دیا گیا ہے [illegible] کا نام [illegible] شخص [illegible]

[illegible] راشن اسی کو دیتا ہے جو کانگرس کا ممبر بن کر اسے چار آنے ادا کر دے دوئم۔ عام شکایت یہ ہے کہ ڈپو ہولڈر کم تولتا ہے اور تول میں انتہائی قسم کی بے ایمانی کرتا ہے۔ تول کے لئے پیمانے ترازو رکھے گئے ہیں۔ محکمہ ویٹس اینڈ میژر جانتے ہوئے بھی خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے اگر کوئی شخص کم وزن کے بارے میں اس سے کہتا ہے تو وہ الٹا اسے کھانے کو آتا ہے۔ محکمہ فوڈ سپلائز کے ذمہ داروں کو چاہیئے کہ وہ لوگوں کی شکایات کی طرف دھیان دیں۔
(ایک کٹھوعہ نواسی)

بقیہ پنڈت ڈوگرہ کی وارننگ

آپ نے کہا۔ کہ جن سنگھ کے لیڈروں کی گرفتاریوں سے صاف عیاں ہے کہ کانگرس سرکار آنے والے چناؤ میں جن سنگھ کی مقبولیت اور بڑھتی ہوئی طاقت سے گھبرا رہی ہے اور اس وقت اس طاقت کو کمزور بنانے کے لئے سازشوں کا سہارا لیا جا رہا ہے۔ مگر ان حربوں کو ناکام بنانے کے لئے ہمارا ایک ایک کارکن قربانی دینے کو تیار ہوگا۔

شری ڈوگرہ نے کہا۔ کہ ریاست کے لوگوں نے قربانی سے ہر مرحلہ پر ہمارا تن من دھن سے ساتھ دیا ہے۔ اور امید ظاہر کی۔ کہ اگر اب بھی ضرورت پڑی۔ تو وہ کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

جلسہ میں جموں نگر جن سنگھ کے صدر شری رام ناتھ ایڈووکیٹ نے بھاشن کرتے ہوئے کہا۔ کہ واقعات سے ظاہر ہے کہ دہلی میں حالیہ گڑبڑ مسز اندرا نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ کرائی۔ جس کا مقصد گئو بھگتوں کو اپنے مظالم کا شکار بنانا اور سیاسی مخالفین کو بدنام کرنا تھا۔ اور اب اپنی بدنیتی کو چھپانے کے لئے جن سنگھ کے رہنماؤں کی گرفتاریوں کا چکر شروع کر دیا گیا ہے۔

شری پرشوتم [illegible] نے کہا۔ کہ کانگرس اپنی عوام دشمن پالیسیوں کے کارن لوگوں کے دلوں سے دور ہو چکی ہے اور وہ ہم لوگوں میں [illegible] لیکن جگہ جگہ کانگرسی سرکار کی طرف سے لوگوں پر گولی لاٹھی کے واقعات اسی طرح کے نشانات ہیں۔ جس طرح بھوت کسی گھر سے نکلنے سے پہلے نشانیاں چھوڑ جاتا ہے۔

جموں جن سنگھ کے سیکرٹری شری امرناتھ گپتا نے کہا۔ کہ دہلی میں حالیہ گڑبڑ سرکار کی ایک سازش کا شاخسانہ ہے۔ سرکار سختی اور تشدد سے لوگوں کو دبانا چاہتی ہے۔ مگر جن سنگھ کی طاقت کو ان حربوں سے دبنے نہیں دیا جائے گا۔ ہر دیش بھگت سرکار کی سازشوں کو بے نقاب اور ناکام بنانے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دے گا۔ آپ نے کہا۔ کہ ہم ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ظلم کے سامنے نہیں جھکیں گے۔

جلسہ میں جموں کشمیر ورکنگ کمیٹی کے ممبر سردار رچھپن سنگھ بخشی نے بھی بھاشن دیا اور سرکار کی پالیسیوں کی شدید مذمت کی آپ نے کہا۔ کہ کانگرس عوام سے کٹ کر اب ظلم و جبر پر اتر آئی ہے۔

قابل توجہ سپرنٹنڈنٹ پولیس

پولیس کانسٹیبل سریندر سنگھ نے میرے ساتھ نہایت اخلاق سوز رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اگلے روز جب میں ستواری چوک سے گزر رہا تھا۔ اس نے مجھے مار پیٹ کی اور گالی گلوچ اور دھمکیاں بھی دیں۔

جناب سپرنٹنڈنٹ پولیس موصوف سے متعلق افسران سے اپیل ہے کہ وہ کانسٹیبل مذکور کے خلاف ایکشن لینے کے علاوہ اس کے سابقہ کردار کو بھی سامنے رکھا جائے
(پرشوتم سنگھ بہور کیمپ جموں)

راج ماش اور گھی کی قلت

جموں شہر میں راج ماش اور گھی کے بھاؤ یکدم چڑھ گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں جموں نگر جن سنگھ کے سیکرٹری شری امرناتھ گپتا نے بتلایا ہے کہ سرکار کا ایک پروردہ مارکیٹ سے چار سو بوری سے زائد راج ماش خرید کر چوری سے پنجاب لے گیا ہے جس کے کارن بھاؤ یکدم چڑھ گئے ہیں آپ نے کہا۔ کہ ایک شخص نے تو اس طرح بیس پچیس ہزار روپیہ کما لیا ہے لیکن مارکیٹ کو خراب کر دیا ہے۔

شری گپتا نے مزید کہا کہ شہر میں گھی کی نایابی کا بھی یہی کارن ہے۔ چوری سے گھی باہر پنجاب لے جایا جا رہا ہے۔ جس سے شہر میں دھان کے نرخ بڑھ رہے ہیں۔ متعلق آپ نے کہا۔ کہ اس کا کارن سرکار کی طرف سے عائد کردہ پابندیاں ہیں علاقہ [illegible] جب تک یہ پابندی نہ لگی تھی۔ نرخ کم تھے۔ مگر سرکار کی پابندیوں کے [illegible] یکدم تیزی آگئی ہے

...دھ نرودھ سمتی کا قیام

کٹھوعہ:۔ ۱۰ نومبر۔ قصبہ کے معززین کی ایک میٹنگ آریہ سماج کٹھوعہ میں ہوئی۔ شری میگھراج کنوینر گئو بدھ نرودھ سمتی نے گئو رکھشا اندولن کی غرض و غایت بیان کیں اور مندرجہ ذیل اصحاب کٹھوعہ میں گئو بدھ نرودھ سمتی کے عہدیدار چنے گئے۔ پردھان امرناتھ پادھا، اپ پردھان شری تاراچند۔ جنرل سکریٹری شری شنکرداس سکریٹری شری ستورام۔ پبلسٹی سکریٹری شری جھجو رام خزانچی ڈاکٹر سریندر ناتھ اور شری لال چند (نامہ نگار)

غیر ملکی اخبارات کا پاکستان میں داخلہ ممنوع

پاکستان کے عوام کو ملک کی صورت حالات سے بے خبر رکھنے کے لئے مارشل کے حکام نے لاہور اور راولپنڈی میں ہندوستانی اخبارات کا داخلہ بند کر دیا ہے۔ مسلمان کراچی یکم نومبر اور نئی روشنی کراچی ۳ نومبر کی خبر ہے کہ مارشل لاء حکام نے حکم دیا ہے کہ جن لوگوں کے پاس ۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء یا اس کے بعد کے ہندوستانی اخبارات یا رسائل ہیں وہ مارشل لاء حکام کے سپرد کر دیں۔

یاد رہے کہ پاکستانی اخبارات پر سے اگرچہ سنسر شپ کی پابندی اٹھائے جانے کا اعلان کیا گیا تھا لیکن کسی اخبار کو کوئی ایسی خبر شائع کرنے کی اجازت نہیں جسے مارشل لاء کے حکام قبول نہ کرتے ہوں۔

گلاب گڑھ میں پرجا پریشد

ریاسی ۱۰ نومبر۔ شری رام لال کوہلی کاریہ کرتا پرجا پریشد تحصیل ریاسی پچھلے دو ہفتہ سے گول گلاب گڑھ تشریف لے گئے ہیں انہوں نے علاقہ میں پرجا پریشد کی ممبر شپ مہم چلانے اور شاخائیں کھولنے کے لئے میدان ہموار کرنے میں ایک نمایاں حصہ ادا کیا ہے۔ آپ نے تحصیل سکریٹری کو ایک بیان میں تحریر کیا ہے۔ کہ نیابت کے مسلمان پرجا پریشد میں شمولیت اختیار کرنے کے لئے بیقرار ہیں اور علاقہ میں نیشنل کانفرنس کے خلاف سخت نفرت پائی جاتی ہے۔ کپتان اوتار سنگھ تحصیل پردھان جلد ہی ساری تحصیل کا دورہ شروع کرنے والے ہیں۔ (نامہ نگار)

ریاسی کانفرنس کے کارنامے

ریاسی ۱۰ نومبر۔ نیشنل کانفرنس ریاسی کے کارکن ان دنوں بلاک ریاسی میں سال ۵۸-۱۹۵۷ء میں ہوئے غبن پر پردہ ڈالنے کے لئے مصروف ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں بلاک کو مجدھار پنچائت میں اس لئے دھکیلا گیا کہ وہ وہاں جا کر لوگوں کو اس بات کے لئے تیار کر سکیں کہ وہ دوران تحقیقات بلاک کے اہلکاروں کے خلاف بیان نہ دیں۔ لیکن تحصیل آرگنائزر ٹھاکر مہندر سنگھ نے موقع پر جا کر اپنے پرانے ساتھی ممبر اسمبلی شری رکھی کرشن کو پرجا پریشد کا واسطہ دے کر ان کو ایسا برا فعل کرنے سے روک لیا۔

معلوم ہوا ہے کہ اب ریاسی کے کانفرنسی اس کام میں صدر صوبائی کانفرنس کا تعاون لیں گے۔ (نامہ نگار)

ریاسی میں گئو ہتیا نرودھ سمتی

ریاسی ۱۰-۵ نومبر۔ آج یہاں شری سیتہ پال جی ہملے کی صدارت میں سناتن دھرم سبھا بھون میں شہریوں کی ایک میٹنگ میں گئو ہتیا نرودھ سمتی ریاسی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ سمتی کے پردھان شری نیجرام ایڈوکیٹ، اپ پردھان شری درگا دت کویراج منتری شری ہری رام سہگل اور خزانچی شری ویشنو داس چاہجن سمتی سے چنے گئے۔ سات مزید اصحاب کو ورکنگ کمیٹی میں لیا گیا۔ (نامہ نگار)

آدھ کنواری میں کیمپ

کٹڑہ ۱۰-۶ نومبر پچھلے دنوں شری ویشنو دیوی کی یاترا پورے جوبن پر رہی۔ آدھ کنواری میں سدھار سبھا کٹڑہ کا کیمپ یاتریوں کی سیوا میں ہمہ تن مصروف ہیں شری تیرتھ رام سدوترہ انچارج کیمپ دن رات ایک کر کے یاتریوں کی سیوا خدمت بجا لا رہے ہیں دربار میں شری ہیمراج پوجاری اور کٹڑہ میں شری پریم چند دوبے یاتریوں کی سیوا میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اس سال آدھ کنواری میں سدھار سبھا کا کیمپ سابقہ سالوں سے بہتر ڈھنگ سے چل رہا ہے۔ (نامہ نگار)

جموں سٹی پرجا پریشد کا ریزولیشن

جموں ۱۰ نومبر۔ جموں سٹی پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس گذشتہ رات کو شری شام لال شرما پردھان جموں نگر پرجا پریشد کی صدارت میں ہوا۔ جس میں تنظیمی امور کے علاوہ جموں میں بسوں کے اسٹینڈ متعلق مندرجہ ذیل ریزولیشن پاس کیا گیا۔

جموں نگر پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کا یہ اجلاس محسوس کرتا ہے کہ مسافر گاڑیوں کے اڈے شہر کے گنجان حصوں میں رکھنے کے بجائے بکنگ آفس شہر میں ہی رکھے جائیں۔ اور مقررہ اوقات پر گاڑیاں ان بکنگ دفتروں سے سواریاں لے لیا کریں۔ یہ بکنگ آفس پریڈ گراؤنڈ میں بھی رکھے جائیں۔

...م متزلزل ہو رہی ہے۔ جو حقوق عوام کو ملک کے باقی حصوں میں حاصل ہیں۔ وہ ریاست کے عوام کو نہیں دیئے جاتے کہا جاتا ہے کہ اندرونی آزادی کا سوال ہے۔ کیا الیکشن آزاد ہونے سے عدلیہ کے آزاد ہونے سے انتظامیہ کے قابل ہونے اور پارلیمنٹ کے انتخاب میں لوگوں کی سیدھی ووٹوں سے چناؤ۔ اصول کو ماننے سے اندرونی آزادی ختم ہو جائے گی۔ آج ریاست میں انتخابات ایک ڈھونگ بن گئے ہیں۔ انتظامیہ طوائف الملوکی کی کھیلی ہوئی ہے۔ عدلیہ میں مداخلت کر کے جوڈیشری بارے تقدس کو ختم کیا جا رہا ہے۔ رشوت۔ چور بازاری نظم و نسق میں ابتری جیسی بدعتوں کو بڑھاوا مل رہا ہے ان حالات میں عوام پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ حالات کی نزاکت کو سمجھیں اور ان برائیوں کو روکنے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔

جموں و کشمیر کا مستقبل بھنور میں

(بقیہ صفحہ ۵ سے آگے)

یکساں طور پر لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ بھارت کے الیکشن کمیشن کے نفاذ کو ریاست کی خود کشی سمجھا جانے لگا ہے۔ اور ریاست میں ہندوستان کے آئین کو کلیتاً لاگو کرنے والوں کو پاکستان کا ایجنٹ اور بھارت دشمن قرار دیا جانے لگا ہے۔ اس کا مطلب دوسرے الفاظ میں یہ ہے کہ بخشی صاحب صرف اسی صورت میں ہندوستان کی حمایت کریں گے۔ اگر انہیں برسر طاقت رہنے کے لئے ہر قسم کی بداعمالی سے کام لینے کی کھلی چھٹی نصیب رہے۔ اور کوئی باز پرس کرنے والا نہ ہو کہیں اپیل کی گنجائش ہو نہ داد و فریاد کی۔ جو لفظ بخشی صاحب کی زبان سے نکلے وہی قانون ہو۔ جو ان کی قصیدہ خوانی اپنا ایمان سمجھے۔ اس پر نوازشات کے دروازے کھلے رہیں۔ اور جو آدمی اپنے ضمیر کو فروخت کرنے پر رضامند نہ ہو اسے ریاست میں سیاسی یتیم اور اچھوت بنا کر رکھ دیا جائے۔ حیرت کا مقام ہے کہ یہ کاروبار آخر کب تک چلے گا۔؟ جمہوریت کی آڑ میں ڈکٹیٹرشپ ابھی کتنی مدت اور عوام کے لئے بار دوبال بنی رہے گی۔ اور کشمیر کے مسلمان کب تک یہ دھاندلی برداشت کریں گے۔ پنڈت نہرو ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں تو سہی کہ اگر کشمیری مسلمانوں کو ہندوستان سے انصاف کی امید نہ ہو۔ ہندوستان کی سپریم کورٹ ان کی اپیل نہ سن سکے۔ ہندوستان کا الیکشن کمیشن انتخابی دھاندلیوں کی روک تھام نہ کر سکے تو آخر کشمیر کے باضمیر مسلمانوں کی باعزت زندگی کے لئے نظر اٹھیں گی تو کدھر؟ یہاں تک صوبہ جموں کے ہندوؤں کا تعلق ہے ان کی حالت تو ہر درویش برجان درویش کی تند ہے۔ پاکستان ان کے لئے قتل گاہ کے مترادف ہے بخشی سرکار کی مخالفت وہ اس لئے نہیں کر سکتے کہ پنڈت نہرو کہیں یہ نہ کہہ بیٹھیں کہ ہندو ہی کشمیر کی لٹیا ڈبونے کے لئے ذمہ دار ہیں۔ حالانکہ یہ لٹیا ان کے خود اپنے ہاتھوں ہی ڈوب رہی ہے۔ بخشی سرکار کے مظالم لامحدود طور پر برداشت کرنا بھی ان کے بس کے بات نہیں۔ انسان کے صبر و استقلال کی کوئی انتہا ہوتی ہے۔ اور یہ کہا نہیں جا سکتا۔ کہ اس انتہا کی حد آخر کہاں ہے؟۔

اس سارے قضیہ کا در اصل سبب کشمیر کی وہ امتیازی پوزیشن ہے جو پنڈت نہرو نے اسے عنایت کر رکھی ہے۔ سارے بھارت میں لوگوں پر گو ناگوں ٹیکس لگائے جا رہے ہیں ان ٹیکسوں کا روپیہ کشمیر میں پھینکا جا رہا ہے تاکہ کشمیری مسلمانوں کو خوش کیا جا سکے۔ لیکن یہ سارا روپیہ بالکل ضائع جا رہا ہے کیونکہ جس طریقہ سے یہ روپیہ خرچ ہوتا ہے اس سے مسلمانوں میں ہندوستان کے حق میں فضا پیدا ہونے کی بجائے اس کے خلاف بدظنی پیدا ہو رہی ہے۔ اور کشمیر کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ روپیہ ان کی بہتری کے لئے نہیں بخشی برادرز کی ڈکٹیٹرشپ کو مضبوط بنانے کے لئے دیا جا رہا ہے۔ کاش صورت حالات اس سے مختلف ہوتی۔

میں سمجھتا ہوں کہ کشمیر کے قضیہ کا واحد حل یہ ہے کہ اس کی اسپیشل پوزیشن فوراً ختم کر دی جائے۔ اور ریاست کی انتخابی مشینری اور اس کے عدلیہ نظام کو بالترتیب ہندوستان کے الیکشن کمیشن اور سپریم کورٹ کے تحت لایا جائے۔ بھارت کا مکمل ودھان ریاست جموں و کشمیر میں اطلاق پذیر ہو۔ تاکہ بھارت کے شہریوں کو وہی مراعات اور حقوق ریاست میں حاصل ہوں۔ جو شہریوں کو باقی بھارت میں حاصل ہیں۔ کشمیر کو اسپیشل پوزیشن اسے صرف واحد مالی امداد کی صورت میں عوام کی فلاح و بہبود کے لئے دی جائے۔ ایک خاص گروہ کی ڈکٹیٹرشپ کو مضبوط بنانے کی صورت میں نہیں۔

پونچھ میں پبلک جلسہ

(بقیہ صفحہ ۵ سے آگے)

سردار بچن سنگھ جی پنچھی ممبر ورکنگ کمیٹی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ریاست جموں و کشمیر میں بھارتیہ طرز کی سچی جمہوریت قائم کرنے کی تحریک بھمبر گلی عبور کر کے پونچھ کی خوبصورت وادی میں پہنچ چکی ہے۔ جس کے لئے یہاں کے غیور عوام کو مبارکباد دیتا ہوں ریاست بھر میں جو اندولن پورے دس سال سے چل رہا ہے وہ علاقہ پونچھ میں نہیں پھیل سکا۔ لوگوں نے یہاں کی واحد پارٹی نیشنل کانفرنس کو متواتر آزمایا ہے۔ اور آج اجتماعی طور پر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جب تک ریاست کے ہر حصہ میں پرجا پریشد جیسی مضبوط اپوزیشن پارٹی اپنا رول ادا نہیں کرتی۔ تب تک جنتا کی حالت سدھر نہیں سکتی۔ آپ نے آگے چل کر کہا کہ پرجا پریشد کا وجود ہی ریاست میں سچی جمہوریت قائم کر کے فلاحی ریاست بنانے کے لئے ہوا ہے۔ ملک بھر کے سیاسی و اقتصادی ڈھانچہ میں ہماری ریاست محض انفرادیت اور علیحدگی کے رجحانات سے دوچار ہے۔ اور یہی وہ بڑی فصیل ہے جو ہماری ترقی و اقتصادی استحکام میں حائل ہے ملک اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک سرکاری و غیر سرکاری دونوں ذرائع بروئے کار نہ ہوں۔ لیکن ہماری ریاست میں غیر یقینیت کے احساسات کو تقویت پہنچانے والے اقدامات نے پرائیویٹ سیکٹر کو اپنا رول ادا کرنے سے خائف کر رکھا ہے جس کا نتیجہ ریاست صنعتی طور پر پسماندگی کی جانب جا رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ یہاں کی سرکار باوجود اس بات کے بھی کہ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں ریاست کے مستقبل کا فیصلہ حتمی طور پہلے ہو چکا تھا۔ یہ رٹ لگاتی رہی کہ ریاست کا فیصلہ ابھی ہونا ہے۔ شیخ صاحب اور آج کے کانفرنسی دوست اسی اسپرٹ کے تحت کام کرتے رہے جس کا نتیجہ عوام عظیم اقتصادی و سیاسی کرائسس کا شکار رہے۔ آج بھی بخشی سرکار انہی رجحانات کی شکار ہو رہی ہے۔ جس سے ریاست کے عوام کی دیش بھگتی ۴۴

…بات تو یہ ہے کہ ریاست جموں و کشمیر میں حکومت کا وجود ہی نفی کے درجہ تک جا پہنچا ہے!

…ایک انگ ہوتے ہوئے بھی ریاستی عوام کو بھارت کے ودان کے تحت ملنے والے جمہوری شہری حقوق سے محروم رکھا جائے

…پونچھ، بیاسی اور سکھوعہ کے پبلک جلسوں میں پرجا پریشد کے رہنماؤں کی تقاریر

…کمیٹی نے سرانجام دیئے۔ جلسہ کی کاروائی شروع کرتے …ے شری …نند اس نے کہا کہ بہت جلد ہمارے قصبہ میں …ٹاؤن ایریا کمیٹی کا انتخاب عمل میں لایا جا رہا ہے۔ لیکن … ڈھنگ سے یہ انتخابات کروانے کی تیاری کی جا رہی … اُس کو دیکھتے ہوئے یوں لگتا ہے کہ انتخابات محض … ڈھونگ ہیں۔ آپ نے بتایا کہ افیسر انچارج الیکشن کھلے بندوں یہ کہہ رہا ہے کہ وہ اپوزیشن کے اُمیدواروں کو کسی صورت میں کمیٹی میں نہیں آنے دے گا۔ اور اُسے انچارج الیکشن اسی لئے بنایا گیا ہے۔ اُس نے لوگوں کو کہا ہے۔ کہ پرجا پریشد کے اُمیدواروں کے تین وارڈوں کے نامزدگی فارم ہی مسترد کر دیئے جائیں گے۔ اور باقی ماندہ کے ووٹ..... صندوقچیوں سے نکال کر نیشنل کانفرنس کو کامیاب کیا جائے گا۔ افسیر انچارج مذکور نے یہ کہا ہے کہ وہ ایک پٹواری سے نائب تحصیلداری کے عہدہ پہ اپنی خدمات کی بدولت پونچا ہوا ہے۔ اور اب اُسے نیشنل کانفرنسی لیڈروں کی طرف سے یہ یقین دلایا گیا ہے کہ اگر رام بن اور ارتیہ کی طرح نشناہ میں بھی نیشنل کانفرنسی اُمیدواروں کو کامیاب کرا دیا جائے گا۔ تو اُسے ترقی دیکر تحصیلدار بنا دیا جائے گا۔ ان حالات میں ہم اپنے محترم جنرل سکریٹری جو اس جلسہ میں حاضر ہیں، سے رہنمائی کے لئے التماس کرتے ہیں۔

شری شو لعل کا بھاشن

شری شولال تحصیل پردھان رنبیر سنگھ پورہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے یہاں کی سابقہ کمیٹی کو نہایت جمہوریت کش ڈھنگ سے منسوخ کر کے یہاں پر سرکاری چیرمین کو عوام پر ٹھونس دیا تھا۔ اور اب جبکہ ساڑھے چار سال کے بعد انتخابات ہونے لگے ہیں تو عوام کو زمینوں کی الاٹمنٹ منسوخ کرنے بجلی کے کنکشن کاٹنے اور چوری اور ڈاکہ ڈلوانے کی دھمکیاں دیکر ووٹروں کو مرعوب کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ نیشنل کانفرنس کے حق میں نشناہ کے اندر فضا پیدا کریں۔ لیکن میں نشناہ کے لوگوں کی داد دیتا ہوں جنہوں نے صاف

…ایک کارکن … حاصل کر رہے ہیں؟

… پتہ چل رہا ہے کہ ریاست …ئے پاکستان نے جنگی … اور بھی کئی قسم کے …یا گیا ہے کہ ریاست میں …یا جا رہا ہے جو یہاں پہ …ں کریں گے اور اس سلسلہ …فرنس کے چوٹی کے لیڈروں …یں گی۔

…کو برسراقتدار پارٹی کے کئی …ے ہی پاکستان کے ایجنٹ …سے باقاعدہ تنخواہیں مل رہی …

…رنس سے الگ ہو۔ نوائے …نے بھی کچھ عرصہ ہوا اس … !

طور پر یہ کہہ دیا ہے کہ وہ ان تمام دھمکیوں کا مقابلہ کریں گے اور پرجا پریشد کو ہی کامیاب بنائیں گے۔ شری شولعل جی نے کہا کہ گورنمنٹ کی بدنیتی کا یہ واضح ثبوت ہے کہ ٹاؤن ایریا کمیٹی کے سابق چیرمین شری سانجی رام اور ان کے تین دوستوں کو سیکورٹی ایکٹ کے تحت محض اس لئے گرفتار کر لیا گیا ہے تاکہ اُن کی گرفتاری ووٹروں پر اثر انداز ہوسکے۔ لیکن حکومت کی یہ خام خیالی ہے بلکہ شری سانجی رام کی گرفتاری ٹاؤن ایریا کمیٹی کے الیکشن میں نیشنل کانفرنس نشناہ کے کفن میں آخری کیل ثابت ہوگی۔ کیونکہ ان کی گرفتاری نے پرجا پریشد کے سوئے ہوئے کارکنوں کو بھی جگا دیا ہے۔ اور وہ سانجی رام جی کی کمی پورا کرنے کے لئے میدان میں نکل آئے ہیں۔

رشی کمار جی کوشل کی تقریر

شری رشی کمار کوشل جنرل سکریٹری جموں و کشمیر پرجا پریشد نے بھاشن دیتے ہوئے کہا کہ ریاست جموں و کشمیر میں حالات دن بدن اس تیزی کے ساتھ بدل رہے ہیں۔ کہ یہاں کی سیاست ایک نئے موڑ پر آگئی ہے۔ اس لئے ان حالات میں ہندوستان نواز طاقتوں کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ نیشنل کانفرنسی دوست تو محض اپنی گدیوں کی قائمی کے لئے لگے ہوئے ہیں۔ لیکن ہمیں دیش کے ایک ایک انچ کو دشمن کی سازشوں

سے بچانا ہے۔ شری کوشل نے کہا کہ بخشی غلام محمد اور اُن کے چند ساتھیوں کی سالقہ دنوں کی حرکات ۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۳ء کے شیخ عبداللہ کی حرکات سے مختلف نہیں۔ ہم نے شیخ عبداللہ کی سرگرمیوں کے بارہ میں تو پہلے ہی تمام بھارت کو آگاہ کر دیا تھا۔ لیکن اُس وقت پرجا پریشد کی آواز کو کوئی نہیں سُنتا تھا۔ اور یہ آپ رنبیر سنگھ پورہ تحصیل کے لوگ ہی تھے جن کو یہ فخر حاصل ہوا کہ آپ نے رنبیر سنگھ پورہ کے اندر شیخ صاحب کی ظاہرہ پہلی بھارت کے مخالف تقریر کو سُن کر نہ صرف ریاست کی قوم پرور طاقتوں کو جھنجھوڑا بلکہ سارے بھارت کے اندر ایک انقلاب کی لہر پیدا کر دی۔ مجھے پچھلے سال جب پوجیہ پنڈت جی کے ساتھ یہاں آنے کا موقعہ ملا تھا تب ہم نے آپ کو بتایا تھا کہ بخشی غلام محمد بھی خطرناک راستہ اختیار کر رہے ہیں۔ ممکن ہے اُس وقت آپ کو یقین نہ آیا ہو۔ لیکن اب ان کی اسمبلی کے اندر کی ہوئی تقریر اور پریس کانفرنس میں بھارت کے لوگوں کو دی ہوئی گالیاں یہ دشنواس پیدا کر رہی ہیں کہ بخشی صاحب کی نیت بھی بھارت کے تئیں صاف نہیں ہے۔ اس لئے ہم کو ان ناپاک منصوبوں کو بھی نیشنل کانفرنس کے ۱۹۵۳ء کے منصوبوں کی طرح آشکارہ کر کے ناکام بنانا ہے۔

الیکشن کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ دُرست ہے۔ کہ حکومت کے کارندے پرجا پریشد کو ٹاؤن ایریا کمیٹی کے انتخاب میں ناکام بنانے کے لئے ہر حربہ استعمال کریں گے۔ اور چونکہ یہ تمام باتیں یہ اہلکار اپنے طور پر نہیں کرتے بلکہ بخشی غلام محمد کے احکامات کے تحت ہی ایسا ہوتا ہے اس لئے اس تمام چیز کا مقابلہ کرنے کی ذمہ داری بھی ووٹروں پر ہی عائد ہوتی ہے۔ یہاں کے الیکشن آفیسر اور ریوائزنگ اتھارٹی کو انتباہ دیتے ہوئے شری کوشل نے کہا کہ ان لوگوں کو ایسی حرکات سے باز آجانا چاہیئے ورنہ جنتا کے جذبات سے کھیلنے کے نتائج کبھی اچھے نہیں ہوسکتے۔ شری کوشل نے شری سانجی رام کی سیکورٹی ایکٹ کے تحت گرفتاری کی شدید مذمت کی اور کہا کہ اس قسم کی گرفتاریاں جمہوریت کے نام پر ایک بدنما دھبہ ہیں۔

پونچھ میں پبلک جلسہ

پونچھ میں پیر سیف الدین بخاری کی صدارت میں ایک بھاری پبلک جلسہ جیل گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کاروائی شری عبدالرحمان ڈار کی نظم سے شروع ہوئی۔ شری جمال الدین نے تقریر کرتے ہوئے پونچھ کے علاقہ جات کی ناگفتہ بہ حالت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ علاقہ ہذا کے اندر عوام کی مشکلات اور مصائب کا سب سے بڑا کارن برسراقتدار پارٹی کے کارکنوں اور سرکاری افسیروں کی لوٹ کھسوٹ کے علاوہ اس علاقہ سے متعلق حکومت کی بے رُخی بن رہا ہے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے کہ پرجا پریشد نے ضلع پونچھ کے عوام کی دردبھری آواز کو بلند کرنے کا قدم اُٹھایا ہے۔

شری رگھونندن لال جی نے تقریر کرتے ہوئے پرجا پریشد کے آج تک کے کردار اور جمہوریت کے اندر عوام کے فرائض پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ جمہوری اصولوں کی رکھشا کے لئے عوام کے اندر سیاسی بیداری کا پیدا ہونا ازحد ضروری ہے۔ اور آج کے دور میں حکومت کو ٹھیک ڈھنگ سے چلانے کے لئے اپوزیشن گاڑی کے بریک کا ایک درجہ رکھتی ہے۔ آپ نے کانفرنسی کارکنوں کی جمہوریت کش کارروائیوں پر روشنی ڈالی اور کہا کہ اقتدار کے نشہ میں مخمور ہو کر کانفرنسی حکمران اپنے جمہوری اور انسانی فرائض کو بھول چکے ہیں اور جمہوریت کا گلا کند چھری سے ذبح کر رہے ہیں۔ ریاست کے اندر جمہوریت کی رکھشا کے لئے جہاں ریاست میں بھارت کے مکمل ودھان کا نفاذ ضروری ہے وہاں مضبوط اپوزیشن کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اور اس فرض کو پرجا پریشد ہی پورا کر سکتی ہے۔

آگے چل کر آپ نے کہا کہ بڑھتی ہوئی ناانصافی۔ غنڈہ گردی۔ ولاقانونی کا حشر … ہیں ہمارے سامنے ہے۔ اور آج ریاست کے … پاکستان سے کسی بھی طرح کم تشویشناک حالات نہیں ہیں۔ اگر ریاستی حکمرانوں نے … میں تبدیلی نہ لائی تو وہ وقت دُور نہیں جب ریاست … میں بھی کوئی جنرل ایوب بن کر سامنے آئے گا۔ جسکے نتائج حکمرانوں اور عوام دونوں کے لئے اچھے نہیں … رانی صوبہ …

شیخ محمد عبداللہ کے ساتھی ہی اُنہیں ٹکر گئے

اہم دستاویزات اور راز حکمرانوں کو مہیا کر دیئے گئے!

جموں۔ ۱۲ / نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کچھ ایک ابن الوقت لوگ جو شیخ محمد عبداللہ کی حکومت کی معزولی کے بعد اُن کے حمایتی اور ساتھی بنے ہوئے تھے۔ انہوں نے بخشی غلام محمد اور ریاستی سرکار کو کچھ ایسا اہم مواد مہیا کیا ہے جس کے بعد ریاستی سرکار نے شیخ محمد عبداللہ کے خلاف مقدمہ چلانے کا فیصلہ کیا۔

کہا جاتا ہے کہ جب مقدمہ کے سلسلہ میں عدالت میں شہادتیں اور متعلقہ ضروری تحریریں وغیرہ پیش ہونگی۔ تو یہ بات عیاں ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ کہ شیخ محمد عبداللہ کے یہ ساتھی کون تھے۔

سُنا گیا ہے کہ مقدمہ کے دوران شیخ عبداللہ کے خلاف سرکار کی طرف سے تین صد کے قریب شہادتیں اور دو درجن کے قریب دستاویزات عدالت میں پیش کی جائیں گی۔

(نامہ نگار)

نیشنل کانفرنسی حکمران اقتدار کے نشہ میں انسانی و جمہوری تقاضوں کو بھول کر عوام کے جذبات سے کھیل رہے

ریاسی میں پبلک جلسہ

ریاسی ۱۰ نومبر - بابو گوری لال پردھان پرجا پریشد ریاسی کی صدارت میں ایک پبلک جلسہ رات کے آٹھ بجے چوک چبوترہ میں منعقد ہوا جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے شری رام پرکاش نرگوترہ سٹی سیکرٹری نے کہا کہ آج کا جلسہ ہم نے اپنے محترم جنرل سیکرٹری کے خیالات سننے کے لئے رکھا ہے کیونکہ ان دنوں آپ ریاسی سے باہر رہتے ہیں۔ اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ ریاسی میں ان کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ریاست کے تیزی سے بدلتے ہوئے حالات سے ہم بھی روشناس ہو سکیں نیز پبلک ریاسی کے چند فوری حل طلب مسائل ہم ان کے گوش گذار کر کے حکومت تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ شری رام پرکاش نے کہا کہ گورنمنٹ کی طرف سے غلہ کی نقل و حرکت پر پابندی سے یہاں کے لوگ بڑی مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ غریب سرکاری ملازمین تو خاص طور پر اس مصیبت کا شکار ہیں۔ حکومت کی اس قسم کی حرکت کو دانشمندانہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے گورنمنٹ کو چاہیے کہ ان پابندیوں کو دور کرے۔ یا ریاسی میں چاول گندم ذخیرہ کی سپلائی کا انتظام کیا جائے تاکہ حالات مزید بگڑنے نہ پائیں۔

شری غلام محمد نے اپنے دردمندانہ لہجہ میں کہا میں پرجا پریشدی نہیں ہوں لیکن بننے کی تیاریوں میں ہوں۔ اس حکومت نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا ہے۔ ہم کو کہا جاتا ہے کہ پرجا پریشدیوں کے پاس مت جاؤ لیکن ہم نے ان کے پاس جا کر محسوس کیا ہے کہ یہ پرجا پریشد والے ہی ہمارے دکھ درد دور کر سکتے ہیں۔ میں نے یہ دیکھا ہے کہ پرجا پریشد کے آدمی ہر مظلوم کی بات کو غور سے سنتے ہیں۔ اور اس کی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پچھلے دنوں یہاں کے جج کو توال ٹیک چند نے جس طرح رشوت خوری سے غریبوں کو لوٹا اس سے نجات دلانے کے لئے پرجا پریشد ہی میدان میں آئی۔ نیشنل کانفرنس تو اس کی پیٹھ ٹھونکتی رہی۔ ایسے جج کے جانے کے بعد لوگوں نے سکھ کا سانس لیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ نئے جج صاحب اپنے نیک کردار سے ریاسی تحصیل میں انصاف بحال کرنے میں کوئی کوشش اٹھا نہ رکھیں گے۔

شری غلام محمد نے نہایت زوردار الفاظ میں اعلان کیا کہ چاہے ہمیں لاکھ دکھ اٹھانے پڑیں اور بخشی سرکار چاہے مسلمانوں کو ہند سے دور لے جانے کے لئے کتنے ہی خوفناک

بخشی غلام محمد کی نیت بھارت کے تئیں صاف نہیں ورنہ انہیں کیا جوازیت ہے کہ ...

سامان کیوں ہی پیدا نہ کرے ہم اپنا ناطہ ہندوستان سے کبھی نہ توڑیں گے۔ پاکستان ریاست کے مسلمانوں کا کبھی بھلا نہیں کر سکتا جہاں گیارہ سالوں میں سات پرائم منسٹر بدل چکے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں حالات اچھے ہیں۔

شری غلام کی تقریر کے بعد جنرل سکریٹری شری رشی کمار کوشل نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ساتھیوں کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے مجھے آج نا چاہتے ہوئے بھی آپ سے کچھ گذارشات کرنا پڑی ہیں آپ نے کہا کہ میرے ریاسی نواسی بھائیوں کو یاد ہو گا کہ آج سے چار ماہ پہلے

اپنے گناہوں کو چھپانے کیلئے کانفرنسی حکمرانوں نے جمہوریت کا نقاب اوڑھ رکھا ہے

جس طرح ان نیشنل کانفرنسیوں کے ناپاک منصوبوں کو خاک میں ملا دیا تھا۔ اسی طرح آج بھی ہم پرجا پریشد کے جھنڈے تلے منظم ہو کر پوجیہ رہنما پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کی قیادت میں ان بھارت ورودھی طاقتوں کو ناکام بنا دینگے۔ شری کوشل نے پبلک کو انتباہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں چھوٹی چھوٹی باتوں میں پھنس کر بڑے مسائل کو فراموش نہیں کر دینا چاہیئے۔ یہ درست ہے۔ کہ ریاسی اور ریاسی تحصیل کے ہمارے کچھ مسائل ہیں جن کو پورا کرنے کی ذمہ داری سے حکومت

روٹ پرمٹ اور چھوٹی چھوٹی ملازمتیں حا... بجائے اپنے آقاؤں کو لوگوں کے بھلے ... کا زور دیں۔

شری کوشل نے کہا کہ آج کوتوال تبادلہ پر تفصیل صبر میں خوشی کا اظہار ہو رہا ہے ہمارے ریاسی کے کانفرنسی دوست اُن کو ... کے لئے یہاں دیکھنا چاہتے تھے لیکن بھلا ہو بخشی صاحب کا جو انہوں نے بھی کوتوال صاحب کا ریاسی میں ایک لمحہ رہنا موزوں نہ سمجھا۔ اور وہ اپنے سب جج کے تبادلے میں سدِ راہ نہ ہوئے۔ سال ۵۷-۱۹۵۵ء میں بلاک کے غبن کی تحقیقات میں لیت و لعل کیا جانا کسی طور اچھا نہیں اگر شری بنسی لال کوہستانی نے ۵۶-۱۹۵۵ء میں غبن کیا ہے۔ تو کانفرنس اس کی تحقیقات کرائے۔ پرجا پریشد ریاسی اُن کا ساتھ دے گی۔ پرجا پریشد اس ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو ہی Embezzlement ڈیپارٹمنٹ سمجھتی ہے۔ یہاں غبن ہی غبن ہیں۔

جنرل سیکرٹری نے پاکستان کے حملہ کی دھمکیوں کا ج... دیتے ہوئے کہا کہ ریاست کے لوگ ان گیدڑ بھبکیوں سے ڈرنے والے نہیں۔ اگر پاکستان نے حملہ کیا تو ریاست ... چالیس لاکھ ہندو مسلم ایک جان ہو کر اس کا جواب د... ضرورت ہم آپس کے اندرونی اختلاف بھول کر پاکستان ... ایوب کو چھٹی کا دودھ یاد کرا دینگے۔ شری کوشل نے ک... پاکستان کی اس جنگ بازانہ دھمکیوں سے مرعوب ہو کر ریاست کے عوام کشمیر کو بھارت سے جدا نہیں ہونے دینگے۔ بلکہ ... کو بھارت میں کھلیتاً ملا کر ہی دم لیں گے۔ شری کوشل نے جنتا سے اپیل کی کہ وہ ایسے مرحلہ پر گھبراہٹ نہ پیدا ہونے دیں۔ بلکہ سینہ سپر ہو کر ایسے حالات کا مقابلہ کریں۔ اور ... امن کو بحال رکھیں۔

ریاست جموں میں پریس کی آزادی کا نیا رُخ

حکمرانوں کی ملہاریں گانے والے اخبارات کو نقد معاوضہ ملیگا!

جموں - ۱۲ نومبر: باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ریاست کی سرکار کی طرف سے مقامی اخبارات کو خریدنے کا ایک اور نیا ڈھنگ نکالا گیا ہے۔ کہ مخالف جماعتوں کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈہ کرنے اور حکمرانوں کے گیت گانے کی صورت میں انہیں پلان پبلسٹی فنڈ سے اچھی خاصی رقمیں دی جائیں گی۔ انہیں یہ رقمیں اشتہار وغیرہ چھاپنے کی بجائے "ملہاریں" ہی چھاپنے کی صورت میں ہی ادا کر دی جائیں گی۔

پتہ چلا ہے کہ اس سلسلہ میں ریاست کی کچھ ایک اخباروں کے ساتھ سودا طے بھی ہو گیا ہے۔ اور انہوں نے نقد معاوضہ کے بدلے یہ "نیک" کام بھی شروع کر دیا ہے۔!

ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ حکمرانوں کے سیاہ کارناموں کے خلاف آواز بلند کرنے والے اور حکومت پر نکتہ چینی کرنے والے اخبارات کا گلا گھونٹنے پر بھی غور ہو رہا ہے۔

یاد رہے کہ حکمرانوں کی مرضی کے خلاف ریاست سے باہر خبریں بھیجنے والے کچھ جرنلسٹ پہلے ہی زیر عتاب ہیں۔

اسی چوک میں پرجا پریشد کے پلیٹ فارم سے جنتا کو یہ چیتاونی دی گئی تھی کہ بخشی غلام محمد کی نیت صاف نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس وقت ہمارے ان خیالات کو کوئی خاص اہمیت نہ دی گئی ہو۔ لیکن اب اسمبلی کے حالیہ سری نگر اجلاس میں ہندوستان کے دائرہ الیکشن کو ریاست جموں و کشمیر میں لاگو کرنے کے مطالبہ کی مخالفت کرتے ہوئے بخشی صاحب کا یہ کہنا کہ ایسا فعل ریاست کو فروخت کرنا ہے۔ یہ واضح کرتا ہے کہ بخشی صاحب اور اُن کے چند ساتھیوں کے دلی جذبات کیا ہیں۔ بخشی صاحب نے اکتفا اس پر ہی نہیں کیا بلکہ وہ تو بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور انہوں نے اب دیش کے پردھان منتری شری جواہر لال نہرو کو بھی آنکھیں دکھانا شروع کر دی ہیں۔ لیکن جنتا کو ان باتوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ہم نے ۵۲-۱۹۵۲ء میں

انکار نہیں کر سکتی۔ لیکن یہ قصور یہاں کے ان نیشنل کانفرنس دوستوں کا بھی ہے جو اپنی ذاتی اغراض میں پھنس کر ریاسی تحصیل کی بھلائی کرنے کی طرف سے آنکھ موند لیتے ہیں۔ پرجا پریشد ایمانداری کے ساتھ یہ محسوس کرتی ہے کہ دھیان گڑھ سے بجلی کا نکاس نہ صرف صوبہ جموں کی اقتصادیات کے معیار کو بلند کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ بلکہ شمالی ہندوستان کو بھی اس دھیان گڑھ سلال پروجیکٹ سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ پرجا پریشد اس پروجیکٹ کو شروع کرانے میں کوئی بھی دقیقہ فروگذاشت نہ اٹھا رکھے گی۔ انجی نہر دریائے چناب پر پُل اور ریاسی تحصیل کے دوسرے مسئلے ہماری آنکھوں سے اوجھل نہیں ہیں۔ لیکن میں اپنے ریاسی کے نیشنل کانفرنسی دوستوں سے بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ

نیشنل کانفـ...

پاکستان ...

آئے دن ... جموں و کشمیر کو حاص... تیاریاں شروع کر... پلان بنانے شروع کر... گئی پاکستانی جاسوسو... گڑبڑ پیدا کروانے... میں برسر اقتدار پار... کو بھی گانٹھنے کی کو... ایسا بھی سُن... ایک بڑے بڑے کار... بن چکے ہیں اور جنہیں ... ہیں ــــــــ!

یاد رہے کہ نیشنل... جو ... کانفرنس کے ... قسم کی باتوں کا انکشاف...

بشناہ میں پرجا پریشد کا جلسہ

جموں - ۱۰ نومبر - گذشتہ رات کو یہاں سے دس میل دور بشناہ میں پرجا پریشد کے زیر اہتمام ایک شاندار پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت کے فرائض پنڈت پرسرام ممبر ...

...دار جے سودیش جموں ۱۴ نومبر ۱۹۵۸ء

تبادلے، ترقیاں اور حکمرانوں کی مجرمیت!

حال ہی میں ریاستی ایڈمنسٹریشن میں کچھ ایک تبدیلیاں لانے کے علاوہ کئی بڑے بڑے افیسروں کو بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل کیا گیا ہے اور کچھ کو ترقیاں بھی دی گئی ہیں۔ جہاں تک افیسروں کی تبدیلیوں کا تعلق ہے عرصہ دس دس اور گیارہ گیارہ سال سے کتنے ہی بڑے بڑے افیسروں کو ایک ہی جگہ تعینات کیا گیا ہے جنہوں نے وہاں پر اپنے مفاد خصوصی پیدا کر رکھے ہیں اور عوام کی طرف سے چیخ و پکار کرنے کے باوجود ذمہ دارانہ نظام حکومت کے دعویداروں نے انہیں وہاں سے تبدیل نہ کیا۔ حالانکہ سروس رولز کے مطابق کوئی آفیسر تین سال سے زائد عرصہ کیلئے ایک ہی جگہ قائم نہیں رہ سکتا۔ خیر ایسے آفیسروں میں کئی ایک کو تبدیل کر کے دوسری جگہوں پر لگایا گیا ہے۔ یہ ایک اچھی بات ہے کیونکہ پانی کا بہنا اور آفیسروں کا بدلتا رہنا ہی اچھا ہوتا ہے لیکن جہاں تک ترقیوں کا سوال ہے یہ آج ہی نہیں بلکہ عرصہ گیارہ سال سے اس سلسلہ میں ایک شرمناک قسم کی دھاندلی مچی ہوئی ہے۔ اپنے قریبی لوگوں کے علاوہ حکمرانوں کی عیش و عشرت کا سامان پیدا کرنے اور بے جا طور پر برسر اقتدار پارٹی کے اشاروں پر ناچنے والے لوگوں کو قابلیت اور تعلیمی معیار کو بالائے طاق رکھ کر بڑے بڑے عہدوں پر بھرتی کیا گیا ہے۔ اور سینئر قابل و تربیت یافتہ لوگوں کو پیچھے ڈال کر جونیئر اور نااہل آفیسروں کو ترقیاں دے کر اوپر چڑھا دیا گیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک بڑی ناانصافی ہے کہ تربیت یافتہ اور سروس یا برتاؤ میں دھبہ نہ ہونے کے باوجود ترقیوں کے موقع پر حکمرانوں کے قریبی اور حاشیہ بردار لوگوں کو آگے کر دیا جائے۔ آج ہم دیکھتے ہیں اول تو کئی محکموں میں سنیارٹی کی لسٹیں ہی نہیں بنائی گئی ہیں۔ اگر کہیں بنی بھی ہیں تو کئی کئی سال سینئر لوگ پرانی جگہوں پر ہی بیٹھ کر "لوک راج" کو دعائیں دے رہے ہیں اور ان سے جونیئر اور نااہل ہونے کے باوجود کئی لوگ کہیں سے کہیں چڑھا دئے گئے ہیں۔

پچھلے کچھ عرصہ سے ہندوستان کے ساتھ ریاست کی سروسز کا بھی ادغام عمل میں لایا گیا ہے۔ اور ریاست کے کئی آفیسر آئی۔ اے۔ ایس میں شامل کر لئے گئے ہیں۔ یہ ایک اچھا قدم تھا لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ ریاست سے آئی۔ اے۔ ایس میں جانے والے ریاستی افیسر تنخواہیں تو مرکزی سرکار کے افیسروں کے مطابق لے رہے ہیں۔ مگر تبدیل کر کے انہیں ہندوستان کے دوسرے حصوں میں بھیجنے کی بجائے یہاں ہی رکھ لیا گیا ہے۔ سروسز کے اس ادغام کے بعد یہ اشد ضروری تھا کہ ریاست سے آئی۔ اے۔ ایس میں لئے جانے والے افیسروں کو تبدیل کر کے ان کی جگہ باہر سے تجربہ کار اور تربیت یافتہ لوگوں کو یہاں پر لایا جاتا۔ جس سے ایک تو ریاست کی ایڈمنسٹریشن میں کچھ اصلاح ہونے کے امکان بنتے دوسرے ریاست سے باہر جانے والے افیسروں کو ہندوستان کے وسیع ماحول میں کام کرنے کا موقع ملتا۔ لیکن ابھی تک ایسا ہوا نہیں جس سے موجودہ صورت حال میں ریاست کا سروسز کے سلسلہ میں ہندوستان کے ساتھ ادغام ایک تکلیف دہ مذاق سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

اس کے علاوہ ریاستی ایڈمنسٹریشن کے آئے دن کے کاموں میں حکمران پارٹی کے کارکنوں کی مداخلت سے ایسی تشویشناک صورت پیدا ہو رہی ہے رشوت ستانی کو بڑھاوا مل رہا ہے۔ لوگوں کا کوئی کام سرے نہیں چڑھ رہا اور ایک طرح سے ایڈمنسٹریشن نام کی چیز ہی ختم ہوتی جا رہی ہے۔

ریاست کے موجودہ حالات میں جبکہ ایک بڑے اچھے نظم و نسق کی ضرورت تھی ایڈمنسٹریشن کا اس طور تشویشناک حد تک بگڑتے جانا دیش بھگت عوام کیلئے ایک لمحہ فکریہ ہے۔ ہماری اس سلسلہ میں بھارت کی مرکزی سرکار سے گذارش ہے کہ ریاست کو بچانے کیلئے سیکورٹی کونسل میں گھومنے یا نیشنل کانفرنس کے لیڈروں کا پروپیگنڈہ کروانے کی بجائے ریاست کے نظم و نسق کو سدھارنے کی طرف دھیان دیا جائے۔

حال ہی میں پرجا پریشد کے لیڈر پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ نے سرکاری ملازمین کی تنخواہیں بڑھانے کے سلسلہ میں ایک میمورنڈم دیا ہے اسمیں آپ نے ریاستی ایڈمنسٹریشن کی حالت کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں بھی واضح سجھاؤ دئے ہیں کہ تمام ایڈمنسٹریشن کو ری آرگنائز کیا جائے۔ کام کا اندازہ اصول کئے گئے کام سے لگایا جائے محنت اور خوبی سے کام کرنے والے ملازموں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ ترقیوں کے سلسلہ میں سنیارٹی کو سامنے رکھا جائے بشرطیکہ ان کی سروس یا برتاؤ میں کسی قسم کا سیاہ دھبہ نہ ہو۔ جن ملازموں کا رویہ ایمانداری مشکوک ہو انہیں مناسب طریق پر وقتاً فوقتاً کڑی وارننگ ملتی رہنی چاہیئے۔ کام کے اوقات کی پوری پابندی ہونی چاہیئے۔ دفتر یا ڈیوٹی سے غیر حاضر رہنے کی بدعت کو سختی سے روکا جائے چھوٹے ملازموں سے گھروں پر کام لینے کی بدعت کو ختم کیا جائے۔ آئی۔ اے۔ ایس سروس میں ریاست سے لئے جانے والے ملازموں کو تبدیل کر کے ان کی جگہ باہر سے تجربہ کار اور قابل افیسروں کو لایا جائے۔ سرکاری ملازمتوں کو پارٹی پالٹیکس سے دور رکھا جائے اور سیاسیات میں الجھنے والے ملازموں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے۔ آئے دن کے کاموں میں برسر اقتدار پارٹی کے کارکنوں کی مداخلت کو روکا جائے۔ ملازمتیں قابلیت کے آدھار پر دی جائیں اور ان کی تنخواہوں کا تعین کام کی نوعیت اور گذارہ کیلئے اخراجات کو بنیادی اصول بنا کر کیا جائے۔

...ری یہ رائے ہے کہ اگر پیش کردہ متذکرہ تجاویز کی طرف دھیان دے کر ان پر عمل درآمد کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ آج جو افسوسناک حالت پیدا ہو رہی ہے اس کا سدھار نہ ہو سکے۔ بصورت دیگر یہ تبدیلیاں، ترقیاں اور تنزلیاں ملک اور عوام کو دھوکا دینے کے علاوہ قطعاً زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں!

جوڈیشل افیسران کے خلاف

سنگین الزامات قسط نمبر ۶

راشی۔ بداخلاق اور فرعون مزاج سابق سب جج ریاسی کوتوال ٹیک چند کے خلاف تحصیل ریاسی کے عوام کی طرف سے عائد کردہ سنگین الزامات اور اس سلسلہ میں آزادانہ جوڈیشل انکوائری کی مانگ کو نہ سنا جانا اس شعر کی تفسیر بن چکا ہے

اس گلستان میں وہ دیکھنے والے ہی نہیں
داغ جو سینے میں رکھتے ہوں وہ لالے ہی نہیں

کشمیر کے نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی

صوبائی منافرت پھیلانے کی سازشیں!

نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کی شروع سے ہی یہ کوششیں رہی ہیں کہ ترقیاتی اور زندگی کے دوسرے پہلوؤں میں ایک صوبہ کو ترجیح دیکر دوسرے کو نظر انداز کیا جائے جس کا قدرتی نتیجہ دونوں صوبوں کے لوگوں میں نفاق کی صورت میں نکل رہا ہے جو ریاست اور دیش کے وسیع مفاد کیلئے کسی بھی وقت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن حیرانگی اس بات کی ہے کہ بھارت کی مرکزی سرکار کی اس طرف بار بار توجہ دلانے کے باوجود نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات نکل رہا ہے۔

گذشتہ ایک ڈیڑھ سال کے عرصہ میں کمیونٹی ڈیولپمنٹ کے تحت وادی کشمیر میں بارہ ہیلتھ سنٹر قائم کئے گئے ہیں جبکہ صوبہ جموں میں ابھی تک ایک بھی نہیں کھولا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ان ہیلتھ سنٹروں کی جموں میں ضرورت نہیں ہے۔ کیا سرکار کے پاس فنڈز نہیں ہیں کہ یہ سنٹر جموں میں بھی کھولے جاتے۔

ہمیں خوشی ہے کہ کشمیر میں لوگوں کی بہبودی کی خاطر یہ سنٹر کھولے گئے ہیں لیکن دوسرے صوبہ کو قطعاً نظر انداز کرنے کا قدرتی نتیجہ صوبائی منافرت کو بڑھاوا ملنے کی صورت میں سامنے آ جاتا ہے۔ آج ہمارا یہ الزام ہے کہ نیشنل کانفرنسی حکمران ایک گہری سازش کے تحت اس قسم کے فعل کر کے دیش کے وسیع مفاد کو زک پہنچانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ ورنہ اس میں کوئی وجہ جواز نہیں کہ ترقیاتی کام پلاننگ کے تحت ریاست کے ہر حصہ کے لوگوں کے مفاد کو پیش رکھ کر نہ کئے جائیں اور ایک حصہ میں زیادہ کام کر کے دوسرے حصہ کے لوگوں کے دلوں میں طرح طرح کے شکوک پیدا کئے جائیں۔

جموں کالج کیلئے بلڈنگ

تین سال سے زائد عرصہ گذرنے لگا ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کے صدر شری یو۔ این ڈھیبر جموں تشریف لائے تو ہمارے حکمرانوں نے ان کے ہاتھوں سے جموں میں دوسرے کالج کی بلڈنگ کیلئے سنگ بنیاد رکھوایا اور اس موقع پر بڑی لمبی چوڑی تقریریں بھی کی گئیں اس کے بعد عمارت ہذا کا نقشہ وغیرہ بنوانے کیلئے ایک کثیر رقم خرچ کر کے ماہرین کی خدمات حاصل کرنے کے علاوہ بلڈنگ کی تعمیر کیلئے ایک خاصی رقم کا عمارتی سامان وغیرہ بھی خرید لیا گیا۔ مگر تین سال کا لمبا عرصہ گذرنے کے بعد آج کالج کی بننے والی بلڈنگ کا کہیں نام و نشان تک نہیں ملتا اور شری ڈھیبر کے ہاتھوں رکھوائے گئے سنگ بنیاد کا وہ پتھر بھی شاید کوئی چور ہی اٹھا کر لے گیا ہے۔ گویا خرچ کیا ہوا عوام کے خون پسینہ کی کمائی کو برباد کر دیا گیا اور اب اس بلڈنگ کی تعمیر کے نام پر ہر سال دس بارہ لاکھ روپے کی ایک کثیر رقم مخصوص کر دی جاتی ہے۔ نتیجہ کے طور پر بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر کے بار بار وعدوں کے باوجود طلبا کی زندگی لیت و لعل کی ویسی چل رہی ہیں۔ ایک ہی بلڈنگ میں دونوں کالجوں کے کام کو چلایا جا رہا ہے جس کے کارن ایک تو طلبا کیلئے پڑھائی کے اوقات کی مشکل ہے کچھ طالب علموں کو صبح سویرے ہی کالج میں جانا پڑتا ہے کچھ کو دوپہر کو جا کر دیر سے شام کو واپس آنا پڑتا ہے اور ایک تماشہ بنا ہوا ہے۔ دوسرے کالج کے اندر گندگی اور بدانتظامی کا ماحول پیدا ہو چکا ہے۔ ان حالات میں خداوندان حکومت سے ہماری التماس ہے کہ وہ کچھ تو اپنے وعدوں اور حالات کا احساس کریں اور طلبا کی مشکلات و بدانتظامی کے پیش نظر دوسرے کالج کیلئے بلڈنگ کی تعمیر کے کام کو فوری طور پر شروع کیا جائے یا پھر دوسرا کالج پہلے سے ہی تعمیر شدہ کسی بلڈنگ میں منتقل کیا جائے۔ اس کیلئے ہم سمجھتے ہیں کہ عجائب گھر کے ساتھ مرکٹ ہاؤس والی بلڈنگ موزوں رہیگی۔

کٹھوعہ میں جلسہ صدا ہے آگے

پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر جنرل ایوب کی دھمکیوں کا ذکر کرتے ہوئے شری اپادھیائے نے کہا کہ بھارت کو پاکستان کے ناپاک منصوبوں سے خبردار ہی نہیں بلکہ دشمن کے ہر قدم کا مقابلہ کرنے کی تیاری کر لینی چاہیئے کیونکہ کسی بھی وقت کچھ بھی حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔

جلسہ میں شری راجندر سنگھ ممبر اسمبلی اور شری وِدیا پرکاش جی پابدہ نے بھی بھاشن دئے۔ اور کہا گیا ہے کہ اگر بخشی غلام محمد نے بھی شیخ محمد عبداللہ کے طور طریقوں کو ہی اپنایا تو ان کا حشر بھی شیخ محمد عبداللہ سے کسی طرح بھی مختلف نہیں ہو سکتا۔

ٹاؤن ایریا ارنیہ کے انتخابات میں جمہوریت کا خون کر کے کامیاب کروائے گئے کانفرنسی ممبروں میں پھوٹ پڑ گئی

…نیلے میدان میں!

نامہ نگار خصوصی نے لکھا … حریت کی دھجیاں فضائے آسمانی … سے ارنیہ ٹاؤن ایریا کمیٹی کے … میں کامیاب کروائے گئے ممبروں میں زبردست … انتشار پیدا ہو گیا ہے۔ اور کمیٹی کا چیئرمین بننے کے لئے آپس میں جوت بیزار ہو رہا ہے۔ اور … کے ساتھ ممبر کمیٹی کا چیئرمین بننے کے لئے میدان میں نکل آئے ہیں۔ اور اس امر کے لئے اپنی اپنی کارکردگی کو ہر شخص گنا رہا ہے کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ میں اگر پرجا پریشد سے غداری کر کے نیشنل کانفرنس میں شامل نہ ہوتا تو یہاں نیشنل کانفرنس بن ہی نہیں سکتی تھی۔ اور کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ میرا کام مقابلتاً دوسرے ممبروں کے زیادہ ہے۔ ہریجن ممبروں کا کہنا ہے کہ چیئرمین اُن ہی کا ہونا چاہیئے کیونکہ وہ پسماندہ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جب … کا سوال پیدا ہوتا ہے تو سبھی یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ دستخط کرنا تو میں جانتا ہوں۔

پتہ چلا ہے کہ نیشنل کانفرنس ہائی کمانڈ کی طرف سے اس انتشار کو مٹانے کے لئے کچھ ایک ممبروں کو روٹ پرمٹ اور کچھ ایک کو صنعتی قرضہ دلانے کا لالچ دیکر خوش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اطلاع میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جہاں تک قصبہ میں صفائی کا تعلق ہے انتخاب کے دوران نیشنل کانفرنس کے لیڈروں اور منسٹروں کے وعدوں کے باوجود قصبہ میں صفائی کی حالت پہلے سے بھی بدتر ہو گئی ہے۔ اور جگہ بجگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔

پرجا پریشد کے کارکنوں کے ساتھ اخلاقی قیدیوں جیسا سلوک

جموں ۱۔ ۱۲ ارنومبر قصبہ بشناہ سے پرجا پریشد کے کارکنوں کو قانون نظر بندی کے تحت گرفتار کر کے ریاستی جیل میں رکھا گیا ہے پتہ چلا ہے کہ انہیں اخلاقی قیدیوں کی طرح دس آنے یومیہ روٹی کے لئے خرچ دیا جا رہا ہے۔ جبکہ دشمن کے ایجنٹ اور پاکستانیوں کو نظر بندی کے دوران ہماری سرکار کم از کم ڈیڑھ روپیہ یومیہ خرچ دے رہی ہے۔ اور کئی نظر بندوں کو … اور اے کلاسیں دینے کے علاوہ فیملی الاؤنس بھی دیا جا رہا ہے۔ پرجا پریشد کے کارکنوں کے ساتھ کشمیر سرکار کے امتیازی سلوک سے عیاں ہوتا ہے کہ وہ کتنی قوم پرست ہے۔ (نامہ نگار)

امرناتھ ملہوترہ ایڈیٹر اُجالا ایڈیٹرس کانفرنس کی رکنیت سے خارج

جموں ۱۔ ۱۲ ارنومبر ایڈیٹرس کانفرنس کی ایک ضروری میٹنگ آج یہاں شری گردھاری لال آنند ایڈیٹر … کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں امرناتھ ملہوترہ ایڈیٹر اُجالا وائس پریذیڈنٹ ایڈیٹرس کانفرنس کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیشن پاس کیا گیا۔

لالہ امرناتھ ملہوترہ ایڈیٹر اُجالا ایک عرصہ سے صحافیوں بالخصوص مقامی اخبار نویسوں کے مفاد کے خلاف چلے آ رہے تھے اور اُنہوں نے کئی بار ایڈیٹرس کانفرنس کے فیصلوں کی خلاف ورزی کر کے اپنے اخبار میں تحریریں وغیرہ لکھیں۔ ایڈیٹرس کانفرنس کی طرف سے باز پرس پر آپ اپنی ایسی تحریروں کے متعلق کوئی واضح جواب نہ دے سکے۔ لیکن حال ہی میں آپ نے مقامی اخبار نویسوں کے مفاد کے خلاف جن خیالات کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور ایڈیٹرس کانفرنس کے فیصلہ کی خلاف ورزی کی ہے اس کے پیش نظر ایڈیٹرس کانفرنس کا یہ اجلاس شری ملہوترہ وائس پریذیڈنٹ ایڈیٹرس کانفرنس کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد پاس کرتے ہوئے اُسے بنیادی ممبرشپ سے بھی خارج کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔

ایجنڈا جاری ہونے کے بعد شری ملہوترہ بجائے خود میٹنگ میں شمولیت کرتے اُنہوں نے اپنا استعفیٰ بھیج دیا۔ جو کہ اس مرحلہ پر بے معنی ہے۔

ریاست پر حملہ کرنے کے لئے بخشی غلام محمد کی پاکستان کو انگیخت

جموں صوبہ نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن میں کہا ہے کہ پاکستان میں فوجی ڈکٹیٹر شپ دنیا کے امن کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے اور پاکستان کی تازہ دھمکیوں کے پیش نظر ملک کو خبردار ہو جانا چاہیئے۔ لیکن بخشی غلام محمد وزیر اعظم نے بمبئی میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر جنرل ایوب کی دھمکیاں پرندوں کی چہچہاہٹ سے بھی کم اہمیت رکھتی ہیں۔

عوام حیران ہیں کہ کونسی بات کو درست تسلیم کیا جائے۔ مگر سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ بخشی صاحب اپنی باتوں سے پاکستان کو حملہ کرنے کے لئے انگیخت کر رہے ہیں۔

سرحدی وارداتیں بڑھ گئیں

جموں ۱۔ ۱۲ ارنومبر۔ جب سے پاکستان میں فوج حکومت پر قابض ہو گئی ہے۔ جنگ بندی سرحد پر پاکستان کی اور سے سرحد کی خلاف ورزی کی وارداتیں بڑھ گئی ہیں۔ خاص طور پر پونچھ کی سرحد پر زیادہ وارداتیں ہو رہی ہیں۔

پونچھ کے علاقے میں اس عرصے کے دوران بم کے دھماکوں کی تین وارداتیں ہوئی ہیں جس کے نتیجہ میں ایک واردات میں ایک عورت ماری گئی ہے۔ ان دھماکوں میں کئی اور آدمی زخمی ہو گئے ہیں۔

جنوبی افریقہ کے لیڈروں کیخلاف مقدمہ

کیوریا۔ جنوبی افریقہ کے قوم پرست لیڈروں کے خلاف غداری کا مقدمہ پھر شروع کیا جائے گا۔

ان میں ہر رنگ و نسل کے لیڈر شامل ہیں جو حکومت کی نسلی امتیازی پالیسی کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں ان کے خلاف پہلے بھی مقدمہ چلایا گیا مگر پھر واپس لے لیا گیا۔

جاپان میں ملک گیر ہڑتال

ٹوکیو ۱۔ ۱۲ ارنومبر۔ جاپان میں تمام مزدور انجمنوں نے پولیس کے اختیارات میں اضافہ کرنے کے خلاف کام ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہڑتال آج سے شروع ہو رہی ہے۔ اس میں لگ بھگ چالیس لاکھ مزدور حصے لے رہے ہیں۔

روس کے لئے کشمیری نمدے

سرینگر ۱۔ ۱۲ ارنومبر۔ کشمیر گورنمنٹ آرٹس ایمپوریم کو سوویت روس سے کشمیری نمدوں کا ایک آرڈر مل گیا ہے یہ آرڈر دو لاکھ پچاس ہزار روپے کا ہے یہ نمدے تین مہینوں کے اندر اندر سپلائی کرنے ہیں امریکہ کا جو ٹریڈ ڈیلیگیشن یہاں آیا تھا وہ کشمیر کی دستکاریوں کے کئی نمونے ساتھ لے گیا ہے اور یقین دلا گیا ہے کہ وہ بھی امریکہ سے آرڈر بھیج دیگا پتہ چلا ہے کہ روس کی طرف سے پہلے بھی کشمیری دستکاریوں کے لئے اچھی رقم کا ایک آرڈر آ گیا تھا جو پورا کر دیا گیا ہے۔

برطانیہ میں پانچ لاکھ افراد بیکار

جنگ کے بعد زمانے کی بدترین بیکاری

لندن ۱۔ ۱۲ ارنومبر وزارت محنت نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ میں ۱۵ ستمبر تک پانچ لاکھ ۱۴ ہزار سات سو ۴۳ آدمی بیکار تھے۔ ان میں ۳۰ ہزار لوگ بھی شامل ہیں۔ جو شمالی آئرلینڈ میں ہیں۔ جنگ کے بعد کے زمانے سے آج تک برطانیہ میں اتنے زیادہ لوگ کبھی بیکار نہیں تھے۔

گیان گنوار کو!

رگھوناتھ سنگھ سمیال

دان دیا جو کبھی بھاٹ نے
مان جاٹ نے پایا ہے
چاٹ لیا جو شہد سوان نے
گھی بلاڑ نے کھایا ہے
گورو اپنڈت وید اتاڑی
مورکھ حکم چلایا ہے
دھیان وشے رت گیان گنوار کو
کبھی راس نہیں آیا ہے

غبن، بلیک مارکیٹ

(بقیہ صفحہ ۷ سے آگے)

اس کے علاوہ نیتر سنگھ سنٹر کی جائیداد اور نقدی کا حساب لگا کر عوام کو بتایا جائے کہ ساٹھ اسی روپے تنخواہ لینے والے کلرک نے یہ لاکھوں روپے کیسے کمائے۔ وہ مقامی افسران کے نوٹس میں معاملہ لایا گیا ہے۔ اور عوام بے تابی سے اس کے نتیجے کے انتظار میں ہیں۔ کہ کیا سرکار اس معاملہ کی تحقیقات کروائیگی۔؟

(۱) منشی حسن دین سیکریٹری بلاک نیشنل کانفرنس
(۲) سردار بھگت سنگھ ڈپٹی لیڈر نیشنل کانفرنس بٹوت۔

جموں میں چاولوں کے سٹاک

جموں ۱۲ ارنومبر۔ جموں کی ریکوزیشن اتھارٹی نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا ہے جس کی رو سے جموں شہر میں اناج بود و فروخت کرنے والے تاجروں اور تاجر فرموں سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ دس نومبر تک رضاکارانہ طور پر چاولوں اور دھان کے سٹاکوں کا اعلان کریں جو کہ قبضہ میں ہوں یا جن کا انہوں نے سودا کر لیا۔ اس میعاد کے اندر اپنے سٹاکوں کا پتہ بتانے میں جو ناکام رہیں گے۔ انہیں جموں و کشمیر فوڈ ریکوزیشن آرڈر ۱۹۵۸ کی دفعہ ۷ کے تحت قید و جرمانہ کی سزا دی جائیگی۔

اس دفعہ کی خلاف ورزی پر کسی بھی شخص کو تین سال تک قید سخت اور جرمانہ کی سزا مل سکتی ہے معلوم ہوا ہے کہ ریکوزیشن اتھارٹی نے سرکار کی طرف سے چاولوں اور دھان کے سٹاکوں کو مقررہ قیمتوں پر خرید لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہری داس مندھرا مفرور ہو گیا

لکھنؤ ۱۔ ۱۲ ارنومبر۔ لکھنؤ ۱۔ پولیس کی اطلاع کے مطابق ہندوستان کا مشہور سرمایہ دار ہری داس مندھرا مفرور ہو گیا ہے۔ پولیس کی اس کی تلاش نہیں کر سکی ہے۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ نے اس کی گرفتاری کے لئے پھر وارنٹ بلا ضمانت وارنٹ جاری کر دیئے ہیں۔ اس کے خلاف جعلسازی کے الزام میں ایک مقدمہ چل رہا ہے۔

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۳۲۷

جلد ۳ | ۱۴ نومبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۴۴

کیلئے بلڈنگ

بخشی غلام محمد کی جمہوریت پروری کے تمام دعوے بے نقاب!

قصبہ بشناہ میں انتخابات سے پہلے ہراس پھیلانے کیلئے کارکنوں کی پکڑ دھکڑ

نیشنل کانفرنس کو کامیاب کروانے کیلئے اقتدار کے نشہ میں مخمور حکمرانوں کی تاناشاہی کا ننگا

جموں ۷ نومبر بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر کی جمہوریت پروری کے تمام دعوے کل اُس وقت بے نقاب ہو کر رہ گئے جب قصبہ بشناہ تحصیل رنبیر سنگھ پورہ میں ٹاؤن ایریا کمیٹی کے انتخابات سے پہلے ہی کئی سیاسی و غیر سیاسی کارکنوں کو قانون نظر بندی سیکورٹی رولز کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار کئے جانے والوں میں ٹاؤن ایریا کمیٹی قصبہ بشناہ کے سابقہ چیئرمین شری سانجی رام بھی شامل ہیں۔ بشناہ ٹاؤن ایریا کمیٹی پر پرجا پریشد کا قبضہ تھا جسے آج سے ایک سال پہلے سرکار نے جمہوریت اور اخلاق کا مذاق اڑاتے ہوئے نمائندہ کمیٹی کو توڑ دیا تھا اور اس کی جگہ ایک سرکاری افیسر کو کمیٹی ہذا کا چیئرمین مقرر کیا تھا۔

یاد رہے کہ قصبہ بشناہ میں ٹاؤن ایریا کمیٹی کے انتخابات ۱۵ دسمبر ۱۹۵۸ء کو ہونیوالے ہیں چنانچہ ان انتخابات کے سلسلہ میں پرجا پریشد کے کارکنوں کی زبردست انتخابی مہم اور عوام میں مقبولیت سے برسر اقتدار پارٹی نیشنل کانفرنس کے ایوانوں میں ایک زلزلہ پیدا ہو رہا ہے یہاں تک کہ سرکاری افیسروں کے دباؤ اور طرح طرح کے لالچوں کے باوجود انہیں قصبہ میں حکمرانوں پارٹی کے نام پر تمام وارڈوں میں کھڑے کرنے کیلئے امیدوار بھی نہیں مل رہے ہیں۔ اس موقع پر یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ آج سے کچھ دن پہلے شری سانجی رام اور ان کے ساتھیوں کو حکمرانوں کی ایک جیپ میں کسی بہانے سے بٹھا کر جموں میں نیشنل کانفرنس کے رہنماؤں کے پاس لایا گیا تھا اور انہیں نیشنل کانفرنس میں مل ہونے کے عوض انہیں بڑے بڑے لالچ دئے گئے تھے مگر جب وہ ان سے کام نہیں بنا تو ان ... انہیں اخلاق اور جمہوریت کی دھجیاں فضا آسمانی میں اڑاتے ہوئے کالے قوانین کے تحت گرفتار کر کے ریاسی جیل میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

الیکشن انچارج جوڈیشل افیسروں کو ہی لگایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں پرجا پریشد کی طرف سے بار بار مطالبہ کرنے کے باوجود بشناہ میں طرح طرح کی اخلاقی بدعتوں کے شکار نائب تحصیلدار کو الیکشن انچارج مقرر کیا گیا ہے جو نہ صرف کھلے بندوں نیشنل کانفرنس کے حق میں پروپیگنڈہ ہی کر رہا ہے بلکہ اعلانیہ طور پر یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ نیشنل کانفرنس امیدواروں کو ہر صورت میں کامیاب کرایا جائیگا خواہ اس کیلئے مخالف امیدواروں کی درخواستیں ہی کیوں نہ مسترد کرنی پڑیں۔

جموں و کشمیر کی امتیازی پوزیشن کی قائمی بھارت کی ایکتا کیلئے ایک بڑا خطرہ ثابت ہوگی!

امر شہید ڈاکٹر مکرجی کے جے گھوش کو پورا کرنے کا پرن۔ جنرل سکریٹری جن سنگھ کا اعلان

شری دین دیال جی اپادھیائے کا کٹھوعہ میں پر جوش سواگت۔ پانچ صد روپے کی تھیلی بھینٹ کی گئی

کٹھوعہ ۱۱ نومبر۔ شری دین دیال اپادھیائے جنرل سکریٹری اکھل بھارتیہ جن سنگھ کی آمد پر سارا قصبہ دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ جگہ بجگہ درجنوں سواگتی گیٹ بنائے گئے تھے۔ آپ کا ایک بھاری جلوس نکالا گیا جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت فرمائی مکانوں اور دکانوں کی چھتوں پر ہزاروں کی تعداد میں عورتیں جمع تھیں جنہوں نے شری اپادھیائے پر پھول برسائے۔ جلوس کے بعد ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا جس میں دور دراز علاقوں سے دس ہزار سے زائد لوگوں نے شرکت فرمائی اور کٹھوعہ نواسیوں کی طرف سے شری ودیا پرکاش پاہوہ ایم اے ایل ایل بی نے شری اپادھیائے کو پانچ صد روپے کی تھیلی بھینٹ کی۔

جلسہ میں بھاشن کرتے ہوئے شری دین دیال جی نے اعلان کیا کہ جب تک ایک ودھان، ایک پردھان ایک نشان۔ کیلئے امر شہید ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کا جے گھوش پورا نہیں ہو جاتا ہماری جدوجہد جاری رہیگی اور ڈاکٹر مکرجی کا ایک ایک انویائی دیش کی ایکتا کیلئے اُن کے مشن کو پورا کرنے کیلئے سداتت پر رہے گا۔

آپنے کہا کہ ریاست جموں و کشمیر کی امتیازی پوزیشن سے جہاں ریاست کے اندر کئی قسم کی برائیاں پنپ رہی ہیں۔ وہاں دیش کے کسی حصہ کی امتیازی پوزیشن کو برقرار رکھنے سے علیحدگی پسندی اور دیش کی ایکتا کو درہم برہم کرنیوالے رجحانات کو تقویت مل رہی ہے آپنے کہا کہ اگر گیارہ سال کے بعد بھی کشمیر کی سمسیا باقی ہے تو اس کا کارن بھارت سرکار کی اپنی غلطیاں ہیں اور جب تک ریاست کی امتیازی پوزیشن کو ختم کر کے اسے بھارت کے دوسرے حصوں کی سطح پر نہیں لایا جاتا کشمیر کی یہ سمسیا بنی رہے گی۔ کیونکہ ان حالات ... ریاست میں جو بھی برسر اقتدار آئیگا اُس کے ... کی حوس خطرناک حد تک بڑھتی چلی جائیگی اور عوام کے شہری و بنیادی حقوق کی رکھشا نہیں ہو سکے گی ... جمہوری حقوق کی رکھشا کیلئے ریاست میں بھارت کے الیکشن کمیشن اور سپریم کورٹ کا مکمل دائرہ اختیار بڑھایا جانا اشد ضروری ہے۔ ریاست کے اندر عوام کے بنیادی حقوق سے متعلق حکمرانوں کی دھاندلے بازی کا یہی حل ہو سکتا ہے ریاست کے اندر ان حالات پر بھارت سرکار کو بڑی سنجیدگی سے وچار کرنا چاہیئے۔ (باقی صفحہ ۳ پر)

بخشی غلام محمد تمام پروگرام کینسل کر کے بذریعہ ہوائی جہاز سرینگر پہنچ گئے

بخشی برادرز میں انتشار شدید صورت اختیار کر گیا؟

جموں ۹ نومبر۔ بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر بذریعہ ہوائی جہاز دہلی سے سیدھے سرینگر پہنچ گئے ہیں کہا جاتا ہے کہ پروگرام کے مطابق دہلی سے چلکر ۱۱ نومبر کو بخشی صاحب نے جموں پہنچنا تھا اور یہاں پر کچھ دن کیلئے قیام کرنا تھا۔ اس طور سارا پروگرام کینسل کر کے اچانک سرینگر جانے کے متعلق سیاسی حلقوں میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں کیجا رہی ہیں کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ بخشی برادرز میں انتشار شدید صورت اختیار کر گیا ہے۔ کچھ افیسروں کے حالیہ تبادلوں سے رشید صاحب زیادہ بگڑ گئے ہیں کیونکہ اُن کے "آدمیوں" کو موزوں جگہوں پر نہیں لگایا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں کشمیر کے ڈپٹی ڈائریکٹر ایجوکیشن کا خاص طور پر ذکر آرہا ہے کہ وہ بخشی رشید کے خاص الخاص ہیں اور انہیں اہم عہدہ سے تبدیل کر کے کالج میں پرنسپل کیوں لگایا گیا ہے۔ (خاص نمائندہ)

محکمہ دیہات سُدھار میں دھاندلی

بیس لاکھ روپے سے زائد غبن!

جموں ۱۳ نومبر۔ خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صرف گذشتہ ایک ڈیڑھ سال کے عرصہ میں ڈیولپمنٹ کے کاموں کے سلسلہ میں ریاست کے مختلف بلاکوں میں بیس لاکھ سے زائد غبن اور دورا پیوگ ہو چکا ہے۔ اگر اس سلسلہ میں کوئی آزادانہ تحقیقات کروائی جائے تو بڑے بڑے افیسر اور حکمران پارٹی کے لوگ شکنجہ قانون میں پھنسے بغیر نہیں رہ سکتے۔

ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ صرف ایک بلاک رام بن میں ڈیڑھ لاکھ روپے سے زائد کا غبن ہوا ہے۔

پاکستانیوں کی سرحد پر فائرنگ

نئی دہلی ۱۲ نومبر۔ پاکستان نے معاہدہ کے خلاف ورزی کرتے ہوئے آسام کی سرحد پر فائرنگ کی ہے اور آسام سرکار نے اس کے لئے پروٹسٹ کیا ہے۔

پرجا پریشد کا ورکرز کیمپ

جموں ۱۳ نومبر۔ اودھم پور سے پانچ میل کے فاصلہ پر ستھینی میں پرجا پریشد کے کارکنوں کا کیمپ کل شام کو شروع ہو رہا ہے۔ کیمپ میں شمولیت کے لئے دور دراز علاقوں سے کارکن اودھم پور پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ اندازہ ہے کہ کیمپ ہذا میں پرجا پریشد کے تین صد کے قریب چیدہ چیدہ کارکن شرکت فرمائیں گے کیمپ ہذا کا اُدگھاٹن کرنے کیلئے آچاریہ جن سنگھ کے جنرل سکریٹری شری دین دیال جی پہنچ گئے ہیں۔

اودھم پور میں یوم نجات

اودھم پور ۱۰ نومبر۔ ڈپٹی کمشنر اودھم پور کی یہاں سے تبدیلی پر اودھم پور نواسیوں نے یوم نجات منایا اور مٹھائیاں تقسیم کی گئیں۔ کچھ کانفرنسیوں نے آپ کے اعزاز میں پارٹی دی۔

بقیہ شیخ عبداللہ کی سازشیں (صفحہ اول سے آگے)

میری دہلی سے واپسی تک آپ پھر دو چار کروڑ اس کے بعد خوشامد پرستوں اور ترقی پسندی کے دعویداروں نے مہاراجہ کی برطرفی کے لئے جموں میں ایک باقاعدہ مہم شروع کر دی تھیں.... شیخ عبداللہ نے لوگوں کی خواہش کی آڑ لے کر مہاراجہ کی برطرفی کے لئے مہندر کا پر ڈورے ڈالنے شروع کئے۔ گو سردار پٹیل بغاوت کے ہوم منسٹر اس بات کے حق میں نہ تھے۔ لیکن آخر کار شیخ عبداللہ اپنی چالوں سے مہاراجہ کو ریاست سے نکلوانے کی مہم میں کامیاب ہوا۔ اور اس طرح جو اختیارات اُسے اور اس کے ساتھیوں کو نہ تھے مہاراجہ کو ریاست سے نکلوا کر حاصل کر لیے۔

شیخ عبداللہ یو۔این۔او میں

شیخ عبداللہ کو ہیرو بنانے کے سلسلہ میں ہندوستان نے سب سے بڑی غلطی جو کی وہ تھی .. شیخ عبداللہ کو سیکورٹی کونسل میں نمائندہ بنا کر بھیجنا۔ شیخ عبداللہ نے وہاں جا کر صرف سامراجی نمائندوں سے تعلقات پیدا کئے بلکہ سیکورٹی کونسل میں بھی ہندوستان کے کیس کی وکالت کرنے کی بجائے زیادہ تر اپنے در پردہ نظریہ کی وکالت کی۔ ۵ فروری ۴۸ کو سیکورٹی کونسل میں شیخ عبداللہ نے جو تقریر کی اُس کے یہ الفاظ قابل غور اور پر معنی تھے۔

"یہ قدرتی ہے کہ الحاق کے اس اہم مسئلہ کا فیصلہ ہم اپنی آزادی سے پہلے نہیں کر سکتے۔ الحاق کا فیصلہ کرنے سے پہلے آزادی کا ہمارا نعرہ بن چکا ہے۔ جواہر لعل نہرو کی دوستی اور ہماری تحریک کے دوران پاکستان کی مخالفت یا کانگرس کی مدد ہمارے فیصلہ پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔"

آپ نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ:-

"یہ کہا جاتا ہے کہ شیخ عبداللہ جواہر لعل نہرو کا دوست ہے۔ ہاں۔ میں اس کا اعتراف کرتا ہوں۔ اور اس بات کے لئے فخر محسوس کرتا ہوں کہ ایک اتنا بڑا آدمی مجھے اپنا دوست تصور کرتا ہے۔ وہ میرے ملک سے تعلق رکھتا ہے۔ اور وہ بھی کشمیری ہے۔ اگر جواہر لعل مجھے پر فخر کرتا ہے تو اس سے میں کیسے انکار کر سکتا ہوں لیکن جواہر لعل نہرو سے دوستی کا یہ مطلب نہیں کہ دوستی کے بدلے میں اپنے اُن لاکھوں لوگوں کو دھوکا دے جاؤں گا۔ جنہوں نے گذشتہ سترہ سال تک میرے ساتھ مل کر قربانیاں دی ہیں۔ اور اُن کے مفادات کو دوستی کے لئے قربان کر دوں گا۔ میں اس قسم کا انسان نہیں۔"

ان باتوں کی روشنی میں صاف عیاں ہے کہ شروع سے ہی شیخ عبداللہ کا نظریہ کیا تھا!

پرجا پریشد تحصیل ہیرانگر کا چناؤ!

ہیرانگر۔ ۱۳ مارچ۔ پرجا پریشد تحصیل ہیرانگر کے کارکنوں کی ایک میٹنگ موضع کوٹھ میں شری گیان چند جی سانگڑہ کی صدارت میں ہوئی اور آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداروں کا چناؤ عمل میں لایا گیا۔

(۱) شری لدّر منی جی سانگڑہ — تحصیل صدر
(۲) جمعدار کاکا سنگھ جی — وائس پریذیڈنٹ
(۳) شری بلدیو سنگھ جی — تحصیل سیکرٹری
(۴) اور ٹھاکر بچن سنگھ جی — خزانچی منتخب ہوئے۔

اس کے علاوہ میجر ملتان سنگھ جی۔ شری چوالا پرکاش جی وکیل۔ شری لعل چند جی۔ گیان چند جی سانگڑہ اور گنپتی جی آچاریہ تحصیل سے ڈیلیگیٹ منتخب ہوئے۔ تحصیل صدر نے شری جگت رام۔ شری دھیرج۔ شری شنکر داس چمن اور ٹھاکر صاحب سنگھ۔ شری گیان چند جی۔ شری منسا رام جی۔ شری رام رتن جی۔ شری ہردیو جی۔ سردار سنگھ جی اور پچھو رام مستری کو ممبران ورکنگ کمیٹی نامزد کیا ہے۔

پرجا پریشد کٹھوعہ کا انتخاب!

کٹھوعہ ۱۳ مارچ۔ پرجا پریشد کٹھوعہ کے کارکنوں کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں شری ہیرا لال جی پردھان۔ شری کشن داس جی اُپ پردھان۔ شری کھیم چند جی دوبے سیکرٹری۔ پنڈت رام لعل جی خزانچی۔ شری رام سروپ جی جائنٹ سیکرٹری اور شری تیرتھ رام جی پبلسٹی سیکرٹری چنے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ شری کریم راج جی۔ شری تیرتھ رام جی ڈوگرہ۔ شری گوبند رام جی۔ شری موہن لعل جی اور کرشن کمار جی بطور ممبران ورکنگ کمیٹی مقرر کئے گئے ہیں۔

(نامہ نگار)

دہلی میں افیون کا راشن شروع

دہلی یکم اپریل آج دہلی میں افیون کا راشن ہو گیا ہے مارچ سے آخر تک ایکسائز کمشنر کو ۱۶۰۰ درخواستیں وصول ہوئی تھیں جن میں سے ۱۱۰۰ کو راشن کارڈ جاری کر دیئے گئے ہیں باقی کو چند دن تک جاری کر دیئے جائینگے

لالہ منسا چند کو صدمہ جانکاہ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ لالہ منسا چند جی ہیڈ کاتب گورنمنٹ پریس جموں کی اہلیہ مختصر سی علالت کے بعد اس جہان فانی سے رحلت کر گئی ہیں ہمیں اس المیہ میں لالہ منسا چند جی اور ان کے پریوار سے گہری ہمدردی ہے ایشور مرحومہ کی آتما کو اپنے چرنوں میں جگہ دے تاکہ پسماندگان کو تسکین ہو سکے۔

(ادارہ)

زرعی اصلاحات کی آڑ میں شیخ عبداللہ اور تخریب پسند عناصر کی سازشیں!

شری رچھپال سنگھ پردھان کاشتکار زمیندارہ ایسوسی ایشن کا بیان

شری رچھپال سنگھ پردھان زمیندارہ ایسوسی ایشن تحصیل جموں نے ایک تحریری بیان میں کہا ہے کہ اس بات سے کوئی بھی سمجھدار انسان انکار نہیں کر سکتا۔ کہ پرانے وقتوں کے فرسودہ نظام کو نہ بدلا جائے۔ اور بدلتے ہوئے دور کے مطابق ملک کے اندر سماجی اقتصادی اور سیاسی اصلاحات نہ کی جائیں مگر اصلاحات کا ملک کو تبھی جاکر فائدہ پہنچ سکتا ہے بشرطیکہ وہ کسی اصول و منصوبہ بندی کے تحت کی جائیں ذاتی اغراض کو ایک طرف رکھکر ملک کے وسیع مفاد کو سامنے رکھکر سوچ اور نیک نیتی کی جائیں۔

ریاست جموں و کشمیر میں بھارت کی آزادی کے بعد شیخ عبداللہ کی سرکار بنی۔ اس سرکار نے ریاست میں اقتصادی اصلاحات کے نام پر جو پہلا قدم اُٹھایا وہ زرعی اصلاحات کا تھا۔ بغیر معاوضہ کے زمینوں پر قبضہ کرنے کا ایک اہم قدم تھا۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس طریقہ سے اقتصادی اصلاحات کا یہ قدم صرف زمینوں کیلئے ہی کیوں اٹھایا گیا؟ کیوں نہ بڑے بڑے سرمایہ داروں کی دوسری جائدادیں ضبط کرکے نیشنلائز کر لی گئیں۔ کیوں نہ درجنوں دکانوں کے مالکوں کے مکان بغیر معاوضہ لے لئے گئے کیوں نہ سینکڑوں گاڑیوں کے مالکوں سے گاڑیاں چھین کر نیشنلائز کر لی گئیں۔ زرعی اصلاحات کا اعلان کرتے وقت حکومت کا جو منشا ظاہر کیا گیا تھا دس سال کے واقعات کے بعد صاف عیاں ہے کہ وہ منشا ایک ڈھونگ تھا۔ اصلاحات کو بغیر کسی واضح پالیسی اور پروگرام کے تحت عمل میں لایا گیا۔ بغیر کسی منصوبہ بندی کے جس ڈھنگ سے زرعی اصلاحات عمل میں لائی گئیں اور اس کے بعد جو واقعات سامنے آئے ہیں اس سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ عبداللہ سرکار نے زرعی اصلاحات کے نام پر جو اقدامات اُٹھائے ہیں دراصل یہ عوام کی بہبودی کو پیش رکھنے کی بجائے ایک انتقامی جذبہ کے تحت اُٹھائے گئے۔ جس کے پیچھے فرقہ دارانہ ذہنیت اور صوبائی تعصب تھا۔ جس کا مقصد وادی کشمیر کے زمینداروں کو تباہ کرنا تھا اور صوبہ جموں میں نام نہاد زرعی اصلاحات سے لوگوں میں آپس میں سر پھٹول کروانا تھا۔ زرعی اصلاحات کے نام پر کی گئی اس گہری سازش میں فرقہ پرست شیخ عبداللہ کے علاوہ تخریب پسند عناصر بھی شامل تھا جو ترقی پسندی کا دعویدار ہے اور عوام میں انتشار پھیلا کر اپنی لیڈری چمکانے کی تاک میں رہتا ہے۔ زرعی اصلاحات کے نام پر اگر ملک میں انتشار پھیلانے کی سازش نہ ہوتی تو چند بڑے بڑے زمینداروں کی زمینوں پر قبضہ کرکے ایک منصوبہ بندی کے تحت وہ زمین بے زمین کسانوں میں تقسیم کرکے معاملہ ختم کر دیا جاتا۔ مگر چونکہ یہ ایک سازش تھی۔ اس لئے زرعی اصلاحات کا اعلان کرنے سے پہلے اپنے قریبی بڑے بڑے زمیندار لوگوں کو اس سازش سے آگاہ کر دیا گیا کہ زرعی اصلاحات کے نفاذ کا اعلان ہونے سے پہلے ہی وہ زمینیں اپنے ہی خاندان کے لوگوں کے نام بانٹ لیں جیسا کہ انہوں نے کیا بھی ہے۔ پھر بغیر کسی سروے کے خاتمہ جاگیرداری کا اعلان کیا گیا جس کے مطابق ۱۸۲ کنال زمین سے زیادہ ملکیت رکھنے والے زمینداروں پر اس کا اطلاق کیا گیا جس کے تحت ہزاروں کی تعداد میں کاشتکار زمینداروں کو بھی اس لپیٹ میں لے لیا گیا۔ حالانکہ ان کاشتکار زمینداروں نے یہ زمین اپنا خون پسینہ ایک کرکے بنائی تھیں اور ان کو حقوق ملکیت محض جدی پشتینی کاشتکاری کی بنا پر ملے تھے جن کی بندوبست ۱۹۲۶ء ۱۹۵۲ بکرمی میں پوری تحقیقات اور چھان بین ہو چکی ہے بندوبستی ریکارڈ میں یہ سب کچھ موجود ہے ایسے دیرینہ حقوق سے محروم کیا جانا ایک سراسر ناانصافی ہے۔ زرعی اصلاحات کے اس اعلان کے بعد زمین کی تقسیم کے سوال پر کسان اور زمیندار کا آپس میں سر پھٹول اور عدالتی جھگڑوں کا دور شروع ہوا اور محکمہ مال کے ملازموں کو کسان اور زمیندار کو مختلف طریقوں سے لوٹنے کی کھلی چھٹی دے دی گئی۔ آخر کار ان نام نہاد اصلاحات سے جب ہر طرف بے چینی اور لڑائی جھگڑوں کا دور شروع ہوا۔ تو سرکار کی طرف سے وزیر کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ اس کمیٹی کے تقرر پر مظلوم عوام نے سوچا کہ جھگڑوں کا خاتمہ ہوگا اور انہیں بھی آرام کا سانس لینے کا موقع ملے گا۔ وزیر کمیٹی نے سارے حالات کا جائزہ لینے کے بعد زرعی اصلاحات سے پیدا ہونے والے بحران کے متعلق ایک جامع رپورٹ تیار کی۔ لیکن اپنے گناہوں پر پردہ پوشی کرنے کے لئے تخریب پسند عناصر اور عبداللہ کے ساتھیوں نے اس رپورٹ کو شائع تک نہ ہونے دیا۔

۹ اگست ۱۹۵۳ء کا انقلاب آیا۔ شیخ عبداللہ اپنی جگہ پر پہنچے بخشی غلام محمد ریاست کے وزیر اعظم بنے اور انہوں نے وزیر اعظم بننے کے بعد عجائب گھر گراؤنڈ جموں میں جو تقریر کی اس میں انہوں نے صاف صاف اس بات کا اعتراف کیا کہ زرعی اصلاحات جو کی گئی ہیں اس سے ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا ہے بلکہ اس سے نہ تو کسان خوشحال ہو سکا ہے اور نہ ہی زمیندار خوش ہے اور نہ ہی زمین خوش ہے۔ اور نہ آسمان خوش ہے۔ چنانچہ بخشی صاحب نے وزیر اعظم بننے کے بعد وزیر کمیٹی کی وہ رپورٹ شائع کروائی۔ زرعی اصلاحات کا شکار ہونے والے کاشتکار مالکان نے سوچا کہ انہیں آرام کا سانس لینے کا موقع ملے گا مگر بد قسمتی سے بخشی صاحب انہی تخریب پسندوں کے گھیرے میں پھنس کر رہ گئے جنہوں نے اصلاحات کے نام پر بغیر کسی منصوبہ بندی کے خرمن امن میں آگ لگادی تھی جنہوں نے زرعی اصلاحات کے نام پر کسان اور زمیندار کو آپس میں لڑا کر اپنی لیڈری قائم کرنے کی سازشیں باندھی تھیں چنانچہ نتیجہ کے طور پر بخشی صاحب نے تسلیم کرنے اور وزیر کمیٹی کی رپورٹ شائع کرنے کے باوجود معاملہ دن بدن بگڑتا گیا اور ترقی پسندی کا دعوی کرنیوالے تخریب پسندوں نے اس معاملہ کو بگاڑنے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی۔

اب آخر حالت اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ ۱۸۲ کنال زمین جو خاتمہ جاگیرداری کے موقع پر زمیندار کے پاس رکھنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس پر بھی زمیندار کا کوئی قانونی حق نہیں رہنے دیا گیا اُسے مزارعہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ مالک زمین زمیندار کو یہ حق نہیں کہ وہ زمین اپنی مرضی سے خود کاشت کر سکے یا کاشتکار کو بدل سکے اور کاشتکار زمین کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ اُس ۱۸۲ کنال زمین کی پیداوار کا چوتھائی مالک زمین کو دے یا نہ دے قانونی طور پر مالک کو کوئی حق نہیں کہ وہ کاشتکار کو غلہ نہ دینے کی صورت میں اس زمین سے بیدخل کر سکے۔ مگر اُس ۱۸۲ کنال زمین کا مالیہ زمین قبضہ میں نہ ہوتے ہوئے بھی سرکار کو ہر حالت میں ادا کرنا ہے گویا زمیندار کو تباہ کرنے کے باوجود اُسے بدستور تباہی کے گڑھے میں دھکیلا جا رہا ہے۔ اس کی فریاد کی کوئی شنوائی نہیں اور جنگل کا قانون بدستور عمل میں لایا جا رہا ہے

اب جبکہ بغیر منصوبہ بندی اور فرقہ دارانہ تعصب کے تحت خاتمہ جاگیرداری کا اعلان کرنیوالا شیخ محمد عبداللہ اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہو چکا ہے ہماری جناب بخشی غلام محمد و جملہ ممبران اسمبلی و منسٹر صاحبان سے درخواست ہے کہ ہمیں بھی جینے کا حق دیا جائے یعنی ہمارے حقوق ملکیت بدستور تنقیحات بندوبست کے مطابق قائم رکھے جائیں۔ نیز وزیر کمیٹی رپورٹ کے مطابق یونٹ مقرر کردہ پر ہمارے پورے حقوق خود کاشت بذریعہ مزارعان و بے دخلی مزارعان و تبدیل کاشت مزارعان قائم رکھے جائیں۔ چونکہ عوام مالک زمیندار ہی لوگ ہیں جن کا ذکر اوپر کے پیرا میں کیا گیا ہے۔

اگر آپ یہ نہیں کر سکتے تو ہمیں بتا دیا جائے کہ ہم نے کون سا گناہ کیا ہے جس کی سزا یہ دی جا رہی ہے کہ ہمیں بے سہر و بے گھر کرنے کے بعد بھوکے و ننگے رہ کر سسک سسک کر مارنے کی سازش کی جا رہی ہے۔

NOTICE

Applications are invited for the following temporary post by the Director, Geological Survey of India, for the Jammu & Kashmir Circle office at Srinagar/Jammu.

Typist-Clerk - Scale Rs 60-3-81-EB-4-125-5-130 plus Rs 25/- (DP); plus Rs. 25/- (DA), plus Rs 7/- (HRA).

Qualifications:- Matriculate with a speed of 40 words per minute in type writing. Women eligible.

Age:- Must not exceed 25 years on the date of appointment, relaxable to 30 years in the case of scheduled caste/tribe candidate.

Applications should reach the undersigned on or before 9th April, 1958

Jammu. 19-3-1958.

Officer-in-Charge,
J&K Circle,
Geological Survey of India,
Tila Talab Road, Jammu (T)

قلیل تنخواہ ملازمین کی کنونشن

آل جموں و کشمیر لوپیڈ ایمپلائز فیڈریشن کی کنونشن مورخہ ۲۸۔۲۹۔۳۰ مارچ کو عجائب گھر گراؤنڈ جموں میں منعقد ہوئی جس میں قلیل التنخواہ ملازمین نے اپنی خستہ حالی بیان کی۔ متعدد ریزولیوشن پاس کئے گئے اور دنیا چاؤ عمل میں لایا گیا۔ انہوں نے ایک شاندار جلوس بھی نکالا

ایڈیٹوریل

جے سودیش، جموں

۵ر اپریل ۱۹۵۸ء بروز سنیچر

اِس تباہی کو روکو

جب کسی ملک میں بسنے والوں کے سامنے قومیت اور حُب الوطنی کا جذبہ کم ہو جاتا ہے اور وہاں کے بسنے والے اخلاق کو بھول کر طرح طرح کی بدعتوں کا شکار ہو جاتے ہیں تو پھر ایک عجیب اور دردناک حالت پیدا ہو جاتی ہے آج یہی حالت کم و بیش ہمارے ملک کی ہے آج بھارت میں بسنے والے لوگوں کی ایک بڑی تعداد ملک کیلئے اپنے فرائض کو بھول چکی ہے اُن کے سامنے زندگی کا صرف ایک نکتہ باقی رہ گیا ہے۔ کہ جس طرح سے بھی ہو سکے روپیہ کماؤ اور عیش و عشرت کرو۔ خواہ یہ روپیہ ملک کو ہی بیچ کر حاصل کیوں نہ ہو جائے لیکن یہ رجحانات ملک کی رکھشا اور آزادی کیلئے انتہائی خطرناک ہیں۔

[illegible] خطرناک رجحانات کا نتیجہ ہے۔ کہ [illegible] سے ملک میں ایک تباہی آ رہی ہے [illegible] کی اقتصادیات پر بہت بُرا اثر پڑ [illegible] رہا ہے کہ بارڈر کے نزدیک [illegible] میں سمگلنگ کے متعلق بڑی شکایات [illegible] اس وقت جو حالت ہماری ریاست [illegible] میں ہو رہی ہے وہ اور بھی انتہائی خطرناک [illegible] ریاست جموں و کشمیر کی ریاستی [illegible] لکا [illegible] ہے جس پر دشمن اپنی نگاہیں جمائے [illegible]۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ملک کی اقتصادیات کا دھیان رکھنے کے علاوہ ریاست کی سکیورٹی کی [illegible] ریاست میں سمگلنگ کی [illegible] بالکل نہایت سختی سے روکا جاتا مگر ایک عجیب حالت [illegible] بدن بڑھ رہی ہے سمگلنگ کی روک تھام کیلئے [illegible] لگائے گئے جہاں اپنی پوری ذمہ داری سے کام نہیں لے رہے۔ وہاں ریاستی سرکار کے حکام بھی اس برائی کو روکنے کی بجائے بڑھاوا دینے کا موجب بن رہے ہیں ست کے بارڈر کے نزدیکی [illegible] سے اس امر کی بے شمار شکایتیں موصول [illegible] کہ دوسرے لوگوں کے علاوہ سرکاری افسر [illegible] پارٹی کے بڑے بڑے کارکن بھی [illegible] رہے ہیں۔ اور [illegible] طریقہ سے بھی وہ [illegible] دھن میں لگے [illegible] ہوئے ہیں۔ وہ [illegible] بدنصیبی کو بھول [illegible] رہے ہیں بلکہ سمگلنگ [illegible] کے جرائم کے مرتکب ہو رہے ہیں [illegible] ملک کی اقتصادیات [illegible] ملک [illegible] ہماری سمگلنگ [illegible] مختلف [illegible] کرنے والے [illegible] وہ چالاکی کے طالب کر [illegible] سیکوں [illegible] کرنے میں کچھ تو گریز [illegible] آمدنی [illegible]

۵ لیکن اس کے ساتھ ہی جہاں ہماری بھارتیہ سرکار کے ذمہ دار لوگوں سے یہ التماس ہے۔ کہ وہ سمگلنگ کرنے والے دیش دروہیوں کو انتہائی قسم کی سختی سے راہِ راست پر لانے کا جتن کریں وہاں عوام کو بھی چاہیئے کہ اپنی اور اپنے دیش کی رکھشا کیلئے سمگلنگ کرنے والے قومی دشمنوں کے راستہ میں ایک دیوار بن کر کھڑے ہو جائیں اور انہیں کیفرِ کردار تک پہنچانے میں کسی بھی قسم کی نرمی سے کام نہ لیں۔ خواہ وہ کتنے ہی بڑا یا عزیز ہی کیوں نہ ہو۔

یہ امتیاز کیوں؟

جموں اور کشمیر ایک ہی ریاست کے دو حصے ہیں اور بقول یہاں کے وزیراعظم بخشی غلام محمد یہ دونوں حصے اُن کی دو آنکھیں ہیں۔ لیکن حیرانگی اور دُکھ اس بات کا ہے کہ عوام کی طرف سے آواز بلند کرنے کے باوجود عمل کچھ مخالف ہوتا ہے اور ہر چھوٹی چھوٹی بات میں بھی امتیازی سلوک روا رکھ کر صوبائی تعصب کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ جو صوبائی تعصب کسی بھی وقت ریاست کی ایکتا کیلئے ایک بڑے خطرے کا موجب بن سکتا ہے۔

ملازمتوں میں نمائندگی۔ اسمبلی میں نمائندگی اور پانچسالہ پلان کے تحت ترقیاتی سکیموں کے سلسلہ میں نظرانداز کرنیکے علاوہ صوبہ جموں کے لوگوں کو صوبائی تعصب کے متعلق نیشنل کانفرنسی حکمرانوں کے خلاف کئی اور بھی شکائتیں ہیں اُن میں سے ایک بڑی شکائت یہ بھی ہے کہ جب ریاست کے باہر سے غلہ امپورٹ کر کے یہاں سستے نرخوں پر لوگوں کو سپلائی کیا جاتا ہے تو پھر یہ غلہ دونوں صوبوں میں یکساں نرخوں پر کیوں نہیں مہیا کیا جاتا ہے باوجود اس بات کے کہ صوبہ کشمیر تک غلہ لے جانے میں سرکار کو اور بھی زیادہ خرچہ اُٹھانا پڑتا ہے لیکن وہاں پر سرکاری راشن صوبہ جموں کی نسبت کم نرخوں پر مہیا کیا جاتا ہے۔ جو راشن جموں شہر میں تیرہ یا چودہ روپیہ فی من سپلائی کیا جاتا ہے وہی راشن تین چار روپیہ فی من کرایہ زیادہ خرچ کرنے کے باوجود سرینگر شہر میں دس روپے فی من سپلائی کیا جاتا ہے۔ اسی طرح صوبہ جموں کے مضافات میں جو راشن ۱۵ روپے فی من سپلائی کیا جاتا ہے وہی راشن وادی کشمیر کے مضافات میں تیرہ اور ساڑھے تیرہ روپے فی من کے حساب سے سپلائی کیا جاتا ہے چنانچہ جب اس طریقہ کار اور عمل کو سامنے رکھا جاتا ہے تو یہ بات از خود عیاں ہو جاتی ہے کہ ہمارے کانفرنسی حکمران جو کہتے ہیں اُس کا حقیقت سے کہاں تک تعلق ہے پچھلے دنوں اسمبلی کے اجلاس میں حکمرانوں کے صوبائی تعصب کے خلاف پوجیہ پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ اور پرجا پریشد کے دوسرے ممبرانِ اسمبلی نے آواز اُٹھائی۔ تو کچھ نیشنل کانفرنسی ممبران نے گرم بھٹی میں مکی کے دانوں کی طرح ناچنا شروع کر دیا لیکن جب پرجا پریشد کے ممبران کی طرف سے غلہ کے نرخوں کے متعلق اور دوسری واضح مثالیں دے کر سوال پیدا کئے گئے تو پھر وہ بھیگی بلی کی طرح خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔

مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس امتیازی سلوک سے کب تک کام چلیگا۔ ہمارا کانفرنسی حکمرانوں سے یہ سوال ہے کہ اس میں کہاں کا انصاف ہے کہ باہر سے امپورٹ کیا ہوا غلہ کشمیر کی نسبت جموں میں مہنگے نرخوں پر سپلائی کیا جائے۔ . . .

شیخ صاحب کے ساتھ جوڑ توڑ

جمہوری کانفرنس کے حلقوں میں باہمی پھوٹ

سرینگر ۲۶ر مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ جمہوری نیشنل کانفرنس کے لیڈر یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر شیخ صاحب خودمختار کشمیر کے متعلق یہ گارنٹی دے دیں کہ وہ اسے امریکہ کے رحم و کرم پر نہیں رکھیں گے تو ان کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے قوی امکانات موجود ہیں لیکن اس سوال پر جمہوری نیشنل کانفرنس میں دو دھڑے پیدا ہو چکے ہیں۔ جموں کے کامریڈ سمجھوتہ کے خلاف ہیں مگر کشمیر کے لیڈر سمجھوتہ پر مصر نظر آتے ہیں واقفکار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ جمہوری نیشنل کانفرنس کے سادہ دل رضاکاروں نے لیڈروں کے جوڑ توڑ کی خبروں پر محاذ کے کئی سرگرم کارکن شیخ صاحب سے ملے اور ان سے پوچھا کہ وہ ایک ایسی جماعت کے ساتھ سمجھوتہ کیلئے کیوں بات چیت کرتے ہیں جس کے لیڈروں پر کوئی اعتبار نہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جناب شیخ صاحب نے انہیں جواب دیا کہ دیکھتے جاؤ کیا ہوتا ہے۔

واقفکار حلقوں کا بیان ہے کہ ایک طرف شیخ صاحب جمہوری لیڈروں کو استعمال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور دوسری طرف جمہوری کانفرنس کے لیڈر شیخ صاحب کے ساتھ سمجھوتہ کی بات چیت کے ڈھونگ رچا کر لوگوں میں اپنی لیڈرشپ کی دھاک بٹھانے کی لاحاصل کوشش کر رہے ہیں۔

واقفکار حلقوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ خودمختار کشمیر کے نظریہ کے اصلی خالق خود ڈیموکریٹک کانفرنس کے لیڈر ہی ہیں لیکن انہوں نے جب سے یہ دیکھا ہے کہ شیخ صاحب کا جھکاؤ زیادہ سے زیادہ امریکہ کی طرف ہو رہا ہے تو انہوں نے اس نظریہ کی حمایت سے ہاتھ کھینچ لیا جس کے نتیجہ میں اگست کے واقعات رونما ہوئے (دستیاب سرینگر مورخہ یکم اپریل)

ہریجنوں کی بھوک ہڑتال

جموں ۳۱ر مارچ۔ شری [illegible] ہریجن منڈل نے بتایا [illegible] سے اُن کے مطالبات [illegible] دلانے پر ہریجن منڈل [illegible] ہڑتال کو چھ ماہ کیلئے ملتوی [illegible]

مسٹر جسٹس شہمیری ریٹائر

جموں یکم اپریل۔ جموں و کشمیر ہائیکورٹ [illegible] جج مسٹر جسٹس شہمیری ۲۸ر مارچ [illegible] سے ریٹائر ہو گئے ہیں ریاست کے نئے [illegible] تحت راشٹرپتی اب صدر ریاست سے مشورہ کر کے [illegible] اور جموں و کشمیر ہائیکورٹ کے چیف جسٹس کے مشورہ سے تیسرے جج کا تقرر عمل میں لائیں گے۔ اس سلسلے میں ایک دو روز میں اعلان متوقع ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اس عہدہ کیلئے ریاست کے باہر کے شخص کو مقرر کیا جائیگا۔ اس سلسلے میں [illegible] بار ایٹ لاء کا نام بھی لیا جا رہا ہے۔

جواہر ٹنل کی دوسری سُرنگ

۱۹۶۰ء میں مکمل ہو جائیگی

نئی دہلی یکم اپریل۔ لوک سبھا میں آج بتایا گیا ہے کہ بانہال ٹنل میں جواہر ٹنل کی دوسری سرنگ بھی ۱۹۶۰ء کے اختتام تک مکمل ہو جائیگی۔ نیز یہ بھی بتایا گیا۔ کہ جنوری ۱۹۵۸ء کے آخر تک ٹنل پر ایک کروڑ سے زائد روپیہ خرچ آ چکا ہے

انسان کو خلاء [illegible]

نیویارک۔ امریکہ کی [illegible] کیا ہے کہ وہ ایک [illegible] جو خلاء کے کنارے تک [illegible] اور وہاں سے پھر زمین پر [illegible] وقت وہ گرم ہو کر لال رنگ کا ہو جائیگا [illegible] حرارت سے ہوابازوں کو کوئی نقصان نہ پہنچیگا۔ یہ ۲۶ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلیگا

جھجھڑی میں سرائے بنانیکا وعدہ

پچھلے دنوں اسمبلی میں شری راجندر سنگھ جی کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ایگریکلچر منسٹر نے بتایا۔ کہ دو ماہ تحصیل جموں میں عنقریب مویشیوں کا ہسپتال کھولا جائیگا۔ ایک اور سوال کے جواب میں آنریبل وزیر ترقیات نے بتایا کہ رائے پور کے بعد سیری پنڈتاں میں ٹیوب ویل کی کھدائی کا کام شروع کیا جائیگا۔

شری راجندر سنگھ کے مطالبہ پر پرائم منسٹر نے وعدہ کیا کہ جھجھڑی تک پکی سڑک بنائی جائیگی اور وہاں پر ایک سرائے [illegible] علاوہ بجلی لگوانے کا بھی پربندھ [illegible]

سودیش

جموں کشمیر

مورخہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۶

انبالہ میں جن سنگھ کا سالانہ اجلاس۔ لاکھوں لوگوں کی شرکت

ورات نگر میں خیموں کا شہر۔ ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ شروع!

جموں ۱۳ اپریل۔ آل انڈیا جن سنگھ کا سالانہ اجلاس ۲ سے ۱۶ اپریل تک انبالہ میں ہو رہا ہے۔ اجلاس ہذا میں شمولیت کے لئے دیش کے مختلف حصوں سے تین ہزار کے قریب ڈیلی گیٹ شرکت فرما رہے ہیں۔ اور تین لاکھ کے قریب درشکوں کی آمد کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ جن سنگھ کے صدر شری دیو پرشاد گھوش اور دوسرے رہنما انبالہ پہنچ گئے ہیں جموں سے بھی پنڈت پریم ناتھ جی ڈوگرہ اور پرجا پریشد کے دیگر کارکن اجلاس میں شمولیت کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ ایک اطلاع کے مطابق انبالہ گاندھی گراؤنڈ جہاں پر یہ اجلاس ہو رہا ہے اس کا نام ورات نگر رکھا گیا ہے اور ڈیلیگیٹ اصحاب کے لئے لگائے گئے خیموں کا ایک شہر کھڑا ہو گیا ہے۔

شیخ عبداللہ نے شروع سے ہی ریاست کو ایک آزاد سٹیٹ بنانے کے منصوبے باندھے تھے!

مہاراجہ ہری سنگھ کو ریاست سے نکلوانے کیلئے شیخ عبداللہ کی سازشیں!

[ایک سیاسی نامہ نگار کے قلم سے]

گزشتہ دس سال کے واقعات پر نظر ڈالنے سے یہ صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ شیخ عبداللہ شروع ہی سے ریاست کو ایک آزاد سٹیٹ بنانے کے منصوبے باندھے ہوا تھا۔ اور اس نے ایک چالاک سیاستدان کی طرح دوسروں کو دھوکے میں رکھ کر ہمیشہ ہر قدم اپنی منزل کی طرف اٹھایا۔ لیکن ہندوستان کے کانگرسی لیڈر نہ سمجھ سکے۔ شیخ عبداللہ نے اپنے حصول مقصد کے راستہ کی تمام اڑچنیں بڑی ہوشیاری سے شری جواہر لعل نہرو اور ہند سرکار سے دور کروانے [illegible] شیخ جی ریاست کو [illegible]

زرعی اصلاحات عمل [illegible] کا سلطان بننے کے [illegible] بعد جو واقعات سا[منے آئے] عیاں ہو جاتا [illegible] یوں کشمیر کے مہاراجہ ہری سنگھ [illegible] کیونکہ [illegible] ہندوستان اصلاحات [illegible]

دراصل [illegible] نے مہاراجہ ریاست کا مستقبل ہندوستان سے [illegible] ہندوستان کے ساتھ وابستہ کرنے میں کلیتاً بجا باختیار تھے۔ چنانچہ ۲۶ [اکتوبر] کو مہاراجہ ہری سنگھ نے حسب اختیار ہندوستان کے ساتھ الحاق نامہ پر دستخط کئے۔ یہ الحاق قانونی طور پر مکمل تھا۔ لیکن شیخ عبداللہ نے [illegible] انگریز گورنر جنرل کی مدد سے اس موقع پر ریاست میں رائے شماری کروانے کی شرط لگوا لی اور چالاکی سے اپنے دوست شری جواہر لعل نہرو کو بھی رضامند کر لیا۔ اس کے بعد شیخ عبداللہ نے مہاراجہ کو اپنے راستہ سے ہٹانے کے لئے سازشوں کا جال بچھایا۔ کیونکہ مہاراجہ کی موجودگی شیخ عبداللہ کے لئے مست ہاتھی پر قیادت کے انکشن [illegible] کا درجہ رکھتی تھی ۔۔۔۔ وادی کشمیر کے لوگوں میں ڈوگرہ اور کشمیری کا سوال پیدا کر کے مہاراجہ کے خلاف پہلے ہی کافی جذبۂ نفرت پیدا کیا جا چکا تھا۔ چنانچہ اپنے مقصد میں آسانی سے کامیابی کیلئے شیخ عبداللہ نے جموں کے لوگوں کو آلۂ کار [illegible] نیشنل کانفرنس [illegible] چل [illegible] کے درمیان جموں [illegible]

میں شیخ عبداللہ نے دہلی جاتے ہوئے جموں میں کانفرنسی کارکنوں کی ایک میٹنگ بلائی اور اس میٹنگ میں اسے پڑھاتے ہوئے ایک کارکن نے یہ سوال پیدا کر دیا کہ ریاست کے لوگوں کو پوری آزادی دلانے اور جمہوری تحریک نیشنل کانفرنس کے سب سے بڑے دشمن مہاراجہ ہری سنگھ کو نکالے بغیر جموں کے لوگ نیشنل کانفرنس کی حکومت پر خوش نہیں ہو سکتے۔ جس کے جواب میں شیخ عبداللہ نے کہا کہ بات تو ٹھیک ہے لیکن معاملہ بڑا سوچنے والا ہے۔ آپ سبھی لوگ بیٹھے ہیں وچار کر لو۔ میں آپ کا لیڈر ضرور ہوں لیکن آپ کی خواہش کے خلاف نہیں چل سکتا۔ جس پر میٹنگ میں موجود کچھ سیاسی احمقوں اور خوشامد پرستوں نے بڑے زور سے کہنا شروع کر دیا۔ مہاراجہ کی برطرفی ڈوگرہ راج کے صحیح معنوں میں قیام کے لئے اشد ضروری ہے۔ میٹنگ برخاست کرتے وقت شیخ عبداللہ نے پھر یہ کہا کہ یہ معاملہ بڑا اہم ہے [باقی صفحہ ۲ پر]

جموں ڈرگ ریسرچ لیبارٹری میں اندھیر گردی!

عوام کی طرف سے تحقیقات کا مطالبہ

جموں ۱۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ جموں ڈرگ ریسرچ لیبارٹری کا ہزاروں روپیہ کا ڈراپ لوگ کیا گیا ہے۔ اور لیبارٹری کے لئے جو مشینری خرید کی گئی ہے۔ وہ نہایت ہی ناقص ہے اور کسی کام کی نہیں۔ لیکن مشینری خریدنے والوں نے ہیر پھیر سے کام لیا ہے۔ اس کے علاوہ بلڈنگوں اور سڑک کی تعمیر کے لئے کوئی ٹینڈر وغیرہ طلب نہیں کئے گئے تھے۔ اور برائے نام خرچ کر کے سڑک پر بہت زیادہ رقم کا خرچہ دکھایا گیا ہے۔ اسی طرح سرکاری [illegible] پرائیویٹ کاموں میں استعمال میں لائے اور چکیرو ڈرگ فارم پر ہزاروں روپیہ کی بربادی کے متعلق لیبارٹری سے تعلق رکھنے والے کارکنوں میں عام چرچا ہے اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لیبارٹری کا ایک بڑا افسر اور اس کا ایک ماتحت ملازم جس کی آسامی بلا وجہ رکھی گئی ہے اپنے عہدوں کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ عوام کی طرف سے لیبارٹری کے کاموں میں سرکاری روپیہ کے ڈراپ لوگ اور چالی گئی دھاندلی کے لئے تحقیقات کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

پاکستان ایئر فورس کے ہوابازوں کی بغاوت

کلکتہ یکم اپریل۔ امرت بازار پتر کا کے پشاور کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ پاکستان کے ایئر فورس کے دو سو ہوابازوں اور افسروں کو گرفتار کر کے کراچی کے قریب نظربندوں کے کیمپ میں بھیج دیا گیا ہے۔ ان گرفتار شدگان پر ایئر فورس پولیس کا نہیں بلکہ باقاعدہ پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ پاکستان گورنمنٹ نے ایئر فورس بغاوت کی اس خبر کو دبانے کی کوشش کی لیکن کراچی راجدھانی میں اس کا بہت چرچا ہے۔ امرت بازار پتر کا کی اطلاع کے مطابق پاکستان ایئر فورس میں شدید بے چینی اور بے اطمینانی پھیل رہی تھی جس نے بالآخر کھلم کھلا بغاوت کی شکل اختیار کر لی۔ چکلالہ کے نزدیک ہوائی اڈوں میں پھیل گئی۔ اور اس میں سینکڑوں اشخاص شامل ہو گئے۔ [illegible] کی طرف سے دیئے گئے ہوائی جہاز [illegible] کام کر رہے تھے ان میں سے کچھ لوگوں کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ اور کچھ کو چیف آف ایئر سٹاف کے حکم سے سخت سزا دی گئی ہے۔ باقی [illegible] بندوں کے کیمپ میں بھیج دیا گیا ہے۔

شام لال شرما کے خلاف اپیل دائر

جموں یکم اپریل۔ [illegible] شری شام لال [illegible] الیکشن ٹریبونل نے شری چمن لال کی طرف سے [illegible] ممبر کے انتخاب کو خلاف قانون قرار دے کر منسوخ کر دی تھی [illegible] کا انتخاب ناجائز [illegible] گئی ہے۔ اور [illegible] کا نام [illegible] چنانچہ شری [illegible] ٹریبونل کے اس فیصلہ کے خلاف جموں و کشمیر [illegible]

ضلع ڈوڈہ میں شیخ عبداللہ کے حمایتوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں!

پاکستان کے حق میں نعرے

ہندوستان کے خلاف پرچار اور فرقہ وارانہ کشیدگی پھیلانے کی کوششیں!

ڈوڈہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ پاکستان نواز عنصر اور شیخ محمد عبداللہ کے حمایتوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ مذہب کے نام پر مسلمانوں کو اکسایا جا رہا ہے۔ اور دیہاتوں میں فرقہ وارانہ کشیدگی پھیلانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ نیشنل کانفرنس کے کارکن اور کچھ سرکاری ملازم در پردہ ایسے عناصر کی حمایت کر رہے ہیں۔ بھدرواہ کی ایک اطلاع ہے کہ وہاں کا ایک بڑا افسر وطن دشمن عناصر کی کھلے بندوں مدد کر رہا ہے۔ اور ایسے عناصر کی طرف سے رات کو پانچ سویرے چپ کر "پاکستان زندہ باد" کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں۔ اور جمعہ کے روز نماز کے بعد ہندوستان کے خلاف زہریلی تقاریر کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ بازاروں میں "پاکستان زندہ باد" کے بورڈ لگائے گئے ہیں۔ کشتواڑ میں محاذ رائے شماری کی حال ہی میں برانچ قائم کی گئی ہے اور کانفرنس کے ایک بڑے لیڈر کا رشتہ دار برانچ کا سیکرٹری مقرر ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ برانچ ہذا کے قیام میں تحصیل کے ایک بڑے افسر کا ہاتھ تھا۔ جو وہاں پہلے ہی فرقہ وارانہ سرگرمیوں کی بنا پر بدنام ہو چکا تھا۔

دُکھی سنسار

تحصیل بھدرواہ کے عوام کی مانگ

ہم تحصیل بھدرواہ کے رہنے والوں کی مودبانہ عرضداشت ہے کہ علاقہ میں ایک ٹرینڈ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو کی ضرورت ہے۔ موجودہ اسسٹنٹ رجسٹرار جو علاقہ ہذا میں ہے وہ ناواقف اور ان ٹرینڈ ہے جو پہلے یہاں ایک محرر تھا اور محکمہ نے دھکیل کر اس کو اسسٹنٹ رجسٹرار بنایا اس نے یہاں ہی شادی کی ہے بیس سال سے اسکو کوئی تبدیل نہیں کرتا۔ چنانچہ جو اسٹور یہاں پر ہیں ان کا مال اور روپیہ سیلز مینوں اور رسوخ والے آدمیوں نے دبایا ہے۔ کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ جدید تحریک کا ہم فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں مگر موجودہ نظام کے تحت ڈر لگتا ہے۔ ہماری مانگ ہے کہ علاقہ میں نئی تحریک جاری کرنے کے لئے ایک ٹرینڈ آفیسر بطور اسسٹنٹ رجسٹرار تعینات ہونا چاہیئے (اہالیان بھدرواہ)

سواریوں کی سہولیت کیلئے

گورنمنٹ کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ پریڈ گراؤنڈ سے بس اسٹینڈ ختم کرکے مختلف روٹوں کے لئے مختلف سٹینڈ مقرر کئے گئے ہیں ... اس طرح سے پریڈ گراؤنڈ ... یہ منظور کرنے کا متعلقین ... ی نے اپنے بھاشن ... نین اور پروگرام

... جلسہ شری بجارتی ناشو کھوری ... پرجا پریشد کے نصب ... لاری روڈ ... پرجا پریشد کے خلاف ... ڈالی اور کہا عوام کی مانگ دیر ... ملزم والے فرقہ پرست ... پروپیگنڈہ پرجا پریشد پاسی ... ان کے خاطر عوامی اتحاد ... کو مدنظر رکھنے ہوئے ... کا رو ہے ہیں پیر صاحب ... تعمیر کے ... پارٹی کی نا انشا ... بلیٹ فا ... ہی کارروائیوں پر روشنی ڈالی۔ ... ہے۔ کر ... انسانیت سے کام لیں اور اپنے ... خرچ کی جا ... بانیں۔ آپ نے عوام کے مسائل ... حکومت ... بہت طور پر روشنی ڈالی۔

... پربندھک کمیٹی کا قیام

... نومبر۔ گزشتہ دنوں جھڑی کے مقام ... تحصیل جموں کے کارکنوں کی ایک ... کرشن داس کی صدارت میں ... میں میلہ جھڑی کے لئے ... کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے ... انت رام۔ آپ پردھان شری ... جمعدار انت سنگھ چنے گئے۔ ... ریزولیوشن پاس کرکے اس ... بیمار کیا گیا۔ پرائم منسٹر بخشی ... کے باوجود جھڑی تک پختہ ... سرکار نے کوئی عملی قدم نہیں ... جھڑی میں بجلی اور لوگوں ... تحصیل ... وغیرہ بنائی ہے ... ہے۔ ان مطالبات کو ... ریزولیوشن میں مطالبہ ... ایک خط ...

جموں وکشمیر بنک اور ریفیوجی

میرپور کے ریفیوجیوں کا لاکھوں روپیہ جموں وکشمیر بنک کے ذمہ بقایا چلا آرہا ہے۔ میرپور کی تباہی سے کئی ماہ پہلے جموں اینڈ کشمیر بنک کی میرپور برانچ ہفتہ میں دو بار سیونگ۔ کرنٹ اور فکسڈ اکاؤنٹ کی علیحدہ علیحدہ فہرستیں ہیڈ آفس کو روانہ کرتی رہی کہ ہر آدمی کا کتنا کتنا اکاؤنٹ بنک میں ہے مگر میرپور کی تباہی کے بعد بنک ہذا اتنا کچھ ہونے کے باوجود تباہ شدہ لوگوں کے جمع شدہ روپے کی ادائیگیوں کے سلسلہ میں آج تک بے رحمی کے ساتھ ٹال مٹول کرتا چلا آرہا ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب تک کسی ڈیپازیٹر نے عدالت کا دروازہ نہیں کھٹکھٹایا اُسے ادائیگی نہیں کی گئی ہے بنک کے خلاف عدالتوں سے کئی ڈگریاں صادر ہو چکی ہیں۔ بنک کا موجودہ رویہ کسی بھی طرح پسندیدہ نہیں۔

حکومت جموں وکشمیر سے گذارش ہے کہ تباہ حال لوگوں کی ادائیگیوں کے سلسلہ میں ... اٹھایا جائے ...

کوآپریٹو سوسائٹی کا غبن

عرصہ دس سال ہوا کہ ہگوال تحصیل ہیرانگر کوآپریٹو سوسائٹی کا ہزاروں روپے کا غبن ہوا۔ غبن کے بعد متعلقہ ملازمین پر کیس چلا اور آخرکار یہ فیصلہ ہوا کہ غبن کنندہ ملازمین کی تنخواہوں سے روپیہ کاٹ کر لوگوں کو واپس دلایا جائے گا۔

اس بات کا فیصلہ ہوئے بھی تین سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ مگر لوگوں کو آج تک واپس ایک کوڑی بھی نہیں ملی ہے اس سلسلہ میں کئی بار... گورنمنٹ کی توجہ بھی دلائی گئی ہے۔ مگر نہ جانے کونسی مصلحتیں ادائیگی کے راستہ میں اڑچنیں بن رہی ہیں۔ ہماری متعلقین سے گذارش ہے لوگوں کے ساتھ اس ناانصافی کا ازالہ کیا جائے اور ... کی ادائیگی کے لئے اقدامات اٹھائے ...

(بھگت رام سکریٹری ...)

غبن، بلیک مارکیٹ اور چاپلوسی!

ہماری سرکار کا دعویٰ ہے کہ ... ریاست سے بھرشٹاچار کا خاتمہ کرکے رہے گی۔ لیکن عوام صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ رام بن کے سابقہ سٹور کیپر سردار نیتر سنگھ کے ہزاروں روپے کے ہیر پھیر کی انکوائری کیوں نہیں کروائی جاتی۔ خاص طور پر اسٹور کیپر موصوف جو آج کل کنٹرول کلرک ہیں نے گزشتہ سالوں میں خزانہ اور سٹور رام بن کو دو دو ہاتھوں سے لوٹا ہے۔ جس کی ایک مثال ہمارے سامنے ہے۔ کہ بٹوت میں کوآپریٹو سٹور کو غلہ فروخت کرنے کی ڈیلر ... سابق ... بٹوت ٹاؤن ایریا کمیٹی پر پرجا پریشد کا قبضہ تھا جسے آج سے ایک سال پہلے سرکار نے جمہوریت اور اخلاق کا مذاق اڑاتے ہوئے نمائندہ کمیٹی کو توڑ دیا تھا اور اس کی جگہ ایک سرکاری افسر کو کمیٹی ہذا کا چیئرمین مقرر کیا تھا۔

یاد رہے کہ قصبہ بٹوت میں ٹاؤن ایریا کمیٹی کے انتخا... ... تحقیقات شروع کر دی ہے۔

... نسلہ کا اعلان

... روپے کی تھیلی بھینٹ کی گئی

... بھارتیہ جن سنگھ کی آمد پر سارا قصبہ دلہن کی ... سجایا گیا تھا ... آپ کا ایک بھاری جلوس نکالا گیا جب ... مکانوں اور دکانوں کی چھتوں پر ہزاروں کی تعداد میں عوام ... بھاری پبلک جلسہ ہوا جس میں دور دراز ...

... کیونکہ ... ایف ایس سی کا امتحان پاس کیا اور ایم بی بی ایس کا داخلہ حاصل کرنے کے لئے اجازت طلب کی مگر منسٹر مذکور نے یتیم لڑکی کے حقوق پر چھاپہ مار کر اپنی لڑکی کے لئے داخلہ حاصل کرلیا۔ حالانکہ اس کی لڑکی کے نمبر متقابلتاً بہت کم تھے۔ اس سال پھر سدرشن کماری نے داخلہ حاصل کرنے کے لئے اجازت طلب کی تھی مگر منسٹر مذکور نے اب کی بار اپنی سالی کی لڑکی کو داخلہ دلوا دیا حالانکہ اُس کے مارکس صرف ۲۶۹ بیان کئے جاتے ہیں اور یتیم سدرشن کماری کو زبانی زبانی داخلہ کیلئے لالچ دیا جاتا رہا۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ انتیواڑ چونکہ زیادہ پسماندہ علاقہ ہے اس لحاظ سے بھی سدرشن کماری کا حق دوسروں کی نسبت زیادہ تھا۔ (نامہ نگار)

کشمیر کے چیف سیکریٹری ...

جموں ۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ... جموں وکشمیر کے چیف سیکریٹری غلام ... تبدیل کرکے ریاست سے ... کیا جا رہا ہے جبکہ ... آئی سی ایس ... لگایا جا رہا ہے ... آسام میں چیف ...

ریاست کے ...

سرینگر ... آج یہاں ایک ... حکومت کے ملاز... میں اضافہ کے مط... کی تھیں اس ضمن ... کر لئے گئے ہیں ... ہے۔ اس سلسلہ ... جائے گا۔

برطانوی ...

عنقریب ...

لندن ... کہ برطانوی ... کریں گے لیکن ... نہیں ... میں برطانیہ ... قائم ہیں ان ... جائیگی ...

اندھا شاعر کمیونزم کے گیت گاتا رہا مگر سننے کوئی نہ آیا

سانبہ میں ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کا جلسہ نہ ہو سکا

سانبہ ۸ نومبر۔ ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس نے اپنے جلسہ کا پروگرام رچا رکھا تھا۔ اس کے لئے منادی وغیرہ کروادی گئی۔ مگر شام کو جلسہ شروع ہوا تو لیڈر اور شاعر صاحبان تو پہنچ گئے مگر سننے والا کوئی نہ آیا۔ اس پر ڈیموکریٹک کانفرنس کے ایک اندھے شاعر کو اس لئے کھڑا کر دیا گیا تاکہ اُس کا راگ سن کر ہی لوگ جمع ہو جائیں مگر انتہائی کوششوں کے باوجود حاضری دس پندرہ سے زیادہ نہ ہو سکی۔ اندھا شاعر کمیونزم کی تعریفیں گاتے گاتے آخر تھک گیا۔ اس پر لیڈروں نے ہار کر جلسہ ملتوی کرنے کا اعلان کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اب جمہوری کانفرنس کے لیڈر دیہاتوں سے لوگوں کو سانبہ میں جمع کرکے جلسہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

شری کوشل دورہ پر

جموں ۸ نومبر۔ شری رشی کمار کوشل جنرل سیکریٹری جموں وکشمیر پرجا پریشد کٹھوعہ، ہیرانگر اور سانبہ تحصیلات کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ مختلف مقامات پر پرجا پریشد کے کارکنوں سے خطاب کرنیکے علاوہ پبلک جلسوں میں بھی بھاشن دینگے۔ ... سے آمدنی حاصل کرتی ہے تو اس پر اخلاقی فرض عائد ہوتا ہے کہ اس پوترستھان کی حالت کو بہتر بنانے کیلئے ...

اخباروں کے ایجنٹس کیساتھ دھوکا

جموں ۱۱ نومبر۔ بتایا گیا ہے کہ رام سرن بابو رام نیوز پیپر ایجنٹس کا اخبار تقسیم کرنے والا لڑکا مسمی مکند لال پانچ نومبر کو اخبار تقسیم کرنے گیا اور واپس نہ لوٹا۔ بعد میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ مکند لال مذکورہ گاہکوں سے تین چار صد روپے کے قریب رقم بھی جمع کرکے لے گیا ہے اور گاہکوں کو جعلی رسیدیں بنا کر دے گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مکند لال کی چار سو بیس ...

شری رشی کمار کوشل (ریاسی)

کشمیر کا مستقبل بھنور میں!

بداعمالی اور بدعنوانی خواہ وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں روا رکھی جائے، اس کے نتائج حکمرانوں کے حق میں ہمیشہ ناخوشگوار ثابت ہوں گے۔ ہندوستان میں کانگرس نے سالہا سال تک غیر ملکی غلامی کے خلاف قومی جنگ میں ملک کی رہنمائی کی اور انجام کار آزادی حاصل کرنے کا سہرا بھی اسی کے سر رہا۔ لیکن برسرِ طاقت آنے کے بعد جب اسی کانگرس کے لیڈروں نے خویش پروری، کرپشن اور دھاندلی کو اپنا طرۂ امتیاز بنا لیا تو عوام نے اُسے قدم قدم پر ٹھکرانا اپنا فرض سمجھا۔ گوڑ گاؤں میں مولانا آزاد کی موت کے بعد جو نشست خالی ہوئی تھی، کانگرس نے اُسے وقار کا سوال بنا کر تمام تر طاقت میدان میں جھونک دی۔ لیکن اُسے منہ کی کھانی پڑی۔ اُتر ... بھان گپتا کو ہائی ...

ہیں۔ تحریر و تقریر کی آزادی ہے۔ برسرِ طاقت گروپ کی انتخابی بدعنوانیوں کو روکنے کے لئے الیکشن کمیشن موجود ہے۔ سرکاری افسروں کے نام اس امر کے احکام جاری کئے جاتے ہیں کہ اگر اُنہوں نے انتخابات کے دوران کسی اُمیدوار یا پارٹی کی حمایت یا مخالفت کی تو اُن کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائیگی۔ اگر اتنا کچھ ہوتے ہوئے بھی کانگرسی حکمران بدعنوانیاں روا رکھ سکتے ہیں اور خود اپنی شکست کا سامان فراہم کر سکتے ہیں۔ تو آپ اندازہ فرمائیے کہ جموں و کشمیر میں کیا حال ہوگا۔ ... یاست کی خاص پوزیشن کی آڑ میں ... کو دھن، دھونس اور ... چھوٹ حاصل ہے۔

تھا اور تو اُسے ایک وقت کی روٹی بھی نہ دے سکا۔"

جموں و کشمیر میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں اور اکثریت میں ہیں جنہیں اُس گبر کی طرح خدا نے ایک سو سال کی عمر اور روزی دے کر اس دُنیا میں بھیجا ہے۔ لیکن نیشنل کانفرنس کے دورِ اقتدار میں اُنہیں اُس وقت تک نمک، آٹا، چاول اور مٹی کا تیل تک میسر نہیں آ سکتا جب تک وہ نیشنل کانفرنس کے فارم پُر کر کے اپنے سیاسی ایمان سے دستکش نہیں ہو جاتے۔

کانگرسی نیتا اور اُن کے نقیب اکثر یہ ڈھنڈورہ پیٹتے رہتے ہیں کہ جموں و کشمیر میں دو بار انتخابات ہوئے اور وہاں عوام کی حکومت ... ویلفیئر سٹیٹ ہے۔ کاش ان نیتاؤں ... کشمیر میں انتخابات ...

کرنے کا سبب بھی بن رہی ہیں۔ اور آج کشمیر کے ایک ایک مسلمان کی زبان پر یہ الفاظ تھرک رہے ہیں کہ ہمیں ہندوستان کے ایکسویدامال کی نہیں، ایک چھٹانک انصاف کی ضرورت ہے" اور وہی انصاف مہیا کرنے میں ہندوستان کی کانگرسی سرکار ناکام رہی ہے۔ وہ کشمیر میں ایک ایسی پارٹی کی پیٹھ ٹھونک رہی ہے جو ایک لمحہ کے لئے بھی برسرِ طاقت رہنے کی اہل نہیں۔ اسمبلی میں اُس کی اکثریت قطعی طور پر مصنوعی اکثریت کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ اکثریت عوام کے ووٹوں سے نہیں، دھن، دھونس اور دھاندلی سے وجود میں آئی ہے۔ اگر ہندوستان کے الیکشن کمیشن کے دائرہ اختیار میں جموں و کشمیر بھی شامل ہوتی اور ریاستی افسروں کو یہ علم ہوتا کہ جانبداری سے کام لینے پر اُنہیں برطرف کیا جا سکے گا تو یقیناً آج ریاست کا حکومتی نظام بالکل مختلف ہاتھوں میں ہوتا۔ ریاست میں لاء اینڈ آرڈر کی حالت کیا ہے یہ روئداد پارلیمنٹ کے پرجا سوشلسٹ لیڈر شری اشوک مہتہ کو اچھی طرح یاد ہے۔ دوسرے لوگ بھی جانتے ہیں اور خوب جانتے ہیں۔ لیکن شری نہرو کے سامنے کسی کو دم مارنے کی ... اُس ... کی یہ خاموشی ہندوستان ... کاغذ پر لکھوایا تھا ... پر کیا لکھا گیا تھا

دوسرے سرکا... کہ بندوق زیر ضبطی کے موقع پر برآمد نہ... پولیس نے شرفا نمبر... ضبطی بنایا تھا اور پول... زبردستی مجھ سے کروائے تھے ... بندوق کے صحیح مالک مسمی ... کی دھاندلی کا بھانڈا پھوڑ... عدالت میں پیش شدہ بندوق ... کی ہے جو زیر بندوق تلاشی کے ... کے گھر سے برآمد نہیں ہوئی تھی" بندوق میرے گھر سے لی تھی ... اسے ایک ماہ کے بعد واپس ... بندوق اُس کی ہے جس ... پاس ہے۔ شری شرفا نے ... کا لائسنس بھی عدالت میں ... سرکاری وکیل نے کہا کہ ... بر سرکاری وکیل کی جرح ... ہوئے شرفا مذکور نے ... پولیس نے دستخط زبردستی ... میں اُس نے بندوق ... درخواست بھی دی ... بندوق واپس نہ کر... باقی تین گواہ... ریاسی نے مقا... کہ ہم دین ... ہنس لال ...

... عبداللہ نے شروع سے ...

... سنگھ کو ریاست سے نکلوانے کیلئے شیخ عبداللہ کی ...

...یونسٹ چین کے وزیر اعظم کا سوجھاؤ مجرم اور مظلوم دونوں ایک ہی ...

...چین صدقدلی سے بھارت کے ساتھ سمجھوتہ چاہتا ہے تو اُسے پہلے اپنے گناہوں کا کفارہ کرنا چاہئے

...ت کی پوتر دھرتی پر کسی بھی بدیشی ایجنٹ کیلئے کوئی استھان نہیں ہو سکتا۔ صدر پرجا پریشد کا اعلان

...ہند اور چین کی فوجیں سرحدوں سے بارہ بارہ میل پیچھے ہٹانے کے متعلق چین کے وزیر اعظم چو این لائی کی حالیہ تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے جموں و کشمیر پرجا پریشد کے صدر پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ نے کہا ہے کہ یہ تجویز اُس ڈاکو کی مانند ہے جو کسی کے گھر میں آ گھسے اور پھر گھر والوں کو کہے کہ اگر صلح کرنی ہے تو پہلے دونوں گھر سے باہر نکل جاتے ہیں۔ شری ڈوگرہ نے کہا ہے کہ کمیونسٹ چین نے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کر کے دانستہ طور پر ہمارے علاقوں پر جارحانہ قبضہ کیا ہے۔ بھارت کی سرحدوں میں داخل ہو کر بھارتی سپاہیوں کے خون سے ہولی کھیلی ہے اور لداخ کے دردناک سانحہ میں گرفتار شدگان کو رہا کرنے اور شہید ہونے والوں کی لاشیں واپس کرنے میں آج تک ٹال مٹول سے کام لیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ چین کی حیثیت ایک حملہ آور کی ہے۔ چنانچہ چین کے ساتھ کوئی بھی بات چیت کرنے کیلئے ملک کے سوا ... کا تقاضا ہے کہ چین پہلے بھارت کے مقبوضہ علاقوں کو خالی کرے اور اپنی جارحانہ کارروائیوں کے لئے پسچاتاپ کرے۔ ورنہ چو این لائی کے موجودہ سوجھاؤ کا صاف مطلب مجرم اور مظلوم دونوں کو ایک ہی سطح پر رکھنے کے مترادف ہے اور اس تجویز کو مان کر بھارت دُنیا بھر کی نگاہوں میں اپنے ایک مضبوط کیس کو از خود کھو بیٹھے گا۔ شری ڈوگرہ نے مزید کہا کہ اگر چین صدقدلی سے بھارت کے ساتھ سمجھوتہ چاہتا ہے تو اُسے پہلے اپنے گناہوں کا کفارہ کرنا ہوگا۔

ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی کے ہو رہے اجلاس اور چین کے متعلق کمیونسٹ پارٹی کے مجوزہ ریزولیوشن کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا ہے کہ دُنیا کا اتہاس شاہد ہے کہ بدیشی ڈسپلن میں بندھے ہونے کے کارن کمیونسٹ کبھی ملک کے وفادار نہیں ہو سکے۔ ہندوستان کے کمیونسٹوں سے ہنگری اور اسی قسم کے دُوسرے ملکوں کے کمیونسٹوں کے کردار سے مختلف کسی بات کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ ہندوستان کے کمیونسٹوں کا ... ہندوستان کی تحریک ... ۱۹۴۲ء میں ہندوستان ... آزادی اور دُوسر... پہلے ہی ... رکھا جا چکا ہے ... مجوزہ ریزولیوشن یا ... لیڈروں ...

۱۸ نومبر کو لداخ ڈے منانے کیلئے پرجا پریشد کی تیاریاں

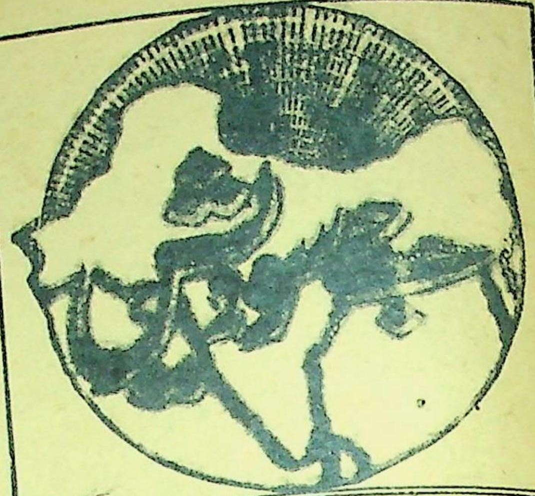
جموں ۸ نومبر۔ پرجا پریشد کے مرکزی دفتر سے تمام تحصیل یونٹوں کو اس امر کی ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ ۱۸ نومبر کو "لداخ ڈے" منایا جائے۔ اس روز جلوس نکال کر اور جلسے کر کے ریزولیوشن پاس کئے جائیں کہ سرکار دیش کے دشمنوں کے تئیں اپنی کمزور پالیسی میں تبدیلی لا کر سرحدوں کی رکھشا کیلئے مضبوط قدم اُٹھائے۔ ریاست کے مقبوضہ علاقوں سے حملہ آور چینیوں کو باہر دھکیلا جائے اور دیش کے اندر ففتھ کالموں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ چنانچہ آمدہ اطلاعات کے مطابق مختلف جگہوں پر اس دن کو جوش و خروش سے منانے کیلئے تیاریاں زور شور سے کی جا رہی ہیں۔ اس دن جموں شہر میں بھی ایک بھاری پبلک جلسہ منعقد کرنے کا پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے۔

جموں و کشمیر پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کا اہم اجلاس ۲۸-۲۹ نومبر کو ہوگا

چین کی جارحانہ کارروائیوں، غذائی پالیسی اور حکمرانوں کے صوبائی تعصب پر وچار

جموں ۹ نومبر۔ جموں و کشمیر پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اہم اجلاس مورخہ ۲۸-۲۹ نومبر کو اودھم پور میں بلایا جا رہا ہے جس میں لداخ میں چین کی جارحانہ کارروائیوں، ریاستی سرکار کی غذائی پالیسی، حکمرانوں کا صوبائی تعصب اور تنظیمی امور پر وچار کیا جائے گا۔ اور ... تمام ... اہم فیصلے کئے ... گے

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۳۲۷



جلد ۳ | ۱۴ نومبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۴۴

ٹیلیفون نمبر ۳۰۳

بخشی غلام محمد کی جمہوپروری کے تمام دعوے بے نقاب ہو گئے!

قصبہ بشناہ میں انتخابات سے پہلے ہراس پھیلانے کیلئے کارکنوں کی پکڑ دھکڑ شروع!

نیشنل کانفرنس کو کامیاب کروانے کیلئے اقتدار کے نشہ میں مخمور حکمرانوں کی تاناشاہی کا ننگا ناچ!

جموں ۷ نومبر بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر کی جمہو پروری کے تمام دعوے کل اس وقت بے نقاب ہوکر رہ گئے جب قصبہ بشناہ تحصیل رنبیر سنگھ پورہ میں ٹاؤن ایریا کمیٹی کے انتخابات سے پہلے ہی کئی سیاسی و غیر سیاسی کارکنوں کو قانون نظر بندی سیکورٹی رولز کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار کئے جانے والوں میں ٹاؤن ایریا کمیٹی قصبہ بشناہ کے سابقہ چیرمین شری ساجی رام بھی شامل ہیں۔ بشناہ ٹاؤن ایریا کمیٹی پر پرجا پریشد کا قبضہ تھا جسے آج سے ایک سال پہلے سرکار نے جمہوریت اور اخلاق کا مذاق اڑاتے ہوئے نمائندہ کمیٹی کو توڑ دیا تھا اور اس کی جگہ ایک سرکاری افیسر کو کمیٹی ہذا کا چیرمین مقرر کیا تھا۔

یاد رہے کہ قصبہ بشناہ میں ٹاؤن ایریا کمیٹی کے انتخاب [illegible]

جموں و کشمیر کی امتیازی پوزیشن کی قائمی بھارت کی ایکتا کیلئے ایک بڑا خطرہ ثابت ہو گی!

امر شہید ڈاکٹر مکرجی کے جے گھوش کو پورا کرنے کا پرن۔ جنرل سکریٹری جن سنگھ کا اعلان

شری دین دیال جی اپادھیائے کا کٹھوعہ میں پُر جوش سواگت۔ پانچ صد روپے کی تھیلی بھینٹ کی گئی

کٹھوعہ ۱۱ نومبر۔ شری دین دیال اپادھیائے جنرل سکریٹری اکھل بھارتیہ جن سنگھ کی آمد پر سارا قصبہ دلہن سا سجایا گیا تھا۔ جگہ بجگہ درجنوں سواگتی گیٹ بنائے گئے تھے۔ آپ کا ایک بھاری جلوس نکالا گیا جس میں [illegible] تعداد میں لوگوں نے شرکت فرمائی مکانوں اور دکانوں کی چھتوں پر ہزاروں کی تعداد میں عوام [illegible] شری اپادھیائے [illegible] پر ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا جس میں [illegible]

[illegible] میں پچھلے سال سے [illegible] دور دراز علاقہ رہتے ہیں۔ اس کے بعد [illegible] کا ساتھ دیں اور ان لوگوں کا ساتھ [illegible] انہیں سچائی پر نظر آتے ہیں۔ اور [illegible] کے لئے اور ملک کی بہتری کے لئے [illegible]

جلسہ کی صدارت کے فرائض [illegible] نے انجام دیئے۔ اور شری [illegible] سیکرٹری پرجا پریشد۔ شری [illegible] لیمنٹ سنگھ [illegible] تحصیل پریشد [illegible] جی شاستری اور شری [illegible] کا اظہار کیا۔ ٹھاکر [illegible] سے مستعفی ہونے کا [illegible] ہیں تمو لیت کرنے [illegible] نیشنل کانفرنس [illegible] لوگوں کا ایک اکھاڑہ بن چکی ہے ؛

[illegible] کو اس سال چالو کیا جائے۔ پونی کی پنچائیت گرلز اسکول کو گورنمنٹ مڈل اسکول بنایا جائے۔

(۴) علاقہ جات جموں۔ پونی [illegible] ٹھاکر کوٹ نگموت اور بھتل میں موزوں جگہوں پر سرکاری ڈسپنسریاں کھولی جائیں۔ اور ڈاک خانہ جات کا اجراء کیا جائے۔

(۵) دریائے چناب پر مجوزہ سیار نالہ پل کو عملی صورت دی جائے اور باقی جگہوں میں چناب پر پکی کھرولیاں بنائی جائیں۔ تحصیل کے بڑے بڑے نالوں پر پل باندھے جائیں۔ کنٹرہ نالہ گنگا پر دوبارہ [illegible] کی بجائے پل بنایا جائے۔

(۶) ریاسی کے لئے نالہ انجی سے نہر کے لئے بجٹ میں ہر سال رقم مخصوص کی جاتی ہے۔ مگر اس کا تصرف نہیں ہوتا۔ اس لئے پرارتھنا ہے کہ اس سال نہر کا کام شروع کیا جائے۔

(۷) تحصیل ریاسی میں غلہ کی انتہائی قلت محسوس کی جا رہی ہے۔ مگر حکومت اسے حل کرنے کے لئے کوئی توجہ نہیں دے رہی اس لئے عوام کی مانگ پر دھیان دیتے ہوئے کنٹرول ڈیپارٹمنٹ سے پرارتھنا ہے۔ کہ تحصیل کی مرکزی جگہوں پر مزید راشن ڈپو کھولے جائیں۔ نیز اس وقت کی مقرر کردہ فی کنبہ ایک من کی راشن سکیل کو بڑھایا جائے ؛

(تحصیل سیکرٹری پرجا پریشد۔ ریاسی)

اور ان عوامی مطالبات کو فوری طور پر منظور کرنے کا متعلقین پر زور دیا۔

(۱) پونی تا شوکوٹی دلسوح۔ اور سرنگ تا ریاسی لاری روڈ کے لئے ہر دو علاقہ جات کے عوام کی مانگ دیر سے چلی آ رہی ہے تحصیل پرجا پریشد ریاسی نے ان سڑکوں کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے بارہا گورنمنٹ سے ان کی تعمیر کے لئے بذریعہ ریزولیوشن ہائے پریس اور پلیٹ فارم پر زوردار استدعا کی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ان دونوں سڑکوں کی تعمیر پر کچھ رقم خرچ کی جائے گی۔ اس کے لئے عوام کا یہ اجلاس حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور حکومت سے پُر زور استدعا کرتا ہے۔ کہ ان ہر دو سڑکوں کی تعمیر کا کام جلد شروع کیا جائے۔

(۲) تحصیل ریاسی میں پیٹرول، کوئلہ، دھاں، سُرمہ اور دیگر معدنیات مدفون پڑی ہیں۔ نہ صرف تحصیل ریاسی بلکہ ساری ریاست کی اقتصادی حالت ان معدنیات کی نکاسی سے کافی حد تک سدھر سکتی ہے۔ ان معدنیات کی نکاسی کے لئے ہمارا دیرینہ مطالبہ چلا آ رہا ہے۔ لہٰذا آپ عوام کو پرارتھنا کو سویکار کرتے ہوئے بھارتیہ سرکار نے درابی کے مقام پر پیٹرول کے امکانات کے پیش نظر اس کا جیولاجیکل سروے کرنے کے واسطے انجینئروں کی ایک پارٹی بھیجدی ہے۔ ریاسی تحصیل کے عوام بھارتیہ سرکار کے نہایت مشکور ہیں کہ ریاسی تحصیل کی ترقی کے لئے ادھر توجہ دی جانے لگی ہے۔ ہم بھارتیہ سرکار سے جیولاجیکل سروے ڈیپارٹمنٹ سے پُر زور التماس کرتے ہیں۔ کہ کوئلہ، سُرمہ [illegible]

تصحیح

پچھلے شمارہ میں [illegible] "[illegible]" کے عنوان سے [illegible] خبر [illegible] کتابت کی غلطی کی وجہ سے لکھا گیا ہے [illegible] نے شری سیوا رام آف [illegible] عہدداری منظور کر لی ہے [illegible] منظور نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ [illegible] جنہیں دُوسری عہدداریاں [illegible] گیا تھا۔ شری سیوا رام کا [illegible] قرار دیا ہے۔ اور [illegible] منظور کر لی ہے۔

(ایڈیٹر)

گذارش:۔ شکایات [illegible] وقت اپنی خوشخط لکھ کر بھیجا کریں [illegible]

ٹاؤن ایریا کمیٹی ارنیہ کے انتخابات میں جمہوریت کا خون کر کے کامیاب کروائے گئے کانفرنسی ممبروں میں جوت پیزار

سبھی ممبر چیرمین بننے کیلئے میدان میں!

جموں ۱- ۱۲ار نومبر- ہمارے نمائندہ خصوصی نے لکھا ہے کہ انصاف اور جمہوریت کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑا کر سرکار کی طرف سے ارنیہ ٹاؤن ایریا کمیٹی کے حالیہ انتخابات میں کامیاب کروائے گئے ممبروں میں زبردست انتشار پیدا ہو گیا ہے۔ اور کمیٹی کا چیرمین بننے کے لئے آپس میں جوت پیزار ہو رہا ہے۔ اور رستہ کے ساتھ ممبر کمیٹی کا چیرمین بننے کے لئے میدان میں نکل آئے ہیں۔ اور اس امر کے لئے اپنی اپنی کارکردگی کو ہر شخص گنگ کر رہا ہے کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ میں اگر برجا پریشد سے غداری کر کے نیشنل کانفرنس میں شامل نہ ہوتا تو یہاں نیشنل کانفرنس بن ہی نہیں پایا سکتی تھی۔ اور کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ میرا کام مقابلتاً دوسرے ممبروں کے زیادہ ہے۔ ہریجن ممبروں کا کہنا ہے کہ چیرمین اُن ہی کا ہونا چاہیئے کیونکہ وہ پسماندہ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جب تعلیمی قابلیت کا سوال پیدا ہوتا ہے تو سبھی یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ ... میرا جانتا ہو ...

... پاس کیا گیا۔

لالہ امرناتھ ملہوترہ ایڈیٹر اُجالا ایک عرصہ سے صحافیوں بالخصوص مقامی اخبار نویسوں کے مفاد کے خلاف چلے آ رہے تھے اور اُنہوں نے کئی بار ایڈیٹرس کانفرنس کے فیصلوں کی خلاف ورزی کر کے اپنے اخبار میں تحریریں وغیرہ لکھیں۔ ایڈیٹرس کانفرنس کی طرف سے باز پرس پر آپ اپنی ایسی تحریروں کے متعلق کوئی واضح جواب نہ دے سکے۔ لیکن حال ہی میں آپ نے مقامی اخبار نویسوں کے مفاد کے خلاف جن خیالات کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور ایڈیٹرس کانفرنس کے فیصلہ کی خلاف ورزی کی ہے اس کے پیش نظر ایڈیٹرس کانفرنس کا یہ اجلاس شری ملہوترہ وائس پریذیڈنٹ ایڈیٹرس کانفرنس کے خلاف عدم اعتماد کی قرار داد پاس کرتے ہوئے اُسے بنیادی ممبرشپ سے بھی خارج کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔

ایجنڈا جاری ہونے کے بعد شری ملہوترہ بجائے ... کے اُنہوں نے اپنا ... بے معنی ہے۔

خطرہ ہے اور پاکستان کی تازہ دھمکیوں کے پیش نظر ملک کو خبردار ہو جانا چاہیئے۔ لیکن بخشی غلام محمد وزیراعظم نے بمبئی میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر جنرل ایوب کی دھمکیاں پرندوں کی چہچہاہٹ سے بھی کم اہمیت رکھتی ہیں۔

عوام حیران ہیں کہ کونسی بات کو درست تسلیم کیا جائے۔ مگر سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ بخشی صاحب اپنی باتوں سے پاکستان کو حملہ کرنے کے لئے انگیخت کر رہے ہیں۔

سرحدی وارداتیں بڑھ گئیں

جموں ۱- ۱۲ار نومبر- جب سے پاکستان میں فوج حکومت پر قابض ہو گئی ہے۔ جنگ بندی سرحد پر پاکستان کی اور سے سرحد کی خلاف ورزی کی وارداتیں بڑھ گئی ہیں۔ خاص طور پر پونچھ کی سرحد پر زیادہ وارداتیں ہو رہی ہیں۔

پونچھ کے علاقے میں اس عرصے کے دوران بم کے دھماکوں کی تین وارداتیں ہوئی ہیں جس کے نتیجہ ...

ان میں ہر زنگ ونس کے لیڈر شامل ہیں جو حکومت کی نسلی امتیاز کی پالیسی کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں ان کے خلاف پہلے بھی مقدمہ چلایا گیا مگر پھر واپس لے لیا گیا۔

جاپان میں ملک گیر ہڑتال

ٹوکیو ۱- ۱۲ار نومبر- جاپان میں تمام مزدور انجمنوں نے پولیس کے اختیارات میں اضافہ کرنے کے خلاف کام ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہڑتال آج سے شروع ہو رہی ہے۔ اس میں لگ بھگ چالیس لاکھ مزدور حصے لے رہے ہیں۔

روس کے لئے کشمیری نمدے

سرینگر ۱- ۱۲ار نومبر- کشمیر گورنمنٹ آرٹس ایمپوریم کو سوویت روس سے کشمیری نمدوں کا ایک آرڈر مل گیا ہے یہ آرڈر دو لاکھ پچاس ہزار روپے کا ہے یہ نمدے تین مہینوں کے اندر اندر سپلائی کرنے ہیں۔ امریکہ کا جو ٹریڈ ڈیلیگیشن یہاں آیا تھا ... کشمیری ... اس نے ان کی یہ خاص نمدے ساتھ لے گیا ہے ... کاغذ پہ لکھوایا ہے ... سے آرڈر بھیج دیگا ...

... سے بھارت کے ساتھ سمجھوتہ چاہتا ہے

...بالیسی میں تبدیلی نہ کی اور
...کی چھٹی کا اعلان نہ کیا۔ گروہ
...رکھشا کے لئے کسی بڑی سے بڑی
...بھی دریغ نہ کریں گے۔ آپ نے کہا
...کالی دل ملک کے امن اور آزادی کی
...ے تمام پارٹیوں سے دوستی رکھے گا۔
...پلیشد اور اکالی دل کے دوستانہ تعلقات
...ے حقوق کی رکھشا اور ریاست میں امن کے
...ثابت ہوں گے۔ دسمبر [illegible] اکالی دل

[illegible]ہنی بلاک میں غبن!

...نی بلاک میں مختلف نالوں پر محکمہ دیہات
...کی طرف سے ایک درجن سے زائد
...بنائے جانے تھے۔ مگر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر
...سے متعلقہ لوگوں نے پُل تعمیر کروائے بغیر
...پل بنا کر سرکاری خزانہ سے بھاری
...نکلوائی ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں
...ایل ذکر ہے۔ کہ بی۔ ڈی۔ او اور اس
...بیوں نے ان پُلوں کو بنانے کی آڑ میں
...ہے جو لکڑی چوری کروائی تھی۔ وہ محکمہ وان
...ایجنڈ...ملے ہے۔ ہماری محکمہ دیہات سدھار
...کا ...لوگوں اور آنریبل شمس الدین
...یا ...التماس ہے۔ کہ وہ سرکاری
...س غبن کی تحقیقات کروائیں۔
...پل تعمیر کرواکر لوگوں کی مشکلات کا ازالہ
...کریں
(چھنی)

پاکستانی مویشی چرالے گئے

اکھنور۔ ۲۲ دسمبر۔ گذشتہ رات کو برگوال گاؤں سے پاکستانی ایک درجن کے قریب مال مویشی چوری کر کے لے گئے ہیں۔ اور ایک گائے کو گاؤں سے باہر کچھ فاصلہ کی دوری پر کلہاڑیوں سے مار کر پھینک گئے ہیں۔ بتایا جاتا ہے۔ کہ باوجود اس امر کے گاؤں والے رات کو پہرہ دے رہے تھے پاکستانی یہ واردات کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

اُودھم پور میں پبلک جلسہ

اُودھم پور ۲۳ دسمبر۔ پرجا پریشد کے زیر انتظام ایک پبلک جلسہ ہُوا۔ جس کی صدارت کے فرائض شری سیتا رام نے انجام دیئے اور شری ہری رام وئید۔ شری خوشی رام جی گپتا۔ شیخ ضیاء الرحمان اور شری شردھا رام نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

جلسہ میں جمہوری نیشنل کانفرنس اور ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کے کارکنوں کی طرف سے پبلک جلسوں میں ایک دوسرے کے خلاف اخلاق سوز الزام لگانے اور گالی گلوچ کرنے کی شدید مذمت کی گئی۔ تقاریر میں ڈپٹی کمشنر اودھم پور کی دھاندلی و غیر جمہوری کاروائیوں کے خلاف پر دٹسٹ کیا گیا۔ اور غلہ کی قلت سے پیدا...

پنچایت گوڑہ سلاتھیاں کی شاندار خدمات

سانبہ ۲۴ دسمبر۔ پنچایت گوڑہ سلاتھیاں تحصیل سانبہ کے سرپنچ پرجا پریشد کے کارکن شری کھالا سنگھ جی ہیں۔ محکمہ پنچایت کے چند افسروں نے گوڑہ سلاتھیاں پنچایت کے کام کا معائنہ کیا ہے۔ انہوں نے پنچایت کی کارکردگی کی سراہنا کی ہے۔ اور شری کالا سنگھ کے شاندار کام کے لئے انہیں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ (نامہ نگار)

شوک سماچار

صد افسوس کہ شری شام لال کول جلالی سابقہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کرن نگر کا اکلوتا بیٹا شری پران ناتھ جلالی اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ۵ دسمبر کی شام کو سورگباش ہو گئے۔ اور اپنے والدین کو داغ مفارقت دے گئے۔ یہ عظیم صدمہ ہی نہیں بلکہ ناقابل تلافی نقصان ہے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ ان کے ماتا پتا و دیگر لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت دے۔
(نامہ نگار)

Press Cutting Jai Sandesh 1955-60, Praja Parishad Movement